اُردو لغت

تاریخی اصول پر

جلد ہشتم

([illegible])

اُردو ڈکشنری بورڈ کراچی

بخدمت گرامی

جناب ڈاکٹر خلیق انجم صاحب

بہ احترامات فراواں

منجانب:
پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ستارۂ امتیاز
ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی۔لٹ
صدر نشین
اردو ڈکشنری بورڈ
ایس۔ٹی، ۱۸۔اے، بلاک۔۵، گلشن اقبال
کراچی۔ ٹیلی فون: ۴۹۸۸۸۸۷

اُردو لغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد سِیزدہم

(ض، ط، ظ، ع، غ، ف تا فِکر)

اُردو لغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

سالِ اشاعت ... ... جون ۱۹۹۰ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰)

قیمت ... ... ۴۰۰ روپے

****

عملۂ اِدارت

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۹۰ - ۱۹۸۹

نمبر	نام / عہدہ	حیثیت
(۱)	جناب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	معتمد وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان (ڈاکٹر ایس - ایم - سعید صاحب)	رکن
(۴)	معتمد وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب سید محمد زکریا کاظمی صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب عبدالرحیم بلوچ صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (کشور ناہید صاحبہ)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	منیجر ، پریس و انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

نمبر	نام / عہدہ	حیثیت
(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ	صدر
(۲)	شریک مشیر تعلیم ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی - ایم - قریشی صاحب)	رکن
(۵)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن
(۸)	سکریٹری / افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رکن
		رکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۰ - ۹۱

(۱)	جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب)	رُکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رُکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی آگرو صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی اُمور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رُکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی آگرو صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رُکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خان صاحب)	رُکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد سیزدہم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اُردو لُغت کا منصوبہ تکمیل کی منزل کے قریب پہنچ رہا ہے اور اُس کی تیرھویں جلد بھی شائع ہوگئی ہے۔ بارھویں جلد میں س، ش اور ص تک کے الفاظ شامل تھے۔ تیرھویں جلد، ض تا فا کے ذخیرۂ الفاظ پر محیط ہے، چودھویں جلد کمپوزنگ اور طباعت کی منزلوں میں ہے، اِس میں ق سے گ تک کے الفاظ شامل ہوں گے اور آئندہ چند ماہ میں انشاءاللہ یہ بھی منظرِعام پر آ جائے گی۔

اس وقت آپ کے پیشِ نظر تیرھویں جلد ہے۔ یہ جلد ظاہر و باطن میں کیسی ہے؟ اس سلسلے میں بورڈ کی طرف سے کسی قسم کا اظہارِ خیال مناسب نہ ہوگا، اس کا حق دراصل اہلِ فکر و نظر اور ماہرینِ زبان و لغت کو پہنچتا ہے اور ان ہی کی رائیں صائب اور مفید ہوں گی۔

لغت کی تدوین و تسوید کے کام کی رفتار کو ممکن حد تک تیز کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بعض رکاوٹیں ایسی ہیں کہ لغت کو اشاعت کی منزل تک لانے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایک رکاوٹ وہی پرانی یعنی یہ کہ بورڈ کے پاس کمپوزنگ کے لیے کمپیوٹر ٹرمینل تو ہیں لیکن وہ لیزرکامپ مشین نہیں ہے جو پرنٹ اور پروف نکالتی ہے؛ نتیجۃً کمپوز شدہ مسودہ حسبِ معمول پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، اسلام آباد کو بھیجا جاتا ہے اور واپس آنے پر ہی اس کی پروف ریڈنگ ممکن ہوتی ہے۔ اس عمل میں وقت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ لغت کی لاگت بھی بہت بڑھ جاتی ہے لیکن اب اس مشکل کے حل کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں، بورڈ کے اعزازی صدر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کی ذاتی کوششوں اور وزارتِ تعلیم کی خصوصی توجہ سے لیزرکامپ مشین خریدنے کی اصولی منظوری مل گئی ہے لیکن جب تک اس کی خریداری کے لیے رقم فراہم نہ کی جائے مسئلہ حل نہ ہوگا اور لغت کی اشاعت میں تاخیر کے اسباب اپنی جگہ باقی رہیں گے۔

اس وقت ایک اور دُشواری پیدا ہو گئی ہے اس سال بورڈ کے بعض کارکنان، بہتر ملازمتیں ملنے کے سبب مستعفی ہوگئے، کچھ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ کر ملازمت سے سبکدوش ہو گئے اور بعض ناگاہ اللہ کو پیارے ہوگئے؛ نتیجۃً ادارتی عملہ اس وقت تقریباً نصف رہ گیا ہے اور مسوّدات کی تیاری میں بڑی دشواری پیش آ رہی ہے۔ بورڈ کے صدر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب اور وزارتِ تعلیم کے معزز عہدیداران کی نظر سے یہ دُشواریاں پوشیدہ نہیں ہیں اور وہ ان پر قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ ان کی کوششیں بارآور ہوں گی، بورڈ کو ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں گی اور لغت کا کام مزید تیز رفتاری سے ہوسکے گا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیر اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد جلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷۔ اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸۔ سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹۔ کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰۔ اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱۔ لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سیرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سیروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)

(س) تین نقطے Three dots (•••) :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اشارات

۱. اعراب و حرکات :

ف — فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

ف مج — فتحۂ مجہول (جیسے : «زیر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس — کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج — کسرۂ مجہول (جیسے : «اِبہام» کے «الف» اور «ب» کا کسرہ) .

ضم — ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج — ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک — سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .

شد — تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن — تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباً عن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .

مخ — مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ — نونِ غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ — مغنونہ (جیسے : «سنگایا» کا «ن») .

معد — واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

الف — الف ملفوف (جیسے : «... الٰہٗ»(لاحقہ) کا «ا») .

غم ا — غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال — غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و — غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس — اُس کا «و») .

غم ی — غیر ملفوظ یے (جیسے: «ایدھر — ادھر کی «ی») .

خف — خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی ۔
جج	=	جمع الجمع عربی ۔
مج	=	مجہول ۔
مع	=	معروف ۔
امذ	=	اسم مذکر ۔
امث	=	اسم مؤنث ۔
صف	=	صفت ۔
مذ	=	مذکر ۔
مث	=	مؤنث ۔
م ف	=	متعلق فعل ۔
ف ل	=	فعل لازم ۔
ف م	=	فعل متعدی ۔
ف مر	=	فعل مرکب ۔

۳. زبانیں :

ا	=	اردو ۔
انگ	=	انگریزی ۔
اوستا	=	اوستائی ۔
بنگ	=	بنگلہ ۔
پ	=	پراکرت ۔
پا	=	پالی ۔
پر	=	پرتگالی ۔
پن	=	پنجابی ۔
تر	=	ترکی ۔

س = سنسکرت .

سر = سریانی .

ع = عربی .

عبر = عبرانی .

ف = فارسی .

فر = فرانسیسی .

گج = گجراتی .

لاط = لاطینی .

مر = مرہٹی .

ہ = ہندی .

یو = یونانی .

۳. متفرق :

ا ب و = اصطلاحات پیشہ وران .

اف = افعال .

د = دیوان .

رک = رجوع کیجیے .

عو = عوام .

عور = عورات .

ف = فعل .

ق = قلمی .

قب = مقابلہ کیجیے .

ک = کلیات .

ہندو = ہنود کی بول چال .

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ض

ض اند.

بلحاظِ اصوات اُردو حروفِ تہجی کا اکتیسواں ، عربی کا پندرھواں اور فارسی کا اٹھارواں حرف. یہ حرفِ صحیح (مصمتہ) ہے. تلفظ ضاد ہے. علمِ تجوید کی رُو سے اس کا مخرج حافۂ لسان یعنی زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے اور اس کے دائیں یا بائیں اور اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑیں. اس کا ٹھیک تلفظ اہلِ عرب ہی کرتے ہیں ، اُردو والے دُواد یا ضواد تلفظ کرتے ہیں. اُردو میں اس کی آواز « ز » سے مشابہ ہے. یہ کلمے کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان یا آخر میں بھی ، جیسے ضابطہ ، مضر ، فیض. اسے ضادِ معجمہ یا ضاد منقوطہ بھی کہتے ہیں ، حسابِ جُمل میں اس کے آٹھ سو عدد فرض کیے گئے ہیں. یہ عربی میں شمسی حرف ہے. اس لیے اس سے پہلے « ال » معرفہ آئے تو لامِ غیر ملفوظ ہو گا اور ض مشوّد پڑھا جائے گا. یہ خاص عربی زبان کا حرف ہے اور فارسی یا اُردو کے صرف ان لفظوں میں آتا ہے جو عربی سے لیے گئے ہیں. ث ، ح ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، ق ، یہ آٹھ حرف عربی کے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۱). چنانچہ ز ، ذ ، ض ، ظ چار الگ حروف ہیں جن کی آواز قریب قریب یکساں معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۱۳ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۲). دونوں شعروں میں لفظی مناسبت رضائی کی متقاضی ہے. یہ لفظ اُردو نژاد نہ سہی ، ہندوستان نژاد ضرور ہے ، چوں کہ اس کو ض سے لکھا جاتا رہا ہے اس لیے اسی املا کو برقرار رکھنا مناسب ہو گا. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۱۵۱). [ع].

ضابِط (کس ب) صف.

۱. **مستقل مزاج ، متحمل ، بردبار ، صابر.** وہ اس طرح کا مستقل مزاج ضابط آدمی تھا کہ اسی ترتیل کے ساتھ معمولی تلاوت کو پورا کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۷). (موسیٰ نے) کہا کہ ان شاءاللہ آپ مجکو ضابط (آدمی) پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۱۰). وہ فطرتاً بےانتہا ضابط واقع ہوا تھا. (۱۹۳۱ ، نقاب اٹھ جانے کے بعد ، ۳۸). ۲. **انتظام کرنے والا ، حفاظت کرنے والا ، حاکم ، مالک ، قابض.**

ضابط حوالہ دار ادک تھا مرد لانی نامور
جس ناؤں منجلے شاہ اپے فرزند آلِ حیدری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۲).

اے ستمگر ہم جو ضابط دل پہ ہوتے عشق میں
مثلِ بلبل کیوں تڑپ کر جان کھوتے عشق میں
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۸۴). اور ستار گاؤں کے ضابط سلطان بہادر شاہ کی گردن میں جو ... رسی ڈال کر سلطان کی خدمت میں لے آیا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۶۳۵). ۳. **قانون قاعدے اور وقت کا پابند (شخص) ؛ (وہ کام) جو اُصول اور قاعدے کی پابندی کے ساتھ ہو.** بعض محنتی اور ضابط ہوتے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۳۳۰). اسی طرح ایک اور ضابط تجربہ (Control Experiment) ترتیب دو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۰۰). ۴. **ہوشیار ، محتاط ؛ (حدیث) قوی حافظہ والا اور محتاط (راوی).** رُواۃ کے مختلف مدارج ہیں ، کوئی راوی نہایت ضابط نہایت معنی فہم ، دقیقہ رس ہوتا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۵). ۵. **کسی (علم وغیرہ پر) نظر رکھنے والا ، باضابطہ جاننے والا.** (انسان) نہیں ہوتا عارف صفات نفس اپنے کے یہاں تک کہ ہووے ضبط رکھنے والا اور نہیں ہوتا ضابط یہاں تک کہ ہووے عاقل. (۱۸۵۳ ، جامع السعادات ، ۲۶). ۶. **کنٹرول کرنے والا ، منضبط کرنے والا.** گراموفون میں ایک معمولی قسم کا رفتار ضابط بھاپ انجن کے گورنر کی طرح کا ایک پرزہ ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۳). ۷. **درست ، ٹھیک ، صحیح.** کہا امام نے ضابط درمیان قلیل و کثیر کے یہ ہے کہ اگر نقص دور سے معلوم ہو تو زیادہ ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۵۷). ۸. **(ایران) چھوٹا ضلع.** ایک چھوٹے ضلع کو ایران میں ضابط کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۷). [ع : (ض ب ط)].

ـــ کُل کس اضا (ـــ ضم ک) امذ.

ہر چیز کا مالک ، مالکِ کل (جامع اللغات). [ضابط + کُل (ر ک)].

ضابِطانَہ (کس مج ب ، فت ن) امذ.
۱. **(شاہی دور میں) زرعی پیداوار پر لگایا جانے والا ایک محصول.** شقدار ، گماشتے اور کارکن اور امین ایک دن میں اٹھاون دام ضابطانہ وصول کرتے تھے . (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۳). ۲. **ضابطے کے مطابق تنخواہ سے وضع کی جانے والی رقم ، جیسے پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ.** اگر کسی ملازم کے فوت یا علٰحدہ ہونیکے تین سال بعد تک کوئی درخواست واپسی ضابطانہ کے متعلق پیش نہ ہو تو ... رقم بحقِ سرکار جمع کر دیجائے گی. (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۳۰). [ضابط + انہ ، لاحقۂ نسبت].

ضابِطَگی (کس مج ب ، فت ط) امث.
قانون یا ضابطے کے مطابق ہونا ، باقاعدگی (مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل). لیکن روسینڈ کے رویے میں بے ضابطگی تھی اور ایک نوع کا غیر طبعی تمسخر ... وہ ابھی اچھی طرح اسے سمجھ نہ پائی تھی. (۱۹۵۸ ، بجھی چراغ بجھی پروانے (ترجمہ) ، ۲۶۵). [ضابط (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ضابِطَہ (۱) (کس مج ب ، فت ط) امذ.
۱. (اُ) **قاعدہ ، اُصول ، دستور ، آئین ، دستورالعمل.** رستم کا ضابطہ تھا کہ جدھر دشمن کی فوج زیادہ ہوتی تدھر ہی کوں پیٹھتا. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۲) . ہر گہ کہ ہر ایک کام کے عمدہ طور سے انصرام پانے کے لیے قواعد اور ضابطہ کی پابندی کی ضرورت ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱).

وہاں ہر کام ہوتا ضابطے سے
طریقے بندھ گئے سب آشرم کے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۶). یہ عام سے خاص تک کسی ضابطے کے تحت ہو. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۹). (اُا) **کلیہ ، فارمولا.** مطابق ضابطہ گزشتہ کے اپنے ثقل ذاتی سے عمودوار دو ثانیے میں گرے گی. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۶). کسی ضابطہ کے استعمال سے محض تقریبی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۳). ۲. (اُ) **قانون ، جیسے: ضابطۂ دیوانی ، ضابطۂ فوجداری ، ضابطۂ مال وغیرہ ، قانون کی شق (دفعہ).** حسب ضابطہ قانون وارنٹ گرفتاری آپ کے پاس لائے ہیں. (۱۸۲۸ ، دلفروش ، ۲۷). قانون ہے نہ ضابطہ ، ڈر ہے نہ خوف ، ایک سر کے واسطے ہزاروں تلواریں میان سے باہر آ گئیں. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۶۳). ضابطے کے احکامات تو یہ تھے کہ نسل کشی مفت کی جائے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۰). (اُا) **قانون کی کتاب.** اگر حاضر نہ ہو گے تو تم پر وہ دفعہ جو ضابطۂ دیوانی میں درج ہے عاید ہو کر مقدمہ ڈگری ہو گا. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۱۱۸). ضابطۂ فوجداری ہاتھ میں لیے وہ ہر ملزم کے متعلق حکم مناسب لگا دیتا تھا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۳۳). ۳. **پولیس.** پہلے مجکو بتاؤ کہ ضابطہ سے کیا کہو گے؟ (۱۹۱۰ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۱۲۸). [ضابط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ اَخلاق کس اضا (ـــ فت ا ، سک خ) امذ.
اخلاق کے اُصول ، اخلاق اُصولوں پر مشتمل دستورالعمل . گھر کی زندگی میں ایک ضابطۂ اخلاق کی کارفرمائی ہوتی ہے. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۴۷). تاہم ضابطۂ اخلاق کی شدت کے ساتھ پابندی اور انتقام کے قانونی جواز کے باوجود افغان معاشرہ میں عفو و درگزر کا ایک روشن پہلو بھی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۶). [ضابطہ + اخلاق (رک)].

ـــ بَرَتْنا محاورہ.
دستور رواج کے مطابق کارروائی کرنا ، قانون پر چلنا (نوراللغات).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
قاعدے کے تحت لانا ، منضبط کرنا. جب وہ خبر اور وقوف سے حاصل شدہ مواد کی صرف و نحو کے ذریعے ضابطہ بندی کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۶). [ضابطہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
ظاہری قاعدہ قانون کی سختی سے پابندی کرنے والا. پشتو زبان کے لیے مکمل درجہ کو تسلیم کرنے کا مطالبہ ضابطہ پرست تعبیر کے لیے ایک موضوع ہو سکتا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۶). [ضابطہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
ظاہری قاعدہ قانون کی شدت سے پابندی کرنا. معمولی معمولی ضروریات اور حد سے زیادہ ضابطہ پرستی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بہت سا وقت ضائع کرنا پڑتا ہے. (۱۹۶۷ ، کارکر ، کراچی ، مارچ ، ۱۵). [ضابطہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پُری (ـــ ضم پ) امث.
قانون کی خانہ پُری ، محض رسم پوری کرنے کی قانونی کارروائی. عوام کی تصدیق اور منظوری محض ایک ضابطہ پری کی سی بات رہ گئی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۳ : ۵۱). [ضابطہ + ف : پر ، پریدن - بھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَسَنْدی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
قاعدہ قانون کو ملحوظ رکھنا ، آداب کی پابندی کرنا. اُن میں درویش کی گوشہ نشینی ، عالم کا علم اور سفیر کی ضابطہ پسندی جیسی نادر خصوصیات تھیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۰). [ضابطہ + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تَحْرِیر میں لانا محاورہ.
لکھنا ، قلمبند کرنا. شہری و سیاسی فرائض کے بارے میں اس کے خیالات بہت ہی سخت تھے ، جنہیں وہ صرف «جمہوریت» ہی میں ضابطۂ تحریر میں نہ لایا بلکہ اُن کا خود اپنی زندگی پر بھی اطلاق کیا. (۱۹۶۸ ، توازن ، ۶۵).

ـــ تَعْزِیری کس صف (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
جرم و سزا کا قاعدہ ، سزا دینے کا قانون (اردو قانونی ڈکشنری). [ضابطہ + تعزیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- توڑنا محاورہ.
قاعدے یا دستور کی خلاف ورزی کرنا ، بے قاعدگی کرنا ، انحراف کرنا. کوئٹے کی مراد یہ تھی کہ نئے بنائے ضابطوں کو توڑنا آسان ہے. (۱۹۸۳ ، اثبات و نفی ، ۲۰۷).

--- ٹھہرانا محاورہ.
قانون بنانا (مہذب اللغات).

--- حیات کس اضا (--- فت ح) امذ.
زندگی گزارنے کا دستورالعمل. تاریخ ... گواہ ہے کہ انسانی شعور کی ترقی کے ساتھ بہتر سے بہتر نظریہ اور ضابطۂ حیات آتا رہا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۸). [ضابطہ + حیات].

--- دان امذ.
قانون دان ، جو دستور عدالت سے ماہر ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [ضابطہ + ف : دان ، دانستن = جاننا].

--- دیوانی کس صف (--- ی مع) امذ.
(قانون) وہ قانون جو باہمی لین دین ، جائداد ، قرض ، وراثت وغیرہ کے معاملات سے متعلق ہو. بعد تقسیم ملک پاکستان میں ضابطۂ دیوانی مع مناسب ترمیمات کے اختیار کیا گیا. (۱۹۵۳ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی (ترجمہ) ، ۳۱). انہیں تو ساری عمر تعزیرات ہند ، ضابطۂ دیوانی اور لیسی ایکٹ تینوں جلدیں بغل میں دبائے ایک ہی ڈنڈے سے سب کو اپنے راستہ ہانکتے گئی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۵۹). [ضابطہ + دیوانی (رک)].

--- عام کس صف ، امذ.
عام قاعدہ ، عام کلیہ ، عام اصول. الکینس (Alkanes) کا ضابطۂ عام (General Formula) ... ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۰۳). [ضابطہ + عام (رک)].

--- عدالت کس اضا (--- فت ع ، ل) امذ.
عدالت کا طریقۂ کار (فیروز اللغات). [ضابطہ + عدالت (رک)].

--- عمل کس اضا (--- فت ع ، م) امذ.
طریقۂ کار ، دستورالعمل. نسبت کارروائی و تقسیم خدمات اور ضابطۂ عمل عدالت ہائے صاحبان مجسٹریٹ بلدہ کے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۱۰۳). اس کا یہ بیان کہ ضابطۂ عمل کو اس کے محرک کے ساتھ خلط کیا جا سکتا ہے ، صحیح نہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۱۶). [ضابطہ + عمل].

--- فوجداری کس صف (--- و لین ، سک ج) امذ.
قانون فوجداری ، جرم و سزا سے متعلق قانون نیز اس قانون پر مشتمل کتاب. کتاب محکومہ دفعہ ۵۴ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری میں تحریر کیا جائیگا. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۱۰۵). ضابطۂ فوجداری ہاتھ میں لئے وہ ہر ملزم کے متعلق حکم مناسب لگا دیتا تھا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۲۳). قانون عام کی تقسیم ... کی جا سکتی ہے ... (۳) ضابطۂ فوجداری. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۱۴۳). [ضابطہ + فوجداری (رک)].

--- کار کس اضا ، امذ.
رک : ضابطۂ عمل. میں ضابطۂ کار اور سرکاری طور طریقوں سے بالکل واقف نہیں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۰). [ضابطہ + کار (رک)].

--- مال کس اضا ، امذ.
صیغہ مال کا قانون ، خزانے یا مال گزاری کے متعلق قانون ، افسران مال کے لیے ہدایات کا مجموعہ (ماخوذ : فیروز اللغات ، مہذب اللغات). [ضابطہ + مال (رک)].

ضاحِک (کس ح) صف (مث : ضاحکہ).
بہت ہنسنے والا ، ہنسوڑ ، ٹھٹھا مارنے والا ، ظریف. عربی میں اسحق بمعنی ضاحک آیا ہے ان کو اللہ نے نہایت حسین پیدا کیا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۹). اگر تعریف میں ... جوہر ناطق کہیں تو یہ حد ناقص ہوئی اگر کہیں جوہر ضاحک تو رسم ناقص ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۳). [ع : (ض ح ک)].

ضاحِکانَہ (کس ح ، فت ن) صف.
ہنسانے والا ، خندہ آور ، مزاحیہ. ہجو ضاحکانہ کلام کی مثال ہے. (؟ ، حسرت موہانی ، ۳۶). [ضاحک + انہ ، لاحقۂ صفت].

ضاحِکِیَّت (کس ح ، ک ، شد ی بفت) امث.
ہنسنے کی صفت یا خصوصیت. ہم کہتے ہیں کہ ضاحکیت ایک شے ہے سوائے انسانیت کے پس علم ضاحکیت جدا ہے علم سے انسانیت کے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰۶). [ضاحک + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ضاد حرف ، امذ.
رک : ض جس کا یہ تلفظ ہے. ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے صحیح طور پر ... ادا کیا جائے. (۱۹۴۳ ، اشرف علی تھانوی ، جمال القرآن ، ۶). [ع].

--- مُعْجَمَہ کس صف (--- ضم م ، سک ع ، فت ج ، م) امذ.
منقوطہ ضاد ، حرف ض کو نقطہ دار ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں. بعضوں نے اول کو فاصلہ بضاد مہملہ اور دوم کو فاصلہ بضاد معجمہ کہا اور اون میں سے صغریٰ اور کبریٰ کی قید اوڑا دی. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۰). آٹھواں مخرج ضاد معجمہ کا ہے اور وہ حافہ لسان کو جب اوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگا دیں تو ضاد نکلتا ہے. (۱۹۲۴ ، علم تجوید ، ۵). [ضاد + معجمہ (رک)].

ضارّ (مضاف ہونے کی صورت میں شد ر) صف.
۱. نقصان پہنچانے والا ، ضرر رساں.

مثال اس کی صداقت وہ جو ہے ضار
دروغ ایسا کہ نافع بہر ابرار

(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۹). مشرکانہ جاہلیت میں آدمی کا کوئی تعلق اپنے معبودوں کے ساتھ اس کے سوا نہیں ہوتا کہ یہ اپنے خیال میں ان کو صاحب اختیار اور نافع و ضار سمجھ لیتا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۳۵۸). **۲. اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم.**

میت ہور ملیں مغنی ہور ضار توں
مقدم مؤخر ہے کرتار توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

نافع و ضار ہے تو فاعل مختار ہے تو
سب ترے فعل ہیں ہر نفع و ضرر میں تو ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۱۷).

تو بدیع و نافع و باقی و وُدود و ضار و نُور
ذوالجلال والکرام و مالک الملک و صبور

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). ۳. **(اناج وغیرہ کو) نقصان پہنچانے والا کیڑا مکوڑا.** صرف شمالی امریکہ میں ایسے ضاروں کی چھ سو یا اس سے بھی زیادہ انواع شمار کی گئی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲). [ع (ض ر ر)].

ضارِب (ـــ کس ر) صف.

۱. **ضرب لگانے والا ، مارنے والا ، پیٹنے والا.** میرے بدن پر غیب سے چٹاخ پٹاخ چابکیں پڑ رہی ہیں اور کوئی ضارب نظر نہیں آتا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۲۵). وہ طوفانی دور باقی نہیں رہا اب ہم دونوں ضارب و مضروب بوڑھے ہو چکے ہیں ، سریع الاشتعال جوانیاں ہم سے ہمیشہ کے واسطے رُخصت ہو چکی ہیں. (۱۹۸۲ ، نیاز فتح پوری : شخصیت اور فکروفن ، ۲۳). ۲. (حساب) **ضرب دینے والا ، وہ عدد جس سے کسی عدد کو ضرب دیا جائے.** اعظم زور کے جملے میں ... ضارب. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰۱). [ع : (ض ر ب)].

ضارّہ (شد ر بفت). (الف) صف مث.

۱. **ضرر پہنچانے والی (چیز).** منع کرتا ہے استعمال اشیائے ضارہ سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳). زمانۂ جاہلیت کی رسوم قبیحہ اور عادات ضارّہ کو روکا اور کم کیا. (۱۸۹۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۴۹). نظر کے لئے امور ضارّہ کون کون سے ہیں. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۳۳). (ب) امث. ۲. (جراحت) **کانٹا ، چمٹی جس کی نوک سے زخم پر رکھی ہوئی روئی وغیرہ پکڑ کر نکالتے ہیں.** تونہ کو ضارّہ یعنی کانٹے کے ذریعے اوپر اٹھا کر جڑ سے کاٹ ڈالیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰). اگر کوئی جاندار چیز کان میں گھس گئی ہو ... بڑے جثہ والی ہو جوکہ محسوس کی جاسکے تو اس کو چمٹی اور ضارّہ کے ذریعہ نکال دینا چاہیے. (۱۹۰۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۳۶). [ضار (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضارِیَہ (کس ر ، فت ی) صف.

خونخوار ، درندہ ، شکاری (جانور).

یا کلاب عاویہ ہیں یا سباع ضاریہ
ہم نے پھل پایا نہ لوگوں سے مروّت کا کبھی

(۱۹۶۳ ، کلکو موج ، ۷۵). [ع : (ض ر و)].

ضاعَفَ (فت ع ، ف) ف م.

دوچند کرنے ، بڑھانے (عربی کا فعل اردو میں دعائیہ کلمات میں مستعمل). نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ ضاعف قدرہ زیب دہ کوٹھی ہوئے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۷۷).

اے خدا وند قبلۂ حاجات
بارک اللہ ضاعف الحسنات

(۱۹۱۵ ، وفا ، ک ، ۱۷). [ع : (ض ع ف)].

ضاغِط (کس غ) صف.

دبانے والا ، بھینچنے والا. بلکہ وہ بیک وقت قابض و ضاغط و سکن ہے. (۱۹۲۷ ، استبداد ، ۶۳). [ع : (ض غ ط)].

ضاغُوط (و مع) امذ.

ایک مرض جس میں سویا ہوا شخص یہ محسوس کرتا ہے جیسے کوئی اس کی گردن دباتا ہے ، کابوس کی بیماری. ضاغوط یا تخدیر کے ضمن میں از خود پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ (ترجمہ) ، ۲۷۹). [ع : (ض غ ط)].

ضال صف.

گمراہ ، بھٹکا ہوا.

وہ لڑے ہیں کافران ضال سے
اپنی ذاتوں سے ہور احوال سے

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۲۹).

منکر اُس کا ضال ہے کافر نہیں
اور سزا کے مستحق ہیں تارکین

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۶). جو لوگ نبوت کے خلاف چلے وہی مغضوب اور ضال ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۲۳۷). [ع : (ض ل ل)].

ـــ و مُضِل (ـــ و مج ، ضم م ، کس ض) صف.

وہ جو خود بھی گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے ، گمراہ اور گمراہ کنندہ.

اکبر جو مقابل ہوئے اس ضال و مضل سے
شبّیر قریب آ گئے بیتابیٔ دل سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۹). دیگر معبودوں کو ... اس کی درگاہ سے رانده و منحرف اور ضال و مضل سمجھا. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۷۵). [ضال + و (حرف عطف) + ع : مضل - گمراہ کرنے والا].

ضالّہ (شد ل بفت) صف مث.

ضال (رک) کی تانیث ، گمراہ. مدینۂ غیر فاضلہ کی تین قسمیں ہیں ... تیسری وہ جو ان کے اکھٹے ہونے کا سبب جھوٹے عقیدے پر اتفاق کرنا ہو اور اسے مدینۂ ضالہ کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۸۰). علوم ضالّہ مضلّہ سے سخت نفرت ... وحشت ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳). انہوں نے اس فرقۂ ضالّہ کو جڑ سے اوکھیڑ پھینکا. (۱۹۰۵ ، اخبار الرضا ، ۴۴). [ضال + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضالّین (شد ل ، ی مع) صف ، ج.

ضال (رک) کی جمع ، گمراہ لوگ. اس قدر جہاد کرینگے کہ مشرک و ضالّین کا نام باقی نہ رکھیں گے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۶۹۵).

آیت کی طرح چرخ سے اتری زمین پر
مد کی طرح کھنچی ہی رہی ضالین پر
(۱۹۶۳ ، ۱۹۶۲ کے چند جدید مرثیے ، ۸۸). [ضال + ین ، لاحقۂ جمع].

ضامِن (کس م). (الف) صف ؛ امذ.
(کسی قول یا فعل کے پورا ہونے کی) ضمانت دینے والا شخص ؛ (کسی بات کا) ذمہ دار ، کفیل.

بچائے خدا جس کوں ضامن اچھے
ہلاک اس کرنہار کو کن اچھے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۰). ضامن کسی کا مت ہو کہ آزردگی بھی ہوتی ہے اور پشیمانی بھی لیاوتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۷۳).

یار کر ضامن ہو دل کا کیا ہے حاجت اور کی
وہ ضمانت دے تو لیجے کیوں ضمانت اور کی
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۸۵). یہی خیال دنیا میں نیکوکاری اور حسنِ معاشرت کا بڑا ضامن ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰).

قائم ہوں جس خیال پہ ضامن ہوں جس کا میں
جتنی بھی کوئی چاہے ضمانت وہ دوں گا میں
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۰۷). (ب) امذ. ۱. **وہ پچر جو مضبوطی کے لیے حقے کی دونوں طرف کی نے کے درمیان باندھ دیتے ہیں نیز وہ پچر جو ڈھیلی چیز کو ہلنے جُلنے سے روکنے کے لیے ٹھوک یا لگائی جائے.** لکڑی کا ایک علاحدہ ٹکڑا جس کو ضامن کہتے ہیں بالعموم اوپر رکھا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی جنائی (ترجمہ) ، ۱۱۶). وہ چھوٹا سا پُرزہ جو نَے اور نال کے درمیان پُل کا کام دیتا ہے ضامن کہلاتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۲). ۲. **وہ کاغذ ، کپڑا یا اور کوئی چیز جو ایک تہہ کو دوسری تہہ کے زد سے بچانے کے لیے رکھا جائے.** پھل کی ہر تہہ کے ساتھ کوئی نرم ضامن ضرور لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۱۰۲). ۳. (أ) **وہ تُرشی جس کے ذریعے دودھ جماتے ہیں ، مایۂ شیر.** اس دودھ کو جمانے کے لیے کچھ اس میں خیر مایہ (ضامن) شریک کر دیتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۶). (أأ) **وہ چیز جو خمیر اٹھانے کے لیے استعمال کی جائے.** اگر پرانا استعمال شدہ بھوسی کا پانی کچھ شریک کر دیا جائے تو وہ ضامن کا کام دے گا جس کی وجہ سے خمیر بہت جلد اٹھ آئے گا. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۲۹). ۴. **یرغمال.** دھمکی دی کہ ہم ملکہ زینت محل کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ بطور ضامن کے رکھیں گے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۶۸). ۵. **(باغبانی) بے پھول درخت کے ڈالے کا کلّا جس میں سے پھل نکلتا ہے ، جیسے انجیر اور گولر کا تھن کہ اگر اس کو توڑ دیا جائے تو پھر اس جگہ پھل نہ نکلے** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۵). ف : نکنا. ۶. **(کنگھی سازی) کنگھی کے دانتوں کی لمبائی کے برابر بین کی باڑ پر دونوں طرف لگی ہوئی چوبی پٹیاں جو آری کی کاٹ کو دانتوں کی حد سے آگے نہیں بڑھنے دیتی اور بطور روک کام دیتی ہیں ، کھتی** (ا پ و ، ۳ : ۹۱). ۷. **(کھٹ بنا) پلنگ کی پٹی اور سیرے کے جوڑ پر جس کے درمیان پایا ہوتا ہے جڑائی کو کُنیا میں (زاویۂ قائمہ میں) رکھنے کے لیے جڑی ہوئی لکڑی یا لوہے کی پتی ہوئی آڑ ، تان چُکا** (ا پ و ، ۱ : ۱۸۳). ۸. **(پھندنے برداری) نیچے کی سالسنی کے بیچ کا جوڑ جس کی وجہ سے نَے حسبِ خواہش ہر طرف موڑی جا سکتی ہے** (ا پ و ، ۷ : ۱۰۱). ۹. **وہ چیز جو دوسری چیز کو اُڑنے سے روکے جیسے کافور میں مرچِ سیاہ** (ماخوذ : جامع اللغات). [ع : (ض م ن)].

---بَنانا محاورہ.
کسی کو اپنا ذمہ دار یا کفیل مقرر کرنا. خدا اور فرشتوں کو ضامن بنا کر نہ لے آؤ. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۹).

---ثامِن کس صف (---کس م) امذ.
آٹھویں امام حضرت علی رضا کا لقب.

وہ کون شاہِ خراسان امیر ابنِ امیر
امامِ ضامن ثامن شفیعِ روزِ جزا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۹).

دکھائے ملکِ خراسان جو طالعِ یاور
مزارِ ضامنِ ثامن کو دیکھیے جا کر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۳۷). [ضامن + ثامن (رک)].

---دار صف.
وہ شخص جو ضمانت پیش کرے (نوراللغات). [ضامن + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دَرْضامِن (---فت د ، سک ر ، کس م) صف.
ذمہ دار کا ذمہ دار ، کفیل کا کفیل (ماخوذ : پلیٹس ؛ فیروزاللغات). [ضامن + در (حرفِ جار) + ضامن (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. **کسی کو اپنا کفیل یا ذمہ دار بنا کر پیش کرنا.**

کھینچے ہوئے ہے ہاتھ میں تُو تیغِ جفا کو
ڈر لگتا ہے تجھ سے ہمیں ضامن دے خدا کو
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

ضامن دیا ہے تم نے خدا کو ہزار بار
ڈھونڈھو نیا خدا کوئی عہدِ جدید کا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷). ۲. **دودھ کو جمانے کے لیے اس میں دہی ڈالنا** (مہذب اللغات).

---ڈالنا محاورہ.
ذمہ دار یا کفیل بنانا. تُو نے کون سا ضامن ڈالا تھا بھوپے ؟ میں کیا جانوں تیرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ جلدہ ، ۵۴).

---عَلَی التَّعاقُب (---فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، ل ، شد ت بفت ، ضم ق) امذ.
(فقہ) ایک کفیل کے بعد دوسرا کفیل ، ضامن کے پیچھے ضامن. اگر ہر شخص زید کے پورے دین کا ضامن علی التعاقب ہو پھر

ہر ایک اپنے ساتھی کے نصف دین کا ضامن ہو تو بھی بھلا مسئلہ ہو جاوے گا. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٥٨). [ضامن + علیٰ (حرفِ جار) + رک : ال (١) + تعاقب (رک)].

---نَہ ہو جَیسے گِرَہ سے دیجِیے فقرہ.
کسی کا ذمّہ دار بننے سے بہتر ہے کہ گرہ سے ادا کر دے ، ضمانت دینے سے نقد دینا اچھا . ضامن نہ ہو جیسے گرہ سے دیجیے. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٦).

---نَہ ہووے باپ کا ، ہے ضامِن گَھر پاپ کا کہاوت.
خواہ کوئی کیسا ہی عزیز ہو اس کی ضمانت نہیں دینی چاہیے ، ضمانت فساد کی جڑ ہے (علمی اردو لغت).

---ہونا ف م.
ذمّہ دار بننا ، کفیل ہونا.

کہیا ہو گا ضامن اگر پہلوان
ہو شرمندہ نا ہونے میری زواں

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٣٥).

جو کچھ چاہے سو کر خوشنودیٔ حق کا ہوں میں ضامن
پر اتنا دیکھیو تجھ سے کوئی دل ہو نہ رنجیدہ

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣١). اس سبب سے جہانگیر نے کہا کہ باپ کا ضامن ہو. (١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٥ : ٨٩٠). آپ ان کے ضامن ہوتے ہیں تو بسم اللہ کل ہی پانچہزار لیجئے . (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ١٥٩).

میں ہوں توقیرِ عشق کا ضامن
حسن کا اعتبار ہے تم سے

(١٩٨٣ ، سرمایۂ تغزل ، ٢٦٣).

ضامِنی (کس مج نیز سک م) امث.
١. **ضمانت ، ذمّہ داری ، کفالت.** حضرت موسیٰؑ کی ضامنی پر گئے بچی اور بنی اسرائیل نے سول لی. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٥٣٣). نہ کسی نے امام ضامن کی ضامنی میں سونپا ... نہ ساعت دیکھی ، نہ دساسول کی سمت پہچانی. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، احمق الذی ، ١١). ٢. **(عدالت) وہ تحریر جس میں کسی بات یا چیز کے واسطے اپنی ذمّہ داری لکھی جائے .** اب مستغاث الیہ نے ثلث حصّہ دیہات متنازعہ کا جس میں صاحب کو بعوض ضامنی کے لکھدیا ہے. (١٨٣١ ، عدالت فوجداریٔ ضلع علی گڑھ (تاریخ نثر اردو ، ١ : ٣٦٣)). جو دستاویزات عوام الناس میں بالفعل مروج ہیں ، ان کی تفصیل یہ ہے ... ضامنی ... وغیرہ. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣٩٦). ٣. **(مجازاً) آڑ ، اوٹ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [ضامن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر چھوڑنا محاورہ.
ضمانت یا ذمّہ داری پر رہا کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---ہودنے کی کیا؟ کہاوت.
معمولی حیثیت والے کی ضمانت نہیں لینی چاہیے نیز رک : ہودے کی کیا ضامنی (خزینۃ الامثال).

---دینا ف م.
ضمانت دینا ، کفیل یا ذمّہ دار بننا (فرہنگِ آصفیہ).

---قَبُول / مَنظُور کَرنا ف م.
کسی کی کفالت یا ذمّہ داری کو تسلیم کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---لینا ف م.
ضمانت لینا. عدالت سے حکم ہوا کہ ضامنی لے کر ڈگری جاری ہو. (١٨٦٣ ، انشائے اردو ، ٣٣).

---میں دینا محاورہ.
سپردگی میں دینا (نوراللغات).

---نامَہ (---فت م) امذ.
تحریری ضمانت ، کفالت نامہ. قبالہ بفتح و نیز بکسر قاف ضامنی نامہ اور کسی چیز کے بکنے کا کاغذ. (١٨٧٢ ، عطرِ مجموعہ ، ١ : ١٩٢). [ضامنی + نامہ (رک)].

ضائِع (کس مج ء) صف ؛ ـــ ضایع.
١. **اکارت ، برباد ، غارت ، بے سود ، لاحاصل.** عبث بولنا ، عبث سننا اوقات ضایع کرنا دانا کا کام نیں. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧٦). اگر شہر میں لے جاؤں شاید غوغاے عام ہووے اور کوئی انھے مجھ سے چھنا لیوے اوز میری محنت ضائع ہووے . (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٢٧). بکر کے کتنے ہی حقوق کیوں نہ ہوں ، زید ہے کہ اس کی نظر میں سب ضائع. (١٨٩٩ ، رویاے صادقہ ، ١٣٥). کوئی گھڑی کوئی پل ضائع نہیں ہونا چاہئے. (١٩٨٠ ، زمیں اور فلک اور ، ٨٣). اف : کرنا ، ہونا. ٢. **تلف ، فنا.**

کہ جو رات ہونے تو بھوتیج ڈرے
مبادا جناور کوئی ضایع کرے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٢١). ایک چُھری ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے اور کہتی ہے کہ جو تو اس کے پاس آوے گا تو یہ اپنے تائیں ضایع کرے گی. (١٧٣٦؟ ، قصّۂ مہرافروز و دلبر ، ٨٨). افسوس تہمتن ہمارے شہر میں ضائع ہوا . (١٨٣٦ ، سرورِ سلطانی ، ٢٣٦). ایک عورت ضائع ہوئی تین لڑکیوں کے اعضا پاش پاش ہو گئے . (١٩١٣ ، مرقعِ بلجیم ، ١٠٥). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ض ی ع)].

---جانا محاورہ.
١. **رائیگاں جانا ، برباد ہونا ، تلف ہونا.** منشی صاحب موصوف کو مرکوزِ خاطر عاطر ہے کہ جس قدر کلام مرزاے مرحوم کا ہاتھ آئے چھپوا دیجئے تا کہ یادگار رہے ضائع نجائے. (١٨٦٨ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ٥). ٢. **مر جانا** (نوراللغات).

ضَب (فت ض) امث.
ایک صحرائی جانور ، گوہ ، سوسمار. ضب :- اس کو فارسی میں سوسمار کہتے ہیں یہ حیوان زیرک ہوتا ہے اور اپنا گھر نہیں بناتا ہے . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٤٩). ضب مر جاتی ہے اپنے بِل میں لاغر ہو کر بنی آدم کے ظلم سے . (١٩٠٦ ، حیوٰۃ الحیوان ، ٢ : ٨٩).

که میرا غلام اس طرح مجھ کو لکھے
جو ضب اور شیرا شتر پر پلا ہے
(۱۹۶۳ء ، فارقلیط ، ۲۳۳)۔ [ع : ضَبّ]۔

ضَباب/ضَبابَہ (فت ض/ب) امذ.
کہر ، کہرا. وہ ضباب ہے بمعنی میغ . (۱۸۰۲ء ، رسالہ کائنات جو ، ۳۲) . اگر ابخرے بہت ہیں ضباب ہو جاتا ہے . (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۳). یہ ضبابہ نظام شمسی کے احاطۂ کشش کے اندر آ کر سورج کی مُدَوّر راہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۱ء ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۰۲)۔ [ع]۔

ضِباع (کس ض) امذ.
(نجوم) وہ ستارے جو کوکب صیاح (بشکل آدمی) کے داہنے مونڈھے پر ہیں. کوکبِ صیاح ... جو کوا کب کہ اس کے داہنے مونڈھے پر ہیں ان کو ضباع کہتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [ع]۔

ضَبْر (فت ض ، سک ب) امذ.
چمڑے سے بنی ہوئی ایک قسم کی بڑی ڈھال جس کی آڑ لے کر حملہ آور سپاہی قلعے کے قریب جاتے تھے. ضبر، کسی قلعے کے محاصرے کی حالت میں قلعے کے نزدیک پہنچنے کا ایک آلہ ہوتا تھا. (۱۹۸۶ء ، اخبارالطب ، کراچی ، فروری ، ۵)۔ [ع]۔

ضَبْط (فت ض ، سک ب) امذ.
۱. **تحمّل، برداشت، صبر.** یہ صاحبِ ضبط اور صاحبِ حیا ایسی تھی کہ کسی پر یہ بات اپنی ظاہر نہ ہونے دیتی تھی. (۱۷۳۶ء ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۸)۔

بارے کچھ بڑھ گیا ہمارا ربط
ہو سکا پھر نہ دو طرف سے ضبط
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۳۸)۔

یہ سن کے نہ زخمی کو رہا ضبط کا یارا
ہمّت نے دیا نزع کے عالم میں سہارا
(۱۹۲۸ء ، مطلعِ انوار، ۱۵۲)، اس عجلت پسندی نے انسان سے ضبط و تحمّل کی روایت اور غور و فکر کی عادت کو چھین لیا ہے. (۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۷)۔ اف : کرنا ، ہونا. ۲.(أ) **انتظام ، نظم و نسق ، بندوبست.**

بیان یاں کا ضبط و نسق ہووے کیا
معیّن ہے ہر چیز کی ایک جا
(۱۸۲۲ء ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۹)۔ ارکانِ دولت ... قلعہ کے برج و بارہ کے ضبط و ربط میں مشغول ہوئے. (۱۸۹۷ء ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۳۳)۔ کتنے اس معاملے میں بڑے ہی ضبط کے پابند اور ایمان دار ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، ۸۵)۔
(اا) **حکومت ، عمل ، راج.**

ضبط کریں تا مصر و شام
(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۸۱))۔

براہیم قطب شاہ ہر دکھ بھنجن
کہ لیایا جنے ضبط میں سب دکھن
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۰۱)۔ جب ... خراسان میں بخوبی ضبط ہو گیا اسی وقت اس نے عبداللہ ابوالعباس ... کو خلیفہ مشہور کر دیا. (۱۸۷۷ء ، مقالات سرسید ، ۲ : ۱۳۹)۔ ۳.(أ) **ترتیب ، تدوین ، منضبط یا قلمبند کرنا.**

جتی بات میں جسم اتھا جان توں
کیا ضبط شاہی کے ارکان توں
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۲)، بغداد کے ایک مشائخ نے آپ کے حالات کو ضبط کیا ہے اوس میں مذکور ہے کہ آپ کی تصانیف ۵۰۰ سے زیادہ ہیں. (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳)۔ میں نے چاہا کہ فنونِ شعر ... مصطلحاتِ اردو کے حدود ضبط کئے جائیں. (۱۹۲۰ء ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۸۵)۔ (اا) **ذہن میں محفوظ رکھنا ، حفظ ، یاد.** ایک سے نو تک ضرب احاد یعنی پہاڑے ضبط کرنا ضروری ہے. (۱۸۵۶ء ، فوائدالصبیان ، ۱۶)۔ احادیثِ مقدسہ اپنے سینوں میں ضبط کر کے تابعین کو پہنچائیں. (۱۹۷۶ء ، مقالات کاظمی ، ۲۱۸)۔ ۴. **قابو ، اختیار.**

حوصلہ خوں مژہ سے ہو کے بہا
ضبط پر ضبط کچھ نہ اس کا رہا
(۱۸۱۰ء ، بحرالمحبت ، ۳۵)۔ نفس پر پورا پورا ضبط رکھتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۱۹۲)۔ ۵. **(سرکاری طور پر) قبضہ کرنا ، چھین لینا ، قرق کرنا (جائداد وغیرہ).** حاتم کا ملک و املاک اور مال و اسباب جو کچھ ضبط کیا تھا وونہیں چھوڑ دیا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۳۷)۔ رسالہ برطرف ہو گیا ، جاگیر ضبط ہو گئی. (۱۸۸۰ء ، آبِ حیات ، ۵۰۲)۔ اس کے ساتھ تمام مال متاع ضبط کر لیا گیا . (۱۹۰۹ء ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۰۸)۔ سلطان محمد ثانی نے اس کی جاگیر اور وظیفہ ضبط کر لیا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۲۸)۔ ۶. **نگرانی ، دیکھ بھال.**

باپ رکھے یا نہ رکھے اون پہ ضبط
لکھنے اور پڑھنے سے خود اون کو تھا ربط
(۱۸۳۳ء ، داستانِ رنگین ، ۱۳)۔ ۷. **روکنا ، قابو میں رکھنا.**

آج پہلو میں سے میرے دلِ رنجور گیا
تا کجا ضبطِ نفس کیجے کہ مقدور گیا
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۵)۔

ذکر کچھ جا کو جگر سینے کا سُن سُن اپنے
کر کے میں ضبط ہنسی دیکھوں ہوں ناخن اپنے
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۳۹)۔

الہیٰ مجھے موت خاموش کر دے
کہ پھر آج تاکیدِ ضبطِ فغاں ہے
(۱۹۲۸ء ، نقوشِ مانی ، ۱۳۱)۔ مجھے غصہ آ گیا مگر میں نے ضبط کرتے ہوئے جواب دیا. (۱۹۸۰ء ، تشنگی کا سفر ، ۷)۔ اف : کرنا ، ہونا. ۸. **حفاظت ، پاسداری.** ضبطِ روایات کے معنی ہیں ضبطِ اقدار اطاعت اور ضبطِ نفس اس کا ایک حصہ ہیں . (۱۹۸۷ء ، اقبال ایک شاعر ، ۷۶)۔ ۹. **(حدیث) روایت کے الفاظ اور مطلب کو اچھی طرح سمجھنا اور ادا کرنا** (ماخوذ : سیرۃ النبیؐ (حاشیہ) ، ۱ : ۵۹)۔ ضبط کی دو قسمیں ہیں ظاہری اور باطنی ، ظاہری کے یہ معنی ہیں کہ لفظ کے لغوی معنی کا لحاظ رکھا جائے. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۹)۔ [ع : (ض ب ط)]۔

ـــِـ اِعْراب کس اضا(ـــ کس ا ، سک ع) امذ.
لفظ پر حرکات (زیر ، زبر ، پیش) لگانا . اگر کوئی لفظ غریب ہو ضبطِ اعراب بھی اس کا فرما دیجیے اور مشکل لفظ کا حل یا ترجمہ. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۳۵).[ضبط + اعراب (رک)].

ـــِـ اَوقات کس اضا(ـــ و لین) امذ.
روزمرّہ مشاغل کے لیے وقت کی تقسیم ، ہر کام کا وقت مقرر کر کے اس پر عملدرآمد ، وقت کی پابندی.

اے ظفر چاہیے درویش کو ضبطِ اوقات
ذکر اور شغل کہاں جبکہ ہو اوقات میں فرق

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۳). بورڈنگ ہاؤس رہنے سے ان کو ضبطِ اوقات کی عادت پڑتی ہے.(۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۹۱). رانا اب ہمارا ضبطِ اوقات کیا ہو گا. (۱۹۳۱ ، تنہا رانا ، ۳۸). [ضبط + اوقات (رک)].

ـــِـ بِالْعَکْس کس صف(ـــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ک) امذ.
جوابی روک یا بندش. یہ توازن بناوٹ کے لحاظ سے ... کئی ایک انڈوکرائن غدود پر ہارمون کے ضبط بالعکس Reciprocal Control کی صورت میں بھی دیکھا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۱). [ضبط + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + عکس].

ـــِـ بِٹھانا محاورہ.
پہرے دار کھڑے کرنا ، نگرانی کرانا.

غیر نے کیا کیا بٹھائے ضبط لیکن یار سے
ہیں ملاقاتیں اسی معمول سے دستور سے

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۲۳).

ـــِـ تَحْرِیر میں آنا / لانا محاورہ.
لکھا جانا / لکھنا ، قلمبند کیا جانا / کرنا. شکنتلا ناٹک کا پہلا سین ، پڑھنے سے اس خوبی سے واضح ہو جاتا ہے جو ضبطِ تحریر میں نہیں آسکتا. (۱۹۱۳ ، مقدمۂ اکسیر سخن ، ۱۱). جو نقشہ میں نے دیکھا اس کے متعلق اپنے خیالات کو ضبطِ تحریر میں لانا چاہتا ہوں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۷). ان کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی کہ ان کے دوست احباب ان کے اشعار ضبطِ تحریر میں لائیں. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۷). دراصل جو بات ضبطِ تحریر میں خوبی سے آ جائے وہ جھوٹ بھی ہو تو صحیح بن جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۳۲).

ـــِـ تَولِید کس اضا(ـــ و لین ، ی مع) امذ.
اضافۂ نسل کو روکنا ، ایسا طریقہ اختیار کرنا کہ صحبت کے باوجود حمل نہ رہے. ازدواجی زندگی کے سلسلہ میں کورٹ شپ اور ضبطِ تولید کی صدائیں ہر چہار طرف سے کانوں میں آ رہی ہیں. (۱۹۳۳ ، عالم نسواں ، ۲۰). ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ ان کے افسانوں کا ایک مجموعہ اور کتابچے کی صورت میں ضبطِ تولید کے موضوع پر ایک معلوماتی مضمون «پردے کی بات» شائع ہوا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۶). [ضبط + تولید (رک)].

ـــِـ سَرْکار کس اضا(ـــ فت س ، سک ر) امذ.
سرکاری قبضہ. اس کی جاگیر یا اراضیات ضبطِ سرکار میں ہوے گی. (۱۸۵۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۰۳).[ضبط + سرکار (رک)].

ـــِـ سَماع کس اضا(ـــ فت س) امذ.
سنی ہوئی بات کو حافظے میں محفوظ رکھنا ، سُن کر یاد رکھنا. وضاحتِ الفاظ و ضبطِ سماع اور کمال حفظ و کثرتِ شیوخ ... کو موجبِ کمال خیال کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ، ۲۶). [ضبط + سماع (رک)].

ـــِـ شِکَنی (ـــ کس ش ، فت ک) امث.
قاعدے قانون کی خلاف ورزی. ان کے خلاف تنظیم کی ضبط شکنی کے سلسلے میں کارروائی کرنا پڑی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵۲). [ضبط + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِـ گَر (ـــ فت گ) امذ.
قاعدہ بنانے والا ، حدودِ عمل متعین کرنے والا ، منتظم . ہماری خصوصیات اور جذبات کا تعین کیمیاوی ضبط گروں سے ہوتا ہے جن کو دروں افرازی غدود پیدا کرتے ہیں. (۱۹۴۰ ، مکالمات سائنس ، ۱۳۷). [ضبط + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــِـ گُزَر کس اضا(ـــ ضم گ ، فت ز) امذ.
گزرگاہِ عام میں سواریوں کی آمد و رفت کی نگرانی (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [ضبط + ف : گزر ، گزشتن ـ گزرنا].

ـــِـ مالِ دِیوان کس اضا(ـــ کس ل ، ی مع) امذ.
مالگزاری کے روپے کا انتظام (جامع اللغات). [ضبط + مال (رک) + دیوان (رک)].

ـــِـ مَوسِم کس اضا(ـــ و لین ، کس س) امذ.
موسمی تبدیلیوں کا بندوبست ، ہوا یا بارش وغیرہ پر قابو. پیشہ ور ساحر کے فلاحی کاموں میں ایک سب سے بڑا کام ضبطِ موسم ، خاص کر اس بات کا انتظام رکھنا ہے کہ بارش کافی مقدار میں ہوتی رہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۱). [ضبط + موسم (رک)].

ـــِـ نَفْس کس اضا(ـــ فت ن ، سک ف) امذ.
نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا ، پرہیزگاری. دیانت داری ، راست بازی ، حلم ، ضبطِ نفس وغیرہ تمام محاسنِ اخلاق جو اخلاقیات کے عنوانات بنے ہوئے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۳). بلاشبہ ضبطِ نفس اصل آئیڈیل ہے لیکن معلوم ہے کہ وہ عملاً چل نہیں سکتا. (۱۹۵۶ ، افادات آزاد ، ۵۶). [ضبط + نفس (رک)].

ـــِـ وِلادَت کس اضا(ـــ کس و ، فت د) امذ.
رک : ضبطِ تولید. ممکن ہے کہ ضبطِ ولادت کے طریقوں کی تائید میں ... جنسی بداخلاقی میں اضافہ نہ ہو. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). ضبطِ ولادت کا عمل بہ حیثیت ایک انسانی عمل کے اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ ہمارا معاشرہ . (۱۹۶۲ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۲۳). [ضبط + ولادت (رک)].

ـــــو نَظْم (ـــو مج ، فت ن ، سک ظ) امذ.
مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی ، ڈسپلن. ضبط و نظم کی جو اعلیٰ ترین تربیت کھلاڑی کو دی جاتی ہے وہ صحن خانہ میں ملتی ہے نہ اسکول کی چار دیواری میں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۹۷)۔ [ضبط + و (حرفِ عطف) + نظم (رک)].

ضَبْطی (فت ض ، سک ب) امث.
قُرق ، جائداد وغیرہ بحقِ سرکار ضبط ہو جانا ؛ (مطلق) چھین لیا جانا.

وبا کا جب سے ہے دارالخلافہ میں ہنگام
گھروں کی ضبطی کا رسم اس قدر ہوا ہے عام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۹). دوسری مناجات آگرہ کی جامع مسجد کی ضبطی سے چھوٹنے پر بہ مقام آگرہ پڑھی تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱).

ہم ایسی کُل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۸). انہوں نے فوراً موئے مبارک کی ضبطی کا حکم دے دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۲). [ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــجائِداد کس اضا(ـــ کس د) امذ.
(قانون) جائداد کی ضبطی ، ضبطی وہ سزا ہے کہ نسبتِ مالکان جائداد بعض افعالِ ناجائز پر لاحق کی جاتی ہے. اکثر یہ سزا بعلتِ جرائم خلاف ورزی باسرکار و بغاوت میں دیجاتی ہے (اُردو قانونی ڈکشنری). [ضبطی + جائداد (رک)].

ـــــمیں آنا محاورہ.
مال یا جائداد کا قرق ہونا ، چھِن جانا ، ضبط ہو جانا. دیہاتِ مفصلۂ ذیل جو کہ بوجہ بغاوت ضبطی میں آئے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۸).

ضَبْطِیَّہ (فت ض ، سک ب ، کس ط ، شد ی بفت) امذ.
پولیس نیز رضاکار فوج. خدمت کی معیاد تین سال تک علمِ جنگ کے ساتھ دو سال مستحفظینِ جنگ کے تحت میں اور سات سال پہلے اور دوسرے عساکر ضبطیہ (ملیشیا) میں شرکت تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۵۰۳). [ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضَبُع (فت ض ، سک نیز ضم ب) امذ.
بجو ، ایک گوشت خور وحشی جانور جو دن کو زمین کے اندر رہتا ہے ، رات کو غذا کی تلاش میں نکلتا ہے ، چھوٹے چھوٹے جانوروں اور نباتات پر زندگی بسر کرتا ہے ، رات کو موقع پر تازہ خام قبروں کو کھود کر نعش خراب کر دیتا ہے. ہمارے بہادر سوار ضبع (چرخ) کی طرح شہر کے پھاٹکوں سے گھس گے. (۱۸۹۸ ، ایام عرب ، ۱ : ۱۳۷). زرّافہ تین جانوروں سے پیدا ہوتا ہے ناقۂ وحشیہ اور بقرۂ وحشیہ اور مذکر ضبع سے اول نر ضبع ناقہ وحشیہ پر جست کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۸). [ع].

ضَبُوق (فت ض ، و مع) امث.
ایک قسم کی چھوٹی کشتی. میں ساحلِ بصرہ سے جانبِ ابلہ بسواریٔ ضبوق یعنی چھوٹی کشتی کے روانہ ہوا. (۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ ، ۱ : ۲۰۱). [ع].

ضَبَّہ (فت ض ، شد ب بفت) امذ.
لوہے یا لکڑی کا دستہ جو دروازے میں لگاتے ہیں. لوہے کا آلہ جو دونوں کواڑوں میں کیلوں سے جڑا ہوتا ہے ... بعضے اہلِ ہند اوس کو کھٹکا کہتے ہیں اور بعضے بیلن اور عرب اوس کو ضبّہ اور کیلوں بولتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵). [ع].

ضَبے (فت ض) امذ (قدیم).
ذبح ، حلال کرنا.

کنہاں لگ ہو میوا سو کھانا ہے
سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا ضبے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۱). [ذبح (رک) کا بگاڑ].

ضَجِیع (فت ض ، ی مع) صف.
ساتھ سونے والا ، ہم خواب ، ہم بستر.

وہ نازنیں کہ تھی ہم خوابہ و ضجیع مری
بشر کے روپ میں درجِ درد تھی برجِ غرر

(۱۹۶۳ ، ورق ناخواندہ ، ۱۲۹). [ع : (ض ج ع)].

ضَحّا ک (فت ض ، شد ح) امذ.
بہت ہنسنے والا (قدیم ایران کے ایک ظالم بادشاہ کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے اور آدمیوں کے دماغ ان کی غذا تھی).

شانۂ ضحّا ک کی مانند ایک ایک اس کی موج
مارِ پیچاں بن کے ہووے متحد باخطِ جام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۶).

بال یوں منھ میں ترے ٹوٹ کے رہ جاتا ہے
جس طرح شانۂ ضحّا ک میں تھا سانپ کا گھر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۲).

ہیں مارِ ضحّا ک ساں خونِ خلق
غلاظ القصر و عظام البطون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۵۱). [ع : (ض ح ک)].

ضَحّا کِیَّہ (فت ض ، شد ح ، کس ک ، شد ی بفت) امذ.
خوارج کا یہ فرقہ ضحا ک بن انس سے منسوب ہے. اس شخص نے حضرت امام جعفر صادق کے بعض خیالات کو کفر سے تعبیر کیا باطنی تنظیم اور سلسلۂ دعوت کو قرآن کے خلاف قرار دیا ، مورخین کے مطابق یہ انتہا پسند گروہ تھا (فرقے اور مسالک ، ۱۲۳). [ضحّا ک (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ضَحْضاح (فت ض ، سک ح) امذ.
تھوڑا پانی ، پایاب پانی. فرمایا وہ ضحضاحِ آتش میں ہے کہ دونوں ٹخنوں تک پہونچتا ہے جس سے اُم دماغ جوش مارتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۳). [ع].

ضحک (فت نیز کس ض ، سک نیز کس ح) امث.
ہنسی ، کھلکھلا کر ہنسنا ، بہ آواز ہنسنا. اس میں کچھ بات ضحک کی نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۲). الفاظ ایسے نہ ہوں کہ ان سے خندہ یا ضحک پیدا ہو. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۵). [ع : (ض ح ک)].

۔۔۔ انگیز (۔۔۔فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
ہنسی لانے والا ، خندہ آور ، مضحکہ خیز. جن صاحبوں نے الفاظ ایجاد کئے ہیں وہ وحشت خیز ہونے کے علاوہ ضحک انگیز بھی ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۹۱). [ضحک + ف : انگیز ، انگیختن ۔ اٹھانا].

ضحکیّہ (فت ض ، سک ح ، کس ک ، شد ی بفت) امذ.
فلاسفہ کا وہ گروہ جو پُر اُمید رہنے اور خوشی میں وقت گزارنے کا قائل ہے ، رجائیہ ، یاسیہ یا بکائیہ کا نقیض (سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۹). [ضحک + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضُحیٰ (ضم ض ، ا بشکل ی) امذ.
چاشت یا صبح کے ناشتے کا وقت (تقریباً ۹ بجے صبح) ؛ وہ کام جو چاشت کے وقت کیا جائے.

نفل دس پڑھے بیچ مغرب عشا
پھر جو پڑھے ہے ہمیشہ ضحیٰ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۲). ضحیٰ یعنی وقتِ چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی. (۱۹۱۱ ، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی ، تفسیر قرآن الحکیم ، ۹۵۹). اسی طرح عربوں نے دن اور رات کی ساعتوں کے وہ نام رکھے ہیں جو عام متعارف نہیں ہیں اور یہ نام یہ ہیں ذرور ، پھر بزوغ ، پھر ضحی ... پھر غروب. (۱۹۶۲ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۵۴۸). [ع : (ض ح و)].

ضخامَت (فت ض ، م) امث.
حجم ، جسامت ، موٹاپا ، مٹاپی ، دبازت. ایک میوہ ضخامت میں مثل چار مغز اور مزے میں مانند انار. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۶). جب کتابت شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ ضخامت ۸۰۰ صفحہ کو پہنچ جائے گی. (۱۹۱۷ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچہ طبع اوّل) ، ۱ : ۳). ان دستاویزات کو ضمیموں کی شکل میں درج کیا جاتا تو یہ کتاب ضخامت کا بوجھ نہ سنبھال سکتی. (۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش لفظ) ، ط). [ع : (ض خ م)].

ضخامتی (فت ض ، م) صف.
ضخامت (رک) سے منسوب یا متعلق. ایک روزنامے کا کالم اپنی ضخامتی محدودات بھی رکھتا ہے. (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۳). [ضخامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضخیم (فت ض ، ی مع) صف.
بڑے حجم والا ، بڑی جسامت والا ، موٹا ، دبیز. عمود ایک حدِّ معیّن پر ضخیم ہوتا تا وزن کا متحمل ہو. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵۵). یہ ضخیم کتاب ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے. (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۱۴). سوال یہ ہے کہ میر کے ضخیم دیوان میں آپ تلاش کیا کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، نیم رُخ ، ۶۸). [ع : (ض خ م)].

۔۔۔ الجُثّہ (۔۔۔ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، شد ث بفت) صف امث.
بڑے قد و قامت والا ، بہت موٹا. یہ دانت اس واسطے ہیں کہ ضخیم الجثہ جانور ان کی مدد سے پانی کے اندر سے باہر نکل کر برف پر آ سکے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۴). [ضخیم + رک : ال (أ) + جثّہ (رک)].

ضخیمی (فت ض ، ی مع) صف.
رک : ضخیم.

یہی غزل اک کافی ہے جو اوس کو سنائے میرا کلام
یوں دیوان کا تو میرے ہمدم بڑا ضخیمی دفتر ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۳۱). [ضخیم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضِد (کس ض ، اضافت میں تشدید) امث.
۱. دشمنی ، کینہ ، مخالفت ، بیر.

دیکھیا خان منصوبہ جب یوں کھڑیا
غرب کے دلدی سوں بڑا ضد پڑیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۶). اس کی ضد کی اور اس کی پیدائش کی برائی کی بات منہ سے نہ نکلے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۵). آپس کے نفاق اور ضد و عداوت ، ایک دوسرے کی بدخواہی سے ہم دونوں برباد ہونے والے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۴۳).

آکے وعدہ پہ مرے گھر سے وہ پھر جاتے ہیں
کیا ہی تقدیر کو ضد ہے مری تدبیر کے ساتھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۵). ۲. (أ) ہٹ ، اصرار ، اڑ ، ہٹ دھرمی. حرام ہر جاہل آدمی اپنا لذت پکڑ کر ضد دھرتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۶).

اپنے مزاج میں بھی ہے ، میر ضد نہایت
پھر مر کے ہی اٹھیں گے بیٹھیں گے ہم جو اڑ کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳). انتظامات میں بہت سی باتیں قابلِ اعتراض موجود ہیں جن کو سرسید کی خودرائی اور ضد اور ہٹ کا نتیجہ کہا جاتا تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۹۸). انہوں نے بڑے اصرار کے ساتھ مجھ سے کہا کہ ضد چھوڑ دو ، اس معمولی بات پر معاملات کو بگڑنے نہ دو. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۳). (أأ) انانیت ، غصّہ. رابعہ نے بلا کر سبب پوچھا کہ آپ نے نفسانیت اور ضد چھوڑ دی تو میں نے بھی انسانیت اختیار کر لی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۹). اور اسی کے ساتھ اس کی غضیل اور پُر ضد طبیعت کے لحاظ سے کسی واجبی سی واجبی بات کو جو اس کی اپنی اکیلی مرضی کے برخلاف ہو آزادانہ اس کے سامنے پیش کرنے کی بہت کم جرأت کرتے ہوں. (۱۹۱۷ ، وقار الملک ، تذکرۂ وقار ، ۱۵۰). ۳. وہ شے جو متقابل شے کے ساتھ جمع نہ ہو سکے ، متضاد یا برعکس (چیز یا بات). دنیا اور دین ایک دوسرے کی ضد ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۵). دونوں براعظم ... نہ صرف غیر مشابہ بلکہ ایک دوسرے کی ضد ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶). موت کے بعد انسان کی تقدیر کے بارے میں بدھ مت کا جو تصور تھا وہ برہمنی نظریوں کی عین ضد تھا. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۷). ۴. مثل ، نظیر ، جیسا ، مانند.

نزدیک موحداں کے ہے ضد
اب میم ہے یک ہے کوں مرشد
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲).

خدائی میں بے مثل و ضد ہے وہی
ولم یولد اور لم یلد ہے وہی
(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۶). ۵. (تصوف) ضد شئے عین شئے ہے باوجود ضدیت کے جیسے آب و آتش ہے ، ان میں باہم ضدیت ہے لیکن باطن میں ایک دوسرے کا عین ہے ، کیونکہ آب مربوب اسم مُحی ہے اور آتش مربوب اسم قابض ہے ، پس آب بھی اور آتش قابض ہے اور مُحی اور قابض دونوں اسماء اللہ میں سے ہیں اور اسم اللہ جامع ہے جمیع اسماء کا اور اسم اللہ میں صفت اور تاثیر مُحی اور قابض دونوں کی موجود ہے (مصباح التعرف ، ۱۶۳). [ع : (ض د د)].

---اُٹھانا محاورہ.
ناز برداری کرنا ، ضد پوری کرنا.

نانا ضدیں اُٹھا گئے اس نورِ عین کی
امت نے لاش تک نہ اٹھائی حُسین کی
(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

---اَجْسام کس اضا(---فت ا ، سک ج) امذ.
(عضویات) وہ کیمیاوی مادّے جو جاندار کو بیماری سے بچانے کے لیے کسی مرض آور یا اس کے مادّے کے خلاف جسم میں تیار ہوتے ہیں ، انگ : Antibodies . جراثیم جب انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں تو ان سے بچاؤ کے لیے جسم کیمیائی ضد اجسام (Antibodies) تیار کرتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱). بعض ضد اجسام (اینٹی باڈیز) کی صورت میں ہمیں امراض سے تحفظ دیتی ہیں . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، ۲۱ اکتوبر ، ۱۰). [ضد + اجسام (رک)].

---آنا محاورہ.
ہٹ پیدا ہونا ، مُصر ہونا ، اَڑ جانا. اس کو ایسی ضد آئی کہ اس نے قسم کھائی کہ ... میں اپنے آقا کو ہرگز نہ چھوڑوں گی. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۱۱). بچہ ہی تو تھا ، اُسے بھی ضد آ گئی. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۳۷). بہت طرح میں نے انکار کیا مگر انہوں نے نہ مانا ، ضد آ گئی. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۰۱).

---آوَر (---فت و) صف.
(طب) وہ کیمیاوی مادّے یا نامیے جو کسی جاندار کے جسم میں داخل ہونے یا کیے جانے پر ضد اجسام تیار کرتے ہیں ، انگ : Antigen . وائرس کی بیرونی سطح پر بعض کیمیائی ساختیں بطور ضدآور (Antigen) موجود ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ ستمبر ، ۷). [ضد + ف : آور ، آوردن - لانا].

---آوَری (---فت و) امث.
(سائنس) ضدآور (رک) سے منسوب یا متعلق. ہر بیماری کے نامیاتی عصبیے کی شکلی ، خلوی ، کشتی ، ضدآوری اور حیات کیمیائی خصوصیات سے بحث کی گئی ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات (پیش لفظ) ، ۱). [ضدآور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باندْھنا محاورہ.
۱. **ہٹ کرنا ، اَڑ جانا.**

ملے ہرگز نہ تم مجھ سے گلے کیا جانتا تھا میں
کہ مجھ سے اس قدر ضد آپ روزِ عید باندھیں گے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۳). ۲. **مخالفت یا بحث کرنا ، بیر کرنا ، دشمنی کرنا.**

جگر خستہ سے کیوں سینہ میں ضد باندھی ہے
دل تو ہی چل ہدفِ ناوکِ مژگاں ہونا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۴۳).

---بَیضَوی کس صف(---ی لین ، فت ض) صف.
(نباتیات) انڈے کی شکل کا لیکن اوپر کی طرف گول اور چوڑا اور جڑ کی جانب نوکیلا ، جیسے جنگلی بادام. ضدِ بیضوی (Obvate) بیضوی ورقہ کی ضد ہو. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۷۱). [ضد + بیضوی (رک)].

---پَر م ف.
مخالفت میں ، دشمنی میں ، عداوت میں (مہذب اللغات).

---پَر آنا محاورہ.
مخالفت پر کمر باندھنا ، ہٹ پر جم جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. **دشمنی یا عداوت ہو جانا.**

سب پہ ہیں لطف و عنایت ایک مجھ پر ہے عتاب
مجھ سے ضد کیا جانیے اس عشوہ گر کو پڑ گئی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۵۷). ۲. **ہٹ پیدا ہو جانا.** میں ان کے پیچھے بھاگا ، ضد پڑ گئی کہ اسے اکیلا نہ جانے دوں گا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۹).

---پَکَڑْنا محاورہ.
اصرار کرنا ، ہٹ کرنا ، اڑ جانا.

سہارش میں مرا سرکش نہٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد پکڑ کے باعثِ آزار ہوتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۷). ڈاکٹروں نے کہا "بس اتنا خون کافی ہے" مگر وہ ضد پکڑ گیا کہ نہیں اور نکالو. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۳).

---پُوری کَرْنا محاورہ.
کسی کی ہٹ کے موافق کرنا ، کہے پر عمل کرنا (نوراللغات).

---پُوری ہو جانا/ہونا محاورہ.
ہٹ کے مطابق کام ہو جانا. ان کو بچپن سے جو ضد اور ہٹ کی عادت تھی وہ شادی کے بعد تک بھی رہی اور بعد میں جب ضد پوری ہو جاتی تو بے حد پچھتاتے اور معافی مانگتے. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۰۱).

---جَراثیمی کس صف(---فت ج ، ی مع) صف.
(طب) دافعِ جراثیم ، جراثیم کش ، انگ : Antibacterial . اس کے خلاف اگر جانور کو بعض جراثیم کے اثرات کے ذریعہ مبغ کیا گیا ہو تو وہ ضد جراثیمی (Antibacterial) ... ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۱ : ۳۳)۔ [ضد + جراثیم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---چڑھنا محاورہ.
ہٹ پیدا ہو جانا ، اڑنا (غصے کے ساتھ).

رات کے آنے پہ تیرے کیا کروں تکرار میں
ضد تجھے تو اور بھی اے مہ‌لقا چڑھ جائے گی

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۱۹)۔ اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۵۱)۔

---چلنا محاورہ.
ہٹ پوری ہونا ، کہا مانا جانا. بھلا کہیں خدا سے بندے کی ضد چلتی سُنی ہے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۲)۔

---حَیات کس اضا(---فت ح) صف.
رک : ضدِ حیوی. یہ سبزی کینسر زدہ رسولیوں ، چھوت کولیسٹرول اور بلند فشار خون کے خلاف بہ کثرت استعمال ہو رہی ہے ، لہسن ضدِ حیات (Antibiotic) ہے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ جون (جمعہ ایڈیشن) ، III)۔ [ضد + حیات (رک)]۔

---حَیوی کس صف(---ی لین) امذ ؛ صف.
(حیاتیات) جراثیم کو ہلاک کرنے یا ضرر پہنچانے والا (مادّہ) ، انگ : Antibiotic . پھیلی کے حافظے میں ایک ضدِ حیوی دوا پیوروماٹی سین (Pu Mycine) کا انجکشن لگا کر گڑ بڑ پیدا کی جا سکتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، ۲ ، ۲ : ۳۸)۔ یہ دواؤں ، رنگوں اور ضد حیویوں (Antbotics) میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۱۳)۔ [ضد + حیوی (رک)]۔

---دِلانا محاورہ.
ایسی بات کہنا جس سے مخاطب کو اڑ پیدا ہو جائے.

تار باندھوں کا لپٹ کر میں ابھی بوسوں کا
نہ دلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگاتار نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳)۔

---رَکھنا محاورہ.
۱. دشمنی و عداوت رکھنا (مخزن المحاورات)۔ **۲. ضد پوری کرنا ، کسی کے مسلسل کہنے کے مطابق عمل کرنا ، کہا مان لینا.**

کہا کچھ اپنے بھی کہئے مقاصد
خدا را اس قدر رکھ لیجیے ضد

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات))۔

---ساعَتی کس صف(---فت ع) صف.
گھڑی کی چال کے مخالف سمت میں ، خلافِ ساعت. جو زاویائی تعداد ارتعاش سے ضدِ ساعتی Anti Clock Wise رخ میں حرکت کر رہا ہو۔ (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۳۵)۔ [ضد + ساعت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سَم / سُمُوم کس اضا(---فت س / ضم س ، و مع) امذ.
(طب) وہ ضد اجسام (رک) جو جراثیم یا سمایا کے پیدا کردہ زہر کو کسی جانور کے جسم میں داخل کیے جانے پر اس کے خلاف پیدا ہوتے ہیں ، دافعِ سم ، انگ : Antitoxin . (ضد سم) جو جراثیم یا سمایا کے پیدا کردہ زہر کی تعدیل کر دیتے ہیں۔ (۱۹۶۰ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۶۵۱)۔ میزبان کے جسم کے خلیے ان سموم کا مقابلہ کرنے کے لئے مدافعتی مادے یعنی ضد سموم (Antitoxin) تیار کرتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۵)۔ [ضد + سَم / سموم]۔

---سَمِّیَّہ کس صف(---فت س ، شد م بکس ، شد ی بفت) امذ.
رک : ضدِ سم۔ ۱۸۹۲ء میں بیرنگ اور ایرلیشس نے خناق کے مرض کا ضدِ سمیّہ تیار کیا۔ (۱۹۶۸ ، فتوحات سائنس ، ۱۱۵)۔ [ضد + سم (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

---صَنَوبَری کس صف(---فت ص ، و مع ، فت ب) صف.
(نباتیات) الٹے دل کی شکل کا یعنی اوپر کی طرف گول اور کٹا ہوا اور نیچے کی جانب گاؤ دم. تھیلس دو جانبی (Dorsiventral) اور دو شاخہ طور پر تقسیم شدہ ہوتی ہے تھیلس کی ہر شاخ کوڈے دار لمبی یا ضد صنوبری (Obcordate) ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۳)۔ [ضد + صنوبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---عُقْدَہ کس اضا(---ضم ع ، سک ق ، فت د) امذ.
(طبیعیات) مرتعش جسم کے وہ نقطے جہاں ارتعاش سب سے زیادہ ہوتا ہے ، ملروہ لہروں کے تسلسل میں زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ کے نقطے ، انگ : Antinodes . اس کے برعکس وہ نقطے جہاں پھیلاؤ سب سے زیادہ ہوتا ہے ضدِ عقدہ Antinodes کہلاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۵۱)۔ وہ نقطے جو زیادہ سے زیادہ مرتعش رہتے ہیں ، ضدِ عقدے (Antinodes) کہلاتے ہیں۔ (۱۹۷۶ ، مبادیات طبیعیات ، ۲۵۳)۔ [ضد + عقدہ (رک)]۔

---قَلْبْ نُما کس صف(---فت ق ، سک ل ، ب ، ضم ن) صف.
رک : ضدِ صنوبری. ضدِ قلب نما (Obcordate) جبکہ ورقہ قلب نما کے برعکس ہو یعنی راس پر گول اور کٹا ہوا ہو اور اساس کی جانب گاؤدم ہو۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۸۷) [ضد + قلب (رک) + ف ؛ نُما ، نمودن ـ دکھانا ، دکھائی دینا]۔

---قَلبی کس صف(---فت ق ، سک ل) صف.
رک : ضد صنوبری. غصنے کی شاخیں عام طور پر خطی Linear یا ضدِ قلبی (Obcordate) ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۵۲)۔ [ضد + قلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کا پُورا ہے فقرہ.
اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا (جامع اللغات).

---کَرْنا ف م.
۱. ہٹ کرنا ، اصرار کرنا ، اڑنا.

چھین لیتا اسے میں حشر کے دن ضد کر کے
کیا کروں مجکو فرشتوں نے پچلنے نہ دیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶۳).

مصروف ہیں اہو روز و شب
ضد کرنا اچھی بات نہیں

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۷). **۲. تکرار کرنا ، جھگڑا کرنا ، دشمنی کرنا.**

ہماری جان و دل میں غم نے ضد کی
ہوا دل تنگ جاہے میں پڑا جھول

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۷).

---مائِلَہ کس صف(---کس ء ، فت ل) صف.
(ارضیات) کوہانی ، مخالف سمتوں میں ڈھلوان. اس کے نتیجہ میں در مائلہ (Synclina) اور ضدِ مائلہ ساخت وجود میں آئے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۹). [ضد + مائل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَذْہَبی کس صف(---فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
مذہب کے برخلاف. کئی ایک نے رومانی اور ضدِ مذہبی رویے کی تائید کے لیے استعمال کیا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۳۸). [ضد + مذہب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نِکالْنا محاورہ.
جھگڑ نکالنا.

پرانے قاصدوں نے بھی یہ ہم سے ضد نکالی ہے
نئے پیغام لاتے ہیں نئی تقریر کرتے ہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---نِکَلْنا محاورہ.
ضد نکالنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

ضِدّاً (کس ض ، شد د ، تن ا بفت) م ف.
مخالفت میں ، علی الرغم ، مقابلے کے طور پر ، ضد کے طور پر. اسے ماں سے نفرت ہو گئی ، جس بات کو وہ منع کرتی اسے وہ ضداً کرتا. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۱). [ضد + اً ، لاحقۂ تمیز].

ضِدّا ضِدّی (کس ض ، شد د ، کس ض ، شد د) امث.
ایک دوسرے کی مخالفت ، بحث و تکرار ، جھگڑا. ابھی یہی ضدا ضدّی ہو رہی تھی کہ من جانب اللہ دریا کی طرف سے ابابیل پرندوں کا ایک لشکر اڑتا ہوا آیا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ)، ۱۷۵). اصلی وجہ ضدا ضدی کی حُبِّ دنیا ہوتی ہے حُبِّ مال ہو یا حُبِّ جاہ ، پس مدار علّتِ مخالفتِ حق کا وہی حُبِّ دنیا ٹھہری. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۷). [ضد (رک) + ا (حرفِ اتصال) + ضد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ضِدَّم ضِدّا (کس ض ، شد د بفت ، کس ض ، شد د) امث.
رک : ضدا ضدی. آج تو یہ سب ضدّم ضدّا میں ایک دوسرے کے عیب کو نمایاں کر رہے ہیں. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۵۷). ہر کتاب کے حسن و قبح پر ضدّم ضدّا کرنے کے بجائے گاہکوں کو انہی کی پسند کی کتابوں سے برباد ہونے دو. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۳۲). [ضدّ + م (حرفِ اتّصال) + ضِدّا (ضِداً (رک) کی تخفیف)].

ضِدَّن (کس ض ، شد د بفت) صف مث.
ہٹ کرنے والی ، ہٹیلی ، اڑیل (عورت).

ہے ضدّن کیا یہ ہے ضدّن کی اماں
نہ ٹھہری وہ بہت سر پٹخا میں نے

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۶۳). ضدّن ایسی ہے کہ نہ تو علاج معالجہ کرے اور نہ تعویذ گنڈا پہنے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۸). لڑکی بڑی ضدّن تھی ان کا کولہا توڑتی اور انہیں مارتی پیٹتی رہتی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۹۱) [ضد (رک) + ن ، لاحقۂ صفت مونث].

ضِدْنا (کس ض ، سک د) ف م.
ضد کرنا (پلیٹس). [ضد (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

ضِدّی (کس ض ، شد د) صف.
۱. اڑ کرنے والا ، ہٹیلا ، اڑیل.

چرخ ضدّی ہے کوئی ضد نہ دلاوے اس کو
کہ سنے عود کو عرق تو جلاوے اس کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۷). ضدّی دل قائل ہو جاتا مگر مانتا کسی طرح نہ تھا. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، ۱۲۰).

یہ ہے دو بڑھیوں کی کہانی
دونوں ضدّی ، ایک نہ مانی

(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۴۴). **۲. متعصب ، نہایت پچ کرنے والا** (فرہنگ آصفیہ). [ضد + ی ، لاحقۂ فاعلی].

---پَن / پَنا(---فت پ) امذ.
ہٹ کرنے کی عادت ، اڑ جانے کا انداز. منو کی تقسیم کے مطابق عورتوں کا خاص حصّہ یہ ہے ... اذیت رسانی سے رغبت اور ضدی پنا. (۱۹۱۳ ، تمدّن ہند ، ۳۱۵). یہ دھوپ بہت تیز ہے اس نے ضدی پن سے کہا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۷۵). [ضدی + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---مِزاج (---کس م) صف.
بات بات پر ہٹ کرنے والا ، سرکش ، خودسر (مہذب اللغات). [ضدی + مزاج (رک)].

ضِدْیانا (کس ض ، سک د) ف ل.
اڑنا ، ہٹ پیدا ہو جانا ، ہٹ دھرم ہو جانا. حکومت و ذکاوت کے غرور میں اور ضدیا گئی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۷۳۱).

آنگن میں ٹھنک رہا ہے ضدیایا ہے
بالک تو ہئی چاند پہ للچایا ہے

(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۵۲). [ضد (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

ضِدِیَّت (کسر ض ، شد د بکسر ، شد ی بفت) امث.
تضاد ، ایک دوسرے کے برعکس ہونا.

ضِدْ شے باوجود ضدیّت
عین شے کا ہے مسئلہ افضل

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۱).

ہوا کرتی ہیں ضدیت کی باتیں جمع مشکل سے
جہاں تک پختگی ہے عقل کی الفت کی خامی ہے

(۱۸۹۲ء ، وحید الہ آبادی ، انتخاب وحید ، ۱۳۱). بعض اوقات تماثل اور مشابہت کے لحاظ سے نہیں بلکہ علامۃً ضدیت کے لحاظ سے ایک صورت دوسری سے بدل جاتی ہے. (۱۹۲۱ء ، مناقب الحسن رسول نما ، ۱۲۸). [ضدی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ضِدِیدہ (فت ض ، ی مع) صف.
ضد ، مخالف.

نہوں مجتمع ذات و حق ذات عبد
کہ حقا کہ ہیں دو حقیقی ضدید

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۸۶). [ع].

ضِدَّین (کسر ض ، شد د ، ی لین) صف.
ایسی دو چیزیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہ ہو سکیں ، دو متضاد چیزیں.

عشق کا اعجاز ہے یہ جمع ضدین آشکار
شوق والے ہم نیں دیکھے ہیں کتنی زار و نزار

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۹۱).

ربطِ ضدّین میں کمال یہ ہے
آب و آتش میں اتصال یہ ہے

(۱۸۵۴ء ، بحرالفت ، ۱۱).

کس طرح دل اپنا وہ مرے دل سے ملائے
ضدّین کو انسان بہم کر نہیں سکتا

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، د ، ۲۹). غالب جدھر نگہ اُٹھاتے ہیں انہیں ضدّین کا یہ اتحاد و تناقض نظر آتا ہے. (۱۹۸۶ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۷). [ضد (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ضَرّ (فت نیز ضم ض ، سک نیز شد ر) امذ.
نقصان ، ضرر ، تکلیف.

اُنو کے ناتواں کوں بعد رنج و ضر
ضر ہولیا بیگی تھے سوراخ کر

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۲۹۲). حضرت ایوب کے بارہ میں ضُرّ یعنی رنج و الم اور بعد و حرمان امر مقتضی تھا. (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۸). [ع : (ض ر ر)].

ضَرّاب (فت ض ، شد ر) امذ.
سکّے پر ٹھپا لگانے والا ، سکّہ ڈھالنے والا. ضرّاب ... اپنی تجربہ کاری سے سونے ، چاندی اور تانبے کی ڈلی صحیح مقدار میں کاٹتا ہے. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵). [ع : (ض ر ب)].

ضِرار (کسر ض) امذ.
ضرر رسانی ، نقصان پہنچانا نیز ایک مسجد کا نام جو عہد رسالت میں مدینے کے منافقین نے بنائی تھی جہاں وہ خفیہ طور پر جمع ہو کر اسلام کو ضرر پہنچانے کی تجویزیں طے کرتے تھے چنانچہ یہ مسجد آنحضرت صلی اللہ وسلم کے حکم سے ڈھا دی گئی تھی. ایک نہایت پُرانی چھوٹی سی مسجد ہے ، وہ بھی مسجدِ ضرار کی طرح ویران. (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۲۵۷). اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھا سادہ اور نرم ہو ، اسلام میں ضرر اور ضرار نہیں ہے. (۱۹۶۱ء ، سود ، ۱۷۹). [ع : (ض ر ر)].

ضِراری (کسر ض) صف.
نقصان پہنچانے والا ، ضرر رساں ، مسجد ضرار سے منسوب.

تجھے کہتے ہیں ضراری مجھے استمراری
مرے پیکل تری مسجد کے بُرے دن آئے

(۱۹۲۹ء ، بہارستان ، ۷۷۵). [ضرار + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضِرارِیَّہ (کسر ض ، ر ، شد ی بفت) امذ.
معتزلہ کا ایک فرقہ. ضراریہ : مسلمانوں میں یہ فرقہ ہے جس نے قرآنِ مجید کی قرأت کا انکار کیا اور خاص طور پر حضرت عبداللہ ابن مسعود اور ابی بن مکعب کی قرأت کو باطل قرار دیا اس فرقہ کا بانی ضرار بن عمر ہے. (۱۹۷۳ء ، فرقے اور مسالک ، ۶۲). [ضرار (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ضَراعَت (فت ض ، ع) امث.
عاجزی ، فروتنی ، انکسار ، (عاجزی کے ساتھ) گریہ و زاری.

اسی کے مقلّد کو جنت میں راہ
اسی کی ضراعت پہ عفو و گناہ

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۲۷). ہم تمہاری خجالت و ضراعت کے سبب سے قصور معاف کرتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۳). [ع : (ض ر ع)].

ضَرّاء (فت ض ، شد ر) امث.
سختی ، تکلیف ، بد حالی ، مصیبت ، پریشانی ، ضرر ، نقصان ، خسارہ. فقر مال میں ہوتا ہے ، ضراء اور مرض نفس میں ہوا کرتا ہے. (۱۹۶۳ء ، کمالین ، ۲ : ۸۳). [ع].

ضَرائِح (فت ض ، کسر یح ء) امث ؛ ج ؛ ـ ضریح.
قبریں ، گور. تعظیم و تعمیر ضرایح اور مشاہد مشرفہ اُن حضرات کی. (۱۸۸۷ء ، نہرالمصائب ، ۲۲۰). ان کے ضرائحِ مقدسہ اپنی بارانِ رحمت سے سیراب کر دے. (۱۹۰۱ء ، سفرنامۂ ابنِ بطوطہ ، ۱ : ۶). [ضریح (رک) کی جمع].

ضَرْب (فت ض ، سک ر) امث (امذ : قدیم).
۱. (اُ) **مار ، چوٹ ، صدمہ ، وار.**

گگن جو لیے ناگ پھن سات کا
پڑے ضرب اس پر جو تیغ ہات کا

(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷).

مار رکھتے ہو مجھے دور سیں پلکیں دکھلا
ضرب بندوق کا ہے کام یہ بھالوں کے بیچ

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۳۳). تلوار اور بھالے کی زد و ضرب اور

اون سے بچاؤ کے اصول. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس، ۶۹). اس بیلچے کی ایک ہی ضرب سے گاڑی بھر مٹی کھودی جا سکتی ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۳۰). ایک ہاتھ جو مارا تو پہلی ہی ضرب میں جھنکار ہوئی. (۱۹۸۶، انصاف ، ۱۰۹). ف : لگانا ، مارنا. (أأ) **مارپیٹ ، مارنا.**

فتویٰ دیا اُس کے ضرب کا او
تا پھیر نہ بوجھے بے ادب ہو

(۱۷۹۲ ، پشت بہشت ، ۸ : ۱۷۱). ضرب اور حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیے . (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۸۷) . ۲. **سکّے پر ٹھپا لگانے یا سکہ ڈھالنے کا کام ، ٹھپا ، مہر (خصوصاً سکّے پر).**

فہم سوں مشتاقیا نقش ہو اخلاص کا
ضرب ارادت ستی دل ہو اپا جیوں درم

(۱۵۱۱ ، مشتاق (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۹)). بادشاہوں کے جلوس اور مُدّتِ سلطنت کی تاریخ بھی اُن کی ضرب کے مطابق لکھی ہے. (۱۹۰۳ ، مخزن ، مارچ ، ۱۳). سکّوں کی نوعیت ، ان کے اوزان اور ان کے مقاماتِ ضرب کا تعین بعض اوقات خلیفہ خود کیا کرتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲). ف : کرنا. ۳. **توپ کی گنتی ظاہر کرنے کے لیے بمعنی عدد.** چار پانچ ضرب توپ (کے) ساتھ ... بخوبی تمام دریا کے اوپر شباشب سرافراز خان کی فوجوں کی پشت پر آ رہا. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۷ (الف)) . اوس کے دادا نے گیارہ ضرب مبارکباد کی سر کرائیں . (۱۹۱۳ ، محل خانۂ شاہی ، ۳۲) . ۴. **(حساب) دو عددوں یا پیمائشوں میں سے ایک کو دوسرے کی اکائیوں کے مطابق جمع کرنے کا قاعدہ.**

جوں مہندس کبھی مالوف بشکل و مقدار
جوں محاسب کبھی مصروف بضرب و قسمت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). جب کسی عدد کو اسی عدد میں ضرب دیں تو حاصلِ ضرب جذر ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). وہ موجودہ زمانے کے میکانکی کیلکولیٹر سے بھی جلدی جمع ، ضرب ، تقسیم وغیرہ کر لیتے تھے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۱). ف : دینا ، کرنا. ۵. **صوفیوں کا کسی اسم یا کلمے کو خاص جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے.**

ستلِ زر دل ہے گداز اسی بندۂ درگہ کا
نقش ہے منقوشِ خاطر ضربِ الا اللہ کا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۴). اس کے سینہ پر الا اللہ کی ضرب پڑی اسی وقت غیبی تجلی نمودار ہو گئی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر، ۱۸).

شہودی ہو گئے کہ فکرِ معشوقِ حقیقی میں
لگانی بیٹھکر اکثر جو ضربِ نعرۂ یاہو

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۴۳). ف : دینا ، لگانا. ۶. **(کہاوت کا) بیان ، ذکر.** اس میں بعض کے متعلق سبب وضع کہاوت ماخذ ضرب و حکایات تمثیل وغیرہ بھی ہیں . (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱). ۷. **(عروض) شعر میں دوسرے مصرعے کا آخری رکن.** دوسرے مصرعے کے رکنِ اوّل کو ابتدا یا مطلع کہتے ہیں اور اسی مصرعے کے رکنِ آخر کو ضرب یا عجز . (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۰). علاوہ صنعتِ مذکورہ کے عروض و ضرب میں تجنیسِ مرفوع بھی ہے. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۵۱). اس میں عجز کو صدر سے رد کیا ہے ، غرور سرو و سمن ، ابتدا ہے اور عروجِ سرو و سمن ، ضرب. (۱۹۷۰ ، نگار، کراچی، ستمبر، اکتوبر ، ۲۳). ۸. **(موسیقی) مساوی وقفوں سے آواز میں بلندی اور پھر نسبتاً خاموشی کی کیفیت ، آواز کے اتار چڑھاؤ کا مجموعہ.** اگر ضربوں کی تعداد ۳۲ فی ثانیہ ہو تو آواز بہت ہی ناگوار گزرتی ہے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۷۱). چونکہ عکسی نے پہلے کبھی جوڑی کو ہاتھ نہ لگایا تھا ، اگرچہ اس کی ضربیں کچی تھیں ، مگر تال اور سُر ٹھیک تھے. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۲۳۱). ۹. **قسم ، نوع ، ذیل.** نوعِ سوم کو قوائے محرکہ کہتے ہیں اور یہ دو قسم ہے ، اول باعثہ اور یہ دو ضرب ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۹). ۱۰. **مثل ، طرح (قدیم).**

کانٹیاں کے ضرب دستے اہیں پھول سب
تجباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

صدف کی ضرب آئی پھلی اُپر
ترّیا سوں مکھ اپ کرے ہُو کہر

(۱۶۳۹، خاور نامہ ، ۱۳). ۱۱. **(فقہ) تیمم کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ مٹی پر مقرر طریقے سے مارنا.** تیمم میں امامیہ کے یہاں واسطے حدث کے ایک ضرب کافی ہے اور واسطے ناپاک کے دو ضرب درست ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۵۷).

یعنی دو ضربیں ہیں فرض اُس میں مدام
پہلی منہ کو دوسری ہاتھوں کو تام

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۳۷). ۱۲. **(منطق) وہ ہیئت جو صغریٰ کبریٰ کے ایجاب و سلب میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہو.** صحیح ضرب کسی قیاس کی فوراً ہر شخص کو ایک خاص مثال کے ذریعے سے معلوم ہو سکتی ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۵۴). ان شرطوں کی بنا پر ہر شکل کے ضروبِ منتجہ جو مختلف ہو گئے ہیں ان سب کو شیخ الاشراق نے صرف ایک ضرب میں تبدیل کر دیا. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۷۳). ۱۳. **نقصان ، گھاٹا ، ٹوٹا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). ۱۴. **جنگ ، لڑائی (جب کہ «حرب» کے ساتھ آئے).** یہ اُسے پڑھ کر بہت خوش ہوا اور تیاری حرب و ضرب کی شروع کی . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰).

سامانِ حرب و ضرب بھی دینے لگا جواب
تازہ حریف فاقہ کشی ہو گئی دوچار

(۱۹۲۶ ، مطلعِ انوار ، ۸۶). [ع].

--- اُٹھانا محاورہ.

صدمہ جھیلنا ، نقصان گوارا کرنا. چھوٹے صاحب نے بڑی ضرب اُٹھائی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۱).

--- اِثناعَشَری کس صف (--- کس ا ، سک ث ، فت ع ، ش) امث.

بارہ کا پہاڑا. ان (ہندسوں) میں ربط دس ہی سے ہوتا ہے اس لیے وہ ضربِ اثناعشری نہیں ہے. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۲۲۰). [ضرب + اثناعشر = بارہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آحاد کس اضا(ـــــ فت ا) امث.
ایکّ سے نو تک کا پہاڑا. اس کے واسطے ایک سے نو تک ضربِ احاد یعنی پہاڑے ضبط کرنا ضروری ہے . (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۶). [ضرب + احاد (رک)].

ـــــ الْاَمْثال (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امث ؛ ج. **ضرب المثل کی جمع ، وہ اقوال یا جملے جو مثال کے طور پر مشہور ہوں ، کہاوتیں.** تیسرے دروازہ میں داخل ہوتے ہی محاورات و ضرب الامثال ... مشامِ روحِ ناظرین کے لیے فرحت فراواں کا باعث ہوں گے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۳). محاورات و ضرب الامثال کو اس طور پر بےساختہ استعمال کرتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۰۶). [ضرب + رک : ال (ا) + امثال (رک)].

ـــــ الثَّقِیل (ـــــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، ی مع) امث. **بھاری ضرب ؛ (موسیقی) امیرخسرو کی ایجاد کردہ ایک تال کا نام.** انہوں نے اسی رعایت کو ملحوظ رکھ کر ضرب الفتح ، ضرب الثقیل ، مخمس ، دراِفشاں ترکی وغیرہ تالوں کے بھی قواعد مقرر کیئے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۱۹۲). [ضرب + رک : ال (ا) + ثقیل (رک)].

ـــــ الْفَتْح (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، سک ت) امث. **فتح کا نقارہ بجنا ؛ (موسیقی) امیرخسرو کی ایجاد کردہ ایک تال کا نام.** امیر نے چوبیس بحروں میں تالیں ایجاد کی ہیں جن کے اقسام حسبِ ذیل ہیں: بحر ہزج ... بحر ضرب الفتح. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۱۸۵). [ضرب + رک: ال (ا) + فتح (رک)].

ـــــ الْمَثَل (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ث) امث. **وہ قول یا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو ، کہاوت.** عرض معروض میں ضرب المثل نہ بولے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۹). یہ ایک ضرب المثل ہے کہ دیوار نے کھونٹی سے کہا کہ تو مجکو کیوں چھیدتی ہے ، کھونٹی نے کہا کہ اس سے پوچھو جو مجھکو ٹھوک رہا ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۸۳). ایسے میں ایک ضرب المثل یاد آتی ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۶۰). [ضرب + رک : ال (ا) + مثل (رک)].

ـــــ الْمَثَل بَن جانا / بَنْنا محاورہ.
نہایت مشہور ہونا ، کہاوت کی طرح شہرت پانا ، زبان زدِ خاص و عام ہو جانا. عالم صاحب کی پابند حاضری سب لوگوں میں ضرب المثل بن گئی تھی. (۱۹۰۹ ، آپ بیتی ، ۹۳). یہاں تک کہ ان کے بے شمار اشعار ضرب المثل بن گئے. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۱۰۹).

ـــــ الْمَثَل ہو جانا / ہونا محاورہ.
رک : ضرب المثل بننا / بن جانا.

کوئی تاون بھی لیتا نہیں یوسف کا تیرے روبرو
ہرچند اوس کا حسن ہے عَالَم میں اب ضرب المثل

(۱۷۷۲ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۰). خلقِ محمدیؐ ضرب المثل ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲).

افشائے رازِ عشق میں ضرب المثل ہے وہ
کیونکر غبار دل میں نہ رکھیں صبا سے ہم

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۹).

جنوں اور وحشت میں یہ بے بدل ہو
یہ لڑکا محبت میں ضرب المثل ہو

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ و مجنوں ، ۱۷). لومڑی کو جس کی زیرکی انسانوں میں بھی ضرب المثل ہو چکی تھی. (۱۹۳۹ ، اک عشر خیال ، ۳۳).

ـــــ اَوَّل کس صف (ـــــ فت ا ، شد و بفت) امث.
پہلا وار.

ضربِ اوّل تھی تکبیر کی آواز آئی
گر پڑی خاک پہ غش کھا کے علی کی جائی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۸).

دل میں رہ جانے کی تڑپ کی ہوس
کاٹتا سر نہ ضربِ اوّل میں

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۵۹). [ضرب + اوّل (رک)].

ـــــ آنا محاورہ.
چوٹ لگنا. پیر میں ضرب آئی اور بات ہے اور دل کی چوٹ اور چیز ہے. (۱۹۱۰ ، مقامات ناصری ، ۳۸۱).

ـــــ بِٹھانا محاورہ.
اثر و رسوخ قائم کرنا ، (دلوں پر) سکّہ جمانا. انہوں نے اپنی ضرب بٹھانے کو بنے بنائے گھر کا ایسا ستیاناس کیا کہ کچھ کہا نہیں جاتا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۹۷).

ـــــ بَسِیط کس صف (ـــــ فت ب ، ی مع) امث.
(حساب) وہ ضرب جس میں مضروب عددِ مجرد ہو یا عدد مقرون ایک نام کا ہو ، ضرب مفرد ، ضرب سادہ (ماخوذ : کتاب حساب ، مولوی ذکاالله ، ۱۳). [ضرب + بسیط (رک)].

ـــــ بَہ ضَرْب (ـــــ فت ب ، ض ، سک ر). (الف) امث.
پے در پے وار ، متواتر حملہ. اگر میرا ملا زادہ ضرب بضرب کی بحث میں ناقص ہو گا چاہ بابل میں جاؤنگا ، اس کے رونگٹے رونگٹے میں اس علم کا زور بھرواؤں گا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۰۵). (ب) م ف. **ہر ایک ضرب کے ساتھ.** اُس کی زندگی دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ رِس رہی ہے ، ضرب بہ ضرب ، قطرہ بہ قطرہ ، دم بہ دم. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۸). [ضرب + بہ (حرف جار) + ضرب (رک)].

ـــــ بید کس اضا (ـــــ ی مج) امث.
تازیانے کی مار ، دُرّے کی مار. پانچواں وقت سزائے ضرب بید یعنی دُرّہ تعزیر کی دینی چاہیے . (۱۸۶۴ ، جوہر عقل ، ۸۹) . [ضرب + بید (رک)].

ـــــ پَڑْنا محاورہ.
۱. **چوٹ لگنا ؛ (ساز پر) چوب پڑنا.**

بھاری ہے گرز جھونک سنبھالی نہ جائے گی
گر پڑ گئی یہ ضرب تو خالی نہ جائے گی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۵۲).

روکا کبھی جو نالۂ بے اختیار شوق
ناگہ ضربِ راز پڑی دل کے ساز پر
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۸). ۲. **زد پڑنا ، نقصان پہنچنا ، اثر پڑنا ، متاثر ہونا.** جب یہ دیکھتے ... اصولوں پر ضرب پڑ رہی ہے تو وہ احتجاجاً اس مسئلے سے خود کو الگ کر لیتے تھے. (۱۸۹۳ ، خطبات محمود ، ۲۰).

--- پہنچانا عاورہ.
مارنا ، چوٹ لگانا. پتھر سے پتھر پر ضرب پہونچا کر اُس کے ٹکڑے کرنا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۰۸) طوفانی شوہر صاحب ایم اے پاس ہو کر بھی بعض اوقات بیوی کو قدرے قلیل ضرب بھی پہنچا کر پُرسکون نہیں ہوتے. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۲۹).

--- تیغ کس اضا (--- ی مع) امث.
تلوار کی چوٹ ، تلوار کا زخم.
ماتم حسین پیاسے کا واجب ہے خلق پر
پفتاد ضربِ تیغ چلی ایک حلق پر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰۵). [ضرب + تیغ (رک)].

--- تیمم کس اضا (--- فت ت ، ی ، شد م بفتم) امث.
(فقہ) تیمم کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ مٹی پر مقرر طریقے سے مارنا.
اوٹھا کر چوٹ مشق خاکساری میں ہوئے کامل
طمانچہ سمجھے ہم استاد کا ضربِ تیمم کو
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۱۸۳). [ضرب + تیمم (رک)].

--- چلیپا کس اضا (--- فت چ ، ی مع) امث.
(عاسبی) ایک خاص قسم کی ضرب جو آڑی دی جاتی ہے. اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ چار عدد جو دو بٹوں میں لکھے ہوں ان میں سے پہلے بٹے کے اوپر کا عدد ، دوسرے کے نیچے کے عدد میں اور پہلے بٹے کے نیچے کا عدد دوسرے کے اوپر کے عدد میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو ایک بٹے کی صورت میں لکھا جائے. جیسے ۲/۶ × ۴/۹ کو اس طرح ضرب دیں : ۲ × ۹ = ۱۸ ، ۶ × ۴ = ۲۴ اور حاصل ضرب کو اس طرح لکھیں ۱۸/۲۴ . پھر موافق قاعدۂ ضرب چلیپا کے ضرب دو. (۱۸۵۶ ، مصباح المساحت ، ۱ : ۸). [ضرب + چلیپا (رک)].

--- چلیپائی کس صف (--- فت چ ، ی مع) امث.
رک : ضرب چلیپا. دو مجہول مقداروں میں درجۂ اول کے دو ہمزاد مساواتیں ضربِ چلیپائی کے قاعدے سے حل ہو سکتی ہیں. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۱۲). [ضرب چلیپا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

--- چہرۂ شاہی کس اضا (--- کس مع چ ، سک ہ ، فت ر) امث.
شاہی دور کا وہ سرکاری سکہ جس پر بادشاہ وقت کے چہرے کی تصویر منقش ہوتی تھی. لہٰذا یہ اب پوری چوتھائی قیمت پر یعنی مبلغ چونتیس روپے نقد ضربِ چہرہ شاہی و تحفظ حقوق خریدار کو سپرد کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۱۷). [ضرب + چہرۂ شاہی (رک)].

--- حجاب کس اضا (--- کس ح) امث.
عورتوں کو پردے کا حکم دینا ، نقاب پوشی کی ہدایت. جیسے مثلاً عمر رضی اللہ عنہ کہ اُسارے بدر اور ضربِ حجاب اور حرمتِ خمر اور دوسرے مواقع میں جس طرف کو اُن کا ذہن منتقل ہوا آخر کار اُسی کے مطابق وحی بھی نازل ہوئی. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۴۴). [ضرب + حجاب (رک)].

--- حیدری کس صف (--- ی لین ، فت د) امث.
(شمشیر زنی) تلوار کو سر کے گرد گھما کر پوری طاقت سے حریف پر ضرب لگانے کا طریقہ ، یہ ضرب دہری ہوتی ہے ، پہلی گردش میں اوپر کے دھڑ پر اور دوسری گردش میں نیچے کے دھڑ پر کس کر لگائی جاتی ہے ، خصوصاً دشمنوں کے گھیرے میں آ جانے کے موقع پر پھرت کے ساتھ مسلسل ضربوں کا دور قائم کر لیا جاتا ہے (مارنا). ہم تجھے ایک ہاتھ ایسا تعلیم کرتے ہیں کہ جس کی برکت سے تو ایک نیا فن ایجاد کرنے کی طاقت حاصل کرے گا یہ کہہکر ایک ہاتھ سکھلایا اور فرمایا کہ اِس کا نام ضربِ حیدری ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶). [ضرب + حیدر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- خالی جانا عاورہ.
نشانہ خطا ہونا ، وار خالی جانا.
بھاری ہے گرز جھونک سنبھالی نہ جائے گی
گر پڑ گئی یہ ضرب تو خالی نہ جائے گی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۵۲).

--- خالی دینا عاورہ.
وار اپنے اوپر نہ پڑنے دینا ، نشانے سے بچنا ، وار سے محفوظ رہنا. ایک درختِ چنار سالخوردہ اُکھاڑ لایا دار شمشاد بنایا سر کے گرد چکر دیا صاحبقران پر لگایا سرو بوستان جرأت نے جگہ بدلی ضرب خالی دی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۲۳).

--- خانہ (--- فت ن) امذ.
وہ مقام جہاں سکے ڈھالے جاتے ہیں ، ٹکسال ، دارالضرب (فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). [ضرب + خانہ (رک)].

--- دینا ف م ؛ عاورہ.
۱. **ضرر یا صدمہ پہنچانا ، چوٹ لگانا.**
کبھی ان میں جاتی ہوں اسکیچ گھر
گیا ہے ضرب دے مجھے سربسر
(۱۷۳۹ ، قصۂ فغفور چین ، ۹۹).
خدا کے واسطے نرمی سے بولو اے بتو ہم سے
کہ دل پر ضرب دیگی سختیٔ تقریر پتھر کی
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۱۱).
برق جب چاہے ضرب دے جائے
باغباں کو خبر نہیں ہوتی
(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹). ۲. **(حساب) کسی عدد کو دوسرے عدد کی اکائیوں کے برابر جمع کر کے حاصل**

جمع نکالنا۔ اب ۹ کو ے میں ضرب دیا (۳۲) ہوئے۔ (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۱۱)۔ ایّام ہفتہ کو ایّام سال میں ضرب دے۔ (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۲۸۱)۔ پہلے ہم ایک ہندسے کو لیتے ہیں اور اُس کو اوپر کی رقم کے دائیں سے بائیں تمام ہندسوں سے ضرب دیتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۸۳)۔ ۳۔ (تصوف) **کسی اسم یا کلمے کو خاص زور اور جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے ، خصوصاً اس طریقے سے اللہ کا نام لینا۔**

ہفتاد دو ضرب دے تو دل پر پنہاں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۶)۔ ۴۔ **سکّہ پر مہر لگانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف۔
وہ شخص جس کے چوٹ لگی ہو (جامع اللغات)۔ [ضرب + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]۔

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) امث۔
توپ ؛ اونچے زاویوں پر گولے پھینکنے والی خاص توپ۔ ارابوں کو آگے لا کر تفنگ و ضرب زن ایسے مخالفوں کی صفوں پر لگائے کہ اُن کو توڑ دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۸)۔ ابراہیم لودھی نے پانی پت کی لڑائی ۱۵۲۶ء میں بابر کے خلاف توپ اور ضرب زن (مارٹر توپیں) استعمال کیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۹)۔ [ضرب + ف : زن ، زدن ـ مارنا]۔

ـــــ سَہْنا ف م۔
۱۔ **صدمہ برداشت کرنا۔** نانا تمھارا بیمار ہے اور بدلہ دینے سے لاچار ، طاقت تازیانے کی نہیں رکھتا اور لاعلاج وہ ضرب سہتا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۴)۔ ۲۔ **چوٹ کھانا۔** وہ کتا دو تین ضرب سہہ چکا تو یک بیک اس کی طرف بڑھا اور غرّا کر اُس پر جھپٹا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۲)۔

ـــــ شَبَکَہ کس اضا (ـــــ فت ش ، ب ، ک) امث۔
(حساب) **ضرب کا ایک طریقہ جس میں چار ضلعوں کی ایک شکل کو مثلث خانوں میں تقسیم کر کے ان میں اعداد لکھ کر ضرب دی جاتی ہے۔** جو اعداد ضربِ شبکہ سے حاصل ہوتے ہیں ان کو دو دو اعداد کا ایک ایک اعداد کرے۔ (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۳۳)۔ [ضرب + شبکہ (رک)]۔

ـــــ شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف۔
(سکّہ) **مُہر یا ٹھپّہ لگا ہوا ، ڈھالا ہوا ، مسکوک۔** سلجوق کتبوں اور انقرہ میں ضرب شدہ سکّوں میں اس کا نام ہمیشہ انقرہ ، اور ایلخانیوں کے کتبوں اور سکّوں میں انگوریہ لکھا جاتا تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۰)۔ [ضرب + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا]۔

ـــــ شَدِید کس صف (ـــــ فت ش ، ی مع) امث۔
۱۔ **سخت چوٹ ، سخت مار۔** کمینے اور ذلیل لوگ کبھی ... ان کو ضرب خفیف اور حبس قلیل سے اکراہ نہوگا بلکہ ضرب شدید سے اور حبس مدید سے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴۳)۔ ضربیں شدید تھی ... غریب عمر بھر کے لیے بیکار ہو گیا۔ (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۲۹)۔ ۲۔ **مہلک ضرب ؛ سخت نقصان** (نوراللغات)۔ [ضرب + شدید (رک)]۔

ـــــ شَلاق کس اضا (ـــــ فت ش) امث۔
کوڑے کی مار ، تازیانہ مارنے کا عمل۔ حالانکہ دُرّے مارنا ، ضرب شلاق لگانا ، کھال کھینچنا اور ہر قسم کی تعزیری سزا دینا بھی جلاد ہی کا کام ہے۔ (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۷۳)۔ [ضرب + شلاق (رک)]۔

ـــــ شَمْشِیر کس اضا (ـــــ فت ش سک م ، ی مع) امث۔
تلوار کی چوٹ یا وار۔ بس بچالا گی تمام سپر اپنی زمین پر پھینک دی اور خود کو ایسی جنبش دی کہ وہ ضربِ شمشیر دفع ہو گئی۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۶۳)۔

نادر نے لوٹی دلّی کی دولت
اک ضربِ شمشیر! افسانہ کوتاہ!

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۶۸)۔ [ضرب + شمشیر (رک)]۔

ـــــ کاری کس صف ؛ امث۔
۱۔ **گہری چوٹ ، مہلک وار۔**

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضربِ کاری ہے اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۲۳)۔ لیکن ضرب کاری ہے جو بے اختیار چیخیں نکلتی ہیں ، وہ اب بند ہو چکی تھیں۔ (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۰)۔ ۲۔ **موثر حملہ۔** رسومِ کہن پر ضربِ کاری لگاتا ہوا گزر جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۲۸)۔ [ضرب + کاری (رک)]۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
۱۔ **تلوار مارنا ، وار کرنا۔**

او یوں بولیا سالک ہنگامِ جنگ
علی کی ضرب ، کھولیا ہے او بی جنگ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۰۱)۔

جب ضرب کی زمیں کے طبق ہل کے رہ گئے
سر اُڑ گئے گلوں سے گلے مل کے رہ گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۳)۔ میں ضرب کروں گا تو تیرے جی کا ارمان جی میں رہ جائے گا۔ (۱۸۹۳؟ ، کوچک باختر ، ۸۹۱)۔ ۲۔ (حساب) رک : **ضرب دینا۔** ۵ کو ۲ سے ضرب کریں۔ (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۱۵)۔ ۳۔ **سکّے پر مہر یا ٹھپّا لگانا ، سکّہ ڈھالنا۔** ایک ہفتہ میں یہ طے ہو گیا کہ چاندی کا سکّہ ٹکسال میں ضرب کرانے کی پبلک کو اجازت نہ دی جاوے۔ (۱۹۳۱ ، سکّہ اور شرح تبادلہ ، ۱۰)۔

ـــــ کَلِیم کس اضا (ـــــ فت ک ، ی مع) امث۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی چوٹ جس سے دریائے نیل دو ٹکڑے ہو گیا تھا ؛ مراد : معجزانہ طاقت۔

یہ تیری عرش گیری! یہ تیری شاہبازی!
ضربِ کلیم ہی کو کہتے ہیں ضربِ غازی

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۸)۔ [ضرب + کلیم (عَلَم)]۔

---کلیمی کس صف(---فت ک ، ی مع) امث.
رک : **ضربِ کلیم.**

کھلتے نہیں اس قلزمِ خاموش کے اسرار
جبتک تُو اسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے !
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۱).

ساتھ ہے ضربِ کلیمی کے یدِ بیضا بھی
دنگ ہے روئے زمیں ، چشمِ فلک ہے ششدر
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۴۴). [ضرب + کلیم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کھانا محاورہ.
۱. **چوٹ کھانا ، صدمہ اُٹھانا.**

اس عاسب پسر پہ کیا ہے دوس
ضرب کھائی ہے میں نے قسمت سے
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۵۷). ۲. **جھٹکا کھانا.** اس لاک کے قلم قوت دیگر ب کے سرپوش کے قریب لاتا ہوں دیکھوں کہ کتنے وقت تک سونے کا ورق کانچ کے بازوں پر ضرب کھاتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۷۶). ۳. **دگنا ہونا ، دوچند ہونا.** اولادِ آدم کو ضرب کھانے اور انقطاعِ عالم میں تقسیم ہو جانے میں ہزاروں برس صرف ہو گئے. (۱۹۳۸ ، کتاب العلم ، ۱ : ۷۹).

---لازِب کس صف(---کس ز) امث.
وہ چوٹ جس کا نشان صحت یاب ہونے کے بعد بھی باقی رہے (ماخوذ : نوراللغات). [ضرب + لازِب - چپکنے والا].

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **وار کرنا ، مارنا ، کوٹنا.** جو شخص اودھر سے گزرتا تیشہ ہاتھ میں اوٹھاتا اور اوسپر ایک ضرب لگاتا. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۱). گوشت کے ہر ٹکڑے کو چھری سے ضرب لگا کر چپٹا کر لیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹۷). اب لوہا گرم تھا میں نے ضرب لگانے کا فیصلہ کر لیا. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۱۷). ۲. **(تصوف) رک : ضرب دینا.**

جب لگاتے ضرب اِلّا اللّٰہ کی
قدرت آتی تھی نظر اللّٰہ کی
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۷).

جب جوگی جوشِ وحدت میں ہر نام کی ضرب لگاتا تھا
اک گونج سی چکر کھاتی تھی کہساروں کی دیواروں میں
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۲). ۳. **دھچکا لگانا ، ضرر پہنچانا.** اس روحانی آشوب کا ذکر سرے سے گول کیے دے رہا ہوں جس نے آدمی کے اس تصور پر ضرب لگائی ہے جس پر پچھلے دور کے افسانے کی عمارت کھڑی کی گئی تھی. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۳۲). ۴. **ٹھپا لگانا ، چھاپ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---لگنا محاورہ.
چوٹ لگنا ، صدمہ پہنچنا ، نقصان ہونا ، ضرر ہونا. حدیہ ہے کہ مجاز کا تقریباً پورا کلام اس کتاب میں شائع کر دیا گیا ہے جس سے مرحوم کے ان مجموعہ ہائے کلام پر سخت ضرب لگتی ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۰۷).

---مارْنا محاورہ.
چوٹ لگانا ، وار کرنا.

کہے کون ہے سوار اسدہات سوں
ضرب دیکھو ماریا میری سار کوں
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴۸).

---مانگْنا محاورہ.
حریف کو وار کرنے کے لیے کہنا (علمی اُردو لغت).

---مَثَل کس اضا(---فت م ، ث) امث.
رک : **ضرب المثل.**

دستر گل خوردہ و شاخِ گل و گلزار بہم
بجہاں نشو و نما کرنے میں ہیں ضربِ مثل
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۲).

کنایۂ سرِ فرہاد سے دُکھا دلِ زار
تمہاری ضربِ مثل نے نئی لگائی چوٹ
(۱۸۷۲ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۳۷). [ضرب + مثل (رک)].

---مُرَکَّب کس صف(---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امث.
(حساب) ایک قسم کی ضرب جس میں نقدی یا کسی جنس وغیرہ کو مختلف حصص میں ضرب دیتے ہیں جیسے روپے آنے پائی کو کسی خاص عدد میں ضرب دے کر ایک مجموعہ معلوم کرنا ، متعدد سالم یا کسری اعداد کو ایک یا متعدد اعداد سے ضرب دینے کا عمل جیسے ۴/۵ × ۳/۴ (۳/۲ - ۱/۲) ، **ضربِ مخلوط** (فرہنگِ آصفیہ). [ضرب + مرکب (رک)].

---مُفْرَد کس صف(---ضم م ، سک ف ، فت ر) امث.
رک : **ضربِ بسیط** (فرہنگِ آصفیہ). [ضرب + مفرد (رک)].

---نفی اِثبات کس اضا(---فت ن ، کس ی ، ا ، سک ث) امث.
کلمۂ طیبہ لا إلٰہ الا اللّٰہ کا ورد . قدوسی فوجیں ضربِ نفی اثبات کے حربے اُٹھائے نعرۂ ہو لگاتی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۱۰۳). [ضرب + نفی (رک) + اثبات (رک)].

---وقِسْمَت (---و مع ، کس ق ، سک س ، فت م) امث.
(حساب) ضرب اور تقسیم (نوراللغات). [ضرب + و (حرفِ عطف) + قسمت (رک)].

ضَرْبات (فت ض ، سک ر) امث ؛ ج.
ضربیں ، چوٹیں ، وار. اُردو کی جانب سے پشت پھیر کر ... ظالمانہ ضربات کی مدد سے انگریزی تعلیم کی زنجیر تیار کرتے ہیں . (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۲۳). [ضربت (رک) کی جمع].

---قَلْب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امث.
دل کی دھڑکنیں. نبض کی حرکت اور ضرباتِ قلب ہمیشہ انقباضِ قلب کے مطابق ہوں گی (نہ کہ انبساطِ قلب کے) . (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۸۵). [ضربات + قلب (رک)].

ضَرَبان (فت ض ، ر) امث.
رگ کا پھڑکنا ، ٹیس اُٹھنا ، لپک. ان میں دوسری شریانوں کی طرح ضربان بھی ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۹۸). [ع].

ضَرْبان (فت ض ، سک ر) امذ.
بلی کے برابر ایک چھوٹا سا بدبودار جانور جو سوسمار کا دشمن ہوتا ہے. ضربان یہ چھوٹا سا جانور بلی کے برابر گندہ بو ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۰). [ع].

ضَرْبَت (فت ض ، سک ر ، فت ب) امث ؛ ـــ ضَرْبَہ.
(تلوار وغیرہ کی) ضرب ، چوٹ ، وار ، زد ، مار ، رگڑا. ایک پایہ صندوق کا اسکے سر پر ایسا ہی مارا کہ ایک ضربت میں فیصل ہوئی. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۹۵).

روش شیشہ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ
پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۷).

ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیت کا بتِ سنگیں دل و آئینہ رو

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۶۰). پرانا معاشرہ ہند و پاک میں انگریزوں کی ضربت سے مٹ رہا تھا. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۸). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
وار سہنا ، چوٹ کھانا.

گردن بلند کرتے ہی ضربت اٹھا گئے
خنجر رکھے ہے اسکا علاقہ گلو کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۰).

ـــُ الحَرارَت (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر) امث.
شدید گرمی کا اثر ، شدید گرمی کی وجہ سے ہونے والا بخار . اس میں ضربت الحرارت (Heat Stroke) کا خطرہ اس سے زیادہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷). [ضربت + رک : ال (ا) + حرارت (رک)].

ـــُ الشَّمْس (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، سک م) امث.
لو کا اثر ، تیز دھوپ کا اثر ، حرارت یا بخار جو گرمی کی شدت سے ہو جائے . یہ اشخاص کو غشیان (Syncope) ... ضربۃ الشمس (Sun Stroke) ہسٹیریا وغیرہ سے ہوش میں لانے کے لیے مفید ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). ضربۃ الشمس (Sun Stroke) جس میں بعض اوقات تپ شدید کی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۳۵۷). [ضربت + رک : ال (ا) + شمس (رک)].

ـــُ العَین (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث.
آنکھ کی چوٹ. اگر ... یہ عارضہ ہو معالجۂ ضربت العین میں مشغول ہوں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۹۹). [ضربت + رک : ال (ا) + عین (رک)].

ـــِ حَیدَری کس صف(ـــ ی لین ، فت د) امث.
رک : ضربِ حیدری.

زمانہ نہ تھا اس کوں جو اسیری
نہ ہوتی کارگر ضربتِ حیدری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۲۹). [ضربت + حیدر (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ کاری کس صف ، امث.
رک : ضربِ کاری.

وہی حرم ہے وہی اعتبارِ لات و منات
خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری !

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۸۱). [ضربت + کاری (رک)].

ضَرْبَہ (فت ض ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : ضربت . ضربہ اور سقطہ کے سبب سے جسم پر ورم آ جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). یہ خواب بغیر اس کے کہ حقیقت کا ضربہ اس پر لگے ... یوں ہی دراز ہوتے رہنا چاہیئے تھا. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۰۷).

ـــٔ قَلْب کس اضا(ـــ فت ق ، سک ل) امذ.
دل کی دھڑکن. نبض اور ضربۂ قلب علیٰ ہذا اس کا انقباض ہمیشہ باہم متطابق رہتے ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۷). [ضربہ + قلب (رک)].

ضَرْبی (فت ض ، سک ر) صف.
ضرب (رک) سے منسوب یا متعلق ، ضرب کا. مختلف اقسام کا لفظ بندوق کی شکل و صورت اور قد و قامت کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے یک ضربی ، دو ضربی ، سہ ضربی. (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ با فرہنگ ، ۳۳) . [ضرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ جَدْوَل (ـــ فت ج ، سک د ، فت و) امذ.
(حساب) وہ نقشہ جس میں ضرب کے اعداد لکھے جائیں . اگر ہم جبری عمل کا ذکر نہ کریں تو ... ضربی جدول کے ذریعے بڑا عام فہم بنایا جا سکتا ہے . (۱۹۶۹ ، نظریۂ سیٹ ، ۱۱۲) . [ضربی + جدول (رک)].

ـــ سُرْتِیاں (ـــ ضم س ، سک ر ، کس ت) امث ؛ ج.
(موسیقی) وہ نئی سرتیاں جو ضربوں کے تیز ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں ، سروں کی نازک کسریں. ایسی سرتیاں سنائی دیتی ہیں جو ضربی سرتیاں کہلاتی ہیں . (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۳۷۳). [ضربی + سرتی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ضَرْبیں (فت ض ، سک ر ، ی مع) امث ؛ ج.
ضرب (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ لَگانا محاورہ.
(تصوف) کسی اسم یا کلمے کو بار بار خاص زور اور جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے ، خصوصاً اس

طریقے سے بار بار اللہ کا نام لینا. زاہد گوشہ نشین جو مسجدوں اور خانقاہوں میں ضربیں لگا رہا تھا. (١٩٢٣ع ، مضامین شرر ، ١ : ٢٨٩). فرقۂ رفاعیہ سے منسلک ہوگئے تھے اور خلیفہ بھی ہوگئے تھے ضربیں لگا لیتے تھے؛ (١٩٦٢ع ، گنجینۂ گوہر ، ٤٢).

ضَرْبِیَہ (فت ض ، سک ر ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
وہ فوجی کیمپ جس کی حفاظت چاروں طرف سے جھاڑ جھنکار لگا کر کی جائے (عمارات عظیم ، ٩٤). [ضربی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضَرَر (فت ض ، ر) امذ.
١. **نقصان ، مضرت ، زیاں ، گزند.** بادشاہ ہور دسرے کا ڈر نزدیک کے لوگاں کوں جتو کا ضرر. (١٦٣٥ع ، سب رس ، ٢٦٨).

معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل

(١٧٠٧ع ، ولی ، ک ، ١٢١).

سوچے تھے کہ سودائے محبت میں ہے کچھ سود
اب دیکھتے ہیں اس میں تو جی ہی کا ضرر ہے

(١٨١٠ع ، میر ، ک ، ٨١٣). وہ اپنے نفع اور ضرر کا ادراک کرتا ہے. (١٨٩١ع ، بوستان خیال ، ٨ : ٢٣٦).

راہ ہستی میں تو ایماں کی سلامتی ہے خیر
وائے گر راہ عدم میں ضرر جاں بھی ہے

(١٩٥٨ع ، تار پیراہن ، ٦٣). ٢. **ایذا ، آزار ، تکلیف ، صدمہ.**

کتور دل موں سمجھیا نہ بولوں اگر
مبادا یہ خنجر سوں پاوے ضرر

(١٧٥٢ع ، قصۂ کامروپ وکلاکام ، ٢٣). تم اطمینان رکھو کافر تمکو ضرر نہ پہنچا سکیں گے . (١٨٨٤ع ، خیابان آفرینش ، ٥١) . تم فوراً چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ میری طرف سے ضرر پہنچے . (١٩٧٨ع ، براہوی لوک کہانیاں ، ١٧٢). [ع].

ـــــ اِبْتِدائی کس صف(ـــــ کس ا ، سک ب ، کس ت) امذ.
(قانون) **وہ پہلا ضرر جو کسی متضرر کو پہونچا ہو** (اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + ابتدائی (رک)].

ـــــ اَراضی کس اضا(ـــــ فت ا) امذ.
(قانون) **وہ نقصان جو اراضی کو پہنچے اس میں اراضیات نہر سے مٹی کھودنا یا گھانس یا پودوں کو کاٹنا اور اراضیات نہر پر بلا اجازت درختوں کا لگانا یا فصل بونا بھی داخل ہے** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + اراضی (رک)].

ـــــ آلُود (ـــــ و مع) صف.
پرضرر ، نقصان دہ.

جب لگ وصل مج تا اتھا حیران ہو آلود تھا
اب وصل ہو معشوق سوں کیتا ضرر آلود کوں

(١٦٧٩ع ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٤٣). [ضرر + ف : آلود ، آلودن ـ لتھیڑنا].

ـــــ آوَر (ـــــ فت و) صف.
نقصان دہ ، مضرت رساں.

افعال قبیح و حسن اک کھیل ہے اس کا
کچھ نفع رساں انمیں ہیں کچھ ہیں ضرر آور

(١٨٨٨ع ، میلاد معصومین ، ١١). [ضرر + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــــ پَہُنْچانا ف م.
نقصان پہنچانا ، صدمہ پہنچانا ، تکلیف دینا.

دیدۂ گریاں ہے جاری تو اچھا ہے اسیر
بند ہو جانا ضرر پہنچانے کا ناسور کا

(١٨٧٠ع ، دیوان اسیر ، ٣ : ٤٢). ضرر پہنچانے اور اذیتیں دینے کا کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا. (١٩١٩ع ، جویائے حق ، ٢ : ٢٠).

ـــــ پَہُنْچْنا / پَہُونْچْنا ف ل.
نقصان پہنچنا ، صدمہ پہنچنا ، تکلیف پہنچنا.

اہل جوہر کو مناسب نہیں نااہل سے ربط
دمبدم پہنچے ہے گوہر کو ضرر رشتے سے

(١٧٩٥ع ، قائم ، د ، ١٥٩). اگر اعدا کی صحبت اولیا کے لیے مضر ہوتی تو ضرور آسیہ کو فرعون سے ضرر پہونچتا. (١٩٢٣ع ، تذکرۃ الاولیاء (ترجمہ) ، ١٩). مجھے ان پر بہت ترس آیا ، بڑی دعائیں مانگیں کہ انہیں کوئی ضرر نہ پہنچے . (١٩٨٢ع ، انسانی تماشا ، ١٣٣).

ـــــ تَعْمِیرات کس اضا(ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(قانون) **وہ نقصان جو تعمیرات کو پہنچے ، اس میں تمام اقسام کی پختہ تعمیرات اور اس کے مختلف اجزا داخل ہیں عام اس سے کہ نہر پر ہوں یا کہال یا خلاصی نہر کشتی راں یا نالی پن چکی یا نالی نکاس پر ہوں** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + تعمیرات (رک)].

ـــــ دِیدَہ (ـــــ ی مع ، فت د) صف.
وہ جس کو نقصان یا ایذا پہنچی ہو ، نقصان یا تکلیف اٹھانے والا.

عدل کی میزان میں اک خم ظرف گیری کا ہے
ہم ضرر دیدہ بتائیں کیا کہ یوں ہوتا رہا

(١٩٨٣ع ، چاند پر بادل ، ٣٤). [ضرر + ف : دیدہ ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــــ دینا ف م.
نقصان پہنچانا ، تکلیف پہنچانا. وہ محبت ایسی چیز کی اختیار نہ کریگا جو اوس کو ضرر دے . (١٨٦٦ع ، تہذیب الایمان ، ٥٢١).

ـــــ دِیوانی کس صف(ـــــ ی مع) امذ.
ایسے حقوق کو شکست کرنا ہے جو محض بحیثیت شخصی خود حاصل ہیں (اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + دیوانی (رک)].

ـــــ رَساں (ـــــ فت ر) صف.
نقصان پہنچانے والا ، تکلیف دینے والا. یا خود قتل محض ضرر کی قسم ضرر رساں کے ارادہ اور نتیجہ ضرر پر موقوف ہے . (١٨٩٢ع ، میڈیکل جورس پروڈنس ، ٢٢) . جن میں سے بعض انتہائی ضرر رساں ہوتے ہیں . (١٩٧١ع ، حشریات ، ١١٠) . یہ دونوں تصور حیات انسانی کی نشو و نما اور ارتقا کے لیے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں. (١٩٨٨ع ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری مارچ ، ٤٠). [ضرر + ف : رساں ، رسانیدن ـ پہنچانا].

---رَسانی (---فت ر) امث.
نقصان پہنچانا ، ایذا پہنچانا ، تکلیف دینا. جرمانہ کرنا بعلّتِ ضرر رسانی نشانات حدبندی کے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء (ترجمہ) ، ۲۲۳). مضرت پہونچ نہیں سکتی ، ضرر رسانی کی قدرت معدوم ، حُسن انجام متحتم ، البتہ مرضاتِ الٰہیٰ کا اتباع مشروط ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۵۰). [ضرر رساں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَسِیدَہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
رک : ضرر دیدہ. فریق ضرر رسیدہ ... عدالتوں سے چارہ جوئی کریں. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۲۸). فریب کے قائم کرنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہاں صرف ایک نقصان دہ اس ہو جس کا فریقِ ضرر رسیدہ کو علم نہ ہو. (۱۹۲۳ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۱۹۰۸ (ترجمہ) ، ۲۰۷). [ضرر + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا].

---شَدِید کس صف(---فت ش ، ی مع) امذ.
(قانون) سخت ضرر ، شدید چوٹ مثلاً بصارت یا سماعت ضائع کرنا ، ہڈی یا دانت توڑنا وغیرہ. اب تو میں بھی گھبرایا کہ لو دعا سے بچے تھے ضررِ شدید کا جرم کر بیٹھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۷). [ضرر + شدید (رک)].

---صَرِیح کس صف(---فت ص ، ی مع) امذ.
(قانون) یہ ضرر دھمکی یا زد و کوب یا مجروحی یا بےکار کرنے کسی عضو سے ہو سکتا ہے ، بذریعۂ دھمکی یا تہدید کے (اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + صریح (رک)].

---کار صف.
نقصان پہنچانے والا ، مضرت رساں. اس طرح سے ضرر کار (Pest) حشروں کی تعداد کم کر کے وہ نقصان کو قابو میں لے آتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۰۹). [ضرر + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
نقصان پہنچانا ، مضرت رسانی. اسی خاندان کی ایک اور نوع ... دھان کی فصل (Puddy Crop) کی دشمن ہے اور اس کی ضررکاری کے باعث ہر سال کافی نقصان ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۲). [ضررکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا ف م.
نقصان کرنا ، ضرر پہنچانا.

دیوانے کو پری سے پھر اب کر دیا دو چار
اے انکھیوں کیا کیا مرے دل کا ضرر کیا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۷).

نافع جو تھیں مزاج کو اول سو عشق میں
اخر انھیں دواؤں نے ہم کو ضرر کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵).

---کَل کس اضا(---فت ک) امذ.
(قانون) **مشین کا نقصان ، اس میں تمام آلاتِ ضابطۂ حرکت داخل ہیں مثلاً بوجھ کھینچنے کی کلیں ، زنجیریں ، پھاٹک ، شہتیریاں ، تختے ، تمام پُل اٹھانے کے آلات ، الامہند کے آلات ، تمام بن چکی کی کلیں** (اردو قانونی ڈکشنری). [ضرر + کل (رک)].

---نا ک صف.
نقصان دہ. سب سے ضرر نا ک بات یہ ہے کہ مقروض اور محتاج قوم کی خارجہ پالیسی بھی آزادانہ نہیں ہو سکتی. (۱۹۸۲ ، رودادِ چمن ، ۱۱۳). [ضرر + نا ک ، لاحقۂ صفت].

ضَرِط (فت ض ، کس نیز سک ر) امذ.
گوز مارنا ، پادنا (پلیٹس). [ع].

ضَرْع (فت ض ، سک ر) امذ.
گائے بکری وغیرہ کے تھن.

زرعِ شادات (شاداب) دہر ضرعِ بُر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام
(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۲۲). [ع].

ضِرغام (کس ض) امذ.
شیر درندہ ، شیر ببر ؛ (مجازاً) بہادر ، قوی.

سر تا بقدم حیدرِ کرّار کی تصویر
ضرغامِ وغا حامیِ دین صاحبِ شمشیر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۶۸).

ودیعت تابِ نظارہ ہوئی ہے تین شخصوں کو
خلیل اللہ ، محمدؐ اور علی ضرغامِ یزدانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۶).

مرد باطن میں جو فولاد تو ظاہر میں حریر
مرد فطرت میں جو ضرغام تو انداز میں بھیڑ
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۱۱ ستمبر ، ۳). [ع].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
برجِ اسد.

یہ رعب تھا غیظ اوسے جو آتا
ضرغامِ فلک بھی کانپ جاتا
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵). [ضرغام + فلک (رک)].

ضَرْغَم (فت ض ، سک ر ، فت غ) امذ.
رک : ضرغام.

إذَا غَضِبَ أشاحَ و أعرَضْ ، لیکن
ستیز گہ میں ہژبر و غضنفر و ضرغم
(۱۹۶۶ ، مُنحَمنّا ، ۵۰). [ع].

ضُرفَہ (ضم ض ، سک ر ، فت ف) امذ.
کثرت ، جھنڈ. بدستیاریِ کمند باغ میں اترا اور درختوں کے ضرفے میں پوشیدہ ہو کر ٹھہرا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۵۸۳). میں جو اس ضرفہ میں درختوں کے پیشاب کرنے گئی تو میں وہاں یہ دیکھا کہ ایک آدمی سپید کپڑے پہنے ہوئے زیر درخت بیٹھا ہے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۲ : ۱۱۶). [ع].

ضِرْو (کس ض نیز فت ، سک ر) امذ.
ایک بڑا میوہ دار درخت ۔ اس کے پتے سرخی مائل اور گوند خوشبودار ہوتا ہے ، پتوں کا جوشاندہ کھانسی اور دردِ دہن کو مفید ہے ، لوبان. ضرو ، یہ میوہ دار درخت مانند بلوط کے عظیم یمن کے پہاڑوں میں نشو و نما پاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۸). ضرو ایک علیحدہ درخت ہے شاہ بن سے اس سے کوئی تعلق نہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۶).[ع].

ضُرُوب (ضم ض ، و مع) امث ؛ ج.
ضرب (رک) کی جمع ؛ **(منطق) وہ ہیئتیں جو صغریٰ ، کبریٰ کے ایجاب سلب میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوں.** یہی چار قسمیں کبریٰ کی ہونگی ، تو چار چوکے سولہ قسمیں ہونیں جن کو ضروب کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۸۹). پچھلے فقرے (فعل) میں ضروب و اشکال قیاس کا ذکر آیا ہے ... ضروب کا فرق قضایا کی کمیت اور کیفیت پر موقوف ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۵۱). اوکسفرڈ کی بوڈلین (Bodleian) لائبریری میں عربی زبان میں چند رسالے موجود ہیں ، یہ سب دسویں صدی کے ہیں اور ان میں ایقاعات سے بحث کی گئی ہے جنھیں آٹھویں صدی کے آتے آتے ضروب یا اصول کہا جانے لگا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۱۳).[ع].

ضَرُور (فت ض ، و مع). (الف) صف.
۱. **وہ بات جس کا ہونا یا کرنا لازم ہو ، فرض ، واجب ، ضروری.**

ضرور ہے رہنا اس کے فرمان میں
ہمارا ہے کون اس بیابان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳).

زنجیر اور دوانے کو نالہ ضرور ہے
اے دل سنا دے اپنی تُو فریاد زلف کو

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۳۳) . دو سطریں لکھیں اور کاغذ کو آگ سے سینک لیا ، کیا کروں؟ تمھارے خط کا جواب ضرور ، لو سنتے جاؤ. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۷). کیا ضرور تھا کہ نواب مرزا کی خیر خواہی خورشید مرزا پر ظاہر ہو . (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۱۰). ۲. **مطلوب ، درکار.** غلام و نوکر چاکر جتنے ضرور ہوں ساتھ لے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۱).

مرتا ہے غیر کس لیے کتنا ہے یار کیوں
حاضر ہیں جان و دل جو کسی کو ضرور ہوں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۱). (ب) م ف. ۱. (تاکید کے لیے) **لازمی طور پر ، یقیناً.**

کیسے شہ کو جانا مجھے ہے ضرور
جو نا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰).

دن کو نہیں ہے چین نہ ہے خواب شب مجھے
مرنا پڑا ضرور ترے غم میں اب مجھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۶). میاں خاں وغیرہ کے ساتھ استاد کو ضرور بھیجنا. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۷).

اُن کو بھول ہی نہیں کچھ جھجک ضرور ہے
اے وہ بھول ہی سہی مجھکو شک ضرور ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۷). ہمارے چچا زندہ تھے ، ضرور آپ کے والد صاحب انہیں جانتے ہوں گے . (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۹۰). ۲. (طنزاً) **ہرگز نہیں ، کی جگہ.**

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مغرور
ایسے فقروں میں آ گئی میں ضرور

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۲۹). (ج) امث. **احتیاج ، حاجت ، ضرورت.** دانے ، جو رکھنے دانے دیوانے ، وو ایک ضرور کے وقت کام آئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۲).

تجھے اب محبت کی کیا ہے ضرور
نہ کچھ رنج کا غم ، نہ شادی سرور

(۱۸۵۶ ، قصۂ گوپی چند ، ۱۱).

کیا یہ اوس کی سخاوت نے سب کو مستغنی
نہیں کسی کی کسی کو ضرور عالم میں

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۳۱).[ع].

---بِالضَّرُور (--- کس ب ، غم ا ، ل ، شد ض بفت ، و مع) م ف.
رک : ضرور (ب) جس کی یہ تاکید مزید ہے ، **لازمی طور پر ، یقیناً.** آج شیر کا گوشت میں تم کو ضرور بالضرور لا دوں گا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۸۸). میں بخدا ضرور بالضرور تمھارے ان بتوں سے تمھارے جانے کے بعد ایک چال چلوں گا. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۷). میں اتنا طویل مضمون بھی لکھ سکتا ہوں اور ضرور بالضرور لکھوں گا. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۹۷). [ضرور + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + ضرور (رک)].

---بَرْضَرُور (---فت ب ، سک ر ، فت ض ، و مع) م ف.
رک : **ضرور بالضرور.** ضرور برضرور کتاب "مسلمانوں کا روشن مستقبل" جو کہ ابھی ابھی مطبع نظامی بدایوں میں چھپی ہے ، منگائیں. (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۱۱). [ضرور + بر (حرفِ جار) + ضرور (رک)].

---پڑنا ف ل.
ضرورت پیش آنا ، درکار ہونا ، ضروری سمجھا جانا. اگر تولد شتابی سے تمام کرانا ضرور پڑے تو بہت زور لگانا اور دیری سے تمام کرانا ضرور پڑے تو تھوڑا زور لگانا. (۱۸۳۸ ، اصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۹۷). اوس کے قاعدے اور طریقے قلمبند کرنا بہت ضرور پڑا. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲).

---تَر (---فت ت) م ف ؛ صف.
بالکل لازمی طور پر ، یقیناً ، بہت ضروری. حال دریافت ضرور تر کرینگے . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۳۸). ابتدائی حالت گزر جانیکے بعد علاج کرنے میں دوا بالکل غیر مؤثر اور کمزور ہو جاتی ہے ، اس لیے ضرور تر ہے ... بہت جلدی کے ساتھ اپنا علاج شروع کرا دیں. (۱۸۹۱ ، مبادیٔ علمِ حفظِ صحت جہت مدارسِ ہند ، ۳۳۰). [ضرور + تر ، لاحقۂ تفضیل].

---ضُرُور (---فت ض ، و مع) م ف.
ٹالنا کید ، بالضرور ، واجباً ، بالیقین. میرا اب اس کوٹھی میں رہنا کچھ ٹھیک نہیں ، اتنا کہہ کر شاہدہ نے کچھ سوچا اور یہ کہتی ہوئی اٹھی «ضرور ضرور». (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۹۳).
[ضرور + ضرور (رک)].

---کا صف.
ضروری. بیراں تم میرے پاس آؤ مجھے تم سے ایک کام ضرور کا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۲۸).

---کُوں (---و لین) م ف (قدیم).
خواہی نخواہی ، مجبوراً. ضرور کوں جیو آئے تو کوئی لھوے ہر بات بھاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱). [ضرور + کوں = کو].

---کی باتیں امث ، ج.
ضروری باتیں ، خاص باتیں.

کھڑے کھڑے وہ میرے پاس آ کے ہو جائیں
کچھ ان سے کرنی ہیں مجھ کو ضرور کی باتیں
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۱۶۸).

---نُہیں فقرہ.
واجب نُہیں ، لازم نہیں ، درکار نہیں.

اے بت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر
اس کعبے میں ضرور نہیں فرش سنگ کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۰). بھائی منشی صاحب کی شفقت کا حال پوچھنا ضرور نہیں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۱۶۰).

---ہے فقرہ.
لازم ہے ، واجب ہے ، درکار ہے. بادشاہ کو ضرور ہے کہ ہر وقت ہر حال میں شرط توکل کی نہ چھوڑے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳).

زندوں کے حال پر بھی ماتم ضرور ہے
بعد از وفات چاہیے مجھ کو کفن کبود
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶۱).

ضَرُورَت (فت ض ، و مع ، فت ر). (الف) امث.
حاجت ، احتیاج.

کیے تج کئے اب جو آدھار ہیں
ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

کس منہ سے کہوں ضرورت اپنی
دیکھو تم آپ صورت اپنی
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۹). کبھی کبھی اس کا مالک کسی خاص ضرورت کے لیے اس پر سوار ہوتا ہے مگر فوراً واپس آ جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۰).

جانے کب راہ میں پڑ جائے ضرورت افسر
ان کی یادوں کو بھی اسباب سفر میں رکھنا
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۷۷). (ب) م ف. **ضروری ، لازماً.** عشق مجازی عازی تین صورت ، عاشق کوں اس صورتاں کا بیان کرنا ہے ضرورت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۵).

تراب اب تو ہے ہم کو مرنا ضرورت
سنا بعد مرگ اوس کا دیدار ہو گا
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۵). [ع].

---اَساس کس اضا (---فت ا) صف.
جس کی بنیاد ضرورت پر ہو ؛ مراد : ضروری ، لازمی.

خریطہ ضروری ہے اک اس کے پاس
ہے مضمون اس کا ضرورتِ اساس
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۱). [ضرورت + اساس (رک)].

---ایجاد کی ماں (ہوتی) ہے کہاوت.
ضرورت کے سبب سے نئی نئی ایجادیں ہوتی ہیں.

جو ہوتی ضرورت تو ایجاد کرتے
مثل ہے ضرورت ہے ایجاد کی ماں
(۱۹۱۰ ، کلیات اسمعیل ، ۱۸۵). دخیل الفاظ زبان کی بالیدگی میں بھی بارج ہوتے ہیں زبان ایک ناسباق حقیقت ہے اور ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۵۸).

---بَھر (---فت بھ) م ف.
حسبِ ضرورت ، جتنے میں کام نکل جائے ، کام روانی کے قابل. بس کھانے پینے کے لیے پیسے ضرورت بھر کے دے دیتے تھے. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۱۰۷).

---پڑنا ف ل.
حاجت پیش آنا ، کام پڑنا ، کسی چیز کی احتیاج ہونا ، موقع پڑنا ؛ مجبوری ہونا. اگر کسی کو ضرورت پڑے اور چاہے کہ من بھر آٹا بازار سے لے آئے تو فقط بنیے کی ایک یا دو دوکانیں ، گھر گھر بھیک کی طرح مانگتا پھرے گا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری (مہذب اللغات)). صداقت کو بہت سے ساتھیوں کی ضرورت نہیں پڑا کرتی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳۶). یہ لو شاید ضرورت پڑ جائے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳).

---پڑی رَہنا محاورہ.
حاجت ادھوری رہنا.

کوئی کسی کی اعانت کرے کرے نہ کرے
کبھی کسی کی ضرورت پڑی نہیں رہتی
(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال ، ۱۰۷).

---پُوری ہونا ف ل.
حاجت براری ہونا ، کام نکلنا (مہذب اللغات).

---پیش آنا ف ل.
کوئی حاجت پیدا ہونا ، وقتی حاجت پیدا ہونا.

ہمیں پیش آئی ہے آج اک ضرورت
تامل سے ذرا دیکھو یہ صورت
(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات)).

---داعی ہونا ف ل.
حاجت پیش آنا ، ضرورت پڑنا. کوئی شخص اس بات کا دعویٰ

کر سکتا ہے کہ اس کو اپنی زندگی میں کسی دوسرے انسان پر بھروسہ کرنے کی ضرورت داعی نہیں ہوتی۔ (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۹۵)۔

---رفع کرنا محاورہ۔
۱۔ **حاجت پوری کرنا ، مطلب براری کرنا ، کام چلانا۔** غیر زبان سے بنا بنایا لفظ لے کر ضرورت رفع کر لی جاتی ہے۔ (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳)۔ ۲۔ **پاخانے جانا۔** اس اثنا میں خلیفہ اٹھ کر ضرورت رفع کرنے کے لیے گیا۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۹۸)۔

---رفع ہونا محاورہ۔
حاجت پوری ہونا ، کام چلنا۔ فاتح اپنے مفتوح کی زبان سیکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ بھی صرف اتنی کہ ضرورت رفع ہو جائے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰)۔

---رہنا محاورہ۔
حاجت رہنا (مہذب اللغات)۔

---سب کچھ کرا لیتی ہے/میں سب روا ہے فقرہ۔
ضرورت کے وقت جو کچھ ہو سکتا ہے کیا جاتا ہے ، نیک نامی بدنامی کی کچھ پروا نہیں ہوتی (جامع اللغات)۔

---شعری کس صف (---کس مع ش ، سک ع) امث۔
شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے لفظ کے تلفظ اور محاورے وغیرہ میں رد و بدل۔ قیود سے آزادی پر ضرورت شعری نے مجبور کیا تو پھر «شعر گوئی چہ ضرور»؟ کا سوال پیدا ہو گا۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۱ : ۱۰)۔ اس ضابطہ کی پابندی کو وہی درجہ دیا جاتا ہے جو «ضرورت شعری» کی خاطر بعض اصول کی شکست و ریخت کو۔ (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۳۱)۔
[ضرورت + شعر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کا کوئی قانون نہیں کہاوت۔
آدمی جیسا موقع دیکھتا ہے ضرورت میں کر گزرتا ہے ، کسی قاعدہ کی پابندی نہیں ہوتی (قصص الامثال)۔

---کا مارا صف۔
حاجت مند ، مجبور۔ سڑک پر اِکّا دُکّا کوئی ضرورت کا مارا رستہ چلتا نظر آ جاتا تھا۔ (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۷)۔

---کی دوستی ہے فقرہ۔
آدمی دوست ضرورت کے وقت کے لیے بناتا ہے ، بہت خود غرض ہے (جامع اللغات)۔

---کی مار امث۔
محتاجی کی تکلیف ، مجبوری ، احتیاج ، کسی شے کی طلب۔ ضرورت کی مار بڑی بُری مار ہوتی ہے ، آدمی بڑی مشکل سے اس سے بچتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹۳)۔

---کے وقت گدھے کو (بھی) باپ بناتے ہیں/بنانا پڑتا ہے کہاوت۔
مجبوری میں ہر کسی کی خوشامد کرنی پڑتی ہے ، عالمِ ناچاری میں آدمی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے ، مجبوری کے وقت اپنے سے پست آدمی کی بھی خوشامد کرنا پڑتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---ماری جانا محاورہ۔
ضرورت ہونا۔ اس کو ماشہ دو ماشہ عطر بھی نصیب نہیں تھا تو شادی میں آنے کی کیا ضرورت ماری جاتی تھی۔ (۱۹۲۶ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۶)۔

---مَند (---فت م ، سک ن) صف۔
حاجت مند ، صاحبِ غرض ، تنگ دست۔ اگر کوئی قوم اپنی صنعت و حرفت کی تکمیل پیش نظر نہیں رکھتی اور جن چیزوں کو وہ خود پیدا کرتی ہے ان کی ضرورت مند نہیں ہوتی تو کتنی قومی صنعت و حرفت اس کی متواتر زندہ نہیں رہ سکتی۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۷۹)۔ دوسروں کی تکلیف سے بہت جلد متاثر ہو جاتے تھے اور ضرورت مند کی ہر امکانی مدد کرتے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۹۰)۔
[ضرورت + مند ، لاحقۂ صفت]۔

ضَرُورَۃً (فت ض ، و مع ، فت ر ، تن ۃ بفت) م ف ، س ضرورتاً۔
ضرورت سے ، از روئے ضرورت ، ناچار ہو کر۔ انا جان جب کبھی ضرورتاً اوپر جاتی ہیں تو کوٹھے پر پہونچتے ہی دم لینے کو بیٹھ جاتی ہیں اور کہا کرتی ہیں اے ہے کوٹھا ہے کہ ایک آفت۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۱۳)۔ ضرورۃً چند اور جدید اصطلاحیں اختیار کی گئی ہیں۔ (۱۹۱۷ ، قواعد اُردو (دیباچہ) ، ۲ : ۵)۔ [ع]۔

ضَرُوری (فت ض ، و مع)، (الف) صف۔
واجب ، لازمی ، تاکیدی ، اہم۔

بڑا مطلب ضروری ہے جو اپنے نفس کوں سمجے
ہو عارف ترت کر لے حاصل اس مطلب ضروری کوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۹)۔ یہ دوری ضروری ہے اور جدائی بے اختیاری۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۰)۔ قرار دینا نہایت عمدہ ترکیب کاشت کا بھی اس سے کچھ کم ضروری نہیں۔ (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۱۱۳)۔ اس پر کوئی شخص حکم نہیں چلا سکتا ، کوئی چیز اُس پر واجب اور ضروری نہیں۔ (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۱)۔ ان کی قلیل مقدار نہایت ضروری ہے۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۰۱)۔ (ب) م ف۔ **لازمی طور پر ، یقیناً۔** انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں مر جاتا ، یعنی ضروری مر جاتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۵۰)۔ [ع]۔

---الاِظْہار (---ضم ی ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ظ
جس کا ظاہر یا بیان کرنا ضروری ہے۔ اب دو امر ضروری الاظہار تھے ، اس واسطے یہ خط لکھا ہے۔ (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۱۹۰)۔ جب ہم ان کی تمہید سے گزر کر ان کے مدعائے ضروری الاظہار تک پہنچتے ہیں تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۹۵)۔ [ضروری + رک : ال (اُ) + اظہار (رک)]۔

---العَدَم (---ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، د) صف۔
(منطق) **جس کا نہ ہونا لازمی ہو ، ممتنع۔** انسان کاتب ہے ...

نسبت کتابت کی نہ ضروری الوجود ہے نہ ضروری العدم بلکہ ممکن ہے۔ (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٣)۔ [ضروری + رک : ال (اُ) + عدم (رک)]۔

ـــُ اَلْوُجُود (ـــ ضم ی، غم ا، سک ل، ضم و ، و مع) صف۔
(منطق) **جس کا ہونا لازمی ہو ، واجب۔** یہ قول انسان حیوان ہے ... یہ ظاہر ہے کیونکہ نسبت حیوانیت کی طرف انسان کے ضروری الوجود ہے۔ (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٣)۔ [ضروری + رک : ال (اُ) + وجود (رک)]۔

ضَرُورِیات (فت ض ، و مع ، کس ر ، شد ی) امث ؛ ج۔
١. **وہ چیزیں یا افعال جو کسی کام کے لیے لازم ہوں ، ضروری چیزیں ، لوازم۔** وہ میدان ایسا وسیع اور سرسبز تھا کہ اس کے رہنے والوں کو سب ضروریات اور لذتیں زندگی کی مہیا تھیں۔ (١٨٣٩ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ٥)۔ اگر ہمیں ... زبان نہ مل جاتی تو ہم کیونکر اپنے ضروریات و حوائج کو دوسروں پر ظاہر کر سکتے۔ (١٩١٥ ، فلسفۂ اجتماع ، ٣٠)۔ سپلائی کے محکمے سے متعلق ہونے کی وجہ سے میری جملہ ضروریات پوری کرتے رہتے تھے۔ (١٩٧٣ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ١٨١)۔ ٢. **پیشاب ، پاخانہ وغیرہ۔** صبحِ صادق سے پہلے ... اٹھتے اور ضروریات سے فراغت کرتے ، وضو کے مراسم بجا لاتے۔ (١٨٦٣ ، خطوط غالب ، ٥٢٢)۔ ضروریات سے فارغ ہو کر منہ ہاتھ دھویا۔ (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ٢٢١)۔ غسل اور ضروریات سے فارغ ہو کر میں ناشتے کے لیے ... آیا۔ (١٩٣٧ ، ساقی (سالنامہ) ، کراچی ، جنوری ، ٦٦)۔ ریل کی پٹڑی کے دونوں جانب مفلوک الحال مرد ، عورتیں اور بچے صبح کی ضروریات میں مصروف نظر آئے۔ (١٩٧٣ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ٢٨٩)۔ [ضروری + یات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــِ حَیات کس اضا(ـــ فت ح) امذ ؛ امث۔
(معاشیات) **ضروریاتِ زندگی۔** اس میں شک نہیں کہ مختلف مزدور جن احتیاجات کی بہم رسانی و تکمیل کرتے ہیں ان کی اہمیت کے مدارج ہیں، سب سے اہم اور مقدم ضروریاتِ حیات ہیں۔ (١٩٣٧ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ١ : ٢٣)۔ [ضروریات + حیات (رک)]۔

ـــِ دِین کس اضا(ـــ ی مع) امذ ؛ امث۔
ارکانِ شرعی ، واجباتِ دین ، دین و مذہب کے وہ ضروری عقائد یا اعمال جن کے انکار یا ترک پر اصرار سے انسان خارج از دین یا کم از کم گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے ، جیسے : نماز ، روزہ وغیرہ۔ قرآن شریف کی صحتِ الفاظ کی طرف سے عموماً سب ہی لوگوں کا تساہل و تغافل اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ جس سے اس کو ضروریاتِ دین سے سمجھا جانے میں بھی تامل و تردد ہونے لگا۔ (١٩٩٣ ، علم تجوید ، ٣)۔ [ضروریات + دین (رک)]۔

ـــ رَفْع کَرْنا محاورہ۔
حاجتیں پوری کرنا ، احتیاجات کی تکمیل کرنا ، ضرورتوں کی تکمیل ، کسی کی اغراض پوری کرنا۔ ضروریات کس طرح رفع کی جا سکتی ہیں۔ (١٨٥٧ ، غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط ، ٦٩)۔

ـــِ زِنْدَگی کس اضا(ـــ کس ز ، سک ن ، فت د) امذ ؛ امث۔
وہ چیزیں جو انسان کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہیں ، کھانا ، کپڑا وغیرہ۔ خرچ ضروریاتِ زندگی سے نہیں بڑھتا ، بے ضرورت چیزوں کی ہوس سے بڑھتا ہے۔ (١٩٨٥ ، روشنی ، ٦٩)۔ [ضروریات + زندگی (رک)]۔

ضَرُورِیَہ (فت ض ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) صف۔
رک : ضروری۔ اے طالب علمو اگرچہ بسبب کم میسری لوازمات ضروریہ کے تحصیلِ علم میں قاصر ہو۔ (١٨٥٩ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩)۔ دس گیارہ برس کی عمر میں علومِ ضروریہ سے فراغت حاصل کی۔ (١٩٠٢ ، علم الکلام ، ١ : ١٠٢)۔ جو کچھ میرے پاس تھا وہ میں مصارف ضروریہ میں خرچ کر چکا ہوں۔ (١٩٦٥ ، خلافت بنوامیہ ، ١ : ٢٦)۔ [ضروری + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ضَرِیبَہ (فت ض ، ی مع ، فت ب) امذ ؛ ــ ضریبۃ۔
چنگی ، محصول ؛ جزیہ نیز چنگی وصول کرنے کی جگہ۔ سود اگر ... ادا کر دینے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کے وہ تمام کپڑے ضریبہ میں لاتے اور ایک تنکہ پر ان سے ایک دانگ لیا جاتا۔ (١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٢ : ٢٢١)۔ ضریبۃ السادات میں جس کو عرفِ عام میں سید باڑہ کہتے ہیں ایک تنگ گلی کے اندر آپ کو ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت مکان نظر آئے گا۔ (١٩٣٣ ، سید محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ٦٠)۔ [ع]۔

ضَرِیح (فت ض ، ی مع) امث۔
١. **قبر ، قبر پر بنائی ہوئی چوکور مسہری یا کٹھرا۔**

یہ سوزِ سینۂ خیرالنسا شفیعۂ خلق
ملائک آتے ہیں جس کے پئے طواف ضریح

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٣)۔ حضرت خلد مکان نے ایک ضریح چاندی کی ان کی قبر پر بھی موافق ضریح قبر نواب مرحوم رکھوا دی تھی۔ (١٨٩٦ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ١ : ٦)۔

جس نے عالم میں کیا طوفِ ضریحِ اقدس
سچ ہے قابل ہے قسم کھانے کے اس کی قسمت

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ١٦٣)۔

تڑپ بھی آؤ ضریحِ حسین پر سیماب
کچھ ایسی دور نہیں کربلا مدینے سے

(١٩٥١ ، سیماب ، سازِ حجاز ، ٨٣)۔ ٢. **لکڑی یا دھات کا بنا ہوا چوکور تعزیہ جو امام حسین علیہ السلام کے مزار مبارک کی شبیہ ہوتا ہے۔**

رکھتے ہیں چپ و راس علم شہ کے عزادار
اور بیچ میں ہوتی ہے ضریحِ شہِ ابرار

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ١٨٧)۔ اس نے اختیار پا کر طلائی ضریح طلائی جواہر نگار علم سب فروخت کر ڈالے۔ (١٩٢٣ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ١٣٩)۔ امام باڑے میں جا کر چاندی کا بڑا ضریح سے کلاوہ باندھا۔ (١٩٦٧ ، جلاوطن ، ١٥٢)۔ [ع]۔

ضَرِیر (فت ض ، ی مع) صف۔
اندھا ، بیمار ، دبلا ، بدحال ، نقصان زدہ ، مصیبت کا مارا۔

قاضی و مفتی و سلطان و وزیر
ان میں ظالم ہیں سو نکلیں گے شریر
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۲).

پھرتا ہوں گلیوں میں دیوانہ سا ہر روز شریر
کیا لکھوں اب تو گزرتی ہے جو کچھ مجھ پہ نظیر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۰).

جس کو چاہے نور و ہدایت بخشے
جس کو چاہے شریر و گمراہ کرے
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۵۳). [ع].

ضَرِیع (فت ض ، ی مع) امث.
ایک کانٹے دار گھاس جو بہت تلخ ہوتی ہے اور جس کے زہر کے سبب کوئی چوپایہ اس کے نزدیک نہیں جاتا ، اسے اونٹ شوق سے کھاتا ہے.

جب کہ سوکھے ہے ، ضریع اس کا خطاب
گرد اُس کے پھر نہیں پھرتا دواب
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۳۸). نہیں ملے گا ان دوزخیوں کے تئیں طعام کھانا مگر ضریع. (۱۸۶۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۵۱). ضریع ایک گھانس ہے کہ اُس کے نہایت بدمزہ اور سمی ہونے کی وجہ سے کوئی چوپایہ اس کو نہیں کھاتا ، اس کو شبرق بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۸). [ع].

ضَظَّغ (فت ض ، شد ظ بفت) امذ.
حساب جمل کے بنائے گئے کلمات میں آٹھواں اور آخری کلمہ ض (= ۸۰۰) ظ (= ۹۰۰) غ (= ۱۰۰۰) کا مجموعہ ، تاریخ گوئی کے فن میں مستعمل. عرب والوں نے اپنی الف بے کے آٹھ کلموں میں جمع کر دی ہے : ابجد ... ضظغ. (۱۹۱۷ ، اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳).

نہ پوچھو ہم سے اکبر حالتِ سائنس و مذہب کو
وہاں ابجد پہ ہنگامہ ہے یاں ضظغ پہ بیہوشی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۴۷). [ع : ض ، ظ ، غ کا مجموعہ].

ضِعاف (کس ض) امذ ، ج.
ضعیف روایات ، نامعتبر اقوال. یہ اشعار ایسے ماخذوں سے جمع کئے گئے ہیں مثلاً اغانی وغیرہ جن میں ضعاف اور موضوعات تک ہیں. (۱۹۰۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۱). یہ صحیح ہے کہ حدیث میں ضعاف و موضوعات بھی داخل ہو گئے ہیں. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۲۱). [ضعیف (رک) کی جمع].

ضَعف (فت ض ، سک ع) امذ.
بیہوشی ، غشی (نوراللغات). [ع].

ـــ آنا عاورہ.
غش آنا ، بے ہوش ہو جانا (نوراللغات).

ضِعف (کس نیز ضم ، سک ع) صف.
وہ عدد جو کسی چھوٹے عدد سے بلا کسر پورا تقسیم ہو جائے ، چھوٹے عدد کا ضعف کہلاتا ہے ، م = ۹۳۷ کا ضعف ہے اسی طرح ۵۶ اور ۶۳ بھی. اسی طور ۳ کا ضعف ۶ لکھیے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳). اصلاع علی الترتیب ۳ ، ۴ اور ۵ فٹ یا ان اعداد کا کوئی ضعف ہوں. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ)، ۲۹). یہ یا تو سادہ ترین فارمولے کے برابر ہوتا ہے یا اس کا صحیح ضعف Simple Multiple ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۶۲). [ع].

ـــِ تَناسُب کس اضا(ـــ فت ت ، ضم س) امذ.
(کیمیا) یہ قاعدہ کہ کسی مرکب شے کے ہر جزو کا ایک خاص وزن بھی ہوتا ہے اور وہ دیگر اشیاء کے ساتھ صرف مقررہ وزن یا تناسب کے مطابق مخلوط ہو سکتا ہے. مثلاً نیٹروجن کسی شے کے ساتھ ۱۴ حصے کے تناسب یا مقدار ۱۴ کے کسی حاصل ضرب کے تناسب یا مقدار میں مثلاً ۲۸ ، ۴۲ وغیرہ کے تناسب میں مخلوط ہو گا. اس قاعدے کو اصولِ ضعف تناسب کہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۷ اگست ، ۱۶). [ضعف + تناسب (رک)].

ضُعف (ضم نیز فت ض ، سک ع) امذ.
۱. ناتوانی ، کمزوری ، نقاہت. باوجودے کہ بیمار تھا ... باہر نکل، نیزہ اوٹھایا اور ضعف سے مثالِ بید کے لرزتا اور کانپتا اوسی حال سے قصدِ میدان کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۶). ان میں یہ طاقت ہے کہ آب میں مدت تک رہیں اور بدن میں کسی طرح کا ضعف نہ ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۸).

منہ کی اداسی ، رنگ کی زردی
ضعف و نقاہت ہائے ستم
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۲۸). بابا جان غفوروف صاحب کی صحت جواب دے رہی ہے انکے گردوں میں ضعف ہے. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۳۸). **۲. کمی.**

بہتا تھا خون رکابوں میں تھمتے نہ تھے قدم
قوت کو ضعف ، ضعف کو قوت تھی دم بدم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۸). اذاراقی ... ضعفِ اشتہا کو دور کرنے کے لئے بھی کھلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲). خوامخواہ الفاظ مستعار لیئے چلے جانا تخیل کی کمی اور قوتِ نطق کا ضعف ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، اپریل ، ۲۱).
۳. عدمِ استحکام ، ناپختگی ، ڈھیلا پن. دلّی کی سلطنت نہایت ضعف پر تھی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱۸۷). منطق سے جملہ علوم کی صحت و غلطی اور قوۃ و ضعف کا فیصلہ ہوتا ہے. (۱۸۹۴ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۱۰). [ع].

ـــُ العَقْل (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق) امذ.
عقل کی کمی ، دیوانگی (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [ضعف + رک : ال (اِ) + عقل (رک)].

ـــِ اِیمان کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
ایمان کی ناپختگی ، یقین کی کمزوری.

ہے نماز ان زاہدوں کی ضعفِ ایماں پر دلیل
سامنے اللہ کے جاتے ہیں اٹھتے بیٹھتے
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۸۳). [ضعف + ایمان (رک)].

---آنا محاورہ.
کمی واقع ہونا ، کمزور ہو جانا ، گھٹ جانا. جیسے ہی انگریز کے ہاتھوں مسلمان مغلوب ہوئے اور ان کی سماجی و سیاسی حیثیت میں ضعف آیا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۹).

---باہ کس اضا ، امذ.
قوتِ مردانگی کی کمی ، شہوت کی کمی.
کیسی نماز حضرتِ زاہد شباب میں
قبلہ یہ ساری بندگی ہے ضعفِ باہ کی
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۷۵). علی الصباح عرق گاب ... قرنی سی بتاشی اور نہار منھ کھائیں ... جریان و ضعفِ باہ حار میں بہت مفید ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۶۲). [ضعف + باہ].

---بَصارَت کس اضا(---فت ب ، ر) امذ.
آنکھوں کی روشنی کم ہونا ، نظر یا بینائی کی کمزوری. نزول ماء ، خارش چشم ، رقبہ ، سرخیِ چشم ، ضعفِ بصارت ، آشوب چشم وغیرہ کے لیے اکسیر ثابت ہوا ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۷). ایک اندھے سے اپنا مقابلہ کرتا ہوں تو یہ ضعفِ بصارت بڑی نعمت معلوم ہوتا ہے. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۲۵). [ضعف + بصارت (رک)].

---بَصَر کس اضا(---فت ب ، ص) امذ.
رک : ضعفِ بصارت.
ہزار سال تپ اور درد سر نصیب کرے
پر ایک آن نہ ضعفِ بصر نصیب کرے
(۱۸۸۶ ، مراثیِ دلگیر ، ۲۰۳). ایسی حالت ضعفِ قلب و ضعفِ بصر میں آپ نے میرے واسطے اس کلام کی ... تکلیف اٹھائی. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۷۳). [ضعف + بصر (رک)].

---پیدا ہونا محاورہ.
کمی واقع ہونا ، کمزوری آنا . قریش نے ایک دفعہ ارادہ کیا کہ نعوذ باللہ آپؐ کا خاتمہ کر دیں یہ خبر آپؐ تک پہنچتی ہے مگر اس سے آپؐ کے ارادے میں کسی قسم کا وہن و ضعف نہیں پیدا ہوتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۰). قرونِ وسطیٰ میں مسلمانوں کی قوتِ عمل میں انتہائی ضعف پیدا ہو گیا. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۸۲).

---پیری کس اضا(---ی مع) امذ.
بڑھاپے کی کمزوری. اور ان کے والد ضعفِ پیری کی وجہ سے اپنی وسیع تجارت کے انتظام سے عاجز آ گئے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، مارچ ، ۱۷). [ضعف + پیری (رک)].

---تالیف کس اضا(---ی مع) امذ.
(بلاغت) **جملے کے در و بست کا ، نحوی قواعد کی رو سے غلط یا کمزور ہونا نیز خلاف محاورہ و روزمرہ ہونا ، ڈھیلا ، پھسپھسا ہونا.**
لفظاً ہو جائے ضعفِ تالیف
معناً نہیں اک ذرا بھی تحریف
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۳۳). علم نحو سے ضعفِ تالیف اور تعقید لفظی کی کیفیت روشن ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۷۵). [ضعف + تالیف (رک)].

---جِگَر کس اضا(---کس ج ، فت گ) امذ.
جگر یا کلیجے کے فعل کا بگڑ جانا ، کلیجے کی ناطاقتی ، جگر کی وہ حالت جس میں قوتِ جاذبہ کم ہو جائے. جس کی وجہ سے آدمی ضعفِ جگر ... کا شکار ہو جاتے گا. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۱). ضعفِ جگر اور معدہ کے لئے بھی یہ اکسیر اپنا نظیر نہیں رکھتی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۶۳). [ضعف + جگر (رک)].

---دِل کس اضا(---کس د) امذ.
دل کی کمزوری ، دل کا ضعیف و ناتواں ہونا ، دل کے عضلات کا کمزور ہو جانا.
ضعفِ دل ، ضعفِ خودی ، ضعفِ دماغ
کتنے آزار ہیں اک عشق کے آزار کے ساتھ
(۱۹۸۵ ، فکر جمیل ، ۱۳۵). [ضعف + دل (رک)].

---دِماغ کس اضا(---فت تیز کس د) امذ.
دماغ کی کمزوری ، تھوڑے سے کام سے دماغ کا تھک جانا. اب تو بعض حضرات کا مقولہ ہے کہ زیادہ پڑھنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے اس کے سوا ضعفِ دماغ کا دھڑکا اور فقدانِ بصارت کا کھٹکا لگا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۶۹).
قدرتی ٹانک میسر ہے مجھے
پاس آتے کیا مرے ضعفِ دماغ
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۹). [ضعف + دماغ (رک)].

---قَلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امذ.
رک : ضعفِ دل. حالتِ ضعفِ قلب و ضعفِ بصر میں آپ نے ... تکلیف اٹھائی. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۷۳). ضعفِ قلب اور خفقان کے لئے عجیب تحفہ ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۶۲). [ضعف + قلب (رک)].

---کَرنا محاورہ (قدیم).
نڈھال ہونا ، کمزوری محسوس کرنا ، غش کھانا. بقوتِ تمام زور کیا کہ بھال عصا کی حضرت کے تلوے میں پھوٹ نکلی ، امام نے آہ اینچ ضعف کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۸).

---مَثانَہ کس اضا(---فت م ، ن) امذ.
مثانہ کی کمزوری جس میں بار بار پیشاب آتا ہے (مہذب اللغات). [ضعف + مثانہ (رک)].

---مِعْدَہ کس اضا(---کس مع م ، سک ع ، فت د) امذ.
معدے کی وہ حالت جس میں کھانا اچھی طرح ہضم نہ ہو سکے ، معدے کی خرابی اور کمزوری.
جب سے ہیں ضعفِ معدہ میں اطبار مبتلا
سارا مکان آپ کا پیخانہ ہو گیا
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۱۹). سراج تقریباً چار سال مرضِ اسہال اور ضعفِ معدہ کے شکار رہے. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ۳۹) [ضعف+معدہ(رک)].

ـــ ہَضم کس اضا (ـــ فت ہ ، سک ض) امذ.
ہاضمے کی کمزوری یا خرابی. ضعفِ ہضم ، نفخ و قراقر کے لئے نہایت ہی مفید ہیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۶۳). [ضعف + ہضم (رک)].

ـــ ہونا محاورہ (قدیم).
کمزور ہونا ، ناتواں ہونا ؛ بوڑھا ہونا.

خدا کے واسطے چھوڑو میرا جیو ضعف ہوتا ہے
بھٹی استین اور چولی پھٹو جا کر سیلاتی ہوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۳۳).

کیا ہے پیر مجکوں آبرو ان نوجوانوں نیں
جسے دیکھوں تسی کوں دیکھکر کے ضعف ہوتا ہوں
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۹).

ضُعَفا (ضم مع ض ، فت ع) امذ ؛ ج.
ضعیف (رک) کی جمع. ظالموں و جابروں کو غربا و ضعفا پر سختی نہ کرنے دیں. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۹). چوتھے راوی علی بن عبداللہ ہیں جن کا شمار ضعفا میں ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، اگست ، ۶۲). مجھے حکم دیا ہے کہ ... اہلِ بیت کے خونوں کا بدلہ لوں اور ضعفا کو ظلم و ستم سے بچاؤں. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۲۲۹). [ع].

ضِعفی (کس مع ض ، سک ع) صف.
ضعف (رک) سے منسوب یا متعلق ، متعدد. ضعفی منزل والی تربیتیں. (۱۹۴۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۳۳۱). [ضعف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضَعیف (فت ض ، ی مع) صف.
۱. (ا) **ناتواں ، کمزور ، بے طاقت.**

او دیہ قدیم ہو توی ہے
ہو دیہ ضعیف او قوی ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۳).

ہم ضعیفوں کو پائمال نہ کر
دولتِ حُسن پر نہ ہو مغرور
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۵).

دشمن ضعیف آپ کے احباب ہیں قوی
جو کاہ زیرِ کوہ ہو زور اُس کا کیا چلے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۱۲۰).

تھا پیر ضعیف مردِ دانا
گزرا تھا نظر سے اِک زمانا
(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۱). اس کے تھکے ہوئے ضعیف پاؤں میں ایک نامعلوم سی قوت آ گئی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۰). (ii) **بوڑھا.** کہہ اوس شخص کوں کہ میرے باپ پر رحم کرے کیونکہ وہ رنجور اور ضعیف ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳). پروفیسر حیرت اس زمانے میں ضعیف ہو گئے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۵). ۲. (**قول ، عمل ، عقل یا رائے وغیرہ) غیر مستحکم ، ناپختہ ، ڈھیلا ، سست.** جو آفتاب سے دور ہیں اُن کو چاہئے کہ آہستہ گردش کریں تا کہ اُن میں قوت دافع المرکز ایسی دھیمی پیدا ہو کہ آفتاب کے ضعیف جذب کے موافق ہو. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۶۳). ضعیف رائے والوں کو گمراہ کرتے ہو. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۷). اس کی ہستی پر شک نہیں کر سکے گا خواہ اس کے بارے میں اس کا یقین کتنا ہی ضعیف کیوں نہ ہو. (۱۹۶۲ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۸۷). ۳. (حدیث) **وہ حدیث جس کے راویوں میں سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا کسی اور طرح سے مطعون ہو ، وہ حدیث جو صحیح اور احسن نہ ہو.** غالب ہے کہ اوس میں کوئی حدیث نہایت ضعیف موضوع نہ ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹). وہ روایتیں قریباً سب کی سب ضعیف و مجروح ہیں. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۳۷). دراصل حدیث کی تین قسمیں ہیں صحیح حسن ضعیف. (۱۹۵۶ ، ترجمہ مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ۱ : ۱۰). [ع].

ـــُ الْاِخْتِیار (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
بہت کم اختیار یا قدرت رکھنے والا. میری بے خبری نے نہ صرف مجھ کو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیت کو بھی ایسا سقیم الحال کر دیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۲). [ضعیف + رک : ال (۱) + اختیار (رک)].

ـــُ الْاِعْتِقاد (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ع ، کس ت) صف.
کمزور اعتقاد والا ، غیر پختہ ایمان و یقین والا ، توہم پرست. بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں گھر سے چلے اور چھینک پڑی بس پلٹے چلے آتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹۶). پبلک اس قدر ضعیف الاعتقاد ہے کہ اس کو ہر بات پر یقین آ جاتا ہے. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۱۸). وہ منہ پرے کر کے بولی ناں سر جی میں ضعیف الاعتقاد عورت ہوں. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۵۲). [ضعیف + رک : ال (۱) + اعتقاد (رک)].

ـــُ الْاِعْتِقادی (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ع ، کس ت) امث.
اعتقاد کی کمزوری ، توہم پرستی ، سادہ لوحی. اس ضعیف الاعتقادی اور افترا آمیز خوابوں پر محمول کریں جس میں حالات کا انکشاف ہوا. (۱۹۱۹ ، فسانۂ غدر ، ۳ : ۱۷۹). ضعیف الاعتقادی کی جو مثالیں اوپر بیان ہوئیں ان میں ... پہلی کو علت اور دوسری کو معلول سمجھ بیٹھتے ہیں. (۱۹۳۸ ، تعلیمی خطبات ، ۸۲). اس عجیب و غریب فضا میں مجھے کام کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی ضعیف الاعتقادی پر افسوس تو ہوتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۷). [ضعیف الاعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُ الْاِیمان (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
کمزور ایمان والا ، مذہبی باتوں پر یقین نہ کرنے والا. ضعیف الایمان بھی ہونا اچھا نہیں پس یہی چاہئے کہ اس کی اس بدعت کو ہاتھ سے دور کرے. (۱۸۲۳ ، ہدایت المومنین ، ۵۰). بعضے ضعیف الایمان لوگ اس خبر کو سنکر مُرتد ہو گئے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۷). دینی عقائد و حقائق کے بارہ میں یہ بھی

بہت ضعیف الایمان اور آزاد خیال تھے۔ (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۳۴)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + ایمان (رک)]۔

ـــُـ الْاِیمانی (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امث۔
ایمان کی کمزوری۔ میں خود اپنی کم ظرفی اور بے استعدادی اور ضعیف الایمانی کے سبب سے اس مقدمہ میں ہزاروں اسرار مکنونہ کو سمجھ نہیں سکا۔ (۱۸۸۰ء ، تواریخ عجیب ، ۶۱)۔ [ضعیف الایمان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُـ الْبَدَنی (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) امث۔
جسمانی کمزوری ، ناتوانی ، لاغری۔ اٹل خان نے بہ سبب پیرانہ سالی اور ضعیف البدنی کے قوم گنڈا ... کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ (۱۹۷۹ء ، تاریخ پشتون ، ۶۳۶)۔ [ضعیف + رک : الِ (أ) + بدن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُـ الْبَصَر (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ص) صف۔
وہ جس کی بینائی کمزور ہو۔ ایک ضعیف البصر شخص ۱۲ سمر کے فاصلے سے چھپائی کو واضح ترین طور پر دیکھ سکتا ہے۔ (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۰)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + بصر (رک)]۔

ـــُـ الْبُنْیان (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، سک ن) صف۔
جو خلقی طور پر کمزور ہو ، اساس میں کمزور ، جس کی ساخت یا بنیاد کمزور ہو ، بنیادی طور پر کمزور (عموماً انسان کے ساتھ بولا جاتا ہے)۔ انسان ضعیف البنیان کو بعطائے خلعت شرافت خطاب اشرف المخلوقات سے مشرف و سرفراز کیا۔ (۱۸۸۳ء ، صید گہ شوکتی ، ۳۳۲)۔ بس مع مبالغہ انسان تو انسان ضعیف البنیان ہے۔ (۱۹۱۵ء ، ہماری دنیا (ترجمہ) ، ۳)۔ بجلی کے بل بوتے پر انسان ضعیف البنیان آج منٹوں میں ہزاروں میل مسافت طے کر سکتا ہے۔ (۱۹۷۶ء ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۳۳)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + بُنیان (رک)]۔

ـــُـ الْبُنْیانی (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، سک ن) امث۔
ساخت یا بنیاد کی کمزوری۔ یہ شعور انسان کی بے علمی اور ضعیف البنیانی کے اعتراف سے کم نہ تھا۔ (۱۹۶۵ء ، شاخِ زریں ، ۱ : ۱۲۱)۔ [ضعیف البنیان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُـ الْبُنْیَہ (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، سک ن ، فت ی) صف۔
رک : ضعیف البنیان۔ اے ظالم بیدرد ضعیف البنیہ سر سیاہ دندان سفید غضب کیا ہمارا طلسم توڑ ڈالا۔ (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۴۷)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + بنیہ = بنیاد]۔

ـــُـ الْجُثّہ (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، شد ث بفت) صف۔
قد و قامت میں چھوٹا ، کمزور ، لاغر ، دبلا۔ چیونٹی کو ضعیف الجثہ ہے لیکن جان بوجھ کر ایذا دینا اچھا نہیں۔ (۱۸۸۲ء ، بوستانِ تہذیب اردو ، ۲۷)۔ نرسنگھ ضعیف الجثہ ہے اور اس کی کمر کسی قدر جُھکی ہوئی ہے۔ (۱۹۳۶ء ، جھانسی کی رانی ، ۱۲)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + جُثّہ (رک)]۔

ـــُـ الْجِسْم (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ج ، سک س) صف۔
کمزور بدن والا ، لاغر ، نحیف۔ ایک شیخ کبیرالسن ضعیف الجسم بدحال کے پاس پہونچا۔ (۱۸۸۸ء ، تشنیف الاسماع ، ۲۳)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + جسم (رک)]۔

ـــُـ الْحَدِیث (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) صف۔
حدیث کا ایسا راوی جو معتبر نہ ہو یا اس میں کوئی خاص خامی ہو۔ کہا عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہ پوچھا ہم نے اپنے باپ سے کیسان ابو عمرو سے سو کہا وہ ضعیف الحدیث ہے ذکر کیا اس کو میزان میں۔ (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۱)۔ ابنِ لہیعہ بھی ضعیف الحدیث ہیں۔ (۱۹۰۳ء ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۵)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + حدیث (رک)]۔

ـــُـ الْحِس (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف۔
جس کی قوتِ احساس کمزور ہو۔ کبھی شدیدالحس اور ضعیف الحس جسموں میں اُس کی تاثیر مختلف ہوتی ہے۔ (۱۹۳۱ء ، علاج بالمثل ، ۵۸)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + حِس (رک)]۔

ـــُـ الْخِلْقَت (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس خ ، سک ل ، فت ق) صف۔
جو پیدائش یا بناوٹ کے لحاظ سے کمزور ہو۔

ہوا مسجودِ ملائک یہ ظلوم و جہول
یعنی انسان قوی بخت و ضعیف الخلقت

(۱۸۵۳ء ، ذوق ، د ، ۳۱۳)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + خلقت (رک)]۔

ـــُـ الرِّوایَت (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، فت ی) صف۔
جس کی روایت غیر معتبر یا ناقص ہو۔ اس نسخے کے غیر اصلی اور ضعیف الرِّوایت ہونے کا ایک اعلان ہے۔ (۱۹۲۶ء ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۶۱)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + روایت (رک)]۔

ـــُـ الصِّحَّت (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ص بکس ، شد ح بفت) صف۔
کمزور صحت والا ، ناتواں ، مریض۔ اون کا شہنشاہ ضعیف الصحت دماغی اور جسمانی قوائے میں بالکل کمزور ، اب اس مضر دباؤ کو جو مدّت سے اس پر ہے دفع کرنے کے ہرگز قابل نہیں رہا۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۸)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + صِحت (رک)]۔

ـــُـ الطَّبْع (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب
کمزور طبیعت والا۔ میں ضعیف الطبع آدمی دو پھتوں کا انتقام ایک پھتہ سے لے سکا۔ (۱۹۲۰ء ، بریفر فرنگ ، ۵۶)۔ [ضعیف + رک : ال (أ) + طبع (رک)]۔

---ُ العَقل (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق).
کم عقل ، بے وقوف ، ناسمجھ ، نادان. انسان ایسا ضعیف العقل ہے کہ وہ بہت سی چیزوں کا فائدہ سمجھنے سے قاصر ہے۔ (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٢٣٢). اس میں میرا کیا قصور ہے کہ رضیہ ضعیف العقل ہے اور پیدائشی مرگی کا روگ ساتھ لئے ہوئے ہے۔ (١٩٨٠ ، دیوار کے پیچھے ، ٩٨). [ضعیف + رک : ال (أ) + عقل (رک)].

---ُ العَقِیدَہ (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
رک : **ضعیف الایمان.** عقائد و مسائل اسلام پر اس آزادی اور بیباکی سے نکتہ چینیاں کیں کہ ضعیف العقیدہ مسلمانوں کے اعتقاد متزلزل ہو گئے. (١٩٠٢ ، علم الکلام ، ١ : ٣). [ضعیف + رک : ال (أ) + عقیدہ (رک)].

---ُ العُمُر (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، سک م
زیادہ عمر والا ، بوڑھا ، سن رسیدہ. ایک پندرہ برس کی لڑکی اپنے ضعیف العمر والدین کے لئے قہوہ تیار کر رہی ہے۔ (١٩١٢ ، شہید مغرب ، ٣). میرے ذاتی معاملات میں اتنا پھیلاؤ ہو گیا تھا کہ میرے ضعیف العمر والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ انہیں اکیلے سنبھال نہیں سکتے تھے۔ (١٩٨٥ ، حیات جوہر ، ٢٩٧). [ضعیف + رک : ال (أ) + عمر (رک)].

---ُ القُویٰ (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، ا بشکل ی) صف.
جس کی فطری قوتیں اور حواس کمزور ہوں ، کمزور ، ضعیف. پس اگر ضعیف القویٰ ہے اور خشکی اور درد کا متحمل نہو سکا رحم میں مر جائیگا. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٥٦). [ضعیف + رک : ال (أ) + قویٰ (رک)].

---ُ المَشی (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت م) صف.
چلنے میں کمزور یا سست ، سست رفتار. جو پرندہ تیز اڑنے والا ہو وہ ضعیف المشی ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٣٣). [ضعیف + رک : ال (أ) + مشی (رک)].

---ُ النَّظَر (---ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ظ) صف
جس کی بینائی کمزور ہو ، ضعیف البصر. پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حدیث میں اویس ضعیف العقل اور ضعیف النظر کو اعتبار کیا. (١٨٨٧ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ٢١١). [ضعیف + رک : ال (أ) + نظر (رک)].

---حال صف.
غریب ، مصیبت زدہ (فیروز اللغات ؛ پلیٹس). [ضعیف + حال (رک)].

---حَدِیث (---فت ح ، ی مع) امث.
وہ حدیث جس کے راوی معتبر نہ ہوں یا جس میں کوئی اور وجہ ضعف کی ہو. مُسند امام احمد بھی اسی دوسرے درجہ میں داخل ہونے کے لائق ہے مگر اس میں ضعیف حدیثیں بہت ہیں. (١٨٧٦ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ٢ : ١٧٥). [ضعیف + حدیث (رک)].

---دوست (---و مج ، سک س) صف.
کمزوروں کا خیرخواہ اور مددگار.

مولا ضعیف دوست ہیں بااحتیاط ہیں
چیونٹی کا پاس ہے وہ سلیمان بساط ہیں

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ١٨٠). [ضعیف + دوست (رک)].

---طالِع (--- کس مج ل) صف.
بد قسمت ، بد نصیب. میرے گمان میں تو مجھ سا کم نصیب ضعیف طالع دنیا میں پیدا نہوا ہو گا. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٥). [ضعیف + طالع (رک)].

---و نَحِیف (---و مج ، فت ن ، ی مع) صف.
نہایت کمزور ، لاغر. فرزانۂ روزگار نے کہا کہ فرط ریاضت سے بدرجۂ کمال میں ضعیف و نحیف ہو گیا ہوں. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٣١). [ضعیف + و (حرف عطف) + نحیف (رک)].

ضَعِیفَہ (فت ض ، ی مع ، فت ف) صف مث ؛ امث.
ضعیف (رک) کی تانیث : بوڑھی ، بڑھیا ، کمزور عورت. ایک عورت ضعیفہ نے حقیقت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کی. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٢٠). کسی نمک حرام نے اس ضعیفہ کی طرف بندوق چھوڑی. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٧٧). [ضعیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضَعِیفی (فت ض ، ی مع) امث.
کمزوری ، بڑھاپا.

جوانی کی دوری دیوانہ کرے
مجھس تن ضعیفی کا بہانا کرے

(١٦٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ٩٠).

میرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٣).

دگر گوں ہو گیا حسن جوانی
ضعیفی نے جو بدلا دوسرا روپ

(١٨٧٨ ، سخن بیمثال ، ٣١). ضعیفی کے آثار جسم پر نمودار ہونے اور جوانی کا زور رخصت ہونے لگا. (١٩٣٣ ، قرآنی قصے ، ٣٢). [ضعیف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ضُغبُوس (ضم ض ، سک غ ، و مع) امث.
ایک روئیدگی ہے کہ ہلیون سے مشابہت رکھتی ہے. جس قدر اس کا حصہ زمین کے اوپر ہوتا ہے اس کا رنگ سبز ہوتا ہے اور مزہ ترش ہوتا ہے اور جس قدر حصہ (جڑ) زمین کے اندر ہوتا ہے اس کا رنگ سفید اور مزہ شیریں ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ٥ : ٩٩). [ع].

ضَغط (فت ض ، سک غ) امذ.
بھینچ کر دبانے یا نچوڑنے کا عمل ، فشار ، فشردگی ، دباؤ. جو انقلاب واقع ہوا ہے شاید ضغط یعنی فشار یا حرارت یا گرم پانی کی وجہ سے واقع ہوا ہو. (١٩١٦ ، طبقات الارض (دیباچہ) ، د). چونکہ جواہر فردہ آپس میں شدت کے ساتھ متصل نہیں ہیں

اس لیے ضغط یا دباؤ سے یہ جواہر ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، نگار ، ۳ ، ۲ ، فروری ، ۱۲۳). [ع].

ـــُـ الدّمَوی (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، فت م)
خون کے دباؤ سے متعلق ، بلڈ پریشر کا. ضغط الدّموی سیّال ... کو استعمال سے پہلے منظر کر لینا چاہیے. (۱۹۳۱ ، تجربی عملیات (ترجمہ) ، ۱۸۸). [ضغط + رک: ال (ا) + دموی (رک)].

ـــُـ الرّشحی ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک ش
(مائع کی) تراوش یا نفوذ کا دباؤ. عصبی نظم و ضبط میں تبدیلی ضغط الرشحی یعنی ارتشاحی (Osmotic Pressure) دباؤ (آسموٹک پریشر) میں تبدیلی وغیرہ مابینی اعمال کی وجہ سے نقص پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۹).
[ضغط + رک ال (ا) + ع رَشح ـ ٹپکنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــُـ القَلب (ـــ ضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل
دل کا گھٹنا یا بھنچنا ، دل ڈوبنا (جو دل کا ایک مرض). ضغط القلب یعنی فشردہ ہونا یعنی گھٹنا دل کا اور اس حالت میں اکثر غشی آتی ہے اور لعاب مُنہ سے نکلتا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۶). [ضغط + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

ضَغْطَہ (فت ض ، سک غ ، فت ط) امذ.
۱. **دم گھٹنے کی سی کیفیت ، کشمکش ، تنگی ، سختی ، دباؤ.**

نکلتا ہوں منہ میں اوس کا وہ نکلا ہے منہ میرا
ضغطے میں کام ہے دلِ امیدوار کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵).

تھی اسی ضغطے میں جو اُس نے سنی
در پر اک آواز دستک کی سی تھی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۷). ایک اور مخصوص معنوی رجحان عہد جدید کے انسان کا وہ ضغطہ ہے جو حیات بندی اور ترکِ حیات کے مابین واقع اور محسوس ہو رہا ہے. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۲). ۲. **(حرفوں کے ادا کرنے میں زبان کی) لڑکھڑاہٹ ، ہکلا پن ، لکنت.** ہر بات بے ضغطہ زبان کہنے ، "بے ضغطہ زبان" انہیں کا فقرہ ہے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۹). ۳. (طب) **امراض چشم میں سے ایک مرض کا نام جس میں مریض آنکھ کی رطوبت جلیدیہ کے اندر اس قسم کا درد محسوس کرتا ہے جیسے اس کو چاروں طرف سے دبایا جا رہا ہے.** رطوبت جلیدیہ کے امراض میں سے ایک مرض وہ ہے جو ضغطہ (دباؤ) کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵).
[ع].

ـــُـ دماغ کس اضا (ـــ کس نیز فت د) امذ.
(طب) **دماغ کی چوٹ یا صدمہ.** اس کے دماغ کو صدمہ پہنچا ، ایسا صدمہ جس کو طبی اصطلاح میں ضغطۂ دماغ Concussion (Of the Brain) کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۴۳۳). [ضغطہ + دماغ (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
دبانا ، بھینچنا.

مار ڈالا ہے فلک نے دے کے صدمے پیس کر
گور میں ضغطہ نہ دے مجھ کو برائے بوتراب
(۱۸۸۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۶).

ـــُـ قلب کس اضا (ـــ فت ق ، سک ل) امذ.
دل کی حرکت کا یکایک رک جانا ، ہارٹ فیل ہونا (مہذب اللغات).
[ضغطہ + قلب (رک)].

ـــ گانٹھ (ـــ غنہ) امث.
گانٹھ کی ایک قسم جو خون کا بہاؤ روکنے کے لیے کٹی ہوئی رگ پر رکھ کر کس دیا جاتا ہے. ضغطہ گانٹھ ، بلڈ ناٹ (BLOOD KNOT) یہ گانٹھ سوتی کے ڈورے کے سرے پر لگائی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۶). [ضغطہ + گانٹھ (رک)].

ضُغطے میں جان پڑنا/ہونا محاورہ.
کشمکش میں پڑنا یا ہونا ، مصیبت میں پھنسنا یا ہونا.

اندیشۂ فشار سے ضغطے میں ہے یہ جان
نکلے دماغ پاؤں کے ناخن سے الامان
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۹). یااللہ کیا ضغطے میں جان پڑی. (؟ ، گلدستۂ صبح ، ۶۲). جان بُل کی حرص کے مانند پیشبینی کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہوتا. امید و بیم کے ضغطے میں جان ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۸ : ۵).

ضِفْدَع (کس ض ، سک ف ، فت نیز کس د) امذ.
۱. **مینڈک.** بعضوں نے کہا کہ سب جانور دریائی کھائے جاویں مگر جو کہ کتے یا خنزیر یا ضفدع کی صورت ہو (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۳۷). ۲. (نجوم) **برج حوت کے ایک ستارے کا نام.** جو ستارہ کہ حوت کے دہن میں واقع ہے جنوب کی طرف سے اُسے ضفدع کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۰). [ع].

ـــ ثانی کس صف ، امذ.
(نجوم) **کوکبہ قیطس (صورت حیوان دریائی) کے کچھ ستاروں کا نام.** جو ستارہ اُس کے دم پر شعبۂ جنوبی میں واقع ہیں اُن کو ضفدع ثانی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۱). [ضفدع + ثانی (رک)].

ضَفِیرَہ (فت ض ، ی مع ، فت ر) امذ.
گندھے ہوئے بالوں کا جُوڑا ؛ (علم تشریح) حیوانی جسم کی نسیج کا جال ، رگ ریشوں کی جالی ، عصبی یا عروقی جال (انگ : plexus). اس ابتدائی ضفیرہ سے پھر چھوٹی شاخیں نکل کر سطح سے قریب تر اور اگر اختتام سر حلمہ سے ڈھکی ہوئی کسی جھلی میں ہے تو عموماً سر حلمہ کے بالکل نیچے ہی ایک ثانوی ضفیرہ بنا دیتی ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۷۶). ایک اور مثال یعنی لٹکے ہوئے بازو کی خصوصیات جس کو ضفیرہ کہتے ہیں زیر تحقیقات آئی. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۲ : ۸۵۷). [ع].

ضَقْ ضَق (فت ض ، سک ق ، فت ض) امث.
فضول باتیں ، بکواس ، بیہودہ گفتگو ، جھک جھک (عموماً بق بق

کے ساتھ) ۔ فریادیوں اور داد خواہوں کے ساتھ شق شق بق بق کرتے کرتے ناک میں دم آیا ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸۰)۔ [ع : حکایت الصوت]۔

ضِلا (کس ض) امذ.
ذو معنی بات ، رعایتِ لفظی ، جگت.

مشہور جوانی میں ہو وہ کیوں نہ جگت باز
میلانِ طبیعت تھا لڑکپن سے ضلے پر

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۲۳)۔
اور ہٹ جاوے سو کوس پرے کر بات کہوں کچھ مطلب کی رمزوں کے ضلے ، غمزوں کی جگت ٹھٹھوں کی اُراوٹ ویسی ہی (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۰)۔ [ضلع (رک) کا بگاڑ]۔

ضَلال (فت ض) امذ.
۱. گمراہی ، حق سے روگردانی.

رہبری کر مجھے براو ہدیٰ
عافیت از ضلال دے یا رب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۶)۔ اقبال مستدام و لازوال کی برکت سے فتحیاب ہونگا ، لشکر ضلال کو شکست دوں گا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۸)۔

صدقہ حرام ہے آل پر ، یہی مالِ خمس حلال ہے
یہی اس کا لینا روا نہیں یہ طریقِ اہلِ ضلال ہے

(۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۱۵)۔

رہیں مبتلائے ضلال و بوار
اسیر گماں ہیں وَہم یَخرُصُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰)۔ **۲. ہلاکت ، نقصان ، خسارہ.** انجام میں خسران و ضلال اوس کو نصیب ہو گا ۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱)۔ **۳. (تصوف) گمراہ ہونے کو کہتے ہیں اور حضراتِ صوفیہ مرتبۂ عشق اور محبت مراد لیتے ہیں جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے آپ کی زیادتی محبت اور عشق کو حضرتِ یوسف علیہ السلام کے ساتھ اسی لفظ سے تعبیر کیا کہ « اِنَّکَ لَفِی ضَلَالِکَ القَدِیم »** (ماخوذ : مصباح التعرف)۔

غالب جن پر کہ ہے ضلال اور جلال
اور جو کہ ہدایت میں ہیں مغلوبِ جمال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۲)۔ پیغمبر علیہ السلام کی شان کے مناسب اس جگہ صرف محبت کا معنی ہے جس طرح اعلیٰ حضرت نے اس آیت میں ضلال کو محبت پر محمول کیا ہے۔ (؟ ، کنزالایمان ، ۳۷)۔ [ع]۔

---الشُّعاع (---ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ش بضم) امذ.
(طبیعات) شعاعوں کا ایک مرکز پر نہ ملنا ، (ہیئت) دیکھنے والے کی حرکت کے اعتبار سے اجرامِ فلک کا بظاہر اپنی جگہ سے ہٹنا. ضلال الشعاع کے واسطے ضرور ہے کہ حقیقی اختلاف مطلع مستقیم کا حاصل ہو۔ (۱۸۴۲ ، رسالہ علم ہیئت ، ۱۰۹)۔ [ضلال + رک : ال (ا) + شعاع (رک)]۔

ضَلالَت (فت ض ، ل) امث.
۱. گمراہی ، غلط راستے پر پڑنا ، سیدھی راہ سے بھٹکنا.

پیرو تو ہوا کون سے گمراہ کا جس نے
پاؤں میں ترے ڈالی ضلالت کی یہ زنجیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۷)۔

ہے ہے یہی کچھ خیالِ عقبیٰ نہ رہا
یک عمر سبھی طرح ضلالت میں رہے

(۱۸۳۳ ، نذر خیام ، ۱۳۷)۔ عام مصلحین و مجددین کا سلسلہ بھی کسی نہ کسی حد تک ضلالتِ انسانی کی سیاہی کو کم کرتا رہتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۱۲)۔ اللہ اس سے سلامتی کے رستوں کی اُس شخص کو ہدایت کرتا ہے جو اُس کی رضامندی پر چلتا ہے اور اُس کو اپنے حکم کے ذریعے جہل و ضلالت کی تاریکی سے نکال کر علم کی روشنی بخشتا ہے ، (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اورکارنامے ، ۲۸۸)۔ **۲. (تصوف) ضلالت گمراہی کو کہتے ہیں ، یہ صفاتِ عباد میں سے ہے اگرچہ اضلال بمعنی گمراہ کرنے کے یہ صفت خدا کی ہے۔ اس معنی میں حق مضل ہے۔ پس وجود جیسا کہ ہادی ہے ویسا مضل بھی ہے۔ اسی طرح سے مظہر اول کہ مسمی بہ روح اعظم اور ربِ مخلوق ہے باعتبار اسماءِ جمالی کے ہادی ہے اور بہ اعتبار اسماءِ جلالی کے مُضِل** (مصباح التعرف)۔ [ع]۔

---لَونی کس صف (---و لین) امث.
(طبیعات) رنگوں کا انحراف ، مختلف رنگوں کی روشنی کی شعاعوں کا مختلف مقدار میں منعطف ہونا. اول الذکر ضلالتِ لونی وغیرہ سے پاک عدسوں کا ایک مجموعہ ہے۔ (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۱ : ۱۵۰)۔ [ضلالت + لون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---نُور کس اضا (---و مع) امث.
رک : ضلال الشعاع. روشنی کی رفتار میں جب زمین کی مداری رفتار ملتی ہے تو زمین پر سے اجرامِ فلکی کے دیکھنے والوں کو سمتوں میں میرک محسوس ہوتی ہے ... اس کیفیت کو ضلالتِ نور کہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱۹۷)۔ [ضلالت + نور (رک)]۔

ضِلَع (کس ض ، سک نیز فت ل) امذ.
۱. خط ، لکیر ، گوشہ (جو دو لکیروں کے ملنے سے پیدا ہو). ایک مثلث کو دیکھو یعنی ایسی شکل کو جس کے تین ضلع ہوں۔ (۱۸۴۱ ، مقاصد علوم ، ۱۶)۔ مستطیل وہ شکل ہے جس کے دو دو ضلع سامنے کے آپس میں برابر ہوں۔ (۱۹۱۳ ، انجنیئرنگ بک ، ۴۴)۔ ایک مربع کا احاطہ معلوم کریں جس کے ایک ضلع کی لمبائی ۱۰ سینٹی میٹر ہے۔ (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۱۲۰)۔ **۲. چند تحصیلوں پر مشتمل علاقہ ، صوبے کا وہ حصہ جو ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہو نیز حاکمِ ضلع کا صدر مقام.** اب یہ حال ہے کہ بجائے دارالسلطنت ہونے کے وہ ایک ضلع رہ گیا ہے۔ (۱۸۹۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۲۳)۔ ایک سرکلر صوبۂ شمال مغرب کے ہر ضلع میں بھیجنے کے لئے تیار کیا گیا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۱۷)۔ **۳.(ا) (زمین کا) گوشہ ، کونا ، علاقہ.**

اس کو نرکھو میں کہ ضلع سانپوں کا پے ڈالو. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۳۰۸). (اا) (مجازاً) مد ، شعبہ. کپڑے کے ضلع میں اس لزوم کو ہمارے ہاں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۴). منطق کے ضلع میں بات چیت کرو تو حقوق اور فرائض میں مقولہ اضاف کی نسبت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳). ۴. ذومعنی بات ، رعایتِ لفظی ، تلازمہ ، جگت مثلاً دھوبی کا ذکر آئے تو استری ، گھاٹ ، کلپ ، بھٹی ، جگان وغیرہ اس طرح پر لائیں کہ لفظ تو یہی بولنے میں آئیں مگر ان کے معنی دوسرے ہوں جیسے یوں کہیں : " تیری استری کلپے گی ، گھاٹ سے بات کر ، بھٹی چڑھ کر گورا ہو جا ، جو گاڑے آئے گی سو انعام لے جائے گی" وغیرہ ، کلام یا عبارت میں بطور صنعت ایسے الفاظ لانا جو باہم یا موضوع سخن کے ساتھ لفظی یا ظاہری مناسبت رکھتے ہوں. ضلع و جگت پتنگ و ستار و سیر و شکار و دیگر لہولعب ... جو کہ ... آدمی کو کسب کمال سے باز رکھتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۸). جگت ، ضلع ، پھبتی ، پھکڑ ، او کبھی ایسے لوگ بولتے ہیں جن کو کچھ نہیں آتا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۰). کہاں بلبل کی قدرتی بے ساختہ ہم آہنگی کہاں سارنگی کی مصنوعی روں روں! خیر یہ تقابل توہینی ہے باقی یہ سارنگی کے ضلع میں "استاد" بھی کیا خوب. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۲). ۵. پسلی ، پہلو کی ہڈی.

حق نے ذرّات سے اقرار ولایت کا لیا

ضلع آدم سے ہوئی جبکہ یہ خلقت پیدا

(۱۸۷۲ ، عاشق (والا جاہ)، فیض نشان ، ۵۴). ۶. (معماری) تیار عمارت کا کوئی ایک رخ (ا ب و ، ۱ : ۱۰۱). تھوڑی دیر کے لئے پھر عمارت کے ضلع میں آؤ کہ معمارِ فطرت نے مذہب کی عمارت تو بنا کھڑی کی جس میں کسی طرح کی کور کسر نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد، ۵۵). ۷. (موسیقی) ایک راگ کا نام ، کھماج. سمجھا جاتا ہے کہ زیلف ، شاہانہ ، درباری اور ضلع (کھماج) بھی ہمارے یہاں اسی موسیقی سے آئے ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی، شرر ، ۲۵). اسلامی کلچر کے مصنف نے امیر کے ایجاد کردہ راگوں میں ضلع ... دھرپد اور قوالی کی طرزوں کا بھی اضافہ کیا ہے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۱۴۰). ۸. (قانون) اس لفظ سے عدالت دیوانی درجۂ اعلیٰ مجاز سماعت ابتدائی اور عدالت ہائی کورٹ معمولی اختیارات سماعت ابتدائی مراد ہے (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

---اَطْوَل کس صف (---فت ا ، سک ط ، فت و) امذ.

(علم ہندسہ) وہ ضلع جس کا طول زیادہ ہو ، زیادہ لمبا کونا. عرض مقدار کو ضلع اطول کے مقدار میں یعنی طول میں ضرب دینا حاصل مطلوب ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲ : ۴۴). [ضلع + اطول].

---اَقْصَر کس صف (---فت ا ، سک ق ، فت ص) امذ.

(علم ہندسہ) وہ ضلع جس کا طول کم ہو ، زیادہ چھوٹا کونا. مستطیل کی مساحت کے لئے ضلع اقصر کے یعنی عرض مقدار کو ضلع اطول کے مقدار میں یعنی طول میں ضرب دینا حاصل مطلوب ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲ : ۴۴). [ضلع + اقصر (رک)].

---باز صف.

ذومعنی الفاظ یا رعایتِ لفظی اور تلازمے کے ساتھ گفتگو کرنے کے فن میں مشاق ، جگت باز. یہ بات نواب محمد خاں بہادر سے کہی کہ ہم اپنے یہاں کے ضلع باز سے سامنا کرائیں گے. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۲۸). [ضلع + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.

ذومعنی الفاظ یا رعایتِ لفظی اور تلازمے کے ساتھ گفتگو کرنے کا فن یا عمل ، جگت بازی. پہلی نثر تمام گانے بجانے کی ضلع بازی ہے اور ناچ رنگ کے جگت اور پھبتیاں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۸۳). [ضلع باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَدَر (---فت ب ، د) صف.

سزا کے طور پر کسی خاص ضلع یا علاقے سے نکال دینا. مسٹر حمزہ کا اصرار تھا کہ انہیں مولوی صاحب کو ضلع بدر کرنے کی وجوہ بتائی جائیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ جولائی ، ۲۱). اف : کرنا ، ہونا. [ضلع + بدر (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.

چاروں طرف عمارتوں سے گھرا ہوا مکان. ضلع بند مکان اُسے کہتے ہیں جس کے چاروں طرف عمارت ہو. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۲۰). [ضلع + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.

صوبہ کی ضلع وار تقسیم ، ضلع ضلع الگ کرنا (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [ضلع بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بولْنا محاورہ.

ذومعنی الفاظ یا رعایتِ لفظی اور تلازمے کے ساتھ گفتگو کرنا ، جگت بازی کرنا.

ضلعے کے بولنے میں دور تھا وہ

لطیفہ گو غرض مشہور تھا وہ

(۱۸۱۳ ، چہار چمن رنگین (چمن دوئم)، ۲۱۹). جتنے ضلع پھکڑ بولنے والے اور پھبتیاں کہنے والے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۶۹ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۱۴۴). جڑواں بچے جو ایک ہی جھلی سے نکلتے ہیں ہماری بول چال میں جلے کہلاتے ہیں یوں جلا بولنا (ضلع بولنا) کا مطلب ہوا ، ملتے ہوئے یا جوڑ لگتے ہوئے بول بولنا. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۴۴).

---جَج (---فت ج) امذ.

(قانون) وہ جج جس کو کسی خاص ضلعے یا اضلاع کے دیوانی اور دورہ کے مقدمات کے فیصلے کا اختیار ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [ضلع + جج (رک)].

---جُگَت (---ضم ج ، فت گ) امث ؛ امذ.

پہلو دار بات جس میں رعایتِ لفظی ہو ، رک : ضلع معنی ۴. حالی کا مضمون مزاح اُن لوگوں کی سمجھ میں کب آ سکتا ہے جو پھکڑ ضلع جگت پھبتی مسخراپن میں اُستاد ہو چکے ہیں. (۱۸۸۰ ،

رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۶) . خوش گپیاں ہو رہی ہیں ، ضلع جگت چل رہا ہے۔ (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۵)۔ شاعری کے علاوہ لطیفہ گوئی ، طنز ، پھبتی ، ضلع جگت اور تلازمے میں بھی لکھنؤ والوں کا خاص حصّہ رہا ہے۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۰۳)۔ [ضلع + جگت (رک)]۔

---دار امذ ؛ ← ضلعدار۔

۱۔ **ضلع کے زمینداروں سے (پٹواریوں کے ذریعے) مالگزاری وصول کرنے والا افسر ؛ ضلع کے محکمۂ نہر کا ایک عہدہ دار ؛ صیغۂ آبپاشی کا وہ افسر جو ضلع بھر کی آبپاشی کا حساب دیکھتا بھالتا ہے۔** متصدیان نائب دیوان و ضلعدار اور مردم شاگرد پیشہ وغیرہ نوکر تحصیلدار کی بھی کسی طور کی باز پرس اون سے تعلق نہیں رکھتا۔ (۱۸۳۹، دستورالعمل انگریزی، ۱۲۷)۔ نہر کا ضلعدار دریا پار سے بدل کر آیا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱)۔ ان میں سے ایک تو ضلع دار بن گیا اور دوسرا مجسٹریٹ درجۂ سوئم ۔ (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۷۸)۔ ۲۔ **جاگیر کا عامل ؛ گانو کا کارندہ جو تحصیل وصول کرتا ہے** ۔ وہ خورشید مرزا کے گاؤں پر ضلعدار تھے ۔ (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷۴)۔ [ضلع + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---داری امث ؛ ← ضلعداری۔

ضلعدار (رک) کا عہدہ یا کام۔ اس نے مرشدآباد اور راج شاہی میں ضلعداری کے نظم و نسق کا تجربہ حاصل کیا۔ (۱۹۳۲، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری، ۵۹)۔ میں چوتھی جماعت میں کامیابی کے بعد اپنے ایک عزیز منشی محمود علی صاحب کے پاس جو کاندھلے میں معزز ضلعداری تھے • پٹرولی • سیکھنے لگا ۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷)۔ [ضلع دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- کورٹ (---و مج ، سک ر) امذ۔

(قانون) ضلع کی دیوانی عدالت (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [ضلع + کورٹ (رک)]۔

---مُتَقابِلَہ کسی صف (---ضم م، فت ت، کس ب، فت ل) امذ۔

(علم ہندسہ) آمنے سامنے کے خطوط ، مقابل کے ضلعے ۔ اگر دو ضلعِ متقابلہ کلاں اور دو ضلعِ متقابلہ خورد اور دو زاویئے متقابلہ منفرجہ اور دو زاویہ متقابلہ حادہ ہوں اس کو شبیہہ بالمعین کہتے ہیں ۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲ : ۳۴) ۔ [ضلع + متقابل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---وار م ف۔

ضلع کے لحاظ سے ، ضلع کے مطابق۔ آمد اور خرچ کا حساب ضلع وار گزٹ سرکاری میں مشتہر ہونے کے لیے ارسال کرے گا۔ (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۱۹ (ترجمہ) ، ۱۸۷۳ ، ۲۳)۔ [ضلع + وار ، لاحقۂ صفت]۔

ضِلْعی (--- کس ض ، سک نیز فت ل) صف۔

ضلع (رک) سے منسوب یا متعلق۔ گھابرانی اور سوق اس پر بھاڑ پہپہ ، متصل ضلعی لوگاں سوں پوچھانے ۔ (۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۷۷) ۔ چار یا پانچ پسلیوں یا ضلعی کڑیوں کو عضل کلالیب (Bone-forceps) سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی عملیات (ترجمہ) ، ۱۶۲)۔ ضلعی سطح کے دفاتر میں انگریزی کی جگہ فوری طور پر اُردو کو نافذ کیا جائے۔ (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۹)۔ [ضلع + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ضِلْعَیْنِ زاوِیَہ (کس ض ، سک ل ، ی لین ، کس ن ، و ، فت ی) امذ۔

(علم ہندسہ) وہ دو خطِ مستقیم جن کے ایک نقطے پر ملنے سے زاویہ بنتا ہے۔ دونوں خط کو ضلعین زاویہ کہتے ہیں ۔ (۱۹۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲ : ۳۰)۔ [ضلع (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ + زاویہ (رک)]۔

ضَلِیع (فت ض ، ی مع) صف۔

قوم ، خلقت (ماخوذ : فرہنگ عامرہ)۔ [ع]۔

ضَمّ (فت ض ، نیز شد م بحالتِ اضافت) ۔ (الف) امذ۔

۱۔ **دو چیزوں کا ملنا یا ملایا جانا ، شامل کرنا یا ہونا ، الحاق ، پیوستگی ، ادغام۔**

> نیں دور کر او کریم اکرم
> آپس سے کھینچ لے کرے ضم
> (۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۵)۔

> صفائی ہے مجھے منظور اسیر اپنے مضامیں کی
> سیاہی میں کروں ضم غازۂ رخسارِ حورا کو
> (۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۴۷)۔

> مستِ ازل ہوں ساقیا ، مستی و سرخوشی نہ پوچھ
> ضم ہیں ہزاروں میکدے ، ایک مرے خمار میں
> (۱۹۳۶ ، جلیل ، روحِ سخن ، ۳۰)۔

خود کو جاپانی فضا میں ضم کر دیا ہے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۱۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ ۲۔ **(اعراب) پیش کی حرکت ، ضمہ۔**

> بولنے کو جان تو کہتے ہیں ہم
> نہ کسرا ہے نا فتحہ ہے نا ہے ضم (کذا)
> (۱۸۰۲ ، رمز العاشقین ، ۲۰)۔

آپ کے دہنِ مبارک سے آواز اُغ اُغ کی آتی تھی اور یہ ساتھ ضم ہمزہ ... کرتے تھے ۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۹)۔ (ب) صف۔ **پیوستہ ، مدغم ، شامل ، ملا ہوا۔** جو خطاب مابعد کے شاہانِ عرب اپنے نام کے ساتھ ضم رکھتے تھے اُن لوگوں نے صرف اسی خطاب پر اکتفا نہ کیا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۶۸)۔ [ع]۔

---سُورَت / سُورَہ کس اضا (--- شد م ، و مع ، فت ر) امذ۔

(فقہ) نماز میں سورۂ الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھنا۔ آخر اس کبھہ کے سورہ ضم کرے یا کوئی تین آیتیں قرآن سے ۔ (۱۷۳۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۱۲)۔

> نفل کی سب رکعتوں میں ہے وجوب
> ضمِ سورت یاد رکھنا اس کو خوب
> (۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۵۳) ۔

ان کے نزدیک ضمِ سورہ سنتِ موکدہ ہے ۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۶۸)۔ [ضم + سورت / سورہ (رک)]۔

--- کرنا / ہونا محاورہ.
(فن شعر) کسی کے مصرع یا بیت پر مصرع لگانا یا لگایا جانا ، (صرف) مشابہ آواز کے حروف صحیحہ کو جن میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو ایک دوسرے میں ملا کر ایک کر دینا یا ہو جانا. جن حروف صحیحہ کی آواز مشابہ ہے انہیں ایک دوسرے میں ضم کرنا بہتر ہو گا. (۱۹۳۳ ، مقالات گارسان دتاسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۹).

ضِماد (کس ض) امذ.
لیپ ، دوا کو پانی یا کسی اور مائع میں ملا کر بدن پر لگانا ، پٹی.

اس کا ضماد کرتے ہیں دو چار روز تک
پھر استعارہ دیویں ہیں تھوڑا کہ جائے پک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۸). چمگدڑوں کی بیٹ کا ضماد بدن پر تھپا ہوا ہے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳). گلاب میں پٹی تر کر کے باندھیں ، یہ ضماد بھی مفید ہوتا ہے. (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

ضِماداً (کس ض ، تن الف بفت) م ف.
لیپ کے طور پر. کشنیز ... ضماداً عطل ... ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). سنکھیا خواہ ضماداً استعمال کی جاوے ، خواہ کھائی جاوے دونوں صورتوں میں مہلک ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۲۳). [ضماد + اً ، لاحقۂ تمیز].

ضِمار (کس ض) امذ.
(قانون) غیر مستحق امر ، جیسے قرضہ متنازع فیہ (اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

ضَمان (فت ض). (الف) امذ ، امث.
۱. **تاوان ، ڈنڈ.** کتے نے کسی کو کاٹا یا کپڑا پھاڑا اور بھاگ کر اپنے مالک کے پاس پناہ لی تو مالک پر ضمان اور ڈانڈ ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۹). ان میں سے کسی ایک کام کا بھی مرتکب ہو ، تو ضمان واجب ہو گی. (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۵۹). پھر قابل ضمان ہوں جیسے عاریۃ یا لائق ضمان نہ ہوں جیسے ودیعۃ. (۱۹٦۳ ، کمالین ، ۵ : ۳۹).
۲. **کفالت ، ضمانت ، ذمہ داری.**

صغرا نے سنا جب کہ کٹنے کا سر شبیرؓ
تا حشر میں آمرزش امت کا ضمان ہو

(۱۸٦۱ ، دیوان ناظم ، ۲۲۳). میں یہ بھی نہ جانتا تھا کہ رقعہ ساہوکار کی ضمان کا نام ہے. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۸۸).

ضمان تقدیم کی ہے جس کی تاخیر
ہو یا تمکیں کہ پیشیں و پسیں ہے

(۱۹۷٦ ، خطایا ، ۸۱). (ب) صف. **ضامن ، ذمہ دار ، کفیل.**

نہ ترکاں کوں چھوڑوں نہ ترکی کماں
اگر گیو رستم حاضر ضمان

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۷). تو نچہ ہے مجھے دل کو ملانے کا ضمان (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹۳).

یکساں کو ذکر اس کا ہے اماں
عاصیاں کو ذکر اس کا ہے ضمان

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵).

خدمت میں تری وفا فراموش
میں دل کے تئیں ضمان چھوڑا

(۱۸۰۵ ، دیوان صاحب ، ۱۸۲). [ع].

---اِستِحقاق کس اضا(--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ح) امذ.
(فقہ) بیع میں ادائیگی کی ضمانت. کفیل کہے مشتری سے جو تجکو دینا پڑے اس بیع میں اس کا میں ضامن ہوں یہ ضمان استحقاق کہلاتا ہے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۳). [ضامن + استحقاق (رک)].

---اِعتاق کس اضا(--- کس ا ، سک ع) امذ.
(فقہ) شریک کا حصہ چھڑانے کا تاوان. ضمان اعتاق یعنی شریک کے حصہ آزاد کرنیکا تاوان. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ٦٦). [ضمان + اعتاق (رک)].

---الدَّرک (--- ضم ن ، غم ا ل ، شد د بفت ، سک ر) امذ.
(فقہ) اس بات کی ضمانت کہ فروخت ہونے والی شے بائع کی ملکیت ہے. زر ضمانت یا ثمن بیع ، نفقہ زوجہ ، نفقہ ولد ، قرض اگرچہ ذمی کا ہووے ، ضمان الدرک. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ٦٦). [ضمان + رک : ال (اُ) + درک (رک)].

---دار صف.
ضمانت دینے والا ، ضامن.

و لیکن ہوا نا ضماندار وو
ہوا اٹک نہ غم وو غم خوار وو

(۱۷۳۲ ، مجموعۂ پندی ، ۹۲). [ضمان + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دَرک کس اضا(--- فت د ، سک ر) امذ.
رک : **ضمان الدرک.** صاحبین کے نزدیک درست ہے لیکن معمول ہو گا ضمان درک پر. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۷). [ضمان + درک (رک)].

ضَمانت (فت ض ، ن) امث.
۱. **ضامنی ، ذمہ داری ، کفالت ، گارنٹی.**

پھر میری ضمانت اس میں واللہ
اس طور سے نکلے وصل کی راہ

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۸۳).

ضمانت اس کے جلووں کی ہے میرا ذوق نظارہ
نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں دل حیران نہیں ہوتا

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۵۹). اس کی کیا ضمانت کہ چور گودام میں نقب نہیں لگائیں گے. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیں ، ۸۲).
۲: **(قانون) وہ معاہدہ جسکو کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ شخص ثالث اگر اپنے عہد کے ایفاء یا ادائے ذمہ داری میں قاصر رہے گا تو وہ (معاہدہ کرنے والا)**

اوس عہد یا ذمہ داری کا ایفا کرے گا (قانون معاہدۂ سرکار عالی ، ۶۱ ؛ علمِ اصولِ قانون ، ۱۳۸)۔

بار کر ضامن ہو دل کا کیا ہے حاجت اور کی
وہ ضمانت دے تو لیجے کیوں ضمانت اور کی

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸۵)۔ دوسرے دن سلیم کو ایک لاری کا کلینر مل گیا اس نے اپنی ضمانت پر اسے رکشا دلوائی۔ (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۲۰۱)۔ **۳. ملزم کی رہائی کے لیے ضامنی.** مگر یہ معاملہ فوجداری نہیں ، دیوانی ہے ، اس میں ضمانت ممکن ہے۔ (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۸۲)۔ [ع]۔

---اِستِمراری کس صف(--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک م) امث.
(قانون) قائم ضمانت ، جاری ضمانت. جو ضمانت چند سلسلہ وار معاملات سے متعلق ہے وہ ضمانت استمراری کہلاتی ہے۔ (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند (ترجمہ) ، ۹ (۱۸۷۲ء)، ۹۳)۔ [ضمانت + استمراری (رک)]۔

---پر رِہا کرنا ف م.
کسی کی ضامنی پر گرفتاری یا قید سے آزاد کرنا (پلیٹس)۔

---پر رِہا ہونا ف ل.
کسی کی ضامنی پر گرفتاری یا قید سے آزاد ہونا. ضمانت پر رہا ہونے کی کوشش کیوں نہیں کی کوئی وکیل کیوں کھڑا نہیں کیا۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۵۷)۔

---پر ہونا محاورہ.
کسی کی ذمہ داری پر رہا ہونا ، قید سے آزاد ہونا (فیروزاللغات)۔

---حِفظِ اَمن کس اضا(--- کس ح ، سک ف ، کس ظ ، فت ا ، سک م) امث.
(قانون) امن قائم رکھنے کی ضمانت (ماخوذ : فیروزاللغات)۔ [ضمانت + حفظ (رک) + امن (رک)]۔

---داخِل کرنا محاورہ.
تحریری ضمانت دینا ، ضامن ہونا (نوراللغات)۔

---دار صف.
ضمانت دینے والا ، ضامن ، کفیل. فن کار کی تخلیقات کا سرمایہ اس کے تعارف کا ضمانت دار ہوتا ہے۔ (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۱)۔ [ضمانت + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دینا ف م ؛ محاورہ.
ضامن ہونا ، کسی کی ذمہ داری قبول کرنا ، پکی یقین دہانی کرانا.

کہتا ہے مجھ کو رضا اب ایک ساعت دے مجھے
خیر جانے دیتا ہوں ، لیکن ضمانت دے مجھے

(۱۸۸۲ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۲۰۳))۔ اگر کوئی تیری ضمانت دے تو چلا جا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۷)۔ پھر بھی میں تمھیں مایوس نہیں کرتا اللہ کے حکم سے تمہارے تحفظ کی ضمانت دیتا ہوں۔ (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۲۰۲)۔

---ضَبط ہونا محاورہ.
ضامن سے شرطِ ضمانت پوری نہ ہونے کی صورت میں نقد روپیہ وصول کرنا (فیروزاللغات)۔

---قَبل اَز گِرِفتاری (--- فت ق ، سک ب ، فت ا ، کس گ ، ر ، سک ف) امث.
(قانون) کسی شخص کی گرفتاری سے پہلے اس کی ضمانت. عدالت نے ملزم کی ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست مسترد کر دی۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جولائی ، ۲)۔ [ضمانت + قبل (رک) + از (حرفِ جار) + گرفتاری (رک)]۔

---کَرنا ف م ؛ محاورہ.
ضامنی دینا ، ضامن ہونا ، ذمہ داری لینا. بھائی ہم تجھ سے جنس نہیں لانے والے کی ضمانت نہیں کی۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶۱)۔ انسانی تحقیقات و تجربات کی آئندہ صحت کی کون ضمانت کر سکتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۷)۔

---گیر (--- ی مع) صف.
ضامن ، ضمانت کرنے والا (مہذب اللغات)۔ [ضمانت + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا]۔

---لینا محاورہ.
ضمانت قبول کرنا ، ضامنی طلب کرنا.

لینا ضمانت اور ونکی کیونکر میں آپ سے
کیا معتبر حضور کے قول و قسم نہ تھے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۶۰)۔

---مُستَمِرَّہ کس صف(--- ضم م ، سک س ، فت ت ، کس م ، شد ر بفت) امث.
(قانون) رک : ضمانتِ استمراری. جو ضمانت چند معاملات علی الاتصال پر حاوی ہو وہ "ضمانتِ مستمرہ" ہے۔ (۱۹۳۵ ، علم اصول قانون ، ۱۳۹)۔ [ضمانت + مستمر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---نامَہ (--- فت م) امذ.
تحریری ضمانت ، کفالت نامہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [ضمانت + نامہ (رک)]۔

---نیک چَلَنی کس اضا(--- ی مع ، فت چ ، ل) امث.
(قانون) کسی کے اچھے چال چلن کی ضمانت. ذیل صورتوں میں ضمانتِ نیک چلنی داخل کرنے کا حکم دیا جا سکے گا۔ (۱۹۳۲ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری سرکارِ عالی ، ۲۳)۔ [ضمانت + نیک (رک) + چلن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ضَمانَتاً (فت ض ، ن ، تن الف بفت) م ف ؛ --- ضمانۃً.
از روئے ضمانت ، بطور ضمانت (نوراللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [ضمانت + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

ضَمانَتی (فت ض ، ن) صف ؛ امذ.
ضامن ، ذمہ دار ، کفیل. ترقی میں اس لیے رکاوٹ پیدا ہوئی کہ

خانگی ضمانتی کمپنیوں کو یہ کام سپرد کرنے کا تجربہ ناکام رہا۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۱)۔ [ضمانت + ی ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ فریم (ـــــ کس مع ف ، ی مج) امذ۔
دستہ نما چوکھٹا۔ کم وزنی دھات کے لیے لیڈل میں ضمانتی فریم (بیل **Bail**) اور حفاظتی کنڈا (سیفٹی کیچ **Safety Catch**) نہیں ہوتے۔ (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳۱)۔ [ضمانتی + فریم (رک)]

ضَمائِر (فت ض ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ـــ ضمایر۔
۱. (قواعد) **ضمیریں ، وہ الفاظ جو اسماء کے بدلے بولے جائیں**۔ ضمایر جن کا مرجع مختلف ہوسکتا ہو ، وہ بھی الفاظ مشترک‌المعنی میں داخل ہیں۔ (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسیدؒ ، ۱۵۸)۔ وفات‌نامہ اور معجزۂ انار میں اسمائے ضمائر اور ان کی مختلف صورتیں ہیں۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۶۳)۔ ۲. **جو بات دل میں گزرے ، اندیشہ ، خاطر ، راز ، بھید**۔ اس وقت تمام یورپ کے حفظ امن ، انسانیت کے ہمدردانہ خیالات اور کُل عیسائی اقوام کے ضمائر کے لیے تازہ بھیانک خطرہ موجود ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳)۔ انوار بیان کی چمک اور اسرار شہود و عیان کی دمک اُس علمِ محیط کے انوار کے انعکاس کا ایک ادنٰی پرتو ہے جس کا نمونہ عارفانِ باکمال کے ضمائر صافیہ میں دیکھا جاتا ہے۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۱۰)۔

ضمائر ، مشاعر ، جوارح ، حواس
عدوِ نہانی و دیوِ درون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۸۳)۔ [ضمیر (رک) کی جمع]۔

ـــــ آگاہ صف۔
دلوں کے حال سے واقف ، پوشیدہ رازوں کا جاننے والا۔ مگر حقائق شناس بارگاہ ضمائر آگہ سرکار اپنے حلقہ بگوشوں کی نیت سے خبردار ہے۔ (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۱۷)۔ [ضمائر + آگہ (رک)]۔

ـــــ شَخْصی کس صف (ـــــ فت ش ، سک خ) امث ؛ ج۔
(قواعد) ضمیر (رک) کی جمع ، ضمیر کی ایک قسم ، **کسی شخص کے نام کے بدلے استعمال ہونے والے الفاظ (وہ ، میں ، ہم ، تو ، تم وغیرہ)**۔ تحلیلی زبانوں میں ضمائرِ شخصی اور افعالِ معاون افعال کے متصرفات یا گردان میں متصل طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۴۳)۔ [ضمائر + شخص (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ضَمْضَم (فت ض ، سک م ، فت ض) صف ؛ امذ۔
جرأت مند ، دلیر ، بہادر ، شیر۔

وہ ماحیِ ملل و فاتحِ درِ ادیان
فتوح و ہادی و مہدی ، جہاں کشا ، ضمضم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۴۴)۔ [ع]۔

ضِمْن (کس ض ، سک م) امذ۔
۱. **ذیل ، درمیان ، شمول ، شرکت ؛ (مجازاً) تسلسُل**۔

حیف وہ بے تہ نہ رکھے جو کہ تیری دوستی
اک ولا کے ضمن میں تیری ہزاروں ہیں ثواب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹)۔ بوستان میں بھی مضمون ایک حکایت کے ضمن میں اس طرح ادا کیا گیا ہے۔ (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۱۳)۔ جو اشعار ضمنِ کلام میں لائے جائیں اس کو اصطلاحِ سخن میں تضمین کہتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، دور فلک ، ۴۲)۔ اس ضمن میں کس قسم کے مضامین لکھے جانے چاہئیں۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲)۔ ۲. (قانون) **تحتی دفعہ ، ذیلی دفعہ ، قانون کی ضمنی دفعہ**۔ اطلاع نامہ حسب منشائے ضمن دوسری دفعہ دوسری قانون دوم ۱۸۰۶ء بنام تمہارے جاری ہو کر لکھا جاتا ہے۔ (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۰)۔ ایک جدید کتاب لکھوانے کی ضرورت ہے جو ان مقاصد پر حاوی ہو جن کی طرف میں نے حصۂ دوم کے نمبر ۵ ضمن (ج) میں اشارہ کیا ہے۔ (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۹۱)۔ [ع]۔

ضِمْناً (کس ض ، سک م ، تن الف بفت) م ف۔
۱. (کلام یا کام وغیرہ کے) **سلسلے میں ، ضمنی طور پر ، ثانوی حیثیت سے ، فروعی طور پر ، اصلاً کی ضد**۔

سراپا کی مجھے تھی فکر منظور
ہوئی ضمناً کہاں یہ بھی مذکور

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۹۹)۔ ضمناً ہم سرسری طور پر یہ ذکر کر دیتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۰)۔ اہلِ بغداد کو میں اس وقت تعریف کے قابل سمجھتا ہوں ، نہ میں نے ان کی تعریف کی ہے ، ان کا ذکر ضمناً آ گیا تھا۔ (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۲۲)۔ پروفیسر صاحب اس کو دبانے پڑے تھے کہ مناسب وقت پر ضمناً اس کا مُنھ توڑ جواب لکھیں گے۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۹۶)۔ ۲. **اشارۃً ، کنایۃً**۔ اس تقریر کی طولانی بیان میں ... ضمناً ہندو پارسی اخبارات پر ریمارک اور اخبار خبردار کی مدد پر توجہ دلانے کا تھا۔ (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۶)۔ جو بات مجھے جتانی ہے ... پچھلے ۸۰ برس میں اشارتاً یا ضمناً کئی بار کہی جا چکی ہے۔ (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹)۔ [ضمن + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

ضِمْنی (کس ض ، سک م) (الف) صف۔
ضمن (رک) سے **منسوب یا متعلق ، عارضی ، فروعی ، ثانوی (اصلی کی ضد)**۔ یہ سب ضمنی اور غیر متوقع امور تھے۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۵۹)۔ جن تصنیفات میں ضمنی اور اتفاقی طور پر اس کا تذکرہ آ سکتا تھا ، ان میں بھی واقعۂ مفروضہ کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۱۳۸)۔ رباعی سے ان کی دلچسپی ضمنی رہی۔ (۱۹۷۶ ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۱۸۸)۔ (ب) امث۔ (قانون) **پولیس افسر کی جانب سے مقدمے کی تفتیش کی روزانہ رپورٹ**۔ پولیس کے لیے یہ قتل بھی روزمرہ ہی کا ایک سانحہ تھا جو پسِ اخبار پولیس اسٹیشن کی ضمنیوں میں درج ہو کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ (۱۹۷۳ ، ہوئے گل نالۂ دل دودِ چراغ محفل ، ۱۱۹)۔ [ضمن + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اثرات (ـــ فت ا ، ث نیز سک ث) امذ ؛ ج.
(طب) دوا کی ثانوی تاثیریں جو عموماً ناپسندیدہ ہوتی ہیں . ان ادویہ کے استعمال کے ضمنی اثرات (سائیڈ ایفکٹ) صفر کے برابر ہو جائیں گے. (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ ستمبر ،). [ضمنی + اثر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ اِنتخابات (ـــ کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ ؛ ج.
وہ انتخابات جو پارلیمنٹ یا اسمبلی وغیرہ کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لیے متعلقہ حلقوں سے عمل میں لائے جائیں. بنگال میں عوامی لیگ کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لیے ضمنی انتخابات یا نامزدگی کا مشورہ دیا. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۶). [ضمنی + انتخابات (رک)].

ـــ پیداوار (ـــ ی لین) امث.
رک : ضمنی حاصل. وافر مقدار میں ہائیڈروجن گیس کاسٹک سوڈے کی تیاری کے دوران بطور ضمنی پیداوار (By Product) حاصل ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۸). [ضمنی + پیداوار].

ـــ حاصِل (ـــ کس ص) امذ.
فروعی یا ثانوی پیداوار. ڈامر ... کوئلے گیس کی صنعت میں ضمنی حاصل کے طور پر بنتا ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۹). خارج کیا ہوا مواد جراثیم کی عاملیت کا ضمنی حاصل کہلاتا ہے. (۱۹۵۶ ، ابتدائی جراثیمیات ، ۱۸). [ضمنی + حاصل (رک)].

ـــ طَور پَر م ف.
(کام یا کلام وغیرہ کے) سلسلے میں ، ثانوی حیثیت سے ، فروعی طور پر. ضمنی طور پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ خلافتِ الٰہیہ کا سلسلہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا تو اب خلافتِ رسولؐ کا سلسلہ اسکے قائم مقام ہوا . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۸).

ضِمنِیّات (کس ض ، سک م ، کس ن ، شد ی) امث.
ضمنی (رک) کی جمع (جامع اللغات). [ضمنی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ضُمُور (ضم ض ، و مع) امذ.
ضعف ، دبلاپن ، لاغری ؛ (جسم کا) گھٹاؤ. اس ضمورِ عصبی کو دوسرے اقسام کے ضمور سے تشخیص کرنا مشکل ہے. (؟ ، کتاب العین ، ۳۳۱). مقامی نقص تغذیہ کی وجہ سے اطرافیا ضمور ، ... کے لیے راہ ہموار ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۹۶). [ع].

ضَمَّہ (فت ض ، شد م بفت) امذ.
(اعراب) پیش کی حرکت ، جس کی علامت یہ ہے ـــُـ. ماقبل اس کے ضمۂ خالص ہووے تو اس واو کو واوِ معروف کہتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۳). پیش ... اس کو ضم یا ضمہ اور پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۲). عربی میں فتحہ زبر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں. (۱۹۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۲۳). [ع].

ـــ آنا ف ل.
پیش سے بولا جانا (جامع اللغات).

ـــ خَفِیفَہ کس صف (ـــ فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ.
اردو میں پیش کی وہ حرکت جو واؤ مجہول کی خفیف آواز ہے مثلاً مُہر. جنھیں اے ؛ ... اَے ... اور او (واو مجہول) کی ترشی ہوتی اور خفیف شکلیں ہونے کے باعث کسرۂ خفیفہ فتحۂ خفیفہ اور ضمۂ خفیفہ کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۷). [ضمہ + خفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ دینا ف م.
پیش کی حرکت لکھنا (جامع اللغات).

ضِمنِیَّاتی (فت ض ، شد م بکس) صف.
(نفسیات) مشترک ، سماجی ، الحاقی. تمام مذہبی تصوّرات علامتی اور ضمنیاتی ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹). ردعمل ایک ہی نتیجہ کا باعث ہوتے ہیں ، لہٰذا یہ اپنی داخلی ذہنی ساخت میں بھی یکساں ہی ہوں گے ، ضمنیاتی نفسیات ہو گی. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [ضم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ صفت].

ضَمِیر (فت ض ، ی مع). (الف) امذ.
۱. دل ، قلب ، باطن ، صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی اخلاقی حس ، نیک و بد کا احساس ، نیکی کا جذبہ.

سہی صبح یک یوں صفا بے نظیر
کہ جوں عارفاں کا ہے روشن ضمیر
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

ہوا ہے صبح کے مانند آفتابِ ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیائے قدح
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۳).

ہوا کیے ہیں ز بس شکوۂ فلک تحریر
سیہ ہے کاغذِ مشقی کے رنگ لوحِ ضمیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۱).

مستِ ازل ہوں بے نظیر جامِ جہاں نما ضمیر
عشقِ خدا مرا ضمیر عشقِ بتاں سے کیا غرض
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۸۳). کہا جاتا ہے ادیب معاشرے کا ضمیر ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۲). **۲. (چھپا ہوا) راز ، بھید** (فرہنگ آصفیہ). **۳. (تصوف) اندیشۂ دل اور اندرونِ دل اور جو کچھ دل میں گزرے اور خواطرِ دل نیز پوشیدہ چیز** (مصباح التعرف) . (ب) امث . **(قواعد) وہ اسم جو اسم ظاہر کا قائم مقام ہو ، یعنی وہ مختصر سا اسم جس سے متکلم یا حاضر یا غائب مراد لیا جاتا ہے مثلاً میں ، تم ، وہ وغیرہ.**

ڈھلے ہیں تس پہ یہ دل تس کا کیا ہے ظاہر اسم
وہی ہے وہ کہ جو مرجع ہے ان ضمیروں کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). قسمِ دوم ضمیر: اکثر ضمیر سے پہلے اسم یا فعل واقع ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۲).

ہے فرق بہت لطیف ہم دونوں میں
مانندِ ضمیر میں ہوں مرجع تو ہے
(۱۹۳۷ ، رباعیات امجد ، ۲ : ۳۰). ضمیر خواہ کسی قسم کی ہوں جیسے ، میں اس سے نہیں بولتا ، وہ مجھ سے نہیں ملا . (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۳۳). [ع].

ـــِ اِستِفْہام کس اضا(ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ف) امث.
سوالیہ ضمیر ، ایسی ضمیر جو کسی اسم کے بدلے استعمال ہو اور سوال کا کام کرے جیسے کون ، کس وغیرہ ، ضمیر استفہام وہ ضمیر ہے جو کسی کا نام یا پتہ پوچھنے کے لیے بولی جاتی ہے (قواعد اردو ، ۲ : ۹۴). [ضمیر + استفہام (رک)].

ـــِ اِضافی کس صف(ـــ کس ا) امث.
(قواعد) وہ ضمیر جو حالتِ اضافت میں ہو جیسے میرا ، ہمارا ، تمہارا وغیرہ. ہم نے ان ضمائر کے نام ہی ضمیر فاعلی ، ضمیر مفعولی اور ضمیر اضافی رکھے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۰۹). [ضمیر + اضافی (رک)].

ـــ آگاہ صف.
دل کے حال سے واقف ، پوشیدہ خیالات کا جاننے والا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ضمیر + آگاہ (رک)].

ـــِ بَیانی کس صف(ـــ فت ب) امث.
ضمیر بیانی وہ ضمیر ہے جو کسی اسم یا ضمیر کی جگہ آتی ہے بیان کے جملے میں اور ربط کا بھی کام دیتی ہے (قواعد اردو ، ۲ : ۴۴). [ضمیر + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بیچْنا محاورہ.
کسی غرض سے جان بوجھ کر اپنے اصول کے خلاف عمل کرنا ، کسی سے ذاتی فائدے کے حصول کے لیے حق و انصاف کے منافی کام کرنا ، اپنے مفاد کی خاطر جان بوجھ کر باطل کا ساتھ دینا ، ضمیر فروشی.
حقیر جاہ و حشم کے حصول کے بدلے
دل و دماغ دئیے ہیں ضمیر بیچا ہے
(۱۹۳۹ ، روشنی (کلیات مصطفےٰ زیدی ، ۳۱)).

ـــ پِھرْنا محاورہ.
(قواعد) رجوع کرنا ، راجع ہونا، اس کی جانب ضمیر سے اشارہ کیا جانا ، کسی اسم مذکور کی جگہ ضمیر کا استعمال ہونا.
تری جانب کو پھرتی ہے ضمیر اِلّاباذنہ کی
بنایا ہے تجھے اللہ نے مرجع شفاعت کا
(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۲).

ـــ پھیرْنا محاورہ.
ضمیر پھرنا (رک) کا تعدیہ.
میں ناتواں ہوں تا کہ کروں شوقِ علمِ نحو
طاقت نہیں ہے اتنی کہ پھیروں ضمیر کو
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۰). منع فرمایا کہ خدا اور رسولؐ کی طرف ایک ضمیر پھیر کر ایک فعل لایا جائے . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۴۵۳).

ـــِ تابِع کس صف(ـــ کس ب) امث.
ضمیر تابع وہ ضمیر ہے جو کسی ضمیر کے بعد بولی جائے اور پہلی ضمیر کی ذاتی خصوصیت فعل کے کرنے میں ظاہر کرے ، ضمیر تابع کے صرف دو لفظ ہیں ، آپ ، خود (قواعد اردو ، ۲ : ۵۱). [ضمیر + تابع (رک)].

ـــِ تَنکِیر کس اضا(ـــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
وہ ضمیر جو کسی نامعلوم اسم کی جگہ آئے. کوئی آیا ہے ، کچھ لایا ہے ، یہاں کوئی اس شخص کے نام کی جگہ بولا گیا جو بے جانا پہچانا ہے ، کچھ ، ایسی چیز کے نام کی جگہ بولا گیا جو ٹھیک معلوم نہیں کیا ہے اس لئے ان لفظوں کو ضمیر تنکیر کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، مولوی اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳۹). [ضمیر + تنکیر (رک)].

ـــِ حاضِر کس صف(ـــ کس ض) امث.
(قواعد) وہ ضمیر جو مخاطب شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے ، مثلاً تو ، تم ، آپ. ایک تو بات کرنے والا خود اپنا ذکر کرتا ہے ... دوسرے اس شخص کا ذکر کرتا ہے جس سے بات کرتا ہے اور اس کے لئے جو لفظ ضمیر کے بولتا ہے ، ان کو ضمیر حاضر کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، مولوی اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳۷). [ضمیر + حاضر (رک)].

ـــ خَرِیدْنا محاورہ.
کسی کو مادی فائدہ پہنچا کر انصاف اور دیانت کے منافی کام کرانا. ہم کسی کے ضمیر کو خریدنا تو نہیں چاہتے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۴۴).

ـــ دار صف.
صحیح اور غلط میں امتیاز کا شعور رکھنے والا ، دیانتدار. شبنم رومانی ... بڑے زیرک اور ضمیردار شاعر ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ دسمبر ،). [ضمیر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری امث.
صحیح اور غلط میں امتیاز کا شعور رکھنا ، دیانت داری. ان آشتی پسندوں میں پیش پیش برطانوی فلسفی برٹرینڈرسل ہیں جو.. عالمگیر لڑائیوں میں ضمیر داری کے اصول پر لڑائی کی مخالفت کرتے رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۳۳۸). [ضمیر دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ راجِع کَرْنا/ہونا محاورہ.
رک : ضمیر پھیرنا/پھرنا (نوراللغات).

ـــ صاف کَرْنا محاورہ.
دل کو برے خیالات سے پاک کرنا ، پُرخلوص ہونا. ہم میں سے ہر ایک اپنا ضمیر صاف کر کے خدا سے دعا مانگے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۴۱۲).

---صاف ہونا محاورہ۔
اپنے اعمال کے درست ہونے کا احساس پایا جانا ، اپنی دیانت داری اور خلوص کا یقین ہونا. اس کے بارے میں میرا ضمیر صاف تھا. (۱۹۵۸ ، پطرس ، ک ، ۳۶۲)۔

---غائب کس صف(--- کس ء) امث.
(قواعد) ضمیر جو غیر موجود شخص یا شے کے لیے استعمال ہوتی ہے ، مثلاً وہ.

ہیں کسی سے مضاف یہ عجائب
راجع ہے کدھر ضمیر غائب

(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۳۰). ایک تو بات کرنے والا خود اپنا ذکر کرتا ہے ... تیسرے اس شخص یا چیز کا ذکر کرتا ہے جس سے بات نہیں کر رہا اور جو لفظ ضمیر کے اس کے لئے بولتا ہے اس کو ضمیر غائب کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، مولوی اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳۷)۔ [ضمیر + غائب (رک)].

---فاعِل / فاعِلی کس اضا/صف(--- کس ع) امث.
(قواعد) ضمیر جو حالتِ فاعلی میں استعمال ہوتی ہے. اس نے کیا ، انہوں نے کیا ، تو نے کیا ، تم نے کیا ، میں نے کیا ، ہم نے کیا ، ضمیر فاعل میں تو مفرد اور جمع کے لحاظ سے تھوڑا سا تصرف کرنا بھی پڑتا ہے. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۳۰)۔ ہم نے ان ضمائر کے نام ہی ضمیر فاعلی ، ضمیر مفعولی اور ضمیر اضافی رکھے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۹۰) . [ضمیر + فاعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---فَروش (--- کس نیز فت ف ، و مج) صف.
اپنا ایمان بیچنے والا ، حرصِ دنیا میں باطل کی تائید کرنے والا ، دنیوی فائدے کی خاطر جان بوجھ کر ظلم و جور یا ناحق کا ساتھ دینے والا. میرا مطلب یہ نہیں کہ جو علما قیامِ پاکستان کے مخالف تھے وہ سب کے سب ضمیر فروش تھے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۳۰). آج ایک دنیا اس سے نفرت کرتی اور اسے ضمیر فروش کہتی ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۷۷)۔ [ضمیر + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (--- کس نیز فت ف ، و مج) امث.
ایمان بیچنا ، حرصِ دنیا میں باطل کی تائید کرنا ، دنیوی فائدے کی خاطر جان بوجھ کر ظلم و جور یا ناحق کا ساتھ دینا. اگر صحافت م صرف ضمیر فروشی کا ہے ... مشغلہ اختیار کروں. (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ نیاز ، ۲۳۵)۔ [ضمیر فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا قَیدی امذ.
وہ شخص جو سماجی احتجاج کرنے کی وجہ سے قید کیا گیا ہو. اذیتوں کی داستان اور ان کے ضمیر کے قیدی ہونے کا اعلان درج تھا. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۵)۔

---مُتَکَلِّم کس صف(--- ضم م ، فت ت ، ک ، شد ل بکس) امث.
(قواعد) وہ ضمیر جو بات کرنے والا اپنے لیے استعمال کرتا ہے ، مثلاً : میں ، ہم وغیرہ. دونوں کتابوں میں ضمیر متکلم پر بیان کے ساتھ اس طرح مستعمل ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں گیر خود ان کو لکھ رہا ہے. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۱). ایک تو بات کرنے والا خود اپنا ذکر کرتا ہے اور اپنے لئے جو لفظ ضمیر کے بولتا ہے ان کو ضمیرِ متکلم کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، مولوی اسمٰعیل میرٹھی ، قواعد اردو ، ۲ : ۳۷) . [ضمیر + متکلم (رک)].

---مُخاطَب کس صف(--- ضم م ، فت ط) امث.
(قواعد) رک : ضمیر حاضر. حضور ، بزرگ کی نسبت ، بجائے ضمیر مخاطب آتا ہے. (۱۸۶۲ ، ظفر مجموعہ ، ۱ : ۲۸۳) . [ضمیر + مخاطب (رک)].

---مَفْعُولی کس صف(--- فت م ، سک ف ، و مع) امث.
(قواعد) ضمیر جو حالتِ مفعولی میں استعمال کی جاتی ہے ، مثلاً : مجھ ، تجھ ، اسے وغیرہ. لیکن ضمیر مفعولی کے بعد اپنا یا اپنے لانا خلافِ محاورہ ہے. (۱۹۱۹ ، تذکرۃ الشعرا ، ۲ : ۱۹)۔ ہم نے ان ضمائر کے نام ہی ضمیر فاعلی ، ضمیر مفعولی اور ضمیر اضافی رکھے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۹۰)۔ [ضمیر + مفعول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضَمِیران (فت ض ، ی مع) امذ.
تازبو کی قسم کا ایک پودا ، تُلسی. باغ میں دونوں داخل ہوئے ، سرو و سنبل ، ریحان و ضمیران و گل و بلبل سے وہ گلشن معمور. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۷۰)۔ [ع].

ضَمِیری (فت ض ، ی مع). (الف) صف.
ضمیر (رک) سے منسوب یا متعلق. اس کی شقاوتِ کسبیہ باوجود تنبیہاتِ ضمیری کے اسقدر وزنی ہو جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۵۵۶). ایک محرک یا نظامِ محرکات کو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ صحت کے ساتھ ضمیری کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۹۰۴م). جاندار اکائی کی جسمانی اور ضمیری قوت نئی منزل میں داخل ہو جاتی ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۱۷). (ب) امذ. **(علم الاخلاق) وہ شخص جو افعال کے حسن و قبح کا اصل معیار یا فارق ضمیر کے فتوے کو سمجھتا ہے نیز اس نظریہ کا مسلک (افادی کی ضد).** ایک ضمیری اپنے حروف پر یہ چوٹ کرتا ہے کہ اس کا اصولِ اخلاق ... فلاں فلاں اسباب کی بنا پر ... سر تا سر بداخلاق کی تعلیم دیتا ہے. (۱۹۱۴ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۳)۔ [ضمیر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضَمِیرِیَّت (فت ض ، ی مع ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
ضمیری (ب) (رک) کا نظریہ یا مسلک. اختلاف کا اصل الاصول ضمیریت و افادیت کی رقابت ہے. (۱۹۱۴ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۱)۔ [ضمیری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ضَمِیم (فت ض ، ی مع) صف.
ملا ہوا ، شامل کیا گیا (نوراللغات). [ع].

ضَمِیما / ضَمِیمَہ (فت ض ، ی مع / فت م) امث.

۱. (کسی چیز کے اصل یا ضروری حصّے پر بڑھا کر) شامل کیا ہوا ، زائد شے جو اصل کے ساتھ شامل ہو ، مستزاد ، تتمہ ، تابع.

گلستانِ محبت کا مجھے لالہ بنایا ہے
سراپا غرقِ خوں ہوں داغِ دل تس پر ضمیما ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (وقار) ، ۱۱۶). یہ ملک جو سو برس سے سلطنتِ فارس کا ضمیمہ چلا آتا تھا. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۱ : ۵۳). ایک خاص بات خط میں لکھنا بُھول گیا ، اس لئے فوراً اس کا ضمیمہ لکھتا ہوں ، اس کو بھی پہلے خط میں ملا لیجئے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۴۷). ان دستاویزات کو ضمیموں کی شکل میں درج کیا جاتا تو یہ کتاب ضخامت کا بوجھ نہ سنبھال سکتی. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، پیش لفظ ، ظ). **۲. (اخبار) معمول کے اخبار یا رسالے کے علاوہ وہ پرچہ جو کسی خاص ضرورت کے تحت مقررہ وقت کے خلاف شائع ہو ، اخبار کی معمول سے الگ اشاعت ، زائد پرچہ.** یہ ضمیمہ اخبار کے خریداروں کو مفت نذر کیا جاتا ہے. (۱۸۵۳ ، تمہیدی خطبے ، ۲۳). یہ رسالہ چھوٹے ۱۶ ورقوں کا اور ضمیمہ اس کا چھوٹے ۸ ورقوں کا ماہواری ... شائع ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۱ : ۲۸). زیادہ کام اخباری ضمیموں نے پورا کر دیا. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۶۰۳). **۳. بچھ لگّو ، دُم چھلّا ، کمتر درجے کا ساتھی.** ایسی عورت جو اپنے خاوند کا ضمیمہ نہیں ہے. (۱۹۵۲ ، زیر لب ، ۲۲). **۴. جوڑ دار جسم والے جانوروں کی ٹانگ وغیرہ.** یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، پر اُسی قسم کے ضمیمے نہیں ہیں جیسے کہ جوارح. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۸۹). [ع].

ـــجات امذ ، ج.
ضمیمہ (رک) کی جمع. دیگر ضمیمہ جات ... علیحدہ رسالوں کی شکل میں شائع کرنے پڑے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت (غرض حال) ، ۸). [ضمیمہ + جات ، لاحقۂ جمع].

ـــہونا محاورہ.
شامل ہونا ، ضم ہونا ، الحاق ہونا. عالمگیر بادشاہ کے عہد میں حاصلِ خراج اور باج کا بسبب ضمیمہ ہونے ان دو صوبہ مفتوحہ حیدرآباد اور بیجاپور کے ممالکِ محروسہ میں بہت زیادہ ہو گیا تھا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۷).

ضَمِیمی (فت ض ، ی مع) صف.
ضمیمہ (رک) سے منسوب یا متعلق. دوسرا ضمیمی حصہ ، جن میں جوارح اور ان کے کھپروں کی ہڈیاں شامل ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۲). [ضمیمہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ضَنائِن (فت ض ، کس ء) امذ.
(تصوّف) لغت میں بخل و خاصہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں خاصہ مراد ہے اور ضنائن ایک گروہِ خاص ہے اہل اللہ میں سے کہ حق تعالیٰ نے ان کو خاص کر لیا ہے بسبب نفاست کے (ماخوذ : مصباح التعرف). [ع].

ضِنَّت (کس ض ، شد ن بفت) امث.
کنجوسی ، بخل.

ہمارے یہاں بخل و ضِنّت نہیں ہے
یہ ہر شخص شایانِ مِنّت نہیں ہے

(۱۸۹۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۶۳). [ع].

ضَنک (فت ض ، سک ن نیز فت) امث.
(جگہ یا معیشت وغیرہ کی) تنگی ، کشادگی و فرح کی ضد.

تیرے ہی اختیار میں خلق کی جملہ کائنات
موت و حیات و زندگی نشو و نما فرح ضنک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰). [ع].

ضَو (و لین) امث ، رک : ضوء.
روشنی ، چمک ، آفتاب کی روشنی.

دل جلا عاشق کا جیوں جیوں مکھ ترا روشن ہوا
آفتابِ گرم سیں اس مہ کی ضو ہے مستفاد

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۷). ایک دیا یاقوتِ احمر کی ... جس کی ضو سے وہ جگہ تمام منور اور روشن ہو گئی ، اس میں سے نکلی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸).

ترے جمال کی ہلکی سی ضو یہ ماہ و نجوم
ترے کمال کا اِک رنگ یہ جہاں کا نظام

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۹). [ع].

ـــاَفْشاں (ـــفت ا ، سک ف) صف ، رک : ضو فشاں
روشن ، منور ، روشنی دینے والا (فیروزاللغات). [ضو + ف : افشاں ، افشاندن ـ بکھیرنا ، چھڑکنا].

ـــاَفْشانی (ـــفت ا ، سک ف) امث ، رک : ضو فشانی.
ضو افشاں (رک) کا اسمِ کیفیت (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [ضو افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــاَفْگَنی (ـــفت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
روشنی ڈالنا ، چمک دمک. زہر کے معنی چمکنے اور ضو افگنی کرنے کے ہیں. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۳۵۰). [ضو + ف : افگن ، افگندن ـ گرانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــباری امث.
ضو افشانی ، ضیا باری ، روشنی پھیلانا ، چمک دمک.

افشاں کی چمک ، بندی کی ضو باری ہیچ
جھومر کی جھلک غازی کی گل ناری ہیچ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۷). [ضو + ف : بار ، باریدن ـ برسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــبَخْش (ـــفت ب ، سک خ) صف.
روشنی دینے والا ، روشن کرنے والا.

تابش فزائے ماہِ نظر تاب ہے وہی
ضو بخش برقِ غیرتِ سیماب ہے وہی

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱). [ضو + ف : بخش ، بخشیدن ـ دینا ، بخشنا ، عطا کرنا].

---پیدا کرنا ف م.
روشنی دینا (جامع اللغات).

---پھیلنا ف ل.
روشنی پھیلنا.

بگھی کی روشنی سے یہ پھیلی سڑک پہ ضو
جاتی ہے کہکشاں پہ سواری حضور کی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات)).

---ریز (---ی مج) صف.
روشنی پھینکنے والا ، منوّر ، روشن.

لاکھ ضو ریز ہوں خورشید ترے پانی پر
عکس افگن ہو اس آئینے میں سو بار قمر
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۳۳). کلکتہ کی تہذیبی ، ثقافتی اور ادبی زندگی شمع شبستاں کی طرح ضوریز تھی. (۱۹۸۷ ، افکار ، اگست ، ۵۹). [ضو + ف : ریز ، ریختن ـ ڈالنا ، گرانا].

---ریزی (---ی مج) امث.
روشنی پھینکنا ، روشنی ڈالنا. ایکسپلورر فرسٹ نے جس ضوریزی کی لکیر کا پتہ دیا تھا. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۱۷۵). [ضوریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فشاں (--- کس ف) صف.
روشنی دینے والا ، روشن ، تابناک ، منوّر.

تن پر ہو آفتاب کے یارب ردائے نور
جنّت کی جلوہ گہ میں وہ ضو فشاں رہے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۸۹).

اہلِ دل کے واسطے یہ مشعلِ راہِ طلب
ضو فشاں ہے چاند کی صورت ہمارا غم کہاں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۳۸). [ضو + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا].

---فشانی (--- کس ف) امث.
ضوفشاں (رک) کا اسم کیفیت ، روشنی دینا ، چمکنا.

اللہ ری ضو فشانی ، وقتِ خرامِ جاناں
خورشید وار روشن ، اک ایک نقشِ پا تھا
(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). [ضو فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فگن (--- کس ف ، فت گ) صف.
روشنی ڈالنے والا ، روشن ، منوّر.

ضو فگن سینے میں ہے طورِ تجلّائے سخن
آج خود محوِ تماشہ ہے تماشائے سخن
(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۸). اقتدار کا سورج دو سو برس تک ضو فگن رہا. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۸۰). [ضو + ف : فگن ، فگندن ـ گرانا].

---گستری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
روشنی پھیلانا ، منوّر اور روشن کرنا.

حسن کوہستاں کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے
مہر کی ضو گستری ، شب کی سیہ پوشی میں ہے
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۵).

اے مہر و آسماں مری جلوہ گری کو دیکھ
تاریکیٔ حیات میں ضو گستری کو دیکھ
(۱۹۶۷ ، سورج کی زبان سے واقعاتِ کربلا ، ۴). [ضو + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ضَوابِط (فت ض ، کس ب) امذ ؛ ج.
ضابطے ، قواعد ، قوانین. جملہ مواعید و ضوابط و عہود پر پلا کم و کاست خود بھی پابند ہو کر اونھیں بھی پابند کرے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵۶). ضوابط تھوڑے سے اور فائدے بہت ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۳). اس نے عمدہ اور مضبوط ضوابط اور اپنی صحیح رائے کے ذریعے سے سلطنت کے عوام و خواص کو اپنی فرماں برداری پر مجبور کیا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، سید معین الحق ، ۷۶).

ضَواحِک (فت ض ، کس ح) امذ ؛ ج.
سامنے کے چار دانت جو ہنستے وقت نظر آتے ہیں. پھر چار اسی انیاب سے دھیرے دھیرے ملے ہوئے اون کو ضواحک کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، علمِ تجوید ، ۶). [ضاحک (رک) کی جمع].

ضَوءمَران (و لین ، فت م) امذ.
رک : ضیمران.

وہ ضومران و ناردن وہ ارغوان و نسترن
سب رشکِ پروین و پرن سب زینتِ خلدِ برین
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷). [ع].

ضِیا (کس ض) امث.
۱. روشنی ، نور ، چمک.

نبج بخت کے تارے کوں سدا رکھ توں جھلکتا
نبج عیش کے سورج کوں سو دن دن ضیا بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴).

ہوا ہے صبح کے مانند آفتابِ ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیائے قدح
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۳).

اک آفتابِ رُخ کی ضیا دور دور ہے
کوسوں زمین عکس سے دریائے نور ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱).

چہرے کی بلائیں لوں یہ کہہ کے ضیا دوڑی
پنکھا لئے ہاتھوں میں جنّت کی ہوا دوڑی
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۴۴).

تو ہی شب و بعدِ شب تو ہی سر شرق و غرب
تو ہی سحر در سحر تُو ہی ضیا در ضیا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). **۲. (تصوف) غیر کو حق جاننا یا یہ کہ اغیار کو چشمِ حقیقت سے دیکھنا اور یہ ایک نورِ الٰہی ہے جس کا نام فراست بھی ہے ، حدیث شریف میں ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہٗ ینظر بنور اللہ تعالیٰ (مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ**

خدا کے نور سے دیکھتا ہے) (مصباح التعرف). خود نقاب و خود حجاب خود ضیا و خود آفتاب. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳) .
۳. جواہرات کی لو ، یہ انعکاس نور ہوتا ہے ، ان کی اپنی روشنی نہیں ہوتی (جامع اللغات). [ع].

--- افروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
روشنی کرنے والا ، روشنی پھیلانے والا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ مہذب اللغات). [ضیا + ف : افروز ، افروختن - روشن کرنا].

--- بار صف.
روشنی پھیلانے والا ، روشن ، منور.

کچھ اس طرح سے بارش انوار ہو گئی
مکے کی سر زمین ضیا بار ہو گئی

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۵۱) . [ضیا + ف : بار ، باریدن - برسانا ، برسنا].

--- باری امث.
روشنی پھیلانا ، تابناکی. یہ استثنائی دماغ ضیاباری اور شعاع فگنی کے مرکز ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدر انسانی ، ۳۲۸). آپ نے محسوس کیا ، جس دن آپ یہاں آئے تھے اس دن سورج اپنی پوری ضیا باریوں کے ساتھ روشن تھا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۹۵). [ضیابار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
روشنی دینے والا ، روشن کرنے والا.

ضیا بخش دل ہے کلام جناب
عیاں صبح صادق سے ہے آفتاب

(؟ ، اسیر (مہذب اللغات)). [ضیا + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا].

--- بیز (---ی مج) صف.
رک : ضیابار.

ملیبار سے تابہ اقصائے خیبر
ضیا بیز ہے مالوی جی کا جلوہ

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۹۴۷). [ضیا + ف: بیز ، بیختن - چھاننا].

--- پاش صف.
۱. روشنی بکھیرنے والا ، ضوفشاں ، نوربار ، ضیابار . آج شام کو صدر مجلس مقننہ کے دولت کدے پر سب کے سب ضیا پاش ہوں گے. (۱۹۸۵، حیاتِ جوہر ، ۳۲۱). ۲. (طبیعیات) ایک طول موج کی روشنی جذب کرکے اس کی جگہ دوسرے طول موج یا رنگ کی روشنی خارج کرنے والا (انگ : Fluorescent). یہ جراثیم اپنی کاربن ، کاربن ڈائی آکسائیڈ سے حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ ضیا پاش جراثیم کا طریقہ ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۲۶۹). [ضیا + ف: پاش ، پاشیدن - چھڑکنا].

--- پاشی امث.
ضیاباری ، ضوافشانی.

زمیں روشن ہوئی اولاد سے امضاد سے اُن کی
ضیا پاشی ہوئی اجمیر سے بغداد سے اُن کی

(۱۹۳۲ ، کلیاتِ حیرت ، ۸۳). اسی عشق کی ضیا پاشیوں سے ظلمت کدۂ دہر کو منور کیا جاسکتا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر (اقبال نمبر) ، ۵۵). [ضیاپاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مج) صف.
جس پر روشنی پڑے (جامع اللغات). [ضیا + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

--- پرور (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
(نباتیات) سورج کی روشنی سے توانائی حاصل کرنے والا . تمام جانداروں کو توانائی کے کسی منبع کی ضرورت ہوتی ہے سبز پودے اور دیگر ضیا تالیفی نامیے سورج کی روشنی کو بطور منبع توانائی استعمال کرتے ہیں اور ضیا پرور (Phototrophs) کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۳۱۶). [ضیا + ف: پرور ، پروردن - پالنا].

--- پیدا ہونا ف ل.
روشنی نکلنا.

جمال یار سے روشن ہوا تھا گھر اک شب
ہنوز ہے در و دیوار سے ضیا پیدا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۹).

--- پیما (---ی لین) امذ.
روشنی کے مخارج کی تنویری شدت کا موازنہ یا تخمینہ کرنے کا آلہ (انگ : Photometer). حدت تنویر کی تخمین کے لئے طبیعی آلوں سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے اس قسم کا آلہ ضیا پیما کہلاتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۱ : ۱۴۳). آپ نوری توانائی کو اس طرح دیکھ سکتے ہیں کہ ایک ضیا پیما کو پڑھیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱۵). [ضیا + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

--- پیمائی (---ی لین) امث.
طبیعیات کا وہ شعبہ جو کسی مبدائے نور کے نور دینے کی طاقت یا حدت تنویر کی تخمین سے متعلق ہے ضیا پیمائی کہلاتی ہے (طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۱۴۲). [ضیاپیما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تالیف (---ی مج) امث.
(نباتیات) ایک طرح کا عمل جس سے سبز پودے سورج کی روشنی کی توانائی استعمال کرکے فضائی کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی سے کاربو ہائیڈریٹس اور آکسیجن بناتے ہیں (انگ : Photosynthesis) پودوں کے کھانے بنانے کا کام نہایت ضروری عمل ہے اس کو ضیا تالیف کہا جاتا ہے یعنی روشنی جذب کرنا یہ کام اکثر پتوں میں ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، حرف ومعنی ، ۲۰). [ضیا + تالیف (رک)].

--- تالیفی (---ی مج) امث.
رک : ضیا تالیف . سبز پودے ہوا سے کاربن ڈائی آکسائڈ

حاصل کر کے ضیا تالیفی کے ذریعے کاربوہائیڈریٹ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۱۷)۔ [ضیا تالیف + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---تالیفی نامیہ (---ی مع ، کس م ، فت ی) امذ.
وہ نامیے جو ضیاتالیفی عمل کے ذریعے اپنی غذا تیار کرتے ہیں. ضیاتالیفی نامیے یعنی الجی وغیرہ بھی کاربن ڈائی اکسائڈ کو کاربنی واسطے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، ترابی خرد حیاتیات ، ۱۰)۔ [ضیاتالیفی + نامیہ (رک)]۔

---ترکیبی (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث ؛ صف.
رک : ضیا تالیف. اول تو وہ جراثیم ہیں جو سبز مایہ رکھنے والے پودوں کی طرح ضیاترکیبی عمل کے ذریعے روشنی اور ہوا سے توانائی حاصل کرتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۶۸)۔ [ضیا + ترکیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---حسّاس (---فت ح ، شد س) صف.
روشنی سے جلد متاثر ہونے یا روشنی کو محسوس کرنے والا. لوتی نقطہ یا نقطۂ چشم ضیا حساس ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۸)۔ [ضیا + حساس (رک)]۔

---دینا ف م؛
روشنی دینا ، روشن کرنا.

تاریک ہوں راہیں تو ضیا دیتے ہیں تارے
خورشید نے اپنے کنول تیرہ شبی سے
(۱۹۶۵ ، شہر درد ، ۹۷)۔

---رخی (---ضم ر) امث.
(پودے وغیرہ کا) روشنی کے منبع کی طرف رخ کرنا. سورج کی طرف رخ کرنا شمسی رخی اور عام طور پر روشنی کی طرف رخ کرنا ضیا رخی ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [ضیا + رخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---فشان (---کس ف) صف.
روشنی پھیلانے والا ، ضیا بار.

انجم کی طرح نقطے بھی ہیں میمنت نشان
سطر ہے یا خطوط شعاعی ضیا فشان
(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات))۔ ایک ملی بیٹر کے نیچے دباؤ (Low Pressure) پر اس نے دیکھا کہ کیتھوڈ کے ہر سوراخ میں سے پیچھے کو ضیا فشان کرنیں نکل نکل کر جا رہی ہیں۔ (۱۹۴۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۲۰)۔ [ضیا + ف : فشان ، فشاندن - چھڑکنا ، برسانا]۔

---فشانی (---کس ف) امث.
روشنی پھیلانا (ماخوذ : فیروزاللغات)۔ [ضیا فشان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گر (---فت گ) صف.
روشنی کرنے والا ، روشن ، منور.

اور مہر میں جسم ہے اک آتشیں ایسا
اجرام فلک جس سے کہ بنتے ہیں ضیا گر
(۱۸۸۸ ، میلاد معصومین ، ۱۳)۔ [ضیا + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

---گستر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
روشنی پھیلانے والا ، روشن کرنے والا (فیروزاللغات)۔ [ضیا + ف : گستر ، گستردن - بچھانا]۔

---گستری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
روشنی پھیلانا ، نورافشانی. گھنگھور گھٹائیں جب چھٹ جاتی ہیں تو خورشید تاباں ضیا گستری کرتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۳)۔ یہ سزوا کا وہ محبوب پرند ہے تھا ... جس کو آبادی سے نفرت اور ویرانے سے رغبت ہے جو آفتاب کی ضیاگستری میں اندھا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۲۲)۔ [ضیاگستر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گیر (---ی مع) صف.
روشنی کی شعاعوں کو جذب کرنے والا ، روشنی حاصل کرنے والا ؛ روشنی کو محسوس کرنے والا. ضیاگیر حصہ ... دوسرے خلیہ رنگیں پیالہ نما حصے پر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۸)۔ [ضیا + ف : گیر ، گرفتن - لینا ، پکڑنا]۔

---ے یک طرفہ کس صف (---فت ی ، سک ک ، فت ط ، سک ر ، فت ف) امث.
روشنی جو ایک پہلو سے آئے ؛ (مجازاً) ضمنی مثال یا تشریح. میں نے کیمپ کا ایک سرسری خا کہ "ضیاے یک طرفہ" (سائڈ لائٹ) کی حیثیت سے آپ کو لکھ بھیجا تھا۔ (۱۹۲۱ ، مکاتیب مہدی ، ۲۳۵)۔ [ضیا + ے (حرف اضافت) + یک (رک) + طرف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ضَیاح (فت ض) امذ.
پانی ملا ہوا دودھ ، پتلا دودھ. فرہاد پہاڑ سے جوئے شیر لانا چاہتا تھا ، ممبران انجمن مفلس اور قدرشناس قوم کی جیب دل سے ایش منقوش اسفر ضیاح کے نکالنے کی فکر میں ہیں۔ (۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۵۰)۔ [ع]۔

ضَیاع (فت ض) امذ.
۱. نقصان ، تباہی ، ہلاکت ، ضائع ہونا. کسی امر بد کو جو اخیاناً واقع ہو گیا ہو شایع نہ ہونے دے کہ علاوہ ضیاع حق کے خود اس کی سبکی کا باعث ہوگا۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۱ ، ۲ : ۲۰۸)۔ ہر شخص ... اگر کسی وجہ سے وہ اس کام میں نہ لگایا جائے جس کے لئے وہ پیدا ہوتا ہے تو اس سے ضیاع قوت متصور ہے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۵)۔ سارے مسئلۂ ریاضی پر ازسرنو غور کرنے بیٹھ جاتیں اور پر پھر کر اسی نتیجے پر آتیں تو وقت کا ضیاع ہے۔ (۱۹۴۳ ، صدا کر چلے ، ۲۰)۔ **۲. ایک قسم کی خوشبو** (ماخوذ : اسٹین گاس) . ضیاع ... ایک خوشبو کا نام . (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۲۳)۔ [ع]۔

---شکن (---کس ش ، فت ک) صف.
ضائع ہونے کے عمل سے محفوظ رکھنے والا خصوصاً حرارت کو تحلیل ہونے سے روکنے والا. تمام کرومیم سٹیل سخت تر حالت ہی میں اپنی اعلیٰ خصوصیات ظاہر کرتے ہیں اور ضیاع شکن ثابت ہوتے ہیں. (١٩٧٠ ، فولاد پر عمل حرارت ، ٢٤٣). [ضیاع + ف : شکن ، شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا].

---طاقت کس اضا(---فت ق) امذ.
برقی توانائی کا ضائع ہونا. تا کہ جنکشن کے اندر ضیاعِ طاقت یا پاور لاس (Power Loss) کی وجہ سے جو حرارت پیدا ہو وہ آسانی سے خارج ہو جائے. (١٩٨٠ ، ٹرانسسٹر ، ٣٢). [ضیاع + طاقت (رک)].

ضِیافَت (کس ض ، فت ف) امث.
١. **(کسی کو مہمان کے طور پر) کھانا کھلانا ، دعوت ، مہمانی.**

بڑے داب کی میہمانی کیا
ضیافت بھلی خسروانی کیا

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٥٣). ضیافت قبول کرنی سنت رسولؐ کی ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٣٢). عورتوں کی دعوت کی بڑے دھوم دھام سے سب کی ضیافت کی . (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٠٣٤). صفدر جنگ نے ضیافت کے بہانے جاوید خان کو اپنے ہاں بلا کر قتل کرا دیا. (١٩٨٠ ، محمد تقی میر ، ٧٠). ٢. **(مجازاً) حظ ، لطف ، تفریح کا ذریعہ یا سامان.** قامت میں وہ ایک آفت ہے ، عاشقان کے دلاں کا ضیافت ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٦٨). اُن کی ضیافت کے لئے ندوۃ العلما نے ایک علمی دعوت کا اہتمام کیا ہے. (١٩٠٦ ، مقالات شبلی ، ٨ : ٦٢).

فرض اے موسمِ گُل تھا تجھ پر
دیدہ و دل کی ضیافت کرنا

(١٩٨١ ، باد سنگ دست ، ١٠٣). الف : کرنا ، ہونا. [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
مہمان داری کا مقام ، مہمان خانہ (نوراللغات ، مہذب اللغات). [ضیافت + خانہ (رک)].

---دینا محاورہ.
دعوت کرنا ، کھانے پر بلانا. وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا اور انہوں نے ان کو ضیافت کا دینا منظور نہ کیا. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٣٢٥).

---شَب کس اضا(---فت ش) امث.
رات کے کھانے کی دعوت ، عشائیہ ، ڈنر. یہ نہ سمجھ سکا کہ عشن جاہ کی دعوت تھی یا ضیافتِ شب یا دونوں کا مرکب تھا. (١٩٠٠ ، نقش فرنگ ، ٢٨). [ضیافت + شب (رک)].

---طَبع کس اضا(---فت ط ، سک ب) امث.
دل بہلنا یا بہلانا ، تفریح. اے جن بہت ہی ضیافتِ طبع اور سکون باعث دفع خفقان و وحشت دل. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١٣٢). انکی ضیافتِ طبع کے لیے خوفو نے اچھا مشغلہ بہم پہنچایا. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٢٨). [ضیافت + طبع (رک)].

---کھانا ف مر.
دعوت کھانا ، مہمانی کا کھانا کھانا.

ضیافت بہم مل کے کھانے لگے
وہ غم کھانے ان کے ٹھکانے لگے

(١٧٨٦ ، میر حسن (مہذب اللغات)).

---ہال امذ.
وہ بڑا کمرہ جو دعوت کے لیے مخصوص ہوتا ہے. پروگرام ختم ہونے کے بعد ہم سرکاری مہمان خانے کے ضیافت ہال میں پہنچے تھے. (١٩٨٠ ، ماہ و روز ، ١٥٣). [ضیافت + ہال (رک)].

ضِیائی (کس ض) صف.
ضیا (رک) سے منسوب یا متعلق ، روشن ، منور. سورج کے ضیائی کرہ کے باہر لونی کرہ واقع ہے. (١٨٩٣ ، علم ہیئت (ترجمہ)، ٢٣٠). اس قدر خفیف ہو جیسی کہ ضیائی موجیں ہوتی ہیں. (١٩٣٧ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ١ : ١٦). ضیائی کرہ کے بعد کی سطح سورج کی فضا کہلاتی ہے. (١٩٦٥ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ١٣٠). [ضیا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---تالیف (---ی مع) امث.
(نباتیات) رک : ضیا تالیف. ضیائی تالیف کا حاصل نشاستہ ہوتا ہے. (١٩٦٨ ، الجی ، ١٣٠). [ضیائی + تالیف (رک)].

---کُرَہ (---ضم ک ، فت ر) امذ.
سورج کی روشن ٹکیا جو ہماری آنکھوں کو نظر آتی ہے اور جسے ہم عرفِ عام میں سورج کہتے ہیں. سائنس دان اُسے ضیائی کرے یعنی فوٹو سفیئر (Phototaxis) کا نام دیتے ہیں. (١٩٦٦ ، حرارت ، ٩٦٨). [ضیائی + کرہ (رک)].

---لِنز (---کس مج ل ، سک ن) امذ.
وہ عدسہ یا شیشہ جو روشنی کو مرتکز کر کے دوسری جانب منعکس کرتا ہے اور فوٹو گرافی میں کام آتا ہے ، نوری یا بصری عدسہ. سیکننگ لینز کی یہ خاصیت ایسی ہے جس سے ضیائی لینز عاری ہے. (١٩٧١ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ٢٩٣). [ضیائی + انگ : LENS - عدسہ].

---مَیلان (---ی لین) امذ.
(نباتیات) روشنی کے زیر اثر انجام پانے والی پودوں کی امالی حرکت یا جھکاؤ جیسے روشنی کے مخرج کی جانب حرکت کرنا لیکن تیز روشنی سے دور ہو جانا (انگ : Photosphere). ضیائی میلان کی بہترین مثال الجی (Algae) میں ملتی ہے. (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٧٨٨). [ضیائی + میلان (رک)].

ضِیائِیَّہ (کس ض ، ء ، شد ی بفت) امذ.
(طبیعیات) برق مقناطیسی اشعاعی توانائی کی مقدار یا حصہ جو اشعاع کے تعدد کے متناسب ہو. ١٩٢٠ء کے شروع میں روشنی کے ضیائیہ اور لہر میں بھی ایک تصادم تھا. (١٩٧٥ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ١٩). [ضیائی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ضَیر (ی لین) اسث.
نقصان ، گزند ، صدمہ. جس قوم کو اپنی خیر و خوبی کا تحفہ دیتا ہے تو اُس کے بعد ہی اپنی ضَیر و ضرر و ایذا کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۷۹)۔[ع]۔

ضَیغَم (ی لین ، فت غ) امذ.
شیر بیر ؛ (مجازاً) بہادر ، جری. اشجعِ روزگار ، ضیغم بیجائے کارزار، صف‌شکن و شیرافگن. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۳)۔

کم تھا نہ ہمہمہ اسدِ کردگار سے
نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶)۔

پرورش پائے ان کی ہیبت سے
برّہ بز کنارِ ضیغم میں
(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۱)۔

فرما کے تبسم یہ کہا جانِ برادر!
ہم جانتے ہیں جوش میں ہے ضیغمِ حیدر!
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۹۸)۔[ع]۔

--- دِل(--- کس د) صف.
(کنایۃً) جری ، بہادر ؛ شیر کا جیسا دل رکھنے والا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [ضیغم + دل (رک)]۔

ضَیغَمِیَّت (ی لین ، فت غ ، کس م ، شد ی بفت) امث.
ضیغم (شیر) ہونے کی صفت ، شیر جیسی بہادری. اور سفت کی بے مشقت، ضیغمیت اسلام بھی، مجنونیت بھی اور مسیح الملکی بھی. (۱۹۳۲، مکاتیبِ یوسف عزیز مگسی ، ۳۰)۔ [ضیغم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ضَیف (ی لین) امذ.
مہمان.

کہا اے جوان منجہ عجب حیف ہے
سبوں میں تیرا تن بڑا ضیف ہے
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۱۵)۔

جب عیش کے مہماں تھے ، اب غم کے ہوے ضیف
اب خونِ جگر کھاتے ہیں ، جب پیتے تھے سو کیف
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۳)۔ ضیافت کا مرتبہ ایسا عظیم تھا کہ ... پروردگار نے ضیفِ ابراہیم کے قصہ کو ذکر فرمایا. (۱۸۸۵، تہذیب الخصائل ، ۳۰)۔[ع]۔

ضِیق (ی مع)۔ (الف) امث.
۱. **تنگی ، گھٹن ؛ محدودیت ؛ انقباض ، ناگواری.**

گرمی کی فصل اور ہوا کا وہ احتباس
وہ ضیق اس مکان کی اور قید کا ہراس
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۵)۔

صاف کر قلب تو ہو ضیق بھی وسعت تجکو
ایک آئینہ میں سو مردمِ محفل ٹھہرائے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۶۹)۔

دل کھول کر کرتے نہیں ان باتوں کی تحقیق
خود مذہبِ اسلام کو ہے جس کے سبب ضیق
(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۲۹)۔ ۲. **مشکل ، پریشانی ، دشواری.**

کام میں تجہ اب تلک ہوئی ضیق لو
کچھ تغافل سوں نہیں تعویق ہو
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۷)۔ تجکو معلوم نہیں آج ہمارا خاوند بڑے اندیشے اور ضیق میں ہے۔ (۱۸۳۲، الف‌لیلہ (عبدالکریم)، ۱ : ۱۴)۔ شکائتوں کی بوچھار سے گورنمنٹ کو ضیق میں ڈالدیا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۵۲۲)۔ ان کی زندگی ہر اعتبار سے ضیق میں کر دی گئی۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۸۰)۔ ۳. **کوتاہی ، کمی.** ضیقِ وقت کی وجہ سے ان کے ساتھ زیادہ باتیں کرنے کی مہلت تو نہیں ملی۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۱)۔ ضیقِ وقت کی وجہ سے میں اپنے دلائل پیش نہیں کر سکا. (۱۹۷۲ ، ارمغانِ آزاد، ۱۵۱)۔ ۴. **(طب) آنکھ کی ایک بیماری جس میں پتلی طبعی حالت سے زیادہ تنگ ہو جاتی ہے** (شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸)۔ ۵. **(طب) شریان وغیرہ کے سوراخ کی تنگی.** لیکن تقبہ اورطیٰ سے آگے ضیق اورطیٰ کی حالت بھی موجود ہو سکتی ہے . (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۲۳)۔ ۶. **(شطرنج بازی) بادشاہ یا کسی مہرے کا بساط کے کسی گھر میں بند ہو جانا اور نکلنے کا کوئی دوسرا خانہ نہ رہنا خواہ حریف مہروں کی زد پڑنے سے خواہ ان کے یا اپنے مہروں سے گھر جانے سے، زیخ ، زچ.**

تنگ ہوں جینے سے اب مرنا کہاں
ضیق ہو جانے میں بچتی مات ہے
(۱۸۶۱ ، دیوانِ ناظم ، ۱۸۲)۔ (ب) صف. **تنگ ، محدود.**

زمیں ضیق از بس ہوئی یک بہ یک
نہ پھیلا سکا پانوں گز یا تنگ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳)۔[ع]۔

---ُ الصَّدْر (--- ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، سک د) امذ.
۱. **رک : ضیق النفس ، دمہ** (جامع اللغات)۔ ۲. **سینے کا غیر طبعی طور پر تنگ ہونا** (مخزن الجواہر ، ۵۱۹)۔ [ضیق + رک : ال (۱) + صدر (رک)]۔

---ُ النَّفَس (--- ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ف) امذ.
سانس تنگی سے آنے جانے کا مرض ، دمے کی بیماری.

لاشیں پڑی تھیں فرشِ زمیں پر علی الحساب
ضیق النفس تھا مغز کو اور دل کو اضطراب
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۱۲)۔ اگر کسی کو ضیق النفس ہو تو یہ دوا کرے۔ (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۳۷)۔ ضیق النفس کے لیے ہرن کا دودھ مفید ہے۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۶۱)۔ ایک سال ... خیرآباد گئے اور یہاں ورمِ جگر ، استسقاء اور ضیق النفس میں مبتلا ہو گئے۔ (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۳۳۵)۔ اس مرض کو ضیق النفس کہتے ہیں ... سانس کے تواتر میں فرق آ جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، باگھ ، ۵۹)۔ [ضیق + رک : ال (۱) + نفس (رک)]۔

ـــِ تَنَفُّس کس اضا (ـــ فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
سانس لینے میں تکلیف ، گھٹن. پاکستان کی فضاء میں آدمی جو ضیقِ تنفس محسوس کرتا ہے وہ شاید ہی کہیں اور محسوس ہوتا ہو. (۱۹۸٦ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۵۳). [ضیق + تنفس (رک)].

ـــِ شِرْیانی کس صف (ـــ کس ش ، سک ر) امث.
شریان کے سوراخ کی تنگی. مزمن ضیق شریانی Chronic Arterial Vasoconstriction اور خون کا بلند دباؤ (Blood Pressure) بھی ہوا کرتا ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۴۷). [ضیق + شریان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
عاجز کرنا ، پریشان کرنا (مہذب اللغات).

ـــِ مَجال کس اضا (ـــ فت م) امث.
فرصت کی کمی. آخر میں لکھتے ہیں کہ ہم نے ضیقِ مجال و وفورِ اشغال کے سبب سے اس مقدار پر کفایت کی. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۱۲۲). [ضیق + مجال (رک)].

ـــ میں آنا محاورہ.
تنگ ہونا ، عاجز ہونا ، گھبرانا ، مشکل میں پھنسنا (نوراللغات).

ـــ میں بَیٹھنا محاورہ.
تنگی میں بیٹھنا.

یوں اہلِ بزم ضیق میں بیٹھے ہیں ہم دگر
شانے سے شانہ وصل ہے ملحق ہے سر سے سر
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۰۱).

ـــ میں پَڑنا محاورہ.
مشکل میں پڑنا.

گزر تو اس خیالِ خام سے اب
نہ پڑ تو ضیق میں یوں بہر مطلب
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۲۱۸).

ـــ میں جان آنا / پَڑنا محاورہ.
نہایت پریشان ہونا ، سخت مشکل میں پھنسنا.

یہ دیکھا حالِ تربت ہے پریشان
پڑی ہے درد و غم سے ضیق میں جان
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۷۲). ہا ہا ہا ہو ہو ہو سن سن کر آس پاس کے رہنے والے شرفا کے کان پک گئے ہیں ضیق میں جان آ گئی ہے ، رات کی نیند حرام ہے تو دن کا چین مفقود. (۱۹۳۰ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱٦۰).

ـــ میں جان ڈالْنا محاورہ.
پریشان ہونا ، گھبرانا.

نہ بہر بوالحسن تم ہو پریشان
نہ ڈالو ضیق میں بے وجہ تم جان
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷٦۷).

ـــ میں جان ہونا محاورہ.
بہت پریشان ہونا ، مصیبت میں پھنسنا. ادھر گھر میں عدالتِ دیوانی کا پورا اجلاس ہو رہا ہے ، عجب ضیق میں جان تھی. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رشید ، ۳۰۹). جناب اس مولوی سے جان ضیق میں ہے. (۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۳٦).

ـــ میں دَم ہونا محاورہ.
رک : ضیق میں جان ہونا.

بعدِ فنا بھی ضیق میں دم ہے خدا گواہ
شکلِ دہانِ یار مری گور تنگ ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۸). مگر تمہیں ابھی بہت سے طوق ہمارے گلے میں پڑنا باقی تھے جو رفتہ رفتہ پڑتے گئے خلاصہ یہ کہ ضیق میں دم ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۲۱۲).

ـــ میں رَہْنا محاورہ.
عاجز ہونا.

ضیق میں کیوں نہ رہے مہرۂ شطرنج کی طرح
چال چلتا ہے اگر صاحبِ تدبیر الٰہی
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

ـــ میں کَر دینا محاورہ.
نہایت مشکل میں ڈال دینا ، دشوار کر دینا. مسلمانوں کو ... نہ صرف نظرانداز کیا گیا بلکہ ان کی زندگی ہر اعتبار سے ضیق میں کر دی گئی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۲).

ـــِ نَفَس کس اضا (ـــ فت ن ، ف) امذ.
رک : ضیق النفس.

ضعف نے کر دیا ہے یہ بے بس
سانس لینا ہوا ہے ضیقِ نفس
(۱۸۷۹ ، قلق (مہذب اللغات)). [ضیق + نفس (رک)].

ضَیم (ی لین) امذ.
ظلم ، ستم ، ناانصافی. غضب کے دس سبب ہیں ... تواں ، ضیم. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۳ : ۱۳). [ع].

ضَیمُران (ی لین ، ضم م) امذ.
نازبو ، گلِ ریحان.

مومن نے جب اُس میں دیر تک کی
سیرِ گل و ضیمرانِ معنی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۷).

یہ عنفوانِ جوانی ، یہ رنگ و بوئے بہار
تو ضیمران و ترن ہے تو اقحوان و عرار
(۱۹٦۳ ، کفکِ موج ، ۱۰۲). [ع].

ضُیُوف (ضم ض ، و مع) امذ ، ج.
ضیف (رک) کی جمع ، مہمان.

ہے یہ آمد اپنے گھر سے اپنے گھر تک کا سفر
اے ضیوف مُقتدر اَہلاً و سَہلاً مرحبا
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۳۵). [ع].

ط

ط حرف ، امث.
صوتی اعتبار سے اُردو حروفِ تہجّی کا ۲۲ واں ، عربی کا سولھواں اور فارسی کا انیسواں حرف جو حرفِ صحیح اور ترتیبِ ابجد میں نواں حرف ہے ، زبان کی نوک نیچے کو جُھکا کر مڑا ہوا حصّہ اوپر کے اگلے دانتوں کے مسوڑوں سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے ، کلمے کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان یا آخر میں بھی جیسے : طاق ، بطن ، ربط وغیرہ. اسے طاے مہملہ اور طاے حطّی بھی کہتے ہیں. جمل کے حساب میں اس کی قیمت نو ہے.
ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۱). غالب ... نے .. لکھا ہے «جس طرح عین فارسی میں نہیں ہے ، طوی بھی نہیں ہے»۔ (۱۹۷۵ ، اُردو تحقیق اور مالک رام ، ۷۶).

طا امث.
رک : ط ، عموماً تراکیب میں مستعمل ۔ بعض نطعیہ ہیں جو نوکِ زبان اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے نکلتے ہیں جیسے طا ، دال ، تا. (۱۹۳۷ ، بنیادی اسالیبِ بیان ، ۸۲).
[ط (رک) کا تلفظی املا].

ــــــے حُطّی کسر اضا(ضم ح ، شد ط) امث.
طوے جو کلماتِ ابجد میں کلمۂ حطّی میں شامل ہے. جس لفظ کو طاے حطّی سے لائے گا ، تائے قرشت سے بھی ضرور لکھے گا۔ (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۲۰۲). [طا + ے (حرفِ اضافت) + حُطّی (رک)].

ــــــے مُہْمَلَہ کسر اضا(ـــ ضم م ، سک ہ ، فت م ، ل) امث.
ط کی وہ شکل جس پر نقطہ نہیں ہوتا (نقطے دار ظوے ہے). طا لغت میں مردِ حریص کو کہتے ہیں اور ... طائے مہملہ اور طائے حطّی بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲۰). [طا + ے (حرفِ اضافت) + مہمل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طاب صف.
پا ک و طاہر ، طیّب نیز آنحضرتؐ کا عبرانی نام.

کنیت ہے شہ دیں کی ابوالقاسم اور القاب
توریت میں شہر ہے تو انجیل میں ہے طاب
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۳).
طیّب و طاب و امین و مومن
صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۰۳). [ع].

ــــــ (اللّٰہ) ثَراہ (ـــ فت ب ، غم ا ، ل ، شد ل بعد ، فت ث) فقرہ.
(عربی کا دعائیہ جملہ اُردو میں رائج) مقدّس اور پرہیزگار مرحومین کے لیے تعظیماً مستعمل . خدا تعالیٰ ان کی خاک کو پاک رکھے (رنج و غم اور عذاب سے). مولوی محمد رشید الدین خان ، طاب ثراہٗ و جعل اللّٰہ الجنۃ مثواہ ، شاگرد رشید اور مخلص خالص العقیدت جناب جنت مآب زبدۂ اکابر روزگار مولانا رفیع الدین رضوان اللّٰہ علیہ کے تھے۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۷۰). جناب قبلہ استاذی و استاد العصر حسان الہند مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی طاب اللّٰہ ثراہٗ ، ... شکریہ ادا کرتا ہوں. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۹). ہر عہد کے بزرگوں کی زبان سے ہر بڑے کارنامے کا ذکر سنتے وقت رحمۃ اللّٰہ ، طاب ثراہ ، انار اللّٰہ برہانہ ، جیسی دعائیں نکلتی ہیں۔ (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، (سید معین الحق ، ۶۳). [ع].

طابِع (کس مع ب) صف ، امذ.
طبع کرنے والا ، چھاپنے والا ، اپنے پریس میں چھاپنے والا. طابع ، دیوان کے اس قلمی نسخے کی بابت کوئی تفصیل نہیں دیتا جس سے یہ نسخہ چھاپا گیا۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۵). [ع].

طابَقَ النَّعْلُ بِالنَّعْلُ (فت ب ، ق ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ع ، ضم ل ، کسر ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ع ، ضم ل) کہاوت.
۱. (عربی کہاوت اُردو میں مستعمل) جوتی جوتی کے ساتھ مطابق ہو گئی جب دو آدمی یا دو چیزیں ایک دوسرے سے عین مطابق ہو جائیں تو یہ مثل بولتے ہیں نیز من و عن ، بعینہٖ کے معنی میں

مستعمل . جو جو فروگزاشتیں پہلی دفعہ رہ گئی تھیں انہیں طابق النعل بالنعل درست کیا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ۵۵۵)۔ حضور کے ارشادات کی اطاعت اور آپ کے عمل کی پیروی طابق النعل بالنعل کرنی ضروری ہے۔ (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۲۷۷)۔ ۲. (بزرگوں کے) **قدم بہ قدم دھرتا ہوا ، بالکل ویسا ہی بنا ہوا ، بڑوں کے نقش قدم پر چلتا**. آنکھ بند کر کے طابق النعل بالنعل ہمارے چلا آ. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۵۶)۔ اس مبحث تحقیق میں ابتداً اپنی ہمسائی سے میں بھی طابق النعل بالنعل بنا رہا۔ (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۱)۔

طابُور (و مع) امذ.
پیادہ فوج کا ایک حصّہ ، پلٹن کا ایک حصّہ ، رجمنٹ. جب کھلے میدان میں جنگ ہوتی تو وہ اپنی فوج کو اس ترتیب سے آراستہ کرتے تھے جسے طابور کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۳)۔ [ع].

طَابَہ (فت ب) امذ.
۱. **ہاتھوں اور کلائیوں کی ورزش کا کھیل**. علاّمہ (حسن بن عبداللّٰہ) نے مختلف قسم کی ورزشوں کا بیان لکھا ہے جو اس زمانہ میں جاری تھیں ، مثلاً کوئی و چوگان ، گھوڑے کی سواری ... شبا ک اور طابہ۔ (۱۸۹۹ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۸۱)۔ ۲. **مدینۂ منوّرہ کا نام ، طیبہ** (نوراللغات)۔ [ع].

طاحِن (کس ح) امذ.
دانت ، داڑھ ، دراڑھ. «ٹیفلون پالزیکس» کے بالتی طاحن ... میں صرف تین منٹ کے واسطے پیسا گیا۔ (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹِڈی کا ہضمی نظام ، ۹۳)۔ [ع].

طاحِنَہ (کس مع ح ، فت ن) امث.
داڑھ ، دراڑھ. بالائی طواحن میں سے پہلا طاحنہ سب سے بڑا اور تیسرا سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۷۵)۔ [طاحن + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طاحِنِی (کس مع ح) صف.
داڑھ کا ، داڑھ سے متعلق. ثنایا کنارے کے اوپر ایک چوڑی ، غیر منتظم کور ہے جسے طاحنی ابھار کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۵۵)۔ [طاحن + ی ، لاحقۂ نسبت].

طارِق (کس ر) امذ.
رات کو آنے والا ؛ (کنایۃً) ستارۂ صبح. طارق رات کو آنے والا ستاروں کو اِسی واسطے طارق کہا جو رات کو ظاہر ہوتے ہیں۔ (۱۷۷۰ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۲۹)۔ [ع].

طارُم (ضم نیز فت ر) امذ.
۱. **لکڑی یا بانس کا ٹھاٹھر یا گھر ، لکڑی کا مکان ، باغ میں بنایا جانے والا لکڑی کا گول چھت کا مکان ؛ گُنبد ؛ چھت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۲. **انگور کی بیل کی ٹٹی**.

طارم تاک سے لہو ٹپکا
سنگ باراں ہوا ہے مینا پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۷)۔

آپلے میرے دل مست سے ہوں گم کیونکر
ہو تہی خوشۂ انگور سے طارم کیونکر
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۶۸) . ۳. **بالا خانہ ، کوٹھا ؛ (کنایۃً) آسمان**.

رد نہ کر میرا سوال اے شاہ توں
طارمِ معشوقیت کا ماہ توں
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۶)۔

جن نے دیکھا ہے کہ کیا نشّۂ مے میں ہے عروج
لے نہ طارم کو فلک کے وہ کبھی تاک کے مول
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۲) . طارم آسمان سے مراد ہے. (۱۸۳۵ ؛ مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۸۲)۔

مردِ حُر ایسا زمانے میں نہ پھر آئے گا
جس کے قدموں میں بچھے جھک کے بساطِ طارم
(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۲۱۹)۔ [ع].

---اَعْلیٰ کس صف (---فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
(کنایۃً) **آسمان**.

کہہ طارمِ اعلیٰ بہ کہے فرق لعیں پر
کہہ فرق زمیں کہہ بسر گاوِ زمیں پر
(۱۸۵۵ ، میر ضمیر ، مجموعۂ مراثی ، ۱ : ۳۱۳)۔

جہاں کی ربت کا ذرّہ عبیر غالیہ ہو
و طائے طارمِ اعلٰے جہاں کی خاکستر
(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۵۷)۔ [طارم + اعلیٰ (رک)].

---چَہارُم کس صف (---فت چ ، ضم ر) امذ.
چوتھا آسمان.

ہے ظاہراً بنفسہٖ اور مظہراً لغیر
جیوں شموعِ شمس طارمُ چہارم سے برتریٰ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸)۔ [طارم + چہارم ـ چارم].

---خَضْرا کس صف (---فت خ ، سک ض) امذ.
(کنایۃً) **نیلگوں آسمان**. ایسا بلند مقدار کہ شہبِ معراج خطّۂ غبرا سے طارمِ خضرا پر پرواز کر ، جناح بخشش کا ، گوشہ نشینان میدان قدس پر بہن کیا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳)۔

یاراں بہ پڑا لالے کے پرتو کا جو شبخوں
پھر گنبدِ نُہ طارمِ خضرا ہوا گلگوں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۵۲)۔ [طارم + خضرا (رک)].

طاری صف.
چھایا ہوا ، پھیلا ہوا ، مسلّط ، غالب.

سقوط کہیں کہیں ہے عاری
سیدھا ہے کہیں ، کہیں ہے طاری
(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۹۲)۔

ظلمتِ شامِ الم طاری ہو جب عالم اوپر
مہر کا خورشید تیری اس کو نورانی کرے
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۵)۔ ایک بار مجھ پر بھی ایسا وہم طاری ہوا۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۶)۔ بسبب غم کے

یہ حالت طاری ہے یہ کہہ کر بہ تشفی و دلجوئی قریب بلا کر حال استفسار کیا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۶۳)۔ اس حالت میں مجھ پر ایک اور احساس طاری تھا۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۶)۔ احمد بشیر کی والدہ اس پر طاری ہو چکی تھی۔ (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۶۹)۔ [ع]۔

طاس (۱) امذ۔

۱. پانی یا شراب پینے کا پیالہ ، کُوزہ ، کٹورا۔

شرابِ لالہ رنگ سوں بھر کے دے طاس
اسی کوں دیکھیے ہر آوے سبی طاس

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا (امین) ، ۱۶۶)۔

نہ بحری جھوٹ کے عالم کے تئیں
کہ او یک طاس کوں کہتے ہیں ہارا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۵)۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کی چھُری دوسرے کے پاس طاس زردی برف سے پُر۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۹)۔ طاس معمولی پینے کے برتن کو بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۳)۔ **۲. طشت ، لگن ، تسلا ، طباق ، کونڈی ، کوئی پھیلی ہوئی چیز۔**

پرستار باندھے ہوئے لنگیاں
مہ و مہر سے طاس لیکر وہاں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۴۴)۔ بادشاہ نے کہا کہ سر مبارک طاس میں رکھ کر کاٹا جائے۔(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰۷)۔غلام کو آواز دی کہ پانی اور طاس حاضر کرے۔(۱۹۰۵ ، طعة الضیا ، ۶۸)۔

تشتِ بیاباں طاسِ گلستاں
طاسِ گلستاں روضۂ رضواں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۵۷)۔ **۳. وہ علاقہ جس سے دریا گزرتا ہو ، وہ ہموار جگہ جہاں دریا اس طرح آہستہ چلتا ہے اور اپنی ریت مٹی چھوڑتا جاتا ہے اور سمندر کے کنارے زمین بنتی جاتی ہے۔** دو تو بالکل خشک تھے ، پانی کا ان میں نام و نشان تک نہیں تھا اور تیسرے کے طاس میں سوکھی ریت کا انبار تھا۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۰۵)۔ بوڑھے کچھوے مصر تھے کہ بحیرۂ روم کے طاس میں جس وقت پچھلی رات کو پہلی بار چاندی جیسا پانی بھرنے لگا اور ابرق ریت لہروں سے آشنا ہوئی اس ریتلے خطے میں سیمرغ رہتا تھا۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۷)۔ **۴. ایک قسم کا ریشمی کپڑا ، تمامی ، زری ، کمخواب۔**

خزو اکسوں و اطلس دق و دیبا
تنک پور طاس ختنی صدف و زیبا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲)۔

لیا سب اچھے چتر زربفت طاس
کنور نے کیا راج ہنسی لباس

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۶۱)۔ **۵. کھیلنے کا تاش جس کے پتوں پر نشان بنے ہوئے ہیں** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۶. گھڑی ، ساعت۔**

ہے گھڑیال فارسی طاس
ساعت گھڑی پہر ہے پاس

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری ، ۱۱)۔

جو کئی سال میرے ہو بو حال ہے
ہر یک طاس میرے ہو کئی سال ہے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۵)۔

طاعات حق کی ہے بہوت قربی ہے اسکا اجربی
افضل عبادت پیر کی خدمت میں رہنا ایک طاس

(۱۷۱۵ ، دیوان قربی ، ۲۲)۔ وہ اُٹھ کر اس وقت ہر رات کو نہاتا پھر تہجد کی نماز اور وظیفہ چار طاس نجومی تک یعنی چار گھڑی تک پڑھتا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲۳)۔ [ع]۔

ـــ باز صف۔
طاس بازی کرنے والا ، مداری (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔
[طاس + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

ـــ بازی امث۔
ایک کھیل جس میں طشت کو لکڑی پر پھرا کر ہوا میں اچھالتے ہیں اور گرتے ہوئے کو پھر لکڑی پر لے لیتے ہیں ؛ (مجازاً) فریب۔

فلک کی طاس بازی ہے یہ مشہور
کہ وہ رشکِ پری مجھ سے پڑی دور

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۲۷)۔[طاس باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گھڑیال (ـــ فت گھ ، سک ڑ) امذ۔
سلطان فیروز شاہ کا ایجاد کردہ بہت بڑا گھنٹہ جس کو فیروزآباد میں نصب کرنے کا بڑا مقصد یہ تھا کہ گھڑیال کے بجانے سے دنیاوی اور دینی فوائد حاصل ہوں۔ طاس گھڑیال کے وضع کرنے سے پاس اور گھڑی کی معرفت کے لیے ... آخری طاس پر گجر بجاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی) ، ۱۸۳)۔
[طاس + گھڑیال (رک)]۔

طاس (۲) امذ۔
(جلوس وغیرہ میں بجانے کا) تاشا ؛ طاسہ۔

جب لگ چندر پور سور کے بجتے ہیں طاسا گھن اپر
بجتا اچھو تیغ دارا لگے تب لگ بجتر فتح کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۶)۔ ایک شخص وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک طاس ہاتھ میں لیے آتا ہے بعد اوسے وہ شخص اپنا ہاتھ طاس پر مارتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۹)۔ [طاسہ (رک) کا مخفف]۔

طاس (۳) امذ (قدیم)۔
ایک پرند۔

ابابیل سبزک ہو طاوس طاس
پلک فاختے ہدہداں ہے قیاس

(۱۸۰۷ ، داستان فتح جنگ (ق) ، ۱۶۳)۔ [عَلَم]۔

طاسک (فت س) امذ (قدیم)۔
چھوٹا سا طشت ، لگن ، مجن۔

سو طاسک سور کا لیکر چلیاں چندر مکھیاں لٹکت
زمیں پر دیکھ حیراں ہو مکن جیو ملکے حوراں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۷)۔

یہ کاغِ رواں ، دیر شناسیاں
یہ نیلوفریں طاسکِ سرنگوں
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۸۵). [طاس + ک ، لاحقۂ تصغیر].

طاسَہ (فت س) امذ ؛ ~ طاشہ.
رک : **تاشا یا تاسہ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[تاسہ (رک) کا ایک املا].

طاسی طاسی صف.
ریشم اور زری سے بنے ہوئے کپڑے ، (طاس) کا لباس.
طاسِ خورشید غرق ہے جب سوں
بر میں تیرے لباس طاسی ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).
ہو خجل کیوں نہ سرنگوں ہوئے سپہر
سر پہ چیرا سجن کے طاسی ہے
(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۸۶). [طاس (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

طاش (۱) امذ.
بڑا تھال ، طشت. ذوالقرنین نے اُن کو طلب کر کے پوچھا کہ تم کس لئے کھانا نہیں کھاتے انھوں نے سرپوش خوانوں سے اٹھایا تو مٹی کے طاش جواہرات سے بھرے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۶۸۵). [رک : طاس (۱)].

طاش (۲) امذ.
ریشمی کپڑے کی ایک قسم ، تاس. تو جیسے ہی تو سوہا سبز کارکشی کے جوڑے کی اور تیسے ہی جھمک لال طاش کے پانجامہ کی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳).
سامنے درگہ کے ہے جو عَلم
طاش کا اوس پر اڑائے ہم نشاں
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۲). [رک : تاس (۱)].

طاشا امذ ؛ ~ طاشہ.
تغاری یا تسلے کی شکل کا کھال منڈھا ہوا چھوٹا باجا جو گلے میں ڈال کر دو پتلی لکڑیوں سے بجایا جاتا ہے اسکی آواز ڈھول سے زیادہ تیز مگر کم گونجدار ہوتی ہے. کہیں ترہی بھکتی طاشا ... بجتا جاتا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷۹). [تاشہ (رک) کا ایک املا].

طاشْلا (سک ش) امذ.
تانبے یا پیتل کا طشت ، لگن. اس کی ریس میں گھر آ کر میں خود بھی طاشلے یا رکابی پر تالی نکالنے کی کوشش کیا کرتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۹). [تسلا (رک) کا ایک املا].

طاشَہ (فت ش) امذ.
رک : **طاشا.** طاشہ اور مرفہ کا میل قدامت سے ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۳۰۵). [طاشا (رک) کا متبادل املا].

ــــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
طاشہ اٹھانے والا ، طاشہ بجانے والا. طاشہ برداران سحر نے نقارۂ جہان دارئ خورشید کو سینک کے تکور دی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۹۱). [طاشہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا ، لے جانا].

ــــ مُرْفا (ـــ ضم م ، سک ر) امذ.
تاشہ اور ڈھول ، ڈھول تاشہ. جب گاڑی چلتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یا تو طاشہ مرفا بج رہا ہے. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۵۳). [طاشہ + مُرفا (رک)].

ــــ مُرْفا والے امذ ؛ ج.
ڈھول بجانے والوں کا گروہ (جامع اللغات).

طاعات امث ؛ ج.
بندگی ، عبادات.
جب آ کے فنا چھوڑے گی شمشیر کا اک ہات
پھر صاف ہے دونوں کی گنہگاری و طاعات
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۲).
برسات میں ہے توبہ و طاعات کا خیال
توبہ کے ساتھ ساتھ ہے برسات کا خیال
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۲).
سر حلقہ ہوں رندانِ خرابات کا میں
اور یار ہوں ہر منکرِ طاعات کا میں
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۱۲). اگرچہ سعیت و جذب خود اپنی جگہ بڑا کمال ہے لیکن ثواب و درجات تو طاعات کا ثمرہ ہیں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۳۹). [طاعت (رک) کی جمع].

طاعَت (فت ع) امث.
۱. **(خدائے تعالیٰ کی) عبادات ، پرستش ، خدا کی بندگی.** اس مرکب کے ساری تھے نہیں تو جوں بہتر و خوف و رجا بندگی و طاعت ، امرونہی ، نبی و قرآن ، اس پر ہی ، نہ کہ برخا ک وجود. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۹).
کہ انصاف دیوے وہی راست ہے
کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹). تمام رات اوراد و وظیفہ میں اور عبادت و طاعتِ خدا میں گزراتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵).
ہو نمازِ سحر کہ طاعتِ شام
سر فرو کر پس از درود و سلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۶).
ذکر و فکر و شغل و وِرد و عشق و طاعت کے بجائے
ٹوٹکا ، ٹونا ، چڑھاوا ، زائچہ ، فال و شگون
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۸). ۲. **اطاعت ، تابع دار ، فرمانبرداری.** جو کوئی طاعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ... طاعت اللہ تعالیٰ کی کیا. (۱۶۹۷ ، ہنج گنج ، ۳۳).
نہ ہو تو غرہ کہ زاہد نہ جانے واں مقبول
ترا یہ طاعت و تقویٰ ہے یا سرا اخلاص
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۸).
اس اُمید پر کی ہے نعتِ رسولؐ
کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳).

ہر ایک کی نظر سے طاعت ٹپک رہی تھی
دیکھی خدا کی قدرت اس بُت کی انجمن میں

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۴۷). ۳. (تصوف) ماسوا اللہ سے روگرداں ہو کر حق میں مشغول ہونا (مصباح التعرف). [ع].

---شِعاری (---کس مع ش) امث.
عبادت بجا لانے کی عادت. مرأۃ العروس چند پند وغیرہ سے طاعت شعاری اور صبح خیزی کے فائدے سنائے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۹). [طاعت + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَہ امث.
عبادت گہ ، مسجد (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [طاعت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُزار (---ضم گ) صف.
اطاعت گزار ، حکم ماننے والا ، فرمانبردار.

مرے کریم عبادت سے بے نیاز ہے تو
مجھے بتوں ہی کا طاعت گزار رہنے دے

(۱۹۳۳ ، دیوان صفی ، ۱۵۰). [طاعت + ف : گزار ، گزاردن - دینا ، بخشنا ، ادا کرنا].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
فرمانبرداری ، گرویدگی.

وہ معروفِ طاعت گزاریٔ نغمہ
وہ محوِ سجودِ نگارانِ رقصاں

(۱۹۵۰ ، روشنی (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۹۶)). [طاعت گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وَر (---فت و) صف.
فرمانبردار ، اطاعت گزار ، مُطیع (ماخوذ : نوراللغات). [طاعت + ور ، لاحقۂ صفت].

طاعَتی (فت ع) صف.
اطاعت کرنے والا ، فرمانبردار.

کیوں نہ بتکدے سے دلِ طاعتیاں ہو مانوس
الٹا لٹکا ہے یہ پڑھنے کو نمازِ معکوس

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۶۲).

کم نہیں فرقۂ زہاد سے کچھ ہم بھی ظہیر
طاعتی وہ ہیں تو ہم بھی ہیں حمایت والے

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۲۲۸). [طاعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

طاعِم (کس ع) امذ.
کھانے والا شخص ، کھانے والا. کیا یہاں طاعم سے مراد عرب کا طاعم ہے. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۱۲۵). [ع : (ط ع م)].

طاعِن (کس ع) صف.
طعنے دینے والا ، طعن و تشنیع کرنے والا ، نیزہ مارنے والا. اب ہر جگہ ہیں مشہوری میری جعل سازی کی ہو گئی ہے بلکہ ہر طرف سے لوگ طاعن ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۵۶). اس شخص کے کہنے میں نہ آنا جو بات بات میں قسم کھاتا ہے آبرو باختہ ہے ، طاعن ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰۳). طاعنین کے جواب کے واسطے لوگوں کو دکھاؤں گا. (۱۹۵۸ ، ملفوظات (مولوی اشرف علی تھانوی) ، ۳ : ۱۸۸). [ع].

طاعُون (و مع) امذ.
ایک وبائی متعدی بیماری جس میں ایک پھوڑا بغل یا جانگھ میں نکلتا ہے اور اس کے زور سے انسان بہت کم جانبر ہوتا ہے ، اس میں عموماً قے ، غشی اور خفقان کا غلبہ رہتا ہے ، یہ مرض پہلے چوہوں میں پھیلتا ہے پھر انسانوں میں آتا ہے ، یہ بیماری پسوؤں کے ذریعے پھیلتی ہے.

طاعون کہ ہے یک بلا
بھویں تے نکل نے رین کوں

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۶۳). طاعون شہادت و رحمت ہے اس اُمت کے لیے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۰). جو شخص اوس کو اپنے پاس رکھے مرضِ طاعون سے محفوظ رہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). انگریزی ڈاکٹر تپ اور ہیضہ اور سِل اور طاعون کی نسبت یہ رائے رکھتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۹). برّصغیر پاک و ہند میں ... طاعون یا پلیگ کی وباء میں لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن گئے تھے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۵۳). [ع].

---دانَہ امث.
(طب) گلٹی دار طاعون جس میں ران ، بغل یا گردن کے غدودِ جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں. کیا قیامت برپا ہوئی کہ طاعون دانہ شروع ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۹). لارڈ ایلگن کے عہد میں قبل از عہد لارڈ کرزن بیوبنک پلیگ یعنی طاعون دانہ پیدا ہوئی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱). [طاعون + دانہ (رک)].

---زَدہ (---فت ز) صف.
طاعون میں مبتلا ، مرضِ طاعون کا شکار ، طاعون کا مارا ہوا. انہوں نے کیا خود بنفسِ نفیس طاعون زدہ اضلاع کو دیکھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۲). [طاعون + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---کی خالَہ صف مث.
(کنایۃً) بہت غصہ ور عورت ، بس بھری عورت ، ضرر پہنچانے والی. طاعون کی خالہ بنی ہوئی آلتی پالتی مارے بیٹھی ہوئی. (۱۹۳۳ ، عزیمی ، انجام عیش ، ۱۱).

طاعُونی (و مع) صف.
طاعون (رک) سے منسوب ، طاعون کا. یکایک زمانہ نے اپنی نیرنگی کا ورق الٹا اور پیاری کا پیارا ساجن طاعونی شکار ہو گیا. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۵). طاعونی پسّو ... چوہوں اور گلہریوں کا خون چوستے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۲۶). [طاعون + ی ، لاحقۂ نسبت].

طاغُوت (و مع). (الف) صف.
گمراہ ، سرکش ، شیطان (جو خدا سے منحرف ہو اور گمراہ کرے).

طاغوت کی شرح میں کہیے ہیں باقر
بھولے جو خدا کو ہے وہ اوس دم کافر
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۲). اسلام ایک برکت ہے جو ان کو ظلمت سے نور کی طرف طاغوت کی طاقت سے خدا کی طرف لاتا ہے. (۱۹۱۲ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۸۹). طاغوت سے مراد بھی شیطان اور اس کے خلفاء و مظاہر ہی ہیں . (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۶۹). (ب) امذ. (فتح مکّہ سے اور بُت شکنی سے پہلے) مکّے کے ایک بُت کا نام ، ایک قوی ہیکل بُت کا نام. جبت اور طاغوت دو بُت ہے. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۱۲).
جبت و طاغوت کا سر لات سے توڑا کس نے
کوئی بُت ، خانۂ کعبہ میں نہ چھوڑا کس نے
(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۲۸).
تجھ بن کریں کس سے طلبِ حفظ و حمایت
طاغوت سے ہم نے کبھی امداد نہ چاہی
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۶۱). [ع].

طاغُوتی (و مع) صف.
شیطان سے منسوب ، باطل پرست ، (احکامِ خدا اور رسولؐ سے) سرکشی کرنے والا ، شیطانی.
طاغوتیوں سے جنگ تو یزدانیوں سے صلح
ہیں جنگ اور صُلح کے پیغامبوں میں ہم
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۰۹). آخر ان طاقتوں سے نپٹنے کے لئے بھی تو کوئی چاہیے جو طاغوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۸۱). [طاغوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ذِہْن (ـــ فت نیز کس ذ ، سک نیز فت ہ) امذ.
شیطانی ذہن ، برے خیالات رکھنے والا دماغ ، شرارت پسند ذہن ، شر انگیز ذہن. ایک نیا پہلو ذہن میں آیا یہ انگریز بہادر ہی کا طاغوتی ذہن تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۲). [طاغوتی + ذہن].

ـــ طاقَت (ـــ فت ق) امث.
شیطانی طاقت. تعصبات کی آگ بھڑکانے والی طاغوتی طاقتیں ان کا راستہ نہیں روک سکیں گی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ فروری ، ۳). [طاغوتی + طاقت (رک)].

ـــ قُوَّت (ـــ ضم ق ، شد و فت) امث.
رک : طاغوتی طاقت. نطشے نہ تو طاغوتی قوت کا علم بردار ہے اور نہ وہ مردم بیزاری کا مرتکب ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۸۸). [طاغوتی + قوت (رک)].

طاغی صف.
(مالک کا یا خدا کا) نافرمان ، سرکش ، باغی.
جتے سرکشاں میں تو باغی ہوا
نہ اس دیو سا کوئی طاغی ہوا
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۳). دوزخ طاغیوں کے ... رہنے کی جگہ ہے. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۳۱). بعضے امیران دولت اس سے باغی ہوئے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۷). ہر طرف سے باغیوں ، طاغیوں سے دشمنوں

میں گھرا ہوا ایک بھی مرد مسلمان اپنے وطن میں اٹل بنا رہا. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۷۳). [ع].

طاغِیَہ (کس غ ، فت ی) امذ.
۱. بجلی کا کڑکا ، عذاب کی چنگھاڑ ، بجلی جو گرتی ہے. کہتے ہیں کہ ہوئی (ہوس) ایک طاغیہ ہے جس شخص کی وہ مالک ہوئی اس کو ہلاک کر ڈالا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۷). **۲. سرکش ، ظالم.** امام حسین نے کہا کہ مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کا طاغیہ ہلاک ہو گیا ہے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۱۱۰). **۳. مشرکین مکّہ کا بڑا بُت.** بنی ثقیف طائف میں رہتے تھے اور لات یا طاغیہ نام بت کی پوجا کرتے تھے. (۱۹۱۲ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۶۳). [طاغی + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

طافِح (کس مع ف) صف.
شراب کے نشے میں چور ، بدمست.
میر بھی کیا مست طافح تھا شرابِ عشق کا
لب پہ عاشق کے ہمیشہ نعرۂ مستانہ تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵). [ع].

طافَہ (فت ف) امذ.
(قدیم) گروہ ، جماعت ، طائفہ. ایک طافہ آدمیوں کا تھا اُلٹے لٹکائے ہوئے جامۂ آتشیں پہنائے ہوئے اُن کو وے فرشتے مارتے تھے. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۱۳۸). [طائفہ (رک) کی تحریف].

طافی امث.
۱. پانی کے اوپر تیرنے والی چیز ، ہلکی چیز جو پانی پر تیر آئے (فرہنگ عامرہ). **۲. وہ مچھلی جو مرنے کے بعد پانی پر تیر آئے.** جو مچھلی خود بخود مر کر تیر آوے اوسکو طافی کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۹). **۳. آگ بجھانے والا شخص ، بھٹی ، انجن وغیرہ کا نگراں.** ہر طافی کے لئے یہ ممکن ہے کہ غفلت ، نااہلیت یا بدچلنی کی وجہ سے فوراً برطرف کر دیا جائے. (۱۹۳۷ ، طب قانونی ، ۵۷۸). [ع].

طافِیَہ (کس ف ، فت ی) صف.
(وہ آنکھ) جو باہر نکل آئے (اور آدمی کانا ہو جائے). مقرر دجال جوان ہے اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں ، اس کی آنکھ طافیہ ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۷۹۰). [طافی + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

طاق امذ.
۱.(أ) محراب.
ہر یک بھنواں جیوں طاق ہے عالم تیرا مشتاق ہے
نے جنت انا طاق ہے تیری جہانبانی سبب
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۱).
تیری بھنواں کے طاق میں سجدا کیا نہ جانے
یک رنگ گت میں دل کی سہارت کیے بغیر
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۹). شیث لعین نے شمشیر چلائی ،

طاقِ مسجد پر لگی اور ٹوٹی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۹)۔ اس کے اوپر بالا خانہ اور ایک چوبارہ جس کے چار دروازے مع طاق تختہ چاروں طرف ہیں۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۰۱)۔ **(ii) دیوار کے آثار میں خانہ داری کی معمولی چیزیں رکھنے کو محراب دار یا چوکور جگہ.**

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیری بھنواں کوں دیکھ کر جزداں چھوڑا طاق میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۷)۔

اب شیشۂ شراب کوں لا طاق میں رکھو
بس ہے خیال مجھ کوں خوش ابرو کی چشم کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۳)۔ ایک روز طاق میں ایک جلد کتاب کی نظر آئی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۷)۔ مسجد کی دیوار میں طاق کی شکل کا ایک دریچہ تھا. (۱۹۸۳ ، پشت بہشت ، ۳۵) . **۲. ایوان ، محل ؛ (کنایۃً) آسمان.**

اتھا کوہ پر یک قدرت سوں طاق
کیا اس منے یک عابد و ناق
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵)۔

پوچھی دل سے بنا کے میں تاریخ
بولا ہے جفت طاق نوشیرواں
(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳)۔

خورشید کا پیولۂ منقی تھا میرا جام
جب طاق سے طلوع ہوا رات ہو گئی
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۹۱)۔ **۳. وہ عدد جو دو سے تقسیم نہ ہو نیز دو سے تقسیم نہ ہونے والے عدد کا معدود ، جفت کی ضد ، فرد (زوج کا مقابل) ، اکیلا .**

شطرنج گنجفہ نردنت تیوڑی پچیسی ست کھڑے
لے کر سہیلیاں کھیلتی جو دیکھنا تو جفت و طاق
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲)۔ جوز کے چار حصے کر کے اس میں ڈالتے ہیں اگر طاق اس کے پانی پر ترتا ہے تو نیک، نہیں تو بد (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۵)۔ چھت کی کڑیاں طاق رکھیں جفت رکھنا بہت منحوس ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۲)۔ جو استنجا کرے پس چاہیے کہ (ڈھیلے) طاق لیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۰)۔ بمقابلہ طاق کے جفت کہا جاتا ہے۔ (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۵۳۹)۔ جس لفظ پر جفت صفحہ ختم ہوتا تھا اسے دوسرے طاق صفحے کے شروع میں پھر لکھتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، نگار، کراچی ، فروری ، ۱۱)۔ (ب) صف. **۱. تنہا ؛ یکس ، اکیلا.**

لکیاں بولنے سب ہی کر اتفاق
کہ نیں جفت اسے ہے یو عالم میں طاق
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۰)۔

بلن دل میں اُن کے لیے اشتیاق
حشر لگ نہ مل او رہیں ہو کے طاق
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۵)۔

عمرو کا اب سنیں احوال مشتاق
گئے حمزہ و مقبل یہ رہا طاق
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۶۲)۔

جو کہ ہیں تیرے شوق کے مشتاق
دونوں عالم سے بن گئے ہیں طاق
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۷۵)۔ **۲. یکتا ، بے مثل ، لاثانی ، ماہر.**

بہت عاشقاں عشق میں طاق ہیں
اسے دیکھنے بہوت مشتاق ہیں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵)۔

دہقاں کے بیٹے بسکہ فراست میں طاق تھے
پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۰۱)۔

شیوہ ہائے دلنوازی میں ہیں آنکھیں ان کی طاق
ایک ہے سہو توجہ ایک ماو التفات
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۶۵)۔ ہمارے بزرگ شعراء اس فن میں طاق تھے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۵۹)۔ **۳. نادر ، عنقا ، کم یاب ، کالعدم.**

مطلق نہیں احوال کے اظہار کی طاقت
کیا طاق ہوئی اس دلِ بیمار کی طاقت
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۴۳)۔

طاق طاقت ہوئی کھوڑے سے گرا لالہ عزار
سیر گلزارِ شہادت ہوئی منظورِ نظر
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی)،مجمع البحرین ، ۲ : ۳۶)۔

امید جن سے تھی جس دم وہ سرپرست اوٹھے
تمام طاقتِ دل ایک بار طاق ہوئی
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۰۸)۔ [ع]۔

---اَبرُو کس اضا(ـــفت ا ، سک ب ، و مع) امذ.
وہ ابرو جو محراب کی شکل کے ہوں ؛ مراد : طاق جیسا.

پرم کے سو پیمالے سوں مد پلا کر
پیا طاقِ ابرو سوں سجدا کرایا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۱۷)۔

تیرے موہائے سیہ سے طاقِ ابرو کھل گئے
فرق کیا سمجھیں ہوا کعبہ سیہ پوش ان دنوں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۰۵)۔ [طاق + ابرو (رک)]۔

---اَیوان کس اضا(ـــی لین) امذ.
جلوہ خانہ ، ڈیوڑھی (جامع اللغات)۔ [طاق + ایوان (رک)]۔

---بَنّدی (ـــفت ب ، سک ن) امث.
دیوار میں طاق کی شکل کے نقش و نگار (زینت کے لیے) بنوانے کا عمل. دیوان عام بھی جواہر ہی کا تھا .... کسی جگہ تو اقسام طرح کی عمارت و طاق بندی .... کی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۶)۔ طرح طرح کے فانوس و چراغ بنائے .... طاق بندی نمایاں کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۸۳)۔ [طاق + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بھَرنا محاورہ.
مراد پوری ہونے کے لیے منّت مانی جانا ، یہ نیت کرنا کہ فلاں مراد پوری ہو جائے گی تو طاق بھرا جائے گا یا طاق میں گھی کا چراغ جلایا جائے گا یا کسی اور طرح خوشی منائی جائے گی.

جا بجا کے مسجدوں میں بھرے طاق بھی بہت
اوس بت کی بارگہ میں نہ پونہچا کسی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).
بھروں گی طاق کراؤں گی رت جگا بیگم
جو آئے خیر سے گھر میں وہ محسن دلگیر
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۶). بزرگ خواتین ... لڑکوں کو لے کر مسجد میں طاق بھرنے جاتیں۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۵۸).

ـــــ پَر اُٹھا رَکْھنا محاورہ.
پس پشت ڈال دینا ، ترک کرنا ، بھلا دینا ، چھوڑ دینا.
داشت کی کوٹھری میں لا رکھا
گھر کا غم طاق پر اٹھا رکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳).

ـــــ پَر بِٹھانا محاورہ.
بے بٹھانا ؛ نیچا دکھانا ، حقیر بنا دینا ؛ معطل کر دینا ، بیکار بنا دینا ؛ ایسا کر دینا کہ نہ کچھ بول سکے نہ چل سکے. کبھی ایسے مسخرے بن جاتے کہ بھانڈوں کو بھی طاق پر بٹھاتے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۳۳). حکومت اپنی طاقت کے بھروسے سختی پر سختی کرے گی، میاں گاندھی طاق پر بٹھا دیے جائیں گے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ؛ ۳۰ : ۹).

ـــــ پَر بَیٹھا اُلّو بَھر بَھر مانگے چُلّو کہاوت.
اس کمینے کے متعلق کہتے ہیں جو اپنے سے بہتر آدمیوں پر حکم چلائے ، کمینے کو اگر کوئی عہدہ یا رتبہ مل جائے تو وہ حکومت جتاتا ہے اور اپنی اوقات بھول جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــــ پَر پَڑا رَہْنا محاورہ.
رک : طاق پر رکھا رہنا. میں نے کشمیر کے مستقبل کا حل ڈھونڈنے کے لئے جو راستہ چُنا تھا وہ طاق پر ہی پڑا رہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۵).

ـــــ پَر / پَہ دَھرْنا محاورہ.
نظر انداز کرنا ، پس پشت ڈال دینا.
کلکلاتی ہیں آپ میں ہر دم
طاق پر دھر رکھی ہے سب نے شرم
(۱۸۱۳ ، قائم دہلوی ، د ، ۲۱۴).
تم بناوٹ سے بھووں کو نہ بگاڑو صاحب
ایسے غصے کو تو ہم طاق پہ دھر دیتے ہیں
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۸۳).

ـــــ پَر رَکھا رَہْنا محاورہ.
۱. بیکار محض ہونا ، نکما ہونا ، کسی کام نہ آنا. جب قبضہ ہو گیا تو نالش والش سب طاق پر رکھی رہتی ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۳۷). **۲. بھلا دیا جانا ، فراموش کر دیا جانا.**
بادہ نوشی پر رہا دار و مدار اب کے برس
طاق پر رکھے ہیں سب کاروبار اب کے برس
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷).

ـــــ پَر رَکْھنا محاورہ.
نظر انداز کرنا ، پس پشت ڈال دینا. جب میرا باپ کوئی کام کرتا تھا شریعت کو طاق پر رکھ دیتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۹۵). انہوں نے اپنے مطالبۂ پاکستان کو طاق پر رکھنا مان لیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹۵).

ـــــ پَر رَہْنا محاورہ.
یاد نہ آنا ، بے تعلق رہنا ، بالکل بھلا دیا جانا.
ہے طاق پر پارسائی امیر
پلائے جو وہ یار جانی شراب
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۳).
کیسا قرآن اور کہاں کا ایمان
ایمان رہا طاق پہ قرآن کے ساتھ
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۵۲).

ـــــ پوش (ـــــ و مج) امذ.
وہ کپڑا جو طاق میں لٹکایا یا بچھایا جائے ، طاق میں بچھانے کا کپڑا. طاقوں میں غلطے کے طاق پوش بچھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۰). [طاق + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، پہنانا].

ـــــ جَبِین کس اضا(ـــــ فت ج ، ی مع) امذ.
(حشریات) محراب نما پیشانی. بالغ حشرات میں عموماً تین سادہ آنکھیں پائی جاتی ہیں، دو عموماً مرکب آنکھوں ... کی طرف اور ایک طاقِ جبیں پر. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۵۰). [طاق + جبیں].

ـــــ جُفْت کھیلْنا امذ.
۱. ایک قسم کا کھیل جس میں کسی چیز کو مٹھی میں چھپا کر دریافت کرتے ہیں کہ اس میں فرد (طاق) ہے یا زوج (جفت) جو غلط بتاتا ہے وہ ہار جاتا ہے.
خال ابرو کے جو ہوے بدنے بازی میں حضور
طاق جفت ایک ایک سے دو دو مکرر کھیلے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۶۱). گلی ڈنڈا ، گیند بلا ، طاق جفت ... تاش کھیلنے. (۱۹۲۳ ، فقہ ظریف (ق) ، ۲۰). **۲. (کنایۃً) صحبت یا جماع کرنا.**
کبھی کوئی تعجب دن نہ کھو اب مفت
بیٹھ جا پل کے کھیلیں طاق اور جفت (کذا)
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۱۲۱).

ـــــ دَرْ طاق (ـــــ فت د ، سک ر) امذ.
طاق پر طاق ، بکثرت طاق ، نیچے سے اوپر تک طاق ہی طاق. دیکھو کیا خدا کی قدرت ہے ، اردگرد طاق در طاق از فرش تا سقف کتابیں ... ، ان کے بیچ بیٹھا ہوا آدمی اتنا باریک. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۶). [طاق + در(حرف جار) + طاق (رک)].

ـــــ عَدَد (ـــــ فت ع ، د) امذ.
وہ عدد جو دو سے پورا پورا تقسیم نہ ہو سکے. آپؐ کھجور سے افطار فرما کر عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے کھجوریں ہمیشہ طاق عدد میں یعنی ۳ یا ۵ یا ۷ کھاتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۷۲). [طاق + عدد (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
یکتا کرنا ، ماہر بنا دینا.

اسی ہی وضع سے پیدا جو تو نے کی شاید
کیا ہے مادرِ گیتی نے سب میں تجکو طاق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲). میرے والد سب میں بڑے تھے مجکو پڑھوایا ، لکھوایا اور جتنے فن و کسب کارآمد سمجھے سب میں طاق کیا شہرۂ آفاق کیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۳۳).

ـــ کِسْریٰ کس اضا (ـــ کس ک ، سک س ، الف بشکل ی) امذ.
نوشیروان عادل کا محل ؛ (کنایۃً) بادشاہ کا محل.

طاقِ کسریٰ تو سُنا ہو گا کہ کیسا تھا محل
اب کہیں اس طاق کا کسریٰ کے پیدا ہے اثر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۳).

رفیع القدر ہر مصرع ہے اپنی بیتِ موزوں کا
نہ ایسا طاقِ کسریٰ تھا نہ قصر ایسا فریدوں کا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۱۲). [طاق + کسریٰ (رک)].

ـــ کَعْبَہ کس اضا (ـــ فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
کعبے کا طاق ، کعبے کا دروازہ جو محراب کی شکل کا ہے.

طوفِ طاقِ کعبہ کرنے دے منجے فرصت غدا
خاک سرمہ کر دماغ اپنے کو دیوون عود بُو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۹). [طاق + کعبہ (رک)].

ـــ مَزار کس اضا (ـــ فت م) امذ.
(گورکنی) قبر کے سرہانے چراغ رکھنے کی بنی ہوئی طاق نما جگہ ، کھوہ ، چراغداں (ا پ و ، ۷ : ۱۳۶). [طاق + مزار (رک)].

ـــ میں رَکْھنا محاورہ.
بھول جانا ، فراموش کرنا ، ترک کرنا ، چھوڑنا ، پیچھے چھوڑنا ، کسی سے بڑھ کر کوئی کام کرنا.

طاق میں یہ سب کتابیں رکھ دے تو
ہے کنہاں کاغذ کے گل میں گل کی بو

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۵۰). میں نے کہا یہ ناز و انداز ذرا طاق میں رکھو. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۷). اختلافِ مذاق اور تخالفِ تربیت سب طاق میں رکھو. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱).

ـــ میں کَوڑی پھینکنا محاورہ.
زائچہ بنانا ، فال نکالنا. بادشاہ عاصم نے حکم دیا کہ شہر کے تمام عالِم ، ادیب ، منجّم ، فاضل اور منشی حاضر ہوں ، وہ حاضر ہو کر اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ طاق میں کوڑی پھینک جائے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳).

ـــ نِسْیان کس اضا (ـــ کس ن ، سک س) امذ.
(کنایۃً) بُھول ، فراموشی (غیر مستعمل چیز کو طاق پر اُٹھا کر رکھ دینا).

نہ بھول اے دل تو اس نیرنگیٔ مینائے دوراں پر
یہ شیشہ ہے اسی قابل ہے جو طاقِ نسیاں پر

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۷).

یاد تھیں ہم کو بھی ، رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱). اکثر کو طاقِ نسیاں کے حوالہ کر دیتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۰۶). طالبِ علمی کے زمانے میں لکھنے کا شوق رہا ... کچھ چیزیں چھپی ہیں ، باقی طاقِ نسیاں پر رکھی گئیں اور ایامِ رفتہ کے حوالے ہوئیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۵۰). [طاق + نسیان (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
ماہر ہونا ، یکتا ہونا.

ناز ہم سے اور دشمن سے نیاز
طاق ہے وہ فتنہ گر ہر کام میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۱). سید رفیق حسین ... انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں طاق تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۲۳).

طاقَت (فت ق) امث.
۱. قوت ، توانائی ، بَل.

اس پکڑی باس رہنے کی
نہیں طاقت ہور منج سہنے کی

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۹۳).

سراج آنے میں اس جادو نظر کے
شکیب و طاقت و آرام آیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۶).

سوکھی زباں میں پڑ گئے کانٹے بغیر آب
طاقت بھی فرطِ ضعف سے دینے لگی جواب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۹). طاقت وہ شے ہے جو کسی جسم کی حالتِ متحرک یا حالتِ سکون کو بدل سکتی ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۹۵). کسی عامل کی طاقت کا اندازہ اس کے کام کرنے کی شرح سے کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، مبادیاتِ طبیعیات ، ۱۰۳). **۲. مجال ، تاب ، جرأت.**

کہاں طاقت ہے پر اک کوں کہ دیکھے تجھ طرف ظالم
ترے ابرو کی یہ شمشیر ، رستم دیکھ ٹل جاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳).

میر مجلس کی تاب و طاقت کیا
کرے تکلیفِ شعر اون کے تئیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

واجب ہے اطاعت بھی یا سیّد ابرار
طاقت ہے میں اس امر میں کر سکتی ہوں تکرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۵۸). جس دل میں یہ طاقت ہو اس کی صلاحیتوں کی حد نہیں ہوتی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۷۲). **۳. کسی کام کو کرنے کی قدرت ، برداشت ، قوت.**

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آ مل دے پیا
تُج بن منجے جیونا بہوت ہوتا ہے مشکل رے پیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

طاقت نہیں کسی کوں کہ یک حرف سُن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷). نانا تمہارا بیمار ہے اور بدلہ دینے سے لاچار ، طاقت تازیانے کی نہیں رکھتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳). **۴. قابلیت ، صلاحیت ، لیاقت ، استعداد.**

ظہیر ایک کافر پہ مائل ہوئے
بس اب طاقتِ دین داری نہیں

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۱۲۳). ہر ایک فرد عقل ، طاقت وجاہت بلکہ شعور تک میں بھی برابر نہیں ہوتا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۴). **۵. بساط ، حیثیت ، ظرف.**

یہاں طاقتِ نطق پاتا نہیں
کہ کوزے میں دریا سماتا نہیں

(۱۸۷۲ ، عاشر خاتم النبیّین ، ۲). **۶. کرشمہ ، اعجاز ، کرامات.** اس کا حق پہچاناں اور موافق طاقت کے بدلہ دینا ضرور ہے . (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۴۳).

شرابِ ناب کو دیکھا ہے شہد و شیر بن جاتے
نہاں ہیں طاقتیں کیا کیا ہر اک اللہ والے میں

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۷۷). **۷. موثر ہونا ، تاثیر ، اثر کرنے کی قدرت یا صلاحیت.** کسی کے دلائل میں تسلسل اور گفتگو میں طاقت اور جوش پایا جاتا تھا. (۱۸۹۵ ، فزیالوجی ، ۱). میں نے لکھا تھا کہ دوائی کی طاقت ذرا زیادہ کر دی جائے تو شاید فائدہ ہو. (۱۹۳۴ ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۳۱۰). **۸. (i) اقتدار، حکومت ، اختیار ، حریف ، فریق.** مسلم لیگ جب کسی جماعت گورنمنٹ یا کسی طاقت سے سمجھوتا کرے گی تو اس مسئلے کو سب سے پہلے پیش نظر رکھتے ہوئے سمجھوتا کیا جائے گا . (۱۹۳۹ ، پیسہ اخبار ، لاہور ، ۲۳ اگست ، ۱۷). ملکی قانون کا دارومدار طاقت پر ہے اخلاقیات پر نہیں . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۱). **(ii) (دشمن سے) مقابلے کا سامان ، اسلحہ اور فوج.** جتنے آدمی پہلے میرے ہمراہ تھے اتنے ہی اور دو تا کہ اگر وہ مجھ سے لڑنا چاہیں تو میرے پاس کافی طاقت موجود ہو. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۳۰). [ع].

ـــــاُڑنا محاورہ.
قوت جاتی رہنا.

کروں بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض ، کیا قدرت
کہ طاقت اُڑ گئی اُڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۷).

ـــــآزمانا محاورہ.
قوت کا امتحان لینا (مہذب اللغات).

ـــــآزمائی امث.
زور آزمائی ، قوت کا امتحان ، زور لگانا.

نہ کٹی ہم سے شبِ جدائی کی
کتنی ہی طاقت آزمائی کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۳۴). جب یہ کوشش سود مند ہوتے نہ دیکھی تو دست و بازو سے بھی طاقت آزمائی کے لیے آمادہ ہو بیٹھے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳). [طاقت + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــپَرْواز کس اضا(ـــــفت پ ، سک ر) امث.
۱. اُڑنے کی طاقت ، اُڑان کی قوت.

اتنی مدّت سے قفس میں ہوں کہ یاد آتا نہیں
بال و پر میں تھی کبھی کچھ طاقتِ پرواز بھی

(۱۹۸۷ ، ثبات ، ۸۱). **۲. (مجازاً) اثر و تاثیر ، توسیع ، پھیلاؤ.** ان کے اس جھوٹ کو طاقتِ پرواز بخشنے کے لیے ... کچھ زرخرید نمائندے پیش پیش تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۰۰). [طاقت + پرواز (رک)].

ـــــدِہ (ـــــ کس د) صف.
طاقت اور توانائی دینے والا ، قوت پہنچانے والا ، تقویت دینے والا. صاف ہوا ، صاف پانی ، طاقت دہ اور پوری غذا ، روشنی ، ورزش ، حفاظتِ جسمانی اور اعتدالِ صحت کے لیے ضروری ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۷۶). [طاقت + ف : دہ ، دادن ـ دینا].

ـــــدِیدار کس اضا(ـــــ ی مع) امث.
قوتِ بینائی ، کسی منظر کی برداشت ، بصارت کی توانائی .

تجھے نظارے کا مثلِ کلیم سودا تھا
اویس طاقتِ دیدار کو ترستا تھا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۷۹). [طاقت + دیدار (رک)].

ـــــسَلْب ہونا محاورہ.
قوت جاتی رہنا ، ناتواں ہو جانا. تصویر کھولکر جو ملاحظہ کی ہوش و حواس جاتے رہے طاقت سلب ہو گئی ، بدن سنسنا گیا ، سکتہ ہو گیا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۵۷).

ـــــطاق ہونا محاورہ.
بالکل طاقت نہ رہنا ، بے طاقت ہو جانا.

ہوئی جب مری طاق طاقت تمام
سو القصہ آخر کوں لے نیک نام

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۲).

کیا کرے محراب سربازی میں سر رکھنا ہے شاق
دیکھ وہ شمشیر ابرو غیر کی طاقت ہے طاق

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۶).

دل کی بیماری سے طاقت طاق ہے
زندگانی اب تو کرنا شاق ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۵). سوامی کی موت کا ایسا جھٹکا لگا کہ رہی سہی طاقت طاق ہوگئی اور کھاٹ سے لگ گئی. (۱۹۳۲ ، جنّتِ نگاہ ، ۲۲۲).

ـــــطَلَب (ـــــفت ط ، ل) صف.
محنت طلب ، محنت لینے والا. اگر گرد و نواح میں صرف طاقت طلب کام ملتا ہے تو غالبًا دس آدمیوں کے کنبے کا گزارہ ایک مرد کی کمائی پر ہو گا. (۱۹۴۷ ، علم المعیشت ، ۱۱۲). [طاقت + طلب (رک)].

ـــــ کرنا محاورہ.
زور دکھانا ، زور کرنا ، قوت آزمانا (نوراللغات).

ـــــ کے بل پر فقرہ.
اثر و اقتدار کے بھروسے پر ، قوت کے زور پر ، توانائی کی بنیاد پر.

اپنی بے پایاں طاقت کے بل پر کروڑوں جیالوں کو
کیڑوں مکوڑوں کی مانند سمجھا گیے

(۱۹۷۵ ، نقلبانے ، ۷۹).

ـــــ مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گذاشت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) مہمانداری کی طاقت نہ رکھتا تھا گھر مہمان کے لیے چھوڑ گیا اس وقت کہتے ہیں جب کوئی مہمانداری کے موقع پر ٹل جائے . طاقتِ مہماں نداشت خانہ بمہماں گذاشت. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶). میں اون سے یوں مخاطب ہوا ... واہ حضرت طاقتِ مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گذاشت. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۹۰).

ـــــ وَر (ـــــ فت و) صف ؛ ← طاقتور.
۱. زور آور ، توانا ؛ برتر کارکردگی کی صلاحیت رکھنے والا. کمزور کے لیے طاقت‌ور کی دوستی کا بھروسہ حماقت ہے. (۱۹۴۷ ، آخری چٹان ، ۳۰۶). وہ اتنا چھوٹا ہو گا کہ آپ طاقتور خوردبین کی مدد سے بھی اسے نہ دیکھ سکیں گے. (۱۹۶۸ ، نیا افق نئی منزل ، ۲۵). **۲. مضبوط ، مستحکم.** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اس ملک کو متحد اور طاقتور کر دیا جو خون خرابے کی آماجگاہ بنا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۲). [طاقت + ور ، لاحقۂ صفت].

طاقچَہ (سک ق ، فت چ) امذ.
چھوٹا طاق.

طاقچوں میں دھرے تھے نرگس دان
دیکھ کر جن کو چشم ہو حیران

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۳۷). چراغ دان کے اوپر محرابی طاقچہ بنا ہوا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۹۳).

طاقچوں ، دریچوں ، تمام الماریوں میں لاشیں
یہ سوچتی صورتیں ، تفکر میں گم جنازے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۷۳). اس کے سرہانے طاقچہ سا بنا ہوا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۳۷). [طاق + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ بَنْدُوق زَنی (ـــــ فت ب ، سک ن ، و مع ، سک ق ، فت ز) امذ.
جنگ کے لیے قلعہ کی دیوار میں بنایا جانے والا محراب نما سوراخ جس میں سے دشمن کا نشانہ لیا جاتا تھا ، فصیل میں بنا ہوا مورچہ. برج گوشۂ جانب پر میاں حنیف شاہ نے عمارت مدور بطور قلعہ بنوائی اور اس میں نشان طاقچہ بندوق زنی باہر کی طرف رکھے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۱۳۹). [طاقچہ + بندوق (رک) + ف : زن ، زدن - مارنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

طاقَہ (فت ق) امذ.
۱. اونی یا ریشمی کپڑے کا تھان.

کیسۂ گوہرِ انجم ترا صرفِ انعام
طاقۂ اطلسِ گردوں ترا وقفِ خلعت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۷) . تین سکھ لٹھے کے تھان اور طاقے سیاہ بانات کے دھرے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر ، داستان غدر ، ۹۹). چاندنی پر طاقہ بچھا کر بیٹھی ہوں تو اب جا کے بیچ کی کلی کاٹ ہی رہی تھی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۳). **۲. کپڑے کے تھان اور ان کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.** دوشالہ یک زوج ، ارخالق ایک ، طاقۂ کمخواب ایک. (۱۸۴۲ ، تاریخِ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۳۵). ایک طاقہ شال کشمیری ، ایک آئینہ قدآدم. (۱۹۳۳ ، ایرانی افسانے ، ۱۱۱). **۳. پگڑی ، صافا (جو عموماً باریک تھان کا ہوتا ہے).** وہ تیغ زن اور خونریز لوگ تھے ، اسی وقت سرمنڈا اپنے مغولی طاقے پہن ، سرکشی کا نشان باندھ الگ ہو گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۸۹). [ع].

ـــــ طاقَہ (ـــــ فت ق) امذ.
سیکڑوں تھان ، بہت سارے تھان.

طاقہ طاقہ مخملِ روم و فرنگ
فرشِ راہِ دوستاں آنے کو ہے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۱۰). [طاقہ + طاقہ (رک)].

طاق امث.
۱. ایک وضع کی ہلکی ٹوپی جو محراب یا طاق سے مشابہ ہوتی ہے اور اسے پہن کر اوپر سے صافا باندھتے ہیں ، کلاہ (فرہنگِ آصفیہ) . **۲. (کبوتر بازی) لکڑی وغیرہ کے چھوٹے خانے جن میں کبوتروں کو بٹھاتے ہیں ، کابک.** غرب رویہ کوٹھ ... اس کے آگے بارہ طاقیاں کبوتروں کی. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۷۰۸). **۳. (أ) وہ شخص جس کی ایک آنکھ کی پتلی بھری ہوئی ہو یعنی مرکز پر نہ ہو اور آنکھ کو دبا کر دیکھے یا وہ جس کی پتلی کے سیاہ تل کے گرد سفید ہالہ ہو ؛ مراد : کانا.** اہلِ عقل میں کسی کی ایک آنکھ کسی کی دونوں بھینگی تھیں جو بھینگے نہ تھے وہ طاق تھے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۸). **(اأ) وہ گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھوٹی اور دوسری بڑی یا ایک آنکھ کی پتلی کے سیاہ تل کے گرد سفید ہالہ ہو (ایسا گھوڑا منحوس خیال کیا جاتا ہے).**

یہ سب کہتے ہیں گھوڑا ہے یہ طاق
ہے کا کچھ نہ اس کے گھر میں باق

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۷). اے ٹٹوے طاق مکس دل میں سمجھ. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۶۱). طاق وغیرہ عیوب سے بھی پاک ہے. (۱۸۸۹ ، مکاتیبِ امیر ، ۲۵۷). [ف].

ـــــ نَہ چھوڑے / رَکھے باق کہاوت.
طاق گھوڑا نیز ہر عیب‌دار تباہی کا باعث ہوتا ہے . مالک اس اسپ کا اندک روز میں محتاج اور مفلس ہو جاتا ہے ... چنانچہ مثل مشہور ہے طاق نہ رکھے باق. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳۹).

طاقِیَہ (کس ق ، فت ی) امث ؛ امذ ؛ ← طاکیہ.
۱. رک : طاق معنی نمبر ۱.

آک کرپاں سوں اُٹھی ان کے بھڑک
طاقیہ سر پر لگیا جلنے دھڑک

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۷۸). وہ (اسلام خان) عمر بھر جامہ خاصہ کے نیچے گاڑھے کا کُرتا پہنتا رہا اور پگڑی کے نیچے بھی گاڑھے کی طاقیہ اوڑھتا. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۲۶۳). **۲. وہ خاص قسم کی ٹوپی جو مرشد اپنے مریدوں کو عطا کرتے ہیں.** ان سب سے وہ توبہ کراتے اور ان کو طاقیہ اور مسوا ک صفائی کے لیے دیتے. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، سید معین الحق ، ۵۰۱). [طاق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طالٗ (فت ل) امذ.
بڑھ گیا ، لمبا ہوا ، دراز ، طوالت میں آیا ، عربی ترا کیب میں مستعمل (عملی اردو لغت ؛ نوراللغات). [ع].

ـــُ اللِّسان (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل شد ل بکس) صف.
لمبی زبان والا ؛ مراد : زبان دراز ، بہت بولنے والا ، بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے والا ، بڑ بولا.

مارا پڑا جو عشق میں طالُ اللّسان ہوا
بلبل جو چپ رہی تو بلائے قفس گئی

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۲۷). [طال + رک : ال (۱) + لِسان].

ـــُ بَقاوُہٗ/عُمْرُہٗ (ـــ فت ب ، ضم ہ ، و / ضم ع ، سک م ، ضم ر ، ہ) فقرہ.
اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھائے ، اسے جیتا رکھے. بادشاہ کا مصاحب ... معمر ۷۰ برس کا آدمی یعنی اسد اللہ خاں غالب طال بقاوہٗ و زاد علاوہٗ. (۱۸۶۷ ، افادات غالب ، ۱۰). طال عمرہٗ دھوپ اور لو میں نہ پھرنے دینا. (۱۸۹۳ ، مکاتیب حالی ، ۲۳).

طالِب (کس ل) صف ، امذ.
۱. طلب کرنے والا ، مانگنے والا ، خواہش کرنے والا ، آرزو مند ، خواستگار ، مشتاق. رقیب بے نصیب ... سیتے کا طالب تھا اشتیاق بہوت غالب تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۰).

کر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحہ و زنار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

سبھی دیکھ بولیں قیامت نزک
شفاعت کے طالب آئے تم تلک

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۴۷). جس طالب کو ترجمۂ مذکور مطلوب ہو فورٹ ولیم کالج سے طلب کرے اور بغیر دستخط عاصی کے ہرگز مول نہ لے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶۷).

نہ تو یہ حور کا طالب نہ پری پر مائل
نہیں معلوم مرے دل کو ہے ارماں کس کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۰). ابوجہل و ابولہب ... قحط مکہ اور انشقاق قمر کے معجزوں کے طالب تھے پھر بھی ایمان کی دولت عظمیٰ سے محروم رہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴).

رحم کر رحم کر اے خدا رحم کر
طالب رحم ہیں بے نوا رحم کر

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۶۸). **۲. تلاش کرنے والا ، جویا ، ڈھونڈنے والا.** اے محمدؐ ایک لک چوبیس ہزار پیغمبراں میرے طالب نبی کیا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

نہ پہنا شک جہنم کا نہ جنت کی طمع دھرتے
ہمیں طالب ہیں خوباں کے فراق ہو جہاں پھرتے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۷).

جو طالب کے من منج مطلوب ہے
برا ہونے کی لہار اپے خوب ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

مطلوب نے جو اس تھے کچھ ذوق پائے طالب
دیکھت جمال اس کا بے سد ہو جائے طالب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۳).

اپنا طالب جس کو جانا اور حبیب
معرفت کی دولت اُس میں کی نصیب

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۴).

تیرا طالب ہوں میں مطلوب ہے تو
میرے محبوب کا محبوب ہے تو

(۱۸۷۴ ، گلزار خلیل ، ۵۱). **۳. (تصوف) طالب وہ ہے جو شہوتِ طبع اور لذّاتِ نفسانی سے عبور کر چکا ہو اور خودی کو بالکل چھوڑ کے ... کثرت سے وحدت میں جا ٹھہرے اس کو انسان کامل بھی کہتے ہیں اور یہی مقام فنا فی اللہ ہے کیونکہ طلب جس قدر ترقی ہوتی ہے بڑھتی ہی جاتی ہے** (مصباح التعرف). **۴. مرید ، شاگرد معنوی ، طالب.** طالب ایسا ہوا تو وو مطلوب ہے ، خدا کو قبول پڑیا ، یعنی پیر کوں قبول پڑیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۸).

ہوا جی محو یوں اُس زلفِ خم در خم کے دیکھنے سوں
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۱). فقرا میں ایسے تو اکثر ہیں کہ طالب پر نذر (نظر) ڈالی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۸۵). سوال طالب یا مُرید کی طرف سے ہے اور جواب مرشد کی طرف سے ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۱۳). **۵. فقیر ، درویش (شاذ).** طالب سے مراد ، درویش ہے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ (ترجمہ) ، ۳۵۲). [ع : (ط ل ب)].

ـــُ العِلْم (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) امذ.
تعلیم حاصل کرنے والا ، وہ شخص جو تحصیل علم میں مشغول ہو. ایک سپاہی نے کسی طالب العلم کو بیکار پکڑا اور گٹھر کپڑوں کا اس کے سر پر دھری دیا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۳۱). تلمسان کے ایک طالب العلم سے میں مذہبی مباحثات کیا کرتا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۰). طالب العلم کی دوسری تعریف یہ ہے کہ وہ طالب علمی کے بعد دنیا جہان کی امارت ریاست ... کا مستحق ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۲۶۰). [طالب + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــُ العِلْمانہ (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل ، فت ن) صف ، م ف.
طالب علم کے مانند ، طالبِ علم کی طرح ، طالب علم جیسا.

آپ میں تو شاید ابھی طالب العلمانہ ترنگ اور بے تکلفی کچھ باقی ہے۔ (۱۹۱۶ ، خطوط اکبر ، ۳۶)۔ [طالب العلم + انہ ، لاحقۂ صفت تمیز]۔

ـــُ الْعِلْمی (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) امث.
طالب علم ، تعلیم پانا ، تحصیلِ علم ، علم حاصل کرنا. ابن الوقت مدرسے میں داخل کیا گیا نہ اس غرض سے کہ مدرسے کی طالب العلمی کو ذریعۂ معاش قرار دے بلکہ صرف اس لئے کہ اس کی عربی فارسی ٹکسالی ہو۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰)۔ [طالب العلم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُ الْمال (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل) صف ، امذ.
مال طلب کرنے والا ، دنیادار ، لالچی.

اس وقت کے عالمان کا کیا حال
بولو او سب ہیں طالب المال

(۱۶۵۹ ، میراں جی خُدا نما ، نورتین ، ۳۰)۔ [طالب + رک : ال (أ) + مال (رک)]۔

ـــُ الْمَرْکَز (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ر ، فت ک) امث.
(طبعیات) دائرے کے مرکز میں جو قوتِ جاذبہ ہوتی ہے وہ ہمیشہ جسم کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس کا نام طالب المرکز ہے (عقل و شعور ، ۲۳۰)۔ [طالب + رک : ال (أ) + مرکز (رک)]۔

ـــِ اَمان ہونا محاورہ.
جانؔ کی امان چاہنا ، لڑائی میں ہار مان کر جان بخشی چاہنا (جامع اللغات)۔

ـــِ اِنْصاف کس اضا (ـــ کس ا ، سک ن) صف ، امذ.
انصاف چاہنے والا ، عدل کا طلب گار. ایک دن وہ ان قلم زدہ اشعار کو مرزا رفیع سودا کو دکھا کر طالبِ انصاف ہوئے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۶۶۶)۔ [طالب + انصاف (رک)]۔

ـــِ جَنْگ ہونا محاورہ.
مبارز طلبی کرنا ، دشمن کو لڑائی کے لیے بلانا (جامع اللغات)۔

ـــِ دُنْیا کس اضا (ـــ ضم د ، سک ن) صف.
دنیادار ، لالچی ، حریص (مہذب اللغات)۔ [طالب + دنیا (رک)]۔

ـــِ دِیدار کس اضا (ـــ ی مع) امذ.
دید کا طلب گار ، دیکھنے کا خواہاں ؛ (کنایۃً) عاشق.

بیٹھا ہوا ہے وعدۂ فردائے حشر پر
اللہ رے تیرے طالبِ دیدار کا مزاج

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۷)۔

تصویر کو بھی اُس کی یہاں تک غرور ہے
دیکھے کبھی نہ طالبِ دیدار کی طرف

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۷)۔

بے وجہ نہیں حذر تعیّن سے گزرنا
میرا بھی کوئی طالبِ دیدار نہ ہو جائے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۸۶)۔ [طالب + دیدار (رک)]۔

ـــ رَہْنا ف ل.
تمنا کرنا ، خواہش مند رہنا ، متمنی رہنا. اصطلاحات سازی کا مسئلہ اتنا پیچیدہ ہے کہ اہلِ علم کی مسلسل توجہ اور نظرثانی کا طالب رہتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۱۲)۔

ـــِ زَر کس اضا (ـــ فت ز) صف.
زر کا طالب ، لالچی ، حریص ، مال و زر کا خواہاں (مہذب اللغات)۔ [طالب + زر (رک)]۔

ـــِ زَر کا بے ضَرُور (بالضَّرُور) جگ میں خوار حَق سے دور کہاوت.
لالچی دنیا میں ذلیل ہوتا ہے اور حق سے دور ہوتا ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ نجم الامثال)۔

ـــِ عِلْم کس اضا (ـــ کس ع ، سک ل) امذ.
طالب العلم ، علم کا طلبگار. دو طالبِ علموں نے اُردو زبان میں دو رسالے جدا جدا لکھے۔ (۱۸۶۴ ، خطوطِ غالب ، ۳۵۸)۔ اگر کوئی نئی چیز ... کسی عام طالبِ علم کے سامنے پیش کی جائے تو وہ اُس کی بیرونی شکل دیکھ کر خوش ہو گا. (۱۹۰۶ ، گلزار نونہال (تاریخِ نثر اردو ، ۱ : ۲۹۹))۔ میں صاحبِ صدر کو یاد دلاؤں کہ یہ ادیبوں کا اجتماع ہے ، طالبِ علموں کی مجلس نہیں۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۹)۔ [طالب + علم (رک)]۔

ـــِ عِلْم کی لُنگی امث.
کوئی ایسی شے جس سے کئی کام نکلیں ، متعدد کاموں میں آنے والی چیز (مہذب اللغات)۔

ـــِ عِلْمانَہ (ـــ کس ع ، سک ل ، فت ن) صف ؛ م ف.
رک : **طالب العلمانہ.** ان مضامین کا اوّلین محرّک تو میرا اپنا طالب علمانہ ذوق و جستجو ... ہے۔ (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفرین ، ۹)۔ [طالب + علم (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

ـــِ عِلْمی کس اضا نیز بلا اضا (ـــ کس ع ، سک ل) امث.
تعلیم پانا ، تحصیلِ علم نیز شاگردی ، تحصیلِ علم کا زمانہ. میں نے طالبِ علمی میں ایک شخص کی استاد سے شکایت کی. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۹۰)۔ یہ جلسہ یونین ہال میں میرے طالبِ علمی کے دور کا آخری جلسہ ہوگا. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۸۷)۔ [طالب + علم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــِ عِلْمی کَرْنا ف م.
علم حاصل کرنا ، کسبِ علم کرنا. ہزاروں اجنبی اشخاص مختلف ضرورتوں سے روم میں آکر بس گئے تھے ... کوئی طالبِ علمی کرنے آیا ہے کوئی خرید و فروخت کرنے کی غرض سے۔ (۱۹۲۵ ، تاریخِ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۹)۔

---کار کس اشا ، صف ؛ امذ.
کام طلب کرنے والا ؛ مراد : خواہش مند ، مشتاق.

کہا جا بلا لا جہاندار کو
دل افگار کو طالب کار کو

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۹). [طالب + کار (رک)].

---کفن / مرگ ہونا محاورہ.
مرنے کا خواہش مند ہونا (جامع اللغات).

---کو مطلوب سے ملانا محاورہ.
عاشق کی معشوق سے ملاقات کرانا ، دلالی کا پیشہ یا کام کرنا (جامع اللغات).

---گیر ہونا ف مر ؛ محاورہ.
طلب گار ہونا (مہذب اللغات).

---نبرد ہونا ف مر ؛ محاورہ.
جنگ کے لیے بلانا (جامع اللغات).

---و مطلوب (---و مع ، فت م ، سک ط ، و مع) امذ.
عاشق و معشوق ، حبیب و محبوب ، باہم محبت کرنے والے.

بلبل گلشن غزل خواں ہے فراق گل ستی
یا الہی گر ملیں یہ طالب و مطلوب خوب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۰).

اہل ہوش اس کو جانتے ہیں خوب
ایک ہیں دونوں طالب و مطلوب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۱). [طالب + و (حرف عطف) + مطلوب (رک)].

---ہونا محاورہ.
مانگنا ، چاہنا ، خواست گار ہونا ، دعاگو ہونا. دل بہوتیجہ طالب ہوا ، اشتیاق غالب ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶).

کر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحہ و زنار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

وہ سہی قد ہے مجھ سے طالب دل
سرو کو شوق ہے صنوبر کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱). دوسری زبانوں کے ڈراموں کا مطالعہ زبان اردو کے ڈراموں کے معیار بلند کرنے کا طالب ہوا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۵).

طالبات (کس مج ل) امث ؛ ج.
تعلیم حاصل کرنے والی (لڑکیاں) بیشتر کالجوں میں طلبا و طالبات کی حاضری بہت کم ہونے کی وجہ سے تدریس کا سلسلہ شروع نہیں ہو سکا ہے . (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ مارچ ، ۱۲). [طالبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

طالبہ (کس مج ل ، فت ب) امث.
طالب (رک) کی تانیث ، ڈھونڈھنے والی ، جستجو کرنے والی نیز تعلیم حاصل کرنے والی (لڑکی وغیرہ). کالج کی طالبہ روس کی ملکۂ حسن منتخب ہو گئی. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جون ، ۱۰). [طالب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طالبی (کس مج ل). (الف) امث.
طلب کرنا ، طلبگاری ، تلاش تیز عشق.

نوشہ کہے توں سن سچیارا
طالبی مرشدی کا راہ نیارا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۷).

ہر دو عالم میں ہے امین مشہور
طالبی اس کی میری مطلوبی

(۱۸۳۳ ، امین (خواجہ امین الدین) ، د ، ۲۳۸). (ب) امذ. **اولاد ابو طالب ، ابو طالب سے منسوب.** اکثر طالبیوں (اولاد ابی طالب) نے امامت کے دعوے کیے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۲۳). [طالب + ی ، لاحقۂ نسبت].

طالبیت (کس مج ل ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
طالب ہونے کی حالت ، طلبگار ہونا ، عاشق ہونا. مطلوبیت کے خواص جدا ہیں اور طالبیت کے جدا. (۱۹۵۸ ، ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی ، ۵ : ۱۹۷). [طالبی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طالبین (کس مج ل ، ی مع) امذ ؛ ج.
۱. **طالب (رک) کی جمع ، ڈھونڈنے والے ، خواہشمند لوگ.** ایک روز طالبین سے ایک استقبال کے لیے سوار ہوئے. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۶۷). اُس کے عقب میں طالبین و سالکین کے لیے حجرے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۱۸). ۲. **طلباء ، درس لینے والے لڑکے.** یہ لڑکے حافظ اور طالبین کہلاتے تھے کیونکہ وہ موطا یا اصول السعدی کو حفظ یاد کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۷۶). [طالب + ین ، لاحقۂ جمع].

طالح (کس مج ل) صف ؛ امذ.
بد ، برا ، بدکار ، بدکردار آدمی (صالح کی ضد).

صالح و طالح ہو وہ جو ہو سو ہو
ہوئے نماز اون کی درست اے نکو

(۱۸۲۷ ، قوت الایمان ، ۱۶).

صالح ہو کہ طالح ہو کسی سے ہمیں کیا کام
طالب ہیں کہ ہاتھ آئے زر و خلعت و انعام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳). غزل کی صحبت طالح نے غالب کے سے شخص کو بھی مغلوب کر کے انہیں بعض اوقات پست اشعار کہنے پر مجبور کر دیا . (۱۹۷۱ ، نقوش ، لاہور ، (غالب نمبر) ، ۴). [ع].

طالع (کس مج ل). (الف) صف.
طلوع ہونے والا ، نکلنے والا (سورج کی طرح) ، اُٹھنے یا اُبھرنے والا.

پشانی پر سعادت کی لکھیا کیراں ازل طالع
رقم میرا سکل طالع کی کیتا ہے اول طالع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۰).

کیا قیصرِ سواری تھا کہ زوربز تھی سب راہ
طالع تھا اُدھر سپہر ادھر تھا عَلَمِ شاہ
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۵). (ب) امذ. ۱. **قسمت ، بخت ، نصیبہ ، مقدر ، تقدیر.**
دنیا کوں ہیچ کرہے کوئی خدا کی ہات پکڑے ہیں
اونو افضل ہیں ساریاں میں ان کا بے بدل طالع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۰).
ترے اس حسنِ عالمگیر کوں کھینچی اپس بر میں
مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۹). الحمد اللہ کہ طالع کی مدد اور قسمت کی یاوری سے آج اس مقام پر باہم ملاقات ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸). طالع کی پریشانیاں بڑھ رہی ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اطمینان نصیب کرے. (۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۹۳).
قسمت جنہیں اب تک درِ دولت پہ نہ لائی
ممکن ہے کہ طالع نے نہیں کی ہو رسائی
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۹۸). ۲. (نجوم) **وہ برج ، ستارہ یا درجہ جو پیدائش کے وقت یا (نجومی کے) کسی سوال کے استفسار کے وقت مشرق سے نمودار ہوتا ہو ؛ (کنایۃً) قسمت ، تقدیر.**
وہیں شہ کوں تسلیم کر کن ندھان
جو طالع میں نکلیا سو کیتا بیان
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۳).
ہوا بخت کے مشتری کا طلوع
کیا اوجِ طالع نے مجھ سے رجوع
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۹). اپنے طالع کے قرعہ کو تختۂ امتحان پر پھینک کر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیے. (۱۸۰۳ گل بکاؤلی ، ۱۰). حسبِ ضرورت سلاطین کے فرزندوں کا زائچۂ طالع بھی وہی درست کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۰۲). بچے کے طالع میں مریخ ہے. (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۱۵). خسرو انسان کی بلندیٔ طبع اور رفعتِ طالع پر مکمل اعتماد رکھتے تھے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۱۷۰). [ع].

---آزما (---سک ز) صف.
قسمت کو آزمانے والا ، جدوجہد کرنے والا ، کوشش کرنے والا. شاعر نے من چلی ، طالع آزما اور جنگجو اننا دیوی کا ذکر کیا ہے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۹۲). [طالع + ف : آزما ، آزمودن ـ آزمانا].

---آزمانا ف م.
قسمت آزمانا (جامع اللغات).

---آزمائی (---سک ز) امث.
قسمت آزمائی ، تقدیر آزمانا ، کوشش کرنا. سیاسی مداری آخرت کی بکڑ سے غافل ہیں. ان کی طالع آزمائی نے ملک کو تباہ کیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۵). [طالع آزما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آزمائی کرنا ف م.
قسمت آزمانا ، مقدر آزمانا. نہرو کی موت کے بعد بخشی نے پھر داؤ لگانے اور طالع آزمائی کرنے کا فیصلہ کر لیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۹۲).

---بَد کس صف(---فت ب) امذ.
بُری قسمت ، بدقسمتی ، بدنصیبی.
جدا رکھا مجھے اُس روضۂ پُرنور سے اب تک
بُرا ہو طالعِ بد کا بُرا ہو طالعِ بد کا
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۷).
طالعِ بد وہاں بھی ساتھ نہ دے
موت بھی زندگی نہ ہو جائے
(۱۹۱۲ ، بیخود بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۸۰)). [طالع + بد (رک)].

---بَدَل جانا محاورہ.
قسمت کا پھر جانا ؛ (عموماً) قسمت خراب ہو جانا ، نصیب بگڑنا.
تیرا مزاج ہم سے جو دلبر بدل گیا
طالع بدل گئے کہ مقدر بدل گیا
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۶۳).

---بَرگَشتَہ کس صف(---فت ب ، سک ر ، فت گ ، سک ش ، فت ت) امذ.
بدنصیبی ، بدقسمتی.
طالعِ برگشتہ مرے کیا پھریں
ملکِ عدم سے نہ پھرا جو گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰).
ہمارے طالعِ برگشتہ کے بھی بالآخر
نکل گئے ترے گیسو کے پیچ و خم کی طرح
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۹). [طالع + ف : برگشتہ ، برگشتن ـ پھر جانا ، انحراف کرنا].

---بِگَڑنا محاورہ.
قسمت خراب ہونا ، قسمت کا ناموافق ہو جانا.
لو بگڑتے ہیں طالعِ طاؤس
صید کرنے کو وہ سحاب چلے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۱۱).

---بیدار کس صف(---ی مج) امذ.
جاگی ہوئی قسمت ، خوش قسمتی ، نصیبے کی یاوری.
یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر طالعِ بیدار نے سونے نہ دیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸).
وہ ہے داخل محفلِ جاناں میں ہم خارج اسیر
رکھتے ہیں ہم بختِ خفتہ ، طالعِ بیدار شمع
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۸۸).
آنے بھی وہ جو شبِ وصل تو سوتا کیسا
خود مرا طالعِ بیدار نے بیٹھے ہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۱۳).

توفیق سے کب کوئی سروکار چلے ہے
دنیا میں فقط طالعِ بیدار چلے ہے
(۱۹٦۷ ، شہرِ درد ، ۱۹)۔ [طالع + بیدار (رک)]۔

---پھرنا محاورہ۔
نصیب پھرنا ، تقدیر پلٹنا ، قسمت کا یاوری کرنا ، بُرے دن سے اچھے دن آنا ، قسمت اچھی ہونا۔
طالعِ برگشتہ میرے کیا پھریں
ملکِ عدم سے نہ پھرا جو گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳)۔

---جاگنا محاورہ۔
قسمت چمکنا ، خوش نصیبی حاصل ہونا۔ میں جاگتا رہتا ہوں میرا طالع جاگتا رہتا ہے نہ سوتا ہوں نہ سونے دیتا ہوں۔ (۱۹۳۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۲۲)۔

---جگانا محاورہ۔
با اقبال کرنا ، نصیب چمکانا۔
طالع جگائے آپ نے اربابِ عشق کے
یوسف کا حسنِ خواب فراموش ہو گیا
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ٦۷)۔
طالعِ خُفتۂ ناشاد جگا دیتی ہے
بختِ خاطرِ مایوس بڑھا دیتی ہے
(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۲۲)۔

---چمکنا محاورہ۔
نصیبے کا موافق ہونا ، قسمت کا یاوری کرنا ، قسمت کُھلنا ، خوش قسمت ہونا۔
چمک جائے میخانے میں اوس کا طالع
جو جمشید لے جام اختر محل کا
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۳)۔
یوسف نے دیکھے تھے یہی اختر میانِ خواب
طالع چمک گئے مہ کنعاں ملا خطاب
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸)۔

---خراب ہونا محاورہ۔
قسمت بری ہونا ، نصیب خراب ہونا (مہذب اللغات)۔

---خُفتہ کس صف (---ضم خ ، سک ف ، فت ت) امذ۔
سویا ہوا نصیبہ ، ناموافق قسمت ، بدقسمتی۔
کب طالعِ خفتہ نے دیا خواب میں آنے
وعدہ بھی کیا وہ کہ وفا ہو نہیں سکتا
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱٦)۔
شبِ فراق میں کانٹوں پہ میں لٹاؤں اوسے
سلاؤں طالعِ خفتہ کو اپنے بستر پر
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۹۳)۔
وصل کی شب تو مرا طالعِ خفتہ جاگے
اوس سے ہم خواب رہوں چار پہر آج کی رات
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۵۷)۔ [طالع + ف : خفتہ ، خفتن ـ سونا]۔

---خوابیدہ کس صف (---و معد ، ی مع ، فت د) امذ۔
سوئی ہوئی تقدیر ، بختِ خفتہ ، بدقسمتی۔
میں طالعِ خوابیدہ ہوں کس شخص کا یارب
جو آج تلک کوئی جگاتا نہیں مجھ کو
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور)، ۱۷۹)۔
سور رہا پہیر کے منہ یار شبِ وصل امیر
واہ کیا طالعِ خوابیدہ نے کروٹ بدلی
(۱۸۸۸ ، گوہرِ انتخاب ، ۳۳۹)۔ [طالع + ف : خوابیدہ ، خوابیدن ـ سونا ، نیند کی حالت میں ہونا]۔

---خُوب ہونا محاورہ۔
قسمت اچھی ہونا ، بخت سازگار ہونا ، نصیب اچھے ہونا۔
طالع جو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پر میرے کروڑ برس تک ہما پھرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱٦۱)۔

---رُجُوع ہونا محاورہ (قدیم)۔
قسمت پھرنا ، نصیب موافق ہونا ، بخت سازگار ہونا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ طالع تیرے رجوع ہوئے اور مراد تیری حاصل ہو گی۔ (۱۷۳٦؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٦)۔

---رَسا کس صف (---فت ر) امذ۔
اچھی قسمت ، نیک بختی ، خوش قسمتی۔
اس پردہ نشیں تلک جو پہونچیں
رکھتے نہیں طالعِ رسا ہم
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱۹٦)۔ [طالع + ف : رسا ، رسیدن ـ پہنچنا ، تکمیل ، پختگی]۔

---رَصَدی (---فت ر ، ص) امث۔
(نجوم) اجرامِ فلک کا مشاہدہ کرنا ، رصدگاہ سے ستاروں کو بغور دیکھنا۔ ایک فیلسوف دانائے ہند نام تھا طالع رصدی کے استخراج میں کامل تھا۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳)۔ [طالع + رصد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---سَعْد/سَعِید کس صف (---فت س ، سک ع / ی مع) صف۔
مبارک قسمت ، نیک بختی ، خوش قسمتی۔
لیکن افسوس کچھ دنوں بعد
بگڑا دونوں کا طالعِ سعد
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۱۳)۔ یہ تمہارے بختِ فرخ کی یاوری اور طالعِ سعید کی رہبری تھی کہ تم یہاں تک آئے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲۱)۔ [طالع + سعد / سعید (رک)]۔

---سُلانا محاورہ (شاذ)۔
قسمت خراب کرنا ، نصیب بگاڑنا۔
اوسے چونکا کہاں یہ طرز پاؤں
جگا کر اس کو کیا طالع سلاؤں
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۵)۔

---سُنْبُلَہ کس صف (---ضم س ، مغ ، ضم ب ، فت ل) امذ.
وہ برج یا درجہ جو (نجومی سے) کسی سوال کے استفسار کے وقت افقِ شرق سے نمودار ہوتا ہے (ماخوذ : نوراللغات).
[طالع + سُنبلہ (رک)].

---سونا محاورہ.
بدبختی آنا ، بُرے دن ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---شَناس (---فت نیز کس ش) امذ.
قسمت کا حال جاننے والا ، تقدیر کا حال بتانے والا ، نجومی ، جوتشی ، منجم.

یہ سُن کر ، دے رمّال طالع شناس
لگے کھینچنے زائچے بے قیاس

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۲). [طالع + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا ، شناسا ہونا ، واقف ہونا].

---شَناسی (---فت نیز کس ش) امث.
قسمت کا حال جاننا نیز نجوم کا علم یا فن. وزیروں نے نجومیوں اور جوتشیوں کو بلایا اور طالع شناسی کے ذریعے یہ نوید دی . (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۸۵۲). [طالع شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَرُّخ / فَرْخُنْدَہ کس صف (---فت ف ، شد ر بفتح / سک ر ، ضم خ ، سک ن ، فت د) امذ.
اچھی قسمت ، خوش اقبالی ، خوش قسمتی. سلیمان جاہ یہ خواب دیکھ کے اپنے طالعِ فرخندہ کی صورت بیدار ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۸). اب صرف اسی قدر عرض کروں گی کہ میرے طالعِ فرخ مجھے بفضل خدا یہاں تکم تو لے آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۰۵). [طالع + فرخ / فرخندہ (رک)].

---فیروز کس صف (---ی مع ، و مع) امذ.
رک : طالعِ فرخ.

تصور میں کسی کے داغ نیند آتی نہیں مجھ کو
عجب بیدار اپنا طالعِ فیروز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۰). [طالع + فیروز (رک)].

---کا گھر امذ.
(ہیئت) طالع کے ستارے کے بارہ درجوں میں سے ہر ایک درجہ جہاں وہ ستارہ موجود ہو.

جنوں کا کام نکلے اے نجومی زائچہ سے کیا
اگر طالع کے گھر میں ڈر نہ ہو جا کو گریباں کا

(۱۸۲۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۵).

---کَج ہونا محاورہ (قدیم).
مقدر بگڑنا ، قسمت خراب ہو جانا ، بدبختی کے دن آنا. طالعِ عقل کا کج ہوا ، عقل کا کام بے سچ ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۸).

---کَرْنا محاورہ.
چمکانا ، طلوع کرنا ، روشن کرنا. میں نے پھر ایک بار اُن سہانی سحروں کو ذہن کے اُفق پر طالع کیا. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵).

---کی پَسْتی امث.
مقدر کی خرابی ، بدقسمتی ، ادبار.

گرا چاہِ ذقن میں دل ہمارا عشق کرنے سے
کنواں طالع کی پستی نے دکھایا گامِ اوّل میں

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۲۸۵).

---کی رَسائی / یاوَری امث.
خوش قسمتی ، قسمت کی یاوری (جامع اللغات).

---کُھلانا محاورہ (شاذ).
قسمت کا حال معلوم کرانا ، زائچہ تیار کروانا (نجومی سے).

نجومیاں جتے ہور جو سیّاں بلائیں
اُن کے بھی ہاتاں سوں طالع کھلائیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۹).

---لَڑْ جانا / لَڑْنا محاورہ.
قسمت کا موافق ہونا (کسی کی قسمت سے) ، تقدیر کا یاوری کرنا ، اقبال مند ہونا.

اقبالِ سکندر ہے میرے لڑ گئے طالع
جس دن ہوئیں اس آئنہ رخسار سے باتیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۲).

---مَسْعُود کس صف (---فت م ، سک س ، و مع) امذ.
نیک بختی ، خوش قسمتی.

مصطفےٰ ہور مرتضیٰ اس دن میں کئے ہیں ظہور
جن کرے یہ عید ہے وو طالعِ مسعود* کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۳).

اگر کوئی جلوۂ دیدار پاوے اس پری رو کا
یہ آئینہ میں عکسِ طالع مسعود کوں دیکھے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷). [طالع + مسعود (رک)].

---مُسَثَّلَث کس اضا (---فت م ، سک س ، فت ہ ، ل) امذ.
(نجوم) وہ برج جو سوال کرنے وقت افق پر نمودار ہو (جامع اللغات).
[طالع + مسثلث (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
قسمت والا ، خوش قسمت ، بختاور ، اقبال مند.

اسی کو خلق کہیے ہے جہاں میں طالع مند
کرے جو دستِ گدا کی طرف کو ہاتھ بلند

(۱۷۷۳ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۷). جس طالع مند کو کنجی دعا کی ہاتھ لگی اوس کی کوئی مشکل اٹکی نہیں رہتی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵). مولود دھرم کرم ہمیشہ کرے ... طالع مند اور راج ستری ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۶۸). [طالع + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
خوش نصیبی ، بختاوری ، خوش قسمتی. طالع مندی بلند ہمتی سے ملی ہوئی ہے کہ ان دونوں کی جدائی آپس میں مشکل ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۲). [طالع مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں پڑنا محاورہ.
(نجوم) پیدائش یا نجومی سے سوال کے وقت کسی برج میں ہونا (کسی ستارے کا). زہرہ و مشتری جو نجومیوں کے عقیدے میں دو بڑے سعد ستارے ہیں قران کی حالت میں طالع میں پڑے ہیں۔ (١٩٣٢ ، تختِ طاؤس ، ٣١).

---میں لکھا ہونا محاورہ.
نوشتۂ تقدیر ہونا ، قسمت میں لکھا ہونا ، قسمت میں ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ِ نیک کسر صف(---ی مج) امذ.
اچھی قسمت ، خوش قسمتی ، نیک بختی.

طالعِ نیک کے طفیل سراج
یار پایا ہوں رمز داں صد شکر

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٦٧). [طالع + نیک (رک)].

---ِ واژُوں کسر صف(---و مع) امذ.
الٹی قسمت ، منحوس قسمت ، بدبختی ، بدنصیبی.

طالعِ واژوں سے دکھلاتی دعا اولٹا اثر
برق گرتی ہیں اگر بارانِ رحمت مانگتا

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٩٢). [طالع + واژوں (رک)].

---وَر (---فت و) صف.
خوش قسمت ، خوش نصیب ، بلند اقبال. ایک غریب کسوِ طالع ور کی دیوار کے تلے رہتا تھا۔ (١٨٠٣ ، گنجِ خوبی ، ١٨٩). نجومی نے پیشانی دیکھ کر کہا تھا : بڑی طالع ور بچی ہے . (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٣٩). [طالع + ور ، لاحقۂ صفت].

---وَری (---فت و) امث.
خوش نصیبی ، اقبال مندی (ماخوذ : نوراللغات). [طالع ور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ وِلادت کسر اضا(---کس و ، فت د) امذ.
وہ برج یا درجہ جو پیدائش کے وقت افقِ شرق سے نمودار ہوتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [طالع + ولادت (رک)].

---ہونا محاورہ.
(افق سے) طلوع ہونا ، نکلنا ، برآمد ہونا.

خورشید کس طرف سیں ہوا طالع آبرو
کیا دن پھرے کہ آج ادھر کوں کرم ہوا

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٠٧). آفتابِ مراد کسی کا مطلعِ امید سے طالع نہیں ہوتا۔ (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ٥١). قبلۂ عالم کو مبارک ہو شاہزادہ قمر طلعت پیدا ہوا خورشید آسمانِ خلافت برجِ حمل سے طالع ہوا۔ (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣٠).

شاہزادے کی تجلی سے جہاں پُرنور ہے
یہ وہ ماہِ نو ہے جو وقتِ سحر طالع ہوا

(١٩٢٨ ، سرتاجِ سخن ، ٣٣).

---یاوَر کسر صف(---فت و) امذ.
خوش قسمتی ، خوش نصیبی.

ساتھ اس ماہ کے ہوں چاندنی میں لے اختر
رکھتے یہ طالعِ یاور تو نہیں ہم ایسا

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ١٣٢). [طالع + یاور (رک)].

---یاوَر ہونا محاورہ.
قسمت کا موافق ہونا ، اچھے دن آنا ، خوش قسمتی ہونا.

ترا طالع جو یاور ہے تو کچھ دن میں عجب کیا ہے
ان آہوں کا دھواں بن جائے ابرِ لطفِ یزدانی

(١٩١٩ ، رعب ، ک ، ٣٣١).

طالِعَہ (کسر مع ل ، فت ع). (الف) امذ.
١. رک : **طالع ، قسمت.** توی طالعہ سو لکھن ترکماں ہے۔ (١٦٣٥ ، جنت سنگھار ، ٢٠). مگر آج اپنا طالعہ آزماتی ہوں تجھے لے جاتی ہوں اپنی کر گزرتی ہوں آگے جو مرضی خدا کی۔ (١٩٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٦٨). ٢. **طاقت کے لحاظ سے نور یا روشنی کی ایک قسم کا نام.** اس سے زیادہ طاقت کے نور کو لائحہ اور اس سے بڑھ کر لامعہ اور اس سے بھی بڑھ کر طالعہ کہتے ہیں . ان تینوں کے تین تین مراتب ہیں۔ (١٩٢١ ، مناقب الحسن رسول نما (ترجمہ) ، ٣٦). (ب) صف. **طلوع کرنے والی** (فرہنگِ عامرہ). [طالع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طالِق (کسر ل) امث.
١. **نکاح کی قید سے آزاد ، طلاق دی ہوئی عورت ، مطلقہ.** اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے ... بعد اوس کے پھر کہا کہ تو طالق ہے تو اخیر کے قول سے طلاق پڑ جاوے گا (گی). (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٢ : ٣٧). ٢. **مویشی جن کو چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیں** (جامع اللغات). [ع : (ط ل ق)].

طالُون (و مع) امذ.
(طب) ایک وزن کا نام جو نو اوقیہ کے برابر ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ١ : ٣٣٨). [ع].

طالیسفَر (ی مع ، سکن س ، فت ف) امذ.
زیتون کے جڑ کی چھال نیز زیتون کے درخت کا پتا. طالیسفر ... اس کی تعریف میں بڑا اختلاف ہے۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ١٠٠). [یو].

طالیقُون (ی مع ، و مع)امذ.
١. **زہریلی قسم کا پیتل یا مرکب دھات جو لوہا ، سرمہ ، سیسہ ، سونا ، لین ، تانبا اور چاندی کو پگھلا کر بنایا جاتا ہے ، ہفت جوش.** بعض ماہرین اس کو طالیقون کہتے ہیں لیکن بعض علما معمولی تانبے کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں . (١٩٣٨ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٦٦). ٢. **(طب) ایک سو بیس رطل (بارہ اوقیہ) کا ایک وزن** (خزائن الادویہ ، ١ : ٣٣٨). [ف].

طامّات (شد نیز بلا شد م) امث.
١. **الیل بے جوڑ باتیں یا تقریر ، جھوٹا دعویٰ ، لاف گزاف ، لن ترانیاں (عموماً صوفیوں کی).**

کھولیا میں حصارِ طلسمات کوں
پھرا ساریا سب زرق و طامات کوں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷).

نہ واں مکروے شید و طامات ہے
خرابات جانا کرامات ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۳). دعوے و طامات کی بات کبھی زبانِ مبارک سے نہیں سنی گئی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۹۹).

گر یزوحۂ طیش سے غیرت کو ہوا دوں
اک پھونک میں طامات کی مشعل کو بجھا دوں
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۵۵۶). ۲. (تصوف) خود نمائی و خود فروشی اور فریب اور تسخیر عوام الناس کے لیے اظہار کشف و کرامات کرنے کو کہتے ہیں جو بے اصل ہیں (مصباح التعرف). [ع].

---باف صف.
جھوٹ بولنے والا ، گپّی ، شیخی خور (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [طامات + ف : باف ، بافیدن ـ بُننا].

---بافی اث.
جھوٹ بولنا ، شیخی خوری (علمی اُردو لغت). [طامات باف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طامِع (کس مع م) صف.
طمع کرنے والا ، لالچی ، حریص.

نین کی مج چکوراں کوں کیا تج مکھ چندر طامع
شامم کے بھنور کوں تجھ کیا خوے کا عطر طامع
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۲).

حلق نِس رکھتا ہے ہرگز دیکھ یہ طامع رقیب
بحر میں لالچ کے یارو یہ نکوڑا ہے مگر
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۹).

تو نہ ہو طامع کسی سے ہرگز اے خانہ خراب
ایک دن ویران کرے گی یہ ترا گھربار طمع
(۱۷۷۳ ، فدوی ، د (انتخاب) ، ۲۳). غرض کہ صیاد طامع نے بیضۂ زر کے لالچ سے پیٹ اس کا چیرا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۳). وہ نہایت جاہل ہوتے تھے ... شراب خوار اور طامع تھے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۲۳۹). اپنی متحیّر ، طامع ، کشادہ آنکھوں میں اُس شعلۂ معطر کی پرستش کر رہا ہوں. (۱۹۱۰ ، اُردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۹۲).

نہ ہو آلودۂ حرص و ہوس ہرگز نہ بن طامع
اگر دل سے رہا قانع تو شاہِ خسرواں ہو گا
(۱۹۳۳ ، حجاب (تذکرۂ شاعرات اُردو ، ۳۳۳)). [ع : (ط م ع)].

---دُنیا کس اضا (---ضم د ، سک ن) امذ.
دُنیا کا لالچ رکھنے والا ، دنیا دار ، نہایت لالچی شخص ؛ بہت حریص.

اوس طامعِ دنیا نے کہا آہ یہ ہنسکر
سجھوں کا غنیمت سر سادات کی چادر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۲۳۰). [طامع + دنیا (رک)].

---ہمیشہ ذَلیل اَست کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) لالچی ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے (خزینۃ الامثال).

طامِعان (کس مع م) صف ؛ ج.
طامع (رک) کی جمع.

یہ ہے یا نغز طامعان و حریص
اکثر اس دیکھ کر گئے ہیں پھسل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۵).

طامعانِ پُر ہوس خیلِ مگس سے کم نہیں
دو نہ دو کچھ پاسبانِ خانۂ قناد ہیں
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۳).

دفع کر دے طامعانِ ارض کی خشکیٔ سر
گر نہیں اس کام کا کسی کام کا موصل کا تیل
(۱۹۲۰ ، فردوسِ تخیّل ، ۲۳۹). [طامع + ان ، لاحقۂ جمع].

طامِعانَہ (کس مع م ، فت ن) صف ؛ م ف.
لالچی کی طرح ، حریص کے مانند. رعایا کے مال و منال پر بھی اوس کی طامعانہ نگاہیں نہیں پڑتیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۷). [طامع + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

طامُون (و مع) امذ.
(طب) ایک وزن کا نام جو ایک درم اور بعضے ایک مثقال کے برابر کہتے ہیں ، بندقہ (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [ع].

طاہا امذ.
قرآنِ پاک کے حروفِ مقطّعات میں سے ایک لفظ ؛ قرآن کے ایک سورہ کا نام جو اس لفظ سے شروع ہوتا ہے نیز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا لقب.

اُمّی بھی ہر اک علم سے ماہر بھی بنی ہیں
طاہا سے یہ ظاہر ہے کہ طاہر بھی بنی ہیں
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاضِ شمیم ، ۲ : ۶).

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسین وہی طاہا!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۱). [طٰحٰہ (رک) کا ایک املا].

طاہِر (کس ہ) صف ؛ امذ.
۱. پاک ، نجاست سے بَری ، آلائش اور عیب سے منزہ.

ہر فرد سن کے آج تیرے وصفِ صاف کا
ناجی کو بھیجتا ہے صلا طاہر و وحید
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۱).

آبِ خُمِ مئے سے لاش طاہر کر کے
دفنائیو خم کدہ میں سب کے پائیں
(۱۸۳۳ ، نذرِ خیام ، ۱۱۱). اُس آبِ طاہر و مطہر سے سارے جسم کو تر کیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۱۷۲). پانی میسّر نہ آئے تو طاہر مٹی لے کر اس سے تیمّم یعنی منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۷).

۲. (أ) جس کا دل اور ضمیر بُرے خیالات سے پاک ہو ، نیک ، پرہیزگار ؛ (عموماً) نبی ، ولی وغیرہ.

حضرت تولد تھے شرف پایا ہے کعبہ جگ منے
سجدا کرو دل سیتی سوں اے طاہران کا عید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۳).

یہاں تو طاہر و عاصی سبھی برابر ہیں
نہیں ہے فرق یہاں درمیان خاص و عام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۸).

بازوے نبی دستِ خدا نفسِ پیمبر
طیّب و زکی و طاہر و پاکیزہ و اطہر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۸). (اا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب.

طاہر ، ذاکر ، قائم ، قاسم ، ناطق ، صادق ، داعی ، ہادی
پیارے ہیں کیا اسمائے محمدؐ صلی اللہ عَلَیہ وَسلم

(۱۹۱۹ ، فردوس تخیل ، ۲۷۳).

قرآن ، فرقان ، اطہر ، طاہر
اوّل ، آخر ، باطن ، ظاہر

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۳۱). ۳. (فقہ) جس سے وضو یا غسل کو توڑنے والا کوئی فعل سرزد نہ ہوا ہو ، باوضو. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے وضو کرنے کے مامور تھے خواہ آپ طاہر ہوں یا نہ ہوں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۸). ۴. (تصوف) وہ شخص جس کو مخالفاتِ امور شریعت اور طریقت سے حق تعالیٰ معصوم اور محفوظ رکھے (مصباح التعرف). [ع : (ط ہ ر)].

ــــُ الباطِن (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ط) امذ.
(تصوف) وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے وساوسِ شیطانی ... سے معصوم اور محفوظ رکھا ہے جیسے کہ صدیقین اور اولیاء (مصباح التعرف). [طاہر + رک : ال (ا) + باطن (رک)].

ــــُ السِّر (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد س بکس) امذ.
(تصوف) اس شخص کو کہتے ہیں جو چشم زدن میں بھی حق سے غافل نہ ہو (ماخوذ : مصباح التعرف). [طاہر + رک : ال (ا) + سر (رک)].

ــــُ السِّرّ وَالعَلانِیَہ (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد س بکس ، سک ر ، فت و ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، کس ن ، فت ی) امذ.
(تصوف) اس شخص کو کہتے ہیں جو حقوقِ حق اور خلق دونوں کے پورا کرنے کے واسطے مستعد رہے اور ظاہر اور باطن میں حق ہی کا ناظر رہے (مصباح التعرف). [طاہرالسر + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + علانیہ (رک)].

ــــُ الظّاہِر (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ظ ، کس ہ) امذ.
(تصوف) وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے معاصی سے معصوم رکھا ہے جیسے، انبیا علیہم السّلام (ماخوذ : مصباح التعرف) [طاہر + رک : ال (ا) + ظاہر (رک)].

طاہِرات (کس ہج ہ) امث ؛ ج.
طاہِرہ (رک) کی جمع ، پاک عورتیں. نطفۂ زکیۂ منویہ کو ارحامِ طاہرات میں تفویض کرو. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۳). [طاہرہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

طاہِرَہ (کس ہج ہ ، فت ر). (الف) صف.
طاہِر (رک) کی تانیث ، پاک ، صاف. اُن کو مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۶). (ب) امث.
۱. اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ زوجۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے. اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چوں کہ آپ اس زمانے میں جب کہ پردے کا رواج نہیں تھا اپنے روئے مبارک پر نقاب ڈالے رہتی تھیں (ماخوذ : مہذب اللغات). ۲. جنابِ فاطمہ زہرا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک لقب.

پہنچے کی شہر شام میں جب آلِ طاہرہ
ہو جائے گا سپاہ کا دونا مشاہرہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۸).

کریمہ طاہرہ ام الفضائل دُرۃ البیضا
نبی زادی خدیجہ سابق الاسلام کی دختر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۳). [طاہر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طاہْری (سک ہ) امث.
(طباخی) بگھرے ہوئے نمکین مسالے دار چاول جن میں آلو یا بڑیاں شامل ہوں. مونگ کی بڑیاں ڈال کر جو چاول پکائے جاتے ہیں اس کو طاہری کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۷۵). طاہری ، متنجن ، زردہ ، مزعفر ... وغیرہ ... یہ سب چیزیں قرینے سے چُنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۳). تم کھاؤ طاہری ٹھنڈی ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفنٹ ، ۳۷). [مقامی].

طائِر (کس ء). (الف) امذ.
۱. اڑنے والا جانور ، پرندہ چڑیا.

رہائی اپنی ہے دشوار کب صیاد چھوڑے ہے
اسیرِ دام ہو طائر جو خوش آواز آتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷). قریب شام شفق پھول تھی طائر بسیرا لے رہے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۸۹).

طائر ہیں نوا پیرا
پھر فصلِ بسنت آئی

(۱۹۳۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲۰). نو تعمیر شدہ انقلابی اسکول کی جھلک ... چشمِ طائر کی مانند دلفریب و خوشنما ارضی نظارے دکھاتی ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۶۶). ۲. (تصوف) اولیاً مقربین اور ملَک ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ عبارت ہے محل صور علمیہ و اعیان ثابتہ و تقدیر الٰہی ... سے (مصباح التعرف). (ب) صف.
اُڑنے والا. شیطان کے دو لشکر ہیں ایک طائر اور ایک سائر لشکر طائر کی حرکت کا نام وسواس ہے اور سائر کی حرکت کا نام شہوت. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۹۷). [ع : (ط ی ر)].

ــــ بام کس اضا ، امذ.
کوٹھے پر بیٹھا ہوا پرندہ ، اونچا اُڑنے والا پرندہ.

طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سن چکے ہو تم
یہ بھی سنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). [طائر + بام (رک)].

---بامِ حَرَم کس اضا(--- کس م ، فت ح ، ر) امذ.
حرمین بیت اللہ یا مسجدِ نبوی کے اوپر بیٹھنے والا پرندہ ، کعبے وغیرہ کے کوٹھے پر بیٹھا ہوا پرندہ ، ہر ذی قدر و ذی مرتبت سے مراد ہے (فرہنگِ اقبال ، ۵۳۰). [طائر بام + حرم (رک)].

---بِسْمِل کس صف(--- کس ب ، سک س ، کس م) امذ.
زخمی پرندہ ، ذبح کیا ہوا پرندہ ؛ (کنایۃً) عاشق ، فریفتہ ، گھائل.
غیظ میں تیغ بکف گر کبھی قاتل ہوتا
طائرِ رنگِ حنا طائرِ بسمل ہوتا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵). [طائر + بسمل (رک)].

---بِسْمِل کی طَرَح پَھڑکْنا محاورہ.
ذبح کیے ہوئے پرند کی طرح تڑپنا ، نہایت بےقرار ہونا (فیروزاللغات).

---چَمَن کس اضا(--- فت چ ، م) امذ.
باغ کا پرندہ ؛ مراد : بُلبُل.
اگرچہ میرے نشیمن کا کر رہا ہے طواف
مری نوا میں نہیں طائرِ چمن کا نصیب !
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۱۳). [طائر + چمن (رک)].

---خوش اَلْحان کس صف(--- و معد ، فت ا ، سک ل) امذ.
خوش آواز پرندہ ؛ (مجازاً) اچھا گانے والا ، خوش گو.
نہیں ہے شہباز زمزمہ خواں ، جو آج ہم بانگِ نغمہ سنجاں
غلط کہ ایں طائرِ خوش الحان محبتِ گل ستاں ندارد
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۷). [طائر + خوش (رک) + الحان (رک)].

---خوش نَوا کس صف(--- و معد ، فت ن) امذ.
رک : طائرِ خوش الحان (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).
[طائر + خوش (رک) + نوا (رک)].

---دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
دل جس کو طائر سے اکثر تشبیہ دیتے ہیں.
تونے شہبازِ نگہ کو جو ادھر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طائرِ دل باندھ کے پر چھوڑ دیا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۲). [طائر + دل (رک)].

---رَنْگ (--- فت ر ، غنہ) امذ.
طائر جیسا رنگ.
کروں میں کیا ترے گلگوں کا وصف چالاکی
اُڑا ہی جاتا ہے وہ تو برنگِ طائرِ رنگ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۰). [طائر + رنگ (رک)].

---رُوح کس اضا(--- و مع) امذ.
روح جس میں طیران پایا جائے. تشریف نہ لائے تو میرا طائرِ روح کرّۂ غضب شہزادی سے مجروح ہو کر پرواز کر جاتا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰). ضرور کسی نہ کسی دن طائرِ روح قفسِ عنصری سے نکل کر اوجِ فلک پر پرواز کرے گی. (۱۹۲۳ ، انشاے بشیر ، ۲۶۳). [طائر + روح (رک)].

---زَرّیں بال کس صف(--- فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
سنہرے پروں والا پرندہ ؛ مراد : آفتاب (ماخوذ : فیروزاللغات).
[طائر + زرّیں (رک) + بال (رک)].

---زیرِ دام کس صف(--- ی مع ، کس ر) امذ.
جال میں پھنسا ہوا پرندہ ؛ (کنایۃً) مجبور ، بے بس ، مضطرب ، بے قرار.
طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سن چکے ہو تم
یہ بھی سنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). [طائر + ف : زیر + دام (رک)].

---سِدْرَہ کس اضا(--- کس س ، سک د ، فت ر) امذ.
سدرۃ المنتہیٰ (رک) پر قیام کرنے والا پرندہ ؛ مراد : حضرت جبریل علیہ السلام.
طائرِ سدرہ سے میں تیز پری کرتا ہوں
دیکھو پہنچی ہے چمن میں مری پرواز کہاں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۰۰).
خضر کیوں کر نہ رہ عشق میں کترا کے چلیں
طائرِ سدرہ بھی اوس رہ سے پر افشاں نکلا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۱).
تیرِ مژگاں سے کیا طائرِ سدرہ کو شکار
اللہ اللہ اسے ناوک فگنی کہتے ہیں
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۱۵).
مُرغِ زرّیں لاکھ پھیلائے طلائی بال و پر
طائرِ سدرہ کا حاصل کر نہیں سکتا وہ اوج
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۳۲). [طائر + سدرہ (رک)].

---عَرْش کس اضا(--- فت ع ، سک ر) امذ.
(کنایۃً) حضرت جبریل علیہ السلام ، طائرِ سدرہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [طائر + عرش (رک)].

---عَقْل کس اضا(--- فت ع ، سک ق) امذ.
عقل جو طائر کی طرح پرواز کرتی ہے. طائرِ عقل ہر چند بلند پروازی کرے مگر مرغِ تقلید ہستی میں ٹھونگیں مارتا ہے. (۱۸۴۳ ، عقل و شعور ، ۳۳). [طائر + عقل (رک)].

---فِردَوس کس اضا(--- کس ف ، سک ر ، و لین) امذ.
جنت کا پرندہ ؛ (مجازاً) فرشتہ ؛ مراد : جبرئیل علیہ السلام.
ہر سینہ نشیمن نہیں جبریلِ امیں کا
ہر فکر نہیں طائرِ فردوس کا صیّاد!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۲). [طائر + فردوس (رک)].

---قِبْلَہ نُما کس صف(--- کس ق ، سک ب ، فت ل ، ضم ن) امذ.
رک : مُرغِ قبلہ نما.

برنگِ طائرِ قبلہ نما مت پوچھ کچھ ہمدم
کہ تنہائی میں ہم کیا حل بیاکانہ رکھتے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵۱).
کیوں خمِ ابروئے جاناں کی طرف رکھتا ہے رُخ
طائر قبلہ نما میرا دل مضطر نہیں
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۳۲). [طائر + قبلہ (رک) + ف : نما ، نمودن - دیکھنا].

ـــــ قُدس کس اضا/صف (ـــــ ضم ق ، سک د) امذ.
(مجازاً) فرشتہ ؛ مراد : جبرئیل علیہ السلام. جب یہ آشیانہ مل جاتا تھا ، تو اُس کے سامنے یہ طائرِ قدس اپنے پر ڈال دیتا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۷۵). [طائر + قدس (رک)].

ـــــ قُدسی کس صف (ـــــ ضم ق ، سک د) امذ.
رک: طائر قدس (فرہنگِ آصفیہ). [طائر قدس + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ قِیاس کس اضا (ـــــ کس ق) امذ.
(استعارۃً) **خیال ، سوچ ، فکر.** ظاہرہ میں یہ پرندہ ہے اور باطن کی ہم کو خبر نہیں بس اپنا طائرِ قیاس آگے نہیں جا سکتا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۳). [طائر + قیاس (رک)].

ـــــ مَجنُوں کس صف (ـــــ فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
وہ پرند جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے مجنوں کے سر پر آشیانہ بنایا تھا.
لکھتے ہیں اک پری کو کچھ آوارگی کا حال
باندھیں گے نامہ طائرِ مجنوں کے پر میں ہم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۷).
بیدِ مجنوں ہو جو وحشت میں اوتھاؤں میں قلم
خط کبوتر کو جو دوں طائرِ مجنوں ہو جائے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۷). [طائر + مجنوں (رک)].

ـــــ نَو کس صف (ـــــ و لین) امذ.
نیا پرندہ ؛ (کنایۃً) نوگرفتار ؛ عاشق جسے حال ہی میں کسی سے عشق ہوا ہو.
برنگِ طائرِ نو ہم اسیر اے صیّاد
وہ ہیں کہ جن کا گلوں بیچ آشیانہ تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۵). [طائر + نو (رک)].

ـــــ نَوگِرِفتار کس صف (ـــــ و لین ، کس گ ، فت ر ، سک ف) امذ.
نیا گرفتار کیا ہوا پرندہ. فاخرہ خود کو ایک طائرِ نوگرفتار تصوّر کرنے لگی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۳۷). [طائر نو (رک) + گرفتار (رک)].

ـــــ نیم بِسمِل کی طَرَح پَھڑَکنا محاورہ.
عاشق کا بے قرار ہو کر تڑپنا ، بہت تڑپنا ، دید کا طالب ہونا ، مضطرب ہونا (جامع اللغات).

ـــــ وَحشی کس صف (ـــــ فت مج و ، سک ح) امذ.
جنگلی پرندہ ، وہ پرندہ جو پالتو نہ ہو.
راہی ہوئیں روحیں تو رہا ہو کے بدن سے
سر طائرِ وحشی کی طرح اڑ گئے تن سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۰). [طائر + وحشی (رک)].

ـــــ ہوش اُڑ جانا محاورہ.
ہوش و حواس جاتے رہنا ، قابو میں نہ رہنا ، بے چین و بے قرار ہونا ، سخت مضطرب ہونا. صدائے تال سے اون کے طائرِ ہوش تان سین کے بھی اوڑ گئے. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۸).

طائِراتی سُوسک (کس مج ء ، و مع ، سک س) امذ.
(حیوانیات) بھونرا. تیلیلی کے سوسکوں کو عام اصطلاح میں طائراتی سوسک کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۵). [طائر + اتی ، لاحقۂ نسبت + ف : سوسک].

طائِرانَہ (کس مج ء ، فت ن) صف ؛ م ف.
طائر کے مانند ، اُڑتا ہوا ؛ (نگاہ وغیرہ کے لیے مستعمل). نقوش میں شائع ہونے والے مقالہ میں «نسخہ ہائے وفا» یعنی مجموعۂ کلامِ فیض پہ ایک طائرانہ نظر ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۹). [طائر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــــ ساخت (ـــــ سک خ) امث.
زمین کا ابتدائی سرسری جائزہ ، تمہیدی جائزہ نیز دیکھ بھال. معدنیات کی تلاش ایک ایسا کام ہے جس میں ... طائرانہ ساخت نقشہ کشی اور برمکاری وغیرہ ایسے کام ہوتے ہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۵۰). [طائرانہ + ساخت (رک)].

ـــــ نَظَر / نِگاہ ڈالنا محاورہ.
اُچٹتی نگاہ ڈالنا ، سرسری طور پر دیکھنا. اس نے مشرق سے مغرب تک پوری فضا پر ایک طائرانہ نظر ڈالی. (۱۹۳۳ ، چھو ، ۱۶۰). میں نے شیشے کے کمرے میں بیٹھی ہوئی لڑکیوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی. (۱۹۸۰ ، دائروں میں دائرے ، ۵۷).

طائِرَک (کس مج ء ، فت ر) امذ.
چھوٹا پرندہ ، چھوٹی سی چڑیا.
در زنداں بھی کھلا پھر بھی علائق کا اسیر
صفتِ طائرکِ رشتہ بہ پا جاتا ہے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۳۳). [طائر + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ بَہار (ـــــ فت ب) امذ.
وہ چھوٹی سی چڑیا جس کی قوتِ احساس بہت تیز ہوتی ہے اور وہ آمدِ فصلِ بہار کو فضا سے محسوس کر کے اُڑتی چہچہاتی اور بہار کا مژدہ سناتی ہے اور پھر غائب ہوجاتی ہے.
نغمۂ نو بہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرکِ بہار کر
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸). [طائرک + بہار (رک)].

طائِف (کس ء) صف ؛ امذ.
۱. **(کسی جگہ کے) چاروں طرف پھرنے والا ؛ (کعبۃ اللہ کا) طواف کرنے والا شخص ، زائر.**

آہیں بن کی ورد و طائف
سو دل خستے واں کے طائف

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٥٦).

تمام عمر یہ ہم مکانِ یار کے گرد
بسانِ طائفِ بیت الحرام گردش میں

(١٨٨٨ ، منشورِ سخن ، ٥٩).

طائفِ روضۂ اجمیر ہوں مدہوشی میں
بیخودی آج ہے موزوں کہ میں اجمیر میں ہوں

(١٩٧٠ ، صد رنگ ، ٣٥). ٢. ایک مقام کا نام جو مکّے کے قریب ہے. حجّاج بیت اللہ و مناسک و فرائضِ حج سے فارغت پا کر طائف میں آتے ہیں . (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٢٣١). حلیمۂ سعدیہ اپنے وطن سے جو طائف کے نواح میں تھا شہردار عورتوں کے ساتھ مکّے میں آئیں. (١٨٨٧ ، خیابانِ آفرینش ، ١٣).

جب ہوا زینت دوطائف رسولِ ذوالمنن
چاند کی جانب بڑھی بادل کی فوجِ تیرہ تن

(١٩١٣ ، فردوسِ تخیل ، ٨١). عہدِ اسلام میں طائف کبھی بڑا سیاسی مرکز نہ رہا. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلو پیڈیا ، ١٠٠٦). [ع : (ط و ف)].

طائِفَۃُ المُلُوک (کس مع ء ، فت ف ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) امث.

رک : **طوائف الملوک (جو زیادہ مستعمل ہے) ، لاقانونیت.** کُل وہ لوگ جن کو طائفۃ الملوک سے نقصان کا ڈر ہے سب کے سب آپ کے ساتھ ہوں گے. (١٩٢٠ ، رسائل عماد الملک ، ٢٢٨). [طائفۃ + رک : ال (أ) + ملوک (رک)].

طائِفَہ (کس مع ء ، فت ف) امذ.

١.(أ) **جماعت ، گروہ ، آدمیوں کی پارٹی ، ہمراہی لوگ ، کارواں.**

بنے دیواں کے طائفے ماریا
ہر یک طرف مُردہاں کے ڈونگر کیا

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ١١٨).

فرشتے داڑھی کو اونکی لگاتے ہیں صندل
کرے ہے طائفہ حوروں کا آ گل افشانی

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٥٩). چوتھا وہ طائفہ ہے کہ آپ بد ہیں پر اُن سے کسو کو بدی نہیں پہنچتی. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٥٩). ایک طائفہ بھی آپ کی امامت کا قائل ہو گیا. (١٩١٥ ، شہیراتِ طیبات ، ٢٢). وہ طائفہ مُلک کے درپے انتشار ، ایک بازو توڑنے کے بعد جسمِ ملّی کے پارچے کرنے پہ آمادہ. (١٩٨٦ ، فیضان فیض ، ١٣٢). (أأ) **قوم ، فرقہ ، ملت ، خاندان.**

اے سید طائفہ! جنیدِ بغداد!
اے شبلی و حلّاج کے پیر و استاد

(١٩٦٧ ، لحنِ صریر، ١١٨). ٢.(أ) **ناچنے گانے والوں کی ٹولی (جو عموماً خوشی کے موقع پر بلائی جاتی ہے).** پھر طائفوں کو یاد کیا ، ناچ ہونے لگا. (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ١٦٢). آؤ ایک طائفہ کو سُن لو ... پھر ہم تم باغ سیب میں چلیں گے. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٦٢٥). سب طائفوں نے کھڑے ہو کے پہلے سہرا گایا . (١٩١١ ، قصۂ مہر افروز ، ٥٦). شادی بیاہ میں ناچ گانا ہوتا تو کہتے تھے کنچنی بلوائی گئی ہے ، طائفہ آئے گا. (١٩٧٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ٧١). (أأ) **فنکاروں کا گروہ جو جگہ جگہ جا کر ثقافتی مظاہرے کرے.** امریکہ سے آئے ہوئے طائفوں کے اعزاز میں ہونے والی تقریبوں میں شرکت کیجئے . (١٩٦٢ ، علامتوں کا زوال ، ٨١). [طائف + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــدار امذ.

ناچنے گانے والوں کا سردار یا منتظم.

یہ مسائلِ اخلاق و معرفت سے کام
نہ یہ کہ طائفہ داروں کا نظم ہو نخرا

(١٨٩٩ ، سروشِ ہستی ، ٣٠). [طائفہ + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا ، مالک ہونا].

ـــنچانا ف م.

رَنڈی یا بھانڈوں کا ناچ کرانا (فرہنگِ آصفیہ).

طائِل (کس ء) امذ.

فائدہ ، نفع (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

طاؤُس (و مع) امذ.

١. **بڑے مرغ کے برابر ایک پرند جو عموماً باغ اور جنگل وغیرہ میں رہتا ہے ، اس کے پر ہرے نیلے پیلے اور سنہرے رنگ برنگے اور دم پر سبز اور سنہری چاند ہوتے ہیں ، برسات میں دُم کے پَر پھیلا کر بڑی ترنگ سے ناچتا اور کُوکتا ہے ، مور.**

سو سر لوک تر لوک کی باجتیاں
نہ طاؤس ناچے سو یوں ناچتیاں

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٣٣).

اچھیں یاں کہ تا بازِ طاؤس پر
ہو گا سقفِ مینا اپر جلوہ گر

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٥٦٨).

جگر کے داغ سیں از بسکہ پُر خوں ہے بدن میرا
ہوا ہے جیوں پرِ طاؤس رنگیں پیرہن میرا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٠١).

یوں اس دلِ آوارہ میں ہیں داغ بتوں کے
جس طرح کہ مصحف میں دھرے ہوں پرِ طاؤس

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ١٠١) . سب ساحر .. قرقرے اور ہنس اور طاؤس اور اژدر وغیرہ پر سوار ہوئے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٠).

میں نے تو بہت نغمۂ ناقوس سُنا
بلبل کی نوا ، نالۂ طاؤس سُنا

(١٩٣٧ ، لالہ و گل ، ٥٦).

نغمہ پیرا ہے اِدھر مُرغِ چمن
کر رہا ہے رقص ادھر طاؤسِ باغ

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٣٣). ٢. (موسیقی) بیلے کی قسم کا ایک ساز جس کا اگلا سِرا مور کے منھ اور گردن کی شکل کا بنا ہوتا ہے ، اس ساز میں چار تار تین فولادی اور ایک پیتلی ہوتے ہیں اس کے

علاوہ سولہ پردے اور سولہ طربیں ہوتی ہیں ، موربین (ا پ و ، ۷ : ۱۶۲) . تختِ طاؤس کو بھول کر طاؤس ، رباب اور دلربا سے دل بستگی پیدا کر لی تھی. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۷). ۳. کاغذ وغیرہ کا بنایا ہوا مور جو محرم میں نکالتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ط و س)].

---اُلْمَلائِکہ (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ء ، فت ک) امذ.
فرشتوں میں سب سے خوبصورت ، فرشتوں کا سردار. ابلیس علم و معرفت میں یہ مقام رکھتا تھا کہ اس کو طاؤس الملائکہ کہا جاتا تھا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۲). [طاؤس + رک : ال (اُ) + ملائکہ (رک)].

---آتِشْباز کس اضا(---مد ا فت نیز کس ت،سک ش) امذ.
ایک قسم کی آتشبازی جسے چھڑانے پر رنگ برنگے ہرے ، نیلے ، پیلے اور سنہرے شرارے ناچتے ہوئے نکلتے ہیں.

جب لگا دی آگ غم نے رقصِ خوشحالی کیا
یہ دلِ پُر داغ کیا طاؤسِ آتشباز ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۲).

بہارِ گل میں ہے طاؤسِ آتشباز کا عالم
چمن میں پھول پھولوں میں شرارت بڑھتی جاتی ہے

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۹۳). [طاؤس + آتش (رک) + ف : باز : بازیدن = کھیلنا].

---آتِشْبازی کس صف(---مد ا ، فت نیز کس ت ، سکَ ش) امذ.
رک : طاؤس آتش باز. وہ گیندا مانند طاؤسِ آتشبازی کے چرخ مار کے زمین پر گرا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۹۰۸). لقا مثل طاؤسِ آتشبازی کے چرخ کھانے لگا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۲۰). [طاؤس + آتش باز + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آتِشِین کس صف(---مد ا ، فت نیز کس ت ، ی مع)امذ.
رک : طاؤس آتشباز.

طاؤسِ آتشیں کی طرح تجھ پہ یہ شعلہ خو
شعلہ ہزار رنگ سے قرباں ہے آگ کا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۸۷). [طاؤس + آتش (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
مور کے رنگ کا ، مور کے رنگ والا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [طاؤس + رنگ (رک)].

---طَنّاز کس صف(---فت ط ، شد ن) امذ.
نخرے کرنے والا مور ؛ (کنایۃً) معشوق. بازغہ مانند طاؤس طنّاز آراستہ و پیراستہ تھی استقبال کو آئی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۲). [طاؤس + طنّاز (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
آسمان کا مور ؛ مراد : **سورج.**

رقص وہ جس سے سراسیمہ ہو طاؤسِ فلک
کان زہرہ بھی پکڑے وہ مزا سیر نغم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۰). [طاؤس + فلک (رک)].

---گَرْدَن (---فت گ ، سک ر ، فت د) امذ.
برصغیر کے ایک کپڑے کا نام جس پر مور کی گردن سے مشابہ رنگ برنگے نقش و نگار ہوتے تھے. جو کپڑے اس گذری میں بکتے اب ان کے نام بھی سننے میں نہیں آتے جیسے چاند مارا ، بلبل چشم ، طاؤس گردن. (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، ا کتوبر ، ۵۲). [طاؤس + گردن (رک)].

---مَلائِکہ کس اضا(---فت م ، کس ء ، فت ک) امذ.
فرشتوں میں سب سے خوبصورت ، فرشتوں کا سردار ؛ مراد : حضرت جبرئیل. جبرئیل علیہ السلام یہ فرشتہ امینِ وحی اور قدس کا خزانچی ہے اسی وجہ سے اس کو روح الامین ... اور طاؤسِ ملائکہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۹). [طاؤس + ملائکہ (رک)].

---و رَباب (---و مج ، فت ر) امذ.
رقص و موسیقی ؛ (مجازاً) عیش و عشرت.

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل ، طاؤس و رُباب آخر!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷۷). یہ عیش و عشرت کا دلدادہ اور ... طاؤس و رباب کا رسیا تھا. (۱۹۹۰ ، نگار، کراچی ، جنوری ، ۱۹). [طاؤس + و (حرف عطف) + رباب (رک)].

طاؤُسی (و مع). (الف) صف.
۱. طاؤس (رک) سے منسوب ، طاؤس کے رنگ کا ، مور جیسا.

شغل کے واسطے طاؤسی بناؤ تو سہی
پر نہیں بنتے کی پاجامۂ کمخواب کی بط

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۹).

اے عشق نہیں صریح پر نقش و نگار
داغوں سے تنِ لحد میں طاؤسی ہے

(۱۸۸۵ ، میر عشق ، مراثی ، ۷۱). **۲. مور کے پروں یا جواہرات سے آراستہ (چیز)، جو مور کی دم سے مشابہ ہو جیسے: تخت** (پلیٹس). (ب) امذ. **کبوتر کی ایک قسم جس کا رنگ مور سے مشابہ ہوتا ہے.**

دل پُر داغ کا مضمون جو میں نے خط میں لکھا ہے
گماں طاؤسی کا سب کو ہوا چیتی کبوتر پر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۴۸). ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... ان میں سے ... طاؤسی ، ... شیرازی ، گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). (ج) امث. (خطاطی) **ایک قسم کا خط جس میں حروف کو سجا بنا کر مختلف رنگوں میں لکھتے ہیں** (پلیٹس). [طاؤس + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَقْص (---فت ر ، سک ق) امذ.
ایک قسم کا ناچ جو مور کے ناچ سے مشابہ ہوتا ہے (نوراللغات). [طاؤسی + رقص (رک)].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
طاؤس جیسا رنگ ، ایک قسم کا رنگ ، مور جیسا رنگ ، مور سے مشابہ رنگ. اگر طاؤسی رنگ چاہیں تو برگ حنائے خشک برگ مور و وسمہ افتیمون یعنی آکاس بیل ہر ایک آدھا درم اُس میں اضافہ کر کے ایک رات دن رکھا رہنے دیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگِ چین ، ۱۵). داڑھی سیاہی سے شروع ہوئی ، آگے چل کر طاؤسی رنگ کی ہوئی. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۲۱۶). سبز پتوں کے سامنے اس کی ٹوپی کا طاؤسی رنگ بھلا معلوم ہوتا تھا. (۱۹۵۸ ، پطرس ، کلیاتِ پطرس ، ۱۳۰). [طاؤسی + رنگ (رک)].

---نِیل (---ی مع) امذ.
نیلا رنگ جو مور کے رنگ سے مشابہ ہو ، چمکدار نیلا رنگ. یہاں سے بعض بہت قدیم نمونے بھی برآمد ہو چکے ہیں لیکن اسلامی ظروف کا نشان امتیاز یہ ہے کہ ان پر عموماً طاؤسی نیل کی تہ ہے. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۱۲). [طاؤسی + نیل (رک)].

طاؤسِیا (و مع ، سک نیز کس س) امذ.
مور جیسا رنگ (عموماً کبوتر کا) ، چمکدار نیلا رنگ. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... طاؤسیا ... پیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [طاؤس + یا ، لاحقۂ نسبت].

طائی صف.
قبیلۂ طے سے منسوب یا اُس کا فرد ، وہ جو طے کے قبیلے سے ہو ، حاتم جو ایک مشہور سخی تھا اسی قبیلے سے تھا (مہذب اللغات). [ع].

طِب (کس ط عموماً مرکبات میں شد ب) امث.
۱. **صحت و مرض کی تشخیص اور علاج کا علم ، جسمانی علاج کا طریقہ ، جسمانی علاج (عموماً قدیم یونانی حکما کے وضع کردہ اصول پر) ، دواؤں سے علاج کا فن.**
جدھاں تھے درد کا پائی لذت تج عشق کی دولت
تدھاں تھے ڈھونڈنے جگ میں ، طباں اپنی طبیاں سب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۷). علمِ طب دو قسم پر ہے نظری اور عملی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹). ریاضیات ، طب اور دیگر علوم کے ترجمے اُردو میں کیے جا چکے ہیں. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۶۳). ولیم ہاروے نے ... دورانِ خون دریافت کیا جو کہ طب کی سب سے عظیم ترین دریافت ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۰۸). ۲. **جادو ، افسون ، سحر** (پلیٹس). [ع : (ط ب ب)].

---تغائری کس صف(---شد ب ، فت ت ، کس ء) امث.
علاج بالضد ، ایلوپیتھی طریقِ علاج ، ڈاکٹری معالجہ. لفظ ایلو کے معنی ہیں غیر ، مختلف یا ضد اور پیتھی کے اصطلاحی معنی ہیں طریقِ علاج لہٰذا ایلوپیتھی کو ہم طبِّ تغائری کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، فلسفۂ علاج بالمثل ، ۱۰). [طب + تغائر ~ تغایر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تماثُلی کس صف(---شد ب ، فت ت ، ضم ث) امث.
ہومیو پیتھی طریقِ علاج ، علاج بالمثل. اغیون طبِّ تماثلی میں تمام دواؤں سے زیادہ پیچیدہ مانی گئی ہے. (۱۹۳۱ ، فلسفۂ علاج بالمثل ، ۲۶). [طب + تماثل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جِسْمانی کس صف(---شد ب ، کس ج ، سک س) امث.
جسم کی بیماریوں کے علاج کا طریقہ یا علم. اگر کوئی مرض بدنی ہے جیسے سوء مزاجی یا بدترکیبی تو دوا اُسکی طبِّ جسمانی سے کرنا ضرور. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۰۱). [طب + جسمانی (رک)].

---رُوحانی کس صف(---شد ب ، و مع) امث.
۱. **روح اور نفس کی خرابیاں دور کرنے کا اصول یا علاج.** مسلمان فلاسفہ نے ... اخلاق کو طبِّ روحانی جیسی اصطلاحات کی روشنی میں دیکھنے کی سعی کی. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۹۱). ۲. (تصوف) **ایک علم ہے کمالات اور آفات اور امراض اور ادویہ اور کیفیتِ صحت اور اعتدال اور ردِ امراضِ قلوب کے واسطے** (مصباح التعرف). [طب + روحانی (رک)].

---قانُونی کس صف(---شد ب ، و مع) امث.
طب کا وہ حصّہ جو قانون سے تعلق رکھتا ہے ، علمِ قانون ، اصولِ قانون. ہم اس کی مثالیں جورس پروڈنس (طبِّ قانونی) میں بھی پاتے ہیں. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۵۱). طبِّ قانونی ایک ایسا موضوع ہے جس کے لیے ایک مخصوص مطالعہ ضروری ہے. (۱۹۷۲ ، طب قانونی اور سمومیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲). [طب + قانونی (رک)].

---مَشْرِق کس امذ(---شد ب ، فت م ، سک ش ، کس ر) امث.
مشرقی طریقۂ علاج جو جڑی بوٹیوں سے بنائی ہوئی دواؤں سے کیا جاتا ہے. کبھی کبھی میں خود وہاں جا کر مطب کرتا اور مریضوں کے لئے طبِّ مشرق کے طریقۂ علاج کے مطابق دوائیں تجویز کرتا ہوں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۸۳). [طب + مشرق (رک)].

---مَغْرِب کس امذ(---شد ب ، فت م ، سک غ ، کس ر) امث.
ایلوپیتھی طریقۂ علاج ، علاج بالضد.
جلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِّ مغرب میں مزے میٹھے ، اثر خواب آوری!
(۱۹۰۳ ، بانگِ درا ، ۲۹۶). [طب + مغرب (رک)].

---نَفْسی کس امذ(---شد ب ، فت ن ، سک ف) امث.
علم النفس ، نفسیاتی علاج ، دماغی اور اعصابی امراض کا طریقِ علاج. اوس کا میلان اپنی خواہشوں کی طرف جو ارزل امور ہیں اون کے مٹانے کے لئے طبِّ نفس کا حاصل کرنا بھی ضرور ہے. (۱۹۱۰ ، العجالۃ النافعہ ، ۳۹). کوئی شخص اگر کسی ذہنی اور اعصابی مرض کا شکار ہو جائے ... تو طبِّ نفس اس کے علاج کے لئے سامنے آتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۰). [طب + نفس (رک)].

ـــبّ نَفْسانی کس صف(ـــ شد ب، فت ن، سک ف) امث.
رک : طبِّ روحانی ، علم الاخلاق. مرض بدنی ہے ... تو دوا اُسکی طبِّ جسمانی سے کرنا ضرور اور جو علت اُسکی بدکاری کے سبب سے ہو تو طبِّ نفسانی ہے . (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ١٣١). [طب + نفسانی (رک)].

ـــنَفْسِیّات کس اضا(ـــ شد ب ، فت ن ، سک ف ، کس س ، شد ی) امث.
رک : طبِّ نفس. طبِّ نفسیات کے بارے میں ایک بین الاقوامی مجلس مذاکرہ کے اختتام کے موقع پر ... کام سے موازنہ کیا . (١٩٨٦ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ٢٦٣). [طب + نفسیات (رک)].

ـــیُونانی کس صف(ـــ شد ب ، و مع) امث.
وہ طریق علاج جسے یونانی حکما نے رائج کیا اور مسلمانوں نے اختیار کر کے اسے بہت ترقی دی. طبِّ یونانی جو کہ طبِّ اسلامی کہلانی چاہیے بعض وقت طبیعت کے افعال کی پیروی کرتی ہے . (١٩٣١ ، فلسفۂ علاج بالمثل ، ٣٢). [طب + یونانی (رک)].

طِبا (کس نیز فت ط) امذ (قدیم).
علمِ طب.

من گیانی ہو صفتی جبا
تو درویشی ہووے طبا

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢١١). [طب + ا (زاید)].

طِبّاً (کس ط ، شد ب ، تن ا بفت) م ف.
طب کے مطابق ، اصول صحت کی رُو سے ، حکمت یا ڈاکٹری کے اعتبار سے. حرام اور ناپاک گوشت کھانا قطع نظر شرعی حُرمت کے طبّاً بھی مضر صحت ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض، ١ : ١٠٩). [طب + اً ، لاحقۂ تمیز].

طِبابَت (کس ط ، فت ب) امث.
١. **طب (رک) کا پیشہ کام یا فن ، علاج کرنا ، ڈاکٹری ، علاج کا علم .** ایک مرد بے سرمایہ دانش ... نے دعویٰ طبابت کیا . (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ١٦٩). کتابت و طبابت کے ذریعے سے تو روپیہ جمع کیے تب وہاں سے آگے کو چلے . (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ٩٠).

منکشف اس پہ دوا کا ہے مزاج اور خواص
اس پہ ظاہر ہے طبابت کا ہر اک راز نہاں

(١٩٠٥ ، گفتارِ بیخود ، ٣٠١). یہ بھی ضروری نہیں کہ طبابت ورثے میں ملے. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٩). ٢. **چمڑا جس سے مشک سیتے ہیں** (نوراللغات). [ع].

ـــ کَرْنا عاورہ.
طب کا پیشہ اختیار کرنا ، یونانی طریقۂ علاج سے علاج کرنا . حکیم عبدالولی نے تو کبھی طبابت کی ہی نہیں. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ٩٠).

طَباچَہ (فت ط ، ج) امذ ؛ طبانچہ (قدیم).
طمانچہ ، تھپڑ.

کرے لاف سوں تک لبنی جیب اگر
طباچہ دیوے یا وویں مکھ اوپر

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٤٣). ایک فرشتہ ہر روز طبانچہ غضب اوس کے مونہہ پر مارتا تھا . (١٨٣٣ ، مولود شریف ، ٧) . [طبانچہ (رک) کا ایک املا].

طَباخ (فت ط) امذ.
رک : **طباق ، بڑی رکابی .** زبیدہ کے طباخوں میں طرح طرح کے کھانے اور میوے ... شکار کے گوشت کی پھلیاں لائی گئیں. (١٩٠٦ ، مخزن ، لاہور ، جون ، ٣). وہ سُرخ انگاروں پر سکی کے سوندھے سوندھے توڑے سینک کر طباخ میں رکھتی جا رہی تھی. (١٩٦١ ، برف کے پھول ، ١٢). [طباق (رک) کا بگاڑ].

طَبّاخ (فت ط ، شد ب) امذ.
باورچی ، کھانا پکانے والا ، نان بائی.

مصطفیٰ نہانوں ازل تھی دئے ہیں حیدر کوں
جنے شک ابابوے پکے جیوں کہ تنور طبّاخ

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨٢).

نہ دیجے دل کہیں یارو بزیر تیلین کاغ
ہیں دلبران جہاں بہر سرخ دل طبّاخ

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٥٣). پہلے طباخ کی دکان پر جا کے اقسام اقسام کے کھانے مول لیے. (١٨٣٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ٣ : ٣٠٩). وہ ایک باورچی کی دکان میں داخل ہوا ، یہ طباخ بڑا شاطر تھا. (١٩٣٠ ، الف لیلہ ولیلہ ، ١ : ٢٢٣). [ع : (ط ب خ)].

ـــ فَلَک کو داغ دینا عاورہ.
رک : **سورج کو چراغ دکھانا ، فعلِ عبث کرنا.** دمنا ، بھٹیاری کی دکان کا حال لکھنا طباخِ فلک کو داغ دینا ہے . (١٨٥٤ ، مینابازار ، احمد خاں صوفی ، ٢٦).

طَباخَت (کس ط ، فت خ) امث.
باورچی گیری ، کھانا پکانے کا کام یا پیشہ. ماہرانِ فنِ طباخت ... مزیدار اور لذیذ کھانا پکا سکیں گے . (١٩٣٢ ، مشرق مغربی کھانے ، ١٧). [ع].

طَبّاخی (فت ط ، شد ب). (الف) امث.
رک : **طباخت ، کھانا پکانے کا کام یا پیشہ ، کھانا پکانا .** اتنے متنوع الالوان کھانوں کے لیے عورت کو حکاکی ، حمالی ، معماری ، طباخی وغیرہ کے سارے کام کرنے پڑتے ہیں. (١٩١٦ ، گہوارۂ تمدن ، ١٠٩). دلی کی مقبول ترین مغنیہ سہرو اپنی ذہانت اور حاضر جوابی کے لئے مشہور تھیں ، فن طباخی میں طاق . (١٩٨٧ ، گردشِ رنگِ چمن ، ١٣٩) (ب) امذ. **روٹی پکانے والا ، نان بائی ، کھانا پکانے والا.** ایک بدو بغداد آیا ، طباخی سے پہلی روٹی لی ... دوسری کھائی پھر تیسری. (١٩٨٠ ، دجلہ ، ٢٩٣). [طبّاخ + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَباشیر (فت ط ، ی مع) امث.

۱. ایک سفید نیلاہٹ لی ہوئی چیز کا نام جو بانس کے اندر سے نکلتی اور ادویات میں پڑتی ہے ، بنس لوچن. طلیعۂ طباشیر ... شام صنعت و حکمت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

تپ فراق میں اُس مہ جبیں کے دو مجھکو
بجائے قرص طباشیر ماہتاب کا قرص

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۱۹). یہ طباشیر خفقان اور آماس چشم کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۸). طباشیر قابض اور مجفف ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۶۶). ۲. کھریا ، کھریا مٹی ، چاک. احجار کلسی : سفید کھریا ، چاک ، جسے اصطلاح مصر میں طباشیر کہتے ہیں ، چونے کا پتھر (لائم اسٹون) جسے پکانے سے چونا بنتا ہے اور سنگو مرمر بنتا ہے . (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۵). ۳. (مجازاً) سفیدی. طلیعۂ طباشیر صباح قدرت ، سراج منیر شام صنعت و حکمت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰). نور کا تڑکا تھا صبح طباشیر بکھیر رہی تھی کہ ٹولئہ کی منزل میں پہنچے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۳۹). [تباشیر (رک) کا معرب].

---سَحَر کسر اضا (---فت س ، ح) امث.

صبح صادق کی سفیدی ، صبح کا نور. حکیم علی الاطلاق نے واسطے دفع حرارت و تقویت قلب طباشیر سحر کو ظاہر فرمایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۵). [طباشیر + سحر (رک)].

طِباع (کس ط) امث.

طبیعت (رک) کی جمع ، مزاج ، سرشت ، فطرت ، عادتیں. مثل و حوش شارده صاحب طباع متنافرہ مشاعدہ تھے اور مرتبۂ جہل و نادانی و جفا میں یکتا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۲). [ع : (طبع)].

طَبّاع (فت ط ، شد ب) صف.

بہت تیز طبیعت والا ، ذہین ، زکی. شیخ قائم علی ساکن آناوہ ایک طباع شاعر تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۷۰). ذہین و طباع شاگرد نے سب سوالوں کے بہت صحیح و برجستہ جواب دیے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۲). ایسے پہنچے ہوئے بزرگ ... دو چار گاؤں پیچھے ایک آدھ ضرور پائے جاتے ہیں ، غیر معمولی باتوفی اور طباع ، یک گونہ ظریف و خوش باش بھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۱). [ع].

طِباعَت (فت نیز کس ط ، ع) امث.

۱. چھاپنے کا فن ، چھپائی. جن اخباروں میں طباعت پرانے طرز پر ہوتی ہے ... ان کے کارکنوں کو اس سے کچھ سبق حاصل ہو. (۱۹۳۳ ، فن صحافت ، ۱۰۶). اُن تمام دوستوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے طباعت کے سلسلہ میں مجھے اپنے نیک مشوروں سے نوازا. (۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۲۸). ۲. تلوار یا مٹی کے برتن بنانے کا فن (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

طِباعَتی (فت نیز کس ط ، ع) صف.

طباعت (رک) سے منسوب ، چھپنے سے متعلق ، چھپائی کا. اس مجموعے کو ... اپنی تسلیم شدہ طباعتی روایات کے ساتھ شائع کیا ہے. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ اکتوبر ، ۳). [طباعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَفْصیل (---فت ت ، سک ف ، ی مع) امث.

(کتب خانہ) طباعت سے متعلق معلومات ، چھپائی کے بارے میں اطلاعات ؛ مراد : مقام طباعت ، ناشر یا پبلشر کا نام اور تاریخ طباعت پر مشتمل تفصیل. کیٹلاگ کارڈ میں عنوان کے جزو درج کرنے کے بعد طباعتی تفصیل کا اندراج کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۳۲۰). [طباعتی + تفصیل (رک)].

---خَطّ (---فت خ) امذ.

چھپائی کا رسم الخط ، وہ رسم الخط جس میں عام طور پر چھپائی کی جائے. فی زمانہ یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ اُردو کا طباعتی خط کیا ہو. (۱۹۶۲ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۳). [طباعتی + خط].

طَبّاعی (فت ط ، شد ب) امث.

ذہانت ، ذکاوت ، طبیعت کی تیزی. اگر نظیر اکبرآبادی کی عالمگیر طباعی نے اس طرف توجہ کی ہوتی تو کیا کیا طلسم نہ بنا کر کھڑے کر دیے ہوتے. (۱۹۰۵ ، وکرم اُروسی ، ۳۹). نئی نئی ایجادوں طباعیوں اور نازک خیالیوں کے ظاہر کرنے کا موقع مل جایا کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۵۲۰). شاعری کی طرح «وقائع» سے بھی جعفر کی ذہانت و طباعی ، جودت و ذکاوت کا پتا چلتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۰). [طباع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَباق (فت ط) امذ.

۱. سینی سے چھوٹا اور رکابی سے بڑا تسلا (دھات کا ہو یا مٹی کا) ، بڑی رکابی ، بڑی پلیٹ. جوں صبح ہوئی ، خولی خوق اوس سر مطہر کوں ایک طباق میں رکھیا ابن زیاد کنے لایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹). اس طباق اور لگن کو غلام پنجرے کے نزدیک لے گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). پانچ بی بی بڑا طباق ڈھک اوپر سے پنسیری رکھ دی ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۴). اس نے جب طباق لے جا کر آپؐ کے سامنے رکھا اور آپؐ سے تناول فرمانے کے لیے کہا تو آپؐ نے بسم اللہ کہہ کر ... اس میں ہاتھ ڈالا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۳۶). ۲. (نباتیات) سرپوش ، پودوں کا غلاف جو کیسہ کے راس پر ہوتا ہے اور کیسہ کے شگفتہ ہونے پر علیحدہ ہو جاتا ہے. طباق ... کیسہ کے شگفتہ ہونے پر علیحدہ ہو جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، مبادئ نباتیات ، ۲ : ۷۳۳). طباق کیسہ کے راس پر ایک ڈھکن تا ساخت پائی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات (سید معین الدین) ، ۲ : ۵۸۲). [طباق (رک) کا مفرس].

---چَڑْھوانا عاورہ.

نذر و نیاز کروانا (عموماً کسی بزرگ کی) ، منت ، چڑھاوا ، فاتحہ ، خدا کے نام پر کوئی چیز دینا. ٹونے ٹوٹکے والیاں جب پریوں کے طباق چڑھواتی ہیں تو کام لاتی ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۸).

۔۔۔چِہْرَہ (۔۔۔ کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : طباق سا چہرہ. سفید طباق چہرے پہ چھائیوں کی تتلیاں سجائے بھابھی سولت آئیں۔ (١٩٨١ ، راجہ گدھ ، ١٥٦)۔ [طباق + چہرہ (رک)]۔

۔۔۔سا صف.
١. طباق جیسا ، چوڑا چکلا. پیتل سا سر ہے اور کوڑی سے دانت ہیں ، اور طباق سا پیٹ ہے۔ (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ٨٦)۔ ٢. طباق کی طرح مکمل گول (عموماً سورج کے لیے مستعمل). طباق سا آفتاب ، دھندلی بتی سے اوپر آ چکا تھا۔ (١٩٥٢ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ٣٠)۔ سورج پورا طباق سا نکل آئے گا. (١٩٧٦ ، نیلا پتھر ، ٦٤)۔

۔۔۔سا چِہْرَہ/مُنْہ صف.
چوڑا منہ ، بھدا منہ ، چوڑا چکلا گول چہرہ ، بھرا بھرا چہرہ.

کس رُو سے اس کے ہو گا تو نقطے سے مقابل
اے آفتاب تیرا منہ تو طباق سا ہے

(١٨١٠ ، میر ، کہ ، ١٣٥٢)۔ پتھنی جیسا ڈیل سوکھ کر کانٹا اور طباق سا چہرہ سیپی رہ گیا۔ (١٩٢٩ ، تمغۂ شیطانی ، ٣٥) . اس کے طباق سے کالے چہرے پر گھومتی سوئی سوئی بے قرار آنکھوں میں کاجل کی لہر تھی۔ (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٥)۔

۔۔۔کا مُنْہ لے رَکھا ہے فقرہ.
بھدا ہے ، بدصورت ہے (جامع اللغات)۔

۔۔۔نُما (۔۔۔ضم ن) صف ؛ امذ.
رکابی جیسا ، گول ، چوڑا ، (نباتیات) اکلیجہ کی ایک قسم جو طباق نما نظر آتا ہے مثلاً چنبیلی ، سدا بہار وغیرہ. اکلیجہ ، پنکھڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے ... (سدا بہار) میں طباق نما ، اور (سورج مکھی) میں زبانک دار. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات (ترجمہ) ، ٦١)۔ طباق نما ... اس قسم کا اکلیجہ بھی چکردار کی طرح ہوتا ہے . (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١٦٨)۔ [طباق + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، ظاہر کرنا]۔

طِباق (کس ط) امذ.
١. نثر و نظم کی ایک خوبی جس میں دو اسم یا دو فعل ایسے لائے ہیں جن کے معنی ایک دوسرے کے مخالف ہوں ، صنعتِ تضاد. (تضاد) اسے طباق بھی کہتے ہیں ... جیسے آگ پانی یا الٹھا بیٹھنا اوپر نیچے ۔ (١٨٧٢ ، عطر مجموعہ ، ١ : ١٩) . مراعات النظیر اور ایہام و طباق اُن کے یہاں بھی جابجا پائے جاتے ہیں۔ (١٩١٣ ، شبلی ، حیات حافظ ، ٥٠)۔ اور ذوم میں غم کا جس کو صنعت ، طباق یا تضاد یا مطابقت ، کہتے ہیں . (١٩٦٣ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ٢٥٥)۔ ٢. موافق کرنا ؛ طبقے جو نیچے اوپر ہوں (اسٹین گس)۔ [ع]۔

طُبّاق (ضم ط ، شد ب) امذ.
ایک درخت کا نام جو مکہ کے پہاڑوں پر پایا جاتا ہے اور جس کی چھوٹی بڑی دو قسمیں ہیں بڑی قسم قدِآدم تک بڑھتی ہے پتے اس کے زیتون کے پتوں کی طرح اور ان سے کچھ لمبے ، پتلے اور نازک ہوتے ہیں اُن پر رواں ہوتا ہے چھوٹی قسم کی درازی ایک بالشت اور پتے اس کے نرم ہوتے ہیں پھول میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٥ : ١٠١)۔ [ع]۔

۔۔۔مُنْتِن کس صف(۔۔۔ضم م ، سک ن ، کس ت) امذ.
طباق (رک) کی بڑی قسم کا نام جو نہایت بدبودار ہوتی ہے . اسے طباق منتن کہتے ہیں اور پسوؤں کے پیڑ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ١٠١)۔ [طباق + ع : مُنتن]۔

طَباقی (فت ط) صف.
طباق (رک) سے منسوب ، بڑی رکابی جیسا چوڑا چکلا. چہرہ طباق ناک چوڑی موٹی چپٹی۔ (١٩١٣ ، چھلاوا ، ٩٢)۔ [طباق + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔چِہْرَہ (۔۔۔ کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : طباق سا چہرہ (مہذب اللغات)۔ [طباق + چہرہ (رک)]۔

۔۔۔کُتّا (۔۔۔ضم ک ، شد ت) امذ.
دوسرے شخص کی روٹیاں توڑنے والا شخص ، طفیلی ، مفت خورا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [طباق + کتا (رک)]۔

طَبّال (فت ط ، شد ب) امذ.
طبلہ بجانے والا ، طبلچی ، نقارچی. یہ چند کلمات بطریق سلسلہ خلیفہ تاچیان اور مرقاچیان اور طبالاں اور بیرق دراں کے تحریر ہوا ہے۔ (١٨٧٥ ، سرمایۂ عشرت ، ٣٠٦)۔ [ع : (ط ب ل)]۔

طَبالَت (فت ط ، ل) امث.
طبل بجانے کا ہنر (اسٹین گس ؛ علمی اردو لغت)۔ [ع]۔

طَبانْچَہ (فت ط ، مغ ، فت چ) امذ.
رک : طبانچہ (پلیٹس)۔ [طبانچہ (رک) کا ایک املا]۔

طَبانْچَہ (فت ط ، مغ ، فت چ) امذ (قدیم).
طمانچہ ، تھپڑ.

پھروں کر جو قولی ہو دشمن پہ ہور
طبانچے میں دیکھلاؤں شرزے کا زور

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ١٧٧)۔

تب طبانچہ اس کے ماریا موں پو میں
سامنے سوں بچہ ٹلیا ڈر بھاگ وہیں

(١٧٥٣ ، ریاض غوثیہ ، ١١٣)۔

فلک کے ہاتھوں جدھر منہ اُٹھائے جاتے ہیں
اُدھر سے جوں گل بازی طبانچہ کھاتا ہوں

(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٨١)۔ [طمانچہ (رک) کا قدیم املا]۔

طَبائِع (فت ط ، کس مج ء) امذ ؛ امث ؛ ج.
١. طبیعتیں ، مزاج.

تب اربابِ فن پر ہوا مدح فرض
دس آیا ادا یو طبائع پہ قرض

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣٢)۔

بسکہ موزونیٔ گلشن ہے طبائع کو پسند
مصرعِ سرد کو کرنے لگے شاعر تضمین
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹). استاد کے نتائجِ فکر پر نکتہ چینی کرنا بڑی دشواری کا سامنا تھا مگر چارناچار کرنا پڑا امید ہے کہ انصاف گزین طبائع انصاف کرینگے. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۱). وہ ایک دوسرے کی نفسیات اور طبائع کے مدوجزر سے بھی باخبر ہوتے ہیں . (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۱). ۲. **(منطق) معانی اصلیہ.** معانیِ اصلیہ جس کو طبائع کہتے ہیں وہ کلیت اور جزئیت کی مستدعی نہیں ہوتی. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰). [طبیعت (رک) کی جمع].

---اِنسانی کس صف(--- کس ا ، سک ن) امذ.
انسانی فطرت ، انسان کی پیدائشی خصلتیں. جیسا کہ عام طبائعِ انسانی کا خاصہ ہے ، اُن کو اس بات کے دریافت کرنے کا زیادہ خیال معلوم ہوتا تھا کہ اُن کی اخیر بائیوگرافی میں کیا لکھا جا رہا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۲). [طبائع + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَسِیطَہ کس صف(--- فت ب ، ی مع ، فت ط) امذ ؛ ج.
(طب) **دو فاعلہ اور دو منفعلہ پر مشتمل عناصر یعنی حرارت ، برودت اور رطوبت اور یبوست.** طبائعِ بسیطہ جن کو عنصری کہا جاتا ہے چار ہیں. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۵۰). [طبائع + بسیط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُرَکَّبَہ کس صف(--- ضم م ، فت ر ، شد ک بفت ، فت ب) امذ ؛ ج.
(طب) **آگ ، ہوا ، پانی ، مٹی.** طبائعِ مرکبہ میں سے پہلی چیز نار یعنی آگ ہے. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۵۰). [طبائع + مرکب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَبائِعی (فت ط ، کس مع ء) امذ.
(طب) **طبیب ، معالج.** طبیب کا دوسرا نام طبائعی ... اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ طبیب محض طبیعت کی نگرانی کی خدمت انجام دیتا ہے . (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۵). [طبائع + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَبَخ (فت ط ، ب) امذ ؛ ج : طبخاں (قدیم).
رک : طبق.

جو طبخاں گگن کے جواہر سوں بھر
کرے یکدے لا فدا جھہ نذر
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷ ب). [طبق (رک) کا قدیم املا].

طَبْخ (فت ط ، سک ب) امذ.
پکنے کا کام ، پکنا ، مختلف چیزوں کا ملنا اور گلنا (حرارت یا آنچ سے) . بھر واسطے طبخ و دفعِ عفونت کے کسی قدر حرارت کی احتیاج ہوتی ہے . (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵) . اوسکے منافع مثل طبخ طعام وغیرہ اس مضرت سے بہت کثیر ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۸). تری کی موجودگی ہی میں غذا قوت ہاضمہ کے تحلیل اور طبخ کے فعل کو قبول کرتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۹). [ع].

---پانا محاورہ.
(آنچ یا گرمی سے) پکنا ، جوش کھانا. اگر بخارات قلیل زمین محتبس ہو کر طبخ پاویں ... تو اُن سے معدنیات کی پیدائش ہو. (۱۸۰۲ ، رسالۂ کائنات جو ، ۲۹).

---کھانا محاورہ.
(آنچ یا گرمی سے) پک جانا. معدے میں طبخ کھانے سے نباتی غذائیں نیٹروجن پیدا کرلاتی ہیں اور قوت ان کی بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عماد الملک ، ۳۰).

طَبْری (کس ط ، سک ب) امذ.
مغلوں کے زمانے کا ایک سکہ جو چار دانگ کا ہوتا تھا (ماخوذ : آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶). [ع].

طِبْشی (فت نیز کس ط ، سک ب) امث.
مچھلی کی ایک نوع ، ایک قسم کی مچھلی . سوم مچھلیاں۔ یہ مچھلیاں بہت قسم کی ہوتی ہیں جیسے طبشی ، بام ، روہو ، وغیرہ وغیرہ. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۸). [مقامی].

طَبْع (فت ط ، سک ب). (الف) امذ.
۱. **فطرت ، جبلّت ، سرشت ، خمیر ، مزاج.**

ہیں مخالف طبع میں سرکش یہ چار
چاروں ہو جاتے ہیں مل آپس میں یار
(۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۱). مقتضائے طبع یہی ہے کہ لکھنے والا پہلے اپنا نام لکھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۶۳). ۲. **عادت ، خصلت ، نوعیت ، تخیّل ، فکر** (مصنف کا).

اس دھرت پر آج تو دستا نہیں تج ہم قرین
طبع کا دیپک لگا پایا ہے توں دنیا و دیں
(۱۶۵۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۷).

جب خاک کے برابر ہم کو کیا فلک نے
طبعِ خشن میں تب کچھ ہمواری ہو گئی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۰).

کیا لکھیے گا فدا کوئی دیوان
طبع گو ہے رسا پہ کاہل ہے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۰۵). آپ خندہ جبیں ، نرم خو ، مہربان طبع تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۷). ان کی موانست سے طبعِ جاہکدست جوکڑیاں بھرنے لگتی تھی . (۱۹۳۰ ، انشائے داغ ، ۱۰۱). (ب) امث ؛ امذ. ۱. (چھاپا خانے میں) **چھاپنے کا کام ، چھاپنا یا چھپنا نیز چھپی ہوئی چیز کا ایڈیشن.** آئندہ کی طبع میں اس نقص کی اصلاح ہو جائے . (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب (دیباچہ) ، ۳). ایک استاد صاحب کو اپنے دیوان طبع کرانے کا شوق ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶۷). انہوں نے تجویز پیش کی کہ ان فارموں کو اردو میں طبع کرایا جائے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۳). ۲. **مہر ، چھاپ ، سکّہ ، نقش** (فرہنگِ آصفیہ). ف : کرانا ، کرنا ، ہونا. [ع].

ـــــُ الطّبائع (ـــــ ضم ع ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، کس مع ہ) امث ا امذ.
طبیعتوں کی طبیعت ، فطرتوں کی فطرت ؛ مراد : خالق کائنات ؛ خدائے بزرگ و برتر. سپنوزا کے نزدیک کائنات کا اصلی منبع ایک طبع الطبائع ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیّل ، ۹۳). [طبع + رک : ال (ا) + طبائع (رک)].

ـــــِ اوّل کس صف (ـــــ فت ا ، شد و بفت) امث.
کتاب وغیرہ کی پہلی طباعت ، پہلی اشاعت یا ایڈیشن. یہ اوراق طبعِ اوّل کے لئے ان کے سپرد کئے جا رہے ہیں. (۱۹۵۱ ، اکبرنامہ (دیباچہ) ، ۷). [طبع + اوّل (رک)].

ـــــِ آزاد کس صف (ـــــ مد ا) امث.
طبیعت کی آزاد پسندی ، حریت پسندی ، آزادیِ طبع. تقلید سے طبعِ آزاد و نفور تھی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵).

طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے
تمہیں کہہ دو یہی آئینِ وفاداری ہے

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۲۳). [طبع + آزاد (رک)].

ـــــ آزمائی (ـــــ مد ا ، سک ز) امث.
ذہن و فکر کی جودت دکھانا ، اپنے فن کے جوہر دکھانا؛ (عموماً) لکھنا (نظم و نثر).

جو میں ہم سوں طبع آزمائی کروں
تو سارباں اوپر پیشوائی کروں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶).

سخن کی انجمن میں ہوئے تب ہر یک طبع روشن
ولی چرچا اچھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

نہ شاعر ہوں میں اور نہ شاعر کا بھائی
فقط میں نے کی اپنی طبع آزمائی

(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶). انگریزی اخبارات اس خط پر طرح طرح کی طبع آزمائیاں کر رہے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۰۳). صرف جاوید نامہ ایک ایسی کتاب ہے جس پر مصوّر طبع آزمائی کرے تو دنیا میں نام پیدا کر سکتا ہے. (۱۹۳۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۳). یہاں کے لوگوں نے الگ اس پر طبع آزمائی کی. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۵). اف : کرنا ، ہونا. [طبع + ف : آزما ، آزمودن - آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آوارہ کس صف (ـــــ مد ا ، فت ر) امث.
طبیعت کی عدم یکسوئی ، مزاج کی آوارگی ، آشفتگیِ طبع.

برباد کیا ہے طبعِ آوارہ نے
توڑا رکھا ہے قلبِ صد پارہ نے

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)). [طبع + آوارہ (رک)].

ـــــ برہم ہونا محاورہ.
غصہ آنا ، مزاج برہم ہونا.

طبع برہم کہیں ہوا تو نہ ہو
میرے کہنے سے کچھ خفا تو نہ ہو

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۱۷).

ـــــ بگڑنا محاورہ.
طبیعت خراب ہونا ، مزاج ناساز ہونا (مہذب اللغات).

ـــــِ بُلند کس صف (ـــــ ضم ب ، فت ل ، سک ن) امث.
ذوقِ اعلیٰ ، خوش فکری.

گرچہ تھا تیرا تنِ خاکی نزار و دردمند
تھی ستارے کی طرح روشن تری طبعِ بلند

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۸۷). [طبع + بلند (رک)].

ـــــِ ثانی کس صف ؛ امث.
دوسری طباعت ، دوسری اشاعت. میں اب اپنی اس کتاب کے طبعِ ثانی کا انتظام کرنا چاہتا ہوں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۲۵). [طبع + ثانی (رک)].

ـــــ جوش پر آنا محاورہ.
طبیعت میں روانی یا جوش پیدا ہونا ، طبیعت کا کچھ کرنے پر آمادہ ہونا ، نظم یا نثر لکھنا.

ہے فیضِ الٰہی میں کمی کون سی اے داغ
کیوں جوش پہ یہ طبعِ خداداد نہ آئی

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۲۸).

ـــــِ خُداداد کس صف (ـــــ ضم خ) امث.
فطری صلاحیت ، وہبی ذہانت ، پیدائشی طباعی. اکبر ... نے ... اپنی ہی طبعِ خداداد سے استعداد حاصل کی کہ جس کو اربابِ حکمت و اصحابِ ریاضت ... دیکھ کر دنگ ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۱). [طبع + ف : خدا (رک) + داد (رک)].

ـــــِ خوش کس صف (ـــــ و معد) امث.
اچھی طبیعت ، خوش مزاجی.

نالہ کرنے کے لئے بھی طبعِ خوش درکار ہے
کیا بتاؤں دل بٹا جاتا ہے کیوں اس کام سے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷۵). [طبع + خوش (رک)].

ـــــِ دقیق کس صف (ـــــ فت د ، ی مع) امث.
دقت پسند طبیعت ، باریک بیں مزاج ، غور و فکر کی خصلت. سخن فہمی کے لئے فکر عمیق درکار ہے اور طبعِ دقیق لازم ، طبیعت ناقص کو کمال ہونا محال ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳). [طبع + دقیق (رک)].

ـــــِ دوم (ـــــ و مع) امث.
رک : طبعِ ثانی. خدا کو منظور ہے تو کتاب ہذا کے طبعِ دوم کے وقت میں ان کی نکتہ چینی حاصل کر کے شائع کروں گا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱). [طبع + دوم (رک)].

---رَسا کس صف(---فت ر) امث.
نکتہ سنج طبیعت ، زودرس ذہن ، ذہن کی تیزی ، جودت اور ذہانت رکھنے والی طبیعت.

عجز خدا ہے بندہ کر درک اس بچن کوں
گر درک سوں بناوے طبع رسا سوں کیا خط
(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۲۶ (ب)).

مضموں نئے لکھتا ہوں سخن اپنی غزل میں
ہوتی ہی نہیں اپنی کبھی طبع رسا بند
(۱۸۸۹ ، دیوان سخن ، ۱۰۰). دھوکہ بازی کے واسطے ، طبع رسا ، فکر دراز اور تجربۂ سرد و گرم زمانہ چاہیے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۰۸). [طبع + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

---رُکنا محاورہ.
کام یا فن کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا.

باتے نہیں جب راہ ، تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رُکتی ہے مری طبع ، تو ہوتی ہے رواں اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۰).

---رَواں کس صف(---فت ر) امث.
طبیعت جو ہمہ وقت فن کے اظہار پر آمادہ ہو.

جلوہ ہے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر
صد رنگ مری موج ہے میں طبع رواں ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶).

ہر مصرع تر ہے مژۂ دیدۂ پرنم
اشکوں کی روانی ہے میری طبع رواں آج
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۵).

طبع رواں دکھا گئی ساحل مراد کا
کشتی کو میں نے چھوڑ دیا ہے بہاؤ پر
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۷). خاطر ... کی طبع رواں کسی جگہ بند نہیں. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۰).
[طبع + ف : رواں ، رفتن - جانا].

---رَواں ہونا محاورہ.
طبیعت کا ہر کام اور ہر فن کے لیے مناسب اور آمادہ ہونا ؛ (عموماً) طبیعت کا لکھنے پر آمادہ یا مائل ہونا.

باتے نہیں جب راہ ، تو چڑ جاتے ہیں نالے
رُکتی ہے مری طبع ، تو ہوتی ہے رواں اور
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۰).

---رَوشَن کس صف(---و لین ، فت ش) امث.
روشن ذہن ؛ مراد : ذہانت و طباعی ، خوش فکری ، خوش ذوق.

طبع روشن ہے مری شمع شبستان سخن
حسن بندش سے نمودار ہے لمعان سخن
(۱۹۰۱ ، نفیس لکھنوی (مہذب اللغات)). [طبع + روشن (رک)].

---زاد صف ؛ ← طبعزاد.
اپنی ایجاد یا اختراع سے نکلا ہوا ، ذاتی کدوکاوش سے پیدا کیا ہوا ، اپنا لکھا یا کہا ہوا (بیشتر مضمون وغیرہ).

نفرت ہے مجھ کو اشک مضامین غیر سے
جو طبعزاد شعر تھے دیوان میں رہ گئے
(۱۸۹۰ ، اشک (علی حسن) ، معیار نظم ، ۱۸۶). زہرہ نے پھر بربط اٹھا لیا اور ایک بڑا پُر معنی گیت شروع کیا جو طبعزاد تھا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳۰). ان سب کے طبعزاد اور خیالی ہونے میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۲۸). روسی مصنفین کی طبعزاد کتابیں ، جو علامہ اقبال پر لکھی گئیں ، ان کے علاوہ تھیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۲۳). [طبع + ف : زاد ، زادن - جننا].

---سَلیم کس صف(---فت س ، ی مع) امث.
صحیح ذوق ، سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت. شیخ ابراہیم نے کہ مرد فہیم و صاحب طبع سلیم تھا اس رائے ... پر قہقہہ لگایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۳). وہ بڑے صحیح ذوق اور طبع سلیم کا مالک تھا. (۱۹۸۷ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۹). [طبع + سلیم (رک)].

---شاعِرانَہ کس صف(---کس ع ، فت ن) امث.
شاعرانہ طبیعت ، شعر کہنے کا مزاج ، شاعری کا ذوق ، شاعری کا رُجحان. شعر کی ... پہلی شرط طبع شاعرانہ ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ڈاکٹر سیّد عبداللہ ، ۳۲۳). [طبع + شاعر (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و ظرفیت].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
چھپا ہوا ، شائع شدہ. رقم جمع کروانے کے لیے جو چالان فارم طبع شدہ ہیں وہ انگریزی میں ہیں. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۱). [طبع + ف : شدہ ، شدن - ہونا].

---ظَرِیف کس صف(---فت ظ ، ی مع) امث.
ظریفانہ طبیعت ، خوش مزاجی ، مزاح کا ذوق.

مذاح مصطفٰے سے کرے کوئی بحث کیا
سبحان ہے خوشہ چیں مری طبع ظریف کا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳). [طبع + ظریف (رک)].

---عالی کس صف ؛ امث.
رک : طبع بلند. اس کی فکر عالی کے سامنے طبع عالی شرمندہ ہے. (۱۹۶۷ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۶۵۵). [طبع + عالی (رک)].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
چھاپنا ، شائع کرنا. تمام سرکاری اُردو مطبوعات ... نسخ ٹائپ میں طبع کی جائیں. (۱۹۸۵ ، مجلس زبان دفتری پنجاب ، ۷).

---کَشیدَہ کس صف(---فت ک ، ی مع ، فت د) امث.
ناراضیٔ طبع ، مکدّر طبیعت ، خفا طبیعت.

طبع کشیدہ رنج کشوں سے
گرمیٔ صحبت شعلہ وشوں سے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۳). [طبع + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا ، دراز کرنا ، پھیلانا].

---کُند ہونا محاورہ.
ذہن ناکارہ ہونا ، تخلیق کی صلاحیت ختم ہونا.
کند ہے طبع مری اب نہیں یارائے سخن
ہے قلم ہاتھ میں انگشت ششم سے بدتر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۸).

---گرمانا محاورہ.
طبیعت کو جوش میں لانا ، جذبے یا خیال کو اُبھارنا.
کچھ تو معشوقہ کی حیا آئی
کچھ جہالت نے طبع گرمائی
(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۳۶).

---گُھٹنا محاورہ.
طبیعت مکدّر ہونا ، طبیعت ملول ہونا ، رنج ہونا.
دیکھ کر فیاض کو گھٹتی ہے کیا طبع بخیل
موت تھی قارُون کی ہوتا اگر حاتم کے پاس
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۸۵).

---لااُبالی کس صف(---ضم ا) امث.
لاپروا طبیعت ، بے اصولی طبیعت.
جوشش سودا کو طبع لااُبالی چاہیے
منظر مجنوں کو تصویر خیالی چاہیے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۱). [طبع + لااُبالی (رک)].

---لڑانا محاورہ.
طبع آزمائی کرنا ، غور و فکر سے کسی شے کی حقیقت یا انجام کو سوچنا.
یہ جنگ کے ہے نام سے پرہیز کہ قاصد
یاں صلح یہ بھی طبع لڑائی نہیں جاتی
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۲۳۸).

---لَطیف کس صف(---فت ل ، ی مع) امث.
مزاج کی لطافت ، ستھرا اور پاکیزہ ذہن ، نکتہ سنج طبیعت ، طبیعت کی پاکیزگی ، عمدہ طبیعت (مہذب اللغات). [طبع + لطیف (رک)].

---لَہرانا محاورہ.
طبیعت چاہنا ، دل چاہنا ، دل کا کسی پر مائل ہونا.
لوح جس وقت اس کے ہاتھ آئی
طبع برج اسد پہ لہرائی
(؟ ، گلشن عشق (مہذب اللغات)).

---مُعَلّیٰ کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد ل ، بشکل ی) امث.
رک : طبع عالی.
روشن کر اب بھی طبع معلیٰ نہیں ہوتی
تو جانے کہ ان سا بلاکش نہیں کوئی
(۱۹۸۲ ، مہر عشق ، ۱۸۳). [طبع + معلیٰ (رک)].

---مَوزُوں کس صف(---و لین ، و مع) امث.
موزوں اور ناموزوں اشعار میں فرق کرنے والی حس ، وہ طبیعت جس میں شعر کی موزونیت و ناموزونیت کو محسوس کر لینے کی صلاحیت ہو.
سنجیٔ غزل اور یہ خوش بیانی
ہے طبع موزوں کا حسن روانی
(۱۹۲۶ ، نقوش مانی ، ۱۱۸).
یہ ہو ربط بے طبع موزوں کے ساتھ
روانی رہے حسن مضموں کے ساتھ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۶۶). [طبع + موزوں (رک)].

---نازُک کس صف(---ضم ز) امث.
طبیعت کی نازکی ، تُنک مزاجی.
اگر تُو بد زباں ہے طبع نازک ہم بھی رکھتے ہیں
لگا عاشق کو باتوں کے نہ تو اے دل شکن پتھر
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۳).
طبع نازک بھی نصیب دشمناں ناخوب ہے
آج کل بخشی پرندوں کی فقط مرغوب ہے
(۱۹۵۳ ، ضمیریات ، ۳۹). [طبع + نازک (رک)].

---نُورانی کس صف(---و مع) امث.
روشن طبیعت ؛ (مجازاً) سلجھی ہوئی طبیعت ، مہذب طبیعت. عمد عسکری ... نے عنایت ایزدی سے طبع نورانی پائی تھی ... مگر حوالی موالی ، رفیق مصاحب سب خانہ برانداز تہذیب. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳). [طبع + نورانی (رک)].

---وَقّاد کس صف(---فت و ، شد ق) صف.
رک : طبع نورانی.
طبع وقاد کی گر اُس کی رقم ہو توصیف
مہرہ اختر کا ہو اور ماہ سے آئے سہراق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). [طبع + وقاد (رک)].

---ہَموار ہونا محاورہ.
طبیعت رواں ہونا ، طبیعت کا شعر کہنے یا تخلیق کی طرف مائل ہونا.
ارض و سما کی پستی بلندی اب تو ہم کو برابر ہے
یعنی نشیب و فراز جو دیکھے طبع ہوئی ہموار بہت
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۹).

---ہونا ف ل.
چھپنا ، شائع ہونا. ہر کتاب پر نمبر ایک مطبوع ہوگا اور وہ نمبر ہر نمونہ پر بھی طبع ہوگا. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۵۲۰). کئی کتابچے اور پمفلٹ ... قاہرہ میں طبع ہوتے تھے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵).

طَبْعاً (فت ط ، سک ب ، تن ع بفت) م ف.
فطری طور پر ، مزاج یا عادت سے ، خلقت کی رُو سے. ہم طبعاً اس بات کے مستدعی رہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۹۶). البتہ مزاجاً اور طبعاً حقیقت پسند نہ تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۸۷). [طبع + اً ، لاحقۂ تمیز].

طَبْعاتی (فت ط ، سک ب) صف.
طبع (رک) سے منسوب یا متعلق ، طبع کا ، طبیعت کا. ان کی ہر بات طبعاتی مطالعہ اور نفسیات زندگی کی کیفیات لئے ہوئے ہے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹). [طبع + اتی ، لاحقۂ صفت].

طَبْعَه (فت ط ، سک ب ، فت ع) امذ ؛ مس طبع.
چھپا ہوا نقش ، تحریر یا تصویر ، پرنٹ. انہوں نے ازراہِ کرم ، اپنے مقالے کا طبعہ (پرنٹ) مع اپنے خطبۂ صدارت کے ... کچھ اور کاغذات کے ساتھ بھیجا. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۱۹۵). [طبع + ہ (زائد)].

طَبْعی (فت ط ، سک نیز فت ب) صف.
۱. فطری ، خلقی ، ذاتی ، قدرتی. الٰہی اپنے فضل و کرم سے وہ دن دکھا کہ ... عمر طبعی کو پہنچے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۵). قوتِ جذب ایک قوتِ طبعی ہے کہ بقدرتِ الٰہی جمیع کائنات کے لیے مقرر ہوئی ہے. (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۸۵).

یہ دم بخودی عشق کا طبعی ہے مداوا
اک پھانسی سی کھٹکی ہے کبھی سانس جو لی ہے

(۱۹۲۹ ، فغان آرزو ، ۳۱۲). جنوری میں درجۂ حرارت مقامی طبعی حالات کی مناسبت سے کافی کم ہو جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۹). ۲. (فلسفہ) حکمت کی وہ شاخ جس میں فطرتی ، مادی اور قدرتی خواص اشیاء کی تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے ، وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل کا حال بیان ہوتا ہے. شعاع کی آب و تاب پر کلام کرنا علومِ طبعی سے متعلق ہے. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم ، ۵۶). ۳. (طبیعیات) علمِ طبیعیات کا ماہر ، طبیعیات داں. بقول سر آرتھر کیتھ نامی مشہور برطانوی طبعی کے ، انسان نما بن مانسوں کا خون اور ہمارا خون کیمیا کی رو سے ایک ہی ہے. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۹۲). [طبع + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اَعْداد (ـــــ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
(حساب) مسلسل اعداد جو ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ ہیں. اعداد ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ ... کو طبعی اعداد کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، جبرو مقابلہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). [طبعی + اعداد (رک)].

ـــــ اَفْعال (ـــــ فت ا ، سک ف) امذ ؛ ج.
وہ کام جنہیں نفس انجام دیتا ہے مثلاً جذب ، کشش ، مدافعت ، امساک اور روکنا ، ہضم کرنا ، بالیدگی ، توالد و تناسل وغیرہ. نفس ان کاموں کو انجام دیتا ہے جنہیں طبعی افعال کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۱۸۶). [طبعی + افعال (رک)].

ـــــ اَوْزان (ـــــ و لین) امذ ؛ ج.
کسی زبان کے مزاج کے مطابق اوزان جو اجتماعی قومی ذوق ان کے موزوں ہونے کی شہادت دیں اور ان کی موزونیت کو ثابت کرنے کے لیے کسی دلیل مثلاً تقطیع کی ضرورت نہ ہو (کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۲). [طبعی + اوزان (رک)].

ـــــ بِالْحَرَکات (ـــــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ر) امث ؛ امذ ؛ ج.
(لسانیات) طبعی زبان (رک) کی ایک قسم جس میں انسان کا آنکھ اور ہاتھ وغیرہ سے اشارہ کرنا شامل ہے (ماخوذ : تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰). [طبعی + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + حرکات (رک)].

ـــــ بِالصَّوت (ـــــ کس ب ، غم ا ، ل ، شد ص ، و لین) امث ؛ امذ.
(لسانیات) طبعی زبان (رک) کی ایک قسم جس میں انسان کا آہ بھرنا ، واہ واہ کرنا شامل ہے (تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰). [طبعی + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + صوت (رک)].

ـــــ بِالْکَوائِف (ـــــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، کس ء) امذ ؛ ج.
(لسانیات) طبعی زبان (رک) کی ایک قسم جس میں انسانی چہرہ مہرہ کی رنگت اور کیفیت سے دلی جذبات کا ظاہر ہونا شامل ہے (تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰). [طبعی + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + کوائف (رک)].

ـــــ جُغْرافِیَه (ـــــ ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ.
(جغرافیہ) وہ جغرافیہ جس میں خشکی و تری کی قدرتی کیفیات سے بحث ہو یا زمین کی تمام اشیاء کی وجوہات بیان کی جائیں. دراصل ، علمِ جغرافیہ ہی کی مختلف شاخیں ہیں ... ان شاخوں کے نام انسانی جغرافیہ ... طبعی جغرافیہ ... اور علمِ اشکالِ ارض ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۶). [طبعی + جغرافیہ].

ـــــ خَط (ـــــ فت خ) امذ.
وہ طرزِ تحریر جس کی طرف کسی کا فطری رجحان ہو. لیکن قواعد و اصول پر بیش یا کم پورا نہ اترے ایسے خط کو «طبعی خط» بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۳۵). [طبعی + خط].

ـــــ رُجْحان (ـــــ ضم ر ، سک ج) امذ.
فطری رغبت ، پیدائشی جھکاؤ. عوام تو اسلام کی شان و شوکت کے لیے ... مرنا چاہتے تھے لیکن انتظامیہ نیز سربراہانِ مملکت نے ان کے اس طبعی رجحان کی روک تھام کی. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۸). [طبعی + رجحان (رک)].

ـــــ رُکاوَٹ (ـــــ ضم ر ، فت و) امث.
وہ روک جو قانونِ قدرت کے مطابق ہو ، قدرتی رکاوٹ جیسے سمندر ، پہاڑ ، دلدل وغیرہ. ان دونوں برِّاعظموں کے درمیان سمندر بہت بڑی طبعی رکاوٹ بن کر حائل ہو جاتا ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ ، ۸). [طبعی + رکاوٹ (رک)].

ـــــ زُبان (ـــــ فت نیز ضم ز) امث.
(لسانیات) اشارات و کنایات کی زبان جس سے قدیم انسان اپنی ابتدائی حالت میں اپنا مطلب ادا کرتا تھا. انسان کی طبعی زبان کو بھی دریافت کرنا چاہیے. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۳). طبعی زبان میں اشارات و کنایات اور دیگر کوائف شامل ہیں. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰). [طبعی + زبان (رک)].

ـــــ شَرافَت (ـــــ فت ش ، ف) امث.
وہ شرافت جو مزاج کا حصہ ہو ، اصل یا ذاتی شرافت ، شرافتِ نفس ، مزاج کی بزرگی یا بڑائی. وہ اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے کھل کر داد نہیں دے پا رہے تھے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۱۳). [طبعی + شرافت (رک)].

---عُمر (---ضم ع ، سک م) امث.
قدرت کی مقرر کردہ عُمر. مجھے تو اس ناسوتی کتاب پر آخری مہر ناسوتی ہی لگانی چاہیے ، صاحب میں ... اقرار ... کرتا ہوں اس امر کا کہ مقررہ طبعی عمر پر موت آئیگی. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۴۳). [طبعی + عمر (رک)].

---قابِلِیَّت (--- کس ب ، ل ، شد ی بفت) امث.
ذاتی لیاقت ، قدرتی استعداد. جسمانی صحت اور طبعی قابلیت کے علاوہ اُن میں کوئی اور خصوصیت نہ تھی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۳). [طبعی + قابلیت (رک)].

---قانُون (---و مع) امذ.
قانون قدرت ، فطری ضابطہ. وہ محسوس کرتا ہے کہ سبب و نتیجہ کے بے رحم طبعی قانون کی گرفت اُسے ہلاک کر ڈالے گی. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۱۶). [طبعی + قانون (رک)].

---گَھر (---فت گھ) امذ.
(جغرافیہ) وہ جگہ ، حالت یا ماحول جہاں جانور یا پودا قدرتی حالات کے سہارے بڑھتا ، پھولتا رہتا ہے. «گھر ، کسی چیز کا وطن ... وطن بمعنی اصلی گھر» ... «طبعی گھر». (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۵۹). [طبعی + گھر (رک)].

---مَوت (---و لین) امث.
فطری موت ، وہ موت جو قدرتی طور پر واقع ہو. بالکل نوجوانی کے عالم میں اپنی طبعی موت سے انتقال کیا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۱۵۸). حکومت کا اسلحہ ، دبدبہ اور دسیسہ کاری سے تو زرک خاں زیر نہ ہو سکا مگر یہ مرد وقیع اپنی موت کے چنگل سے نہ بچ سکا. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۳۱). [طبعی + موت (رک)].

---مَیلان (---ی لین) امذ.
فطری جھکاؤ ، پیدائشی خواہش یا رغبت. طبعی میلان اُسے جس طرف لے چلا وہ چل پڑا. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم ، ۸). [طبعی + میلان (رک)].

---نامی صف.
قدرتی طور پر نشوونما پانے والا ، فطری طور پر بڑھنے والا (جسم). اس حیثیت سے کہ وہ جسم طبعی نامی ہے ، نہ اس کی شخصیت معدوم ہوتی ہے اور نہ اس کا کوئی جز معدوم ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱۱۸۱). [طبعی + نامی (رک)].

---نِظام (--- کس ن) امذ.
قدرتی نظام ، وہ نظام جو قانون قدرت کے مطابق ہو اور جس میں تبدیلی ناممکن ہو. یہ سب کو معلوم ہے کہ دنیا کے طبعی نظام میں نر مادہ کی مدد بہت کم کرتا ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۸۰). [طبعی + نظام (رک)].

---نَقشَہ (---فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
(جغرافیہ) وہ نقشہ جس میں سطح زمین کے خط و خال دکھائے جاتے ہیں ، خط و خال کی کیفیت ، سمندر کی سطح سے بلندی و پستی کو مختلف رنگوں سے ظاہر کیا جاتا ہے (عملی جغرافیہ ، ۳۳). [طبعی + نقشہ (رک)].

---وُجُود (---ضم و ، و مع) امذ.
قدرتی جسم یا مادہ. نفس جب تک طبعی وجود یا نفسانی وجود کے ساتھ موجود رہتا ہے اس وقت تک ... اس میں صرف صلاحیت و قوت ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۵۵۰). انسان کی ... ضرورتیں اپنے طبعی وجود کے لیے ہوتی ہیں لیکن اسے راحت ، آسائش اور تفریح بھی درکار ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۴). [طبعی + وجود (رک)].

طَبْعِیات (فت ط ، سک ب ، کس ع ، شد ی) امث ؛ امذ.
طبعی (رک) سے تعلق رکھنے والے (امور) ، فزکس ، علمِ طبیعیات. اس کالج میں عربی علوم کے علاوہ طبعیات ، کیمیا ، ریاضی اور بالخصوص طب کی ... تعلیم ... ہوتی ہے. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۵۷). مظاہر قدرت اسقدر وسیع ہیں کہ طبعیات ، زرعیات ... تمام علوم اُن کے لانہایت دائرے میں آ جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، مقالات شروانی ، ۹۸ ب). انہوں نے طبعیات کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۸۳ ، ۵). [طبعی + ات ، لاحقۂ کیفیت].

طَبْعِیَّہ (فت ط ، سک ب ، کس ع ، شد ی بفت) صف.
۱. رک: **طبعی ، حکمت کا ، فطری.** یہ ایسی تصویر ہے جس کا جواب انسانی حادثاتِ طبعیہ میں نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰). ۲. **فطرت پرست ، نیچری.** کیا یہ ضروری نہیں ، کہ ... جسم سے پیدا ہوا ہو ، جیسا کہ طبعیہ فرض کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۵۸۹). [طبعی + ہ ، لاحقۂ صفت].

طَبَق (فت ط ، ب) امذ.
۱. **تھالی ، سینی ، خوان ، بڑی رکابی.**

جیتے میر و میرزا خراسان کے
رہے دیکھ حیران طبق پان کے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷).

عجائب طبق ہے دعوت پان کا
کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲).

اِدھر کے پاٹ سٹ دیکر اُدھر کے پاٹ سوں بھیجی
طبق بھر لائے کچھ اس کے ہو خدمتگار چوری سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، د ، ۱۴۴).

سینہ کے طبق میں ہے کباب دلِ پُرسوز
جس دن سے غمِ ہجر ہے مہمان ہمارا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۵).

شب طبق میں آسماں کے گر پڑے تھے میرے اشک
کچھ ثوابت بن گئے کچھ اون میں سیارے ہوئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۸). خدمتگار طبق اور خوانچے لیے ہوئے اسٹیج پر سے گزر جاتے ہیں.

(۱۸۹۸ ، تلاطم ایران ، ۲۰). بہت سے طبق بہت سی کشتیاں رکھی ہیں ، ان پر زربفت کے سرپوش پڑے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۲). **۲. طبقہ ، خطہ ، تختہ**. سات طبق آسمان ، ہور عرش و کرسی ، یو نو مقام ہیں. (۱۷۲۲ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (قلمی) ، ۳). جیکوئی مرید خدا کوں انپڑیاں ہے یر یک دو میں سات طبق اسمانان ہور سات طبق زمیناں دیکھتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۹۹).

کنہیں باخداوند چودہ طبق
ہمارا رہا اوس کی گردن پے حق

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۸۹).

چشمِ ساقی کا کرشمہ دیکھنا اک جام میں
مست ہیں افلاک کے ساتوں طبق پہچانتے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۶۵).

اندھیر ہے الٰہی بَرکت اب جہاں سے
لو مل گیا زمیں کا طبق آسمان سے

(۱۸۷۴ ، انیس (میر انیس حیات اور شاعری ، ۱۳۱)).

الٰہی کیا مرے نالے کرینگے حشر بپا
کہ زلزلے میں زمیں کا طبق ابھی سے ہے

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۹۸). سورج کی پہلی کرن کے ساتھ تو جیسے اس پر ساتوں طبق روشن ہو گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۸). **۳. تہہ ، پرت ، سطح (عموماً زمین کی)**. دو طبق شیشے کے لو اور اُنہیں تلے اوپر رکھو. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۲۳). طبق پر اپنا نام بھی لکھو کہ واپس جائے تو تم کو مل جائے. (۱۹۱۴ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۵۴). **۴. موافق ، مطابق ، برابر**.

جہاں دار بر طبق آئین و دیں
ہوا کتخدا ساتھ اُس کے وہیں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (منشی) ، ۵۵۴). کمپنی مذکور نے بر طبق اوس کے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی پائیں. (۱۸۶۶ ، صلحنامجات و عہد نامجات و اسناد ، ۲ : ۱۸). **۵. سونے (چاندی ، تانبے وغیرہ) کا ورق ، پنا ، پتی**.

چاندی سونے کا یا طبق ہے
یا سورۂ نور کا ورق ہے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲). **۶. (عو) پریوں کی نیاز**.

خوشی کس کو نہیں صاحب تمہیں منتی مبارک ہو
خبر پہنچے تو پریوں میں طبق حوروں میں صحنک ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵).

اس کی وحشت سے قلب ہوتا ہے شق
دینگے پریوں کو کل ضرور طبق

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی (باقر علی) ، شاہد نامہ (ق) ، ۶۲). **۷. (سالوتری) گھوڑے کی ایک بیماری جس میں ناف کے گرد ورم ہو جاتا ہے**.

تنگ کے نیچے ہو طبق کی سوج
بے خبر جلد اس کی وقتِ عروج

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۱۱). طبق ... کے درمیان میں آماس ہم شکل تکیا روئی کے ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶۲). **۸. درجہ ، منزل (مکان یا عمارت وغیرہ کا)**. جب یہ ہفت خانہ بہمہ وجود سج گیا تو زلیخا نے اپنے تئیں بھی خوب دل کھول کر سجایا اور جا کر پہلے طبق میں بیٹھی. (۱۹۰۹ ، مضامین پرم چند ، ۱۰۸). جس دو طبق والی کوٹھی میں وہ رہتا تھا اس کا نام دارالسلام تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳۱). **۹. (اَ) گولا ، کرّہ ، روئے زمین ، دنیا (پلیٹس). (اا) قرص ، ٹکیہ**.

یو گال میرے کال میں اے من موہن سچ مان توں
بےشک تو رکھ تیراج ہے لب ہور ہسیر کا طبق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، د ، ۱۱۳). **۱۰. چپٹی ، مساحقت (جو عورتیں باہم کھیلتی ہیں)** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۱۱. (طب) مستون کے ہر دو مہروں کے درمیان کی کُرّی کی چکتی جو بطور گدی کے ہوتی ہے اور ان کو باہمی رگڑ سے بچاتی ہے ؛ عظم خانہ کے بالائی جوڑ کی درمیانی چکتی** (مخزن الجواہر ، ۵۲۸). **۱۲. عورت کی فرج ، شرمگاہ** (نوراللغات). [ع].

---اُلَٹ جانا / اُلَٹْنا محاورہ.

درہم برہم ہو جانا ، تباہی مچنا ، تباہ و برباد ہو جانا.

چھیڑے جو کٹے دفترِ نظم و نسق اُلٹا
جبریل پکارے کہ زمیں کا طبق الٹا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۹).

---بَرْ طَبَق (---فت ب ، سک ر ، فت ط ، ب) م ف.

رک : طبق در طبق ، تہ در تہ. بعضے پہاڑوں کے پتھروں کو طبق بر طبق پاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۲۵).

یہ شام و سحر سرخ رنگِ شفق
یہ سبعاً شداداً طبق بر طبق

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۹۱). طبق بر طبق کھیتوں میں ، جن میں بالعموم آبیاری کی جاتی ہے ، غلہ ہو جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸). [طبق + ف : بر (حرفِ جار) + طبق (رک)].

---چھوڑْنا محاورہ.

پریوں کی نیاز دلوانا (گنوار عورتیں پریوں کی نیاز کر کے پھول وغیرہ تھالی میں رکھ کے دریا میں چھوڑتی ہیں).

پریوں کا طبق چھوڑوں کی دیوانی نہ ہو جاؤں
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۲).

---دَرْ طَبَق (---فت د ، سک ر ، فت ط ، ب) م ف.

تہہ در تہہ ، اوپر تلے ، ایک پر ایک. مٹی طبق در طبق جمی ہوئی ہوتی ہے ... پانی بہہ کر ... چلا جاتا ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱). [طبق + ف : در (حرفِ جار) + طبق (رک)].

---دینا محاورہ.

پریوں کی نیاز دلوانا.

اس کی وحشت سے قلب ہوتا ہے شق
دینگے پریوں کو کل ضرور طبق

(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد نامہ (ق) ، ۶۲).

---زَن (---فت ز) امث.
چپٹی باز عورت (فرہنگ آصفیہ). [طبق + ف : زن ، زدن = مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
عورتوں کا باہم چپٹی کھیلنا. عورت (کا) عورت سے بد کام کرنا جس کو طبق زنی اور چپت بازی کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۶۰). [طبق زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز امذ.
سونے چاندی کے ریزے کُوٹ کر ان کے ورق بنانے والا. اُن کے مُنھ پر آہو کی جھلی کا باریک پوست جو طبق سازوں کی دوکان میں بہم پہونچتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۷).
[طبق + ف : ساز ، ساختن = بنانا].

---وار م ف.
رک : طبق بر طبق ، درجہ بدرجہ ، تہہ بہ تہہ. ان کے طبق وار کھیتوں میں زیادہ تر زیتون اور انجیر کے درخت ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸). [طبق + وار ، لاحقۂ تمیز].

طَبْقا (فت ط ، سک ب) امذ.
ایک قسم کا گیہوں ہے کہ معمولی گیہوں سے اس کا دانا پتلا ہوتا ہے اور پیڑ پورا قدِ آدم تک بلند ہو جاتا ہے ، جاڑوں کی شدت کے زمانے میں اس کی کھیتی ہوتی ہے اور اس کو ہاکل کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۲). [مقامی].

طَبَقات (فت ط ، ب نیز سک ب) امذ ؛ ج.
طبقہ (رک) کی جمع ، طبقے. مکان ... تو جواہرات سے جگمگاتا تھا طبقاتِ ارم کو شرماتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۸۳).

پیشِ نظر ہیں کون سے طبقاتِ خُرّمی
جن سے کہ خطّ و خال ہیں آیاتِ خُرّمی

(۱۹۳۷ ، مبہوشی درشن ، ۸۷). غیر ملکی زبان نے تعلیم یافتہ طبقات کو ان کی باقی ماندہ برادری کی زندگی کے دھارے سے علیحدہ ہو جانے کی راہ متعین کی ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا تفاذ ، ۳۱). [طبق + ات ، لاحقۂ جمع].

---اُلْاَرْض (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
(ارضیات) **زمین کے طبقے ، علم طبقات الارض ، ایک علم کا نام جس میں زمین کی کھدائی کرکے اس کے تہہ بہ تہہ پرتوں سے برآمد ہونے والی اشیا و آثار سے قدامت کا پتہ چلتا ہے ، جیالوجی ، ارضیات.** یہ نادر چیزیں (کتابیں) طبقات الارض کی تعلیم کے لیے دور دور مقامات سے مہیّا کی گئی ہیں. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۳۹). علمائے جیولوجی نے طبقات الارض کی تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ موجودہ نسل انسان سے بہت پہلے ایک طوفان عام دنیا میں آ چکا ہے. (۱۹۰۸ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۸۵). یورپ کا کروڑ پتی یہودی ایک فرانسیسی عالم طبقات الارض کے ساتھ فلسطین کو آنے والا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۶). [طبقات + رک : ال (ا) + ارض (رک)].

---اُلنِّسا (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امذ.
ورل کے گوشت اور چربی کو طبقات النسا کہتے ہیں جس کے کھانے سے عورتیں فربہ ہوتی ہیں (عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۹۳). [طبقات + رک : ال (ا) + نسا (رک)].

طَبَقاتی (فت ط ، فت نیز سک ب) صف.
گروہ سے تعلق رکھنے والا ؛ معاشرتی. یہ استثنیٰ ... پاکستان کا نہایت نازک طبقاتی مسئلہ بن چکا ہے. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۹). [طبقات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِجارَہ داری (---کس ا ، فت ر) امث.
کسی خاص طبقے کا کسی طبقے پر برتری قائم رکھنا ، اجارہ قائم کرنا. طبقاتی اجارہ داری نے ان لوگوں کو موضوعِ سخن بنانے کی ضرورت اور اہمیت پر کبھی توجہ نہیں دی. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۲۰۷). [طبقاتی + اجارہ (رک) + ف : دار ، داشتن = رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِسْتِحْصال (---کس ا ، سک س ، کس مع ت ، سک ح) امذ.
امیر طبقے کا غریب طبقے سے ظلم و استبداد کے ذریعے ناجائز مفادات حاصل کرنا. آزادی کے خوبصورت نام کے پردے میں اپنے مکروہ چہرے چھپائے طبقاتی استحصال کی راہیں ہموار کر رہے تھے. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز شخص اور شاعر ، ۱۰).
[طبقاتی + استحصال (رک)].

---تَنگ نَظَری (---فت ت ، غنہ ، فت ن ، ظ) امث.
معاشرتی خود غرضی جو امیر اور غریب کے درمیان اقتصادی عدم مساوات کے باعث پیدا ہوتی ہے. مذہبی اجارہ داری ، طبقاتی تنگ نظری ... سبھی زیر بحث آئیں. (۱۹۸۲ ، اُردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۱۷). [طبقاتی + تنگ نظری (رک)].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
وہ کشمکش جو نادار اور زردار طبقوں کے درمیان مفادات کے تصادم کے باعث ہوتی ہے ، گروہوں کے درمیان ہونے والی جنگ. دنیا کی طبقاتی جنگ میں اس نے نہتوں سے ہمدردی کا اظہار کر کے انسانی برادری کے تصور کی حمایت بھی کی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۱). [طبقاتی + جنگ (رک)].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) امذ.
دنیا میں امیر اور غریب یا بالفاظ دیگر استحصال کرنے والوں اور استحصال کا شکار ہونے والے طبقوں کے درمیان جو خلیج حائل ہے اس کے اسباب و عوامل اور نتائج و عواقب کا کسی نہ کسی درجے میں احساس یا ادراک (عموماً اشتراکی مصنفین کے ہاں مستعمل). ہر چیز کو طبقاتی شعور کی لاٹھی سے ہانک دیتی ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو نُوری نہ ناری ، ۳۸).
[طبقاتی + شعور (رک)].

---کَشْمَکَش (---فت ک ، سک ش ، فت م ، ک) امث.
سرمایہ دار اور محنت کشوں کے درمیان ایک مسلسل آویزش

جس کی بنیاد اگرچہ معاشی عدم مساوات پر ہے لیکن اس کا اظہار اقتصادی میدان کے علاوہ سیاسی کشمکش اور نظریاتی آویزش کی صورت میں بھی ہوتا ہے (عموماً اشتراکی مصنفین کے یہاں مستعمل)۔ ادب میں سیاسی شعور کا اظہار ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے وہ طبقاتی کشمکش کا بھی اظہار کر سکتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، نئی تنقید ، ۲۷۸)۔ [طبقاتی + کشمکش (رک)]۔

---ناہمواری (---فت ہ ، سک م) امث۔
معاشرتی اونچ نیچ ، عدم مساوات ، امیری غریبی ۔ وہ طبقاتی ناہمواری اور جہالت کے خلاف بھی لڑتا اور جیتتا یا کم از کم فتح کے لیے سازگار حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، د)۔ [طبقاتی + نا (حرفِ نفی) + ہموار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نزاع (---کس ن) امذ۔
رک : **طبقاتی جنگ۔** یوں بھی طبقاتی نزاع میں ہم سے بہت آگے ہے ... یہ سو روپیہ مہینہ لیتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۰۸)۔ [طبقاتی + نزاع (رک)]۔

طَبَقْچَہ (فت ط ، ب ، سک ق ، فت چ) امذ۔
چھوٹی پلیٹ ؛ چھوٹی ٹرے ؛ پرچ ، چائے کی طشتری (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔ [طبق + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

طَبَقْچی (فت ط ، ب ، سک ق) صف ؛ امذ۔
(کھانے کی) سینیوں اور تھالیوں کا ؛ طبق بردار ، کھانے کی تھالیاں اُٹھانے یا برتن دھونے والا ملازم۔ طبقچی اسی جستجو میں پڑے کہ ایک طبق زریں گم ہوا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹۵)۔ [طبق + چی ، لاحقۂ صفت]۔

طَبَقْڑی (فت ط ، ب ، سک ق) امث۔
چھوٹا صندوق ، صندوقچی ؛ دف میں لگی ہوئی گھنٹیوں میں سے ایک (پلیٹس)۔ [طبق + ڑی ، لاحقۂ تصغیر]۔

طَبَقَہ (فت ط ، ب نیز سک ب ، فت ق) امذ۔
۱. **انسانوں یا حیوانوں کا چھوٹا گروہ جو کچھ خصوصیات کے باعث دوسرے گروہ سے ممتاز اور الگ ہو۔** مدتوں اسی طبقے میں سلطنت رہی ۔ (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷)۔ افسوس ہے کہ اس طبقے کے بعد جس میں کہ آپ اور میں ہوں کوئی ان کتابوں کا مطلب سمجھنے والا بھی نہ رہے گا۔ (۱۸۹۹ ، مکاتیبِ حالی ، ۳۳)۔ دودھ پینے والوں میں جُگالی کرنے والے ، کیسہ دار ، گوشت خوار وغیرہ علحدہ علحدہ طبقے ہیں ۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۲۵)۔ وہ طبقہ ... بیورو کریٹس یا نوکرشاہی کے نام سے بدنام ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۵۹)۔ ۲. **(أ) درجہ ، منزل۔** ہر برج کے دو طبقے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲)۔ نیچے سے اوپر تک اوس کے پندرہ طبقے بنائے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۰)۔ اس محل کے بارہ طبقے تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲)۔ **(أأ) رتبہ ، حیثیت ، پایہ** (پلیٹس)۔ ۳. **تہہ ، پرت ، تختہ ، سطح (عموماً زمین کی)۔**

طبقہ زمیں کا جائے اُکھڑ اس کے زور سے
چنداں عجب نہیں کہ ہوا ہووے تیرہ فام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۸)۔ میں نے اپنا غالیچہ ایک کُھلے ہوئے کمرے میں جو چٹان کے چپٹے طبقے پر بنا ہوا تھا ... بچھایا۔ (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۳۰)۔ اگر زمیں کے نیچے کنکر پتھر یا کوئلے کا طبقہ نہایت قریب تر واقع ہو جائے تو ناکامی ظاہر ہے۔ (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۲)۔ ۴. **خِطّہ ، (سطح زمین کا) حصّہ ۔** زمین کو سات طبق کر کے ایک ایک طبقہ واسطے استقرار خلق کے معین کیا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶)۔ جس طرح آسمان کے طبقے ہیں اسی طرح زمین کے بھی طبقے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۸۰)۔

طبقے ہل گئے لشکر پہ بہ لشکر آئے
پشتِ ماہی میں سمِ کوہ زمیں در آئے

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۹۳)۔ بالائی طبقہ جس پر انسان چلتا پھرتا ... اور معدنیات وغیرہ نکالتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵)۔ ۵. **الماری کے اندر کا تختہ (جس پر کتابیں یا کوئی اور سامان رکھا ہو) ، شیلف** (پلیٹس)۔ [ع]۔

---اَسْفَل کس صف(---فت ا ، سک س ، فت ف) امذ۔
سب سے نچلا درجہ ، سب سے گھٹیا اور حقیر گروہ۔

کیا ڈھونڈتی ہے قوم کہ آنکھوں میں قوم کی
خلدبریں ہے طبقۂ اسفل ، جحیم کا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۲)۔ [طبقہ + اسفل (رک)]۔

---اَشْراف کس اضا(---فت ا ، سک ش) امذ۔
شریفوں کا طبقہ ، بلند مرتبہ طبقہ (جو عموماً دولت مند ہوتا ہے)۔ وہ طبقۂ اشراف کی ایک رکن ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۱۹)۔ [طبقہ + اشراف (رک)]۔

---اُلَٹْنا محاورہ۔
۱. **(کسی ملک یا حکومت کو) سخت نقصان پہنچانا ، انقلاب لانا ، تباہ و برباد کرنا۔** میں نے وہ تدبیریں سوچی ہیں کہ سارے عرب کا طبقہ الٹ دونگا۔ (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۹۷)۔ راجہ شیو پرشاد کانگریس کا طبقہ الٹنے کی فکر میں تھے ... «ہندوستانی» قومی تحریک کی تائید میں اپنے جوہر دکھا رہی تھی ۔ (۱۹۱۵ ، مضامینِ چکبست ، ۲۳۶)۔ ۲. **(کسی ملک یا ولایت کا) تہ و بالا ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا ، انقلاب آنا۔**

معدوم ہووے نام و نشان شاعری کا رند
طبقہ زمینِ شعر کا جاوے کہیں اُلٹ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۸)۔

---اَوْسَط کس صف(---و لین ، فت س) امذ۔
وہ لوگ جو نہ امیر ہیں اور نہ بالکل مفلس ، درمیانی آمدنی رکھنے والے لوگ ، متوسط طبقہ۔ آج کل طبقۂ اوسط ... کا وجود جو کاروباری زندگی کے سنجیدہ مشاغل میں مصروف رہتا ہے قومی اخلاق کا بہت بڑا محافظ ہے۔ (۱۹۱۷ ، تاریخِ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۸)۔ [طبقہ + اوسط (رک)]۔

---بَرطَبَقَہ (---فت ب ، سک ر ، فت ط ، ب نیز سک ب ، فت ق) م ف.
منزل بہ منزل ، درجہ بہ درجہ. طبقہ بر طبقہ کھیتوں میں فصلیں کاشت کی جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۲۰).
[طبقہ + ف : بر (حرفِ جار) + طبقہ (رک)].

---پَلَٹ جانا / پَلَٹنا محاورہ.
زمین کا زیر و زبر ہو جانا ، زمین کا الٹنا (مہذب اللغات).

---تَحتانی کس صف(---فت مع ت ، سک ح) امذ.
زیریں خطّہ ، نیچے کا حصّہ ، زیریں حصّہ (زمین کا). (۲) اریضی عوامل (Edaphic Factors) جن میں طبقۂ تحتانی کے طبیعی اور کیمیائی خصائص شامل ہیں. (۱۹۳۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۸۲). [طبقہ + تحتانی (رک)].

---چَہارُم کس صف(---فت چ ، ضم ر) امذ.
(سیاست) اخبارات (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۱۳۰) . [طبقہ + چہارم (رک)].

---خَواص کس اضا(---فت خ) امذ.
خاص لوگوں کا گروہ ، وہ لوگ جنھیں علم و فضل یا اثر و اقتدار وغیرہ کی بنا پر عام لوگوں سے امتیاز حاصل ہو. انتقادیات میں مسلّمہ اصول مان لیا گیا ہے کہ جس وقت سوال صرف ذوق کا پیدا ہو گا تو ہمیں طبقۂ خواص کو سامنے رکھنا پڑے گا. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۵۱). [طبقہ + خواص (رک)].

---دار صف.
پرت رکھنے والا ، تہہ دار. خلوی دیوار دبیز اور طبقہ دار ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۶۷). [طبقہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---داری جَنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
رک : طبقاتی جنگ. یہ ایک تخیلی سوشلسٹ فکر تھی جو طبقہ داری جنگ کے تصور سے عاری تھی. (۱۹۷۲ ، توازن ، ۹۰). [طبقہ دار + ی ، لاحقۂ نسبت + جنگ (رک)].

---زَمہَریر کس صف(---فت ز ، سک م ، فت ہ ، ی مع) امذ.
(کرہ ہوا کا) وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے. کائنات طبقۂ زمہریر بن گئی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۹۲). [طبقہ + زمہریر (رک)].

---سافِل کس صف(--- کس ف) امذ.
گھٹیا درجے کے لوگ ، حقیر گروہ ، کمینوں کا گروہ ، رذیلوں کا طبقہ. شاخ طوبیٰ میں اگر جھولے پڑے ہیں تو طبقۂ سافل کا آیاب و ذہاب پڈیاں جوڑ کٹے دیتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۷۷). [طبقہ + سافل (رک)].

---شَبَکِیَّہ کس صف(---فت ش ، سک نیز فت ب ، کس ک ، شد ی بفت) امذ.
(طب) آنکھ کا جال دار پردہ ، یہ آنکھ کا پانچواں طبقہ ہے جو طبقۂ مشیمیہ کے سامنے اور رطوبت زجاجیہ کے پیچھے مثل جال کے پھیلا ہوتا ہے اور درحقیقت یہ نازک پردہ عصبۂ مجوفہ کا پھیلاؤ ہوتا ہے اور کُل چیزوں کا عکس اسی پردہ پر منعکس ہوتا ہے. طبقۂ شبکیہ طبقۂ شیمیہ سے غذا لیتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۹) . [طبقہ + شبک (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---صُلبِیَّہ کس صف(---ضم ص ، سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(طب) آنکھ کا سخت اور دبیز پردہ جو وتری ریشوں سے بنتا ہے یہ آنکھ کا سب سے پچھلا یعنی ساتواں پردہ ہے جو کرۂ چشم پر محیط ہے. طبقۂ صُلبیہ اطراف غشاء صلبیہ دماغ سے ... ناشی ہوا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۹). بعض اطباء طبقۂ صُلبیہ کو طبقات میں شمار نہیں کرتے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲). [طبقہ + صلب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---عِنَبِیَّہ کس صف(--- کس ع ، فت ن ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(طب) آنکھ کا انگوری پردہ ، یہ آنکھ کا تیسرا پردہ ہے جو قرنیہ کے پیچھے واقع ہے ، اس کا رنگ سیاہ یا سرخی مائل ہوتا ہے اس کے وسط میں ایک سوراخ ہوتا ہے جسے پُتلی کہتے ہیں. طبقۂ عنبیہ ... رطوبتِ بیضیہ کے بعد واقع ہوا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۰). یہ بھی ممکن ہے کہ بینائی خراب ہو ، طبقۂ عنبیہ اور چشم خانہ کے عضلات مفلوج ہوں. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۲۸۱). [طبقہ + طب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---عَنکَبُوتِیَّہ کس صف(---فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع ، کس ت ، شد ی بفت) امذ.
(طب) مکڑی کے جالے کا سا پردہ جو آنکھ کا چوتھا پردہ ہے یہ درحقیقت ایک نازک اور شفّاف جھلی ہے جو رطوبتِ جلیدیہ کا غلاف بناتی یعنی اس کو ملفوف کرتی ہے. چوتھا طبقہ عنکبوتیہ ہے کہ رطوبتِ جلیدیہ کے بعد واقع ہوا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۰). [طبقہ + عنکبوت (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---غِمدِیَّہ کس صف(--- کس غ ، سک م ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
(طب) خصیے کا بیرونی غلاف جو باریطون سے بنتا ہے. طبقۂ غمدیہ آیوڈین کا محلول ، اشاعت یافتہ ... میں التہاب پیدا کرنے کے لیے مشرب کئے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [طبقہ + غمد (نیام) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---قَرنِیَّہ کس اضا(---فت ق ، سک ر ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
(طب) آنکھ کا دوسرا پردہ جو شفّاف مگر سینگ کی مانند سخت اور تہہ بہ تہہ ہوتا ہے یہ شفّاف ہونے کی وجہ سے بذاتہٖ کوئی رنگ نہیں رکھتا البتہ طبقۂ عنبیہ کے رنگ سے رنگین نظر آتا ہے. طبقۂ قرنیہ ... سپید اور سخت اور شفّاف ہے مانند شاخ سفید کے کہ نہایت باریک اور تنگ ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۱). [طبقہ + قرنیہ (رک)].

---قُزَحِیّہ کس صف(---فت ق ، سک ز ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
رک : طبقۂ عنبیہ. بعض مقامات میں چکنا عضلہ بیرون آدمہ سے بنتا ہے ... اور طبقۂ قزحیّہ کی عضلی بافت میں ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، تسیجات ، ۱ : ۱۰۱). [طبقہ + قزح (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---مَشِیمِیَّہ کس صف(---فت م ، ی مع ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
(طب) آنکھ کا عروقی پردہ ، یہ آنکھ کا چھٹا پردہ ہے جس میں عروق بکثرت ہوتے ہیں یہ طبقۂ شبکیہ پر ایسے محیط ہوتا ہے جیسے مشیمہ یعنی آنول بچے پر ، اسی لیے اس کو طبقۂ مشیمیہ کہتے ہیں. پس اگر طبقۂ مشیمیہ میں کچھ فساد ہووے تو جو غذا کہ اُس سے نکلتی ہے وہ بھی فاسد ہووے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۹). [طبقہ + مشیمہ (بحذف ہ) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---مُلْتَحِمَہ کس صف(---ضم م ، سک ل ، فت ت ، کس ح ، فت م) امذ.
(طب) آنکھ کا سفید پردہ ، یہ آنکھ کا پہلا ، سفید اور موٹا اور غضروفی پردہ ہے جو طبقہ قرنیہ کے گرد لگا رہتا ہے. طبقۂملتحمہ ... ایک سخت پردہ ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۱) . [طبقہ + ملتحم ـ وہ زخم جو اچھا ہو گیا ہو + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---نِسْواں کس اضا(---کس ن ، سک س) امذ.
عورتوں کا گروہ یا جماعت. اس کمزور سی آواز کے پیچھے پورے طبقۂ نسواں کی خواہش تھی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۱۳). [طبقہ + نسواں (رک)].

---وار صف ؛ م ف.
گروہ درگروہ ، نسل درنسل ، ہر طبقے کے مطابق. طبقہ وار نمونہ بندی کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے دو چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۷۷). [طبقہ + وار ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---وارانَہ (---فت ن) صف ؛ م ف.
رک : طبقاتی ، گروہی. وہ مذہبی عقائد کے معاملے میں طبقہ وارانہ سوچ کی سطح سے بہت اوپر جا چکے تھے. (۱۹۸۷، فاران، کراچی ، نومبر ، ۵۹). [طبقہ وار + انہ ، لاحقۂ صفت].

---واری صف.
رک : طبقاتی. یہ اپنے آپ کو ترقی یافتہ کہتے تھے خود اپنے ملک میں بھی انہوں نے طبقہ واری تقسیم کر رکھی ہے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۲۰۳). [طبقہ وار + ی ، لاحقۂ صفت].

---وارِیّت (---کس ر ، شد ی بفت) امث.
طبقاتی ہونے کی حالت ، دو مختلف طبقوں میں بٹنے کی کیفیت ، امیری غریبی کی تفریق. رومی معاشرہ اپنے انحطاط کے دور میں سخت درجہ کی ظالمانہ طبقہ واریت کے شکنجہ میں کسا ہوا تھا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۸۵). [طبقہ وار (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طَبَقِی (فت ط ، ب نیز سک ب) صف.
پرت والا ، تہہ دار. خلقت اُس کے پتھروں کی طبقی ہے یا غیر طبقی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۲). ہڑتال ۵ قسم کی ہے ورقی ، طبقی ، گودنتی ، بغدادی اور سیاہ جو اکسیر ہے. (۱۹۰۶ ، اکسیر الاکسیر ، ۸). [طبق + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَبَقے (فت ط ، سک نیز فت ب) امذ ؛ ج.
طبقہ (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. ان ذیلی مجلسوں میں حکّام کے ہر طبقے (کالج) سے ... شامل کئے جاتے تھے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ رومہ (ترجمہ) ، ۳ : ۳۶).

> خاک کے طبقے جیسے افلاک کے پردے تنے
> پھر اُبل کر آ گئے پیدا ہوئے جنگل گھنے

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۶).

---اُلَٹْنا / اُولَٹْنا محاورہ.
تہس نہس ہو جانا ، تباہ و برباد ہو جانا.

> دفتر گنہ کا دیکھ کے کی وہ لحد میں آہ
> مثلِ ورق زمین کے طبقے اولٹ گئے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۰).

---زَمِین کے اُلَٹ دینا یا اُڑا دینا محاورہ.
ہل چل مچا دینا ، برباد کر دینا ، تباہ کر دینا (جامع اللغات).

---ہِلانا محاورہ.
ہلچل مچا دینا ، کھلبلی ڈالنا ، تہس نہس کر دینا ، تباہ و برباد کرنا.

> صورِ اسرافیل سے عاشق کو تیرے کیا غرض
> ایک نالہ بس ہے سو طبقے ہلانے کے لیے

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۳۷).

طَبْل (فت ط ، فت نیز سک ب) امذ.
۱. بڑا ڈھول ، چھوٹا دھونسا ، دمامہ ، نقارہ.

> ناؤ اٹھاویں طبل کوٹ
> بادل جیوں کے برسیں پھوٹ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۵۳)).

> نغارے دمامیں و باجیں طبل
> چلے جوش آ کر سو دریا اُبل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

> طبل جو کہے جنگ مخفی رہے
> سو آواز اس کا سنے سب جیے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۲۰).

> یہ صدا سنتے ہی خود رک گیا قرنا کا خروش
> تھم گیا طبل وغا کی بھی وہ آواز کا جوش

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۶).

> بستے ہیں جسم دب کے جو گرتی ہے صف پہ صف
> ہیبت سے چُپ ہیں بربط و قرنا و طبل و دف

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب)، عروجِ سخن ، ۱۳۲). بنگلور میں حسبِ مراتب ڈیرے اور شامیانے لگائے گئے ، شاہی طبل و کوس کا عملہ بھی ساتھ آیا تھا. (۱۹۸۸ ، اردو، کراچی، ۲ : ۹ : ۱۲۹).

۲. (تشریح) کان کا پردہ یا جھلّی ، طبلۂ گوش. مطرقہ کا سر ... عشا کے لبول سے اوپر طبل کے علیہ میں واقع ہوتا ہے۔(۱۹۳۷ء، جراحی اطلاق تشریح ، ۱۰۳)۔[ع].

ـــــِ آسائش بَجْوانا محاورہ.
فوجوں کی واپسی کا طبل بجوانا ، جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنا. طبلِ آسائش لقا نے بجوایا اور لشکر قریب شام بھر کر آسودہ ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۳۳).

ـــــ باجْنا ف ل (قدیم).
رک : طبل بجنا معنی نمبر ۱ ، ڈھول بجنا.

تولد کی خبر سُن کر طبل باجے عرش اوپر
حلے نوری بہشتیاں تنیں بنائے خوب جوسارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

ـــــ باز امذ.
نقارہ یا ڈھول بجانے والا ، نقارچی (ماخوذ : پلیٹس). [طبل + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــــ بازگَشْت کس صف(ـــــ سک ز، فت گ، سک ش)امذ.
ایسا باجا یا نقارہ جو اس وقت بجایا جاتا تھا جب فوجیں جنگ بند کر کے اپنی اپنی جائے قیام پر واپس جاتیں (عموماً شام کے وقت). بختیارک نے دیکھا کہ اس ملک سے بھی بھاگنا پڑے گا پھر کچھ قابو نہ چلے گا یہ سوچ کر طبلِ بازگشت بجنے کا حکم دیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۰). دل میں سوچا کہ ... سحر اس پر اثر نہ کرے گا طبلِ بازگشت بجوا کر میدان سے پھر گیا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۶۳) ، اف : بجنا ، بجوانا. [طبل + بازگشت (رک)].

ـــــ بَجانا ف م.
ڈھول پر ضرب لگانا ، ڈھول بجانا ، نقارہ بجانا.

جو جبریل نے بانٹے خوش یو خبر
بجانے لگے سب طبل عرش پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰).

چلی فوج اسوار کی جوق جوق
بجاتے ہوئے طبل و قرنا و بوق
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۷). یہاں پر کسی گرو صاحب نے طبل بجایا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۷).

ـــــ بَجْنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **ڈھول بجنا ، نقارہ بجنا.**

نگر میں جو آیا قطب شہ نول
لگے بجنے چوندھیر خوشیاں کے طبل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

طبل بجتے تھے ہور رسنگ و پرغم
دمامے پر کدھن بجتے تھے دم دم
(۱۷۳۱؟ ، تہ درین (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۵). ۲. **دھوم مچنا، شہرہ ہونا ، ڈنکا بجنا.**

ہوئے ختم اس پر نبوت کے گُن
بجے طبل اس کا قیامت لگن
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴).

ـــــ بِشارَت کس اضا(ـــــ فت نیز کس ب ، فت ر) صف.
خوشی کا نقارہ (جامع اللغات). [طبل + بشارت (رک)].

ـــــ پَر چوب/چوٹ پَڑْنا ف ل.
نقارہ بجنا (جامع اللغات).

ـــــ تِہی کس صف(ـــــ کس ت) امذ.
خالی ڈھول ؛ (مجازاً) شیخی باز ، بڑ بولا ، ڈینگیں مارنے والا.

زاہد کون نہیں کام بجز شہرتِ عالم
اس طبلِ تہی کا دیکھو آوازہ ہوا عفن
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۲).

تیرے اقوال کی تاثیر کا ہے بھید یہی
کہ نہیں تیری صدائیں صفتِ طبلِ تہی
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۱۹۶).

طبلِ تہی جو خود کو ، کہتا ہے صورِ محشر
یہ بھی ہے اک کرشمہ احساسِ کمتری کا
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۵). [طبل + تہی (رک)].

ـــــ ٹُھکْنا ف ل.
رک : طبل بجنا ، نقارہ بجنا.

طبلوں کے ٹھکے طبل یہ سازوں کے بجے تار
راگوں کے کہیں غل کہیں ناچوں کے بندھے تار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۴).

ـــــ ٹھوکنا/ٹھونکْنا ف م.
رک : طبل بجانا ، نقارہ بجانا.

طبل ٹھوک ... شمشیراں اُٹھے
تُرغ جا ... بانکے سو سینے پھوٹے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

لے سنگات سب فوج داتے نکل
چلیا ٹھونکتا وہی دماما طبل
(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۳۲).

ـــــِ جَنْگ کس اضا(ـــــ فت ج ، غنہ) امذ.
وہ نقارہ جو لڑائی کے لیے بجایا جاتا ہے. اہلِ قریش نے یکبار طبلِ جنگ بجایا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۹۷). آپ نے ایک نہ سنی اور کہا ... مجھے گھر جانے دو مگر ایک نہ چلی اور طبلِ جنگ بجنے لگا. (۱۹۳۱ ، سیاہ کا لال ، ۱۱۲). اخبار انقلاب نے میرے ساتھ شیر کشمیر کا لقب جوڑ دیا جو بعد میں ہماری تحریک حریت کا طبلِ جنگ ... بن گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۸). [طبل + جنگ (رک)].

ـــــِ جَنْگی کس صف(ـــــ فت ج ، غنہ) امذ.
رک : طبلِ جنگ. خواجہ تم بھی اپنے لشکر میں طبلِ جنگی بجواؤ. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۶۲). [طبل + جنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چی امذ.
ڈھول بجانے والا ، طبلہ بجانے کا ماہر. جلوس کے آگے طبل چی اور بجیرے والے چلتے ہیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند (ترجمہ) ، ۱۵۰). [طبل + چی ، لاحقۂ فاعلی].

---خورْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
(کنایۃً) اڑتا ہوا ، بھاگ کر اُڑا ہوا (ڈھول کی آواز سن کر). جانور کو مرغابی طبل خوردہ ہو اوڑائے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۸۳). [طبل + ف : خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

---زَن (---فت ز) امذ.
طبل بجانے والا ، ڈھول تاشا بجانے والا ، طبلہ نواز (پلیٹس). [طبل + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---سِکَنْدَری کس صف(---کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
سکندر کا نقارہ ، کہتے ہیں اس کی آواز بہت دور تک جاتی تھی (جامع اللغات). [طبل + سکندر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ظَفَر کس اضا(---فت ظ ، ف) امذ.
فتح کا نقارہ ، وہ طبل جو جنگ کی کامیابی پر بجایا جاتا ہے.

کیا ہوئی مردم آبی میں لڑائی تہہ آب
کہ حبابوں نے دھرے طبل ظفر پانی پر

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [طبل + ظفر (رک)].

---کا ہاتھی امذ.
وہ ہاتھی جس پر جلوس میں نقارہ رکھا ہوتا ہے (نوراللغات).

---کو چاشْنی دینا محاورہ.
نقارہ بجانا (جامع اللغات).

---کھانا محاورہ.
ڈھول یا شدید کھٹکے کی آواز سن کے پرند کا گھبرا کر تیزی سے اُڑ جانا. وہ دوردراز فاصلے سے آتا ہے اور طبل کھا کے آسمان پر جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۳).

---گوش کس اضا(---و مج) امذ.
کان کا پردہ یا جھلی. ہوائے متموج صماخ گوش میں داخل ہو کر طبل گوش پر ضرب لگاتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۳). [طبل + گوش (رک)].

---نَواز (---فت ن) امذ.
طبل بجانے والا ، نقارچی (جامع اللغات). [طبل + ف : نواز ، نواختن ـ نوازنا ، بجانا].

---نَوازی (---فت ن) امث.
طبل بجانا (جامع اللغات). [طبل نواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَبْلا (فت ط ، سک ب) امذ.
رک : طبلہ (ا ب و ، ۳ : ۱۳۱). [طبلہ (رک) کا ایک املا].

طَبْلَچی (فت ط ، سک نیز فت ب ، سک ل) امذ.
طبلہ بجانے والا ، طبلہ بجانے کا استاد یا ماہر. ساز ملے ہوئے گلے کٹ رہے ہیں طبلچی ٹکڑے باندھ رہا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۴۴). طبلچی بازار سے سگرٹ خریدنے کے لیے چلا گیا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۳۱). [طبل + چی ، لاحقۂ فاعلی].

--- کیکڑا (---ی مج ، سک ک) امذ.
(حیوانیات) ایک کیکڑا (لاط : Fiddler Crab). جھانیکا میں کان کے امراض اور بہرے پن کا علاج طبلچی کیکڑے ... سے کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۱۰۰). [طبلچی + کیکڑا (رک)].

طَبْلَخانَہ (فت ط ، ب نیز سک ب ، سک ل ، فت ن) امذ.
ڈھول دھونسے رکھنے کی جگہ ، نقارخانہ. وہ رئیس طبلخانہ (وہ افسر جس کے ہمراہ باجا ہو) بنا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۹). [طبل (رک) + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

طَبْلَق (فت ط ، سک ب ، فت ل) (الف) امذ.
۱. **کاغذ وغیرہ کا بنا ہوا وہ بستہ جس میں بہت سے کاغذ رکھتے اور اسے چوطرفہ یا دوطرفہ اسی کاغذ وغیرہ کی لپیٹ سے بند کر کے فیتے وغیرہ سے باندھتے ہیں نیز وہ کاغذوں کا مٹھا جو ایسے بستے میں لپٹا ہوا ہو ، کاغذوں کا بنڈل یا فائل نیز دفتر کا ریکارڈ ، رجسٹر.**

داخلِ طبلقِ عشاق ہے چہرہ اُس کا
لکھے ہیں دفتر گل میں خط و خالِ بلبل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹).

اسوار ہرطرف تو نداند رسالہ دار
طبلق لیے تھے منشی فوج ستم شعار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷). بک پیکٹ ... آساق سے بلاطبلق کو پھاڑے یا مہروں کو توڑے ہوئے نکال کر دیکھی جا سکے. (۱۹۱۶ ، معاشرت ، سلطان جہاں بیگم ، ۲۳۸). ابتدائی خط کے علاوہ جسے میں نے خطوط مشاہیر کی طبلق میں محفوظ کر رکھا ہے میرے پاس ان کی کچھ یادگاریں اور بھی ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۳ : ۱۹۶). ۲. **کاغذات کے بنڈل ، رسالے یا اخبار پر اس کو بند رکھنے کے لیے لگایا جانے والا کاغذ ، چٹ.** اخباروں رسالوں پر جو پانے والے کے نام کی چٹی لگایا کرتے ہیں اس کا بھی اصطلاحی نام طبلق ہے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۵). (ب) امث. **(موسیقی) ڈھول اور اس قسم کے باجوں کے منھ کا منڈھا ہوا چمڑا ، پُڑی ، گردا** (ا ب و ، ۳ : ۱۳۱). طبلے پر ایک کالے رنگ کا حلقہ سا آپ نے دیکھا ہو گا اسے طبلق کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۳). [طبل + ق ، لاحقۂ نسبت و تصغیر].

---اُڑ جانا محاورہ.
شان و شوکت ختم ہونا ، نام و نمود مٹنا ، تباہ و برباد ہو جانا ، مفلس ہو جانا. قلعہ کی بادشاہی کڑک ہو کر رنگون جا پہنچی ، امیروں کی طبلقیں اُڑ گئیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۳).

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
کاغذ یا فیتے سے باندھا ہوا ، فائل کیا ہوا ، ملفوف.

طبلق شدہ یہ پیکٹ تم جانتے ہو کیا ہیں
محصول ان کا آدھا اور ہیں یہ فوجی افسر

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۸۵). [طبلق + ف : شدہ ، شدن - ہونا ، ہونے والا].

---کَٹنا محاورہ.
فوجی دفتر میں موجود سپاہی کی فائل سے اُس کا نام خارج کرنا یا ہونا ، خارج رجسٹر ہونا.

برطرف ہو کے عدم کے سفری ہوتے ہیں
طبلقیں کٹتی ہیں جھپرے نفری ہوتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۵).

طَبْلَک (۱) (فت ط ، سک ب ، فت ل) امث ؛ امذ.
۱. چھوٹا ڈھول ، ڈھولک.

کہ جب خازنِ شب چھپاوے درم
کرے سپہر طبلک پہ دن کا حکم

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷).

سحر سے فتنہ کیا فوجِ شام نے برپا
کئی سپہر بریں تک صدائے طبلک و کوس

(۱۸۷۴ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲۳).

دف دف طبلک ، نفیر نے ، سرودِ ارغنوں
بہہ رہا ہے ایک نغمہ ، چار سُو نکہت فشاں

(۱۹۷۳ ، لوحِ دل ، ۱۰۸). **۲. (نباتیات) ایک پھل جو عرضی طور پر ٹوپی کی مانند ڈھکنے کے ذریعے کھلتا ہے ، حرفہ ، لاط Pyxis** (عملی نباتیات ، ۷۰). [طبل (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

طَبْلَک (۲) (فت ط ، سک ب ، فت ل) امذ.
رک : طبلق ، کاغذوں کا بنڈل ، رجسٹر ، فائل وغیرہ.

جب کلکِ قضا نے حرف لکھے اور سیف اجل کی آ چمکی
یاں دفتر طبلک ڈوب گئے واں تیغ سپر بھی ہٹ پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۷۶). [طبلق (رک) کا ایک املا].

طَبْلَہ (فت ط ، سک ب ، فت ل) امذ.
۱. (موسیقی) ساز کے ساتھ بجانے کا مشہور باجا جو کملے کی شکل یا پیالہ نما ، منھ کھال سے منڈھا ہوا جوڑی دار ہوتا ہے اور اصطلاحاً داہاں طبلہ ، بایاں طبلہ کہلاتا ہے ، جن میں بائیں کا منھ دائیں سے نسبتاً چوڑا ہوتا ہے ، یہ باجا انگلیوں کی ضرب اور ہتھیلی کی تھاپ سے بجایا جاتا ہے ، گنتھالم.

ڈھولک ستار و طبلہ ، چنگ و رباب و قانون
سب بج نبچے ہیں باجے تا موسیقار بولی

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۹). ہر جہاز پر ایک ایک طائفہ تھا بین ، رباب ... طبلہ ، سارنگی ... وغیرہ. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۰). دروازے سے ہٹ کر کچھ ساز رکھے ہوئے ہیں ، طبلہ ، سارنگی اور تان پورہ. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۵۱). طبلہ بابلی تہذیب کا ہے ، ان کی زبان میں اسے طبلّو کہتے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۰۲). **۲. ڈبا ، ڈبیا؛ (قدیم) صندوقچی.**

لے طبلے کئی برس تھے گئی تھی نہاس
پھر آپی ہو آئی ہے کر گھر کی آس

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).

رکھے جیوں دانۂ تسبیحِ عنبر طبلۂ دل میں
خیالِ خالِ دلبر عاشقِ بے دل اگر پاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳).

مشکِ عنبر طبلہ طبلہ کیوں نہ ہو کیا کام ہے
ہم دماغ آشفتہ ہیں زلفِ مُعنبر کے ترے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۳). لیکن پرس کیا کھلا گویا طبلۂ عنبر کھلا. (۱۹۶۳ ، بزم آرائیاں ، ۳۶). [ع].

---بَجانا ف م.
طبلے کی جوڑی کو اصولِ موسیقی کے اعتبار سے بجانا. تم خود کیا کرتا ہے ... میں طبلہ بجاتا ہوں ، رنگ علی نے کہا. (۱۹۳۵ ، زندگی نقاب چہرے ، ۹۶).

---ٹھکنا / ٹُھنکنا محاورہ.
طبلے پر تھاپ پڑنا ، طبلہ بجنا. میزان لگانے والی مشین چلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے طبلہ ٹھنک رہا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵).

---ءِ عَطّار کس اضا (---فت ع ، شد ط) امذ.
عطر فروش کی صندوقچی جس میں وہ عطر رکھتا ہے.

ہوا ہے بسکہ گلِ شمع بھی ہے عطر آگیں
عدیلِ طبلۂ عطّار بن گئی فانوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳). ہوا اُس کی مثل طبلۂ عطار ... شمیم مشک خالص سے مطیب و معطر. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۲۸). عطر کی بوئے جانفزا سے مشامِ جاں طبلۂ عطار ہے ، ہر سمت ... بہار ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۸). بس یہ کوچہ طبلۂ عطار بنا ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۲). [طبلہ + عطّار (رک)].

---ءِ عَطّار بَنا دینا / بَنانا محاورہ.
معطر کرنا (عموماً دماغ کو). سالن گیندا ہزارہ زرد گلاب کی بُو باس سے دماغ کو طبلۂ عطار بناتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰).

بناؤں دشت و بیاباں کو طبلۂ عطّار
نیازمند ہیں میرے مفکّر و فن کار

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۳۱).

---ءِ عَطّار بَن جانا محاورہ.
(دماغ کا) نہایت معطر ہو جانا. وہ خوشبو آتی کہ دماغ طبلۂ عطّار بن گیا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۲۱).

---کَھڑ کَنا محاورہ.
رک : طبلہ ٹھنکنا.

تانیں ہوا میں اُڑتیں طبلے کھڑک رہے ہیں
عیش و طرب کی دھومیں پائل چھپک رہے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۴۷). ستار ، طنبورہ اور طبلہ کھڑک رہا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۳).

ـــــنَواز (ـــــفت ن) امذ.
طبلہ بجانے والا ، طبلچی.

شہزادی نے دیکھ دائیں بائیں
لیں طبلہ نواز کی بلائیں

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۷). جدہ کے ایک فن کار صادق اعظم نے طبلہ نواز احمد خان کی سنگت میں آواز کا جادو جگایا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۷). [طبلہ + ف : نواز ، نواختن ـ بجانا].

طَبْلی (فت ط ، سک ب). (الف) امث.
۱. (اَ) **صندوقچی ، ڈبیا.** یاقوت کے ریزیاں کی طبلی پھٹی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

کہ گویا نِکالا اتھا ہاتھ کوں
شہنشاہ طبلیٔ عطّار سوں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۸). (اا) **ایک وضع کی تھیلی جس میں بندوق وغیرہ کا سامان رکھتے اور جس کو کمر میں باندھتے ہیں** (نوراللغات). ۲. (اَ) **چھوٹا طبلہ.** جس روز کسی کی سخت چوب پڑی اسی روز طبلی پھٹی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۵۵). (اا) (کنایۃً) **چندیا.** ممکن ہے یہاں کی تالی کا پرچۂ ترکیبو استعمال یہ ہو کہ ہاتھ ان کا اور کسی غریب الدیار کی طبلی. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۹۶). ۳. رک : **طبلق ، ڈھول اور اس کی قسم کے باجوں کے منّھ کا منڈھا ہوا چمڑا یا چمڑے کا ٹکڑا.** ستار میں تونبے کا اوپر کا حصّہ تراش کر ... طبلی لگا کر بند کیا گیا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۹۹). ۴. (طب) **استسقا (رک) کی ایک قسم جس میں ریاح پیٹ کے پردوں میں بھر جانے سے پیٹ تن جاتا ہے اور ہاتھ مارنے سے مثل طبلے کے آواز آتی ہے** (میزان الطّب ، ۱۰۲). (ب) صف. ۱. **طبل (رک) سے منسوب ، طبل کی طرح کا ، ڈھول کی طرح بجنے والا ، تنا یا ابھرا ہوا اور سخت.** یہ نسخہ اکثر ان عورتوں کو بہت فائدہ کرتا ہے کہ جن کا پیٹ اس اکڑان کے ساتھ طبلی حالت پر رہتا ہے. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۹۶). پیٹ پر انگلی مارنے سے طبلی آواز ہو گی. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ مارچ ، ۹). ۲. (حیوانیات) **جھلی جیسا ، کان کے پردے کا.** طبلی جوف بلعموم سے اوستا کی نالی کے ذریعہ راستہ رکھتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۰۲). [طبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــاُڑْنا محاورہ.
(موسیقی) **ڈھول اور اسی قسم کے منڈھے ہوئے باجے کا چمڑا پھٹ جانا یا اُتر جانا** (ا پ و ، ۴ : ۱۳۱).

ـــــجِھلّی / غِشا (ـــــکس جھ ، شد ل / کس غ) امث.
(حیوانیات) **ہر آنکھ کے پیچھے اور کچھ نیچے ایک بڑی سی کالے رنگ کی جگہ ہوتی ہے جس کے بیچ ایک گول ، پتلی اور تنی ہوئی جلد ہوتی ہے جو سر کی سطح کے متوازی ہوتی ہے اسے طبلی جھلی کہتے ہیں ، طبلۂ گوش.** ایک اور مریض میں صرف یہی ایک اشارت پائی جاتی تھی کہ طبلی غشا میں ایک وریدکی موجود تھی. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). بیرونی سمعی منفذ ... جو اذین کے شنجہ کی تہ سے لے کر طبلی جھلی تک اندر کے رُخ تک جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳۵۲). [طبلی + جھلی / غشا (رک)].

طَبْلے (فت ط ، سک نیز فت ب) امذ ؛ ج.
طبلہ (رک) کی جمع نیز حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

ـــــپَر تھاپ پَڑْنا ف ل.
طبلہ شروع کرتے وقت ایک خاص انداز سے داہنا ہاتھ طبلے پر مارنا. رقاصان زہرہ جبیں و زنانِ مہر تمکین حاضر ہوئیں تھاپ طبلے پر پڑی ، ناچ ہونے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰۷).

حضرتِ واعظ ہیں راضی رقص پر
دیر کیا ہے اب پڑے طبلے پہ تھاپ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۹۸).

ـــــپَر تھاپ ہونا ف ل.
طبلہ ٹھنکنا ، طبلہ بجنا (مہذب اللغات).

ـــــپَر سَنگَت کَرْنا ف م.
طبلہ نواز کا دوسرے سازندوں یا گلوکاروں کے ساتھ طبلہ بجانا. ستار کے ساتھ بھی طبلہ بجتا تھا اور وائلن کے ساتھ بھی لیکن اس نے کبھی نہ پوچھا کہ طبلے پر سنگت کون کر رہا ہے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۲۱۷).

ـــــکی تھاپ امث.
طبلے کی وہ مخصوص آواز جو طبلہ بجانے میں ابتداً ایک خاص انداز سے طبلے پر داہنا ہاتھ مارنے سے پیدا ہوتی ہے. جہاں طبلے کی تھاپ ... سنی وہیں جا دھمکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲). بھری بھری پنڈلیاں طبلے کی تھاپ پر حرکت کرنے والے پاؤں کی ہر حرکت کے ساتھ رنگ بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۸۱).

ـــــکی جوڑی امث.
طبلے کے دائیں اور بائیں کو مجموعی طور سے طبلے کی جوڑی کہتے ہیں (مہذب اللغات).

طَبْلِیا / طَبْلِیَہ (فت ط ، ب ، سک ل / فت ی) امذ.
طبلہ بجانے کا استاد ، طبلچی ، طبلہ نواز. آخر لکھنؤ کا ایک طبلیہ مل گیا ، یہ خلیفہ جی کے خاندان کا شاگرد تھا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱۳). نوچیاں کم ہونگی ، طبلیے زیادہ ہونگے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۲ : ۶). طبلچی اور طبلیا ، طبلہ بجانے والے کو کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، ۶۴ ، ۳ : ۶۲). [طبل (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ فاعلی].

طِبْن (کس ط ، سک ب) امث.
ہوا کا لایا ہوا کوڑا کرکٹ. آپ نے جواب میں ارشاد کیا کہ خود میرے مطبن میں اتنی طبن نہیں کہ عصافیر آشیانہ بنائیں. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۸). [ع].

طَبَنْچَہ (فت ط ، ب ، سک ن ، فت چ) امذ.
رک : طپنچہ. اب دیکھئے کہ اُس کی تہذیب ہو کر کیسی کیسی عمدہ بندوقیں اور عجیب و غریب طبنچے ایجاد ہوئے ہیں. (۱۸۹۷ء ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۷). [طپنچہ (رک) کا ایک املا].

طِبّی (کس ط ، شد ب) صف.
طب (رک) سے منسوب ، طب کا ، حکیم یا ڈاکٹر سے تعلق رکھنے والا (امن) ، علمِ طب سے متعلق. میرے ایک دوست ڈاکٹر سراج الدین نامی ہیں ... طبی اور جراحی قابلیتوں میں اپنی نظیر نہیں رکھتے. (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۷۷). رفیق الرحمن اپنی طبی خدمات پیش کر دیتے. (۱۹۳۹ء ، اک محشر خیال ، ۹۳). طبی سطح پر پریکٹس کے ذریعے عورتوں کے ... نقصانات کا عملی اور علمی مظاہرہ کی جائے. (۱۹۸۷ء ، آجاؤ افریقہ ، ۷۸). [طب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَفِیم (---فت ا ، ی مع) امث.
(طب) طبی طریقوں پر تیار کردہ افیم جو ٹکیوں اور سفوف پر دو صورت میں ہوتی ہے. افیم دو شکلوں میں پائی جاتی ہے ، آبکاری یا ٹھیکہ کی افیم ... جو نیپالی کاغذ سے ڈھکی ہوتی ہیں ، طبی افیم ٹکیوں یا سفوف کی صورت میں. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۱). [طبی + افیم (رک)].

---تَصْدِیق نامَہ (---فت ت ، سک ص ، ی مع ، فت م) امذ.
طبیب یا ڈاکٹر کا جاری کردہ صداقت نامہ جو کسی شخص کی بیماری ، شفایابی ، صحت مندی یا انتقال کی تصدیق کرتا ہے ، میڈیکل سرٹیفکیٹ. ریٹائرمنٹ کے بعد ... طبی تصدیق نامہ (میڈیکل سرٹیفکیٹ) کی ضرورت نہیں. (۱۹۸۸ء ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۲). [طبی + تصدیق (رک) + نامہ (رک)].

---دَرْس گاہ (---فت د ، سک ر) امث.
وہ تعلیمی ادارہ جس میں طب کی تعلیم دی جائے ، میڈیکل کالج ، طبیہ کالج. متعدد طبی درس گاہیں (میڈیکل کالج) اور شفاخانے قائم ہو چکے ہیں. (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۷۱). [طبی + درس (رک) + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---رُخْصَت (---ضم ر ، سک خ ، فت ص) امث.
وہ چھٹی جو کسی ادارے سے بیماری کے سبب لی جائے. مجھے تو شاید یہاں سے فارغ ہونے کے بعد بھی دو چار ہفتے طبی رخصت پر رہنا پڑے. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۹). [طبی + رخصت (رک)].

---سَرْٹیفِکیٹ (---فت س ، سک ر ، ی مع ، کس مع ف ، ی مع) امذ.
رک : طبی تصدیق نامہ. حکومت نے طبی سرٹیفکیٹ پر غور نہیں کیا اور مجھے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا. (۱۹۹۰ء ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۱). [طبی + انگ : Certificate].

---سَماجی بَہْبُود (---فت س ، فت مع ب سک ہ ، و مع) امث.
سماجی بہبود کا ایک شعبہ یا علم جو مریض کی غیر طبی پریشانیوں کو حل کرنے میں پیشہ ورانہ طریقوں سے مدد دیتا ہے تا کہ مریض یکسوئی سے اپنا علاج جاری رکھ سکے. طبی سماجی بہبود کو (جس کا تعلق مریض کی انفرادی و اجتماعی زندگی اور نفسیاتی کیفیات سے ہوتا ہے) شفاخانوں کا ایک اہم شعبہ تصور کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ء ، طبی سماجی بہبود (ابتدائیہ) ، ۱). [طبی + سماجی (رک) + بہبود (رک)].

---سَماجی رَضا کار (---فت س ، ر) امذ.
ہر اس ناخواندہ یا کسی بھی شعبے میں تعلیم یافتہ مرد یا عورت ، لڑکے یا لڑکی کو کہا جاتا ہے جو اپنے آپ کو بلامعاوضہ ہسپتال سے متعلق کسی معروف خدمت کے لیے خود کو ہسپتال کی انتظامیہ کے سپرد کر دے (ماخوذ : طبی سماجی بہبود ، ۱۰۱). [طبی + سماجی (رک) + رضاکار (رک)].

---سَماجی کارکُن (---فت س ، سک ر ، ضم ک) امذ.
ایسے تربیت یافتہ افراد کی جماعت کا ایک کارکن جو مریض کے سماجی مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس سلسلے میں ڈاکٹروں کی اعانت کرے. طبی معاونین حضرات کو طبی سماجی کارکن کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ء ، طبی سماجی بہبود تعارف ، ک). [طبی + سماجی (رک) + کارکن (رک)].

---سَنَد (---فت س ، ن) امث.
رک : طبی تصدیق نامہ. حکومت نے طبی سندوں پر مطلق توجہ نہیں دی اور میری التجا کو ٹھکرا دیا. (۱۹۹۰ء ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۲۵). [طبی + سند (رک)].

---شورَہ (---و مع ، فت ر) امذ.
وہ شورہ جو کھانے کی دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. ابن البیطار نے بارود کو مغربی مترادف قرار دیا ہے جن کا اطلاق طبی شورے پر ہوتا ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۷). [طبی + شورہ (رک)].

---عَکّاس (---فت ع ، شد ک) امذ.
(طب) مریض کا ایکسرے لینے والا شخص. ٹیکہ انداز ، طبی عکاس ، دوا ساز وغیرہ. ان افراد کی اعانت کے بغیر کوئی طبی ادارہ ، کوئی ہیلتھ سروس کامیاب نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۹ء ، طبی سماجی بہبود (تعارف) ، ی). [طبی + عکاس (رک)].

---مَدْرَسَہ (---فت م ، سک د ، فت ر ، س) امذ.
رک : طبی درس گاہ (پلیٹس). [طبی + مدرسہ (رک)].

---مُعائنَہ (---ضم م ، کس مع ء ، فت ن) امذ.
کسی جسم یا چیز کی طبی جانچ پڑتال. طبی معائنہ تک کوئی رائے مستقل قائم نہیں ہو سکتی. (۱۹۲۳ء ، اختری بیگم ، ۳۵). کمپنی خود طبی معائنہ کا انتظام کرے گی. (۱۹۶۳ء ، بیمۂ حیات ، ۱۲۸). [طبی + معائنہ (رک)].

طِبِّیات (کس ط ، شد ب بکس ، شد ی) امث ، ج.
طب سے تعلق رکھنے والی چیزیں یا باتیں ، علم طب اور متعلقات.

طبیعات ، کیمیائیات ، طبیات ، فلکیات ، ارضیات کی ہزاروں باتیں ہیں جن پر ہم یقین رکھتے ہیں . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۳). ہماری زندگی اور تصورِ کائنات ... بکھر کر درسگاہوں میں ، معاشیات ، طبیعات ، حیوانیات اور طبیات کی طرح صرف ایک مضمون تک محدود ہو کر رہ گیا . (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۳۲) . [طبی + ات ، لاحقۂ جمع].

طَبِیب (فت ط ، ی مع) امذ.
۱. (کسی بھی) طریقِ علاج کا جاننے والا ، معالج ، ہر مرض یا عیب کا چارہ ساز ، علمِ طب کا جاننے والا ، ڈاکٹر.

برہا زہر بھے ہوں مرنا ہوا ہے نیڑے
دلبر طبیب آہی امرت ادھر نہ بھیجا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲) . اگر کوئی ملول ہے تو طبیب کے نزدیک جاوے ہور ... صحت پاوے. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳).

کیا محض حکمت کو پیدا حبیب
ہر یک دردِ خاطر دوا ہور طبیب

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۲۷).

مرے دردِ دل کا ہو اک دم طبیب
جدائی سوں تیری ہوا نا شکیب

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۱). وہ ہر مرض میں ہمارا طبیب ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۱). اخلاق کا مجسمہ ، پاکیزگی کا فرشتہ ، شریعت کا حامل ، گنہگاروں کا طبیب . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۹). ایک مغنیہ کو بلایا گیا اور جب سہگل نے اسے دیکھا تو بولے «بسم اللہ ، ہمارا طبیب آ گیا». (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۲۶). **۲. یونانی طب کے اصول اور نسخوں سے علاج کرنے والا معالج، خاص طور پر نبض اور قارورہ سے مرض تشخیص کر کے نسخہ تجویز کرنے والا شخص ، حکیم .** طبیب فرمائے تیوں پرہیز کرے تو اتے بھی طبیب ہووے گا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹).

میر کی نبض پہ رکھ ہاتھ لگا کہنے طبیب
آج کی رات یہ بیمار نہیں جینے کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۳) . اب یہاں کا رنگ دیکھ کر وہ ہجرت کر گئے طبیب خاندانی ہیں آدمی معقول ہیں . (۱۸۸۸ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۳۶). صفیہ بیگم نے ایک الوداعی ڈنر دیا جس میں رابعہ بھی مدعو تھی اور کچھ ایسے عوارض میں گرفتار تھی کہ طبیب جواب دے چکے تھے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۷). مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ ... خاندانی طبیب رہ چکے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۶۰). [ع : (ط ب ب)].

---ُ الْاَبْدان (---ضم ب ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ب) امذ.
جسمِ انسانی کے امراض کا معالج ، جسمانی بیماریوں کا علاج کرنے والا . طب کی کتابیں امراضِ جسمانی کا علاج کرتی ہیں ... جالینوس طبیب الابدان ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۴). [طبیب + رک : ال (۱) + ابدان (رک)].

---ُ الْاَرْواح (---ضم ب، ضم ا، سک ل، فت ا، سک ر) امذ.
روحانی یا اخلاقی بیماریوں کا معالج . جالینوس طبیب الابدان ہے تو پیغمبر طبیب الارواح. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۴) . [طبیب + رک : ال (۱) + ارواح (رک)].

---ِ حاذِق کس صف (---کس ذ) امذ.
نہایت تجربہ کار اور کامل طبیب ، دانا اور زیرک طبیب ، وہ طبیب جو تشخیصِ مرض اور تجویزِ دوا میں پوری دستگاہ رکھتا ہو. اس کی بیماری کا نسخہ لکھنا صرف طبیب کا اور تیربہدف لکھنا طبیبِ حاذق کا کام. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۷). [طبیب + حاذق (رک)].

---ِ رُوحانی کس صف (---و مع) امذ.
(تصوف) وہ شیخِ کامل اور عالم عارف جو کمالات اور آفات اور امراض اور ادویہ اور کیفیت اور صحت کو جانتا ہو اور امراضِ قلوب کو دفع کرتا ہو اور ارشاد اور تکمیلِ طالبین کے واسطے مامور ہو (مصباح التعرف ، ۱۶۵). [طبیب + روحانی (رک)].

---ِ کامِل کس صف (---کس م) امذ.
رک : طبیبِ حاذق. پیر طبیب کامل ہونا ، نبض پہچان کر دوا دینا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۹۱). [طبیب + کامل (رک)].

طَبِیبَہ (فت ط ، ی مع ، فت ب) امث.
طبیب (رک) کی تانیث ، معالج عورت ، لیڈی ڈاکٹر. ایک ادھیڑ عمر والی طبیبہ کو اپنے ساتھ لو. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ)، ۱۱۳). [طبیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَبِیبی (فت ط ، ی مع) امث (قدیم).
طبیب (رک) کا کام یا پیشہ ، علاج معالجہ ، ڈاکٹری.

جو دوسرا طبیبی میں حاذق اتھا
اوسے دیک شرط اس وضا سوں کیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۲). [طبیب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَبِیخ (فت ط ، ی مع) صف ؛ امذ.
ابلا ہوا ، جوش دیا ہوا ، اُبالا ہوا کھانا ؛ جوشاندہ. کہایا ہے آنحضرتؐ نے بطیخ ساتھ رطب کے اور ایک روایت میں طبیخ واقع ہوا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۸). [ع].

طَبِیعات (فت ط ، ی مع) امث.
علمِ موجودات ، فزکس ، طبیعیات. دیاسلائیاں ... آگ کی محتاج نہیں بلکہ صرف ایک رگڑ سے روشن ہو جاتی ہیں جو علمِ طبیعات کے اس اصول کو روشن کر کے دکھاتی ہیں کہ رگڑ سے حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱). [طبیعی (بحذف ی) + ات ، لاحقۂ جمع].

طَبِیعَت (فت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
۱. فطرت ، جبلت ، سرشت ، خمیر ، خلقی خاصیت.

نہ ملتی طبیعت اپس میں اپس
گرم سرد ہور خشک تر دل منیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲). خلقت انسان کی فی الحقیقت طبیعتِ حیوانی رکھتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰). باد ایک جرم بسیط اور لطیف ہے طبیعت اوسکی گرم و تر ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۲). جب ہم کہیں گے کہ لوہا اپنی طبیعت پر اس طرح موجود ہے تو اوس کا مطلب یہ ہو گا کہ لوہا خود ہی ایسا ہی ہو گا اور اوس کا وجود و عدم طاقتِ بشر سے باہر ہے . (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۹۱). جو کچھ بھی دیکھنے میں آتا ہے جس کا نام ہم مخلوقات یا طبیعت رکھتے ہیں وہ سرے ہی سے موجود نہ تھا اور نہ اب موجود ہے. (۱۹۷۵ ، خدا و آئینِ خدا ، ۱۱). ۲. **عادت ، خصلت ، سیرت.** میں اپنی طبیعت کو نہیں بدلوں گا . (۱۸۳۹ ، تذکرۃ الکاملین ، ۷۰).

نہ کروں پیار طبیعت یہ بدل جائے کہیں
یا الٰہی میری آئی ہوئی ٹل جائے کہیں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۳۳). تکمیل کو پہنچانا اسی کی طبیعت میں نہ تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۵۳). مولوی سعید طبیعت کے مولوی ہی تھے . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۲۸) . ۳. (مجازاً) **ذہن ، سمجھ ، تخیل ، فکر.** جیا کوئی طبیعت کے کواڑ کھولے گا ، اس کتاب میں تیں سو بات کیا بولے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

خیالاں کو مجھ باؤ کے اوج دے
طبیعت کوں دریا کے نت موج دے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰).

طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب وصفِ ابرو سے
ہوا فانوس مصراع، مہ نو شمعِ مضموں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴).

سخن سنانے ہیں شعر کیا کیا عجب طبیعت خدا نے دی ہے
غزل سُنا دو جو اور ایسی تو یاد تم کو کیا کرینگے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۱۸). اگرچہ یہ شعر عاشقانہ ہے مگر سجدہ کے لفظ نے عارفانہ بھی اس کو بنا دیا اور طبیعت کو دوسری طرف دوڑا دیا. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۸۳) . ۴. (مجازاً) **مزاج ، دل و دماغ ، نفس و روح کی مجموعی کیفیت (جو فطرت نہ ہو)** صاحبِ فراست ، صاحبِ ہمت ، خوش طبیعت، خوش صحبت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹).

موافق طبیعت کے دیتا ہے
دل اوس کا ہر یک وجہ لیتا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۵).

انداز شوخی اس کے آتے نہیں سمجھ میں
کچھ اپنی بھی طبیعت یاں عاری ہو گئی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰).

تری طرز طبیعت سے جو کچھ آگہ ہو جاتا
مصاحب چار دن میں بندۂ درگہ ہو جاتا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۷). میری طبیعت اور آپ کی طبیعت کی بالکل ایک ہی کیفیت ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۱۵). انسان کی طبیعت اور ارادہ کو اسکے عمل سے ملا کر دیکھا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۶) . ۵. (مجازاً) جسمانی نظام (صحت و مرض کے اعتبار سے) ، **قوتِ جسمانی** افسوس کہ اُن کی طبیعت تندرست نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، مکتوباتِ سرسید ، ۳۳۰). الحمدللہ کہ آپ کے گھر میں طبیعت صحیح ہے. (۱۹۱۷ ، خطوطِ اکبر ، ۵۹). نہانے دھونے کے بعد طبیعت بحال ہوئی. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۶). ۶. (مجازاً) **دل ، جی ، نیت.**

سو اوس اوتارا بدس ذات بدلے
طبیعت کے میرے سب دہ ات بدلے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

طبیعت کو ہو گا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۶) . طبیعت للچائی کہ میں حضرتؒ کے عقد میں آؤں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۹).

میں اٹھنے کو اٹھا تو اس بزم سے
طبیعت وہیں بیٹھ کر رہ گئی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۴۲).

شبوں کو نیند آتی ہی نہیں ہے
طبیعت چین پاتی ہی نہیں ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۳۳). [ع : (ط ب ع)].

---اُبھَرْنا محاورہ.

طبیعت کی افسردگی دور ہونا ، طبیعت میں امنگ پیدا ہونا. نمو کا زمانہ، حکیم صاحب کی توجہ، صحیح اغذایہ، چند روز میں دیکھتے دیکھتے طبیعت اُبھر گئی. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۹۸).

---اُتَھل پُتَھل ہونا محاورہ.

طبیعت خراب ہونا ، طبیعت بے قرار ہونا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---اَٹَکْنا محاورہ.

طبیعت آ جانا ، دل لگنا ، عشق ہو جانا.

یہ نالہ ہائے زار میرے بے سبب نہیں
سالک مگر کسی سے طبیعت اٹک گئی

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۰۳).

---اُچاٹ کَرْنا محاورہ.

دل کے میلان و رجحان کا رخ بدل دینا ، بیزار کر دینا ، طبیعت مکدر کر دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---اُچاٹ ہونا محاورہ.

دل بے زار ہونا. لوگ جو بھائی جان کے پاس آکر بیٹھتے ہیں ایسی ادھم مچاتے ہیں کہ طبیعت اُچاٹ ہوئی چلی جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲۱).

---اُچَٹ جانا / اُچَٹْنا محاورہ.

دل بیزار ہونا ، جی اُکتا جانا.

اُکتائے ہوئے ہیں تیرے کوچے سے بھی اب ہم
کیا خاک لگے جی جو طبیعت ہی اچٹ جائے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۸۳).

---اُچکْنا / اُوچکْنا محاورہ.

دل میں امنگ پیدا ہونا ، طبیعت میں ولولہ اٹھنا ، جی چاہنا.

جب اوچکتی ہے طبیعت بہر مضمون بلند
طائر سدرہ کے آ جاتے ہیں سہپر ہاتھ میں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۶).
پھر لکھنؤ کو لے چلی تقدیر اے منیر
پھر ولولہ میں اپنی طبیعت اوچک گئی
(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷۳).

---اَچھی ہونا ف س ؛ محاورہ.
طبیعت میں اچھائی ہونا ، مزاج میں شگفتگی ہونا ، علالت دفع ہونا ، بیماری دور ہونا ، مرض جاتا رہنا (مہذب اللغات).

---اِعْتِدال پَر آنا محاورہ.
طبیعت بحال ہونا ، مزاج کا اصلی حالت پر آ جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---اُکْتا جانا / اُکْتانا محاورہ.
بے زار ہونا ، ملول ہو جانا ، بے کیفی پیدا ہو جانا. ایک غذا کھاتے کھاتے بھوک بند ہو جاتی اور طبیعت اُکتا جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۸۳). ان سب کو اس طرح ملا دیا گیا ہے کہ برابر ایک ہی قسم کے مضامین پڑھنے سے طبیعت اُکتا نہ جائے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱).

---اَکْسُو / یَکْسُو ہونا محاورہ.
مطمئن ہونا (نوراللغات).

---اُکَھڑْنا / اُوکُھڑْنا محاورہ.
بیزاری ہونا ، برداشتہ خاطری ہونا.
اوکھڑی باتوں سے اوکھڑتی ہے طبیعت اپنی
مہرباں تم میں جہالت کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۶).

---اُلَٹ پُلَٹ ہونا محاورہ.
مالش ہونا ، جی متلانا ، طبیعت کا ہیجان میں پڑنا (مہذب اللغات).

---اُلَٹ جانا / اُلَٹْنا محاورہ.
خلل دماغ ہو جانا ، بات سمجھنے کی صلاحیت نہ رہنا.
کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت اُلٹ گئی
یہ جانتے نہیں مری قسمت اُلٹ گئی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۵). میری سمجھ میں یہاں کا ایک حرف نہیں آتا ، طبیعت ہے کہ اُلٹی جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۶۳).

---اُلَجْھنا / اُولَجْھنا محاورہ.
دل پریشان ہونا ، جی گھبرانا ، گھبراہٹ ہونا.
لڑتے ہی آنکھ اپنی طبیعت اولجھ گئی
تار نگہ سے تار رگِ جاں بِرو گیا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۰). الفت کا سلسلہ مسلسل رہا ، وصلت کے لطف اوٹھنے پر کچھ ایسی گتھی پڑی کہ ہر دم طبیعت اولجھنے لگی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۳۶). اس قسم کی دعوتوں ضیافتوں اور محفلوں سے میری طبیعت ہمیشہ اُلجھا کرتی ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۶۳).

---اُمَڈْنا محاورہ.
رونے کو جی چاہنا ، رنج و غم کے ہجوم سے آنکھوں میں آنسو آ جانا.
طبیعت اس قدر امڈی کہ جان کھونے لگیں
سمونکو منع کیا لیکن آپ رونے لگیں
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۲۹).

---اُوب جانا / اُوبْنا محاورہ.
طبیعت اُکتانا ، اُلٹی ہو جانا ، قے ہو جانا. زمین نے گھبرا کر ہزاروں انسانوں کو اگل دیا ہو جیسے زمین کی طبیعت اُوب گئی ہو. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ٦۷).

---ایک رَنْگ پَر نَہ رَہْنا محاورہ.
ایک حال پر طبیعت کا قائم نہ رہنا (مہذب اللغات).

---آ جانا محاورہ.
رک : طبیعت آنا.
اس کی بھی اوس پر طبیعت آ گئی
آئی وہ کیا دل پہ آفت آ گئی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۹).

---آزْمانا محاورہ.
کوئی مضمون لکھنا یا شعر کہنا ، نثر یا نظم میں کاوش کرنا.
نہیں پائیں گے مضموں کمر کے اس کی باریکی
عبث باریک بیں اپنی طبیعت آزماتے ہیں
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۹). اب اُس متاعِ گم گشتہ کا غم نہ کھائیے پھر طبیعت آزمائیے. (۱۸۹۰ ، فسانہ دلفریب ، ۳).

---آنا محاورہ.
۱. کسی پر عاشق ہو جانا. یہ اتفاق ہو گیا کہ بکاؤلی کی طبیعت اس پر آ گئی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۰).
جاتے جاتے میں پھرا دیکھ کے تم کو اوٹنا
لو قسم لو کہ طبیعت مری اب آئی ہے
(۱۸٦۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۸). آپ کے وزیر کی بھو پر بے طور طبیعت آئی ہے ... میری عزت اب آپ ہی کے ہاتھ ہے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۲).
جفا کیجیے یا وفا کیجیے
طبیعت تو اب آپ پر آ گئی
(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱٦۳). ۲. (کسی بات کی طرف) مائل و راغب ہونا. جو وہ جادوگری اوسے سکھاتی ہے وہی چیزیں مانگنے پر اوس کی طبیعت آتی ہے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۹۷).
جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷).

---باغ باغ ہونا محاورہ.
خوشی سے بانچھیں کھل جانا ، بہت خوش ہونا. علی کے

اسکول میں اسی روز پہلا یوم اقبال منایا جا رہا تھا ، وہاں پہنچا تو طبیعت باغ باغ ہو گئی. (۱۹۸۳ ، دیگر احول یہ کہ ، ۲۳).

---باغ و بہار ہونا محاورہ.
رک : طبیعت باغ باغ ہونا (مہذب اللغات).

---بانکی ہونا محاورہ.
طبیعت میں بانکپن ہونا.

بناوٹ کی ضرورت کیا تصنع کی ہے حاجت کیا
طبیعت ہو جو بانکی شعر بانکا ہو ہی جاتا ہے
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۳).

---بُجھ جانا / بُجھنا محاورہ.
اُمنگ جاتی رہنا ، افسردہ خاطر ہونا.

بجھی ہوئی ہے طبیعت یہ روشنی ہے فضول
اتار لیجئے صاحب چراغ طاقوں سے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۵). جسم چہرہ سب ٹھیک ہیں لیکن طبیعت بُجھ گئی ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۸۳).

---بحال رکھنا محاورہ.
طبیعت خوش رکھنا ، طبیعت ٹھیک رکھنا (مہذب اللغات).

---بحال رہنا محاورہ.
دل خوش رہنا ، مزاج میں شگفتگی رہنا (مہذب اللغات).

---بحال ہونا محاورہ.
مرض میں افاقہ ہونا ، صحت ہونا.

دلا اب اون کو مرا کچھ خیال ہے کہ نہیں
جو پوچھتے ہیں طبیعت بحال ہے کہ نہیں
(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش (احمد حسین خان) ، ۸۲). دمبدم خبر آتی ہے کہ اب طبیعت بحال ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳).

خوشبو وہ ہے کہ سونگھ لے اِن کو اگر مریض
ہو جائے فضلِ حق سے طبیعت ابھی بحال
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۶).

---بدلنا محاورہ.
مزاج کا تبدیل ہو جانا ، دل کی کیفیت بدلنا ؛ مزاج میں تبدیلی لانا. جو تمہارے جی میں آوے سو ہی میرے اوپر گزار و لیکن میں اپنی طبیعت کو نہیں بدلوں گا. (۱۸۴۶ ، تذکرۃ الکاملین ، ۷).

نہ کروں پیار طبیعت یہ بدل جائے کہیں
یاالٰہی میری آئی ہوئی ٹل جائے کہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۳).

---بد / بے مزہ ہونا محاورہ.
(فکر یا رنج و غم کے ہجوم میں) بیزاری اور وحشت ہونا ، سخت جی اُکتانا ، تھک جانا ، بے لطف ہونا. طبیعت خودبخود ایسی بے مزہ ہوئی کہ نہ مصاحبت کسو کی بھاوے ، نہ مجلس خوشی کی خوش آوے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). مسافروں کی طبیعت بدمزہ ہو جاتی ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۹۳).

---برہم ہونا ف س ؛ محاورہ.
غصّہ آنا ، مزاج برہم ہونا (مہذب اللغات).

---بُری ہونا محاورہ.
بدطینت ہونا ، طبیعت میں کجی ہونا.

قسمت بُری سہی ، پہ طبیعت بُری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵). عادت بُری سہی ، طبیعت بُری نہیں ، ان کے اندر کا آدمی پاک باطن ، نرم خُو اور عالی ظرف ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر (دیباچہ) ، ۸).

---بڑھی ہونا محاورہ.
طبیعت میں جولانی ہونا (نوراللغات).

---بڑھنا محاورہ.
طبیعت میں جوش پیدا ہونا.

دکھایا یاس کو مشقِ سخن نے رنگ یہ اپنا
خدا کے فضل سے اسکی طبیعت بڑھتی جاتی ہے
(۱۸۸۹ ، دیوان یاس ، ۱۸۶).

---بستہ کس صف (---فت ب ، سک س ، فت ت) امث.
وہ ذہن و دماغ جس میں انقباض ہو ، وہ فکر جس میں روانی نہ ہو.

کیا چیز ہے عبارتِ رنگیں میں شرحِ شوق
خط کی طرح طبیعتِ بستہ اگر کھلے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۷). [طبیعت + ف : بستہ ، بستن - باندھنا ، ضبط کرنا].

---بشاش رہنا محاورہ.
دل خوش رہنا ، مزاج میں شگفتگی رہنا (مہذب اللغات).

---بشاش ہونا محاورہ.
دل مسرور ہونا ، طبیعت کو فرحت ہونا (مہذب اللغات).

---بگڑنا محاورہ.
۱. بیمار ہو جانا ، مرض کا حملہ ہونا. بابر کی طبیعت اور زیادہ بگڑنی شروع ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۹). رام پور سے گاڑی کے روانہ ہوتے ہی یک بیک طبیعت بگڑ گئی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۲۶). حضرت ثوبان سے صحابۂ کرام نے پوچھا کیا بات ہے؟ طبیعت کیوں بگڑ رہی ہے ، کوئی علاج ہو رہا ہے کہ نہیں. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۵). ۲. برہم ہونا ، ناراض ہونا ، غصّہ آنا. جب تو میری طبیعت بھی بگڑ گئی ... اور بول اٹھا کہ خدائے تعالیٰ کے دیکھنے پر مغرور ہوتا ہے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۰). اوسان درست تھے ، مگر طبیعت بہت ہی بگڑی ہوئی تھی ، صبح تک روتا رہا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۷۳). ۳. متلی ہونا ، جی متلانا (نوراللغات).

---بند ہونا محاورہ.
۱. ذہن و دماغ میں انقباض ہونا ، فکر میں روانی اور آمد نہ ہونا.

کسی جگہ نہ طبیعت ہماری بند ہوئی
جو حق پسند تھی صورت وہی پسند ہوئی
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۵۷). ۲. بے تعلق ہونا ، الگ ہونا.

اس لیے اُن سے طبیعت ہوئی بند اپنی ہے
کہ پسند اُن کی نہیں وہ جو پسند اپنی ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۵).

--- بہکنا محاورہ.
طبیعت کا بھٹک جانا ، راہِ راست سے ہٹ جانا.
طبیعت آج بہکی ہے ہمارے دیدۂ تر کی
دبیرِ چرخ سے کہہ دو خبر لے اپنے دفتر کی
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۱۸۲).
عجیب شیخ طبیعت تمہاری بہکی ہے
کسی عروس پہ مائل کسی نقاب سے حظ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۳۳).

--- بہلانا محاورہ.
جھوٹی تسلی دینا ، دل خوش کرنا ، ہنس بول کر وقت گزارنا. اب اٹھیے منہ ہاتھ دھوئیے ... دو گھڑی ہم سے طبیعت بہلائیے.
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۸).

--- بہلنا محاورہ.
طبیعت بہلانا (رک) کا لازم ، جی لگنا.
ڈال کر پردہ گئے سیر کو تم پردے میں
خوب بہلی کی سواری میں طبیعت بہلی
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۷۳). اچھا چلو چھوڑو ، اس بار میں تمہیں ایک قصہ سناتی ہوں ، طبیعت بہل جائے گی تمہاری.
(۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۲).

--- بے چین کرنا محاورہ.
دل میں اشتیاق پیدا ہونا ، تڑپا دینا (مہذب اللغات).

--- بے قابو ہو جانا محاورہ.
طبیعت پر قابو نہ رہنا ، دل پر اختیار نہ رہنا.
تجھے کب صبر اے بدخو کہوں کچھ گر کسی پہلو
ابھی قابو سے بے قابو طبیعت ہو ہی جاتی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۶). ان کے بڑبڑانے کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہوتا اِس لئے طبیعت بے قابو ہو جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۰۳).

--- بے لطف رہنا محاورہ.
جی بد مزہ رہنا، طبیعت کا اپنی اصلی حالت پر نہ رہنا ، مزاج ناساز رہنا (مہذب اللغات).

--- بے لطف ہونا محاورہ.
جی بد مزہ ہونا ، طبیعت کا اپنی اصلی حالت پر نہ رہنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- بیٹھنا محاورہ.
جی اُداس ہونا ، طبیعت کا بے کیف و بے مزہ رہنا ، جی گھبرانا (کسی اندیشہ یا غم کے سبب). اب ہم جو کچھ لکھتے ہیں اپنے دل کی اُپج سے نہیں بلکہ اپنا معاہدہ پورا کرنے کو لکھتے ہیں ، اس خیال سے طبیعت خودبخود بیٹھی جاتی ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۱۸). دل بالکل بجھ گیا ، ہوش و حواس ایک ایک کر کے ساتھ چھوڑتے جاتے ہیں ، طبیعت ہے کہ بیٹھی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۶ : ۲).

--- بھاری ہونا محاورہ.
بیماری ہونا ، دردِ سر یا حرارت ہونا ، طبیعت میں خرابی ہونا.
کیا کہیں آج تو اپنی ہے طبیعت بھاری
نہ سہی جائے گی ہم سے یہ اطاعت بھاری
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۳). رات کو کہیں سیر کے لیے نہ گئے طبیعت ہنوز بھاری ہے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۱۶).

--- بھٹکنا محاورہ.
کسی چیز کی خواہش میں مضطرب رہنا ، کسی بات کو بہت جی چاہنا. اگر پہلے اچھا نہ کھاوے گا تو دوسرے کھانے کے بعد اس پر طبیعت بھٹکتی رہے گی. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۰۵).
کبھی آتی ہیں تصوّر میں جو دو تصویریں
کیا کہوں میں کہ بھٹکتی ہے طبیعت کیسی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۵).

--- بھر آنا محاورہ.
رنج و غم کا ہجوم ہونا ، رونے کو جی چاہنا، آنسو امڈنا ، بھرّا ہونا.
شکوہ کرنے کی خُو نہ تھی اپنی
پر طبیعت ہی کچھ بھر آئی آج
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۷۳).
میں رونے لگا حالِ دل کہتے کہتے
یکایک بھر آئی طبیعت کچھ ایسی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۷۰). چھوٹا آ کر گلے سے لپٹ گیا کچھ خون کا جوش تھا کہ اُس کی صورت دیکھتے ہی میری طبیعت بھر آئی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، سلی ہوتی بتیاں ، ۲۹).

--- بھر بھرانا محاورہ.
بار بار جی چاہنا ، رہ رہ کے خواہش پیدا ہونا. جی للچاتا ...ہ طبیعت بھربھراتی اور مجبوری پنے کو مارتا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳۰).
خدا جانے ہمارا حال صورت دیکھ کر کیا ہو
کہ اُس کا حسن سن سن کر طبیعت بھربھراتی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۸۰). سوندی سوندی خوشبو جو ناک میں پہنچی طبیعت بھربھرا اٹھی. (۱۹۳۲ ، برق کا دل ، ۱۱).

--- بھر جانا / بھرنا محاورہ.
(کسی بات یا کام کے تسلسل سے) جی اُکتانا ، خواہش باقی نہ رہنا ، دل سیر ہو جانا ، دل اُچاٹ ہو جانا.
زیادہ ہوا وصل سے اشتیاق
طبیعت میں سمجھا تھا بھر جائے گی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۶).
طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی
چڑھی ہے یہ آندھی اُتر جائے گی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۵).

جب طلعت و سعید ، حلیم ، انور و جمال
چل دیں تو کیا جئیں کہ طبیعت ہی بھر گئی
(۱۹۲۲ ، کلامِ جوہر (محمد علی) ، ۱۰۳). صبح سے اب تک نئی آبادی دیکھ دیکھ کر طبیعت بھر چکی تھی. (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۱۶).

--- بھنچنا محاورہ.
طبیعت کا ہچکچانا ، گھبرانا ، ڈر لگنا. بولے کیا بتاؤں تم جانو سدھیانہ* کا معاملہ ہے ، ذرا طبیعت بھنچتی ہے. (۱۹۵۳ ، پیر نا بالغ ، ۱۹).

--- پانا محاورہ.
خواہش یا ایما و اشارہ کو سمجھنا.
طبیعت میری جو اوس گل نے پائی
نقاب اک بار منہ پر سے اوٹھائی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۰۰).

--- پانی ہونا محاورہ.
طبیعت میں روانی ہونا ، نظم و نثر میں مہارت حاصل ہونا.
طبیعت بحر کی ہرچند ہے ہر رنگ میں پانی
مگر مچھلی کی صورت معترف ہے بے زبانی کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸).

--- پر آنا محاورہ.
دل میں آنا ، دھیان میں آنا ، جی چاہنا.
اگر آ جائے کچھ طبیعت پر
پڑھنا قرآن میری تربت پر
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۱۸).

--- پر بار ہونا محاورہ.
دل کا قبول نہ کرنا ، کسی حد تک برداشت نہ کرنا (مہذب اللغات).

--- پر بوجھ / زور پڑنا محاورہ.
ذہن پر زور پڑنا ، دماغ کا غور و فکر میں مصروف ہونا ، ذہن میں سوچ سمجھ کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا. شطرنج میں طبیعت پر زور پڑتا ہے اور گنجفہ میں حافظہ پر. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۴).
دیکھیے پھر نیا کسو مضموں
جب طبیعت پہ بوجھ پڑتا ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۸۰).

--- پر بوجھ ڈالنا محاورہ.
دماغ پر زور دے کر غور و فکر میں مصروف ہونا (نوراللغات).

--- پر جبر کرنا محاورہ.
دل کو زبردستی کسی کام پر آمادہ کرنا ، مجبوراً کوئی کام کرنا (مہذب اللغات).

--- پر / پہ چھانا محاورہ.
دل و دماغ پر کسی کے تصورات کا غالب ہونا ، جی جان سے مائل ہونا ، بہت لگاؤ ہونا.

جو دل کو محبت کے مزے آئے ہوئے ہیں
وہ اپنی طبیعت پہ ابھی چھائے ہوئے ہیں
(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۴۷).

--- پر / پہ چھوڑ دینا محاورہ.
فیصلے کا کسی کو پورا پورا اختیار دے دینا ، کسی کی خواہش ، خوشی یا رائے پر چھوڑ دینا.
احباب مجھ کو اون کی طبیعت پہ چھوڑ دیں
کچھ اور اس مریض کی تدبیر ہے عبث
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۶۸).

--- پر رکھ لینا محاورہ.
مصمم ارادہ کرنا.
خدا رکھے وہاں قتلِ عدو کیا وصلِ عاشق کیا
سبھی آسان ہے اون کو اگر رکھ لیں طبیعت پر
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۴۷).

--- پر زور دینا / ڈالنا محاورہ.
غور و فکر سے کام لینا. کتاب لے کر بیٹھا ہرچند طبیعت پر زور دیتا ہے مطلب معلوم نہیں ہوتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۵). شاہ صاحب نے ان کی غزل کو دیکھ کر بے اصلاح پھیر دیا اور کہا کہ طبیعت پر زور ڈال کر کہو. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۴).

--- پر گراں گزرنا / ہونا محاورہ.
کسی چیز کا پسند نہ ہونا ، دل کا قبول نہ کرنا ، ناگوارِ خاطر ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- پر گرانی آنا محاورہ.
طبیعت بوجھل ہونا ، ناگوار ہونا.
تاثیر نئے تاب کی کیا روح فزا ہے
کچھ اس سے طبیعت پہ گرانی نہیں آتی
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۸۳).

--- پریشان کرنا محاورہ.
طبیعت میں فکر ، اندیشہ یا تردد پیدا کرنا.
یاد زلفِ یار آئی دل کو سودا سا ہوا
بوئے سنبل نے طبیعت کی پریشاں باغ میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۲).

--- پریشان ہونا محاورہ.
طبیعت پریشان کرنا (رک) کا لازم ، فکر مند ہونا ، تردد ہونا یا اندیشہ کرنا (ماخوذ : نوراللغات).

--- پگھلنا محاورہ.
رک : طبیعت آنا ، عشق ہونا.
موم کی پتلیوں پر ایسی طبیعت پگھلی
چمنِ ہند کی پریوں کی ادا بھول گئے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۷).

---- پہچاننا ف مر ؛ محاورہ.
ازروئے حکمت کسی کی طبعی خاصیت سے واقف ہونا ، کسی عادت اور طور طریق سے واقف ہونا ، مزاج پہچاننا (مہذب اللغات).

---- بھرنا محاورہ.
دل اچٹنا ، جی اُکتا جانا ، بیزاری ہونا.

رہ کر ہم اس چمن میں کریں کیا کہ مصحفی
ہم سے طبیعتیں تو گل و خار کی بھریں

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۵۲).

اِس طرح ہم سے طبیبوں کی طبیعت بھر گئی
جیسے بیماری میں ہوتی ہے خوے بیمار کج

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۳).

بوت کو دیکھا تو دنیا سے طبیعت بھر گئی
اُٹھ گیا دل دہر سے دولت نظر سے گر گئی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۶۲).

---- پھسلنا محاورہ.
عاشق ہو جانا ، مائل ہونا ، فریفتہ ہونا . اس چرب زبانی اور لسانی سے تقریر کی کہ کاؤس کی طبیعت پھسل گئی. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۶۹).

کیا کوئی کوچۂ جاناں سے نکل جائے کہیں
وہ طبیعت نہیں اپنی جو پھسل جائے کہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۳).

---- پھنسنا محاورہ.
رک : طبیعت پھسلنا.

طبیعت دخترِ رز سے جو پھنسی ہے
اسی سے میکشوں کی زندگی ہے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۹۹).

---- پھیرنا محاورہ.
طبیعت بھرنا (رک) کا متعدی ، بیزار کر دینا. یہاں یہ باتیں تھیں طبیعت پھیرنے کی گھاتیں تھیں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۶۰).

---- پھیکی ہونا محاورہ.
۱. جی اداس ہونا ، طبیعت مضمحل ہونا.

غم کے ہاتھوں سے ہو گئی پھیکی
جان صاحب کی تھی طبیعت شوخ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۱). ۲. بیمار ہونا (نوراللغات).

---- تلے اوپر ہونا محاورہ.
(عو) جی متلانا ، طبیعت کا مالش کرنا (مہذب اللغات).

---- تنگ ہونا محاورہ.
بے زاری ہونا ، اُکتا جانا. ایک دن جو طبیعت اوس کی بہت تنگ ہوئی تو بے ساختہ کہنے لگی ، کہ میں نے اِن کعبہ کے بتوں سے آخر کیا پایا. (۱۹۲۳ ، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۲۲).

---- تیز ہونا محاورہ.
ذہین ہونا ، حاضر دماغ ہونا. اُس زمانہ میں ۱۶ ، ۱۷ برس کی عمر تھی اور طبیعت بھی تیز تھی. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق ، ۲۱).

---- ٹیڑھی رہنا محاورہ.
مزاج برہم ہونا ، غصّہ ناک پر دھرا رہنا ، سیدھے منھ بات نہ کرنا.

ٹیڑھی رہتی ہے طبیعت اس لیے اوس شوخ کی
فتح پاتے ہیں بہت ہوتے ہیں جو ہتھیار کج

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۴).

---- ٹھکانے کر دینا محاورہ.
مرمّت کر دینا ، مار پیٹ کے سیدھا کر دینا (مہذب اللغات).

---- ٹھکانے (سے) ہونا محاورہ.
طبیعت یکسو ہونا ، بے چینی یا اضطراب دور ہونا . بڑے غور کے بعد اب کہیں جا کر طبیعت ٹھکانے سے ہوئی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۲۴). نعیم نے کچھ ایسے الفاظ میں دلاسہ دیا بارے خدا خدا کر کے طبیعت ٹھکانے ہوئی . (۱۹۳۳ ، یاد قدرت ، ۵۴).

---- ٹھہرنا / ٹھیرنا محاورہ.
۱. دل کو قرار آنا ، بے چینی ختم ہونا ، آرام آنا.

ٹھہرایا اوسے رستے میں جو غیر نے ناگہ
اوس وقت طبیعت مری زنہار نہ ٹھہری

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۵۹).

مرے تڑپنے سے شب کو تمھیں تو چین آیا
چلو تمھاری طبیعت تو مہرباں ٹھہری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۲). بڑی مشکل سے خدا خدا کر کے ان کی طبیعت ٹھہری . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۷۹) .
۲. مرض کی شدت میں کمی ہو جانا ، مرض میں افاقہ ہونا.

غرض سُنگھا معلم کو پلایا
طبیعت اُس سے ٹھہری ہوش آیا

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۲۹).

گویا زمانے بھر کی طبیعت ٹھہر گئی
بیمار کے گلے سے دوا کچھ اتر گئی

(۱۹۰۸ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۹۷).

---- ٹھیک کرنا محاورہ.
بگڑے ہوئے مزاج کو مارپیٹ کے یا ڈانٹ ڈپٹ کے یا کسی سخت عمل سے درست کر دینا ، راہ راست پر لانا (مہذب اللغات).

---- ٹھیک ہونا محاورہ.
مزاج کا صحیح ہو جانا ، مرض کا دور ہونا ، طبیعت درست ہونا (مہذب اللغات).

---- ثانویہ کس صف (--- سک ن ، کس و ، فت ی) امث.
رک : طبیعتِ ثانی. لکھنؤ والوں میں یہ ملکہ طبیعتِ ثانویہ بن کے ان کی فطرت و جبلت بن گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۳۶). [طبیعت + ثانوی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ثانی / ثانِیَہ کسی صف(---کسی ن ، فت ی) امث.
دوسری طبیعت ؛ (کنایۃً) وہ عادت جو مزاج کا انداز پیدا کر لیتی ہے پختہ عادت.

ہے سخاوت اسے قرار کہاں
کہ ہے عادت طبیعتِ ثانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۱). وہ ظلم سے جو ان کی طبیعتِ ثانیہ ہو گئی ہے باز نہ آئیں گے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳۳). جبر و تشدد تمام قابض حکومتوں کے لیے طبیعتِ ثانیہ ... کا حکم رکھتا ہے. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۱۳۷). [طبیعت + ثانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---جَلْنا محاورہ.
جی جلنا ، نفرت ہونا ، حسد ہونا.

میں جہنم میں جلوں یا نہ جلوں ان کو کیا
واعظوں سے بھی طبیعت مری کیا جلتی ہے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۳).

---جَمْنا محاورہ.
دل جمعی ہونا ، دل لگنا ، ذہن یکسو ہونا ، طبیعت کا متوجہ ہونا.

کبھی جمتی نہیں اپنی طبیعت
خیالِ چار سو ہے اور میں ہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۵). تمہاری نظم ہر وقت سامنے رکھی رہتی ہے مگر ۔ بحث نہیں جمتی. (۱۹۰۵ ، مکتوبات حالی ، ۱۹۳).

---جوان ہونا محاور.
طبیعت میں زور بھرا ہونا ، طبیعت میں اُمنگ اور جوش پیدا ہونا.

عروج فکر کو ہوتا ہے کُہنہ مشقی سے
ہوا جو پیر طبیعت ہوئی جوان میری

(۱۹۲۸ ، انشائے بشیر ، ۱).

---جوش پَرْ آنا محاورہ.
طبیعت میں جولانی پیدا ہونا ، اُمنگ پیدا ہونا.

پھر آ گئی جوش پر طبیعت
اُمڈا دمِ فکر بحرِ جودت

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۴).

---جوش پَر / پَہ ہونا محاورہ.
طبیعت میں جولانی ہونا ، مزاج میں شوخی یا ولولہ ہونا ، طبیعت میں ترنگ ہونا ، لہر یا اُمنگ ہونا.

عجیب جوش پہ ہے ان دنوں طبیعتِ خوش
یہ ولولے سے دلِ در ہے رات دن معمور

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳).

---جوش میں آنا محاورہ.
رک : طبیعت جوش پر آنا (مہذب اللغات).

---جَولانی پَر ہونا محاورہ.
رک : طبیعت جوش پر ہونا. طبیعت ماشاء اللہ ان دنوں بہت جولانیوں پر ہے. (۱۹۰۴ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۱۱).

---جَھک کَرْ دینا محاورہ.
مخمصے میں ڈالدینا ، دماغ پریشان کر دینا ، بیزار کر دینا (ماخوذ: مہذب اللغات).

---جُھک ہونا محاورہ.
طبیعت جھک کر دینا (رک) کا لازم. سارے شہر کے شاعر جمع ہونگے ہزاروں سامعین آئینگے اور «طرح» ایسی نامعقول کہ طبیعت جھک ہو کر رہ گئی ہے. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۶).

---چاق ہونا محاورہ.
مزاج درست ہو جانا ، طبیعت میں چُستی آنا. دونوں نے ایک ساتھ چاہ پی ، طبیعت چاق ہوئی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۶).

---چالا ک ہونا محاورہ.
طبیعت کا تیز ہونا.

رسوائے دہر گو ہوئے ، آوارگی سے ، تم
بارے ، طبیعتوں کے تو چالا ک ہو گئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۹).

---چاہْنا ف ل.
خواہش ہونا ، دل چاہنا (مہذب اللغات).

---چِڑچِڑی ہونا محاورہ.
(عموماً) بیماری سے اُٹھنے کے بعد بات بات پر غصّہ یا رونا آنا (مہذب اللغات).

---چَلْنا محاورہ.
۱. **طبیعت میں روانی پیدا ہونا** (مہذب اللغات). ۲. **طبیعت میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہونا.**

گر طبیعت مری چلتی ہے بجا چلتی ہے
دیکھ کر بخلِ مزاجِ امرا چلتی ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---چونْچال ہونا محاورہ.
مزاج کی افسردگی اور اضمحلال دور ہونا ، طبیعت میں تازگی آنا (مہذب اللغات).

---چَہْکنا محاورہ.
طبیعت بہل جانا ، دل خوش ہونا. ایک پگ تو پی لو ذرا طبیعت چہک جائیگی. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۷).

---حاضِر ہونا محاورہ.
طبیعت کا کسی کام کی طرف مائل ہونا ، ذہن اور غور و فکر وغیرہ کا روانی کے ساتھ کام کرنا. اگر طبیعت حاضر ہو اور دماغ چاق ہو اس مصرع پر ایک غزل موزوں فرمائیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۰). اس وقت طبیعت میری حاضر نہیں ہے مگر... ایک ٹھہری صرف سناؤں گی. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۵۹).

حاضر تھی آج ان کی طبیعت مگر ابھی
بیٹھے بٹھائے پھر انہیں رونا کی پڑ گئی

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۹).

---**خدا داد پانی ہے** فقرہ.
ایسا ذہن پایا ہے جو نئے اور انوکھے مضمون پیدا کرتا ہے (مہذب اللغات).

---**خراب ہونا** محاورہ.
بیمار ہونا ، متلی ہونا (جامع اللغات).

---**خفا کرنا** محاورہ.
آزردہ دل کرنا ، رنجیدہ کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---**خفا ہونا** محاورہ.
طبیعت خفا کرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---**خلاف ہونا** محاورہ.
مزاج مختلف ہونا ، عادت جدا ہونا.

بس کہ اوس بت کی طبیعت ہے زمانے سے خلاف
صبح پوشاک سیہ ہے تو سرشام سفید

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۳).

---**خوش ہو جانا/ہونا** محاورہ.
دل کو خوشی حاصل ہونا (مہذب اللغات).

---**خوگر ہونا** محاورہ.
مزاج عادی ہونا ، کوئی بات عادت میں داخل ہونا (مہذب اللغات).

---**خون کرنا** محاورہ.
طبیعت پر جبر کرنا ، مزاج کے خلاف کوئی کام کرنا. تمہیں شوق اکثر اشعار گانے کا ہے اس لیے طبیعت خون کی ہے (۱۸۵۱ ، تاریخ ممتاز ، ۸۰).

---**دار** صف.
ذہین ، ہوشیار ، زود فہم ، شوخ ، بذلہ سنج.

سلطا محبوب کر طبیعت دار
پھر دکھا دیتے عاشقی کی بہار

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۳۰). یہاں کی خلقت طبیعت دار ہے مضمون خیال خوب تراشتے ہیں. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۵۲).

کس مسواک کا ہے گنبد دستار زاہد پر
طبیعت دار جو ہیں کچھ نہ کچھ ایجاد کرتے ہیں

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۶۳). غالب غریب کینٹ اور ہیگل کے کینڈے کے تو انسان تھے بھی نہیں ، ایک خوش باش ، زندہ دل ، خوش فکر ، طبیعت دار آدمی. (۱۹۵۳ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۳۳). [طبیعت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---**داری** امث.
ذہانت ، ہوشیاری ، شوخی. اشراف خدا نہ کرے کہ بری حرکتیں کریں اس لیے کہ اگر کریں گے تو بسبب طبیعت داری کے ایسے کمال کو پہونچا دینگے کہ اجلاف بھی کان پکڑیں گے. (۱۸۶۲ ، لذۃ الانہام ، ۳۵). لندن کی مے پرستیاں اور طبیعت داریاں ایسی نہیں ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۲۸). جب کھلتے ہیں تو طبیعت داریاں دیکھئے ، جو ان کو سوجھتی ہے وہ رندان بادہ پرست کو کہاں نصیب. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۲۳). [طبیعت دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**دقت پسند ہونا** محاورہ.
دشواریوں کو پسند کرنے والا مزاج رکھنا ، طبیعت کو مشکل سے مشکل کاموں کے سرانجام دینے کی عادت ہونا ، مشکل سے کوئی چیز پسند خاطر ہونا (مہذب اللغات).

---**دوڑنا** محاورہ.
طبیعت کا مائل ہونا ، جی چاہنا ، کسی کام کی طرف رجحان ہونا ، میلان طبع ہونا.

وہ الفت ہے ناہموار صابر
طبیعت دوڑتی ہے کیوں زیاں پر

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۹۳).

---**ڈانواں ڈول ہونا** محاورہ.
نیت میں فتور ہونا (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---**راغب ہونا** محاورہ.
میلان طبع ہونا (مہذب اللغات).

---**رکنا** محاورہ.
طبیعت کا کسی کام سے باز رہنا ، کسی کام میں ہچکچانا.

بڑا ہے بڑا پیچ پھر دل لگی میں
طبیعت رکی ہے جہاں آتے آتے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۳).

آئی ہوئی رکتی نہیں روکے سے طبیعت
کیا پانی نکلہ بھی کہیں ہوتا ہے مقید

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۳۴).

---**رندھنا** محاورہ.
طبیعت افسردہ ہونا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---**رنگ پر آنا** محاورہ.
۱. طبیعت میں امنگ پیدا ہونا ؛ طبیعت کا رواں ہونا ؛ ذوق صحیح کا شعر لکھنے پر مائل ہونا.

نئے رنگ کے کھول گئے گل امیر
طبیعت جہاں رنگ پر آ گئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۵). ۲. دل کو لذت حاصل ہونا (مہذب اللغات).

---**رواں ہونا** محاورہ.
طبیعت میں تیزی ہونا ، کسی کام میں نہ رکنا ؛ (عموماً شعر کہنے میں) نئے نئے مضمون سوجھنا ، طبیعت کا شعر کہنے پر آمادہ ہونا.

اور اشعار تر شعور سنا مثل دریا رواں طبیعت ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

دم میں اب کھنچتی ہے تیغ سر شاہ زماں
پھر کے اک جام عطا کر کہ طبیعت ہو رواں

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۸۳).

---رُو بَراہ ہونا محاورہ۔
طبیعت اصلاح پر آنا (مہذب اللغات)۔

---رَوشَن ہونا محاورہ۔
رک : طبیعت رواں ہونا۔

طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب وصفِ ابرو سے
ہوا فانوس مصراع مہِ نو شمعِ مضموں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳)۔

اک غزل اور اے جلیل ! کہو
کہ طبیعت ہوئی ہے اب روشن
(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۲۶)۔

---رُوکْنا محاورہ۔
ضبط اور تحمّل سے کام لینا ، طبیعت کو تیزی دکھانے سے باز رکھنا (مہذب اللغات)۔

---رُوکے نَہ رُکْنا محاورہ۔
دل کا کسی طرح نہ ماننا (مہذب اللغات)۔

---رَہ جانا محاورہ۔
رک : طبیعت رُکنا۔

طبیعت رہ گئی مضموں میں بالکل آج اے اختر
نہیں معلوم یہ میرا دلِ مغموم کیسا تھا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵)۔

---سُسْت ہونا محاورہ۔
بخار کی آمد آمد یا معدے کی گرانی یا کسی پریشانی کے سبب طبیعت میں بھاری پن ہونا۔ کنیز کو خوف سے سکتہ ہے چلیے تشریف لے چلیے چھپر کھٹ درست ہے مگر لونڈی کی طبیعت سُست ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۰۷)۔

---سُلْجھی ہوئی ہونا محاورہ۔
مزاج میں سنجیدگی اور متانت ہونا (مہذب اللغات)۔

---سَنْبھالْنا محاورہ۔
ضبط اور تحمّل سے کام لینا ، ضبط کرنا ، دل کو قابو میں رکھنا۔

اک دم نہ نبھنے دیتی اون کی تُنک مزاجی
رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷)۔

---سَنْبھل جانا/سَنْبھلْنا محاورہ۔
۱. مرض میں افاقہ ہونا ، مائل بہ صحت ہونا ، بیمار کو آرام آنا۔

طبیعت میری جب سنبھلی ذرا اُن کو عجب آیا
ہوا آرام کیوں کر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۳)۔ اب میری طبیعت سنبھلنے لگی ، پتہ لکھ لو تا کہ خشکی پر جا کر تار دے سکو۔ (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خاں ، ۵۸)۔ اس میں مجھے کوئی غلطی نظر نہیں آتی ، بہرحال اس تقسیم پر میں پھر غور کروں گا ذرا طبیعت سنبھل جائے (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۹)۔ ۲. طبیعت کا کسی کام سے باز رہنا ، دل قابو میں رہنا۔

پھر رُکنا ہے دشوار یہ جب آئی تو آئی
ایسے میں طبیعت جو سنبھل جائے تو اچھا
(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۱)۔

---سَن سے ہو جانا/ہونا محاورہ۔
دل و دماغ پر کسی واقعہ سے اچانک سخت صدمہ پہنچنا ، دل دھک سے رہ جانا۔

ہوتی ہے سن سے طبیعت جو حسیں جھولتے ہیں
تیر سے کاٹتی ہے یہ فصل خدا ساون کی
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۱۳)۔

---سے م ف۔
اپنے جی سے ، ازخود ، بغیر کسی کی مدد کے ، خود بخود۔

کوئی مضمون ہوتا ہے طبیعت سے اگر پیدا
یہ ہوتی ہے خوشی مجکو ہوا گویا پسر پیدا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷)۔

---سے اِیجاد ہونا محاورہ۔
کسی کی ذہنی کاوش سے نئی چیز کا وجود میں آنا ، کسی چیز کا اختراع ہونا۔

اک نہ اک ظلم طبیعت سے ہے ہر وقت ایجاد
آپ یکتا ہیں زمانے کے ستمگاروں میں
(؟ ، لطافت (مہذب اللغات))۔

---سیر ہو جانا/ہونا محاورہ۔
دل بھر جانا ، نیت بھر جانا ، رغبت ختم ہونا۔

ہر روز مجھے داغ کے کھانے کا مزا ہے
بھرتا نہیں جی سیر طبیعت نہیں ہوتی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۹)۔

زندگی سے اب طبیعت سیر ہے
موت کیوں آتی نہیں کیا دیر ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۵۸)۔

---سے واقِف ہونا محاورہ۔
مزاج پہچاننا ، کسی کا مزاج شناس ہونا۔ اُستاد مرحوم بادشاہ کے سامنے اپنا شعر یا غزل پڑھتے نہ تھے ، طبیعت سے واقف تھے۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق ، ۱۱۲)۔

---شاد کَرْنا محاورہ۔
جی خوش کرنا ، آرزو پوری کرنا (جامع اللغات)۔

---شاد ہونا محاورہ۔
طبیعت شاد کرنا (رک) کا لازم ، جی خوش ہونا (جامع اللغات)۔

---شَشْ و پَنْج میں ہونا محاورہ۔
طبیعت مخمصے میں ہونا ، طبیعت سے یکسوئی ختم ہونا ، تذبذب یا دبدھا میں ہونا (مہذب اللغات)۔

---شِگُفْتہ ہونا محاورہ۔
دل بشاش ہونا ، مزاج میں اُمنگ پیدا ہونا۔

اگرچہ آئی ہے برسات بھول ،بولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۶).

---شِناس (---فت نیز کس ش) صف.
طبیب حاذق اور معالج کامل ؛ مزاج شناس (نوراللغات). [طبیعت + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا]

---شوخ ہونا محاورہ.
طبیعت میں شوخی اور شرارت بھری ہونا ، مزاج میں چُلبلا پن ہونا.
اے جان اس بڑھاپے میں بھی تو جوان ہے
بچوں کی طرح سے ہے طبیعت کمال شوخ
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۴۳).

---شور پَر ہونا محاورہ.
طبیعت بہت جودت پر ہونا (مہذب اللغات).

---صاف ہونا محاورہ.
۱. دل سے شکوہ شکایت یا عداوت و کینہ ختم ہونا. تقصیر معاف ہوئی طبیعت صاف ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۳۲).
نہ ہوئی صاف طبیعت ہی تو ہے
رہ گئی دل میں کدورت ہی تو ہے
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۳۳). ۲. (مرض سے) افاقہ ہونا ، صحت ہونا. اگر سونے کے وقت تک طبیعت صاف ہو جائے کھا لینا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۱۶). قبض رفع ہوا ، طبیعت صاف ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۱۹). ۳. (طنزاً) طبیعت جھک ہو جانا ، مرمت ہونا ، پٹائی ہونا ، سزا ملنا ، شیخی جاتی رہنا ، اکڑ نکلنا. جو بولی تم دیکھنا چاہتے ہو وہ پرانی دلی میں دیکھی جا سکتی ہے مگر بیٹا ، وہاں جاؤ گے تو طبیعت صاف ہو جائے گی. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۰۲).

---ضِدّی ہونا محاورہ.
طبیعت میں ضد ہونا ، طبیعت میں خلاف بات کرنے کی عادت ہونا (مہذب اللغات).

---عادی ہونا محاورہ.
کسی بات کی عادت ہونا (مہذب اللغات).

---عَلیل ہونا محاورہ.
مزاج ناساز ہونا ، طبیعت خراب ہونا ، مرض لاحق ہونا ، بیمار ہونا.
طبیعت ہوئی یاں زیادہ علیل
نہ لندن میں جانے کی نکلی سبیل
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۳۱).

---غیر ہونا محاورہ.
طبیعت خراب ہونا ، حالت بگڑنا (فکر یا پریشانی سے).
اوسی دم تک ہے اپنی جان کی خیر
طبیعت ہو رہی ہے فکر سے غیر
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۶۸۰).

---قابُو سے بے قابُو ہونا محاورہ.
دل کا بے اختیار ہونا (مہذب اللغات).

---قابُو سے جانا محاورہ.
دل کا بے اختیار ہو جانا ، طبیعت پر اختیار ختم ہونا.
ہائے پہلو سے گیا جس پہ دلِ زار آیا
ہائے قابو سے گئی جس پہ طبیعت آئی
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷۰).

---قابُو میں آنا محاورہ.
دل اختیار میں آنا ، صبر آنا ، برداشت ہونا.
صبر آتا دیکھ کر ظالم نے پھر تڑپا دیا
میرے قابو میں طبیعت اب کی بار آنے کو تھی
(۱۸۸۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۹).

---قابُو میں رَہنا محاورہ.
دل و دماغ پر اختیار رہنا ، طبیعت اختیار میں رہنا.
محبت اور پھر کسی کی محبت یار نادان ہیں
کہا کیوں مجھ سے قابو میں طبیعت اپنی رہنے دو
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۴۷).

---کا بادشاہ امذ.
خود پسند ، مرضی کا مالک. وہ اپنے خیال میں آزاد ، مطلق العنان اور اپنی طبیعت کا بادشاہ تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہم عصر ، ۱۱۶).

---کا بَندَہ امذ.
اپنی مرضی پر کام کرنے والا ، خود پسند (جامع اللغات).

---کا پَلٹے کھانا محاورہ.
طبیعت کا حال یکساں نہ رہنا گھڑی میں کچھ ہو جانا گھڑی میں کچھ ہو جانا (مہذب اللغات).

---کا پھیکا ہونا محاورہ.
علیل ہونا ، پتلا پھیکا ہونا. (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کا ٹِھکانا نَہ ہونا محاورہ.
مزاج میں تلون ہونا (مہذب اللغات).

---کا جَودَت کَرنا محاورہ.
حُسن پیدا کرنا ، نیکی اور بھلائی کی طرف راغب ہونا ، ذہن کا جولانی دکھانا.
کبھی تھا علمِ الٰہی کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱).

---کا چاق چَوبَند صف.
پھرتیلا ، تیز و طرار ، خوب ہشاش بشاش (محاورات ہندوستان).

---کا چالاک صف.
عقلمند مکّار ، تیز و طرار ، شوخ و عیّار.

رسوائے دہر گو ہوئے ، آوارگی سے ، تم
بارے ، طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۹).

ـــ کا رَنگ امذ.
طبیعت کا انداز ، مزاجی کیفیت.
اُس نے پوچھا مزاج کیسا ہے
رنگ اب دیکھنا طبیعت کا
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

ـــ کا رَنگ سادَہ ہونا محاورہ.
سادہ مزاج ہونا ، طبیعت کا سادگی پسند ہونا (مہذب اللغات).

ـــ کافُور ہونا محاورہ.
طبیعت مضمحل ہونا ، افسردگی طاری ہونا ، طبیعت کا سرد پڑ جانا۔ اُن کا مزاج بگڑ گیا ، طبیعت کافور ہو گئی ، نیند دور ہو گئی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۱).

ـــ کا قَبُول کَرْنا محاورہ.
گوارا کرنا ، طبیعت کا کسی بات کی موافقت کرنا.
وہ لوگ ہیں جو دردِ محبت سے آشنا
کرتی نہیں ہے اُن کی طبیعت دوا قبول
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۶۷).

ـــ کا گِرا پَڑْنا محاورہ.
(عو) سُست ہونا ، نڈھال ہونا (مہذب اللغات).

ـــ کا لال / لَعْل اُگَلْنا محاورہ.
طبیعت کا نئے ، عمدہ اور رنگین مضامین پیدا کرنا (مہذب اللغات).

ـــ کا لَہْرانا / لَہْریں لینا محاورہ.
دل میں اُمنگیں پیدا ہونا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ کا مالِش کَرْنا محاورہ.
جی متلانا ، متلی ہونا. اُس نے مضمحل آواز میں کہا کہ میری طبیعت مالش کر رہی ہے. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خاں ، ۵۷).

ـــ کا وَجْد کَرْنا محاورہ.
دل پر وجدانی کیفیت طاری ہونا (مہذب اللغات).

ـــ کا ہیجان امذ.
طبیعت میں اضطراب پیدا ہونا ، کسی خاص سبب سے مزاج کی یکسوئی ختم ہونے کی کیفیت (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ کَسَل مَنْد ہونا محاورہ.
تکان محسوس ہونا ، جسم تھکا تھکا سا معلوم ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ کُل / کُلّی کس صف (ـــ ضم ک / شد ل) امث.
(تصوف) الہائیس حقائق کونی میں سے تیسری حقیقت. آپس کو حامل خواص و طبائع ہونے کر کے پایا سو طبیعت کل. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلیات ستہ نوریہ ، ۳۵).

ثالث کو سمجھ لے بس ہیولیٰ غمگین
رابع کو تو طبیعتِ کلی جان
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۲). [طبیعت + کل / کلی (رک)].

ـــ کُلِّیَّہ کس صف (ـــ ضم ک ، شد ل بکس ، شد ی بفت) امث.
رک : طبیعتِ کل.
غمگین ہے یوں طبیعت طبیعتِ کلیہ
اشیا کی جیسے صورتِ نوعیہ
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۸). [طبیعت کلی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ کُنْد ہونا محاورہ.
حاضر جوابی میں فرق آ جانا ، طبیعت ٹھس ہو جانا (مہذب اللغات).

ـــ کو رَغْبَت ہونا محاورہ.
پسند آنا ، دل چاہنا (مہذب اللغات).

ـــ کو روکْنا محاورہ.
طبیعت کو کسی کام سے باز رکھنا ، ضبط و تحمل سے کام لینا.
کیوں تری بزم میں آتے جو نہ لاتا کوئی
روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹).

ـــ کو مَیل ہونا محاورہ.
توجہ ہونا ، رغبت ہونا.
مَلا جو تم نے لہو دست و پا میں عاشق کا
نہ ہو گا میل طبیعت کو پھر حنا کی طرف
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۹).

ـــ کو وَحْشَت ہونا محاورہ.
دل کو پریشانی ہونا ، گھبراہٹ سوار ہونا ، طبیعت کا الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہونا (مہذب اللغات).

ـــ کی اِصْلاح ہونا محاورہ.
طبیعت معتدل ہونا ، بدخوئی کا خوش خوئی سے مبدل ہونا.
نہیں ممکن کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کو
رہے خونریز خنجر گر بجھائیں آبِ حیواں میں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۳).

ـــ کی اُفْتاد امث.
مزاج کا رجحان ، طبیعت کی ساخت نیز میلانِ طبع. (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ کی اُمَنگ امث.
دل کے ولولے ، دل کی رنگین خواہشیں. اپنی ہی طبیعت کی اُمنگ ہے جو کبھی کبھی موقع پر ٹپک پڑتی ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۵۲). جس شخص نے ... دل کی خوشیاں ، طبیعت کی امنگیں سب چھوڑیں اور ایک شعر کو لیا جس کی انتہائی تمنا یہی ہو گی کہ اس کی بدولت نام نیک باقی رہے گا. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۲۸).

---کی آزادی امث.
بے فکری کی عادت، لاابالی پن ، جو دل میں آئے وہ کرنا. طبیعت کی آزادی اور بے نیازی اُن کی خداداد سلطنت معلوم ہوتی تھی. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق ، ۵۳).

---کی جَولانی امث.
تیزیٔ طبع ، طبیعت کی روانی ، ذہن کی جودت (مہذب اللغات).

---کی رَوانی امث.
ذہن کی جودت اور تیزی.

دکھاؤ کچھ طبیعت کی روانی
جو دانا ہو تو سمجھو کیا ہے پانی
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۳).

---کی شوخی امث.
مزاج کا چُلبلا پن ، طبیعت کی تیزی ، مزاج کی شگفتگی. طبیعت کی شوخی اور شعر کی گرمی سننے والوں کے دلوں میں اثر برق کی طرح دوڑی اور کلام کا چرچا بڑھا. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق (دیباچہ) ، ۵).

---کی نَیرَنگی امث.
طبیعت کی وہ خاصیت جس کی وجہ سے نئی نئی باتیں سوجھیں ، انقلاب ، تغیر و تبدل ، تبدیلی.

نیرنگیاں طبیعتِ جاناں کی دیکھ کر
دم بند ہے زمانۂ نیرنگ ساز کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶).

---کھٹکنا محاورہ.
دل کو خدشہ ہونا ، اندیشہ ہونا. کچھ طبیعت کھٹکنی شروع ہے آخر کون ہے. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۹).

---کھٹّی ہونا محاورہ.
مزاج افسردہ ہونا ، طبیعت میں تلخی آنا ، بدمزگی پیدا ہونا.

تُرش رو سے نہ ہرگز التجا کر
طبیعت تا کہ کھٹّی ہو نہ تیری
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۱۲).

---کُھلنا محاورہ.
۱. ذہن میں روانی پیدا ہونا ، نئی نئی باتیں سُوجھنا.

کیا چیز ہے عبارتِ رنگیں میں شرحِ شوق
خط کی طرح طبیعتِ بستہ اگر کھلے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۷). اگر شراب پیوں تو طبیعت کُھلے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۰۹). ۲. ایک دوسرے سے بے تکلف ہونا. اب اُس کی طبیعت بھی ذرا کھلنے لگی تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳۶).

---کھنکھنی ہونا محاورہ.
مزاجی میں چڑچڑا پن ہونا ، ذرا ذرا سی بات میں رو دینا ، چڑچڑاہٹ پیدا ہو جانا (مہذب اللغات).

---گُدگُدانا محاورہ.
دل میں امنگ پیدا ہونا.

آمد آمد موسمِ گُل کی ہوئی
پھر طبیعت گُدگُداتی دیکھیے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۸).

نظر آتا ہے پری رو جو کوئی شوخ و شریر
گُدگُداتی ہے پھر اے داغ طبیعت کیسی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۶).

---گَرداننا محاورہ.
طبیعت کو کسی طرف متوجہ کرنا.

خلق وہ ہے تم جو گرداتوں طبیعت سوے علم
صَرف کا اک ایک مصدر ، مصدرِ اخلاق ہو
(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

---گَرما جانا / گَرمانا محاورہ.
ذہن میں کمال روانی پیدا ہو جانا ، طبیعت کا جودت پر آنا ، دل میں اُمنگ پیدا ہونا.

گرما گئی گر اپنی طبیعت تو کسی وقت
اے ابر دکھاویں گے ہم اپنا ہنر چشم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۳).

---گَرم رَہنا محاورہ.
طبیعت میں جوش رہنا ، اُمنگ ہونا.

عشق سے رہتی ہے طبیعت گرم
شعلہ رویوں کے ساتھ صحبت گرم
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۹۵).

---گِرنا محاورہ.
طبیعت سُست ہونا ، نڈھال ہونا.

طبیعت گرتے گرتے لے ہی بیٹھی عاقبت جی کو
مگر ایک بیخودیٔ رقصِ بسمل رنگ پڑاں میں
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۱۲۰).

---گِری گِری ہونا محاورہ.
بخار کی آمد آمد ہونا ، کچھ نہ کرنے کو دل چاہنا ، طبیعت میں بھاری پن محسوس ہونا (مہذب اللغات).

---گَڑنا محاورہ.
کسی بات کی تہہ تک پہنچ جانا ، نازک نکتہ سمجھ جانا ، گہرائی تک پہنچنا ، گہری سوچ سے کام لینا.

خوب گڑتی ہے طبیعت جب کبھی ہوتا ہے شعر
کیا جھنکاتی ہے کنوئیں ہر مصرع تر کی تلاش
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۸).

---گُٹک ہونا محاورہ.
طبیعت کا ٹھس ہونا ، طبیعت کا اُلجھن کھانا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا (مہذب اللغات).

۔۔۔گھبرانا محاورہ.
دل پریشان ہونا ، جی گھبرانا ، کسی بات کا خدشہ ہونا.
ہو نہ ہو مجھ سے خفا دل میں ہے کچھ وہ دلدار
خودبخود آج طبیعت مری گھبراتی ہے
(۱۸۹۵ ، حسرت عظیم آبادی (تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۲۳)).
ہزار کوس کی مسافت ہے ، طبیعت رہ رہ کے گھبرائی ہولائی جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۷).

۔۔۔گھنونی ہونا محاورہ.
نجس یا گندی چیزوں کا ذکر کرنا یا استعمال کرنا (مہذب اللغات).

۔۔۔گھنیانا محاورہ.
گھنونی اور گندی چیزوں یا باتوں سے طبیعت کا مالش کرنا ، کسی چیز سے نفرت ہونا (مہذب اللغات).

۔۔۔لااُبالی ہونا محاورہ.
مزاج میں بے پروائی ہونا.
جوانی کی امنگیں ہیں طبیعت لااُبالی ہے
نہ تم دنیا میں خالی ہو نہ دنیا تم سے خالی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۰۱).

۔۔۔لڑانا محاورہ.
غور و فکر سے کام لینا ، خوب سوچنا ، دماغ سے ایجاد و اختراع کی راہیں ڈھونڈنا. صناع جو راضی ہونگے طبیعت لڑائیں گے اختراع پردازی کریں گے نئی نئی چیزیں درست کر کے لائیں گے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۱).
شاعری کا سبیرو نقص ہے اظہار کمال
لڑتے پھرتے ہیں طبیعت کے لڑانے والے
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۰۱). بڑے سے بڑا شاعر شطرنج کے نقشے میں خوب طبیعت لڑاتا ہے.(۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۸).

۔۔۔لڑنا محاورہ.
۱. **طبیعت لڑانا (رک) کا لازم ، نازک نکتہ سمجھ جانا.**
آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸). گھوڑے کا مضمون خیال میں آیا ، وہی کہتے چلے گئے ، کبھی طبیعت لڑ گئی ، تلوار کی تعریف کرنے لگے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۸۹). سوچتے سوچتے آخر ایک کی طبیعت لڑگئی اور اس نے یہ تجویز پیش کی.(۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۷). ۲. **طبیعت رواں ہونا ، طبیعت کا متوجہ ہونا.**
غزل اِک اور بھی اے داغ لکھو
طبیعت اِس زمیں میں کچھ لڑی ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۰).

۔۔۔لگانا محاورہ.
طبیعت لگنا (رک) کا متعدی ، جی لگانا (علمی اُردو لغت).

۔۔۔لگنا محاورہ.
۱. **جی لگنا ، کسی کام میں شغف ہونا ، دلچسپی ہونا ؛ جی بہلنا.** لہجے میں تفاوت بہت رہ گیا لیکن محاورے میں کم کہ زبان داں ہی اس کو سمجھے اور اس کی طبیعت اس پر لگے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۲). گنجفہ میں تمہاری طبیعت خوب لگتی ہو گی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۶).
آنکھوں میں اپنی خار نہ کیوں گلستاں لگے
تُو ہی نہ ہو تو خاک طبیعت یہاں لگے
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۳۸). ۲. **دل آنا ، فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا.**
رہزنی پر جو کمر باندھے ہے عشاق کی آہ
اپنی کم بخت طبیعت اُوسی رہزن سے لگی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۳).

۔۔۔لگی ہونا محاورہ.
خیال ہونا ، تردد ہونا (نوراللغات).

۔۔۔لہرانا محاورہ.
طبیعت کا متوجہ ہونا ، دل آنا ، دل چاہنا ، اُمنگ پیدا ہونا. ملکہ بولی لو اب میرے اوپر منہ آئی اب اسی طرف طبیعت لہرائی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۸۵). اس بیل پر ان کی طبیعت لہرائی ، سوچے اسے لے لوں ، تو دن میں پلا کسی منت کے تین گھوڑے ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۲).

۔۔۔مالش کرنا محاورہ.
جی متلانا ، **طبیعت کا قے کرنے کی طرف مائل ہونا.** اُس نے مُضمحل آواز میں کہا کہ میری طبیعت مالش کر رہی ہے. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۵۷). اس کے تدیدے پن کو دیکھ کر اس کی طبیعت مالش کرنے لگی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۷۰).

۔۔۔مالوف ہونا محاورہ.
دل کو کسی سے اُنسیت ہونا ، دل کا مانوس ہونا.
خاکساروں سے طبیعت اس قدر مالوف ہے
شاق ہے مجکو جھٹکنا گرد دامن گیر کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰).

۔۔۔ماند/ماندی ہونا محاورہ.
طبیعت ناساز ہونا ، طبیعت میں بھاری پن ہونا ؛ طبیعت میں فکر و اندیشہ پیدا ہونا. جب سے سنا ہے کہ جناب کے دشمنوں کی طبیعت کچھ ماندی ہے اس وقت سے دل میں ہزاروں وہم چلے آتے ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۴). حضرت نظام الدین اولیا زری زربخش جو اُن کے پیر تھے ، ان کی طبیعت ماند ہوئی. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۶۳).

۔۔۔مائل ہونا محاورہ.
۱. **دل آنا ، فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا.**
طبیعت پھر اِک بت پہ مائل ہوئی
وہی دق ہوئی پھر وہی سل ہوئی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۹). ۲. **طبیعت کا متوجہ ہونا ، جی چاہنا ، خواہش پیدا ہونا.** ڈائری اٹھائی قلم پکڑا مگر کہانی لکھنے پر طبیعت مائل نہ ہوئی. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۹۸).

---متغیر ہونا محاورہ.
حالت بگڑنا ، بخار یا کسی اور سبب سے جسم کی طبعی کیفیات بدلنا. شام کے قریب طبیعت متغیر ہوئی شروع ہوتی . (۱۸۹۲ ، سفر نامہ روم و مصر و شام ، ۱۱).

---متلانا ف م.
رک : طبیعت مالش کرنا ، جی متلانا.

ذرا سا سونگھ لینے سے بھی انور
طبیعت سخت متلانے لگی ہے
(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۱۹).

---مٹی ہونا محاورہ.
جذبات و احساسات کا سرد پڑ جانا ، جی اُچاٹ ہونا ، طبیعت افسردہ ہونا.

چارہ گر مجھ سے مکدر ہے الٹی کیا ہے
آج مٹی ہوئی جاتی ہے طبیعت میری
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷).

---مچلنا محاورہ.
بے تاب ہونا ، بے قرار ہونا ، کسی بات یا شے کے لیے ضد کرنا ؛ اچھی چیز کو دیکھ کے اس کے حصول کے لیے بار بار دل چاہنا.

تمھاری نیت وفا کی حالت عدو کی حسرت میری طبیعت
بدل رہی ہے ، سنبھل رہی ہے ، نکل رہی ہے مچل رہی ہے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰۷).

---محفوظ ہونا محاورہ.
دل خوش ہونا ، مزاج شگفتہ ہونا (مہذب اللغات).

---مُدَبِّر/مُدَبِّرَہ کس صف (--- ضم م ، فت د ، شد ب بکس / فت ر) امث.
(طب) (جسم کی حرارت میں) تصرف کرنے والی طبیعت. طبیعت مدبر بدن کے عجیب و غریب اور پیچیدہ افعال میں سے ایک فعل تولید حرارت بھی ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳).
[طبیعت + مدبر / مدبرہ (رک)].

---مرنا محاورہ.
رک : طبیعت مٹی ہونا.

وہ جوش کیا ہوا وہ جوانی کدھر گئی
میں مر گیا تو میری طبیعت بھی مر گئی
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۳۵).

---مرنجان مرنج ہونا محاورہ.
طبیعت کا ہر حال میں خوش رہنا ، طبیعت کا شگفتہ ہونا اور دوسروں کو بھی خوش دیکھنا ، خود بھی خوش رہنا اور دوسروں کو بھی خوش رہنے دینا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---مُرَبَّل ہونا محاورہ.
طبیعت سے (جوانی کی) اُمنگ ختم ہونا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---مزے پر آنا محاورہ.
طبیعت موج میں آنا ، ترنگ میں آنا ، طبیعت میں تازگی یا امنگ پیدا ہونا. جو لوگ گانے کو حرام بتاتے ہیں اُن کی طبیعت بھی جب مزے پر آتی ہے تو خلوت ہی میں بیٹھے بیٹھے ترنم کرنے لگتے ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱).

---مزے دار ہونا محاورہ.
طبیعت شگفتہ ہونا ، دل خوش ہونا.

غضب میں تجھے چیکے سے وہ شے پلوا دوں
دیکھ ہر روز مزے دار طبیعت ہو گی
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۶۹).

---مُکَدَّر ہونا محاورہ.
طبیعت میں کدورت ہونا ، دل میں ملال آ جانا.

طبیعت اپنی ہے کیوں مکدر نہیں سمجھتا نہ سمجھے دلبر
کریگا دشمن بھی رحم ہم پر اگر خدا اپنا مہرباں ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

---ملانا محاورہ (قدیم).
ہم مزاج بنانا ، مختلف طبیعتوں میں موافقت پیدا کرنا.

ملایا طبیعت مخالف چہار
دکھایا ہے قدرت توں پروردگار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲).

---ملنا محاورہ.
مزاجوں اور دلچسپیوں میں موافقت ہونا ، ہم مزاجی ہونا.

نہ ملتی طبیعت آپس میں اہیں
گرم سرد ہور خشک تر دل متیں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲).

یار جو ملتے ہیں اغیار ہی ملتے ہیں ظفر
کیا ملیں اُن سے نہیں اپنی طبیعت ملتی
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۳). میری طبیعت اُن سے نہیں ملتی.
(۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۳).

---مُناسِب ہونا محاورہ.
طبیعت کو کسی شے سے مناسبت ہونا (مہذب اللغات).

---مُتَنَغِّض ہونا محاورہ.
رک : طبیعت مکدر ہونا. مجھے اس بے تکلفی سے ازحد نفرت ہے ... مروت سے کچھ کہہ نہ سکا مگر طبیعت متنغض ہو گئی.
(۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۲۷).

---مُنقَبِض ہونا محاورہ.
دل کا تنگ ہونا ، دل کا گرفتہ ہونا (مہذب اللغات).

---مُوافِق ہونا محاورہ.
کسی کی طبیعت سے طبیعت کا ملنا ، دو طبیعتوں کا یکساں ہونا (مہذب اللغات).

---موزوں ہونا محاورہ.
وزن شعر کا ادراک ہونا، طبیعت میں موزونیت ہونا، شعر کے وزن و بحر کا شعور ہونا. کہتے ہیں کہ اُس کی طبیعت موزوں تھی اور مخفی تخلص کرتی تھی۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶ : ۷۷).

---میں اچھلا پن بھرا ہونا محاورہ.
مزاج میں شوخی بھری ہونا (مہذب اللغات).

---میں اُمنگ اُٹھنا/ہونا محاورہ.
دل میں کسی کام کو کرنے کا شوق پیدا ہونا، دل میں جوش ہونا. بیچ میں کبھی کبھی پھر طبیعت میں اُمنگ اُٹھی، مگر ایک دن کبھی دو دن. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، دیوان ذوق، ۲۶۰).

امنگیں طبیعت میں کچھ اور ہیں
ارادے نئے ہیں نئے طور ہیں
(۱۹۱۱، تسلیم (مہذب اللغات)).

---میں اولوالعزمی ہونا محاورہ.
خیالات بلند ہونا (مہذب اللغات).

---میں آنا محاورہ.
دل میں آنا، جی چاہنا.

آ گیا ہے یہی طبیعت میں
کھا کے کچھ مر رہوں گا فرقت میں
(۱۸۶۱، شوق لکھنوی، فریب عشق، ۲۰).

---میں بسنا محاورہ.
مزاج میں ہونا (مہذب اللغات).

---میں بل پڑنا محاورہ.
مزاج میں کجی پیدا ہونا، بدمزاج ہو جانا.

ظالم کہاں سے تیری طبیعت میں بل پڑا
کیا یہ نہیں تھا زلف شکن در شکن کے پاس
(۱۸۹۳، مہتاب داغ، ۸۵).

---میں بل ہونا محاورہ.
مزاج میں کجی ہونا، ناز نخرے کا خوگر ہونا

شکن تیری جبیں پر ہو کہ بل تیری طبیعت میں
بس پڑا نہیں اس کی مقدّر اپنا سیدھا ہو
(۱۹۰۵، یادگار داغ، ۵۸).

---میں جمع ہونا محاورہ.
حفظ ہونا، یاد ہونا، معلوم ہونا، ذہن میں ہونا. لوازمات شاعری جو ایک ہونہار سخنور کے لیے چاہئیں سب ان کی طبیعت میں جمع تھے. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، دیوان ذوق (دیباچہ)، ۵).

---میں جوانی کے جوش بھرے ہونا محاورہ.
طبیعت میں جوانی کی امنگیں زیادتی کے ساتھ ہونا (مہذب اللغات).

---میں جوش ہونا محاورہ.
دل میں امنگ ہونا. جوانی کا عالم تھا اور طبیعت میں جوش، وہی دن تھے کہ ... مشاعرے ہوتے تھے. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، دیوان ذوق (دیباچہ)، ۱۶۹).

---میں روانی آنا محاورہ.
طبیعت کا موزوں ہونا، ذہن میں جودت آنا، طبیعت میں تیزی آنا.

دل فکر کے دریا میں یہ جب تک نہ ڈبوئے
شاعر کی طبیعت میں روانی نہیں آتی
(۱۹۰۵، یادگار داغ، ۸۲).

---میں سختی ہونا محاورہ.
مزاج میں کڑا پن ہونا (مہذب اللغات).

---میں فساد آنا محاورہ.
طبیعت میں خرابی پیدا ہونا، مزاج میں فرق آنا؛ عادت بدل جانا.

وہ اور مجھ سے سنیں قصہ ہجر کا شب وصل
ضرور اون کی طبیعت میں کچھ فساد آیا
(۱۹۰۳، نظم نگاریں، ۳۷).

---میں کھوٹ ہونا محاورہ.
مزاج میں منافقت ہونا، دل میں کدورت ہونا.

نہ کھوٹ کیوں ہو طبیعت میں خوب رُویوں کے
کہ چہرہ‌دار کی چاندی کھری چلن میں نہیں
(۱۸۷۸، دیوان شاد، ۵۸).

---میں گرمی ہونا محاورہ.
دل میں جوش ہونا، دل میں ولولہ ہونا.

بہت اپنے کو شایستہ وہ غیروں میں بناتے ہیں
طبیعت میں جو گرمی ہے شرارت آ ہی جاتی ہے
(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۲۵۱).

---میں لہریں آنا محاورہ.
طبیعت میں امنگ پیدا ہونا.

لہریں آتی ہیں طبیعت میں ہماری کیا کیا
برق وش پاس نہ ہو جب تو وہ برسات ہی کیا
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۳۷).

---میں ولولہ پیدا ہونا محاورہ.
دل میں کسی بات کا بے انتہا شوق پیدا ہونا. ہم بھی اُن دنوں یہی کتابیں دیکھ رہے تھے، عجب ولولہ طبیعت میں پیدا ہوا. (۱۹۱۰، آزاد (محمد حسین)، دیوان ذوق (دیباچہ)، ۱۳۱).

---میں ہرج واقع ہونا محاورہ.
طبیعت میں یکسوئی نہ رہنا، طبیعت میں اعتدال باقی نہ رہنا (مہذب اللغات).

---ناز پر ہونا محاورہ.
طبیعت کا بہت نازاں ہونا (مہذب اللغات).

---ناساز ہونا محاورہ.
طبیعت خراب ہونا، مزاج ناساز ہونا، علیل ہونا.

غیر بھی کیا چارہ گر ہے کیوں گئے بہر علاج
کچھ طبیعت کیا نصیبہ دشمناں ناساز ہے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۱۷).

---نڈھال ہونا محاورہ.
طبیعت مضمحل ہونا ، دل پریشان ہونا.
گردن میں بار طوق طبیعت نڈھال ہے
کیوں کر دکھائیں تم کو ہمارا جو حال ہے
(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

---نرالی ہونا محاورہ.
سب سے الگ مزاج ہونا ، طبعاً دوسروں سے مختلف ہونا ؛ عجب طرح کا دماغ ہونا (مہذب اللغات).

---نرم ہونا محاورہ.
دل میں جذبۂ رحم ہونا ، مزاج میں نرمی ہونا.
جتنے ہیں صاحب سخن اون کی طبیعت نرم ہے
ہے دلیل اس پر زباں میں استخواں ہوتا نہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۷).

---نفور ہونا محاورہ.
طبیعت کا متنفر ہونا (مہذب اللغات).

---وَجْد کَرْنے لَگْنا محاورہ.
طبیعت انتہائی خوش ہونا (مہذب اللغات).

---ہاتھ سے جاتی رَہْنا محاورہ.
طبیعت کا بے قابو ہو جانا ، آپے سے باہر ہو جانا ، نہایت مضطرب ہونا.
کیا قیامت ہو گئی گر پاؤں میں نے چھو لیے
کیوں طبیعت ہاتھ سے اے مہ لقا جاتی رہی
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۲۲).

---ہاتھوں سے نِکَلْنا محاورہ.
رک : طبیعت ہاتھ سے جاتی رہنا.
جس طرح تو مری آغوش سے نکلا اے شوخ
یوں ہی ہاتھوں سے نکلتی ہے طبیعت میری
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۶).

---ہار جانا محاورہ.
ہمت ٹوٹ جانا ، حوصلہ پست ہونا.
صدمے سہنے کے لیے بھی ہے توانائی شرط
اب طبیعت غم فرقت سے بہت ہار گئی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۷). انسان خود طبیعت ہار دے وہ اور بات ہے. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۱۸).

---ہَٹ جانا محاورہ.
توجہ ہٹنا ، دلچسپی ختم ہونا ؛ نفرت پیدا ہونا.
جیتے جی لے رشک پری تجھ سے جو طبیعت ہٹ جاتی
قید سے میں دیوانہ چھٹتا پاؤں کی بیڑی کٹ جاتی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۷).

طبیعت ہٹ گئی شعر و سخن سے
تنفر ہو گیا اظہار فن سے
(۱۸۶۲ ، شام غریباں ، ۲۸۹).
ہے ہے طبیعت آپ کی بیٹی سے ہٹ گئی
اتنی سی عمر میں مری قسمت الٹ گئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱). ناسمجھی کی بات، جس سے شعور پر پہنچنے کے بعد طبیعت خود ہی ہٹ جاتی ہے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۰۲).

---ہچکچانا محاورہ.
پس و پیش ہونا (مہذب اللغات).

---ہَری کَرْنا محاورہ.
زد و کوب کرنا ، مارنا ، سزا دینا. امان ... طبیعت ہری کردوں ان کی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶۶).

---ہَری ہونا محاورہ.
۱. دل خوش ہونا ، دل شاد ہونا.
طبیعت اپنی تب ساقی ہری ہو
[illegible] مے سے جب منہ تک بھری ہو
(۱۹۳۵ ، عز[illegible] لکھنوی [illegible] اللغات)). **۲. مزاج درست ہونا ،** طبیعت کی کجی دور [illegible] [illegible]نا. بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہتر[illegible] طریقہ یہ ہے [illegible] تو کھانا نہ دو طبیعت خودبخود ہری ہو جائے گی. (۱۹۰۲ [illegible] ۳۰ : ۲۱۲).

---ہَلْکان ہونا محاورہ.
تکان بڑھ جانا ، کمزوری سے [illegible]لہ ہونا (مہذب اللغات).

---ہَلْکی ہونا محاورہ.
اضطراب یا بےچینی دور ہونا ، آرام آنا ، سکون ملنا. طبیعت بہ نسبت اور دنوں کے بہت ہلکی تھی ، معمول یہ تھا کہ وقت پر نماز پڑھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۲). صبح جی بھاری تھا لیکن اجابت صاف ہو جانے سے طبیعت ہلکی ہو گئی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۱۷).

---ہونا محاورہ.
عشق ہونا ، رغبت ہونا.
ستیا ناس جائے غارت ہو
اور پر جس کی کچھ طبیعت ہو
(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی (مہذب اللغات)).
مجھ سے اتنا بھی نہ کھنچیے صاحب
آپ پر میری طبیعت ہی سہی
(؟ ، غلام احمد تصویر (آخری شمع ، ۵۳)).

طَبِیعَتاً (فت ط ، ی مع ، فت ع ، تن ت بفت) م ف.
فطرتاً ، جبلّی طور سے ؛ طبیعت کے مطابق. آل رضا خود بھی طبیعتاً نفاست پسند تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اپریل ، ۳). [طبیعت + اً ، لاحقۂ تمیز].

طَبیعی (فت ط ، ی مع)۔ (الف) صف۔
پیدائشی ، فطری۔ آدمیوں اور جنوں میں عداوتِ طبیعی اور مخالفتِ جبلی قدیم سے چلی آتی ہے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۶)۔ انسان اور اُس کے کاموں میں طبیعی استعداد تنزل کی ہے۔ (۱۸۹۰ ، علم السیاست ، ۲۸)۔ مادئین جو خدا اور عالم کی وحدت کا اقرار کرتے ہیں یہ لوگ طبیعی وحدتِ وجود کے ماننے والے ہیں۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۳۸)۔ (ب) امذ۔ ۱۔ **(فلسفہ) حکما کا وہ گروہ نیز وہ شخص جو مادّے کو قدیم مانتا ہے اور خدا کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔** صنم کدہ ... کے پرستاروں کے نام ... مادہ پرست ، فطرت پرست اور طبیعی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۱)۔ ۲۔ **علمِ طبیعیات کا اُستاد ، ماہرِ طبیعیات۔**

ہونے والا تھا ریاضی کا چمن وقفِ خزاں
آنے والا تھا تباہی میں طبیعی کا جہاز

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۹۹)۔ ۳۔ (طب) رک : **صیدلی ، تناقض کی ایک قسم ، ایک عمل جو اُس وقت واقع ہوتا ہے جب کہ اجزا پانی میں حل پذیر نہ ہوں اور ایک صاف محلول نہ بنے** (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۳)۔ (ج) امث۔ **حکمت کی ایک شاخ کا نام جس میں اجسام کے تغیر و تبدّل اور ان کی خاصیت کا حال بیان کیا جاتا ہے۔**

ریاضی اور طبیعی سے ماحصل یہ ہے
الٰہیات سے تاقہم کو نہ ہو اعراض

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۹)۔ خواہ بذریعۂ تحصیلِ علومِ ہیئت و فلسفہ و طبیعی و ہندسہ و حکمت اخلاق وغیرہ حاصل کیا ہو۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۰۸)۔ [ع]۔

---خَوائج (---فت خ ، کس ء) امث ؛ ج۔
فطری ضروریات ، پیشاب پاخانہ۔ چھوٹے قریوں میں ... لوگ اپنی طبیعی حوائج کو کھیتوں میں رفع کرتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۴۵)۔ [طبیعی + حوائج (حاجت (رک) کی جمع)]۔

---خَواص (---فت خ) امذ ؛ ج۔
(کیمیا) **ایسی خاصیتیں جو طبیعی تبدیلیوں سے متعلق ہیں انھیں طبیعی خواص کہتے ہیں** (کیمیا ، گیارھویں جماعت کے لیے ، ۳)۔ [طبیعی + خواص (رک)]۔

---داں امذ۔
علم طبیعیات کا اُستاد ، ماہرِ طبیعیات۔ طبیعی داں سے یہ معلوم کرنا کہ ... روشنی جیسی تیز رفتار شے بھی آجتک وہاں سے یہاں تک نہیں آئی۔ (۱۹۰۹ ، مخزن ، جون ، ۹۴)۔ [طبیعی + ف : داں ، دانستن ـ جاننا]۔

---عُلُوم (---ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج۔
وہ علوم جو مادہ کے حقائق سے بحث کرتے ہیں اور جن کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر ہوتی ہے ان میں کیمیا ، حیاتیات اور طبیعیات وغیرہ شامل ہیں۔ آخر میں میری یہ استدعا ہے کہ جہاں طبیعی علوم کے تفوق ، ہمہ گیری ، افادیت اور قوت کے متعلق آپ عوام میں بیداری پیدا کرتے ہیں ، وہاں ... ان علوم کی رسائی ہے۔ (۱۹۶۲ ، افکار و اذکار ، ۷۰)۔ [طبیعی + عُلُوم (رک)]۔

---کیمیا (---ی مع ، سک م) امث۔
علمِ کیمیا کی ایک شاخ جو طبیعی خواص ، مادّے کی ساخت اور کیمیا کے قوانین اور نظریات کے مطالعے سے متعلق ہے۔ طبیعی کیمیا اور کیمیتی عمل کا کلّیہ بڑی حد تک بعض تفرق مساواتوں سے متعلق ہے۔ (۱۹۴۴ ، تفرقی مساواتیں (تمہید) ، ۱)۔ [طبیعی + کیمیا (رک)]۔

طَبیعِیّات (فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی نیز بلا شد) امث۔
علم الاجسام (بہ شمول نباتات اور جمادات)، فزکس۔ علم وہ باتیں ہیں جو کتابوں میں لکھی ہیں حساب ... طبیعیات ، طب ... وغیرہ۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۱)۔

تماشائے طبیعیات کا کب تک اثر دل میں
کرے گا صُفَّۂ بقراط کی کب تک نگہبانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۱)۔ فلسفہ ، ریاضی ، کیمیا اور طبیعیات جیسے علوم جو معروضی طرزِ فکر سے کام لیتے تھے علومِ معقول میں شمار ہوئے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۹)۔ [طبیعی + یات ، لاحقۂ جمع]۔

طَبیعِیّاتی (فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی نیز بلا شد)۔ (الف) صف۔
طبیعیات (رک) سے منسوب ، طبیعیات کا۔ یہی وہ طبیعیاتی انقطاع ہیں جو ارضیاتی پیمائش کنندہ کے لیے کسی نئے ملک میں خاص طور پر مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۳)۔ پہلے پانچ سالہ منصوبے میں انسانی کوششوں اور طبیعاتی وسائل کو زیادہ سے زیادہ کام میں لانے کی ... کوشش کی گئی تھی۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنجسالہ منصوبہ ، ۳۲)۔ (ب) امذ۔ **علمِ طبیعیات کا اُستاد ، ماہرِ طبیعیات۔** ایک جرمن طبیعیاتی نے فطرت کے اس یک سمتی میلان کو الفاظ میں ... بیان کیا۔ (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۴۹)۔ [طبیعیات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

طَبیعِیَّہ (فت ط ، ی مع ، کس ع ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف۔
طبیعی (رک) کی تانیث ، فطری ، قدرتی۔ تمام حوادثِ طبیعیہ ... مادہ اور قوت کے تفاعل سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۷۳)۔ [طبیعی + یہ ، لاحقۂ تانیث]۔

طَبیعِیِّین (فت ط ، کس ب ، ع ، ی مع بشد) امذ ؛ ج۔
۱۔ **طبیعی (رک) کی جمع ؛ وہ اشخاص یا گروہ جو مادّے کو قدیم مانتے ہیں اور خدا کے وجود سے منکر ہیں۔** حکمائے طبیعیین اس سے انکار کرتے ہیں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۳)۔ طبیعیین کے اس جلیل القدر گروہ کی فہرست میں بطلیموس کا نام ہمیں نور کے حرفوں میں لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۴۲)۔ ۲۔ **ماہرینِ علمِ طبیعیات۔** زمانۂ حال کے طبیعیین اور بہت سے عالمان۔ ارضیات بھی اس اصطلاح کو متروک سمجھتے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۳۳)۔ [طبیعی + ین ، لاحقۂ جمع]۔

طَبِیلہ (فت ط ، ی مع ، فت ل) امذ (قدیم).
طویلہ ، اصطبل نیز وہ لمبی رسّی جس سے جانور باندھتے ہیں۔
قطاراں قطاراں شتر کابلی
طبیلے طبیلے خچر زابلی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶)۔ [طویلہ (رک) کا قدیم املا]۔

طَبِیلے کی بَلا بَنْدَر کے سَر کہاوت۔
ہر بلا اور تہمت کمزوروں کے سر تھپ جاتی ہے (دریائے لطافت)۔

طِبِّیَہ (کس ط ، شد ب بکس ، شد ی ، بفت نیز بلا شد) صف.
طب (رک) سے منسوب یا متعلق ، علمِ طب کا۔ طبّیہ قاعدہ کے موافق ایسی عورت سے شادی کرنی درست نہیں۔ (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۳)۔ [طبّی + یہ ، لاحقۂ تانیث]۔

طَپا ک (فت ط) امذ.
جلن ، حرارت ؛ مراد : بے چینی ، بے قراری۔ طپا ک دل ایسا عارض ہوا ہے کہ دو دو گھڑی کامل بے ہوش پڑی ہے۔ (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۳۶۹)۔ [تپا ک (رک) کا متبادل املا]۔

طَپان (فت ط) صف.
تڑپنے والا ، بیقرار ، مضطرب ، بے چین۔
لیکے دل خا ک پہ کیوں مجکو طپاں چھوڑ چلے
جاں بھی کس لیے اے جانِ جہاں چھوڑ چلے
(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۷۶)۔
جان حسرت دید میں طپاں ہے
دل تیر فراق کا نشانہ
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۵۹)۔
اب بھی کئی دلستاں ستارے
آزردہ بجاں ، طپاں ستارے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۳)۔ [تپاں (رک) کا متبادل املا]۔

طَپانْچَہ (۱) (فت ط ، مغ ، فت چ) امذ ؛ ← طپانچا۔
طمانچہ ، چانٹا ، تھپڑ۔
آیا جاوداں کے کن اسفندیار
ماریا ہر یکس کوں طپانچہ ہزار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۳)۔
بعد از بہار رونے خزاں پر طپانچہ زن
گلشن میں اس کے عدل سے ہر برگ ہے نہال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۲)۔
چنگ کے غنچہ جو تیرے جواب منہ پر دے
طپانچہ اس کے صبا ا ک شتاب منہ پر دے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۵)۔ تماش بینوں کے ڈھالنے کا خوبصورت سانچا روسیاہی کا ہوش ربا طپانچا۔ (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنج ، ۱۳۳)۔ [طمانچہ (رک) کا متبادل املا]۔

طَپانْچَہ (۲) (فت ط ، مغ ، فت چ) امذ.
طپنچہ ، چھوٹی بندوق ، پستول۔ بہت زور سے غل مچایا یا طپانچہ چھوڑا جاوے تو وہ نہیں سنتا۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۳۵)۔ [طپنچہ (رک) کا متبادل املا]۔

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) صف.
جو طپنچہ لگائے ہوئے ہو ، طپنچہ سے مُسلّح۔
اس طپانچہ بند کا جب سے ہوا ہے دور دور
تب سے دنیا میں ہوے ہیں منعدم شمشیر و تیر
(۱۷۸۹ ، میر حسن ، د ، ۳۳)۔ [طپانچہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا ، مسلک کرنا]۔

طَپِش (فت ط ، کس پ) امث ؛ ← تپش۔
۱۔ تڑپ ، اضطراب ، بیقراری ، اضطرا ، بے چینی۔
بیتابئ دل آج میں دلبر سوں کہوں گا
ذرّے کی طپش مہر منور سوں کہوں گا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۵)۔
کچھ تھی طپش جگر کی تو ہائے مزاج داں
ہر دل کی بیقراری مری جان کھو گئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳)۔
آبِ رواں میں تیرے جلتو کشش وہی ہے
تیرے فدائیوں کا ذوقِ طپش وہی ہے
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۰)۔ **۲۔ (سورج کی کرنوں یا آگ کی لپٹ سے) گرمی ، تمازت ، حدت کی شدت یا سوزش۔**
آشنائی سیں مرے شورش احوال کوں دیکھ
طپشِ شوق سیں دل جل جل کر انگارا ہوے گا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۲)۔
طپش سے ریگِ بیاباں بھی آفتاب ہوئی
زمیں مگر کرۂ ناز کا جواب ہوئی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۲)۔ اس وقت جہاز ٹھیرا ہوا ہے اور نہایت طپش ہے۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳)۔ شاہ قدرت کا عشق آگ اور سفر ہے اور اسی لیے ان کے ہاں آتش ، سوز ، آگ ، طپش ، شرار ، تجلی ، شعلے کے الفاظ بار بار آتے ہیں ... آنسو بھی آتش و سوز کی ایک صورت ہیں۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۱۵)۔ [تپش (رک) کا متبادل املا]۔

طَپُن (فت ط ، پ نیز ضم پ) امث (قدیم).
سوزش ، تپش ، حدّت۔
کیتا بات تسلی منے بہوت اون
جو بی بی کے تن میں بہوت تھے طپن
(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ۱۷)۔ [تپن (رک) کا قدیم املا]۔

طَپَنْچا / طَپَنْچہ (فت ط ، پ ، سک ن / فت چ) امذ.
تپنچہ ، چھوٹی بندوق ، پستول۔
ہاتھ نازک ہیں اداہیں ہیں سراسر نازک
چاٹ جائے کہیں زنجک نہ طپنچا اونکا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۶۳)۔
غیرتِ حُسن سے بیگم نے طپنچہ مارا
خا ک پر ڈھیر تھا ا ک کشتۂ بے گور و کفن
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۸۷)۔ وہ اپنی تنی ہوئی بانہوں کی سیدھی انگلیاں طپنچوں کی طرح میری طرف تان دیتا۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۵۰)۔ [تپنچہ (رک) کا متبادل املا]۔

طَپیدَن (فت ط ، ی مع ، فت د) امث.
تڑپنا ، مضطرب ہونا ، بے قرار ہونا ، گرم ہونا ، جوش میں آنا.

بس اے طپیدنِ دل بس کہ یاں تواں نہیں
جو اب کی سانس لی تو نے کسو کی جاں نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۲) . اقبال کو اشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے ... طپیدن ، رقصیدن ، لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۴ ، مسائلِ اقبال ، ۳۱۲). [تپیدن (رک) کا متبادل املا].

طَپیدَہ (فت ط ، ی مع ، فت د) صف.
تڑپتا ہوا ، بیقرار ، مضطرب.

دلِ طپیدۂ سوزِ فراقِ یار ہوں میں
نہ شعلہ ہوں نہ میں اخگر ہوں نے شرار ہوں میں

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۱۸).

اس طپیدہ دل کا دل پہلو سے تو کیوں لے چلا
کام کا تیرے نہیں یہ اُس کو دے جا جل گیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۲).

تکیے وغا میں قلبِ طپیدہ کا حوصلا
سرکار اب خوشی سے عطا کیجیے رضا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۶۸). [تپیدہ (رک) کا متبادل املا].

طِحال (کسر ط) امث.
دل کے قریب ایک گول اور گہرے سرخ رنگ کا عضو ، تِلّی. چونکہ طحال تِلّہ کے منزل ہے اس وجہ سے اس کے اُس کے مزاج اور افعال بھی تمام مقابل ہیں. (۱۲۹۰ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۶۹). طحال جانبِ کو شکم کے بائیں مراق حصّہ میں واقع ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۷). طحال کی شکل گول اور رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے ... یہ خون کو چھاننے کا کام کرتی ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۱۳). [ع].

طُحال (ضم ط) امذ.
تِلّی پر ورم آ جانے کی بیماری جس میں کمزوری کے سبب جسم پر زردی چھا جاتی ہے. کہیں بچے کو طحال کہیں ہسلی کہیں باؤ کی آڑ کہیں نظر. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن ، ۳۹).

لاغری سے میں زرد رو ہوں یہ
تپ سے جیسے طحال کا بیمار

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۳۳). جب مرضِ طحال کا علاج تمام طریقوں سے کیا جا چکے ... تو تین طریقوں سے کی کرنا چاہیے. (۱۹۰۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲۲). [ع].

طِحالی (کسر ط) امث.
طحال کا ، طحال سے متعلق ، تِلّی کا. طحال کا زیریں سرا طحالی قولونی رباط سے سہارا حاصل کرتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۹). [طحال + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ گُودا (ـــــ و مع) امذ.
طحالی گودا (**Spleen Pulp**) **سیاہ سُرخی مائل بھورے رنگ کا ایک نرم تودہ ہوتا ہے وہ ریشوں کے ایک باریک شبکہ پر مشتمل ہے جو سپھکوں کے ریشوں کے ساتھ مسلسل ہوتے ہیں.** (احشائیات (ترجمہ) ، ۳۴۰). [طحالی + گُودا (رک)].

طَحّان (فت ط ، شد ح) امذ.
چکّی بان ، چکّی چلانے والا ، غلّہ پیسنے والا ، آٹا وغیرہ پیسنے والا. اگر تو مجھے مار ڈالے گا تو نادم و پشیمان ہو گا جیسا کہ طَحّان یعنی آٹا پیسنے والا پشیمان ہوا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۴۷). [ع].

طَحْن (فت ط ، سک ح) امذ.
(آٹا وغیرہ) پیسنے کا کام ، پسائی ، پیسنا. ذبح کیا میں نے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۱). [ع].

طَخاف (فت ط) امذ.
بلند اور سبک رو بادل. بادل کئی رنگوں کے ہوتے ہیں اور انکی رنگت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے عموماً ان کی چار قسمیں بڑی ہوتی ہیں جن کے نام یہ ہیں ، طخاف ، غمامہ ، عارض ، حاملات. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۱۸۰). [ع].

طُرّا (ضم ط ، شد ر) امذ.
رک : طُرّہ.

چشمِ محبوب کی مستی ہے عجب ہوش رُبا
یہ کٹوری قدحِ بنگ پہ طُرّا نکلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲). [طُرّہ (رک) کا متبادل املا].

ـــــ جَمانا محاورہ.
رعب ڈالنا ، حکم چلانا ، سکّہ بٹھانا.

تو اپنی چاہ میں ڈوبا ہوا مجکو جو پاتی ہے
تو اس خاطر زنانخی مجھ پہ تو طرّا جماتی ہے

(۱۸۳۵ ، رنگین دہلوی (مہذب اللغات)).

طَرائیث (فت ط ، ی مع) امث.
ایک روئیدگی جو انگلی کے برابر موٹی مگر طول میں اس سے بڑی ہوتی ہے رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بنّے کو لپیٹ لیا ہو چنوں کے کھیت یا کسی درخت کے سایے میں اُگتی ہے اسکے طبّی فوائد یہ ہیں کہ دستوں کو بند کرتی ہے سوزشِ خون کو نافع ہے سرخ رنگ کی قسم کا مزہ شیریں ہوتا ہے اور اسے کھاتے بھی ہیں. ایک قسم کی طرائیث اُگتی ہے یہ نہایت عمدہ قسم ہے رنگ اسکا سرخ یاقوتی اور بعض کا سفید اور بعض کا سرخ مائل بزردی و سیاہی ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۳). [ع].

طَرّاح (فت ط ، شد ر) صف.
طرح ڈالنے والا ، بنیاد رکھنے والا ، نقاش و معمار ، عمارت میں رنگ بھرنے والا ، نمونہ بنانے والا.

بری ہر رنگ سے ہے اوس چمن آرا کی بے رنگی
بہت بے رنگ ہے طرّاح اس رنگیں گلستاں کا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۴۴). تاج محل کے طرّاح یا

معمار خواہ میرعبدالکریم، امانت خاں شیرازی یا احمد اور اس کے بیٹے ہوں. (۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، ۵ ، جولائی ، ۱۵). [ع].

طَرّاحی (فت ط ، شد ر) امث.

۱. نقاشی ، معماری.

حقا ، تری صنعت پہ ، ہاں ہیں ختم لاریب و گماں
رنگینی ، و طرّاحی و نقاشی ، و صورت گری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶). لوحِ دفترِ سخن پر اس رنگ سے طرّاحی کرتے ہیں کہ بعد گزرنے تین سو برس حضرتِ خیرالورا کی ہجرتِ باسعادت سے ... مغرب کے بادشاہ ہوئے. (۱۹۲۹ ، تاریخِ نثر اردو ، ۱ : ۲۰۲). **۲. وضعداری ، طرحداری ، خوبصورتی.**

جب کہ طرّاحیوں پہ آتے ہیں
میٹھے ٹکڑے بنا کے لاتے ہیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۶).

تیری طرّاحیوں سے دور کھنچا
کثی اہلِ سخن نے اس کو لکھا

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۳۳). [طرّاح + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَرّار (فت ط ، شد ر) صف.

۱. بہت زیادہ زبان چلانے والا ، عیّار ، تیز زبان ، لسان ، شوخ ، زبان دراز.

منصور کو یک بات پر کیوں دار پر کھینچا دیکھو
ہر علم میں طرّار ہے پھر کیا کرے گا دیکھنا

(۱۶۸۶ ، دیوانِ معظم ، ۱۳). کون سا شخص ہے کہ کچھ بھی جس کی زبان طرّار ہے جو اس مرمر کو دیکھے اور مرمر کی بھی تعریف نہ کرے. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۷۵). خدا تمہاری طرّار زبان کو چلاتا رکھے ، میں ہارا تم جیتیں. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۱). ببلشر ... کے بینک بیلنس کا بتدریج اضافہ ، کبور کے تیز و طرّار قلم کا رہینِ منت ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ۱۶). **۲. (ا) تیز ، چالاک ، ہوشیار.**

نقد دل میرا ہی لے بھلے تو عیّار ہوا
سیکھ کر حرفتیں اور شوخیاں طرّار ہوا

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۱۷).

گرچہ بھشاری بہت طرّار ہے
اس کی عیّاری سے ہر ناچار ہے

(۱۸۱۳ ، گلدستۂ رنگین ، ۳۵). آپ لوگ ملکوں ملکوں پھرنے والے عیّار ، طرّار آپ کے پاس جو چیز ہو گی وہ عمدہ ہو گی. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۵۸). سب لن ترانیاں ہیچ ہو گئیں ساری طرّاریاں عاجز آ گئیں. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۲۳). بڑی دل کش شکل و صورت قد و قامت اور طرزِ کلام کے مالک تھے خاصے ذہین اور طرار تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۰). **(ب) بیباک ، نڈر.**

جو اس گرد تھے دیکھے نیں کوئی غبار
گیا باد تھے بیگ دے او طرّار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۰).

لگے ہنسنے وے سے کو طرّار ہو
سمائے نہ جامے میں فخّار ہو

(۱۸۳۳ ، مثنوی ایوب کشن کنور ، ۳۵). لشکر اسلام میں کیا اور عیّاران طرّار نہیں ہیں. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۹).

بڑ کر کے شیخ جی کے گھر میں نگوڑی جُنیا
چانڈو بلانے میں اب طرّار ہو گئی ہے

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۸). **۳. (نشو و نما سے) بڑھنے والا ، بڑھتا ہوا ؛ سلجھایا ہوا (عموماً طُرّۂ زلف کے لیے مستعمل).**

توں مشک بو جیسے صنم ، عالم معطّر ہو رہیا
تجہ طرّۂ طرّار میں ، نافہ ہے خوشِ تاتار کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).

دل کوں دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طُرّۂ طرّار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

طُرّۂ طرّار تیرا اے طریر
روح کا جرّار ہے مثلِ جریر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵).

سرمہ گیں چشم پہ کچھ اور بھی جوبن کھلتا
کاکل و طُرّۂ طرّار جو پیچاں ہوتا

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۰). **۴. اچکّا ، جیب کترا ، فریبی ، عیّار ، دھوکہ باز.** گروہ طراروں کا اُس گوسپند کو دیکھ کے لوٹ گیا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۱).

اپنی آنکھیں بھی غضب طرّار ہیں
لوٹ لائیں دولتِ دیدارِ یار

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۸). **۵. معشوق ، محبوب ، پیارا ، دلبر (چُلبلا اور چنچل).**

مجروح دل. کوں میرے ناز و ادا سوں اپنے
کہہ کر علاج کرنا طرّار سیں کبھو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸). [ع].

---(و) فَرّار (---(و مج) فت ف ، شد ر) صف.

عیّار ، نڈر ، شوخ ، بے باک ، تیز زبان. حسن آرا نے تو گردن جھکالی چپ ہو گئی مگر ملکہ کی ایک سہیلی انیس جلیس بہت طرار فرار تھی بول اُٹھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۳). [طرّار + و (حرفِ عطف) + فرار (رک)].

طَرارا / طَرارَہ (فت ط / ر) امذ.

تیزی کے ساتھ اُچھل کر آگے بڑھنے کی صورتِ حال ، کلانچ ، چوکڑی ، چھلانگ.

کیا سواری آئی سبزانِ چمن کی کیا گئی
موسمِ گلزار کلگوں کا طرارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳).

چالاک نہایت فرسِ سرورِ دیں ہے
اب کی جو کیا جم کے طرارہ تو یہیں ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۱۷).

اوجِ معانی پہ اُڑا لے گیا
تو سنِ ہمّت کا طرارا مجھے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل میرٹھی ، ۳۲۲). [ع].

ـــ آنا محاورہ.
(غصے وغیرہ سے) جوش آنا. غرنہ کو طرارہ آگیا اس نے کہا تمہیں مجھ سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں. (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۱۷۷).

ـــ بھَرنا محاورہ.
چھلانگ لگانا ، قلانچیں مارنا ، بھاگنا ، اچھلنا کُودنا ، چوکڑی بھرنا. دونوں بہنیں طرارہ بھر کے مکان کے اندر ہو رہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۶). بس لومڑی نے طرارا بھرا اور یہ جا وہ جا کا مسئلہ نظر آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳۲). ایک ہرن کی طرح طرارہ بھر درگاہ سے نکل بھاگی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب،چہرے ، ۳۳۸).

طَرّاری (فت ط ، شد ر) امث.
عیاری ، چالاکی ، تیز دستی ، تیزی ، گستاخی.

چشم دزدیدہ نگہ پر ہے تری طراری
دل نہیں توڑے احبا کے ہتارے توڑے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۸). اگر نوجوان ہے تو ایک ایک ناتکے پر جوانی و طراری برستی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۰). اس کی شوخی اور طراری غائب ہو گئی ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۳۹). اس گیت میں حسن کی شوخی و طراری ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۵۲). [طرار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَرارے (فت ط) امذ ؛ ج.
طرارہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ایک ایک سے جاندار گراں قدر سبک رو
وہ جست وہ کاوے وہ طرارے وہ دوا دو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۶).

اشجار پر یہ طاری خموشی!
یہ طائروں کے پر سو طرارے

(۱۹۳۳ ، شعر انقلاب ، ۹۹).

راکب کے اشارے سے دُلکی سے طرارے سے
میدان الکشن میں جب آن ڈٹا گھوڑا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۲).

ـــ بھَرنا محاورہ.
۱. چوکڑی بھرنا ، قلانچیں مارنا ، سرپٹ دوڑنا ، تیز دوڑ جانا. طرارے بھرتا تیز قدم دھرتا گھر میں داخل ہو کر آدمی کو آواز دی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲).

بگڑیں کسی کو وحشی ترا خوب طرارے بھرتا ہے
ہم سے کیا وہ وحشت اپنے سائے سے بھی کرتا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۷).

شب وصال کا آغاز ہی قیامت تھا
قدیم وقت کی گردش طرارے بھرنے لگی

(۱۹۸۶ ، لوح جاں ک ، ۱۹۹). **۲. (استعارۃً) قلم کا تیز چلنا ، لکھائی میں تیزی ہونا.** میلے کا ذکر آتا ہے تو اشرف صبوحی کا قلم اچانک طرارے بھرنے لگتا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۰). **۳. فرفر پڑھنا ، جلد جلد پڑھنا ، پڑھنے** میں خوب مشتاق ہونا. اور غزالانِ مضامین داستان صحرائے فرحت افزائے خوش بیانی میں یوں طرارے بھرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۵۱).

طِراز (فت ط) امذ.
۱. نقش و نگار ، زیب و زینت ، سجاوٹ ، امتیازی لباس یا نشان.

طراز اس کا نصرمن اللہ تھا
اسے سر اپر پیکرِ ماہ تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷۵).

طراز کلکِ قضا اور بھی تو ہیں مشہور
پہ تجھ سا صفحۂ ہستی پہ نقش کم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷). سمندر کی مچھلیاں جو نمک سے سوکھا کرکے رکھتے ہیں اور رنگ سازی شیشہ کی اور طراز جالدار ... اور تصویریں وہاں کی بہت نامدار ہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۹۳).

راکع و ساجد و غازی و نمازی و شجاع
زاہد و سابق الاسلام و طرازِ اوّل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۶).

بہار دامن کلچیں دکھائیں گے مرے آنسو
ٹپک کر خون کے قطرے طرازِ آستیں ہونگے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۷). **۲. (أ) ریشم اور زربفت کا لباس جس کی بناوٹ میں ایک دوسرے کو چھوتے ہوئے دائرے ہوتے تھے جن کے اندر عباسی دارالسلطنت کے اسلوب کے تتبع میں جانوروں کی تصویریں بنائی جاتی تھیں.** اشبیلیہ اور قرطبہ میں ایسے کارخانے موجود تھے جن میں «طراز» یعنی ریشمی اور زربفت کے وہ کپڑے تیار کیے جاتے تھے جو خلعتوں کے کام آتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۰). **(أأ) پھول دار کپڑا ، سنجاف کپڑا ، پھول دار جامہ.** خارج شدہ چیز کی جڑ کے چاروں طرف کوئی سفید شے طراز (پھول دار کپڑا) ... کے مانند احاطہ کیے رہتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶). **۳. مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے نشان امتیازی کے تمغے کا نام جس پر کھجور ، تاج اور ہلال کی شکل بنی ہوتی ہے.** تم نے علی گڑھ کے «طراز» ... کی ٹرکش سیگریٹ ہی ہے. (۱۹۲۱ ، مہدی الافادی ، مکاتیب ، ۲۸۳). **۴. زردوزی کا کام ، کارچوبی** (فیروزاللغات). [تراز (رک) کا معرّب].

ـــ بَندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
نقش نگاری ، زینت ، سجاوٹ. قافیہ اور ردیف کی مدد سے ان کی طراز بندی کر کے انھیں ایک قسم کی بالیدگی بخش دیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، شاعری اور تخیل ، ۵). [طراز + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

• • • طِراز (فت ط) لاحقہ.
آراستہ کرنے والا ، عمل میں لانے والا (کرنے والا) کے معنی میں بطور جزوِ دُوم مستعمل.

رونق فروزِ عقل عظمت ہے فاطمہ
زینت طرازِ حجلۂ عفت ہے فاطمہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۵).

جس باغ کے برگ و ساز تھے ہم
یعنی کہ چمن طراز تھے ہم
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۶).
سوگند اپنی تیغ کی!
اور مشقِ ناز کی؟
کیا بات آپ کے لہو افسوں طراز کی
(۱۹۵۸ ، تارِپیراہن ، ۲۲۱).
شعلۂ طور ہے ہر اِک انداز
اللہ اللہ نگاہ فتنہ طراز
(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۸۵). [تراز (رک) کا معرّب].

طَرازِنْدَہ (فت ط ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
نقش کرنے والا ، آراستہ کرنے والا ، سجانے والا.
دل سے آزاد کو ملی تاریخ
ہے طرازندہ ذکرِ اہلِ وطن
(۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، ارمغانِ آزاد ، ۶۶). [طراز + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

طَرازی (فت ط) اِمث.
آراستگی ، سجاوٹ ، نقش و نگار بنانا.
دلبری فتنہ گری قہر طرازی کے سوا
کیا ترے ناز میں ، اغماض میں ، انداز میں ہے
(۱۹۲۳ ، اعجازِ نوح ، ۲۴۸). رقیب ہماری شاعری کا ... ایسی ایسی دشنام طرازی کا ہدف بنا کہ جانی دشمن بھی اس کے سامنے دوست دکھائی دیئے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۲۱). [طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَراغِیُون (فت ط ، غ ، و مع) اِمث.
(طب) ایک روئیدگی جس کے پتے اور بو ، بچھناگ کی طرح ہوتی ہے لیپ سے بدن سے کانٹا اور پیکان باہر نکل آتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۵). [یو].

طَراق / طَراقا / طَراقَہ (فت ط / ق) اِمذ.
کسی سخت چیز کے ٹوٹنے یا گرنے کی آواز نیز چابک پھٹکارنے کی آواز ، تراق ، دھماکا ، تڑاقا.
طراقہ آیا واں زہامِ سرائے
ہوا ٹکڑے سو او سرا بھی زجائے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۳). جن کا ایک ایک مصرع ہزار قمچی اور چابک کا طراقا تھا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۲۴). اگر ڈھکنے کو بھی خوب مضبوط ڈھک دو گے تو پھر کیتلی کو طراق سے پھٹتے ہوئے دیکھ لو گے. (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعیات کی ابجد ، ۴۷). [حکایت الصوت].

طَراوَت (فت ط ، و) اِمث.
۱. (نباتات کی) **تر و تازگی ، شادابی ، سرسبزی.**
طراوت دے مجھ آس کے باغ کوں
دوا بخش مجھ درد کے داغ کوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳).

روز سیر میں تبسم نو خط کی چاہ فصل
موجِ گل و طراوتِ ریحان کوں دیکھ توں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۰). سلطان محمود کا ایک باغ تھا ... نہایت طراوت اور سیرابی میں گلستانِ ارم سے سرسبز. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۸۳).
ہلکی سی وہ سردی تو وہ سبزے کی طراوت
خوشبو وہ سمن کی گلِ ریحان کی وہ نکہت
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میراثی ، ۲ : ۹۷).
ہوا جو تیری بہاروں پہ شعر لے لے کر
طراوتِ چمن و خوبیٔ ہوا آیا
(۱۹۷۱ ، لاحاصل ، ۹۳). ۲. **ٹھنڈک ، خنکی.**
زورِ طراوت آنکھوں میں ہے دایم جھائی ٹھنڈی ہے
یاد میں سبزہ رنگوں کے دل کیا ہے سبزی منڈی ہے
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۲۱۹).
خط آنے سے مٹتی ہے بہارِ رُخِ خوباں
اس سبزے سے آنکھوں میں طراوت نہیں ہوتی
(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیضِ نشان ، ۱۸۱). سبزہ دیکھ کر آنکھوں میں طراوت آتی ہے. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۲۶). آبشار ہو ، سمندر ہو ، دریا ہو ، تو میرے دل کو سکون ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں طراوت آ جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۸۳). ۳. **تری ، نمی ، رطوبت.**
ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دودِ گلخن بھی
برستا اُٹھتا ہے آتش سے مثلِ ابرِ مطیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۰). جیسے وہ کچی مٹی سے ابھی ابھی ڈھالی گئی ہو وہی گدراہٹ وہی جاذبیت وہی طراوت. (۱۹۸۵ ، منٹو نوری نہ ناری ، ۷۱). ۴. (مجازاً) **بہار ، رونق ، آب داری ، خوبی ، شگفتگی.**
تر و تازے طراوت سوں کمل کلاں ناریاں کوں
بند اون تاقتی ہرنیے اُپر پھولاں پلایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۰). اس صحبت میں حکمت کے بُستان سرائے اور ہی طراوت دکھائی اور بینش اور بصیرت کا چشمہ رواں ہو گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۱۲).
لطافت سے ہیں خالی تیرے کملائے ہوئے ہوئے
طراوت سے ہیں خالی تیرے مرجھائے ہوئے ہوتے
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۲۱). ۵. (تصوف) **ظہورِ انوارِ الٰہی** (مصباح التعرف). [ع].

ـــــ اَفْزا (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
ٹھنڈک پہنچانے والا ، تسکین دینے والا ، آنکھوں میں خنکی پیدا کرنے والا (ماخوذ : مہذب اللغات). [طراوت + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا ، زیادہ کرنا].

ـــــ آنا محاورہ.
ٹھنڈک پیدا ہونا. نوش فرمائیے ، ان سے قلب کو فرحت پہنچے گی اور روح پر طراوت آئے گی ، طبیعت میں مسرت پیدا ہو گی. (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۱۴۳).

ـــ بخشنا ف م.
تازگی دینا ، فرحت دینا. دنیا کی مسرت افزا چیزوں کا ذکر کیا گیا ، انہوں نے کہا ... وہ چیزیں کہاں ہیں جو دل کو طراوت بخشتی ہوں. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۶۳).

طَراوَٹ (فت ط ، و) امث.
رک : **طراوت.** ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے کچھ حواس درست ہوئے آنکھوں نے طراوٹ پائی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). [طراوت (رک) کا متبادل املا].

طَراوِش (فت ط ، کس و) امث ؛ = تراوش.
ٹپکنے یا ٹپکانے کا عمل ، بارش ، ترشح ، ہلکی بوندا باندی.

ہاں سینے سے نمائشِ داغِ درونِ دروغ
ہاں آنکھ سے طراوشِ خونِ جگر غلط

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۹). ایک جانور کی طراوش ہے جو عالمِ مستی میں ٹپکتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۹۶). آسمان سے زندگی اور بالیدگی کی طراوش کیونکر ہو اگر شوقِ پرواز اسے اٹھا کر مثلِ سحاب دوشِ ہوا پر آوارہ نہ کردے. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۱۵۱). [ف].

طَرائِق (فت ط ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ = طرایق.
طریقے ، بہت سے طریقے ، راستے ، قاعدے. انہیں باقاعدہ قانونِ شورش کے طرایق سکھلائے. (۱۹۲۱ ، رپورٹ نیشنل کانگریس (منعقدہ احمدآباد) ، ۱۲۰). ادبی مطالعے کے مروّجہ اسالیب و طرائق میں اس کے اثرات بہت حد تک باقی ہیں. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۸۷). [طریقہ (رک) کی جمع].

طَرَب (فت ط ، ر) امث.
۱. **خوشی ، نشاط ، شادمانی ، انبساط.**

پھولاں کا عید ہے یک دہر خوشی نوروز کی یک دہر
الندان طرح کر ساقی طرب سو دل پیا دیتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۷).

اک شناسائی ہمیں بھی تھی طرب سے قائم
لیکن ایسی کہ جسے کہئے کبھی دیکھا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸).

بے لباسِ طرب و جامۂ اندوہ سے عور
بے دف و مطرب و ساقی ہمہ در عیش و سرور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۱).

مئے طرب سے ہیں مسرور سب خواص و عوام
ہے غلِ سعید ہوا شہریار سال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۸). نادر شاہ کے حملے سے پہلے یہ معاشرہ رنگِ طرب میں ڈوبا ہوا تھا. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۳۷). ۲. **(موسیقی) ستار یا سارنگی کے گونج کے تار جو اس کی ڈنڈی کی سطح سے ملے ہوئے تنے رہتے ہیں ، یہ تار ساز کی نوعیت کے لحاظ سے سات سے سترہ تک اتار چڑھاؤ سے لگائے جاتے ہیں عام طور سے نو ہوتے ہیں جن میں آٹھ گت اور ایک ان کے نیچے یہ سبھی تار چکاریوں کی آواز سے گونجتے ہیں.** اوپر سے نیچے تک ہر ایک طرب کو ستار کے پردوں میں اول ملا کر اور خوب ملا کر اوسکے ٹھاٹھ میں صحیح کر کے بجاؤ. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۵). ۳. **(تصوف) وہ سرور جو ولیٔ حق کو مشاہدے سے پیدا ہو** (مصباح التعرف). [ع].

ـــ اَفْزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
نشاط افروز ، سرور انگیز ، فرحت اور خوشی بڑھانے والا.

جھکا سر عاجزی سے اپنا یکبار
لگا پڑھنے طرب افزا یہ اشعار

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۲۲).

طرب افزا چلیں ٹھنڈی ہوائیں
اٹھی قبلہ کے رخ سے ہیں گھٹائیں

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). [طرب + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا ، زیادہ کرنا].

ـــ اَفْشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
خوشیاں بکھیرنا.

دیکھ اے ساقی قناعت کی طرب افشانیاں
آبِ کوثر ہے کٹورے میں مرے پانی نہیں

(۱۹۳۶ ، لوحِ محفوظ ، ۱۶۰). [طرب + ف : افشان ، افشاندن - جھاڑنا ، جھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُلسِّکِینَہ (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد س بکس ، ی مع ، فت ن) امذ.
چھری یا چاقو کی قسم کا آلہ. شقیقہ کے علاج میں کئی طرب السکینہ سے بھی کر سکتے ہو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۷). [طرب + رک : ال (۱) + سکین - چاقو ، چھری + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَنْدوز (ـــ فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
خوشی سے بھرا ہوا ، سرور حاصل کرنے والا.

ذرہ ذرہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۳۰۲). کریم النفس آدمی طرب اندوز ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۱۰۹). [طرب + ف : اندوز ، اندوختن - اکٹھا کرنا].

ـــ اَنْگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
خوش کرنے والا ، فرحت بخشنے والا ، خوشی بڑھانے والا ، سببِ انبساط.

تری بزمِ طرب انگیز و عشرت خیز ایسی ہے
تمنا جس کی کرتے ہیں پری رویان و برخاری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۶). یورپ کی ناآشنا نگاہ میں ... یہ دورِ جدید ایشیائی شاہانہ زندگی کا ایک طرب انگیز مظہر تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۶). گرمیوں کا موسم ہو تو رات اور سحر کے اوقات میں یہ ہوا عجیب طرب انگیز خنکی لیے آتی ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۹۷). [طرب + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا ، بلند کرنا].

---انگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
فرحت دینا ، خوشی ، شادمانی ، سرور آفرینی ، خوش و خرمی بڑھانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [طرب انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمُود (---مد ا ، و مع) صف.
خوشی سے معمور ، خوشی سے بھرا ہوا.

تھیں اب آنکھیں طرب آمود مہارانی کی
فضلِ خالق سے بھری گود مہارانی کی

(۱۹۳۵ ، کہار سیٹھو ، ۸). [طرب + ف: آمود ، آمودن ـ بھرنا].

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف.
خوشی پہنچانے والا ، خوشی دینے والا.

طرب بخش تھا ناچنا مور کا
تماشا تھا ہر سو ر کے شور کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲). [طرب + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

---جوش (---و مج) امذ.
ستار یا سارنگی کی ایک قسم. طرح طرح کے باجے ، الغوزے ... ستار ، طرب جوش ، ... مردنگ ، منجیرہ ، نے ، نسترن بج رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۰). [طرب + جوش].

---جوشی (---و مج) امث.
خوشی ، شادمانی.

فضا کی نور آگینی کی تیری محفل افروزی
زمانے کی طرب جوشی کہ تیری بادہ پیمائی

(۱۹۱۳ ، کلیات رعب ، ۳۲۱). [طرب جوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
عیش و آرام کی جگہ ، مسرت و شادمانی کا مقام ، خوشی کی جگہ ، خوشی کا مقام. ہر سحر گلستان تیرا میری نغمہ سرائی سے طرب خانہ ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۱۶).

ہے جبینِ وقت پر کتنے طرب خانوں کی خاک
کتنے ٹوٹے قصر ہیں تہذیب کے دامن کا چاک

(۱۹۵۶ ، نبضِ دوراں ، ۲۳۱). [طرب + خانہ (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
خوش کرنے والا ، فرحت بخشنے والا ، خوشی بڑھانے والا.

رقم سب کا ہے شامِ عشرت انگیز
مطلب سب کے ہوں صبحِ طرب خیز

(۱۸۶۰ ، گلشن نہ وشاں ، ۱۸).

کوئی عشقِ لیلیٰ میں دیوانہ تھا
کسی کا طرب خیز میخانہ تھا

(۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۳۱). [طرب + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھانا].

---دارِستار (---سک ر ، کس س) امذ.
(موسیقی) **عام ستاروں سے زیادہ طربوں والا خوشنما بنا ہوا ستار جس میں باریک فولادی تاروں کا ایک مجموعہ باجے کے تاروں اور پردوں کے نیچے ہوتا ہے جو گت کی آوازوں کے ساتھ گونجتے ہیں ، ان تاروں کی کھونٹیاں ڈانڈ کی بغل میں ہوتی ہیں ،** سربہار ستار (ا پ و ، ۳ : ۱۶۲). [طرب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ستار (رک)].

---زا صف.
خوشی بڑھانے والا ، فرحت بخش ، سرور پیدا کرنے والا.

جوشِ نشاط و عیش ہے ہر جا بسنت کا
ہے طُرفہ روزگار طرب زا بسنت کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳) . [طرب + ف : زا ، زائیدن ـ پیدا کرنا ، اُگانا ، نکالنا].

---ساز امذ.
رک : طرب دار ستار. اس نشست سے طرب ساز بجایا کرتے ہیں. (۱۸۴۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۵). [طرب + ساز (رک)].

---سازی امث.
طرب دار ستار بجانا.

طرب سازی کے مطرب تان لگانے
بہت کچ خوب گانے ہور بجانے

(۱۷۳۱ ، نیہہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۷)). [طرب ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَنّج (---فت س ، غنہ) صف.
خوش کرنے والا ، فرحت بخشنے والا ، خوشی بڑھانے والا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [طرب + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا ، جانچنا].

---فَزا (---فت ف) صف.
خوش کرنے والا ، فرحت بخشنے والا ، خوشی بڑھانے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [طرب + ف : فزا ، افزا ، افزودن ـ بڑھانا].

---فَزائی (---فت ف) امث.
شگفتگی ، خوشی کی کیفیت.

بن ٹھن کے اِسی طرح سے پھر راہ لی چمن کی
دیکھی بہار گلشن ہر طرب فزائی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۳). [طرب فزا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار ؛ صف.
گانے والا ، موسیقار.

عجب دریا تھا اور سبزہ تھا اور جھاڑ
تدرو و زاغ و طوطی تھے طرب کار

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۳).

شادماں تھا جو ترے رنجِ طرب کار سے دل
غمِ دنیا سے کو انبار نہ ہونے پایا

(۱۹۰۹ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۸). [طرب + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گاہ امث.
خوشی کی جگہ ، خوشی اور عیش کا مقام. زندگی کی درندگیوں پر جھپٹنے کے بجائے ... کسی میخانے اور طرب گاہ میں پناہ لیتا. (۱۹۸٦ ، ن م ، راشد ایک مطالعہ ، ۱۸۹). [طرب + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ نا ک صف ؛ = طربناک.
اُمنگ سے بھرا ہوا ، پُرسرور ، مسرت آگیں ، فرحت بخش ، خوش کرنے والا.

سُدنگ ناچ ناچیں چُتر پاتراں
طربناک مجلس و رامش گراں

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳). جب نوشیرواں عادل دربار کر کے خوش وقت اور طربناک بیٹھا تھا . (۱۸۹۹ ، سفرنامۂ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۱۲).

وہ سب ہیں شجاع و چُست و چالاک
زندہ دل ، خندہ رو ، طربناک

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲٦۰). «احوالِ دوستاں» میں ... اذیتوں اور پریشانیوں کا مذکور بھی ہے مگر مجموعی طور پر ان کی یادیں خوبصورت اور طرب نا ک ہیں . (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۹) . [طرب + نا ک ، لاحقۂ صفت].

طَرَبِسْتان (فت ط ، ر ، کس ب ، سک س) امذ.
خوشی کی جگہ ، خوشی کا مقام.

دنیائے حسن ہے طربستانِ سرخوشی
کس مست کے کرشمۂ دورِ شباب سے

(۱۹۱۹ ، کلیات رعب ، ۲۱۳). [طرب + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

طَرْبُوش (فت ط ، سک ر ، و مع) امث.
ترکی ٹوپی جو سُرخ رنگ کی ہوتی ہے ، سُرخ رنگ کی اونچی باڑ کی ٹوپی. طربوش ... ٹوپیوں میں ایسی ہی ممتاز ہے جیسے تُرک باعتبار جسم اور قوے کے انسانوں میں . (۱۹۰۳ ، مخزن ، مارچ ، ۲۸). ہمارے محلّے میں سوائے چند سرکاری ملازموں کے نہ تو کوئی اجنبی زبان بولتا اور نہ طربوش اور پتلون وغیرہ پہنتا . (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۳۳). [ع].

طَرَبِیَّہ (فت ط ، ر نیز سک ر ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث ۱۱مذ. **وہ نظم یا ڈراما جس سے دل میں طرب کا احساس پیدا ہو (المیہ کی ضد).** اکبر کی زبان سے سنیے تو یہی ٹریجڈی کامیڈی بن جائے اور حزنیہ گھڑی بھر کے لیے طربیہ میں تبدیل ہو جائے . (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۱۳۹). رومان میں المیہ و طربیہ دونوں قسم کے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے (۱۹۸۷ ، اُردو کا افسانوی ادب ، ۱۷). [طرب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نَغْمَہ (ـــــ فت ن ، سک غ ، فت م) امذ.
خوشی کا گیت. اس کا بڑا بھائی مارکس آرگن باجا لے آیا ، جس سے کبھی طربیہ نغمے نکلتے تھے کبھی مغموم . (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۱). [طربیہ + نغمہ (رک)].

طُرْثُوث (ضم ط ، سک ر ، و مع) امذ.
ایک روئیدگی جو انگلی کے برابر موٹی مگر طول میں اس سے بڑی ہوتی ہے ، رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے ، چنوں کے کھیت یا کسی درخت کے سایے میں اُگتی ہے ، اسکے طبّی فوائد یہ ہیں کہ دستوں کو بند کرتی ہے ، سوزشِ خون کو نافع ہے. بو علی سینا نے جس اشق کے درخت کو طرثوث لکھا ہے اور جس کی مخالفت ابن بیطار نے کی ہے وہ یقیناً ایرانی اُشق کا درخت ہے. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۹۳). [طراثیث (رک)].

طَرَح (فت ط ، ر نیز سک ر). (الف) امث.
۱. طور ، طریقہ ، ڈھب ، تدبیر.

نکہ اچھر لکھنے مکھ اوپر طرح صحبت کا بیاں
آرسی دیکھ ہو گا تب خاطر نشان تج باحساب

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۱).

مت کرو ہم سیں زرگری کی طرح
یہ نہیں بندہ پروری کی طرح

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳٦).

یا تبسّم یا نگہ یا وعدہ یا کچھ پیام
کچھ بھی اے خانہ خراب اس دل کے سمجھانے کی طرح

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۲). مگر یہ طرح ہے کہ ایک سرنگ اس کی حویلی سے کھدوا کر محل میں ملا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۱).

دم بھر کو عاریت کی طرح بھی خوشی نہ دی
اتنا میں چشمِ دہر میں بے اعتبار تھا

(۱۹۲۲ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۳۰). **۲. دلکشی کا ڈھنگ ، ناز ، ادا ، بانکپن ، چھب ، چہرہ مہرہ ، وضع قطع.**

فلک سا تو بندے آنیں ستارے چاند سورج
وو آنیں طرح دیکھ حیران ہوا عقل آدمی کا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲).

نہ تھا کچھ اور میرے شوق کا حسن اور صفا باعث
بھی پیاری طرح موجب بھی کافر ادا باعث

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۵).

اب تو جو ہوتی ہو سو ہو قائم
کھب گئی جی میں اس جواں کی طرح

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸).

دل تجھے ہم کیونکہ دیں تجھ میں نہیں
کوئی دلداری کی اے دل دار طرح

(۱۸۵٦ ، کلّیات ظفر ، ۳ : ۳۹).

عشاق کا قصور نہیں کیوں نہ جان دیں
دی آپ کو خدا نے ادا اور دی طرح

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، سورج نرائن ، ۳۵).

نغموں کی زباں میں کوئی سمجھے تو بتائیں
کیا چیز ہیں یہ طرز یہ طرحیں یہ ادائیں

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۵۷). **۳. بنیاد ، بنا ، تمہید.**

جانے گل توڑنے سے گلچیں باغ میں اب چوبِ گل
کچھ نظر آتا ہے اے سودا بہار آنے کی طرح

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۳).

چمن میں آمد آمد خزاں کی
عبث بلبل نے طرحِ آشیاں کی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۶۷).

مثا کے خانۂ خرابی نے کیا بنایا ہے
مرے مکاں سے پیدا ہے لامکاں کی طرح
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۳۸) . طرح-یہ لفظ عربی میں بنیاد کے معنوں میں بولا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۶۳). **۴. صورت ، حالت.**

مرنے اور کھینے کی اوس کے اور جل جانے کی طرح
تونے دیکھی شمع اپنے ہائے پروانے کی طرح
(۱۷۸۰ ، گلِ عجائب ، ۱۱).

کیا کہیں تسلیم ہجرِ یار میں
پھر وہی ہے شام سے دل کی طرح
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۵۳). **۵. وہ مصرع جو مشاعرے وغیرہ میں وزن اور قافیہ ردیف مقرر کرنے کے لیے نمونے کے طور پر دیا جاتا ہے سب شرکائے مشاعرہ اسی پر طبع آزمائی کرتے ہیں.**

سوائے فکرِ سخن اور کچھ نہ ذکر کروں
بغیر طرحِ غزل کچھ نہ میں کروں انشا
(۱۷۷۲ ، فغان ، د (انتخاب) ، ۶۹).

مشاعرہ کا امانت ہے کس کو ہجر میں ہوش
کہاں کے شعر کہاں کی غزل کدھر کی طرح
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۰).

تسلیم ہمنوائیِ مومن نہ تھی غرض
سمجھے تھے ہم نے دل سے نکالی نئی طرح
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۳۹).

طرح کا مصرع نہیں بجلی کی ہے اک بیڑی
جڑ دی شاعر میں جہاں اس نے غزل اک ڈھال دی
(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱ : ۳). طرح ... سے مراد ہے وہ مصرع جو غزل کی زمین (بحر ردیف قافیہ) بتانے کے لیے شعراء کو دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). **۶. (أ) وضع قطع ، روپ ، بھیس ، صورت.**

دوپٹہ شانوں سے نیچے کھلی ہوئی زلفیں
ذرا بتائیے مجھ کو یہ ہے کہاں کی طرح
(۱۹۲۳ ، دیوانِ بشیر ، ۳۳). **(أأ) (ساخت ، ترتیب اور اشکال وغیرہ سے مل کر حاصل ہوئی) ہیئت مجموعی ، نمونہ.**

ستاراں بلا طرح اس کا دکھائیں
جواہر خرچ اس نے بہتر بتائیں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۳).

باد سے جنبش نہیں ہے سرو کو ہے کانپنا
دیکھ کر اے شوخ تیری قامتِ رعنا کی طرح
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۵).

حباب دار مکاں ہم نے بند بنوایا
پسند آئی نہ بحرِ جہاں میں در کی طرح
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۰). مکانات کی قطع وضع کے ساتھ ان کے فرنیچر کی بھی طرح بدلتی جاتی تھی. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۶). **۷. روش ، طرز ، انداز ، چلن.**

دکھن میں اتھیا لے طرح ہور میں
دیا ہوں سلاست کوں بھی زور میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).

تجھ کوں اے آہو نگہ ، کس نے سکھایا یہ طرح
یا تو تھا اوروں سیں رم ، یا ہم سیں رم ہونے لگا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۷).

ہوتے ہیں پائمال گل اے باد تو بہار
کس سے اڑائی تونے یہ رفتار کی طرح
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۷).

کسی پری میں قیامت تک آ نہیں سکتی
بشر کی طرزِ بشر کی ادا بشر کی طرح
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۷).

واعظ سے فراز اپنی بنی ہے نہ بنے گی
ہم اور طرح کے ہیں جناب اور طرح کے
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۵۹). **۸. قسم ، نوع.**

نہ کھانا پانی رکھیں دو طرح
فخر میں نہ کپڑا رکھیں دوہرہ
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۳). اوس صندوقچے سے ایک ڈورا کہ جس میں بہت طرح کی انگوٹھیاں تھیں ... دکھلایا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۱۰). تیسرا داؤں ... تو یقیناً اچھا ہے بھی کیونکہ اس میں کئی طرح کے مضامین ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت اللہ بیگ ، مضامین ، ۳ : ۱). **۹. روئداد (کسی امر واقعی کی) کیفیت ، صورتِ حال (جو پیش آئے).**

کیا کہوں غم میں ترے دن کے گزرنے کی طرح
اور ہر رات تیری یاد میں مرنے کی طرح
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۵).

آنے کی اپنے کیا کہیں اس گلستاں کی طرح
ہر گام پر تلف ہوئے آبِ رواں کی طرح
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۳).

مدت سے تختہ مشقِ اطبا ہوں دوستو
اب تک ہے میرے دردِ جگر کی وہی طرح
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۱۳۹). **۱۰. معیار ، حیثیت.** شام تک ایک طرح مقابلہ رہا. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال سکندری ، ۲ : ۳۰۷). **۱۱. شکل ، نقشہ.**

نقشہ الٰہی دل کا مرے کون لے گیا
کہتے ہیں سایۂ عرش میں ہے اس مکاں کی طرح
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵).

سنے جو حضرتِ زاہد سے وصفِ جنت کے
تو صاف پھر گئی آنکھوں میں اس مکاں کی طرح
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۲). **۱۲. کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ قیمت اپنا مال فروخت کرنا** (فرہنگِ آصفیہ). (ب) م ف. **۱. طور پر ، طریقے سے.** لوگوں کے پوچھنے (سے بھید) کام کے کوں بھلی طرح معلوم کرے. (۱۹۳۷ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۷).

پھر گرمِ سخن ہوئی وہ اس طرح
ہے ہے مجھے نیند آئے کس طرح
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۲۰).

دم بھر کو عاریت کی طرح بھی خوشی نہ دی
اتنا میں چشمِ دہر میں بے اعتبار تھا
(۱۹۲۲ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۳۰). ۲. **مثل ، مانند.**
عاشقِ مفلس ہوں پر پہنچا میرا سر دار پر
میں طرح منصور کی سردار ہوں بھی اور نہیں
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۳۰).
آنے کی اپنے کیا کہیں اس گلستاں کی طرح
ہر گام پر تلف ہوئے آبِ رواں کی طرح
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۳).
طرحِ مغرب کو دیکھ کر جو کہے
باہمیں طرح پابناید ساخت
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۳۷۱). [ع].

---اُڑانا محاورہ.
کسی کی نقالی کرنا ، دوسرے کا طرز اختیار کرنا.
ہنستا ہے گرچہ غنچہ ، وقتِ سحر چمن میں
ہنسنے کی تجھ سے آخر ، طرحیں اڑائیاں ہیں
(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (انور) ، ۳۸).
بے قرار اتنا جو یہ رہتا ہے ظالم رات دن
یہ کسی دل کی اڑائی ہے طرح سیماب نے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۱۲).
دو قدم چل نہ سکا اوس بتِ کرو کی طرح
سرو نے لاکھ اوڑائی قدِ دلجو کی طرح
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۷۸).

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
بنیاد رکھنے کا عمل ، خاکہ بنانا یا داغ بیل ڈالنا ، خوب صورتی.
غلافوں پر عمدہ سے عمدہ قسم کی طرح اندازی کا کارچوبی کام سونے اور روپے کا بنا ہوا تھا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۳۳). طالب العلم ... اپنے لیے خود خیال کی طرح اندازی کرے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶۶). کائنات کی تشکیل اور طرح اندازی انسان کو ایک خاص رتبہ عطا کرنے ہی کے لیے عمل میں آئی ہو گی. (۱۹۶۶ ، افکار حاشرہ ، ۳۲). [طرح + ف : انداز ، انداختن = ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بہ طَرْح (---فت ب ، ط ، و نیز سک ر) م ف.
۱. **مختلف ڈھنگ سے ، چند صورتوں سے ، کئی طریقے سے.**
زمین دوز ایک خیمہ ہے جو طرح بطرح کا بنایا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۳۰). ۲. **مختلف وضع ، ہیئت ، قسم یا رنگ وغیرہ کا ، رنگ رنگ کا.** خلعتیں طرح بطرح کی اور جواہر رنگ برنگ کے پہنا کر دیکھا کرتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۹). گل بوٹے طرح بہ طرح کے ایسے تھے کہ قبائے پرفشانے گلشن میں پھول رو اندوز بنے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۳). کھانے کی سات طرح کی ترکاریاں طرح بطرح کے پھل ... بازار سے منگوائے جائے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۰). اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے طرح بطرح کے رنج کھینچے ہیں. (۱۹۰۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۱۸). [طرح + ب (حرف جار) + طرح].

---پَر م ف.
طور سے ، طریقے سے ، انداز سے ، مانند (مہذب اللغات).

---پَڑْنا محاورہ.
بنیاد ڈالی جانا ، شروعات ہونا. طرح محبت و مودت کی ایسی پڑی کہ باہم بہ لہو لعب خوش رہتے تھے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۹۵). جنگی جرائم کا چرچا عروج پر تھا کہ پاک و بھارت میں بات چیت کی طرح پڑی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۸).

---پَڑْھنا محاورہ.
مصرعِ طرح پر غزل پڑھنا.
یہ بیتیں حضرتِ معجز کے آگے نظم کیں دم میں
منیر اب طرح پڑھنے کو اونہیں کے ساتھ چلتے ہیں
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۳۲۶).

---پَکَڑْنا محاورہ.
روش اختیار کرنا ، انداز اختیار کرنا.
نکل آتے ہو گھر سے چاند سے یہ کیا طرح پکڑی
قیامت ہو رہے کی ایک دن اس بے حجابی سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۵).

---دار صف ؛ نیز طرحدار.
۱. **حسین ، چھبیلا ، آن ، انداز والا ، خوبصورت.**
ہم دگر جب خفگی آئی تو جھگڑا کیا ہے
تجھ کو خواہندہ بہت ہم کو طرح دار بہت
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۲). صورت تو اس کی طرح دار لائق دیکھنے کے تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۸). مدرس بھی ملے تو یار استاد لونڈا، تھا نکیلا اور طرح دار. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳).
کس طرح ہم نہ سنیں تم سے طرحدار کی بات
اور پھر بات بھی وہ بات جو ہو پیار کی بات
(۱۹۱۲ ، احسن الکلام ، ۸۸). ڈھونڈ ڈھانڈھ کر کسی وضعدار ، طرحدار خوبصورت ماما کو لے آؤ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۲۷). سامنے دیوار سے پیٹھ لگائے ایک دلکش اور طرح دار لڑکی کھڑی تھی. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۳۳). ۲. **(لباس وغیرہ) اچھی وضع کا ، خوشنما.** ایک حبشی جوان خوبصورت ایک پھینٹا طرحدار سجے ہوئے باہر نکل آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۹). عمر بھی چھوٹی ، صورت بھی انوکھی، لباس بھی طرحدار. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱۳). ۳. **منفرد اسلوب کا ، تیکھے انداز کا.** جدید عیسائیت طرحدار یورپین زندگی اختیار کرنے کے واسطے نہایت مناسب ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۵۱). جناب صادق الخیری طرح دار افسانہ نگار اور ناول نویس تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳). ۴. **(تزئینی لباس) رنگین دھاری دار ریشمی کپڑا ، بناوٹ ، دونوں طرف یکساں دھاریاں قریب قریب اور مختلف وضع کی ہوتی ہیں زیادہ تر زنانے پاجامے بنانے کے کام آتا ہے ، الانچہ ، تلبدن، خاصہ ، تن زیب ، ململ...** طرح طرح کے قیمتی خوش وضع اور طرح دار کپڑے اس کو دکھائے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۳). [طرح + ف : دار ، داشتن = رکھنا ، مالک ہونا].

ـــــ داری امث.
خوبصورتی ، دلکشی.

دل بجاں عشق میں کچھ لطفِ طرحداری ہے
تیرے سر کی سوں میری جان بڑی خواری ہے۔
(۱۷۵۳ ، مخزنِ نکات (سائل) ، ۶۹).

اب تو پوشاک ہے کچھ تازہ نکالی تم نے
طرح داری کی طرح اور ہی ڈالی تم نے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳).

مشتی فی النوم اور اُس کے فلسفہ پر کر نظر
قادیاں کی نازنینوں کی طرحداری بھی دیکھ
(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۷۲). ان کی نثر میں بھی طرحداری تھی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۳). [طرح دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دِکھانا محاورہ.
ناز و انداز دکھانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

ـــــ دے جانا محاورہ.
چشم پوشی کرنا ، درگزر کرنا ، نظرانداز کرنا. تیرا دادا بھی ایسے موقع پر طرح دے جاتا تھا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۳۷).

ہمیں پاسِ محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر
وگرنہ کیا تمہارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۷۹). کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بعض بزرگ ہستیوں سے بدتمیزی اور گستاخی سے پیش آتے ہیں بزرگ طرح دے جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۶۹).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. **نظر انداز کرنا ، چشم پوشی کرنا.** دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور غذا کو سونپتے ہیں (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۷). جنابِ امیر کی قسم میں بہت طرح دیتا ہوں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۱۵).

تنہا لحد میں چھوڑ چلی تُو بھی بعدِ مرگ
دیتی ہے ایسے وقت میں اے بیکسی طرح
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۳۶). لوگ کہتے ہیں کہ نواب صاحب انہیں بہت طرح دیتے ہیں. (۱۹۸۱ ، نئی تنقید ، ۱۶۲). ۲. **بنیاد ڈالنا.** سندھ ... موسیقی اور شاعری کو پروان چڑھانے میں کسی سے پیچھے نہیں اور اس نے بڑی حد تک اپنے ہی طور پر ان دونوں کو طرح دی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۷). ۳. **الگ کرنا ، تقسیم کرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
بنیاد ڈالنا ، تدبیر کرنا. سلطانِ مصر نے بادشاہِ روم سے طرحِ یکانگت کی ڈالی. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۳۱).

ڈالی تھی اُس جری نے عجب جنگ کی طرح
اعدا دو نیم ہو گئے چورنگ کی طرح
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۵).

طرحِ جُدائی اب تُم نے ڈالی
اللہ حافظ اللہ والی
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳۱). ہماری تنقید نے بھی سماجی علوم کی مدد سے ادب کے مطالعے کی طرح ڈالی ہے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۲۶).

ـــــ رَکھنا محاورہ (قدیم).
بنیاد رکھنا ، ابتدائی روایت قائم کرنا. سلوک میں اور اختیار میں اور بڑائی میں اور رعایت میں ایسی طرح رکھیے کہ کم نہ کرنا پڑے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۰).

مجھ کو تسلیم نہیں دل کے بھی دعوے حقی!
میں نے رکھی ہے اسی کفر پہ ایماں کی طرح
(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۷۵).

ـــــ ساز امذ.
(تزئینِ لباس) شال کی کڑھت کے نمونے اور نئی نئی وضع کے ڈیزائن بنانے اور کاریگروں کو سکھانے والا استاد (ا پ و ، ۲ : ۹۹). [طرح + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ سُٹنا محاورہ (قدیم).
رک : **طرح ڈالنا.**

برساؤ مہ آنند کا تا ہوئیں منج زوکھیاں ہرے
دل کے چمن میں طرح سٹ بس لاؤں ریحاں عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳).

ـــــ طَرح کا / کی / کے صف.
مختلف طرح کا ، قسم قسم کا. جب سلطان نے بیٹی کے غم میں دربار کرنا چھوڑ دیا انتظام شہر و ملک میں فتور پیدا ہوا نئی نئی فکر طرح طرح کا اندیشہ ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶). آج کل آدمی اس نئی روشنی کی بدولت طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہے. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۷). انیسویں صدی کے شروع ہونے کے چند سال بعد ہی دردمند مسلمانوں نے طرح طرح کی تحریکیں شروع کیں اور طرح طرح کی تدابیر اختیار کیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵۸).

ـــــ فَرمانا محاورہ.
(معماری) نقشہ بنانا ، ڈیزائن بنانا . اکثر منازل کو وہ خود طرح فرماتا جو طرح کہ چابک دست معمار بڑے فکر اور غور سے طرح کھینچتے اس میں بادشاہ بجا تصرف اور زیبا باز خواست کرتا جو طرح مقرر ہوتی اس کے احکام کی شرح آصف خاں یمین الدولہ لکھتا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۶۶).

ـــــ کَرنا محاورہ.
۱. **ایجاد کرنا ، بنانا ، بنیاد ڈالنا.**

طرح کی جب تو نے اے دلبر تغافل کی طرح
میں نے تب ایجاد کی ہے شور اور غل کی طرح
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۳۷). کیا بازی تازہ بروئے کار لاتے ہیں کیا طرح کی ہے کیا منصوبہ گانٹھا ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۸ : ۹). ۲. **قرار دینا.** حضرت نے اپنی ذات پر میری طبیعت کو طرح کیا ہے. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۳). ۳. **آنچ سے سرخ کی ہوئی دھات پر کوئی ایسی دوا ڈالنا جو رنگت تبدیل کر دے**

اس کے بعد تانبا تُرشی محلول سے طرح کیا جا سکتا ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۳۳۸). ۴. ردیف ، قافیہ ، بحر بتانے کے واسطے مصرع کہنا.

نہایت طبع معنی آفریں بیدار رکھتا ہے
کہ طرح پر غزل کرتا ہے جو مضمون عالی میں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۹). آٹھ غزلیں فرمائش کی کہہ کر پڑھی تھیں ایک غزل اپنی طرح کی ہوئی بھی پڑھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۰۳).گلچیں میں جو مجھ سے طرح کی فرمائش ہوئی تھی میں نے یہ مصرع لکھ کر بھیج دیا ہے. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۱۳۵). کسی مصرع کو طرح مصرع بنانا شعرا کی اصطلاح میں طرح کرنا کہلاتا ہے.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). ۵. تاش وغیرہ کھیلنے میں ہاتھ کی صفائی سے اس طرح پتے لگانا کہ اپنی ہی جیت ہو (مہذب اللغات). ۶. تفریق کرنا ؛ دور کرنا ؛ دور ہٹانا ؛ نکالنا ، ٹالنا. پانچ میں سے دو طرح کیے تو تین بچے یا میں طرح دیتا رہا لیکن وہ تو سر پر چڑھتا ہی چلا گیا ان دونوں موقعوں پر «طرح کرنا» کے معنی ہیں ٹالنا. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۶۳).

---کَش (---فت ک) صف.
وضع اختیار کرنے والا ، انداز اختیار کرنے والا.

بندے تو طرحدار وہیں طرح کش تمھارے
پھر چاہتے ہو کیا تم ، اب اک خدا رہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۱). [طرح + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---لانا محاورہ (قدیم).
انداز اختیار کرنا.

سرو کو آرزو ہے دھولوں کی
تم سیں لایا ہے ہمسری کی طرح

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۷).

---مَصْرَع (---کس م ، سک ص ، فت ر) امذ.
(شعر و سخن) وہ مصرع جو غزل کہنے کے لیے اور ردیف ، قافیہ اور بحر کو واضح کرنے کے لیے مقرر کرتے ہیں ، مصرعِ طرح. طرح مصرع سے مراد ہے وہ مصرع جو غزل کی زمین(بحر ردیف قافیہ) بتانے کے لیے شعرا کو دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). [طرح + مصرع (رک)].

---مُقَرَّر کَرْنا محاورہ.
طرح کا مصرع دیا جانا ، مصرع طرح دینا. ان مشاعروں میں نہ کوئی طرح مقرر کی جاتی تھی اور نہ بہت سے لوگوں سے وعدے لیے جاتے تھے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶).

---میں کَہْنا محاورہ.
طرح کے مقرر کردہ مصرع پر غزل یا قصیدہ یا سلام کہنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---نِکالْنا محاورہ.
۱. (شعر و سخن) غزل وغیرہ کے لیے نئی زمین پیدا کرنا.

اس شعر کی یہ طرح نکالا ہے جب ولی
ہو اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۷). اسی بحر میں اور اشعار لکھ دو چاہو کوئی اور طرح نکالو. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۵۰). ۲. **نیا انداز اختیار کرنا ، نئی روش اپنانا.**

ایذا ہر ایک طرح سے دینی غرض مجھے
کچھ بس نہ چل سکا تو یہ طرحیں نکالیاں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۰).

ظلم کی طرح نکالی ستم ایجاد کیا
عین شادی میں دلِ شاد کو ناشاد کیا

(۱۸۳۶ ، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۲)).

یہ تونے نئی طرح نکالی
معشوق ہے اک تری نرالی

(۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۷).

---نِکَلْنا محاورہ.
طرح نکالنا (رک) کا لازم ، نئی روش یا نیا انداز ہونا. نئی طرح ایک اور بھی نکلی ہے کہ اپنے معشوق کو دوسرے کا عاشق ٹھیرا کر کچھ اپنا رشک کچھ اور چھیڑ چھاڑ کی باتیں لکھتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۳).

---نَو ڈالْنا محاورہ.
نئی بنیاد رکھنا.

فتح کی اک طرحِ نو ڈالی جہادِ نفس سے
مرحبا اے صبر پر تاثیر زین العابدین

(؟ ، قاسم لکھنوی (مہذب اللغات)).

---ہونا محاورہ.
مشاعرے کے لیے مصرع طرح کا مقرر ہونا ، مصرع طرح دیا جانا. ایک پرانی غزل شاہ نصیر کے مشاعرہ میں طرح ہوئی تھی. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، دیوان ذوق ، ۳۳).

طَرْحی (فت ط ، ر نیز سک ر) صف.
وہ غزل یا اشعار جو مصرع طرح پر کہے گئے ہوں، نیز وہ مشاعرہ جس میں طرح کا مصرع دیا گیا ہو. ذیل کا شعر اس وقت کی طرحی غزل کا ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۲۷). مشاعرہ طرحی تھا اور مصرع تھا «تنگی وال چاقو». (۱۹۷۷ ، سیاتیں احمد علی پشاوری ، ۲۵). [طرح + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُشاعَرَہ (---ضم مج م ، فت نیز کس ع ، فت ر) امذ.
ایسا مشاعرہ جس میں شعرا پہلے سے مقرر کیے ہوئے کسی مصرع طرح پر غزل کہتے ہیں. حتیٰ کو میں نے سب سے پہلے انجمن آرزو کے طرحی مشاعرے میں دیکھا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ۱۵ جنوری ، II). [طرحی + مشاعرہ (رک)].

طَرْخُون (فت ط ، سک ر ، و مج) امذ.
(طب) ایک قسم کی روئیدگی جو ایران اور شیراز میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اس کو پودینہ وغیرہ کی طرح روٹی اور پنیر سے

کھاتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں جنگلی اور پہاڑی اور بستانی ، پہاڑی کی جڑ کو عاقر قرحا کہتے ہیں طبی فوائد میں یہ چپکتے ہوئے بلغم کو نکالتا ہے سدہ کھولتا ہے اور معدہ کو قوت دیتا ہے ، لاط : Artemisia Dracunculus ۔ طرخون ریاح کو تحلیل کرتا ہے چپکتے ہوئے بلغم کو نکالتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۵)۔ [ترخون (رک) کا معرب].

طَرْد (فت ط ، سک ر) امذ.
دور کرنا ، ہنکانا ، چلانا (مہذب اللغات ؛ لغات سعیدی)۔ [ع].

۔۔۔مَرکَزی کس صف(۔۔۔فت م ، سک ر ، فت ک) امث.
مراد : قوتِ طرد مرکزی ، وہ قوت جس سے کسی مرکز پر گھومتا ہوا جسم مرکز سے دور ہو ، مرکز گریز قوت. بڑھا ہوا فاصلہ ان حصوں کا اور وہ ... طے کیا ہوا فاصلہ جو گردش سے پیدا ہوتا ہے ایک ایسا تعاول اُسکی قوتِ طردِ مرکزی گردش اور قوتِ جذبِ مرکزی میں پیدا کر دے۔ (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۵)۔ [طرد + مرکزی (رک)].

۔۔۔و/اور ، عکس (۔۔۔فت ع ، سک ک) امذ.
(منطق) ،معنی شامل کا دو حکموں سے یکساں طور پر ملا ہوا ہونا (مثلاً گھر میں تالیف ہے اور اس کے ساتھ ہی حدوث ہے لہٰذا عالم میں تالیف کا موجود ہونا حدوث سے مقترن ہے) یہ طرد ہوا، اس طرح اگر یہ معنی جہاں موجود نہ ہوں وہاں حکم بھی موجود نہ ہو گا یہ عکس ہوا، شمول حکم دو امروں کے لیے بنا بر شمول معنی یا علتِ مشترکہ کو دو طریقوں سے مقرر کرتے ہیں ایک ان میں طرد و عکس ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۷۲)۔ رتن کیرتی (۹۵۰ع) نے کل وجود (ستو) کی عارضیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ... جس کے لیے طریقۂ طرد اور عکس کام میں لایا گیا ہے۔ (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۸)۔ [طرد + و (حرفِ عطف) + عکس (رک)].

طَرْز (فت ط ، سک ر). (الف) امذ ؛ امث.
۱. طریقہ ، روش ، قاعدہ ، دستور.

ناز کا اے طرز ہے کھینچے وفا پر قلم
غمزے کا اے طور ہے گود میں پالے ستم
(۱۵۱۱ ، مشتاق (اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۳۸)).

طرز ہر طرز تھی ہی میں کہتا تھا
بھی پردے میں لعبت ہی لیا دیتا تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۶)۔ کیا اسی طرز سے تم عیسائیوں کو مسلمان کرنا چاہتے ہو۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۹۳)۔ ترین قیاس بھی نہ تھا کہ اس آسان طرز سے علاج ہو گا کہ نہ مالش نہ ضماد۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳)۔ میرا گھر پرانی طرز کا تھا۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰)۔ ۲. (اظہار یا ادائی مطلب کے لیے) ، ڈھنگ ، انداز.

اچایا طرز ایک تازا میٹھا
جگت بیچ باڑیا آواز میٹھا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶)۔ ایک بات کو ہم اپنی طرز پر اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۸)۔ سبحان اللہ کیا دلچسپ کہانی ہے اور کتنا دلکش آپ کا طرز غزل خوانی ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵)۔ ۳. خصلت ، خُو.

لیا تعلیم میں ہے آسمان پنے
تری رفتار میں طرز تحمّل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۹)۔ ۴. (نثر یا نظم کا) رنگ ، اُسلوب.

بچن در ہو دل تھے اُبلنے لگے
توے طرز خوش تب نکلنے لگے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۲).

جب جہاز کوں جوگی کیا ثابت سکل مضموں تے
تب ہوئی غزل تازی طرز شاہی مدن بھوپال کی
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۵).

کیا جانوں دل کو کھینچے ہیں کیوں شعر میر کے
کچھ طرز ایسی بھی نہیں ایہام بھی نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۴).

نہیں ملتا کسی مضموں میں ہمارا مضموں
طرز اپنا ہے جُدا سب سے جُدا کہتے ہیں
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۵۰)۔ یوں تو پیرویٔ میر و غالب پہلے بھی تھی لیکن وہ پیروی ان کے طرز کی ہوتی۔ (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳)۔ ۵. شکلیں ، صورتیں. اپنی ہنر مندی و دست کاری کی طرزیں دکھاتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۷۴)۔ ۶. شکل ، ہیئت ، وضع ، ڈھنگ.

طرز طرز چمن بڑی تجھ سے
رنگ رنگِ بہار ہے تیرا
(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا، ۲۴)۔ یہ مسجد اپنے طرز کی مسجد ہے دلی کی باقی مسجدوں سے الگ۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۹)۔
(ب) حرفِ تشبیہ. طرح ، مثل.

کہ جھوما کروں بید مجنوں کی طرز
رہے یاد اس سروِ موزوں کی طرز
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۷)۔ [ع].

۔۔۔اَدا/اَدائی کس اضا(۔۔۔فت ا) امث.
کسی بات کو کہنے کا طریقہ یا انداز.

سنتا ہوں بڑے غور سے افسانۂ ہستی
کچھ خواب ہے کچھ اصل ہے کچھ طرزِ ادا ہے
(۱۹۲۵ ، نشاطِ روح ، ۹۸)۔ طرز ادائی مطلب کے اس میں نئے نئے ڈھنگ نکلے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹)۔ وہی طرز ادا اور وہی اسلوبِ بیان ہیں کہ بے کم و کاست اردو میں برتے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۵۳)۔ [طرز + ادا / ادائی (رک)].

۔۔۔اُڑانا عاورہ.
دوسرے شخص کی روش اختیار کرنا ، نقل کرنا ، ڈھنگ سیکھ لینا.

حق کو بقس کے یاروں برباد مت دو آخر
تم نے سخن کی طرزیں اس سے اڑائیاں ہیں
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۸).

اے عندلیب جو چاہے سو کہہ پہ سچ تو یہ ہے
ہمس سے طرز یہ نالے کی تئیں اڑائی ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱).
ہمارے نالہائے پُر اثر کی طرز اوڑائی ہے
گریباں چاک ہو گل کا نہ کیوں بلبل کے شیون پر
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷).
بعد مُردن خاک میری بے سبب برباد کی
چرخ نے بھی طرز اڑائی اس ستم ایجاد کی
(۱۸۸۳ ، میرزا انس ، د (ق) ، ۹۹). بلکہ بوستانِ خیال اور سحرالبیان کو ایک ساتھ رکھیں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ جیسے میر حسن نے اپنی مثنوی کا طرز دراصل بوستانِ خیال سے اڑایا ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۳۶).

ـــ تحریر کس اضا(ـــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
لکھنے کا ڈھنگ ، تحریر کا طریقہ. ایک دیسی مضمون نگار صاحب جن کی طرزِ تحریر سے پایا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں تحریر فرماتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹۷). انہوں نے زبانِ اردو کی تحریر کا جو نیا اسلوب اختیار کیا وہ آج بھی ہماری طرزِ تحریر میں نمایاں ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۸۹). [طرز + تحریر (رک)].

ـــ کار صف.
نقشہ کش ، خاکہ تیار کرنے والا . یہ جاننے کے بعد کہ ان کا ہدف کیا ہے طرز کار اپنا کام شروع کر سکتے تھے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۹). [طرز + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ کرنا محاورہ (قدیم).
بیل بُوٹے یا نقوش بنانا ، مرصّع کرنا.
نشاناں وہاں طرز کیتے ہزو
اہت تھے جھمکتے تھے تابندہ تر
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۳).

ـــ لے اُڑنا محاورہ.
طرز اڑانا ، ہوبہو نقل کرنا ، ڈھنگ سیکھ لینا (جامع اللغات).

ـــ نکالنا محاورہ.
انداز اختیار کرنا.
داغ معجز بیاں ہے کیا کہنا
طرز سب سے جدا نکالی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۲).

ـــ نگارش کس اضا(ـــ کس ن ، ر) امذ.
لکھنے کا انداز ، اندازِ تحریر. انشاپرداز کا کمال ہوتا ہے کہ وہ ... اسلوبِ تحریر اور طرزِ نگارش کا حسن اور اس کی دلربائی کو برقرار رکھے. (۱۹۸۸ ، اردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصہ ، ۱۰۳). [طرز + ف : نگارش ، نگاشتن = لکھنا].

طَرَشْتُوج (فت ط ، ر ، سک ش ، و مع) امذ.
ایک قسم کی سمندری مچھلی جس کو ہمیشہ کھانے سے رتوند آنے لگتی ہے آنکھوں میں جالا پیدا ہو جاتا ہے ، اگر بچھو کاٹ کھائے یا مکڑی پھل جائے تو اس کو چیر کر باندھنے سے نفع ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۶). [مقامی].

طَرْسُوس (فت ط ، سک ر ، و مع) امث.
رک : طرثوث . ایک روئیدگی جو نہایت بدبو دار ہوتی ہے اسے گندگیا بھی بولتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۹۵) . [طرثوث (رک) کا ایک املا].

طَرَف (فت ط ، ر نیز سک). (الف) امذ ؛ امث.
۱. (أ) **کنارہ ، گوشہ ، حصہ.**
طرف چارپائی طرف چار ہیں
ملا یک اسے جم جلنہار ہیں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۱). پہاڑوں کی طرفیں درختوں سے چھپی ہوئی تھیں. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۴). دو رابستے ہوتے ہیں، جن سے گھاس اور سبزے کے چار مربع خطے بن جاتے ہیں اور صحن کی دونوں طرفوں میں آگے کو نکلے ہوئے ... ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۶). (أأ) **یکسوئی ، علیحدگی.**
اودھر وہ غیر کی حشمت ادھر یہ جی ہے فقط
جو چاہو ان سے سو کر لو اک اختیار طرف
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۷). ۲. (أ) **جانب ، سمت ، رُخ.**
اٹھا شور ہر طرف سوں مار مار
ہوئے گھاؤے ملک پیادے سوار
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸).
سنگار آویں حوراں ثمن ہر طرف تھے
مرصع میں کُب سر تھے یک نوری ناراں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۸۱).
عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسنِ بےحجاب اس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).
تماشائیوں کا جُدا تھا ہجوم
کہ ہر طرف تھی لاکھ عالم کی دھوم
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۷).
کوشش میں اس طرف سے تو مطلق نہیں قصور
اے آفتاب ذرّہ نوازی ہے اب ضرور
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۱). قوانین فقہی ... چار اماموں کی طرف منسوب ہیں. (۱۹۱۷ ، حیات مالک (دیباچہ) ، الف).
خیمہ گو تشنگاں میں پیاس کی لہروں کے ساتھ
نہر دریا کی طرف سے رات بھر آتے بہت
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۴۸). (أأ) **پاس ، نزدیک** ؛ (مجازاً) **خدمت میں** . پیتا اوس پیر زال کا ابن زیاد ملعون کی طرف گیا . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲) . (أأأ) **لیے ، واسطے** . اے ایمان والو جب کھڑے ہو تم طرف نماز کے پس دھولو اپنے منہ کو. (۱۸۰۶ ، نورالہدایہ ، ۳۰). ۳. **علاقے میں ، اطراف جوانب میں.** ہماری طرف یہ حُسن عنقا ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۶ : ۵). ۴. **لحاظ ، پاسداری ، جانب داری ، بجا و بےجا طرفداری.**

حاتم معاملت میں جہاں کی نہ پال تو
انصاف گر کرے تو کسو کی طرف نہ کر
(۱۷۵۶ ، دیوان زمان (ق) ، ۱۱).
کچھ گل صبا کا لاگو نہیں اس چمن میں میر
کرتے ہیں سب ہی اپنے طرفدار کی طرف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶).
بے حق یہ طرف اوس کے چاہے سو ستم کر لے
اوس نے دل عشق کو مجبور وفا جانا
(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۳۹). ۵. (نجوم) **چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے ایک منزل کا نام جس میں پیشانی پر دو ستارے نظر آتے ہیں جو عین الاسد کے نام سے موسوم ہیں.** چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں: ذراع ، نژہ ، طرف .... (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳). (ب) صف. **مقابل ، مدِّ مقابل ، برابر ، حریف.**
سودا تو اس غزل کو غزل در غزل ہی کہہ
ہونا ہے تجھ کو میر سے اوستاد کی طرف
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۸۳).
طرف ہونا مرا مشکل ہے میر اس شعر کے فن سے
یونہیں سودا کبھی ہوتا ہے سو جاہل ہے کیا جانے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).
رندان در میکدہ گستاخ ہیں زاہد
زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبوں سے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۱). [ع].

---انداز واگن (---فت ا ، سک ن ، فت گ) امذ.
وہ واگن (گاڑی) جو مٹی کا بار پٹری کے دائیں یا بائیں جانب انڈیلتی ہے ، بغلی انڈیل گاڑی. بعض کو بغلی انڈیل یا طرف انداز واگن کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۳۶). [طرف + انداز (رک) + واگن (رک)].

---اوّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امذ.
(قانون) **مدّعی ، مستغیث** (نوراللغات). [طرف + اوّل (رک)].

---بانٹ (---غنہ) امذ.
(قانون) **گڑبوال میں ایک کا خراج جو کہ دو یا زیادہ طرفوں یا تھوکوں میں وسعت تقسیم کرنے میں شامل ہوتا ہے اور ملکیت کی دو یا زیادہ شاخوں میں عام لوگوں میں واقع ہوتا ہے ، ایک طرف کے حصہ داروں کی خبر وغیرہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتے** (اردو قانونی ڈکشنری). [طرف + بانٹ (رک)].

---ثانی کس صف ، امذ.
دوسرا فریق ، مقابل ، مخالف ، مدعا علیہ ، مستغاث علیہ.
ولے اب سنو تم ادھر کا بیاں
ہوا طرفِ ثانی کا کیا حال واں
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۴۷). مباحثے کے وقت طرفِ ثانی کو جو غالب پاوے تو انصاف کو ہاتھ سے نہ دے. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۶). ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ طرف ثانی کو جبر سے بحث نہیں ہوتی. (۱۹۱۴ ، عل خانۂ شاہی ، ۴۰). [طرف + ثانی (رک)].

---جانا محاورہ.
رائے قائم کرنا ، روایت کرنا ، خیال کرنا ، کسی کا ہم خیال ہونا ، کسی جانب رُخ کرنا. سعید ابن جبیر و مجاہد اسی طرف گئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک طائر نے یہ کلام حضرت یوسف کے کان میں آہستہ سے کہا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۱).

---دار (الف) صف. ؛ رک طرفدار.
پاسداری کرنے والا ، حمایتی ، جانب دار.
بسکہ ملحوظ طبیعت تھی تری وقتِ عتاب
جز مرے غیر کا شب کوئی طرف دار نہ تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).
ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸). جو لوگ یونیورسٹی پنجاب کے طرف دار ہیں وہ اس سے ناخوش ہوے. (۱۸۸۰ ، مکاتیب سرسید ، ۳۹). حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک بھائی عقیل تھے جو امیر معاویہ کے طرف دار ہو گئے تھے. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۸). میں اپنے ضمیر کی پوری سچائی کے ساتھ ... ادیب کا طرفدار رہوں گا. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۲۳۳). (ب) امذ. **صوبے کا نگران ، حاکم ، صوبہ دار یا چیف کمشنر ، بادشاہ ایک خطہ اور ملک کا ، مالک و حاکم.** تمام ملک بھوپال کو تین حصے کیا اور تین طرف دار مع تین نائب کے مقرر کیے. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۵). شاہ نے اس کو صوبے تلنگانہ کا طرفدار بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۴۷۹). [طرف + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث ؛ رک طرفداری.
جانبداری ، پاسداری.
خال کی مت کرو طرف داری
خاطرِ زلفِ مشک فام رکھو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۱۷).
حُر سے گھبرا کے یہ بولا عمرِ سعد شریر
یہ تو ہے صاف طرفداریِ شہ کی تقریر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۷). دولھا بھائی اپنی قسم یہ آپ کی طرف داری کرتا ہے. (۱۹۰۱ ، گورکھ دھندہ ، ۷۴). ان کی زندگی کا مقصد ایک تھا اور وہ اسلام کی طرفداری تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۸). [طرف دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
۱. **نزدیک ، خیال کے مطابق ، حسابوں ، (میرے) تعلق والے.**
فاتحہ پڑھنے بھی کوئی قبر پر آتا نہیں
مر گیا میں کیا کہ سب میری طرف سے مر گئے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۳۰). میری طرف سے (مرو یا جیو) اللہ چاہے بات تک نہ کروں. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۳۸). آپ کی طرف سے مریں یا جئیں آٹھ روز سے آئی ہوئی ہو مگر تمہیں کبھی خیال نہ آیا کہ ہم سے بھی آ کر ملتیں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۳۵). ۲. **متعلق ، بارے میں ، بابت.** مجھے ایک عرصے سے آنکھوں کی طرف سے شکایت ہے (۱۹۰۸ ، مکاتیب حالی ، ۸۹).

---کَرْنا محاورہ.
طرف داری کرنا ، پاس کرنا ، لحاظ کرنا ، برابری کرنا.

حاتم معاملت میں جہاں کی نہ بول تو
انصاف گر کرے تو کسو کی نہ کر طرف

(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۶۵).

ظلم و ستم سے جور و جفا سے کیا کیا عاشق مارے گئے
شہر حسن کے لوگوں میں کرتا نہیں کوئی وفا کی طرف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۸۵).

---کَش (---فت ک) صف.
طرف دار ، حمایتی. نہ کسی ایسی سازش میں کسی فریق کا شریک یا طرف کش ہوں. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۶). [طرف + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
طرف داری ، جانب داری. وہ دین و شریعت کی طرف کشی اور اہل اسلام کی پشتی میں بدل مصروف تھا اسکے جاں نثار و خیر خواہ تھے. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۰۷). [طرف کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیری (---ی مع) امث.
طرف داری ، پاسداری ، مروت. کمال استقلال سے طرف گیری کی چال نہ اختیار کی. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۴۴۷).

عدل کی میزان میں اک خم طرف گیری کا ہے
ہم ضرور دیدہ بنائیں کیا کہ یوں ہوتا رہا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۳۷). [طرف + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَرْفا (فت ط ، سک ر) امذ ؛ = طرفہ.
جھاؤ کا پیڑ ، گز. اس کا پتا طرفہ کی لکڑی میں لگا کر جس کا پیشاب بستر پر خطا ہوتا ہو باندھے مفید ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۶). اسی کو عربی میں طرفا ... اور فارسی میں گز اور ہندی میں جھاؤ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۳). [ع].

طَرْفَت (فت ط ، سک ر ، فت ف) امث ؛ = طَرْفَۃ.
آنکھ کا جھپکنا ، ایک بار پلک مارنا (نوراللغات ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). [ع].

---اُلعَین (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
پلک جھپکنا ؛ (مجازاً) ذراسی دیر ، پلک مارنے کا وقت ، چشم زدن.

جو دوڑے تو یک طرفۃ العین میں
سرب سیر کر آئے کونین میں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۸). چھ گھنٹے تک بے طرفۃ العین رکے کے ان چند آدمیوں پر سالوں پہاڑوں کے منھ کی طرح سے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۷). کرسی سے زمین پر گرنا نازنین مس کا ہاتھ پکڑنا قدموں پر سر رکھنے کو گردن جھکانا طرفۃ العین کا کام تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۷۷). [طرفۃ + رک : ال (۱) + عین (رک)].

---اَلعَین میں م ف.
چشم زدن میں ، پلک جھپکتے ، ذراسی دیر میں ، چٹکی بجاتے ، دیکھتے دیکھتے. طرفۃ العین میں لڑائی مار لی اور دشمن کو شکستِ فاش دی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۲). وہ ابر طرفۃ العین میں برق جمال محمدی سے روشن ہو گیا. (۱۸۵۷ ، مولود شریف ، ۱۳). گاڑی ... طرفۃ العین میں اسٹیشن پر پہنچ کر تھم گئی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۶۷). خفیہ سے خفیہ خبر یا افواہ طرفۃ العین میں تمام جیل میں مشہور ہو کر... امید سے منور کر دیتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۱۹).

طُرْفَگی (ضم ط ، سک ر ، فت ف) امث.
ندرت ، انوکھا پن ، عمدگی ، خوبی.

اور اک طرفگی اس میں دیکھی میں اور
جو دیکھا اسے کھول کر چشم غور

(۱۷۸۳ ، مثنوی در وصف قصر جواہر (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۳۶). حواشی تو سمجھ میں آئے متن غامض ہی رہا یہ طرفگی بھی قابل تماشا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۸۳). ان میں طرفگی یہ ہے کہ اس طریق سے اور اس حد تک مسلمانوں کی وسعتِ تصوّر اور ہندوؤں کی باریک صناعی کی آمیزش اور کہیں نہ مل سکے گی. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۹). انشائے لطیف کی جذباتی طرفگی نکھر کر سامنے آ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۱۷۷). [طُرفہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَرْفَہ (فت ط ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. **آنکھ میں چوٹ کی سرخی ، وہ سرخ رنگ کا نقطہ جو کسی قسم کی چوٹ لگ جانے سے آنکھ میں پڑ جاتا ہے.** زخم آنکھ کو مجرب ہے اور ... طرفہ کو بھی مفید ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۳).
۲. **ایک مرتبہ پلک جھپکانا** (اسٹین گاس ؛ مہذب اللغات). [ع].

طُرْفَہ (ضم ط ، سک ر ، فت ف) صف.
نادر ، انوکھا ، عجیب ، نیا. نظر غافل تھا سمجھا کہ یو طُرفہ وقت ہے کام بہوت سخت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹). طرفہ یہ کہ تمام بیت میں مدعائے تاریخ نکلا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲).

مصیبت اس کے تئیں طُرفہ پیش آئی ہے
اکیلا دشت میں ہے پیاس ہے لڑائی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۵). سلیمان نے جعفر سے پوچھا کہ تو نے کوئی طُرفہ بات دیکھی ہے ، جعفر نے کہا ہاں ... دیکھی ہے. (۱۸۸۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۹).

طُرفہ ہے قبر عاشق گیسو پہ روشنی
آ آ کے شب کو سانپ من اپنے اُگل گئے

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۳۹۲). طُرفہ یہ کہ اس ضمن میں حضرت کا حافظہ بھی کمزور ہے. (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۲۱). [ع].

---اَدا (---فت ا) امث.
انوکھی ادا ، نیا انداز.

ان حسینوں کی ادا طُرفہ ادا ہوتی ہے
جو وفا ان سے کرے اُس پہ جفا ہوتی ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۸۹).

کون سی طُرفہ ادا بھا گئی اس دنیا میں؟
خُلد کو چھوڑ کے کیوں آ گئی اس دنیا میں؟
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۳۰). [طرفہ + ادا (رک)].

---تَر (---فت ت) صف.
بہت زیادہ عجیب ، بہت انوکھا ، عجیب تر.

اشک میں میرے ہے رنگا رنگ موجِ خونِ دل
یہ طلسمِ طُرفہ تر قائم ہوا پانی کا نقش
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۸).

پھر صحن میں چمن کے آیا بحُسن و خوبی
اور طُرفہ تر بستی اک انجمن بنائی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۳). طُرفہ تر یہ ہے کہ میں اپنی حد سے بہت آگے بڑھ گیا تھا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۳۷). طُرفہ تر اَمر یہ تھا کہ مجھے اس وقت ... تھوڑا سا تجربہ بھی نہ تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۶۱). [طرفہ + تر ، لاحقۂ صفت].

---شاگِردے کہ می گوید سَبَق اُستاد را کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) عجیب شاگرد ہے کہ استاد کو سبق پڑھاتا ہے ، چھوٹا ہو کر بڑوں کو نصیحت کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---عالَم ہونا ف ں ؛ محاورہ.
عجیب منظر ہونا ، انوکھا ماجرا یا واقعہ ہونا ، تعجب کی بات ہونا.

رنگ سوتے میں چمکتا ہے طرحداری کا
طرفہ عالم ہے ترے حسن کی بیداری کا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۴).

---گُل پُھولنا محاورہ.
نئی بات ہونا ، نیا شگوفہ کھلنا.

گلستانِ شہادت گہ میں یہ طرفہ گل پھولا
بنایا شاخِ گل قاتل نے اپنے دستِ پُرخوں کا
(۱۸۵۴ ، ذوق (مہذب اللغات)).

---ماجْرا ہونا ف ں ؛ محاورہ.
انوکھا واقعہ پیش آنا ، حیرت انگیز واقعہ ہونا.

دلکو لیجا کے پھر مکر جانا
یہ بھی اک طرفہ ماجرا ہے شوخ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۸). عجب طرفہ ماجرا ہے کہ ... تیمم میں امامیہ کے یہاں واسطے حدث کے ایک ضرب کافی ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۵۷).

دیا دل جس کو وہ ہے دشمنِ جاں
عجب تقشا ہے طرفہ ماجرا ہے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۰۹). طرفہ ماجرا یہ ہے کہ ... وہی صدائیں خود ان کو مرغوب تھیں. (۱۹۲۵ ، حیات جوہر ، ۲۰۰).

---ماجْرائی (---سک ج) امث.
انوکھا پن ، حیرت افزائی. غزل کی اس طرفہ ماجرائی کو کیا کہیں گے کہ وہ غزل ہوتے ہوئے ایک طور پر متعدد مربوط نظموں کا مجموعہ ہوتی ہے. (۱۹۵۵ ، جدید غزل ، ۳۷). [طرفہ + ماجرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَعْجُون (---فت م ، سک ع ، و مع) امذ ؛ صف.
۱. عجیب مسخرہ ؛ حماقت پر مبنی امر ؛ حیرت انگیز عادتوں والا ، مضحکہ خیز. آدمی زادہ طُرفہ معجون ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۴). میری تخت نشینی سے پہلے یہاں کی گورنمنٹ ایک طرفہ معجون تھی. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۹۳). **۲. متضاد اوصاف کا حامل شخص ، احمق ، عجیب سرشت و خصلت کا آدمی ، پل میں کچھ پل میں کچھ اور.** یہ نسخہ بندہ کا ہے حماقت نے طرفہ معجون کیا ہے گناہ کا میں نے خون کیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۲۴). اس شہر کے لوگ بھی طرفہ معجون ہیں جب بہرام کی گرفتاری میں ناکامی ہوتی تھی تو پولیس کو برا بھلا کہتے تھے اب جو وہ گرفتار ہو گیا ہے تو پولیس کی تعریفیں ہو رہی ہیں. (۱۹۳۱ ، رُسوا ، بہرام کی رہائی ، ۵). میر سوز کی عادتوں پر اگر آج ہم ہنستے ہیں تو اس وقت بھی وہ طرفہ معجون سمجھے جاتے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۲۲۶). [طرفہ + معجون (رک)].

طَرَفی (فت ط ، ر نیز سک ر) صف.
ایک طرف کا ، ایک جانب کا ؛ جانبی. جب کہ بڑا بلب ایک طرفی نلی کے ساتھ لگا ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۴۳). [طرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رِشْتَہ دار (---کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
وہ رشتے دار جو صلبی ہوں ، ایک دادا کی اولاد میں سے ہوں ، ہم اصل ، ہم جد ، یک جدی ، سگے ، حقیقی رشتے دار. اس کی بیوہ (اگر بفرضہ اس نے چھوڑی ہو) ایک طرفی رشتہ دار یا ایک بعید رشتہ دار رکن خاندان کے زیر پرورش ہو گی. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۳). [طرفی + رشتہ دار (رک)].

---موتِیا بَنْد (---و مج ، کس ت ، فت ب ، سک ن) امذ.
(طب) وہ موتیا بند جو آنکھ کے ایک گوشے میں ہو. موتیا بند خصیتین کے افعال میں کمی ہو جانے سے اور سلسل البول اور طرفی موتیا بند غدۂ زیر بالا ... کی کمزوری سے ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، درونی افرازیات (اشرف الحق) ، ۵). [طرفی + موتیا بند (رک)].

---وُرَثا (---ضم و ، فت ر) امذ.
رک : طرفی رشتہ دار. ڈاکٹر بہلر اور ڈاکٹر جالی نے .... منو نے متبنیٰ لڑکے کو یہ سلسلۂ پسران تیسرے درجے پر رکھا ہے اور نارد نے نویں درجے پر جس کی وجہ سے وہ طرفی ورثا کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۸). [طرفی + ورثا (وارث (رک) کی جمع)].

طَرَفَین (فت ط ، فت نیز سک ر ، ی لین) امذ.
۱. (کسی مقدمے یا معاملے کے) دونوں فریق. یہ رخصت اور دیدار آخری تھا کہ پھر طرفین سے کسو کوں نصیب نہ ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۴). عالم کو لایق کہ جاہل کی لغو حرکتوں

سے درگزرے ... کہ طرفین کا نقصان ہے۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۳۵)۔ جبکہ لوگ طرفین کے دلایل سننے پر مجبور ہوتے ہیں تو ہمیشہ انصاف کی اُمید ہوتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۳)۔ ہزاروں آدمیوں کا طرفین سے کشت و خون ہو گیا۔ (۱۹۱۱ ، ظہیر، داستانِ غدر ، ۱۳۷)۔ آدھ گھنٹے بعد طرفین کے افراد ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے واپس جانے لگے۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۸)۔ ۲. **ہر دو جانب**۔ ان نقطتیں طرفین کو جن پر تمام کرہ حرکت کرتا ہے قطبین کہتے ہیں۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۰)۔ ان کے طرفین خطوط طولی کھینچنا۔ (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۱۷)۔ ۳. (**فقہ**) **امام ابوحنیفہ اور امام محمد جب ایک مسئلے پر متفق ہوں**۔ صاحبین ... مراد اونسے امام محمد اور امام ابو یوسف ہیں اور طرفین سے امام محمد اور امام ابو حنیفہ اور شیخین سے امام یوسف اور امام ابو حنیفہ۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷)۔ ۴. (**ریاضی**) **علامتِ مساوات (=) کی دونوں جانب کے حصے جانبین یا طرفین کہلاتے ہیں** (داستانِ ریاضی ، ۸۲)۔ [طرف + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

---تَشْبِیہ کس اضا(---فت ت ، سک ش ، ی مع) امث۔
مشبہ اور مشبہ بہ کو طرفینِ تشبیہ کہتے ہیں (کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۶)۔ [طرفین + تشبیہ (رک)]۔

---سِلْسِلَہ کس اضا(---کس س ، سک ل ، کس س، فت ل) امث۔
زنجیر کے دونوں سیرے ؛ ایک سلسلے کے دونوں طرفین یا دونوں طرف کے نشان یا حدیں (جامع اللغات)۔ [طرفین + سلسلہ (رک)]۔

طَرَفَینی (فت ط ، ر نیز سک ر ، ی لین) صف۔
پہلو دار ، جانبی . اس عمل کو پہلوی یا طرفینی یا اطراق کٹاؤ (Lateral Erosion) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۳۰)۔ [طرفین + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

طَرَق (فت ط ، ر) امذ۔
قطار در قطار ، کئی دستے ، قطاریں (اُونٹوں کی)۔

طرق کے طرق اور پرے کے پرے
کچھ ایدھر اودھر کچھ ورے کچھ پرے

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۶)۔ [ع : طرقہ = ایک قطار (اونٹوں کی) کی جمع]۔

طَرَق جانا محاورہ (قدیم)۔
درز ہو جانا ، شگاف پڑ جانا ، پھٹ جانا ، تڑق جانا۔

دکھاؤں گر ترے کوچہ میں اشک اپنے کی گل ریزی
طرق جاوے کلیجہ اشک سے ابر بہاری کا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۳)۔ [تڑق (رک) کا قدیم املا]۔

طُرُق (ضم ط ، ر نیز فت ر) امذ ، ج۔
۱. **راہیں ، راستے**۔ جو جو عجائبات اور حالات طرق اور سبل عمارات و پل مسیلات و قریات و شہر و نہر و تالاب دیکھتے ہیں آتے۔ (۱۸۳۵ ، پالی گاٹ ، ۱۰)۔ علامہ خربوتی فرماتے ہیں ... جزء اخروی روح ہے جو طرق جنان کے درجات بتاتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، قصیدۃالبردہ (ترجمہ) ، ۳۷۷)۔ ۲. **تراکیب ، تدبیریں ، راستے ، طریقے**۔ مختلف مواقع میں مختلف طرق سے میری مدد کی۔ (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱۶)۔

مگر تم ان سپاہیوں کے ہاتھوں
بچو گے کن طرق اور کن سُبل سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۸)۔ ۳. (**حدیث**) **روایت کے الفاظ ؛ رُوات ، روایت کرنے والے ؛ راویوں کے سلسلے**۔ اشارہ طرف متعدد ہونے طرقِ حدیث کے اور صحابہ سے بھی کیا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۲)۔ خضر کا آنحضرتؐ سے ملنا اور وفات شریف پر تعزیتِ اہلِ بیت کرنا طرقِ صحاح سے مروی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۳۲)۔ احادیث کی روایتیں دوسری صدی سے کثرتِ طرق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قبولیت حاصل کرنے لگیں۔ (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، دسمبر ، ۳۳۶)۔ [طریق (رک) کی جمع]۔

---اِسْتِحْصالِ جائداد کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ح ، کس ل ، ہ) امذ۔
(**قانون**) **جائداد حاصل کرنے کے طریقے** (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [طرق + استحصال (رک) + جائداد (رک)]۔

---اِسْتِعْمال کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت، سک ع) امذ۔
برتنے کا انداز ، رواج کے مطابق ، دستور کے مطابق کام۔ عہدِ سودا و میر میں بھی کچھ لوگ ... ازراہِ بے خبری یا قدامت پرستی، متروک الفاظ اور طرقِ استعمال سے کام لیا کرتے تھے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۲۵)۔ [طرق + استعمال (رک)]۔

---تَجْرِبَہ کس اضا(---فت ت، سک ج ، کس ر، فت ب) امذ۔
طریقۂ آزمائش ، جانچنے کا طریقہ ، پرکھنے کا قاعدہ ، امتحان کا طریقہ ، ثبوت اور دلیل کا ذریعہ۔ اس ربط علتی کے دریافت کرنے کے لیے ... چند طریقے موضوع کئے ہیں اور ان کو طرقِ تجربہ کے نام سے نامزد کیا ہے۔ (۱۸۸۲ ، منطقِ استقرائی ، ۵۲)۔ [طرق + تجربہ (رک)]۔

طَرَقْنا (فت ط ، ر ، سک ق) ف ل (قدیم)۔
تڑقنا ، چٹخنا ، بال پڑ جانا ، دڑاڑ پڑنا ، آواز کے ساتھ پھٹنا ، ٹوٹ پھوٹ جانا۔

دکھاؤں گر ترے کوچہ میں اشک اپنے کی گل ریزی
طرق جاوے کلیجہ اشک سے ابر بہاری کا

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۲)۔ [تڑقنا (رک) کا قدیم املا]۔

طَرِقُوا (فت ط ، شد ر بکس ، و مع) فقرہ۔
(عربی کلمہ اردو میں مستعمل) **ایک طرف ہو جاؤ (سلاطین دارا کی سواری کے آگے نقیبوں کی آواز) ، راستہ دو ، راستہ چھوڑو ، ہٹو ، ہٹ جاؤ**۔ دنیا کی لونڈیاں مانند آگے آگے طرقوا طرقوا یعنی بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ بولتیں تھیں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۸)۔

سامنے سے صدا طرّوا کی سنائی دی اور بڑے جاہ و تجمل سے ایک سواری ساحر جلیل القدر کی آئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰۵).

سواری آ رہی ہے ایک شہزادے کی محشر میں
صدائے طرّوا سے گونج اٹھا دربار سلطانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۵). عربی کا ایک اور لفظ طرّوا اس کے معنی ہیں راہ دو. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۶۶). [ع].

---زَن (---فت ز) امذ.
نقیب ، چوبدار ، وہ شخص جو سواری کے جلوس میں پیچھے ہٹو ، راستہ دو کہتے ہوئے چلتا ہے (جامع اللغات). [طرّوا + ف : زن ، زدن ــ مارنا].

---گویاں (---و مج) امذ.
رک : طرّوازن.

علم تھی تیغ کاندھے پر اجل تھی طرّوا گویاں
ندیمو آج ہم نے سوز کا فریاد رس دیکھا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۲). سلائکۂ طرّوا گویاں ہیں ہر سمت ندائے سبوح قدس .... کی بلند ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۷۶). [طرّوا + ف : گویاں ، گفتن ــ کہنا].

طُرَّم باز/ خاں (ضم ط ، شد ر بفت) امذ.
(طنزاً) اکڑو ، شیخی بگھارنے والا ، (تعریفاً) سورما ، اکڑنے والا ، بہادر. اپنے شوہروں کی خاطر چاہے وہ طرّم باز خاں ہی کیوں نہ ہوں اپنے نام کبھی نہ بدلیں گے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۸ : ۱۰). جیتے کتنے ایسے طرّم خاں دیکھے ہیں (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۶۳). [علم].

---سمجھنا محاورہ.
اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ، ڈینگ مارنا ، شیخی بگھارنا ، اکڑنا ، دوسروں سے خود کو برتر سمجھنا (علمی اردو لغت).

---(باز) خانی امث.
بہادری ، دلیری ، اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کیفیت. وہ ہندوستان نہ تھا جہاں یہ طرّم باز خانی یا لاٹ صاحبی جتائی گئی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۹ ، ۲۰ : ۹).

یہ ہے دو بڑھیوں کی کہانی
چھائی تھی جن پر طرّم خانی

(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگے ، ۳۵). [طرّم باز خان (علم) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طُرّمچی (ضم ط ، شد ر بفت ، سک م) امذ.
دہل و نقارہ بجانے والا. ادھر نوبت خانے میں شہنا پھنکی ادھر طرمچی نے منہ سے بگل لگایا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۰). [طرّم + چی ، لاحقۂ فاعلی].

طَرُوب (فت ط ، و مع) صف ، امث.
عیش و عشرت میں مشغول رہنے والا ، شادمان اور مگن رہنے والا ، خوش و خرم رہنے والا.

سجاح و قلوپطرہ کے رنگ ڈھنگ
طروب و لعوب و خلوب و حنون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۳). [ع].

طَرُوخَہ (فت ط ، و مع ، فت خ) امذ.
۱. (جبیریات) ہڈیوں کا سلسلہ جو ران کی ہڈی کے اوپر ہوتا ہے. عظم فخذی کو ڈنڈی کی شکستگی (الف) بالائی ثلث (طروخہ کے نیچے سے لے کر برقندالی خطے تک) ... عمل میں لائی جائے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۹۵). **۲. (حیوانیات) جانور کی ٹانگ کا دوسرا جوڑ.** ٹانگیں پانچ قطعوں پر مشتمل ہوتی ہیں ورکہ اور طروخہ (جو دونوں ہی چھوٹے ہوتے ہیں). (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۸). [ع].

طُرَّہ (ضم ط ، شد ر بفت) صف ، امذ.
۱. بالوں کا گچھا جو پیشانی پر بل کھائے ؛ (استعارۃً) ہر وہ چیز جو گچھے کی صورت میں پیشانی پر لہرائے ، ہر وہ چیز جو زلف سے مشابہ ہو (جیسے سنبل یا درخت شمشاد کی نازک لٹکتی ہوئی شاخیں وغیرہ).

خم طرّہ چھوڑیا تھا مہ نے زدوش
زلف رات کی ہوئی تھی عنبر فروش

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۴).

جب آیا طرّۂ مشکیں کا تیرے دل میں خیال
زباں پہ میری وہیں ذکر مشک ناب آیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹).

کیوں اٹھلاتا ہوا آتا ہے جوڑا کھولے
طرّہ لٹکا ہوا یہ تابہ کمر کس کا ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان بیخود (ہادی علی) ، ۹۲).

میرے وجد میں پیدا — رقص طرّۂ لیلیٰ

(۱۹۳۷ ، چراغ اور کنول ، ۴۳).

الجھا ہوا ہے طرّہ تمہارا سنوار دو
اور پھر کہو تو کھیل کھلانے کو لے چلوں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۴۷۹). **۲. (مقیش کے تاروں پھولوں یا موتیوں کا) گچھا ، ہار (جو پگڑی ماتھے یا سینے پر ہو).**

سو یاراں معطر حمائل سوں میل
سو سہرا ثریا و طرّہ سہیل

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۹). حوراں ترستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرّہ لانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵). تن کے اوپر طرّہ جواہر ہی کے ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۳). سیکڑوں چنگیروں میں ہار پھول طرّے بھرے ہوئے. (۱۸۰۵؟ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۴۹). پیشانی پر زر تار طرّہ اڑسا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی (محمود خان) ، مقالات ، ۲۲). سینے اور کمر پر بدھیاں اور صافے میں طرّہ. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۲۷). **۳. (۱) پھندنا ، گپھا (خاص کر ٹوپی وغیرہ کا) ؛ (مجازاً) زلف ، کاکل ، گیسو وغیرہ.**

شمیم برگ گل یا بوئے زلف مشک سا ہوں میں
غرض جس رنگ میں ہوں طرّۂ تاج صبا ہوں میں

(۱۸۷۳ ، دیوان جرار ، ۶۳). اوس پگڑی میں لعل اور موتیوں کا ایک طرہ آویزاں تھا. (۱۸۹۱ ، حسن ، اپریل ، ۳۷). **(۲) تاج.**

سرِ شَع چقہ و سر پیچ سر بند
دھرے طرّہ بندھے زرّیں کمر بند

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۸). اس فخر کا طرّہ جس کے سر پر ہے وہ برامکہ کا خاندان ہے. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۲۲). کلو سنگھ سپاہی کو چھ سو روپیہ نذر لے کر سوبہ دار مقرر کیا توڑا اور طرّہ بخشا. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۲۷).

یہ طُرّہ ، یہ تاج ، یہ کلغی
بجھ راتول کا مان نہیں ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۴۲). **۴. پھولوں کی لڑیوں کا گُچھّا جو سر پر بندھتا اور کان کے پاس لٹکا رہتا ہے (عموماً دولھا کے).**

کرن کا طرّہ کان اوپر دھرے ہے
کہ یا چند تو سورج انگے دیکھاتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۲).

سر پہ طرّہ ہے مزین تو گلے میں بدھی
کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). وہاں تو ادھی کی کوڑیاں بھی نصیب نہیں بدھی اور طرّے کا انتظام کہاں سے ہوگا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۲۴). **۵. پگڑی کا پلّہ جو سر کے اوپر نکلا ہوا ہوتا ہے اور عموماً کلف لگا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے.**

ہاں سمجھتا ہوں کہ تیرا طرّۂ طرفِ کلاہ
آسماں کیا؟ بلکہ ہے عقدِ ثریا سے بلند

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۷۵). اس کی کلف دار پگ اونچے طرّے کا بادبان ہوا سے لہرا رہا تھا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۸۹). **۶. اضافہ ، زیادہ ، مزید.** اگلے پانچ روپے بر میں بے مزہ ہوا تھا یہ ڈھائی اور طرّہ ہوئے. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۴۴۴). **۷. عجیب بات ، انوکھی بات ، خوبی.** طرّہ اس پر یہ ہے کہ گھوڑے اور جوان کو ایک ہی وار میں لوٹ کرتا ہے. (۱۸۷۹ ، اخبار رنگین ، ۲۱). طرّہ یہ کہ مارنے اور رونے نہ دے. (۱۹۰۵ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۸۰). اس پر طرّہ یہ کہ سپہ سالار حیرت معتمد تھے واپس کیسے جاتے. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۴۴). **۸. امتیاز ، خصوصیت.** شاید ... مضمون نگاری کا طرّہ چھن کر میرے پاس وہی سرکاری ملازمت کا پروانہ رہ جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳). **۹. کوڑا ، تازیانہ.** ملکہ بہار جادو نے طرّہ اٹھا کے پھینکا اندھیرا چھا گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۲۸). **۱۰. (i) پودوں کے اوپر پھولوں کا گُچھّا.** نر پھول پودے کے راس پر شاخدار پھولداری میں ترتیب دیئے ہوئے ہوتے ہیں جس کو طرّہ Tassel کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ ، ۶۵۲). **(ii) (کھیتی باڑی) مکئی کے پودے کا جھنڈ جو بُھٹا نکلنے کی علامت ہوتا ہے** (ا ب و ، ۶ : ۸۳). **(iii) (باغبانی) پھول کی زیرے دار سلائیوں کا گُچھّا.**

طرّہ یہ گل کے ریجھے ہو تم کیا ادھر تو آؤ
یاں لختِ دل میں تار مژہ میں پرو چکا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۳).

شرابِ ناب ہے ہر رنگ کی اپنے پیالے میں
وہ طرّہ کون سا گل میں ہے کیا ہے شاخ لالے میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۳). **۱۱. پرچھلا ، اضافہ.** ان دنیاوی تحریرات میں ایک اور مذہبی طرّہ لگایا ہے ۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۱). **۱۲. بھنگ کا وہ گھونٹ جو قلح کے بعد پیتے ہیں.**

فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرّہ ہے سبزی کا کبھی گولا ہے افیوں کا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳).

پیشر ساقی طرّۂ تکیں لئے بیٹھی ہے
عقلِ نینا میں ترکش سے کنے بیٹھی ہے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۷۱). **۱۳. ایک کھیل جسے کوڑا جمال شاہی چوکا تو مار کھائی ، کہتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **۱۴. برصغیر کا ایک سرخ و زرد پھول جسے گلِ طرّہ کہتے ہیں.**

نرگس و نار و یاسمن ، سوسن و طرّے نسترن
کبک و تدرو خندہ زن بلبل و قمری نعرہ زن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۲). **۱۵. (i) جانور یا پرند کے سر کی چوٹی ، کلغی ، پروں کا گُچھّا.**

نکٹ ساز کر مور سب آئے ہیں
سراں پر جڑت کے طُرّے لائے ہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۰). **(ii) جانوروں کے دُموں کا گُچھّا.** درختوں سے اُتر کر گلہریاں اپنی دُموں کے کلف لگے طرّے لہرا کر ناچنے لگیں. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۰۱). [ع].

----اُڑانا محاورہ.

(عم) بھنگ پینا ، بہت زیادہ بھنگ استعمال کرنا. بھنگڑ خانے میں بھنگڑوں نے خوب سبزیاں گھوٹیں اور طُرّے اڑائے تم بھی یاروں پر نظر عنایت کرو. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۰۰).

---ٔ اِفْتِخار کس اضا (--- کس ا ، سک ف ، کس ت) امذ.

باعثِ فخر ، مایۂ ناز ، باعثِ امتیاز. اپنے سر سے عمامہ اتار کر میرے سر پر باندھ دیا جو اس خاکسار کے واسطے ہمیشہ کے لیے طرّۂ افتخار بن گیا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۵۸). [طرّہ + افتخار (رک)].

---ٔ اِمْتِیاز کس اضا (--- کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.

وہ صفت جو دوسروں سے ممتاز کرے ، باعثِ امتیاز. اس کارنامہ کا طرّۂ امتیاز صداقت و جانفشانی تھی. (۱۹۲۵ ، وقار حیات (مقدمہ) ، ۲۸). اُردو زبان میں ایک خاص انداز کی بانکی شاعری ان کا طرّۂ امتیاز ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۲۵). [طرّہ + امتیاز (رک)].

---ٔ اَیوان کس اضا (--- ی لین) امذ.

بام یا دالان ، مکان کا چھجّا.

ہاں یہ کر جھکا جو ہے دالان
سر پہ رہتا ہے طرّۂ ایوان

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۵). [طرّہ + ایوان (رک)].

---ٔ بَرِیں کس صف (--- فت ب ، ی مع) م ف.

اوپر سے ، مزید یہ کہ. اونکی پشتیں اگرچہ ٹوٹی نہ تھیں تاہم سست ہو گئیں طرّہ بریں بہت سے افراد اہلِ علم کو موت نے عالم سے نیست و نابود کر دیا. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱ ، ۱ : ۵).

---بڑھانا محاورہ.
اضافہ کر دینا. اِس قدر طرۂ بڑھا دیا ہے کہ وہ سب جن تھے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۰).

---پوش (---و مج) امث.
سنہرے کپڑے کا غلاف ، وہ غلاف جس میں سنہری یا مقیش کے تاروں کے پھندنے لگے ہوں. دس کشتیاں زرّیں طرہ پوش سے ڈھی رکھی تھیں اور طوق اور زنجیر ایک ایک کشتی میں رکھا تھا. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۶۲). [طرّہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، پہنانا ، چھپنا].

---پیچاں کس صف(---ی مج) صف.
بل کھایا ہوا طرّہ ، بالوں کا پیچ و خم.
کرتا سودائی نہیں طرّۂ پیچاں مجکو
تیرہ بختی سری کرتی ہے پریشاں مجکو
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۹۵). [طرّہ + ف : پیچاں ، پیچیدن - بل کھانا ، خمیدہ ہونا].

---پینا محاورہ.
بھنگ پینا ، بُوٹی پینا ، بھنگ کا کثرت سے استعمال کرنا. کسی جگہ ڈھنڈھیں بجتی ہیں کہیں شعر خوانی ہو رہی ہے ، طرّے پی رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۲۸).

---تابدار کس صف(---سک ب) صف.
رک : طرۂ پیچاں. پھنسا اس لڑکی کا عاشق زار ہے اور کمند طرّۂ تابدار کا گرفتار ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۰). [طرّہ + تابدار (رک)].

---جمانا محاورہ.
۱. رعب گانٹھنا ، تحکم کرنا (علمی اُردو لغت). ۲. بھنگ پینا (فرہنگ آصفیہ).

---چڑھانا محاورہ.
۱. اضافہ کرنا ، بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ، نیا گُھل کھلانا. پھر اس پر طرّہ چڑھایا کہ انگریزی تعلیم ہی کو گورنمنٹ کی ملازمت کا رستہ بنایا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۶). ۲. بھنگ پینا ، بوٹی پینا (فرہنگ آصفیہ).

---چڑھنا محاورہ.
بھنگ پینا. جوان نشے باز معشوقوں کے دم ساز نشیلی آنکھیں ، طرّے چڑھ رہے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۳۳۵). اس برائی کے سر پر یہ اور طرّہ چڑھا ہوا تھا کہ اس ملک کے انتظام میں بے حد تحریرات نے ... نشو و نما پایا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۵۹).

---دار صافہ (---سک ر ، فت ف) امذ.
طرّہ دار پگڑی ، وہ پگڑی جس کا سرا اُوپر کو اُٹھا رہتا ہے ، کلغی دار صافہ. شرعی پاجامہ ، اچکن کے بجائے کوٹ زیب تن ، سر پر ایک طرّہ دار صافہ. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۱۲). [طرّہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا + صافہ (رک)].

---دستار کس اضا(---فت د ، سک س) امذ.
۱. مقیش کے تاروں کا گُچھا جو پگڑی کے آخر میں لگاتے ہیں.
اس زُلفِ عنبریں سیں جو یک تار جھڑ پڑے
ہر خوب رُو کوں طرّۂ دستار ہوے کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۵).
صحبتِ اعلیٰ سے ادنیٰ کو بھی عزّت ہے حصول
طرّۂ دستار نے پایا مکاں بالائے سر
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۰).
پرتو شہ سے عجب شان ہے شہزادوں کی
چاند سورج کی کرن طرّۂ دستار ہے آج
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۱). ۲. (مجازاً) شاہانہ وضع قطع ، شاہانہ انداز:
عارف کا ٹھکانا نہیں وہ خطّہ کہ جس میں
پیدا کلہِ فقر سے ہو طرّۂ دستار
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۱۲). [طرّہ + دستار (رک)].

---شمشاد کس اضا(---فت نیز کس ش ، سک م ، فت ش) امذ.
شمشاد کے درخت کی لٹکتی ہوئی نازک شاخیں ، پتّوں کے گچھے والی شاخیں ؛ (کنایۃً) محبوب کی دراز زلفیں ، خوبصورت لمبے بال.
نہیں حقیقت میں حسن و عشق جدا
طوق قمری ہے طرّۂ شمشاد
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۱).
مرقد پہ میرے طرّۂ شمشاد کی طرح
بھوٹے کی نخلِ شمع میں بھی جابجا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۱). [طرّہ + شمشاد (رک)].

---طرّار کس اضا(---فت ط ، شد ر) امذ.
(کنایۃً) معشوق کی زلفیں.
توں مشکبو جیسے مشم عالم معطر ہو رہیا
تجھ طرّۂ طرّار میں نافہ ہے خوش تاتار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).
دل کوں دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرّۂ طرّار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).
وہ پیچ و خمِ طرّۂ طرّار کہاں ہے
وہ کشمکشِ کاکلِ خمدار کہاں ہے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۱).
دل ہو کہ جگر پیچ میں آیا کہ اڑایا
کیا سال ہے یہ طرّۂ طرّار کے آگے
(۱۹۳۹ ، حیرت بدایونی ، ک ، ۶۸). [طرّہ + طرّار (رک)].

---طلا کس اضا(---کس ط) امذ.
مقیش کے تاروں کا گچھا جو پگڑی کے اُوپر لگاتے ہیں ، وہ طرّہ جو مقیش اور بادلہ کا بنا کر پگڑی میں رکھتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [طرّہ + طلا (رک)].

ـــ کاکُل کس اضا (ـــ ضم ک) امث.
ماتھے پر پڑی ہوئی لٹیں یا زلفیں.

بکارے طرّۂ کاکل کو دیکھ کر عالم
لگی ہے مصرعِ قامت پہ بےمثال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۷). [طرّہ + کاکل (رک)].

ـــ کُلاہ کس اضا (ـــ ضم ک) امذ ؛ امث.
ٹوپی کا پھندنا ، ترکی ٹوپی کا پھندنا. داڑھی اور موچھوں کی گہری سیاہی نے طرّۂ کلاہ کو دعوتِ یگانگت دینی شروع کر دی. (۱۹۲۶ ، ظلیمہ ، ۶۰). [طرّہ + کُلاہ (رک)].

ـــ گُل کس اضا (ـــ ضم گ) امذ.
پھولوں کا گُچھا جو دستار میں لگاتے ہیں.

طرّۂ گل زیبِ دستار آپ نے جب سے کیا
خازنِ جنّت سے کم رکھتا نہیں مالی دماغ

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [طرّہ + گُل (رک)].

ـــ گیسُو کس اضا (ـــ ی مج ، و مع) امذ.
بالوں کا گُچھا.

یونہی الجھن تمہارے طرّۂ گیسو کی کیا کم ہے
کہ میں اس کو سناؤں ذکر اپنے حالِ ابتر کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۵).

ـــ لگانا محاورہ.
اضافہ کرنا ، چار چاند لگانا ، عجیب کام کرنا.

لگایا تھا یہ طرّہ اون پر نیا
کہ ڈالا تھا مقیش کترا ہوا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۱۷). تم زیب النساء کو عزّت والی رسوا کو باوفا بناؤ یہ طرّہ نہ لگاؤ. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۵۶). اس کے حامیوں نے خواہ مخواہ اس کے دستارِ فخر پر یہ طرّہ لگانا چاہا تھا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۴۴).

ـــ لگنا محاورہ.
اضافہ ہونا.

بختِ سیاہ کا مرے دونا عروج ہے
طرّہ لگا ہے جب سے شبِ انتظار کا

(۱۹۰۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاضِ سحر ، ۹۷).

ـــ لینا محاورہ.
امتیازی نشان حاصل کرنا. قدرت سے پیغمبری کا طرّہ لونگا میرا نام ہو گا. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۰۸).

ـــ و دَستار والا امذ.
(کنایۃً) **جاگیردار ، زمیندار ، مفاد پرست شخص ، صاحبِ اقتدار ، حاکم.** امریکہ ... جب چاہتا ہے اپنے ان طرّہ و دستار والے غلاموں کو حکم دے کر عوام کو اپنی ناپسندیدہ حکومت کے خلاف صف آرا کر دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۷۰).

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **اضافہ ہونا ، بڑھ جانا ، غالب ہو جانا ، سبقت لے جانا ، فائق ہونا.** خسرو پرویز کے تاریک دل میں قیصرِ روم کے برابر بھی ایمان کی روشنی نہ تھی اس پر طرّہ یہ ہوا کہ ... سلاطین کو جو خطوط لکھتے تھے ان میں عنوان پر پہلے بادشاہ کا نام ہوتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۷۰). ۲. **انوکھا پن ہونا.** حکیم بوعلی سینا کا اسی صنعت کا ایک چراغ تیار کیا ہوا ملا تھا مگر اس میں یہ اور طرّہ تھا کہ اس کی حرارت سے ایک حمام بھی ہر وقت گرم رہتا تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱). ۳. **اور غضب ہونا ، مزید قیامت ہونا ، زیادہ بات خراب ہونا ؛ زیادہ رسوائی کا سبب ہونا.** مسٹر نارمن چیف جسٹس بنگال کا ایک مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہونا اس پر اور طرّہ ہو گیا تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۸۲). ۴. **بات پر حاشیہ چڑھنا** (مہذب اللغات).

ـــ یہ کہ فقرہ.
مزید براں ، علاوہ بریں ، زائد ، مزید. اور سب پر طرّہ یہ کہ پریس جب سے جاری ہوا خدا کے فضل سے آج تک اس کا کام ایک دن کے لیے بھی نہیں رُکا. (۱۸۸۹ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳ : ۲۱). اس پر طرّہ یہ کہ جب جنگ بندی کی ... انہوں نے بڑی مشکل سے غلبہ حاصل کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵۹).

طَرَی (فت ط ، شد ر) صف.
تر و تازہ ، نیا.

کہ تھا مرغِ بریاں حضورِ نبیؐ
پکا تھا نہایت لذیذ و طری

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۶۹). [ع].

طَرَیان (فت ط ، ر نیز سک ر) امذ.
(کسی پر کسی حالت کا) ورود طاری ہونا ، وارد ہونا. حضرت پر طریان ورودِ غم بیانیہ ہوتا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱). اس کو ہر دم اسی کیفیت کے طریان کا انتظار رہتا تھا. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۳۳). [ع].

طَرَیانی (فت ط ، ر نیز سک ر) صف.
وارد ہونے والی ، طاری ہونے والی ، اوپری شے جس کی نسبت یہ نہ معلوم ہو کہ کہاں سے آئی. اس حلول کی نوعیت سریانی نہیں بلکہ طریانی ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۲). [طریان + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَرِیخ (فت ط ، ی مع) امث.
ایک نوع کی چھوٹی مچھلی جو ملک فارس اور بحرین کی طرف دریاؤں میں پائی جاتی ہے اس پر سفنے ہوتے ہیں اور کانٹے کم ہوتے ہیں. طریخ ... ایک قسم کی مچھلی ہے ایک بالشت کے برابر بڑی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۶). [ف].

طَرِید (فت ط ، ی مع) صف.
ہنکایا ہوا ، دھکیلا ہوا ، نکالا ہوا ، راندۂ درگاہ ، ٹھکرایا ہوا ، جو معتوب ہو گیا ہو.

ہم اگرچہ ہیں ان دنوں مقبول
لیکن اغیار بھی طرید نہیں

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۷۳). اگرچہ ارتداد سے ایک شخص ذات سے باہر ہو سکتا ہے لیکن اس سے وہ طرید القانون نہیں ہوتا. (۱۹۳۱ ، قانون و رواجِ ہنود (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۳). [ع : (ط ر د) سے صفت].

طَرِیر (فت ط ، ی مع) امذ.
جس کی مسیں بھیگ رہی ہوں ، جوانِ رعنا ، حسین ، نوخیز.

طرۂ طرّار تیرا اے طریر
روح کا جرّار ہے مثلِ جریر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۵). [ع].

طَرِیق (فت ط ، ی مع) امذ.
۱. **راہ ، راستہ ، سڑک.**

تیرے بدن کے شہر کوں منگتا ہے آنے ہاشمی
رہبر ہو دکھلایا لیکا تجھ مانگ کا سیدھا طریق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳).

تمام منزلِ عرفاں کی سیر کیوں نہ کرے
طریقِ عشق میں جو غم کوں دستگیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۱).

آس پاس اس کڑھی کے آنی جھیل
گم تھے برسات میں طریق و سبیل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷).

نہ کوئی میرِ کارواں طریق
نہ کوئی آشنا نہ کوئی رفیق

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۵). ۲. **طریقہ ، روش ، طرز ، ڈھنگ.**

کیا خلق زیور سے ہو غریق
ولے خسروانی اتھے جس طریق

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

جھاڑے پلو کوں سارا یہ کیا طریق تمارا
گھر میں مرد ہمارا کیسے تمہیں چیوخوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، د ، ۲۰۲).

نہ جا بزمِ اغیار میں شمع رو
کہ اہلِ وفا کا نہیں یہ طریق

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۵).

دور بہت بھاگو ہو ہم سے سیکھے طریق غزالوں کا
وحشت کرنا شیوہ ہے کیا اچھی آنکھوں والوں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۰).

اے ظفر اس سے محبت کی توقع مت رکھ
آدمیت کا جو رکھتا نہیں انسان طریق

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۵).

میں نے کہا کہ ہیں یہ تمدن کے دو طریق
اس میں سے جو پسند طبیعت جناب ہو

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۰۵). یوسف نے امین سے پوچھا کہ نماز یہاں پر ہمیشہ اسی طریق سے ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، مکاتیبِ یوسف عزیز مگسی (مقدمہ) ، ۵۰). ۳. **رواج ، دستور.** ہمارے طریق میں حریف پر پیش دستی نہیں کرتے. (۱۸۹۳ ، کوچکِ باختر ، ۲۱۲). ۴. **مذہب ، شریعت.** حضرتؐ کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑے گا اور کسی حال میں نہ چھوڑے گا تو اس کو سو شہید کے موافق ثواب ملے گا. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۹۱). یہ کلمات یہود ، نصاریٰ اور مجوس کے طریق کے خلاف اور اسے چھوڑتے ہوئے اختیار کیے گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷). ۵. **انداز ، اطوار ، طور.**

ہے ہے وہ نیچی نیچی نگاہوں سے بات چیت
وہ ٹالنا طریق سے میرے سوال کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاضِ صابر ، ۳۵). ۶. **ترکیب ، قاعدہ.** لیکن اصل پوچھو تو جو ذائقہ ان کے طریق سے پکے ہوئے گوشت میں ہوتا ہے ہندوستانی طریقہ سے پکے ہوئے میں ہرگز نہیں ہوتا. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۷۷). ۷. (حدیث) **روایت کے الفاظ اور راوی.** اوس کی مذمت حدیثِ نبوی میں کئی طریق کی روایتوں سے وارد ... ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳). ۸. **صوفیوں کا مسلک ، راہِ تصوف.**

چراغِ دودۂ چشتی و قادریہ طریق
قبۂ اکمل و شب زندہ دارِ پیر ہدیٰ

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰). ۹. (تصوف) **وہ مراسم مشروعہ الٰہی ہیں جن میں رخصت نہیں** (مصباح التعرف ، ۱۶۶). ۱۰. (ریاضی) **کنارا ، حد ، اصلی مرکز.** فوری مرکز کے دو طریق (لوکس) ہوتے ہیں ایک تو جسم کے لحاظ سے اور دوسرا فضا کے لحاظ سے. (۱۹۳۸ ، ذرّہ اور استوار اجسام کا علمِ حرکت ، ۳۵۰). یہ آس پاس کے ان تمام نقطوں کا طریق (Locus) ہوتا ہے جن کی ہیئت (Phase) یکساں ہو. (۱۹۶۷ ، آواز (علی ناصر زیدی) ، ۱۰۲). [ع : (ط ر ق)].

ـــ بَدَل کس اضا(ـــ فت ب ، د) امذ.
(معاشیات) **کسی ایک چیز کے بجائے وہی احتیاج رفع کرنے کے لیے دوسری چیز استعمال کرنے کا طریقہ ، بارٹر سسٹم.** طریقِ بدل کا تغیر پذیری طلب پر اثر قابلِ توجہ ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت (ترجمہ) ، ۳۹۶). صرف ایک طریقِ بدل باقی رہ جاتا ہے اور وہ مانعِ حمل طریقوں کا استعمال ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۵). [طریق + بدل (رک)].

ـــ زَر کس اضا(ـــ فت ز) امذ.
(معاشیات) **روپیہ پیسا ، دھن دولت ، سونا چاندی کا نظام ، وہ طریقہ یا وہ نظام جس میں سونے چاندی یا روپے پیسے کی قیمت گھٹتی یا بڑھتی رہتی ہے ، نظامِ زر.** طلا کی دستیاب ہونے والی مقدار ، بالآخر طبعی حالات کے حدود پر منحصر ہوتی اور انسان کی تلوّن پسندی کے تابع نہیں رہتی یہ طریقِ زر تمام مہذب و غیر مہذب دنیا کے عادات و روایات کی تہہ میں مضمر ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۹). [طریق + زر (رک)].

ـــ شَمْس کس اضا(ـــ فت ش ، سک م) امذ.
ایک سال کے دوران میں ثابت ستاروں کے اندر سورج کے ظاہری راستہ کو طریقِ شمس کہتے ہیں (ماخوذ : علم ہیئت ، ۱۱). [طریق + شمس (رک)].

ـــــِ کار کس اضا ؛ امذ.
کام کرنے کا طریقہ. اس طریقِ کار کا اندازہ کرنے کے لئے ... ملاحظہ فرمائیے. (۱۹۵۶ ، زبانِ داغ ، ۵۶). اس لئے روایاتی طریقِ کار کے ساتھ نیا اندازِ فکر اپنانے کی کوشش کی گئی ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۵). [طریق + کار (رک)].

ـــــِ کَشید کس اضا (ـــــ فت ک ، ی مع) امث.
کسی چیز کو اخذ کر لینے کا طریقہ ، دستیاب کرنے کا طریقہ ، حاصل کرنے کا طریقہ ، نکالنے کا طریقہ. معدنی وسائل کا طریقِ کشید سہولتِ استعمال صنعتی پیداوار کی اہمیت نیز نقل و حمل کے خرچ وغیرہ پر ... گنجائیت کا انحصار ہوتا ہے . (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۰۳). [طریق + ف : کشید ، کشیدن ـ کھینچنا].

ـــــِ مُعامَلَت کس اضا (ـــــ ضم م ، فت م ، ل) امث.
طور طریقہ ، باہمی میل ملاپ اور برتاؤ کا طریقہ. وقار عظیم ... کی روشِ کار اور ان کے طریقِ معاملت کو میں نے معلوم یا غیر معلوم طور پر اپنایا ہو اور اسے اپنا معمول اور اپنا وظیفۂ حیات بنایا ہو تو عجب نہیں . (۱۹۸۶ ، فورٹ ولیم کالج تحریک اور تاریخ ، ۱۷) . [طریق + معاملت (رک)].

ـــــ میں آنا محاورہ.
راستہ اختیار کرنا ، کوئی مسلک اختیار کرنا. دھوکا کھایا صراطِ مستقیم مسلک قدیم سے پھر کر آتش پرستی کے طریق میں آیا. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۹۸).

طَرِیقَت (فت ط ، ی مع ، فت ق) امث.
۱. **راہ ، باٹ ، رستہ ، ڈگر.**

کبھیں وہ رہرو طریقتر دیں
کبھیں ہادیِ راہبر دیکھا

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۹). ۲. **(تصوّف) صوفیائے کرام کے مسلک کا نام جس میں عشقِ الٰہی کو تمام عبادات پر فوقیت حاصل ہے ، شریعت کو قلب کی گہرائیوں میں محسوس کرنے کی کیفیت .** عدل طریقت کی پیروی ہے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۶).

طریقت میں تجھ طالباں ات رشید
حقیقت میں پیراں ہیں تیرے مرید

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۱).

عیاں کر دل اُپر راز طریقت
ستے پر کھول ابوابِ حقیقت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴۳). بزرگانِ طریقت نے فرمایا ہے کہ ایک نفس روندہ باطل کا ہزار سالہ عابد ہے . (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۶۰). اسلام نے تین نظام قائم کئے جن کو اصطلاح میں علی الترتیب ، شریعت ، طریقت اور معرفت کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فضائلِ اسلام ، ۲۰). پابندِ شریعت ہونے کے ساتھ ساتھ طریقت کی یہ مخصوص راہ اختیار کی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۳۹). ۳. **مذہب ، شریعت ، دین.** سلاطین نے یہاں خود مسجدوں یا مدرسوں کی قسم کی کوئی مذہبی یا ثقافتی عمارتیں نہیں بنائیں بلکہ ... مختلف والیوں اور روسائے طریقت کے انفرادی اقدامات پر چھوڑ دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۵۹). [ع].

طَرِیقُولِیُون (فت ط ، ی مع ، و مع ، کس ل ، و مع) امث.
ایک رونیدگی ہے جو ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے دریاؤں اور نہروں کے کنارے اور پانی پڑنے کی جگہ اُگتی ہے اس کے پھول کا رنگ ایک سا نہیں رہتا صبح کو سفید ، دوپہر کو نیلا اور رات کو سرخ سیاہی مائل پڑ جاتا ہے ، یہ دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے معدے اور جگر کو قوت پہنچاتی ہے سرد خلطوں کو مٹاتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۷). [ت].

طَرِیقَہ (فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
۱. **طریق ، روش ، طرز ، ڈھنگ.**

لیا ہے جب سوں سوہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڑھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

طریقہ یہ کیا گر تمنے جاری
نہ پھر دیکھوں گی میں صورت تمہاری

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۰۲). اس ساربان زادے کا بھی طریقہ ہے جس پر عاشق ہوتا ہے اس کو یوں ہی ذلیل کرتا ہے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری ، ۲ : ۲۳).

دنیا سے برتنے کا طریقہ نہیں آتا
ہم سے تو ہمارے بھی شناسا نہیں ہوتے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۱). ۲. **قاعدہ ، اصول.** خیال بندی کا طریقہ اور تشبیہہ و استعارہ کا قاعدہ ایسا خراب وناقص پڑگیا ہے. (۱۸۶۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹۱).

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہیں چاہیں کیونکر

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۸۲). ۳. **مذہب ، شریعت ، دین.** یہ کہتے ہیں کہ ... طریقہ ہمارا ، طریقہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ہے. (۱۸۰۳ ، دقایق الایمان ، ۲۱). یہ شخص ناصبی طریقہ زیدیہ و معتزلہ کی طرف مائل تھا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضّیا ، ۷۵) . ۴. **راستہ ، ترکیب.**

بوسہ دینے کے طریقے پر قدم بڑھتا نہیں
دستِ ممسک سے سوا ہے یار کی تاخیرِ پا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱). ۵. **طرح ، طور.** ایڈز تین طریقوں سے پھیل سکتا ہے جنسی اختلاط سے ، جراثیم سے ، آلودہ سوئی یا مریض فرد کی خون کی منتقلی سے یا متاثرہ ماں سے بچے کو منتقل ہوتا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ مئی ، ۳). ۶. **(نجوم) چاند کا برجِ عقرب کے قریب آنا** (نوراللغات) ۷. **صوفیوں کا مسلک ، راہِ سلوک.** شیخ وجیہ الدین کو ... اجازت تلقین طریقہ شطاریہ میں تھی. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۴۴۴) . ۸. **انداز ، آثار.** نہ غالب آنے کا طریقہ سے معلوم ہوتا ہے شکستِ فاش کھانے کا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۹ : ۴۲۴). ۹. **صورتِ حال ، وضع ، قاعدہ ، نوع ، انداز.** جس کا صحیح طریقۂ وقوع اب تک صاف طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۱۸). [ع].

ـــــ اِنّی کس صف (ـــــ کس ا ، شد ن) امث.
(منطق) ایک دلیل کا نام ، وجود معلول کی علت پر استدلال کرنا ،

ہدایت چاہنا ، دلیل پیش کرنا. ہم طریقۂ اِنّی سے ایسے عمومات کی تصدیق کریں یہ ثابت کر کے کہ ان میں کوئی امور عجیب نہیں ہے جو ان کے وقوع کے باعث ہوں. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۲۳۸).
[طریقہ + انّی (۱)].

---آنا محاورہ.
ڈھب آنا ، کام کرنے کا ڈھنگ معلوم ہونا ، انداز آنا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---بَتانا محاورہ.
کسی کو کام آنے کا ڈھنگ بتانا ، ترکیب بتانا ، قاعدہ بتانا ، سمجھانا ؛ کسی کام کے کرنے کا ڈھنگ بتانا (نوراللغات).

---بَرْاَنْدازی کس اضا(---فت ب ، سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
(تدریس) بچوں یا سیکھنے والوں کے سامنے مختلف کاموں یعنی دستکاریوں کے سامان کو پھیلا دینا تاکہ وہ اپنی پسند کا کام انتخاب کر سکیں ، ذہنی رُجحان کو اُبھارنے کا طریقہ ، دلچسپی اور ذوق کو متحرک کرنے کا طریقہ. طریقۂ براندازی ... کے تحت مریض کے سامنے شفاخانوں میں سکھائے جانے والے مختلف کاموں کا سامان پھیلا دیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، علمی سماجی بہبود ، ۲۸). [طریقہ + بر (۱۰) + ف : انداز ، انداختن – ڈالنا ، پھینکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَرْتْنا محاورہ.
برتاؤ کرنا ، کسی دستور یا قاعدے پر چلنا ، کسی دھرم شاستر یا قانون مذہبی پر عمل کرنا. حاجب نے یہی عام طریقہ امام صاحب کے ساتھ برتنا چاہا. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۵۹).

---بِگَڑْنا محاورہ.
راستہ بدل جانا ، انداز فکر میں تبدیلی آنا. مذہبوں میں اختلاف پڑ گیا طریقہ بگڑ گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲).

---بَنْدھنا محاورہ.
قاعدہ مقرر ہونا ، دستور متعین ہونا.

وہاں ہر کام ہوتا ضابطہ سے
طریقے بندھ گئے سب آشرم کے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۶).

---تَشْکِیل کس اضا(---فت ت ، سک ش ، ی مع) امذ.
شکل بنانے کا طریقہ ، کسی چیز کو وضع کرنے یا بنانے کا طریقہ یا قاعدہ. اب ہم آپ کو ہر ایک طریقۂ تشکیل Configuration کے متعلق تفصیل بتاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۲۸).
[طریقہ + تشکیل (رک)].

---تَوْلِید کس اضا(---و لین ، ی مع) امث.
پیدائش کا طریقہ ، پیدا کرنے کا نظام. جن کا طریقۂ تولید مخفی تھا ، ان کو کرپٹو گیم (Cryptogam) کہا گیا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۵). [طریقہ + تولید (رک)].

---دِکھلانا محاورہ.
مقابلہ کر کے کسی طریقے کی خوبی یا برائی ظاہر کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---سَلام کس اضا(---فت س) امذ.
(حرب و ضرب) فنِ کشتی یا تلوار زنی کا ایک داؤ جس میں حریف اپنے ہاتھ کو اٹھا کر یا تلوار کو اُٹھا کر تعظیم دیتا ہے ، سلامی پیچ. صاحب معرکہ آرا نے اس کے طریقۂ سلام آٹھ ، گھاتیں دس ، انداز روکنے کے بائیس ، تمام پیچوں کے چوراسی کل ایک سو بیس لکھے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۲۱).
[طریقہ + سلام (رک)].

---سَنِیَّہ کس صف(---فت س ، کس ن ، فت ی بشد) امذ.
بلند و ارفع روش ، مہربانی کا انداز. جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نور ہدایت دیا ہے وہ لوگ کبھی حشر تک اتباع اس طریقۂ سنیہ سے باز نہ آوینگے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳). [طریقہ + سنیہ (رک)].

---کار کس اضا ، امذ.
کام کرنے کا انداز ، کام کا اصول ، منہاجیات ، ڈھنگ ، قرینہ یا انداز. سائنس ایک طریقۂ کار (Methodology) ہے جبکہ فلسفہ ایک نظریہ (Theory) ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۳۳).
[طریقہ + کار (رک)].

---مُحَمَّدِیَہ کس صف(---ضم م ، فت ح ، شد م بفت ، سک د ، فت ی) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین یا مذہب ، اسلام. خواجہ میر درد نے طریقۂ محمدیہ پر عمل کیا طریقۂ محمدیہ کے وہی اصول اور عقیدے ہیں جن کو اہلِ سنّت تسلیم کرتے ہیں. (؟ ، مزاج و ماحول ، ۱۰۶). [طریقہ + محمد صلی اللہ علیہ وسلم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---نِکالنا محاورہ.
انداز اختیار کرنا ، روش اختیار کرنا.

پھر اوسنے بیچ کر اسباب گھر کا
نکالا روز کا اوسنے طریقا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۲۳۵).

---وِجْدان کس اضا(--- کس و ، سک ج) امذ.
(نفسیات) عقلی استدلال کے بغیر کسی بات کو جاننے کا اصول یا قاعدہ. افلاطون اور ارسطو سے لے کر اب تک تصوریین نے طریقۂ وجدان کی ایک نہ ایک صورت پر زور دیا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ (ترجمہ) ، ۸۲). [طریقہ + وجدان (رک)].

طَرِیقے کا صف.
اچھے اوصاف کا حامل ، پسندیدہ. یا تو میاں طریقے کا ملے اور نہیں تو اسی طرح ارمان گور میں لیے چل جائے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۸).

طَسْت (فت ط ، سک س) امذ.
ایک طرح کا برتن ، تھال ، تشت. تشت فارسی لفظ تھا ، اسی کو عربی میں طست کر لیا ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۲)۔
[طشت (رک) کا متبادل املا]۔

طَسو (فت ط ، و مج) امذ.
گز کا چوبیسواں حصہ؛ ۱/۲۴ دانگ جس کا وزن دو حبہ کے برابر ہوتا ہے؛ کسی پیمانے کا بیسواں حصہ. جب ایک طسو مکعب پانی کا اور ایک طسو مکعب چوب کا وزن میں برابر ہونگے تو دونوں کا ثقل ایک ہی ہو گا۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۹)۔ زمین کی پیمائش میں جو درعہ ہے اُس کے چوبیس حصے کیے ہیں اور اس کے ہر حصے کو طسو کہتے ہیں۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۴۳)۔
[تسو (رک) کا متبادل املا]۔

طِسْوانْسی (کس ط ، سک س ، مغ) امث.
بیسواں حصہ ، لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ. بیس انوانسی کی ایک طسوانسی اور بیس طسوانسی کا ایک بسوہ اور بیس بسوہ کا ایک بیگھ کامل ہوتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۷۶)۔ طسو ... کے چوبیسویں حصہ کو طسوانسی کہتے ہیں۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۴۳)۔ [تسوانسہ (رک) کی تانیث]۔

طَسُّوج (فت ط ، شد س ، و مع) امذ.
کوڑی کا ایک چوتھائی وزن ، دو حبے بھر ، دو رتی کا وزن. یاقوت جو بے عیب اور ایک طسوج بھر ہو ... تین دینار کا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶)۔ ایک طسوج دو حبے ... کا خیال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۰۲)۔
[طسو (رک) کا معرب]۔

طَشْت (فت ط ، کس ش) امذ.
۱. بڑی طشتری ، کونڈا ، تھال ، لگن ، پرات ، تسلا.

وو صبح اوپر اگر چرخ چرخ کھایا نہیں
تو مہر طشتِ جواہر نگار کس کا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۹)۔

مزین پاندان ہور پیکدان خوب
اتھے طشتِ آفتابے بہوت محبوب

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۹))۔ پھر ایک طشت سونے کا لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۳۰)۔ اوپر کے تختوں کی جگہ ایک مستطیل گہرا طشت لگا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۷۳)۔ گائے ابھی ذبح بھی نہیں ہوتی اور لوگ اپنے سروں پر طشت لیے آ گئے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۵)۔ **۲. ایک بڑا چوڑا چکلا ظرف جس میں قدیم زمانے میں مجرم کو لٹا کر اس کا سر اڑا دیا کرتے تھے.**

دسیں جابجا خار خون ریز خوار   قدم در قدم طشت و تشتر ہزار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۳)۔

یہ طشت و تیغ یہ ہم کشتنی درنگ ہے کیا
نویں مزاج میں آئے تو خیر بہتر ہے

(۱۹۵۰ ، قائم ، د ، ۱۵۲)۔ بہار نے ایک خواص کو اشارہ کیا کہ وہ تشتر اور طشت لے کر آئی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۸)۔ **۳. ہاتھ دھونے کا برتن ، چلمچی.** لیجیے لُٹیا طشت موجود ہے کلّی کیجیے خاصدان حاضر ہے گلوری کھائیے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۸)۔ لوٹہ اور طشت ایک خادمہ نے پہلے ہی سے لا رکھا تھا۔ (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۲۱۷)۔ تمدن آتا ہے تو یہ سامان ساتھ لاتا ہے کہ چاندنی کا فرش ہے اس پر زیر انداز ، زیر انداز پر طشت یا سیلابچی۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۶ : ۲۱۲)۔ **۴. پیالہ.** اسنے پانی کا ایک طشت منگوایا اور منتر پڑھنا شروع کیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸)۔ **۵. پیخانہ بھرنے کا تسلا.** رات کو طشت صاف کرنے کے لیے مہترانی ... ٹوکرا کمر پر رکھے ہاتھوں میں ... اپنی آن بان دکھاتی جاتی تھی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۴۸)۔ [تشت (رک) کا معرب]۔

---اَزْبام (---فت ا ، سک ز) صف.
ظاہر ، کھلا ہوا ، مشہور ، افشائے راز. وہ تو اتنی غیب دان ہے جتنی بات چھپاؤ اُتنی ہی طشت ازبام۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۳۲)۔ [طشت + از (رک) + بام (رک)]۔

---اَزْبام اُفْتادَہ کہاوت.
(لفظاً) طشت کوٹھے پر سے گر پڑا ؛ (کنایۃً) بہت بدنامی اور رسوائی ہونی. یہ ایک اوپن سیکرٹ یعنی طشت ازبام افتادہ بات ہے۔ (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۱۱)۔ تمام زمانہ میں بد کرداری کی شہرت طشت ازبام افتادہ ہو اور کیا نتیجہ ہے۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۲۸)۔

---اَزْبام کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. راز کو ظاہر کر دینا ، افشا کر دینا ، کسی بات کو کھول کر پیش کر دینا. اسلام ... نے یہودیوں کی ایک ایک برائی کو طشت ازبام کیا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۸)۔ میں نے کشمیر دربار کی اس ناپا کنہ حرکت کو طشت ازبام کر دیا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹)۔ **۲. رسوا کرنا ، بدنام کرنا ، کسی کو برائی کے ساتھ شہرت دینا.**

بحر نے کام اچھا نہ کیا ہیا کے ہونے بدنام ہونے
کسریے پر کیوں جام کشی کی آپ کو طشت ازبام کیا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۳۶)۔

---اَزْبام ہونا محاورہ.
۱. راز فاش ہونا ، بھید کھلنا. چند روز تو یہ راز پوشیدہ رہا آخر طشت ازبام ہوا۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۱)۔ آن ہونی ہونی اور طشت ازبام ہو کر رہی۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۳۱)۔ **۲. رسوا ہونا ، بدنام ہونا:**

لکھ گیا آہ خراباتیوں میں نام اپنا
طشت ازبام زمانے میں ہوا جام اپنا

(۱۸۶۸ ، شعلہ جوالہ (بحر ، امداد علی) ، ۱ : ۲۸۳)۔

---اُفُق کس اضا (---ضم ا ، فت ف) امذ.
آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے.

سورج نے جاتے جاتے شام سیہ قبا کو
طشتِ افق سے لیکر لالے کے پھول مارے

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۹۰)۔ [طشت + افق (رک)]۔

---چَوکی (---و لین) امث.
۱. وہ چوکی جس پر بیٹھ کر طشت میں رفعِ حاجت کرتے ہیں. شہدوں نے پلنگ چھپرکھٹ اٹھایا ، کہاروں نے بہوڑے کا کھانا ، حلال خوری نے طشت چوکی اٹھائی۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد، ۹۹). **۲. وہ چوکی جس میں طشت لگا ہوتا ہے اور جس پر بیٹھ کر منّھ دھویا جا سکتا ہے اور وضو وغیرہ کیا جا سکتا ہے .** مہ جمال نے پھر انگڑائی لی اور مسکراتی ہوئی طشت چوکی پر گئی ، وضو کیا ، نماز پڑھی . (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۳۳) . [طشت + چوکی (رک)].

---دار صف.
بادشاہوں اور امیروں کے وہ ملازم جو ہاتھ دھلانے کی خدمت پر مامور ہوں. حسب الحکم بادشاہ کے طشت داروں اور جام داروں نے انکا منہ ہاتھ دھلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۷). وہاں شاہی طشت داروں اور جامداروں کو بھیجا کہ ان کے منھ دھلائیں اچھے کپڑے پہنائیں۔ (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالاتِ برق ، ۱۷۰). [طشت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---زَرِّیں کس صف(---فت زَ ، شد ر ، ی مع) امذ.
سونے کا تھال ؛ (کنایۃً) سورج.

نہ اب وہ طشتِ زرّیں ہیں نہ وہ چاندی کے کلسے ہیں
کمیٹی خوانِ نعمت ہے فقط لفظوں کے جلسے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۲۹). [طشت + زرّیں (رک)].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) آسمان جو کہ لگن کی مثل ہے.

شاید کہ تم نے کھول دی مٹھی بھری ہوئی
طشتِ فلک میں نقرئی سکّے بکھر گئے

(۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۹۸). [طشت + فلک (رک)].

طَشتَری (فت ط ، سک ش ، فت ت) امث.
رکابی ، تشتری. کھانا ... طشتریوں میں چُن کر گرتے پڑتے اوس امیر زادے کے روبرو لے گئے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۶۳) .. دسترخوان ختم ہوا تو خواب گہ کے اندر میز کی طرف طشتریاں جاتی نظر پڑیں۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۳۵). گوہر جان کی مجالسِ محرم کے حصّے چاندی کی طشتریوں سمیت تقسیم کیے جاتے تھے. (۱۹۸۷، گردشِ رنگ چمن، ۲۶۸). [طشت + ری ، لاحقۂ تصغیر].

---لِکھنا محاورہ
(عملیات) کسی عامل کا چینی کی رکابی پر قرآن شریف کی آیتیں لکھ کر دینا (جِس کو دھوکر پینے سے کئی امراض رفع ہوتے ہیں). تمہارے دادا جان خدا جنّت نصیب کرے ہر روز طشتری لکھ دیا کرتے تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۷۵).

---نُما (---ضم ن) صف.
طشتری کی شکل کا تہہ دار. ہر طشتری نُما جسم (Ephyra) کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے) ، ۱۸۷) . [طشتری + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

طَشتی (فت ط ، سک ش) امث.
طشت کی جیسی ، طشت کی طرح کی.

ہر یک ہاتھ طشتی صراحی جو تھی
خدیجہ کے دے پاس بیٹھی تبھی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۷). [طشت + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَشلَہ (فت ط ، سک ش ، فت ل) امذ.
رک : تسلا. میں کمرے میں داخل ہوتے ہی جلدی سے منہ دھونے کے طشلے کے پاس گیا۔ (۱۹۳۳ ، صید و صیاد ، ۱۰۳) . [تسلا (رک) کا متبادل املا].

طَعام (فت ط) امذ.
کھانا ، غذا ، خوراک.

بھی یوں بولیا عمر اِنپہ کہ تام
بھریا ہے بہشت سار کا واں طعام

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۷).

شہیداں ابھی جانے جنّت ریں
طعام اور پانی وہاں کے چکھیں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۲۸). احتیاج بطعام و شراب اور امثال اوسکے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶) . انہوں نے ایک مبسوط اور مفصل تحریر ۱۸۶۸ء میں بنام «رسالہ احکام طعام اہلِ کتاب» بنارس میں لکھ کر شائع کی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۳۳) . واپسی پر ہم بخشی غلام محمد کے گھر گئے جہاں انہوں نے طعام کا بندوبست کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۱۵). [ع].

---آمَد و دِہاتِیاں برخاستَند کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) کھانا آیا اور دیہاتی اٹھ کھڑے ہوئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَز (---فت پ) امذ.
کھانا پکانے والا ، باورچی. واقعی یہ مسدس ایک اُبالی کھچڑی ... ہے ... اور مرغِ مسلّم پکانے والے طعام پز سے پک نہیں سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۷۳). [طعام + ف : پز ، پختن ـ پکانا].

---پَزی (---فت پ) امث.
کھانا پکانے کا کام ، کھانا پکانا. ہر فرد بشر کے واسطے طعام پزی کی قطعی ممانعت تھی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال، ۸ : ۶۰۸).

وقت آ پڑے تو کاڑھے گری میں بھی عذر کیا
گھر کے لئے طعام پزی میں بھی عذر کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۳). [طعام پز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
ریستوران ، کھانے کا کمرہ. طعام خانوں میں ... قہقہوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۱). اس طعام خانے میں پرانے زمانے میں طالب علم کھانا کھایا کرتے تھے . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۹). [طعام + خانہ (رک)].

---داری امث.
کھانے پینے کا انتظام ، سامانِ خورد و نوش کی فراہمی ، مہمانداری ، خاطر تواضع. اور شہروں میں امیر غریب علی قدرِ مقدرت طعام داری کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر ، داستانِ غدر ، ۳۰۹) . حیرت ہوتی کہ اتنی جلدی اتنے زیادہ آدمیوں کا سامانِ طعام داری کیونکر مہیا کر دیا . (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۸۷) . [طعام + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَحَری کس اضا(---فت س ، ح) امث.
وہ کھانا جو صبح صادق سے پہلے رمضان میں روزہ رکھنے کے لیے کھاتے ہیں.

شہباز بہانے سے طعامِ سحری کے
کھا لیتے ہیں جھونکا ہی نسیمِ سحری کا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۵۳). [طعام + سحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَب کس اضا(---فت ش) امث.
رات کا کھانا. انہوں نے اپنے محل واقع شمران ، طعامِ شب کے لئے مدعو کیا تھا. (۱۹۷۹ ، کوہِ دماوند ، ۱۰۷). [طعام + شب (رک)].

---عُرُوسی کس اضا(---فت ع ، و مع) امذ.
شادی کی دعوت ، شادی کا کھانا (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت). [طعام + عروسی (رک)].

---کَلاں کس صف(---فت ک) امذ.
بڑا کھانا ، عشا کے وقت کا کھانا ، عشائیہ ، ڈنر. مصنف نے طعامِ کلاں لکھا ہے جس سے ڈنر ہی مراد ہے . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۶۵). [طعام + کلاں (رک)].

---کَمْرَہ (---فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
کھانے کا کمرہ ، ڈائننگ روم. گائے اور بکری کو ترغیب دی کہ وہ اپنی ملائی اور دودھ روک لیں تا کہ یہ چیزیں کھانے کے لئے خداؤں کے طعام کمروں تک نہ پہنچ پائیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۵). [طعام + کمرہ (رک)].

---ماتَم کس اضا(---فت ت) امذ.
کھانا جو کسی کے مرنے پر کھلایا جائے (جامع اللغات) . [طعام + ماتم (رک)].

طَعامْچی (فت ط ، سک م) امذ.
کھانا پکانے والا ، باورچی. اس طعامچی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جاکے شبنہ لڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۷۸). [طعام + چی ، لاحقۂ فاعلی].

طَعامِیَہ (فت ط ، سک م ، فت ی) امذ.
(حشریات) **حشرات میں زبان کے نیچے کا وہ حصہ یا مقام جو کھانے سے متعلق ہوتا ہے.** طعامیہ Cibarum کو (جو حقیقی کھانے کے سامنے واقع ہوتا ہے) اپنے ساتھ منسلک رکھتی ہیں. (۱۹۷۰ ، حشریات ، ۸). [طعام + یہ ، لاحقۂ نسبت].

طَعْم (فت ط ، سک ع) امذ.
مزہ ، لذت ، ذائقہ.

کھلاتے کھانے خوش طعم و خوشبوئی تھا
ایسے کھانے کا اس کوں ہی خوئی تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۸). طعم کی ایسی میٹھی ، جیسا قند کا قوام پتلا. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۲۸۱).

خوش طعم بُھنا ہوا ، وہ قیمہ
کھالے تو ہو حاملہ عقیمہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۳). [ع].

طُعْم (ضم ط ، سک ع) امذ.
۱. کھانا ، غذا ، خوراک ، چوگا.

جوں گل شکر ہے طعم سخن اس میں ذائقہ
طبعِ رسا سے شعر لطیف و بدیع کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳). اس درخت میں تین طرح کی منفعت ہے ظل مدید و طعم لذیذ و رایحہ طیب. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۹).

بے ڈھلے ظرف نظر آتے ہیں ہر سمت نگوں
زاغ و سگ کے لیے ہیں خوردہ ہے طعمِ موزوں

(۱۹۱۵ ، فردوسِ تخیل ، ۱۲۳). **۲. لقمہ ، نوالہ.**

لشکر عثمان سفیانی ہو پھر طعمِ زمیں
جانے سونے شام تیری فوج ابنِ عسکری

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹۸). [ع].

طُعْما / طُعْمَہ (فت ط ، سک ع / فت م) امذ.
۱. غذا ، خورش ، روزی ، خوراک.

طعما و پانی باج میں کیوں رہ سکوں تج پیار بن
مج جیو کا آہار ہے تج یاد کی آدھار سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۲). طعمہ کوتا گوں لا کر کھلاتے تھے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹).

ہزاروں سال سے لئے تار نیہب تجکو خواہش تھی
مبارک ہو مبارک آج طعمہ کی فراوانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۷).

طعمہ حلال گوشت مرا ، ہوں میں شیر نر
کرتے ہیں مُوش بیخ و بن سبزہ پر گزر

(۱۹۸۵ ، درون درون ، ۱۲۲). **۲. لقمہ ، نوالہ.**

تمن مار کر میں تباہی کروں
تمن طعمۂ مور و ماہی کروں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۸). کوّے ، گیدڑ اور بھیڑیئے نے متفق ہوکر اونٹھ کو شیر کا طُعمہ کروا دیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۱۱).

اک مشتر خس خشک ہی اور ہوئی طعمہ
منطق مری اُس کی نگہِ شعلہ فشاں کا

(۱۹۱۰ ، بہارستان ، ۶۰۷). ان کا قطرۂ حیات گوہر یگانہ بننے سے پہلے ... نہنگِ اجل کا طعمہ بن گیا. (۱۹۳۷ ، مضامینِ عابد ، ۶۱). **۳. شکاری پرندے کی وہ خوراک جو اسے شام کو کھلائی جاتی ہے.** شام کو طعمہ دینے کے بعد شکاری پرندے کو تھوڑے سے پر کھلا دیا کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۳).

مصنوعی چارا ، وہ چیز جو مچھلی پکڑنے کے کانٹے سے لگا دیتے ہیں. بعض کیڑوں کے جسم مچھلی پکڑنے کے لیے بطور طعمہ استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۹۱). اور کچھ گوشت طعمے کے طور پر رکھ لیا گیا کہ مچھلیاں پکڑی جا سکیں . (۱۹۶۶ ، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۶۱). ۵. ایک قسم کی مچھلی جو چارے کے بجائے استعمال کی جاتی ہے. بجلی کے لیمپ کے استعمال سے زیادہ آسانی ہو گئی ہے یہ طریقہ طعمے (Squids) پکڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے . (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۱). [ع].

---اَجَل ہونا محاورہ.
موت کا لقمہ ہونا ، موت کا نوالہ بننا ، مرجانا. اگر درویشوں کی جمعیت مضبوط ہوتی تو اسکا لازمی نتیجہ یہ نکلتا کہ ہمارے پانچ چھ بہادر انگریز افسر گرفتار یا طعمۂ اجل ہو جاتے. (۱۸۹۲ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۵۸). کئی سال تک یہ آفت برپا رہی تو اخیر اُس کی بھی عمر پوری ہو گئی یعنی دونوں فریق کے سرگروہ طعمۂ اجل ہو گئے. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین حیرت ، ۲۳۳). ان میں سے بھی بہت سے طعمۂ اجل ہو گئے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ۶۳ ، ۱ : ۱۶۵).

---جُوئی (---و مع) امث.
خوراک کی تلاش ، کھانے کی جستجو. ملازمان ، افراسیاب و صمصام واصل جہنم ہوئے یقین ہے کہ اُس صحرا کے درند و گزند طعمہ جوئی نہ کریں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۹). [طعمہ + ف : جو ، جُستن - ڈھونڈنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوار (---و معد) صف.
خوراک یا کھانا کھانے والا.

بنا کوئے سر گرزۂ کاؤ سار
نہنگاں ہویاں مغز کا طعمہ خوار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۸). [طعمہ + ف : خوار ، خوردن - کھانا ، نوش کرنا].

---داری کَرنا محاورہ.
(شکاری) جانور کو خوراک کھلانا ، چارہ دینا . جانور بد فعل کو ہاتھ پر رکھے اور طعمہ داری نصف شکم کرے . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۱۷).

---دینا محاورہ.
کھانا دینا ، خوراک دینا.

منہ کھولے زاغ خال و غلیواج زلف ہے
دونوں میں طعمہ دیجیے اپنا جگر کسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳).

طعمہ جو دیا تم نے مرے طائر دل کا
شہباز نظر ہو گیا طیار تمہارا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲).

---روکنا محاورہ.
شکاری جانوروں کی خوراک کی شکار سے پہلے بند کر دینا (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---شَبِینَہ کسی اضا(---فت ش ، ی مع ، فت ن) امذ.
باسی چیز ، باسی کھانا ، رات کا بچا ہوا کھانا. جو لوگ کہ آمد روزینہ کو طعمۂ شبینہ کرتے ہیں اور کچھ باقی نہیں رکھتے وہ نہایت ہی پست ہمت رہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۴). [طعمہ + شب (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

---کَرنا محاورہ.
خوراک کھانا ، کھانا کھانا. جانوران دریائی نے اپنا طعمہ کیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۰).

---کِھلانا محاورہ.
کھانا کھلانا ، خوراک دینا ، غذا دینا.

جو بچے آشیاں میں تھے شجر پر
کھلایا طعمہ بھی نیزے پہ دھر کر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۲۳۷).

---لَٹکانا محاورہ.
لالچ دینا ، کسی شکار کا لالچ دینا. ایک بڑے چالاک ہاتھ (زار) نے میلان بادشاہ سرویا کی آنکھوں کے سامنے ایک دلآویز طعمہ لٹکایا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۲۳).

---ہونا محاورہ.
۱. **لقمہ ہونا ، خوراک ہونا.** باقی سب تیغ و قبروستان و گولہ و تفنگ سوزاں کے طعمہ ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۱۰). ۲. **نشانہ بننا.** یہ ان اقوام کے طعمہ ہونے والے تھے جو ان دونوں ممالک پر حکومت کرتی تھیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۸).

طَعْن (فت ط ، سک ع) امذ.
۱. **نیزے کا وار ، نیزہ بازی.** مطربوں نے سریلی تانوں سے جوانوں کا سینہ نیزے کی طعن سے ہلایا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۵). سنان سے سنان اور بنان سے بنان لڑنے لگی کوئی سنر اسی طعن کی نوبت آئی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۱۸). ۲. **عیب گیری ، نکتہ چینی ، بولی ٹھولی ، لعن طعن ، ملامت ، عیب جوئی.**

طعن میں زور آوروں کے وہ کوئی مانوں ہے
جو مقابل اون کے آ دو ہاتھ مگدر بھان جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵). اگر تو نے مجھ سینہ فگار کے زخم پر مرہم لگایا ہے تو ناحق طعن سے نہ چھیل. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۷). اور لوگوں پر طعن کرتا ہے اس سے کیا فائدہ. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۷). سچ بات کے کہنے میں کسی کے طعن و ملامت سے نہ ڈریں . (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۲۵). طنز میں زہر ناکی ، نشتریت ، کاٹ ، طعن ، عناد ، تضحیک ... چڑچڑاپن نمودار ہو جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۱) . ۳. (حدیث) **جھوٹے راوی کی حدیث ،**

وہ حدیث جس کا راوی جھوٹا ہو ، حدیثِ موضوع. اور طعن کے معنی یہ ہیں کہ اس کا راوی جھوٹا ہووے تو اوس حدیث کو موضوع کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵). عدالت کے لئے وجوہ طعن پانچ ہیں ، کذب ، اتہام بالکذب ، فسق ، جہالت ، بدعت. (۱۹۵۶ ، مقدمۂ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱). [ع].

---اَغیار کس اضا(---فت ا ، سک غ) امذ.
دشمنوں کے طنز ، رقیبوں کی لعنت ملامت ، بیگانوں کے طعنے. مہاسبھائی بھاگ گئے لیکن طعنِ اغیار تھے ، دوستوں کے گلے شکوے اور ملامت تھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۱۲). [طعن + اغیار (غیر (رک) کی جمع)].

---آمیز (---مد ا ، ی مج) صف.
طنز یا ملامت سے بھرا ہوا. انکا مفہوم اُن لوگوں کو شامل ہے جو خدا اور رسولِ خدا کی نسبت طعن آمیز باتیں مونہ (منہ) سے نکالتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۹). انہوں نے شکایت آمیز بلکہ کچھ طعن آمیز فقرے کہے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۳۳). سومیری مصنفین نے اپنے مجموعوں میں ہر قسم کے اقوال مثلاً مختصر مگر پُر معنی ، پُر مغز ، اثر آفریں اور طعن آمیز ... شامل کیے ہیں. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۱۳). [طعن + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

---بازی امث.
لعنت ، ملامت. طعن بازی سے پھبتی سے ، فقروں سے کھیلتی طبیعت ہے کتنی. (۱۹۸۵ ، درین درین ، ۲۱۳). [طعن + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَروز (---فت ت ، و مج) امث.
لعنت ملامت ، طعنہ مہنہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [طعن + تروز (تعرضی (رک) کا بگاڑ)].

---تِشْنَہ (---کس ت ، سک ش ، فت ن) امث.
چھیڑ چھاڑ ، آوازہ توازہ ، لعنت ملامت. دیکھو بھائی کوئی طعن تشنہ کی بات نہ کہنا. (۱۸۸۱ ، صورۃ الخیال ، ۱ : ۸۱). [طعن + تشنہ (رک)].

---تَشْنیع (---فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
رک : **طعن تشنہ.**

کام تُو نے نہ کچھ کیا اب تک
طعن تشنیع کے سخن کب تک

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۳۱). دو چار دن طعن تشنیع کی باتوں کے چرچے رہیں گے اس کے بعد کسی کو یاد بھی نہیں رہے گا. (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۶۰). [طعن + تشنیع (رک)].

---توڑنا محاورہ.
طنز کرنا ، طعنہ دینا ، تعریض کرنا.

قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا میں راست
وہ لگے کہنے یہ طعن آپ نے ہم پر توڑا

(۱۸۳۳ ، مخزن (فرہنگ آصفیہ)).

---رَکھنا محاورہ (قدیم).
طعنہ دینا ، تعریض کرنا ، ملامت کرنا.

ہو بھید سوں محرم نہیں ہور طعن عاشق پر رکھے
ہو عاشقِ جانباز کوں اس بے خبر سوں کام کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۳).

---زَن (---فت ز) صف.
طعنہ مارنے والا ، طعنہ زن ، آوازہ کسنے والا. ظاہر کے لوگ اہلِ باطن پہ طعن زن رہتے اور ان لوگ کو وہ لوگ دیوانہ کہتے. (۱۸۳۵ ، پنجپن مثال (ق) ، ۵۰). [طعن + ف : زن ، زدن - مارنا].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **آوازہ کسنا ، طنز یا ملامت کرنا ، عیب جوئی کرنا.**

قیس ہنستا نہیں ہرگز مرے دیوانوں پر
طعن لیلیٰ نے کبھی کی نہیں دیوانوں پر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۳). قدیمی پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ پر کوئی طعن کرنی بڑی ناانصافی اور غلط فہمی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۲). تجلی و طور کے سلسلہ میں موسیٰ پر طعن کرنا شاعروں کا بڑا دیرینہ شیوہ ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۷). ۲. **نیزے کی ضرب لگانا** (جامع اللغات). ۳. (حدیث) **جھوٹ بول کر حدیث اپنے دل سے گھڑنا.** حدیثِ اول میں یحییٰ بن معین نے طعن کیا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۱).

---مارْنا محاورہ.
آوازہ کسنا ، طعنہ زنی کرنا ، طنز و ملامت کرنا.

بجا ہے طعن جو ابر بہار پر مارے
یہ چشم وہ ہے کہ دریا کو دھار پر مارے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۰۸). انہوں نے طعن مارا. (۱۹۳۳ ، سرگزشت عروس ، ۲۰۰).

---و تَشْنیع (---و مج ، فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
طعنے ، لعنت ملامت ، طنز ، جلی کٹی بات. جو بے صلاح کام کرتا ہے اگر درست نہ آئے تو لوگ اس پر زبان طعن و تشنیع دراز کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹۰). کیونکہ ہم اہلِ مغرب کی اکثر تالیفات دیکھتے ہیں جو مذاہب کی نسبت طعن و تشنیع سے لبریز ہوتی ہیں. (۱۹۰۳ ، المدینہ والا سلام (ترجمہ) ، ۲۳). قریبی رشتہ دار قبیلے کی طعن و تشنیع کی تاب نہ لا کر خود ہی لڑکی کو بادلِ ناخواستہ قتل کر دیتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۵۳). [طعن + و (حرفِ عطف) + تشنیع (رک)].

طَعْنَہ (فت ط ، سک ع ، فت ن) امذ.
۱. **نیزہ مارنا.** طعنہ :- طعن نیزہ سے خستہ کرنے کو کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۹۵). ۲. **ایسی چبھتی ہوئی بات کہنا یا الزام لگانا جس سے ایسا محسوس ہو جیسے کسی نے نیزہ مار دیا ، عیب گیری ، طنز ، ملامت.**

با زُہد اتنی سن کر بات
مہنے دیتے طعنے سات

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۹).

ملاحظہ انکا اگر کرتا واں
ہر یک طعنہ میرے اوپر دھرتا واں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۹).
لگا ہے بریا جگر کوں کھائے ہوئے ہیں تیروں کے ہم نشانے
دیوین ہیں سوتیں ہمن کوں طعنے کہ تجھ کوں کبھو نہ منھ لگایا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲). میرا بیٹا شعور مند ہے اور بیٹا طعنہ دیتا ہے کہ باپ میرا کیڑا ہے. (۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۱۹۶). یہ طعنہ جو ڈاکٹر صاحب نے ہمکو دیا میں دل میں یقین کرتا ہوں کہ بالکل سچ ہے. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۵). ہاں عیب نکالئے طعنے مجھے سنائے والے سو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۷۶). انہیں آئے دن پڑوسنوں سے طعنے سننے کو ملتے تھے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۵).
اف : دینا ، سنانا. [ع : (ط ع ن)].

--- اَغیار کس اضا (--- فت ا ، سک غ) امذ.
رک : طعنِ اغیار.
ہاں طعنۂ اغیار کے نشتر ہی سے کُھل جائیے
اک زخم ہے کہ لبِ گفتار کہاں تک
(۱۹۸۲ ، چراغِ صحرا ، ۷۸). [طعنہ + اغیار (رک)].

--- آمیز (--- مد ا ، ی مج) صف.
رک : طعن آمیز. امام صاحب پر اسکے طعنہ آمیز فقرے نے ہاتفِ غیبی کی آواز کا اثر کیا. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۸). ان طعنہ آمیز باتوں کا جواب دینے کے لئے نہ تو میرے پاس الفاظ ہیں اور نہ فرصت. (۱۹۳۵ ، سفید خون ، ۲۸). [طعنہ + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

--- بازی اث.
رک : طعن بازی. ایسی بات کیوں کریں کہ خردہ گیروں اور عیب جووں کو طعنہ بازی کا موقع ملے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹).
[طعنہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَن جانا محاورہ.
لعن و طعن کا سبب بن جانا ، برائی کا سبب ہو جانا. اسکی بات پشتوں کے لئے طعنہ بن جاتی ہے اور وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۵۷).

--- تِشنَہ (--- کس ت ، سک ش ، فت ن) امذ.
رک : طعن تشنہ. ہمسایہ اسکی ان نازیبا حرکات پر تکاوام کو طعنے تشنے دیا کرتے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۴).
بک بک ہے جل جخ ہے رموزیں ہیں نوچ ہے
دن رات طعنے تشنے ہیں گالم گلوچ ہے
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۹۸). [طعنہ + تشنہ (رک)].

--- دینا محاورہ.
ملامت کرنا ، چھیڑنا ، آوازہ کسنا ، احسان یا نیکی کر کے اس کا ذکر کرنا ، بُرا بھلا کہنا.
نہ دے تیغِ زباں کیونکر شکستہ رنگ کو طعنے
کہ منھ‌پھاٹے خرد پر حملہ ہے فوجِ خجالت کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۰). افسوس مسلمانوں کا علمی سرمایہ ہندوستان میں بالکل ضائع ہو گیا اور آج یورپ والے یہ طعنہ دینے کے لائق ہوئے کہ ہندوستانی مسلمان علمی دولت سے بالکل تہی دست تھے. (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۸۵).
در و دیوار مجھ کو طعنے دیں
یوں نہ جاؤ غریب خانے سے
(۱۹۸۷ ، ثبات ، ۷۷).

--- زَن (--- فت ز) صف.
طعنے دینے والا ، آوازہ کسنے والا ، طعنہ مارنے والا.
غنم کے غنیماں میں تجھ فن اچھے
ترے سامنے طعنہ زن زن اچھے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۱).
بسکہ سنتا میں رہا طعنہ زنوں کے طعنے
پردۂ گوش مرے خانۂ زنبور ہوئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۰).
یہ پرندوں کی صدا سے گونجتا ہے آسماں
طعنہ زن یا باغِ جنّت پر ہے گلزارِ جہاں
(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۴۴).
موئے سفید ہوتے ہیں بُھوروں پہ طعنہ زن
اور بھورے ہیں خود ان کے قصوروں پہ طعنہ زن
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۴۷۱). [طعنہ + ف : زن ، زدن - مارنا ، پیٹنا ، ضرب لگانا].

--- زَنی (--- فت ز) اث.
طعنہ دینا ، طعنہ مارنا.
اے درد کہوں کس سے بتا رازِ محبت
عالم میں سخن چینی ہے یا طعنہ زنی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۳). بہتر ہے کہ دوستوں کو ملال نہ ہو اور دشمنوں کو طعنہ زنی کا موقع نہ ملے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۵). ہم چشموں خصوصاً عزیزوں کی طعنہ زنی کا خیال مجھے مجبور کئے دیتا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۸). عیب جوئی اور طعنہ زنی سے بچنا چاہیے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۱). [طعنہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرنا محاورہ.
آوازہ کسنا. جب کوئی ناشناس طعنہ کرتا تھا تو خدا پیغمبر کو معجزہ دیکر نوازش فرماتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۳).

--- مارنا محاورہ.
آوازہ کسنا ، طعنہ زنی کرنا ، تعریض کرنا.
کبھی بھی منوچہر کو طعنہ مار
کہ تھی او تری خوش وفادار نار
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۳). ایک تو میرا مال گیا دوسرے جو کی طعنے مارنے لگے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۴۳). آدمی شہر میں شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس نے ... کبھی نہ کبھی گستاخی نہ کی ہو یا طعنہ نہ مارا ہو. (۱۹۲۳ ، محمد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۰۸).

---مانا امذ.

رک : طعنہ سہنا. میرے اوپر تم خفا ہوئی تھی اور طعنے مانے کتنی بات سنائی تھی۔ (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۱ ، الف). غرض طعنے مانے میں اس نے کہا کہ ایسی سنسان جگہ میں رہنا ... آپ کی شان سے باہر ہے۔ (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۲۳). [طعنہ + مانا (تابع)].

---مِلْنا محاورہ.

طنز و تشنیع کی باتیں سننے کو ملنا.

حور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے
واہ کیا نیت ہے کیا اوقات ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۷). تم جانتے ہو کہ اسے طعنے ملتے رہیں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۳۹).

---مِہْنا (---کس میج م ، سک ہ) امذ.

طعن تشنیع ، بُرا بھلا ، آوازہ توازہ ، لعنت ملامت. جو مرد نکھٹو ہو کر گھر بیٹھا ہے اس کو دنیا کے لوگ طعنہ مہنا دیتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳). طعنے مہنے کی تو میری عادت نہیں اور سمجھ کو جو تم نے کہا ، بیشک سمجھ تو میری الٹی ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۷). [طعنہ + مہنا (تابع)].

طُغْرا (ضم ط ، سک غ) امذ ؛ ← طغرہ.

۱. ایک خم دار لیکن خوشنما خط ، نظر گیر تحریر خواہ وہ کسی کا نام یا دستخط ہو یا قرآن کریم کی آیت ہو یا کسی کا قولِ زرّیں ، مونوگرام.

فرمانِ بلاغت کی ہے پیشانی کا طغرا
اس نظم کے ہر مصرعۂ موزوں کی تحریر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۷۱). بڑے در تو یا بادی بطور طغرا اور باقی دروں پر کتبہ نام نامی شاہجہاں. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۳ : ۶۵). سلطان نے تین تمغے تیار کرائے تھے ، تمغوں کے بیچ میں سلطان کا طغرا ہے۔ (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۱۱). آخر کار ہزہائی نس سر آغا خاں نے اس عظیم الشان تحریک کا عَلَم ہاتھ میں لیا جس کے پرچم پر مسلم یونیورسٹی کا طغرا نقش تھا. (۱۹۱۲ ، مقالات شروانی ، ۱۵۸). تیمور ... کے حکم سے ہزاروں چینی تصویریں اور چینی مصوّری کے ہزاروں طومار ، سیمبل اور طغرے جمع کیے گئے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۱۱). **۲. (مجازاً) فرمان ، حکم (جس پر شاہی مہر یا طغرا ثبت ہوتا ہے).**

اشک خوں آلود ہے سامانِ طغرائے نیاز
مہر فرمانِ وفاداری ہے داغِ عاشقی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۷). طغرائے خسرو بہار بنام مردمانِ آبی جاری ہوا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۱۰).

طغرائے قضا لے کر اک عقدہ کشا آیا
پہنے ہوئے پیکر میں نصرت کی قبا آیا

(۱۹۱۲ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۸). **۳. (کنایۃً) علامت ، نشان.** یہ بات عرب کی تاریخ کا طغرائے زرّیں ہے۔ (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳۱). یہ اسلام ہی کا پیغمبر ہے جس کا طغرائے فخر صرف عبدیت اور رسالت ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۳۲). [ت لیز ف].

---ے اِمْتِیاز کس اضا (---کس ا ، سک م ، کس میج ت) امذ.

ممتاز ہونے کی پہچان ، بڑائی یا فوقیت کی علامت. یہ تو وہ کردار ہے ، جو انسان کے لئے مخصوص اور اس کی نوع کا طغرائے امتیاز سمجھا جاتا تھا. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۱۵). شکوہِ لفظی ، جوشِ بیان اور جدتِ اسلوب اس کے کلام کا طغرائے امتیاز ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۸۸). [طغرا + ے (حرفِ اضافت) + امتیاز (رک)].

---ے بَدْنامی کس اضا (---فت ب ، سک د) امذ.

بدنامی کا طغرا ، بدنامی کا نشان ، رسوائی کی علامت.

قدوہانِ خاص میں ہوں میں بھی اے سلطانِ عشق
چاہیے طغرائے بدنامی میرے منشور کو

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [طغرا + ے (حرفِ اضافت) + بدنامی (رک)].

---ے شاہی کس صف ؛ امذ.

شاہی فرمان ، شاہی حکم ، مہرِ سلطنت.

دیرا جو طغرائے شاہی لکھیا
سر نامہ نامِ الٰہی لکھیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳). [طغرا + ے (حرفِ اضافت) + شاہی (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.

رک : طغرا نویس ، طغرا بنانے والا.

رنگ و گل و نوکِ خار ہے وہ
طغرا کشِ نوبہار ہے وہ

(۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۲).

«نازہ» تھا طغرا کشِ دیوانِ آدابِ نیاز
«تیغ» تھی پیغمبرِ امن و امان کل رات کو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۵۳). [طغرا + ف : کش ، کشیدن = کھینچنا ، دراز کرنا ، پھیلانا].

---ے نَدامَت کس اضا (---فت ن ، م) صف.

ندامت کا نشان.

ساتھ کم ظرفوں کے کی بادہ کشی تم نے مدام
حیف طغرائے ندامت خطِ ساغر نہ ہوا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [طغرا + ے (حرفِ اضافت) + ندامت (رک)].

---نِگار (---کس ن) امذ.

رک : طغرا نویس ، طغرا لکھنے والا کاتب. مقبرۂ عظیم اور گنبدِ بزرگ طغرا نگار ان کے خاک مزار سے بنایا جائے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۳). [طغرا + ف : نگار ، نگاشتن = نقش کرنا ، لکھنا].

---نُما (---ضم ن) صف.

طغرا جیسا ، طغرے کی شکل کا ؛ (مجازاً) پیچیدہ. شاعری خطِ مستقیم کے بجائے گوناں گوں طغرا نما اقلیدسی اشکال کی

حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۸۷)۔ [طغرا + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا ، دیکھنا]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
طغرا بنانے والا یا طغرا میں لکھنے والاکاتب. اے دمنہ جان تو کہ طغرا نویس ازل نے نام بقاے جاودانی کسی آفریدہ کے نامۂ زندگانی پر رقم نہیں کیا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۸۳)۔

طغرا نویسِ کن فیکون ذوالجلال ہے
فرمانِ حق میں سلطنتِ بے زوال ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱)۔

طغرا نویسِ لوحِ شریعت حُسین ہے
آئینۂ جمالِ طریقت حُسین ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۶)۔ [طغرا + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا]۔

طُغرىٰ (ضم ط ، سک غ ، ا بشکل ی) امذ.
رک : طغرا. نرم نرم جلد اور اس کے اوپر مشرقی وضع کا خوبصورت سنہری طغریٰ ، یہ سب چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کام محبت ... و شوق کا نتیجہ ہے . (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۱۸) . [طغرا (رک) کا ایک املا]۔

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) است.
طغرا لکھنے کا کام یا فن ، طغرا لکھنا. مصوّری و خطّاطی کی آمیزش سے مصوّر طغریٰ نویسی کا آغاز کیا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۹)۔ [طغریٰ + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

طُغْرُل (ضم ط ، سک غ ، ضم ر) امذ.
۱. ایک شکاری پرندہ ، بحری یا ترمتی کی ایک قسم . بعض نے طغرل کو اقسامِ ترمتی سے شمار کیا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۸)۔ **۲. ایک سلجوقی بادشاہ کا نام.**

کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں میں
غلامِ طغرل و سنجر نہیں میں

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶)۔[ت]۔

طُغْیان (ضم ط ، سک غ) امذ.
۱. حد سے بڑھ جانا ، زیادتی کرنا ، ظلم ، حد سے گزر جانا.

کریں باقی اگر طغیان اس پر
فدا کرنا تم اپنی جان اس پر

(۱۸۳۸ ، ناسخ ، شہادت نامۂ آلِ نبی ، ۱۸)۔ ملائکۂ یا کدامان اس کے طغیان کو دیکھ کر اس کے عصیان سے چشم پوشی کریں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۱)۔

صاحب ثبات ، مردِ رہِ مستقیم ہے
کچھ حد سے بڑھ گیا تو وہ طغیان ہو گیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۸)۔ بالآخر میری سرکشی اطاعت میں اور میرا طغیان ایمان میں بدل گیا . (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۸۵)۔ **۲. سیلاب ، طوفان.**

وہ دریا لہو کی جب طغیان میں آوے
عقل اور ہوش کی کشتی ڈوبا دے

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۲۷)۔

ترے ہیں ہے آنکھوں میں طغیانِ اشک
بلا یا قیامت ہے طوفانِ اشک

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۲)۔

اپنے جو آہ و نالہ سے طغیان ہے آگ کا
غل چار سُو یہ خانۂ دوراں ہے آگ کا

(۱۸۰۹ ، جراُت ، ک ، ۱۸۶)۔ اس ہنگامۂ قیامت کے بعد فراموشی کا غلبہ اور نسیان کا طغیان تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶) . خیالات کے طغیان اور محسوسات کی بپھری ہوئی امواج نے مجھے ماضی میں لے جا کر پھینک دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۵)۔ **۳. سرکشی ، شورش ، بغاوت.** مردم زبان داں اس کی نصیحت کے لیے بھیجے گئے کہ وہ دولت خواہی کو اختیار کرے ، یعنی طغیان کے طریقے سے راہِ صواب پر آئے . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۹ : ۸۰) . شورش و طغیان پر آمادہ ہو کر ربقۂ اطاعت سے نکلنے پر آمادہ ہوتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۳)۔[ع]۔

طُغْیانی (ضم ط ، سک غ). (الف) است.
۱. (أ) سیلاب ، دریا کا چڑھاؤ.

طغیانی سرشک سے اپنے بھی بعدِ قیس
دریا کا پاٹ دامنِ پروانہ ہو گیا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹)۔ شہباز خاں نے معصوم خاں کو شکست دی ... ندی نالوں اور دریاؤں کی طغیانی پر کچھ خیال نہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۳)۔

آؤ دریا کی دیکھیں طغیانی
ندی نالے ہیں آج طوفانی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۵۶)۔

ساحلوں پر رہنے والے فکر مستقبل کریں
ابر بھی گہرا ہے دریا میں بھی طغیانی سی ہے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۶۳)۔ **(اا) زور ، زیادتی ، شدّت (ہوا ، موسم وغیرہ کی).**

روزِ جنگ اس کے نیم جولاں میں
صر صر عاد کی سی طغیانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۲)۔ سردی کی طغیانی ایسی ہوئی کہ دانت بجنے لگے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۱۲)۔

یہ سناٹوں کی طغیانی رہے گی
بھرے شہروں میں ویرانی رہے گی

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۷۵)۔ **۲. سرکشی ، چڑھائی.** ملوکِ چین کو اون کی باگ ڈھیل کر دینے سبب ان کی طغیانی کے بُری معلوم ہوئی تھی. (۱۸۳۷ ، تاریخِ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۶) . (ب) صف. **پُرزور ، جوش سے بھرا ہوا ، طاقت ور.** بصیرت ... خود ایک طغیانی تجربہ ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیّل ، ۱۲۹)۔ [طغیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
طوفان اٹھانے والا ، طغیانی لانے والا. آندھی کی شدت سے درخت ایک دوسرے سے ٹکرا ٹکرا کے پھر اڑ اڑ کے طغیانی انگیز سمندر میں گرتے تھے . (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۸) . [طغیانی + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

---آنا ف ل ؛ محاورہ.
طوفان آنا ، سیلاب آنا ، دریا کے پانی کا حد سے گزرنا . راستے میں دریا بھی پار کرنا پڑا جس میں طغیانی آئی ہوئی تھی (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۶۳۳).

---پر آنا / ہونا محاورہ.
شدت اختیار کرنا ، حد سے بڑھنا ؛ (عموماً) دریا میں پانی بڑھنا.

آئے طوفان جو ترے قہر کا طغیانی پر
کشتیِ نوح بھی اعدا کو ہو گرداب صفت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۷).

کشتیِ جاں ہے کہ ڈوبے چلی جاتی ہے فراز
اور ابھی درد کا دریا نہیں طغیانی پر

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۵۳).

---کرنا محاورہ.
۱. جوش پر آنا ، زور پکڑنا ، چڑھنا.

عرشِ اِلٰہُ العالمیں جانے ادب ہے کھول جھڑ
ہے خانۂ دل غرق ہو دیکھ اشکو طغیانی نہ کر

(۱۸۱۸ ، انشری ، د ، ۳۶). **۲. سرکشی کرنا ، چڑھائی کرنا ، حملہ آور ہونا.**

نکیر و منکر آ کر جب کریں گے تجھ پہ طغیانی
یہی کلمہ کرے گا واں تری مشکل کی آسانی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۲).

---نہر (---فت مج ن ، سک ہ) امث.
وہ نہر جو دریا میں طغیانی آنے کے سبب بنتی ہے ، وہ نہر جس میں ہر وقت پانی چڑھا رہتا ہے. حیدرآباد کے جنوب میں طغیانی نہروں کو اس سے ملا دیا گیا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵۷). [طغیانی + نہر (رک)].

---ہونا محاورہ.
طغیانی کرنا (رک) کا لازم ، شدت ہونا ، زور ہونا ، زیادتی ہونا.

غضب ہے پیاس کی دو روز سے ہو طغیانی
غریب باپ نہ بیٹی کو دے سکے پانی

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۹).

طَف (فت ط) امذ.
جانب ، طرف ، کنارہ ، زمین بلند ؛ کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ؛ دامنِ کوہ.

ترا اعجاز صبر کشتگانِ عرصۂ طف ہے
خدا نے جن کی ہے مسیحِ شہادت کی قسم کھائی

(۱۹۱۶ ، نظم طبا طبائی ، ۲۷). [ع].

---بہ طف (---فت ب ، ط) م ف.
ہر پہاڑ میں ، کوہ در کوہ.

وسعتِ ممکناتِ دل ، شورشِ کائناتِ جاں
ذرہ بہ ذرہ طف بہ طف ، قطرہ بہ قطرہ جو بہ جو

(۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ ، ۳). [طف + بہ (حرفِ جار) + طف (رک)].

طَفا (فت ط) امذ.
بجھانا ، سرد کرنا. یہ تقلیلِ غذا طفاءِ حرارت میں اور بھی زیادہ معین ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۱۵). [ع].

طُفاوَہ (ضم ط ، فت و) امذ.
دائرہ جو سورج کے گرد ہوتا ہے ، سورج کا ہالہ. ماہِ شعبان میں طفاوہ نہایت بزرگ دو پہر دن کے وقت کلکتے میں دکھائی دیا تھا. (۱۸۰۲ ، رسالۂ کائنات جو ، ۴۰). [ع].

طَفَحات (فت ط ، ف) امذ ؛ ج.
(طب) ددوڑے ، دانے. طفحات میں خوردبینی اجسام موجود بھی ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۳۷). [طفحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

طَفْحان (فت ط ، سک ف) صف.
کناروں سے بہنے والا ، لبریز. دوسرے دور کا نام دورِ طفحان ہے اوسکی یہ صفتیں ہیں. (۱۸۵۳ ، رسالہ تطعیم ، ۶). [ع].

طَفَحَہ (فت ط ، ف ، ح) امذ.
(طب) ددوڑا ، جسم کا دانہ ، پھنسی. موت سے قبل ، اختناق کی وجہ سے وافر پسینہ آتا ہے. ممکن ہے یہ کھجلی اور ایک طفحہ پیدا کر دے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۷). [ع : طفح - پُر کرنا یا ہونا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَفَحی (فت ط ، ف) صف.
طفحہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، دانہ دار. جلد کے لئے ایک طاقتور مہیج ہے ، جو طفحی ثورانات کے ظہور میں سرعت پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [طفحہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَفْرَہ (فت ط ، سک ف ، فت ر) امذ.
۱. کودنا (عموماً ایک دفعہ کا) ، پھلانگنا ؛ چھلانگ ، زقند. طفرہ کہتے ہیں زقند یا چھلانگ کو. (۱۹۴۳ ، تاریخ اورکائنات ، ۱۸۳). **۲. (فلسفہ) ایک نظریہ کہ کسی مسافت میں جب کوئی چیز حرکت کرتی ہے تو مسافت کے بعض درمیانی حصوں کو کود کود کر چھوڑتی چلی جاتی ہے اس بات کا تعلق جزوِ لا یتجزیٰ سے ہے ؛ جھٹکا.** اس مجلس کے جلسوں میں جن مضامین پر گفتگو ہوتی تھی ان میں سے بعض یہ تھے کون و ظہور ... جز و طفرہ ، اجسام و اعراض. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۰). توانائی ، حرکت پر مشتمل ہے اور حرکت طفرے ، یعنی جھٹکوں کی شکل میں ہوتی ہے. (۱۹۴۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۶۹). [ع].

طَفْشِیل (فت ط ، سک ف ، ی مع) امث.
مسور کی دال جو سرکے میں پکا کر کھاتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۸۰)۔ [ع]۔

طِفْل (کس ط ، سک ف) امذ.
بچّہ ؛ (عموماً) انسان کا بچّہ خواہ شیرخوار ہو یا کسی قدر بڑا.

میں طفل ہوں تمہارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیویں عالماں سب شاباشی منجکوں کہ کہ

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱)۔

ادب سوں کھڑے ہو کیا عرض یہ
کہ ہے ایک طفل نوجوان بیکنہ

(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۹)۔

کب خوفِ جان معرکۂ عشق میں کیا
کس طفلِ تُرک سے مری آنکھیں لڑیں نہیں

(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۸۹)۔ برخلاف اون کے ... مسیلمہ نے دعویٰ کیا تھا کہ میری تصدیق پر طفل گواہی دے گا. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲)۔

سنتے ہی یہ پھینک کر بار گراں طفلِ حسی
دوڑ کر پہنچا جہاں تھے گلرخانِ نازنیں

(۱۹۰۸ء ، مطلعِ انوار ، ۱۸۸)۔

طفل کا طفل رہا مکتبِ جاں میں پھر بھی
دہر میں وقت کو استاد کیا تھا میں نے

(۱۹۸۸ء ، آنگن میں سمندر ، ۷۳)۔ [ع]۔

ـــِ اَبْجَد خواں کس صف (ـــ فت ا ، سک ب ، فت ج ، و معد) امذ.
وہ بچّہ جس نے تعلیم کا آغاز کیا ہو ؛ (مجازاً) کم علم ، ناواقف.

فنونِ عشق میں تھا قیس طفلِ ابجد خواں
ہمارے فیض سے نوبت فراغ تک پہونچی

(۱۸۶۶ء ، حسن بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۲۷۸)۔
[طفل + ابجد (رک) + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا]۔

ـــِ اَشْک کس اضا (ـــ فت ا ، سک ش) امذ.
آنسو جو طفل سے مشابہ ہو، طفل کا آنسو سے استعارہ کرنا.
ہلالِ ابرو سو برس میں بدر کامل نہ ہو سکے گا اور طفلِ اشک ہزار قرن میں بھی پیری کو نہ پہونچے گا. (۱۸۷۳ء ، عقل وشعور، ۳۳)۔

جگہ دامن میں ہم کیوں کر نہ دیتے
کہ طفلِ اشک اپنا ہی لہو تھا

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۸)۔ [طفل + اشک (رک)]۔

ـــِ اُفْتادَہ کس صف (ـــ ضم ا ، سک ف ، فت د) امذ.
وہ بچّہ جسے ماں باپ چھوڑ کر چلے جائیں (جامع اللغات)۔
[طفل + افتادہ (رک)]۔

ـــِ بَمَکْتَب نَمی رَوَد وَلے بَرَندَش کہاوت.
بچّہ مدرسے جاتا نہیں بلکہ لے جایا جاتا ہے ، جب کسی سے کوئی کام جبراً لیا جائے تو کہتے ہیں. کشاں کشاں دنیا سے بلائے جائیں «طفل بمکتب نمی رود ولے برندش». (۱۸۹۸ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۸۵)۔

ـــِ تَسَلّی (ـــ فت ت ، س ، شد ل) امث.
بہلاوا ، دل بہلانے کی باتیں ، جھوٹی تسلّی. اپنے آپ کو طفل تسلّی دیتے. (۱۹۳۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲۹ : ۳)۔ ہم نے اگر رشوت دی اور دل کو یہ تسلّی دیتے رہے کہ یہ تو میں نے حالتِ اضطرار میں کیا ہے تو یہ طفل تسلّی ہو گی. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۲۲۵)۔ [طفل + تسلّی (رک)]۔

ـــِ دَبِسْتان کس اضا (ـــ فت د ، کس ب ، سک س) امذ.
مدرسے میں پڑھنے والا لڑکا ؛ (کنایۃً) نوآموز ، ناتجربہ کار.

کیا ہوں مشقِ عشق ایسا ہی تیری ہم نشینی میں
نہ پہنچے وامق و عذرا جہاں طفلِ دبستاں کو

(۱۷۹۸ء ، دیوانِ چندا ، ۵۴)۔

تجکو دانا بھی اگر دیکھے تو نادان بن جائے
پر خرد مند یہاں طفلِ دبستاں بن جائے

(۱۸۲۳ء ، دیوانِ شاداں ، ۱ : ۸۵)۔

کیوں نہ پائے وہ سزا ہو جو خدا سے غافل
مار کھائی جو سبق طفلِ دبستاں بھولا

(۱۸۷۰ء ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۸۷)۔ میرے مقابلے میں حسن بن سباح طفلِ دبستاں کی حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۲۹ء ، لال کنھور ، ۶۷)۔
[طفل + دبستان (رک)]۔

ـــِ شُعُوری (ـــ ضم ش ، و مع) امث.
(فلسفہ) نوآموزی ، ناتجربہ کاری ، کم علمی. جماعات اپنی عقلی نابالغی اور طفل شعوری کے باعث کبھی خود اپنی خبر گیری کے لائق نہیں ہوتیں. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۱۷)۔ [طفل + شعور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــِ طَبْع کس صف (ـــ فت ط ، سک ب) صف.
جس کے مزاج میں لڑکپن ہو ، بچوں جیسی طبیعت رکھنے والا.

قائم ہے یہ فلک بھی عجب پیر طفلِ طبع
دیکھے جو اس کو غور سے تو بازیوں کے ڈول

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۸۴)۔

مگر زمانے کی رونق ہے طفل طبعوں سے
اندھیری رات ہے اور پُھل جھڑی کی ہے پُھر پُھر

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۷۴)۔ [طفل + طبع (رک)]۔

ـــِ مِزاج (ـــ کس م) امذ.
رک : طفل طبع۔

مطلقاً خوفِ خدا تجکو نہیں طفل مزاج
کر دیا یار جواں اے فلکِ پیر جدا

(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۵۷)۔ [طفل + مزاج (رک)]۔

ـــِ مَکْتَب کس اضا (ـــ فت م ، سک ک ، فت ت) امذ.
رک : طفلِ دبستاں۔

یک یک تن میں انسا کے یوں ہے نظیر
کہ جان طفلِ مکتبِ فلک کا دبیر
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱).
دیکا او جو شہ کن آپکا تب
آپس کوں قرار طفلِ مکتب
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۹).
کیا تعقل کیا تحمّل کیا تبختر کیا وقار
طفلِ مکتب درس گہ کا تیرے عقلِ اوّلیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۷).
طفلِ مکتب بھی پڑھاتا ہے فلاطوں کو سبق
خلق ہوتا نہیں اس شہر میں کوئی کودن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹). اتنے بڑے پہلوان کو کس آن بان سے مارا ہے جیسے طفلِ مکتب کو لڑا دیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۷). مولوی صاحب گھٹنوں ... سیاست کے نئے طفلِ مکتب کو گھٹنو گھٹنو چلنے کے گُر سکھانے رہتے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۷). [طفل + مکتب (رک)].

---نے سَوار کس صف (---ی لین ، فت س) امذ.
وہ کم سن لڑکا جو لکڑی یا بانس کو گھوڑا قرار دے کر اس پر سوار ہو کر دوڑے.
جاتا تھا جب ڈپٹ کے میں اس کو حریف پر
دوڑوں تھا اپنے پاؤں سے جوں طفلِ نے سوار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳).
پھر گیا تھا زور میں ایسا نہ سنبھلا زین پر
دھنس گیا اسپ اور یہ دوڑا مثلِ طفلِ نے سوار
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۳). [طفل + نے (رک) + سوار].

---پِندُو کس صف (---کس پ ، سک ن ، و مع) امذ.
مراد : آنکھ کی پتلی.
دیدۂ زاہد میں بھی ہے طفلِ پندو کی جگہ
کفریاں مدِّنظر ہو گا تو کیا ہو جائیگا
(۱۸۸۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰). [طفل + پندو (رک)].

طِفْلاں (کس ط ، سک ف) امذ ؛ ج.
طفل (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. [طفل + اں ، لاحقۂ جمع].

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) امذ ؛ ج.
باغ کے شگوفے اور کلیاں (نوراللغات). [طفلاں + چمن (رک)].

---خاک کس اضا ، امذ ؛ ج.
مراد : نباتات. گنبدِ نابدار کی سرسبزی سے طفلانِ خاک (نباتات) کی لوح بھی زمرد ہو گئی. (۱۹۵۵ ، اختر، مقالات ، ۱۲۲). [طفلاں + خاک (رک)].

---کی بازی امث (قدیم).
بچوں کا کھیل ؛ (مجازاً) آسان کام.
توں اس نقش سوں عشق سازی اہے
ہو نہ لیں ہے طفلاں کی بازی اہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱).

طِفْلانَہ (کس ط ، سک ف ، فت ن) صف ؛ م ف.
بچے یا بچوں کا ، بچوں کا سا ، بچے کے مانند.
اتنا رکھتا نہیں ہے علمِ شوق
حرفِ الفت ابجدِ طفلانہ ہے
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۵۳۹).
وہ طرزِ تمدّن ہے صفی موجبِ صد ننگ
دنیا کو جو بازیچۂ طفلانہ بنا دے
(۱۹۴۳ ، دیوان صفی ، ۱۵۲). انگریزوں کی دوستی سے ان کو اپنے مقصد حاصل کرنے کی امید رکھنا ایک طفلانہ خیال تھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۶۰). [طفل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---حَرکتیں (---فت ح ، سک ر ، فت ک ، ی مع) امث ؛ ج.
بچوں کی طرح کام یا باتیں (ماخوذ : جامع اللغات). [طفلانہ + حرکت (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---مِزاجی (---کس م) امث.
بچوں جیسی عادت نیز لڑکپن ، بچپنا ، شوخی و شرارت. ہم نے اسکو اپنی طفلانہ مزاجی سے ایک خوشی کی تقریب بنالیا ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۵۳). [طفلانہ + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طِفْلانی (کس ط ، سک ف) صف (قدیم).
بچوں کا کام ؛ (مجازاً) آسان کام.
تن من کو اپنے جوڑنا دارین سیں مکھ موڑنا
تج سوں پرت لا جوڑنا بازی ہو طفلانی نہیں
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۷). [طفل (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

طِفْلانِیّات (کس ط ، سک ف ، کس ن ، شد ی نیز بلا شد) امث.
نو عمری کی باتیں یا کوششیں ، بچوں کی سی حرکتیں یا کام. ایک مصنف کے بچپن اور اوائلِ شباب کی وہ کوششیں جن کو طفلانیات ... کہتے ہیں ایک اشاریہ ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۱۰). [طفلانی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

طِفْلَک (کس ط ، سک ف ، فت ل) امذ.
چھوٹا بچہ.
طفلکِ نوخیز کی اس سے نظر مانوس ہے
اس کا جلوہ بے نیازِ پردۂ فانوس ہے
(۱۹۲۷ ، مطلعِ انوار ، ۱۰).
صہبا کی آغوش کے پالے
طفلکِ مستی ، رندِ جواں بھی
(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۵۰). [طفل (رک) + ک ، لاحقہ تصغیر].

طِفْلَکی (کس ط ، سک ف ، فت ل) امث.
طفلی ، بچپن.
ہوا جو پیر تو اب طفلکی سے ہاتھ اٹھا
جگت لطیفہ ہنسی کام ہے جوانوں کا
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۹۷). انہوں نے طفلکی میں حضرت عمر کی

زیارت مع ایک سو تیس صحابہ کے کی تھی۔(۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۶۷)۔ [طفل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

طِفلی (کس ط ، سک ف) امث.
بچپن ، طفولیت ، لڑکپن ، بالپن ، کم عمری.

آوارہ دل کے جانے سے آخر ہوے ہیں اشک
طفلی میں یاالٰہی کوئی بے پدر نہ ہو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۳)۔

بے غرض ہم ہیں کہ طفلی میں بھی کلپے رونق
نہ رکھی دایہ سے بھی ہم نے پئے شیر غرض

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱۰۳)۔

دورِ طفلی میں اگر کوئی رُلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۸)۔ جہلم میری طفلی کا گہوارہ ہے۔ (۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۷)۔ [طفل (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت]۔

ـــــ سے م ف.
بچپنے سے ، لڑکپن سے ، کم عمری کے زمانے سے (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

ـــــو دامانِ مادَر خوش بہشتے بُودَہ اَست کہاوت
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) بچپن میں ماں کی محبت اور نگہداشت بڑی نعمت ہے (مہذب اللغات)۔

طِفْلِیَّت (کس ط ، سک ف ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
بچہ ہونا ، عمر میں چھوٹا ہونا ، بچپنا.

بیان اس طفلیت کا کر کے اظہر
شکرلب شیر سے کرتا ہوں لب تر

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۶۰)۔ [طفلی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَفَنْچَہ (فت ط ، ف ، سک ن ، فت چ) امذ.
(تفنگ بازی) آتشی اسلحہ جس سے گولی اور چھرا چلایا جائے ، پستول (ا پ و ، ۸ : ۸۸)۔ [ف]۔

طُفُولِیَّت (ضم ط ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
بچپن ، بالک پن ، لڑکپن ، کم عمری کا زمانہ.

میں طفولیت سوں اپنے اب تلک
جُھوٹ کوں ہرگز دیا کب نیں سلک

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۵۲)۔ عالمِ طفولیت میں غفلت سے بہت وقت گزر جاتا ہے اور اس کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۲۲)۔ شاعری جب تک عالمِ طفولیت میں ہوتی ہے تب تک بے تکلف عام فہم اور اکثر حسبِ حال ہوتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۸۷)۔ عہدِ طفولیت میں تھے کہ سر سے ماں کا سایہ اُٹھ گیا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۱)۔ طفولیت اور نوجوانی کے ماحول ... کا اس کے دل و دماغ پر ... اثر ہوا۔ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۲)۔ [ع]۔

طُفَیل (ضم ط ، ی لین)۔ (الف) امذ.
واسطہ ، ذریعہ ، سبب ، وسیلہ (عموماً میں یا سے کے ساتھ)۔

جو سب آفرینش ہے تیرا طفیل
توں سرخیل ہو سب ہیں تیراج خیل

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳)۔

نوجوں میں ابتری تھی علی کے طفیل سے
سیفی سے صاف تیز دعائے کمیل سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷)۔ تلسی داس کی شاعری کا ... لطف ان پڑھ ہندو رامائن کے طفیل میں روزمرّہ اٹھاتے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، مضامین چکبست ، ۲۶۵)۔ ان کو اپنے پیر و مرشد کے طفیل میں ایک روحانی کیفیت بھی حاصل ہو گئی تھی۔ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۶)۔ (ب) م ف. **بدولت ، ذریعے ، سبب سے ، صدقے میں.**

قیامت کوں تیرے طفیل اے دلیل
کرے جگ پہ جنت کوں خوانِ خلیل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱)۔

دل مرا تعویذ کے جوں لے کے اپنے پاس رکھ
تو طفیلِ حضرتِ عاشق کے ہو تجھ کوں شفا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱)۔ تو تاشدنی اسی دن کو پیدا ہوئی تھی کہ ایک تیرے طفیل خاندان بھر کی آبرو پر پانی پھر جائے۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۴۷)۔ کسی کمزور پر ظلم و ستم روا رکھنے کا سدِّباب بھی اسی رسم و رواج کے طفیل ہی ممکن ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۵)۔ [ع]۔

ـــــ خوار/ خوارَہ (ـــــو معد / فت ر) صف.
وہ جو کسی دوسرے کی بدولت کھاتے پیے ، طفیلی.

بلند ہے تری ہمّت تُو باز بن کے دکھا
مگر کبھی بھی کلاغِ طفیل خوارہ نہ ہو

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۲)۔ بڑے بڑے عہدہ دار جو زرق برق پوشاکیں پہنتے اور دنیا کی لذیذ نعمتیں کھاتے ہیں سب میرے طفیل خوار ہیں۔ (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۷)۔ [طفیل + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا ، پینا]۔

طُفَیلی (ضم ط ، ی لین)۔ (الف) صف.
۱. بن بلائے دعوت میں شرکت کرنے والا ، ناخواندہ مہمان.

ہمیں بھی دلا ان کی مجلس میں لے چل
کہے گا کہ ہے کوئی مہمان طفیلی

(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۳۵۱)۔

ہوئے ہم اب تو مہمانِ طفیلی اوس کے خامہ کے
کسی کو خط لکھا تو اوس میں ہم کو بھی سلام آیا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۵۰)۔

حور کا حال ہے یہ بزمِ بتاں میں صفدر
جس طرح کوئی طفیلی ہو صفِ مہمان میں

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۱۸۸)۔ ہمیں مسٹر پٹیل کی دعوت میں طفیلی بننے کی حاجت نہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۲۶)۔ **۲. وہ جس کا دار و مدار دوسرے پر ہو ، وہ جس کا تکیہ کسی دوسرے پر ہو.**

زمیں ہور آسمان جس کے طفیلی
پدید اس سوں سرب اشیائے خیلی

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۷۸)۔

طفیلی اس کا آسماں اور زمیں ہے
وو سیّد رحمتُ للعالمیں ہے

(۱۹۳۷ء ، طالب و موہنی ، ۲۷).

گریاں ہر ایک تعزیہ خانہ میں ہے محب
کہیے طفیل مہ عاشور شور شمع

(۱۷۹۲ء ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۲۱۹). وہ اصل اور ہمارا وجود طفیلی ، وہ مخدوم اور ہم خادم ، زہے شرف کہ شریف ہم سے ارادہ وصلت کا کرے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۹). بعض نام نہاد طفیلی صنعتیں مثلاً زنجیر سازی اور لیس باقی بھی موجود ہیں. (۱۹۳۷ء ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۶۵۸). ہماری حمیت تو گوارا نہیں کر سکتی کہ ہندوؤں کے طفیلی بن کر دینوی مفاد حاصل کریں. (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۱). ۳. (حیاتیات) **وہ جاندار مخلوق** (کیڑا ، پودا وغیرہ) **جو دوسرے کی وجہ سے زندہ ہو ، جس کا وجود دوسرے پر منحصر ہو.** بعد میں چل کر یہی ایک طفیلی بن جاتا ہے جو ماں کا خون پیتا ہے اور اسی کی خوراک کھاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۹۱). وہ پودے جن سے طفیلی غذا حاصل کرتے ہیں میزبان کہلاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۹۷). (ب) امث. **طفیل ہونا ، کسی دوسرے پر انحصار ہونا** ؛ (عموماً) **ایک پودے کا دوسرے پودے سے غذا حاصل کرنا.** ان کا یہ ملاپ طفیلی باہم باشی کی بنیاد پر ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۲۸). [طفیل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پودا (---و لین) امذ.
(نباتیات) **وہ پودا جو کسی دوسرے پودے سے غذا حاصل کرے.** بعض پودے ایسے بھی پائے جاتے ہیں جن میں خضرہ غیر موجود ہوتا ہے مثلاً فطرات اور طفیلی پودے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۵). [طفیلی + پودا (رک)].

---تطابُق (---فت ت ، ضم ب) امذ.
(حیوانیات) **وہ عمل جس کے ذریعے کوئی حیوان خود کو دوسروں کے ماحول کے مطابق بنا لیتا ہے.** طفیلی تطابق کی وجہ سے حیوان کے جسم میں ... تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۲۳۰). [طفیلی + تطابق (رک)].

---توافُق (---فت ت ، ضم ف) امذ.
(حشریات) **کیڑے وغیرہ کا خود کو کسی دوسرے کے موافق بنا لینا.** دوسری امتیازی کیفیت پائی منیا پٹرہ حشروں میں طفیلی توافق اور عمل سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۰۷). [طفیلی + توافق (رک)].

---جراثیم (---فت ج ، ی مع) امذ ؛ ج.
(حیوانیات) **وہ جراثیم جو پودوں اور حیوانوں کے سبب زندگی بسر کرتے ہیں.** طفیلی جراثیم :- کئی جراثیم پودوں اور حیوانوں پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۲۵). [طفیلی + جراثیم (رک)].

---جڑیں (---فت ج ، ی مع) امث ؛ ج.
(نباتیات) **وہ جڑیں جو دوسروں سے پانی اور نمکیات حاصل** کرتی ہیں (لاط : **Haustoria**). یہ خلیات لمبے ہو کر طفیلی جڑوں جیسے لمبے زائدے بنا دیتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹاہ ۲۰۶). [طفیلی + جڑ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

---حَشَرَہ (---فت ح ، سک نیز فت ش ، فت ر) امذ.
وہ کیڑا جو دوسرے حیوانوں سے غذا حاصل کرتا ہے. پسّو چوہوں کے جسم پر بطور طفیلی حشرے کے رہتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۲۹). [طفیلی + حشرہ (رک)].

---حَیوان (---ی لین) امذ.
وہ حیوان جو دوسرے حیوانوں سے غذا حاصل کرتا ہے. طفیلی حیوان کو تیار خوراک مل جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۰). [طفیلی + حیوان (رک)].

--- کِرْم / کیڑا (--- کس ک ، سک ر / ی مع) امذ.
رک : **طفیلی حشرہ.** حیاتیاتی روک تھام کے طریقوں میں ... طفیلی کیڑوں کی درآمد نے اہم کردار ادا کیا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ ، ۱ : ۹۳). ان کو طفیلی کرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی نشوونما دوسرے جانوروں کے طفیل عمل میں آتی ہے. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۸۸). [طفیلی + کرم / کیڑا (رک)].

---میزْبان (---ی مع ، سک ز) امذ.
(حیاتیات) **وہ کیڑے یا پودے جو دوسروں کی نشو و نما کا باعث ہوتے ہیں.** یہ طفیلی جڑیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ان مقامات سے نکلتی ہیں جہاں طفیلی میزبان سے تماس میں آتا ہے مثلاً امربیل. (۱۹۶۹ ، مبادی نباتیات ، ۳۲). [طفیلی + میزبان (رک)].

---نَواز (---فت ن) امذ.
(حیاتیات) رک : **طفیلی میزبان.** اگر طفیلی نواز مردہ ہو تو ان کو سیپروفائیٹ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۸۷). [طفیلی + ف : نواز ، نواختن - بخشنا ، بجانا].

طُفَیلِیا (ضم ط ، ی لین ، کس ل) صف ؛ ← طفیلیہ.
۱. رک : **طفیلی ، بن بلایا مہمان.** بعضے کھانے کا وقت تاک کر ملنے کو آتے ... تو وہ کھانے کے وقت خود موجود رہتا اور طفیلیوں کے ساتھ بے رخی سے پیش آتا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۹۸). چور، ڈاکو ، ٹھگ اور کاہل و ناکارہ اشخاص ... یہ سب طفیلیے ہیں. (۱۹۳۷ء ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵) .
۲. **خوشامدی ، کاسہ لیس.** نوکروں اور طفیلیوں کی ایک پلٹن ہے جو آپس میں باتیں کر رہے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۹۰) .
۳. (حیاتیات) رک : **طفیلی معنی نمبر ۳.** جونک ایک مکمل بیرونی طفیلیا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۲). [طفیلی + ا ، لاحقۂ نسبت] .

---پَن (---فت پ) امذ.
طفیلیا ہونے کی حالت ، دوسروں پر انحصار یا گزارا کرنا. اس کے طفیلیے پن سے اسامی کو نقصان تو ضرور پہنچتا ہے مگر اس کی جان کم ضائع ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۱۱۴) . [طفیلیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

طُفَیلِیات (ضم ط ، ی لین ، کس ل ، شد ی نیز بلا شد)امذ ؛ است.
طفیلی (رک) کی جمع نیز طفیل کیڑوں یا پودوں کا علم. باقی حصّوں میں تشریح ، عضویات ، امراضیات ، قابلیات اور طفیلیات سے بحث کی گئی ہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۶۸). تخصیص کے انتخاب کا وقت آ گیا تو میں نے طفیلیات کا انتخاب کیا. (۱۹۷۸ ، جدید سائنس ، ۹۸). [طفیلی + ات ، لاحقۂ کیفیت].

طُفَیلِیاتی (ضم ط ، ی لین ، کس ل ، شد ی نیز بلا شد) صف.
طفیلیات (رک) سے منسوب یا متعلق ، طفیلیات کا . طفیلیاتی امراض (Parasitic Disease) یہ بیماریاں چند زندہ اجسام والے پودوں یا جانوروں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۷۰ ، نباتی اور مشابہ پودے ، ۵۱). [طفیلیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

طُفَیلِیانَہ (ضم ط ، ی لین ، کس ل ، فت ن) صف.
طفیلی کی طرح ، طفیلی جیسا . وہ نامیے جو اکثر طفیلیانہ زندگی گزارتے ہیں ... مردہ باش طرز زندگی اختیار کر لیتے ہیں. (۱۹۶۹ ، امراضی خردحیاتیات ، ۲۷۲). [طفیلی + انہ ، لاحقۂ صفت].

طُفَیلِیَّت (ضم ط ، ی لین ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) است.
۱. (حیاتیات) **طفیلی ہونے کی حالت ، پودوں یا کیڑوں کا طفیلی ہونا.** طفیلیت ... مختلف درجات تک نمو یافتہ ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲). ۲. (طب) **انسان کے جسم میں حشرہ اور کیڑوں کی موجودگی** (مبادی صحیات ، ۱۶۱). [طفیلی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طُفَیلِیَہ (ضم ط ، ی لین ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
۱. (حیاتیات) **رک : طفیلی معنی ۳.** طفیلیہ حیاتیاتی اصطلاح میں اس جاندار کو کہتے ہیں جو اپنی خوراک دوسرے جاندار کے جسم سے ... حاصل کرتا ہے . (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۱۱۳). ۲. **رک : جرثومہ.** کالا آزار ... اس مرض کا بھی ایک مخصوص طفیلیہ ہے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۹۵). [طفیلیا (رک) کا متبادل].

ـــــ کُش (ـــــ ضم کش) صف.
طفیلی جراثیم یا کیڑوں کو مارنے والا ، کیڑا مار سفوف یا دوا . پائیو .. مختلف جلدی امراض میں ایک طفیلیہ کُش کے طور پر استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶). [طفیلیا + ف : کُش ، کُشتن ـ مارنا].

طُفْیَہ (ضم ط ، سک ف ، فت ی) امذ.
ایک قسم کا سانپ جس کی پشت پر دو سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں (مخزن الادویہ ، ۳ : ۳۰۳). [ع].

طَل (فت ط) است.
اوس ، شبنم ؛ پھوار. اگر بخارات ... منجمد نہیں ہوتے تو وہ طل ہے ... جو اوس مشہور ہے. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۲). طل شبنم کو بھی کہتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی ہلکی ہلکی بوندوں کے مینہ یعنی پھوار کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، مولانا فتح محمد جالندھری ، قرآن مجید (فوائد) ، ۶). [ع].

طِلا (۱) (کس ط) امذ.
۱. **سونا ، زر سرخ.**

میرے مس کوں کر تجھ کرم سے طلا
ہر یک تک کو خورشید نے دے جلا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹). چاہیے کہ اس حدیث کوں آب طلا سے لکھیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۲).

اٹھائے فیض کامل سے وہی جو کوئی قابل ہو
طلا ہوتا نہیں رکھ دیکھیے اکسیر کاغذ پر

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۵۸). اوس کے پاس چار سو روپیہ اور کچھ طلا تھا راہ میں شام ہو گئی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم جون ، ۹). اگر مصنوعی طلا طیار بھی ہو گیا تو دنیائے تجارت و اقتصاد پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا. (۱۹۲۳ ، نگار ، جون ، ۳۷۸). ۲. **مُلمّع ، گلٹ ؛ سونے کی جھالر یا کرن** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. (مجازاً) **زر و جواہر ، مال و دولت ، روپیہ پیسہ.**

سب مل کر ہاتوں چومے ہیں ان کے غلام
کیا رتبے ہیں طلائے علیہ السلام کے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶). میں ایک طاقت ور سجیلا جوان تھا اور چالیس طلا یعنی دو سو چالیس روپے کو بکا . (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۵۳). [ف].

ـــــئے اَحْمَر کس صف(ـــــ فت مع ا ، سک ح ، فت م) امذ.
زر سرخ ، عمدہ سونا ، کندن. ایک مچھلی بہت بڑی چمکتی ہوئی گویا طلائے احمر سے بنائی تھی پانی سے نکلی. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷). [طلا + ے (حرف اضافت) + احمر].

ـــــ باف صف ؛ امذ.
سونے کے تاروں کا بنا ہوا. دولت خانہ کے اطراف ... فرش اور اقمشہ طلا باف و کلابتوں دوز سے آرائش پائیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۸۱). [طلا + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

ـــــ بافی است.
سونے کے تاروں سے کپڑا بُننے کا فن. ایک سو ایک کشتی جواہر اور اشرفی اور پشمینہ اور نوربافی اور ریشمی اور طلابافی اور زردوزی کی لگا رکھی تھی . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳). [طلاباف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پوش (ـــــ و مج) صف ؛ امذ.
سونے کے تاروں سے بنا ہوا ، سونے کا ملمّع کیا ہوا ، سونا چڑھانا. جہانگیر نے حکم دیا کہ مہر لگنے کی جگہ طلا پوش کی جائے اور مہر مذکور کو راس پر لگائی جائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۲). [طلا + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

ـــــئے دَسْت اَفْشار کس صف(ـــــ فت د ، سک س ، فت ا ، سک ف) امذ.
خسرو پرویز کے خزانے میں ایک طرح کا کندن تھا بیش قیمت اور نرم ، موم کی طرح ہاتھ سے دب جانے والا ، پرویز نے اس کا ترنج اور کسریٰ نے ساگ بنا کر دسترخوان پر رکھا تھا.

آم کو دیکھتا اگر یک بار
پھینک دیتا طلائے دست افشار
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۱).
جو نام لے کے ترا توڑے گل کوئی گلچیں
تو ہاتھ میں ہو زر گل طلائے دست افشار
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [طلا + ے (حرفِ اضافت) + دست (رک) + افشار (رک)].

---دوز (---و مج) صف.
جس چیز پر طلائی کام ہو (نوراللغات). [طلا + ف : دوز ، دوختن سینا ، سلائی کرنا].

---ساز امذ.
مُلمّع ساز ، کیمیاگر (نوراللغات ؛ پلیٹس). [طلا + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، سنوارنا].

---ئے سُرخ کس صف (---ضم س ، سک ر) امذ.
رک : طلائے احمر.
کرم سے اپنے جو مس کیں نگہ کرے
طلائے سرخ میں پیدا کرے دوچند عیار
(۱۸۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۶). [طلا + ے (حرفِ اضافت) + سرخ (رک)].

---فام صف.
سونے کے رنگ کا ، سنہرا.
پارۂ برفِ طلا فام کی مانند قمر
(۱۹۸۵ ، شاذ تمکنت ، تراشیدہ (برش قلم ، ۱۲۶)). [طلا + فام].

---کار صف ؛ امذ.
۱. وہ چیز جس پر نقش و نگار سونے کے بنے ہوں یا جس پر سنہرا کام ہو.
سرہانے طلاکار رشکِ چمن
دھری خوش نما مثنویِ حسن
(۱۸۸۸ ، تحفہ اعظم ، ۲۷).
جواہر کے تھے جا بجا برگ و گل
تھے دیوار و در بھی طلاکار کل
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۹). قبر پر ایک چتر طلاکار گنبد نما سیاہ لکڑی کا ہے. (۱۹۱۰ ، نگارستان فارس ، ۷۳).
جوڑا بیٹی کا تو کر سکتا ہے بدبخت تلاش
جوڑا شادی کا طلاکار کہاں سے لائے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲). ۲. **ملمع ساز ، سونے کے تاروں کا کام کرنے والا** (پلیٹس). [طلا + کار ، لاحقۂ صفت نیز فاعلی].

---کاری امث.
۱. **سونے کا ملمع کرنا ، سونے کے تاروں کا کام ، سونے کا پانی چڑھانا ، ورق بنانا.** کہیں قبضوں کی طلاکاری کہیں دستانوں کی جلا کاری ، کمندوں کے لچھے درست ہوتے تھے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۱).
پھر گنبدِ اخضر پہ طلاکاری ہے
پھر نور ظہور کی ضیا باری ہے
(۱۹۳۷ ، لالہ وگل ، ۸). مشرق معاشرہ پر نت نئی قلم کاریاں اور طلاکاریاں کیں تھیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۱۵). ۲. **طلاکار (رک) کا پیشہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [طلاکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوب (---و مج) صف ؛ امذ.
سونے کا ورق بنانے والا (جامع اللغات). [طلا + ف : کوب ، کوفتن - کوٹنا].

---کوبی (---و مج) امث.
سونے کے ورق بنانا ، سونے کے ورق بنانے کا پیشہ یا کام. واپس آنے کے بعد الباجی نے طلاکوبی کا پیشہ اختیار کیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۱). [طلاکوب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ئے ناب کس صف ؛ امذ.
خالص سونا ، زرِ خالص (ماخوذ : نوراللغات). [طلا + ے (حرفِ اضافت) + ناب (رک)].

طِلا (۲) (کس ط) امذ.
(طب) وہ رقیق شے جو جسم کے کسی حصے پر لگائی جائے یا مالش کی جائے ، مالش کی دوا یا تیل.
بھی نک کیر آندی دو حصہ تو لیا
سلا کھیو میں کھال کر یوں طلا
(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) قریشی ، ۷۶). نسخہ طلا برائے قوت باہ عاقرقرحا ، پوست بیخ کنیر ... شب کے وقت ایک قطرہ جسم پر لگائے. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۵۰). یہ طلا مرض کے ابتدائی زمانہ میں مفید ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). طلا ... یہ مالش کی ایک دوا کا نام ہے جسے اطبا تیل سے تیار کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، سہ ماہی اردو ، ۳ : ۶۳). [ع].

--- کرنا محاورہ.
(کوئی رقیق دوا وغیرہ جسم کے کسی حصے پر) آہستہ آہستہ ملنا ، مالش کرنا ، لگانا. ایک پارچہ پر طلا کر کے کسن عورت کے سینہ پر دو تین روز بندھا رہنے دیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۵). بدستور سابق طلا کر کے یا بغیر طلا کے دھوپ میں بیٹھیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰).

طَلّاب (فت ط ، شد ل) صف ؛ امذ.
۱. **بہت ڈھونڈنے والا ، تلاش کرنے والا ، بہت چاہنے والا.**
باطل ہے مُرید شیخ نجدی طلاب حق آپ کو کہا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵). ۲. **طالب علم ، شاگرد.**
بسم اللہ تمام جبکہ ہو امِ کتاب
تو فاتحہ کو یہیں سمجھ اے طلّاب
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷). [ع].

طُلّاب (ضم ط ، شد ل) امذ ؛ ج.
طالبِ علم ، بہت سے شاگرد.

وہیں سے سیر کر کے کوہ و بیاباں
پہنچتے تھے طلّاب اُتان و خیزاں
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۱۳).
ہوئے جمع طلّاب بھی جابجا سے
ملا بار سے ، روم سے ایشیا سے
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسنُ الکلام ، ۲۳۵) . [طالب (رک) کی جمع].

طَلاری (فت ط) امذ.
وہ پیادہ جو رات کو گانو کی روند اور گشت کرے (معیار فصاحت ، ۱۷۷). [غالباً ، طلایہ (رک) کا بگاڑ].

طَلّاع (فت ط ، شد ل) صف ؛ امذ.
۱. **بیچ بچاؤ کرانے والا ، بیچ بچاؤ کر کے حالات پر قابو پانے والا.** یہ عورتیں بھی سخت طلّاع تھیں ، اور ان کا وسیلہ حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ زر کثیر کی ضرورت ہوتی تھی. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۱۸۵). ۲. (مجازاً) **اسکاؤٹس ماسٹر ، اسکاوٹ کی جماعت کا سب سے بڑا افسر.** کافی عرصہ تک طلّاع (اسکاوٹ ماسٹر) اور طلایع (اسکاؤٹس) ایک ساتھ رہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۵۳). [ع].

طَلاعَت (فت ط ، ع) امث.
دیکھ بھال اور خبر رسانی کا کام ، اسکاوٹ کا کام . طلاعت (اسکاوٹنگ) ... صرف طلّاع کامیابی تک محدود ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۵۳). [ع].

طَلاق (فت ط) امث.
۱. (i) (فقہ) **دو عادلوں کے حضور ، مجلس واحد میں اپنی منکوحہ کو قید نکاح سے آزاد کرنا ، قید نکاح سے آزادی و رستگاری.** نادانی کے غرور سے سوگند مغلظہ طلاق یاد کر کے کہا بیٹھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۷). انتقال یا طلاق کی صورت میں ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کی آپ کو ممانعت کی گئی تھی. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۱۰۰). اس نے اُسی وقت جناب مجتہدالعصر و الزّمان قبلہ و کعبہ کے یہاں جا کر طلاق حاصل کی. (۱۹۰۳ ، محل خانہ شاہی ، ۴۰). اس منشور پر عمل درآمد کیا گیا تو ہندو عورتوں کو بھی مسلمان خواتین کی طرح طلاق آسانی سے حاصل ہو جائے گی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰۱).
(ii) **دست برداری ، ترک.**
جو کچھ کہ دولت دنیا تھی میرے حصّے کی
ازل سے منشی دہر اوس پہ لکھ گیا ہے طلاق
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲). صرف وہ ہے کہ تین طلاق سے موصوف ہوے. (۱۸۳۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۲۸) .
(iii) **کسی چیز کو چھوڑنے کا عہد ، شرط.** ہمارے بزرگوں نے طلاق لکھ دی ہے کہ جب تک چتور گڑھ کو فتح نہ کرلیں تب تک بروز شادی سیدھی چارپائی پر نہ سوئیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۷). ۲. **انکار ؛ تردید ؛ آزادگی ؛ روانی ، کشادگی** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فیروزاللغات). [ع].

ـــِ اَحْسَن کس صف (ـــ فت مع ا ، سک ح ، فت س) امث.
(فقہ) **وہ طلاق جس میں مرد اپنی عورت کو ایک طلاق حالتِ طہر میں دے دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو اور یہ ایک طلاق دے کر چھوڑ دے تو عدت ختم ہونے کے ساتھ نکاح ٹوٹ جاتا ہے.** طلاقِ احسن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو ایک طلاق دیوے اوس طہر میں جس میں اوس سے جماع نہ کیا ہووے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۴۱). ایک طلاق حالتِ طہر میں دیدے ... اس کو فقہا نے طلاق احسن کہا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰۴). [طلاق + احسن (رک)].

ـــِ بِالْکِنایات (ـــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس ک) امث.
(فقہ) **یہ طلاق ایسے لفظ سے ہوتی ہے کہ موضوع طلاق کے لیے نہ ہو مگر طلاق کا احتمال رکھتا ہو ، وہ طلاق جو صاف لفظوں میں نہ ہو.** طلاق بالکنایات اور وہ اوس لفظ سے ہوتا ہے موضوع واسطے طلاق کے نہیں اور احتمال طلاق کا رکھتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۴۹). [طلاق + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + کنایات (رک)].

ـــِ بائِن (ـــ کس ء) امث.
(فقہ) **قطعی طلاق ، تین مرتبہ کی طلاق.** الفاظ طلاق بائن کے تین قسم پر ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۴۹). اگر چار مہینے کے اندر ملاپ کر لو تو کفّارہ دے دو ورنہ طلاق بائن پڑ جائے گی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، احکامِ نسواں ، ۷۱). ایسے الفاظ نہ بولے جن سے فوری طور پر تعلقِ زوجیت منقطع ہو جائے جس کو طلاق بائن کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۱۹). [طلاق + بائن (رک)].

ـــِ بَتَّہ کس صف (ـــ فت ب ، شد ت بفت) امث.
(فقہ) **بقول ترمذی اختلاف کیا ہے اہلِ علم نے طلاق بتہ میں کہ حضرت علی سے مروی ہے کہ وہ تین طلاق ہیں اور حضرت عمر سے کہ وہ ایک طلاق ہے. جبکہ حضرت رکانہ کی حدیث سے یہ بات باتفاق ثابت ہے کہ حضرت رکانہ کی طلاق کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُس وقت قرار دیا جب کہ انہوں نے حلف کے ساتھ بیان دیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی** (نورالہدایہ ، ۲ : ۹۴ ؛ معارف القرآن ، ۱ : ۵۱۳). [طلاق + ع : بتّہ (کاٹنا)].

ـــِ بِدْعَت کس صف (ـــ کس ب ، سک د ، فت ع) امث.
(فقہ) **اس طلاق کی تین صورتیں ہیں : (۱) حالت حیض میں طلاق دی ہو (۲) ایسے طہر میں طلاق دی ہو جس میں مباشرت ہو چکی تھی (۳) تین طلاقیں یک وقت دے دی ہوں.** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ کو طلاق بائن دیا میں نے یا کہا کہ اَشدّالطلاق ... یا طلاق بدعت ... تو ان سب صورتوں میں ایک طلاق بائن واقع ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۴۸). امام مالک اور بہت سے فقہا نے تیسری طلاق کو جائز ہی نہیں رکھا وہ اسکو طلاق بدعت کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰۴). [طلاق + بدعت (رک)].

---بِدعی کس صف(---کس ب ، سک د) امث.
رک : **طلاق بدعت**. طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاق یا دو طلاق ایک بار یا دو بار ایک طہر میں دیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۲). حالتِ حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۸۹). [طلاق + بدعی (رک)].

---پَڑنا محاورہ.
(عورت کو) **طلاق ہو جانا ، عورت کا نکاح کی قید سے آزاد ہونا ، شوہر سے علیحدہ ہونا**. شاید وہ جیتا ہو اور بیاہا گیا ہو اوس پر طلاق نہ پڑے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۸). جیسا اوس نے کہا تھا ویسا ہی ہوا تب بھی اوس کی بی بی کو طلاق پڑے گی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۲).

---ثُلثَہ کس صف(---ضم ث ، ل بجد ، فت ث) امث.
وہ طلاق جو ایک وقت میں تین بار دی جائے ، تین طلاقیں ، رک : طلاق بائن. کاش کہ یہ طلاق ثلثہ نہ ہوتی. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۶۳). [طلاق + ثلثہ (رک)].

---جَبْری کس صف(---فت ج ، سک ب) امث.
(فقہ) **وہ طلاق جو جبراً دی جائے ، یہ واقع نہیں ہوتی**. میں مالک بن انس ہوں ، فتویٰ دیتا ہوں "کہ طلاقِ جبری درست نہیں. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۵۷). [طلاق + جبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَسَن کس صف(---فت ح ، س) امث.
(فقہ) **تین مختلف طہروں میں متفرق کر کے تین طلاقیں دینا. اسے طلاقِ سنّت بھی کہتے ہیں**. طلاق حسن یہ ہے کہ غیر موطوءۃ کو ایک طلاق دیوے برابر ہے کہ حیض میں دے یا طہر میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۱). غیر موطوءۃ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اسکو ایک طلاق دینا طلاقِ حسن ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۸۹). [طلاق + حسن (رک)].

---خُلْع کس صف(---ضم خ ، سک ل) امث.
(فقہ) **طلاق جس میں عورت اپنے شوہر سے بوجوہ راضی نہ ہو اور مہر معاف کر کے یا کچھ اور مال دے کے طلاق لے لے** (مہذب اللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [طلاق + خلع (رک)].

---خُلْعی کس صف(---ضم خ ، سک ل) امث.
(فقہ) رک : **طلاقِ خلع**. اس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو ... اپنے حق مہر بخش دے اس طلاق کا نام طلاق خلعی ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۵۲۸). [طلاق خلع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---(دے) دینا محاورہ.
۱. **منکوحہ عورت کو چھوڑ دینا ؛ زوجیت سے خارج کرنا**.

جو وہ دیوے اس طلاق
ہوئے فرد ہور فارغ طاق

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۹۱).

چاہتا تھا کرے یہ اوس کو عاق
اور ماں کو بھی اُس کے دیدے طلاق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۵). درویش ایسے بولتے ہیں جو عورت کوں طلاق دے. (۱۸۱۰ ، چونسٹھ کھر ، ۲). بیوی کے ساتھ عبداللہ کو کچھ التفات نہ تھا اور آخر کو اُس نے طلاق دیدی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۲۸). انجینئر کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی تو سمجھ لینا کھڑے کھڑے طلاق دیدونگا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۵۵). ۲. **چھوڑ دینا ، دست بردار ہو جانا ، ترک کرنا**.

ایک شوہر میں وفا یہ زالِ دنیا کب رکھے
مرد باعزت ہے وہ تابی جو دے اسکوں طلاق

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۳۲).

غمگیں تو طلاق دے دو عالم کو صباح
اور شام کو دخترِ رز سے کر اپنا نکاح

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷۰).

---رَجْعی کس صف(---فت ر ، سک ج) امث.
(فقہ) **ایسی طلاق جس کی مدتِ عدت میں خاوند اپنی عورت کو بلا تجدید نکاح کے بیوی بنا سکتا ہے ، یہ ایک یا دو بار طلاق کا لفظ کہنے سے ہو جاتی ہے**. طلاقِ رجعی کی حالت میں وطی حرام نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۵۱). اگر شوہر زوجہ کو طلاقِ رجعی دے اور شوہر یا زوجہ زمانۂ عدت کے اندر مر جائے تو ایسی حالت میں ایک دوسرے کی نسبت ترکہ پانے کا استحقاق ہو گا. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرع محمدی ، ۵۸). آدمی اگر طلاق دینے پر مجبور ہی ہو جائے تو صاف و صریح لفظوں میں ایک طلاق رجعی دیدے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۱۹). [طلاق + رجع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُنَّت کس امث(---ضم س ، شد ن بفت) امث.
(فقہ) رک : **طلاق حسن**. ان فقہا کی اصطلاح میں اس کو بھی طلاق سنت کے لفظ سے تعبیر کر دیا گیا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰۲). [طلاق + سنت (رک)].

---قَبْلَ الدُّخُول (---فت ق ، سک ب ، فت لؔ ، ضم ا ، ل ، شد د بضم ، و مع) امث.
(فقہ) **وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد عمل میں آ جائے اور زوجہ سے ہمبستری نہ کی ہو**. طلاق قبل الدخول کے معنی یہ ہیں کہ زوجین میں یکجائی اور خلوتِ صحیحہ سے پہلے طلاق کی نوبت آ جائے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۳۱). [طلاق + قبل (رک) + رک : ال (۱) + دخول (رک)].

---کِنایَہ کس امث(---کس ک ، فت ی) امث.
(فقہ) رک : **طلاق بالکنایات** (ماخوذ : مہذب اللغات). [طلاق + کنایۃ (رک)].

---لینا محاورہ.
کسی عورت کا اپنے خاوند سے نکاح کے بندھن سے آزادی حاصل کرنا ؛ شریعت کی رو سے زوجہ کا شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ مُغَلَّظ / مُغَلَّظَہ کس صف(ـــــ ضم م ، فت غ ، شد ل بفت / فت ظ) امث.
(فقہ) وہ طلاق جس کے بعد مطلقہ سے دوبارہ نکاح صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ پہلے وہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد اس سے خلوت صحیحہ کے بعد اپنی مرضی سے اس کو طلاق دے دے یا اس مرد کا انتقال ہو جانے ، اس عمل کو عموماً حلالہ کہتے ہیں ، یہ طلاق تین طلاقیں دینے سے واقع ہوتی ہے. قاضی یہ صورت طلاق مغلظہ کی ہے تین بار طلاق دے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۲ مئی ، ۱۶). اس کو طلاق مغلظہ کہتے ہیں اب شوہر پر یہ بیوی حرام ہے.(۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں کراچی، ۲۲ نومبر، ۱۲). [طلاق + مغلظ (رک)/ + ہ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ مُکْرَہ کس صف(ـــــ ضم م ، سک ک ، فت ر) امث.
رک : **طلاق جبری** . حدیث صفوان اصم کی بعض صحابہ سے طلاق مکرہ کے باب میں منکر ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۴۳). [طلاق + ع : مکرہ].

ـــــ مِلْنا محاورہ.
عورت کو طلاق حاصل ہونا ، زوجیت سے خارج ہونا . اس حکم میں وہ مائیں بھی شامل ہیں جن کا نکاح باقی ہے اور وہ بھی جن کو طلاق مل چکی ہو. (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۶۲).

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
وہ تحریر جس میں طلاق دیے جانے کا مضمون درج ہو ، وہ دستاویز جس میں طلاق کی شرائط اور اسباب درج ہوں. یہودی مذہب میں ... مرد کے اختیار میں تھا کہ جب وہ چاہے طلاق نامہ لکھ کر جورو کے حوالے کر دے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۶۸). الگ الگ لکھا جائے گا ... طلاق نامہ ، ماہ نامہ ، سال نامہ ، حکم نامہ ، نرخ نامہ ، سپاس نامہ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۲). [طلاق + نامہ (رک)].

ـــــ نَصِیب (ـــــ فت ن ، ی مع) صف.
جس کی قسمت ہی میں طلاق ہو ، وہ عورت جس کا شوہر اس کو طلاق دیے بغیر نہ رہ سکے ؛ (مجازاً) آزاد ، علیحدہ.

کسی کے عقد میں رہتی نہیں ہے لولی دہر
یہ قحبہ روزِ ازل سے ہے کچھ طلاق نصیب

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷). [طلاق + نصیب (رک)].

ـــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
عورت کا نکاح کی قید سے آزاد ہونا ، زوجیت سے خارج ہونا. شادی کے آٹھ دس ماہ بعد ہی اس کو طلاق بھی ہو گئی ہے . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹).

طَلاقَت (فت ط ، ق) امث.
بیان میں روانی اور تیزی ، خوش بیانی ، خوش گوئی . دلیل و حجت فصاحت بیان اور طلاقت زبان سے ثابت ہوتی ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۰) . کہاں میری زبان میں طاقت اور دہان میں طلاقت جو شمۂ مذکور شکل و شمائل اس زہرہ جبیں ... کا سناؤں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۵). ایسی فصاحت بیان اور طلاقت زبان تو تم نے کبھی پیشتر نہیں ظاہر کی تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۳). معاشرت اور موانست کا فطری جذبہ بھی اس کی زبان میں طلاقت پیدا کرتا ہے. (۱۹۲۴ ، فطرت نسوانی ، ۱۱۲). ان کی زبان سے طلاقت ، فصاحت اور بلاغت کا سونا پر طرف پکھلتا دکھائی دیتا. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اور کارنامے ، ۲۸۵). [ع].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
باتیں کرنا ، گفتگو کرنا ، بات چیت کرنا.

خود آنکھوں سے شہ کی زیارت کریں
طلاقت سماعت اشارت کریں

(۱۸۹۰ ، لوحِ محفوظ ، اثر ، ۲۰۸).

ـــــ لِسان / لِسانی کس اضا/کس صف(ـــــ کس ل)امث.
زبان کی روانی ؛ (طنزاً) چرب زبانی ، تملق ، خوشامد. آپ کے معجزات ... انسان کی طلاقتِ لسان اور قوتِ بیان سے باہر ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). شیخ علائی ... کی طلاقتِ لسانی کام کر گئی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۳۶۱). [طلاقت + لسان (رک) / ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لِسانِیَہ کس صف(ـــــ کس ل ، ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : **طلاقت لسان**. فصاحت بیانیہ اور طلاقت لسانیہ میں اپنا نظیر نہیں رکھتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۰). [طلاقت + لسانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَلاقَم طَلاقا (فت ط ، ق ، ط) امث.
قطع تعلق ، جدائی ؛ خلع ، طلاق. دو لاکھ روپے مہر کے بھجوا دیے طلاقم طلاقا ہو گئی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۰ : ۹) . جہاں جاتیں سبھی کا کانٹا بن جاتیں ، میاں بیوی میں طلاقم طلاقا پر نوبت پہنچ جاتی . (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۳۰۲). [طلاق + م (حرفِ اتصال)+طلاق + ا ، لاحقۂ نسبت].

طَلاقَن (فت ط ، ق) امث.
وہ عورت جس کو طلاق ہو گئی ہو ، مطلقہ ؛ (طنزاً) منحوس عورت. اب یہ نہیں کہ طلاقن ہے تو کوئی اس کو عیب لگائے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۴). کنواری لڑکی ، بیاہی عورت ، بہو ، ساس ، سوتیلی ماں ، بیوہ ، طلاقن غرض کون سی عورت ہے جس کو صحیح راہ نہ دکھائی ہو. (۱۹۳۵ ، راشد الخیری ، ۸۷). [طلاق + ن ، لاحقۂ تانیث].

طَلاقَنی (فت ط ، ق) امث.
طلاقن ، طلاق یافتہ عورت. بیوی بچاری یہ بھی نہیں سمجھی کہ اگر یہ طلاق دیں گے تو مہر کہاں سے ادا کریں گے اس کے لیے تو طلاقنی کہلانا ہی بس قیامت تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۸). [طلاق + نی ، لاحقۂ تانیث].

طَلاقی (فت ط). (الف) صف ؛ مث.
جسے طلاق ہو چکی ہو ، طلاقن. حنانہ اُسے کہتے ہیں کہ جس کا پہلا خاوند مر گیا ہو یعنی بیوہ یا طلاق ہو. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۱۳). (ب) امذ ؛ امث. رک : **طلاق معنی نمبر ۱**. ہزار بار کہیں گے کہ سزاوار طلاق تو صحیح ہے. (۱۸۹۳ ، پشو ، سرشار ، ۳). [طلاق + ی ، لاحقۂ نسبت].

طِلاوا / طِلاوَہ (کس ط / فت و) امذ.
۱. **(فوج یا پولیس کا) رات کا گشت ، دورہ ، گشت.**

اتھے سات اس مرد جنگی ہزار
طلاوے کوں نکلیا تھا او نامدار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۹). ۲. **فوج کا وہ ٹکڑا جو آگے چلے ، پراول.** منیب کا ساہوکاروں نے منہ ، طلایہ کا طلاوہ بمعنی پراول ... بولا جانے لگا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیانِ دہلی ، ۲۵). [طلایہ (رک) کا بگاڑ].

طَلاوَت (فت ط ، و) امث.
خوبصورتی ، حُسن ، خوبی ، کشش (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

طِلاء (کس ط) امذ.
رک : **طلا (۲) ، مالش کی دوا.** غیر فطری طاقت جس کا دار و مدار انواع و اقسام کے طلاء اور مقوی معجونوں پر ہے ... لیکن آگے چل کر وہ نسخے بیکار ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۶۶). [رک : طلا (۲) کا ایک املا].

طِلاۃ (کس ط ، تن ہ بفت) م ف.
بطور طلا ، طلا (دوائے مالش) کے طور پر. سرکیں اوس کا طلاۃ واسطے رفع کرنے کلف اور اماس اور آثار جلد کے نہایت موثر و مفید ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۴۳). [رک : طلا (۲) + ۃ ، لاحقۂ تمیز].

طَلائع (فت ط ، کس مع ء) امذ ؛ ج.
شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی افواج ، پراول دستے. جاسوس واسطے خبرگیری لشکر عدو کے مقرر کردیتے اور مقدمات و طلائع پیش پیش بھیجتے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۲۳). ہماری جماعت طلائع کی جماعت ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲). [طلیعہ (رک) کی جمع].

طِلائی (کس ط) صف.
۱. **سونے (کے رنگ) کا ، سنہری.**

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۹). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... طلائی ... بیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ۲. **سونے کا بنا ہوا.** ایک طلائی ورق کو ... بیچ میں اس طرح رکھو کہ ہر طرف سے تھوڑا باہر نکلا ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۹ : ۶۱).

نہیں ممکن ہے سونا ہجر میں نیند آ نہیں سکتی
طلا یہ پھر رہا ہے آنکھ میں طوقِ طلائی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷). سامنے طلائی حوض ... پانی روانی کے ساتھ چوطرفہ جاتا تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۹). بادشاہ دربار میں معمولی فرش پر نہیں بلکہ طلائی و نقرئی تخت پر بیٹھتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۳). گلاسوں میں کوئی سیمیں ہے کوئی طلائی ... کوئی کانچ کا. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۶). ۳. **جس پر سونے کا کام کیا گیا ہو ، جس پر سنہری یا سونے کے پانی کے نقش و نگار ہوں.** دروازہ اس کی میں لاجوردی اور طلائی کام ایسا ہوا ہے ، سو انہوں نے کبھی عمر میں ایسا کام نہ دیکھا تھا. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۵). اندلس کے کتب خانہ شاہی میں ایک لاکھ کتاب مجلد طلائی جلد سے آراستہ تھی. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۳۲). ایک قصیدہ بھی خوشخط لکھوا کر طلائی جدول کے ساتھ بھیجا جائے. (۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، خمارِ گندم ، ۳۱). [طلا + ئی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---اَنڈا (---فت ا ، سک ن) امذ.
مراد : سورج. طلائی انڈا (سورج) پہلے پیدا ہوا ، وہ پیدا ہوتے ہی مخلوق کا اکیلا مالک بنا. (۱۹۶۹ ، آزاد فتحپوری (عبدالرحمان) ، رام راج ، ۸۰). [طلائی + انڈا (رک)].

---تَحرِیر (---فت مع ت ، سک ح ، ی مع) امث.
سونے سے یا سونے کے پانی سے بنائے ہوئے نقش و نگار یا حروف (پلیٹس). [طلائی + تحریر (رک)].

---تَمْغَہ / تَمغا (---فت ت ، سک م ، فت غ) امذ.
سونے کا بنایا ہوا تمغہ جو اعلیٰ کارکردگی یا کسی مقابلہ میں اول درجہ حاصل کرنے والے کو دیا جائے. اس دربار میں ان کو طلائی تمغہ ملنے والا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۵۵). ایم اے فارسی میں پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر یونیورسٹی کی طرف سے طلائی تمغہ حاصل کیا. (۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۱۳). [طلائی + تمغہ (رک)].

---جُوبْلی (---و مع ، سک نیز کس مع ب) امث.
(کسی ادارے یا شخص کی) پچاسویں سالگرہ ، گولڈن جوبلی. انجمن ترقی اُردو کی طلائی جوبلی کے لیے ... مولوی صاحب نے معین سے فرمایا اس ڈرامے میں ولی سے اقبال تک کے عہد بہ عہد نمائندہ شاعروں کو پیش کرو. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۵۸). [طلائی + جوبلی (رک)].

---دَور / زَمانَہ (---و لین / فت ز ، ن) امذ.
عہد زریں ، سنہرا دور ، بہترین وقت. ہم نے ایک مندر دیکھا جو ... ایک ایسے زمانے کو یاد دلاتا ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں "طلائی زمانہ" کہلانے کا مستحق ہے. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۵۲). عہد مغلیہ کی دو صدیاں (سولھویں اور سترھویں) گویا شعر و ادب کا ایک طلائی دور تھا ، جس کو بقول ایک مستشرق کے بہارِ ہند سمجھنا چاہیے. (۱۹۳۶ ، مقالاتِ اختر ، ۵۵). [طلائی + دور / زمانہ (رک)].

ـــــ عَدَد (ـــــ فت ع ، د) امذ.

(ہیئت) ایسٹر کا جشن، جو ہر سال ۲۱ مارچ کے بعد کے پہلے پورے چاند کے متعاقب اتوار کو منایا جاتا ہے یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کسی خاص سال میں کس تاریخ کو واقع ہوتا ہے، ۱ سے ۱۹ تک کے ۱۹ عددوں کو طلائی اعداد کہتے ہیں ، کسی خاص سال کے طلائی عدد سے مراد وہ فاضل عدد ہے جو سنہ کے عدد میں ایک اضافہ کر کے اس کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے. مثلاً ۱۹۰۱ء کے لیے طلائی عدد ۲ ہے کیونکہ ۱۹۰۲ء کو ۱۹ پر تقسیم کرنے سے ۲ باقی بچتا ہے ، اگر باقی کچھ نہ بچے تو ۱۹ ہی کو طلائی عدد سمجھا جاتا ہے (علم ہیئت، ۱۶۵). [طلائی + عدد (رک)].

طَلایا (فت نیز کس ط) امذ.

۱. رک : **طلایہ معنی نمبر ۱ ، سپاہیوں کا دستہ.**

ہم چشموں نے جب بہت ستایا
پھر آئے پڑاؤ کا طلایا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۵۳). ۲. **رک : طلایہ معنی نمبر ۳ ، گشت ، پہرہ.** اہالیان طلایا حاضر باش ... کی صدائیں بلند کر رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۵). [طلایہ (رک) کا ایک املا].

طَلایَہ (فت نیز کس ط ، فت ی) امذ.

۱. **سپاہیوں کا دستہ جو رات کو شہر یا لشکر وغیرہ کی حفاظت کرے ، رات کی محافظ فوج ، پہرے دار.** گھوڑے پر سوار ہو کے بطور طلایہ کے گشت کرنے لگا. (۱۸۵۱، بہار دانش، ولایت، ۹۱). اگر کہیں طلایہ آتے دیکھا خیمے کی آڑ پکڑی . (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۵۵).

ہے پردۂ زنگاریِ شب تیرا حجاب
ماہِ شب تیم مہ طلایہ تیرا

(۱۹۷۶ ، حسطایا ، ۶۵). ۲. **فوج کا دستہ جو لشکر کے آگے دشمن کی نقل و حرکت اور راستے وغیرہ کے متعلق دریافت حال کے لیے چلتا ہے ، مخبر ، جاسوس ، ہراول.** طلایہ لشکر اجل نے کہ اشارہ موئے سفید کی طرف ہے. (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۵۳). ایک آدمی کو آگے بھیجا کہ وہ آ کر خبر دے کہ سڑک پر کوئی طلایہ یا جاسوس تو نہیں ہے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۳۰). مناسب ہوگا کہ پہلے طلایہ کی کشتیاں بھیج کر ایک دفعہ اور رستہ صاف کرا لیا جائے. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۷۰).

وہ توپوں پہ جھپٹے وہ تیغوں سے لپٹے
طلایہ پہ لوٹے وہ جانباز دیکھو

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳۳). ۳. **سپاہیوں کا رات کا گشت اور پہرا ، چوکیداروں کا گشت.**

بند کر راہِ قضا غافل یہ کیا کرتا ہے حکم
گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۸). کئی ہزار سوار لے کر لشکر کے گرد طلایہ پر مقرر ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۲).

فرانسیسی روند ... چوکیداری یا طلایہ کے قدیم مفہوم ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۳). [طلائع (رک) کا مفرس].

ـــــ پِھرْنا محاورہ.

۱. **فوجی دستے کا رات کو گشت کرنا (عموماً لشکر کی حفاظت کے لیے).**

یوں محافظ ہیں تمہارے انجم اے اہلِ جہاں
شب کو پھرتا ہے طلایہ جس طرح لشکر کے گرد

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۷). ۲. **رات کو گشت لگانا ، پہرا دینا ، چوکیداری کرنا.**

طلایہ پھرتے ہیں عشاق اوس کے کوچے میں
امیر کی ہے حفاظت سپاہ کی گردش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). آپ یہیں آرام فرمائیے میں طلایہ پھرتا ہوں امیر بے خوف ہو کر پھر محو خواب ہوئے . (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۰۳).

گھیرے ہیں دشتِ بلا میں امامِ جن و بشر
طلایہ پھر کے ابھی آئے ہیں علی اکبر

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۳ : ۱۰).

ـــــ دار امذ.

گشتی سپاہی (جو لشکر یا شہر کی حفاظت پر متعین ہوں) ، مُخبر، سراغ لگانے والا نیز طلایہ کا افسر. جب اُن کے طلایہ داروں نے انہیں روکا تب اِن لوگوں نے مرہٹی بولی میں اپنے تئیں لشکر مغل کے مددگاروں سے ظاہر کیا. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۵۳۹). وقتِ شام دونوں لشکروں کے طلایہ دار نکلے حفاظت کرنے لگے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۱۶). [طلایہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ داری امث.

طلایہ دار (رک) کا اسمِ کیفیت ، طلایہ کا کام (جامع اللغات) . [طلایہ دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.

حفاظت کے لیے رات کو گشت لگانا ، پہرا دینا.

طلایہ دیتے ہیں کھولے ہوئے نشان سیاہ
مسافروں پہ بڑی روک ٹوک ہے سرِ راہ

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۶۸). آج کی شب بڑی حفاظت چاہیے صبح کو مقابلہ ہے اگر حکم ہو تو میں طلایہ دوں. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۰۹).

ـــــ کَرْنا محاورہ.

(عموماً شہر یا لشکری کی حفاظت کے لیے) گشت کرنا ، رات کو پہرا دینا. میں نے خود ان مرد نما سپاہیوں کو اکثر زنانی ڈیوڑھیوں پر ٹہلتے اور طلایہ کرتے دیکھا. (۱۹۲۲ ، شباب لکھنؤ ، ۱۰۹).

ـــــ گَرْدی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث.

(شہر یا لشکر کی حفاظت کے لیے) رات میں گشت کرنا .

ٹیپو سلطان کی فوج میں رونڈ طلایہ گردی کے معنی میں مستعمل تھا۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۳)۔ [طلایہ + ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گری (ـــ فت گ) امث۔
رک : طلایہ گردی ، گشت۔ لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے رات کے وقت طلایہ گری کرنا۔ (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری ، ۸)۔ [طلایہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَلَب (فت ط ، ل) امث۔ (امذ : قدیم)۔
۱.(ا) **جستجو ، تلاش ، کھوج۔**

جکوئی طالب ہے اس کون طلب انہڑتا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب انہڑتا ہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۸)۔

حق کی طلب ہے کچھ تو محمدؐ پرست ہو
ایسا وسیلہ ہے یہی خدا کے حصول کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳)۔ حضور یہ وہ لوگ ہیں کہ طلب شئے میں تو برابر تھے مگر بافت میں ناکام بہے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۶)۔

رہوں کا ڈھونڈ کر نقشِ کفِ پا
طلب کہتی ہے وہ کعبہ یہیں ہے

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۲۰)۔ **(اا) (تصوف) حق کے طلب کرنے کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۶۶)۔ ۲. **مقصد ؛ خواہش ، آرزو ، چاہت ، شدید خواہش۔** بعد از خدا کوں محبت پیدا ہوا محمدؐ کوں طلب پیدا ہوا وصل کا۔ (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۳۰)۔

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنروند خریدار پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۳)۔

لکھوں اب یو قصہ سری گیان تے
طلب مجہ تے توفیق سبحان تے

(۱۶۲۵ ، قصۂ بے نظیر ، صنعتی ، ۲۸)۔

یہ کیا ستم تھا طلب مدعا کی دی ہم کو
جو کام دل ہے فلک حسب مدعا نہ دیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲)۔

تک دیکھ وقتِ نزع ترا طالبِ وصال
حسرت سے دیکھے ہے تجھے کس کس طلب کے ساتھ

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (ق) ، ۳۷۶)۔

پوچھا کہ سبب ؟ کہا کہ قسمت
پوچھا کہ طلب ؟ کہا قناعت

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۳)۔ جن کو پان کھانے کی عادت بھی نہیں ہوتی ان کو بھی منٹ منٹ کے بعد طلب ہونے لگتی ہے۔ (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۱۸۳)۔ سگریٹ بیڑی کی طلب ہوتی۔ (۱۹۷۲ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۷)۔ ۳. **مانگ ، مطالبہ ، فرمائش ، ضرورت۔**

یا رب طلب ہے داغ محبت کے مہر کی
مدت سے کام بند ہے دل کی برات کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۳)۔

جلدی اے مرگ پا شکستہ
آ جا کہ یہاں تری طلب ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۶۳)۔ دعا کی دو قسمیں ہیں ایک دعائے ثنا اور تمجید اور دوسری دعائے طلب اور سوال۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۸)۔ ایک اور عرض یہ ہے کہ میں نے مانگ اور طلب ، دستکاری اور محنت ... مرادف استعمال کیے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد (دیباچہ) ، ۲۵)۔ وسائل کے وظائف بہت سے دوسرے پیچیدہ عوامل سے مشروط ہوتے ہیں مثلاً طلب ، علم تکنیک ، سرمایہ ... وغیرہ۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۷)۔ ۴. **بلاوا ، طلبی۔**

جبریل براق لا کے بولے
یا ختمِ رُسلؐ چلو طلب ہے

(۱۸۷۲ ، عامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۰)۔ ۵. **تنخواہ۔**

جشن ہے بھوکھے سپاہی کون اگر پاوے طلب
بیاہ کر جانیں ہمارے ہات اگر آوے برات

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۵)۔

کریں عیش گھر میں اونہیں کا ہے سب
طلب اپنی لیویں سب عند الطلب

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۷)۔

محتاج پیسے پیسے سے وہ خود ہے آجکل
دے گا یہیں کہاں سے طلب میں درم بھلا

(۱۸۷۵ ، حباب کے ڈرامے (سلیمانی تلوار) ، ۲۶۳)۔ دو مہینے کی پیشگی طلب ملی۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار ، ۶۹)۔
۶. **(نفسیات) حیوان کی اس اساسی خاصیت کا نام جو بافت حیات کو مرکب کرنے والے پیہم انقباضات و مہمات میں منکشف ہوتی ہے اس خاصیت کا بلاواسطہ علم (ہم کو) اپنی شعوری فعلیت میں کسی خاص غایت کی طرف تحریض یا مخصوص میلان کی صورت میں ہوتا ہے ماہرین نفسیات اس کو طلب کہتے ہیں** (اساسی نفسیات ، ۹۰)۔ ۷. **مرکبات میں بطور جزو دوم مستعمل اور چاہنے اور تلاش کرنے والا کے معنی دیتا ہے ، جیسے : آرام طلب ، حق طلب۔**

کیا تا کے میں دم ہے دلِ دشوار طلب سے
وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۳)۔

کس قدر آپ سے ہوں لفتر گفتار طلب
سینکڑوں لفظ مجھے یاد ہیں تکرار طلب

(۱۹۵۸ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ۷۱)۔ [ع]۔

ـــ اِستِشہاد کس اضا(ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ش) امث۔
(قانون) گواہ کرنے یا حاضر کرنے کی طلب ، وہ طلب جو شفع وغیرہ کا دعویٰ کرنے میں ملحوظ رکھی جاتی ہے ، لوگوں کو گواہی میں بلانے میں مدعی یا شفیع اس کا لحاظ یا رعایت کرتا ہے ، گواہی طلبی۔ دوسری طلب یعنی طلب استشہاد ... طلب اول کے بعد ادا کرنی لازمی ہے۔ (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۸۶)۔ [طلب + استشہاد (رک)]۔

---اِشْہاد کس اضا(--- کس ا ، سک ش) امث.
(فقہ) رک : **طلبِ استشہاد.** شفیع پاس طلب مواثبۃ اور طلب اشہاد کے گواہ نہ ہوں تو قول مدعی علیہ کا قسم سے مقبول ہو گا (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۱). [طلب + اشہاد (رک)].

---اَلْکُل فَوتُ الْکُل کہاوت.
بہت علوم و فنون کی تحصیل کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کسی میں بھی مہارت نہیں ہوتی. طلب الکل فوت الکل آپ اپنی زبان سے کچھ نہ کہیئے گا. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۰۰). طلب الکل فوت الکل کا اٹل قانون تعلیم و تربیت اولاد پر بھی ناقد و چسپاں ہے . (۱۹۳۴ ، عزیزی دہلوی ، انجام عیش ، ۷).

---بِالْواسْطَہ کس صف(--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، سک س ، فت ط) امث.
(معاشیات) ایسی چیزوں کی مانگ جو خود تو براہِ راست کوئی احتیاج پوری نہیں کرتیں ، لیکن ایسی چیزوں کی تیاری میں ناگزیر مدد دیتی ہیں جن سے براہ راست کوئی احتیاج پوری ہو سکے (مثلاً روٹی کے لیے گیہوں ، آٹا ، چکی ، توا وغیرہ). ان میں سے ہر ایک کی طلب یہی اصطلاحاً طلبِ بالواسطہ کہلاتی ہے . (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۲۷). [طلب + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + واسطہ (رک)].

---بانْٹنا ف س ؛ محاورہ.
تنخواہ تقسیم کرنا (فیروز اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---بُجھانا محاورہ.
کسی جبلت ، لت یا عادت کی تکمیل کرنا ، خواہش کو پورا کرنا. چرس کی لت بچپن سے پڑ گئی تھی اب بھی جب ہڑک اٹھتی اکیلے دکیلے جا طلب بجھا آتا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۹).

---بِلاواسْطَہ کس صف(--- کس ب ، سک س ، فت ط) امث.
(معاشیات) ایسی تمام چیزوں کی مانگ جن سے براہِ راست کوئی احتیاج پوری ہو (مثلاً روٹی ، لباس ، مکان وغیرہ). ایسی تمام چیزوں کی طلب جن سے براہ راست کوئی احتیاج پوری ہو اصطلاحاً طلب بلاواسطہ کہلاتی ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۲۶). [طلب + بلا (رک) + واسطہ (رک)].

---پانا محاورہ.
تنخواہ ملنا ، اُجرت حاصل ہونا ، کام کا معاوضہ ملنا.

مفلس نے گرچہ سر کر کی نوکری کسی کی
کیسی ہی محنتیں کیں ، لیکن طلب نہ پائی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۳۱).

---چِٹّھی (--- کس ج ، شد ٹھ) امث.
(قانون) سمن وارنٹ ، تحریری مطالبہ بقایا معاملہ کے وصول کے واسطے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۲). [طلب + چٹھی (رک)].

---خُصُومَت کس اضا(--- ضم خ ، و مع ، فت م) امث.
(فقہ) وہ دعوے جو از روئے قانون ہو ، مقدمہ جو کوئی مستحق شفع دائر کرے. کہا امام محمد نے کہ ایک مہینے تک اگر طلب خصومت نہ کرے تو اس کا شفعہ باطل ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۱). [طلب + خصومت (رک)].

---دار صف (قدیم).
آرزو مند ، خواہش یا جستجو رکھنے والا ، طالب ، خواہش مند ، چاہنے والا. پیغمبران کی جماعت سب خدا کے طلب دار تھے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۲۹).

کہ بولی پڑی ہے ہو ستسار کی
طلب نیں ہے خالی طلب دار کی

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق) ، ۱۷۹). شہد کا طلب دار آ کر اُسیں بات سنیا ہور دُسرا کوئی جانتا تھا سو کہ اُسیں زہر ملانے ہیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۳۸). [طلب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).
طلب کرنا ، مانگنا.

جو طالب طلب دھرتا ہے خدا سوں وصل ہوتا کر
نبی پڑھ مَن عرَف کے ہور درس لے راہ راہبر کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، قصیدۂ معظم (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۵۱)).

---رَکھْنا محاورہ.
خواہش رکھنا ، چاہنا ، خواہش کرنا.

بات سُننے کی طلب رکھتا ہے اوروں سیتی
ہم سوں کہتا ہے سخن لا کھ نہوڑوں سیتی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۰).

---فَرْمانا محاورہ.
طلب کرنا ، بلانا ؛ مانگنا (تعظیم یا احترام کے موقع پر مستعمل). آپ اختر گنناسوں رمالوں کو طلب فرمائیں.(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). ایک روز وزیر ارسطو تدبیر کو حضوری میں طلب فرمایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). جس کو اس کے بندے ہی پورا کر سکیں ، پھر وہ کونسا حق ہو سکتا ہے جو وہ اپنے لیے طلب فرمائے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۱۲).

---کَرْنا محاورہ.
۱. (ا) بُلانا. میں اُن کو طلب نیں کیا ، تیرا فراق مجھے بہت ہوا. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۲۳).

طلب تب وزیراں کو سارے کیا
حضور آنے کوں سب کو رخصت کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۸). ماں باپ نے تخلیہ میں طلب کر کے پوچھا کہ میری جان یہ کیا حال ہے.(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۴). گانا سنوں تو کبھی کبھی کسی کو طلب کر کے دل بہلا لیا کروں. (۱۹۰۵ ، زبان داغ ، ۱۰۰). اُس نے اُسی وقت اپنے ایک ایسے ملازم کو طلب کیا جس پر اُسے بہت زیادہ اعتماد تھا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۶۲). (اا) **پکار کر بلانا ، آواز دے کر بلانا.** جب جانور طلب کرنے میں درست ہو جاوے اس کو باولی بھی دیدیں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۰۹).

۲. چاہنا ، خواہش کرنا ، ڈھونڈنا.

اللہ کو زاہد جو طلب کرتے ہیں
ظاہر تقوے کو کس سبب کرتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۸). **۳. مانگنا ، سوال کرنا ، تقاضا کرنا.**

بوجا ہے آسمان سوں تواضع طلب کرے
پایا ہے تجھ کرم سوں ولی اعتبار آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۰).

پاس سے جاتا رہا صبح کی بھی دیکھی نہ راہ
ایک بوسہ جو کیا میں نے طلب آخر شب

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۱).

طلب کریں بھی تو کیا شے طلب کریں اے شاد
ہمیں کو آپ نہیں اپنا مدعا معلوم

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۲). صاحبو صدر سے حریف مخالف کے رویے پر کچھ کہنے کی اجازت طلب کی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۸). **۴. پوچھنا ، معلوم کرنا ، جاننا.** علوم میں بعض موضوع کا حال طلب نہیں کیا جاتا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۲۲). **۵. دعویٰ کرنا** (نوراللغات).

--- گار صف.

طلب کرنے والا ، خواہش مند ، جویا.

سدا مست مدہوش دیدار کا
سچا توں طلب گار کرتار کا

(۱۵۶۳ ، فیروز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز پیوند خریدار پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

کرم کچھ کرو مجھ اوپر پیار کا
طلب گار ہوں بہوت دیدار کا

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ۴۳).

جنت کو کیا کرے گا طلب گار دوست کا
دونوں جہاں میں اس کو وہ کلگوں قبا ہے بس

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۲).

آئینۂ خیال میں ہے یار جلوہ گر
طالب پری کا ہوں نہ طلب گار حور کا

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱).

ثواب سنا کہاں ہے زمانے میں رنج دوست
عیش جہاں میں بھی تو طلب گار درد تھا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۲).

خدمت خلق کا جذبہ ہے رضاکاروں میں
یہ ہیں بہبود خلائق کے طلب گاروں میں

(۱۹۳۸ ، مطلع انوار ، ۱۳۷). کینتھ برک ... اپنے آپ کو نئے نقادوں کی جماعت کے حوالے سے پہچانے جانے کے طلب گار نہیں تھے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [طلب + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

--- گاری امث ؛ ← طلبکاری.

طلب گار (رک) کا اسم کیفیت ، طلب کرنا ، آرزو کرنا ، خواہش کرنا

نہ دنیا کی ہواداری نہ جنت کی طلبکاری
تری آنکھوں سے پیارے گوشۂ آرام چہتا ہوں

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۹۶).

ہات کس کس کے آگے پھیلاؤں
سخت بدنام ہے طلبکاری

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱۷).

حُسن کو حُسن سے اِک فکر طلب گاری تھی
ایک جان اور دو قالب ہوں یہ پیغ آری (کذا) تھی

(۱۹۷۸ ، دامن یوسف ، ۱۳۰). [طلب گار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گہ امث.

(شکاریات) بلانے کی جگہ ، پرندے وغیرہ کو پکڑنے کی جگہ. اس طناب کا فائدہ یہ ہے کہ طلب گہ میں بعضے اوقات خار و خس ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۸۵). [طلب + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- مُرَکَّب کس صف (--- ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امث.

(معاشیات) ایسی چیز کی مانگ جس سے کئی چیزیں تیار ہوتی ہیں ، مثلاً : چمڑا جو سوٹ کیس ، جوتے ، ہینڈ بیگ ، بستر بند وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے. چمڑے کی ان کل طلبوں کے مجموعے کو اصطلاحاً طلب مرکب کہتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۳۱). [طلب + مرکب (رک)].

--- مُشتَرِک کس صف (--- ضم م ، سک ش ، فت ت ، کس ر) امث.

(معاشیات) ایسی کل چیزوں کی مجموعی مانگ جو مل کر ایک چیز تیار کرتی ہوں. طلب مشترک سے ایسی کل چیزوں کی طلب بالواسطہ کا مجموعہ مراد ہے جو کسی طلب بلاواسطہ والی چیز کی تیاری میں کام آئیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۳۱). [طلب + مشترک (رک)].

--- مُوَاثَبَت/مُوَاثَبَة کس اضا (--- ضم م ، فت ث ، ب) امث.

(فقہ) طلب شفعہ کی دوسری قسم جس میں کسی کو گواہ کرنا لازم ہوتا اور شفیع اپنے حق کو خود ظاہر کرے یا اپنی زبان سے شفعہ طلب کرے. شفیع پاس طلب مواثبۃ اور طلب اشتہاد کے گواہ نہ ہوں تو قول مدعی علیہ کا قسم سے مقبول ہوگا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۱). پہلی طلب ... کو اصطلاح میں طلب مواثبت کہتے ہیں. (؟ ، قانون وراثت ، ۸۵). [طلب + ع : مواثبت - ایک دوسرے پر کودنا یا حملہ کرنا].

--- نامَہ (--- فت م) امذ.

(قانون) سمن ، حاضر عدالت ہونے کا پروانہ. کلکٹر فریقین کے نام ... طلب نامہ بھیج کر روبرو بلاتا ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۲ : ۶۰). جسٹس مجاز ہیں کہ کسی گواہ کو بذریعۂ اجرائی طلب نامہ کسی مقدمے میں اپنے اجلاس پر طلب کریں. (۱۹۳۵ ، مبادی قانون فوجداری ، ۷۵۶). [طلب + نامہ (رک)].

--- نَمْبَر (--- فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.

(کتب خانہ) وہ علامات جو الماریوں میں کتابوں کا مقام ظاہر کرنے

کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ طلب نمبر کیٹلاگ کارڈ کے اوپر ایک طرف لکھا جاتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۳۷)۔ [طلب + نمبر (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
۱. بلایا جانا۔

خود بلائیں گے وہ مجکو بام پر
طور پر موسیٰ طلب ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۳)۔ **۲. مطلوب ہونا۔** جو باتیں جواب طلب ہیں ان کا جواب طلب ہے۔(۱۸۵۸ ، نادراتِ غالب ، ۲ : ۸۹)۔

طُلَبا/طُلَباء (ضم ط ، فت ل) امذ ؛ ج۔
جستجو کرنے والے ، جویاں نیز طالبانِ علم ، شاگرد۔ زبانِ اُردو میں طُلباء داخلہ کا ممتحن مقرر کیا۔ (۱۸۸۳ ، مکتوباتِ آزاد ، (حالب دہلوی) ، ۲۲)۔ عربی کا ایک اور لفظ ہے «طلیب» ، اُس کی جمع «طلباء» آتی ہے ، مگر شاگردوں کے معنی میں «طلبہ» ہے۔ (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۶۸)۔ [طلیب (رک) کی جمع]۔

طَلَبانَہ (فت ط ، فت نیز سک ل ، فت ن) امذ۔
۱. (قانون) وہ رقم جو گواہ کی طلبی کی بابت لی جائے ، کورٹ فیس ، سرکاری خرچہ۔ روز دس جا سے ... طلبانہ جرمانہ میں روپیہ آٹھ آنہ بنا لیتے ہو۔ (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۱) ۔ نہ وکیل مختار یا عرضی نویس کی ضرورت نہ کورٹ فیس اور طلبانہ کی حاجت۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رساں ، ۶۸)۔ **۲. سپاہیوں کا یومیہ روزینہ** (نوراللغات)۔ [طلب + انہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

طَلَبَہ (فت ط ، ل ، ب) امذ ؛ ج۔
طالبِ علم ، شاگرد (جو درس گاہوں میں تعلیم پاتے ہیں)۔ حماد کے دوسرے ہم درس طلبہ میں سے بھی کوئی ان کی تائید نہیں کرتا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۶)۔ عربی کا ایک اور لفظ ہے «طلیب» اُس کی جمع «طلباء» آتی ہے ، مگر شاگردوں کے معنوں میں «طلبہ» ہے۔ (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۶۸)۔ [طالب (رک) کی جمع]۔

---ٔ عِلم کس اضا(--- کس ع ، سک ل) امذ ؛ ج۔
طالبِ علم (رک) کی جمع۔ قرنِ گزشتہ میں طلبۂ علم کی آخری منزل آکسفورڈ یا کیمبرج تھی۔ (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۲۱) ۔ [طلبہ + علم (رک)]۔

طَلَبی (فت ط ، سک نیز فت ل)۔ (الف) است۔
۱. بلاوا۔ ملکۂ عالم یاد فرما رہی ہیں اور طلبی ہے۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۳۶)۔ تعلیم کے وزیر نواب خسرو جنگ کے یہاں میری طلبی ہوئی۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۷)۔ **۲. مانگ ، مطالبہ ، سوال۔** بموجب سرکاری قسطوں کے لوں گا اور کچھ زیادہ طلبی نہ ہو گی۔ (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶)۔ لڑکیوں کو اپنے حقوق کی طلبی پر آمادہ کریں۔ (۱۹۱۵ ، یادگارِ تمدن ، ۳۸)۔ **۳. سمن ، حاضر ہونے کا پروانہ ، طلبی۔**

بولی وہ ابھی چلی میں لاتی
جا کر طلبی اُسے سُنائی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۶)۔ **۳. مرکب الفاظ میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ہے۔ جن مرکبات کا جزو آخر طلب ہے۔ اس میں ی (مصدری) شامل کر کے صفت سے اسم بنا لیتے ہیں ، جیسے راحت طلب سے راحت طلبی ، آرام طلب سے آرام طلبی وغیرہ۔**

محنت ہی پہ موقوف ہے آسائشِ گیتی
کھوئی مری راحت مری راحت طلبی نے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۱)۔ (ب) صف۔ **(نفسیات) ارادی قوت کو بار بار کام میں لا کر رغبت یا نفرت پیدا کرنے والا۔** ان مقصدی اعمال میں سے کوئی بھی طلبی نہیں کہا جا سکتا۔ (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۹۰)۔ [طلب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اِجْتِماع (--- کس ا ، سک ج ، کس مع ت) امذ۔
(کلیسا) پارک یا کنٹربری کے پادریوں کا جلسہ (انگلش اُردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۲۷)۔ [طلبی + اجتماع (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
حاضر ہونے کا حکم پہنچنا ، بلایا جانا۔ ڈپٹی صاحب ... اندر چلے گئے ، بس کوئی چار یا پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ میری طلبی آئی قریب جا کر سلام کیا۔ (۱۹۰۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۲ : ۳۳۰)۔

---بھیجنا محاورہ۔
سمن بھیجنا ، حاضر ہونے کا پروانہ بھیج کر بلانا۔ میں نے کسی کی چوری نہیں کی اور تھیلی نہیں کاٹی کہ کوتوال نے مجھ پر طلبی بھیجی۔ (۱۸۳۷ ، تاریخِ یوسفی ، ۱۳۱)۔

---عَمَل (--- فت ع ، م) امذ۔
(نفسیات) وہ عمل جو ارادی قوت کو بار بار کام میں لا کر رغبت یا نفرت پیدا کرے۔ شعوری فعلیت کے ہر اس سلسلہ کو طلبی عمل کا نام دیتے ہیں ، جس میں یہ تحریک و تحریض غالب ہوتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۹۰)۔ [طلبی + عمل (رک)]۔

---فِعْل (--- کس مع ف ، سک ع) امذ۔
(نفسیات) رک : طلبی عمل۔ طلبی فعل سے ہم کیا مراد لیتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ)، ۵۷)۔ [طلبی + فعل (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
حاضری کا حکم جانا ، بلایا جانا (عموماً باز پرس کے لیے)۔ تم مسافر ... ہو ایک کی طلبی ہو جاتی ہے اور وہ چلا جاتا ہے اور مڑ کر نہیں دیکھتا۔ (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۹۵)۔

کہہ دیا حشر میں جو کہنا تھا
ان سے پہلے ہوئی مری طلبی

(۱۹۳۹ ، اعجازِ نوح ، ۲۱۰)۔ بادشاہ کی طرف سے شاہی خزانچی کی طلبی ہوئی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲)۔

طَلَبِیدَن (فت ط ، فت نیز سک ل ، ی مع ، فت د) امذ.
بلانا ، چاہنا ، خواہش کرنا ، ڈھونڈنا. طلب ... فارسی والوں نے اس عربی مادے سے فارسی مصدر «طلبیدن» بنا لیا تھا. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۳۵). [ع].

طَلَبِیدَہ (فت ط ، فت نیز سک ل ، ی مع ، فت د) صف (شاذ).
بُلایا ہوا ، طلب کیا ہوا ، چاہا ہوا. میں ... خلد آشیاں کا طلبیدہ رامپور گیا تھا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۳۹) . [طلبیدن (رک) کا حالیہ تمام].

طَلَح (فت ط ، ل) امذ.
مہربانی ، شفقت (جامع اللغات). [ع].

طَلح (فت ط ، سک ل) امذ.
۱. **کیکر ، ببول کے درخت کی ایک قسم.** تربوز اور کیلہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں اور طلح جس کا گوند صمغ عربی کہلاتا ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۹). ایک قسم ببول کی ایسی ہے کہ اس کا پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ... اسے طلح کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۰۳). ۲. **کیلے کا درخت ، کیلا.** ہاں ریتلی زمینیں پتھریلی زمینیں ، ٹیلے ، پہاڑیاں ، حنظل کے درخت ، طلح کی چھانو ، اثل کے جُھنڈ ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۲). تین سال تک بنو ہاشم نے اِس حصار میں بسر کی ، یہ زمانہ ایسا سخت گزرا کہ طلح کے پتے کھا کھا کر رہتے تھے (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۲۸). [ع].

طِلِسْم (کس ط ، ل ، سک س) امذ.
۱. **جادو ، ٹونا ، افسون ، سحر ، منتر نیز لکھا ہوا کوئی اسم وغیرہ.** ہر پھول میں لاک طلسم لاک ٹونا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۲).

بو جیو ہو جسم ہے عجایب
دل کیا تو طلسم ہے عجایب

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). بعضوں نے تجویز کیا کہ بطور طلسم یا عمل کے ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۶). عمل مریخ میں تعویذ و اسم لکھنا اور طلسم جدائی ... مبارک ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۸۹). شیشے کی تختی جڑی ہے ، اس پر ایک طلسم لکھا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۸). گھبراؤ نہیں ہم نے ان کا طلسم باطل کر دیا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰۳). ۲. **نظر بندی ، شعبدہ گری ، جادو کا عجیب و غریب کھیل ، حیرت میں ڈالنے والا منظر.**

جو طلسم آئینۂ دل میں عیاں ہے جرأت
سیر دکھلائے جو یہ ساغر جم ، کیا طاقت

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

دنیا کی سیر تھی کہ تماشا طلسم کا
جھپکی پلک کہ آنکھ سے غائب وطن ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۲). بو علی سینا نے تو فلسفہ کو گویا طلسم بنا دیا تھا. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۷). مگر یہ تو میرا فریبِ نظر ہے ، طلسمِ خیالِ بشر ہے. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ۲۰۰). ۳. (سانپ کی) ڈراؤنی شکل یا کوئی اور ہولناک جدول جو خزانے یا دفینے وغیرہ کے اوپر بنا دیتے ہیں. جب گرج اور کڑک ہوتی اپنے تیروں پر طلسم بناتے. (۱۹۸۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۲۶). ۴. **جادو یا منتر کے زور سے آباد کی ہوئی دنیا.** ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے کنارے پر جا کر ایک طلسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار نہنگ اور اژدہے اگر اُس جگہ جاویں مقدور نہیں کہ وہاں گزر کر سکیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۷۹).

یہ میکدہ ہے کوئی یا طلسم ہے ساقی
جو آئے پیر کی صورت گئے جواں کی طرح

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۲). ان کو تخت نے لیجا کر ایک طلسم میں جا اُتارا یہ طلسم ایک حکیم نے بنایا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۳). ۵. **خیالاتِ موہومہ کو متشکل کر کے دکھانا ، طلسماتی دنیا.** یہ ایک ایسی علمی کتاب ہے جس میں دنیا بھر کے علوم و فنون بھر دیے گئے ہیں ، ہیئت ... تاریخ ، طلسم. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۶). ۶. **خزانے کی حیرت انگیز جدول ، حیرت ناک اسم ، جس کا سمجھنا محال ہو.**

گنجینۂ معنی کا طلسم اُس کو سمجھیے
جو لفظ کہ ، غالب ، مرے اشعار میں آوے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). اس کی شاعری میں ایک عجیب طلسم ہے ، ایک خاص عظمت ہے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۷). ۷. **جادو کے خطوط اور نقش** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [یو : طلسما کا معرب].

ـــ اَعْظَم کس صف (ـــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ (شاذ).
سب سے بڑا اور حیرت انگیز جادو یا جادو کا کارنامہ ، سب سے بڑا طلسماتی عالم.

تھا آدمیں آدمی مکرم
اب کیا تو کہو طلسم اعظم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰). [طلسم + اعظم (رک)].

ـــ اَفْزا / آمیز (ـــ فت ا ، سک ف / ی مج) صف.
حیرت انگیز ، عجیب ؛ جادو کا (جامع اللغات). [طلسم + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھانا / ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

ـــ باندْھنا محاورہ.
کوئی حیرت انگیز بات پیدا کرنا ، فریبِ نظر میں مبتلا کرنا ، شعبدہ دکھانا ، لوگوں کو محو کر دینا ، حیرت زدہ کرنا.

گر دیدۂ بینا ہو تو صنّاعِ جہاں نے
کیا کیا نہ طلسم ایک کفِ خاک سے باندھے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۰۹). ارسطو نے جھوٹے طلسم باندھنے کو کمالِ شاعری قرار دیا تھا. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۱۹). وہ ایسا شاعر ہے جس نے جدّتِ ادا ، طرفگیٔ تشبیہ ، ندرتِ استعارہ اور زورِ کلام کے طلسم باندھے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۹).

ـــ بَنانا محاورہ.
جادو کرنا ، شعبدہ گری کرنا ، جادو کے زور سے حیرت انگیز چیز تیار کرنا.

کیا عقلِ پیرِ خلقتِ افلاک پا سکے
ایسا طلسم اور کوئی تو بنا سکے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۲۳). ایک آئینہ ... نصب کیا تھا اور اوس کو ایک طلسم بنایا تھا . (۱۸۴۷ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۵).

---بَند (---فت ب ، سک ن) صف.
جادو میں جکڑا ہوا ، جو جادو یا کسی اسم کے اثر میں ہو ، معمول.

کیا آئے وہ پری نہیں چلتا ہے کوئی نقش
گویا طلسم بند ہے عامل کی آرزو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۱). گیسو کشا کا گولہ پیشانی پر حیرت کی پڑا اگر طلسم بند نہ ہوتی فوراً سرپھٹ جاتا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵۷). سارا منظر یکسر طلسم بند نظر آ رہا ہے. (۱۹۴۳ ، نگار ، اکتوبر ، ۷۰). [طلسم + ف : بند ۔ بستن ۔ باندھنا].

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
طلسم بند (رک) کا اسمِ کیفیت ، کسی کو جادو کے اثر میں لانا ، جادوگری. اس قسم سے طلسم بندی کی تھی کہ قلعہ مثلِ گردوں گردش میں تھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۰۷).

آبروئے طلسم بندیِ نظم
شعر میں اُس کے سحر کا انداز

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۶۲). یہاں ترا کیب کی طلسم بندی کم ہے. (۱۹۷۳ ، نظر اور نظریے ، ۳۷). اف : کرنا ، ہونا. [طلسم بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَندھنا محاورہ.
طلسم باندھنا (رک) کا لازم ، جادو قائم رہنا. اُس کی امیدوں کا طلسم بدستور بندھا رہتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۱۲).

---بَنْنا محاورہ.
طلسم بنانا (رک) کا لازم ، شعبدہ گری ہونا ، جادو کے ذریعہ حیرت انگیز چیز تیار ہونا.

غیر نے تدبیر کی ہے پر نہ ہو اُس بت سے وصل
یہ طلسم اے خالقِ اکبر بنے اور ٹوٹ جائے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۱).

---توڑْنا محاورہ.
جادو کے اثر کا کاٹ کرنا یا زائل کرنا ، جادو کی کسی چیز کو نیست و نابود کر دینا ، جو کچھ پوشیدہ ہو اسے ظاہر کرنا ، راز افشا کرنا ، سا کھ مٹانا.

طلسم ایسے قیامت کے ہیں توڑے
نہ زندہ دیو سرکش اُس نے چھوڑے

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۲).

توڑ دیا روم کا سارا طلسم
رہ گیا بے جان سا مُردار جسم

(۱۹۱۰ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۹). نظرِ بد کا طلسم توڑنے کے لیے یہ ٹونا ... بھی کرتی ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۷).

---ٹَٹّی (---فت ٹ ، شد ٹ) امث (قدیم).
رک : دھوکے کی ٹٹی ، فریب میں لانے والی چیز.

طلسم ٹٹی کوں دیکھیا جانے کر
عجب ہو رہیا انگلی مکھیانے کر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۸). [طلسم + ٹٹی (رک)].

---ٹُوٹْنا محاورہ.
طلسم توڑنا (رک) کا لازم ، جادو کا اثر زائل ہونا ، راز فاش ہونا.

اسے توڑ کر چھوڑ انگے چلیا
طلسم گراں واں ٹٹا ہور پڑیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۷).

غنچے کا عقدہ اس کو سمجھیو نہ اے کذا
ٹوٹا طلسم ، بند جو ٹوٹا نقاب کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۳).

غیر نے تدبیر کی ہے پر نہ ہو اُس بت سے وصل
یہ طلسم اے خالقِ اکبر بنے اور ٹوٹ جائے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۱). قریش اور یہود کی سازشوں کا طلسم ٹوٹ گیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰).

منزل کا ہر طلسم ٹوٹا
صورت ہی بدل گئی سفر کی

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۲۰).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
جادو کا گھر ؛ (مجازاً) جہانِ رنگا رنگ ، حیرت انگیز اور پُر فریب چیزیں پائی جائیں.

رہتا تھا ہمیشہ ناچ گانا
تھا اوس کا محل طلسم خانہ

(۱۸۷۱ ، دریائے عشق ، ۵). وہ تو چلتے ہوئے فقروں کے جادو سے ادب کا طلسم خانہ آباد کر رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۶). [طلسم + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دَرْہَم بَرْہَم ہونا محاورہ.
رک : طلسم ٹوٹنا. بوالہوس چونک اٹھا ، سارا طلسم درہم برہم ہوگیا ... شیر غائب ہوگئے (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۷۸).

---دِکھانا محاورہ.
جادو دکھانا ، شعبدہ دکھانا ، فریبِ نظر میں مبتلا کرنا.

طلسم تازہ دکھاتا ہے دیدۂ دل کو
کشادہ چہرہ کے اوپر دہانِ جاناں تنگ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۳).

---سامِری کس صف (---کس مج نیز سک م) امذ.
(موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں) سامری جادوگر کا جادو ؛ (مجازاً) بہت بڑا جادو ، بہت گہرا بھید ، سامری کا وہ فلزاتی گئوسالہ جس کی آواز نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو گمراہ کر دیا تھا . مسلمان قرآن اور حدیث کو خود پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں تو یہ طلسم سامری ٹوٹتے دیر نہیں لگے گی. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۵). [طلسم + سامری (عَلَم)].

---کار صف.
جادو کرنے والا ، جادوگر ؛ شعبدہ باز.

صناع طلسم کار تھے وہ
گلشن کے لیے بہار تھے وہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۳). [طلسم + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری اث.
جادوگری ، شعبدہ بازی. اس زمانے کی شاعری کا اوج سمجھنا چاہیئے بعض اوقات جن کی حد طلسم کاری سے جا ملتی ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین)، نگارستان فارس ، ۱۳۹). [طلسم کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُشا (---ضم ک) صف.
طلسم کو توڑنے والا ، طلسم کا راز فاش کرنے والا ، وہ شخص جو طلسم کو فتح کرے یا توڑے (ماخوذ : جامع اللغات). [طلسم + ف : کشا ، کشودن ـ کھولنا].

---کُشائی (---ضم ک) اث.
طلسم کشا (رک) کا اسم کیفیت ، طلسم کو فتح کرنا یا توڑنا ، حیرتناک کارنامہ انجام دینا. مختلف بّری اور بحری لڑائیوں اور کئی طلسم کشائیوں کے بعد حضرت علی مع رفقا فتح و فیروز مندی کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خاں ، ۳٤٦). [طلسم کُشا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کُھلنا محاورہ.
جادوگری کا بھید کھل جانا ، شعبدہ بازی کا راز فاش ہونا. ان جملوں کو زہرہ نے بڑی حیرت سے سُنا اور اسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے کوئی طلسم کھل رہا ہے. (۱۸۹٦ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۰).

---گَر (---فت گ) صف.
جادوگر ، جادو کرنے والا ، شعبدہ باز. تاریخ کی رو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دستور کی ابتداً ساحروں اور عطار قسم کے طلسم گروں یا نیرنگ سازوں کے طبقے سے ہوئی. (۱۹٦۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۱۳). [طلسم + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَھر (---فت گھ) امذ.
رک : طلسم خانہ. انھوں نے اپنے شہر کی حفاظت کے واسطے متعدد اور مختلف وضع قطع کے طلسم گھر بنائے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۵ : ۳۳). [طلسم + گھر (رک)].

---مِٹْنا محاورہ.
رک : طلسم ٹُوٹنا.

مٹے طلسم تصوّر تو اب قدم اُٹھیں
کہ ذرّہ ذرّہ یہ تصویر یار راہ میں ہے

(۱۹۱۱ ، کلکدۂ عزیز لکھنوی ، ۱۱٦).

---ہوش رُبا کس صف(---و مع ، سک ش ، ضم ر) امذ.
ہوش اڑانے والا جادو ، **بہت بڑی شعبدہ بازی ؛ حیرت انگیز ماجرا یا واقعہ ؛ متعدد جلدوں میں اُردو کی ایک بہت مشہور داستان.** اس طلسم ہوش رُبا نے سب کو متحیّر کر ڈالا. (۱۹٦۲ ، آنت کا ٹکڑا ، ۲۳۵). [طلسم + ہوش (رک) + ف : رُبا].

طِلِسْمات (کس ط ، ل ، سک س) امذ؛ ج.
۱. طلسم (رک) کی جمع ، جادو ، عجیب و غریب تماشے ، حیرت انگیز مناظر یا چیزیں.

جتنے تھے طلسمات اس پر مقیم
تھے موکل جتنے دیو جنّاں قدیم

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

چلو جائیں ہو چھوڑ کر کوہسار
ہمن کوں طلسمات سوں کیا ہے کار

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۵٦۹).

دلی کے ہے کوچوں میں عجب سحر کہ یاں سے
کس روز نئی ایک طلسمات نہ نکلی

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۸۷).

ذاتِ احد احمد ہے احمد مجھے شاہیر
شہیر کمال الدین اس میں طلسماتِ بدایع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۳). یہاں سے جو نظر اُٹھائی تو اور ہی طلسمات نظر آیا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۳۵). یہ آدمی نہیں طلسمات کے جانور ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۱). شہزادے کو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس کا دُوسرا جنم ہے ، طلسمات کی وجہ سے ایک رنگین محفل آراستہ ہو گئی ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۳). **۲. جادو کے اسم ، جادوئی کلمات جو کاغذ وغیرہ پر درج ہوں نیز جادو کا علم یا عمل.** شیخ شرف الدین ... کے دوہے ، فالنامے ... نقش اور طلسمات اب منظر عام پر آ گئے ہیں. (۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۲۳). [طلسم + ات ، لاحقۂ جمع].

---آرائی اث.
جادوگری دکھانا ، شعبدہ بازی دکھانا. ہندی ذہن اس کے برعکس عجائب پسندی ، پُراسراریت ، طلسمات آرائی ... کا شوقین ہے. (۱۹٦۵ ، مباحث ، ۱۵۱). [طلسمات + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْدی (فت پ ، س ، سک ن) اث.
شعبدہ بازی کو پسند کرنا ، حیرت انگیز چیزوں ، مافوق الفطرت منظروں یا باتوں کو پسند کرنا. گلزار نسیم میں ایرانی تیلسوفیت کے ساتھ ساتھ ہندی طلسمات پسندی کی صورتیں بھی زیادہ نمایاں ہیں. (۱۹٦۵ ، مباحث ، ۱۵۲). [طلسمات + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِکھانا ف م ، محاورہ.
جادو یا حیرت انگیز مناظر دکھانا. جن اور شیطان ... طلسمات دکھا کر خراب کرتے ہیں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۲۰۹).

ساقی مجھے کیسا یہ طلسمات دکھایا
مے ہے کہ پری شیشہ کے اندر اوتر آئی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۳۹).

--- کَرنا محاورہ.
جادو کرنا ، سحر پھونکنا.

دھرتھر تھی اسے واں طلسمات کر
تنھی یک سہاڑی ہے اس کے بھتر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۸). محاسب گھر اور دفتر کے کاروبار میں طلسمات کرتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۵۱).

--- کُھلنا محاورہ.
طلسمات ٹوٹنا ، بھید کُھلنا ، راز فاش ہونا ، حقیقت کا سامنے آنا.

پردے کو تعیّن کے در دل سے اٹھا دے
کُھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵).

--- ہونا محاورہ.
جادو کا تماشا ہونا ، حیرت انگیز واقعہ پیش آنا.

کل جو کانوں پہ دھرے اُس نے طلسمات ہوا
یعنی پہلو میں لیے مہر ستارے نکلا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۰).

طِلِسْماتی (کس ط ، ل ، سک س) صف.
۱. **طلسمات (رک) سے منسوب ، جادو کا ، جادوئی.** یہ کیا تونے حماقت کی ... کوئی بھی اس کمبخت طلسماتی شہر میں آتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۳). منتر اور طلسماتی ارتعاشات اور یُوگ ، کے جانے کتنے تجربے ملتے ہیں. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۲). ۲. **خفیہ ، پُراسرار ، حیرت انگیز.** ان کے پیچھے کوئی طلسماتی ہاتھ کام کر رہا ہو. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۰). [طلسمات رک + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- شَخْصِیَّت (--- فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
حیران کُن یا متاثر کرنے والی شخصیت ، غیر معمولی شخصیت ، شعبدہ یا جادوگری دکھانے والی شخصیت. کیونکہ اس طرح وزیراعظم کی طلسماتی شخصیت کا امیج مجروح ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۴). [طلسمات + شخصیت (رک)].

--- ماحَول (--- و لین) امذ.
پُراسرار فضا ، حیران کُن فضا ، عجیب و غریب ماحول. وہ رات جو اس طلسماتی ماحول میں ان کی ہمراہی میں گزری مجھے عرصۂ دراز تک اپنی یاد دلاتی رہی. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۵۹). [طلسماتی + ماحول (رک)].

طِلِسْمان (کس ط ، ل ، سک س) امذ.
طلسم ، جادو ، جادوئی ، کراماتی. یہ طلسمان ہے جو مجھے محفوظ رکھے گا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۳۰۴). [طلسم + ان ، لاحقۂ نسبت].

طِلِسْمی (کس ط ، ل ، سک س). (الف) صف.
طلسماتی ، جادو کا ، جادو سے بنا ہوا.

پریشان سامری کا دل تری زلفِ طلسمی میں
زمرد رنگ ہو تل مجھ کوں سحر باختر دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

اغیار کے پھندوں سے ہم تم کو بچا لائے
یہ دام طلسمی تھے انعام دیا ہوتا

(۱۹۱۹ ، دُرشہوار بیخود ، ۲۲). «موسیقار» نغمہ سنانے والے اور داستان کو سب جیسے طلسمی تھے ، دیکھتے ہی دیکھتے ... اُڑ گئے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۳۰). (ب) امذ. **جادوگر ، جادوگروں کے ملک کا رہنے والا.** دھوکا دینے کو ان طلسمیوں نے صدہا درخت بنا دیے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۸۳). [طلسم + ی ، لاحقہ نسبت].

--- چَراغ (--- کس نیز فت چ) امذ.
وہ عجیب قسم کا چراغ جو جادو کے زور سے جلے.

داغِ دل جل رہا ہے بے روغن
یہ طلسمی چراغ ہے کس کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۹). [طلسمی + چراغ (رک)].

--- روشنائی (--- و مج ، سک ش) امث.
(روشنائی سازی) ایک خاص طرح کا کیمیائی محلول جس کی تحریر کاغذ پر سے غائب ہو جاتی ہے اور آگ کی حرارت پہنچانے سے بھورے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۸۶). [طلسمی + روشنائی (رک)].

--- فَضا (--- فت ف) امث.
رک : **طلسماتی ماحول ، پُراسرار ماحول.** ساری طلسمی فضا ، جمالیاتی حسن ... اور تیسری طرف انتہائی فنکارانہ چابکدستی کی وجہ سے ایسے ناولٹ بن گئے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۶۵). [طلسمی + فضا (رک)].

--- کارْخانَہ (--- سک ر ، فت ن) امذ.
وہ مقام جہاں حیرت میں ڈالنے والی چیزیں کثرت سے ہوں ، عجیب و غریب مقام (مہذب اللغات). [طلسمی + کارخانہ (رک)].

--- لَوح (--- و لین) امث.
جادو شکن تختی ، وہ تختی جس کو پاس رکھنے سے کسی ساحر کا سحر تاثیر نہیں کرتا اور اس تختی میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بنائے ہوئے طلسم کو توڑ سکتی ہے ؛ (مجازاً) تسخیر کرنے والی لوح.

فکر مکتب کیا ہو؟ گویا فکر ہفت اقلیم کی
اور طلسمی لوح اک تختی الف بے جیم کی

(۱۹۵۰ ، صفی (مہذب اللغات)). [طلسمی + لوح (رک)].

--- مُرَبَّع (--- ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ.
ایک بڑا مربع جس میں کئی چھوٹے چھوٹے مربعے ہوتے ہیں ہر چھوٹے مربعے میں ایک عدد لکھا ہوتا ہے ان عددوں کو جس طرف سے بھی جمع کیا جائے اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں یا ترچھا جواب ہمیشہ ایک ہی آتا ہے (سائنس کا آغاز ، ۳۵). [طلسمی + مربع (رک)].

طِلِسْمِیَّت (کس ط ، ل ، سک س ، کس م ، شد ی بفت) امث.
طلسمی ہونا ، پُراسراریت ، نیرنگی. ان میں دھندلاہٹ اور طلسمیت

تو شاید ضرور ملے۔ (۱۹۵۸ ، شہر آذر ، ۱۰)۔ [طلسمی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَلْع (فت ط ، سک ل) امذ۔
کھجور کے درخت کا پھول۔ جب وہ جھلی پھٹ جاتی ہے تو طلع نکل پڑتا ہے جس سے درخت خرما کا پھول مراد ہے ۔ (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۷)۔ [ع]۔

طَلْعَت (فت ط ، سک ل ، فت ع) امث۔
۱۔ رویت ، دیدار ، صورت ، رُخ۔

تیری طلعت تھے نہوتے کم جو کرے منج پر نظر
ذرے سب تیرے سو سکھ نور تھے ہوتے ہیں قمر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۰)۔

طلعتِ یوسف صباحت میں ہے لاثانی ولے
یہ نمک یہ خال و خط یہ زلف یہ ابرو کہاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۵)۔

سامنا اُن کے حُسنِ طلعت کا
سبب اچھا ہے میری حیرت کا
(۱۹۳۹ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۷۰)۔

زمیں پہ موسمِ خوں اس برس ہی آیا ہے
لگی ہے قیمتِ جاں طلعتِ سناں کے عوض
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۹۶)۔ **۲. طلوع ، روشن ہونا۔**

اسی گفتگو میں چلی شب گزر
ہوا طلعت وقتِ صبحِ فجر
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۵۱)۔

تیری طلعت کے سبب ہے مہ کنعاں بے دل
تیری اُلفت میں ہے یوسف سے زلیخا بیزار
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۵)۔

مہ روشن ہے تُو اور تیری طلعت رات بھر کی ہے!
گلِ شبو ہے تُو اور تیری نکہت رات بھر کی ہے!
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۱۸)۔

ہے بساطِ ارض کی دولت محمدؐ کے لیے
ہر تجلی اور ہر طلعت محمدؐ کے لیے
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۲۹)۔ **۳. مرکبات میں جیسے ماہ طلعت (چاند سے چہرے والا) ، خورشید طلعت اور سپیدۂ طلعت وغیرہ۔**

اگرے دائرہ مجلس میں تو آئے مشتری طلعت
تو مجرے کون تیرے زہرا فلک سیں لے رباب آوے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۳۰)۔

مہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مشتری رو ، مہ جبیں
سیمبر ، سیماب طبع و سیم ساقی و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴)۔ جب سپیدۂ طلعت نشان سحر نمودار ہوا اور موذن نماز صبح پڑھنے کے لیے مسجد میں تیار ہوا ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳)۔ [ع]۔

ـــــ زیبا کس صف (ـــــ ی مج) امث۔
حسین صورت ، اچھی شکل۔

جانبِ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
بھرتی ہے آنکھوں میں وہ طلعتِ زیبا تیری
(۱۸۹۲ ، مسرور (مہذب اللغات))۔

تیری طلعتِ زیبا
تیرا دید کا وعدہ
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۲۲)۔ [طلعت + زیبا (رک)]۔

ـــــ زیبا بہ از خلعتِ دیبا کہاوت۔
اچھی صورت ، دیبا کی پوشاک سے اچھی ہے (مہذب اللغات)۔

ـــــ کرنا محاورہ۔
(ہیئت) طلوع ہونا ، نکلنا ، ظاہر ہونا۔ پس معلوم ہوا کہ برج جوزا کا اول درجہ طلعت کرتا ہے۔ (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۱۱)۔

ـــــ منحوس کس صف (ـــــ فت م ، سک ن ، و مع) امث۔
منحوس صورت ، وہ چیز جس کے دیکھنے سے نقصان ہو جائے (جامع اللغات)۔ [طلعت + منحوس (رک)]۔

طَلْعَتاں (فت ط ، سک ل ، فت ع) امث۔
طلعت (رک) کی جمع ، عموماً مرکبات میں جزو دوم کے طور پر بمعنی خوب رُو مستعمل۔

وہی پیشوائے سہی قامتاں
وہی مرجعِ فوجِ خوش طلعتاں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۱)۔ [طلعت + اں ، لاحقۂ جمع]۔

طَلْعَہ (فت ط ، سک ل ، فت ع) امذ۔
(کاشت کاری) بال یا گل میں دانوں کے ابتدائی اُبھار کو کہتے ہیں ، کُھنڈا (ا پ و ، ۶ : ۹۱)۔ [طلع (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

طَلْف (فت ط ، سک ل) امذ۔
تحفہ ، عطیہ (پلیٹس)۔ [ع]۔

طَلْفاً (فت ط ، سک ل ، تن ف بفت) م ف۔
بلا معاوضہ ، مفت ؛ حوصلے سے (جامع اللغات ؛ پلیٹس) ۔ [طلف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

طَلَق (فت ط ، ل) صف۔
کُھلا ، آزاد (جامع اللغات)۔ [ع]۔

ـــــ اللِّسان (ـــــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ل بکس) صف۔
چرب زبان (ماخوذ : جامع اللغات) ۔ [طلق + رک : ال (۱) + لسان (رک)]۔

ـــــ الْوَجْہ (ـــــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج) صف۔
جس کے چہرے سے شرافت ٹپکتی ہو ؛ مسکراتا ہوا ؛ خوش ، شاد (جامع اللغات)۔ [طلق + رک : ال (۱) + وجہ (رک)]۔

ـــــ الْیَدَین (ـــــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، ی لین) صف۔
سخی ، فیاض (جامع اللغات)۔ [طلق + رک : ال (۱) + ید (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

طَلْق (۱) (فت ط ، سک ل) امذ.
رک : ابرک ، ابرق ، گل کاریاں اور خیابان اور نخل بندی کاغذ اور طلق سادہ اور رنگین سے بناتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۱۹۳). سپید طلق یہ چیز عموماً صابن پتھر کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۸۸). [ف].

طَلْق (۲) (فت ط ، سک ل) امذ.
رک : طلاق (پلیٹس). [ع].

طُلَقا (ضم ط ، فت ل) امذ ؛ ج.
وہ لوگ جن کو فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ نے معاف کیا ، جن پر احسان کیا. دو ہزار طلقا میں سے ایسے تھے جن میں نہ کوئی قدری تھا نہ خارجی. (۱۸۹۵ ، آیات بینات ، ۲ : ۵۵). فوج میں دو ہزار طلقا یعنی وہ لوگ تھے جو اب تک اسلام نہیں لائے تھے، ہوازن قدر اندازی میں ... اپنا جواب نہیں رکھتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۸۸). ہماری تمہاری کیا برابری کہیں مہاجرین اور طلقا برابر ہو سکتے ہیں. (۱۹۴۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۹۷). [ع].

طُلُّو (ضم مج ط ، و مع) امذ.
(طب) ایک درخت کی رال نیز شربت کی ایک قسم جو کھانسی کے آمیزوں میں شیرینی پیدا کرنے کے لیے ڈالی جاتی ہے (ماخوذ : علم الادویہ ، ۱ : ۷۱). [انگ : Tolu].

طُلُوع (ضم ط ، و مع) امذ.
۱. (اَ) روشن ہونا ، ظاہر ہونا ، بلند ہونا ، نکلنا آسمان سے (عموماً چاند اور سورج ، صبح وغیرہ کا).

ہوا بخت کے مشتری کا طلوع
کیا اوجِ طالع نے مجھ سے رجوع

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۹).

مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳).

باہم بلند و پست ہیں کیفِ شراب کے
آنکھوں میں ہیں طلوع و غروب آفتاب کے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۳).

مشرق کو اب طلوعِ سحر کی نوید دو
مغرب میں ہے غروب کے نزدیک آفتاب

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۵). سورج ... کہیں نہ کہیں ہمیشہ طلوع ہوتا رہتا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۳۳).
(اا) اٹھنا ، چڑھنا (جوانی کا جوش یا نشہ وغیرہ).

دھن مکھ پہ تیری لٹ ہے نس شاب کا طلوع
نس لٹ میں مکھ دسے جوں مہتاب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸). جب اس کا نشہ طلوع ہوتا تو اس کی لہر میں اس لڑکے سے لُھتا مزاج کر کر دل بہلاتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۸). جب نشے کے طلوع کا وقت ہوا تو پاؤں ڈگمگانے لگے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۱).
۲. آغاز ، ابتدا ، شروع کرنا. لینن کی عہد ساز ہستی نے اس خیال کو غلط ثابت کر کے اشتراکیت کا طلوع روس کی سرزمین سے کر دکھایا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۶). [ع].

--- پکڑنا محاورہ.
نکلنا ، ظاہر ہونا ، بلند ہونا (سورج وغیرہ کا)، روشن ہونا ، نکھرنا (خوبی وغیرہ کا). جو لک اندھا را کھریا نیں لک ذات طلوع نیں پکڑتا ہے. (۱۸۱۰ ، چونسٹھ گھر ، ۲۲).

--- کرنا محاورہ.
(سورج یا چاند وغیرہ کا) ظہور ؛ (صبح کی) نمود.

ہوا رات میں صبحِ کاذب شروع
کیا صبحِ کاذب میں صادق طلوع

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲).

دو چاند برجِ آپی سیتی کر ہیے طلوع
دو سیب تازے جھوم رہے ہیں درخت پر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۲). سرداروں نے موافق اپنی حیثیت کے حاضر کرنا شروع کیا آفتاب زر و جواہر نے طلوع کیا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۶ : ۲۶).

--- ہونا محاورہ.
(چاند ، ستارے یا سورج کا) اُبھرنا ، نمودار ہونا.

دھن مکھ پہ تیری لٹ ہے نس شاب کا طلوع
نس لٹ میں مکھ دسے جوں مہتاب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

از خفی مکھ سورج جب تے ہوا ظاہر طلوع
مجھ نین کا کھل کر کنول تب تے پرت کیتا شروع

(۱۷۹۷ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۵۴). چاند ، سورج ، ستاروں کا ایک معمول سے طلوع و غروب ہونا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲). سورج ... کہیں نہ کہیں ہمیشہ طلوع ہوتا رہتا ہے. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۳۳).

طِلّہ گَج (کس ط ، شد ل بفت ، فت گ) امذ.
کامدار ، زردوزی کے کام کے جوڑے. میں ریشم کی چادر اوڑھوں گی میں طلہ گج جوتے پہنوں گی. (۱۹۷۶ ، نیلا پتھر ، ۶۲). [طلّہ ، رک : طلا (۱) + گج (رک)].

طَلی (فت ط) امث.
مالش ، ملنا (دوا وغیرہ کا). تریاق کے بیان میں تریاقات اور مفرحات اور معاجین ... طلی اور ضماد اور نطولات. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳). [ع].

طَلیچَہ (فت ط ، ی مع ، فت چ) امذ.
(مکان کی) وہ بلندی جو دالان کی تہ سے کڑیوں یا چھت تک ہو. طلیچہ اتنا کہ قدآور آدمی کھڑا ہو تو سر چھت تک جا لگے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۵). [مقامی].

طَلیعَہ (فت ط ، ی مع ، فت ع) امذ.
۱. ہراول ، فوج کا وہ دستہ جو دشمن کے حالات معلوم کرنے

کے لیے آگے بھیجا جاتا ہے ؛ رات کو لشکر اور شہر وغیرہ کی محافظت کرنے والی فوج ، طلایہ. طلیعۂ طبا شیر صباح قدرت ، سراج منیر شام صنعت و حکمت. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣). اس صنم زیبا صورت کی شکل کو دیکھ کر کیوں کر کسی دل کو قرار ہے کہ جس کے رخسار نے روشنی طلیعہ سحر کو دی ہو. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٦٣٠). وہ ... لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کرلیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے. (١٩١٢ ، علامات قیامت ، ٧).

باد بہاری چلے ہمیشہ جلو میں
روشنی تجھ سے طلیعۂ سحری لے

(١٩٦٣ ، کلک موج ، ١٠٩). ٢. **(قلعہ یا غنیم کی فوج پر) حملے کا آغاز کرنے والی فوج ، مخبر ، جاسوس** (پلیٹس). [ع].

طَلِیق (فت ط ، ی مع) صف.

١. **ہنس مکھ ، تیز زبان ، فصیح.**

فصیحانِ عرب کے ہوش اُڑائے جس نے وہ خطبہ
طلیقانِ عجم کی بند کر دی جس نے گویائی

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٨٨). ٢. آزاد ، حُر. اوّل غلام اور پھر ایک طلیق کی حیثیت سے ٩٣ تک اپاٹرس کے شہر نکوپولس میں جہاں بالآخر اس نے سکونت اختیار کر لی تھی. (١٩٥٩ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ١ ، ٢ : ٥٦١). [ع].

ـــ اللِّسان (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ل بکس) صف.

خوش بیان ، جس کی زبان میں طلاقت ہو. علمِ مجلسی سے واقف اور طلیق اللسان تھے. (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ١ : ١٨٧). جنرل رومیولو جیسے فصیح البیان طلیق اللسان مقرر نے ہر نقطہ نگاہ سے تقسیم کی تجویز کے پرخچے اُڑائے. (١٩٧١ ، تحدیث نعمت ، ٥٢٣). [طلیق + رک : ال (١) + لسان (رک)].

ـــ اللِّسانی (ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ل بکس) اث.

١. **طلیق اللسان (رک) کا اسم کیفیت ؛ خوش بیانی.** حضرت ذاکر کو تو اپنی طلیق اللسانی اور زبان آوری کے معجزے دکھلانے تھے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٣ : ٣). ٢. **چرب زبانی.**

منظور کامیابی وکالت میں ہو اگر
قانون سیکھو اور طلیق اللسانیاں

(١٩٣٥ ، فلسفۂ اخلاق ، ٢٧). [طلیق اللسان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَلِیل (فت ط ، ی مع) اث.

وہ ہتھنی جسے دوسرے جنگلی ہاتھیوں کو شکار کرنے کے لیے سدھایا جاتا ہے. دوسری ترکیب یہ تھی کہ ہتھنیوں کو سکھایا جاتا تھا کہ یہ جنگلی ہاتھی سے خوش فعلیاں کر کے ڈار سے الگ کر لیتی تھیں ان ہتھنیوں کو طلیلی کہتے تھے. (١٩١٨ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ٥٠). [ع].

طَماچَہ (فت ط ، ج) امذ ؛ — طماچا.

رک : طمانچہ ، تھپڑ.

برادر ہی خلافِ نفس ماریں
طماچے باپ کے جا مونہہ ماریں

(١٦٨٣ ، عشق نامہ ، مومن ، ١٨٣). اوس فرشتے نے ایک طماچا میرے مونہہ پر مارا کہ آدھا مونہہ کالا ہو گیا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣٦).

رہا مرض میں بھی اخفائے عشق مدِّنظر
ہوا جو زرد طماچوں سے منہ کو لال کیا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٥). [طمانچہ (رک) کا ایک املا].

طَمّاع (فت ط ، شد م) صف.

بہت زیادہ طمع کرنے والا ، بہت زیادہ لالچی ، بڑا حریص. اگر طمّاع اور حریص ہے در در خاک بسر پھرے گا. (١٨٨٢ ، بوستانِ تہذیب ، ٥٣). وہ طمّاع بہت تھیں شاید یہ خیال ہوا ہو کہ ایسی دولت مند سرکار میرے ہاتھ سے مفت نہ جانے پائے. (١٩١٣ ، عقل خانۂ شاہی ، ١٧). روپے لوٹتے وقت یہ حریص و طمّاع فرقہ اپنے کو ہاتھیوں کے پاؤں کے پاس ... بے دھڑک ڈال دیتا تھا. (١٩٧٥ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ١٨٣). [ع : (ط م ع)].

طَمّاعی (فت ط ، شد م) اث.

لالچ ، حرص ، لالچی پن. موقع محل دیکھ کر اشارۃً و کنایۃً اپنے اغراض کو عرض کرنا چاہیے تا طمّاعی ظاہر نہ ہو. (١٨٨٥ ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٢١٨). کسی شخص کی بخالت اور سخاوت پر توجہ کرنا گدا طبعی اور طمّاعی کی دلیل ہے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ١ : ٣٣). [طمّاع (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طُماغَہ / طُماقَہ (ضم ط ، فت غ / فت ق) امذ.

باز وغیرہ شکاری پرندوں کے سر پر اوڑھانے کی ٹوپی جس سے ان کی آنکھیں ڈھک جاتی ہیں. ہاتھ پر بٹھاویں اور دستِ شفقت پھیرے اور طماغہ چڑھاوے اور اوتارے. (١٨٨٣ ، صیدگہ شوکتی ، ١٢٠). بازار سے کوئی ٣٠ قدم سے زیادہ دور نہیں ، یہ دوڑتے ہی چونچ کو چنگل میں اور طماقہ اس کی آنکھوں پر چڑھا دیتا ہے. (١٩١٠ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ١٢). [ت].

ـــ داری اث.

باز وغیرہ کو ٹوپی پہنانے اور اُتارنے کا کام. ساتھ چالاکی اور ہوشیاری کے طعمہ داری اور دست داری اور شب داری اور طماغہ داری کرے. (١٨٨٣ ، صیدگہ شوکتی ، ١١٧). [طماغہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.

باز وغیرہ کو ٹوپی پہنانا. ہاتھ میر شکار کا دہاتا ہوگا یا بھڑکتا ہوگا یا طماغہ نہیں کرنے دیتا ہوگا. (١٨٨٣ ، صیدگہ شوکتی ، ١١٧).

طَمانْچا (فت ط ، مغ) امذ.

رک : طمانچہ.

سنا اے باغباں کچھ تُونے یہ بابل کا بدلا ہے
چمن میں موجۂ بادِ صبا گُل کو طمانچا ہے

(١٨٧٩ ، دیوان عیش دہلوی ، ١٨٦). [طمانچہ (رک) کا متبادل املا].

طَمانْچَہ (فت ط ، مغ ، فت چ) امذ.

١. (أ) **وہ ضرب جو ہاتھ پھیلا کر کسی کے گال پر ماری جائے ،**

تھپڑ ، لپڑ. کسی کے رخسار سیمیں پر کبھو طمانچے مارنا. (۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۲۰۳).

بے وجہ نہ پھر جاتے تھے منہ اہل جفا کے
دریا کے تھپیڑے تھے طمانچے تھے قضا کے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۶).

جھپٹ وہ قہر کی اس نے دکھائی غصے میں
کہ میرے منہ پہ طمانچہ پڑا اجل کا سا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۳). منہ چھاتی اور کمر کی مناسبت سے طمانچہ ، گھونسا اور لات استعمال کئے ہیں. (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۴۲). (iii) (حرب و ضرب) ہتھیار کی چوٹ جو داہنی طرف سے حریف کے کلّے پر ماری جائے. دونوں شخص کھڑے کھڑے اپنی اپنی کمر سے چھریاں کھینچ کے طمانچہ ماریں. (۱۸۳۶ ، معرکہ آرا ، ۱۰۷). پینترے بدل بدل کر پھکیتی دکھائی شروع کی یہ طمانچہ ہے اور یہ کڑک اور یہ پالٹ اور یہ پنکی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۶۱). سلام ایک انگ کا یہ ہے کہ دوبارہ تھالھ پر قائم ہو کر دونوں شخص یکے بعد دیگرے طمانچہ اور سر کی چوٹ ماریں اور اپنے اپنے کدکوں پر روک کر سلام ختم کریں. (۱۹۳۹ ، بانک بنوٹ ، دلاور جنگ ، ۲۲). ۲. ہاتھ کی تھپکی جو چھاتی بڑھانے کے واسطے عورتیں لگاتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات). ۳. ہوا کا تھپیڑا.

کون غافل کو جگا سکتا ہے
کسی طوفاں کے طمانچے بھی نہیں
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۰۹). ۴. پستول (پلیٹس). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
تھپڑ مارنے کا اشارہ کرنا ، تھپڑ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اُٹھانا ، مارنے کے لیے آمادہ ہونا.

اے جان آپ سے یہ توقع نہ تھی ہمیں
بوسے کے مانگنے پہ طمانچہ اٹھائیے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۸).

---بُلَنْدی (---ضم نیز فت ب ، فت ل ، سک ن) امث.
(کہاں) عمارت (جامع اللغات). [طمانچہ + بلندی (رک)].

---پَڑْنا ف م.
تھپڑ لگنا.

کیا طمانچہ پڑ گیا میری نگلو باس کا
عام خنجر کی طرح مُنہ پھر گیا جلّاد کا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۸). باد خزاں اجل کا طمانچہ پڑے گا خاموش ہو جاؤ گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۰۵).

---جَڑْنا محاورہ.
تھپڑ مارنا.

جھونکے صبا کے آ کے طمانچے وہ جڑ گئے
غنچوں نے لی دہن کی جوہیں منہ بگڑ گئے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۸). اور جیسے کسی نے گال کے طمانچہ جڑ دیا ہو. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۵).

---چَلْنا محاورہ.
شیروں وغیرہ کا لڑتے ہوئے ایک دوسرے کو پنجوں سے مارنا (جامع اللغات).

---دِکھانا محاورہ.
تھپڑ مارنے کا اشارہ کرنا. طمانچہ دکھایا اور ہاتھ گھمایا. (۱۹۷۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۰).

---دینا محاورہ.
تھپڑ مارنا ، لپڑ مارنا (علمی اُردو لغت).

---رَسِید کَرْنا محاورہ.
تھپڑ مارنا (فرہنگ اثر).

---سَہی کَرْنا محاورہ.
تھپڑ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کھانا محاورہ.
طمانچے کی ضرب سہنا ، تھپڑ کی مار کھانا.

تھا شجر کون کہ جس نے نہ طمانچہ کھایا
کونسا پھول تھا جس کو نہ چھڑی مینہ کی لگی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹).

جلے جو دیکھ کے نور عذار یار چراغ
طمانچہ کھا کے ہوا کا ہو بیقرار چراغ
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۴۲).

---کھینچ مارْنا محاورہ.
تھپڑ مارنا. اگر پھر دین کی باتوں میں بے ادبانہ کلام کرے گی تو ... مُنہ پر طمانچہ کھینچ ماروں گی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۸). انگریزی سفیر اون باغیوں پر آگ بگولہ ہو گیا اور ایک شخص کو طمانچہ کھینچ مارا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۷۵).

---لَگانا ف م.
تھپڑ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---لَگْنا ف م.
تھپڑ پڑنا.

کیا تھا گل بدنوں سے مقابلہ شاید
طمانچے خوب سے نسرین و یاسمین کو لگے
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵).

---مار کَر مُنْہ لال رَکْھنا محاورہ.
مفلسی میں بھی خودداری قائم رکھنا ، غیرت مند ہونا. ہمارے یہاں ”طمانچہ مار کر منہ لال رکھنا“ محاورۃً بولا جاتا ہے اس کی اصلیت فارسی ہے. (۱۹۵۵ ، اختر ، مقالات ، ۱۷۶).

---مارْنا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ لگانا ، نیچا دکھانا ، ذلیل کرنا.

اس نے ایسا کیا کیا تھا اے صبا تیرا قصور
کیوں طمانچے مار کر نیلا رخ سوسن کیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۶۵). ایوب کے بھائی نے

بڑھ کے میرے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ میرا منہ بھر گیا. (۱۹۱۹ ، جوہانے حق ، ۲ : ۳۷). میں نے سی - آئی - اے کے منہ پر جو طمانچہ مارا تھا اس پر میں اور سلیم خوش بھی تھے کہ اتنی بڑی طاقت کے منہ پر طمانچہ مارا ہے . (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۵۷).

طمانچے / طمانچوں سے منہ لال کرنا محاورہ.
تھپڑ مار کر منہ سرخ کرنا ؛ بناوٹ سے سرخروئی ظاہر کرنا .

جیتے ہیں تو لال طمانچوں سے منہ کیا
تغیّر رنگ شرم و خجالت فزا ہے آج

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۳).

طَمانِیَت (فت ط ، کس ن ، فت ی) امث.
اطمینان ، تسلی ، دلجمعی ، سکون خاطر. اپنی طمانیتِ خاطر سے فقیر کو آگہی بخشیے . (۱۸۶۶ ، خطوطِ غالب ، ۲۱۹). انہوں نے اس امر پر طمانیت ظاہر کی. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۴۸). ان کی صحبت میں مجھے طمانیت محسوس ہونے لگی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۱۱). [ع : طمانینۃ کی تارید].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
اطمینان کے قابل ، تسلی بخش. مورخوں کی عام رائے بلا اختلاف یہ ہے کہ رعایا کی حالت بالکل طمانیت بخش تھی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۷۷). [طمانیت + ف : بخش ، بخشیدن - بخشنا ، دینا].

---دینا محاورہ.
اطمینان دلانا ، مطمئن کرنا. اگر طمانیت نہ دی گئی تو ہندوستان آپ کی حکومت میں رہنا پسند نہ کرے گا. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۷۸).

---سِلّی کس صف(--- کس س ، شد ل) امث.
(طب) وہ سکون و اطمینان جو دق کے مریض میں آخری دنوں میں دیکھنے میں آتا ہے . وہ طمانیت سلّی ... یعنی وہ حیرت انگیز بشاشی اور رجائیت جو دق کے مریض میں مرض کی آخری منزلوں میں دیکھنے میں آتی ہے. (۱۹۴۵ ، نفسیات جنون (ترجمہ) ، ۷۷). [طمانیت + سِل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قلب کس اضا(---فت ق ، سک ل) امث.
دل کا سکون ، اطمینانِ خاطر. اپنی کوشش کی منزلِ ارتقا پر پہنچ کر پیچھے مڑ کر ایک نظر ڈالتا ہے تو کبھی طمانیتِ قلب اور کبھی اضطرابِ قلب کے سامان نظر آتے ہیں. (۱۹۶۶ ، غالب کون ہے؟ ، ۷۵). اپنے تو اپنے غیروں کو بھی ان کی خدمت میں طمانیتِ قلب محسوس ہوتی تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰). [طمانیت + قلب (رک)].

---کرنا ف م.
اطمینان کرنا ، مطمئن کرنا. اگر ان سوالات کا جواب معقول نہ ملے اور معقول آدمی طمانیت نہ کریں تو قاضی نکاح نہ پڑھائے . (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۱۳۰).

طُمانِینَت (ضم ط ، ی مع ، فت ن) امث.
۱. رک : طمانیت . حلیمہ کو اس تقریر سے فی الجملہ تسکین و طمانینت ہوئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۰). طمانینتِ نفس تو قناعت کے بدون ہوتی نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۸۷). ۲. (تصوف) سالک کے قلب اور نفس کا سکون پانا یادِ حق سے اور خیر کا مرتفع ہو جانا (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۶). [ع].

---النَّفس (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) امث.
دل کا اطمینان. ایمان کے معنے ، طمانینۃ النفس (اطمینانِ قلب) اور زوال الخوف (خوف کا نہ ہونا) بھی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۳۳). [طمانینۃ - طمانینت + رک : ال (ا) + نفس (رک)].

طَمْث (فت ط ، سک م) امذ.
حیض کا خون ، حائض ہونا ، حیض آنا. دس برس کی عمر میں طمث کا ہونا نہایت شاذ ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۱۷۷). ابتدائے بلوغ سے لے کر انتہائے طمث تک تمام زندگی میں بھی بدن پر حا کم رہتا ہے. (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۴۲). خونی بواسیر اور کثرتِ طمث کے لئے ہیرے یہاں مشہور و معروف مایۂ ناز دوا ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۳). [ع].

طَمْثی (فت ط ، سک م) صف.
طمث (رک) سے منسوب یا متعلق ، حیض کا. اور فضلہ طمثی وقتِ حمل کے غذا جنین کی ہوتا ہے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۷). [طمث + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَمْثِیَّت (فت ط ، سک م ، کس ث ، شد ی بفت) امث.
حائض ہونے کی حالت یا عمل ، حیض آنا. اس کے علاوہ یہ مانع قے اور دستا ہے اور امراضِ قلب ، طحالِ جگر ، بے طمثیت ، افرازاتِ بول ... کے لیے بھی مفید ہے. (۱۹۳۳ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۶۰). [طمثی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طَمْس (فت ط ، سک م) امذ.
۱. مٹانا ، مٹنا ؛ (تصوف) رسوم اور عادات کو ترک کر کے سالک کا صفاتِ حق میں بالکل محو اور بیخود ہو جانا جو سالک کے مراتب کی انتہا ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۶). پہلی حالت کو محو دوسری کو طمس اور تیسری کو توحید کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۰). ۲. (عروض) جب وتد مجموع رکن عروض و ضرب کے آخر میں بعد سببِ خفیف کے واقع ہو جیسے مستفعلن میں تو اُس وتد کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی گرا دینا (قواعد العروض ، ۵۱). [ع].

طُمْطُراق (ضم ط ، سک م ، ضم ط) امذ.
۱. تزک و احتشام ، کرّوفر ، شان و شوکت ، دھوم دھام ، رعب داب.

تھے اسپ تازی سو عبد البراق
مبارک تجھے شاہ ہو طمطراق

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

ہوا تجھے جبرئیل کا طنطراق
شرف تجھ سواری سوں پکڑیا براق
(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۱۲).

جلو میں ساتھ جو ہم سا نہ خیرخواہ رہے
یہ طنطراق نہ لے ترکِ کجکلاہ رہے
(۱۸۵۴ء، غنچۂ آرزو، ۱۶۲).

بہ طنطراقِ عبا و بنازِ کجِ کُلہی
مذاق فکر و نظر کا اڑاتے ہیں چہرے
(۱۹۳۷ء، نبضِ دوراں، ۲۰۹). کسی نے آکر قاعدہ قانون اور پروسیجر کی بات چھیڑی تو ... بڑے طنطراق سے نکلے. (۱۹۸۳ء، اوکھے لوگ، ۱۵۸). ۲. ڈینگ، شیخی، غرور، اپنا اور اپنے بزرگوں کا طنطراق سے بیان کرنا. (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا، ۱: ۳۱). معبودیت کے طنطراق سے اس کا نفس محفوظ ہوتا ہے. (۱۹۲۲ء، نقشِ فرنگ، ۱۸). میں نے لوگوں سے سنا کہ شہاب سہروردی متفلسف کا ذکر بڑے طنطراق سے کرتے ہیں. (۱۹۵۳ء، حکمائے اسلام، ۱: ۳۲). [ف].

طُنطُراقی (ضم ط، سک ن، ضم ط) امث.
شان و شوکت، تجمّل.

کہے منصور کم کر طنطراق
کہاں لگ کفر سے ہو نانفاق
(۱۷۷۱ء، منصور نامہ (ق)، ۷).

نہ پھر ریب کی طنطراق رہی
فقط یاد و تصدیق باقی رہی
(۱۸۹۰ء، کتابِ مبین، ۱۱۳).

اٹھا ساغر کہ میخواروں کے آگے
نہیں چلتی کسی کی طنطراق
(۱۹۶۸ء، غزال و غزل، ۳۸). [طنطراق + ی، لاحقۂ نسبت].

طَمَع (فت ط، م) امث.
لالچ، حرص، بہت زیادہ خواہش، ہوس. مرید کے مال سوں طمع نا کرنا حرص کا. (۱۴۲۱ء، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۹).

تج کیس رین اندکار کا کرتا ہے مشکِ تر طمع
تج لب کے امرت نیر کا دھرتا ہے اسکندر طمع
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲: ۱۵۸). طمع کے سبب بہت بادشاہوں کا اور ملک کا ظاہر کر دیا ہے. (۱۷۴۶ء؟، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۶۲). سب سے بڑھ کر یہ شجاعت کی کہ جو کچھ ہم نے دیا اس کی مطلق طمع نہ کی. (۱۸۸۳ء، تذکرۂ غوثیہ، ۱۱۱). طمع اس کو آمادہ کرتی ہے کہ عزیز و بیگانہ دوست و دشمن دور و نزدیک کے تمام دولت و مال پر قبضہ کرلیا جائے. (۱۹۰۶ء، الکلام، ۲: ۱۸).

سیلابِ جور بڑھتا تھا طوفان کی طرح
پیوست دل میں طمع تھی سرطان کی طرح
(۱۹۸۱ء، شہادت، ۱۵۸). [ع].

ـــــ خام کس صف، امث.
ایسی خواہش جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو، ایسی حرص یا لالچ جو فضول ہو، بے کار کی ہوس.

اس باغ میں کب ہے ثمرِ نخلِ تمنا
دل کی طمعِ خام نے جھاڑی کو پکایا
(۱۷۹۲ء، محب (ولی اللہ)، د (ق)، ۵۵).

پختہ کار اس کو جو دیکھیں طمعِ خام کریں
ثمرِ پیش رس حُسن میں وہ گدراہٹ
(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۹).

جب تک ہے ذرا بھی جھلک اُمید کی باقی
اُس وقت تک امیدِ سکوں ہے طمعِ خام
(۱۹۱۵ء، نقوشِ مانی، ۲۶). اگر بہشت اور دوزخ محسوس جگہیں نہیں ہیں تو پھر طاعت و بندگی کی «مزدجوئی» یا زاہد کی طمعِ خام کے کیا معنی ہیں. (۱۹۸۵ء، نقدِ حرف، ۲۱). [طمع + خام (رک)].

ـــــ دار صف (قدیم).
طمع رکھنے والا، لالچی، حریص.

جکوی بوالہوس ہور طمع دار ہے
جہاں جائے گا وو وہاں خوار ہے
(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۵۵).

کہ اے یار کم عقل توں یار ہو
دغا خوش دیا یاں طمع دار ہو
(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۳۰). [طمع + ف: دار، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ داری امث.
طمع رکھنا، لالچ رکھنا، حرص کرنا.

طمع داری بُری ہے اے عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں
(۱۶۳۵ء، سب رس، ۱۷). [طمع دار + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
لالچ دینا.

ہیں مصاحب جو وہاں اون سے بھی کچھ ہے مجھے راہ
دوں گا اون کو طمعِ سیم و زر و دولت و جاہ
(۱۸۶۷ء، واسوخت امیر مینائی (شعلۂ جوالہ، ۱: ۸۵)).

ـــــ دَھرنا محاورہ (قدیم).
لالچ یا خواہش کرنا، امید کرنا.

نہ ہنا شک جہنم کا نہ جنّت کی طمع دھرتے
بسی طالب ہیں خوباں کے فراق ہو جہاں پھرتے
(۱۵۶۳ء، حسن شوقی، د، ۱۴۳).

ـــــ راسِہ حَرف (اَست) و پرسِہ تِہی کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) طمع میں تین حرف ہیں اور تینوں نقطوں سے خالی ہیں یعنی لالچ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، لالچ یا لالچی کی مذمت کے موقع پر بولتے ہیں. فوج دار بہت جھلائے کہا کہ تم بڑے ہی لالچی آدمی ہو طمع راسہ حرف و پرسہ تہی. (۱۸۹۲ء، خدائی فوجدار، ۱: ۱۵۲).

ـــــ رَکھنا محاورہ.
لالچ، خواہش یا امید کرنا.

سلطنت کی نہ طمع چرخِ زبر دست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ چڑ دے کبھی افسر کے عوض

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۳). یہ جنّت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۲۵۲).

---غالب ہونا محاورہ.
لالچ سوار ہونا ، ہوس پیدا ہونا. طمع ہر وقت غالب ہے ، ہر طبیعت مال جمع کرنے کی طالب ہے. (؟ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

---کار صف.
وہ جس کا شیوہ طمع ہو ، لالچی ، حریص (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).
[طمع + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کا مُنّھ کالا فقرہ.
لالچ کرنے والا ذلیل ہوتا ہے (فیروزاللغات).

---کے تین حَرف ہیں اور تینوں خالی ہیں فقرہ.
رک : طمع راسہ حرف الخ. بزرگوں نے کہا تھا طمع کے تین حرف ہیں اور تینوں خالی ہیں۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۶۳).

---ِنَفسانی کس صف(---فت ن ، سک ف) امث.
نفس کا لالچ ، نفسانی خواہش کی شدّت. اگر پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹ بولنے کی یا وحی نہ پہنچانے کی یا گناہ کرنے کی یا بد خلقی کرنے کی یا بد خلقی یا طمعِ نفسانی یا حبِّ جاہ یا رذالت کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نہ رہا۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۰۹). [طمع + نفسانی (رک)].

طَمَعاً (فت ط ، م ، تن ع بفت) م ف.
لالچ سے۔ مسلمان چاہے خوفاً ہو چاہے طمعاً ہندو ہو سکتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، حیات جوہر ، ۲۳۷). [طمع + اً ، لاحقۂ تمیز].

طَمْغا (فت ط ، سک م) امذ.
نشان ، مُہر ، تمغا.

آپ کے نام پاک کا طمغا
سر سپہرے عرش ہے کندہ

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۳). [تمغا (رک) کا ایک املا].

طَمَنْچَہ (فت ط ، م ، سک ن ، فت چ) امذ.
۱. **تفنگچہ ، چھوٹی بندوق ، پستول.** اس کے پاس ہی ناتھن کا خون آلودہ رومال اور سگار کیس پڑا اور اس کا طمنچہ. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۳۰). انھوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سشی پر طمنچہ داغ دیا.(۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۹۲). ۲. (بازاری) **نوخیز نوجی ، نو عمر کسبی ، کنواری ، دوشیزہ** (فرہنگ آصفیہ). [ف].

طَمُوح (فت ط ، و مع) صف.
حریص ، سرکش ، مغرور.

لکھے شعرِ حُبّ و پیام و غرام
قلم ہے طموح و جموح و حَرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۸۲). [ع].

طَمُون (فت ط ، و مع) صف.
ساکن ، پُرسکون ، بے تشویش.

خرد خواہشوں کی غلامی کرے
کہاں ہے دلِ مُطمئن و طَمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۱). [ع].

طِناب (فت نیز کس ط) امث.
۱. **رسّی ، رسّا ، خیمے کی رسّی.**

طناباں تنے کلپے تاب دیتے زلف کوں کھونا
ازل تھے نیہہ تمہاری میں معانی کوں خدا پرورد

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۲).

جس کے طناب تھے رگ و جاں جبرئیل کے
سو خیمہ کربلا میں رہا ہے گڑا ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۹). طنابیں خیموں کی کاٹ دیں اور بارگاہوں میں آگ لگائی پہرے چوکی والے سواروں کو قتل کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۰۰). سبز مخمل کا کارچوبی شامیانہ گنگا جمنی چوبوں پر سبز ہی ریشمی طنابوں سے استادہ تھا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۲). اندر کوٹھری میں جُھولا پڑا لٹک رہا ہے جُھولے کی طنابیں سونے کی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۲). ۲. **وہ رسّا جس کے اوپر بازی گر کرتب دکھاتا ہے.**

طناب اوپر پڑی ایک زن کمر سے
کہ لیتی ناچتی صُنعِ ہنر سے

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۴). [ع].

---اَمَل کس اضا(---فت ا ، م) امث.
امید کی رسّی ، مراد : سہارا (نوراللغات). [طناب + امل (رک)].

---صُبْح کس اضا(---ضم ص ، سک ب) امث.
کرنیں (جامع اللغات). [طناب + صبح (رک)].

---عُمْر کس اضا(---ضم ع ، سک م) امث.
(کنایۃً) **عمر کی درازی ، طولِ عمر.**

غمِ فراق میں رو رو کے ہجر دن کاٹے
طنابِ عمر کو آنسو جھڑی کی دھار ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۳). [طناب + عُمر (رک)].

---کِھنْچنا محاورہ.
دوری کم ہو جانا ، فاصلہ گھٹنا (عموماً طنابیں کھنچنا).

پایہ نظر کے لڑتے ہی کچھ کم ہوا حجاب
الفت کی آ کے دونوں طرف سے کھنچی طناب

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۳۲).

---ِمِعْمار کس اضا(--- کس مج م ، سک ع) امث.
معمار کی ڈوری ، جس سے دیوار کی سیدھ ناپتے ہیں ، ساہول (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [طناب + معمار (رک)].

طِنابَہ (فت نیز کس ط ، فت ب) امذ.
رک : طناب. گوشت خور جانوروں میں خاص دانت ہوتے ہیں جن کو

کیلے کہتے ہیں اور جو گوشت کو چیر پھاڑ سکتے ہیں اور بنیے بھی ہوتے ہیں جو طنابۂ دین کہلاتے ہیں اور جو ہونٹھوں کو دانتوں سے جدا کر سکتے ہیں. (۱۸۹۵ ، فرہنالوجی ، ۶۹). [طناب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

طَنابے کھینْچْنا محاورہ.
خیمے وغیرہ کی رسی کھینچ کر باندھنا ، دوری یا فاصلہ کم کرنا. عرش نے نہ مسافت طے کیا اور نہ زمین کے طنابے کھینچے گئے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۰).

طِنابیں (فت نیز کس ط ، ی مج) امث ؛ ج.
طناب (رک) کی جمع (تراکیب میں مستعمل).

--- کھینْچْنا محاورہ.
فاصلہ کم ہو جانا ، دوری نہ رہنا.

پہلو میں کہاں تک دل بیتاب کو دابیں
اے کاش زمین کی کہیں کھنچ جائیں طنابیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۵۴).

رگوں سے سر میں مرے نشۂ شراب آیا
طنابیں کھنچ گئیں گردوں پہ آفتاب آیا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۶۶).

--- کھینْچْنا محاورہ.
۱. خیمے کے رسّے یا رسیوں کو کھینچ کر باندھنا ، دوری یا فاصلہ کم کرنا ، نزدیک لانا ، قریب تر کرنا. حضورؐ اپنی ذات سے شجاع و دلیر ہیں بیشۂ طلسم ہوش ربا کے شیر ہیں اگر آپ زبان ہلائیں آسمان کی طنابیں زمین پر کھینچ دیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۳۸).

ہر آہ کھینچتی ہے طنابیں فلک کی اب
وہ دن گئے کہ حوصلۂ ضبطِ درد تھا
(۱۹۰۸ ، گلکدۂ عزیز ، ۷).

کوئی حد بھی ہے آخر طولِ شب کی
طنابیں کھینچ لو صبحِ طرب کی
(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۳۹). **۲. باز رکھنا ، روکنا ، منع کرنا ، مزاحمت کرنا.** میں اپنی تعریف سن کر پھول کے کُپا ہوئی جا رہی تھی اور ہواؤں میں اڑنے کی تیاری کر رہی تھی کہ ذہن نے طنابیں کھینچ دیں. (۱۹۸۵ ، دائروں میں دائرے ، ۲۵).

طَنّاز (فت ط ، شد ن). (الف) صف.
۱. رفتار میں ناز و ادا دکھانے والا ، اِٹھلا کر چلنے والا ، عشوہ گر ، شوخ ، بیباک ؛ (کنایۃً) معشوق.

طناز اوس نین تے تیناں لگا رہیا ہے
لیکن اور تیغ نظرش ہے بے نیام باد (کذا)
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۱).

ہل ہل سنک کے دیکھے ڈگ ڈگ چلے لنک کے
وہ شوخ چھل چھبیلا طناز ہے سراپا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸).

ہر گام پہ پامال ہے ہو کبک کہ طاؤس
اندازِ خرامِ بتِ طناز تو دیکھو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۷).

نقشِ نازِ بتِ طناز بآغوشِ رقیب
پائے طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹).

نونہالانِ چمن جھوم رہے تھے جیسے
مستی مے سے بہکتے ہوں بتانِ طناز
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۵۳).

بس شرم کر لیے ملکۂ طناز باز آ !
دیتا ہے زیب جس کو ہر انداز ہر ادا
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۵). **۲. (أ) رمز و کنایہ میں بات کہنے والا ، طنز کرنے والا.**

مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہر چند حسبِ ظاہر طناز ہے سراپا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

پڑ گئے سوراخ دل میں گفتگوے یار سے
بے کنایہ کے نہیں اک قول اوس طناز کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۶). **(اا) طنز نگار.** اکبر الٰہ آبادی ایک شاعر طناز اور مزاح نگار کی حیثیت میں ابھرے. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۳۵۹). (ب) امذ (قدیم). **ناز و انداز.**

نپٹ دلربائی کے طناز سوں
لٹکتی اَپس میں اپس ناز سوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۵). [ع]

طَنّازی (فت ط ، شد ن) امث.
ناز و ادا سے چلنا ، عشوہ گری ، شوخی ، طراری.

کتنی آرسی کہ اوپر جلوہ گر
طنازی سوں بیٹھی کپٹ دل میں دھر
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۷). بلبل کی نغمہ سازی طاؤس کی طنازی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۳). یہ ڈراما اس کے جوش کے شاہکاروں میں ہے اس کے بعض حصے مثلاً کلوپطرہ کا جلوس ، اس کے آخری لمحات اس کی طنازی اور تلوّن مزاجی کی تصویر کشی ، نوادرِ ادب میں سے ہیں. (۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳). [طناز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَنْبُو (فت ط ، سغ ، و مع) امذ ؛ سے تنبو ، تمبو.
خیمہ ، ڈیرا.

دیسے یوں چالے موتیاں کے جھل جوبن پہ جنجل کے
کہ جوں طنبو دو تھانیے کا پوّن سوں کس دو لائے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳). سرداروں کے لیے بارگاہیں سواروں کے لیے طنبو استاد تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۴۲). [تنبو (رک) کا ایک املا].

طَنْبُور (فت ط ، سغ ، و مع) امذ.
رک : تنبورہ. بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ نے کمانچ طنبور

قانون عود سنکا کر مطربان خوش سرود بلا کر دف ، دائرا ، چنگ ، رباب سوں بے حجاب سوں دو چار پیالے شراب کے پیا تھا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۴).

حماقت سیں قیامت دخل سگھڑائی میں کرتا ہے
یہ کُوڑ اپنی خریت میں خر طنبور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶).

کہاں ہیں وہ جھانجھ اور طنبورِ بار
کہاں گھنگروؤں کی صدا اے نگار

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۴). انہیں عربی تواریخ سے ہم کو یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ طنبور قومِ لوط کی ایجاد ہے۔ (۱۹۱۳ ، مولانا محمد امین عباسی ، ہندوستانی موسیقی ، ۶۴). عربوں کے ہاں جن سازوں کا ذکر بالعموم ملتا ہے وہ قضیب یعنی تال دینے کی چھڑی مزہر (گول طنبور جو ہندی ساز "دائرہ" کے مماثل تھا) اور دف (مربع طنبور) تھے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۰). [تنبور (رک) کا متبادل املا].

---چی امذ.
طنبورہ بجانے والا ، طنبور نواز.

وو تھیں طنبورچی اور تال پرداز
بجا کر گاتیاں تھیں وہ خوش آواز

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۱). ایک طنبورچی لشکرِ حیدری کا ... اسی درخت کے نیچے جا پہنچا . (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۱۵۵) . مجھے یقین ہو گیا کہ فوج میں ادنیٰ سے ادنیٰ طنبورچی بھی ایسا نہ تھا جس نے میری صفات کے اعتبار سے مجھے سمجھنے میں غلطی کی ہو۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۰). [طنبور + چی ، لاحقۂ فاعلی].

---کڑکڑانا محاورہ.
تنبورہ بجنا (جامع اللغات).

---نواز (---فت ن) امذ.
(موسیقی) طنبور بجانے والا (نوراللغات). [طنبور + ف : نواز ، نواختن - بجانا].

طَنْبُورا / طَنْبُورَہ (فت ط ، مغ ، و مع / فت ر) امذ ؛ تنبورہ.
رک : طنبور ، تنبورہ.

لیا وو اتہہ جاؤ سوں مجلس کے میانے
طنبورا ہور کناج وغے سرسع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۹).

بنہ بدن پہ طنبورے کے تار گتی کے
غصے سوں اس پہ جو آ مفلسی نے مارا چنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۲).

ملے خوب ہوں کر طنبورے کے تار
تو کیوں دیوے مطرب اسے گوشمال

(۱۸۰۲ ، باغ اردو ، ۹۴). مرگ چھالا در خیمہ پر بچھا کر بیٹھا طنبورا لے کر بجانے لگا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۵۷). اس کی طبیعت عورتوں کی چوڑیوں کی جھنکار اور طنبورہ کی صدا سن کر عشق و شراب کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۴۳). ڈھول اور طنبورہ ، دھات اور سرکنڈے کے بنے ہوئے الغوزے بھی بجائے جاتے تھے۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۶۳). [طنبور (رک) کا متبادل املا].

---پَرداز (---فت پ ، سک ر) صف.
طنبورہ بجانے والا/والی.

کھڑی تھیں اور دو سرمایۂ ناز
کہ ایک ناچے تھی ایک طنبورہ پرداز

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۹). [طنبورہ + ف : پرداز ، پرداختن - بجانا ، دیکھ بھال کرنا].

---چھیڑنا ف م.
طنبورہ بجانا. گلے میں اشرفیوں کا ہار ڈالے طنبورا چھیڑ رہی تھی. (۱۹۳۵ ، زندگی نقاب چہرے ، ۹۹).

طَنْبی (فت ط ، ن ، شد ب) امث (قدیم).
دریچہ ، کھڑکی ؛ دروازہ.

عارف کی روشن طبع تے نادر طنبی صاف تر
عاشق کے دل سا پرجھجر ہر بھیں چھجا پرکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۸).

لگا کر ہات چپ سوں کون فکر میں بیٹھ رہتی ہوں
بہتر بہتر طنبی کے نکل کر بھار کیا کرنا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۴). [مقامی].

طَنْز (فت ط ، سک ن) امث.
۱. ہنسی اڑانا ، ٹھٹھا ، چھیڑ چھاڑ ، تمسخر ؛ رمز کے ساتھ بات کہنا.

طنز و تعریض و کنائے سے یہ تنگ آوے گا
ناز کا طور فراموش ہی ہو جاوے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۲).

ہم آرزو اسے بھی ، سیدھی سی بات سمجھے
گو طنز کی تھی اس نے اب اٹھ کے گھر نہ جانا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۳۷).

میں نے کیا کیا بول سنے
اور اچھے اچھے دوستوں نے بھی طنز کیے
پھر بھی میں نے پاکستان کو آنکھیں دینی چاہیں

(۱۹۷۳ ، لاحاصل ، ۱۲۹). **۲. طعنہ ، پھبتی.**

رقیب طنز سے کہتا ہے آپ جائیں وہاں
یقین ہے یہ اسے میری نارسائی کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۲).

عشق تیرے طفیل دنیا کے
طنزیں سنتے ہیں طعنے کھاتے ہیں

(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۹۹). گالیاں سن کر بھی بھڑکتے نہ تھے بلکہ طنز کا جواب دلجوئی سے دیتے تھے۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۵). **۳. (تنقید) زندگی کے مضحک ، قابلِ گرفت اور تنفر انگیز پہلوؤں پر مخالفانہ اور ظریفانہ تنقید** (کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۰).

طنز سماج اور انسان کے رستے ہوئے زخموں کی طرف ہمیں متوجہ کر کے بہت بڑی انسانی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ (۱۹۵۸ء، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۴۳)۔ اردو کی مختلف اصناف شعری میں جابجا طنز و مزاح کے نشانات شروع ہی سے ملتے ہیں۔ (۱۹۸۸ء، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمائندے، ۵)۔
ف : کرنا، ہونا۔ [ع]۔

---آمیز (---ی مج) صف۔
طنز بھرا، طنز سے معمور، طعن آمیز، طنز آلود۔

سن کر یہ کلامِ طنز آمیز
کہنے لگی ایک فتنہ انگیز

(۱۸۷۱ء، دریائے تعشق، ۳۱)۔ [طنز + ف : آمیز، آمیختن - ملنا، ملانا]۔

---بھرا (---فت بھ) صف۔
رک : **طنز آمیز**۔ جنابِ علی نے بیعت لینے سے انکار کیا تو دو طنز بھرے شعر پڑھ کر ابوسفیان نے انھیں تیہہ دلایا۔ (۱۹۲۰ء، جویائے حق، ۳ : ۱۰۹)۔ [طنز + ا : بھرا (بھرنا (رک) کا حالیۂ تمام)]۔

---ملیح کس صف(---فت م، ی مع) امث۔
تعریف کے پردے میں کی جانے والی طنز، ایسی طنز جو بظاہر تعریف معلوم ہو۔ اس اکادمی کی طرف جابجا اشارہ پایا جاتا ہے اور ... طنز ملیح بھی۔ (۱۹۵۹ء، سرودِ رفتہ، ۵)۔ مسندِ صدارت کے لئے ان کے انتخاب میں طنز ملیح کا کوئی پہلو نہاں ہے۔ (۱۹۶۲ء، میزان، ۱۰۷)۔ [طنز + ملیح (رک)]۔

---نکالنا محاورہ۔
ہنسی اڑانا، طعنہ زنی کرنا۔ بعض اون کے طریق میں طنز نکالنے لگے۔ (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۲۱۶)۔

---نگار (---کس ن) صف۔
(ادب) **طنزیہ تحریریں لکھنے والا، ظرافت نگار۔** سان جی میں شہاب ایک طنز نگار کی صورت میں بھی نمایاں ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ء، سان جی، ۱۲)۔ ابن انشا نہ صرف اہم شاعر بلکہ ایک صاحب طرز طنز نگار بھی تھے۔ (۱۹۸۶ء، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۴)۔ [طنز + ف : نگار، نگاریدن، نگاشتن - لکھنا]۔

---و تشنیع (---و مج، فت ت، سک ش، ی مع) امث۔
طعنہ مہنا، چھیڑ چھاڑ، جلی کٹی بات۔ دینی رجحان رکھنے والوں کو طنز و تشنیع کے طور پر مولوی کہا جاتا تھا۔ (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۲۳۱)۔ [طنز + و (حرفِ عطف) + تشنیع (رک)]۔

---و مزاح (---و مج، کس م) امذ۔
ظریفانہ تنقید اور ظرافت۔ اردو شاعری میں طنز و مزاح کی تیسری رو کے نمائندے نظیر اکبرآبادی ہیں۔ (۱۹۵۸ء، اردو ادب میں طنز و مزاح، ۸۵)۔ غزل کی نئی قدریں اس التزام کے ساتھ موجود ہیں جن میں ہلکے پھلکے طنز و مزاح کا عنصر بھی ہے۔ (۱۹۷۳ء، شعلۂ سنگ، ۱۲)۔ [طنز + و (حرفِ عطف) + مزاح (رک)]۔

طَنزاً (فت ط، سک ن، تن ز بفت) م ف۔
طنز کے ساتھ، طعنہ کے طور پر، چھیڑنے کے لیے۔ وہ طنزاً کہتے ہیں کہ جمنا، گھاگھرا، سون، کوسی یہ سب گنگا کے معاون ہیں اس کے کیا معنی اور اس کے یاد کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ (۱۸۸۶ء، دستورالعمل مدرسین دیہاتی، ۲۵)۔

ہاں ذرا پاسِ وفاداری، کہیں ایسا نہ ہو
ہوں کبھی تم پر زبانِ رُعب ہو طنزاً دراز

(۱۹۱۶ء، کلیات رعب، ۳۳۴)۔ میری عقل مجھے کیوں نہیں دیکھتی، میں نے طنزاً کہا۔ (۱۹۸۱ء، قطب نما، ۳۸)۔ [طنز + اً، لاحقۂ تمیز]۔

طَنزِیّات (فت ط، سک ن، کس ز، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
طنز سے متعلق نگارشات، طنزیہ تحریریں۔ سوزنی ... نے سلجوق حکمرانوں کے قصیدے کہے لیکن شہرت طنزیات اور مضحکات کی وجہ سے ہوئی۔ (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۶۸۰)۔ ظفر علی خان طنزیات میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۲۳۳)۔ [طنز (رک) + یات، لاحقۂ جمع]۔

طَنزِیَّہ (فت ط، سک ن، کس ز، شد ی بفت نیز بلا شد) صف۔
وہ بات یا تحریر جس میں طنز شامل ہو، طنز آمیز نیز طنز کے طور پر، طنزاً۔ یہ طنزیہ جملہ میر کے تذکرے پر صادق آتا ہے۔ (۱۸۵۳ء، تمہیدی خطبے، ۵۶)۔ کہیں کہیں طنزیہ تنقید کا پہلو غیر ارادی طور پر شامل ہو گیا ہو۔ (۱۹۸۷ء، اک عشر خیال، ۱۱۵)۔ [طنز + یہ، لاحقۂ نسبت]۔

طَنطَلَہ (فت ط، سک ن، فت ط، ل) امذ۔
(طب) **حنجرہ یعنی نرخرہ کی پان نما کڑی جو زبان کی جڑ کے نیچے اور نرخرے کے بالائی سوراخ کے اوپر واقع ہے، غضروف مکبیٔ لسان المزمار، حلق کا کوّا** (انگ : **Epiglottis**)۔ اور وہ ایک باریک لچکدار غضروف کے ٹکڑے سے جو اپیگلاٹس یعنی طنطلہ کہلاتا ہے محفوظ ہے۔ (۱۸۹۱ء، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند، ۲۰)۔ [ع]۔

طَنطَنانا (فت ط، سک ن، فت ط) ف ل۔
اترانا، اکڑنا، گھمنڈ کرنا، شان دکھانا۔ «زلزلانا»، «طنطنانا» تو بولتے ہی ہیں اور «نظرانا» بھی کوئی نئی چیز نہیں، نظرائی دینا (دکھائی دینا کے مفہوم میں) برابر بولا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ء، اردو نامہ، کراچی، مارچ، ۴۴ : ۲۶)۔ [طنطنہ (بحذف ہ) + انا، لاحقۂ مصدر]۔

طَنطَنَہ (فت ط، سک ن، فت ط، ن) امذ۔
۱۔ **دف اور دوسرے سازوں کی آواز یا جھنکار؛ (مجازاً) شان و شوکت، آن بان، کرّوفر۔** یہ نورانی جلوس طنطنہائے شاد کامی کے ساتھ عالمِ بالا کا عازم ہوا۔ (۱۹۰۷ء، خطبات احمدیہ، ۴۳۰)۔

منصور کی سولی پہ نمایاں ہوئی عظمت
ہے طنطنۂ اہلِ رضادار پہ موقوف

(۱۹۱۶ء، کلیات حسرت موہانی، ۱۰۶)۔ سرخ عبا شانوں پر ڈالے، بارہ ترک سپاہیوں کے جلو میں براق جیسے گھوڑے پر طنطنے کے

ساتھ بیٹھا ہوا کوئی حسین شہزادہ آئے گا۔ (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۵۳)۔ ۲. رُعب داب ، دبدبہ۔ اگر اس سہم میں درگزر کرتا ہوں تو طنطنۂ سلطنت مٹا جاتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰)۔ دبدبہ و طنطنۂ قیصری کا یہ عالم ہے کہ سلطنت کا بڑے سے بڑا سردار بھی تختِ شاہی کے قریب آنے کی جرات نہیں رکھتا۔ (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۸)۔ سائل صاحب میں نوابی شان اور طنطنہ تھا۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۲۶)۔ ۳. شور ، شہرہ۔ طنطنہ اس کی ولایت اور کرامت کا قاف سے تا قاف پہنچا تھا۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۶۳)۔ شہزادہ نے سر اُس کا سینہ سے لگایا طنطنۂ شادی و غلغلۂ مبارک بادی بلند ہوا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷۵)۔ ایک طرف اُس زمانے کے علی گڑھ کا وہ طنطنہ اور دوسری طرف یہ کجی بارک۔ (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۶۱)۔ ۴. غرور ، گھمنڈ۔ باوجود یکہ اُجڑی ہوئی میکے میں پڑی تھی مزاج میں وہی طنطنہ تھا۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۳)۔ اتنی تکلیف اُٹھانے کے بعد بھی مزاج کا طنطنہ نہیں گیا۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۰۷)۔ ۵. غصہ ، بدمزاجی۔ موٹر سائیکل پر بیٹھا ہوا بھاری بھرکم جسم والا انسپکٹر اس کی جھنجھلاہٹ اور طنطنے سے ذرا متاثر نہ ہوا۔ (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۶۴)۔ غزالہ بیگم بڑی طنطنے والی تھیں ، بات کاٹو تو چڑ جاتی تھیں۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۵۱)۔ ۶. نقارے کے بائیں طبل کی آواز ، تنتنا ، نقارے اور نوبت وغیرہ کی زیر کی آواز ، دائیں طبل یا بم کی آواز کو دمدمہ یا دبدبہ کہتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ع]۔

---بُلَند ہونا محاورہ۔
شور مچنا ، غلغلہ بلند ہونا (فیروز اللغات)۔

---دِکھانا محاورہ۔
تحکم جتانا ، دھمکی دینا ، گھمنڈ کرنا ، اِترانا۔

حاکم ہوں تیری ، ہوں میں کلکٹر کی آشنا
کیا طنطنہ دکھاتی ہے تحصیلدار کا
(؟ ، راحت (فرہنگ آصفیہ))۔

طَنَف / طُنُف (فت ط ، سک نیز فت ن/ضم ط ، سک نیز ضم ن) امذ۔
(معماری) پہاڑ کی نکلی ہوئی چوٹی ، اُبھرا ہوا یا آگے نکلا ہوا حصہ ، چھجا ، کارنس۔ ڈھالوں پر اینٹ کے طنف کاٹے گئے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔ [ع]۔

طَنَفی (فت نیز ضم ط ، سک ن نیز فت نیز ضم) صف۔
(معماری) اُبھرا ہوا یا آگے نکلا ہوا ، چھجے کی شکل کا۔ دیوار کے نیچے کے طنفی حصہ کو کرسی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۶)۔ [طنف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---رَدّا (---فت ر ، شد د) امذ۔
(معماری) چنائی کی ایسی تہہ جو اُبھری ہوئی یا آگے نکلی ہوئی ہو۔ دیوار کی چوٹی کے قریب جو حاشیہ دار یا زیبائشی طنفی ردا یا ردے لگائے جاتے ہیں اُن کو کنگنی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۷)۔ [طنفی + ردا (رک)]۔

طَنُوری (فت ط ، و مع) صف (قدیم)۔
تنوری ، تنور میں پکایا ہوا۔

مزعفر سو دم پخت تہا خوش ملی (کذا)
طنوری تھی بکری اور پھول تل
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۲۷۳)۔ [تنوری (رک) کا بگاڑ]۔

طُنُوز (ضم ط ، و مع) امث ؛ ج۔
طنز (رک) کی جمع۔

رموز عشق کا نازک خبردار
طنوز عاشقی پرکٹ کھنہار
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۶۶)۔ [ع]۔

طَنِین (فت ط ، ی مع) امث۔
۱. باریک آواز ، بھنبھناہٹ جیسے مکھی یا بھِڑ کی آواز ، برتن وغیرہ کی ٹنکار۔

تیری گلی کے بیچ جو خوابِ عدم میں ہیں
اُن کو طنینِ پشہ ہے آواز صور کی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۵)۔

یہ حال ہے مرا ضعفِ دماغ سے کہ مجھے
صدائے صورِ قیامت ہے ہر مگس کی طنین
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۵۱)۔ قوت سمع کی تشویش یہ ہے کہ مبہم آوازیں سننے میں آئیں مثلاً طنینیں ، صلصلہ ، ہمہمہ۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۰۸)۔

کرے روشن شبِ رفتہ کی شمعیں
طنینِ مبہمِ زنگو شترہا
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۹۲)۔ ۲. (طب) کانوں کی جھنجھناہٹ ، کان بجنا۔ طنین ، کان میں جو جھائیں جھائیں کی آواز خودبخود آتی ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵)۔ ناک اور کان کے درد اور دوی و طنین میں بھی اس کا نفع ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۹)۔ [ع]۔

---کَرْنا ف ل۔
بھنبھنانا۔ بعض مکھی ایسی ہیں کہ طنین کرتی ہیں یعنی بھناتی ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۵)۔

طو (و مج) امث۔
حرف ط کا ایک تلفظ۔

لکھنا منظور طو کا گر ہو
لکھدے سر صاد پر الف کو
(۱۸۶۸ ، نظم پروین ، ۶)۔ [ع]۔

طَواحِن (فت ط ، کس ح) امث ؛ ج۔
ڈاڑھیں۔ جنھیں دندان عقل کہتے ہیں چار دانت ہیں ، دو اوپر اور دو نیچے ایک ایک «طواحن» کے چاروں پہلوؤں میں۔ (۱۹۰۶ ، معین القرآء ، ۵)۔ طواحن ، ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کُل بارہ ڈاڑھیں۔ (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۲۰)۔ [ع]۔

طَوارِق (فت ط ، کس ر) امذ ؛ ج۔
۱. طارقہ کی جمع ، رات کو آسمان سے نازل ہونے والے حوادث ،

آفات، مصائب. صحرائے اعظم افریقہ میں ایک عجیب و غارت گر قوم آباد ہے جنھیں برقعہ پوش طوارق کہتے ہیں۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۴ جون ، ۲)۔ ۲. **بیل بُوٹے ، طغرائی شکل کی گلکاری.** جو سطحات ہیں تقریباً تمام سطحات کی طرح چونے اور گچ سے بنے ہوئے باریک و نازک طوارق سے مزیّن ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۵)۔ [ع]۔

طوارِیق (فت ط ، ی مع) امذ.
بیل بُوٹے ، طغرائی شکل کی گلکاری (پیچ در پیچ خطوط یا پھول پتی کا اُبھرواں یا رنگین کام) . دیواروں اور چھتوں کی پوشش ناقابلِ یقین نفاست کے نقش و نگار اور خوش نما شوخ رنگوں کی آمیزش سے کی گئی ہے ان میں چمکیلی کاشی کے ٹکڑے اور ان کے ساتھ ساتھ طواریق Ataurique Arabesques جن میں سے زیادہ تراشیدہ پتھر کے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۳)۔ [ع]۔

طِواسانچہ (کس ط ، مغ ، فت چ) امذ.
قالین.

رنگا رنگ چمناں گلستاں کیاں
بچھایا طِواسانچہ کرساں کیاں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۶)۔ [طواسی (رک) کا (قدیم) املا]۔

طِواسی (کس ط) امذ ؛ ــ تواسی.
قالین.

طواسیاں صفا صاف تکیے نمد
اچھے لوڑ بالشت اچھے بے عدد

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۶)۔ [ف]۔

طَواسِین (فت ط ، ی مع) امث ؛ امذ ؛ ج.
حروفِ مقطعات ، طٰسٓ سے شروع ہونے والی قرآنی سورتیں نیز حسین بن منصور کی ایک کتاب کے ابواب ؛ الواحِ تعلیم. جاوید نامہ میں اقبال نے «فلکِ قمر» کی سیر کا حال لکھا ہے ، وہ کہتا ہے کہ جب وہ وادیٔ طواسین میں پہنچا تو وہاں گوتم بدھ سے ملاقات ہوئی . (۱۹۳۲ ، روحِ اقبال ، ۸۹)۔ کتاب کے عنوان طواسینِ اقبال کے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ جیسے قارئین کو اچھی طرح معلوم ہے کہ «طواسین» کا لفظ قرآن مجید کے ان الفاظ کی طرف اشارہ ہے جو قرآن مجید کے ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ سپاروں کے شروع میں آتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، طواسینِ اقبال ، ۱ : ۱۳)۔ [ع]۔

طَواشی (فت ط) امذ.
ہیجڑا ، خصّی ؛ (مجازاً) رسالے کا سپاہی یا محافظ دستے کا ایک فوجی عہدیدار. مصری فوج میں ایک سو گیارہ امیر تھے ، ۶۹۷۶ طواشی (پورے ساز و سامان سے آراستہ رسالے کے سپاہی) اور ۱۱۵۳ قرہ غلام (دوسرے درجہ کے سوار)۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۵۵)۔ [ع]۔

طَواغی (فت ط) امذ ؛ ج.
طاغوت کی جمع ، بُت (جامع اللغات)۔ [ع]۔

طَواغِیت (فت ط ، ی مع) امذ ؛ ج.
طاغوت (رک) کی جمع ، بُت ، اصنام ، شیاطین ، معبودانِ باطل. وہ جو اصنام اور طواغیت کے واسطے ذبح کئے گئے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰۷)۔ [ع]۔

طَواف (فت ط) امذ.
۱. **گردش ، پھیرا ، گھومنا ، چکّر لگانا ، کسی چیز کے گرد پھرنا.**

بالعدیاد احرام کہ تیرا کروں کا جیوں سوں طواف
لعل رنگ انجھو ہمن کوں نہیں ہوتا ناسر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۹)۔

اگر طواف کروں تو اُسی کے مشہد کا
کہ جس کے واسطے خلقت ہوئے ہیں ارض و سما

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹)۔ دروازے کی جستجو میں دیواروں کا طواف کیا۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵)۔

ہزاروں ہی طریقوں سے ہم انگریزوں کو گھیرے ہیں
طواف ان کے گھروں کا ہے ، انھیں سڑکوں کے پھیرے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۳۰)۔ دن اپنی نصف مسافت طے کر چکا ہے اور کلاک کی سوئیاں ایک زائر کی طرح طوافِ پیہم میں ہیں۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۶)۔
۲. **خانۂ کعبہ کے گرد سات بار چکّر لگانا جو عبادت میں داخل ہے.**

کبھی مومن اک دن کریں گے طواف
بہت گرد کعبے کے کر دل کوں صاف

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۵۳)۔ پھر چاہئے کہ تمام کریں میل کچیل اپنا اور پوری کریں سنتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۴۹)۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ سے کہا کہ ایک پتھر لاؤ تا کہ ایسے مقام پر لگا دوں جہاں سے طواف شروع کیا جائے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳۵)۔

طوافِ کعبہ کرنے جو چلے ہیں
وہ خوش قسمت ہیں وہ ہم سے بھلے ہیں

(۱۹۸۳ ، زادِ سفر ، ۲۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ع]۔

ـــِ بَیتُ اللّٰہ کس اضا (ــــی لین ، ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
خانۂ کعبہ کا طواف. اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طوافِ بیت اللہ میں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۶)۔ [طواف + بیت اللہ (رک)]۔

ـــِ رُجُوع کس اضا (ــــضم ر ، و مع) امذ.
مکۂ معظمہ سے رخصت ہونے کے وقت کا طواف ، طوافِ صدر ، طوافِ وداع. زیارت حج کے واجبات مزدلفہ میں وقوف صفا و مروہ کے درمیان سعی ... طوافِ رجوع ... ہیں۔ (۱۹۰۱ ، مولانا نعیم الدین ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۳۸)۔ [طواف + رجوع (رک)]۔

ـــِ رُکْن کس اضا (ــــضم ر ، سک ک) امذ.
رک : طوافِ زیارت.

بعد ازاں بیت الحرم میں آن کر
کر طوافِ رکن اے حاجی ، سکر

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۱۱۵)۔ [طواف + رکن (رک)]۔

ـــــِ زِیارَت کس اضا(ـــ کس ز ، فت ر) امذ.
بیت اللہ شریف کا طواف جو حج (اور عمرہ) کے ارکان میں سے ہے ، حج میں یہ طواف عرفات سے واپس آنے کے بعد ادا کیا جاتا ہے . پڑھے امام دو خطبے مانند جمعے کے اور سکھائے اُس میں طریقے حج کے مثلاً کھڑا ہونا عرفے میں اور مزدلفے میں اور رمی جمار اور نحر اور حلق اور طواف زیارت. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۰). [طواف + زیارت (رک)].

ـــــِ صَدْر کس اضا(ـــ فت ص ، سک د) امذ.
بیت اللہ شریف کا طواف جو مکۂ معظمہ سے روانگی کے وقت ادا کیا جاتا ہے ، رخصت کا طواف ، یہ مسنون ہے ، طوافِ وداع . اگر کسی عورت کو بعد وقوفِ عرفات کے اور طواف الزیارہ کے حیض ہو تو ساقط ہو جاویگا اوس سے طواف رخصت کا یعنی طوافِ صدر اور احرام جیسے لبیک کہنے سے ہوتا ہے. (۱۸٦۷، نورالہدایہ، ۱ : ۲۲٦). پھر مکۂ معظمہ میں آ کر طوافِ صدر یعنی رخصت کا طواف. (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۳۱٦). [طواف + صدر (رک)].

ـــــِ قُدُوم کس اضا(ـــ ضم ق ، و مع) امذ.
بیت اللہ شریف کا طواف جو مکۂ معظمہ میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لیے سنّت اور بعض کے نزدیک واجب ہے، مکۂ معظمہ پہنچنے کے بعد حاضری کا طواف. طوافِ قدوم سنّت حج میں ہے عمرے میں نہیں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۸).

کی سعی و حلق بعد طوافِ قدوم کے
زمزم پہ جاکے پانی پیا چوم چوم کے

(۱۹۷۲ ، صدرنگ ، ۳۱). [طواف + قدوم (رک)].

ـــــ گہ امث.
طواف کرنے کی جگہ. طواف گہ کا درجۂ اندرونی جس میں خاص سمادہ ہے تا سقف درجہ بیرونی مربع اور اوپر گنبد جس میں آئینے لگے ہوئے ہیں. (۱۸٦۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۲۰). [طواف + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــِ وَداع کس اضا(ـــ فت نیز کس و) امذ.
رک : **طوافِ صدر.** مکّے کے رہنے والے ... پر یہ طواف واجب نہیں اسواسطے کہ یہ طوافِ وداع ... ہے اور مکّے کے لوگ کعبے سے رخصت نہیں ہوتے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۲۵).

آخر حرم میں بعد طوافِ وداع کے
مکّہ سے چل دیا سوئے جدّہ میں خیر سے

(۱۹۷۲ ، صدرنگ ، ۳۳). [طواف + وداع (رک)].

طَوّاف (فت ط ، شد و) صف.
بہت طواف کرنے والا ؛ (مجازاً) پھیری لگانے والا ، پھیری لگا کر کچھ بیچنے والا. منجملہ بہت سے شاعروں کے ایک ولی طواف ہے یعنی پھیری کر کے انگور بیچنے والا. (۱۹۳۰ ، اردو ، جنوری ، ۱۵۱). [ع].

طِوال (کس ط) صف ؛ ج.
طویل (رک) کی جمع ؛ (کنایۃً) **قرآن مجید کی لمبی سورتیں یعنی سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کی سورتیں** . سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے. (۱۹۵٦ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۲). [ع].

ـــــِ مُفَصَّل کس صف(ـــ ضم م ، فت ف ، شد ص بفت) امث.
(علوم قرآن) سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتیں . اور صبح میں طوالِ مفصّل یعنی حجرات سے بروج تک. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۱۲).

ان میں پڑھنی دو مفصّل کی طوال
اور عشاء و عصر میں اے باجمال

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ٦۹). [طوال + مفصّل (رک)].

طَوالَت (فت ط ، ل) امث.
۱. **درازی ، طُول ، لمبائی (وقت یا فاصلے دونوں کے لیے) ، لمبا ہونا ، دراز ہونا.** اسکا حساب بسبب طوالت کے ہم نے نہیں لکھا. (۱۸۵٦ ، فوائد الصبیان ، ۱۰۳). ہنر مندوں کے حالات مفصلاً لکھنے میں طوالت ہے . (۱۹۳٦ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۸۵). میں ان سے معذرت خواہ ہوں کہ وہ نظمیں میں نے اس مجموعے میں شامل نہیں کی ہیں کچھ تو طوالت کے خوف سے اور کچھ اس خیال سے کہ وہ میں "مشعل" کے نام سے علیحدہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۳).
۲. **وقت یا توانائی زیادہ صرف ہونا ، لمبا سلسلہ ، دقّت.** جو سوالات کہ ضرب اور تقسیم کے ذریعہ سے حل ہو سکتے ہیں اُن کو اربعۂ متناسبہ کے طریقے سے لگانے میں طوالت ہے . (۱۸۸٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۳) . دراصل دیوناگری رسمِ خط میں طوالت ہوتی ہے. (۱۹۴۳، مقالاتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۱ : ۱٦۳). وہ خواتین جو کھانا پکانے کی طوالت سے گھبراتی ہیں ان کے لیے خوشخبری ہے کہ تھائی کھانوں کے پکانے کی ترکیب جان لیں. (۱۹۸۰، دائروں میں دائرے، ۲۸).
۳. **دیر ، تاخیر.** سب سے بہتر طریقہ یہی ہے لیکن اس میں بڑی طوالت اور دیر ہو گی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۳۵۸). [ع].

ـــــ پَذِیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
طوالت پکڑنے والا ، لمبا ہونے والا (فیروزاللغات). [طوالت + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

ـــــ پَکڑْنا محاورہ.
طول کھینچنا ، سلسلہ لمبا ہو جانا. کانگرس نے اتنی طوالت پکڑی کہ نپولین کو مجبوراً اٹلی سے فرار ہو کر فرانس پہنچنا پڑا. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۵۷).

ـــــ طَلَب (ـــ فت ط ، ل) صف.
جس کے لیے لمبا وقت یا بیان درکار ہو. ۱۹۷۵ء سے جو کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں ان کی تفصیل تو بڑی طوالت طلب ہو گی لیکن چند اشارے ابھی اس کام کی ہمہ گیری کو واضح کریں گے . (۱۹۸۱ ، آتش چنار ، ۹۳۸). [طوالت + طلب (رک)].

طَوالِع (فت ط ، کس ل) امذ ؛ ج.
طالع (رک) کی جمع ، طلوع کرنے والے ، منور کرنے والے ؛ (تصوف) انوارِ معارف کو کہتے ہیں جو سالک کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ تجلیاتِ اسماءِ رب سے اور آراستہ کرنا سالک کا اخلاق اور اوصاف اپنے کو نورِ باطن سے اس کو بھی طوالع کہتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۶۶)۔ انوار کے بھی مرتبے ہیں ، پہلے پہل بجلیاں سی چمک جاتی ہیں ان میں لذت ہوتی ہے اُن کو طوالع اور لوائح کہتے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۷)۔ [ع]۔

طَوامِیر (فت ط ، ی مع) امذ ؛ ج.
طُومار (رک) کی جمع ، طویل تحریریں ، کاغذوں کے پلندے ، نامے ، صحیفے ، دفتر۔

تجھ زلفِ سیاہ و رخِ روشن کی ثنا میں
لکھتا ہو شب و روز طوامیر و وقایع
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۴)۔ [ع]۔

طَواوِیس (فت ط ، ی مع) امذ ؛ ج.
طاؤس (رک) کی جمع ، بہت سے مور ، بہت سے طاؤس۔ یہ بحث تو تھی تعدادِ طواویس کے متعلق اب رہا مسئلہ محلِ وقوعِ طواویس۔ (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس ، ۱۰۱)۔ [ع]۔

طَوائِجی (فت ط ، کس مع ء) امذ.
فوج کا ایک عہدہ دار ، کمانڈر۔ ۱۹۲۲ء تک فوج کا اِنتظام شاہی افواج کی طرح تھا ، کمانڈر انچیف کو بخشیٔ فوج کہا جاتا تھا اور ... اسی طرح نقیب ، طوائجی ، نشان بردار وغیرہ کے نام سے عہدے مخصوص تھے۔ (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اُردو ، ۱ : ۳۰)۔ [ف : تواجی (رک) کا ایک املا]۔

طَوائِف (فت ط ، کس ء) ؛ ـ طَوایِف۔ (الف) امذ ؛ ج.
طائفہ (رک) کی جمع ، گروہ ، فرقے ، جماعتیں ، قومیں۔

طوائف جنّیوں کے تجھ پہ آویں
تجھے کے طرح صورت دکھاویں
(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۱۲)۔ بعد فتحِ مکہ جملہ قبائل و طوائف مطیع و منقادِ اسلام ہوئے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۸۲)۔ تاہم مادی آبادی میں طوائفِ انسانی کے جو اقسام ہیں ان سے یکسر پاک نہ تھا۔ (۱۹۱۷ ، حیاتِ مالک ، ۲۲)۔ (ب) امث. (بطور واحد)۔ **وہ عورت جو ناچنے گانے کا پیشہ کرتی ہو (چونکہ ناچنے گانے کا پیشہ کرنے والی عورتیں اکثر کسبی کا پیشہ بھی کرتی ہیں اس لیے یہ لفظ رنڈی کسبی اور بیسوا کے معنوں میں بھی آتا ہے)۔**

بجائے زہرا و ناہید روبرو تیرے
بغل میں دائرۂ چرخ لے طوایف وار
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۶)۔ زمین پر ہر ایک رنڈی پری پیکر از قسمِ طوایف مبارک باد دے دے ناچنے تعلین بجانے لگی ، گانے لبھانے رجھانے لگی۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۷)۔ یہاں تک کہ طوائف اور سازندوں نے بھی مدرسہ کی حقیقت سُن کر خوشی سے چندہ دیا۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۲۰۳)۔

ہر ایک اپنی جگہ گاتے ناچتے ہیں کھڑے
چمک چمک کے خوشی سے طوائف و قوّال
(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۲۰۲)۔ شرفا رزیل ہو گئے ہیں بادشاہ طوائفوں کے ساتھ دادِ عیش دے رہے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۱ : ۹۸)۔ [ع]۔

ــــ اُلمُلُوک (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) امذ ؛ صف.
۱. **ایسا ملک یا گروہ جس میں کئی بادشاہ یا حکمران ہوں اور ان میں سے ہر ایک اپنا حکم چلائے ، ایسا ملک جو کئی بادشاہوں یا حکمرانوں میں تقسیم ہو اور ہر ایک خودمختار ہو ، افراتفری ، بدنظمی۔** سکندر شاہ نے اُن کو طوائف الملوک کر دیا۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۹۹)۔ وہی فرقہ طوائف الملوک مشہور ہے کتبِ معتبر میں مسطور ہے۔ (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی ، ۲۶۵)۔ اس زمانہ میں ... طوایف الملوک حکومتیں جابجا قائم ہو گئی تھیں۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۱۹۶)۔ ۲. رک : **طوائف الملوکی۔** میں اُس طوایف الملوک کے زمانے کا ذکر نہیں کرتا جو اٹھارھویں صدی میں ہندوستان میں تھا۔ (۱۸۶۶ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۰۳)۔ [طوائف + رک : ال (ا) + مُلُوک (رک)]۔

ــــ اُلمُلُوکی (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) امث.
ایسی حالت یا زمانہ جس میں کسی خاص حکمران کا حکم نہ چلے بلکہ کئی امرا یا بادشاہ اپنا اپنا حکم چلائیں ، بدنظمی ، ابتری ، سیاسی انتشار ، لاقانونیت۔ شاہ عالم کے بعد طوائف الملوکی کا ہنگامہ گرم ہوا۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۰۱)۔ سارے ملک میں بدنظمی اور طواف (طوائف) الملوکی پھیل گئی۔ (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۱۵)۔ ہر طرف غُنڈہ گردی اور طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳۸)۔ [طوائف الملوک + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ اَنام کسِ اضا (ـــ فت ا) امذ ؛ ج.
گروہِ خلائق ، لوگوں کے فرقے اور جماعتیں: ایسا شخص مرجعِ خواص و عوام اور محلِ ازدحامِ طوائفِ انام ہمیشہ ہوتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۳۶)۔ [طوائف + انام (رک)]۔

ــــ گَرْدی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
رنڈی بازی ، آوارگی۔ ہاں تم نے سچ لکھا کہ اب تم طوائف گردی میں پاکباز ہو۔ (۱۹۱۵ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۷۸)۔ [طوائف + ف : گرد ، گردیدن ـ پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَوائِفِیَّت (فت ط ، کس ء ، ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رنڈی پن ، بدکاری کا چلن یا رجحان ، طوائف کا کام یا پیشہ۔ موجودہ نظامِ طوائفیت کی اصل جڑ کنچن ہی ہے۔ (۱۹۲۸ ، سراب عیش ، ۲۱)۔ مجھے طوائفیت پسند نہیں مگر یہ سیٹھ جی کی پرائیویٹ زندگی ہے۔ (۱۹۵۱ ، شکست کے بعد ، ۱۹۵)۔ میں گھر جا کر بڑی دیر تک یہ سوچتا رہا کہ شمعی میں اب تک طوائفیت کیوں نہیں آئی ، اب تک اس کی روح میں یہ شرافت کی جھلکار کیسے باقی ہے۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۶۷)۔ [طوائف + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَوائی (فت ط) است (قدیم).
تباہی ، بربادی.

لاہوت کے سمندرمیں کتی فلک ہے طوائی
طوفان ہے وہاں تت لگتا کنار مشکل

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۶۳). [توائی (رک) کا ایک املا].

---زَدہ (---فت ز ، د) صف.
تباہ ، برباد ، شکستہ حال.

طوائی زدے دو برم گھاٹ کے
تھے راندے ہور ماندے تخت پاٹ کے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۰). [طوائی + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

طُوبا (و مع) امذ.
رک : طوبیٰ.

دو عالم کوں طوبائے امید ہوں
شہاں کا چھتر جگ کا خورشید ہوں

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ (ق) ، ۱۵۱).

گر ہوئے بلند وو قدِ رعنا بہشت میں
خم ہوئے بارِ شرم سے طوبا بہشت میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۳).

سن کے راسخ مجھ سے اونکے قامتِ موزوں کا وصف
سروِ گلشن میں پُھکا جنّت میں طوبا جل اُٹھا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۲). [طوبیٰ (رک) کا سورد].

طُوبیٰ (و مع ، ا بشکل ی) امذ.
خوشی ، بشارت ، خوش خبری ؛ **جنّت کے ایک درخت کا نام جس کے خوش ذائقہ پھل اور خوشبو اہلِ جنّت کو حاصل ہو گی (شعرا قدِ محبوب کو اس سے تشبیہہ دیتے ہیں).** طوبیٰ سوں دعوا کرتی ہر جھاڑ کی ڈالی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۲).

طوبیٰ کی چھاؤں تجھ کو مبارک ہو زاہدا
ہے اپنے دل میں سایۂ دیوار کی ہوس

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

سرو و طوبیٰ کا ناز ہے بےجا
اس کے قد کا سا کب خم و چم ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۰).

سنتے ہیں خلد کوچۂ جاناں کی نقل ہے
طوبیٰ بنا ہے سایۂ قدِ بلند سے

(۱۸۸۳ ، انیس ، د (ق) ، ۱۰۲).

پیش از وہم نہیں حُور و بہشت و طوبیٰ !
اور آفاق کی یہ کارگہِ شیشہ گری

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۹۲). [ع].

---قامَت / قَد (---فت م / ق) صف.
خوش قامت ، سرو قد (محبوب کی صفت).

آج وہ دن ہے کہ آغوش میں لے کر تجھ کو
کہیے طوبیٰ لک ہر شاہد طوبیٰ قامت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۶). [طوبیٰ + قامت / قد (رک)].

---لَہُم (---فت ل ، ضم ہ) فقرہ.
خوش خبری ہے ان لوگوں کے لیے.

طوبیٰ لہم جو کشتۂ عشقِ عفیف ہیں
کیا شبہ اس گروہ کے حسنِ مآب میں

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۹) [طوبیٰ + ع : لہم - ان کے لیے].

طوتک (و مج ، فت ت) امذ.
ایک قسم کی روٹی ، نان. ساگ پالک ، سویا کلیجی ، طوتک لقمی ، پسندہ سالن ، کڑھائی کے پسندے وغیرہ وغیرہ. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۹ نومبر ، ۳۲). [ف : توتک (رک) کا ایک املا].

طُوتیا (و مع ، کس ت) امذ.
سرمہ ، سرمے کا پتھر جس کو پیس کر آنکھوں میں لگاتے ہیں.

چشمِ بددور خوب لگتا ہے
طوتیائے نگار آنکھوں میں

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۶۶). طوتیا ، کلھان ، تانتیا ، اگن اور نہ جانے کیا کیا نام بتاتے تھے. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳). [تُوتیا (رک) کا ایک املا].

طَود (و لین) امذ.
بڑا پہاڑ.

کلی حیا میں ، نزاکت میں پنکھڑی گُل کی
بہ پیش گہ وغا ، طَودِ شامخ و ابہم

(۱۹۶۶ ، سنحنا ، ۳۹). [ع].

طَور (و لین) امذ.
۱. حال ، حالت ، گت.

ہمارا طور یکساں نیں کبھیں خنداں کبھیں گریاں
کبھیں دل کیا کریں سیخاں کبھیں جیو کیاں کریں بریاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۴).

(۱۵۶۴ ، حسن ، روپئے راکھے پیے اک ٹھور
بن من روگی جیسا طور

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۷۱).

ہے آج سو کال تھا نہ کچھ اور
تھا کال سو آج ہے وہی طور

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴) میرا دل اڑا جاتا ہے ، آج مجھے اپنے طور اچھے نظر نہیں آتے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۱۸).

بھبکے عارض ہیں نسترن کے
بگڑے ہوئے طور ہیں چمن کے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاض سحر ، ۹۸). **۲. وضع ، ڈھنگ ، روش ، طرز ، انداز.**

کرے جب رخش پر گردان کا دور
پریاں قرباں ہوویں دیکھ شاہ کا طور

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۳).

ہو شاد اس غزل سے روحِ آبرو کی سودا
تو اس زمیں میں ناداں طور اپنا کیوں نہ بولے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۳). اب اس طور کی زندگی کو دل نہیں چاہتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳).

دیکھنا اُس کے ذرا توسنِ چالاک کے طور
پھرتا ہے خاکِ لحد پر سری وہ خاک کے طور
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۹).

جب لیلیٔ شب کا دَور بدلا
نیرنگِ جہاں کا طَور بدلا
(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۳) . ۳. **طرح ، طریقہ ، راہ (« پر » یا « سے » کے بغیر بھی مستعمل).**

ولی مرہم نہیں اس کا کسی طور
کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲) .

بھرے تھے لوگ آ مجلس میں اس طور
زمین تل بوج سوں عاجز ہوا شور
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۲)). حکیم محمود خان کے طور پر معالجہ قرار پایا ہے۔ (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۰). ایسی کیا ضرورت تھی ، یہ ایک طور سے احسان کرنا تھا . (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۶۳).

اب کسی طور سے گھر جانے کی صورت ہی نہیں
راستے میرے لیے ہو گئے دلدل کی طرح
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۷۶). ۴. **قسم ، نوع ، بھانت.**

نہ دیکھا پنکھی کتیں ترے طور کا
توں سچلا ہے لقمان اس دور کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸). خواجہ سلطان کے طور کے اعدی بندے شہر میں بہتیرے ہی بھرے پڑے تھے۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۷). ۵. **(تصوف) حال اور نشان** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۶). [ع].

---اَطْوار (---فت ا ، سک ط) امذ ، ج.
رنگ ڈھنگ ، چال چلن ، طورطریقے. آج کے لڑکے لڑکیوں کے طوراطوار عصمت کے زمانے کے لڑکے لڑکیوں کے طور اطوار سے بہت مختلف ہیں۔ (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۴۰). [طور + اطوار (رک)].

---بُرے ہونا محاورہ.
حال خراب ہونا ، پریشان ہونا.

ہو تسلّی تو گزاروں شبِ ہجراں ساری
طور میرے تو سرِ شام بُرے ہوتے ہیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۳).

---بِگڑنا محاورہ.
حالت خراب ہونا ، رنگ ڈھنگ یا انداز خراب ہونا ، لچھن خراب ہونا. ہر ایک بشر کا طور زمیں پر بگڑا ہوا تھا (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۰).

ہر آشنا سے ایسا ہے اب آشنا کا طور
دو دن میں جیسے بگڑے ہے رنگِ حنا کا طور
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۵).

---بَن پڑنا محاورہ.
راستہ نکلنا ، تدبیر سمجھ میں آنا.

فلک سے طور قیامت کے بن نہ پڑتے تھے
اخیر اب تجھے آشوبِ روزگار کیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷).

---بَنْدھنا محاورہ.
روش ، انداز یا ڈھنگ قائم ہو جانا.

خدا کے فضل سے ایسا بندھا طور
نہیں کرتا مجھے چنداں پڑا غور
(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۳).

---بَنْنا محاورہ.
ڈھنگ پیدا ہونا ، راہ نکلنا.

تم کہتے تھے صابر کہ بنے انکے کوئی طور ، کچھ قصد کروں اور لو آج وہ در پر ہے کھڑا اور اکیلا ، کچھ کیجئے جرأت
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۸).

---بے طَور ہونا محاورہ.
۱. **حالت غیر ہونا ، قریبِ مرگ ہونا.**

کچھ دیر کے بعد جب کیا غور
آیا نظر اس کو طور بے طور
(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۳۲). بہار نے گھبرا کر کہا کہ اوے خدا خیر کرے طور بے طور معلوم ہوتا ہے . (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۳۳). ۲.. **صورتِ حال بگڑنا ، گڑبڑ ہونا.** بادشاہ نے ... باہستگی جکایا کہ اُٹھ آفتاب نکلا ، قاضی نے معلوم کیا کہ طور بے طور ہے۔ (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۱۸۸). اس نے دیکھا کہ ہراول پر زور پڑا اور طور بے طور ہوا ہے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۹۳). ۳. **چال چلن خراب ہونا ، لچھن بگڑنا.**

عشق دونوں کو جو رنڈی کا ہے لٹوائیں گے گھر
طور بے طور ہیں بی جان کے دامادوں کے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۸۳). ۴. **تیور بدلنا.**

چتون بری ہے طور بھی بے طور ہو گیا
کچھ میں بدل گیا ہوں کہ تو اور ہو گیا
(۱۸۷۸ ، آغا (آغا حسین اکبرآبادی) ، د ، ۲۵). ۵. **(عور) موقع بے موقع ہونا ، کل بے کل ہونا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پَکَڑنا محاورہ.
رنگ ڈھنگ یا انداز اختیار کرنا.

ہر ایک نگہ میں ہم سیں کرنے لگی ہیں نوکیں
کچھ تو تری انکھیوں نیں پکڑا ہے طور بانکا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۰).

---جَمانا محاورہ.
رنگ جمانا ، رسوخ پیدا کرنا.

اس سے بہتر اگر ملے کوئی اور
وہاں جا کر جما لے اپنے طور
(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۲۹).

---دُرُسْت ہونا محاورہ.
راہ ہموار ہونا ، حالات موافق ہونا. اگر «دہلی گزٹ» میں انکا طور

درست نہ ہو تو اس صورت میں بشرط گنجایش اپنے مطبع میں ان کو رکھ لینا. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۳۲).

---دکھانا ف م.
ڈھنگ یا انداز دکھانا ، کیفیت دکھانا ، نقشہ کھینچ دینا.

ابرو نے رنگ تیغ شجاعت دکھا دیا
قامت نے سب کو طور قیامت دکھا دیا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸).

---سیکھنا ف م.
طریقہ سیکھنا ، انداز سیکھنا.

خاتمہ تجھ پہ ہے اے یار جفاکاری کا
سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزاری کا

(۱۸۵۷ ، آباد (مہذب اللغات)).

---طَرِیق (---فت ط ، ی مع) امذ ؛ سہ طور و طریق.
وضع قطع ، رنگ ڈھنگ ، چال چلن ، رویہ ، برتاؤ. سکھی نے کہا ہمارا تمھارا طور طریق مختلف ہے. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۵۶). تقریر لباس اور دوسرے طور طریقوں میں اکثر طلبا ان کی ریس کرتے تھے. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۰۵). [طور + طریق (رک)].

---طَرِیقَہ (---فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
رک : **طور طریق.** ان کی مذہبی رسوم میں زمانۂ جاہلیت کے بعض طور طریقے باقی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۷). افسانے میں تکنیک اور پیش کش کے طور طریقے بدل رہے ہیں. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۷). [طور + طریقہ (رک)].

---طور ہونا محاورہ.
حالت بدلنا ، حال متغیر ہونا.

ترا چاند کن ہے توں کس کا چکور
جو تل تل کول ہوتا ہے توں طور طور

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۹).

---کَرنا محاورہ.
کسی کام پر آمادہ ہونا ، نیت کرنا ، راہ نکالنا ، تدبیر کرنا.

جو اوس نے طور کیا ہے مرے ستانے کا
تو میں بھی ہاتھ وفا سے نہیں اوٹھانے کا

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۴۳). فوراً دوسرا افعی خونخوار سیاہ اوس نے قد میں دونا قضا کا نمونا جھپٹ کر اوس کی دم چبانے لگا نگل جانے کا طور کیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۷۳).

---نکالنا محاورہ.
ڈھنگ اختیار کرنا ، انداز اپنانا.

یہ نیا طور نکالا ہے ستانے کا مرے
روز آنے کا مجھے مژدہ سنا دیتے ہیں

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۱۵۲).

---و طَرِیق (---و مج ، فت ط ، ی مع) امذ.
رک : **طور طریق.**

اے یار نصیحت کو اگر گوش کرے تو
یہ طور و طریق اپنے فراموش کرے تو

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰). ہر شخص کو انسان کے طور و طریق اور دستوروں اور عقل کی ترقی سے واقف ہونا اور خاص اپنے علم و دانش کو ترقی دینا چاہیے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹). جنگ کے طور و طریق میں بڑی موثر تبدیلیوں کا عمل میں آنا ناگزیر تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۵). [طور + و (حرفِ عطف) + طریق (رک)].

طُور (و مع) امذ.
جزیرہ نمائے سینا میں ایک پہاڑ جس کو طُور سینا اور طور سینین کہتے ہیں ، اس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی کی درخواست کی تھی جس کے جواب میں ایک تجلّی ہوئی تھی (بجلی سی چمک تھی) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بےہوش ہو گئے تھے اور یہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہوا اور یہودیوں کی ہدایت کے لیے دس احکام شرعی ملے ، کوہ طور ، کوہ سینا.

موسیٰ اگر جو دیکھے تجھ نور کا تماشا
اس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳).

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب؟
آؤ نہ ، ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

دل بھی پابندِ تمنّا ہے اُسی دیدار کا
طُور پر جو نور چمکا تھا جمالِ یار کا

(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۶۹).

میرے غم خانہ میں آؤ تو دکھا دوں تم کو
تھی وہ کیا چیز سرِ طور تمہیں کیا معلوم

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۱۷). [ع].

---سِینا / سِینِین کس اضا (---ی لین نیز مع / ی مع ، ی مع) امذ.
رک : **طُور (کوہ طور).** کوہ طور سینا :- یہ پہاڑ مدین کے قریب ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۸).

طور سینین و امام الخلق نور الخالقین
گوہر تاباں رسول اللہ کے داماد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۸۷).

جی میں آتا ہے فلسطین چلیں
طور سینین چلیں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۱۶). [طور + سینا / سینین (عَلَم)].

طورا (و مج) امذ.
رعب ، اکڑ ، ناز ، نخرا.

تو اپنی چاہ میں ڈوبا ہوا جو مجھکو پاتی ہے
تو اس خاطر رنانی مجھ پہ تو طورا جتاتی ہے

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۶۹)). [رک : تورہ].

طورَہ(۱) (و مج ، فت ر) امذ.
طریقہ ، قاعدہ ، قانون ، شاہی فرمان ؛ (مجازاً) چنگیز خان کا قانون. کچھ ورق دکھائے کہ ان میں طورۂ چنگیز خانی یعنی ملکی انتظام کے قواعد لکھے تھے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۱۳).
[ت : تورہ کا ایک املا].

طورَہ(۲) (و مج ، فت ر) امذ ؛ سہ تورہ.
مختلف اقسام کے لذیذ کھانوں کا خوان.

لب شکر رکھتے ہیں یوں قاسم کے آگے نعمتیں
شادیوں میں جس طرح چنتے ہیں طوروں کی قطار

(۱۷۳۰ ، دیوان قاسم ، ۸۰).

ضیافت کھانے سہمانوں کو لائے
ہر ایک کو لا کے توروں پر بٹھائے

(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۸۳). [رک : تورہ].

ـــــ پوش (ـــــو مج) امذ.
خوان یا کشتی وغیرہ کا سرپوش ، خوان پوش جو عموماً بانس کی کھپچیوں پر کپڑا منڈھ کر بنایا جاتا ہے. خوانوں اور کشتیوں پر زرنگار طورہ پوش پڑے ، موتیوں کے جھالر لٹکتے ، اسرا لئے کھڑے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۸۳). [طورہ + ف : پوش ، پوشیدَن ـ چھپانا ، اوجھل کرنا].

طَوری (و لین) صف.
طور کا ، طور کے متعلق. اَے ، متعلق فعلِ طوری کی پہچان ، ہولے ، دھیرے ، اَچھے (اچھی طرح) کیسے (کسطرح) ایسے (اس طرح). (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۲۹۶). [طَور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

طُوری (و مع) صف.
کوہ طور سے منسوب یا متعلق ، کوہ طور کا.

بہوت آنند پور عشرت خوشیاں تر لوک دو جگ کیاں
ایس اس عید کے جوتی سے جھلکار طوری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۵). [طُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

طورے (و مج) امذ.
طورہ (۲) کی مغیرہ حالت یا جمع (تراکیب میں مستعمل).

ـــــ دار امذ ؛ سہ (مث : طورے داری).
وہ معزز لوگ جنہیں بادشاہ کی جانب سے تقریبات میں مختلف کھانوں کے خوان بھیجے جاتے تھے ؛ کھانوں کے خوان تقسیم کرنے کا منتظم. بارات آنے کے بعد طورے داری اور نائین یہ طورے سب سدھنوں کو بانٹ چکی تھیں. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۸۰). [طورے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

طوریات (و مج ، کس ر) امذ ؛ ج.
(ارضیات) سطح زمین کے نیچے بوجھ سے دب کر ، سخت مٹی کے پرت ، تہیں. وہ بڑی مقدار کے جمع ہوئے ڈھیروں کے مخصوص مجموعات میں جو «طوریات» کے نام سے مشہور ہیں موسم پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۸).
[انگ : تور Tor ـ پہاڑی + ا ؛ بات ، لاحقۂ جمع].

طُوس (و مع) امذ.
۱. صوبۂ خراسان کے ایک شہر کا نام جو اب مشہد کے نام سے مشہور ہے یہاں امام رضا علیہ السلام کا روضہ ہے.

مغموم دل ہے شہر خراسان سے کیوں پھرے
شوقِ جوار قبر شہِ طوس ساتھ ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق ، فیض نشان ، ۲۵۳). **۲. ایک قسم کا اونی نہایت ملائم دلدار کپڑا.** تھوڑے سے اونی کپڑے طوس و دُسے و کنبل وغیرہ باقی ہیں. (۱۹۰۴ ، آئینِ قیصری (ترجمہ) ، ۵).
۳. کرنجی یا بینگنی رنگ ،(رک) طُوسی.

رخ ارغوانی ہوا مثلِ طوس
تنِ صندلی سب ہوا آبنوس

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷). **۴. شاہنامۂ فردوسی میں ایک قدیم ایرانی پہلوان کا نام.** رستم سہراب گیو طوس بیجر گودرز اسفندیار سام بیسم فرامرز گستہم سب لے اس کے آگے کان پکڑے س س گئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰). **۵. ایک دوا کا نام جو حافظہ کے واسطے مفید ہے** (فرہنگ آصفیہ).
[ف : تُوس کا معرّب].

طُوسی (و مع) صف ؛ امذ.
۱. شہر طوس سے منسوب یا متعلق ، طوس کا ؛ طوس کا باشندہ.

اور بارھواں خانوادہ طوسی تو جان
اور شیخ علاالدین ہیں اسکے مختار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۳). **۲. ایک قسم کا کرنجوی یا بینگنی رنگ جو مازو کسیس پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے نیز اسی رنگ کا (کپڑا وغیرہ).**

لکا کے گھنڈیاں پھرے انگرکھے طوسی کے
لاہوری ٹنکے سجے پانجامے سوسی کے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو ناباب زمانہ بیاضیں ، ۴۳)).

ہر رنگ کو شہ کے غم سے ماتوسی ہے
ہے کوئی سیہ اور کوئی طوسی ہے

(۱۸۸۵ ، عشق ، مراثی ، ۱۷).

زرد ہے چاند سا مُنہ زیست سے مایوسی ہے
سر پہ عمامہ گلابی ہے قبا طوسی ہے

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۲۶). **۳. ایک قسم کا کبوتر جو طوسی رنگ کا ہوتا ہے.**

کچھ کابرے تیرے ، مسی و طوسی و ہکے
پھرتے ہیں ٹھمک چال ، سُناتے ہیں خوشی سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۹). جفتی سے پہلے نر کو اگر دانۂ سوور دیں تو بچہ طوسی پیدا ہو. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۲۳).
[طوس + ی ، لاحقۂ نسبت].

طُوسیاں (و مع ، کس س) امذ.
صوفیا کے سلسلۂ طُوسیہ کا نام نیز اس سے منسوب لوگ.

ہندوستان میں چودہ سلسلے بہ تفصیلِ ذیل بیان کئے جاتے ہیں: جسیبیاں ، طیفوریاں ، کرخیاں ، سقطیاں ، جنیدیاں ، کازرونیاں، طوسیاں ، فردوسیاں ... چشتیاں کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۰). [طُوسی (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

طُوسِیَّہ (و مع ، کس س ، شد ی بفت) امذ.
صوفیا کے ایک سلسلے کا نام جو حضرت علاؤالدین طوسی (متوفی ۵۹۰ ہجری) سے منسوب ہے. طوسیہ : اس سلسلہ کی ابتدا حضرت علاؤالدین طوسی کے مدرسۂ فکر سے ہوئی. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۸۶). [طوسی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طوطا (و مج) امذ ؛ ۔ طوطَہ ، توتا.
۱. ایک پرند جس کے پر عموماً سبز ، چونچ سرخ اور بعض کے گلے میں رنگین طوق ہوتا ہے.

دو سنہڑے سب یک دھرتے جالے میں جیوں
کہا تب وو طوطا بچیاں سات یوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۶). اور اس کے اوپر ایک انے کا طوطا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۷).

طوطا مینا تو ایک بابت ہے
پودنا پھدکے تو قیامت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۰). تو دیکھ بگلا سفید ہے ، کوئل کالی ہے ، طوطا سبز ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۰). شہزادے نے ویسے ہی تین طوطے مانگے ہیں. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۰). ۲. **توڑے دار بندوق کا ایک آہنی آلہ جس میں فتیلہ رکھ کر باروت کو آگ دیتے ہیں ، بندوق کا گھوڑا.**

کلمہ پڑھیں گے دونوں مرے خانہ جنگ کا
زاغِ کماں ہو اس میں کہ طوطہ تفنگ کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۳). ۳. (نان بائی) **تنور میں سے روٹی نکالنے کی دو سیخوں میں سے دوسری سیخ جس کی نوک مڑی ہوئی ہوتی ہے.** لکھنؤ ... کے نان بائی تنور میں سے روٹی نکالنے کے دونوں آلوں کو جو ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں "جوڑی" کہتے ہیں ، وہ سیخ جسکا ایک سرا چپٹا (کھرپی کی شکل) ہوتا ہے "ارا" کہلاتی ہے اور دوسری سیخ جس کی نوک مڑی ہوئی ہوتی ہے "طوطا" (یعنی توتا) کے نام سے پکاری جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۵۸) . [توتا (رک) کا متبادل املا].

---- پالنا محاورہ.
کسی پھوڑے پھنسی کا علاج نہ کر کے بیماری کو طول دینا ؛ سوزاک یا آتشک کی بیماری لگا لینا ؛ ایسا کام ہاتھ میں لینا جس سے آدمی اور کاموں سے بیکار ہو جائے.

عشق میں سبزہ رنگوں کے جو یاروں نے گل کھایا ہے
کہتے ہیں سب آپ نے یہ کیا ہاتھ یہ طوطا پالا ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۹). پچاس روپے بھی کھوئے اور ایک طوطا بھی پال لائے. (۱۹۳۲ ، عزیمی ، انجامِ عیش ، ۳۹).

---- پَری (---- فت پ) امذ.
طوطے کے رنگ کا ؛ آم کی ایک قسم ؛ ہرا رنگ.

طوطا پری لال دیا دل پسند
کہتے ہیں نامی انہیں اہلِ دکن

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۹۳) . سبز ہر ... مدراس کے اگیے طوطا پری آم ... چنے ہوئے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۶۱). [طوطا + پری (رک)].

---- پڑھے مَینا پڑھے ، کَبھی آدمی کے بَچے بھی پڑھتے ہیں کہاوت.
یہ طنزاً ان نالائق بچوں کی نسبت بولتے ہیں جو پڑھنے لکھنے سے جی چرائے اور مطلق دل نہیں لگاتے مقصد یہ ہے کہ جب پرندے پڑھ سکتے ہیں تو پھر انسان کو پڑھنا کیا مشکل ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---- چَشْم (---- فت چ ، سک ش) صف.
ضرورت پڑنے پر آنکھیں پھیر لینے والا ، بے مروت ، بے وفا.

بحرِ چشمِ دوستی سبزانِ دنیا سے نہ رکھ
بے وفا سب ہیں یہ طوطا چشم کس کے یار ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶). تم تو بڑی طوطا چشم ہو ، شہر کے شہر میں رہو اور کبھی تمہاری شکل بھی نظر نہیں آتی. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۷۵). یہاں کے لوگ طوطا چشم تھے جو چودھری مہتاب دین سے کنی کترا کر گزر جاتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۳). [طوطا + چشم (رک)].

---- چَشْمی (---- فت چ ، سک ش) امث.
بے مروتی ، بے وفائی ، بے اعتنائی. اف ! یہ احسان فراموشی یہ ہٹ دھرمی یہ طوطا چشمی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸).

حیران ہوں طوطا چشمی سلوکس کی دیکھ کر
بجلی سی گر پڑی ہے مرے صبر و ضبط پر

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۵۳). [طوطا چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- چَشْمی کَرْنا ف س.
بے وفائی کرنا ، بے مروتی کرنا. ہم نے اشد درجہ طوطا چشمی کی کہ پشتِ توسن پر بلا اجازت آئے اور گھوڑے کو کڑکڑایا. (؟ ، طلسم ہوش ربا (مہذب اللغات)).

---- روگ (---- و مج) امذ.
(طب) ایک متعدی مرض جو پرندوں خصوصاً طوطوں سے انسان کو بھی لگ جاتا ہے اور ایک قسم کا نمونیا ہو جاتا ہے. طوطا روگ یہ ... طیور بالخصوص طوطوں کی بیماری ہے اور ان پرندوں سے انسان کو بھی چھوت لگ جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۱۵). [طوطا + روگ (رک)].

---- کَہانی (---- فت ک) امث.
سنسکرت کا ایک مشہور قصہ جس میں ایک طوطا جو اپنے مالک کی بیوی کو ہر روز ایک نئی کہانی سناتا ہے تا کہ وہ مالک کی عدم موجودگی میں فرار نہ ہو جائے ؛ مراد : خیالی قصہ ، من گھڑت باتیں. تابش نے اپنی طوطا کہانی مجھے سنا دی. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۷۳). [طوطا + کہانی (رک)].

---مَچھلی (ــــفت م ، سک چھ) امث.
ایک قسم کی مچھلی جس کا مُنھ طوطے کی چونچ سے مشابہ ہے. طوطا مچھلی اور نشتر ماہی گرم سمندروں کی مونگوں کی چٹانوں کے اردگرد ملتی ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۹۰). [طوطا + مچھلی].

---مینا بَنانا محاورہ.
خیالی باتیں بنانا. خیال کرو کہ فقط زبانی طوطہ مینا بنانے سے حاصل کیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۸۲).

---/طوطے مینا کی کَہانی امث.
خیالی قصّہ ، من گھڑت باتیں.

لیلیٰ مجنوں کی قصہ خوانی
طوطے مینا کی ہے کہانی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، عاشق ، ۱۶).

طُوطَک (و مع ، فت ط) امذ.
۱. چھوٹا طوطا (اسٹین گس). **۲. نام ایک ساز کا جس کو الغوزہ کہتے ہیں** (نوراللغات). **۳. ایک قسم کا نان جو بہت سے مسالوں کے ساتھ روا اور قیمہ سے تیار ہوتا ہے.** طوطک کی خستگی کے لئے کنکی نہیں بھونتی چاہیے. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۳۵). [طوطا (بحذف ا) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

طُوطَکی (و مع ، فت ط) صف ؛ امذ.
ایک قسم کا رنگ جو پہلے پختہ نیل پھر ہلدی کے رنگ میں اور پھر لیمو کے عرق میں کپڑے وغیرہ کو غوطہ دینے سے پیدا ہوتا ہے (ماخوذ : مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). بیست و دوم ، طوطکی ، کاغذ کو آب زنگار میں رنگیے. (۱۸۴۳ ، ارژنگ چین ، ۱۱). [ف].

طوطَل (و مع ، فت ط) امذ.
سندھی میں طوطے کو پیار سے کہتے ہیں.

تالی مار نہ کر آئے
تیری سندھڑی پر طوطل

(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۱۱۹). [سندھی].

طَوطوا باندھنا محاورہ ؛ ← طوطیا باندھنا.
تہمت دھرنا ، الزام لگانا ، بہتان لگانا . سچ بتاؤ کس نے یہ طوطوا باندھا اور تم سے کس نے کہا نہیں تو میں اپنا خون کروں گی. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۷۸).

طوطَہ (و مع ، فت ط) امذ.
رک : طوطا. رابعہ بھی اسی طرح نکلا جیسے جنگلی طوطہ جال سے نکلے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۱ : ۳۴). [طوطا (رک) کا املا].

طُوطی (۱) (و مع) امث ؛ امذ.
ایک خوش آواز ایرانی پرندہ جو تُوت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتا ہے اور شکر و شہتوت بہت رغبت سے کھاتا ہے نیز طوطا.

سرگ کا طوطی پریا مشک ختائی چڑیا
رات کا عنبر سریا صبح کی پھوٹی کرن

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

نہ بچے نہ بچیا ہے کن گیان میں
سو طوطی سُچ ایسا ہندستان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵).

طوطی سبز باغ و خلد و عدن
زینتو عرش کردگار حسن

(۱۶۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).

وصفِ لب میں نے جو شنجرف سے لکھا اون کا
طوطیاں بند ہوئیں جب مرا یہ لال کھلا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۵۸). آپ کے حلق میں طوطی بیٹھا ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۷). گھر کے برآمدے میں شہتیر سے ملحقہ ایک چھوٹے سے سوراخ میں ایک طوطا اور طوطی بہار کی چھٹیاں گزارنے آئے ہوئے ہیں. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۱۲). [ف].

---اُڑانا محاورہ.
حواس باختہ کر دینا ، ہکّا بکّا کر دینا.

بلبل ہو دنگ دیکھ کے اُس گلبدن کے پاؤں
طوطی اڑائیں پنجۂ صیاد بنکے پاؤں

(۱۸۴۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۲).

---بُلْوانا محاورہ.
واہ واہ کرنا ، شہرت حاصل کرنا ، نام پانا.

بولے جو شوم پھڑوا ، مار اُس کے سر پہ جوتی
دو دن تو دوستوں میں بُلوالے اپنی طُوطی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۲).

---بولْنا محاورہ.
۱. شہرت ہونا ، نام ہونا ، دھاک بیٹھنا.

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۲). آج ... ہندوستان میں حکیم عبدالمجید خاں صاحب کی طبابت کا طوطی بول رہا ہے. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۳). آ تو جی کے فرزند کا طوطی بولنے لگا . (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۲۹) . جب بلوچستان میں مسلم لیگ کی تنظیم کے کام کا آغاز ہوا تو بلوچستان میں ان سیاسی قائدین کا طوطی بول رہا تھا. (۱۹۸۶ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۱۳). **۲. (کسی کے ہاں) اثر و رسوخ حاصل ہونا.** اب نواب کے ہاں جو ہمارا طوطی بولے گا اس سے یہ ہمارے یار بن بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۱۰).

---پَسِ آئِینَہ کس اضا(ــــفت پ ، کس س ، ی مع ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) وہ شخص جو آئینے کے پیچھے بیٹھ کر طُوطی کو بولنا سکھائے (طوطی اس شخص کی آواز کو آئینے میں نظر آنے والے اپنے عکس کی آواز سمجھ کر اس کی نقل کرتا ہے اور اسی طرح سکھانے والے کی مرضی کے مطابق بولنے لگتا ہے). کسی تحریک یا کام کے پیچھے کسی کا ہاتھ ہونا.

سنگِ مرقد سے مرے فیض ہے سب کو مومن
ہوں تہِ خاک بھی طوطیِ پسِ آئینہ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۳)۔ [طوطی + پس (رک) + آئینہ (رک)]۔

---خط کس اضا (---فت خ) امذ۔
(کنایۃً) سبزۂ آغاز ، وہ سبزی جو ڈاڑھی مونچھوں کے نئے بال نکلنے سے چہرے پر نمایاں ہوتی ہے۔

نہ لگاؤ تم اسے طوطیِ خط کے مانند
بات کرنے کی جو مطلق نہ لیاقت رکھے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۶۰)۔

قاتل نے جو چہرے پہ مرا خون ملا ہے
ہے طوطیِ خط لال کی صورت ہمہ تن سرخ
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۵)۔ [طوطی + خط (رک)]۔

---را بازاغے ہم / در قفس کردند کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) طوطی اور کوّے کو ایک جگہ بند کر دیا ہے ؛ (کنایۃً) خوبصورت کی بدصورت سے شادی کر دی ہے۔ وہ بدصورت ... ایسی پری وش سے اپنی بغل گرمائے طوطی را بازاغے در قفس کردند کی مثل صادق آتی ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰۰)۔

---زباں (---فت نیز ضم ز) صف۔
خوش آواز ، شیریں زباں۔

سیکڑوں طوطیِ زباں ہیں یاں اسیرِ دامِ غم
خانۂ صیاد اور یہ گنبدِ گرداں ہے ایک
(۱۸۳۹ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۳)۔ [طوطی + زباں (رک)]۔

---زنگار کس اضا (---فت ز ، غنہ) امذ۔
(کنایۃً) وہ سبزی جو زنگ لگنے سے نمایاں ہوتی ہے۔

تمنا تھی جو شاخِ تیغِ قاتل پر نشیمن کی
ہمارے مرغِ جاں کو طوطیِ زنگار ہونا تھا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۰)۔ [طوطی + زنگار (رک)]۔

---سِدرہ کس اضا (---کس س ، سک د ، فت ر) امذ۔
سدرۃ المنتہی کا طوطی ؛ (کنایۃً) حضرت جبرئیل علیہ السلام۔

بندے سے ہو خدا کی ثنا یہ محال ہے
اس جا زبانِ طوطیِ سدرہ کی لال ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱)۔ [طوطی + سدرہ (رک)]۔

---طُوس کس اضا (---و مع) امذ۔
(کنایۃً) فارسی کا مشہور شاعر فردوسی مصنفِ شاہنامہ۔

کہاں ہے زاغ کو میں بھی ہوں بلبلِ شیراز
زغن کو زعم کہ میں ہوں جوابِ طوطیِ طوس
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲۲)۔ [طوطی + طوس (رک)]۔

---کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے / کوئی نہیں سنتا کہاوت۔
بہت شور و غل میں کمزور آواز کو کوئی نہیں سن سکتا ، بڑے آدمیوں کی رائے کے سامنے چھوٹے آدمی کی رائے پر کوئی توجہ نہیں دیتا ہے ؛ بہت سے آدمیوں کے آگے ایک آدمی کی نہیں چلتی۔ طوطی کی آواز نقار خانہ میں سنتا کون تھا ، پوچھنا در کنار کسی کو خبر بھی نہ ہوئی۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۶)۔

---مَقال (---فت م) صف۔
خوش آواز ، شیریں زباں ، فصیح البیان۔

یوں لکھے ہیں شوخ وو طوطی مقال
تھے قلندر ایک سو کوئی صاحب کمال
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۵۷)۔ [طوطی + مقال (رک)]۔

---نقار خانہ کس اضا (---فت ن ، شد ق ، سک ر ، فت ن) امذ۔
وہ طوطی جس کی آواز نقارے کے شور میں دب کر رہ جائے ؛ (کنایۃً) ایسا شخص جس کی فریاد سننے والا کوئی نہ ہو۔

فریاد میری کون سنے بے ٹھکانہ ہوں
گویا میں ایک طوطیِ نقار خانہ ہوں
(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیف سخن ، ۱۱۳)۔ [طوطی + نقارخانہ (رک)]۔

طُوطی (۲) (و مع) امث۔
گاڑی کا ہارن ، بھونپو۔ جب ہمارے صدر صاحب گھر سے باہر نکلتے ہیں تو دو ایک موٹریں آگے اور دو ایک موٹریں پیچھے طوطیاں بجاتی ہوئی یا ٹاؤں ٹاؤں کرتی ہوئی چلتی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، ہند یاترا ، ۱۳۳)۔ [مقامی]۔

طَوطے (و لین) امذ ؛ ج۔
الزام ، تہمت (تراکیب میں مستعمل)۔ [توتے (رک) کا ایک املا]۔

---جوڑنا محاورہ۔
تہمت لگانا ، الزام لگانا ، بہتان باندھنا۔ اصیلوں نے خدا جانے کیا کیا طوطے جوڑے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۵)۔

طوطے (و مج) امذ ؛ ج۔
طوطا (رک) کی جمع یا حالتِ مغیّرہ (تراکیب میں مستعمل)۔

---اُڑ جانا / اُڑنا محاورہ۔
ہوش اڑنا ، حواس باختہ ہونا ، سٹپٹا جانا ، گھبرا جانا ، ہکّا بکّا ہو جانا۔

عشق کے غم سے روتے ہی روتے
ہائے طوطی کے اڑ گئے طوطے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۰)۔

گلشن میں عقلِ قمری کے طوطے اڑیں ابھی
اس سرو قد کو ہو جو صنوبر کا اشتیاق
(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۷۴)۔

جس ہاتھ نے «الفیل» کو «ماالفیل» بنایا
طوطے اڑیں اس کے جو ابابیل اڑا دوں
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۵۵۷)۔

---کا پیڑ امذ۔
یہ درخت ہندوستان میں سب جگہ ہوتے ہیں اور اکثر باغوں میں بوئے جاتے ہیں ، یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک بویا ہوا اور

دوسرا اپنے آپ اُگنے والا ، اس کا تنا سیدھا ، چھال پتلی کچھ پیلی یا کچھ نیلی اور چمکدار ، پتا چوڑا ، پھول سرخ ہوتا ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۸).

---کی ایسی / سی آنکھیں / نگاہ پھیرنا محاورہ.
یکایک بے مروتی کا اظہار کرنا ، یک لخت بے وفائی کرنا . مخمور نے کہا چلیے چلیے آپ وہی ہیں جو ابھی طوطے کی ایسی نگاہ پھیرتے تھے منہ سے نہ بولتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۵۳). میری بیوی کو جو ہفت ہشت کی تو اس نے طوطے کی سی آنکھیں پھیر لیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۷).

---کی طرح آنکھ / آنکھیں پھیرنا / بدلنا محاورہ
رک : طوطے کی سی آنکھیں الخ .

خط پھیجنے لگا جو اُوس آئینہ رو کو میں
طوطے کی طرح آنکھ کبوتر بدل گیا

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۶۳). ایاز کا عروج نواب کی رکھائی اور اس طرح طوطے کی طرح آنکھیں بدل لینا سب باری باری سے اس کی جان کے لیوا نے ہوئے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۷۴).

کرتی تھی الگ سیل رواں خانہ خراب آہ
طوطے کی طرح آنکھیں بدلتے تھے حباب آہ

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱ : ۵۱). قوم کے لئے قربانی دینے کا وقت آئے گا تو سب کو سانپ سونگھ جائے گا ، طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں گے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۱۰۰).

---کی طرح باتیں کرانا محاورہ.
بے سمجھے فرفر بولنا سیکھانا . سیلی ہوئی زبانیں آزاد کرا کے طوطے کی طرح باتیں کرانا اور ریڈیو کی مسلسل زبان بولنے والوں کو چپ کرانے کا فن بھی صرف اسے آتا تھا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۸).

---کی طرح بولنا محاورہ.
بے سمجھے دوسرے کی بات دہرانا ، رٹی ہوئی بات دہرانا.

جو کہ میں بولوں سوئی وہ بول اوٹھے طوطے کی طرح
حرف میرا آپنا کرتا ہے جو پاتا ہے وہ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).

---کی طرح پڑھانا محاورہ.
بے سمجھے یاد کرانا ، رٹانا. مکرر سکرر طوطے کی طرح پڑھایا بھی جائے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳). میں نے اس کو سیہیوں طوطے کی طرح پڑھایا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۹).

---کی طرح پڑھنا محاورہ.
بے سمجھے یاد کرنا ، رٹنا ، بار بار دہرانا. اس کے مطلب سمجھ کر پڑھنا مراد ہے نہ طوطے کی طرح کا پڑھنا. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد (حاشیہ) ، ۳۰).

نامہ بر کو نہیں کچھ عقل تو ذاتی لیکن
جو پڑھاتے ہیں وہ پڑھتا ہے یہ طوطے کی طرح

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۹).

---کی طرح ٹیں ٹیں کرنا محاورہ.
واہیات بکنا (جامع اللغات).

---کی طرح دیدے بدلنا محاورہ.
رک : طوطے کی طرح آنکھیں بدلنا. انتصار طوطے کی طرح دیدے بدل گیا مشکل سے چھ مہینے گزرے ہوں گے کہ ظالم نے رات دن مردانے میں رہنا شروع کر دیا. (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۹۲).

---کی طرح رٹ لگانا محاورہ.
بے سمجھے باربار کہے جانا. اس سے قبل وہ بخشی صاحب کے خلاف طوطے کی طرح رٹ لگاتے رہے تھے اور انہیں کنبہ پروری اور بدعنوانی کا نشان سمجھتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۲۵).

---کی طرح رٹنا محاورہ.
بے سمجھے یاد کرنا ، بار بار دہرانا. اراکین جلسہ کی طرح میرے پاس کوئی لکھی ہوئی تقریر موجود نہیں جو میں طوطے کی طرح رٹ کر آپ کے روبرو پڑھ دوں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۸). آپ کی اس لمبی چٹھی میں جس کا جواب میں دے رہا ہوں ، کہیں بھی طوطے کی طرح رٹی ہوئی اس غیر ملک کے ساتھ سازش کی کہانی کا ذکر تک موجود نہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۹).

---کی طرح کلمہ پڑھنا محاورہ.
ظاہرہ طور پر مسلمان ہونا (جامع اللغات).

---کی طرح یاد کرانا / کرنا محاورہ.
بے سمجھے رٹنا / رٹانا. جب تک آدمی مرد ہو یا عورت بات اچھی طرح نہ سمجھ سکے اُس کا کہنا فضول ہے طوطے کی طرح یاد کرا دو مگر نماز کے واسطے ضروری ہے کہ آدمی جو کچھ کہے وہ سمجھے. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۷).

---مینا اُڑانا محاورہ.
خالی باتیں بنانا ، گپیں مارنا . ابوالفضل کو باتیں بنانی کون سیکھائے ، ایسے طوطے مینا اُڑائے کہ اس کے ہوش اڑ گئے . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۳).

طوطیا (و لین ، کس ط) امذ.
۱. کسی مضمون کا ابتدائیہ ، دیباچہ ، تمہید.

ہر یک طوطیا عشق کا بزم کہ
ہر یک داستاں عقل کوں رزم کہ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲). ۲. الزام ، تہمت.

اثبات کر کے تجھ سے اک بات اب کہوں میں
لیکن نہ کہنے لگیو مجھ پر یہ طوطیا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۵). [توتیا (رک) کا ایک املا].

---باندھنا محاورہ.
۱. کسی بات یا مضمون کا عنوان شروع کرنا ، تمہید لکھنا.

میں اس آئینہ رُو کا کر کر دید
باندھتا ہوں یہ طوطیا تمہید

(۱۷۰۲ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۹). ۲. الزام لگانا ، تہمت لگانا.

ہنس کر کہا تب اُس نے کہ ایسے کہاں نصیب
باندھا ہے مجھ پہ یاروں نے یہ طوطیا غلط
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۹).

طوطیا دیدہ و دانستہ نہ باندھو دیکھو
تم نے آنکھوں کے اشارے سے بھلا کب کی بات
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۳۵).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
لمبی چوڑی تمہید باندھنا ، بیان کو غیرضروری طول دینا. یہ ایک تاریخی کتاب ہے ... مبالغے سے کوسوں دور غلط بیانی او طوطیا بندی سے نفور. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی (دیباچہ) ، ۱ : ۹). [طوطیا + ف: بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدْھنا محاورہ.
الزام لگنا.

تیری آنکھوں میں کب سرمہ لگایا
بندھا مجھ پر یہ ناحق طوطیا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۷).

---کَرْنا محاورہ.
الزام دھرنا ، تہمت لگانا.

دے کے سرمہ وہ چشمِ گویا کو
ہم خموشوں پہ طوطیا نہ کرے
(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۸۳).

طُوطِیا (و مع ، کس ط) امذ.
۱. **سُرمہ ، سُرمے کا پتھر جسے باریک پیس کر آنکھوں میں لگاتے ہیں.**

طوطیا سے تم کوں دوں زینت گری
اب تمہارا نور بھی وہی جوان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۶).

نہ کھٹکے کسی کی آنکھوں میں
یہ غبار اپنا طوطیا نہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ٦٦). طوطیا بریاں باریک کر کے مسرف باخونہ کے مقام پر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ٦۹). ۲. **نیلا تھوتھا** ، مس کُشتہ (فرہنگِ آصفیہ). [توتیہ - بست ، کی تحریف].

---ئے چَشْم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھ کا سُرمہ ، کحل البصر.

میں اُس کی خاکِ پا کو طوطیائے چشم کرتا ہوں
نظر آتا ہے جس دم کوئی زائر تیری تُربت کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳). [طوطیا + ئے (حرفِ اضافت) + چشم (رک)].

---سَبْز (---فت س ، سک ب) امذ.
سبز رنگ کا گندھک کا تیزاب یا اس کا نمک. طوطیا سبز کو پانی میں حل کر کے اگر اس میں لوہے کا صاف ٹکڑا رکھا جائے تو لوہے پر تانبے کی سرخی مائل تہہ چڑھ آتی ہے. (۱۹۲٦ ، اورینٹل کالج میگزین ، اگست ، ۷۲). [طوطیا + سبز (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
سُرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانا.

دل آزاری جلانے حُسن ہے، یہ بات گر سنتی
غبارِ خاطرِ مجنوں کو لیلیٰ طوطیا کرتی
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳٦).

طُوطِیاں ہاتھ پَسارتی ہیں کہاوت.
شیریں زبانی اور خوش کلامی کی تعریف میں بولتے ہیں. طوطیاں ہاتھ پسارتی ہیں خوش بیانی پر عش عش کرتی ہیں. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۱).

طَوطِیَہ (و لین ، کس ط ، فت ی) امذ.
رک : **طوطیا.** بعد اس طوطیہ و تمہید کے اصل مطلب عرض کرتا ہوں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۲۱۲).

---بانْدْھنا محاورہ.
رک : **طوطیا باندھنا.**

کوئی کیا طوطیہ باندھے بھلا اب تجھ پہ اے قاتل
نہیں ہے نام کو سُرمہ ترا خونخوار آنکھوں میں
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۹).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
رک : **طوطیا بندی.** اردو اور فارسی کی پرانی شاعری میں بجز عشقیہ چاشنی اور طوطیہ بندی کے دھرا ہی کیا ہے. (۱۹۱۷ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر (دیباچہ) ، ۲). [طوطیہ + فا : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طَوع (و لین) امث.
رغبت ، رضامندی.

کسو صاحب کو ہو حضور سے حکم
موجب طوع وہ ہے دور سے حکم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۰). ایک شخص بنی مصطلق کا بطوع و رغبت ایمان لایا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۹٦). مدح کے قابل عندالناس وہی اطاعت ہوسکتی ہے جو طوعِ خاطر سے ہو. (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۷۱). جو طرز معیشت و طریق معاملت لازم ہے اس کو ہم بطوع و رغبت قبول کر لیں. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۲۸۸). [ع].

طَوعاً (و لین ، تن ع بفت) م ف.
رضامندی سے ، رغبت سے ، راضی خوشی. بعینہ یہی حال ہے اسلام کا ، کسی نے اس کو طوعاً تسلیم کیا تو اور کرہاً تسلیم کیا تو. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۳). انہیں بھی جھگڑوں میں پھنسنا پڑا ، بعض اوقات کرہاً اور بعض اوقات طوعاً. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۰). جہاں تک ممکن ہو بنی نوعِ انسان کے ان نادان اور گمراہ افراد سے بھی طوعاً یا کرہاً ، شعوری یا غیرشعوری طور پر ، اپنی مقصد کی خدمت لے لیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۳۳۲). [طوع (رک) + ا ، لاحقۂ تمیز].

ـــو کَرہاً (ـــو مج ، فت ک ، سک ر ، تن ، ہفت) م ف. **خواہی نخواہی ، چار و ناچار ، جبراً قہراً.** جس میں کہ آپ کی مرضی ہو طوعاً و کرہاً مجھے کرنا ضرور ہے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۱۳). سرسید نے ان کی رائے کے خلاف بھی کسی تجویز پر زور دیا اس کو بھی طوعاً و کرہاً منظور کرلیا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۰۱). ودیا طوعاً و کرہاً جانے پر رضامند ہو گئی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵۹). آخر کافی رد و قدح کے بعد طوعاً و کرہاً اجازت دے دی گئی. (۱۹۷۹ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۱۹۸). [طوعاً + و (حرفِ عطف) + ع : کرہاً - کراہت سے].

طوغ (و مج). (الف) امذ.
فوج کا نشان ، عَلَم.

نہیں فوج ہو گلشن نور ہے
زری طوغ اوس میں گلو سوز ہے

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتحِ جنگ (ق) ، ۱۳۳). تس کے بچھون بچھی و اژدھا ، طوغ وغیرہ مراتب کے ... جنگی ہودوں کے پچیس ہاتھی ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۸). بادشاہ کو نہ اس سلطنت کے جاہ و حشم کا رتبہ اپنے طوغ و علم کا مرتبہ نہ رعایا پروری سے آگہ. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۲۶). صبح کو اٹھ کر تو طوغیں اور نشان سامنے لشکر کے کھڑے کیے. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۵۲). بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور طوغ اور نقارہ سے سرفراز ہوا. (۱۹۷۹ ، تاریخِ پشتون ، ۲۵۴). (ب) امث. **ایک قسم کی بڑی شمع.** بڑی بڑی طوغیں جلتی ہوئیں ساتھ ساتھ ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۷). موم کا کام ، چربی کی شمعیں ، طوغیں لال سبز بتیاں ... لکھنؤ کی دستکاریاں تھیں. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ۱۸۷). [ت].

طَوف (و لین) امذ.
۱. **گرد پھرنا ، کسی کے چاروں طرف پھرنا ، گشت ، چکر ، پھیرا.**

طوفِ طاقِ کعبہ کرنے دے منجے فرصت خدا
تا کہ سرمہ کر دماغ اپنے کو دیوں عود ہُو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۶).

غسل کی حاجت سے مت کر پانچ شے
وہ نماز اور طوفِ بیت اللہ ہے

(۱۷۳۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۷).

آرزو ہے کہ جی نثار کروں
طوف اُس در کا ایک بار کروں

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۱).

منزل یہ نجد کی ہے یارو چلو ٹھہر کر
اک لحظہ قیس کا ہم طوفِ مزار کرلیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۵۷).

دل میں ہے روضۂ نجف پہ شہید
جاؤں میں طوفِ کربلا کر کے

(۱۸۷۵ ، شہید (میر احمد علی) ، د ، ۱۱۹).

تم سے جب ممکن نہیں تعمیلِ ارشادِ رسول
مومنوں طوفِ درِ خیرالبشر سے فائدہ؟

(۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۳۵). ۲. **طواف ، خانۂ کعبہ کے گرد پھرنا** (حج اور عمرہ میں) (پلیٹس). ۳. **ایک ایک بیوی کے پاس باری باری سے جانا** (جامع اللغات). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

ـــِ حَرَم / کَعْبَہ کس اضا (ـــ فت ح ، ر / فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ. **کعبے کا طواف ، بیت اللہ کے گرد پھرنا.**

جو مبتلا ہوں مرض میں وہ سب شفا پائیں
وہ طوفِ کعبہ کریں اور کربلا جائیں

(۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۳).

پاؤں اور آستانِ دوست ، پاسِ ادب کے ہے خلاف
دل نہ اگر ہو ہم قدم ، طوفِ حرم حرام ہے

(۱۹۳۳ ، لوحِ محفوظ ، ۳۹). [طوف + حرم / کعبہ (رک)].

طُوفان (و مج). (الف) امذ.
۱. **سیلاب ، طغیانی.**

بطوفانِ آتش سمندر لیے
شرفنا ک جس پائے بندر لیے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۸۶). عشق کے دریا کا طوفان سو حُسن ، عاشق کا دین ہور ایمان سو حُسن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).

نہ بدیں رات ہو لائیں جو ساتو نام ہے تیرا
تو پاریا غم کے بھتورے میں ہوا طوفان ٹھنڈ کالا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۳).

جلتے ہیں چشم و اشک ای گرمی سیں جوش میں
تجھ بن انکھیاں ہوئی ہیں یہ طوفان کا تنور

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰).

کہیں نوح جب سوچ کر کر سدا
کہا وقتِ طوفان مجھ کون خدا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۷۲).

گریہ انگیز غزل اور سنا دے ہم کو
کوئی طوفان ہیں جرأت ، ترے اشعار نہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۷۰).

عشق جس کشتی کا ہو تو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان میں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۳۳).

بھلا اسلام زورِ کفر سے کیا ڈگمگائے گا
یہ وہ بیڑا ہے جو خوگر ہے شورش ہائے طوفاں کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۲).

سلامت جو طوفان سے آ گئی ہے
وُہ کشتی کنارے سے ٹکرا گئی ہے

(۱۹۸۷ ، شمیریات ، ۲۲). ۲. **باد و باراں کی زیادتی ، آندھی یا شدت کی بارش.**

طوفانِ جوشِ گریہ بے اختیار چھوٹ
آتش فشاں جگر داغدار چھوٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲۹). طوفانِ کشمیر سے شہر کے پانچ ہزار مکان منہدم ہوئے. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فتنہ ، ۸۴). طوفان بہت شدید ہے اور بستی یہاں سے بہت دور. (۱۹۶۶ ، دلہن کی سیج ، ۱۳۵). ۳. **جوش ، زیادتی (کسی چیز یا کیفیت کی) ؛ بوچھار (گالیوں اور سوالوں وغیرہ کی).**

طوفان تنگ سن کی بو میں
سندور بک آنا کے انجو میں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). ۴. ہڑبونگ ، ہنگامہ ، شور ، شورش . حضرت عثمانؓ کے عہد کا سیاسی طوفان، اُن کی شہادت... جمل کی لڑائی یہ سب چند نوخیز قریشی رئیس زادوں کی بیجا امنگوں کے نتائج تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۸). ۵.(أ) تہمت ، بہتان.

کہ کب تجھ سے الفت کے پیمان ہیں
مرے پر یہ ناحق کے طوفان ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶۳).

طوفان ہے زلفوں پر بہتان ہے کاکل پر
ہے رشتۂ الفت ہی پر دام مرے دل کا
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۷).

میں نے کب کی تھی بھلا کچھ اور ڈھب کی بات چیت
پھر ٹوٹے غیب کا بہتان اور طوفان پر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸).

خود ہی میں دیتا تمہیں دل خود ہی روتا واہ واہ
تہمتیں ہیں جھوٹ ہے طوفان ہے بےجا غلط
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۲). اس کا بدلہ یہ کہ اتنا بڑا طوفان ، عظیم بہتان. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۷). (آ) جھوٹ ، غلط.

آبرو کہتے ہیں رونے میں اثر ہے درد کے
رونا تیرا مگر سچا نہیں طوفان ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷). ۶. شریر بچّہ ، شرارتی بچّہ (پلیٹس ؛ مہذب اللغات). ۷. دھوم ، شہرت ، کہرام.

طوفان ہوا ہے جب سوں ترے مکھ کی آب کا
بازار تب سوں سرد ہوا آفتاب کا
(۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، ۳۸). ۸. اندھیر ، ظلم.

بول مان لے ایسا کوئی نادان نہیں ہے
تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفان نہیں ہے
(۱۸۵۱ ، مومن (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۷۲)). ۹. (کنایۃً) آفت ، قہر ، بڑی مصیبت.

وہ الفت یہ یہ قہر طوفان ہوا   بلائے دل و آفتِ جان ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹۱).

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۷) . ۱۰. اندھیرا گھپ ، تاریکی سخت ؛ مرگ عام وبا ؛ کار عظیم ، بڑا کام ؛ ناگہانی موت ؛ قتل (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). (ب) صف. ۱. نہایت ، بےحد.

تیرے گالوں میں اے شیریں ادا طوفان نرمی ہے
مقابل جن کے آ کر شرم میں ہوتا ہے تر حلوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

قاتل کے لا مقابل آنکھوں نے کر دیا دل
اس طفلِ اشک نے بھی طوفان دلاوری کی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۹۹). ۲. کامل ، ماہر ، آفت کا پرکالہ.

افترا کرنے میں طوفان ہے وہ شوخ ظریف
تو تپا تازہ کوئی اور نہ مجھ پر باندھے
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۹). [ع].

---اُتَرْنا محاورہ.
ہنگامہ ختم ہونا ؛ جوش و خروش ختم ہونا ؛ شورش تھمنا. دوسرے ہی روز مجھے فیصلہ کن جواب مل گیا طوفان بالکل اُتر چکا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۶).

---اُٹھا کَھڑا کَرْنا محاورہ.
طوفان اٹھ کھڑا ہونا (رک) کا متعدی ، فتنہ برپا کرنا. جن لوگوں نے یہ طوفان اٹھا کھڑا کیا اپنے بیان کے ثبوت پر چار گواہ کیوں نہ لائے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۵۶۱).

---اُٹھانا محاورہ.
۱. بہت زیادہ شور و غل مچانا ، ہنگامہ کرنا ، واویلا کرنا.

آج اس بزم میں طوفان اٹھا کے اٹھیے
یاں تلک رونے کہ اس کو بھی رولا کے اٹھیے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۳). کبھی حساب سے ایک پیسہ زیادہ بھی مجھے دیا ہے جو یہ طوفان اٹھائے جاتے ہو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۰). ۲. سیلاب لانا ، جوش میں لانا شدت پیدا کرنا.

گریۂ چشم سے سو بار اٹھایا طوفان
پر ذرا آتشِ دل میری بجھائی نہ گئی
(۱۸۵۱ ، عارف (نوراللغات ، ۳ : ۴۷۱)).

رو کے طوفان اُٹھاؤں گا میں ان آنکھوں سے
دل میں کرتا ہے خلش قلزمِ زنّار کا شمار
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۷).

کون ہے دفترِ حکمت کا جلانے والا
خاک سے خون کے طوفان اٹھانے والا
(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۸۹). ۳. تہمت لگانا ، الزام دینا.

ہم بیٹھ کے اُس در پر کب آنسو بہاتے ہیں
ناحق یہ عدو ہم پر طوفان اٹھاتے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۸). شاہدہ ، تم کو تو طوفان اُٹھاتے آتے ہیں ، ڈرو خدا سے ایک دن مرنا ہے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۵). ہم ماں باپ کے بچے پر اتنا بڑا طوفان نہ اُٹھا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۲).

---اُٹھ کَھڑا ہونا محاورہ.
شورش برپا ہونا ؛ فتنہ پیدا ہونا ، ہنگامہ ہونا. ایسا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ ملک و مملکت تہ و بالا ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۱۲).

---اُٹھنا/اُوٹھنا محاورہ.
۱. طوفان اٹھانا (رک) کا لازم ، سیلاب آنا ، پانی کا ہوا کے زور سے اُچھلنا.

غمِ فرقت میں وہ طوفان اُوٹھا اشکوں کا
رہ گیا چرخ حبابِ لبِ دریا ہو کر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۷).

سب کو ڈر ہے کہیں یہ قصرِ فلک بیٹھ نہ جائے
ایک طوفان مرے دیدۂ تر سے اوٹھا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۳).

میں نہ سمجھا تھا کہ اشکوں سے اُٹھے گا طوفاں
چند قطروں نے ڈبویا مجھے دریا ہو کر
(۱۹۰۵ ، جانِ سخن ، ۶۸)۔ کہتے ہیں خشک ہونے سے پہلے اس دریا میں قیامت کا طوفان اُٹھا تھا (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۱)۔ ۲. **جوش پر آنا ، ہنگامہ پیدا ہونا ، فتنہ برپا ہونا.** کیسے کیسے طوفان دل میں اُٹھتے ہیں. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۸۲)۔ ۳. **تہمت لگنا ، الزام لگنا** (مہذب اللغات)۔

---اَشک کس اضا(---فتِ ا ، سک ش) امذ.
آنسوؤں کا سیلاب؛ (کنایۃً) رونے کی شدت ، آنسوؤں کی بارش.
وہ اُودھر رخصت ہوا اودھر اِدھر طوفانِ اشک
تیرتا جاتا تھا اوس قاتل کا توسن آب میں
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۷)۔ [طوفان + اشک (رک)]۔

---اُگلنا / اُوگلنا محاورہ.
بہتات سے کوئی چیز پیدا کرنا ؛ کثرت سے شعر کہنا.
شعر تر اتنے نکالے کہ بہانے دریا
اے ظفر طبعِ رواں نے تری طوفاں اُوگلا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۴)۔

---اُمڈ آنا محاورہ.
(کسی چیز یا بات کا) جوش و جذبہ یا کثرت سے وقوع پذیر ہونا.
سارے صوبے میں حکومت مخالف مظاہروں کا ایک طوفان اُمڈ آیا.
(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۸)۔

---اُبڈنا / اُمڈنا محاورہ.
سیلاب اُمڈنا ، طغیانی آنا ، شدت یا جوش پیدا ہونا.
دل سے طوفانِ گریہ اُمڈے ہزار
ہم نے پر اک مژہ کو تر نہ کیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹)۔
ہر لرزشِ صبا میں طوفان اُمڈ رہے ہیں
کس دکھ بھری ادا سے تانیں لگا رہی ہے
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۵)۔

---آب کس اضا ، امذ.
پانی کا تیز بہاؤ ، طغیانی ، سیلاب.
جہاز کجنر کا ڈگمگایا تو موت نے ہنس کے غُل مچایا
بنا جو فرعون اس کو آخر غریقِ طوفانِ آب دیکھا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۷)۔ [طوفان + آب (رک)]۔

---آبِ تیغ کس اضا(--- کس ب ، ی مج) امذ.
(کنایۃً) کشت و خون ، زبردست لڑائی ، شدید جنگ.
سب مستعد تھے قتلِ شہِ کائنات پر
طوفانِ آبِ تیغ اُٹھا تھا فرات پر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۷)۔ [طوفان آب + تیغ (رک)]۔

---آتش کس اضا(---فتِ تیز کسِ ت) امذ.
آگ کا طوفان ؛ (مجازاً) سخت آتش زدگی (جامع اللغات)۔
[طوفان + آتش (رک)]۔

---آزمائی (---سکِ ز) امث.
(کنایۃً) طوفان سے لڑنا ؛ کسی بڑی مصیبت کا حوصلے کے ساتھ سامنا کرنا.
ناخدا کچھ زور طوفان آزمائی بھی دکھا
فکرِ ساحل چھوڑ لنگر ڈال دے منجدھار میں
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۷)۔ [طوفان + ف : آزما ، آزمودن - آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **سیلاب امنڈنا ، فتنہ برپا ہونا ، شورش پیدا ہونا.** سکندر نے جب طوفان آتا دیکھا تو قلعہ بند ہو کر بیٹھ گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۳)۔ ۲. **مصیبت یا آفت نازل ہونا ، نشیب و فراز آنا.** شاہد صاحب کی متاہلانہ زندگی بڑی حد تک سیدھی سادی تھی اور اس میں طوفان بہت کم آئے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۶)۔

---باد کس اضا ، امذ.
ہوا کا طوفان ، تند و تیز ہوا ، آندھی.
بیرنگ لاغری سے ہوں گل کی شمیم کا
طوفانِ باد ہے مجھے جھوکا نسیم کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴)۔ خبر پہلے گھوڑے کے دوڑنے کو کہتے تھے بعد ازیں وہ طوفانِ باد کے معنی میں مستعمل ہوا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۱۳)۔ گرم اور خشک علاقوں میں عام طور سے طوفانِ باد آتے رہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۲۱)۔ [طوفان + باد (رک)]۔

---بار صف (شاذ).
تیز بارش برسانے والا ، طوفان خیز ، سیلاب لانے والا (بادل).
کہاں پاوے یہ ابر چشم طوفاں بار کا درجا
فلک پر موج کے زینے ستی دریا چڑھے گرجا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳)۔ [طوفان + ف : بار ، باریدن - برسانا ، برسنا ، ے لاحقۂ فاعلی]۔

---باندھنا محاورہ.
۱. **تہمت لگانا ، الزام لگانا ، عیب دھرنا ، داغ لگانا.**
طوفان تم نے مجھ پر جو باندھا
کوئی بھی دے گا اس کی گواہی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۸)۔ جو طوفان باندھے ہیں ، ان کے لیے حیلے حوالے تیار کیے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۲۱)۔
اگر خلق طوفان باندھے تو باندھے
یہاں تو تصور بندھا ہے کسی کا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۹)۔ ۲. **مبالغہ کرنا ، بڑھا چڑھا کر کہنا** (مہذب اللغات)۔

---بپا کرنا محاورہ.
۱. **رک : طوفان برپا کرنا ، فتنہ و فساد کھڑا کرنا.**
دریائے قہر تیرا جو طوفاں کرے بپا
بہہ جائے مثلِ کشتی ہے لنگر آسماں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۴)۔ ۲. **جوش ابھارنا ، جذبات بھڑکانا.**

اُن کے آنے کی خبر سُن کے تمنا نے مری
دل میں اک شوق کا طوفان بپا کر چھوڑا
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۲۷).

---بَپا ہونا محاورہ.
طوفان بپا کرنا (رک) کا لازم ، طغیانی آنا ، سیلاب آنا ؛ کسی چیز کی کثرت ہونا.

طوفاں بپا ہے دیدۂ نم تُو نے کیا کیا
مجکو ڈبو دیا یہ ستم تو نے کیا کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹).

سوادِ شام ہے یا جانِ نکہت
بپا ہے چار سُو طوفانِ نکہت
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۱۲).

---بَدتمیزی کس اضا (---فت ب ، سک د ، فت ت ، ی مع) امث.
(کنایۃً) حددرجہ بیہودگی ، ہلڑ ، اودھم ، شور و غل. طوفانِ بدتمیزی بہت عام قسم کا طوفان ہے جو پبلک جلسوں میں ... پایا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامینِ رموزی ، ۲۱). [طوفان + بدتمیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَدوش / بَہ دوش (---فت ب ، و مج) صف.
طوفان جیسا ، تند و تیز ، طوفانی ؛ (کنایۃً) جوشیلا.

اے ابر اپنے گریے میں جس وقت ہوش تھا
جو قطرہ اشک کا تھا سو طوفان بدوش تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶). وہ برق آسا ، طوفان بہ دوش ، انتہائی تیز رفتار اور کھرے انسان تھے. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۱۸۶). [طوفان + ب / بہ (حرفِ جار) + دوش (رک)].

---بَرپا کَرنا محاورہ.
۱. **فتنہ و فساد کھڑا کرنا ، غُل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا.** اب ہم ناظرین کو وہ خط سناتے ہیں جس نے اس گھر میں ... طوفان برپا کر دیا ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۲). ۲. **طغیانی لانا** (ماخوذ : نوراللغات).

---بَرپا ہونا محاورہ.
طوفان برپا کرنا (رک) کا لازم ، ہنگامہ کھڑا ہونا. جب مسدس حالی شائع ہوا تو کیا کچھ طوفان نہیں برپا ہوا. (۱۹۳۳ ، خطباتِ عبدالحق ، ۲۰). «ان داتا» شائع ہوئی تو ہندوستان بھر میں اک طوفان برپا ہو گیا. (۱۹۸۸ ، احوالِ دوستاں ، ۱۰۶).

---بَردوش (---فت ب ، سک ر ، و مج) صف.
رک : **طوفان بدوش.** مجھے یہ خیال آنے لگا کہ میں اپنی ہنگامہ خیز اور طوفان بردوش زندگی کی روداد قلمبند کروں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ج). [طوفان + ف : بر (حرفِ جار) + دوش (رک)].

---بَرطَرف ہونا محاورہ.
طوفان کا ختم ہونا ، طغیانی تھمنا.

برطرف ہو گا یہ طوفانِ تباہی کہ نہیں
ناؤ پہونچے گی کنارے یہ الٰہی کہ نہیں
(۱۹۵۰ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)).

---بَلا کس اضا (---فت ب) امذ.
بڑی مصیبت ، سخت آفت.

دلِ بے تاب یہ طوفانِ بلا نازل ہے
ٹک جھلک اپنی دکھا پھر نہ دیکھا ناں جاناں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۰). [طوفان + بلا (رک)].

---بَنانا محاورہ.
کوئی بات گھڑ لینا ، تہمت لگانا.

ڈھب نہ رونے کا تری بزم میں اک آن بنا
مجھ پہ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان بنا
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۲).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
تہمت دھرنا ، بہتان لگانا ، جھوٹ بولنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [طوفان + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
طوفان باندھنا (رک) کا لازم ، تہمت لگنا.

بزم میں اوس کے ذِرا چشم ہی مت کیجو تم
اتنے رونے کا ہی بندھ جائے گا طوفان کہیں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۸).

---بے تمیزی کس اضا (---فت ت ، ی مع) امذ.
۱. رک : **طوفانِ بدتمیزی.** جور و تعدّی و ظلم و ستم نے ... ایک طوفانِ بے تمیزی کھڑا کر دیے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۷۷) . ایسا طوفانِ بے تمیزی برپا ہوا کہ برادری کے بڑے بوڑھے ... کھڑے ہو گئے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳۸). یہ فسادات ، یہ جھگڑے ، یہ فائرنگ ، یہ طوفانِ بے تمیزی کس لیے. (۱۹۶۷ ، ہماری زبان ، کراچی ، یکم اکتوبر ، ۱). ۲. **بے عقلی کی باتوں کا مجموعہ ، نہایت مضحکہ خیز ، کارٹون.** لڑکے بے اختیار ہنستے تھے جدھر سواری جاتی تھی اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر لوگ قہقہے لگاتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۱). [طوفان + بے (حرفِ نفی) + تمیز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَیدا کَرنا محاورہ.
۱. **ہنگامہ برپا کرنا ، ہلچل مچانا ، اضطراب پیدا کرنا.** ٹینک کے اندر ہی ایک مخصوص پنکھے کے ذریعے اتنی ہوا بھری جاتی تھی جو پٹرول کی سطح میں طوفان پیدا کرتی. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینیر ، ۱۸۱). ۲. **طغیانی لانا ، سیلاب لانا.**

کشتیٔ نوح بھی آئے تو نہ ساحل ہو نصیب
دیدۂ تر نے کیا میرے وہ طوفان پیدا
(۱۸۷۸ ، بحر (مہذب اللغات)).

---جُڑنا محاورہ.
طوفان جوڑنا (رک) کا لازم ، تہمت لگنا. دیکھیے اب میرے اوپر کیا کیا طوفان جُڑتے ہیں. (۱۹۰۲ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۲۲).

ـــــ جوڑنا محاورہ.
کسی سے کوئی جھوٹ منسوب کرنا ، تہمت دھرنا ، بہتان باندھنا. کسی نے طوفان جوڑا اور تہمت لگائی اس کا نام سچ بتاؤ. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۸). مجھ پر یہ طوفان جوڑا ہے اور تیری عاشقی کا الزام مجھ پر لگایا ہے دیکھ تو کیسی سزا دلواتی ہوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۸).

ـــــ جوش (ـــــ و مج) صف (شاذ).
رک : **طوفان خیز.**

عشق تیرا ہے موجِ طوفان جوش
جس سوں ہے عقل کی بِنا میں خلل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۷). [طوفان + جوش (رک)].

ـــــ چڑنا محاورہ (قدیم).
اضطراب پیدا ہونا ، خبط ہونا ، شوق پیدا ہونا. دریا کوں بی عشق کا طوفان چڑیا ، نیں تو دریا بی جیسے کا ویساچ تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴).

ـــــ خورْدہ (ـــــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
طوفان کا تباہ کیا ہوا ، تباہ حال ، برباد.

بسانِ کشتیِ طوفان خوردہ بحرِ ہستی میں
کہیں ٹھہرا جو چاہوں میں تو پھر ٹھہرا نہیں جاتا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۵۹).[طوفان + ف: خوردہ، خوردن ـ کھانا].

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
طوفان اٹھانے والا ، طغیانی لانے والا.

نہیں ممکن ہمارے دل کی آتش کا بوجھا سکنا
کرے گر ابرِ طوفان خیز کوں آ کر کمک دریا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۵).

قیام اِس بحرِ طوفان خیز دنیا میں کہاں ہمدم
حباب آسا ٹھہرتے ہیں تو کوئی دم ٹھہرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳).

ہو معصیت تو نہیں کچھ خوف سیلِ اشک سے
عیش ہو تو نفسِ طوفان خیز سے ڈرتے رہو

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، ک ، ۱ : ۱۶۲). [طوفان + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا].

ـــــ خیزی (ـــــ ی مج) امث.
طوفان اٹھانا (مہذب اللغات). [طوفان خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ڈھانا محاورہ.
غضب کرنا (نوراللغات).

ـــــ رَسِیدَہ (ـــــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
طوفان سے تباہ کیا ہوا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [طوفان + رسیدہ (رک)].

ـــــ رکھنا محاورہ.
تہمت لگانا ، بہتان رکھنا.

مجھ پہ طوفان ہے عیدو نے رکھا اے دلشاد
جان صاحب سے میں کس روز بغلگیر ہوئی

(۱۸۴۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۱۳).

ـــــ زا صف.
طوفان پیدا کرنے والا ، سیلاب لانے والا (ماخوذ : نوراللغات). [طوفان + ف : زا ، زائیدن ـ جننا].

ـــــ زَدَہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
طوفان کا مارا ہوا ؛ (کنایۃً) تباہ ، برباد. جیسے طوفان زدہ اندھیری رات میں کوئی مسافر حوصلہ ہارنے کو ہو. (۱۹۳۲ ، گرتیں ، ۱۰۹). [طوفان + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

ـــــ شِکَن (ـــــ کس ش ، فت ک) صف.
طوفان کو روکنے والا ؛ شکست دینے والا ؛ طاقت ور ، نہایت مضبوط ؛ (کنایۃً) بہت حوصلہ مند.

دلِ طوفان شکن تنہا جو آگے تھا سو اب بھی ہے
بہت طوفان ٹھنڈے پڑ گئے ٹکرا کے ساحل سے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۹۰). [طوفان + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، شگاف ڈالنا].

ـــــ (و) شَیطان (ـــــ (و مج) ، ی لین) امذ.
بہتان اور فتنہ و فساد ، تہمت.

نہ باندھے کوئی کچھ طوفان و شیطان
چلو اب جاؤ یہی اللہ نگہبان

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۲). بری گھڑی خدا نہ لائے ہر وقت طوفان شیطان سے بچائے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۴). طرح طرح کے الزام اور تہمتیں لگائیں ، اور خوب خوب طوفان شیطان جوڑے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳۶۵). اق : باندھنا ، جوڑنا. [طوفان + و (حرف عطف) + شیطان (رک)].

ـــــ شَیطان اللہ نِگہبان فقرہ.
اللہ تعالیٰ تہمت اور جھگڑے وغیرہ سے محفوظ رکھے ، برائی سے پناہ مانگتے وقت مستعمل. طویلے کی بلا بندر کے سر ... طوفان شیطان اللہ نگہبان ظرفِ شکستہ صدا تہہ ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶).

ـــــ طِراز (ـــــ کس نیز فت ط) صف.
طوفان اٹھانے والا ؛ (کنایۃً) غضبناک ، قہر آلود.

یوں ہی طوفان طراز ہیں جو یہ چشم
تو پھر آفت جہاں پر آئے

(۱۹۵۷ ، قائم ، د ، ۳۷). [طوفان + ف: طراز، طرازیدن ـ نقش کرنا].

ـــــ طِرازی (ـــــ کس نیز فت ط) امث.
طوفان اٹھانا ، طوفان پیدا کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [طوفان طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ طُوفان (ـــــ و مع) م ف.
بہت بہت ، نہایت ، ازحد ، بکثرت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [طوفان + طوفان (رک)].

---عَظیم کس صف(---ت ع ، ی مع) امذ.
سخت آندھی اور بارش ؛ بڑا جھکڑا (ماخوذ : جامع اللغات).
[طوفان + عظیم (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **الزام لگانا ، تہمت دھرنا ، جھوٹ منسوب کرنا.**

کس کے آگے جا کے دوکھ رویا ہے اے جھوٹے رقیب
آبرو اوپر نہ کر طوفان اے شیطان بیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۶). ایک جوان پر چوری کا طوفان کر کے اس کے پاس پکڑ لائے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۹). ۲. **ہنگامہ برپا کرنا ، شور و غل مچانا ، اودھم مچانا.**

تا مکّے میں طوفان کریں
اور کعبے کو ویران کریں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۶).

میں تیرے پاس دوگانا ابھی آتی تھی چلی
میرے گھر میں تو عبث کرنے کو طوفان گئی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۲)). ۳. **طغیانی لانا ، سیلاب لانا.**

شام سے تا صبح نیند آئی نہ اک دم تجھ بغیر
آگ نالوں نے لگائی اشک نے طوفان کیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۴).

چشمِ بددور اپنے رونے نے بڑا طوفان کیا
آسماں بھی اک حبابِ سطحِ دریا ہو گیا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۷۰). ۴. **آفت ڈھانا ، غضب کرنا ، ظلم کرنا ، زیادتی کرنا.**

اپنے اشکِ چشمِ تر کا اب ہوا تھمنا محال
پونچھیے آنسو مجھ کے تم نے یہ کیا طوفان کیا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۳۲).

---کی لَہَر امث.
طوفان کا تھپیڑا (مہذب اللغات).

--- کھانا محاورہ (شاذ).
طوفان کے تھپیڑے کھانا. غرض وہ طوفان کھا کر کشتی نشینوں کا دل اولٹ گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۱۴).

--- کَھڑا کَرْنا محاورہ.
۱. **بہتان لگانا ، الزام دھرنا** (پلیٹس). ۲. **ہنگامہ برپا کرنا ، اودھم مچانا.** ایک ہندو جج کے فیصلے اور بابری مسجد کے مسئلے کے خلاف آپ لوگوں نے ... طوفان کھڑا کر دیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ اگست ، VII).

--- کَھڑا ہونا محاورہ.
طوفان کھڑا کرنا (رک) کا لازم ، ہنگامہ برپا ہونا.

میں نے کب رو کے کیا رازِ محبت افشا
آپ کے گھر میں یونہی ہوتے ہیں طوفان کھڑے

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۲۳۵). نتیجہ وہی نکلا جس کی انھیں توقع تھی اور «اسرارِ خودی» کی اشاعت پر مخالفت کا طوفان کھڑا ہو گیا. (۱۹۷۵ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۰۷).

---لانا محاورہ.
۱. **سیلاب پیدا کرنا.**

رفتہ رفتہ جوشِ رقت کرنی طوفاں لانے کا
چار دن میں دیدۂ پُر آب جیحوں ہو گیا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۲۵). ۲. **ہنگامہ بپا کرنا.**

تیرے یہ دل کی آہ جہاں دار دیکھیے
طوفان کیا کیا لاوے گی جو پہنچی رب تلک

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۰۹).

---لگانا محاورہ.
عیب یا تہمت لگانا. سوا طوفان لگاتا ہے ، تو بے باندھتا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۹۶).

---لگنا محاورہ.
طوفان لگانا (رک) کا لازم ، تہمت لگنا ، عیب لگنا (نوراللغات).

---لینا محاورہ.
بہتان لگنا ، جھوٹی بات کسی سے منسوب کرنا.

بارو کس واسطے طوفان عبث لیتے ہو
میری اور اس کی سہیلیوں سے ملاقات نہیں

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، ۹۱).

ابر برسا ہے ذرا مجھ پہ نہ لیجے طوفان
میں تو واقف بھی نہیں آہ و بکا کس نے کی

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۶۸).

---مارْنا محاورہ (قدیم).
طوفان اُٹھنا ، جوش میں آنا. جیو کے دریا میں پیار کا طوفان ماریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۲).

---مَچانا محاورہ.
شور و غُل کرنا ، ہنگامہ بپا کرنا. کبھی ٹھنڈے سانس لیتے ، کبھی ایک طوفان مچاتے ہیں. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۰۳).

---مَچْنا محاورہ.
طوفان مچانا (رک) کا لازم ، ہنگامہ بپا ہونا. دل میں ایک طوفان مچا ہُوا تھا. (۱۹۳۲ ، میرے بہترین افسانے ، ۴۴).

---میل (---ی مج) امذ.
(کنایۃً) تیز رفتار ، بہت تیز دوڑنے والا (ایک ریل گاڑی کا نام جو اپنی تیز رفتاری کے لیے مشہور تھی).

وہ سُلگتے شہر ، وہ چلتا ہوا چربی کا تیل
وہ نہا کر خون میں دھلتے ہوئے طوفان میل

(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۰). [طوفان + انگ : Mail].

---میں آنا محاورہ.
تیز بارش یا آندھی میں پھنس جانا ؛ (عموماً) کشتی وغیرہ کا تباہی میں آنا.

عشق جس کشتی کا ہو تو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان میں

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)).

---نُوح کس اضا(---و مع) امذ.
یہ ایک طوفانِ باراں تھا جو بہت قدیم زمانے میں حضرت نوح علیہ السلام کے وقت قہرالٰہی کے باعث آیا تھا، اس کا سبب انسانی بدی اور اس کے نتیجے کے طور پر ان کی بربادی بیان کی گئی ہے، اس کے تھمنے پر حضرتِ نوح کی اولاد تمام روئے زمین پر پھیل گئی ؛ (کنایۃً) بڑا سیلاب ؛ آنسوؤں یا پانی کی کثرت.

نہ آرامِ دل ہے نہ ہے حظِّ روح
بھلا اس قیامت سے طوفانِ نوح
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۷۲).

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۵). سوسنی ندی! سوسنی ندی!! تیرے اس سیلاب کو کوئی طوفانِ نوح سے تشبیہ دیتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۵۲). طوفانِ نوح ... وغیرہ تلمیحات اردو زبان کا ذخیرہ بن کر اسکے اظہار کا وسیلہ بن جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۱). [طوفان + نوح (عَلَم)].

---ہونا محاورہ.
طوفان کرنا (رک) کا لازم ، تہمت ہونا ، الزام لگنا.

عشق سوں تیرے صنم جیو یہ طوفان ہوا
سکنِ اشک نین ساحلِ داماں ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳).

جب کہا چشمۂ حیواں ہے دہن کہنے لگے
لیجیے اور نیا مجھ پہ یہ طوفان ہوا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۸).

طُوفانات (و مع) امذ ؛ ج.
طوفان (رک) کی جمع ، بہت سے طوفان یا سیلاب. اِس کی سطح پر جو طوفانات خلل اندازی کر رہے ہیں اُن کا اثر اُن پر کچھ نہیں ہوتا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۳). اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ سب طوفاناتِ خاصہ کہلاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۸۵). [طوفان + ات ، لاحقۂ جمع].

طُوفانی (و مع). (الف) صف.
۱. **طوفان سے منسوب ، طوفان جیسا ، شدت کا ، غضبنا ک.**

نوح میرا نام کب لیتا ہے کوئی صاف صاف
محفلِ جاناں میں سب کہتے ہیں طوفانی مجھے
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷۳). سمندر کی طوفانی لہریں اُچھل اُچھل کر کنارے پر آ رہی تھیں. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۵۱).
۲. **طوفان میں گھرا ہوا ، بھنور میں پھنسا ہوا ، متلاطم.**

یکایک قضا آسمانی ہوا
بلا ییک کشتی طوفانی ہوا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۴).

گریہ ہی گریہ محبت ہے تو سُن لیجو تو
کہ کوئی روز کو کشتی مری طوفانی ہو
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۳۰).

آنسو کے بہے دریا پہ آ ، دل کا سفینہ تیر رہا
اب اظفری مت آہ بھر ، کشتی یہ طوفانی نہ کر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۷).

قلزمِ رقت میں پڑ کر کیوں نہ و بالا ہوئی
چشمِ تر میری کوئی کشتی تو طوفانی نہ تھی
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۳۲).

ناخدا تو ہے تو مجھے کیا غم
میری کشتی ہو لاکھ طوفانی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۷۳). ۳. (أ) **جھوٹا ، مفتنی ، آفت کا پرکالا ، فسادی.**

لیا بوسا کسی نے اور گریباں گیر ہے میرا
ڈوبایا چاہتا ہے سب کو طوفانی ہے یہ لڑکا
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۳). (أأ) **بہتان لگانے والا ، تہمت دھرنے والا (بلیشس). ۴. غل غپاڑا کرنے والا ، اودھم مچانے والا ، نہایت شریر آدمی یا لڑکا.** ہم آپ کے مباحثہ سے ہو آئے ہیں وہاں کے طوفانیوں سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہے. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۱۸۰). ۵. **نہایت تیز رفتار اچانک آنے یا ہونے والا ، ناگہاں.** پولیس کے طوفانی چھاپوں میں سب سے پہلی شامت انہی کاغذات کی آ جاتی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار (پہلی بات) ، ک). (ب) امث. **طوفان ہونے کی حالت ، جوش ، شدت.**

ایک عالم پہ ہیں طوفانی کیفیت فصل
موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موجِ شراب
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۳). [طوفان + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---بارِش (---کس ر) امث.
وہ بارش جو آندھی کے ساتھ آئے ، شدید بارش. آج رات بھر طوفانی بارش تھی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۹). [طوفانی + بارش (رک)].

---دَور (---و لین) امذ.
جذباتی دور ، جوانی کا زمانہ ، ایامِ جوانی. بہرحال وہ طوفانی دور باقی نہیں رہا ، اب ہم دونوں ... بوڑھے ہو چکے ہیں. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور شاعری ، ۲۳). [طوفانی + دور (رک)].

---دَورَہ (---و لین ، فت ر) امذ.
کسی شخص کا وہ دورہ جس میں وہ کسی ایک جگہ پر بہت مختصر عرصے کے لیے قیام کرے اور آگے روانہ ہو جائے. مولانا ظفر علی خاں ، نواب بہادر یار جنگ اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے بلوچستان کے طوفانی دورے کیے. (۱۹۸۶ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۴۱). [طوفانی + دورہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
طغیانی لانا ؛ غضب ڈھانا ، آفت نازل کرنا.

جو کے تیرے غسل سیں ریزش میں آوے آبِ صاف
اس کا ہر قطرہ دلِ اعدا پہ طوفانی کرے
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۵).

طَوق (و لین) امذ.

۱. **ہنسلی (رک) جو عورتوں کے گلے کا زیور ہے ، کنٹھا.**

دو کھوں ہوا ہر یا زرد طوق گلے میں لاجاورد

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٦٣).

پیا کے حسن تھے سورج چھپا ہے مغرب میں
گلے میں طوق سو تو کہہ چاند کے مرا یہ سرشت

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٣٨). گلے میں ہر اک کی وہ جڑاؤ طوق ہے جس کو ماہِ نو ہر فوق ہے. (١٨٥٣ ، اندر سبھا ، امانت ، ٨٠). پھولوں کا گہنا لے کے مالن حاضر ہوئی ، طرہ ، بدھی ، طوق ، پہنچ بند ، جوشن ، ہار. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٢٩). اس فرش کے نیچے .... ایک سونے کا طوق پڑا ہوا ہے. (١٩٣٠ ، الف لیلہ و لیلہ ، ١ : ٢٩٨). میں نے جہیز کی تفصیل پوچھی ، بولی بہت کچھ ، چاندی کے گہنے ، بجلیاں ، ڈھولنا ، چندن ہار ، طوق ، کنٹھ سری. (١٩٨٧ ، گردشِ رنگِ چمن ، ٣١٩).

۲. **(عموماً) لوہے کا بھاری حلقہ جو مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن نہ اٹھا سکیں.** طوق اور ہتکڑی اور بیڑی جو اسباب قید کے لیے مقرر ہیں سو لوہے کے ہوتے ہیں . (١٨٠٣ ، گنجِ خوبی ، ٨٥).

یاد آئیں بیڑیاں اور وہ گرانی طوق کی
کم ہوا سودا مرا منہ دیکھ کر حدّاد کا

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٤٤).

سنا ہے آتش و خوں میں نہا چکی « دنیا »
زمیں کے طوق و سلاسل گلا چکی « دنیا »

(١٩٣٨ ، نبضِ دوراں ، ١٠٦). وہ مال جسے وہ بچاتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا . (١٩٨٥ ، روشنی ، ١٣٣).

۳. **چاندی یا سونے کا حلقہ یا گنڈا جو منت کے طور پر گلے میں ڈالتے ہیں.** طوق تیری منت کا تا حیات میری گردن میں ہے. (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ٣٧).

پڑے ایسی گھڑی سے طوق منت کے لڑکپن میں
کہ آخر بن گئے طوقِ محبت میری گردن میں

(١٩٨٣ ، سرمایۂ تغزل ، ٤٣).

۴. **وہ مدوّر نشان جو کبوتر ، فاختہ یا توتے وغیرہ کے گلے میں قدرتی ہوتا ہے.**

جب سیں تو باغ میں آیا ہے سجن تب سیں ہوا
سرو کوں فاختہ کا طوق خطِ آزادی

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٩٧).

گلشن میں بندوبست برنگِ دگر ہے آج
قمری کا طوق ، حلقۂ بیرونِ در ہے آج

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٥).

۵. **جھنڈا جس پر فوج کا نشان ہو.**

دیا بیگی ہور طوق زر ہور تاج
دیا ہر یکس کوں او لایق خراج

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٦٥٣).

ہر اک نے زر و گوہر و طوق و تاج
حضور اس کے بھیجا برسمِ خراج

(١٩١٠ ، شمشیر خانی ، ١٦٩).

۶. **(غلامی یا گرفتاری کے نشان کے بطور) پٹا ، گلوبند.** زلف کوں بولو کہ دل کے گلے میں حلقے کا طوق تھا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٩٦).

طوقِ گلوئے دل ہے زلفِ صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے یک سر ہزار سودا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣٦).

نازکی یار کی باعث ہے گرفتاری کا
طوقِ گردن مجھے جھلا سی کمر ہوتی ہے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٥٣). کتوں اور بندروں کو طوق اور زنجیریں سونے کی پہناتے ہیں. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٠٦).

۷. **وہ حلقہ جو پتنگ میں بناتے ہیں (نوراللغات).** [ع].

---**اُتارْنا** ف م ؛ محاورہ.

گلے سے زنجیر کھولنا ؛ چھٹکارا پانا ، آزاد ہونا.

آمدِ فصلِ جنوں ہے تا کجا قیدِ نماز
طوق گردن سے اوتارا چاہیے محراب کا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٥).

عاشق سے ہیں محال کے طالب بہ سرو قد
قمری سے کہتے ہیں کہ گلے سے اُتار طوق

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ١٩١). چین کہ جس پر ... برطانوی راج تھا غلامی کا طوق اُتار کر صرف تیس سال کے عرصے میں دنیا کی ایک بڑی طاقت بن گیا. (١٩٨٣ ، کوریا کہانی ، ٢٥).

---**اُتَرْنا** محاورہ.

طوق اتارنا (رک) کا لازم.

ہالے سے آج آیا ہے باہر ہمارا چاند
اوترا ہے طوق یار نے منت بڑھائی رات

(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ١٣١).

---**بڑھانا** محاورہ.

طوق اُتارنا ، گلے سے زنجیر یا ہار اُتارنا.

جنوں کا جوش ہے دیوانے زنجیریں تڑاتے ہیں
کسی رشکِ پری نے طوق منت کا بڑھایا ہے

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٦٧).

بندے اُتارو طوق بڑھاؤ پدر نثار
چھپنا کہیں جو لوٹنے آئیں ستم شعار

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٧٥).

---**زَنْجِیر** کس اضا (---فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.

ہتھکڑیاں اور بیڑیاں (پلیٹس). [طوق + زنجیر (رک)].

---**زَنْجِیر کَرْنا** محاورہ.

ہتھکڑی پہنانا ، بیڑی ڈالنا ؛ قید کرنا (پلیٹس).

---**غُلامی** کس اضا (---ضم غ) امذ.

وہ طوق جو غلام کے گلے میں غلامی کی علامت بنا کے ڈالا جائے.

پہنا دیا ہے طوقِ غلامی تو ایک دن
میری طرف بھی مالکِ تقدیر دیکھنا

(١٩٥٧ ، یگانہ ، گنجینہ ، ٢٣). وہ سارے معاہدے بھی کالعدم ہو گئے ... اُن کی مرضی کے خلاف طوقِ غلامی پہنانا تھا . (١٩٠٠ ، آتش چنار ، ٣٩٠). [طوق + غلامی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
حلقہ بنانا ، ہاتھ یا کوئی چیز گلے میں ڈالنا ، حمائل کرنا.
چل کے چیتوں کی کمر میں کیجیے طوق اپنے ہاتھ
نرگسِ جادو کی جا چشمِ غزالاں دیکھیے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۸).
ہاتھ طوقِ گردنِ مینا کیے
میکدے میں ہم مزے لوٹا کیے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۳).

---لعنت کسرِ اضا(---فت ل ، سک ع ، فت ن) امذ.
لعنت کا طوق ، لعنت کا ٹوکرا ؛ ذلّت کی علامت یا بات ؛ مراد : بہت بڑی لعنت ، حددرجے کی لعنت.
تیرے ہوتے ہو محو سروِ چمن
طوقِ قمری بھی طوقِ لعنت ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).
تمام کبر ہے شایانِ شانِ ذاتِ احد
بشر کے واسطے ہے طوقِ لعنتِ سرمد
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۶۵). [طوق + لعنت (رک)].

---لعنت بگردنِ ابلیس فقرہ.
لعنت کا طوق شیطان کی گردن میں ، بُرے آدمی کو ہی برائی کا الزام لگتا ہے (جامع اللغات ؛ فرہنگ امثال).

---ماہ کسرِ اضا ، امذ.
(کنایۃً) **چاند کا ہالہ** (نوراللغات). [طوق + ماہ (رک)].

---و زنجیر (---و مج ، فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
ہتھکڑیاں بیڑیاں مع حلقہ. کسی جگہ طوق و زنجیر آتش انبار ہیں کہ وہ آب سے مجرم کی گردن و کمر میں لپٹے ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۹۳). گلا طوق و زنجیر سے آزاد ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵). [طوق + و (حرفِ عطف) + زنجیر (رک)].

---و زنجیر کَرنا محاورہ.
طوق اور ہتھکڑیاں یا بیڑیاں پہنانا ، قید کرنا (جامع اللغات).

---و زنجیر ہونا محاورہ.
طوق و زنجیر کرنا (رک) کا لازم ، قید ہونا (جامع اللغات).

---و سلاسِل (---و مج ، فت س ، کس س) امذ.
رک : طوق و زنجیر.
سادگی ہائے جنوں میں بہ تکلف توبہ !
اور وحشت میں ہوئی طوق و سلاسل سے مجھے
(۱۹۳۳ ، لوحِ محفوظ ، ۹۰).
ہوس نے جب سے ترے گیسوؤں کو تاکا ہے
جنوں نے طوق و سلاسل کی رسم اٹھا دی ہے
(۱۹۸۳ ، بےنام ، ۱۷۹). [طوق + و (حرفِ عطف) + سلاسل].

---ہونا محاورہ.
طوق کرنا (رک) کا لازم ، حمائل ہونا.

ہاتھ اپنے طوق ہو کس میں کمر ہے بے نشان
کس کا بوسہ لیجیے ظاہر وہاں ہوتا نہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۶).
طوق ہیں میرے گلے کا وصل کی شب دیکھیے
اون کے نازک ہاتھ جو غیروں کی گردن میں رہے
(۱۹۱۰ ، خوبیٔ سخن ، ۵۱).

طوق (و مج) امذ.
ایک قسم کا جھنڈا جس پر پنجے کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے ، علَم ، نشان. شکیل نے افسرانِ فوج کے ہمراہ لشکر طوق طوق اور جوق جوق دشتِ مصاف کی طرف روانہ کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳۰). [ت].

طوقدار (و لین ، سک ق) امذ.
۱. **سارس اور جل مرغی کی قسم کا ایک پرندہ جس کی ٹانگیں تنگ اور لمبی ہوتی ہیں ، گردن اور چونچ بھی نسبتاً لمبی ہوتی ہے اکثر دلدل میں رہتا ہے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے پکڑ کر کھاتا ہے.** ہمارے ملک میں سب سے زیادہ مشہور لنگلک بگلا ، سارس ... جل مرغی اور طوقدار ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷۱). ۲. **ایک قسم کا بکرا جس کے جسم پر حلقے بنے ہوتے ہیں.** اس نے اس دن طوقدار اور داغی بکرے اور سب ابلق اور داغی بکریاں ... جدا کیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۱۱۳). [طوق (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

طوقیا (و لین ، سک ق) صف ؛ امذ ؛ -- طوقیہ.
۱. **جس کی گردن کے گرد گول نشان ہو ؛ کبوتر کی قسم جس کے گلے کے نیچے کے پر حلقہ کیے ہوتے ہیں.**
ہم وحشیوں کا کبوتر اے سرو
قمری کی طرح طوقیا ہے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۲۱۶). ۲. **ایک قسم کی پتنگ جس میں اوپر حلقہ بنا ہوتا ہے.** طرح طرح کے پتنگ بنے ، گول ، دوپنا ... طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ ، تکل. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۳۱). [طوق (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

طُول (و مع). (الف) امذ.
۱. **درازی ، طوالت (اختصار کا نقیض).**
بیاں کیا کیجیے اوس رات کا طول
فلک گویا سحر کرنا گیا بھول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۱). وہ ... طولِ زندگی سے ڈرا ہوا تھا جس کا اس کو گمانِ قوی تھا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۹).
ایسا مزہ ملا ہے تڑپ میں کہ ہے دعا
بڑھ جائے اور طولِ شبِ انتظار کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸). فرمایا کرتے تھے کہ نماز کا طول اور خطبہ کا اختصار آدمی کے تفقہ کی دلیل ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۱۵). ۲. **فاصلہ ، دوری.**

بشر ہو صاحبِ ہمّت تو ہر تکلیف آساں ہے
کہ گھٹ جاتا ہے آخر چلتے چلتے طول منزل کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۳).

یہ طولِ سفر ، یہ نشیب و فراز
مسافر کہاں تک سنبھلتا رہے
(؟ ، عرش ملسیانی (مہذب اللغات)).

آگ انسانوں کی پہلی سانس کے مانند اک ایسا کرم
عمر کا اک طول بھی جس کا نہیں کافی جواب!
(۱۹۶۹ ، لا - انسان ، ۵۷). **۳. لمبائی (عرض کا مقابل).**

دل کی لہروں کا طول و عرض نہ پوچھ
کبھو دریا کبھو سفینا ہے
(۱۷۶۰ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۶). طول و عرض سطحِ قائمۃ الزاویہ کا معلوم ہے۔ (۱۸۷۳ ، کتاب قواعدِ علمِ مساحت ، ۱۲). طلبہ کا کام صرف اُن مشاغل تک محدود ہونا چاہیے جو طول اور عرض سے متعلق ہیں۔ (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۲). مستطیل کے لمبے ضلعوں میں سے ہر ایک کی لمبائی کو طول ... کہتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۱۱۸). **۴. لمبا کرنا ، بڑھانا ، مسلسل کیے جانا (بیان وغیرہ).**

بلے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طولِ مدّعا کے لیے
(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات)). **۵. (داستان ، خط وغیرہ کا) یکساں بیان ہوتے جانا ، مسلسل جاری رہنا.**

اگرچہ فارسی میں سب بیاں ہے
مگر طول اوس کی ہر اک داستاں ہے
(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۳).

طولِ رودادِ غم ، معاذ اللہ
عمر گزری ہے ، مختصر کرتے
(۱۹۳۱ ، فانی بدایونی ، ک ، ۲۲۳). **۶. (جغرافیہ) کسی مقام سے وہ فاصلہ مراد ہے جو کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے. آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہے ، پس جو مقام رصدگاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طول طول مشرق اور جو جانب مغرب ہو اس کا طول طول مغربی کہلاتا ہے** (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. (اً) **طویل ، لمبا ، دراز (قصہ ، داستان وغیرہ) (مختصر کی ضد).**

کب تلک دل سے بکا کیجیے دیوانے کی طرح
زلف کا اوس کے فسانا طول و شب کوتاہ ہے
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۱۷).

حرصِ دنیا کا بہت قصہ ہے طول
آدمی کو صبر تھوڑا چاہیے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۴۴).

کہاں تک سنو گے مری داستاں
نہیں طول تو مختصر بھی نہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۰۵). **(اا) لمبا (قد میں).**

بلند ایسا تھا قدِ طول اوس کا
کہ جا کر آسماں کے پاس پہنچا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۹۲). **۲. بڑا (عمر میں).**

و لیکن ایک لونڈی عمر میں طول
ضعیف و ناتواں و زار و مجہول
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۹). [ع].

---الْبَلَد (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ل) امذ.
(جغرافیہ) دنیا کے نقشے (گلوب) پر کھینچے گئے عمودی خطوط (عرض البلد کا مقابل). حکیم ابرخس یونانی نے جزیرہ روڈس کو درجہ صفر قرار دے کر طول البلد ... کا حساب لگایا تھا (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۲۶). طول البلد استوا کی وہ قوس ہے جو معدل النہار اول کے ساتھ ... اس کے نقطۂ تقاطع کے درمیان ہوتی ہے ۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲). ایک اور آلہ بھی ہوتا ہے جس سے طول البلد اور عرض البلد کا تعین کیا جاتا ہے ۔ (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۸۱). [طول + رک : ال (۱) + بلد (رک)].

---التَّجارِب ، زِیادَۃُ الْعَقْل کہاوت.
زیادہ تجربہ سے عقل بڑھتی ہے (جامع الامثال).

---اللِّسان ، یُقَصِّرُ الْاَجَل کہاوت.
زبان درازی عمر کم کر دیتی ہے (جامع الامثال).

---اَمَل کس اضا (---فت ا ، م) امذ.
۱. اُمیدوں اور آرزوؤں کی کثرت اور خواہشات کی طوالت ؛ (کنایۃً) حرص و ہوس ، دنیا کی ہوس.

دے طولِ امل نہ وقتِ پیری
ہوئی صبح فسانہ مختصر کر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د (انتخاب) ، ۵۶).

چار دن کو کس لیے طولِ اَمل
ترک کر دنیا کو قصۂ مختصر
(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۳).

حدیثِ عافیت کیسی امیدوں کا محل کیسا
ہجومِ یاس میں دل کے لئے طولِ امل کیسا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۰۲). **۲. بکھیڑا ، بے جا طوالت ، ایسا کام جس میں وقت زیادہ صرف ہو اور دقت ہو ، دشوار ، مشکل.**

اس کی درگہِ فیض بخش میں تو
عرض کر حال چھوڑ طولِ امل
(۱۸۰۵ ، کلیاتِ صاحب ، ۱۰۳).

گھر میں اشنان کریں سرو قدانِ گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طولِ امل
(۱۸۸۸ ، کلیات نعت محسن ، ۹۵).

سوزِ فراق سے دلِ بیتاب جل گیا
اچھا ہوا کہ عشق کا طولِ امل گیا
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۶). اس لیے بذریعۂ پیغامبر اس کارروائی کا تصفیہ کرانا طولِ امل سمجھا گیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۳). [طول + امل (۱)].

---بانڈ (---سک ن) امذ.
دو متصل اینٹوں کے مرکزاؤں کے درمیانی فاصلے کو طول بانڈ کہتے ہیں (ناسیاتی کیمیا ، ۳۹). [طول + انگ : Bond].

---بَصَر کس اضا(---فت ب ، ص) امذ.
ضعفِ نظر ، جس میں دور کی چیزیں صاف دکھائی دیتی ہیں اور قریب لا کر دھندلی ، اسے طول النظر بھی کہتے ہیں (قصر بصر کی ضد). پہلی حالت میں طول بصر اور دوسری میں قصر بصر لاحق ہوتا ہے. (؟ ، کتاب العین ، ۹۸). [طول + بصر (رک)].

---بَلَد کس اضا(---فت ب ، ل) امذ.
رک : طول البلد. اس کا عرض بلد ۴۹ درجہ اور طول بلد مغرب سے ۲ے درجہ لکھا ہے. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۳). خود گرینچ کے خط نصف النہار پر جو مقام واقع ہے اس کا فاصلہ صفر ہے یعنی کوئی طول بلد نہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). [طول + بلد (رک)].

---پَکَڑْنا محاورہ.
بڑھ جانا ، طویل ہو جانا ، دقت طلب ہو جانا.

ہم ابتدا ہی سے کہتے تھے یا الٰہی خیر
کہیں نہ طول پکڑ جائے عارضہ دل کا

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۳۶).

ہر دم ہے ترقی پہ تری زلف کا سودا
پکڑے گا ابھی طول یہ آزار کہاں تک

(۱۸ے۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی) ، د ، ۶۰). شاید یہ اچھا ہی ہوا ورنہ یہ جھگڑا اور طول پکڑتا. (۱۹۳۸ ، خطبات عبدالحق ، ۱۵ے). سیشنوں نے کیا کیا طول پکڑا ، مگر مجال ہے کہ کوئی صف خالی نظر آئے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۶).

---تَکَلُّم کس اضا(---فت ت ، ک ، شد ل بضم) امذ.
بسیار گوئی ، طویل گفتگو ، بے جا بات چیت ، بکواس.

کہتے ہیں جو کہنا ہو وہ دو باتوں میں کہیے
گھبراتا ہوں میں طول تکلم سے زیادہ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۳). [طول + تکلم (رک)].

---حَرْف کس اضا(---فت ح ، سک ر) امذ.
رک : طول تکلم (پلیٹس). [طول + حرف (رک)].

---دینا محاورہ.
کسی مختصر بات یا عمل کو بڑھانا ، دراز کرنا ، طویل بنانا ، عرصہ لگانا. امام حسن آ کر حضرت کے کاندھے پر سوار ہوئے اور حضرت سجدے کو طول دیے. (۱ے۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳).

لمبے اس کے بالوں کا میں وصف لکھا ہے دور تلک
طرف مار تو طولانی تھا پھر بھی دے ہے طول کوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱ے).

نہ دے نامے کو اتنا طول ، غالب ، مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں ، عرض ستم ہائے جدائی کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۶). ہم نے الفاظ کی بحث کو قصداً طول دیا ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۱۸). رندھیر نے بات کو طول دینے کی کوشش نہ کی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۳۲).

---سُخَن کس اضا(---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) امذ.
رک : طول تکلم (پلیٹس). [طول + سخن (رک)].

---سَفِید کس صف(---فت س ، ی لین) امذ.
سفید رنگ کا ایک پرندہ جس کی چونچ اور ٹانگیں لمبی اور سرخ رنگ کی ہوتی ہیں ، مینڈک اور مچھلیاں وغیرہ کھاتا ہے ، اس کو سفید لق لق بھی کہتے ہیں. طول سفید مسافر ربیع. اس کے سارے حالات طول سیاہ کے سے ہیں ، فرق صرف اتنا ہے کہ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے. (۱۸۹ے ، سیر پرند ، ۲۳۵). [طول + سفید (رک)].

---سِیاہ کس صف(---کس س) امذ.
سیاہ رنگ کا ایک پرندہ جس کا سینہ سفید ، ٹانگیں اور چونچ سرخ اور لمبی ہوتی ہیں ، مینڈک اور مچھلیاں وغیرہ کھاتا ہے اس کو سیاہ لق لق بھی کہتے ہیں. طول سیاہ اسوج کے مہینے میں یہاں آتا ہے. (۱۸۹ے ، سیر پرند ، ۲۳۳). [طول + سیاہ (رک)].

---شَرْق کس صف(---فت ش ، سک ر) امذ.
وہ فاصلہ جو نصف النہار سے مشرق کی جانب ہو. بعد مشرق کو طول شرق اور بعد مغربی کو طول غربی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۶). [طول + شرق (رک)].

---طَوِیل (---فت ط ، ی مع) صف.
بہت لمبا ، دراز ، جس میں بہت طوالت ہو. انگریزی مصنفین نے طول طویل بحثیں کی ہیں. (۱۸۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۵ے). رسالہ نہایت طول طویل اور حشو و زواید پر مشتمل تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۸۶). کمیٹی سے ایک طول طویل نزاع کے بعد موصوف اس نتیجے پر پہنچے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۸۰). [طول + طویل (رک)].

---عُمْرَک / عُمْرَهٗ(---ضم ع ، سک م ، فت ر/ ضم ہ) فقرہ.
(عربی کلمہ اردو میں عموماً چھوٹوں کے لیے مستعمل) اس کی لمبی عمر ہو ، خدا عمر دراز کرے.

دعا ہے ، اے رہ غم ، طول عمرک
قدم پر ہے تو سو فرسنگ ہو جا

(۱ے۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۸). برخوردار نورچشم راحت جان طول عمرہ. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ے). مولوی گیلڈ اسٹن صاحب طول عمرہ دعائے خیر نصیب شما باد ، ایسے زمانے میں جبکہ چاروں طرف سے ہوائے شر و فساد. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۳).

---عَمَل کس اضا(---فت ع ، م) امذ.
رک : طول امل ، ایسا کام جس میں وقت زیادہ صرف ہو اور دقت طلب ہو ، مشکل ، دشوار ، بکھیڑا.

ہے طول عمل نیزۂ خطی کا ہلانا
کرتی ہے کماں تیر سفاہت کا نشانہ

(۱۸ے۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸ے). پانی کو بلندی کی طرف لے جانا چاہو تو نہیں لے جا سکتے اور کچھ دور لے بھی گئے تو بڑے طول عمل سے. (۱۹۰ے ، اجتہاد ، ۳۳). مؤلف نے اکثر طول عمل سے کام لیا ہے. (۱۹۶ے ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲ے۹). [طول + عمل (رک)].

---غَرْبی کس صف(---فت غ ، سک ر) امذ.
(جغرافیہ) وہ فاصلہ جو خط استوا سے مغرب کی طرف ہو۔ مشرق کی طرف کی دوری کو طولِ شرقی کہتے ہیں اور مغرب کی طرف کے بُعد کو طولِ غربی۔(۱۸۵۳ء ، مراۃالاقالیم ، ۸۸)۔[طول + غربی (رک)]۔

---کَرْنا محاورہ۔
۱. **طول دینا ، بڑھانا ، دراز کرنا۔**

طول نہ کر اب سخن بے ادبی اس میں ہے
مجلس ہے نازک سمج را ک طریقِ اداب
(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اُردو ، ا کتوبر ، ۱۹۵۰ء ، ۳۱))۔

بھینٹ کے دو بٹ سیتی دیں کچ کچ اپنا طول کر
ہم دونو کچ سوں کچ لگا کچ کچ کریں ہو بار عیش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۳)۔

کنگھی جو زلفِ یار سے اولجھی تو کیا ہوا
جانے دے اے اسیر نہ قصّہ کو طول کر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۳)۔ میں برابر طرح دیتی چلی جاتی ہوں اور طول کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۱۷)۔
۲. **بڑھنا ، دراز ہونا ، طوالت اختیار کرنا۔**

جو کچھ کلام ہو وہ مختصر ہو وصل کی رات
سنبھلیے غیر کے جھگڑے نے خوب طول کیا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۹)۔

---کَلام کس اسا(---فت ک) امذ.
طولِ تکلم ، فضول گوئی ، بکواس۔ وہی خانِ اعظم جن سے ڈاڑھی کے طول پر کیا کیا طولِ کلام ہوئے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۷)۔ میں نے کب کہا تھا کہ تو جیراسیوں سے طولِ کلام کر بیٹھنا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۳)۔ اگر طولِ کلام کا خوف نہ ہوتا تو اس باب میں میں «نقشِ ناپید» کے رمزی ... کی طرف اشارہ کرتا۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۷)۔[طول + کلام (رک)]۔

---کَلامی (---فت ک) امث.
طولِ کلام ، بسیار گوئی ، فضول باتیں کرنا ، حجت ، تُو تُو میں میں ، تکرار ، نوک جھونک۔ معلوم ہو کہ ہر ہر راگ کے اور راگنیوں کے سُروں کا اور اوقات کا بیان کرنا بہت طول کلامی ہوتی ہے۔(۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۰۵)۔آخر میں پانچواں مشیر قافیہ بدل کر قدرے طول کلامی سے کام لیتا ہے اور اس کی بات کاٹنے والا کوئی موجود نہیں۔ (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۹۰)۔ [طولِ کلام + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کھِنْچْنا محاورہ۔
طویل ہونا ؛ عرصہ لگنا ، دیر لگنا ، طوالت اختیار کرنا۔

اپنے آقا سے امید و طلبِ حاجت کر
طول کھنچ جائے اگر اس میں تو بے آس نہ ہو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۳۰)۔

مجھ میں اوس میں تھا جو قصہ اوس کا طول ایسا کھنچا
بن گیا جس کا اک افسانہ حکایت رہ گئی
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۳۰)۔

---کھینْچْنا محاورہ۔
دیر لگانا ، طویل ہونا ، طوالت اختیار کرنا۔

اگر اوس زلف کا مذکور بھی کچھ درمیان آیا
فسانہ طول کھینچے گا بہت شب ہائے ہجراں کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲)۔ ایک مقدمے نے ایسا طول کھینچا کہ شیخ صدر کی بنیاد اُکھڑ گئی۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۶)۔

ہوتی ہی نہیں صبح کسی طور الٰہی
کیا طول قیامت کا شبِ تار نے کھینچا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۲۵)۔ جھگڑے نے طول کھینچا اور .... بعض سمجھداروں نے مشورہ دیا کہ ثالثی سے تصفیہ کرایا جائے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جون ، ۱۷)۔

---لاطائِل کس صف(--- کس ء) امذ.
بے فائدہ طوالت ، غیر ضروری تاخیر، کسی امر یا معاملے میں بلاوجہ کی دیر دار۔ اگر اصطلاحیں نہ ہوں تو ہم علمی مطلب کے ادا کرنے میں طولِ لاطائل سے کسی طرح نہیں بچ سکتے۔(۱۹۸۳ ، ترجمہ: روایت اور فن ، ۹۳)۔ [طول + لاطائل (رک)]۔

---ماسِکَہ کس اسا(--- کس س ، فت ک) امذ.
(تصویر کشی) فلم سے لینز کے درمیانی نقطے تک کا فاصلہ۔ طولِ ماسکہ کو حسبِ خواہش تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۸۹)۔ [طول + ع : ماسِک + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---مُمِل کس اسا(---ضم م ، کس م) امذ.
طولِ عمل ، فضول کام ، غیر ضروری دیر یا تاخیر۔ اُن کی رائے میں ان تمام سفارتوں کا شمار کرنا طولِ مُمِلْ اور فعلِ عبث ہے (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۵۶)۔

اک مختصر سی بات ہے طولِ مُمِل نہیں
قابو میں تم نہیں ہو تو قابو میں دل نہیں
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی، احسن الکلام، ۱۷۳)۔[طول + مُمِل (رک)]۔

---مَوج کس اسا(---و لین) امذ.
حرارت ، روشنی ، لاسلکی وغیرہ کی شعاعوں کی لمبائی ، یکے بعد دیگرے کسی دو فرازوں یا نشیبوں کے درمیان سیدھا فاصلہ۔ جو روشنی ہمارے گرد و پیش کی اشیا سے خارج ہوتی ہے ، وہ بلحاظ طولِ موج مختلف ہوتی ہے۔(۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۶۷)۔ طولِ موج دو متصل فرازوں یا دو متصل نشیبوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، کیمیا ، گیارہویں جماعت کے لیے ، ۵۲)۔ [طول + موج (رک)]۔

---نَظَر آنا محاورہ۔
لمبا ہونا معلوم ہونا ، دیر لگتی نظر آنا (جامع اللغات)۔

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
لکھنے میں طوالت سے کام لینا ، طوالت نویسی ، بہت زیادہ تحریر کرنا ، بہت زیادہ لکھنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [طول + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــو عَرض (ـــو مع ، فت ع ، سک ر) امذ.
لمبائی چوڑائی ؛ (مجازاً) رقبہ ، جسامت ، جگہ.

دل کی لہروں کا طول و عرض نہ پوچھ
کبھو دریا کبھو سفینا ہے

(۱۷۶۰ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۶). ندی کے کنارے کھڑے بہت دیر تک وہ ... اس کے طول و عرض آثار وغیرہ کا تخمینہ کرتے رہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۳). مجھے بھی ایک تنگ سی کوٹھری میں بند رکھا گیا ، جس کا طول و عرض مشکل سے آٹھ فٹ اور چھ فٹ تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۲). [طول + و (حرفِ عطف) + عرض (رک)].

ــــہونا محاورہ.
لمبا ہونا ، دراز ہونا.

عمر بڑھتی جاتی ہے گھٹتی نہیں
دیکھیے کب تک یہ قصہ طول ہو

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۱۶).

طول (و مج) امذ.
ساڑھے تین مثقال اور تین قیراط کا ایک وزن (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [غالباً ، تول ـ تولہ (رک) کا معرب].

طُولا (و مع) صف.
دراز ، لمبا (عموماً قد کے ساتھ مستعمل).

بلند غُلو میں طوبیٰ نہ عرش پر سدرہ
خدا جو دے قد طُولا تو ہے ثمر نزدیک

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۶). [طُولیٰ (رک) کا ایک املا].

طُولاً (و مع ، تن ل بفت) م ف.
لمبائی میں ؛ لمبائی کی طرف (پلیٹس). [طول + اً ، لاحقۂ تمیز].

ــــعَرضاً (ـــفت ع ، سک ر ، تن ض بفت) م ف.
لمبائی چوڑائی میں،طول و عرض میں.پتھروں کی تہیں اس طرح جمائی جائیں کہ ہر اوپر والی تہہ نچلی تہہ سے طولاً عرضاً ذرا چھوٹی ہو. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۹). [طولاً + عرض (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

طُولانی (و مع). (الف) صف.
۱. **لمبا ، دراز ، اونچا.** اگر جمیع پیمبرین کا بیان کروں تو یہ کتاب گنجائش اس کی نہیں رکھتی اور نہایت طولانی ہوتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰).

لٹے اُس کے بالوں کا میں وصف لکھا ہے دور تلک
طرف مار تو طولانی تھا پھر بھی دے ہے طول کوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷).

کھلی ہے زلفِ طولانی شبِ وصل
ابھی باقی ہے کھڑیالی بڑی رات

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۲). چار انگشت طولانی شاخ کے ایک پہلو کو تیز چھری سے چھیل کر برابر کر دیا جائے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۲). ۲. **غیر معمولی طور پر طویل** (تقریر ، سفر وغیرہ) ؛ (کنایۃً) **اُکتا دینے والا.** اس طرح پر طولانی سلسلۂ جواب و سوال کا جاری کرنا ہر ایک کے لیے ناپسند ہو گا. (۱۸۹۶ ، خطوط سرسید ، ۱۵۲). جن نے ... اس طولانی اور حیرت خیز کہانی کی داد دی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). خدا خدا کرکے ریل کا طولانی سفر ختم ہُوا. (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۱۱). (ب) امث.
۱. **کسی چیز کی لمبائی ؛ درازی.**

نشیمن سرو پر رکھیے گا اپنا طائرِ سدرہ
کہیں طوبیٰ سے بھی ہوگی زیادہ اوس کی طولانی

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۵۲). جس قدر حرارت پہنچانے کی ضرورت ہو اوسی نسبت سے بوائلر بھی جسیم ہو اور بائپ کی طولانی بھی. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۲ ، ۸ : ۹۶). ۲. **(مدّت یا کام کی) طوالت.**

کاٹے کٹتی ہی نہیں کیا جانے کیسے بڑھ گئی
مار ڈالے گی شبِ ہجراں کی طولانی مجھے

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۱۸۳). [طول + انی ، لاحقۂ نسبت].

ــــٹیلے (ـــی مع) امذ ؛ ج.
(جغرافیہ) یہ ٹیلے زیادہ تر صحرائے مصر و لیبیا اور صحرائے آسٹریلیا میں ملتے ہیں ، یہ نہ صرف ایک دوسرے کے متوازی بلکہ ہوا کے رُخ کے متوازی بھی ہوتے ہیں ، یہ اُس وقت بنتے ہیں جب ہوا برخان (ہلال نما ٹیلے) کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے یا ہوا میں ریت کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے ، جنوبی ایران میں ان کی بلندی سات سَو فٹ اور مصر میں تین سو فٹ اور صحرائے لیبیا میں ان کی لمبائی ایک سو کلو میٹر سے بھی زیادہ ہے (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۹۸). [طولانی + ٹیلے (ٹیلہ (رک) کی جمع)].

ــــدرازیں (ـــفت د ، ی مج) امث ؛ ج.
(جغرافیہ) گلیشیر کی وہ درازیں جو گلیشیر کی کسی تنگ وادی سے گزر کر بہت کشادہ وادی میں داخل ہونے اور بعد ازیں پھیل جانے سے اس میں پڑ جاتی ہیں ، یہ وادی کی ہموار سطح اور اس کی کشادگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۸). [طولانی + دراز (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

ــــکَرنا ف م ؛ محاورہ (شاذ).
بڑھانا ، دراز کرنا ، لمبا کرنا.

ہو تجمّل بڑھتی اور دولت ترقی میں مدام
عمر کا رشتہ تری ہر سال طولانی کرے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۵).

ــــہو جانا/ہونا محاورہ.
دراز ہونا ، لمبا ہونا ، بڑھ جانا. یہ خط بہت طولانی ہو گیا اور ایک مزے کی بات لکھنا ابھی باقی ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۷۱). عبارت خواہ کسی قدر طولانی ہو جائے تاہم پورا اور صحیح مفہوم ظاہر ہو. (۱۹۸۳ ، ترجمہ: روایت اور فن ، ۹۷).

طُولانِیّت (و مع ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
طولانی ہونا ، لمبا ہونا ، لمبائی. باریکی طولانیت اوس کی وقت بوقت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۳۹). [طولانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طُولقان (و مع ، سک ل) امث.
چرند و پرند کی انواع حیوانات میں جو جنس سفید شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے اس کو طولقان کہتے ہیں جیسے سفید ہاتھی وغیرہ (ماخوذ : کار نامۂ جہانگیری ، ۵۹). [مقامی].

طُولَہ (و مع ، فت ل) امذ.
(معماری) اس اینٹ یا پتھر کو کہتے ہیں جس کا اعظم طول کام کے چہرے کے متوازی ہو. اگر دیوار کی لمبائی میں ایک طولہ رکھا جائے تو وہ دو عرضوں پر بیٹھے . (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۱). [طول + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---بَنْدِش (---فت ب ، سک ن ، کس د) امث.
(معماری) اینٹ کی چنائی کا ایک طریقِ کار جو نصف اینٹ کی دیواروں میں استعمال ہوتا ہے اس میں چہرے کی تمام اینٹیں طولوں کی طرح لگائی جاتی ہیں. طولہ بندش نصف اینٹ کی دیواروں کے واسطے ... استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۶۳). [طولہ + بندش (رک)].

طَولَہ (و مج ، فت ل) امذ.
ساڑھے تین مثقال اور تین قراط کا ایک وزن (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [غالباً ، تولہ (رک) کا معرب].

طُولٰی (و مع ، ا بشکل ی). (الف) صف.
دراز ، لمبا نیز پورا ، کامل.

زلفِ طولٰی کو نہ اپنا ید طولٰی پہونچا
یہ وہ ہے سانپ جو ہاتھوں پہ کھِلایا نہ گیا

(۱۸۴۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲۲). (ب) امذ. سورۂ بقرہ کا ایک وصفی نام. فرمایا حضرت ابن مسعود نے کہ اوتری ہے سورت نساء قصریٰ بعد طولٰی کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۸۱). [ع].

طُولی (و مع). (الف) صف.
طول (رک) سے منسوب ، طول کا ، لمبا ، لمبوترا ، مستطیل. علم ہندسہ ... کا کام طولی عرضی عمقی مقادیر شمار کرنے کا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۲۹). سرل چاپ ایک آلہ ہے جس کی مدد سے جسموں کے طولی ابعاد ناپے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی ، ۳۰). (ب) امث. (طبیعیات) آواز کی موج یا لہر (طبیعیات کی داستان ، ۳۸۳). [طول + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بِگاڑ (---کس ب) امذ.
(طبیعیات) وہ بگاڑ جو کسی جسم میں بیرونی قوت کے اثر سے طول کی تبدیلی کی صورت میں واقع ہو. بگاڑ تین قسم کا ہوتا ہے یعنی طولی بگاڑ ، حجمی بگاڑ اور صوری بگاڑ. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۵۹). [طولی + بگاڑ (رک)].

---پَھیلاؤ (---ی لین) امذ.
(طبیعیات) کسی چیز میں اس کی لمبائی کی زیادتی جو حرارت یا کسی اور قوت سے پیدا ہو. سلاخ کی طرح کے جسم میں اس کے طول کی زیادتی ہی کو اہمیت حاصل ہے اسے طولی پھیلاؤ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۴۳). [طولی + پھیلاؤ (رک)].

---پَھیلاؤ کا معیار امذ.
(طبیعیات) کسی شے کی ایک سنٹی میٹر لمبائی کو ایک درجہ سنٹی گریڈ تک گرم کرنے سے اس میں طول کی جو زیادتی پیدا ہوتی ہے اسے اس شے کا طولی پھیلاؤ کا معیار کہتے ہیں (حرارت ، ۴۳).

---شِگُفْتَگی (---کس نیز ضم ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) امث.
(نباتیات) جب کبھی زردان میں شگاف طولی طور پر ہوں تو اسے طولی شگفتگی کہتے ہیں (ابتدائی نباتیات ، ۹۲). [طولی + شگفتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---قُطْر (---ضم ق ، سک ط) امذ.
(حیوانات) وہ خط جو دہن خول کے دو عدد تنزیلی قصوص یا لکن کو ملاتا ہے. طولی قطر کے دونوں کناروں پر ، دہن خول میں دو عدد طولی میزاب ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۹۳). [طولی + قطر (رک)].

---کَمی (---فت ک) امث.
(طبیعیات) کسی چیز کا عمودی سمتوں میں سکڑاؤ جو کسی قوت کے سبب ہو. ہر قوت اپنی سمت میں پھیلاؤ یعنی طولی زیادتی پیدا کرتی ہے اور سمت کی عمودی سمتوں میں سکڑاؤ یعنی طولی کمی کا باعث بنتی ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۹۳). [طولی + کمی (رک)].

---لَہْر/مَوج (---فت مج ل ، سک ہ/و لین) امث.
(طبیعیات) روشنی ، حرارت یا آواز وغیرہ کی وہ موج جس میں واسطے کے ذرات اُسی سمت میں آگے پیچھے حرکت کرتے ہیں جس سمت میں موج بڑھتی ہے. آواز کی طولی لہریں نقطۂ ماسکہ سے روانہ ہو کر اسی آئینے پر پڑیں گی. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۹۹). ایسی موجوں کو جن میں واسطے کے ذرّے اپنی حالت توازن کے ارد گرد موجوں کی اشاعت کی سمت میں مرتعش رہتے ہیں طولی موجیں کہلاتی ہیں. (۱۹۸۳ ، مبادیات طبیعیات ، ۲۳۵). [طولی + لہر / موج (رک)].

---مِیزاب (---ی مع) امذ.
(حیوانات) گھنگیوں وغیرہ کی لمبی نالی یا نلکی جن سے وہ غذا حاصل کرتے ہیں. دہن خول میں دو عدد طولی میزاب ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۹۳). [طولی + ف: میزاب = پرنالہ].

---نالی امث.
رک : طولی میزاب ، غذا حاصل کرنے کی نالی. میان رگ کے ساتھ ساتھ ایک طولی نالی پائی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۵۳). [طولی + نالی (رک)].

---نَرْخَری شاخ (---فت ن ، سک ر ، فت خ) امث.
(حیوانات) حیوانی جسم کے ہر جانب کے سوراخ جو طولی نالی میں کھلتے ہیں (ماخوذ : معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۱۸). [طولی + نرخری (رک) + شاخ (رک)].

ـــ وَرِید (ـــ فت و، ی مع) امث.
(حیوانیات) وہ ورید جو حشرات کے پروں کی لمبائی میں دوڑتی ہے۔ یہ پر وریدیں دو قسم کی ہوتی ہیں، پہلی وہ جو پر کی لمبائی میں دوڑتی ہیں ان کو طولی وریدیں کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷، بنیادی حشریات، ۴۳)۔ [طول + ورید (رک)]۔

طُومار (و مع) امذ۔
۱. (i) طویل کہانی یا قصّہ (جو ناگوار ہو جائے)، تحریروں یا بیانات کا بڑا مجموعہ۔

کبھی دوکھ درد کا طومار میرا
درازی میں ہے انبر سار میرا
(۱۶۶۵، پھول بن، ۱۰۱)۔

اے سراج اب گفتگو کا کام نیں
ہجر کے طومار کوں انجام نیں
(۱۷۳۹، کلّیات سراج، ۱۱۳)۔

پڑھ سناویں گے ہمیں نامۂ اعمال اپنا
ورقِ چند ہے کچھ دفتر طومار نہیں
(۱۷۹۵، دل عظیم آبادی، د، ۱۱)۔

حشر تک شکوہ لکھوں تیری جدائی کا اگر
تو بھی رہ جائیں گے لکھنے مجھے طومار کئی
(۱۸۲۶، معروف، د، ۱۲۰)۔

بیاں غم کے طومار ہونے لگے
مصیبت کے اظہار ہونے لگے
(۱۸۷۷، صبح خنداں، ۹۶)۔

دل کے دو حرف تھے مگر اے عشق
ایک طومار ہو گئے دونوں
(۱۹۳۲، بے نظیر، کلامِ بے نظیر، ۱۳۵)۔ مولانا کو عطیہ سے تو یقیناً محبت تھی زہرا سے ہو یا نہ ہو اور اس تعلق کے ثبوت میں دلائل و براہین کا اچھا خاصہ طومار جمع کرلیا ہے۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، اپریل، ۵۷)۔ **(ii) لپٹا ہوا کاغذ، کاغذ کا بنڈل، پلندہ۔**

جو کچھ کہ تم سیں مجھے بولناں تھا بول چکا
بیانِ عشق کے طومار کوں میں کھول چکا
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۵۰)۔ اس میں سے ایک طومار کاغذ کا لکھا ہوا نکلا۔ (۱۸۰۳، گلزار چین، ۸۸)۔ وہ اوس مملکت میں چلا پھرا جس طرح طومار میں کاغذ لپٹتے ہیں۔ (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۲۳)۔ جس دن ہم لپیٹ لیویں آسمان کو جیسے لپٹتے ہیں طومار میں کاغذ۔ (۱۹۱۷، ترجمہ القرآن الحکیم، مولانا محمود الحسن، ۵۷۱)۔ زمین و آسمان یوں لپٹ دیے جائیں گے جیسے کاغذوں کا طومار۔ (۱۹۶۷، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۱۹۵)۔ **(iii) کاغذ کی لمبی پٹی جس پر لکھنے جاتے اور لپٹے جاتے ہیں؛ (کنایۃً) طول، لمبائی۔**

گر وہ سو منزل ہیں دے دوں کا یہاں سے آپ میں
اس قدر نامے کا میرے نامہ پر طومار ہے
(۱۸۷۳، دیوان فدا، ۳۲۷)۔ **۲. جھوٹی باتیں، مبالغہ آمیز بیان یا تحریر، من گھڑت قصّہ کہانی۔**

دکھایا ہر کس و نا کس کو اس نے
ہوا طومار رسوائی مرا خط
(۱۸۹۲، شعور (نوراللغات))۔ وہ اگر چاہتے تو اس تمام طومار کا پول کھول کر رکھ سکتے تھے۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۶۲۷)۔ **۳. کتاب، جلد، رجسٹر (حسابات وغیرہ کا)۔**

بزاں کار طومار اس کے اکل
لکھے کی اچھیں کی سب اوس میں عمل
(۱۶۳۸، مرات العشر، ۲۹)۔

یہ کس کے حسن کے طومار کا محاسب ہے
ہر ایک موج ہے مدِّ حساب دریا میں
(۱۸۵۸، سحر (نواب علی)، بیاضِ سحر، ۲۴۴)۔ طومار : طمر لپٹنا سے ہے، کاغذ وغیرہ جو لپٹا ہوا ہو، کتاب حساب اور اب ایک لمبی داستان رطب و یابس سے بھری ہوئی (جو ناگوار ہو جائے) سے مراد ہے۔ (۱۹۲۳، سرگزشتِ الفاظ، ۲۹۳)۔ **۴. (i) (کنایۃً) ڈھیر، انبار، انبوہ، الالا (کثرت کے لیے مستعمل)۔**

نہیں درکار قابوے بیاں اپنی زباں سیتی
عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۲)۔ کوئی جفا کش کار آزمودہ سانڈنی پاسوں تورد جہاں گرد پر سوار ہو کے یہ طومار یونان میں مادر غمخوار کے پاس پونہچا دے۔ (۱۸۳۶، سرور سلطانی، ۲۸۶)۔ اس کے بعد طومار کے طومار عشقیہ خطوط و مراسلات کے دکھائے۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱ : ۴۴۴)۔ ہر فن کی دو دو کتابیں لیں، اس طرح ایک بڑا طومار کم ہو گیا۔ (۱۹۱۰، مقالاتِ شبلی، ۳ : ۱۲۳)۔ ان لغات میں ہر قسم کی اغلاط کا کتنا بڑا طومار ہے۔ (۱۹۸۶، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، ۲ : ۱)۔ **(ii) (کنایۃً) ساز و سامان، بہت سی چیزیں۔**

سحر نے مُنْہ سے سرکایا نقاب آہستہ آہستہ
لپیٹا رات نے طُومار اپنا تہ کیا خیمہ
(۱۹۷۳، پرواز عقاب، ۴۹)۔ **۵. مکتوب، خط (جو معمول سے بڑا ہو)۔**

دیکھیو گر نہ پڑے دیجو اسے اے قاصد
دلِ بیتاب لپٹا ہے مِری طومار کے ساتھ
(۱۷۹۴، بیدار، د، ۸۲)۔

واں سے یک حرف و حکایت بھی نہیں لایا کوئی
یاں سے طومار کے طومار چلا کرتے ہیں
(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۷۷)۔

ہائے غیروں کو تو ہوں شوق کے طومار رقم
اور مجکو کبھی اک حرف بھی تحریر نہ ہو
(۱۸۸۳، مضامین رفیع، ۵ : ۵۱)۔

یہ کہہ کر اس نے واپس دے دیا خط میرے قاصد کو
وہ اس دفتر کو رکھ چھوڑیں وہ یہ طومار رہنے دیں
(۱۹۲۸، دیوان قمر، ۲ : ۲۷)۔ طومار اس کے لغوی معنیٰ نامہ، خط، کتاب اور بڑے مکتوب کے ہیں۔ (۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویساں، ۲۵)۔ **۶. بہتان نیز فساد، ہنگامہ۔**

دیں مسلماناں کو اُن کی پیشاں
یہ اُسی کے عہد کا طومار ہے
(۱۸۳۰، تقویۃ الایمان، ۳۸۶)۔ ایک تھوڑی سی زمین کے واسطے

یہ سب طومار ہے وہ بھی کچھ ایسی زمین سی زمین نہیں ۔ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۷۱).

بات اتنی اور اس پہ یہ طومار
غل ہے یورپ پہ جانفشانی کا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۲۲). ۷. **تعویذ ، ٹونا ، جادو (تعویذ ، جادو وغیرہ کے ساتھ مستعمل).**

ولے دھن او تعویذ طومار نت
او سب داروان رکھ کے یک ٹھار نت
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۷).

نہ مُلّا پا سکے ہرگز یہ اسرار
عبث ضائع ہے یاں تعویذ و طومار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۲). عورت خوبصورت دو لونڈیوں کو اپنے ساتھ لے کر کبھی مُلّا کے پاس گئی تعویذ طومار کے واسطے ۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۳۳). جادو ، ٹونا ، منتر ، ٹوٹکا ، تعویذ ، طومار کا فریب دے کر لوگوں کو پُھسلا لیتے ہیں. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲۳). حکیم صاحب ... بھلا میں کیا جانوں جادو طومار. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۹۳).

موقوف جس پہ گرمیِ ہنگامہ تھی وہ دل
عنقا اک طلسمِ شعلہ و طومارِ دود تھا
(۱۹۱۳ ، دیوانِ صفی لکھنوی ، ۳۳). ۸. **خط کی ایک قسم .** میں نے قلم پکڑا اور دوات سے روشنائی لی ... ثلث اور نسخ اور طومار اور محقق خطوں میں دو دو شعر لکھے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۲۶). ۹. **(فوج کا) پرا ، صف ، قطار (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۲۸).** [ع].

---**باندھنا** محاورہ.
بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، بہت مبالغے سے کام لینا ؛ بہتان لگانا ، فتنہ کھڑا کرنا.

کیا کیا نہ ہم نے دل کی تسلّی کے واسطے
طومار باندھے آہ کی تاثیر میں غلط
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۹). بچے نے دو نارنگیاں توڑ لیں اس پر یہ طومار باندھا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۶). سرفہرست ان کے ساتھیوں میں میرا نام تھا اور مجھ پر الزامات کے طومار باندھے جا رہے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۳۷).

---**بنا کھڑا کرنا** محاورہ.
چھوٹی سی بات کو بڑھا کر فتنہ برپا کرنا. فطرت نے اُس بیع نامہ فرضی کا ایک طومار بنا کھڑا کیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۹).

---**بندھنا** محاورہ.
طومار باندھنا (رک) کا لازم.

مثنوی بحر نے لکھی مرے افسانے کی
کیوں بڑھا حرفِ محبت جو یہ طومار بندھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵). وزرا پر ہر جانب سے ان کے معاملوں میں سفارشوں اور شکایتوں کا طومار بندھا کرے گا. (۱۹۳۷ ، ہندوستان کا نیا دستور حکومت ، ۱۲۳). حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد تو اس قسم کے الزامات کا طومار بندھ گیا. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۲۸۰).

---**طرازی** (---کس نیز فت ط) امث.
مبالغہ آمیز باتیں کرنا ، جھوٹ کہنا ؛ بہتان لگانا ، الزام لگانا. اس ساری طومار طرازی ، تجزیے یا جراحی کے باوجود اس حقیقت کا اظہار نہ کرنا بے انصافی بلکہ بے ایمانی ہو گی . (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۸۸). [طومار + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**کرنا** محاورہ.
دفتر یا کتاب کی صورت میں لکھنا ، پوری تفصیل سے بیان کرنا.

کریں ہیں نہ ورق آسماں کوتاہی
شہا اگر تری بخشش کا کیجیے طومار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۶).

---**کے طُومار** امذ ؛ ج.
بہت سے ڈھیر ، بہت بڑا انبار ، کثرت سے چیزوں کا اکٹھا ہونا. وہ اپنی خوشی سے مراسلات کے طومار پڑھتیں اور سرکاری خط و کتابت رکھنے میں وہ اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں . (۱۹۰۳ ، سوانحِ عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۰۹).

---**کھولنا** محاورہ.
بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، طوالت سے بیان کرنا ، دفتر کھولنا.

جو کچھ کہ تم سیں مجھے بولناں تھا بول چکا
بیانِ عشق کے طومار کوں میں کھول چکا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۰).

---**لگانا** محاورہ.
ڈھیر لگانا ؛ کثرت سے کسی چیز کو بنانا یا لکھنا. شعرا نے ہجوں کا طومار لگا دیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۹۱) .

---**لگنا** محاورہ.
طومار لگانا (رک) کا لازم ، ڈھیر لگنا.

بھول کر لب پہ یہاں حرفِ شکایت آئے
اُلٹے شکووں کا وہاں دیکھنا طومار لگے
(۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۱۳۴).

---**نویس** (---فت ن ، ی مع) امذ.
۱. **بہت زیادہ تفصیل سے لکھنے والا ، طویل خط وغیرہ لکھنے والا .** شبلی ایسے طومار نویس مصنف سے یہ کیونکر توقع رکھی جاتی کہ وہ اپنے محبوب کو خط لکھے اور اس قدر مختصر نویسی سے کام لے . (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۹). ۲. **محاسب ؛ جمع خرچ نویس ، اکاؤنٹنٹ (پلیٹس).** [طومار + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---**نویسی** (---فت ن ، ی مع) امث.
تفصیل سے یا بڑھا چڑھا کر لکھنا (خط ، داستان وغیرہ) . امید ہے کہ اس طومار نویسی پر بنظر انصاف غور فرما کے کسی مقامِ غلط پر عتاب نہ فرمائیں. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۷۱). [طومار نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طُوماری کَرْنا محاورہ (قدیم).
لمبا ہونا ، لمبائی میں بہت بڑھ جانا.

یو مدح اس شہہِ عالی کر انگوں لکھنے
ورق ہو آج کرے آسمان طوماری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۶).

طُونی (و مج نیز مع) امث.
(ریشمی کپڑے یا آرائشی سامان کا) کناره ، جھالر ، گوٹ. گوٹھ ، پیمک ، طونی ، ٹھپا ، گوکھرو ، سلما ستارہ مردوں کو سب معیوب ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ چند پند ، ۱۲). [تونی (رک) کا ایک املا].

طونی (و مج) امث.
۱. دعوت ، ضیافت. تیمور نے یہاں سب کو ایک ہفتہ تک مقیم رہ کر جشن و طونی کا حکم دیا. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۹۰). **۲. شادی ، بیاہ ، جشن** (فیروز اللغات). [طوی (رک) کا ایک املا].

طُویٰ (ضم نیز کس ط ، ا بشکل ی) امذ.
ملکِ شام میں ایک وادی جسے وادیِ ایمن اور وادیِ مقدس بھی کہتے ہیں.

جب بُلایا حق نے موسیٰ کو کہ آ
دشتِ طاہر میں ہے نام اس کا طویٰ

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۳۱). موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر گئے تو انھیں حکم ہوا کہ اپنی جوتیاں اُتار کر آؤ بیشک تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو. (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۱۵۷). [ع].

طُویٰ (ضم ط) امث وسے طونی.
تہوار ، جشن ، شادی ، بیاہ ، تفریح ، تہ ، شکن ؛ (ریشمی کپڑے یا آرائشی سامان کی) جھالر ، کناره ، گوٹ (پلیٹس). [تونی (رک) کا معرب].

طوے (و مج) امث.
رک : ط.

چشم میں فاسق «الف» جب ہوئے
تب وہ سمجھے کہ بس یہی ہے طوے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۲).

طوے بن طرہ ہے اور طوے پر ایک نکتہ بھر
عین بےعیب ہے اور کانے میاں غین ہوئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶). قطعہ یہاں غلط نظم ہوا اِس کی طوے ساکن چاہیے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۸۹). آخر اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے کہ دال ، ڈال ، ذال ، طوے ، ظوے مونث ہیں. (۱۹۷۳ ، شوکت سبزواری ، اردو قواعد ، ۳۷). [ط (رک) کا تلفظ].

طَوِیَّت (فت ط ، کس و ، شد ی بفت) امث (شاذ).
نیت ، ارادہ ، اندیشہ (مرکبات میں جزوِ آخر کے طور پر مستعمل ہے). زبانی چند بندوں کی آپ کی توجہ پر موقوف ہے یہ وجہ ہے کہ طبیعت حق طویت اس طرف مصروف ہے. (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۷۰). عمرو و غلِ نیت و فسادِ طویت و طمعِ خلافت پر منطوی تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۱).

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لا کھوں سلام

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۲۲).

ہوں صدقِ طویّت سے جو بہرہ ور
اُہمْ یُبْشِرُون و یَسْتَبْشِرُون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میرِ مُغنی ، ۱۶۵). [ع].

طَویل (فت ط ، ی مع). (الف) صف.
۱. لمبا ، دراز (مختصر کی ضد).

کل تم نہ تھے تو رات تھی ہمارے بلا طویل
اب ہو تو دیکھ لیجو کہ دم میں سحر ہے آج

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۲۷۷).

خطِ طویل یار کو میں نے لکھا مگر
مطلب کو دیکھیے تو کہیں کچھ پتا نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۱۸). آخر اس طویل سیر ، اس مدت گیر مطالعے کا کوئی نتیجہ نکلا. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۳). سفر نہایت محنت طلب اور طویل نظر آتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۳۹). **۲. (مجازاً) بلند ، عالی ، اونچا (شاذ).**

تج ہو منزل ہے کٹھن میں نا نبھوں گا کر نہ بوج
جسم نے کرتا ہوں لیکن ہے مری ہمت طویل

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۶۶). (ب) امث. (عروض) **ایک بحر کا نام جس میں چار بار فعولن مفاعیلن کی تکرار ہوتی ہے. یہ بحر عربی شعر سے مخصوص ہے. فارسی اور اردو میں کم یاب ہے. لمبی بحر.** طویل. یہ تازی گویوں کی خاص بحر ہے اس کے اصل دائرے میں فعولن مفاعیلن چار بار لائے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۳۳). امیر نے چوبیس بحروں میں تالیں ایجاد کی ہیں جن کے اقسام حسبِ ذیل ہیں ... بحرِ طویل ، بحرِ رجز ، بحرِ کامل ، بحرِ بسیط ، بحرِ تصریح ، بحرِ منسرح ، بحرِ سریع. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۸۵). [ع].

ــــُ الذَّیل (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ذ ، ی لین) صف.
جس کا سلسلہ یا متعلقات بہت پھیلے ہوئے ہوں ، دراز دامن ، طول طویل. ہر مذہب ایک مدت کے بعد ... ایک طومار طویل الذیل ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۳۱). عجاج کے طویل الذیل رجز آج بھی موجود ہیں. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۲۰۹). آخر ایک طویل الذیل مقالہ اردو کے ارتقا پر تیار ہو گیا. (۱۹۵۶ ، اردو زبان کا ارتقا ، (حرفِ اول)). [طویل + رک : ال (۱) + ذیل (رک)].

ــــُ العُمْر (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، سک م) صف.
زیادہ عمر کا ، بڑی عمر کا.

جتنی ہوتی ہے طویل العُمر ہوتی ہے قوی
ہے عروجِ ارتقا اس کے لیے شہ رحال

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۲۹). ادبا میں یہ ہم آہنگی جتنی زیادہ اور دیرپا ہوگی تحریک اتنی ہی توانا ، ہمہ گیر اور طویل العمر ہوگی. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۶۳). [طویل + رک : ال (۱) + عمر (رک)].

---القامت / القد (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت م / غم ا ، سک ل ، فت ق) صف.
قد و قامت میں لمبا ، دراز قد ، بلند قامت ، بہت اونچا (عموماً آدمی یا کوئی چیز).

کبھو زلفِ طویل القد کوں اپنی کہ اے احمق
کجی کوں چھوڑ دے تو جو بڈی سب سیں کہاتی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۷). خلیجِ فارس کے عرب خوش پشت ہوتے ہیں اور طویل القامت اور سیہ فام ہونے میں مشہور ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳). عورت کا حُسن یہ ہے کہ وہ بہت موٹی نہ ہو ، بہت پستہ قد یا بہت طویل القامت نہ ہو. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۱۶) . وہ بوڑھا ضرور تھا مگر ہٹا کٹا اور طویل القامت تھا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۷۰) . [طویل + رک : ال (۱) + قامت/قد (رک)].

---المدّت / المیعاد (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، شد د بفت / غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
لمبے عرصہ کا ، انتہائی مدّت کا ، عرصۂ دراز پر محیط ، دیر تک رہنے والا. افسوس کہ ملک میں پاکستان کے متعلق بھارت کی طویل المیعاد ... حکمتِ عملی کو سمجھنے والوں کا قحط ہے . (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۵۶). مسلسل اور طویل المدّت اثرات فرد کو شخصیت سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۸۱). [طویل + رک : ال (۱) + مدّت/ میعاد (رک)].

---النّظر (---ضم ل، غم ا، ل، شد ن بفت، فت ظ) صف.
وہ جسے دور کی چیزیں دھندلی دکھائی دیتی ہوں ، دراز نظری کا بیمار. اگر آنکھ طویل النظر ہے تو سوئی د انچ کے فاصلے پر پہلے ہی دھندلی نظر آئے گی (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ)، ۲۶۹). [طویل + رک : ال (۱) + نظر (رک)].

---مُختصر افسانہ (---ضم م ، سک خ ، فت ت ، ص ، فت ا ، سک ف ، فت ن) امذ.
ناول اور افسانے کے بیچ کی ایک صنف جس میں ناولوں کی پس منظری کیفیتں اور مختصر افسانے کی وحدتِ تاثر ایک ساتھ موجود ہوتی ہے اس میں ناول کے پلاٹ کی پیچیدگی اور گہرائی نہیں ہوتی لیکن جو کسی ایک خاص محل ، فضا اور ذہنی کیفیت کی پیچیدگیوں کی وضاحت کرتا ہے اس میں مناظر زیادہ تفصیل اور کردار زیادہ واضح ہو کر سامنے آتے ہیں. آخر ایک دن میں نے سوچا کہ ... ایک چھوٹا سا ناول یا ایک طویل مختصر افسانہ لکھا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۹). [طویل + مختصر (رک) + افسانہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
دراز ہونا ، بڑھنا ، طوالت اختیار کرنا.

بس اے انیس مرتبہ ہوتا ہے اب طویل
مصرعے ہیں لاجواب تو مضموں بے عدیل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۸).

طَوِیلہ (فت ط ، ی مع نیز مج) امذ.
۱. چوپایوں خصوصاً گھوڑوں کے باندھنے کی جگہ ، اصطبل ، تھان ، کھیر.

وہاں باندھے تھے تیزی ہی یک ہزار
طویلہ کئے تھے خراب کونھ بہار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۳).

چنچل یہ باد پا ہے کہ جس کا طویلے بیچ
سیماب سا ہو کھینچے میں تنگ رنگ ڈھنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۸). شمسان ... اپنے طویلے میں لے آیا اور کہا سب کے سب گھوڑے حاضر ہیں. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۵۹). گھوڑوں میں وبا ایسی پھیلی کہ طویلے کے طویلے خالی ہو گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۳۵). طویلے میں کثرت سے بیل بھینس ... بندھے ہوتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۹۳). یہ کسی کسان کا طویلہ تھا ... مگر اب ہم نے اسے اپنا ٹھکانا بنا لیا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۹). **۲. لمبی رسی (یا زنجیر) جو جانوروں (عموماً گھوڑوں کے پیروں) سے باندھ کر چرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں ؛ موتیوں کا ہار ؛ لمبا** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). **۳. ایک سکّہ جو عرب کے جنوب میں رائج ہے.** بازاروں میں الحا کا وہ عجیب و غریب سکّہ بھی دکھائی دے گا جس کو طویلہ کہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۳۸). [طویل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَوِیلے (فت ط ، ی مع نیز مج) امذ ؛ ج.
طویلہ (رک) کی جمع یا حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل. ایک روز حسبِ اتفاق بیل ... خچر کے طویلے کے قریب آیا تو اُس کو بہت ہی صاف ستھرا پایا . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۸). اس غیر آباد گاؤں کے کنارے ویران طویلے میں ہمارا ٹھکانا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۹). [طویلہ (رک) کی جمع].

---کی بَلا بَنْدَر کے سَر کہاوت.
قصور کسی کا اور مارا کوئی جائے ، مصیبت کسی اور کی اور سر پڑی کسی دوسرے کے (کہتے ہیں جس طویلے میں بندر ہوتا ہے وہاں دوسرے چوپائے ہر مصیبت اور بلا سے محفوظ رہتے ہیں اور ساری بلا یا مصیبت بندر کے سر آ پڑتی ہے). تم کو خدا واسطے کی عداوت اُن کے ساتھ آ پڑی ہے ، طویلے کی بلا بندر کے سر. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۶). یہ تو وہی مثل ہو گئی : طویلے کی بلا بندر کے سر ، لونڈیا کا غصّہ مجھ غریب پر اتار رہے ہو. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۹۳).

---کی بَلا بَنْدَر کے سَر آنا / پڑنا / جانا محاورہ.
کسی اور کی مصیبت کسی اور کے سر پڑنا ، قصور کسی اور کا اور سزا کسی اور کو ملنا.

دولتی ہے سمندِ نازکی عاشق کا سر جانا
یہی تو ہے طویلے کی بلا بندر کے سر جانا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۳۱). طویلے کی بلا بندر کے سر آئی ، ایک جوگی کے بدلے سینکڑوں گوالے دھر لیے گئے. (۱۹۲۹ ، نانک کتھا ، ۵۲).

ـــ میں لُتیاہج کہاوت.
رک : **طویلے میں لتیاؤ ، آپس کی پھوٹ اور جھگڑا فساد** (ماخوذ : جامع الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

ـــ ہی میں لُتیاؤ کہاوت.
آپس ہی میں جوتم پیزار ، اپنے ہی گروہ میں پھوٹ. دیکھیے قبلہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے ، طویلے ہی میں لتیاؤ ، ہم سے بگڑ جائیے کی واللہ بگڑ جائے گی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۱۷).

طٰہٰ (مد ط ، ہ) ؛ س طحۂ. (الف) امث.
قرآن کی ایک سورۃ کا نام جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہے .

نبیؐ بعث جو کوئی کیتا ہے یک چت ہور یک دل سوں
سو اُس کے دل اوپر ہوتا ہے طٰہٰ کا بیان روشن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

یٰسین و طٰہٰ و الضحیٰ نازل ہوئے تجھ شان میں
واللیل اور والشمس ہے تجھ زلف و مکھ کے دھیان میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۸). سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے ، اس میں آٹھ رکوع ہیں ، ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر قرآن الحکیم ، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی ، ۵۰۰). (ب) امذ. **رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خطاب (اللہ تعالیٰ کی طرف سے).**

توں طٰہٰ توں یٰسین توں البطحی
توں اُمّی توں مکّی توں مرسل سہی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳).

کبھی یٰسین و مُبشّر کبھی طٰہٰ لکھوں
زندہ جب تک رہوں نعتیہ شعر والا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۷). [ع].

طَہ (فت ط) امذ.
(ریاضی) یونانی حرف تھیٹا (Theta) کا اُردو بول (ترقیمات ریاضی و سائنس ، ۲). [یو : **Theta** کی اردو شکل].

طَہارَت (فت ط ، ر) امث.
۱. **ظاہری اور باطنی نجاست سے دوری ، پاکی ، نظافت.** وہ اہل بیت ہم ہیں کہ حق تعالیٰ ہماری طہارت کی شہادت دیتا اپنے کلام میں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۵).

قیامت تک طہارت میں شکست آتی نہ اے زاہد
اگر چشموں کے اس آبِ رواں سے تو وضو کرتا

(۱۷۹۸ ، بیان (احسن اللہ) ، د ، ۲).

نہیں گو کام ان رندوں کو زاہد کی طہارت سے
نہ دیکھ اے شوخ تو ان کی طرف چشمِ حقارت سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۱). ظاہری طہارت نجاست سے بدتر ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۶۰۵). ہماری کوئی عبادت بغیر پاکیزگی اور طہارت کے قبول نہیں ہو سکتی. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۷). ۲. **(شرع) وضو ؛ غسل اور آبدست اور استنجا جس سے نجاست دور ہوتی ہے.**

تن اپنا طہارت سوں کرنا طہور
طہارت سو ہی بندگی کوں ضرور

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۷۸). شکر پروردگار عالم کرتا رہا اس کے بعد شرطِ طہارت بجا لایا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳). مسائل صوم و صلوٰۃ و طہارت سے بتامل ظاہر ہو سکتا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۳۳). اِس بات پر سزا دی جا رہی ہے کہ وہ طہارت کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۵۲). ابھی ان کا جن طہارت کے لوٹے میں سے آدھا ہی نکلنے پاتا کہ فرخندہ ... واپس آ جاتی. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۱). ۳. **صفائی ، ستھرائی ، پاکیزگی ؛ (مجازاً) سلیقہ ، تمیز.**

ادب سے جائیو تو کوچۂ دلدار میں اے دل
ملائک بھی قدم اوس جا پہ رکھتے ہیں طہارت سے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۴۹۳). مصور نے قند منگوا کر کوری ٹھلیوں میں شربت نہایت طہارت کے ساتھ گھلوایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۳۷). اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طہارت اور پاکیزگی کو بہت پسند فرماتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۹). ۴. **بزرگی ، تقدس ؛ حُرمت ؛ برگزیدگی.** آبروئے دریائے طہارت ، شمع فانوسِ پردۂ عصمت. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹). بعضے آدمی بہ سبب نجابتِ فطری اور طہارتِ اصل کے ملکات ردیہ سے مجتنب رہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۹). یہ تقدیس اور طہارت کچھ بھی نہیں ، وہ تو ایک چولہے پر کھڑی ہے. (۱۹۸۰ ، اُردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۰۳). [ع].

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، سک ن) صف ؛ امذ.
پاکیزگی پسند کرنے والا ، پاک و صاف رہنے والا. طہارت پسندوں کی پلستر بازی سب سے مفید علاج ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۹۸). [طہارت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا ، سراہنا].

ـــ جِسْمی کس صف (ـــ کس ج ، سک س) امث.
بدن کو پاک صاف رکھنا ، بدن اور لباس وغیرہ کی پاکی. تارکِ نماز و روزہ ہونا ، طہارتِ جسمی کو لغو بتانا ... ان گروہوں کے مسلک میں داخل ہو گیا تھا. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۳۸). [طہارت + جسم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. **جائے ضرور ، فضائے حاجت ، استنجا اور آبدست کی جگہ ، بیت الخلا.** طہارت خانہ میں دو تین سیر کافور روز حلال خور اُٹھاتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۹). سامنے چھوٹا مگر خاصا روشن ، ہوادار صحن ، مقابل کی طرف باورچی خانہ ، طہارت خانہ اور ڈیوڑھی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۲۲۷). ۲. **نہانے اور وضو کرنے کی جگہ** (نور اللغات). [طہارت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ شَرْعی کس صف (ـــ فت ش ، سک ر) امذ.
شرع کے مطابق پاکیزگی ؛ اسلام کے اُصول کے مطابق پاکیزگی

اگر طہارت سے طہارتِ شرعی مراد تھی تو اُس کے لیے پانی ہی کی کیا ضرورت تھی۔ (۱۸۹۲ ، تفسیرالقرآن ، ۳ : ۱۷)۔ [طہارت + شرع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کَرْنا محاورہ.
۱. آبدست لینا ، استنجا کرنا. ایسی حالت میں قبلہ رخ نہ بیٹھیں ، نہ اپنے داہنے ہاتھ سے طہارت کریں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴۰۲)۔ جب ملکہ اُٹھ جاتی اور میں تنہا ہوتا طہارت کر ، کوٹھے میں چُھپ کر نماز پڑھ لیتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۰)۔

---نَفْس کس اضا(---فت ن ، سک ف) امث.
روح کی پاکیزگی ، باطن کی صفائی ، بزرگی ، پاکبازی . اپنی نجابت و شرافت اور طہارت نفس کا پاس کیجیے ، تو میرے اندازہ میں بےشک وہ ترقی یافتہ ہے۔ (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۳۶۲)۔ [طہارت + نفس (رک)]۔

طَہارَتی (فت ط ، ر) صف ؛ امذ.
طاہر ، پاکیزہ ، پاکباز . طالب حسین شاہ کے قریب ترین رہنے والے لوگوں کو جن میں عورتیں مرد شامل ہیں «طہارتی» کہا جاتا ہے یعنی پاکباز۔ (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۹۳)۔ [طہارت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

طَہارَہ (فت ط ، ر) امذ.
بیت الخلاء. خاص حرم کے قریب طہارے یعنی بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں۔ (۱۹۱۱ ، سفر مصر و شام و حجاز ، ۱۹۵)۔ [ع]۔

طُہْر (ضم مع ط ، سک ہ) امذ.
حیض سے پاکی نیز وہ مدت جس میں حیض نہ ہو ، دو حیض کے درمیان کے ایام. جب حیض کے ایام گزرتے اور طہر کے دن آتے تو شرم سے پورب والے مکان میں غسل کرنے کو علیحدہ ہوتیں ، (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۷)۔

شمیمِ طہر سے ہر گوشہ تھا عطّار کی دوکان
بہارِ قدس سے ہر کنج کنجِ باغِ رضوان تھا
(۱۹۲۰ ، فردوس تخیّل ، ۲۱۲)۔ طلاق کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہر طہر کے بعد طلاق دی جائے۔ (۱۹۶۹ ، اخبارجہاں ، کراچی ، ۲۷ اگست ، ۱۲)۔ [ع]۔

طَہُور (فت ط ، و مع)۔ (الف) صف.
۱. پاک و صاف ، طاہر.

تن اپنا طہارت سوں کرنا طہور
طہارت سو ہی بندگی کوں ضرور
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۷۰)۔

زاہد کوئے روزِ حشر جز بوریا نہیں ہے
مجلس میں عاشقوں کی جامِ طہور ہوےگا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۰)۔

واعظ تری سمجھ کے بھی قربان جائیے
قرآں میں تو طہور صفت ہے شراب کی
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۵۱)۔

مجھ پہ نگہ ڈال دی ، اُس نے ذرا سرور میں
صاف ڈبو دیا مجھے ، موجِ مےِ طہور میں
(۱۹۲۵ ، سرودِ زندگی ، ۳۶)۔ ہمارے لیے رُوئے زمین مسجد و طہور کی گئی۔ (۱۹۷۳ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۳۰۹)۔ **۲. صاف یا پاک کرنے والا** (پلیٹس ؛ نوراللغات) . (ب) امذ . ۱. **وہ چیز (پانی کی طرح) جس سے کوئی صاف یا پاک کرتا ہے ، صفائی یا پاکی کا ذریعہ** (پلیٹس)۔ ۲. رک : شرابِ طہور. جنت میں شراب ایک ہی قسم کی دی جائے گی ، جس کا نام طہور ہے۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۹۲)۔

ساقی وہ مےْ پلا کہ مزا دے طہور کا
پہنچے اثرِ عروجِ فلک تک سرور کا
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۱۳)۔ [ع]۔

طَہُورا (فت ط ، و مع) صف ؛ امذ.
پاک و صاف نیز مراد: شرابِ طہور.

تم بہشتی کر ندا آتا ہے مے خانہ میں تیے
خوش طہورا سے تمی پیوو کہ ہے وقتِ شباب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۸)۔

شرابیں ایک سی سب ہیں طہورا کیا برانڈی کیا
ستم ہے ہم تو ٹھہریں رند زاہد پارسا ٹھہرے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۸۳)۔ [طہور + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

طَیّ (فت ط ، شد ی نیز بلا شد) امذ.
رک : طے (جو زیادہ مستعمل ہے)، لپیٹنا ، تمام کرنا ، کوتاہ کرنا (عربی تراکیب میں مستعمل). طیْ معنی اوس کے لغت میں لپیٹنا ہیں۔ (۱۸۳۹ ، تقویۃ الشعرا ، ۹)۔

جو مجھ کو ڈر ہے تو یہ ڈر ہے طیْ منزل میں
شکستہ دل نہ کرے غم شکستہ پائی کا
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۹)۔ [ع]۔

---الْاَرْض (---ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
اولیاء اللہ کی ایک کرامت جس میں زمین گویا اس درجہ سمٹ جاتی ہے کہ ان کا ایک قدم کئی کئی میل (روایت کے مطابق بارہ کوس) پر پڑتا ہے اور مہینوں کی مسافت گھنٹوں اور دنوں میں طے ہو جاتی ہے.

جہاں میں مرتبے ان کے ہیں ظاہر
کہ طیْ الارض پر بھی تھے وہ قادر
(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۳۵)۔ ایران کا شاہزادہ الّو بنا پنجرے میں قید ہے ایک خواص نگہبان ہے پنجرا اور خواص دونوں کو ایران میں پہونچا دے طیْ الارض کی صورت دکھا دے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۰)۔ ہمارے واسطے طیْ الارض کا مسئلہ حل کر دیا۔ (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۳۷)۔ [طیْ + رک : ال (۱) + ارض (رک)]۔

---اللِّسان (---ضم ی ، غم ا ، سک ل ، کس ل) امذ.
اولیاء اللہ کی ایک کرامت جس میں گھوڑے کی رکاب میں پہلا قدم رکھنے کے بعد دوسرے قدم رکھنے کے درمیان وقفے میں پورا

قرآن ختم کر دیتے ہیں یعنی گھنٹوں کی تلاوت کو منٹوں کی سیکنڈوں میں پورا کرتے ہیں نیز بولنے کی استعداد ، گویائی. اتنے میں تم گئے بھی ، آئے بھی نماز بھی پڑھی اور وعظ بھی کہا ، کہیں طی اللسان کا عمل تو نہیں سیکھ لیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۲). حاصل درس و تدریس یہ کہ شیخ سے ... لکھوا لیا جائے ورنہ طی اللسان کی کرامت کے بدون ... مقدور بشر تو ہے نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۵) [طیّ + رک ال (۱) + لسان (رک)].

طَے (فت ط) (مضاف ہونے کی حالت میں شد ی). (الف) امذ.

۱. **(اُ) مسافت ختم ہونا ، تمام ہونا ، راستہ چلنا ، گزرنا.** اسی طرح طے مراحل و قطعِ منازل کرتا ہوا یہ قافلہ ایک آبادی میں پہونچا. (۱۹۰۵ ، حورِ عین ، ۲ : ۱۱).

ہر لحظہ نیا طُور نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۲۷). **(اُاُ) لپیٹنا ، ختم کرنا ، کوتاہ کرنا** (فیروزاللغات اُردو). ۲. **یمن کے ایک قبیلے کا نام جس کی طرف حاتم طائی منسوب ہے.** اب اس سخی کی سخاوت نے اوس کا نام بھی طے کر دیا ہے.(۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو (عکسی) ۳).

اتنے سائل تھے قبیلے میں بنی طے کے کہاں
جمع اس کے درِ دولت پہ ہے سارا عالم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). قبیلۂ طے میں جب بغاوت رونما ہوئی تو حضرت علی کو ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا گیا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۹۱). ۳. **فیصلہ ، بیباق ، چکوتا ؛ کوتاہ ، مختصر ؛ ختم کرنا ، پورا کرنا ، انجام کو پہونچانا** (نوراللغات). ۴. **(عروض) گرانا ، چوتھے حرف ساکن کا جو سبب خفیف سے کہ بے فاصلہ اوّل رکن کے آئے ہوں مثلاً مستفعلن کا چوتھا حرف (ف) گرائیں تو مستعلن رہتا ہے.** مفعولات بعد طے کے مفعلات رہتا ہے. (۱۸۳۹ ، تقویۃ الشعرا ، ۹). (ب) امث. تہہ ، لپیٹ. چنانی بنی ... اس کے حوالے کی اور کہا اسے خلیفہ کے روبرو کھولیو جو طے نہ بگڑے.(۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۳۲). [ع].

--- پانا محاورہ.
فیصل ہونا ، کسی معاملے میں آخری نتیجے پر پہنچنا ؛ معاہدہ کرنا ، کسی بات یا فیصلے پر متفق ہونا. بہت کچھ حیث بحث کے بعد طے پایا کہ پہلے چُوس چُوس کر دیکھ لو جو میٹھا ہو وہ بھیجو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲).

--- شُدَہ (--- ضم ش ، فت د) صف.
جس کا فیصلہ ہو چکا ہو ، قرار دیا ہوا ، متعیّن ، مقرر. کسی منظّم گروہ کے افراد طے شُدہ پروگرام کے مطابق بیشتر سامان غائب کر دیتے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۲۳). [طے + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

--- کا روزَہ امذ.
وہ روزہ جو قبیلۂ طے کے لوگ دو روز برابر رکھتے اور تیسرے روز افطار کرتے تھے

عید ہوتی تھی جو کوئی افطار کرتا جس کے گھر
اب بتاویں طے کا روزہ دیکھ کر مہمان کو

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۸۹). حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس روز تک طے کا روزہ رکھتے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۰۰). سماع سے پہلے تقلیلِ طعام کی عادت ڈالنی چاہیے بلکہ اس سے پہلے طے کے روزے رکھنے چاہئیں. (۱۹۳۶ ، سوانحِ خواجہ بندہ نواز ، ۳۷). طے کے روزے رکھنے سے آنتیں سُوکھنے لگیں. (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۱ ، ۲ : ۵۶۹).

--- کَرْدَہ (--- فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
رک : طے شدہ ، مقرر کیا ہوا ، معیّن کیا ہوا ؛ (مجازاً) بنایا ہوا ، ترتیب دیا ہوا. براؤن کو عربی الفاظ اور ناموں کی صحت کا اس قدر خیال ہے کہ اُن کا طے کردہ نصاب یورپ میں رائج ہو گیا ہے. (۱۹۱۳ ، افادات مہدی ، ۲۳۵). [طے + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **راستہ چلنا ، قطعِ مسافت کرنا ، عبور کرنا ، گزارنا.**

دو عالم ترے ایک ہانو تل اچھے
کیا ساتو اسمان توں پل میں طے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰).

ہانے دامادی کے لباس سیتی
طے اجل کی ہو راہ اب کروں گا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

دنیا وہ جا ہے یارو ، آ جس میں ایک منزل
آرام سے نہ کوئی طے کر کے راہ نکلا

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (شوق) ، ۶۲۵). اپنے علم اور دانائی سے ... جنگل اور بیابان طے کرتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اِخوان الصفا ، ۷۹). تھوڑی راہ بھی نہ طے کی تھی کہ کچھ جانور چیونٹیوں کی صورت کے درختوں سے جھپٹ پڑے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۶۳). فاطمہ ان کے ساتھ چمن طے کرتی ہوئی محل میں داخل ہوئی. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اُندلس میں ، ۱۹۱). ہم سیڑھیاں طے کرتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۱). ۲. **متعیّن کرنا ، مقرر کرنا ، فیصلہ کرنا.** درسگاہوں اور انجمنوں کی نسبت طے کر دیا جائے کہ کون کون ضروری ہیں. (۱۹۱۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۱۳۹). «بڑے صاب» نے ساری باتیں طے کرلی ہیں.
(۱۹۷۵ ، نقطئانے ، ۲۱). ۳. **حل کرنا ، انجام کو پہنچانا ، نمٹانا.**

وہ معراج میں لامکاں پر گئے
وہاں کام امت کے سب طے کئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷). بات کے پہلو سمجھنے کی لیاقت بھی نہیں رکھتے اور چلے ہو نازک باریک مسئلوں کو طے کرنے. (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا (ترجمہ) ، ۱۱). ماہرین اور اربابِ بست و کشاد آئندہ گھر بیٹھے ہی ... سائنس کے بین الاقوامی اداروں کے جملہ امور طے کیا کریں گے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۶۳). ۴. **سر کرنا (مرحلہ یا معرکہ وغیرہ).**

کیا طے مصیبت جب اُس راہ کی
لگی آنے اُو شہر دلخواہ کی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۷).

کم ہانی اس قدر ہے منزل ہے دور اتنی
طے کس طرح کرو گے یارو یہ مرحلے تم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۹).

طے کر کے معرکہ یہ پھرے تھے کہ ناگہاں
چھاتی پہ سامنے سے لگی ظلم کی سناں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶۴). وہ تمام مرحلے طے کر دیے جو ایسے کاموں میں ابتداءً پیش آتے ہیں. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۹۵). **۵. ختم کرنا ، تمام کرنا ، پورا کرنا ، اختتام کو پہنچانا (درس ، تعلیم وغیرہ)**. اس سعادتِ عظمٰی اور اس عبادت کُبریٰ کوں خاطر ابیّد میں موفق دھر ، اور اس بیابانِ فصاحت و بلاغت کوں ساتھ تائیدِ عنایاتِ صمدی کے طے کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). یہاں سے سفر کا روزنامچہ شروع ہوتا ہے اور تمہید طے کی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، سفرنامۂ حجاز ، ۳). **۶. (أ) (تصوف) منازلِ سلوک سے گزرنا یا انہیں عبور کرنا**. یہ تمام سلوک نقشبندیہ شاہ صاحب قبلہ سے طے کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۹). **(اا) (تصوف) تین روز فقیر لوگوں کا بھوکے پیاسے روزہ رکھنا اس میں غیب سے ان کو طعام آتا ہے اور وہ افطار کرتے ہیں**. حضرت نے بموجب حکم پیر اپنے کے تین روز طے کیا یعنی سہ روزہ روزہ رکھا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۱۸). **۷. کسی نزاع یا مقدمے کو فیصل کرنا ، معاملے کو رفع دفع کر کے فیصلہ دینا**.

طے کر کے پھری کون سا قصہ تھا فرس کا
باقی تھا جو کچھ کٹ وہ حصہ تھا فرس کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰). **۸. تہہ کرنا ، لپیٹنا ، موڑنا**. خداوندا تو زمین کو ہمارے واسطے طے کر دے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۹۳). **۹. چکانا ، بیباق کرنا (حساب وغیرہ)** (نوراللغات).

ـــــلسان کسِ اضا (ـــ کس ل) امذ.
رک : **طیّ اللسان**. یہ بات بطریق طیِّ لسان زبان پر آتی ہے ورنہ قدرداں کیسی ، یہ قدر افزائی ہے. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۴۹۶).
[طے + لسان (رک)].

ـــــو بے کَرْنا محاورہ.
رک : طے کرنا معنی نمبر ۱ ، عبور کرنا. اُس نے بھکو بے وجہ روکا راستے کو طے و بے کرتا ہوا رات ہی کو قریب لشکر بادشاہ جمجاہ پہونچا. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۰۲). غرض یہ کہ ہر طرح سے لیس ہو تلاشِ معشوقۂ بدیع الزماں میں روانہ ہوئے اور راستہ طے و بے کرتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۴).

ـــــہونا محاورہ.
۱. طے کرنا (رک) کا لازم ، **عبور ہونا**. تیری راہ تین چیزوں سے طے ہوتی ہے ، ایمان کے توشہ اور اُمید کے ہادی اور موت کی سواری سے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۲۶).

کبھی سائیکل پر پیادہ کبھی
مسافت کئی میل کی طے ہوئی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۶). **۲. مختصر ہونا ، کوتاہ نیز ختم ہونا ، انجام کو پہنچنا (قصہ کہانی وغیرہ کا)**.

ہوتی نہیں طے حکایتِ طے
گزرا ہے کریم ایک طے میں
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۵۲).

وہ حالِ زار سرا مجھ سے سُن کے کہنے لگے
یہ طے نہ ہو گی کبھی داستان خدا کی پناہ
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۷۹). **۳.** رک : **طے پانا**. ہماری یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہم دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھریں گے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۵۳). یہ طے ہے کہ میرے اندر آرٹسٹ کا جوہر جب خود کو جاننا چاہتا ہے تو وہ اسی پورے تناظر کے شعور کے ساتھ عمل کرتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹). **۴. مٹنا ، ختم ہونا ، زائل ہونا**. آسنہ کی آنکھ کا بند ہونا تھا کہ سب اُلفت و محبت طے ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰). **۵. تہہ ہونا ، لپٹنا ، مڑنا ، الٹ جانا (دسترخوان ، چٹائی وغیرہ)**.

ہم کو پہنچی تھی خلیل اللہ سے خوانِ گستری
عسرت اور تنگی میں بھی طے اپنا خواں ہوتا نہ تھا
(۱۸۸۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۵۰).

طَیّار (۱) (فت ط ، شد ی) صف ؛ امذ.
۱. بہت تیز اُڑنے یا دوڑنے والا (جانور) تیز پرندہ. ہور حقائق جانوراں طیّار آتشی سو منزل جبروت تھا. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۳۲).

شوق کا کام کھنچا دور کہ اب مہر مثال
چشمِ مشتاق لگی جانے ہے طیّار کے ساتھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۸).

نہ پہنچاتا فلک نالہ ہمارا ناتوانی سے
اجی بے پر نظر آیا عبث طیّار سمجھے تھے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۴۳). **۲. حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب کا لقب (جنگِ موتہ میں جب وہ شہید ہوئے تو ان کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے لہذا انہیں "طیّار فی الجنہ" (یعنی بہشت میں اُڑ کر جانے والا) کا لقب دیا گیا**.

شانے ترے سقّائی میں کٹ جائیں گے دلیر
طیّار کے مانند ملیں گے تجھے دو پر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۱۳۱). جناب جعفر جنگِ موتہ میں شہید ہو کر ملقب بہ طیّار ہوئے. (۱۹۱۸ ، جلاءُ العیون ، ۱۷۷).
۳. رک : **طیارہ ، ہوائی جہاز**.

لڑنے بھڑنے کی ضرورت ہو تو ہتھیار نہیں
گن مشینیں نہیں توپیں نہیں طیّار نہیں
(۱۹۲۲ ، جذباتِ قمر ، ۲ : ۳). **۴. (أ) تیز فہم** (نوراللغات).
(اا) سیماب ، پارہ ؛ چُست و چالاک ؛ تیز خاطر (عموماً گھوڑا) (پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [ع].

ـــــچی امذ.
ہوائی جہاز اُڑانے والا ، ہوا باز. بیلجن اس کا طیّارچی بنا اور ہیرلڈ جون ریڈیو اوپریٹر کے طور پر ساتھ ہو لیا ؛ اس سے بہتر ٹولی اور کیا ہوسکتی تھی! (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان (ترجمہ) ، ۱۷۶).
[طیّار + چی ، لاحقۂ فاعلی].

---دان امذ.
طیّارہ گاہ ، ہوائی اڈّا ، ہوائی بندرگاہ. اچھے تعمیر شدہ قسمتی طیّار دان نہ تھے اور نہ کوئی تجارتی طیّارہ ورثے میں حاصل ہو سکا تھا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۵۸). [طیّار + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

طیّار (۲) (فت ط ، شد ی) صف.
۱. **رک : تیار ، مستعد ، آمادہ ، لیس ، چوکس.**

جان ہیم کا بازار ہے جیو لیوے طیّار ہے
دلبر وہاں زردار ہے اے مالِ تجاراں کدھر

(۱۶۷۹؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۷).

ہوا صبح دم جب تو بازار سے
بُلا اک دو مزدور طیّار سے

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۶۶). میں کسی صورت میں بھی عام جوش و سرگرمی کو سکون و سکوت یا بے توجہی ... سے بدلنے کو طیّار نہیں. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت (مولانا محمد علی) ، ۶). ۲. **درست ، مہیا ، حاضر.** بادشاہ نے داروغۂ مطبخ سے ارشاد کیا کہ ہمارے واسطے کھانا ہر قسم کا مہیا و طیّار ہے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۷).

لوگ جو گانے بجانے کے ہیں ہشیار رہیں
کشتیاں چند جواہر کی بھی طیّار رہیں

(۱۸۶۵ ، ناظم (نواب یوسف علی) (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۶۳)).
۳. (کنایۃً) **بھرا بھرا ، فربہ ، موٹا ، تندرست.**

کر دیا ہے قلق ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں طیّار تھے ناسخ ہمارے ہاتھ پانوں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۳).

اوبھرا سینہ بھرے بھرے رخسار
شانے طیّار ہیں کمر نازک

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۲۲). [ف].

---کرانا ف م ؛ محاورہ.
بنوانا ، تعمیر کرانا. منصور شاہ نے ایک باغ خوش تعمیر دلپذیر طیّار کرایا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۷). ایصالِ ثواب کے لیے زکوٰۃ و خیرات دیں ، اور مرحومہ کا مقبرہ طیّار کرائیں . (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۱۰).

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **بنانا ، تعمیر کرنا.**

تجھے طیّار کر دیتا ہے مولا
کہ تیرے شہر میں با عزّت و جا

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، گجراتی ، ۶۰). یہ رزولیوشن سب سے پہلے میں نے ہی طیّار کیا تھا. (۱۹۲۲ ، قولِ فیصل ، ۲۹). ۲. **درست کرنا ، سنوارنا ، سجانا ، بنانا ، آراستہ کرنا.** ادھر آفتاب کا جنازہ کفن خون آلود شفق پہنا کر طیّار کر چکے تھے کہ قبر مغرب میں اتاریں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳). وہ نئی زبان کو ایسا ... طیّار نہیں کر سکیں گے جو قابل استعمال کے ہو. (۱۹۷۹ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۶۹).

---ہونا محاورہ.
طیّار کرنا (رک) کا لازم ، آمادہ ہونا ، مستعد ہونا ، راضی ہونا. ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری قوم ایسے لٹریچر کے لیے طیّار ہو. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳).

طیّارگی (فت ط ، شد ی ، فت نیز سک ر) امث.
جہاز اڑانا ، ہوا بازی. شہری طیّارگی ٹیلیفون اور دیگر مواصلاتی ذرائع کو ملک کی معیشت میں شریانی اہمیت حاصل ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۳۷). [طیّارہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

طیّارہ (فت ط ، شد ی ، فت ر) امذ.
۱. **اڑنے والا جہاز ، ہوائی جہاز ، ایروپلین.**

پھر ہو کے سوار سیدھی چلدی
طیّارہ تھا سائیکل نہیں تھی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۸). ایک مرتبہ جب نازی بم بار طیّاروں نے لندن پر اندھا دھند بم باری کی تو ایک گولہ بی بی سی کی عمارت پر بھی پڑا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۱). ۲. **ایک فرقہ جس کے امام عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیّار بن ابی طالب تھے** (فرقے اور مسالک ، ۱۳۸). [رک : طیّار (۱) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
وہ بڑا بحری جنگی جہاز جو طیّاروں کو ساتھ لے کر چلے اور جس میں ان کے اُڑنے اور اُترنے کے لیے مسطح جگہ ہو (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۲). [طیّارہ + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---راں امذ.
رک : طیّارچی ، ہواباز. پیٹری انجینیر تھا اور بڑا طیّارہ راں. (۱۹۵۸ ، قطبی پرستان ، (پیش لفظ) ز). [طیّارہ + ف: راں ، راندن - چلانا].

---رانی امث.
ہوائی جہاز اُڑانا ، ہوا بازی. طیّارہ اور طیّارہ رانی ، طیران گاہوں کی فراہمی ، فضائی آمد و رفت اور طیران گاہوں کی تنظیم اور بندوبست. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۲۳۲). [طیّارہ راں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شکن (--- کس ش ، فت ک) صف ؛ امذ.
طیّارہ توڑنے والا ، جنگی طیّارے کو گولہ باری کر کے تباہ کرنے والا (عموماً توپ ، گن ، میزائل وغیرہ). چناگانگ ائرپورٹ پر متعین طیّارہ شکن بیٹری کے نو آموز رضاکاروں نے سوچا کیا بے جان سی شے پر ایمونیشن ضائع کرنا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۴۳). [طیّارہ + ف : شکن ، شکستن - توڑنا].

---شکن توپ (--- کس ش ، فت ک ، و مج) امث.
خاص قسم کی توپ جس سے عموماً پرواز کرتے ہوئے (جنگی) طیّاروں پر گولہ باری کی جاتی ہے. ہماری طیّارہ شکن توپوں کی گھن گرج سے میری آنکھ کھل گئی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۰). [طیّارہ شکن + توپ (رک)].

---گاہ امث.
ہوائی بندرگاہ ، ہوائی اڈہ ، ائرپورٹ. اس حالت میں بھی طیّارہ گاہ کی فضا ان کے نقرئی قہقہوں سے جو اُن کی زندگی کے آخری قہقہے تھے ، گونج رہی تھی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۲). [طیّارہ + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---مار صف ؛ امذ.
رک : **طیّارہ شکن.** اس نے طیّارہ مار میزائل اسرائیل کو فراہم کیے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۵۵). [طیّارہ + مار (مارنا (رک) سے لاحقۂ فاعلی)].

طَیّاری (فت ط ، شد ی) امث.
۱. **تیاری ، مہیا کرنا ، درست کرنا.**

پریاں کی طیاری تی طرار ات
جھپی بھید لینے میں عیار ات

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸۷). پانچویں فصل طریق طیّاری چاہ. (۱۸۳۵ ، توصیف زراعات ، ۵). خاصے کی طیّاری کے واسطے تاکید فرمائیے. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۶). سامانِ سفر کی طیّاری شروع کی. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۳۵). ۲. **وہ فربہی جو ورزش کرنے سے ہوتی ہے ؛ لال اور چرکوں کا بہت بڑا پنجرہ** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [طیّار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

طِیب (ی مع) امث.
۱. **خوشی ، رضا مندی.**

سونس ہیں مہ و ستارہ ، قاصد ہے صبا
سہتے ہیں بطیبِ نفس فرقت کی جفا

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۹۳). ۲. **خوش بُو ، مہک ، رنگ ڈھنگ ، خوش اطواری.**

جنھیں راستی کی خوش آتی ہے طیب
وہ ہیں گلشنِ صدق کے عندلیب

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱۰۲ : ۲۹۰).

ہو رنگت نمودار پوشیدہ خوشبو
حجاب اس کو زیبا ہے طیبِ نسا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۰۳). ۳. **کسی چیز کا بہترین حصہ** (ماخوذ : جامع اللغات). [ع].

---النّفس (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) صف.
پاک نفس ، پاک دل ، صاف باطن. جی چاہتا ہے تمام عمر آپ ہی کے قدموں کے تلے پڑا رہوں ، بہشت ایسے ہی طیب النفس بزرگوں کے لیے ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۱۳). [طیب + رک : ال (۱) + نفس (رک)].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
خوشبو بخشنے والا ، خوشبو دینے والا.

ٹوٹا دل ہے نام پاک اسیر
طیب بخش دماغ ہیں حیدر

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۳۲). [طیب + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، عطا کرنا].

---خاطِر کس اضا (---کس ط) امث.
دل کی خوشی ، دلی رغبت. کعب احبار نے کہ اور شلیم میں موسائی مذہب کے بڑے عالم تھے اور ... اپنی طیب خاطر سے اسلام لائے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۵۹). وہ یہ طیبِ خاطر فوراً منظور کر لیں گے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۲۹).

طیبِ خاطر سے کل انگریز مسلمان ہونگے
جارج سلطان ترے نائبِ ذیشان ہونگے

(۱۹۱۱ ، فردوسِ تخیل ، ۳۹). ہندو تاریخ کے اس فیصلہ کو بہ طیبِ خاطر قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھے. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۲). [طیب + خاطر (رک)].

طَیِّب (فت ط ، شد ی بکس نیز بفت) صف.
۱. **پاک ، حلال ، پاکیزہ ؛ (کنایۃً) جائز (مال و اسباب وغیرہ).**

لگے سوچنے میدی تھی لذت دوئی
جو طیب کھلائے رب ہور بھونسا جوئی

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق)، ہاشمی ، ۱۹۵).

جو دیکھے اوس کی ہستی میں نہ پاوے کوئی خوبی تو
بغیر از خون کے اوس کے حلال اور طیب و طاہر

(۱۸۶۳ ، گلستان ، حسن علی خان ، ۸۷). میں تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ طیب مال ہے اور حلال کا روپیہ ہے. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۵۶۹). ہم نے تم کو رزق طیب دے رکھا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۷۰). طیب سے مراد علما کے نزدیک حلال اور جائز طریقوں سے کمایا ہوا مال ہے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ اپریل ، ۳). ۲. (الف) **(مجازاً) بہت اچھا ، عمدہ ، نفیس ، پسندیدہ.** ہندوستانی نے کہا بہت اچھے آدمی ہیں اور عرب نے کہا طیب. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۹۰). جھوٹ بولنے والے کو آخرت میں حیاتِ طیب نصیب نہیں ہو سکے گی. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۱۸ ستمبر ، ۲). (ب) **(مجازاً) خوشگوار ، خوش مزہ ، لذیذ ، میٹھا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

طَیِّبات (فت ط ، شد ی بکس نیز بفت) صف ؛ ج.
۱. **پاک یا حلال چیزیں (خبیث کی ضد).**

اور نہ تھے طیبات کے پابند
اس سبب سے ہوئے وہ دانشمند

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۸). ۳. طیبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۱۸۲). کمرے میں داخل ہوتے تو دیکھا کہ میز پر قسم کی لذیذ طیبات سے لدی ہوئی ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۶۸۲). ۲. **اچھے ، خوشگوار ، پسندیدہ.** اگر بغیر قرینہ بلا قیاس کے ایسے کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر معمول کیے جاویں. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۲۹). ۳. **پاک عورتیں.** اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمھارے لیے طیبات حلال ہیں. (؟ ، بیان الناس (حلال و حرام ، ۲۳۸)). ۴. **طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے.** (تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۸۹۳). [طیب + ات ، لاحقۂ جمع].

طِیبَت (ی مع ، فت ب) امث.
۱. خوش طبعی ، مزاح ، مذاق ، چُہل.

سب اصحاب سرور کے اے باسرور
سبھی کرتے تھے طیبت اُس کے حضور

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۸۳). اُس بزرگ نے کہا کہ طیبت (یعنی خوش طبعی) حلال ہے اور غیبت حرام ہے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۶۰). **۲. جائز کام ؛ خالص شراب ؛ چاہ زم زم** (جامع اللغات). [ع].

طَیبَہ (ی لین ، فت ب) امذ.
مدینۂ منوّرہ کا نام.

کرتا تھا قافلہ کوئی طیبہ میں جب قیام
کرتے تھے شب کو اوس کی حفاظت وہ نیک نام

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۷).

اے کاش ہم بھی جا کے یہ طیبہ میں دیکھتے
کیسا وہ نور ہے جو لباسِ بشر میں تھا

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۷). [ع : عَلَم].

طَیِّبَہ (فت ط ، شد ی بکس نیز فت ، فت ب) صف مث.
طیّب (رک) کی تانیث ، پاک ، پاکیزہ.

شجرۂ طیّبہ قادری بہشتی طوبیٰ پائے
جو چاہے سو مانگ لے اینھاں کمی نہ کائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۶۹). اذکارِ طیّبہ کو کبھی سبکی اور بےادبی سے بیان نہ کرنا چاہیئے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ۲ : ۲۲). آخرت میں حصول نعمتہائے الٰہی ، مصاحبتِ ارواحِ طیّبہ اور دیدارِ خدا کی صورت میں منتقل ہو گا. (۱۹۲۵ ، فضائلِ اسلام ، ۲۲). [طیّب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

طَیر (ی لین) امذ.
۱. پرواز ، اڑان.

باطن تو بت اس کی پاک ظاہر میلا بھیس
سیر طیر میں اچھے رات بوجھے نا دیس

(۱۵۹۱ ، جانم (شاہ برہان الدین) ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

سدا واں اِنو کا کتے سیر ہے
سدا واں اِنو کا دیکھو طیر ہے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنجِ مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۷۲)).

جب سیں ہے یہ رونقِ باغ و بہارِ سیر و طیر
گلشن آرا ، نار پروردہ میرا مالی نہ جانے

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۲۰۰).

میں اس کی سیر و طیر کا اب کیا کروں بیان
دریا میں ہے نہنگ ہوا میں عقاب ہے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۶۵). پری وش فلک سیر آمادہ طیر کبھی اسپ تازی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۵۷).

کو تابعِ جوشِ برق پروازی ہیں
دونوں کے خطوطِ طیر متوازی ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۷۳). پرندہ ... کے عملِ پرواز کو بھی عربی میں طیر کہتے ہیں. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۹۵). **۲. پرندہ ، طائر (ان معنوں میں واحد نیز جمع).**

طیر تیرے بام کا دائم اتھی جبریل
چھانو تری بہشت کا باغِ ارم کا بہار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰). بحری ، باشے ، شاہین ، عقاب فلک سیر جہاں کے طیر. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۵).

خیالِ منجم سے بھی زود سیر
صبا چھو سکے گرد اُن کی نہ طیر

(۱۸۷۷ ، صبحِ خنداں ، ۲۷).

بفرمانِ قہار صاحبِ جلال
ہوئے غرق پانی میں طیر و جبال

(۱۹۰۷ ، مخزن (سیّد محمد بینظیر شاہ) ، مئی ، ۷۰).

دیکھے ہیں دور سے یہ زمانے کے انقلاب
مخدومِ وحش و طیر ہے خانماں خراب

(۱۹۶۱ ، دکانِ شیشہ گر ، ۱۳۷). [ع].

ـــــُ البَحر (ـــــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت مع ب ، سک ح) امذ.
ایک پرندہ جو دریا میں اُڑتا ہے اور گھونسلہ نہیں بناتا بجز اس وقت کے جبکہ اُسے انڈے دینے ہوں. طیرالبحر یہ دریائی مرغ ہمیشہ دریا میں اُڑتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۹). [طیر + رک : ال (۱) + بحر (رک)].

ـــــِ باراں کس اضا ، امذ.
سنہری بلوور ، سنہری رنگ کا ایک پرندہ جس کی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں اور جو جھنڈ میں رہتا ہے. (لاط : Golden Plover). طیر باراں ... لال چڑی سے بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۴۷). [طیر + باراں (رک)].

ـــــِ ساکِت صف (ـــــ کس ک) امذ.
وہ پرندے جو آواز نہیں نکالتے ان میں لم ڈھینگ ، چنوڑا ، گد وغیرہ شامل ہیں. بعض پرند ہمیشہ خاموش رہتے ہیں ایسے پرندوں کو طیر ساکت کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۴۷). [طیر + ساکت (رک)].

طَیَران (۱) (ی لین) امذ.
اُڑان ، اڑنا ، پرواز (عموماً پرندوں کا).

عشق رہ کوں گوارا جان وہ
کر کہ جیوں طائر نیٹ طیران ہو

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۸۳).

عرش سے بڑھ کے ہے پرواز قدح نوشوں کی
تادرِ خلد ہے حدِّ طیرانِ واعظ

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۱۰۰).

اگر ان کا بھی تو طیران چاہے صورتِ سیمرغ
پرِ پرواز ہرگاہ ہوں پر کوہ صحرا کو

(۱۸۹۵ ، خزینۃ الخیال ، ۱۸۸). [ع].

ـــــ پَذیر (ـــــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
(کیمیا) بخار بن کر اُڑ جانے والا ، کوئی مادی شے جو جلد اُڑنے والی ہو جیسے بعض تیل یا دوسرے مرکبات. حرارت سے بعض دھاتوں کی بہ آسانی تبخیر ہوسکتی ہے ، ان دھاتوں کو طیران پذیر

کہیں گے۔ (۱۹۳۱ ، بلبلیات ، ۹۱)۔ عطر ایک طیران پذیر مائع ہے۔ (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۶۷۳)۔ [طیران + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ لینا ، قبول کرنا]۔

ـــ پذیری (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) امث۔
تیل یا دوسرے مرکبات کا حرارت پا کر اڑ جانا یا بخار بن جانا۔ جست اپنی طیران پذیری کے باعث آسانی سے جدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔ [طیران پذیر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گاہ امث ؛ امذ۔
ایرپورٹ ، ہوائی اڈا۔ ایک طیران گاہ سے ریڈیو کی ایک شعاع ایک خاص سمت میں ڈالی جاتی ہے۔ (۱۹۴۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱ : ۳۳۳)۔ جانی پہچانی طیران گاہ کا جانا پہچانا ماحول۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۰)۔ [طیران + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ نا پذیر کس صف (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف۔
(کیمیا) **وہ مائع ، تیل یا مرکبات وغیرہ جن میں اڑنے یا تبخیر کی صلاحیت نہ ہو۔** وہ طیران ناپذیر ہیں ، اور اسی لیے ان سے ایک مستقل حکنائی کا دھبہ رہ جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ترجمہ ، ۱ : ۱۰)۔ [طیران + نا (حرفِ نفی) + پذیر ، پذیرفتن ـ لینا ، قبول کرنا]۔

طُیران (۲) (ی لین) امذ ؛ ج۔
طیر (رک) کی جمع ، پرندے۔

حوراں ، طیراں ، بجلیاں مور
ایسے بھی کتی لاکھ کرور

(۱۶۳۰ ؟ ، کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۱))۔ [طیر + ان ، لاحقۂ جمع]۔

طَیرانہ (ی لین ، فت ن) امث۔
ایک روئیدگی ہے کھنبی کی طرح لیکن اس سے بڑی ، رنگ سفید و زرد ہے اور سوکھنے کے بعد سرخ ہو جاتی ہے ، اکثر بلوط اور زیتون کے درختوں کے تلے پیدا ہوتی ہے ، بارش میں زیادہ پیدا ہوتی ہے نہایت زہریلی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۱۱)۔ [ع]۔

طَیراق (ی لین)۔ (الف) صف۔
پرندے جیسا ، پرندے کی طرح اڑنے والا۔

کیہا ہوں شہ انگے بلبل جو کچھ مطلب اتھا اپنا
دیکھیا سو عشق کی شدت ہوا سو روپ طیراق

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲)۔ (ب) امث۔ (کیمیا) **فوراً بخار بن کر اڑ جانے کی خاصیت۔** اگر مشاہدہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ سٹ کے ممبروں میں شاخی اضافوں کے ساتھ طیراق میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۳)۔ [طیران + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

طِیَرہ (کس ط ، فت ی ، ر) امذ۔
بدشگون ، فال بد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... نہ عدوی ہے یعنی بیماری ایک شخص کی دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ طیرہ ہے۔ (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۲۱۷)۔ [ع]۔

طَیری (ی لین) صف (شاذ)۔
طیر (رک) سے منسوب یا متعلق ، پرندے کا۔ ابتال کے دیکھنے میں اس کا عکس و بوتن وقتی و رسیری و طیری کنارے ہوتا ہے۔ (۱۵۸۲ ؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵)۔ [طیر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

طَیرِیَّت (ی لین ، کس ر ، شد ی بفت) امث۔
پرندہ ہونا۔ اس کو سوائے جہت عمومیت کے کچھ معلوم نہیں ، مثلاً : طیریت (پرندہ ہونا)۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۱۳)۔ [طیری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

طَیش (ی لین) امذ۔
۱۔ **غضب ، غصہ ، شدید جھنجھلاہٹ۔**

رہتی ہیں تمیں ناندق عیش سوں
خدا کی نہیں جانتی طیش کوں

(۱۶۳۸ ، مرآت الحشر ، ۵۰)۔

لاف گرمی ترے عارض پہ جو گلشن مارے
آتشِ گل پہ صبا طیش سے دامن مارے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۲۲)۔
ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا (۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۵)۔ اس وقت تک غصہ اور طیش تو فرو ہوا ہی نہ تھا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۱)۔ سب سے بڑھ کر طیش اور غضب کا موقع افک کا واقعہ تھا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۴)۔ ان کے طیش کو دیکھتے ہوئے جنرل امتیاز نے تجویز پیش کی۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۵)۔ ۲۔ **(عقل کا) ہلکا پن ؛ سُبکی ؛ ناسمجھی ؛ تیر کا خطا کرنا نشانے سے۔** (پلیٹس ؛ سرگزشتِ الفاظ ، ۱۰۱)۔ [ع]۔

ـــ کھانا محاورہ۔
غصہ کرنا ، جھنجھلانا ، برافروختہ ہونا ، پیچ و تاب کھانا۔ ملعون ان باتوں سے طیش کھا ، ایک پیادے کوں کہا : اسے باغ میں لے جا اور گردن مار کر ونہیں دفن کر۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۱)۔

حُسن نے تب باپ سے لے کر رضا
طیش کھا غصے کا نقارا بجا

(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل ، ۲۳)۔ غضب میں آ جاتا اور طیش کھا کر جواب دیتا کہ کیا حاتم کیا اوس کا مقدور۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۱)۔ طیش کھا کھا کر تلوار کے وار کرتی جاتی تھی۔ (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۴۴)۔ سلیمان کو میری عدول حکمی اور دوبدو سرکشی پر بڑا غصہ آیا ، طیش کھا کر حکم سزا سنایا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۷)۔

ـــ میں ہونا محاورہ۔
غصے کی حالت میں ہونا ، غضبناک ہونا۔ فلوطیطس سخت طیش میں تھا۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۷)۔

---میں ہے فقرہ.
غصے میں ہے (دریائے لطافت ، ۱۰۲).

طَیطَوا (ی لین ، فت ط) امذ.
رک : طیطویٰ ، ٹٹیہری. دمنہ نے کہا ... ایک نوع پرندوں کی ہے کہ اُن کو طیطوا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۲۳). [طیطوی (رک) کا ایک املا].

طَیطَوی (ی لین نیز مع ، فت ط) امذ.
رک : **ٹٹیری ، چھوٹے سے بگلے کے برابر ایک پرندہ.** طیطوی کا ایک جوڑا دریا کے کنارے رہتا تھا ، جب وقت انڈے دینے کا آیا ، نر سے کہا ، کوئی جگہ اس کی ڈھونڈھ کہ انڈے دوں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۱۱). [ع].

طَیف (ی لین) امذ.
۱. (i) (طبیعیات) **مختلف رنگین دھاریوں کا ایک سلسلہ جو کسی منشور سے سفید روشنی گزرنے سے پیدا ہو ، پردے یا دیوار پر مختلف رنگوں کی ترتیب (انگ : Spectrum).** عصبِ بصری پر دباؤ پڑنے سے روشنی کے چمکارے اور دوسرے طیف پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۸۸). مقتدرہ قومی زبان کی سائنسی و تکنیکی اصطلاحات میں سپیکٹرم اور اسپیکٹرا کو طیف اور طیوف کہا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی (جنوری تا مارچ) ، ۱۱۲). (ii) **شیشے کا مستطیل ٹکڑا جو روشنی کی شعاعوں کو مختلف رنگوں میں ظاہر کرتا ہے** (فیروزاللغات).
۲. (i) **وسوسہ ، خیال ؛ کسی چیز کی تصویر جو آنکھیں بند کر لینے کے بعد بھی نظر کے سامنے رہتی ہے.**

میں ہوں صحرا کے بگولوں کی طرح سرگرداں
تو مجسّم شبح و طیف و خیال و رویا

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۶۹). (ii) **غضب ، غصّہ ، دیوانگی.**

ہے مُسلِم وَلَو فَعَلَ المُوبِقات
بہ رجمِ ظُنون و بہ طیفِ جنون

(۱۹۶۹ ، مزمُورِ میر مغنّی ، ۱۳۶). [ع].

---بِین (---ی مع) امذ.
نور کی شعاعوں یا کسی اور روشن قوت کے اجزائے ترکیبی کے تجزیے یا پیمائش کا آلہ (انگ: Spectra Scope). طیف بینوں ... دوربینوں کے لیے منشوروں کی بناوٹ بھی کلیاتِ انعطاف پر منحصر ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱). اسپیکٹرا اسکوپ کے لیے «طیف بین» کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۱۲). [طیف + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
نور کی شعاعوں یا کسی اور روشن قوت کے تجزیے یا دیکھنے کا علم یا فن. (انگ : **Specttro Scopy**). طول بند عموماً ایکس رے ڈیفریکشن الیکٹران ڈیفریکشن اور طیف بینی کے طریقوں سے معلوم کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۹). [طیف بین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیما (---ی لین) امذ.
۱. رک : **طیف بین (انگ : Spectro Scope).** یہاں کان کی جھلّی طیف پیما (Spectro Scope) کا بدل ثابت ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۵۶). ۲. **نور کی شعاعوں کی تصویر بنانے کا آلہ ، طیف نگار (انگ : Spectro Graph).** سر نارمن لا کیر نے طیف پیما کی مدد سے ... گیس کی موجودگی کا پتہ لگا لیا تھا. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ۳۲۶). [طیف + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا ، طے کرنا].

---پَیمائی (---ی لین) امث.
۱. **نور کی شعاعوں کی تحلیل یا پیمائش کا علم (انگ : Spectro Scope).** حرارہ پیمائی سے حاصل کردہ مطلق ناکارگی کی قیمتیں طیف پیمائی اور سکونی میکانیات سے حاصل کردہ قیمتوں کے برابر حاصل ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۱۳۲). ۲. **طیف پیما (رک) سے منسوب یا متعلق ، طیف پیما کا (انگ: Spectro Scopy).** چوتھا طریقہ تابکار گری کا ... اس طریقے سے کسی عنصر کی ایسی کم سے کم مقدار معلوم کی جا سکتی ہے جو طیف پیمائی طریقوں سے دریافت نہیں کی جا سکتی. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ۲۰۱). [طیف پیما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---ضِیا پَیمائی کس صف (--- کس ض ، ی لین) امث.
رک : **طیفِ عکس پیمائی (انگ : Spectro Photometric).** بغیر رنگ کیے ہوئے ـ ڈی ـ این ـ اے کی شناخت بہ ذریعۂ طیفِ ضیا پیمائی کی جا سکتی ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۸۱). [طیف + ضیا (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَکسْ پَیما کس اضا (---فت ع ، سک ک ، س ، ی لین) امث.
نور کی شعاعوں کا عکس اُتارنے یا ناپنے کا ایک آلہ (انگ : Spectro Photometer). طیفِ عکس پیما پر انسب طولِ موج ... معلوم کی گئی. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۱۵). [طیف + عکس (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

---عَکسْ پَیمائی کس صف (---فت ع ، سک ک ، س ، ی لین) امث.
نور کی شعاعوں کا عکس اُتارنا یا اس کی پیمائش کرنا (انگ : Spectro Photometeric). طیفِ عکس پیمائی تحقیق کے واسطے ... معلوم کی گئی. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۱۵). [طیف عکس پیما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَنشُوری کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
سیدھا شیشہ جو روشنی کی شعاعوں کو مختلف رنگوں میں پھیلاتا ہے. مجھے اپنی شکل یوں نظر آتی جیسے روشنی کی سفید کرن طیفِ منشوری میں سے نکل کر سات رنگوں میں بدل جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۷۸). [طیف + منشور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نِگار (---کس ن) امذ.
رک : **طیف پیما معنی نمبر ۲**. ماہر فلکیات کا طیف نگار یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ عظیم الجثہ بیرونی نظام خلاء میں ہماری کہکشاں سے پرے ... سفر کر رہے ہیں. (۱۹۶۱، کائنات اور ڈاکٹر آئن سٹائن، ۱۰۲). [طیف + ف : نگار ، نگاشتن ـ نقش کرنا ، لکھنا].

---نُما (---ضم ن) امذ.
رک : طیف بین (انگ : **Spectro Scope**). طیف نما روشنی ... کیمیائی تجزیے کے لیے بہت مفید ہے (۱۹۷۰، زعمائے سائنس، ۲۸۲). [طیف + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر ہونا ، دکھانا ، دیکھنا].

طَیفُورِیَّہ (ی لین ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
صوفیا کے ایک گروہ کا سلسلہ جو حضرت بایزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی سے منسوب ہے. طیفوریہ اس خانوادے کے بانی حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی ہے. (۱۹۷۳، فرقے اور مسالک ، ۷۳). [طیفور (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

طَیفی (ی لین) صف.
طیف (رک) سے منسوب ، طیف کا ، مختلف رنگوں کی ترتیب کا. نیوٹن کی شہرت ترقی پذیر تھی اور اُس کی طیفی تحقیقات کے بعد مناظری نظریوں سے سائنس دانوں کی نظری دلچسپی... کا مسئلہ حل نہ کر لیا. (۱۹۵۷، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱۲). [طیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَجْزِیَہ (---فت ت ، سک ج ، کس ز ، فت ی) امذ.
روشنی کے رنگوں کا تجزیہ جو نہ صرف کسی شے کے خفیف سے خفیف شائبہ کا پتہ چلاتا ہے بلکہ نئے عنصر بھی دریافت کرتا ہے مثلاً سیسیم، کیلیم وغیرہ دھاتیں اسی طرح دریافت ہوئیں. اس عملی اطلاق نے تحقیق کی ایک نئی راہ کھول دی ہے جسے طیفی تجزیے کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۶۶، حرارت ، ۹۳۰). [طیفی + تجزیہ (رک)].

---تَشْرِیح (---فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
رک : **طیفی تجزیہ**. طیفی تشریح سے ایک دل چسپ بات معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۸، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳). [طیفی + تشریح (رک)].

---خُطُوط (---ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
نور کی شعاعوں کی رنگین لکیریں جو حرارت کے سبب کسی شے میں پیدا ہوتی ہیں. فوٹونز کے ارتعاش سے طیفی خطوط پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۷۵، غیر نامیاتی کیمیا ، ۱۲). [طیفی + خطوط (خط (رک) کی جمع)].

---ضیاپَیما طَرِیقَہ (---کس ض ، ی لین ، فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
اس طریقہ سے صرف اس شے کی مقدار ناپی جاتی ہے جس کا ایک طیفی خاصہ وہ ہو جو حیاتین الف کے لیے ممیز ہے. (ماخوذ : علم الادویہ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹). [طیفی + ضیا (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا + طریقہ (رک)].

طَیلَسان (ی لین ، کس ل) امث.
۱. چادر یا رومال جو خصوصاً خطیب ، عالم اور فقیہہ کاندھے پر ڈالتے ہیں.

اُتارے ہوئے دوش سے طیلساں
بہ سرعت تھے راہِ خدا میں رواں

(۱۸۳۳، مثنوی ناسخ ، ۵۸).

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب
کوہِ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں

(۱۹۳۵، بالِ جبریل ، ۱۵۱). طیلسان پہننے والے لوگ اب خال خال نظر آتے تھے. (۱۹۸۳، دشتِ سُوس ، ۳۷۲). **۲. پٹی جو گون وغیرہ کے ساتھ جامعہ کے طلبا پہنتے ہیں جس کے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہننے والے نے کون سی سند حاصل کی ہے نیز جنازے یا قبر کی چادر (جس کا کپڑا عام طور پر سیاہ ، سفید یا ارغوانی مخمل کا ہوتا ہے)** (ماخوذ : اسٹین گاس). **۳. (مجازاً) سند ، ڈگری**. یہ موضوع اس مقالے کا تھا جو اس نے ... ڈاکٹر آف سائنس کی طیلسان کے لئے پیش کیا تھا. (۱۹۳۵، طبیعیات کی داستان ، ۳۹۰). [ف : تالسان کا معرب].

طَیلَسانی (ی لین ، کس ل) امذ.
(جامعہ وغیرہ کا) سند یافتہ ، گریجویٹ. یہ طالبِ علم نوعُمر اور کسی مغربی کُلیہ کا طیلسانی تھا. (۱۹۳۷، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۱). [طیلسان + ی ، لاحقۂ نسبت].

طَیلَسانِیَّت (ی لین ، کس ل ، ن ، فت ی) امث.
سند یافتگی ، گریجویشن ، بہت پڑھا لکھا ہونا. جہاں تک کتبی علم کا تعلق تھا وہاں تک تو یہ اپنی طیلسانیت کا رُعب دے کر کم سواد لوگوں میں اپنا لوہا منوالیتے. (۱۹۷۳، جہان دانش ، ۶۰۰). [طیلسانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

طِین (ی مع) امث.
مٹی ، گِل ، گارا.

اتھا تب تو موجود تمکین میں
جب آدم اتھا ماء والطین میں

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق ، ۱۱).

خطا پر چاہیے ہونا مقر گر آدمیت ہو
خمیرِ طینِ آدم آبِ نسیاں سے مرکب ہے

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۸۹).

آتش ہمارے سینے میں جلتی تھی عشق کی
آدم ہوئے تھے خلق ابھی ماء و طیں سے کب

(۱۸۷۳، دیوانِ جرار ، ۲۶). یہ کیولینائٹ ہی وہ طبعی معدن ہے جس کو عام طور پر چینی طین یا چینی مٹی کے نام سے یاد کرتے ہیں. (۱۹۶۹، کارگر ، کراچی ، مارچ ، ۱۹). [ع].

---لازِب کس صف (---کس ز) امذ.
چپکنے والی مٹی ، لیسدار مٹی.

یہ بد ہمیشہ سے بدخواہِ طینِ لازب ہے
نہ خوفِ مرگ ، نہ اندیشۂ عواقب ہے

(۱۹۶۲، برگِ خزاں ، ۳۹). [طین + لازب (رک)].

طِینَت (ی مع ، فت ن) امث.
۱. **خلقت ، سرشت ، فطرت ، جبلت.**

تون دھرتا ہے طینت نہاد بَلی
کھولنہار ہے بند ہر مشکلی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۳).

اون سا نہ ہو کوئی کبھو آفاق کے اندر
تا فیضِ سخن اُس کی نہ طینت میں ہو تخمیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۶).

نہ خود فروشی کئی جنسِ دل کی طینت سے
کہ مشتری کو صدا دی شکستہ قیمت سے

(۱۸۳۹ ، دفترِ فصاحت ، ۲۲۵).

سوائے ظلم نہیں رحم ان کی طینت میں
بتوں کے دل سے سوا دل سیاہ کس کا ہے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۸۳).

تو کیا میری طینت میں غصّا نہیں
مگر عقل زائل ہو اتنا نہیں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۷). ۲. **عادت ، خو ، مزاج ، طبیعت.**

مرے گھر سہر سیں گروہ مہ ابرو ہلال آوے
رقیبِ شوخ طینت کے ستارے پر زوال آوے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۷).

صحبتِ اجلاف سے کر اجتناب
ورنہ ہووے گی تری طینت خراب

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۵۰). طینت کے بہت نیک امیرانہ صورت اگر اس وقت فکرمند نہ ہوتے تو خواہمخواہ اُن سے دو باتیں کرنے کو جی چاہتا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۸). دھارا ... اپنی سرکشی اور اکھڑ طینت کے ساتھ بھرپور مقابلہ پر آئے گا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۱). ۳. **تھوڑی سی مٹّی** (پلیٹس). [ع].

---بے مَعْنی سَفالیتو بے شَراب کہاوت.
کمالاتِ باطنی کے بغیر زندگی اس شراب کے پیالے کی طرح ہے جو خالی ہو ، بے مقصد زندگی بے کیف ہوتی ہے (خزینۃ الامثال).

---پھِرْنا محاورہ.
طبیعت پھرنا ، جی اُکتانا.

بت پرستی سے نہ طینت مری زنہار پھری
سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھری

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵۲).

یاالٰہی کیا ہوا کیوں اُس کی طینت پھر گئی

(۱۹۱۰ ، خوابِ ہستی ، ۵۵).

---میں داخِل ہونا محاورہ.
خمیر میں ہونا ، سرشت میں ہونا ، مزاج ہونا.

کجی روزِ ازل سے طینتِ موذی میں داخل ہے
کیا خالق نے ساتھ افعی کے ناسخ پیچ و خم پیدا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۸).

---میں ہونا محاورہ.
خمیر میں داخل ہونا ، سرشت میں ہونا. (مہذب اللغات).

طِینَتاً (ی مع ، فت ن ، تن ت بفت) م ف.
طینت کے مطابق ، فطرتاً نیز عادتاً. یہ جانور اصلاً و طینتاً خونخوار نہیں ہوتے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۵). [طینت + اً ، لاحقۂ تمیز].

طِینی (ی مع) صف.
طین (رک) سے منسوب ، مٹّی کا ، مٹّی کی چیز ؛ کمہاری مٹی (پلیٹس ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). [طین + ی ، لاحقۂ نسبت].

طُیُوب (ضم ط ، و مع) امث ؛ ج.
خوشبوئیں. بقولات اور گرم مصالح اور ریاحین اور طیوب. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳). [طیب (رک) کی جمع].

طُیُور (ضم ط ، و مع) امذ.
پرندے.

تمن دوائز مکھ ہے نگیں سُلیماں کا
طیور و انس و پری پر کرو سدا تم راج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۷). وہ آفرینندۂ جن و انس وحوش و طیور ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). وہاں کے جنگل میں ایک درویش رہتے ہیں جن کو وحوش و طیور سے محبت اور انسانوں سے نفرت ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۶۶).

دوب کی خوشبو میں شبنم کی نمی سے اک سرور
چرخ پر بادل زمیں پر تتلیاں سر پر طیور

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۲۶). [طیر (رک) کی جمع].

طُیُوری (ضم ط ، و مع) صف ؛ امذ.
طیور (رک) سے منسوب ، پرندوں کا ؛ چڑی مار (فیروز اللغات). [طیور + ی ، لاحقۂ نسبت].

طُیُورِیّات (ضم ط ، و مع ، کس ر ، شد نیز بلا شد ی) امث.
پرندوں سے متعلق علم. جنگلاتی حیوانیات ، ماحولیات ، قشریات اور طیوریات وغیرہ میں بھی تعلیم و تحقیق کی داغ بیل ڈالی. (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۶۶). [طیوری + ات ، لاحقۂ جمع].

طِیوطانی (کس مع ط ، و مع) امث.
ہند آریائی زبانوں کی ایک ذیلی شاخ ، ایک زبان کا نام. ان تبدیلیوں اور تصرفات کی کسی طرح توجیہہ کی جائے گی جو طیوطانی زبانوں میں ... رونما ہوتی ہیں. (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۳۹). [انگ : Tentonic کا معرب].

طُیُوف (ضم ط ، و مع) امذ.
مختلف رنگین دھاریوں کے سلسلے. تکبیر ... ستاروں کے طیوف کی تحلیل میں بھی کام آتی ہے. (۱۸۹۳ ، علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۹۳) گیسوں کے طیوف کے جانچنے کا ہمارے پاس ایک اور سہل طریقہ ہے. (۱۹۳۳ ، افکارِ عصریہ ، ۱۵۹). مقتدرۂ قومی زبان کی سائنسی و تکنیکی اصطلاحات میں اسپیکٹرم اور اسپیکٹرا کو طیف اور طیوف کہا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۱۲). [طیف (رک) کی جمع].

ظ

ظ اسٹ.

بلحاظِ اصوات اُردو حروفِ تہجی کا تینتیسواں ، عربی کا سترھواں اور فارسی کا بیسواں حرف. یہ اُردو یا فارسی کے صرف ان الفاظ میں آتا ہے جو عربی الاصل ہیں. عربی میں اس کا نام ظا ہے جسے ظائے معجمہ یا ظائے منقوطہ بھی کہتے ہیں. زبان کی نوک جب سوڑھوں سے لگتی ہے تو یہ ادا ہوتا ہے (اس کا کوئی بدل نہیں) یہ کلمہ کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر کلمہ میں بھی جیسے ظاہر ، اظہار اور غیظ وغیرہ اُردو میں اس کا نام ظوئے ہے اور اس کی آواز «ز» سے ملتی جلتی نکلتی ہے. جمل کے حساب میں اس کی قیمت نوسو ۹۰۰ ہے. یہ حرف شمسی ہے. عربی کے اٹھائیس حروفِ تہجی میں سے ث ، ح ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع اور ق الگ کر دیے جائیں تو ان کی تعداد بیس رہ جاتی ہے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۲۷). خاص عربی حروف یہ ہیں ث ، ح ، ذ ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، ق. (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۳۷). ص ، ث ، ط ، ظ وغیرہ عربی میں واضح آوازیں بھی ہیں اور صوتیے بھی. (۱۹۶۶ ، اُردو لسانیات ، ۵۹). فہرست میں مندرجہ ذیل حروف شامل نہیں ہیں ، ث ، ص ، ژ ، ض ، ط ، ظ ، ح اور ع کیونکہ اردو میں یہ صرف تحریری علامتیں ہیں اور کسی نئی آواز کی نمائندگی نہیں کرتے. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۳۳).

ظافِر (کسر ف) صف.

فاتح (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [ع : (ظ ف ر)].

ظالِم (کسر ل) صف.

۱. ظلم کرنے والا ، جور و جفا ڈھانے والا ، سنگ دل ، بے رحم ، ستمگر ، ستمگار ، تعدی پسند.

کے اے ظالم نا بیکار

اِسے تم ظالم نا بیکار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۵)).

اینے ظالم نداری خوف رب کا

قیامت خیز ہے کر فکر تب کا

(۱۹۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۶).

تلواریں کھینچ کھینچ کے ظالم جو آئیں گے

حضرت نہ کیا نواسوں کو اپنے بچائیں گے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹). سامنے کی طرف دریا پار ایک بادشاہ تھا (ظالم) جو ہر ایک (بکارآمد) کشتی کو زبردستی ضبط کر لیا کرتا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۱۱).

ہم تو اب تک یہی سمجھے تھے کہ اہلِ عقل

ان کو ظالم ، ہمیں مظلوم سمجھتے ہوں گے

(۱۹۸۶ ، غبارماہ ، ۷۰). ۲. (استعارۃً) محبوب ، بہت عزیز دوست.

ترے بو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھ اے ظالم

جلیا ہے سور جدا ہور گلیاں ہے چند جدا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).

مر گئے لیکن نہ دیکھا تو نے اُدھر آنکھ اٹھا

آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیماروں میں تھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۵).

یہ سچ ہے کہ جھوٹھ سچ بتانا

ظالم جھوٹی قسم نہ کھانا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۷).

جب کیا اظہارِ غم ظالم نے جھنجلا کر کہا

آگے آگے دیکھنا تم میری چاہت کے مزے

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۳۴).

ظالم نے الٹ دی جو نقابِ رخِ انور

ہر چیز زمانے کی درخشاں نظر آئی

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۰). [ع : (ظ ل م)].

---اَپنی قَبر آپ کھودتا ہے کہاوت.

ظالم اپنی موت آپ بلاتا ہے ، ظالم ظلم کی سزا پاتے گا (مہذب اللغات).

---اَظْلَم کسر صف (---فت ا ، سک ظ ، فت ل) صف.

بہت بڑا ستانے والا ، بہت زیادہ ظالم ، بہت زیادہ تکلیف پہنچانے والا. ہم نے رفاقتِ صمصام تک حرام سے منہ موڑا اس ظالم اظلم کا ساتھ چھوڑا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۱).

اے چرخ مجھ ستائے ہوئے پر یہ جور و ظلم
کیا تو بھی میرے ظالم اظلم سے کم نہیں
(۱۹۰۲ ، کلیاتِ رعب ، ۱۰۰)۔ [ظالم + اظلم (رک)]۔

---پُھولتا پَھلتا نَہیں کہاوت۔
ظلم انسان کو پنپنے نہیں دیتا ، ظالم انسان اولاد اور مراد سے بے نصیب رہتا ہے ، ظالم نا مراد و ناکام رہتا ہے۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کہیں شمشیر کا
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات))۔

---تیرا ظُلم کَب تک رَہے گا کَبھی تو خُدا ہماری بھی سنے گا کہاوت۔
مظلوم تنگ آ کر کہتا ہے ایک دن مظلوم کی فریاد بھی خدا سنتا ہے اور ظالم کے ظلم سے نجات ملتی ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---خُدا سے ڈَر/ خُدا کو مان فقرہ۔
کوئی بہت جھوٹ بولے یا کسی بے گناہ کو ستائے تو کہتے ہیں۔

دروازہ میکدہ کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۷)۔

---سَرسَبز نَہیں ہوتا کہاوت۔
ظالم کو اس کا ظلم پنپنے نہیں دیتا ، ظالم اولاد اور مراد سے بے نصیب رہتا ہے ، ظالم نامراد و ناکام رہتا ہے۔

باغباں چھانٹ نہ اشجار چمن وقتِ بہار
دیکھ ظالم کبھی سرسبز نہیں ہوتا ہے
(؟ ، نسیم (نوراللغات))۔

---سَماج (---فت س) امذ ؛ امث۔
سنگدل معاشرہ ، بے رحم سوسائٹی ، ظلم کرنے والا معاشرہ ، ناانصافی کرنے والے لوگ ، دل آزاری کرنے والے افراد ؛ (مجازاً) مخالفت ، مزاحمت۔ راستے میں ظالم سماج کئی بار آتا ہے لیکن ہر دفعہ منہ کی کھاتا ہے۔ (۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، خمارِ گندم ، ۹۳)۔ [ظالم + سماج (رک)]۔

---سوز (---و مج) صف۔
ظالم کو تباہ کرنے والا (جامع اللغات)۔ [ظالم + ف: سوز (رک)]۔

---ظُلم کَرے نیک بَخت بَرگ بَھرے کہاوت۔
ظالم ظلم کرتا ہے نیک بخت بھگتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال)۔

---کا پَنڈا ہی نِرالا ہے کہاوت۔
جدھر سے ظالم گزرے کوئی ادھر نہیں جاتا ، ناانصاف کے بھترے رستے ہیں ظالم سب سے جدا طریق رکھتا ہے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کا زور سَر پَر کہاوت۔
زبردست کے آگے کچھ نہیں چلتی (نوراللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کی بیل نَہیں بَڑھتی کہاوت۔
ظالم کی اولاد نہیں بڑھتی۔

نام لیوا نہیں رہتا کوئی
بیل ظالم کی نہیں بڑھتی ہے
(؟ ، ناسر (نوراللغات))۔

---کی چال ہی اَور ہے کہاوت۔
ظالم کے طریقے مختلف ہوتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کی داد خُدا دیتا ہے/ کی داد خُدا کے گَھر کہاوت۔
زبردست جابر کو خدا ہی سزا دیتا ہے ، ستانے والے کا انصاف خدا کرتا ہے ، ستانے والے کو خدا سزا دیتا ہے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال)۔

---کی رَسّی دَراز تھی/ ہوتی ہے کہاوت۔
جو ظلم و جور کرتا ہے اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔

ظالم کی کچھ مثل ہے کہ رسّی دراز ہے
مصداق اس کا پاتے ہیں چرخِ کہن میں ہم
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۱۸)۔

جب ضعف بڑھ گیا تو میری آہ گھٹ گئی
رسّی بہت دراز تھی ظالم کی کٹ گئی
(۱۹۳۰ ، آغا شاعر (مخزن ، جنوری ، ۱۹۰۷ ، ۶۳))۔

---کی عُمر کوتاہ ہوتی ہے کہاوت۔
ظالم بہت دنوں زندہ نہیں رہتا (جامع الامثال)۔

---گُداز (---ضم گ) صف۔
ظالم کو تباہ کر دینے والا ؛ عموماً حکمران جو ظلم و ستم کو ختم کرے ، عادل ، ظلم کو تباہ کرنے والا۔ کوئی بھی ایسا عادل رعیّت نواز ظالم گداز سایہ انداز رعایائے ہند کا ہوا ہے۔ (۱۸۰۲ ، خردِ افروز (ترجمہ) ، ۳)۔ [ظالم + ف: گداز ، گداختن - پگھلنا]۔

---گُدازی (---ضم گ) امث۔
ظلم کو ختم کرنا۔ امورِ سیاست ظالم گدازی اور تمہید رعایت رعیت نوازی میں جب بکمال خوبی مشاہدہ کیا ہر ایک کو اس سے دوستی پیدا ہونے لگی۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۸۸)۔ [ظالم گداز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مَظلُوم نُما کس صف (---فت م ، سکظ ، ومع ، ضم ن)۔ صف۔
جو باطن میں سخت اور ظاہر میں نرم ہو۔

اس چشمِ فسوں گر کی حیا کو کوئی دیکھے
اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۱۶)۔ [ظالم + مظلوم (رک) + ف: نما ، نمودن - دیکھنا]۔

ظالِمانَہ (کس ل ، فت ن) صف ؛ م ف۔
ظلم سے بھرا ہوا ، ازروئے ظلم ، ظلم کے طریقے پر۔ شہر کی ظالمانہ آمد و رفت پر یہ تبصرہ کافی سنجیدگی کے ساتھ سن لیا گیا۔ (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۹۶)۔ اس عورت کا

نفس شریف اور رویہ نسبتاً کم ظالمانہ ہو گا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۶)۔ [ظالم + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

ظالِموں کا بادْشاہ صف۔
(کنایۃً) سخت ظالم ، بڑا ستانے والا۔

دیکھئے نبھتی ہے کیونکر میری اس کی دوستی
میں گدائے بے نوا وہ ظالموں کا بادشاہ

(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات))۔

ظالِمَہ (کس ل ، فت م) صف ، مث۔
ظلم کرنے والی عورت۔ کیا ظالمہ ہے کہ ذرا اس کو رحم نہیں کس زبان سے حکم قتل دیتی ہے۔ (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم فتنۂ نور افشاں ، ۲ : ۳۸۱)۔ [ظالم + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ظالِمی (کس ل) امث (قدیم)۔
ظلم و ستم ، جور و جفا۔

عاشقی میں کب روا ہے اس طرح کی ظالمی
خونِ شیریں گردنِ فرہاد پر باقی رہا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۱)۔

ظالمی اور جاہلی جس کی
عادلیت و عارفیت ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۸)۔ [ظالم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ظالِمِیَّت (کس ل ، م ، شد ی بفت) امث۔
ظلم و ستم ، ظلم کرنے کی حالت۔ اظلمیت کی نفی سے ظالمیت کی نفی لازم نہیں آتی۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۲ : ۲۶)۔ [ظالمی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ظالِمِین (کس ل ، ی مع) امذ ؛ ج۔
بہت سارے ظلم کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ظالمین یا فاسقین کو ہدایت نہیں فرماتے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳)۔ [ظالم + ین ، لاحقۂ جمع]۔

ظامی صف۔
پیاسا ، تشنہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [ع]۔

ظاہِر (کس ہ)۔ (الف) صف۔
صاف ، واضح ، کھلا ہوا ، جو پوشیدہ نہ ہو ، عیاں (باطن کی ضد)۔

توں ہاشمی کی ہے کلکر معلوم کسے نیں کے تو کی
ہو بات چھپتی نیچ کیں ظاہر ہے خاص و عام پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۳)۔ آدمی کو چاہیے کہ جب دوسرا غیبت کرنی شروع کرے تو اسے زبان سے منع کر دے ... کسی اشارۂ چشم و ابرو و ہاتھ سے منع کرنے یا ظاہر منع کرنے کہ خبردار! ایسا ذکر بہر ست کرنا۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۲۱۸)۔

تعلقات کا الجھاؤ ہر طرح ظاہر
گرہ کشائی تقدیر نارسا معلوم

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸۱)۔ جب تک دو لسانی وحدتیں باہم سامنے نہ ہوں اور دونوں کے درمیان رابطہ نہ ہو ترجمے کا عمل ظاہر نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۸۸ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰)۔ (ب) امذ۔ ۱۔ **کسی چیز کا وہ رُخ جو محسوس ہو یا نظر آتا ہو ، کھلا ہوا رُخ (اندرون ، باطن کی ضد) ، باہر کا رخ۔** ظاہر کی پاکی تن کے وسواس میں اچھی کی۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳)۔

ہے ظاہر مرا لئی اوسے اعتبار
رکھیے شرم اس تھار مرا کردگار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۸)۔

کمر ہر چند نہیں ظاہر پے قد ویسا ہی موزوں ہے
میاں کم ہے ترا مصرا کے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲)۔ مسح ظاہر موزے پر کرے ظاہر موزے سے مراد پشت موزہ ہے اور باطن سے مراد نیچے موزے کے ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۶)۔ اور ظاہر حالت درست کرنے کے بعد ... کھانا پکایا۔ (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، ستونتی ، ۲۸)۔ اسلام دین کا ظاہر ہے ، ایمان اس کا باطن اور احسان اس سے پیدا ہونے والا رویہ۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۲۸)۔ ۲۔ **اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتی میں سے ایک اسم۔**

توں اول توں آخر توں قادر اہے
توں مالک توں باطن توں ظاہر اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱)۔

ظاہر کہ باطن اول کہ آخر
اللہ اللہ اللہ اللہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۶)۔

تو مقدّم تو موَخر اوّل و آخر ہے تو
مقتدر ، حیّ و سمیع و باطن و ظاہر ہے تو

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵)۔ ۳۔ **دکھاوا ، نمائش۔**

ظاہر کے دوست آتے نہیں کام وقت پر
تلوار کاٹ کیا کرے جس کو جو دم نہیں

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۱)۔ (ج) م ف۔ **بظاہر ، دیکھنے میں ، صورتاً۔** اگر نکتہ کسی نے کچھ جانیا ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳)۔

گردن جُھکی ہوئی ہے زباں گو ہے شکوہ سنج
باطن ہے انقیاد جو ظاہر ملال ہے

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹۵)۔ [ع : (ظ ہ ر)]۔

---اَچّھا باطِن بُرا فقرہ۔
دیکھنے میں نیک مگر دل کا بد ، دیکھنے میں نیک مگر حقیقت میں بُرا۔

تیرہ دل ہیں جتنے ظالم دیکھنے میں صاف ہیں
ظاہر اچھا ہے تری شمشیر کا باطن بُرا

(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات))۔

---اَز شیخ و باطِن اَز شَیطان کہاوت۔
ظاہر میں نیک لیکن دراصل بدکار و دغا باز و مکار کے متعلق کہتے ہیں۔ (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---اَسْباب (---فت ا ، سک س) امذ۔
ایسے ذرائع جو پوشیدہ نہ ہوں ، بظاہر صورتِ حال ، ظاہرا طور پر ، ظاہر میں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [ظاہر + اسباب (رک)]۔

---ُ اُلزَّواج (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) امذ.
(نباتیات) **پھول دار ، وہ پودا جس میں پھول آتے ہوں اور جن کے تولیدی طریقے قدیم ماہرین نباتیات پر واضح تھے ، ان پودوں کے تولیدی اعضا پھول ہوتے ہیں یہ پودے بیج تیار کرتے ہیں.** اقلیم نباتات کو دو ذیلی اقلیموں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن کو ظاہرالزواج اور خاف الزواج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۹۳). [ظاہر + رک : ال (ا) + ع : زواج - جوڑا ہونا].

---ُ الْعِلْم (---ضم ر، غم ا، سک ل، کس ع ، سک ل) امذ.
(تصوف) **مراد : اعیان ممکنات** (مصباح التعرف). [ظاہر + رک ال (ا) + علم (رک)].

---ُ اَلْمُمْکِنات (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک م ، کس ک) امذ.
رک : **ظاہرالوجود** (ماخوذ : مصباح التعرف). [ظاہر + رک : ال (ا) + ممکنات (رک)].

---ُ اللہ باطِنُ اللہ فقرہ.
اللہ ہر جگہ موجود ہے ، ظاہر میں بھی اللہ ہر جگہ موجود ہے اور باطن میں بھی ہر جگہ موجود ہے.

ہر جگہ جلوہ ہے اس کا موجود
ظاہر اللہ ہے باطن اللہ

(؟ ، ناظر (نوراللغات)).

---ُ اَلْوُجُود (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع)امذ.
(تصوف) **تجلی حق جو صورت و صفات اعیان کے ساتھ ہے** (مصباح التعرف). [ظاہر + رک : ال (ا) وجود (رک)].

---ُ الْوَرُود (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت و ، و مع) امذ.
ظاہر میں ہونے والا ، وارد ہونے والا. پہلے بعض ظاہرالورود اعتراضات کا ذکر کرنا اور ان کا جواب دینا ضرور ہے. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ۳ : ١٢٨). [ظاہر + رک : ال (ا) ورود (رک)].

---اَور باطِن اَور فقرہ.
زبان پر کچھ دل میں کچھ ، قول و فعل کا اعتبار نہیں.

واعظوں کا طور کیا بےطور ہے
ان کا ظاہر اور باطن اور ہے

(؟ ، نیاز (نوراللغات)).

---اَور باطِن میں فَرْق ہونا محاورہ.
ظاہر اور باطن اور ، زبان پر کچھ دل میں کچھ ہونا.

کیا زاہدوں کے ظاہر و باطن میں فرق ہے
دالان خانہ پست ہے اور آستاں بلند

(١٨٣٨ ، ناسخ (نوراللغات)).

---آرائی امث.
ظاہری آرائش ، ظاہری نمائش ، ظاہری سجاوٹ. زمانہ نے ان کی تصاویر مضمون کی قدر ہی نہیں کی بلکہ پرستش کی مگر انہوں نے اس کی جاہ و حشمت سے ظاہر آرائی نہ چاہی. (١٨٨٠ ، آب حیات ، ٣٨٨). [ظاہر + ف : آرا ، آراستن - سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَظاہِر (---فت ب ، کس ہ) م ف.
دیکھنے میں ، ظاہر میں. ظاہر بظاہر تو ہر ایک شخص میری بات پر اعتراض جڑ سکتا ہے. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ١٧ ، ١١ : ٦). ظاہر بظاہر سائنسدان حضرات کا یہ خیال نہیں ہے ، وہ قوت کے معدوم ہو جانے کو نہیں کہتے بلکہ ناقابل استعمال ہو جانے کا ذکر کرتے ہیں. (١٩٧٣ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ٨٣). [ظاہر + ب (حرف جار) + ظاہر (رک)].

---بَنائے رَکْھنا محاورہ.
ظاہر آراستہ رکھنا ، ظاہر میں آراستہ پیراستہ رہنا ، ٹیپ ٹاپ رکھنا ، ٹھاٹ بنائے رکھنا.

صوفی کہاں سے واقف سِرِّ الست ہیں
ظاہر بنائے رکھتے ہیں ظاہر پرست ہیں

(١٩٠٥ ، داغ (نوراللغات)).

---بِیں (---ی مع) صف.
غیر حقیقت شناس ، اصلیت سے بے خبر ، ظاہر کو دیکھنے والا ، ظاہری حالت کا جاننے والا ، جو باطن سے بےخبر ہو. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سال کی رسالت نے ظاہر بیں نظر میں حضرت عیسیٰ کے مدت العمر کے کام کی بہ نسبت بہت زیادہ انقلاب پیدا کیا ہے. (١٨٨٣ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ٧٣). معجزہ کا دلیل نبوت ہونا صرف اشاعرۂ ظاہر بین کا مذہب ہے. (١٩٠٣ ، الکلام ، ٢ : ٨٨). ان کے تعلقات باہمی کو ایک ظاہر بیں شخص غلط سمجھ کر اتہام بھی لگا سکتا ہے. (١٩٨٣ ، سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ٣٣). [ظاہر + ف : بین ، دیدن - دیکھنا ، نظر کرنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
ظاہر دیکھنا ، ظاہری چیزوں کا دیکھنا.

غرض رکھتا نہیں باطن سے سر مشا ہے صورت پر
غضب میں ڈالے گی اے دل یہ ظاہر بینیاں تیری

(١٩١١ ، تسلیم (نوراللغات)). [ظاہر بین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر جانا محاورہ.
ظاہری حال دیکھ کر دھوکا کھانا.

اے بے کشو نہ شیخ کے ظاہر پہ جائیو
ہے ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے

(؟ ، فیروز (نوراللغات)).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
ظاہری یعنی اوپری حالت پر نظر رکھنے والا ، ظاہری باتوں پر عمل کرنے والا ، ظاہر پرست.

جن کے دلوں میں فرق ہے ان کی زباں میں فرق
ظاہر پرست یار کے ہو گا بیاں میں فرق

(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ١٢٣).

پنہاں تہہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے
ظاہر پرست محفل نو کی نگاہ ہے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۹). [ظاہر + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

ـــــ پرستی (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
ظاہر پر یقین کرنا.

جہاں محو ظاہر پرستی ہے ساقی
تو کچھ اہلِ دل سا تھا لیکن تجھے بھی
(۱۹۲۶ ، نقوشِ ساقی ، ۲۳۰). [ظاہر پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پیر (ـــــ ی مع) امذ.
خاکروبوں کا مرشد ، حلال خوروں کی قوم کے پیشوا کا نام (پہلے جب یہ ہندو تھا تو اس کا نام گوگا تھا جب مسلمان ہوا تو ظاہر پیر رکھا گیا). تمام چھوٹی ذاتوں کے لوگ اس کے معتقد ہیں اسے ظاہر پیر بھی کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۷). [ظاہر + پیر (رک)].

ـــــ دار صف.
دکھاوے کا برتاؤ کرنے والا ، تصنع اور بناوٹ سے کام لینے والا.

میر نہ ایسا ہووے کہیں پردے ہی پردہ مار مرے
ڈر لگتا ہے اس سے ہم کو ہے وہ ظاہردار بہت
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۷). ان ظاہردار ، عمامہ بند و دراز آستین ... اشخاص سے بدظن ہو گئے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۳). [ظاہر + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ داری امث.
دکھاوے کی باتیں ، ظاہر میں نیک اور باطن میں برائی. تکلفات اور تعظیمِ مفرط اور ظاہرداری بہت کرنا۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۹۷). بنی ظاہرداری بھی کوئی چیز ہے یہ مانا کہ خواہ مخواہ کی چپو للو اچھی نہیں مگر پھر بھی میل جول برتاؤ کے ظاہر کرنے ہی سے معلوم ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱ : ۱۲). اقبال نے ... نفاق ، ظاہرداری ، تصنع اور تکلف سے بالاتر ہونے کی ترغیب ... دلائی۔ (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۱۲۳).
[ظاہردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ داری برتنا محاورہ.
دکھاوے کی باتیں کرنا ، تکلف برتنا ، نمود کرنا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

ـــــ رحمٰن کا باطن شیطان کا / کا رحمٰن باطن کا شیطان کہاوت.
دیکھنے میں نیک حقیقت میں برا ، ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ ظہور (ـــــ فت ظ ، و مع) م ف.
کھلم کھلا ، ظاہر میں ، علانیہ ، صاف صاف ، ظاہری طور سے. کچھ تو ظاہر ظہور اوس نے لیا اور کچھ چھپا کے لوٹا۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۲). [ظاہر + ظہور (رک)].

ـــــ فروشی (ـــــ فت ف ، و مج) امث.
ظاہرداری کرنا ، نمود و نمائش کرنا. ظاہر فروشی سے بری ، اپنے ماہ کی مشتری ، جانِ عالم کی فدائی ... اپنے قلمِ اعجاز رقم سے تحریر فرمائے تھے۔ (۱۸۵۸ ، تاریخِ غزالہ ، ۱۸).
[ظاہر + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کا تماشا امذ.
نمائش ، دکھاوا (جامع اللغات).

ـــــ کا نرم باطن کا سخت فقرہ.
دیکھنے میں موم ہے مگر سنگ دل ہے ، ظاہرا رحم دل مگر سخت سنگ دل.

ناظر بڑھاؤ تم نہ حسینوں سے اختلاط
ظاہر کے ہیں یہ نرم تو باطن کے سخت ہیں
(؟ ، ناظر (نوراللغات)).

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. چھپی ہوئی چیز ، بات یا راز سے پردہ اٹھا دینا ، کھولنا ، افشا کرنا ، دکھانا ، راز ظاہر کرنا ، تشریح کرنا ، وضاحت کرنا ، مطلب ظاہر کرنا.

کہیا شہ ہو دل میتج دھرنا بھلا
کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸). آنکھیں جو ہیں سو اپنی بتھا اور دل کی بتھا آپس میں ظاہر کریں ہیں۔ (۱۷۳۹ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۷۹). اللہ تعالیٰ نے اس نور کا مرتبہ عالمِ شہود میں ظاہر کرنا چاہا۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۹). اور جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۹). یہ خط شمالی سمت کو ظاہر کرے گا۔ (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۱۳). **۲. (بناوٹ سے) دکھانا ، پیش کرنا ، نمائش کرنا.** سنا ہے کہ ایک شخص دانش مند کسی بادشاہ کے پاس گیا اور اپنے تئیں پیغمبر ظاہر کرنے لگا۔ (۱۸۲۳ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۳۱). راجا نے ظاہر کیا کہ وہ سہنہ چوہڑا ہے ... مگر سہنہ چوہڑا کے کتے بھونکنے لگے جس سے رانی کو شک پڑ گیا۔ (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵).

ـــــ کی آنکھ امث.
چشمِ بصارت.

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۰۵).

ـــــ کی آنکھیں اور ہیں باطن کی آنکھیں اور ہیں کہاوت.
دل کی سوجھ بوجھ ان آنکھوں سے جدا ہے.

اہلِ بصارت کے لئے چشمِ بصارت چاہئے
ظاہر کی آنکھیں اور ہیں باطن کی آنکھیں اور ہیں
(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

ـــ کی لیپ ٹاپ امث.
دکھاوے کی آرائش (مہذب اللغات).

ـــ کی لیپ لٹو ہے کہاوت.
ظاہر کی نمود اور زیب زینت ہے ورنہ حقیقت کچھ نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کی دُنیا ہے کہاوت.
دکھاوے کی دنیا ہے ، دُنیا دکھاوٹ پر جاتی ہے ، دنیا نمود و نمائش پسند کرتی ہے.

بجا ہے گر زمانہ حسن کی دولت پہ شیدا ہے
مثل مشہور ہے اے سیم تن ظاہر کی دنیا ہے
(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات)).

ـــ کے رَنگ ڈھنگ ہیں کہاوت.
ریاکاری اور دکھاوے کی باتیں ہیں (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ میں م ف.
بظاہر ، ظاہرا ، کُھلے طور پر.

ظاہر میں جو تمہاری خوشامد کرے اوسے
تم اپنا دوستدار سمجھتے ہو بے شمار
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۲).

بس ہے یک جلوۂ دیدار ترا جانِ سراج
نہیں ظاہر میں اسے ذوق ہم آغوشی کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۸).

بھیجیں جو اوس کو خط تو وہ دیں جا کے غیر کو
ظاہر میں اس طرف ہیں یہ باطن ادھر ملے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۰).

ـــ نَظَر (ـــ فت ن ، ظ) صف.
جو ظاہری باتوں کا خیال کرے ، ظاہری باتوں کو دیکھے ، اوپری ، باہری (ماخوذ : جامع اللغات). [ظاہر + نظر (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
نمائشی ، ظاہر میں اچھا (جامع اللغات). [ظاہر + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا].

ـــ نیک باطِن خَراب ہونا محاورہ.
دیکھنے میں سیدھا مگر دل کا بُرا ہونا.

اے بے کشو نہ شیخ کے ظاہر پہ جائیو
ہے ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے
(؟ ، فیروز (نوراللغات)).

ـــ و باطِن (ـــ و مج ، کس ط) امذ.
اندر اور باہر ، زبان پر اور دل میں ، نظر آنے والی اور اندرونی کیفیت ، ظاہری اور باطنی حالت ، ظاہری اور باطنی حیثیت ، ہر طرح.

منہ پہ طمانچے ، طعنِ بلا جب دل پہ ہے صدمہ دردِ نہاں
ہم بھی سہنے والے ہیں کیا ظاہر و باطن سختی کے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۴۳). ادب معاشرے کے ظاہر و باطن کا آئینہ ہے. (۱۹۸۰ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۱۳). [ظاہر + و (حرفِ عطف) + باطن (رک)].

ـــ و باطِن ایک سا ہونا محاورہ.
قول و عمل میں مطابقت ہونا ، رنگ و اثر میں یکساں ہونا ، خارجی اور داخلی صورتوں کا ایک ہونا ، دل اور زبان کا یکساں ہونا ، ظاہر باطن یکساں ہونا.

ہستی ہے کیا کیا دو رنگی کی بدولت دہر میں
کاش ہوتا ظاہر و باطن حنا کا ایک سا
(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات)).

ـــ و باہِر (ـــ و مج ، کس ہ) صف ؛ م ف.
کُھلم کُھلا ، صاف ، واضح طور پر. اس دیانہ پر چینیوں نے کوئی فریب اور دغا نہیں کی ، جو کام کیا ظاہر و باہر کیا. (۱۹۰۳ ، عاربات عظیم ، ۳۱). [ظاہر + و (حرفِ عطف) + باہر (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
واضح ہو جانا ، افشا ہونا ، کُھلنا.

عمل غالب اوس کا جو دنیا ماں تھا
اثر اوس کا تن اوس کے ظاہر ہوا
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۴).

فعل ظاہر ہو گئے بندے پہ سارے آپ کے
تھے چکی صاحب سلامت اب ہمارے آپ کے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۳).

ساقی کی چشمِ مست جو دیکھی عتاب میں
ظاہر ہوا کہ زہر ہے جامِ شراب میں
(۱۹۲۸ ، دیوانِ قمر ، ۲ : ۲۶).

ـــ ہے فقرہ.
یہ بات پوشیدہ نہیں ہے ، سب جانتے ہیں ، سب کو معلوم ہے ، عیاں ہے ، محتاجِ بیان نہیں ، کُھلی ہوئی حقیقت.

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں گے نکیرین
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بُو آئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).

ظاہِرا (کس ہ) م ف.
ظاہر میں ، بظاہر ، ظاہری طور پر.

تشنہ لب مر گئے کتنے ہی ترے کوچے میں
ظاہرا آب نہ تھی تجھ دمِ شمشیر کے بیچ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۶).

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۲). ظاہرا لڑائی کی بنا یہ ہوئی کہ بی بی نے میاں سے جھنجھلا کے کہا ... میں ایسی شفقتوں کو ٹھینگے پر مارتی ہوں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶). انہوں نے کوشش ضرور کی تھی کہ کم سے کم ظاہرا طور پر ان کے پُرتکلف قصر کی نقل کریں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۳). [ظاہر (رک) + ا ، لاحقۂ تمیز].

ظاہراً (کسر ہ ، تن ا بفت) م ف.
رک : ظاہرا ، بظاہر ، ظاہر میں.

وفا ظاہراً اوس کو دکھلاوٗں کچھ
رکھوں شرم صاحب کی اس ٹھاوٗں کچھ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸). قیصر پرمز پر مبتلا ہوا لیکن ظاہراً پرمز کو دھتکارا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۰۳). آپس میں کسی قسم کا ظاہراً و باطناً تعصب و نفاق نہیں ہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۷۶). [ظاہر + اً ، لاحقۂ تمیز].

ظاہرانہ (کسر ہ ، فت ن) م ف.
رک : ظاہرا ؛ ظاہراً ، ظاہر طور پر ، ظاہر میں. امیر خسرو کی تصانیف میں ظاہرانہ ہندوستان کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا گیا ہے. (۱۹۳۰ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۳۵۲). [ظاہر + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ظاہرہ (کسر ہ ، فت ر) صف ؛ م ف.
عیاں ، آشکار ، ظاہر میں.

باطن ہے مشاہدہ خدا کا
کعبہ کا جو حج ہے ظاہرہ کا

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۳۰). ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے باعث سے وضو کو واجب ٹھہرایا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۶). ظاہرہ یہ مفہوم ہمیں بہت صاف اور سیدھا معلوم ہوتا ہے مگر اپنے خواص میں یہ اس قدر سادہ نہیں جیسا نظر آتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۳). [ظاہر + ہ ، لاحقۂ تانیث و تمیز].

ظاہری (کسر ہ) صف.
۱. **ظاہر کا ، خارجی (باطنی کی ضد) ، نمائشی ، دکھاوے کا.** اس پانچ وقت ظاہری نماز کے خارج جو عبادت ہے سو شغل ہور ذکر ، یو بہوت دور اندیشی ہو بڑی فکر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳).

اے ولی عیشِ ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہدِ مجازی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶). ظاہری اور باطنی حواس عطا فرما کر دنیا کے کانٹوں اور پھولوں میں تمیز کا رستہ بتایا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳). ان کی تصانیف میں ظاہری پہلو غالب تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۲۶). مہاتما گاندھی نے اگرچہ ظاہری لڑائی ہار دی تھی لیکن اپنی روح میں انہوں نے ہار ماننے سے انکار کر دیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۲۵). ۲. **فرقۂ ظاہریہ کا کوئی فرد ، ظاہریہ مذہب کا ماننے والا.** امام شافعی اگر ظاہریوں کی طرح قیاس کے منکر ہوتے تو اس جواب سے کچھ تعجب نہ ہوتا. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۷۳). شام میں ظاہریوں کی ایک بغاوت کا ذکر ملتا ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۶). [ظاہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٹیم ٹام (---ی مع) امث.
دکھانے کی طمطراق ، دکھاوے کی آرائش و زیبائش (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

---حال امذ.
روحانی کیفیت. وجدان میں وہ تمام باتیں یک وقت موجود ہوتی ہیں جو ماضی و حال اور مستقبل کے فرق کی مقابل ہیں اسی حقیقت کو «ظاہری حال» یا «نفسی حال» کا نام دیا گیا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اُصول (ترجمہ) ، ۲۹۸). [ظاہری + حال (رک)].

---حَرَکَت (---فت ح ، فت نیز سک ر ، فت ک) امث.
(نفسیات) نمایاں ذہنی تحریک یا حرکت. غیر مسلسل مہیجوں کا ایک تواتر حرکت کا ادراک پیدا کر دیتا ہے ... جیسے اصطلاحاً گردشِ نمائی یا ظاہری حرکت کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۹). [ظاہری + حرکت (رک)].

---رَنگ ڈھنگ ہیں کہاوت.
ریا کاری یا بناوٹ کی باتیں ہیں (جامع اللغات).

---طَور پَر م ف.
دیکھنے میں ، بظاہر ، دکھانے کو (مہذب اللغات).

---عَقائِد (---فت ع ، کسر ء) امذ.
فرقۂ ظاہری کا مسلک ، ظاہری فرقے کا عقیدہ یا مذہب. نویں اور دسویں صدی عیسوی میں شافعی اور ظاہری عقائد کی خفیف سی جھلک نمایاں ہوئی. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۹). [ظاہری + عقائد (رک)].

---کالبُد (---سک ل ، ضم ب) امذ.
(حشریات) جانور کی ہڈی یا کھال کی اوپری پرت ، ڈھانچا ، اوپری ڈھانچا ، جانوروں وغیرہ کے جسم کی اوپری سطح ، گھونگوں وغیرہ کا سخت خول. ایکسوسکیلیٹن (Exoskelgton) (ظاہری کالبد) میں بال صرف میسل ہی میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، بیمیلیا ، ۹). [ظاہری + ف : کالبد - جانور کا جسم ، ڈھانچا ، پیکر].

---مُطابَقَت (---ضم م ، فت ب ، ق) امث.
بظاہر موافقت ، بظاہر مشابہت ، ظاہری برابری ، ظاہری مماثلت ، ظاہر کی یکسانیت. ایسے اوقات میں نماز پڑھنے کو حرام کر دیا گیا جن میں مشرکین اور کفار اپنے معبودوں کی عبادت کیا کرتے تھے کہ یہ ظاہری مطابقت کسی وقت شرک کا ذریعہ نہ بن جائے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۱). [ظاہری + مطابقت (رک)].

ظاہِرِیَّت (کسر ہ ، شد ی بفت) امث.
۱. **ظاہر داری ، ظاہری شکل و صورت.** ہم اس کی ظاہریت پر فریفتہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۱۳). وہ ظاہریت سے مرعوب ہوتا اور فریب کھاتا نہیں جانتا. (۱۹۸۸ ، فیض کی شاعری کا نیا دور ، ۳۱). ۲. **(فلسفہ) یہ تصور کہ بظاہر فطرت ہی اصل ذریعۂ علم ہے.** جو ظاہریت (فنانلزم) علمیات کو اس طرح محدود کرنے سے پیدا ہوتی ہے وہ ظاہریت کانٹ کی نہیں ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۸۳). کچھ فہموں کے اوہام کو دور کرنے کے لیے یہ کچھ کہا گیا ہے جو ذاتِ خاص کو علم سے خارج قرار دیتے ہیں

اور نسبت ظاہریت و مظہریت ثابت کرتے ہیں.(۱۷۹۳ء، انفاس العارفین (ترجمہ) ، ۲۲۶). ۳. فرقۂ ظاہریہ کا مذہب یا عقیدہ. وہ ظاہریت میں غلو رکھنے کی وجہ سے اہل الحدیث سے قدرے مختلف ہو گئے. (۱۹۶۷ء ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۹) . [ظاہری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ظاہِرِیَّہ (کس ہ ، ر ، شد ی بفت) امذ.

۱. **ظاہر کا ، نمائشی ، دکھاوے کا.** دروازے تمہارے ظاہریہ ہیں اور لباس تمہارا جالوتیہ ہے اور مذہب تمہارے شیطانی ہیں. (۱۸۵۳ء ، جامع السعادات ، ۲۶). ۲. **ایک مسلک یا ایک عقیدہ جس میں احکام کا استخراج الفاظِ قرآن و سنت کے ظاہری معنی سے کیا جاتا ہے ، اس میں رائے ، قیاس اور استحسان اور اس کے علاوہ تقلید کی بڑی شدید مخالفت کی گئی ہے.** ظاہریہ مذہب وحدت کا نشان یا علامت نہ بن سکا عام طور پر یہ لوگ دینی جھگڑوں میں احتیاط کے ساتھ غیر جانبدار رہتے تھے. (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۸). [ظاہر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ظِباء (کس ظ) امذ ؛ ج.

بہت سے ہرن ، جھرمٹ ، گروہ. چند کوا کپ کہ برابر دونوں آنکھ اور کان اور ناک کے اس کے واقع ہیں عرب اُن کو ظبا یعنی ہرن کہتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵). [ع].

ظَبْیَہ (فت ظ ، سک ب ، فت ی) امث.

ہرنی ، مادہ ہرن. عرب لوگ آفتاب کو غزالہ بھی کہتے تھے مگر غزال کی تانیث غزالہ نہیں آتی بلکہ اس کی بجائے ظبیہ بولتے ہیں (۱۹۵۵ء ، اختر جوناگڑھی ، مقالات ، ۳۳). [ظبا (رک) کی تانیث].

ظَرّاف (فت ظ ، شد ر) صف ؛ امذ.

نہایت دانا ، بہت عقلمند ، بہت زیادہ ظریف ، زیرک ، خوش طبع. میاں آزاد کی باچھیں کھل گئیں کہ خیر سے ایک ظرّاف تو ملا فوراً ہاتھ ملایا گلے لگایا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۷).

ظرّاف و مصنّفِ لطائف
طبّاع و مصوّرِ کوائف

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۶). [ع].

ظَرافَت (فت ظ ، ف) امث.

۱. **عقل مند ہونا ، دانائی ، زیرکی** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
۲. **دل لگی ، خوش طبعی ، مزاح ، خوش مزاجی ، مسخراپن.**

کہیا اے ظرافت کے سمدور گنبھیر
شگفتا ہو جوں باغ میرا ضمیر

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۹). طبیعت کو تر و تازہ کرنے کے لیے نہایت دلچسپ ظرافت بھی کر بیٹھتا ہے. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۳).

ناصح ہے سہو ترکِ عشق کی اچھی کہی
مانتا ہوں پیر و مرشد میں ظرافت آپکی

(۱۹۱۱ء ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۷۵). ان کی طبیعت میں جس قدر سنجیدگی تھی اتنی ہی ظرافت بھی. (۱۹۸۳ء ، نایاب ہیں ہم ، ۲۰). [ع].

۔۔۔ اَنْگیز (۔۔۔فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.

ظرافت پیدا کرنے کا داعی ، تمسخر کرنے والا (جامع اللغات). [ظرافت + ف : انگیز ، انگیختن ۔ اٹھنا ، اٹھانا].

۔۔۔ آتِش اَفْروزِ جُدائی اَسْت کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ہنسی مذاق سے جدائی کی آگ روشن ہوتی ہے یعنی دل لگی مذاق میں اکثر ملال ہو جاتا ہے ، بعض دفعہ ہنسی ہنسی میں لڑائی ہونے لگتی ہے اور لوگوں میں میل تھا جدائی ہو جاتی ہے. (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔ آمیز (۔۔۔مد ا ، ی مج) صف.

ظرافت سے بھری ہوئی ، مزاحیہ. میرے دوست و استاد احمد بیگ امین نے ایک ظرافت آمیز اور دلچسپ خط لکھ کر بھیجا. (۱۹۷۹ء ، سرگزشت حیات ، ۱۲۶). [ظرافت + ف : آمیز ، آمیختن ۔ ملنا].

۔۔۔ بِسْیار ہُنَرِ ندیماں اَسْت و عَیبِ حکیماں کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) بہت زیادہ ہنسی دل لگی مصاحبوں کے لیے ہنر ہے اور عالموں کے لیے عیب. (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ پَسَنْد (۔۔۔فت پ ، س ، سک ن) صف.

خوش مزاج ، جس کو دل لگی پسند ہو ، خوش طبع. مجھے اس وقت لطائفِ غیبی کی یاد آتی ہے جو طول دے کر یارانِ ظرافت پسند کو سُنائی ہے. (۱۸۷۵ء ، ارمغانِ شعرائے دہلی ، ۲). [ظرافت + ف : پسند ، پسندیدن ۔ پسند کرنا].

۔۔۔ خانۂ آزرم و جنگ اَسْت کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) ہنسی مذاق لڑائی جھگڑے کا گھر ہے. (جامع الامثال).

۔۔۔ شِعار (۔۔۔کس ش) امذ.

طبعاً ظریف ، ظرافت اور خوش طبعی جس کے مزاج میں ہو.

زباں کھول تو وو ظرافت شعار
دعا شاہ کوں کر اوّل بے شمار

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۹). [ظرافت + شعار (رک)].

۔۔۔ طَبْع کس اضا(۔۔۔فت ط ، سک ب) امث.

خوش مزاجی ، خوش طبعی ، شگفتہ مزاجی ، پُرمزاح طبیعت گاہے گاہے شعر بھی کہتے ہیں اور ایسی برجستگی کے ساتھ کہ ان کی قوّتِ تخلیق اور ظرافتِ طبع کی داد دینی پڑتی ہے. (۱۹۸۹ء ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۷). [ظرافت + طبع (رک)].

۔۔۔ کا پُتْلا صف.

مسخرا ، سرتاپا ظریف.

خطِ یار سے دل ہوا لوٹ پوٹ
ظرافت کا پتلا ظرافت کی پوٹ

(۱۹۰۵ء ، داغ (مہذب اللغات)).

۔۔۔ کا پَہْلو امذ.

دل لگی کا انداز ، مزاح کا رخ (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کی پوٹ امث.
ظرافت کا مجموعہ ، بہت ظریف ، مسخرا (نوراللغات).

ـــــ نِگار (ـــــ کس ن) امذ.
مزاح نگار. موجودہ دور میں ظرافت نگار شاعر کی حیثیت سے ظریف صاحب کا پایہ اپنے معاصرین سے بہت بلند ہے. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۱۶۹). آج ظرافت نگار شاعروں میں بیشتر تعداد پیروڈی نگاروں کی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمائندے ، ۱۳). [ظرافت + ف : نگار ، نگاشتن ـ نقش کرنا ، لکھنا].

ظَرائِف (فت ظ ، کس ء) امث.
ظریفانہ باتیں ، دل کو خوش کرنے والی باتیں ، ظرافت کا پہلو لیے ہوئے نکتے. اور زبان گویا لطافت و ظرائف کی پُھلجھڑی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۷۶). اس محفل میں شعر خوانی ، داستان گوئی ، لطائف و ظرائف ، ضلع جگت ، رقص و سرود سب ہی کچھ ہوتا تھا. (۱۹۶۳ ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۱۱۰). [ظریفہ (رک) کی جمع].

ظَرْبان (فت ظ ، کس ر) امذ.
چھوٹا سا خا کستری رنگ کا ، نیولے کی قسم کا ، بلی کے برابر بدبودار ، گوشت خور چوپایہ جو یورپ میں پایا جاتا ہے. ظربان بلی جتنا ایک جانور ہے جس کی گوز سخت بدبودار ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الادب ، ۲۸۵). [ع].

ظَرْف (فت ظ ، سک ر) امذ.
۱. **برتن.**

ہر طرف ظرفِ وضو بھرتے ہیں زاہد ہوتی صبح
ساقی اٹھ ہم بھی صراحی میں مے ناب کریں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷). ظرف ـ دیگ و پیالہ و رکابی و کٹوریہ وغیرہ. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۳۷).

رند جو ظرف اٹھا لیں وہی ساغر بن جائے
جس جگہ بیٹھ کے پی لیں وہی میخانہ بنے

(۱۹۲۵ ، نشاطِ روح ، ۱۰۲). کبھی جزو بول کر کل اور کل بول کر جزو یا ظرف کی جگہ مظروف اور مظروف کی جگہ ظرف مراد لیتے ہیں (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۷). ۲. (أ) **سمائی ، گنجائش.**

غم میں جو آ نہ سکے دل میں سما جاتی ہے
ظرف دیکھے کوئی اس چھوٹے سے پیمانے کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۸). (اا) **حوصلہ ، ہمت ، استعداد.**

موج میں دریا کی بولے ہے دیکھو جامِ حباب
دولت آفت ہے اسے جسکا کہ تنگ ہوتا ہے ظرف

(۱۷۰۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۳۱).

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹). مغرب کی گوری امتوں کے مقابلے میں تلوار کھینچنا ہمارے ظرف ، ہمارے رتبے اور ہمارے درجے سے زیادہ ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۳۶). ضبطِ غم کا حوصلہ یا ظرف شاید اسی کا نام صبر جمیل ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۵۶). ۳. (تصوّف) **ایک موجود مستقل کے دوسری موجود مستقل یا غیر مستقل میں در آنا جیسے کوزۂ آب اور جوہر و عرض** (مصباح التعرف). ۴. **ظرافت ، حاضر جوابی ، ہنرمندی.**

یہ لطافت یہ ظرف یہ انداز
عشوہ اور غمزہ اور ادا اور ناز

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۵). ۵. (قواعد) **وہ اسم جو جگہ یا وقت کے معنی دیتا ہو ، وقت کے معنی دینے والے کو ظرفِ زمان (جیسے شام ، صبح ، رات ، دن) اور جگہ کے معنی پر دلالت کرنے والے کو ظرفِ مکان (جیسے گلی ، کوچہ ، شہر ، گھر) کہتے ہیں.** چند لفظ ہیں کہ مختلف اسموں کے ساتھ مل کر ظرف کا مطلب پورا کر دیتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۵۳). ۶. (نباتیات) **پھول کے ڈنٹھل کا اوپری سِرا جس میں پھول لگتا ہے.** ڈنٹھل کے ایک سرے کو جس میں پھول لگتا ہے ظرف کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۰). [ع].

ـــــ الدُّقَیق (ـــــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، ی مع) امذ.
(نباتیات) **زیرہ دان ، پھولوں کا درمیانی حصہ جس میں زیرہ ہوتا ہے ، دیول.** پھولوں کے بیجوں بیچ ... اس دھاگے کے سر پر ایک ظرف ہوتا ہے جسے دیول یا ظرف الدّقیق اینتھر کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۶). [ظرف + رک : ال (۱) + دقیق (رک)].

ـــــ آفتاب کس اضا (ـــــ مد ا ، سک ف) امذ.
قدحِ شراب ، شراب کا پیالہ.

ہجرِ ساقی میں کسے ہیں یاد اسبابِ شراب
طاقِ نسیاں پر کہیں رکھا ہے ظرفِ آفتاب

(۱۹۱۱ ، تسلیم (نوراللغات)). [ظرف + آفتاب معنی ۳].

ـــــ بِرِنْجی کس صف (ـــــ کس ب ، ر ، سک ن) امذ.
پیتل کا برتن ، پیتل سے بنا ہوا برتن. کوئی ظرفِ برنجی کسی شرب سے بیٹھ گیا ہو. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء (ترجمہ) ، ۱۰۹). [ظرف + برنجی (رک)].

ـــــ پَیدا کَرْنا محاورہ.
حوصلہ پیدا کرنا ، صلاحیت پیدا کرنا.

ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو
نام اک عالم میں چینی نے کیا فغفور کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵).

ـــــ تُخْم کس اضا (ـــــ ضم ت ، سک خ) امذ.
(نباتیات) **بیج دان ، پودوں کا وہ ڈوڑا جس میں بیج ہوتے ہیں.** ظرفِ تخم بیجوں سے بھر جاتا ہے اور ایک مدت کے بعد اس کا منہ کھلتا ہے اور بیج باہر نکل آتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۷). [ظرف + تخم (رک)].

---دیکھنا محاورہ.
حوصلہ دیکھنا.

دیکھیں کچھ اپنا ظرف تو منہ یار کے لگیں
آنکھوں کے جام کیا لبِ دریا کے سامنے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۲).

ظرف مرا کیا دیکھیے گا کر دونگا ساقی خُم خالی
میں ہوں حریصِ بادہ اور بادہ کا ہے میرا جام حریص
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۰۸).

---زمان کس اضا(---فت ز) امذ.
وہ اسم ظرف جو زمانے پر دلالت کرے مثلاً صبح ، شام. اسمِ ظرف دو قسم کا ہوتا ہے ... دوسرا وہ جو وقت کو بتلائے اس کو ظرفِ زمان کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اساسِ اردو ، ۲۸). [ظرف + زمان (رک)].

---عالی کس صف ، صف.
بڑے حوصلے والا ، بلند حوصلہ.

ظرفِ عالی ہے تبھی آغوش بھی خاموش تھا
فقر و استغنا میں اک درویش کمبل پوش تھا
(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۷۳). [ظرف + عالی (رک)].

---لبریز ہونا محاورہ.
عمر آخر ہونا ، موت کا وقت قریب آنا.

پھر ہے خانہ میں دور ہے گلگوں تا حشر
ظرف لبریز الٰہی نہ ہو پیمانوں کا
(؟ ، ریاض (نوراللغات)).

---مکان کس اضا(---فت م) امذ.
وہ اسم ظرف جو مکان پر دلالت کرے ، یہاں وہاں. اسمِ ظرف دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو جگہ کو بتلائے اس کو ظرفِ مکان کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، اساسِ اردو ، ۲۷) . ذیل کے لاحقے ظرفِ مکان کے لیے ہیں : وار (واری) : پھلوار ، پھلواری . (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۱۴۴). اردو میں ظرفِ مکان کے لیے یہاں وہاں ، کہاں ، جہاں کے الفاظ مستعمل ہیں . (۱۹۸۸ ، اردو رسم الخط کے بنیادی مباحث ، ۵۰). [ظرف + مکان (رک)].

---نظر کس اضا(---فت ن ، ظ) امث.
دیکھنے کا حوصلہ ، دیکھنے کی ہمت.

ظرفِ نظر تو پیدا کریں پہلے آئینے
پھر پردہ و حجاب اٹھائیں تمام رات
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۴۷). [ظرف + نظر (رک)].

ظُرَفا (ضم ظ ، فت ر) امذ ؛ ج.
ظریف کی جمع. پہلا طریقہ حکما کے مناسب ہے دوسرا جوگیوں اور فقیروں کے اور تیسرا ظرفا اور عام اخلاق اور دنیا اور عوام النّاس کے موافق ہے . (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۲) . [ظریف (رک) کی جمع].

ظَرْفَک (فت ظ ، سک ر ، فت ف) امث.
(سائنس) شیشے کی وہ نلی جس کے پیندے کے قریب ڈاٹ لگی ہوتی ہے اور جس میں سے مائع نکالا جاتا ہے. ظرفک ، شیشہ کی ... نلی ہے جس کے پیندے کے قریب ڈاٹ لگی ہوتی ہے اس کے راستے میں سے ظرفک میں سے مائع نکالا جاتا ہے . (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، ۳۱). [ظرف + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ظَرْفی (فت ظ ، سک ر) امث.
ظرف سے متعلق ، ظرف کا. انگریزی اور ڈینش زبانوں میں صدیوں تک اسم کی اضافی ، اخراجی اور ظرفی حالتوں کا علیحدہ علیحدہ وجود نہ تھا. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۲۹). [ظرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ظَرْفِیَّت (فت ظ ، سک ر ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
۱. حوصلہ ، دلیری ، سمائی.

نازاں ہیں نہ ظرفیت پر اپنے
گو ساغرِ جم ہے دل ہمارا
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۵۹). **۲. (صرف) ظرف مکاں یا ظرفِ زماں پر دلالت کرنا .** بعض الفاظ ظرفیت کے ساتھ کثرت بھی پیدا کرتے ہیں . (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۷۸) . **۳. (طبیعیات) حرارت (برق وغیرہ کی) ؛ صلاحیت ، گنجائش ؛ کسی ظرف کا اندرونی حجم.** کنڈنسر (Condenser) کی ظرفیت یعنی کے پے سٹی (Capacity) ، ۱ یا ۲ مائکرو فراڈ (Micro Farad) یعنی ۱ یا ۲ کے آرڈر کی ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۱۰). [ظرف (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ظُرُوف (ضم ظ ، و مع) امذ ؛ ج.
بہت سارے برتن.

ظروفِ زر و سیم تو بے حساب
نہ دفتر میں پاویں نہ اندر کتاب
(۱۷۸۴ ، سحر البیان ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵). اس ملک کے حاکم کے یہاں نقارے بھی سونے کے ہیں پھر اور اشیا اور ظروف کا تو کیا شمار ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۸۰). کھانے کے ظروف میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو لوہے کے تاروں سے بندھا ہوا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۲). کھدائی کے دوران یہاں پرانے زمانے کی کچھ خوبصورت مورتیاں ، مٹی کے ظروف اور دوسرے آثار ملے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱) . [ظرف (رک) کی جمع].

---ساز صف مذ.
برتن بنانے والا. وادیِ سہران کی ابتدائی تہذیب کے دور میں بھی سندھ میں ظروف ساز موجود تھے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۵۵). [ظروف + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
برتن بنانے کا کام یا پیشہ. خطّاطی ، کاشی گری ، ظروف سازی جیسے فنونِ نفیسہ کو بھی فنونِ لطیفہ میں شمار کر لیا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۷). [ظروف ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ظَرِیف (فت ظ ، ی مع) صف.

۱. **ہنسنے ہنسانے والا ، خوش طبع ، بذلہ سنج ، لطیفہ گو.** ایک ظریف چہل باز نے کہا کیوں نہیں پانچواں متعہ کرتے ہیں کہ مرتبہ خدائی کا حاصل ہو. (۱۸۰۳ ، دقایق الایمان ، ۶۲). ایک ظریفِ عدت نے خوب کہا ہے کہ اگر واقدی سچا ہے تو دنیا میں کوئی اس کا ثانی نہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۲). ۲. **ذہین ، طباع ، دانش مند ، عقل مند ، سمجھدار.** ایک عشاق بانو نامہ پری میری آشناو تھی بہت سی حریف و ظریف تھی. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۴). فائدہ اس قصے کا یہ ہے کہ ساتھ عیار کے عیاری کرنی کام ظریفوں کا ہے اور مردم بد سے امید بہتری کی رکھنی شیوہ ابلہوں کا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۷). وہ کوئی نہ کوئی بات ضرور سمجھا دیتے تھے ، وہ بڑے ظریف بھی تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۴).

جسماً نازک ، نرم نحیف
قسماً ، قولاً بڑا ظریف

(۱۹۸۳ ، ضمیریات ، ۹۰). [ع].

---الطَّبْع (---ضم ف ، غم ا ، ل ، فت ط ، سک ب نیز فت) صف.
جس کی طبیعت میں مزاح اور شوخی کا مادہ زیادہ ہو ، فقرہ باز ، ہنسنے ہنسانے والا. خیام باوجود حکیم ہونے کے نہایت شوخ اور ظریف الطبع تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۰). سرسید اور اکبر کے مزاج کی ایک مشترک خصوصیت یہ بھی تھی کہ دونوں ظریف الطبع تھے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۰۶). [ظریف + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

ظَرِیفانَہ (فت ظ ، ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
ظرافت کا ، مسخرے پن کا ، مزاح کا پہلو لیے ہوئے ، ظرافت والا. زندگی کے مضحک قابلِ گرفت اور تنفر انگیز پہلوؤں پر مخالفانہ اور ظریفانہ تنقید اصطلاح میں طنز کہلاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۰). [ظریف + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ظَرِیفَہ (فت ظ ، ی مع ، فت ف) امث.
ہنسی کی بات ، مزاحیہ بات. عبدالحئی خان نے اپنا ایک ظریفہ سنایا تھا ، مختصر مزیدار ، کوندتی بجلی! (۱۹۵۹ ، وہی ، ۵۰). [ظریف + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ظَفَر (فت ظ ، ف) امث.
کامیابی ، فتح ، فتحمندی ، دشمنوں پر غلبہ.

کہ نو سو بہتّر تھے ہجرت کے سال
دیا فتح اوس روز ظفر ذُوالجلال

(۱۵۶۰ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۸).

صبوری تے خوبی ہے آخر نہ ڈر
کہ لوکاں کہتے ہیں صبوری ظفر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹). کبھی اسے ظفر ہوتی ہے اور کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۰۱). اس کا مقصد صرف فوج کا لڑانا ، اور فتح و ظفر حاصل کرنا نہ تھا. (۱۹۱۰ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۸). [ع].

---اَنْگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
کامیابی حاصل کرنے والا ، فاتح ، کامیاب (علمی اُردو لغت). [ظفر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

---آیَہ/آیَت (---مد ا ، فت ی) صف.
فتح پانے والا ، ظفر نشان ، فتح کی نشانی.

تمہاری تیغ کے القاب ہیں یہ
ظفر پیکر ، ظفر آیہ ، ظفر جنگ

(؟ ، ناصر (نوراللغات)). [ظفر + آیہ / آیت (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
(کُشتی) کشتی کا ایک داؤ جس میں حریف جب نیچے ہو تو اس کے بائیں طرف بیٹھ کر اپنے داہنے پیر کو حریف کی بغل کے پاس حریف کے بازو میں ڈال کر اور بائیں ہاتھ سے حریف کے سر کو دبا کر اپنے بائیں گھٹنے اور ران سے بھی سر کو دبا کر اپنے داہنے پنجے کو اپنے بائیں پیر کے گھٹنے میں لگا کر ایک دم حریف کی داہنی طرف کو بیٹھ جاتے ہیں جس سے حریف چت ہو جاتا ہے (رموزِ فن کشتی ، ۷۶). [ظفر + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---پانا ف ل.
کامیابی حاصل کرنا ، فتح پانا.

یاں فضلِ ایزدی کا پٹھانوں میں زور تھا
پائی ظفر پٹھانوں نے کافر گئے تھے ہار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت منظوم ، ۱۳). اگر گرانی غفلت نہ ہوئے تو ہرگز شہرت ظفر نہ پاسکے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۶۰).

---پیچ (---ی مج) امذ.
(کُشتی) ایک پیچ کا نام جس میں حریف کے پیچھے آن کر حریف کا بایاں پونچا اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کی داہنی طرف پکڑتے ہیں اور حریف کا بایاں پیر اپنے بائیں ہاتھ سے ٹخنہ کے پاس سے اُٹھا کر اپنی داہنی ٹانگ حریف کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں سے حریف کی داہنی ٹانگ میں اس طرح مارتے ہیں کہ حریف چت گر پڑتا ہے (ماخوذ : رموزِ فن کشتی ، ۶۵). [ظفر + پیچ (رک)].

---پَیکَر (---ی لین ، فت ک). (الف) صف.
فتح پانے والا.

او قاتلِ کفّار ہے کہتے ظفر پیکر جسے
دیندار کہتے دین کا لشکر ہے عالم گیر کا

(۱۶۸۶ ، دیوان معظم (ق) ، ۳۲). اب چند کلمے لشکرِ ظفر پیکر صاحبقران نامور کے بیان ہوتے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۱). (ب) امذ. ۱. **بنوٹ اور پٹے کے درمیان ایک قسم کی کسرت (ورزش)** (نوراللغات). ۲. **(کنایۃً) شمشیر.** بہر فولاد کا تیار کر کے ظفر پیکر نام رکھا گیا. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۲۰). ۳. **(سیف بازی) ایک تھاٹ کا نام جس میں بایاں پیر آگے بڑھا کر تھوڑا خم دیتے ہیں اور اسی پر جسم کا وزن تول کر سینہ سپر تلوار کندھے پر تانے ہوئے حریف پر وار کرنے کی گھات میں کھڑے ہوتے ہیں** (ا ب و ، ۸ : ۵۹). [ظفر + پیکر (رک)].

---پَیوَند (---ی لین ، فت و ، سک ن) صف.
کامیابی سے رشتہ جوڑنے والا ، کامیابی یا فتح پانے والا.

قلعۂ گردوں کو خالی کر لیا
تیری شمشیر ظفر پیوند نے

(؟ ، راز (نوراللغات)). [ظفر + پیوند (رک)].

---تکیَہ (---فت ت ، سک ک ، فت ی) امذ.
۱. فقیروں کی سہارا لینے کی لکڑی ، فقرا جب بیٹھے بیٹھے تھک جاتے ہیں تو سہارے کے لیے پہلو میں رکھ کر اپنا پورا وزن اس پر ڈال دیتے ہیں.

آزمائش میں ٹھہرنے کا سہارا ہو گیا
تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳). ہاتھ میں زیتون کی تسبیح ہزار دانہ کی ظفر تکیہ ہاتھ کے نیچے رکھے ہوئے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۳). فقرا اب تک اشغالِ خاص کے وقت ایک لکڑی جس پر عرض میں ایک اور لکڑی ہوتی ہے بغل کے سہارے کے لئے رکھتے ہیں اور اسکو ظفر تکیہ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۱۶۲). **۲. سہارا ، ٹیک.** نابکاجی کا وزیر حیرت انگیز تعویذ تسخیر رنڈیوں کا ظفر تکیہ. (۱۸۸۰ ، خیالاتِ آزاد ، شہباز ، ۱۳). **۳. لوہے کی نوک دار سلاخ ، خنجر ، لمبی اور پتلی چھری** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ظفر + تکیہ (رک)].

---تَوام (---فت ت) صف.
فتح پانے والا (علمی اُردو لغت). [ظفر + توام (رک)].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
ایک فوجی خطاب (جامع اللغات). [ظفر + جنگ (رک)].

---رِکاب (---کس ر) صف.
ہمیشہ فتح پانے والا ، ہمیشہ کامیابی حاصل کرنے والا ، غیر معمولی فاتح.

صفدر ، ظفر رکاب ، تہمتن تن و جری
بچہ ہے گیو جن کے لیے کھیل ہے پشن

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۳۸). [ظفر + رکاب (رک)].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) صف.
فاتح ، جس کی صورت سے فتح کرنا ظاہر ہو (علمی اُردو لغت) . [ظفر + صورت (رک)].

---قَرِیں (---فت ق ، ی مع) صف.
جس کے حملے کے ساتھ فتح قریب ہو.

تمہاری تیغ کو کہتے ہیں سب ظفر پیکر
ظفر مراد یہی ہے ظفر قریں ہے یہی

(۱۹۰۵ ، داغ (جامع اللغات)). [ظفر + قریں (رک)].

---کِیلی (---ی مع) امث.
(کُشتی) کُشتی کا ایک داؤ جس میں اپنے بائیں ہاتھ سے حریف کے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا پُشت کی طرف سے مضبوط پکڑتے ہیں اور داہنے ہاتھ سے حریف کے اس ہاتھ کی انگلیاں پکڑ کر اپنی بائیں طرف ایک دم زور سے موڑتے ہیں کہ حریف چت لیٹ جاتا ہے (ماخوذ : رموزِ فنِ کشتی ، ۵۹). [ظفر + کیلی - کُشتی کا ایک داؤ].

---گھات امث.
(کُشتی) کُشتی کا ایک داؤ جس میں اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کی داہنی ران کا جانگیا اور بائیں ہاتھ سے بائیں ران کا جانگیا پیچھے کھڑے ہوکر پکڑتے ہیں اور تھوڑا کھینچتے ہیں جب حریف رُکنے کے لیے زور کرے تو فوراً حریف کے بائیں طرف مڑ کر اپنا منھ حریف کی داہنی طرف کرتے ہیں اور بائیں گُھٹنے سے حریف کی گردن دباتے ہوئے فوراً زور سے دونوں ہاتھوں سے الٹ کر چت کر دیتے ہیں. (ماخوذ : رموزِ فنِ کشتی ، ۸۵). [ظفر + گھات (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
فاتح ، کامیاب ، فتح مند. مسلمانوں کا لشکر ظفر مند و فتح یاب ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۷). [ظفر + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
فتح یابی ، نصرت ، کامیابی. کامیابی و ظفر مندی اختیارِ خُداوندی ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۱). [ظفر مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَوج (---و لین) صف.
اتنا بڑا لشکر جس کے ہر موج سے فتح و ظفر کی نوید ملتی ہو (عموماً فوج کے ساتھ مستعمل).

امیر فوج ظفر موج جرأت و ہمّت
وزیرِ اعظمِ سلطانِ تاجدار ہوں میں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۷). خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فوجِ ظفر موج کے ساتھ آ پہنچے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۸۲). [ظفر + موج (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
فتح کی خوش خبری کا خط ، فتح مندی کا تہنیتی خط. نامہ ... ظفرنامہ ... تقسیرنامہ (سپاہ کی فراہمی کا حکم) وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۸۰). [ظفر + نامہ (رک)].

---نَسَب (---فت ن ، س) صف.
خاندانی فاتح ، ہمیشہ فتح حاصل کرنے والا.

پرچم کُشا جدھر بھی ہو تُو اے ظفر نسب
جسکی سُنو وہاں سے صدا الفرار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۲۲). [ظفر + نسب (رک)].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
فتح مند ، کامیاب ، فتح و ظفر جس کا مقدر ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [ظفر + نصیب (رک)].

---ہونا ف ل.
فتح ہونا ، جیتنا ، کامیابی حاصل ہونا.

قدرت کے رمز کی تھی ازل سے خبر تجھے
کیونکر نہ اس شکست پہ ہوتی ظفر تجھے
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶).

---یاب صف.
کامیاب ، کامران ، فتح مند.
شعلہ خو ظالمِ خون خوار تنِ تنہا سیں
لشکر قلب پہ عاشق کے ظفریاب ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۰).
حسرت اے عقل کہ پائی ترے لشکر نے شکست
مژدہ اے عشق جنوں آج ظفریاب ہوا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۵).
آپ کا غم ہی ظفریاب ہوا
کامراں ہے عمرِ ایّام نہ میں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۳۵). [ظفر + ف : یاب ، یافتن - پانا].

---یاب رَہنا ف ل.
کامیاب رہنا.
ہنگامۂ ہستی میں ظفریاب رہیں ہم
روشن صفتِ مہرِ جہاں تاب رہیں ہم
(۱۹۲۵ ، مطلعِ انوار ، ۱۶۱).

---یابی امث.
کامیابی ، فتح مندی.
شجاع ان کی جرأت تھے مانے ہوئے
ظفریابیوں کے فسانے ہوئے
(۱۸۶۸ ، شکوہِ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۳۳)).
تری دنیا کے سارے پانیوں پر ڈاک بیٹھی ہے
ظفریابی کی تیری ملکوں ملکوں دھاک بیٹھی ہے
(۱۹۱۷ ، مطلعِ انوار ، ۵۳). [ظفریاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ظُفْر (ضم ظ ، سک ف) امذ.
ناخن ، **کمان کا کنارا ، سوفار کا اوپری حصّہ جس میں چلّہ باندھتے** ہیں. (ماخوذ : مخزن الجواہر ؛ لغاتِ ہیرا ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع].

ظَفَرِسْتان (فت ظ ، ف ، کس ر ، سک س) امذ.
فتح کی جگہ ، جیت کا میدان (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ظفر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

ظُفْرَہ (ضم ظ ، سک ف ، فت ر) امذ.
آنکھ کی ایک بیماری کا نام ، آنکھ کی اس بیماری میں ناخون جیسا ایک نشان آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے اس کو ناخونہ کہتے ہیں. دافعِ سبل و بیاض و ظفرہ و ضعفِ بصر. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۰). اطباء ناخن کی سفیدی اور سختی سے مشابہ ہونے کے باعث اس کو ظفرہ کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷). [ظفر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ظَفَری گِھسّا (فت ظ ، ف ، کس گھ ، شد س) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں حریف کے پیچھے آکر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کی داہنی ران کا جانگھیا پکڑ لیتے ہیں اور اپنا داہنا پیر حریف کے پیروں کے درمیان لگائے رہتے ہیں اور بایاں ہاتھ جو حریف نے زمین پر ٹیک رکھا ہے اپنے بائیں پیر سے حریف کا بازو اپنی طرف کو کھینچتے ہوئے اور داہنے ہاتھ سے جانگھیا زور سے کھینچ کر اپنی بائیں طرف کو مع حریف کے گرتے ہیں اور داہنی ٹانگ دونوں ٹانگوں میں سے حریف کے سینہ پر رکھ دیتے ہیں جس سے حریف چت گر پڑتا ہے (رموزِ فنِ کشتی). [ظفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + گھسّا (رک)].

ظِل (کس ظ) امذ (ترکیب عطفی و اضافی میں شد ل).
۱. (i) **سایہ ، پرچھائیں.** جب زمین کا ظل چاند کی سطح پر پڑتا ہے تو چاند کا خسوف واقع ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۰). ثابت کرو کہ سیارے کے راستہ کے اس محدود حصّہ کا سورج پر جو ظل پڑتا ہے اس کے محاذی زمین پر ... زاویہ بنتا ہے. (۱۹۳۶ ، علم مثلثِ مستوی (ترجمہ) ، ۱۷). بار الٰہ ! میں نے تو دنیا کو ظل سمجھا تھا نورِ آفتاب سے سایہ پہچانا جاتا ہے اور سایہ سے نورِ آفتاب. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۹۲). (ii) **عکس ، پرتو.** تب خدا نے کہا کہ ہم آدمی کو اپنا ظل اور اپنی صورت بناتے ہیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۲).
حق تعالیٰ کے ظل ہو تم خواجہ
مرہمِ زخمِ دل ہو تم خواجہ
(۱۹۲۵ ، ریاضِ ابجد ، ۱۸). افلاطون کے نزدیک حقیقی وجود سے صرف "مثل" اور تصورات ہی بہرہ مند ہیں اور یہ عالمِ رنگ و بُو انہی مثل کا مُثنیٰ یا ظل اور سایہ ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۶۳). (iii) **(تصوّف) ظہورات اور تعینات کو کہتے ہیں.** وحدتِ شہود کا بیان یہ ہے کہ وجود کائنات اور ظہور آثار و صفات مختلفہ واحدِ مطلق کی ذات و صفات کا ظل و عکس ہے جو عدم میں منعکس ہو رہا ہے اور یہ ظل عین صاحب ظل نہیں ہے بلکہ محض ایک مثال ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۳). ۲. (سہوسی) **میل ، کھوٹ.**
اکثر ہوس اکسیر کی آ جاتی ہے دل پر
افسوس ہیں قلب میں باقی ہے ظل اتنا
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۶۱).
وہ دل گداختہ تب مصحفی بنے اکسیر
رکھے نہ باقی بس تن میں جس کے ظل شعلہ
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، آیات مصحفی ، ۱۰۲).
صاف کیا ہو نفس سرکش سا ہے دشمن دل کے ساتھ
مِسْ طلا ہوتا نہیں جب تک ہے اپنے ظل کے ساتھ
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۰۳). ۳. **شامیانہ.** اور پردہ اور قنات اور شامیانہ کو ظل ... لکھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۷۷). ۴. **خیال ، نمونہ.**
تھا جس عین کا ظل کلامِ وسل
یہاں جلوہ گر تھا وہی عینِ کل
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۳). ۵. (ہندسہ) ایک نقطہ (مرکز) سے خطوطِ مستقیم کھینچنا جو ایک (مفروضہ یا دی ہوئی) شکل کے ہر ایک نقطے میں سے گزر کر ایک سطح کو کاٹیں اور اس طرح ایک متناظر شکل پیدا کریں ، سطح وغیرہ کو

صرف ایک نقطے پر چھونے والا (عط). اب فرض کرو کہ ہم ایک مستوی ، س ، کے نقطوں کے ظل دوسرے مستوی ، س ، پر بذریعۂ ر ، ا ، س ، ط لے رہے ہیں . (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری (ترجمہ) ، ۵۸). [ع].

ـــــُ اللہ کس اضا(ـــــ شد ل بضم ، ضم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.
خدا کا سایہ ، نائبِ خدا ؛ (مجازاً) بادشاہ ، بادشاہوں کا لقب. سلطان عبداللہ ظل اللہ ، عالم پناہ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

عجب جسونت شاہنشاہ ہے ہو
عجب گنونت ظل اللہ ہے ہو

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵). بادشاہ ظل اللہ کی بھی ملازمت حاصل ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۹). بادشاہ خدا تو نہیں ہے ظل اللہ ضرور ہے .(۱۸۹۸ سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲۵۵). وہی ظل اللہ علی الارض اور خلیفۃ اللہ اور حاکم مطلق ہوا کرتا تھا . (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۱۵). انہوں نے ... مہاراجہ کشمیر کو خدا کا سایہ (ظل اللہ) قرار دیا اور ان کی اطاعت کا مشورہ دیا . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۶۳). [ظل + اللہ (رک)].

ـــــُ اللّٰہی (ـــــ شد ل بضم ، ضم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.
خدا کا سایہ.

خوشی کے ہما کو ہے ظلُ اللّٰہی
کہ اوس کے ہے سائے میں شاہنشہی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸). [ظِلُ اللہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــُ اللّٰہیت (ـــــ شد ل بضم ، ضم ا ، ل ، شد ل بفت ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
خدا کا پرتو ہونا ، سایۂ خداوندی. ہر ابلہ فریب ، ظلُ اللّٰہیت ، کی جڑیں خود بخود کٹ جاتی ہیں. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۱۶۵). [ظِلُ اللّٰہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــِ اِلٰہ کس اضا(ـــــ شد ل بکس ، کس ا ، مد ل) امذ.
رک : **ظِلُ اللہ.**

باز بہرِ قیامِ ظلِّ الٰہ
بادشاہ بہادر محمد شاہ

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷).

ظلِّ الٰہ خسرو دیندار ، دیں پناہ
شاہِ بلند جاہ و خدیوِ فلک جناب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۳).

نہ کیوں ہو سایۂ دامن میں اس کے خلق اللہ
کہ شہریار ہے ظلِّ الٰہ ہے محبوب

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۸). ظلِّ الٰہ حضرت بہادر شاہ ظفر کا سایہ دلّی کے سر پر ہے .(۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۱۲). [ظلِّ + الٰہ (رک)].

ـــــِ اِلٰہی کس صف(ـــــ شد ل بکس ، کس ا ، مد ل) امذ.
خدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ ، بادشاہوں کا لقب. ذوق دہلوی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ظلِّ الٰہی کا حسبِ ذیل فرمان ان عاشقوں کو پہنچا دے جن کی محبت جناب کی شانِ عالم آرائی نیں بٹہ لگاتی ہے. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲). آپ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ کچھ ہونے والا ہے جیسے ابھی خطیبوں کے ہوشیار خبردار کے آوازے ختم ہوتے ہی ظلِّ الٰہی داخل ہو جائیں گے. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۲۳۰). [ظل + الٰہی (رک)].

ـــــ اَنداز (ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
عکس ڈالنے والا آلہ ، سایہ لگن آلہ. ایک ظل انداز Projector استعمال کیا جائے جس کو ایک آڑا تار لگا ہوا ہو. (۱۹۳۱ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۶۳). [ظل + ف : انداز ، انداختن ـ پھینکنا ، ڈالنا].

ـــــِ اَوّل کس صف(ـــــ شد ل بکس ، فت ا ، شد و بفت) امذ.
(تصوف) باعتبار باطنی وحدت اور باعتبارِ ظاہری عقل کو کہتے ہیں ، ظہورِ اول (مصباح التعرف ، ۱۶۸). [ظل + اوّل (رک)].

ـــــِ خُدا کس اضا(ـــــ شد ل بکس ، ضم خ) امذ.
رک : **ظِلُ اللہ.**

کواتا نہیں آج ظلِّ خدا
کہ پیرو ہے توں مصطفےٰ کا سدا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۶).

قبادِ کامراں فرماں روا تھا
سراپا نور یہ ظلِّ خدا تھا

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شاہاں ، ۵).

شہِ ظلِّ خدا کو حق تعالیٰ حکمراں رکھے
حکومت اس کی اب نامِ خدا کچھ اور کہتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۹۵). [ظل + خدا (رک)].

ـــــِ سُبْحانی کس اضا(ـــــ شد ل بکس ، ضم س ، سک ب) امذ.
خدا کا سایہ ؛ (مجازاً) بادشاہ. اس عمارتِ عالیشان کی تیاری کی خبر رفتہ رفتہ بادشاہِ ظلِّ سبحانی کو ... پہنچی . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۳). ظلِّ سبحانی خلد مکانی کی تخت نشینی کے آٹھویں برس ایک ستارہ بڑا سا مثل شعلہ کے اوس تالاب میں گرا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۲) . وہی رپورٹ تمہاری نسبت حضرت ظلِّ سبحانی کی ناخوشی کی بنیاد تھی . (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۵۶). مسلمان بھی گزشتہ تیرہ سو سال سے ہر بادشاہ کو ظِلُ اللہ اور ظلِّ سبحانی کہہ کر پکارتے رہے ہیں. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۶۸) [ظل + سبحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــِ ظَلیل کس صف(ـــــ شد ل بکس ، فت ظ ، ی مع) امذ.
ہمیشہ رہنے والا سایہ ، سایۂ دائمی.

میرے سرتاج میرے اجڑے گھروندے کی ضیا
تا قیامت رہے پائندہ ترا ظلِّ ظَلیل

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۲۹). [ظلّ + ع ، ظلیل (بروزن فعیل) ـ سایہ دار].

ـــــ کُرَوی (ـــــ شد ل بکس ، ضم ک ، سک ر) امث.
گولائی کا سایہ ؛ (جغرافیہ) دنیا کے نقشے تیار کرنے کے لیے اور کاغذ پر قطعات خشکی کا محل وقوع دکھانے جانے کا ایک اصول جس میں ایک شیشے کے کرہ پر سیاہ لکیروں سے دوائر بنے ہوئے ہیں اور کرہ کے اندر ٹھیک وسط میں ایک چراغ روشن ہے۔ روشنی سے کالی لکیروں کا سایہ دیوار پر یا کسی کاغذ پر پڑتا ہے اس ظل میں لکیروں کی جو صورت نظر آتی ہے اسی اصول کے مطابق نصف کرہ کے نقشے پر خط بنائے جاتے ہیں۔ اس ظل میں لکیروں کی جو صورت آپ کو نظر آتی ہے اسی اصول کے مطابق نصف کرہ کے نقشے پر خط بنائے جاتے ہیں اور اسی طریق کو ظل کروی سے منسوب کرتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۷۷)۔ [ظل + کرہ (ہ مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ گُستَر (ـــــ ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
سایہ ڈالنے والا ، سایہ پھیلانے والا ، پناہ دینے والا ، حامی (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [ظل + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا]۔

ـــــ مَحْض کس صف (ـــــ شد ل بکس ، فت مج م ، سک ح) امذ.
(فلکیات) پورا یا خالص سایہ ، فضا کا وہ مخروطی حصہ جس میں سے سورج کی کوئی شعاع بطور راست داخل نہیں ہوسکتی ، کامل سایہ ، جس میں چاند کی کل سطح زمین کے سایہ میں سے گزرتی ہے۔ چاند ظل محض کے کنارے کے جتنا زیادہ قریب ہوتا ہے اتنی ہی یہ تخفیف زیادہ ہوتی جاتی ہے لیکن اصل خسوف اس وقت تک واقع نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ چاند کی سطح کا کوئی حصہ ظل محض میں داخل نہ ہو جائے۔ (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۸۰)۔ [ظل + محض (رک)]۔

ـــــ مَخْرُوط کس صف (ـــــ شد ل بکس ، فت م ، سک خ ، و مع) امذ.
(فلکیات) مخروطی سایہ ، چاند کا وہ سایہ جو چاند کے اپنے مدار پر نہ ٹلنے سے پڑتا ہے۔ چاند اپنے مدار مائلہ پر پست و بلند رواں ہوتا ہے اور اس صورت میں چاند کا ظل مخروط کبھو کرہ زمین کے نیچے سے اور کبھو اوپر سے گزرتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، بیان اربری ، ۱۰۵)۔ [ظل + مخروط (رک)]۔

ـــــ مَشُوب کس صف (ـــــ شد ل بکس ، فت م ، و مع) امذ.
(فلکیات) خسوف و کسوف کے گرد دھندلا سایہ ، فضا کے وہ مخروطی حصے جو سورج کی روشنی کے محض ایک حصے سے محروم رہتے ہیں اور جس میں سے گزرتے وقت چاند کا خسوف واقع نہیں ہوتا۔ ظل مشوب میں سے گزرتے وقت چاند کا خسوف واقع نہیں ہوتا ، بلکہ صرف اس کی چمک میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۸۰)۔ [ظل + ع : مشوب ـ غیر خالص]۔

ـــــ مَمْدُود کس صف (ـــــ شد ل بکس ، فت م ، سک م) امذ.
(تصوف) پھیلا ہوا سایہ ، پھیلا ہوا نور، ظل ممدود اور تعین ثانی مرتبہ واحدیت کو کہتے ہیں۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۶۹)۔ اس کے دوسرے نام یہ ہیں: مرتبۂ واحدیت ... ظل ممدود، نفس رحمانی... برزخ ثانی وغیرہ۔ (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۳۹)۔ [ظل + ع : (م د د)]۔

ـــــ ہُما کس اضا (ـــــ شد ل بکس ، ضم ہ) امذ.
ہما نام کے پرند کا سایہ ، کہتے ہیں کہ جس شخص پر یہ سایہ پڑ جائے اسے بادشاہی مل جائے۔

ہوا معلوم تجھ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہِ حسن پر ظلِ ہما ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۲)۔

درد میری تیرہ بختی کے تئیں
ڈھونڈ لو ہمسایۂ ظل ہما
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۸)۔

کیا ممنون اس کے سایۂ دامانِ رحمت نے
نہیں احساں اٹھا سکتے ہم اے ظلِ ہما تیرا
(۱۹۲۳ ، دیوان جگر ، ۱ : ۱۱)۔ [ظل + ہما (رک)]۔

ظَلال (فت ظ) امذ ؛ ج.
بادل کی چھانو ، ابر کا سایہ۔

نہ آفتاب چھپ گیا ظَلال کے سحاب میں
نہ آئینوں کے زنگ نے چھپا دیا حجاب میں
(۱۹۳۹ ، حیرت بدایونی ، ک ، ۱۰۴)۔ [ع]۔

ظِلال (کس ظ) امذ ؛ ج.
۱. سائے ، پرچھائیاں۔

روایتِ اصل واحدِ مطلق
بہ ہزاراں ظلال دے یارب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۵)۔ ۲. (تصوف) اسماء الہیہ کو کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ ان افراد اور جزئیات کا کوئی مستقل وجود نہیں ہے وہ صرف اپنی اپنی نوع کے آثار اور ظلال (سایہ) ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸)۔ وجود اگر ہے تو صرف خدا کا ہے واجب الوجود کا ہے اور جس قدر کائنات کا وجود ہمیں نظر آ رہا ہے سب اسی کے وجود کے ظلال ہیں۔ (۱۹۴۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۳۱۲)۔ [ظل (رک) کی جمع]۔

ظَلام (فت ظ) امذ.
رات کے اول وقت کی تاریکی ، ظلمت ، اندھیرا۔

ہور مٹایا اس سے ہر دین کو تمام
نور سے جاتا ہے مٹ جیسا ظلام
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۲)۔

جو چاہے تُو کہ بچھے فرشِ چاندنی دن کو
اٹھا کے تہ کرے پردے ظلام کے شبِ قیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۳)۔ دن کی چمک حوالۂ ظلام ہوئی ، تیرگی کا زمانہ آیا ، شام ہوئی۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۱۱۳)۔

اور یہ ستارہ پیش روِ آفتاب ہے
ہوگا جو اب طلوع حجابِ ظلام سے
(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۴۸)۔ [ع : ظُلَم (رک) کی جمع]۔

ظَلام (کس ظ) امث ؛ ج.
تاریکیاں ، اندھیرے.

دمبدم کرتا تھا رو رو کے خدا سے یہ دعا
جلد گزرے یہ دن اے خالقِ انوار و ظلام

(۱۹۰۲ ؛ کلیاتِ رعب ، ۲۶۶). [ظلمت (رک) کی جمع].

ظَلّام (فت ظ ، شد ل) صف ؛ امذ.
بہت زیادہ ظلم کرنے والا ، بہت بڑا ظالم.

نہیں ظلّام ہرگز ذات باری
نہ آئے فہم میں کو سِرِّ مخفی

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۱۵). [ع : (ظ ل م)].

ظَلَم (فت ظ ، ل) امث.
تاریکی ، ظلمت ، اندھیرا.

دِسا پرتو تیرے عارض کا اور زلفیں کا سایہ
صبا دیکھا ، مسا دیکھا ، ظلم دیکھا ، ضیا دیکھا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۶).

جگمگا اٹھی چراغوں سے سوادِ شہر و دشت
رات کو دن کا سماں ہے نور ہے وقتِ ظلم

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۲). [ع].

ظُلْم (ضم ظ ، سک ل) امذ.
۱. **(أ) کسی بات میں کمی یا بیشی جو حق و انصاف کے خلاف ہو ، ناانصافی ، زیادتی.** اٹھ کر قدم بوسی کر تو نے بڑا اپنے نفس پر ظلم کیا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۹۵). ابوالاسود کو بخیل کہنا ظلم ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۰۹). نافرمانی کر کے جب وہ اپنے آپ کو اللہ کی سزا کا مستحق بناتا ہے تو دراصل اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۸) . **(اا) (قانون) استحصال بالجبر ، کسی کی کوئی چیز زبردستی لے لینا.** جب راس المال یا اصلی زر مطالبہ پر ذرا سی بیشی ٹھہری تو ظلم کی تعریف یہ ہوئی کہ پہلا استحقاق یا زائد استحقاق لینے کا نام ظلم ہے . (۱۹۲۴ ، رسالہ حرمتِ سود ، ۱۹). ۲. **زبردستی ، ستم ، جور و تعدی ، جفا ، سختی.**

کیا ابتدا ظلم تم حسن کا اپ
سنج اپی ظلم تھے اب پنہ میں رکھ اللہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱). ظلم ... تباہی و بربادی کا موجب ہوتا ہے. (۱۸۵۲ ، تمہیدی خطبے ، ۹۰). اس نے کہا، تین آدمی ایسے ہیں جن کی تم برائی کر سکتے ہو ، ایک تو بےانصاف حاکم کی کہ لوگ اس کے ظلم سے واقف ہو جائیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴۸). ۳. **گمراہی ، غلط کاری ، گناہ.** پس اب جس بات میں ... صحابہ لوگ اجماع اور اتفاق کریں عین حق اور ہدایت ہے نہ ظلم اور گمراہی ہے. (۱۸۰۳ ، دقایق الایمان، ۳۹).

خطا عفو کر تو کہ غفار ہے
مجھے ظلم پر اپنے اقرار ہے

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۰۲). قرآن میں جگہ جگہ گناہ کے لیے ظلم کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۱۸). [ع].

--- اُٹھانا محاورہ.
جور و ستم برداشت کرنا ، ظلم سہنا. قرطبہ میں اپنے مسلمان عزیزوں کے ہاتھ سے بڑے بڑے ظلم اٹھا رہی ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۶).

--- اُٹھنا محاورہ.
ظلم اٹھانا (رک) کا لازم ، ستم برداشت ہونا ، سختی برداشت ہونا (نوراللغات).

--- اِیجاد کَرْنا محاورہ.
جور و جفا کے نئے نئے طریقے اختیار کرنا.

جب کوئی ظلم وہ ایجاد کیا کرتے ہیں
عمر رفتہ تجھے ہم یاد کیا کرتے ہیں

(۱۹۱۲ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۹۹).

--- بَتانا محاورہ.
ستم سکھانا ، ستم گری کے طریقے بتانا (نوراللغات).

--- پَر ظُلْم سَہْنا محاورہ.
بہت زیادہ ظلم سہنا ، ستم پر ستم برداشت کرنا.

ظلم پر ظلم سہوں سوزشِ بیداد رہوں
دوستی میں تری اے جان کے دشمن کب تک

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۶).

--- پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
ظلم کی حمایت کرنے والا ، ظلم میں اضافہ کرنے والا (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات). [ظلم + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

--- پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
ظلم دوست ، ظالم ، ظلم کرنے والا (نوراللغات ، جامع اللغات).
[ظلم + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

--- پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
ظلم کو پسند کرنا ، ستم جوئی. ہر شخص میں خود غرضی ، مطلب آشنائی ، ضرر رسانی ، ظلم پسندی ... پیدا ہو گی. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۹۰). علمی ترقیوں سے قطع نظر کر لیجیے تو اس کی ستم شعاری و ظلم پسندی کی شان وہاں بھی کم نظر نہیں آئے گی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۵). [ظلم پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
ظلم کو بطور پیشہ اختیار کرنے والا ، جسکا کام ظلم ہو ، ظالم ، ہمیشہ ظلم کرنے والا ، جو ظلم کا عادی ہو (نوراللغات ، جامع اللغات).
[ظلم + پیشہ (رک)].

--- توڑْنا محاورہ.
بہت ظلم کرنا ، آفت ڈھانا ، قیامت برپا کرنا ، سختی کرنا ، اذیت پہنچانا.

کیا ظلم توڑتی ہے شبِ ہجر دیکھیے
پھر آج سامنا ہے بلائے مہیب کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵). ہم نے کبھی نہیں چاہا کہ بے زبان رعیت پر ظلم توڑے جائیں. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۲). بابیوں نے عوام پر جو ظلم توڑے انکا ذکر صاحب ناسخ التواریخ نے کیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۷).

---ٹُوٹنا محاورہ.
آفت آنا ، مصیبت پڑنا.

کیا کہوں کیا ظلم ٹوٹا ان بچاروں پر ابھی
کونے قاتل میں جو مجھ کو رحم کھا کر لے گئے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۷۵). مسلمانوں پر اور زیادہ ظلم ٹوٹنے شروع ہوئے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۳۰).

---جوتنا محاورہ.
ظلم پر ظلم کرنا ، پے در پے جور و ستم کرنا ، ظلم ڈھانا. پولیس نے جو ظلم جوتے ہیں آگے کے لیے ان کے موقوف رکھنے اور اگر کبھی سرزد ہوں تو کھلے مجمع میں ان کی تحقیقات کیے جانے کا وعدہ حکومت ایک عہد نامے کی رو سے کرے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۵).

---جھیلنا محاورہ.
جور برداشت کرنا ، ظلم اٹھانا ، سختی برداشت کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---دوست (---و مع ، سک س) صف.
ظالم ، ظلم کو پسند کرنے والا ، ظلم کو روا رکھنے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ظلم + دوست (رک)].

---دیکھنا محاورہ.
ظلم اٹھانا ، جور برداشت کرنا ، سختی برداشت کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ڈھانا محاورہ.
ظلم توڑنا ، ستم کرنا ، آفت برپا کرنا.

ہے فرصت اگر اور ہو ظلم ڈھانا
غنیمت سمجھیے کہ زندہ ہے مانی

(۱۹۲۶ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۸). اسے اس لیے موت کی سزا سنائی کہ اس نے وہاں کی اقلیت پر ظلم ڈھائے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۳۸).

---رانی امث.
ظلم و ستم کرنے کا عمل ، جور و تعدی کرنا. حال زبیدہ کی ظلم رانی کا اور ناچرا خانم کی جانفشانی کا مفصل تحریر تھا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۸). [ظلم + ف : ران ، راندن - ہانکنا ، چلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رسیدہ (---فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
مظلوم ، ستم زدہ ، وہ شخص جس کی حق تلفی ہوئی ہو ، جس پر ظلم ہوا ہو. بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے کہ بیچاری ظلم رسیدہ معلوم ہوتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۰). [ظلم + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچانا].

---سا ظلم فقرہ.
بہت ظلم (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---سِکھانا محاورہ.
ظلم بتانا ، ظلم و ستم کے طریقے تعلیم کرنا ، ستم کے طریقے ایجاد کرنا ، جور سکھانا.

ملایا خاک میں سارے جہاں کو
سکھائے ظلم تونے آسماں کو

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---سَہنا محاورہ.
ظلم برداشت کرنا ، جور برداشت کرنا.

نہ ملا خاک میں تو ورنہ پریشاں ہو گا
ظلم سہنے کو ہم اے چرخ بریں اچھے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱).

---سے م ف.
زور سے ، زبردستی سے ، دھینگا دھینگی سے ، دباؤ سے ، جبراً ، دباؤ ڈال کے (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---سیکھنا محاورہ.
ظلم کرنے کی مشق کرنا ، جور یا ستم کرنے کا طریقہ جاننا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---شِعار (---کس ش) صف.
جو ظلم کا عادی ہو ، ظلم پیشہ ، ستم پیشہ ، ظالم (نوراللغات ؛ جامع الغات). [ظلم + شعار (رک)].

---صَرِیح کبھی صف(---فت ص ، ی مع) امذ.
علانیہ زیادتی ، کھلم کھلا ناانصافی.

رقیب کے لئے بسکٹ بھی ، مجھ کو خالی چائے
نہیں ہے قابلِ برداشت اب یہ ظلمِ صریح

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۸). [ظلم + صریح (رک)].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
جس کی خلقت میں دل آزاری ہو ، جس کی سرشت میں ظلم شامل ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ظلم + طینت (رک)].

---کا پَھل / ثَمَر / ثَمْرَہ امذ.
ظلم کا نتیجہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کَرْنا ف م.
ستم کرنا ، جفا کرنا ، نقصان پہونچنا ، جبر کرنا.

ستی تھی میں اپنے عل کے بھتر
کیے ظلم آ کر تمارے پسر

(۱۶۸۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۸).

۔۔۔کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں کہاوت.
ظلم کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا (مہذب اللغات).

۔۔۔کی چکی میں پسنا محاورہ.
زیادتی بھگتنا ، ظلم سہنا ، جور و ستم برداشت کرنا. اگر یہ ادارہ نہ ہوتا تو مجھ جیسے نا کردہ گناہ ظلم کی چکی میں پس جاتے. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۲۰۱).

۔۔۔کے پہاڑ ڈھانا محاورہ.
بہت سختی و زیادتی کرنا ، ستم کرنا ، حد سے زیادہ ظلم کرنا.

ظلم کے وہ پہاڑ ڈھائے لاکھ ستم کرے ستائے
شکوہ زبان پر نہ لائے پھر وہ بردبار ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

۔۔۔کیش (۔۔۔ی مج) صف.
ظلم شعار ، ظلم پیشہ ، ظالم ، جفا کار (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [ظلم + ف : کیش - عادت ، خو].

۔۔۔ناک صف.
ظلم و زیادتی سے بھرا ہوا ، ناانصافی اور ستم سے پُر. لارڈ لٹن کو گورنر جنرل ہند بنا کر بھیجا جس نے ... امیر افغانستان سے تباہ کُن اور ظلم ناک جنگیں کیں.(۱۸۸۹ ، حسن ، مارچ ، ۳۵). [ظلم + ناک ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔و اِستِبْداد (۔۔۔و مج ، کس ا ، سک س ، فت ت ، سک ب) امذ.
ظلم و جور ، ظلم و ستم ، تباہی و بربادی. مجھے یقین ہے اگر تم اپنے آقاؤں کو سر سے نہیں اتار پھینکو گے تو عالمِ عرب اور بھی زیادہ ظلم و استبداد اور تباہی سے دو چار ہوگا ... تم تسلیم شدہ دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہو.(۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۸۶). [ظلم + و (حرفِ عطف) + استبداد (رک)].

۔۔۔و تَعَدّی (۔۔۔و مج ، فت ت ، ع ، شد د) امث.
ظلم و ستم ، حد سے زیادہ ستم ، حد سے زیادہ نا انصافی. ان کی زد و کوب اور زجر و توبیخ اس نیت سے نہیں ہوتی کہ کسی عداوتِ قدیم کا بدلا لینا منظور ہو یا کسی قسم کی ظلم و تعدی شمار کی جائے.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۰).ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے ہم وطنوں کو ظلم و تعدی سے باز رکھیں.(۱۹۲۲ ، دلی کی جان کنی ، ۹۲). تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی انقلاب آئے ہیں وہاں پہلے پہل امپیریل ازم کے ظلم و تعدی اور استحصال کا احساس جاگتا ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۹۰). [ظلم + و (حرفِ عطف) + تعدی (رک)].

۔۔۔و جَبْر (۔۔۔و مج ، فت ج ، سک ب) امذ.
ظلم و ستم ، جور و جفا ، زیادتی ، دباؤ.

آخر تو سامراج کی ہتنے ہی کو ہے قبر
کہہ دو کہ رہ نہ جائے تمنائے ظلم و جبر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۰).[ظلم + و (حرفِ عطف) + جبر (رک)].

۔۔۔و سِتَم (۔۔۔و مج ، کس س ، فت ت) امذ.
بے حد ظلم ، ناانصافی ، زیادتی.

ہم پہ سو ظلم و ستم کیجیے گا
ایک ملنے کو نہ کم کیجیے گا

(۱۷۹۵ ، بیدار (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۸۳)). فاشست کیمپوں میں دم توڑ رہے ہیں ، جرمن اذیت کیمپوں میں ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۵). [ظلم + و (حرفِ عطف) + ستم (رک)].

۔۔۔و سِتَم مَچانا محاورہ.
ظلم کرنا ، ظلم و ستم توڑنا ، نہایت سختی کرنا.وہ رعیت پر ظلم و ستم مچاوے تو وہ مثل ہے کہ بھیڑیے کو بکریوں کی چرواہی سونپی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۳).

۔۔۔ہے فقرہ.
اندھیر ہے ، ستم ہے ، غضب ہے ، آفت ہے ، قیامت ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ظُلُمات (ضم ظ ، سک نیز ضم ل) امث ؛ ج (شاذ : مذ).
۱. اندھیرا ، تاریکیاں ، اندھیرے (اُردو میں بطور واحد مستعمل). اے عارف تیری نظر میں غفلت آتا سو تیرا تسرا تن غفلت کا بھی ہو دوزخ ظلمات ہے. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۲). ظلماتِ نور سوں کیوں ملنے پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

کہوں کیا کس قدر تاریک تھی رات
جہاں اوپر پڑی تھی آ کے ظلمات

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱).

شبِ دیجور تھی ظلمات تھا سب
چراغ اونکے نہیں تھا گھر میں اوس شب

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۶۶). اب آپ تامل نہ فرمائیے مجھ کو وہ راہ بتلائیے اور چلیے میں آپ کو باہر اس ظلمات کے کردوں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۸). ذرا اس سنسان اور تاریک وادی میں قدم رکھیے جس کا آفتاب بھی مخزنِ ظلمات ہے. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۷۱).

طلسمِ جہاں میں جو ظلمات کی رات تھی
میں وہاں
دل نشیں اسم کی روشنی میں رہی

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۲). ۲. وہ تاریک مقام جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہاں آبِ حیات کا چشمہ ہے.

سکندر پڑیا تھا جو ظلمات میں
رہیا تھا بلا کے سنہڑ ہات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰).

کہوں آگے کیا شرم کی بات ہے
کہ امرت کا چشمہ بہ ظلمات ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۲۲).

صنم کی زلف میں کوچہ ہے سربستہ ہر اک مو پر
نہ دیکھی ہوں گی تُو نے خضر یہ ظلمات میں گلیاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۳).آبِ حیات کی تلاش میں ارضِ ظلمات میں سرگرداں پھرا سکے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹).

اوراق کے ظلمات میں تا عمر رہا
تو آبِ حیات کے لیے سرگرداں
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۹۷). [ظلمت (رک) کی جمع].

---ثلاثہ کسرِ صف(---فت ث) صف.
تین تاریکیاں ؛ (کنایۃً) کدورتِ طبعی ، ہوائے نفسانی اور صفاتِ حیوانی (اسٹین گاس ؛ لغاتِ پیرا). [ظلمات + ثلاثہ (رک)].

ظُلماتی (ضم ظ ، سک نیز ضم ل) صف.
تاریک ، سیاہ ، اندھیرے سے نسبت رکھنے والا. تیسرا وجود عشع ظلماتی. (۱۷۰۰ ، ارشاد السالکین ، ۳).
لقب بھی اپنا ظلماتی عیاں ہے
ہمارا قدرداں تو شیرواں ہے
(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۲۵۵). [ظلمات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ظُلما ظُلمی (ضم ظ ، سک ل ، ضم ظ ، سک ل) امث.
زورا زوری ، جبر و استبداد ، زبردستی. بس یہ سمجھ لیجیے کہ دوستوں کی ظلما ظلمی سے اس میدان میں اترا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱). [ظلم + ا (حرفِ اتصال) + ظلم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ظُلمانی (ضم ظ ، ل نیز سک ل) صف.
تاریک ، سیاہ (نورانی کی ضد) ، اندھیرے سے نسبت رکھنے والا. بعضے نورانی بعضے ظلمانی جوں کی شہوت ہور ... ای سب برائیاں کی پیروی. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۱۶۶). جس وقت کہ آفتاب جانب جنوب معدل النہار کی ہو تو قطبِ جنوبی داخل حصّہ نورانی کے اور قطبِ شمالی حصّہ ظلمانی میں ہو گا. (۱۸۳۲ ، رسالۂ علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۹۳).
ثنی جو روشنی ہے وہ ثنی ہے ہاں ہاں یعنی
کہ ظاہر اس کا نورانی ہے باطن اس کا ظلمانی
(۱۹۰۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۴۴ ، ۲۹ : ۳).
کفر دیتا ہے اسیرِ حُجبِ ظلمانی
منت العمر کے احسان فراموش کریے
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۲۰). [ظلم + انی ، لاحقۂ نسبت].

ظُلمانیت (ضم ظ ، ل نیز سک ل ، شد ی مع فت) امث (شاذ).
اندھیراپن ، تاریکی ، ظلمت. دل کی آنکھوں سے توہماتِ ظلمانیت کی پٹی کھل جائے اور خیالاتِ سوداویہ کا پردہ اٹھ جائے سے ان پر حقیقی آفات کی روشنی ... ظاہر و جلی ہو جاوے گی. (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۸۹). [ظلمانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ظُلمانیہ (ضم ظ ، ل نیز سک ل ، کسر ن ، فت ی) صف.
رک : ظلمانی.
ظلمانیہ جسم یا ہو نوری
یا معنوی جسم یا ہو صوری
(۱۸۰۲ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۵۳). اگر حقیقت برزخیہ بذاتِ خود غنی اور واجب ہوتی تو اس کے وجود کے تحقق کے لیے مخصصاتِ ظلمانیہ کی حاجت نہ ہوتی. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۳۸). [ظلمانی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ظُلمَت (ضم ظ ، سک ل ، فت م) امث.
۱. تاریکی ، اندھیرا (نور کی ضد) ، سیاہی ، کالک.
اے آفتاب تیری ظلمتِ جدائی میں
سراج آو سحر کوں چراغِ شام کیا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۳).
ظلمت میں مجھے نور کا پہلو نظر آیا
رخسار چراغ شبِ گیسو نظر آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۲). جب روئے زمین پر گناہوں کی تاریکی اور بدیوں کی ظلمت محیط ہو جاتی ہے تو صبح کا تڑکا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۱).
کیا غرض خورشید کو ظلمت کے ساتھ
ان سے ہے میری شناسائی کہاں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۷۸). **۲. (تصوّف) عدم کو کہتے ہیں جس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا** (مصباح التعرف). [ع].

---افزا (---فت ا ، سک ف) صف.
تاریکی کو بڑھانے والا ، بہت تاریک.
ظلمت افزا تھا اس قدر وہ مقام
چاند چمکے وہاں تو ہو بے ہوش
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا (باقیاتِ اقبال ، ۳۹۰)). [ظلمت + ف : افزا ، افزودن - بڑھنا].

---افشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
تاریکی پھیلانے والا ؛ (مجازاً) جہالت پھیلانے والا.
منزلیں طے کر چکا ہے آفتابِ فکر نو
آج اگر روحِ قدامت ظلمت افشاں ہے تو کیا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۰). [ظلمت + ف : افشاں ، افشاندن - جھاڑنا ، چھڑکنا].

---آباد امذ.
تاریک مقام ؛ (کنایۃً) دنیا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ظلمت + آباد (رک)].

---بڑھنا محاورہ.
تاریکی زیادہ ہونا ، اندھیرا چھا جانا.
جب ظلمتیں بڑھنے لگیں ، دمکے تھے انوار جبیں
اُبھرا تھا مہرِ ضوفشاں ، نکھرے تھے افلاک و زمیں
(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۱۵۵).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
تاریکی پسند کرنے والا ؛ (مجازاً) جہالت و گمراہی میں مبتلا رہنے والا. تھیوکریسی ظلمت پرستوں کا آخری حربہ ہے جو خدا کی حاکمیت کی آڑ میں تنگ نظر مُلّاؤں کا راج قائم کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۳۸). [ظلمت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا ، پرستش کرنا].

---پیکر کسرِ اضا(---ی لین ، فت ک) امذ.
جسم کی تاریکی ، جسم کی کثافت ، مادیت.

نورِ فطرت ظلمتِ پیکر کا زندانی نہیں
تنگ ایسا حلقۂ افکارِ انسانی نہیں
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۶۶). [ظلمت + پیکر (رک)].

---پھیلنا ف ل.
تاریکی زیادہ ہونا ، تاریکی پھیلنا ، سیاہی چھا جانا ، سیاہی کا محیط ہونا ، تاریکی بڑھنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---جانا ف ل.
سیاہی دور ہونا ، تاریکی چھٹنا ، اندھیرا رفع ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---چھا جانا/چھانا ف ل ؛ محاورہ.
تاریکی پھیلنا ، اندھیرا ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
تاریکیوں کا گھر ، ظلمت کدہ ؛ (مجازاً) دُنیا.
میرے ارماں گھٹ کے ظلمت خانۂ دل میں ہیں
شمعِ بزم افروز بن کر آپ محفل میں ہیں
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۱). [ظلمت + خانہ (رک)].

---زُبا (---ضم ز) صف.
تاریکی کو دور کرنے والا ، سیاہی مٹانے والا ، اندھیرا ختم کرنے والا.
کسی کا شعلۂ فریاد ہو ظلمت زُبا کیونکر؟
گراں ہے شب پرستوں پر سحر کی آسماں تابی
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۶۸). [ظلمت + ف : ربا ، ربودن - اُچک لے جانا].

---رَنج کس اضا(---فت ر ، غنہ) امذ.
رنج کی تکلیف (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ظلمت + رنج].

---سَرا (---فت س) امث.
مقامِ تاریک ؛ (مجازاً) دنیا ، ظلمت کدہ (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [ظلمت + سرا (رک)].

---شَب کس اضا(---فت ش) امث.
رات کی تاریکی ؛ رات کا اندھیرا ؛ (مجازاً) ناموافق حالات.
نماز کے اوقات زوالِ آفتاب سے لیکر ظلمتِ شب تک ہیں.
(۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۰).
ظلمتِ شب ہے میسر تو کبھی نورِ سحر
زہر دیتے ہیں کبھی خاکِ شفا دیتے ہیں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۴۷). [ظلمت + شب (رک)].

---کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
تاریکیوں کا گھر ، جہاں بہت اندھیرا ہو ؛ (مجازاً) دنیا.
ہر وہ ظلمت کدے سے ہو خارج
اوس پہ ہر گہ وا کرے ابصار
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۸).

ظلمت کدے میں میرے ، شبِ غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیلِ سحر ، سو خموش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰).
سوق نے جس کو دل کے ظلمت کدے میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قدرت کے بانکپن میں
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۲۴). دروازے کے کھلنے پر اس قدر طویل مدت کے بعد روشنی کی کرنیں اس ظلمت کدے میں داخل ہوئیں.
(۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۰). [ظلمت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ظُلْمَن (ضم ظ ، سک ل ، فت م) امث.
ظالم عورت. تمیزاً کیا ظلمن عورت تھی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۵۵). بی مانی سنجو کی ظلمن ساس کو صلواتیں سنا رہی تھیں.
(۱۹۶۳ ، رنگِ محل ، ۱۶۳). [ظلمی (رک) کی تانیث].

ظَلَمَہ (فت ظ ، ل ، م) امذ ؛ ج.
بہت سارے ظالم ، ظلم کرنے والے لوگ. استحصالِ حق کے لئے حکامِ ظلمہ سے رجوع کرنا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۱۳۳).
ہاں ظلمۂ بنی امیہ یہ سمجھتے تھے کہ جن کی ہم نے بیعت لی ان کے ہم مالک ہو گئے. (۱۹۳۶ ، شمس المعارف ، ۶۴). [ظالم (رک) کی جمع].

ظُلْمی (ضم ظ ، سک ل) صف.
بہت زیادہ ظلم کرنے والا ، ظالم ، ناانصاف. مگر بی بی ایسا ظلمی نکوڑا ہے اور بدگمان کہ میں کیا کہوں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۳). عبرت ہے ظلمی انسانوں کے لیے. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ باتصویر ، ۶۱). [ظلم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ظَلُوم (فت ظ ، و مع) صف.
بہت زیادہ ظلم کرنے والا ، بڑا ظالم.
تیرے اعدا کو سمجھ ہو تو کریں جان پہ رحم
آدمی تو نہیں یہ ہر ہیں جہول اور ظلوم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۶). یہ کوئی قنوطیت نہیں یہ محض تنقید ہے اور انسان جو ظلوم اور جہول ہے وہ اپنی اخلاق اصلاح کرے.
(۱۹۴۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۳۹).
فخور و قتور ظلوم و غشوم
خدا بخشے الناسُ لایغفرون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۹۵). [ع : (ظ ل م)].

---و جَہُول (---و مع ، فت ج ، و مع) صف.
سخت ظالم اور جاہل ، بڑا جابر و نادان.
ہے تیرے فضلِ عام سے امیدِ مغفرت
ورنہ شعار اپنا ظلوم و جہول ہے
(۱۸۴۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۰).
ہے تیری ذاتِ پاک سے یا سیدالبشر
یہ عز و اختصاص ظلوم و جہول کا
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۵). تجھ پر ہزار افسوس اے خلیفۂ رحمن ، اے ظلوم و جہول انسان. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۲). [ظلوم + و (حرفِ عطف) + جہول (رک)].

ظَلُومی (فت ظ ، و مع) امث.
بہت زیادہ ظلم کرنے کی حالت.

انسان کو باوصفِ ظلومی و جہولی
حق اپنے امانت کا دیا زورِ تحمّل

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲ـ). [ظلوم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ظُلَّه (ضم ظ ، شد ل بفت) امذ.
چھانو کرنے والی چیز ، چھتری ، چھجّہ ، سائبان. درِ مختار میں ہے کہ ظُلّہ اگر ایسا ہو کہ اوس کا دروازہ اندر سے مکان کے ہووے تو دار کی بیع میں داخل ہو گا بالا خانے کے مانند. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵). [ع].

ظِلّی (کس ظ ، شد ل) صف.
ظل سے منسوب ، تحتی ، ضمنی یا طفیلی.

نین اصلی و حقیقی اِلّا وجودِ واجب
اما وجود ممکن ظِلّی و انعکاسی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۳). خواہ اس موجود شے کے وجود کو اصلی وجود مانا جائے یا اس کے وجود کو ظلی اور طفیلی وجود قرار دیا جائے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۹۲). نبی کریمؐ کے بعد اب کوئی نبی خواہ وہ تشریعی ہو غیر تشریعی یا ظلی ہو ، نہیں آئے گا. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۲۰). [ظِلّ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ظِلِّیت (کس ظ ، شد ل بکس ، شد ی بفت) امث.
سایہ داری. غالب کا پسندیدہ استعارہ عکس اور آئینہ کا ہے اور یہ بھی شہود کی وحدت یا ظلّیت کو بتاتا ہے. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جنوری تا جون ، ۳۵). [ظلّی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ظِلِّیَه (کس ظ ، شد ل بکس ، شد ی بفت) امث.
۱. ظلّی (رک) کی تانیث. اپنی ایک تالیف میں جو علمِ جرِّ ثقیل اور علم وزن مائع اور علم ہوا اور علم مناظر میں ہے ساتھ فن استعمال اُکر اور بعر آلات ظلیہ یا دوائر کے اس نے بخوبی مبین کیا ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۱۴۱). [ظلّی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ظَن (فت ظ) امذ.
یقین اور شک کے درمیان کی حالت ، گمان (یقین کا نقیض). وہ یہاں آیا تو سب ظن رفع ہو جاوے اور میری بھی خاطر جمع ہو. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۸۸). جن باتوں کی طرف سے اوّل اوّل ظن پیدا ہوتا تھا ، آخر آخر وہ یقین کے درجہ کو پہونچنے لگیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۹۷). [ع : (ظ ن ن)].

ـــالْمومِنِین خَیرا کہاوت.
(عربی کہاوت اُردو میں مستعمل) باایمان لوگوں کا گمان نیک ہوتا ہے ، وہ کسی کی نسبت برا گمان نہیں کرتے. بمصداق ظن المومنین خیرا ، معتبر ، مستند ، باضابطہ ، سرٹیفکٹ یافتہ حاجی اور وہ حاجی جس کو حج اکبر نصیب ہوچکا ہو ، مان رکھا تھا. (۱۹۱۵ ، سجادِ حسین ، حاجی بغلول ، ۳).

ـــبَاطِل کس صف (ـــ کس ط) امذ.
غلط سوچ ، جھوٹا خیال ، بے اصل گمان (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ظن + باطل (رک)].

ـــبَد کس صف (ـــ فت ب) امذ.
بدگمانی ، برا گمان ، برا خیال (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ظن + بد (رک)].

ـــبَلِیغ کس صف (ـــ فت ب ، ی مع) صف.
وہ تقریر جو سامعین کے دل و دماغ تک پہنچ جائے ، خطبہ بلیغ ، وہ گمان جو یقین کے قریب پہنچ جائے. میں نیاز صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ آئیں اور «طور» صاحب کے اس ظن بلیغ کو دور کرنے میں میری مدد کریں. (۱۹۳۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۵۲). [ظن + بلیغ (رک)].

ـــخَیر کس صف (ـــ ی لین) امذ.
نیک خیال ، اچھی رائے ، نیک گمان. ہمیں ان کے اس کارنامے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے اور ظن خیر سے کام لینا چاہیے. (۱۹۸۶ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۳). [ظن + خیر (رک)].

ـــغالِب کس صف (ـــ کس ل) امذ.
وہ گمان جو شک پر غالب ہو ، یقین کی حد تک پہنچنے والا گمان ، احتمال قوی.

ظنِ غالب بل یقین ہے بے گمان
کہ کریں گے عنوان کو وہاں

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۶۰). امام ابی حنیفہ کہتے ہیں کہ تحری کرے اور جس طرف کہ ظن غالب ہو بنا اوس پر رکھے خواہ کم ہو یا زیادہ ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۳). ہم ایک شخص کو آغاز عمر سے دیکھتے آئے ہیں کہ وہ فلاں وقت سوتا ہے ، فلاں وقت جاگتا ہے ... ہم اس کے متعلق بطریق ظن غالب یہ خیال قائم کر لیتے ہیں کہ اس وقت اتنے بجے ہیں اس لیے وہ اٹھا ہوگا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳). [ظن + غالب (رک)].

ـــفاسِد کس صف (ـــ کس س) امذ.
گمانِ غلط ، گمان بد ، شک و شبہ ، بدظنی ، بدگمانی. وصف کیا اوسے برسالت اور پاک و مبرا کیا اوسے اور اوسکی ثنا کو نسبت ظن فاسد اوسکی امت سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۱۹۵). خدا کی طرف سے جو قاصد بن کر آئے ، اس کو مرتبۂ بشریت سے بالاتر ہونا چاہیئے ... اس بنا پر جب اس قسم کے معجزے طلب کیے جاتے ہیں جن سے اس ظن فاسد کی تائید ہوتی ہے تو انبیاء ان سے انکار کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۴). [ظن + فاسد (رک)].

ـــقَوی کس صف (ـــ فت ق) صف.
رک : گمان غالب. خصوصاً اس امر کی تحقیق کی جائے ، کہ وہ اس وحدت تک کس حد تک پہنچ چکے ہیں ، جو ایک حقیقت تک

پہنچنے کا قطعی ثبوت نہ سہی ، مگر ظن قوی تو پیدا کرتی ہے ۔ (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ١٠)۔ [ظن + قوی (رک)]۔

---نیک کس صف(---ی مج) امذ۔
اچھا خیال (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [ظن + نیک (رک)]۔

---وتخمین (---و مج ، فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ۔
گمان و اندازہ ، شک و شبہ ، وہم و قیاس ، خیال۔ یونانی فلسفہ کہ جس کا مدار محض قیاس اور ظن و تخمین پر تھا ۔ (١٨٧٨ ، حیات جاوید ، ١ : ٢٢٦)۔ اس میں ظن و تخمین کے عجیب و غریب شعبدے تھے ۔(١٩١٦ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ٢٢٣)۔ اول الذکر ظن و تخمین کے اندیشوں اور وسوسوں میں گھرا رہتا ہے اور پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا ہے۔ (١٩٨٦ ، مطالعہ اقبال کے چند پہلو ، ١٣٠)۔ [ظن + و (حرف عطف) + تخمین (رک)]۔

ظَنُون (فت ظ ، و مع) امذ۔
مرد بدگمان ، مرد ضعیف العقل۔

ہوں میں بندہ عہد و پیماں مگر
مجھے وہ سمجھتے ہیں مرد ظنون

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١٨٦)۔ [ع]۔

ظُنُون (ضم ظ ، و مع) امذ۔
شکوک و شبہات ، بدگمانیاں۔ میرے آنے کا تقریب شادی پر مدار ، یہ بھی شعبہ ہے انہیں ظنون کا ، جن سے تمہارے چچا کو گمان ہے مجھ پر جنون کا۔ (١٨٦٣ ، خطوط غالب ، ٣٧)۔ جو لوگ گھڑدوڑ پر بازی لگاتے ہیں انہیں ظنون (یا توہمات) کا استعمال کرنا پڑتا ہے کیوں کہ ... اور ذریعہ استعمال کرنے کے لئے نہیں ہوتا ۔ (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٢٣٥) ۔ [ظن (رک) کی جمع]۔

ظَنّی (فت ظ ، شد ن) صف۔
خیالی ، وہمی ، قیاسی۔ احکام منصوصہ احکام دین بالیقین ہیں اور باقی مسائل اجتہادی اور قیاسی سب ظنی ہیں۔ (١٨٩٨ ، سرسید ، مکتوبات ، ٢٥)۔ بعض مسائل ایسے بھی ہیں جنہیں یقینی نہیں بلکہ ظنی کہہ سکتے ہیں ۔(١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٣٤٠)۔ [ظن + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ظَنِّیات (فت ظ ، سک ن) امث ، امذ۔
قیاس اور گمان پر مبنی امور ، غیریقینی باتیں ۔ اس کے موضوع واقعات ہیں نہ ظنیات۔(١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ٢١٢)۔ میں اس کا کوئی قطعی جواب دے کر آپ لوگوں کو مطمئن کرنا نہیں چاہتا اس لیے کہ آپ کے ظنیات میں میرے لیے بھی بڑا مزہ ہے ۔ (١٩٨٣ ، ارمغان مجنوں ، ٢ : ٣٢٣)؛[ظن (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

ظَنِّیَت (فت ظ ، شد ن بکسر ، شد ی مع بفت) امث۔
شکوک و شبہات کی حالت۔ تجربہ مثلاً کسی تاریخی واقعے کی ظنیت کا درجہ یا کسی تجربی مشاہدات کے سلسلے میں اغلاط کے حدود ۔ (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ ، ٢٦١)۔ [ظنی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ظَنِّیَہ (فت ظ ، سک ن ، شد ی مع بفت) امث۔
خیالی ، تصوراتی۔ یہ علوم ظنیہ ہیں اور ظنیات کا اعتبار کیا۔ (١٩٣٢ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ١٠٠)۔ [ظنی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ظَواہِر (فت ظ ، کس ہ) امذ ؛ ج۔
١۔ **ظاہری صورتیں ، ظاہری کی جمع ، بواطن کی ضد۔** ان کی رائے یہ تھی کہ ظواہر آیات سے جو معنی یا احکام نکلتے ہوں ان کے استخراج میں دوسری آیات پر نظر رکھنا ضرور نہیں۔ (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ٣٧٣)۔ مغرب نے اس کے فلسفے کے ظواہر یعنی اس کی سیاسی تاویلات پر نظر ڈالی۔ (١٩٣٧ ، اقبال نئی تشکیل ، ٢١٧)۔ تمام ظواہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھارت نے وادی کشمیر میں دہشت گردی کا دوردورہ جاری رکھنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ (١٩٩٠ ، جنگ ، کراچی ، ١٧ مئی ، ٣)۔ ٢۔ **فرقۂ ظاہریہ کے ماننے والے لوگ۔** داؤد ظاہری جو امام اہل ظواہر کے ہیں اور اصحاب ظواہر ایک فرقہ ہے جو ظواہر نصوص پر عمل کرتے ہیں۔ (١٨٣٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٠٢)۔ اشاعرہ کے اس عقیدہ کا نہ صرف مدعیان عقل نے بلکہ ارباب ظواہر تک نے مضحکہ اڑایا ہے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٨)۔ ٣۔ **زمین کی بلندیاں ، زمین سے اُگی ہوئی چیزیں** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات)۔ [ظاہر (رک) کی جمع]۔

ظِہار (کس ظ) امذ۔
(لفظاً) **پیٹھ ، پشت ، ہم پشت ہونا ، موافق ہونا ؛(فقہ) ایک قسم کی طلاق جس میں خاوند کو اپنی بیوی کے متعلق اپنی ماں یا بہن کے مثل ہونے کا گمان ہو جائے یا بیوی کی پشت کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دیتا ہے۔**

ہوئی اسی سال میں نازل اے یار
ہے گماں آیتِ احکامِ ظہار

(١٧٧٢ ، ہشت بہشت ، ٣ : ٥٩)۔ کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ ایک رقبہ آزاد کرے تو اگر نہ پاوے تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے۔ (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٢ : ٧٣)۔ عرب میں ایک قسم کی طلاق جاری تھی جس کو ظہار کہتے ہیں ۔ (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣١٠)۔ اسلام سے قبل ظہار کو طلاق کے مترادف سمجھا جاتا تھا لیکن حضور اکرم نے اسے نرم کرکے کفارہ ادا کرنے تک وقتی پابندی میں تبدیل کر دیا۔ (١٩٨٣ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ١٠١٩)۔ [ع]۔

---کَرْنا ف م۔
طلاق دینا۔

تجھ یہ ہم اے قحبہ دنیا ہیے برسوں فدا
اب یہ ہم نے جی میں ٹھانی ہے کہ کر بیٹھیں ظہار

(١٩٠٣ ، اعجاز عشق ، ٦)۔

---مُؤَقَّت کس صف(---ضم م ، فت و ، شد ق بفت)امذ۔
وقتی ظہار ، معینہ وقت کے لیے ظہار ایک خاص وقت کے لیے اپنی بیوی سے علیحدگی۔ اگر ظہار موقت کیا جیسے کہے کہ تو میرے

اوپر مانند پشت میری ماں کے ہے ایک سال تک تو اب سال کے اندر قبل کفارہ دینے کے وطی حرام ہے۔(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۷۲)۔ [ظہار + ع : موقت ۔ وقت سے مشروط]۔

ظَہْر (فت ظ ، سک ہ) امذ۔
۱. **پشت ، پیٹھ۔**

جو کیا ثابت حقیقی ، غیریت اور عینیت
فی الحقیقت معرفت کے بار اوٹھائے اسکی ظہر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۵ : ۹۹)۔ ظہر یعنی پشت عبارت ہے فقرات سے ابتدا ان کی آخر گردن سے ہے اور انتہا قفن تک اور پشت کے اور اضلاع بھی اس میں ملے ہوئے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۹۷)۔ ۲. **کسی چیز کی پشت۔** ایسا مجسٹریٹ یا اہل کار پولیس وارنٹ کی ظہر پر اپنا نام لکھے گا۔ (۱۸۹۵ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ۳۶)۔ [ع]۔

ـــــ الْغَنَم (ـــــ ضم و ، غم ا ، سک ل ، فت غ ، ن) امذ۔
بھیڑ کی پیٹھ ، بکری کی پشت۔ پرفشانی ملکوں میں ایسی تابشیں اکثر نظر آتی ہیں جن کو ہم نے ظہرالغنم سے موسوم کیا ہے یعنی بھیڑ کی پیٹھ کے مانند۔ (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ، ۱۰۳)۔ [ظہر + رک : ال (۱) + غنم (رک)]۔

ـــــ بَسْتَہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) امذ۔
(نباتیات) **پودوں کی وہ حالت یا کیفیت جس میں رشتک (جو زر ریشے کی نازک ڈنڈی ہے) زردان کی پشت سے جڑا ہوا ہوتا ہے** اس قسم کے جماؤ میں زردان حرکت نہیں کرسکتا۔ جب رشتک زردان کی پشت سے جڑا ہوا ہوتا ہے تو اس قسم کے جماؤ کو ظہر بستہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۱ : ۱۷۳)۔ [ظہر + ف : بستہ ، بستن ۔ باندھنا]۔

ـــــ تَمَسُّک کس اضا (ـــــ فت ت ، م ، شد س بضم) امذ۔
رک : ظہر سمن۔ مبلغ (پچاس) روپے ... ظہر تمسک پر وصول لکھا لئے۔ (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۷۲)۔ [ظہر + تمسک (رک)]۔

ـــــ سَمَن کس اضا (ـــــ فت س ، شد م بفت) امذ۔
(قانون) **سمن کی پشت پر ، تمسک کی پشت پر** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [ظہر + سمن (رک)]۔

ظُہْر (ضم ظ ، سک ہ)۔ (الف) امذ۔
زوال آفتاب کا وقت ، دوپہر کا وقت۔

گیا ظہر کوں ایک جاگا دیکھیا
جو واں آدمی ہوز سیرہ پانی اتھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۶)۔

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ۱۱۸)۔ یہ حالت ظہر تک رہی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۶۸)۔

قائم تھی وقت صبح سے یہ جنگ ظہر تک
برق غضب تھی خنجر و شمشیر کی چمک

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۳)۔ جب وہ ظہر تک گھر سے باہر نہ آئے تو ہمسایوں نے کنڈی کھولی۔ (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۱۲۳)۔ (ب) امث۔ ۲. (فقہ) **زوال آفتاب کے بعد کی نماز ، وہ نماز جو زوال آفتاب کے بعد عصر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔** ظہر کا وقت زوال سے جب تک کہ سایہ ہر چیز کا دونا ہو جاوے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۳)۔

نماز ظہر ادا کی باجماعت سرور دیں نے
کیا پھر حکم یہ نافذ کرو اب بزم آرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۹)۔

ظہر اور عصر پڑھ کے جماعت سے ایک ساتھ
بروقت ظہر عصر کو بھی پڑھ کے ایک ساتھ

(۱۹۸۲ ، صد رنگ ، ۳۲)۔ [ع]۔

ظُہْرانَہ (ضم ظ ، سک ہ ، فت ن) امذ۔
دوپہر کا کھانا۔ مرحوم سائیں جڑیل شاہ نے انگریزی طرز کے نہایت پرتکلف ظہرانے کا اہتمام کیا تھا۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نکہ قدر شناس ، ۱۶۶)۔ [ظہر + انہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ظَہْری (فت ظ ، سک ہ) صف۔
۱. **پشت کا ، اوپری ، اوپر کا۔** ایارٹا سب سے بڑی آرٹری ہے ... پچھلے حصے کو ظہری یا بالائی ایارٹا (Dorsal Aorta) کہتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۲۳)۔ ۲. **مراسلے یا دستاویز کی پشت پر لکھا ہوا۔** سمن کی تعمیل کرا دے گا.... اور اس عدالت میں اپنے دستخط سے مع عبارت ظہری عکوسہ دفعہ مذکور واپس بھیجے گا۔ (۱۸۹۸ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ۳۷)۔ جناب من عنایت نامہ ظہری پرچہ پڑا پہنچا۔ (۱۹۰۹ ، مکاتیب حالی ، ۱۰۰)۔ [ظہر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ بَطْنی (ـــــ فت ب ، ط) امث۔
(نباتیات) **پودے کے تولیدی اعضا زردانک کا ، اوپری اور قرص نما ڈھکن کی شکل کا خلیہ۔** جب زردانک پختہ ہو جاتا ہے تو اس کی دیوار کا بالائی ڈھکن نما خلیہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور تخم حیوانساماں خلیے ڈھکن کے علیحدہ ہو جانے پر آزاد ہو جاتے ہیں ، زردانکی خلیہ۔ پیش غصنہ ایک چھوٹی ، چپٹی ، سبز قلب نما ، ظہری بطنی اور اولین بیضے پیش غصنے کی زیریں سطح پر نمو پاتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۶۰۳)۔ [ظہری + بطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ بَطْنی پَتّا (ـــــ فت ب ، ط ، فت پ ، شد ت) امث۔
(نباتیات) **وہ پتا جو چپٹا ہو اور جس کا ورقہ افقی سمت میں قائم رہے** اس صورت میں اس کی اوپری سطح پر نچلی سطح کی نسبت زیادہ روشنی پڑتی ہے اس لیے ایسے پتوں کی بالائی سطح نچلی سطح کی بہ نسبت گہرے سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ ظہری بطنی پتا (Dorsal Ventralleaf) جب پتا چپٹا ہو اور اسکا ورقہ افقی سمت میں قائم رہے تو پتے کی بالائی اور زیریں سطح میں تفریق پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۱۰۳)۔ [ظہری بطنی + پتا (رک)]۔

ـــــ پنکھا (ـــــ فت پ ، غنہ) امث.
مچھلی کی پشت پر پایا جانے والا قدرتی اُبھار جو تیرنے کی مدد کے لیے بنا ہوتا ہے. مچھلی کو ایک ٹب میں پانی کے اندر پتھر پر سیدھا رکھ دیا جائے اور پھر ظہری پنکھے سے پکڑ کر عموداً اوپر کو کھینچا جائے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۴). [ظہری + پنکھا (رک)].

ـــــ تحریر (ـــــ فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
وہ تحریر جو سمن وارنٹ وغیرہ کاغذات نوشتہ کی پشت پر ہوتی ہے (اُردو قانونی ڈکشنری). [ظہری + تحریر (رک)].

ـــــ جانبی (ـــــ کس ن) امث.
پشت اور پہلوؤں سے متعلق. ظہری نالی کی شاخیں جن کے نام ظہر رودئی (Dorso Intestinal) اور ظہری جانبی (Dorsolaterals) ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (تحیر فاریئے) ، ۳۰۸). [ظہری + جانب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ظُہْرَین (ضم ظ ، سک ہ ، ی لین) امث.
دونوں ظہر ، مراد : ظہر اور عصر کی نمازیں جو امامیہ فرقے کے لوگ عموماً ملا کر پڑھتے ہیں.

ہر ماریہ کی صبح غضب شام غضب ہے
عاشور کی ظہرین کا انجام غضب ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰). ہاتھ ، پیر دھونے تھوڑی دیر ٹھہر کر وضو کیا ظہرین پڑھی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۲۸). [ظہر + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ظُہُور (ضم ظ ، و مع) امذ.
۱. **اظہار ، ظاہر ہونا ، نمایاں ہونا.**

عاشق کوں رات بیچ درس کا ظہور ہے
ظلمت کے بیچ زلف نہاں موتیہ کا نور ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۷).

تھی جو تم سے توقع باری
سو تو آئی ظہور میں ساری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸). فلسفہ کا علم دنیا کا قدیم ترین علم ہے اس لیے کہ انسان میں شعور کے ظہور کے ساتھ ہی اس کی اساس کا پتہ چلتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۹۲).
۲. **جلوہ ، تجلی.**

جہاں جکچھ ہے وہاں سب اپے ظہور اس کا
ہر ایک شے سے دیتا ہے جلوہ نور اس کا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲). جن ملکوں میں ... قدرتی ظہور نہایت تعجب خیز اور دہشت انگیز ہوتے ہیں وہاں خود بخود وہم غالب اور عقل مغلوب ہو جاتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۸۳). اپنی قدرت کاملہ کا ظہور دکھائے تو سنگریزہ پہاڑ بن جائے. (۱۹۰۲ ، الکلام ، ۱ : ۱۱). ۳. **رونق ، برکت.** دنیا میں سارا ظہور نصیبوں ہی کا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۴).
۴. **(فقہ) شیعوں کے بارہویں امام کا پردۂ غیب سے ظاہر ہونا یا وہ وقت جب آپ ظہور فرمائیں گے.**

دیک اس لکو خصال کوں پر کوئی یوں کہیں
گویا ظہورِ مہدیؑ آخر زماں کیا

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴).

عمل نصاریٰ کا ہے یا امامِ مہدیؑ دین
یہی زمانہ ہے مولا ظہور کے لائق

(۱۸۵۷ ، شیخ امان علی سحر ، ریاض سحر ، ۳۹). بارہویں امام حضرت مہدی علیہ اسلام ... بحکم خدا وقت مقررہ پر ظہور فرمائیں گے. (۱۹۶۲ ، غالب کون ہے ، ۶۵). [ع].

ـــــ پانا محاورہ.
ظاہر ہونا ، پیدا ہونا ، وجود میں آنا کبھی اس کے سبب سے دل میں مختلف ارادے ظہور پاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۸).

ـــــ پذیر ہونا ف مر.
ظاہر ہونا ، آشکارا ہونا ، برآمد ہونا. اتنے ہی سے عجائبات میں تم گھبرا گئے ، ابھی تو بڑی بڑی باتیں ظہور پذیر ہونگی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۵۷). نظام جماعت کی ساخت و ترکیب ہی اس کی متقاضی ہے کہ اس طرح کے نتائج ظہور پذیر ہوں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۵۳). دیکھوں کہ پردۂ قدرت سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۱).

ـــــ پکڑنا محاورہ.
رک : ظہور پانا. عشق نی عاشق مغرور ، عشق نی معشوق نے پکڑی ظہور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۰). ایک دن اسی خیال میں تھا اور دیکھ رہا تھا کہ کس طرح اس نے ظہور پکڑا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱). اکثر اُردو کے قابل قدر اخبارات ... نے ظہور پکڑا. (۱۹۱۱ ، محاکمہ مرکز اُردو ، ۱۵).

ـــــ دینا محاورہ.
آشکارا کرنا ، ظاہر کرنا. اوقات ماضیہ میں نظامی سے انتظام نظم بخشا دست جامی سے جام معنی پر کیا ظہوری سے نظم و نثر کو ظہور دیا عرفی سے سخن مشہور ہوا. (۱۸۶۱ ، عود ہندی ، ۳).

ـــــ قُدسی کس صف (ـــــ ضم ق ، سک د) امث.
کسی پاکیزہ یا متبرک شخصیت کا پیدا ہونا ، کسی بزرگ یا ولی اللہ کا نمودار ہونا ؛ (مجازاً) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک. ظہور قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے بعد ... ترکوں کے غلبہ پانے کا ذکر ہے. (۱۹۵۵ ، اختر جونا گڑھی ، مقالات ، ۲۲۷). [ظہور + قدسی (رک)].

ـــــ کرنا محاورہ.
ظاہر ہونا ، نمودار ہونا.

آپیں آپ کیا ظہور
آپیں قدرت آپیں نور

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۲۳)).

اوس کے گیارنہ اختر روشن جو نور
ہے یہ ہی سب نے کیا پیگا ظہور

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰). حسن ذات نے حلیۂ صفات میں

نگار بیرنگ نے لباس تعینات میں ظہور کیا۔(۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳)۔ غدر کے بعد اس خیال نے دوسری صورت میں ظہور کیا۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۵)۔ ایک زنجیر اتاری تو دوسری پہن لی۔ ان حالات میں حلقۂ ارباب ذوق نے ظہور کیا۔ (۱۹۶۹ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۸)۔

ـــ کُھلْنا محاورہ۔

ظاہر ہونا ، معلوم ہونا۔

پھر پوچھا اس نے: کہیے یہ ہے دل کا نور کیا؟
اس کے مشاہدے میں ہے کھلتا ظہور کیا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۷)۔

ـــمیں آنا محاورہ۔

کسی امر کا ظاہر ہونا ، نمایاں ہونا ، کوئی بات وقوع میں آنا ، پیش آنا۔ اس مروت کا عوض ہم سے بھی جب ہو سکے گا تب ظہور میں آوے گا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳)۔ جو کچھ انسے چالیس برس بعد ظہور میں آیا وہ اس کے لیے بچپن ہی سے تیار ہو رہے تھے۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۱۳)۔ یہ لفظ اپنی اصل کا پتا دیتا ہے اردو یعنی شاہی کیمپ میں مختلف قوموں اور مختلف زبان کے لوگ تھے اور انہیں کے باہمی اختلاط سے یہ مخلوط زبان ظہور میں آئی ۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۸۰) . خد و خال تراشتے وقت سنجیدگی اور دبدبے کا خاص خیال رکھا گیا اور نہایت ڈراؤنا چہرہ ظہور میں آیا۔ (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۳)۔

ـــمیں لانا محاورہ۔

کسی امر کا ظاہر کرنا ، آشکارا کرنا ، کوئی بات وقوع میں لانا۔ ان آلات کی ترکیب سے بہت عجب اعمال ظہور میں لاتے ہیں۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۰۸)۔ میرا مطلب اس خاص ادب سے ہے جو قوم کی اجتماعی مادی ضرورتوں کے مقصد سے ظہور میں لایا جائے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۶)۔

ـــہونا محاورہ۔

ظاہر ہونا ، نمودار یا پیدا ہونا ، پیدائش ہونا۔

کہے وہ توں دانا ہے میرے شکور
نہ مجھ میں کہ کچھو ہوا ہے ظہور
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۹)۔

محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۱)۔ طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوا۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۳)۔

کل صبح کے مطلع تاباں سے جب عالم بقعۂ نور ہوا
سب چاند ستارے ماند ہوئے خورشید کا نور ظہور ہوا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۳)۔ قیصر و کسریٰ کے کنگرات گر گئے اور بت اوندھے منہ گر پڑے کیونکہ دنیا میں اس ذات اقدس کا ظہور ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، II)۔

ظُہورا (فت نیز ضم ظ ، و مع) امذ۔

۱. ظہور ، نمود ، رونق ، جلوہ

جا کے حکم سوں نور ظہورا
ہمراہ وہ ہی مرشد پورا
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۸)۔

نہیں آرزوئے شراباً طہورا
ہمیں بس ہے یہ آنسوؤں کا ظہورا
(۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۷۰)۔

لکھوں اب نام اس عالی ہمم کا
ظہورا ہند میں ہے جس کے دم کا
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۳)۔ یہ سارا کرشمہ اور تمام چہل پہل عورت ہی کے دم کا ظہورا تھی۔(۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۳۶۸)۔
۲. (مجازاً) بیٹا ، فرزند ، پوت ، اولاد (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات)۔ [ظہور + ا (زائد)]۔

ظُہُورات (ضم ظ ، و مع) امث ؛ ج۔

رونقیں ، جلوے۔

سرو شمشاد و گل و لالہ اسی کا ہے ظہور
دیکھئے اسکے ظہورات کوں بستاں میں آ
(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۱)۔ اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ دنیا مختلف ظہورات میں قدم قدم پر انسان کو عاصی اور اپنے عصیاں کا خمیازہ اٹھاتے ہوئے دکھا رہی ہے۔ (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۹۳)۔ [ظہور + ات ، لاحقۂ جمع]۔

ظُہُورِسْتان (ضم ظ ، و مع ، کس ر ، سک س) امذ۔

وہ مقام جہاں پر رونقیں ہوں ، وہ جگہ جہاں جلوے ہوں ، نمود و نمائش کی جگہ ؛ (کنایۃً) دنیا۔ اور فلک کرسی سے ظہورستان تک طلسم اجسام میں موافق علم طب مزاج انسانی باایں شکل تشریح کی۔ (۱۹۳۸ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۷)۔ [ظہور + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ظُہُوری (ضم ظ ، و مع) صف۔

ظاہر کا ، کھلا ہوا ، ظاہری ، واضح ، عیاں ، صاف۔ اگر ظہوری احوال علم سے الگ کوئی حقیقت نہ ہوتی تو علم کی صداقت بھی ختم ہو جاتی۔ (۱۹۶۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۶۵۱)۔ [ظہور + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ظَہِیر (فت ظ ، ی مع) صف۔

یار و مددگار ، پشت پناہ ، حامی ، یاری دینے والا ، حمایتی ، وہ شخص جسکی پشت درد کرے۔

اس کی تجھے ماں نے پلایا تھا شیر
جس لیے ہوتا ہے تو اتنا ظہیر
(۱۸۲۹ ، نظم رنگیں ، ۷۱)۔

امیر و مساکین کے سچے ظہیر
خدا کے وہ پیارے بشیر و نذیر
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۲۴)۔

معین و مشیر و ظہیر آج ، اور
غداً انفسکم بہ تحزنون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۶۹)۔ [ع]۔

ع

ع امذ.

۱. صوتی اعتبار سے اُردو حروفِ تہجی کا چونتیسواں ، فارسی کا ۱ کیسواں اور عربی کا اٹھارواں حرف صحیح (مصمت) ، جس کا مخرج حلق ہے. اصلاً عربی یا سامی ، اُردو اور فارسی کے صرف ان الفاظ میں آتا ہے جو عربی الاصل ہیں یا کسی عربی لفظ سے ترکیب پا کر بنے ہوئے الفاظ ہیں. اسے عین مہملہ یا عین غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں. یہ کلمے کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان اور آخر میں بھی جیسے؛ علم ، شعر ، شرع وغیرہ. اُردو میں اس کی آواز الف سے ملتی جلتی ہے اور بعض الفاظ میں الف کا بدل جیسے لال ، لعل ، حسابِ جُمل یا ابجد میں اس کی قیمت ۷۰ ہے. اس کی کشید آنکھ سے ملتی جلتی ہے اس لیے عین کہلایا. یہ حرف قمری ہے. عربوں کو پ یا چ کی آواز ، ایرانیوں کو ڑ یا ڈ کی آواز اور ہندیوں کو ع غ ف کی آواز پسند نہ تھی. (۱۸۵۷ ، ادب اور شعور ، ۵۰). پنڈت کیفی کے خیال میں ٹ ڈ ژ ق ع غ وغیرہ کی آوازیں ثقیل کہی جا سکتی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۶). **۲. رکوعِ قرآنی کا اشارہ نیز علیہ السلام کا مخفف** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). **۳. مصرع کا اشارہ. ع** تنہا مصرع کی علامت ہے. (۱۹۸۶ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۷۷). **۴. (ریاضی) عمود (Perpendicular) کا مخفف.** ع = عمودہ Perpendicular = P. (۱۹۳۷ ، ترقیماتِ ریاضی و سائنس ، ۱۰). **۵. (ریاضی) عماد (Normal) کا مخفف.** ع = عماد Normal = N (۱۹۳۷ ، ترقیماتِ ریاضی و سائنس ، ۱۰). **۶. (ریاضی) ارتفاع (H Hight) کا اردو بدل.** ع = ارتفاع Epsilon = . (۱۹۳۷ ، ترقیماتِ ریاضی و سائنس ، ۱۰). **۷. (ریاضی) یونانی بڑے حروف (EPSILON) E اردو بدل** (ترقیماتِ ریاضی و سائنس ، ۲). [ع].

عابِث (کسرِ ب) صف (شاذ).

رکیک حرکت کرنے والا ، بیہودہ کام کرنے والا ، مذاق اُڑانے والا. ایک امام بمقام حلب نماز پڑھاتے تھے ایک شخص نے ان سے عبث کیا ، انھوں نے نماز ترک نہ کی ، جب سلام پھیرا عابث کا منّہ سؤر کا سا ہو گیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۷۳). یہی نقصان جب غیراللّٰہ سے پہنچتا ہے تو اس نقصان پہنچانے والے کو ظالم ، عابث موذی کہا جاتا ہے اور اس کی مذمت ہوتی ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱ : ۱۷۸). [ع].

عابِد (کسرِ ب) صف.

۱. عبادت کرنے والا ، عبادت گزار.

> اتھا کوہ پر یک قدرت سوں طاق
> کیا اس منے یک عابد و تاق
> (۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵).

> کرے تونجہ بت خانہ دل کے تیں
> بناتا ہے عابد کوں توں برہمن
> (۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۶).

> حکم ہوے عالم و عابد کوں جب
> حضوری میں حاضر ہوویں آئے سب
> (۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۱۰).

ایک مسلمان فقیر سے جو نہایت عابد و زاہد تھے ملاقات ہوئی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۹). ابلیس ان میں بڑا عالم و عابد تھا ... فرشتوں کی سفارش سے یہ بچ گیا. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، شبیر احمد عثمانی ، ۹) دوسروں کا دبا کھانے والا عابد و زاہد ہو ہی نہیں سکتا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۶). **۲. حضرت امام حسین کے بڑے فرزند کا لقب جنھیں زین العابدین بھی کہتے ہیں.**

> اے دریغا عابدِ بیمار تن
> جھ دوکھیارے کے دوکھیارے ہین ہوین
> (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۷).

> واسطہ عابدِ بیمار کا دیتا ہے اسیر
> میرے آقا کو بھی مجھ کو بھی شفا دے یارب
> (۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳۶). [ع].

---حَشَرے (---فت ح ، ش) امذ.

(حشریات) وہ کیڑے جن کی خصوصیت شکار کے لیے ان کی اگلی ٹانگیں ہیں. ان میں حاری اور نیم حاری حشرات کی انواع شامل ہیں ، انگریزی میں (Prayingmantis) کہتے ہیں

حشرات کی ٹانگیں مختلف ماحول میں مختلف کام انجام دینے کی وجہ سے ترمیم ہا جاتی ہیں، انہیں حسبِ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ... (۳) گرفت کرنے والی ٹانگیں Catching And Holding Type عابد حشرے کی اگلی ٹانگیں اس قسم کی مثال ہیں۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۹)۔ [عابد + حشرے (حشرہ (رک) کی جمع)]۔

---شَب زِنْدَہ دار کس صف (---فت ش ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف۔

رات جاگ کر عبادت کرنے والا ، ساری رات عبادت میں گزارنے والا۔

محراب کے عوض خم گیسو ہے یار کا
عالم ہے دل میں عابدِ شب زندہ دار کا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲)۔

ہے رواں نجمِ سحر جیسے عبادت خانے سے
سب سے پیچھے جائے کوئی عابدِ شب زندہ دار
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۱۹۶)۔ باپ عبا اور قبا پہن کر ایک عابدِ شب زندہ دار اور پکے زاہد کے روپ میں دربار گیا تھا۔ (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۳۳)۔ [عابد + شب (رک) + زندہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---فَرِیب (---فت ف ، ی مع) صف۔

عابد کو لُبھا لینے والا ، پرہیزگار کو بھٹکانے والا (عموماً حسن کے لیے مستعمل)۔ وہ دختر دوشیزہ کہ حُسنِ خداداد اور سیرتِ برق نہاد سے عابد فریب تھی ، تھوڑے دنوں میں ... آفتِ دہر ہو گئی۔ (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۳۵)۔ حُسن جس کا واقعی عابد فریب و زاہد کش بلکہ ملائک فریب تھا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۸۲۰)۔ [عابد + فریب (رک)]۔

---کُشی (---ضم ک) امث۔

(مجازاً) عابد یا پرہیزگار کو خدا کی عبادت سے پھیرنا۔ عابد کشی زاہد فریبی اُس غارت گرِ دین و ایمان کا کام ہے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳)۔ [عابد + ف : کش ، کشتن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

عابِدَہ (کس ب ، فت د) امث۔

عابد (رک) کی تانیث ، عبادت گزار خاتون ، پرہیزگار عورت۔ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔ (۱۹۷۷ ، مَن کے تار ، ۲۶)۔ [عابد + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عابِدِیَّت (کس ب ، شد ی مع بفت) امث۔

عبادت گزاری ، پرہیزگاری ، تقویٰ۔ خدائے تعالیٰ دوست رکھتا غیریت حقیقی کوں اور غیر کوں پیدا کیانا رازِ محبت اور ... رمزِ عابدیت اور معبودیت کا ظاہر ہوئے۔ (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۱۷)۔ معبودیت بغیر عابدیت کے متصوّر نہیں ہے اور عابدیت ازل میں محال ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر اوُیسی ، ۱ : ۱۲۱)۔ [عابد + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عابِر (کس ب) امذ۔

۱. مسافر ، راہرو ، پار اُترنے والا ، عبور کرنے والا ، گزر جانے والا۔ مالِ کثیر یہاں سے اخذ کرکے نہر اٹک سے عابر ہوا۔ (۱۸۳۱ ، وقائع عبدالقادر خانی (علم و عمل ، ۱ : ۳۸۳))۔

ہے عیشِ حیات ، ابرِ عابر
سایہ کی طرح اڑے نہ ٹھہرے
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۲)۔ **۲. (مجازاً) بخوبی واقف ، عبور رکھنے والا۔** خود پرستی سے دوسرے مقاصد کا بھی اپنے کو ماہر و عابر سمجھتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۳)۔ [ع]۔

---اُلْبَوّاب خَط (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، شد و ، فت خ) امذ۔

(تشریح) ایک بالائی مستعرض جو وداجی کٹاؤ اور ارتفاقِ عانہ کے بالائی کنارے کے درمیان بیچوں بیچ ہو (امشائیات (ترجمہ)، ۳۸۵)۔ [عابر + رک : ال (ا) + بوّاب (رک) + خط (رک)]۔

---اُلدَّرَنَّہ خَط (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، فت ر ، ن ، خ) امذ۔

(تشریح) ایک زیریں مستعرض خط جو عابرالبواب خط اور ارتفاقِ عانہ کے بالائی کنارے کے درمیان بیچوں بیچ ہو (امشائیات (ترجمہ) ، ۳۸۵)۔ [عابر + رک : ال (ا) + درنہ (رک) + خط (رک)]۔

عاتِق (کس ت) : (الف) امذ۔

دوش ، کندھا ، شانہ ، مونڈھا۔

واسطے فائدے کے سب یہ بنائے اعضا
عاتق و کتف و ید و ساعد و رسغ و مرفق
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹)۔ (ب) امث۔ **نوجوان عورت ، کنواری عورت۔**

میں شاعر نوعمر و جوان طبع ہوں اے شاد
بھاتے ہیں مجھے عاتق و اعطال و نکارے
(۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۵۶)۔ [ع]۔

عاج امذ۔

۱. ہاتھی دانت ، ہاتھی کے دانت سے بنی ہوئی کوئی چیز۔

کہوں کیا جس گھڑی وہ درۃ التاج
کرے زلفوں میں اپنے شانۂ عاج
(۱۷۹۶ ، پدماوت ، ۲۳)۔

وہ پیلِ سپید اور وہ تختِ عاج
فراوان زر و گوہر و گنج و تاج
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۳۲۲)۔

لیا ہاتھ میں آبنوسی عصا
کہ سونے سے اور عاج سے تھا جڑا
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳)۔ خشکی کے جانوروں میں ہاتھی سب سے بڑا ہوتا ہے ... اس کے دو اوپر کے دانت بہت بڑھ جاتے ہیں ... انہیں ہاتھی دانت کہتے ہیں جن سے عاج پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۴)۔

سخت پتھر کی طرح نرم بہسان ریشم
پنڈلیاں جیسے ستون عاج و دُر و مرمر کے
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۸۸)۔ **۲. کچھوے کی پیٹھ کی ہڈی۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کنگھا تھا عاج کا اور عاج کہتے ہیں سنگ پشت کی کمر کی ہڈی کو۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۰)۔ [ع]۔

---بر (---فت ب) صف۔
وہ جس کا جسم ہاتھی دانت کی طرح سفید ہو ؛ (مجازاً) گورا ، صاف ستھرا۔

صورتو شمشیر اسی کے ہیں یہ جس کے پاس ہیں
بے وفا ہوتے ہیں اکثر شاہدان عاج بر
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۸۷)۔ [عاج + رک : بر (۹)]۔

---دندان کس اضا (---فت د ، سک ن) امذ۔
وہ مادہ جس سے دانت کی ساخت ہوتی ہے۔ ہاں جسم کے ہر حصے کے لیے انتہائی ضروری ہے لیکن جملہ اعضا کی مقداری تقسیم ... عاج دندان میں صرف ۵ فیصد کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۹)۔ [عاج + دندان (رک)]۔

عاجز (کس ج) صف۔
۱. بے بس ، قاصر ، جو کوئی کام کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

وہ بے وفا ات عاجز
اس نان لوڑوں ہوں ہرگز
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۳))۔

سو کافور و عنبر و عود و عبیر
جو عاجز ہوئے عارضاں ہور دبیر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶)۔

معافی ہے عاجز تری خدمتاں میں
نہیں سُدبُد اس کوں توں کر سب تھے آگہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۰)۔

تجھ روتی کے منتر کے انگے سب سد سنے کا کانورو
بسرنگا منتر گوڑ سب عاجز بنگالا ہونے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۵)۔

کب پہونچ سکتی ہے اس عاجز کے تئیں دشمن کی چوٹ
خاکساری ہے بگھولے جوں ہمارا دھول کوٹ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۳)۔ ان امور کے سمجھنے میں ان کی عقل عاجز ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۴۳)۔

ٹل نہیں سکتی زباں فریاد کو
مجھ سے عاجز پر ستم ہے ناروا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰)۔ میں نے اپنے آپ کو کبھی اتنا عاجز نہیں پایا۔ (۱۹۸۵ ، درپن درپن ، ۱۹)۔ ۲. **تنگ ، پریشان۔** عاجز بی بی نے بچے کو تعویذ کی طرح گلے سے لگایا اور اس کا گلو سے سرک گئی۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۵)۔ ۳. **مغلوب ، پسپا ، شکست خوردہ۔** جب دشمن کو عاجز کر دیا تو اس پر ستم روا نہیں ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۶۵)۔ اس میں میرزا نوشہ کو عاجز ہونا پڑا تھا۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۴۳)۔ ۴. **خاکسار ، مسکین ، غریب۔**

ہمیں ہیں زبوں تر توں ہے کارساز
ہمیں بندے عاجز تو عاجز نواز
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱)۔

رہتا ہوں اے پیارے قدموں تلے تمہارے
جس راہ آوتے ہو عاجز کا وہیں مکاں ہے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۲)۔

جس جگہ دورِ جام ہوتا ہے
واں یہ عاجز مدام ہوتا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۵)۔ احمد علی۔ اس عاجز کا یہی نام ہے۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۰۰)۔ اس عاجز کا ملک کے مستند و معتبر علماً اور اہلِ نظر سے یہ التماس ہے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۷)۔ ۵. **مایوس ، ناامید ، تھکا ماندہ** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ ۶. **کمزور ، ناتواں ، سست۔**

عاجز و بے کس و غریب ہوں میں
رحمتِ حق سے بے نصیب ہوں میں
(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (مہذب اللغات))۔ وقت نے ان کو عاجز اور ضرورت نے ان کو لاچار اور زمانے نے ان کو مجبور کیا۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۹)۔ [ع]۔

---آجانا / آنا محاورہ۔
۱. **تنگ آنا ، سخت مایوس یا پریشان ہو جانا ، ہار مان لینا۔** جب اہلِ فرنگ اوسکے ہاتھ سے عاجز آئے جادوگری کو کام فرمایا۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۴۳)۔ بہو کی زبان اور بدمزاجی سے عاجز آ کے گھر چھوڑ کر کرایہ کے مکان میں آ رہے۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۸)۔ آخر اس نے عاجز آ کر میری طرف دیکھا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۲۳)۔ ۲. **تھکنا ، تھک کر بیٹھ جانا ، نڈھال ہو جانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔

---رہنا ف ل ، محاورہ۔
رک : عاجز آنا۔ اہلِ فرنگ ... اوس ستون کی وجہ سے عاجز رہتے تھے۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۵)۔

---کر رکھنا محاورہ۔
مدتوں عاجز کیے رکھنا ، مجبور یا پریشان کیے رکھنا۔ یہ لوگ ایسے زبردست ہیں کہ جنھوں نے خداوند لقا کو عاجز کر رکھا ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰)۔

---کرنا محاورہ۔
۱. **تنگ کرنا ، زچ کرنا ، پریشان کرنا۔** ابو یوسف کے نزدیک حاکم مکاتب کو عاجز نہ کرے جب تک اوس پر دو قسطیں نہ چڑھیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۲۱)۔ ۲. **بے بس کرنا ، مجبور کر دینا۔** جب دشمن کو عاجز کر دیا تو اس پر ستم روا نہیں ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۶۵)۔ ہم خدا کو اس زمین میں عاجز نہیں کر سکتے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۱)۔ ۳. **تھکا مارنا۔**

کیا عاجز بہت وحشت نے مجھ کو
جنوں میری ذرا امداد کرنا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸۹)۔

ـــ کُشی (ـــ ضم ک) امث.
کمزوروں پر ظلم ڈھانا ، کسی کو مجبور پا کر اس پر ظلم کرنا . اورنگ زیب نے اس لشکر کا تعاقب اس خیال سے نہیں کیا کہ وہ عاجز کُشی تھی.(۱۸۹۷ع ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۴). [عاجز + ف : کُش ، کشتن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَواز (ـــ فت ن) امذ.
غریبوں کو نوازنے والا ، بے کس کی امداد کرنے والا ، مسکین کا مددگار ، غریب نواز.

ہمیں ہیں زبوں تر توں ہے کارساز
ہمیں بندے عاجز تو عاجزنواز
(۱۵۶۴ع ، حسن شوق ، د ، ۱۱۱).

عاجز نواز دوسرا تجھ سا کوئی نہیں
رنجور کا انیس ہے ہمدم علیل کا
(۱۸۸۶ع ، آتش ، ک ، ۳). [عاجز + ف : نواز ، نواختن ـ بخشنا].

ـــ نَوازی (ـــ فت ن) امث.
بیکس کی امداد کرنا ، مددگاری.

کس میں ہے تیرے سوا عاجز نوازی کی صفت
کون ہے مشکل میں جو بندے کا اپنے یار ہو
(۱۸۳۲ع ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۰).

کچھ اس طرح ہوئیں عاجز نوازیاں اس کی
کہ میری آہ کو ہے اب تلاشِ بے اثری
(۱۹۲۵ع ، نشاطِ روح ، ۸۸). [عاجز نواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ وار صف.
عاجز کی طرح ، مجبور جیسا.

کچھ سکھاویں کرتی اس کی دہائی پکار پکار
نکور دیکھے دانت کھجاوے تھاے عاجزوار
(۱۳۳۰ع ، شمس العشاق ، ۵۳۷). [عاجز + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **عاجز کرنا (رک) کا لازم ، تنگ ہونا ، پریشان ہونا.** اگر مکاتب ایک قسط کے دینے سے عاجز ہو جائے ... تو حاکم اوس کے عجز کا تین دن تک حکم نہ کرے.(۱۸۹۷ع ، نورالہدایہ ، ۴ : ۲۱). جب تم ... چھوٹی سی سورت کے مقابلے سے بھی عاجز ہو جاؤ تو پھر سمجھ لو کہ یہ اللہ کا کلام ہے .(۱۹۳۲ع ، تفسیر القرآن الحکیم ، شبیر احمد عثمانی ، ۷).

ہوئے ہیں جو سردی سے عاجز سبھی
جہنم سے ڈرتا نہیں اب کوئی !
(۱۹۳۹ع ، ضمیر خامہ ، ۸). ۲. **بے اختیار ہونا ، مجبور ہونا ، لاچار ہونا.** میری زبان بند ہو گئی جواب سے عاجز ہوا. (۱۸۷۳ع ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲).

فہم و ادراک ہیں جہاں عاجز
ایک وجدان ہے فقط رہبر
(۱۹۲۶ع ، عروسِ فطرت ، ۱۰۹). ۳. **مغلوب ہونا ، شکست کھانا ، ہار ماننا.** تختہ بیگ چنداول لے کر اس سے لڑا مگر عاجز ہوا . (۱۸۹۵ع ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۳۹).

عاجِزانَہ (کس ج ، فت ن) صف ؛ م ف.
عاجز کی طرح ، مجبوروں اور بے بسوں کی طرح ، مجبوری سے . وہ سامنے کھڑا عاجزانہ صورت بنائے منتیں کرتا. (۱۹۳۶ع ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۶). اللہ تبارک تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے. (۱۹۶۵ع ، اقبال اور حبِّ اہلِ بیت ، ۱۳). [عاجز + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عاجِزگی (کس ج ، سک ز) امث (شاذ).
منت سماجت ، خوشامد.

دیکھتا ہوں تو ہے تاڑا پادشاہاں کا اُسے
بہوت عاجزگی کیا تس پادشہ کے پک پہ پڑ
(۱۷۱۷ع ، بحری ، ک ، ۱۵۶). [عاجزی (رک) کا بگاڑ].

عاجِزَہ (کس ج ، فت ز) امث.
عاجز (رک) کی تانیث، ناچار، بے بس عورت. وہ عاجزہ کھانا لائی اور اپنا خونِ جگر کھائی. (۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۱۲۳). حقیقت میں یہ عاجزہ بھی تمہاری طرح یہاں کی سکونت سے تنگ اور اداس ہے. (۱۸۳۹ع ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۸۱). مجھ عاجزہ کو دشمن ظالم کے جور سے نہ بچایا تو دنیا میں کوئی انسان میری اعانت اور دستگیری نہ کرے گا. (۱۸۹۲ع ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۰۸). عاجزہ نے بہ ادب نذر گذرانی تو آپ نے انکار فرمایا. (۱۹۷۶ع ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۰). [عاجز + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاجِزی (کس ج) امث.
۱. **خاکساری ، عجز ، انکسار.** عاجزی اور استغنائی ، یو ایک صفت ہے عشق کی. (۱۶۳۵ع ، سب رس ، ۹۳).

دوستی میں جنگ کرنا خوب نئیں
عاجزی درکار ہے کہتا ہوں میں
(۱۷۸۶ع ، مثنوی حُسن و دل ، ۲). عیسیٰ علیہ السلام کا تواضع اور عاجزی سے ظہور ہوا. (۱۸۸۷ع ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۱۷). اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعائیں مانگتے رہو . (۱۹۸۳ع ، طوبیٰ ، ۷۵). ۲. **منت و سماجت ، خوشامد.**

تمام شہر کے لوگ سب مل کر آئے
منگے امن ہور عاجزی کر دکھائے
(۱۶۳۹ع ، خاورنامہ ، ۵۱۳). وہ یتیم مظلوم معصوم منت و عاجزی کرتے تھے. (۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۱۲۸).

دل کو اس عاجزی سے دیتا ہوں
کوئی جانے سوال کرتا ہے
(۱۸۷۸ع ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱). بہتر یہ ہے کہ بادشاہ سے عاجزی اور خوشامد کرو. (۱۹۳۳ع ، قرآنی قصے ، ۸۴). وہ میری بات سن کر بڑی عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہتا. (۱۹۸۹ع ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۴). ۳. **مجبوری ، بے بسی ، ناچاری.**

میری عاجزی کوں جو خاطر میں لیاؤ
شحنہ کوں چھوڑو تم کسوت نہ پاؤ
(۱۹۷۹ع ، قصۂ ابوشحنہ (ق) ، ۵۱). ہمارے لڑکپن اور یتیمی پر ، عاجزی اور غریبی پر ... رحم کر . (۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۱۲۸). [عاجز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کرْنا محاورہ.
گڑگڑانا ، منت سماجت کرنا ، فروتنی.

میں عاجزی کرتا ہوں لئی توں مہرباں ہونے کی نیں
مشہور ہانی واں ہے جس نہار بھریں ہوئے نشیب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۷).

عاجِل (کس ج) صف ؛ امذ.
۱. جلدی کرنے والا ، جلد باز.

تن کا یہ حال ہے بار غم دنیا ہے جوں
کٹھری کاندھے پہ رکھے رہرو عاجل بھاری

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۹). پاشا بضرورتِ خاص واپسی کے لیے عاجل ہیں. (۱۸۸۹، حرم سرا، ۱ : ۲۵۹).
۲. فوری ، آناً فاناً وجود میں آنے والا. نتیجۂ عاجل تو یہ ہے کہ انتظام میں تعصب کا رنگ جھلک رہا ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۴۷). سرکار کی عاجزی کی علالت کی خبر سن کر متردد ہوا ہوں ، اللّٰہ تعالیٰ صحتِ عاجل کرامت فرمائے. (۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۹۳).

دنیا نے دیا عشرتِ عاجل کا جو درس
وہ درس رگ و ریشہ میں رچتا ہی نہیں

(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۱۸۲). [ع].

عاجِلاً (کس ج ، تن ل بفت) م ف.
فوراً ، جلدی ، تیزی سے. سچ پوچھو تو تجربوں کی غلطی سے مسلمانوں کو عاجلاً نقصان نہیں پہنچتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ، ۲۰۰). ذبح کے قاعدے سے خون کے ساتھ جان کا نکلنا گوشت میں عاجلاً بگاڑ کو پیدا نہیں ہونے دیتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۹). [عاجل + اً ، لاحقۂ تمیز].

ـــ و آجِلاً (ـــ و مع ، مد ا ، کس ج ، تن ل بفت) م ف.
جلد یا بدیر ، جلدی یا تاخیر سے. تحریمِ حلال کی صورت میں ان پر عاجلاً و آجلاً مواخذہ ہوا ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۹ : ۱۱). [عاجلاً + و (حرفِ عطف) + آجل (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عاجِلانَہ (کس ج ، فت ن) م ف ؛ صف.
فوری ، جلدی سے ، بلاتاخیر ، جلد بازی سے ، عجلت میں کیا ہوا. ایسے عاجلانہ اور معمولی سفر کے حالات قلمبند کرنے اور ان کو سفر نامے ... کا لقب دینا تنگ ظرفی سے خالی نہ تھا. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲). جمنا کے کورس میں کوئی نمایاں اور عاجلانہ تبدیلی نہیں ہوئی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳). شعر کہنے کا مقصد کسی تجربۂ حیات کی عاجلانہ تفہیم ہے. (۱۹۸۰ ، نذرِ حمید احمد خاں ، ۲۳۲). [عاجل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عاجِلَہ (کس ج ، فت ل) امث.
عاجل (رک) کی تانیث ، **فوری وجود میں آنے والی.** یہ قوتِ شہوتِ عاجلہ کو دفع کرتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۰). مستقبل جتنا دور ہو اسی قدر اس کے فوائد و لذائذ مشتبہ ہوتے ہیں ... اس ترجیحِ عاجلہ اور مرجوحیتِ آجلہ کے متعدد وجوہ ہیں. (۱۹۶۱ ، سود ، ۷۰). [عاجل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاجی صف.
عاج (رک) سے منسوب ، **ہاتھی دانت کا ، ہاتھی دانت سے بنا ہوا.** ایک ڈبہ ... جس پر ان کے شوہر متوفی اور تینوں شاہزادوں کی عاجی تصویریں بنی ہوئی تھیں ، وائسرائے کے قدموں پر رکھ دیا. (۱۹۰۳ ، تاریخِ دربارِ تاج پوشی ، ۱۹۹). [عاج + ی ، لاحقۂ نسبت].

عاجِیز (ی مع) صف (قدیم).
مجبور ، بے بس ، بے اختیار.

ہوئے خوار آپ دعا کی ناچیز ہو
لگے قول ناچار عاجیز ہو

(۱۶۶۹؟ ، میرزا محمد مقیم بیجاپوری ، فتح نامۂ اکبری (اردو ، ۲ : ۱۳۹)). [عاجز (رک) کا قدیم املا].

عاد (۱) امذ.
ایک قوم جس کی ہدایت کے لیے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا ، جب اس نے نافرمانی کی تو طوفانِ باد کا عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہوئی.

توں شدّاد ہور عاد و نمرود کوں
جُدا کر نہ بوجے توں معبود سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).

کتے ہیں کی کوئی پادشہ اوس کدھن
اتھا نسل عادیاں کا او خشو لچھن

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱۸۱).

وہ جو ہیں تاریخ سے واقف بتائیں
فرق بادِ آہ و بادِ عاد میں

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۵۹) . تم قومِ ثمود اور عاد کے اندازِ معاشرت کو بذریعۂ مصوری کے دکھلاؤ. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق، ۱ : ۳۲). ثبوت میں ان قدیم مورخوں کی تاریخوں کو پیش کیا ہے جن میں ثمود و عاد کا ذکر ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۲). عاد عرب کی ایک قوم تھی جس پر خدا کا عذاب نازل ہوا. (۱۹۷۵ ، الشجاع ، کراچی ، ۲۹). [ع : (عَلَم)].

ـــ اِرَم کس صف(ـــ کس ا ، فت ر) امذ.
رک : عادِ اولیٰ. جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عادِ ارم اور عادِ اولیٰ کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، نعیم الدین مرادآبادی ، ۹۳۸). [عاد + ارم (رک)].

ـــ اُولیٰ کس صف(ـــ و مع ، ا بشکل ی) امذ.
حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ، عرب کی قدیم قوم سام. عادِ اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، نعیم الدین مرادآبادی ، ۹۳۸). نوح علیہ السلام کے زمانے میں عادِ اولیٰ ، ثمود ، عمالقہ ... اور سام بن نوح کی اولاد میں سے عربِ عاربہ کی صورت میں موجود تھی. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱۷). [عاد + اولیٰ (رک)].

عاد (۲) امذ.
(ریاضی) وہ عدد جو کسی دوسرے عدد معلوم کو پورا پورا تقسیم

کر دے۔ آن زمانے کا عاد کس طور پر ہے ، پہلے عاد کے مفہوم کو سمجھ لو۔ (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ١٢٨٣)۔ کسی عدد کو پورا پورا تقسیم کرنے والے عدد کو جزوِ ضربی یا عاد کہتے ہیں۔(١٩٨٨ ، ریاضی ، پانچویں جماعت کے لیے ، ٦١)۔ [ع]۔

ـــ اَعْظَم کس صف (ـــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ۔
(ریاضی) وہ بڑے سے بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ اعداد کو پورا پورا تقسیم کر دے مثلاً ١٥ ، ٢٠ اور ٢٥ کا عادِ اعظم ٥ ہے جو تینوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دیتا ہے۔ بڑے سے بڑے مشترک عاد کو «مشترک عادِ اعظم» یا «عادِ اعظم» بھی کہتے ہیں۔ (١٩٨٨ ، ریاضی ، پانچویں جماعت کے لیے ، ٢٠)۔ [عاد + اعظم (رک)]۔

عادات امث ؛ ج۔
خصلتیں ، عادتیں۔ مزاج کی اصلاح اُن کی عادات کی درستی اُن کے خیالات اور معتقدات کی تصحیح بھی ماں باپ پر فرض ہے۔ (١٨٧٧ء ، توبۃالنصوح (تقاریظ) ، ٣)۔ مسلمان تعلیم میں پس ماندہ تھے اور عادات و اطوار کے لحاظ سے تند خو و مشتعل مزاج۔ (١٩٢٥ ، وقارِ حیات ، ٦٥٦)۔ [عادت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــُ السّادات ، سادات العادات کہاوت۔
سرداروں کی عادتیں ، عادتوں کی سردار ہوتی ہیں (جامع الامثال)۔

عاداتی صف۔
عادات (رک) سے منسوب یا متعلق۔ عاداتی ریزش کے بہنے کا رُکنا مثلاً بواسیر وغیرہ یہ سب بعض .... فوراً یا مرکبا تقرس کے سبب باعث ہوتے ہیں۔ (١٨٦٠ ، نسخۂ عملِ طب ، ٢٢٥)۔ [عادات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عادَت (فت د) امث (امذ ، قدیم)۔
١۔ **خصلت ، خُو (جو غیر ارادی ہو)۔**

کہ خوباں میں عادت سو اسی دھات ہے
جھنی لیں ہے مشہور یو بات ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٨٣)۔

نہ چھٹی مجھ سے خولے جامع دری
جیب سے عادت رفو نہ گئی

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٢٠٣)۔

نہ تڑپوں جو فرقت میں تو کیا کروں
کہ بے شغل رہنے کی عادت نہیں

(١٨٨٨ ، گوہر انتخاب ، ٣١٥)۔

وہی صورت ، وہی عادت وہی نقشہ وہی رنگ
کس سے تشبیہ انہیں دیجیے بندر کے سوا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٤)۔ کچھ تو ضعیف العمری کا تقاضا ہے ، کچھ ریٹائرڈ زندگی نے آرام پسندی کی عادت بڑھا دی ہے۔ (١٩٨٤ ، شہاب نامہ ، ١٥)۔ ٢. **رسم ، ریت ، رواج ، قاعدہ ، قانون۔** میرا عادت ہے میں میرے دوستاں کوں بلاتا ہوں۔ (١٩٠٣ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٨٤)۔ تم اپنے سب قرنوں میں اس عید کو ابد تک عادت مقرر کیجیو۔ (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ٢٥٣)۔ عادت یہ ہے کہ تقدیر ازلی سے متعلق ہو اور حضرت علمی میں واقع اور وجود خارجی میں اللہ کے طریقہ معینہ پر جاری۔ (١٨٨٧ ، مقدمۂ فصوص الحکم ، ٩٧)۔ ٣. **طلب ، لت ، ہوکا۔** ایک خاص دوا کے لئے اس طرح ہوکا لگ جانا، عادت کہلاتا ہے۔ (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ١٠٨)۔ ٤.(أ) **طبیعت ، مزاج ، سرشت۔** آدمی کوں یہ عادت کہ اپس ایسا کوئی ہوا تو اوس خوش ہوتا ہے ہور اوس پر دوستی رکھتا ہے۔ (١٦٠٣ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٢١٣)۔ اس کے مزاج اور عادت اور صحبت سے یہ بھی جانتا ہے۔ (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٨٥)۔ (أأ) **خاصہ ، خاصیت** (مہذب اللغات)۔ ٥. **طور ، طریقہ ، انداز ، چال چلن۔** عادت سے میری مراد کردار کا ہر ایسا طریقہ ہے جس کو ایک عام اصول کے تحت لایا جا سکتا ہے۔ (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ٩٩)۔ ٦. **شوق ، ارمان ، آرزو۔**

سینے میں ایک دم بھی ٹھہرتا نہیں ہے دل
عادت اس آئینے کو جلانے وطن کی ہے

(١٩٠٠ ، امیرمینائی (مہذب اللغات))۔ [ع]۔

ـــُ اللّٰہ (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بجد) امذ۔
قانونِ قدرت ، دستورِ فطرت ، ارضی و سماوی واقعات و حادثات کا اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق وقوع پذیر ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے جو قاعدہ اور قانون وقوعِ واقعات اور ظہورِ حوادث کا مقرر کیا ہے اور عادت اللہ اسی کے مطابق جاری ہے۔ (١٨٩٨ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ١ ، ٥ : ٣٠)۔ [عادت + اللہ (رک)]۔

ـــِ اِلٰہی کس صف (ـــ کس ا ، مد ل) امذ۔
رک : عادت اللہ۔ اُن کے قصوں کا خاتمہ ہمیشہ کامیابی اور خوشی ہی پر نہیں ہوتا بلکہ عادتِ الہیٰ کے موافق کبھی کامیابی اور کبھی ناکامی پر ، کبھی خوشی اور کبھی اندوہ و غم پر ہوتا ہے۔ (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ٨٥)۔ [عادت + الٰہی (رک)]۔

ـــ آفَرِیں (ـــ مد ا ، سک ف ، ی مع) صف۔
عادت پیدا کرنے والا ، خُو گر بنانے والا ، عادت ڈالنے والا ، لت ڈالنے والا ، عادی بنا دینے والا۔ ایک خاص دوا کے لیے اسطرح ہوکا لگ جانا ، عادت کہلاتا ہے ، اور دوا کو عادت آفریں دوا کہتے ہیں۔ (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ١٠٨)۔ [عادت + ف : آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا]۔

ـــ بَدَلْنا محاورہ۔
عادت کا تبدیل ہو جانا ، خراب عادت کی جگہ اچھی یا اچھی عادت کی جگہ خراب ہو جانا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

ـــ بِگاڑ دینا / بِگاڑنا محاورہ۔
عادت خراب کرنا ، کسی ایسی چیز کا عادی بنانا جس کے نہ ملنے پر تکلیف ہو۔

کیا منے میری فرشتوں کے نہیں لیتا سلام
خوب رویوں نے بگاڑی ہے یہ عادت دل کی

(١٨٩٧ ، خانۂ خمار ، ٩٣)۔

اغیار سے بھی کرنے لگے وعدہ ہائے حشر
عادت بگاڑ دی ہے مرے اعتبار نے
(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۹۲).

---بگڑ جانا/بگڑنا محاورہ.
عادت بگاڑنا (رک) کا لازم ، عادت خراب ہو جانا ، کسی چیز کا بہت عادی ہو جانا.

کیوں کر ہوائے وصلِ صنم دل سے جائے گی
عادت بگڑ گئی ہے بہ مشکل سے جائے گی
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).

دامن سے ہر کسی کے لپٹتا ہے راہ میں
عادت بگڑ گئی مرے مشتِ غبار کی
(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۲۲۰).

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث (شاذ).
عادت سے چمٹے رہنا ، عادت کا غلام بن جانا. تُو اپنے تن کی بندگی چھوڑ عادت پرستی ، بت پرستی جاتی نہیں. (۱۹۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸). [عادت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پڑنا محاورہ.
کسی چیز کا خوگر ہو جانا ، عادی ہونا. ہر ایک بات سر چڑتی ، بچپن عادت وہی پڑتی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰).

پھسل جاتی ہے چکنی وضع پر اپنی نظر اب بھی
پڑی جس چیز کی عادت نہیں جاتی وہ خُو برسوں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۶). میں تو لکھنؤ جاتا ہوں تو شیعہ مجتہدوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ، البتہ ہاتھ باندھ کر پڑھتا ہوں ، کیونکہ عادت پڑی ہوئی ہے. (۱۹۱۶ ، خطوطِ اکبر ، ۵۷).

---پکڑنا محاورہ.
عادت اختیار کرنا ، خُو پکڑنا.

ہم اس عادت کو اچھی تھی تو اچھی بھی نہیں کہتے
کہ بہرِ مصلحت بنی کہیں چھوڑی کہیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۶).

---تاریکی کس اضا(---ی مع) امث.
(نفسیات) آنکھوں کی اس خاصیت کا نام جس میں دس منٹ تک آنکھیں بند کرنے کے بعد کم روشنی میں بھی بخوبی پڑھ سکیں (انگ : Dark Adaptation) (ماخوذ : نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۳۳). [عادت + تاریکی (رک)].

---ثانیہ کس صف(---کس ن ، فت ی) امث.
وہ عادت جو پختہ ہو کر فطرت بن جائے. ہر معاملے میں حساب کتاب سے چلنا ان کی عادتِ ثانیہ تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۶). [عادت + ثانیہ (رک)].

---جاریہ کس صف(---کس ر ، فت ی) امث.
مسلسل عادت ، عِلّت. اس حالت کا تصور ... عادتِ جاریہ کے خلاف ہے. (۱۹۵۵ ، حکمائے اسلام ، ۱۵۵). [عادت + جاریہ (رک)].

---جانا محاورہ.
عادت ختم ہونا ، خصلت چھٹنا.

مشہور بات ہے جل سنے سنگ نہ ہانئے
سبی عِلّتاں جائے ، عادت نہ جائے
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸)).

چھپانا دوپٹے میں مُنْھ چاند سا
یہ عادت بھی رشکِ قمر جائے گی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۶).

نظر کی عیب جوئی دل کی ویرانی نہیں جاتی
یہ دو صدیوں کی عادت ہے بہ آسانی نہیں جاتی
(۱۹۵۳ ، ضمیریات ، ۲۶).

---جم چکنا محاورہ.
عادت پختہ ہو جانا ، بہت زیادہ عادی ہو جانا. میں چاہے اس کی اصلاح نہ کر سکوں کہ اب یہ عادت جم چکی ہے لیکن دوسروں کو نصیحت کرتا ہوں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۹۳).

---چھوٹے دھوئے دھائے اور عِلّت نہ جائے کہاوت.
عادت کوشش سے چھوٹ جاتی ہے لیکن عِلّت نہیں جاتی ، عِلّت بُری چیز ہے. نہیں میاں ، رواج کیا ، بس یہ سمجھ لو کہ ایک محاورہ ہے کہ عادت چھوٹے دھوئے دھائے اور عِلّت نہ جائے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۴۲).

---چھوڑنا محاورہ.
عادت ترک کرنا.

ہم اس عادت کو اچھی تھی تو اچھی بھی نہیں کہتے
کہ بہرِ مصلحت بنی کہیں چھوڑی کہیں پکڑی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۶).

---دھوئے دھائے سے جاتی ہے عِلّت نہیں جاتی کہاوت.
عادت بڑی مشکل سے ختم ہوتی ہے ، رک : عادت چھوٹے دھوئے دھائے الخ . ہے ہے عادت دھوئے دھائے سے جاتی ہے عِلّت نہیں جاتی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۷۸).

---ڈالنا محاورہ.
۱. عادت اپنانا ، خوگر ہونا.

ہیں وصل میں برسوں ہم اِس کروٹ وہ اُس کروٹ
جدا رہنے کی عادت مشکلوں سے ہم نے ڈالی ہے
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۴۲). لوگوں نے دو چار چیزیں اڑا دینے کی ایسی عادت ڈالی ہے کہ چلتے وقت جس پر ہاتھ پڑا غائب غلہ اور بیبی بدمعاش. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۵۲). نیک نفس دوسروں کا غم بٹاتے ہیں ، برداشت کی عادت ڈالتے ہیں. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۴). **۲. کسی کو کسی بُرے کام کا عادی کرنا** (جامع اللغات).

---رکھنا محاورہ.
عادی ہونا ، خوگر ہونا.

وہ جو بیاج لینے کی عادت رکھیں
تلے سر اوپر پانو کر کر چلیں
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۳).

---سے مَجْبُور ہونا محاورہ.
بغیر دخل دیے نہ رہا جانا ، انسان جس شے کا عادی ہو بغیر اس کے چارہ نہ ہونا (مہذب اللغات).

---سِیکْھنا محاورہ.
کوئی نئی لت اختیار کرنا (جامع اللغات).

---طَبْعی کس صف(---فت ط ، سک ب) امث.
فطری عادت ، فطرت ، جبلّت. فطرت جس کو آج کل نیچر کہتے ہیں قدرت جس کا نام اس زمانے میں عادتِ طبعی ہو گیا ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۲). [عادت + طبعی (رک)].

---طَبِیعَتِ ثانِیَہ ہے فقرہ.
عادت دوسری فطرت بن جاتی ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---کا بِگاڑ امذ.
عادت کی خرابی (مہذب اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
رک : عادت ڈالنا.
اُسے تو گھیے نہ گھیے یک گھڑی
جنگل بیچ رہنے کی عادت کری
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۸). کم کہناں اور کم کھاناں ، کم سووناں عادت کر. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۸). بادشاہ نے اوس روز سے اپنے کام کی بنا ان دونوں چیزوں پر مقرر کی اور ان دونوں خصلتوں کی عادت کی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳). مٹھائی وغیرہ کبھی کبھی کھانے میں مضائقہ نہیں لیکن عادت کرنا اور چاٹ لگانا سخت عیب کی بات ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ چند پند ، ۷).
سکوں مطلوب ہے تجھ کو تو مایوسی کی عادت کر
ہے امید ایک کھٹکا ، خوب ہے جو دور ہو جائے
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۶).

---کی چیز امث.
وہ چیز جس کی لت پڑ جائے (حقہ ، چائے وغیرہ). حقہ کا نام نہ لیوے اگر نام لینے کی حاجت ہووے تو عادت کی چیز کر کے بولے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۹).

---گِیرِنْدَہ (---ی مع ، کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
عادت پکڑنے والا ، عادی ، خوگر. آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے روزمرہ میں بمعنی عادت گیرندہ مستعمل ہے. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۰۵). [عادت + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی]

---مُسْتَمِرَّہ کس صف(---ضم م ، سک س ، فت ت ، کس م ، شد ر بفت) امث.
عادتِ جاریہ ، ہمیشہ کی عادت ، پختہ عادت ، پکی عادت. قرآن میں مذکور تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلطنت کا طرزِ عمل خواہ ضابطہ سے ، خواہ بلقیس کی عادتِ مستمرہ سے جمہوری سلطنت کا سا تھا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، ۹). [عادت + مستمرہ (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
عادی ، خوگر. اُن کی قوتِ متخیلہ ... بناوٹ کی عادت مند اور خوگر ہوتی ہے. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللّٰہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۱). [عادت + مند ، لاحقۂ صفت].

عادَتاً/عادَۃً (فت د ، تن ت بفت) م ف.
طبعاً ، معمولاً ، عادت کے مطابق. بچوں کو کھیل کھلا کر ... ایسی عادت ڈالتا ہے کہ بچہ عادتاً سچ بولے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۳۱). یہ تن آسان لوگ عادۃً دخیل الفاظ استعمال کرتے قصداً کد و کاوش سے کتراتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جولائی ، ۲۵). [عادت + اً/ۃً ، لاحقہ تمیز].

عادَتی (فت د). (الف) صف.
۱. جسے عادت پڑ جائے ، عادی ، خُوگر.
جلنے کوں نا ڈروں گی نا جل کہ کیا کروں گی
کیوں نا جلوں سروں کی اولتی کی عادتی ہوں
(۱۵۱۸ ، لطفی (اُردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۴۴)).
عادتی کوں غذا کی نہیں حاجت
اس مرض کوں بہت ہے پانی پت
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۵). ۲. عادت سے منسوب. عادتی فعل میں جو شے ہر نئے عضلی انقباض کو اپنی مقررہ ترتیب کے ساتھ عمل میں لاتی ہے وہ خیال یا ادراک نہیں بلکہ حِس ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، اُصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰). حال استمراری یا عادتی کے اظہار کے لیے تراوِ والے سادہ فعلِ مضارع استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۶). (ب) امذ. (مجازاً) وہ شخص جس کو اسقاط کرانے کی بیماری ہو ، مایوں (پلیٹس). [عادت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عادِل (کس د) صف.
۱. انصاف کرنے والا ، عدل کرنے والا ، منصف.
محمدؐ کے میم تھے مدد مانگ کر میں
علی عین عادل علم کوں اچایا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۹).
عدالت کے صاحب او ایسے اتھے
کہ سب عادلاں میں بھی ویسے نہ تھے
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ (عکسی) ، ۴).
عادل ہے تو آؤ مرحبا سوں
ظالم ہے تو جاؤ ، مرو یاسوں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳).
رندِ میخوار نہ مظلوم بھی ٹھہرا ساقی
محتسب شیشۂ دل توڑ کے عادل ٹھہرا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۱).

بھائی آ مجھ سے بغلگیر تو ہو کھول کے دل
غافر و راحم و توّاب ہے ربِّ عادل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۳).
پار بیڑا جو غریبوں کا لگا دیتا ہے
یہ وہی بحرِ عطا ہے یہ وہی عادل ہے
(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۳۵). یہ فکری اور شعری روایت اُس دانا و بینا اور قادر و عادل خدا کے تصوّر سے پھوٹی ہے. (۱۹۸۸ ، فیض ، شاعری اور سیاست ، ۱۸۵). ۲. (گواہ کی نسبت) جو گناہِ کبیرہ سے پرہیز کرے اور صغیرہ پر مصر نہ ہو ، وہ شخص جس کی شرع میں گواہی معتبر ہو. جتنی قسمیں شہادت کی ہیں سب میں یہ شرط ہے کہ شاہدعادل ہووے یعنی پرہیز رکھتا ہو کبائر سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۰).[ع].

ـــــ اَعْلیٰ کس صف(ـــــ فت ا ، سک ع ، بشکلِ ی) صف.
(سیاسیات) بڑا سیاسی اور قانونی عہدہ‌دار ، وزیر سیاست و عدالت (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۵۳). [عادل + اعلیٰ (رک)].

ـــــ اُلرَّہْن (ـــــ ضمِ ل ، غمِ ا ، ل ، شدِ ر بفتمع ، سکِ ہ) امذ.
وہ شخص جس کے پاس رہن نامہ بطور امانت رکھدیا جائے (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۳). [عادل + رک : ال (۱) + رہن (رک)].

عادِلانَہ (کسِ د ، فت ن) صف ؛ م ف.
انصاف پر مبنی ، منصفانہ ، صحیح ، انصاف سے ، انصاف کے ساتھ. جب تک زندہ رہوں گا نہایت عادلانہ حکومت کروں گا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۷). فیض جس راز پہ نازاں ہیں وہ پاکستان میں ایک آزاد ... عادلانہ ، روشن خیال اور متحرک معاشرے کے قیام کے عزم سے عبارت ہے. (۱۹۸۸ ، فیض ، شاعری اور سیاست ۳۷). [عادل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عادِلِیَّت (کسِ د ، شدِ ی مع بفت) امث (شاذ).
عدل کرنا ، منصفی ، انصاف کرنا.
ظالمی اور جاہلی جس کی
عادلیّت و عارفیت ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۵۶). [عادل + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عادَہ (فت د) امث.
(ریاضی) انگریزی لفظ موڈ (Mode) کا اصطلاحی ترجمہ. وسطانی اور عادہ اس لئے غیر تسلّی بخش ہیں کہ وہ سروہ پر واقع ہونے والی اعداد سے اثرانداز نہیں ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۳۴). [رک : عاد (۲) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عادی (۱) . (الف) صف.
۱. کسی چیز کی مستقلاً عادت رکھنے والا ، خُوگر ، خُوگرفتہ. سرسید بھی ان اخباروں کے آوازے توازے سنتے سنتے ان کے عادی ہو گئے تھے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۵). عورتیں جو صدیوں تک اس غلامی کی حالت میں رہی ہیں تو وہ اسی قید کی عادی ہو گئی ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۵). وہ ہمیشہ سے قانع اور راضی بہ رضا رہنے کے عادی تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۳). ۲. فطری ، جبلی. خواہ وہ خیالات مذہبی ہوں یا غیرمذہبی سیاسی ہوں یا تمدنی اخلاقی ہوں یا عادی. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۲). معجزہ کی دلالت نبوت پر دلالتِ عقلی نہیں بلکہ عادی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۵). (ب) امث. وہ چیز جس کی عادت کی گئی ہو. عادی ... قاآنی نے اپنی گلستان میں اسکو یعنی عادت کردہ شدہ یعنی وہ چیز جس کی عادت کی گئی ہو لکھا ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۱۰۵). [ع].

ـــــ بَنانا محاورہ.
خُوگر بنانا ، عادی کر دینا ، لت ڈالنا. اسکول اور کالج کی لاٹ صاحبانہ زندگی بسر کرانی سوٹ بوٹ لونڈر کا عادی بنایا. (۱۹۳۰ ، بحرِ تبسم ، ۲۳۳).

ـــــ بَن جانا محاورہ.
عادی بنانا (رک) کا لازم ، خُوگر ہو جانا. میں اس کا عادی بن جاؤں کا آج ہوٹل ہے کل گھروں کے دروازے ہوں گے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۱).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
عادی بنا لینا ، عادت ڈال لینا ، معمول بنا لینا (پلیٹس).

ـــــ مُجْرِم (ـــــ ضمِ م ، سکِ ج ، کسِ ر) امذ.
عادتاً جرم کرنے والا شخص ، پیشہ‌ور مجرم. یہ دونوں صاحب بہت رخصتیں لیتے ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ عادی مجرم ہیں. (۱۹۲۶ ، خطوطِ عبدالحق ، ۱۳۷). [عادی + مجرم (رک)].

ـــــ نِہاد (ـــــ کسِ ن) صف (شاذ).
ظالموں یا دشمنوں کی عادت یا سرشت رکھنے والا ، دشمن یا ظلم کا خُوگر.
کہیا دل سوں اے مرد عادی نہاد
جو ملصال تھے دھرتا ہے بی نژاد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۱). [عادی + نہاد (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
خُوگر ہونا ، عادت پڑ جانا. اہلِ مکہ عموماً تجارت کی غرض سے سفر کرنے کے عادی تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۷۶).

عادی (۲) صف ؛ امذ.
(حد سے) تجاوز کرنے والا ، ناانصافی کرنے والا ، بداعمال ، مجرم ، خطاکار شخص ، دشمن (ماخوذ : پلیٹس). [ع].

عادِیّات (شدِ ی مع بفت) امث ؛ امذ.
۱. قدیم یادگاریں ، نادر چیزیں ، آثار قدیمہ. آثار قدیمہ کو عادیات کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۹۹). ۲. قرآن کی ایک سورۃ کا نام "ی" کی تخفیف کے ساتھ.
پڑھ اوّل عادیات آنکھیں نہ کر بند
خدا نے کھائی ہے گھوڑے کی سوگند
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳). [عادی + ات ، لاحقۂ جمع].

عادِیَّہ (شد ی مع بفت) امث.
رک : عادتِ ثانیہ. عادیہ وہ چلن ہے کہ جو ... عادتوں سے ترکیب پاتا ہوا طبیعت میں ... جم جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۵۱۷). [عادی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاذِر (کسر ذ). (الف) صف.
عذر خواہ ، عذر کرنے والا (جامع اللغات). (ب) امذ. **ایک قسم کی چیونٹی جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے.** سورچہ کی دو قسم ہوتی ہیں ایک کو عاذر کہتے ہیں دوسرے کو عقبان. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۹۲). [ع].

عاذِل (کسر ذ) امذ.
۱. **وہ جو الزام لگائے ، ملامت کرنے والا** (جامع اللغات). ۲. **شوال کے مہینے کا پرانا نام.** شوال ، اس کا نام عاذل تھا پھر اسے شوال کہا گیا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۳۱۸). [ع].

عار امث ؛ امذ.
۱. **ننگ ، شرم ، جھجک.**

دو کھانے منجے عار تجکوں نہ آئی
پوچھیا مرد تو کئی ہی اوس کوں کھائی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲). اے آلِ ابو سفیان ! اگرچہ دین نہ رکھتے ، لیکن عرب کا عار بھی نہیں کرتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۵). جس چیز کو میں نہ جانتا تھا اس کے پوچھنے سے عار نہ کی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۵۰). نہ اس کو شراب خانے میں جانے سے عار تھا نہ بت خانے میں. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۲۹). شاگردوں سے تحائف لینے میں عار تھی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۱۳). غرض مجھے یہ کہنے میں عار نہیں کہ اثر نے نئی شاعری اور نظری شاعری سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۶). ۲. **عیب ، ذلت ، بدنامی.**

عاشق کوں قتل کرنے نیں عار یک رتی کینے
معشوق بے کثر کر ہے پانک سب جگت میں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۰).

گر فخر ہے مجھ سے ہے و گر عار ہے مجھ سے
ہر جنس کی یاں گرمیِ بازار ہے مجھ سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۶). پیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے عار کو دور کیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۱۲۲). نیک آدمی پیشہ میں تین چیزوں کو ناگزیر جانتے ہیں ستمگاری سے دوری ، عار سے پرہیز اور دناءت سے یکسو ہونا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۵۳). اپنے اور اپنے خاندان کے لیے صدقہ و زکوٰۃ لینے کو سخت موجبِ ننگ و عار سمجھتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۱۹). سودا سلف خریدنے میں عار محسوس ہوتی تھی. (۱۹۸۶ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۳۷).
۳. **پرہیز ، بیزاری ، بے تعلقی.** دانا نادان کی صحبت سوں بیزار ہے ، دانا کوں نادان سوں بولنا عار ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۷۷).

دل کوں کیوں بتاں کے کرتا ہے کباب
یا کبابوں سیں تجھے کیا عار ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۲۰۰).

اب بھی گر سمجھے تو مجھ کو ہے وہی تجھ سے پیار
چھیڑ کا ننگ نہیں تیری نہ گلی کا ہے عار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۳).

شعر کیا یہ نہیں کہتا کہ سخن شاعر ہے
کس قدر تجھ کو ہے کافر مرے اشعار کا عار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۸). شلوار اور غرارے سے عار ہے (۱۹۳۶ ، مضامینِ فلک پیما ، ۹۷). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
ندامت اٹھانا ، ذلت برداشت کرنا. داہر نے کہا کہ مجھے اس عار اٹھانے سے کہ دوسرے کے آگے سر جھکاؤں مرنا بہتر معلوم ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۷۸). وہ فدائیانِ وطن جو اغیار کی حکومت کا عار کبھی صبر کے ساتھ نہ اٹھا سکتے تھے تاڑ گئے کہ ... کوئی مساعد وقت ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخِ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۱۹۶).

---اُٹھنا محاورہ.
عار اٹھانا (رک) کا لازم ، ذلت برداشت ہونا.

بات کب ناگوار اُٹھتی ہے
داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۳۰).

---آنا محاورہ.
شرم آنا ، غیرت آنا ، ذلت محسوس ہونا.

بڑا ہے کثر اس میں خوبائی نیں
منجے مارنے عار اپے آتی تیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷).

موں کوں سو چاند تیرے کہنے کوں عار آتی
زربفت کوں سو تمثل کیا دیوں اٹھ کھڑی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۸).

قاصد سے میرے اون نے یہ کہہ دیا زبانی
آتی ہے عار مجھ کو لکھتے جواب نامہ

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۴۴).

غیر کے ہمراہ پھرتے ہو خدائی خوار تم
عار آتی ہے ہمارے پاس دم بھر بیٹھتے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۸). اگر عورت ... امیر گھر کی ہے جس کو اپنے ہاتھ سے پکانے میں عار آتی ہو تو شوہر کو پکا پکایا کھانا دینا پڑے گا. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۹).

---دِلانا محاورہ.
شرم کا احساس پیدا کرنا ، غیرت دلانا. اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انھیں عار دلائی. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۳۶۰).

---رَکھنا محاورہ.
شرم محسوس کرنا ، پرہیز کرنا ، برا سمجھنا (سے کے ساتھ).

وہی رہتا ہے علم سیں عاری
جو کہ رکھتا ہے سیکھنے سیں عار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۰). بیماروں کو پوچھنے جاتے بعد مسافت کے عبادت میں عذر نہ فرماتے اور اِن سب باتوں سے عار نہ رکھتے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷). یہود و نصاریٰ پہلے بھی مسلمانوں کی شاگردی سے عار نہ رکھتے تھے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۲۶).

---سَمَجْھنا محاورہ.
بُرا سمجھنا ، عیب سمجھنا. ایسے حضرات کے دروازوں پر بھی حاضر ہونا پڑتا ہے جن سے کبھی ملنا بھی عار سمجھتا تھا. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۳۸).

---کَرْنا محاورہ.
بچنا ، بُرا جاننا ، دور رہنا ، پرہیز کرنا.

بھی افلح کوں بولے بیگی مار توں
خدا کے حکم پر نہ کر عار توں
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ (عکسی) ، ۳۷).

ولی یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کرے
دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۷).

جراتِ خستہ دل کی یار جلد خبر لے ، کر نہ عار
اب وہ بہت ہے بیقرار دیکھیے کیا ہو کیا نہ ہو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۱۱).

تم تو کب آتے تھے لیکن مرگ بھی آتی نہیں
آپ کی آزردگی سے ہم سے سب نے عار کی
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۰). وہ خود رزقِ حلال کمانے سے عار کرے گی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۰).

---لَگانا محاورہ (شاذ).
نادم کرنا ، شرمندہ کرنا.

عشق تیرے سے لگاوے نہ خدا عار مجھے
نہ کرے رام رہائی سیں گرفتار مجھے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۱).

---لَگْنا محاورہ (شاذ).
عار لگانا (رک) کا لازم ، ندامت محسوس ہونا ، شرم آنا ، کسی بات پر نادم ہونا ، خجالت محسوس کرنا. عورتوں کو بڑی ہی عار اس سے لگتی ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۱).

---لینا محاورہ.
بدنامی لینا ، ہدفِ ملامت بننا ، ذلّت یا خواری کا سزاوار بننا.

برائے شوکتِ دنیا نہ لیجو عار دیں زاہد
سمجھیو شوکت العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۷).

---مَحْسُوس کَرْنا محاورہ.
غیرت آنا ، شرم محسوس کرنا. اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات اور معمولی فوائد کے لیے ضمیر فروشی میں کسی قسم کا کوئی عار محسوس نہیں کرتے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۲۹).

---ہونا محاورہ.
عیب محسوس ہونا ، ندامت ہونا.

بزمِ نشاط میں جنہیں آنے سے عار ہو
کہنے سے میرے وہ مرے ماتم میں آ چکے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۳۶).

خلوت میں نہیں ہے بار کیونکر ملیے
جلوت میں نہیں ہے عار کیونکر ملیے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۷۳).

ان بُتوں کی بھی خدائی تھی کبھی
بندگی سے ہو نہ ان کو عار کیوں
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳).

عارِب (کس ر) امذ.
عربی ، عرب کا باشندہ ، یہاں کی نہر.

ملی ذات لاسانی عارب نشاں
عراق بدخشانی کچھی سو جاں
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۰). [ع].

عارِبَہ (کس ر ، فت ب) امذ.
خالص عربی لوگ ، جزیرہ نما عرب کے قدیم ترین باشندے. عرب ایک قدیم قوم ہے یہ قوم ... سام بن نوح کی اولاد میں سے ان عرب عاربہ کی صورت میں موجود تھی . (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۱۷) .
[عارب + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

عارِج (کس ر) صف.
اوپر چڑھنے والا ؛ (مجازاً) بلند ہونے والا. بہت سی لڑائیاں لڑکر ایک کم پچاس برس کی عمر میں بیچ موضع سمان پورہ عارجِ معارجِ سلطنت ہوا. (۱۸۵۶ ، مرآۃ گیتی نما ، ۲۲). فرمانروائے کشور سروری عارج ، معارج جاہ و حشم. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۹۰).[ع].

عارُس (ضم ر) امث (قدیم).
عروس ، دلہن ، سہاگن ، بیاہتا عورت (ماخوذ : قدیم اُردو کی لغت).
[عروس (رک) کا قدیم املا].

عارِض (کس ر). (الف) امذ.
۱. رخسار ، گال.

دیکھیا سو تری عارضِ نورانی کوں
پکڑیا ہوں ادک دیپ کی حیرانی کوں
(۱۶۷۳ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۷)).

بانکے یہ مانگے ہے بوسہ کس سے تو قائم کہ یاں
رنج اس عارض کو کرتا ہے ہنسنے کا خراش
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶).

خطِ نوخیز ، نیلِ چشم ، زخمِ صافِ عارض
لیا آئینے نے حرز پر طوطی پہنگ آخر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰).

یہ شبابوں کے شفق زار یہ سینوں کی سحر
عارض و رُخ کے یہ سورج یہ جبینوں کے قمر
(۱۹۳۳ ، نبضِ دوراں ، ۵۳).

چل میرے ساتھ مری بزمِ فسوں کار میں چل
جنتِ چشم و لب و عارض و رخسار میں چل

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۰). ۲. (غزنوی عہد میں) ایک اعلیٰ فوجی عہدےدار کا نام ، میر بخشی ، صاحبِ دیوان.

سو کافور و عنبر و عود و عبیر
جو عاجز ہوئے عارضاں ہور دبیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق (اردو ، ۳۶ ، ۳ ، ۳: ۱۲۶)). علی مبارک کہ قدر خاں کے لشکر کا عارض (میر بخشی) تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳: ۳۸۹). غزنوی دور میں اعلیٰ فوجی عہدہ‌دار صاحبِ دیوان یا عارض کہلاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۵). ۳. (تصوف) کشفِ انوارِ ایمان کو کہتے ہیں اور تجلی جمالی بھی مراد لیتے ہیں (مصباح التعرف ، ۱۷۲). ۴. (طبیعیات) ایک قسم کے بادل جو تہہ در تہہ اور افق کے قریب ہوتے ہیں اور سورج کے غروب کے وقت یہ آفتاب کی روشنی میں حائل ہو جاتے ہیں (انگ : Stratvs). بادل کئی رنگوں کے ہوتے ہیں ... چار قسمیں بڑی ہوتی ہیں جن کے نام یہ ہیں طحاف ، عمامہ ، عارض ، حائلات. (۱۹۰۵ ، رموزِ فطرت ، ۱۸۰). (ب) صف. ۱. پیش آنے والا ، پیدا ہونے والا ، لاحق (مرض وغیرہ).

ہاں کا وہی ہے شافی و کافی وہی حکیم
عارض ہو کوئی درد ہمیں ہے دوا علی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵). لفظ مسری اُن امراض کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعۂ ہوا کے عارض ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظِ صحت جہت مدارسِ ہند ، ۲۹۰). میرے نواسے کو جس کی عمر ۱۹ سال کی ہے چار برس سے صرع کا مرض عارض ہے. (۱۹۰۲ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۲). آرڈر نمبر ۲ قاعدہ نمبر ۲ ضابطۂ دیوانی عارض ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۱۷۷). ۲. عرض کرنے والا ، عرض‌گزار. بجواب آپ کے عنایت نامہ ... عارض مدعا ہوتا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۱). [ع].

ـــُ المَمالِک (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ.
فوجی دفتر کا افسرِ اعلیٰ جس کے ذمے فوج کی بھرتی ، تنظیم ، نظم و ضبط اور تنخواہوں کی تقسیم ہوتی تھی. دیوان عرض ، اسی محکمہ کا افسرِ اعلیٰ عارضِ ممالک کہلاتا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخِ پاک و ہند ، ۲ ، ۳ : ۳۷). [عارض + رک : ال (۱) + ممالک (مملکت (رک) کی جمع)].

ـــ کَرنا محاورہ.
طاری کرنا ، لاحق کرنا (مہذب اللغات).

ـــِ گُلرَنگ / گُلگُوں کس صف (ـــ ضم گ ، سک ل ، فت ر ، غنہ / و مع) امذ.
سرخ و سفید گال ، گورے رخسار.

عاشق ہوا ہوں عارضِ گلرنگِ یار کا
دیوانہ ہوں میں عالمِ فصلِ بہار کا

(۱۷۸۰ ، الماس درخشاں ، ۳). بادشاہ کو دیکھتے ہی زار زار رونے لگی ، اشک سے عارضِ گلگوں دھونے لگی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹). [عارض + گُل (رک) + رنگ / گوں].

ـــِ لَشکَر کس اضا (ـــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
سپہ‌سالار ، فوج کا اعلیٰ افسر. تاج خاں کو کہ خویش و عارضِ لشکر تھا اعظم ہمایوں کا خطاب دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۹). [عارض + لشکر (رک)].

ـــِ مَمالِک کس اضا (ـــ فت م ، کس ل) امذ.
رک : عارض الممالک. وہ تیس سال تک عارضِ ممالک رہے. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۹). عارضِ ممالک بادشاہی افواج کی بھرتی اور وقت پر تیار رکھنے کا ذمہ دار تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۲ : ۲۱۶). [عارض + ممالک (مملکت (رک) کی جمع)].

ـــ ہونا محاورہ.
لاحق ہونا ، لاگو ہونا. دریائے فکر میں ایسا غوطہ لگاتا تھا کہ اوس کو غفلت عارض ہو جاتی تھی. (۱۸۴۷ ، تاریخِ ابوالفدا ، ۵۳۸). قرآن اس حقیقت پر بھی متنبہ کرتا ہے کہ زمین کے انتظام میں اصل چیز فساد نہیں ہے جس پر صلاح عارض ہوتی ہو. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۶۹).

عارِضَہ (کس نیز سک ر ، فت ض) امذ.
۱. مرض ، بیماری ، روگ.

اُن کوں کچھ عارضہ روداد ہوئے
سلکوں تن آ مرض آباد ہوئے

(۱۶۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۲). ایک عارضہ انگلی میں ہوتا ہے جسے ... نہ کاٹے تو تیزاب لگائے. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۲۶). ان کے شوہر نے بھی اسی عارضۂ مُہلک میں انتقال کیا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۵۸). جس عارضے سے بیمار ہوا تھا اُس کا نام کیوں کر زبان پر لاؤں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸). اس عارضہ کے تین مہینوں کی تخلیقی توانائی انتہا پر تھی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۶۰). ۲. (شاذ) رکاوٹ ، مزاحمت وغیرہ.

یہ خال ملنا ہوتا جو تھا ہم میں
اس میں بھی عارضہ یہ یا رب کہاں سیں آیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳). ۳. حمل سے ہونا ، حاملہ ہونا (عورت کا). عورتوں کی صحت کا خیال رکھیں روزہ کی حالت میں ، عورت کے عارضہ کے دنوں میں. (۱۸۲۵؟ ، فغانِ قاری ، ۱۱). ۴. واقعہ ، واردات ، لوٹنا (پلٹی وغیرہ کا) ؛ کمزوری ، خامی ، نقص ؛ ناگزیر کام ، کام جس کا کرنا لازمی ہو ؛ مقصد ، طلب ؛ ضرورت کی چیز (جو کسی کے پاس ہو) (پلیٹس). [عارض + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ خَطِ مُساعَت لاحَق ہونا محاورہ.
(قانون) وقت گزر جانے سے سماعت کا ترک ہو جانا ، میعاد گزرنے سے سماعت نہ ہونا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۵).

ـــٔ دِماغ کس اضا (ـــ کس نیز فت د) امذ.
دماغی بیماری ، ذہنی روگ. وہاں سے آتے ہی وہ ایک عارضۂ دماغ میں مبتلا ہوگئے. (۱۹۰۷ ، مقالات عبدالقادر ، ۱۵۵). [عارضہ + دماغ (رک)].

ـــ لاحق ہو جانا / ہونا محاورہ.
مرض لگنا ، بیماری ہونا . ان لوگوں کو تو غیر جانبداری کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۹).

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) امذ (شاذ).
مریض ، بیمار ، روگی.

چہارم ہے اک جانِ جاں اس کا نام
وہ ہے عارضہ مند اب صبح و شام

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۷۶). [عارضہ + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ وَنْد (ـــ فت و ، سک ن) امث.
(مجازاً) حاملہ . ایک تو ... سفر دوسرے میں عارضہ وند (حاملہ) ... آتے ہی بیمار پڑ گئی . (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۳۰) . [عارضہ + وند ، لاحقۂ صفت].

عارِضی (کس نیز سک ر) صف.
۱. **غیر مستقل ، چند روزہ ، وقتی ، اتفاقی.**

نشّے کی اپنے رونق اے میر عارضی ہے
جب دل کو خون کیا تو چہرے پہ رنگ آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸). تجھے ساحرہ جو انھوں نے سنا ہے تو تیرے حُسن و جمال کو عارضی بزورِ سحر بنا ہوا جان کر یہ خاموش ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۱). بی بی جی کے شوہر ہیں اور یہاں عارضی ڈپٹی کلکٹری کے عہدے پر ممتاز ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۳). مجھے سہمان جان کر میری رجعت پسندی سے عارضی سمجھوتہ کر لیا تھا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳). ۲. **اصلی کے برعکس** (نوراللغات) . ۳. **(فلسفہ) جو قائم بالذّات تو نہ ہو مگر خارج سے آکر کسی شے کو لاحق ہو گئی ہو** (تاریخِ جمالیات ، ۱ : ۳۳۹). [عارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَنْدوبَسْت (ـــ فت ب ، سک ن ، و مج ، فت ب ، سک س) امذ.
(معاشیات) مالگزاری میں حکومت کا وہ حصّہ جو عارضی طور پر کسی مدت کے لیے مقرر کیا جائے عارضی بندوبست کہلاتا ہے (ماخوذ : معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۸). [عارضی + بندوبست (رک)].

ـــ حُکُومَت (ـــ ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
چند روزہ حکومت ، (مجازاً) وہ حکومت جو کچھ عرصے کے لیے تشکیل دی جائے. مسلم لیگ ... عبوری دور کے لیے عارضی حکومت قائم کرنے میں بھی کانگریس کے ساتھ تعاون کرے گی. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۶۳). [عارضی + حکومت (رک)].

ـــ قَطْعی (ـــ فت ق ، سک ط) صف ؛ امذ.
(قانون) یقینی مانع ، مستقل طور پر مزاحمت کرنے والا (اردو قانونی ڈکشنری). [عارضی + قطعی (رک)].

عارِضِیَّت (سک ر ، کس ض ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عارضی ہونا ، چند روزہ ہونا ، ناپائداری. لیکن وہ ان صورتوں میں متفق ہے جہاں پر کہ عارضیت واقعی طور پر تجربہ ہوتی ہو ، مثلاً: دودھ ، دہی میں تبدیل ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخِ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۵). [عارضی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عارِف (کس ر) صف ؛ امذ.
۱. **پہچاننے والا ، جاننے والا ، واقف.**

دل جابر جم ہے شاہ کا شوق نکر پھر عرض توں
ایسے شہے عارف کنے حاجت نہیں اظہار کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۰).

وہی شاہ عالم میں عارف کو آتے
ہنروند کا لاڑ ہے کوئی چلاتے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۵).

عارف و عامی سبھوں کا ہے وظیفہ تیرا نام
زیر لب ہر اک کے رہتا ہے یہی ہر صبح و شام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۵).

نیک و بد عالم میں تامل نہیں کرتے
عارف کبھی اتنا بھی تجاہل نہیں کرتے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳). نماز کے اوقات کا پورا اور کامل عارف ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۳). ۲. **ولی ، صوفی ، خداشناس ، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات اور اسماء اور افعال کا بینا کیا ہو.** اے عارف توں مخلوق ہے تیرا تعلق و رہنا یک جاگا سوں تعلق دھرتا ہے . (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۳).

کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳).

کہتے ہیں کوئی صورت بن معنی یاں نہیں ہے
یہ وجہ ہے کہ عارف منھ دیکھتا ہے سب کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۰). عارف وہ ہے کہ اپنے خداوند کے حضور میں کھڑا رہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۹). عارف وہ ہے کہ جب حق تعالیٰ اسرار نہانی سے گفتگو کرتا تو وہ خاموش رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۵۶). [ع].

ـــ اللہ (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
رک : **عارف باللہ.** ہائے دنیا داروں افسوس تم بھی عارف اللہ لوگوں کو چین سے رہنے دو گے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۸۵). [عارف + اللہ (رک)].

ـــ الوُجُود (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) امذ.
(تصوف) **اعیانِ ثابتہ کو کہتے ہیں جن کو ہمیشہ وجودِ مطلق حقانی پیشِ نظر ہے ، وجود کو جاننے والا.** چوتھا تن عارف الوجود اسے جبرائیل دیتے ہارا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰). سب جاگا میں وہی ، عارف الوجود. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). [عارف + رک : ال (۱) + وجود (رک)].

---باللّٰہ (---کس ب ، ضم ا ، ل ، شد ل بفتہ) امذ.
خدا شناس ، خدا کا عرفان رکھنے والا. عارف عارف باللہ تھے. (۱۸۶۶ ، بادۂ تسخیر ، ۳۴). سرمد مجذوب موحد عارف باللہ حقیقت شناس اور ذی علم آدمی تھا. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لاجواب ، ۱۳ فروری ، ۸). وہ عارف باللہ بھی تھے اور انسان اور انسانیت کی سچی معرفت بھی ان کو حاصل تھی. (۱۹۷۳ ، غالب شخص اور شاعر ، ۲۷). [عارف + ب (حرفِ جار) + اللہ (رک)].

---بحق (---فت ب ، ح) امذ.
رک : **عارف باللہ.** عارف بحق دانندۂ اوصاف باری تعالٰے ہیں. (۱۸۸۵ ، تہذیب الفضائل ، ۶۳). [عارف + ب (حرفِ جار) + حق (رک)].

عارفانہ (کس ر ، فت ن) صف ، م ف.
عارف (رک) سے منسوب ، عارف کی طرح ، خداشناسی سے متعلق ، صوفیانہ. کہتے ہیں کہ ظاہر اس عالی نژاد کا رندانہ تھا اور باطن عارفانہ. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۷). نام اوس کا شعر عارفانہ رکھا. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ مولانا محمد حسین آزاد ، ۲ : ۳۰). غور کیجئے تو مقطع میں بڑی گہری عارفانہ بات کہی ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۵۹). [عارف + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---کلام (---فت ک) امذ.
وہ کلام جس میں خدا یا معرفتِ الٰہی کا ذکر ہو. وسیع وادی میں ان کا سوز و گداز میں ڈوبا ہوا عارفانہ کلام عجلسی زندگی کا جزو بن چکا ہے. (۱۹۶۸ ، من کے تار ، ۲۲). [عارفانہ + کلام (رک)].

عارفہ (کس ر ، فت ف) امث.
عارف (رک) کی تانیث ، خدا شناس عورت. محبت کی ناکامی کے غم میں ڈوب کر موزوں طبیعت والے نامراد عاشق نے اپنا وہ شاہکار تصنیف کیا جس میں اپنے وقت کی ایک عارفہ ... عشقِ مجازی کا ایک لازوال کردار بن گئی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۱). [عارف + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عارفیت (کس ر ، شد ی مع بفت) امث.
عارف ہونا ، خدا شناس ہونا ، صوفی ہونا. خدائے تعالیٰ دوست رکھتا تھا عبریت حقیقی کوں اور غیر کوں پیدا کیا تا راز محبت ... اور بھید عارفیت اور معروفیت اور رمز عابدیت اور معبودیت کا ظاہر ہووے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد حسینی) ، انیس الطالبین ، ۱۷).

ظالمی اور جاہلی جس کی
عادلیت و عارفیت ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۸). [عارف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عارُوس (و مع) امث (قدیم).
رک : **عروس ، دلہن.**

سو کسوت میں اوتار دسنے لگی
خوش عاروس کے سار دسنے لگی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۸).

اتھا عاروس شو کے گھر میں دن رات
سپیا عیش ہور عشرت اسی دھات

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۱۷)).
[عروس (رک) کا قدیم املا].

عارُوسانی (و مع) امث (قدیم).
رک : **عروسی.**

من نسبہ عاروسانی
ہے انسان ہو محبوبانی

(۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ۷۸). [عروسی (رک) کا قدیم املا].

عاری صف.
۱. **ننگا ، عریاں ، برہنہ.**

عاری ہیں لباسِ تربیت سے ورنہ
ہیں طوسی و رازی انہیں شکلوں میں نہاں

(۱۸۹۳ ، رباعیاتِ حالی ، ۳۵). ساقی کا لفظ ہر زبان میں اس بد پیشہ شخص کے لیے موضوع ہے جس کی بدولت سیکڑوں آدمی لباس عقل سے عاری ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۳). عاری - عربی میں یہ لفظ ننگے ... کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۳۵).
۲. **(کسی صفت سے) خالی ، محروم.**

وہی رہتا ہے علم سیں عاری
جو کہ رکھتا ہے سیکھنے سے عار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۰). بعض تو کسوتِ صحت سے بہ سبب خلط روایات کتب بنی اسرائیل کے عاری پائی گئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳). ہمارے خاندان کے نوجوان لڑکے تعلیم اور تربیت سے عاری ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۰). تم ان خوبیوں سے عاری ہونے پر اپنے کو اس کے ناقابل نہ سمجھتے تھے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۵۱). جب تک نظریۂ ہستی کو متعین تعبیر نہ دی جائے ، یہ مفہوم سے عاری (خالی) رہے گا اور اکثر بیشتر ہوا بھی یہی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۱۳).
۳. **زچ ، دق ، تنگ ، پریشان ، بیزار.**

جدول اُن کی تیغ کی جاری ہے
اُن کی تر دستی سے وہ عاری ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴۴).

پہنانا ہتکڑی ہاتھوں میں بھاری
کہ ہو وہ زندگی سے سخت عاری

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۳ : ۶۹۳).

نیکی مشہور ہے تمہاری
لیکن نیچر سے سب ہیں عاری

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۳).
۴. **عاجز ، مجبور ، معذور (سے یا میں کے ساتھ).**

شادی کی آپ کر لیں تیاری
جو کسی بات سے نہ ہوں عاری

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۴).

سخت جانی نے مری خنجر کو عاری کر دیا
ہونٹھ قاتل اپنے دانتوں سے چبا کر رہ گیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۴). حساب و پیمائش وغیرہ کے معنی سمجھانے و حل کرنے میں عاری ہوں اوروں سے دریافت کرنے میں پرہیز نہ کریے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۲). میں تو اپنی جان سے یہاں تک عاری ہو گیا تھا کہ بادشاہت پر گدائی کو ترجیح دیتا تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۶۷). میر کا جنس سے عاری ہونا لازم ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۸۰). ۵. (أ) نثر جس میں قافیہ اور وزن نہ ہو ، سادہ ، غیر مسجع عبارت.

منقوط کہیں کہیں ہے عاری
سیدھا ہے کہیں کہیں ہے طاری

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۶۲). عاری ان دونوں سے عاری ہے یعنی نہ اس میں وزن ہو نہ قافیہ اور اس کو روزمرہ کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۲۱). اس کی عبارت سادہ اور عاری ہے ، حُسنِ بیان کے بجائے واقعات پر توجہ صرف کی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۶۳). (أأ) رک : معریٰ (نظم). انہوں نے ادائے خیال میں رکاوٹ پیدا ہونے کے لحاظ سے نظمِ عاری کو رواج دیا تھا. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین ، ۱ : ۳۵). [ع].

ـــــ آنا محاورہ.
دق ہونا ، تنگ آنا ، عاجز ہونا.

ابر کو دیکھ کے ہر مرتبہ جوش آتا ہے
اب تو آنسو ہیں میرے ضبط سے عاری آنکھیں

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۱۷). میں زندگی سے عاری آ گیا ہوں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۰۲).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
تنگ کرنا ، عاجز کرنا.

کس قدر تم نے کیا ہے ہمیں عاری دیکھو
قسمیں کھاتے ہیں محبت تو ہماری دیکھو

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوختِ قلق لکھنوی) ، ۲ : ۷۰۳).

ـــــ ہونا محاورہ.
خالی ہونا نیز ناچار ہونا ، قاصر ہونا.

میرا کیا منھ جو تری مدح پوری ہو سکے مجھ سے
کہ تیرا وصف بیحد اور میری طبع ہے عاری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۶). زہر تمام جسم میں ساری ہوا علاج سے عاری ہوا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۲). مارکسی تنقید کی ایک کمزوری بعض سماجی ، معاشی اور فلسفیانہ اصطلاحوں کی تکرار ہے ... اور وہ ابلاغ سے تقریباً عاری ہو گئی ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۵۸).

عارِیَت (کس ر ، فت ی) امث.
۱. عارضی طور پر کوئی چیز بلا معاوضہ لینا یا دینا نیز وہ چیز جو مستعار ہو.

دیا تھا مجھے عاریت ہو کماں
جو ساروں یہاں کے تمام پہلواں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳). یہ اپنے دوستوں سے گھوڑا اور کپڑوں کا جوڑا عاریت مانگ کر وہاں گیا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۲۰).

وہ خلق نکہتِ خوش جس سے عاریت لے کر
صبا نے باغ میں رکھی دکانِ عطاری

(۱۸۷۲ ، مرأة الغیب ، ۳۴). یہ بندوقیں کیا کسی اور کی ہیں یا عاریت لی ہوئی ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکر ، ۲ : ۲۷۸). ۲. اُدھار ، قرض (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۳. (فقہ) کوئی شخص **کسی کو اپنا مال دے کر اس سے فائدہ اٹھانے اور مال کا مالک اس کے عوض میں کوئی چیز طلب بھی نہ کرے** (مہذب اللغات). اف : دینا ، لینا ، مانگنا. [ع].

ـــــ سَرا (ـــــ فت س) امث.
مراد : دنیا.

اے ساکن دو روزۂ ایں عاریت سرا
اے بستۂ کمندِ غم و دردِ جاں گزا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸). [عاریت + سرا].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
اقرارنامہ جو عاریۃً لی ہوئی چیز کے واپس کرنے کے واسطے لکھ دیا جائے. اگر کسی سے کوئی ایک چیز زمانِ معین کے واسطے مانگ لی جائے اور اس کی دستاویز لکھی ہو تو اس کو عاریت نامہ کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۸۸). [عاریت + نامہ (رک)].

عارِیَتاً / عارِیَۃً (کس ر ، فت ی ، تن بفت) صف ؛ م ف.
بطور قرض ، تھوڑی مدت کے لیے نیز قرض ، ادھار.

مرا مقام ہے اسی سرزمیں یہ عاریۃً
ادھر کو جاتا ہے آخر جدھر گئے اپنے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۳).

ورنہ یہ عاریتاً ہے جو وجود اپنا سو
گذراں وہ تو ہے جوں موجۂ یم یا معبود

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۷). غدر کے بعد بتلاش روزگار دہلی کے اکثر اہلِ زبان پنجاب میں اور زیادہ تر خاص لاہور میں دارالصدر ہو جانے کے باعث عاریتاً جا رہے تھے. (۱۹۱۱ ، مجا کمۂ مرکز اردو ، ۱۵). ایک ہی مکان تھا جسے ... ایک مہینے کے لیے عاریۃً لے لیا گیا تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۹۸). [عاریت + اً / ۃً ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عارِیَتی (کس ر ، فت ی) صف.
مانگا ہوا ، مستعار ؛ (مجازاً) عارضی ، چند روزہ.

آلودہ کر نہ مستی سے جامے کو جسم کے
ہشیار رہ یہ عاریتی ہے لباس پاس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳).

مکان عاریتی اور لباس بوسیدہ
بہت ہے زندگی مستعار کے لائق

(۱۸۹۳ ، دیوان حالی ، ۹۰).

اس عارضی رواقِ زندانی کے
افکار سے اپنے دل کو آزاد کریں
(۱۹۳۸ ، الخیام (ترجمہ) ، ۳۶). [عارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

عازِم (کس ز) صف ؛ امذ.
عزم رکھنے یا کرنے والا ، کسی کام پر آمادہ اور تیار.
که جس وقت چلنا چه لازم دسیا
پر یکه تن ہی بھرنے پہ عازم دسیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۶).
وصف تیرے کا کیوں نہ ہوں عازم
طبع یاں دوڑتی ہے جیوں کوتل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۷).
ہوئے عازم وہ کعبہ کے سفر کے
کہ ہوں تا معتکف خالق کے در کے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۶۶).
استخواں تن سے نکل آئیں گی بہرِ تعظیم
جب کہ عازم مری جانب سگِ جاناں ہو گا
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۹) . میرا بیٹا ... مضافات کے استرداد میں عازم جازم ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۳۳۳). اب یہ قطعی طور پر طے پا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت عازمِ انگلستان نہ ہوں گے. (۱۹۳۵ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۳۵۴). جنگ ختم ہونے پر یہ چٹاگانگ میں ہتھیار ڈالنے کی بجائے عازمِ برما ہوئے. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۷). [ع].

عازِماً (کس ز ، تن م بفت) م ف.
ارادۃً ارادہ کر کے ، جان بوجھ کر. راجہ صاحب نے عازماً تبسّم کے ساتھ کہا تم ان رموز سے واقف نہیں ہو. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۱). [عازم + اً ، لاحقۂ تمیز].

عازِمانَہ (کس ز ، فت ن) صف ؛ م ف.
عازم کی طرح ، پُرعزم. شوہر کے اس عازمانہ اندازِ گفتگو سے اپنے اندر مسرت کی نئی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس کرنے لگی. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگاری ، ۱ : ۶۹). [عازم + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عاشِر (کس ش) صف ؛ امذ.
۱. دسواں ، دہم ، دسواں حصّہ.
کہ وہ قوس ہے خانۂ مشتری
کہ عاشر میں ہے مشتری کو بھی
(۱۸۸۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۲۵۱). فصل عاشر معراج کا بیان. (۱۹۳۹ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۲۶۳). **۲. عُشر لینے والا ، محصول وصول کرنے والا شخص.** دعویٰ کیا کہ زکوٰۃ اس سال کی میں دوسرے عاشر کو دے چکا ہوں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۲). **۳.** عاشر اس شخص کو کہتے ہیں جس کو بادشاہ نے راہ گزر پر تاجروں کے صدقہ لینے کے لیے مقرر کیا ہو (ماخوذ : نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۳). [ع].

عاشِرَہ (کس ش ، فت ر) امث.
دس ماہ کی حاملہ اونٹنی.
عاشرہ کو دوست رکھتے ہیں عرب
کیوں کہ ہے وہ جنسِ نادر منتخب
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۴۷). [عاشر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاشِق (کس ش) صف ؛ امذ.
۱. عشق کرنے والا ، فریفتہ ، شیدا.
انہ سنگھا تین بجہ ہی گن تیرے عاشق چاروں جُن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)). عاشق کوں عشق، معشوق کوں حُسن دیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲).
عاشق ہوں میں رکھیں گے سب لوگ نام تجھ پے
یوں ناز سیں لٹک کر مت کر سلام مجھ پے
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸۹).
کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نے قتلِ عام کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۰).
عاشق ہوں ، پہ معشوق فریبی ہے مرا کام
مجنوں کو بُرا کہتی ہے لیلیٰ مرے آگے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).
عاشق ہیں اور سخی ہیں دوست اور اچھے
(۱۹۱۰ ، احکام نسواں ، ۱۵). غم میں ڈوب کر موزوں طبیعت والے نامراد عاشق نے ... شاہکار تصنیف کیا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۱). **۲. بہت پسند کرنے والا ، دل سے قدر کرنے والا ، قدر داں.**
جب تک بہار رہتی ہے رہتا ہے مست تو
عاشق ہیں میر ہم تو تری عقل و ہوش کے
(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)). **۳. (تصوف) عشقِ حقیقی میں غرق، جس کو خودی کا خیال نہ ہو ، عارفِ کامل.**
کل شے محیط ہے اسے کون پچھانے
جو کوئی عاشق اس ہو کے اسے جیو میں جانے
(۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)).
مُخدوم سیّد مُحمّد حُسینی گیسُودَراز
عاشق شہباز سرفراز
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۹).
معشوق کا نا ہوے خیال
عاشق کیرا کچھ نا ہیں بحال
(۱۶۳۰؟ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۵)) . جو شخص گم کردہ قلب نہ ہو عاشق نہ ہو گا اس لئے کہ جو شخص دل سے خبر رکھے گا یا دل رکھے وہ عاشق نہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف، ۱۷۷). **۴. وہ پُرزہ جو گھنڈی کی طرح حلقہ میں ڈالا جاتا ہے** (ماخوذ: نوراللغات). **۵. طنزاً بے فکرا ، بے پروا ، غافل ، مدہوش ، دین و دنیا سے بے خبر** (مہذب اللغات). [ع].

--- آندھا ہوتا ہے کہاوت.
عاشق کو معشوق کے سوا اور کسی بات کا خیال نہیں ہوتا وہ اپنی دھن میں رہتا ہے (جامع الامثال).

ـــــ باز صف مث.
رنگین مزاج معشوق ؛ (مجازاً) فریب دینے والا.

ایسا ہے وہ عاشق باز
معشوق ہو کر کیتا راز

(۱۷۳۸ء ، رسالۂ معرفت ، ۶). [عاشق + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا ، کھلانا].

ـــــ تن (ـــــ فت ت) صف ؛ امذ.
عاشق مزاج ، رنگیلا ، خوش طبع.

میں بھی تھا کم سِنی سے عاشق تن
بالے طفل میں کھیلتے کو ہرن

(۱۸۷۱ء ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۳). اس بنا پر فیضی کے عشقیہ اشعار میں وہ سوز و گداز نہیں جو عاشق تن شعرا کا خاصہ ہے. (۱۹۱۰ء ، شعرالعجم ، ۳ : ۸۰). [عاشق + تن (رک)].

ـــــ حال صف ؛ امذ.
وہ جس کا حال عاشقوں جیسا ہو ، دیوانہ ، خستہ حال شخص.

ہاں اے معشوقِ عاشق حال کہنا چاہیے
رکھتے ہیں سینے میں اپنے جابجا ناسور شمع

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۷). [عاشق + حال (رک)].

ـــــ زار امذ.
عاشق تباہ حال ، عشق میں خستہ حال. تنصیر ماں کا فرمانبردار یا بہن کا عاشق زار کبھی بھی نہ تھا. (۱۹۱۷ء ، سنجوگ ، ۵۸). وہ ہندوستان کے ماضی کے عاشق زار بھی تھے اور قصیدہ خواں بھی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۵۰). [عاشق + زار (رک)].

ـــــ شیدائی کس صف (ـــــ ی لین) صف.
رک : عاشق زار.

جان ہی جاتی ہے ہر عاشقِ شیدائی کی
کس قدر ہے تری زنجیر مُطلّا دلچسپ

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۱). [عاشق + شیدائی (رک)].

ـــــ صادق کس صف (ـــــ کس د) صف.
سچا عاشق ، پُرخلوص محبت کرنے والا.

نہ پڑ شش غفلتاں میں توں اگر ہے عاشقِ صادق
کدھیں پنج گنج پاوے توں تو مالک ہفت کشور کا

(۱۶۳۰ء ، قصۂ معظم (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۳)). عاشق صادق کا دل کوہ طور سے بڑھ کر پرتو اسرار عشق ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ء ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۵۳). [عاشق + صادق (رک)].

ـــــ کا کام ہنکے چٹنا کہاوت.
عاشق دیوانگی کے کام کرتا ہے ، عاشق دیوانہ ہوتا ہے ، عاشق دیوانوں کی طرح پھرتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

ـــــ کی آبرو ہے گالی اور مار کھانا کہاوت.
عشق میں گالیاں اور مار کھانا عزت سمجھی جاتی ہے ، عشق کی خوبی بیان کرتے وقت کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــــ مزاج (ـــــ کس م) صف.
عاشق جیسا مزاج رکھنے والا ، طبعاً عشق و محبت کی طرف مائل جلدی والہ و شیدا ہو جانے والا ، حسن پرست.

قدرِ عاشق جانتے ہیں ہم کہ ہیں عاشق مزاج
باغباں گل سے سوا ہے ہم کو داغِ عندلیب

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۷). [عاشق + مزاج (رک)].

ـــــ مزاجی (ـــــ کس م) امث.
حُسن پرستی (مہذب اللغات). [عاشق مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ (و) مَعشُوق (ـــــ (و مج) فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
۱. (اَ) **طالب مطلوب ، محب و محبوب ، باہم محبت کرنے والے.** عاشق کو تجلّیِ جمال معشوق میں محو کر دیتا ہے تا کہ تفرقہ عاشق و معشوق باقی نہ رہے. (۱۹۲۱ء ، مصباح التعرف ، ۱۷۷). (اَا) **لازم و ملزوم ، فاعل ، مفعول** (فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروز اللغات). ۲. **ہک اور وہ حلقہ جس میں ہک ڈالا جاتا ہے ، گھنڈی ، حلقہ ، پیٹی کے وہ دونوں پُرزے جن سے کمر کسی جاتی ہے.** بٹنوں کے بجائے صرف ایک تکمہ اور گھنڈی ہوتی ہے جس کو "عاشق معشوق یا چشمے" کہتے ہیں. (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۳۰). ۳. **کپڑے کی ایک قسم کا نام.** چند نام جو زیادہ مشہور ہیں ہمیں ایک کرم فرما کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں ، مثلاً : آنکھ کا نشہ ، دل کی پیاس ، سیم کریپ ... عاشق معشوق. (۱۹۵۵ء ، حسرت (چراغ حسن)، مطائبات ، ۶۹). ۴. **دو نگینے مختلف رنگ کے جو ایک انگوٹھی میں ہوں** (ماخوذ : نوراللغات). [عاشق + و (حرفِ عطف) + معشوق (رک)].

ـــــ مَنِش (ـــــ فت م ، کس ن) صف.
عاشق جیسا ، جس کے طور طریقے عاشقوں جیسے ہوں.

بوالہوس کے طور ہو ہے میرزائی شوق میں
آبرو عاشقِ منش ، او شان سیں ہے بےدماغ

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۲۶). [عاشق + منش (رک)].

ـــــ مَولیٰ کس اضا (ـــــ و لین ، ا بشکل ی) امذ.
خدا کا عاشق (نوراللغات). [عاشق + مولیٰ (رک)].

ـــــ نامُراد کس صف (ـــــ ضم م) امذ.
ناکام عاشق.

خیر وہ جس طرح بھی ہے آپ کو اس سے کیا غرض
چھوڑئیے ذکر اے حضورِ عاشقِ نامراد کا

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۹۳). [عاشق + نا (حرفِ نفی) + مراد (رک)].

ـــــ نام و ننگ کس اضا (ـــــ و مع ، فت ن ، غنہ) صف.
صاحبِ حمیّت (ماخوذ : جامع اللغات). [عاشق + نام (رک) + و (حرفِ عطف) + ننگ (رک)].

ـــــ نَواز (ـــــ فت ن) صف.
عاشق کو نوازنے والا ، عاشق کا دل لبھانے والا ، عاشق کی جانب ملتفت ہونے والا.

کبھی کم ہے معشوق عاشق نواز
جسے نازِ عاشق پہ ہووے نیاز
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۰). [عاشق + ف : نواز ، نواختن - نوازنا ، سراہنا].

---ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، محبت میں مبتلا ہونا ، عشق کرنا.
عاشق جو تجھ پو ہووین سُدبُد اپس جو کھووین
مجنوں فرہاد رووین یہ ناز تے کفن میں
(۱۵۶۳ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۲).
عاشق ہوئے ہیں آپ بھی ایک اور شخص پر
آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۱۹).
ہم تو اک نام کے عاشق ہیں جیا کرتے ہیں
ہو خفا شوق سے گر نام کسی کا ہے یہی
(۱۹۸۱ء ، حرفِ دل رس ، ۱۳۳). [ع].

عاشِقاں (کس ش) صف ؛ ج.
عاشق (رک) کی جمع ، عشق کرنے والے ، عشاق.
جب عاشقاں کی صف میں شوقِ غزل پڑے تو
کوئی خسروی ہلالی کوئی انوری کتے ہیں
(۱۵۶۳ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۳).
عاشقاں تیغ باٹ میں بسمل ہوئے ہیں بےشمار
عاشق بیچارہ کوں رکھ پیار کے دستور تھے
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).
عاشقاں کہتے ہیں معشوقوں سے باعجز و نیاز
"ہے اگر منظور ، کچھ لینا ، تو حاضر ہیں رُوپے
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۳).
غزل گوئی رہی یکتا بیانِ عاشقاں میری
کہاں سے پھر کوئی لاتا بیاں میرا زباں میری
(۱۹۱۷ء ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۱).
اب اک ہجومِ عاشقاں ہے ہرطرف رواں دواں
وہ ایک رہ نورد خود کو قافلہ بنا گیا
(۱۹۷۸ء ، جاناں جاناں ، ۷۷). [عاشق + ان ، لاحقۂ جمع].

---زار کس صف ، صف.
عاشق زار (رک) کی جمع.
دیکھ کر حال پریشان عاشقانِ زار کا
بانکے معشوقوں نے رسمِ زلف اب دی ہے اٹھا
(۱۷۸۵ء ، درد ، د ، ۳۷). [عاشقاں + زار (رک)].

عاشِقانَہ (کس ش ، فت ن) صف ، م ف.
عاشقوں کا سا نیز عشق کی کیفیت یا مضمون کا ، عشق آمیز.
یوں مدّعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۹۱).
آہ موزوں کرتے ہیں ہم نالۂ موزوں کے ساتھ
عشق بازی میں یہ مطلع عاشقانا یاد ہے
(۱۸۴۲ء ، مظہر عشق ، ۱۳۷).
تیر غم کا ہے دل نشانہ ہنوز
شیوۂ جاں ہے عاشقانہ ہنوز
(۱۹۱۶ء ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۶۹). زنداں سے رہائی کے بعد بھی وہ اسی عاشقانہ مسلک پر قائم رہتے ہیں ... پھر سے قید کر دیئے جاتے ہیں. (۱۹۸۸ء ، فیض شاعری اور سیاست ، ۱۳۳). [عاشق + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عاشِقَہ (کس ش ، ق) امث.
عشق کرنے یا چاہنے والی. فاوسٹ اپنی عاشقہ کی کراہ کو نہیں سُن سکتا کیونکہ وہ اپنے حواس بیچ چکا ہے. (۱۹۳۸ء ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۸۰). [عاشق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاشِقی (کس ش) امث.
۱. **عشق ہونا ، محبت ، فریفتگی ، دلدادگی ، شیفتگی.** عاشقی مصاحبت پور یاری ، عبادت بندگی ہور خدمت گاری. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۳).
کہتا نہ تھا میں اے دل اس کام سے تُو باز آ
دیکھا مزا نہ تُونے اے یار عاشقی کا
(۱۶۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۹).
پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزّتِ سادات بھی گئی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۹۳).
عاشقی صبر طلب اور تمنّا بےتاب
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۲۵). جن کو یورپین مصنفوں نے اور زیادہ آب و رنگ دیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ زیب النسا اور عاقل خاں سے عاشقی اور معشوقی کا تعلق تھا. (۱۹۰۹ء ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۱۶). جگدیش چندر ... پاؤ بھر مٹھائی کا نذرانہ دے کر رسمِ عاشقی نبھا گیا. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۲۸).
۲. **حُسن پرستی ، عاشق مزاجی ؛ عاشق کی کیفیت یا حالت** (پلیٹس). ۳. (تصوّف) **حبِ مفرط ، مرتبۂ وحدت.**
زنداں سے خانوادہ طریقِ حبیب کا
یہ عاشقی کا سلسلہ ہے بیڑیاں نہیں
(۱۸۹۶ء ، تجلّیاتِ عشق ، ۱۲۹). [عاشق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اگر نہ کیجیے تو کیا گھانس کھودیے کہاوت.
رک : عاشقی نہ کیجیے تو کیا گھانس کھودیے (خزینۃ الامثال).

---اور خالہ جی/ماموں جی کا ڈر کہاوت.
عاشقی میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا (جامع الامثال).

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
عشق کرنے والے ، عشق میں مبتلا.
ذلیل کیا سبھی ہوتے ہیں عاشقی پیشہ
وہ اور لوگ ہیں ، پیشہ کسی کی ذات نہیں
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۳۶). [عاشقی + پیشہ (رک)].

---خالا جی کا گھر نہیں ہے کہاوت.
یعنی یہ کام کچھ آسان نہیں ہے ، کوئی مشقت کا کام کرنا آسان نہیں ہے (نجم الامثال).

--- کرنا محاورہ.
عشق کرنا ، محبت میں مبتلا ہونا ، چاہنا.

مُکھ یہ تیرے نور کا جب سُور سا دیکھیا جھلک
عاشقی کرنے لگے تیرے اوپر ساتو فلک

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۶).

---معشُوقی (---فت م ، سک غ ، و مع) امث.
عشق بازی ، ناز و نیاز ، دل لگی. یا خدایا جلد وہ معشوقِ عاشق کش آئے ... عاشقی معشوقی کی گرم بازاری ہو. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۱ : ۱۰۲). لو بیٹا ہم جاتے ہیں اب تم عاشقی معشوقی کر لو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۷۷). [عاشقی + معشوقی (رک)].

---نہ کیجیے تو کیا گھاس کھودیے کہاوت.
جس نے عشق نہیں کیا وہ گھسیارے کے برابر ہے عشق کی تعریف میں کہتے ہیں (جامع الامثال).

عاشِقے (کس ش) فقرہ.
کلمۂ تحسین و آفرین ؛ (بازاری) شاباش ، آفرین ، مرحبا ، کیا کہنا ہے (فرہنگ آصفیہ). [ف].

عاشِقِیَت (کس ش ، شد ی مع بفت) امث (شاذ).
عشق ہونا ، عاشقی. عاشق ہے تو عاشقیت پچھان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۹). عاشقیت نقصان کے جیب سے سر نکالتی اور معشوقیت کمال کے پردے سے جلوہ دکھاتی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۸۳). میں اس مقام پر ہوں کہ عاشقیت و معشوقیت کو وہاں کوئی دخل نہیں. (۱۹۷۳ ، انفاسُ العارفین ، ۲۲۷). [عاشق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عاشُور (و مع) امذ.
مُحرّم کی دسویں تاریخ یا شروع کے دس دن ، عاشورہ ، دس محرم ، شہادتِ حضرت امام حسین کا دن.

ان کی ساوج رن کے طور
وہ بھی رووِیں ہر عاشور

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۱).

یکایک تلک آئے عاشور انگے
وہیں شہ نڑے سنک اتارن سنگے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۹).

او عاشور کے روز دس جان توں
کہ دس روز ہیں معتکف مان توں

(۱۷۴۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۶).

لختِ جگر شہیدِ مغفور ہے ہمارا
اور زخمِ دل ہلالِ عاشور ہے ہمارا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰).

تیغِ قاتل سے بچے جو قتل کے دن بے نصیب
عید کے دن کو نہ کیوں عاشور کا وہ دن کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

عاشورِ محرم کو ہوئے قتل حسین
پر قبر میں بعد اربعیں دفن ہوئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳).

سب کے تھی پیشِ نظر گرمیِ روزِ عاشور
جب رُخِ سہرے نے کی جانبِ دنیا رجعت

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۶۲). [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
عزا خانہ ، امام بارگاہ ، امام باڑہ. عاشور خانے کے محاذی ایک حویلی کی تعمیر کا حکم دیا. (؟ ، گولکنڈے کے ہیرے ، ۱۸). بیجاپور اور گولکنڈہ میں شاہی عاشور خانے موجود تھے. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۱۴۰). [عاشور + خانہ ، لاحقۂ ظرف].

عاشُورا/عاشُورَہ (و مع/فت ر) امذ.
حضرت امام حسین کی شہادت کا دن. دسویں محرم کو عاشورہ کہتے ہیں یہ دن ہر ملت میں بزرگ ہے. (۱۸۳۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۱۰). ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے ، موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۸). عاشورا کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اُن میں منادی کرا دی کہ جو لوگ روزہ دار ہیں وہ اپنے روزے کو پورا کر لیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹۲). حسین جنّت کے جلتے ہوئے خوش حال تھا یا عاشورہ کے روز اپنے لہو میں لال تھا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۴). [عاشور + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
رک : **عاشور خانہ.** لیجیے بادشاہ عاشورہ خانہ کے دروازہ میں داخل ہوگئے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۳۵). [عاشورہ + خانہ ، لاحقۂ ظرف].

عاصِر (کس ص). (الف) صف ؛ امذ.
۱. **روکنے والا ، نچوڑنے والا ؛ (طب) وہ عضلہ جو جسم کے کسی منفذ و مخرج پر قائم ہو کر اس کی رطوبات و فضلات کے نچوڑنے اور رفع کرنے میں مدد دیتا ہے** (لاط : **Spinchter**). جسم کے مخالف طرف کا فالج ہوتا ہے اور عاصر عضلوں پر قابو نہیں رہتا. (۱۹۳۳ ، تشریحِ عصبیات ، ۱۳۹). غذا کے گزرنے کا عمل جھلی نما عاصر عضلات کے انقباض کے ذریعے ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۶). ۲. **(مجازاً) شراب بنانے والا.** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس آدمیوں کو لعنت کی ، عاصر ... یعنی جو دوسرے کے لیے شراب بناوے. (۱۸۵۵ ، بستان الفردوس ، ۳۹). (ب) امث. (طب) **وہ دوا جو اپنی شدتِ قبض و اجتماع کے سبب اجزائے عضو کو بھینچ اور نچوڑ کر اُس کی رطوبت کو باہر لے آئے جیسے بڑ وغیرہ.** عاصر ، نچوڑنے والی ، شدتِ قبض اور کسیلے پن کے سبب سے عضو کو سمیٹتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۱۱۱). [ع].

عاصِرَہ (کس ص ، فت ر) امث.
(طب) **عاصر (رک معنی نمبر ۱) کی تانیث. پٹلیاں** ، عاصرہ کے براہ راست ہیجان کے باعث اور غالباً عصبی انتہا کے جزوی ہیجان کے باعث سکڑ جاتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ)، ۱ : ۲۰۰)۔ [عاصر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاصِف (کس ص) امث.
تیز ہوا ، سخت ہوا ، جھکڑ. یہ دونوں ہوائیں ایسی ہیں ... اسی کو ریحِ عقیم اور ریحِ عاصف اور صرصر بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۳۹۸)۔ [ع].

عاصِم (کس ص) صف ؛ امذ.
۱. حفاظت کرنے والا ، گناہوں سے بچانے والا ، خود کو گناہ سے باز رکھنے والا.

تجھ سے جویائے کرم عاصم اثیم
سخت حاجت مند ہیں ہم تو کریم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۸)۔ کوئی قانونِ عاصم ہمارے پاس ایسا نہیں ہے جس کے ذریعہ سے ہم لزوماً غلطی سے بچ سکیں۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۵۰)۔ ان کے آگے کی زمینیں ہماری جانبِ اسلامی علاقہ میں ہیں ان میں سے ہر مقام عاصم کہلاتا ہے اس لیے کہ وہ سرحد کی حفاظت کرتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، کتابُ الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۸۹)۔ ۲. **(مجازاً) پارسا ، بے گناہ.**

صفت ہے عاصِم و معصوم و مُعتَصِم جس کی
جو مُحتَشِم کہ ہے تمثالِ اعتصام و عِصَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۹)۔ [ع].

عاصِمَہ (کس ص ، فت م) امث.
۱. پاک دامن عورت ، پارسا عورت.

نکلی جو تھی تو بنتِ عِنَب عاصمہ ہی تھی
اب تو خراب ہو کے خرابات بھی گئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۳)۔ بیوی شریف اور عاصمہ ہو تو تم کو بھی چاہیے کہ تم شریفانہ طور پر گذران کرو۔ (۱۹۰۱ ، نشاطِ عمر ، ۴۴)۔

وہ شاہِ کاظمہ و عاصمہ و اُمِّ قُریٰ
وہ مرجعِ شرف و عزّ و افتخار و عِظَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۵)۔ ۲. **محفوظ ، مدینہ منورہ کا لقب ، دارالسلطنت** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [عاصم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاصَہ (فت ص) امث.
رک : **عصا ، چھڑی ، لاٹھی.** ایک شخص بزرگ صورت نیک خصلت سفید کپڑے پہنے عاصہ ہاتھ میں لئے گلے میں تسبیح ڈالے ... کھڑا ہے۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۰)۔ [عصا (رک) کا بگاڑ].

عاصی صف ؛ امذ.
۱. گناہ گار ، خطا کار ، مجرم ، پاپی.

میں عاصی ہوں عاجز کہ میں غرق
مجھے تیرے قدماں کے نزدیک رکھ

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۱۵)۔ خاتمہ بالخیر مجھ عاصی کا کر۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳)۔

کہتا ہے نیک و بد سے بصد شور یوں سحاب
عاصی ہے وہ کہ اب نہ پیے جو کوئی شراب

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۵)۔ اس عاصی کے والد نے ایک سال کی رخصت دی تھی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۸)۔ اے غریبوں کے فریاد رس تیرے سوا کوئی کس کا سہارا ڈھونڈے عاصی ہوں خاطی ہوں۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۰)۔

تمام اُمّتِ عاصی کے جب ہو تم حامی
کسی پہ قہر کسی پر عذاب کیا ہو گا

(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۱)۔ ویسے عاصی گنہگار ہوں ، کیا ہیں کیا میری دعا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۵۵)۔ ۲. **باغی ، نافرمان.**

ولے پنجرے بیچ شدّت سوں ڈال
رکھیا ہے منجے عاصیاں کی مثال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۹)۔ ستار کانو میں آیا تو لشکرِ عاصی اور امیران باغی اوس کے ساتھ ہوئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۳۸۹)۔ راجپوتوں نے راپڑی میں فساد مچا دیا اور عاصی ہو گئے۔ (۱۹۲۷ ، اورینٹل کالج میگزین ، اگست ، ۵۰)۔ ۳. **اردو میں بطورِ انکسار ضمیر واحد متکلم "میں" کی جگہ مستعمل.** بغیر مہر و دستخط عاصی کے ہرگز مول نہ لے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۹۷)۔ مُسلمانوں کا حال یہ ہے کہ پڑھے لکھے اظہار تشرع کے لیے نام کے ساتھ عاصی یا گنہگار یا آثم لکھتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۶)۔ ۴. **(طب) معدہ جس پر مسہل کی دوا اثر نہ کرے نیز وہ رگ جو فصد میں خون نہ دے** (نوراللغات ؛ مخزن الجواہر)۔ [ع].

عاصِیَہ (کس ص ، فت ی) امث.
عاصی (رک) کی تانیث ، گنہگار عورت ، خطا کار عورت. وہ نام جو کسی بدخصلت پر دلالت کرتے ہوں جیسے: مثلاً عاصیہ ، جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عمر کی بیٹی کا نام بدل کر جمیلہ رکھا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۶)۔ [عاصی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاضُو (و مع) امذ (قدیم).
رک : **عضو.**

سمجکر تُو جو مجھ پر کل چلایا
میرے ہر عاضو میں آزار لایا

(۱۷۷۴ ، منصور نامہ (فیاض) ، ۱۲)۔ [عضو (رک) کا بگاڑ].

عاطِر (کس ط) صف.
۱. خوشبو دینے والا ، خوشبو پسند کرنے والا ، معطر ، خوشبودار.

تھی خوشبو اوس کی سب عالم میں ظاہر
عجب تھی روح پرور زلفِ عاطر

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۳۵)۔ ۲. **پاکیزہ ، لطیف ، باذوق.**

گر تری خاطرِ عاطر پہ ہے کچھ مجھ سے غبار
آستیں کھینچ کہ اٹھاؤں مژۂ پرنم سے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۶)۔

جاں کا ہوں تمہاری میں ناظر
جمع فرماؤ خاطر عاطر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۳). اگر حیاتِ مستعار باقی ہے تو بخاطر فیضِ عاطر جناب منشی نول کشور صاحب بملاحظہ ناظرین باتمکین پیش ہوں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۷). میری واجبی تعریف بھی اُن کی خاطرِ عاطر کو ناگوار ہو. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۵).

اس خموشی میں کوئی گفتۂ مضمر تو نہیں
کوئی آزردگیٔ خاطرِ عاطر تو نہیں

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۳۵). ۳. **نیک نیّت ؛ مہربان ، خیراندیش ؛ عالی ہمّت ؛ فیّاض ؛ معزز ؛ بزرگ** (فرہنگِ آصفیہ). [ع].

عاطِس (کس ط) صف.
چھینکنے والا ؛ سامنے سے آنے والا (عموماً ہرن سے مراد ہوتی ہے). بعضے کہتے ہیں کہ ایک بار واجب ہے جسطرح سجدۂ تلاوت و تشمیتِ عاطس مگر یہ شخص خلافِ جمہور ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۳۱). [ع].

عاطِف (کس ط). (الف) صف.
۱. **مہربانی یا شفقت کرنے والا ، مہربان.**

محمدؐ کا عاطف و مشفق ہے اللہ
محمدؐ کا فیّاض و مشفق ہے اللہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۲۶). ۲. (طبیعیات) **مُڑنے والا ، پھرنے والا ؛ جُھکنے والا.** اُس کی عاطف سطح کاغذ کی مستوی میں ہو گی. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۵۶). (ب) امذ. (برقیات) **سرکٹ کے دو نقطوں کو جوڑنے والا تار یا موصل جس کے ذریعے برقی رو کا راستہ بدل دیا جائے (انگ : Shunt).** آلے کو پھر عاطف ہٹا کر وولٹ پیما کی طرح استعمال کرنے کے لیے دریعہ بند کیا جا سکتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۳). [ع].

---جِسْمے (---کس ج ، سک س) امذ ؛ ج.
(حیوانیات) **انعطاف جسم (انگ : Refractive Bodies).** اوسائیڈیم کی ساخت پیچیدہ ہوتی ہے اور اس میں دو یا اس سے زائد عاطف جسمے ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۶). [عاطف + جسم (رک) + ے ، لاحقۂ جمع].

عاطِفَت (کس مع ط ، فت ف) امث.
مہربانی ، شفقت نیز مہربانی کرنا ، دوستی کرنا.

نہ ہو جیو دور میرے سر سے ظلِ عاطفت غم کا
نہ پڑیو داغ پر میرے الٰہی سایہ مرہم کا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵). یہ سایۂ ذیلِ عاطفت ہمیشہ ہمارے سر پر مبسوط رکھے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷). بادشاہ کا آستاں بوس ہوا ، بادشاہ ہمیشہ مصیبت کے ماروں پر مہربانی کیا کرتا تھا اس کو اپنی عاطفت سے سربلند کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷۳). دربار میں پہنچ کر بادشاہی عاطفت کی بدولت کمال و ناموری کی دولت سے مالا مال ہوا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۱۳).

اک صید اک شکاری ، آ کر گرے یکایک
آغوشِ عاطفت میں شیرِ خدا علیؓ کی

(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۱۳۳). [ع].

عاطِفَہ (کس ط ، فت ف) صف ؛ امذ.
۱. **ملانے والا ؛ (قواعد) دو کلموں کو ملانے یا ربط پیدا کرنے والا حرف (الف واؤ وغیرہ).** آخری حرف پر کسرۂ اضافت یا واو عاطفہ وغیرہ نہ ہو. (۱۹۷۲ ، حُسنِ تلفظ ، ۱۱۳). رابطہ ، عاطفہ ، فجائیہ کے علاوہ بھی حرف کی بہت سی قسمیں ہیں (۱۹۷۲ ، اُردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۸). (نفسیات) **مربوط و منظم انگریزی سنٹیمنٹ کا ترجمہ.** ہماری جبلتوں ، جذبوں اور عاطفوں کی تشکیل جس طور پر ہو جاتی ہے ہم اس سے عمر بھر نجات حاصل نہیں کر پاتے. (۱۹۸۲ ، اُردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۹). ۳. **رشتہ ، تعلق ؛ مہربانی ، شفقت ؛ لطف** (اسٹین گاس). [عاطف + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاطِفی (کس ط) صف.
جذباتی ، جذبات اُبھارنے والا. شاعری بیشتر رومانتیکی عاطفی غنائی ہے موضوع تقریباً یکساں ہیں. (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۱۰۳). [عاطف + ی ، لاحقۂ صفت].

عاطِفِیَّت (کس مع ط ، شد ی مع فت) امث.
جذباتیت ، جذباتی ہونا. روسو اور رومانسیہ کی عاطفیت اگر اس کا مبدأ نہیں تو پالنہار ضرور ہے . (۱۹۳۱ ، تقیاتی اصول (ترجمہ) ، ۶۲). حریمِ ناز میں عشق کا نیاز اور تذلل ... یہ بھی اس عاطفیت کا مظہر ہے جو انسانیت کا جوہر ہے . (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۳۳). [عاطفی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عاطِل (کس ط) صف.
۱. (اُ) **ناکارہ ، سُست ، کاہل ، معطّل ، موقوف.**

سامعِ خالص ام نہ صرف اسم
فاعلِ مطلقم نہ عاطلِ محض

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۱). مصیبت اور تکلیف بھی جب اپنی حد سے بڑھ جاتی ہے تو دین اور دنیا سے عاطل کر دیتی ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بےخبر ، ۳۳). امید ہے کہ آپ ہرگز غافل و عاطل نہ رہیں گے. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۳۹). (اُا) **بیوقوف ؛ بے زیور عورت** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). ۲. **خالی ، محروم.** تحصیلِ کمال سے غافل اکتسابِ علم سے عاطل ہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۷).

الوہیت ہی احمدؐ نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یاغوث

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۷). [ع].

عاطِلَہ (کس ط ، فت ل) صف ؛ امذ.
۱. **نقطوں سے خالی ، غیر منقوط ، مہملہ (حرف).**

عاطلہ حرفوں سے روشن ہوں سنین بنگلہ
دُرِّ دریائے شرف سرورِ دوراں آیا

(۱۸۸۲ ، گلدستۂ نتیجۂ سخن ، ۵). ۲. (ساز و سامان ، زیور

وغیرہ سے) محتاج ، محروم ؛ خالی ، عاری (کسی صفت وغیرہ سے) (پلیٹس). [عاطل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عافی صف.
معاف کرنے والا. عبدالرّحمٰن بولا ... حضرت علی خدائے تعالٰی کے بڑے ذاکر آمر بالحق ، قائم بالقسط اور عافی عن النّاس تھے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو اُمیّہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۷). [ع].

عافِیَت (کس ف ، فت ی) امث.
۱. **سلامتی ، تحفظ ، بچاؤ ، آرام ، سکون.**

مسند پہ عافیت کی وو ہے بادشاو وقت
جس دل کی انجمن منیں ایمان ہے جیوں چراغ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷). تم بھی اِن دانوں کی طمع سے گرفتار ہو کے قدر عافیت معلوم کرو گے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۱).

اے عافیت ، کنارہ کر ، اے انتظام ، چل
سیلاب گریہ ، درپئے دیوار و در ہے آج

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۵). محبت کے لیے دو بیویاں بہت ہیں اور اگر عافیت درکار ہے تو صرف ایک. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۶۲). ملک کی عافیت اور سالمیت حقیقی خطرے سے دو چار ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۱۷). ۲. **نیکی ، خیریت ، بھلائی.**

اگر عافیت اپنی ہے چاہتا
تو جیدھر سے آیا ہے اودھر کو جا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳۱). اپنی خیریت سے اور بچوں کی عافیت سے اطلاع فرماتے رہیے. (۱۸۹۶ ، اِنشائے داغ ، ۶۲). رعایا کی عافیت اِسی میں دیکھی کہ کسی بات میں مذہب کو دخل ہی نہ ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۹۲).

میں چُپ رہا کہ اسی میں تھی عافیت جاں کی
کوئی تو میری طرح تھا جو دار پر بھی گیا

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۶۱). [ع].

ـــــ اَندیش (ـــــ فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
خیراندیش (ماخوذ : جامع اللغات). [عافیت + ف : اندیش ، اندیشیدن ـ سوچنا].

ـــــ بیزار (ـــــ ی مج) صف.
بے چین ، بے سکون ، ناآسودہ.

سمجھ کر ذکر کر آسودگی کا مجھ سے اے ناصح
وہ میں ہی ہوں کہ جس کو عافیت بیزار کہتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۳۵). [عافیت + بیزار (رک)].

ـــــ پانا محاورہ.
آرام پانا ، امن پانا ، محفوظ رہنا (مہذب اللغات).

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
امن پسند ، سکون چاہنے والا. حضرت علامہ کی فطرت عافیت پسند تھی ، جلسوں اور پارٹیوں کی شرکت سے اجتناب کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۹). [عافیت + ف : پسند ، پسندیدن ـ پسند کرنا ، چاہنا].

ـــــ تَنگ کَرْنا محاورہ.
آسائش میں خلل ڈالنا ، عیش و آرام میں مُخِل ہونا ، زِچ کرنا. اپنی بھی عافیت تنگ کرو گے دوسرے کی بھی جان پر بن جائے گی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۱).

ـــــ تنگ ہونا محاورہ.
عیش و آرام میں خلل پڑنا ، زچ ہونا ، تنگ ہونا. شب میں سوار ہو کر الٰہ آباد چلے گئے ، سلطان خسرو کے باغ میں مقیم ہوئے ... سب کو غنیمت ہوا عافیت سب کی تنگ ہو گئی تھی. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۷۹).

ـــــ چاہنا محاورہ.
خیریت چاہنا ، سلامتی چاہنا ، بچاؤ اور تحفظ چاہنا.

اگر عافیت اپنی ہے چاہتا
تو جیدھر سے آیا ہے اودھر کو جا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳۱).

ـــــ ذاتی کس صف ؛ صف.
(قانون) ذاتی امن ، اصلی آرام ؛ بدن کا خطرے سے محفوظ رہنا (اردو قانونی ڈکشنری ، ۲۹۵). [عافیت + ذاتی (رک)].

ـــــ سوزی (ـــــ و مج) امث.
امن و سکون برباد کرنا ، آسائش تلخ کرنا ، آرام ترک کرنا.

جلبو زر کیا ہے؟ عافیت سوزی
مسکنت کیا ہے؟ سلطنت راقی

(۱۹۲۰ ، فردوس تخیل ، ۱۷۰). [عافیت + سوز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَدَہ (ـــــ فت ک ، د) امذ.
امن کی جگہ ، پُرسکون جگہ ؛ (مجازاً) گھر.

آشوب گو غم ہے سرا عافیت کدہ
محشر اُٹھا وہیں سے جہاں دل ٹھہر گیا

(۱۸۹۰ ، دیوان صفی ، ۱۰۱). [عافیت + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ کوشی (ـــــ و مج) امث.
سکون سے رہنے کی کوشش کرنا ، امن و سلامتی چاہنا ، آرام طلبی. ہم لوگ بوسیدہ روایات اور عافیت کوشی کے خواب آلود اثرات سے زندگی سے اپنا رشتہ توڑ چکے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن ـ م ـ راشد : ایک مطالعہ ، ۴۴). [عافیت + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ مانگنا محاورہ.
سلامتی کی دعا مانگنا ، خیریت سے رہنے کی دعا کرنا ، آرام طلب کرنا (مہذب اللغات).

عاق صف.
۱. **نافرمان ، سرکش ، عاصی ، ماں باپ یا اُستاد کا نافرمان.** بیٹا کوئی بات بیٹھی کہہ کر نکلے تو وہ بیٹا عاق نہیں ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹۲). عاق و نافرمان تو وہ بادشاہ ہے کہ

اُوس کے سلف کی سمی اُوس تک منقطع ہو جائے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۲۳)۔ پہلی بات یہ ہے کہ سید صاحب پہلے پیدائشی عاق نہیں تھے۔ (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۸۷)۔ ۲. وہ اولاد **جسے ماں باپ نافرمان قرار دے کر حقوقِ وراثت سے محروم کردیں۔**

سحر کرنا اور بھاگنا بیچ غلبۂ کفّار
عاق کرنا ما باپ کا جو ہیں مسلم پندار

(۱۶۶۳ ، مولانا عبدی (پنجاب میں اردو ، ۲۳۸))۔ فغفور نے اپنے بیٹے ولی عہد کو عاق کیا۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲ : ۳۱)۔ کیا تم کو گھر سے نکال دیا یا عاق کر دیا یا کچھ کھٹ پٹ ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۸)۔ اپنے لڑکے کی اس حرکت سے ناراض ہی نہیں ہوئے بلکہ اس کو عاق کر کے گھر سے نکال دیا (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنو ، ۲ : ۱۰۷)۔ ہمیں ہمارے سوتیلے بابوں نے عاق کر رکھا ہے۔ (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۳۹)۔ ۳. **ترک کیا ہوا ، مسترد ، متروک (لفظ وغیرہ)۔** متروک لفظ اور عاق کئے ہوئے لہجے بلا تکلف برتنے لگے۔ (۱۹۶۰ ، علامتوں کا زوال ، ۲۸)۔ [ع]۔

ــــ فَرمانا محاورہ.
رک : عاق کرنا ، ولدیت سے خارج کر کے حقِ وراثت سے محروم کرنا ، وراثت سے محروم کرنا۔ آپ نے مجھ کو فرزندی سے عاق فرمایا۔ (۱۸۷۷ ، توبة النصوح ، ۲۷۶)۔

ــــ کَرْدَہ (ــــ فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
محروم کیا ہوا (حقِ وراثت وغیرہ سے)۔ ہندوستان میں ایک بڑا گروہ اس کے عاق کردہ فرزندوں کا ہے۔ (۱۹۱۳ ، ملفوظاتِ ناظر ، ۳۴)۔ [عاق + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا]۔

ــــ کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
رک : عاق فرمانا ، اولاد کو ترکے یا وراثت سے محروم کرنا ، حقِ وراثت یا رشتے سے خارج کرنا ، گھر سے نکال دینا۔

چاہتا تھا کرے یہ اوس کو عاق
اور ماں کو بھی اُس کی دیدے طلاق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۵)۔ میں نے اپنے بیٹے کو جیسا کہ تاتار خاں ہے عاق کیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۶۷)۔

اِس کی پروا نہیں اگر سَو بار!
مجھ کو آبائے دَہر کر دیں عاق

(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۹۳)۔ وہ تجھے جائداد سے عاق کر سکتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۰۳)۔ ۲. **قطعِ تعلق کرنا ، جدا یا الگ کرنا ، علیحدہ کرنا ، نکالنا نیز نامنظور کرنا ، نہ ماننا۔** چوتھے روز غلاموں کو آزاد کرتا اور پانچویں دن لونڈیوں کو عاق کرتا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۱۵۲)۔ بڑا شاندار جلسہ ہوا ، اور ... لوگ یہ سمجھ کر خوش ہو رہے تھے کہ سید صاحب نے ہمیں عاق کر دیا ہے۔ (۱۹۵۴ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۲۴)۔

ــــ نامَہ (ــــ فت م) امذ ؛ ـــ عاقنامہ.
اولاد کو حقِ وراثت سے محروم کرنے کی تحریر یا دستاویز۔ وراثت سے محروم الارث کر دیا کہ بعد وفات میری اوس کو ایک حبہ نہ پہنچے اس واسطے یہ عاقنامہ لکھ دیا کہ سند ہو۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۹۸)۔ [عاق + نامہ (رک)]۔

ــــ ہونا محاورہ.
عاق کرنا (رک) کا لازم ، ارث سے محروم کیا جانا ، قطعِ تعلق ہونا ، خارج ہونا ، نکالا جانا ، مردود ہونا۔

خواجہ خورشید کہ ہے باپ کی جگہ اوس کے
صاف مکھ پھاٹ یہ کہہ بیٹھے ہوئے عاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۱)۔

رازِ اُلفت نہ چھپا اشک نگاہوں سے گرے
طفل ابتر تھے بہت خراب ہوا عاق ہوئے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۷)۔

عاقِب (کس ق) صف ؛ امذ.
۱. **پیچھے آنے والا ، آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ایک نام۔** حمو کرنہارا سب مذہباں کا ... پور معنانکا عاقب ... عاقبت کوں سب اس کی طرف لگتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۷۳)۔ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں ، میں محمد ہوں ، میں احمد ہوں ، ... میں عاقب (آخر) ہوں۔ (۱۹۲۳ ، سیرة النبیؐ ، ۳ : ۷۸۵)۔

حاشر و عاقب ، نصیح و ناصح
صلی اللّٰہ علیہ وسلم

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۰۰)۔ ۲. **سردار کا قائم مقام ، جانشین۔** عہدہ داران تبلیغ خاص کر پری فکٹ اور عاقب ہوتے تھے۔ (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۶۰۸)۔ آبادی تمام تر عیسائی تھی اور تین سرداروں کے زیر حکم تھی ، ایک عاقب کہلاتا تھا ، جس کی حیثیت امیر قوم کی تھی۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۷۰۸)۔ [ع]۔

عاقِبَت (کس مج ق ، فت ب) (الف) (امذ : قدیم)۔
۱. **(کسی فعل کا) نتیجہ ، انجام۔** حمو کرنہارا سب مذہباں کا ... عاقبت کوں سب اس کی طرف لگتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۷۳)۔

عاقبت کیا ہووے گا معلوم نئیں
دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸)۔

پرستاروں کے بُرجوں میں جو ہے سیر
چاہئے ہے کہ عاقبت ہو بخیر

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۵)۔

خونِ دل عاقبت نہ ہو جائے
سفرِ آخرت نہ ہو جائے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۳۰)۔

لے ہی پہنچی مجھے وہاں قسمت
عاقبت روبراہ ہو کے رہی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۲۱)۔ پانچ نمازیں اور تیس روزے فرض کر دئے گئے ہیں ... تا کہ عاقبت کی تاریک منزل تمہارے لئے راہ روشن بن جائے۔ (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۶۹)۔

۲. آخرت ، عقبیٰ ، اگلا جہان ، قیامت (دنیا کے مقابلے میں). تجے کلپے کوں دسرے کی ذکر ، توں کچھ اپنے عاقبت کی کر فکر. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۰).

رکھتا ہے آس پر دم تجہ سوں سراج کمتر
رکھ عاقبت میں ثابت ایمان یا محمدؐ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۸).

غفلتو دنیا ہے خواب اے غافلو
عاقبت اس خواب کی تعبیر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۶).

عاقبت میں بھی دل کو چین نہیں
اس محبت کی انتہا بھی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۲). دفعتاً تکاثر کو عاقبت کا خیال بندھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۱). مسلمانوں کو پہلے دنیا کی فکر کرنی چاہیے عاقبت اس کے ساتھ سدھر جائے گی . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۶۶). ۳. قیامت کا دن.

تج سکھ انگے عاقبت افسانہ رہیا
تج نیں انگے عقل سوں دیوانہ رہیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۷). اب عاقبت میں اپنے باوقار شوہر کے ساتھ کسی شرمندگی کے بغیر آنکھیں چار کر سکوں گی. (۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش گفتار) ، ث). ۴. آئندہ زمانہ (نوراللغات). (ب) م ف. آخر کار ، انجام کار ، بالآخر.

کریں مل توکل خدا پر تمام
دیکھیں عاقبت کس وضا ہووے کام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۷).

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۳).

عاقبت تن پروری ہوتی ہے گردن کا وبال
کس قدر پھلوتے چرب اپنے سے دکھ پاتی ہے شمع

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۳).

اے بتاں! اس قدر جفا ہم پر
عاقبت بندۂ خدا ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۸).

عاقبت کثرتِ عصیاں سے مرے گھبرا کر
رہ گیا کاتبِ اعمال کو لکھنا باقی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۹). [ع].

---اچھی ہونا محاورہ.
انجام بخیر ہونا ، عقبیٰ درست ہونا (مہذب اللغات).

---الْاَمْر (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) م ف.
بالآخر ، آخر کار ، انجام کار ، انجام کو ، آخر کو. عاقبۃ الامر سواری حضور کی لب دریا مع جاہ و جلال پہنچی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۸۲). انواع فتنہ میں مبتلا نہ ہو اور جو شخص کہ مردم شریر سے اختلاط رکھے عاقبت الامر پشیمانی نہ کھینچے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۱۱).

اُس وقت ہمیں عاقبت الامر ہوا ہوش
جب رہ گئے ہم لوگ یک بینی و دوگوش

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۳۷). [عاقبت + رک : ال (۱) + امر (رک)].

---الْعاقِبَت (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس مع ق ، فت ب) امث.
آخرت ، عقبیٰ ، انتہائی حد ؛ آخری وقت ، آخر ، انتہا ، انجام. تم لوگوں کو اگر عاقبت العاقبت تک میرا ساتھ دینا ہو تو اطاعتِ دینِ اسلام اختیار کرو. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۱۳). [عاقبت + رک : ال (۱) + عاقبت (رک)].

---اَنْدیش (---فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
انجام سوچنے والا ، دُور اندیش ، ہوشیار ، مستقبل کی فکر کرنے والا. جہاں بداندیش نہ تھا وہاں عاقبت اندیش بھی نہ تھا . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳). میں نے کہا اتنے عاقبت اندیش تو پہلے نہ تھے ، کہنے لگے ... کچھ ایسی ہی طبیعت ہو گئی ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۷۷). [عاقبت + ف : اندیش ، اندیشیدن ـ سوچنا].

---اَنْدیشانَہ (---فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ن) صف ، م ف.
عاقبت اندیش جیسا ، ہوشیاروں جیسا. ایسے عاقلانہ و عاقبت اندیشانہ ملحوظات ، جیسے کہ یورپ میں ہیں اور عام طور پر بیاہ کے التوا پر مجبور کرتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ ، ۹۳). [عاقبت اندیش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---اَنْدیشَہ (---فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ش) امذ (شاذ).
آئندہ کی فکر ، مستقبل کی فکر ؛ عاقبت اندیشی. اپنا ہاتھ روکو ، اپنا عاقبت اندیشہ سوچو. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۹). [عاقبت + اندیشہ (رک)].

---اَنْدیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
انجام کو سوچنا ، نتیجے پر نظر رکھنا ، سوچ سمجھ کر ہر کام کرنا ، دُور اندیشی. جو کام کہ کیا چاہے ، تس کی ابتدا اور آخر اس کام کی جو باتیں ہوں انہوں کوں عاقبت اندیشی سے نظر میں کر. (۱۷۳۹؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۵). عاقبت اندیشی کرنی ہر ایک بات میں کہ اگر یہ کام یوں کروں گا تو انجام اس کا یوں ہو گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰). خدا شناسی فرماں برداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۶). یوں بے سوچے سمجھے نکل کھڑے ہونا عاقبت اندیشی تو نہیں ہے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۷). [عاقبت اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِالْخَیر ہونا محاورہ.
رک : عاقبت بخیر ہونا ، انجام اچھا ہونا.

اور ہے جو خرابات میں بھی حق سے لگاؤ
کچھ خوف نہ کر کہ عاقبت ہے بالخیر

(۱۹۲۸ ، معارف جمیل ، ۲۳۸).

---بخشوانا محاورہ۔
خدا سے مغفرت کا طالب ہونا۔ صاحب زادے بڑھاپے میں باپ کی بات نہیں پوچھتے تو کیا عاقبت بخشوائیں گے۔ (۱۹۲۶ء، نوراللغات، ۳ : ۳۸۵)۔

---بخیر اچھو فقرہ (قدیم)۔
انجام اچھا ہو، آخرت بخیر ہو۔ عاقبت بخیر اچھو ایمان سلامت اچھو آمین یا رب العالمین۔ (۱۶۳۵ء، سب رس، ۲۷۶)۔

---بخیر ہونا محاورہ۔
انجام اچھا ہونا، ایمان کے ساتھ مرنا۔

ہر اس بشر کی کیوں نہ ہو عاقبت بہ خیر
یکساں رکھے مزاج کو جو خیر و شر کے وقت

(۱۷۹۲ء، دیوانِ محب، ۱۰۹)۔ بندگی اپنے معبود کی بجا لاؤں گا، شاید عاقبت بخیر ہو۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۲)۔ اپنی جان دینگے راہِ خدا میں شہید ہونگے عاقبت بخیر ہو گی۔ (۱۸۹۲ء، طلسم ہوش ربا، ۶ : ۳۲)۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ نے اس کی عاقبت بخیر ہونے کی دعا کی۔ (۱۹۸۳ء، طوبیٰ، ۲۶۱)۔

---بخیری (---فت ب، ی لین) امث ؛ = بہ خیری۔
انجام اچھا ہونا، ایمان کے ساتھ مرنا۔ اے وزیر! تقریر سے عالمِ مجبوری ہے لیکن امیدوار عاقبت بہ خیری کے رہا چاہیے۔ (۱۷۹۲ء، عجائب القصص، شاہ عالم ثانی، ۱۵۷)۔ عاقبت بخیری اپنی اور اولاد کی دیانت و کم آزاری خلق اللہ میں ہے۔ (۱۸۹۷ء، تاریخِ ہندوستان، ۸ : ۳۹۶)۔ [عاقبت + ب (حرفِ جار) + خیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---بگاڑنا محاورہ۔
انجام خراب کرنا، عذاب کا مستحق بننا، گنہگار بننا۔ اے سلطان تو مجھ کمزور انسان پر غصہ کرکے کیوں اپنی عاقبت بگاڑنے کا سامان کرتا ہے۔ (۱۹۳۰ء، اردو گلستان، ۶۳)۔

---بنانا محاورہ۔
ایسے کام کرنا جو خدا کو پسند ہوں، شرع پر چلنا، دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا (مہذب اللغات)۔

---بننا محاورہ۔
انجام اچھا ہونا، عاقبت سنورنا۔

کیا فائدہ جو قصر فلک مرتبت بنے
وہ کام کر کہ جس سے تری عاقبت بنے

(۱۸۵۳ء، ریاضِ مصنف، ۳۷۵)۔

---بیں (---ی مج) صف۔
انجام پر نظر رکھنے والا، انجام بیں۔

حُسن اس واسطے دوچند ہوا
عشق کھل جائے عاقبت بیں پر

(۱۸۹۱ء، کلیاتِ اختر، ۳۶۶)۔

عاقبت بیں ہو تو خود عیش نہاں غم میں ہے
ڈوب کر خندۂ گل گریۂ شبنم میں ہے

(۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۲۲۳)۔ [عاقبت + بیں (رک)]۔

---بینی (---ی مج) امث۔
انجام دیکھنا، نتیجے پر نظر رکھنا، دُوراندیشی، ہوشیاری۔ جس میں بڑی عاقبت بینی، وسعتِ معلومات اور تعمیری نقطۂ نظر جھلکتا ہے۔ (۱۹۸۵ء، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۳۴) [عاقبت بیں (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---خراب کرانا / کرنا محاورہ۔
رک : عاقبت بگاڑنا۔ انگلینڈ والے ایسے نادان نہیں ہیں کہ اُن کے چقمہ میں آ کر اپنی عاقبت خراب کرا لیں۔ (۱۸۹۳ء، بست سالہ عہدِ حکومت، ۲۵۰)۔ کون ایسا بدبخت ہے جو چند روزہ حیاتِ مستعار کو سنوارنے کے لالچ میں اپنی عاقبت اور مردہ خراب کرنا پسند کرے گا۔ (۱۹۸۸ء، افکار، کراچی، اگست، ۶۷)۔

---خراب ہونا محاورہ۔
عاقبت خراب کرنا (رک) کا لازم، آخرت خراب ہونا۔

اور ہیں عمل بُرے تو ہوئی عاقبت خراب
ایذائیں طرح طرح کی اقسام کے عذاب

(۱۸۸۸ء، مجموعۂ نظمِ بے نظیر، ۱۹۶)۔

---خیر ہو فقرہ۔
انجام اچھا ہو۔

تصدق انہوں کے جو تابع تمام
میری عاقبت خیر ہو بالسلام

(۱۷۶۹ء، آخر گشت، ۲)۔

---سنوارنا محاورہ۔
انجام اچھا کرنا، ایسا کام کرنا جو آخرت میں کام آئے۔

جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

(۱۹۵۳ء، زنداں نامہ، ۱۱۳)۔ نیک اعمال سے اپنی عاقبت سنواری جا سکتی ہے۔ (۱۹۷۳ء، نئی تنقید، ۲۹۸)۔

---سنور جانا محاورہ۔
عاقبت سنوارنا (رک) کا لازم، انجام بخیر ہونا۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ اگر اسی بہانے دولت نیک لگی، تمہارا بیڑا پار ہوا تمہاری عاقبت سنور گئی۔ (۱۹۱۹ء، جوہرِ قدامت، ۱۳۵)۔

---سوزی (---و مج) امث۔
آخرت یا عقبیٰ کو برباد کرنا، (مجازاً) مستقبل کی طرف سے بے پروائی، بے فکری۔

کہاں مجھ سا زمانے میں حریفِ عاقبت سوزی
کہ دل آیا اور آیا کس طرح ایک دشمنِ دل پر

(۱۹۱۳ء، کلیاتِ رعب، ۸۲)۔ [عاقبت + ف : سوز، سوختن - جلنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا توشہ امذ۔
۱۔ (مجازاً) اعمال نیک، نجات کا سہارا، بخشش کا وسیلہ۔ دانا وہ ہے جو بڑھاپے سے پہلے جوانی کی قدر کرے اور ہر عمر میں عاقبت کا توشہ تیار رکھے۔ (۱۹۸۳ء، طوبیٰ، ۲۰۳)۔

۲. وہ بچہ جو شیرخوارگی کے زمانے میں مر گیا ہو ؛ مصیبت اور تکلیف کو صبر کے ساتھ اٹھانا (پلیٹس).

---کا جوڑا امذ.
کپڑوں کا وہ جوڑا جو مردے کے ثواب پہنچانے کے لیے کسی محتاج کو سویم یا چالیسویں کے موقع پر خیرات کرتے ہیں.

عشق مار زلف میں مر جاؤں گر اے دوستو
عاقبت کے جوڑے میں دے دینا جوڑا سانپ کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰).

عاقبت کا جوڑا سب دیتے ہیں روز اربعیں
یاں کفن سے ہے ابھی محروم لاش شاہ دیں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۸).

---کار کس اضا نیز بلا کس ؛ م ف.
انجام کار ، بالآخر. عاقبت کار سواری بادشاہ کی جب قریب مدائن کے پہنچی ، ہاتھی پر سے اتر کر ہوادار پر سوار ہوا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۲).

اٹھائے صدمے بہت ابتدائے الفت میں
الہی عاقبت کار دیکھیے کیا ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸٦).

سب کچھ مجھے بخشا تھا مگر عاقبت کار
بھائی ہے نہ بیٹا ہے نہ لشکر نہ علمدار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۲۳). آخر کی فتح مندی اور عاقبت کار کی کامیابی کس کو ملی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۲۹).

---کے بورِیے اُٹھانا محاورہ.
بوڑھا ہوکر مرنا ، لمبی عمر پانا. اس نے کہا ... اب تنہا عاقبت کے بوریے اٹھانے کو رہ گئی ہوں . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۰۱).

---کے بورِیے بٹورنا محاورہ.
رک : عاقبت کے بوریے اٹھانا ، قیامت تک زندہ رہنا. آپ تو شاید آب حیات پی کر آئے ہیں عاقبت کے بوریے آپ ہی بٹوریے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۹). رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے بڑھنے لگی ، بڑھیا عاقبت کے بوریے بٹورے گی. (۱۹۳٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۳).

---کے بورِیے سمیٹنا محاورہ.
رک : عاقبت کے بوریے اٹھانا. بڑے موذی سے پالا پڑا تھا خدا ماماں خاتون کو عاقبت کے بوریے سمیٹنے کو قائم رکھیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۷).

---کے بورِیے لپیٹنا محاورہ.
رک : عاقبت کے بوریے سمیٹنا ، لمبی عمر پانا. جہاں دیدہ ، عمر رسیدہ زنانہ کو بھکتی بھگتائی بیسیوں برساتیں کھائی ، دنیا کی خاک سمیٹے ، عاقبت کے بوریے لپیٹے باوا آدم کی ہوتی. (۱۹۰۱ ، راشد الخیری ، عقد ثریا ، ۷).

---کھونا محاورہ.
رک : عاقبت بگاڑنا ، انجام برا کر لینا.

جہاں ایسے ہی یار و دشمن آل عبا ہوویں
محبت میں وہ اس دنیائے دوں کی عاقبت کھو دیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۵).

---گرگ زاد گرگ شود (گرچہ با آدمی بزرگ شود) کہاوت.
(شیخ سعدی کا مشہور مصرع اور شعر اردو میں مستعمل) بھیڑیے کا بیٹا بھیڑیا ہی ہوتا ہے (خواہ آدمی کی صحبت میں اسے بزرگی حاصل ہو جائے) یعنی بد اصل اچھا نہیں ہو سکتا ، فطرت کی بدی تربیت سے دور نہیں ہو سکتی (ماخوذ : جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---گندی کرنا محاورہ.
رک : عاقبت بگاڑنا ، گنہ گار بننا (نوراللغات).

---گندی ہونا محاورہ.
عاقبت گندی کرنا (رک) کا لازم ، انجام برا ہونا (جامع اللغات).

---محمود کس اضا (---فت میم م ، سک ح ، و مع) امذ (قدیم).
وہ جس کی عاقبت تک تعریف کی جائے ؛ مراد : نبی آخرالزماں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. درود تا محمود اس عاقبت محمود پر یعنی احمد برگزیدہ خدا کا اور محمد حامی روز جزا کا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ٦۰). [عاقبت + محمود (رک)].

---میں کام آنا محاورہ.
قیامت کے دن گناہوں کی مغفرت میں مدد دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---نا اَندیش (---فت ا ، سک ن ، ی مج) صف.
انجام نہ سوچنے والا ، عقبیٰ کی فکر نہ کرنے والا ؛ (کنایۃً) گنہگار. حضور سردار کونینؐ کے اسم گرامی کا استخفاف پلول کے محکمۂ بیطاری کے ایک عاقبت نااندیش سرکاری ملازم نے کیا تھا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۲۰۹). [عاقبت + نا (حرف نفی) + ف : اندیش ، اندیشیدن ـ سوچنا].

---نا اَندیشانَہ (---فت ا ، سک ن ، ی مج ، فت ن) صف ؛ ف س.
عاقبت نااندیش جیسا ، جس میں آئندہ کی فکر نہ ہو. مرکزی حکومت کی بعض عاقبت نااندیشانہ پالیسیوں کی وجہ سے بنگالیوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ انہیں نظرانداز کیا جا رہا ہے. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۳). [عاقبت نااندیش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---نا اَندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مج) امث.
آخرت یا عقبیٰ کی فکر نہ کرنا ، بے فکری. بعد میں جب انہیں اس عجلت اور عاقبت نااندیشی کا خیال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ... بھیجا. (۱۹٦۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۷۲). [عاقبت نااندیش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عاقِبَتی جوڑا (کس مع ق ، فت ب ، و مج) امذ.
رک : **عاقبت کا جوڑا** (ماخوذ : مہذب اللغات). [عاقبت + ی ، لاحقۂ نسبت + جوڑا (رک)].

عاقِبَہ (کس مع ق ، فت ب) امذ.
(طب) وہ عارضہ جو کسی بیماری کے بعد پیدا ہو جائے. التہاب گردہ ... سب سے پہلے ایک عاقبہ کے طور پر پہچانا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملِ طب ، ۱۲۹). [عاقب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاقِد (کس ق) صف ؛ امذ.
۱. **گرہ لگانے والا ؛ (مجازاً) عقد کرنے والا ، نکاح کر دینے والا.** اس صورت میں باپ عاقد رہے گا اور وکیل اور وہ ایک شخص دونوں مل کے گواہ ہو جائیں گے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳). ۲. **عہد کرنے والا ؛ کسی چیز کو بیچنے کا معاہدہ کرنے والا.**

ہو کسی عاقد کو اُس میں منفعت
یا مبیع مستحق کی مصلحت

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۳۰). [ع].

عاقِدَہ (کس مع ، فت د) امث.
۱. **عاقد (رک) کی تانیث.** وہ بالغہ عاقدہ ہو جاوے گی اور باپ اور وہ شخص مل کے گواہ ہو جاویں گے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳). ۲. **گرہ لگانے والی ، باندھنے والی.** بحکم خالق حقیقی قوتِ عاقدہ جو مرد کی منی میں ہے اور قوتِ منعقدہ کہ عورت کی منی میں ہے ... ایک غلبہ پیدا ہو کر چار نقطہ مثل حباب کے ظاہر ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۵). [عاقد + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاقِدِین (کس مع ق ، ی مع) امذ ؛ ج.
۱. **عاقد (رک) کا تثنیہ ، نکاح کرانے والے.** شرطِ نکاح میں عاقدین کے لفظ کو سُننا ہے اور یہ اس اندھوں سے حاصل ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳). ۲. **کسی چیز کو بیچنے کا معاہدہ کرنے والے.** عاقدین میں اگر کوئی عاقل نابالغ غیر ماذون ہے تو بیع منعقد و صحیح تو ضرور ہو جائے گی مگر نافذ نہ ہو گی. (۱۸۹۰ ، کنزالآخرۃ ، ۱۳۰). [عاقد + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

عاقِر (کس ق) صف.
بانجھ (عورت یا مرد). حضرت یحیٰی کو دونوں عنایت فرمائی تھیں اس واسطے یحیٰی نام رکھا یا اس سبب سے کہ رحم عاقر اُن سے زندہ ہوا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۶). [ع].

عاقِرقَرْحا (کس ق ، سک ر ، فت ق ، سک ر) امذ.
ایک تیز خوشبو والی دلدار جڑ کا نام جو دانتوں کے درد اور تقویتِ باہ وغیرہ کے کام آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے چنانچہ اکثر بازی گر اسی کو چبا کر منھ میں جلتا ہوا کوئلہ رکھ لیتے ہیں (انگ : Pellitory). طرخون ... اس کی جڑ کو عاقرقرحا کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۹). دانتوں کو گلنے سے روکنے والے منجن کے ذریعے دانتوں کو قوی کریں ... جیسے رسوت ، سنبل ، ناگرموتھہ ، مازو ، عاقرقرحا وغیرہ. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۶). [ع].

عاقِل (کس ق) صف ؛ امذ.
۱. **عقل والا ، دانش مند ، فہم و ادراک کا مالک ، ہشیار آدمی ، صاحبِ عقل.**

توں عاقل ہے شہ تک اپس میں بچار
نکوں ہو تو اس کام پر اختیار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰). اے حُر ، توں مردِ عاقل اور بہادر کامل ہے ، کہاں روا کہ یزید سے بھرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۵).

جنوں ، خبطی ، دیوانہ ، سڑی کوئی عشق کو سمجھے
فلاطوں سے نہیں یاں بحث وہ عاقل ہے کیا جانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۷). بعض عاقلوں نے اس آرزو میں کہ یہ وہی ہوں اپنی اولاد کا نام بھی یہی رکھ لیا تھا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۹).

عاقل تم کو سلام کہتے ہیں جمیل
اس فن کا تمھیں امام کہتے ہیں جمیل

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۳۵). ۲. **ہوشمند جو اپنے حواس میں ہو یا سنِ شعور کو پہنچ چکا ہو ، بالغ.**

دیوانا جو کوئی ہوے زمانا پچھاں
وو عاقل ہے اس کوں دیوانہ جاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱). غلام لونڈی سے مراد وہ غلام لونڈی ہے جو عاقل ہوں یعنی اپنے دل کی بات کو بیان کر سکتے ہوں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۵). اسلام نے ... تمام ذمہ داری اپنے سر لی اور اس کے مقابلہ میں ... عاقل بالغ مرد پر ایک دینار سالانہ ان پر مقرر کی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۷۶). اگر وہ عاقل و بالغ ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں گے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۰۸). ۳. **(تصوف) سالک اور طالبِ صادق کو کہتے ہیں جو عقلِ کُل سے بہرہ یاب ہو اور عقلِ جزو میں مبتلا نہ ہو** (مصباح التعرف ، ۱۷۲). [ع : (ع ق ل)].

ـــ دوبارَہ فَرِیب نَمی خورَد کہاوت.
عقل مند دوسری بار دھوکا نہیں کھاتا (خزینۃ الامثال).

ـــ را اِشارَہ بَس / کافی اَسْت کہاوت.
عقل مند اشارے سے بات سمجھ جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــ کاری صف (قدیم).
عقل مند ، ذی ہوش ، سمجھ دار. حسن کنے بھی ایک حاجب تھا عاقل کاری ، خوب کستا تھا کمان داری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۹). [عاقل + کار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کو ایک حَرف بَہت ہے کہاوت.
رک : **عاقل را اشارہ بس است** (جامع الامثال).

عاقِلاں (کس ق) صف ؛ امذ ؛ ج.
عاقل (رک) کی جمع ، ذی فہم ، صاحبانِ عقل و فہم. فرماتے ہیں برخود غلط عاقلاں جلسۂ ہذا ، اس بارہ میں کہ اس قول کے تحت وہ آتے ہیں باہم. (۱۹۸۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۱). [عاقل + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــــ را اِشارَہ بَس / کافی اَسْت کہاوت.
رک : عاقل را اشارہ بس / کافی است. یہ ماحضر فی الذہن کی طرف اشارہ ہے جس کی تفصیل آگے آنے کی عاقلاں را اشارہ کافی است. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳).

عاقِلانَہ (کس ق ، فت ن) صف ؛ ف م.
۱. عاقلوں جیسا ، عقل مندی کا ، دانش مندانہ ، دور اندیشی کا.

کیا ایک کوٹے میں جا کر چھپیا
اُسے عاقلانہ عقل بھی کیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۱).

لپٹتے ہیں پریوں سے سائے کی صورت
جنوں بھی ہے کیا عاقلانہ ہمارا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸). بنی عباس و بنی فاطمہ کے طرفداروں نے نہایت علاقلانہ تدبیریں اختیار کی تھیں. (۱۸۷۷ ، مقالات سرسیّد ، ۱۲۳). ایسے عاقلانہ و عاقبت اندیشانہ ملحوظات جیسے کہ یورپ میں ہیں اور عام طور پر بیاہ کے التوا پر مجبور کرتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). بادشاہ قسمیں کھانے سے قبل ان دانش وروں اور سورماؤں سے عاقلانہ مشورے طلب کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۲۸). **۲. عقلمندی سے ، ہوشیاری سے ، احتیاط کے ساتھ** (بلیشس). [عاقل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عاقِلَہ (کس ق ، فت ل) صف مث.
۱. عاقل (رک) کی تانیث ، عقل مند عورت ، سمجھ دار عورت. عاقلہ عقل سے ہے اور عقل کا معنیٰ ہے روکنا اور منع کرنا. (۱۹۹۱ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ ، جنوری (جمعہ ایڈیشن)). **۲. سات انسانی قوائے مدرکہ میں سے ایک جس کا کام سوچنا سمجھنا اور چیزوں کا خاصہ دریافت کرنا ہے.** قوائے مدرکۂ انسانی بھی سات ہیں ... ادرا ک جزئیات اُن سے متعلق ہے عاقلہ کہ دریافت کلیات خاصہ اس کا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاً ، ۱ : ۲۶). اس سے معلوم ہوا کہ قوتِ عاقلہ جسمانی نہیں ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۶). افلاطون کی نظر میں اخلاقِ فاضلہ کا انحصار انسان کی ان تین قوتوں کے اعتدال پر ہے : شہویہ ، غضبیہ ، عاقلہ. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۱۱). **۳. (اُ) (فقہ) ایسے رشتہ دار جن پر انسانی قتل یا کسی قانونی جرمانے کے لیے دیت یا کفارہ واجب ہو اور وہ نسلاً ایک ہوں نیز وہ جماعت ، قبیلہ یا خاندان جن کا پیشہ مشترک ہو.** چھوٹی لکڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا قضارا اس سے مر گیا تو اُس کو شبہ عمد کہیں گے ... اس کے عاقلے پر دیت مغلظ لازم ہو گی. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۳۶). صبی اور مجنوں کا عمد مثل خطا کے ہے تو دیت اون کی عاقلہ پر واجب ہو گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۵). اگر قاتل اہلِ دیوان میں سے نہیں ہے تو اس کا عاقلہ اس کا خاندان ہو گا. (۱۹۶۶ ، کشاف ، ۵ : ۵۷). **(اُا) (قانون) وہ ادارہ یا مالک جو اپنے کارکن یا ملازم کے جرم (انسانی قتل) پر دیت ادا کرتا ہو.** قتل خطا کی صورت میں دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ڈرائیور نہیں عاقلہ ہو گی. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ ، نومبر ، ۱). [عاقل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عاقِلی (کس ق) امث.
عاقل ہونا ، عقلمندی ، دانائی ، حکمت ، تدبر ، ذہانت ، فطانت. عاقلی بڑی ، دیوانگی کھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۲). کفر جاہلی ہے ، دین عاقلی ہے ، جہل عیب جوئی کرتی ہے ، عقل غیب گوئی. (۱۸۹۱ ، مکارمُ الاخلاق ، ۱۷۲).

جنوں کی مشق بھی ہے عاقلی بھی آتی ہے
یہ سوچتے ہیں کہ کس فن کو آزمائیں کہاں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵). [عاقل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عاقُول (و مع) امذ.
ایک پودا ہے جس پر ترنجبین جمتی ہے ، خارشتر ، حاج. برہان نے عاقول کو ساج لکھ دیا ہے یہ غلطی ہے حاج چاہیے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳). [ع].

عاقی صف ؛ امذ (قدیم).
عاق ، نافرمان.

کہیں گے ہو استاد ما باپ کوں
دیے رنج عاقی دیکھا آپ کوں

(۱۶۳۸ ، مرأت الحشر ، ۹۸). [عاق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عاکِس (کس ک) صف ؛ امذ.
عکس ڈالنے والا ؛ (طبیعیات) منعکس کرنے والا ، موڑ دینے والا (عموماً کوئی سطح یا جسم جو آواز یا روشنی کی لہروں کو موڑ دے). یہی مقام پہلے البن کے خیال کا مقام ہے ، پہلے البن سے معادل عاکس سطح کا عمودی فاصلہ ناپو. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۱ : ۳۵). اگر کسی عاکس سطح ، مثلاً : کسی پہاڑی کے قریب ہاتھوں سے تالی بجائی جائے تو تالی کی آواز ایک گونج کی صورت میں کچھ عرصے کے بعد واپس آ جاتی ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۰۸). [ع].

عاکِسَہ (کس مج ک ، فت س) صف ؛ امذ.
عکس ڈالنے والا ؛ (خصوصاً) وہ آئینہ یا دھات کا مُقعّر جس کے ذریعے شعاع ڈالی جانے تیز روشنی یا آواز کی لہروں کو منعکس کرنے والا آلہ. ماؤنٹ ولسن پر ... ۱ انچ قطر کا عاکسہ نصب کیا گیا جس سے سیارہ پلوٹو دریافت ہوا. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۳۲). [عاکس + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

عاکِف (کس ک) صف ؛ امذ.
اعتکاف کرنے والا ، عبادت کے لیے مسجد میں بیٹھنے والا ، گوشہ نشین شخص.

جو کچھ کوئی کہے وہ سنا کیجے مہرباں
تجھ کو کے عاکفوں کی چھٹ اس کی جگہ کہاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲). یہ ایسا مبارک مقام ہے کہ کبھی طائف اور عاکف اور زائر اور ناظر سے خالی نہیں رہتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاً ، ۱ : ۲۳۷). خیر وہاں ... اعتکاف کیا اور عاکف صاحب کی خوش قسمتی سے اب ان کے منہ میں غالب کی زبان ہے. (۱۹۸۳ ، اُردو ، کراچی ، ۵ ، ۱ : ۱۲۲). [ع].

عالِق (کس ل) صف.
کسی چیز کو درمیان میں لٹکا دینے والا ، تعلیق کرنے والا ، تعلیق یا تاخیر کرنے والا ، لٹکانے والا. تمام وزنی اجسام مرکز زمین کی طرف گرتے ہیں یعنی جب کوئی چیز مانع اور عالق ان کی نہیں ہوتی. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۷). [ع].

عالَم (فت ل) امذ.
۱.(اً) **دنیا ، جہان ، کائنات.** اوسے سارا عالم کھایا ، انو کا پیٹ پھوٹ گیا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ ، ۲).

خوش ہوچھے کی کبھو میراں جی عالم اچھے کیتے
پر کبھی سن جیتے تن اچھیں عالم تیتے

(۱۴۹۶ ، میراں جی شمس العشاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۴).

شاہان عالم اہلان تاج
جنہوں کیتے اتجگ راج

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)). اٹھارا ہزار عالم میرے پیٹ میں نہ منجے نشان نہ منجے مثل ، نہ آنا نہ جانا نہ کچھ روپ نہ مانند نہ نشان. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ۳۳).

تج مکھ اَجت کے جوت تھے عالم و ہنہارا ہوا
تج دین تھے اسلام لے سوہن جگت سارا ہوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).

نزاکت تجھ کمر کی دل نشیں ہے ، اس سبب ساجن
ہوا ہے شہرہ عالم میں مری نازک خیالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

عالم آئینہ ہے جس کا وہ مصوّر بے مثل
ہائے کیا صورتیں پردے میں بناتا ہے میاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۹).

جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
جز وہم نہیں ہستیِ اشیا مرے آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). خدا نے سب سے پہلے عقلِ اوّل کو پیدا کیا ، اس نے نفس کو ، نفس نے افلاک کو ، افلاک نے تمام عالم کو. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۱). حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ عالم چالیس ہزار ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۳). (اًا) **کائنات کا کوئی جزو ، علاقہ.** اگر کسی دریا کو اشارہ کرتے تو تمام صحرا عالم آب ہو جاتا. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۹). عالم اسلام کی جانب غاصبانہ اور معاندانہ نگاہ اٹھانے کی جرأت پیدا نہیں ہوتی تھی. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی (پیش لفظ) ، ۱). (اااً) **خلقِ خدا ، مخلوق ، لوگ ، انواعِ مخلوقات** . خدا خوش ، رسولؐ خوش ، عالم خوش . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).

کہے شیخ سعدی نے عالم کو پند
بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۳).

عالم ہے تجھ پہ مائل
عاشق ہیں تجھ سے گھائل

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۵). ایک عالم دیکھنے کے لئے دوکان سے بازار تک کھڑا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰).

اپنے ہی غم سے نہیں ملتی نجات
اس بنا پر فکرِ عالم کیا کریں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۹). مجموعۂ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲). (iv) **وقت ، زمانہ ، دور ، موسم.** ایک شیر اپنی جوانی کے عالم میں بڑا ظالم تھا. (۱۸۳۵ ، جوہرِ اخلاق ، ۲۸).

عالمِ سوز و سازِ زیس وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگِ آرزو! ہجر میں لذتِ طلب!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵۵). ۲. **دلکش منظر ، نظارا ، تماشا.**

جب مجھے واں نظر اس طرح کا آیا عالم
صورتِ آئینہ حیرت سے ہوا میں اُس دم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۳). بیل بوٹا اُس کا عالم باغ کا دکھاتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۲۰).

جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم
میں معتقدِ فتنۂ محشر نہ ہوا تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

دکھاتی ہے ہر صبح اُن کو وہ عالم
کہ منھ چوم لیتے ہیں وہ آرسی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۶).

اپنے مرکز کی طرف مائلِ پرواز تھا حُسن
بھولتا ہی نہیں عالم تری انگڑائی کا

(۱۹۰۵ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۳). ۳. **حُسن ، بہار ، رونق ، روپ.**

کہوں اس کے عالم کا کیا ماجرا
کہ جوں ہووے دریا پہ کالی گھٹا

(۱۷۸۴ ، سحر البیان ، ۶۹).

گرچہ گل رو ہیں ہزاروں گلستانِ دہر میں
پر کسی محبوب پر اے جان یہ عالم نہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۷۹).

برسات کا اون دنوں تھا موسم
اوس باغ پہ تھا عجیب عالم

(۱۸۴۱ ، دریائے تعشق ، ۱۳). اس میں شک نہیں کہ لکھنؤ کی اس مٹی ہوئی حالت پر بھی ایک عالم ہے. (۱۹۰۳ ، مضامینِ چکبست ، ۳). ۴. **کیفیت ، حالت ، حال.**

اس کوں کنارِ گل منیں عالم ہے اک جدا
پہچانتا ہے کون مکاں عندلیب کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

دریں سے برہی سے دیکھیو
دونوں عالم کا عجب عالم ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۶).

آگہی ، دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے ، اپنے عالمِ تقریر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۲).

کچھ ہوش نہیں کہ ہوں میں کس عالم میں
ساقی نے یہ کیا پلا دیا ہے مجھ کو

(۱۹۳۶ ، شورِ آوارہ ، ۱۶۶). ۵. **طور طریقہ ، رنگ ڈھنگ ، انداز ، وضع ، قرینہ.**

عالم زلفِ رسا ہے جو ترے شانے پر
دوشِ کافر پہ یہ ہوتا نہیں زنار کا روپ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۳).
کسی گل کی ہمیں گلگشت کا یاد آ گیا عالم
ذرا چلنا پھر اے بادِ صبا آہستہ آہستہ
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۶۱).
جیسی نظر آتی ہیں سیہ مست شبِ وصل
ہر شب تری آنکھوں کا یہ عالم نہیں ہوتا
(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۱۸). مہاتما بدھ کو کس کس عالم میں دکھایا گیا ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۶۹). ۹. **مانند ، نظیر.**
کچھ پری کا عالم ہے وہ کچھ حور کا عالم ہے
جنکا عالم اس کے دکھاتا عالم میں سے عالم ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۹۲). ایک ایک بازار اور ... ایک ایک دوکان تصویر کا عالم تھا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۲۷).
جدھر سے میں گزرتا ہوں نگاہیں اٹھتی جاتی ہیں
مری ہستی بھی کیا تیرا ہی عالم ہوتی جاتی ہے
(۱۹۵۰ ، آتشِ گل ، ۱۲۵). ۷. **(تصوف) ظلِ وجودِ حقائق کو کہتے ہیں جو صورتِ ممکنات کے ساتھ ظاہر ہوا ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۷۲). ۸. **قسم ، صنف ، جنس** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ع].

---اِبْداع کس اضا(---کس ا ، سک ب) امذ.
۱. **(فلسفہ) دنیائے ایجاد و اختراع ، ایسی دنیا جہاں مادے کی مدد کے بغیر اشیا کا وجود تسلیم کیا جاتا ہے.** عالمِ ابداع میں جو چیزیں امکانِ عام سے موصوف ہوتی ہیں ، ان کا وجوبی طور پر بالفعل موجود ہونا ضرور ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۷۳). ۲. **وہ دنیا جہاں نئی نئی چیزیں پیدا ہوتی ہوں ، موجودہ دنیا.** راویانِ آثار سیر شعاع ناقلانِ اخبار عالمِ ابداع اس طرح کہتے ہیں کہ جب ... حقیقتِ حال دریافت فرما چکے تو تمام رات اس تنہائی میں بسر کی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۷۷). [عالم + ابداع (رک)].

---اَجْرام کس اضا(---فت ا ، سک ج) امذ.
مادی جسم والی دنیا ، ستاروں اور سیاروں کی دنیا ؛ مراد : آسمان. کل حکما ، تین عالموں کے قائل ہیں (عالمِ عقول ، عالمِ نفوس ، عالمِ اجرام). (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۱). [عالم + اجرام (جرم (رک) کی جمع)].

---اَجْساد کس اضا(---فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج.
مادی دنیا ، گوشت پوست والی دنیا ، ظاہری دنیا. ہم نے اوپر کی سطروں میں جن اربابِ معرفت کی طرف اشارہ کیا ہے ، وہ تین عالم تسلیم کرتے ہیں ، ایک تو یہ عالمِ اجساد یا عالمِ شہادت جسکو تم مادہ اور مادیات کہتے ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶). [عالم + اجساد (جسد (رک) کی جمع)].

---اَجْسام کس اضا(---فت ا ، سک ج) امذ.
رک : عالمِ اجساد ، **عالمِ موجودات ، دنیا ، عالمِ ظاہر ، جہان** وہ نفخ عالمِ ہیولانی عالمِ اجسام میں علی الخصوص ساری ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۳۲) . عالمِ اجسام کی پیدائش کس طرح ہوئی ہے جہاں یہ بحث کی جائے گی وہاں تم کو اس کی تفصیل معلوم ہو گی. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹۶). [عالم + اجسام (جسم (رک) کی جمع)].

---اَرْواح کس اضا(---فت ا ، سک ر) امذ.
۱. **روحوں کا جہان ، وہ دنیا جہاں روحیں رہتی ہیں.** عالمِ ارواح یا عالمِ غیب ... مادیات سے منزہ اور مافوق ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶). عالمِ ارواح و ملائک ... وغیرہ کا جو احوال انہوں نے بیان کیا وہ سب امورِ معقول ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۶). وہ عالمِ ارواح کے متعلق کتابیں پڑھا کرتی تھی. (۱۹۷۹ ، سرگزشتِ حیات ، ۱۳۹). ۲. **عناصرِ اربعہ ، چاروں عنصر** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [عالم + ارواح (روح (رک) کی جمع)].

---اَسْباب کس اضا(---فت ا ، سک س) امذ.
وہ دنیا جہاں ہر وقوعہ کسی نہ کسی سبب سے رونما ہوتا ہے ، دنیائے موجودات ، دنیائے فانی ، جہانِ ظاہر ، یہ زندگی.
ساتھ اپنے نہیں اسبابِ مساعد مطلق
ہم بھی کہنے کے تئیں عالمِ اسباب میں ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۶).
نوشتہ میرا بے معنی تو دل بے مدعا میرا
مگر اس عالمِ اسباب میں میں بے سبب آیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳). اس عالمِ اسباب میں خلقت کا نباہ ہو جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۵۸).
میں بڑھتا جا رہا ہوں عالمِ اسباب سے آگے
اب آگے زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۲۳). [عالم + اسباب (رک)].

---اِسْتِغْراق کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس ت ، سک غ) امذ.
محویت کا عالم ، کسی فکر یا خیال میں ڈوب جانے یا کھو جانے کی کیفیت. مریم اس وقت زلیخا کی دوسری تصویر عالمِ استغراق میں محو تھی. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۸). جب وہ عالمِ استغراق سے باہر آتا ہے تو کائنات کی مختلف اشیا کا مشاہدہ کرتا ہے. (؟ ، مزاج و ماحول ، ۱۰۷). [عالم + استغراق (رک)].

---اَسْرار کس اضا(---فت ا ، سک س) امذ.
ایسی دنیا جہاں کی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی راز پنہاں ہو ، رازوں کی دنیا ، پوشیدہ دنیا ، عالمِ غیب. جنہوں نے اس دنیا کو اپنا گھر بنا لیا ہے اور عالمِ اسرار کی طرف ... ہجرت نہیں کی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵۶). [عالم + اسرار (رک)].

---اَسْفَل کس صف(---فت ا ، سک س ، فت ف) امذ.
۱. **نہایت نچلا جہان ، پاتال.** دوسُوزی کو اس کی بیوی اننا دیوی کے کہنے پر عالمِ اسفل کے عفریت لے گئے تھے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۴۳). ۲. **(تصوف) انسانی تخلیق کا ابتدائی مرحلہ ، مٹی کا قالب ، جسم.**

اوّل اوّل آدمی کو عالمِ اسفل ملا
آخر آخر عالمِ کبریٰ ہوا اس کو عطا
(۱۹۸۲ ، ساز حجاز ، ۳۱). [عالم + اسفل (رک)].

---اِسْلام کس اشا(--- کس ا ، سک س) امذ.
وہ علاقے جہاں مسلمان آبادیاں ہیں ، مسلم ممالک ، اسلامی دنیا. جاوید نامہ میں عہد حاضر کی انسانی روح عالمِ اسلام کے وجود نو میں آشکار ہوتی ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۹). [عالم + اسلام (رک)].

---اَشْباح کس اشا(---فت ا ، سک ش) امذ.
(تصوف) ایک عالم ہے درمیان عالمِ ارواح اور عالمِ اجسام کے، جو کچھ عالمِ اجسام میں موجود ہے اس کی نظیر عالمِ مثال میں موجود ہے فرق اتنا ہے کہ عالمِ ارواح لطیف ہے اور یہ کثیف. شیخ الاشراق کا یہ مذہب ہے کہ عالمِ محسوسات کے سوا ایک اور عالم ہے ، جس کو عالمِ اشباح ... کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۰۰). علمِ عالمِ اشباح جس سے تحقیق ہوتا ہے مسئلۂ بعث الاجساد یعنی قیامت کے دن مُردوں کا قبروں سے اوٹھنا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲). [عالم + اشباح (شبح (رک) کی جمع)].

---اَصْغَر کس صف(---فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
(تصوف) جہانِ آب و گل ، جہانِ مختصر ، بہت چھوٹی دنیا ؛ مراد : کائنات اور انسان اور انسانی جسم (اس حیثیت سے کہ اس کی ذات کائنات کا خلاصہ ہے). جن میں عالمِ اصغر یعنی عالمِ فی الخارج مادیت سے بری ہو کر شامل ہو جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۶۶م). قرآنِ پاک کی ایک آیت کی صوفیانہ تفسیر کی رو سے عالمِ اصغر کے درجے تک پہنچنے کا یہ فریضہ انسان نے خود برضا و رغبت بطور ایک امانت خدا کے ہاتھ سے قبول کر لیا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۴). [عالم + اصغر (رک)].

---اِطْلاق کس اشا(--- کس ا ، سک ط) امذ.
(تصوف) مرتبۂ احدیت اور عالمِ باطن کو کہتے ہیں ، عالمِ مطلق.
سوجھی ہے مجھے عالمِ اطلاق کی منزل
اُلفت نے تو تقید کے جھگڑے سے نکالا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳).
وہ مقید کس طرح عالم میں ہو
جس کو سیر عالمِ اطلاق ہے
(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۲۰۲). [عالم + اطلاق (رک)].

---اِعْتِبار کس اشا(--- کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امذ.
(تصوف) وہ دنیا جس کی ہر چیز تعیّن کر لینے یا فرض کر لینے سے موجود نظر آتی ہے ، عالمِ تعینات.
عالمِ اعتبار ہے سلسلۂ امید و بیم
شرطِ ہبوط ہے صعود وجہِ نشیب ہے فراز
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۲). یہ محض تعینات و شئونات ہیں اور اسی بِنا پر اس کو عالمِ اعتبار کہا جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، اقبال ، شخصیت اور شاعری ، ۵۳). [عالم + اعتبار (رک)].

---اَعْلیٰ کس صف(---فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
کرۂ زمین سے اوپر کا حصہ ، فضائے آسمانی. ان مبادی کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو عالمِ اعلیٰ (ماورائے انسان) میں ان آسمانی حرکتوں کی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۱۶). [عالم + اعلیٰ (رک)].

---اَعْیان کس اشا(---فت ا ، سک ع) امذ.
(تصوف) رک : عالمِ اشباح. عالمِ اعیان عبارت ہے اُون چیزوں سے جو بذاتِ خود قائم ہیں. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۳۳). کن سے اشارہ عالمِ اعیان کی طرف ہے اور فیکون سے عالمِ ارواح کی طرف. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۷۲). ایک مثالی صراحی عالمِ اعیان میں موجود ہے اور دنیا بھر کی صراحیاں اسی کی ناقص نقلیں ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳). [عالم + رک : اعیان (۳)].

---اَفْروز (---فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
دنیا کو منور کرنے والا ، نورافزا ، دنیا کو روشن کرنے والا. انہیں باتوں میں مسافرِ روز یعنی آفتابِ عالم افروز منزلِ مشرق کو طے کر کے سرائے مغرب میں داخل ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۲۹). آپ بھی اُسی بزمِ عالم افروز کی شمع حقیقی ہیں اور آپ کے ساتھ تو ملک کے بچّہ بچّہ کو ہمدردی ہے. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۳۹). [عالم + ف : افروز ، افروختن - روشن کرنا].

---اَفْروزی (---فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
دنیا کو روشن کرنا. اگر آفتاب کے کوئی بیٹا ہوتا تو کبھی رات نہ ہوتی ، کیوں کہ جب آفتاب چھپ جاتا تو اُس کا بیٹا اس کے بجائے عالم افروزی کرتا. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۸۳). [عالم افروز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَکْبَر کس صف(---فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
سب سے بڑا عالم ، (تصوف) وہ عالم جو عالمِ ارواح سے عالمِ اجسام تک پھیلا ہوا ہے ، قلبِ انسانی (عالمِ اصغر کی ضد). اسی تقرب سے اسرارِ خداوندی اُس پر کشف ہوتے ہیں اور آخر کار یہی وارداتِ قلبیہ عالمِ اکبر دکھائی دیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۶۶). جب کائنات کی یہ تصویر اپنی پوری آب و تاب سے منظرِ عام پر آئے گی تو عالمِ اکبر ... اور عالمِ اصغر ... کی درمیانی خلیج پٹ جائے گی. (۱۹۶۱ ، کائنات اور ڈاکٹر آئن سٹائن ، ۱۲). [عالم + اکبر (رک)].

---اَمْثال کس اشا(---فت ا ، سک م) امذ.
رک : عالمِ اشباح. شیخ الاشراق کا یہ مذہب ہے کہ عالمِ محسوسات کے سوا ایک اور عالم ہے ، جس کو عالمِ اشباح یا عالمِ امثال کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۰۰). مادی دنیا کی اشیا ان امثال کی نقلیں ہیں ، خود مادی عالم ، عالمِ امثال کی نقل ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵). [عالم + امثال (رک)].

ـــِ اَمْر کس اضا (ـــِ فت ا ، سک م) امذ.
(تصوّف) اعیانِ ثابتہ اور ارواح کو کہتے ہیں جس سے کُن لیکون مراد ہے یعنی کُن سے اشارہ عالمِ اعیان کی طرف اور لیکون سے عالمِ ارواح کی طرف ہے ، مجردات ، عالمِ خلق (رک) کا نقیض ، وہ حالت جس میں خداوند کریم کسی چیز کو بغیر اسباب کے لفظ کُن سے پیدا کر دیتا ہے. اس اصطلاح کے موافق مادیات کو عالمِ خلق اور مجردات کو عالمِ امر کہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سوانح مولانا روم ، ۱۸۳). اس کے دوسرے نام یہ ہیں: مرتبۂ واحدیت ... عالمِ امر ... برزخِ ثانی وغیرہ . (۱۹۸۸ ، اقبال ، ایک صُوفی شاعر ، ۳۹). [عالم + امر (رک)].

ـــِ اِمکان کس اضا (ـــِ کس ا ، سک م) امذ.
ممکنات کی دنیا ؛ مراد : کائنات ، دنیا.

یہ حُسن و خلق تو کسی انسان میں نہیں
تیرا نظیر عالمِ امکان میں نہیں
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۰۵).

جو وہ تھے ماہِ کنعان تو ہے مہرِ عالمِ امکاں
ہوا ہے تجھ میں اور یوسف میں فرقِ خواب و بیداری
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۵).

دلِ گم گشتہ اگر کوچۂ جاناں میں نہیں
یہ سمجھیے کہ کہیں عالمِ امکاں میں نہیں
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۵).

ہے شرق سے تا غرب تری حکم روانی
ہے مُہر بہ لب عالمِ امکاں ترے آگے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۸). [عالم + امکان (رک)].

ـــِ اِنسانی / اِنسانِیّت کس اضا / صف (کس ا ، سک ن / کس ن ، شد ی بفت) امذ.
مراد : دنیا ، کائنات. ابہام شعر کو ... عالمِ انسانی کے بنیادی مظاہر کے درمیان رکھ دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۹).

عالمِ انسانیت کی خیر ہو ، خیرالانامؐ
یہ عریضہ ، یہ نوا ، یہ التجا کر لے قبول
یا مُحمّدؐ یا رسُولؐ
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۳). [عالم + انسانی / انسانیت (رک)].

ـــِ اَنفاس کس اضا (ـــِ فت ا ، سک ن) امذ.
دنیا ، جہان. عالمِ انفاس میں جو روائحِ طیبہ ہیں فاعلیت اور تاثیر کا رتبہ اللہ نے بخشا. (۱۸۸۵ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۳۳).
[عالم + انفاس (رک)].

ـــِ اَنوار کس اضا (ـــِ فت ا ، سک ن) امذ.
روشنیوں کا جہان ؛ (مجازاً) وہ دنیا جہاں پاک روحیں رہتی ہیں.

روحِ احمدؐ کا تھا وعدہ عالمِ انوار میں
روشنی کم ہو گی جب دہر جفا آثار میں
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۰). [عالم + انوار (رک)].

ـــِ ایجاد کس اضا (ـــِ ی مج) امذ.
مراد : دنیا ، جہان.

یا خدا یے چین ہیں سب عالمِ ایجاد میں
کُوٹ کر اتنا اثر بھرنا نہ تھا فریاد میں
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۶۰).

عروجِ دولت و اقبال و شان و شوکت سے
بنا ہے عالمِ بالا یہ عالمِ ایجاد
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۶۱).

جب عالمِ ایجاد نے صورت پکڑی
مجموعۂ اضداد نے صورت پکڑی
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۲۱). [عالم + ایجاد (رک)].

ـــِ آب کس اضا ، امذ.
۱. جہاں سب طرف پانی ہی پانی نظر آئے.

جوشِ وحشت میں علاجِ خفقان کون کرے
عالمِ آب نہ دکھلائے جو چشمِ تر ، عشق
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۳۸). اگر کسی دریا کو اشارہ کرتے تو تمام صحرا عالمِ آب ہو جاتا. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۹). **۲. شراب کی مستی ، شراب نوشی ، حالتِ بے نوشی ، نشہ.**

میں بادۂ ناب کے تصدق
اس عالمِ آب کے تصدق
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۶).

ساقیا موج کے مانند تڑپتا ہوں میں
جب مجھے یاد ترا عالمِ آب آتا ہے
(۱۸۸۳ ، مرزا انس ، د (ق) ، ۱۰۶). [عالم + آب (رک)].

ـــِ آب و گِل کس اضا (ـــِ و مج ، کس گ) امذ.
پانی اور مٹی کا جہان ؛ مراد : دنیا. اس نے نہ تو یہودیوں کی طرح ان واقعات کو ... یعنی عالمِ آب و گِل بنا دیا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۲۱). پیدا ہونے سے مرنے تک کا درمیانی عرصہ وہ کسی نہ کسی طرح اس عالمِ آب و گل میں گزار کر راہیِ ملکِ عدم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۰). [عالم + آب (رک) + و (حرفِ عطف) + گل (رک)].

ـــِ آخِرَت کس اضا (ـــِ کس مج خ ، فت ر) امذ.
۱. عقبیٰ ، دوسرا جہان ، وہ دنیا جہاں مرنے کے بعد انسان جاتا ہے. معراج میں آپ کا تشریف لے جانا از قبیلِ سفر و سیرِ عالمِ آخرت تھا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۶). اس نے نہ تو یہودیوں کی طرح ان واقعات کو سرتاپا مادی کہہ کر عالمِ آخرت کو بھی عالمِ آب و گِل بنا دیا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۲۱). شاید وہ عالمِ آخرت یعنی مرنے والوں کی دنیا پر بھی اپنی حکمرانی چاہتی تھی. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۵). **۲. (مجازاً) محشر ، قیامت کے دن اکٹھا ہونے کی جگہ.** آخر یہود کو بھی نظر آیا کہ بے شک مذہب کے لیے ایک عالمِ آخرت کی ضرورت ہے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۹۲).
[عالم + آخرت (رک)].

ـــِ آرا صف.
دنیا کو آراستہ کرنے والا ، جہاں آرا.

کاشانۂ جہاں کو قدرت نے جب سنوارا
پردوں سے پھوٹ نکلے انوار عالم آرا
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۱۴). [عالم + ف : آرا ، آراستن - سجانا].

ـــ آرائی امث.
دنیا کو سجانا ، دنیا کو سجانے کی کیفیت.
دیکھو ، اے ساکنانِ خطۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالم آرائی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). [عالم آرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آزار صف.
دنیا کو تکلیف دینے والا ، نہایت تکلیف دہ. سفر دریا ہے عالم آزار اور اژدہا ہے آدم خوار. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۱). [عالم + آزار (رک)].

ـــ آشکارا (ـــ سک ش) صف.
دنیا پر ظاہر ، دنیا میں مشہور و معروف ، جسے تمام خلق خدا جانتی ہو. ان دو کا بستار عالم آشکارا کہ یکس تھے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۸).
کس کی مجال دیکھے اوس حسن آفریں کو
ہر چند اوس کا جلوہ ہے عالم آشکارا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹).
آئی ہے فصل جنوں پڑ مارتے پھرتے ہیں مست
راز اپنوں کا ہے عالم آشکارا ان دنوں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۳). کتاب و سنت نے اُن کا مخصوص ہونا عالم آشکارا کر دیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۶۱). تول صاحب نے ... زمینداروں پر جو ظلم اور تشدد ہو رہے تھے ان کو بھی رفتہ رفتہ عالم آشکارا کیا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۹۸). اف : کرنا ، ہونا. [عالم + آشکارا (رک)].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
دنیا سے واقف ، سب کو جاننے والا.
بیگانہ ہو کے سارے جہاں سے جُدا ہوا
اے عالم آشنا جو ترا آشنا ہوا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۴). [عالم + آشنا (رک)].

ـــ آشنائی (ـــ سک ش) امث.
دنیا سے واقفیت. لطف یہ ہے کہ تخلّص کی طرح عالم آشنائی میں بھی یک رنگ یکتا تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۰۷). انہیں اس عالم آشنائی سے یہ تو نقصان ہوا کہ وہ مشاعروں اور ساظلوں میں حصّہ نہیں لے سکے. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۹). [عالم آشنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آشوب (ـــ و مج) صف.
دنیا میں انقلاب اور ہنگامہ برپا کرنے والا ، دنیا کو درہم برہم کر دینے والا. کوئی واقعہ واقعۂ کربلا سے زیادہ عالم آشوب اور دردناک وقوع میں نہیں آیا. (۱۸۹۲ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵). مغلوں کے عالم آشوب فتنے کو روکنے کے لئے زبردست مستقل فوجیں رکھنی پڑتی تھیں. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالاتِ ، ۲۲۷). [عالم + آشوب (رک)].

ـــ آشوبی (ـــ و مج) امث.
دنیا کی پریشانی نیز وہ زمانہ جس میں ہر شخص پریشان ہو.
قلزمِ مواج میں کب تک ٹھہرتا ہے حباب
عالم آشوبی میں ہے فکر تن آسانی عبث
(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۱۰۸). [عالم آشوب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باطن کس ا ضا (ـــ کس ط) امذ.
داخلی دنیا ، انسان کی اندرونی یا ذہنی دنیا ؛ مراد : عقول و نفوس اور ارواح. دیکھنا چاہیے کہ عالم باطن عالم خارج سے کس قدر اشرف ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۶۶). [عالم + باطن (رک)].

ـــ باقی کس صف ؛ امذ.
ہمیشہ باقی رہنے والی دنیا ، غیر فانی دنیا ؛ مراد : عالم آخرت. جب دو گھنٹے کامل گزر گئے تو پھر دوائی کے دینے کی تجویز کی گئی لیکن جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اُس کی روح عالم باقی میں جا چکی تھی. (۱۸۹۱ ، قصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۸۵). ۶۳ء میں وہ رو گرائے عالم باقی ہوا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۳۱). [عالم + باقی (رک)].

ـــ بالا کس صف ؛ امذ.
۱. اس کائنات سے پرے روحوں اور فرشتوں کا جہان ، علویٰ (عالم سفلی یا زیریں کے مقابلے میں).
جلوہ گر جب سوں سرو قد ہے ترا
سیر کرتا ہوں عالم بالا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۶).
جائے آرام نہ دیکھی کبھی اس عالم میں
نہیں معلوم کہ ہے عالم بالا کیسا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۸). مدینہ کا قبرستان آج اُس جسم کو آغوش میں لیتا ہے ، جس کی روح پاک ملائکہ عالم بالا پر لے گئے. (۱۹۳۱ ، سیفہ کا لال ، ۹۰). **۲. کرۂ زمین سے اوپر کا حصّہ ، فضائے آسمانی.**
لا کھوں آنکھوں سے ستاروں کی تجھے
جھانکتا ہے عالم بالا میاں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۲). اس کی ہوا گرم ہو کر عالم بالا کو صعود کرنے لگے گی. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۳۰). آج کل تحت الثریٰ کے کاموں میں پھنسا ہوا ہوں اور آپ جو کام لینا چاہتے ہیں اس کا تعلق عالم بالا سے ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۷۷). [عالم + بالا (رک)].

ـــ بدل جانا ف س ؛ محاورہ.
انقلاب عظیم ہو جانا (نوراللغات).

ـــ برزخ کس ا [illegible] سک ر ، فت ز) امذ.
جو دو مخالف چیزوں کے [illegible] واقع ہو ، روحوں کے رہنے کا وہ مقام

جو موت سے لے کر قیامت تک ہو گا ، جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام۔

حشرِ اجساد میں تھا گہ تردد مجھ کو
کبھی تھی عالمِ برزخ میں مجھے اک حیرت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱)۔ عالمِ برزخ یہ وہ عالم ہے ، جہاں عالمِ اجساد اور عالمِ ارواح ، عالمِ شہادت اور عالمِ غیب دونوں کے اوصاف اور قوانین مجتمع ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶)۔ آخرکار عالمِ برزخ کے سفر کا قصد کیا۔ (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۱۹۶)۔ [عالم + برزخ (رک)]۔

--- بَسائِط / بَسِیط کس اضا / صف(---فت ب ، کس ء / ی مع) امذ۔
بسیط چیزوں کی دنیا ، پھیلی ہوئی دنیا ، پوری کائنات ، سارا زمانہ۔ عالمِ بسائط عبارت ہے عناصرِ اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے۔ (۱۸۵۴ ، الکلام المبین ، ۳۳)۔

خطوطِ مرکزِ دوراں یہی محیط میں ہیں
موثرات یہی عالمِ بسیط میں ہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۸۲)۔ [عالم + بسائط/بسیط (رک)]۔

--- بَشَرِیّت کس اضا(---فت ب ، ش ، کس ر ، شد ی بفت)امذ۔
وہ دنیا جہاں آدمیت ہو ، انسانوں کی دنیا ، موجودہ دنیا۔

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۴۴)۔ دین نہ قومی ہے نہ انفرادی ... اس کا مقصد ، باوجود فطری امتیازات کے عالمِ بشریت کو متحد و منظم کرنا ہے۔ (۱۹۸۷ ، طواسینِ اقبال ، ۱ : ۱۳۶)۔ [عالم + بشریت (رک)]۔

--- بُطُون کس اضا(---ضم ب ، و مع) امذ۔
پوشیدہ دنیا ، عالمِ بالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ بطون سے عالمِ ظہور میں تشریف لائے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۶)۔ [عالم + بطون (رک)]۔

--- بَقا کس اضا(---فت ب) امذ۔
۱. **ہمیشہ باقی رہنے والی دنیا ، عقبیٰ۔** صادق صاحب نے کبھی کسی اصول سے وفاداری نہیں دکھائی ... اور اسی کیفیت میں عالمِ بقا کو سدھار گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۱)۔ ۲. **فنا ہونے والی دنیا ، جس کو دوام نہ ہو ، غیر مستقل ، کائنات۔** ہر کسی کی موت زیست کا معاملہ اس پر چھوڑ دو ، جو عدم سے ایک وجود کو عالمِ بقا میں لاتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۴۳)۔ [عالم + بقا (رک)]۔

--- بیداری کس اضا(---ی مع) امذ۔
جاگنے کی حالت ، بیداری۔ کبھی اپنے تئیں ایسے سخت اخلاقی شکل مسائل میں مصروف پاتا ہے ، جن کی طرف عالمِ بیداری میں کبھی اس کا خیال نہیں گیا تھا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۸)۔ [عالم + بیداری (رک)]۔

--- پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف۔
۱. **وہ جو سب کو پسند ہو ، لوگوں کو پسند آنے والا ؛ (مجازاً) اچھا ، دلکش۔**

الٹی نقاب رخ سے جو اس بت نے اے جلال
عالم پسند مذہبِ اسلام ہو گیا

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات))۔ ۲. **ایک جھولے دار ٹوپی کا نام جو واجد علی شاہ نے ایجاد کی تھی۔** واجد علی شاہ نے اپنے دربار کے خطاب یافتہ لوگوں کے لیے عالم پسند کے نام سے ایک جھولے دار ٹوپی ایجاد کی تھی۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۹۷)۔ [عالم + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا]۔

--- پَناہ (---فت پ) صف ؛ امذ۔
جس کے پاس مخلوق کو پناہ ملے ، جہاں پناہ ؛ (کنایۃً) بادشاہ۔ سلطان عبداللہ ، ظل اللہ ، عالم پناہ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶)۔ حضرت شاہزادہ ان القاب سے ملقب ہیں عمدۂ خدایگان ، ظلِ سبحانی ، خلیفۃ الرحمٰن ، جہاں پناہ ، عالم پناہ ، گیتی پناہ۔ (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳)۔

رشکِ صد مہر و ماہ آتے ہیں
شاہِ عالم پناہ آتے ہیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶۵)۔ [عالم + پناہ (رک)]۔

--- پَناہی (---فت پ) امث۔
بادشاہی۔

عقل دل کوں دیا ہے پادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶)۔ [عالم پناہ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- پھر جانا / پھرنا عاورہ۔
زمانہ پھر جانا ، برگشتہ ہو جانا ، دنیا کا ناراض ہو جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

--- تاب صف ؛ ← عالمتاب۔
دنیا کو چمکانے والا (عموماً آفتاب اور ماہتاب کے لیے مستعمل)۔

صبحدم ، دروازۂ خاور کھلا
مہرِ عالمتاب کا منظر کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸)۔ [عالم + ف : تاب ، تافتن - چمکنا ، منور ہونا ، روشن ہونا]۔

--- تَصْوِیر کس اضا(---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ۔
۱. **تصویر کی سی حالت ، سکوت اور حیرت پیدا کر دینے والی حالت۔**

شمع چپ ، آئینہ حیران ہے ، عاشق ششدر
واہ کیا ... عالمِ تصویر تری محفل ہے

(۱۹۰۵ ، داغ (مہذب اللغات))۔ ۲. **(مجازاً) رنگ روپ ، رنگینی ، دل کشی ، سج دھج ، روپ۔**

آفاق میں کل عالمِ تصویر تھا جن پر
ویراں نظر آتے ہیں وہی قصر و محل آج

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷۶)۔ [عالم + تصویر (رک)]۔

---تِمْثال کس اضا(---کس ت ، سک م) امذ.
رک : عالمِ تصویر.

آئینہ رخ سے تو آئینہ میں رخ کو دیکھا
کر دیا عالمِ تمثال نے حیراں ہم کو

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۷). [عالم + تمثال (رک)].

---تنہائی کس اضا(---فت ت ، سک ن) امذ.
اکیلا ہونا ، تنہائی کی دنیا ، تنہائی کی کیفیت ، کسمپرسی کا عالم ، ہنگامِ بیکسی.

آج شبیر پہ کیا عالمِ تنہائی ہے
ظلم کی چاند پہ زہرا کے گھٹا چھائی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۱).

میں ہوں اور عالمِ تنہائی ہے
میں ہوں اور یہ دلِ سودائی ہے

(۱۹۳۱ ، مرزا رُسوا (مہذب اللغات)). [عالم + تنہائی (رک)].

---تہہ و بالا کَرْنا محاورہ.
الدھیر مچانا ، دنیا کو الٹ پلٹ کرنا.

ہم بھی نکل کے قبر سے دیدار دیکھ لیں
عالم کو کیجیے تہہ و بالا کسی طرح

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۷۵).

---ثانی کس صف ، امذ.
(تصوف) مرتبۂ واحدیت اور عالمِ صفات کو کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۷۲). [عالم + ثانی (رک)].

---جاوِداں/جاوِدانی (---کس و) امذ.
رک : عالمِ بقا معنی نمبر ۱. اہلِ اسلام سے بڑھ کر موت کا مشتاق کوئی نہ ہو گا ، ان کو عالمِ جاوداں ہر وقت دنیا سے اچھا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۳۶). میرے قدر شناس افسر جن سے کہ میں اس مہربانی کی توقع کر سکتا تھا ان میں سے اکثر عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو رخصت ہوئے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۲). [عالم + جاوداں/جاودانی (رک)].

---جاوِید کس صف(---ی مج نیز مع) امذ.
عالمِ آخرت ، دوسری دنیا جو بے زوال ہے (فرہنگ آصفیہ). [عالم + جاوید (رک)].

---جَبَرُوت کس اضا(---فت ج ، فت نیز سک ب ، و مع) امذ.
(تصوف) مرتبۂ اسمائے صفاتِ خداوندی ، مرتبۂ وحدت جو حقیقتِ محمدیؐ ہے. عالمِ جبروت یعنی مرتبۂ اسماء والصفات. (۱۹۲۷ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۶۷). [عالم + جبروت (رک)].

---جَذْب کس اضا(---فت ج ، سک ذ) امذ.
(تصوف) بلا کوشش کی وہ حالت جو بندے کو حق کی طرف ہو ، سرمستی کی کیفیت. وہ ۱۱۳۶ھ سے ۱۱۳۳ھ تک عالمِ جذب میں رہے اور اس کے بعد ہی بیعت کی. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۰۸). [عالم + جذب (رک)].

---جَسَد کس اضا(---فت ج ، س) امذ.
رک : عالمِ اجساد. وہ دیگر اہلِ باطن کی طرح ... عالمِ جسد اور عالمِ روح کے درمیان ایک تیسرے عالم کے قائل ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۰). [عالم + جسد (رک)].

---جِن/جِنّات کس اضا(---کس ج / شد ن) امذ ؛ ج.
جنوں کی دنیا ، آگ سے پیدا کی ہوئی مخلوقات کی دنیا.

دو دن کو جو تعویذ و فتیلہ و عمل سے
تسخیر کیا عالمِ جنات تو پھر کیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳). مگر آیت میں عالم سے مراد ہر ہر جنس (مثلاً عالمِ جن ، عالمِ ملائکہ ، عالمِ انس وغیرہ وغیرہ) ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲). [عالم + جن / جنات (رک)].

---جَوانی کس اضا(---فت ج) امذ.
شباب کا زمانہ (مہذب اللغات). [عالم + جوانی (رک)].

---چھانا محاورہ.
کیفیت طاری ہونا.

عجب عالم سا دل پر چھا رہا ہے
حسین جیسے کوئی شرما رہا ہے

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۶۷).

---حُدُوث کس اضا(---ضم ح ، و مع) امذ.
وہ دنیا جہاں نئی نئی چیزیں پیدا ہوتی ہیں ، کائنات ، دنیا.

در پردہ ہو رہا ہے اشارہ حباب کا
ہے عالمِ حدوث نمونہ سراب کا

(۱۸۹۳ ، کرار (تذکرۂ عروس الاذکار ، ۱۳۰)). [عالم + حدوث (۱)].

---حَیرَت میں ہونا ف م.
حیرانی کی حالت میں ہونا ، حیران ہونا ، ششدر ہونا. اُس نے جواب نہ دیا کون کہہ سکے کہ عالمِ حیرت میں تھا یا ندامت تھی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۳).

---خارِج کس اضا(---کس ر) امذ.
۱. **(تصوف) عالمِ ارواح ، جو اعیانِ ثابتہ کا ظل ہے ، بعض کے نزدیک تمام عالمِ خلق** (مصباح التعرف ، ۱۷۲). ۲. **خارجی دنیا ، انسان کی ذات یا جسم سے باہر کی دنیا ، کائنات.** غزل گو کا مطمعِ نظر اس کا درون ہی ہوتا ہے اُسے عالمِ خارج کے مشاہدہ کی کوئی محتاجی لاحق نہیں رہتی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۶۸). [عالم + خارج (رک)].

---خاک کس اضا ، امذ.
زمین ، یہی دنیا جس میں پیدا ہونے کے بعد انسان و حیوان وغیرہ رہتے سہتے ہیں (مہذب اللغات). [عالم + خاک (رک)].

---خَدَر کس اضا(---فت خ ، د) امذ.
(طب) سُن ہو جانے کی کیفیت (انگ : ANAE THESM.). میرے خیال میں اس مخصوص کیفیت کو عالمِ خدر سے تعبیر کیا جائے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۰). [عالم + خدر (رک)].

ـــــخَراب کس صف(ـــ فت خ) امذ.
تباہ و برباد دنیا ؛ (کنایۃً) وہ دنیا جو زمین پر آباد ہے ، دنیا.

سمجھ تو زیست کو اس عالمِ خراب میں خواب
زیادہ اس سے نہیں زندگی ہے خواب میں خواب

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۵۴). [عالم + خراب (رک)].

ـــــخَلْق کس اضا(ـــ فت خ ، سک ل) امذ.
(تصوف) عالمِ اجسام جو امرِ حق سے مادّے اور مدت کے ساتھ وجود میں آیا ، مادّی دنیا ، عالمِ شہادت (مصباح التعرف، ۱۷۲). قرآن شریف نے سب سے زیادہ معرکۃ الآرا مسئلہ ، روح کی نسبت فرما دیا کہ یہ عالمِ خلق کی شے نہیں ہے بلکہ عالمِ امر کی شے ہے. (۱۹۲۵ ، فضائلِ اسلام ، ۱۹) . عالمِ خلق سے مراد ہے مادّی دنیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۶). ۲. **(تصوف) وہ چیزیں جن میں ناپ تول ، مقدار ، کمیت اور اندازے کو دخل ہو** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [عالم + خلق (رک)].

ـــــخواب میں ہونا ف س ؛ محاورہ.
غافل ہونا ، غفلت میں پڑے ہونا (مہذب اللغات).

ـــــخَیال کس اضا(ـــ فت خ) امذ.
خیالی دنیا ، عالمِ تصوّر ، تصورات کی دنیا. موسیٰ جو عالمِ خیال میں ایک ضروری مسئلہ کے حل کرنے میں مستغرق تھا ، دفعۃً چونک اٹھا. (۱۹۰۲ ، شہیدِ مغرب ، ۴). اس ناول کے کردار ایجاد ہی ہیں ، یعنی ان کا وجود عالمِ خیال کے علاوہ کہیں اور نہیں . (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۱).[عالم + خیال (رک)].

ـــــدِکھانا / دِکْھلانا ف س ؛ محاورہ.
۱. **بہار دکھانا ، رونق دینا ، جوبن دکھانا ، ناز و انداز دکھانا.**

لڑکے کو چھوڑے سے لڑاتی چلی
جوانی کا عالم دکھاتی چلی

(۱۷۸۶ ، میر حسن (فرہنگِ آصفیہ)).

خوشنما ہے چہرۂ محبوب پر زلفِ سیاہ
عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۹۷).

گو رنگ اڑ گئے مگر اک لطف پا گئے
یہ گل وہ ہیں خزاں میں بھی عالم دکھا گئے

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہینِ غم ، ۸۱). ۲. **تماشا دکھانا ، دلکش منظر پیش کرنا.**

کہ وہ نازنیں کچھ جھجک منہ چھپا
کمر اور جوبن کا عالم دکھا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۶۸).

لے جنونِ جذبہ کا عالم جو کبھی دکھلائیں
جلوۂ یار ہو پر چاک قبا سے پیدا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷). یہ اشعار اس عیار دلدار نے سنے اور زیادہ کمر کو بل دیا کولھوں کا عالم دکھایا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۷۰). ۳. **کیفیت ظاہر کرنا ، حالت دکھانا ،**

شرابیں پی ہوئے مسرور باہم
دکھایا نشہ نے جب اپنا عالم

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۰). ۴. **مصیبت میں ڈالنا ، آفت سے دوچار کرنا.**

یا تو بن بن اپنا عالم ہم کو دکھلاتے تھے تم
یا بگڑ کر اور ہی عالم دکھایا آپ نے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۰).

ـــــدوسْت (ـــ و مج ، سک س) صف.
سارے زمانے کو دوست رکھنے والا ، جگت آشنا ؛ (کنایۃً) محبوب.

زمانہ دوستی پر ان حسینوں کی نہ اترائے
یہ عالم دوست اکثر دشمنِ عالم بھی ہوتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۱). [عالم + دوست (رک)].

ـــــدیکھنا ف س ؛ محاورہ.
تماشا دیکھنا ، نظارہ کرنا ، حال دیکھنا.

بیخود اُس مستِ ادا و ناز بن رہتے ہیں ہم
عالم اپنا دیکھیے تو عالمِ دیگر ہے اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۷۵).

لوٹی ہے خوب دولتِ دیدار جوش نے
دیکھا ہے اون کے حُسن کا عالم تمام شب

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۳۸).

ـــــدِیگَر کس صف(ـــ ی مع ، فت گ) امذ.
۱. **بدلی ہوئی حالت ، تبدیل شدہ حالات.**

بیخود اس مستِ ادا و ناز بن رہتے ہیں ہم
عالم اپنا دیکھیے تو عالمِ دیگر ہے اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک، ۶۷۵). ۲. **دوسرا جہان، دوسری دنیا** (ماخوذ : اسٹین گاس). [عالم + دیگر (رک)].

ـــــدِیگَر (دِگَر) ہونا محاورہ.
حالت بدل جانا ، الٹ پلٹ ہو جانا ، گومگو کی کیفیت ہونا.

دلدار کو دکھاؤں اگر دل کا کُل کلام
عالم دگر ہو سلسلۂ مہر و ماہ کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸۴).

ـــــرُبُوبِیَّت / رُبُوبِیَہ کس اضا نیز صف (ـــ ضم ر ، و مع کس ب ، شد ی بفت) امذ.
رک : عالمِ بالا (عالمِ عبودیت کا نقیض). جب انسان عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے کھل جاتی ہیں کیفیتیں عالمِ ربوبیہ کی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۵). عالمِ ربوبیت کی جانب اس میں ایک ایسا دائمی شوق ہو ، جس کی ابتدا بھی اللہ ہی سے ہوئی ہے . (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ ، ۱ : ۱۰۵۲). [عالم + ربوبیت / ربوبیہ (رک)].

ـــــرَنْگ و بُو کس اضا(ـــ فت ر ، غنہ ، و مع ، و مع) امذ.
مراد : دنیا ، موجوداتِ عالم ، عالمِ رنگ و بُو اور کائنات کے

شور و شغف میں اپنے ہی اندر ایک صلاحیت نظر آتی ہے ۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۱۶). [عالم + رنگ (رک) + و (حرفِ عطف) + بُو (رک)].

---ِ رُوح کس اضا(---و مع) امذ.
عالمِ ارواح ، روحوں کا جہاں. انسان اسی عالمِ اسرار و غیوب کو اپنی محدود تعبیر میں «عالمِ قدس ، عالمِ روح ، عالمِ مثال» وغیرہ سے موسوم کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۱۲). [عالم + روح (رک)].

---ِ رُویا کس اضا(---و مع) امذ.
خواب کی حالت ، خواب کی کیفیت.

محفوظ ہیں دورنگی عالم سے بے خبر
نے صبح ہے نہ عالمِ رویا میں شام ہے

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۳۹۹). اگر کوئی شخص اپنے عالمِ رویا کا بالالتزام جائزہ لیتا رہے تو اکثر اسے اپنا عکس اپنے سے مختلف نظر آئے گا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۶) . عالمِ رویا میں ایک جگہ دکھائی دی جہاں پُرپیچ راستوں کے بیچ ایک پہاڑی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۴). [عالم + رویا (رک)].

---ِ رُویَت کس اضا(---و مع ، فت ی) امذ.
نظر آنے والی دنیا ، معلوم دنیا ، مادّی دنیا. وہ عالمِ رویت کے آدمی ہیں جسم و جسمانیات کی دنیا ان کی دنیا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ،کراچی ، یکم اپریل ، ۱۳). [عالم + رویت (رک)].

---ِ زیریں کس صف(---ی مج ، ی مع) امذ.
نیچے کی دنیا (عالمِ بالا کا نقیض) ؛ **مراد : دنیا ، جہان ، کائنات ، زمین.** عالمِ مثال میں کوئی آبادی نہیں ، وہ صرف ایک آئینہ خانہ ہے ، جس میں عالمِ بالا یا عالمِ زیریں سے جو شکل بھی اپنکے سامنے آتی ہے اہلِ بصیرت کو نظر آ جاتی ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۸). [عالم + زیریں (رک)].

---ِ سِفْلی کس صف(--- کس نیز ضم س ، سک ف)امذ.
عالمِ زیریں، دنیائے آب و گِل، دنیائے فانی (عالمِ علوی کا نقیض). عالمِ سفلی میں دروغ دیوزاد ایک سفلۂ نابکار تھا کہ حمق تیرہ دماغ اس کا باپ تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۳۶). عالمِ سفلی میں جس قدر عناصر ہیں ان میں نفع اور نقصان دونوں ملے ہوئے ہیں . (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۶۵). ہمارے شیخ ... اس عالمِ سفلی سے بلند ہو گئے تھے . (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۲۹). [عالم + سفلی (رک)].

---ِ سُکْر کس اضا(---ضم س ، سک ک) امذ.
نشے کی حالت ، مستی کی کیفیت ، بے خودی. ایک طرف تعلیمی اداروں میں مشاعرے بند کہ شاعر حضرات شراب بندی کے باوجود عالمِ سکر میں آتے ہیں. (۱۹۸۱ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۷۰). [عالم + سکر (رک)].

---ِ شَباب کس اضا(---فت ش) امذ.
رک : عالمِ جوانی.

خدا کا قہر ہی نازل ہوا ہے بندوں پر
مراد ہو یہ ترا عالمِ شباب نہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۱). اب بھی وہ اتنے ہی چُست اور چوکس ہیں جتنے کہ عالمِ شباب میں تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۱). [عالم + شباب (رک)].

---ِ شَہادُت/شَہادَۃ کس اضا(---فت ش ، د) امذ.
رک : عالمِ اجساد ، دنیا.

جو دھیان میں تیرے اوس میں آتی ہے بیاض
بس وہ ہی ہے عالمِ شہادت بہ یقین

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۷).

اجسام ہیں عالمِ شہادت
یا مادہ جن کی ہے ولادت

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۹۹). عالم دو قسم کے ہیں ، ایک عالمِ شہادۃ ... دوسرا عالمِ ارواح. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۳۵). [عالم + شہادت (رک)].

---ِ شَہُود کس اضا(---ضم ش ، و مع) امذ.
۱. **عالمِ شہادت ، وہ دنیا جس میں سب چیزیں نظر آئیں ، گوشت پوست والی مادّی دنیا.** بدھوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قوت کا وجود اصلی و حقیقی مادہ کو اپنا مظہر بنا کر عالمِ شہود میں لاتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۲۶). پینٹنگ ہو اسکیچ یا مٹی اپنی اپنی صورتیں پکڑ لیتے ، یوں معلوم ہوتا جیسے انہیں عالمِ شہود میں آنا ہی تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۸۹) . ۲. (تصوّف) **وہ حالت جس میں جلوۂ حق ہر چیز میں نظر آتا ہے** (جامع اللغات). [عالم + شہود (رک)].

---ِ صُغْریٰ/صَغِیر کس صف(---ضم ص ، سک غ ، ی بشکل ا / فت ص ، ی مع) امذ.
چھوٹی دنیا ، کمتر درجے کی دنیا ؛ مراد : دنیا ؛ کائنات ؛ انسان اور جسمِ انسانی.

اس عالمِ صغیر میں ہے عالمِ کبیر
انسان کو دیکھ تو نظرِ اعتبار سے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۱۷). سب سے زیادہ بھرپور اور سب سے زیادہ مکمل طور پر منظم ذہن ایک عالمِ صغریٰ ہو گا ، جو عالمِ کبریٰ یعنی اس عالم کی نہایت صحیح شبیہ ہوگا. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۵۱۸) . عالمِ کبیر یعنی کائنات فطرت اور عالمِ صغیر یعنی انسانی شخصیت دونوں کے سربستہ اسرار کے نئے نئے حل پیش کیے ہیں. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۶۶). [عالم + اصغر / صغیر (رک) جس کا یہ اسم مکبر مؤنث ہے].

---ِ صُورَت کس اضا(---و مع ، فت ر) امذ.
ظاہری دنیا (جامع اللغات). [عالم + صورت (رک)].

---طاری ہونا محاورہ.
کیفیت چھا جانا ، حالت طاری ہونا. جب اکیلا یہ بات کر چکا تو دیر تک خاموشی کا عالم طاری رہا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۵۳).

حافظ کی یہ غزل حسبِ حال اشعار اور بتیس برس پہلے کی بچھڑی ہوئی دنیا کا تصور ایک عجیب عالم طاری ہو گیا. (۱۹۳۰، کاروانِ خیال، ۴۷).

---ظاہر کس صف(---کس ہ) امذ.
۱. **مراد : دنیا، موجوداتِ عالم.** عالمِ ظاہر کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور اصل حیات کے رشتے شروع ہوتے ہیں. (۱۹۸۳، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر وفن)، ۱۵). ۲. **جسم اور جسمِ انسانی.** عالمِ ظاہر گوشت پوست، خون اور استخوان کا مجموعہ ہے. (۱۹۷۹، تاریخ پشتون (ترجمہ)، ۷۷). [عالم + ظاہر (رک)].

---عالَم (---فت ل). (الف) م ف.
۱. **کثرت سے، نہایت، تواتر سے.**

عالم عالم انقباضِ دل ہو اعدا کو نصیب
عیش کا دل پر ترے احباب کے وا ہووے باب

(۱۸۲۲، راسخ عظیم آبادی، ک، ۲۳). ۲. **پوری دنیا میں، ساری کائنات میں، ہر جگہ.** زاہد بادشاہ سے کہتا تھا بادشاہ اُسے بطیبِ خاطر قبول کرتا تھا اس صورت میں عالم عالم فیض جاری ہوا. (۱۸۳۸، بستانِ حکمت، ۱۵۹).

وہ دعا جس کے شجر سے ہیں حجر تک مشتاق
وہ دعا جس کا اثر آج ہے عالم عالم

(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۲۰۲). (ب) امذ. **ساری دنیا، سب لوگ، تمام جہان.** اے جوانِ رعنا تیری تقدیر نے رسائی کی کہ میں تجھ پر مائل ہوئی وہ مرتبہ تیرا کروں کہ عالم عالم رشک کرے. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۲۲۵). [عالم + عالم (رک)].

---عالَم ہونا عاورہ (قدیم).
طرح طرح کی کیفیت رونما ہونا، نوع بہ نوع کیفیات کا ظاہر ہونا.
دل خوش رکھ کچھ غم نہیں، اس وزیری میں ہی عالم عالم ہے، دنیا کا جینا ایک دم ہے. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶۵).

---عدم کس اضا(---فت ع، د) امذ.
نیستی کا عالم (عالمِ وجود کا نقیض). اس کا پھر عالمِ عدم میں واپس جانا ان کی مشکوریت کا باعث ہونا چاہیئے. (۱۹۲۸، حیاتِ جوہر، ۲۹۵). [عالم + عدم (رک)].

---عقل کس اضا(---فت ع، سک ق) امذ.
وہ حالت یا عالم جس میں عقل سے کام لیا جائے. ایسوں کے سامنے عالمِ عقل کی کسی معقول صورت کی حاضری کیسے ہو سکتی ہے. (۱۹۳۰، اسفار اربعہ، ۱ : ۱۷۳۲). [عالم + عقل (رک)].

---عقول کس اضا(---ضم ع، و مع) امذ.
رک : عالمِ عقل.

افسوس وہ مظاہرِ کون میں پھنس گیا
جو عالمِ عقول سے ناآشنا نہ تھا

(۱۸۵۵، کلیاتِ شیفتہ، ۲۰۳). کل حکما، تین عالموں کے قائل ہیں عالمِ عقول، عالمِ نفوس، عالمِ اجرام. (۱۹۲۵، حکمۃ الاشراق، ۱۱). [عالم + عقول (عقل (رک) کی جمع)].

---عُلوی کس صف(---ضم ع، سک ل) امذ.
عالمِ بالا، وہ عالم جو دنیا کے علاوہ ہے (عالمِ سفلی کا نقیض).

حسن تیرا عالمِ علوی سوں دیتا ہے خبر
یہ دمِ عیسیٰ کی تیرے دم منیں تاثیر ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۲۷).

دل میں آیا عالمِ علوی میں جا
دیکھیے احوال تک منصور کا

(۱۷۸۰، تفسیر مرتضوی، ۳۵). اسی اثنا میں عالمِ بالا سے ندا آئی اور عالمِ علوی سے نوید پہونچی. (۱۸۴۶، مقدمہ آثارالصنادید، ۷).

کیا روحِ جہاں پیما نے اپنا   تعلق عالمِ علوی سے پیدا

(۱۸۹۲، شامِ غریباں، تسلیم، ۳۲۵). سفینۂ صبح کے اثر نے بڑھ کے تمام عالمِ علوی پر قبضہ کر لیا (۱۹۰۰، منصور موہنا، ۳۳). عالمِ علوی اور سفلی کی تمام جزئیات و تفصیلات اس دردانہ کے اندر پنہاں تھیں. (۱۹۷۹، تاریخِ پشتون (ترجمہ)، ۴۳). [عالم + علوی (رک)].

---غیب کس اضا(---ی لین) امذ.
۱. **وہ عالم جو ہم سے پوشیدہ ہے، عالمِ ارواح و ملائکہ.** مجھ کو اس وقت ہدایت، عالمِ غیب سے ہوئی کہ تو گھبرا نہیں. (۱۸۸۲، طلسم ہوش ربا، ۱ : ۵۳۸). جو کوئی کہ دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہے عالمِ غیب کو روح سے دیکھتا ہے. (۱۹۲۳، تذکرۃ الاولیا، ۱۵۸). ماحول ایسا سماں پیش کر رہا تھا جیسے عالمِ غیب کے رازہائے سربستہ آشکار ہو رہے ہوں. (۱۹۸۳، سندھ اور نگاہِ قدر شناس، ۱۳). ۲. **(تصوف) مرتبۂ احدیت** (ماخوذ : مصطلحات عرفا، ۲۷۱). [عالم + غیب (رک)].

---فانی کس صف، امذ.
فنا ہونے والا جہان، دنیائے فانی، مٹ جانے والی دنیا. میرے قدر شناس افسر جن سے کہ میں اس مہربانی کی توقع کر سکتا تھا اُن میں سے اکثر عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو رخصت ہوئے. (۱۸۹۳، تعلیم الاخلاق، ۲). اس وقت تک جبکہ عالمِ فانی کی ناپائیدار روحیں اپنے اعمال و افعال کی باز پُرس کے واسطے میدانِ حشر میں جمع ہوں قمر چہاردہم کی طرح صفحہ تاریخ پر چمکیگا. (۱۹۱۲، شہیدِ مغرب، ۱۳).

کیا وقت گزر رہا ہے نادانی میں
بیٹھے ہیں نچنت عالمِ فانی میں

(۱۹۵۵، رباعیاتِ امجد، ۳ : ۳۷). [عالم + فانی (رک)].

---فریب (---فت ف، ی مج) صف.
دنیا کو فریب میں لانے والا؛ مراد : محبوب.

جو اس سرو کوں بار ہے ناز و سیب
بُھلاتی تھے غمزیاں سوں عالم فریب

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۵۰۶). [عالم + فریب (رک)].

ـــــ فریبی (ـــــ فت ب ، ی مج) امث.
دھوکا دینے کی کیفیت ، دنیا کو فریب دینا. گو چاندنی ہمیشہ ہی عجیب عالم فریبی کے ساتھ ہماری مہمان ہوتی ہے مگر اس موسم میں بلا کا نکھار ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۳) ۔ [عالم فریب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ فی الخارج (ـــــ ضم ا ، سک ل ، کس ر) امذ.
رک : عالم خارج. اوّل قسم کی شاعری ... ایسے بیانات پر مشتمل ہوتی ہے جن سے عالم فی الخارج کے معاملات پیش نظر ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۹ ، اردو گیت ، ۵۰). [عالم + فی (حرف جار) + رک : ال (ا) + خارج (رک)].

ـــــ قُدس کس اضا(ـــــ ضم ق ، سک د) امذ.
رک : عالم بالا. وہ عالم قدس کو رحلت فرما ہوئے . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷). ان کے اصل سرچشمے اور مبدع کا تعلق دراصل عالم قدس ہی سے ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۵۷۷). اُجلا نیلا آسمان ہے ، جو ... ایسی روشنی بکھیرتا ہے ، جو گرجوں اور مزاروں کی «مدھم مذہبی روشنی» سے کہیں زیادہ عالم قدس کی فضا پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۹۷). [عالم + قدس (رک)].

ـــــ کُبرا کس صف(ـــــ ضم ک ، سک ب) امذ.
رک : عالم کبریٰ. عالم صغرا کون؟ ہور عالم کبرا کون؟ . (۱۸۱۰ ، جونسٹھ گھر ، ۸). [عالم + کبرا ، کبریٰ (رک) کا ایک املا].

ـــــ کُبریٰ کس صف(ـــــ ضم ک ، سک ب ، ا بشکل ی) امث.
بہت بڑی دنیا ، عظیم دنیا ؛ مراد : انسان. حکماء انسان کو نسخہ اور عالم کبریٰ سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون (ترجمہ) ، ۷۷).

اوّل اوّل آدمی کو عالم اسفل ملا
آخر آخر عالم کبریٰ ہوا اس کو عطا

(۱۹۸۲ ، ساز حجاز ، ۳۱). [عالم + اکبر (رک) جس کی یہ تانیث ہے].

ـــــ کَبیر کس صف(ـــــ فت ک ، ی مج) امذ.
۱. (تصوّف) عالم باطن یعنی مراتب ثلثہ احدیت ، عالم ارواح ، ملائک ، وحدیت اور واحدیت.

اس عالم صغیر میں ہے عالم کبیر
انساں کو دیکھ تو نظر اعتبار سے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۱۷). عالم صغیر (انسان) کے اندر ان قوتوں کی حیثیت وہی ہے جو عالم کبیر ... میں حیوانوں کی ہے . (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۸۲۶). ۲. بڑی دنیا ، پوری کائنات ، سارا زمانہ. عالم کبیر یعنی کائنات فطرت اور عالم صغیر یعنی انسانی شخصیت دونوں کے سربستہ اسرار کے نئے نئے حل پیش کیے ہیں. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۶۶). [عالم + کبیر (رک)].

ـــــ کَثرت کس اضا(ـــــ فت ک ، سک ث ، فت ر) امذ.
مراد : کائنات ، دنیا ، موجودات عالم.

فرق نقطہ کا فقط ہے احد اور احمد میں
کیا کہیں کیا نہ کہیں عالم کثرت والے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۳).

از مکاں تا لامکاں ہر شو ترا عکس وجود
عالم کثرت ہے تیرے حُسن یکتا کی نمود

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۱۵۷). [عالم + کثرت (رک)].

ـــــ کَون کس اضا(ـــــ و لین) امذ.
۱. عالم موجودات ، دنیائے مخلوقات. یہ یعنی جامع ، یہ صحیفۂ یزدانی ، عالم کون کی آخری معراج ہے. (۱۹۱۱ ، سیرة النبیؐ ، ۱ : ۲). ۲. خلق خدا ، انواع مخلوقات ، لوگ. مقدس جیروم نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کہ عالم کون ، اس بات سے حیرت زدہ ہے کہ تمام لوگ کافر ہو گئے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۷). [عالم + کون (رک)].

ـــــ کَون و فَساد کس اضا(ـــــ و لین ، و مج ، فت ف) امذ.
مراد : دنیا ، جہاں چیزیں بنتی بگڑتی رہتی ہیں ، عالم فانی. جس کو عالم کون و فساد کی بیگانہ وشی کا تماشہ دیکھنا ہو وہ ان قمار خانوں میں جا کے دیکھے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۳۸). یہ جو وہ کہتے ہیں کہ اس عالم کون و فساد (یعنی چیزیں جہاں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں)، ان کے حوادث و واقعات کے ابتدائی اسباب اور مبادی فلکی اوضاع اور آسمانی حرکات ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۲۰۹). [عالم کون + و (حرف عطف) + فساد (رک)].

ـــــ کَیف کس اضا(ـــــ ی لین) امذ.
مستی کا عالم (مہذب اللغات). [عالم + کیف (رک)].

ـــــ کُھلنا عاورہ.
حال ظاہر ہونا ، راز افشا ہونا.

کُھل گیا اون کی مسیحائی کا عالم شب وصل
میرا دم بند ہے دیتے ہیں مجھے دم شب وصل

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۹).

ـــــ گُداز (ـــــ ضم گ) صف.
دنیا کو پگھلا دینے والا ، پُرسوز ؛ (مجازاً) دنیا کو اپنے اثر سے ہلا دینے والا.

یکایک کیا آو عالم گداز
کہ اے یار مت سن مرے دل کا راز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳). [عالم + ف : گداز ، گداختن - پگھلنا ، پگھلانا ، نرم کرنا].

ـــــ گَرد (ـــــ فت گ ، سک ر) صف ؛ امذ.
دُنیا میں پھرنے والا ، بہت سفر کرنے والا ، سیّاح ، مسافر (نور اللغات ؛ پلیٹس). [عالم + ف : گرد ، گشتن - پھرنا].

ـــــ گُزَرنا عاورہ.
کیفیت طاری ہونا ، عجیب حال ہونا ، مستی یا نشہ چھانا. (بلبل) چہکارتی تھی تو دل پر ایک عالم گزر جاتا تھا ، کیفیت بیان میں نہیں آ سکتی. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۸۳).

ـــــگیر (ـــــی مع) صف ؛ امذ = عالمگیر.
۱. **دنیا کو فتح کرنے والا ؛ دنیا کو گرفت یا قبضے میں لے لینے والا ، آفاق ، ہمہ گیر.** سعداللہ خان نے عرض کی کہ اس میں شک نہیں عالمگیر عالم گیر ہوگا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۶). ۲. **دنیا میں یا دور دور تک پھیلنے والا ، دنیا کو اپنے اثر میں لینے والا ، عالمی.**

بجھ پیر عالم گیر کا مردُود سو مقہور ہے
گھر بار اس ناپاک کا یک بارگی تل پٹ ہوا
(۵۶۳) ، حسن شوق ، د ، ۱۳۷).

اگر تجھ حسن عالمگیر کوں دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زبان اوپر بیاں خوباں نامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۹۶۷ ، ۸۰)). یہ ذکر تھا ہوا عالمگیر ہوئی ، جہاز تباہی میں آیا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۹). اگر ہوا تیزی کے ساتھ نہ چلتی ہوتی تو موسلادھار مینہ برستا اور عالمگیر بارش ہوتی. (۱۸۹۳ ، بی کہان ، ۱). یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوگی جب ہماری نگاہ حسن عالمگیر ہو جائے گی. (۱۹۳۶ ، مضامین پریم چند ، ۲۳۸). مگر جب میں نے اس عالمگیر حیوانیت سے کوئی مفر نہ پایا تو ناچار اسی موضوع پر قلم اٹھانے پر مجبور ہو گیا. (۱۹۳۹ ، آک محشر خیال ، ۵۸). کسی ایک ملک کی تہذیب کو نہیں ، عالمگیر انسانی تہذیب کو بلکہ خود بقائے انسانی کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے. (۱۹۸۷ ، غالب ، کراچی ، ۱۰۲ : ۳۶۳). ۳. **شاہی دور میں غیرمنقسم ہندوستان کے مغل بادشاہ اورنگ زیب کا لقب.** یہ قاعدہ تین سو سال سے بھی زیادہ پرانا ہے اور فضائل خان کی زبان دانی اور عالم گیر کی اصابت کا ثبوت ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۳۵). [عالم + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

ـــــگیر جنگ (ـــــی مع ، فت ج ، غنہ) امث.
ساری دنیا کو لپیٹ میں لے لینے والی جنگ ، عالمی جنگ ، وہ جنگ جو دنیا کے بیشتر ممالک کے درمیان لڑی جائے. یورپ کی عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو ہندوستان میں مختلف قسم کے اثرات پیدا ہوئے. (۱۹۲۱ ، توپ خانہ ، ۱). [عالم گیر + جنگ (رک)].

ـــــگیر نانی ، چُولھے آگ نہ گھڑے پانی کہاوت.
ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس کا نام تو بہت بڑا ہو مگر اندر سے کھوکھلا ہو ، نام کے امیر اور حال تباہ (ماخوذ : نجم الامثال).

ـــــگیری (ـــــی مع) = عالمگیری. (الف) صف ؛ امذ.
۱. **عالمگیر کا ، عالمی ، دنیا پر چھایا ہوا ، آفاق.**

جس کی بود و باش ہی کی عادت
عالمگیری ہے ہور عبادت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۰). ایسا عالم گیری جذبۂ کشش ہے کہ بے سروپا بے طرح کھنچی چلی جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، ہماری دنیا ، ۷). سوویٹ ادب میں وہ عالم گیری شان نہ ملے گی جو قدیم روسی ادب کا طرۂ امتیاز ہے. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۱۲۶). ۲. (شمشیر زنی) **ایک داؤ کا نام جس میں شمشیر زن بایاں گھٹنا ٹیک کر دایاں پانو آگے بڑھا کر کھڑا ہو جائے اور اپنی چھری دشمن کے ہاتھ پر سے اتار کے دائیں گردش سے ہاتھ کو چھڑائے اور سر ہٹا کے اپنا دستِ راست مع چھری اس کی کہنی کے نیچے رکھ دے اور پھر اوپر کو اُٹھا دے اور اپنے دست چپ سے اس کی کہنی تھام کے داہنے ہاتھ سے چھری مارے.** عالمگیری کرے تو اپنا بایاں گھٹنا ٹیک کے اپنا داہنا پاؤں آگے بڑھا کے کھڑا ہو جاوے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۸۷). جس وقت حریف عالمگیری کرنے کو گردش دے کر اس کے ہاتھ کو اونچا کرے تو یہ ... لات مار کے گرا دے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۸). (ب) امث. **عالم گیر (رک) کا اسم کیفیت ، عالم گیر ہونا ، آفاق ہونا ، دنیا پر چھا جانا ، شہرۂ آفاق ہونا.** اُردو کی عالمگیری پر مجکو اور بھی تعجب ہوا. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۶). عالم گیری یا ناگزیری کے فقدان کے علاوہ ایک اور نکتہ بھی ہے وہ نکتہ یہ ہے کہ کوئی علت یا سبب بھی یگانہ نہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۱۰۷). [عالم گیر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــــِ لاہُوت کس اضا (ـــــو مع) امذ.
(تصوف) عالم ذات الٰہی ، مرتبۂ ذات ، جہاں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے.

عالِم لاہوت ہو اس کی نگہ کا سیرگہ
دیویں جس اعمی کو گرد اس کے سے کر یک سر نہ داں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۹).

کیوں نہ ہر سالک پہونچ کر واں فنا فی اللہ ہو
عالِم لاہوت ہے صحن اس کی بازی گہ کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۹). ایک سماوی اور ارضی اور خدا اور عالم لاہوت ان دونوں کے ماورا ان خیالات سے حقیقی علم پیشت بھی بن سکتا تھا. (۱۹۳۶ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۸۸). اس کے دھیان کی لہریں آسمان تک جا پہنچیں اور اوپر کے راز سامنے آنے لگے تو عالم لاہوت کے نظام میں خلل کے آثار پیدا ہوئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶). [عالم + لاہوت (رک)].

ـــــِ مادّی کس صف (ـــــ شد د) امذ.
وہ دنیا جو مادّے سے تخلیق کی گئی ہو ، دنیا ، موجودات عالم. اللہ تعالیٰ جس کو چاہے آناً فاناً ایسی جگہ لے جا سکتا ہے جہاں عالم مادّی کی سب سے زیادہ تیز رفتار چیز ، روشنی کو پہنچنے میں اربوں سال نوری درکار ہوتے ہیں. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۶۳۶). [عالم + مادّی (رک)].

ـــــِ مِثال کس اضا (ـــــ کس م) امذ.
ایک عالم جو عالم ارواح اور اجسام کے درمیان ہے جو کچھ عالم اجسام میں موجود ہے اس کی نظیر عالم مثال میں موجود ہے (عالم ارواح کو لطیف اور عالم اجسام کو کثیف کہا جاتا ہے). موکل خواب اسے کشاں کشاں عالم مثال میں لے گئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۳۳). ہر چند کہ وہ ملکہ حمیدہ صفات بالذات نہ تھی لیکن عالم مثال میں اس کی صورت زیبا البتہ تم کو نظر آئی. (۱۸۹۲ ، بوستان خیال ، ۸ : ۹۰). عالم مثال یا عالم برزخ یہ وہ عالم ہے ،

جہاں عالم اجساد اور عالم ارواح... دونوں کے اوصاف اور قوانین مجتمع ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶)۔ عالم پنہاں کا نام عالم مثال ہے اور ان چیزوں کا نام جو عالم پنہاں میں ہیں تمثال رکھا ہے۔ (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۶۳)۔ [عالم + مثال (رک)]۔

ـــــمِثل کس اضا(ـــــکس م ، سک ث) امذ۔
رک : عالم امثال۔ اس عالم محسوس میں جتنی چیزیں ہیں وہ کسی نہ کسی نوع کے تحت میں ہیں ، یہ انواع عالم مثل میں ہیں۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۷)۔ [عالم + مثل (رک)]۔

ـــــمُجْمَل کس صف(ـــــضم م ، سک ج ، فت م) امذ۔
وہ دنیا جو محتاج تفصیل ہے ، (تصوف) نور محمدیؐ ، عقل اوّل ۔ مورخین اس کو عالم مجمل اور فلاسفہ عقل اوّل سے موسوم کرتے ہیں۔(۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون (ترجمہ)، ۴۷)۔[عالم + مجمل (رک)]۔

ـــــمَحْسُوس (ـــــفت مج م ، سک ح ، و مع) امذ۔
۱۔ جس کا ادراک حواس خمسہ سے ممکن ہو ؛ مراد : کائنات ، دنیا۔ عالم محسوس اور وہ عوالم جو اس سے اوپر اور مافوق ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۹۵۳)۔ **۲۔ محسوس کرنے کی کیفیت ؛ (مجازاً) لطف اٹھانے کی حالت۔** یہ روایت ایک طرف کرشن انگ کے زیر اثر ہے تو دوسری طرف عوامی ،عالم محسوس، کے تابع۔ (۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۲۱)۔ [عالم + محسوس (رک)]۔

ـــــمَشْہُود کس صف(ـــــفت م ، سک ش ، و مع) امذ۔
رک : عالم شہادت (دنیا)۔ عالم مشہود اسی کا پرتو ذات ہے گو وہ خود اس کے وراء الوراء ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۳)۔ [عالم + مشہود (رک)]۔

ـــــمُطْلَق کس صف(ـــــضم م ، سک ط ، فت ل) امذ۔
(تصوف) مرتبۂ احدیت اور عالم باطن کو کہتے ہیں (مصباح التعرف، ۱۷۲)۔ [عالم + مطلق (رک)]۔

ـــــمَعانی کس اضا(ـــــفت م) امذ۔
رک : عالم معنی جو زیادہ مستعمل ہے۔ عالم دو قسم کے ہیں عالم معانی اور عالم اعیان۔ (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۲۳)۔ [عالم + معنی (رک) جس کی یہ جمع ہے]۔

ـــــمَعْقُول کس صف(ـــــفت م ، سک ع ، و مع) امذ۔
عالم ذہنی (نوراللغات)۔ [عالم + معقول (رک)]۔

ـــــمَعْنی کس اضا(ـــــفت م ، سک ع) امذ۔
وہ عالم جو محسوس نہ ہو سکے ؛ (تصوف) ذات و صفات و اسمائے الٰہی نیز باطن ۔ عارفِ کامل ، عالمِ ارواح (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۷۱ ؛ نوراللغات)۔ [عالم + معنی (رک)]۔

ـــــمِقْداری کس صف(ـــــکس م ، سک ق) امذ۔
مقدار سے متعلق دنیا ، عالم اشباح ، وہ دنیا جس کے عجائبات کثیر ہیں ، قدر و مقدرت والی دنیا ۔ یہی وہ عالم ہے جس کی طرف اشارہ کیا ہے اگلے حکیموں نے کہ عالم حسی کے سوا ایک عالم مقداری اور بھی ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۲۲)۔ [عالم + مقدار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــمَلائِکَہ/مَلَک کس اضا(ـــــفت م ، کس مج ء ، فت ک / فت م ، ک) امذ۔
رک : عالم ملکوت۔ یہی مرتبہ اسم ظاہر اور آخر مطلق کا ہے اور یہی عالم ملک کا رب ہے۔(۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵)۔ آیت میں عالم سے مراد ہر ہر جنس مثلاً عالم جن ، عالم ملائکہ ، عالم انس وغیرہ وغیرہ ہیں۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲)۔ [عالم + ملائکہ (ملک (رک) کی جمع) / ملک (رک)]۔

ـــــمَلَکُوت کس اضا(ـــــفت م ، ل ، و مع) امذ۔
فرشتوں کی دنیا ؛ مراد : مرتبۂ حقیقت محمدیؐ و اعیان ثابتہ ، مرتبۂ اسمائے الٰہی۔

یک تجلی عالم ملکوت ہے
یک تجلی عالم ناسوت ہے

(۱۸۳۵ ، رسائل حیات ، ۱۲۵)۔ ان کا یہ قول ہے کہ دنیا چار ہیں اول عالم مثال ، ... دوم عالم اجسام ، یعنی دنیائے موجودہ ، سوم عالم ملکوت یعنی دنیائے فرشتگان ، چہارم عالم ناسوت ۔ (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۲۰۳)۔کافر کی قبر میں سانپ بچھو ہوتے ہیں اور اس کو کاٹتے ہیں ، لیکن وہ نظر نہیں آسکتے کیونکہ یہ عالم ملکوت کے واقعات ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۱۴۴)۔ اسے مہیب اور پُر رعب عبارت میں ادا کرتا ہے کہ وہی معمولی بات عالم ملکوت کے فوق الادراک الہامات معلوم ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۱۵)۔ [عالم + ملکوت (رک)]۔

ـــــمَوْجُودات کس اضا(ـــــو لین ، و مع) امذ۔
مراد : دنیا ، جہاں۔ عالم موجودات کی ہر شے حقیر بلکہ لاشے میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔(۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۵)۔ [عالم + موجود (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــــمیں نَشْر/نَشّر ہونا محاورہ۔
بدنام ہونا ، رُسوا ہونا۔

چھپتا نہیں حرام کرے لاکھ پردوں میں
عالم میں تو نشر تو ہوتی ہے جہاں خراب

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات))۔

ـــــناسُوت کس اضا(ـــــو مع) امذ۔
انسانوں کی دنیا ، دنیائے فانی ، عالم شہود۔

یک تجلی عالم ملکوت ہے
یک تجلی عالم ناسوت ہے

(۱۸۳۵ ، رسائل حیات ، ۱۲۵)۔ قول ہے کہ دنیا چار ہیں اول عالم مثال ... دوم عالم اجسام ، یعنی دنیائے موجودہ ، سوم عالم ملکوت،... چہارم عالم ناسوت یعنی دنیائے ارواح فانی، (۱۸۸۱، کشاف اسرارالمشائخ ، ۲۰۳)۔ عالم ناسوت ، یعنی مرتبۂ عالم شہود ، از افلاک و عناصر ، موالید ثلاثہ۔ (۱۹۲۷ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۹۷)۔ دفعتاً نعرۂ حق لگا کر عالم ملکوت سے

عالمِ ناسوت میں داخل ہو گئے۔ (۱۹۸۷ء ، صلائے عام ، ۱۲:۸۰)۔
[عالم + ناسوت (رک)]۔

---نَزْع کس اضا(---فت ن ، سک ز) امذ۔
جاں کنی کی کیفیت ، جان نکلنے کی حالت ، سکرات کا ہنگام۔

ہو عالمِ نزع میں جو بھائی
کیا رنج نہ ہو گا انتہائی

(۱۹۵۰ء ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات))۔

مجھے عالمِ نزع کی فکر کیوں ہو
نظر میں رُخِ جاں فزا ہے کسی کا

(۱۹۸۳ء ، سرمایۂ تغزل ، ۱۹۰)۔ [عالم + نزع (رک)]۔

---نَظَر آنا ف ل۔
کیفیت معلوم ہونا ، حالت ظاہر ہونا۔

کیا ہے تیغِ بے جوہر کو جوہردار قاتل نے
خمِ ابرو یہ یہ عالم نظر آتا ہے افشاں کا

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

---نَظَر سے نِکَل جانا محاورہ۔
دنیا کا بے وقعت ہو جانا ، ہر چیز کا بے اثر ہو جانا۔

عالم میں ایک تو نظر آیا نظر فریب
عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۱)۔

---نُفُوس کس اضا(---ضم ن ، و مع) امذ۔
رک : عالمِ ارواح۔ کل حکما تین عالموں کے قائل ہیں ، عالمِ عقول ، عالمِ نفوس ، عالمِ اجرام۔ (۱۹۲۵ء ، حکمۃ الاشراق ، ۱۱)۔
[عالم + نفوس (نفس (رک) کی جمع)]۔

---نِکَلْنا محاورہ۔
کیفیت پیدا ہونا ، حُسن یا بہار نظر آنا ، عبرت انگیز شان پیدا ہونا۔

قیامت ہی نہ ہو جائے جو پردے سے نکل آؤ
تمہارے منہ چھپانے میں تو یہ عالم نکلتا ہے

(۱۸۹۹ء ، دیوان صفی ، ۱ : ۱۲۱)۔

دکھا کر اپنی آرائش پری جھکو نہ دھوکا دے
کسی کے سادہ پن میں اور ہی عالم نکلتا ہے

(۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۷۵۸)۔

جمالستاں عالم میں بھی کیا عالم نکلتا ہے
نہیں اس پردۂ رنگیں میں حسنِ پردہ در کب تک

(۱۹۳۵ء ، مشعل ، ۹۸)۔

---نُما (---ضم ن) صف۔
دنیا دکھانے والا ، جس میں دنیا نظر آئے۔

صافیِ دل ہے جمالِ ذاتِ مطلق کوں محیط
ہے عبث آئینۂ عالم نما کا اشتیاق

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۹۶)۔

ذرہ میرے دل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا
آئینہ ٹوٹا ہوا عالم نما ہونے کو تھا

(۱۹۰۵ء ، بانگ درا ، ۵۷)۔ [عالم + ف : نما ، نمودن - دکھانا]۔

---نَواز (---فت ن) صف۔
دنیا کو نوازنے والا ؛ (مجازاً) سب کی مدد کرنے والا ، سخی۔

دیکھت مجھ رخن شاہِ عالم نواز
کرن لے کہ خدمت مری سرفراز

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۷)۔ [عالم + ف : نواز ، نواختن - نوازنا]۔

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف۔
عالم گرد ، سیاح (مہذب اللغات)۔ [عالم + ف : نورد ، نوردن - گشت کرنا ، طے کرنا ، لپیٹنا]۔

---نَیرَنگ کس اضا(---ی لین ، فت ر ، غنہ) امذ۔
جادو کی دنیا ، طلسمی دنیا ؛ مراد : کائنات ، دنیا۔

ماجرائے عالمِ نیرنگ ہے عبرت فزا
آج جو آنکھوں سے دیکھا کل وہ فانی ہو گیا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳)۔ [عالم + نیرنگ (رک)]۔

---واقِعَہ کس اضا(---کس مج ق ، فت ع) امذ۔
عالمِ رُویا ، خواب کی حالت ، خواب میں۔ اُسی رات کو عالمِ واقعہ میں ایک سبزہ زار کو دیکھا۔ (۱۸۹۱ء ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۳۱)۔
[عالم + واقعہ (رک)]۔

---وُجُود کس اضا(---ضم و ، و مع) امذ۔
عالمِ ہستی ، زندگی کا عالم۔

یہ ہے حقیقتِ عدم و عالمِ وجود
وہ خامشی سے یہ مری فریاد سے ہوا

(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات))۔[عالم + وجود (رک)]۔

---وُجُود میں آنا ف ل ، محاورہ۔
قالب اختیار کرنا ، پیدا ہونا (کسی جاندار کا) ، بننا ، قائم ہونا (کسی ادارے یا عمارت وغیرہ کا)۔ "ہمدرد" کا عالمِ وجود میں آنا ہی ان کی شکایت تھا۔ (۱۹۲۸ء ، حیات جوہر ، ۲۹۵)۔ کتابت کی اہمیت نے مدرسہ کو مکتب کہلایا اور کتاب کا وجود قلم کی بدولت عالمِ وجود میں آیا۔ (۱۹۶۳ء ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۷)۔

---ہَسْتی کس اضا(---فت ہ ، سک س) امذ۔
زندگی کا عالم ؛ مراد : دنیا ، انسانوں کی دنیا۔

عالمِ ہُو ہی سہی ، عالمِ ہستی نہ سہی
آپ سے کام ہے یا آپ کی محفل سے مجھے

(۱۹۳۳ء ، لوح محفوظ ، ۶۱)۔ [عالم + ہستی (رک)]۔

---ہُو کس اضا(---و مع) امذ۔
ہو کا عالم ، جہاں بہت سناٹا ہو ، سناٹے کی حالت ، سکوت۔

آسماں میں نہ زمیں میں ہے نشانِ درویش
عالمِ ہو نظر آتا ہے مکانِ درویش

(۱۸۵۴ء ، گلستان سخن ، ۱۸۹)۔

اے عرش نہ کرسی کا پتہ نام نہ تو ہو
پھر جائیں یہ آنکھیں تو جہاں عالمِ ہُو ، ہو

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۰۷)۔ اس عالمِ ہُو میں جنگلی جانوروں کی للکار اور دھاڑ کے سوا اگر کچھ اور سنائی

دیتا تھا تو وہ مادرِ گیتی کا خاموش نوحہ۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۱)۔ [عالم + ہو (رک)]۔

---ہو جانا/ہونا محاورہ۔
۱. کیفیت پیدا ہونا۔

مل گئیں آپس میں دو نظریں اک عالم ہو گیا
جو کہ ہونا تھا سو کچھ انکھیوں میں باہم ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۹)۔ **۲. کیفیت ہونا ، حالت ہونا۔**

عالم ہے سو ہے بحر میں یاں جوشِ جنوں کا
صحرا مجھے دکھلاؤ کہ گلزار دکھاؤ

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۵)۔

چٹکیاں لے کر نہ پوچھو دردِ دل کچھ کم ہوا
جب ہٹایا ہاتھ تم نے پھر وہی عالم ہوا

(۱۹۳۱ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۳۹)۔ **۳. رونق ہونا ، روپ آنا ، بہار ہونا۔**

عالم ہے اے سہرو تجھ پر
شہروں میں ہے شہرت کیسی

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۶)۔

---ہَیُولانی کسر صف(---فت ہ ، و مع) امذ۔
رک : عالمِ اجسام۔ ہم اس انبوہِ پُر آفات پر غور سے نظر کر رہے تھے اور اِس عالمِ ہیولانی کی ایک ایک بات کو تاک کر دیکھ رہے تھے۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۶۸)۔ [عالم + ہیولانی (رک)]۔

---یاس کسر اضا ، امذ۔
مایوسی کی حالت ، نااُمیدی کی صورت و کیفیت۔

عالمِ یاس میں یہ جُنبشِ لب
جانے کیا کہہ رہا ہے ہم بھی سُنیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۴)۔ [عالم + یاس (رک)]۔

عالِم (کسر ل) صف ، امذ۔
۱. صاحبِ علم ، جاننے والا ، دانا ، خبر رکھنے والا۔

بھی زاہد کٹکر کہتے جتے اِس شہر کے عالم
ولے بچہ میں نہیں سمجھے کہ نکتا کافری کا ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۸)۔

ترے ہونٹاں کے رَتن تھے سنیا ہوں بات صحیح
عالماں اِس کوں نہ مانیں تو دسیں سب میں قبیح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷)۔

محمد ہے معلوم ، عالِم ہے اللہ
محمد ہے معصوم ، عاصم ہے اللہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۲۸)۔ جو لوگ نہایت عالم و دانا ہو گئے ... وہ اُن کی فضیلت کی نہایت عمدہ یادگار ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹)۔ یہ ہے شاعری ایک عالم متبحر ایک فقیہہ مستند ... کی۔ (۱۹۴۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۳۵)۔ مولانا محمد غوث ارکاٹ کی اسلامی سلطنت کے وزیراعظم اور اپنے زمانے کے عالم تھے۔ (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۵)۔ **۲. کسی علم میں فضیلت ، اختصاص یا مہارت کی سند رکھنے والا ، فاضل ، بہت پڑھا لکھا شخص۔** ہم نے بھی اپنے کالج میں ... ایک نہایت لائق عالم مقرر کیا ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۷)۔ وہ واقعی مولوی تھے شکل بھی عالموں کی سی تھی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۲)۔ اِس کا کام محض اُس مواد یا اُن اعداد و شمار ... کو ہی اکٹھا کرنا نہیں ہے جیسے ایک عالمِ حجر ... عالمِ معاشیات ... سرانجام دیتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰)۔ **۳. (تصوف) جس کو حق تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات اور افعال پر باعتبار یقین کے مطلع کیا ہو** (مصباح التعرف ، ۱۷۲)۔ [ع]۔

---ُالْخَفِیّات (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت خ ، کسر ف ، شد ی) صف۔
پوشیدہ باتوں یا چیزوں کا جاننے والا ، مراد : اللہ تعالیٰ۔ جن کا علاج عالم الخفیات والسرائر کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۳۰)۔ [عالم + رک : ال (ا) + خفی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

---ُالسَّرائِر (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، کسر ء) صف ، امذ۔
رک : عالم الخفیات ، رازوں کا جاننے والا ، مراد : خدا تعالیٰ۔ عالم السرائر تو خدا کے سوا کوئی اور نہیں ، مگر یہاں مقصود بعض مخفی حالات کا علم ہے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۰)۔ [عالم + رک : ال (ا) + سرائر ، سریرہ (رک) کی جمع]۔

---ُالْغَیب (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین) صف ، امذ۔
غیب کا جاننے والا ، عالمِ کُل ، ہمہ داں ، مراد : اللہ تعالیٰ۔

سخن گنج ہے عالمُ الغیب کا
سخن مَوج زن مُلکِ لاریب کا

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۵)۔

کسی کی بدی تو نہ کر غیب ہے
کہ اُس کا خدا عالم الغیب ہے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۳)۔

یکتا ہے وہ ذاتِ پاک لاریب
بے شبہہ وہی ہے عالم الغیب

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲)۔ جن کی شہادت صرف خدائے عالم الغیب پر محوّل ہے۔ (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۶۴)۔ مجھے یقین ہے کہ خدائے عالم الغیب و الشہادۃ اس کام میں میری جدوجہد کو ... کم نہ ٹھہرائے گا۔ (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۶۶)۔ [عالم + رک : ال (ا) + غیب (رک)]۔

---ُالْغُیُوب (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم غ ، و مع) صف۔
رک : عالم الغیب ، اطلاع مافی الضمیر کی عالم الغیوب ہی کو مخصوص ہے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۳۷)۔ [عالم + رک : ال (ا) + غیوب (غیب (رک) کی جمع)]۔

---باعَمَل کسر صف(---فت ع ، م) صف ، امذ۔
وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہو۔ سید صاحب ...

نہایت عالم باعمل فن حدیث میں اکمل ہیں ۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵)۔ عالم باعمل ہونا بڑی اچھی بات ہے ۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۵ : ۵) ۔ وہ ایک پروفیسر تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ عالم باعمل قسم کے لوگ۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۲)۔ [عالم + با (حرفِ جار) + عمل (رک)]۔

ـــــِ دین کس اضا(ـــ ی مع) امذ۔
دین کا علم رکھنے والا ، دینی علوم کا ماہر ، مسائل شریعہ سے باخبر۔ بدزبان کیا یہ کم ہے کہ تجھ جیسی جاہل عورت ایک عالم دین متین کے حبالہ نکاح میں آئی ہو۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۸ : ۸۹)۔ [عالم + دین (رک)]۔

ـــــِ عَصْر کس اضا(ـــ فت ع ، سک ص) امذ۔
اپنے دور کا بڑا یا مشہور عالم ، عالمِ وقت۔ یہ عقلاً ممکن ہے کہ ہر شخص بادشاہ ہو سکتا ہے ، عالمِ عصر ہو سکتا ہے ، کشور کشا ہو سکتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۱) ۔ [عالم + عصر (رک)]۔

ـــــِ فاضِل (ـــ کس ض) صف ، امذ۔
علم و فضیلت والا ، بہت پڑھا لکھا آدمی۔ اچھے خاصے ہمارے ابا لے گئے تھے ، چار پانچ سال وہاں رہتے تو آج کو عالم فاضل کہلاتے ۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۵) ۔ [عالم + فاضل (رک)]۔

عالِمانَہ (کس ل ، فت ن) صف ، م ف۔
عالموں جیسا ، عالم کی طرح کا ، دانشمندانہ۔ وہ انتہائی غیض و غضب میں اپنی عالمانہ تمکنت کو خیرباد کہہ کر میز پر چڑھ جاتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۰)۔ ترجمہ کرتے وقت مترجم نے عالمانہ زبان کو اپنے اوپر وارد نہیں ہونے دیا ۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰۹)۔ [عالم + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

عالَمگیرِیَت (فت ل ، سک م ، ی مع ، کس ر ، شد ی بفت) اسث۔
آفاقیت ، ہمہ گیریت ، عالمی حیثیت۔ اس کی عالمگیریت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو تمام عالم قبول ہی کر لے گا۔ (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۵) ۔ اسی اعتبار سے ان گیتوں میں ایک عالمگیریت سی ہے۔ (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۶۲۶)۔ [عالم گیری + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عالِمَہ (کس ل ، فت م) اسث۔
۱۔ **عالم (رک) کی تانیث ، جاننے والی ، علم رکھنے والی۔** عمرۃ بنت عبدالرحمٰن ... بہت بڑی عدثہ اور عالمہ تھیں۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۹)۔ ۲۔ **جاننے کی قوت ، معلوم کرنے کی صلاحیت۔** آدمی کے نفس میں دو قوتیں ہیں ، ایک عالمہ (جاننے کی قوت) دوسری عاملہ۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۶۲۳)۔ [عالم + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ فاضِلَہ (ـــ کس ض ، فت ل) اسث۔
عالم فاضل (رک) کی تانیث۔ بھتون صاحب اپنی دادی کا اکثر ذکر کرتے تھے ، بہت محبت اور عزت کے ساتھ ، عالمہ فاضلہ خاتون تھیں۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۵۳)۔ [عالمہ + فاضل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عالَمی (فت ل) صف۔
عالم (رک) سے منسوب یا متعلق ، آفاقی ، سارے جہان کا ، دنیا کا ، دنیا بھر سے متعلق۔ ایک عالمی نظام کے منصوبے بن رہے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی ، الف)۔ اگر ہم سب واقعی مریض ہیں تو یہ ایک عالمی حادثہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۳۰)۔ [عالم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ چیمْپیَن (ـــ ی مج ، سک م ، کس مج پ ، فت ی) امذ۔
کسی مقابلے میں ساری دنیا کو شکست دینے والا ، سب کے مقابلے میں فتح مند۔ پہلی بار کسی جرمنی کو عالمی چیمپین بننے کا اعزاز حاصل ہوگا۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۲ : ۷)۔ [عالمی + انگ : Champion]۔

ـــــ رائے عامَّہ (ـــ شد م بفت) اسث۔
(سیاست) ساری دنیا کے عوام کی رائے ، وہ خیال جس پر دنیا بھر کے لوگ متفق ہوں۔ ہمیں تو مہینوں کی مہلت درکار تھی تا کہ ہم ... عالمی رائے عامہ کو ہموار کر لیں۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۶)۔ [عالمی + رائے (رک) + عامّہ (رک)]۔

عالَمِیاں (فت ل ، کس مج م) امذ ، ج۔
دنیا کے لوگ ، اہلِ جہان ، ساری مخلوق ۔ وہ پیغمبر ، کہ ذات عالی شان اوس کی نشان مرحمت عالمیاں کا ہے ۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳)۔ وہ ایک سرچشمہ پر پہنچ کر چشمِ عالمیاں سے نہاں ہوگیا۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۳)۔ آقائے خدا وندان و عالمیاں چلّا اٹھا۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۶۳)۔ [عالمی + ان ، لاحقۂ جمع]۔

عالَمِین (فت ل ، ی مع) امذ ، ج۔
عالم (رک) کی جمع ، دنیائیں۔ وہ چارہ ساز عالمین جامع المتفرقین ہے۔ (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۳) ۔ وہ تو عالمین کے لیے ہے ، اس کو جس نے بھیجا وہ رب العالمین ہے ۔ (۱۹۷۵ ، انداز بیاں ، ۱۲۵)۔ [عالم + ین ، لاحقۂ جمع]۔

عالَمِینی (فت ل ، ی مع) صف۔
عالمین (رک) سے منسوب یا متعلق ، ہمہ گیر ، عالم گیر ، آفاقی۔ اس رب العالمین کی عالمینی مشیت ہر گوشۂ حیات پر محیط ہے ۔ (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ فروری ، ۸)۔[عالمین + ی ، لاحقۂ صفت]۔

عالی صف۔
۱۔ **اونچا ، بلند ، برتر (درجہ شان و شوکت ، قدر و قیمت وغیرہ میں)۔**

خدا مراد دیتا اس کون جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷)۔

جگ کے ادا شناساں ہے جن کی فکرِ عالی
تجھ قد کوں دیکھ بولے یو ناز ہے سراپا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳)۔ عمارت عالی کے دیکھنے سے جو سوا دیوار چین کے تمامی صنعت انسانی سے عمدہ تر ہے بہت دلجمعی حاصل کی۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۰۷)۔

تا ارادہ ترا عالی ہو جائے
ترک بیہودہ خیالی ہو جائے
(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۲۵). اگر عالی کا عشق نہ ہوتا ، تو سافل نابود ہو جاتا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۸۹۸) . ۲. (تعظیم کے واسطے) جیسے : مزاج عالی (نوراللغات) . [ع].

---تبار (---فت ت) صف ؛ امذ.
اونچے گھرانے کا ، امیر نیز بلند مرتبہ شخص.
اوّل یاد کر پاک پروردگار
بجھیں شاد کر شاہ عالی تبار
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۱).
جم راج کر کہ جیو ہے تو سب جہان کا
رحمت ہزار تج شہ عالی تبار پر
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۶۰).
اے شہ خوبی نسب والا حسب عالی تبار
جملہ تن عزت سراپا وقر و یک سر اعتبار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۸).
ہے مال و زر نہیں ہے حسب اور نسب کی قدر
جو مال دار ہیں وہ ہی عالی تبار ہیں
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۱۳). [عالی + تبار (رک)].

---جاہ صف ؛ امذ؛ سہ عالیجاہ.
۱. بلند مرتبہ ، اونچا ، شاہی.
یہ عالیجاہ ہے اوس کو پہونچ ہے عرش اعظم تک
کبھی لب پر ہمارا نالۂ موزوں نہ ٹھہرے گا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷).
حُسن اس شوکت پہ مُجرائی ہے اُس درگہ کا
رُتبہ دیکھو عشق کی سرکار عالیجاہ کا
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۷). ہوٹلوں کے وہ عالیجاہ اخراجات ہیں جو متوسط درجے کے لوگوں کے لیے ایک سال کا خرچ ہو . (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶۶). ۲. **امرا اور حکام کو خطاب کرتے وقت بولتے اور لکھتے ہیں.** لیکن عالیجاہ! ... میرے خیال میں احتیاط لازمی ہے ، یہ بیماری سخت وبائی ہے . (۱۹۳۰ ، جاہ و جلال ، ۲۹). ایس پی صاحب نے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنا سر تسلیم خم کیا ... چاپلوسی سے کہا ، جو حکم عالی جاہ . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۹۱). ۳. (شاذ) **شان دار ، عظیم الشان (عمارت مکان وغیرہ کے لیے مستعمل).**
اگر دولت کی صورت وصل کی دولت بھی مل جائے
ابھی تو کارخانہ اپنا عالیجاہ ہو جاتا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸). [عالی + جاہ (رک)].

---جاہی اث.
عالی جاہ (رک) کا اسم کیفیت ، رتبے ، عظمت یا شان کی بلندی ، بڑا مرتبہ (پلیٹس). [عالی جاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جناب (---فت ج) صف ، امذ ؛ سہ عالیجناب.
۱. بلند رتبہ ، بلند مرتبہ (بطور احترام خصوصاً بزرگوں امیروں اور افسروں کے لیے) عزت والا ، بہت بڑا آدمی.
عطارد دیا شہ کے تیں یوں جواب
کہ اے شہ جہانگیری عالی جناب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۰).
سر سرفرازان عالی جناب
سپہر نبوت کا وہ آفتاب
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳).
عرش کی اُس نے کہ اے عالیجناب
آج کی شب میں نے اِک دیکھا ہے خواب
(۱۸۹۹ ، مثنوی تان و ٹنگ ، ۳۵).
دیکھے گئے ہیں اکثر سی آئی ڈی کے اندر
عالیجناب کیا کیا قدسی مآب کیا کیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۹). ۲. (لفظاً) **بزرگ و برتر ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.**
یا النبی کاں ہے وو مجکو دکھا عالی جناب
جس کی نقش پا میں ہے روشن جہاں میں آفتاب
(۱۶۳۷ ، دیوان قاسم ، ۳۳). [عالی + جناب (رک)].

---جنابی (---فت ج) امث (شاذ).
عالی جناب (رک) کا اسم کیفیت ، بلند مرتبے کا ہونا ، عظمت ، بزرگی . ایک یادگار قائم کر کے وہاں ایک کتبہ لگوانا ... عالی جنابی اور بلند پایگی کا ثبوت ہے . (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ، ۱ : ۱۹۸). [عالی جناب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حوصلگی (---و لین ، فت نیز سک ص ، فت ل) امث.
عالی حوصلہ ہونا ، جرأت مندی ، بے باکی ، نڈر پن ، کشادہ دلی . محنت ، صبر ، استقلال ، غیرت ، دلیری ، اولوالعزمی اور عالی حوصلگی سب کچھ اُن کے کارناموں میں موجود ہے . (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۳). آپ کی رائے میں عالی حوصلگی اور فراخی پائی جاتی ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۱۱). [عالی حوصلہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---حوصلہ (---و لین ، فت نیز سک ص ، فت ل) صف.
بلند ہمت والا ، جری ، بہادر ، کشادہ دل. یہ کتنا بڑا دعویٰ تھا کہ مَن طَلَب و جَدّ اور کیوں کر یہ دعویٰ نہ ہوتا ہماری قوم کے عالی حوصلہ نوجوان روز بروز اس کا ثبوت دیتے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۶). [عالی + حوصلہ (رک)].

---خاندان (---سک ن) امذ.
اونچے گھرانے کا ، عزت والا ، امیرزادہ. قاطع برہان کا مولف ایک شخص ہے ، معزز اور ... عالی خاندان. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی ، ۱). وہ تو ایسا عالی خاندان حسین ، شکیل صاحب شوکت و صولت شاہزادہ ہے کہ قصور معاف تمہارا دل ہی جانتا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۹۳). [عالی + خاندان (رک)].

---خاندانی (---سک ن) امث.
عالی خاندان یا اونچے گھرانے کا ہونا ، امیر زادہ ہونا ، امیری .

تم اپنی دولت اور عالی خاندانی کی نسبت بیان کرو. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۰۲). [عالی خاندان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَیال (---فت خ) صف.
بلند نظر ، خوش فکر. وہ لوگ عالی خیال بادشاہ کے مقاصد کو سمجھتے نہ تھے ، عمل کیا کرتے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۷). [عالی + خیال (رک)].

---خَیالی (---فت خ) امث.
عالی خیال ہونا ، بلند نظری ، روشن خیالی ، عام روش سے ہٹ کر سوچنا. نہایت ہی عالی خیالی سلطان کی تھی ، کہ ایک بہت ہی چھوٹے سے امر کو جسکا کچھ بھی اثر وقت جنگ ڈارڈنلز اور ٹرک پر نہیں ہو سکتا قبول کر لی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۶). [عالی خیال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرَجَہ (---فت د ، سک نیز فت ر ، فت ج) صف.
بلند مقام ، ذی مرتبہ (مہذب اللغات). [عالی + درجہ (رک)].

---دَماغ (---کس نیز فت د) صف ؛ امذ.
بڑے دماغ والا ، سوجھ بوجھ رکھنے والا ، روشن دماغ ، بڑا عقلمند آدمی. عزیزالنسا بیگم نہایت لائق ذہین قدرتی نہایت عالی دماغ تھیں. (۱۸۹٦ ، سیرت فریدیہ ، ۵۳). اپنے عالی دماغ قدردانوں کی عزت افزائی سے اس کو امید ہے کہ آئندہ سال بھی اسی طرح کامیابی سے نکلتا رہے گا. (۱۹۰٦ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳). غالب میر سے زیادہ عالی دماغ ہیں اور پُراسرار بھی. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۹). [عالی + دماغ].

---دَماغی (---کس نیز فت د) امث.
عالی دماغ ہونا ، روشن دماغی ، سوجھ بوجھ ، دانش مندی.

عالی دماغیاں نہ گئیں بعدِ مرگ بھی
کرتے ہیں ہم ردائے فلک شامیانہ فرض

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۹). میر کے یہاں عالی دماغی ہے لیکن اس سے زیادہ پیچیدہ دماغی ہے. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۸). [عالی دماغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُتْبَہ (---ضم ر ، سک ت ، فت ب) صف.
بڑے رتبے والا ، اعلیٰ مرتبے کا. اور یہ تو ایک عالی رُتبہ کتاب ہے. (۱۹۰۰ ، فتح محمد جالندھری ، ترجمہ قرآن مجید ، ۳۷۳). میر درد ایک مشہور خاندان کے چشم و چراغ اور عالی رتبہ باپ کے بیٹے تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۰۸). [عالی + رتبہ].

---شان صف ؛ = عالیشان.
۱. **بلند اور شان دار ، عظیم الشان (عموماً عمارت یا اس کے کسی حصے کے لیے مستعمل).** دروازہ بہت عالیشان معلوم ہوتا ہے. (۱۷۹۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶). قبریں بادشاہوں عالی شان اور بادریوں کی اوس میں جابجا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۰). ان عالیشان محلوں کی بنیاد منافرت پر رکھی گئی تھی. (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۱۵). خدا نے چاہا تو عالیشان مسجد تعمیر ہو گی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۵). ۲. **اعلیٰ مرتبہ کا ، جاہ و جلال اور ٹھاٹھ باٹ والا شخص.** رسالہ علم ہیئت ... محمد میر حسنی الحسینی نے باستعانت صاحب عالیشان جو مہتمم رصد خانہ سلطانی ہیں زبان اردو میں ترجمہ کیا. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت ، ۲). حکمران ... تحائف بیش بہا نذر کر کے مہمان عالی شان کو رخصت کر آتا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [عالی + شان (رک)].

---ظَرْف (---فت ظ ، سک ر) صف ؛ امذ.
بڑے ظرف والا ، کشادہ دل ، شریف ، تحمل والا (کم ظرف کی ضد).

آگے عالی ظرف کے کم ظرف کیا پائے فروغ
آبرو کیا ہے جو دریا سے کنواں نزدیک ہے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۱). اللہ تعالیٰ نے عالی ظرف بنایا اور شریف کے نطفے سے پیدا کیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۹). ان کے اندر کا آدمی پاک باطن ... اور عالی ظرف ہے. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر (دیباچہ) ، ۸). [عالی + ظرف (رک)].

---ظَرْفی (---فت ظ ، سک ر) امث.
عالی ظرف ہونا ، شرافت ، کشادہ دلی. یہ ہماری عالی ظرفی ہے کہ سب کچھ سنتے ہیں اور زبان پر کچھ نہیں لاتے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳٦). سب آپکے شانوں کو تھپک کر شاباش دیں گے کہ آپ نے عالی ظرفی کا ثبوت دیا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۷). [عالی ظرف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہْم (---فت مع ف ، سک ہ) صف ؛ امذ.
بڑی سمجھ والا ، بہت عقلمند ، سمجھدار. سلیمہ سلطان بیگم ... نہایت عالی فہم ... لطیفہ گو ، بذلہ سنج تھی. (۱۸۸۲ ، مکتوبات آزاد ، ۳۰). [عالی + فہم (رک)].

---قَدْر (---فت ق ، سک د) صف.
بڑے رتبے والا ، بلند مرتبہ ، عظیم.

جو چرخ عالی قدر کا شمس الضحا بدر الدجا
او تجہ بھواں کے دور میں جوں ماہ نو گھٹ گھٹ ہوا

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۷).

ہیں احتیاج میں بے احتیاج عالی قدر
کہ چاک جیب سحر کب ہئے رفو آیا

(۱۸۳٦ ، دفتر فصاحت ، ۵٦). ایک بڑے عالی قدر اور صاحبِ اقتدار امیر ان کو قصے کے چند ورق لکھ کر دے گئے تھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲٦٦). نواب عالی قدر لارڈ کلائو کے نام جو ... ثابت قدم رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۷). [عالی + قدر (رک)].

---گَوہَر/گُہَر (---و لین ، فت ہ/ضم گ ، فت ہ) صف.
اعلیٰ نسب والا ، عالی خاندان ، بلند فطرت. وہ عالی گوہر کہ وجود فایض الجود اوس کا مقصود ایجاد عالی کُنْ فکان کا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰). طبیب حاذق ، شاعر بہتر ، مرد نام آور ، عالی گوہر ، میر ماشاءاللہ خاں تخلص مصدر. (۱۸۰۵ ، تذکرہ خوش معرکۂ زیبا ، ۳۱۰). ایک سید بزرگ کی دختر عالی گہر سے نکاح ہو گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹).

راجہ ابو جعفر عالی گہر
حسنِ ریاضت کا مبارک ثمر
(۱۹۵۰ء ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [عالی + گوہر/گہر].

---مَرْتَبَت (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف.
رک : **عالی قدر.** ان کی سیاست بہت اونچی سطح کی ہوتی ... اور وہ عالی مرتبت شخصیتوں ہی سے متعلق ہوتی تھی. (۱۹۸۱ء ، قرض دوستاں ، ۸). [عالی + مرتبت (رک)].

---مَقام (---فت م) صف ؛ امذ.
عالی قدر ، بلند مرتبہ.

جو مخدوم عالی ہے ، عالی مقام
تیری آل میں ہے بجے اُس سوں کام
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۹).

تھا بادشاہ بڑا اور بڑا تھا عالی مقام
زمانہ چاکر و گردوں غلام و بخت بکام
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۷۷).

اے شہِ عالی مقام تجھ پہ درود و سلام
بعد ہزاراں سلام تجھ پہ درود و سلام
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۲۹). سوم یہ کہ سادات کرام و شیوخ عالی مقام و مہاجر و انصار میں سے کن کن کے واسطے تحفہ لایا جائے. (۱۹۲۳ء ، سفر حج ، ۹۹). [عالی + مقام (رک)].

---مَقامی (---فت م) امث.
عالی مقام ہونا ، عظمت ، بلندی.

مری آنکھوں کا بالا خانہ کبھو حاضر ہے آ بیٹھے
اگر بیدار اس کو شوق ہے عالی مقامی کا
(۱۷۹۳ء ، بیدار ، د ، ۲۳). [عالی مقام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِقْدار (---کس م ، سک ق) صف.
عالی قدر ، بلند مرتبہ. خسروان عالیمقدار سے تیرۂ سبقت لیا اور اگلے بادشاہوں کے تتبع احوال میں مصروف رہا. (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق ، ۲۹۳). انبیائے عالی مقدار و بادشاہان والاتبار کی ضرورت ہوئی. (۱۸۶۸ء ، سرور (رجب علی) ، انشائے سرور ، ۳). شہزادۂ عالی مقدار، امیرالامرا بخشی الملک ذوالفقار خاں حاضر ہیں. (۱۹۵۷ء ، ید بیضا ، ۳۹۲). [عالی + مقدار (رک)].

---مَکان (---فت م) صف.
بڑے رتبے یا عزت والا ، بلند مرتبہ ، ذی وقار.

لکھا حال نواب عالی مکاں
کروں حال دنیا بھی اب کچھ بیاں
(۱۸۸۱ء ، اسیر (مظفر علی)(مہذب اللغات)). [عالی + مکان].

---مَنْزِلَت (---فت م ، سک ن ، کس مج ز ، فت ل) صف.
بڑے رتبے والا ، بلند مرتبہ ، عالی جاہ (ماخوذ : مہذب اللغات). [عالی + منزلت (رک)].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف.
نیک خصلت ، اعلیٰ درجے کی طبیعت رکھنے والا نیز بلند حوصلہ.

عالی منش ، سبا میں سلیماں وغا میں شیر
(۱۸۷۴ء ، انیس (مہذب اللغات)). [عالی + منش (رک)].

---مَنِشی (---فت م ، کس مج ن) امث.
عالی منش ہونا ، بلند حوصلگی. عالی منشی کے لیے عزت کوئی لازمی باطنی خوبی نہیں. (۱۹۳۱ء ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ۱ : ۱۰۳). [عالی منش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَنْقَبَت (---فت م ، سک ن ، فت ق ، ب) صف.
عالی مکان ، وہ شخص جس کے کارنامے قابلِ فخر و مباہات ہوں (ماخوذ : پلیٹس). [عالی + منقبت (رک)].

---نِزاد/نَژاد (---کس نیز فت ن) صف.
عالی نسب ، اچھے نسب کا ، اونچے خاندان کا.

مولوی ہادی علی والا گہر عالی نژاد
ہے سرشتِ پاک آبِ کوثر و تسنیم سے
(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۳۳۷). شہرزاد ... نے شاہ عالی نژاد کی طرف مخاطب ہو کر کہا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳).

غور سے سُن لیجیے اے خواجۂ عالی نژاد
آپ کو دھوکے میں رکھ سکتے نہیں ہم خانہ زاد
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۳۶). [عالی + نزاد/نژاد (رک)].

---نَسَب (---فت ن ، س) صف.
عالی نژاد ، اونچے گھرانے کا.

اے کاش کوئی روزِ شبِ تیغ اب بہے
تا اور بھی جہان میں وہ عالی نسب رہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۰۵). وہ ... چاہے ... عالی نسب ہوں لیکن مجھ سے کسی طرح فوقیت نہیں حاصل کر سکتے. (۱۸۹۱ء ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۰۳). افلاطون ... ایک عالی نسب گھرانے میں تولد ہوا. (۱۹۱۲ء ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۲).

رقاصِ حسن و مطربِ بزمِ طرب بھی ہے
عالی نسب بھی اور معلیٰ لقب بھی ہے
(۱۹۷۷ء ، سرکشیدہ ، ۹۹). [عالی + نسب (رک)].

---نَسَب زادَہ (---فت ن ، س ، د) صف.
وہ جو اونچے گھرانے میں پیدا ہوا ہو ، عالی خاندان. بزرگ و بزرگ زادوں اور عالی نسب زادوں کے نزدیک مؤرخ جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہے. (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۶). [عالی نسب + ف : زادہ ، زادن - جننا].

---نَسَبی (---فت ن ، س) امث.
عالی نسب ہونا ، اعلیٰ خاندان کا ہونا ، عزت و وقار والا ہونا.

بابا ہے کمال آپ سے عالی نسبی نے
بابا ہے جمال آپ سے والا حسبی نے
(۱۸۷۲ء ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۵۳). فاقہ میں نہ عالی نسبی کام آئی نہ والا حسبی دو حرف جو پڑھ لیے تھے اُس سے بلدیہ تک رسائی ہوئی. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۷۲). علی گڑھ میں ... علوم کی عالی نسبی پھر بحال کی جائے. (۱۹۸۱ء ، آتش چنار ، ۹۵۹). [عالی نسب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَصَب (---فت ن ، ص) صف (قدیم).
رک : عالی نسب.

سبھ کوں جو لیایا تھا او از عرب
دیا ان کوں سالار عالی نصب

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱). [عالی + نصب = نسب (رک) کا غلط املا].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف.
بلند نظر ، بلندی دیکھنے والا ، خوش فکر.

تجھ قد نے مجھ نگہ کوں عالی نظر کیا
تجھ مکھ نہ شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۸). [عالی + نظر (رک)].

---نِہاد (--- کس ن) صف.
عالی منش ، عالی سرشت.

سیکھ عقاید اسقدر عالی نہاد
ہو ترے دل کو مفید اعتقاد

(۱۸۳۵ ، رسائل حیات ، ۱۰۳). [عالی + نہاد (رک)].

---وَقار (---فت و) صف.
بڑے تحمّل والا ، بلند مرتبہ.

فراست سیں دیک اس کوں عالی وقار
لگے بھیجنے مرحبا بے شمار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳).

کھڑا تیرا چیرا ہے امیدوار
دکھا درشن اپنا اے عالی وقار!

(۱۸۷۵ ، حباب کے ڈرامے ، ۳۰۰). [عالی + وقار (رک)].

---ہِمَّت (--- کس ہ ، شد م بفت) صف.
۱. **بلند حوصلہ ، بڑی ہمت والا ، جرأت مند ، اولوالعزم.** شجاعت میں رستم گرد ، عالی ہمت غازی مرد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). اس عالی ہمت ، جرأت مند ملکروں کی مختصر جماعت نے ... خیالات فاسدہ کا قلع قمع کرنا شروع کیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۵). ۲. **فیاض ، سخی ، دل والا** (مہذب اللغات). [عالی + ہمت (رک)].

---ہِمَّت سَدا مُفْلِس مقولہ.
سخی اور مُصرف کے پاس کچھ نہیں رہتا ؛ حوصلہ مند ہمیشہ تنگ دست رہتا ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ہِمَّتی (--- کس ہ ، شد م بفت) امث.
۱. **بلند حوصلگی ، اولوالعزمی ، بلند نظری ، جرأت ، دلیری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، مہذب اللغات). ۲. **سخاوت ، فیاضی ، دریا دلی.**

تیری عالی ہمتی کی بس یہی پہچان ہے
دید کے قابل ترا ہر ساز ہر سامان ہے

(۱۹۵۰ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [عالی ہمت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہِمَم (--- کس ہ ، فت م) صف.
عالی ہمت ، جرأت مند

پیر مردانا سچا والا نسب عالی ہمم
تج اوپر جب تے ہوا کرتار کا پورا کرم

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۸).

لکھوں اب نام اُس عالی ہمم کا
ظہورا ہند میں ہے جس کے دم کا

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۴). اولوالعزم اور عالی ہمم قوم کو ایسی کسی تحریک کی ضرورت ہے کہ یہ آناً فاناً میں یوروپ کی سرزمین کو ہلا دے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۳۸). [عالی + ہمم (ہمّت (رک) کی جمع)].

---ہونا ف ل ، محاورہ.
بلند ہونا ، مرتبے میں بڑا ہونا.

ہوا ہے ... طبع سراج اب ہمسر طوبیٰ
طفیل اس قدِ موزوں کے ہوا عالی سخن میرا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۲).

عالی ہے بہت مرتبۂ عشقِ حقیقی
مایوس نہ ہوں حوصلہ مندانِ تمنّا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۲).

عالِیات (کس ل) صف ، ج.
عالیہ (رک) کی جمع: بلند ، قابلِ احترام ، مقدّس ، بلند مرتبہ (لوگ ، مقامات ، فنون وغیرہ). بیگم صاحبہ حج اور زیارت عتبات عالیات کو روانہ ہو گئیں. (۱۹۲۲ ، حضرت رشید ، ۲۸). سن وو ... فنِ حرب میں ایک رسالے کا مصنف ... جس کا شمار ... مشرق اقصیٰ کی عالیات میں ہوتا رہا. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۶). [عالیہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عالِیَہ (کس ل ، فت ی) امث.
عالی (رک) کی تانیث ؛ بلند ، اُونچی ، قابلِ قدر. درجاتِ عالیہ بہشت میں ہم ساتھ ہیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۵). حکومتِ عالیہ کی خفیف ترین مراعات بھی خطرناک نتائج کا باعث ہو سکتی تھیں. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۳۵۹). حضرت قبلہ شاہ صاحب ... کشف و کرامات و دیگر عالیہ صفات کے اعتبار سے سلف صالحین کا نمونہ تھے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۳۱). [عالی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عام (۱) صف ؛ امذ.
۱. **سب میں پایا جانے والا ، سب کو پہنچنے والا ، جو کسی جگہ یا حلقے کے لیے مخصوص نہ ہو ، سب میں جانا پہچانا.**

سو سر تھوبن دھرے عام ہور خاص خاں
سو فرہاد خاں ہور اخلاص خاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹).

دھریا ہے دو جگ پر توں میا عام و لیکن
اب سیر کے آدھار سوں منج فیض خدا بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴).

یہ نہیں نیک طَور خوباں کے
آشنائی کو عام کرتے ہیں

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۹).

مطب رہتا تھا صبح و شام جاری
مرا نسخہ وہاں تھا عام جاری
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۱).
عالم کو ہے دعوئ محبت
یہ خاص بھی عام ہو گئی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۷۶).
کسی سے حسینوں کو رغبت ہے شاذ
کہ نفرت ہے عام اور الفت ہے شاذ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۶۸). میری اس کتاب میں آپ کو کچھ طویل اور کچھ عام قسم کی نظمیں ، مختلف انداز میں نظر آئیں گی. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۳). **۲. رائج ، مروج.** مصنفین ... ان ہی عام الفاظ کو استعمال کرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۹۰). جب خاص اور عام کے الفاظ کو ان عام لیکن غیر صحیح معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو ... ان میں فرق درجے کا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۷). **۳. عامۃالناس کا ، تمام لوگوں کا ، جو کسی کے لیے مخصوص نہ ہو.**
سگل عالم کوں دعوت خاص ہور عام
کھلا بھیجیا ہے وو شاہ نیکو نام
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۱۶)).
مطب رہتا تھا صبح و شام جاری
مرا نسخہ وہاں تھا عام جاری
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۱). عام امانت سے ایسی امانت مراد ہے جو عامہ خلائق کے فائدہ کے لیے ... قائم کی جائے. (۱۹۳۸ ، قانون امانت ہند ، ۳). **۴. عامۃالناس ، عوام.**
کہیں خاص سب غوث اعظم تجے
کہیں عام سب قطب عالم تجے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).
الٰہی توں جس دے ہر یک کام میں
میرا ناٹوں کر خاص ہور عام میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸).
وے خاص پرورش تم ہمنا کی کیوں نہ بھولو
جب عام کے بڑے ہو یوں جائے کر کے پالے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۹).
نہیں ہوتی عام کے روبرو ہمیں قبلہ خاص ہے آرزو
کہ خدا کرے بڑے گفتگو کسی پیر و مرشد دیر سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۶).
تھا منبر شریف اسی کا تھا آشرم
یہ عام کے بغداد کو کھولا تھا آشرم
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۳). **۵. بازاری یا نچلے طبقے کے لوگ.**
رسالوں بیچ مت جا جان پر جائے نہ کر جلوا
ڈرا کر فتنگی سیتی برا ہے عام کا بلوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).
پہنچے نہ ذیل وصف میں دست اُس کے عام کا
موصوف ہو جو خاص خدا کے کلام کا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۱). **۶. رواجی ، رسمی ، روایتی.** کیا یہ اردو غزل کا کوئی عام رنگ ہے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۸۰).

۷. (منطق) نسبت جو دو کلّیوں کے درمیان ہو ان میں ایک کلّی عام ہو اور دوسری خاص یہ دو طرح پر ہے ایک مطلق اور دوسری من وجہ ، مثلاً: جاندار اور آدمی دو کلّیاں ہیں جاندار عام کلّی ہے اور آدمی خاص ، من وجہ میں ایک کلّی دوسری کلّی کی نسبت ایک حیثیت سے خاص اور دوسری حیثیت سے عام ہوتی ہے ، مثلاً : جاندار اور سفید رنگ (مبادی الحکمۃ ، ۲ : ۲۳). اوس مرتبہ میں وہ نہ کلّی ہے نہ جزئی ہے نہ عام ہے نہ خاص ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳). جزئی : یہ ایک منطقی اصطلاح ہے ... اس کے مقابلے میں کلّی ہے ، جس کا ترجمہ اُردو میں عام کے لفظ سے کیا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، افادۂ کبیر (مجمل) ، ۱۱۵). [ع].

ـــــ اَزیں کہ/ازینکہ فقرہ.

اس سے غرض نہیں کہ ، اس سے قطع نظر. قربانی مقیم مالداروں پر عام ازیں کہ شہری ہوں یا قروی (دیہاتی) واجب ہے. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، دسمبر ، ۳۳۸). اس کے علاوہ برخلاف اہل تمیز و اہل علم کے دخل در معقولات دینے کو عام ازینکہ کتنے ہی اہل علم موجود کیوں نہوں. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۶۷).

ـــــ اِس سے کہ فقرہ.

رک : عام ازیں کہ ، اس سے قطع نظر. اُن لوگوں کی صحبت سے مستفید ہونا جو شعر کا صحیح مذاق رکھتے ہوں ، عام اس سے کہ شاعر ہوں یا نہ ہوں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹۲). دلی جذبات عام اس سے کہ دل دہی کے ہوں یا دلبری کے خلوت و تنہائی چاہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۳۷).

ـــــ اُلرَّحْمَت (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر بفت مج ، سک ح ، فت م). امذ.

وہ (ذات) جس کی رحمت سارے عالم کے لیے ہو ، مراد : خدا تعالیٰ. رَحْمٰن کے معنی عام الرحمت کے اور رَحیم کے معنی تام الرحمت کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۹). [عام + رک : ال (۱) + رحمت (رک)].

ـــــ اَمانَت (ـــــ فت ا ، ن) امث.

(قانون) ایسی امانت جو عامۂ خلائق کے فائدہ کے لیے یا کسی عام غرض کے لیے قایم کی جائے (قانون امانت ہند ، ۳). [عام + امانت (رک)].

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) صف.

سب کا پسندیدہ ، عموماً پسندیدہ. مضمون نگاری پر توجہ کی ہے اور سیدھی سادی سلیس عبارت عام پسند اختیار کی ہے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۲۰). [عام + پسند (رک)].

ـــــ (و) تام صف.

عام فہم ، آسان اور کامل (زبان ، بیان یا طریق کار وغیرہ). عموماً ہر صحبت اور ہر ملاقات میں یہی عمل درآمد عام تام ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۹۰). خود اصل کتاب ہر گھر میں (کیونکہ فارسی زبان عام و تام تھی) بیحد مقبول تھی. (۱۹۳۱ ، اردو گلستاں (مقدمہ) ، ۳). [عام + (و) (حرف عطف) + تام (رک)].

---تریں (---فت ت ، ی مع) صف.
بہت عام ، بہت ہی عمومی ، ہر جگہ پایا جانے والا ، تمام لوگ جسے شناخت کر لیں. ہر نوع حیوان میں چیخ ، خوف کی بڑی اور عام تریں علامت ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۹۱).
[عام + تریں ، لاحقۂ تفضیل کل].

---جُورِسپْرُوڈنْس (---و مع ، کس ر ، سک س ، کس غف پ ، و مع ، فت ڈ ، سک ن) امذ.
(قانون) وہ مضامین اور اغراض و مقاصد قانون جو ساری دنیا کے قانونی نظاموں میں مشترک ہیں (علم اصول قانون ، ۳) .
[عام + انگ : Jurisprudence].

---(و) خاص امذ.
ہر شخص ، ہر ایک ، ادنیٰ و اعلیٰ ، غریب اور امیر ، ہر طبقے کے لوگ ، سب لوگ. ہور عام خاص سب ہور عالم سب یاں حیران . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸).

تجھ وصل کے فراق میں رہتے ہیں عام و خاص
انجھواں تے روغناں میں سموتے ہیں عام و خاص

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۶).

کیوں نہ ہو محبوب میرا جگ میں خاص
اس کی کرتے ہیں صفت سب عام خاص

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).

دل میں ہمارے یار ہی کا ہے مقام خاص
خلوت کی یہ جگہ ہے نہ ہوں جمع عام خاص

(۱۸۷۵ ، نظم دردمند ، ۸۷). [عام + خاص].

---ڈَگَر (---فت ڈ ، گ) امذ.
تمام لوگوں کا راستہ ؛ (مجازاً) عمومی انداز تحریر یا اسلوب ، مقبول عام طرز. شاعر لکھنوی نے .... اساتذۂ لکھنو کی عام ڈگر سے انحراف کیا ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر (دیباچہ) ، ۹) .
[عام + ڈگر (رک)].

---طَور پر/سے م ف.
بالعموم ، عموماً ، اکثر ، بیشتر. اس قسم کی سادہ غلطی خبر کے بارے میں عام طور پر کی گئی ہے . (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۵). اکتوبر میں بعض خطّے کافی زیادہ درجۂ حرارت کے مالک ہوتے ہیں مگر عام طور سے سرما کے آثار نظر آتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۵).

---فَہْم (---فت ف ، سک ہ) صف.
۱. سب کی سمجھ میں آنے والا ، جو عام لوگوں کی سمجھ میں آ سکے ، آسان ، سہل (خصوصاً) زبان ، بیان اور اسلوب وغیرہ. یونانیوں کے زمانے سے یہ خیال چلا آتا تھا کہ فلسفہ کو عام فہم نہ کرنا چاہیے. (۱۹۰۹ ، الغزالی ، ۲ : ۶۷). اگر آپ کتابیں ہی دینا چاہتے ہیں تو کم از کم عام فہم کتابیں دیجئے. (۱۹۸۱ ، اسانی تماشا ، ۵۰). **۲. مقبول عام ، مشہور (جیسے کوئی رسالہ)** (پلیٹس). [عام + فہم (رک)].

---کارِنْدَہ (---کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(قانون) وہ شخص مراد ہے جسے کسی خاص قسم یا اقسام کے افعال کے متعلق بحیثیت کارندہ عمل کرنے کا اختیار دیا گیا ہو مثلاً کسی کمپنی کا منیجر (قانون معاہدۂ سرکارِ عالی ، ۸۷).
[عام + کارندہ (رک)].

---کَر دینا/کَرنا محاورہ.
۱. پھیلانا ، سب کے واسطے وقف کر دینا ، سب پر ظاہر کرنا ، دکھانا ، کسی چیز یا سلسلے کو مقبول عام بنانا.

یہ نہیں ٹیک طَور خوباں کے
آشنائی کو عام کرتے ہیں

(۱۷۱۳ ، فائز ، ۱۸۹).

خدا کرے کہیں دیدار کو وہ عام کریں
کہ جا کے طُور پہ موسیٰ کو ہم سلام کریں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱۵).

مری خلوتوں کے نہ اسرار پوچھو
مناسب نہیں ہے انہیں عام کرنا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۷). **۲. جاری کرنا ، بخشنا ، نازل کرنا ، اتارنا.** ہدیۂ رحمتِ خاص مجھ پر دوام کر اور عطیۂ جنتر برس مجھ پر عام کر . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۵).

---لوگ (---و مج) امذ ؛ ج.
عوام ، عوام الناس (پلیٹس ؛ مہذب اللغات). [عام + لوگ (رک)].

---میں م ف.
علانیہ ، کُھلّم کھلا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

---ہونا محاورہ.
عام کرنا (رک) کا لازم ، پھیل جانا ، ہر ایک کے لیے دستیاب ہونا.

عالم کو ہے دعوئے محبت
یہ خاص بھی عام ہو گئی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۷۶). یہ خیال یہاں تک بڑھا کہ بادشاہ دربار میں بھی بیٹھے تو اس کے جمال کی دولت عام نہ ہونے پائے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۱۰). اس کی شرافت اور مضبوط کردار کی شہرت شہر میں عام ہو گئی . (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۶۳).

عام (۲) امذ.
سال (تنہا مستعمل نہیں صرف تراکیب میں آتا ہے) جیسے : عام الفیل (اسٹین گاس). [ع].

---الْحُزْن (---ضم ح ، غم ، سک ل ، ضم ح ، سک ز) امذ.
غم کا سال ؛ وہ سال جس میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہوا . ان دونوں عظیم الشان واقعوں سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ و آلہ علیہ وسلم کو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اسی سال کا نام عام الحزن رکھا گیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۵). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام الحزن کے بعد تین برس تک متصل تمام قبائل کے سامنے اپنے آپ کو پیش

کرتے ہیں۔ (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا کرتے تھے۔ (۱۹۷۸ء ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۶۲۲)۔ [عام + رک : ال (۱) + حزن (رک)]۔

ـــُــ الرَّمادَہ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، فت د) امذ۔
راکھ کا سال ، ہلاکت کا سال ، عام تباہی کا سال ؛ سن ۱۸ھ (دور فاروق اعظم) جس میں شدید ترین قحط پڑا تھا۔ بارش کا ایسا قحط پڑا کہ ہوا میں بجائے غبار کے راکھ اڑتی نظر آتی تھی اسی لئے اس سال کا نام عام الرّمادہ ہو گیا۔ (۱۹۶۰ء ، کشکول ، ۱۸۰)۔ [عام + رک : ال (۱) + ع : رمادہ - ہلاکت]۔

ـــُــ الفِیل (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ۔
۵۷۰ عیسوی کا سال جس میں ابرہہ نے خانۂ خدا ڈھانے کے لیے مکّہ پر چڑھائی کی (چونکہ ابرہہ کے ساتھ پچاس ہزار ہاتھی بھی تھے اس لیے اس سال کا نام عام الفیل ہوا)۔ اس زمانہ سے عرب میں ایک نئے سنہ کا شمار کیا جاتا ہے جس کو عام الفیل کہتے ہیں۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۰)۔

نشاطِ فصلِ ربیع و بہارِ عامِ الفیل
بساطِ سبزہ و گلکارِ دامنِ کہسار

(۱۹۰۷ء ، صحیفۂ ولا ، ۱۰)۔ عام الفیل سے مُراد ہے ہاتھیوں کا سال ، یعنی جس سال اصحاب الفیل نے مکّہ پر حملہ کیا تھا۔ (۱۹۷۸ء ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۱۰۹)۔ [عام + رک : ال (۱) + فیل (رک)]۔

ـــ فِیل کس اضا (ـــ ی مع) امذ۔
رک : **عام الفیل**۔ عام فیل اُس سن کا نام ہے جب حبش کے ایک بادشاہ ابرہہ نے ہاتھیوں کے ساتھ مکّہ پر حملہ کیا تھا۔ (۱۹۵۹ء ، برق ، مقالات ، ۳۲)۔ آنحضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت بہ سعادت ۱۲ ربیع الاوّل عام فیل ، یوم اثنین (پیر) بوقت طلوع فجر ... ہوئی۔ (۱۹۸۹ء ، صحیفۂ اہل حدیث ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۳)۔ [عام + فیل (رک)]۔

عامًّا (شد م) امت۔
رک : **عامہ ، کششِ ثقل۔**

تین قسمیں ہیں کشش کی جان لو
اتصال و کیمیاوی ـــ عامًّا

(۱۹۱۶ء ، سائنس و فلسفہ ، ۸۰)۔ [عامّہ (رک) کا ایک املا]۔

عامَّۃ (شد م بفت) امت۔
رک : **عام (۱) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل** ۔ [عام + ۃ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــُــ المُسْلِمِین (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک س ، کس ل ، ی مع) امذ۔
تمام مسلمان ، امتِ محمدیؐ ، عالم اسلام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اس پہلو کو عامۃ المسلمین کے سامنے نمایاں کیا جائے۔ (۱۹۸۵ء ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۸۶)۔ [عامۃ + رک : ال (۱) + مسلم (رک) + ین ، لاحقۂ جمع] ۔

ـــُــ النّاس (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن) امذ۔
عوام ، ہر طبقے کے لوگ ، پبلک۔ تعلیم میں آسانی پیدا کی جائے اور اسے عامۃ النّاس کی دسترس میں کر دیا جائے۔ (۱۹۲۰ء ، وسائل عماد الملک ، ۳۵۵)۔ عامۃ النّاس کو مرعوب اور خوف زدہ کرنے کے لیے انہوں نے کرائے کے غنڈوں کو بھی استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ (۱۹۷۳ء ، پاکستان : مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۲۵۵)۔ [عامۃ + رک : ال (۱) + ناس (رک)]۔

ـــُــ الوُرُود (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) صف۔
عام طور پر وارد ہونے والا ، عموماً پایا جانے والا ، عام ، رائج۔ یہ باتیں تقریباً تمام شعرا کے ہاں عامۃ الورود ہیں۔ (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۱۲۲)۔ تمام ایسے کام جو اپنی وسعت کے لحاظ سے عامۃ الورود نہیں ہیں ہمیشہ تدریج کے ساتھ انجام پاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، نگار ، جنوری ، ۳)۔ بہت سے کلمات ... اُردو غزل میں عامۃ الورود ہیں۔ (۱۹۸۷ء ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۲۷)۔ [عامۃ + رک : ال (۱) + ورود (رک)]۔

عامّتاً/عامّۃً (شد م بفت ، تن ت بفت) م ف۔
بالعموم ، عام طور پر۔ عرب عامۃً اور قریش خاصۃً حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایذا دہی پر مستعد ہوئے۔ (۱۸۷۰ء ، آیات بینات ، ۱ : ۵)۔ عامتاً اون میں کوئی بھی قواعد موسوقیہ سے ذرہ بھر بھی واقف نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۳ء ، علم تجوید ، عبدالوحید الہ آبادی ، ۵۸)۔ [عامۃ + ً ، لاحقۂ تمیز]۔

عامِر (کس م) صف ؛ امذ۔
۱۔ آباد ، بھرا ہوا ، معمور نیز زرخیز (زمین وغیرہ)۔ اقطاع تملیک کی تین شکلیں ہیں : اوّل اقطاعِ موات ، دوم اقطاعِ ارض عامر ، سوم اقطاعِ معادن۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲)۔ **۲۔ آباد کرنے والا** (نوراللغات)۔ [ع : (ع م ر)]۔

عامِرَہ (کس م ، فت ر) صف۔
۱۔ معمور ، آباد ، بھرا ہوا۔ خزانۂ عامرہ میں کس چیز کی کمی ہے کہ شاہانِ عجم کی ... عمارت برباد کی جائے۔ (۱۸۹۷ء ، البرامکہ ، ۱۳۳)۔ جواہر علوم کا خزانہ عامرہ کھولا گیا۔ (۱۹۲۵ء ، تجلیات (مقدمہ) ، ۷)۔ زمین کی دوسری قسم وہ ہے جسے عامرہ یعنی آباد کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۲)۔ **۲۔ زرخیز ، بارآور ؛ کثیر ، وافر ؛ بادشاہی ، بادشاہ کا ، شاہی** (پلیٹس)۔ [عامر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عامِل (کس م) صف ؛ امذ۔
۱۔ کسی بات پر عمل کرنے والا ، عمل پیرا (پر اور کا کے ساتھ)۔ عالم عامل ، نانوں اس کا دل۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۵)۔

اے کسوتر عالم عامل عارف سیر
عاشق واصل مقرب ہونے بھیر

(۱۶۷۵ء ، چھ سرپار ، ۳)۔ جو کوئی طریق بد خلاف شرع ایجاد کرے اور اس پر کوئی عمل کرے تو عامل و موجد دونوں شریک شمار کیے جاتے ہیں۔ (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۳)۔

امان اللہ خان بن جائے گا تو
ہر اول عامل قرآں ہو جا

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۱۳۳). قرآن نے یہ ضرور کہا ہے کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور وہ عامل کو ضرور ملتی ہے. (۱۹۸۳ ، افادات آزاد ، ۲۰). ۲. **کام کرنے والا ، کارندہ ، کارکن ، اہلکار.**

ہو زمیں اور تخم مالک کا اگر
محنت اور ہل بیل عامل کے مگر

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۳۶).

عامل ہے ہوا باغ کی معمول ہے مٹّی
مٹّی ہے کبھی پھول ، کبھی پھول ہے مٹی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۸). انسان بذاتِ خود وسائل کی تخلیق کا زیادہ فعال عامل ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۰). ۳.(ا) **تعویذ ، گنڈا ، جھاڑ پھونک یا جادو کرنے والا ، علوی یا سفلی عمل کا ماہر ، جن وغیرہ کو تسخیر کرنے والا.**

ستیا جوں ہو عامل سو حیراں ہوا
بہت حیف کھا کر پشیماں ہوا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵). اس دن سے عامل باؤ بتاس جان کر دعا تعویذ اور سیانے جنتر منتر کرتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰).

لکھے میرے خوں سے جو عامل
دکھلائے نئی بہار تعویذ

(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۹).

زندگی میں حُسن کی تسخیر کا عامل تھا میں
قاف کی پریاں مرے ماتم میں عریاں ہو گئیں

(۱۹۰۹ ، دُرِشہوارِ بیخود ، ۶۳). قبرستان کی سائیں سائیں میں عامل کی آواز گُھل مِل رہی تھی. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۱۰). (اا) **وہ جو کسی عمل وغیرہ کی زکوٰۃ دے یعنی اس کے ورد کی شرائط پوری کرے جیسے حزب البحر کا عامل وغیرہ.**

سیتی پڑھوں کا بوسۂ ابرو کے واسطے
عامل بتوں کا نرگسِ جادو کے واسطے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۶). ۴.(ا) **حاکم ، گورنر ، امیر.**

تھا اس دعا سو سال ہو کر بندا
کہ عامل تھا اس باب تھیں شرمندا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۳).

ہم ناقصوں کے دور میں کامل ہوئے تو کیا
اوجڑے ہوئے علاقے کے عامل ہوئے تو کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹). ایک خواجہ سرا بادشاہ دہلی کی طرف سے باڑی ہٹ کا عامل مقرر ہوا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۳). سانبھر کا عامل بھی بہت شائستہ طور پر ... مہمانی کی رسم بجا لایا. (۱۹۳۷ ، واقعات الظفری ، ۳۵). ابتدائی دور کے مآخذ میں اکثر عامل اور امیر کی اصطلاحیں مرادف معنی میں استعمال کی گئی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲). (اا)**حاکم جو مالگزاری وصول کرے ، تحصیل دار ، شاہی عہدہ دار.** میں ایسا عامل رکھتا ہوں کہ نہ میرا مال رعیت (کوئی دبتا ہے) اور نہ رعیت کا مال مجھے دبتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۸). چند دہقانی ایک عامل کے واسطے بادشاہ کے پاس آئے اور اپنا انصاف چاہا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۹). آپ نے فرمایا کہ صدقہ کے عامل کے پاس جاؤ وہ تمھیں ایک وسق کھجوریں دے گا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۲۱). جب کبھی خلیفہ خراج وصول کرنے کے لیے علیحدہ عامل مقرر کر دیتا تو امیر کے اختیارات میں بہت کمی واقع ہو جاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۳). ۵.(قواعد) **متعلقہ کلمے میں تغیر پیدا کرنے والا.** معمول وہ کلمہ جس کے ساتھ کلمۂ ربط لگایا جاتا ہے اور کلمۂ ربط کو اس کا عامل کہنا چاہیے. (۱۹۱۴ ، قواعد اردو ، ۲ : ۲۳). ۶. **محرک ، موثر ، رُکن.**

کر گیا ملکِ عدم کو کوچ عامل حسن کا
خطِ روے یار معزولی کا پروانہ ہوا

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۵۶). ہم فہم کے متعلق یہ خیال کرتے لگے ہیں کہ یہ ہمارا خاص عامل ہے. (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ۲۰). بارش :- یہ پودوں کی نمو کو متاثر کرنے والا بہت اہم عامل ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۱۳). ۷. **ذریعہ ، وسیلہ ، ایجنٹ.** جھٹکے کے سیال کی عامل قوی ہونے کی کیا دلیل ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۶۲). ان عاملوں میں سے بعض عامل مثلاً ڈاک خانہ اور ٹیلی گراف اِس وقت ہندوستان میں کافی طور پر پھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). کسی زبان کو محفوظ ... رکھنے کے دو بڑے ذرائع ہیں ، ایک اس کا مبسوط لغت اور دوسرے اس کی جامع و تصحیح قواعد ... اردو میں یہ دونوں عامل مفقود ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳). ۸. **مسمریزم کا عمل کرنے والا.**

مسمریزم کے عمل میں دھراب مشغول ہے
مغرب و مشرق میں اک عامل ہے اک معمول ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۰۰). [ع : (ع م ل)].

ـــ تنویم کس اضا (ـــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.
رک : **عامل معنی نمبر ۸.** جب تک تم عامل تنویم (ہپنالسٹ) کی ترغیب و تلقین کو قبول نہ کرو گے تم پر تنویمی کیفیت طاری نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ ستمبر ، ۹). [عامل + تنویم (رک)].

ـــ صَحافی (ـــ فت ص) امذ.
(صحافت) **کارکن صحافی ، اخبار کے دفتر میں کام کرنے والا ، صحافی کے ساتھ کام کرنے والا.** اخباروں کے دفتروں پر حملے سے سب سے زیادہ پریشانی عامل صحافیوں کو ہی ہوئی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ فروری ، ۳). [عامل + صحافی (رک)].

ـــ کار صف.
کام کرنے والا ، کارکن ، ایجنٹ. میگنیز بہت سے خامروں کے عامل کار کی حیثیت سے کاربوہائیڈریٹ ، پروٹین اور چربی کے تحول میں اہم کردار ادا کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۱۰۸). [عامل + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
سرکاری حکم جس میں قبضہ کرنے کا حکم ہو (جامع اللغات). [عامل + نامہ (رک)].

ـــــ ہونا محاورہ.
عمل کرنا ، عمل پیرا ہونا. اگر ہم بھی انہی باتوں پر عامل ہو جائیں تو کیا ہو. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۶۲). صوم و صلٰوۃ کا سختی سے پابند ہو اور دوسرے شعائر اسلام کا بھی باالتزام عامل ہو. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۹۰).

عامِلانَہ (کس م ، فت ن). (الف) صف.
۱. **عامل جیسا ، عاملوں کی طرح.** گورنمنٹ کی عاملانہ صیغوں کی ترکیب میں بھی ایسا ہی فرق ہے. (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۳۴). اگر وہ کتاب کا کیڑا ہوتا تو عاملانہ کاموں کا اس سے ہونا ممکن نہ تھا. (۱۹۲۳ ، دیدِ ک ہند ، ۴۹). ۲. **حاکمانہ ، حاکموں جیسا.** جب ایک معاملہ یقینی طور پر معلوم ہو گیا تو میں اپنے عاملانہ اختیار سے سب ہی کچھ کر سکتا تھا . (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰). ۳. **عملی ، عمل سے متعلق.** کمپنی کا تمام تر انتظامی اور عاملانہ کاروبار مجلس نظماء کے سپرد تھا. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستور ہند، ۹). (ب) م ف، **عملی طور سے** (مہذب اللغات). [عامل (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عامِلَہ (کس م ، فت ل). (الف) صف.
عامل (رک) کی تانیث ، عمل کرنے والی. عصبی توانائی عضلات اور دیگر آلات عاملہ تک پہونچتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات، ۳۴۲). کیمیائی تعامل کی عاملہ توانائی کی تعریف اس طرح سے کر سکتے ہیں ، کہ اوسط توانائی کے علاوہ یہ توانائی کی وہ کم از کم مقدار ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، کیمیا ، ۳۰۲). ۲. **حکومت یا کسی پارٹی وغیرہ کی وہ جماعت جو اس کے قانون یا قواعد و ضوابط پر عمل درآمد کرائے ، تنفیذیہ ، ایگزیکیوٹو.** مالگزاری کا بند و بست کلیۃً عاملہ کا معاملہ ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹۰). امن عامہ اور مالیات کے نہایت اہم محکمے معہ چند دیگر محکمہ جات کے محفوظ رکھے گئے تھے اور ان کا انصرام ممبران عاملہ کے سپرد تھا. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۲۳۲) . (ب) امذ. **(قواعد) وہ حروف جو متعلقہ کلمہ میں تغیر پیدا کریں ، حروف مغیرہ** (پلیٹس). [عامل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عامِلی (کس م).(الف) امث.
عمل دخل،حکومت.

لاحد رو صفت ہو لاعدد کی ذات ہو (کذا)
لاشریک لالیا ہے لافنا کی عاملی

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۳).

کسی کی ملکِ اطاعت میں عاملی نہ چلی
فسادِ نفس رہا انتظام ہو نہ سکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹). (ب) صف. **عامل سے متعلق ، عامل کا عہدہ ؛ (مجازاً) حکومت کا ، حکومتی.** چودھری کی نامزدگی اعلیٰ عامل عہدہ کے لیے صوبائی گورنمنٹ کو بھیجی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۳). [عامل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

عامِلِیَّت (کس م ، ل ، شد ی بفت) امث.
عمل دخل ، کارگزاری ، کارکردگی ، سرگرمی. یہاں آتش فشانی عاملیت سب سے زیادہ... جزائر لپاری میں نمایاں ہے (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۱). اس میکانیت میں پیپٹائیڈ کے ذریعے حیاتی تالیف کا انحصار اے ٹی پی سے ایمینو ترشوں کے کاربوکسل گروہ کی عاملیت بڑھانے پر ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۲۳). [عاملی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عامِلِین (کس م ، ی مع) صف ، امذ ، ج.
۱. **عامل (رک) کی جمع ، عمل کرنے والے ، محرک.** وسائل ذرائع عاملین کے فعالی رد عمل سے نمو پاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۷). مقرر ایک لمبی چوڑی تقریر کرتا ہے جس میں غیر عملی عاملین فن تشریح پر جا و بے جا حملے ہوتے ہیں. (۱۹۲۰ ، مقتل قریب مغربی معمل خانے ، ۴۲). ۲. **حکّاماً ، سردار.** فوجی مہمات ... کوفہ و بصرہ سے وہاں کے عاملین نے روانہ کیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۶) . [عامل (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

عامَّہ (شد م بفت) صف.
۱. **عام (رک) کی تانیث ، سب جانب پھیلی ہوئی ، عام شے ، رائج ، مشہور و معروف.**

سن علم یقین عامہ کا تو بیان
بس صرف ہے اعتقاد ہی ان کا ایمان

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹). انہوں نے عامۂ خلایق خصوصاً اہلِ دہلی کی رفاقت اور رواج کار کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۸۹).

ہوئی ایسی عینیتِ تامّہ
محمدؐ ہوئے رحمتِ عامّہ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۸). ان کی طنز کا تعلق بڑے گہرے اور وسیع تر مسائل عامہ سے ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳). ۲. (طبیعیات) رک : **کششِ ثقل ، باہم کھینچنے کی قوت.**

ثقل کی کہتے ہیں ہم اُس کو کشش
نام جس کا عامّہ ہے دوسرا

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۸۰). ۳. **(تصوّف) وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کیا ہے اون کو باطن سے کچھ حس نہیں ان لوگوں کو علمائے رسوم اور ظواہر کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۷۲). [رک : عام (۱) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ خَلائِق (خَلایِق) کس صف (ـــــ فت خ ، کس ء) امذ.
سب لوگ ، تمام لوگ ، عوام. عامۂ خلایق کی آسایش اور بہبود کے لیے کوئی بندوبست باہمی ان میں موجود نہیں ہے . (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۸). بادشاہ نے عامّۂ خلایق کی راحت و آرام کے لیے دیوان خیرات و شفاخانہ کے لیے قریات و دیہات وقف کر دیئے تھے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب) ، ۴۴۶). صرف زر کثیر کے توجہ جسمانی و روحانی بھی عامہ خلایق کی بھلائی کے واسطے ... موافق اس کا فرض ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۰۰). [رک : عامہ + خلائق (خلیقہ کی جمع)].

ــــ۔ خِلقَت کس صف(ــــ۔ کس خ ، سک ل ، فت ق) امذ.
رک : **عامّۂ خلائق ، تمام لوگ**. عامۂ خلقت میں مستعدی اور استقلال اور قوت عمل بالکل نہیں پائی جاتی۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۴۴)۔
[عامہ (رک) + خلقت (رک)].

عامی صف : امذ.
۱. **عام (رک) سے منسوب ، جاہل ، کم علم (جو کسی فن یا علم وغیرہ سے صاحب فن یا عالم کے مقابلے میں نابلد ہو)، عام آدمی**. کوئی ایسی کتاب لکھ دو ... اس سے جاہل اور عالم عامی اور فلسفی سب کو یکساں فائدہ حاصل ہو۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۲۹)۔ سیاسیات میں ہر عامی اور جاہل اپنے آپ کو رائے زنی کرنے اور کلیات عامہ بنانے کا اہل سمجھتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیاسیات ، ۹۱)۔ ہم ... حکیم سقراط کی طرح معاوضہ لے کر نہیں بلکہ کچھ دے کر بھی عامی سے عامی کو بھی سب کچھ جو ہمیں آتا ہے بتا دینا چاہتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۲۲)۔ ۲. **لوگوں کا ، عامیانہ ، سطحی ، معمولی**.

عزیز افسردہ ہوں طرزِ سخن سے
بہت عامی مذاقِ لکھنؤ ہے

(۱۹۴۳ ، انجم کدہ ، ۵۷)۔ نظیر کی حیثیت عوامی یا عامی شاعر سے بڑھ نہیں سکی۔ (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۱۸۳)۔
۳. **عام**.

افضل نہیں ملکوت پر
بعضے جو ہیں عامی بشر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۹)۔

تا کہ سمجھیں اس کوں عامی لوگ سب
دے نتیجہ اس کا تج کوں نیک رب

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹)۔

عجب شان ہر رحمتِ عام ہو گی
خوشی خاص بندوں میں عامی کریں گے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹)۔ [عام + ی ، لاحقۂ نسبت].

عامیات (کسر م) امذ ، ج.
رک : **عامیہ معنی نمبر ۲ کی جمع**. اکثر اقسام گرانیٹ اور عامیات سے اس طرح فرق رکھتے ہیں کہ ان کے اجزائے معدنی میں واضح متوازی ترتیب ہوتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۵)۔
[عامیہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عامیانہ (سک نیز کسر مع م) صف.
۱. **عام لوگوں کا ، جہلا یا کم علم عوام کا ، جاہلوں جیسا ، معمولی ، غیر اہم**. خدا نے بونا پارٹ کو وہ ارفع روح بخشی ہے جس تک عامیانہ جذبات کی رسائی نہیں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۲۱۷)۔ مجھے تعجب ہوا کہ محض علمی کتابیں عامیانہ ناولوں سے زیادہ کیونکر بک سکتی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۵۰)۔ ۲. **عام ، رائج ، مقبول عام ، عوامی ، عوام سے تعلق رکھنے والے**. میرے اخبار میں ہر قسم کے عامیانہ مذاق کے مضامین ... درج ہوتے تھے۔ (۱۹۱۹ ، بہادر شاہ کا مقدمہ ، ۱۰۹)۔ [عامی (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

ــــ پَن (ــــ۔ فت پ) امذ.
عامیانہ (رک) ہونے کی کیفیت ، حقیر ہونے کی کیفیت ، گھٹیا پن ، جہالت. پختہ اذہان ان کے عامیانہ پن کو صاف محسوس کر جاتے ہیں۔ (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۱۹۳)۔ یہی وہ راہ ہے جس کی وساطت سے عامیانہ پن ادب میں ایک فارم ... کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۸۶)۔ [عامیانہ (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

عامیّت (ــــ۔ کسر م ، شد ی بفت) امث.
رائج یا عام ہونے کی کیفیت ، مقبول عام ہونا ، عوامی ہونا ، سطحیت ، عمومیت. منظوم شرح ... دوسرے مصرعہ میں استعمال ہونے تاش کے پتے کی عامیت کی وجہ سے شعری تخلیق کے بلند رتبہ سے گر گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۲۳)۔ [عامی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عامِیَّہ (کسر م ، شد ی بفت)۔ (الف) صف.
غیر ثقہ ، کم علم ، حقیر لوگ ، عام لوگ ؛ وہ جنھیں کسی مضمون میں نہ تشخص حاصل ہو نہ پیشہ ورانہ مہارت. آج ... فصحیٰ اور عامیہ کی تحریکات کے پیچھے یہ تمام قوتیں کارفرما ہیں۔ (۱۹۷۵ ، پہلی قومی کانگریس برائے فروغ عربی جامعہ کراچی (پمفلٹ) ، ۱۸)۔ (ب) امذ. (ارضیات) **ایک قسم کا سبز قدیم پتھر جو قیمتی اور نایاب ہوتا ہے ، (انگ : Green Stone)**. پیگو نظام کے ایک حصے کے ہمعصر گرینیٹ ، عامیہ ، لمبی سینیٔ اور اقسام پائے سماق کے عظیم متداخلات ہیں جو بلوچستان ... میں سے گزرتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۶۶)۔
[عامی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ــــ پَن (ــــ۔ فت پ) امذ.
عامیانہ پن ، گھٹیا پن. محبت ... میں عامیہ پن نہیں شائستگی اور رکھ رکھاؤ ہونا چاہیے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۳)۔
[عامیہ (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

عانِق (کسر ن) امذ.
گردن ، گلا.

واسطے فائدہ کے سب یہ بنائے اعضا
عانق و کتف و ید و ساعد و رسغ و مرفق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹)۔ [ع : (ع ن ق)].

عانَہ (فت ن) امذ.
۱. **ناف سے نیچے کا مقام جہاں بال ہوتے ہیں ، پیڑو ، زہار نیز شرمگاہ کے بال**.

بحر خجلت کا ہے گرداب تری ناف نہیں
اور عانہ ہے ترا سخت و کدورت آگیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۳۰۹)۔ زخم کے باہر سے عانہ تک وہ اون رکھا جائے جو خبازی کے جوشاندے میں ڈبویا گیا ہو۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۲۳)۔ ۲. **جنگلی گدھوں کا گلہ** (جامع اللغات)۔ [ع : (ع و ن)].

عانی (۱) اند.
قیدی (عموماً مرد). عانی کے معنی قیدی کے ہیں اور وہ ایک قسم کی غلامی ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۷۰)۔
[ع : (ع ن ی)]۔

عانی (۲) صف.
عانہ (رک) سے متعلق پیڑو کا. ہر ایک فخذی ورید دھڑ کو پہنچ کر گُردہائی اور عانی اوردہ میں منقسم ہوتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۷)۔ [عانہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ حَلْقَہ / کَمان (ـــ فت ح ، سک ل ، فت ق/فت ک) اند.
(حیوانیات) سِہری ستون کے متوازی دو نصف حصّوں پر مشتمل ہڈیوں کا گھیرا (انگ : Pelvic Girdle). کُولا گھیرا یا عانی کمان دھڑ کے پچھلے سرے پر واقع ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۵)۔ عانی حلقہ دو نصف حصّوں پر مشتمل ہوتا ہے جو بے نام ہڈیاں کہلاتی ہیں۔ (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۳۰)۔ [عانی + حلقہ / کمان (رک)]۔

ـــ گھیرا (ـــ ی مج) اند.
(حیوانیات) رک : عانی حلقہ. فقرے ... کی جانبوں پر ایک جوڑ پر نما پھیلاؤ ہوتے ہیں جو عانی گھیرے کو سنبھالے رہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰۷)۔ [عانی + گھیرا (رک)]۔

عاوِیَہ (کس و ، فت ی) صف.
بھونکنے والا.

ہے لالچ ہی کھوٹے کھرے کی کسوٹی
کہ لقمہ علاج سگِ عاویہ ہے

(۱۹۶۳ ، قارقلیط ، ۸۹)۔ [ع : (ع و ی)]۔

عاہِر (کس ہ) صف.
زنا کار ، زانی ، حرامکار.

صوفی بے شریعہ ملحد جیوں
واطی بے نکاح عاہر ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۱)۔ [ع : (ع ہ ر)]۔

عاہِرَہ (کس ہ ، فت ر) صف ؛ مث.
عاہر (رک) کی تانیث ، زانی ، فاحشہ ، حرام کار عورت.

یہ عقرب یہ افعی یہ غولِ جنوں
اسی لعنتِ عاہرہ نے جنا ہے

(۱۹۶۳ ، قارقلیط ، ۲۵۶)۔ [عاہر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عائِد (کس ء) صف.
لوٹنے یا پھر کر آنے والا ، اُلٹ کر آنے والا ، عود کرنے والا ، اپنی جگہ واپس آنے والا. عقلائے زماں میں سے کسی کے ساتھ باپ اُس کا درجہ مساوات کا رکھتا تھا اِس لیے شرافت اُس کی طرف عائد ہوتی۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۵۳)۔ اُس نے سب کام بند کر کھیتی کرانی شروع کر دی ... جب نقصان عائد ہوا تو پتھر غصّہ میں اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۴)۔ [ع : (ع و د)]۔

ـــ کَرْدَہ (ـــ فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
جاری کیا ہوا ، نافذ کیا ہوا. ہم نے جاپان کا عائد کردہ نو آبادیاتی نظام بدل ڈالا۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۸۷)۔ [عائد (رک) + ف : کردہ ، کردن ـ کرنا]۔

ـــ کَرنا محاورہ.
۱. **وارد کرنا ، ذمّے لگانا ، ذمّہ دار ٹھہرانا.** چند منچلے کُرسی صدارت پر جانبداری کا الزام عائد کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ (۱۹۳۹ ، اِک عشرِ خیال ، ۲۸)۔ پاکستان کے خلاف جا و بیجا شرائط اور پابندیاں عائد کی جاتی رہیں گی۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ / اگست)۔ ۲. **نافذ کرنا ، جاری کرنا.** قانون کی سزاؤں کو عائد کرنا بھی خود انصاف کرنے والوں کی اپنی ذہنی کیفیت پر منحصر ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۱)۔

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **وارد ہونا ، واقع ہونا.**

نقصان ہوا تیرے تئیں جان کا عائد
کچھ سمجھے نہ اس قوم سیہ رو کے عقائد

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲۲)۔ اُس سے مسلمانوں کی قوم پر عیب اور ذلّت عائد ہوگی۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸)۔ اُس نے ... جب نقصان عائد ہوا تو پتھر غصّہ میں اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۴)۔ ۲. **ذمّے پڑنا ، لگنا.** کوئی ایسا جرم نہیں جو اس پر نہ عائد ہو۔ (۱۸۸۷ ، مقدّس نازنین ، ۷)۔ زہر کھا کر مرنے کی ذمّہ داری خود ہم پر عائد ہوتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۶۷)۔ اس کی ذمّہ داری براہِ راست وزارتِ داخلہ پر عائد ہوتی ہے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲ / فروری)۔

عائِدات (کس ء) اند ، ج.
عائدہ (رک) کی جمع ، وہ محصول یا لگان وغیرہ جو واجب الادا ہوں ، واجبات. عائدات واسطے ترقی و رفاہ اسلام کے خرچ ہو۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۸۸)۔ جو زرِ قیمت معیّن ہو گا اس پر عائدات وصول کیے جائیں گے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۶ : ۶)۔ [عائدہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

عائِدَہ (کس ء ، فت د) صف.
عائد (رک) کی تانیث ، آنے والا ، پلٹنے والا ، جاری ، عائد کیا ہوا یا کی ہوئی ؛ (مجازاً) محصول ، لگان.

ہالی کے بہت سے فائدے ہیں
بندوں کی طرف جو عائدے ہیں

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر ، ۲۳)۔ قرض گیرندہ کو قرض پر عائدہ سود ... اور اقساط ادا کرنے پڑتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۷۸)۔ [عائد + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عائِذ (کس ء) صف.
پناہ مانگنے والا ، پناہ لینے والا ، تحفظ چاہنے والا. بچہ اپنی ماں سے عائذ یعنی پناہ لینے والا ہوتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳)۔ [ع]۔

عائف (کس ء) صف.
پرندوں کی اڑان سے فال لینے والا ، فال نکالنے والا ، نجومی.

نہ عائف نہ کاہن نہ اختر شناس
وَیُخطیٰ ظنی ، تُصیبُ الظُنون !

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۸۱). [ع : (ع ی ف)].

عائق (کس ء) صف.
مانع ، حائل ، باز رکھنے والا ، رکاوٹ ڈالنے والا ، منع کرنے والا. لحوق عوارض بشریہ میں عقلا کوئی عائق و مانع نظر نہیں آتا . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۳۷). ان مشکلات کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے ، جو اس کی راہ میں عائق ہوں گی. (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۱۶). جو چیز سب سے پہلے عائق ہوتی ہے ، وہ قومی رسم و رواج اور آبائی دین و مذہب کی پابندی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۲۰). [ع : (ع و ق)].

عائقہ (کس ء ، فت ق) امث.
روکنے والی چیز ، روک. محبت نیکوں کی ... مخالفت و منازعت کے شائبے اور ملامت کے عائقے سے خالی ہوتی ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۶۳). [عائق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عائل (کس مج ء) صف.
مفلس ، محتاج ، غریب (خصوصاً بڑے خاندان کی کفالت کے سبب) ؛ (مجازاً) فقیر ، درویش. آپؐ جب عائل تھے تو ہم نے ہر طرح کی مدد کی. (۱۹۹۶ ، قصیدۃ البردۃ ، ۳۳۴). [ع : (ع ی ل)].

عائلہ (کس مج ء ، فت ل) امث.
۱. **خاندان ، کنبہ ، گروہ.** دور اوّل میں انسان بالکل ابتدائی حالت میں تھا اس لیے عورت حرِ مطلق اور بالکل آزاد تھی پھر عائلہ کی تشکیل ہوئی عورت کے لیے یہ دوسرا دور تھا. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۶۱). ۲. (حیاتیات) **ابتدائی پودوں یا جانوروں کا گروہ جو نسلاً بلحاظ ساخت مشابہ اور ایک مورث نسل سے ہو (انگ : Phylum).** بالآخر یکساں خصوصیات کی حامل جماعتیں عائلہ میں یکجا ہوتی ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۳۹). [عائل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---جینی (---ی مع) صف.
(حیاتیات) نسلی یا نوعی ارتقا کا یا اس کے متعلق. درجہ بندی اس علم کو کہتے ہیں جس میں نامیوں کو ان کی شکل و شباہت اور عائلہ جینی خصوصیات کی بنا پر قدرتی گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۱۹). [عائلہ + رک : جین (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عائلی (کس ء) صف.
خاندان سے متعلق ، خاندانی ، نسلی. اس نے صحیح اور مکمل تعلیم پیش کی جو انسان کی انفرادی زندگی سے لے کر عائلی پھر قبائلی زندگی ... پر حاوی اور بہترین نظام کی حامل ہے . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۸۲). [عائل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قوانین (---فت ق ، ی مع) امذ.
(قانون) وہ قوانین جن کا تعلق ازدواج سے ہو ، جن میں بچوں کی کفالت ، نان و نفقہ اور دوسری شادی کے مسائل حل کیے جا سکیں. اور جب یہ عمل شادی شدہ اور بالغ فنکار انجام دیتے ہیں ، تو مجھے ایسا احساس ہوتا ہے جیسے عائلی قوانین کے نفاذ کے بعد ان کے بہت سے ارمان ناآسودہ رہ گئے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۲۳۵). [عائلی (رک) + قوانین (قانون (رک) کی جمع)].

عائیں عائیں (ی مج) امث.
مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز.

ارے ظالم ، خموش ہو ، بس کر
تا کجا عائیں عائیں اور ٹر ٹر

(۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، اکتوبر (واسطی علمدار حسین) ، ۶۵). [حکایت الصوت].

عاید (کس ی) صف.
لوٹ کر آنے والا ، عود کرنے والا ، اپنی جگہ واپس آنے والا ، پھر کر آنے والا. برائی اور بدخوئی دشمن کی طرف عاید ہو. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۴۶). یہ سب کچھ ان پر بحکم عاید ہونے کی بجائے ان کے دلوں اور دماغوں میں اترا ہوا ہو. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۹). [عائد (رک) کا ایک املا].

عایق (کس ی) صف.
عائق ، باز رکھنے والا. حرارت ... فولاد کی حالت طبیعی میں جو کچھ کہ انتقال جذب مقناطیسی کے واسطے عایق ہو اسے دور کرتی ہے. (۱۸۵۰ ، رسالہ مقناطیس ، ۳۰). بعض کاہن ایسے امور سے استعانت کرتے ہیں جس کے حس کو حیرت اور خیال کو وقفہ ہو جاتا ہے اور نفس ناطقہ بہ سبب ضعف عایق کے امور غیبی سے ملاقات کرتی ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۴۲۶). [عائق (رک) کا ایک املا].

عایلاتی (کس ی) صف.
عایلہ (رک) سے منسوب ، خاندانی ، نسلی ، گروہی. دور تاریخ کے آغاز ہی سے نسل انسانی کے مختلف افراد میں ثقافتی بعد ، مغائرت پانے کے باوجود ، ان کی عایلاتی تقسیم کر سکتے ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۲۲۷). [عایلہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

عایلہ (کس ی) امذ ؛ ـــ عائلہ
خاندان ، کنبہ ، نوع ، نسل. اس عایلے کے تمام نمائندے سمندر کے کنارے ، سمندر میں یا سمندر کی تہ میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عایلہ لے کانبوڈریٹا ، ۱). [عائلہ (رک) کا ایک املا].

عاین (کس ی) صف.
اعانت کرنے والا ، معاون ، مدد کرنے والا ، مددگار ؛ نظر رکھنے والا. جواہر لطیفہ ... عاین سے اور متصل ہوتے ہیں ساتھ معیوں کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۱). [ع].

عَبا (فت ع) امث.
۱. **کپڑوں کے اوپر پہننے کا شیروانی کے طرز کا ڈھیلا ڈھالا قدرے لمبا لباس جس میں بٹن کی جگہ عموماً بند لگے ہوتے ہیں عام طور سے عُلما و شرفا پہنتے ہیں، لبادہ ، چغا ، چوغہ.** ایک عبا کہ رنگ اوس کا مجھے یاد نہیں اوڑھے ہوئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۰۳). ساحر نے اپنی نیچی عبا کو سمیٹ کر گرد لپیٹ لیا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۳۲). بعض اوقات شامی عبا استعمال کی ہے جس کی آستین اس قدر تنگ تھی کہ جب وضو کرنا چاہا تو چڑھ نہ سکی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۰). دیدار کے وقت زیارت کا مجاور اسی تبرک کو طہارت و تطہیر کے بعد سبز عبا پہن کر مشتاقانِ دید کے سامنے لاتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳۹).
۲. **جاڑے کے موسم میں لباس کے اوپر پہننے کا ڈھیلا ڈھالا پنڈلی تک لمبا جامہ ، لبادہ ، دگلا** (اپ و ، ۲ : ۱۵۰). [ع].

ـــ اوڑھنا محاورہ.
عبا پہننا ، عبا دوش پر ڈالنا.

لے لو اِس کوٹھری میں مجھے ڈرانے کے لیے
اک عبا اوڑھ کے بن بیٹھی ہیں حاجی باجی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۲).

ـــ پوش (ـــ و مج) امذ.
عبا اوڑھنے یا پہننے والا. زندہ دلی اور خوش طبعی کے کفارے کے طور پر ایک ایسے عبا پوش بزرگ کو داخل کر لیا گیا ہے جو اس مقدس عبا کو دن بھر نیما آستین سمجھ کر پہنے رہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۸۷).

اے عبا پوش ترے خرقۂ سالوسی میں
مکر و تزویر کے اجرامِ سیہ پلتے ہیں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۹۲). [عبا + ف: پوش ، پوشیدن - پہننا].

ـــ و قَبا (ـــ و مج ، فت ق) امذ.
کپڑوں کے اوپر پہننے کے قدرے لمبے اور ڈھیلے ملبوسات ؛ (استعارۃً) علما اور دینداروں کا لباس. ان منافقوں نے عبا و قبا ہی پہن کر اپنے بھیانک جرائم کے داغ چھپانے چاہے تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۸۳). [عبا + و (حرفِ عطف) + قبا (رک)].

عِباد (کس ع) امذ.
عبد (رک) کی جمع ، بندے ، غلام.

ہے علمِ حق کہ صفحۂ تنزیہہ پر رقم
سب جوں کی توں عباد کی اغراض کی شبیہ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۵). چنا ایک مرتبہ حضرت میکائیل کی خدمت میں جن کو ارزاقِ عباد کا اہتمام سپرد ہے فریاد لے کر گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۲).

کے گناہوں پہ کچھ اچھی نہیں ہوتی بیداد
حق نہ بخشے گا نہ بخشے کا کبھی حقِّ عباد

(۱۹۱۵ ، فردوس تخیل ، ۱۳۰). عباد کے معنی بندے اور مخلوق کے ہیں ، نہ محکوم کے اور نہ مطیع کے اور عباد کے لفظ میں مومن ، کافر ، جاندار ، بےجان سب شامل ہے. (۱۹۵۸ ، فتنۂ انکارِ حدیث ، ۳۰). [ع : (ع ب د)].

ـــ ُ اللّٰہ (ـــ ضم د ، غم ا ، شد ل بمد) امذ ، ج.
اللّٰہ کے بندے ، بندگانِ خدا. بہت اسمائے اقدس مقدس ایسے ہیں کہ عباداللّٰہ پر بھی ان کا اطلاق ہو سکتا ہے. (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (القاداتِ غالب ، ۲۳)). ہمہ خلق اللّٰہ و عباد اللّٰہ کے لیے طالب و خواہش مند دعا کا ہوں. (۱۹۱۲ ، سلیمانی تلوار (حباب کے ڈرامے (دیباچہ) ، ۲۳۷). [عباد + اللّٰہ (رک)].

عُبّاد (ضم ع ، شد ب) امذ ، ج.
عابد (رک) کی جمع ، بہت سے عبادت کرنے والے ، ذکر الٰہی میں سرگرم رہنے والے. شب پردہ دارِ اسرار ہے ... تخت و تاج اولیا ہے ، معراجِ بخت معراجِ انبیا ہے ، سجدہ گہِ عُبّاد ہے ، خلوت کدہ زُہّاد ہے. (۱۸۵۵ ، سرغوب القلوب ، ۳۶). زُہّاد و عُبّاد ہوں یا عیاش و آزاد اس فطری اور پیدائشی ترتیبی نظام کے سب پابند ہیں. (۱۹۳۱ ، انشائے داغ (مقدمہ) ، ۱۲). بڑے بڑے علماء صوفیہ ، زہاد ، عُبّاد اور محدثین و مفسرین یہ سب ہماری قوم کی ماؤں کی گودوں میں تربیت پانے والے ہوئے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۳۲۰). [ع : (ع ب د)].

ـــ ِ عِجْل کس صف (ـــ کس ع ، سک ج) صف.
گئوسالہ پرست. یہ خطاب عبادِ عجل (گوسالہ پرستوں) کو تھا. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۱۹۳). [عباد + ع : عجل - گئوسالہ ، بچھڑا].

عِبادات (کس ع) امث ، ج.
عبادت (رک) کی جمع.

جو بندے کی خوبی ہے اس بات میں
جو چالاک اچھے او عبادات میں

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۱).

کہا اس طرف ہیں امیرِ عرب
بدل ذکر محوِ عباداتِ رب

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۹). فقہ کی کتابوں میں صرف عبادات کے ابواب ہوتے. (۱۸۹۶ ، علمائے سلف ، ۹۹). ان معاملاتِ صحیحہ اور ایمان سے اللّٰہ راضی ہے تو چاہیے کہ ایمان اور معاملاتِ عبادات ہو جائیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۲۰۶). [عبادت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ ِ شاقّہ کس صف (ـــ شد ق بفت) امث.
سخت عبادات ، دشوار عبادات ، ایسی عبادتیں جن کی انجام دہی میں مشقت اٹھانی پڑتی ہے جیسے گرمیوں کے روزے اور قیام فی اللیل وغیرہ. اس تعمق اور تشدد میں علما کے ساتھ حضراتِ صوفیہ کو بھی شامل کرنا ضرور ہے جنھوں نے عباداتِ شاقہ ... اختیار کر کے اوروں کو رغبت دلائی. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۳). [عبادات + شاقہ (رک)].

ـــ ِ مَفْروضہ کس صف (ـــ فت م ، سک ف ، و مع ، فت ض) امث.
فرض عبادتیں. سفر اور خوف اور مرض وغیرہ کی حالت میں عباداتِ مفروضہ میں طرح طرح کی آسانیاں کی گئیں. (۱۸۸۷ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۵۱). [عبادات + مفروضہ (رک)].

عبادَت (کس ع ، فت د) امث.
غلامی ، بندگی ؛ (اصطلاحاً) خدا کی پرستش خصوصاً مذہبی ارکان جو خدا کی اطاعت اور پرستش کے لیے ادا کیے جائیں.

ایا ہاتفِ غیب تے ہو جواب
عبادت قبولیا دعا مستجاب

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

عبادت کی چکمک و کف صدق اپار
ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹). حضرت فرماتے ، بہتر ہے کہ اپنے دادا کے روضے پر عمر اپنی صرف کروں اور عبادتِ حق میں مشغول رہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵).

عجب عبادتِ حق پر تھے مستعد ناساز
شتاب قتلِ نبی زادہ بیچ کر غماز!

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۶). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... دعا عبادت ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۷).

سکون و ادب عشق میں چاہیے
عبادت میں تعدیلِ ارکاں ہے فرض

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۸۵).

میں نہیں کہتی مجھے زیست کی مہلت دی جائے
صرف دو دن کو عبادت کی اجازت دی جائے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۵). [ع : (ع ب د)].

---بَدَنی کس صف(---فت ب ، د) امث.
جسمانی عبادت ، بدن کو متاثر کرنے والی عبادتیں. عباداتِ بدنی میں تو میں نیابت کا مطلق قائل نہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲۹).
[عبادت + بدن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُھوٹنا ف ل.
اللہ کی عبادت ترک ہونا (مہذب اللغات).

---چھوڑنا ف م.
ذکرِ الٰہی ترک کر دینا. جب حضرت ابراہیم آتشِ نمرود کی طرف جا رہے تھے ، یہ وہ منزل تھی کہ ملائکہ نے عبادت چھوڑ دی تھی ، جبرئیل مدد کے لیے آگئے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۹).

---خانَہ (---فت ن) امذ ؛ رک عبادتخانہ.
عبادت کرنے کی جگہ ، معبد (عموماً غیر مسلموں کا). راہ میں ایک عبادت خانۂ یہود تک پہونچے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۷). اور اسی شان سے سب جا کے عبادت خانہ میں کھڑی ہو جاتیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰۰). [عبادت + خانہ (رک)].

---رَد کَرْنا محاورہ.
عبادت کو قبولیت نہ بخشنا ، غیر موثر کرنا ، بے اثر بنا دینا. خدا اُس عبادت کو رد کر دیتا ہے جو خلوصِ نیت سے نہیں کی جاتی. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۱۰).

---کَدَہ (---فت کہ ، د) امذ.
پرستش کی جگہ ، عبادت خانہ ، وہ جگہ جہاں عبادت و ریاضت کی جائے ، معبد.

منور ہے یک اس میں الفت کدہ
سکندر کا جیسا عبادت کدہ

(۱۸۶۰ ، گلشن مہوشاں ، ۲۲). نصرانیوں کے عبادت کدے کو «گرجا گھر» کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۱۰).
[عبادت + کدہ (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
ہر وہ کام کرنا جو اللہ کی خوشنودی کا باعث ہو.

تیرا اندازۂ رحمت جو بیاں کر دیتا
کوئی دنیا میں نہ پھر تیری عبادت کرتا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)).

---کوش (---و مج) صف.
عبادت کرنے والا ، عبادت گزار ، عابد.

سہنہ تا جورِ شہر مصطفٰے آباد
مطیعِ شرع نبیؐ متقی عبادت کوش

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۷). [عبادت + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا،جدوجہد کرنا].

---گاہ امث.
عبادت خانہ ، عبادت کرنے کی مخصوص جگہ ، معبد. اگر دنیا میں ایک قوم کو دوسری قوم سے بچایا نہ جائے تو بہت سی خانقاہیں، کلیسے ، عبادت گاہیں ، مسجدیں جن میں اکثر خدا کا نام لیا جاتا ہے برباد کر دی جائیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۵). کسی جگہ ایک شنتو عبادت گاہ واقع تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۷۳). [عبادت + ف: گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُزار (---ضم گ) صف.
عبادت کرنے والا ، صوم و صلوٰۃ کا پابند ، عابد. پاؤں توڑ کر بیٹھنے اور دنیا کو چھوڑ کے محض زاہد و عبادت گزار بن جانے کو جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند نہیں فرماتے. (۱۹۲۰ ، جوہائے حق ، ۳ : ۳۹). امام احمد بن حنبل بہت بڑے صاحب علم بزرگ بھی تھے اور بڑے اللہ والے ، عبادت گزار اور تقدس مآب آدمی بھی تھے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۶۸). [عبادت + ف : گزار ، گزاردن = ادا کرنا].

---گُزارانَہ (---ضم گ ، فت ن) صف ؛ م ف.
عبادت کرنے والے کی طرح سے ، عابدوں کے طور پر. ان کی (ابوالحسن الخرقانی) صحبت نے الانصاری کی عبادت گزارانہ زندگی پر بہت اثر ڈالا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۸). [عبادت + ف : گزار + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---گُزاری (---ضم گ) امث.
عبادت کرنے کا عمل ، عبادت. قریش کے اندر کوئی ایسی عبادت گزاری نہ پائی جاتی تھی جس سے وہ اس بات کے مستحق ہوتے کہ اصحابِ فیل کو ان سے دور ہٹا دیا جائے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۵۵۳). میری ایک اولین یاد میری والدہ کی عبادت گزاری سے متعلق ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳).
[عبادت + گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ہٹانا محاورہ.
عبادت کو قبول نہ کرنا (مہذب اللغات).

ـــــ ہَدَر کر دینا محاورہ.
عبادت قبول نہ کرنا ، عبادت ردّ کر دینا. خداوندِ عالم اپنے بندے کی اس عبادت کو ہدر کر دے گا جو حضورِ قلب سے نہ کی جائے گی. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۱۰).

عَبادِلَہ (فت مج ع ، کس د ، فت ل) امذ.
۱. (حدیث) **چار معتبر راویانِ حدیث یعنی عبداللہ بن مسعود ، عبداللہ بن عمر ، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہم.** یہ سب عبادلہ سے مروی ہے ، عبادلہ کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود ، عبداللہ بن عمر ، عبداللہ بن عباس ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۱). راوی اگر ثقہ اور اجتہاد میں مشہور ہے جیسے کہ خلفائے راشدین یا عبادلہ تھے تو اس کی حدیث حجت ہو گی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ٦۲). ۲. **اربابِ تجلیات جو حقیقت کے کسی ایک اسم سے متصف ہوتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۷۴). [ع : (ع ب د)].

عِبارات (کس ع) امث ، ج.
عبارت (رک) کی جمع.

> جُھوٹا جو س کے ، قلم عبارات میں پھنسا
> القصہ کیا رہا ہو ، گرفتار عشق کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۸). روایت دانیٔ ہدایت کو مضامینِ صدق و صفا اور عباراتِ بیضا ضیا سے اس طرح منتخب کیا ہے . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۰۳). [عبارت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

عِبارَت (کس ع ، فت ر) امث.
۱. **(زبانی یا تحریری) بیان ، مضمون ، تحریر ، اسلوب (معنی یا مفہوم کے مقابل) ، تعبیر ، ترکیب ، بیان کرنا ، نکل جانا ، گزر جانا ؛ وہ مطلب جو نثر میں بیان کیا جائے.**

> سن ہو بار ا کہن کہیں اہلِ سخن یا کر اُنس
> ہو عبارت خوب ہور مضمون ہے سارا سرس

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۹).

> خبر میں ہوتے ہو گرم آتش ہمارے شوق کی
> اس عبارت میں بجھاتے ہو یہ کیا ترکیب ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۷).

> اس ادا سے گفتگو اس حسن سے طرزِ سخن
> اس فصاحت سے عبارت اس بلاغت سے کلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲).

> ہیں رجوعِ قلب سے یہ اس طرح واصل بحق
> جس طرح معنی نہیں ہوتے عبارت سے الگ

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۷۳).

> برجستگیٔ نامہ بر شوق نہ پوچھو
> پڑھنے ہی سے رکھتی ہے تعلق وہ عبارت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰). ان کے الفاظ کو الٹ کر پڑھیے تو وہ عربی عبارت بن جاتی ہے . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۲۸). ۲. **مطلب ، مفہوم ، تعبیر.**

> دیکھے سوں آج مجھ یہ شباں روز نیک ہے
> وو زلف و مکھ کہ جس سوں عبارت ہے دن و رات

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹).

> زندگی جس سے عبارت ہے سو وہ زیست کہاں
> یوں تو کہنے کے تئیں کہیے کہ ہاں جیتے ہیں

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۵۹). مقدمۂ سپاہ موت کو عبارت ضعفِ پیری سے ہے اس کی مملکتِ قوی پر ... تاخت کرنے لگا . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵۴). فاتحِ طلسم تمہارے ہی ذات جمع کمالات سے عبارت ہے . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۰۰).

> زندگی جس سے عبارت ہے جگر
> وہ کسی کی اک نگاہِ ناز ہے

(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۱۵۰). ساری زندگی جدوجہد سے عبارت ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۰۰). [ع : (ع ب ر)].

ـــــ آرائی امث.
۱. **ایسے الفاظ ، تراکیب اور اندازِ بیان اختیار کرنا جس سے تحریر میں رنگینی پیدا ہو جائے ، عبارت کو سجانا اور سنوارنا.** عبارت آرائی تو خیر ، معمولی ترتیبِ الفاظ سے بھی عاری ہو رہا ہے. (۱۹۱۲ ، افاداتِ مہدی ، ۲۴۳). آنکھ کے دیباچوں کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں زور عبارت آرائی پر نہیں بلکہ اپنی بات کو بیان کرنے پر ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ : ۱۰۱۵). ۲. **عبارت میں نفسِ مضمون کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا، مبالغہ آمیزی ، مبالغہ آرائی.** سلطان محمود کو موجودہ مورخین نے عبارت آرائیاں کرکے بالکل ایک لُوٹیرا اور ڈا کو ثابت کر دیا ہے. (۱۸۹۰ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۲). یہ کہنا عبارت آرائی میں داخل نہ ہو گا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۳۲) . [عبارت + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا ، سنوارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آرایانَہ (ـــــ مد ا ، فت ن) م ف ؛ صف.
عبارت آرائی کے طور پر ، مبالغہ آمیز. رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ شاعری کی نقلی زبان کو اس کی اصلی زبان سمجھنے لگے ... یہ خرابی ایک قوم سے دوسری قوم تک پھیلی اور تہذیب و شائستگی کی ترقی کے ساتھ ساتھ شاعری کی زبان میں عبارت آرایانہ تکلف و تصنع بڑھتا چلا گیا. (۱۹٦۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۵۹). [عبارت + آرا (رک) + یانہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

ـــــ تَصْدِیق کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ص ، ی مع) امث.
(قانون) اثبات یا ثبوت کی عبارت (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [عبارت + تصدیق (رک)].

ـــــ ظَہْری کس صف (ـــــ فت ظ ، سک ہ) امث.
(قانون) وہ عبارت جو کسی تحریر کی پشت پر لکھی جاتی ہے جو ہنڈی سمن وغیرہ کی پشت پر لکھتے ہیں. اس سے وہ عبارت بھی مراد ہے جو کسی عہدہ دار رجسٹری کی طرف سے ایسے

پرچہ پر لکھی جائے جو ایسی دستاویز کے ساتھ بطور ضمیمہ منسلک ہو یا جس میں وہ دستاویز ملفوف ہو. (عبارتِ ظہری تحریر کر کے) اور یہ دوسرا کاغذ کیسا ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۴۷). عبارتِ ظہری لکھنے والے پر قانوناً کیا ذمہ داری عاید کی گئی ہے. (۱۹۳۵ ، قانون دستاویزات قابل بیع و شراء ، ۲۰). [عبارت + ظہری (رک)].

ــــ مُختَصَر کس صف (ــــ ضم م ، سک خ ، فت ت ، ص) فقرہ ، قصہ مختصر ، الغرض.

وہ بد خو اور میری داستانِ عشق طولانی
عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے ہے مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳). [عبارت + مختصر (رک)].

عِبارَتی (کس ع ، سک نیز فت ر) صف.
عبارت سے منسوب یا متعلق ، ریاضی کا سوال جو عبارت میں پوچھا گیا ہو ، مثلاً : یہ سوال کہ ایک شخص کے گھر میں ۸ لڑکیاں اور ۹ لڑکے اور ۲ ملازم ہیں. بتاؤ کل کتنے ہوئے؟ دوسری قسم اس کے بالمقابل عددی کی ہے ، مثلاً : یہی سوال اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ ۸ ، ۹ اور ۲ کو جمع کرو. مساوات کے عبارتی سوالات. (۱۹۶۳ ، نیا حساب برائے جماعت ششم ، ۱۷۷). [عبارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَبّاسی (فت ع ، شد ب) صف ؛ امذ.
۱. حضرت عباس (آنحضرتؐ کے چچا) سے منسوب ، حضرت عباس کے خاندان کا فرد. جو ترک سلطان اب برصغیر میں آئے وہ اپنے ساتھ عباسی طرز کی حکومت کی تمام روایات لائے اس طرح برصغیر میں ایک اعلیٰ نظامِ حکومت کی بنیاد پڑی. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند (باب ۱۵) ، ۱۸۸). بعض کپڑوں کے متعلق بڑی گہری چھان بین کے بعد ہی یہ بتایا جا سکتا ہے کہ وہ عباسی کارخانوں کے بنے ہوئے ہیں یا اندلسی کارخانوں کے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۸). ۲. (أ) نیل اور کسم سے تیار کیا ہوا (سرخ رنگ جس میں نیلاہٹ شامل ہو) ، ایک قسم کا پھول.

آج رنگِ حنا میں پیارے کا
دست گلدستۂ عباسی ہے

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۹۸). عباسی ... پشوازیں دامن در دامن موتی لگے لگائے. (۱۸۶۳ ، انشا بہار بے خزاں ، ۵۲). پانچ گز چوڑیا عباسی زمین اور سفید سلائی کا منگواتی ہے. (۱۹۰۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۵۸). میاں مستاسقہ پہلوان کسرتی بدن سر پر ایک عباسی دوپٹہ. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۸). (ii) سیاہ رنگ.

اس نے خلعت پہن کے عباسی
کتنے ہی سیدوں کا خون کیا

(۱۸۶۷ ، میر حسن ، د ، ۳۰۱). ۳. ایک قسم کا سنگ مرمر جو جنوبی امریکہ میں پایا جاتا ہے. مینار کے گرد سنگ مرمر اور عباسی کا کام کیا گیا اور چوٹی پر سونے کا کلس لگایا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۳). ۴. ایک وضع کا قدیم ہتھیار جو خنجر سے مشابہ ہوتا ہے.

کوئی عباسی میں اور جمدھڑ میں ہم دیکھے نہیں
کیا ہی صانع نے ترے ابرو کنیں خم کر دیا

(۱۸۳۹ ، دیوان ندرت ، ۳). یہاں کی عباسی بعینہ ایران کی عباسی کا مقابلہ کرتی ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، جولائی ، ۱۲). ۵. ایک پھول کا نام ، گلِ عباسی.

دوپہری و عباسی کلغا کھلا
گویا بادلوں بیچ سورج اوگا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۹۶).

عباسی کو دعویٔ فتوت
داؤدی کو شبہۂ نبوت

(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۸۵). ۶. خاندانِ عباسیہ کے ایک سکے کا نام (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۷. سیاہ عبا. کالج میں جب تعمیر کا کام دیکھنے آئے تو ایک عباسی اور پہن لیتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۷۵). [عباس (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ ٹھاٹھ امذ.
کُشتی کا ایک داؤ. چوتھا حملہ عباسی ٹھاٹھ پر ہو کر طمانچہ مارے ، دوسرا شخص کمر مارے. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۱۱). [عباسی + ٹھاٹھ (رک)].

ــــ رَنْگ (ــــ فت ر ، غنہ) امذ.
ہلکا اودا رنگ جس میں نیلاہٹ جھلکے ، سرخ اور نیلے رنگ کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے ، کاسنی ، سوسنی. باقی سارا حصہ عباسی رنگ کا رنگ دیا. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ۲۱۹). [عباسی + رنگ (رک)].

عَبّاسِیَّہ (فت ع ، شد ب ، کس س ، فت ی بشد نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
۱. مراد : خلفائے عباسیہ. عام مورخوں نے عباسیہ کے ظہور اقبال اور بنو اُمیہ کے زوال کا زمانہ قریباً ساتھ ساتھ خیال کیا ہے. (۱۸۸۷ ، المامون ، ۷). بغداد میں سلطنتِ عباسیہ نے ترکانِ سلجوق کے زوال پر اطمینان کا سانس لیا. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۱۹). ۲. ایک فرقہ جو سوائے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے کسی کو نماز میں امام نہیں جانتا (دقائق الایمان ، ۱۲). اسی موقع پر عباسیہ نام کا نیا فرقہ ظہور میں آیا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۳۶). [عباسی + ہ ، لاحقۂ صفت].

عَبَث (فت ع ، ب) (الف) صف ؛ م ف.
۱. بیکار ، بے فائدہ ، فضول ، بے ہودہ ، بے سود. دنیا میں عبث آیا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۹).

آج سمجھے کہ تھی سب سعی دلِ زار عبث
اتنی مدت ہوئے ہم غم میں ترے خوار عبث

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵).

اے دل تلاشِ یار میں پھرتا ہے تو عبث
خواہش عبث ، اُمید عبث ، آرزو عبث

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۵).

گھستے گھستے مٹ جاتا ، آپ نے عبث بدلا
ننگِ سجدہ سے میرے ، سنگِ آستاں اپنا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹)۔
جستجو ہم کو آدمی کی ہے
وہ کتابیں عبث منگاتے ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۶۵)۔ جنوبی ہند کے مرثیے جذباتی سرمائے سے مالا مال ہیں اور اس صورت میں ان میں فن کی تلاش عبث ہے۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۲۲)۔
۲. بے وجہ ، ناحق۔
حقیقت سوں تری مدت ستی واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰)۔
ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ، ہم کو عبث بدنام کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱)۔
تم بگڑ کر بھی عبث صبر سمیٹو ان کا
آپ سے آپ ہی مرجائیں گے مرنے والے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۶۲)۔
آپ تو ہندی کی جانب سے پریشاں ہیں عبث
لے دبا ہو گا کسی نے دشمنی سے اس کا نام
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۳)۔ **۳. بیہودگی ، حرکتِ ناشائستہ (شاذ)۔** ایک امام بمقام حلب نماز پڑھاتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے عبث کیا انھوں نے نماز ترک نہ کی جب سلام پھیرا عابث کا منہ سور کا سا ہو گیا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۷۳)۔ [ع]۔

---عبث (---فت ع ، ب) م ف۔
فضول میں ، بے کار۔
عبث عبث تجھے مجھ سے حجاب آتا ہے
ترے لئے کوئی خانہ خراب آتا ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۵)۔ پھر پوچھا خواجہ تمھارے باپ کا نام کیا ہے بولا اے عزیز تجھے کسی کے نسب نامے سے کیا کام عبث عبث میری اوقات ضائع کرتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵۹)۔ [عبث + عبث (رک)]۔

--- کرنا محاورہ۔
رکاوٹ ڈالنا ، مزاحمت کرنا ، روکنا۔ بھیتر کی ہوا نے باہر کی طرف اور باہر کی ہوا نے بھیتر کی طرف دبایا تب دونوں قوتوں نے ایک دوسرے کو عبث کیا۔ (۱۸۶۷ ، بحرِ حکمت ، ۱۳)۔ شہر پر مستولی و متسلط تھے وہ یہ ہے کہ قریں کے شریر بدمعاش لوگ اوس مملکت میں عبث کرنے لگے۔ (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۲۶)۔

--- کو م ف۔
بیکار میں ، فضول میں۔
تدبیر کا عبث کو فغاں مبتلا ہوا
تقدیر کا مٹے نہیں ہرگز لکھا ہوا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۰)۔

عَبَثِیَت (فت ع ، ب ، کس ث ، فت ی) امث۔
بیکار ہونا ، فضول ہونا۔ والیِ سلطنت کا فرض یہی ہے کہ ... مناصبِ دینی کو عبثیت و نفسانیت سے بچائے۔ (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۳)۔ زبان کے بارے میں بنیادی افکار سامنے آئے۔ وجودیت کی عبثیت اور وابستگی کے درمیان فرق ظاہر ہونے۔ (۱۹۷۶ ، توازن ، ۱۲۳)۔ [عبث + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عَبْد (فت ع ، سک ب) امذ۔
۱. بندہ ، غلام ، تابعدار ، خدمت گزار ، خدا کا بندہ۔
بحرِ پایاں نے مجھ انجھواں ستی پایا ہے فیض
ابرِ نیساں عبد ہے مجھ چشمِ گوہربار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷)۔
بہ صورت اگر عبد مشہود ہے
حقیقت کو پہنچو تو معبود ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰)۔
برسوں پھرے گر چرخ میں یہ گنبدِ دوار
پیدا حر غازی سا نہ ہو عبدِ وفادار
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳۶)۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کی مغفرت تو خدا کر چکا ہے آپ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ "کیا میں عبدِ شکور نہ بنوں"۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۹)۔ دونوں میں انسان اور خدا یا عبد اور معبود کے ازلی رشتے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۳۵)۔ **۲. تعینِ اول یعنی حقیقتِ محمدیؐ جو اولاً ظاہر ہوئی** (مصباح التعرف ، ۱۷۳)۔ [ع]۔

---اَحْقَر کس صف (---فت ا ، سک ح ، فت ق) امذ۔
(اظہار عجز و انکسار کے موقع پر اپنے لیے بولتے ہیں) ، حقیر ترین غلام۔
ترا ایک بندہ ہوں میں بے ہُنر
ترے عبدِ احقر کا ہوں میں پسر
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل (مہذب اللغات))۔ [عبد + احقر (رک)]۔

---اَقَل کس صف (---فت ا ، ق) امذ۔
رک : بندۂ احقر ، حقیر بندہ (انکسار اور عاجزی کے طور پر)۔
کر کے دریافت اس احوال کو اب یا مولیٰ
تجھ سے یوں عرض کرے ہے یہ ترا عبدِ اقل
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۶)۔
یاعلی آپ ہیں مقبولِ جنابِ احدے
میں بھی اللہ کے بندوں میں ہوں اک عبدِ اقل
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۲۰)۔ [عبد + اقل (رک)]۔

عَبْدُالْحَق کا توشَہ امذ۔
نیاز کا حلوہ ، حلوہ پکا کر نیاز دلانا۔ شیخ سدو کا بکرا احمد کبیر کی گائے اور ... عبدالحق کا توشہ درست ہے یا نہیں۔ (۱۸۷۲ ، قانون شریعت محمدی ، ۱۳)۔ پروردگار میرا بچہ آ گیا تو شاہ مینا کے مزار پر چادر چڑھاؤں گی ، شاہ عبدالحق کا توشہ کروں گی اور سو فقیر کو کھلاؤں گی۔ (۱۹۰۳ ، طاہرہ ، ۵۸)۔

---ُ الدِّرْہَم (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد د بکس ، سک ر ، فت ہ) امذ.
دولت پرست ، لالچی. ہر فرقہ کے مولویوں نے یہ سارا غضب برپا کر رکھا ہے ، سب نفس کے بندے اور عبدالدرہم اور عبدالدینار ہیں (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۵۹). [عبد + رک : ال (ا) + درہم (رک)].

---ُ الدُّنْیا (---ضم د ، غم ا ل ، شد ربضم ، سک ن) امذ.
دنیا کا بندہ ، دنیا کی لالچ میں دین کی پروا نہ رکھنے والا. بشرطے کہ کوئی لیڈر ایسا ہو جو خودغرض ، لالچی اور عبدالدنیا نہ ہو . (۱۹۵۱ ، مشاہداتِ کابل و یاغستان ، ۸۷). [عبد + رک : ال (ا) + دنیا (رک)].

---ُ الدِّینار (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد د ، ی مع) امذ.
رک : عبدالدرہم. ہر فرقہ کے مولویوں نے یہ سارا غضب برپا کر رکھا ہے ، سب نفس کے بندے اور عبدالدرہم اور عبدالدینار ہیں. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۵۹). [عبد + رک : ال (ا) + دینار (رک)].

---ُ الشَّہْوَت (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، سک ہ ، فت و) امذ.
شہوت کا بندہ ، شہوت پرست ، نفسانی خواہشوں کا غلام ، لذائذِ نفسانی کے آگے دین و دنیا کی پروا نہ رکھنے والا (فرہنگِ آصفیہ). [عبد + رک : ال (ا) + شہوت (رک)].

---ُ الضَّیف (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ض ، ی لین) امذ.
مہمان نواز. ایک مہمان نواز آدمی کو عرب عبدالضیف کہہ دیتے ہیں (یعنی مہمان کا غلام). (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن مجید ، محمودالحسن ، ۳۰۸). [عبد + رک : ال (ا) + ضیف (رک)].

---ُ اللّٰہ (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
اللّٰہ کا بندہ. «حضرت عیسیٰؑ بے شک عبداللّٰہ اور کلمۃ اللّٰہ اور روح اللّٰہ تھے». (۱۸۹۸ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۱۶۷). [عبد + اللّٰہ (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
بندگی ، عبودیت ، غلامی.

جو کوئی نفی کر آپ کوں مل حق منے یکتا ہوا
اس عبد پن کا شرط ہو احکام سیتی کیا غرض

(۱۶۷۹ ، دیوانِ سلطان ، ۷م (ب)). [عبد + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---دُنْیا کس اضا (---ضم د ، سک ن) امذ.
رک : عبدالدنیا.

اینے عبدِ دنیا اینے بے حیا
نہ آیا تجھے کچھ بھی خوفِ خدا

(۱۸۵۰ ، مثنوی تنقیح الشفی ، ۹). [عبد + دنیا (رک)].

---ضَعِیف کس صف (---فت ض ، ی مع) امذ.
کمزور بندہ ، عاجز بندہ.

دی جو عبدِ ضعیف کو تکلیف
دی جو پہچانے کو عقلِ لطیف

(؟ ، سراج نظم (مہذب اللغات)). [عبد + ضعیف (رک)].

---مُنَاف کس اضا (---ضم م) امذ.
رسول اللّٰہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سگڑ دادا.

کیا ڈر سحر کو دشمنِ روبہ خصال سے
مدّاحِ شیر بیشۂ عبدِ مناف ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۳۳۹).

روشن جہاں تھا نورِ نبیؐ و علیؑ سے اشک
شمس و قمر ہے خانۂ عبدِ مناف میں

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۲۸).

پوجو قریش خانۂ عبدِ مناف کو
خود عرشِ پاک آئے گا اس کے طواف کو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، ظہورِ رحمت ، ۷). عبدِ مناف بن قصی پر بنی المُطّلب ، بنی عبد شمس اور بنی نوفل تمام بنی اُمیّہ عبد شمس کی اولاد تھے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۷۷). [عبد + مناف (علم)].

عَبْدُہٗ (فت ع ، سک ب ، ضم د ، ہ) امذ.
اس کا (اللّٰہ کا) بندہ.

عبدہٗ ہے حرفِ غمزہ من رانی ہے خلاصہ
خیر احد ہے سب بہانہ کیا سنیا نہیں اے حدیث

(۱۶۷۹ ، دیوانِ سلطان ، ۲۲ (ب)).

عبدہٗ لکھے گا تم کو ہر حسین
کاش پھر نیلام ہو کنعان میں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۷۳). عبد اور عبدہٗ میں وہی فرق ہے جو شریعت اور طریقت ، خبر اور نظر ، سکندری اور فقر کے درمیان پایا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۰۳). [ع : (ع ب د)].

عَبْدِیات (فت ع ، سک ب ، کس د) امث.
عبدیت (رک) کی جمع.

درک عبدیات حقا اے کمال
شرط ہے فہم الہیات کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳). [عبد + یات ، لاحقۂ جمع].

عَبْدِیَّت (فت ع ، سک ب ، شد ی مع بفت نیز بلا شد) امث.
عبد ہونے کی حالت ، بندگی ، غلامی.

جز عبدیت پرت میں رچ نین کگر ہو بندہ
لے بندگی اپس کی ملکوت نے کیا صد

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۱).

اعیانِ ثوابتہ سے لے تا انسان
خالی نہیں قیدِ عبدیت سے وہ یک

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹).

مجھ کو ہے زیبہ عبدیت ، تجھ کو الوہیت سزا
مجھ سے گناہ سربسر ، تجھ سے ہے عفو یک بیک

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۱). اب سمجھے کہ حریت صرف عبدیت سے حاصل ہوسکتی ہے. (۱۹۱۷ ، خطوطِ مولانا محمد علی ، ۷). وہ عبدیت کے درجے پر فائز ہو کر نیابت الٰہی سے فیض یاب ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسینِ اقبال ، ۷۸). [عبد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عِبَر (کس ع ، فت ب) امث ؛ ج.
عبرت (رک) کی جمع. یہ پوری سورۃ معراج کے اسرار و حقائق و عبر اور احکام و اعلانات سے معمور ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۸). بصائر و عبر : اسسال بتوفیق اللہ اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں دینی دعوت و تبلیغ کے کام اور طریق کار پر غور کرنے کا زیادہ موقع ملا. (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، ۲). [ع].

عَبَرات (فت ع ، ب) امذ ؛ ج.
آنسو ، اشک.

مؤلف عبرات و مصنفِ نظرات
نقیبِ عشرتِ امروز و داعیِ شہوات

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۳۱). [ع].

عِبْران (کس ع ، سک ب) امذ.
ایک پودا اور اس کا پھل. عبران : اس کو فارسی میں کافورِ شبرم کہتے ہیں شیخ رئیس کا اعتقاد ہے کہ جو زکام سردی سے ہوا ہو اس کو مفید ہے. اس کا عرق بصارتِ چشم کو تیز کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۰). [مقامی].

عِبْرانی (کس ع ، سک ب) امث.
۱. **بنی اسرائیل کی زبان اور رسم الخط.** الجزائر کے یہودی اپنی «یہودی عربی» کو ایک خاص قسم کے شکستہ عبرانی رسم الخط میں لکھتے ہیں نہ کہ عربی خط میں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۸). ۲. **بنی اسرائیل (اہلِ کنعان) کی زبان جس کا تعلق سامی خاندان سے ہے.** اسی زبان میں توریت نازل ہوئی. آنحضرت صلعم نے خود زید بن ثابت کو حکم دیا کہ وہ عبرانی زبان لکھنا پڑھنا سیکھ لیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۶۱). بعض اجزا بصورتِ اقتباسات اس ترجمے میں ملتے ہیں جو عربی سے عبرانی میں ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۰). ۳. **اسرائیل ، یہودی ، بنی اسرائیل.** یہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم سے شام کا رہنے والا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۰). عالی جاہ! یہ اسی لایعنی عبرانی کا کارنامہ ہے. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۹). ۴. **یہود سے متعلق.** طبیب مسیح الزمان ... واقف علم و فضل عبرانی ... اس کو لوگ حکیم دربان کہتے تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). مسز ربیکا ابراہم ... چھ موم بتیوں کا مخصوص عبرانی شمعدان جلائیں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۱۰۵). [ع].

ـــ اَعْداد (ـــ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
عبرانی زبان میں لکھے ہوئے اعداد. ۵۰۰ سے ۹۰۰ تک کے لیے نئی شکلیں اختراع کر لی گئیں. بالآخر عبرانی اعداد کی حسبِ ذیل شکلیں قرار پائیں. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۷). [عبرانی + اعداد (رک)].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
عبرانی ملی ہوئی (زبان وغیرہ). حضرتِ عیسٰی کی مادری ، مذہبی اور وطنی زبان عبرانی تھی. Renen اسے عبرانی آمیز سریانی بتاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳۹۴). [عبرانی + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

عِبْرانِیَّت (کس ع ، سک ب ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عبرانی ہونے کی حالت ، یہودیت. جہاں تک قصے کا تعلق ہے ... اس کے مزاج کی ترکیب میں دو عناصر داخل تھے عبرانیت اور یونانیت اور ان مختلف عناصر کے درمیان آہنگ قائم رکھنا ملٹن ہی کا کام تھا. (۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۳۰). [عبرانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عِبْرَت (کس ع ، سک ب ، فت ر) امث.
نصیحت ، تنبیہ ، خوف ؛ سبق حاصل کرنا ، کسی تکلیف دہ واقعہ (حادثہ) کو دیکھ یا سن یا پڑھ کر نصیحت حاصل کرنا ؛ عبور کرنا ؛ اندیشہ کرنا ، گذر جانا.

بندھے خلق عبرت پکڑنے نقل
ہر یک بات خاطر بندھے یک نقل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸).

چشمِ عبرت سیں تماشائے جہاں کرتا ہوں
خاک در خاک ہے یہ انجمنِ گل در گل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۶).

اے مسلمانوں خدا سے کچھ ڈرو
آتشِ دوزخ سے عبرت بھی دھرو

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۲). بعض عبرتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ان سے صاحبِ ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آئندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲). ممدوح کی عظمت و شان کا ذکر کیا جائے تا کہ اس سے عبرت کا سبق حاصل ہو کہ اس پایہ کا شخص اٹھ گیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۸۸). لیکن یہ سن کر مجھے خوشی کے بجائے عبرت ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۱). [ع].

ـــ انگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
جس سے خوف یا نصیحت پیدا ہو ، سبق آموز. ان ہی ساحلی عمارتوں کے عقب میں جنگِ عراق گزشتہ کے بہت سے عبرت انگیز نتائج و حوادث نظر آ سکتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مضامینِ ابوالکلام آزاد ، ۱۲۷). فرخندہ نگر کی تباہی زوالِ بغداد سے کہیں زیادہ عبرت انگیز ہو گی. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۳۳). [عبرت + ف : انگیز ، انگیختن ـ ابھارنا].

ـــ آموز (ـــ و مج) صف.
وہ بات جس سے نصیحت حاصل ہو ، عبرت انگیز. بہرحال مرحوم کی زندگی عبرت آموز ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۱۵). سطحِ زمین پر ... شبنم کا ستاروں کو یہ بتانا عبرت آموز ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۱۳۷). [عبرت + ف : آموز ، آموختن ـ سکھانا ، سیکھنا ، یاد کرنا].

ـــــ آموزی (ـــــ و مج) امث.
عبرت دلانا. کلامِ نظیر کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پند و موعظت اور عبرت آموزی کا عنصر جگہ جگہ دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [عبرت + آموز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بڑھنا محاورہ.
بہت نصیحت حاصل کرنا.

سن کے احوال تجھ لے عبرت
کہ زیادہ تجھے بڑھے عبرت

(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)).

ـــــ بیں (ـــــ ی مج) صف.
نصیحت حاصل کرنے والا ، نتیجہ پر نظر رکھنے والا. یہ صحیح ہے کہ عبرت بیں نگاہیں اکثر پرانی چیزوں کو صفحۂ عبرت خیال کرتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۸۷). [عبرت + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــــ پذیر (ـــــ کس نیز فت پ ، ی مع) صف.
عبرت حاصل کرنے والا ، سبق لینے والا. مقبرہ چنداں نفیس نہ تھا ، میں دیکھتے اوس کے سے عبرت پذیر ہوا. (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۱۲۲). [عبرت + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

ـــــ پذیری (ـــــ کس نیز فت پ ، ی مع) امث.
نصیحت حاصل کرنا. ادنٰے سے ادنٰے آدمی کے حالاتِ زندگی بھی حقیقت شناسی اور عبرت پذیری کے لیے دلیلِ راہ ہیں. (۱۹۰۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳). [عبرت پذیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پکڑنا محاورہ.
نصیحت حاصل کرنا ، متنبہ ہونا ، سبق حاصل کرنا.

بندھے خلق عبرت پکڑنے نقل
ہر یک بات خاطر بندھے یک نقل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸). تکبر کرنے والوں کے ساتھ تکبر کرنا ضرور ہے تاکہ اس سے عبرت پکڑیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۹۳۳).

سن چکے ہو گے تم ضرور یہ نقل
پکڑو عبرت اگر ہو صاحبِ عقل

(۱۸۸۹ ، ساقی نامہ شگفتہ ، ۳۰). دوست آشنا جان پہچان آئے اور دیکھ دیکھ کر عبرت پکڑتے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۲). تم ان قوموں کے حالات سے عبرت پکڑو. (۱۹۵۸ ، آزاد ، مسلمان عورت ، ۹۷). ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اب ... ماضی سے عبرت پکڑیے اور سیدھی اور سچی اور سلامتی کی راہ اختیار کیجیے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ اگست ، ۳).

ـــــ حاصل کرنا محاورہ.
نصیحت پکڑنا ، سبق حاصل کرنا ، آگاہ ہونا. تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں. (۱۹۲۱ ، شاہ احمد رضا خاں ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۳۷۲).

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
عبرت پیدا کر دینے والا ، عبرت انگیز. خانہ زاد مجبور ہے ورنہ میں اور یہ کارِ عبرت خیز مگر کیا کروں حکمِ حضور ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). مضمون کے لحاظ سے نہایت عبرت خیز تھی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۱). [عبرت + ف : خیز ، خواستن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

ـــــ دلانا محاورہ.
خوف دلانا ، متنبہ کرنا ، نصیحت کرنا ، گوشمالی کرنا. ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ اس کہنے سے ... لوگوں کو عبرت دلانا مقصود ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین سرسید ، ۲ : ۲۳۸). گوبردھن سنگھ کو ... دو دو آنہ کی مزدوری کرتے دیکھ کر اس کے ماضی کے حالات بتاتے اور اپنی اولاد کو عبرت دلاتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۷).

ـــــ دھرنا محاورہ.
عبرت حاصل کرنا ، خوف کھانا ، ڈرنا.

اے مسلمانو خدا سے کچھ ڈرو
آتشِ دوزخ سے عبرت بھی دھرو

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۴۳).

ـــــ سرا (ـــــ فت س) امث.
مقامِ عبرت ؛ (مجازاً) دنیا.

آنکھوں میں اڑ رہی ہے لٹی محفلوں کی دھول
عبرت سرائے دہر ہے اور ہم ہیں دوستو

(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۲۸). [عبرت + سرا (رک)].

ـــــ عنوان (ـــــ ضم ع ، سک ن) صف.
جس میں عبرت پائی جائے ، جس کا مقصد عبرت دلانا ہو. جن نے کہا ... کوئی داستانِ عبرت عنوان سنائے گا تو بلاشبہ اس سوداگر کا قصور دو ہی حصے رہ جائے گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). [عبرت + عنوان (رک)].

ـــــ فزا (ـــــ فت ف) صف.
عبرت پیدا کر دینے والا ، عبرت خیز.

بات آئی یاد اور عبرت فزا
اس کو لکھتا ہوں مفصّل چند جا

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۹).

بہت عبرت فزا ہے حضرتِ منصور کا قصہ
زباں سے حق اگر نکلے تو سولی کی سزا ٹھہرے

(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۱۲۵). جب چڑھائی پر چڑھ کر اس بڑے دروازے پر پہنچے ... تو عجب عبرت فزا منظر نظر آیا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۱). [عبرت + ف : فزا ، افزودن / فزودن ـ زیادہ کرنا ، بڑھانا].

ـــــ کا سبق دینا محاورہ.
عبرت دلانا ، تنبیہ کرنا. کچھ افسانے باقی رہ جائیں گے جو دنیا کو عبرت کا سبق دینے کے لیے لکھ رکھے ہیں. (۱۹۲۳ ، عشق راز ، ۱۰۳).

ــــ کا سَبَق لینا محاورہ.
نصیحت حاصل کرنا (مہذب اللغات).

ــــ کَدَہ (ــــ فت ک ، د) امذ.
جائے عبرت.

وقتِ فرصت تھا میں عبرت کدۂ ہستی میں
کفِ افسوس ملی جس نے کیا گُم مجھ کو

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۹). آثارالصنادید اور قصورِ ویراں اس کے لیے عبرت کدے ہیں. (۱۹۸۲ ، دستر زرفشاں ، ۲۳). [عبرت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ــــ کَرْنا محاورہ.
سبق حاصل کرنا. بہ سبب ایک حادثے عجیب و غریب کے ہماری آنکھیں ضائع ہوئیں کہ وہ قابل لکھنے کے ہے اور اس سے ہر شخص عبرت کرے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۵۰). پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۱۸).

ــــ کوش (ــــ و مج) صف.
نصیحت حاصل کرنے والا ، انجامِ بد سے سبق لینے والا.

شعلے ہوتے ہیں مستعار اس کے
جس سے لرزاں ہے مردِ عبرت کوش

(۱۹۳۸ ، اقبال ، ک ، ۱۷۶). [عبرت + ف : کوش ، کوشیدن ــ کوشش کرنا ، جدوجہد کرنا].

ــــ کی نَظَر/نِگاہ امث.
چشمِ عبرت. یہ سب کچھ ایک تماشائی کی طرح سیر تماشے اور دل لگی کے طور پر نہیں بلکہ عبرت کی نگاہ سے دیکھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱۹۰). ایک دفعہ میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا دیکھا کہ ہر قبر پر عبرت کی نظر ڈالتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۸۳).

ــــ گاہ امذ.
رک : عبرت کدہ ، جائے عبرت ، عبرت کا محل و مقام. یہ نسخہ طرفہ عبرت گہ ہے. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید (مقدمہ)، ۹). [عبرت + ف : گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ــــ لینا محاورہ.
نصیحت حاصل کرنا ، سبق لینا.

مجھ سے لینے لگے ہیں عبرت لوگ
عاشقی میں یہ اعتبار ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳). جو نظر نصیحت و عبرت لینے کے خیال سے نہیں ہے وہ تمامی لہو و بازی و ذلت ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۳). ان کی مثال سے عبرت لے کر دوسرے وہ اشخاص جو تدریس کا شوق رکھتے ہیں سررشتۂ تعلیمات کا رُخ نہیں کر رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، اردو حقیقت کے آئینے میں ، ۵۹).

ــــ مَآل (ــــ فت م ، مد ا) صف.
رک : عبرت ناک ، جس کا نتیجہ عبرت ہو. وزیر ... نے سوداگر کے فسانے کا حال عبرت مآل یوں بیان کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۷). [عبرت + مآل (رک)].

ــــ نا ک صف ؛ ــ عبرتناک.
جس سے آگاہی یا نصیحت حاصل ہو. ان کو یہ عبرت ناک مناظر سوجھائی نہ دیتے ہوں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۳). اس کا سب سے زیادہ درد انگیز اور عبرت ناک منظر پولستان کی تاریخ میں نظر آتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۳). [عبرت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

ــــ نِگاہ (ــــ کس ن) صف.
عبرت کی نظر رکھنے والا ، عبرت حاصل کرنے والا.

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگہ ہو
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). [عبرت + نگہ (رک)].

ــــ ہونا محاورہ.
نصیحت ہونا ، سبق ملنا.

اگر ہو سو سانجھے کا اس بار سوں
ہونے سکوں عبرت سو اس کام (کاں) سوں

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۳۸). افراسیاب نے کہا اے خمار میں نے اس لیے اس کو سزا دی کہ اوروں کو عبرت ہو (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۷). ایسے نافرمان شخص کو آگ میں ڈال دو تا کہ دوسروں کو عبرت ہو. (۱۹۰۶ ، قرآنی قصے ، ۲۳). لیکن یہ سن کر مجھے خوشی کے بجائے عبرت ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۱۱).

عِبْری (کس ع ، سک ب) صف ؛ امذ.
۱. سامی زبان کی شاخ ، عبرانی ، عربی شاخ کی ایک قدیم زبان جس میں حضرت موسیٰ پر توریت نازل ہوئی.

لکھے عبری سوں پتھرے کیرے اُپر
جکوئی آئے کا بات اس رہگزر

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲۹). زبان عبری میں اسحٰق بمعنی ضاحک آیا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۹). توراۃ ایک عبری لفظ ہے جس کے معنی شریعت و قانون کے ہیں (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۲۳). کتاب نحمیاہ ۲ : ۸ اور آسف کے لیے جو شاہی جنگل کا نگہبان ہے شاہی جنگل کا مرادف عبری لفظ اسی معنی کا حامل ہے. (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۷۱). ۲. (کنایۃً) **حضرت ہارون جن کی زبان عبرانی تھی.**

بہرام تھا سپہر خامشی کی
عبری نے یہ کی تمام ترکی

(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۱۳۶). ۳. **یہودی.** یہ عبری غلام جو تو نے ہم پاس لا رکھا گھس آیا کہ مجھ سے مزاح کرے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۱۵۵). یہ بے وفائی تقصیر ایسی ہے کہ عبری اس کو ہرگز عفو نہیں کرتا. (۱۸۹۲ ، اصولِ سراغ رسانی ، ۹۹). ۴. **ایک رسم الخط کا نام.** خط کے اقسام یہ ہیں :ــ ہندی ، سریانی ، یونانی ، عبری ... وغیرہ. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۶). [ع].

عَبِق (فت ع ، کس ب) صف ؛ امث.
خوشبو ، معطّر ، خوشبودار (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

عَبَقات (فت ع ، ب) امذ ؛ ج (شاذ).
خوشبوئیں ، عطربیزیاں. وہ کائنات کے ان ہی ظلّی پھولوں کی خوشبو میں مست ہو کر رہ گئے ہیں اسی لیے نفس رحمانی کے عبقات اور جھونکوں کی لذت گیری سے محروم ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۵). [عبق (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

عَبْقَری (فت ع ، سک ب ، فت ق) صف.
۱. نفیس ، لطیف (خصوصاً فرش یا جامہ وغیرہ) ، عجیب و غریب چیز ، ہر وہ چیز یا شخص جس میں بزرگی ، کمال اور زیبائی حیرت انگیز حد تک پائی جائے.

کب تکلف کے ہیں خواہاں آپ کے محفل نشیں
ہے وہاں تقویم پارینہ بساطِ عبقری

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۶۸). ۲. **عبقریت** (رک) کا حامل شخص ، کارہائے نمایاں انجام دینے والا شخص ، نابغہ. کیر ایک دوسرے ہی نظام کا عبقری (Genius) ہے. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۳۸). اردو میں اس کا ترجمہ نابغہ کیا جاتا ہے ، بعض اوقات عبقری کی اصطلاح بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷). [ع].

عَبْقَرِیّات (فت ع ، سک ب ، فت ق ، کس ر ، شد ی) امذ.
(معاشیات) مثالی نظامِ معیشت ، وہ مملکت جو مثالی معاشی نظام رکھتی ہو. اس انسانی عامل کو اشتراکئین اور معمارانِ عبقریات بالعموم نظر انداز کرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۷۶). [عبقری (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عَبْقَرِیَّت (فت ع ، سک ب ، فت ق ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
اعلٰی ترین دماغی صلاحیت ، طبّاعی اور قوت ایجاد و تخلیق ؛ اعلٰی درجہ کی ذہانت ، غیر معمولی ذہانت ؛ غیرمعمولی خطابت. اس عبقریت سے پیدا ہونے والی انفرادیت نے انہیں عمومیت کے لازمی گرد و غبار سے ہمیشہ بیزار رکھا. (۱۹۰۹ ، آثار ابوالکلام آزاد ، ۱۷۳). اقبال کی عبقریت کو ... اصلاً مشرقی مآخذ سے تاب و توانائی ملی تھی. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱). [عبقری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَبْقَرِیَّہ (فت ع ، سک ب ، فت ق ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
عبقری (رک) سے متعلق. یہ تمام جواہر عبقریہ اور زواہر عبہریہ بطور ارمغان و تہدی نذر کرتا ہوں. (۱۹۰۷ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۵۳). [عبقری (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

عُبُودَت (ضم ع ، و مع ، فت د) امث (شاذ).
(تصوف) سالک کا اپنے نفس کو رب کی عبادت کے لیے حاضر کرنا اور عبادت کرنا ، پرستش ، بندگی.

خدا ہی خدا بندہ ہو مصطفٰے
عبودت میں اس کے نہیں دوسرا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۵). [ع : (ع ب د)].

عُبُودِیَّت (ضم ع ، و مع ، کس د ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. بندگی ، اطاعت ؛ بندہ ہونا ، عبد ہونا ، خادم ہونا ، خدمت گزار ہونا. یک آیت پکڑے تو یک آیت منسوخ دیکھلاتا اس سبب مرشد لوڑتے ہے راہ دیکھلاوے داس و مسئلہ عبودیت وربوبیت پچھانے جاویں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۲).

لیکن جو عبودیت میں لذت
نیں ہے اور ربوبیت میں عظمت

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نور نین ، ۳۸).

واجب ہے ترے پہ یاں عبادت
لازم ہے عبودیت کی عادت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۱). معصیت میں اس قدر رنج کرنا عبودیت کی شان نہیں ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۵۳). یہ دونوں ... راستے تھے پہلی راہ اخلاص و محبت کی منزل تک نہیں پہنچاتی اور دوسری عبودیت اور آدب و احترام کی منزل سے دور پھینک دیتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۹). ضعیف الاعتقادی اسے عبودیت کے درجے تک پہنچاتی رہی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۸).
۲. **جنّت کی طمع اور دوزخ کے خوف کے بغیر صدقِ نیّت سے حق کی جانب توجہ رکھنا نیز مشاہدۂ معبود میں عبد کی ہستی مٹ جانا جو مقامِ اعلٰی اور مقامِ محمدیؐ ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۷۳). اس بندی کوں عبودیت کی پنڈی بولتے ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۵). وہ شخص کہ مقامِ عبودیت کو پہونچتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ خواہشِ نفسانی کے مخالف ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۵۵). ۳. **ولایت کا اعلٰی مقام.** اُن کی افضلیت کی وجہ اُن کی کمالِ عبودیت اور عبدیت کو قرار دیا. (۱۸۲۸ ، قبلہ نما ، ۵). [ع : (ع ب د)].

عُبُور (ضم ع ، و مع) امذ.
۱. **راستہ خصوصاً پانی کا راستہ یا پُل وغیرہ پار کرنے کا عمل ، گزر ، طے ، گزرنا ، پار اُترنا.**

مجھ کو اس رہ پر ہوا تاکہ عبور
بس توقف لازم آیا بالضرور

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷).

گھیرا تو ہے میں رہ ہوں منتظر و لیکن
کیا جانیے کدھر سے ہو گا عبور تیرا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳).

سر میں کے بحرِ عشق میں پڑا ہوا ہے پار
ہر آشنا کو رشک ہے میرے عبور پر

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۱۹۵). سپاہ نے بارش میں دریا سے عبور کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۳). تم کون ہو اور روحوں کی وادی کی سرحد کیوں نہیں عبور کر سکتے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۸). ۲. (مجازاً) **کسی علم یا فن پر حاوی ہونے کی حالت ، مہارت ، وسیع النظری.**

کچھ یک میں سنبھالا جب اپنا شعور
کیا کر کتابوں پر اکثر عبور
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۰۰).

عبور اللہ نے اوسکو دیا ہے علم باطن پر
لیا پر چند ظاہر میں نہ درس اک حرف ابجد کا
(۱۸۱۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳).

آیا ہے جب سے ذہن میں اس کے دہن کا وصف
تب سے مجھے عبور ہے کیا کیا نکت پر
(۱۸۷۳ء ، نشیمِ خسروانی ، نواب ، ۹۷).

مصحف نظم میں تھی صورتِ معنی مستور
تھا فقط اہلِ بصیرت کو مطالب پہ عبور
(۱۹۱۷ء ، فردوسِ تخیل ، ۱۳۹). شعر کا مذاق بہت عمدہ تھا اور قواعد فن پر عبور حاصل تھا۔ (۱۹۸۷ء ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۸۳). ۳. تغیر ، تبدل. ان کے درمیان تسلسل و عبور کو بھی زمانۂ سلف اور ازمنہ متوسطہ دونوں میں واقعیت کو اعلیٰ ترین خیال کیا گیا تھا. (۱۹۳۱ء ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۹۹). [ع : (ع ب ر)].

---ادنیٰ کس صف(---فت ا ، سک د ، ا بشکل ی)امث.
(ہیئت) **چھوٹا چکر.** اور اسی ستارہ کے عبور ادنیٰ پر اس کے ارتفاع (ا) کا اوسط لے لیا جائے یعنی ق - $\frac{1}{2}$ (۱ + ۱). (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۷). [عبور + ادنیٰ (رک)].

---اعلیٰ کس صف(---فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی)امث
(ہیئت) **بڑا چکر.** اگر اس کا سیل ٹھیک ... ہو تو وہ عبور اعلیٰ کے وقت جنوبی اُفق کو عین مس کرتا ہے۔ (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۹). [عبور + اعلیٰ (رک)].

---پیتانی (--- کس پ ، سک پ) امذ.
(حیاتیات) **ایک سکانیت جس کے ذریعے تیار شدہ جوڑوں کی دوبارہ تقسیم ہوتی ہے** (ماخوذ : بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۲۲) . [عبور + انگ : Peptidas].

---تام کس صف ، امذ.
مکمل مہارت. ان متفرق معلومات پر عبور تام حاصل کر لینے کے بعد مساجد عامہ کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوتا تھا . (۱۹۶۰ء ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۳۰). [عبور + تام (رک)].

---حاصل کرنا ف م.
مہارت پیدا کرنا ، کسی فن یا مضمون میں ماہر ہونا. اُنہوں نے (عظمت اللہ بیگ) یہ کیا کہ ہندی پڑھی ، ہندی بحروں پر عبور حاصل کیا. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۳).

---حاصل ہونا ف م.
مہارت ہونا ، ماہر ہونا. موسیقی پر انھیں اتنا عبور حاصل تھا کہ اس دور کے با کمال موسیقار ان کی خدمت میں حاضر ہوتے . (۱۹۵۵ء ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۲۷۶).

---دریائے شور کرنا محاورہ.
(قانون) **کالے پانی بھیجنا ، بطور سزا کسی شخص کو جزیرۂ انڈمان بھیج دینا ، عمر قید کی سزا دینا** (خلیج بنگال میں انڈمان کی آب و ہوا بہت خراب ہے اسکا دارالسلطنت پورٹ بلیر ہے انگریزوں کے دور حکومت میں جس کو سخت سزا دینا ہوتی تھی اسکو وہاں بھیج دیتے تھے ، عرفِ عام میں اس کو کالا پانی کہتے ہیں). اگر عدالتِ عالیہ نے اپیل پر کسی جرم میں ماخوذ شخص کی برأت کا حکم بالکل بدل دیا ہے اور اسے موت یا عبور دریائے شور یا عمر قید کی سزا دے دی ہے . (۱۹۷۳ء ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۱۳۲).

---رکھنا محاورہ.
مہارت رکھنا ، ماہر ہونا. شاید صرف وہی ایک ایسا شخص ہے جو قانون کے ہر شعبے میں عبور رکھتا تھا . (۱۹۳۱ء ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۹۲). اگر وہ اپنی زبان پر عبور رکھتا ہے مگر اصل زبان سے اس کی واقفیت محدود ہے تو ظاہر ہے اور بھی خطرناک صورت پیدا ہو جائے گی. (۱۹۸۵ء ، ترجمہ: روایت اور فن ، ۱۶۳).

---کرنا ف م.
۱. **کسی راستے سے گزرنا.** ساتھ کے مقدس سنگِ میل کو عبور کرنے کے بعد اکثر ادبا تسبیحِ روز و شب کا شمار کرنے کے علاوہ مشکل ہی سے کوئی اور کام کرتے ہیں. (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳). ۲. **دریا پر سے پار اُترنا ، پُل پر سے گزرنا ، دریا کو پار کرنا** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۳. **مہارت پیدا کرنا ، ماہر ہو جانا.** علمِ دین کے مطالعہ سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ میں نے سنسکرت پڑھی ہے یا ہندوؤں کی علمی کتابوں پر عبور کیا ہے. (۱۹۱۷ء ، کرشن بیتی ، ۱۷).

---گاہ امذ.
گزرگاہ ، راستہ. شمالی حصّہ ایک ایسا منطقہ ہے جو گروہ چہارم کے ہاں پہنچنے کے لیے عبور گاہ کا کام دیتا ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۶). [عبور + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---ہونا محاورہ.
کسی چیز پر حاوی ہونا ، مہارت حاصل ہونا. فارسی زبان پر بھی اُنہیں بہت عبور تھا. (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۳۵۵).

عُبُورْنا (ضم ع ، و مع ، سک ر) ف م.
عبور کرنا ، گزرنا ، پار کرنا. اوپر عبورنا ہے کسی قسم کی پیمائش کئے بغیر آپ اپنے عرضِ بلد (ع) کا ایک اچھا تخمینہ حاصل کر سکتے ہیں . (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۷). [عبور + نا ، لاحقۂ مصدر].

عُبُوری (ضم ع ، و مع) صف.
عارضی ، وقتی ، ہنگامی. پھر اس مدت کے بعد مسلسل بحالی کی ایک عبوری مدت آتی ہے ، جس کے دوران عصبانیے کو پھر مشتہیج کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۴). [عبور + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ آئِین (ـــــ ی مع) امذ.
عارضی دستور. عبوری آئین کے تحت صوبے کی سربراہی اور عنان حکومت وزیر اعلیٰ کے ہاتھ میں ہونی چاہیے تھی. (۱۹۸۵ء ، پنجاب کا مقدمہ ، ۷۲). [عبوری + آئین (رک)].

ـــــ حالَت (ـــــ فت ل) امث.
حالتِ تبدل ، تغیری حالت. ٹرانسسٹر کی دو حالتوں آف اور آن حالت کے علاوہ ایک اور حالت بھی ہوتی ہے جسے عبوری حالت (Transition State) کہتے ہیں۔ (۱۹۸۰ء ، ٹرانسسٹرز ، ۲۵۹). [عبوری + حالت (رک)].

ـــــ حکُومَت (ـــــ ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
عارضی حکومت ، دو مستقل حکومتوں کے درمیانی دور میں عارضی طور پر قائم ہونے والی حکومت. جولائی ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بمبئی میں ہوا جس میں لیگ کا عبوری حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ واپس لیا گیا۔ (۱۹۷۵ء ، ہمارے قائداعظم ، ۵۳). ایک دن کسی کام سے رک گیا سوچا کہ نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب سے بھی ملتا چلوں ، وہ عبوری حکومت میں وزیر تھے۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [عبوری + حکومت (رک)].

ـــــ دَور (ـــــ و لین) امذ.
۱. **تذبذب ، مغالطوں ، اُلجھنوں ، آزمائشوں اور تجربوں کا زمانہ.** نئے علوم و فنون ، اخلاقیات کی تبدیلی ، آزادی کے جدید تصورات ، سائنس کا ارتقا ، نئے اخلاق ، جنسی ، نفسیاتی اور سیاسی مسائل واضح ہو کر اس عبوری دور کے ادیب کے سامنے آ جاتے. (۱۹۷۳ء ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۵). ۲. **درمیان کا عرصہ یا وقت ، بیچ کا زمانہ.** عبوری دور میں اس نے سلیمان چلبی کی ملازمت اختیار کر لی۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۰). عبوری دور میں دسویں جماعت تک اردو کو لازمی مضمون قرار دیا جائے۔ (۱۹۸۵ء ، پاکستان میں نقاد اردو کی داستان ، ۷). [عبوری + دور (رک)].

ـــــ ضَمانَت (ـــــ فت ض ، ن) امث.
مختصر وقت کے لیے منظور کی جانے والی ضمانت ، عارضی ضمانت. عدالتِ عالیۂ مغربی پاکستان نے عبوری ضمانت قبل از گرفتاری منظور کر لی ہے۔ (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۹۷). [عبوری + ضمانت (رک)].

ـــــ مُنافِع (ـــــ ضم م ، فت ف) امذ.
حتمی منافع سے پہلے دیا جانے والا عارضی منافع. بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۶ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے حصص یافتگان میں ۱.۵ فیصد عبوری منافع تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے. (۱۹۷۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۲). [عبوری + منافع (رک)].

عَبُوس (فت ع ، و مع) صف.
خشک ، ترش رو ، حد سے زیادہ سنجیدہ.

شگفتہ تر ہے چمن روضہ ہائے جنّت سے
ہنسی کی جا نہیں گر صومعہ نشیں ہے عبوس
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۸۵). سرسید کا چہرہ خاموشی اور فکر کے وقت نہایت عبوس اور ڈراؤنا معلوم ہوتا تھا. (۱۹۰۱ء ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۳۶). ہندوستانی شاید فطرتاً ہی عبوس و خشک پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، زندگی (مقدمہ) ، ملارموزی ، ۱۹). بڑے متقی انسان تھے لیکن سراپا ہیبت و جبروت ، یکسر تقشف و عبوس! (۱۹۸۶ء ، نیاز فتحپوری شخصیت اور فکر و فن ، ۹۲). [ع : (ع ب س)].

ـــــ صُورَت (ـــــ و مع ، فت ر) صف ؛ امذ.
پُرغضب آدمی ، ترش رو. وہ کمبخت بےنصیب پیچدار اور بدخصلت خشک طبیعت ، عبوس صورت ہے (۱۸۷۰ء ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۹۳). [عبوس + صورت (رک)].

عَبُوساً قَمْطَرِیرا (فت ع ، و مع ، تن س بفت ، فت ق ، سک م ، فت ط ، ی مع) صف ؛ م ف.
ترش رو اور سخت طبیعت انسان. اب جو اس پر لوگ بےباک انہیں خموش اور عبوساً قمطریرا کہے جائیں تو پھر ہم صاف کہے دیتے ہیں کہ یہ اثر ہے ممدوح پر اس صحبت کا۔ (۱۹۳۳ء ، زندگی ، ملا رموزی ، ۸۷). [عبوس (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز + ع : قمطریرا - سخت مزاج ، سخت خُو].

عَبُوسَت (فت ع ، و مع ، فت س) امث.
ترش روئی ، بدمزاجی. مزاج میں شگفتگی تھی ، عبوست نہ تھی. (۱۹۲۳ء ، مقالات شروانی ، ۳۳۷). [عبوس + ت ، لاحقۂ کیفیت].

عَبْہَر (فت ع ، سک ب ، فت ہ) امذ.
۱. **ایک قسم کی نرگس جس کا درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے.**

تجھ نین تھی نرگسی کُھل عبہر کھل بنکش پھل
تجھ خوبی تھی دوتا ہوا ، مُروا ہوا ، بالا ہوا
(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۹).

ہوں مریضِ چشم اوس کا اُس سے ہے تسکینِ دل
باغباں مت سامنے سے دستۂ عبہر اوٹھا
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۳).

چینی رنگ آپ کے رخ کا نہ گر یہ دیکھتے
نرگسِ عبہر کو ہوتا کیوں مرض یرقان کا
(۱۸۷۶ء ، غلام امام شہید ، گلدستۂ شہید ، ۲۲).

رنگِ عبہر پر ہے رنگِ عنبر سارا کو رشک
بوئے اذخر پر فدا ہے نافۂ مشکِ تتار
(۱۹۱۶ء ، نظم طباطبائی ، ۲۳). ۲. **خوبصورت ، نازک ، خوش قامت ،** لمبا (اسٹین گاس ؛ بیان اللسان). [ع].

عَبْہَری (فت ع ، سک ب ، فت ہ) صف.
۱. **عبہر (رک) سے منسوب یا متعلق ، نرگسی.**

نرگسِ شوخ چشم ہے باغی
ہے کدھر چشمِ عبہری والا
(۱۸۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۷). ۲. **نرگسی آنکھوں والا ، حسین.**

مجے اوپری جیوں دیوانہ کری
ہرے سوف پڑی دکھ میں ہو عبہری

(۱۶۸۲ء، رضوان شاہ و روح افزا، ۱۰۳) [عبہر + ی، لاحقۂ نسبت].

عَبْہَرِیَّہ (فت ع، سک ب، فت ہ، کس ر، شد ی بفت) صف.
خوبصورت. یہ تمام جواہر عبقریہ اور زواہر عبہریہ بطور ارمغان و تہدی نذر کرتا ہوں. (۱۹۰۷ء، مکاتیب امیر مینائی، ۱۵۳). [عبہری + ہ، لاحقۂ صفت].

عُبَیْثَران (ضم ع، ی لین، فت نیز ضم ث) امذ.
ایک روئیدگی جس کا رنگ میلا ہوتا ہے، اس پر رُواں ہوتا ہے، شاخیں پتلی، پھول زرد اور خوشبو تیز ہوتی ہے. اس صنف میں حسبِ ذیل پودے ہیں: پودینہ، سالیا، سعتر، نازبو ... اکلیل الجبل جسے عیثران بھی کہتے ہیں (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۴۳). عیثران کو اکلیل الجبل کا مرادف لکھا ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۱۱۷). [مقامی].

عَبِید (فت ع، ی مع) امذ.
بندہ، غلام، بندگی کرنے والا (عبد (رک) کی جمع).

اپنے احسان خلق سے حاتم
آدمی کو عبید کرتا ہوں!

(۱۷۵۵ء، دیوان زادہ، ۱۳۳).

اور وہ زمرۂ خدام و موالی و عبید
سب کے سب عشق میں سرشار تھے با شوقِ مزید

(۱۸۵۳ء، داستانِ صادقان، ۳).

بجا ہے اس کو اگر سلطنت کہیں فی الاصل
شہانِ روئے زمیں سب کے سب ہیں اس کے عبید

(۱۹۱۷ء، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۶۳).

ذہن مرے اقوال و عقول و الہام
الفاظ و اساطیر عبید و خدام

(۱۹۷۳ء، لحنِ صریر، ۱۰۳). [ع : (ع ب د)].

عُبَیْد (ضم ع، ی لین) امذ.
عبد (رک) کی تصغیر، چھوٹا سا غلام، کمتر بندہ، عاجز بندہ، غریب آدمی.

دے عجز نیستی میں مجکو خدائے ہستی
عاجز عبید ہوں میں تُو ہے قدیر صاحب

(۱۸۰۹ء، شاہ کمال، د، ۵۱).

منکر عشق ہے تو واعظِ شہر
لاکھ عابد بنے عبید نہیں

(۱۹۲۳ء، کلیاتِ حسرت موہانی، ۲۴۳).

بنا کے ملک و سیاست کو آلۂ تعذیب
بنائیں بندۂ آزاد کو عبید و زرم

(۱۹۶۶ء، سُخنا، ۱۱۵). [ع : (ع ب د)].

عَبِیر (فت ع، ی مع) امذ.
مشک، گلاب اور صندل وغیرہ سے تیار کیا ہوا سفوف جو کپڑوں پر چھڑکتے ہیں، ایک خوشبودار مرکب، سفوف. اس کا معنا علم پڑکر نیں پوجیا تو گدڑے پر عبیر لادے یا صندل کیاں لکڑیاں لادے تو اسے کیا فائدا. (۱۴۲۱ء، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۳).

سو کونجیاں سے شہر کے دھن دو دھیر
بچھائی مشک زعفران ہور عبیر

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۹۳).

مسی اور پان، پھول، مالا کنگھی جوڑ ہو کاجل اور
عبیر اور ارگجا جیو وا پھولوں کے ہار جھوڑی ہوں

(۱۶۹۷ء، ہاشمی، د، ۱۳۹).

اس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اس عبیر کوں

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۱۳۷).

تیرے بسنت کے سب عنبر و عبیر غلام
کہ اوسکی ہوئے مروت ہے دل کشا اور ہی

(۱۷۳۱ء، شاکر ناجی، د، ۲۹۹).

خاکِ کوئے یار کو کرتا کفن کا میں عبیر
مجکو یاد آتی بہت تو وقتِ مردن اے صبا

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخابِ رامپور)، ۳۹). پچکاریاں اور کگریاں لیے رنگ کھیلتی رنگ میں شرابور منھ پر عبیر و گلال ملا ہوا. (۱۸۸۸ء، طلسمِ ہوشربا، ۳ : ۲۴۳). سارے گاؤں ... نہ عبیر اور گلال اُڑے، نہ دف کی صدا بلند ہوئی، نہ بھنگ کے پرنالے چلے. (۱۹۳۶ء، پریم چند، پریم بتیسی، ۱ : ۱۹۲). مختلف رنگوں کی پچکاریاں چلتیں اور جسے موقع ملتا دوسرے کے منہ پر عبیر اور گلال مل دیتا. (۱۹۸۸ء، افکار، کراچی، جولائی، ۲۵). [ع].

عَبِیرا (فت ع، ی مع) امذ.
رک : عبیر.

غبار اس کے نعلین کا جھڑ پڑیا سو
سُرک اُنجھر یاں کے ہے تن کا عبیرا

(۱۶۷۲ء، عبداللہ قطب شاہ، د، ۱۰). [عبیر + ا، لاحقۂ نسبت].

عَبِیری (فت ع، ی مع) صف.
عبیر (رک) سے متعلق اور منسوب.

تجھے اے لالہ رو وہ حسنِ رنگیں ہے کہ گل رویاں
عبیری پیرہن کرتے ہیں تیری گردِ داماں کی

(۱۷۹۳ء، بیدار، د، ۱۰۴). [عبیر + ی، لاحقۂ نسبت].

عِتاب (کس ع) امذ.
سخت سست کہنا، ڈانٹنا ڈپٹنا، خفگی، ناراضی، غصہ، جھڑکنا و سخت کہنا، ملامت کرنا.

دیا شہ کوں یوں شاہزادہ جواب
کہ اے شہ نکو کر تو منج پر عتاب

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۳۳).

طرح ملاپ و محبت کی پھیر ڈالی ہے
لگے عتاب میں کرنے ہمن پے ظلم و ستم

(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۲۸).

بسکہ ملحوظ طبیعت تھی تری وقتِ عتاب
جز مرے غیر کا سب کوئی طرفدار نہ تھا

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۶).

ہم پہ خشم و خطاب ہے سو ہے
وہ ہی ناز و عتاب ہے سو ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۳).
ہمارے بعد کچھ ایسا ہوا مزاج ان کا
کہ لطف روز ہے سب پر عتاب برسوں میں
(۱۸۸۸ ، گلزارداغ ، ۱۶۵). بگڑ کر میری طرف خطاب کیا بے حیائی سے عتاب کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۷). ایسے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ عتاب کس لیے ؟ (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۹). [ع : (ع ت ب)].

--- اُتارنا محاورہ.
غصے کو عمل میں لانا ، غصہ دور کرنا و ناراضگی کا اظہار کر دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

--- اُترنا محاورہ.
غصہ دور ہونا ، غصہ اُترنا ، غصہ زائل ہونا.
بن گیا ہے نقاب چہرے کی
کہ اترتا کبھی عتاب نہیں
(۱۹۳۶ ، جلیل (مہذب اللغات)).

--- آلُودَہ (--- مد ا ، و مع ، فت د) صف.
غصے سے بھرا ہوا.
توقع لطف کی کس سے رکھیں عشاق غم دیدہ
عتاب آلودہ رہتا ہے ، صنم چیں بر جبیں اکثر
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵۵). [عتاب + ف : آلودہ ، آلودن - لتھڑنا ، لتھیڑنا].

--- اِلٰہی کس صف (--- کس ا ، مد ل) امذ.
قہر خدا ، غضب الٰہی. کم بخت کوڑھی بیماری میں نہیں مبتلا بلکہ عتاب الٰہی میں گرفتار ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۰).
[عتاب + الٰہی (رک)].

--- آنا محاورہ.
غصہ آنا ، ناراض ہونا ، لعنت ملامت کرنا.
خدا نہ کردہ پھر اس دن مزاج پوچھیں گے
اگر کبھی دل گستاخ انہیں عتاب آیا
(۱۹۱۱ ، گلکدۂ عزیز ، ۲۸).

--- پَڑنا محاورہ.
عتاب نازل ہونا ، سرزنش ہونا.
روزن پر ایک اس نے چراغاں بنا دئیے
داغ بدن کی طرح سے ہم پر پڑا عتاب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۵۰).

--- چڑھنا محاورہ (شاذ).
غصے میں بھرنا ، غضب ناک ہونا.
ساقی کا میکدے میں ہے رندوں سے دور دور
ہم کو بھی جام مئے کی طرح سے چڑھا عتاب
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۵۰).

--- خطاب میں گرفتار ہونا محاورہ.
غضب میں آنا. روز قیامت میں خدا کے عتاب خطاب میں گرفتار ہوجئے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۳).

--- دیکھنا محاورہ.
رک : عتاب میں آنا.
ہائے خطاب کیا کیا ، دیکھے عتاب کیا کیا
دل کو لگا کے ہم نے کھینچے عذاب کیا کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵).
جو خانساماں کے ناز اٹھائے تو اردلی کا عتاب دیکھا
نہ پوچھ اے شوق جی حضوری کہ ہم نے کیا کیا عذاب دیکھا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۶).

--- زَدَہ (--- فت ز ، د) صف.
معتوب ، مظلوم ، غضب کا شکار. نمائش گاہ کے آگے تازیانہ مارنے کا مرکز قائم کیا گیا، جہاں عتاب زدگان کو ... کوڑے لگائے جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۸). [عتاب + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

--- شاہی کس صف ، امذ.
بادشاہ کا غصہ ، قہر شاہی (ماخوذ : مہذب اللغات). [عتاب + شاہی (رک)].

--- شاہی میں آنا ف مر ؛ محاورہ.
بادشاہ (حکمران) کے غیظ و غضب کا شکار ہونا. نتیجہ یہ ہوا کہ بیچارے سید فضل علی خان عتاب شاہی میں آ گئے. (۱۹۲۹ ، مضامین فرحت ، ۶ : ۱۹۲).

--- کا شِکار ہونا ف مر.
رک : عتاب میں آنا. اسے روکو ورنہ آسمانی اور زمینی دونوں عتاب کے شکار ہونگے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۷).

--- کا نِشانَہ بَننا ف مر ؛ محاورہ.
غصے کا ہدف بننا ، غیظ و غضب کا نشانہ بننا. عوام کو شمسی انتخابات سے کوئی دلچسپی نہیں ... وہ باری باری پاک فوج ، مکتی باہنی اور رضاکاروں کے عتاب کا نشانہ بن رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۹).

--- کَرْنا ف مر.
کسی پر غضبناک ہونا ، غصہ کرنا.
کیا غیر کے ہنس بولنے میں ہم عتاب اوسکوں
دیا سن کر سخن میرا محبت میں جواب اوسکوں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۳).

--- میں آنا محاورہ.
۱. غصے میں بھرنا ، ناراض ہونا ، غضب میں آنا.
آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۲). **۲. معتوب ہونا ، غیظ و غضب کا ہدف بننا ، سرزنش پانا.**

یہی ڈر تھا اسے غصہ نہ اے دل پیار میں آئے
ترا تو کچھ نہ بگڑا ہم عتابِ یار میں آئے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۲۷).

---میں پڑنا محاورہ.
رک : عتاب میں آنا معنی نمبر ۲. میرا باپ حضور کے عتاب میں بہ سبب اس خواجہ کے لعلوں کے پڑا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۲). بعض خطائیں اس سے سرزد ہوئیں اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عتاب میں پڑا. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۳۸).

---نازل ہونا محاورہ.
عذاب میں مبتلا ہونا ، اذیت کا شکار ہونا. جیسا تم نے مجھ کو دکھ دیا ہے اور ستایا ہے اسی طرح تم پر بھی خدا کا عتاب نازل ہو. (۱۹۶۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۰).

---نامہ (---فت م) امذ.
وہ خط جس میں غصّے کا اظہار کیا گیا ہو ، غصّے کا وہ خط جس میں عتاب کا مضمون ہو ، وہ خط جس میں خفگی یا سزا تحریر ہو. عتاب نامہ زیادہ تر بادشاہ کی طرف سے ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۰). [عتاب + نامہ (رک)].

---و خطاب (---و مج ، کس خ) امذ.
خفگی کے کلمات ، لعنت ملامت ، ڈانٹ پھٹکار ، غضب و غصہ. مصور نے بہار کو بلا کر عتاب و خطاب آغاز کیا تھا کہہ رہا تھا کہ دیکھ تو تجھ کو کس عذابِ الیم سے قتل کرتا ہوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۵۰). [عتاب + و (حرفِ عطف) + خطاب (رک)].

---ہونا ف م.
ظلم و ستم ہونا.
عنایتوں سے بھری تھی وہ چشم خشم آگیں
ہزار لطف ملے جب کوئی عتاب ہوا
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۳۸).
اب التفات اسے کہیے خواہ بے زاری
خطا کسی کی ہو مجھ پر عتاب ہوتا ہے
(۱۹۳۳ ، انجم کدہ ، ۹۰).

عتاق (فت ع) ف م.
آزاد کرنا (غلام یا لونڈی کا) ، آزادی. تو میری ملک سے نکل گیا یا چھوڑ دی میں نے راہ تیری یا لونڈی سے کہا چھوڑ دیا میں نے تجھ کو ... کہ ان سب لفظوں سے عتاق اور عدم عتاق مراد ہو سکتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۹۵).
ہے بہت مبغوضِ رب فعلِ طلاق
ہے بہت محبوبِ رب فعلِ عتاق
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۲۶). نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، جہاد ، عتاق ، تلاوتِ قرآن ، ذکر الٰہی وغیرہ عرض کریں گے خداوندا ہم حاضر ہیں. (۱۹۱۳ ، علاماتِ قیامت ، ۲۷). تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہنسی کے طور پر کرنا اور واقعی طور پر کرنا دونوں برابر ہیں ، ایک طلاق دوسرے عتاق تیسرے نکاح. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۱۸). [ع : (ع ت ق)].

عتاقت (فت ع ، ق) صف.
آزادی.
اُس مقدس کا ہوا ہے یہ لقب
ہے عتاقت در لغت حسن و ادب
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگہ ، ۶۳). [عتاق + ت ، لاحقۂ کیفیت].

عتاہت (فت ع ، ہ) امث.
(نفسیات) انحطاطِ عقل ، ذہن و اعصاب کا تدریجی طور پر کمزور ہونا. عتاہت میں ذہنی استعداد کی عام کمی کا نقص اکتسابی ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، نفسیاتِ جنون (ترجمہ) ، ۱۸). [ع].

---متبادر کس صف (---ضم م ، فت ت ، د) امث.
(نفسیات) انشقاق الذہن ، ایک مرض جس میں بے اتفاقی اور سست ذہنی کا غلبہ ہوتا ہے اور ماحول سے دلچسپی عموماً گھٹ جاتی ہے. ینگ کی عتاہتِ متبادر کی تحقیق نے نہایت ہی اہم نتائج پیدا کئے ہیں. (۱۹۶۵ ، ترجمۂ نفسیاتِ جنون (مقدمہ) ، ۹). [عتاہت + متبادر (رک)].

عتائر (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
عتیرہ (رک) کی جمع ، انصاب پر دی جانے والی قربانیاں. انصاب پر جو قربانیاں دی جاتی تھیں انہیں عتائر کہتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۳).

عتائق (فت ع ، کس ء) امث.
عتیقہ (رک) کی جمع ، پرانی چیزیں ، آثارِ قدیمہ. انہیں عبرانی عتائق کا تھوڑا بہت علم ہے اور وہ اس کی قدر بھی کرتے ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۲۶). [ع].

عتبات (فت ع ، ت) امذ ؛ ج.
چوکھٹیں ، آستانے.
ہیں جو یہاں مومنین اور سادات
ہوئے نصیب اون کو زیارتِ عتبات
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱). عتبات سے واپس ہو کر حیدرآباد گئے مختارالملک کے مہمان ہوئے. (۱۷۹۹ ، تجلیات ، ۳ : ۲۵۳). اماکنِ شریفہ و عتباتِ عالیہ میں بسر کیجئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۷). کہتے ہیں کہ عراق و عتباتِ عراق میں ہر جگہ یہی انتظام ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۳۳).
نظروں کا کیا ہے جس پہ کبھو الزام ہوس خیزی رکھ دیں
عتبات کے سنگیں گھونگھٹ میں اصنام کی عریاں ساق ہے
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۹۸). [ع].

---عالیات (---کس ل) امذ.
عتبۂ عالیہ (رک) کی جمع. انشاءاللہ ہم تم باہم عتباتِ عالیات کو چلیں گے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۹۶). آصف الدولہ نے عتباتِ عالیات میں ایک زبردست کاروان سرائے تعمیر کرائی تھی. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵۶). [عتبات + عالیات (عالیہ (رک) کی جمع)].

ـــــعالیہ کسِ صف(ـــ کسِ ل ، فت ی) امذ.
کسی بزرگ کی درگاہ ، مقدس مقام. میں نواب کا ہاتھ پکڑ کے کھڑی ہو جاؤں گی اور عتباتِ عالیہ کو چلی جاؤں گی. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۲۳). [عتبات + عالیہ (رک)].

عَتَبَہ (فت ع ، ت نیز سک ت ، فت ب) امذ.
چوکھٹ ، آستانہ نیز کسی بزرگ کی درگاہ ، مقدس مقام.

متصل ایک اشارے سے ترا عتبۂ فیض
مختصر ایک نظارے میں میرا طولِ امل

(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۳۲۸). شاہ زماں کے حضور میں حاضر ہو کر پہلے عتبۂ عالیہ کو بوسہ دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳).

عتبۂ شاہنشاہی ہے سجدہ گہِ روزگار
آستانۂ قیصری ہے بوسہ گہِ خسرواں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۱۳). [ع].

ـــــبوسی (ـــ و مج) امث.
دہلیز چومنا ، (مجازاً) بڑے آدمی کے گھر جانا. برکاروں نے بعد عتبہ بوسی سر اوٹھا کے دعا دی.(۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۰۳).

عتبہ بوسی سے مری سرِفلک ہیں حوریں
ہیں مرے در کی گدائی سے فرشتے ممتاز

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۱). [عتبہ + ف : بوس ، بوسیدن - چومنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــعالی کسِ صف ، امذ ، صف.
بڑے آدمی کی دہلیز ، آستانہ ، درگاہ. مدّتِ دراز سے عتبۂ عالی کا ملازم ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۷۵).

اگر ہے عتبۂ عالی پہ کوئی سربسجود
سمجھ کہ سجدے سے ہے رفعتِ جبیں مقصود

(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۹۳).

عتبۂ عالی سے نامراد جو لوٹا
ہے کوئی اپنا بھی تشنہ کامِ محمدؐ

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۲۳). [عتبہ + عالی (رک)].

ـــــعالیہ کسِ صف(ـــ کسِ ل ، فت ی) امذ ، صف.
اونچی دہلیز ، بزرگ کی مقدّس درگاہ. شاہ زماں کے حضور میں حاضر ہو کر پہلے عتبۂ عالیہ کو بوسہ دیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). کیا «شہر نگاراں» کا مصنف قاضی القضاۃ کے عتبۂ عالیہ پر اسی زمانے میں جبہ سائی نہیں کر رہا تھا. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۵۳). [عتبہ + عالیہ (رک)].

عِتْرَت (کسِ ع ، سک ت ، فت ر) امث.
آل ، اولاد ، قریبی رشتہ دار ، قریبی عزیز.

اس کام سے ہو فارغ ، پھر لے کے وہ ملعوناں
عترت کو محمدؐ کی کرتے ہوئے سرگرداں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۶).

عترت نبیؐ کی اونٹوں پہ ہے ننگے سر سوار
سجادِ نالہ کش ہے حُدی خوانِ کربلا

(۱۸۰۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۰).

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے
وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۲۸). عترتِ اطہار کی نسبت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ... ایک وسیلہ قرآن مجید ہے دوسرا وسیلہ میری عترت ہے. (۱۹۰۴ ، حقوق الاسلام ، سلیم پانی پتی ، ۱۹).

ہم عترتِ شبیر ہیں ہم آلِ سماعیل
دیتی ہے ہمیں موت پیامِ ابدیت

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۵۶). [ع].

عَتْق (فت ع ، سک ت) امث.
پرانا پن ، کہنگی ، قدامت (علمی اُردو لغت ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

عِتْق (کسِ ع ، سک ت) امذ (شاذ).
آزادی ، آزاد ہونا (باندی یا غلام کا) ، قید سے آزادی و رہائی. افضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اوس سے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۸). امام ابو حنیفہ کے نزدیک عتق وغیرہ معاملات میں عورتوں کی شہادت اسی طرح معتبر ہے جس طرح مردوں کی. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۳۸). فقہا نے اس تناقِ ملکیت و اولاد سے بہت سے مسائلِ عتق و حریت مستنبط کئے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۲ : ۳۱). [ع].

عَتَلَہ (فت ع ، ت ، ل) امذ.
سونٹا ، ڈنڈا ، سلاخ جو وزن کو اوپر اٹھا سکے ، لیور. سب سے پہلی کل جو انسان نے ایجاد کی غالباً وہ مُتَّل یا عتلہ تھی جسے انگریزی میں «لیور» کہتے ہیں ... اس کی سادہ صورت ترازو میں پائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، کتاب العلم ، ۱۲۳). [ع].

عَتَمَہ (فت ع ، ت ، م) امذ.
داغ ، تیرہ ، تیرۂ چشم. انکی جانب میدان بصر کے سکڑنے سے پہلے اگر خاص تدابیر بروئےکار لائی جائیں تو میدانِ بصر کے نقشے میں ایسے رقبہ جات ملتے ہیں ، جن میں بصارت نہیں ہوتی ، ان کو ہم عتمہ کہتے ہیں. (؟ ، کتاب العین ، ۳۳۹). [ع].

عَتَہ (فت ع ، سک ت) امذ.
جنون ، بے عقلی. البتہ اگر کسی کے دماغ میں اس درجہ فتور آگیا ہو جس کو جنون یا عتہ کہتے ہیں تو ایسا شخص ساری عمر نابالغ کی طرح محروم التصرف بلکہ مرفوع العلم رہے گا. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۳ : ۱۱۲). [ع].

عَتِید (فت ع ، ی مع) صف.
حاضر و آمادہ ، تناور.

لن کا شیطان ہے رقیبِ عتید
بے ضرر لن اسم و ابکم ہے

(۱۹۶۳ ، کلکو موج ، ۱۳). [ع].

عَتِیرَہ (فت ع ، ی مع ، فت ر) امذ.
رجب کے پہلے عشرے کی قربانی جو کفار مکہ دھوم دھام سے مناتے تھے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرع اور «عتیرہ» شریعت میں معتبر نہیں. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۲۵۰).

اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ (١٩٦٥ء ، مشکوٰۃ شریف ، ١ : ٣٣٥)۔ عتیرہ سے مراد رجبی ہے جسے کفّار مکہ رجب کے مہینے میں دھوم دھام سے منایا کرتے تھے ۔ (١٩٨٩ء ، صحیفۂ اہلحدیث ، کراچی ، ٩ فروری : ٢)۔ [ع]۔

عَتِیق (فت ع ، ی مع) صف.

١. پرانا ، کہنہ ، قدیم ؛ آزاد.

پور لقب اُس کا ہے صدیق و عتیق

وجہیں دونوں کی بہت ہیں اے رفیق

(١٧٩٢ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ٦٣)۔ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی کتابوں میں اختلافِ قرأت ہے ۔ (١٨٧٠ء ، خطبات احمدیہ ، ٣٣١)۔ عتیق صحیفوں میں علی الخصوص زبور یعنی ادعیہ حضرت داوٗد اور اقوال حضرت سلیمان علیہ السلام بہترین نمونۂ شاعری ہیں ۔ (١٨٩٧ء ، کاشف الحقائق ، ١ : ٩٢)۔ یہ عہدِ عتیق کی باتیں ہیں اب تو نہ لکھنے کا ہوش ہے نہ پڑھنے کے حواس ۔ (١٩١٣ء ، خطوطِ حسن نظامی ، ١ : ٦٠)۔

ہے اُن کو بھی محبوب بیتر عتیق

مناسِکُہم فِیہِمُ یَنسِکُون

(١٩٦٩ء ، مزمورِ میر مغنی ، ١٣٧)۔ **٢. آزاد ، آزاد کیا ہوا۔** حر اور عتیق کے بول بدل دئے کہ اس کے مملوک پارسا اور کریم ہیں ۔ (١٨٩٦ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٣٠)۔ اگر لفظ صریح ہو تو بغیر نیت کے آزاد ہوگا جیسے کہے تو حر ہے یا معتق ہے یا عتیق ہے یا آزاد کیا میں نے تجکو۔ (١٨٦٧ء ، نورالہدایہ ، ٢ : ٩٥)۔ یہ عتیق (آزاد) اللہ ہے ۔ (١٩٣٦ء ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ٧٢)۔ **٣. حضرت ابوبکر خلیفۂ اوّل کا لقب.** نام ان کا عبداللہ ، کنیت ابوبکر ، عتیق اور صدیق لقب ۔ (١٩٠٧ء ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ٢ : ١١٢)۔ ابوبکر جوان ہوئے تو عتیق بھی کہلانے لگے ۔ (١٩٦٢ء ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ١٠٦)۔ **٤. وہ گھوڑا جس کے ماں باپ عربی ہوں ، اصیل گھوڑا.** اگر دونوں شریف اور نجیب عربی ہوں تو وہ گھوڑے عتیق کہلاتے جاتے تھے ۔ (١٩١٢ء ، سفر بغداد ، ١٢٢) ۔ **٥. (عروض) بحر متدارک کا ایک نام.** بحر متدارک کے یہ بارہ نام اور بھی ہیں ... عتیق ... زیادہ مشہور ہیں ۔ (١٨٧١ء ، قواعد العروض ، ٣٣)۔ [ع : (ع ت ق)]۔

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.

وہ جگہ جہاں نوادر رکھے جائیں ، نوادر خانہ ، عجائب گھر. آج مصر کے عتیق خانے میں جا کر ان کی پُرہیبت صورتوں کا نظارہ کر لو ، کس قد و قامت کے لوگ تھے اور کیسی کیسی عظیم عمارتیں ان کے قوی ہاتھوں نے تیار کی تھیں ۔ (١٩٥٨ء ، آزاد ، مسلمان عورت ، ٧٩)۔ [عتیق + خانہ (رک)]۔

عَتِیقَہ (فت ع ، ی مع ، فت ق) امث ؛ امذ.

عتیق (رک) کی تانیث ، قدامت ، پرانا پن ، کہنگی.

نہ عتیقہ اس کا جدید ہے نہ جدید ہوکے کہن ہوا

نہ کلام اس کا مجید ہے وہ کلیم اب ہے نہ پہلے تھا

(١٩١٠ء ، کلامِ مہر (سورج نرائن) ، ٢ : ١٢٨)۔ [ع]۔

ـــــ فَرُوش (ـــــ فت ف ، و مج) امذ.

نوادر بیچنے والا. جو کمرہ کتابوں اور مرقعوں سے بھرا ہو وہ ہر دیکھنے والے کو عتیقہ فروش بلکہ کباڑیے کی دکان نظر آئے گا۔ (١٩٣٣ء ، ایرانی افسانے (ترجمہ) ، ١٧٧)۔ [عتیقہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا ، فروخت کرنا]۔

عَتِیقِیَات (فت ع ، ی مع ، کس ق ، شد ی نیز بلا شد) امذ ؛ امث.

علم آثار قدیمہ ، پرانی چیزوں کا علم.

عتیقیات کے ماہر انہیں دیکھیں تو بولیں انھیں

کہ وارث تختِ گم خسرو و بہمن کے بیٹھے ہیں

(١٩٣٦ء ، اختر ستان ، ١٣٠)۔ فاضل ڈیوڈ میلیو ... شریک عتیقیات اور ایشیائی زبانوں کے پروفیسر ہیں ۔ (١٩٧٧ء ، ہندوستانی گرائمر (ترجمہ) ، ٣١)۔ [عتیق + یات ، لاحقۂ جمع]۔

عِثَار (فت نیز کس ع) امث.

پھسلنا ، گرنا ؛ لغزش.

عِثار و زَلَل سے ہے محفوظ کون؟

فَہُمْ یُخطِئُون وَ یَستَغفِرُون

(١٩٦٩ء ، مزمورِ میر مغنی ، ١٦٥)۔ [ع]۔

عُثْمَان (ضم ع ، سک ث) امذ.

آنحضرتؐ کے اصحابِ کبار میں سے ایک صحابی کا نام. آپ کے والد کا نام عفان تھا. ابو عمر کنیت تھی اسلام لانے کے بعد ابو عبداللہ کہلانے چونکہ آنحضرتؐ کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں اس لیے ذوالنورین کا لقب ملا. متموّل اور سخی تھے اس لیے آپ کو عثمان غنی بھی کہتے ہیں. آپ کا شمار عشرۂ مبشرہ میں ہے. دو بار ہجرت فرمائی پہلے حبشہ کو پھر مدینہ کو ، آپ کا تعلق خاندان بنی اُمیّہ سے تھا ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد آپ ہی خلیفہ منتخب ہوئے. ٨٢ سال کی عمر میں شہید ہو کر وفات پائی. اے سالک محمد صدیق ، حضرت عمر کو دیو عدل دنیا میں قائم ہیں کی ، حیا حضرت عثمان کوں دیو ، ایمان برقرار رہے کا شجاعت حضرت علی کو دیو. (١٤٢١ء ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٦)۔

عمر عثمان تھے دیں میں ہوا ہے سب عقل پیدا

جن کی باتاں تھے مذہب میں بڑا میلا اٹھایا ہے

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٣ / ٥٦)۔

ابابکر صدیق ؛ عمر عدل دار

حیا شرم عثمان ، علی شہریار

(١٦٧٩ء ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ٣٠)۔ حضرت عثمان نے اپنے عہد میں اس کو (مروان) طلب کر لیا اور منشی مقرر فرمایا ۔ (١٨٣٥ء ، احوال الانبیا ، ٢ : ٥٢٧)۔ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان ، علی اور دیگر اصحابِ کبار میں سے ایک نے بھی آپ کی صداقت و راستی کی حقیقت کو ظاہری آیات و معجزات کی روشنی میں تلاش نہیں کیا۔ (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣)۔ امیرالمومنین حضرت عثمان نے جواب دیا. دوستو! میں اپنے نفس کو آزما رہا ہوں۔ (١٩٨٥ء ، روشنی ، ٨٢)۔ [ع]۔

ـــ غَنی (ـــ فت غ) امذ.
مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان جو اپنی فیاضی کے لیے مشہور تھے. سب سے پہلے قرآن پاک حضرت عثمان غنی نے حفظ کیا. (۱۹۸۵ ، ہونہار ، کراچی ، جون ، ۱۰۷). [عثمان + غنی (رک)].

عُثمان لی (ضم ع ، سک ث) امذ ؛ سـ عثمانلی.
۱. ترک کا ایک لفظ جو قدیم یونانی لفظ جس کے معنی جناب یا آقا کے ہیں سے ماخوذ ہے ؛ ایک قانونی اصطلاح.

لاطینیوں کے تنے عثمان لی عصا کر
یونان ! توڑ دیں گے تیری سپر کو آخر

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، عظمت اللہ خاں ، ۱۸۷). اس کا زیادہ رواج عثمانلی عہد میں انیسویں صدی کے نصف سے شروع ہوا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱). **۲. ایک رسم الخط کا نام.** بعد میں عثمانلی طرز تحریر کے مطابق اسے دوبارہ بنوایا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹). [ت].

ـــ تُرک (ـــ ضم ت ، سک ر) امذ.
قدیم ترک. تیرھویں صدی کے اواخر سے عثمانلی ترکوں کی قوت کا آغاز ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۲۷۰). [عثمانلی + ترک (رک)].

عُثمانی (ضم ع ، سک ث) صف ؛ امذ.
۱. حضرت عثمان (رک) سے منسوب.

حیدری فقر ہے ، نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۷). غرض امیر معاویہ نے کہا کہ میں نے قوم سے دین خرید لیا ہے اور تم کو تمہارے دین اور حضرت عثمان کے متعلق تمہاری رائے کے سپرد کر دیا ہے ، کیونکہ وہ عثمانی تھے. (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳). **۲. عثمان نامی سردار سے منسوب جس نے عثمانی سلطنت کی بنیاد ڈالی اس نسبت سے اس کی اولاد عثمانی ترک اور ترکی سلطنت عثمانیہ کہلانے لگی.**

اگر عثمانیوں پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۵). سلیمان پاشا نے انقرہ کو عثمانی سلطنت میں شامل کرلیا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۹). [عثمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تُرک (ـــ ضم ت ، سک ر) امذ.
سلجوقی ترکوں نے اپنے دور انحطاط میں عثمان نامی ایک شخص کو بازنطینی علاقے سے متعلق اپنی سرحد کی حفاظت پر مامور کیا. اس کا زمانہ ۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۶ء تک تھا ، اس کے جانشین اس کی نسبت سے اپنے کو عثمانی ترک کہنے لگے. عثمانی ترکوں کا عہد حکومت ختم ہوا اور اس کی جگہ ترکان احرار نے لی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۵۰). [عثمانی + ترک (رک)].

عُثمانِیَہ (ضم ع ، سک ث ، کس ن ، فت ی) صف.
عثمانی ترکوں سے منسوب ، عثمانی ترکوں کی سلطنت جو ترکی میں قائم تھی. ہندوستان کی طرح سلطنت عثمانیہ میں بھی مختلف المذاہب کے لوگ آباد ہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۵۳). [عثمان (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ صفت].

عُثمانِیَہ ٹھاٹھ (ضم ع ، سک ث ، کس ن ، فت ی) امذ.
(فن حرب و ضرب) ایک داؤ کا نام. پانچواں حملہ عثمانیہ ٹھاٹھ پر مقابل ہو کر سر پر سر باہرہ پر باہرہ طمانچہ پر طمانچہ ... مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۱). [عثمان (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت + ٹھاٹھ (رک)].

عُثور ہونا ف ل.
بھید پا جانا ، حقیقت جان لینا ، ادراک ہونا. یحمدہ تعالی ایک قدر معتدبہ پر عبور و عثور ہوا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۷).

عُجاب (ضم ع) امذ.
عجیب و غریب شے.

عالم نہ عین داخلی و غیر خارجی
کچھ سیمیا عُجاب ہوا کیا ہوا ہوا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۰). ازروئے صدق و صواب اور عجب عجاب اور بحر عباب کے اور اگر شمار کرے تو ... کچھ دیا گیا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۸).

ہے اک شئی عجاب دل خانماں خراب !
ویرانہ عشق کا ہے معمورہ حسن کا

(۱۹۶۳ ، ورق ناخوانده ، ۱۰۳). [ع].

عِجالَت (کس ع ، فت ل) امث (شاذ).
جلدی ، تیزی ، عجلت ، جلدبازی ، شتابی ، شتاب کرنا ، جلدی سے کسی کام میں دخل دینا.

مجھ میں مرزا میں تفاوت ہے بہت
یاں تانی واں عجالت ہے بہت

(۱۸۱۰ ، میر ، کـ ، ۱۰۲۰). [ع].

عِجالَۃً (کس ع ، فت ل ، تن ت بفت) م ف ؛ سـ عجالتاً.
جلدی میں یا تیزی سے. بمجرد اس کے خالد نے عجالتاً حملہ کیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ مقبول ، ۱۸۸). میں عجالۃً ان کا جواب اختصار میں دینے لگا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جولائی ، ۳۲). ایک بیٹا جس کا نام نظام شاہ تھا عجالۃً دلی پہونچا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۱۷). [عجالۃ + ، لاحقۂ تمیز].

عُجالَہ (ضم نیز کس ع ، فت ل) صف.
جو جلدی میں انجام دیا گیا ہو. راقم کو اس رسالہ عجالہ میں اس سورہ کی شاعرانہ خوبیوں کے بیان کا موقع نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۵). حق تعالیٰ مترجم دام مجدہٗ کو علمی و عملی ترقیات سے نوازے اور لوگوں کو اس عجالہ نافعہ سے استفادہ کی توفیق بخشے ، آمین. (۱۹۷۸ ، تنبیہ الغافلین (ترجمہ) ، ۷). [ع].

عجان (کس ع) امذ.
مقعد اور انثیین کا درمیانی مقام ، سیون. عجان کے گرد گول لپٹا ہوا تولیہ استعمال کیا جائے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۸۲). [ع].

عجانی (کس ع) صف.
سیون سے متعلق . اس کی عام ترین شکل وہ ہے جہاں وہ (خصیہ) پیرنیئم (عجان) میں آکر ٹھہر جاتا ہے اسے عجانی غیر موضوعی خصیہ کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۶۳). [عجان + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَجائِب (فت ع ، کس ء).(الف) امذ ؛ ج.
۱. تعجب یا حیرت میں ڈالنے والی چیزیں ، نادر یا عجیب باتیں.

سلیماں کوں آصف نے سمجھاں کیا
عجائب غرائب بہوت کچھ دیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱). یو کتاب عجائب ایک بندر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲).

یک رنگ ہو کر چمن صلح و جنگ ہوت
رعنا مزاج شوخ عجائب دو رنگ ہوت

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۱).

عشق حاضر ہے عشق غائب ہے
عشق ہی مظہر عجائب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۷). اگر میں یہ کہوں کہ وہ عجائب روزگار چیز تھی تو کچھ بیجا نہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۴۷). اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد بن تغلق شاہ کو عجائب کائنات اور نوادر مخلوقات میں پیدا کیا تھا . (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۶۵۲). ۲. **تعجب ، حیرت (قدیم).**

عجائب لگیا شہ کوں اس بھید پر
کیا کھول تو سب کوں یوں سربسر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۰). (ب) صف. ۱. **نادر ، عجیب (بطور صفت واحد).**

تمن یاد کی مستی منج کو پڑی ہے
نین من میں کھلتی خماری عجائب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲۲۵). آہ عجب حال اور عجائب وقت دیکھتا ہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۳).

ہے عرش سے تا فرش نئے رنگ نئے ڈھنگ
ہر شکل عجائب ہے ہر اک شان تماشا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

لجام آہنی منھ میں لگی تھی
سواری کیا عجائب دل لگی تھی

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۱۳). کیا کیا کچھ کہوں وہاں کی تو بات بات عجائب ہے (۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، کتوبر ، ۱۹). ۲. **طرح طرح کے ، عجیب عجیب (بطور صفت جمع).**

کہ جب شہزادہ گیا اس مکاں پر
عجائب جھاڑ پیکے بہت بہتر

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۸).

نظر آئیں وہ حالات عجائب
نہ دیکھا ہو کسی نے وہ غرائب

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۳). دربار میں اب ایسے عالم بھی آ گئے تھے کہ قرابادین قدرت کے عجائب نسخے تھے (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸). بعض لوگ شعبدہ باز عجائب چیزیں دکھاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۳). [ع].

ـــُ الْمَخْلُوقات (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک خ ، و مع). امث.
وہ چیزیں جن کی پیدائش حیرت انگیز ہو ، جو پیدائش سے ہی تعجب خیز ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [عجائب + رک : ال (۱) + مخلوقات (رک)].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
زود اعتقادی ، غلط خیالی ، پُر اسراریت ، غیر معمولی. آج جو عجائب پرستی ... ایک خاصہ بن گئی ہے انہیں کی روایات اور منقولات کی بدولت ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳۳) . انسان کی عجائب پرستی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ وہ کسی چیز میں اُس وقت تک کوئی صداقت ، کوئی بزرگی تسلیم ہی نہ کر سکتا تھا جب تک وہ فوق الفطرت نہ ہو. (۱۹۴۲ ، سیرتِ سرور عالمؐ ، ۱ : ۱۰۸). [عجائب + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، عبادت کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَسَنْدی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
عجائب پرستی ، پُراسراریت ، انوکھا پن. ہندی ذہن اس کے برعکس عجائب پسندی ، پراسراریت ، طلسمات آرائی ... کا شوقین ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۱۵۱). [عجائب + ف : پسند پسندیدن ـ پسند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ مکان جہاں عجیب و غریب و نادر چیزیں لوگوں کے دکھانے کے لیے رکھی جائیں. ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا جس کے ساتھ ایک عجائب خانہ بھی تھا جس میں تمام دنیا کے نوادر موجود تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۸). انگلستان کے عجائب خانوں میں وہ آلات دیکھے جن سے انسان کا جسم دونوں سروں سے کھینچا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۴۳). [عجائب + خانہ (رک)].

ـــ روزْگار کس اضا(ـــ و مع ، سک ز) امذ ؛ صف.
بے مثال ، نادر ، نایاب ، لاجواب. ان کا اردو کتب خانہ دیکھنے کے لائق تھا اس کے متعلق اگر میں یہ کہوں کہ وہ ایک عجائب روزگار چیز تھی تو کچھ بیجا نہیں . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۷). تعمیل احکام ربانی میں ... جو کارنامے پیش کیے وہ عجائب روزگار میں سے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۶۸) [عجائب + روزگار (رک)].

ـــ قَلْبی (ـــ فت ق ، سک ل) صف.
عجیب و غریب خیالات ، دلی کیفیات ، کیفیاتِ قلبی. اب ہم عجائب قلبی کو بہ طریق ضرب المثال ذکر کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین (ترجمہ) ، ۳ : ۳). [عجائب + قلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---کاری اسث.
نیرنگ ، جادو ، سحر ، افسوں گری. مشیت تکوینی کی بے پایاں عجائب کاریوں کو دیکھ کر قلب عارف پر حیرت طاری ہونا ناگزیر ہے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۳۱). [عجائب + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امذ.
رک : **عجائب خانہ**. عجائب گاہ کا تقرر بھی ایسی بات ... جلسہ دکھائے گی. (۱۸۶۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۱۴۳). [عجائب + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گھر (---فت گھ) امذ.
رک : **عجائب خانہ**. علم ادب (طرز انشاء نامہ و پیام مابین شاہاں) کے عجائب نمونوں کے عجائب گھر میں کسی بجن ہول (لفظی معنی کبوتروں کا ڈربہ یعنی خانہ دار المعاری) میں رکھ دیا جائے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۹). اس گھڑی مجھے اپنے شہر کا عجائب گھر یاد آیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۹). [عجائب + گھر (رک)].

---مُقام (---فت نیز ضم م) امذ.
تعجب کی جگہ ، حیرت کا مقام.

محل فقر کا ہے عجائب مقام
یہاں مسند و بوریا ایک ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۲۸۹). [عجائب + مقام (رک)].

---و غَرائِب (---و مع ، فت غ ، کس ء) امذ.
انوکھی اور عجیب چیزیں. شہروں کے بعضے عجائب و غرائب کے بیان میں منقول ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۱). اس کو تحفے جابجا عجائب و غرائب انواع و اقسام کے اشیائے گراں بہا دکھائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). حلاج کے پیروؤں نے بھی ایک طرف تو اپنے مرشد کے عجائب و غرائب کو شہرت دی ، دوسری طرف امن عام میں خلل انداز ہوئے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ (رئیس احمد جعفری) ، ۲۳۲). [عجائب + و (حرف عطف) + غرائب (رک)].

عَجائِبات (فت ع ، کس نیز ء) امذ ، ج.
۱. **عجیب و غریب چیزیں ، نوادر.**

عجائبات سنے آج بس یہی ہے عجب
جو شیخ یہ تھا سو تفاوت کیا ہے تیرا پیار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۷). عجائبات دنیا میں سب سے زیادہ عجیب وہ خیال ہے جس کو لوگ مذہب کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، خطبات احمدیہ ، ۱). فقرہ مشہور ہے کہ تین چیزیں علم کلام کے عجائبات میں سے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۵۰). ۲. کرشمے ، کرتب. اچھا ہوشیار اے پیارے دلدار ، اے موکلان عجائبات دکھاؤ اپنی کرامت. (۱۸۸۸ ، دلفروش ، ۷۰). ساحر و بازیگر و شعبدہ باز صرف تماشہ ، کرتب اور عجائبات دکھاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۸۷). ۳. (طور واحد) **عجیب و غریب بات.** یہ بات عجائبات سن کر وہ بھیڑیا کہنے لگا ... اپنے دشمن کو دوستی سے تلاش کرتا ہے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۵۷). [عجائب + ات ، لاحقۂ جمع].

عَجائِبَت (فت ع ، کس ء ، فت ب) است.
عجیب ہونا ، محیرالعقول ہونا. ماہرین نفسیات ان احضارات کی شدت اور حدت ، تاثیر یا عجائبت میں فرق کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۲۳۸). [عجائب + ت ، لاحقۂ کیفیت].

عَجائِبی (۱) (فت ع ، کس مج ء) است.
(خیمہ و چھتری سازی) راوٹی کی قسم کا نو درجے کا شاہی خیمہ جس میں پانچ چہار گوشہ اور چار مخروطی شکل کی راوٹیاں ہوتی ہیں. تمام عجائبی صرف ایک ہی ستون پر قائم ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). [مقامی].

عَجائِبی (۲) (فت ع ، کس مج ء) است.
تعجب کا مقام ، عجیب بات. اے وزیر دل پذیر! کیسی عجائبی کہ آج مجھے یہ اسیروں سے معمور دربار ... سبھی مانند زیر قاتل لگتے ہیں. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۸۳). [عجائب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَجائِز (فت ع ، کس مج ء) است ، ج.
عجوز (رک) کی جمع ، بہت بوڑھی عورتیں. ہمیشہ لباس بدل کر شہر کے غربا اور عجائز کا حال دریافت کیا کرتا تھا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۳۲). [ع].

عَجایِب (فت ع ، کس مج ی) صف ، امذ.
رک : **عجائب.**

یو جیو یو جسم ہے عجایب
دل کیا تو طلسم ہے عجایب

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۵).

پھر یوں کہا یارسول خدا
عجایب میں دیکھا ہے سن لو قصا (کذا)

(۱۶۹۹ ، آخر گشت (ق) ، ۴۷).

عشق حاضر ہے ، عشق غایب ہے
عشق ہی مظہر عجایب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۷). [عجائب کا ایک املا].

عَجَب (فت ع ، ج).(الف) امذ.
۱. (أ) **تعجب ، حیرت.**

عجب نہیں جو ہے نانو سُن کر ڈھلے کھم
لے پیالے او ہی پیالے سے پینے مستاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

آدم نے عجب کر بولا یوں
تعظیم ہی کرتے ہیں کیوں

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۱۱).

ہر دم غم مژگاں سے جو ہے موت مقابل
ہر پیر و جواں کو مرے جینے کا عجب ہے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۱۳).

ہنس کے بولے پھر عجب کی کونسی یہ بات ہے
قدرتِ حق سے فلک کا گنبدِ بے در بنا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۱۰). (ا۱) خاص بات جس میں حیرت نیز تعریف کا پہلو ہو ؛ کیا تعجب ہے۔

کھولی گرہ جو غنچہ کی تُو نے تو کیا عجب
یہ دل کھلے جو تجھ سے تو ہو اے صبا عجب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰). ۲. عجوبہ ، حیرت انگیز.

عشق تیرا شور اُچایا آج منج من میں عجب
یعنی عاشق کو رجھانے کے ہے توں فن میں عجب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۱).

اسیر رنج و غم میں ہوں مریض جاں بلب میں ہوں
اور اس پر اب تلک جیتا ہوں میں کوئی عجب میں ہوں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۷). بستی نظام الدین کے مانوس رستے میرے لیے عجب اور اجنبی بن جاتے ہیں . (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۵). (ب) صف. ۱. انوکھا ، نرالا ، خوب ، عمدہ.

کہے شاہ نے ہو عجب شہر ہے
سنگدیپ یا ماورنہر ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳). راگ میں عجب ہے تاثیر عاشق کے دل کوں یوں لگتا جوں تیر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

عجب ہمت ہے اس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار دوجے پر نظر نہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳). شہاب الدین پور کی سیر کو بادشاہ آیا وہ دریا بہت پُرعجب دلکشا جگہ ہے ، چنار یہاں آسمان پر کھنچے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۳).

گائیں بھینسیں عجب بنائیں
کیا دودھ کی ندیاں بہائیں

(۱۹۱۰ ، کلیات اسمٰعیل ، ۷).

چھپنے کا عجب ڈھنگ نکالا اس نے
کیا کام کیا ہے بالا بالا اُس نے

(۱۹۵۵ ، رباعیاتِ امجد ، ۳ : ۱۸). ۲. عجیب ، افسوس ناک ، بُرا.

ابھی تو اپنے غم میں مرتے ہیں
پر یہ بھی دن عجب گزرتے ہیں

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی خان) ، ک ، ۸۰).

بڑا ہے مجھے بُری طرح خوبرویوں کے
ارے جلال عجب بدبلا ہے تو کوئی

(۱۸۸۸ ، مضمونِ ہائے دلکش ، ۸۶).

عجب اعتبار و بےاعتباری کے درمیان ہے زندگی
میں قریب ہوں کسی اور کے مجھے جانتا کوئی اور ہے

(۱۹۸۰ ، یہ چراغ ہے تو جلا رہے ، ۱۲۷). ۳. دگرگوں ، متغیر. دیکھتے ہی اُن کا عجب حال ہوگیا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۹۰۳). ۴. دور ، بعید. اس بادشاہ کا آگرے سے بھی زیادہ اور عجب نہیں کہ فتحپور سیکری ہی کے برابر پسندیدہ مقام الہ آباد تھا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں (ترجمہ) ، ۱۰۵). [ع] .

ـــــ اِتّفاق ہونا محاورہ.
ایسا اتفاق امر واقع ہونا جس کی اُمید نہ ہو (مہذب اللغات).

ـــــ العُجاب (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ع) صف.
نہایت عجیب و غریب ، انتہائی حیرت انگیز . ماہانہ رسالے میں دیکھا ہے کہ ولایت کے کسی کلب میں یہ زیر بحث تھا کہ دنیا میں عجب العجاب واقعات کون کون سے ہوئے . (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳). عجب العجاب ہے اگر وجوبِ عمل غیر معین پر اجماع ہوا ہے کہیں تو ہم کو بھی مطلع کر دو. (۱۹۰۵ ، رشید احمد گنگوہی (کشکول ، ۲۰۳)). [عجب + رک : ال (ا) + عُجاب] .

ـــــ الوُقُوع (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) صف.
شاذ و نادر واقع ہونے والا ، حیرت انگیز ، تعجب خیز (واقعہ). کہانی لکھنے والوں نے "عجب الوقوع" واقعات کو کہانی کی بنیاد بنایا ہے. (۱۹۶۶ ، فن اور فنکار ، ۹۴). [عجب + رک : ال (ا) + وقوع (رک)].

ـــــ آدمی ہے فقرہ.
عجیب طرح کا آدمی ہے ، انوکھا آدمی ہے. شبو کی تیز روی پر حیرت ہوتی ہے ، عجب آدمی ہے چلنے میں آندھی ، ابھی امین آباد بھیجو اور دم کے دم میں پھر گھر پر موجود. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۳).

ـــــ آنا محاورہ.
تعجب ہونا.

عجب آیا پری کو روشنی سے
قریب حجرہ آئی تا وہ دیکھے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۰۱).

ابھی اپنی جفا کو کھیل ہی سمجھا ہے تُو ظالم
کہ جینے پر نہ آیا میرے مرنے پر عجب آیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳). مجھے ایسے لوگوں سے عجب آتا ہے کہ ہنستے ہیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۳۷).

ـــــ تماشے کا امذ.
عجب قسم کا ، عجیب و غریب ، سمجھ میں نہ آنے والا. بھائی تُو تو عجب تماشے کا لڑکا ہے ، بچی نہیں ، کھوئی نہیں ، پھر ٹوپی گئی تو کہاں گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۷).

ـــــ تیری قُدرت ، عَجَب تیرے کھیل ، چھچھُوندر لگائے چنبیلی کا تیل کہاوت.
حیرت اور تعجب کے موقع پر بولتے ہیں . میں سمجھتی تھی کہ پڑھنے لکھنے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے مگر واہ! عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل چھچھوندر لگائے چنبیلی کا تیل. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۳۱).

ـــــ چال ڈھال ہے فقرہ.
عجیب عادت و اطوار ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــــ چہ می کُنَم میں پڑنا/ہونا محاورہ.
سوچ میں یا تذبذب میں ہونا ، پس و پیش میں پڑنا. خط پڑھ کر میں عجب چہ می کنم میں ہو گیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۷).

---چیز (---ی مع)۔ (الف) امث۔
طرفہ شے ، انوکھی چیز ، غیرمعمولی شے ، (عموماً) تعریف کے محل پر۔ آصف الدولہ کا امام باڑہ بھی عجب چیز ہے ... دور دور سے اس کے دیکھنے کو لوگ آتے ہیں۔ (۱۹۷۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۳)۔ (ب) صف۔ ۱۔ (طنزاً) **احمق ، بے وقوف**۔ تم بھی عجب چیز ہو ، اتنی دیر سے سمجھا رہا ہوں معمولی بات بھی نہیں سمجھتے۔ (۱۹۷۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۳)۔ ۲۔ **چالاک** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [عجب + چیز (رک)]۔

---حالت ہونا محاورہ۔
حالت غیر ہونا ، کیفیت دگرگوں ہونا۔ وہ عجب کیا کہ مجھ سے پہلے پھولجیں ، گانے کا بندوبست آپ کے ہاں ہو گا اور آپ سے مشورہ بھی کرتا ہے۔ (۱۹۰۵ء ، داغ ، زبان داغ ، ۱۰۰)۔

---حال ہونا محاورہ۔
آپے سے باہر ہونا ، غیرمعمولی حالت ہونا ، انوکھی حالت ہونا ، حالت دگرگوں ہونا۔

جس دم عیاں وہ کود کر قوّال ہو گیا
عقل میں صوفیوں کا عجب حال ہو گیا
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷)۔

---حال ہے فقرہ۔
ناقابلِ فہم صورت حال ہے ، حال اچھا نہیں ، ظاہر کچھ باطن کچھ ہے ، انوکھی حالت ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---دَرعَجَب (---فت د ، سک ر ، فت ع ، ج) صف۔
بہت متعجب ، حیران۔

دیکھت ان کی نوجاں کا آداب سب
اٹھا یا علی میں عجب در عجب
(۱۶۳۵ء ، قصہ بے نظیر ، ۳۹)۔ [عجب + در (حرف جار) + عجب]۔

---ڈھنگ ہے فقرہ۔
عجیب طرز کی وضع ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---ذاتِ شریف ہیں / ہو فقرہ۔
بہت شرارتی ہیں ، بڑے بدذات ہیں (ماخوذ : دریائے لطافت ؛ مہذب اللغات)۔

---رَہْنا محاورہ۔
متعجب رہنا۔

دیکھا جوت جوں اس کڑیاں کا اورانی
عجب یوں رہیا جو کہیا کچ نہ جانے
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۰)۔

عجب ہے شاہ ہور شہر کے وزیراں
ہوئے تس پھول کے سالم اسیراں
(۱۶۶۵ء ، پھول بن ، ۹۶)۔

دو تیں سوں ترسے ہے دو بادام کا سوال
سن تو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵۶)۔

---عالَم (---فت ل) امذ۔
عجیب حالت۔

ہوتا ہے عجب عالم جب چاند نکلتا ہے
گھبرا کے اِدھر آنا ، گھبرا کے اُدھر جانا
(۱۹۸۳ء ، غبارِ ماہ ، ۸۳)۔ [عجب + عالم (رک)]۔

---عالَم ہے فقرہ۔
طرفہ بہار ہے ، عجیب حالت ہے۔ عجب عالم ہے ، ہمارے دانش ور اور اہل قلم گفتار سے بھی محروم ہیں ، رفتار سے بھی۔ (۱۹۹۰ء ، جنگ ، کراچی ، ۸ فروری ، ۳)۔

---عَجَب (---فت ع ، ج) صف ؛ م ف۔
انوکھی طرح کے ، عجیب قسم کے۔ عجب عجب اس کے کام انسان کیا کر سکے نام۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۴)۔

جب سوں وو نازنیں کی میں دیکھا ہوں چھب عجب
دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۵۶)۔

جس رات توں ملا تھا سجن تھی وہ شب عجب
دیکھے تھے ہم نیں اوس میں تماشے عجب عجب
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۳)۔ عیسائیوں نے ان کے ترجموں میں عجب عجب کارستانیاں کی ہیں۔ (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۸۳)۔ [عجب + عجب (رک)]۔

---عَجَب کہ تُرا یادِ دوستاں آمد کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) تعجب تعجب کہ تجھے دوستوں کی یاد آئی ، شکایت کے طور پر دوستوں سے کہتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---عَقْل ہونا محاورہ۔
ناسمجھ ہونا ، نافہم ہونا۔

بتوں کا بھریں دم خدا سے لڑیں
عجب عقل تھی ان پہ پتھر پڑیں
(۱۸۳۰ء ، معارج الفضائل (مہذب اللغات))۔

---کا مَقام امذ۔
حیرت کی جگہ ، تعجب کی جگہ۔

گئے جی سے عاشق لب گزر نہ لے لے مسیح نفس خبر
دم معجزہ وہ گیا کدھر بخدا عجب کا مقام ہے
(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی خان) ، بیاض سحر ، ۳۷۳)۔

---کَرْنا محاورہ۔
تعجب کرنا ، حیران ہونا۔

سرود عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی لے سوں صدائے بانسلی آوے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۲)۔

ایک مدت سے میاں وہ تو مرا پھرتا تھا
آج تم مرنے کا عاشق کے عجب کرتے ہو
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۲۴)۔

کچھ عجب عالم ہے اپنا ہجر میں
جس نے دیکھا وہ عجب کرنے لگا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷).

رحم آیا انہیں بھی آخرکار
سُن کے ہم نے بھی کچھ عجب نہ کیا
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹).

---کیا فقرہ.
کچھ تعجب نہیں.

ترا رخ دیکھ کر عالم عجب کیا ہوئے جو بے سدھ
دیوانی کی ہوئی باندی دیکھی تیرے لشکر کا رخ
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۳).

مثل پروانہ عجب کیا گر جلے اوس کا پتنگ
رشتۂ شمع آتش رنگو حنا سے دور ہے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۷).

ترا تن روح سے ناآشنا ہے
عجب کیا آہ تیری نارسا ہے
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹۱).

---لُطف دکھاتا ہے فقرہ.
طُرفہ مزہ دیتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لگنا محاورہ (قدیم).
تعجب ہونا.

بہوت مُنج کوں لگتا ہے یو عجب
کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).

---مزَہ/مزا ہے فقرہ.
بڑے تعجب کی بات ہے.

عجب مزا ہے مجھے لذّتِ خودی دے کر
وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں نہ رہوں!
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۴۴).

---معصوم ہیں فقرہ.
(طنزاً) **بہت احمق ہیں ، نادان ہیں** (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ دربائے لطافت ، ۴۷).

---نقشہ ہے فقرہ.
عجب حالت ہے ، انوکھی وضع ہے (علمی اردو لغت).

---نہیں فقرہ.
تعجب نہیں ، کچھ حیرت کی بات نہیں.

مارا ہے اپنے چاہنے والے کو کسی نے ہاں
ظالم جو تجھ سا ہووے تو یہ بھی عجب نہیں
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۲۴). اگر یہ نسبت چھوٹ گئی تو چھٹن (خورشید مرزا) کی جان پر بن جانے تو کوئی عجب نہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۴). عجب نہیں کہ عنقریب جیل جانے کے حق میں ایک ملک گیر تحریک چل پڑے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جون ۳).

---وقت تھا فقرہ.
پُرلطف زمانہ تھا ، حیرت انگیز وقت تھا (علمی اردو لغت).

---ہونا محاورہ.
۱. **تعجب ہونا ، حیرت ہونا.** خیال جو کیا تو سب پتھر کے ہیں سخت عجب ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۴۷).

جائیں گے ہم رند یوں فردوس میں
اہلِ تقویٰ کو عجب ہو جائے گا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۴۲). اپندرناتھ اشک سے بھی سری رام سنٹر میں ملاقات ہوئی مگر عجب ہوا کہ جب تک وہ رہے تو باقی چپ صرف وہ بولے. (۱۹۸۲ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۰).
۲. **متعجب ہونا ، اچنبھے میں پڑنا.**

سب عجب ہیں دیکھ کر دستِ جنوں کی تیزیاں
مجھ کو حیرت کس طرح ثابت گریباں رہ گیا
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۷۷).

---ہے فقرہ.
تعجب ہے.

نہ طعنہ تھا نہ شکوہ تھا مرا نام
عجب ہے تیرے لب پر کیونکر آیا
(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۷). عجب ہے کہ شیخ صاحب نے مجھ کو بلا کے اپنا حال نہیں دکھایا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۰۰).

عُجْب (ضم ع ، سک ج) امذ.
غرور ، تکبر ، گھمنڈ ، خود بینی ؛ کبر. اپنا عُجب اپنا حسد ، جتوں حق نے گرزے انو میں کیا اچھے کا حد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۴). عبادت ... ان کی عُجب ریا سے مبّرا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱). نہ یہ سمجھنا کہ میں نے غرور و عجب و کبر کے سبب سے تمہارے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹۱). اس سے اس کی عُجب و خودبینی کا اظہار بھی ہوتا ہے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۲۳). [ع].

عَجُز (فت ع ، ضم نیز کس ج) امذ.
۱. **سرین ، چوتڑ** (فرہنگ عامرہ). ۲. **ریڑھ کی ہڈیاں.** عجز یعنی ریڑھ کی ہڈیاں تین جزوِ مختلف سے مرکب ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷). [ع].

عَجْز (فت نیز کس ع ، سک ج) امذ.
۱. **ناتوانی ، ناچاری ، بے مقدوری ، درماندگی ؛ بے احتیاطی.**

بھیجتا ہے قمریوں کے ہاتھ سے پیغامِ عجز
جب سیں دیکھا سرو نے گلشن میں تجھ قد کی لٹک
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۱). انبیا علیہم الصلوٰۃ و السلام کو عجز کا اقرار ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲). زبان و بیان کے معاملے میں عجز یا بے احتیاطی یا سہل انگاری کی وجہ سے فطری شاعر بھی تجربے کے صحیح اظہار سے قاصر رہتا ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۱۷).
۲. **منت و سماجت ، گڑگڑانا ، معافی طلبی ، درگزر کا طالب ہونا ، عاجزی.**

خالق کے آگے کرتی مناجات و عجز اب
فضلِ غریب عاصی کا ہر دم خیال ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰). روزِ معہود کسان اس سرزمین کے جا کر عجز و الحاح کرتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰)، خدا کے سامنے عجز و الحاح نہایت گڑگڑا گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معاف چاہنا چاہیے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۶۷).
۳. انکسار ، فروتنی ، عاجزی.

سو شہ ماں کے نزدیک جا بیس کر
نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

چاہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
اول اپس کوں عجز سیں نقشِ چرن کرو
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸).

یونہیں محصور پھر کب اس کی نعمات
بغیر از عجز کچھ بنتی نہیں بات
(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲).

سجدہ تو بجز لغزشِ سر کچھ بھی نہیں اور
ہے عجز کا دعویٰ تو جُھکا دل کی جبیں اور
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۸۹).

اذنِ حضوری کے بعد عجز و ادب سے
ہو ملک الموت باریابِ محمدؐ
(۱۹۷۶ ، حمطانا ، ۱۱۰) . ۴. (عروض) شعر کے دوسرے مصرعے کا آخری رکن. رکنِ آخر کو ضرب و عجز کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، تلخیصِ معلّیٰ ، ۱۰۳). دوسرے مصرعے کے پہلے رکن کو ابتدا اور آخری رکن کو ضرب یا عجز کہتے ہیں اور بیچ کے جز یا اجزاء کو وہی حشو. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۳۱). [ع].

ـــــ آساس (ـــــ فت ا) صف.
عاجزی پر مبنی ، عاجزانہ. عرض پرداز ہوں کہ اس شخص کو قتل سے بچائیے اور میرا التماسِ عجز اساس مان جائیے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۹). [عجز + اساس (رک)].

ـــــ اِنْتِما (ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ت) صف.
عاجزی سے منسوب ، عاجز.

لازم ہے اس میں طبع کو عجز انتما لکھوں
کچھ وصفِ حسن کا لکھوں کچھ عشق کا لکھوں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، کد ، ۲ : ۷۴). [عجز + انتما (رک)].

ـــــ بَیان کس اضا(ـــــ فت ب) امذ.
اظہار کی کوتاہی ، پوری طرح بیان نہ کر پانا ، سمجھانے میں کمی ہونا ، ابلاغ کی کمزوری ، بیان سے قاصر ہونا.

کیسے حمدِ رب ہے یہ کس کی زباں
بس کو ہے اقرارِ عجزِ بیاں
(۱۹۷۶ ، محامدِ خاتم النبییںؐ ، ۱). ترجمہ بخوبی ہوتا چلا گیا اور سچ یہ ہے کہ اُردو کے وسیع لغات و اسالیب نے میرا بڑا ساتھ دیا کبھی عجزِ بیاں یا حق چھوڑنے کی نوبت نہیں آئی. (۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۱۰). [عجز + بیاں (رک)].

ـــــ شاعِرانَہ کس صف(ـــــ کس ع ، فت ن) امذ.
شاعرانہ کمزوری ، ضرورتِ شعری کے تحت زبان و بیان کی خفیف اور معمولی کمزوری. غالب کی یہ شکایت .. عجز شاعرانہ کا اعتراف معلوم ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۳۳۸).
[عجز + شاعرانہ (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
عاجزی کرنا ، انکساری سے پیش آنا.

ناز برداریِ محبوب کا ہر وقت خیال
عجز کرنا کہ نہ ہو خاطرِ نازک کو ملال
(۱۸۶۵ ، واسوخت ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۶۳)).

ـــــ گُسْتَر (ـــــ ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
عاجزی کرنے والا ، انکسار کرنے والا ، منت سماجت کرنے والا.

انتہا کی بات ہے یاں ابتدائے عشق ہے
ہم نہ تھے کب عجز گستر خشمگیں تو کب نہ تھا
(۱۸۵۵ ، کلّیاتِ شیفتہ ، ۱۸). [عجز + ف : گُستر ، گستردن - بچھانا ، بکھیرنا].

ـــــ والا امذ.
صاحبِ انکسار ، منکسر المزاج.

مولوی لوگ بھی تھے اُن میں گنہگار بھی تھے
عجز والے بھی تھے مست و مئے پندار بھی تھے
(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۱۰۹).

ـــــ و اِلْحاح (ـــــ و مع ، کس ا ، سک ل) امذ.
گڑگڑانا ، منت سماجت. اے دوست ہر ایک سے عجز و الحاح سے کلام مت کر. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۵۵). تو یہ عجز و الحاح کہ اخبار میں ضرورتِ روپیہ کی اپیلیں شائع کرا رہے ہیں اور کہاں یہ کہ ہمارا کھاتہ خود ہی بند کر کے پانچ روپے ... ہمارے پاس بھجوا دیتے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمارِ گندم ، ۲۱۰). [عجز + و (حرفِ عطف) + الحاح (رک)].

ـــــ و اِنْکِسار (ـــــ و مع ، کس ا ، سک ن ، کس ک) امذ.
عاجزی اور فروتنی ، منت سماجت کرنا ، گڑگڑانا ، تواضع سے پیش آنا.

جب کہ ایسے بے وفا آئے نظر خوبانِ دہر
کر چکا جتنا مجھے کرنا تھا عجز و انکسار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۷). ملاقات کے بعد پتہ چلا کہ یہ شخص تو عجز و انکسار کا پیکر ہے. (۱۹۸۸ ، احوالِ دوستاں ، ۱۲۷). [عجز + و (حرفِ عطف) + انکسار (رک)].

ـــــ و اِنْکِساری (ـــــ و مع ، کس ا ، سک ن ، کس ک) امذ.
رک : عجز و انکسار.

مناسب ہے کہ نیک افعال کر ، طاعت گزاری کر
پسندیدہ طریقے سیکھ ، عجز و انکساری کر
(۱۹۰۸ ، مطلع انوار ، ۲۷). [عجز + و (حرفِ عطف) + انکسار + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ہونا محاورہ.
کسی کام کے کرنے پر قدرت نہ ہونا ، نارسائی ہونا.

نور کو جب عجز ہو ادرا کو حق کی راہ کا
جسم خاکی خاک سمجھے مرتبہ اللہ کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵).

عَجُزی (فت ع ، ضم ج) صف.
پچھلے حصّے سے متعلق ، سرین سے متعلق. عَجُزی خطے میں اوپر کے تین مہروں کے ضلعی زائدے اور زائدہ مستعرضی ممزوج ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مبادی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۰). [ع : عَجُز + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِجْل (کس ع ، سک ج) امذ.
گائے کا بچہ ، بچھڑا. بعضے کہتے ہیں کہ اس کو عجل اس واسطے کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے اس کی پرستش بعجلت اختیار کی. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۱۲۳).

مانا کہ مجتنب ہیں وہ « عجلِ حنیذ » سے
خوانِ خلیل میں ہے شرف جس طعام کو

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۰۳). [ع].

عَجْلان (فت ع ، سک ج) امذ.
تیز رفتار ؛ ایامِ جاہلیت میں ماہِ شعبان کو کہا جاتا تھا. شعبان اس کا نام عہدِ جہالت میں عجلان تھا بعدہٗ اس کا نام شعبان اس لیے رکھا گیا کہ اس ماہ میں انشعابِ قبائل برائے غارات ہوتا تھا. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۳۱۸). [ع].

عُجْلَت (ضم ع ، سک ج ، فت ل) امث.
جلدی ، جلد بازی ، پھرتی ، شتابی. بہت عجلت نہ کرو آہستہ آہستہ جاؤ. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۷۰). مجھے ڈاکٹر صاحب کی اس عجلت پر بے حد افسوس ہے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۷۷). کراچی کی سڑکوں پر کھڑے ہو جائیے یوں معلوم ہو گا کہ ہر شخص دوڑا جا رہا ہے اور بڑی عجلت میں ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۹۵). [ع].

۔۔۔اَچّھی نَہِیں ہوتی کہاوت.
جلدی کے کام میں نقصان ہوتا ہے (علمی اردو لغت).

۔۔۔پَسَنْد (۔۔۔فت پ ، س ، سک ن) صف.
جلد باز ، جلدی کرنے والا. ایسے عجلت پسند مصلحین کی ہر ملک اور ہر زمانہ میں تعداد کثیر پیدا ہوتی رہتی ہے جن کا جوش و عزم بالکل غیر مشتبہ ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۶). زمانے کی برق رفتاری نے انسان کو بہت عجلت پسند بنا دیا ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷). [عجلت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا ، چاہنا].

۔۔۔پَسَنْدی (۔۔۔فت پ ، س ، سک ن) امث.
جلد بازی ، شتابی ، جلدی کرنا ، عجلت سے کام لینا. عجلت پسندی اور آسان طلبی دونوں سے قطعِ تعلق کرنا پڑے گا. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۹۰). [عجلت + پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔میں ہونا محاورہ.
جلدی میں ہونا. آج وہ معمول سے زیادہ عجلت میں تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹).

عَجِلُو (فت ع ، کس ج ، شد ل ، و مع) ف م.
جلدی کرو ، شتابی کرو.

یہ ذکر تھا کہ پھنکی فوجِ شام میں قرنا
غُلِ اُقتلوا کا ہوا عجّلوا کا شور ہوا

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۷۳). [ع].

عَجَم (فت ع ، ج) امذ ؛ ج اَعْجَام.
۱. گونگا ، ژولیدہ بیان (عرب دوسرے ملکوں کے لوگوں کو فصاحت و بلاغت میں اپنا ثانی نہیں سمجھتے تھے اس لیے غیر عرب کو عجم اور وہاں کے رہنے والے کو عجمی کہتے تھے). عجم کون تب چلنا شہزادہ خوش دہات. (۱۶۹۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۳)).

آویں اوطان میں سلامت سب
بہ طفیلِ شہِ عجم و عرب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).

کیا عرب میں کیا عجم میں ایک لیلیٰ کا ہے شور
مختلف ہوں گو عبارات ان کا عمل ایک ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). چشمۂ سادہ جو ملکِ عجم میں ہمدان اور قم دو شہروں کے بیچ میں بہتا تھا خشک ہو گیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳). اہلِ عجم اپنے لٹریچر اور ملکی خصوصیات سے بالکل الگ ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵).

عجم کی ایک سحر ، رودِ نیل کی اک شام
غرورِ تاج و کلہ ، نازِ حافظ و خیّام

(۱۹۵۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۵). **۲. عرب کے سوا کسی دوسرے ملک کے لوگ ، غیر عرب.**

رشک کرتے ہیں عجم میری زباں پے اے یاس
رنگ پیدا کیا ہندی نے بھی اردو ہو کر

(۱۸۷۵ ، دیوان یاس ، ۸۳). اب شاید کسی عجم کے ساتھ بھاگ جانے والی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۸۱). عرب قوم عام طور پر لکھنا پڑھنا نہیں جانتی ، مگر اپنی شاعری اور زبان دانی پر اس قدر نازاں اور غرّہ ہے کہ ساری دنیا کو اپنی فصاحت و شاعری کے مقابلے میں « عجم » یعنی گونگا سمجھتے ہیں. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۱۳). **۳. (موسیقی) کافی ، سارنگ.** جیسے تم حسینی دوگانو اور عجم کہتے ہو ہم اسے سارنگ اور کافی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۵). [ع].

۔۔۔قَدِیم کس صف (۔۔۔فت ق ، ی مع) امذ.
سترھویں صدی عیسوی کے وسط میں سوویٹ اشتراکی جمہوریہ آذر بیجان کے شمالی علاقے کی اواری زبان جب عربی حروف میں لکھی جانے لگی تو عجم قدیم کہلائی. یہ رسمِ خط « عجم قدیم » کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۰). [عجم + قدیم (رک)].

ـــــ نو کس صف (ـــــ و لین) امذ.
اواری (آذری ترک) زبان کا اڑتیس حروف پر مشتمل ایک سادہ عربی الفبا. ۱۹۲۰ء میں پرانے حروف تہجی کے بجائے اڑتیس حروف پر مشتمل ایک سادہ عربی الفبا (موسومہ «عجم نو») رائج کی گئی. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۱). [عجم + ف : نو (رک)].

عُجْمَہ (ضم ع ، سک ج ، فت م) امذ.
وہ اسم جو عربی کے سوا کسی اور زبان کا «اسم علم» نہ ہو ، غیرعربی. قرآن مجید میں وہ منصرف آیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے ، کیونکہ اگر یہ عجمی لفظ ہوتا تو عجمہ اور علمیت پائے جانے کے سبب سے غیرمنصرف ہوتا. (۱۸۹۵ء ، مقالات سرسید ، ۶ : ۱۰۲). عجمہ اور علمیت کی وجہ سے غیرمنصرف ہے. (۱۹۶۳ء ، کمالین ، ۱ : ۵۶). [ع].

عَجَمی (فت ع ، ج) صف ؛ امذ.
۱. عجم سے تعلق رکھنے والا ، عجم کا باشندہ ، فارس کا ، عجم سے منسوب.

بابا مدنی ، ماں عجمی جد اسداللّٰہ
خود شکل میں محبوبِ خدا بیر ام ہے

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۳۲). بلالؓ و صہیب دونوں عجمی غلام تھے. (۱۹۰۶ء ، الکلام ، ۲ : ۲۳۰). غزل کی عجمی روایت کو اردو غزل کے مزاج میں سمو دیا. (۱۹۸۳ء ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۲۱۹). **۲. غیرعرب ، جو عربی نہ ہو.** جو حرف فارسی میں نہیں آتے ان کو تازی اور جو عربی میں نہیں آتے ان کو عجمی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۳). [عجم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ الْاَصْل (ـــــ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) صف.
ایرانی نژاد ، اصلاً عجم سے تعلق رکھنے والا. اس بارے میں سب سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہیں مدینۂ طیبہ میں آپ جناب سلمان فارسیؓ سے ملیں جو ... عجمی الاصل باخدا بزرگ ہیں. (۱۹۲۰ء ، جویائے حق ، ۳ : ۲۲). [عجمی + رک : ال (۱) + اصل (رک)].

ـــــ تَصَوُّف (ـــــ فت ت ، ص ، شد و بضم) امذ.
وہ تصوف جس میں یونانی اور ایرانی فلسفے کی آمیزش کی گئی ہو ، غیراسلامی تصوف. ہم اس تحریک سے بے خبر نہیں جس کے لیے عجمی تصوف کی اصطلاح وضع کی گئی. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۳). [عجمی + تصوف (رک)].

عَجَمِیَّت (فت ع ، ج ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عجمی پن ، عجمی ہونا ، عجمی ہونے کی کیفیت یا حالت ، ایرانی یا غیر عربی مزاج و انداز. لیکن کلام میں اس قدر عجمیت ہے کہ اس کو عربی کہنا مشکل ہے. (۱۹۰۵ء ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۲۹). کبھی ہم ہندو تہذیب کو کوستے ہیں کبھی عجمیت کی گال تراشتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، غلامشول کا زوال ، ۳۰). [عجمی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَجْن (فت ع ، سک ج) امذ.
(طب) ایک طریقۂ علاج جس میں عضلات کی چپی کی جاتی ہے. عامل اپنے ہاتھوں کو زبردست ورزی حصّہ پر مضبوطی سے رکھتا ہے عضلات کو باری باری بھینچا جاتا اور ڈھیلا چھوڑ دیا جاتا ہے. عجن (Petrissage) میں عضلی دست ورزی کی سب شکلیں شامل ہیں. (۱۹۳۸ء ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱۰ : ۱۸). [ع].

عَجُوب (فت ع ، و مع) صف (قدیم).
بہت تعجب خیز ، بہت عجیب و غریب.

ہے لذّت میں لذّت کہی کون خوب
کہا بہشتی حوراں کا لذّت عجوب

(۱۷۳۶ء ، قصۂ فغفور چین ، ۵۳).

فضل کر جو نیک قبولے تو خوب
گنہ بخش دے تو نہیں کچھ عجوب

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت (ق) ، ۱۹۹). [ع].

عَجُوبا (فت ع ، و مع) صف ؛ امذ.
رک : عجوبہ.

اَدک تلکھلی سوں دیا جیو جب
میں دیکھت عجوبا رہیا ڈر عجب

(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۸۳).

عجوبا اور اچنبا یہ بنے کا
دیوانا ہوئے گا جو کوئی سنے کا

(۱۷۳۹ء ، طالب و موہنی ، ۳۰). [عجوبہ کا ایک املا].

عَجُوبَگی (فت ع ، و مع ، فت ب) امث.
انوکھا پن ، عجوبہ پن ، عجیب ہونا. جس قدر انسان عقل اور علم میں ترقی کرتا ہے اسی قدر ان چیزوں کی عجوبگی نظر میں نہیں جچتی. (۱۸۸۹ء ، حسن ، اپریل ، ۵۶). صرف معجزات کی قوت اور عجوبگی ان کو متحیر اور مبہوت کر دیتی ہے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۰). [عجوبہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَجُوبَہ (فت ع ، و مع ، فت ب) امذ ؛ ــ عجوبیٔ
عجیب و غریب چیز ، نرالا ، انوکھا ، طرفہ تماشا.

شجر واں کا ہر اک اتنا عجوبیٔ
نہ پہونچے جس کی کیفیت کو طوبیٔ

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۷).

جنات ، پری ، دیو ، ملک ، حور بھی نادر
انسان عجوبہ ہیں تو حیوان تماشا

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

ان کو ایسا کہیں نہیں ملتا
دل ہمارا بھی کیا عجوبہ ہے

(۱۸۹۰ء ، شعاع مہر ، ۲۲۲). لوگ اس کھیل کو عجوبہ سمجھ کر اس کا تماشا بنائیں گے اور اچھی خاصی بھیڑ لگ جائے گی. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، واردات ، ۱۱۳). میرے لیے ہر وہ چیز جو میرے سامنے آتی تھی وہ ایک عجوبہ ہوتی تھی. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۸). **۲. ایک پودا جس کا پتا علل اورام ہوتا ہے ،**

بھوڑے وغیرہ کو پکانے کے لیے گرم کر کے باندھا جاتا ہے (مہذب اللغات). [ع : (ع ج ب)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
انوکھاپن ، عجیب ہونے کی حالت ، طرفگی. اس حسن اتفاق کا عجوبہ پن ہمیں یہ حجت براہ راست کرنے کا حق نہیں دیتا کہ ایسا حسن اتفاق وجود ہی نہیں رکھتا . (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۳۸). [عجوبہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ٔ خیالی کس صف(ـــ فت خ) امث.
(نفسیات) **بیداری میں خواب دیکھنا ، دماغ میں عجیب و غریب خیالات کا پیدا ہونا.** ایک دوسری معمول نے ، عجوبۂ خیالی سے مغلوب ہو کر ، دیکھا کہ کمرے میں پانی بھرا ہوا ہے اور گھوڑی اور پھول بہتے ہوئے اس کی طرف آرہے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۹). [عجوبہ + خیالی (رک)].

ـــ ٔ روزگار کس اضا(ـــ و مع ، سک ز) امذ.
زمانے کی نہایت عجیب چیز ، نادر چیز. یہ لوگ عجوبۂ روزگار تھے . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹۸). یہ قدرتی بات ہے کہ ... کسی عجوبۂ روزگار کا مشاہدہ ہمارے لیے نظر فروز ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۷۸). میں عجوبۂ روزگار کو غور سے دیکھتا ہوں. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۱۳۳). [عجوبہ + روزگار (رک)].

ـــ کاری امث.
نرالا یا انوکھاپن ، جدّت ، عجوبگی. نئی تخلیق کی عجوبہ کاری اس کا تازہ ترین رجحان ہے. (۱۹۶۵ ، موسیقی ، ۳۲). [عجوبہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ہے فقرہ.
عجیب ہے ، نرالا ہے (علمی اُردو لُغت).

عَجُوبی (فت ع ، و مع) امث (قدیم).
عجائب و غرائب (ماخوذ : قدیم اردو کی لغت). [عجوبہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَجُوبِیَّت (فت ع ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عجوبہ پن ، انوکھا پن . کرامت ... پر فخر کرنا اور اس کو کسی ولی کی عظمت کا معیار قرار دینا عجوبیت کی علامت ہے.(۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۵۲). [عجوب + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَجُوز (فت ع ، و مع) امث.
بوڑھی عورت ، بڑھیا ، پیرزال.

بلا کر اک عجوز حیلہ پرداز
کہا اے جادوئے پُرفن فسوں ساز

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۵) . اس تقریر میں اکثر الفاظ بالکل بے محل اور بے موقع استعمال ہوتے ہیں ، بادشاہ خود شیخ فانی ہے اور اس کی ملکہ عجوز سال خوردہ ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۰۲).

نوش میں نیش تھا برقع میں عجوز و عفریت
جس کو سمجھتے تھے مینا ، تھا پیالہ سم کا

(۱۹۶۳ ، برگ خزاں ، ۱۱۹). [ع].

ـــ ُ البِلاد (ـــ ضم ز ، غم ا ، سک ل ، کس ب) صف.
بہت قدیم یا بہت پرانا شہر ، بے رونق شہر. یہی ہے جس کا نام ہمارے عنایت فرما نے عروس البلاد رکھا تھا ، ان کے خیال میں عروس ہو معلوم نہیں ہمیں تو عجوزالبلاد کی پھبتی زیادہ موزوں معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، مخزن ، ستمبر ، ۳). [عجوز + رک : ال (۱) + بلاد (رک)].

ـــ تاک کس اضا ، امث.
انگور کی پرانی بیل.

بنت العنب سے باغِ جہاں میں کیا ہے عقد
ہم اب عجوزِ تاک کے داماد ہو گئے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۵۸). [عجوز + تاک (رک)].

عَجُوزَہ (فت ع ، و مع ، فت ز) امث.
رک : عجوز.

یہ وہ بیگی عجوزہ سخت بدکار
کہ ہیں اوس کے ہزاروں سے طلبگار

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۹۳). تجھ پر کس نے ستم کیا ہے جو تیرا انصاف اوس سے ابھی دلوا دوں. عجوزہ بولی اے ملک یہی غلام جو تیرے حضور ... تھا اسی نے میری زندگی تلخ کر دی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۱). ایک عجوزہ بیوہ ، زیر سایۂ مکان ... والیٔ بھوپال رہتی تھی. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۳۹). ایک دن ایک عجوزۂ سمندری کے پاؤں میں موچ آ گئی ، حادثہ اوپر کے عرشہ پر پیش آیا تھا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۲). [ع].

ـــ ٔ دَہْر کس صف(ـــ فت د ، سک ہ) امث.
مراد : دنیا جس کی عمر ہزاروں لاکھوں سال ہے. خواجہ نے پہلے ہی کہہ دیا کہ عجوزۂ دہر سے دل نہ لگاؤ. (۱۹۱۳ ، حیات حافظ ، ۲۰). [عجوزہ + دہر (رک)].

ـــ ٔ فَرْتُوت کس صف(ـــ فت ف ، سک ر ، و مع) امث.
بہت بوڑھی عورت ؛ (کنایۃً) جہان کہنہ ؛ مشکلات سے بھرپور دنیا (نوراللغات ؛ اسٹینگاس). [عجوزہ + فرتوت (رک)].

عَجُوس (فت ع ، و مع) صف.
مسلسل ہونے والی بارش ؛ گھیرے بادل ؛ موسلادھار بارش.

ترے ہی فیض سے ہر قطرہ آبیاری عجوس
ترے ہی نور سے ہر ذرہ جلوہ زائی شموس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶). [ع].

عَجُول (فت ع ، و مع) صف.
جلدباز ، عُجلت پسند.

ناکام اس لئے ہو کہ چاہو ہو سب کچھ آج
تم بھی تو میر صاحب قبلہ عجول ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۴۷).

کھیل بگڑا کیا عجول انسان کا
سچ ہے جلدی کام ہے شیطان کا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۸)۔ بیشک انسان کچھ بھی نہیں تھا ، وہ مخلوق ہے ، ضعیف پیدا ہوا ، عجول ہے۔ (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱٦٦)۔ [ع : (ع ج ل)]۔

عَجْوَہ (فت ع ، سک ج ، فت و) امذ.
کھجور کی ایک نوع جو مدینۂ منورہ میں ہوتی ہے اور نہایت شیریں ہوتی ہے۔ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجوہ بہشت سے نازل ہوا ہے ۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۱)۔ عجوہ۔ ایک قسم ہے خرما کی جو مدینۂ مطہرہ میں پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، قلاعۃ النخل ، ۳٦)۔ [ع]۔

عَجِیب (فت ع ، ی مع) صف.
۱. **انوکھا ، حیرت انگیز ، طرفہ۔** آپؐ کی ولادت کے وقت عجیب و غریب باتیں پردۂ غیب سے ظاہر ہوئیں۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۲)۔ یہ بھی قدرتِ الٰہی کی عجیب مخفی حکمت تھی۔ (۱۹۳۹ ، نقوشِ سلیمانی (دیباچہ) ، ن)۔

عجیب ہو تم —— یہ کیا طریقہ ہے
کچھ نہیں ہے —— چلو یہاں سے

(۱۹۷۵ ، تقاضے ، ۳۳)۔ [ع : (ع ج ب)]۔

ـــُ الْاَثَر (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) صف.
حیرت انگیز تاثیر رکھنے والا ، غیر متوقع اثر دکھانے والا۔ بوتہ میں شیشہ گروں کے کوزہ کی خاک بھریں اسلئے کہ چاندی کی آمیزش کیواسطے یہ خاک عجیب الاثر ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۸)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + اثر (رک)]۔

ـــُ الْحَال (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل) صف.
دگرگوں حالت کا ، بری حالت کا۔ غزل کہنے کے ایک ہفتہ بعد یہ شخص عجیب الحال دکھائی دیتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم جولائی ، ۱۰)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + حال (رک)]۔

ـــُ الْخِلْقَت (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس خ ، سک ل ، فت ق) صف.
حیرت انگیز بناوٹ کا ، انوکھی شکل کا ، اصولِ فطرت سے ہٹی ہوئی خلقت والا ، وہ آدمی یا جانور جو بے ہنگم یا کریہہ النظر ہو اور اسے دیکھ کے ہنسی آئے یا خوف معلوم ہو یا عبرت حاصل ہو۔ بدھو تم بھی عجیب الخلقت آدمی ہو ، خدا جانے پتھر کا بنا ہے یا پیتل کا کوئی حس ہی نہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۲)۔ انہیں درختوں کے نیچے بیٹھا ہوا ایک شخص دکھائی دیا ، بڑا لمبا تڑنگا اور عجیب الخلقت تھا۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۲۰۹)۔ شامیانے تنے ہیں ، قنائیں کھڑی ہیں ، پردوں پر عجیب الخلقت شکلیں بنی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۳)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + خلقت (رک)]۔

ـــُ الْخِلْقَتی (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس خ ، سک ل ، فت ق) امث.
انوکھی یا حیرت انگیز بناوٹ ، اصولِ فطرت سے ہٹی ہوئی خلقت حیاتین ب ۱۲ خود ماں کے جسم کو کارف زون کے نقصان سے بچے کو بچاتی اور عجیب الخلقتی سے کم ازکم کسی حد تک محفوظ رکھتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۳)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + خلقت + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُ الْخَوَاص (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت خ) صف.
حیرت انگیز خاصیتوں کا حامل ، انوکھی تاثیرات والا۔ یہ روغن اور معجون کا نسخہ عجیب الخواص ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۲)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + خواص (رک)]۔

ـــُ الْمَنْفَعَت (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ن ، فت ف ، ع) صف.
حیرت انگیز فائدہ دینے والا ، عجیب و غریب تاثیر رکھنے والا۔ فالج و لقوہ کیلئے بھروسہ کا نسخہ ہے اور عجیب المنفعت ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۷)۔ [عجیب + رک : ال(۱) + منفعت]۔

ـــُ النَّوع (ـــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن ، و لین) صف.
انوکھی قسم کا۔ سراپے میں ناز و انداز و عشوہ سے زیادہ ایک عجیب النوع رومانوی بھاری بھرکم پن کا طور جھلک رہا تھا۔ (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۲۴۳)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + نوع (رک)]۔

ـــُ الْوَضْع (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ض) صف.
نرالے ڈھنگ یا شکل و صورت والا۔ بعض طیور مختلف الرنگ ہوتے ہیں ... اور بعض نغمہ سرا مانند بلبل اور قمری کے اور عجیب الوضع مانند کرکی اور لقلق اور قبرہ کے ۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲۳)۔ اس مزاح میں طنز کے عنصر کی شمولیت کے سہارے لکھنے والا ایسی تمام صورتوں اور سچویشنز پر وار کرتا ہے جو اسے مہمل یا عجیب الوضع دکھائی دیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳)۔ [عجیب + رک : ال (۱) + وضع (رک)]۔

ـــُ الْہَیْئَۃ (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ی لین ، فت ء) صف.
بے ڈھنگا ، انوکھی صورت اور بناوٹ کا۔ کافور ... چونکہ کریہہ النظر اور عجیب الہیئۃ تھا راہ چلتے لوگ اس کو چھیڑتے تھے۔ (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۸۸)۔ [عجیب + رک: ال (۱) + ہیئت (رک)]۔

ـــ آدمی ہو فقرہ.
انوکھے شخص ہو ، نرالے آدمی ہو۔ فریدوں شوکت نے بددماغی سے جواب دیا کہ تم بھی عجیب آدمی ہو۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۸)۔ تم سچ مچ بڑے عجیب آدمی ہو۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۹)۔

ـــ حال میں ہونا محاورہ.
بڑی تکلیف اور نہایت پریشانی کے عالم میں ہونا (مہذب اللغات).

ـــ حال ہونا محاورہ.
بُرا حال ہونا ، خستگی ، پریشانی اور مصیبت کا عالم ہونا۔ جب سے غریب کی پنشن ہوگئی ہے عجیب حال ہے بڑی مصیبت میں بسر ہو رہی ہے۔ (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۰٦)۔

---سی بات ہونا محاورہ.
انوکھی بات ہونا. آج کے کاغذی دور میں ایک عجیب سی بات ہے. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۹).

---کاری امث.
حیرت انگیز چیزیں پیدا کرنا ، عجیب و غریب اشیا کی تخلیق. اس سے قدرتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۳۳۸). [عجیب + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُسْخَہ (---ضم ن ، سک س ، فت خ) امذ.
حیرت انگیز چٹکلا ، طُرفہ تماشا. یہ بے موت مرنے والے عاشقی کے مدعی عجیب نسخہ ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۲۸). [عجیب + نسخہ (رک)].

---وَجِیب (---فت و ، ی مع) صف.
انوکھا ، نرالا. «عجیب وجیب کچھ نہیں ، لالچی ہے موا کم ظرف ، اس کے پاس روپیہ ہو گیا ہے کچھ نا. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۳۶). [عجیب + وجیب (تابع)].

---و عَجَب (---و مج ، فت ع ، ج) امث.
تعجب انگیز ، نادر.

اور آہستہ آہستہ کچھ زیرِ لب
لگا پڑھنے حرفِ عجیب و عجب

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۳). [عجیب + و (حرفِ عطف) + عجب (رک)].

---و غَرِیب (---و مج ، فت غ ، ی مع) صف.
انوکھا ، نادر ، نایاب ، حیرت انگیز ، تعجب خیز. آپؐ کی ولادت کے وقت عجیب و غریب باتیں پردۂ غیب سے ظاہر ہوئیں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۲). گھر کی مالکہ کسی عجیب و غریب بیماری کی وجہ سے مر گئی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیں ، ۳۰). [عجیب + و (حرفِ عطف) + غریب (رک)].

عَجِیبَہ (فت ع ، ی مع ، فت ب) صف.
حیرت انگیز ، حیرت خیز. بہت سے امورِ عجیبہ دیکھے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۴). یہ ان کے عاداتِ عجیبہ میں داخل ہے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۶۳). اگر یہ عباراتِ عجیبہ ولیم موصوف کے حملے کی زخم خوردہ نہیں تو کم از کم اس دور کی تعمیر ضرور ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۱۱۲). [عجیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مِزاج (---کس م) امذ.
انوکھی فطرت یا طبیعت ، منفرد مزاج یا طبیعت. بالغ اشخاص اپنے انتخابِ غذا میں زیادہ تر ، معاشرتی رواج اور شخصی عجیبہ مزاج سے متاثر ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۸۱۲). [عجیبہ + مزاج (رک)].

عَجِین (فت ع ، ی مع) امذ.
خمیر ، گندھا ہوا آٹا.

سرشتۂ غم کا لذت سے ہے پیوست
اور آنسو آتشِ دل سے عجین ہے

(۱۹۷۶ ، حنظایا ، ۹۱). [ع].

عَدّ (فت ع) امذ (ترکیب میں شدد کے ساتھ).
شمار ، گننا ، شمار کرنا.

تمامی معجزات اُس کے ہیں بے حد
کسے طاقت ہے کرتا اُن کئی عد

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۱).

ہے سوئے مظہر و محل راجع
بہ تجزّی و عدّ و حد و کنار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲۹).

ممکن نہیں ہے ان کے فضائل کا عدّ و عبر
گو عمر بھر قصائدِ مدحی کہا کروں

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۷۹). [ع : (ع د د)].

عِداد (کس ع) امذ (شاذ).
شمار ، گننا. تمہاری لکنۃ عدا کے فضل سے ایسی شدید نہیں ہے کہ اس پر عیّ و حصر کا اطلاق ہو سکے پھر بھی جتنی ہے عداد عیب میں ہے. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۳۳). [ع].

عَدالَت (فت ع ، ل) امث (امذ ؛ قدیم).
۱. انصاف ، دادرسی ، عدل ، عادل ہونا.

عدالت نے تیری صلح کل کرے
ہم آغوش شکرہ و بلبل کرے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

جو کچ وہ کریا سو عدالت تمام
جو کچ وہ کیا سو دلالت تمام

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲).

شہوں کے بیچ عدالت کی کچھ نشانی نہیں
امیروں بیچ سپاہی کی قدردانی نہیں

(۱۷۳۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۹۱).

نہیں میں سمجھتی یہ کیا ہے سبب
عدالت ذرا کیجیے میری آب

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۱).

اے عزت اور عظمت والے
رحمت اور عدالت والے

(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۳). سبحان اللہ کیا عدالت آپ کی فطرت میں تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳). **۲. کچہری ، کورٹ ، انصاف کی کچہری.** اس کوٹ کے بادشاہ کی کیسی ہے عدالت. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۲).

لقمۂ ظلم نہیں پچتا عدالت میں تری
باز نگلی ہوئی چڑیا کے تئیں دے ہے اُگل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۱).

پھر کھلا ہے درِ عدالتِ ناز
گرم بازارِ فوجداری ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳). اس وقت ایسی عدالت میں موجود ہے

جہاں کا حاکم تجھ سے زیادہ زبردست اور جس کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۵).

ہمارے ادراک کی صداقت
تمہارے الزام کی نجابت
کبھی تو تاریخ کی عدالت میں پیش ہو گی

(۱۹۸۱ ، جرم آگہی ، ۵۸). ۳. **برابری ، مانند ، نظیر بنانا ، انصاف کرنے والا ، جج** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).
[ع : (ع د ل)].

ـــــ اِبْتدائی کس صف(ـــ کس ا ، سک ب کس مع ت) امث.
وہ عدالت جس میں پہلے مقدمہ دائر کیا جاتا ہے اور بعد میں ضروری ہوا تو اُس سے بڑی عدالت میں منتقل کر دیا جاتا ہے.
دارالامرا کی حیثیت ایک عدالتِ ابتدائی کی بھی ہے اور اس حیثیت سے وہ بخلاف اپنی پہلی حیثیت کے قانونی اور واقعاتی دونوں قسم کے مسائل کی تجویز کر سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، مبادی قانون فوجداری (ترجمہ) ، ۲۰۹). [عدالت + ابتدائی (رک)].

ـــــ اَپِیل کس اضا(ـــ فت ا ، ی مع) امث.
وہ عدالت جہاں عدالتِ ماتحت کے فیصلے کے خلاف اپیل کی جائے. مجھ کو پوری اُمید ہے کہ مصری عدالت کا فیصلہ عدالتِ اپیل میں منسوخ ہو جائے گا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۵۲). [عدالت + انگ : Apeal].

ـــــ اُلعالِیَہ کس صف(ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ل ، فت ی) امث ؛ = عدالتِ عالیہ.
کسی صوبے یا ریاست کی سب سے بڑی عدالت ، ہائی کورٹ ، چیف کورٹ. بلا توقف اور تعویق تحقیقات اس معنی کی کہ یہ تلوار کس کی ہے پہچان کے عدالت العالیہ میں بھیجو. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۶۶). اس ایکٹ کے باب ۴ اور ۵ کا کوئی مضمون ... جو اکاونٹنٹ جنرل ... عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے کسی عہدہ دار کو ... حاصل ہے. (۱۸۹۹ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۳۰ : ۳۰). سنسان وقت میں عدالت العالیہ کا شاندار کمرہ وکیلوں اور گواہوں سے بھرا ہوا ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۹۰). انہوں نے کہا کہ معاملہ عدالتِ ماتحت کا نہیں بلکہ عدالتِ عالیہ کا ہے. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۰۹). [عدالت + رک : ال (۱) + عالیہ (رک)].

ـــــ بالا کس صف ، امث.
رک : **عدالت العالیہ.** جب تک اسے عدالتِ بالا میں اپیل کرنے کی سہولت نہ حاصل ہو. (۱۹۳۵ ، خطباتِ قائداعظم ، ۳۳۵).
[عدالت + بالا (رک)].

ـــــ بڑھانا محاورہ.
انصاف کا دور دورہ ہونا.

عدالت ان دنوں ایسی بڑھائی ہے زمانے نے
کہ شمشیر و گلو بیٹھے ہیں ایک ہی گھاٹ پر پانی

(۱۸۴۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۰).

ـــــ بَسْنا محاورہ.
رک : عدالت چڑھنا.

یاں ہر دم جھگڑے اُٹھتے ہیں ، ہر آن عدالت بستی ہے
گر مست کرے تو مستی ہے اور پست کرے تو پستی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۹).

ـــــ پَر آ جانا محاورہ.
انصاف برتنا.

کیا دل میں آ گئی جو عدالت پر آ گئے
سننے لگے غریبوں کی فریاد کس طرح

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۹۶).

ـــــ پَرْوَری (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
انصاف ، دادرسی. ہم سب سلطنت کی انصاف پسندی اور امیر کی عدالت پروری کے نہایت شکر گزار ہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۱۱). [عدالت + ف : پرور ، پروردن - پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَناہ (ـــ فت پ) صف.
عدل کرنے والا ، بیشتر حُکّام کے القاب میں مستعمل.

سو سلطان محمد ، عدالت پناہ
کہیں خلق جس مکرمت دستگاہ

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

تو داد دے مری کہ عدالت پناہ ہے
کچھ اس پہ بن گئی تو یہ مجمع تباہ ہے

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)). [عدالت + پناہ (رک)].

ـــــ تَعْذِیب کس اضا(ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
سزا دینے والی عدالت ، وہ دربار جو سزا دے. عدالتِ تعذیب کے سامنے ہونا پڑا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱۰۰).
[عدالت + تعذیب (رک)].

ـــــ ثالِثی کس اضا(ـــ کس ل) امث.
منصفی عدالت ، پنچایتی عدالت (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۲۵).
[عدالت + ثالثی (رک)].

ـــــ چَڑْھنا محاورہ.
دعویٰ کرنا ، عدالت تک جانے کی نوبت آنا (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ علمی اُردو لُغت).

ـــــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
کچہری ، فیصلے کی جگہ. عدالت خانے ، کچہریاں ، چوک چبوترہ یہاں تک کہ چوک اور کُوچہ و بازار میں بھی جو کچھ سنتے تھے لکھ بھیجتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری (مہذب اللغات)).
[عدالت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ خَفِیفَہ کس صف(ـــ فت خ ، ی مع ، فت ف) امث.
وہ عدالت جس میں چھوٹے چھوٹے مقدمات کا فیصلہ ہو ، چھوٹی کچہری. نہیں جی ، کچہری کا پیادہ ہے اور اس کی وردی عدالتِ خفیفہ کے پیادوں کی سی ہے ، ضرور میرا نشانہ درست ہے. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۱۳). شہر دہلی میں ڈپٹی کمشنر متصلہ ذیل عملے کے ساتھ رہتا ہے ، دو اسسٹنٹ ، دو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ،

ایک عدالتِ خفیفہ کا جج ، تین تحصیلدار ، تین نائب تحصیلدار. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸). منٹو کے والد غلام حسن صاحب عدالتِ خفیفہ میں جج تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). [عدالت + خفیفہ (رک)].

---دیوانی کس صف(---ی مع) امث.
وہ عدالت (کچہری) جس میں جائداد یا حق کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے. شرح اطلاع نامہ کہ کچہری عدالتِ دیوانی سے صادر ہوتا ہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۰۱). (درخواست نقل) واسطے دائر کرنے عدالتِ دیوانی کے مطلوب ہے. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی عدالت ، ۱۱۳). ۱۸۳۹ء میں صدر عدالتِ دیوانی اور نظامت میں بھی اسے سرکاری حیثیت حاصل ہو گئی.(۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۵۶). [عدالت + دیوانی (رک)].

---ریاستِ غیر کس اضا(--- کس ر ، فت س ، کس ت ، ی لین) امث.
وہ عدالت جو صوبوں اور دارالخلافۂ جمہوریہ کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو. عدالتِ ریاستِ غیر سے وہ عدالت مراد ہے جو صوبجات اور دارالخلافہ جمہوریہ کی حدود سے باہر ہو اور جو صوبجات کے اندر اختیار نہ رکھتی ہو. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۲). [عدالت + ریاست (رک) + غیر (رک)].

---سیشَن / شیشَن کس صف(---ی مج ، فت ش / کس مج ش ، فت ش) امث.
فوجداری کی عدالت جس میں سنگین جرائم کے مقدمات جیوری یا اسیسروں کے ذریعے فیصل کیے جائیں. وہ اظہار جو روبرو عدالت شٹن یا ہائی کورٹ کے لیا گیا ہو(۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۵۹). [عدالت + ششن / سیشن (رک)].

---ضِلَع (--- کس ض ، فت ل) امث.
کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر (حاکم ضلع) کی عدالت. اس دفعہ کے اغراض کے واسطے ایڈیشنل جج اور اسسٹنٹ جج کی عدالتیں عدالتِ ضلع کے ماتحت سمجھی جائیں گی. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۰). [عدالت + ضلع (رک)].

---عالِیَہ کس صف(--- کس ل ، فت ی) امث.
رک : **عدالت العالیہ.** عدالتِ عالیہ کے بڑے برج پر منارۂ روشنی بنا ہوا ہے ، جس کی روشنی سمندر میں ۲۰ میل تک نظر آتی ہے. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۳). اونہوں نے کہا کہ معاملہ عدالتِ ماتحت کا نہیں بلکہ عدالتِ عالیہ کا تھا. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۹). [عدالت + عالیہ (رک)].

---فَوجداری کس صف(---و لین ، سک ج) امث.
وہ عدالت (کچہری) جس میں مارپیٹ ، قتل ، چوری وغیرہ کے مقدمات فیصل کیے جائیں ، فوجداری مقدمات کی عدالت. نقلِ روبکاری عدالت فوجداری ضلع ہذا مرقومہ ہشتم ماہ اپریل ۱۸۱۲ عیسوی. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۶۵). یہ حکم ان گیارہ ممبروں نے نافذ کیا جو عدالتِ فوجداری کے رکن ہیں.(۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۷۸). [عدالت + فوجداری (رک)].

---قَضا کس اضا(---فت ق) امث.
قاضی کی کچہری ، ایسی عدالت جو کسی بڑے قاضی کے تحت ہو. یہ صاحب ایران ... کے زمانہ میں عدالتِ قضا کے میر مجلس مقرر ہوئے. (۱۹۱۳ ، لقمان ایران ، ۱۹). [عدالت + قضا (رک)].

---کا بڑا نازُک مُعامَلہ ہے کہاوت.
مقدمہ بازی بڑی ٹیڑھی کھیر ہے ، مقدمہ بازی میں نقصان ہوتا ہے (جامع الامثال).

---کا دَر کُھلنا محاورہ.
کچہری لگنا (علمی اُردو لغت).

---کا دَرْوازَہ کَھٹکَھٹانا محاورہ.
مقدمہ دائر کرنا ، عدالت سے رجوع کرنا. کوئی مجھے یہاں سے زبردستی نہیں اٹھا سکتا زبردستی ہوگی تو میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۹۳).

---کَرْنا ف م.
۱. **انصاف کرنا ، صحیح فیصلہ کرنا ، دادرسی کرنا.**

خدا نے اونوں کو فضیلت دیا
ابوبکر بعد از عدالت کیا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۴).

نہیں میں سمجھتی یہ کیا ہے سبب
عدالت ذرا کیجیے میری اب

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۱). اگر مسلمان کو اس بات کا احتمال بھی ہو کہ وہ متعدد ازواج میں عدالت نہ کر سکے گا تو اسکو ایک وقت میں ایک سے زیادہ جورو کرنی جائز نہیں ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۶۳). ۲. **کچہری میں مقدمہ دائر کرنا ، مقدمہ چلانا ، اجلاس کرنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کے کُتّے امذ ؛ ج.
عدالت کے ملازمین مثلاً پیشکار جو رشوت لینے کے لیے اہلِ معاملہ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں (مہذب اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---گاہ امث.
کچہری ، دربار.

اٹھ گیا دامن کشاں ظالم عدالت گہ سے
عشق چیخ اٹھا کہ قربان اداے دل نشیں

(۱۹۱۶ ، نقوش مانی ، ۳۷). سالہا سال کی قید ہم خود اپنی انسانی عدالت گاہوں میں تجویز کرتے ہیں اور اسکو خلافِ عقل نہیں کہتے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۹۳). [عدالت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُستَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
انصاف کرنے والا ، انصاف ور ، منصف. تم نے ہمارے سریر شہرباری پر ایک جواں ہمت و جواں بخت تاجدار کو جلوہ فرما کر کے ہمیں ایک اچھا رحمدل اور عدالت گستر شہریار ہی نہیں دیا بلکہ چلتے چلاتے ہمارے لیے ایک نائب السلطنت لارڈ ہارڈنگ کو بھی لائے ہو. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳۱ : ۸۲). [عدالت + ف : گستر ، گستردن = بچھانا].

---گُستَری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
انصاف کرنا ، منصفی کرنا.

رحم نے تیرے یہاں تک کی عدالت گستری
کوئی اب دنیا میں غم کا مبتلا ملتا نہیں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عدالت گستر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگانا محاورہ.
داد فریاد سننے کے لیے اجلاس لگانا ، کچہری لگانا ، مجمع لگانا. تجھے جا کر کون سی عدالت لگانی ہے چپکا بیٹھا رہ. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۸۶).

---ماتَحت کس صف(---فت مع ت ، سک ح) امث.
چھوٹی کچہری ، وہ عدالت جو کسی بڑی عدالت کے ماتحت ہو. تجویز یا فیصلہ کے لیے کسی عدالتِ ماتحت کے پاس منتقل کر دے جو اس کی سماعت کی مجاز ہو. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۰). عدالتِ ماتحت نے ۸ / مارچ ۱۹۰۱ء کو پیارے صاحب کے خلاف ۸ لاکھ روپے کی ڈگری دیدی. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۲۲۵). [عدالت + ماتحت (رک)].

---مال کس اضا ، امث.
وہ عدالت جس میں مالیات سے متعلق مقدمے دائر کیے جاتے ہیں ، دیوانی ، ریونیو کورٹ. عدالتِ مال کو اوس (عدالتِ دیوانی) کے حکم کی اطاعت بالکل لازمی ہے. (۱۸۷۶ ، شرحِ قانونِ شہادت ، ۲۰۹). عدالتِ مال سے جس کا ذکر ضمن (۱) میں ہے وہ عدالت مراد ہے جس کو کسی قانون مختص العام کی رو سے ... اختیار حاصل ہو. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۳). [عدالت + مال (رک)].

---مُجاز کس صف(---فت م) امث.
بااختیار عدالت جسے پورا پورا اختیار ہو. اگر عدالتِ مجاز نے اس کو نہ سنایا ہو. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۸). [عدالت + مجاز (رک)].

---مُرافَعَہ کس اضا(---ضم م ، فت ف ، ع) امث.
رک : **عدالتِ اپیل.** الجزائر میں ایک عدالتِ مرافعہ تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۳). [عدالت + مرافعہ (رک)].

---مُرافَعَۂ اُولیٰ کس اضا(---ضم م ، فت ف ، ع ، کس ۂ ، و مع ، ا بشکل ی) امث.
پہلے اپیل کی عدالت ، وہ عدالت جس میں مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات ہو اور فیصلہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [عدالت + مرافعہ (رک) + اولیٰ (رک)].

---مُرافَعَۂ ثانی کس اضا(---ضم م ، فت ف ، ع ، کس ۂ) امث.
وہ عدالت جس میں عدالتِ ابتدائی کی اپیل دائر ہو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [عدالت + مرافعہ (رک) + ثانی (رک)].

---مَنْہَد (---فت مع م ، سک ہ) امث.
گہوارۂ عدالت ، عدالت سے معمور ، عدل والا.

اے بصیرالصّوتِ دولت اے شہِ گردوں حشم
ہوں ترے عہدِ عدالت مہد میں ایسے ستم

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عدالت + مہد (رک)].

---ہونا محاورہ.
مقدمہ چلایا جانا ، مقدمہ بازی ہونا ، معاملے کو کچہری میں لے جانا. مولوی ابوالخیر صاحب جس برس کہ نواب علی ابراہیم خان مرحوم کو بنارس کی عدالت ہوئی تھی قید حیات میں تھے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۷).

کسی کی ایک کوڑی مجکو دینی ہو تو بول اُٹھو
تنازع کس لیے ہو وارثوں سے کیوں عدالت ہو

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۴۳).

عَدالَتاً (فت ع ، ل ، تن ت بفت) م ف.
انصاف سے (نسیم اللغات). [عدالت + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَدالَتا عَدالَتی (فت ع ، سک ل ، فت ع ، سک ل) امث.
مقدمہ بازی (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [عدالت + ا (لاحقۂ اتصال) + عدالتی (رک)].

عَدالَتانَہ (---فت ع ، ل ، ن) صف ؛ م ف.
عدالت کا ، عدالت جیسا. زید مرتہن آراضی ہے اور عمرو مالک فیصلہ عدالتانہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی تجویز ہے جو ... اختیار سے باہر ہے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۱۹ (ترجمہ) ، ۱۸۷۳ء ، ۳۵). [عدالت + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عَدالَتی(فت ل نیز سک) صف.
۱. **عدالت (کورٹ) سے متعلق ، عدالت کا.** عدالتی کارروائی میں ہر ایسی کارروائی داخل ہے جس کے اثنا میں شہادت لی جائے یا شہادت کا حلف ، لینا ، قانوناً جائز ہو ، حلفاً لیا ہو یا لیا جا سکتا ہو. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید ، ۸). عدالتی اختیارات کے سوا باقی تمام کام بدستور قاضیوں سے متعلق تھے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۵۶). ۲. **حاکمِ مجاز.** ہر ایک ضلع میں ایک عدالتی ہے (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۹۵). [عدالت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چارَہ جُوئی (---فت ر ، و مع) امث.
انصاف کے لیے عدالت سے رجوع کرنا. راقم الحروف کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی دھمکی دیتے ہوئے ایک قانونی نوٹس دے دیا. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۱۶). [عدالتی + چارہ (رک) + ف : جُو ، جُستن ـ ڈھونڈنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُوئداد (---و مع ، کس ہ) امث.
عدالت کی مسل یا کارروائی. صوبائی حکومت تیار کرتی ہے ، مثلاً : قوانین ، عدالتی روئداد اور فیصلے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۱۶۵). [عدالتی + روئداد (رک)].

ـــــ زُبان (ـــــ فت لیز ضم ز) امث.
وہ زبان جس میں عدالت کی کارروائی انجام دی جاتی ہے. عدالتی زبان کا اسے درجہ دیا جاتا ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۹۲). [عدالتی + زبان (رک)].

ـــــ کارْرَوائی (ـــــ سک ر ، فت ر) امث.
ایسی کارروائی جس میں حلفی شہادت وغیرہ لی جائے. عدالتی کارروائی سے ہر کارروائی مراد ہے جسکی اثنا میں ثبوت لیا جائے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ ۱۰ ، ۱۸۸۲ء ، ۴). عدالتی کارروائی سے ہر ایسی کارروائی مراد ہے جس کے اثنا میں قانوناً ثبوت حلفاً لیا ہو یا لیا جاسکتا ہے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ۵). عدالتی کارروائی اُردو میں ہی ہوتی تھی. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۷). [عدالتی + کارروائی (رک)].

ـــــ مُؤتَمَرِ عُظْمیٰ کس صف (ـــــ و مع ، فت ت ، م ، کس ر ، ضم ع ، سک ظ ، ا بشکل ی) امث.
سپریم جوڈیشل کونسل کا اُردو ترجمہ ، اعلیٰ ترین عدالتی کونسل. میں عدالتی موتمر عظمیٰ (سپریم جوڈیشل کونسل) کے جاری کردہ ضابطۂ اخلاق کا پابند رہوں گا. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۲۲۶). [عدالت + موتمر (رک) + عظمیٰ (رک)].

عَداوَت (فت ع ، و) امث.
دشمنی ، بغض ، عناد ، خُصُومَت.

سنتا ہے غم نے عداوت طرب عزیز ہوا
لقا دیا ہے بشارت جفا ہو چیز ہوا
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۲).

خطِ شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

دوستوں سے اس قدر صدمے ہوئے ہیں جان پر
دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲).

محبت ہو کسی سے یا عداوت
مزا دے جائے گی جو دل سے ہو گی
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۳). جس کو میں محبوب ہوں علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہیے ، الٰہی جو علی سے محبت رکھے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو علی سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۶۶).

شب کو سکوں ملتا ہے نہ دن میں ، ہم سے عداوت دونوں کو
چاند کا خنجر شب میں ، دن میں سورج کی تلوار بلند
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۲۸). [ع].

ـــــ باندْھنا / باندْھ لینا محاورہ.
اپنے اوپر دشمنی کو واجبی قرار دینا ، کسی کے درپئے آزار ہونا.

چھرالا نہ ہو چھوڑ دے شانہ توں
عداوت نہ لے سنج تے باندھ توں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۸).

چھوڑ دی مشقِ ستم چھٹ گئی عادت کیسی
باندھ لی آپ نے ساتھ اپنے عداوت کیسی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۳).

ـــــ پالْنا محاورہ.
دشمنی پالنا ، دشمنی رکھنا. کیا کسی پیغمبر کے متعلق کبھی یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ ... ذاتیات کی بنا پر عداوتیں پالا کرتا تھا؟ (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۳۲).

ـــــ پَڑْنا محاورہ.
دشمنی ہو جانا.

ترے کاروانِ محبت کی خاطر
عداوت پڑی خضر و رہزن میں کیسی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۳).

ـــــ جِبِلّی کس صف (ـــــ کس ج ، ب ، شد ل) امث.
قدرتی عناد ، فطری عداوت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [عداوت + جبلی (رک)].

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
دشمنی پیدا کرنا. فرائض ادا نہ کیے ، حدود کی پرواہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈالدی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۱۷۵).

ـــــ رَکْھنا محاورہ.
کینہ رکھنا ، بغض و عناد رکھنا ، دشمنی رکھنا.
کر شوق سے شکوہ و شکایت رکھ دل میں نہ کینہ و عداوت
(۱۹۳۵ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). انسان ہی تو ایک دوسرے سے عداوت رکھتا ہے ، جانور اس لعنت سے پاک ہیں. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۳۸).

ـــــ قَلْبی کس صف (ـــــ فت ق ، سک ل) امث.
دلی عداوت ، گہری دشمنی ، پوشیدہ کینہ یا بغض.

رکھے ہے مجھ سے خصوصاً عداوتِ قلبی
خیالِ خام کو یوں دے کے اپنے دل میں قرار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۴۴). [عداوت + قلبی (رک)].

ـــــ کَرْنا ف م.
دشمنی کرنا ، کینہ رکھنا.

تعب آدمؑ نے کیا کھینچے ہیں حوّا کی جدائی سے
عداوت بھائیوں نے کی ہے کیا یوسف سے بھائی سے
(۱۷۸۰ ، سودا (مہذب اللغات)).

ـــــ ماننا محاورہ.
دشمنی کرنا ، عداوت رکھنا. اس سبب سے وہ لوگ عبداللہ سے عداوت مانتے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۴).

ـــــ مول لینا محاورہ.
کوئی ایسا کام یا بات کرنا جو دشمنی کا سبب بنے. جو گفتگو کی تو عداوت مول لی. (۱۸۶۱ ، فسانہ عبرت ، ۵۳).

---نکالنا محاورہ.
دشمنی کا بدلہ لینا. عسکری نے ان کے ساتھ کیا جانے کب کی عداوت نکالی تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۸).

---ہونا ف ل.
بغض و کینہ ہونا ، دشمنی ہونا. مظلوم کہے واویلا ، یہ کیا عداوت ہے کہ ہم یتیموں سے کرتا ہے اور رخصت سجدۂ غدا نہ دیتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۸).

ترکِ عادت بھی اک عداوت ہے
رات کا جاگنا قیامت ہے
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۳۳).

عَداوَتاً (فت ع ، و ، تن ت بفت) م ف.
بطور دشمنی ، عداوت سے ، دشمنی سے ، ازروئے عداوت (اردو قانونی ڈکشنری). [عداوت + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَداوَتی (فت ع ، و) صف.
دشمن ، عداوت رکھنے والا ، مخالف ، بدخواہ ، عداوت سے متعلق (ماخوذ : گلزار معنی ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [عداوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِدَّت (کس ع ، شد د بفت) امث.
۱. (شرع) **وہ مدت جس میں عورت (مطلقہ اور بیوہ) کے لیے دوسرا نکاح منع ہے (مطلقہ کی عدت تین حیض یا تین مہینے ، بیوہ کی چار مہینے دس روز ، حاملہ کے لیے وضعِ حمل تک).** جب تم طلاق دو عورتوں کو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت پر اور گنتے رہو عدت. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۸۰۵). عدت مقرر ہے تین حیض یا تین مہینے تک سو جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت اگر بعد عدت کسی سے شرع کے دستور کے موافق نکاح کرنا چاہے تو اس کے وارثوں کو یہ حکم ہے کہ اس کو دوسرے نکاح سے نہ روکیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۶۸). اے شوہرو جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ چکیں تو ان کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۹۷). ایک مختلف فیہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت کو جب طلاق دیدی جائے تو عدت کے زمانہ تک شوہر پر اس کے کھانے پینے اور رہنے کا انتظام واجب ہے یا نہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۷۱). اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور عدت کی مدت گزارنے کے بعد اپنے خرچ پر مطلقہ بیوی کی شادی اس کی پسند کے نوجوان سے کر دی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۷۷). ۲. **گنتی ، شمار ، تعداد.** سواروں کی جمعیت کو کم کیا اور پیادوں کی عدت کو بڑھایا. (۱۸۳۹ ، صولات حیدری ، ۳۰). سپاہ دار اسلام کو ہمارے لشکر کی عدت اور حدت پر اطلاع ہوئی ہو گی سوائے اس کے اور راجاؤں کے لشکر برابر چلے آتے ہیں. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۵۸). [ع].

---میں بیٹھنا محاورہ.
عدت پوری کرنا ، عدت کا زمانہ گزارنا ، عدت میں رہنا. اگر کسی شخص نے سفر میں اپنی زوجہ کو اوس کے ساتھ ہی طلاق بائن دیا یا مر گیا اور وہاں موضع اقامت نہیں ہے اور زوجہ کے شہر تک وہاں سے مدت سفر نہیں ہے تو وہاں سے پھر آوے اور آن کر عدت بیٹھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۸۵).

---پوری ہونا محاورہ.
عدت کی مدت ختم ہونا. ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جاوے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۳). ان سے کہا کہ میں بیوہ ہوں عدت پوری ہو چکی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹۶).

---کے دن امذ ؛ ج.
عدت کی مدت. جب عدت کے دن گزرنے پر آ لگیں تو ... روک رکھے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۹). کوٹنے والے کی بیوی سے کہا بوا عدت کے دن ہیں اندر تو آ نہیں سکتی ، ذرا میری بات سن جاؤ. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳۳).

---میں ہونا محاورہ.
رک : **عدت میں بیٹھنا.** عدت میں نہ ہوتی تو ... ہاتھوں میں لئے لئے پھرتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۳). بوا کی عبادت کے واسطے کیا جو آجکل عدت میں ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۱۱۱).

عَدَد (فت ع ، د) امذ.
۱. (ریاضی) **عدد وہ چیز ہے جو اپنے مجموعۂ حاشین کا نصف ہو جیسے کہ پانچ اس کا حاشیہ اول ۴ اور حاشیہ دوم ۶ ہے ان کا مجموعہ ۱۰ اور جس کا نصف ۵ ہے ، اکائی یا اکائیوں کا مجموعہ ، ہندسہ ، رقم ، گنتی ، شمار ، تعداد.**

ویسے ترنگ پر سار ہو جب صف تے آنگے ہو چلیا
یک بات ہور یک وار سوں کئی لکھ عدد گرگر بڑے
(۱۶۷۲ ، کلیات شاہی ، ۱۱۷). اس نفس سوں خلاف کرنے کوں ہو چند عدد یاد رکھنا واجب ہے. (۱۷۳۰ ، ارشادالسالکین ، ۱۸). عدد وہ چیز ہے کہ اپنے مجموعۂ حاشین کا نصف ہو. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۱). میر سے امیر میں الف کا ایک عدد زیادہ ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۳). اسم عدد پہلے اور معدود بعد میں ... مذکور ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۲). ۲. **ایسی چیزوں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں جو گنی جا سکیں جیسے:** انجیر ۲ عدد ، قلم ۱۲ عدد ، آم دس عدد.

یہ کپڑے سی کے وہ درزی جو لایا
عدد پر ایک مالک کو خوش آیا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۲۹). دبلا پتلا کسی تانگے کا ٹٹو اور یہ چھوٹے بڑے تین عدد بیچارے کی کمر دوہری ہوئی جاتی تھی. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۵۰). [ع].

---اَوَّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امذ.
کسی سلسلہ کا پہلا عدد ؛ عددِ صحیح (علمی اردو لغت). [عدد + اول (رک)].

---صَحِیح کس صف (---فت ص ، ی مع) امذ.
۱. **وہ عدد جس میں کسر نہ ہو یعنی سالم ہو جیسے پانچ ، چھ.**

کسر غیر واجب کو عددِ صحیح یا کسرِ مرکب کی طرف تحویل کرو. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۳۸) . ۲. اکائی (فرہنگِ آصفیہ) . [عدد + صحیح (رک)].

ـــــ کامِل / کامِلَہ کس صف(ـــــ کس م/کس م ، فت ل) امذ ؛ ــ عدد کاملا.
مکمل عدد. عدد کامل مکمل عدد کی نمائندگی کرتی ہے جیسے ایک ، دو ، تین. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۴۴). [عدد + کامل / کاملا (کاملہ)].

ـــــ کَرْنا محاورہ (قدیم).
شمار کرنا.

جتے مجلس میں واں حاضر اتھے سو
ـ عدد کرنے منے آتے نہ تھے وو

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۲)).

ـــــ کَسْری کس صف(ـــــ فت ک ، سک س) امث.
ایسا عدد جس میں کسر پایا جائے ، نامکمل عدد. عدد کسری غیر مکمل عدد کا اظہار کرتی ہے جیسے پاو ، آدھا ، پون. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۴۴). [عدد + کسر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ مَجْہُول کس صف(ـــــ فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
(ریاضی) نامعلوم عدد ، حسابِ تناسب میں طرفین کا حاصلِ ضرب. ضرور ایک طرف طرفین میں سے یا ایک وسط وسطین میں سے عددِ مجہول ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۰). [عدد + مجہول (رک)].

ـــــ مُرَکَّب کس صف(ـــــ ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ .
(ریاضی) دو یا دو سے زیادہ عددوں کا حاصلِ ضرب. جب مقسوم علیہ ایسا عدد مرکب ہو کہ دو اجزا ضربی اس کے ہوں تو تقسیم کے مختصر قاعدے کے بموجب ایک جزوِ ضربی پر تقسیم کرو. (۱۸۵۶ ، کتاب علمِ حساب ، ۲۶). [عدد + مرکب (رک)].

ـــــ مُطْلَق کس صف(ـــــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
(ریاضی) مثبت اعداد جیسے ایک ، دو ، تین وغیرہ. علمِ حساب میں عددِ مطلق سے بحث تھی. جبر و مقابلے میں منفی عددوں کے تخیل کو زیادہ کرنا پڑا. (۱۹۲۱ ، ترسیمات (ترجمہ) ، ۲). [عدد + مطلق (رک)].

ـــــ مَقْرُون کس صف(ـــــ فت م ، سک ق ، و مع) امذ.
(ریاضی) وہ عدد جس کے آگے اس کا معدود مذکور ہو مثلاً پانچ گھنٹے ، چھ گز ، سات گھوڑے وغیرہ. پانچ گھنٹے ، چھ گز ، سات گھوڑے ، اب یہاں ... پانچ چھ سات میں سے ہر ایک عدد مقرون ہے. (۱۸۵۶ ، کتاب علم حساب ، ۲). [عدد + مقرون (رک)].

عَدَداً (فت ع ، د ، تن د بفت) م ف.
گنتی کے طور پر ، ازروئے عدد. جیمس نے کہا کہ جس وظیفہ کی مدد سے ہم ایک عدداً ممیز اور مستقل موضوع بحث یعنی ایک شے کی شناخت کرتے ہیں اسے عمل تصور کہا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۴۴۳). [عدد + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَدَدی (فت ع ، د) صف.
عدد (رک) سے منسوب ، گنتی کے ، شمار کے.

دل عشقِ بتاں کے لیے ایک اور نہ لکھا
یہ کاتبِ قسمت کی خطائے عددی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۱۶۴). اگر وہ ایک ہی شاخ کے دو نقطوں کو ملائے تو رشتۂ عددی اور جبری دونوں طرح صحیح ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری (ترجمہ) ، ۱۴۳). عددی طور پر پنجابیوں کی اکثریت کی وجہ سے چھوٹے صوبوں کے لوگ اسے پنجابی فوج کے طور پر دیکھنے لگے ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۶۲) . [عدد + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَرْتَری (ـــــ فت ب ، سک ر ، فت ت) امث.
گنتی کی فوقیت ، دوسروں کے مقابلے میں تعداد زیادہ ہونا. پنجاب میں مسلمانوں کو عددی برتری حاصل تھی. (۱۹۸۹ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۰۴). [عددی + برتری (رک)].

ـــــ طاقَت (ـــــ فت ق) امث.
تعداد کا زور. صرف جنگ ہی نہیں بلکہ ہر اہم اور سیاسی اور قومی مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ اسے قومی سطح پر عددی طاقت پر حل کیا جائے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۹). [عددی + طاقت].

ـــــ قِیمَت (ـــــ ی مع ، فت م) امذ.
۱. وہ عدد جو اسکیلر کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے. اسکیلروں کے علاوہ بعض طبیعی مقداریں ایسی ہیں جنہیں ظاہر کرنے کے لیے ان کی عددی قیمت (Magnitude) اور سمت دونوں کا ذکر لازمی ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، مبادیات طبیعیات ، ۱). **۲. وہ قیمت جو عدد کے اعتبار سے لگائی جائے** (فیروز اللغات). [عددی + قیمت (رک)].

ـــــ کَثْرَت (ـــــ فت ک ، سک ث ، فت ر) امث.
تعداد کی زیادتی. دنیا میں مسلمانوں کی عددی کثرت کا راگ بہت الاپا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۵۸). [عددی + کثرت].

عَدَدِیَّت (فت ع ، د ، کس د ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
کثرت ، تعدد ، عدد کا ہونا. جس کو میں نے اعداد میں ثابت کیا ہے تو جان لے گا کہ حق منزہ وہی خلق مشبہ ہے کیونکہ واحد سے عددیت کی نفی کرنا بعینہ اس کا ثبوت ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۴). متعین اعداد یا عددیت کے تصور سے قبل اکثر مثالوں میں ایک کم و بیش غیر متعین ادراک کثرت کا ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۳۵). مطلق اکائی میں عددیت نہ چاہئے. (۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۱۶). [رک : عدد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَدْرَت (فت ع ، سک د ، فت ر) امث.
دلیری ، جرات. قطین سے مراد عدرت و حکومت ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، نومبر ، ۳۳۵). [ع].

عَدَس (فت ع ، د) امث.
مسور ، مسور کی دال.

آپ کا گھر ہوا پہاڑ کا کنج
واں نخود ہے عدس اور برنج

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۹۶). عدس مسلّم دو تولہ دو آثار پانی میں جوش کریے. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۱۴). طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ دوا کو عدس کے برابر کھائیں یا عدس سے زیادہ نہ کھائیں اور مراد یہ ہوتی ہے کہ مسور کے دانہ کے برابر کھائیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [ع].

ـــ مقشّر کس صف (ـــ ضم م ، فت ق ، شد ش بفت) امث.
چھلکا آتاری ہوئی مسور ، دھلی ہوئی دال. عدس مقشّر (چھلی ہوئی مسور) گل سرخ ، بابونہ ، سفیدی بیضہ میں حل کر کے لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹).
[عدس + مقشّر (رک)].

عَدَسقا (فت ع ، د ، سک س) امذ.
پلنگ کی چادر جس کے حاشیے پر کارچوبی یا کلابتوں کام بنا ہو اور کڑھا ہو ، حاشیہ آدھ آدھ گز کے قریب لٹکتا رہے ، ادقچہ. ہیرے کے پایوں کا پلنگ جس پر زربفتی جڑاؤ عدسقا پڑا ہے. (۱۸۸۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۹).[ادقچہ (رک) کا بگاڑ].

عَدَسہ (فت ع ، سک د ، فت س) امذ.
آنکھ کا پردہ ، مراد : آنکھ کی پتلی. عدسۂ چشم (Lens) کے سامنے کے حصے کا امتحان کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، امشائیات (ترجمہ) ، ۳۶۳). آنکھ کے سامنے کا عدسہ ان چیزوں کی جو باہر ہیں ایک تصویر اس حسّاس شبکے پر پھینکتا ہے جو آنکھ کے ڈیلے کی پشت پر لگا ہوا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۶۳). ۲. **کسی انعطاف واسطے (خصوصاً شیشہ) کا ایسا ٹکڑا جس کی ایک یا دونوں سطحیں کروی ہوتی ہیں ، یہ متوازی شعاعوں کی ایک چھوٹی سی جگہ پر فوکس کر دیتا ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں «محدب عدسہ» جو بیچ سے موٹا اور کناروں سے پتلا ہوتا ہے «مقعر عدسہ» جو بیچ سے پتلا اور کناروں سے موٹا ہوتا ہے ، لینس ؛ فوٹوگرافی کیمرے کا شیشہ جس سے کسی چیز کا عکس لیا جاتا ہے.** ایک عدسہ کی مدد سے امتحان کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ بہت چھوٹے ڈنڈی دار اجسام کے مجموعہ پر مشتمل ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۸۵). ٹیلی ویژن کیمرہ مختلف نوعیت کے عدسوں ، مشوروں ، آئینوں ، رنگین فلٹرز اور سرخ ، سفید ، سبز ، نیلی ٹلکیوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۱۳). ۳. **پھنسی ، چیچک کی ایک قسم ، بدن پر نکلا ہوا دانہ.** ابو لہب غزوہ بدر سے ساتویں دن مرض عدسہ میں مبتلا ہو کر مکہ میں مر گیا. (۱۸۳۵ ، تفریح الاذکیا ، ۲ : ۳۳۱). اسے عدسہ کی بیماری ہو گئی جس کی وجہ سے اس کے گھر والوں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ انہیں چھوت لگنے کا ڈر تھا. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرور عالم ، ۱ : ۳۳۰). [ع].

ـــ بِیں (ـــ ی مع) امذ.
ایک مثلث صندوق نما آلہ جس کے زاویے سربُریدہ ہوتے ہیں ، اس سے عدسیت کو ناپا جاتا ہے ، عدسیت پیما ، انگ : PHAKOSCOPE ، یہی تجربہ ایک عدسہ بیں کے ذریعہ نسبۃً کم وقت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۲۶۷). [عدسہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــ پوش (ـــ و مج) امذ.
پلک ، پپوٹا. عدسے کے سامنے ایک سوراخ دار ڈایا فرام یا حجابِ حاجز (پُتلی) اور عدسہ پوش (پلک) ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۰). [عدسہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ، چھپانا ، ڈھانپنا].

ـــٔ شَخْصی کس اضا (ـــ فت ش ، سک خ) امذ.
(طبیعیات) ظل ڈالنے کا عدسہ. مناظری قندیل عموماً کسی عکس (فوٹو) کے شفّاف حصّہ وغیرہ کا بُڑا خیال بنا کر پردہ پر اُتارنے کی غرض سے استعمال ہوتی ہے اس میں دو عدسے (یا عدسی نظام) ہیں ایک ظل ڈالنے کا عدسہ (یا عدسۂ شخصی) ہوتا ہے اور دوسرا عدسۂ مکثفۂ نور. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰). [عدسہ + شخصی (رک)].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
عدسہ کی طرح ، عدسہ جیسا. بذرہ خانہ شکل میں عدسہ نما ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۲۵). زوسپور بننے کے دوران ... اس کے گرد ایک طرف عدسہ نما بے رنگ جگہ بن جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱ : ۲۰۲). [عدسہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا ، دکھائی دینا].

عَدَسی (فت ع ، د) صف.
۱. **عدس (رک) سے متعلق ، مسور کی دال کا چھلکا ، مسور کا چھلکا.** مسور کی دال کو سرکے میں بطور لپٹے پکا کر کھاتے ہیں اسی کو عدسی طفشیل بروزن تکمیل کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۸۰). ۲. **(موتی) جس کی رنگت مسور کی دال کے چھلکے جیسی ہو.** اگر ایک گونہ سیاہی مائل ہے تو اسکو زُنانی کہتے ہیں اور جو مونگ کے پوست کا سا رنگ ہے تو اسکو عدسی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۵). دریتیم ، نجمِ شیر فام ، تبتی تاباں ، عدسی ، شمعی ... کا انبار. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵۸). [عدس + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خَلِیَّہ (ـــ فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(نباتیات) مسور کی شکل کا خلیہ. ہوا کی آزاد آکسیجن دہن (Stomata) اور عدسی خلیوں (Lenticels) کے راستے پودے کے جسم میں داخل ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۶۸). [عدسی + خلیہ (رک)].

ـــ مَرّوارِید (ـــ فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
مسور کے چھلکے کی رنگت کا موتی ، ہندی میں کاکاباسی کہلاتا ہے دوائیوں سے اس کی ضیائی کم ہو جاتی ہے (اب و ، ۳ : ۶۱). [عدسی + مروارید (رک)].

عَدَسِیَّہ (فت ع ، د ، کس س ، شد ی بفت) امذ.
عَدَسی (رک) کی تانیث. ایک نہایت شفاف عدسیہ کے ذریعے سے صندوق کے باہر کی تصویر پر شعاعیں ڈالی جاتی ہیں . (۱۹۱۶ ، رموزِ فطرت ، ۳۹). [ع].

عَدْل (فت ع ، سک د). (الف) امذ.
۱. انصاف ، داد گُستری. ہو صدق کا پےجامہ عدل کا جامہ ، حیا کا کمربند ، شجاعت کا دستار ، عنایت کا دوپٹہ اڑا کر میرے معشوق کوں لیاو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۵).

عدل سوں کیا نانوں نوشیرواں — سو قباد تے ہرد چلتا ہماں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).

اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار
رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹).

مجھ صدق طرف عدل سوں اے اہلِ حیا دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

بچتے ہیں گنہ‌گار اگر رحم کرے تو
پھر قہر ہوا طبع اگر عدل پر آئی

(۱۸۳۰ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۳). رسول اللّٰہ عدل نہ کریں گے تو اور کس سے توقع رکھی جائے.(۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۹). لیکن پیوند زدہ پیرہن اس عدل کی توہین کر رہے ہیں جو مسلم معاشرے کا محور ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۶۲). **۲. برابری ، تسویہ ، درمیانی راہ اختیار کرنا.** عدل سے چند منکوحات میں برابری کرنا مراد ہے.(۱۸۹۵ ، چراغ علی ، رسائلِ چراغ علی ، ۴ : ۲۳۳). انبیا کی بعثت کی یہ غرض و غایت کہ لوگ شریعت کی میزان کے مطابق عدل اور توازن کو قائم رکھیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۵). اُسے اب ایک ایسے اشتراکی عدل کے ساتھ تقسیم کیا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۵۳). **۳. نظیر ، مانند ، ہمتا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۴. اللّٰہ تعالیٰ کا ایک نام.**

اے حلیم عظیم رقیب — حکم عدل لطیف حسیب

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۶۳).

تو سلام و خالق و متعال و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۴). (ب) صف. شاہد (گواہ) کی صفت کے طور پر مستعمل ہے ، **عادل ، انصاف کرنے والا ، گواہی دینے کے لائق.** آیۂ تطہیر ان کی طہارت پر شاہدِ عدل ہے. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳ ، ۵ : ۵۵۶). [ع].

---پَروَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
انصاف کرنے والا ، منصف (عموماً حکمرانوں کے لیے مستعمل).

ابھی تک قصۂ باز و کبوتر ہے زبانوں پر
زمانے میں علی سا عدل پرور ہو نہیں سکتا

(؟ ، لاعلم (مہذب اللغات)).[عدل + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
انصاف کرنا ، برابری کرنا ، داد گستری. آج وہ ہرگز اپنے حسنِ عدل پروری کو وکیلانہ چرب زبانی سے نہ مغلوب ہونے دے گا . (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱). [عدل-پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جُوئی (---و مع) امث.
انصاف چاہنا ، داد خواہی. ملتِ اسلامیہ کا نظام مساوات پر مبنی ایک مثالی نظام ہے جس سے آزادی ، عدل جوئی ، انفرادی ترقی اور بے خوف زندگی بسر کرنے کی ضمانت دی گئی ہے . (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لیے ، ۸۱). [عدل + ف : جُو ، جُستن ـ تلاش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَہانگیری کس صف(---فت ج ، بغ ، ی مع) امذ.
جہانگیر (مغل شہنشاہ) کا انصاف ؛ بہترین انصاف.
عدلِ جہانگیری :

قصرِ شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گذر
ایک دن نورجہاں «بام» پہ تھی جلوہ فگن

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۳۸). [عدل + جہانگیر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دار صف (قدیم).
رک : عدل پرور.

ابابکر صدیق،عمر عدل دار
حیا شرم عثمان،علی شہریار

(۱۹۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۳). [عدل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---عُمْرانی کس صف(---ضم نیز کس ع ، سک م) امذ.
عوام کے ساتھ انصاف کرنا ، مساوات ، سماجی انصاف ؛ برابری. ہم اپنے نظامِ حکومت کی بنیاد آزادی اور ترقی اور عدلِ عمرانی پر رکھنا چاہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، لیاقت علی خاں (مشرق ، کراچی ، شہید ملت ایڈیشن ، ۱۹۶۷)). [عدل + عمرانی (رک)].

---فارُوق کس صف(---و مع) امذ.
حضرت عمر خلیفۂ دوم کا انصاف ، بہترین انصاف. عدلِ فاروق کا ایک نمونہ. (۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۳۲). [عدل + فاروق (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گَنْکَہ (---فت گ ، سک ن ، فت ک) امذ.
عہدِ اکبری کا ایک گول سکّہ جس کا وزن ۱۱ ماشے کا ہوتا تھا اور اس کی قیمت نو روپے ہوتی تھی. عدل گنکہ : یہ سکّہ بھی گول ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). [مقامی].

---گُستَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
منصف ، عادل ، داد گر ، انصاف کرنے والا.

اُڑاتے خاک کو کیوں کر ہوا تیری حکومت میں
نہیں بجھتی ہے اب اے عدل گستر آگ پانی میں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۱۵). رعایا کی حاجت کا برلانا اس تاجدارِ عدل گستر کا خاص شیوہ تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷). نورالدین زنگی نماز روزے کا پابند اور بڑا علم پرور اور عدل گستر حکمراں تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۹). [عدل + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا].

---گُستَری (---ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.
انصاف کرنا ، عدل کرنا ، منصفی کرنا ، عدل پروری. ہندوستان میں

عدل گستری کرنے والے انگریز ججوں نے ... انفرادی حقوق پر بہت زور دیا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۸). اس کے عام مسلک سے مسلم فقہا کے معینہ نظام عدل گستری پر کوئی مخالفانہ اثر نہ پڑا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸). [عدل گستر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ نوشیرواں کس اضا(---و مج ، ی مع ، فت ر) امذ.
نوشیرواں کا انصاف ؛ بہترین انصاف. اسی طرح آبِ حیات ... طوفانِ نوح ، عدلِ نوشیرواں ... وغیرہ تلمیحات اردو زبان کا ذخیرہ بن کر اس کے اظہار کا وسیلہ بن جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۱). [عدل + نوشیرواں (عَلَم)].

---ِ نوشیروانی کس صف(---و مج ، ی مع ، فت ر) امذ.
رک : عدلِ نوشیرواں (جو ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے) . تیری زندگی جس نے عدل نوشیروانی کو شکست دی اور عرب کی سنگلاخ زمین پر خلق و مروت کے دریا بہا دئے . (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۳۳). [عدل + نوشیرواں + ی ، لاحقۂ نسبت].

---و قِسْط (---و مج ، کس ق ، سک س) امذ.
سب کے ساتھ یکساں انصاف کرنا ، عدل و انصاف. عدل و قسط یعنی دوست و دشمن کے ساتھ یکساں انصاف کرنا. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۱۹۰). [عدل + و (حرفِ عطف) + قِسط (رک)].

عَدْلی (فت ع ، سک د) امذ.
شاہی دور میں محمد بن تغلق کے عہدِ حکومت کا سکّہ جس کی قیمت سب سے زیادہ تھی. سب سے زیادہ قیمت کا سکّہ عدلی تھا جس کا وزن ۱۴۰ گرین تھا. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات، ۲۳۲). [مقامی].

عَدْلِیَہ (فت ع ، سک د ، کس ل ، فت ی) امث.
محکمۂ انصاف جو مجسٹریٹوں ، ججوں اور عدالتوں پر مشتمل ہوتا ہے، قانونی چارہ جوئی کرنے والا ادارہ. یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ مجموعی طور پر اس عدلیہ ادارے میں تہذیب کے نمایاں مظاہر اور دنیا کے بڑے بڑے قانونی نظاموں کی یقینی طور پر نمائندگی ہو جائے. (۱۹۶۱ ، اقوام متحدہ کا چارٹر اور بین الاقوامی عدالت کا آئین ، ۹۷). دوسرا دور تقسیم ملک کے بعد شروع ہوا ، جب عدلیہ کے تحفظ کی ذمہ داری لوگوں پر آ پڑی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۰۳). [عدل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَدْلِیَّہ (فت ع ، سک د ، کس ل ، شد ی بفت) امذ.
تعدیلی ذرات. ردرفرڈ کا قول ہے کہ جوہری مرکزے میں تعدیلی ذرات یا عدلیے بھی موجود ہوتے ہیں . (۱۹۳۸ ، غیر نامیاتی کیمیا (ترجمہ) ، ۵۹۵). [ع].

عَدَم (فت ع ، د) امذ.
۱. **نیستی ، معدوم ہونے کی حالت ، نہ ہونا ، نابودگی.** نادان کا وجود عدم ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).

ہستی کی خرابی نظر آتی جو عدم میں
اس خواب سے ہرگز کوئی بیدار نہ ہوتا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۱).

نہیں یاد کیا جانے کیا تھا عدم میں
کہ بالکل وہ ہم آکے ہستی میں بھولے
(۱۸۵۳ ، ظفر ، ک ، ۳ : ۱۳۵) . بت پرستی کی آواز جو تمام جزیرہ نمائے عرب میں گونج رہی تھی بند ہو گئی ... بتوں نے عدم کا راستہ لیا. (۱۸۹۵ ، آیات بینات ، ۲ : ۷).

ہے کشمکش بود و عدم اور مری جان
بالیں پہ اِدھر موت اُدھر چارہ گر آیا
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۳).

ہرزہ ہے نغمۂ زیر و بمِ ہستی و عدم
لغو ہے آئینۂ فرقِ جنوں و تمکیں
(۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۷۵). ۲. **(بطور سابقہ) کسی کام کے نہ کرنے یا کسی چیز کے نہ ہونے کی حالت ، کسی امر کا نہ ہونا ، جیسے : عدم پیروی ، عدمِ تعمیل ، عدمِ تشدد وغیرہ .** حضرت دانیال علیہ السلام بسبب عدمِ اتباعِ امت خفا ہو کر پہاڑ پر جا بیٹھے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۷۷). نماز اور عبادتِ اسلام کی یہاں تک پابندی تھی کہ بحالتِ عدمِ ادائیگی اس کے خود کو ایک جانور کے نام سے مخاطب کرتے ہیں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۷۳). صلحِ کُل مشرب اور عدمِ تشدد کو اس نے اپنا شعار بنا لیا. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ ، ۲۱). [ع].

---اِتِّساق (--- کس ا ، شد ت بکس) امذ.
(طب) اِختلال عضلات ، ہرجلہ پیسٹوپارفرن
... پیشاب کو قرلبائی سرخ کر دیتی ہے ... اسکے ساتھ معدہ میں درد ، قے اور عدمِ اتساق (Ataxia) ... ہبوط اور موت پائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۳). [عدم + اتّساق (رک)].

---اِتْمام (--- کس ا ، سک ت) امذ.
ختم نہ ہونا ، تکمیل نہ ہونا ، انجام نہ پانا. «حالیۂ تمام» فعل کا اختتام بتاتا ہے اور حالیۂ ناتمام اس کا عدمِ اتمام یا اجرا ، کھلا کے معنی ہیں. (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، سبزواری ، ۳۷) . [عدم + اتمام (رک)].

---اِخْتِیاراتِ سَماعَت کس اضا(--- کس ا ، سک خ ، کس ت ، فت س ، ع) امذ.
(قانون) مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہونا ، مقدمہ منظور کرنے اور سننے کا اختیار نہ ہونا (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروز اللغات). [عدم + اختیارات (رک) + سماعت (رک)].

---اَدائگی / اَدائیگی (--- فت ا ، کس ہم ء/ی مج) امث.
ادا نہ کرنا (قرض وغیرہ) ؛ کسی کام کی تکمیل یا انجام دہی وقت پر نہ کرنا . نماز اور عبادتِ اسلام کی یہاں تک پابندی تھی کہ بحالتِ عدم ادائیگی اس کے خود کو ایک جانور کے نام سے مخاطب کرتے ہیں . (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۷۳) .

ہم کہ عدم ادائیگیوں کے مجرم ٹھہرے ، ہم سب دفتر کے بابو ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳۰). [عدم + ادائگی/ادائیگی (رک)].

---**اِرْتِباط** کس اضا(--- کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
ربط کا نہ ہونا ، بے جوڑ ہونا. یہ ناہمواری اور عدم ارتباط ایک قضیۂ اتفاقیہ ہے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۳۳). [عدم + ارتباط (رک)].

---**اِسْتِطاعَت** (--- کس ا ، سک س ، کس مج ت ، فت ع) صف.
مقدور نہ ہونا ، استطاعت نہ ہونا ، طاقت نہ ہونا ، غربت ، مفلسی.
ادب و فن کا منبع ادیب یا فنکار کی وہ تشنۂ تسکین جنسی یا حیوانی خواہشات ہیں جو خارجی دنیا کی اخلاق اور سماجی بندشوں یا اپنی عدم استطاعت کے باعث براہ راست آسودگی نہیں پاسکیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۹). [عدم + استطاعت (رک)].

---**اِعْتِبار** (--- کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امذ.
بھروسہ نہ ہونا ، اعتماد نہ ہونا. نطشہ کا یہ قول بھی قابل لحاظ ہے کہ ، اعتراض ، گریز ، پُرمسرت عدم اعتبار اور طنز کی محبت ، یہ سب سچ کی علامتیں ہیں. (۱۹۷۸ ، اثبات و نفی ، ۱۶۲). [عدم + اعتبار (رک)].

---**اِعْتِماد** کس اضا(--- کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امذ.
اعتماد نہ ہونا ، بھروسہ باقی نہ رہنا ؛ ملک کے قانون ساز اداروں میں ارا کین کی اکثریت کابینۂ وزارت کی حکمت عملی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے تو ارا کین اس کابینہ کے خلاف اعتماد نہ ہونے کا ووٹ پیش کرتے ہیں ، اگر ایسا ووٹ کثرت سے منظور ہو جائے تو وزارت مستعفی ہو جاتی ہے. وزرا کا استعفیٰ ان کے بعض ساتھیوں کی جانب سے وزیراعظم پر عدم اعتماد کا اظہار ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ جولائی ، ۳). [عدم + اعتماد (رک)].

---**اِعْتِماد کا ووٹ** امذ.
اعتماد نہ ہونے کا ووٹ ؛ اعتماد سے محروم کرنے کا ووٹ ، وہ رائے جو کسی منتخب رکن کے خلاف عدم اعتماد ظاہر کرنے کے لیے دی جائے. ارا کین اس کابینہ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کر دیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۶۵).

---**الشّامّہ** (--- ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش ، شد م بفت) امذ.
(طب) سونگھنے کی قوت کا زائل ہو جانا ، خوشبو اور بدبو کو محسوس نہ کر سکنا. سر کی چوٹ سے پیدا شدہ عدم الشامہ (Anosmia) یا نقصان شامہ بعض اوقات شمی عصبی ریشوں کے اس مقام پر پھٹ جانے سے ظہور پذیر ہوتا ہے. (۱۹۲۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱۲۷). [عدم + رک : ال (۱) + شامّہ (رک)].

---**العَدَم** (--- ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، د) امذ.
(تصوف) رک : عالم لاہوت. اربابِ تصوف نے اس کو اور نام بھی دیے ہیں ... عالم لاہوت ، عدم العدم ... غیب الغیب وغیرہ. (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۳۸). [عدم + رک : ال (۱) + عدم (رک)].

---**النُّطْق** (--- ضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بضم ، سک ط) امذ.
(طب) فتورِ نطق ، قوتِ گویائی جاتی رہنا. گردن میں گولی کے گہرے زخم ... عدم النطق (Aphasia) پیدا کرنے کا مشہور سبب ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات (ترجمہ) ، ۶۷). [عدم + رک : ال (۱) + نطق (رک)].

---**آباد** امذ.
وہ جگہ جہاں مرنے کے بعد انسان پہنچتا ہے ، اس عالم ہستی کے بعد کا ٹھکانا نیز قبرستان.

گھبرا گیا کشا کشِ ہستی سے اپنا دل
پھر ہم نے راستے عدم آباد کے لیے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۵).

آ رہی ہے قصر و ایوانِ شکستہ سے صدا
کچھ عدم آباد میں بھی منعمو تعمیر کی
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۸).

دنیا کی ہوا راس نہ آئے گی کسی کو
ہر سر میں ہوائے عدم آباد رہے گی
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۸۱). [عدم + آباد (رک)].

---**آباد سِدھارْنا** ف ل.
فوت ہو جانا ، مرجانا ، انتقال کر جانا . بہن بہنوئی تو عدم آباد سدھارے مگر ان دونوں کی باہمی یادگار ایک لڑکی باقی ہے. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۲۰۳).

---**آباد کا راسْتَہ دِکھانا** محاورہ.
قتل کر دینا ، مار دینا ، موت کے گھاٹ اُتار دینا. طلسم کشا نے سفا ک کو تو اپنا مطیع بنایا اور بیبا ک کو عدم آباد کا راستہ دکھایا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۰۹).

---**آباد کا راسْتَہ لینا** محاورہ.
رک : عدم آباد سدھارنا. ایک لا کھ سال گزرے ہوں گے کہ اس نے عدم آباد کا راستہ لیا. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۵۲).

---**پَیرَوی** (--- ی لین ، فت ر) امث.
مقدمے کی پیروی نہ ہونا ، مقدمے کی سماعت کی تاریخ پر غیرحاضر ہونا . مقدمہ عدم پیروی کی وجہ سے خارج ہو گیا . (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰). [عدم + پیروی (رک)].

---**تَحَفُّظ** (--- فت ت ، ح ، شد ف بضم) امذ.
حفاظت کا نہ ہونا ، غیر محفوظ ہونا. حکومت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ... خوف و ہراس اور عدم تحفظ کے احساس کو ختم کرنے کی سعی کرے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ اگست ، ۳). [عدم + تحفظ (رک)].

---**تَحَمُّل** (--- فت ت ، ح ، شد م بضم) امذ.
صبر و استقامت کا فقدان ، برداشت کا نہ ہونا ، رواداری کا نہ ہونا ؛

کن ابھی آپ نے جس عدم تحمّل اور تُند مزاجی کا ثبوت دیا ہے اسے کسی طرح لائقِ درگزر نہیں کیا جا سکتا. (١٩٣٩ ، اک محشر خیال ، ١٥). [عدم + تحمل (رک)].

---تَسَلْسُل (---فت ت ، س ، سک ل ، ضم س) امذ.
سلسلہ بندی کا نہ ہونا ، سلسلہ جاری نہ رہنا . جہاں مختلف خریداروں کو مختلف افادے حاصل ہوں اور ... مابین فرقِ مدارج موجود ہو تو ... تسلسل قائم نہ ہو سکے گا اور یہ حالت عدم تسلسل کی سمجھی جا سکتی ہے. (١٩٣٧ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ١ : ١٨٠). کلاسیکل نظریے اور عدم تسلسل ... کے کوانٹم نظریے کے درمیان ملاپ ہو جاتا ہے. (١٩٧١ ، ایٹم کے ماڈل ، ٦٧). [عدم + تسلسل (رک)].

---تَشا کُل (---فت ت ، ضم ک) امذ.
آپس میں ہم شکل نہ ہونا ، یکسانیت نہ ہونا. کیوں کہ جب گرڈ کرنٹ بہہ رہی ہو تو یہ اثر ویو فارم (Wave form) میں عدم تشاکل پیدا کرتا ہے. (١٩٧١ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ١٠٦).
[عدم + تشاکل (رک)].

---تَشْخِیص (---فت ت ، سک ش ، ی مع) امث.
تعیّن کا نہ ہونا ، طبیب کا مرض کو نہ پہچان سکنا. اس حالت کے لیے ڈوکس عدم تشخیص کا نام تجویز کرتا ہے. (١٩٣١ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ٤٩٧). [عدم + تشخیص (رک)].

---تَشَدُّد (---فت ت ، ش ، شد د بضم) امذ.
زیادتی کے بغیر ، جبر و زیادتی کا ، جبر و زیادتی کے ساتھ جواب نہ دینا بلکہ تحمّل سے کام لینا ، پُرامن جدوجہد کرنا. لوٹے تو پھر وہی جیل کا کھلا ہوا پھاٹک منتظر تھا ، عدم تشدد پر لا کھ زور دیتے رہے. (١٩٤٣ ، مقالات ماجد ، ٢٢٠). مولانا محمد علی ... ترکِ موالات اور عدم تشدد پر قائم رہے. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٢٠٠). [عدم + تشدد (رک)].

---تَعاوُن (---فت ت ، ضم و) امذ.
تعاون یا اعانت نہ کرنا ، ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا ، آپس میں مدد نہ کرنا. اس مجموعے میں تین سال کی تاخیر ہوئی ہے اور وہ بھی ان کے عدم تعاون کے باعث. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ١٣).
[عدم + تعاون (رک)].

---تَعْمِیل (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
حکم کی خلاف ورزی ، کسی کے حکم کے مطابق عمل نہ ہونا. ایک شخص کے الزام عدم تعمیل ... محکمۂ مال کو لکھ کر بھیجی. (١٨٩٥ ، ایکٹ نمبر ١٠ ، ١٨٨٢ ، ٣٠). تین مرتبہ سمن کی عدم تعمیل پر عدالت نے گرفت کا حکم جاری کر دیا. (١٩٧٢ ، مہذب اللغات ، ٨ : ٣٠). [عدم + تعمیل (رک)].

---تَعَیُّن / تَعْیِین (---فت ت ، ع ، شد ی بضم / فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ ، امث.
مقرر یا مخصوص نہ ہونا . پس اس صورت میں کوئی عدم تعین نہیں ہے. (١٩٠٢ ، ایکٹ معاہدہ ہند (ترجمہ) ، ١٨٧٢ ، ١١). وہ بے عملی کا سبب کبھی جذبے کی کمی کو کہتے ہیں ، کبھی مقصد کے عدم تعین کو. (١٩٨٣ ، سلیم احمد ، اقبال ایک شاعر ، ٥٣). عدم + تعیّن / تعیین (رک)].

---تَقْلِید (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
پیچھے نہ چلنا ، پیروی نہ کرنا ، کسی کے قدم بقدم نہ چلنا ؛ (فقہ) کسی مجتہد یا فقہی مسلک کی پیروی نہ کرنا. وہ اسی شرک و بدعت اور تقلید اور عدم تقلید وغیرہ کے جھگڑوں میں الجھے رہے. (١٨٩٨ ، مقالات حالی ، ١ : ٢١٠). [عدم + تقلید (رک)].

---تَکْمِیل کس اشا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امث.
کامل نہ ہونا ، پورا نہ ہونا ، ادھورا پن. عدم تکمیل کا شعور جس میں مثالی صورت سے پوری باطنی وابستگی شامل ہو ، منبعِ فیض بن سکتا ہے. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٧٨).
[عدم + تکمیل (رک)].

---تَنَفُّس کس اشا(---فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
سانس کا رُک جانا. غالباً ایک وقفہ عدم تنفس واقع ہو گا. (١٩٣١ ، تجربی نفلیات (ترجمہ) ، ٢٣٧). [عدم + تنفس (رک)].

---تَوازُن (---فت ت ، ضم ز) امذ.
ناہمواری ، نابرابری. اس عدم توازن کو دور کرنے کے لیے ایک دوسری تدبیر نکالی گئی. (١٩٤٣ ، آدمی اور مشین ، ١٣٣). اس ارتقائی سفر میں توازن اور عدم توازن کے وقفے برابر آتے رہتے ہیں. (١٩٨٦ ، سلسلہ سوالوں کا ، ٦٦). [عدم + توازن (رک)].

---تَوَجُّہ (---فت ت ، و ، شد ج بضم) امث.
بے توجہی ، بے پروائی ، بے احتیاطی ، بے مروتی (ماخوذ : علمی اردو لغت). [عدم + توجہ (رک)].

---تَوَجُّہی (---فت ت ، و ، شد ج بضم) امث.
غفلت شعاری ، تغافل برتنا ، بے توجہی ، غفلت. باوجود ہماری عدم توجہی کے پبلک کے پُر شوق ہاتھ جو اسکے مضامین اور ناولوں کے لیے پھیلے تھے اسی طرح پھیلے رہے. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین شرر ، ١ ، ٣ : ٤٣). آپ کی عدم توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے اچھے نمبروں سے کامیاب نہ ہو سکے. (١٩٧٢ ، مہذب اللغات ، ٨ : ٣٠). [عدم + توجہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ثُبُوت کس اشا(---ضم ث ، و مع) امذ.
ثبوت کا فراہم نہ ہونا ، کسی امر کی دلیل یا تصدیق یا شہادت کا نہ ہونا. عدم ثبوت پر ملزم بریت کا مستحق ہوتا ہے. (١٩٦٢ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ١٠٦٦). [عدم + ثبوت (رک)].

---جَواز (---فت ج) امذ.
جائز نہ ہونا ، اجازت نہ ہونا. وقفِ خاندانی کے عدم جواز پر فتوے لکھے. (١٩٣٨ ، حالاتِ سرسید ، ٥٧). مکتوب الیہ نے رضاعی بہن کی بہن کے ساتھ نکاح کے جواز و عدم جواز کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تھا. (١٩٨٤ ، افادات آزاد ، ٣٩).
[عدم + جواز (رک)].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
رک : عدم آباد. اس نے (راجہ توڈر مل) داؤد کو پکڑ کر عدم خانہ میں بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۰۳). [عدم + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ دَسْتْیابی (ـــــ فت د ، سک س ، ت) امث.
میسر نہ ہونا ، بہم نہ پہنچنا ، حاصل نہ ہونا ، ہاتھ نہ لگنا. عقق ، ناقد اور مضمون نگار کے لئے عدم دستیابی کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہوتا. (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۹۱). [عدم + دستیابی (رک)].

ـــــ دِلْچَسْپی (ـــــ کس د ، سک ل ، فت چ ، سک س) امث.
دلچسپی کا نہ ہونا ، جی کا مائل نہ ہونا. یہ بات ان کی اردو زبان دفتری سے عدم دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۶). [عدم + دلچسپی (رک)].

ـــــ رَسائی (ـــــ فت ر) امث.
کسی چیز کے نہ پہنچنے یا نہ پہنچانے کا عمل ، عدم ترسیل. راجہ چیت سنگھ بنارس کا حال سرکشی تمردی اور عدم رسائی زر سرکار واجبی سنا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۰۶). [عدم + رسائی (رک)].

ـــــ رَسی (ـــــ فت ر) امث.
کسی چیز کے نہ پہنچنے یا ادا نہ ہونے کا عمل. نواب امیر الدولہ کو جان برسٹو صاحب ریزیڈنٹ سے بسبب عدم رسی اقساط گورنمنٹ اور چند در چند مقدمات کی جہت سے کمال بے لطفی حاصل ہوئی. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۰۳). [عدم + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَواج (ـــــ کس نیز فت ر) امذ.
دستور کا نہ ہونا ، رسم کا نہ ہونا ، چلن کا نہ ہونا. یہی صدی فارسی کے عدم رواج اور اردو کے عام رواج کی صدی ہے. (۱۹۷۰ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۸۳). [عدم + رواج (رک)].

ـــــ زار امذ.
رک : عدم آباد.

سنا تھا میں نے کہ ابلیس کی رفاقت میں
گئے ہیں آپ عدم زار کی سیاحت کو
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۵۷). [عدم + زار (رک)].

ـــــ سَعْی (ـــــ فت س) امث.
جدوجہد کا نہ ہونا ، کوشش کا نہ ہونا. مساوات انسانی کا تصور فطری ہے اور خدا کی بخشش ہے ، وہ گئی اسکے حصول کی کوشش یا عدم سعی یہ انسانی دماغ پر منحصر ہے. (۱۹۸۳ ، افادات آزاد ، ۳۶). [عدم + سعی (رک)].

ـــــ سَلامَتی (ـــــ فت س ، م) امث.
حفاظت کا نہ ہونا ، تحفظ کا نہ ہونا. انحصار اور خوف کے درمیان تعارض کے نتیجے میں عدم سلامتی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۸۸). [عدم + سلامتی (رک)].

ـــــ سے آنا محاورہ.
وجود میں آنا ، پیدا ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ سے وُجُود میں آنا ف س.
رک : عدم سے آنا. ناصر نے کہا کہ یہ آپ کی موٹر صاحبہ کب عدم سے وجود میں آئی تھیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۷).

ـــــ شِراکَت (ـــــ کس نیز فت ش ، فت ک) امث.
شریک نہ ہونا ، شامل نہ ہونا. دونوں طرف کا آپ ہی انتظام کر دیں ، اُمید ہے کہ اس میری عدم شراکت کو بے اختیاری سمجھ کر معاف کیجیے گا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰). [عدم + شراکت (رک)].

ـــــ صِحَّت (ـــــ کس ص ، شد ح بفت) امث.
صحیح نہ ہونا ، نادرستی. دوسرے محرکات کے علاوہ ، اہم اور غیر اہم ضروریات کی افراط تفریط میں انتخاب کی عدم صحت نے اس صورت حال کو زیادہ تشویشناک بنا دیا ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۹). [عدم + صحت (رک)].

ـــــ صَلاحِیَّت (ـــــ فت ص ، کس ح ، فت ی) امث.
لیاقت کا نہ ہونا ، قابلیت کا نہ ہونا ، اہلیت کا فقدان. دونوں نقائص ایک ہی بنیادی نااہلی سے پیدا ہوئے ہیں یعنی اقبال کو شاعر کی حیثیت سے دیکھنے کی عدم صلاحیت. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اقبال ایک شاعر ، ۲۰). [عدم + صلاحیت (رک)].

ـــــ فُرْصَت (ـــــ ضم ف ، سک ر ، فت ص) امث.
مہلت کی کمی ، وقت کی نایابی ، مہلت کا نہ ہونا. مجھ کو افسوس ہے کہ میں اپنے مشاغل ضروریہ سے عدم فرصت کی بنا پر اس وقت اس استفسار کا کوئی جواب نہیں دے سکا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۴۲). [عدم + فرصت (رک)].

ـــــ فُرْصَتی (ـــــ ضم ف ، سک ر ، فت ص) امث.
مہلت نہ ہونا ، وقت نہ ہونا. ایسا کوئی کام تم کو پیش نہ آویگا کہ جس سے تمکو کتاب دیکھنے کے لئے عدم فرصتی ہو گی بشرطیکہ شوق ہادی ہو گا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱). [عدم فرصت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ قَبُولِیَّت (ـــــ فت ق ، و مع ، کس ل ، فت ی) امث.
شرف قبولیت نہ پانا ، قبول نہ ہونا ، مسترد ہونا. عدم قبولیت کی ہر صورت میں میری رپورٹ ... کیریکٹر رول میں شامل کی جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ برائے ۱۹۸۳ ، ۲۹). [عدم + قبولیت (رک)].

ـــــ کا سَفَر امذ.
سفر آخرت ، مرنا.

پیری میں سفر عدم کا اک آفت ہے
جانا ہے دور ضعف میں دقت ہے
(؟ ، رشید (مہذب اللغات)).

ـــــ کو پہنْچْنا محاورہ.
مر جانا ، دنیا سے اُٹھ جانا.

ہستیِ عدم کو پہنچے کیوں آپ تھک کے بیٹھے
اے قدر نقشِ پا تھے یا گردِ کارواں تھے
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۹۳).

---کو رَوانَہ ہونا محاورہ.
مرجانا ، دنیا سے اٹھ جانا.
کہوں کیا جو دورِ زمانہ ہوئے
اقارب عدم کو روانہ ہوئے
(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی (مہذب اللغات)).

---کی راہ لینا محاورہ.
مرجانا ، دنیا سے اُٹھ جانا.
میں عدم کی راہ لیتا ڈر کے تیرے طُول سے
اے شبِ فرقت نہ پہناتی اگر زنجیرِ زلف
(۱۸۹۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

---مَحْض کسرِ صف(---فت مع م ، سک ح) امذ.
بالکل معدوم ہونا ، کوئی وجود نہ رکھنا. عدمِ محض (لاشے) کے لئے صفر کو عربوں نے ہی بعد میں استعمال کیا. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۱۵۶). [عدم + محض (رک)].

---مُداخَلَت (---ضم م ، فت خ ، ل) امث.
کسی کام میں دخل نہ دینا ، (سیاسیات) کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینا. اکثر طاقتوں نے ... عدم مداخلت کے معاہدے کر رکھے تھے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۶۶). [عدم + مداخلت (رک)].

---مُساوات (---ضم م) امث.
برابری کا نہ ہونا ، نسل اور طبقاتی فرق موجود ہونا. سلطان ... سماجی عدم مساوات ، تعلیمی وسائل کی کمی ، سیاسی اُمنگوں کی راہ میں مستقل رکاوٹوں سے دو چار ہوئے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۰). [عدم + مساوات (رک)].

---مُطابَقَت کسرِ اضا(---ضم م ، فت نیز کسر ب ، فت ق) امث:
اختلاف ، کسی امر کا دوسرے سے مطابق نہ ہونا ، باہم یکساں نہ ہونا. عناصرِ جغرافیہ کے درمیان رابطے مثلاً عدم مطابقت Variance یا عدم یکسانیت وغیرہ کے معیار کا تجزیہ شماریات کی تکنیک کے ذریعہ کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۱). معاصرین کے بیانات میں جو عدم مطابقت ہے اس کا بھی جائزہ لیا گیا. (۱۹۸۰ ، نذرِ حمید احمد خاں ، ۱۹۲). [عدم + مطابقت (رک)].

---مُماثَلَت (---ضم م ، فت نیز کسر ث ، فت ل) امث.
باہم مشابہت نہ ہونا ، ایک جیسا نہ ہونا. دونوں صوبوں کی انتظامیہ کے طرزِ عمل میں بھی واضح عدم مماثلت موجود تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۳۰). [عدم + مماثلت (رک)].

---موجُودگی (---و لین ، و مع ، فت د) امث.
غیر حاضری ، موجود نہ ہونا. میری عدم موجودگی میں تو نے اپنا کام کسی ہوشیاری سے سرانجام دیا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ)، ۱ : ۲۲۹). ایسی مصروفیت کی عدم موجودگی نے جہاں ہمارے معاشرے میں بہت سے مسائل پیدا کر دیے ہیں وہاں ہماری فکری زندگی عجیب کسمپرسی کی حالت میں ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۸). [عدم + موجودگی (رک)].

---نا آشنا (---سک ش) صف.
معدوم نہ ہونے والا ، غیر فانی ، دائمی.
ہے بقائے عشق سے پیدا ، بقا محبوب کی
زندگانی ہے عدم ناآشنا محبوب کی
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۱۷۰). [عدم + ناآشنا (رک)].

---واقِفِیَّت (---کسر ق ، ف ، شد ی بفت) امث.
ناواقفیت ، بےخبری ، لاعلمی. نئے شہر میں عدم واقفیت کی وجہ سے اِدھر اُدھر ٹھوکریں کھاتا رہا مگر ان تک نہ پہنچ سکا. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۱). [عدم + واقفیت (رک)].

---وُجُود بَرابَر ہونا محاورہ.
کسی کے ہونے نہ ہونے کا کوئی فرق نہ پڑنا ، بیکار ہونا ، ناکارہ ہونا. نہ اپنا کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی دوسرے کے کام آتے ہیں ، بڑے بڑے پلنگ کے بان توڑا کرتے ہیں ، ان کا عدم وجود برابر ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۱).

---وُجُود یَکْساں ہونا محاورہ.
رک : عدم وجود برابر ہونا.
وہ ناتواں ہوں کہ ہوں پر ہوں ناپدید نگاہ
عدم وجود ہے یکساں مرا نظر کی طرح
(۱۸۷۸ ، شاد لکھنوی (مہذب اللغات)).

---ہونا محاورہ.
نیست و نابود ہونا ، معدوم ہونا ، مٹ جانا ، مرجانا ، فنا ہونا ، ختم ہو جانا ، باقی نہ رہنا.
نفی اثبات اس کے تئیں دن رات گزرے ہے
کہ پیدا ہر شب و ہر روز ہوتی ہے عدم شبنم
(۱۷۵۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۸۱).
نہ ہو اُس کا شاملِ جو ابرِ کرم
اثر ابرِ نیساں سے ہووے عدم
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۲۵).
اے عدم ہونے والو تم تو چلو
ہم بھی اب کوئی دم میں آتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۲۲۸).
ہوا رنج و غم کا عدم قافلہ
ہماری جو دنیا سے رحلت ہوئی
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵۷).

---یَکْسانِیَت (---فت ی ، سک ک ، کسر ن ، شد ی بفت) امث.
رک : عدم مطابقت. عدم یکسانیت و غیرت کے معیار کا تجزیہ شماریات کی تکنیک کے ذریعے کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۲۱). [عدم + یکسانیت (رک)].

عَدَمی (فت ع ، د) صف.
عدم (رک) سے منسوب. خلا امرِ وجودی نہیں ہے بلکہ امرِ عدمی ہے۔ (۱۸۷۶ء ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۹۴)۔ تیری ذات معدوم اضافی ہے کیونکہ اوس کو وجود ذاتی نہیں لہذا جملہ صفات عدمی سے وہ متصف ہے۔ (۱۹۶۲ء ، مرشد کامل ، ۳)۔ [عدم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَدَمِیَّت (فت ع ، د ، کس م ، شد ی بفت) امث.
۱. **معدومیت ، عدم ، نیستی .** شے صورت ہی کا نام ہے لہذا صورت فی الحقیقت عدمیت رکھتی ہے۔ (۱۹۶۲ء ، مرشد کامل ، ۹)۔
۲. **اشیا کی حقیقت وجود کو تسلیم نہ کرنے کا نظریہ یا عقیدہ.** عدمیت ایک قدیم اصطلاح ہے اور اُن مذاہب کے لیے استعمال ہوتی ہے جن کے قائل کسی چیز کی حقیقت وجود کو تسلیم نہیں کرتے۔ (۱۹۲۳ء ، نگار ، اپریل ، ۲۳۳)۔ [عدمی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عَدَن (فت ع ، د)۔(الف) امذ ؛ امث.
بہشت کا چوتھا درجہ جو کہتے ہیں کہ زمرد سبز سے بنا ہے ، بہشت کا باغ.

بیٹے دونوں جو بی بی زینب کے
ماموں پر فدا ہو عدن میں بسے
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰)۔

عدن ہے زمرد کا چوتھا مکاں
جو غازی زا ہو رہیں گے وہاں
(۱۷۶۹ء ، آخر گشت (ق) ، ۱۷۶)۔ چوتھی بہشت زمرد سبز کی بنی ہے ... نام عدن ہے۔ (۱۸۳۸ء ، بہشت نامہ ، ۵)۔

کہتے تھے شاہ ہم کو عدن میں ملے گا چین
آرام از برائے مسافر وطن میں ہے
(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۵۷)۔ (ب) امذ. ۱. **جزیرہ نما عرب کے جنوبی ساحل پر واقع ایک جزیرہ جہاں کا موتی مشہور ہے ، جنوبی یمن کا دارالسلطنت اور مشہور بندرگاہ.**

دریائے مدعا کا لاتے ہیں تھاہ جب سیں
ہر بوند اشک کا ہے دُرِ عدن ہمارا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۶۹)۔

وہ لمبے بال وہ مکھڑا وہ دانت اُن کے وہ ہونٹھ اُن کے
ختن دیکھا ، حلب دیکھا ، عدن دیکھا ، یمن دیکھا
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۶۳)۔

بندھی ہے دھاک عالم میں دُردندانِ جاناں کی
قیامت کے لیے موتی اُٹھا رکھو عدن والو
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۹)۔ عدن کے قوم پرستوں نے اپنی جدوجہد آزادی تیزتر کر دی ہے۔ (۱۹۸۳ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۹۷)۔ ۲. **دائمی سکونت ، ہمیشہ رہنا** (اسٹین گاس)۔ [ع]۔

عَدْنان (فت ع ، سک د) امذ.
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد کا نام جو فصاحت و بلاغت کے لئے مشہور تھے.

بجا ہے آج گر اس بزم میں یہ زیب و ساماں ہیں
یہ اونکی بزم ہے جو یادگارِ نسلِ عدناں ہیں
(۱۸۹۳ء ، کلیات شبلی ، ۲۸)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب سیر کی کتابوں میں صرف عدنان تک مسلسل بیان ہوا ہے۔ (۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۱۰۰)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل کی نسل سے ایک شخص سرزمین عرب میں عدنان نامی گزرا ہے۔ (۱۹۸۲ء ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۰۶۷)۔ [عَلَم]۔

عَدْنانی (فت ع ، سک د) صف.
عدنان (رک) سے منسوب ، عدنان کی نسل سے ، بنو عدنان.

ہاشمی آداب و عباسی فضائل ہم میں تھے
نطق اعرابی تھا عدنانی فصاحت ہم میں تھی
(۱۹۱۳ء ، شبلی نعمانی (مہذب اللغات))۔ بہت سے قبائل اور بطون شاخ در شاخ ہو کر نکلے ان سب قبائل کو عدنانی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ء ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۲)۔ [عدنان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَدْنانِیَہ (فت ع ، سک د ، کس ن ، فت ی) امذ.
جزیرۃ العرب کے باشندے ، جو جنوبی عرب کے قدیم قبیلہ جرہم کی ایک خاتون کے بطن سے حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں. عدنانیہ یعنی عربِ مُستَعْرِبَہ کی زبان عربی ہے۔ (۱۹۷۶ء ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰)۔ [ع]۔

عَدَنی (فت ع ، د) صف.
عدن (رک) سے نسبت رکھنے والا ، عدن کا باشندہ (ماخوذ : اسٹین گاس)۔ [عدن + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَدُو (فت ع ، و مع) امذ.
۱. **دشمن ، مخالف.**

تیغ شبہ جواں آگیں ، مغلوب ہیں عدو سب
توں شیر ہے ازل تھیں ، موصوف انبیاء کا
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۱۱)۔ فوج عدو بھی بڑے دبدبے سے داخل مبارزگاہ ہوئی۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۹۹)۔

جنابِ شیخ بھی خلوت میں پڑھ کر ستیاناسی
عدو کی فوج پر پھونکوں سے اپنی وار کرتے ہیں
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۹۳)۔

۲. (مجازاً) **رقیب.**

ہم بیٹھ کے اُس در پر کب آنسو بہاتے ہیں
ناحق یہ عدو ہم پر طوفان اٹھاتے ہیں
(۱۸۴۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۸)۔

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
عدو کے ہولیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۰)۔

عدو تھے حلقۂ یاراں میں مثلِ موئے سپید
کہ ایک ہم نے نکالا تھا دس نکل آئے
(۱۹۸۸ء ، آنگن میں سمندر ، ۱۳۳)۔ [ع]۔

---پَریشان (---فت پ ، ی مج نیز مع) امث.
(بانک بنوٹ) **تیسری قسم کی کھائی (ضرب و روک ایک ساتھ) کی چھٹی کھائی کا نام** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰۰) . [عدو + پریشان (رک)].

---پَسَنْد (---فت پ ، سک ن) صف.
جو رقیب کو پسند ہو ، جو رقیب یا دشمن کی مرضی یا مزاج کے مطابق ہو ، غیروں جیسا.

بدنام کر دیا ہے تمھیں عشقِ غیر نے
اب ہو گیا خطاب تمھارا عدو پسند

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۸۸). [عدو + پسند (رک)].

---حَیران (---ی لین) امث.
(بانک بنوٹ) **چوتھی قسم تین درجہ کی دسویں کھائی کا نام** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰۳). [عدو + حیران (رک)].

---شِکار (--- کس ش) صف.
دشمن کو شکار کرنے والا ، دشمن کو مارنے یا قید کرنے والا ؛ (مجازاً) جری ، بہادر.

اے شیر مرد معرکہ آرائے کارزار
اے صف شکن دلاور یکتا عدو شکار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۱۸۹). [عدو + شکار (رک)].

---شَوَد سَبَبِ خیر گر خُدا خواہَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **جب خدا کو بہتری کرنا منظور ہوتی ہے تو وہ دشمن ہی کے ہاتھ سے بھلائی کرا دیتا ہے**
(قصص الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

---کاہ امث.
(بانک بنوٹ) **تیسری قسم کی کھائی (ضرب و روک ایک ساتھ) کی دوسری کھائی کا نام** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۹) .
[عدو + کاہ (رک)].

---کُش (---ضم ک). (الف) صف.
دشمن کو مار ڈالنے والا ، قتل کر دینے والا ؛ (مجازاً) جری ، بہادر.

جاندار بردبار عدو کش ، ظفر پسند
بجلی کسی جگہ کہیں آہو کہیں پرند

(۱۸۷۴ ، انیس (میر انیس حیات اور شاعری ، ۱۷۰)). (ب) امث.
(بانک بنوٹ) **تیسری قسم کی کھائی (ضرب و روک ایک ساتھ) کی پہلی کھائی کا نام** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۸) . [عدو + ف : کُش ، کُشتن = مارنا].

---گِیر (---ی مع) صف.
دشمن کو پکڑنے والا ؛ (مجازاً) مضبوط ، سخت ، طاقتور.

خود و زرہ ، کمند گیر مار نام
سب راست کر کے فوج ولایت کا اژدہام

(۱۷۹۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، منظوم ، ۱۰).

جانے نہ پائے زور عدو گیر ہاتھ سے
چھوٹے نہ مر کے قبضۂ شمشیر ہاتھ سے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). [عدو + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا ، گرفت میں لینا].

---لَرْزان (---فت ل ، سک ر) امث.
(بانک بنوٹ) **چوتھی قسم تین درجہ کی آٹھویں کھائی کا نام** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰۳). [عدو + ف : لرزان ، لرزیدن = کانپنا ، لرزنا].

عُدْوان (ضم ع ، سک د) امث.
ستم ، ظلم ، بیداد ، زیادتی. جس قدر کہ ظلم و عدوان جائز رکھا جاتا ہے اسی قدر رعایا کسب سے دستکش ہوتی ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۱). نمرود سرکشی کے مجسموں اور عدوان و طغیان کے پتلوں تک نے اول و آخر تجھی کو پکارا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۷۶). [ع].

عِدْواناً (ضم نیز کس ع ، سک د ، تن ن بفت) م ف.
ظلم و زیادتی سے ، جبراً ، زبردستی. غصب سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے کے حق پر عدواناً غلبہ کر لیا جائے. (۱۹۳۲ ، جنایات برجائداد ، ۱۷۱). [عدوان (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَدُول (فت ع ، و مع) صف.
بہت زیادہ عادل ؛ معتبر و مقبول گواہ . اگر مخبر عدول نہ ہوں تو شاہدوں کو اختیار ہے چاہے گواہی دیں ... چاہے گواہی نہ دیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۹). [ع].

عُدُول (۱) (ضم ع ، و مع) امذ.
۱. (اَ) **نافرمانی ، سرتابی ، انکار ، روگردانی ، انحراف** (حکم قول وغیرہ سے). عدول حکم نہ کر سکا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

جو کچھ کہے تو ہم کو بھی کرنا وہ مصحفی
سلطاں کے حکم کا نہ کسی سے عدول ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۶). میں اپنے قول سے عدول نہ کروں گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۹).

حق عدیل و عادل و عدل و عدالت آفریں
غیر ممکن ہے ترے فرمانِ عالی سے عدول

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۲). مقصود یہ ہو گا کہ اپنے ارشاد سے عدول و رجوع فرمائیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳ : ۳). (اِ) **اصل راہ سے ہٹنا ، پھرنا ، واپس ہونا ، رجوع.** عدول نہ کیا جاوے اس لفظ سے طرف دوسرے لفظ کے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۳). نصب سے رفع کی طرف دوام و ثبات کے لیے عدول کیا گیا ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۱ : ۶۹). ۲. **انقلاب ، بڑا تغیر ، بڑی تبدیلی.** ابتدائی یونانی اور لاطینی تقویموں میں ربع ایام ... انقلاب (یا عدول) اور بعد میں واقع ہونے والے اعتدال کے وسط میں واقع ہوتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷). ۳. (نباتیات) **استوانہ نما شاخیں مولد خلیوں سے کم و بیش زاویہ قائمہ پر واقع ہوتی ہیں لیکن ... اصل محور کو جانباً دھکیل کر اسی سطح میں آ جاتی ہیں اسے عدول کہا جاتا ہے** (انگ : Evection) (الجی ، ۶۳).
[ع : (ع د ل)].

۔۔۔حکم کس اضا نیز بلا اضا (۔۔۔ضم ح ، سک ک) (الف) صف.
کہنا نہ ماننے والا ، نافرمان ، سرکش (نوراللغات ؛ پلیٹس) . (ب) امذ (بہ کس اضا ل). **حکم نہ ماننا ، نافرمانی ، سرکشی، حکم سے انکار**. پھر عدول حکم نہ کر سکا اور عرض کیا کہ یا حضرت اگر پھر آؤں تو تحفہ شہر سے واسطے نیاز کے کیا لاؤں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

دل کا سوال تم نے کیا ہم نے دے دیا
ہم سے عدول حکم تمھارا نہ ہو سکا

(؟ ، سرور کاکوروی ، د (انتخاب) ، ۴). [عدول + حکم (رک)].

۔۔۔حکمی (۔۔۔ضم ح ، سک ک) امث.
حکم کے خلاف کرنا ، نافرمانی ، سرکشی ، حکم عدولی ، سرتابی.

تاجاں نہ ہوئی عدول حکمی
تو نے کہا مر ، تو مر گئے ہم

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند (لطف) ، عشق ، ۱۲۶). حکم سرکاری سے عدول حکمی کرنے میں دونوں مساوی تھے . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۳). اس نے اپنے بادشاہ کی عدول حکمی نہ کی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۷۵) . عام لوگوں کو علم پڑھانا گویا انجیل کی اس آیت کی عدول حکمی سمجھتے تھے. (۱۹۸۸ ، اردونامہ، لاہور، اپریل ، ۲). اف : کرنا ، ہونا. [عدول حکم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔شتوی کس صف (۔۔۔کس ش ، سک ت) امذ.
(جغرافیہ) **موسم سرما میں سورج کا ۲۲ دسمبر کو ٹھہر جانا** . چونکہ شمالی نصف کرے میں یہ زمانہ سردی کا ہوتا ہے اس لیۓ ۲۲ دسمبر عدول شتوی کی تاریخ ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۱۸). [عدول + شِت ۔ شتاء + وی، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔صیفی کس صف (۔۔۔ی لین) امذ.
موسم گرما میں ۲۱ جون کو سورج کا ٹھہر جانا. ۲۱ جون کو جب سورج کا شمال میں ہٹ کر نکلنا رک جاتا ہے تو اس کو عدول صیفی کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸). [عدول + صیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **نہ ماننا ؛ ترک کرنا ، نافرمانی کرنا.**

قسم اور پیماں کیا سب عدول
نہ مانا خدا اور خدا کا رسول

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۲).

کہ و مہ سے کوئی نہیں کرتا
سارے عالم میں حکم اونکا عدول

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۸۳). ۲. **واپس ہونا (راہ سے) پھر جانا ، پلٹنا ؛ (مجازاً) رجوع کرنا.**

جو کہ شاہد ہیں رو راست سے کرتے ہیں عدول
قول اور فعل کا ان میں نہیں کوئی سچا

(۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۲۶۹). نسب سے رفع کی طرف دوام و ثبوت کے لیے عدول کیا گیا ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۱ : ۶۹).

عُدُول (۲) (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
عدل کرنے والے لوگ (پلیٹس). [عادل (رک) کی جمع].

عُدُولی (ضم ع ، و مع). (الف) صف.
پھر جانے والا ، نافرمان ، سرکش ؛ منحرف.

لکھ دیں گے نہ وعدے سے قرضہ کے عدولی ہو
مانگو گے تو پوچھینگے کس کھیت کی مُولی ہو

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۲۰۹) . (ب) امذ. **(تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل) جیسے ، حکم عدولی).**

ہے یہ بے حکم عدولی یہ بہا کر آنسو
آپ کے خلق کو بخشش کی ضمانت لکھوں

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۱۰). [عدول (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔تقویم (۔۔۔فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
(ہیئت) **تقویم جو وسط گرمائی (۲۱ جون تا ۲۱ جون) یا آکاس بیلی (۲۱ دسمبر تا ۲۲ دسمبر) یعنی وسط سرمائی سال پر مبنی ہے** (سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷). [عدولی + تقویم (رک)].

عَدْویٰ (فت ع ، سک د ، ا بشکل ی) امذ.
ایک جسم سے دوسرے جسم کو لگنا یا منتقل ہونا نیز کوئی متعدی بیماری. رسول اللہؐ نے فرمایا نہ عدویٰ ہے یعنی بیماری ایک شخص کی دوسرے کو نہیں لگتی. (۱۹۰۶ ، حیاۃ الحیوان ، ۲ : ۲۱۷). ازدیاد حرارت کی مدت کا تعلق زیادہ تر عفونت اور عدویٰ سے ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۹). [ع].

عِدَّہ (کس ع ، شد د بفت) امذ.
رک : **عدت ، بیوہ یا مطلقہ کا وہ زمانہ جس میں دوسرا نکاح منع ہے.** جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے عدہ کا زمانہ تین طہر ہو گا. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۵۲۸). [ع].

۔۔۔وفات کس اضا (۔۔۔فت و) امث.
شوہر کی وفات کے بعد چار مہینے دس دن کی مدت. عدۂ وفات وہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے . (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۵۲۹). [عدہ + وفات (رک)].

عُدَّہ (ضم ع ، شد د بفت) امذ.
جنگ کے لیے تیار کردہ ساز و سامان و آلات. اے بادشاہ جس چیز سے خوف ہو اوس کے لیے عدہ و سامان درست کرنا اور جدّ کو اختیار کرنا جبکہ ہزل لذیذ معلوم ہو. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۲) . صیغۂ جمع کے ساتھ بالعموم لفظ عدہ اطلاق قدیم طرز کے ملائمن آلات پر کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۱). [ع].

عَدِید (فت ع ، ی مع) صف.
نظیر ، مانند ؛ گنے ہوئے ؛ بہت سے (نوراللغات). [ع].

عَدِیدَہ (فت ع ، ی مع ، فت د) صف مث.
کثیر ، بہت سے. اس کے علاوہ عِلّات عدیدہ و مواعظۂ مختلفہ میں ہیں . (۱۷۹۹ ، نوراللہ شاہ ، تجلیات ستہ نوریہ ، ۱ : ۳۸۹) . مکرر واقع ہوا ہے مواطن عدیدہ اور مشاہدہ عظیمہ میں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۶). [عدید + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَدیدی (فت ع ، ی مع) صف.
چند نفوس ، گنتی کا ، مختصر ، انگریزی لفظ (Oligarch) کا اُردو ترجمہ. دغابازی کشت و خون کی مدد سے زمامِ حکومت اپنے ہاتھوں میں لی اور جو ایام کفر کے اس عدیدی اقتدار کے نمائندے تھے جسے اسلامی تعلیمات نے برطرف کیا تھا. (۱۹۷۰ ، روحِ اسلام ، ۲۳۱). [عدید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَدیدِیّت (فت ع ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
چند افراد کی حکومت ، رک : **عدیدیہ**. ارسطو نے عدیدیت کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ چند دولت مندوں کی حکومت ہے. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظمِ حکومت یورپ ، ۸۳). [عدیدی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَدیدِیّہ (فت ع ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
چند افراد کی حکومت ، کسی مملکت میں حکمرانوں کی ٹولی. شاید یہاں تجارتی عدیدیہ برسرِ اقتدار رہی ہو. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۲۶۲). [عدیدی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَدیل (فت ع ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. **نظیر ، مانند ؛ ہم رتبہ ، ہمسر ، برابر کا ؛ ہم وزن.**

عشوے میں اور کرشمے میں ناز و ادا میں یار
تیرا عدیل کون ہے تُو بے عدیل ہے

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۶۲). مجھے یقین ہوا کہ طفلِ بادشاہ نقابدار گلگون پوش ایسا ساحرِ زبردست ہے کہ جس کا عدیل و نظیر نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۰۹).

کعبے کا خدا جمیل تجھ سے
بُت دیر میں بے عدیل تجھ سے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۱۸).
کون ہے آپ کا عدیل و مثیل بھر گئے فخرِ کائنات لکھوں
(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۴۴). ۲. **انصاف کرنے والا ، منصف ، جج.**

لہو میں تر ہے مری زندگی کی دستاویز
مرا عدیل مگر منتظر گواہ کا ہے

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۳۰). ۳. **جائز ، ٹھیک ، پورا ؛ یکساں ، برابر** (بیلنس). [ع : (ع د ل)].

عَدیلَہ (فت ع ، ی مع ، فت ل) صف مث.
عدیل (رک) کی تانیث ، ہم رتبہ ، ہمسر.

لکھی دعائے عدیلہ جواب نامہ پہ ہے
کرینگے خاک نکیرین بوسیوں سے سوال

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائدِ سحر ، ۱۸). [عدیل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَدیم (فت ع ، ی مع) صف ، امذ.
غیر موجود ، نیست و نابود ؛ نایاب ، ناپید ، کمیاب.

شاہِ جہاں تھا اوّل بے صفت و بے قسیم
بے خود و بے نام ہوا آپ کوں اپنی کر عدیم

(۱۶۴۲ ، شاہ سلطان ثانی ، ک ، ۷).

پانی میں دیکھ کے جو عکس کیے اُن نے تمیز
آئی واں اس کو نظر شکل دو خورشید عدیم

(۱۸۰۱ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۲).

کہاں ظل کہ تھے آپ ظلِّ کریم
کہ ہوتا ہے سایہ کا سایہ عدیم

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۳۸). [ع : (ع د م)].

ـــُ البَدَل (ــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) صف.
جس کا بدل نہ ہو ، بے نظیر ، یکتا.

شہِ بہشتا کافر پُردغل
کہ تھا پردلی میں عدیم البدل

(۱۸۸۰ ، تمقام الاسلام ، ۲۹). [عدیم + رک : ال (ا) + بدل].

ـــُ التَّضاد (ــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت) صف ؛ امذ.
جس میں کوئی تضاد نہ ہو ، تضاد سے پاک. یہ دونوں حرکتیں کم و بیش عدیم التضاد ہوتی ہیں ، اور عصب بتحن اکثر پھٹ جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۳). [عدیم + رک : ال (ا) + تضاد (رک)].

ـــُ التَّطابُق (ــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، ضم ب) صف.
وہ جسے کسی سے مطابقت نہ ہو. اس کی خالصۃً تنسیاتی کتابیں اس کے ذہنی ارتقا کے اس درجے پر شائع ہوئیں ، جب وہ ان دو عدیم التطابق بنیادوں کا موازنہ ، اور ان دونوں کو ملانے کی کوشش کر رہا تھا. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۳). [عدیم + رک : ال (ا) + تطابق (رک)].

ـــُ التَّمْثِیل (ــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک م ، ی مع) امذ.
رک : **عدیم المثل**.

بھر سنو رتبۂ ابروئے عدیم التّمثیل
ہفت اقلیم کا اک قبلۂ ممتاز و جلیل

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۲ : ۱۳۵). [عدیم + رک : ال (ا) + تمثیل (رک)].

ـــُ الجَواب (ــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ج) صف.
جس کا کوئی جواب نہ ہو ، بے مثل ، لاجواب.

بیاں زمیں پہ سحابِ گہر فشاں کی طرح
مرا کلام عدیم الجواب بھرتا ہے

(۱۹۰۰ ، بیان (سیّد محمد مرتضے) ، انتخابِ کلام ، ۲۳۸). [عدیم + رک : ال (ا) + جواب (رک)].

ـــُ الحِس (ــــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
وہ جو حس کے بغیر ہو ، بے حس. عدیم الحس حیوانیات میں ورید میں آہستہ سے مشرب کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵). [عدیم + رک : ال (ا) + حس (رک)].

ـــُ الحَمْل (ــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک نیز فت م) صف مث.
وہ جس کو کبھی حمل نہ ٹھہرا ہو ، بانجھ عورت. یہاں جو بیان دیا گیا ہے اُس کا اطلاق عدیم الحمل عورت کے سیفی کے وضعِ قیام پر ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۸۹). [عدیم + رک : ال (ا) + حمل (رک)].

ـــُـ الحَواس (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
دیوانہ ، پاگل ، مجنون ، خبط الحواس. جس کی بے خوفی انتہا کو پہنچی ہوئی ہو ... سزاوار ہے کہ اس کو دیوانہ یا عدیم الحواس کہیں. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۹۱). [عدیم + رک : ال (۱) + حواس (رک)].

ـــُـ الدَّم (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت) صف.
(طب) **ایسا جسم جس میں خون نہ ہو ، بغیر خون کا.** جزوی عدم حیث اس طرح بھی پیدا کی جا سکتی ہے کہ اس حصہ کو عدیم الدم بنا دیا جائے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۰). [عدیم + رک : ال (۱) + دم (رک)].

ـــُـ الدِّماغ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد د بکس نیز بفت) صف.
(حیوانات) **بغیر دماغ کا ، جس کے سر میں بھیجا نہ ہو.** یہ منطقہ پیدائش کے بعد جلد ہی غائب ہو جاتا ہے اور عدیم الدماغ جنینوں میں غیر موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۵). [عدیم + رک : ال (۱) + دماغ (رک)].

ـــُـ السَّہیم (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، ی مع) صف.
(کسی وصف میں) **جس کا کوئی شریک نہ ہو ، لاجواب ، بے نظیر.** ہمدردی میں لاجواب مصیبت برداشت کرنے میں عدیم السہیم. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲۴). فلاں شے بے مثل و لاجواب ہے عدیم السہیم و نایاب ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۱). [عدیم + رک : ال (۱) + سہیم (رک)].

ـــُـ العَدِیل (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) صف.
بے مثل ، لاجواب ، بے نظیر. علوم عربی و فارسی ... انشا پردازی میں عدیم العدیل فقیدالمثال تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۲). [عدیم + رک : ال (۱) + عدیل (رک)].

ـــُـ الفُرْصَت (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ف ، سک ر ، فت ص) صف.
جسے بالکل فرصت نہ ہو ، نہایت مصروف و مشغول شخص. وہ صاحب بہت عدیم الفرصت تھا. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۲۳). اسکے سوا عزیزوں کی بیمارداری و مکروہات خانگی میں نہایت عدیم الفرصت رہا. (۱۸۹۴ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۸). جب زمانۂ حال کا ادیب اتنا عدیم الفرصت ہے تو مستقبل کے اہل قلم سے کیا توقع کی جا سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۶). [عدیم + رک ال (۱) + فرصت (رک)].

ـــُـ الفُرْصَتی (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ف ، سک ر ، فت ص) امث.
مصروفیت ، فرصت نہ ہونا. کسی کو عذر عدیم الفرصتی کا ہے ... کوئی کہتا ہے کہ یہاں ہم نے کیا گناہ کیا ہے جو کتھا سنیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۱۲).

شہروں میں کورس دن میں فارمولا ورک کرتے ہیں
عدیم الفرصتی سے ان کی الفت ترک کرتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۳). ہوا یوں کہ سیکشن افسر صاحب نے روایتی عکمانہ عدیم الفرصتی میں مبتلا ہونے کے باعث خبر تو کجا اس کی سرخی تک بھی پڑھنا گوارا نہیں کیا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۰). [عدیم الفرصت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُـ القَرار (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ق) صف.
بے قرار ، بے چین ، نہایت مضطرب. ایسا شخص مسلوب اللذۃ عدیم القرار منغص العیش ہو گا یعنی بغیر ایذا و تکلیف اوٹھانے کے خلق کو آسایش نہیں مل سکتی. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸۲). [عدیم + رک : ال (۱) + قرار (رک)].

ـــُـ اللَّون عَدَسَہ (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، و لین ، فت ع ، سک نیز فت د ، فت س) امذ.
(طبیعیات) **بے رنگ عدسہ جس میں سے شعاعیں بغیر متکسر ہوئے گزریں** (انگ : Achromatic Lens). مقعر عدسہ انحراف کو ایک حد تک دور کر دیتا ہے لیکن انتشار کی مکمل طور پر تعدیل کر دیتا ہے عدسوں کا ایسا مجموعہ عدیم اللون عدسہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۷ ، مبادیات طبیعیات ، ۳۵۹). [عدیم + رک : ال (۱) + لون (رک) + عدسہ (رک)].

ـــُـ المِثال / المِثْل (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس م / سک ث) صف.
بے مثل ، لاجواب ، بے نظیر ، بے مثال.

جوانی منے تھا عدیم المثال
جتا اس میں صورت وتا تھا کمال

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۲).

ہے سخن جگ منیں عدیم المثال
جز سخن نہیں دوجا جواب سخن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

آئینہ صاف ہو کے نہ پائے جمال یار
حیراں کرے گا حسن عدیم المثال یار

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۷۳). صاف گوئی اور عدیم المثال استغنا کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ... سامنے سے ہٹا دیتا ہے. (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۶۶). ملا سید حسین طبسی ایک عدیم المثال عام و دانشور کے علاوہ عظیم المرتبت شاعر بھی تھے. (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، جولائی ، ۸۵). [عدیم + رک : ال (۱) + مثال / مثل (رک)].

ـــُـ المَیل (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین) صف.
بے توجہ ، بے رغبت ، جسے کوئی خواہش نہ ہو. یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر جسم عدیم المیل ہو تو قبول نہیں کرتا حرکت قسری. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۰۲). [عدیم + رک : ال (۱) + میل (رک)].

ـــُـ النَّظیر (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) صف.
بے نظیر ، لاجواب. اس فتح میں مسینا کا بھی حصّہ ہے کہ اس نے عدیم النظیر شجاعت سے جیتوا بچایا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۶). اس کی مثال کوئی دوسرا عدیم النظیر واقعہ بھی فراہم کرنے سے قاصر ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۰). [عدیم + رک : ال (۱) + نظیر (رک)].

ـــُ النِّہایَت (ـــضم م ، غم ا ، ل ؛ شد ن بکس مج ، فت ی) صف.

جس کی کوئی انتہا نہ ہو ، بے کراں ، لامحدود. اٹلی کے ایک باشندے نے ... ایک کتاب کائنات اور دنیاؤں کے عدیم النہایت ہونے پر لکھی. (١٩١٠ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ٢٣٦). [عدیم + رک : ال (ا) + نہایت (رک)].

ـــُ الوُجُود (ـــضم م ، غم ، سک ل ، ضم و ، و مع) صف ؛ امذ.
غیر موجود ، نایاب ، کمیاب ؛ مراد : خدائے تعالیٰ.

ہر ایک بے نمود کی اس سے نمود ہے
موجود ہے وہی جو عدیم الوجود ہے

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٥٨).

موجود ہو کے رہتا ہے آنکھوں سے وہ نہاں
عین الوجود ہو وہ عدیم الوجود ہے

(١٩١٣ ، سیر پنجاب ، ١٥١). [عدیم + رک : ال (ا) + وجود].

عَدیمَة (فت ع ، ی مع ، فت م) امث.
عدیم (رک) کی تانیث ، غیر موجود ، تراکیب میں مستعمل. [عدیم (رک) + ة ، لاحقۂ تانیث].

ـــُ الْاَجْنِحَه (ـــضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ج ، کس مج ن ، فت ح) امذ.
(حیوانیات) جانوروں کی وہ قسم جن کے بازو نہیں ہوتے (ان میں پسّو وغیرہ شامل ہیں). ساتویں صنف یعنی عدیمة الاجنحه میں وہ پسو داخل ہیں جن کے بازو نہیں ہوتے. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٠٣). [ع : عدیمة + رک : ال (ا) + اجنحه (جناح (رک) کی جمع)].

ـــُ الْاَسْنان (ـــضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک س) امذ ؛ ج.
(حیوانیات) وہ جانور جن کے دانت نہیں ہوتے ، بوبلے جانور جو اپنی لمبی نوکدار اور لیسدار زبان کو منہ سے باہر نکال کر کیڑے مکوڑوں کا شکار کر کے کھاتے ہیں (موریچہ خور وغیرہ). درداً یا عدیمة الاسنان یعنی بوبلے جانور یہ عجیب و غریب جانور یورپ میں نہیں پائے جاتے دردا انہیں اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے دانت نہیں ہوتے . (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٥٥) . عدیمة الذنب یعنی بے دمے جانور اس صنف میں ایسے دو حیاتین

ـــُ الذَّنَب (ـــضم ت ، غم ا ، ل ، شد ذ بفت ، فت ن) امذ.
(حیوانیات) جانوروں کی وہ قسم جن کے دُم نہیں ہوتی (جیسے مینڈک جن کی دُم ٹانگوں کے بڑھتے بڑھتے غائب ہو جاتی ہے). عدیمة الذنب یعنی بے دمے جانور اس صنف میں ایسے دو حیاتین شامل ہیں جن کے دم نہیں ہوتی مثلاً غوک زہردار اور مینڈک. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٩٠). [عدیمة + رک : ال (ا) + ذنب (رک)].

ـــُ الرّاس (ـــضم ت ، غم ا ، ل ، شد ر) صف ؛ امذ.
(حیوانات) بغیر سر کا ، وہ جانور جن کے سر نہ ہوں ، جیسے گھونگے والے جانور. ایک حصے کے جانوروں کو عدیمة الراس یعنی بے سرے جانور اور دوسرے حصے کے جانوروں کو ذوی الراس یعنی سر والا جانور کہتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٠٢). [عدیمة + رک : ال + (ا) + راس (رک)].

ـــُ الفِلْقَه (ـــضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ل ، فت ق) امذ.
(نباتات) پودوں کی وہ قسم جن میں پھول اور دال نہیں ہوتی (مثلاً لھن ، دریائی گھاس وغیرہ). عدیمة الفلقه ... بغیر پھول کے ہوتے ہیں ان میں دال نہیں ہوتی. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٥٨). [عدیمة + رک : ال (ا) + فلقه (رک)].

عَذاب (فت ع). (الف) امذ.
١. **(اللہ تعالیٰ کی جانب سے) گناہ کی سزا ، بداعمالی کی پاداش (ثواب کا نقیض).**

تج بہشتی حور کوں دیکھیا ہے جن
جم حرام اس پر ہے دوزخ کا عذاب

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٨٩). ساتواں کسلیہ کہتا ہے کہ ثواب ہے نہ عذاب ہے اللہ کے پاس خواہ نیکی کرو خواہ بدی کرو. (١٨٢٣ ، دقایق الایمان ، ١٦).

کبھی داغ توبہ کی ہے کبھی پھر شراب ہی ہے
نہ عذاب ہی ملے گا نہ ہمیں ثواب ہرگز

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٠٦). حج کی رسم ... میں اس قدر بدعات اضافہ کر دیے تھے کہ وہ ثواب کے بجائے عذاب کا کام بن گیا تھا. (١٩١٣ ، سیرة النبیؐ ، ٢ : ١٢٢). آگ میں جلانا عذاب تھا جو اس مردے پر مسلط تھا. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ١٥١). ٢. **دُکھ ، اذیّت ، تکلیف ، رنج و غم.**

عذاباں سوں کر منج گرفتار توں
لیوے جیو تو میرا سزاوار ہوں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٣٦).

ایسی نگاہ کی کہ سرا جی نکل گیا
قضیہ مٹا عذاب سے چھوٹے خلل گیا

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ٨٢).

سوزشِ سینہ اپنے ساتھ گئی
خاک میں بھی ہمیں عذاب رہا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٣٣).

ملتی ہے خوئے یار سے ، نار ، التہاب میں
کافر ہوں ، گر نہ ملتی ہو راحت عذاب میں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٨). آج کل آدمی اس نئی روشنی کی بدولت طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہے. (١٩٠٥ ، سی پارۂ دل ، ٣٧). ٣. **مصیبت ، بلا ، وبال ، جنجال.**

جیتے استنجے سوں بہان ہوئے پلید
عذاب اس اوپر قبر کا ہوئے پدید

(١٦٨٨ ، ہدایات ہندی ، ٧٠).

تب وس دیو کوں میں دیا یہ جواب
کہ یہ جیونا مجھ کو دستا عذاب

(١٧٥٢ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ٣٩).

دشمن تو سب کے چھوٹ گیا اس عذاب سے
باقی بھی سر بچے ہیں ترے انتظار میں
(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۳).
جس میں کم ہو عذابِ محسوسات
ڈھونڈھتا ہوں میں وہ مقامِ حیات
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۷۵). سیاسی حکومت ... ایک بڑا عذاب تھی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۸۳). ۳. **گناہ ، پاپ ، برائی.**
تک تلطف سوں آ کے مل جاتا
حق کے نزدیک کچھ عذاب نہ تھا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ٦).
دل لے کے مجھ سے کہا تو ہی تو دے گیا تھا
یعنی مرے ہی سر پر الٹے عذاب رکھنا
(۱۷۸٦ ، میر حسن ، د ، ۲۲). (ب) صف. **تکلیف دینے والا ، ایذا دینے والا.**
جنوں ہے جب سے مجھے شور ہے حسینوں میں
ہیں جلیل سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱۱۲). [ع].

۔۔۔ اُترنا محاورہ.
قہر ٹوٹنا ، خدا کا غضب نازل ہونا ، مصیبت پڑنا.
اب لوگ جو دیکھیں گے تو خواب اور طرح کے
اس شہر پہ اتریں گے عذاب اور طرح کے
(۱۹۸٦ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۵۸).

۔۔۔ اُٹھا لانا محاورہ.
دقت میں پڑ جانا ، جھگڑا کھڑا کر لینا ، دشواری پیدا کر لینا (مہذب اللغات).

۔۔۔ اُٹھانا محاورہ.
تکلیف برداشت کرنا (نوراللغات).

۔۔۔ اُلحَرِیق (۔۔۔ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع) امذ.
پُر سوز عذاب ، بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ؛ (کنایۃً) دوزخ کی آگ کا عذاب.
یزید کے نصیب ہیں عذاب الحریق
سدا اس اگن میں تو جل جائے جائے
(۱۷۸۰؟ ، قادر (بیاضِ مراثی ، ۱۰۲)). [عذاب + رک : ال (۱) + حریق (رک)].

۔۔۔ اُلنّار (۔۔۔ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن) امذ.
آگ کا عذاب ؛ (کنایۃً) دوزخ کی آگ کی ایذا رسانی
جلائے دیتا ہے وہ دوست جس کو یار سمجھے تھے
محبت اوس پری رو کی عذاب النّار سمجھے تھے
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۴۳). [عذاب + رک : ال (۱) + نار (رک)].

۔۔۔ اِلٰہی کس صف (۔۔۔ کس ا ، مد ل) امذ.
خدا کا قہر (مہذب اللغات). [عذاب + الٰہی (رک)].

۔۔۔ اَلِیم کس صف (۔۔۔ فت ا ، ی مع) امذ.
المناک عذاب ، دردناک عذاب ، تکلیف دینے والا عذاب.
واعظ بتوں کو خلد میں لے جائیں گے کہیں
ہے وعدہ کافروں سے عذابِ الیم کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۹). میں چھ مہینے اس عذابِ الیم سے جس میں آج کل مبتلا ہوں محفوظ رہا. (۱۹۰٦ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ٦۵). [عذاب + الیم (رک)].

۔۔۔ آنا محاورہ.
خدا کا قہر نازل ہونا ، گناہوں کی سزا ملنا.
بدوں کے واسطے ہر جا بدی نمایاں ہے
زمیں گھستی ہے مُردے سے یہ عذاب آیا
(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۱).
ازل سے سخت جاں آمادۂ صد امتحاں آئے
عذابِ چند روزہ یا عذابِ جاوداں آئے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۸۵).
تلاش سائے کی لائی جو دشت سے تو کھلا
عذاب صورتِ دیوار و در بھی آتا ہے
(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۸).

۔۔۔ بڑا ہونا محاورہ.
بہت تکلیف دہ عذاب ہونا.
کھانے سے ہے زیادہ حاجتِ آب
بھوک سے پیاس کا بڑا ہے عذاب
(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)).

۔۔۔ بَن جانا / بَننا محاورہ.
مصیبت بن جانا ، دشواری کا باعث ہونا ، باعثِ آزار ہونا. سارا عمل بذات خود ایک عذاب بن جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، موٹرانجینئیر ، ۷۱). بس اتنی سی بات میرے لیے عذاب بن گئی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۷).

۔۔۔ پڑنا محاورہ.
قہر نازل ہونا ، اذیت ملنا ، تکلیف ہونا.
پڑے بہوت کتی عذابان پڑے
کہ پھر اس جزیرے کو جا اتھڑے
(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۰).

۔۔۔ ٹُوٹ پڑنا / ٹُوٹنا محاورہ.
خدا کا قہر نازل ہونا (مہذب اللغات).

۔۔۔ ثَواب (۔۔۔ فت ث) امذ.
بُرائی بھلائی ، نیکی بدی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [عذاب + ثواب].

۔۔۔ جاں کس اضا ؛ صف.
جان کا وبال ، جی کا وبال ، زندگی کے لیے مصیبت. اس زمانے میں ہندوستان کے مختلف مذاہب کا پروپیگنڈا بھی عذابِ جان ہوگیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲٦). [عذاب + جان (رک)].

---جھیلنا محاورہ.
مصیبت اٹھانا ، دکھ اُٹھانا ، تکلیف برداشت کرنا. سب خلق کے عوض مجھ پر عذاب کرتے تا کہ خلق کو دوزخ کا عذاب نہ جھیلنا پڑتا.
(۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۳۷).

---دوزخ کس اضا(---و مج ، فت ز) امذ.
وہ تکلیف جو دوزخ میں بداعمالیوں کے سبب ہوگی . نوگرفتاران مصیبت کو کچھ روز تک مشاہدات زنداں میں عذابِ دوزخ کا نمونہ نظر آیا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۳). [عذاب + دوزخ (رک)].

---دیکھنا محاورہ.
رک : عذاب جھیلنا ، اذیّت برداشت کرنا.

بتا کچ وہاں دیکھیا میں عذاب
جو تیں اس عذاباں کوں حد ہور حساب
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۳).

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۷).

---دینا محاورہ.
گناہ کی سزا دینا ؛ مصیبت میں مبتلا کرنا ، تکلیف پہنچانا ، دکھ دینا.

خدا اس پرہ کا کرے گھر خراب
کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷). اوس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور اوس کو عذاب دیتا ہے . (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۳۸) . زندوں کے گریہ و ماتم کرنے سے مُردوں کو عذاب دیا جاتا ہے .
(۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳).

ویسا ہی نمو ملا شجر کو
موسم نے دیا عذاب جیسا
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۵۵).

---رہنا محاورہ.
مصیبت نازل رہنا نیز مصیبت نازل ہونا ، تکلیف ہونا.

سوزشِ سینہ اپنے ساتھ گئی
خاک میں بھی ہمیں عذاب رہا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۳).

جب آ کے گھر میں وہ خانہ خراب رہتا ہے
کہوں میں کس سے جو مجھ پر عذاب رہتا ہے
(۱۸۷۹ ، جانِ صاحب ، د ، ۲۰۳).

---سہنا محاورہ.
۱. **مصیبت برداشت کرنا ، دُکھ سہنا ، تکلیف اُٹھانا.**

اتنا کچھ سہتا ہوں ایسی سر عذاب
نہ رہی سن یار کے دل میں تاب
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۷).

در در پھرے ہم خراب کیا کیا
دن رات سہے عذاب کیا کیا
(۱۸۸۷ ، اختر ، واجد علی شاہ (مہذب اللغات)).

انساں میں بھی کتنا حوصلا ہے
جینے کے عذاب سہہ رہا ہے
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۵۳). ۲. **عذابِ خداوندی کی اذیّت کو جھیلنا** (مہذب اللغات).

---سے م ف.
مشکل سے ، اذیّت کے ساتھ ، مصیبت جھیل کر.

گزک کے واسطے ساقی کے میں نے رو رو کر
کباب دل کو کیا ہے بڑے عذاب سے دھو
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۰۸).

---سے چُھوٹ جانا / چُھوٹنا محاورہ.
مصیبت سے بری ہونا ، تکلیف سے رہائی پانا ، اذیّت سے چھٹکارا حاصل ہونا.

ایسی نگہ کی کہ مرا جی نکل گیا
قضیہ مٹا عذاب سے چھوٹے خلل گیا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۸۲).

کیا جو قتل مجھے تم نے خوب کام کیا
کہ میں عذاب سے چھوٹا تمہیں ثواب ہوا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳). تم کیوں مرنے لگے ، خدا مجھ ہی کو موت دے جو اس عذاب سے چھوٹوں. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۵۳). اس طرح میں بھی عذاب سے چھوٹ جاؤں گی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۱۱۱).

---سے مُعَذَّب ہونا محاورہ.
قہرِ الٰہی کا مزہ چکھنا ، عذابِ خداوندی میں گھرنا ؛ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہونا.

جائے ہے توبہ دارِ دنیا سے
ہو معذّب عذابِ عقبیٰ سے
(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)).

---عَظیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
بہت بڑا عذاب ، بہت بڑی مصیبت ، سخت اذیّت. مشین نے یہ ضرور کیا کہ بے روزگاری کو ایک معمولی خلش سے بڑھا کر انسانیت کی جان کے لئے ایک عذاب عظیم بنا دیا. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۸۹). [عذاب + عظیم (رک)].

---فِشار کس اضا(---فت نیز کس ف) امذ.
وہ عذاب جو فشارِ قبر سے ہوتا ہے ، قبر کا مردے کو بھینچنا.

جب ہوا گور میں عذابِ فشار
دھیان آیا کنارِ مادر کا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱).

لپٹ کے مجھ سے وہ سوتا ہے غیر روتے ہیں
میں خوش ہوں ان کو عذابِ فشار ہوتا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [عذاب + فشار (رک)].

۔۔۔قَبر کس اضا(۔۔۔فت ق ، سک ب) امذ.
وہ تکلیف جو مُردے کو قبر میں گناہوں کی پاداش میں ہوتی ہے۔
جو شخص شفاعت کبائر اور رویت اور عذابِ قبر اور کراماً کاتبین کا منکر ہو ، اس کے پیچھے ... نماز ناجائز ہے۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۰۸)۔ [عذاب + قبر (رک)]۔

۔۔۔کا نازل ہونا محاورہ.
مصیبت یا تکلیف آنا ، خُدا کا قہر نازل ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔کٹنا محاورہ.
مصیبت دور ہونا ، جھگڑا ختم ہونا ، بلا ٹلنا.

غفران پناہ رند جہاں سے گزر گیا
اچھا ہوا عذاب کٹا دردِ سر گیا
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۰)۔

۔۔۔کرنا محاورہ.
مصیبت ، دکھ یا تکلیف میں ڈالنا ، سزا دینا. اُس کے معتقدوں پر سخت عذاب کیا گیا۔ (۱۸۸۰ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۳۹)۔

۔۔۔کمانا محاورہ.
گناہ مول لینا (مہذب اللغات)۔

۔۔۔کے فرشتے امذ ؛ ج.
وہ ملائک جو گنہ گاروں کو عذاب دینے کے لیے حسبِ عقائد اسلام مقرر ہیں.

خادم جو تھے بنے وہ فرشتے عذاب کے
گھر ہو گیا ہے ہجر میں مجھ کو بسانِ گور
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۵)۔ تب حکم ہووے گا عذاب کے فرشتے اُن سے کہیں گے ... دوزخ کا عذاب آگ کھاتے رہو۔ (۱۸۷۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۳۶)۔

۔۔۔کھینچنا محاورہ.
مصیبت برداشت کرنا ، آفت سہنا ، تکلیف اٹھانا.

کھینچا غمِ فرقت کا دل تو نے عذاب ایسا
ہم تجھ کو نہ سمجھے تھے اے خانہ خراب ایسا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۵)۔

۔۔۔گور کس اضا(۔۔۔و مج) امذ.
رک : عذابِ قبر.

عذابِ گور سے ہم کو ڈرا نہ اے واعظ
بہے گی بحرِ فنا کوچۂ نگار میں روح
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰)۔ [عذاب + گور (رک)]۔

۔۔۔لگانا محاورہ.
رک : عذاب لینا ، روگ لگانا. تُو جو پرائے کارن اپنی لال سی جان کو عذاب لگائے تو کے وکھت کا ثواب۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۶۱)۔

۔۔۔لینا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، روگ لگانا ، جان بوجھ کر مشکل میں پڑنا نیز گناہ اختیار کرنا. پیٹ ہی کے واسطے اپنے اوپر عذاب لیتے ہیں۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۵۲)۔

ہرگز ستم نہ توڑ کسی ناتوان پر
بے فائدہ عذاب نہ لے اپنی جان پر
(۱۹۰۹ ، مطلعِ انوار ، ۶۰)۔

۔۔۔مرگ کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ر) امذ.
موت کا عذاب ، موت کی آفت ، مرنے کی مصیبت ، نزع کی تکلیف.

مرے لئے ترے الطاف کی وہ اُجلی رُت
عذابِ مرگ میں تھی زندگی کی آمیزش
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۳۶)۔ [عذاب + مرگ (رک)]۔

۔۔۔مول لینا محاورہ.
رک : عذاب لینا. کیوں عذاب مول لے رہے ہو تم اس کی جوانی کا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳)۔

۔۔۔میں آنا محاورہ.
مصیبت میں پھنسنا ، دقت میں پڑنا ، رنج و تکلیف میں مبتلا ہونا.

خوب نکلے ہم اس کے کوچے سے
ورنہ آئی تھی اک عذاب میں رات
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۳)۔

اک سوزِ برقِ حُسن سے تھا اضطراب میں
تھا آنکھ کا قصور دل آیا عذاب میں
(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۳۶)۔

۔۔۔میں بھانا محاورہ (قدیم).
مصیبت میں مبتلا کرنا ، مشکل میں پھنسانا. ایسی کون عذاباں میں بھائے تو کیا تھا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳)۔

۔۔۔میں پڑنا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا ہونا ، رنج و تکلیف میں گرفتار ہونا ، دقت اٹھانا.

نہ پڑ عذاب میں اے روح چل نکل تن سے
یہ بارگہِ عناصر فساد کا گھر ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۸)۔

رشک آفریں وہ نالے کیے اضطراب میں
دشمن بھی کہہ رہے ہیں پڑے کس عذاب میں
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۳۳)۔ اسی روز سے میرا دل ان سے بکدّر ہو گیا اور ان کی ساری بھی عذاب میں پڑیں۔ (۱۹۱۳ ، محل خانہ شاہی ، ۱۱۱)۔

۔۔۔میں پھنسنا محاورہ.
رک : عذاب میں پڑنا (مہذب اللغات)۔

۔۔۔میں ڈال دینا/ڈالنا محاورہ.
مصیبت میں مبتلا کرنا ، جھگڑے بکھیڑے میں پھنسانا ، مشکل میں ڈالنا.

ناصح نے مجھ کو ڈال دیا کس عذاب میں
دل کا کہا کروں کہ اب اس کا کہا کروں
(۱۹۱۳ء ، طوفانِ نوح ، ۵۹).
الجھا کے دل کو فکرِ گناہ و ثواب میں
یہ ہم نے خود کو ڈال لیا کس عذاب میں
(۱۹۸۷ء ، بوندے رسیلہ ، ۳۹).

---میں رہنا محاورہ.
تکلیف میں مبتلا رہنا ، رنج و غم میں پھنسا رہنا.
وہ رُخ جو نقاب ہی میں رہتا
آئینہ عذاب ہی میں رہتا
(۱۹۷۹ء ، زخمِ ہنر ، ۸۳).

---میں ہونا محاورہ.
مصیبت میں ہونا ، سخت تکلیف میں مبتلا ہونا ، بہت پریشان ہونا.
گلشن بغیر یار ہے کنجِ قفس سے تنگ
ہم تو بڑے عذاب میں اے ہم صفیر ہیں
(۱۸۳۲ء ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۳).
سفر میں کیا جی ہو نہیں رہا تھا کیا تھا شعلوں نے کچھ اشارہ میں دستگیروں کو یوں پکارا چلو چلو میں عذاب میں ہوں
(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۱۷۹).
اپنے آپ میں گم ہو کس عذاب میں تم ہو
(۱۹۷۹ء ، جزیرہ ، ۳۵).

---نازل ہونا محاورہ.
خدا کا غضب نازل ہونا ، قہر ٹوٹنا ، مصیبت آنا.
ہاتھوں کا جنوں جانے کیوں کر
نازل ہے عذاب ان کے سر پر
(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۹۰). غزل سے بھی زیادہ داستانوں پر عذاب نازل ہوا. (۱۹۸۵ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹).

---ہونا محاورہ.
سختی ہونا ، مصیبت نازل ہونا ، تکلیف ہونا.
اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب
ہوا آٹھویں دن جوں کشتی حباب
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰۰).
رگِ جاں کٹنے سن کے تارِ رباب
خوشی کے ہیں سامان مجھ پر عذاب
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲).
چلنے بھی تو قیامت بھی ہو چکی صاحب
بڑا عذاب سہہ رہتی ہے انتظار میں روح
(۱۸۷۰ء ، الماسِ درخشاں ، ۸۵). ابو ہریرہؓ کا عقیدہ تھا کہ ... توجہ کرنے سے مردہ پر عذاب ہوتا. (۱۹۰۶ء ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۷).

عذابی (فت ع) صف ، امذ.
عذاب (رک) سے منسوب ، عذاب کا سزاوار ، عذاب میں مبتلا ہونے والا ، گنہگار ، بداعمال. جو آدمی جھوٹی گواہی دے کر بے جرم و بے قصور آدمی کو پھانسی چڑھواتا ہے وہ بڑا بد کردار اور نالائق اور عذابی ہے. (۱۸۵۹ء ، مراۃ الصدق ، ۷۰).
[عذاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِذار (کس ع) امذ.
عارض ، رخسار ، گال نیز چہرہ.
خط کم تھا زیبِ لوحِ عذار — کہ باریک ہوتا ہے خطِ غبار
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۹).
دل ہے داغ جگر ہے ٹکڑے آنسو سارے خون ہوئے
لوہو پانی ایک کرے یہ عشق لالہ عذاراں ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۷۲۶).
یاد آیا سرو سا جو وہ قد ، پھول سا عذار
میں بیقرار ہو کے چمن سے نکل گیا
(۱۸۹۶ء ، تجلیاتِ عشق ، ۵۹).
یہ مہروش ، یہ ماہ لقا آئینہ عذار
غنچوں میں جلوہ ریز ہواؤں میں مشک بار
(۱۹۷۷ء ، سرکشیدہ ، ۷۰). [ع].

عُذّال (ضم ع ، شد ذ) صف ، ج.
الزام عائد کرنے والے ، تہمت لگانے والے ، عاذل کی جمع.
عذال میں ہے کنکاش و نجوا
کرتے ہیں سکوتِ اہلِ سیاست
(۱۹۶۳ء ، کلکِ موج ، ۲۱). [ع : (ع ذ ل)].

عَذْب (فت ع ، سک ذ). (الف) امذ.
شیرینی ، مٹھاس.
جذبِ بیاں کو دیکھیے عذبِ لساں کو دیکھیے
ان کی زباں کو دیکھیے میرے دہاں سے کیا غرض
(۱۹۳۲ء ، بے نظیر شاہ وارثی ، کلامِ بے نظیر ، ۸۲).
کبھی زنجیر ہے کبھی مشعل
عشقِ عذبِ فرات و ملحِ اجاج
(۱۹۶۳ء ، کلکِ موج ، ۲۳۹). (ب) صف. ۱. **میٹھا ، خوش ذائقہ ، مزیدار ، پینے کے لائق (عموماً پانی).**
کیوں تنک بحرِ عذب سے مل کر
ملح یا ما سے ناسور ہوتا
(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۱). آبِ عذب کا بڑا فائدہ پینے کا ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۵۰). الٰہی برف کے عذاب سے بچا ، اور اس کو ہمارے جسم و روح کے لیے عذب و شیریں بنا. (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۸۳).
مٹنے کے بعد بٹنے کا آیا ہمیں مزہ
ہے ذائقے میں عذب ہمارا عذابِ دل
(۱۹۳۸ء ، بستانِ تجلیات ، ۵۹). ۲. **(مجازاً) رواں ، دل پسند ، اچھا ، خوش کن ، شیریں (شعر وغیرہ کے لیے).**
نازل ہوں شعرِ عذب ، مخاطب ہو جب کوئی
مرجانہ و منیزہ و لیلیٰ و لامیہ
(۱۹۶۳ء ، کلکِ موج ، ۲۳۶). تمام اقسامِ نظم میں شعر کو بدیع ، قوافی کو درست ، معانی کو لطیف ، الفاظ کو عذب اور عبارت کو صاف ہونا چاہیے. (۱۹۸۸ء ، دو ادبی اسکول ، ۴۴). [ع].

ـــــُ البَیان (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ب) صف.
خوش بیان ، شیریں کلام.

تھی عذوبت اس کی یہ شکرّ فشاں
شہد جس کے وصف میں عذب البیان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۰) . ہمارے آزاد کی توصیف میں اخبارات رطب اللسان اور عذب البیان ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۷۱). ادھر شعراً اور ادباً اُس کی مدح و ثنا میں رطب اللسان ہیں ادھر علماء و اُمراء اُس کی خوشامد گوئی میں عذب البیان ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۱۷). [عذب+رک: ال (ا)+بیان].

ـــــ البَیانی (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امث.
شیریں کلامی ، خوش بیانی. ایک ہی شخص کی عذب البیانی سے سب ابن السبیلوں کو قطع کرنا راہ کا اسہل اور سرور زیادہ از بیان حاصل ہوتا ہے. (۱۸۵۹ ، تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸).

خطیب منبر آدم تری عذب البیانی سے
طرب انگیز موجیں لے رہا ہے چشمۂ کوثر

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۵۰). [عذب البیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اللِّسان (ـــــ ضم ب، غم ا، ل ، شد ل بکس) صف.
شیریں بیان ، خوش گفتار ، شیریں دہن.

کہ مل جائے نہر نجف سے وہ نہر
خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

(۱۸۳۵ ، اثر لکھنوی ، لوح محفوظ ، ۲۱۰). خود کو شیریں بیان اور عذب اللسان کہنا کیا مبالغہ ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۲). [عذب + رک : ال (ا) + لسان (رک)].

ـــــ بَیانی (ـــــ فت ب) امث.
رک : عذب البیانی.

دیکھے فرہاد اگر عذب بیانی میری
کیا عجب عشق ہو شیریں کا جو اس کو پھیکا

(۱۹۲۳ ، مدح پیغمبر الہ ، ۶۰). [عذب + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ لِسان (ـــــ کس ل) صف.
رک : عذب اللسان ، خوش بیان.

ہے سخندان (وزیر) وو ایک عذب لسان

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۹). [عذب (رک) + لسان (رک)].

عَذَبَہ (فت ع ، ذ ، ب) امذ.
عمامے کا شملہ. پھر فرمایا کہ عذبہ علاقے یا تعلق کو کہتے ہیں اور اس کے پس پشت ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ تمام حقوق کو پس پشت ڈال دیا گیا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۷۹). [ع].

عَذْبَہ (فت ع ، سک ذ ، فت ب) امذ.
ایک درخت اثل کا پھل ، چھوٹی مائیں. جھاؤ... اس کو اثل کہتے ہیں اور پھل کو عذبہ اور ننھی مائیں اور چھوٹی مائیں بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۳). [ع].

عَذْبی (فت ع ، سک ز) صف ؛ امذ.
عذب (رک) سے منسوب ؛ (کنایۃً) مروارید ، موتی. مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... عذبی ، یمنی ، شعری ، تبتی (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [عذب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُذْر (ضم ع ، سک ز) امذ.
۱. بہانہ ، حیلہ ، اعتذار ، ٹال مٹول.

کیا عذر سوں اس کی چھلی زباں
ادب سونج چشمے میں ہوگی رواں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۴).

یہ عذرِ امتحانِ جذبِ دل کیسا نکل آیا
میں الزام اس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲). برن صاحب نے خواجہ صاحب کی درخواست پر عذر عدیم الفرصتی کر دیا. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اکبر ، ۳۶). اگر اردو اس دشواری کو ایک عذر بنا لے تو وہ بجز فارسی کے اور کسی زبان کی شاعری کا ترجمہ کرنے سے قاصر رہے گی. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۳۷). **۲. (مجازاً) انکار ، اعتراض ، چوں و چرا ، انحراف.**

اگر کسی کے تیں عذر پیدا ہوا جو وقت اوّل میں ہویدا ہوا

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۰۰).

جو مجھے چاہے سزا دے ، رند وہ مختار ہے
عذر مولا سے نہیں کچھ بندۂ درگاہ کو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۵).

عذر آنے میں بھی ہے اور بلاتے بھی نہیں
باعثِ ترکِ ملاقات بتاتے بھی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۳).

جو خدا کا حکم ہے خوب ہے ، مجھے توبہ کرنے میں عذر کیا
مگر ایک بات ہے واعظا کہ بہار اب تو قریب ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر، ک ، ۲ : ۶۳). **۳. معقول سبب ، جواز شرعی ، حجت.** فقہا نے بلاعذر کے کہنکار کو مفسد نماز قرار دیا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۱). جو شخص بلا عذر شرعی جماعت میں حاضر نہ ہوتا وہ منافق سمجھا جاتا. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۲). روزے سے چھوٹ نہ مرد کو ہے نہ عورت کو، جو عذر ہو سکتے ہیں ان کی تفصیل بتا دی گئی ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۷۹). **۴. معذرت ، طلبِ معافی نیز توبہ.**

ہوئی چوک کا عذر لیانے سگیا
بدی پر نیکوئی دیکھانے سگیا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۲).

جان میں بیٹھا نہ لیتا جانتا جو اتنا شوخ
عذر اوپر لازم ہے جو تقصیر ہو کیجے معاف

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۲۸).

عذر تقصیر بھی چاہوں گا میں اس سے اے دل
تک تو خاموش ہو دینے سے وہ دشنام کہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰). گنہگار کا عذر قبول کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۰).

کیا ڈر جو قصر عفو مقامِ بلند ہے
زینہ لگا کے پہنچوں گا عُذرِ قصور کا
(۱۸۵۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۲). تم کیوں عذر معذرت کرو ، تم نے تو میرے سر سے ایک بوجھ ہٹا دیا . (۱۹۶۸ ، غالب ، ۸۱) .

۵. **استدلال ، توجیہ.** جب کوئی عورت اپنے عہد کا دعویٰ کرتی تو شوہر کو اس عذر کا بہت موقع ملتا کہ اس نے اپنا نفس مجھ پر ہبہ کر دیا ہے . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۸). کوئی ثبوت لیے بغیر تصور کر لیا جائے گا کہ شطرنج کھیلی گئی کوئی عذر تسلیم نہ کیا جائے گا. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۲۰۰) .

۶. (فقہ) **عذر اوس کو کہتے ہیں کہ اگر مستاجر اجارہ کو باقی رکھے تو ایسا نقصان اوس کا ہوتا ہے جو عقد اجارہ سے اوس پر لازم نہیں ہوا تھا** (نورالہدایہ ، ۳ : ۱۶). [ع].

---اپیل کس اشا(---فت ا ، ی مع) امذ.
وہ عذر جو اپیل میں کیا جائے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۹) .
[عذر + انگ : Appeal].

---اُٹھانا محاورہ.
اعتراض کرنا ، معترض ہونا ، الزام لگانا.
جھکیں سب حضرتِ آدم کے آگے ، حکمِ ربّی تھا
اٹھایا اہرمن نے عذر لیکن اس پہ بدعت کا
(۱۹۳۰ ، اردو ، جنوری ، ۱۲۸).

---اِمتِناعِ نالِش کس اشا(---کس ا ، سک م ، کس مع ت ، کس ع ، کس ل) امذ.
دعوے کی روک کا عذر (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۹ ؛ جامع اللغات).
[عذر + امتناع (رک) + نالش (رک)].

---آفریں (---سک ف ، ی مج) صف.
بہانہ بنانے والا ، حیلہ گر ، بہانہ جُو.
آج ہی باتیں بناتی ہاں کے آنے میں نہیں
حیلہ گر تو کب نہ تھا عذر آفریں تو کب نہ تھا
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۱۰). [عذر + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آور (---فت و) صف.
عذر کرنے والا (جامع اللغات). [عذر + ف : آور ، آوردن - لانا] .

---باقی نہ رَکھنا ف م.
کسی اعتراض کی گنجائش نہ چھوڑنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .

---بدتر اَزگناہ فقرہ.
گناہ سے انکار گناہ سے بھی زیادہ برا ہے (عذر گناہ بدتر از گناہ کی تخفیف). یہ کہنا کہ عورتوں کو پڑھنے لکھنے کا وقت نہیں ملتا ایک عذر بدتر از گناہ ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۶).
سامنے اس رخ کے یہ شور شکستِ رنگ گل
عذر بدتر از گنہ ہے طرزِ تقریرِ بہار
(۱۹۰۹ ، کلیات رعب ، ۹۶).

---بَراءَت کس اشا(---فت ب ، ء) امذ.
(قانون) **بری ہونے کا جواز** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۹) .
[عذر + براءت (رک)].

---بیجا کس صف(---ی مج) امذ.
غیرمناسب عذر ، ناجائز عذر ، لغو یا بیہودہ معذرت جو قابلِ سماعت نہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [عذر + بیجا (رک)].

---بے ضابِطگی کس اشا(---سک نیز کس مع ب ، فت ط) امذ.
(قانون) **بے قاعدگی کا عذر ، خلافِ قانون ہونے کا عذر** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۹). [عذر + بے (حرفِ نفی) + ضابطہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---پذیر (---فت نیز کس ب ، ی مع) صف.
عذر قبول کرنے والا ، معاف کرنے والا نیز قابل معافی ؛ قابل تسلیم (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [عذر + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پوش (---و مج) صف.
عذر چھپانے والا ، معاف کرنے والا ، غلطی نظرانداز کرنے والا.
عشق تو اے یار ہے یہ عذر پوش
دیکھیے اس عشق کے جوش و خروش
(۱۸۰۲ ، رموزالعاشقین ، ۳۵). [عذر (رک) + ف : پوش ، پوشیدن - چھپانا ، پوشیدہ کرنا].

---پیش کَرنا محاورہ.
معذرت کرنا ، کوئی دلیل یا حجت لانا. (ام سلمہ) ... نے چند عذر پیش کیے ... آنحضرت صلعم نے ان سب زحمتوں کو گوارہ کیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱۱).

---تَراشْنا محاورہ.
بہانہ کرنا ، حیلہ تراشنا ، عذر پیش کرنا ، دلیل دینا. نئے نئے عذر تراش لیے جاتے ہیں. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۳۰). جو لوگ چھوٹے چھوٹے عذر تراش کر روزے سے بچتے ہیں ان پر قضا ہی نہیں کفارہ بھی واجب ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۱۵۶).

---تَراشی (---فت ت) امث.
عذر تراشنا ، حیلہ کرنا ، بہانہ بنانا. اسے اپنا تاسف اور عذر تراشی دونوں ہی بے معنی نظر آنے لگے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵۵). [عذر + ف: تراش ، تراشیدن - چھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---تَقصِیرات کَرنا محاورہ.
گناہوں کی معافی چاہنا (جامع اللغات).

---تَمادیِ اَیّام کس صف(---فت ت ، کس د ، ی ، فت ا ، شد ی) امذ.
(قانون) **میعاد گزرنے کا عذر** (ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۹۹؛ جامع اللغات). [عذر + تمادی (رک) + ایام (رک)].

---چاہنا ف س.

معذرت چاہنا ، معافی چاہنا ، بہانہ کرنا. حضرت فاطمہؓ نے کہا ، یا رسول اللہؐ ایک عرب دروازے پر کھڑا ہے ... کہ اندر آوے ، ہر چند کہ عذر چاہا ، نہیں مانتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۶).

عذر چاہا بعد خط کے اون نے ہر یک سے ولے
اک دل ناشاد کی میرے ہی دلداری نہ کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰).

---چلنا محاورہ.

عذر سنا جانا یا قبول ہونا.

خدا بھی عاجزوں کی عاجزی سنتا ہے محشر میں
بڑی سرکار میں دربار میں یہ عذر چلتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۱).

---خواہ صف.

عذر چاہنے والا ، عفو خواہ ، معذرت خواہ ، معذرت کرنے والا.

مت جلا اب سراج کوں ظالم
شعلۂ غم کوں عذر خواہ کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۳).

جو توبہ کرے بخش دوں سب گناہ
نہیں مجھ کوں پرواہ ہو عذر خواہ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۹). سرسر یہ عتاب دیکھ کر عذر خواہ ہوئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۵۸).

ہیں دل عشاق جب آگہ رسم حسن و عشق
بے رخی ہے ان کی ناحق عذر خواہ التفات

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۶۴). [عذر (رک) + ف : خواہ ، خواستن - چاہنا].

---خواہی امث.

۱. معذرت چاہنا ، معافی طلب کرنا نیز توبہ.

تری عذر خواہی قبولے گا او
پڑے گا تو تجھ بات دیوے گا او

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۱).

مشتاق عذر خواہی نہیں آبرو کو کیا ہے
یہ روٹھ روٹھ چلنا چل چل کے پھر ٹھٹکنا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹). وہ ان کی آواز سن کر نکلا اور نہ ملنے کی عذر خواہی کرنے لگا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۰۱).

وہ مجرم ہوں گنہ کا عذر بھی میں کر نہیں سکتا
کہ رحمت اس کی شرماتی ہے میری عذر خواہی سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۴). شرف باریابی حاصل ہونے پر دیر میں آنے کی شکایت فرمائی میں نے عذر خواہی کی. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۳۷). **۲. پرسا ، تعزیت ، ہمدردی ، غمخواری.**

مہماں ہوئی وفا ہو یک تل کی
عذر خواہی بہت کری دل کی

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۲).

عجب عالم ہے ادھر سے ہمیں ہنستی ستاتی ہے
ادھر سے بستی آتی ہے دوڑی عذر خواہی کو

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۲).

اس جا پہ عذر خواہی بیماری کرے گا وہ
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

(۱۸۶۷ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۲).

دل کی الجھن سے پریشاں تھا حُر باتوقیر
عذر خواہی کی نہ بن پڑتی تھی کوئی تدبیر

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۳۱). [عذر خواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خواہی کرنا ف س ؛ محاورہ.

۱. معذرت چاہنا ، معافی طلب کرنا.

کتے وضع سوں عذر خواہی کیا
لجا گھر اسے بادشاہی کیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳). ایاز اس میں سب اپنا گناہ جان کر ... توبہ کرنے لگا اور عذر خواہی کیے. (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار ، ۵۷). او شخص شرمندہ ہو کر عذر خواہی کیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (اردو شہ پارے ، ۲۳۴)). سامنے ان حضرت کے گریہ و زاری اور عذر خواہی کی. (۱۸۸۹ ، نہرالمصائب ، ۱۹۶). وہ حضرت موسیؑ ... کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۲۷۳). مسٹر جناح عذر خواہی کرتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے. (۱۹۸۱ ، تحریک پاکستان اور قائداعظم ، ۳۶). **۲. انکار یا انحراف کرنا.** باغیوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا گیا لیکن انہوں نے اس حکم کی تعمیل سے عذر خواہی کی. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح وشام ، ۸۲). **۳. تعزیت کرنا ، پُرسہ دینا ، شریک جنازہ نہ ہو سکنے کا عذر یا افسوس پیش کرنا ، غم خواری کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---دار صف ؛ امذ.

اعتراض کرنے والا ، معترض. جب ہائی کورٹ سے اشتہار جاری ہوا اس وقت اس کو سامنے آ کے عذر دار ہونا تھا ، اب کیا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۱۸). وراثت میں کوئی عذردار دعوے دار الٰہ کھڑا ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۴۳). [عذر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.

اعتراض (قانون) ایسی درخواست جس میں کسی پر اعتراض کیے گئے ہوں. ان کو اطلاع پہنچتی بھی تو وہ بذریعہ کسی عذرداری کے اس مقدمہ میں کچھ دست اندازی نہیں کر سکتے تھے. (۱۸۶۷ ، شرح قانون شہادت ، ۲۰۳). کمیشن نے عذرداریوں کی تحقیقات نہایت اعتدال اور انصاف کے ساتھ کی. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۰). جسٹس جگ موہن سنہا نے مسز اندراگاندھی کے خلاف دائر شدہ انتخابی عذرداری کا تاریخی فیصلہ سنایا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹۰). [عذردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ داری کَرنا ف مر ؛ محاورہ۔
(قانون) ایسی درخواست پیش کرنا جس میں کسی معاملے پر اعتراض کیے گئے ہوں۔ جب تقسیم میں باپ کو کوئی حصّہ دیا جائے تو اس کے بیٹے ... عذرداری کر سکتے ہیں۔ (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۱۰۰)۔

ـــــ داری (پیش) ہونا محاورہ۔
(قانون) عذرداری کرنا (رک) کا لازم ، اعتراض کی درخواست پیش ہونا۔ باغیوں کی جائداد منضبطہ کے متعلق عذرداریاں ہونے لگیں۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۸۱)۔ سطحی اعتراض ٹیکنیکل عذرداریاں پیش ہوتی تھیں۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۹۳)۔

ـــــ زُبانی کسی صف(ـــــ فت نیز ضم ز) امذ۔
(قانون) جو عذر بِلا تحریر صرف زبان سے کیا گیا ہو (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [عذر + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ شَنَو (ـــــ کسی نیز فت ش ، و لین) صف۔
عذر سننے والا ، معاف کر دینے والا ۔ قدردان عذر شنو مجھ کو تاخیر اصلاح پر صاف رکھتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۵۵)۔ [عذر + ف : شنو ، شنیدن = سننا]۔

ـــــ قُبول کَرنا محاورہ۔
عذر کو قبول کر لینا ، معذرت کو تسلیم کر لینا۔

عذر تا نہ کروں میں تمہارا قبول
جو بڑھتے تو بڑھتے ہوئے تم جبھول

(۱۹۶۷ ، آخر گشت ، ۱۰۹)۔ ہرچند عذر کرتا ہوں قبول نہیں کرتے۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۰۶)۔

ـــــ کَرنا ف مر ؛ محاورہ۔
۱. بہانہ کرنا ، حیلے حوالے سے کام لینا ، ٹال مٹول کرنا۔

ہر بات میں عذراں کرتے
مکراں بھی کرتیں کتنے عذر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۵۰)۔

کیا عذر اب نہ ملنے کی خطا کا
سجن سیں ہو کہ تھی جھگڑے سوہو کے

(۱۸۱۷ ، دیوان آبرو ، ۵۷)۔ بہادروں نے جواب دیا کہ جناب ہم تو جو کوئی آئیگا اول تو عذر کریں گے اگر نہ مانا ... حریف کے دانت کھٹے کر دیں گے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۰۶)۔ اب تک میرے دیکھنے میں نہیں آیا جو بخوشی اوس ضلع میں رہنا چاہتا ہو بہت تو جاتے ہوئے اقسام کے عذر کرتے ہیں ۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۵)۔ **۲. معذرت کرنا ، انحراف کرنا ، پیشکش ٹھکرا دینا۔** گوشت بھون کر اپنی بہن اور بہنوئی سے کہا کہ کھاؤ دونوں نے عذر کیا۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۰)۔

میں وہ نہیں کہ عذر کروں دل کے واسطے
دل بھی ہے نذر آپ کے حاضر جگر بھی ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۵۹)۔ **۳. معذرت کرنا ، معافی طلب کرنا ، معافی مانگنا۔** وہ یہ حالت دیکھتے ہی قدم پر گر پڑا اور عذر کرنے لگا کہ ... نادانستہ حرکت ہوئی۔ (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۱۸)۔

ـــــ گُناہ کسی اضا(ـــــ ضم گ) امذ۔
۱. گناہ کی توجیہہ ، گناہ کا استدلال ، کسی بہانے سے گناہ یا غلطی چھپانا۔

سوچتے ہیں بادہ کش بیٹھے ہوئے عذر گناہ
دیکھ لینا اب نہ ہوگا ان سے توبہ کا نباہ

(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۴۳) ۔ اسے کسی لحاظ سے بھی «عذرگناہ» یا صفائی کی کوشش نہیں کہا جا سکتا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۷)۔ **۲. گناہ سے انکار۔**

آپ سب کچھ جانتے ہیں کیسے ہو عذر گناہ
سر ندامت سے جھکائے عاجزی سے آئے ہیں

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۳۰)۔

ـــــ گُناہ بَدتَر(از)گُناہ (گُنَہ) فقرہ۔
گناہ سے انکار گناہ سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

عُذر کنام خوباں بدتر گنہ سے ہوگا
کرتے ہوئے تلاف بے لطف تر کریں گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۴)۔ خود (بہادر شاہ ظفر) کو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۱۸۳)۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کی بات نہیں ہے میں خوب جانتا ہوں اور مجھ کو پوری طرح احساس ہے۔ (۱۹۸۳ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۰)۔

ـــــ لانا محاورہ۔
عذر تلاش کرنا ، حجت یا دلیل پیش کرنا ، حیلہ بہانہ کرنا۔

توں رنجش کیا کے سو کیہ لات کوں
عذر لیاتا اس مقالات کوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۶)۔

کرتا نہیں ادب کچھ لاتے ہیں عذر جیتے
کن نے تجھے پڑھایا کرتا ہے ہم سوں بے نے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۶)۔

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر ، میرے قتل کرنے میں وہ اب لاوینگے ، کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵)۔

ـــــ لَنگ کسی صف(ـــــ فت ل ، غنہ) امذ۔
بوچ اور نامعقول عذر ، عذر بےجا ، ناقص عذر ، کمزور عذر۔

ترنگاں کوں پیدا ہوا عذر لنگ
پکڑنے منگے نعل سیناں پہ زنگ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۵)۔

واسطے اس کے کہ ہے یہ عذر لنگ
دلپذیری کا نہیں کچھ اس میں ڈھنگ

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، ۵۷)۔

پاؤں میں چوٹ آنے کے ہمارے بہانے جانے دے
پیش رفت آگے ہمارے کب یہ عُذر لنگ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳)۔

ہر شب کو نامق آنے میں کرتی ہے عذرِ لنگ
کیا جانتی نہیں ہے ہمارا مزار ، شمع

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۲)۔

جس قدم کو ہر قدم در پیش عذرِ لنگ ہو
منزلِ مقصود تک اس کا پہنچنا ہے محال
(۱۹۳۰ ، احسن الکلام ، ۲۲۶). عذر لنگ تراش کر حکومت محض اپنی عصبیت پر پردہ ڈالنا چاہتی تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹۰). [عذر + لنگ (رک)].

---(و) مَعذرت (---(و مع) ، فت م ، سک ع ، کسر مع ذ ، فت ر) امث.
طلبِ عفو ، معافی تلافی . ایک خادم کھانا لایا اور عذر معذرت کرنے لگا۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰). قول قسم ، سر کی قسم ، عذر معذرت مشکلات کُل مرحلے طے ہوگئے۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶). اف : کرنا ، ہونا۔ [عذر + (و ، حرف عطف) + معذرت (رک)].

---معقُول کسر صف(---فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
وہ عذر جو ازروئے عقل درست ہو ، وہ سبب یا بہانہ جو تسلیم کر لیا جائے۔ جتنا ہوتا ہے وہ باعتبارِ مذہب عذرِ معقول ہے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۴۲). [عذر + معقول (رک)].

---نیُوش (--- کسر ن ، و مج نیز و مع) صف.
عذر سننے والا ، حیلہ بہانہ سننے والا (نوراللغات). [عذر + ف : نیوش ، نیوشیدن ـ سننا].

---وِراثت کسر اضا(--- کسر و ، فت ث) امذ.
(قانون) میراث یا ورثے کا دعویٰ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) . [عذر + وراثت (رک)].

عَذرا (فت ع ، سک نیز فت ذ).(الف) امث.
۱. **دوشیزہ ، کنواری لڑکی.** بدووں میں صرف بھائی یا ابن عم ہی کو کسی عذرا (کنواری) کا سر عام بوسہ لینے کا حق تھا۔ (۱۹۶۰ ، غزل الغزلات ، ۱۳۵). ۲. **وامق کی محبوبہ.**
کبھیں وامق کبھیں عذرا کبھیں مجنوں کبھیں لیلیٰ
کبھیں خسرو کبھیں شیریں کبھیں فرہاد ہو ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۴۷).
دیا پیر کے ہاتھ رانجھا نے دل
وو عذرا ستی خوش نہ ہوئے ایک پل
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۶).
ہم سا عاشق نہیں تم سا کوئی معشوق نہیں
نل دمن کیسے بھلا وامق و عذرا کیسے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۵).
مانا کہ دل افروز ہے افسانۂ عذرا
مانا کہ دل آویز ہے سلمیٰ کی کہانی
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۶۵۲). ۳. **حضرت مریم کا لقب.** مریم عذرا کی خانقاہ کی تمام ننوں میں وہی نوجوان اور خوشرو تھی۔ (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۸). ۴. **لقب حضرت زہرا بنت رسول اللہ.**
خوب دولت تھی بتولؑ عذرا کے گھر میں
آج دُرّانہ دھنسو شیر خدا کے گھر میں
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۸۸).(ب) امذ. **(نجوم) برج سنبلہ،** برج سنبلہ کا نام. چھٹی سنبلہ ہے اور اس کو عذرا بھی کہتے ہیں.
(۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۷). سنبلہ جس کو عذرا بھی کہتے ہیں ... اس کی شکل بھی عورت کی ہے جو خوشۂ گندم ہاتھ میں لیے ہوئے ہے۔ (۱۸۹۵ ، مقالات سرسید ، ۶ : ۱۱۳).[ع].

عُذرات (ضم ع ، سک ذ) امذ ؛ ج.
عذر (رک) کی جمع ، معذرتیں ، بہانے نیز اعتراضات. جو عذرات وہ کرتے ہیں وہ کسی قدر معقول بھی ہیں۔ (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳). وہ مقلّد بدستاویز ان عذرات کے جن سے سابقاً بخوبی جواب دیا گیا ہے یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا اور یا ... اس حدیث کو طرف قولِ امام کے لے جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۱). [عذر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

عُذری (ضم ع ، سک ذ) صف ؛ امذ.
قابلِ معافی ؛ (قانون) وہ اراضی جس پر سرکاری لگان معاف ہو. دیہات عذری مصارفِ خانقاہ نہیں ہیں۔ (۱۸۶۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۴۷). [عذر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُذُوبَت (ضم ع ، و مع ، فت ب) امث.
حلاوت ، شیرینی ، مٹھاس ، خوش ذائقہ ہونا.
تھی عذوبت اُس کی یہ شکّر فشاں
شہد جس کے وصف میں عذب البیاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۰).
خشک ہوتی ہے مزاجوں کی رطوبت تجھ سے
پاتا ہر میوۂ شیریں ہے عذوبت تجھ سے
(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۲). وہ اپنی صفائی ، ستھرائی ، عذوبت ہر جگہ دکھائے گا ، جس کا بدیہی ثبوت یہ نظمیں ہیں۔ (۱۹۱۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۲). اپنے لہجے کی عذوبت ، اپنے تکلم کی موسیقیت ... کے اعتبار سے ایک ایسے انسان تھے جو اس کرۂ خاک پر صدیوں کے بعد پیدا ہوئے ... ہیں۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۵۲۹). [ع].

---لِسانی کسر صف(--- کسر ل) امث.
شیریں بیانی ، خوش بیانی. خدا تمہاری شیریں بیانی اور عذوبتِ لسانی میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے (آمین) . (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۹۷). [عذوبت + لسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرابَچی (فت ع ، سک نیز فت ب) امذ.
عرابہ کا ڈرائیور ، ہانکنے یا چلانے والا شخص. دس عرابوں پر بیس عرابچی اور ایک بڑھئی مقرر ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸۳). [عرابہ (بحذف ہ) + چی ، لاحقۂ نسبت].

عَرابَت (فت نیز کسر ع ، فت ب) امث.
بیہودہ گوئی ، بد گوئی ، فحش کلامی. رفث سے مراد عرابت اور تعریض کرنا عورتوں کو جماع سے۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۳۳). [ع].

عَرابَہ (فت ع ، مد) امذ.
۱. **گاڑی ، چھکڑا ، لمبی بیل گاڑی ، ارابہ.**

عرابہ بزرگی دھرے ہوں اینک
اگر ٹک غنیم آئے کرنے کوں جنگ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۳). اپنا گرز گراں بھرا بھرا کر ایسا مارا کہ ایک ضرب سے کتنے عرابہ سوار عرابوں سمیت خاک برابر کر دیے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۸). دشمن کے عرابوں (گاڑیوں) میں سے تین عرابے لا کر تیمور کے سامنے ایک پشتے کے طور پر قائم کر دیئے. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۹۳). **۲. اسلحہ خانہ ، جنگی ساز و سامان اور رسد وغیرہ کا گودام** (پلیٹس). [ف].

عَرابی (فت ع) امذ.
رک : اعرابی ، عرب کا دیہاتی ، بدو.

کتنے ایک رنجکے عرابی بتی
حیواناں ہونے گھال گھوڑے ستی

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹).

مرے ملک میں کوئی ایسا نی مرد
جو ہوئے اس عرابی سنے ہم نبرد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۰).

عرابی کوں دیے جب سرپتی چل
ہو ایک کڑکڑاٹ آوازہ او کل

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۹۰).

سُنا اس بات کوں جب وہ عرابی
پڑھا ہے کلمۂ طیب شتابی

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۲۲۳). [اعرابی (رک) کی تخفیف].

عُرات/عُراۃ (ضم ع) امذ ؛ ج.
ننگے ، برہنہ لوگ ، لباس سے بےبہرہ لوگ. مشہور وہ ہے کہ حشر لوگوں کا حفاۃ و عراۃ و عزل. یعنی پا برہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہوتا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۸). [عاری (رک) کی جمع].

عَرّادات (فت ع ، شد ر) امذ ؛ ج.
عرادہ (رک) کی جمع. مرینی سلطان یعقوب نے ... مجانیق ، عرادات اور ہندام النفط کا استعمال کیا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۰). [عرادۃ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عَرّادَہ (فت ع ، شد ر ، فت د) امذ.
چھوٹی گوپھن ، منجنیق سے چھوٹا آلۂ جنگ جس میں پتھر رکھ کر دشمن کے مارتے ہیں. پتھر پھینکنے کے بڑے بڑے عرادے اور منجنیق بنانے شروع کر دیئے. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۰۸). دونوں جانب سے مغربی اور عرادے حرکت میں آئے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، سید معین الحق ، ۹۳۹). [ع : (ع ر د)].

عَرار (فت ع) امث
ایک خوشبودار جنگلی بوٹی جو بابونہ سے مشابہ ہوتی ہے. نجد کی عرار نامی بوٹی کی خوشبو سے فائدہ اٹھالو ورنہ آج رات کے بعد عرار نہیں ملے گی. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۳۳۳). [ع : (ع ر ر)].

عَرّاف (فت ع ، شد ر) صف ؛ امذ.
بڑا جانکار ؛ (مجازاً) کاہن ، فال گو ، منجم. عرب میں بھی عرّاف و کاہن تھے جن کی طرف لوگ رجوع کیا کرتے تھے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۸).

کاہن و قائف و عراف کی باتیں ہیں دغا
ربِّ کعبہ کی قسم ہیں یہ منجم جھوٹے

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۲۶). [ع : (ع ر ف)].

عَرّافَہ (فت ع ، شد ر ، فت ف).(الف) صف مث.
عرّاف (رک) کی تانیث ، فال نکالنے والی ، کاہن عورت. چلو ، حجاز کی فلاں عرافہ (سیانی) کے پاس چلو اور جو وہ کہے وہی کرو . (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۸۹). (ب) امث. **عرّاف (رک) کا فن یا پیشہ ، فال گوئی.** بعض نفوس اصحاب عرافہ کے ہیں اور وہ لوگ استدلال کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۳). [عراف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عِراق (کس ع) امذ.
۱. ایک آزاد ملک کا نام جو ایران اور سعودی عرب کے درمیان سمندر کے ساحل پر واقع ہے.

تیرے سخن کے نغمۂ رنگیں کوں سن ولی
ڈوبا عرق کے بیچ عراق عراق میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۷). عراق میں بارہویں کو ہوائے خوشگوار چلنی شروع ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۳). برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر نے کہا ہے کہ عراق کی شورش اس کا داخلی معاملہ ہے. (۱۹۹۱ ، جنگ ، کراچی ، ۶ اپریل ، ۸). **۲. ایک راگ جو چاشت کے وقت گایا جاتا ہے.**

چھیڑتی جا اس عراقِ دلنشیں کے ساز کو
اے مسافر دل سمجھتا ہے تری آواز کو

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۵). عراق کا پہلا شعبہ تخالف ہے جس کی ۵ راگنیاں ہیں. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۱۵). **۳. کنارے کی پٹی ، روش ، کیاری.** زمین باغ فیض بخش زیر اشجار پر بار مع عراق ہائے پختہ وغیرہ بدیں تفصیل. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۸۸). **۴. کنارہ ، دریا کا کنارہ.** وجۂ تسمیہ عراق کی یہ ہے کہ لفظ عراق کے معنی کنارۂ دریا کے ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالۂ علم جغرافیہ ، ۳ : ۱۲). **۵. ہمواری ؛ یکسانیت.** عراق کو عراق اس لیے کہا گیا ہے کہ یہاں کی زمین ہموار ہے ... عربوں کے یہاں عراق یکسانیت کو کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۳۶۹). **۶. نزدیک ہونا ، قربت ، نزدیکی.** ابوالفدا نے لکھا ہے کہ عراق کے معنی نزدیکی کے ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالۂ علم جغرافیہ ، ۳ : ۱۲). **۷. وہ شہر یا ملک جو دریا کے کنارے پر واقع ہو ؛ وہ خاص ملک جو دریائے جیحون دجلہ اور فرات کے کنارے واقع ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

عِراقی (کس ع).(الف) صف.
عراق (رک) سے منسوب ، عراق کا ، عراق کا باشندہ. صدیوں سے براعظم میں آباد کئی گھرانے اپنے آپ کو عراقی ، شیرازی وغیرہ لکھتے ہیں. (۱۹۸۴ ، حصار انا ، ۱۷). (ب) امذ.
۱. عراق عرب کا گھوڑا ، عربی گھوڑا.

ان کے انگے کیا عراق ترنگ
چلیں چڑ او تربوں اوپر تب ترنگ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۳).

سن ان کی عرض شاہ نے اور لے نبیؐ کا نام
شمشیر پرتگال عراقی صبا خرام

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، منظوم ، ۱۰).

تازی ترکی عراقی و عربی
کوتل آگے تھے خوش جلو میں سبھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۸). عراقی پر سوار وہ جہاں پر جاتا تھا دھرتی دھمکنے لگتی تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹۱).

خوشامد کا عراقی اڑ رہا مسجد کے زینے پر
سلطان ہی تو ہے آخر یہ ازبل مشرقی ٹٹو

(۱۹۰۳ ، بہارستان ، ۶۷۹). ۲. فارسی کا ایک مشہور شاعر، اوحدی کے بعد خواجہ فریدالدین عطار ، مولانا روم ، عراقی وغیرہ نے غزل کو نہایت ترقی دی. (۱۹۰۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۳۷). [عراق + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پر بس نہ چلا گدھے (گدھیا) کے کان اینٹھے کہاوت.
زبردست پر بس نہ چلا تو غریب کو مارنے/ستانے لگے ، دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان امیٹھے (جامع اللغات).

---پر زور نہ چلا گدھے کے کان امیٹھے کہاوت.
رک : عراقی پر بس نہ چلا الخ (محاورات ہند).

--- کو مارا اور ترکی کانپا کہاوت.
اوروں کی تادیب سے عبرت پکڑنے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---یمن (---فت ی ، م) امث.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام جو عربی ، ایرانی اور ہندی موسیقی سے مل کر پیدا ہوئی. تینوں اقسام کی موسیقی سے مل کر جو راگنیاں پیدا ہوئیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ، زلف نوروز ، عراقی یمن ... حجازی کھماج وغیرہ. (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۱۵). [عراقی (رک) + یمن (علم)].

عِراقَین (کس ع ، ی لین) امذ.
عراق کے شہر بصرہ اور کوفہ. غرض کہ ملانے موصوف ... باوجود سن شباب کے عراقین اور آذربائیجان ... حاضر ہوئے. (۱۸۶۷ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۲ ، ۸۳).[عراق (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ] .

عَراوَہ (فت ع ، و) امذ.
رک : عرابہ ، لمبی بیل گاڑی کا نام ، چھکڑا گاڑی. دو لاکھ پیادے اور دو ہزار ہاتھی اور تین ہزار عراوہ آتشبازی لے کر شہر سے باہر ایلچی کے استقبال کو نکلا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۸۳). [عرابہ (رک) کا ایک املا].

عَرائس (فت ع ، سک ء) امث ؛ ج.
دلہنیں ، عروسیں ، نئی نویلیاں. مجالی شواہد التجلیات الاحدیّہ مرایای عرائس الاشراقات الالٰہیہ ایسا پیغمبرؐ کہ معجزات اوس کے تاقیامت ظاہر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳). پردہ کشائے عرائس حقائق (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱۳). مشاطگان عرائس سخنوری ... یوں تحریر فرماتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۹۹). [عروس (رک) کی جمع].

عَرائِض (فت ع ، کس ء) امذ.
عرضیاں، درخواستیں نیز خطوط بعضے قاعدے اور خطوط و عرائض وغیرہ جن سے کچہریوں کے کام کی واقفیت اور خط و کتابت سے آگاہی ہو لکھ کر اس کو دو قسم پر منقسم کیا. (۱۸۶۹ ، انشاء خرد افروز ، ۲). کبھی کبھی اپنی خیریت کے عرائض روانہ کرتے رہیں. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۳۲). [عریضہ (رک) کی جمع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
درخواستیں لکھنے کی جگہ ، عرضیاں وصول کرنے کی جگہ یا محکمہ. داروغۂ جواہر خانہ ، داروغۂ کتاب خانہ ، داروغۂ عرائض خانہ. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). [عرائض + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
وہ شخص جو کچہری میں دی جانے والی درخواستیں ، عرضیاں اور دوسرے قسم کے دستاویز لکھنے کا سرکاری طور پر مجاز ہو. چُنی لال عرائض نویس نے رہن نامہ لکھ کے تیار کیا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۷). سید ولایت علی عرائض نویس کے روبرو اپنی فرزندی میں لینے کی درخواست پیش کر دی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳۲). [عرائض + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
عرائض نویس کا منصب ، درخواستیں لکھنے کا کام یا پیشہ. اپنے علاقہ میں مختارکاری ، سررشتہ کی عرائض نویسی ، نقل نویسی کچھ نہ کچھ ان کے واسطے کر دینا. (۱۸۵۲ ، نادرات غالب ، آفاق حسین ، ۲ : ۲۶). کچہری کے پاس بیٹھ کر عرائض نویسی شروع کر دیں. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۳۲۹). عرائض نویسی کرنا چاہی مگر ہر دروازے سے قسمت نے دھتکارا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۰۵). [عرائض نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَرَب (فت ع ، ر) امذ.
۱. ایشیا کا ایک مشہور ملک ، ایک جزیرہ نما کا نام جس میں مکۂ مکرمہ و مدینۂ طیبہ واقع ہیں ، آج کل سعودی عرب کہلاتا ہے.

تھا یک عرب ، عرب میں عارف
جس پر جو کھلے تھے ہو معارف

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۷).

کیا عرب میں کیا عجم میں ایک لیلیٰ کا ہے شور
مختلف ہوں گو عبارات ان کا محمل ایک ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹).

عباس بھر کے مشک کو یوں تشنہ لب لڑے
جس طرح نہروان میں امیر عرب لڑے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲۹).

دنیا کے جتنے ملک ہیں سب خوشہ چیں ترے
یونان و مصر و روم و عرب خوشہ چیں ترے

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۴۸). عرب میں بعض لوگ ... اونٹ کا کوہان کاٹ کر کھا جاتے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۵). ۲. **ملک عرب کا باشندہ ، اہلِ عرب.**

عمر جب نبیؐ کے امّت میں ہوے
یہودی عرب نے جو تھے سرنوے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶).

تھا یک عرب ، عرب میں عارف
جس پر جو کھلے تھے یو معارف

(۱۰۰۷ ، من لگن ، ۶۷). عرب آئے کچھ عادتیں انہوں نے بگاڑیں پٹھان آئے کچھ عادتیں انہوں نے بگاڑیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۶). اب پاکستان کی زمین شروع ہونے والی ہے اس کے آگے عربوں کی زمین ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۵۳). ۳. **اظہار و بیان نیز فصاحت.** اہلِ لغت کہتے ہیں کہ عرب اور اعراب کے معنی فصاحت اور زبان آوری کے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۹۹). عرب کے لفظی معنی "اظہار و بیان" کے ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۷). [ع].

---العارِبَہ (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس مع ر ، فت ب) امذ.
خالص عرب ، عرب کا اصلی باشندہ نیز سب سے پہلی انسانی نسل کے لوگ (انھیں بائدہ یعنی نابود بھی کہا جاتا اس لیے کہ اس نسل کا کوئی فرد روئے زمین پر باقی نہیں رہا). بعضے بادیۂ عرب میں کے عرب العاربہ ہیں. (۱۸۷۱ ، رسالۂ علم جغرافیہ ، ۴ : ۵). [عرب + رک : ال (۱) + عاربہ (رک)].

---العِراب (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ع) صف ، امذ.
فصیح عربی بولنے والے نیز عرب کے اصلی باشندے ، خالص عرب. وہ خود کو عرب العراب اور دوسروں کو عجمی یعنی گونگا کہتے تھے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۰). [عرب + رک : ال (۱) + ع : عراب].

---العَرْبا (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک نیز کس ر) امذ.
رک : عرب العاربہ. نام اُن کی نسل کا عرب العربا ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۴ : ۵). [عرب + رک : ال (۱) + عربا (رک)].

---بائِدَہ کس صف نیز بلا اضا (--- کس ء ، فت د) امذ.
رک : عرب العاربہ. عربِ بائدہ یعنی عرب کے وہ قدیم ترین قبائل جو اسلام سے بہت پہلے فنا ہو چکے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۲). [عرب + بائدہ (رک)].

---عارِبَہ کس صف نیز بلا اضا (--- کس مع ر ، فت ب) امذ.
رک : عرب العاربہ. اس نے اس نسل کا نام "عرب عاربہ" اسی لیے رکھا کہ یہ لوگ عربیت میں راسخ تھے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۹). [عرب + عاربہ (رک)].

---عَرْبا کس صف نیز بلا اضا (--- فت ع ، سک ر) امذ.
رک : عرب عاربہ. **چھوٹے چھوٹے رسالے عربی جملوں اور فقروں کے عرب عربا کلام سے انتخاب کر کے بنائے جائیں.** (۱۸۹۴ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۲۲). [عرب + عربا (رک)].

---عَرْبَہ کس صف نیز بلا اضا (--- فت نیز کس ع ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : عرب عاربہ (جامع اللغات). [عرب + عرب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُسْتَعْرِبَہ کس صف نیز بلا اضا (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ع ، کس مع ر ، فت ب) امذ.
قدیم عربی لوگ ، حمیر بن سبا کی اولاد (بعض مورخین نے حضرت اسمٰعیل کی اولاد لکھا ہے جو حجاز میں آباد تھی) ، عدنانیہ. عرب مستعربہ بنو اسماعیل یعنی حضرت اسماعیل کی اولاد جو حجاز میں آباد تھی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۲). یہ عرب مستعربہ ، ہیں جو حمیر بن سبا کی اولاد میں سے تھے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۹). عدنانیہ یعنی عربِ مستعربہ کی زبان عربی ہے. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۰). [عرب + ع : مستعرب].

عَرْبا (فت ع ، سک ر) صف.
۱. **فصیح عربی بولنے والا ، خالص (عرب).** یے پاک عرب عربا کی طبیعتوں میں قدیم سے متوارث چلی آتی تھی. (۱۹۰۱ ، کلیاتِ نثر حالی ، ۱ : ۲۸۳). ۲. **ہموار بیابان ، چٹیل میدان.** عربا کے معنی عبرانی زبان میں ہموار بیابان کے ہیں. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۶۶). [عرب + ا ، لاحقۂ نسبت].

عَرْبانا (فت ع ، سک ر) ف م.
عربی بنا لینا ، کسی دیگر زبان کے لفظ کو املا کی تبدیلی سے عربی بنا دینا. غالباً ادیبوں نے اسے عربا کے "بقر عید" بنایا ہے. (۱۹۶۱ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ، ۴۴). [عرب + انا ، لاحقۂ مصدر].

عَرْبانْچی (فت ع ، سک ر ، مغ) امذ.
عربانہ کا چلانے والا ، گاڑی بان. یہاں قہوہ خانے کے سامنے ہم کو پانچ گھنٹے عربانچی نے کر دیئے ، دھوپ میں ڈالے رکھا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۳۳). ایک چھوکرا مولوی شبیر حسن کے عبالے بھاگا ، لیکن عربانچی جا کر چھین لایا. (۱۹۳۳ ، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۸). [عربانہ (بحذف ہ) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

عَرْبانَہ (فت ع ، سک ر ، فت ن) امذ.
سامان اور مسافروں کے لے جانے کی گاڑی جس میں گھوڑے جوتے جاتے ہیں.

کربلا سے تا نجف از کربلا تا کاظمین
نام عربانہ ہے جن کا چلتی ہیں وہ گاڑیاں

(۱۹۰۶ ، کلیات ظریف لکھنوی ، ۳ : ۲۹۱). عربانہ سواری میں ہے ۸ مسافر اندر دو باہر بیٹھے ہیں. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۶). [ع].

عَرْبَدَہ (فت ع ، سک ر ، فت ب ، د) امذ.
۱. **جھگڑا ، جنگ جوئی ، آشوب ، تلخ کلامی** . زاہد اُن کے عربدۂ شور انگیز سے بیدار ہو کر چلّایا . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۵۹) . آخر خداوند خواب سے بیدار ہوا اور اُس پہلوان کی طرح جو شراب پی کر عربدہ کرے ، اپنے دشمنوں کے پچھاڑ ماری . (۱۸۹۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۳۱) . ۲. **بدخوئی ، بدخصلتی ، بدطینتی ، نفرت ، ناپسندیدگی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) .

تیرگی لپٹی ہوئی ہے دہر میں ہر ضو کے ساتھ
عربدہ کرتا ہے یاں ہر راستہ رہرو کے ساتھ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبُو ، ۴۷) .

جنیاں روپی کی کسلاوتی نازک نازو
جو بیک عربدہ عشاق کو تسخیر کریں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۰۳) . اف : کرنا ، ہونا . [ع : (ع ب د)] .

ـــــ باز صف.
جھگڑالو ، تنازعہ پسند.

عربدہ باز و فتنہ جُو ہے کون
ہرزہ گفتار و یاوہ گو ہے کون

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۲۶) . [عربدہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا ، تماشا دکھانا] .

ـــــ پَرْداز (ـــــ فت پ ، سک ر) صف.
رک : عربدہ باز.

زمانہ عربدہ پرداز و بختِ بد ناساز
ستارہ برسرِ پرخاش و چرخ برسرِ کیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۵۱) . [عربدہ + ف : پرداز ، پرداختن ـ مشغول ہونا] .

ـــــ جُو (ـــــ و مع) صف.
۱. **جھگڑالو ، جنگ جُو ، بدخصلت.**

وہ آتشِ تیز آب آمیز
وہ عربدہ جُو فتنہ انگیز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۵) .

تھم سکتے نہ تھے پاؤں کسی عربدہ جُو کے
کشتی تھی زمیں رَن کی ڈبروں سے لہو کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۲) .

آنکھ اپنی چرخِ عربدہ جُو سے لڑی رہی
اٹکا نہ دل زمانۂ بے اعتبار سے

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۶۵) . ۲. **(مجازاً) محبوب ، معشوق.**

شمع پر کچھ نہیں موقوف کہ سارے ظالم
ہاں آگے ترے اے عربدہ جُو بھرتے ہیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۵) .

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب
حسرت میں ہے اک بتِ عربدہ جُو کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۸) . قلندر مست ہو کر ان عربدہ جو معشوقوں کی نظارہ بازی کرنے لگے . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۵) .

یہ عربدہ جُو کون ہے مستِ مےِ پندار
کس بات پہ اصرار ہے اب دیکھیے کیا ہو

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۶۲) . [عربدہ + ف : جو ، جستن ـ ڈھونڈنا] .

ـــــ جُوئی (ـــــ و مع) امث.
جنگجوئی ، لڑائی جھگڑا نیز فریب ؛ شعبدہ بازی.

چڑھائے آستیں خنجر بکف وہ یوں جو پھرتا ہے
اُسے کیا جانے ہے اس عربدہ جوئی سے کیا حاصل

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۴۳) . نوجوانوں کی ... عربدہ جوئی میں سال بسال زیادتی ہوتی جا رہی ہے . (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۵۱) . [عربدہ جو + ئی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
شعبدہ باز ، بازی گر ، کرشمہ ساز.

عربدہ خیز ہے یہی کرمکِ شب فروز میں
شعبدہ ریز ہے یہی دونوں جہاں کے سوز میں

(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۶) . [عربدہ + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا] .

ـــــ زار امذ.
لڑائی کی جگہ ، جنگ کا میدان. اصحابِ صحبت ... عربدہ زار میں آز کو پابند کر کے خشمگینی کی آگ کو حکمت کی بارش سے بجھاتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۱۱) . [عربدہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت] .

ـــــ ساز صف.
جنگ جُو ، فتنہ ساز ، تفرقہ انداز (مہذب اللغات) . [عربدہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا] .

ـــــ سازی امث.
جنگجوئی نیز شعبدہ بازی ، بازی گری ، فتنہ و فریب. شکل کش اپنا اژدرِ سحر بڑھا کر میدان میں آیا اور بعد عربدہ سازی و شعبدہ پردازی جادوگری دکھانے کے للکارا . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳۹) . [عربدہ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــ فَن (ـــــ فت ف) صف.
بحثی ، حُجتی ، بات بات پر جھگڑنے والا.

ریگیا گھٹ کے دلِ عربدہ فن
کوئی پیدا نہ ہوئی راہِ سخن

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۲) . [عربدہ + فن (رک)] .

ـــــ کار صف.
جھگڑنے والا ، دوستوں اور ساتھیوں کو نشانہ بنانے والا.

کدھر ہے خامۂ جادو نگار سحر بیاں
کدھر ہے فکرِ سخن سنج و ذہنِ عربدہ کار

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۰۰) . [عربدہ + کار ، لاحقۂ فاعلی] .

ـــــ گَر (ـــــ فت گ) صف.
جنگ جُو ، فتنہ پرداز ، بدخصلت.

تیوری چڑھنے لگی عرضِ تمنا کیا ہو
غیر کچھ بھی نہیں اے عربدہ گر کچھ بھی نہیں
(۱۷۷۸ ، انور دہلوی ، د ، ۹۷).
کون نہ جانے عمو ستم ہے ناحق شکوے کیوں کیجئے
دیر ہے یا اس پردہ میں وہ عربدہ گر ہے کیا معلوم
(۱۹۳۱ ، اثر ، ۳۰). [عربدہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

عَرَبِسْتان (فت ع ، ر ، کس نیز فت ب ، سک س) امذ.
ملک عرب نیز وہ تمام علاقہ جہاں عرب قوم آباد ہے ، جزیرہ نما عرب.
پیغمبر فرماتے ہیں سوسن بوجھیا سو او مسلمان ہے
ان عرب ہے ہور اس کا دل عربستان یعنی نور ہے
(۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱۵).
جوں سپر تیرے رخشِ فلک سیر کے آگے
ہندو عربستان و صفاہاں ہے برابر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۱). چین ہندوؤں کا اور صین جغرافیہ جاننے والوں کا عربستان کے ہے.(۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۱۰۲) بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ عربستان نے اپنے اسلحہ زیب تن کئے. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۶۴). [عرب (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

عَرَبِسْتانی (فت ع ، ر ، کس نیز فت ب ، سک س) صف ، امذ.
عربستان(رک) سے منسوب ، عربستان کا؛ عربستان کا باشندہ.
اے عربستانی ... بہادرو پکڑو. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ ہوستی (اردو نامہ ، جولائی ، ۱۹۷۳ ، ۱۳)). [عربستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرَبَن (فت ع ، سک ر ، فت ب) امث.
عرب کی رہنے والی خاتون ، عربی النسل عورت. اے عربن تو نہیں دیکھتی کہ جانوروں کو نہ کوئی پیشہ آتا ہے نہ کوئی ہنر مگر چین سے زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۶۹). [عرب + ن ، لاحقۂ تانیث].

عَرَبَہ (فت ع ، سک ر ، فت ب) امذ.
ملکِ عرب کا قدیم ترین باشندہ ، خالص عربی لوگ. ان اقوام کو عموماً متعربہ اور مستعربہ کہتے ہیں اور یہ نام عربہ یعنی قدیم عربوں کے مقابل میں ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۳). [عرب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَرَبی (فت ع ، ر). (الف) صف.
عرب (رک) سے منسوب ، عرب کا.
جکوئی مسلمان ہوا او عربی ہے
جکوئی بوجھیا سو اس کا دل عربی ہے
(۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۵۵). بختی اونٹ ... عربی اونٹ اور عجمی سے مل کے پیدا ہوا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۹). عرب قوم سے وہ لوگ مراد ہیں جو شہروں میں رہتے ہوں ، اس سے اسم نسبت عربی ہے گا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۰۳). (ب) امذ. ۱. **عرب کا باشندہ ، عرب ، عرب قوم کا فرد.** یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھی ، پر عربیوں کی زبانی سنی. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۰۶). ۲. **عربی نسل کا گھوڑا.**
تازی ترکی عراق و عربی
کوتل آگے تھے خوش جلو میں سبھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۸). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ، ترکی ، کمیت ، لا کھوری ... مرصعی گھوڑے جھوم رہے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸). (ج) امث. **عرب کی زبان.** عقل میں سرد غصہ میں تیتے ، انوں کوں عربی میں حیوان ناطق کتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳).
بزمِ شاہانہ میں اب قصد یہی ہے میرا
عربی بول کے دکھلاؤں تک ایک سیر یمن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۹).
فارسی کیسی وہ ہندی بھی نہیں پڑھ سکتے
سیر دیکھو مری عرضی عربی میں گزری
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۵۶). بطیخ عربی میں تربوز کو کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۸۰). عربی کی ایک مثل کا مطلب ہے ، عوام تو اپنے ، امیروں کی نقل کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷). [عرب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــُ الْاَصْل (ـــ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) صف ؛ امذ.
جس کی اصل عربی ہو ، خالص عربی ، نسلاً عرب (عموماً لفظ یا حرف). متکلم حاضر اور غائب کی اتنی ضمیروں میں صرف ایک ضمیر کا عربی الاصل ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۷۴). [عربی + رک : ال (۱) + اصل (رک)].

ـــُ النَّسْل (ـــ ضم ی ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک س) صف ؛ امذ.
نسلاً عربی ، خالص عربی جس کی اصل عربی ہو (جاندار کے لیے مستعمل). میدان صحافت میں قدم رکھنے سے قبل ضرور کسی خالص اور عربی النسل کے باؤں دابے ہونگے. (۱۹۵۸ ، ناقابل فراموش ، ۱۰). [عربی + رک : ال (۱) + نسل (رک)].

ـــ باجا امذ.
دف.
رہی فقط عربی باجے پر انھوں کی شان
جو چاہیں اس کو نہ بجوائیں سو ہے کیا امکان
(۱۷۸۰ ، سودا (نوراللغات)). [عربی + باجا (رک)].

ـــ دان صف.
عربی زبان جاننے والا ، عربی سے واقفیت رکھنے والا. ایک معمولی عربی داں بھی سمجھ سکتا ہے کہ عبارت مذکور میں کاتوا کا لفظ ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۰). [عربی + ف : دان ، دانستن - جاننا].

ـــ دانی امث.
عربی زبان کا جاننا ، عربی سے واقفیت. ان الفاظ کے ترجمے کے لیے عربی دانی ضروری ہے. (۱۹۸۶ ، نیازفتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۵۷). [عربی دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کی چَرْبی نِکالْنا محاورہ.
غلط سلط عربی بول کر عربی دانی کا رعب جمانا ، غیر ضروری طور پر قابلیت بگھارنا . کہیں عربی کی چربی نکالی ، قابلیت دکھائی . (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۵۰).

ـــ نَژاد (ـــ فت ن) صف.
نسلاً عربی ، عربی النسل. وہاں جا کے اپنے عربی نژاد عراق کو غور سے دیکھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳). [عربی + نژاد (رک)].

عَرَبِیات (فت ع ، ر ، کس ب) امذ ؛ امث ؛ ج.
عربی زبان اور اس کے متعلقات کا علم ، عربی زبان و ادب. عام مورخ کو شاید کوئی دلچسپی نہ ہو گی لیکن جوان حضرات کے لئے بالخصوص اہم ثابت ہونگے جن کے پیش نظر عربیات یا جینیات کا مطالعہ ہے. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸). [عربی + ات ، لاحقۂ جمع].

عَرْبِیانا (فت ع ، سک ر ، کس مع ب) ف م.
معرب کر لینا ، عربی بنانا ، کسی اور زبان کے لفظ کو عربی زبان میں ڈھال لینا. مجھے یہ عربیائی ہوئی انگریزی بہت دلچسپ اور شیریں معلوم ہوئی. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۷۳). [عرب + یانا ، لاحقۂ مصدر].

عَرَبِیَت (فت ع ، ر ، کس ب ، فت ی) امث.
۱. عربی ہونا ، عربی سے متعلق علمیت ، عربی کی رنگ آمیزی . نو مسلموں ... نے عربیت اور اسلام کا جامہ پہن لیا تھا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲۳). طالب علمی ہی کے زمانے میں عربیت ، فقہ ، حدیث ، تفسیر اور معقول میں یہ کمال حاصل کیا. (۱۹۰۶ ، سوانح مولانا روم (دیباچہ) ، ۹). اصطلاحوں کے ترجمے میں بھی عربیت کے باوجود ایک حسن تھا. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۰۷). **۲. عربی نسل یا تہذیب سے ہونا ، عرب کا ہونا.** دونوں بھائیوں کی اس باہمی جنگ کو بعض لوگوں نے عربیت اور ایرانیت کے باہمی تصادم کا ایک مظہر قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸۳). [عربی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
جس میں عربی زبان ملی ہوئی ہو ، جس میں عربی الفاظ استعمال کیے گئے ہوں (عموماً زبان ، تحریر وغیرہ) . پہلے تحریر عربیت آمیز اور ثقیل ہوتی تھیں. (۱۹۵۸ ، معاصرین ، ۱۸۷). [عربیت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

عَرَبِین (فت ع ، ر ، ی مع) امذ.
عمدہ قسم کا ایک گوند ، صمغ عربی. عربین (Arabin) پانی میں حل پذیر مثلاً ببول کا گوند. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). [عرب (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت].

عَرَبِیَّہ (فت ع ، ر ، کس ب ، فت ی) صف.
عربی (رک) کی تانیث نیز عرب سے متعلق و منسوب ، عرب کا . طب یونان جدید و قدیم کا ماہر علوم عربیہ کا نہنگ بحر آشام فارسی میں منشی ثانی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ باتصویر ، ۱ : ۵۰). علم انگریزی اہل فارس و عربیہ کے نزدیک بے عزت و بے قدر ہے. (۱۹۱۰ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۳۱۶). [عربی + ہ ، لاحقۂ تانیث]

عَرَج (فت ع ، ر) امذ.
(عروض) جو وتد مجموع کہ رکن آخر کے آخر میں واقع ہو اس کے متحرک دوم کو ساکن کر دینا ، ایک زحاف مفرد کا نام. اس کی وجہ بھی وہی ہے جو عرج کی تھی یعنی احذ کے بعد تسبیغ یا اذالہ کا التباس کیوں ہو. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۵۱). [ع].

عُرْس (ضم ع ، سک ر) امذ.
۱. شادی کی دعوت ، طعام عروسی و نکاح ، طعام ولیمہ ، بیاہ کی ضیافت (فرہنگ آصفیہ). **۲. کسی صوفی بزرگ کا سالانہ فاتحہ اور فاتحہ کا جلسہ جو تاریخ وفات پر ہوتا ہے اور جس میں وابستگان و معتقدین جمع ہوتے ہیں.**

حقا کہ آرائش سوں اب ہر سال کرنا عرس یوں
پاتا ہے توفیق آج دل اس خسروِ دیندار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۳).

عرس بلبل ہے ہزاروں جمع ہوں گے عندلیب
تو نہ جاوے گا تو گل ہو گا چراغان بہار
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، ۵ ، ۱۲۰).

کسی کے شہید ناز کا یہ آج عرس تھا
پریوں کے جمگھٹے رہے دن بھر مزار پر
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۹۲). ان کی قبروں پر بھی لوگ جمع ہوتے ہیں اور اس اجماع کو عرس کے نام سے پکارتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۷). سنتے ہیں کہ واں تو بہت بڑا میلہ لگتا ہے عرس قل کے موقع پر. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۲۹).

ـــ کَرْنا ف م.
کسی بزرگ کے یوم وفات پر فاتحہ وغیرہ کا اہتمام کرنا ، کسی بزرگ کی برسی منانا.

حقا کہ آرائش سوں اب ہر سال کرنا عرس یوں
پاتا ہے توفیق آج دل اس خسروِ دیندار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۳). حضرت پیران پیر یا قطب صاحب ... کے عرس کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۱).

ـــ مَنانا ف م.
رک : عرس کرنا.

اللہ اگر روٹھ رہا ہے روٹھیے
کیا اس سے غرض عرس مناتے رہیے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۷۹).

ـــ ہونا ف م.
عرس کرنا (رک) کا لازم ، کسی بزرگ کی سالانہ فاتحہ ہونا.

عرس عاشق کا دھوم دھام سے ہو
اوستمگار ہے یہ نام کی بات
(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۳۳).

عَرْش (فت ع ، سک ر) امذ.
۱. (i) **ایک جسم عظیم جو اپنی وسعت و بلندی کے سبب تمام عالم اجسام پر محیط ہے ، بعض اسے نویں آسمان پر اور اس سے بلند خیال کرتے ہیں ، کہتے ہیں کہ وہ نورِ الٰہی سے روشن ہے ، تختِ الٰہی ، تخت (فرش کا نقیض).** سات طبق آسمان ہور عرش و کرسی ہو نو مقام ہیں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۳).

مجے عرش و کرسی و رفرف کی سوں
مجے روزِ محشر و صف صف کی سوں

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۵). مسلماناں کا دل خدا کا عرش ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۵۱).

بزرگی کو اپنی رکھے عرش پر
دیکھو بھیک منگتے ہیں کیوں دربدر

(۱٦۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنجِ مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲٦۹)).

اوسی کے لیے عرش و کرسی زمیں
اوسی کے لیے ہیکو روح الامیں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵).

سنایا میر غم کش کو کنھوں نے
کہ پھر اب عرش تک جاتے ہیں نالے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳).

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے اُدھر ہوتا کاش کہ مکاں اپنا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹). اللہ تعالیٰ نے لوح و قلم ، عرش و کرسی ... سے پہلے نورِ محمدی کو پیدا کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ٦۷۵). عرش اور کرسی تو عظیم الشان جسم ہیں جو تمام آسمانوں اور زمین سے بدرجہا بڑے ہیں. (۱۹٦۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۵۹) (ii) **تخت ، اورنگ.** حضرت سلیمان نے اپنی آنکھوں سے اوسی زمانے میں بلقیس کے عرش کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۹) (iii) **چھت ، سقف** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **آسمان ، فلک.**

لے عرش سے تا فرش نئے رنگ ، نئے ڈھنگ
ہر شکل عجائب ہے ، ہر اک شان تماشا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

ہمارے اور ان کے طریقے جُدا ہیں
کہ ہم عرش پر اور یہ تحت الثریٰ ہیں

(۱۸۹۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۱۷). فرش سے لے کر عرش تک ہر ایک کو مجھ سے شکایت ہے. (۱۹٦۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ٦۲). ۳. (تصوف) **ایک جسم جو تمام اجسام کو محیط ہے اور عرش نام رکھا گیا ہے بسبب بلندی کے یا تشبیہہ دیا گیا ساتھ سریر ملک کے کہ ملک پر قائم ہے یعنی ملائکہ اوٹھائے ہوئے ہیں اور وقت حکمرانی فرمانے کے نزول احکام قضا و قدر کا اسی جگہ سے ہوتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۷۵). [ع].

ـــــ اِحْتِشام (ــــــ کس مع ا ، سک ح ، کس مع ت) صف
بلند مرتبہ ، جلیل القدر (مہذب اللغات). [عرش + احتشام (رک)].

ـــــ اَعْظَم کس صف (ــــــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
بڑا تخت ، تختِ الٰہی ، خدا کا عرش.

ڈر خدا سے انھیں مت مار ، یہ بیکس ہیں دوکھی
ہوئے گا اس وقت تزلزل میں وو عرشِ اعظم

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۷).

پات اور بن ہیں جیسے سوکھی جاتی اُڑا لے جاتی ہے
پہنچے ہے تا عرشِ اعظم خاک ہماری اڑائی ہوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۵). بددعائیں کہتے ہیں کہ عرشِ اعظم سے جا کر ٹکراتی ہیں. (۱۹۸٦ ، انصاف ، ۲۱۵). [عرش + اعظم (رک)].

ـــــ اَعْظَم پَر مِزاج ہونا محاورہ.
مغرور ہونا ، بہت اِترانا ، غرور کرنا.

رکھ لیا ہے وقتِ آرائش جو اس نے روبرو
دیکھتا ہوں آئنے کا عرشِ اعظم پر مزاج

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۳۷).

ـــــ اَکْبَر کس صف (ــــــ فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
(مجازاً) **قلبِ انسانی** (نوراللغات). [عرش + اکبر (رک)].

ـــــ آشیاں / آشیانی (ــــــ کس مع ش) صف ، امذ.
جس کا ٹھکانا عرش ہو ، (عموماً) مرحوم و مغفور کی جگہ مستعمل (شاہانِ مغلیہ میں اکبر بادشاہ کو مرنے کے بعد اسی صفت سے یاد کرتے تھے).

بھیجتا ہوں اوس فلک رتبہ کو لکھ کر خطِ شوق
برق مجھ کو طائرِ عرش آشیانی چاہیے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۵۲۵). حضرت عرش آشیانی (اکبر) کے عہد میں معرکہ آرائیاں ... کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲٦۹). معشوق سے ہم کلام ہونا ، یہ دوسری بات ہے کہ وہ عرش آشیاں تھا یا فرش نشیں. (۱۹۳۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۹). [عرش + آشیان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اِلٰہ کس اضا (ــــــ کس ا ، مد ل) امذ.
خدا کا عرش ، تختِ الٰہی.

رُلوا دیا ملائکِ عرشِ الٰہ کو
کیا دل دوکھانے میں ہے طولا ہے آہ کو

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۸۳). [عرش + الٰہ (رک)].

ـــــ اِلٰہی کس صف (ــــــ کس ا ، مد ل) امذ.
رک : عرشِ الٰہ. زمین و آسمان کی آفرینش سے پہلے عرش الٰہی پر پانی تھا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۳). [عرش + الٰہی (رک)].

ـــــ آرام گاہ صف ، امذ.
جس کی آرام گاہ عرش ہو ، عرش پر آرام کرنے والا ، مرحوم و مغفور کی جگہ مستعمل. ایک روز جناب گردوں قباب ، عرش آرام گاہ ... علیہ الرضوان شرف اندوز ہوئے. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۸۳). [عرش + آرام (رک) + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ بَرِیں (ــــــ فت ب ، ی مع) امذ.
رک : عرشِ اعظم.

رکھتے تھے جو فقرا اپنے یقین پر تکیہ
باندھ بیٹھے وہ درِ عرشِ بریں پر تکیہ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۲).
آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۴).
زمیں والوں سے تجھ کو برتر سمجھتے آئے ہیں عرش والے
زمیں پہ عرشِ بریں سے تجھ پر درود آیا سلام آیا
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۱). [عرش + بریں (رک)].

--- پایَہ (--- فت ی) صف.
عالی مرتبت (نوراللغات). [عرش + پایہ (رک)].

--- پَر بِٹھانا محاورہ.
بلند رتبہ دینا ، عزت بخشنا ، قدر و منزلت کرنا.
چاہے جسے عرش پر بٹھاوے
چاہے جسے خاک میں ملاوے
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۵).

--- پَر پَر مارنا محاورہ.
عرش پر اڑنا ، بلند پرواز ہونا ، بلند مرتبہ ہونا ، بڑے رتبے یا درجے پر ہونا. اے جوانِ خوش رُو اگرچہ میں تیری آنکھوں میں حقیر اور خفیف ہوں لیکن بسبب دانائی اور عقل کے عرش پر پر مارتا ہوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳).

--- پَر پہنچانا محاورہ.
بلند درجے پر فائز کر دینا ، رتبہ بڑھانا ، باعزت بنانا. انیس و دبیر مرثیہ گوئی کے فن کو عرش پر پہنچا چکے تھے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۱۳).

--- پَر جھنڈا گاڑنا محاورہ.
کارِ نمایاں انجام دینا ، بڑا رتبہ یا اثر و اقتدار یا شہرت حاصل کرنا. یہ فتح ہمارے نام ہے ، ہم نے عرش پر جھنڈا گاڑا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰).

--- پَر/پَہ جھنڈا گَڑنا محاورہ.
عرش پر جھنڈا گاڑنا (رک) کا لازم ، بڑا رتبہ یا اقتدار حاصل کرنا.
ہمارے داغ کا سکہ ہے ہفت کشور میں
گڑا ہے عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۲).
کبھی تو دل میں ترے آہ کا اثر ہوتا
کبھی تو عرش پہ جھنڈا مرا بھی گڑ جاتا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹).

--- پَر جھُولنا محاورہ.
عالی مرتبہ ہونا ، بڑے رتبے یا درجے پر ہونا (مخزن المحاورات).

--- پَر چڑھانا محاورہ.
عرش پر بٹھانا ، نہایت قدر و منزلت کرنا.
عاشق ہیں تو قلندر چاہے جہاں بٹھا دے
یا عرش پر چڑھا دے یا خاک میں ملا دے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۲۲ : ۱۵۸).

--- پَر چڑھنا محاورہ.
۱. عرش پر چڑھانا (رک) کا لازم ، بہت قدر و منزلت پانا ، بڑی عزت حاصل کرنا.
سورج کوں جو گھورے توں تک داٹ کر
چڑے عرش پر دھاک تے نہاٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).
ذہن کیوں کر نہ عرش پر چڑھ جائے
فکرِ مضمونِ قدِ بالا ہے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۸).

--- پَر دماغ پہنچنا محاورہ.
بہت مغرور ہونا ، بے حد نازاں ہونا ، بہت اترانا.
کوٹھے پہ یار نے مجھے کیسا بلا لیا
پہنچے نہ کس طرح سے مرا عرش پر دماغ
(۱۸۹۱ ، سراپا سخن ، ۲۶).

--- پَر دماغ پہونچانا محاورہ.
مغرور کر دینا یا ہو جانا.
تو نکہتو چمن سے نہ ہو بددماغ اگر
پہونچائیں عرش پر ابھی اپنا دماغ باغ
(۱۸۹۱ ، رشک (نوراللغات)).

--- پَر دماغ ہونا محاورہ.
عرش پر دماغ پہنچنا ، بہت مغرور ہونا.
تا اس طرف سے ہے گزر اُس شہسوار کا
ہے عرش پر دماغ ہمارے غبار کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).
دامانِ زیں چھوا ہے جو اُس شہسوار کا
ہے عرش پر دماغ ہمارے غبار کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۷).
خورشید اس چمن کا اگر شب چراغ ہو
پھر کیا عجب جو عرش پر اُس کا دماغ ہو
(۱۹۱۱ ، خورشید بدر ، ۳).

--- پَر کُرسی بچھانا محاورہ.
اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبے پر پہنچانا (نوراللغات).

--- پَناہ (--- فت پ) صف.
(مجازاً) نہایت عالی مرتبہ ، نہایت بلند و بزرگ.
حسام روک کے فرمایا منھ سے وا ذَلدا
اتر کے گھوڑے سے بیٹھے زمیں پہ عرش پناہ
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [عرش + پناہ (رک)].

--- پیما (--- ی لین) صف.
عرش ناپنے والا ؛ (مجازاً) عرش تک پہنچنے والا ، بلند مقام.

آج آو عرش پینا سے یہ پایا ہے وقار
گڑگڑا کر تُو دعائیں مانگ میں آمیں کہوں
(؟ ، منتظر (نوراللغات). [عرش + ف : پینا ، پیمودن ـ ناپنا].

---تاز صف.
عرش پر دوڑنے والا ، بلند پرواز ؛ (عموماً) بلند مضامین رقم کرنے والا (قلم وغیرہ).
یہی زبان تو ہے ترجمانِ غیب اے شاد
اسی قلم کو ملک عرش تاز کہتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۹۱). [عرش + تاز (رک)].

---تک دِماغ پہنچنا محاورہ.
رک : عرش پر دماغ پہنچنا.
کو بنے گلگشت ہو رونق فزا وہ رشکِ حور
عرش تک پہنچے دماغ اوسکا یہ نازاں ہو ریاض
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۷۹).

---ثانی کسی صف ؛ امذ.
مراد : کرسی (نوراللغات). [عرش + ثانی (رک)].

---چھو آنا محاورہ.
عرش تک پہنچ جانا ، بہت بلند ہونا
ہو رسا آہ تو کیا جانے کہاں تک پہونچے
نارسائی میں تو یہ عرش کو چھو آئی ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰).

---حَشَم (---فت ح ، ش) صف.
جو بزرگی میں عرش کے مانند ہو ، نہایت بزرگ ، بہت بلند مرتبہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
آئیے آئیے ، اے فخر زمیں ، عرش حشم
آئیے آئیے ، اے مہر عرب ، ماہِ عجم
(۱۹۰۱ ، فردوس تخیل ، ۳۹). [عرش + حشم (رک)].

---رَس (---فت ر) صف.
عرش پر پہنچنے والا ، مقبول (مہذب اللغات). [عرش + ف : رس ، رسیدن ـ پہنچنا].

---سامان صف.
قدر و منزلت میں عرش جیسا ، بلند مرتبہ ، اعلیٰ و ارفع.
عرش سامان کیوں نہ ہو جا کر دیارِ لکھنؤ
ہے بہار خُلد سے بڑھ کر بہار لکھنؤ
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۶). [عرش + سامان (رک)].

---سریر (---فت س ، ی مع) صف.
عرش جس کا تخت ہو ، عرش پر بیٹھنے والا ، بلند مرتبہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
خدا نے چاہا تو محفوظ میں رہوں گا مدام
کہ ہوں غلام غلامانِ شاہِ عرش سریر
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۳۳). [عرش + سریر (رک)].

---سِماک (---کسی س) امذ.
(ہیئت) **سات ستاروں کا مجموعہ جو کواکب باطیہ کی پشت پر سماک اعزال کے جنوب میں واقع ہے ، حمال.** کوکبۃالغراب ... عرب اس کا نام عجزالاسد کہتے ہیں اور نیز عرش سماک اور حمال بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۶). [عرش + سماک (رک)].

---سے اُتارْنا محاورہ.
وہ کام کرنا جو کسی سے نہ ہو سکے ، کارِ نمایاں انجام دینا ، مشکل کام کرنا.
نکال دیں ترے ہنسنے سے کیوں نہ تارے دانت
خدا نے عرش سے یہ نور کے اُوتارے دانت
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۶).

---سے اُترا کھجُور میں اَٹکا کہاوت.
رک : آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا ، ایک مصیبت ختم ہوئی دوسری شروع ہو گئی (فرہنگ آصفیہ).

---سے/کے تارے توڑ لانا/توڑنا محاورہ.
رک : عرش پر جھنڈا گاڑنا ، کارِ نمایاں انجام دینا.
عرش کے توڑے ہیں تارے جاتے مضموں بلند
آج بارے امتحانِ طبعِ عالی ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۵).
آپ کر افشاں چُنیں پیشانیِ پُرنور پر
توڑ لاؤں عرش سے اے ماہ تارے رات کو
(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۷۸).
آنے دے بلندی پہ مری طبعِ رسا کو
لاؤں گا ابھی توڑ کے میں عرش سے تارے
(۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افکار سلیم ، ۲۳۳).

---سے چھُوٹی کھجُور میں اَٹکی کہاوت.
اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی کسی امیدوار کو کہیں سے کچھ دے اور لانے والا اپنے پاس رکھ لے اور اس کو نہ دے.
الجھ کے رہ گئی خط میں وہ زلف جب لٹکی
مثل ہے عرش سے چھوٹی کھجور میں اٹکی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (نوراللغات)).

---سے فَرش تک م ف.
آسمان سے زمین تک ، اوپر سے نیچے تک (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سے لے تابہ فَرش/فَرش تک م ف.
رک : عرش سے فرش تک (پیشس).

---عَظَمَت (---فت ع ، سک ظ ، فت م) صف.
عرش جیسی عظمت والا ، عالی مرتبت ، بلند پایہ ، نہایت اعلیٰ.
حضور آکے بس اوس تخت عرش عظمت پر
جلوس کرتے ہیں باصد شکوہ و عزوجلال
(۱۸۴۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲). [عرش + عظمت (رک)].

---عظیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
رک : عرش اعظم.

واعظ کبھی بلا نہیں کوئے صنم سے میں
کیا جانوں کیا ہے مرتبہ عرش عظیم کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۲). [عرش + عظیم (رک)].

---علا / علیٰ / علے کس صف(---فت نیز ضم ع / ا بشکل ی) امذ.
رک : عرش اعظم.

معراج پیمبر کا تصور ہے دم فکر
اب فرش علا پر ہے گزر ذہن رسا کا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۲).

اللہ رے در قصر محمدؐ کی بلندی
ہے اس کو سزاوار لقب عرش علا کا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۶).

یہ کون پایۂ عرش علیٰ ہلاتا ہے
کہ قدسیوں کی عبادت میں فرق آتا ہے

(۱۹۵۲ ، نبض دوراں ، ۲۳۶).

ہاں چلو عباس دنیائے وفا ہے منتظر
بوترابی چاند کا عرش علے ہے منتظر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۷). [عرش + علا / علیٰ / علے (رک)].

---کا پایہ ہلنا محاورہ.
شدت سے اثر انداز ہونا ، تاثیر لانا (دعا وغیرہ کا).

شہر ہجراں کے نالے سے فلک ہی ٹوٹنے والے
بلا ہے عرش کا پایا ستم ٹوٹا غضب آیا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۰).

---کا تارا صف.
سب سے بلند ، نہایت عالی مرتبہ ، بلند درجہ.

مصحفی آنسوؤں پر اتنا ناز
ایسے کیا عرش کے یہ تارے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۳).

سورج کہاں کا عرش کا تارا ہوئی جبیں
طالع ہیں آپ کے بہت اے مہرباں بلند

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۸۵).

اک سہکتے ہوئے آنچل کا سہارا ہے مجھے
اب تو جو اشک ہے وہ عرش کا تارا ہے مجھے

(۱۹۶۲ ، ہتھر کی لکیر ، ۱۰۲).

---کا تارا اتر آنا/ اترنا محاورہ.
بقعۂ نور بن جانا ، نور کا اترنا.

جلوۂ عشق بنا گوشہ صنم دیکھو تو
اوتر آیا ہے عجب عرش کا تارا دل میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۲).

---کا تارا توڑنا محاورہ.
رک : عرش کے تارے توڑنا (جو زیادہ مستعمل ہے).

تو نے ظالم دل روشن جو ہمارا توڑا
غل فرشتوں نے کیا عرش کا تارا توڑا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷).

---کا تارا ہونا محاورہ.
نہایت عالی مرتبہ ہونا ، بلند درجے پر پہنچنا ، چار چاند لگنا.

ماہرو میں نے کہا تم کو تو عالم نے کہا
میرے ہی کہنے سے صاحب عرش کے تارے ہوئے

(۱۷۵۵؟ ، یقین (غلام مصطفیٰ) (فرہنگ آصفیہ)).

---کا ٹوٹا (---و مع) صف مذ (مث : عرش کی ٹوٹی).
۱. نہایت حسین و جمیل ، چندے آفتاب چندے مہتاب. اب خفا ہونا تو گالیاں دینا ہزاروں باتیں سنانا اگر کہیں عرش کی ٹوٹی بھی نسبت آئے تمہاری وہی مثل ہے من چلے منڈیا ہلائیے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۳). ۲. عجیب ، انوکھا (نوراللغات).

---کا ٹوٹا (---و مج) امذ.
آسمانی نقصان ، آسمانی ضرر ، وہ نقصان جو آسمان سے ہو (فرہنگ آصفیہ).

---کا کنگورہ ہلانا محاورہ.
عرش تک پہنچ کر ہل چل ڈال دینا ، خدا تک رسائی ہونا. تجھ اس لیے نہیں کہ ماں باپ کی دعا عرش کا کنگورہ ہلا دے گی. (۱۹۱۱ ، بے فکری کا آخری دن ، ۳۵).

---کی زنجیر کھینچنا محاورہ.
خداوند عالم سے دادرسی طلب کرنا ، دعا کا قبول ہونا ، نالہ و آہ کا اثرانداز ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کی زنجیر ہلنا محاورہ.
اثر لانا ، تاثیر ہونا (مہذب اللغات).

---کے تارے توڑ لانا/ توڑنا محاورہ.
۱. انوکھا یا بڑا کام کرنا ، کمال عیاری و چالاکی کرنا ، کارہائے نمایاں انجام دینا ، اعلیٰ درجے پر پہنچنا.

شوق ہوگا اگر افشاں کے تمہیں چننے کا
توڑ لائینگے ابھی عرش کے تارے عاشق

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱۲). جو قوم یہ بلند پروازی کرتی تھی کہ آفتاب میں جگہ ڈھونڈ رہی تھی اور عرش کے تارے توڑ رہی تھی ، اس کو یہ نیچا دیکھنا پڑا. (۱۹۳۲ ، خطبات مشرقی ، ۱ : ۱۶۳). ۲. اچھوتے مضامین باندھنا ، نئے خیالات ظاہر یا نظم کرنا.

دوچند ماہ سے غزل یہ تیری مشاعرہ میں نہ کیونکہ چمکے
کہ توڑ لاتا ہے عرش کے تو نصیر عالی مقام تارے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگ آصفیہ)). ۳. گناہ عظیم کرنا.

آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے

(۱۸۴۶ ، آتش (فرہنگ آصفیہ)).

---گیر (---ی مع) صف.
عرش پکڑنے والا ؛ (کنایۃً) عرش تک پہنچنے والا ، نہایت بلند ، فلک گیر ، خدا تک رسائی حاصل کرنے والا.

تھی کمندِ فکر میری ، فرش پیما ، عرش گیر
طائرِ سدرہ بھی میرے زیرِ دام آ ہی گیا

(۱۹۳۳ ، لوحِ محفوظ ، ۱۳۰). [عرش + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گیری (---ی مع) امث.
بلندی ، فلک پیمائی.

یہ تیری عرش گیری ! یہ تیری شاہبازی
ضربِ کلیم ہی کو کہتے ہیں ضربِ غازی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۴۸). [عرش گیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لامکاں کس اضا(---فت م) امذ.
خدا کا عرش (مہذب اللغات). [عرش + لامکاں (رک)].

---مجید کس صف(---فت م ، ی مع) امذ.
رک : عرشِ اعظم.

خلاقِ حمید کی قسم ہے
اور عرشِ مجید کی قسم ہے

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترگی ، ۹۸). [عرش + مجید (رک)].

---مُعَظَّم کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
رک : عرشِ اعظم.

دل ہات لے کہ ، بعد ترا شوق ہونے سو کر
اول بنانے عرشِ مُعظّم ہوا کرے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۷۸). [عرش + معظم (رک)].

---مُعَلّیٰ کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد ل ، ا بشکل ی) امذ.
رک : عرشِ اعظم.

جیسے کہ اپنے ظفر ہے یہ دل جلوہ کم دوست
صاف اس سے ملتی عرشِ معلیٰ کی شکل ہے

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۰). کچھ اس طرح دنیا چھوڑ گئے جیسے عرشِ معلیٰ پر کسی فردوسی مشاعرے میں شرکت کے لیے بلائے گئے ہوں. (۱۹۸۳ ، لوحِ محفوظ ، ۱۲). [عرش + معلیٰ (رک)].

---مکاں (---فت م) صف.
عرش پر رہنے والا ، عرش پر مقیم؛ مراد: خدائے تعالیٰ. عرش مکاں خدائے جلّ و علا اور اس ارضِ مقدس کے درمیان ایک نامۂ پیام صفحۂ قرطاس دخل انداز ہو کر ہم پر فقروں اور جملوں سے حکمرانی کرے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۲۷). [عرش + مکاں (رک)].

---میں جُھولنا محاورہ.
بلند پرواز ہونا ، عالی مرتبت ہونا ، ذی وقار ہونا.

جھولتے تھے عرش میں کل ٹھوکروں میں آج ہیں
ایسے ہم نے دیکھ ڈالے ہیں ہوا باوِنِ فروغ

(۱۸۰۹ ، بیان صاحب ، د ، ۲۵۵).

---نشین (---فت ن ، ی مع) صف.
عرش پر بیٹھنے والا ؛ (مجازاً) نہایت بلند درجہ ، عالی مرتبت.

غالب نہ ہو ایمان شہِ عرش نشیں پر
پلّہ وہ فلک پر ہو تو پلّہ یہ زمیں پر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳).

جو فرش نشیں عرش نشیں ہو گئے رونے
ہم اوجِ ثریا سے بھی گر کر نہیں رونے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۴). [عرش + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا ، بٹھانا].

---نُما (---ضم ن) صف ؛ امذ.
عرش دکھانے والا ؛ (طب) بھنگ کا ایک نام. اصطلاح میں بھنگ کے بہت سے نام ہیں نشاط افزا ، فلک تاز ، عرش نما ، حبۃ السما کین وغیرہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۶۲). [عرش + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا ، دیکھنا].

---وِقار (---کس نیز فت و) امث.
عالی مرتبت (علمی اردو لغت). [عرش + وقار (رک)].

---ہِلانا محاورہ.
رک : عرش کا کنگورہ ہلانا.

دل دکھوں کو نہ ستا اس میں ہے زک او ظالم
ان کی وہ آہ ہے جو عرش ہلا آتی ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵۲).

---ہِل جانا محاورہ.
عرش پر ہل چل مچ جانا ، خدا کو رحم آ جانا.

ترا دل آئے کسی پر تو عرش ہل جائے
اثر تلاش میں ہے اس طرح کی آہ ملے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۶).

عَرْشَہ (فت ع ، سک ر ، فت ش) امذ.
۱. (ا) **جہاز کی بالائی ، درمیانی یا نچلی سطح ، جہاز کی چھت ، بحری جہاز کی سطحِ مرتفع ، ڈیک ، تخت.** موسم اچھا ہو تو جہاز کے عرشہ پر تفریح و ورزش ، دوچار ہمسفروں کے ساتھ چہل قدمی ... ان میں سے کوئی چیز بھی نئی نہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۹).

وہ سطحِ بحر پہ رقصاں جہاز کا عرشہ
اور اس پہ چار طرف ایک نور کا عالم

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۳۲۲). (ا) **کسی چیز کی بالائی سطح ، اوپری حصہ ، چھت.** پل کا عرشہ محراب سے تاروں کے رسوں کے ذریعے باندھا گیا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۵ ستمبر ، ۳۸). ۲. **مچان ، سائبان ، تختہ.** واسطے جناب والا کے ایک عرشہ بناویں اور آپ اس پر جلوس فرماویں. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۹۹). ۳. (نباتیات) **وہ پھولا ہوا حصہ جس میں پھول کے مختلف حصے جڑے ہوتے ہیں ، مسند گل ، خانۂ گل** (انگ : Thalamus) ؛ زیری ہزیرے (جس کو ورمہ یا عرشہ بھی کہتے ہیں) میں پھول کے مختلف حصے جڑے ہوئے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۵۵). اس کا محور وعاً تخموں کے پھول

کے عرشہ سے متناظر ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲:۶۲۳). ۳. (تشریح) دماغ کا ایک حصہ ، وہ مقام جہاں حِسّی اعصاب دماغ سے باہر نکلتے ہیں (انگ : Thalamus). آلے کو مریض کے سُن کردہ مقام کے نیچے عرشہ جو دماغ کا ایک حصہ ہے ، پر رکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۹۸) . [عرش + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) **بالائی سطح کی تعمیر.** فرش اور پل کی عرشہ بندی کے لیے ... کماتچوں کا استعمال گھٹ گیا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۸۲).[عرشہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پُل (ـــ ضم پ) امذ.
ایک وضع کا پل جس میں بوجھ گرڈروں کی اوپر کی کور پر پڑتے ہیں (انگ : Deok Bridge). بالعموم عرشہ پل ، میانہ پل سے زیادہ با کفایت ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۴۳۳). [عرشہ + پل (رک)].

عَرْشی (فت ع ، سک ر) صف ؛ امذ.
۱. **عرش (رک) سے منسوب یا متعلق ، عرش کا ، آسمانی ، فلکی.** پھر وہ اپنی ارضی اور عارضی تفلیس کو ابدی اور عرشی نعمت کے خیال سے غنی کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۷). ۲. **فلک کا رہنے والا ، عُلوی ، فرشتہ.**

کیا فرہاد میں دھا کر پھرے ساتوں فلک جا کر
کریں سب عرشیاں آکر نظارے آہ کے میرے
(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی ، ۵۲).

جوں آئینہ ہے اوس کی جہاں چاندنی بچھی
واں عرشیوں کے پاؤں کا سایہ ہے رنگو فرش
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۷).

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر تسبیح و طواف اولیٰ
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۸).[عرش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دَماغ (ـــ کس نیز فت د) امذ.
(حیوانیات) **پیش دماغ کا ایک حصہ جو نیم کروں کے پیچھے ہوتا ہے ، (انگ : Thalamenef Phalcon).** پیش دماغ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ، دماغی نیم کرے اور عرشی دماغ. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۰). [عرشی + دماغ (رک)].

عَرْشِیاں (فت ع ، سک ر) امذ ؛ ج.
ملائکۂ مقرّبین ، حاملانِ عرش (نوراللغات). [عرشی + اں ، لاحقۂ جمع].

عَرَصات (فت ع ، سک نیز فت ر) امذ ؛ ج.
۱. **عرصہ (رک) کی جمع ، میدانِ قیامت ، میدانِ حشر ، روزِ قیامت.**

کرینگے او آواز اس شان تے
سنے اہلِ عرصات سب کان تے
(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۱۰۹).

پنج تن کی مجکو ہے مدد عرصات کا کیا باک ہے
ہر بات کا حامی مرا شبّیر اور شبّر ہوا
(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ، ۱۱).

دوسری اور روایت میں لکھی ہے یہ بات
کہ خداوندِ جہاں مالکِ روزِ عرصات
(۱۸۵۳ ، داستان صادقاں ، ۳).

خضر بھی آ کے کریں عرض میانِ عرصات
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۳۳). ۲. **میدان.**

پھر موقف عرصات پیاسے ہیے
ابھی دوزخوں پر کے سارے دیے
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۹). حدیث شریف میں آیا ہے کہ دوزخ عرصات قیامت میں بلائی جائے گی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۹). [عرصہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عَرْصَہ (فت ع ، سک ر ، فت ص) امذ.
۱.(اَ) **مدت ، زمانہ ، دور.**

ساقی بھڑادے خم ہی مرے منھ سے تُو کہ آہ
ظالم نپٹ قلیل ہے عرصہ بہار کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱) . اب عرصہ بہت ہوا ہے میری راہ شاہ طلسم دیکھتا ہو گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۳۳). کچھ عرصہ ہوا حیدرآباد سے ایک استفسار قصۂ چہار درویش کے سلسلے میں ہمارے نام موصول ہوا تھا. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۳). کچھ عرصے بعد یہ کہانی «نیا دور» میں شائع ہوئی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸). (اُا) **لمحہ ، ساعت ، منٹ.** چند عرصہ خوب پکاؤ. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹). ۲. **تاخیر ، درنگ ، دیر ، توقف.**

ابھی تو آنے میں عرصہ ہے کچھ قیامت کے
قدِ بلند کو کھینچ اپنے کیا درنگ ہے شوخ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۶).

سینے میں دل تڑپتا ہے عرصہ نہ اب کرو
یا آپ آؤ یا ہمیں پیشا طلب کرو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۶). ۳. **اثنا ، وقفہ ، دوران.** وزیر کا آنا اس عرصے میں خالی سبب سے نہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۱) . اسی عرصے میں شاہین چاہتا تھا کہ کھانا اس کا شروع کرے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۶). اسی عرصہ میں پانی کی ایک موج آئی اور اس نے حضرت نوح کی نگاہوں سے کنعان کو اوجھل کر دیا. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۶). ۴. **میدان.**

جب بھرے آہ فاطمہ پیہم
عرصۂ حشر تب ہوے برہم
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).

میرے آگے نہ شاعر نام پاویں
قیامت کو مگر عرصے میں آویں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۸).

ہر جگہ جنگ ہر جگہ ہے نزاع
عرصۂ کارزار ہے دنیا

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۴۳) ۔ **۵. وسعت مکانی ، پھیلاؤ ، کشادگی.**

دنیا کے عرصے کے شہاں شہ مات سن سارے ہوئے
کھیلیا ہے اپنے جیو ہو یوں شطرنج انل بہیار کا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۳۳).

قصد ہے قطع بطور مستاں
عرصۂ دیر و حرم کیجئے کا

(۱۷۸۴ء ، درد ، د ، ۴۳). حمد اس معبود حقیقی کے لائق ہے جس نے پرورش عالم کے لیے عرصۂ زمین پر کیا کچھ سہیا کیا. (۱۸۱۰ء ، اخوان الصفا ، ۹).

جوشِ وحشت کیا کرے اس ناتواں دلگیر کا
صد بیاباں جس کو عرصہ خانۂ زنجیر کا

(۱۸۸۶ء ، دیوان سخن ، ۵۸).

زندگی دوبھر ہوئی ، مرنے کا ساماں ہوگیا
عرصۂ ہستی سمٹ کر تنگ زنداں ہوگیا

(۱۹۲۰ء ، روح ادب ، ۲۰).

ایک بھی حرف نہیں عرصۂ گویائی میں
آپ کی شان کے شایاں رسولِ عربی

(۱۹۷۹ء ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۶) ۔ **۶. (طبیعات) جب کوئی جسم سادہ موسیقائی حرکت میں ہو تو وہ جس وقت میں اپنا ایک جھولاؤ مکمل کر لیتا ہے ، اسے اس جسم کا عرصہ کہتے ہیں** (انگ : Period) (مادّے کے خواص ، ۸۷). **۷. مسافت ، فاصلہ ، دوری نیز سفر.**

ہم سفیروں کی ہے الفت باغِ ہستی میں ہمیں
ورنہ عرصہ تا عدم ہے یک نفس پرواز کا

(۱۷۹۲ء ، محب ، د (ق) ، ۱۰۳). روشنی سے چار کوس عرصہ تک جتنے پہاڑ تھے روشن ہو گئے. (۱۸۰۳ء ، مذہب عشق ، ۵۰). ملک بیگانہ ہے اور عرصہ دور کا ہے. (۱۸۸۳ء ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۳). **۸. آنگن ، انگنائی ؛ صحن خانہ ؛ بساطِ شطرنج** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ع].

---پیکار کس اضا (---ی لین) امذ.
میدانِ جنگ.

جہاں کے عرصۂ پیکار میں تم
رہو بن کر ہمیشہ مردِ میداں

(۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۱۳۹).

کسی کو ہدف تیر کروں کس پہ کروں وار
یہ مقتلِ احباب ہے یا عرصۂ پیکار

(۱۹۰۵ء ، مطلع انوار ، ۱۵۸). [عرصہ + پیکار (رک)].

---تحریک کس اضا (---فت مع ت ، سک ح ، ی مع) امذ.
(برقیات) بافت پر دہلیزی طاقت سے دگنے وولٹیج کا عمل جس عرصے کے دوران میں تحریک پیدا کر دے ، وہ عرصہ عموماً ناپ لیا جاتا ہے اور اسے عرصۂ تحریک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (انگ : Excitationtime) (تجربی نفسیات (ترجمہ)، ۱۰۲). [عرصہ + تحریک (رک)].

---تنگ کرانا محاورہ.
پریشانی میں گرفتار کروانا ، بُری طرح پریشان کرانا ، مصیبت میں پھنسوانا. جاگیراتِ سیرِ حاصل پر متصرف ہو کر دیگر مردم پر عرصۂ جاگیر تنگ کرا دیا تھا. (؟ ، مرآۃ السلاطین ، ۱ : ۳۵).

---تنگ کر دینا/ کرنا محاورہ.
عاجز کر دینا ، بہت ستانا ، مصیبت میں مبتلا کر دینا.

وحشت نے مجھ پہ عرصۂ ہستی کیا جو تنگ
گھبرا کے سوئے عالمِ بالا نکل گیا

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۲۸).

چلا میں ، تم نہ آئے ، آہ وہ ساعت کہ جب مجھ پر
تمنا تنگ کر دے عرصۂ گورِ غریباں کو

(۱۹۲۵ء ، نقوش مانی ، ۱۱۳).

---تنگ ہونا محاورہ.
عرصہ تنگ کرنا (رک) کا لازم ، پریشانی میں مبتلا ہونا ، جان ضیق میں پڑنا یا ہونا.

ہے آہ و نالہ سے میرے جہاں پر عرصہ تنگ
یہ شب ہے ہجر کی یارب کہ روزِ محشر ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۵۲).

شب درد و غم سے عرصہ مرے جی پہ تنگ تھا
آیا شبِ فراق تھی یا روزِ جنگ تھا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۱۵).

تھا جسمِ نابکار سے عرصہ زرہ پہ تنگ
جوش میں یوں تھا دام میں جس طرح ہو نہنگ

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۲). یہی وہ زمانہ تھا کہ اس غریب پر عرصہ تنگ ہو گیا تھا. (۱۹۲۹ء ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۷۷).

---جنگ کس اضا (---فت ج ، غنہ) امذ.
میدان جنگ ، لڑائی کا میدان.

نہ تو سالارِ سپہ اور نہ سپاہی ہے حسین
عرصۂ جنگ میں اک سرِّ الٰہی ہے حسین

(۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۱/اگست ، ۲). [عرصہ + جنگ (رک)].

---جنگاہ کس اضا (---فت ج ، غنہ) امث.
رک : عرصۂ جنگ.

قرنا کا ہے وہ شور کہ العظمت للہ
دہلاتی ہے آوازِ دہل عرصۂ جنگاہ

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۶). [عرصہ + جنگاہ (رک)].

---حشر کس اضا (---فت ح ، سک ش) امذ.
میدان حشر.
نہیں ، نہ سمجھو کہ میں بھی ہوں ان تمہارے فریادیوں میں شامل مگر کہاں جاؤں عرصۂ حشر سے کہیں راستا نہیں ہے (۱۹۲۰ء ، نقوش مانی ، ۹۰). [عرصہ + حشر (رک)].

---ٔ حَیات تَنگ کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
زندگی دوبھر کر دینا ، جینا مشکل کر دینا ، گزر بسر میں روڑے اٹکانا ، عاجز کر دینا. زندگی کے ہر شعبے میں ... مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا سلسلہ پورے تواتر و تسلسل کے ساتھ جاری رہا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۰۹).

---ٔ حَیات تَنگ ہونا محاورہ.
عرصۂ حیات تنگ کر دینا (رک) کا لازم ، جان ضیق میں ڈالنا. شاہ پر قاتلانہ حملے کے بعد بابیوں پر عرصۂ حیات اور بھی تنگ ہوگیا ، حکومت نے مزید گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۱).

---ٔ دَراز کس صف(---فت د) امذ.
لمبی مدّت ، طویل زمانہ. سارس اور لومڑی کے درمیان عرصۂ دراز سے ایسی ہی معاندانہ دوستی تھی(۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۴). [عرصہ + دراز (رک)].

---ٔ زَمِین کس اضا(---فت ز ، ی مع) امذ.
وسعت زمین ، زمین کی سطح (ماخوذ : جامع اللغات). [عرصہ + زمین (رک)].

---ٔ زِیسْت تَنگ کَر دینا محاورہ.
رک : **عرصۂ حیات تنگ کر دینا ، گزر بسر میں روڑے اٹکانا.** اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاؑ اور انصار پر عرصۂ زیست کو تنگ کر دیا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۲).

---ٔ زِیسْت تَنگ ہونا محاورہ.
عرصۂ زیست تنگ کرنا (رک) کا لازم ؛ زندگی کا وقت بہت تھوڑا ہونا (نوراللغات).

---ے تیل جَل چکا ہے فقرہ.
مدّت سے زور ختم ہو چکا ہے (جامع اللغات).

---ٔ شِتَوِیَّت کس اضا (--- کس ش ، فت ت ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
(حیوانیات) جاڑے کا وہ زمانہ جس میں جانور بے حس پڑے یا سوئے رہتے ہیں اور خوراک وغیرہ کے لیے بھی باہر نہیں نکلتے. جانور اپنے عرصۂ شتویّت میں باہر سے خوراک اور پانی حاصل کرنے سے بے نیاز رہتے ہیں. (۱۹۶۹، تغزیہ و غذایات حیوانات، ۵۲). [عرصہ + شتوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ قِتال کس اضا(---فت ق) امذ.
قتل و غارت کا میدان ، میدان جنگ.

یا فاطمہ میں لٹتی ہوں بکھراؤ سر کے بال
یارب الٹ دے آج یہ سب عرصۂ قتال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۴). [عرصہ + قتال (رک)].

---ٔ قِیامَت کس اضا(--- کس مع ق ، فت م) امذ.
میدان حشر.

مقامِ رشک ہوا عرصۂ قیامت بھی
تجھی کو دیکھتا ہے جس بشر کو دیکھتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۳).

کیوں سر جھکا ہوا ہے ، کھوئے ہوئے سے کیوں ہو
ساقی کی بزم غم ہے کیا عرصۂ قیامت

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۳). [عرصہ + قیامت (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
دیر کرنا ، تاخیر کرنا. آگے کرسیاں رکھی جاتی ہیں ، تخت بچھایا جاتا ہے ، عرصہ کرنا جلسے والوں کا طبیعت کو ناگوار ہوتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۳). عرصہ کرنا مناسب وقت نہ جانا ادھر چلا آیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۲۳). دختر کو اس پہلوان کے ہمراہ کر دو ... جوان ہوچکی ہوگی اور اگر عرصہ کرو گے تو مجکو وہیں موجود پاؤ گے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۷۱).

--- کِھچْنا / کِھنْچْنا محاورہ.
عرصہ کھنچنا (رک) کا لازم ، تاخیر ہونا. کپتان صاحب نے مجھ سے چلتے وقت کہا کہ اگر تم کو آنے میں عرصہ کھچے گا جہاز روانہ ہووے گا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۹۷).

--- کھینْچْنا محاورہ.
دیر کرنا ، وقت لینا.

مانندِ حباب آنکھ تو اے درد کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۱).

آپ کو یار نے عشاق سے اتنا کھینچا
حشر تک وعدۂ دیدار نے عرصہ کھینچا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷).

---گاہ / گَہ امذ.
میدان ، وسعتِ مکاں.

یہ حیاتِ چند روزہ جو نہ سدِّ راہ ہوتی
تو پھر ایک عرصہ گہ عدم و وجود ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۷).

رنگیں ہے تیری تیغ سے ہر صفحۂ وجود
مغرب ترا ہی عرصہ گہِ ترک تاز ہے

(۱۹۱۴ ، کلیات شبلی ، ۹۴).

ان کی چوکھٹ پہ آکے دستک دیں
پھر بھی اس عرصہ گہِ ہستی میں

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۶۷). [عرصہ + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گَہِ حَیات (---فت گ ، کس ہ ، فت ح) امذ.
مراد : کائنات ، دنیا ، عالم.

عرصہ گہِ حیات میں ، جنگ و جنوں ہیں حکمراں
خوں سے سرخ ہے زمیں خوں سے سرخ آسماں

(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۳۴). [عرصہ + گہ (گاہ (رک) کا مخفف) + حیات (رک)].

ـــ لگانا محاورہ.
وقت یا دیر لگانا ، تاخیر کرنا.

بہت نہ دشت میں عرصہ لگائیو بیٹا
نثار ہوگئی ماں جلد آئیو بیٹا
(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہین غم ، ۳۳).

ـــ لگنا محاورہ.
عرصہ لگانا (رک) کا لازم ، دیر ہونا.

وہ زلف رخ پہ رہے دیر تک تو ہو اندھیر
جہاں سیاہ ہو عرصہ اگر گہن کو لگے
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵).

ـــ ہونا محاورہ.
دیر ہونا ، تاخیر ہونا . اب ہم کو رخصت کیجئے حالات لشکر آپ نے سنے دشمن بزرگ سے مقابلہ ہے اب عرصہ ہونا بہت ناگوار ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸).

ـــ ٔ پیجا کس اضا(ـــ ی لین) امذ.
میدان جنگ.

کہانی ہے عرصۂ پیجا میں شکست ایسی کچھ
ہیں رنج تباہی سے ہیں پست ایسی کچھ
(۱۹۳۵ ، کُمار سنبھو ، ۲۹). [عرصہ + ع : پیجا ـ جنگ].

عَرَض (فت ع ، ر) امذ ؛ ج : اعراض.
۱. وہ شے جو بذات خود قائم نہ ہو بلکہ دوسری چیز کی وجہ سے قائم ہو جیسے کپڑے پر رنگ یا کاغذ پر حروف ، رنگ یا حروف کپڑے یا کاغذ کی وجہ سے قائم ہیں اس لئے عرض ہیں اور کپڑا اور کاغذ جوہر (جوہر کا نقیض).

جواہر اور عرض تجھ سے ہے پیدا
بنا ہر مصلحت ہے فعل تیرا
(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۹۷). وہ نہ جوہر ہے نہ عرض ہے ، نہ جسم ہے نہ کسی محدود جگہ میں ہے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۸۰). عالم اعراض کا مجموعہ ہے عرض بدل کر جوہر ہو جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۲۲۱).

ایک جوہر جلوہ آرا اک عرض صورت پذیر
ایک نفس مطمئنہ الفس آفاق گیر
(۱۹۹۶ ، الف ، ۱۰۸). **۲. وہ بیماری جو کسی دوسرے مرض سے پیدا ہو جیسے بخار سے درد سر وغیرہ.** اپنے امراض و اعراض کی شدت سے بہت بے چین ہوں (۱۹۰۰ ، امیرمینائی ، مکاتیب ، ۱۰۸). بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور عرض کے پیدا ہوتے ہیں حمیات عرض کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۲۵). **۳. حادثہ ، کوئی چیز جو واقع ہو ؛ خاصۂ عارضی ، وصف اتفاقی ؛ فوج وغیرہ کی حاضری** (پلیٹس ؛ مہذب اللغات) [ع].

عَرْض (فت ع ، سک ر) امذ ؛ امث.
۱. چوڑائی ، چوڑان ، پاٹ ، پہنائی (طول کا نقیض). اہل ہیات طول مکان دریافت کرنا بہت مشکل کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ شاید عرض مکان معلوم کرنا کچھ آسان ہوگا . (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۸۸). خندق کا عرض چونکہ زیادہ نہ تھا اس لیے باہر سے پتھر اور تیر برساتے تھے . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹۱). مستطیل کے ... چھوٹے ضلعوں میں سے ہر ایک کی لمبائی کو عرض یا چوڑائی کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لئے ، ۱۱۸). **۲. ظاہر کرنا ، پیش کرنا.**

نہ اس سات دھرق ہوں کچھ غرض میں
جو اس کا کروں تجھ کنے عرض میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۱).

جو مری تحقیق میں آیا سو اب کرتا ہوں عرض
رائے تو ان کی غلط ہے بد انہوں کا ہے شعار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶٦).

عرض ایماں سے ضد اس غارت گر دیں کو بڑھی
تجھ سے اے مومن خدا سمجھے یہ تُو نے کیا کیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۹).

کیا فائدہ ہے عرض ہنر سے عزیز اب
جب امتیاز ناقص و کامل نہیں رہا
(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۹).

تشہیر جنوں کہئے یا عرض سخن حقی
ارزاں ہیں مرے آنسو رسوا ہیں مری آہیں
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۲۳). **۳. درخواست ، گزارش ، التجا.** حضرت جبرائیل پیغمبر علیہ السلام کوں اللہ سوں ملنے کو چلو کر کو عرض کئے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۷).

دل جام جم ہے شاہ کا شوق نہ کر پھر عرض توں
ایسے شہے عارف کنے حاجت نہیں اظہار کا
(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۰).

اصحاباں نے بولے عمر کے کنے
عرض ہے ہمارا تمارے کنے
(۱٦۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ (ق) ، ۱۲).

گناہ گاروں کی عذر خواہی ہماری صاحب قبول کیجئے
کرم تمہارے کی آس کرکے یہ عرض رکھتے ہیں مان لیجئے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۳). گستاخی معاف ہو تو ایک عرض میں بھی کروں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲۳). **۴. (ہیئت) جرم آسمانی کی مسافت جو درمیان اس کے اور منطقة البروج کے ہے عرض کہلاتی ہے.** اگر قمر کو فلک البروج سے عرض نہ ہوگا تو جرم قمر وسط میں واقع ہوگا . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳٦). **۵. فوج کی موجودات ، حاضری ، گنتی ، جائزہ ، معائنہ.** اس برج پر بیٹھ کر عرض لشکر لیجاتے تھے . (۱۸۴٦ ، آثارالصنادید ، ۲۳). قواعد اور عرض لشکر ملاحظہ فرمایا. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۲۸۸). شمار اور معائنہ (عرض) کے وقت ... تنخواہ پہلے سے زیادہ کر لیتا . (۱۹٦۹ ، تاریخ فیروز شاہی ، سید معین الحق ، ۱۹۷). **٦. (جغرافیہ) کسی مقام سے وہ فاصلہ جو اس کے اور خط استوا کے مابین واقع ہو ، جو مقام نصف کرۂ شمالی میں واقع ہے اس کا فاصلہ عرض شمالی جو نصف کرۂ جنوبی میں واقع ہے اس کا فاصلہ عرض جنوبی کہلاتا ہے.** جس قدر درجے دقیقے میں کوئی ملک خط استوا سے تفاوت پر ہو خواہ طرف

جنوب کے خواہ شمال کے ، اس کو عرض اس ملک کا کہتے ہیں. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۸). قطب شمالی کے طرف کی دوری کو عرض شمالی کہتے ہیں اور قطب جنوبی کی طرف کے بعد کو عرض جنوبی. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۸۷). [ع].

ـــِ اَحْوال کس اضا (ـــ فت مع ا ، سک ح) امذ.
حال کہنا ، حالت بیان کرنا ، گزارش کرنا.

عرضِ احوال کی نوبت ہے وہاں ناممکن
جب کبھوں کا میں کوئی بات وہ فرمائیں گے پشت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰). [عرض + احوال (رک)].

ـــ اِرْسال (ـــ کس ا ، سک ر) امذ.
وہ کاغذ جس کے ذریعہ مال گزار کسی کے ہاتھ زر نقد تحصیل دار کے ہاں داخل کرے. علی الخصوص ، تمسک ، رہن نامہ ، فارغ خطی ، چلکہ ، سرخط ، عرض ارسال ، پٹہ ، قبولیت مال اور حاضر ضامنی ، مختار نامہ ، عرضی ، پروانہ یہ چیزیں زیادہ مشق کرائی جائیں. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۸). [عرض + ارسال (رک)].

ـــُ البَلَد (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ل) امذ.
کسی مقام اور خطِ استوا کے مابین چوڑائی کا فاصلہ جو خطوط کے ذریعے درجوں اور دقیقوں میں بیان کیا گیا ہو. عرض البلد کا اثر موسم پر ... ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۹). اپریل ۱۹۵۱ء میں ۳۸ عرض البلد تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۴۹). [عرض + رک : ال (۱) + بلد (رک)].

ـــِ بَلَد کس اضا (ـــ فت ب ، ل) امذ ؛ امث.
رک : عرض البلد. آفتاب کی جہت سے دوپہر کو عرض بلد معلوم ہوتی ہے. (۱۸۴۱ ، مقاصد علوم ، ۵۹).

یہ نہ عرض بلد نکال سکیں
نہ مساحت کا خط یہ ڈال سکیں

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شششتیہ ، ۱۰). جغرافیہ میں اکثر شہروں کا عرض بلد و طول بلد بھی درج ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۶۳). یہ نقشہ کب اور کس علاقے کا بنا ہوا ہے اور کن عرض بلد کے درمیان واقع ہے. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۳۵). [عرض + بلد (رک)].

ـــِ بَلَدی کس صف (ـــ فت ب ، ل) صف.
رک : عرض بلد سے متعلق ؛ عرض البلد کا. جس طرح کہ العادی یا عرض بلدی زاویئے ... بلندی سے ناپے جاتے ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۳). [عرض بلد + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ بیگی (ـــ ی مج) امذ.
ایک عہدہ دار جو بادشاہ کے حضور میں لوگوں کی حاجتیں اور درخواستیں پڑھ کر سنائے یا پیش کرے ، پیش کار. وزیر نے عرض بیگی سے کہا کہ اس عورت کو بلا کر بادشاہ کے حضور میں لے جا. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۸۳). ربیع جو خلیفہ منصور کا عرض بیگی تھا. (۱۸۹۰ ، سیرت نعمان ، ۱۰۸). بدبد ... عرض بیگی کی خدمت پر مامور ہوا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۱۳). بڑی ناقی دلنواز قلعے کے ایک عرض بیگی ہی کی بیٹی تھیں. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۵۸). [عرض + بیگی (رک)].

ـــ پَرْداز (ـــ فت پ ، سک ر) صف.
عرض معروض کرنے والا ، درخواست گزار. خاص کر شعرا صاحبان ملک سے دست بستہ عرض پرداز ہوں کہ کوئی مناسب نام تجویز کر کے ممنون و مشکور فرمائیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۹). [عرض + پرداز ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ پیرا (ـــ ی لین) صف.
رک : عرض پرداز. خدمت میں ناظرین با تمکین و شائقین نکتہ چین کے عرض پیرا ہے. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۲). [عرض + پیرا (رک)].

ـــ پیرا ہونا محاورہ.
التماس کرنا ، گزارش کرنا ، ادب سے کہنا (ماخوذ: جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــِ تَمَنّا کس اضا (ـــ فت ت ، م ، شد ن) امذ.
اظہارِ مدّعا ، خواہش کا اظہار.

عرضِ تمنّا سے رہا بیقرار
شب وہ مجھے میں اُسے چھیڑا کیا

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۱۵).

کس طرح عرضِ تمنّا کروں اُن کے آگے
جو نہ فطرت میں ہو وہ بات کہاں سے لاؤں

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۲). [عرض + تمنّا (رک)].

ـــِ حال کس اضا ؛ امذ.
گزارش احوال ، اظہارِ مدّعا ، اظہارِ واقعہ.

غیر دشنام نئیں سنیا ہے ولی
جب سجن پاس عرضِ حال کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۲).

تجھ سے جو عرضِ حال کرتا ہے
سچ تو یہ ہے کمال کرتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۱).

وہ خامشی، عرضِ حال کا ماتم
فہقہوں میں ملال کا عالم

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۸۲). [عرض + حال (رک)].

ـــ دار صف ؛ رک عرضدار.
۱. **درخواست گزار.** کلرک کی مٹھی گرم نہیں ہوئی تھی اور عرضدار روتا اور گورنر اور صدر کو بے سود تاریں اور درخواستیں بھیجتا رہا. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۲۲۵). ۲. **چوڑائی والا ، جس کا عرض یا چوڑائی ہو** (جامع اللغات). [عرض + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داشْت (ـــ سک ش) امث.
درخواست ، عرضی.

عرضداشت عاشق کوں معشوق پاس
عشق تاراں سوں تم بجا دو کماج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۷). گلرخ اپنی ماں گلچہرہ کون عرضداشت لکھتی ہے . (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۶). یہ عرضداشت حضور میں پہنچا دے . (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵۹) ۲۰/ دسمبر ۱۹۰۰ء کو اپنی عرضداشت سکرٹری اوف اسٹیٹ ہند کی خدمت میں پیش کی . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۵). میں نے ان کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کرنی ہے . (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۷۱). [عرض + ف : داشت ، داشتن - رکھنا].

---رَسا (---فت ر) صف.

عرض کرنے والا ، درخواست گزار. نقد ہوش و حواس ہار چکا تھا بے تامل عرض رسا ہوا کہ اے نیرنگ باز حسن میں تیرا غلام بے دام ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۶). [عرض + رسا ، لاحقۂ فاعلی].

---رَکْھنا محاورہ.

عرضداشت پیش کرنا ، مدعا رکھنا ، درخواست گزار ہونا.

کنہ‌گاروں کی عذر خواہی ہماری صاحب قبول کیجیے
کرم تمہارے کی آس کر کے یہ عرض رکھتے ہیں مان لیجیے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). اگر جاں بخشی ہو تو غلام کچھ عرض رکھتا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۳۳). آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ، ہم آپ سے کچھ عرض رکھتے ہیں.(۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۳۳).

---عام کس صف ؛ امذ.

(تصوف) دو یا چند حقیقتوں کا مظہر. عرض عام وہ ہے جو دو یا چند حقیقتوں کو شامل ہو اور خاصہ ہمیشہ ایک ہی حقیقت سے مختص ہوتا ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۳۹). جس مادے اور عرض عام کے لئے جو صورت اور ہیئت تھی اسی کے مطابق اس کا ظہور ہوا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۶۵). [عرض + عام (رک)].

---قَبُول کَرْنا ف م.

درخواست قبول کرنا ، درخواست یا التجا منظور کرنا ، گزارش مان لینا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---کا صف.

ایسا پاجاما جس کے پائنچے کپڑے کو عرض کی طرف سے دوہرا کر کے بنائے گئے ہوں ، پورے پاٹ کا ، ڈھیلے پائنچوں کا. گلفام ... کبھی کبھی عرض کا ڈھیلا پائجامہ پہنتا ہے .(۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۲۱۸).

---کَرْنا محاورہ ؛ ف م.

درخواست کرنا ، التجا کرنا ، دعا کرنا ، کہنا.

نہ اس بات ڈھرتی ہوں کچھ عرض میں
جو اس کا کروں تجھ کنے عرض میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷).

جب اللّٰہ نیں روح پیدا کریں
عرض جب فرشتوں نیں اسیں کریں

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۳).

کروں میں عرض اگر آپ کو بُرا نہ لگے
یہ ڈھنگ چھوڑو کہیں دیکھو بددعا نہ لگے

(۱۸۴۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۳). میں نے کیا عرض کیا ہے کچھ تو کہئے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۲۱).

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.

درخواست کرنے والا ، عرض کرنے والا. بادشاہ نے جنرل کے نام حکم نافذ کر دیا کہ عرض کنندہ کو نہ ستایا جائے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۹۲). [عرض + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

---گُزار (---ضم گ) صف.

التجا کرنے والا ، درخواست کرنے والا.

ٹھہرو اے عرض گزارانِ درِ حسن و جمال
نہ کرو حسن گزارش کو جواب آلود

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۳). [عرض + گزار ، لاحقۂ فاعلی].

---گُزارْنا ف م.

اظہار مدعا کرنا ، درخواست کرنا.

خود منصف یا بستہ ہیں لب بستہ ہیں
کون کہاں اب عرض گزارے مت لکھو

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۸).

---لَشْکَر کس اضا(---فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.

آلاتِ جنگ ، لشکر کا اسلحہ ، لشکر کے لوازم. اگلے زمانے میں سنگین بہت خوشنما بارہ‌دری تھی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہے اس برج پر بیٹھ کر عرضِ لشکر لیجاتے تھے . (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۲۳). گاڑی میں سے جو جھنڈے کے ذرا بائیں طرف کھڑی کی گئی تھی قواعد اور عرضِ لشکر ملاحظہ فرمایا . (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۲۸۸). [عرض + لشکر (رک)].

---مَطْلَب (---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.

مطلب بیان کرنا ، اظہارِ مدعا.

بھرا ہوں کچھ نکل جائے نہ منہ سے عرضِ مطلب میں
کہ ہو جاتی ہے ریزش بیشتر جامِ لبالب میں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۰). [عرض + مطلب (رک)].

---(و) مَعْرُوض (---(و مج) ، فت م ، سک ع ، وبع)امث.

التماس ، درخواست ، گزارش ، التجا ، مدعا جس کا اظہار پہلے بھی کیا جا چکا ہو. اس کے عرض و معروض پر اصلاً خیال نہ کر کے سب سے کہا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ،عبدالکریم ، ۱ : ۵۰). عرض معروض کوئی اور یہ بے ادبانہ کلمات لکھنے کب جائز ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفیدعام ، یکم مئی ، ۸). نہ اس سے کچھ عرض معروض ہی کر سکتا تھا اور پھر جوکام ساری عمر نہیں کیا وہ آج کیوں کروں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷). مفتی کفایت اللّٰہ صاحب نے بھی عرض معروض کرنا چاہی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۳۳). [عرض + و (حرف عطف) + معروض (رک)].

---معروض کا اختیار ملنا محاورہ.
کسی شخص کو بادشاہ کے روبرو درخواستیں اور سائلوں کے پیش کرنے کا کام سپرد ہونا (جامع اللغات).

---مکان کسر اضا(---فت م) امذ.
(جغرافیہ) عرض مکان دوری مکان کی ہے خطِ استوا سے خواہ طرف قطب شمالی کے خواہ طرف قطب جنوبی کے (مراۃ الاقالیم ، ۸۷). [عرض + مکان (رک)].

---مقدار کسر صف(---کسر م ، سک ق) امذ.
(حاسبی) عرض ، چوڑائی. مستطیل کی مساحت کے لیے ضلع اقصر کے یعنے عرض مقدار کو ضلع اطول کے مقدار میں ضرب دینا حاصل مطلوب ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۳۳). [عرض + مقدار (رک)].

---و طول (---و مج ، و مع) امذ.
لمبائی اور چوڑائی. سرسید کو ہندوستان کے عرض و طول میں مقبولیت حاصل ہوئی. (۱۹۲۶ ، وقار حیات ، ۲۹). [عرض + و (حرفِ عطف) + طول (رک)].

---ہنر کسر اضا(---ضم ہ ، فت ن) امث.
اظہارِ فن ، ابلاغِ فن. دونوں صورتوں میں لکھنے کے ایک معنی ہوتے ہیں اور عرضِ ہنر کی بہت قیمت ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، علامتوں کا زوال ، ۶۷). [عرض + ہنر (رک)].

عِرض (کسر ع ، سک ر) امث.
عزت ، آبرو ، ناموس ، نیک نامی ، اچھی شہرت. لودی نے کہا کہ میری عرض و ناموس میں دست درازی نہ کرنی چاہیے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۷). [ع].

عَرضاً (فت ع ، سک ر ، تن ض بفت) م ف ؛ صف.
۱. ذیلی طور پر ، طفیلی ، حادثاتی ، اختیار سے باہر (اصلاً کی ضد). اس نے صرف حق بات کو سامنے رکھا اور موافقت اور مخالفت تبعاً و عرضاً کی. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۶۸). دنیا میں درحقیقت صرف خیر ہے خیر سے شر کا وجود عرضاً اور تبعاً ہے. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۵۶). **۲. اتفاقاً ، اچانک** (جامع اللغات). [عرض (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز و صفت].

عَرضانی ٹیلے (فت ع ، سک ر ، ی مع ، ی مع) امذ ؛ ج.
(جغرافیہ) عرضانی ٹیلے چھوٹے چھوٹے ٹیلے ہوتے ہیں اور ان کا رُخ ہوا کے رخ کے ساتھ زاویۂ قائمہ بناتا ہے (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۹۸). [عرض (رک) + انی ، لاحقۂ صفت + ٹیلے (ٹیلا (رک) کی جمع)].

عَرضانی دَراڑ (فت ع ، سک ر ، ی مع ، فت د) امث.
(جغرافیہ) Transversocrevasses کا اردو ترجمہ. عرضانی دراڑیں وادی کی ناہموار سطح اور اس کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں . (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۸) . [عرض + انی ، لاحقۂ صفت + دراڑ (رک)].

عَرْضَہ (فت ع ، سک ر ، فت ض) امذ.
۱. نذر پیش کرنا.

عرضہ کرنے پھول سب آئے ہیں تج کن بات کھول
نرخ ہمارا ناتوڑو ہیں ہم تمن تھے نورباب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۸). **۲. (معماری) وہ پتھر یا اینٹ جس کا طول کام کے چہرے کے عمود میں ہو.** یکے بعد دیگرے ایک عرضہ اور ایک طولہ پتھر لگایا جائے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ)، ۳۷). [ع : عرض + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---جوڑ (---و مج) امذ.
(معماری) ان پتھروں کو کہتے ہیں جو جوڑوں کے دو متصل سلسلوں میں ہوتے ہیں. حلقی رداً کہتے ہیں اور ان کے جوڑوں کو عرضہ جوڑ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۹۲). [عرضہ + جوڑ (رک)].

--- کرنا محاورہ.
بیان کرنا ، درخواست کرنا ، مُدّعا پیش کرنا.

عرضہ کرنے پھول سب آئے ہیں تج کن بات کھول
نرخ ہمارا نہ توڑو ہیں ہم تمن تھے نورباب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۸).

---گر (---فت گ) صف.
عرضی گزار ، درخواست کرنے والا.

درِ شہ پہ جا کر ہوا عرضہ گر
کہ ہو شاد آمادہ اب رزم پر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۳). [عرضہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

عُرضہ (ضم ع ، سک ر ، فت ض) امذ.
طاقت ، توانائی ، ہدف.

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کی
وہ عرضہ تیغ جہلا و سفہا ہے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۲۵). ان کو اجر و ثواب کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ناحق عرضہ تلف ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱). [ع].

عَرضی (فت ع ، سک ر)-(الف) امث.
۱.(ا) تحریری درخواست ، عرضداشت ، التماس یا گزارش جو تحریری طور پر کی جائے.

لکھا ہوں دلبر رنگین کوں عرضی احوال
کیا ہوں خونِ جگر سیں تمام افشاں سرخ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۸). اس نے عرضی میں بیان کیا ہے کہ میرے مکان پر نواب صاحب کے تین سو آدمیوں نے حملہ کیا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جولائی ، ۱۱). لاہور کے باشندوں کی طرف سے حکام کی خدمت میں عرضی گزرانی گئی. (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۹۱). میں مزید چھٹیوں کے لئے عرضی بھیجتا رہا اور اسی طرح پندرہ روز بیت گئے (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۶). **(اا) چھوٹے کی طرف سے بڑے کو خط ، عریضہ** (شاذ).

کیا سو رہی ہو خوابِ جوانی کو کم کرو
اُٹھو جوابِ عرضی صغرا رقم کرو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۸۶). (ب) صف. **پھیلاؤ ، وسعت (طولاں کا نقیض).** اس کا کام طولی عرضی عمقی مقادیر شمار کرنے کا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲۹). ان دونوں راستوں میں راستہ ب کے درمیان شیشے کی عرضی دیوار ہو تو یہ مچھلی ... الف میں آنے گی. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۲۰۳). ۲. **ایسی تکلیف جو کسی دوسری بیماری سے پیدا ہو؛ عرض سے منسوب (اصلی کے بالمقابل).** یہ زخم یا طبعی ہوتا ہے یا عرضی ہوتا ہے. (۱۹۲۷ ، جراحیات زہراوی ، ۵۳). ۳. **وہ صفات جو ماحول کے اثر سے پیدا ہو گئی ہوں.** عرضی صفات جو بچے کے ہوتے ہیں وہ بھی باقی ہی رہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۳۸۶). [عرضی + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پُرْزَہ (---ضم پ ، سک ر ، فت ز) امذ.
درخواست ، فریاد ، دعویٰ (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---پُرْزَہ کَرنا محاورہ.
۱. **درخواست دینا.** عرضی پرزہ کر کچہری میں دس پندرہ روپے کا نوکر بھی ہو گیا. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۳۱). ۲. **دعویٰ دائر کرنا ، نالش کرنا** (مخزن المحاورات).

---تانْنا محاورہ.
دعویٰ دائر کرنا ، نالش کرنا ، مقدمہ کے لئے رجوع کرنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---تَراش (---فت ت) امذ.
چوڑائی میں کٹائی. غصے کی عرضی تراش کے معائنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلیوں کی تین پرتوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۲۲). [عرضی + تراش (رک)].

---ٹھوکْنا محاورہ.
(عو) **عرضی پرزہ کرنا ، مقدمہ لڑانا ، دعویٰ کرنا** (مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---داغ دینا محاورہ.
درخواست پیش کر دینا ، تحریری گزارش کرنا ، ملازمت کا اُمیدوار ہونا. میں نے ... اخبار میں دیکھا کہ ... عربی معلمین کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مانگی ہیں میں نے بھی عرضی داغ دی. (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۵۰).

---دَعْویٰ (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
(قانون) **وہ تحریر جس میں مدعی اپنے دعوے کی تفصیل لکھ کر عدالت میں پیش کرے.** عرضی دعویٰ و اظہارات و کاغذات جو بطور سندات کے فریقین کی طرف سے پیش ہوئے تھے. (۱۸۶۳ ، جوہر عقل ، ۹۰). اب یہ نہیں دیکھا جاتا کہ عرضی دعویٰ مقررہ نمونے کے مطابق ہے یا نہیں. (۱۹۳۳ ، جنایات برجائیداد ، ۲۰۱). [عرضی + دعویٰ (رک)].

---گُزارْنا / گُزْرانا محاورہ.
درخواست دینا ، حاکم یا عدالت کے سامنے عرضی پیش کرنا. ممالک مغربی و شمالی کے تحصیلداروں نے ایک عرضی اپنی ترقی تنخواہ کی بابت گورنمنٹ میں گزرانی تھی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جون ، ۲). میری طرف عرضی گزارنے کے لئے ... میری مدد کی. (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۵۳).

---لَگانا محاورہ.
حاکم یا عدالت کے روبرو درخواست پیش کرنا ، دعویٰ دائر کرنا.

درد ولت ہے وہاں خوف نہ لانا قاصد
خط کے پرزے ہوں تو عرضی ہے لگانا قاصد

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۲۹).

---لَگْنا محاورہ.
عرضی لگانا (رک) کا لازم.

لیں قرض سے کہاں سے کہ بدنام ہو گئے
عرضی ہے بے فروش کی ہم پر لگی ہوئی

(۱۸۵۱ ، عارف (نور اللغات)).

---نالیاں (---کس ل) امث ؛ ج.
چوڑائی والی نالیاں ، نالیاں جو عرض میں ہوں. ظہری نالی کے ہر جانب عرضی نالیوں کا ایک جوڑا کھلتا ہے یہ نالیاں آنت کو گھیرتی ہیں. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۸۶). [عرضی + نالیاں (نالی (رک) کی جمع)].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
درخواست یا عرضی لکھنے والا ، منشی. تم کسی عرضی نویس سے ... ایک درخواست بنوالو. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۳۱۴). کسی عرضی نویس کو منشی بننے کے لئے اس حلقے کی جانب سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۰۷). [عرضی + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
عرض نویس کا کام ، منشی گیری. عرضی نویسی ، وثیقہ نگاری اور ہر قسم کی تحریریں جو کچہریوں اور دفتروں میں لکھی جاتی ہیں سب کے لئے یہ کتاب ایک عمدہ رہبر ہے. (۱۸۹۹ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۷۲). [عرضی نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَرْضِیات (فت ع ، سک ر ، کس ض) صف ؛ ج.
عرضی کی جمع ، عرضی ، درخواستیں. کاتب جو اس کی عرضیات سے ہے تمام افراد کے لئے وحدت جامعۂ عرضیہ کا کام دیتا ہے. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳۱). [عرضی + یات ، لاحقۂ جمع].

عَرْضِیَّت (فت ع ، سک ر ، کس ض ، شد ی بفت) امث.
چوڑائی ، پاٹ ، چوڑان ، عرض. اس خندق میں ایک اژدہائے کلاں نہایت مہیب دیکھو گے جس کی زیادتی طوالت و عرضیت سے تمام خندق ملتہب ہو گئی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۵). [عرض + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَرْعَر (فت ع ، سک ر ، فت ع) امذ.
سرو سے مشابہ ایک چھوٹا درخت جسے سرو کوہی بھی کہتے ہیں ، اس کے پتے اور پھول دونوں بدبودار ہوتے ہیں اور دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں.

حیدری اس ہانک سوں کل تربھون
کانپتا تھا شاخِ عرعر کے ثمن

(۱۷۳۵ ، ریاض غوثیہ ، ۲۱).

سرو و عرعر سا کیا ترا قد ہے
ہیں یہ یاروں کے شاخسانے دو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸).

یاد قامت میں تیرے رشکِ چمن
آہ عاشق کے سروِ عرعر ہے

(۱۸۷۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۱۲۳). صنوبر یہ (کاف قیرا) یعنی خاندان صنوبر:- اس خاندان کا بھی ذکر کرنا ضرور ہے جس میں صنوبر ، ششمشاد لاریس (لارچ) دیودار عرعر (جیوف پر) اور سرو کے درختوں کا شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۸).

قمریاں باغ میں ہوں پرتیاں پرباول میں
مثلِ عرعر کے نمودار و کشیدہ قامت

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۲۱). [ع].

عَرْعَری (فت ع ، سک ر ، فت ع) صف.
عرعر (رک) سے منسوب یا متعلق ، عرعر کا.

جس پر شبابہا دمبدم آ پتی تھی دھڑنے
لگتی تھی زوں زوں کانپنے مانندِ شاخِ عرعری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۳). [عرعر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُرْف (ضم نیز فت ع ، سک ر) امث.
۱. **مرغ کی کلغی.** مرغ سفید کے عرف داڑھی (کلغی) کو پیس کر جس لڑکے کو کہ بچھونے پر پیشاب ہوتا ہو پلا دیں نافع ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۳). ۲. (علم تشریح) **ہڈی کا ابھار یا ابھرا ہوا خط ، کوئی ابھری ہوئی اور نمایاں چیز.** کننگھام نے بتلایا ہے کہ اس کا لیول ایلیا ک کریسٹ (Iliac Crest عرف حرقفی) پر اس کے ابھرے ہوئے اور بآسانی شناخت ہو جانے والے درنہ سے متناظر ہے . (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۲۶). [ع].

عُرْف (ضم ع ، سک ر) امذ.
۱. **وہ مختصر نام جس سے عزیز و اقارب پیار سے بچے کو پکارنے لگتے ہیں اور وہ بعد کو اصل نام سے بھی زیادہ مشہور ہو جاتا ہے.** کبھی عرف ہوتا ہے یعنی نام کچھ اور ہو لوگ کچھ اور کہہ کر پکارتے ہوں جیسے اسداللہ خاں نام ہے عرف مرزا نوشہ مشہور ہے . (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۲). صاحب عالم مرزا خورشید عالم کا عرف تھا. (۱۹۰۲ ، انشائے داغ ، ۱۵۷). انہیں «بتّو» کے پنک آمیز عرف سے پکارا جاتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹). ۲. **پہچان ، شناخت ؛ (اصطلاح) عام طور پر مشہور ، عوام میں جانا پہچانا.**

دو عالم نہ تھے جب وہ موجود تھا
اسے خلق سے عرف مقصود تھا

(۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۵۹) . اس سے معلوم ہوا یہود کو شرع کی عرف میں مشرک کہیں گے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۵۶۶). ایک قسم کا جھوٹ وہ ہے جس کو عرف میں خلق و مروت کہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۶۸). لغت و عرف اس پر شاہد ہیں . (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۸۵) . ۳. (فقہ) **رواج عام ، دستورِ عام.** واقعی کہ شرع میں مضایقہ نہیں اور عرف میں بھی عیب نہیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۶).

فرقِ عرف و شرع سے غافل نہو
مومنوں پر بدگماں عاقل نہو

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۹۳). [ع].

ـــِ شَرْع کس اضا(ـــ فت ش ، سک ر) امذ ؛ امث.
شرعی اصطلاح. یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین ، ۳۷).
[عرف + شرع (رک)].

ـــِ عام کس صف ؛ امذ.
عام بول چال ، عام طور پر مشہور معنی. سبب ، عرفِ عام میں اوس چیز کو کہتے ہیں کہ جس سے دوسرے امر کے حصول کے لئے توسل کرے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۸۹). اس کے بعد انھوں نے اس نمونہ کی باتیں کیں جو مرنے سے ذرا پہلے کی جاتی ہیں اور عرف عام میں وصیت کہلاتی ہیں . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۳). عرف عام میں جو انسان کا پیدائشی مذہب یعنی اس کے ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے ، اسے ہر شخص سنِ شعور پر پہنچ کر بدل سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۲۵) .
[عرف + عام (رک)].

عُرَفَا (ضم ع ، فت ر) امذ ؛ ج.
عارف (رک) کی جمع ، خدا شناس لوگ ، اولیاء اللہ ، اہل اللہ. عرفائے دہر اور کملائے روزگار سے تھے اور طریقہ پیری مریدی کا ان کے خاندان میں جاری تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۳۶) . معتزلہ اور اشاعرہ میں یا وجودیہ ملاحدہ میں اور وجودیہ عرفاء میں جو اختلافات ہیں ان کا حل بھی یہی ہے . (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۳۳۱). [ع : عُرَفاء].

عُرْفاً (ضم ع ، سک ر ، تن ف بفت) م ف.
۱. **عرف کی رو سے ، عام شہرت کے لحاظ سے ، مشہور نام کے طور پر.** خاص اہل دہلی میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو عُرفاً مرزا کے شاگرد نہیں سمجھے جاتے تھے . (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۱۰۱). یہ وسیع علاقہ جو اب پی ای سی ایچ ایس یا عرفاً سوسائٹی کہلاتا ہے . (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ح). ۲. **عام رواج کے مطابق ، رواجاً.** ممالک عروسیہ میں کفر و الحاد کے رایت کو بلند کیا ، اس کا دفع کرنا عقلاً و شرعاً و عرفاً واجب ہوا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۵۳۶). [عُرف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَرَفات (فت ع ، ر ، نیز سک) امذ.
مکۂ معظمہ سے نو کوس (کم و بیش ۱۲ میل) کے فاصلے پر ایک کشادہ میدان کا نام عرفہ یعنی حج کے دن (۹ ذی الحجہ کو) حاجی یہاں آ کر ٹھہرتے ، دعائیں پڑھتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ، میدان عرفات میں ٹھہرنا حج کا اہم ترین رکن ہے۔

منا ، عرفات ، دھن چوہن ترے ہور عاشقاں حج کے
کتے قربان کر کر جیو نشانیاں لنہوں کی لاتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳)۔

ششم عرفات پر جب میں گیا ہوں
وہاں رو رو کے جب توبہ کیا ہوں

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۷)۔ اور عرفات کے سب سے بڑے میدان میں جمع ہو کر اپنی تمام گزشتہ عمر کے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۳۷)۔ یہ حجر اسود ہے ، یہ ملتزم ہے ، یہ صفا و مروہ ہے ، یہ عرفات ہے ، یہ مزدلفہ و منٰی ہیں ، ہر جگہ ارکان حج میں یکسانی پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۸۳)۔ [ع]۔

عِرفان (کس ع ، سک ر) امذ.
۱. شناخت ، پہچان ، آگہی ، واقفیت ، خدائے تعالیٰ کی معرفت ، خدا شناسی۔ ارے! یہ عرفان تجھ میں انھوں تینوں وجوداں کوں سمجھنہارا سو ہو عارف الوجود جوتھا تن۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۸)۔ اگرچہ عشق ہور عرفان ذکر ایک ہے ولے ہوئے دو ٹھار ، عاشق مست ہے عارف ہشیار۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵)۔

کر شرابِ شوق میں بےہوش مجھ کوں یا حبیب
دے مجھے بھر کر پیالہ نشۂ عرفان کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۵)۔

کمان ہاتھ سے رکھ صیدگہِ عرفاں میں
کہ تیر صید ہے یاں دام نارسائی کا

(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳)۔

اُس کی مستانہ نگاہوں سے عیاں اسرار عشق
اُس کی نورانی جبیں سے راز عرفاں جلوہ گر

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۲۵)۔

علم سے عقل سے عرفان سے محروم ہیں ہم
عشق سے عزم سے ایمان سے محروم ہیں ہم

(۱۹۸۸ ، رئیس امروہوی ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ / اگست ، ۳)۔
۲. حق آگہی ، معرفت حقیقی۔

یگانگیِ ہوش ہے عرفانِ محبت
اور اس سے سوا کیا نگہِ ہوش رُبا دے

(۱۹۳۰ ، نقوش مانی ، ۱۵۵)۔ علامہ کو اپنی خودی کا پوری طرح عرفان حاصل ہو گیا تھا ، اسی لئے وہ ... یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔ (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۳۷)۔ [ع]۔

---پَناہ (---فت پ) صف.
خدا شناس ، حق آگاہ۔ میاں خلیفہ نے اپنی سرگزشت دیرینہ یوں بیان کی کہ خلیفۂ بغداد ... عرفان پناہ کے عہد دولت مہد میں خانہ زاد بغداد میں اسقامت کرتا تھا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۱)۔ [عرفان + پناہ (رک)]۔

---حَقِیقَت کس اضا(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
حقیقت کی پہچان یا آگہی۔ ان کے عرفانِ حقیقت میں شدت پیدا کی اور ان کی شاعری کو ایک نئی توضیحات سے مالا مال کر دیا۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۳)۔ [عرفان + حقیقت (رک)]۔

---خُودی کس اضا(---و معد) امذ.
خودشناسی ، خودآگہی ، عرفانِ ذات ، اپنے آپ کو پہچاننا ، اپنے وجود کو پہچاننا۔ یونان کا حکیم ، شاعر اور مخبر امباذ قلس (Empedocles) ... اپنے کلام میں دو چیزوں کے درمیان تمیز کرتا ہے ، یعنی انسان کا عرفانِ خودی اور اس کا عرفانِ غیر۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۳۰۶)۔ [عرفان + خودی (رک)]۔

---ذات کس اضا ، امذ.
عرفانِ نفس ، خودآگہی ، انسان کا اپنے نفس یا وجود کو پہچاننا ، خود شناسی۔ سب سے اعلیٰ پائے کے کسی ڈرامے میں عیب گیری یا نفرت کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی ، اس کے برعکس وہ عرفانِ ذات اور عزتِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۹۷)۔ اہلِ درد اور اہلِ دل کے یہاں اس نے عرفانِ ذات وکائنات یا روشن دلی و روشن ضمیری کا نام پایا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمائندے ، ۵۸)۔ [عرفان + ذات (رک)]۔

---سِرِشت (---کس س ، ر ، سک ش) صف.
خداشناس ، حق آگاہ ، عارف۔

دلِ عرفان سرشت ہے تیرا
مظہرِ خلق و مظہرِ عالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۰)۔ [عرفان + سرشت (رک)]۔

---مآب (---فت م ، مد ا) صف.
عالم ، خدا شناس (علمی اردو لغت)۔ [عرفان + مآب (رک)]۔

---نَفْس کس اضا(---فت ن ، سک ف) امذ.
رک : عرفانِ ذات۔ مجکو اس روزنامچہ کی اشاعت سے ثواب ہوگا کیونکہ اس کے ذریعے سے لوگ عرفانِ نفس پر مائل ہوں گے۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی (دیباچہ) ، ۲)۔ اور صوفیانہ اصطلاحات مثلاً وحدت الوجود ، عرفانِ نفس ، ناسوت و ملکوت ... فارسی تصوف ہی سے آئی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۰)۔ [عرفان + نفس (رک)]۔

عِرفانی (کس ع ، سک ر) صف.
عرفان (رک) سے منسوب یا متعلق ، معرفت کا۔ اے عارف اس ہو کوں عرفانی نظر سوں دیکھ۔ (۱۷۳۸ ، رسالہ معرفت ، باحلیم ، ۹)۔

نصابِ مکتبِ پیرِ مُغاں ہے درسِ عرفانی
یہ کاتنگے سرمستِ حکمت ہائے یونانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۷)۔ نہ وہ عرفانی مسرت ہی

حاصل ہوتی جو وطن واپس آنے پر لوگوں کو ہوا کرتی ہے۔(۱۹۸۳ ، گوندنی والا تکیہ ، ۱۱). [عرفان + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرَفْتُ رَبّی بِفَسْخِ الْعَزائم فقرہ.
میں نے اپنے رب کو پہچانا ارادوں کی شکست سے. مرتضی فرماتے ہیں جنوں کی بات دایم قایم ، عرفت ربی بفسخ العزایم یعنی جیوں میں سکتا تھا تیوں نہیں ہوا تو میں خدا کوں پچھانیاں.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۷). میں اب تک تمہارے پاس ہوکر باندے کو روانہ ہو جاتا ، کیا کروں ، اس صورت میں رخصت نہیں مانگی جاتی اور رخصت لئے بغیر جانا نہیں ہو سکتا ، عرفت ربی بہ فسخ العزائم. (۱۸۵۳ ، نادراتِ غالب ، آفاق حسین ، ۲ : ۳۳).

عَرْفَج (فت ع ، سک ر ، فت ف) امذ.
ایک قسم کا خاردار پودا جو میدانوں میں اُگتا ہے. عرفج بُوٹی میں للّی دل پھیل گیا ہے ، عورتوں نے «شکوہ» لے لیا ہے ! (۱۹۶۲ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹). [ع].

عَرَفَہ (فت ع ، ر نیز سک ، فت ف) امذ.
۱. ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ اس دن حاجی میدان عرفات میں جا کر قیام کرتے اور مقررہ مناسک حج بجا لاتے ہیں. روز عرفہ بیچ ساعت عرفات کے یہ آیت نازل ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۹). روزہ ذی الحجہ کے عرفے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۵۸). حج تو یہ ہے کہ احرام باندھا عرفے کے دن عرفات جا حاضر ہوئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۱). یہ تو ذی الحجہ یعنی بقرعید کے عرفے کا دن تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷). **۲. عید ، بقرعید ، محرم کی دسویں اور شب برات سے ایک روز پہلے کا دن ، اس دن لوگ مُردوں (خصوصاً جن کا انتقال اس سال میں ہوا ہو) کے نام کی فاتحہ دلاتے ہیں اور شیرینی اور کھانے تقسیم کرتے ہیں.**

مشت زر دیجے تو یارب نہ ملے مٹھی بھر
مہندی اس عید کے عرفہ کی جو مہنگی ہو جائے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۸). تم عید کے عرفہ کو مع الخیر یہاں پہنچ جاؤ. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۲۲). جس سال مُردہ مرتا ہے اُس سال کی شب برات کو فاتحہ نہیں دلواتے بلکہ اس کی بجائے عرفہ کو یعنی شب برات کے ایک روز پہلے نیاز دلوا دیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۲۰).

میں بن ماں باپ کی لڑکی نہ والی ہے نہ وارث ہے
میں ایک ادنیٰ سی لونڈی ہوں میری عید اور عرفہ کیا

(۱۹۲۹ ، گرفتار قفس ، ۱۷). **۳. عرفے کے دن فاتحہ دلانے کی رسم.** فاتحہ ضروری تھی اس لئے شب برات سے ایک دن پیشتر عرفہ ہوا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۷۸). [ع : عَرَفَة].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کسی شخص کے مرنے کے بعد جو اول عرفہ واقع ہو اس میں فاتحہ دلوانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

عُرْفی (ضم ع ، سک ر) صف.
رواجی ، اصطلاحی ، رسمی ، ظاہری ، مشہور. تعظیم کے رسمی اور عرفی الفاظ نہیں لکھتا. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۳). بعض اوقات عرفی طور پر ایک شخص حسین نہیں ہوتا لیکن اس کی ذات یا اس کے وجود میں ایک ... شان ضرور پائی جاتی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۲۷). اردو اس زبان کا عرفی نام ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۵). [عرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُرْفِیَت (ضم ع ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امث.
مشہور نام جو اصل نام کے علاوہ ہو. عرفیت بڑی کی مُنّی اور چھوٹی کی کھنّن تھی. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۲۶). [عرف (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُرْفِیَہ (ضم ع ، سک ر ، کس ف ، فت ی) صف.
رک : عُرفی. باد ہوا : لغوی معنی ہوا کا جھونکا ... میں انھیں لفظوں میں اس کا ذکر موجود ہے دونوں موخرالذکر ماخذ میں اسے رسوم عرفیہ میں شامل کیا گیا ہے.(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۶۸). [عرف (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ خاصّہ کس صف(ـــ شد ص بفت) امذ.
(منطق) وہ عرفیۂ عامہ جو مقید ہو لادوام ذاتی سے (المنطق، ۱۶). پھر عکس کی طرف عود کرتے ہیں کہ مشروطۂ خاصّہ اور عرفیہ خاصّہ کا عکس حینیۂ مطلقہ لادائمہ ہوتا ہے. (۱۸۷۱، مبادی الحکمۃ، ۴۳). [عرفیہ + خاص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ عامّہ کس صف(ـــ شد م بفت) امذ.
(منطق) وہ موجہہ ہے جس میں ثبوت یا سلبِ محمول کا موضوع کے لیے جب تک موضوع کسی وصف کے ساتھ موصوف ہے دائمی ہو (المنطق ، ۱۵). اس کو مثال میں سمجھو کہ نیک بندے ہمیشہ شکر ہوتے ہیں عرفیۂ عامّہ ہے. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۴۳). [عرفیہ + عام (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَرَق (فت ع ، ر) امذ (بول چال میں عوام سک ر بھی بولتے ہیں).
۱. (i) وہ رطوبت جو کسی نباتی یا حیوانی جسم کے اندر پائی جائے : عرق جو حیوانات کے مادوں میں ہوتا ہے اسے گاسٹرک عرق کہتے ہیں. (۱۸۳۱، مقاصد علوم ، ۹۳). درختوں کے تنوں کے اندر عرق وغیرہ منجمد ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۶). جسم کا عرق ، بالعموم (Pharynx) کے پمپی عمل کے ذریعے چوس لیا جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۵). **(ii) کسی پھل کا نچوڑ ، رس ، افشردہ ؛ (طب) کسی چیز کا کشید کیا ہوا پانی ، دواؤں کی بھاپ سے بنایا ہوا پانی (جو بطور دوا استعمال کرتے ہیں).** نیں تو کاملاں کے آنگے یوہی ایک عرق ہے ، عرق اور اس میں کیا فرق ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس، ۳۱). عرق دوں گا گھنٹے گھنٹے بعد ایک ایک چمچہ پلانا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۸۶). بڑے حکیم صاحب کے بنوائے ہوئے جولوش اور عرق بھی ڈاکٹر کی اجازت سے وقتاً فوقتاً دئے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۹). لو یہ عرق پی لو اور یہ سفوف کھا لو. (۱۹۶۸ ، غالب ، ۱۶۸). **(iii) (کنایۃً) شراب ، تیز و تند شراب**

سب نے عزت سے ان کا استقبال کیا خوب خوب عرق پیا گیا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۵۲). بعد میں مجھے خبر ہوئی کہ صراحی میں پانی نہیں عرق (شراب) تھا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۵۸) . وہ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے اور عرق (شراب) نہیں پیتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۵). **۲. وہ رطوبت جو بدن کے مسامات سے خارج ہو ، پسینہ.**

عشاق کوں پیو یا دسوں سے پینا روا ہے
اس مکھ کے عرق باج روا نہیں منجے آشام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸۰).

خوباں حیا سوں غرقِ عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ‌گر ہو جمالِ گوبند لال
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۵).

گر مشک فشاں ہو عرقِ روے محمدؐ
بس جائے زمانہ صفتِ موے محمدؐ
(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۷۸). حضرت انسؓ کی والدہ ... آپؐ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیتیں مرتے وقت وصیت کی کہ کفن میں حنوط ملا جائے تو عرقِ مبارک کے ساتھ ملا جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۶).

پیشانیٔ حسین پہ کچھ بل پڑے ہوئے
آئینے پر عرق کے نگینے جڑے ہوئے
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۸۹). **۳. کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ٹوکرا.** حضرتؐ نے اون کی بیوی سے کہا کہ لے جا یہ عرق کجھور کا ، کھلا دے اوس کو ساٹھ مسکینوں کو اور وہ عرق ساٹھ صاع کا تھا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۷۳). [ع].

ـــــ افشاں (ـــــ فت ا ، سک ف) صف=عرق فشاں.
پسینہ ٹپکانے والا ، پسینے میں ڈوبا ہوا ، پسینے میں تر.

خال اوس آتشیں رخسارِ عرق افشاں کو
کیوں نہ چومے کہ ہے ہندو کا دھرم آتش و آب
(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۳۰).

ہے روئے شو فشاں عرق افشاں جو سربسر
سورج سے ٹوٹتے ہیں ستارے اِدھر اُدھر
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [عرق + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا ، برسانا].

ـــــ اِنفعال کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ن ، کس ف) امذ.
وہ پسینہ جو شرمندگی کے باعث آئے ، عرقِ ندامت.

خیالِ عارضِ گلرنگ کی تجلی سیں
ہے آئینہ عرقِ انفعال کا شیشا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۸).

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے
(۱۸۹۹ ؟ ، باقیات اقبال ، ۳۸۹).

رواں رواں عرقِ انفعال میں تر ہے
یہ جسم لے کے کہاں آ گئے مدینے میں
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانامؐ ، ۱۳۸). [عرق + انفعال (رک)].

ـــــ آخِر کس صف (ـــــ کس خ) امذ.
نزع کے وقت آنے والا پسینہ.

ہیں نبضیں ساقط ، حال دگر ، نہ دوا کا عمل نہ دُعا کا اثر
مہمان ہے دنیا کا دم بھر ، تر ہے عرقِ آخر سے جبیں
(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۹). [عرق + آخر (رک)].

ـــــ آلُود / آلُودَہ (ـــــ و مع / فت د) صف.
۱. پسینے میں تر ، پسینے میں ڈوبا ہوا.

یہ نقش ہیں چیچک کے مُنھ پر عرق آلودہ
یا حسن کی ساق سے قطرے کئی چھن نکلے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۳).

او شکر لب تل عرق آلودہ عارض پر نہیں
پی رہا ہے رس شکر خوارا گلِ رخسار کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۳). سخت سردی کے دنوں میں بھی جبینِ مبارک آلودہ ہو جاتی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۲). جنسی حیوانی حرکات والی فلم دیکھ کر مرد کی جبیں عرق آلودہ ہو جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، مشو نوری نہ ناری ، ۸۲). **۲. پانی میں بھیگا ہوا ، پانی میں تربتر ؛ مراد : پسینے میں بھیگا ہوا ، عطر یا خوشبو میں بسا ہوا.**

وہ عرق آلودہ بال اک دن میں دیکھے تھے سو آہ
سیکڑوں راتیں کٹیں گنتے ہوئے تارے ہمیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۹).

ہمیں تو یار کی زلفِ عرق آلود نے مارا
غلط سنتے تھے خالی زہر سے ہے سانپ پانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲). بعض ایسے واقعات اور روائتیں بیان کیں ہیں جن کو سن کر آنکھیں نیچی اور پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۶۰). اف : ہونا. [عرق + ف : آلود/آلودہ ، آلودن ـ لتھڑنا ، لت پت کرنا].

ـــــ آنا محاورہ.
(گرمی ، محنت ، شرم یا خوف کے باعث) پسینہ آنا.

وہ شب کو جو آیا تو گلوں کو عرق آیا
بلبل ترے گلزار پہ شوب اوس پڑی رات
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۰).

آیا جو عرق حسن کی گرمی سے جبیں پر
آئینے میں دن کو انہیں تارے نظر آئے
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۷۳).

رات بھیگی اوس نے چھینٹے دیے گلزار پر
آ گیا کچھ کچھ عرق تیرے گلِ رخسار پر
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۶۳).

ـــــ بُحرانی کس صف (ـــــ ضم مع ب ، سک ح) امذ.
(طب) مرض کی بحرانی حالت میں کثرت سے پسینہ آنا. اس حالت میں بعض اوقات پسینہ کی کثرت ہوتی ہے (عرق بحرانی) ، بعض اوقات دست جاری ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۹). [عرق + بحران (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَہار کس اضا(---فت ب) امذ.
ایک قسم کا عرق جو نارنج اور ترنج کے پھولوں سے کشید کیا جاتا ہے. ملکۂ عالم بھی ہمہ تن مصروفِ دید تھی جب اپنے عاشق کا یہ حال دیکھا عرقِ بہار اور گلاب بھیجا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹۶). مرکب سفوف کو عرقِ گلاب و عرقِ بہار میں تر کر کے سنگِ سماق میں اسقدر حل کرتے ہیں کہ سفوف خشک ہو جائے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [عرق + بہار].

---پاش امذ.
وہ ظرف جس میں عرقِ گلاب وغیرہ بھر کر چھڑکتے ہیں ، عرق چھڑکنے کا سوراخ دار صراحی نما ظرف. عرق پاش تک پاش صحیح ہے برق کیا چھڑکی جائے گی. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۰۷). [عرق + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا].

---پاک کَرْنا محاورہ.
پسینہ پونچھنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹَپکنا ف ل.
جسم سے پسینے کے قطرے گرنا. تمام بدن سے عرق ٹپکنے لگا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، بینی نارائن جہاں ، ۷۱).

---چِیں (---ی مع).(الف) امث.
گول ٹوپی جو سر کے پسینے سے محفوظ رہنے کے لیے دستار کے نیچے پہنی جاتی ہے ، اس میں چندوا نہیں ہوتا تھا لیکن اب جو ٹوپیاں اس نام سے مشہور ہیں وہ چندوے دار اڑی کٹری کامدار ہوتی ہیں اور دستار کے بغیر ہی پہنتے ہیں

صندلی اس کا عرق چیں ہی سونگھا دو مجکو
نہ دواؤں میں طبیبو مری صندل ڈالو

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۹). زرہ خود و بکتر چلتہ و آئینہ عرق چیں زرہ ٹوپ و موزے داستانہ سب پہن کر نیمچہ کمر سے لگایا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۱۶۹). (ب) امذ. پسینہ پونچھنے کا رومال یا کپڑا.

دم گلگشت عرق چیں رخ نازک یار
دامنِ گل نہیں دامانِ صبا ہوتا ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۱۵۹). [عرق + ف : چیں ، چیدن - چننا].

---حَیا / خَجالَت کس اضا(---فت ح /فت خ ، ل)امذ.
شرمندگی کے باعث آنے والا پسینہ. اوس کے مطالعے کے بعد اوس نے خانخانان کو طلب کیا اور نوشتہ اوس کے ہاتھ میں دیا تو عرق خجالت میں اوس کا چہرہ ڈوب گیا.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸۱). [عرق + حیا / خجالت (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
حمام (جامع اللغات). [عرق + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دان امذ.
وہ قرابہ یا برتن جس میں عرق محفوظ کیا جائے.

مگر تس پہ تاروں کا اقشان ہے
فلک جس کا تیری عرق دان ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵). آتشدان کیما ایک صورت ہے عرق دان کے بھٹی کی. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۵۳). [عرق + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دو آتِشَہ کس صف(---ضم و ، کس تیز فت ت ، فت ش) امذ.
دو دفعہ کا کھینچا ہوا عرق ، عمدہ عرق (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [عرق + دوآتشہ (رک)].

---رِیز (---ی مج) صف.
پسینہ بہانے والا ؛ سخت محنت و نہایت کوشش کرنے والا.

مشکل ہے راز ہند تیا کو سمجھ سکیں
اس سلسلے میں رند عرق ریز ہی سہی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۳). [عرق + ف : ریز ، ریختن - گرانا].

---رِیزی (---ی مج) امث.
پسینہ بہانا ، سخت محنت ، جاں فشانی ، تگ و دو. خراب عادتوں کی درستی میں نہایت عرق ریزی کرے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۵). دو تین دن کی عرق ریزی میں سب سامان فراہم ہو گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۱۴). مرزا ادیب نے ادب لطیف کو بنانے اور سنوارنے میں جس عرق ریزی سے کام کیا اس کا انہیں صلہ نہیں ملا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۴۱). اف : کرنا. [عرق ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَجَری کس صف(---فت ش ، ج) امذ.
درخت کے اندر کی رطوبت. یہ وہ موسم ہے جس میں عرقِ شجری کا دوران بند ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۶). [عرق + شجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَرْم میں ڈبونا محاورہ.
بہت شرمندہ کرنا.

میرے آگے غیر اغیار میں رویا نہ کرو
عرقِ شرم میں تم مجھ کو ڈبویا نہ کرو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۱).

---شَرْم میں ڈُوبْنا محاورہ.
شرم سے پسینے پسینے ہونا ، بہت شرمندہ ہونا ، شرم کے مارے پسینے پسینے ہو جانا ، ندامت سے پانی پانی ہو جانا.

عرقِ شرم میں ہم ڈوب گئے روزِ جزا
ہر بنِ مُو سے ہمارے یہ پسینا چھوٹا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۰).

---شَرْم میں نَہانا محاورہ.
بے حد شرمندہ ہونا.

شبنم اکثر ترے پسینے سے
عرقِ شرم میں نہاتی ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---شِیر کس اضا(---ی مع) امذ.
پھٹے ہوئے دودھ کا عرق یا پانی.

میں معجوں کا ہوں بیمار مرے نسخے میں
عرقِ شیر بھی ہو قرص طباشیر کے ساتھ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳۲). معجون بوزن ۵ ماشہ صبح و شام عرقِ گذر یا عرق شیر وغیرہ کے ساتھ استعمال کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۲). [عرق + شیر (رک)].

---عَرَق (---فت ع ، ر) صف ؛ م ف.
پسینے پسینے ، پسینے میں ڈوبا ہوا ، عرق آلود ؛ بہت شرمندہ.

جو دیکھے تیرے عرق چینِ زعفراں کو
عرق عرق ہی رہے روئے شرمسار بہشت

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰). نائب صاحب عرق عرق لاحول ولاقوۃ غضب کیا کہتے ہوئے اٹھے. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ریاض ، ۴۰). [عرق + عرق (رک)].

---عَرَق ہونا محاورہ.
پسینے پسینے ہونا ، بہت شرمندہ ہونا. بسیار خجالت کشیدہ عرق عرق ہو گیا . (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۹۲) . منہ سے رضائی ہٹا کے دیکھا تو عرق عرق ہو رہی تھی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳). مس بہار خجالت سے عرق عرق ہو گئیں. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۲۰۰) . میں اپنی بے مائیگی اور ان کی ذرہ نوازی پر عرق عرق ہوا جا رہا تھا. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۸۳).

---عَرُوس کس اضا (---فت ع ، و مع) امذ.
وہ خوشبودار عرق جو شادی میں دلہن کے استعمال کے لیے ہوتا تھا (مہذب اللغات). [عرق + عروس (رک)].

---فِشاں (---کس ف) صف ؛ ← عرق افشاں.
پسینہ ٹپکنے والا ، پسینے سے تر.

زلفِ عرق فشاں تری جاں بخش کیوں نہ ہو
ترکیب اس نے پائی ہے آبِ حیات کی

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۵).

گل جو رخ عرق فشاں ، یار نے تک دکھا دیا
پانی چھڑک کے خواب سے فتنے کو پھر جگا دیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۲). [عرق + ف : فشاں ، فشاندن - چھڑکنا ، برسانا].

---فِشانی (---کس ف) امث.
پسینہ ٹپکانا ، محنت ، جفا کشی ، انتہائی مشقت.

کبھی تو دیکھے ہماری عرق فشانی دھوپ
جلے بھنوں پہ کرے اپنی مہربانی دھوپ

(؟ ، سحر (مہذب اللغات)). [عرق فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرانا محاورہ.
پسینہ نکلوانا ، پسینے میں تر کرانا ، نہلانا. اگر جانور شکاری کے جوش پڑ جاویں تو اوس کو حمام میں لیجا کر عرق کراویں تمام جوش مر جاویں گے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۳۷).

---کَرنا محاورہ.
پسینہ نکالنا ، پسینہ لانا.

آنکھیں تو آنسوؤں سے کبھی تر نہیں ہوئیں
ٹک تو ہی اے جبیں عرقِ انفعال کر

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۱).

واہ کس لطف سے رات اوس نے کہا گرمی میں
ہم نہیں ساتھ ترے کر کے عرق سونے کے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۷).

---کَشی (---فت ک) امث.
کسی چیز کی روح یا عرق کھینچنا ؛ شراب کشید کرنا. کیمیا کے ابتدائی عملیات عرق کشی وغیرہ کو جاری کیا. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۳۳۵). تحریم سے پہلے امریکہ میں عرق کشی کی اجازت یافتہ کارخانوں کی تعداد کل چار سو تھی. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۵۰). عرق کشی کے متعلق چند زبانی باتوں یا بعض سطحی تحریر کے سوا مفصل و مفید معلومات نایاب ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۷). [عرق + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کے بِیچ ڈُوبنا محاورہ (قدیم).
پسینے سے تربتر ہونا ، شرم سے پانی پانی ہونا.

تیرے سخن کے نغمۂ رنگیں کوں سن ولی
ڈوبا عرق کے بیچ عراق عراق میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۷).

---کھینچنا محاورہ.
۱. بخارات کے ذریعے کسی چیز کا پانی کشید کرنا ، عرق کشید کرنا.

آج آبرو بہائیے صبحِ فراق کی
بہرِ علاجِ دل عرق شیر کھینچیے

(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۲۳۲). **۲. طاقت کھینچ لینا ، جیسے : تمام جسم کا عرق کھینچ لیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---گُل / گُلاب کس اضا (---ضم گ / ضم گ) امذ.
گلاب کا کشید کیا ہوا پانی (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [عرق + گل / گلاب (رک)].

---گِیر (---ی مع) . (الف) امذ.
۱. وہ آلہ جس سے دواؤں کا عرق کشید کرتے ہیں (نوراللغات). **۲. زین کے نیچے رکھنے کا نمدہ ، خوگیر ، پالان.** اس گھوڑ دوڑ میں ، ایجاد ، کے زین کا نمدہ یعنی عرق گیر بجائے کمر پر رکھنے کے اس کے پٹھوں پر جو رکھا گیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۱۱). **۳. وہ چیز جو چلم کے نیچے اس غرض سے رکھتے ہیں کہ تما کو کا عرق اس میں رہے اور نے کے پانی کو خراب نہ کرے.** حقہ اور نیچہ اور چلم اور عرق گیر اور چنبر دیکھ دنگ ہو گئی . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۶۳). **۴. پسینہ پونچھنے کا رومال ، عرق چیں.** نذرانہ ایک چاندی کی کشتی میں پھیلا ہوا تھا جس کے ساتھ چھ عرق گیر بھی رکھے ہوئے تھے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۹۵). (ب) صف. **پسینے میں شرابور ، شرمندہ.** میں ہلتے کھاتا تھا مگر جبرئیل کو دیکھا تو وہ گویا عرق گیر تھے (یعنی اپنی جگہ جمے رہے). (۱۸۴۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۳۸). [عرق + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

ـــــ لانا محاورہ۔
پسینہ نکالنا۔

گرم خوئی سیں پشیماں ہو کے تک لاؤ عرق
تپ کی حالت میں پسینہ آونا ہو ہے بھلا

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱)۔

ـــــ میں ڈُوب جانا / ڈُوبْنا محاورہ۔
پسینے سے تربتر ہونا ، پسینے میں شرابور ہونا۔

گل سے نازک ہو نہ جاؤ تم نہانے کے لیے
ڈوب جاؤ گے عرق میں گرمیِ حمام سے

(۱۸۲۴ء ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۱)۔

ـــــ ناک صف۔
عرق آلود ، پسینے میں تر۔

غصہ میں پسینہ جو ہوا چہرے پہ اس کے
طوفاں ہوا یاں روے عرقناک کے باعث

(۱۷۸۶ء ، میر حسن ، د ، ۳۶)۔

دیکھا ہے وہ چہرۂ عرق ناک
گل کیا ہے بھلا گلاب کیا ہے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۰۷)۔

اس خاک کو اللہ نے بخشے ہیں وہ آنسو
کرتی ہے چمک جن کی ستاروں کو عرق ناک

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۱۰۱)۔ [عرق + ناک ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ نَدامَت کس اضا (ـــــ فت ن ، م) امذ۔
شرمندگی اور خجالت کے باعث آنے والا پسینہ۔ گو میں روزانہ جا کر جبہہ سا ہوا مگر جبیں پر عرق ندامت باقی رہا۔ (۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۶۸)۔ میرا نفس تو بہت پھولا لیکن اندر ہی اندر عرق ندامت میں غوطے کھاتا رہا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۳)۔ [عرق + ندامت (رک)]۔

ـــــ نَعْناع / نَعْنَع کس اضا / صف (ـــــ فت ن ، سک ع / فت ن ، سک ع ، فت ن) امذ۔
وہ دیسی کشید ہوا سرکہ جو پودینہ کی لاگ سے کھینچا جاتا ہے۔

عرق نعناع تھا اور تحفہ وہ سرکا
زباں ہی بھید جانے جس کے سرکا

(۱۷۸۶ء ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰))۔ سرکہ یا عرق نعناع دے کر معہ مصالح کے تدریے جوش دے کر دھوپ میں رکھدیں۔ (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۲ : ۳)۔ [عرق + ع : نعناع / نعنع ـ پودینہ]۔

ـــــ نِکَلْنا محاورہ۔
پسینہ آنا ؛ طاقت ختم ہونا۔ جب عرق نکل گیا اور کپڑے پھٹ گئے انگرکھے کے بند ٹوٹ گئے اسوقت خدا خدا کر کے باہر آئے۔ (۱۹۰۸ء ، مخزن ، مئی ، ۵)۔

ـــــ ننگ کس اضا (ـــــ فت ن ، غنہ) امذ۔
شرمندگی کا پسینہ ، شرمندگی کے باعث آنیوالا پسینہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [عرق + ننگ (رک)]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
پسینے پسینے ہونا ، شرمندہ ہونا۔

مارا ہے وہ کس خستہ کو ایسا کہ مری جاں
اب تک دمِ شمشیر خجالت سے عرق ہے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶۳)۔

عِرْق (کس ع ، سک ر) امث۔
۱. رگ ، نس ، خون کی نالی۔ عرق : رگ ، ایک جسم ہے عصباتی سوراخدار خواہ ورید ہو یا شریان۔ (۱۹۰۳ء ، مخزن الجواہر ، ۵۰۸)۔ **۲. (نباتیات) ریشۂ باریک ، خواہ درخت کا ہو خواہ پتوں کا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [ع]۔

ـــــ الذَّہَب (ـــــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ذ بفت ، فت ہ) امث۔
ایک چھوٹے سے پیڑ کی جڑ ہے جس کو خشک کر لیتے ہیں ، اس کی اندرونی لکڑی پتلی اور سفید اور اوپر موٹی چھال ہوتی ہے ، رنگت بھوری ، بھوری خاکی مائل یا بھوری سرخی مائل ہوتی ہے ذائقہ تلخ اور خراشدار ، بُو ہلکی ، پیچش وغیرہ میں بطور دوا استعمال کرتے ہیں ، اپکا کیوانا۔ رُوبِیَہ (روبی اے شیا) یا مجیٹھ کا خاندان ؛ اس صنف میں علاوہ مجیٹھ کے جس کی جڑ سے نہایت عمدہ سرخ رنگ بنتا ہے حسب ذیل پودے ہیں :- کافی کا پودا ، سنکونا ، عرق الذہب ... وغیرہ۔ (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۹)۔ اندرونی طور پر منفثات جیسے امونیا یا عرق الذہب کی چھوٹی چھوٹی خورا کیں ، آزمانی چاہئیں۔ (۱۹۳۸ء ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۵)۔ [عرق + رک : ال (۱) + ذہب]۔

ـــــ النِّسا (ـــــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امذ۔
۱. (طب) ایک رگ کا نام جو سرین سے ٹخنے تک جاتی ہے۔ عرق النسا ایک رگ ہے گرہ‌دار کہ پاؤں کو باندھے سے معلوم ہوتی ہے۔ (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳)۔ عرق النسا وہ رگ ہے جو ران کی بیرونی جانب سے روانہ ہو کر پاؤں کے گٹوں تک پہونچتی ہے۔ (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر ، ۳۵۸)۔ عرق النساء جانب وحشی میں پیچھے کی طرف ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۸۲)۔ **۲. (طب) ایک قسم کا درد جو عرق النسا (رک : معنی نمبر ۱) میں پیدا ہوتا ہے ، یہ چلھوں سے ٹخنوں تک پہنچتا ہے ، لنگڑی کا درد۔** انان جان کو عرق النسا کی بیماری تھی۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النسا ، ۱ : ۹۹)۔ رعشہ ، فالج ، لقوہ ، عرق النسا وجع المفاصل کا کوئی مایوس العلاج مریض اس کے حیات بخش اثرات سے محروم نہیں رہ سکتا۔ (۱۹۳۷ء ، سلک الدرر ، ۳۱)۔ [عرق + رک : ال (۱) + نسا (رک)]۔

ـــــ مَدَنی کس صف (ـــــ فت م ، د) امذ۔
نارو کا درد ، یہ ایک مرض ہے جس میں جسم کے کسی مقام پر پہلے ایک پھنسی پیدا ہوتی ہے جو پک کر آبلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے ، بعدہ اس میں سوراخ ہو کر ایک چیز مثل ڈورے کے خارج ہوتی ہے جس کا رنگ اکثر سفید لیکن کبھی سرخ اور کبھی سیاہ ہوتا ہے ، یہ اصل میں ایک قسم کا کرم ہوتا ہے جو پوست کے نیچے حرکت کرتا رہتا ہے۔ گلبے امراض کے نام ان ممالک کے نام پر رکھے جاتے ہیں جہاں ان کی کثرت ہوتی ہے مثلاً عرق مدنی

(مدینہ کی بیماری) ، لاہوری پھوڑا. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۱۰۳). عرق مدنی یعنی ناروکے درد کو تسکین دینے کے لئے اس کے دودھ کا لیپ کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶۳). [عرق + مدنی (مدینہ (رک) سے منسوب)].

عَرْقَد (فت ع ، سک ر ، فت ق) امذ.
ایک خاردار افریقی درخت کا نام (لاط : Lycium Afrum). مگر درخت عرقد ان کو پناہ دیکر افشائے حال کریگا. (۱۹۱۲ ، علامات قیامت ، ۱۱). [ع].

عُرْقُوب (ضم ع ، سک ر ، و مع). (الف) امث.
ایڑی کی نس جو جسم کی تمام نسوں میں سب سے موٹی نس ہے ، پے پاشنہ. قدم کو زاویۂ قائمہ پر رکھنا چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں عرقوب (Tendo-Achillis) کا انقباض نہ واقع ہو جائے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۱۲۸). (ب) امذ. زمانۂ جاہلیت میں عرب کے ایک شخص کا نام جو وعدہ خلافی میں مشہور تھا ، چنانچہ وعدہ خلافی کے لیے اس کا نام بطور مثل مستعمل ہے.

مواعید عرقوب وعدے ترے
تجھے کیا پڑی میں مروں یا جیوں

(۱۹۶۹ ، مزامیر میر مغنی ، ۱۹۰). [ع].

عَرْقُوَہ (فت ع ، سک ر ، ضم ق ، فت و) امذ.
(ہیئت) آسمان کے گیارھویں برج دلو کے اوپر واقع دو ستاروں کے نام. دو ستارے کہ ان پر مقدم ہیں ان کو عرقوہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳). [ع].

عَرَقی (فت ع ، ر) صف.
۱. عرق (رک) سے منسوب یا متعلق ، کشید کیا ہوا. ہمارے سامنے فہرست طعام آئی دس قسم کے عرقی مشروب اور بھوک کو جلا دینے والے لوازمات. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۳۷). ۲. پسینے کا ، پسینے سے متعلق. ادمے میں موجود پسینے کے غدود (عرقی غدود) بھی بے حد اہم ہیں. (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ نومبر ، ۲). [عرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِرْقی (کس ع ، سک ر) صف.
عرق (رگ) سے منسوب ، رگ یا نس کا. آنکھ کا عرقی غلاف (Tunic Vasculosaoculi) وسطی یا عرقی غلاف جس کو اکثر عنبی قطعہ (Uvealtract) کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۴۷۶). [عرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرَقِیات (فت ع ، ر ، کس ق) امذ ، ج.
(طب) مختلف قسم کے عرق ، بہت سے عرق ، اشربے. ایسے ایسڈ جو بخارات میں مستحیل ہونے والے ہیں یا جو عرقیات میں سے بذریعۂ تقطیر نکالے جا سکتے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۳۵). بہت سے مرکبات جو آجکل مستعمل ہیں وہ انہیں کی بدولت ہم تک پہونچے ، جیسے : شربت ، عرقیات وغیرہ. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲). [عرق (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عَرَقِیَّت (فت ع ، ر ، کس ق ، فت ی) امث.
پسینہ آنا. گرم چائے یا گرم دودھ یا گرم پانی کی ایک پیالی عرقیت میں بہت مدد دیتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). [عرق (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عِرْقِیَّت (کس ع ، سک ر ، کس ق ، فت ی) امث.
رگوں کا موجود ہونا ، رگ دار ہونا. چاندلی کی کثرت عرقیت اور یہ امر کہ عروق زیادہ تر زیر جلدی بافت یعنی ڈھلی زیر برجمجمی بافت کے اندر سے اس کے قدرتی خط علیحدگی سے اوپر ہی گذرتے ہیں ، اغثات کا انسداد کرنے کے لیے دو قوی اسباب ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۷). [عرق (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَرِم (فت ع ، کس ر) امذ.
۱. پانی روکنے کا بند یا پشتہ. اسی سلسلۂ عمارات میں ایک چیز بند آب ہے جس کو عرب حجاز «سد» اور عرب یمن «عرم» کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۵۳۶). ۲. سیل عرم ، یمن کا وہ مشہور سیلاب جس نے سدّ مارب نامی بند کو توڑ دیا تھا اور اہل یمن کو روم و ایران کی سرحد پر بھاگنا پڑا تھا ؛ (مجازاً) تباہ کن سیلاب.

مصائب کے سیل عرم کو تو روکے
اور آفت کے ماروں کا حاجت روا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۸). [ع].

عُرُوب (ضم ع ، و مع) امذ ، ج.
اہل عرب ، عرب کے باشندے. علاقہ کوتوالی میں عروب رواہل اور سکھوں کے بیڑے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۳۰). [عرب (رک) کی جمع].

عَرُوبَہ (فت ع ، و مع ، فت ب) امذ.
زمانۂ جاہلیت میں جمعہ کا نام ، جمعہ کا دن. نام اسدن کا جاہلیت میں عروبہ ... جمعہ اسم اسلامی ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰۰). پھر کہا پتہ تو یہودیوں کا ہے انوار عیسائیوں کا لہذا عروبہ کا دن ہی مقررہ کر لیا جائے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الادب (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۹). [ع].

عُرْوَۃ (ضم ع ، سک ر ، فت و) امث ؛ امذ.
۱. صراحی کا دستہ (جامع اللغات). ۲. (مجازاً) ٹونٹی اور قبضے والا لوٹا یا بدھنا وغیرہ. عروۃ لوٹے کو بھی کہتے ہیں جس کے ساتھ ٹونٹی اور قبضہ پکڑنے کا ہو. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۳). [ع].

ـــ الْوُثْقیٰ (ـــ ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، سک ث ، ا بشکل ی) امذ.
۱. مضبوط دستہ ؛ (مجازاً) ایمان محکم ، یقین راسخ ، پختہ یقین. آدم علیہ السلام اپنے فرزند شیث کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے اس خلافت کو تو تقوے کی عمارۃ اور عروۃ الوثقیٰ سے لے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۱۷). ۲. قابل اعتماد ، محکم اور مضبوط شے یا وسیلہ؛ (مجازاً) سچا مسلک

جس نے اس عروۃ الوثقیٰ کلمۂ توحید کو مستحکم پکڑا وہ ایک قوم ہو گیا۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۹۵)۔

ترے فرمان ملکو شرع میں ہیں واجب الاذعاں
ترے منشور ہیں اقلیمِ دیں میں عروۃ الوثقیٰ

(۱۹۰۶ ، صحیفۂ ولا ، ۹۸)۔ اگر ان کی تحلیل کی جائے تو آخر میں صرف یہی عروۃ الوثقیٰ دلیل رہ جائے گی جو اوپر کی دو سطروں میں محدود کر دی گئی ہے۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۴۳)۔ [عروۃ + رک : ال (۱) + وثقیٰ (اوثق کی تانیث) = مضبوط ، مستحکم]۔

عُرُوج (ضم ع ، و مع) امذ۔
۱. **صعود ، اوپر چڑھنا ، بلند ہونا ، نزول کی ضد (خصوصاً کسی ستارے کا)۔** انگے ہو کے عروج نے لے کر چالے ، ناسوت کی منزل سوں۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳)۔

لگیا تس انگے آسماں بروج
منازل تی تس چڑکے کیتی عروج

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۶)۔ صبح کو مشرق میں آفتاب طلوع ہوتا ہے اور بتدریج بلند ہوتا ہے جس کو عروج یا صعود آفتاب کہتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۷)۔ ۲. **بلندی ، اوج ، ترقی ، ارتقاع۔**

عروجِ حسن میں وہ یار کو کمال ہوا
کہ آفتاب بھی اک نقطۂ جمال ہوا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۸)۔ آج خدا نے تجھ کو ہر قسم کا عروج دیا ہے۔ (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۴۴)۔ مسلمانوں کے عروج اور ترقی کے ساتھ دمشق ، بغداد ، قرطبہ اور غرناطہ طب کے بڑے مراکز بن گئے۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۲۵)۔ ۳. **نشے کی ترنگ ، نشے کا زور۔**

جن نے دیکھا ہے کہ کیا نشۂ مے میں ہے عروج
لے نہ طارم کو فلک کے وہ کبھی تاک کے سول

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۲)۔

گر یہی مستوں کا اے ساقی عروجِ نشۂ ہے
ایک دن عمامہ اچھلے گا سرِ افلاک کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۱)۔

عروجِ نشہ میں اندازۂ خودی بھی تو ہے
دلِ خراب کو احساسِ زندگی بھی تو ہے

(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۲۲)۔ ۴. **(تصوف) عالمِ اجسام سے عالمِ احدیت تک پہنچنا۔** یوں جان بوجھنا اے عزیز ، واجب کا ممکن سو نفس ، نفس کا ممکن سو دل ... ممکن تو ذات ، ذات کا عشق ، اسے عروج بولتے ہیں۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۲)۔ جب حضرت بایزید بسطامی کو فقر میں عروج حاصل ہوا تو عرش پر پہنچے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹۶)۔ آپؐ کے علاوہ اور کسی کی روح کو موت اور مفارقت تن کے بغیر یہ عروج نصیب نہ ہوا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۹)۔ [ع]۔

---اِقْبال کس اضا (--- کس ا ، سک ق) امذ۔
بلند اقبالی ، خوش قسمتی ، ترقی (جامع اللغات)۔ [عروج + اقبال (رک)]۔

---پانا محاورہ۔
بلندی پر پہنچنا ، ترقی پانا۔

اب ہمارے بخت نے پایا عروج
اس کی پستی تھی بلندی کے لیے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۸۸)۔

---پَر پَہُنْچْنا/ہونا محاورہ۔
۱. **اوج پر پہنچنا ، درجۂ کمال پر پہنچنا۔** ان کے زمانے میں یہ میگزین بڑے عروج پر تھا۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۸)۔ آزادی کی تحریک اپنے عروج پر پہنچی۔ (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹)۔ ۲. **اقبال یاور ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---پَکَڑْنا محاورہ۔
ترقی کرنا ، بلند رتبے پر پہنچنا۔ اس کے باپ فلیقوس نے پہلے پہل عروج پکڑا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۷۸)۔

---کَرْنا ف ل۔
چڑھنا ، بلند ہونا ، ترقی کرنا۔ تھوڑے دنوں میں ایسا خروج کیا کہ اپنی حد اور حوصلہ سے زیادہ عروج کیا۔ (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۵)۔ نبوت کی روحِ اعظم اذنِ الٰہی سے سارے عالمِ جسمانی پر حکمراں ہو جاتی ہے ۔ اس لیے وہ چشمِ زدن میں فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک عروج کر جاتی ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲)۔

---کو پَہُنْچْنا محاورہ۔
رک : عروج پر پہنچنا۔ یہ زبان مصیبت ہی میں پیدا ہوئی مصیبت ہی کے زمانہ میں بڑھی مصیبت ہی کے زمانہ میں عروج کو پہنچ رہی ہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷)۔

---ماہ کس اضا ، امذ ، امث (شاذ)۔
چاند کی پہلی تاریخ سے چودھویں تاریخ تک کا زمانہ۔

مقامِ شمس تھا برجِ حمل میں
عروجِ ماہ آئے گی عمل میں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۶۱)۔ نقش کی اور ایک تعویذ کی زکوٰۃ تو عروج ماہ میں دی جاتی ہے مگر دوسرے تعویذ کی زکوٰۃ زوال ماہ میں دینا پڑے گی۔ (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۱۰۵)۔ [عروج + ماہ (رک)]۔

---مِہر کس اضا (--- کس مع م ، سک ہ) امذ۔
طلوعِ آفتاب سے بارہ بجے دن تک کا وقت۔

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس
عروجِ مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات))۔ [عروج + مہر (رک)]۔

---و زَوال (--- و مع ، فت ز) امذ۔
بلندی و پستی ، ترقی و تنزل ، اونچ نیچ ۔ عروج و زوال اور بلندی و پستی کا یہ زیر و بم انسان کے عمل میں آہنی زنجیریں ڈال چکا ہے۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان کراچی ، جنوری ، ۷۱)۔ [عروج + و (حرفِ عطف) + زوال (رک)]۔

ـــــ ہونا محاورہ.
١. مرتبہ بلند ہونا ، ترقی پانا.

دودِ آہ بے اثر سے ہے شبِ غم کو عروج
نالۂ شب گیر ہیں یاں باعثِ تاخیرِ صبح

(١٨٥٣ء ، غنچۂ آرزو ، ٩٣). اکبر شریعت اسلام کا پابند نہ تھا اس کے عہد میں سلطنت کا عروج ہوا. (١٨٩٧ء ، شام سلطنت تیموریہ ، ٣).
٢. رسوخ ہونا ، (فقرہ) گورنر کے یہاں میر صاحب کو عروج حاصل ہے (نوراللغات).

ـــــ یافْتَہ (ـــــ سک ف ، فت ت) صف.
اوج پر پہنچا ہوا ، ترقی یافتہ. یہ پاکستانی مصنوعات عروج یافتہ ہڑپائی دور سے تعلق رکھتی ہیں . (١٩٨٧ء ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ٨٢). [عروج + ف : یافتہ ، یافتن = پانا].

عُرُوجی (ضم ع ، و مع) صف.
عروج (رک) سے منسوب یا متعلق ، بلندی کا ، ترقی کا.

پھر عروجی سیر کر اس شان بیچ
منتہی ہوتی ہے او رحمان بیچ

(١٨٩٨ء ، آب حیات (رسائل حیات ، ١٣٣)).

اتر کر دوش سے نیزوں پہ سر پہنچے شہیدوں کے
عروجی مرحلے چل کر اسی منزل سے ملتے ہیں

(١٩٣٩ء ، حیرت ، ک ، ٨٨). [عروج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرُوس (فت ع ، و مع) امث.
١. دلہن (عربی میں اس لفظ کا اطلاق دولہا پر بھی ہوتا ہے مگر اردو میں صرف دلہن کے لیے مستعمل ہے).

سو تک یاں آئے کھونٹے کر کیتاں سوکتاں میریاں
تماں اجڑی رکھے ہے کیوں عروس کر اس رنڈولی کوں

(١٦٩٧ء ، ہاشمی ، د ، ١٩٣).

فرش لیا بہوت نادر اس اُپر بچھائے
عروس نازنیں کو لیا کے بٹھلائے

(١٧٦٥ء ، تمثیلِ پھول بن (اردو/ اپریل ، ١٩٦٨ء : ١٨)). تیغ تیز نے غلاف سے نکل کر مثل عروس زیبا گھونگھٹ سے جلوہ دکھایا. (١٨٨٨ء ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ١٩٣).

عروسِ لالہ! مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
کہ میں نسیمِ سحر کے سوا کچھ اور نہیں!

(١٩٣٥ء ، بال جبریل ، ١٧). سعادت مند شاگرد نے استاد کی غیر حاضری میں کئی مہینے صرف برات کو نوشہ کے گھر سے عروس کے گھر تک پہونچانے میں صرف کئے . (١٩٨٨ء ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ٥٧). **٢. (طب) شعیرہ یا گوہانجنی (ایک قسم کا لمبا ورم جو پپوٹوں کے کناروں میں بال پیدا ہونے کی جگہ پر ظاہر ہوتا ہے) کی ایک قسم جو سرخ اور ڈھیلی ہوتی ہے.** شعیرہ ... اس کی ایک قسم سرخ اور ڈھیلی ہوتی ہے جس کا نام عروس ہے اس کا مادہ بھی اکثر خون ہی ہوا کرتا ہے. (١٩٣٦ء ، شرح اسبابہ (ترجمہ) ، ٢ : ١٢٣). [ع].

ـــــ اُلْبِلاد (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، کس ب) امذ.
شہروں کی دلہن ، سب سے خوبصورت شہر . اس عروس البلاد میں اگر اس وقت کانگریس سشن ہوتا تو معلوم بھی ہوتا کہ ہاں صاحب لکھنو میں بھی کانگریس ہوئی تھی. (١٩٣٧ء ، دنیائے تبسم ، ٣٩). اس شہر کو ملکۂ عالم اور عروس البلاد کہتے تھے. (١٩٨٥ء ، طوبیٰ ، ٣٢٢). [عروس + رک : ال(۱) + بلاد (رک)].

ـــــ اُلْخَط / اُلْخُطُوط (ـــــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت خ / ضم خ ، و مع) امذ.
سب سے خوبصورت خط ؛ (کنایۃً) خطِ نستعلیق.

عروس الخطوط اور ثلث و رقاع
خفی اور جلی مثل خطِ شعاع

(١٧٨٣ء ، سحرالبیان ، ٣٢).

ز سرتا پا ڈھلی سانچے کی تصویر
عروس الخط میں تھی قدرت کی تحریر

(١٨٥٧ء ، گلزار سرور ، ٣٨). خط نستعلیق کو احسن الخطوط اور عروس الخطوط کہا جانے لگا . (١٩٨٣ء ، تنقید و تفہیم ، ١١). [عروس + رک : ال (۱) + خط (رک) / خطوط (رک)].

ـــــ تا ک کس صف ؛ امث.
(کنایۃً) شراب (نوراللغات). [عروس + تا ک (رک)].

ـــــ نَو کس صف(ـــــ و لین) امث.
نئی نویلی دلہن ، دلہن . یہ آج بھی عروس نو کی جلوہ سامانیوں اور رعنائیوں کے ساتھ دور ہی دور عالم بالا سے اپنے عشاق سے آنکھ مچولیاں کیا کرتا ہے. (١٩٨٣ء ، قلمرو ، ٢٣٣). [عروس + ف : نو (رک)].

ـــــ ہَزار داماد کس اضا(ـــــ فت ہ) امث.
ہزار عاشقوں کی دلہن ، ہرجائی معشوق ؛ (کنایۃً) دنیا ، دنیا کی دولت. دولتِ دنیا کیا ہے ایک ہرجائی معشوق! عروس ہزار داماد کہ سب کی بغل گرم کرتی ہے لیکن ہو کر کسی کی نہیں رہتی . (١٩٢٠ء ، انتخاب لاجواب ، ٩ ، جنوری : ٢١). [عروس + ہزار (رک) + داماد (رک)].

عَرُوسان (فت ع ، و مع) امث ؛ ج.
عروس (رک) کی جمع ، دلہنیں (مرکبات میں مستعمل).

بسلا سلا جو ڈالے
نوشہ عروسان کے اوپر

(١٦٣٥ء ، تحفۃ النصائح ، ٧٩). [عروس + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــــ باغ / چَمَن کس اضا(ـــــ / فت چ ، م) امذ.
(کنایۃً) باغ کے پھول اور نئے پودے.

ہر طرف باغ میں کھلنے لگے غنچے چٹ پٹ
اٹھ گئے سارے عروسانِ چمن کے گھونگٹ

(١٩١٧ء ، حضرت رشید ، ١٠٠). [عروسان + باغ (رک) / چمن (رک)].

ـــــ خُلْد کس اضا(ـــــ ضم خ ، سک ل) امث.
لفظاً جنت کی دلہنیں ؛ (کنایۃً) حوریں (ماخوذ : جامع اللغات). [عروسان + خلد (رک)].

عَرُوسانہ (فت ع ، و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
دلہن کے طرز پر ، دلہن کی مانند ، دلہن جیسا ، دلہن کا.

گاتی ہے کے کی عجب ڈھل رہی
عروسانہ ہر لات ہے چل رہی

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۱۶).

بہار آئی ہے گلزار میں دلہن بن کے
مہک رہی ہے عجب نکہتِ عروسانہ

(۱۸۶۶ ، ہزبر ، د ، ۸۷). [عروس (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عَرُوسانی (فت ع ، و مع) صف (قدیم).
رک : عروسانہ ، عروسی.

بندی چنری پرت نقشے کری اس پر تکٹ تارے
توے قد پر سُہاتا ہے پھولاں چولا عروسانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

ترے اوصاف کا بارا بہیا جیوں صاف ہر ٹھارا
گلستاں ہو جگت سارا دیا جلوا عروسانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹). [عروس (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

عَرُوسک (فت ع ، و مع ، فت س). (الف) امث.
ایک برساتی کیڑا جو نہایت سرخ ہوتا ہے ، بیربہوٹی.

مجھے جاتا ہے اس خورشید رُو تک
عروسک جس کے فندک کی کنیزک

(۱۸۰۹ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۹۹). بیربہوٹی ... تذکرۃ الہند وغیرہ میں اس کو عروسک لکھا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۰۰).
(ب) امذ. **گل کلغی سے تیار کیا ہوا سرخ رنگ.** پھر بدستور سابق اُس میں پانی ڈال کر نکھاوے کہ اس سے آب سرخ جس کو عروسک کہتے ہیں نکلے گا. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۰).
[عروس + ک ، لاحقۂ تصغیر].

عُروسی (فت ع ، و مع). (الف) صف.
عروس (دلہن) سے منسوب ، دلہن کا ، شادی کا. قیمتی چیزوں کو چرا لیا حتی کہ عروسی انگشتری کو بھی چرا لیا جو شوہر پہنے ہوئے تھے. (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۵۷). اس لڑکی کے عروسی کپڑوں میں اور جسم میں بسی ہوئی عطر حنا کی بُو. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۲۷). (ب) امث. **شادی ، نکاح.**

عروسی کی مجلس کوں کیتا جو جانے
تلیں آیا زہرہ بھی اندر سرانے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۹).

جواب اس دیا وہاں پھرا اس کے تئیں
ہو آیا تھا کرنے عروسی کو ویں

(۱۷۳۹ ، قصۂ فغفور چین ، ۱۲). وہ عین ہنگامۂ جشن عروسی میں غائب ہو گیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۳۳).

کیا سہانا ہے ترا آہ کنول سا چہرہ
کاس کے پھول عروسی کا ہیں تری سہرہ

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۴۴).

عہد شباب کیا ہے عروسی کی ایک رات
سب شام کا سنگار سحر تک اوبڑ گیا

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۵۰). اف : کرنا ، ہونا. [عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَرُوض (فت ع ، و مع) امذ.
۱. اوزانِ شعر کو جانچنے کا علم ، وہ علم جس میں شعر کے اوزان، بحور ، زحافات کے اصول بیان کیے جاتے ہیں. اُردو کا جامع رسالہ خصوصاً پنجاب میں آج تک ایسا شائع نہیں ہوا جو عروض کی تمام ضروریات کو حاوی ہو. (۱۸۸۳ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۵۵). اگر میزان عروض پر جانچو تو سب تقطیع تہ و بالا ہو جائیں تقطیع میں کوئی نظم نہیں آسکتی. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور ، ۳۳۴). ایاز نے ... حاجی محمود خادم کی عروض پر لکھی ہوئی کتاب کو اپنے دوسرے استاد مولوی عبد الغفور سے باضابطہ پڑھا. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ۱۹). **۲. مصرع اوّل کے آخری رُکن کا نام.**

وہ بحر نظم دو عالم ہے تو شفیعِ انام
عروض و صدر ہے تو حشو ہے زمانہ تمام

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۷۸). پہلے مصرع کے پہلے رُکن کو صدر یا مطلع اور آخری رُکن کو عروض کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۱). [ع].

ـــ دان صف.
عروض کا جاننے والا ، فن عروض کا ماہر.

میں نے کہا کہ کہتے ہیں تمکو عروض داں
بحر وصل کی مجھ سے حقیقت کرو بیاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۰). مصنف رسالہ نے کسی عروض داں سے اختلاف کیا ہے. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۱۵). تخلیق حسن کے مقام پُراسرار کے رموز اس طرح واضح کر دیں گے کہ ہر عروض داں اچھے شعر کہہ سکے. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۱۳). [عروض + ف : داں ، دانستن - جاننا].

ـــ دانی امث.
عروض کا علم ، فن عروض میں مہارت ، شاعری کے قواعد جاننا. مؤلف بھی ہیں ، مصنف بھی ... مصنف اس حیثیت سے کہ اپنے خیال کا اظہار بھی عروض دانی کے معیار پر کیا ہے. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۱۴). [عروض دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شَناس (ـــ کس نیز فت ش) صف.
عروض سے واقف ، عروض سے واقفیت رکھنے والا ، شاعری کے قواعد جاننے والا. عروض شناس یہی کہیں گے کہ مصنف اس اصطلاح کا مفہوم ہی نہیں جانتے. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۴۳). [عروض + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
علم عروض پر کتاب لکھنے والا. معیار کی وضع کردہ جامع تعریف کو کسی آنے والے عروض نگار نے نہیں اپنایا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۹۷). [عروض + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

عُرُوض (۱) (ضم ع ، و مع) امذ.
عارض ہونا ، ظاہر ہونا. عروض عوارض کی وجہ سے ان کی کیفیات کا

بدل جانا بھی ممکن ہے. (۱۹۰۷ء ، فلاحة النخل ، ۲۵).

انضغاط قلب ہے جو اصطلاحِ طب میں نام
یہ کید ہے مرض یعنی عُروضِ اختلاج
(۱۹۱۹ء ، رعب ، ک ، ۳۰۲). [ع].

عُرُوض (۲) (ضم ع ، و مع) امذ.
سامان ، اسباب. مال منقول کی حسبِ ذیل قسمیں ہیں مقدرات ، عروض ، نقود. (۱۹۳۳ء ، جنایات برجایداد ، ۲۵۲). [ع].

عُرُوضی (فت ع ، و مع) صف ؛ امذ.
۱. **علمِ عروض کا جاننے والا ، فنِ عروض کا ماہر ، عروض داں.**

کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ
طبعِ موزوں کی دکھاتا تھا جو موزونیت

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۳۱۲). شاعر بھی ہیں ، عروضی بھی ، مؤلف بھی ہیں ، مصنف بھی. (۱۹۳۹ء ، میزان سخن ، ۳). شاعر تو ہم بھی ہیں بلکہ عروضی بھی ہیں. (۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، خمارگندم ، ۱۳۳). ۲. **عَروض (رک) سے منسوب یا متعلق ، عروض کا.** ان اوزان کو پشتو زبان میں ملی اوزان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن کا عروضی اوزان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں. (۱۹۷۸ء ، چاربیتہ ، ۱۵). [عروض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُرُوضِیَّہ (فت ع ، و مع ، کس ض ، فت ی) صف.
عروض (رک) سے منسوب یا متعلق. اس رسالے میں انھوں نے نقل عبارت کتب عروضیہ سے کام لیا ہے. (۱۹۳۹ء ، میزان سخن ، ۳). [عروضی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُرُوق (ضم ع ، و مع) امذ ؛ امث ؛ ج.
۱. **بدن کی رگیں.** غسل کبھی جریان کرتا ہے بسرعت طرف عروق کے. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۹). چربی اور روغنی چیزوں کو گردے سے نکلنے والے عروق ہضم کرتے ہیں. (۱۹۲۳ء ، پرندوں کی تجارت ، ۶۲). ایک قوم کے عروق مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دی تھی. (۱۹۸۱ء ، زاویۂ نظر ، ۲۲۸). ۲. **نباتات کی جڑیں نیز باریک ریشے ، نسیں.** کھجوروں میں جڑ اور عروق کے سوا ایک اور چیز بھی ہوتی ہے. (۱۹۰۷ء ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۷ : ۷۵). ۳. **نچوڑا ہوا پانی ، رَس** (نوراللغات). [ع].

ـــُ الْاُصُول (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج.
(نباتات) **جڑوں سے نکلنے والی نسیں ؛ جڑوں سے پھوٹنے والی شاخیں.** عروق الاصول یعنی روٹ سکر (Root Sucker) ان شاخوں کو کہتے ہیں جو بعض درختوں کی جڑوں سے پھوٹتی ہیں. (۱۹۰۲ء ، نقدِ الصحرا ، ۳). [عروق + رک : ال (۱) + اصول (رک)].

ـــُ الْعُرُوق (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) رگوں کی رگیں ، **وہ باریک رگیں جو کسی بڑی رگ کی پرورش کے لیے اس کی دیوار میں پھیلتی ہیں.** بڑی شریانیں خون کی رگوں سے پرورش پاتی ہیں ... جو واساواسورم (Vasa Vasorum) یا عروق العروق کہلاتی ہیں. (۱۹۳۵ء ، عروقیات (ترجمہ) ، ۵). [عروق + رک : ال (۱) + عروق (رک)].

ـــُ الْمَنَاظِرَہ (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ظ ، فت ر) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **آنکھوں کی رگیں جو سَر تک پہنچتی ہیں.** عروق المناظرہ محسوس شبکیہ کو دماغ میں پہنچاتی ہیں. (۱۸۳۸ء ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۸) [عروق + رک: ال (۱) + مناظر(رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ جاذِبَہ کس صف(ـــ کس ذ ، فت ب) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **وہ باریک نالیاں جو آنتوں سے کیلوس یعنی خلاصۂ غذا کو جذب کر کے اور لنف (رطوبت طلیہ) اور دیگر لطیف رطوبات کو تمام جسم سے جذب و جمع کر کے خون میں پہنچاتی ہیں** (ماخوذ : مخزن الجواہر). رطوبات ... اس کے بعد یہ دوبارہ عروق جاذبہ (Lymphatics) (عروق لنفاویہ) کے ذریعے دوبارہ خون میں شامل ہو جاتی ہیں. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۹). [عرق + جاذب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ خَشِنَہ کس صف(ـــ فت خ ، کس ش ، فت ن) امث ؛ ج.
(طب) **کھردری رگیں ، پھیپھڑے کی باریک ہوائی نالیاں** (ماخوذ : مخزن الجواہر). ہر یک برانکس اپنی جانب کے شش میں جا ملتا ہے ... جن کو اصطلاح میں برانکیئل ٹیوب یعنی عروق خشنہ بولتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، علم فزیولجی ، ۹۳). [عروق + خشن (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ داخِلَہ کس صف(ـــ کس خ ، فت ل) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **وہ رگیں جو بدن کے اندر قدرے گہرائی میں واقع ہیں نیز وہ عروق جاذبہ جو غدد جاذبہ میں داخل ہوتی ہیں** (مخزن الجواہر). غدد لنفاویہ کے اندر داخل ہونے والی لنفاوی عروق کو عروق داخلہ کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۱۵). [عروق + داخل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ دَمَوِی / دَمَوِیَّہ کس صف(ـــ فت د ، م / کس و ، فت ی) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **خون کی رگیں یعنی شریانیں اور وریدیں.** قلب ... اور اس میں لانے والے اور اس سے باہر لیجانے والے عروق دمویہ. (۱۹۳۱ء ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۱۳۲). عروق دموی Blood Vessels ان راستوں سے خون اور مائع سیال کا اصفاق کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۲). [عروق + دموی (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ شَعْرِی کس صف(ـــ فت ش ، سک ع) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) رک : **عروق شعریہ.** وے معمولی اسپنج کے سوراخوں سے بہت زیادہ چھوٹے ہیں ان کی دیوار بہت نازک ہے اور ان میں بہت ہی باریک رگیں ہیں جن کو کاپیلا ریز یعنی عروق شعری کہتے ہیں. (۱۸۹۱ء ، مبادئ علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲). [عروق + شعر ـ بال + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ شَعْرِیَہ کس صف(ـــفت ش ، سک ع ، کس ر ، فت ی) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **بال کی مانند باریک رگیں ، وہ باریک رگیں جو معدے اور جگر کے درمیان حائل ہیں نیز وہ باریک رگیں جو اعضا کو خون دیتی ہیں** (ماخوذ : مخزن الجواہر). وین اور جگر کے شریان عروق شعریہ میں ختم ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، علم فزیولجی ، ۱۲۸). عروق مثلاً شریانیں اور وریدیں اور ان دونوں کے بیچ میں عروق شعریہ. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۶). شرائین صغیرہ ... جو بال کی طرح سے باریک ہونے کے باعث عروق شعریہ ... (Appillaries) کہلاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۷۱). [عروق + شعری + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ ضارِبَہ کس صف(ـــ کس ر ، فت ب) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **پھڑکنے والی رگیں ، مضطرب رہنے والی رگیں.** شریانیں ہر وقت سکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں ... جس سے ان کو عروق ضاربہ (مارنے والی رگیں) کہا جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۶۸). [عروق + ضارب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِـ لِمْف کس اضا(ـــ کس ل ، سک م) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **وہ عروق جاذبہ (رک) جو تمام بدن اور اعضاء اندرونی سے لمف وغیرہ رطوبات کو جذب کرتی ہیں (لمف ، جسم کی ایک شفاف خفیف زرد رنگ کی رطوبت ہے).** چونکہ اسی طبقہ میں بڑے بڑے عروق خون اور عروق لمف بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۴). [عروق + انگ : Lymph سے معرب].

ـــِـ لِمْفاوِیَہ / لِمْفائِیَہ کس صف(ـــ کس ل ، سک م ، کس و ، فت ی / کس ء ، فت ی) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) رگ : **عروق لمف.** شریانوں ، وریدوں اور عروق لمفائیہ کے غلافوں کا درمیانی طبقہ بیشتر اسی بافت سے بنتا ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰). عروق شعریہ سے رطوبات کی تراوش اور پھر عروق لمفاویہ کے ذریعہ ان کا نکاس بھی طبعی حالتوں میں متوازن رہتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۹). [عروق + لمفاویہ/لمفائیہ (لمف سے منسوب بقاعدۂ عربی)].

ـــِـ ماسارِیقا کس اضا(ـــ ی مع) امث ؛ امذ ؛ ج.
(طب) **چھوٹی چھوٹی باریک اور سخت رگیں جو اسفل معدہ اور اکثر امعاء سے متصل ہیں اور کیلوس کو معدہ اور آنتوں سے جذب کر کے باب الکبد کی طرف لے جاتی ہیں جہاں سے وہ جگر میں جذب ہو جاتا ہے** (مخزن الجواہر). دوا پہلے منہ میں جاتی ، پھر مری میں اس کے بعد معدے میں اور بعد ازاں تکے بعد دیگرے چھوٹی آنتوں ، عروق ماساریقا ، باب الکبد اور اسی کی شاخوں میں پہونچتی ہے جو مقعر جگر میں ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۹). [عروق + ماساریقا (یونانی سے معرب)].

عُرُوقی (ضم ع ، و مع) صف.
عروق (رک) سے منسوب یا متعلق ، عروق کا. جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۸۶). خاکستری رنگ کے عروقی مادہ میں اکساد پیدا ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۴). نظام عروقی کے تجزیے کی اصلاح. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۱). [عروق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ تَضَیُّق (ـــفت ت ، ض ، شد ی بضم) امذ.
رگوں کا تنگ ہو جانا یا سکڑ جانا. مجوط المین اور عروقی تضیق واقع کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۹۹). [عروقی + تضیق (رک)].

ـــِـ عَمَل کس اضا(ـــفت ع ، م) امذ.
عروق کا رطوبات وغیرہ کو جذب کرنے کا عمل. اس صورت میں شفاف خلیات پودے کی مدد کرتے ہیں اور عروقی عمل Capillary Action سے پانی کو جذب کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱ : ۲۳۸). [عروقی + عمل (رک)].

عُرُوقِیَّت (ضم ع ، و مع ، کس ق ، فت ی) امث.
عروقی ہونے کی حالت یا کیفیت. ان سے عروقیت (Vascularity میں تخفیف ہو جاتی ہے اور یہ بطور حابسات فعل کرتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۶). [عروق (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُرْوَہ (ضم ع ، سک ر ، فت و) امذ.
رک : **عروۃ ، قبضہ ، دستہ.** اوس میں ستون ہے ... اعلیٰ اوس کا آسمان میں اور اعلیٰ اوس کے میں ایک عروہ ہے اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو اور اوس کی مانند کے لئے استعارہ کرتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۶). [ع].

ـــِـ وُثْقیٰ کس صف(ـــضم و ، سک ث ، ا بشکل ی) امذ.
رک : **عروۃ الوثقیٰ.**

مرکز احیائے علوم و فنون
عروۂ وثقیٰ ہے یہ حبل متیں
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۶). [عروہ + وثقیٰ (رک)].

عُرْمُون (ضم ع ، سک ر ، و مع) امذ.
ایک قسم کی گھاس ؛ سفید سماروغ (ککر متا) ؛ فطرومہ ، چھوٹا سفید ریشہ جس سے سماروغ کی قسم کے پودے اگتے ہیں. "کھمبی کا تغذیہ ایک طرح کے نازک اور بغیر رنگ کے تاگوں کے ذریعے سے ہوتا ہے جنہیں علوج ریشہ (فائی لامنٹ) یا نسیج (ہائی فا) کہتے ہیں جو کسی قدر ثمدے کی شکل کے معلوم ہوتے ہیں اور برابر زمین میں پڑے رہتے ہیں ، اس نسیج سے میسیلیو (مائی سیلیم) بنتا ہے جسے عرمون کہتے ہیں". (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹). [ع].

عُرْیاں (ضم ع ، سک ر) صف.
۱. **بے لباس ، بے پردہ ، برہنہ ، ننگا ؛ کھلا ہوا ؛ (مجازاً) ظاہر.**

نہ تھا تن پر کپڑا وہ عریاں تھا
نہ کچھ کھانا پانی اپر دھیان تھا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۲).

تیغِ عریاں ہے مثالِ آفتاب
آبرو طالب نہیں پوشاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴). اللہ تعالیٰ نے جس گھڑی انسانوں کو پیدا کیا عریاں محض تھے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳).

شوق ، ہر رنگ رقیبِ سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۴). منادی کر دی کہ آئندہ سے کوئی شخص عریاں ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرنے پائے گا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۲). اسے بھی تمام کپڑوں حتی کہ زیوروں تک سے محروم کرکے بالکل عریاں کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۶۷). ۲. **(مجازاً) فحش ، شرمناک.** بعض اوقات بدلتے ہوئے معاشرتی ماحول کے باعث ایک تحریر کو جو پہلے عریاں نہیں سمجھی جاتی تھی بعد میں عریاں سمجھاجانے لگتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۲). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

--- بَدَنی (---فت ب ، د) امث.
جسم پر لباس نہ ہونا ، جسم کا ننگا ہونا ، برہنگی.

ٹھیک آیا نہ مرے تن پہ کوئی اور لباس
رختِ عریاں بدنی زیبِ بر و دوش ہوا

(۱۷۸۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۰). میں دل ہی میں سوچتا تھا کہ اب سبھوں کے سامنے عریاں بدنی کا عذاب سہنا ہوگا اور نہ معلوم مجھ پر اور بھی کیا کیا ستم ڈھائے جائیں گے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۱). [عریاں + بدن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- تُخْم پَودا (---ضم ت ، سک خ ، و لین) امذ.
(نباتیات) ایسا پودا جس کے بیج بیضہ دان میں نہ ہوں. یہ اعضا برائیو فائیٹا ، ٹریڈو فائیٹا (Pteridophyte) اور عریاں تخم پودوں یعنی جمنو سپرم (Gymnosperms) تینوں گروہوں میں ملتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۸). [عریاں + تخم (رک) + پودا (رک)].

--- تَنی (---فت ت) امث.
رک : **عریاں بدنی.**

یاں چاہیے ہے زینت ظاہر کسے کہ ہے
عریاں تنی میں مثلِ گہر آبرو مجھے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۶). جوہری نے کہا عریاں تنی مانعِ کم فرسائی ہے. (۱۸۶۴ ، شبستانِ سرور ، ۱۷۰).

غبار دشت نے کی جسم پوشی تیرے وحشی کی
نہ آیا راس جب عریاں تنی کو پیرہن کوئی

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۶۷). [عریاں + تن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نِگاری (--- کس ن) امث.
تحریر میں جنسی جذبات و معاملات کا کھلا اظہار و بیان ، فحش باتیں تحریر کرنا. شاعر عریاں نگاری کو کسی بلند مقصد کے حصول کے لیے ذریعے کے طور پر استعمال کرتا ہے تو یہ جائز ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۳). [عریاں + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُرْیانی (ضم ع ، سک ر) امث.
۱. **برہنگی ، ننگاپن.**

نہیں بند قبا میں تن ہمارا
ہے عریانی ہی پیراہن ہمارا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۴).

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہستانی
پاس ننگوں کے دھرا کیا تھا بجز عریانی

(۱۸۴۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۰).

تیرے جلوے میں قیامت کی درخشانی ہے
پردہ در ننگِ عدو کی ، تری عریانی ہے

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۵۱).

دن کی عریانی میں بے خوابی کے لمحوں کی تھکن
پھر تعلق میں انہی زخموں کا احساسِ گراں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۳۷). ۲. **(مجازاً) تحریر میں جنسی معاملات کا کھلا اظہار و بیان ، فحش نگاری ، جنسی جذبات کو بھڑکانے والی تحریر.** اگر عریانی بلند مقصد کی خاطر نہ ہو بلکہ خود مدعا بن جائے تو یہ قابل اعتراض ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۳). [عریاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُرْیانِیات (ضم ع ، سک ر ، کس ن) امث.
فحش تحریریں ، جنسی جذبات کو مشتعل کرنے والی تحریریں. خمریات خیام ہوں یا عریانیات امرأ القیس ، ان سب کی بنیادی قدریں تصور حسن اور سوزش عشق سے وابستہ ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۳). [عریانی + یات ، لاحقۂ جمع].

عُرْیانِیَّت (ضم ع ، سک ر ، کس ن ، فت ی) امث.
برہنگی ، ننگاپن ؛ (مجازاً) فحش نگاری. ان کے رومانوں میں وہ عریانیت اور برہنگی نہیں جو پڑھنے والوں کے جذبات کو مشتعل کرتی ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۴۴). [عریانی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَرِیش (فت ع ، ی مع) امذ.
پھوس سے بنا ہوا مکان ، جھونپڑا ؛ سائبان. دیر تک آپ اسی طرح عریش میں جو آپ کے قیام کے واسطے اس میدان میں تیار کیا گیا تھا نہایت الحاح کے ساتھ مناجات میں مشغول رہے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۲۳). [ع].

عَرِیض (فت ع ، ی مع). (الف) صف.
چوڑا ، بڑا ، پھیلاؤ. پہلے رنگین الفاظ میں ایک عریض آداب و طویل القاب لکھتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۲۱۳). کوہستان انڈیز کے سب سے عریض حصے میں یہ سطح مرتفع واقع ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۰). محترم ناقدین ، کہانیوں پر اظہار خیال کر کے مجھے افسانوی ادب کے عریض و عمیق سمندر میں مزید غوطہ خوری کی ترغیب دیں گے. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۱۹۸). (ب) امذ (شاذ). **وسعت ، پہنائی ؛ عرصہ.**

وہ سپیدی ہے عریضِ شرق پر
صبحِ صادق جس کو کہتے ہیں بشر
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۳۹). [ع].

ـــُ الاَظفار (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ظ) صف.
چوڑے ناخنوں والا ؛ مراد: انسان. لیکن ہم آدمی سے تو حیوان ناطق یا جسم نامی متحرک بالارادہ ، مستقیم القامۃ بادی البشرہ عریض الاظفار مراد لیتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۶). [عریض + رک : ال (۱) + اظفار (رک)].

ـــُ الرّاس (ـــ ضم ض ، غم ا ، ل ، شد ر) صف.
چوڑے سر والا. اگر ہم اقوام سفید رنگ کی تقسیم عریض الرّاس اور طویل الرّاس میں کریں ... تو اس تقسیم سے بہیں فائدہ نہوگا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۶۲).[عریض + رک : ال(۱) + راس(۱)].

ـــُ القد (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ق) صف.
جو قد و قامت کے لحاظ سے چوڑا ہو. ان چند باتوں کا اکثر خیال اور لحاظ رہے یعنی ... اسپ ترکی ہے یا کابلی ... طویل القد یا عریض القد ، مرض گرم یا سرد ہے. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۹۳). [عریض + رک : ال (۱) + قد (رک)].

ـــُ الوَرَق (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ر) صف.
وہ درخت جس کے پتے چوڑے ہوں. ایک قسم کا مازریون جس کے پتے چوڑے ہوتے ہیں. اندلس میں مازریون عریض الورق کہلاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۶۷). [عریض + رک : ال(۱)+ ورق (رک)].

عَرِیضَہ (فت ع ، ی مع ، فت ض) امذ.
۱. عمر ، رشتے یا رتبے میں چھوٹے کی جانب سے بڑے کو لکھا جانے والا خط ؛ عرضی ، عرضداشت.
سنیا سوچہ اُنے فتح کی خوش خبر
عریضہ وزیراں کا لے نامور
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۶). سپہ سالار شاہی کو حال معلوم ہوا ، وہ گھبرایا اور بادشاہ کو عریضہ لکھا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۹). ایسا کوئی عریضہ میں نے استاد کی خدمت میں نہیں بھیجا کہ جس کا جواب نہ دیا ہو. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی (مقدمہ) ، ۷).
عالمِ انسانیت کی خیر ہو ، خیرالانامؐ
یہ عریضہ ، یہ نوا ، یہ التجا کر لے قبول
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۳). **۲. عرضی جو حضرت فاطمہؓ ، خواجہ خضر یا امام آخرالزّماں کے نام لکھ کر کسی مراد کے لیے دریا میں بہاتے ہیں.**
بہانے کو لگا جانے جو وہ محبوب دریا میں
عریضوں کی جگہ بہنے لگے مکتوب دریا میں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۸). سید عبدالحسین نے ایک عریضہ کاظمین میں ڈالنے کے لیے بھکو دیا. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱۷). [ع].

ـــٔ تَہْنِیَت کس اضا (ـــ فت مج ت ، سک ہ ، کس ن ، فت ی) امذ.
خوش آمدید کا ایڈریس یا خطبہ (ماخوذ : جامع اللغات). [عریضہ + تہنیت (رک)].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
خط لکھنے والا ، عرضی لکھنے والا ، درخواست گزار.
خانہ زاد اور مرید اور مدّاح
تھا ہمیشہ سے یہ عریضہ نگار
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۶). [عریضہ + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا ، بیل بوٹے بنانا].

ـــٔ نیاز کس اضا (ـــ کس ن) امذ.
ایسا خط جس میں عقیدت و ارادت کا اظہار ہو ، بزرگوں یا حُکّام کو لکھا جانے والا خط. عریضۂ نیاز تیسرے دن روانہ ہوا امید ہے کہ اب آپ تک پہنچ چکا ہوگا. (۱۸۹۸ ، اردو خط و کتابت ، ۲۹). [عریضہ + نیاز (رک)].

عَرِیف (فت ع ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. جاننے والا ، عالم. حقیقت میں یہ لوگ ماہر و عریف ہیں . (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۱۱۹). **۲. قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا افسر ، نگران کار.** امیر فوج کی تنظیم کرتا تھا اور عریف ... مقرر کرتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳: ۲۶۲). [ع]

عَرِین (فت ع ، ی مع) امذ.
جنگل جہاں درخت بکثرت ہوں.
سنے ہے دورِ عدالت میں اس کے شیرِ عرین
شبان کی ضربتِ بیجا سے نالشِ جاموس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶). [ع].

عِزّ (کس ع ، شد ز) امذ.
عزّت ، مرتبہ (تراکیب میں مستعمل).
واہ واہ پروردگارِ خلق ربُّ العالمین
فخرِ اہلِ فخر و عزِّ اہلِ عزت واہ واہ
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۹۷). کسی شہر میں ایک تاجر مالدا صاحب عز و وقار تھا. (۱۹۱۰ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۵).
مرے دل میں روح القدس نے یہ پھونکا
کہ تُو منبعِ مجد و عزّ و علا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۷۳). [ع].

ـــ و جاہ (ـــ و مج) امذ.
اعلیٰ مرتبہ ، عزّت و مرتبہ.
بہت گنج و گوہر پاویگا ز شاہ
زیادہ ہوویگا تجے عزّ و جاہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۸).
دیا فلک نے ہمیں عزّ و جاہ یا نہ دیا
غرض یہ ذکر مناسب ہے کیا دیا نہ دیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲).

دیکھ اے داغ اہلِ دنیا کو
ہوسِ عزّ و جاہ نے مارا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳) . دنیاوی عزّ و جاہ کے نشے میں بدمست ہو کر ہم اپنی اوقات نہ بھولیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۳۹) . [عزّ + و (حرف عطف) + جاہ (رک)].

ـــ و شان (ـــ و مج) امذ ؛ امث.
عزت و وقار.

ثبات کب ہے زمانے کے عزّ و شان کے لئے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان کے لئے

(۱۸۵۰ ، ذوق ، د ، ۲۰۱).

کیوں کیا واعظ سرِ منبر بیان موج ہے
کیا گھٹی کہنے سے تیرے عزّ و شان موج ہے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۹۵). [عزّ + و (حرف عطف) + شان].

ـــ و شَرَف (ـــ و مج ، فت ش ، ر) امذ.
عزت و بزرگی.

یار مقبول اگر ہوئیے تو ہے عزّ و شرف
ہے مری عرض تری بزم میں ہر ایک سے ایک

(۱۸۰۱ ؟ ، دیوان جوشش ، ۸۵).

عزّ و شرف آگے کا یہ قطرے جہاں گریں
اصحاب من یہ معنی مری بات کے نہ لیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۲۹). [عزّ + و (حرف عطف) + شرف].

عَزَا (فت ع) امث.
۱. سوگ ، ماتم ، ماتم پرسی.

جنت ہوز حوراں جنت میں سوا
ہو عزا ہو سوز ہو ماتم ہوا

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی ، ۱۳۰).

آج گل پژمردہ ہیں اور اشکِ شبنم ہے رواں
مچ رہا ہے باغ میں شورِ عزائے عندلیب

(۱۷۹۲ ، دیوان محب ، ۹۹).

عزا کا ہے مجنوں کی نوحہ پڑا
سیہ خیمہ ، لیلیٰ کا بھی ہے کھڑا

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۹۷۳).

ہوتی ہیں خوشی میں غم کی تمہیدیں بھی
ایام عزا سے ہیں بہم عیدیں بھی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۵۵). **۲. مصیبت میں صبر کرنا ، استقامت سے کام لینا.**

کہتا تھا جو رو رو کے مری جان نہ جا !
کس کو ہے ترے فراق میں صبر و عزا !

(۱۹۷۳ ، لحن صریر ، ۶۱). [ع : عزاء].

ـــ بار صف.
غم انگیز.

کیا مجھ میں دم بھی لینے کی طاقت نہیں رہی
کیوں شورِ نالہ ہائے عزا بار کم ہوا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲).

شرم اے نالۂ دل خانۂ اغیار میں بھی
جوشِ الفاظ عزا بار کی افواہیں ہیں

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۶۰). [عزا + ف : بار ، باریدن = برسانا].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
ماتم کرنے اور غم منانے کی جگہ ، ماتم کدہ ؛ (کنایۃً) وہ مکان جس میں مرثیے پڑھے جاتے یا تعزیہ رکھا جاتا ہے ، امام باڑا.

ہمیشہ رونا کڑھنا سینہ کوبی پرزماں کرنا
عزا خانہ کیا دل کے مرے ماتم نے دنیا کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۵). آغا باقر کا امام باڑا ... کہ خداوند کا عزا خانہ ہے ایک بنائے قدیم ، رفیع مشہور ، اس کے انہدام کا غم کسی کو نہ ہوگا. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۱۹)).

دماغ ہے کہ عزا خانہ زندگی کا ہے
جبھی تو ہر غزل اک مرثیہ خودی کا ہے

(۱۹۷۳ ، فکر جمیل ، ۱۳۶). [عزا + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دار صف.
میت یا شہدائے کربلا کا غم کرنے والا ، سوگ منانے والا ، ماتم کرنے والا.

کیا بے کسی ہے میر نے رحلت کی جہاں سے
رویا نہ کوئی اس پہ نہ کوئی ہے عزادار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۰).

قافلے میں نہ بچا کوئی بجز عابد کے
ایک بیمار بہتر کا عزادار رہا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۶).

پیامِ تعزیت آیا ہے ان سے موت پر دل کی
خبر ہے باعثِ تسکیں عزاداروں نے بھیجی ہے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۹۶). [عزا + ف: دار ، داشتن = رکھنا].

ـــ داری امث.
میت یا شہدائے کربلا کا غم کرنا ، سوگ منانا ، ماتم کرنا.

دیکھ کر بیکسیِ عاشق و بے یاریِ دل
ہے سویدا بھی سیہ پوش عزاداریِ دل

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۶۱). اس کی عزاداری میں ماتمی لباس پہنا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۷). وہاں عزاداری امام حسینؑ کی اعلیٰ شان اور اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے. (۱۹۲۵ ، اسلامی کنو رکھشنا ، ۳۵). بعض دفعہ ان کی شاعری پر عزاداری کا گمان ہوتا تھا. (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۲۷). [عزادار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
حسین کا غم کرنا ، شہدائے کربلا کا ماتم کرنا.

اب تک پھریں حضور کھلے سر کہاں کہاں
رستے میں کی عزائے برادر کہاں کہاں

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

عُزّا (ضم ع ، شد ز) امذ ؛ امث.
جاہلیت عرب میں ایک بت کا نام ، دراصل یہ ایک درخت تھا جسے

قریش اور بعض دوسرے قبیلے پوجتے تھے ، حضرت خالد بن ولیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس درخت کو جلا دیا.

تیرے داب کے دبدبے تل انگات
دیے دھا ک دھر لات عزّا منات
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲).

سونے بت خانہ جو پہونچی تھی ہوائے جاں بخش
کلمۂ توحید کا پڑھنے لگے عزّا و ہبل
(۱۸۸۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳).

کیا کام اُسے طریقۂ ارباب زُہد سے
جو پیرو شریعت عُزّائے عشق ہے
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۱۸۰). [ع : عُزّیٰ (عَلَم)].

عَزازِیل (فت ع ، ی مع) امذ.
شیطان کا نام ، ابلیس.

سنگاتی سوں ملے پر سیں وہ تن یوں تل پڑینگے پر
عزازیل جیوں کیا زانیا گلے پر رشک آدم کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۴).

بہت تم کو دنیا میں بھکاتے ہیں
عزازیل ہیں سب تمہارے عزیز
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۳). فساد کی جڑ یہ سوا مرزا ابھی تک عزازیل کی طرح چٹا ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۰). غالباً انسان کی تخلیق پر ... عزازیل کا قہقہہ ایسا ہی ہوگا. (۱۹۳۲ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۳۵). [ع (عَلَم)].

عَزَّاِسْمُہٗ (فت ع ، شد ز بفت ، کس ا ، سک س ، ضم م ، و) کلمۂ توصیف.
اُس کے نام نے تکریم پائی ؛ مراد : اس کا نام عظمت والا ہے (اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر مستعمل). اوس کو خدائے عزاسمہ کے سپرد کیا. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۰). پیغمبروں کو جناب باری عزاسمہ نے کسی نئی لُغت کے بنانے کے لیے نہیں بھیجا. (۱۹۲۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۱). [ع : عَزّ ـ معزز ہوا + اسم (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذ کر].

عَزائِم (فت ع ، کس ء) امذ ، ج.
۱. ارادے ، پکے ارادے.

ہے نسخ عزائم اس لیے فرمایا
آتی نہیں یعنی علم میں کنہ ذات
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار (ق) ، ۳۲).

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگہ مسلماں کو تلوار کر دے
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۳۳). میں دعا کرتا ہوں کہ ... اپنے عزائم میں کامیاب اور کامران کرے. (۱۹۸۱ ، حصار انا ، ۱۱). **۲. وہ منتر ، افسوں یا دعائیں جن کے ذریعے جن اور پریوں کو بلایا جاتا ہے یا موکلوں کو قابو میں لایا جاتا ہے ، نیز آیات قرآن جو شفائے مرض کے لیے پڑھی جائیں.**

تیری حافظ آیۂ کرسی تیری معاون آیت قدسی
زیب غایم سورۂ یاسیں حسن عزائم سورۂ طٰہٰ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۹). [ع : عزیمہ (رک) کی جمع].

--- پَرَسْت (--- فت پ ، ر ، سک س) امذ ؛ صف.
(سیاسیات) اقتدار پر قبضہ کرنے کے منصوبے باندھنے والا؛ ارادوں اور منصوبوں کا پجاری. انہوں نے اس برق رفتاری کے ساتھ یلغار کے عزائم پرستوں کو کچلا کہ بڑے بڑے جنرل آج بھی اس پر حیرت زدہ ہیں. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۳). [عزائم + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

--- خواں (--- و معد) صف.
دعائیں ، آیات قرآنی یا منتر و افسوں وغیرہ کا ورد کرنے والا ، جھاڑ پھونک کرنے والا ، افسوں گر ، عامل.

تو فرماتا عزائم خواں بلاویں
علاج آسیب کا اس کے کراویں
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۱۶۱). ان ملاؤں اور عزائم خوانوں نے تہ توڑ دی ہے ، کچھ نہیں جانتے اور باتیں بگھارتے ہیں. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۹۹). [عزائم + خواں ، لاحقۂ فاعلی].

--- خوانی (--- و معد) امث.
عزائم خواں (رک) کا کام یا پیشہ. ایک ہمارے ہادی طریقت کو سیکڑوں برس کی جاں گداز عزائم خوانیوں کے بعد یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۶). [عزائم خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَزائی (فت ع) صف.
عزا (رک) سے منسوب یا متعلق ، ماتمی. عزائی یا ماتمی گیت (مرثیے) اور نوحے (شہر آشوب) ان کے ہاں ملتے ہیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۳). [عَزا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

عِزَّت (کس ع ، شد ز بفت) امث.
۱. آبرو ، حُرمت ، بڑائی ، عظمت ، شان ، شرف ، توقیر.

سوہاتی ہے رسوائی باری منے
کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳).

بہت منتوں سے بلایا اُسے
بڑی عزتوں سے بٹھایا اُسے
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۵).

لائی تری گلی تک آوارگی ہماری
ذلّت کی اپنی اب ہم عزت کیا کریں گے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷).

یاں نہ روٹی ہے نہ کپڑا ہے نہ عزت ہے نہ علم
ہو نہ یارب کوئی رسوائے جہاں میری طرح
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۶). ایسی قوموں کی عزت و حرمت اور آزادی و استقلال کے ایام بھی گردش دوراں کی زد میں آکر گنے چنے رہ جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان).

۲. غلبہ ، قوت (شاذ). پیغمبر کہے خدائے تعالیٰ میرا نور پیدا کیا نور کی عزت سوں ، پور ابلیس کا نور پیدا کیا ہے آگ کی عزت سوں. (۱۶۰۳ ، ترجمہ شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۳۳۹). سب سے آخر میں صفات ربوبیت یعنی فخر اور تعلی اور عزت و کبریا کی خواہش اور سب لوگوں پر حاوی ہو جانے کا قصد ابھرتا ہے . (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۱۰۹). [ع].

---اُتارنا محاورہ.

بے عزت کرنا ، ذلیل و رسوا کرنا ؛ آبرو خراب کرنا ، آبرو ریزی کرنا.

مری عزت ہزاروں میں اوتاری
ملائی خاک میں حرمت وہ ساری

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۹۲).

تھا در پہ جب تلک تو خبر بار بار لی
وقتِ حضور آیا تو عزت اتار لی

(۱۹۶۰ ، آتش خندان ، ۳۰۳).

---اُتَرنا/اُتَرجانا محاورہ.

عزت اتارنا (رک) کا لازم ، آبرو جانا ، بے عزت ہونا ، ذلیل ہونا.

کمینے کو سر پر چڑھایا ہے تمنے
اوتر جائے گی ساری عزت تمہاری

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۴۷).

کروں گا اسی طرح پاپوش کاری
اوتر جائے گی سب عزت تمہاری

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۷۵).

---اُتَروانا محاورہ.

عزت اتارنا (رک) کا تعدیہ ، بے عزتی کروانا ، بے آبروئی کا سبب بن جانا. بھگوان جانے ابھی تو کہاں صاحب (خاں صاحب) کی اجت (عزت) اتروائے لیتا ہوں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۲).

---اَجْداد کس اضا (---فت ا ، سک ج) امث.

باپ دادا کی عزت ، خاندان کی عزت.

پھرتے ہیں پیر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس نبری میں عزتِ اجداد بھی گئی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۵). [عزت + اجداد (رک)].

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.

عزت بڑھانے والا ، آبرو اور شان میں اضافہ کرنے والا.

مرے عزت افزا سلامت رہو تم
ہے جب تک دلآویز بزم کوا کب

(۱۹۰۹ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۸۲). [عزت + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھانا ، بڑھنا].

---اَفْزائی (---فت ا ، سک ف) امث.

آبرو زیادہ کرنا ، قدر یا وقعت بڑھانا ، توقیر بلند کرنا ، مرتبہ زیادہ کرنا. چار صفحے کا عنایت نامہ تعریف میں لکھکر میری عزت افزائی فرمائی . (۱۹۴۳ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲). ڈاکٹر فاروق صاحب نے اپنے مضمون میں میری بڑی عزت افزائی کی ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۱۳). اف : کرنا ، ہونا. [عزت + افزا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آبرو/آبْرُوئی (---سک ب ، و مج) امث.

وقعت ، قدر و منزلت ، بھرم. دنیا میں میری عزت آبرو کیوں کر بنی رہے گی. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۹۱). تم سمجھو ہی نجم النسا آدمی کی جو کچھ عزت آبروئی ہوتی ہے نفع ہوتا ہے ، سب اپنے گنوں سے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۲۰۰). [عزت + آبرو (رک)/+ ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---باخْتَہ (---سک خ ، فت ت) صف.

جو اپنی عزت یا ناموس کھو چکا ہو ، بدکار ، بدنام . میں کوئی عزت باختہ عورت نہیں ہوں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۹۷). کنواری حاملہ کو عزت باختہ کہنا خلاف فیشن ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۴). [عزت + ف : باختہ ، باختن ـ کھیلنا].

---بَچانا محاورہ.

آبرو کی حفاظت کرنا ، عصمت محفوظ رکھنا. صرف اتنا اطمینان دلا دو کہ تم میری عزت بچا لو گی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۶۶).

---بَخشنا محاورہ.

آبرو بڑھانا ، بزرگی دینا ، (ملاقات وغیرہ کا) شرف بخشنا . نیاز صاحب کبھی کبھی صبح نو بجے کے قریب پریس جاتے ہوئے یا ویسے ہی مجھے دو چار منٹ کے لیے عزت بخشتے ، کبھی کھڑے کھڑے بات کر لیتے اور کبھی دو چار منٹ کے لیے بیٹھ جاتے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۳۷).

---بڑھانا محاورہ.

عزت افزائی کرنا ، مرتبہ بلند کرنا ، شان میں اضافہ کرنا. حضور نے بندہ پروری فرمائی اس مجمع میں عزت بڑھائی. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹). واپسی میں کلکتہ سے لکھنؤ تشریف لائے تو اپنے قدوم سے حکیم صاحب کے گھر کی عزت بڑھائی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۵۵).

---بڑھنا محاورہ.

آبرو زیادہ ہونا ، شان میں اضافہ ہونا. وہ سمجھتی تھیں کہ ان کے ساتھ زبان ملا کر ہماری عزت نہ بڑھے گی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۹).

---بِگاڑنا محاورہ.

رک : عزت اتارنا. بیان میں اس نے ۶۰۰ رپے کی دستاویز عزت بگاڑنے کے ڈر سے لکھنا بیان کیا ہے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۱۲۰).

---بِگڑنا محاورہ.

رک : عزت اُترنا.

تجھ سے جو مرا نالۂ شب گیر بگڑ جائے
عزت تری دم میں فلک پیر بگڑ جائے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۳).

ـــ بنانا عاورہ.
ہیئت درست کرنا (نوراللغات).

ـــ بیچنا عاورہ.
آبرو کا سودا کرنا ، بے غیرتی اختیار کرنا. ڈر تو بمراہیوں کا ہے کہ کوتہ اندیش ، عزت بیچ کر روپے کے خریدار ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری (مہذب اللغات)).

ـــ پر بٹا لگنا عاورہ.
آبرو میں فرق آنا ، بدنامی ہونا . ہم ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو ان کی شہرت پر دھبہ اور ان کی عزت پر بٹہ لگ جائے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۶).

ـــ پر پانی پھرنا عاورہ.
آبرو جاتی رہنا ، رسوا و ذلیل ہو جانا.

پھرا عزت پہ صد افسوس پانی
ہوا حاصل نہ لطفِ زندگانی

(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۳).

ـــ پر پانی پھیرنا عاورہ.
بے آبرو کرنا ، بدنام کرنا ، ذلیل و خوار کرنا . اطالیہ نے یورپ میں اپنی ہی عزت پر پانی نہیں پھیرا. (۱۹۱۱ ، شہید مغرب ، ۳۳).

ـــ پر ہاتھ ڈالنا عاورہ.
کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرنا ، کسی کو ذلیل کرنے کی کوشش کرنا ، عزت پر حملہ کرنا.(جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

ـــ پناہ (ـــ فت پ) صف.
بہت عزت والا ، نہایت معزز.

گر عار ہے کچھ اس میں تمہیں تو میاں نظیر
لے جاؤ اپنے اس دلِ عزت پناہ کو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۲۸). [عزت + پناہ (رک)].

ـــ جانا عاورہ.
ناموس یا وقار ختم ہو جانا ، بے آبرو ہو جانا ، رسوا ہو جانا.

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۳).

یہ تو سچ ہے ، چلی گئی
پر گھر کی عزت کیوں جائے

(۱۹۷۵ ، تظلمانے ، ۳۴).

ـــ چڑنا عاورہ (قدیم).
آبرو میں اضافہ ہونا ، مرتبہ بڑھ جانا.

دیہم نق ہے نکتہ داں کرتار کے ہر رمز کا
تس کی محبت جن دھرے اس کوں ادھک عزت چڑے

(۱٦۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۱).

ـــ خاک میں ملانا عاورہ.
۱. عزت برباد کرنا ، ذلیل رسوا کرنا.

خاک میں داغ ملاتے ہیں جو عزت تیری
پر بھی کم بخت کہ ایسوں ہی سے تو ملتا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ (محاورات داغ ، ۲۷۳)). ۲. بداعمالیوں سے اپنی عزت ضائع کر دینا ، آبرو کھو دینا. اس نے اپنی عزت کو خاک میں ملا رکھا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۰).

ـــ خاک میں مل جانا عاورہ.
آبرو جاتی رہنا ، عزت برباد ہو جانا ، ذلیل و رسوا ہو جانا. تہور خدمت گار تو ایک ہی خرانٹ تھا وہ بھرے دیے کا گاڑی واپس ہی کرا دی ورنہ نواب صاحب کی عزت خاک میں مل جاتی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۱). لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور عزت خاک میں مل گئی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۳۷٦). ایسا کرنے کی میں ہرگز اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ اس طرح ہندوستان کی عزت خاک میں مل جائے گی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۴۴).

ـــ خدا کے ہاتھ ہے کہاوت.
اللہ ہی آبرو رکھے تو رہے (نوراللغات).

ـــ خواہ (ـــ و معد) صف.
کسی کی عزت اتار لینے کا آرزو مند ، کسی کی عصمت برباد کرنے کا خواہشمند. میری دوشیزہ بہن ، عزت باختہ نئوں اور عزت خواہ مسیحی راہبوں کے گروہ میں جا پھنسی. (۱۸۹٦ ، فلورا فلورنڈا ، ۱٦۸). [عزت + خواہ ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ دار صف.
باعزت ، معزز ، ذی مرتبہ ، باوقار ، شریف. جہاں آرا کے واسطے کوئی اچھا خاندانی عزت دار اور پڑھا لکھا لڑکا تجویز کرنا . (۱۸٦۸ ، رسوم ہند ، ۲۹۸). ایک قصائی اپنے بیٹے کی شادی پر ایک عزت دار مہمان کو گھر ٹھہراتا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۸۳۲). [عزت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ داری امث.
آبرو مندی ، توقیر ، عزت دار ہونا.

عزت داری کے جتنے ہوں کام
تو شوق سے ان کو دے سرانجام

(؟ ، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [عزت + دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دارَین کس اضا(ـــ ی لین) امث.
دنیا اور عقبیٰ کی بزرگی.

اے ہم نفسو عزتِ دارین یہاں ہے
کالج یہ نہیں قوم کی ہستی کا نشاں ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عزت + دار (۲) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

ـــ دو کوڑی کی ہو جانا عاورہ.
آبرو کا مٹ جانا ، ساکھ جاتی رہنا ، بے عزت ہو جانا. اگر وہ بھی برابر سے سارتی تو تمہاری عزت تو دو کوڑی کی ہو جاتی. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۲۰۸). اپنے بھائی میں لٹ گیا ... میری عزت دو کوڑی کی ہو گئی. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۰).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. آبرو بخشنا ، معزز یا وقیع بنانا ، قدر و منزلت کرنا ، تعظیم و تکریم سے پیش آنا ، احترام کرنا.

عبداللہ کوں پاس بلاؤ
دیتے عزت حرمت چاؤ

(۱۵۰۳ ، توسرہار (اردو ادب ، ۱۶ ، ۲ : ۷۰)). تیرے حقوق میرے ذمے پڑے ہیں اس واسطے تیری شادی اپنے بیٹے سے کروں گا بڑی عزت دوں گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۷ : ۱۰۶). آپ کا سا مقدّس و محترم شخص میرے خیمے کو عزت دے گا. (۱۹۰۹ ، جوہانِ حق ، ۲ : ۱۰۹). **۲. آبرو گنوانا ، بےعصمت ہو جانا.** ذرا ضبط کرو ، اگر فلورا نے اپنی عزت دیدی اور اپنی خاندانی شرافت کا کچھ لحاظ نہ کیا تو تم پر کیا اثر ہو سکتا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۶۸).

ـــــ دھَرنا محاورہ (قدیم).
ذی مرتبہ اور معزز ہونا.

وزیراں منے او وزیری کرے
بزرگ کئے سب تے عزت دھرے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۷۰).

ـــــ ڈبونا محاورہ.
آبرو کھو دینا ، بے عزت ہو جانا. اوس عزت کو بدنامی کے قعر عمیق میں ڈبو دیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۶۸).

ایسا ہی دل کجا تھا تو عاشق ہونا فرض نہ تھا
روئے کیا ہیں عشق کی عزت آپ اے شوق ڈبوتے ہیں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۲).

ـــــ رکھنا / رکھ لینا محاورہ.
آبرو کی حفاظت کرنا ، لاج رکھنا ، نیکنامی برقرار رکھنا.

جس کو چاہوں میں وہی مجھ سے عداوت رکھے
کیا بُرا وقت ہے خالق مری عزت رکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۹).

سرفرازی عاقبت میں مجھ کو دو
رکھ لو اس دنیا میں عزت یالطیف

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۷۳).

جا کر اس بزم میں آ جاتی ہے شامت کیسی
میرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی

(۱۹۰۵ ، داغ (محاورات داغ ، ۲۷۳)).

ـــــ رہنا / رہ جانا محاورہ.
بھرم باقی رہنا ، آبرو بچنا ، نیکنامی قائم رہنا.

میری خاموشی سے عزت آہ و نالہ کی رہی
کس سے میں فریاد کرتا کون ہے فریاد رس

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۷).

پہلے سر کٹ کر ہمارا پائے قاتل پر گرا
سرفروشوں میں ہماری آج عزت رہ گئی

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۰). خدا کا شکر ہے کہ میں ان کی آزمائش میں پوری اتری اور ان کی نظروں میں میری عزت رہی. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۳).

ـــــ ریزی (ـــــ ی مج) امث.
آبرو ریزی ، ذلت ، توہین. کتنی بھلے آدمیوں کی ناموس بگاڑی اور عزت ریزی کی. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷۶). یہ وہی شخص ہے کہ دو مہینے کا عرصہ ہوا جس کی اتنی عزت ریزی ہو چکی ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۵۲). الف : کرنا ، ہونا. [عزت + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا ، ڈالنا].

ـــــ زیادہ کرنا محاورہ.
آبرو بڑھانا ، رتبے میں اضافہ کرنا. (مہذب اللغات).

ـــــ سنبھالنا محاورہ.
آبرو بچانا ، وقار محفوظ رکھنا.

خدا کے واسطے عزت سنبھالو
کہ مجھکو بے تامل بیچ ڈالو

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۶۹). آج کل کا وقت بڑا نازک گزر رہا ہے عزت سنبھالنی مشکل ہو رہی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳).

ـــــ طَلَب (ـــــ فت ط ، ل) صف.
عزت چاہنے والا ، وقار کا خواہاں.

باوصف بے کمالی عزت طلب ہوں قائم
درخورد ہو سو کیونکر اہل جہاں سے مجکو

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۶). [عزت + طلب (رک)].

ـــــ عُرْفی کس صف (ـــــ ضم ع ، سک ر) امث.
مانی ہوئی عزت ، ساکھ ، اعتبار ، حیثیت عرفی. یہ حوصلہ ہے ضمیر پرست ایذا پسندوں کا جو وجہ معاش کے ساتھ اپنی عزت عرفی کی قربانی بھی اپنے مشن کی خاطر گوارا کر لیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، غالب شکن ، ۹). [عزت + عُرفی (رک)].

ـــــ کا خواہاں ہونا محاورہ.
کسی کی آبرو مٹانے کی کوشش کرنا ، عزت کے درپے ہونا ، بدنام کرنے کے لیے کسی کے پیچھے پڑ جانا. مولف ... مومنِ ایماندار کی عزت کا خواہاں ہوا. (۱۸۷۵ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۵).

ـــــ کا ڈر امذ.
آبرو جانے کا خوف ، بدنامی کا اندیشہ.

نہیں اس کے کچھ دل میں خوف و خطر
نہ کنبے کا ڈر ہے نہ عزت کا ڈر

(؟ ، آغا حسن نظر (مہذب اللغات)).

ـــــ کا لاگو ہونا محاورہ.
عزت کے پیچھے پڑنا ، کسی کی آبرو مٹانے کا خواہاں ہونا (نوراللغات).

ـــــ کا مارا صف.
عزت آبرو کی خاطر جان دینے والا. پہلوان ہمارا عزت کا مارا زہر کھا کر مر گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۶).

--- کرکری ہونا محاورہ.
آبرو جاتی رہنا ، عزت خاک میں ملنا ، ذلیل و رسوا ہونا. میں نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ معاملہ نہیں ہوا تو بنی بنائی بات بگڑ جائے گی اور عزت کرکری ہوئی ، کچھ بات ہی نہیں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۸).

--- کرنا محاورہ.
۱. تعظیم و تکریم سے پیش آنا ، احترام کرنا ، قدر کرنا.

لائی تری گلی تک آوارگی ہماری
ذلت کی اپنی اب ہم عزت کیا کریں گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷). **۲. نام بلند کرنا ، آبرو قائم رکھنا ، وقار بڑھانا.**

عزت عرب کی کر گئے جعفر کے یادگار
تھے تین چار شیر کہ جھپٹے سوئے شکار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۴). **۳. شان یا مرتبے کی پروا کرنا.** اپنے نواسے کے گلے میں جھولی ڈال کر گھر گھر اور دوکان دوکان بھیک منگوائی اور اپنی شہنشاہی کی کچھ عزت نہ کی. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۱۸).

--- کو بٹا/بٹّہ لگانا محاورہ.
آبرو کو داغ دار کرنا ، رُسوا کرنا ، بدنام کرنا. سردار نے پھر کہا بھائیو ... اگر اس آنچ میں پڑنے کی کسی میں ہمت نہ ہو تو راستہ صاف ہے ابھی نکل جائے میدان سے بھاگ کر ہماری عزت کو بٹہ نہ لگائیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۱۳). ہمارے خاندان میں آج تک کوئی نالائق پیدا نہیں ہوا تھا پھر خدا بخش کیسے خاندان کی عزت کو بٹا لگاتا. (۱۹۸۳ ، کوندنی والا تکیہ ، ۵۵).

--- کی آدھی بھلی بے عزتی کی ساری کُچھ نہیں کہاوت.
عزت سے تھوڑی چیز ملے تو بہتر ہے اس بہت سے جو بے عزتی سے ملے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کے آگے مال کیا چیز ہے کہاوت.
انسان آبرو بچانے کے لیے روپے کا نقصان اُٹھا سکتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کے پیچھے پڑنا محاورہ.
کسی کی آبرو مٹانے کے درپے ہونا (مہذب اللغات).

--- کُھلنا محاورہ.
شان ظاہر ہونا ، مرتبہ معلوم ہونا.

مولا کی نوازش نہاں کھلتی ہے
عزت مری پیشِ قدسیاں کھلتی ہے

(۱۸۵۷ ، کلیات محسن کاکوروی ، ۱۹۰).

--- کھونا محاورہ.
آبرو گنوانا ، خود اپنا وقار ختم کرنا. تینوں عیاروں نے کہا او نالائقو کیوں عزت عیاری کی ناحق کھوتے ہو ذلیل و رسوا ہوتے ہو اگر میں کدوکاوش نہ کرتا تو احوال معلوم ہوتا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری (مہذب اللغات)).

--- گنوانا محاورہ.
آبرو کھو دینا. رہی سہی عزت گنوانے کے بجائے یہ سوچ کر خوش ہوا کریں گے کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتی. (۱۹۸۴ ، جنگ ، کراچی ، ۹/۱ اکتوبر ، ۳).

--- لُٹنا محاورہ.
آبرو برباد ہونا ؛ عصمت خراب ہونا.

بھائی ہو مگر بہنوں کی زاری نہیں سنتے
عزت لٹی جاتی ہے تمھاری نہیں سنتے

(۱۹۱۳ ، ریاض شفق ، ۳۳).

--- لُوٹنا محاورہ.
آبرو برباد کرنا ؛ عصمت خراب کرنا ، آبروریزی کرنا. باپ بھائی کے سامنے لڑکیوں کی عزت لوٹی. (۱۹۳۷ ، دھاتی بانکیں ، ۳۹۱).

--- لینا محاورہ.
آبرو اُتارنا ، عصمت خراب کرنا ؛ آبروریزی کرنا. ایک عورت تو وہ ہے جو اپنے شوہر کی وفادار بیوی ہے مگر کوئی شخص جبراً اس کی عزت لیتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۱۶).

--- مآب (--- فت م ، مد ا) صف.
۱. بہت عزت دار ، نہایت معزز.

یہ جمعہ ہے بُتو عزت مآب کے پیچھے
سوادِ شام ہے یاں آفتاب کے پیچھے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۱). وہ تو ایک ایسا باوقار عزت مآب اور خودپسند شہری ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۹۷). **۲. ایک تعظیمی کلمہ جو ارا کین حکومت ، وزیروں اور ججوں وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، آنریبل.** نوے سالہ سالانہ اجلاس ... منعقد ہوا ، عزت مآب نواب دلاور خانجی گورنر سندھ نے اس کی رسم افتتاح ادا فرمائی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۷۵). [عزت + مآب (رک)].

--- مٹانا محاورہ.
ایسی بات یا حرکت کرنا جس سے سُبکی ہو ، عزت کھو دینا. قران نے ہوشیار کیا شرغام تڑپنے لگا ، قران نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا، کہا چل کم بخت تم سب نے عزت عیاری کی مٹائی. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری (مہذب اللغات)).

--- مٹی میں مِلنا محاورہ.
رک : عزت خاک میں ملنا.

مٹی میں ملی عزت میری ، مالک میرے کرم کر
سمرو! ہے بڑی طاقت والا ، رحم دلا اسے مجھ پر

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۸).

--- مِلنا محاورہ.
توقیر ہونا ، شرف حاصل ہونا ، بزرگی ملنا.

خوش ہوں کہ عشقِ زلف کی عزت تو مل گئی
گو «سترہ الف» میں گرفتار ہوگیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۳).

---مَندانَہ (---فت م ، سک ن ، فت ن) صف ، م ف.
باعزت طریقے سے کیا ہوا (کام یا بات). وائسرائے نے اپنی ... تقریر میں مسٹر گاندھی کو اشارہ کیا کہ ایک عزت مندانہ قول و قرار کا بیج ابھی تک موجود ہے. (۱۹۳۰ ، خطبات قائد اعظم ، ۲۳۵). [عزت + مند ، لاحقۂ صفت + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---میں بَٹّا لگنا محاورہ.
نیک نامی پر حرف آنا ، شرافت پر زد پڑنا ، بدنامی ہونا.
عزت میں لاکھ بٹا لگ جائے زر ہو حاصل
ٹکسال والیوں کے یہ طور ہے چلن کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰).

---میں فَرق آنا محاورہ.
آبرو جانا ، عزت گھٹ جانا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نَفْس کس اضا (---فت ن ، سک ف) امث.
توقیرِ ذات ، خودداری ، غیرت مندی. پڑھے لکھے آدمیوں میں عزت نفس کا خیال اس قدر بڑھ رہا ہے. (۱۹۱۰ ، افادات مہدی ، ۱۶۵). اخلاق کی زمین عزت نفس اور اعتبار خودی پر قائم ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۵۱). [عزت + نفس (رک)].

---والا امذ.
عزت دار ، صاحبِ عزت ، معزز (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---والے کی کمبختی ہے کہاوت.
آبرودار کو بہت سی باتیں ایسی کرنی پڑتی ہیں جو معمولی آدمی کرنے کی پروا نہیں کرتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---و آبرو کی روٹی کھانا محاورہ.
محنت کی کمائی پر عزت کے ساتھ گزر بسر کرنا ، معاش کے لیے کسی کا محتاج نہ ہونا. اس سان کو دل سے نکال دوں جس نے بارہ سال تک لڑکیوں کے بستے سر پر اٹھائے تھے تا کہ میں عزت و آبرو کی روٹی کھاؤں. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۳۲).

---یاب صف.
عزت پانے والا
انہیں قدموں سے جو ہے عزت یاب
چاندنی کیوں نہ بچھائے مہتاب
([illegible] ، گلزار خلیل ، ۲۶). [عزت + ف : یاب ، یافتن - پانا].

عزرائیل (کس ع ، سک ز ، ی مع) امذ.
چار مقرب فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا نام ؛ ملک الموت ، روح قبض کرنے والا فرشتہ. تیرا تن ممتنع الوجود اس کا قابض کرنے ہارا عزرائیل ، نفس مطمئنہ ، اسے پانچ پارے ہیں. ([illegible] ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰).

کیا قیامت خوفِ عزرائیل تھا
نالہ میرا صورِ اسرافیل تھا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۳). یہی نہیں ، اسرافیل و عزرائیل ، میکائیل و جبرئیل سب کی صورتیں بنا دیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۷۳). کسی نہایت عظیم روح کو قبض کرنے کے لیے عزرائیل اپنے سارے لشکر و جاہ و جلال سمیت زمین پر نازل ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۷۱). [ع].

عِزْرَئیل (کس ع ، سک ز ، فت ر ، ی مع) امذ.
رک : عزرائیل.
حکم حق سیں او بولیا ہے عدیل
کہ سچ نام بی بی اچھے عزرئیل
(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۱۲). [عزرائیل (رک) کا مخفف].

عَزَّشانُہٗ (فت ع ، شد ز بفت ، ضم ن ، ہ) کلمۂ توصیف.
اس کی شان بڑی معزز ہے ، اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر مستعمل. ہر رباعی سے ایک نام نامہائے باری عزشانہٗ کا مستخرج ہوتا ہے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۳۹). [ع : عزّ - معزز یا غالب ہوا + شان (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذ کر].

عَزْل (فت ع ، سک ز) امذ.
۱. **معزولی ، موقوفی ، برطرفی (نصب کی ضد).**
عزل مجنوں کے بعد مجھ کوں ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱). ہر شخص اپنے عہدے پر بحال رہا عزل کا حرف زبان پر نہ آیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۷). جو کچھ بعد عزل سید صدیق حسن تم نے کیا ہے اوسکو میں ہرگز قابل اعتراض نہیں پاتا. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۳۳). خسرو پرویز نے جس اخلاق بہانے کو بنیاد بنا کر جنگ چھیڑی تھی ، فوکاس کے عزل اور قتل کے بعد وہ ختم ہو چکا تھا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۵۹۶). ۲. **جماع کے وقت انزال سے پہلے عورت سے علیحدہ ہونا.** اپنی لونڈی سے عزل کرنا بے اوس کی اجازت کے درست ہے اور عورت حرہ سے باجازت اوس کے درست ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۷۱). پیغمبر صاحب نے عزل اور غیلہ دونوں کو ناپسند کیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۸۶). اولاد نہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں عزل کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے. (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۲۵). اف : کرنا. [ع].

---و نَصْب (---و مع ، فت ن ، سک ص) امذ.
برطرفی و بحالی ، ترقی و تنزل. اے ملکہ تم اس عزل و نصب سے ناراض نہ ہو تم میری جان و دل کی مالک ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۹۳). جمہوری حکومت کا وہ صدر یا رئیس جس کا عزل و نصب اس کی ملت کے ہاتھ میں ہو اس پر اس طرح دباؤ ڈالنا آسان نہیں. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۹۳). اہم عہدہ دیوان ریاست کا تھا جس کا عزل و نصب بادشاہ کے ہاتھ میں ہوتا تھا. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۳۲). [عزل + و (حرف عطف) + نصب (رک)].

ـــو نَصَب کَرنا ف م.
مقرر کرنا اور موقوف کرنا ، تغیر و تبدیل کرنا ، بڑھانا گھٹانا (ماخوذ : مخزن المحاورات).

عُزلَت (ضم ع ، سک ز ، فت ل) امث.
خلوت ، تنہائی ، گوشہ نشینی.

صبوریکی صحرا میں توں پک ذرا
رہی کر کہ عزلت کا واں آسرا

(۱۶۸۸ ، ہدایتِ ہندی (ق) ، ۲۰۹).

عُزلتو میر عشق میں کب تک
ہو کے بے اختیار نکلے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۲). جاؤ کسی گوشۂ عزلت میں جا بیٹھ رہو اور اللہ اللہ کرو. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۳). حضرات صوفیہ ... عزلت اور گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں کہ خیال کی یکسوئی میں کوئی فرق نہ آئے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۸۳). وہ گوشۂ عزلت میں زندگی بسر کرتے ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۰). [ع : (ع ز ل)].

ـــ پَسَند (ـــفت پ ، س ، سک ن) صف.
تنہائی کو پسند کرنے والا ، الگ تھلگ رہنے والا ، خلوت پسند. عُزلت پسند معاشرے کی لاپروائی کے باب میں جو باتیں آپ نے کی ہیں وہ خیال انگیز بھی ہیں اور عبرت آموز بھی . (۱۹۷۵ ، بازگشت بازیافت ، ۴۴). [عزلت + ف : پسند ، پَسَندیدَنْ ـ پسند کرنا ، چاہنا].

ـــ پَسَندی (ـــفت پ ، س ، سک ن) امث.
عزلت پسند ہونا ، الگ تھلگ رہنا ، تنہائی پسند کرنا ، گوشہ نشین. طالب العلمی کی وجہ سے سید صادق کے مزاج میں تو ایک طرح کی عزلت پسندی آ گئی تھی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۷). ہائیڈیگر نے نازیوں کے زمانہ میں وابستگی کا فلسفہ گڑھا اور جنگ کے بعد اپنی عُزلت نشینی کے زمانہ میں عزلت پسندی اور رہبانیت پسندی کا فلسفہ وضع کیا. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۱۱۹). [عزلت پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خانَہ (ـــفت ن) امذ.
تنہائی کی جگہ یا مکان ، گوشۂ تنہائی ، خلوت خانہ ، خانقاہ. رات ہی کو شیخ کے عزلت خانہ پر یہ مژدہ سنانے کے لیے گئے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۶۵). [عزلت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دوست (ـــو مع ، سک س) صف.
رک : عزلت گزین (نوراللغات). [عزلت + دوست (رک)].

ـــ کَدَہ (ـــفت ک ، د) امذ.
رک : عزلت خانہ. اس تاجرانہ شہر میں کوئی مذہب نہ تھا جس کے پیرو موجود نہ ہوں اور جس کے معابد اور عزلت کدے عرب کے اس شمالی شہر میں تعمیر نہ ہو گئے ہوں. (۱۹۱۷ ، چوبائے حق ، ۱ : ۵). آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ایک دو روز تک ہمارے عزلت کدہ میں وہ کیفیت تھی کہ جس کو غالب نے شاید ہماری محبت کے بارے میں موزوں کیا ہو گا. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۹۶). [عزلت + کَدَہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ گَہ امث.
رک : عزلت خانہ.

اپنی عزلت گہ سے ہرگز قدم باہر نہ رکھ
کم ہوئی یوسف کی قیمت چھوڑ کر زنداں چاہ

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، رنگین ، ۳). [عزلت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ گُزیدَہ (ـــضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
رک : عزلت گزیں. میں اس عزلت گزیدہ تنہائی میں غیر خلل پذیر سکون میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۰۸). [عزلت + ف : گزیدہ ، گزیدن ـ پسند کرنا ، اختیار کرنا].

ـــ گُزیں (ـــضم گ ، کس ز) صف.
کنج تنہائی میں رہنے والا ،گوشہ نشیں ؛ (کنایۃً) خلوت میں عبادت میں مشغول رہنے والا ، عابد مرتاض.

بے جا ہوئے بہت دل رفتار دیکھ اس کی
عزلت گزینوں سے بھی کم ہی رہا گیا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۲۸). چالیس برس یاد الٰہیٰ میں گوشہ نشین و عزلت گزیں رہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۰). میرے والد حد درجہ سنجیدہ ، متین اور عزلت گزیں تھے. (۱۹۶۹ ، سرگزشتِ حیات ، ۱۱). [عزلت + ف : گزیں ، گزیدن ـ پسند کرنا ، اختیار کرنا].

ـــ گُزینی (ـــضم گ ، ی مع) امث.
عزلت گزیں ہونا ، گوشہ نشینی. عزلت گزینی تقریباً اس کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۶) . وہی نامعلوم اسباب جو انہیں ایک مقدس مقام میں رہبانیت اور عزلت گزینی کے لیے لے چلے تھے کشاں کشاں ایک انگریزی کالج میں لے آئے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۱). [عزلت گزیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَشِیں (ـــکس نیز فت ن ، ی مع) صف.
رک : عزلت گزیں.

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جانماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۲).

آخر تو ہو گا گور کا تہ خانہ خواب گہ
بس دل میں یہ سمجھ کے میں عزلت نشیں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶) . شمال مغرب کی عدالت ہائی کورٹ کے ایک عزلت نشین جج نے بھی .. خلاف نہیں سمجھا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۵) . [عزلت + ف : نشیں ، نشستن ـ بیٹھنا].

ـــ نَشِینی (ـــکس نیز فت ن ، ی مع) امث.
عزلت نشین ہونا ، گوشہ نشینی. ایک مخصوص حلقے میں فقیری ، ترک دنیا اور عزلت نشینی کا مترادف بن گیا. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۰۲). [عزلت نشیں (رک)+ ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُزْلَتی (ضم ع ، سک ز ، فت ل) صف.
عزلت سے منسوب ، گوشہ گیر ؛ خلوت نشیں جو کسی تنہائی کی جگہ بیٹھ کر یاد الٰہی میں مشغول رہے۔

عزلتی اسلام کے کیا کیا پھرے ہیں جیب چاک
تو نے مائل کیوں اُدہر کو گوشۂ ابرو کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۸)۔ [عزلت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَزْم (فت ع ، سک ز) امذ.
ارادہ ، قصد۔ دل شہر دیدار کا عزم کیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷)۔

گل نیں مگر چمن سیں عزمِ سفر کیا ہے
گلشن کے بیچ شبنم کیوں اس طرح سیں روئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۷)۔ نہ اوس کو ملک گیری کا عزم نہ لاؤ لشکر ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۱)۔ اس عزم و استقلال اور جرأت صادقہ نے اس کو اس قدر مرعوب کر دیا کہ فوراً اس نے تلوار میان میں کر لی اور پاس بیٹھ گیا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳۳)۔ بڑے عزم و حوصلے سے تنہا سفر پر چلا تھا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ع]۔

۔۔۔ اْلاُمُور/اُمُور (۔۔۔ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع/ضم ا ، و مع) امذ.
بڑی ہمت کے کام (یہ قرآن کی ایک آیت کے حصے «وان تصبِرُوا وتتقوا فانّ ذالک من عزمِ الاُمُور» کی طرف تلمیح ہے۔

قصہ لیکن ہے یہ ان فرخ نژاد ایام کا
جب ہمارے نامہ کا عنوان تھا «عزم الامور»

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۵۵)۔ مجھ کو وہ حلم اور درگزر عطا فرما جو کمزوری کے شائبہ سے پاک ہو اور جس کی تعبیر تو نے «عزم امور» سے فرمائی ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۸۱)۔ [عزم + رک : ال (۱) + امور (رک)]۔

۔۔۔ اْلحَیاۃ (۔۔۔ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
زندہ رہنے کا ارادہ ، زندہ رہنے کا حوصلہ ، جیتے رہنے کی ہمت۔
ہر طرف بس «لا» ہی «لا» ہے لیکن اس کے باوجود کسی طور عزم الحیاۃ (Will to live) اس «لا» میں گم ہونے کے خیال سے خود کو بچاتی رہتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، توازن ، ۱۰۶)۔ [عزم + رک : ال (۱) + حیاۃ = حیات (رک)]۔

۔۔۔ آوَری (۔۔۔فت و) امث.
ارادہ کرنا ، قصد کرنا۔

جب نہ کھوڑ کے آپ سوں حوں آگ فتنے کی بجائے
دارالخلافت کی طرف چلنے کیا عزم آوری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۰)۔ [عزم + ف : آور ، آوردن = لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ بِالْجَزْم (۔۔۔ کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک ز) امذ.
پکا ارادہ ، مصمم ارادہ۔

عزم تو ہے تیشہ پر عزم میں عزم بالجزم
قصد تو تیشہ ہے پر قصد میں قصد صمیم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۰)۔ عزم بالجزم کر لیا کہ ... میری جان ہی کیوں نہ جائے اس سونے کی چڑیا کو تو ضرور لاؤں پر لاؤں۔ (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۰)۔ میراجی کی تحریروں میں اپنے بزرگوں کی روش پر چلنے کا عزم بالجزم اور ... حیات نفسی میں پرانے ہندوستان کا خیال گردش کرتا رہتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۶۳)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [عزم + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + جزم (رک)]۔

۔۔۔ باْنْدھنا محاورہ.
پکا ارادہ کرنا ، کسی کام کی ٹھان لینا۔ انہوں نے جاہل مطلق دنیا کو اپنی طرح جاہل ناطق بنا لینے کا بری طرح عزم باندھ لیا تھا۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۵)۔

۔۔۔ پُختَہ ہونا محاورہ.
ارادہ پکا ہونا۔ مسلمانوں کا عزم پختہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی دی۔ (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۶۶)۔

۔۔۔ جَزْم کس صف (۔۔۔فت ج ، سک ز) امذ.
رک : عزم بالجزم۔

یوں سنا جا ہے کہ کرتا ہے سفر کا عزمِ جزم
ساتھ اب بیگانہ وضعوں کے ہمارا آشنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶)۔ مستعدی کو سیکھو ایسا کوئی مجہول نہیں ہے کہ عزم جزم کرے اور مستعد نہ ہو سکے۔ (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۱ : ۱۵)۔ اگر تم یہ عزم جزم آمادہ ہو تو میں موجود ہوں۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۵)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [عزم + جزم (رک)]۔

۔۔۔ ڈھیلا ہونا محاورہ.
تذبذب لاحق ہونا ، ارادہ کمزور پڑنا ، ارادہ ڈانواں ڈول ہونا۔

لڑنے کو جو جھپٹے تو لہو شیر کا پی لے
جو چست تھے عزم ان کے ہوئے جاتے تھے ڈھیلے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۵۰)۔

۔۔۔ راسِخ کس صف (۔۔۔ کس س) امذ.
اٹل ارادہ ، مضبوط اور پکا ارادہ۔ غالباً ہمارے ہندوستانی دوستوں نے گورنمنٹ کا عزم راسخ ملاحظہ فرما لیا ہو گا۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۵)۔ مسٹر محمد علی اپنے عزمِ راسخ میں دنیاوی بہشت کو دوزخ میں ڈال کر اپنی ہستی کو اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر چکے تھے۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۸۶)۔ [عزم + راسخ (رک)]۔

۔۔۔ سَفَر کس اضا (۔۔۔فت س ، ف) امذ.
کوچ کا قصد ، سفر کی نیت کرنا۔

گل نیں مگر چمن سیں عزمِ سفر کیا ہے
گلشن کے بیچ شبنم کیوں اس طرح سیں روئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۷)۔

دیکھ ہر غنچہ لیے دوش پہ ہے رختِ سفر
اس گلستاں سے نہیں عزمِ سفر کس کو ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۲)۔

لے کے چلا ہوں تابِ نظارہ نظر کے ساتھ
کچھ زادِ رہ بھی چاہیے عزمِ سفر کے ساتھ
(۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۳۱). اف : کرنا ، ہونا. [عزم + سفر (رک)].

---صَمِیْم کس صف (---فت ص ، سک ی) امذ.
سچا ارادہ ، پختہ ارادہ. اس دور کا مفکر اس خوش کن آسودگی کے خلاف ظاہر ہے جب بغاوت پر آمادہ ہوگا تو نہایت مردانگی اور عزمِ صمیم کے ساتھ. (۱۹۵۶ ، فکرِسخن ، ۱۳). وسیع پیمانے پر ترقیاں کرنے کا عزمِ صمیم کر لیں. (۱۹۸۳ ، کوزہا کہانی ، ٦٦). [عزم + صمیم (رک)].

---فَسْخ ہونا ف م.
ارادہ ٹوٹ جانا ، ارادہ بدل جانا (مہذب اللغات).

---مُصَمَّم کس صف (---ضم م ، فت ص ، شد م بفت) امذ.
پختہ ارادہ ، پکا ارادہ. آپ کا شرف و امتیاز بمقابلہ دیگر اشخاص کے یہ تھا کہ آپ نے لوگوں سے اس عقیدہ کے تسلیم کرانے کا عزمِ مصمم کر لیا تھا. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۸۳). [عزم + مُصَمَّم (رک)].

عَزَّوَجَلّ (فت ع ، شد ز بفت ، فت و ، ج) صف.
غالب اور بزرگ (خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر مستعمل).
لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عزّوجل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۳).
پھر سر پہ چمک کر جو وہ برقِ اجل آئی
مثلِ غضبِ خالقِ عزّوجل آئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۴۴). خدائے عزّوجل نے اپنے نیک بندوں کی یہ شان بیان فرمائی کہ وہ شکرگزار ہوتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۱۷). میرا دل آپ ہی آپ خدائے عزّوجل کے حضور سربسجود ہو جانے کے لئے مچلنے لگتا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۰). [ع : عَزّ - غالب ہوا + و (حرفِ عطف) + جَلّ - بزرگ ہوا].

عُزّیٰ (ضم ع ، شد ز ، ا بشکل ی) امذ.
دورِ جاہلیت میں عربوں کے ایک بُت کا نام ، یہ ایک درخت تھا جس کو اہلِ عرب پوجتے تھے ، خالد بن ولید نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس درخت کو جلا دیا.
یہ عُزّیٰ یہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۳). جن میں زیادہ تر ثمود کے بُت عزّیٰ ، سواع اور منات تھے. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۲۸۵). عزّیٰ ، ایک درخت تھا اس کے پاس ایک بُت تھا یہ قبیلۂ غطفان کا بُت تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۵۳). [عَلَم].

عَزِیز (فت ع ، ی مع) صف ، امذ (جمع : اَعِزَّہ ، اعزاء).
۱. زبردست ، صاحبِ قوت و اختیار ، غالب ، قادر ؛ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.
تُہیں ہے خلیل ہور توہیں کریم
تُہیں ہے عزیز ہور توہیں حکیم
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).
خالق نے کیا جماد پیدا
خود اسمِ عزیز سے ہویدا
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۲۱).
تو سلام و خالق و متعال و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفّار و فتاح و علیم
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۴). **۲. پیارا ، محبوب.**
اب سن میرے یار عزیز
عمر ہماری گئی ناچیز
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ۲ : ۵۰)).
اونو بعد عثمانؓ صاحب تمیز
کہ ہیں بہوت پیارے نبیؐ کے عزیز
(۱٦۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰).
ماہ نو کی ثمن ہے سب کوں عزیز
اس سبب کم نما ہے امرت لال
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۵). جان سب سے عزیز ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵). اولاد سے زیادہ انسان کو کیا چیز عزیز ہے. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۹۴). ان کی شخصیت میں یہ حسن پیدا ہوگیا تھا کہ ہرکس و ناکس کو وہ عزیز ہوجاتے تھے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۹). **۳. دوست ، یار ، ساتھی ، آشنا (عموماً اپنے سے عمر میں چھوٹے کے لیے مستعمل).**
عزیزاں بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یارِ جانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).
ہم سے بھی تو کچھ کہو عزیزو
کیا ذکر تھے سب وہاں ہمارے
(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۸). بعینہ یہی حالت اس عزیز کی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۷). اے عزیز تو مڑ کر نہیں دیکھ سکتا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۵۷). **۴. قرابت رکھنے والا ، رشتہ دار .** پادشاہ کے عزیزاں پادشاہ کے خویشاں قرابتاں پادشاہ کے پیاریاں ... سب اپنی مراد کوں اپڑو. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۷٦).
ہچکیاں آتی ہیں کیوں عالمِ غربت میں دلا
کیا عزیزوں کو میں آوارہ وطن یاد آیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۷). ان کا کوئی عزیز یا رشتہ دار نہیں مارا گیا تھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۰). دیکھئے جو لوگ یہاں آئے ہیں وہ ہمارے آپ کے عزیز رشتہ دار ہیں نا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۹۷). **۵. (أ) گراں قدر ، بیش بہا.**
غیرتِ یوسف ہے یہ وقتِ عزیز
میر اس کو رائیگاں کھوتا ہے کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵). اپنے وقت عزیز کا ایک معتدبہ حصہ خاص ایسے کام میں صرف کرنا. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳)

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیزتر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۱). (ii) **بزرگ ، گرامی ، معزز.**
اندر ہی درویش ہے اندر دنیادار
اندر ماتھے عزیز ہے اندر ماتھے خوار
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۶).
کیا کس و ناکس پہ تھا صدمہ کیا جسوقت دفن
ڈالتا تھا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۳). قوم کی حالت تباہ ہے ، عزیز ذلیل ہوگئے ہیں. (۱۹۳۶ ، محمود شیرانی ، مقالات ، ۱ : ۲۰۰). ۶. (حدیث) **آحاد کی ایک قسم جسے ہر زمانے میں دو راویوں نے روایت کی ہو** (ماخوذ : نورالہدایہ ، ۱ : ۵). آحاد تین قسم ہے، مشہور اور عزیز اور غریب. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳). مرفوع ، موقوف ... مشہور و عزیز ... کتنی اقسام حدیث ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۳۰). ۷. **قدیم زمانے میں مصر کے بادشاہ کا لقب ، (مصر کے وزیر کو بھی عزیز کہتے تھے).** وہ علامہ عصر کا ہو یا عزیز مصر کا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۹). ۸. **ایک قسم کی تلخ بُوٹی جو مقوی معدہ ہے ، قنطاریون** (ماخوذ : پلیٹس). [ع].

--- اَقارِب (--- فت ا ، کس ر) امذ ؛ ج ؛ س عزیز و اقارب.
رشتہ دار ، خویش و یگانہ. عزیز اقارب کا ملال رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہوا. (۱۹۰۹ ، گرداب حیات ، ۱۰۵). [عزیز + اَقارب (رک)].

--- القَدْر (--- ضمہ ز ، غما ، سک ل ، فت ق ، سک د) صف.
گرامی قدر ، چھوٹے بھائی یا رشتہ دار یا اپنے ماتحت چھوٹے افسر کے لیے بطور القاب مستعمل. عزیزالقدر لالا بھگونت رائے کی دی ہوئی معجون کا ذکر ہے. (۱۹۲۳ ، دیوان دل (مقدمہ) ، ۳۸). [عزیز + رک : ال (۱) + قدر (رک)].

--- الوُجُود (--- ضمہ ز ، غما ، سک ل ، ضمو ، وبع) صف.
گراں قدر ، وقیع ، قدر و منزلت کا حامل ، نادر. اس قدر عزیزالوجود ہے کہ اول تُو کے نکلتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۸). دیوان اس کا ہمیشہ کم یاب اور عزیزالوجود ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۵۱). [عزیز + رک : ال (۱) + وجود (رک)].

--- جاننا محاورہ.
عزت کرنا ، قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنا ، محبت کرنا ، پیارا سمجھنا ، محبوب رکھنا.
کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے
لعل و زمرّد و زر و گوہر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

--- دار صف ؛ امذ.
رشتہ دار. میرا وطن پردۂ قاف ہے ملکہ آسمان پری کی عزیزدار ہوں. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۹). [عزیز + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- داری امث.
یگانگت ، رشتہ داری ، قرابت نسبی. دنیا میں عزیزداری و دوستی فقط شرکت رنج و راحت کے لیے ہے. (۱۸۴۲ ، لذۃ الافہام ، ۴۷). ضلع آرہ میں میری عزیزداری ہے. (۱۹۰۳ ، انشائے داغ ، ۱۵۳). باتوں باتوں میں ان سے ہماری عزیزداری بھی نکل آئی. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۸). [عزیزدار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رکھنا محاورہ.
۱. **دوست سمجھنا ، محبت کرنا ، پیارا سمجھنا ، قدر کرنا.**
درازی یاد دلواتی ہے اوس زلفِ پریشاں کو
عزیز اس واسطے رکھتا ہوں میں شبہائے ہجراں کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۳). بیگم اس کو بہت عزیز رکھتی تھی. (۱۹۰۹ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۱۳). ہر ایک انقلاب کا ایک فلسفہ ہوتا ہے اور قوم اُس کو جتنا عزیز رکھتی ہے اتنی ہی حد تک کامیاب ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸۵). ۲. **(”سے“ کے ساتھ) کسی مرغوب شے کے دینے میں تامل یا دریغ کرنا.**
کہتیں دودھ اوس سے عزیز ہم رکھتیاں
ہم بھی اور دودھ اوس اوپر قربان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۷).
کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۳).

--- کرنا محاورہ.
۱. **چاہنا ، محبت کرنا ، قدر و منزلت کرنا.** اس استاد یگانہ جہاں دیدۂ زمانہ نے مجھ کو شریف زادہ جان کے عزیز کیا. (۱۸۳۳ ، مفیدالاجسام ، ۳). ایک ثمر تر و تازہ بالائے شاخ سے گرا ، بادشاہ نے خاک سے اوس کو دامن میں اٹھا لیا اور پسر کی طرح عزیز کیا. (۱۸۳۶ ، قصّہ اگرگل ، ۵). ۲. **(”سے“ کے ساتھ) پیارا جاننا ، کسی شے کے دینے میں تامل یا دریغ کرنا.**
لیں گے صلہ میں خلد ترے نورِ عین سے
آنسو عزیز وہ نہ کریں گے حسین سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰). میں اگر تم سے کسی چیز کو عزیز کروں تو ہزار لعنت مجھ پر. (۱۹۱۸ ، مکتوب شاد عظیم آبادی (اردو ، ۴۲ ، ۲ : ۵۶)). راہگیروں نے اوائے توائے کسے ، اے تائی سے چھچڑا عزیز کرتے تجھے شرم نہیں آتی ، کیوں بیٹا تائی کو بھی ہے ہڈی کا گوشت نہ دیا. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۰۸). ۳. **ارجمند کرنا ، کامیاب کرنا ، کامران کرنا ، مقصد پورا ہونا ، مراد بر آنا.** اللہ تعالیٰ تم دونوں کی پراگندگی کو دور کرے اور تمہاری کوشش عزیز کرے. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۵۵).

--- بِصْر کس ا (--- کس م ، سک ص) امذ.
قدیم زمانے میں مصر کے بادشاہ کا لقب (کسی زمانے میں مصر کے وزیر کو بھی کہتے تھے).

تکلیف ہے دلیل خوشی کی تو فلک
یوسف عزیز مصر ہوئے گر کے چاہ میں
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۱۱). چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کسرائے ایران، عزیز مصر نجاشی شاہ حبش اور غسان و یمامہ کے رئیسوں کو خطوط کے ذریعے اسلام کی دعوت دی. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۹). [عزیز + مصر (عَلَم)].

ـــ مَن کس اشا(ـــ فت م) امذ.
میرے پیارے ، چھوٹوں کو مخاطب کرنے کا کلمہ . نہیں ، عزیز من ، یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا. (۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۱۳۸). عزیز من ! مانا کہ نگاہوں سے دور ہو لیکن دل سے تو نہیں . (۱۹۲۳ ، مکتوبات نیاز ، ۲۵). [عزیز + ف : مَن ـ مَیں ، ترکیب میں «میرا»].

ـــ و اَقارِب (ـــ و مج ، فت ا ، کس ر) امذ ؛ ج.
عزیز اقارب ، رشتے دار ، خویش و یگانہ . اس کے گھر میں اس کے عزیز و اقارب اور دوست جمع ہوئے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۵). [عزیز + و (حرف عطف) + اقارب (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **پیارا ہونا**.

تھا جو یوسف ہوا نہ وہ بھی عزیز
کیا برادر کو غم برادر کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱). ۲. («سے» کے ساتھ) **کسی شے کے دینے میں تامل یا دریغ ہونا**.

جی چاہے نوچ ڈال تو جی چاہے قطع کر
تجھ سے نہیں یہ مشتِ پرائے باغباں عزیز
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۶).

مجھ کو دیکھو کہ دل دیا میں نے
تم کو ہے مجھ سے اک نگہ عزیز
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۱۱).

عَزِیزانَہ (فت ع ، ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
رشتہ دار جیسا ، عزیزداری کا. ڈاکٹر انصاری مرحوم سے زندگی بھر کے دوستانہ اور عزیزانہ تعلقات حد درجہ تلخ ہو گئے تھے . (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۳۹). [عزیز (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عَزِیزی (۱) (فت ع ، ی مع) امث (قدیم).
۱. **دوستی ، محبت ، پیار**.

ہو تیری عزیزی ہے کس ریت کی
کہوں کھول کس ریت تج میت کی
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۰). ۲. **عظمت ، تقدس** (پلیٹس). [عزیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَزِیزی (۲) (فت ع ، ی مع) امذ.
میرے عزیز ، میرے پیارے (مہذب اللغات). [عزیز (رک) + ع : ی ، ضمیر واحد متکلم].

عَزِیمَت (فت ع ، ی مع ، فت م) امث (ج : عزائم).
۱. (اَ) **قصد ، ارادہ ، عزم**. مبادا عزیمت مدینہ کریں اور غارت و تاراج بوقوع آوے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۷). جرنیل صاحب بہادر کو ساتھ لے کر لندن کی عزیمت کی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳). پہلے خیال پیدا ہوتا ہے پھر عزیمت کی منزل آتی ہے یعنی وہ منزل جب خیال دل کو بہا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، نئی تنقید ، ۲۹۱). (اَا) **فتح کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش** («پر» کے ساتھ) اُس وقت روم کے بادشاہ قیصر جولیس نے اُس پر عزیمت کی اس زمانے میں اس قطعے کو «برطانیکا» کہتے تھے. (۱۸۵۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۳۳). اف : کرنا ، ہونا. ۲. (فقہ) **ایسا حکم جس کو سخت سمجھا جائے (رخصت کی ضد) جس میں استثنا یا اجازت کی گنجائش ہوتی ہے نیز سختیوں اور مجبوریوں کے باوجود حکم الٰہی کی پابندی** .. ہو صبر طریقت کے لوگاں کا ہے یعنی کام عزیمت سوں کرتے ہیں اور رخصت سوں نیں. (۱۷۷۲ ، انتباہ الطالبین ، ۶۶). انشاء اللہ کی برکت سے اس عزیمت کی مشکل آسان ہے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۸). اس میں بھی یہی رخصت و عزیمت والی بات ہے. (۱۹۴۸ ، تبرکات آزاد ، ۳۳۶). ۳. **وہ دعا ، منتر ، افسوں یا عمل جس سے موکلوں کو طلب کیا جائے** .

کوئی جن تو عنان اس کی ادھر کو کھینچ لائے گا
لکھیں گے ہم عزیمت ایسی نعل پائے توسن کی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۲). ایک چھری نکال کر چند اسماء عظام اس پر لکھے کچھ عزیمت پڑھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳). اس سلسلے میں بہت سے عمل ، نقش ، عزیمتیں اور تعویذ وغیرہ بھی مفید ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۶ / اپریل ، ۹). اف : پڑھنا ، لکھنا. [ع].

ـــ خواں (ـــ و معد) امذ.
عزیمت پڑھنے والا ، افسوں گر ، عامل . کم و بیش ایک ہفتہ کے اثنا میں یقین شاہ نامی ایک پردیسی جادوگر و عزیمت خواں یہاں آیا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۲۲). [عزیمت + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا].

عَسا کِر (فت ع ، کس ک) امذ ؛ ج.
۱. **افواج ، لشکر**. مقام کوئیہ پر عساکر سلطانی کو ہزیمت فاش دی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۸) عساکر نصرت پیکر اور افواج ... اور خزانۂ شاہی پُر از در و دینار. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱). علاء الدین یقیناً اپنے بے حساب عساکر اور زخار لشکروں کو جنہوں نے مغلان چنگیزی کے چھکے چھڑا دیئے تھے حکم دیتا کہ واجبہ کے کوہستانات محکم کو کالعہن المنفوش اڑا دیں. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۹۳). ۲. (طور واحد) **پڑاؤ ، چھاؤنی**. یعقوب نے انہیں دیکھ کے کہا کہ یہ خدا کی فوج ہے اور اس جگہ کا نام محنیم یعنی عساکر رکھا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۲۳). [عسکر (رک) کی جمع].

ـــ ضَبْطِیَہ (ـــ فت ض ، سک ب ، کس ط ، فت ی) امذ.
پولیس کی فوج (جامع اللغات). [عساکر + ضبط (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَسالیج (فت ع ، ی مع) امذ ، ج.
نئی اور نرم ٹہنیاں. بیج (اسپور) یعنی وہ کھوکلے بیج جن سے پودا پیدا ہوتا ہے اسی طشتری کی سطح پر پتلے پتلے عسالیج یا دھاگوں کے سروں میں تیار ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹). [عُسْلوج (رک) کی جمع].

عِسابا (کس ع) امذ.
کھجور کے درخت کو لاحق ہونے والا ایک مرض. مرض عسابا کے لاحق ہونے سے اس کی شاخیں گر جاتی ہیں اور چوٹی ضعیف ہو جاتی ہے اور مغز بھاری ہو جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۹۳). [ع : (ع س و)].

عَسْب (فت ع ، سک س) امذ.
نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کے لیے کرائے پر دینا. ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا «عسب فحل» سے ، مشہور اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ ارادہ کیا اجرت نر کی جست کرنے پر. (۱۹۰۹ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۹). [ع].

عِسْبار (کس ع ، سک س) امذ.
(حیوانیات) بجّو کی نسل کا بچہ جو بھیڑیے سے ہو. عِسبار ، بکسر عین بچہ ضبع کا جو بھیڑیے سے ہو. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱). [ع].

عَسِیر (فت ع ، کس نیز فت س) صف.
مشکل ، دشوار (پلیٹس). [ع].

ـــُـ الْعُبُور (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) صف.
جسے پار کرنا دشوار ہو.

کیوں کر تو میری آنکھ سے ہو دل تنگ گیا
یہ بحر موج خیز تو عسرالعبور تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲). [عسر + رک : ال (ا) + عبور (رک)].

عُسْر (ضم ع ، سک س) امذ.
۱. **تنگی ، تنگ دستی ، مفلسی.**

بولنا بالکل عبث ہے ہم کو عسر اور یسر میں
کاتب تقدیر کا منشا ہے لکھا ہر طرح

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۲۸).

نہیں ہے عُسر ترا مانع فراخی دست
کہ ایک حال پہ دونوں ہیں یاں نہ کم نہ زیاد

(۱۹۰۸ ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۲). ۲. **دشواری ، سختی ، تکلیف.** وہ سبب کہ جس میں قابلہ کی سعی و کوشش درکار ہے ... سبب عسر ولادت کا ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۸). الٹی سی سال میں عسر ولادت سے مریں. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۸). ہر دفعہ عُسر کے بعد یُسر ملتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۱۰). [ع].

ـــُـ الْبَلع (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ل) امذ.
(طب) **نگلنے کی دشواری ہونا ، نگلنے میں تکلیف ہونا.** عسرالبلع ایسا مرض ہے کہ بدشوار کچھ چیز نگلی جاتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۶). گردن کے عضلات کے شلل رخو Flaccid Paralysis جس کے ساتھ عسرالبلع Dysphagia اور چبانے اور بولنے میں تکلیف بھی موجود تھی. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰۳). [عُسر + رک : ال (ا) + ع : بَلع - نگلنا].

ـــُـ الْبَوْل (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ ؛ ـــ عُسْر بول.
(طب) **پیشاب کا دشواری سے آنا ، پیشاب کا تکلیف سے آنا.** مثانہ کو قوت دیتا ہے اور عسرالبول کو فائدہ کرتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۸). اس کو استعمال کرنے سے پتھری پیدا نہیں ہوتی پیشاب خوب لاتا ہے عسرالبول کے مرض کو رفع کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۰۹). [عُسر + رک : ال (ا) + بول (رک)].

ـــُـ الطَّمْث (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک م) امذ.
(طب) **حیض کا مشکل سے آنا ، حیض کا تکلیف سے آنا.** رحم پر جو اثر ہوتا ہے اس سے عسرالطمث Dysmenorrhoea ... اور حاملہ عورتوں میں اسقاط حمل واقع ہو سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۲). [عُسر + رک : ال (ا) + طمث (رک)].

ـــِ بَوْل کس اضا (ـــ و لین) امذ.
رک : **عسرالبول.** عسر بول کی تکلیف تو روز ہی رہتی ہے. (۱۸۹۲ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۱۱). [عُسر + بول (رک)].

ـــِ تَبُوّل کس اضا (ـــ فت ت ، ب ، شد و بضم) امذ.
(طب) رک : **عُسرالبول.** گرم ورکی غسل (Hotsitz Bath) ... سردی کی وجہ سے حیض کے دفعۃً موقوف ہو جانے ، عسرتبول Dysuria ، التہاب مثانہ Cystitis وغیرہ میں مفید ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). [عسر + تبول (رک)].

عُسْرَت (ضم ع ، سک س ، فت ر) امث.
۱. **تنگی ، تنگ دستی ، دشواری ، مفلسی.**

غنیمت ہے جو کچھ اب بھی ہے ، دن (گزرے) فراغت کے
کرو گے یاد اک دن تم بھی ایام عسرت کے

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۶). ان کے حق میں منشاء الٰہی یوں ہے کہ تنگی و عسرت کے عالم میں صبور و شکور ہیں. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲). حضرت فاطمہ کی عسرت اور تنگ دستی کا یہ حال تھا کہ گھر میں کوئی خادمہ نہ تھی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱۰). ادیب کیسی عسرت کی زندگی بسر کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۱). ۲. **قلت ، کمیابی ، کمی ، کمیاب ہونا.** لشکر میں غلہ کی بڑی عسرت تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵۳). اردو زبان میں کالج کے طلبہ کے لئے درسی کتابوں کی عسرت ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا معاشی اور تجارتی جغرافیہ ، ۲ : الف). [ع].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
افلاس کا مارا ، تنگ دست ، مفلس. آثار قدیمہ کے عسرت زدہ ... ماہرین میں سے ایک ... گھومتے نظر آتے ہیں. (۱۹۵۸ ، پس چراغ پس پروانے (ترجمہ) ، ۲۹۰) . اس نے ہندوستان کے عسرت زدہ کسانوں کو اور بھی مفلس کر دیا. (۱۹۸۷، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۷). [عُسرت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

عُسْرِی (ضم ع ، سک س) صف.
تنگ دستی کا ، مفلسانہ ، تراکیب میں مستعمل. [عُسر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَعِیشَت (ـــ فت م ، ی مع ، فت ش) امث.
(معاشیات) وہ معاشی حالت جس میں انسانی جدوجہد صرف ناگزیر اور ضروریات حاصل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے (انگ: Pain Economy). پروفیسر پین ... نے عسری معیشت اور یسری معیشت کے مابین فرق و امتیاز قائم کیا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ)، ۱ : ۱۶۷). [عُسری + معیشت (رک)].

عَسَس (فت ع ، س) امذ.
رات کا پہرہ دار ، شہر میں گشت کرنے والا عہدہ دار ، کوتوال.

کھرے کھر دھونڈے تج چنچل رات کوں
ترے تیں عسس ہو نکلتا شمع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۶).

نگہ سوں تیری ڈرتے ہیں نظر باز
سدا ہے خوف دزدوں کو عسس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱).

ساقی وہ بادہ خوار ملامت پسند ہوں
ساغر بکف پھرا ہوں میں برسوں عسس کے گرد

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۱۶).

ہے یہ رہوار کا رہوار عسس کا ہے عسس
خلد تک اس کو پہنچ جانے میں ہیں چند نفس

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۱۰۳). [ع : عاس (رک) کی جمع ، اردو ، فارسی میں بطور واحد مستعمل].

عَسْف (فت ع ، سک س) امذ.
ظلم ؛ بھٹکنا ، بے راہ رو ہونا. اس سے وہی رعیت درست ہوتی ہے جس کے فساد اور بگاڑ کا سبب صرف ظلم جور یا عسف سیرت ہو. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۱۱). [ع].

عَسْکَر (فت ع ، سک س ، فت ک) امذ.
فوج ، لشکر. بعد مرحلہ پیمائی کے داخل عسکر نصرت اثر ہوئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۹) . قرآن مجید نے اس باد صرصر کو عسکر الہی سے تعبیر کیا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۹۵). مصری سوڈان میں جو بازنقر رہ گئے تھے وہ یا تو «جہادیہ» میں شامل کر لیے گئے ... یا انہیں جدید مصری سوڈان عسکر کی پلٹنوں میں لے لیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۳). [لشکر (رک) کا معرب].

عَسْکَری (فت ع ، سک س ، فت ک). (الف) صف.
عسکر سے منسوب ، لشکری ، فوجی.

کہاں سے آئے گا بیٹوں میں عسکری جوہر
کہ ہیں زنانوں سے بدتر یہ فیشن ایبل باپ

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۹). قائداعظم ، پنجاب کی سیاسی اہمیت سے زیادہ اس کی عسکری اہمیت سے واقف تھے . (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۸). (ب) امذ. **فوج کا سپاہی ، فوجی.** اسے یہ بھی حق حاصل تھا کہ اپنے زیراقتدار دیوان (یکر یگی لگ دیوانی) میں ان تمام قضایا میں جو «عسکری» کا مرتبہ رکھنے والے اشخاص سے تعلق رکھتے ہوں فیصلے صادر کرے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۲). [عسکر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آہَنگ (ـــ فت ہ ، غنہ) امذ.
فوجی نغمہ. مقامی لوک رقص حیات ، کائنات کی گہما گہمی ، ہماہمی ، عسکری آہنگ ، آگے بڑھنے کے عزائم اور اونچا بہت اونچا اڑنے کے ولولوں سے معمور ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸). [عسکری + آہنگ (رک)].

ـــ آئِین (ـــ ی مع) امذ.
فوجی قانون ، مارشل لا. باب عالی نے اس جزیرے میں عسکری آئین (مارشل لا) نافذ کر دیا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷). [عسکری + آئین (رک)].

ـــ رُوح (ـــ و مع) امث.
فوجی جذبہ. سرکار انگریزی نے شاہ و رعایا سب سے عسکری روح چھین لی تھی. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۱۳۵) . [عسکری + روح (رک)].

عَسْکَرِیَّت (فت ع ، سک س ، فت ک ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **سپاہیانہ جذبہ یا رجحان ، فوجی یا جنگی ذہنیت ، جنگ پسندی.** عسکریت کے علاوہ دوسرا نیا عنصر اب مسیحیت میں یہ بڑھا کہ دنیوی مراتب کا مذہبی اکرام و احترام ہونے لگا. (۱۹۱۹ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۳) . سید احمد کی فطرت میں عسکریت کا عنصر موجود تھا. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۲۸۳) . ۲. **فوجی نظام حکومت .** ہماری خود دار انسانیت اس سرمایہ داری اور عسکریت اور ملوکیت کے خلاف علم بغاوت بلند کرے گی. (۱۹۳۶ ، مضامین پریم چند ، ۲۳۸). [عسکری + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَسْکَرِیَّہ (فت ع ، سک س ، فت ک ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
فوجی خدمت ، فوجی طاقت ؛ وزارت جنگ. عسکریہ کے پرانے نام کی جگہ اسے وزارت جنگ (حربیہ) کا نام دے دیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۳). [عسکری + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَسَل (فت ع ، س) امذ.
شہد ، انگبین.

تجھ نگہ سوں بہ شکلِ شانِ عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

عجب نہیں کہ بسانِ مگس عسل اُگلے
گر ان دنوں ہو کوئی مبتلائے ایلاؤس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۵).

عطر افشاں ہے شبیہِ گلِ نسرین و سمن
نخلِ داودیِ موسیٰ سے ٹپکتا ہے عسل
(۱۸۷۶ ، کلیات نعت ، ۱۰۱).

خشک ٹکڑا تھا نانِ جویں کا مگر
میں نے قند و نبات و عسل کر دیا
(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک (ترجمہ) ، ۱۲۱). [ع].

ـــُـ السَّماوی / الْہَواء (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد س بفت/غم ا ، سک ل ، فت ہ) امذ.
آسمانی شہد ، ہوائی شہد ؛ مراد : ترنجبین (ایک قسم کی قدرتی شکر جو اونٹ کٹارے کے کانٹوں پر شبنم کی طرح گر کر جم جاتی ہے) . ترنجبین ... اس کو ... عسل الہواء (ہوائی شہد) اور عسل السماوی (آسمانی شہد) کے ظنی ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۷۳) . [عسل + رک : ال (۱) + سماوی (رک)/+ رک : ال (۱) + ع : ہواء - ہوا].

ـــُـ النَّحل (ـــ ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ح) امذ.
شہد ، جو شہد کی مکھیوں کے چھتے سے حاصل ہوتا ہے. شہد : عسل النحل ، شیخ الرئیس اور شراح شارح قانون نے لکھا ہے کہ وہ ایک قسم کی شبنمِ خفی ہے کہ پھولوں وغیرہ نباتات پر گرتی ہے. اس کو ایک قسم کی نیش دار مکھی چوس کر اپنے چھتے میں کھانے کے واسطے جمع کرتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰). [عسل + رک: ال (۱) + نحل (رک)] .

ـــِـ خِیارْ شَنْبَر کس اضا (ـــ کس خ ، سک ر ، فت ش ، غنہ ، فت ب) امذ.
املتاس کی پھلی کا گودا . اس کے مغز کو ... عربی میں عسلِ خیار شنبر بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۵۱) . [عسل + خیار شنبر (رک)].

ـــِـ مُصَفّیٰ کس صف (ـــ ضم م ، فت ص ، شد ف ، ا بشکل ی) امذ.
صاف کیا ہوا شہد. عسلِ مصفیٰ Mel Depuratum وہ شہد ہے جو پگھلا کر فلالین سے چھان لیا گیا ہو. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶). [عسل + مصفی (رک)].

عُسْلُوج (ضم ع ، سک س ، و مع) امذ.
نئی ٹہنی جو نرم و نازک ہو؛ (نباتات) **پھول کے دھاگے جیسے حصے کی جگہ** ، بعض پھولوں کی کٹوری کے اندر کے وہ ریشے جس کے سرے پر زیرہ ہوتا ہے (انگ : Filamont). کھمبی کا تغذیہ ایک طرح کے نازک اور بغیر رنگ کے تاگوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے جنہیں عسلوج ریشہ (فائی لامنٹ) یا نسیج (ہائی فا) کہتے ہیں . (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹) . ان سلائیوں میں ایک دھاگا ہوتا ہے جس کو عسلوج کہتے ہیں ، اس کے سر پر ایک ظرف ہوتا ہے جس میں زرد رنگ کا زیرہ ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، رسالہ علم نباتات ، ۹۹). [ع].

عَسَلِیَہ (فت ع ، س ، کس ل ، فت ی) امذ.
ترنجبین کی قسم کی میٹھی لیس دار چیز جو پودوں کی پتوں پر جمتی ہے. اس سیال کو عسلیہ (Honey-Dow) کہتے ہیں اور اس کا رائی اور دوسری فصلوں پر نمودار ہونا کسان کے لیے باعث تشویش ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (محمد سعیدالدین) ، ۲ : ۸۰۵). [عسل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَسْنانِیَّہ (فت ع ، سک س ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
مرجئیہ کا ایک فرقہ جس کے مخصوص عقائد میں سے بعض یہ ہیں ایمان کم نہیں ہو سکتا البتہ اس میں اضافہ ہوتا ہے ، کم عمر بچے خواہ کفار کے ہوں جنت میں جائیں گے ، اعمال پر محاسبہ ہو سکتا ہے مگر محض اعمال پر سزا و جزا نہیں ہو گی ، کلمہ گو مسلمان ہے. اس کے بانی عسنان نے امام ابوحنیفہ کے بعض خیالات کی نفی کی ہے. عسنانیہ: اس فرقہ کا بانی عسنان بن اثار کوفی ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۰۳). [عسنان (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عُسُول (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
کئی قسم کا شہد. عسول (Mella) (Mellita) ، شہد (Honey) سائغ تجہیزات ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵). [عسل (رک) کی جمع].

عُسُولات (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
عسول (رک) کی جمع الجمع. عرق گلاب ، عرق گل نارنج ، عرق دارچینی اور عرق بادیان رومی امیزوں کے لیے یا عسولات کے لیے عمدہ لذت بخش بدرقات ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). [عسول + ات ، لاحقۂ جمع].

عَسِیر (فت ع ، ی مع) صف.
دشوار ، مشکل.

دینی و دنیوی ہور صوری و معنوی تو
کرنا عسیر میری ساری یسیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷). اکتساب کا طریقہ مشکل اور عسیر ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۰). [ع].

ـــُـ الْاِکْتِساب (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ک ، کس ت) صف.
جس کا سیکھنا یا حاصل کرنا دشوار ہو. السنۂ دیگر میں ہم کو دستگاہ ہے تو اردو نثر و نظم تقریر و تحریر ایک عسیر الاکتساب شے ہو جائے گی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۸ : ۳). [عسیر + رک : ال (۱) + اکتساب (رک)].

---ُ الْاِنْقِلاع (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ق) صف.
جس کا اکھڑنا یا جگہ سے ہٹنا مشکل ہو. مادۂ سوداوی عسیرالانقلاع تو بدون سٹرانگ پرگیٹو کے کام نہیں چلتا. (١٨٩٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣١٩). [عسیر + رک : ال (ا) + ع : انقلاع - اُکھڑنا].

---ُ الْاِنْقِیاد (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ق) صف.
مشکل سے اطاعت کرنے والا ، سرکش. عسیرالانقیاد اگر ہیں تو ممالک شمال مغربی کے مسلمان. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٩٣). [عسیر + رک : ال (ا) + انقیاد (رک)].

---ُ التَّحْصِیل (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ت مع بفت ، سک ح ، ی مع) صف.
جس کا حاصل کرنا مشکل ہو. ہر ایک بات کا حاصل ہونا دشوار ہے یعنی ہر ایک عسیرالتحصیل ہے. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢٨١). [عسیر + رک : ال (ا) + تحصیل (رک)].

---ُ التَّعْمِیل (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ع ، ی مع) صف.
جس پر عمل کرنا مشکل ہو. اور ایمہ کے بہت سے احکام نہایت سخت اور عسیرالتعمیل ہیں. (١٨٩٠ ، سیرۃ النعمان ، ٢٣٠). [عسیر + رک : ال (ا) + تعمیل (رک)].

---ُ الْحال (---ضم ر ، غم ا ، سک ل) صف.
جو عسرت سے زندگی بسر کرتا ہو ، خستہ حال ، مفلوک الحال. ایک سردار زادہ کثرالعیال عسیرالحال ، عربی ، فارسی ، انگریزی تین زبانوں کا عالم دلی میں وارد ہوا. (١٨٦٥ ، خطوط غالب ، ٣٩). گردش زمانہ سے ان کی اولاد عسیرالحال ہو گئی. (١٩١٥ ، شجرات طیبہ ، ٢٦٧). [عسیر + رک : ال (ا) + حال (رک)].

---ُ الْحُصُول (---ضم ر، غم ا، سک ل، ضم ح، و مع) صف.
جس کا حصول دشوار طلب ہو ، بمشکل ہاتھ لگنے والا. معلوم ہوا کہ مولوی عبدالغفور شہباز کے سامان کے ساتھ ضائع ہو گیا یا کم از کم عسیرالحصول ہے. (١٩١٥ ، تاریخ نثر اردو ، ١ : ٦٠٧). چنانچہ جب ہم اسے کام میں لانا چاہتے ہیں تو اسے عسیرالحصول پاتے ہیں . (١٩٦٢ ، تاریخِ جمالیات ، ٣٠٥). [عسیر + رک : ال (ا) + حصول (رک)].

---ُ الْفَہْم (---ضم ر، غم ا، سک ل، فت مع ف، سک ہ) صف.
جس کا سمجھ میں آنا دشوار ہو ، جو سریع الفہم نہ ہو ، بمشکل قابل فہم. ہاں عسیرالفہم ہو گا ، پڑھا نہ جائے گا. (١٨٦٩ ، غالب ، خطوط غالب ، ٣٣٥) . عسیرالفہم لاہوتی تخیل ... اور دوسری طرف ناسوت کی گریزپا اور رنگین آویزشیں . (١٩٣٠ ، مضامین رشید ، ١٥٢). مثلاً ظہوری کے پڑھنے والوں کے لیے آج کی فارسی ذرا مشکل اور عسیرالفہم ہو گئی ہے. (١٩٨٥ ، دست زر فشاں ، ١١). [عسیر + رک : (ا) + فہم (رک)].

عَشا (فت ع) امذ ؛ ـــ عَشاء.
١. شام کا کھانا ، رات کا کھانا.

یہ لو دس بجے سب کو فرصت ہوئی
عَشا و عِشا سے فراغت ہوئی

(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ٣٠٨). عشاء کے طور پر سیاہ رنگ کی تکونی روٹی استعمال کی جاتی ہے اور اس میں شراب شامل نہیں ہوتی . (١٩٦٥ ، شاخ زریں ، ١ : ١١٥).
٢. آنکھ کا ایک مرض جس میں رات کو نظر نہیں آتا ، شب کوری ، رتوندھا . عشا شب کوری کو کہتے ہیں . (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٠٥). شب کوری و عشاء ... شب کو نہیں دکھلاتا ہے. (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٠٣). [ع].

---ے خُداوَنْدی کس صف(---ضم خ ، فت و ، سک ن) امذ.
رک : **عَشائے رَبّانی** (پلیشی). [عشا + ے (حرفِ اضافت) + خُداوند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ے رَبّانی کس صف(---فت ر ، شد ب) امذ.
وہ کھانا جو حضرت عیسیٰ نے آخری دفعہ اپنے حواریوں کے ساتھ کھایا تھا ؛ کلیسا کی ایک رسم جس میں شراب اور روٹی کو متبرک بنا کر نوش کیا جاتا ہے. ہمارے ہاں شراب کی صرف ممانعت کا نہ ہونا ہی نہیں ہے بلکہ ہم اس کو اپنے ... (عشائے ربانی) میں استعمال کرکے ایک طرح سے متبرک بھی بناتے ہیں. (١٨٨٩ ، رسالہ حسن ، اپریل ، ٦٩). ایک مذہبی پیشوا اور مقرر کیا اور ٨٠ اشخاص کو عشائے ربانی سے سرفراز کیا. (١٩٣٣ ، مقالات گارسان دتاسی (ترجمہ) ، ١ : ٢٨٥). تثلیث ، کرسمس ، عیدِ میلاد ، عشائے ربانی، مریم عذرا اور ننھے مسیح کی پرستش ... قدیم مصری ، یونانی ، رومی ، بابلی اور ایرانی روایات سے ماخوذ تھے. (١٩٧٥ ، عام فکری مغالطے ، ٣٥). [عَشا + ے (حرفِ اضافت) + رَبّانی (رک)].

عِشا (کس ع) امث ؛ ـــ عِشاء.
١. رات کی اندھیری ، تاریکیِ شب (فرہنگ آصفیہ). **٢. سوتے وقت کی نماز ، رات کی نماز جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے ، نمازِ خفتن.**

عشا کی جماعت کوں مسجد میں جا
اندیرا بہت ہوے اوپر گھٹا

(١٦٧٩ ، آخر گشت ، ٢٣). نماز پڑھی عشا کی دوسرے دن جب کہ گزری آدھی رات اور یا تہائی رات. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٨٣). کھانا کھایا عشاء پڑھی. (١٩٢٧ ، مسلمان سہارانا ، ٧٨) اب وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سارے دن کی قضا نمازیں ادا کیا کرتا تھا. (١٩٨٨ ، نشیب ، ٣٥٣). [ع].

عِشار (کس ع) امث ؛ ج.
دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور وہ ستون رویا اس نے آواز کی ، مانند آواز ، عشارہ کے. (١٩٠٦ ، حیوۃ الحیوان ، ٢ : ١٣١). [ع : عُشَراء کی جمع].

عَشاری (فت ع) صف ؛ ـــ اَعْشاری.
دسویں حصّے کا ، دس کا ، دس دس کر کے شمار کیا جانے والا اکائی کو دس حصّوں میں تقسیم کرنے کا طریقہ. فوج میں عشاری نظام قائم تھا دس سواروں پر ایک سرخیل ، دس سرخیلوں پر ایک سپہ سالار دس سپہ سالاروں پر ایک امیر اور دس امیروں پر ایک خان ہوتا تھا. (۱۹۶۵ء ، تاریخ پاک و ہند ، ۱ : ۱۵۵). [اَعشاری (رک) کی تخفیف].

عَشّارِین (فت ع ، شد ش ، ی مع) امذ ؛ ج.
عُشر وصول کرنے والے ، پیداوار یا آمدنی کا دسواں حصّہ بطور محصول لینے والے. چراگاہیں ٹھیکہ پر اٹھا دی جاتیں ان ٹھیکہ داروں کو «عشارین» کہتے تھے. (۱۹۵۳ء ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۹۳). [عَشّار ـ عُشر وصول کرنے والا + ین ، لاحقۂ جمع].

عَشارِیَّہ (فت ع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
رک : عشاری. عشاریہ طریقۂ حساب کو دنیا میں پہلی بار مصریوں ہی نے رائج کیا تھا . (۱۹۶۹ء ، کمپیوٹر کی کہانی ، ۲۶). [اَعشاریہ (رک) کی تخفیف].

عَشاش (فت ع) امذ.
شاخوں کا کم ہو جانا یا سُوکھ جانا ، درختِ خرما کا ایک مرض جس سے شاخیں گر جاتی ہیں اور چوٹی ضعیف ہو جاتی ہے ، عسایا. عسایا ... بعضوں نے اس مرض کو عشاش سے نامزد کیا ہے. (۱۹۰۷ء ، فلاحت النخل ، ۱۹۳). [ع].

عُشّاق (ضم ع ، شد ش) امذ ؛ ج.
۱. عاشق (رک) کی جمع ، چاہنے والے ، عشق کرنے والے.

کہ اے شاہِ عشّاق صاحب شرف
او سکھ تجھ کدن اور دکھ مجھ طرف

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۲۷).

عشاق کے زمرے میں مبعوث ہو تو یارب
آغاز سے ہو بہتر انجام محبت کا

(۱۷۸۲ء ، دیوانِ محبت ، ۲).

مانگ لے مانگ دکھا کر کبھی عشاق کے دل
باندھ لے گلہ گا کھول کے وہ زلف کی لٹ

(۱۸۷۰ء ، مرآۃ الغیب ، ۹).

دھجیاں اوروں کے دامن کی لیے پھرتے ہیں
اس زمانے کے ہیں عشاق سیانے کتنے

(۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۱۶۷). **۲. راگ کے ایک مقام کا نام جو دوگھڑی دن رہے گایا جاتا ہے.**

ہے گرم رقص شوق میں مونسِ فلک
بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ملک

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۷). بارہ مقامات کے یہ نام ہیں ... آٹھواں عشاق ، نواں حسینی ... (۱۸۸۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۳). بعض عشاق کو ہندی راگ نٹ سے مشابہ بتلاتے ہیں. (۱۹۶۰ء ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۶۷). خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام دیے گئے ہیں ، بہیر ، سازگری ، ایمن ، عشاق ... فرودست. (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۵۰۱). [ع].

عُشُّ الْغَرائِب (فت ع ، شد ش بضم ، غم ا ، سک ل ، فت غ کس ء) امث.
ایک قسم کی روئیدگی جو چھتری سے مشابہ ہوتی ہے ، کُکُرمُتا ، کلاہِ باراں ، کھُمبی. ان بے پھول والے پودوں کی سب سے بڑی اصناف یہ ہیں: سرخس (فرن) کائی کھانس (ماس) ... عش الغرائب (مش روم یا فنگس) یعنی کلاہِ باراں یا کھمبی اور فش البحر (الگایاسی ویڈ) یا دریائی کھانس. (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۳). [ع : عش ـ درخت پر بنا ہوا گھونسلا + رک : ال (۱) + غرائب (رک)].

عِشاء (کس ع) امث.
رک : عِشا. عشاء کے وقت تک سخت گرمی تھی . (۱۹۲۳ء ، روزنامچۂ خواجہ حسن نظامی ، ۱۱۳). عشاء کی نماز کے بعد ماں اپنے بچے کو لے کر کسی بزرگ خاتون اور بڑے بچوں کے ساتھ اس مزار پر آتی. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، جون ، ۱۹). [ع].

عَشائِر (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ـــ عَشایِر.
کنبے ، قبیلے. زنانِ قبائل و عشائر واسطے ماتم پرسی کے آتیں. (۱۷۷۵ء ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۹۲). کوئی آدمی اور کوئی فرد افرادِ قبائل و عشائر عرب سے تمہارے فضل کا منکر نہیں ہے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۶). ضیاء الدین خان اور ان کے بھائی مع قبائل اور عشائر لوہارو ہیں. (۱۹۲۲ء ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۳۱). [ع : عشیرۃ ـ کنبہ ، قبیلہ کی جمع].

عِشائِیَہ (فت نیز کس ع ، کس ء ، فت ی) امذ.
رات کا کھانا ، ڈنر. صدر ایوب نے دعوت عشائیہ کے اختتام پر دو منٹ تقریر کی . (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ / ۹ / ۱۰ : ۳). محفوظ علی صاحب نے اپنے گھر پر عشائیہ دیا تھا. (۱۹۸۳ء ، خطباتِ محمود ، ۲۸) [عشا + ی ، لاحقۂ صفت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَشایا (فت ع) امث ؛ ج.
شامیں ، شام کے اوقات. اس ذرّۂ بے مقدار ننگِ روزگار کو بد و شعور سے اکثر عشایا و بکور میں کتبِ تفسیہ و اسفار جدیدہ کا شغل رہا کرتا ہے. (۱۸۸۸ء ، تشنیف الاسماع ، ۷). [ع : عشیہ ـ شام کی جمع].

عَشایِر (فت ع ، کس ی) امذ ؛ ج.
رک : عشائر. عصبیت و عشایر کے زور پر دعوت مذہب کرتے ہیں. (۱۹۰۳ء ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱). ہم سہولت کی غرض سے انہیں ... عشایر سے تمیز کر سکتے ہیں. (۱۹۲۹ء ، ارتقائے نظمِ حکومت یورپ (ترجمہ) ، ۵۷). [ع].

عُشْبُ الذَّہَب (ضم ع ، سک ش ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ذ بفت ، فت ہ) امذ.
ایک پھول دار پودا جس پر موسم بہار کے آغاز پر پھول کھلتے ہیں اس پودے پر کھلنے والا پھول چھ ٹکڑوں سے مرکب ہوتا ہے.

عشب الذہب Snow Drop خاندان نرجسیہ کا ایک پودا ہے جو ابتدائے موسم بہار میں پھول لاتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۹۵)۔ [ع : عشب ۔ سبز گھاس + رک : ال (۱) + ذہب (رک)]۔

عُشبَہ (ضم ع ، سک ش ، فت ب) امذ۔
ایک بیل دار درخت کی جڑ جو انگور سے مشابہ اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے یہ امراض سوداوی کے واسطے نہایت مفید اور مصفی خون ہے ، سارسپریلا ؛ سبز گھاس ، جڑی بوٹی۔ اگر خون میں بھی کوئی خرابی ہو تو معجون عشبہ ہمراہ عرق پودینہ و شکر سرخ کھلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۸)۔ بعض یک تخم برگوں کی رگیت جال دار ہوتی ہے مثلاً عشبہ ... وغیرہ۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۸۹)۔ [ع]۔

۔۔۔خانَہ (۔۔۔فت ن) امذ۔
خشک پودوں کو جمع کر کے رکھنے کی کتاب یا الماری یا کمرہ۔ کہنہ بذری ثمر بھی جو یا تو عشبہ خانے میں کاغذوں پر جمع کیے گئے ہوں یا اسپرٹ میں رکھے ہوئے ہوں اس قسم کی عاملیت ظاہر کرتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۰)۔ [عشبہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

۔۔۔خور (۔۔۔و مع نیز معد) صف۔
گھاس چرنے والا جانور ، چرندہ۔ ہرن ، زیبرا وغیرہ ... اپنے سے کئی گنا بڑے عشبہ خور کے ساتھ آرام سے چرتے رہتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۳)۔ [عشبہ + ف : خور ، خوردن ۔ کھانا]۔

۔۔۔مَغْرِبی کس صف (۔۔۔فت م ، سک غ ، کس ر) امذ۔
رک : **عُشبَہ**۔ عشبہ مغربی ... ایک بیل دار نبات کی لمبی لمبی پتلی اور گول شاخیں اور جڑیں ہیں۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۶۸)۔ عُشبۂ مغربی بھی کسی زمانے میں مقوی دوا سمجھا جاتا تھا۔ (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۵۷)۔ [عشبہ + مغرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عُشبِی (ضم ع ، سک ش ، فت ب ، کس ہ) صف۔
عُشبہ (رک) سے منسوب ، گھاس کا ، جڑی بوٹی کا ، نباتی۔ صرف چند ہی سرجیوں یکبارہ ہوتے ہیں ، یہ یا تو متشجر ... ہوتے ہیں ... یا عشبی (Herbaceous)۔ (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۹)۔ سورج مکھی کا تنہ استادہ ، عُشبی ، اسطوانہ نما اور بالدار ہوتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (سید معین الدین) ، ۲ : ۶۳۱)۔ [عُشبہ (ہ مبدل بہ ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عُشبِی (ضم ع ، سک ش) صف۔
رک : **عُشبی**۔ عشبی ستنرالحیات پودے (سرجیون) (۱) صرف زیراوی ٹہنی مر جاتی ہے ، جیسے کہ گرما میں پھولنے والوں میں مثلاً بڑ کپ میں۔ (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۹۲)۔ [ع : عُشب ۔ سبز گھاس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَشْر (فت ع ، سک نیز فت ش) صف۔
دس (۱۰) نو اور ایک کا مجموعہ ، گنتی میں نو کے بعد کا عدد۔

بعد اس اربع عشر نبیاں پر
سب شہیداں اور ولیاں پر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹)۔ انسان جب کہنی کو مرکز حرکت کرکے ... بوجھ ہاتھ سے اٹھاتا ہے تو اس وقت محلِ قوت قریب کہنی کے عشر ذراع پر ہوتا ہے۔ (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۹۱)۔ دس کو عشر کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، طنزیات و مقالات ، ۳۷۷)۔ [ع]۔

۔۔۔کَلِمات (۔۔۔فت ک ، کس ل) امذ ؛ ج۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دس احکام (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [عشر + کلمات (کلمہ (رک) کی جمع)]۔

عِشْر (کس ع ، سک ش) امذ۔
(طب) وہ بخار جس کی باری دسویں روز آیا کرے۔ وہ بخار ، جس کی باریاں علی الترتیب پانچویں روز ، چھٹے روز ، نویں روز ، دسویں روز آیا کرے خمس ، سدس ، تسع اور عشر کہتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵۱)۔ [ع]۔

عُشَر (ضم ع ، فت ش) امذ۔
ایک درخت کا نام جس کو آک اور مدار کہتے ہیں (مہذب اللغات)۔ [ع]۔

عُشْر (ضم ع ، سک ش) امذ۔
۱۔ دسواں ، دہم ، دسواں حصّہ۔

لو رہتا ہے دیتے ہیں عشرِ مال
وگرنہ گزرناں یہاں تھے محال

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۳۷)۔ جو نصف ثلث ، ربع ... عشر وغیرہ ہیں۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲۱)۔ **۲۔ (شرع) زرعی پیداوار کا دسواں حصہ جو اسلامی حکومت وصول کرتی ہے۔** خراجی زمین کی پیداوار میں عشر نہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۹)۔ نہ ان زمینوں کا عشر لیا جاوے اور نہ کوئی جرمانہ۔ (۱۹۰۶ ، تصانیف احمدیہ ، ۳ : ۱۰۳)۔ اس کو لگان آبیانہ محصول کے علاوہ اب عُشر کی رقم بھی ادا کرنی ہوتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۲۲)۔ [ع]۔

۔۔۔عَشِیر کس اضا (۔۔۔فت ع ، ی مع) امذ ؛ صف۔
دسویں حصے کا دسواں حصّہ ، سواں حصّہ ؛ (مجازاً) تھوڑا سا حصّہ ، بہت ہی کم۔ اور روشنی مہر منوّر و بدر انوار اوس پر تو پُر ضیا آگے مثال عشرِ عشیر کے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰)۔

شہنشہا وہ تری روشنیٔ رائے منیر
عقول عشرہ کے انوار جس کے عُشرِ عشیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۲)۔ اب تک ارکان وفد کے جس قدر بیانات ... ہوئے ہیں ان کا عشر عشیر بھی آج تک کوئی ہندوستانی یہاں آ کر ظاہر نہ کرسکا۔ (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۱۵)۔ آدھی رات ہو چکی تھی لیکن ابھی تک میری سکرپٹ بک کا عشر عشیر بھی ختم نہ ہوا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۹۳)۔ [عُشر + عشیر (رک)]۔

عَشَرات (فت ع ، ش) امذ۔
دہائیاں جو نو ہیں ، یعنی دس ، بیس ، تیس ، چالیس ، پچاس ، ساٹھ ، ستر ، اسی اور نوے۔

فرقِ امرِ اعتباری وحدت و کثرت میں ہے
ایک تھا ورنہ عدد مآت احاد عشرات کا

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۲٦). ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ٦ ۷ ۸ ۹ ان کو احاد کہتے ہیں اگر بجانب راست ان کے صفر واقع ہو اس کو عشرات کہتے ہیں. (۱۸۵٦ ، فوائد الصبیان ، ۱۱). احاد اور عشرات کے اگر زیادہ مراتب ہوں تو زیادہ ترقع کریں. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ٦۵). [عَشَرَہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عِشْرَت (کس ع ، سک ش ، فت ر) امث.
۱. (i) **عیش ، نشاط ، فرحت ، آرام.**

خوش ہو خوشی ہنستی لے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاب جب گایا انند

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹). جو پھول عشرت کا ہے اوس کے ساتھ خار اور جو بنیاد مسرت ہے سو ناپائدار. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰).

سمجھ تجلیِ زر کو چراغِ کم روغن
کہاں امید کہ عشرت میں رات بھر گزرے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۷۳).

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۵٦).

جلوہ در جلوہ سمن زارِ مسرت ہوگا
میری جنت کا ہر اک دن شبِ عشرت ہوگا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ٦۹). (ii) **خوشی ، خرّمی.**

آنکھوں کے سامنے میں مست جا صنم وگرنہ
عشرت اٹھے گی یکسر غم کا وفور ہووے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۱).

نہ نشاط نہ خرّمی نہ عشرت
بنا ہے غیرتِ فردوس مصطفٰے آباد

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۳).

مبارک ہو نویدِ شادمانی مژدۂ راحت
صدا عشرت فضا جس کی ترے تا گوش آتی ہے

(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۲۵).

غلغلۂ انتخاب ، صورتِ شورِ نشور
راحتِ ہر مرد سوخت ، عشرتِ ہر زن گرفت

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۵٦). ۲. **خلطِ نفسانی ، ہم صحبتی ، باہم مزے سے گزر جانا** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــــ افْزا (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
نشاط افروز ، عیش و نشاط میں اضافہ کرنے والا ، خوشی کو بڑھانے والا

سناؤں نغمۂ تاریخ جشنِ عشرت افزا میں
دُرِ مقصود بھرلوں آج دامانِ تمنّا میں

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عشرت + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھانا].

ـــــ اِمْروزِ بے اَنْدیشۂ فَردا خوش اَست کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **کل کے واسطے بے فکری ہو تو آج کا عیش و عشرت اچھی چیز ہے** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

ـــــ اَنْدوز (ـــــ فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
عیش و آرام اٹھانے والا ، چین کرنے والا (مہذب اللغات). [عشرت + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا].

ـــــ اَنْدوزی (ـــــ فت ا ، سک ن ، و مع) امث.
عیش کرنا ، مزے کرنا. آپ کہیں گے قید خانے کی زندگی روائیت کے لیے تو موزوں ہوئی کہ زندگی کے رنج و راحت سے بے پروا ... لیکن لذّتیہ کی عشرت اندوزیوں کا وہاں کیا موقع ہوا. (۱۹۳۲ ، غبار خاطر ، ۸٦). [عشرت اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اَنْگیز (ـــــ فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
خوشی پیدا کرنے و بڑھانے والا.

نئی کیفیت عشرت انگیز ہے
بہارِ بشاشت طرب خیز ہے

(۱۸۳۵ ، تحفۂ اعظم ، ۳۰). [عشرت + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، اٹھنا].

ـــــ آباد امذ.
مقام عیش و نشاط ، آرام کی جگہ.

عجب عشرت آباد ہے وہ سواد
کہ باغِ جناں جس سے آتا ہے یاد

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل (مہذب اللغات)). [عشرت + آباد (رک)].

ـــــ آگیں (ـــــ ی مع) صف.
عیش و نشاط سے معمور.

ہلال پر جس طرح ہیں نظریں دلوں میں یوں شوقِ دیدِ کالج
زمانہ جیسے ہے عشرت آگیں یوں ہی ہو اک روز عیدِ کالج

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عشرت + آگیں ، لاحقۂ صفت].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مع) صف.
خوشی سے بھرا ہوا (جامع اللغات). [عشرت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــــ پیرا ہونا محاورہ.
عیش میں مشغول ہونا (جامع اللغات).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
عیش و نشاط کا گھر ، وہ مکان جہاں فرحت و انبساط کا سامان مہیا ہو.

اِک خون سا برسا دولت کے گلپوش حسیں کاشانوں پر
اِک آگ سی لپکی مہیا میں ڈوبے ہوئے عشرت خانوں پر

(۱۹۷٦ ، جاں نثار اختر ، تارِ گریباں ، ٦۷). [عشرت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خیز (---ی مج) صف.
رک : عشرت انگیز.

تری بزمِ طرب انگیز و عشرت خیز ایسی ہے
تمنّا جس کی کرتے ہیں پری رویاں و پرخاری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۶). [عشرت + ف : خیز ، خاستن ۔ اُٹھنا ، اُٹھانا].

---دوست (---و مج ، سک س) صف.
عیش و نشاط کا (کی) دلدادہ. عورت خوبصورت سفید پوست عشرت دوست ... نازک پلنگڑی پر بیٹھی ہے. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۸). [عشرت + دوست (رک)].

---سرا (---فت س) امث.
رک : عشرت خانہ.

وہ خوش ہیں رات دن عشرت سرا میں
نہیں پروا کہ میں ہوں کس بلا میں

(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات ، ۸ : ۷۷)). صبح جب طباشیر بکھیرتی ہوئی آئے گی اور شام جب شفق کی گلگوں چادریں پھیلانے لگے گی تو صرف عشرت سراؤں کے دریچوں ہی سے ان کا نظارہ نہیں کیا جائے گا. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۸۷). [عشرت + سرا (رک)].

---فزا (---کس نیز فت ف) صف.
رک : عشرت افزا.

کبھی قصۂ عشق شاہ و گدا
حکایاتِ رنگیں و عشرت فزا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸). [عشرت + ف : فزا ، فزودن ۔ بڑھانا ، زیادہ کرنا].

---کدہ (---فت ک ، د) امذ.
رک : عشرت خانہ. کسی زمانے میں تاجداران ثریا جاہ اور خسروان کجکلاہ کا عشرت کدہ تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱۸). عشرت کدۂ انگلستان کو چھوڑ کر ریگستانِ حجاز میں آئے ہیں. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۷۰). عشرت کدہ میں بیٹھ کر وہسکی سے شغل فرمائے. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۵۳). [عشرت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گہ امث.
رک : عشرت خانہ. ہزاروں میل دور اپنی عشرت گہ میں بیٹھ کر وہ حالات کا صحیح اندازہ کیسے کر سکتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۹). [عشرت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---منانا محاورہ.
مزا اُڑانا ، موج مارنا ، لطف اُٹھانا ، عیش کرنا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---نصیب (---فت ن ، ی مع) صف.
جس کی تقدیر میں عیش و نشاط لکھا گیا ہو ، عیش و آرام کرنے والا. عشرت نصیب کب کے سو گئے ، مُریدانِ پیر مغاں درِ میخانہ کے آگے بےہوش پڑے ہیں انہیں بھی مطلق خبر نہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۱). [عشرت + نصیب (رک)].

عَشرَق (فت ع ، سک ش ، فت ر) امث.
ایک قسم کی سنا (ایک پودے کا نام جس کی پتی جلاب میں استعمال ہوتی ہے) جس کے پتے مشہور سنا کے پتوں سے چوڑے اور زیادہ سبز ہوتے ہیں ، اس کی جڑ اور بیج دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں. اہلِ حجاز ایک قسم کی سنا کو عشرق کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۳). [ع].

عُشرُہ (فت ع ، ش نیز سک ، فت ر). (الف) صف.
دس. چہارم چند معین دینی قوانین جیسے عیسائیوں کے عشرۂ اوامر اور مسلمانوں کے بنیادی ارکانِ اربعہ. (۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، ستمبر ، ۸). (ب) امذ. ۱. **مہینے کا دسواں دن**.

کہاں کا غرّۂ شوال (اور) کیا عشرہ ذی الحج کا
ہمیں ہاتھ آئے ہے جس دن اسی دن عید کرتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۸). ۲. **مہینے کے دس روز کا مجموعہ**.

تجھ ماہِ دو ہفتہ سے ہوا وصل کا ساماں
اس عشرے میں اے مہ مجھے عشرت ہوئی دوق

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۲۹). رمضان کے آخری عشرہ میں آپؐ اور زیادہ عبادت گزار ہو جاتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵۱). جب معاش کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو آپؐ ہفتے عشرے کی خوراک ستو اور کھجور اپنے ساتھ لے کر مکّے کے مشہور پہاڑ حِرا کے ایک غار میں خلوت اختیار فرماتے. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۹۰). ۳. **دس سال کا مجموعہ ، دہائی ، دہا**. ۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء کا عشرہ ہی صرف ایسا زمانہ تھا جو کسی غیر معمولی تباہی سے بچا رہا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۸۹). لہٰذا آئندہ دو عشروں میں تعلیم عمومی کے مشمولات و لوازمات کے ارتقا میں اس حقیقت کا جائزہ لینا ہو گا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۱۸). ۴. **محرم کی دسویں تاریخ ، عاشورہ**. اب کے عشرہ آئے اور تمہاری مراد پوری ہو جائے تو چوک بھرنا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱۸).

عشرہ کے روز ہم جو گئے کربلا ہوا
کیا کیا نہ بدگمان کے دل میں گمان ہے

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۸۳). ۵. **محرم کے پہلے دس دن**.

ہر پنجے کا ہے پنجتن کو یہ اشارہ
اے مومنو عشرے میں علم رکھنا ہمارا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۷۱).

کیوں نہ ہو بےرونقی عشرے کے بعد
دس دنوں تک رہ کے جاتے ہیں حسینؑ

(۱۹۲۰ ، اعجاز نوح ، ۸). [ع].

---اوّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امذ.
۱. **مہینے کے پہلے دس دن**.

اس عشرۂ اوّل میں نہ ہوئیں گے نہیں ہم
تاریخ سفر ہے دہم ماہِ محرم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹). ۲. **عمر کے ابتدائی دس سال** (نوراللغات). [عشرہ + اول (رک)].

ـــ ثانی کس صف ، امذ.
۱. مہینے کے دوسرے دس روز. اعتذار کا فروری کے عشرۂ ثانی میں لکھا جانا قرین قیاس ہے. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۸۵). ۲. عمر کے گیارہویں سال سے بیسویں سال تک کا زمانہ.

چہرے سے عیاں ہے کہ جوانی میں بھی کم ہے
دو سال ابھی عشرۂ ثانی میں بھی کم ہے

(۱۸۷۴ ، انیس مراثی ، ۲ : ۲۶۵). [عشرہ + ثانی (رک)].

ـــ کاملہ کس صف(ـــ کس م ، فت ل) امذ.
(کنایۃً) پورے دس روزے حاجیوں کے جن میں تین حج کے پہلے اور سات حج کے بعد رکھا کرتے ہیں ، یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے جنھیں قربانی کی طاقت نہیں ہے (نوراللغات). [عشرہ + کامل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ مُبَشَّرہ کس صف(ـــ ضم م ، فت ب ، شد ش بفت ، فت ر) امذ.
وہ دس صحابی جنھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی بہشت کی بشارت دی تھی اور وہ یہ ہیں : ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ ، زبیرؓ ، طلحہؓ ، سعیدؓ ، سعدؓ ، ابوعبیدہؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اس نے عشرۂ مبشرہ میں ایک عدد زیادہ کر دیا. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۴۸). عبدالرحمٰن بن عوف مشہور صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں شمار کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۱۸). ہجرت میں پہل کرنے والے عشرۂ مبشرہ میں سے ایک. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۳). [عشرہ + ع : مبشر - جس کو بشارت دی گئی ہو + ہ ، لاحقۂ تانیث برائے جمع].

ـــ وار صف ، م ف.
دس روزہ ، دس دس دن کے بعد ، دس دس کی ترتیب میں. عشرہ وار ۶ ورق اوسط سالانہ. (۱۸۸۸ ، اختر شہنشاہی ، ۱۱). باقی چھوٹے چھوٹے پودوں کو ہفتے وار موسم گرمی میں اور عشرہ وار جاڑے میں دیا جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۵). [عشرہ + وار ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عُشْری (ضم ع ، سک ش) صف.
۱. (وہ زمین) جس پر عشر لازم ہو ، یعنی جس کی پیداوار کا دسواں حصہ حکومت کو دیا جائے. زمین عرب کی اور وہ زمین جہاں کے رہنے والے مسلمان ہو گئے ہوں یا غلبے کے طور پر مفتوح ہو کر لشکر اسلام کو بانٹ دی گئی ہو اور زمین بصرے کی سب عشری ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸). کاہنوں کے لیے عشری محصول اور اشراف کے لیے سرداری کا ٹکس مقرر تھا. (۱۹۲۳ ، نگار ، اگست ، ۸۸). اگر عشری ہے تو عشر دے گا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱). ۲. دسویں حصے کا ، اعشاری. ساتھ ہی ساتھ دس انگلیوں کی بناء پر عشری نظام بھی استعمال کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۸). ۳. ایک درخت عرنا کا نام جسے بارانی پانی سے سینچا جاتا ہے (وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس درخت کی آب رسانی بہت کم ہوتی ہے یعنی نہر جاری کا دسواں حصہ). عربوں نے اسی درخت عرنا کا نام عشری رکھا جس کو ایک ایسے گڑھے سے پانی ملتا ہو جس میں آب باراں جمع ہو. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۵۸). [عشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تَرْقیم (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
اعشاری طریقہ سے لکھنا. نئے طریقۂ حساب یعنی عشری ترقیم ... کو اپنے کاروبار میں مفید پایا. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۲). [عشری + ترقیم (رک)].

ـــ زَمین (ـــ فت ز ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) وہ زمین جس کی پیداوار پر عشر دینا واجب ہو. عشری زمین میں عشر واجب ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۸۰). [عشری + زمین (رک)].

عُشَرِیَّت (ـــ فت ع ، ش ، کس ر ، فت ی) امث.
دہائی کی صفت سے موصوف ہونا. عشریت ... مجذوبت اصمیت ثانیت وغیرہ صفات سے موصوف ہونا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳۳). [عشرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ الرِّجْل (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، سک ج) صف.
دس پیر والے کیڑوں کی صنف. عشریۃ الرجل (ڈیکا پوڈا) دس پیر والے کیڑے: جھینگا مچھلی ... چنگری مچھلی (شرمپ) کرے فش اور کیکڑے اس صنف میں شمار کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۹). [عُشَرِیۃ - عُشَرِیت + رک : ال (ا) + ع : رجل - پاؤں ، پیر].

عِشْرِین (کس ع ، سک ش ، ی مع) صف.
بیس (۲۰) ، دس اور دس ، گنتی میں اُنیس کے بعد کا عدد. ابتدائے سن رشد اور تمیز سے تا اب لگ کہ سن عزیز اوس کے نے حدود عشرین سے دو تین منزل تجاوز کیا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۶). [ع].

عَشْرِینَہ (فت ع ، ش نیز سک ش ، ی مع ، فت ن) صف ، امذ.
(علم التشریح) وہ بڑی دماغی عصب جو لسانی بلعومی عصب کے ساتھ کئی جڑوں کے ذریعے نکلتی ہے اور کھوپڑی سے باہر ایک سوراخ کے ذریعے آتی ہے ، آگے چل کر یہ کئی شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ، مثلاً حنجری ، قلبی وغیرہ. مینڈک کی عشرینہ عصب کا تہیج ہم سے زیادہ ... کمزور کر دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۹۰۳). دسویں عصب عشرینہ Vagus کہلاتی ہے یہ بڑی عصب ہوتی ہے جو تویں کے ساتھ کئی جڑوں کے ذریعہ نکلتی ہے. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۸). [عشر (رک) + ینہ ، لاحقۂ صفت].

عِشْرِینی (کس ع ، سک ش ، ی مع) صف.
وہ سطح جس کو بیس سطح متساوی الاضلاع متساوی محیط ہوں. جسم صحیح ... جیسے جسم مہندسین نے شمار کیے تھے وہ یہ ہیں اربعی ، ... عشرینی مدّوری یعنے کرہ اور یہ اجسام قدیم حکما کے نکالے ہوئے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۸). [عشرین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَشَرِیَہ (فت ع ، ش نیز سک ش ، کس ر ، فت ی) امذ.
فرقۂ مرجیہ کی ایک شاخ کا نام. ثوبان عشریہ ، کہتا ہے کہ قیاس کرنا کسی چیز پر جھوٹ ہے یعنی کسی چیز پر دلیل کرنا نہ چاہیے. (۱۸۰۳ ، دقیق الایمان ، ۲۱). [عشر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

عَشْ عَش (فت ع ، سک ش ، فت ع) امذ ؛ ـــ اَش اَش.
کلمۂ تحسین و آفرین ، نہایت پسندیدگی یا خوشی کا اظہار ، واہ وا.

تنک یہ فرقت سے ہوں ، رکھ دوں گلے پر تیغ اگر
آہ کے بدلے زباں سے نکلے عش عش اِن دنوں

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۳۸) انہوں نے خصوصاً ان باتوں پر زور دیا ... عش عش اور عبیر دونوں کو الف سے ... دونوں کو آخر نون غنہ سے لکھا جائے (لیکن عش عش اور عبیر کے اس املا نے رواج نہیں پایا). (۱۹۷۳ ، جامع القواعد (حصۂ نحو) ، ۱۸۸). [اَش اَش (رک) کا ایک املا].

ـــ کَر اُٹھنا / کَر جانا محاورہ.
بے ساختہ واہ وا کہنا یا تعریف کرنا. اپنی صورت کو آپ آئینہ میں دیکھ کر عش عش کر گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۲۸). اس محفل میں جس انداز سے منشی سراج الدین نے اپنی سخن فہمی کے جوہر دکھائے اور شاعر کو داد دی اس پر ساری محفل عش عش کر اٹھی. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۹۰).

ـــ کَرْنا محاورہ.
کلمۂ تحسین و آفرین زبان پر لانا ، واہ وا کہنا ، تعریف کرنا.

ہوا دل ہے زیادہ تُند و سرکش
خوشی میں آ لگے کرنے کوں عش عش

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۱۲۵). عمدہ سے عمدہ نکھار ہو ، جو دیکھے عش عش کرے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳). خواجہ صاحب اپنے مضمون میں ایک ایک جز کو الگ الگ کر دکھاتے ہیں اور وہ گلکاری کرتے ہیں کہ آدمی عش عش کرے. (۱۹۱۲ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۹۲). جہاز باد کلاں یہ تقریر سُن کر دم بخود رہ گیا ، عش عش کرنا چاہتا تھا لیکن شہزادیوں کی طرف دیکھ کر ارادہ ملتوی کر دیا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۴۳).

عِشْق (کس ع ، سک ش) امذ.
۱. **شدید جذبۂ محبت ، گہری چاہت ، محبت ، پریم ، پیار.**

کیا عشق مجنوں نے دیوانگی
جو رستم نے چلتی ہے مردانگی

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۴۲).

اری یہ عشق ہے ہے کیا بلا ہے
کہ جس کی آگ میں تن من جلا ہے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱).

عشق و محبت کیا جانوں میں لیکن اِتنا جانوں ہوں
اندر ہی اندر سینے میں میرے دل کو کوئی کھاتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۰). آپ کو بھی معلوم ہو کہ عشق کیا چیز ہے راتیں مجھ پر تڑپ تڑپ کے کٹتی ہیں آب و دانہ ترک ہو گیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱۲).

ناز برداری کوئی آساں نہیں
میں نے ناحق عشق کا دعویٰ کیا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۱۹). ۲. (تصوّف) **حُبِّ مفرط اور کشش معشوق اور حُبِّ معشوق اور مرتبۂ وحدت کو کہتے ہیں اس کے پانچ درجے ہیں : درجہ اوّل فقدان دل یعنی دل کا گُم کرنا ، درجۂ دوم تاسف کہ جس میں عاشق بیدل بغیر معشوق کے ہر وقت اپنی زندگی سے متاسف ہوتا ہے ، درجۂ سوم وجد اس کی وجہ سے عاشق کو کسی جگہ اور کسی وقت آرام اور قرار نصیب ہی نہیں ہوتا ، درجۂ چہارم بے صبری ، درجۂ پنجم صیانت ، عاشق اس درجے میں پہنچ کر دیوانہ ہو جاتا ہے ، بجز معشوق کے اور کسی کی یاد نہیں ہوتی ، عشقِ حقیقی** (مصباح التعرف ، ۱۷۶). ۳. (طب) **ایک طرح کا جنون و سودا جو خوب صورت آدمی کو دیکھنے سے پیدا ہو جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **شوق ، آرزو.**

ہوا جو عشقِ ثنائے ابو تراب مجھے
خدا نے کر دیا ذرّے سے آفتاب مجھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۵). ۵. **عادت ، لت ، دھت ، ٹھرک** (فرہنگ آصفیہ). ۶. **سلام ، آداب عرض.**

یاں عشق ہیں شوقِ طوف میں یارانِ کعبہ کو
اے نامہ بر تو کہیو یہ پیغام اور عشق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۳). [ع].

ـــ اَزَلی کس صف (ـــ فت ا ، ز) امذ.
ہمیشہ سے موجود محبت کا جذبہ یا لگاؤ ، عشقِ حقیقی ، (عشق مجازی کے مقابل). اقبال ... نے ایک نرالا انداز نظر پیدا کیا ، عشقِ ازلی کو فطرت کا راز ہونا سمجھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۹). [عشق + ازلی (رک)].

ـــ اَست و ہزار بَدگُمانی کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **عاشق کو معشوق کے متعلق ہمیشہ بدگمانی رہتی ہے** (جامع اللغات).

ـــ اِلٰہی کس صف (ـــ کس ا ، مد ل) امذ.
اللہ کی محبت ، عشقِ حقیقی. عشقِ الٰہی اور حُبِّ رسولؐ کا نقشہ دیکھا اس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا. (۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۱۱). [عشق + الٰہی (رک)].

ـــ اللّٰہ (ـــ فت ق ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
۱. **آزاد فقیروں یا درویشوں کا باہمی سلام جس کا جواب مدد اللہ ہوتا ہے ، سلام نیز صاحب سلامت.**

کیا بسرام دو دن منزلِ ہستی کی خلقت میں
فقیرانہ سبھوں سے کر کے عشق اللہ چل نکلے

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۳۸۵).

زاہدو روضۂ رضواں سے کہو عشق اللہ
عاشقو کوچۂ جاناں سے کہو عشق اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۱). اف : بولنا ، کرنا ، کہنا. ۲. **پہلوانوں کا سلام جو وہ اکھاڑے میں اُتر کر کرتے ہیں.** کوئی عشق اللہ کر رہا ہے کوئی ڈھیکیاں کھا رہا ہے کوئی مگدر ہلا رہا ہے. (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [عشق + اللہ (رک)] .

---اَللہ لینا محاورہ.
پہلوان کا کُشتی سے تھک کر سلام کرنے کے بعد اکھاڑے سے نکلنا ، ہار ماننا ، استادی تسلیم کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امذ.
جذبۂ محبت کو بھڑکانے والا ، گرمیِ شوق کو تیز کرنے والا.

عقدۂ اضداد کی کاوش نہ تڑپائے مجھے
حُسنِ عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۸). [عشق + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، اُبھارنا].

---اَنگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
جذبۂ محبت کو بھڑکانا ، گرمیِ شوق کو تیز کرنا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [عشق انگیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَور مُشک چُھپانے سے نَہیں چُھپتا کہاوت.
محبت کا راز اور مُشک کی خوشبو ظاہر ہو کر رہتی ہے.

عشق اور مشک چھپانے سے کہیں چھپتا ہے
دردِ دل لاکھ چھپایا پہ چھپایا نہ گیا

(۱۸۸۹ ، آغا جان عیش (مضامین فرحت ، ۲ : ۲۰۵)).

---اَوّل دَر دِلِ مَعشُوق پَیدا مِیشَوَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) محبت پہلے معشوق کے دل میں پیدا ہوتی ہے. اس عورت کو اس کی حالتِ زار معلوم ہو کر اس پر ترس آیا سچ ہے عشق اوّل در دل معشوق پیدا می شود. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۱۸).

---باز صف.
۱. دل پھینک ، حُسن پرست ، عاشق مزاج ، عیاش. زوجہ اُس کفش گر کی ایک آشنا رکھتی تھی زیبا و خوش خو عشوۂ ناز عشق باز. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۸۴).

قیس و لیلٰے ہیں ایک نظروں میں
اس قدر عشق باز ہیں ہم لوگ

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۰۸). ۲. جذبۂ عشق میں کامل ، سچّا عاشق ، عشق میں جان بازی کرنے والا.

جیسے ہر مخدوم جی عشق باز
وہی دو ہی جگ میں ہوا کار ساز

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ ، (اُردو ادب ، جون ۱۹۵۷ء ، ۱۰۲)).

محبت پیو کا منجکوں ہو دریا میں کشتی ہے
اُس اوپر عشق بازاں میں منجے دستور کر ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، کا ، ۲ : ۹۵).

ہیں داغ نالۂ گرم تو آنسو ہیں آبِ سرد
آسودۂ معاش دلِ عشق باز ہے

(۱۸۰۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۵).

کرتے ہیں عشق باز لڑکپن اگر کبھی
تو کھیلتے ہیں دل پہ کبھی جان پر کبھی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۵). اس کی زبان درازی بجلی کی طرح گری ، وجود عشق باز بیتاب ہو گیا ، اور کلیجہ تھام کر عیدگاہ کی جانب چلنے لگا. (۱۹۳۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۲).

وہ سوہنی مہینوال دو عشق باز تیرے
وہ روحِ عاشقی کے آوارہ راز تیرے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۹۶). [عشق + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بازی امث.
عاشقی ، حُسن پرستی ، عیاشی.

اگر عشقِ حقیقی میں نہیں صادق ہوا شوقی
ولے مقصود خود حاصل کیا ہے عشق بازی میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۰).

شراب ہور عشق بازی باج منج تھے نا رہیا جا ہے
کہ یو دو کام کرنا کر میں لے سوگند کھایا ہوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۶).

ہماری عشق بازی دیکھ کر یہ لوگ جلتے ہیں
لگن ہے دل ہمارے کی مگر یہ آگ کا لگنا

(۱۷۱۸ ، دیوان ابرو ، ۹). ہمارے یہاں کی شاعری میں عشق بازی اور بے تہذیبی کے سوا ہے کیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، م).

پھرتی ہے وادیوں میں کیا دخترِ خوش خرامِ ابر
کرتی ہے عشق بازیاں سبزۂ مرغزار سے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۵). ہم اس محبت اس ہیجان کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا سوا کتّوں جیسی عشق بازی کے اور ایک قسم کے مخالف فور سائنٹ رونے کے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۵۳). [عشق باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بازی خالَہ جی کا گھر نَہیں / بازی کھیل نَہیں کہاوت
محبت کرنا بہت مشکل ہے (جامع اللغات).

---بُتاں کس اضا (---ضم ب) امذ.
حسینوں کی محبت ، معشوقوں کی محبت.

سوزِ غم ، جوشِ جنوں ، عشقِ بتاں رہنے دیا
یعنی دل میں اک نہ اک چنگیز خاں رہنے دیا

(۱۹۶۳ ، شمیریات ، ۸۹). [عشق + بُت (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

---بُری بَلا ہے کہاوت.
محبت بُری چیز ہے سب کچھ بُھلا دیتی ہے (جامع اللغات).

---بَگھارنا محاورہ.
عشق کا دعویٰ کرنا. فیروزہ نے کہا او بے حیا زبردستی کا عشق بگھارتا ہے جو حوصلہ ہے وہ نکال لے تا کہ کوئی حوصلہ باقی نہ رہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱۲).

---پَرداز (---فت پ ، سک ر) صف.
رک : عشق باز (جامع اللغات). [عشق + ف : پرداز ، پرداختن ـ مشغول ہونا ، سنوارنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
عشق کو پالنے والا ؛ مراد : عاشق مزاج. بھائی ذوالفقار علی خاں ازل سے حُسن پرست دل اور عشق پرور دماغ لے آئے تھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۹۱). [عشق + ف : پرور ، پروردن ـ پالنا].

ـــ پنتھ (ـــ فت پ ، سک ن) امث (قدیم).
راہِ عشق ، راہِ محبت ، مسلکِ عشق ، محبت کا راستہ.

پرت میں جنے اپنا دل کیتا دریا
عشق پنتھ میں اس کون ساجا کہ سائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۱).[عشق + پنتھ (رک)].

ـــ پیچاں (ـــ ی مع) امذ ؛ ← عشق پیچہ ، عشق پیچا ، عشق پینچا.
ایک بیل کا نام جو درخت کے تنے اور شاخوں سے لپٹ جاتی ہے اور جس کا پھول سرخ پتیاں باریک باریک ہوتی ہیں ، لبلاب.

چمنِ حسن میں نکہ کر دیکھ
زلفِ معشوق عشق پیچا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷).

میں ہمیشہ عاشقِ پیچیدہ مویاں ہی رہا
خاک پر روئیدہ میری عشق پیچاں ہی رہا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۶). عشقِ پیچہ کنگرونلہ پر چڑھ جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۸). عشق پیچہ اور بالچھڑ ، شہد اور شربتِ انجیر مصلح ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۰۱). دائیں بائیں عشق پیچاں اور ہری سنگل کی بیلوں سے سجے بنگلے نظر آتے رہتے ، میں تھک جاتا تو کہیں نہ کہیں بیٹھ کر سستا لیتا. (۱۹۸۹ ، دریا کے سنگ ، ۲۵۱). [عشق + پیچاں (رک)].

ـــ پیشہ (ـــ ی مع ، فت ش) صف.
عاشق مزاج ، حسن پرست (فیروز اللغات).

ـــ پینچا (ـــ ی مع ، مغ) امذ.
رک : عشق پیچاں.

دھرے عشق یوں عشق پینچے میں پیچ
اچھے کیس جس کن جیشتی کے بیچ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۵).

سنبلِ تر میں ہے پریشانی
عشق پینچے میں زلف کا بل ہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر (آغا علی خاں) ، ۳۶۵).

کھلے پھول ہیں عشق پینچے کے اوپر

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۱۸). [عشق پیچہ (رک) کا ایک املا].

ـــ جتانا محاورہ.
محبت ظاہر کرنا.

اظہار کے نہ عشق جتانے پہ جائیو
کوئی بکا کرے غیر اسے نازنیں نہ ہو

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۸۰).

ـــ جوڑنا محاورہ (قدیم).
محبت کا رشتہ قائم کرنا. قامت کے کہے پر عشق سوں عشق جوڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳).

ـــ چرّانا محاورہ.
عشق کا جذبہ ابھرنا ، عاشق ہونا ، شوق بڑھنا. داروغہ صاحب سمجھے کہ بیوی کا اس خوبرو جوان پر دل آگیا عشق چرّایا ہے ، اب خدا ہی خیر کرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۶).

ـــ حقیقی کس صف(ـــ فت ح ، ی مع) امذ.
اصلی محبت ، مراد : محبتِ الٰہی ، عشقِ مجازی کا نقیض.

اگر عشقِ حقیقی میں نہیں صادق ہوا شوق
ولے مقصود خود حاصل کیا ہے عشق بازی میں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۰).

ہوا دل کو تمتع اب شہنشاہِ حجازی کا
بڑھا عشقِ حقیقی سے بھی رتبہ کچھ مجازی کا

(۱۸۷۳ ، تشبیر خسروانی ، ۴۴). عشقِ مجازی کی بھی کوشش کی لیکن ... عشقِ حقیقی کے لئے بھی نمازیں پڑھیں ... مگر کورے کا کورا رہا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۹). وہ در حقیقت دنیاوی عشق نہیں بلکہ عشقِ حقیقی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۱۹). [عشق + حقیقی (رک)].

ـــ رسولؐ کس اضا(ـــ فت ر ، و مع) امذ.
رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت ، حُبِّ نبیؐ. جسے عشقِ رسولؐ کی نعمت حاصل ہو جائے ، اس کی خوش نصیبی قابلِ رشک ہے. (۱۹۸۸ ، صد رنگ ، ۹). [عشق + رسول (رک)].

ـــ سازی امث (قدیم).
رک : عشق بازی.

توں اس نقش سوں عشق سازی لیے
بونیہ نیں ہے طفلاں کی بازی لیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰). [عشق + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سعدی تابہ زانو کہاوت.
اس بات کی چنداں خواہش نہیں ، اتنی ہی کافی ہے. آخر تھکے حوصلے اور شکستہ ہمت نے دل ہار کے کہا «عشقِ سعدی تابہ زانو» اور میں ناکام و مایوس اپنی ناقابلیتی کی شکایت کرتا ہوا واپس آیا. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۲۹).

ـــ سے چھاتی گرم ہونا محاورہ.
جوشِ عشق ہونا (جامع اللغات).

ـــ صادق کس صف(ـــ کس د) امذ.
سچی محبت جس میں خود غرضی کا شائبہ نہ ہو.

تھکیں خوب سمجھا کے عقل و تمیز
مگر عشقِ صادق ہے کچھ اور چیز

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۱۵). البتہ آہنگ رکھتا ہے اور چونکہ یہ فرض کرلیا گیا تھا کہ جسمانی قرب سے محرومی عشقِ صادق کی ایک لازمی خصوصیت ہے. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۲۱۵). [عشق + صادق (رک)].

ـــ کا آزار امذ.
جنونِ عشق ، سودائے محبت.

کر دیا ہے قاف ایسا عشق کے آزار نے
پیش ازیں طیّار تھے ناسخ ہمارے ہاتھ پانو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۳).

---کا داغ امذ.
غم و رنج جو عاشق کو ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کا دَم بھرنا محاورہ.
محبت کرنا ، عاشق ہونا (جامع اللغات).

---کا زور کرنا/ہونا محاورہ.
عشق کی وجہ سے بہت بیقراری ہونا (جامع اللغات).

---کامِل کسرِ صف(---کسر م) امذ.
محبت کا وہ درجہ جس میں محبوب کے سوا کسی سے لگاؤ نہ ہو ، مکمل عشق ، وہ عشق جس میں کوئی کسر اور کمی نہ ہو (مہذب اللغات). [عشق + کامل (رک)].

---کی ترنگ امث.
محبت کا جوش یا خیال (جامع اللغات).

---کے کوچے میں شاہ و گدا برابر ہیں کہاوت.
عشق میں امیر و غریب کا کوئی فرق نہیں رہتا (جامع اللغات).

---کے کوچے میں عاشق کی حجامت ہوتی ہے کہاوت.
عشق میں عاشق کا بہت نقصان ہوتا ہے (جامع اللغات).

---گرمانا محاورہ.
محبت میں جوش پیدا ہونا.

عشق گرمانے تو دو حسن چمک جانے تو دو
ہم سے ناکام بہت آپ سے خود کام بہت
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۶۳).

---لڑانا محاورہ.
عشق بازی کرنا ، محبت کا کھیل کھیلنا. اسے قہقہے لگانے اور عشق لڑانے کا شوق تھا. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۰۹).

---لگنا محاورہ (قدیم).
محبت ہونا. عشق لگے بغیر ، دل لگتا نیں. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹۲).

آج آبرو دل کوں ہمارے شوق نیں اوس کے مگن کیا ہے
جاگ اداؔئی دیکھ تماشا عشق لگا تب سونا کیا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۴).

---مَجازی کسرِ صف(---فت م) امذ.
دنیوی محبوب یا معشوق کی محبت ، عشقِ حقیقی کا نقیض.

ہو عشق مجازی بھی تو کھل جائے حقیقت
جو بت ہے وہ ہے سنگ نشان راہ خدا کا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲). جس کے لیے انسان پیدا ہوا ہے یعنی عشق ، اس سے میں اب تک ناآشنا رہا ، عشق مجازی کی بھی کوشش کی لیکن تھوڑے ہی دنوں میں طبیعت اکتا گئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۹). [عشق + مجازی].

---مُشک کھانسی خشک/خون خرابہ چھپانے سے نہیں چھپتا/چھپتا نہیں کہاوت.
یہ چیزیں ظاہر ضرور ہو جاتی ہیں (جامع اللغات).

---مَولا کسرِ اضا(---و لین) امذ.
رک : عشق اللہ (جامع اللغات). [عشق + مولا (رک)].

---میں دِوانہ ہونا محاورہ.
اس قدر محبت ہونا کہ ننگ و نام کا خیال اور دین و دنیا کا ہوش نہ رہے ، حد درجہ لگاؤ ہونا.

بانو میں کانٹے چبھے ہیں پیرہن ہے چاک چاک
باغ میں جو گل ہے تیرے عشق میں دیوانہ ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۳).

---میں شاہ و گدا برابر کہاوت.
امیر غریب پر یا غریب امیر پر عاشق ہو جاتا ہے تو کوئی درجے کا فرق نہیں رہتا (جامع اللغات).

---و عاشقی (---و مج ، کسر ش) امذ.
عشق و محبت ، محبت کے معاملات. علامہ اقبال نے شاعری کو صرف عشق و عاشقی تک محدود نہیں رکھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۱ نومبر ، ۲). [عشق + و (حرف عطف) + عاشقی (رک)].

---و مُشک پنہاں نمی شود کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) عشق اور مشک ضرور ظاہر ہو جاتے ہیں (جامع اللغات).

---ہے فقرہ.
آفرین ہے ، شاباش ہے ، کیا کہنا ہے.

دل خانۂ خدا ہے خدا لاشریک ہے
ہر اوس میں تیرے سوز سمانے کو عشق ہے
(۱۸۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۲).

رنج رہ کیوں کھینچیے واماندگی کو عشق ہے
اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۱). عشق ہے ، اردو کا قدیم محاورہ ہے اب بالکل متروک ہے ، معنی اس کے ہیں آفریں ، مرحبا ، شاباش بطور کلمۂ تعریف کے استعمال ہوتا تھا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، (مڈویک میگزین) ، ۳۰ اگست ، ۲).

---یا کرے امیر یا کرے فقیر کہاوت.
دونوں بے فکرے ہوتے ہیں اس لیے وہی عشق کرسکتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال).

عَشَقَہ (فت ع ، کسر نیز فت ش ، فت ق) امذ.
رک : عشق پیچاں.

غنچے ہیں بلبلوں کے ہر شجر گلشن پر
شاخوں میں جھولنے کو ڈالی ہے عشقے کی رسن
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹). عشق ، عشقہ سے مشتق ہے ، عشقہ ایک بیل دار بوٹی کا نام ہے جسے عرب ، لبلاب اور عجم ، عشق پیچاں کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۲۸). [ع].

---پیچاں کسرِ صف(---ی مج) امذ.
رک : عشق پیچاں.

نہیں ہے عشقۂ پیچاں نقابو روئے نہال
بہار نے بنے حفظِ ثمر اوڑھائے ہیں جال

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۱۳)۔ [عشقہ + پیچاں (رک)]۔

عِشقی (کس ع ، سک ش) صف ؛ امذ۔
عشق سے متعلق یا منسوب ، عاشقانہ ؛ عشق باز ، عاشق (پلیٹس)۔ [عشق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عِشقیات (کس ع ، سک ش ، کس ق) امث۔
متعلقات یا معاملاتِ عشق ، عشق و محبت سے متعلق باتیں۔ غزل کو محض عشقیات میں اور عشقیات کو محض ہوا و ہوس کے مضامین میں محدود رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۵۰)۔ [عشق (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

عِشقیَہ (کس ع ، سک ش ، کس ق ، فت ی) صف۔
عشق اور معاملاتِ عشق سے تعلق رکھنے والا ، عاشقانہ۔ قصیدہ ... معشوق کی صفت اور جدائی کے حال میں ہو تو عشقیہ ... کہتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵)۔ باز بہادر اپنی معشوقۂ روپ متی سے محبت کے باعث مشہور ہے جس کے لیے اس نے عشقیہ گیت اور نظمیں لکھی تھیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۲)۔ آنے والے شعرا پر گہرے اثرات کے باوجود اس عشقیہ رنگ کی کوئی پیروی نہ کر سکا۔ (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۳۵)۔ [عشق (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ شاعِر (ـــ کس ع) امذ۔
وہ شاعر جس کی شاعری کا موضوع عشق و محبت ہو ، عشق و محبت کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرنے والا شاعر۔ میر صاحب عشقیہ جذبات انگیزی کے بادشاہ نظر آتے اور ناصر کاظمی بھی عشقیہ شاعر ہیں۔ (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۷)۔ [عشقیہ + شاعر (رک)]۔

ـــ شاعِری (ـــ کس بج ع) امث۔
وہ شاعری جس میں حسن و عشق کے لطیف جذبات و احساسات بیان کیے جائیں۔ عشقیہ شاعری ہونے کے باوجود ان (ناصر کاظمی) کی شاعری متروک (Arohaio) نہیں ہے۔ (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۵۰)۔ [عشقیہ + شاعری (رک)]۔

عَشَم (فت ع ، ش) امث۔
سوکھی روٹی۔

کہے جو مضطرب اعرابیہ سے ناتخشّن
بسر ہوں اس کا ، تھی جس کی غذا قدید و عشم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۹)۔ [ع]۔

عَشُور (فت ع ، و مع) امذ (قدیم)۔
محرم کی دسویں تاریخ ، عاشورہ ؛ محرم کے پہلے دس دن۔

آیا چندر ہو چنگ سے سکھ سب جدا ہوا
ہو شور شر عشور کا گھر گھر ندا ہوا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۶)۔ [ع]۔

عُشُور (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج۔
۱. **عُشر (رک) کی جمع ، زرعی پیداوار کا دسواں حصّہ جو حکومت کو دیا جائے**۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے عشور و زکوٰۃ میں سے ایک تنکہ روزانہ اس شخص کے لیے مقرر کیا جائے۔ (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، طالب ، ۲۹۶)۔ ۲. **(مجازاً) لیکس ، محصول**۔ عشور ، یہ وہ محصول تھا جو مال تجارت پر حدود سلطنت میں داخل ہوتے وقت وصول کیا جاتا تھا ابن بطوطہ جب ہندوستان آیا تو اس کی شرح مال کا ۲۵ فی صدی تھی۔ (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۵۱)۔ [ع]۔

عَشُورَہ (فت ع ، و مع ، فت ر) امذ۔
رک : عاشورہ (پلیٹس)۔ [ع : عشوری سے مفرس]۔

عِشْوَہ (کس نیز فت ع ، سک ش ، فت و) امذ (قدیم نیز عشوا)۔
۱. **ناز و ادا ، غمزہ ، کرشمہ**۔ ناز غمزا ، شیوا ، عشوا ... انو کوں کہو عقل ہور دل کے نگہبان ہو اچھیں ، دیدبان ہو اچھیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۶)۔ اس غنچہ دہن نے مسکرا کر عشوہ و ناز سے اپنا حسب و نسب اور سبب بیابان میں آنے کا بیان کیا۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۳)۔

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸)۔

حُسن کی بزمِ عشوہ میں شمعِ وفا تھی ضَو فگن
عشق کی بارگہ میں زمزمہ بارباب تھا

(۱۹۲۳ ، سیف و سبو ، ۱۵۷)۔ سراپے میں ناز و انداز و عشوہ سے زیادہ ایک عجیب التوع رومانوی بھاری بھرکم پن کا طور جھلک رہا تھا۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۳۳)۔ ۲. **مشتبہ بات کرنا ؛ (مجازاً) فریب**۔ راہ معرفت باوجودیکہ بہت دوردراز ہے مجھکو کوتاہی کا عشوہ یعنی فریب دیتی ہے۔ (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۲۵۰)۔ ۳. **(تصوف) تجلی جمالی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۷۶)۔ [ع : (عشوۃ)]۔

ـــ بازی امث۔
شعبدہ‌گری ، تماشاگری۔ غرض وہ ہر طبقے کی نقل اتار لیتے تھے اور طرح طرح سے عشوہ بازی کرتے تھے۔ (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۵۳)۔ [عشوہ + ف : باز ، باختن ، بازیدن ـ کھیلنا ، ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پَرْداز (ـــ فت پ ، سک ر) صف۔
۱. **ناز و کرشمہ دکھانے والا/والی ، محبوبانہ ادائیں دکھانے والا/والی ، دلفریب حرکات سے فریفتہ کرنے والا/والی**۔ گاڑی بل کھا کر گزرتے ہوئے وِسل بجا دیتی تو یوں لگتا کہ کوئی عشوہ پرداز مٹیار کولھے مٹکا کر گزر رہی ہے (۱۹۷۳ ، پنہ باران دوزخ ، ۳۵)۔ ۲. **فریبی ؛ (کنایۃً) معشوق** (نوراللغات)۔ [عشوہ + ف : پرداز ، پرداختن ـ مشغول ہونا ، سنوارنا]۔

ـــ پَرْدازی (ـــ فت پ ، سک ر) امث۔
ناز و انداز کرنا ، محبوبانہ ادائیں دکھانا ؛ (مجازاً) دل رُبائی۔

عربی کے خُطبے دل آویزی میں نظم کی عشوہ پردازی سے کم نہیں ہیں. (۱۹۲۰ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۵۳). [عشق پرداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ تاز صف.
رک : عشوہ پرداز. زوجہ اس کفش گر کی ایک آشنا رکھتی تھی... عشوہ تاز عشق باز اور ایک دلالہ ان کے درمیان آفت روزگار تھی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸۳). [عشوہ + ف : تاز ، تاختن - دوڑانا ، دوڑنا].

ـــ تُرکانَہ کس صف (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
معشوقانہ ناز و انداز ، محبوبانہ ادا.

جنبشِ مژگاں کی رنگیں ، مست شیریں داستاں
عشوۂ ترکانہ کی سحر آفریں انگڑائیاں

(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۵).

اے دخترِ کرِ برہمنے! اے بُتِ خود سر!
چرچا ہے ترے عشوۂ ترکانہ کا گھر گھر

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۵۹). [عشوہ + تُرک (معنی نمبر ۲) + انہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ ساز صف.
رک : عشوہ پرداز.

اے سراج اب دل مرا پروانۂ بیتاب ہے
ہے کہاں وو شمعِ روئے نازنیں عشوہ ساز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۶۹).

کبھی جلوہ پرداز وہ عشوہ ساز
کبھی ایستادہ بہ صد رنگِ ناز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۶).

آتا جاتا ہوں بڑی مدّت سے میں
ایک عشوہ ساز و ہرزہ کار محبوبہ کے پاس

(۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۳۷). [عشوہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

ـــ سازی امث.
ناز و نخرے ، غمزے ، ناز و ادا (جامع اللغات). [عشوہ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سامان صف.
ناز و انداز دکھانے والا ؛ (کنایۃً) محبوب (ماخوذ مہذب اللغات). [عشوہ + سامان (رک)].

ـــ طَراز (ـــ فت نیز کس ط) صف.
رک : عشوہ پرداز. وزیر ہند کی شخصیت بہت دلنواز اور عشوہ طراز ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۴۴). کسی عشوہ طراز اور کافر ادا حسینہ کو دیکھنا ہو تو ایسی ہی ہلکی ہلکی نیلگوں روشنی میں دیکھا جائے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۴۴). [عشوہ + ف : طراز ، طرازیدن - نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

ـــ طَرازی (ـــ فت نیز کس ط) امث.
رک : عشوہ پردازی. کلوپطرہ کی انطنی کی صحبت میں عشوہ طرازیاں اور اس کی غیر موجودگی میں بدگمانیاں اور بے چینیاں اور قاصد کے آنے پر گھبراہٹیں. (۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۶). [عشوہ طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ فَروشی (ـــ کس نیز فت ف ، و مج) امث.
ناز و ادا بیچنا ؛ (مجازاً) ناز و انداز یا محبوبانہ ادائیں دکھانا.

ہمسے یہ عشوہ فروشی نکر اے لمعۂ طور
عرشِ اعلےٰ سے بھی مافوق ہے منظر اپنا

(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۳۹). بازاروں میں وہی ہنگامہ آرائیاں اور عشوہ فروشیاں ہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۳). [عشوہ + ف : فروش ، فروختن - بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کار صف.
رک : عشوہ پرداز. ان مہ جبیناں ستم پیشہ و عشوہ کار سے انہیں کس طرح محبت ہوتی. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۷۸). [عشوہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ کام صف.
رک : عشوہ پرداز.

اے صبح! اے عروسِ دلآویز و عشوہ کام
رنگیں مزاج و زہرہ جبین و فلک مقام

(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۳). [عشوہ + ف : کام - مطلب ، خواہش].

ـــ گر (ـــ فت گ) صف.
عشوہ پرداز.

دلبراں عشوہ گراں چلتے سو پُھل جھاڑاں اپس
گھر کے انگن مینج میں اپنے گلستاں پاتیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۲).

اُس وقت مجھے دعویٔ تسخیر بجا ہے
جس وقت مرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۹).

دمِ بسمل اے بتِ عشوہ گر خوشی عید کی سی ہوئی مجھے
خمِ تیغ تیرا جو سامنے نظر آیا مثلِ ہلال تھا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۲).

اُس کے انداز سُن لیے قاصد
عشوہ گر ہے تو فتنہ گر بھی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۲). [عشوہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ گَری (ـــ فت گ) امث.
رک : عشوہ پردازی.

حوروں میں یہ گرمی نہ لگاوٹ یہ پری میں
بے دم کیا لاکھوں کو اسی عشوہ گری میں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۰). فطرت کی یہ بھی ایک عشوہ گری ہے. (۱۹۲۱ ، مکاتیب مہدی ، ۱۳۱). اس رنگِ ہزار شیوہ کی یہ صرف ایک عشوہ گری ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۷). [عشوہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَشِیر (فت ع ، ی مع) صف.
دسواں حصّہ («عُشر» کے ساتھ مستعمل).

ہے جاگیر اب ان کی عشر عشیر
نہ کڑیے کی ان کی ہوئے سب فقیر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۹۲).

شہنشہا وہ تری روشنیِ رائے مُنیر
عقولِ عشرہ کے انوار جس کے عُشر عشیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۲). زعم جیسا ان میں ہے اس کا عُشر عشیر بھی ہم میں نہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۲) ان کے خطوط کا جو مجموعہ شائع ہوا ہے وہ اصل خطوں کا عُشر عشیر بھی نہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۶). [ع].

عَشِیراں (فت ع ، ی مع) امذ.
مقاماتِ موسیقی ؛ ایک قسم کا راگ یا ٹھاٹھ . ساتواں مقام بوسلیک ہے اول شعبہ اس کا عشیراں دس نغموں سے مرکب ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ، ۲۳۳). ایک دفعہ عشیراں کا پردہ ملایا یہ غزل گائی. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۶). [ع].

عَشِیرَت/عَشِیرَہ (فت ع ، ی مع ، فت ر) امث.
اہلِ خانہ ، کُنبہ ، خاندان ؛ قبیلہ . سب سے پہلے میں اس رسم کو اپنے عشیرہ سے موقوف کرنے پر آمادہ ہوں. (۱۸۸۲ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۰۵).

میرے اوستاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام.

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۲۵). یہی عادت اس سردار کی اطاعت کا موجب ہوتی تھی جو اپنے عشیرے کا باپ سمجھا جاتا تھا. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظمِ حکومتِ یورپ (ترجمہ) ، ۴۷). جس میں اہل البیت کی اصطلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے «گھر والوں» ، یعنی ازواج و اولاد کے لیے خصوصاً اور عشیرہ اور عترت ... کے لیے عموماً استعمال ہوئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۷۶). [ع].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
کُنبے کو پالنا ، خاندان کی پرورش کرنا ، قبیلے کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا. ان کی عشیرہ پروری ، قومی ہمدردی اور قوم کی مشکلات اور مصائب میں سینہ سپر ہونے کی تعریف کی گئی ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۴۸). [عشیرہ + ف : پرور ، پروردن = پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَشِیَّہ (فت ع ، کس ش ، شد ی بفت) امث.
شام. اوس نے ایک عشیہ میں عشابائے وحشت سے اپنے خادم کو بُلایا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰). [ع].

عَصا (فت ع) امذ.
۱. ہاتھ کی لکڑی ، چوبِ دستی ، لاٹھی.

کیا ڈر مجھے فرعون کا ، ہور سامری افسون کا
موسیٰ عصا زیتون کا ، ہے تیغِ ربّانی مجھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰).

زاہد کے قدِّ خم کوں مصوّر نے جب لکھا
تب کلک ہاتھ بیچ جو تھا سو عصا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

فلک کے دستِ تصرف میں کہکشاں ہے یوں
عصا کو جیسے رکھے چوبدار ہاتھ تلے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۳). فردوسی غزنیں سے نکلا تو اس بے سرو سامانی سے نکلا کہ ایک چادر اور عصا کے سوا کچھ پاس نہ تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۰۶).

زندگی اندھے مسافر کا عصا
اور زمانہ تنگ راہوں کی زمیں

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۷). **۲. (مجازاً) سہارا ، ٹیک.**

ولی آتے ہیں راہِ عشق میں وہ
کہ جن کوں استقامت کا عصا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۵). میرے ایک بیٹا ہے جو جوان آنکھوں کی روشنی اور اس ضعیفی کا عصا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳).

علاوہ اس کے عارضِ ضعفِ پیری
عصا ہے بس خدا کی دستگیری

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۹۰). **۳. گولف کھیلنے کا ڈنڈا** . پوری جسامت کی معیاری ٹائپ مشین اور پیانو کے پوری جسامت کے کلیدی تختے پر اور گولف کے حقیقی عصاوں سے مشق کرنی چاہیئے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۸۳). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
مارنے کے لیے لکڑی یا ڈنڈا اونچا کرنا (مہذب اللغات).

---بَردار (---فت ب ، سک ر) صف.
چوبدار جو بادشاہوں یا امیروں کی سواری کے ساتھ چلتے ہیں ، یساول ، علَم بردار. چوبداریں اور عصا برداریں دوڑیے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز (عکسی) ، ۱۸). سواری کے جلو میں دوچار عصا بردار و خاص بردار دوڑتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۸۰). جلوس کے ہمراہ عصا بردار ، بیرق بردار ... خوش نما وردیاں پہنے ہوئے تھے. (۱۹۱۰ ، ادیب ، اگست ، ۵۸). اور آگے آگے دو عصا بردار ہیں. (۱۹۸۷ ، اک عشرِ خیال ، ۷۳). [عصا + ف : بردار ، برداشتن = اٹھانا].

---ے پِیر/پِیری کس اضا (---ی مع / ی مع) امذ.
وہ لاٹھی جو بوڑھے استعمال کرتے ہیں یا جس کے سہارے سے چلتے ہیں ؛ (مجازاً) بڑھاپے کا سہارا ، بوڑھے کا جوان لڑکا.

علی کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات ، ۸ : ۸۳)). وہ بوڑھا باپ جو

اس نوجوان کو عصائے پیری سمجھ کر بہت سی آرزوئیں اپنے دل میں لئے بیٹھا تھا خوب جانتا ہے. (۱۹۳۶ ، مقالات شروانی ، ۳). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + پیر / پیری (رک)].

---ٹیکنا ف م.
لاٹھی کا سہارا لینا.

چشم میں سرمے کا دنبالہ بنا کر بولے
کیوں عصا ٹیک کے ہو جائے کھڑی میری آنکھ

(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۲۲). بھرے بازار میں عصا ٹیک کر کھڑے ہو گیا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۶۳).

---جڑ (---فت ج) امث.
(نباتیات) شلجموں وغیرہ کو ہونے والی ایک بیماری جس سے ساق کی جڑ پر ورم سا ہو جاتا ہے. گوبھی اور کروسیفری (Cruciferae) خاندان کے پودوں میں ایک بیماری یعنی عصا جڑ (Clvbroot) پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۰۱). [عصا + جڑ (رک)].

---حشرہ (---فت ح ، ش ، ر) امذ.
(حشریات) کیڑا جس کی شکل چھڑی کے مشابہ ہوتی ہے. رنگ روپ اس طرح کر لیتے ہے ہو کہ دشمن دھوکہ کھا جائے جیسے عصا حشرہ کرتا ہے. (۱۹۷۳ ، حیواتی کردار ، ۱۹). [عصا + حشرہ (رک)].

---ے سلطنت کس اضا (---فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امذ.
شاہی عصا جو بادشاہت کی علامت تصور کیا جاتا تھا ؛ (کنایۃً) بادشاہت ، حکومت. بادشاہ کا فولادی عصائے سلطنت ٹوٹ گیا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۷). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + سلطنت (رک)].

---ے کلیم کس اضا (---فت ک ، ی مع) امذ.
حضرت موسیٰؑ کا عصا جو انہوں نے فرعون کے سامنے پھینکا تو سانپ بن گیا (جامع اللغات). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + کلیم (علَم)].

---ے موسوی کس صف (---و مع ، فت س) امذ.
رک : عصائے موسیٰ (معنی نمبر ۱).

علم تیں اژدہا ہے او عصائے موسوی کیرا
بھسم ہوئے حک زبان سوں ان لیوے کر کھینچ یکسر کوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹۰).

عدوئے سامری فن دیکھے اعجاز رقم میرا
عصائے موسوی ہے حمد خالق میں قلم میرا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۰). عمل و بیداری کے پیغام کے لیے ایسی زبان کو عصائے موسوی کے طور پر استعمال کیا. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۲۶). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + موسوی (موسیٰ (رک) سے منسوب)].

---ے موسیٰ کس اضا (---و مع ، ا بشکل ی) امذ.
۱. (i) حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ کی لکڑی جس میں یہ معجزہ تھا کہ فرعون کے ساحروں کے مقابلے میں سانپ یا اژدہا بن گئی تھی.

ترک کر اے رقیبو فرعون
آہ میری عصائے موسیٰ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷). طوفانِ نوح ، آتشِ خلیل ، عصائے موسیٰ ، نفسِ عیسیٰ اور اس قسم کے اور بھی بہت سی کیفیات و حالات کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶). (ii) (مجازاً) طاقت ور اور مؤثر ہتھیار. روحانیت کے سکون بخش ہتھیار کو انسان کا عصائے موسیٰ باور کرایا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲). ۲. ایک روئیدگی ہے جس کی دو قسمیں ہیں ، بڑی قسم کو سرخ مرز اور چھوٹی قسم کو سفید مرز کہتے ہیں ، بڑی قسم کے بیج اور ساق سرخ ہوتے ہیں ، پتوں میں کسی قدر نیلا پن ہوتا ہے اور پھول سیاہ مائل سرخ ہوتے ہیں ، چھوٹی قسم کے پتے اور ساق سبز اور بیج اور پھول سفید ہوتے ہیں ، یہ روئیدگی بطور دوا استعمال ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۳). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + موسیٰ (علَم)].

---نما (---ضم ن) صف.
عصا جیسا ؛ (حیاتیات) ایسی ساخت یا عضویہ جس کے سرے پر گرہ یا گوسڑی ہو. حلق کی دیوار سے دائیں جانب خیشومی درزوں کے اوپر ایک ساخت تیار ہوتی ہے جسے عصا نما غدہ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (سعیدالدین) ، ۲۰۳). [عصا + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

---و علَم (---و مع ، فت ب ، شد ل بفت) امذ.
شاہی نشان ؛ جھنڈے وغیرہ جو برات کے ساتھ ہوتے ہیں (جامع اللغات). [عصا + و (حرفِ عطف) + علَم (رک)].

---ے یعقوب کس اضا (---فت ی ، سک ع ، و مع) امذ.
کسی جگہ یا چیز کی بلندی ناپنے کا ایک آلہ جس میں پیمانہ ایک لاٹھی پر بنا ہوتا ہے. ان کو کبھی مشاہدات کے لیے ارتفاع پیما یا عصائے یعقوب بنانے اور استعمال کرنے کی ہدایات ایک خاکہ کے ساتھ یہ بتانے کے لیے دی گئی ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶). [عصا + ے (حرفِ اضافت) + یعقوب (علَم)].

عصابت (کس ع ، فت ب) امث.
جماعت. مظفر سراقوسی کے سہارے پر سلطنت چلتی تھی ، شوکتِ عصابت کا نام و نشان تک نہ رہا تھا. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۵). [ع].

عصابہ (کس ع ، فت ب) امذ.
۱. سر پر باندھنے کا کپڑا ، پٹی. جب حضرت کوں دردِ سر شروع ہوا ، اپنے سر کوں عصابے سے باندھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۱). اور جس طرح مناسبِ حال ہو باندھیں اور عصابہ اور جبیرہ سخت تر نہ باندھیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۹).

تھی کفش نہ پا میں پائتابہ ... بے مقنعہ و چادر و عصابہ

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۳). ۲. (طب) دردِ ابرو ، بھوؤں کا درد.

عصابہ ایک درد ہے کہ ابرو میں پیدا ہوتا ہے۔(۱۸۳۵ء، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۳۰۵)۔ عصابہ دردِ شقیقہ کے لیے یہ نسخہ اپنی نظیر آپ ہے۔ (۱۹۳۷ء، سلک الدرر، ۱۱)۔ [ع]۔

عِصابِیات (کس ع، ب) امذ ؛ ج۔
(طب) پٹی باندھنے کے طریقے یا فن۔ فنِ تجبیر کے ساتھ بندش باندھنے کے طریقوں (عصابیات) کو ایک خاص تعلق ہے۔ (۱۹۳۱ء، جبیریات، ۷)۔ [عصابہ (بحذف ہ) + یات، لاحقۂ جمع]۔

عُصات (ضم ع) صف ؛ ج ؛ ~ عُصاۃ۔
عاصی (رک) کی جمع ؛ گنہگار۔ سبحانہ تعالیٰ کفّار و عصات جو کہ مستحقِ نار ہیں اس میں داخل کرے گا۔(۱۸۵۱ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۵۳)۔ ہاں جن کو ابتداء میں یا آخر میں چھوڑنا اور معاف کر دینا ہی منظور ہو گا (جیسے عصاۃ مومنین) ان کے لیے شفعاً کو اجازت دی جائے گی کہ سفارش کر کے بخشوائیں۔ (۱۹۳۲ء، القرآن الحکیم، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی، ۱۲۹) مومنین عصاۃ کے لیے شفاعت کا اثبات ہو رہا ہے۔ (۱۹۶۳ء، کمالین، ۱ : ۶۳)۔ [ع]۔

عَصّار (فت ع، شد ص) امذ۔
تیلی، روغن گر ؛ انگور کا رس نکالنے والا۔ طالبِ دنیا کلوِّ عصّار ہے۔ (۱۸۳۵ء، مرقعِ پیشہ وراں، ۱۵۳)۔

پیں ہنر سب سبیرِ رنج جہاں میں کہ گیاہ
خاصیت سے ہو سزاوارِ شکنجِ عصّار

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۵۸)۔ [ع]۔

عُصارات (ضم ع) امذ ؛ ج۔
عُصارہ (رک) کی جمع اور اجزائے عصارات ... جو خشک ہیں تین روز پیشتر ترکیب سے ... صاف کریں۔ (۱۸۷۳ء، تریاق مسموم، ۵۰)۔ آنکھ پر ٹھنڈے عصارات کا لیپ کریں۔ (۱۹۳۶ء، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۳۱)۔ [عُصارہ (بحذف ہ) + ات، لاحقۂ جمع]۔

عُصارَہ (ضم ع، فت ر) امذ۔
۱۔ (ا) **نچوڑا ہوا پانی یا عرق، رس، شیرہ، افشردہ۔** چشمہ جو زیرِ درخت تھا عُصارہ پھول اور پھل اور پتوں کا جدا جدا اس چشمے میں گراتے تھے۔ (۱۸۵۵ء، طلسم حکیم اشراق، ۲۹۰)۔ آملہ کا عُصارہ تیار کر کے تقویتِ چشم کے لئے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ (۱۹۲۹ء، کتاب الادویہ، ۲ : ۱۵)۔ اور جس میں عصارہ ہو جیسے حماض رس کو نچوڑ لیں اور جو چیز سخت ہو جیسے سیب، بہی، ناشپاتی وغیرہ اس کو چھیل کر کُچل لیں۔ (۱۹۵۱ء، یونانی دوا سازی، ۹۹)۔ (اا) **نچوڑ، خلاصہ، جوہر۔** یہ کتاب در حقیقت یونانی فلسفۂ اخلاق کا عُصارہ ہے۔ (۱۹۰۱ء، الغزالی، ۲ : ۶۰)۔ ۲۔ **نچوڑی ہوئی چیز کا پھوک** (ماخوذ : پلیٹس ؛ لغاتِ ہیرا)۔ ۳۔ **کاپی کا کاغذ رنگنے کا مسالا جو نشاستے اور ریوند کے عرق سے تیار کیا جاتا اور اپار کہلاتا ہے،** اس مسالے کی وجہ سے کاپی چھاپے کے پتھر پر جمتی ہے، اُشارہ (ا ب و، ۳ : ۲۰۹)۔ [ع]۔

ــــِ انگُور کس اضا (ـــ فت ا، غنہ، و مع) امذ۔
انگور کا عرق، انگور کا افشردہ۔

انگور اور عصارۂ انگور ایک شے
پرظرف میں ہے فرق حلال و حرام کا

(۱۸۷۷ء، کلیاتِ قلق، ۳۳) خون میں عصارۂ انگور(انگور کے رس) جیسی میٹھی چیز پائی جاتی ہے۔ (۱۹۱۶ء، افادۂ کبیر بجمل، ۳۱)۔ یہ نمک عصارۂ انگور کے الکوہلی اُبال کے دوران میں آرگول کی شکل میں تہ نشین ہوتا ہے۔ (۱۹۲۵ء، عملی کیمیا، ۱۶۱)۔ [عصارہ + انگور (رک)]۔

ــــِ ریوَنْد کس اضا (ـــ ی مع، فت و، سک ن) امذ۔
ریوند کے درخت کا عرق ؛ (طب) ایک زرد مائل بہ سرخی دوا کا نام جو پہلے درجہ میں حار اور مسہل ہے۔ آخر عصارۂ ریوند اور ارنڈی کا تیل پیا۔ (۱۸۵۸ء، خطوطِ غالب، ۱۵۰)۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عصارۂ ریوند کو طبی مقدار میں دینے سے انتڑیوں کے غدودوں کی تراوش کو بڑھا کر اور امعا کی حرکتِ دودیہ کو تیز کر کے پانی کی مانند دست لاتا ہے۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۱۲۶)۔ سارے عصارے بارد ہیں، مثلاً : اقاقیہ، کہربا وغیرہ سوائے عصارۂ ریوند اور عصارۂ غافث کے۔ (۱۹۵۱ء، یونانی دوا سازی، ۲۳)۔ [عصارہ + ریوند (رک)]۔

ــــِ غافِث کس اضا (ـــ کس ف) امذ۔
غافث (ایک خاردار روئیدگی) کا عرق جسے دھوپ میں سکھا کر بطور دوا استعمال کرتے ہیں، یہ گرم و خشک ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ جگر کے لیے عصارۂ غافث یا قیصوم اور دستون ... یا شیح ارمنی امراضِ معدہ اور تقویتِ معدہ کے لئے بوزن اساروں یا نصف وزن پوست ہلیلہ زرد شکاعی بھی اکثر افعال میں اس کے قریب ہے۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۲ : ۱۱۲)۔ عصارۂ غافث، تیز پات، اساروں ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ (۱۹۳۳ء، حمیات اجامیہ، ۸۵)۔ [عصارہ + ع : غافث = ایک خاردار روئیدگی]۔

عُصاری (ضم ع) صف۔
نچوڑنے کا، عرق نکالنے کا۔ اب اس کو خشک کرو اور عصاری چمڑے میں دبا کر نامتغیر پارے کو جُدا کر دو، ثقل سرخ ہو گا۔ (۱۹۲۵ء، عملی کیمیا، ۷۹)۔ [عُصارہ (بحذف ہ) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

عَصافِیر (فت ع، ی مع) امث۔
چڑیاں، کنجشک۔

شہباز ترے رتبہ کا مارے ہے جہاں پر
اوہامِ ملائک کو ہے واں حکمِ عصافیر

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱ : ۲۵۸)۔

ہاتھ آ جو گئی عصا کی تاثیر
پراں ہوا صورتِ عصافیر

(۱۸۳۸ء، گلزارِ نسیم، ۲۶)۔

بیچارہ ہوس کیا ہے کبھی کا جو قصیدہ
ایسے تو بہت ہیں مرے گلشن میں عصافیر

(۱۸۷۲ء، محامد خاتم النبیین، ۱۲)۔ اسی سلسلے میں عصافیر

اور خون سیاوشاں بھی بیان کئے جا سکتے ہیں. (١٩٢٣ ، سرگزشت الفاظ ، ٦٤). [ع : عصفور (رک) کی جمع].

عَصائِب (فت ع ، کس ء) امذ ، ج.
سر سے باندھنے کے کپڑے ، پٹیاں ، پگڑیاں.

عصائب پر ہیں اشعار مطرز
اَشمس فی العصابہ ام ہلال ؟

(١٩٦٥ ، کف دریا ، ٢٢٦). [ع : عصابہ (رک) کی جمع].

عَصَب (فت ع ، ص) امذ.
١. ۷ ، پٹھا (پٹھے یا اعصاب ایک قسم کے سفید باریک ریشے ہیں جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام جسم میں پھیلتے ہیں اور حس و حرکت اور حواس خمسہ سب انھی سے متعلق ہوتے ہیں) (مخزن الجواہر ، ٥٥٦). جھلی عضلہ ہے کہ وتر اور عصب اور رباط سے مرکب ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٩٢). آنکھ کے اندرونی پردے میں روشنی کی شعاع پہنچتی ہے تو وہ عصب میں ایک تحریک پیدا کرتی ہے. (١٨٩٣ ، اردو کی پانچویں کتاب ، مولوی محمد اسماعیل ، ١٣٣).

دماغ اور دل ہو نہ تن میں سلامت
تو بےکار ہیں سب عصب اور شریان

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ١٨٨). اگر کسی عصب میں ... دونوں قسم کے ریشے پائے جاتے تو ایسے عصب کو مخلوط عصب کہا جاتا ہے. (١٩٦٥ ، حیوانیات ، ١ : ١٣٩). **٢. (عروض) مفاعلتن کے لام کو ساکن کرنے کا عمل.** اگر مؤتلفہ کے ارکان میں سے مفاعلتن کا حرف پنجم متحرک بعمل عصب ساکن کرتے تو مفاعیلن کے برابر ہو جاتا. (١٨٧١ ، قواعد العروض ، ٣٧). [ع].

---بَصَری کس صف (---فت ب ، ص) امذ.
(طب) بینائی کا عصب، اس نام کے دو پٹھے مقدم دماغ سے نکل کر خانۂ چشم کی طرف آتے ہیں اور ان کے پھیلاؤ سے ہر ایک آنکھ کا طبقۂ شبکیہ یعنی نورانی پردہ بنتا ہے جس پر کل چیزوں کا عکس منعکس ہوتا ہے (مخزن الجواہر ، ٥٥٧). اس تصوّر کے بغیر یہ ارتقا اسی طرح سے ناممکن ہوتا ، جس طرح سے نظر کا عصب بصری کے بغیر پیدا ہونا ناممکن ہے. (١٩٣٧ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ٢٩٧). [عصب + بصر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تائِہ کس صف (---کس ء) امذ.
پھیپھڑے اور معدے کا پٹھا (یہ آلات تنفس و صوت کو حس و حرکت دیتا ہے اور حلق ، مری و معدہ اور دل کو قوت حرکت دیتا ہے) (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ٥٥٨). یہ عصب قلبی ہے اور عصب تائہ (Vague) سے نکلتا ہے. (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ١٣٢). [عصب + ع : تائہ - سرگرداں ، گمراہ].

---سَمْع / سَمْعی کس اضا ؛ کس صف (---فت س ، سک م) امذ.
سماعت کا عصب ، سننے کا پٹھا (یہ قوت سامعہ کا ایک خاص عصب ہے جو دماغ سے شروع ہو کر اندرونی کان میں ختم ہوتا ہے) (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ٥٥٨). عصب سمع کی اس شاخ کے قریب جو قوت سمع کا حقیقی آلہ ہے ، ریاح بند ہو جاتے ہیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ١٣٨). [عصب + سمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَلْبی کس صف (---فت ق ، سک ل) امذ.
دل کا پٹھا. یہ عصب قلبی ... ہے اور عصب تائہ ... سے نکلتا ہے. (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ١٣٢). [عصب + قلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لِسانی کس صف (---کس ل) امذ.
زبان کا پٹھا (یہ سر حرام مغز سے نکلتا ہے اور زبان اور حلق کو قوت حس و قوت ذائقہ بخشتا ہے) (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ٥٥٨). لنگول نرو Lingual Nerve (عصب لسانی) اور عقدۂ تحت الفک (Submaxillary) ہیں. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٦٧). [عصب + لسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُجَوَّف / مُجَوَّفَہ کس صف (---ضم م ، فت ج ، شد و بفت / فت ف) امذ.
جوف دار پٹھا ، عصب بصری. یہ پردہ عصب مجوّف یا نورانی رگ کے پھیلاؤ سے پیدا ہوا ہے. (١٩١٨ ، تحفۂ سائنس ، ٢٥٨). [عصب + مجوف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مِعْدی کس صف (---کس مج م ، سک ع) امذ.
معدے کا پٹھا (یہ اعصاب دماغی کا ایک پٹھا ہے جو معدے کی طرف آکر پھر اوپر کو لوٹ جاتا ہے) (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ٥٥٨). عصب معدی قلب کی حرکت کو عارضی طور پر روک دیتا ہے. (١٩٣٧ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ٧٨). [عصب + معدہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نَسائی کس صف (---فت ن) امذ.
یہ پٹھا کولہے سے ٹخنے تک واقع ہے (مخزن الجواہر ، ٨٨٩). عصب نسائی (Sciatic Nerve) دو فخذی عروق Hemoral Vessels کے ساتھ نظر آ جائے گا. (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ٣٠). [عصب + ع : نَسا - ایک رگ جو سرین سے ٹخنے تک جاتی ہے + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وَجْہی کس صف (---فت و ، سک ج) امذ.
چہرے کا پٹھا (یہ عصب چہرے کے کل عضلات ، زبان ، حلق ، تالو اور کان کے عضلات کو طاقت ، حرکت دیتا ہے) (مخزن الجواہر ، ٥٥٩). فیشیل نرو (Facial Nerve عصب وجہی) کی شاخیں اسی سطح کے اگلے حاشیہ کی اوٹ کے نیچے سے نکل کر چہرہ پر ظاہر ہوتی ہیں. (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٦٣). [عصب + ع : وجہ - چہرہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَصَبات (فت ع ، ص) امذ.
١. (وراثت) وہ اشخاص جو اصحاب الفروض کے موجود ہونے کی حالت میں اس تمام مال کے مالک ہوں جو اصحاب الفروض سے بچے اور اصحاب الفروض نہ ہوں تو میّت کے کل متروکہ کے مالک ہوں ، باپ کی طرف کے مرد رشتہ دار اور فرزند (نور اللغات).

وارث ہوگا ایسا مقرلہ جب کوئی اور وارث مقر کا نہووے ... نہ عصبات ہے نہ ذوی الارحام ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۸)۔ عصبات ... کی تصریح قرآن مجید میں موجود ہے۔ (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲ : ۲۷۷)۔ دادا اور بہن جب دونوں اکٹھے وارث ہوں تو انہیں بالعموم عصبات میں داخل مانا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵)۔ ۲. پٹھے. دماغ کہ وہ محل قوائے نفسانی کا ہے اور اس سے چند عصبات نکلتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۰)۔ [عَصَبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

ـــِ نَسَبِیَہ کس صف (ـــ فت ن ، س ، کس ب ، فت ی) امذ ؛ ج۔
(وراثت) **وہ اشخاص جو نسب کے لحاظ سے عصبات ہوں**۔ عصبات نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱۸۸۹ ، تسہیل الفرایض ، ۱۶)۔ [عصبات + نسب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

عَصَباتی (فت ع ، ص) صف۔
۱. رک : **عصبانی ، اعصابی**. تمبا کو پینے سے ... تمام عصباتی انتظام میں خرابی واقع ہوتی ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۷۳)۔ ۲. **بہت زیادہ زود حس ، مضطرب ، بے چین ، خوف زدہ**. وہ اس کی وجہ سے عصبی المزاج ، شرمیلے اور عصباتی ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۷۹)۔ [رک : عصبات (معنی نمبر ۲) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَصَبانی (فت ع ، ص) صف۔
۱. **عصب (رک) سے منسوب یا متعلق ، اعصابی ، پٹھوں کا**. نوبی غشا اور وہ ایک عصبانی ہے کہ پٹھوں سے بنا ہوا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۲)۔ عصبانی اعضاء کے ساتھ عصبی ریشوں کا ایک خاص بنڈل ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۷)۔ ۲. **خللِ اعصاب کا ؛ (مجازاً) مضطربانہ ، گھبرایا ہوا**. بڑے جوشیلے انداز میں پڑھتا اور عصبانی کیفیت لئے اپنی جگہ واپس آکر بیٹھ جاتا۔ (۱۹۷۷ ، سائیں علی پشاوری ، ۲۵)۔ [عصب (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ مَرِیض (ـــ فت م ، ی مع) امذ۔
خللِ اعصاب کا مریض. یہ مظہر عام طور پر ان نام نہاد عصبانی مریضوں میں ملتا ہے جو صحت حواس اور جنون کے بین بین ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، نفسیات جنون ، ۲۲)۔ جن لوگوں میں اس قسم کی اعصابی علامات ہوتی ہیں وہ عصبانی مریض کہلاتے ہیں ، ان کی علامات عصبانیتیں ... کہلاتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں (ترجمہ) ، ۷۰)۔ [عصبانی + مریض (رک)]۔

عَصَبانِیَت (فت ع ، ص ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
خللِ اعصاب ، فسادِ اعصاب. صرف ایک ہی نہیں بلکہ کئی اسباب کی وجہ سے بچہ میں عصبانیت پیدا ہوجاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۱۰۷)۔ بہترین متوازن شخص سے لے کر انتہائی بیّن طور پر ... تدریج ہوتی ہے ، اسی لیے عباریت اور عصبانیت کے درمیان کوئی خط فاصل نہیں کھینچا جا سکتا۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۲)۔ [عصبانی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عَصَبانِیَتی (فت ع ، ص ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف۔
رک : **عصباتی**. عصبانیتی اشخاص ایسے معاملات کے متعلق پریشان ہوتے ہیں جو فوری اہمیت نہیں رکھتے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۹۲)۔ [عصبانیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَصَبانِیَہ (فت ع ، ص ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) (الف) صف۔
اعصاب سے تعلق رکھنے والا ، اعصابی. دافع امراض عصبانیہ و بلغمیہ ، مقوی معدہ و مقوی اعصاب۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۲)۔ (ب) امذ۔ (عضویات) **عصبی خلیہ**. عصبی خلیہ جس کو آج کل بالعموم عصبانیہ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی (ترجمہ) ، ۲۶)۔ عصبانیہ ہی عصبی نظام کی بنیادی اکائی ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [عصبانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عَصَبَہ (فت ع ، ص ، ب) امذ۔
۱. **سفید رنگ کا ، جسم کا پٹھا ، جسمانی حس و حرکت انھیں پٹھوں کے ذریعے عمل میں آتی ہے**. یہ عضلات جالینوس کے قول کے مطابق تین عدد ہوتے ہیں جو عصبۂ باصرہ کو سہارا دیتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۰)۔ ۲. **باپ کی طرف کا مرد رشتہ دار ؛ (وراثت) وہ شخص جو اصحاب الفروض کے موجود ہونے کی حالت میں اس تمام مال کا مالک ہو جو اصحاب الفروض سے بچے اور اصحاب الفروض نہ ہوں تو میت کے کل متروکہ کا مالک ہو**. مال مردہ کا صاحب فرض کو اور ان وارثوں کو جو نسب سے عصبہ ہیں۔ (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۹)۔ جو شخص صرف ذوی الفروض ہیں نہ عصبہ ، اُن کے حصّوں کا تعیّن ہو سکتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرع محمدیؐ (ترجمہ) ، ۳)۔ اگر اس کے ساتھ یا اسکے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۱۲۷)۔ آپ کے اہل بیت آپ کے اصل عصبہ ہیں۔ (۱۹۶۹ ، اقبال اور اہل بیت ، ۳۶)۔ [ع]۔

ـــ بِغَیرِہٖ (ـــ کس ب ، ی لین ، کس ر ، ہ) امذ۔
(وراثت) **وہ وارث جو دوسرے کے استحقاق کے ذریعے سے ورثہ پاتے ہیں یعنی وہ عصبہ جو عصوبت میں محتاج غیر ہو اور غیر بھی عصبہ ہو ؛ وہ عورت جو کسی مرد کے ذریعے سے جو اس کے محاذی ہو عصبہ ہو جائے** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری)۔ یہ چار عورتیں جو ذی فرض ہیں یعنی بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاتی اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں اور انے عصبہ بغیرہ کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۲۱)۔ [عصبہ + ب (حرفِ جار) + غیر (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذکر]۔

ـــ بِنَفْسِہٖ (ـــ کس ب ، فت ن ، سک ف ، کس س ، ہ) امذ۔
(وراثت) **وہ ورثا جو اپنے خاص استحقاق سے ورثہ پاتے ہیں ؛ وہ عصبہ جو عصوبت میں غیر کا محتاج نہ ہو بلکہ بذاتہ عصبہ ہو ؛**

وہ مرد جو میت سے کسی عورت کے واسطہ کے بغیر نسبت رکھتا ہو. ولی وہ شخص ہے جو عصبہ بنفسہ ہو یعنی وہ مرد جو متصل ہو میت کے ساتھ بغیر واسطہ عورت کے (۱۸٦٧ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۸). عصبہ بنفسہ وہ عصبۂ مذکر ہے جو میت سے بیواسطے مونث کے علاقہ رکھتا ہو. (۱۸۸۹ء ، تسہیل الفرائض ، ۱٦). [عصبہ + ب (حرفِ جار) + نفس (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذکر].

ـــسَبَبی / سَبَبِیّہ کس صف(ـــفت س ، ب / کس ب ، فت ی) امذ.
(وراثت) وہ شخص جو غلام کو آزاد کرنے کے سبب سے عصبہ بنا ہو. آزاد کرنے والے کو کہ وہ سبب سے عصبہ ہوا ہے ، اور اوسے عصبۂ سببی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، علم الفرائض ، ۹). عصبۂ سببیہ یعنی آزاد کنندہ جسے مَوْلَی الْعَتَاقَہ کہتے ہیں. (۱۸۸۹ء ، تسہیل الفرائض ، ۵). [عصبہ + سبب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــمَعَ الْغَیر / مَعَ غَیرِہ (ـــفت م ، ع ، غم ا ، سک ل ، ی لین / فت م ، ع ، ی لین ، کس ر ، ہ) امذ.
(وراثت) وہ ورثا جو اپنے استحقاق اور دوسرے کے استحقاق کے ذریعے سے ورثہ پاتے ہیں ، جو عصبہ عصبہ بغیرہ یا عصبہ بنفسہ نہ ہو ، جو عورت دوسری عورت سے مل کر عصبہ ہو جائے. عصبہ مع الغیر یعنی وہ عورت کہ دوسری عورت سے مل کے عصبہ ہو جاوے. (۱۸٦٧ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۸). عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ہوتے عصبہ ہو جاوے. (۱۸۸۹ء ، تسہیل الفرائض ، ۱٧). [عصبہ + مع (رک) + رک : ال (۱) + غیر (رک) / غیر (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذکر].

ـــنَسَبی / نَسَبِیّہ کس صف(ـــفت ن ، س / کس ب ، فت ی) امذ.
(وراثت) وہ عصبہ جو میت سے نسب اور قرابت کا تعلق رکھتا ہو ، وہ عصبہ جو نسب کے تعلق سے ہو ، اس کی تین قسمیں ہیں : عصبہ بنفسہ ، عصبہ بغیرہ ، عصبہ مع غیرہ. اور اوس کے مولا نے اسے آزاد کر دیا ہو اور وہ اپنا کوئی عصبۂ نسبی نہ چھوڑے. (۱۸۳۵ء ، علم الفرائض ، ۹). (۱) ذوالفروض یعنی وہ لوگ جنکے سہام معین ہیں (۲) عصبۂ نسبیہ. (۱۸۸۹ء ، تسہیل الفرائض ، ۵). عصبۂ نسبی وہ ہے کہ اس میں اور میت میں من حیث النسب والقرابۃ تعلق ہو جیسے ، مثلاً : بیٹا ، بیٹی وغیرہ. (۱۹۰٦ء ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲٦۲). [عصبہ + نسب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَصَبی (فت ع ، ص) صف.
۱. **عصب (رک) سے منسوب یا متعلق ، پٹھے یا پٹھوں کا ، اعصابی.** کل نظام عصبی مع دماغ کے سرعت و تیزی کا غلبہ ہوتا ہے. (۱۸۹۵ء ، فرہنگِ آصفیہ ، ۱۹۰). عصبی امراض کی یہ خصوصیت ہے کہ صرف باتوں کا مریض پر نہایت قوی اثر ہوتا ہے. (۱۹۰۸ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳٦۸). جن کی تعلیل میں عصبی بافت Nervous Tissue کے مخصوص خواص شامل ہوتے ہیں. (۱۹٦۳ء ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۸۲). ۲. **کمزور اعصاب والا ، بے حد زود حس ، جلد مضطرب یا بے چین ہو جانے والا.** وہ نحف البنیہ ، رقیق القلب اور عصبی لڑکا تھا. (۱۹۳۱ء ، زہرا ، ۹). [عصب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــالْمِزاج (ـــضم ی ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
رک : عصبی ، معنی نمبر ۲. ایک شخص کو عصبی المزاج کے نفسی حالت کے مقابلہ کرنے کا اس وقت خیال آتا ہے جب کہ وہ گفتگو کے علاوہ دوسرے مشاغل میں مصروف ہوتا ہے. (۱۹۳۸ء ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۵٧). مسٹر نیڈو عصبی المزاج بزرگ تھے. (۱۹۸٧ء ، شہاب نامہ ، ۱۲٦). [عصبی + رک : ال (۱) + مزاج (رک)].

ـــالْمِزاجی (ـــضم ی ، غم ا ، سک ل ، کس م) امث.
اعصابی کمزوری ، بے حد زُود حسی ، جلد مضطرب یا بے چین ہونے کی کیفیت (انگ : Nervous Tissue). اسی احساس ملف کے باعث اختناق الرحم عصبی المزاجی اور شدید صورتوں میں آسیب فکر کی کیفیات اور عصبی امراض اٹھ کھڑے ہوتے ہیں. (۱۹٦٦ء ، افکار حاضرہ (ترجمہ) ، ۳۴۳). [عصبی المزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــتَمَوُّج (ـــفت ت ، م ، شد و بضم) امذ.
جسم کے پٹھے کی لہر دار حرکت. جب کوئی عصبی تموج اس خلیہ تک پہنچتا ہے تو یہ تصوّر چمک اٹھتا ہے اور شعوری ہو جاتا ہے. (۱۹۳۲ء ، اساسِ نفسیات ، ۲۳). [عصبی + تموج (رک)].

ـــتَناؤ (ـــفت ت ، و مج) امذ.
جسم کے پٹھے کا کھنچاؤ ؛ مجازاً بے چینی. "زیدی کا حشر" ایک خاص زعم اور عصبی تناؤ کے زیر اثر لکھا گیا تھا. (۱۹۳۵ء ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۰۹). [عصبی + تناؤ (رک)].

ـــتَہَیُّج (ـــفت ت ، ہ ، شد ی بضم) امذ.
اعصابی ہیجان. "ذاتی شدت" سے ہماری مراد عصبی تہیج کا نفسی مقابل ہے. (۱۹۳۱ء ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۹۸). [عصبی + تہیج (رک)].

ـــحَیاتِیات (ـــفت ح ، کس ت) امث.
حیاتیات کی ایک شاخ جو مطالعۂ اعصاب سے متعلق ہے. آجکل عصبی حیاتیات (Neurobiology) اور اسی قسم کے دوسرے اہم مضامین کو فروغ دینے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے. (۱۹۸۱ء ، رسالہ جدید سائنس ، جولائی تا دسمبر ، ۹٦). [عصبی + حیاتیات (رک)].

ـــخَلِیَّہ (ـــفت خ ، کس ل ، فت ی) امذ.
حیاتیاتی خلیہ کی ایک مخصوص قسم جو کہ جانداروں کے اعصابی نظام کی اکائی ہے ، یہ ایک مرکزہ پر مشتمل ہے جس کے گرد سائٹو پلازم ہوتا ہے جہاں سے دھاگے جیسے ریشے نکلتے ہیں ، عصبانیہ (انگ : Neuron). ایک دو قطبی عصبی خلیہ ... جو موزائیہ خلیہ ... کے نیچے کی طرف واقع ہوتا ہے. (۱۹٧۱ء ، حشریات ، ۳۵). [عصبی + خلیہ (رک)].

ـــ فِعْلیات (ـــ کس ف ، سک ع ، کس ل) امث.
اعصابی نظام کے افعال کا علم (انگ: Nerneurophysiology).
حیاتی کیمیا عصبی فعلیات اور جینیات Genetics پر مشتمل ہے۔ (۱۹۸۱ ، رسالہ جدید سائنس ، جولائی تا دسمبر ، ۵۲).
[عصبی + فعل (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــ مَرْکَز (ـــ فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
عصبی خلیوں کا گروہ جہاں سے اعصاب متفرع ہوتے ہیں ؛ (مجازاً) کنٹرول کرنے والا مرکز (انگ : Nervousness).
آزاد نقد کی جتنی مقدار حقیقت میں دستیاب ہو سکتی تھی اس کے وہ امین اور اس پورے جسی نظام کے عصبی مرکز تھے۔(۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۸). [عصبی + مرکز (رک)].

ـــ نِظام (ـــ کس ن) امذ.
(حیاتیات) کسی عضویے میں موجود تمام عصبی خلیے اور عصبی نسیجات بشمول دماغ ، حرام مغز ، اعصاب و عصبی مراکز (انگ : Nervous System).اس کتاب کو اُن جدید ترقیات کے دوش بدوش لے آئے ہیں جو خود آئین عصبی نظام کی فعلیات کے متعلق ہوئی ہیں۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (دیباچہ) ، ج).
[عصبی + نظام (رک)].

ـــ نَہا کَت (ـــ فت ن ، ک) امث.
اعصابی ضعف ، شدید تناؤ کے باعث اعصاب کا کمزور ہو جانا.
اسے عصبی نہا کت (Neurostrenid) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۹).[عصبی + نہا کت ۔ نہکۃ ۔ کمزوری].

عَصَبِیات (فت ع ، ص ، کس ب) امث.
اعصابی نظام کا سائنسی مطالعہ یا علم ، علم الاعصاب (انگ : Neurology). اب آخر میں علمائے نفسیات اور ماہرین عصبیات کو بھی اسل واقعہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ (۱۹۲۶ ، سمن پوش ، ۶۳). [عصبی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ داں امذ.
علم الاعصاب کا عالم (انگ : Neurologist). ایک روسی عصبیات داں بیخ تریف نے جو پاولوف کا ہم عصر تھا اپنے مطالعوں کا سب سے زیادہ حصہ شرط سازی کی ایک قسم کے لیے وقف کر دیا۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۶۰).
[عصبیات + ف : داں ، دانستن ۔ جاننا].

عَصَبِیاتی (فت ع ، ص ، کس ب) صف.
عصبیات (رک) سے منسوب یا متعلق. ہم اس صورت میں بھی عصبیاتی شہادت استعمال کر سکتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۱۳۲). [عصبیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَصَبِیَّت (فت ع ، ص ، کس ب ، فت ی) امث ؛ ← عَصَبِیَّۃ.
۱. گروہ بندی کی وجہ سے پیدا ہونے والی مضبوطی ، قرابت کا لحاظ و خیال ، اپنے مسلک یا گروہ کی وفاداری اور پاسداری.

قوم ساری ہے ، جیسے ایک انسان
عصبیۃ ہے لیکن اوسکی جان

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۳۱) استحقاق کا مطالبہ و اظہار کی مقاومت عصبیت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱). معاشرے کے مختلف طبقوں میں اصناف شاعری کے لیے عصبیت کو کچھ دخل ہے۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۹). **۲. اپنوں کی بے جا حمایت اور دوسروں سے نفرت ، تعصب.** منشی جی پر ایسی عصبیت طاری تھی کہ معمولی اخلاق کا اظہار بھی نہ کر سکے۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۱). اسی دور میں مشرقی پاکستان میں علاقائی عصبیت کے جراثیم پیدا ہونا شروع ہو گئے تھے۔ (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۵۱۵). **۳. خویشی ، وہ تعلق جو وراثت میں حصے کا مستحق کرے** (اُردو قانونی ڈکشنری). [عصبی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَصَبِیَّہ (فت ع ، ص ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
رک : **عصبی خلیہ.** عصبیہ (Neuron) کی اصطلاح اس بات کو بہتر ظاہر کرتی ہے کہ وہ حقیقی «عصب ریشہ» ہے۔ (۱۹۳۱ ، نسیجات ، ۱ : ۱۵۵). عصبیہ اعصابی نظام کا سب سے چھوٹا ٹکڑا ہے ، دوسرے خلیوں کی طرح اس کا بھی ایک مرکزہ (Nucleus) ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۷). [عَصَبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَصْد (فت ع ، سک ص) امذ.
لپیٹ کرنا باندھنا ، مروڑ ، پیچیدگی.

لوہو کے گھونٹ یہاں پئے کر وہاں ہوا ہے عصد
یہاں پیچ پر تھا پیچ جو وہاں طرّہ کو تھا عصد

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۲۰۷). [ع].

عَصْر (فت ع ، سک ص) امذ.
۱. زمانہ ، دور ، عہد.

عصر میں اپنے ہو جو میری زباں
راز پنہاں کون کرے جگ میں عیاں

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۸۶).

اسفندیار عصر و نمودار و نامدار
شیر آئے سامنے تو کرے تیر سے شکار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۴). یکتائے عصر بھائی مولانا نواب سید امداد امام صاحب...تفصیلی حالات جناب صدراعظم کے اور میرے نہیں جانتے (۱۹۲۲ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۰۳). وہ اپنے عصر کے حالات سے واقف ہیں اور اپنے دور کے بارے میں آگاہی رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۲). **۲. دن کا اخیر حصہ ، سہ پہر.** عصر کا وقت ہوا ، سیر تماشے کی خاطر خیمے سے نکل کر صندلیوں پر بیٹھے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۱). عصر کے بعد کھانا پکانے کی طرف متوجہ ہوئی۔ (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۵۱). عصر میں کچھ وقت رہتا تھا ، شہر ابھی سنسان پڑا تھا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۰۲).
۳. نماز عصر ، ظہر اور مغرب کے درمیان کی نماز.

عصر کی اذان ہو طیاری نماز
کریں لوگ عیسیٰ کی آوے آواز

(۱۶۶۹ء ، آخر گشت ، ۵۰). بعضوں نے کہا ہے کہ دو قبل عصر کے پڑھے اور دلیل اون کی اوپر گزری. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۶). حضرت عمر کو ایک مرتبہ عصر کی نماز باجماعت نہ ملی. وہ سخت متاسف ہوئے. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۱۳۲). [ع].

---ُالحَجَر (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ج) امذ.
پتھر کا دور ، انسانی تہذیب کا وہ زمانہ جب پتھر کے آلات اور ہتھیار استعمال ہوتے تھے. یونان میں عصرالحجر کی باقیات پر ... بحث کی ہے. (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸).
[عصر + رک : ال (۱) + حجر (رک)].

---آفِریں (---سک نیز کس ف ، ی مع) صف.
زمانہ پیدا کرنے والا ، نیا ماحول پیدا کرنے والا ، نیا ذہن پیدا کرنے والا (فیروزاللغات). [عصر + آفریں ، آفریدن ـ پیدا کرنا].

---ِحاضِر کس صف(---کس ض) امذ.
موجودہ زمانہ ، دورِ حاضر.

بہ بتاں عصر حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ ، نہ تراشِ آزرانہ

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۲۳). ہر شاعر خود کو عصر حاضر کا ترجمان کہتا ہے. (۱۹۸۱ء ، عصارانا ، ۱۰). [عصر + حاضر (رک)].

---ِرَواں کس صف(---فت ر) امذ.
رک : **عصر حاضر.**

عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۱۲۸). روایت وہ روح ہے جو کسی عصر رواں میں دھڑکتی ہے. (۱۹۶۲ء ، ... خشک چشمے کے کنارے ، ۲۵). [عصر + رواں (رک)].

---ِزَرِّیں کس صف(---فت ز ، شد ر بکس) امذ.
سنہری دور ، کسی قوم کی انتہائی ترقی اور خوشحالی کا زمانہ. پھر یہی عہد ہے جس میں جاپان کے ایک عصر زریں یعنی عصر نارا (۷۱۰ء تا ۷۹۴ء) کی ابتدا ہوئی. (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۸۲). [عصر + زریں (رک)].

---ِنَو کس صف(---و لین) امذ.
نیا زمانہ ، دورِ جدید.

کشتیٔ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر نو رات ہے ، دھندلا سا ستارا تو ہے

(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۲۳۰). کسے فرصت ہو گی کہ عصر نو کے ملبے میں عزت نفس کی تلاش کرے. (۱۹۶۸ء ، آواز دوست ، ۱۲).
[عصر + ف : نو (رک)].

---وُسطیٰ کس صف(---ضم و ، سک س ، ا بشکل ی) امذ.
تاریخ کا درمیانی دور ، عہد وسطیٰ ۱۰۰۰ء سے ۱۳۰۰ء تک یا وسیع تر مفہوم میں ۶۰۰ء سے ۱۵۰۰ء تک کا زمانہ. یونانیوں کی طرح رومیوں کا بھی آفتاب غروب ہو گیا ... رومیوں کے بعد "وسطی دور" (عصر وسطیٰ) کا آغاز ہوا. (۱۹۶۳ء ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۹).
[عصر + وسطیٰ (رک)].

عَصْرانَہ (فت ع ، سک ص ، فت ن) امذ ؛ م ف.
تیسرے پہر کی دعوت یا پارٹی جس میں عموماً چائے ، بسکٹ ، پھل وغیرہ ہوتے ہیں. اس وقت ایک عصرانہ میں شرکت کرنا تھی. (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۵۹). دوسرے روز جموں کے شہریوں نے ہمارے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۵۴۳). [عصر (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

عَصْری (فت ع ، سک ص) صف.
زمانے کا ، زمانے سے متعلق ، عہد کا ، عہد یا زمانے کے مطابق ، زمانی. اپنی زبان اور تمدن کو عصری رکھنے کے لیے دنیا کی ہر زبان کی اچھی کتابوں کا ترجمہ ہمیشہ جاری رہنا چاہیے. (۱۹۳۵ء ، جدید قانون بین‌الممالک کا آغاز (دیباچہ) ، ز). وقتی تاثرات اور عصری آہستہ خرامی کے شکوے ہمیشہ قابل اعتنا نہیں ہوتے. (۱۹۸۸ء ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۴). [عصر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حالات امذ ؛ ج.
زمانے کے حالات ، عہد کے حالات. تاریخی اور عصری حالات کا معلوماتی جائزہ لیا ہے. (۱۹۸۶ء ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۸). [عصری + حالات (رک)].

---عُلُوم (---ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
زمانے کے علم و فن. غالباً ایک نامعلوم عرصے تک عصری علوم کا اصل ماخذ اور مغربی افکار ... ذریعۂ زبان انگریزی ہی ہے گی. (۱۹۶۶ء ، افکار حاضرہ ، ۱۷). وہ عصری علوم اور دانش وروں کے کارناموں کو بھی پیش نظر رکھ سکتا ہے. (۱۹۸۶ء ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۵۱). [عصری + علوم (رک)].

---مَیلانات (---ی لین) امذ ؛ ج.
موجودہ دور کے رجحانات ، عہد حاضر کے تقاضے. یہ نظمیں عصری نوعیت کی ہیں ، یہی وجہ ہے کہ ان میں عصری میلانات کی ترجمانی اور عکاسی پوری طرح موجود ہے. (۱۹۶۱ء ، جدید شاعری ، ۱۷۱). [عصری + میلان (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

عَصْرِیَّت (فت ع ، سک ص ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عصری ہونے کی حالت یا کیفیت ، زمانیت. ادب میں روح عصر ضروری ہے عصریت ضروری نہیں. (۱۹۷۳ء ، نظر اور نظریے ، ۱۳۶).
[عصری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَصْرِیَّہ (فت ع ، سک ص ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
رک : **عصری.** دینی علوم کی تکمیل کے ساتھ ضروریات عصریہ میں بھی مہارت پیدا کرنے کا کفیل ہو. (۱۹۴۳ء ، حیات شبلی ، ۴۳۳). دارالمصنفین کے ترجموں میں روح الاجتماع ، انقلاب الامم ، فطرت نسوانی اور افکار عصریہ قابل ذکر ہیں. (۱۹۸۳ء ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۰). [عصری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُصْعُص (ضم نیز فت ع ، سک ص ، ضم نیز فت ع) امذ.
سرین کے درمیان کی ہڈی ، دم کی ہڈی. عصعص کی ہڈی کا آخری حصہ جسے دمچی کی ہڈی کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۰۵). [ع].

عُصْعُصی (ضم نیز فت ع ، سک ص ، ضم نیز فت ع) صف.
عُصْعُص (رک) سے منسوب یا متعلق ، دم کی ہڈی کا. عصعصی قبلہ (Coccygeal Body) عصعص کے سامنے عین نیچے واقع ہے. (۱۹۳۳ ، امشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۴). [عصعص (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَصْف (فت ع ، سک ص) امذ.
بُھس ، بھوسا. عصفِ ماکول کے معنی ایسی کھیتی کے ہیں جس کے دانے کھالیے ہوں اور ڈنٹھل باقی رہ گئے ہوں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۰). [ع].

عُصْفُر (ضم ع ، سک ص ، ضم ف) امذ.
کُسم ، زعفران. قسم اول رنگ عروسک گل خشک جس کو کافشہ اور عصفر بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۰). [ع].

عُصْفُرِیں (ضم ع ، سک ص ، ضم ف ، ی مع) صف.
کُسم کا یا کُسم جیسا ، زرد رنگ کا.

عصفریں کاکلیں یا پشم و قصب کے لچھے
انگ بل کل میں لپٹے ہوئے دیو انگنائیں

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۲۱). [عصفر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

عُصْفُور (ضم ع ، سک ص ، و مع) امث.
چڑیا ، کنجشک.

پرندیاں کتیاں عین عصفور سیاں
اُڈے پر اُترتیاں سو جا دور سیاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵).

یوں مرغِ دل اس زلف کے پھندے میں پھنسا ہے
جوں رشتۂ صیاد میں عصفور کی گردن

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۳۲).

ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل
شاہیں گدائے دانۂ عصفور ہو گیا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۲). [ع].

عُصْفُورِیَّہ (ضم ع ، سک ص ، و مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
اڈے پر بیٹھنے والا پرند. بیاگمہ (ان سیسوربز) یا اڈے پر بیٹھنے والے پرند انہیں اکثر عصفوریہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۷). [عصفور (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَضْل (فت ع ، سک ض) امذ.
(قانون) بیوہ کو دوسرا خاوند کرنے سے باز رکھنا ؛ کسی پر کام کا سخت اور دشوار ہونا، سخت کام (اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

عِصَم (کس ع ، فت ص) امث ؛ ج.
عصمتیں ، پارسائیاں.

صفت ہے عاصم و معصوم و معتصم جس کی
جو معتصم کہ ہے تمثالِ اعتصام و عصم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۲۹). [عصمت (رک) کی جمع].

عِصْمَت (کس ع ، سک ص ، فت م) امث.
۱. اپنے آپ کو گناہ سے بچانا ، لغزش و خطا سے پاک ہونا ، پرہیزگاری ، پارسائی ، پاک دامنی.

درِ دُرجِ عصمت کی ات نامدار
مہِ برجِ عفت کی عالی وقار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷).

منبعِ شرم و معدنِ عصمت
مظہرِ خُلق و حِلم کانِ حیا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳). اللہ میری عصمت اور عفت کا گواہ ہے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۵). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بہت سے ایسے احکام تلقین کیے جن میں شہوت رانی سے روکا اور عفت و عصمت کی تاکید کی. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۶۵).

بیٹی کے لیے عصمت و عفت لازم
بیٹے کے لیے تیغ و شجاعت لازم

(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک (ترجمۂ کلام) ، ۱۶۱). **۲. (علمِ کلام) وہ پاک دامنی جو ابتدائے پیدائش سے آخر عمر تک رہے یعنی گناہ سے عمر بھر بچا رہنا.** اور عذاب قبر بھی احادیث صحیحہ سے ثابت اور عصمت پیغمبروں کے متفق علیہ ہے. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۴). اور عصمت خاص انبیا علیہم السلام کا حصہ ہے (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۳). **۳. (اسلامی قانون) مال کا دوسروں کے قبضے سے قانوناً محفوظ ہونا.** کیونکہ عصمت تو ایک اسلامی قانون ہے ، غیر اسلامی ملک کے باشندے اس قانون کے محکوم نہیں ہیں ، لہذا مسلمانوں کا مال ان کے حق میں معصوم نہیں ہے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۸۹). [ع].

۔۔۔ بی بی (اَسْت) اَز بے چادَری کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص محض مجبوری کی وجہ سے گناہ سے باز رہے یا نیک کام کرے. تمہارا پرہیز اگر ہو گا بھی تو عصمت بی بی از بے چادری ہو گا. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۲۹۵).

پارسائی پردہ محرومی کا ہے
«عصمت بی بی است از بے چادری»

(۱۹۷۳ ، کلام حکیم ، ۱۰۹).

۔۔۔ پَر حَرف آنا محاورہ.
پاک دامنی پر الزام آنا ، پارسائی میں بٹا لگنا ، بدنامی ہونا.

دامن پہ مرا نہ چھوٹے پائے
عصمت پہ مری نہ حرف آئے

(۱۸۶۱ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات)).

۔۔۔ پَر ہاتھ ڈالنا محاورہ.
(عورت کی) عزت پر حملہ کرنا ، آبروریزی کرنا ، عصمت دری کرنا

وہ اس موقع کی تاک میں رہتی ہے کہ گوروں کو موت کے گھاٹ اتار کر نہیں ... بتا دے کہ ہندوستانی عورت کی عصمت پر ہاتھ ڈالنا آسان کام نہیں۔ (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۹۳)۔

---دار صف۔
باعصمت ، پاک دامن ، عفیفہ۔ اپکاایکی نامحرم سے بات کرنا عصمت داروں کو نہ چاہیے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۲۶)۔
[عصمت + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---داری امث۔
باعصمت ہونا ، پاک دامن ہونا۔ اوسکا خیال تھا کہ عورت کی صفت عصمت داری ہے۔ (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۱)۔

شاق اہلِ شوق پر تھیں اس کی عصمت داریاں
سچ ہے لیکن حسن درپردہ بہت بدنام تھا

(۱۹۳۶ ، غزلستان ، ۱۸)۔ [عصمت دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دَری (---فت د) امث۔
عورت کی مرضی کے خلاف اس کے ساتھ جنسی فعل انجام دینا ، زنا بالجبر ، عورت کی آبروریزی۔ کہیں ان عورتوں کی عصمت دری کرنے کو تو نہیں آئے ہیں جو ... تہوار میں مشغول تھیں۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۵۷۶)۔ کسی کنواری کی عصمت دری ہوتی تو یہ اقدام خود اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کے وارث کے خلاف متصور ہوتا تھا۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۳۲)۔
ف : کرنا ، ہونا۔ [عصمت + ف : در ، دریدن ـ پھاڑنا ، پارہ پارہ کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا]۔

---سَرا (---فت س) امث۔
باپردہ بیبیوں کے رہنے کا مکان ، زنان خانہ۔

عصمت سرا میں رونے سے کہرام پڑ گیا
غل تھا کہ گھر حُسینؑ و حَسنؑ کا اوجڑ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۴۷)۔ [عصمت + سرا (رک)]۔

---شِعاری (---کس ش) امث۔
پاک دامن ہونا۔

ادا داں سے توڑی بدمستی نے مُہرِ خاموشی
عیاں تھے جوہر عصمت شعاری روئے انور سے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۸۰)۔ [عصمت + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---فَروش (---کس نیز فت ف ، و مع) صف۔
جسم بیچنے والی ، کسبی ، طوائف ، رنڈی۔ عین اس زمانے میں دارالحکومت یونان میں ایک عصمت فروش عورت فراینی کی دلربائیوں کا چرچا پھیلنے لگتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۷)۔ معبد زہرہ کی کنواریاں سب کی سب پاکباز رہی ہوں یا عصمت فروش اس سے بحث نہیں۔ (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۳۰)۔ [عصمت + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا]۔

---فَروشانَہ (---کس نیز فت ف ، و مع ، فت ن) صف ، م ف۔
رنڈیوں جیسا ، کسبیوں کی طرح کا۔ ان کی بے باک نگاہیں ، ان کے شرمناک کنائے ان کی اخلاق سوز ادائیں ، ان کے مخرب نفس ترانے ، ان کے عصمت فروشانہ غمزے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۴۳)۔ [عصمت فروش (رک) + ف : انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

---فَروشی (---کس نیز فت ف) امث۔
جسم بیچنے کا کام یا پیشہ ، کسبی کا کام یا پیشہ۔

مے کشی ، عصمت فروشی ، ڈانس ، عریانی ، جُوا
اک مہذب ملک کو کیا یہ سب آزادی نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸۳)۔ [عصمت فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کا پَردَہ چاک کَرْنا محاورہ۔
عورت کی آبروریزی کرنا ، عزت لوٹنا۔ پاک دامن بیٹیوں اور بہنوں کی عصمت کا پردہ چاک کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۰)۔

---کی دیوی امث۔
نہایت پاکیزہ اور پاک دامن عورت ، مجسمۂ عصمت۔ عصمت کی دیویاں اس لیے کہ ہاتھ بندھے ہوئے تھے اپنے منہ بغلوں میں چھپا رہی تھیں۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۴)۔

---کھو دینا محاورہ۔
عزت گنوا دینا ، بےعصمت ہو جانا ، بے آبرو ہو جانا۔ جو عورت عصمت کھو دیتی ہے ہے وہ اپنی وطنیت کھو دیتی ہے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۷۰)۔

---لینا محاورہ۔
عورت کی آبروریزی کرنا ، زنا بالجبر کرنا۔ یہاں پہنچتے ہی اس حبشی نے میری عصمت لی۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۵۵)۔

---مَآب (---فت م ، مد ا) صف۔
گناہ سے پاک ، پاک دامن ، عصمت کا مرجع۔

اوس رات بادشاہِ اسم وقتِ خواب کے
تھے گھر میں اُمہاتی عصمت مآب کے

(۱۸۳۳ ، میلاد معصومین ، ۳۹)۔ باغی لوگوں سے بچکر عصمت مآب عورتیں روپوش ہو سکتی تھیں۔ (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۳۲)۔

جو پیر مدرسہ کے نہ آئے فریب میں
اس کی طرح نہیں کوئی عصمت مآب اور

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۰)۔ [عصمت + مآب (رک)]۔

عِصْمَتی (کس ع ، سک ص ، فت م) صف۔
باعصمت ، پاک دامن۔

جُھڑیاں پڑ گئیں آخر کو رُخِ توبہ پر
عصمتی اُس کو سمجھتے ہیں جو تھے توبہ شکن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۰)۔ [عصمت + ی ، لاحقۂ صفت]۔

عُصُوبَت (ضم ع ، و مع ، فت ب) امث۔
(وراثت) عصبہ (رک) ہونا ، عصبہ ہونے کی حالت۔

باپ کو سدس دیگے ایک سدس جو باقی ہے وہ بھی عصوبت کی راہ سے باپ ہی کو دینگے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۳۹). بذریعۂ عصوبت ایک حصّہ وراثۃً پانے کا مستحق ہو گا. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرح محمدیؔ ، ۱۳۸). [ع].

عُصُور (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
زمانے.

لہیبِ نفسہا حدیثِ حیات
نہ طُولِ عُصُور و دُہور و قُرُون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مُغنّی ، ۱۳۳). [ع : عَصْر (رک) کی جمع].

عَصَہ (۱) (فت ع ، س) امذ.
سلاخ کی شکل کا جرثومہ ، خصوصاً وہ جو نسیجات میں داخل ہو کر مرض کا باعث بنتا ہے. (جراثیم کی) بہت سی اقسام ... اپنی خاص شکل سے ، مثلاً : بیسیلس (عصہ) (سلاخ کی طرح) کوکائی (نقطہ) (کروی شکل) اسپائروکیٹ (بام پچھلی کی طرح) جیسے نام سے منسوب کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۰ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۶۳۸). [عَصا (رک) کا بگاڑ].

عَصَہ (۲) (فت ع ، ص) امذ.
عورتوں کے سر سے باندھنے کا کپڑا ، وہ رومال جو سوتے وقت سر سے باندھا جائے (ماخوذ : پلیٹس ؛ فیروزاللغات).
[مقامی (عصابہ (رک) کا بگاڑ)].

عَصیٰ الرّاعی (فت ع ، ا بشکل ی ، غم ا ، ل ، شد ر) است ؛ امذ.
(طب) ایک روئیدگی دواءً مستعمل ؛ رک : عصائے موسیٰ.
لال چولائی تو بہت گرمی رکھتی ہے حالانکہ عصیٰ الراعی سرد ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۳). [عَصیٰ ـ عصا + رک : ال (۱) + راعی (رک)].

عِصْیان (کس ع ، سک ص) امذ.
۱. گناہ ، پاپ ، معصیت ، جرم.

ظالماں سب مل کے مارے کیوں مرے دُرِ یتیم
ظلم کر مارے ہیں ہے ہے بانئے بے عصیان آج

(۱۷۰۵ ، مرثیہ داس (بیاضِ مراثی ، ۳۵)).

ہے یہ نظیر عصیاں قریں ، جانے ہے باصدق و یقیں
ہو کی ترے ہی فضل سے ہر جا مری کھوٹی کھری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷). وہ اپنی اطاعت کے ذریعہ سے ثواب ، اور عصیان کر کے عتاب کا مستحق ہو جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۶۱).

عصیاں کی بزمِ تیرہ میں اک نور کی کرن
اہلِ نظر بھی حاصلِ ایماں کہیں جسے

(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۳۷). ۲. نافرمانی ، ترک اطاعت.
وہاں کے نایب نے اوسکا عصیان کیا اور اوس سے بغی ہو گئے. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲). جوانوں نے عصیان و نافرمانی کی اور مشایخ و بزرگان کا امر قبول نہ کیا. (۱۹۰۵ ، لُمعۃالضّیا ، ۱۳۵). [ع].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
خطا کو چُھپانے والا ، قصور اور غلطی پر پردہ ڈالنے والا.

سیکڑے پر جھوم کر بادل نہیں آتے ہیں یہ
دامنِ رحمت کسی کا ذیلِ عصیاں پوش ہے

(۱۹۱۵ ، شمشاد (مہذب اللغات)). [عصیان + ف : پوش ، پوشیدن ـ چُھپانا].

ـــ شِعار (ـــ کس ش) صف.
گناہ گار ، عاصی.

جو ہوتے ہیں دنیا میں عصیاں شعار
وہی کھینچتے ہیں ندامت کے بار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۸۵). آج تیرا ایک گنہ گار و عصیاں شعار بندہ تیرے حضور میں حاضر ہوا ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۵۳). [عصیان + شعار (رک)].

ـــ کار صف.
گناہ گار ، عاصی.

ہادیِ گمرہاں بد کردار
شافعِ بندگانِ عصیاں کار

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۵). [عصیان + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ کاری است.
گناہ کاری ، ارتکابِ گناہ. غضب و غصّۂ انسانی کیا کیا حرکاتِ ناشایستہ اور عصیاں کاری کرا رہا ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۹). [عصیان کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَدَنی کس صف (ـــ فت م ، د) امذ.
سِوِل نافرمانی (لوگوں کا ملک کے قوانین کو ماننے اور ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے انکار کرنا جو سیاسی مہم کے ضمن میں ہو).
مسلم لیگ کی تحریکِ عصیانِ مدنی کے دوران پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہو گیا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۴۲ مئی ، ۱۰). [عصیان + مدنی (رک)].

عِصْیانات (کس ع ، سک ص) امذ ؛ ج.
عصیان (رک) کی جمع ، گناہ.

یارب نصوح آسا مجھے توبہ کی دے توفیق اور
مغفورِ عصیانات کر صدقہ ترے محبوب کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵). [عصیان (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

عَصِیب (فت ع ، ی مع) صف.
(قانون) طرف دار ، رشتہ دار (اُردو قانونی ڈکشنری). [ع].

عَصِیدَہ (فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
ایک حلوہ جو گھی اور آٹے سے تیار ہوتا ہے ؛ ایک قسم کا حلوہ.
وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آٹے سے اوپر ہیات عصیدہ کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۸). ایک قسم کا کھانا ہے کہ ایک گوشت اور روٹی اور شیر و شکر سے تیار کرتے ہیں ... کہ ایک قسم کا عصیدہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲). [ع].

عَصیر (فت ع ، ی مع) امذ.
۱. **کسی چیز کا نچوڑا ہوا پانی یا شیرہ ، نچوڑ ، آب انگور.**

رہی درونۂ عاشق میں تا فشارِ غم
اخیر گوشۂ داماں پہ لائے دل کا عصیر

(۱۸۷۷ء ، کلیات قلق میرٹھی ، ۳۰۹). ۲. **(مجازاً) انگوری شراب.** دو خلیطوں سے منع فرمایا اور عصیر اور نبیذ کے پینے سے ... نہی کی. (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۰۵).

انگوریے عصیر تاب کے ہیں
یہ کچھی کام دیو کا استھان

(۱۹۶۳ء ، کلکِ موج ، ۱۸۵). [ع].

ـــ خَلَوی کس صف (ـــ فت خ ، ل) امذ.
خلیے کی رطوبت. عصیر خلوی کی ایک ایسی مقدار کے موجودہ تصور کا سہرا جس کے اندر ایک مرکز یا نوات (گٹھلی) گھر ہوا ہو ، براؤن ... کے سر ہے. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲).
[عصیر + خلوی (خلیہ (رک) سے منسوب)].

ـــ ہاضِم کس صف (ـــ کس ض) امذ.
ہضم کے فعل میں مدد دینے والی رطوبت یا رَس. اگر خلیے سے اخراج پانے والی چیز ایک ردی پیدائش نہ ہو بلکہ یہ ایک مفید مادہ ، مثال کے طور پر عصیر ہاضم ، یعنی ہضم کے فعل میں مدد دینے والی رطوبت یا شیرہ ہو. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۰). [عصیر + ہاضم (رک)].

عَصیرات (فت ع ، ی مع) امذ ، ج.
عصیرۃ (رک) کی جمع ، **عرقیات.** اعتصار ... وہ عمل ہے جس کے ذریعہ ہم نباتی اشیا سے رس اور تیل نچوڑ کر نکالتے ہیں ، جیسے عصیرات (Succi) کی تیاری میں. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۶). [عصیر + ات ، لاحقۂ جمع].

عُصَیوی (ضم ع ، فت ص ، شد ی بفت) صف.
عُصَیہ (سلاخ کی شکل کا جرثومہ) سے منسوب یا متعلق. مزمن عصیوی زحیر (Chronic Bacillary Dysentery) کی اسہالوں میں اور التہابی قولونی حالتوں میں ایک نہایت عمدہ معاء شوبہ ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۲).
[ع : عصیہ (ہ مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ صفت].

عُصَیّہ (ضم ع ، فت ص ، شد ی بفت) امذ.
چھوٹا عصا. (طب) سلاخ کی شکل کا جرثومہ ، خصوصاً وہ جو نسیجات میں داخل ہو کر مرض کا باعث بنتا ہے. سلاخ نما جراثیم عصیے کہلاتے ہیں (واحد عصیہ) ، وہ عام طور پر سیدھے اور ستونی ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی خُرد حیاتیات ، ۵۵). [عصا (رک) کی تصغیر].

ـــ تَدَرُّن کس اضا (ـــ فت ت ، د ، شد ر بضم) امذ.
(طب) وہ عصیہ جس سے جسم کے کسی عضو پر دانہ یا اُبھار پیدا ہو جائے. پرانے ٹیوبرکلین (Old Tuberculin) قوہ کا امتحان اس طرح کیا جاتا ہے کہ جو معتاد عصیۂ تدرن سے سرایت زدہ گنی پگوں یا دوسرے حیوانات میں مخصوص سمیت پیدا کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶). [عصیہ + ع : تدرّن ـ دانہ دار یا اُبھار دار ہونا].

ـــ قُولُونی کس صف (ـــ و مع ، و مع) امذ.
(طب) رودہ پنجم یا خمدار آنت میں داخل ہونے والا عصیہ جس سے التہاب مرارہ یا پتے کی سوجن کا مرض لاحق ہوتا ہے. عصیۂ قولونی (B-Coli) ... یہ اثنا عشری سے سرایت کی توسیع ہو جانے کا بھی نتیجہ ہو سکتا ہے. (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۰). [عصیہ + ع : قولون ـ خمدار آنت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَضّ (فت ع ، شد ض) امذ.
دانت سے کاٹنا یا پکڑنا.

نہ ہو عضِ انامل سے تلافی
بلی مٹی میں ناموس و حمیت

(۱۹۶۳ء ، کلک موج ، ۸۶). [ع].

عُضاۃ (ضم ع) امذ ، ج.
خوش حال لوگ جن کے لیے زمانے کے حالات سازگار ہوں. شکایت عضاۃ امّت کی کرتے ہیں ، پھر باہر آ کر گریہ و بکا کرتے ہیں اور واپس اندر جاتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، لمعۃ الضّیا ، ۱۰۶).
[ع : عاضی (ـ خوش حال آدمی) کی جمع].

عِضادہ (کس ع ، فت د) امذ.
لکڑی کے دروازے کا بازو ، کنارہ ؛ اصطرلاب کی پُشت پر لگا ہوا ایک مستطیل پرزہ جسے گُھما کر اجرامِ فلکی کی بلندی وغیرہ دریافت کرتے ہیں.

ہوا ناقص عضادہ تیرے اصطرلابِ ایماں کا
یہاں تک کی ہے ایجادِ ارسطو کی ثنا خوانی

(۱۹۳۵ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۷). ایک انگلی کے اندازے سے عضادہ کو نیچے یا اوپر کرکے پھر دونوں سوراخوں سے سر کوہ کو دیکھیے. (۱۹۶۰ء ، علم و عمل ، ۱ : ۳۳۲). [ع].

عَضْباء (فت ع ، سک ض) امث.
چرے ہوئے کان والی اونٹنی ؛ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سواری کی اونٹنی کا نام. عضباء ... نہایت تیز اونٹنی تھی ، قصوا بھی اسی کا نام ہے. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۸۹). [ع].

عَضُد (فت ع ، ضم ض) امذ.
بازو. پس حادث ہوتا ہے جانب وحشی کے فقرہ غائرہ کہ داخل ہوتا ہے بیچ اس طرف کے عضد مدور. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۹). [ع].

ـــ الدَّولَہ (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد د ، و لین ، فت ل) امذ.
سلطنت کا بازو ، شاہی زمانے کا ایک خطاب جو امراء کو دیا جاتا تھا ؛ (مجازاً) نہایت اہم شخصیت (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).
[عضد + رک : ال (ا) + دولہ (رک)].

عَضُدی (فت ع ، ضم ض) صف.
عضُد (رک) سے منسوب یا متعلق ، بازو کا ، بازو والا ، بازو دار.

برقیرہ اول کہنی میں ... عضدی شفیرہ ... پر لگایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۸۷)۔ [عضد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَضْل (فت ع ، سک ض) امذ۔
(فقہ) عورت کو نکاحِ ثانی کرنے سے زبردستی باز رکھنا ؛ بیوہ کو دوسرا خاوند کرنے سے روکنا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ عضل شرعی ہو بلکہ حسی عضل ظلماً بھی ہو سکتا ہے۔ (؟ ، کمالین ، ۳ : ۹۳)۔ [ع]۔

عَضَلات (فت ع ، ض نیز سک ض) امذ ؛ ج۔
گوشت اور پٹھوں سے مرکب عضو ، گوشت کی مچھلیاں۔ بغیر پیش رو علامات کے مریض سستی کا شاکی رہتا اور محنت اور ریاضت سے عاری اور کمر اور عضلات میں درد کی شکایت کرتا۔ (۱۸۹۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳)۔ وزن کا علم بذریعۂ عضلات کے ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، رسوا ، تنقیدی مراسلات ، ۳۲)۔ یہ تمام جسم کو سنبھالتا ہے اس سے ”عضلات“ لگے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۳۳)۔ [ع : عضلہ (رک) کی جمع]۔

---- رافِعَہ کس صف (---- کس مع ف ، فت ع) امذ۔
(طب) کسی عضو کو اٹھانے والے عضلات۔ نگلنے کے عمل کے دوران میں جیسے ہی کہ نوالۂ غذا بلعوم میں پہنچتا ہے ، بلعوم کے عضلات رافعہ (Elevators) ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۱۵)۔ [عضلات + رافع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---- عاصِرَہ کس صف (---- کس ص ، فت ر) امذ۔
(طب) سکیڑنے یا نچوڑنے والے عضلات۔ آنت کے عضلات عاصرہ ... ہیں اور حشائی شریانات ... ہیں۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۱۲۸)۔ [عضلات + ع : عاصر ـ نچوڑنے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---- مُبَعِّدَہ کس صف (---- ضم م ، فت ب ، شد ع بکس ، فت د) امذ۔
(طب) دور لے جانے والے عضلات ، کسی عضو مثلاً ہاتھ یا پیر کو جسم کے خطِ متوسط سے باہر کی طرف یا دور لے جانے والے عضلات۔ جو ریشے کندھے کے عضلات مبعدہ کے لیے جاتے ہیں وہ پانچویں عصب میں سے گزرتے ہیں اور عضلات مقربہ کے چھٹے اور ساتویں عصب میں سے۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۷)۔ [عضلات + مبعد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---- مُضَیِّقَہ کس صف (---- ضم م ، فت ض ، شد ی بکس ، فت ق) امذ۔
(طب) سکیڑنے والے عضلات ، کسی عضو کو سکیڑنے یا سمیٹنے والے عضلات۔ بلعوم نیچے آ جاتا ہے اور عضلات مضیقہ (Constrictores) نوالۂ غذا پر منقبض ہو کر اسے نیچے مری کے اندر لیجاتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ)، ۱۱۵)۔ [عضلات + مضیق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---- مُقَرِّبَہ کس صف (---- ضم م ، فت ق ، شد ر بکس ، فت ب) امذ۔
(طب) قریب لانے والے عضلات ، کسی عضو مثلاً ہاتھ یا پیر کو اندر کی طرف لانے والے عضلات۔ جو ریشے کندھے کے عضلات مبعدہ کے لیے جاتے ہیں وہ پانچویں عصب میں سے گزرتے ہیں اور عضلات مقربہ کے چھٹے اور ساتویں عصب میں سے۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۷)۔ [عضلات + مقرب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عَضْلاتی (فت ی ، ض نیز سک ض) صف۔
عضلات (رک) سے منسوب یا متعلق ، عضلات کا۔ چھوٹی نلیاں چونکہ لچکدار ہیں اور عضلاتی ریشہ رکھتی ہیں انکا قطر چھوٹا بڑا ہوتا جاتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۱)۔ اگر عطارد پر پہنچ کر انسان کی عضلاتی طاقت میں فرق نہ آ جائے تو بآسانی کئی من بوجھ اٹھا سکے گا۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۷۳)۔ [عضلات + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---- بافت (---- سک ف) اث۔
نسیجِ لحمی ، لحمی ساخت ، وہ مادّہ جس سے عضلات یا گوشت بنتا ہے۔ انسان کے جسم میں عضلاتی بافت ... کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱۹۳۳ ، تشریح عضلیات ، ۱)۔ [عضلاتی + بافت]۔

---- تَقَلُّص (---- فت ت ، ق ، شد ل بضم) امذ۔
عضلات کا گھٹ جانا یا سکڑ جانا۔ عضلاتی تقلص میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جگر ... اور گردے بھی اس نشانی تبدیل سے محفوظ نہیں ہیں۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۵۹)۔ [عضلاتی + تقلص (رک)]۔

---- تُوانائی (---- ضم نیز فت ت) اث۔
گوشت اور پٹھوں کی قوت۔ عضلاتی توانائی وہ ہوتی ہے جو انسان اور حیوان کسی کام کو انجام دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۵۸)۔ [عضلاتی + توانائی (رک)]۔

---- رِیشَہ (---- ی مع ، فت ش) امذ۔
خلیوں کی ایک خاص شکل۔ یہ ریشے لمبے ہوتے ہیں اور ان میں سکڑنے کی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہماری قوتِ حیوانیہ کی توجہ زیادہ عضلاتی ریشوں کے بنانے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۷)۔ [عضلاتی + ریشہ (رک)]۔

عَضَلَہ (فت ع ، ض نیز سک ض ، فت ل) امذ۔
گوشت کی مچھلی ، گوشت اور پٹھوں سے مرکب عضو جس سے بدن میں حرکت ہوتی ہے۔ چنانچہ تار کو ایک طرف عصب سے اور دوسری طرف کو عضلہ سے مَس کریں تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کھنچیں گے۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳۶)۔ حیوانات میں ... پرندے اور پے اور عضلے اس قسم کے ہوتے ہیں جو نباتات میں نہیں ہوتے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۱۹)۔

ان میں جو عضلے یعنی گوشت باریک باریک ریشوں کے مجموعے پائے جاتے ہیں وہ اس ڈھانچے کی اندرونی سطح سے جُڑے رہتے ہیں۔ (١٩٣٠ ، حیوانیات ، عشر عابدی ، ١٦)۔ [ع]۔

ـــٔ باسِطَہ کس صف(ـــ کس س ، فت ط) امذ۔
(طب) **عضو کو پھیلانے یا کھولنے والا عضلہ۔** وہ اس ترچھے میزاب کی جانبی سرحد بناتا ہے جس میں عضلۂ باسطہ ابہام القدم طویلہ(Extensor Pollicis Longus)کا وتر قیام پذیر ہے۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٠١)۔ [عضلہ + باسط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــٔ عاصِرَہ کس صف(ـــ کس ص ، فت ر) امذ۔
(طب) **عضلاتِ عاصرہ (رک) کا واحد۔** اندرونی فم کے مقام پر مدوّر ریشے ایک عضلۂ عاصرہ (Sphincter) بنا دیتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٠٦)۔ [عضلہ + عاصر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــٔ قابِضَہ کس صف(ـــ کس ب ، فت ض) امذ۔
(طب) **سکیڑنے والا عضلہ ، کسی عضو کا سکیڑنے والا یا سمیٹنے والا عضلہ۔** (مخزن الجواہر ، ٥٦٣)۔ [عضلہ + قابض (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــٔ نِگار (ـــ کس ن) امذ۔
عضلات کی حرکت وغیرہ کو ریکارڈ کرنے والا ایک آلہ۔ عضلہ نگار (Myograph) کے کاک سے ٹانک کر نوکدو زبان کو اس کے دھاگے کے ذریعہ ... پیوستہ کیا جا سکتا ہے۔ (١٩٣١ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ٣٣)۔ [عضلہ + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا ، نقش کرنا]۔

عَضَلی (فت ع ، ض نیز سک ض) صف۔
عضلہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، عضلے کا۔ متعلق بہ ہضم ، بہ معدہ ، جگر ، لبلبہ ، امعاء وغیرہ کی حرکات عضلی پر مشتمل ہے۔ (١٩١٣ ، فلسفۂ جذبات ، ٧٣)۔ ایک عضلی حشاء دائیں جانب ایک پیکیں قوس ہے جس میں دو در آئندہ راستے ہیں۔ (١٩٢٧ ، نفسیات عضوی ، ٩١)۔ [عضلہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ آلیاف (ـــ فت ا ، سک ل) امذ ؛ ج۔
عضلاتی ریشے۔ چربی اتّصالی بافت کے خطوط کے ساتھ ساتھ دیوار قلب کے راستے بڑھنا شروع کر دیتی ہے جس کی وجہ سے عضلی الیاف میں پژالی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ (١٩٦٣ ، مایت الامراض ، ١ : ١٠٠٨)۔ [عضلی + آلیاف ـ ریشے]۔

ـــ اِنْقِباض (ـــ کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ۔
عضلے کا سکڑنا۔ یہ کہنا کہ فکر محض عضلی انقباض سے ممکن ہوتا ہے اور بات ہے۔ (١٩٣٧ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ١ : ٥٠٥)۔ [عضلی + انقباض (رک)]۔

عُضْو (ضم ع ، سک ض) امذ۔
١. **بدن کا کوئی حصہ یا جزو۔**

جو عضو ہے سو صفا تر ہے تیرا مکھڑے سیں
بدن ہے جان ترا سر سیں تا بپا عارض
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٢٣)۔ تمام بدن میرا ایک سونے کا پتلا نظر آنے کا جس عضو کو میرے چاہتا تو کاٹ کر بیچ لیا کرتا۔ (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ١١٦)۔ ہر انسان اپنے جسم کے ایک ایک عضو کو جس طرح چاہتا ہے حرکت دیتا ہے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٣٥)۔ اور اِندر نے عجیب سی نگاہوں سے اپنے عضو مفلوج کی طرح لٹکتے چابک کی تری دیکھی اور گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٢٢)۔ ٢. **کسی جماعت یا تنظیم کا رکن ، ممبر۔** جن حضرات کو سلطان نے ... بطور عضو خصوصی کے مدعو کیا تھا۔ (١٩٢٦ ، مسئلۂ حجاز ، ٥٧)۔ نظام تمدن میں ایک عضو مفید کی حیثیت پیدا کرو۔ (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ٥٦)۔ ٣. **کسی ادارے یا فوج کا کوئی شعبہ۔** مولوی صاحب قبلہ نے فوج کے اس عضو کو بچشم خود دیکھا ہے۔ (١٩٣٥ ، سفرنامۂ مخلص (تمہید) ، ١٠٨)۔ [ع]۔

ـــٔ اُلْمَس (ـــ ضم و ، ضم ا ، سک ل ، فت م) امذ۔
قوّت لامسہ رکھنے والا ، لمس سے متعلق عضو۔ تمام عالم حیوانی میں اس قدر نازک اور تیز کسی کا عضو المس نہیں ہوتا۔ (١٩٣٢ ، عالم حیوانی ، ٥٥٨)۔ [عضو + رک : ال (۱) + مَس (رک)]۔

ـــِ بَدَن کس اضا(ـــ فت ب ، د) امذ۔
جسم کا حصّہ یا جزو۔ وہ دل کو ایک عضو بدن کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک پردۂ حُسن کی طرح دیکھتے ہیں۔ (١٩٨٣ ، بُت خانہ شکستم من ، ٨٢)۔ [عضو + بدن (رک)]۔

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) اث۔
اعضا کی ترتیب و تنظیم۔ جان داروں کی بدنی تنظیم جسمانی عضو بندی کی مشین کا پہلا مقصد یہی ہے۔ (١٩٢٧ ، عظمت ، مضامین ، ٢ : ١٠)۔ [عضو + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــِ تَناسُل کس اضا(ـــ فت ت ، ضم س) امذ۔
نسل بڑھانے کا عضو یعنی مرد کا عضو مخصوص ، ذکر ، آلۂ تناسل۔

یہ گو کے منہ میں اب جو اٹھے چل علی الصباح
سوا کے دیجے عضو تناسل علی الصباح
(١٧٩٢ ، دیوان محب ، ١٣١)۔ [عضو + تناسل (رک)]۔

ـــِ خاص کس صف ؛ امذ۔
رک : **عضو تناسل۔** یہ پرچے ایسے لوگوں کی ملکیت ہیں جو عضو خاص کی لاغری اور کجی دور کرنے کے اشتہار خدا اور رسول کی قسمیں کھا کھا کر شائع کرتے ہیں۔ (١٩٣٧ ، لفتو سنگ ، ٢٨)۔ [عضو + خاص (رک)]۔

ـــِ رَئیس کس صف(ـــ فت ر ، ی مج) امذ۔
وہ عضو جس پر انسان کی زندگی یا نوع کی بقا منحصر ہے (دل و دماغ اور جگر اعضائے رئیسہ ہیں)، جسم کا سب سے اہم جزو۔ ہاں خطابت کی نسبت میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کے لیے دل اور زبان دو چیزوں کی ضرورت ہے اور آدمی میں یہی دو عضو رئیس ہیں۔ (١٨٩٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٢٣٢)۔

شاعری اُسی قوّت کو جو انسان کی طبع، اخلاق کا عضو رئیس ہے ، اُسی طرح فروغ دیتی ہے جس طرح کسرت کسی جسمانی عضو کو قوی بناتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۴۷)۔ [عضو + رئیس (رک)]۔

۔۔۔شِکَنی (۔۔۔کس ش ، فت ک) امث۔
عضو کو توڑ یا کاٹ دینا ، پرانے زمانے کی ایک سزا۔ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [عضو + ف : شکن ، شکستن ۔ توڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ضَعِیف کس صف (۔۔۔فت ض ، ی مع) امذ۔
۱۔ جسم کا کمزور عضو۔

وہ برتھ کنٹرول کا دیتے ہیں ہم کو حکم
سچ ہے کہ نزلہ گرتا ہے عضو ضعیف پر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۳)۔ **۲۔ (مجازاً) کسی جماعت کا کمزور رکن یا سماج کا کمزور طبقہ۔** ہر گنہگار معاشرہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے عضو ضعیف پر ڈالتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، علامتوں کا زوال ، ۶۷)۔ [عضو + ضعیف (رک)]۔

۔۔۔عُضو (۔۔۔ضم ع ، سک ض) امذ۔
ہر عضو ، بدن کا ہر حصّہ ، پورا جسم۔ بڑا وزیر بولا اس کا عضو عضو کاٹ کر پھینک دے۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۷۲)۔ عضو عضو قدرتی پرورش اور نوجوانی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۷)۔ [عضو + عضو (رک)]۔

۔۔۔فاسِد کس صف (۔۔۔کس س) امذ۔
جسم کا وہ حصّہ جو خراب ہو گیا ہو۔ لیکن عضو فاسد کی طرح ان کو ... کاٹ کر بالکل الگ کر دینا کسی طور مناسب نہیں۔ (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۹۸)۔ [عضو + فاسد (رک)]۔

۔۔۔گُفتار کس اضا (۔۔۔ضم گ ، سک ف) امذ۔
آواز پیدا کرنے یا اس سے تعلق رکھنے والا عضو مثلاً حنجرہ وغیرہ۔ انسان کے عضو گفتار (Vocal Organ) کی خصوصیات بیان کیجیے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۵۸)۔ [عضو + گفتار (رک)]۔

۔۔۔مَخصُوص کس صف (۔۔۔فت م ، سک خ ، و مع) امذ۔
رک : عضو تناسل۔ پیشاب کے بعد ایک بار عضو مخصوص کو مذکورہ طریقے پر دھو ڈالے۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۱)۔ [عضو + مخصوص (رک)]۔

۔۔۔مُعَطَّل کس صف (۔۔۔ضم م ، فت ع ، شد ط بفت) امذ۔
۱۔ جسم کا کوئی حصّہ جو بیکار ہو جائے ؛ ناکارہ چیز ، بیکار شے۔ سلطان عالم واجد علی شاہ کا سلطانی مجسمہ ایک عضو معطل ... کی صورت میں لایا جاتا ہے۔ (۱۸۵۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲)۔ اسلام نے آپ کو جو حقوق دئے تھے مردوں نے وہ سب غصب کر لیے اور آپ کو عضو معطل کی طرح گھروں میں ڈال دیا۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، ستونتی ، ۱۶)۔ **۲۔ (مجازاً) کسی جماعت یا ادارے کا ایسا رکن یا عہدہ‌دار جس کے پاس نہ کوئی کام ہو نہ اختیار۔** کام کے لحاظ سے عملی طور پر عضو معطل بنا بیٹھا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۷۵)۔ [عضو + معطّل (رک)]۔

عَضُوض (فت ع ، و مع) صف۔
دانتوں سے کاٹنے والا ؛ (مجازاً) لوٹ کھسوٹ کرنے والا۔ اگرچہ خلافت راشدہ کے تیس برس (جن کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی) گزر چکے تھے اور ملک عضوض کا دوردورہ شروع ہو گیا تھا۔ (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۶۰)۔ اس کے بعد ملک عضوض یعنی کاٹ کھانے والی بادشاہی ہو جائے گی۔ (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۷۳)۔ [ع]۔

عُضوِی (ضم ع ، سک ض) صف۔
۱۔ عُضو (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ نامی (جسم)۔ بناوٹ جسم عضوی کی مختلف اجزا سے ہوتی ہے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۱۸)۔ ایک نسل کا شعور تمام شعبہ ہائے حیات میں عضوی طور پر ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۶۰)۔ **۲۔ (علم الامراض) کسی عضو کی ساخت کو متاثر کرنے والا۔** مرض قلب میں خواہ وہ وظیفی ہو یا عضوی اس کی سفارش کی گئی ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶)۔ [عضو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔اَعمال (۔۔۔فت ا ، سک ع) امذ ، ج۔
اعضا کے افعال یا کام۔ نیز یہ کہ اس سے کسی طرح سے بھی لذت و الم کی موجودگی کی توجیہہ نہیں ہوتی کیونکہ ان کا وجود تو پہلے ہی سے فرض کر لیا گیا ہے اور شاید احساسات اور عضوی اعمال کے بلا واسطہ تعلق پر مبنی ہے ، جس کی ہم کسی طرح تحقیق نہیں کر سکتے۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۱۰۷)۔ [عضوی + اعمال (رک)]۔

۔۔۔کِردار (۔۔۔کس ک ، سک ر) امذ۔
(نفسیات) عضویہ کی ماحول سے وہ مطابقت جو مکمل طور پر عضویہ کی ساخت سے معین ہوتی ہے۔ ہمارا نقطۂ آغاز تو یقیناً عضویاتی ہے ، یعنی وہ چیز جسے استعارۃً «عضوی کردار» کہتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۹)۔ [عضوی + کردار (رک)]۔

۔۔۔نِظام (۔۔۔کس ن) امذ۔
اعضا اور ان کے افعال و اعمال کا نظام۔ یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس کی جڑیں فطرت انسانی کے اندر بہت دور تک گئی ہیں اور اس کے جدا کرنے سے کُل عضوی نظام میں نہایت اہم تغیرات ہونے لازمی ہیں۔ (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۲۸)۔ مختلف حیوانات میں مختلف درجوں تک ... عضوی نظام ارتقا پا چکا ہے۔ (۱۹۷۳ ، حیواتی کردار ، ۱)۔ [عضوی + نظام (رک)]۔

عُضوِیات (ضم ع ، سک ض ، کس و ، شد ی) امث ، ج۔
۱۔ اعضا کے افعال و اعمال کا علم نیز یہ اعمال و افعال (انگ : Physiology)۔ وہ قدرتی طور پر اپنے زمانے ہی کی عضویات سے کام لیتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳)۔ وہ نفسیات کو زیادہ سے زیادہ عضویات Physiology اور خارجی مشاہدات کے تحت لانے کی کوشش میں ہیں۔ (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۳)۔ **۲۔ قوت نامیہ رکھنے والے اجسام۔**

کُل اشیاء خواہ عضویات سے ہوں خواہ غیر عضویات سے ... بالفعل یہ رسم سا ہوتا جاتا ہے کہ علوم کے مصنف ... صرف بذریعۂ مابعد الطبیعی اساس یا عملیات اور منطق کے قائز ہوں. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۶۹). [عضو (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عُضْویاتی (ضم ع ، سک ض ، کس و)۔(الف) صف.
عضویات (رک) سے منسوب یا متعلق. جن کو زمانۂ حال میں صرف اس وجہ سے رد کیا جاتا ہے کہ وہ عضویاتی عمل منکشف نہیں ہوا. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۵۷۳). ہر تہذیب ایک عضویاتی یا نامیاتی وحدت ہے. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفریں ، ۹۵). (ب) امذ. **عضویات داں ، ماہر عضویات.** اس کے علاوہ ان علوم میں کوئی دخل نہ دونگا بلکہ عضویاتی کے لئے چھوڑ دونگا. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۸). [عضویات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُضْوِیَت (ضم ع ، سک ض ، کس و ، فت ی) امث.
۱. **عضو کی حالت یا کیفیت.** وہ مینڈک سے یوں اختلاف رکھتا ہے کہ اس میں ساختی عضویت نہایت سادہ ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۵۳). ۲. **(مجازاً) ہیئتِ اجتماعی ، نظام.** یونانی مملکت ایک زندہ عضویت ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱۰۰). [عضو (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُضْوِیَہ (ضم ع ، سک ض ، کس و ، فت ی) امذ.
۱. **جسمِ نامی.** کسی عضویہ کی زندگی کا مطالعہ دوسرے عضویہ کی زندگی کے مطالعے کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۳۷). اکثر یہ ہوتا ہے کہ ٹھنڈا پانی یکایک سطح سمندر پر آجاتا ہے جس کے ساتھ سمندری جانور اور دوسرے عضویئے آ جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۱). ۲. **(مجازاً) ہیئتِ اجتماعی ، نظام.** عمرانیات معاشرتی عضویہ سے بحث کرتی ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۱۳۱). [عضوی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَطا (فت ع) امث (ع = عطاء).
بخشش ، دہش ، انعام ، دین.

عطا تھا سو الحان داؤد کوں
دمِ عیسیٰ و تکلیمِ موسیٰ کہوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۷).

کیا ختم اس پر سخائے رسولؐ
نہیں ہوتے ناامید از عطائے رسولؐ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۱).

کریم اور بھی دیکھے یہ امتیاز نہیں
رکھے ہے قدر تیری فیض اور عطا اور ہی

(۱۷۹۰ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۹).

بندے لئے ہیں باوجود خطا
ہم سے صاحب امیدوار عطا

(۱۸۰۱ ، میر حسن ، ۱۰۷). اپنے فضل و عطاء سے ... عزیز و غیرہ العالمین سب کی خیر. (۱۹۰۷ ، طوفان حیات ، ۵).

چشمۂ تاب و تواں ، جنتِ آزادگاں
میرا وطن بھی ترے لطف و کرم کی عطا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). [ع].

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
سخی ، فیاض ، کریم (پلیٹس). [عطا + ف : بخش ، بخشیدن ۔ دینا ، ، بخشنا ، عطا کرنا].

---پاش صف.
بہت زیادہ بخشش کرنے والا ، داد و دہش کرنے والا ، بخشش اور کرم کرنے والا ، سخی ، فیاض.

خرد مند ہے صاحبِ ہوش ہے
عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۳).

آج اُس شاہ کے پیارے ہوئے گھوش جلیل
جو عطا پاش ہے مشہور خطا پوشی میں

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۵). [عطا + ف : پاش ، پاشیدن ۔ چھڑکنا ، بکھیرنا].

---پاش خَطا پوش (---فت خ ، و مج) صف.
بخشش اور کرم کرنے والا اور خطاؤں سے درگزر کرنے والا.

اے صبا گلشن و دیر و حرم و میخانہ
کونسی جا وہ عطا پاش خطا پوش نہیں

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳).

شاہ وہ شاہِ عطا پاش خطا پوش و شفیق
شاہ وہ شاہِ جہاں پرور و آفاق پناہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۱۰). [عطا پاش (رک) + خطا (رک) + ف : پوش ، پوشیدن ۔ چھپانا].

---ے تَمْغا کس اضا (---ی مج ، فت ت ، سک م) امذ.
بہادری یا کارگزاری خواہ اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے صلے میں جو سکہ دیا جائے ؛ جاگیر مرحمت ہونا (فرہنگ آصفیہ). [عطا + ے (حرف اضافت) + تمغا (رک)].

---ے تو بَہ لِقائے تو فقرہ.
(فارسی فقرہ اردو میں مستعمل) آپ کی چیز آپ ہی کو واپس کی جاتی ہے (جب کوئی چیز منھ بنا کر ناگواری سے دیجاتی ہے تو اس کو واپس کرتے ہوئے طنزاً بھی کہتے ہیں). عطائے تو بہ لقائے تو کہہ کر اصلی خطوط نہ بھیج دینا کہ یہ امر میرے مخالف مقصود ہے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۸۳). ہم عطائے تو بہ لقائے تو کہنے کے خواستگار ہوتے مگر ادب یہ بھی کہنے کی اجازت نہیں دیتا. (۱۹۳۶ ، ریاض ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۱۸۲).

---ے خِلْعَت کس اضا (---ے مج ، کس خ ، سک ل ، فت ع) امث.
کسی عہدہ یا ملازمت کا مرحمت فرمانا (فرہنگ آصفیہ). [عطا + ے (حرف اضافت) + خلعت (رک)].

---فَرْمانا ف م.
دینا ، بخشنا ، مرحمت کرنا. آپؐ اس قدر بکریاں اس کو عطا فرمائے

کہ دو پہاڑ بھر جائے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸). مسلمان عورتیں ... وہ حقوق حاصل کریں گی جو مذہب مقدس نے ان کو عطا فرمائے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۹۹). آپ نے اپنی شرکت سے اس مجلس مذاکرہ کو رونق بخشی اور اعتبار عطا فرمایا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵).

ـــ کَرْنا ف م.

دینا ، بخشنا ، مرحمت کرنا.

مہر کر مہر موم دل ہو کر
کر عطا دل کا مدعا سارا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰). خدائے پاک تم کو اس احسان کا اجر جلیل عطا کرے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). جس طرح تاریخ کے کرداروں میں سے قوم اپنے ہیرو تلاش کرتی ہے اس طرح ادب بھی قوم کو ہیرو عطا کرتا ہے. (۱۹۸۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۱۰۷).

ـــ گُسْتَری (ـــ ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.

انعام و اکرام عطا کرنا ، داد و دہش کرنا. وہ کھڑا ہوا اور کام بخشی و عطا گستری کی مراسم ادا ہوئیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۲). [عطا + ف : گستر ، گستردن = بچھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.

وہ تحریر جو کسی چیز کو مرحمت کر دینے کی بابت سنداً دی جائے جیسے ہبہ نامہ (فرہنگ آصفیہ). [عطا + نامہ (رک)].

ـــ ہونا ف م.

بخشا جانا ، عنایت ہونا ، مرحمت ہونا.

سو یوں بولو شہ کوں میرے نام سوں
عطا مج ہوا عشق کے جام سوں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۳). حقیقت سید رسلؐ کی جو پاک زیادہ ہیں تمام پاکوں سے ... اور جو کچھ ہستی و نیستی سے ہے آپؐ کو عطا ہوئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۶).

عَطّار (فت ع ، شد ط) صف.

۱. **عطر بیچنے والا ، عطر فروش ، تیل پھلیل اور دوسری خوشبویات بیچنے والا.**

سو اس نعل کا گرد عنبر ہے جیو کا
وو خوشبوئی سنگ ہوتے عطّار بے غش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۰).

ہر گل نہ دھرے بو باس ہر گھاس
عطّار کے عطر میں ہے بو باس

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۳).

بلبلوں کا نکہت گل سے معطّر ہے دماغ
غنچے کیا چٹکے ہیں شیشے ٹوٹے ہیں عطار کے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۰۲). مشک عطّار کے تعارف کا محتاج نہیں ہوتا. (۱۹۲۵ ، وقار حیات (مقدمہ) ، ۲۵). ۲. **دوا فروش ، یونانی دوائیں اور عرقیات بیچنے والا.**

میر کیا سادے ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۸). مگر اسکی غلطی عطّار اور بیمار اور بیماردار اتنے لوگوں کی نظروں سے بچ کر جا نہیں سکتی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۹). دکان دار سلیقہ سے بیٹھے ہوئے ، پارچہ فروش ، چھاپے والے ، ورق گر ، بزاز ، صرّاف ، جوہری ، عطّار اور پھر کھانے پینے کی دکانیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۰). [ع].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.

عطر فروش یا دوا فروش کا مکان یا دکان.

گلابی گل کو جیتی ہے تمہارے گت کی خوشے
ڈھونڈیا عطار خانے سب پتا پر مل نہیں دیکھیا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۲). [عطار + خانہ (رک)].

ـــ کا شِیشَہ اَور مَداری کا پِٹارا کہاوت.

عطّار کی بوتل اور مداری کے پٹارے کا کوئی اعتبار نہیں دونوں یکساں ہیں ، مداری ایک ہی پٹارے میں سے سینکڑوں کھیل دکھاتا ہے اور بے ایمان عطار ایک ہی بوتل میں سے ہر قسم کا شربت یا عرق دیتا ہے (فرہنگ آصفیہ).

ـــ کا شِیشَہ ڈوم کا گَلا کہاوت.

یعنی دونوں یکساں ہیں ، ایک کے شیشے سے ہر قسم کے شربت اور عرق اور دوسرے کے گلے سے طرح طرح کے راگ نکلتے ہیں (محاورات ہند ، ۱۳۱).

عُطارِد (ضم ع ، کس نیز فت ر) امذ.

۱. **(ہیئت) دوسرے فلک پر ایک سیارہ جس کو دبیر فلک اور منشی فلک بھی کہتے ہیں. علم و عقل کو اس سے متعلق سمجھا جاتا ہے ، ہندی میں اسے بدھ کہتے ہیں** (انگ : Mercury).

بھائی بن کے سیقے پڑتے مومناں اس عید میں
تو لکھے سنّے کے پان سوں عطارد خوش دبیر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۸).

رہائی اسمیں ہے تیری کہ کاغذ سابق
درست کر لے عطارد کو کر کے اپنا مشیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۳).

یہ دو ہیں شمس و قمر اور ساتھ اُن کے یار
عطارد و زُحل و زہرہ ، مشتری ، بہرام

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۸).

حسد کیوں لامکاں پردازیِ افکار محسن کا
کسی دن معرکہ ہو گا عطارد میں سخنور میں

(۱۹۰۰ ، کلیات نعت محسن ، ۲۰۷).

اپنا علم ہے چاند ستاروں سے بھی بلند
اب ہم کو دیکھتے ہیں عطارد ہو یا سماک

(۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۳۰). ۲. (کیمیا گری) **ایک دھات ، جست** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

---پَری (---فت پ) امث.
ایک خیالی زنانی مخلوق. میری چھوٹی بہن انوری جس کی پیدائش کا مہینا جنوری ، بالکل عطارد پری ، جس کو چاند سے ہمسری. (۱۹۰۱ ، قمر ، عقد ثریا ، ۷۲). [عطارد + پری (رک)].

---رَقَم (---فت ر ، ق) صف.
بہت خوش خط لکھنے والا ، بہت اچھا منشی ، ماہر خوشنویس.

تجھ فطرت بلند کی خوبی کوں لکھ قلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقم ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳). ایک قصیدہ تصنیف کیا اور ایک خوشنویس عطارد رقم سے لکھوایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۰۹). [عطارد + رقم (رک)].

---مَنزِلَت (---فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل) صف.
بہت اونچے رتبے والا ، عالی مرتبہ. اے جہاں پناہ قدر قدرت عطارد منزلت اب رات قریب اختتام ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). [عطارد + منزلت (رک)].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف.
نہایت تیز طبع ، ذکی (نوراللغات). [عطارد + منش (رک)].

عَطّارَہ (فت ع ، شد ط ، فت ر) امذ.
(عو) **عطر سازی ؛ عطاری ، دوا سازی.** دوا سازی یا عطارے کے فن کی تدوین اسی زمانے میں ہوئی. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۷۵). [ع : عطار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

عَطّاری (فت ع ، شد ط) امث.
۱. **عطر فروش کا کام یا پیشہ ، عطر فروشی.**

وہ خلق نکہت خوش جس سے عاریت لے کر
صبا نے باغ میں رکھی دکان عطاری

(۱۸۷۳ ، مراۃ الغیب ، ۳۲). ۲. **دوا فروش کا کام یا پیشہ ؛ دوا بنانے کا کام.** عطاری کا کارخانہ کھول کر انگریزی دوائیں بنانا شروع کر دیں. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۳۳۶). [عطار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُطاس (ضم ع) امث.
چھینک ، عطسہ.

خشک مغزوں کو جو بو بونے گلاب اس کی ہو
تر دماغ اتنا ہو دم لیے نہ دے قرط عطاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸).

مشک و کندش پیس کر باہم سعوطاً دیجئے
کیونکہ ہے بہر زکام ذاتی نافع عطاس

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۰۳). [ع].

عُطاش (ضم ع) امذ.
(طب) پیاس کی بیماری : اس میں مریض کو بار بار پیاس لگتی ہے اور جس قدر پانی پیا جائے پیاس نہیں بجھتی. کنول گٹے کو پانی میں پیس جہاں تر بچوں کے مرض عطاش میں پلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۰۵). [ع].

عَطالَت (فت نیز کس ع ، فت ل) امث.
بیکاری ، معطلی. حس اور جسم کی اس عطالت نے اس پر اپنا جان بخش اثر کیا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، ۱ کتوبر ، ۲۲). دماغ ایک عطالت ... کی حالت میں ہو گیا. (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۵۱). مدتوں کی غفلت اور عطالت کے بعد جوش اور مستعدی کی روح پیدا ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، انتخاب الہلال ، ۳۵۱). [ع].

عَطائی (فت ع) امذ.
کسی قسم کی سند رکھنے اور کسی کی شاگردی کیے بغیر کوئی مشغلہ اختیار کرنا ، نیم حکیم ؛ بے استاد ؛ وہ شخص جس نے کسی استاد کے بغیر اپنے طور پر کوئی علم یا فن سیکھا ہو ، بے سند ، اتائی.

عطائی بھی ہر ایک لیتا تھا وہ تان
کہ جس سے بوعلی سینا ہو حیران

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۶۰). شرمندگی اتارنے کو ... اتنا تو کہا کہ جیسا میں عطائی مرثیہ خواں ہوں ویسے اناڑی رونے والے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۴). نہ عطائیوں کی دواؤں اور اشتہاری ادویہ کا اپنے کو شکار بنا کر تختۂ مشق بنائیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۸۰). پیشہ ور اور شقی القلب مجرموں کا قرب عطایوں کو بھی پیشہ ور بنا دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۷۵). [اتائی (رک) کا ایک املا].

عَطائِیت (فت ع ، کس ء ، فت ی) امث.
عطائی (رک) کا کام یا پیشہ. علم وسیع نہو تو نہ ہو مگر گہرا ہو کہ اسکی گہرائی آپ کے طلباء کو عطائیت کے اتھلے پن سے بچائے گی. (۱۹۳۸ ، تعلیمی خطبات ، ۸۳). انسداد عطائیت کی کمیٹی نے ایک غیر ملکی دوا ساز کمپنی کے خلاف معصوم انسانوں کی جان کو خطرے میں ڈالنے کا الزام عائد کیا ہے. (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۶ دسمبر ، ۸). [عطائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَطایا (فت ع) امذ ؛ ج.
بخشش ، انعام و اکرام. مقناطیس کی قوت جاذبہ کو بھی ایک نعمت عظیم عطایائے الٰہیٰ میں سے جاننا چاہیے. (۱۸۶۸ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۶۳).

جو لوگ کہ ایزدی عطایا
کرتے رہتے ہیں صرف بیجا

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۵). ایک مسلسل غزل میں قدرت کے بعض عطایا کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، نگار (سالنامہ) کراچی ، نومبر ، ۱۰). [ع : عطیہ (رک) کی جمع].

عِطْر (کس ع ، سک ط) امذ.
۱. **خوشبو ، بوئے خوش ، سگند.**

کہ عطر میں ڈوبے ہیں کبھی خون میں تر ہیں
صحبت میں مصاحب ہیں لڑائی میں سپر ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس (مراثی) ، ۱ : ۱۵۳). ۲. **خوشبودار چیزوں کا کشید کیا ہوا جوہر.**

گرانی سنی ہونے کی غش کرے
وہ جب عطر جانے بہ اپنے ملے
(۱۸۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۳).
پھولیل و عطر کے شیشے تھے بیحد
بھی شیشے تھے گلابی ہونچ بیعد
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸) ، ۱۸۰). طرح طرح کی سوغاتِ عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے ہیں ، طبل و دف بجاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۵).
گرے جو اشک مژگاں سے میرے تن سے لگاکے تُو
کہ خس کا عطر ہوتا ہے سنا رشکِو قمر ٹھنڈا
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳). حوض میں گلاب کیوڑے کے فوارے چُھٹتے ، در و دیوار پر خس کا عطر چھڑکا جاتا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۶۰). عطر کی یہ وہ انوکھی اور لازوال قِسم ہے جو نواب ساری عمر کھپانے کے بعد بھی تیار نہ کر سکے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۳۲۳). ۳. جوہر ، لُبِّ لُباب ، خلاصہ. اس سے بڑھ کر بڑھاپا دیکھا اور حق پوچھو تو تمام عمر انسانی کا عطر وہی ہے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۵۳). اس میں اس کے تلخ و شیریں تجربات کا عطر ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، روحِ تہذیب ، ۱۵). اگر اسے سیرۃ مبارکہؐ کی ضخیم کتابوں کا عطر کہا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا. (۱۹۸۳ ، لوحِ محفوظ ، ۱۲). [ع].

ـــــ اَفْشاں (ـــــ فت ا ، سک ف) صف.
خوشبو پھیلانے یا بکھیرنے والا (نوراللغات). [عطر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا].

ـــــ آگِیں (ـــــ ی مع) صف.
معطّر ، خوشبودار ، عطر میں ڈوبا ہوا ، خوشبو میں بسا ہوا.
عطر آگیں ہوا ہے سب عالم
کیا صبا آئی ہے مدینے سے
(۱۸۷۷ ، دُرّۃ الانتخاب ، ۱۳۹). [عطر + آگیں (رک)].

ـــــ بیز (ـــــ ی مج) صف.
خوشبو پھیلانے والا.
جو کہ اُس کوچے میں جاوے سو معطّر ہووے
عطر بیز ایسی نسیمِ سحری رہتی ہے
(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۸۲).
کیا حلقہ ہائے زلفِ مسلسل ہیں عطر بیز
آتی ہے صاف نافۂ مشکو خُتن کی بو
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۹۸). پاڈل ، نواری اور نرگس کے پھول ابھر ابھر کر عطر بیز ہیں. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۵۷). نہ معلوم کتنی مرتبہ موسمِ گل میں عطر بیز نسیمِ بہار نے میرے بے حس جسم میں سنسنی ڈال دی ہے. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۱۷۱). [عطر + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا].

ـــــ بیزی (ـــــ ی مج) امث.
عطر چھڑکنا ، خوشبو پھیلانا. یہی عطر بیزی علمی میدانوں میں بھی ہوئی. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۳۰). [عطر بیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پاش صف.
عطر چھڑکنے والا ، خوشبو چھڑکنے والا ، خوشبو بکھیرنے والا.
مہکا مہکا ہے ہر نَفَس شاعر
یاد کس کی ہے عطر پاش اب کے
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۶۳). [عطر + ف : پاش ، پاشیدن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا].

ـــــ (و) پان امذ.
عطر اور پان جس سے کسی زمانے میں مہمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی تھی. عطر پان دے کر رخصت کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۸). ایک ہزار دو سو اکسٹھ ہجری کو بتقریبِ عیدالضحیٰ ملازمان ریاست میرے دربار میں آئے اور نذریں گزاریں اور بعد عطر و پان رخصت ہوئے. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳).
مجھ گدا کو کر دیا رخصت جو دے کر عطر پان
فاقہ تو ٹوٹا نہیں پاں عزّت افزائی ہوئی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۶). [عطر + و (حرف عطف) + پان (رک)].

ـــــ جَہانْگیری کس صف (ـــــ فت ج ، مغ ، ی مع) امذ.
گلاب کا عطر جو نورجہاں بیگم نے جہانگیر بادشاہ کے عہد میں ایجاد کیا تھا (نوراللغات). [عطر + جہانگیر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حِنا کس اضا (ـــــ کس ح) امذ.
مہندی کے پھولوں سے تیار کیا ہوا عطر ، جسے عطر حنائی بھی کہتے ہیں:
اے بھائے کیا ماروں کے بنا
یہ صابن یہ خوشبو ، یہ عطر حنا
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۲). [عطر + حنا (رک)].

ـــــ دان امذ.
عطر رکھنے کا ظرف ، عطر کی شیشی.
اُبھرتی ہے ہر عطرداں کی جو بُو
کہ جس طرح مرچوں کی ہو تُندخو
(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۳۳).
غنچۂ گل کو چمن میں یہ ہوا ہے لے گل
عطرداں بن کے ترے گیسوئے پُرخم میں بہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۳). مندرجہ ذیل اشیاء خاص طور سے مشہور ہیں ، عطر دان ، گلاب دان. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۶۷). [عطر + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ ساز صف.
(پُھلیرا) **عطر بنانے والا پیشہ وَر** (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۱۱۰). [عطر + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ سازی امث.
عطر بنانا ، عطر بنانے کا کام یا پیشہ. یہ مشین عطر سازی کی صنعت میں بھی مفید ہو گی. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۵۲). [عطر ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سائے صف.
معطّر ، خوشبودار (نوراللغات). [عطر + ف : سائے ، سُوْدَن ، سائیدَن ـ گِھسنا ، رگڑنا].

ـــِ سُہاگ کس اضا(ـــ ضم س) امذ.
کئی عطر ملا کر بنایا ہوا عطر جس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے ، یہ دلہنوں کے استعمال کے لیے تیار کیا جاتا ہے.

ملا سرخ جوڑے پہ عطر سہاگ
کھلے مل کے آپس میں دونوں کے بھاگ

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ١٣١).

عطر داں میں گلِ نرگس وہ بھرے عطر سہاگ
سارے گُل بھرنے لگیں بلبلِ بے تاب کا دم

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٢٨٩). [عطر + سہاگ (رک)].

ـــِ عُرُوس کس اضا(ـــ فت نیز ضم ع ، و مع) امذ.
وہ مخصوص عطر جو دلہنیں استعمال کرتی ہیں اور جس میں ایک خاص قسم کی مست کرنے والی خوشبو ہوتی ہے.

صورتِ صحنِ چمن گھر کو بسایا میں نے
شیشوں عطرِ عروس اوسکے لگایا میں نے

(١٨٣٦ ، امانت ، واسوخت (شعلۂ جوالہ ، ١ : ١٩٦)) .
[عطر + عروس (رک)].

ـــِ فِتْنَہ کس صف(ـــ کس ف ، سک ت ، فت ن) امذ.
وہ عطر جو کئی عطروں کا مجموعہ ہو.

تشبیہ تیری زلف سے دی ہو نہ غیر نے
سنبل سے عطرِ فتنہ کی آتی ہے بو مجھے

(١٨٥٥ ، کلیات شیفتہ ، ٨٥).

بھیجا ہے عطر فتنہ میں کاغذ بسا ہوا
آتی ہے بُو فساد کی تحریر سے مجھے

(١٩٠٥ ، گفتارِ بیخود ، ٢٠٠).

یہ گلشن ہے یا ایک میداں ہو
گلوں میں یہاں عطر فتنہ کی بُو

(١٩٥٠ ، صریرِ خامہ ، ٥٣). [عطر + فتنہ (رک)].

ـــ فَروش (ـــ فت نیز کس ف ، و مع) صف.
عطر بیچنے والا ، عطر کا کاروبار کرنے والا.

ترے جاتے ہی وہ چمن نہیں وہ بہارِ سرو و سمن نہیں
نہ نسیم بادہ گسار ہے نہ شمیم عطر فروش ہے

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات)). [عطر + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــ فِشاں (ـــ کس ف) صف.
رک : عطر افشاں. شمیم گل باغ سے نکل کر عطر فشاں بنتی ہے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٢٠٠). [عطر + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا].

ـــ کا پھویا امذ.
عطر لگی ہوئی ذرا سی رُوئی جو کان کے ایک حصّے میں خوشبو کے لیے رکھ لی جائے. گندھی کی دکان پر گئیں تو عطر کا پھویا بھی کھاتے میں لے لیا. (١٨٩٠ ، سیر کہسار (مہذب اللغات)).

ـــ کی رُوئی امث.
رک : **عطر کا پھویا**. موتے پانچ پیسے کے بتاشے اور ڈیڑھ پیسے میں موتیے کے عطر کی رُوئی اور باقی دھیلے کا لوبان لیتی آئیو. (١٩٠٠ ، خورشید بہو ، ١٢٣).

ـــ کی سینک امث.
وہ تنکا جس پر عطر فروش عطر میں ڈوبی ہوئی رُوئی لپیٹ کر فروخت کرتے ہیں. ہر شخص کو اوس کے عطر کی آرزو ہے ، غریب کے کان میں عطر کی سینک امیر کے ہاتھ میں اوس کا دستبو ہے. (١٨٣٥ ، ہالی کاٹ ، ١١٧).

ـــ کھینچنا محاورہ.
١. خوشبو دار چیز کا تیل بذریعۂ کشید نکالنا.

سیرِ صحرا کا اگر اُس گل بدن کوں عزم ہوئے
وہاں کے کانٹوں میں عجب کیا کھینچئے عطرِ گلاب

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٠٦).

پیٹھ جائے جو گل اندام ہمارا اک دن
عطر کھینچیں ابھی عطارِ گلِ قالیں کا

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣).

بُوئے خوش دیتا ہے محفل میں پسینا یار کا
عطر کھینچا خوب گرمی نے گُلِ رخسار کا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٢). **٢. کس نکالنا ؛ طاقت کھینچ لینا ؛ ست نکالنا ، جوہر یا خلاصہ نکالنا (فرہنگ آصفیہ).**

ـــ لَگانا ف م.
جسم یا لباس پر عطر ملنا.

کافور کی بُو آتی اگر عطر لگاتا
پوشاک جو کی قطع تو یاد آتی کفن کی

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ١٥٣).

ـــِ مِٹّی (ـــ کس م ، شد ٹ) امذ.
ایک خاص قسم کا عطر جس میں مٹی کا جُز بھی شریک ہوتا ہے. وہ لوگ جو کہ عطر مٹی کا ملنا ناگوار جانتے تھے اور خاک سے پرہیز کرتے تھے یا وہ ہی خاک میں ملے ہوئے ہیں. (١٩٠٢ ، آفتابِ شجاعت ، ١ : ٩٩٥). [عطر + مٹی (رک)].

ـــِ مَجْمُوعَہ کس صف(ـــ فت م ، سک ج ، و مع ، فت ع) امذ.
وہ عطر جو کئی قسم کے عطر باہم مخلوط کر کے تیار کیا جاتا ہے.

نکہتِ کاکلِ پیچاں سے جو دیتے تشبیہ
عطرِ مجموعہ کا ہر جزو پریشاں ہوتا

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٢٠).

جذبِ دل کھینچ کے گل پیرہنوں کو لے آ
عطرِ مجموعہ سے ہو جائے معطّر محفل

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ١٦٧). «عطر مجموعہ» کے طور پر نسخوں میں یونانی ، ڈاکٹری ، تلنگی سب قسم کی دوائیں لکھ مارتے ہیں. (١٩٣٧ ، واقعات اظفری ، ١٨٦). [عطر + مجموعہ (رک)].

ـــــ ملا گیر کس امنا (ـــــ فت م ، ی مع) صف.
بہترین صندل کا عطر.

صندلی رنگ کے گیسو کے تصور کے طفیل
سانپ کا زہر بجھے عطر ملاگیر ہوا

(۱۸۸۰ ، گل عجائب ، ۱۳۳). [عطر + ملاگیر (رک)].

ـــــ مَلْنا ف م.
ہاتھوں میں عطر مل کر جسم یا کپڑوں پر پھیرنا ، عطر لگانا.

گراں سنی ہوے کی غش کرے
وہ جب عطر جاے یہ اپنے ملے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۳).

بگڑا دماغ بن گئی بلبل کی جان پر
کیسا قباے گل میں صبا عطر مل گئی

(۱۸۸۰ ، ناصر درخشاں ، ۳۲۲).

ـــــ میں بَسانا محاورہ.
خوشبودار کرنا ، معطر کرنا.

دم گلگشت باغ میں تری بو
پھولوں کو عطر میں بساتی ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــــ میں بَسْنا محاورہ.
معطر ہونا ، بہت سا عطر لگانا. پھولوں میں ڈوبی عطر میں بسی بیگم سسرال میں داخل ہوئی. (۱۹۳۳ ، وداع خاتون ، ۶). خوشبوؤں کی لپٹیں اٹھتی ہیں جیسے سارا چوک عطر میں بسا ہو. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۹).

ـــــ نِکالْنا محاورہ.
رک : عطر کھینچنا.

نکلا یہ نور ، نور رسالت مآب سے
جس طرح کوئی عطر نکالے گلاب سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۹). آپ نے سارے باغ کا عطر نکال کر اس ہار میں رکھ دیا ہے. (۱۹۲۹ ، تالک کتھا ، ۳۸).

عِطْرِیات (کس ع ، سک ط ، کس ر) امذ.
مختلف قسم کے عطر ، خوشبوئیں. جابر کولمبیا ... کے استاد علم الکیمیا ... نے مختلف نکہتوں کو ملا کر عطریات کی موسیقی پیدا کی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۳۹). ایتھانول بطور محلل دوا سازی ، عطریات اور کاسمیٹک کی صنعت میں کثیر مقدار میں استعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۲۰۸). [عطر (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عِطْرِیَّت (کس ع ، سک ط ، کس ر ، فت ی) امث.
عطر کی خوشبو رکھنا ، خوشبودار ہونا ، خوشبو ، مہک. ان کے انتخاب میں ان کی غذائیت اور عطریت پر نظر ہوتی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۲۰۲).

توبہ کہاں وہ عطریت
جس سے ہوں مست جان و تن

(۱۹۳۳ ، عروس فطرت ، ۱۰۶). [عطر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَطْسَہ (فت ع ، سک ط ، فت س) امذ.
چھینک. سول تول یا روانگی یا لوٹتے وقت کوئی شخص عطسہ کرے ... اچھا نہیں ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۵). اف : کرنا. [ع].

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف.
چھینکنے والا.

گر کہے یرحمک اللہ ترا خصم لئیم
عطسہ زن پھر تہو زتہار دماغ مزکوم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۶). اف : ہونا. [عطسہ + ف : زن ، زدن - مارنا].

عَطَش (فت ع ، ط) امث.
پیاس ، تشنگی.

کچھ نہیں مرض اب اسکوں جو کچھ ہے سو عطش ہے
اس موتہہ چواتا پانی اب حق اکبری ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷).

گئی نہیں عطش دل ابھی تو اے ساقی
پتا دے صاف گلابی میں کچھ رہا بھی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۱۹).

سہماں وہ غنچہ لب کوئی دم ہے جہان میں
کانٹے عطش سے پڑ گئے گل سی زبان میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۵).

ہو چکی رد بھیتر حاکم کی تھی جو پیش کش
آ چکی اہل حرم کی آخری حد عطش

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۵۵). [ع].

عَطْشان (فت ع ، سک ط) صف.
پیاسا ، تشنہ.

اک ابر بھی نہ آن کے برسا تنک ادھر
تاآسماں تھی شورش عطشان کربلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۱).

فن معجز و معجب ہو سخن رایق و رائع
ہو مطعم جایع ہنر و مشرب عطشان

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۰۷). [ع].

عَطْف (فت ع ، سک ط) امذ.
۱. (i) **پھیرنا ، موڑنا.** اب عطف عنان تیزگام کمیت قلم اس وادی سے کر کر شروع مقصود اصلی ... کیا جاتا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲).

پہنچا ہے کہاں قلم کہاں سے
اب عطف عناں کرو یہاں سے

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۱۷). (ii) **مڑنا ، پھرنا ، گھوم جانا.** مبدأ کے پاس اس کا نصف قطر ... ہے اور وہاں اس کا نقطۂ عطف بھی واقع ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۸). (iii) **موڑ ، خمیدگی ، گھماؤ.** قلعے میں داخل ہونے کے راستے میں ایک موڑ (عطف) بنایا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۶).

٢. (قواعد) ، و ، ، اور ، وغیرہ کے ذریعے ایک کلمے یا جملے کو دوسرے کے ساتھ ملانا یا ایک حکم میں شامل کرنا۔ یہ حرف کئی خواص رکھتا ہے جیسے کبھی فاعل کے واسطے چنانچہ دانا و بینا وغیرہ اور کبھی عطف کے واسطے جیسے تگاپو اور شبا روز وغیرہ۔ (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٨١)۔ جس پر عطف کیا جاتا ہے اسے معطوف علیہ کہتے ہیں ، جس کا عطف کرتے ہیں وہ معطوف کہلاتا ہے ، معطوف حرف عطف کے بعد آتا ہے اور معطوف علیہ پہلے۔ (١٩٧٣ ، جامع القواعد (حصہ نحو) ، ١٦٢)۔ ٣. مہربانی ، شفقت۔ عطف تو تجھے خوفناک چیز سے بچاویگا اور لطف مقدر کو سہل و آسان کر دیگا ۔ (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ١٨) ۔ ٤. اعراض ، روگردانی۔ یہ عطف اور یہ عذر کہ والدہ صاحبہ سے ملنے چلے گئے تھے نرالے بیت اور چیستان ہے۔ (١٩١٦ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ٢١٥)۔ [ع]۔

ـــــ بَیان کس اضا (ـــــ فت ب) امذ۔

(قواعد) جب دو اسم کلام میں اس طرح بولے جائیں کہ دوسرا اسم پہلے کی مزید توضیح کرے تو اس کو عطف بیان کہتے ہیں ، اسی واسطے بعضی فصلیں مثل حال و عطف بیان و بدل وغیرہ فصول بھی اس میں ہوگئے۔ (١٨٦٧ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ٢٥٣)۔ عطف بیان کئی طرح سے مبیّن کی توضیح کرتا ہے ، کبھی علم ہے ، کبھی تخلص ہے ، ... کبھی نسبت ہے ۔ (١٩٠٣ ، مصباح القواعد ، ١٨٣)۔ [عطف + بیان (رک)]۔

عَطْفَہ (فت ع ، سک ط ، فت ف) امذ۔

١. **(طب) وہ نازک اور شفاف جھلی جس سے آنکھ کی قرنیہ ڈھکی ہوتی ہے (انگ : Cunjunctiva)** ۔ عطفہ پلکوں کے سرخلفی استر ... کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ (١٩٨٣ ، معیاری حیوانیات ، ١ : ١٠٦)۔ ٢. **(طب) جسم کی کسی نالی یا کیسے کے کنارے سے نکلی ہوئی بند تلی (انگ : Diverticulum)**۔ تیسری بلعومی جیب سے ایک عطفہ دم کی طرف نمودار ہوتا ہے۔ (١٩٣٩ ، مبادی جنینیات ، ٧٧)۔ منہ کے بعد غذائی نالی کی ظہری دیوار ایک عطفہ بناتی ہے جو پروبوس کے پچھلے حصّہ تک جاتا ہے۔ (١٩٦٥ ، حیوانیات ، ١ : ١٨)۔ [ع]۔

عَطْفی (فت ع ، سک ط) صف۔

مڑا ہوا ، خمدار۔ عطفی اور خم دار دروازوں کے فوائد کو اس قدر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا کہ بارہویں صدی عیسوی کے اواخر سے پہلے اس قسم کے دروازے مغرب اقصیٰ کے اسلامی ممالک میں بھی تعمیر ہونے لگے۔ (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٤٨٢)۔ [عطف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ چادَر (ـــــ فت د) امث۔

(آب پاشی) **پانی کا رخ پھیرنے کی غرض سے بنائی ہوئی چادر (چادر ۔ ایسا بند جس کی چوٹی پر سے پانی کا اخراج ہوتا ہے)۔** عطفی چادریں عموماً بہت کم بلندی کی ہوتی ہیں بمقابلہ پختہ بندوں کے اور عام طور پر ١٠ فٹ سے ٢٠ فٹ تک اونچی جاتی ہیں۔ (١٩٠٩ ، آبپاشی ، ٢٥٧)۔ [عطفی + چادر (رک)]۔

عَطْفِیَہ (فت ع ، سک ط ، کس ف ، فت ی) امذ۔

دو کلموں یا جملوں کو ملانے والا حرف ، حرف عطف۔ وہ بول جو دو بولوں یا دو جملوں کو جوڑتا ہے عطفیہ کہلاتا ، جیسے ، اور ، سو ، جبھی۔ (١٩٧١ ، اردو کا روپ ، ٣٧٧)۔ [عطف (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

عُطْلَت (ضم ع ، سک ط ، فت ل) امث۔

بیکاری۔ اس کے اوقات غفلت سے منزہ عطلت سے معرّا ہیں ، (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٧ : ٩٣)۔ [ع]۔

عَطُوس (فت ع ، و مع) امذ۔

چھینک لانے والی دوا۔ اگر یہ عطوس دیا جائے گا تو بھی ہوش میں آئے گا۔ (١٨٧٣ ، تریاق مسموم ، ٥٨)۔ علاج کی وہ تمام صورتیں جو طبیخ ... عطوس ... وغیرہ سے ممکن ہیں بہ تفصیل ذکر کی گئی ہیں۔ (١٩٥٣ ، طب العرب (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [ع]۔

عَطُوف (فت ع ، و مع) صف۔

مہربان ، شفیق۔

رؤف و عطوف و عزیز و مجید
حکیم و جواد و بدیع و منیب
(١٨٣٠ ، معارج الفضائل ، ٣)۔

یا رؤف و عطوف یا قاضی
یا بشیر و نذیر یا حافظ
(١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١٠٣٢)۔

قَدُور و عَطُوف و نَکُول و ہَبُول
ضَحُوک و فَرُوک و بَرُوک و سَنُون
(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١٢٦)۔ [ع]۔

عَطُوفَت (فت نیز ضم ع ، و مع ، فت ف) امث۔

مہربانی ، شفقت ، عاطفت۔ رئیس ٹیپو نے اچھا مکان محسن کے رہنے کے واسطے عنایت کر کے امیدوار عطوفت رئیسانہ کا کیا۔ (١٨٧٣ ، فسانۂ معقول ، ٦٠) ۔ تم کو عطوفت شاہانہ سے درخواست کرنا چاہیے۔ (١٩١٥ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ٣٥)۔ وہ جس شفقت ، ملاطفت ، مرحمت اور عطوفت کے ساتھ پیش آتے تھے مجمع اس سشن ... میں اس کا خیر مقدم نہیں کر رہا تھا۔ (١٩٣٦ ، دید و شنید ، ٦٩)۔ [ع]۔

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ۔

(بطور احترام) خط ، مکتوب ، عنایت نامہ۔ عطوفت نامہ کی رُو سے فارسی دو غزلوں کی رسید معلوم ہوتی۔ (١٨٦٥ ، خطوط غالب ، ٥٠)۔ [عطوفت + نامہ (رک)]۔

عُطُوفَتی (فت نیز ضم ع ، و مع ، فت ف) صف۔

مہربانی اور شفقت والا ، مشفقانہ برتاؤ کرنے والا ؛ (نفسیات) جذبات کو دبا کر جذباتی تموجات کو اخراج کے فطری راستوں سے دوسری طرف مائل کرنے والا۔ عطوفتی مزاج کے آدمیوں میں کسی آرزو کے خیال سے درحقیقت آرزو پیدا ہو جاتی ہے۔ (١٩٣٠ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ٣ : ٢٣٠)۔ [عطوفت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عُطُوفَتِیَہ (فت نیز ضم ع ، و مع ، فت ف ، کس ت ، فت ی) امذ.
(نفسیات) **عطوفتی مزاج کا آدمی.** عطوفتیہ کا مزاج اس قسم کا ہوتا ہے کہ ایک دم برس پڑتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۳ : ۲۳۲). [عطوفتی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَطِیَت (فت ع ، کس ط ، فت ی) امث.
عطیہ (رک) کا حاصل مصدر. خواہ بذریعۂ تحصیل علوم ہیئت و فلسفہ . . . حاصل کیا ہو یا بذریعہ موہبت و عطیت . (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۰۸) [ع].

عَطِیر (فت ع ، ی مع) صف.
عطر کی خوشبو رکھنے والا ، معطّر.

عطیر ایسے کہ خوشبو جہاں گلاب کی مات
حلاوتیں وہ کہ پھیکے ہیں شہد و قند و نبات

(۱۸۹۰ ، سراقی فارغ ، ۵ : ۱۱). کل اس کے سب پھول • عطیرہ نظر آئیں گے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۶). [ع].

عَطِینی (فت ع ، ی مع) امث.
وسطی امریکہ میں پائی جانے والی چیونٹیوں کی کچھ انواع کا نام. عطینی چیونٹی کے یہاں بھی زمین کی تیاری اور اس میں کھاد کے ملانے کا دھندا تو بڑے قد کے عام کاریگر ہی کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۱۹۰). [انگ : Attini].

عَطِیَہ (فت ع ، کس ط ، فت ی) امذ.
عطا ، بخشش ، عطا کی ہوئی چیز ، تحفہ. ہماری خواہش ہے کہ عمارت کا یہ حصّہ بھی تمام تر صرف خواتین کے زرِ عطیہ سے انجام پائے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۸۱). عطیۂ زمین کی شرائط مختلف نوآبادیوں میں مختلف ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). آزادی انسان کی سماجی زندگی کا ایک عطیہ ہے ، نہ کہ کوئی ایسا عطیۂ فطرت ہے جسے وہ حیاتیاتی حیثیت سے وراثتاً پاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۲). [ع].

ـــِ الٰہی کس صف (ـــِ کس ا ، مد ل) امذ.
اللہ تعالٰی کا عطا کیا ہوا ، خدا کی دین. فطرت میں شاہ غریب کی جانب • نسبتِ خاص • کو عطیۂ الٰہی تھا . (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ۱۸). [عطیہ + الٰہی].

ـــ دار صف.
(قانون) وہ شخص جس کو عطیۂ خاص من جانب سرکارِ انگریزی ملا ہو اور جس کا نام درجِ فہرست ہو چکا ہو (اردو قانونی ڈکشنری). [عطیہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــِ رَبّانی کس صف (ـــِ فت ر ، شد ب) امذ.
رک : عطیۂ الٰہی . فن کار ، فن کی حسی خوبیاں پیدا کر بھی لیں تب بھی ان میں وہ بات نہیں ہوتی جو عطیۂ ربّانی میں ہوتی ہے. (۱۹۶۶ ، اشارات تنقید ، ۱۰۵). [عطیہ + ربّانی (رک)].

ـــِ قُدرَت کس اضا (ـــِ ضم ق ، سک د ، فت ر) امذ.
قدرت کا انعام ، عطیۂ الٰہی. جو اس ملک کے لئے عطیۂ قدرت سے کم نہیں. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳۷). [عطیہ + قدرت].

عِظام (۱) (کس ع) امذ ؛ ج.
ہڈیاں.

چشمِ طمع کو سی لے ہما تو کہ جیتے جی
سرمہ ہوئے ہیں پس کے الم سے مرے عِظام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۷).

اے مسیحا قوم کے تجھ بِن عظامِ خستہ کو
قُمْ بِاِذْنِی کہہ کے اب جنبش میں پھر لانے کا کون

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۲). [ع : عظم (رک) کی جمع]

ـــِ رَمِیم کس صف (ـــِ فت ر ، ی مع) امذ ؛ ج.
گلی سڑی ہڈیاں.

شتاب کہ خبر لے کہ جان جاتا ہے
اڑیں گے شوق سٹی بعد مرگ عظامِ رمیم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۰۱).

اک مشتِ استخواں پہ نہ اتنا غرور کر
قبریں بھری ہوئی ہیں عظامِ رمیم سے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۲).

رکھ دیکھیں ہم دریغ عظامِ رمیم کو
قدرت خدا میں کب نہیں خلقِ جدید کی

(۱۹۲۳ ، کلام جوہر ، ۱۳۳). [عظام + رمیم (رک)].

عِظام (۲) (کس ع) صف ؛ ج.
بزرگ ، بڑے.

ہے شرطِ عشق یہ کہ نہ غفلت ہو ایک دم
کیسا ہی دل پھنسا ہو امورِ عِظام میں

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۰) . شاہ غلام علی صاحب کا ذکر سیر المتاخرین میں طبقۂ مشائخ عظام صوبۂ بہار میں بھی کیا ہے. (۱۹۲۹ ، حیات فریاد ، ۳۶). اس کانفرنس میں کامن ویلتھ کے وزرائے عظام سے شناسائی کا موقعہ میسر آیا. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۳۸۳). [ع : عظیم (رک) کی جمع].

عُظّام (ضم ع ، شد ظ نیز بلا شد) صف.
بزرگ ، بڑا ، عظیم. شہ کے بیٹے بھتیجے اور بھائی بھانجے اور صحابۂ عُظّام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷).

ربانی ہاکے جو عابد چلے کہا سب نے
کسی طرف کے اسیرِ عُظّام جاتے ہیں

(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۱۱۰). درانہ وار رؤساء عظام کے مجمع میں . . . داخل ہوا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳۵). [ع].

عَظایَہ (فت نیز کس ع ، فت ی) امذ.
چھپکلی سے مشابہ لیکن اس سے بڑا ایک جانور. عظایہ ـ یہ جانور گرگٹ کی قوم سے ہے نہایت درجہ اس سے بصورت ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۱). [ع].

عَظْم (فت ع ، سک ظ) امذ ؛ امث.
ہڈی ، استخواں.

دے گا لحم و شحم و جلد و عظم و مغز
تا کہ بن جاویں گے سب اجسام نغز

(۱۸۳۹ ، آثار محشر ، ۲۵). [ع].

---حَجَری کس صف(---فت ح ، ج) امذ ؛ امث.
(طب) پتھر جیسی سخت ہڈی ، یہ کنپٹی کی ہڈی کا ایک حصہ ہے. اصلی کان ، جہاں اعصابِ سامعہ کے ریشے پھیلتے ہیں ، وہ یہی ہے جو عظمِ حَجَری کے اندر پُر پیچ نالیوں اور سرنگوں کی شکل میں واقع ہے ، اس کا ایک حصہ خاص طور پر پیچکش یا گھونگھے سے مشابہ ؛ اسی کو ... حَلَزُون کہا جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مُجمل ، ۱۰۶). [عظم + حَجَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَمِیم کس صف(---فت ر ، ی مع) امذ ؛ امث.
گلی سڑی ہڈی ، استخوانِ بوسیدہ.

ہر استخواں ضعف سے عظمِ رمیم ہے
وہ ناتواں ہوں روح بدن سے جسیم ہے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۰۶).

ملے گی چشمۂ حیواں کی تہ میں عظمِ رمیم
کوئی زمیں نہیں ایسی جہاں مزار نہیں

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزّل ، ۱۲۵).

یہ درد و غم اُسی وہّاب کا ہے فیضِ عمیم
وہی ، وہی جو ہے شیرازہ بندِ عُظمِ رمیم

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۴۸). [عظم + رمیم (رک)].

عِظَم (کس ع ، فت ظ) امذ.
بزرگ ، بڑائی ؛ (طب) کسی عضو کا خصوصاً جگر اور طحال کا طبعی حد سے بڑھ جانا. ورم ، صلابت و عظمِ طحال و جگر کے لیے جوئی کا نسخہ ہے. (۱۹۳۷ ، سِلکُ الدُّرَر ، ۸۱). [ع].

عُظْم (ضم ع ، سک ظ) امذ.
بڑائی ، بزرگی.

دکھاتا ہوا حشمت و عُظمِ شان
لیے ساتھ ساتھ اپنے نوبت نشان

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۳۲). غرض سواری کے جاہ و جلال اور عُظم و شان سے رستے کا یہ رنگ ہو گیا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۳۳). جو عُظم و شان اس کے گرد و پیش ہے اُس کے شکوہ میں وہ دب کر رہ گیا ہے. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدّن ، ۲۵۳). [ع].

عُظَما (ضم ع ، فت ظ) صف ؛ امذ ؛ ج.
بزرگ ، بڑے ، بڑے لوگ ، اکابرین ، مرتبے والے ، عظیم لوگ. معاذؓ بن جبل کے علمائے صحابہ اور ان کے عظما سے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳). یہ دعا عظمائے مشائخ سے مروی ہے. (۱۹۷۴ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، مئی ، ۶۲۰). [ع : عُظَماء (عظیم (رک) کی جمع)].

عَظَمَت (فت ع ، ظ نیز سک ظ ، فت م) امث.
۱. (کمیت و جسامت کے اعتبار سے) بڑائی. سفید گینڈے کا سر اس کے جسم کی عظمت کے مقابلے میں بھی بہت بڑا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۱۷۵). ۲ (اُ) (کیفیت کے اعتبار سے) بزرگی ، بڑائی ، برتری ، شان و شوکت. الو کی خدمت عظمت سے بڑا تولب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰). یہ دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار تعالیٰ و تقدس کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۲). مسلمانوں کی عزت ، عظمت اور تسلّط غیر قوموں پر ظاہر ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۶). مسلمان کی شان اور اُس کی عظمت ، علم ، تبحر اور اطاعتِ الٰہی پر منحصر ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۵) (اُا) قدر و منزلت ، عزّت. ایک گروہ ایسا بھی تھا جو سرسیّد کے کاموں کو نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھتا تھا. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۶).

پیشِ لندن و شملہ سے ہیں سب لرزہ بہ تن
رعبِ بغداد دلوں میں ہے نہ ہے عظمتِ چشت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۱). [ع].

---رَفْتَہ کس صف(---فت ر ، سک ف ، فت ت) امث.
ماضی کی شان و شوکت. ہم اپنی تاریخ و اسلاف ، عظمتِ رفتہ اور روایات وغیرہ کا ڈھنڈورا تو بہت پیٹتے ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۹). [عظمت + ف : رفتہ ، رفتن - جانا کا حالیۂ تمام].

--- کَرْنا محاورہ.
تعظیم کرنا ، عزت کرنا. اس نے میری عظمت کی اور ضیافت بھی کی. (۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابنِ بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲).

---مَآب (---فت م ، مد ا) صف.
بڑی شان و شوکت والا ، پُرشِکوہ. شبِ چاردہ کس نے تیری تاریکی کو خوبصورت بنا دیا؟ تو کس قدر پُرشان ہے ، کس قدر عظمت مآب ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۴۵). [عظمت + مآب (رک)].

---مَدار (---فت م) صف.
رک : عظمت مآب. سب کو اجازت دی جائے کہ سرکارِ عالی یا سرکار عظمت مدار سے رزق یا موت طلب کریں. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقصِ ناتمام ، ۱۶۱). [عظمت + مدار (رک)].

عَظْمی (فت ع ، سک ظ) صف.
ہڈی کا ، استخوانی. وہ اس ہتوڑے (مطرقہ) کے ساتھ منسلک ہوتی ہے جو اندرونی کان کی عظمی کڑیوں میں سے پہلی کڑی ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷۰). [عظم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُظْمیٰ (ضم ع ، سک ظ ، ا بشکل ی) صف مث.
اعظم (رک) کا مونث ، سب سے بڑی ، بزرگ ترین ، بہت عظیم.

اے ولی حق کی طلب ہو دولتِ عُظمیٰ لے
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۳). ایسی نعمتِ عُظمیٰ کو آپ نے غنیمت نہ جانا. (۱۸۶۹ ، انشاء خرد افروز ، ۱۲).

ہر اک مصیبتِ عُظمیٰ کا خاتمہ تجھ پر
فدائے لذّتِ ذوقِ ستم سلام علیک

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۹۹).

بذاتِ خود بشریّت ہے نعمتِ عُظمیٰ
بہ عرصۂ سحر و شام میں بحالِ نفس

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۴۳). [ع].

عَظِیم (فت ع ، ی مع) صف.
۱. بڑا ، بزرگ ، صاحبِ عظمت ، شاندار ، جاہ و جلال والا.

ٹڑا بہوت خانے و دیول قدیم
بندے مسجداں پر منارے عظیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).

روش دیک یاں کا بجھے آئے ہیم
ہو جاگے یہ الیت ہی کبھہ تو عظیم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲).

پھل جو اٹھاویں ہیں عرش عظیم
اونہوں کو کریں آپ زندہ کریم

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۶۰).

دہر زیرِ سایۂ لطفِ عمیم
خلق سب وابستۂ خلقِ عظیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۸). دانت پتھر سے بھی سخت ، منھ تھا اک غار عظیم. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶).

جہاں سے میرا عظیم ہادی
حُسین کل سرخرو گیا ہے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۸۸). **۲. اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک اسم.**

علیم و عظیم و علی و غفور
مقدّم مؤخر ولی و شکور

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۴).

توں رزّاق ہے ہور تونہیں عظیم
توں فتاح ہے ہور تونہیں علیم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

تیری شفاعت کا گر ہم کو سہارا نہ ہو
رحم پہ غالب رہے عدل خدائے عظیم

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۲).

یاعظیمُ یاعلیمُ یارقیبُ یامجیب
یاحمیدُ یامعیدُ یاشہیدُ یاحسیب

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۸۵). **۳. سخت ، شدید.**

دبا دبا مجھے کوہِ سیاہ کے نیچے
شبِ فراق سے کوئی بلا عظیم نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۵۳). ایک دفعہ جب مکّے میں قحط عظیم پڑا تو ابو سفیان نے آپؐ کے پاس آ کر کہا کہ محمدؐ تمہاری قوم ہلاک ہو گئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۸). سخت سزائیں جہاں مجرم کے لئے عظیم امتحان بن جاتی ہیں وہاں حکّام کے لئے ہوش مندی اور درد مندی کا چیلنج ہیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۳۸). [ع].

ـــُـ الْاَثَر (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) صف.
بہت اثر رکھنے والا ، نہایت مؤثر ، ذی اثر ، پُرتاثیر. اس کا دل بھی اندر ہی اندر پکار رہا تھا کہ اب یہ عظیم الاثر دعا بھی اس کی مشکل آسان نہ کر سکے گی. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۶). [عظیم + رک : ال (۱) + اثر (رک)].

ـــُـ الْجُثَّہ (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، شد ث بفت) صف.
وہ جس کا قد و قامت بڑا ہو ، بڑے ڈیل ڈول والا ، بڑی جسامت رکھنے والا ، دیو قامت. طاؤس سبز برابر بالشت کے نکلا اور دم بھر بڑھ کر مثل قامت مرکب پرند کے عظیم الجثہ ہو گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۳۱). یہ دونوں عظیم الجثہ جانور اس طرح چونک اٹھے گویا کہ کسی نے انہیں یکایک سوئے سے جگا دیا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۳۴). شتر مرغ آپ جانتے ہیں کہ عظیم الجثہ پرندہ ہے. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۱۲). [عظیم + رک : ال (۱) + جثہ (رک)].

ـــُـ الشّان (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش) صف.
۱. بڑی شان و شکوہ والا ، بڑے مرتبے کا ، بہت شاندار. وہ چیزیں اپنی خلقت میں یا انسان کے لیے مفید ہونے میں عظیم الشان اور عظیم القدر ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامین ، ۳۷). آرمینی گورستان کے عظیم الشان اور خوب صورت کتبے بنتے والی روحوں کے نام یاد دلا رہے ہیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳). **۲. بہت بڑا.** باٹ میں دیکھیا ایک ڈونگر عظیم الشان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۴). عام لوگ ان سب الفاظ کو ہم معنی سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے عظیم الشان غلطیاں پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۴۴). اب ایک عظیم الشان خیمہ ... لگایا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۹۳). اُمید ہے کہ عظیم الشان جلسہ ہو گا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۴). [عظیم + رک : ال (۱) + شان (رک)].

ـــُـ اللّٰہ خانی (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
ایک وضع کا حقہ. عظیم اللّٰہ خانی پیش ہوا چند گلوریاں کاٹے پانوں کی ایک میلی سی تشتری میں آئیں. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، احمق الذین ، ۹۵). [عظیم اللّٰہ خاں (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــُـ الْمَرْتَبَت (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف.
بڑے رتبے والا ، اونچے درجے والا ، بلند مرتبہ. چند گھنٹوں کی ریاضت میں اتنے عظیم المرتبت اور عظیم المقدار کارنامے کس طرح انجام پائے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۷۰). اقبال ایک عظیم المرتبت شاعر ہیں. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۸). [عظیم + رک : ال (۱) + مرتبت (رک)].

ـــُـ الْمَرْتَبَہ (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) صف.
رک : **عظیم المرتبت.** ایک عظیم المرتبہ ادیب ... جو حضرات اس تحریر کو پڑھ رہے ہوں گے ان کو حیرت ہو رہی ہو گی کہ یہ "نابغۂ عظیم" اب تک کیسے ان کی آنکھوں سے پوشیدہ رہا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۶). [عظیم + رک : ال (۱) + مرتبہ (رک)].

ـــُـ الْمِقْدار (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ق) صف.
بہت زیادہ مقدار یا تعداد والا. چند گھنٹوں کی ریاضت میں اتنے عظیم المرتبت اور عظیم المقدار کارنامے کس طرح انجام پائے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۷۰). [عظیم + رک : ال (۱) + مقدار (رک)].

۔۔۔ المَنْفَعَت (۔۔۔ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ن ، فت ف ، ع) صف.
بہت زیادہ فائدہ مند ، نہایت مفید. امام فن کا یہ نسخہ ایجاد کردہ ہے ، یہ سفوف ... عظیم المنفعت ثابت ہوا. (۱۹۳۷ ، سلک الدُرَر ، ۷۹). [عظیم + رک : ال (ا) + منفعت (رک)].

۔۔۔ الہِمَّت (۔۔۔ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ہ ، شد م بفت) صف.
بہت ہمت والا ، بڑا حوصلہ مند. ایسا عالی قدر عظیم الہمت ہے کہ وہ اپنے آلا و نعم کے چہروں میں شکر کو نشانِ زخم و جراحت جانتا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳). [عظیم + رک : ال (ا) + ہمت (رک)].

۔۔۔ الہَیکَل (۔۔۔ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین ، فت ک) صف.
بڑے جسم والا ، قوی ہیکل ، تن و مند ، دیو قامت ، قوی الجثہ. تارا ننہہ کے نصف اول میں بدھ مت کی توسیع کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے بدھ کے اس عظیم الہیکل مجسمے کا حوالہ دیا تھا جو تارا میں کیگون شیو فرقے کے ایک معبد تو دے جی کے حدود میں تعمیر ہوا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۰۸). [عظیم + رک : ال (ا) + ہیکل (رک)].

عَظِیمَت (فت ع ، ی مع ، فت م) امث.
سختی ، سخت آفت ؛ اہم معاملہ یا واقعہ.

حقیقتاً جو سنو تو یہ ہے حقیقت اور
سلوۂ عظمتِ حق ہے وہاں عظیمت اور

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۰۷). [ع].

عَظِیمَہ (فت ع ، ی مع ، فت م) صف مث.
عظیم (رک) کی تانیث. ایک دائرۂ عظیمہ کرے کا ق ر س ط وہ دائرہ ہے جس کی سطح اوسکے مرکز ث پر سے گزرتی ہے. (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت اردو ، ۳). اگر ان سب پر ایک دائرہ فرض کیا جاوے تو کرہ پر دائرۂ عظیمہ ہو گا. (۱۸۹۹ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۲ : ۱۵۸). اس صدی میں مصر کسی مصیبتِ عظیمہ کا شکار ہو گیا. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۱۱۰). [عظیم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَفار (فت ع) امذ.
ایک قسم کا درخت جو آسانی سے جلتا ہے ، اس لیے اس کی شاخوں سے چقماق کا کام لیا جاتا ہے. عرب کے دو درخت ہوتے ہیں ... ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار ، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۷۱۱). [ع].

عَفارِیت (فت ع ، ی مع) امذ ، ج.
دیو ، خبیث جن ، بھوت. ذوالفقار مرتضوی سے وہ عفاریتِ شقی سر مو نہ نکلتے تھے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۶۶). طرح طرح کے خیالی جانور مانے جاتے تھے ، طرح طرح کی پریاں دیوزاد عفاریت داخلِ عقائد تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۱۷). [ع : عفریت (رک) کی جمع].

عَفاف (فت ع) امذ.
پارسائی ، پرہیزگاری ، پاک دامنی.

گر ہوس ہے شہید مرنے کی
عاشقی جیع باعفاف کرو

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۳).

بدمستیاں کبھی ، کبھی مستوری و عفاف
دستور ہے طبیعتِ نامستقیم کا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۲). تم کہتے ہو کہ وہ نماز و تقویٰ اور عفاف کی ہدایت کرتا ہے اور اگر یہ سچ ہے تب وہ یقیناً پیغمبر ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۰۶).

ہو اس کے عفاف کا بیاں کیا جس نے
دستِ زنِ بیگانہ کبھی مَس نہ کیا

(۱۹۷۶ ، حسطایا ، ۶۳). [ع].

عَفاکَ اللّٰہ (فت ع ، ک ، غم ا ، ل ، شد ل بفد) فقرہ.
اللہ تیرے گناہ معاف کرے.

تو مرا دوست ہے جزاکَ اللّٰہ
اور دشمن ہے تو عفاکَ اللّٰہ

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۳۳۵). [ع : عفا ـ معاف کیا + ع : کَ ـ ضمیر واحد حاضر مذکر + اللہ (رک)].

عِفّانی (کس ع ، شد ف) صف.
خاص وقت کا اور موسم کا.

نشہ تج دل کرے ڈنکے زمیاں کے پیٹ کے منکے
ڈھلیں یک دھر تھے کہن کہن کے ہلے دریانے عِفّانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۸). [ع : عِفّان ـ وقت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَفائِف (فت ع ، کس ء) امث ، ج.
پارسا عورتیں ، پاک دامن. اسی اختلاف کے پیشِ نظر یہاں لفظ محصنات کی تفسیر کرنی پڑی ورنہ پہلے محصنات کے معنی بالاتفاق عفائف کے ہیں. (۱۹۶۳ ، کمالین ، پارہ ، ۶ : ۳۱). [ع : عفیفہ (رک) کی جمع].

عِفَّت (کس ع ، شد ف بفت) امث.
۱. پرہیزگاری ، پارسائی ، پاک دامنی.

در درجِ عصمت کی ات نامدار
نہ برجِ عفت کی عالی وقار

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷). اے پرورشِ پاکان تتر عفت ، چپ رہو کہ دشمن ہنسائی نہ ہووے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۵). اللہ میری عصمت اور عفت کا گواہ ہے ، یہ دسیاہ کیا میری حرمت لیتے اور کیا مجھے ذلت دیتے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۵).

عفت پکارتی ہے مقامِ حجاب ہے
شیرِ جنابِ فاطمہؑ کی یہ جناب ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱). پردے کا مقصودِ اصلی عفت کی حفاظت ہے. (۱۹۰۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۱۲). ان کے شوہر نامدار نے ماضی میں اپنی عفت بچا کر رکھی تھی کہ نہیں.

(۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۴۸). ۲. (علم الاخلاق) قوّتِ شہویہ کا اعتدال اور تہذیب ، توازن. فارسی میں سینکڑوں مثنویاں ، اخلاق میں لکھی گئیں جن میں مسائل اخلاق ، مثلاً : عفّت ، شجاعت ہمّت ، توکل ، استغنا کے عنوان قائم کئے گئے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۵). یہی چاروں چیزیں یعنی حکمت ، شجاعت ، عفّت اور عدالت اصولِ اخلاق میں داخل ہیں. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۵۴). [ع].

ـــ بَرباد ہونا محاورہ.
عصمت خراب ہونا. ہر ایک کی عفّت برباد ہو چکی دکھائی دیتی تھی. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۸۱).

ـــ مآب (ـــ فت م ، مد ا) صف.
پارسا ، پاک دامن ، عفیفہ. عفت مآب کنواریاں کلیسا کی خدمت کے لیے اپنے تیئں وقف کر دیتی تھیں. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۸۱). بنیادی طور پر اپنی فطرت میں عورت زیادہ پاکیزہ ، عفت مآب اور وفا شعار مان لی گئی. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۹۳). [عِفّت + مآب (رک)].

ـــ مآبی (ـــ فت م ، مد ا) امث.
پارسائی ، پاک دامنی: ایسی سو میری دو شیزائیں بھی تھیں جو عفت مآبی اور وفا پرستی کے جوہر سے خوب خوب متصف تھیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۳۲). [عِفّت مآب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ میں خَلَل ڈالْنا محاورہ.
آبرو لینا ، زنا کرنا (مخزن المحاورات).

عَفْج (فت ع ، فت نیز کس ف) امث ؛ ـــ عِفْج.
چھوٹی آنت کا اگلا حصہ جو معدے کے عین نیچے ہوتا ہے. اس کے بعد ایک دوسری پتلی نلی عفج ہے جو پیچھے کی طرف کئی پیچ کھاتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵۸). گھوڑوں کی چھوٹی آنت میں عفج (Duodenum) کے مقام پر ایک خاص پیچ پایا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۳۳). [ع].

عِفْرِیت (کس ع ، سک ف ، ی مع) امذ.
دیو ، خبیث جن ، بھوت ، شیطان.

سلامت سوں اپڑائے تج میت کوں
دیونگ سنگات ایک عفریت کوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۳). ملک شہپال کو تیش آیا اور لڑاکی فوج جنوں اور عفریتوں اور پریزادوں کی تعینات کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۶).

پہلوان جنگ کو دو نکلے تھے عفریت خصال
آپ کے پیاروں نے دکھلا دیا حیدر کا جلال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۸۳). اگر آپ کو نام اور منتر معلوم ہے تو خواہ روح ہو یا جن یا عفریت ، آپ اُسے مُسخّر کر سکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ ثنائیت ، ۲۶). سمندر کا تاریک عفریت اپنے جوبن پر تھا اور تئیس ہزار ٹن وزنی جہاز کو تنکے کی طرح بہائے لیے جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۳). [ع].

عِفْرِیتی (کس ع ، سک ف ، ی مع) صف.
عفریت (رک) سے منسوب یا متعلق ، جن بھوت جیسا ، شیطانی. انہوں نے شہر کی عفریتی ، شیاطینی اور بہیمانہ زندگی میں ایک سرے سے پاکیزگی ، حُسن ، انسانیت ، ہمدردی اور خلوص کو نظرانداز کر دیا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۱۳). [عفریت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَفِص (فت ع ، کس ف) صف.
کسیلا. تفہ اور مالح اور حامض اور عفص اور یہ چاروں باعتبار بدل جانے اس کے ذائقہ کے طبیعی ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۳). تمام عفص دوائیں بارد یابس ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۲۳). [ع].

عَفْ عَف (فت ع ، سک ف ، فت ع) امث.
کتّے کی آواز. اکثر لوگ ... مثل سگِ دیوانہ کے ہیں کہ عف عف کرتے مر جاویں گے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۳۲).

استخوانِ مغربی کا شکر کرتا ہے بجا
باہمی عف عف یہ لیکن قابلِ افسوس ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۱۸). کتّوں کی عف عف ... اور گوشت ! جہاز کا تعفّن آسمان تک پھیلا ہوا تھا. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان (ترجمہ) ، ۹۱). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

عَفَف (فت ع ، ف) امث.
رک : عف عف.

بھونکا کریں رقیب پڑے کونے یار میں
کس کے تئیں دماغ عفف ہے سگات کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰). [عف عف (حکایت الصوت) کی تخفیف].

عَفَن (فت ع ، ف) امذ.
عفونت ، متعفن ہونا ، سڑنا ، گلنا ، فاسد ہونا ، بدبودار ہونا ؛ (طب) کسی رطوبت دار مادّہ کا حرارتِ غریبہ کے اثر سے کیفیت فاسدہ کی طرف مستحیل ہو جانا لیکن اس کی شکل و نوعیت کا باقی رہنا (مخزن الجواہر ، ۵۷۴).

عَفِن (فت ع ، کس ف) صف.
بوسیدہ ، گندہ ، بدبودار ؛ (طب) وہ رطوبت دار چیز جو حرارتِ غریبی کے اثر سے فاسد و بدبودار ہو گئی ہو لیکن اس کی نوعیت ابھی باقی ہو (نوراللغات ؛ مخزن الجواہر ، ۵۷۵). [ع].

عَفِنَہ (فت ع ، کس ف ، فت ن) صف.
رک : عفن. یا بسا اوقات اجزائے سمی کے باقی رہ جانے سے خون میں جراثیمِ عفنہ بڑھنے اور نشو و نما پانے لگیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۹۵). [عَفِن + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَفْنی (فت ع ، ف نیز سک ف) صف.
عفونت دار ، متعفن ، کسی خلط کے سڑ جانے سے پیدا ہونے والا (مرض) (انگ : Septic). یہ ایک قسم کا عفنی بخار ... تھا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۴۲). [عفن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَقْنِیَہ (فت ع ، ف نیز سک ، کس ن ، فت ی) صف.
عفنی (رک) سے منسوب یا متعلق. بخارات عفنیہ کو لطیف کرتا ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۷) . حُمّیٰ عفنیہ عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، اقادۂ کبیر بجمل ، ۱۳۵).
[عفنی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَفْو (فت ع ، سک نیز ضم ف) امذ.
معاف کرنا ، معافی ، درگزر ، بخشش.

مرے نامے کوں کیا سیاہی تھے غم
جو توں عفو کا اس پر کھینچے قلم

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۳).

ہم نے تو ایک معصیت چاہی چھپی نہ چھپ سکی
اپنے گناہ کو ترا عفو ہی پردہ پوش ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۳).

رحم کر خاکِ مذلّت سے اٹھا
میرے عفوِ جُرم کی تخصیص کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۷).

ولولوں میں بھی ندامت سے رہی افسردگی
عفو کا پہلو رہا بیخود مری تقصیر میں

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۳۱) . اسلام تو امن ، عفو اور حُسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے دوست دشمن سب سے ہمیں نرمی کا حکم ہے . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱). [ع].

ـــــ کَرْنا ف م.
معاف کرنا ، خطا بخشنا.

عفو کر سب علامت اس گناہ کی

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۵).

اپنے دیوانہ پہ شفقت آ ہی جاتی ہے اونہیں
عفو کر دیتے ہیں وقت آتا ہے جب تعزیر کا

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳).

رات کو مجھ سے یہ کہتے تھے غریب و رنجور
عفو کر دیجیے اُسے ہم سے ہوا ہو جو قصور

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) ، عروجِ سخن ، ۲۸۰).

ـــــ کوش (ـــو مع) صف.
گناہ معاف کرنے والا ، خطا بخشنے والا.

کیا خطا پوش عفو کوش ہے حاکم میرا
مجھ گناہ‌کار کو تعزیر سے کچھ کام نہیں

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۵۵) . [عفو + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

ـــــ و درگُزر (ـــو مع ، فت د ، سک ر ، ضم گ ، فت ز) امذ.
خطا و قصور معاف کرنا . باوجود اقتدار کے عفو و درگزر سے کام لے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۴) . اچھے اخلاق کی بہت سی قسمیں ہیں ، مثلاً ہمدردی ، عفو و درگزر ، اخلاص ، راست گوئی . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۶) .
[عفو + و (حرف عطف) + درگزر (رک)].

ـــــ ہونا ف ل.
معاف ہونا ، معاف ہونا . جو جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجے اوس کے دو سو برس کے گناہ عفو ہیں . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰).

عَفُوّ (فت ع ، ضم ف ، شد و) صف.
بہت بڑا معاف کرنے والا ، اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک اسم.

اے عَفُوّ صَمَدْ اَحَدْ وَاحِد
قَادِرْ مُقْتَدِرْ وَاجِدْ مَاجِد

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۳).

گرچہ ہیں بےحد قصور تم ہو عَفُوّ و غفور
بخشدو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۱۰). [ع].

عُفُوصَت (ضم ع ، و مع ، فت ص) امث.
کسیلا پن . ملوحت ـ نمکینی ، حلوت ـ شیرینی ... عفوصت ـ کسیلا پن ... ان سب مزوں کا قوّتِ ذائقہ سے ادراک ہوتا ہے . (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۸۵). [ع].

عُفُوصِیَت (ضم ع ، و مع ، کس ص ، فت ی) امذ.
رک : عفوصت . کبھی اس سے حلوت پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفوصیت . (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۱۵). [عُفُوصَت (رک) کا بگاڑ].

عُفُونات (ضم ع ، و مع) امث ، ج.
گلے سڑے بدبودار مادے ، گندگیاں . اللہ نے آدم کی مٹی کی خمیر کی اور اوس وقت تری اور خشکی کے جانور اور پرندہ اور زمین کی عفونات سے حشرات الارض کو پیدا کیا . (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵) . [عفونت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

عُفُونَت (ضم ع ، و مع ، فت ن) امث.
سڑاند ، بدبو ، گندگی ، رک : عَفَن.

کسی کو قشعریرہ سے عفونت کا جو دھیان آیا
تو آخر سونگھنے کو بول کا شیشہ منگایا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۱) . چونکہ ایران کو رندی اور عیش پرستی سے خاص مناسبت ہے اس لیے احتمال تھا کہ بہت جلد اس کے خمیر میں عفونت آ جائے . (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۳) . عفونت کے پے در پے بھبکوں سے میرا دماغ پھٹنے لگا . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۶۳). [ع].

ـــــ الدَّم (ـــضم ت ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امث.
(طب) خون کا گندہ اور متعفن ہو جانا ، یہ ایک قسم کا فساد ہے جو حرارت غریبہ کے اثر سے خون میں لاحق ہو جاتا ہے جس سے اس کی خاصیت* ، مزہ اور بُو وغیرہ میں تغیّر آ جاتا ہے . بعض اوقات کسی اولی ماسکہ کے خرد عضویات جونے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہاں زندہ رہتے ہیں ... اس حالت کو عفونت الدّم (Septicaemia) کہتے ہیں . (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۱ : ۴۴) . [عفونت + رک : ال (۱) + دم ـ خون].

ـــــ خُون کس اضا (ـــــ و مع) اث.
(طب) رک : **عفونت الدّم**. سوزش کے بعد مرغیوں میں عفونت خون ... اور ہوا کی تھیلیوں کا مرض پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۷۳ء ، بستہ معلومات مرغبان ، ٦)۔ [عفونت + خون (رک)]۔

عُفُونَتی (ضم ع ، و مع ، فت ن) صف.
(طب) **تعفّن والا ؛ کسی خلط یا اخلاط کے سڑ جانے سے پیدا ہونے والا مرض.** شربت دینار طبیعت کو نرم کرتا ہے عفونتی بخاروں کو روکتا ہے۔ (؟ ، کلید عطاری ، ۲۱۷)۔ مزید براں استسقاء الصدر ... اور شاید عفونتی سرایت ... کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ۵۳)۔ [عفونت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ جَراثِیم (ـــــ فت ج ، ی مع) امذ ، ج.
(طب) **وہ جراثیم جو تمام نباتی و حیوانی مردہ اجسام کو سڑا کر ملیامیٹ کر دیتے ہیں.** کچھ خوردبینی اجسام صرف مردار مادے پر ہی اپنی گزر کرتے ہیں ، ان کو عفونتی جراثیم یا جراثیم عفنہ ... کہا جاتا ہے۔ (۱۹٦۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۲۲)۔ [عفونتی + جراثیم (رک)]۔

عُفُوِی (ضم ع ، و مع) صف.
رک : **عفونتی.** عُضوی عفونت کی مثال عفوی اورام اور خراجات وغیرہ ہیں۔ (۱۹۳۳ء ، بخاروں کا اصول علاج ، ۲٦)۔ [عفونت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عُفُونِیَہ (ضم ع ، و مع ، کس ن ، فت ی) صف.
رک : **عفونتی.** اگر حمیات عفونیہ باری کے ہوں اور باری کے وقت حرارت تپ میں غیر معمولی حدّت ... زیادہ ہو گئی ہو تو ... تدابیر کام میں لائی جائیں۔ (۱۹۳۳ء ، حمیات اجابیہ ، ۵۲)۔ [عفوی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عَفَی اللّٰہُ عَنْہُ (فت ع ، ف ، غم ی ، ا ، ل ، شد ل بفد ، ضم ہ ، فت ع ، سک ن ، ضم ہ) فقرہ.
خدا اس (مرد) کے گناہ معاف کرے ، اکثر خطوط میں اپنے نام کے بعد انکسار سے لکھتے ہیں (نوراللغات)۔ [ع : عَفَیٰ - معاف کیا + اللہ + عنہ - اس (مرد) سے]۔

عُفِیَ عَنْہُ (ضم ع ، کس ف ، فت ی ، فت ع ، سک ن ، ضم ہ) فقرہ.
اس (مرد) کی مغفرت ہو ، اس (مرد) کے گناہ معاف ہوں ، اکثر خطوط میں اپنے نام کے بعد انکسار سے لکھتے ہیں. عاصی پر معاصی طالب فضل خالق محمد یٰسین انجم ہلالی انصاری عفی عنہ الباری سہارنپوری کاشفِ مدعا ہے۔ (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳)۔ فقیر ولی اللہ عفی عنہ عرض پرداز ہے۔ (۱۹۷۳ء ، انفاس العارفین ، ۳۵)۔ [ع : عُفِیَ - معاف کیا گیا + عَنْہُ - اس (مرد) سے]۔

عَفِیف (فت ع ، ی مع). (الف) امذ.
پارسا مرد ، بدکاری سے پرہیز کرنے والا مرد ، نیکوکار مرد.

خیال اس کا ہم آغوشِ نظر ہے سات پردوں میں
عجب شوخی سیں پیش آیا ہے یہ شوخ ان عفیفوں سیں

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳٦۷)۔

اوس منبعِ حیا میں ہے کیا شرم محتشم
دیکھا جدھر عفیف نے عفت کی آنکھ سے

(۱۸٦۱ء ، سراپا سخن ، ٦۱)۔ ایک ساحر ... خواص اشیا میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے مگر کافر کو مومن ، بدکار کو عفیف ... نہیں بنا سکتا۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۸)۔ (ب) صف مذ نیز مث. ۱. **پارسا ، پاک دامن.**

نازنین و عفیف اِک بیوی
یادِ شوہر میں سُست بیٹھی تھی

(۱۹۲۰ء ، روحِ ادب ، ۲٦)۔ دوسری بات یہ ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان عفیف اور ضابط نفس ہوں۔ (۱۹۳۳ء ، ریاست ، ذاکر حسین ، ۱۳۸)۔ وہ پاکدامن اور عفیف رہتی ہیں تا کہ یسوع انہیں اپنی دلہن بنا لے۔ (۱۹۳۳ء ، تائیس (ترجمہ) ، ۲۵۰)۔ ۲. **پاکیزہ.**

طوبیٰ لہم جو کشتۂ عشقِ عفیف ہیں
کیا شبہہ اس گروہ کے حسنِ مآب میں

(۱۸۵۵ء ، کلیات شیفتہ ، ٦۹)۔ اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین و اغراض کے عفیف ، عالی شان اور تہدید آمیز ہے۔ (۱۹٦۹ء ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۰۸)۔ [ع]۔

عَفِیفَہ (فت ع ، ی مع ، فت ف) صف ؛ امث.
باعصمت ، پاک دامن ، پارسا عورت. اس عفیفہ کو مرگ نے امان نہ دی۔ (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۴۴)۔

بولی وہ عفیفہ میں ہوئی شاد خوشا حال
اے شکریہ شادی ہے خداداد خوشا حال

(۱۸۷۵ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۸)۔ بیوی تمہاری ایسی حسینہ اور عفیفہ ہے کہ پریاں اُسے دیکھ کر شرمائیں اور حوریں اس کے دامن پر ناز ادا کریں۔ (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۸۴)۔ ایک عفیفہ اور پاک دامن مومنہ کو کسی کی دعائے مغفرت کی ضرورت ہے۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتِ جوہر ، ۱۹۰)۔ [عفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عِقاب (کس ع) امذ.
سزا ، عذاب ، تکلیف.

بےگماں تم کو کریں گا حق عذاب
سخت ہے اس کا عقاب بے حساب

(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگہ ، ۹۹)۔

مجھے وحش و طیر سے رشک ہے ، کہ کبھی اُنہوں کو کسی نمط
نہ سوال ہے نہ جواب ہے ، نہ عذاب ہے نہ عقاب ہے

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱٦٦)۔ انکی عبادت ، اصلی نیکی اور دل کے اقتضاء سے نہیں ہوتی بلکہ سزا اور عقاب کے ڈر سے ہوتی ہے۔ (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۲ : ۸۳)۔ بدن کے فنا ہونے کے بعد روح کے باقی رہنے ، نیز ثواب و عقاب کو محال سمجھتا تھا۔ (۱۹۵۳ء ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۸۰)۔ [ع]۔

عُقاب (ضم ع) امذ.
۱. **چیل سے مشابہ ایک طاقت ور بلند پرواز شکاری پرند.**

لیا ہے دل کے کبوتر کو گھیر کر میرے
تری دو چشم سیہ نے عقاب کے مانند

(۱۷۸۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۹۰)۔

آئے حُسین یوں کہ عقاب آئے جس طرح
کافر پہ کبریا کا عتاب آئے جس طرح

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۴). بعض پرندے دوسروں کا شکار کرتے ہیں مثلاً ، شکرا ، باز ، عقاب وغیرہ . (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، عشرت عابدی ، ۳۶). عقاب اپنے نشیمن کی طرف لوٹ رہا ہے. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعری ، ۱۱۲) . **۲. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سیاہ عَلَم کا نام .** توشہ خانۂ مبارک میں ... ایک سیاہ علم تھا جس کا نام عقاب تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). **۳. حضرت امام حسینؑ کے بیٹے حضرت علی اکبر کے گھوڑے کا نام.**

شہ کو نظر پڑا علی اکبر کا راہوار
چلّائے اے عقاب کدھر ہے ترا سوار

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۱ : ۲۹۵)). **۴. (نجوم) کرۂ شمالی میں ستاروں کی ایک شکل کا نام.** نام صورتہا ، عقاب ، قطعۂ فرس ... الہوا. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۶۵). کوکبۃ العقاب ، نو کوکب داخل صورت ہیں اور چھ خارج صورت اور منجملہ کوکب داخل الصورت کے تین کوکب ہیں کہ ان کا نسر طائر نام ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲) . **۵. (کیمیا گری) نوسادر ، نوشادر** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [ع].
نوشادر (نوراللغات ؛ فرہنگ اصفیہ). [ع].

عُقابی (ضم ع) صف.
عُقاب (رک) سے منسوب یا متعلق ، عقاب جیسا.

عقابی شان سے جھپٹے تھے جو بے بال و پر نکلے
ستارے شام کے خونِ شفق میں ڈوب کر نکلے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۱۰). [عقاب + ی ، لاحقۂ نسبت].
ـــ نظَر / نِگاہ (ـــ فت ن ، ظ / کس ن) امث.
بہت تیز نظر. تیز عقابی نظروں سے کوارٹر ماسٹر کو گھورتا رہا. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۶۹) . ان کی عقابی نگاہیں پر سیمان کی پلیٹ پر ہوتی ہیں. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۴۳). [عقابی + نظر / نگاہ (رک)].
عُقابَین (ضم ع ، لین) امث.
دو لمبی لکڑیاں جنھیں زمین میں گاڑ کر ان کے اوپر اس شخص کو باندھ دیتے ہیں جسے سزا دینی مقصود ہوتی ہے ، مجرم کو باندھنے کی دو اونچی لکڑیاں ، دو عمود جن کے درمیان مجرم کو لٹکا کر سزا دیتے ہیں. بلند چوب نصب کرکے عقابین پر کھینچ دیا. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۱۷). [عقاب (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].
عَقار (فت ع) امذ.
گھر کا اسباب ، متاع ؛ (فقہ) غیر منقولہ جائداد جیسے: زمین ، مکان ، باغ وغیرہ. (امام) محمد کے نزدیک خواہ منقول ہو یا عقار کسی کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۲۸).

جنت سرا جہیز ہے شربت ہے طہور
غلمان و قصر خلد ہے ملک و عقار میں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۵۸). وہ صاحب خزانہ اور صاحب توشہ خانہ ہے اور اس کے پاس ضیاع و عقار ، نقد و جنس ، زر و جواہر ، ظروف و قمشہ ... سبھی کچھ ہے. (۱۹۳۳ ، سید محفوظ علی ، خطبات و مقالات ، ۵۴۰). [ع].

عُقار (ضم ع) امث.
شراب.

کرے اس میں تاثیر تا ذکر و فکر
دماغ بے آشام میں جیوں عقار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۳ ، ۱۱۶).

مست خمخانۂ عقارِ فراق
رند مدہوشِ راوقِ اخلاق

(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، ۲۳).

دل ہوا رہن ، ہوا اور ردا رہن ، عُقار
یہ گراوٹ نہیں اپنے کو میں دیتا ہوں سزا

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۳۹). [ع].

عُقّار (ضم نیز فت ع ، شد ق) امث.
جڑی بوٹی (لغات سعیدی). [ع].

عَقارِب (فت ع ، کس ر) امذ ؛ ج.
بہت سے بچھو.

جب اقارب ہیں عقارب اجنبی ہے اژدہا
توں ہو سب کو چھوڑ ہو دریائے وحدت کا نہنگ

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۳۱).

نحیر کی نیش زنی کی ہے شکایت بیجا
کل عقارب نظر آتے ہیں یگانے ہم کو

(۱۸۹۱ ، اشک ، معیار نظم ، ۱۶۲).

فطرت کو عقارب کی ، حیرت جو بدل ڈالے
اب تک تو نظر ایسا اعجاز نہیں آیا

(۱۹۳۹ ، آئینۂ حیرت ، ۶۳). [ع : عقرب (رک) کی جمع].

عَقاقِیر (فت ع ، ی مع) امث ؛ ج.
نباتات کی جڑیں جو بطور دوا استعمال ہوں ، جڑی بوٹیاں. ایک طبیب کا فرض ہے کہ عقاقیر کے مضار و منافع سے بنی نوع کو تابمقدور بے خبر نہ رہنے دے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۷۶).

سب عقاقیر سب حشیش و ہشیم
بزر و اعشاب اور جمیم و عمیم

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۸۰). جنگلی خود رَو پھول بوٹے اور عقاقیر کی مختلف النوع نسلیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۵۵). [ع].
عِقال (کس ع) امذ.
۱. وہ ڈوری یا رسّی جو عرب کے لوگ سر کے اوپر رومال رکھ کر باندھتے ہیں. سر پر نہایت عمدہ ... کوفیہ تھی اور کوفیہ پر کارچوبی عقال تھا. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۹۹). عام مسلمان عرب سر پر کفیہ اور اس پر اونٹ کے بالوں کا یا عموماً اون کا بنا ہوا گول عقال پہنتے ہیں. (۱۹۱۷ ، سفر نامۂ بغداد ، محبوب عالم ، ۳۸). انہوں نے سروں پر عربی رومال اور عقال باندھ رکھے ہیں. (۱۹۸۳ ، روداد قفس ، ۳۰). **۲. وہ رسی جس سے اونٹ وغیرہ جانوروں کے زانو کو باندھتے ہیں.** اس لیے اتورپا نے

کالے ناگ کے پچھلے پاؤں کی زنجیر کھول کر اوس ہاتھی کے اگلے اور پچھلے پاؤں میں عقال کے طور پر ڈال دی. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۱۹).

فلک ہے وہ شترِ کینہ‌ور خدا کی پناہ
عقال پاؤں میں جس کے نہیں مہار نہیں

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۱۲۵). [ع].

عَقائِد (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ سـ عقاید.
ایمان و یقین ، اعتقادات ، مذہب کے اصول.

عقائد بورے اور عمل ات خبیث
رکھے کان دل بیچ شیطاں حدیث

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۱۸).

کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تفہیمِ اصول
کبھی تعلیمِ عقائد بکتاب و سنت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). سہماتِ عقائدِ اسلام کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۹). لیکن کہیں بھی اسے لکھنے والوں کے عقائد کی تبلیغ کا ذریعہ نہیں سمجھا جاتا. (۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۱).[ع : عقیدہ (رک) کی جمع].

عَقائِدی (فت ع ، کس ء) صف.
عقائد (رک) سے منسوب یا متعلق. ہم روحانی وراثتوں اور ان کی وجہ سے مروجہ عقائدی ترجیحات کو زیر بحث نہیں لا رہے. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۲۹). [عقائد + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَقَب (فت ع ، ق) امذ ؛ م ف.
۱. **پیچھا ، پچھواڑی ، پس پشت ، پیچھے.**

اس سروِ بلا کوں جو قیامت کا لقب ہے
ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۸).

اٹھتے ہیں آج ناقۂ لیلیٰ کے جلد پاتوں
سرگشتہ کیا کوئی عقب کارواں نہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۲) . تیر اندازوں کی جگہ خالی دیکھ کر خالد نے عقب سے حملہ کیا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۴۷) . کالا چشمہ لگائے جھونپڑی کے عقب میں گھٹنوں کے بل ... دم سادھے بیٹھا تھا . (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۲۳۰). ۲. **پیٹھ پیچھے ، غیبت میں** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **ایڑی ، پاشنہ.** عقب یعنی پاشنہ ملائم اور چھوٹی ایڑی کا ہونا علامت دولتمندی کی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۶۱). ۴. **وہ پٹھا یا تانت جس سے کمان کا چلہ بناتے ہیں ، کمان کی تانت.** عقب : کمان کی تانت ، جس سے کمان ٹوٹنے سے محفوظ رہتی ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۵۹). ۵. (طب) **وہ نس جو پٹھوں کے سرے پر ہوتی ہے یا ایک ساخت کو دوسری ساخت سے جوڑتی ہے ، رباط.** رباط کی مشہور ترین اور ظاہر ترین منفعت ایک ہڈی کو دوسری ہڈی سے باندھنا ہے ... اسے عقب بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۵۹). [ع].

--- کَرنا محاورہ.
پیچھا کرنا ، تعاقب کرنا.

مر جاوے تو نہ کر اس کا دلِ زار عقب
فوج بگریختہ کا کیجے نہ زنہار عقب

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۳).

--- گُزاری / گُذاری (--- ضم گ) امث.
۱. **پیچھا چھوڑنا.** دل مضطر کو البتہ تسکین ہوئی اور پراسرِ طبیعت نے فی‌الحال عقب گزاری کی. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۱۵). ۲. **پیچھا چھوٹنا ، چھٹکارا ، نجات.** حملہ ہائے بخار سے عقب گزاری کا حال اسی خط میں مذکور تھا. (۱۸۸۱ ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۱۵۵). کسی دوست یا اہلکار سے سفارش کر کے اس کی ناخن بندی کر دو جب تک ... کہ کوئی وجہ معاش نہ نکلے کی میری عقب گزاری کسی طرح نہیں ہو سکتی. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۶۴). اف : ہونا . [عقب + ف : گزار ، گزشتن - چھوڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نِشِین (--- کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
(سیاسیات) **اسمبلی وغیرہ میں پچھلی نشستوں پر بیٹھنے والے (انگ : Back-Benchers)** (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۳۸). [عقب + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

عُقْبا (ضم ع ، سک ق) امث.
رک : **عُقبیٰ ، آخرت.** سبب نیک بختی اور بزرگی عقبا کا یہ ہے . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۰).

جمع سب ہولگے قیامت میں فقیر اور غنی
دیکھیں اوس روز ملے دولتِ عقبا کس کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸۲). [عُقبیٰ (رک) کا بگاڑ].

عَقَبات (فت ع ، ق) امذ ؛ ج.
۱. **گھاٹیاں.** ٹھٹھہ سے مرزا نے نکل کر دو تین کوس منزل اس قصد سے کی کہ عقبات (گھاٹیاں) کو جوئبار تک استوار کرے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۲). نیک گزر جاتے ہیں عقبات (جہنم کی گھاٹیوں) سے اور سوط (عذاب) الٰہی سے . (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۳). ۲. (مجازاً) **نہایت دشوارکام ، بہت مشکل امور.** اس کو نہایت سخت عقبات سے عبور کرنا پڑتا ہے ، وہ ابواب و فصول بالکل نئے ڈھنگ سے مقرر کرتا ہے. (۱۸۹۲ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۶۶). [عقبہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

عُقْبان (ضم ع ، سک ق) امذ ؛ ج.
رک : **عُقاب.** اپنے نفس کی رہائی میں عمل کر کہ وہ سباع ضاریہ و افاعی جاریہ و کلاب عاویہ و عقبانِ مختلسہ و شیاطین موسوسہ و اشراک خاتلہ و سموم قاتلہ سے رہا ہو جائے . (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۹). [ع].

عَقَبَہ (فت ع ، ق ، ب) امذ.
۱. **دشوار گزار پہاڑی راستہ ، مشکل گھاٹی.** جب وارد عقبۂ پرستہ ہوئیں اور اس راہ باریک اصعب گزار میں پڑیں. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۳۶).

ہر قدم راہ میں ہے عقبۂ صعب
ہر نفَس فکر و نظر کے گرداب

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۱). ۲. (مجازاً) نہایت دشوار کام.

بولے ہیں عقبہ مثل اُسجا عرب
سخت ہو جس کام میں رنج و تعب

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۶۳). [ع].

عَقَبی (فت ع ، ق نیز سک ق) صف.
پیچھے کا ، پچھلی طرف کا ، پچھلا. اُن اعصاب کو جو نیچے عقبی جوارح ... کی طرف جا رہے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۳۹). موٹر کی عقبی روشنیاں موڑ کاٹ کر غائب ہو چکی تھیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۶). [عقب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٹِیلَہ (---ی مع ، فت ل) امذ.
(جغرافیہ) ریت کا ٹیلہ جو لمبی جھاڑیوں یا چٹانوں کے پچھلے حصوں میں ریت جمع ہونے سے بنتا ہے. عقبی ٹیلے ... یہ طولانی ٹیلوں کی طرح لمبے ہوتے ہیں ... لمبی جھاڑیوں یا افقی طور پر پڑی ہوئی چٹانوں کے عقبی حصوں میں ریت کے جمع ہونے سے بنتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۰۱). [عقبی + ٹیلہ (رک)].

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.
پس منظر. تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ یکایک اپنی عقبی زمین سے کود کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۳۲۰). اختر شیرانی کی رومانیت کے حدود ... پر نظر ڈالتا ہے ... اور اس سماجی عقبی زمین کا پتہ لگاتا ہے جس نے انکی تخیل میں صداقت کا رنگ پیدا کیا. (۱۹۵۲ ، تنقید اور عملی تنقید ، ۲۲۳). [عقبی + زمین (رک)].

عُقْبیٰ (ضم ع ، سک ق) امث.
آخرت ، دوسرا جہان ، عاقبت.

اب ہے دنیا ہم عقبے
اوپر لیے جاؤ نچے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷). کہے اے مسلم ، امیر کوں کیوں سلام نہ کیا ، مسلم نے کہا اس سلام میں نہ سلامتی دنیا کی دیکھتا نہ عقبیٰ کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۵). شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۶). ان کی تو دنیا اور عقبی سب ہی برباد ہوگئی. (۱۹۵۰ ، اک محشر خیال ، ۱۹۰).

اس ذات کو کیا کہئے جس ذات کی نسبت سے
دنیا بھی میسّر ہے ، عقبیٰ بھی فراہم ہے

(۱۹۸۳ ، سرِ آغا ، ۹۳). [ع].

---بَخَیر ہونا محاورہ.
عالمِ آخرت میں عذاب سے بچ جانا (ماخوذ : نوراللغات).

---بَنانا محاورہ.
عاقبت سنوارنا ، ایسا کام کرنا جو آخرت میں کام آئے (ماخوذ: نوراللغات).

---کا کام امذ.
وہ فعل جس کا اچھا صلہ عالمِ آخرت میں ملے.

دنیا کے کاروبار میں تم اے صبا رہے
عقبیٰ کا کام کچھ نہ بنایا غضب کیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۷).

عَقَد (فت ع ، ق) امذ.
زبان کی گرہ ، مراد : زبان کی لکنت ، ہکلاہٹ ، بولنے میں رکُنا. جس کے ناخنِ تدبیر سے عقدۂ عقداللسان کھل گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۲۵). [ع].

عَقْد (فت ع ، سک ق) امذ.
۱. (i) **گرہ ، گانٹھ ، بندھن.**

کھُلتے ہیں عقدِ غنچہ کس آہستگی کے ساتھ
ہوتے ہیں کیا عروس چمن سے صبا کے ناز

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۸). (ii) **گرہ لگانا یا باندھنا.** منصب احتساب کہ ... قبض و بسط اور حل و عقد ... اوس کے قبضہ میں ہوتا ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۷). اگر ماخذ ظاہر کر دیا جائے اور اقتباس نظم سے ہو تو اسے عقد کہتے ہیں یعنی گرہ لگانا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷). (iii) (مجازاً) **مشکل کام ، پیچیدہ مسئلہ.**

ہر اِک عقدِ مشکل کو تجھ سے کشود
ترے فضل سے ہے عدم کو وجود

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳). ۲. **معاہدہ ، عہد و پیمان ، قول و قرار.** فرنگیوں نے حاکم انطا کیہ اور طرابلس کو اپنی عقد صلح میں داخل کیا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۰). نکاح ایک عقد ہے کہ بنایا گیا ہے واسطے حلال ہونے اوس نفع کے جو مرد کو عورت سے حاصل ہوتا ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۲). اگر ہمارے اور جرمنی کے درمیان فلاں فلاں شرائط پر عقد مخالفت و اتحاد قائم ہو جائے. (۱۹۲۳ ، نگار ، مارچ ، ۱۶۳). مسلمانوں کو اپنے اسلام کی وجہ سے اور ذمیوں کو عقد ذمہ کی وجہ سے جو امان تھی وہ باقی نہ رہے. (۱۹۵۲ ، مناظر احسن گیلانی ، (سود ، مولانا سید ابوالاعلی مودودی ، ۲۸۲)). ۳. **بیع ، فروخت.** اسی طرح معاملات میں وہ تدقیقیں کی گئیں کہ کوئی بیع اور کوئی عقد فقہا کے اصول کے موافق صحیح نہیں ٹھہر سکتا. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶۳). ۴. **نکاح ، بیاہ.** حُسن ہور دل کا عقد کیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۲). اوس بادشاہ کے ساتھ بخوشی عقد شاہزادی کا کر دیا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲۳). نوشہ کا باپ بزم عقد میں شریک ہونے کے لئے ہم کو لے گیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۱). جو کچھ ممکن ہوا عقد کے بعد دولہا کے باپ کو دے دیا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۷۸). یہ روایت تو مدینۃ النبیؐ میں حضرت فاطمہ اور حضرت ام کلثوم کے عقد سے پڑی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۰). ۵. **منعقد کرنا.** دیار مقدس کے اہتمام کے متعلق ہرگز مایوسی نہیں ہوئی اس لیے میں نے دوبارہ عقد موتمر کے لیے دعوت دی. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۶۰). ۶. (i) (طب) **بستہ ہو جانا ، پتلی شے کا گاڑھا ہوجانا.** نرم آگ دو ایک پہر میں قائم اور عقد ہوجائے گا. (۱۹۰۶ ، اکسیرالا کسیر ، ۳۲).

(ii) بستہ کرنا ، گاڑھا کرنا. قلعی مصفّا ایک حصّہ، سیماب ایک حصّہ دونوں کو پہلے عقد کر کے بعدہ زرنیخ دونوں کے ہم وزن ملا کر خوب کھرل کریں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۷۱) . ۷. (خوش نویسی) دو حرفوں کے اتصال یا جوڑ کی جگہ کا نقطہ یا شوشہ ، پیوند حرف (ا ب و ، ۳ : ۲۱۷). [ع].

---اَنامِل کس اضا(---فت ا ، کس م) امذ.
انگلیوں پر شمار کرنا ، انگلیوں پر گنتا ، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی انگلیوں پر اکائیاں اور دہائیاں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہیں اور انگلیوں کو مختلف طریقوں سے کھڑا یا خم کر کے گنتی کرتے ہیں.

گِنا کرتا ہے کتنے بیکناہوں کا کیا ہے خوں
جو اُس کو مشغلہ ہے رات دن عقدِ انامل کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۳).

تیرے ہیں منتظر گنتے ہیں زاہد رات دن گھڑیاں
اِے کافر یہ ادنیٰ پردہ ہے عقدِ انامل کا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۶). تم نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے وہاں «عقد انامل» کیا کرو . لاحول ولا قوۃ . (۱۹۲۳ ، مکتوباتِ نیاز ، ۸۸). [عقد + انامل (رک)].

---باندْھنا محاورہ.
نکاح کرنا ، بیاہ کرنا. غرض میں بہت مرفہ الحال ہو گیا اور نہایت چین و آرام سے اس ملک میں ملکہ سے عقد باندھ کر رہنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۶). پرنس کا عقد باندھ گئے ، پہلے مبارک سلامت ہوئی پھر خلوت ہوئی. (۱۸۳۵، نغمۂ عندلیب ، ۱۷۸).

---بَنْدھانا محاورہ.
نکاح پڑھانا.

بیاہ کی رات شہانا گایا
عقد بندھانے ، میں بی بی لایا

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک (ق) ، ۶۵).

---بَنْدھنا محاورہ.
۱. نکاح ہونا ، بیاہ ہونا.

عقدِ مہر و مشتری باہم بندھا
گنجِ قارون ، مہر کم سے کم بندھا

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۱۷) . ۲. (قدیم) نکاح کرنا ، بیاہ کرنا.

اگر توں کہے تو تُجے سعد سوں
کرو جوڑا ، ہور عقد تیرا بندوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(کاشتکاری) زمین دار اور کاشتکار کے درمیان تکمیل معاہدۂ زمین. (ا ب و ، ۶ : ۸۲). [عقد + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیچ آنا محاورہ.
رک : عقد میں آنا.

تو اسکے عقد بیچ اپن آوں گی
وہی جیتو ایمان کر پاوں گی

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، ۳۰).

---بَیع کس اضا(---ی لین) امذ.
فروخت کا اقرار نامہ. پس جس چیز پر عقدِ بیع ہی نہ ہو ، وہ مشتری کی ملکیت میں کیونکر آ سکتی ہے . (۱۸۶۸ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱۰ ، ۳۱). [عقد + بیع (رک)].

---پَڑْنا محاورہ (قدیم).
نکاح پڑھنا.

پڑا عقد اوس شاہزادی کے تئیں
کیا شاہزادے کی تسلیم وہیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۹).

---پَڑھانا محاورہ ؛ ف م (قدیم).
نکاح پڑھانا.

بھلا بجھ اب عقد پڑھاؤ
گھر میں لے بجھ تخت چڑھاؤ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۹).

---ثانی کس صف ؛ امذ.
دوسری شادی ، دوسرا نکاح. اعزہ اور احباب نے بہتیرا اصرار کیا پر وہ عقدِ ثانی کی الجھن میں نہ پڑے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۲۳) . غالب نے کبھی بھی دوسری شادی کرنا تو کُجا عقدِ ثانی کے خیال کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۹). [عقد + ثانی (رک)].

---خوانی (---و معد) امث.
نکاح پڑھنا ، نکاح کرنا. اور حسین نظام شاہ والیِ احمد نگر کی بہن سے عقد خوانی کی. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۷۰۲). [عقد + ف : خواں ، خواندَن ـ پڑھنا].

---زِفاف کس اضا(---کس ز) امذ.
نکاح کے بعد رخصتی کا عہد ، رُخصتی ، نکاح (نوراللغات) . [عقد + زفاف (رک)].

---زَوجِیّت کس اضا(---و لین، کس ج، شد ی بفت) امذ.
نکاح ، بیاہ ، رشتۂ ازدواج. وہ اس کی محبت کو اپنے حُسن کا خراج ، اس کی پرستش کو عقدِ زوجیت کا حق ، اس کی بے عذر خدمت گزاری کو ایک عورت کا فطری فرض سمجھنے لگا ہے . (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۳۸). [عقد + زوجیت (رک)].

---سیماب کس اضا(---ی مع) امذ.
(کیمیاگری) سیماب کی گولی باندھنا ، سیماب کی گولی ، پارے کو بستہ کرنا یا باندھنا (نوراللغات). [عقد + سیماب (رک)].

---کَرْنا ف م.
نکاح کرنا ، بیاہ کرنا.

لیجا اُس کو بُھسلا کے توں اپنے گھر
بُلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٩٤). ایک عورت قوم برہمن سے مسلمان ہوئی اور ایک سیّد کے ساتھ اوس نے اپنا عقد کیا. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٤٣) . اسی زمانہ میں منشی صاحب نے مرادآباد ہی میں اپنی منجھلی لڑکی سے ان کا عقد کر دیا. (١٩٢٥ ، وقارِ حیات ، ٦).

---مُواخات کس اضا(---ضم م) امذ.
آپس میں بھائی چارا کرنے کا عہد و پیمان. دسته نے کہا ... ہاتھ لا کہ عقدِ مواخات تجھسے باندھوں. (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ١٨٣). [عقد + مُواخات (رک)].

---مُوالات کس اضا(---ضم م) امذ ؛ سہ مُوالاۃ.
(فقہ) کسی مجہول النسب شخص کا دوسرے کو اپنا مولیٰ اور وارث بنانے کا قول و قرار. ولا نام اوس ترکہ کا ہے جسکا آدمی مستحق ہوتا ہے بوجہ آزاد کرنے کے یا بسبب عقدِ موالاۃ کے. (١٨٦٤ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٢٢). اس سے عقدِ موالات مراد ہے ، اسکی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی. دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے. (١٩١١ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ١٣٣). [عقد + موالات (رک)].

---میں آنا محاورہ.
کسی مرد کی زوجیت میں آنا ، مذہبی قاعدے کے مطابق کسی کی بیوی بننا. طبیعت للچائی کہ میں حضرتؑ کے عقد میں آؤں. (١٨٨٧ ، خیابانِ آفرینش ، ٩١). افسوس ہے کہ ایسی جمیلہ و شکیلہ ... اُس کورہ پشت کے عقد میں آئے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٥٠٧).
خود اپنے ہونے نہ ہونے کو دیکھنے والی
وہ بے بدل بینائی
شماریات کے افسر کے عقد میں آئی
(١٩٧٥ ، نظمانے ، ٣٧).

---میں لانا محاورہ.
کسی عورت کو مذہبی قاعدے کے مطابق اپنی بیوی بنانا.
اگر اس میرے عقد میں لیانگے
میری بست کر مجھ کو دکھلانگے
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٥٠). ہمایوں نے چاہا کہ اسے عقد میں لائے. (١٩٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٩).

---نامہ (---فت م) امذ.
نکاح نامہ
عقد نامہ بندنا میں اس دھات سات
لیتا کھن تا قلمی میرے جوم ہات
(١٩٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٥٧ الف). [عقد + نامہ (رک)].

---نِکاح کس اضا(---کس ن) امذ.
نکاح کا عہد و پیمان.
اُن کا دولت کدہ ہے بزمِ گہِ عقدِ نکاح
کہ وہ خود جائے مبارک ہے مگر قابلِ دید
(١٨٩١ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ١١١). یہ خیال سخت غلط ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں عقدِ نکاح ایک قسم کی خرید و فروخت کا معاملہ ہے. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٦٣). [عقد + نکاح (رک)].

---و مُنا کَحَت (---و مع ، ضم م ، فت ک ، ح) امذ.
شادی کرنا ، نکاح کرنا. خلاقِ زمین و زمان نے مرد واسطے عورت کے مقرر فرمایا ہے عقد و مناکحت کی تاکید کی ہے. (١٨٩١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٢١٤). [عقد + و (حرف عطف) + مناکحت (رک)].

---ہونا ف ل.
نکاح ہونا ، بیاہ ہونا. جس سے محبت ہو گئی اس سے عقد ہو گیا. (١٨٩٥ ، جہانگیر ، ١٥). آپ کی صاحب زادی کا عقد میاں امیرالدین کے صاحب زادے سے ہو گیا. (١٩٧٧ ، اقبال کی صحبت میں ، ٥٠٣).

عِقْد (کس ع ، سک ق) امذ.
لڑی ، ہار.
جب مرے گرتے ہیں آنسو ، زہرہ ہو جاتا ہے آب
آہ یہ عقدِ گہر یوں ہو پریشان العیاذ
(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ١٣). ان کے لفظوں کی نشست عقدِ مروارید کا حکم رکھتی ہے. (١٨٩٤ ، کاشف الحقائق ، ٢ : ١٥٣). [ع].

---پَرْوِین کس اضا(---فت پ ، سک ر ، ی مع) امذ.
سات ستاروں کا مجموعہ جو ہار کی طرح نظر آتا ہے ، عقدِ ثریا ، سات سہیلیوں کا جھمکا.
عقدِ پروین شہ کے روضے پر
لیا کے گوندے ملک گگن کے پھول
(١٦٥٠ ، مرثیۂ مریدی (بیاضِ مراثی ، ٢ : ١٦٠)).
عقدِ پروین کا سرِ خورشید رخشاں ہے مقام
تیری نور افشاں جبیں پر جلوہ گر افشاں نہیں
(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ٢٣٧).
عقدِ پروین خوشۂ انگور ہیں
چرخِ ہشتم کا گماں ہے تاک پر
(١٨٦٥ ، دیوانِ ناسخ ، ٨٢). [عقد + پروین (رک)].

---ثُرَیّا کس اضا(---ضم ث ، فت ر ، شد ی) امذ.
١. رک : عقدِ پروین.
جب اس کے کان میں پہنایا جھمکا
پریشاں ہو گیا عقدِ ثریا
(١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٩٢).
اونچے اڑتے ہیں کبوتر تری لکڑی کے غضب
جا لگے چرخ سے کیا عقدِ ثریا ہوکر
(١٨٥٤ ، مرآۃ الغیب ، ١٣٢).

ہاں سمجھتا ہوں کہ تیرا طرّۂ طرفِ کلاہ
آسماں کیا بلکہ ہے عقدِ ثریّا سے بلند
(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۷۵). ۲. (مجازاً) حسینوں کا جھرمٹ. اس میں عشق کا دیوتا حورِ پیکر پری جمالوں کے عقدِ ثریّا میں گھرا ہوا تھا. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ۳۶).
[عقد + ثریّا (رک)].

عُقْدَہ (ضمہ ع ، سک ق ، فت د) امذ.
۱. **گرہ ، گُتھی ، گانٹھ.**

جو کبھو یارو سو ہے یہ بولتا
بولتا ہی دل کے عقدے کھولتا
(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین (ق) ، ۷).

عقدۂ بند قبا کھول دے ظالم شبِ وصل
یہ گرہ کاش ترے گیسوئے پُرخم میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷).

ناخنِ حکمت پہ کرتا ہوں بھروسا جس قدر
عقدۂ اسرار کو پیچیدہ تر پاتا ہوں میں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۳). اس مسئلے میں خاموشی ایک ایسا عقدہ ہے جس کا وا کرنا بہت مشکل ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۹۷). ۲. **مشکل کام ، امرِ دشوار ، پیچیدہ مسئلہ.**

نہ ہوئے اے ولی حل ہرگز اس کا عقدۂ مشکل
تماشے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۶). سفرائے روم سے دریافت کرنا چاہیے تھا کہ باب عالی کے اس عقدہ کو سلجھا سکنے کی لیاقت و استعداد کی بابت اون کی کیا رائے ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۶). فلسفہ کو مذہب پر تقدّم کا دعویٰ ہے ، اس لئے ہم کو پہلے اس سے پوچھنا چاہیئے کہ وہ اس عقدہ کو کہاں تک حل کر سکا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳۶).

خندہ پیشانی سے کر اذنِ سفر مجھ کو عطا
اور مرے عقدۂ دشوار کو آساں کر دے
(۱۹۸۷ ، تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۹۳). ۳. (أ) (مجازاً) **راز ، بھید ، پوشیدہ بات.**

سو جاں سے فدا تھے نبیؐ کیوں حُسین پر
عقدہ کُھلا یہ معرکۂ کربلا کے بعد
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۳۸).

آج کے دور کا دعویٰ ہے کہ عنقا کے سوا
کوئی عقدہ نہیں ، عرفانِ بشر سے آگے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۵). (أأ) **معمّا ، پہیلی ، چیستاں ، گورکھ دھندھا.**

اک عقدہ ہے قید و بند مجھ کو
حالت یہ نہیں پسند مجھ کو
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۳).

جس وقت ہوئی تیری طرف سے توفیق
تکوین تھا عُقدہ ، نہ معمّا تخلیق
(۱۹۳۷ ، لالہ و گل ، ۱۲). ۴. **الجھاؤ ، بکھیڑا ، پیچ.**

جنوں تیرے ناخن مگر گھس گئے ہیں
کہ عقدہ پڑا ہے بکارِ گریباں
(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۳۲).

ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے دل میں
کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب مجھے
(۱۸۴۳ ، ممنون (نوراللغات)).

اُسکے ہوتے دل کے عقدوں کے لئے رونا پڑا
پھانس لگ جاتی اُلٹی ناخنِ تدبیر میں
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۳۰). ۵. **گُچھا ، خوشہ.**

عقدۂ انگور میں ہے شوق کا اوس کے نشا
مست کب ہے جس کا دل نہیں آگ سیں غم کے گداز
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۱ : ۲۱). ۶. (طبیعات) **مرتعش جسم یا شے میں سکون کا نقطہ یا خط.** اگر ایک آزاد دُھرے پر جس کا طول ل ہے دو بوجھ ہوں ... تو عقدہ ان کے درمیان کہیں ہو گا. (۱۹۳۱ ، مضبوطیٔ اشیاء ، ۲ : ۸۲۸). جس جگہ آپ عقدہ (Node) چاہتے ہیں وہاں تار کو چھیڑ دیجیے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۵۱). ۷. (حیاتیات) **عصب کی گرہ یا ابھار جس میں عصبی خلیوں کا جمگھٹا ہوتا ہے ، عصبی ڈور کا پھولا ہوا حصّہ.** نخاعی عقدے ... یہ عقدے بیضوی پھیلاؤ ہیں جو پچھلی عصبی جڑوں پر ان کی اگلی جڑوں کے ساتھ ملکر نخاعی عصبی تنے بنانے سے پہلے بنتے ہیں. (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۱۰۲). ہر پیش شمی عصب کے درمیان ایک عقدہ (Ganglion) ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، محمد رمضان مرزا ، ۱ : ۱۳۴). ۸. (طب) **ایک بیماری جس میں اوپر کی پلک میں اندرونی جانب ایک سخت گرہ سی پیدا ہو جاتی ہے ، بالائی پلک کی گرہ.** چونکہ یہ رطوبات غلظت کے باعث گرہ (عقدہ) سے مشابہ ہو جاتی ہیں ، اس لئے اس مرض کا نام مشابہ ہونے کے لحاظ سے عقدہ رکھا گیا. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۰). ۹. (ہیئت) **چاند کے مدار اور طریق شمسی کا نقطۂ تقاطع.** واضح ہو کہ چاند کے عقدے ۱۸ ½ سال میں آسمان کا ایک دور مکمل کر لیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۵۰). ۱۰. (معماری) **جوڑ ؛ خط تقاطع.** پہلی سلاخ د ج کو دو عقدے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۳۹۷). ۱۱. **مخصوص طریقے سے گرہ لگایا ہوا کپڑے کا فیتہ جو ٹائی کی طرح گلے میں باندھتے ہیں.** سیاہ عُقدہ (بو) باندھتے کالر درست کرتے ہوئے برآمد ہوئے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۷۵). [ع].

---باندھنا محاورہ.
۱. **گرہ لگانا ، پیچیدہ کر دینا.**

ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا
عجب تقدیر نے عقدہ وہاں کھولا یہاں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷). ۲. **رشتہ قائم کرنا.** اُن میں پدر و فرزندی کا عقدہ باندھ دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۵).

---پانا محاورہ.
معاملے کو سمجھ لینا ، بات کی تہ تک پہنچ جانا ، راز کو پالینا.

اس اُفتاد کا ذکر اس سے کیا بات مہرالنساء تک پہنچی اس کا دماغ عقدہ پا گیا. (۱۹۶۷ء ، عشق جہانگیر ، ۹۹).

---حَل کَرْنا محاورہ.
گرہ کھولنا ؛ دقت اور مشکل رفع کرنا ، کوئی پیچیدہ بات سلجھانا.

جو یونہیں پھولتی پھلتی رہی گلشن میں بہار
جو یونہیں ناسیہ کرتا رہا پر عقدہ حل

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۱۶).

گنبدِ خضرا کی رفعت نے یہ عقدہ حل کیا
سر خجالت سے جُھکا رہتا ہے کیوں افلاک کا

(۱۹۲۷ء ، معراج سخن ، ۱۲). اس کی صحیح تحقیق ہماری تاریخی لسانیات کے بعض پیچیدہ عقدوں کو حل کر سکتی ہے. (۱۹۷۰ء ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۳۶).

---حَل ہونا محاورہ.
گرہ کھلنا ، مشکل دور ہونا ، پیچیدہ مسئلہ سمجھ میں آ جانا ، سراغ ملنا. اس بیان سے ایک اور عقدہ حل ہو گیا. (۱۸۷۶ء ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۲). جب تک کہ یہ عقدہ حل نہیں ہو گا کوئی کام بجز تشویش و فکر کے نہیں ہو گا. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۵۹۷). یہ عُقدہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا. (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۹).

---ٔ خاطِر کس اضا(--- کس ط) امذ.
دل کی اُلجھن ، دل گرفتگی ، رنج و ملال.

گھر بنا کر یہاں یہ تنگ آیا
عقدۂ خاطر آشیانہ ہوا

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۶۶).

میرے رونے سے کیا جانے گا اس کا عقدۂ خاطر
گرہ مضبوط ہو جاتی ہے پانی میں بھگونے سے

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰۶). [عقدہ + خاطر (رک)].

---دار صف.
وہ جس میں گرہ لگی ہو ، گرہ والا. دونوں عقدے ایک دوسرے سے ایک عقدہ دار عرضی و اسفل ... کے ذریعے مربوط ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، حیواتی نمونے (غیر فقاریے) ، ۲۲۹). [عقدہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ٔ دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
رک : عقدۂ خاطر.

رونے سے اے ندیم ملامت نہ کر مجھے
آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۵).

نہ معلوم لیکن دسترس دشوار اے ساقی
ہے سامانِ کشودِ عقدۂ دل عقدِ گیسو میں

(۱۹۰۶ء ، نغمۂ ساقی ، ۲۸). [عقدہ + دل (رک)].

---ٔ دِل کُھلْنا محاورہ.
دل گرفتگی دور ہونا ، دل میں شگفتگی پیدا ہونا.

عقدۂ دل ہے ہمارا غنچۂ گل تو نہیں
جو یہ تجھ سے اے نسیمِ صبحدم کھل جائیگا

(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳).

---ڈالْنا محاورہ.
راہ میں رکاوٹ ڈالنا ، روڑے اٹکانا ، دشواری پیدا کرنا.

وہ عقدہ میرے کام میں تقدیر نے ڈالا
جو ناخنِ تدبیر سے وا ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۹ء ، سالک ، ک ، ۲۸).

---ٔ راس و ذَنَب کس اضا(--- و مج ، فت ذ ، ن) امذ.
(ہیئت) چاند کے مدار اور زمین کے مدار کا نقطۂ تقاطع جو دو مقام پر ہوتا ہے اور جہاں پہنچنے پر چاند کو خسوف ہوتا ہے.

منہ میں لیوے ہے جو چوٹی کو وہ اٹھکھیلی سے
عقدۂ راس و ذنب چاند کو لگ جاوے جھٹ

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۳). مدار چاند کا مدار زمین سے ہم سطح نہیں ہے ... پس خسوف اُس وقت متحقق ہو گا کہ چاند عین عقدۂ راس و ذنب یا قریب اُن کے ہو. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۰۰). [عقدہ + راس (رک) + و (حرف عطف) + ذنب (رک)].

---سُلْجھانا محاورہ.
مشکل رفع کرنا ، مشکل مسئلہ حل کرنا.

تعلق کا ہے پھندا پیچ در پیچ
یہ عقدہ ہم کو سلجھانا پڑے گا

(۱۸۹۳ء ، دیوان حالی ، ۶۱).

---کُشا (---ضم ک) صف.
گرہ کھولنے والا ، دقت دور کرنے والا ، مشکل حل کرنے یا آسان کرنے والا ، پیچیدہ مسئلہ سلجھانے والا.

جانتی ہے وہ زلف عقدہ کشا
میرے آشفتہ خواب کی تعبیر

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۵۷).

باندھا ہے کمربند شہِ عقدہ کشا کا
عمامہ ہے سر پر حسنِ سبز قبا کا

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۸).

کلو بطرہ :

جلدی سے دستو عقدہ کشا میرے کام کر

(۱۹۸۳ء ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۳۷). [عقدہ + ف : کُشا ، کشادن - کھولنا ، حل کرنا].

---کُشائی (---ضم ک) امث.
گرہ کھولنا ، دقت دور کرنا ، مشکل حل کرنا ، پیچیدہ بات سلجھانا. عرصۂ شش ماہ میں ایک فقیر سے عقدہ کشائی اس کام کی ہو گی. (۱۷۹۲ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۵۳).

تنہائی میں جس وقت پڑے گی مشکل
تب عقدہ کشائی کو امام آئیں گے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، رباعیات میر انیس ، ۹۵). نتائج مابعد نے اس راز کی عقدہ کشائی کی. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۲۲).

ان سے درخواست کی کہ اس معمّہ کی عقدہ کشائی میں وہ میری رہنمائی فرمائیں . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۷۵). [عقدہ کشا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کُھلْنا محاورہ.

گرہ کھلنا ، مشکل حل ہونا ، مشکل مسئلہ طے ہونا.

زلف کے عقدے کھلے یہ اور بھی مشکل ہوئی
دل کے اوپر یہ نئے سرسیں بلا نازل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱ : ۸۱).

کوئی ہم سے کُھلتے ہیں بند اس قبا کے
یہ عُقدے کھلیں گے کسو کی دعا سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۸).

کیا کھلے عقدہ پھر اُس کے رشتۂ تقدیر کا
بس جہاں چلتا نہو کچھ ناخنِ تدبیر کا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۸).

خلوت میں تیری زلف کا عقدہ بھی کُھل گیا
کُھلتی نہ تھی جو بات یہاں برملا کھلی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۶). ۲. **بھید ظاہر ہونا ، راز فاش ہونا ، حقیقت ظاہر ہونا.**

عقدے کُھل جائیں گے اغیار کے رفتہ رفتہ
بس زلفوں کے گرفتار ہیں آزاد ہیں سب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۰).

دونوں طرف نبرد میں نیزے ہوئے بلند
عقدے ہنر کے کُھل گئے بندھنے لگے جو بند

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۵).

سعی کی ناکامیِ پیہم سے یہ عقدہ کُھلا
لاگ ہے یعنی مری تقدیر کو تدبیر سے

(۱۹۲۶ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۷).

عقدہ کھلا یہ ہم پر بزمِ دکن میں آکر
آنا یہاں ہے آسان جانا یہاں سے مشکل

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۸۱).

ـــ کھولْنا محاورہ.

گتھی سلجھانا ، گرہ کھولنا ، مُشکل حل کرنا.

اب توں کر تشخیص جو کچھ بول دے
مرض لاینحل کا عقدہ کھول دے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۵۰) . بادشاہزادی کے ساتھ ہنسنا بولنا اور دل کے عُقدوں کو کھولنا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۷۹).

یہ کہہ کے لبوں سے قند کھولے
مستی نے دلوں کے عقدے کھولے

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۲).

اجل نے جلد کھولے آکے عقدے فلسفیوں کے
ذرا تو گتھیوں کو اور سلجھانے دیا ہوتا

(۱۹۱۳ ، کلکده ، عزیز ، ۳۱).

ـــ گِیر (ـــ ی مع) صف.

بل کھایا ہوا ، پیچ دار ، گھونگھر والا.

تجھ زلفِ عقدہ‌گیر کا یک تار اے صنم
بس ہے جہاں کے سبحہ و زنار کے لئے

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۳۶). [عقدہ + ف: گیر، گرفتن ـ پکڑنا].

ـــ لاحَل کس صف (ـــ فت ح) امذ.

رک : عقدۂ لاینحل.

سرِ دہنِ یار ہویدا نہیں ہوتا
وہ عقدۂ لاحل ہے کہ جو وا نہیں ہوتا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶).

کہاں وہ عقدۂ لاحل کہاں وہ سخت دشواری
ہوئی پابند آزادی سے اب میری گرفتاری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۴). [عقدہ + لا (حرف نفی) + حل ـ جس کا حل نہ ہو].

ـــ لایَنْحَل کس صف (ـــ فت ی ، سک ن ، فت ح) امذ.

نہ سلجھنے والی گتھی ، وہ گرہ جو کھل نہ سکے ، وہ مشکل یا پیچیدہ مسئلہ جو حل نہ ہو. اس دور کے عقدۂ لاینحل کو تم حل کر سکتے ہو ، یہ ناممکن ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶). یہ مسئلہ فلسفہ کی تاریخ کا ایک ایسا مسئلہ ہے جسے عقدۂ لاینحل کہا جا سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۵۷۶) . [عقدہ + ع : لاینحل ـ جو حل نہ ہو].

ـــ مالایَنْحَل کس صف (ـــ فت ی ، سک ن ، فت ح) امذ.

رک : عقدۂ لاینحل. زیر ناف تو عجب عقدۂ مالاینحل. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸۵). مرحلۂ زندگانی ایسا دشوار گزار اور عقدۂ مالاینحل نہ تھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۲۷۷) . [عقدہ + ع : ما ـ جو + لاینحل (رک)].

ـــ نِکَلْنا محاورہ.

رک : عقدہ حل ہونا.

اُبھرتا جاتا ہے جوبن ترا دل کی گرہ ہو کر
نکلتا آتا ہے عقدہ صفائی ہوتی جاتی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۲۵).

ـــ وا کَرْنا محاورہ.

رک : عقدہ کھولنا.

کس طرح سے ماہ‌تو انجم کے عقدے وا کرے
ہوں جہاں لا کھوں گرہ واں ایک ناخن کیا کرے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۰).

ہرقوم (ہائے قوم) ہے مصداق صُمٌ و بکم
ناخن کہاں سے لاؤں کہ یہ عقدہ وا کروں

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸۰).

ہنوز داخلِ در ہو نہیں سکا کہ قضا
پہنچ کے عقدۂ پندار کر چکی ہے وا

(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۶۳). اس مسئلے میں خاموشی ایک ایسا عقدہ ہے جس کا وا کرنا بہت مشکل ہے . (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۶۷).

ـــــ وا ہونا محاورہ.
رک : عقدہ کُھلنا.

ہوا وا عقدہ ہر گل کی کلی کا
خدا حافظ ہے اب بلبل کے جی کا

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۲۷).

دسترس کس دن ہوا بند قبائے یار پر
وا ہوئے ناخن سے اپنے عقدۂ مشکل کہاں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۹).

صحبت کاکلِ جاناں کا اثر پا کے ہوئے
ہاتھ سے شانہ کے وا عقدۂ مشکل کیا کیا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۶).

عُقدی (ضم ع ، سک ق) صف.
عقدہ (رک) سے منسوب یا متعلق . عقدی خلیوں میں کہولت کے علامات کے زائل ہونے کو خوردبینی معائنے کے ذریعہ دکھلایا جا سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۲۱). [عقدہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ نِظام (ـــــ کس ن) امذ.
(طب) جو عروق دماغ کی پرورش کرتی ہیں وہ دو عروق نظام سے خارج ہوتی ہیں. عقدی نظام : اس نظام کی تمام عروق دائرۂ ویلس سے یا ان عروق سے آتی ہیں جو اس دائرہ سے قرب رکھتی ہیں. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۱۱۷). [عقدی + نظام (رک)].

ـــــ نِقاط (ـــــ کس ن) امذ ؛ ج.
(طبیعیات) کسی مرتعش تار وغیرہ کے وہ نقطے جہاں ارتعاش پیدا نہیں ہوتا. تار کے عقدی نقاط (Nodal Points) دریافت کیجئے. (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۰۵). [عقدی + نقاط (رک)].

عَقْر (فت ع ، سک ق) امذ.
۱. **کونچیں کاٹ دینا ، زخمی یا ذبح کرنا ، قربانی کرنا** . یہ بھی ظاہر ہوا کہ سب لوگوں نے بعد عقر ناقہ گوشت باہم تقسیم کر لیا . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۸۵). ۲. **کوکبۃ العذرا یا برج سنبلہ کے ایک ستارے کا نام** . اہل نجوم اس ستارہ کا نام سنبلہ رکھتے ہیں اور بعضے ساق الاسد کہتے ہیں اس کے قدم جب کے ستارے کو عقر کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸). [ع].

عُقْر (فت نیز ضم ع ، سک ق) امذ.
بانجھ ہونا ، بانجھ پن. مرد اور عورت کا پیشاب ہو یا کدو کی بیج درخت میں جدا جدا ڈالیں ، پس جس کسی کا بول اس درخت کو خشک کر دیوے عقر اس سے ہے. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰). جو عورتیں بچوں سے گھبراتیں یا کوئی دوا عقر کی کھا لیں وہ آگے چل کر ضرور پچھتائیں گی. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۰۹). [ع].

عُقْر (ضم ع ، سک ق) امذ.
وہ مہر جو کسی غیر عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر صحبت کرنے سے واجب ہوتا ہے ؛ عورت کا زرِ مہر . اگر کسی شخص نے تین طلاق کو معلق کیا اوپر وطی کے ... اور پھر ... داخل کیا اس طرح پر کہ دونوں ختنے مل گئے تو خاوند پر عُقر واجب نہ ہو گا . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۵۶). [ع].

عَقْرَب (فت ع ، سک ق ، فت ر) امذ.
۱. **بچھو ، کژدم**.

حسد سوں اس کدھیں کھولے جو کوئی آنکھ
تو مارے عقرب اس کی آنکھ میں ڈانکھ

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵).

حاسداں اوس بزم کے دلریش تھے
ہو گئے عقرب کے اقرب خویش تھے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۸).

دل یہ سمجھا جو شب ہجر میں کوکب نکلا
اور اِک نیش زنی کے لئے عقرب نکلا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۳).

جانِ عاشق کے لیے نیشِ محبت بن کر
ہے آزار ہوا عقربِ گیسو تیرا

(۱۹۳۹ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۷۷) . ان پُرخلوص میزبانوں کی تسلیاں رونگٹے رونگٹے پر نیش عقرب کی طرح پڑ رہی تھیں . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۵) . ۲. (ہیئت) **آسمان کا آٹھواں برج جو بچھو کی شکل کا ہے ، برچھک**.

سو مکڑے یہ یاقوت جگ دیک کے
کہ عقرب کیسے بُرج مریخ ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶).

میزان و قوس و سنبلہ ، سرطان و دلو و حوت
عقرب اسد حمل سے لے ثور و جدی بہم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۰). اسماء بروج ... عقرب ، قوس ... ہر ایک بروج سے تیس درجات تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۹۳). خُدا نے بارہ بُرج بنائے: حمل ، ثور ... میزان ، عقرب . (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۷) . ۳. (اسپ بانی) **وہ لہل (پیشانی پر سفید بالوں کا بڑا نشان) جس کے اندر چند بال گھوڑے کے جسم کے بالوں کے ہمرنگ ہوں ، ایسا نشان ستارے کی طرح منحوس خیال کیا جاتا ہے**(ا ب و ، ۵ : ۲۵).

کبھی جی میں ترے یہ بات گر آئے
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جائے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲). لہل میں اگر چند بال گھوڑے کے جسم کے ہمرنگ ہوں تو اس کو عقرب کہتے ہیں. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۸) . ۴. (مہرکنی) **مہرکنی کے چرخ کے برے کی کھونٹیاں جن کا اوپر کا سِرا چھلے دار بچھو کی دم کی وضع کا ہوتا ہے** (ا ب و ، ۳ : ۱۷۷). ۵. **گھڑی کی سوئی.** دھوپ گھڑی میں ظاہری وقت دھات کی ایک ایسی سلاخ کے سایہ سے معلوم ہوتا ہے جو افقی سطح مستوی پر گڑی ہوتی ہے ، اس سلاخ کو دھوپ گھڑی کا عقرب یا میل کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۲۱۳). ۶. (طب) **ایک درخت کی چھال یا پھل سے حاصل ہونے والا سیاہی مائل منجمد مادہ جو دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے** ،

رسوت . عقرب (۶) رسونت (۵) . (؟ ، کلید عطاری ، ۷۷) .
۷. (کنایۃً) لڑائی جھگڑا کرنے والا ، جھگڑالو ، مفسد (ماخوذ : نوراللغات) . [ع].

ـــِ بَحْری کس صف(ـــ فت مع ب ، سک ح) امذ.
آبی بچھو. عقرب بحری کے کاٹنے سے پیٹ سوجھ جاتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۵). [عقرب + بحری (رک)].

ـــِ جَرّارَہ کبس صف(ـــ فت ج ، شد ر ، فت ر) امذ.
بڑا زہریلا لمبی دُم والا بچھو جو دم کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے.

ابرو بجھائے عقربِ جرارہ کا چراغ
الفی کا پوست کھینچکے پتّی بنائے زلف

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۲). عقرب جرارہ کے کاٹے ہوئے کا علاج کریں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳). [عقرب + جرارہ].

ـــِ مَکّھی (ـــ فت م ، شد کھ) امث.
ایک مکھی جس کا پیٹ بچھو کے ڈنک کی طرح اوپر کو مڑا ہوا ہوتا ہے. قبیلہ ب ، جسم طولانی پنکھ وان ... اس قبیلے میں عقرب مکھی شامل ہے. (۱۹۶۸ ، حشرات الارض اور وبیل ، ۱۵۳). [عقرب + مکھی (رک)].

عَقْرَبی (فت ع ، سک ق ، فت ر) صف.
عقرب (رک) سے منسوب یا متعلق ، بچھو کا ، بچھو کی شکل کا ، بچھو کے ڈنک کی طرح اوپر کو مڑا ہوا. لمبی لمبی عقربی مونچھوں ، منڈھی ڈاڑھیوں نے ہندو مسلمانوں کی شناخت بالائے طاق رکھ دی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۱). [عقرب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَکّھی (ـــ فت م ، شد کھ) امث.
رک : عقرب مکھی. عقربی مکھیوں (Scorpion Flies) کی جنس پینوریا. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۲۰). [عقربی + مکھی (رک)].

عَقَرْقَرا (فت ع ، ق ، سک ر ، فت ق) امذ.
رک : عقرقرحا. رات کو دس بجے جو ڈاڑھ میں درد شروع ہوا ہے تو ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی ، پھٹکری کی کلیاں ہوئیں عقرقرا دبا گیا. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۵). [عَقَرقَرحا (رک) کا بگاڑ].

عَقَرْقَرْحا (فت ع ، ق ، سک ر ، فت ق ، سک ر) امذ.
(طب) ایک تیز اور دلدار جڑ کا نام جو دانتوں کے درد اور تقویت باہ وغیرہ کے کام میں آتی اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [عاقرقرحا (رک) کا ایک املا].

عَقْص (فت ع ، سک ق) امذ.
بٹنا ، لپیٹنا. (عروض) زحافات مرکب ملقبہ میں سے ایک زحاف. یہ نقص اور عضب کے اجتماع کا نام ہے اور صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہے جس رکن میں پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اسکے حرف پنجم کو ساکن کرنا اور حرف ہفتم و اوّل کو ساقط کرنا. جس رکن میں عقص واقع ہو اس کو اعقص کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۵۷). [ع].

عَقْعَق (فت ع ، سک ق ، فت ق) امذ.
کوّے کی ایک قسم جس کا رنگ سفیدی اور سیاہی سے مخلوط ہوتا ہے ، جنگلی کوّا. کوئل کو زغنک بھی کہتے ہیں اور فارسی کتابوں میں عقعق اور عکّہ اسکو لکھا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۶۵). [ع].

عَقْل (فت ع ، سک ق) امث.
۱. وہ قوّت جس کے وسیلے سے انسان برے بھلے کی تمیز اور دقائق اشیا کو حل کرے ، خرد ، سمجھ ، فہم ، دانش.

اب توں اپنہاں تھی نکل
جے تجہ آوے سدھ عقل

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۵).

تج سکھ انگے عاقبت افسانہ رہیا
تج نین انگے عقل سو دیوانہ رہیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک (رباعیات) ، ۴۷). پیدا کرنے والے نے آدمی میں عقل ہی بڑی بست بنائی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۴). جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہیں ان کو تو یقین ہی اسیر نہ ہو گا. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۳۹). تمیز اور یاد کی قوّت جس قدر زیادہ ہو گی اسی قدر اس کی عقل و دانائی کا کمال زیادہ ہو گا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۶). ہر ایک فرد عقل ، طاقت وجاہت بلکہ شعور تک میں بھی برابر نہیں ہوتا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۳). ۲. (فلسفہ) دس فرشتوں (عقول عشرہ) میں سے ایک فرشتہ. حکماء واجب اور تمام ممکنات کے درمیان عقل کو واسطہ قرار دیتے ہیں . (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۵۶). ۳. (تصوّف) عالم تمیز (مصباح التعرف) ۴. (عروض) زحافات مرکب ملقبہ میں سے ایک زحاف. یہ اجتماع عصب و قبض ہے. جس رکن میں پہلے وتد مجموع ہو پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف تو پہلے اس رکن کے حرف پنجم کو ساکن کرنا پھر اسی کو گرا دینا. عقل والے رکن کو معقول کہتے ہیں.

رکن وافر میں عقل اگر آئے
صاف لام ثقیل گر جائے

(۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۶۰) . ۵. اونٹ کے پاؤں میں رسّی باندھنا (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــ اُڑانا محاورہ.
ہوش زائل کرنا ، حیران کرنا. انھی لوگوں نے بیلوں پر اڑ کر دیکھنے والوں کی عقل اُڑائی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۳).

ـــ اُڑ جانا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، گھبرا جانا.

عقل کوسوں اڑ گئی رہبرِ مکانِ یار سے
حکم دل کا ہے یہی در پھاند یا دیوار توڑ

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ـــِ اِسْتِقْرائی کس صف(ـــ کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ق) امث.
امور جزئیہ سے کُلّی پر حکم لگانے کی عقل. عقل استقرائی ...

اجتہاد کا راستہ صاف کرتی ہے۔ (۱۹۸۵ء ، نئی تنقید ، ۳۲۲)۔
[عقل + ع : استقراء ۔ استقرا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَعْلیٰ کس صف (---فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امث۔
(فلسفہ) رک : عقل اول (فرہنگ علوم عقلی)۔

---اِلٰہی کس صف (--- کس ا ، مد ل) امث۔
(فلسفہ) ذاتِ باری (فرہنگ علوم عقلی)۔

---اُلٹی ہونا محاورہ۔
ناسمجھ ہونا ، بیوقوف ہونا۔

ہم نے جو نالہ کیا تدبیر ہے اپنی درست
عقل تیری آسماں پیر الٹی ہو تو ہو

(۱۹۰۵ء ، داغ (نوراللغات))۔

---اَندھی ہونا محاورہ۔
حواس باختہ ہو جانا ، عقل جاتی رہنا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا۔
ہماری عقل خوشامدیوں کے مکر و فریب سے اندھی ہوجاتی ہے۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۵)۔

---اِنسانی کس صف (--- کس ا ، سک ن) امث۔
وہ عقل جو انسان کے ساتھ مخصوص ہے ، (فلسفہ) نفس انسانی جس کے ذریعے سے انسان کے قوائے مختلفہ اپنا کام انجام دیتے ہیں ، لامسہ ، سامعہ ، باصرہ ، ذائقہ ، شامہ سب اسی کے خادم ہیں (فرہنگ علوم عقلی)۔

---اَوَّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امث ؛ امذ۔
۱. (فلسفہ) وہ مخلوق اول جو دوسری تمام مخلوقات کی پیدائش کا واسطہ اور ذریعہ ہے ، جوہر اول۔

کہ پیدا تجھ سے ہوئی عقلِ اوّل
ملائک ، چرخ ، سورج ، چاند ، بادل

(۱۶۰۳ء ، فائز ، د ، ۱۹۷)۔

تجھ سے روئے بحث کس کو غیر علام الغیوب
اس جگہ جبریل ساکت ، عقلِ اوّل لاجواب

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۲۹)۔ چنانچہ مخلوقات کی ترتیب یہ ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل اوّل کو پیدا کیا۔ (۱۹۰۲ء ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۱)۔ اس کلمۃ اللہ ہی کا نام ہے جسے مشیتِ ایزدی بھی کہتے ہیں اور جو ذاتِ باری اور عقل اوّل کے درمیان واسطہ ہے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۵)۔
۲. (کنایۃً) پہلا فرشتہ ، جبرئیل ، نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ، عقل کُل ، عرش اعظم (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)۔
[عقل + اوّل (رک)]۔

---اَوّلیں کس صف (---فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امث۔
رک : عقل اول

وحید عصر ہوں میں عقلِ اوّلیں ہے گواہ
فرید دہر ہوں میں صفحۂ زماں ہے سجل

(۱۸۵۱ء ، مومن ، مجموعۂ قصائد مومن ، ۴۳)۔ [عقل + اولین (رک)]۔

---اُونچی چڑھنا محاورہ (قدیم)۔
عقل تیز ہونا ، سمجھدار ہونا۔ اس کی عقل بھی تو اونچی چڑی ہے۔ (۱۹۳۵ء ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت))۔

---اَونْدھی ہونا محاورہ۔
بے عقل ہونا ، مت الٹی ہونا۔

اس کی قسمت میں ہے واژونی ازل کے روز سے
عقل اوندھی کیوں نہ ہوتی آسماں پیر کی

(۱۹۰۵ء ، یادگار داغ ، ۱۴۰)۔

---آرائی امث۔
زیرکی و دانائی کی نمائش ، عقل دوڑانا ، غور و فکر کا اظہار۔

کام اپنا چھوڑ دے تقدیر پر
عقل آرائی نہ اے نادان کر

(۱۸۵۳ء ، غنچۂ آرزو ، ۶۲)۔ ان لوگوں کی عقل آرائیاں دیکھیں۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین شرر ، ۲ ، ۱ : ۵۳۲)۔ اب تو یہ نوبت ہو گئی ہے کہ جہاں میں نے کسی معاملے میں عقل آرائی کی اور کسی نہ کسی نے ہنس کر کہا کہ وہی ایک ہزار روپیے والی بات۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۰)۔ [عقل + ف : آرا ، آراستن ۔ سجانا ، سنوارنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آزمائی (---سک ز) امث۔
عقل دوڑانا ، سوچ بچار کرنا ، سوجھ بوجھ سے کام لینا۔ اول دنیا کی پہیلی کو تو بوجھہ چکو تبھی آخرت کی چیستان میں عقل آزمائی کرنا۔ (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۳۷۳)۔ [عقل + ف : آزما ، آزمودن ۔ آزمانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---آنا محاورہ۔
ہوش آنا ، ٹھوکر کھا کر ہوش آنا۔ جہان کو دیکھ کر ذرا عقل آگئی تھی۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۸۷)۔

---بِالفِعْل (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، کس مج ف ، سک ع) امث۔
(فلسفہ) عقل یا نفس کا وہ مرتبہ جو اس پر تمام بدیہی معقولات کا انکشاف کرتا ہے۔ عقل بالقوّۃ ، عقل بالفعل ، عقل مستفاد ، عقل فعال ان چاروں کو عقل فطری کہتے ہیں۔(۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۶۲۹)۔ پہلے طریقے کا نتیجہ قوت نظریہ کے ذریعہ سے کمال حاصل کرنا اور اسکے چاروں مراتب یعنی عقل ہیولانی ، عقل بالفعل ، عقل بالملکۃ اور عقل مستفاد میں ترقی کرنا ہے۔ (۱۹۵۳ء ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۳)۔ [عقل + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + فعل (رک)]۔

---بِالقُوَّۃ / بِالقُوت (--- کس ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، شد و بفت) امث۔
(فلسفہ) عقل یا نفس کا وہ درجہ جس سے معقولات کا علم حاصل نہو لیکن اس علم کو حاصل کرنے کی اس میں استعداد پائی جاتی ہو۔ عقل بالقوہ ، عقل بالفعل ، عقل مستفاد ، عقل فعال ، ان چاروں کو عقل فطری کہتے ہیں ۔ (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۶۲۹ ، عقل + (حرف جار) + رک : ال (ا) + قوۃ ۔ قوت (رک)]۔

---بالمَلَکَۃ (--- کس ب، ضم ا، سک ل، فت م، ل، ک) امث.
(فلسفہ) عقل یا نفس کا وہ مرتبہ جو تمام اوّلیات یا بدیہی معقولات کا علم حاصل کرنے میں مددگار ہو اور وہ اس علم کے ذریعے نظریات کا علم حاصل کرنے کی استطاعت و استعداد رکھتی ہو. عقل بالملکہ کو ... انہوں نے اس لیے خارج کر دیا ہے کہ اس میں اور عقل ہیولانی میں ... چنداں فرق اور تفاوت نہیں ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ ، ١ : ١٦٢٩). پہلے طریقے کا نتیجہ قوّتِ نظریہ کے ذریعے سے کمال حاصل کرنا اور اس کے چاروں مراتب یعنی عقلِ ہیولانی ، عقلِ بالفعل ، عقلِ بالملکۃ اور عقلِ مستفاد میں ترقی کرتا ہے. (١٩٥٣ ، حکمائے اسلام ، ١ : ٣٣). [عقل + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + ع : مَلَکَۃ ـ مَلَکہ].

---بَجا نَہ ہونا محاورہ.
عقل برجا نہ رہنا ، عقل ٹھکانے نہ ہونا ، حواس درست نہ ہونا (نوراللغات).

---بَرجا نَہ رَہنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، ہوش بجا نہ رہنا ، حواس درست نہ رہنا. اس خبر سے سب کے ہوش جاتے رہے اور کسی کی عقل برجا نہ رہی. (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٢ : ١٣٣).

---بَڑی کِہ/یا بَھینْس کہاوت.
کسی کی بے تکی بات پر مزاحاً کہتے ہیں. عقل بڑی کہ بھینس ... کیا خوب سمجھتے ہو یعنی بسیار احمق ہستیہ. (١٨٠٨ ، دریائے لطافت ، ٧٣).

چین تجھے کب ایک گھڑی ہے
عقل بڑی یا بھینس بڑی ہے

(١٨٣٣ ، داستان رنگین ، ١٧١). خالہ : عقل بڑی یا بھینس. (١٩٠٦ ، خاتون ، علی گڑھ ، جون ، ٢٣٠). یہ لامتناہی جمع تفریق کا سوال میری سمجھ میں نہیں آتا عقل بڑی کہ بھینس. (١٩٨٦ ، دریا کے سنگ ، ١٩٣).

---بَڑی ہونا محاورہ.
عقل کا تیز ہونا ، عقل کا زیادہ ہونا.

کتنی ہی بڑی ہو عقل تیری
دیکھے گا یہ تو کہ وہ ہے اندھی

(؟ ، سیفی (مہذب اللغات)).

---بُڑھیا/بُوڑھی ہونا محاورہ.
عقل کا کمزور اور ضعیف ہو جانا ، وہ منزل جہاں عقل اپنا کام نہ کر سکے. خان خاناں شطرنج زمانہ کے پکّے چال باز تھے ، مگر خود بڈھے ہوگئے تھے ، عقل بڑھیا ہوگئی تھی ، مہابت خان جوان ، ان کی عقل جوان ، جب یہ لشکر بادشاہی میں پہنچے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٧٦٥).

---بُڑھے سوچ سے ، روٹی بُڑھے لوچ سے کہاوت.
سوچنے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور آٹے میں لوچ ہو تو روٹی بڑی بنتی ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال).

---بَسِیط کس صف (--- فت ب ، ی مع) امث.
١. (فلسفہ) **عقل کا وہ درجہ جس میں وہ ان تمام معلومات و معقولات سے جن کا حصول نفس میں بالفعل ہو چکا ہوتا ہے متحد ہوتی ہے ، اس درجے میں عقل کثرت و تفصیل سے پاک ہوتی ہے.** تیسرا درجہ اس کا وہ ہے جسے عقلِ بسیط کہتے ہیں. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ ، ١ : ١٥٥٦). ٢. **عقلِ کل ، جبریل.**

نے عقلِ بسیط اس کا پرتو
نے نورِ مجرد اس کا سایا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٧٩). [عقل + بسیط (رک)].

---بِنْدنا محاورہ (قدیم).
عقل کا کام نہ کرنا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا.

خوش الحان سوں سب سنے کان دھر
وہاں عقل ساربان کی رہی بند کر

(١٦٧٩ ، قصہ ابو شحمہ ، ١٣).

---پَتّھرانا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہنا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا ، حواس گم ہو جانا.

جاگتے جاگتے عقل پتھرا گئی
تم کو شاید کسی کی نظر کھا گئی

(١٩٨٣ ، سمندر ، ٩٣).

---پَر پَتّھر پَڑنا محاورہ.
عقل کا ستیاناس ہو جانا ، عقل جاتی رہنا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا.

شاہِ خسرو پہ سر پھوڑے ہے یہ مسکیں گدا
کوہکن کی عقل پر کیا جانے کیا پتھر پڑے

(١٨٥٦ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٧٢). ظالم کی عقل پر ایسے پتھر پڑے تھے کہ نہ دیکھ کر خوش ہوتا نہ سوچ کر نادم. (١٩٢٩ ، طوفان اشک ، ٣). بیوی نے بگڑ کر کہا ، کیا تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ١٠٨).

---پَر پَتّھر پَڑیں (ہیں) فقرہ.
جانتے ہوئے ناسمجھی کی باتیں کرنا ، بیوقوفی کے موقع پر کوسنے کے طور پر کہتے ہیں. کیدڑ بولا پتھر پڑیں تیری عقل پر اے ناداں. (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ١٧).

تمہاری عقلِ ناقص پر پڑیں اہلِ سخن پتھر
کہاں اُس کا لبِ نازک کہاں لعلِ یمن پتھر

(١٨٨٦ ، دیوان سخن دہلوی ، ١٠٣).

---پَر پَٹّی پَڑنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، مت ماری جانا. ان کی عقل پہ کیا پٹی پڑ گئی تھی ، سمجھ کہاں ماری گئی تھی. (١٩١١ ، قصہ مہر افروز ، ٣٢).

---پَر پَردَہ پَڑنا محاورہ.
سمجھ جاتی رہنا ، عقل میں فتور آنا ، بیوقوف ہو جانا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا. جان بوجھ کر میری عقل پر پردہ پڑ گیا. (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ٦٦). ان بیویوں کی عقل پر ایسے پردے پڑے ہوئے

ہیں کہ ان معاملات میں گویا عقل ان کو چھو نہیں گئی۔ (۱۹۱۰ ، زبور اسلام ، ۳۷)۔ چند سیاہ قلب ایسے ہیں جن کے عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۰ : ۳)۔

---پر پَردہ ڈال دینا محاورہ۔
سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دینا ، عقل زائل کر دینا ، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دینا ، بیوقوف بنا دینا۔
روپیہ پیسے کا لالچ تو ہوشیار عقلمند انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۹۵)۔

---پَر جھاڑُو پھرنا محاورہ۔
عقل زائل ہو جانا (نوراللغات)۔

---پَر خلل پڑنا محاورہ۔
عقل پر پردہ پڑنا ، بیوقوفی کی باتیں کرنا۔ بجّو تیری عقل پہ تو خلل پڑ گئے۔ (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۶۵)۔

---پَر زور پڑنا ف س ؛ محاورہ۔
غور و خوض سے سمجھنے کی کوشش کرنا ، سمجھ بوجھ سے کام لیا جانا ، دماغ پر زور دے کر سوچنا۔ نقل کرنے والوں میں کبھی عقل پیدا نہیں ہوتی اس کا سبب یہ ہے کہ عقل پر زور ہی نہیں پڑتا۔ (۱۹۶۳ ، افکار و اذکار ، ۳۷)۔

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف۔
ہر بات کو عقل و استدلال کی مدد سے ماننے والا ، وہ لوگ جن کا نظریہ ہے کہ علمِ صحیح کی بنا عقل پر ہے یا یہ کہ مذہب کی بنا عقل پر ہونی چاہیے ، عقلیت پسند۔ اٹھارہویں صدی کے عقل پرست فلاسفہ اور اُنیسویں صدی کے تاریخی مادہ پرست یہ رائے رکھتے تھے کہ نوعِ انسانی اپنی ذہنی نشو و نما میں علامتوں کے مرحلے سے گزر چکی ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۵۳)۔ [عقل + ف : پرست ، پَرَستیدن ـ پوجنا]۔

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث۔
ہر بات کو عقل کے معیار پر پرکھنا ، عقلی استدلال سے کام لینا۔ عقل پروری کے غلو میں شرو کا رویّہ بعض اوقات اُس منطقی جیسا ہو جاتا تھا جس نے منطق کے بل بوتے پر دو انڈوں کو تین ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۱)۔ [عقل + ف : پرور ، پَروَرْدَن ـ پالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث۔
رک : عقل پروری۔ رومانوی دور میں حالی کی عقل پسندی کی تحریک مذہب پرستی کی وجہ سے زیادہ آگے نہ بڑھ سکی۔ (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۳۷۲)۔ [عقل + ف : پَسَنْد ، پَسَنْدِیدَن ـ پسند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پکڑنا محاورہ۔
۱. **ہوش میں آنا ، عقل سے کام لینا ، سمجھ دار بننا۔**

مبتلائے مرضِ عشق یہاں چارہ گرو
عقل پکڑو کوئی محتاجِ دوا ہوتا ہے

(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۶۷)۔ ۲. **تربیت پانا ، شائستگی حاصل کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---پھرنا محاورہ۔
عقل میں فتور آنا ، سمجھ جاتی رہنا ، مت ماری جانا۔

چکّر میں آ پڑی تری دیکھ کر گلی
واعظ کی عقل کیوں نہ پھرے اب چلی چلی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۸)۔

---ٹِھکانے رَکْھنا محاورہ۔
عقل بجا رکھنا ، ہوش بجا رکھنا۔ بڑھیا بولی ، اے میرے آقا ، خدا تیری عقل ٹھکانے رکھے۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۷۳)۔

---ٹِھکانے لَگانا محاورہ۔
دماغ درست کر دینا۔ مجھے بذریعہ تار بلایا گیا ، میاں کی عقل ٹھکانے لگادوں گی۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۳۵)۔

---ٹِھکانے نَہ رَہْنا محاورہ۔
ہوش بجا نہ رہنا ، سمجھ جاتی رہنا۔ یہ سمان اور یہ تیّاری کرّوفر کی دیکھ کر عقل ٹھکانے نہ رہی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷)۔ تمھاری عقل ٹھکانے نہیں رہی ، وقت نے تمھاری آنکھوں پر پردے ڈال دیئے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیت نسواں ، ۶)۔

---ٹِھکانے ہونا محاورہ۔
حواس درست ہونا ، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت برقرار ہونا ، ہوش بجا ہونا ، حواس بجا ہونا۔

دیکھ دریا یہ میں نے اُن کو کہا
عقل اپنی نہیں ٹھکانے آج

(۱۸۳۳ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۵۰)۔ میری عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ (۱۹۱۹ ، سراغرساں عاشق ، ۵۶)۔

کہتا تھا وہ کرے جو زراعت اسی کا کھیت
کہتا تھا یہ کہ عقل ٹھکانے تری نہیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۳۵)۔

---ٹِھیک بَنانا محاورہ۔
عقل کی درستی کرنا (نوراللغات)۔

---جاتی رَہْنا محاورہ۔
ہوش زائل ہونا ، اوسان خطا ہونا ، حواس باختہ ہونا۔ بڑھاپے میں عورت کی عقل جاتی رہی ہے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶)۔ محسن نے ماں کو دیکھ کر کہا تمھاری تو عقل جاتی رہی ہے۔ (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۹)۔ اس زور سے للکارا کہ اس کی عقل جاتی رہی۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۹۸)۔

---جاگے پَر ہونا محاورہ (قدیم)۔
رک : عقل ٹھکانے ہونا۔

یکبک عشق کی بات کہنے سو نقل
سنے پر تو ہے کس کی جاگے پہ عقل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰)۔

ـــــ جانا محاورہ.
رک : عقل جاتی رہنا.

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
یہ تاب دیکھ ، عقل گئی آفتاب کی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۸). ڈر سے اور بھی عقل جاتی ہے ، (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۵۰).

مکھا ، موڑکھ ہے ، تیری عقل گئی
قرض دینے کو تو ہوا تیار

(۱۹۳۷ ، فرحت مضامین ، ۹ : ۱۷۳).

ـــــ جُزْوی کس صف(ـــــ ضم ج ، سک ز) امث.
(تصوّف) انسانی عقل جو عقل کلی کا جزو ہے. اس بے شعوری کی وجہ یہ ہے کہ اس محل میں عقلِ کلی عالم الٰہی سے اس عقل جزوی پر ریزش کرتی ہے. (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات ، ۱۳). [عقل + جزو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ جَوان ہونا محاورہ.
عقل کا پختہ ہونا ، عقل کا شباب پر ہونا ، عقل میں بلوغت آنا . خان خاناں شطرنج زمانہ کے پکے چال‌باز تھے مگر خود بڈّھے ہو گئے تھے ، عقل بڑھیا ہو گئی تھی ، مہابت خاں جوان ، اُن کی عقل جوان. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۶۵).

ـــــ چَر جانا / لینا محاورہ.
عقل غائب کر دینا ، ہوش و حواس گم کر دینا. لوگ سچ کہتے ہیں کہ مکتب کے لونڈے میاں جی کی عقل چَر لیتے ہیں . (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۲۳).

گدھے بھی حضرت عیسیٰؑ کے ہیں آفت کے پرکالے
کوئی چرتا ہے گھاس آتا ہے ان کو عقل چَر جانا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۱).

ـــــ چَرْخ کَر دینا محاورہ.
ہوش گم کر دینا ، حواس باختہ کر دینا ، حیران و پریشان کر دینا . بھبھوے کسی کے پیچھے پڑ جائیں تو عقل چرخ کر دیتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۶).

ـــــ چَرْخ میں آنا محاورہ.
ہوش گم ہونا ، حواس باختہ ہونا ، حیران و پریشان ہونا ، اوسان خطا ہونا. بمجرد ارشاد چرخیوں میں آگ لگائی ، عقل پیر چرخ کی چرخ میں آئی . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۵۵).

ـــــ چَرْخ میں ہونا محاورہ.
رک : عقل چرخ میں آنا.

ہے عقل چرخ میں کیا دیکھیے وہ گردشِ چشم
حواس اوڑے ہیں پلکوں کی کیا چمک دیکھیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۴).

ـــــ چَرْخ ہونا محاورہ.
ہوش و حواس بجا نہ رہنا ، کچھ سمجھ میں نہ آنا ، حیرت ہونا ، تعجب ہونا. چرخی کا چکّر دیکھ کر عقل چرخ تھی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶). اسی سناٹے میں ہوں سب مٹی بھولی ہوئی ہے عقل چرخ ہو رہی ہے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۵۴). تعلیم : یہ سب غریبوں کی افیم ہے غریبوں کو افیم مت دو اسے کھا کر ان کا دماغ چکرا جاتا ہے ، ان کی عقل چرخ ہو جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۷۹).

ـــــ چَرْنا محاورہ.
عقل غائب ہونا ، ہوش گم ہونا.

ہاتھ آنے کا مغرور وہ غزالِ وحشی
بحر چرتی ہے کہاں عقل ذرا ہوش میں آ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۵).

ـــــ چَرْنے جانا محاورہ.
عقل کا غائب ہونا (کسی بے عقل کے فعل پر مزاحاً کہتے ہیں)، ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہنا. گرو نیکن کی عقل شاید چرنے گئی ہے ، یہ کون سا وقت مجھ سے ملنے کا ہے. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۰۸). انھوں نے چلتے وقت بنگلہ کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ بالکل بے محل ، غیرضروری اور نامناسب تھا ، اس وقت ان کی عقل چرنے چلی گئی تھی. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، اگست ، ۴۶).

ـــــ چَکْرانا محاورہ.
رک : عقل چرخ میں آنا.

آسماں لاتا ہے وہ چکر کہ جسکو دیکھ کر
کون ہے ایسا کہ اسکی عقل چکراتی نہیں

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۸۶).

تیری گردش کا فلاطون بھی قائل نہ ہوا
اے زمیں ساتھ تیرے عقل بھی چکراتی ہے

(۱۸۹۷ ، دیوان سائل ، ۲۳۸). مگر وہ سکتہ میں رہ جاتے ہیں اور ان کی عقل چکراتی ہے. (۱۹۴۳ ، سیٹھہ کی بیٹی ، ۲۰).

ـــــ چَکَّر میں آنا محاورہ.
رک : عقل چرخ میں آنا.

دکھائے اپنی چشمِ مست کی گردش اگر ساقی
تو آئے زاہدِ گوشہ نشیں کی عقل چکر میں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۶۳). اس قدر باریک اور نفیس کام ہے کہ عقل چکر میں آتی ہے. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، خواجہ حسن نظامی ، ۴۷).

ـــــ چَکَّر میں پَڑنا محاورہ.
رک : عقل چرخ میں آنا.
مہاتما جی سے مل کے سیکھو، طریق کیا ہے، سبھاؤ کیا ہے
پڑی ہے چکر میں عقل سب کی ، بگاڑ تو ہے بناؤ کیا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۳۸).

ـــــ چَکَّر میں جانا محاورہ.
رک : عقل چرخ میں آنا.

دیکھو دوو چشم ساقی عقل چکّر میں گئی
کیا ہوا گردش تھی گر یہ پشت ہے گردوں کی اوٹ
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۷).

---چکّر میں ہونا محاورہ.
عقل چرخ میں ہونا.

عقل چکّر میں تری کیونکر نہ اے گرداب ہو
آج کاؤں پر لگا ہے اوس کا توسن آب میں
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۵).

ساقی ہے فلک کو انقلاب اب
چکّر میں ہے عقل دے شراب اب
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۲۸).

---چلْنا محاورہ.
عقل کا کام کرنا.

نہیں کچھ عقل چلتی ہے ہماری
مگر کچھ مہربانی ہو تمہاری
(؟ ، زلیخائے اردو (مہذب اللغات)).

---چنگی ہونا محاورہ.
عقل کا صحت مند ہونا ، عقل کا مکمل ہونا ، عقل کا صحیح ہونا.

کوئی منھ پر طمانچہ مارتی تھی
ہوئی اس کی نہایت عقل چنگی
(۱۸۶۵ ؟ ، الف لیلہ منظوم (مہذب اللغات)).

---چہ کُنی اَسْت کہ پیش مَرداں بیایَد کہاوت.
عقل کا کیا کام ہے کہ مردوں کے سامنے آئے (احمقانہ بات کرنے والے کی نسبت بطور طنز بولتے ہیں). عقل کے پُتلے ہو اور آپ کی کیا بات ہے اور کتنا بات کو پہنچتے ہو اور «عقل چہ کنی است کہ پیش مرداں بیاید» ... قربان اس فہمید کے ... یعنی بسیار احمق ہستید. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۴۷).

---چُھو جانا محاورہ.
تھوڑی سی سمجھ ہونا. اگر کسی کو ذری سی عقل بھی چُھو گئی ہے تو اس شاہزادگی کا خیال ایسا ہے جیسے کوڑھ میں کھاج. (۱۸۹۰ ، ایامیٰ (نوراللغات)).

---حیران ہونا محاورہ.
حیرت میں پڑنا ، عقل کا عاجز ہونا ، سخت حیرت ہونا ، تعجب ہونا. ایسے قصّے سناتا ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۰).

---حیوانی کس صف (---ی لین) امث.
وہ عقل جو حیوانات کی فطرت میں داخل ہے ؛ مثلاً مچھلی کے بچے کا بن سکھائے تیرنے لگنا ، جبلی فراست ، طبعی ذہانت. بچہ چھاتی پر لگائے بعد کیا کرنا سو عقل حیوانی سے خوب پہچانتا ہے (۱۸۸۰ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۷۰).اس وقت سے سلطان بالکل احمق یا جانور کی مانند ہوگیا جس میں عقل حیوانی تو ضرور ہوتی ہے مگر جو بات اس کو سکھائی جائے وہی اس کی زبان سے نکلتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۴۷). ناچار تن بہ تقدیر پھر اٹکل اور عقل حیوانی سے کام لیتے ہوئے راستہ تلاش کرنا شروع کیا. (۱۹۷۴ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۹۷). [عقل + حیوان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خام کس صف ؛ امث.
ناپختہ عقل ، کمزور عقل ، ذہنی ناپختگی.

عشق کے نامحرموں کوں زور عقلِ خام میں
نکتۂ سربستۂ اسرار جاناں کیا سکت
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۳). [عقل + خام (رک)].

---خَبْط کَرْنا محاورہ.
سدھ بُدھ کھو دینا ، عقل گم کر دینا ، سوجھ بوجھ زائل کر دینا. ان جاہلوں کی عقل خبط کر دی انہیں بہلا پھسلا لیا. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۴۸۷).

---خَبْط ہونا محاورہ.
سدھ بُدھ کھو جانا ، دماغ چکرانا. یہ شخص سلیمان نہیں اور اگر ہے تو اس کی عقل خبط ہوگئی ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۳۸).

---خَرْچ کَرْنا محاورہ.
ذہن لڑانا ، سمجھ سے کام لینا ، دماغ پر زور دینا ، غور کرنا ، فکر کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---داڑھ امث ؛ رک : عقل ڈاڑھ.
جبڑے کے سروں کے چار دانت جو جوانی میں نکلتے ہیں (یعنی سیانی عمر میں اور یہی ان کی وجہ تسمیہ بتائی جاتی ہے). دانتوں کا عدد اگرچہ بتیس ہے لیکن (اضراس) اخیر چار دانت یعنی عقل کی داڑھیں تو بعض آدمیوں کے نہیں نکلتیں اور بعض آدمیوں میں چاروں ہوتی ہیں اور بعضوں میں کم ، تو عدد متوسط دانتوں کا تیس ٹھہرا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۱۳). میری عقل داڑھ سیکنڈایئر میں نکلی تھی. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۲۴). [عقل + داڑھ / ڈاڑھ (رک)].

---دَلّالی کس صف (---فت د ، شد ل) امث.
(تصوّف) دلیل پیش کرنے والی عقل ، دلیل سے کام لینے والی عقل ، فہم ، استدلالی ، دانشِ برہانی. عقل دلالی سو عشق پر دلالت کرتی ہے. (۱۷۶۵ ، چہ سرہار ، ۵۸). [عقل + ع : دلّال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَنگ رَہ جانا محاورہ.
رک : **عقل حیران ہونا.** ہم وہ عجائبات دیکھ رہے ہیں جنھیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۴). چند لمحوں کے لیے میری عقل دنگ رہ گئی. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۷).

---دَنگ ہونا محاورہ.
رک : **عقل حیران ہونا.** اگر صناعِ فرنگ اس بڑھئی کی صنعت کو دیکھتے تو ان کی بھی عقل دنگ ہو جاتی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۷). سب ہار گئے مرض کو لاعلاج پایا ، بڑے

بڑے طبیبوں کی عقل دنگ تھی ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵۰). بہت سے ابھی ہندوستان ہی میں رہ گئے تھے اور بہت سے ایسے تھے جو پاکستان میں آکر بھی ’’بھٹے‘‘ ہوئے تھے وقت نے کیا پلٹا کھایا تھا عقل دنگ ہوکر رہ گئی ہے ۔ (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۹۱).

---دُوربِیں کس صف(---و مع ، سک ر ، ی مع) امث/صف.
دُوراندیش عقل ۔ مشورہ دیا کہ اتنی بڑی سلطنت ... کا چھوڑ کر جانا ... عقل دوربیں کے خلاف ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۲). [عقل + دوربیں (رک)].

---دَوڑانا محاورہ.
غور کرنا ، سوچ بچار کرنا ، سمجھ سے کام لینا.

جنے عقل دوڑائے انداز سوں
کیا نیں کَنے بات اس ناز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸). ہر چند عقل دوڑائی ، کوئی درنگ کی وجہ خیال میں نہ آئی. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۱۳). لوگوں نے بہت کچھ عقلیں دوڑائیں مگر کسی کو ٹھیک پتہ نہیں ملا کہ خواب ہے کیا چیز. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳).

---(کو) دِیمک چاٹ جانا محاورہ.
بےوقوفی کی حرکت یا بےعقلی کی باتیں کرنا ، عقل کا صحیح کام نہ کرنا. کتنی سادی ہو ، یہ تو بھنگیا گئے ہیں ، رہا تمہاری عقل بھی دیمک چاٹ گئی ، ان کو کیا پڑی ہے.(۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، (مہذب اللغات)).

---دینا محاورہ.
شعور سکھانا ، رائے دینا ، سمجھ کی بات بتانا ، تربیت کرنا ، تدبیر سُجھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ڈاڑھ امث.
رک : عقل داڑھ. میرا امتحان بھی کیا گیا ہے اور میری عقل ڈاڑھیں دیکھ لی گئی ہیں. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۳۰). [عقل + ڈاڑھ (رک)].

---رَسا کس صف(---فت ر) امث.
ذہنِ رسا ، کسی بات یا شے کی حقیقت تک پہنچنے والی عقل ، سوجھ بوجھ ۔ عقل رسا نے طرفہ جولانی پیدا کی خیال دور دور پہونچنے لگا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۷). صاحب یہ سن کر مسکرائے اور ’’تھینک یو‘‘ سے میری عقل رسا کی داد دی ۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۹۳). [عقل + رَسا (۱)].

---رَفُوچکر ہونا محاورہ.
احمقانہ حرکات سرزد ہونا ، عقل جاتی رہنا. یہ تو وہی کام ہے جس کا تجھکو انکار ہے عقل رفوچکر ہوئی حضرت عشق کا سینہ میں تھانہ ہوا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱۴۸).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
عقل کا تیز ہونا ، دماغ روشن ہونا ، شعور و فہم میں اضافہ ہونا. علم ہی ایسی شے ہے جس سے عقل روشن ہوتی ہے اور عقل ہی ایسی چیز ہے جس سے احتیاط کی تدبیریں پیدا ہو سکتی ہیں (؟ ، رسالہ تنویرالشرق (مہذب اللغات)).

---زائِل ہونا محاورہ.
دماغ چکرانا ، مخبوط الحواس ہو جانا ، عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا.

پدر کی سچ ہوئی ہے عقل زائل
ہوا اس واسطے یوسفؑ پہ مائل

(۹۷ ، زلیخائے اردو (مہذب اللغات)).

---سالِم ہونا محاورہ.
عقل کا صحیح طور پر کام کرنا ، عقل میں کسی طور کی کوئی کمی نہ ہونا (مہذب اللغات).

---سَٹ پَٹا جانا محاورہ.
رک : عقل چکرانا.

دیکھتے ہی عشق کو عقل گئی سٹ پٹا
دل کو مرے آفریں یہ جو ڈٹا سو ڈٹا

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۴).

---سَٹھیا جانا محاورہ.
بڑھاپے کے باعث قوائے ذہنی کا کمزور ہو جانا ، ساٹھ برس کی عمر کے آدمی کے لیے بطور پھبتی بولتے ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---سَرد ہونا محاورہ.
عقل کا صحیح طور سے کام نہ کرنا . تم نے وہ گرما گرم فقرہ سنایا کہ دوسرے کی عقل سرد ہو جاتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---سِکھانا محاورہ.
عقل کی باتیں بتانا ، سمجھانا ؛ (طنزاً) چھوٹے کا بڑے کو سمجھانے کی کوشش کرنا. ہمارے آگے لقمان بنتی ہے ، ہمکو عقل سکھاتی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۲۱). جا نالائق ، دور ہو جا ، مجھے جواب دیتا ہے عقل سکھاتا ہے بےادب کہیں کا. (۱۹۰۸ ، حکایۂ لیلیٰ و مجنوں ، ۵).

---سَلب ہونا محاورہ.
عقل ٹھکانے نہ رہنا ، ہوش گم ہونا. وہ اپنی اُنگلیاں کاٹنے لگا اسکی عقل سلب ہو گئی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۸۲).

---سَلیم کس صف(---فت س ، ی مع) امث.
۱. **ذہانت مفیدہ ، صحیح الدماغ ہونا ، صحیح غور و فکر کا مادّہ.** عقل سلیم اسی واسطے عطا کی گئی کہ خیالات فاسدہ سے محفوظ رہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹). عقل سلیم کے دھنی ان ظاہری نمونوں سے اصلیت کا پتا لگا کر منزل مقصود پر پہنچ گئے. (۱۹۳۶ ، راشدی الخیری ، نالۂ زار ، ۳۲). اس طرف صرف وہی ... توجہ کرتے ہیں جن کے دماغ عقل سلیم سے عاری ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۳۳). [عقل + سلیم (رک)].

---سَمْعی کس صف(---فت س، سک م) امث.
سیکھنے اور صحبت سے حاصل کردہ سمجھ، وہ عقل یا سمجھ جو سننے سے اچھی صحبت میں میسّر آتی ہے.

دو قسمیں ہیں عقل کی یہ مجھ سے سن لو
اوّل طبعی ہے سمعی دوم جانو

(١٨٦٣ء، مذاق العارفین، ٣ : ١٨). [عقل + سمع + ی، لاحقۂ نسبت].

---سُنْنا محاورہ (قدیم).
عقل کی بات ماننا، نصیحت پر عمل کرنا.

ذرا نیں عقل ایس ہور کسی کی عقل نیں سنتی
اجڑ گئی ایسری ہوئی سو سینہ پھوٹ دکھ سوں موئی ناتی

(١٦٩٧ء، ہاشمی، ٥٠ : ٢٠٠).

---سے باہَر صف.
جو سمجھ میں نہ آئے، لغو، افسانہ.

کیا کہوں اب کے جنوں میں گھر کا بھی رہنا گیا
کام جو مجھ سے ہوا سو عقل سے باہر ہوا

(١٨١٠ء، میر، ک، ٣٩٧).

---سے بَعید صف.
رک : عقل سے باہر (نوراللغات).

---سے خالی/دُور صف.
بے عقل، نادان، بیوقوف، احمق.

خانۂ عاریتی میں جو درم بھرتے ہیں
عقل سے مجکو نظر آئے وہ انساں خالی

(١٨١٦ء، دیوانِ ناسخ، ١ : ١٠٣).

جو اوسکو دور سمجھتے ہیں عقل سے ہیں وہ دور
کہ یار ہے رگِ جاں سے زیادہ‌تر نزدیک

(١٨٣٩ء، ریاض البحر، ١١٧). اری بے شعور عقل سے دور، عورت نے وہ کام کیا، دنیا میں اپنا نام کیا. (١٩٠١ء، راقم دہلوی، عقدِ ثریا، ٣٧).

---سے کورا ہونا محاورہ.
بیوقوف ہونا، ناسمجھ ہونا، احمق ہونا، نادان ہونا. مجھے حیرت ہے کہ یہ قوم آدم‌زاد کتنے بیوقوف اور عقل سے کوری ہے. (١٩٣٠ء، بیگموں کا دربار، ٢٥).

---شَشْدَر ہونا محاورہ.
عقل حیران ہونا (نوراللغات).

---صالِح کس صف(---کس مع ل) امث.
وہ عقل جو نیکی کی طرف لے جائے، صلاحیتِ طبع. ہوا و ہوس کے برخلاف عقلِ صالح ہمیشہ عمدہ نصیحت کرنے والی ہے. (١٨٧٣ء، عقل و شعور، ٩١). [عقل + صالح (رک)].

---صَحیح کس صف(---فت ص، ی مع) امث.
رک : عقلِ سلیم (نوراللغات). [عقل + صحیح (رک)].

---طَبْعی کس صف(---فت ط، سک ب) امث.
فطری ذہانت، قدرت کی طرف سے ودیعت کردہ عقل.

دو قسمیں ہیں عقل کی یہ مجھ سے سن لو
اوّل طبعی ہے سمعی دوم جانو

(١٨٦٣ء، مذاق العارفین، ٣ : ١٨). [عقل + طبع (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---عاشِر کس صف(---کس ش) امث.
رک : عقلِ فعّال.

عقلِ اوّل سے جو پھیرا تو نے رُو
عقلِ عاشر کا بنا مخلوق تو

(١٨٩٩ء، مثنویِ نان و نمک، ٣١). ان کے سلسلے میں عقلِ فعال کا جمہور حکما کے نزدیک دسواں مرتبہ ہے، اسی لئے اس کا دوسرا نام عقلِ عاشر بھی ہے. (١٩٣٠ء، اسفارِ اربعہ (ترجمہ)، ١ : ١٦٨٣). [عقل + عاشر (رک)].

---عام کس صف، امث.
روزمرہ کے معاملات کی سمجھ بوجھ، معمولی فہم و فراست. عقلِ عام کا قدیم فلسفہ اس بارے میں اس قدر مبہم ہے کہ گمان یہ ہوتا ہے کہ اس میں اس سے زیادہ دشواری پیش آئے گی جیسا کہ بادی‌النظر میں معلوم ہوتا ہے. (١٩٣٧ء، مقدمۂ اخلاقیات (ترجمہ)، ٣٢). اگر آپ ... اس قول کا تجزیہ کرنے میں کامن‌سنس (عقلِ عام) ہی کو استعمال فرمالیتے تو اس کا غلط ہونا آپ سے آپ آشکارا ہو جاتا. (١٩٧٣ء، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں، ٣٣). [عقل + عام (رک)].

---عامَّہ کس صف(---شد م بفت) امث.
رک : عقلِ عام. خواجہ سگ پرست ایک اور اہم کردار ہے مگر اس بھلے آدمی میں ذرا بھی عقلِ عامّہ نہیں. (١٩٦٨ء، نگاہ اور نقطے، ٢٠٠). [عقل + عام (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث].

---غوطے کھانا محاورہ.
رک : عقل کا غوطے کھانا، عقل چکرانا، سخت حیرت ہونا، کچھ سمجھ میں نہ آنا. وزیراعظم نے عجیب بات کہی ہے یہاں غلام کی عقل غوطے کھا رہی ہے. (١٨٩٠ء، بوستان خیال، ٦ : ٣١٠).

---فراموش ہونا محاورہ.
سٹی گم ہونا، پریشان ہونا، اوسان خطا ہونا.

درست اُس کے ہوئے کچھ دیر میں ہوش
ولیکن عقل تھی ساری فراموش

(١٨٦١ء، الف لیلہ نو منظوم، ٢ : ٦٦٣).

---فِطْری کس صف(---کس ف، سک ط) امث.
عقلِ خالص وہ عقل جو فطرت کی طرف سے عطا کی گئی ہو، خداداد عقل، طبعی صلاحیت. عقل بالقوّۃ، عقلِ بالفعل، عقلِ مستفاد، عقلِ فعّال ان چاروں کو عقلِ فطری کہتے ہیں. (١٩٣٠ء، اسفارِ اربعہ (ترجمہ)، ١ : ١٦٢٩). اس وقت اس مزید سوال کے لیے راستہ صاف ہو جائے گا، جو ہم کو کانٹ کی زبان میں عقلِ فطری کے

انتقاد سے عقل عملی کے انتقاد پر لاتا ہے. (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۶). [عقل + فطری (رک)].

ـــ فَعّال کس صف (ـــ فت ف ، شد ع) امث.
خلاقِ ذہانت ، باعمل ذہانت ؛ (فلسفہ) وہ عقل جو عقل ہیولانی یا عقل بالقوۃ میں فعلیت پیدا کر دیتی ہے یا اس کو عقل بالفعل کا درجہ دیتی ہے؛ مراد: دسویں فرشتے کا نام ؛ جبرئیل ؛ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؛ عرشِ اعظم. عقل فعّال کو بے ترکیب ہیولا اور صورت کے نورِ بسیط پیدا کیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۸۵). سلسلۂ کائنات اسطرح قائم کیا گیا کہ خدا نے صرف عقل فعّال کو پیدا کیا پھر عقل فعّال نے عقل ثانی اور فلک اوّل کو پیدا کیا. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۶۸) . یہ بات صرف ان جلیل القدر ہستیوں کو حاصل ہوتی تھی جن کے نفس عقل فعّال سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۳۸). [عقل + فعال (رک)].

ـــ کا اَدھورا اَور گانٹھ کا پُورا امذ ؛ فقرہ.
کم عقل مگر مالدار آدمی ، احمق دولتمند. ایسے ذی دولت ، خوش مقدور ، عقل کے ادھورے اور گانٹھ کے پورے حضرات کو ہم نے اپنے ذہن کی نوٹ بک میں فوراً ٹانک لیا . (؟ ، سوانح عمری مولانا آزاد ، ۳ : ۲۶).

ـــ کا اَندھا صف مذ (مث : عقل کی اندھی).
بیوقوف ، احمق. اُس عقل کے اندھے کو یہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤں جو نہایت ضعیف ہو جاؤں. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۸۷). یہ عقل کا اندھا تھا. باپ خود غرضی ، بداعمالی ... کے حاشیے چڑھاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۵).

اِن عقل کے اندھوں پہ خدا رحم کرے
آنکھیں دو دو مگر نظر سے خالی

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۵۱) . ظفر عقل کا اندھا تھا ، کچھ صبر کرتا ، شبے کی آگ میں نہ جلتا ، کوئی صورت نکل آتی . (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۷).

ـــ کا اَندھا اَور گانٹھ کا پُورا فقرہ ؛ امذ.
بیوقوف مالدار ، احمق دولتمند. یہ طائفہ اسی تردد میں رہتا ہے کہ کوئی عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ملے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸). ایسے چلتے پرزے عیار اور مکار نوجوانوں کی ضرورت ہے جو سادہ لوح عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے گاہکوں کو سبز باغ دکھا کر ان سے روپیہ اینٹھ سکیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۰ : ۳). قربانی کا بکرا بننے کے لیے تو کوئی بھی عقل کی اندھی گانٹھ کی پوری مل سکتی ہے. (۱۹۵۸ ، بیس چراغ بیس پروانے (ترجمہ) ، ۲۷۵).

ـــ کا اوچھا گانٹھ کا پُورا فقرہ ؛ امذ.
رک : عقل کا اندھا الخ. یا خدا کسی عقل کے اوچھے اور گانٹھ کے پورے سے بھینٹ کرانا. (۱۸۸۳ ، پولیس ڈراما ، ۱۳۰).

ـــ کا پُتلا صف.
مجسم عقل ، بےحد عقلمند. انگریز بھی جو آج کل عقل کے پتلے اور علم کے کیڑے سمجھے جاتے ہیں اس سے خالی نہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۶۲).

ـــ کا پُورا صف.
(طنزاً) بیوقوف ، احمق ، کوڈی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ کا پھیر امذ.
سمجھ کا قصور ، کج فہمی ، کم عقلی.

مرغ کہیئے تو عقل کا ہے پھیر
تھا سراسر جواہروں کا ڈھیر

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۱۸).

کہتے ہیں اکبر یہ تیری عقل کا کیا پھیر ہے
طبع تیری اس نئی تہذیب سے کیوں سیر ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵).

ـــ کا ٹوکْرا صف.
(طنزاً) بہت عقلمند. پیموڈوسر بھی نام کو بقال تھا مگر بہت کا بورا اور عقل کا ٹوکرا ہی تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۷۸).

ـــ کا چَراغ گُل ہو جانا محاورہ.
عقل کا زائل ہو جانا ، سمجھ میں فرق آ جانا ، عقل کی روشنی کا جاتا رہنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ کا دُشْمَن صف.
(طنزاً) احمق ، بیوقوف.

سمجھانے کی جو باتیں کہی میں نے دلا تجھ سے
اے عقل کے دشمن سو تیری تو بلا سمجھے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۲۳۵).

کیوں نالے کریں بلبلِ گلشن تو نہیں ہم
اے ضبطِ جنوں عقل کے دشمن تو نہیں ہم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷۰).

ہاتف نے کہا مجھ سے سُن اے عقل کے دشمن
پٹنہ یہ وہی شہر ہے تو کیوں ہوا بدظن

(۱۹۱۰ ، فروغ ہستی ، ۶۰).

مجازی سے جگر کہہ دو ، ارے او عقل کے دشمن
مُغر ہو ، یا کوئی منکر ، خدا یوں بھی ہے اور یوں بھی

(۱۹۳۸ ، شعلۂ طور ، ۷۳).

ـــ کا فُتُور ہونا محاورہ.
کم عقل لاحق ہونا ، بیوقوف ہونا ، حماقت ہونا.

سرمستِ کبر بادۂ نخوت سے چُور ہے
قائل نہ ہو گا عقل کا اس کی فتور ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

ـــ کا کام کَرْنا محاورہ.
بات کا سمجھ میں آنا ، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہونا.

مری عقل تو کام کرتی ہے یاں
کہ یہ بےخودی عشق کا ہے نشاں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷).

---کا کوتاہ گانٹھ کا پُورا فقرہ ؛ امذ.
رک : عقل کا اندھا الخ. تم کو دیکھ پایا عقل کے کوتاہ گانٹھ کے پورے. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١٢٣).

---کا کورا صف.
ناسمجھ ، نادان ، بیوقوف.

رہتے ہیں ترے بلائے سحر ہمیشہ
حمزہ کے نورِ نظر ہیں عقل کے کورے

(١٩٦٣ ، کک موج ، ١١٠).

---کا کورا (اَور) گانٹھ کا پُورا فقرہ.
رک : عقل کا اندھا الخ. کسی عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے کو پھانسیں گے. (١٩١٥ ، فسانۂ لندن ، ١ : ٣٠٣).

---کا مارا صف.
بیوقوف ، گاؤدی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کام نَہیں کَرتی فقرہ.
سمجھ میں نہیں آتا ، عقل حیران ہے. میری عقل تو کچھ کام نہیں کرتی ، ٹھیکہ داری نے بڑی پریشانی اور مایوسی کے عالم میں کہا. (١٩٨٣ ، گوندنی والا تکیہ ، ١٣٢).

---کِدَھر گئی فقرہ.
بیوقوفی کی حرکت پر اظہارِ حیرت کے طور پر بولتے ہیں ، اس شخص سے یا اس کی نسبت کہتے ہیں جو کوئی بات بے عقلی کی کرے (ماخوذ : نوراللغات).

---کُل کس صف(---ضم ک) امث ؛ امذ.
١. عقلِ اول ، مراد : نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

ہرگز تری دنیا میں کسی نیں کہ عقلِ کُل
تحقیق ازل کے دیس کھیا منج کوں دیکھ فال

(١٦٤٨ ، غواصی ، کہ ، ٦٣).

مرتبہ اُس کا یہاں تک ہے بلند
عقلِ کُل کی واں نہیں لگتی کمند

(١٧٧٤ ، مثنوی رموزالعارفین ، ٣).

جُز ذات پاک کون ہے استادِ عقلِ کُل
حامی ہے تو حواس کا رہبر عقول کا

(١٩١١ ، ظہیر دہلوی ، د ، ٢ : ٥). نورِ قدیم ، عقلِ کُل اور اس کے بعدی انعکس یعنی عقلِ مفرد کی اساس ہے. (١٩٦٣ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ١٠٥). عقلِ کُل نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کہ مظہرِ اوّل ہے خارج میں اور بعضے جبرئیلؑ اور عرشِ اعظم کو عقلِ کُل کہتے ہیں لیکن قولِ اوّل صحیح ہے. (١٩٢١ ، مصباح التعرف ، ١٧٩). متعدد صوفی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی انسانِ کامل کو (جن میں صفاتِ حسنۂ الٰہیہ کا ظہور ہوا ہے) عقلِ کُل یا ٭کلام٭ کلمہ سے تعبیر نہیں کرتے. (١٩٦٤ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٣٠٣). ٢. مراد : عرشِ اعظم (نوراللغات). ٣. (طنزاً) دانائے کُل ، بہت دانا. لال بجھکڑ ... عقل کل مشہور تھے. (١٨٢٣ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٢٢).

وہ ٹھہرے عقلِ کُل تو ہوئے آپ چوتیا
کوّا تمہاری عقل میاں کب سے لے گیا

(١٩٣٨ ، کلیاتِ عریاں ، ٦). ٣. وہ مشیر جس کے مشورے اور رائے کے بغیر کوئی کام نہ کر سکیں ، ناک کا بال ، مختارِ کُل. بس یہ گھر کا عقلِ کُل تھا. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٦٧). اور ان رائے دینے والوں میں پہلے تو ہم ذرا پیش پیش رہے اور پھر رفتہ رفتہ اسکی عقل کل ہو گئے. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٧ : ٣٨). آغا میر نے میر گلزار علی خاں رفیق الدولہ کو جو شہزادہ کے عقل کل تھے یہ طمع زر ہموار کیا. (١٩٥٦ ، بیگمات اودھ ، ٩٥). [عقل + کل (رک)].

---کُلّی کس صف(---ضم ک ، شد ل) امث.
عقلِ کامل ، عقلِ کُل سے منسوب. اس بے شعوری کی وجہ یہ ہے کہ اُس محل میں عقلِ کلی عالمِ الٰہیٰ سے اس عقلِ جزوی پر ریزش کرتی ہے. (١٨٩٣ ، ترجمہ رشحات ، ١٠٣). اس عام قوت کا نام عقل کلی ... ہے. (١٩٠٩ ، الکلام ، ٢ : ١٧). [عقل + کل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کو چَر لینا محاورہ.
عقل زائل کر دینا. مگر ماما کی عقل کو مذہب نے چر لیا ہے. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ١٨).

---کو چکّر آنا محاورہ.
عقل حیران ہونا ، سمجھ میں نہ آنا.

جب دیتے ہیں اخلاق و علمی کوئی لکچر
بس حد ہے کہ خود عقل کو آ جاتا ہے چکر

(١٩١٠ ، فروغِ ہستی ، ٦٣).

---کی آنکھیں پُھوٹنا محاورہ.
عقل جاتی رہنا ، آسان بات بھی سمجھ میں نہ آنا. ہاں اسی کو عقل کی آنکھیں پھوٹ جانا کہتے ہیں. (١٩٣٧ ، اشارات ، ١٠٣).

---کی بات امث.
معقول بات ، سمجھ داری کی بات ، عقلمندی کی بات.

انکھیاں کروں سینچھ لے دن رات کرتیاں
عقل نیں ہور عقل کی بات کرتیاں

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٩). بھلا کچھ عقل کی بات ہے ، سگرٹوں کا بھی کچھ سڑ سکتا ہے. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ٣٠).

---کی پُڑیا صف.
(طنزاً) عقلمند (نوراللغات).

---کی کَمی امث.
کم فہمی ، سمجھ کا قصور ، ناسمجھی. مانی نقاش بے معنی صورتیں بنا کر دعوئ پیمبری کا کرے کیا عقل کی کمی ہے. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ١٣).

---کی کوتاہی امث.
سمجھ کا قصور ، کم عقلی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کی مار است.
بیوقوفی ، بے عقلی. جوانی کے زور میں عقل کی مار ہوتی ہے.
(۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۵۰).

---کے بخیے اُدھیڑنا محاورہ.
عقل کو بیکار قرار دینا ، مزعومات عقل کو باطل کر دینا.

ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں
دے گا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تُو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲).

---کے پُتلے ہو فقرہ.
(طنزاً) بہت احمق ہو. صاحب شوق ہو اور عقل کے پُتلے ہو.
(۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۳).

---کے پیچھے سونٹا / لٹھ / لاٹھی / ڈنڈا لیے پھرنا / دوڑنا / گھومنا محاورہ.
عقل کا دشمن ہونا ، بے عقلی کی باتیں کرنا. بادشاہ عاجز ہو رہا تھا اور عقل کے پیچھے لاٹھی لئے پھرتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۲۹). کوزہ پشت عقل کے پیچھے سونٹا لیے تو گھومتے ہی تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۵). آپ بھی عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۸). پولیس کی خدمتوں کو یوں بے قید کرکے عوام کے پیچھے لگا دینا اور «عقل کے پیچھے لاٹھی لے کے دوڑنا» دونوں فعل یکساں ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۱۰).

---کے توتے / طوطے اُڑ گئے فقرہ.
ہوش جاتے رہے ، حواس باختہ ہو گیا ، بے اوسان ہو گیا ، عقل جاتی رہی.

دھیان اُنہیں کا ہے جاگتے سوتے
اوڑ گئے تیری عقل کے توتے

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر بلگرامی ، ۹۵).

---کے گھوڑے دوڑانا محاورہ.
۱. بہت غور و فکر کرنا ، عقل آرائی کرنا ، دلیلیں سوچنا یا پیش کرنا ، خیالی پلاؤ پکانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کے ناخن لو / لے فقرہ.
ہوش میں آؤ ، سمجھ کی بات کرو ، بیوقوف نہ بنو. دائی نے کہا بیٹی عقل کے ناخن لو واہی نہ بکو. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۹۹). مخمور نے کہا ... ہوش میں آؤ ، عقل کے ناخن لو ، کہاں میں اور کہاں تم. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۵۵). ذرا عقل کے ناخن لو ، میں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۷). میر نے کہا شیخ جی عقل کے ناخن لو ، بھلا روپیہ آٹھ آنہ میں تقریریں لکھی جاتی ہیں ، تم بھی کیا باتیں کرتے ہو. (۱۹۵۴ ، شیر نابالغ ، ۳۲).

---کے ناخن لینا محاورہ.
ہوش سے کام لینا ، سمجھ کی بات کرنا.

اس کے ناخن کو مہ نو سے بھلا کیا نسبت
عقل کے پیر خرد کیوں نہیں لیتا ناخن

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۲۲). حکیم جی سے کہو اپنی عقل کے ناخن لیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۲).

---کے ناخُون لو / لے فقرہ.
رک : عقل کے ناخن لو / لے.

کی جو کچھ عرض تمنا ان سے میں تو یہ کہا
بیٹھ رہ چل بنا یہاں سے عقل کے ناخون لے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۲). لڑکی عقل کے ناخون لے مجھے تو دونوں آنکھیں ایک سان ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۷).

چھوڑ نخوت اے مدبر عقل کے ناخون لے
عُقدے کُھل جائینگے جب مشکل کشا مل جائے گا

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۸).

---کے نعل بنواؤ فقرہ.
رک : عقل کے ناخن لو (فرہنگ آصفیہ).

---کھو دینا محاورہ.
عقل زائل کر دینا ، ہوش گُم کر دینا.

مفلسی کے ہوش کیا رہیں اُسکی تو عقل کو
اے چرخ تُو نے باعث افلاس کھو دیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵).

---کھونا محاورہ.
عقل زائل ہونا ، ہوش جاتا رہنا.

ہوا ظاہر یوسفؑ کے بیچ جب سوں
زلیخا عقل کھو تب ہوی مفتوں

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین (قدیم بیاض ، ۱۸)).

ماہ رو کا درس دیکھا ہے جو کوئی
عقل کھو کر عشق کا عاقل ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۲). برہمن بولا کہ لینے کو تو لے آیا پر تیری بات سُن کر میری عقل کھو گئی. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۴). جبکہ وزراء نے عبدالملک کی تقریر کو سُنا تو اونکی عقلیں کھو گئیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۲).

---کھوئی جانا محاورہ.
حواس جاتے رہنا ، اوسان نہ رہنا. اوپر سے میاں علیم ، بھائی کا مژدہ لیکر پہنچے سُن کر رہی سہی عقل بھی کھوئی گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶۳).

---گُدّی کے پیچھے ہونا محاورہ.
بیوقوف اور احمق ہونا. واللہ عورتوں کی عقل بھی گُدی کے پیچھے ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۵۳). خاص کر ہندوستانی عورتوں کی عقلیں وہ گدی کے پیچھے ہوا کرتی ہیں کہ خدا کی پناہ. (۱۹۲۰ ، ارمان ، ۱۷).

---گُدی میں ہونا محاورہ.
رک : عقل گُدی کے پیچھے ہونا. ہمارے مالک کی عقل گُدی میں

معلوم ہوتی ہے کہ ایک عورت کے اصرار پر جان گنوائے دیتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲)۔ خالہ اماں آپ کی یہ کوشش فضول ہے ان جادوگروں کی عقل گُدّی میں ہوتی ہے ۔ (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۳)۔

---گُم کر دینا محاورہ۔

عقل زائل کر دینا ، حواس باختہ کر دینا ، بے اوسان یا بدحواس کر دینا ، ہوش اُڑا دینا۔ اس پر ایک دم سے ایسی مصیبتیں پڑ گئیں جنھوں نے عبدالکبیر کا وضو شکست کر دیا ، کمر توڑ دی عقل گُم کر دی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۷)۔

---گُم ہونا محاورہ۔

عقل جاتی رہنا ، ہوش اُڑ جانا ، حیران و ششدر ہونا۔

اُسے بوٹیا ہاٹ چوک کر آئے ہیں
عقل گُم ہوا جو سبھ لیائے ہیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۵)۔

جب ذہن اور وہ کبر باد آوتی ہے یار کی
عقل گُم ہووے ہے کیفیت ہے اسکی گومگو

(۱۷۳۱ ، شاہ کرنابی ، د ، ۱۹۵)۔

سرکو مجنوں سے عقل گُم ہے میر
کیا دوانے نے موت پائی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۰)۔

تھی اوسکی تیزیوں پہ فرشتوں کی عقل گُم
حاضر ہوئے وہاں کے جو درباں تھے کُلّھم

(۱۸۸۹ ، میلاد معصومین ، ۱۰۱)۔

---گنوانا محاورہ۔

رک : عقل گُم کر دینا۔ جام نے اس کی عقل گنوائی۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۷۰)۔

---گھاس کھا جانا محاورہ۔

عقل کا گھاس کھا جانا ، عقل جاتی رہنا ، ہوش ٹھکانے نہ رہنا ، بدحواس ہو جانا۔ انکی تو جیسے عقل گھاس کھا گئی ہے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۳۷)۔

---گھٹنوں میں ہونا محاورہ۔

بے عقل ہونا ، بیوقوف ہونا۔ مگر ان کی عقل تو مشہور بات ہے گھٹنوں میں ہوتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۷)۔

---لڑانا محاورہ۔

بہت سوچنا ، خوب غور و غوض کرنا۔ خوب سوچا اور دل میں غور کیا اور عقل لڑائی تو کسی کو بظاہر میں نے اپنا نہ پایا۔ (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۳۷)۔ ناظرین اس واقعہ میں نہ صرف اپنی عقل لڑا کر کسی نتیجے پر پہنچیں گے بلکہ اگر ممکن ہو اصل راز بتا لگانے کی کوشش کریں گے۔ (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۹۸)۔

---لگانا محاورہ۔

سوچنا ، غور کرنا۔ ارکان دولت بھی بہی فکر کرنے لگے اپنے طور پر عقل لگانے لگے۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۶۵)۔ سب جاتی پہچاتی ہیں دو چاروں کا نام تو لو طرفداروں کا نام تو لو میں عقل لگا لوں گی۔ (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۷)۔

---لگنا محاورہ۔

عقل کا کام کرنا ، ذہن کا کام کرنا ، سمجھ میں آنا۔

کھولنے میں ان کے میں نادان ہوں
عقل کچھ لگتی نہیں حیران ہوں

(۱۸۱۳ ، حکایات رنگین ، ۲۶)۔

---مار دینا محاورہ۔

عقل زائل کر دینا ، ہوش گُم کر دینا۔

ساقی شرابِ ناب دے اور بار بار دے
لیکن نہ اسقدر کہ مری عقل مار دے

(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۱۵۳)۔ اسحاق غصّے سے بولا تیری عقل مار دی گئی ہے۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۲۲)۔

---ماری جانا محاورہ۔

سمجھ بوجھ جاتی رہنا ، سمجھ اوندھی ہو جانا ، بے عقلی کا کام کرنا۔ کیا عقل ماری گئی ہے ، اتنا نہیں سمجھتے کہ گناہ کا انبار جتنا ... ہلکا ہو غنیمت ہے۔ (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۸)۔ خدا بخش تو احمق ہو گیا ہے اُسکی عقل ماری گئی ہے۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷۰)۔ لوگ کہیں گے اس کی عقل ماری گئی ہے ، اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ (۱۹۷۵ ، اندازِ بیاں ، ۱۲۳)۔

---مُجَرَّد کس صف (---ضم م ، فت ج ، شد ر بفت) امث۔

(تصوّف) عُقولِ عشرہ میں سے ایک عقل یا دس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ۔

یہ روحِ مقدّس ہے فقط جلوہ گری میں
یہ عقلِ مجرّد ہے جمالِ بشری میں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۶۸)۔ اس کو ربُّ العقل اور ربِّ نفوس ناطقہ بھی کہتے ہیں ... حکما کی اصطلاح میں عقل مجرّد کہتے ہیں اوسی کو اہل اللہ کی اصطلاح میں روح کہتے ہیں۔ (۱۸۸۷ ، مقدمہ فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۵)۔ [عقل + مُجرّد (رک)]۔

---مُجَسَّم کس صف (---ضم م ، فت ج ، شد س بفت) مذ۔

سراپا عقل ، نہایت عقلمند ، بے حد ذہین۔ ایک شاہنشاہ عالم پناہ تھا ذہن و ذکا میں طاق ... سب لوگ اسلیے اُسے عقلِ مجسّم کہتے تھے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹)۔ [عقل + مُجسّم (رک)]۔

---مُسْتَفاد کس صف (---ضم م ، سک س ، فت ت) امث۔

(تصوّف) نفس یا عقل کا وہ مرتبہ جب اسکو نظری معقولات کا ہر وقت مشاہدہ ہو رہا ہو ، عالمِ بالا سے ملنے والی حقیقی عقل۔ اس حکیم علیم نے ... یہ چاہا کہ ... عقلِ قدسی کی فضیلت جو مبدأ ایجاد کی تھی اس شریف نوع کے تیجے بصورتِ عقلِ مستفاد کے ظاہر ہو۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۷)۔ عقلِ بالقوۃ ، عقلِ بالفعل ، عقلِ مستفاد ، عقلِ فعّال ان چاروں کو عقلِ فطری کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۲۹)۔ [عقل + مُستفاد (رک)]۔

۔۔۔مُستَقِیم کس صف (۔۔۔ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) صف.
صحیح سوچ ، رائے صائب ، عقلِ سلیم. اگر زمانے کی ترقی اور تنزل کو میزانِ عدالت میں عقل مستقیم سے تولیے تو اس زمانہ کی ترقی کا پلڑا ایسا بھاری ہو گا کہ پہلے زمانے کی ساری خوبیاں اس کے پاسنگ میں بھی نہ چڑھ سکیں گی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۳۳). [عقل + مستقیم (رک)].

۔۔۔مُضْمَر کس صف (۔۔۔ضم م ، سک ض ، فت م) امث.
جبلی شعور ، جانداروں کی فطرت میں پوشیدہ عقل ، مخفی عقل. حیوانی جبلت کو عقل مضمر سمجھنا چاہیے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۷۹). [عقل + مضمر (رک)].

۔۔۔مَعاد کس اضا (۔۔۔فت م) امث.
آخرت کی سُوجھ بُوجھ ، آخرت کی فکر جس کے ذریعے انسان زہد و تقویٰ اور عبادت کا پابند ہو جاتا ہے. تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی عقل معاش کو جس قدر ترقی ہوتی گئی اسی قدر عقل معاد میں تنزل ہوتا گیا. (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶). [عقل + معاد (رک)].

۔۔۔مَعاش کس اضا (۔۔۔فت م) امث.
معاشی معاملات کی سُوجھ بُوجھ ، اقتصادی مسائل کا شعور ، زندگی بسر کرنے کی سمجھ بوجھ ، دنیوی یا اقتصادی امور کا درک. عقل معاش کو جس قدر ترقی ہوتی گئی اسی قدر عقل معاد میں تنزل ہوتا گیا. (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶). سرمایہ دار بننے کا خواب ... ان کے باپ دادا کے نام کی زمینوں کو بھی نگل گیا ، عقل معاش نہ رکھنے والی شخصیتیں ایسی ہی ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۹۵). [عقل + معاش (رک)].

۔۔۔مُفارِق کس صف (۔۔۔ضم م ، کس ر) امث.
(فلسفہ) عقلِ کُل ، عالمِ بالا. انسان کی ماہیت منقلب ہو کر عقل مفارق کی ماہیت بن جائے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵۵). یہ صورت رطوبت جلیدیہ اور آئینہ میں نہیں ہوتی بلکہ اس کا فیضان عالمِ بالا یعنی عقل مفارق سے ہوتا ہے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۸۳). [عقل + مفارق ـ آپس میں فرق کرنے والا ، تمیز کرنے والا].

۔۔۔مُقِیم کس صف (۔۔۔ضم م ، ی مع) امث.
(تصوف) استدلالی عقل کے برعکس فہم ، دانشِ نورانی ، وہ شعور یا ادراکِ حقیقت جو دلیل عقلی پر انحصار نہیں کرتا. ہور اس میں عقل دلالی بھی ہے ہور اس میں عقل مقیم بھی ہے. (۱۶۷۵ ، چہ سرہار (ق) ، ۵۸). [عقل + مقیم (رک)].

۔۔۔مَنْد (۔۔۔فت م ، سک ن) صف (بسہ عَقْلْمَنْد.
خِردمند ، دانا ، ہوشیار ، سمجھدار. قاسم بہت عقلمند ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳). یہ عام تقاضائے انسانی ہے ، اس میں مومن و کافر ، عقلمند و بیوقوف اور زنگی و فرنگی کی کوئی تخصیص نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۷). بعض عقلمندوں نے کہا کہ اگر کوئی انسان جب چاہے اور جس چیز پر چاہے ہنسنے اور ہنسانے کی صلاحیت رکھتا ہو اس کو ... غیر معمولی قابلیت کا آدمی سمجھنا چاہیے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۱). [عقل + مند ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔مَنْداں را اِشارَہ کافِیست کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) ، عقلمندوں کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے ، عقلمندوں کے لیے تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اشارے سے بات سمجھ جاتے ہیں. اگر کہیں ہمارے مہذب پڑوسی «عقلمنداں را اشارہ کافیست» ذرا بھی بھنک پا جائیں تو واللہ ایسا ایسا بتائیں کہ ہم سب رو رو دیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۱ : ۳).

۔۔۔مَنْد کو ایک اِشارَہ کافی ہے کہاوت.
دانا اشارے سے سمجھ جاتا ہے (جامع الامثال).

۔۔۔مَنْد کی دُم صف.
(طنزاً) عقلمند کا پیرو ، بیوقوف (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۔۔۔مَنْد (وں) کی دُور بَلا کہاوت.
ہوشیار آدمی آفت سے محفوظ رہتا ہے ، (داناؤں کی دُور بلا).

پھر یہ سمجھے کہ اپنا گھر ہے بھلا
عقل مندوں کی داغ دور بلا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۳). عقلمند کی دور بلا ایک مشہور مقولہ ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۹۳).

۔۔۔مَنْدی (۔۔۔فت م ، سک ن) امث (بسہ عَقْلْمَنْدی.
دانائی ، ہوشمندی ، زیرکی ، فراست. اسے کلکٹر کے یارانِ طریقت کی عقلمندی سمجھیے یا بےوقوفی کہ اسے بھلا پھسلا کر یہاں کے مقامی قید خانے میں بھیج دیا. (۱۹۴۳ ، غبارِ خاطر (مہذب اللغات). ان کہانیوں کے کردار اپنے مسائل کو عقل مندی اور سوچ بچار سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۶). [عقل مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔مُنْفَرِد کس صف (۔۔۔ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ر) امث.
محدود عقل ، ناکافی عقل ، ناقص عقل. نور قدیم عقل کل ... اور اس کے بعیدی انعکاس یعنی منفرد ... کی اساس ہے. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۲۵). [عقل + منفرد (رک)].

۔۔۔مُنْفَعِل کس صف (۔۔۔ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ع) صف.
(تصوف) سوچنے کی صلاحیت ، نفس مطلق ، معروضی فکر. ہستیوں کی ترتیب اس طرح کی جاتی ہے (۱) عقلِ فعّال (۲) عقلِ منفعل ... (۷) تحت قمری دنیا کے عناصر اربعہ (۸) ان عناصر سے مرکب معدنیات ، نباتات اور حیوانات. (۱۹۴۳ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۱۰۷). انسان میں سوچنے کی جو صلاحیت ہے یا قوت استدلال ہے اسے عقل منفعل کہا جاتا تھا. (۱۹۸۵ ، عام فکری مغالطے ، ۸۱). [عقل + منفعل (رک)].

۔۔۔میں آنا محاورہ.
سمجھ میں آنا ، خیال میں آنا ، رائے میں آنا (فرہنگ آصفیہ)

--- میں فُتُور رَہْنا / ہونا محاورہ.
عقل کا صحیح کام نہ کرنا ، عقل کا ناقص ہونا. شاہ کوکب کی عقل میں بھی فتور ہے کہ اس مکار کے مکر میں آ گیا. (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

خدا کے واسطے ناصح علاج کر اپنا
ہمیشہ عقل میں تیری فتور رہتا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۲۷۳).

--- میں گُزَرْنا محاورہ.
خیال میں آنا ، سمجھ میں آنا (نوراللغات).

--- میں لانا محاورہ.
سمجھنا ، سوچنا.

حرکات ان کی عقل میں لا کر
گردش ان ستاروں کی پا کر

(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)).

--- ناقص میں آنا محاورہ.
(بطور انکسار) سمجھ میں آنا. عقل ناقص میں تو یہ آتا ہے کہ بھائی کا مقدمہ ہے آپ مقدمہ اٹھا لیں تو بہتر ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۱۰۳).

--- و خِرَد (--- و مج ، کس خ ، فت ر) امث.
سوجھ بوجھ ، فہم و فراست. تم کہتے ہو عقل و خرد سے کام لو ، عشق کہتا ہے عقل کا یہاں کیا کام ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۶). انسان خوف کے اندھیارے میں عقل و خرد کی روشنی سے محروم ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، آتش چنار ، ۸۳۳). [عقل + و (حرف عطف) + خرد (رک)].

--- و دانش (--- و مج ، کس ن) امث.
رک : عقل و خرد. ڈراما نویس صاحب کی اس « عقل و دانش » پر بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۷). افکار کا ہجوم ، تجربات کی روشنی میں عقل و دانش کی رہنمائی میں تدابیر کی شکل اختیار کر رہا ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱). [عقل + و (حرف عطف) + دانش (رک)].

--- وَنْتا (--- فت و ، سک ن) صف مذ (قدیم).
عقلمند (مرد). مسافری کے عثمان میں عمر بھرنا عقل ونتے کا کام نہیں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [عقل + ونت ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ تذکیر].

--- وَنْتی (--- فت و ، سک ن) صف مث (قدیم).
عقلمند (عورت). دوسری سکھڑ تام عقل ونتی تھی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیل (دکھنی اردو کی لغت)). [عقل + ونت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- و نَقْل (--- و مج ، فت ن ، سک ق) امث.
معقولات و منقولات ، روایت و درایت. مولانا عبدالباری صاحب ندوی نے ... عقل و نقل پر سورت کی ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے اجلاس میں وہ رسالہ لکھ کر پیش کیا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۱۹). [عقل + و (حرف عطف) + نقل (رک)].

--- و ہوش (--- و مج ، و مج) امذ.
عقل و آگہی ، ہوش و خرد. دماغی نیم کرے « عقل و ہوش » کے مراکز ہیں. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۴۶). [عقل + و (حرف عطف) + ہوش (رک)].

--- و ہوش پَرِیشاں کَرْنا محاورہ.
ہوش و حواس گم کر دینا ، حواس باختہ کرنا. نیک نیت بے علم بادشاہ طالب خیر اور جویائے حق تھا ، ایسی ایسی باتوں نے اس کے عقل و ہوش پریشان کر دئیے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۱).

--- و ہوش جاتے رَہْنا محاورہ.
ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہنا ، اوسان خطا ہونا. یہ سنتے ہی خواجہ کے عقل و ہوش جاتے رہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳).

--- و ہوش سَنْبھالْنا محاورہ.
فہم و فراست حاصل کرنا ، عقلمند ہو جانا ، باشعور ہو جانا ، حواس ٹھکانے ہونا. اصلی سبب یہ ہے کہ ... نہیں چاہتے کہ رئیس و امیر کچھ بھی پڑھنا سیکھیں اور ذرا بھی عقل و ہوش سنبھالیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۳).

--- ہَیُولانی کس صف (--- فت ہ ، و مع) امث.
رک : عقل بالقوۃ. عقل ہیولانی کی ذات جو کچھ بھی ہے وہ صرف ایک بالقوۃ اور استعدادی حال کا نام ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳۷). پہلے طریقے کا نتیجہ قوت نظریہ کے ذریعے سے کمال حاصل کرنا اور اس کے چاروں مراتب یعنی عقل ہیولانی ، عقل بالفعل ، عقل بالملکۃ اور عقل مستفاد میں ترقی کرنا ہے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۳). [عقل + ہیولانی (رک)].

عُقَلا (ضم ع ، فت ق) صف.
عقلمند لوگ ، عقل والے ، بہت سے دانشمند. دل لگانا کام عقلا کا نہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۷). جن واقعات پر عقلا نے اوہام و اباطیل کی مہر ثبت کر دی تھی وہ قوانین مادی کی طرح قوانین نفسی کے حقائق بن گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۳۲). اس دور میں اسلام معدودے چند کو چھوڑ کر یورپ کے عقلا کے لیے بھی ایک (Moorish) مذہب تھا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۶). [ع : عقلاء (عاقل (رک) کی جمع)].

عَقْلاً (فت ع ، سک ق ، تن ل بفت) م ف.
عقل کی رُو سے ، قیاس سے. ممالک محروسہ میں کفر و الحاد کے رایت کو بلند کیا ، اس کا دفع کرنا عقلاً و شرعاً و عرفاً واجب ہوا تھا. (۱۹۸۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۵۳۶). فریقین کی رضا مندی قانوناً ، شرعاً ، عقلاً ، رواجاً نکاح کے معاملہ میں نہایت ضروری ہے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۸). [عقل (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عُقْلہ (ضم ع ، سک ق ، فت ل) امذ.
رمل کی اشکال میں سے ایک شکل.

که عقله ہور طریق فرح نقی چار
سمج توں منقلب اے ہوادار

(۱۷۰۰ ، گنج الاسرار ، ۷).

گھر میں عقلہ کے جو داخل ہے فرح
اس خوشی کی کیا کہوں میں اب شرح

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۵۱).

تا زحل کے ساتھ شکلِ عقلہ و انکیس کو
زائچہ میں دیتے ہوں صاحب رمل نسبت مدام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۴). [ع].

عَقْلی (فت ع ، سک ق) صف.
۱. عقل (رک) کی طرف منسوب یا متعلق ، عقل کے مطابق ، عقل کا. بیاسی پنڈت نے کہا اے جوان عالیشان تمہاری بحث کو نقلی تصور کرنا چاہیے یا عقلی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۱۲۸). عام خیال ہے کہ قرون اولیٰ میں لوگ حسن و قبح عقلی کے قائل نہ تھے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۰۸). یہ وہ نکات ہیں جنکا جواب عقلی دلائل نہیں دے سکتے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۴). **۲. ذہنی جس کا وجود خارج میں نہ ہو ؛ (فلسفہ) غیر مادی اور مجرد.** ہم نے دیکھا کہ عقلی عالم ایک واحد ہستی کی شکل میں موجود ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰۲). [عقل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِدْراک (---کس ا ، سک د) امذ.
عقل کے ذریعے جاننا یا دریافت کرنا. ہر عقلی ادراک کو ان صورتوں سے گونہ مشابہت و مناسبت ہوتی ہے جو مادے اور مادے کے عوارض سے مجرد اور پاک ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵۹). [عقلی + ادراک (رک)].

---اَعْمال(---فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
(نفسیات) وہ افعال جن میں عقل و شعور کو دخل ہو ، شعوری اعمال. حرکات کی ایک ساتھ ترکیب اس سہولت کی بنا پر عالمِ وجود میں آتی ہے جسکی بدولت ہم میں عقلی اعمال کے ساتھ غیر توجہی احساس کے اعمال بھی جاری رہ سکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۶). [عقلی + اعمال (رک)].

---تُکّا (---ضم ت ، شد ک) امذ.
محض قیاسی بات ، الکل پچو بات ، بے بنیاد بات ، جس کی کوئی اصل نہ ہو. اپنے فرانسیسی دماغ سے عقلی تکے ان میں لگا کے ... تاریخ لکھ دی. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۲۷۴). [عقلی + تکا (رک)].

---تَوْجِیہ (---و لین ، ی مع) امث.
کسی بات کی ایسی وجہ یا دلیل پیش کرنا جو عقل کے مطابق ہو. داستانوں کی کوئی عقلی توجیہ یا کوئی ایسی تفسیر جو آج تعقل پسندوں کو تسکین دے سکے پیش نہیں کروں گا. (۱۹۸۵ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [عقلی + توجیہ (رک)].

---فِعْل (---کس ف ، سک ع) امذ.
(نفسیات) عقل کی بنیاد پر کیا جانے والا کام ، کام یا عمل جس میں عقل و شعور کو دخل ہو. « خیر » « لذتی قیمت » اور عقلی فعل کے سے تصوّرات میں کیا شامل ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۹۵). [عقلی + فعل (رک)].

---گُدّا (---ضم گ ، شد د) امذ.
رک : عقلی تکا. ہمارا عقلی گدا نکلا بھی ٹھیکم ٹھیک. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۴۲ : ۳). [عقلی + گدا (رک)].

---گُدّا/گُدّے لَڑانا/لَگانا محاورہ.
اٹکل سے بات کہنا ، قیاس آرائی کرنا. دونوں طرف کے اہلِ لشکر یہ باتیں سمندر جادو کی سن کر عقلی گدے لگا رہے تھے. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۴ : ۱۶۳). زن زن ... آسمان کی سمت سے ایک تیز دھردھراہٹ کی آواز چلی آ رہی ہے اور الیکشن اتھارٹی کے دفتر کے پاس کھڑے دکانداروں کے بچے عقلی گدے لڑا رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۲۰۷).

---مُشاہَدَہ (---ضم م ، فت ہ ، د) امذ.
عقل کے ذریعے حقیقت کو دیکھنا. عالمِ کشف اور عقلی مشاہدے کے بنیادی اصول کی تمہید ... شروع ہو چکی. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶۳). [عقلی + مشاہدہ (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
(نفسیات) توجہ ، مشاکلت ، تلازم اور ادراک کا مجموعی نظام. یہاں « عقلی نظام » کی اصطلاح فوراً ہمارے ذہن میں آتی ہے ، یہ اصطلاح ان نظامات کی نمایاں نفسیاتی خصوصیت کو نظر انداز نہیں کرتی. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۲۹). [عقلی + نظام (رک)].

---نَفْسِیات (---فت ن ، سک ف ، کس س) امث.
فطری نفسیات (تجربی و اطلاقی نفسیات سے متمیّز) ، وہ علم جس میں نفس یا ذہن کی حقیقت ، اعمال اور مظاہر پر بحث محض عقل کی بنیاد پر کی جائے اور جس میں تجربہ شامل نہ ہو. ولف تخیلی یا عقلی نفسیات کو تجربی نفسیات پر فائق سمجھتا تھا لیکن اب کیفیت اس کے برعکس ہو گئی. (۱۹۳۳ ، تاریخِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [عقلی + نفسیات (رک)].

---وُجُود (---ضم و ، و مع) امذ.
(فلسفہ) غیر مادی وجود ، مجرد وجود یا حقیقت. ان کے تین وجود ہیں ایک عقلی وجود ، دوسرا مثالی وجود ، تیسرا مادی وجود. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳۵). [عقلی + وجود (رک)].

---ہَسْتی (---فت ہ ، سک س) امث.
رک : عقلی وجود. عقلی ہستیاں جو غیر مادی ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۷۰). [عقلی + ہستی (رک)].

عَقْلِیات (فت ع ، سک ق ، کس ل) امث.
وہ باتیں جو عقل کے لیے ممکن الحصول ہوں ، علمِ کلام کے وہ

موضوعات جو عقل کے زیر تصرّف ہیں ، علوم عقلیہ جنہیں مشاہدہ و عقل سے خود حاصل کیا جا سکتا ہے (بمقابل دینیات). ان کی شائستگی نے ان کو آمادہ کر رکھا تھا کہ وہ خالص عقلیات کو قبول کر لیں۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵۳)۔ اپنی جوانی میں ایک رسالہ مذہب و عقلیات پر ... خوب لکھا تھا ۔ (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۱۶۵)۔ [عقل (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عَقْلِیَّت (فت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث.
یہ نظریہ کہ علم صحیح کی بنیاد عقل پر ہے اور تعقل اور عقلی استدلال کے ذریعے حقیقت تک رسائی ہو سکتی ہے ، تلاشِ حقیقت میں عقل ہی کی رہنمائی کو قبول کرنے کا مسلک یا رجحان۔ ہارون نے یونانی علوم کے ترجمے کروا کر عقلیت کو فروغ دیا۔ (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۳۷)۔ حضرت نیاز کی شخصیت و کردار میں عقلیت غالب عنصر ہے۔ (۱۹۸۷ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۷)۔ [عقل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
عقلیت (رک) پر یقین رکھنا ، عقلی استدلال کو ماننا ، خالص تعقل یا عقل کی روشنی میں غور کر کے نتائج اخذ کرنا۔ ہندی شاعری میں عوام کی سنجیدہ عقلیت پرستی اور استحصال کا شکار ہونے والے عوام کی جو طبقات اور ذات پات کی حدوں میں قید تھے ، صدائے احتجاج برہمنوں کے راہبانہ مذہبی نظریات سے ٹکراتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶)۔ [عقلیت + ف : پرست ، پرستن نیز پرستیدن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فت پ ، سک ن) صف.
عقلیت (رک) پر یقین رکھنے والا ، عقلی استدلال کو ماننے والا ، خالص تعقل یا عقل کی روشنی میں غور کر کے نتائج اخذ کرنے کا قائل۔ فلسفے میں بھی اسی طرح کا ایک تقابل پایا جاتا ہے جس کا اظہار دو ناموں سے ہوتا ہے ، ایک عقلیت پسند اور دوسرا تجربیت پسند۔ (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۵)۔ بعض جگہ انہوں نے حاشیے میں اپنے تفسیری نوٹ لکھے تھے کہ ایک عقلیت پسند انہیں پڑھ کر بالکل مایوس ہو جاتا۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۰۰)۔ [عقلیت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

---پَسَنْدانَہ (---فت پ ، س ، سک ن ، فت ن) صف.
عقلیت پسند جیسا۔ تجربیت پسندانہ اور عقلیت پسندانہ ، مزاج کی اسی تفریق سے اس تقابل کی تعبیر میں ہمکو غیر معمولی سہولت پیدا ہو گی۔ (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۵)۔ [عقلیت پسند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
رک : **عقلیت پرستی**۔ فارابی نے تاریخ میں عقلیت پسندی کا آغاز کیا۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۵۶)۔ کشمیر کا جھگڑا ہرگز اس قدر نہ الجھتا اگر نہرو اپنی عقلیت پسندی کو ترک کر کے اس کے کسووٹی میں اپنا دل نہ کنوا بیٹھتے۔ (۱۹۸۶ ، آتش چنار ، ۸۵۰)۔ [عقلیت پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کیشی (---ی مع) امث.
رک : **عقلیت پرستی**۔ جو کچھ کہا گیا ہے وہ محض عقلیت کیشی کے تحت ، جذبات اور خواہشوں کے تحت نہیں۔ (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۲۹۱)۔ [عقلیت + ف : کیش ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَقْلِیَّہ (فت ع ، سک ق ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد)(الف) صف.
۱. **عقل (رک) سے منسوب یا متعلق ، عقلی۔** مولانا جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱)۔ محدثین علوم عقلیہ سے ناآشنا تھے۔ (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۲۳)۔ اپنی حیات اجتماعیہ ، عقلیہ اور نفسیہ کی اصلاح کے لیے کس طرح اپنی زبان و ادب سے کام لیا ہے۔ (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۲۱۴)۔ ۲. (تصوف) **غیر مادّی و مجرد۔** الہارو عالم ہیں چنانچہ عقلیہ اور نوریہ اور... کمالیہ۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳۸)۔ (ب) م ف. **عقل یا قیاس کی رو سے ، عقلی طور پر۔**

عقلیہ میں یہ کہتا ہوں اے سیندھ والا
آگے کوئی سیدانی تھی اور پیچھے تھی لِقمہ

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۳۲۷)۔ [عقل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَقْلِیِین/عَقْلِیِّین (فت ع ، سک ق ، کس ل ، ی مع / فت ع ، سک ق ، کس ل ، ی مع) صف ؛ امذ.
عقلیت پسند لوگ ، عقلیت کو ماننے والے ، فلاسفہ۔ تیسرا دور عقلیت جس میں حکماء و عقلیین کا دور دورہ تھا اور جو ایک ہزار قبل مسیح سے لے کر تقریباً تیسری صدی قبل مسیح کے نصف تک رہا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۹)۔ قرآن اسلام کی مقدس کتاب ہے اور مسلمانوں کا سواد اعظم اسے خدا کا کلام تصور کرتا ہے ... قطع نظر ان کے جو نسبتاً زیادہ بنیادی ہیں اور جن کو عقلیین نے چھیڑا مثلاً یہ کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۹۳)۔ [عقل (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

عُقْم (فت نیز ضم ع ، سک ق) امذ.
بانجھ پن۔ ایسا نہ ہو کہ عقم کے مرض کے باعث ان مایوس نعائم کی نسل سے دنیا خالی ہو جائے۔ (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳۶ : ۹)۔ نر جانوروں میں مینگنیز کی قلت سے جری انحطاط (Germinal Degeneration) پیدا ہوتا ہے جس سے عقم (Sterility) کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۰۷)۔ [ع].

عُقُوبات (ضم ع ، و مع) امث.
سزائیں ، عذاب ، سرزنش۔ قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات اور تحلیل اغلال و بار گناہاں اور اظہار آثار قہر و جلال۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۸)۔ علمائے اسلام کے مطابق الشرع یا قانون کے پانچ حصّے ہیں (۱) اعتقاد (۲) آداب (۳) عبادات (۴) معاملات (۵) عقوبات۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۱۳)۔

بر گام پہ ہم بونچھ کے ماتھے کا پسینہ
خاکو رو نسیاں پہ چھڑکتے ہیں عقوبات
(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۶۱). [عقوبت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

عُقُوبَت (ضم ع ، و مع ، فت ب) امث.
۱. گناہ کی سزا ، عذاب.

تو قدرت نہ تھی شاہ کو کرنے جو کام
اچھے بےگناہ پر عقوبت حرام
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۸).
کب یہ کہتا ہوں کہ میں تیرا گنہگار نہ تھا
لیکن اتنی تو عقوبت کا سزاوار نہ تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).
حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر گناہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). اے شاہرخ ، نیلوفر میں وہ کیا بات تھی جس نے تجھے احکام شاہی کی مخالفت میں شدید ترین عقوبت برداشت کرنے پر جری بنا دیا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہرین ، ۳۷). جو مجھ سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے لئے عذاب و عقوبت ہوتا ہوں. (۱۹۶۵ ، خلافتِ بنو امیہ ، ۱ : ۱۱۷). **۲. سختی ، مصیبت.** سرا کو چھوڑا آرام و آسائش سے منہ موڑا ، عقوبتِ سفر سے ناتا جوڑا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۹). اب کسی نامرادی کی حسرت کو تازہ کرتا ہے کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی اور ذلت و عقوبت سے دو چار ہیں. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اور کارنامے ، ۲۹۵). [ع].

ـــــ آمیز (ـــــ ی مج) صف.
وہ عمل جس میں تعذیب شامل ہو ، عذاب سے پُر ، نہایت تکلیف دہ. اموی خلفاء کے عہد میں اس قسم کے محاسبے نے ماموریت کے اختتام پر عقوبت آمیز تحقیقات کی شکل اختیار کرلی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۹۳). [عقوبت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.
عذاب دینے کی جگہ ، سزا دینے کی جگہ. حنیف رامے کا وہ سفر جو اس نے شاہی قلعے کے عقوبت خانے سے اٹک جیل تک طے کیا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۷). [عقوبت + خانہ (رک)].

عُقُود (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. گرہیں ؛ عہد و پیمان.

عمر وہ جس سے ہو وابستہ ہلالِ گردوں
عقل وہ جس سے عقودِ فلکِ پیر ہوں حل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر بلگرامی ، ۱۶).
شامل ہو اس کے حال کو اللہ کا کرم
ایفا کیا ہے جس نے نبیؐ کے عقود کو
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۶۹). جب کوئی مسلمان دشمن کے ملک میں امان لے کر جائے تو وہاں وہ عقودِ فاسدہ پر بیع و شرا کر سکتا ہے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۹۶). **۲. (عضویات) اعصاب کے گرہ دار اُبھار ، عصبی ڈور کے پھولے ہوئے حصّے.** خلوی اجسام ہمیشہ یا تو عصبی مراکز کے رماوی مادہ میں یا بعض محیطی اعصاب کے مجریٰ میں چھوٹے چھوٹے گروہوں میں واقع ہوتے ہیں ، یہ گروہ ہمیشہ اعصاب کی گرہ دار کلائیاں پیدا کر دیتے ہیں جنکو عقود کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تسیجیات ، ۱ : ۱۵۲). [ع : عقد (رک) کی جمع].

عَقُور (فت ع ، و مع) صف.
کاٹنے والا (کتا).

بنے زخارفِ دنیا ذلیل و رسوا ہو
سگو عَقُور سے ملتا ہے بندۂ کریم
(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۶۲). [ع].

عُقُوق (ضم ع ، و مع) امذ.
ماں باپ کی نافرمانی. عصیان خدا کا وبال اور عُقوقِ والدین کی شامت ، ایسی بہت سی گردشیں اُس کی تقدیر میں تھیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۷۹). والدین کے برخلاف گواہی دینا عقوق نہیں ہو گا. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۵ : ۱۱۶). [ع].

عُقُول (ضم ع ، و مع) امث ؛ ج.
۱. عقلیں ، دانائیاں ، اذہان ، ہوش مندیاں.

ولے بھی درے ہوں او بی قبول
کریگا کہ تا ہوں بچاریں عُقول
(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۵۷).
بشر جو چاہے کہ سمجھے اُنہیں سو کیا امکاں
ہے یاں فرشتوں کی عاجز عُقول اور افہام
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۱). منطق تو عُقول کی ترازو ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۰۹).
دلدادۂ افہام و عُقول و احلام
زنّاریٔ صورت ہوں نہ احرارِ کرام
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۸). **۲. (مجازاً) فرشتے ، دس فرشتے (عقولِ عشرہ).** نفوس فلکِ اعتلا کے ، عُقول عالمِ کبریا کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۲).
وہ مقتدائے خلق جہاں اب نہیں ہوا
پہلے ہی تھا امام نفوس و عُقول کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۹). اُن چیزوں کا تصور کریں جو مادّے سے بری ، مثلاً : عُقول روح. (۱۹۰۲ ، الکلام ، ۱ : ۱۲۶). عُقول اور نفوس ، صُوَر اور اجرام اور ان کے مختلف الآثار وجودوں کو ثابت کیا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵۶). [ع : عقل (رک) کی جمع].

ـــــ اُولیٰ کسر صف (ـــــ و مج ، ا بشکل ی) امث ؛ امذ.
(تصوف) غیر مادی و مجرّد عقول نیز رک : عُقولِ عشرہ. عُقولِ اولیٰ سے یہاں مراد وہ عقول ہیں جو مادّے سے مجرّد اور پاک ہو کر بالفعل پائی جاتی ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۱). [عُقول + اولیٰ (رک)].

---بَشَری / بَشَرِیَہ کس صف(---فت ب ، ش ، فت ب ، ش ، کس ر ، فت ی) امث.
انسان کی عقلیں ، انسانی اذہان ، انسان کی دانائیاں. عُقُولِ بشریہ کو جہل کا مرض گھیرے ہوئے ہے اسکے معالجہ کے لئے معرفت جمیع اشیاء کی مع عللِ طبیعہ کے دواءِ خاص ہے. (۱۹۰۰ ، علومِ طبیعیۂ شرق کی ابجد ، ۷). تمام عالمِ ارضی اسی کی وجہ سے ایک دائمی حرکت میں ہے جس کی کیفیت کے ادرا ک تک عُقُولِ بشری نہیں پہنچ سکتیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۴۴). [عقول + بشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---عَشْر / عَشْرَہ کس صف(---فت ع ، سک ش / فت ر) امذ ، ج.
(تصوف) دس فرشتے ، صوفیا کے نزدیک خدائے تعالیٰ نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا جس نے دوسرا فرشتہ اور پہلا آسمان پیدا کیا ، دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوسرا آسمان پیدا کیا ، علیٰ ہذاالقیاس نو آسمان اور دس فرشتے پیدا ہو گئے ، دسویں نے تمام عالم کو پیدا کیا.

عقولِ عشر سے پیدا یہ آسمان ہیں نو
سکیں ہیں ان میں ہزاروں ولے مکاں ہیں نو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیاتِ مصحفی ، ۹۵).

دس سے دس لاکھ جو بن جائیں عقولِ عشرہ
کر سکیں وہ نہ تری رائے کی ہرگز تردید
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۵).

عقولِ عشرہ و روح و تناسخِ اجسام
نبوت و رد میں اسی کے کئے ہیں بحث و کلام
(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۰).

کس طرح تیری دعا عرشِ بریں تک پہنچے
عبد و معبود میں حائل ہیں عقولِ عشرہ
(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۱۴۸). [عقول + عشر (رک) / عشرہ (رک)].

---مُجَرَّدَہ کس صف(---ضم م ، فت ج ، شد ر بفت ، فت د) امذ ، ج.
غیر مادی عقول ، دس فرشتے یعنی **عقول عشرہ**. عقولِ مجرّدہ اور روحانیت جو نظامِ عالم کے کام پر مامور ہیں ، اسی روح کے سلسلے میں واقع ہیں. (۱۹۰۶ ، سوانحِ مولانا روم ، ۱۸۰). [عقول + مجرّد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُقُولَہ (ضم ع ، و مع ، فت ل) امذ.
تصور ، مافی الذہن. «نفسی حالتوں» کا عقولہ میرے نزدیک ایک ایسا عقولہ ہے جو ایک قسم کے تخریبی تجزیے کا مقتضی ہے. (۱۹۶۴ ، تجربۂ نفس (ترجمہ) ، ۱۰۵). [عقول (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

عِقْی (کس ع) امث.
نوزائیدہ بچے کے پیٹ کا فضلہ یا جو کچھ پہلی مرتبہ نکلے (انگ : Meconium). نوزائیدہ بچوں کے تیری مائل سیاہ سافیہاتِ رودہ کو عِقی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے. (۱۹۳۵ ، کیمیائی فعلیات ، ۱۹۵). [ع].

عِقْیان (کس ع ، سک ق) امذ.
خالص سونا.

یہ مرجان و یاقوت سی نازنیں
عقیق اور عِقیان جن پر فدا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۹). [ع].

عَقِیب (فت ع ، ی مع) صف.
پیچھے آنے والا: مواطن صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطبۂ جمعہ ہے اور عقیب ، اجابتِ موذّن. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۲). [ع].

عَقِیدَت (فت ع ، ی مع ، فت د) امث.
کسی بات کو درست اور حق جان کر اس پر دل جمانا ، دل کا بھروسا ، اعتقاد ، ارادت ، خلوص و محبت. بادشاہ کو اُس زاہد سے ... عقیدت بہت تھی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵۶).

خطا سے پاک عقیدت ہو کُل معارف میں
ہمیشہ اس کو میسّر ہو صحبتِ اخیار
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۴۱). آخری لمحوں میں آپؐ کو یہ خیال تھا کہ لوگ فرطِ عقیدت سے میری قبر کو بھی عبادت گاہ نہ بنالیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۸۳). صاحبِ علم اور صوفیائے کرام سے عقیدت رکھنے والوں کو اس انجمن کا رکن بنایا جاتا تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۷). اف : رکھنا ، ہونا. [ع].

---کیش (---ی مج) صف.
رک : عقیدت مند. بادشاہانِ نامدار و امیرانِ کامگار کو چاہیے ... بے اصلاح کار آگاہانِ عقیدت کیش کے مصالحِ مملکت امورِ سلطنت میں عجلت خود پسندی کو پسند نہ فرمائیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۲). کلفٹن کے عقیدت کیش اب بھی جاتے ہیں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں نظارہ رفتہ کو ڈھونڈتے ہیں. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۱۶). [عقیدت + ف : کیش ، لاحقۂ صفت].

---گُزِیں (---ضم گ ، ی مع) صف.
عقیدت مند ، عقیدت کیش ، نیاز مند ، ارادت مند. ہم کمترینانِ عقیدت گزینوں پر جس قدر تفضّلات بے غایت اور کنایاتِ بے نہایت آپ نے فرمائے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷). [عقیدت + ف : گزیں ، گزیدن - پسند کرنا ، اختیار کرنا].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
عقیدت رکھنے والا ، معتقد ، خلوص و محبت رکھنے والا. صحابہ میں بعض عقیدت مند ایسے تھے جو دنیا کے سب کام کاج چھوڑ کر ہمہ وقت خدمتِ اقدس میں حاضر رہتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۴). نہ جانے یہاں ان کے کتنے شاگرد اور عقیدت مند تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۴). [عقیدت + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدانَہ (---فت م ، سک ن ، فت ن) صف ، م ف.
عقیدت مند کی طرح ، عقیدت مندی کے ساتھ. شخصی مرثیوں میں بھی

مرنے والے کے اوصاف حمیدہ کا ذکر اور اُسے عقیدت مندانہ خراج پیش کیا جاتا ہے . (١٩٨٣ ، اصناف سخن اور شعری ہیتیں ، ٩٣). [عقیدت مند + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــ مَنْدی (ـــ فت م ، سک ن) امث.
عقیدت رکھنا ، ارادت مندی ، خلوص و محبت. اپنی قوم کی عقیدت مندی کا ولولہ کامیابیوں اور ان دشواریوں کے مزے لے رہا تھا . (١٩١٧ ، گوکھلے کی تقریریں ، ٢٣). اس کا مطمح نظر صرف یہ ہوتا ہے کہ عقیدت مندی کے تحت کسی شخصیت اور اس کے کارناموں کو تحریر کرے. (١٩٨٦ ، تاریخ اور آگہی ، ١٢٠). [عقیدت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَنِش (ـــ فت م ، کس ن) صف.
رک : عقیدت مند.

فدا شہ کی جن خیرخواہی منے
عقیدت منش پادشاہی منے

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٢٥). [عقیدت + منش (رک)].

عَقیدَتی (فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
عقیدت (رک) سے منسوب یا متعلق ، اعتقادی . کسی طرح کا عقیدتی فلسفہ یا نظریہ ان کی کہانیوں کو سہارا نہیں دیتا . (١٩٨١ ، قطب نما ، ٨). [عقیدت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَقیدَگی (فت ع ، ی مع ، فت د) امث.
عقیدہ ہونا ، اعتقاد رکھنا. مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو ان خوش عقیدگیوں کے دھوکہ سے بچایا. (١٩١٩ ، آپ بیتی ، ١٠٠). [عقیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَقیدَہ (فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
١. ایمان ، وہ دلی بھروسا یا اعتبار جو کسی امر یا شخص کو درست یا حق سمجھنے سے پیدا ہو ، یقین ، اعتقاد.

سلطان مست دیدہ رکھے مج اوپر عقیدہ
تا کر بہوت قصیدہ بس یک جواب تازہ

(١٦٧٩ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ٨٦).

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقولِ ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میر نہیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٢). سر ڈیوڈ .... کے عقیدے کے مطابق کاربن کا خالص بلور الماس یعنی ہیرا ہے. (١٩١٦ ، طبقات الارض ، ٦٠). اب میرا عقیدہ یہ ہے کہ اردو کی (گراں مایگی) صرف شعر و ادب اور اس مخصوص درباری تہذیب تک ہے جو ہمارے لیے ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں . (١٩٨٣ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٥٥) .
٢. مذہبی اصول پر اعتقاد ، مذہبی یقین ، ایمان نیز وہ مذہبی اصول جن پر ایمان لانا ضروری ہو.

عقیدہ بھی دل سوں سچا یوں دھروں
جو تماں کوں میں آج سجدہ کروں

(١٦٨٨ ، ہدایات ہندی (ق) ، ٥٥).

ہوا ہے جب سے شہرہ اوس عدوئے دین و ایماں کا
کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلماں کا

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٥). عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بی بی مریم اور خدا تینوں مل کر خدا ہوئے. (١٩٣٢ ، قرآنی قصے ، ١٣٩). بحیثیت فنکار (فن کار) میں اپنے عقیدے ، تاریخ ، تہذیب ، معاشرت اور ماحول کا تھوڑا بہت شعور ضرور رکھتا ہوں. (١٩٨٢ ، برش قلم ، ٩). اف : رکھنا ، ہونا. [ع].

ـــ بِگَڑ جانا محاورہ.
ایمان خراب ہو جانا ، اعتقاد کمزور پڑ جانا ، بے یقینی کا شکار ہو جانا.

افسوس ہے جہاں کا عقیدہ بگڑ گیا
سب متفق ہیں دشمنِ ایمان و دیں ہو تم

(١٩١٣ ، دیوانِ پروین ، ٤٢).

ـــ پَکّا ہونا محاورہ.
اعتقاد مضبوط ہونا (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

عَقیر (فت ع ، ی مع) صف.
بانجھ ، بے اولاد ، اولاد کے ناقابل ؛ (مجازاً) بے بہرہ ، معذور ، زخمی ، اپاہج.

ابھی تک ہے انساں بکونیِ قیاس
عقیرُ الشعور و عقیمُ الحواس

(١٩٦٦ ، الہام و افکار ، ١٧١). [ع].

عَقیق (فت ع ، ی مع) امذ.
١. ایک سرخ رنگ کا قیمتی پتھر جو نگ بنانے اور پچی کاری وغیرہ کے کام آتا ہے ، یہ سیاہ ، زرد ، نیلا اور سفید بھی ہوتا ہے ؛ (مجازاً) لبِ محبوب اور بادۂ ناب.

عجب علی تھے عقیق کلیاں ہوئے لال
ہور لامِ علی تھے لعل رتناں ہوئے لال

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٣٨).

ترے لب کی الفت سوں اے نازنیں
ہوا ہے مرا دل دکانِ عقیق

(١٧٠٧ ، ولی ، ک (انتخاب) ، ١٢٦).

ملی جو بے وطنی میں ذرا بھی آسائش
عقیق جا کے عدن میں گھر یمن میں ہے

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٨١). اور ان جالیوں میں یشب ، عقیق ... کی دلفریب پچی کاری ہو رہی تھی. (١٩٠١ ، جنگل میں منگل ، ١١٣). ممکن ہے کہ عقیق کے مذکورہ منقش منکے چنہوڈارو سے عراق کو برآمد کئے جاتے ہوں. (١٩٨٧ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ٤٣).
٢. ایک قسم کا پودا جس میں زرد ، سرخ یا نارنجی پھول لگتے ہیں نیز اس پودے کے بیج جن سے تسبیح کے دانے بنتے ہیں.

آہنی سبز جنگلے کے قریب
قدِ آدم عقیق کے پودے

(١٩٧٥ ، مرے خدا مرے دل ، ٧٥). [ع].

ـــ اُلْبَحْر (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت مع ب ، سک ح) امذ.
مونگا ، مرجان.

شاخِ مژگاں میری کب اشکوں سے تر پانی میں ہے
یہ عقیق البحر کا دیکھو شجر پانی میں ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۸). ایک بوڑھا فقیر ریش سفید ... ہاتھ میں تسبیح عقیق البحر کی. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۵۲) . بحری تحفوں میں سے عقیق البحر ، گھونگے ، سنکھ ، کوڑیاں وغیرہ اشیا الگ الگ کی ہوتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۶). [عقیق + رک : ال (۱) + بحر (رک)].

---ِ جگَری کس صف (--- کس ج ، فت گ) امذ.
ایک قسم کا عقیق جو سیاہی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے ، جگر کے رنگ کا قیمتی پتھر.

رکھ ہاتھ میں اس نگ کو یہی ناسوری ہے
لختِ دلِ عشاق ، عقیقِ جگری ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۱).

کاوشِ غمزۂ پنہاں کے تماشے دیکھیے
ہیں یہ مژگاں یہ عقیقِ جگری کے ٹکڑے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱ : ۲۵۹). [عقیق + جگر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ زَرْد کس صف (--- فت ز ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا عقیق جس میں پیلاہٹ ہوتا ہے.

مال کیا ہے میری نظروں میں جمالِ آفتاب
تیرے آگے ہے عقیقِ زرد لالِ آفتاب

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۷).

جو پتیاں ہری ہری تو پھول زرد رنگ کے
نگیں عقیقِ زرد کے ہیں لاجورد میں جڑے

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۳۱). [عقیق + زرد (رک)].

---ِ شَجَری کس صف (--- فت ش ، ج) امذ.
درخت یا پودے کی شکل لیے ہوئے پتھر، عقیق پر درخت کی شکل (یہ عقیق ، باندہ میں اب بھی بہت ہوتا ہے).

ہے گلشنِ خوبی وہ پریرو یہ سلیمان
خاتم میں نہ کیوں نگ ہو عقیقِ شجری کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴).

جم ہے آنسوؤں کے ساتھ اگر لختِ جگر
خوب خوش رنگ عقیقِ شجری پیدا ہو

(۱۸۷۵ ، دیوان یاس ، ۱۳۰).

جم جائے تصور جو ترے بوٹے سے قد کا
پتھرا کے بنے صاف عقیقِ شجری آنکھ

(۱۹۰۰ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۳). [عقیق + شجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ لَب کس صف (--- فت ل) امذ.
۱. (مجازاً) سرخ ہونٹ ، لبِ معشوق.

پھر اس عقیقِ لب پہ سِپو رکھ دیا ظفر
پھر شمس کو سپردِ اسد ہم نے کر دیا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۸). ۲. (بلا اضا) **سرخ ہونٹوں والا؛** (کنایۃً) **معشوق** (ماخوذ : فیروزاللغات فارسی ؛ اسٹین گاس). [عقیق + لب (رک)].

---ِ مُشَجَّر کس صف (--- ضم م ، فت ش ، شد ج بفت) امذ.
رک : عقیق شجری ، عقیق کی وہ قسم جس پر درخت جیسے نشان بنے ہوئے ہوں. اہلِ یونان ایک قسم کے پتھر کو عقیق مشجّر کہتے تھے ، اس لیے کہ اس پر درخت جیسے نشان نقش ہوتے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۷۶). [عقیق + مشجر (رک)].

---ِ ناب کس صف ، امذ.
شفاف ، بے عیب ، خالص عقیق ؛ (مجازاً) **لب معشوق ، اشک خونیں ، شرابِ انگوری** (نوراللغات). [عقیق + ناب (رک)].

---ِ نِگاری (--- کس ن) امث.
عقیق پر نقوش کندہ کرنے کا کام یا فن. مولانا ابراہیم ، یہ شخص عقیق نگاری میں اپنے بھائی شرف یزدی کا شاگرد ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۹). [عقیق + ف : نگار ، نگاریدن نیز نگاشتن - نقش کرنا ، لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ یَمانی کس صف (--- فت ی) امذ.
رک : عقیقِ یمن.

عقیقِ یمانی کیرے سرطیاں
سو لعلِ بدخشاں کیرے کیفداں

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۱). [عقیق + یمانی ، ملک یمن سے منسوب].

---ِ یَمَن کس اضا (--- فت ی ، م) امذ.
ملکِ یمن سے نکلنے والا عقیق جو اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے ، اس کا رنگ کلیجی جیسا سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے.

لہو رنگیں دکھا اے معدنِ حُسن
میں عقیقِ یمن نہیں دیکھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۳).

فقط گلوں میں عقیقِ یمن کا رنگ نہیں
کہ داغِ لالہ سے آتی ہے بوئے مشکِ تتار

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲۲ : ۲۲). [عقیق + یمن (علم)].

---ِ یَمَنی کس صف (--- فت ی ، م) امذ.
رک : عقیقِ یمن.

دل ٹکڑے کیا ہے یہ ہرا کس کے لبوں نے
جو لخت ہے سو رشکِ عقیقِ یمنی ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۸).

ہیں سرخ ترے لب جو عقیقِ یمنی سے
دانتوں کی چمک کم نہیں ہیرے کی کنی سے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۹).

مارا مجھے، اُس نے ترے لب یاد دلا کر
ثابت ہے مرا خون عقیقِ یمنی پر

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۲). عقیق یمنی ، یمن کا کلیجی رنگ والا

(۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۸۷). [عقیق + ین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَقِیقَہ (فت ع ، ی مع ، فت ق) امذ.
وہ بال جو بچّے کے سر پر ماں کے پیٹ میں پیدا ہو جاتے ہیں ؛ مسلمانوں میں ایک رسم جو بچّے کی پیدائش کے ساتویں دن منائی جاتی ہے جس میں بچّے کے سر کے بال منڈوا کر ان کی ہم وزن چاندی خیرات کی جاتی ہے ، بچّے کا نام رکھا جاتا ہے اور لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کر کے گوشت کا ایک حصّہ غریبوں کو خیرات کرتے ہیں اور باقی گھر والوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں یا پکا کر ضیافت کرتے ہیں ، سونڈن. عقیقہ کرنا سنّت ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۹۳). ساتویں دن عقیقہ ہوا ، آپؐ نے بال کے برابر چاندی خیرات کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲۸). عقیقے پر کانٹے ذبح کرنے پر وہاں کے راجا نے اس بچّے کو ذبح کروا دیا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۰۱). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

عَقِیل (فت ع ، ی مع) صف.
عقلمند ، زیرک ، دانا ، ہوشیار.

دانش آموز ہو کر تربیت عام تری
پیر بچوں کو بنا دے ابھی انسانِ عقیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰).

وہ بھی خواہ تھے عقیل اور نیک
ان میں قانون کا تھا ماہر ایک

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۲). اس کے لیے کسی نئی عقیل و فہیم عورت کو جو نگراں ہو سکے ، بہت مشکل ہو گیا تھا کہاں تلاش کیا جائے. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۲۹۷). [ع].

عَقِیلَہ (فت ع ، ی مع ، فت ل) صف مث.
عقیل (رک) کی تانیث ، عقلمند عورت. ساحرہ زبردست ہے اور نہایت عقیلہ ہے سمجھی کہ یہ سحر کسی سے رد نہ ہوگا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۸۰۳). [عقیل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَقِیم (فت ع ، ی مع) صف.
۱. وہ عورت جس کے بچّہ پیدا نہ ہوتا ہو ، وہ مرد جس کے نطفے سے حمل نہ ٹھہرے ، بانجھ (عورت مرد دونوں کے لیے مستعمل).

گر تو اے پاک گہریاں نہ تولّد ہوتا
حشر تک رہتی یونہی مادرِ گیتی بھی عقیم

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۱).

سنبلہ کو تا منجم کہوے ہے شاید عقیم
تا کہ ہو دست و بغل جوڑا فلک پر شادکام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۴). ہم کو حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق سے روایت پہنچی ہے کہ امام عقیم (لاولد) نہیں ہوتا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۵۸). ۲. تخلیقی قوت سے عاری ، جس سے کوئی فیض حاصل نہ ہو.

وہ حرف حرف سے پیدا ہو فیضِ روح القدس
عقیم طبع کو دوں جس سے مژدۂ اولاد

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۲۹۳). دونوں غزلوں میں کہیں کہیں تصرّف کر کے خدمت شریف میں واپس بھیجتا ہوں مگر اب طبیعت بالکل عقیم ہو گئی ہے. (۱۹۱۴ ، حالی ، مکتوبات ، ۱ : ۳۸).

ارباب بینش ہیں تو لیکن خال خال
کہتے ہیں دانشور اسے جو ہو عقیم

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۲۳۹). ۳. وہ قیاس جس سے کوئی نتیجہ نہ نکلے ، غیرمنتج ، بے نتیجہ ، لاحاصل. اسی نے منطق قیاسی کو جس پر آج کل ہماری قوم کی فضیلت اور فلسفیت کا مدار ہے محض بے ثمر اور عقیم بتایا تھا. (۱۸۸۲ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۵۲). یہ بظاہر صدیوں کی عقیم اور لاحاصل مگر صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو ایک ایسی بحث کا جو فی الحقیقت ناگزیر تھی ... نتیجہ ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳). ۴. (نباتیات) پیداوار کے ناقابل ، بنجر نیز تولیدی صلاحیت سے خالی. بعض انواع مثلاً ل۔ سلیگو، کے تنوں میں عقیم (Barren) اور خصیب (Fertili) خطے متبادل پائے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۹۲۴). چند ایستادہ پانیقی جو آنتیول پر موجود ہوتے ہیں عقیم (Sterile) ہوتے ہیں یعنی ان پر سپور نہیں بنتے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۰۲). ۵. جراثیم سے پاک. جب کسی چھوت دار بیماری کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اپنے دودھ کو عقیم (جراثیم سے پاک) کر لیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، افکار عصریہ ، ۱۸۵). اور اس ڈبّے کو جس میں یہ غذا بند کی جاتی ہے یہ پوری طرح سے عقیم یعنی جراثیم سے پاک بنا دیتی ہے. (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۱۰۰). ۶. (مجازاً) بوسیدہ ، ناکارہ. کتابوں کے بوسیدہ و عقیم اوراق میرے لئے سرمایہ مسرّت سے عاری ہیں. (۱۹۰۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۱۸). ایک ایسا فرسودہ نظام تعلیم جسے تعلیم کے جس زاویۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے سر تا سر عقیم ہو چکا ہے. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اور کارنامے ، ۷۷). ۷. تیز و تند (ہوا) ، صَرصَر. ابر سیاہ اندرون شہر داخل ہوا اور باد عقیم کو جس کا معدن طبقہ چہارم زمین کا ہے ارشاد ہوا کہ اس قوم ناپاک کو بیباک پر چل. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۲). ریحِ عقیم ہمیشہ ایک انداز و مکیال سے چلتی تھی مگر اس دن اندھا دھند چلی. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۱۰). یہ دونوں ہوائیں ایسی ہیں کہ ان سے بنیادیں اکھڑ جاتی ہیں اور درخت اڑ جاتے ہیں ، ایسی کو ریحِ عقیم اور ریحِ عاصف اور صَرصَر بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، طیب الوردۃ ، ۳۹۸). [ع].

عَقِیمَہ (فت ع ، ی مع ، فت م) امث.
وہ عورت جس کے بچّہ پیدا نہ ہوتا ہو ، بانجھ عورت. چالیس برس تک پانی برسنا بند ہوگیا اور زرعات و باغات و اموال و مویشی تلف ہوگئے اور عورتیں عقیمہ ہوگئیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۵۰).

خوش طعم بھنا ہوا وہ قیمہ
کھا لے تو ہو حاملہ عقیمہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۳). [عقیم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَقِیمی (فت ع ، ی مع) امث.
بانجھ ہونا.

که اس کے وصل سے محظوظ ہو تو
عقیمی سے کہیں محفوظ ہو تو
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۰۸). [عقیم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَقِیمِیَّت (فت ع ، ی مع ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
عقیم ہونے کی حالت یا کیفیت ، بانجھ پن. محافظ حشرات کی عقیمیت (Sterility) کا داروسدار ایک افرازی برون راحین (Ectohormone) پر ہے۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۸۳). [عقیمی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُکّازَہ (ضم ع ، شد ک ، فت ز) امذ.
ایک قسم کا عصا جس کے نچلے حصے میں شام لگی ہوتی ہے ۔ (حیوانیات) لمبی ٹانگوں والی آبی چڑیا جو بہائے تیرنے کے پانی میں چلتی ہے ، لم ڈھینگ ، لم ٹنگا. عکازہ (گریلا ٹوریز) یا پایابی چڑیاں: پایابی جانور (ویڈنگ برڈز) انہیں اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی ٹانگیں تنگ اور لمبی ہوتی ہیں اور جب وہ پایاب پانی میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا (عکازہ) یعنی بیسا کھی پر کھڑے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۷۰). [ع].

عَکّاس (فت ع ، شد ک) صف ؛ امذ.
۱. عکس اتارنے والا ، تصویر کھینچنے والا ، کیمرا مین ، فوٹو گرافر. عکاسوں نے موقع پایا ، فوٹو لیے۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۵). اس مرحلہ کے بعد پروڈیوسر اپنے عکاس (کیمرے مین) کے ساتھ اپنے کام یعنی فلم سازی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۱۳۶). **۲. کسی حالت یا کیفیت کو ہوبہو ظاہر کرنے والا ، مظہر.** ناچ کے رس اور بھاؤ انسان کی ساری ذہنی ، دلی اور روحانی کیفیتوں کے عکاس ہیں۔ (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۰۳). دونوں غلامانہ ذہنیت کے عکاس ہیں۔ (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۹۰). **۳. منعکس کرنے والا یا عکس ڈالنے والا آلہ.** ہوائیے کے ایک طرف عکاس (ریفلکٹر) لگا کر لاسلکی موجوں کو جمع کر کے شعاع کی طرح صرف ایک ہی رخ اس طرح پھینکا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱ : ۳۳۲). [ع].

ـــ باشی امذ.
شاہی فوٹو گرافر.

ملا نہروں کو عہدہ باغ میں عکاس باشی کا
اثر کر دیکھتے ہیں نخل انداز خود آرائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲). [عکاس + باشی (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں فوٹو لیے جائیں ، اسٹوڈیو نیز سنیما. آج عکاس خانہ میں پہلی پرستان کے فلم کے علاوہ زیدہ بھی عالمِ رقص و غنا میں دکھائی جائے گی۔ (۱۹۲۷ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۳). [عکاس + خانہ (رک)].

عَکّاسی (فت ع ، شد ک) امث.
۱. تصویر کشی ، فوٹو گرافی. تم یہ تو سمجھتے ہوگے کہ عکاسی (فوٹو گرافی) ایک عجیب و غریب چیز ہے۔ (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۵۵). دیکھیے کہیں جوش عکاسی میں کیمرہ کو جھٹکا نہ لگا دیجیے۔ (۱۹۷۱ ، فوٹو گرافی ، ۳۰). **۲. کسی حالت یا کیفیت کا ہوبہو اظہار.** یہ لازمہ ہے ان جذبات کی سچی عکاسی کا جو ذاتِ رسولؐ کے احترام اور اس سے حقیقی تعلق پر دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۹ ، ذکرِ حبیبؐ ، ۳۲). ایسے اشعار بھی کہے ہیں جن میں آرائش سے زیادہ ایسے بیان کی کوشش ملتی ہے جو ان کی ذات اور ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، غبارماہ ، ۷۴). ف : کرنا ، ہونا. [عکاس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُکاظ (ضم ع) امذ.
عرب جاہلیت کا ایک مشہور میلہ جو نخلہ اور طائف کے درمیان مقام عکاظ میں لگتا تھا اور بیس دن تک جاری رہتا تھا ، اس میں خرید و فروخت وغیرہ کے علاوہ شعر و شاعری کا چرچا بھی رہتا تھا. عربوں کی تجارت اور بازار عکاظ اور فجار کی لڑائیوں کا حال بیان کر کے آنحضرتؐ کا پہلا سفرِ شام اور بحیرا کی ملاقات کا ذکر ہے۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۲). ہم قطبین کا فاصلہ عکاظ کے میلوں سے پاٹ دینا چاہتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، حریت ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۳). [ع : (عَلَم)].

عِکاک (کس ع) امذ.
سخت گرمی جس میں حبس ہو. جس وقت سما ک طلوع کرتا ہے تو دفع ہوتا ہے عکاک یعنی گرمی اور کم ہوتا ہے پانی سے لکاک. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۶). [ع].

عَکْبَر (فت ع ، سک ک ، فت ب) امذ.
ایک چیز جو شہد کی مکھی کے چھتے میں پائی جاتی ہے اور موم کی طرح ہوتی ہے ، اس میں تھوڑا سا شہد بھی ملا ہوا ہوتا ہے. یہ موم اور شہد سے علیحدہ چیز ہے.(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۹). [ع].

عَکْرَب (فت ع ، سک ک ، فت ر) امذ.
بعض اس کو جنگلی حرشف کی قسم سے جانتے ہیں ، کہتے ہیں کہ صحرائی سرسوں ہے مگر دونوں میں فرق ہے ، عکرب کا بیج سفید و مستطیل ہوتا ہے ، بھوننے سے مزہ دار ہو جاتا ہے ، قہوے میں ملاتے ہیں ، بیج بطور دوا بھی مستعمل ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۰). [ع].

عِکْرِشَہ (کس ع ، سک ک ، فت ر ، ش) امث.
مادہ خرگوش. میرے روبرو ایک عکرشہ آگئی میں نے اس کو حالتِ احرام میں مار ڈالا۔ (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۱۶۶). [ع].

عَکْس (فت ع ، سک ک) امذ.
۱. الٹ ، الٹا کرنا ، منقلب کرنا ، تقلیب. جو باتیں عین واجب تھیں ان کو عکس کر کے سمجھایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۳). اگر وہاں کوئی بڑا الشہاب واقع ہو جائے تو اس زلزلے کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس کا عکس بھی صحیح ہے. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۲۵). اس بیان کا عکس درست نہیں. (۱۹۳۱ ، تصویروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۸). اس کا عکس

(Converse) بھی صحیح ہے ، یعنی دو سفری موجوں کے انطباق سے ہم ایک ایستادہ موج بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۱۵۹)۔ ۲۔ **شبیہ جو پانی یا آئینے وغیرہ میں دکھائی دے۔**

سورج تارے دیانی ہے سُندر چندر پشانی میں
مگر دستا ہے عکس اس کا گگن سندور پانی میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۶)۔

آب ہو خجلت سیں اپنا عکس دیکھا دوسرا
کیا دوئی سیتی مجھے شرمندگی حاصل ہوئی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۱)۔

پردۂ شرم رخِ یار سے جب باز ہوا
عکس سے آنکھ لڑی آئینہ ہمراز ہوا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۵)۔

مسکرا کر جھانکتی تھی کس ادا سے اک پری
چہرۂ ساقی کا شاید عکس پیمانے میں تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۸)۔ پانی کی سفید تھالی میں اپنے سر کا عکس دیکھتا رہا۔ (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۱۸۶)۔ ۳۔ **شبیہ ، تصویر ، شکل۔** جیسا تن یہ ویسا جھ اسی کا عکس۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۳۵)۔

لگا ہے جو داغ اس دلہن کے سینے پر
میں اس داغ کا عکس دکھلاؤں کیونکر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۱)۔ ان کی سیرت اور ان کا کلام ایک ہے یا یوں سمجھیے کہ ایک دوسرے کا عکس ہیں۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۶۱)۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو اپنے آخری دم تک یہ یقین رہا کہ پاکستان کا مطالبہ جناح صاحب کی اسی آرزو کا عکس تھا کہ ان کے مخالفین ان کے سامنے اظہار عجز کریں۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲)۔ ۴۔ **پرتو ، جھلک۔**

چراغِ مہ سیں روشن تر ہے حُسنِ بےمثال اس کا
کہ چوتھے چرخ پر خورشید ہے عکسِ جمال اس کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۸)۔ بھاپ کا نام بادل ہے جو ... آفتاب کے عکس سے ہم کو رنگ برنگ کی نظر آتی ہیں۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۳۳)۔

بےحقیقت نے کے اندر زمزمہ داؤد کا
عارضِ محدود پر اک عکس لامحدود کا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷)۔ یہ قوت قدرت کی تخلیقی طاقت کا ایک عکس ہے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۱۷)۔ ۵۔ **پرچھائیں ، سایہ۔**

اندھاری رات کالی موں پڑیا ہے عکس بالوں کا
نہ ہونے ہو دیس روشن ہے جھلک گوری کے گالوں کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱)۔ رخساروں کی چمک دمک ایسی تھی کہ ڈاڑھی کی سیاہی کا عکس ان میں اس طرح پڑتا تھا جیسے آئینے میں۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶)۔ ۶۔ **نقل ، کاپی۔** انہوں نے مسودہ تو اپنے پاس رکھ لیا اور اس کا عکس میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا۔ (۱۹۸۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری (حاشیہ) ، ۵)۔ ۷۔ (منطق) **موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع بنانے کا عمل یا وہ قضیہ جو کسی قضیے کے موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع بنانے سے صورت پذیر ہو۔** عکس کی صحت کے لئے ضرور ہے کہ پورا محمول موضوع بنا دیا جائے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۵۲)۔ اسی کا عکس نقیض یہ ہو گا۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹۳)۔ ۸۔ (تصوف) **اعیانِ ثابتہ کو کہتے ہیں جو وجود کا عکس ہے۔** (مصباح التعرف)۔ ۹۔ **ضد۔** فرشتے نوری ہیں اور نور کو نار کا عکس بیان کیا جاتا ہے ، پس ثابت ہوا کہ فرشتے آگ میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۹۲)۔ ۱۰۔ **عداوت۔**

اے بوالہوس تو رکھتا جو ہے مجھ سے دل میں عکس
شاید کہ پیچھے تیرے ہے پھرتی قضا لگے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۵۳)۔

پیا رخسار کرتا جلوہ سو شیشے خیالاں میں
رقیباں عکس کرتے ہیں تُوں یک جھن دور کر ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۹۲)۔ ایک دین نیا نکلا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ بسبب اس اختراع کے ہم سے کیسا عکس و نزاع پیدا کیا ہے۔ (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۱۲)۔ [ع]۔

ـــ اُتارْنا محاورہ۔

تصویر اتارنا ، ہوبہو نقشہ بنانا ، فوٹو کھینچنا۔ جو اشخاص مسجد کے اندر عکس اتارنا چاہیں ... اجازت حاصل کر لیں۔ (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳۲)۔

ـــ اُتَرْنا محاورہ۔

عکس اتارنا (رک) کا لازم۔

بن پڑے تو یگانہ بن کر دیکھ
عکس کوئی اتر سکے تو اُتار

(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۳۵)۔

ـــ اَفْگَن (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف۔

پرتو ڈالنے والا ، وہ جس کا عکس دکھائی دے۔

عکس افگن ہیں جو عارض قاتلِ سفّاک کے
سینۂ ساطور میں ہے جوہرِ ساطورِ شمع

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۷)۔

لاکھ ضو ریز ہوں خورشید ترے پانی پر
عکس افگن ہو اس آئینے میں سو بار قمر

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۳)۔ [عکس + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، گرانا]۔

ـــ اَنْداز (ـــ فت ا ، سک ن)۔ (الف) صف۔

رک : عکس افگن۔

عکس انداز جو اوسکا کبھی اِک سُو ہو جائے
چاک چاک آئینہ ساں شانۂ گیسو ہو جائے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوختِ جوہر) ، ۱ : ۳۱۵)۔ (ب) امذ۔ **شعاعوں یا اشیا وغیرہ کو منعکس کرنے والی چیز ، خصوصاً وہ شیشہ یا دھات کا مقعر ٹکڑا جو روشنی کو مطلوبہ سمت میں منعکس کرے۔** اس (دوربین) کا عکس انداز بنانے کی کوشش کتنی ہی بار ناکام رہی۔ (۱۹۴۳ ، آجکل ، دہلی ، یکم جون ، ۴)۔ [عکس + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا]۔

ـــ بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
فلم بنانا ؛ فوٹو لینا ، تصویر اُتارنا. کیمرے اور اضافی آلات بھی ایک دوسرے سے بہت اختلاف رکھتے ہیں لیکن جہاں بھی حسّاس فلم پر عکس بندی کا سوال آتا ہے بنیادی اصول بالکل ایک ہی ہیں. (۱۹۷۸ ، آفسٹ لیتھو گرافی ، ۱۰۳). [عکس + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بینی (ـــ ی مع) امث.
عکس دیکھنا ؛ (مجازاً) مشاہدے کے تاثر کا اظہار. وہ تجربے کی عکس بینی (متواتر متغیر ہونے والی نوعیت کی تصویر کشی) واقعی الفاظ و افکار میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۴۸). [عکس + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پذیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
عکس قبول کرنے والا. اس طرح حرارت کی حرکت اور منتقلی کی سمت معکوس ہو جاتی ہے اس لئے اوپر کا دور عکس پذیر ہوا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۳۴۳). [عکس + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

ـــ پذیری (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) امث.
الٹا چلنے یا معکوس ہونے کی صلاحیت یا حالت. کارنو نے عکس پذیری کا اصول بھی قائم کیا ، اس سے مطلب یہ ہے کہ مکثفہ سے لے کر ماخذ کو حرارت واپس دی جا سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۴۴) [عکس پذیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پڑنا محاورہ.
سایہ یا چھوٹ پڑنا.

ہوئے بحر ، خیابان و ہر ایک موج منوّر
گر عکس پڑے آب میں اس سروِ رواں کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۲).

آسماں پر آب کے چھینٹے کا یہ پڑتا ہے عکس
سلسلہ پرور عقدۂ عقد ثریا کھل گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۲).

پڑ رہے ہیں دور تک سینوں میں رنگا رنگ عکس
سج رہی ہے آئینہ در آئینہ بزمِ جہاں
(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۱۳۹).

ـــ پھوٹنا محاورہ.
جھلک دکھائی دینا ، عکس نمودار ہونا.

سبزۂ خط کا گماں بیجا ہے اے نازک بدن
عکس پھوٹا ہے گوری کا یہ تیرے گال پر
(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۵۰).

ـــ جھلکنا محاورہ.
اثر ظاہر ہونا ، عکس نمایاں ہونا ، پرتو دکھائی دینا. انھوں نے ۸ / اپریل ۱۹۵۵ء کو مجھے جو خط لکھا اُس میں اس بے قراری کا عکس صاف جھلکتا ہے. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۶۵۶).

ـــ ڈالنا محاورہ.
اثر دکھانا ، پرتو ڈالنا.

عجب لطف ہو ڈالے جب عکس دھوپ
نگاہوں میں کھپتا ہے دھانی وہ روپ
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۳). فطرت کی رعنائیاں سندھ کے فنونِ لطیفہ پر عکس ڈال کر ان کی جاذبیت و دلکشی میں اضافہ کرتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۲۲).

ـــ ریز (ـــ ی مج) صف.
۱. پرچھائیں ڈالنے والا ، عکس انداز. (المختصر جھیل کا) یہ سارا تاہو گنبدوں کی قطاروں اور ہال میں عکس ریز تاڑ کے درختوں سے طلسماتی فریبِ نظر معلوم ہوتا ہے. (۱۹۶۴ ، تمدّنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۹۶). "بیاض" کی غزل اس روشن آئینے کی طرح تو نہیں ہے جس میں پورا چہرہ عکس ریز ہو سکے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۴۵). **۲. لاشعاعی یا برقی مقناطیسی لہریں جن کے ذریعے جسم کے اندرونی اعضا کی تصویر لی جاتی ہے ، ایکسریز ؛ (مجازاً) باریک بین.** سرسیّد کے علمی کارنامے پر نگہِ عکس ریز ڈالی جائے. (۱۹۱۰ ، افادات مہدی ، ۲۰۸). یہاں صرف اوپری نظر جو بیرونی اشیاء تک محدود ہو کافی نہیں بلکہ ایسے عکس ریز (ایکس ریز) کی طرح جسم کے اندر گھس کر دلوں کو بھی ٹٹولنا پڑتا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۹۶). آلاتِ صوت کی صحیح حرکات کا مطالعہ عکس ریز شعاعوں (X-Rays) کے ذریعے سے بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، ادب و لسانیات ، ۱۲۸). [عکس + ف : ریز ، ریختن ـ ڈالنا ، گرانا].

ـــ کشی (ـــ فت ک) امث.
کیمرے کے ذریعے سے عکس اُتارنا ، فوٹو کھینچنا. عکس کشی تو کوئی چیز نہیں ، اگر آپ سیکھنے کا قصد کیجئے تو نقشہ کشی سکھا دی جائے گی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۳). مگر اب عکس کشی پر بسر اوقات تھی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۰). [عکس + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقہ کیفیت].

ـــ لینا محاورہ.
عکسی نقل اتارنا ، کسی تصویر یا تحریر پر شفاف کاغذ رکھ کر ہو بہو نقشہ بنانا ، فوٹو لینا. حروف اس قدر مٹ گئے ہیں کہ قبل عکس لینے کے ان کو اچھی طرح رنگ دینا پڑا تھا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۶۱).

ـــ مُستوی کس صف (ـــ ضم م ، سک س ، فت ت) امذ.
(منطق) قضیے کے موضوع کو محمول اور محمول کو موضوع اس طرح بنانا کہ ان کا صدق اور کیف علیٰ حالہ باقی رہے نیز وہ نیا قضیہ جو اس طرح صورت پذیر ہوا ہو.

میں آئینہ ہوں اُس کا وہ آئینہ ہے میرا
ہر منطقی کو دھوکا ہے عکسِ مستوی کا
(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۵۸). عکس : عکس کی دو قسمیں ہیں ، عکسِ مستوی عکسِ نقیض (عکس النقیض). (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۱۹). [عکس + مستوی (رک)].

ـــ نقیض کس صف (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
(منطق) قضیے کے موضوع و محمول دونوں کا الگ الگ نقیض لے کر نقیض محمول کو موضوع قرار دینا اور نقیض موضوع کو محمول اور ایجاب و سلب میں اصل قضیے کی تقلید کرنا نیز اس طرح بننے والا نیا قضیہ . جس طرح عکس اصل قضیے کو لازم ہوتا ہے اسی طرح عکس نقیض بھی . (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۹۷) . مصنف کے قول بالعکس سے مراد عکس نقیض لی ہے . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۱) . [عکس + نقیض (رک)] .

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف.
عکس دکھانے والا ؛ (مجازاً) حالت ظاہر کرنے والا ؛ مراد : تصویر ، شبیہ ، اصل کے مطابق نقشہ . پاپولر فرنٹ ، اپنے بے پناہ اداروں میں دراصل عالمِ عرب کی عکس نما ہے اور ہم اسے بنانا بھی اسی طرح چاہتے ہیں . (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۱۸۶) . [عکس + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا] .

عَکْساً (فت ع ، سک ک ، تن س بفت) م ف.
عکس کے لحاظ سے ، الٹے طور پر ، معکوسی حالت میں . جس قوت سے دو مادی چیزیں ایک دوسرے کو جذب کرتی ہیں وہ قوت ان کی مقدار مادہ سے صریحاً اور ان کے مربع فصل مرکزی سے عکساً متناسب ہوتی ہے . (۱۹۲۱ ، القمر ، ۵) . [عکس (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز] .

عَکْسالَہ (فت ع ، سک ک ، فت ل) امذ.
فوٹو گرافی کا کیمرا . عکسالہ کے ساتھ آنکھ کی تشبیہ بہت ہی مناسب ہے . (؟ ، کتاب العین ، ۹۹) . ایک عینک فروش کے پاس سے عکسالہ (کیمرا) خریدا کرتا تھا . (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰۶) . وہ ایک آلہ ہے ، ایسا آلہ جسے ہم اب عکسالہ (کیمرا) کہتے ہیں . (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۱) . [عکس (رک) + آلہ (رک)] .

ـــ مُظْلِمَہ کس صف (ـــ ضم م ، سک ظ ، کس ل ، فت م) امذ.
سیاہ خانہ ، خانۂ تاریک ، تاریک کیمرا ، ڈرائنگ وغیرہ میں استعمال ہونے والا ایک کیمرا جس کے اندھیرے خانے میں ایک پردے پر عدسے کے ذریعے باہر کی چیز کا عکس ڈالا جاتا ہے (انگ : Camera Obscura) . اسے خیال آیا کہ عکسالۂ مظلمہ سے مدد لی جائے . (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰۴) . [عکسالہ + مظلم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث] .

ـــ مُنَوَّرَہ کس صف (ـــ ضم م ، فت ن ، شد و بفت ، فت ر) امذ.
روشن کیمرا ، ڈرائنگ وغیرہ میں استعمال ہونے والا ایک کیمرا جس میں ایک خاص ترتیب سے شیشے لگے ہوتے ہیں ، اس کے ذریعے کسی چیز کا عکس کاغذ وغیرہ پر ڈالا جاتا ہے ، (انگ : Camera Lucida) . اس نے عکسالۂ منورہ اور برف بردار ایجاد کیا . (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۹۵) . [عکسالہ + منور (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث] .

عَکْسانا (فت ع ، سک ک) ف م.
عکس اتارنا ، فوٹو لینا . اس پیش کش کی تصاویر ان جوکھٹوں سے عکسائی گئی ہیں جو فلم میں استعمال ہوئے تھے . (۱۹۶۸ ، پاکستان کی کہانی (تمہید) ، ۱) . [عکس (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر] .

عَکْسی (فت ع ، سک ک) صف.
عکس (رک) سے منسوب یا متعلق ، فوٹو کا ، فوٹو لیا ہوا . یہ حاشیہ عکسی نسخے کے کاتب نے متن میں شامل کر دیا ہے . (۱۹۷۰ ، مقالات عرشی ، ۳۵۹) . [عکس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ اِسْکْرِین (ـــ کس ا ، سک س ، کـ ، ی مع) امث.
وہ پردہ یا مصنوعی سطح جس پر کسی چیز کا عکس ڈالا جائے . عکسی اسکرین ... سے ذرا آگے دھات کا ایک ماسک Mask ہوتا ہے . (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۷۳) . [عکسی + اِسکرین (رک)] .

ـــ تَرْکِیب (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(نباتیات) وہ عمل جس سے سبز پودے سورج کی روشنی میں فضائی کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی سے کاربو ہائیڈریٹس اور آکسیجن بناتے ہیں . یہ پودا سورج کی روشنی میں اپنی ضرورت کی خوراک عمل عکسی ترکیب (Photostnthesis) سے بنا سکتا ہے . (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۰۱) . [عکسی + ترکیب (رک)] .

ـــ تَصْوِیر (ـــ فت ت ، سک ص ، ی مع) امث.
وہ تصویر جو کیمرے کے ذریعے لی جائے ، فوٹوگراف ، فوٹو . نتیجہ بارہ مہینے کی قید ، اسی کے ساتھ میری عکسی تصویر لے لی گئی . (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۹) . ایک عکسی تصویر تمہارے اطمینان قلب کے لیے روانہ کرتا ہوں . (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۵) . [عکسی + تصویر (رک)] .

ـــ کاغَذ (ـــ فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس پر فلم یا پلیٹ سے برعکس تصویر اتاری جائے ، فوٹو کے ذریعے کسی چیز کی پرچھائیں اتارنے کا کاغذ یا پرچھائیں کا نقش لے لینے والا کاغذ . (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۱۷۳) . [عکسی + کاغذ (رک)] .

ـــ نَقْل (ـــ فت ن ، سک ق) امث.
عکس انداز آلے کے ذریعے اتاری گئی نقش یا تحریر کی نقل یا فوٹو کاپی . اس کی تمام و کمال عکسی نقل اتارنے کے بعد میں نے بھرپور شکریے کے ساتھ یہ فائل ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے ان کو لوٹا دی . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۹) . [عکسی + نقل (رک)] .

عُکُوس (ضم ع ، و مع) امذ.
عکس (رک) کی جمع .

ہے قریب صفا ، خاک بیز ہے گلچیں
پڑے جو وسعتِ گلزار میں گوں کے عکوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹) . [ع] .

عُکُوف (ضم ع ، و مع) امذ.
قیام ، التزام ، انحصار. جس نے کہ عمارت کی درس و تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۲) . [ع] .

عکّہ (فت ع ، سک ک بفت) امذ.
ایک جنگلی کوّا جس کا رنگ ابلق ہوتا ہے ، عقعق. عقعق ، فارسی میں اسکو شمشیر دبنہ اور عکہ اور کندش کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵۲) . [ف] .

عُلا (فت نیز ضم ع) (الف) امذ.
بلندی ، بزرگی ، علو.

تھا نہ تھا سو سب ترا جرم و خطا
بخش کر مجھ کو دیا شانِ علا
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۸۲) .

آفتابِ شرف و اوجِ سپہِ عز و علا
شمعِ کاشانۂ دیں اخترِ بختِ روشن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹) .

کج کلاہ و خوش نگاہ انجم ، سپاہِ دیں پناہ
صاحبِ جاہ و جلال و مالکِ عزّ و علا
(۱۹۰۵ ، خروش خم ، ۱۳۵) . (ب) صف. بلند ، بزرگ ، اعلیٰ.

بلند آواز حضرت سے کرو مت
علا کو صوت اپنا کچھ کبھو مت
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۵۵۳) .

اللہ رے درِ قصرِ محمدؐ کی بلندی
ہے اس کو سزاوار لقب عرشِ علا کا
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۹) .

کبھی پہنچیں مقاماتِ علا تک
کبھی دیکھیں نہ اپنی پشتِ پا تک
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۸۶) .

تقسیمِ محمدؐ ہے عطا ربِّ عُلا کی
آقا ہیں مرے احمدؐ مختار مدینہ
(۱۹۸۲ ، صد رنگ ، ۵۶) . [ع : (ع ل و)] .

علاً (فت ع) امذ.
شور و غل ، غوغا ، غل غپاڑہ ، منھ سے زور کی آوازیں نکالنا. بولے ... فتح کے سرشار نشے میں علالا کرنے لگا. (۱۸۸۳ ، ... ، ۳۰) . [حکایت الصوت] .

عَلّاتی (فت ع ، شد ل) صف.
سوتیلا ، سوتیلی (ماں کی طرف سے) : وہ بہن بھائی جو ایک باپ اور دو ماں سے ہوں. اے عزیز مصر ہماری ایک عرض ہے ... ہم اپنے بھائی علاتی بنیامین نام کو خدمت والد میں چھوڑ آئے (۱۹۰۶ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۶) .

داخلِ تقسیمِ علّاتی نہیں
مرتضیٰؑ کا ہے یہی قول مبیں
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۲۲) . حضرت ابوبکر کی صاحبزادی (اسماء) ... حضرت عائشہ کی علّاتی بہن نہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۶) . اس دختر کا ماسوا ایک علّاتی بھائی اور دو علّاتی بہنوں کے اور کوئی وارث نہیں. (۱۹۶۱ ، المیراث ، ۴۳) . [ع : علات + ی ، لاحقۂ نسبت] .

عِلاج (کسر ع) امذ.
۱. دوا دارو کرنا ، معالجہ ، تدبیر.

سو درد کا علاج کرن توں حکیم ہے
سو آو درد دیکھ حکیماں کدھیں نہ رنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۱) .

پڑیا تیں سو او کسی علاجاں ستی
اوکلنے لگی بہوت شرما ستی
(۱۶۸۰ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۲۳) .

لب ہیں ترے مفرحِ یاقوت ہے سجن
بیمار دل مرے کوں وہی ہے علاج آج
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۹) .

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لیے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۹) . ہر چند علاج میں کوشش کی گئی تھی مگر وقت آ چکا تھا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۰) . اپنی ایک دوست سے معلوم ہوا ہے جس کے علاج میں تم تین چار روز رہیں. (۱۹۱۲ ، گرداب حیات ، ۷) . «توکوبی» کو علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۸۳) . ۲. دوا.

ہے علاج اس کوں شربتِ دیدار
جو ترے ہجر کا مقیم ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۸) .

دستور ہے جو ہوتا ہے زخمی بوقتِ جنگ
اس کا علاج سنگِ جراحت ہے بید رنگ
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۱۸) . ۳. (أ) **کسی خرابی یا دشواری کو رفع کرنے کا عمل ، تدارک ، روک.** جو کرتا ہے سو کر آج ، کچھ بھلا برا ہوا تو پچھیں کیا علاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۸) .

شیریں لباں کی سخت دلی کا نہیں علاج
فرہاد بھی پتھر سیں سر اپنا پٹک گیا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷) .

طوفان ہو تو ہووے بھی اوس کا علاج کچھ
اے نوح میرے اشکِ رواں کا نہیں علاج
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۵۰) . اس کا کیا علاج ہے کہ مجھکو اب ایک لمحہ کا بھی صبر و تحمل شاق ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۲۵) . تم نے تو ایسا برا کام کیا جس کا اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲) . تمنائیں ... برے عمل کرانے لگتی ہیں تو پھر ان کا علاج قانون کے ذریعے کیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۷) . (أأ) تدبیر ، چارۂ کار. مغلوں نے کسی قدر اس کے نیست و نابود

کرنے کے علاج کئے مگر عدا کے بڑھانے کو کون روک سکتا ہے۔ (۱۸۸۰ء، تواریخ عجیب، ۱۸۳)۔ ٹوپی یا عمامے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ لباس، سر ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کا کوئی علاج کرنا چاہیے۔ (۱۹۷۷ء، اقبال کی صحبت میں، ۳۶۳)۔
۴. (مجازاً) سزا، پاداش، تعزیر، مزاج درست کرنے کا عمل۔

قائم لگے ہیں لوگ ہے اغیار اس کے ساتھ
بہتر تو ہے جو کیجئے دوچار کا علاج

(۱۷۹۵ء، دیوان قائم، ۳۶)۔

اس زلف کو جو شانے کی صورت لگائے ہاتھ
ہے تازیانہ ایسے گنہگار کا علاج

(۱۸۲۳ء، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۷۶)۔ [ع]۔

---بِالْاَعْضا (---کس ب، سک ل، فت ا، سک ع) امذ۔
(طب) وہ طریق علاج جس میں اعضا کے جوہر سے دوائیں تیار کر کے مریض کو دی جاتی ہیں (انگ : Orgarotherapy)۔
علاج بالاعضا عرصۂ دراز سے مستعمل رہا ہے۔ (۱۹۳۳ء، درون افرازیات، ۲)۔ [علاج + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + اعضاء (عضو (رک) کی جمع)]۔

---بِالْبَرْق (--- کس ب، غم ا، سک ل، فت ب، سک ر) امث۔
بجلی کے ذریعے بیماریوں کا علاج (انگ : Electrotherapy)۔
راثیہ منابی کو سر درد کے لیے مفید بتایا گیا ہے (علاج بالبرق)۔ (۱۹۵۷ء، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۵۰۲)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + برق (رک)]۔

---بِالْجِنْس (--- کس ب، غم ا، سک ل، کس ج، سک ن) امذ۔
وہ طریق علاج جس میں کسی مرض کا علاج خود اسی مرض کی سمیت سے کیا جاتا ہے جیسا کہ چیچک کا علاج خود اسی کے سمی مادہ سے ٹیکا لگاکر کیا جاتا ہے، طبِ تشابہی (انگ : Isopathy)۔ یہ طریق، علاج بالمثل یا بالجنس ہے۔ (۱۹۳۱ء، فلسفۂ علاج بالمثل، ۳۵)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + جنس (رک)]۔

---بِالسَّیف (---کس ب، غم ا، ل، شد س، ی لین) امذ۔
وہ طریق علاج جس میں طبی آلات کے استعمال سے مرض دور کیا جاتا ہے، عمل جراحی، عمل بالید، آپریشن (انگ : Operation)۔
آپریشن کو بہترین علاج سمجھا گیا ہے جس کو علاج بالسیف بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء، جراحیات زہراوی، ۳۴)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + سیف (رک)]۔

---بِالشَّبِیہ (--- کس ب، غم ا، ل، شد ش بکس، فت ب) امذ۔
رک : علاج بالمثل جو زیادہ مروج ہے، ہومیوپیتھی۔ ہومیا پیتھی ... کے معنی علاج بالمثل یا علاج بالشبیہ کے ہیں۔ (۱۸۶۷ء، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۵۱)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + شبیہ (رک)]۔

---بِالضِّد (--- کس ب، غم ا، ل، شد ض بکس) امذ۔
وہ طریق علاج جس میں ہر اس مرض کے لیے جس کا علاج مقصود ہو اس قسم کی دوا تجویز کی جاتی ہے جو اپنی ذاتی تاثیر کے لحاظ سے مرض کی کیفیت کے خلاف ہو یعنی ضد ہو مثلاً قبض کے لیے مسہل اور اسہال کے لیے قابض ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں، ایلوپیتھی، ڈاکٹری علاج۔ یورپ اور ایشیا میں پہلی بیماریوں کے علاج کا قاعدہ مرض کے مخالف دوا دینے سے تجویز کیا تھا جسکو وہ علاج بالضد کہتے ہیں۔ (۱۸۶۷ء، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز، ۵۱)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + ضد (رک)]۔

---بِالْعَقَاقِیر (--- کس ب، غم ا، سک ل، فت ع، ی مع) امذ۔
وہ طریق علاج جس میں جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ دوائیں دی جاتی۔ یہ نظم ۲۶ امراض کی از سرتاپا ترتیب کے ساتھ علاج بالعقاقیر پر مشتمل ہے۔ (۱۹۵۹ء، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۲، ۱ : ۱۰۶۸)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + عقاقیر (عقار (رک) کی جمع)]۔

---بِالْغِذا (--- کس ب، غم ا، سک ل، کس غ) امث۔
وہ طریقِ علاج جس میں غذاؤں کے ذریعہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ لوگ ڈاکٹر ورناف کے علاج بالمیمون کے متحمل ہو سکتے ہیں تو پھر علاج بالغذا کے کیوں نہ متحمل ہوں گے۔ (۱۹۳۰ء، مضامین رشید، ۱۰)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + غذا (رک)]۔

---بِالْمَا (--- کس ب، سک ل) امذ۔
ایک طریق علاج جس میں پانی یا (برف) کو داخلی یا خارجی طور پر استعمال کر کے مرض کا تدارک کیا جاتا ہے (عموماً سوزشی امراض یا لُو لگنے یا غشی وغیرہ میں)۔ ایک حقیقی محرک قوت مغیرہ کے تاثیر کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ علاج بالما بھی کسی قدر مفید پڑتا ہے۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۱)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + ما (رک)]۔

---بِالْمِثْل (--- کس ب، غم ا، سک ل، کس م، سک ث) امذ۔
(طب) ایک طریق علاج کو صحت کی حالت میں جو دوائیں جن امراض کی علامات پیدا کر سکتی ہیں وہی دوائیں ان امراض کی علامات ظاہر ہونے پر مفید اور صحت بخش ہو سکتی ہیں اس طریق علاج میں دواؤں کے قلیل قطرات (عموماً دانہ دار میٹھی گولیوں میں) دیے جاتے ہیں (یہ جرمن ڈاکٹر ہانیمن (۱۷۵۵-۱۸۴۳ء) نے ۱۸۱۰ء میں دریافت کیا تھا)، طب تجانسی، ہومیوپیتھی۔ متکبر کے ساتھ تکبر کرنا گویا علاج بالمثل ہے۔ (۱۸۸۵ء، تہذیب الفضائل، ۲ : ۲۷۶)۔ یہ طریق علاج بالمثل یا بالجنس ہے۔ (۱۹۳۱ء، فلسفۂ علاج بالمثل، ۳۵)۔ [علاج + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + مثل (رک)]۔

---بَرْق کس صف (--- فت ب، سک ر) امذ۔
رک : علاج بالبرق۔ آواز پر ... اثر نہیں ہوا علاج برق ایک سال تک جاری رہے گا۔ (۱۹۳۵ء، اقبال نامہ، ۱)۔ [علاج + برق (رک)]۔

---بگڑنا محاورہ.
علاج میں خرابی یا خلل پیدا ہونا ، دوا کا کارآمد نہ رہنا.
اس شان اس شکوہ نے بیتاب کر دیا
تم ایسے بنکے آئے کہ بگڑا مرا علاج
(۱۸۵۶ ، کلیات منیر ، ۲ : ۲۰۳).

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
وہ جو علاج سے ٹھیک ہوجائے ، قابل علاج (مرض ، مریض وغیرہ)؛ دوا دارو قبول کرنے والا.
نہ تھا جو سوزشِ عیسیٰ ستی علاج پذیر
کیا ہوں چاکِ جگر تارِ آہ سیں پیوند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۷). ان کی است کا مرض علاج پذیر نہ تھا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۹). سب نے جواب دیا اور مرض کو علاج پذیر نہ پایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۰). [علاج + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---دینا محاورہ (قدیم).
علاج کرنا.
اگر حکم دیوسے سہا کا سراج
کلاکام رانی کو دیو کے علاج
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).

---کَرنا ف م ، محاورہ.
۱. **دوادارو کرنا ، دوا دینا یا لینا.**
سو درد کا علاج کرن توں حکیم ہے
سو آو درد دیکھ حکیماں کدھیں نہ رنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۱).
یہ نہ کرتا تو مری جان بھلا کیا کرتا
کیا بجز اس کے علاجِ دلِ شیدا کرتا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۹). کیا علاج کروں جو بھائی کی حالت درست ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۷۵). ۲. **مزاج درست کرنا ، سزا دینا ، عثنا.**
اگر روح افزا کو ملتا ہو راج
مل تک ٹھار کرتی تھی تیرا علاج
(۱۶۹۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۷).
قائم لگے ہیں لوگ ، بے اختیار اس کے ساتھ
بہتر تو ہے جو کیجیے دوچار کا علاج
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۹). چھوٹے چھپا سے جوڑ باز اور لڑا کر تماشے دیکھنے والے ... سب کا علاج حکام خدا ... کرتے ہیں. (۱۸۸۲ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۵). ۳. **تدبیر کرنا نیز تدارک کرنا.** شیطان شیطان کی صورت سوں ایس کو دکھلاتا اس کا علاج کیا جاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱).
سر جد کیا دیو سیں کر علاج
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۹۱).
لونڈی سے یوں کہا کر کچھ علاج
میرے گھر مہماں اک آیا ہے آج
(۱۹۰۱ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۰۲).

---مُعالَجَہ (---ضم م ، فت مع ل ، فت ج) امذ.
طبی علاج ، دوادارو ، علاج اور تدبیریں جو مرض کے لیے کی جائیں. محمد حسن خاں کی شادی ہے اور علاج معالجہ کا بھی خیال ہے. (۱۸۹۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۳۷). ایک مدت کے علاج معالجہ کے بعد خدا کو پیارا ہوگیا. (۱۹۲۲ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳). میرا وزن بھی گھٹ گیا تھا ، میرا علاج معالجہ جاری تھا اور مجھے آرام کی صلاح دی جا رہی تھی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۹۰). [علاج + معالجہ (رک)].

---نَفسی کس صف (---فت ن ، سک ف) امذ.
دماغی خرابیوں کا نفسیاتی ذرائع سے علاج ، علاج بذریعۂ عمل توجہ (انگ : Psychotherapy). اس طرح نفسیات ایک نئے موڑ پر مڑی اور اس کی ایک نئی شاخ علاجِ نفسی وجود میں آئی. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۱). [علاج + نفس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---واقِعَہ پیش اَز وُقُوع بایَد کَرْد کہاوت.
حادثہ پیش آنے سے پہلے ہی اس کے رُکنے کا انتظام کرنا چاہیے (جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
علاج کرنا (رک) کا لازم ، دوا ہونا ، دوادارو سے مرض ٹھیک ہونا. ہماری موسیقی کو ایسا سخت نقصان پہنچ جائے گا جس کا پھر کوئی علاج نہ ہو سکے گا. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۲۷).

عِلاجات (کس ع) امذ ؛ ج.
دوادارو. ہڈیوں کا ٹوٹنا مختلف قسم کا ہوا کرتا ہے اور اس کے علاجات بھی مختلف ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۱۶). [علاج + ات ، لاحقۂ جمع].

عِلاجی (کس ع) صف.
علاج کا ، علاج سے متعلق. اس نئے مسئلے کو ذہانت اور احتیاط سے حاصل کرنے کے لیے ایسے بڑے علاجی نظام ... موجود نہ تھے. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۲۰). [علاج + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِلاجیات (کس ع ، ج) امث.
علاج کے اصول و ضوابط کا علم ، علم العلاج. علاجیات ... ان علاجی تدابیر سے بحث کرتی ہے جو مرض کے علاج میں مستعمل ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲). [علاج + یات ، لاحقۂ جمع].

عَلاحِدَگی (فت ع ، کس مع ح ، فت د) امث.
الگ ہونا ، جُدا ہونا ، جُدائی ، مفارقت. اب ایک ایسا عام طریقہ حاصل ہوگیا ہے جس سے یہ علاحدگی باقی نہیں رہی. (۱۹۳۵ ، طبیعات کی داستان ، ۱ : ۱۳۰). [علاحدہ (ہ بدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَلاحِدَہ (فت ع ، کس مع ح ، فت د) صف.
رک : **علیحدہ ، الگ ، جُدا.** بیٹے کی خاطر بہت سے ... لونڈی غلام

اور ہاتھی گھوڑے باغ اور ہوگئے علاحدہ کیے ہیں۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۱)۔ وہ مردوں سے اس قدر محترز اور علاحدہ کیوں رہتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۲)۔

اس سارے ٹھاٹھ باٹ کو رکھ کے علاحدہ
ہو جائے میرا آپ کا تنہا مقابلہ

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۹۳)۔ [علیحدہ (رک) کا ایک املا]۔

---پڑنا محاورہ۔
جُدا ہونا ، الگ ہونا ، بچھڑ جانا۔ میں ایک روز شکار کے تائیں نکلا تھا سو اتفاق ایسا ہوا کہ فوج سے علاحدہ پڑ گیا اور راہ بھول گیا۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۹)۔

---عَلاحِدَہ (---فت ع ، کس مج ح ، فت د)(الف) صف۔
الگ الگ ، جُدا جُدا۔ چیونٹی اور جُوں میں میرا فتویٰ دینا بہ تحقیق کہ ان کے علاحدہ علاحدہ دو حکم ہیں۔ (۱۹۱۸ ، جلاءُالعینین ، ۲۹۳)۔ پاکستان اور ہندوستان علاحدہ علاحدہ ملک بن جانے پر بھی اس محبت میں بال نہیں پڑا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۱۳)۔ (ب) م ف۔ **جُدا جُدا طور پر ، الگ الگ طریقے سے۔** اس سے قبل ہر مسئلہ کو علاحدہ علاحدہ حاصل کیا جاتا تھا۔ (۱۸۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۱۳۰)۔ [علاحدہ + علاحدہ (رک)]۔

عِلاقا (فت نیز کس ع) امذ۔
رک : علاقہ ، لگاؤ ، تعلق۔

سہ تیری ٹھنڈی گرمی سے ظاہر ہے واعظ
کسی حور سے کچھ نہ کچھ ہے علاقا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۳)۔ [علاقہ (رک) کا ایک املا]۔

عِلاقائی (فت نیز کس ع) صف۔
علاقے کا ، کسی خاص علاقے سے تعلق رکھنے والا۔ علاقائی انتظامیہ اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اس جگہ کے باشندوں کے دلوں تک پہنچ سکے۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۴)۔ [علاقہ (بحذف ہ) + ائی ، لاحقۂ نسبت]۔

---طَرِیقَہ (---فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ۔
جغرافیائی موضوعات (علاقہ یا ماحول) کے مطالعے کا وہ طریقہ جس کی رُو سے منتخب علاقے یا خطے ایک یا ایک سے زیادہ خصوصیات میں مشترک ہوں۔ اس طریقے کو انگریزی میں ریجنل میتھڈ ... اور اُردو میں ۔ علاقائی طریقہ کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۰)۔ [علاقائی + طریقہ (رک)]۔

عِلاقائِیَت (فت نیز کس ع ، کس ء ، فت ی) امث۔
عصبیت یا منفی جانبداری کا وہ احساس جو کسی خاص علاقے کے لوگوں میں دوسرے لوگوں کے خلاف پایا جائے۔ صوبوں کی بحالی سے علاقائیت کو فروغ نہ ہونا چاہیے۔ (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ جولائی ، ۱)۔ [علاقائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عِلاقَہ (فت نیز کس ع ، فت ق) امذ۔
۱. (أ) **لگاؤ ، تعلق ، ربط ضبط ، رشتہ (خواہ دوستی ، دشمنی کا ہو یا کسی اور طرح کا)۔**

خدا واسطہ دوستی جو کریں
علاقہ نہ دنیاں کا دل بیچ دھریں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۳)۔

نہیں رہتے عاقل علاقے بغیر
کہیں میر دل کو دوانے لگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۵)۔

اس نے کہا کہ ہاں بھی ہووے گا لاکلام
ہم سے تجھے علاقہ ہے یا دشمنوں سے کام

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۲)۔ اب دنیا سے تمام علاقے منقطع ہو چکے تھے۔ (۱۹۳۵ ، غبار خاطر ، ۳۰)۔ (أأ)۔ **سروکار ، واسطہ ، نسبت ، مناسبت ، باہمی رابطہ۔**

اور اس خاطر کہ ان کے سب قصور
یا علاقہ رکھتے ہیں گے باغفور

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۸)۔

نسبت نہ سنی سے دو پتنگے کے تئیں
اس میں اور اس میں ہے علاقہ بھی کہیں

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵۹)۔ اسی علاقہ اور مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرۃ العین ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۸)۔ اس کو چتوڑ کے علاقہ میں عدل و داد سے علاقہ تھا۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۹۸)۔ طوطی نامہ تو متعدد داستانوں اور حکایتوں کا مجموعہ ہے اسے تمثیل سے کیا علاقہ۔ (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۲۱)۔ ۲. **حد ، سرحد نیز حد اختیار ، دائرۂ اختیار۔**

یہ تیرے میرے چراغوں کی ضد جہاں سے چلی
وہیں کہیں سے علاقہ ہوا کا لگتا ہے

(۱۹۸۳ ، مہر دو نیم ، ۱۷۳)۔ **ضلع ، پرگنہ ، صوبہ ، قلمرو ، عملداری۔** ہم جب ڈپٹی کلکٹر تھے تو علاقہ بھر ہم سے کانپتا تھا۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۸)۔ ایک ایسے علاقے میں جہاں لوگ ایک لسانی وحدت ہوں وہاں ترجمے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰)۔ ۳. (أ) **زمینداری ، جاگیر ، ریاست ، جائداد۔** اپنے علاقہ کے لوگاں یعنی عورت وغیرہ کی خبرداری نہیں کرتا ہے (تو) ... گنہگار ہے۔ (۱۵۶۳؟ ، رسالہ فقۂ دکنی ، ۱۳)۔

لکھ دیا عشق و محبت کا علاقہ ترے نام
آج پہونچا یہ شہ حسن کا فرماں مجھ کو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۲)۔

لوں علاقہ عشق کا خلعت شہادت کا ملے
نقد جاں دیدوں کہ پہلی قسط میں بیباق ہو

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۷)۔ مہاجن اٹھ کھڑے ہوئے اور علاقہ پر روپیہ قرض دے دیا۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۵)۔ (أأ) **حق ملکیت ، حق قبضہ ، کاروبار (پلیٹس)۔** ۵. **ذریعۂ معاش ، نوکری ، ملازمت نیز عہدہ ، منصب۔** علاقہ پیشکاری حضور تحصیل ضلع فرخ آباد کے کہ اتفاق ہے کہ پیشتر سے اس شہر فرخ آباد میں تھا۔ (۱۸۳۹ ، دستورالعمل انگریزی (ترجمہ) ، ۱)۔ ان کے تحت میں پندرہ بیس روپیے مشاہرے کے علاقے ہیں۔ (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۲۲۰)۔ ۶. **محکمہ ، سررشتہ۔** کہیں مدرسے کے علاقے میں نوکر ہیں

(۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۱۷۲). ۷. **تحویل ، سپردگی (معاملے کی حاکم مجاز کو)**. عرض کیا میرا بھتیجہ چھوٹا ہے وہ میرے علاقے میں ہے اس کے مال سے مجھ کو کیا حلال ہے. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۳۳۹). ۸. **(ریاضی) کسی بند شکل (مثلث ، مربع وغیرہ) کا اندرونہ**. شکل ۳ ایک مربعی علاقے کو ظاہر کرتی ہے. (۱۹۸۸ ، ریاضی چوتھی جماعت کے لیے ، ۱۱۵). ۹ **حصہ ، ٹکڑا**. جسم پانچ علاقوں میں منقسم ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۱۹۵). [ع].

---اُٹھ جانا محاورہ.
تعلق نہ رہنا ، قطع تعلق ہو جانا (نوراللغات).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
روپوش ، چھپا ہوا ، حراست میں لیا ہوا (ملزم وغیرہ). وہ ساتھی جو گوگیرہ میں علاقہ بند تھے راتوں رات دریائے راوی پار کر گئے ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۲۱). [علاقہ + ف : بند ، بستن = باندھنا].

---توڑْنا محاورہ.
تعلق توڑنا ، قطع تعلق کرنا ، واسطہ ختم کر دینا.

توڑ دے دل سے علاقے مال کے
جانبِ حق چاہیے جانے تجھے

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۰۱).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
علاقہ توڑنا (رک) کا لازم ، تعلق ٹوٹنا ، واسطہ ختم ہونا ، رشتہ منقطع کرنا. وہ علاقہ کہ میرے اور تیرے درمیان ہے ہرگز نہ ٹوٹے گا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۶۵).

---جات امذ ؛ ج.
علاقے ، مختلف علاقے. مرکبات کے دونوں ٹکڑوں کو الگ الگ لکھا جانے کا جیسے اسلحہ جات ، بیرون جات ... علاقہ جات ، عکسہ جات. (۱۹۷۹ ، اردو املا ، ۳۰۸). [علاقہ + ف : جات ، لاحقۂ جمع].

---چُھٹْنا محاورہ.
تعلق جاتا رہنا ؛ علاقے کا کورٹ آف وارڈس سے واگزار ہونا (مہذب اللغات).

---دار صف ؛ امذ.
۱. **رشتہ دار ، قرابتی ، قرابت دار ، عزیز**. ایک عالم علاقہ دار زیادہ رکھتا تھا اور آمدنی تھوڑی. (۱۹۳۳ ، گلستان (علی خان) ، ۱۷). ۲. **مقرب ، علاقے کا دوست**. اگر بادشاہوں کے مصاحب اور علاقے دار کوئی چیز آپ کے پاس لا کر کہیں کہ یہ حلال کمائی کی ہے آپ قبول فرمائیں (گے) یا نہیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۰۹). ۳. **بڑا زمیندار ، حاکم ضلع**. مسلم لیگ کی انتظامی کمیٹی بڑے بڑے زمینداروں اور علاقہ داروں سے بالکل خالی کر لی جائے. (۱۹۰۱ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۷۶). وہ ضلع گونڈہ کے ایک علاقہ دار کی لڑکی تھی. (۱۹۸۲ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگاری ، ۹۷). [علاقہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---رَکْھنا محاورہ.
تعلق رکھنا ، واسطہ رکھنا ، نسبت رکھنا. جس عضو سے جو طاقت علاقہ رکھتی ہے بجا لاوے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷). یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تم پادریوں سے علاقہ نہ رکھو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰۰). وہ چاہتے تھے کہ چاچا جی عدنان کے بیٹے سے کوئی علاقہ نہ رکھیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۲۰).

---رَہْنا محاورہ.
تعلق رہنا ، مطلب رہنا ، لوث رہنا.

دونوں سے علاقہ نہ رہا چاہ کے تم کو
جنت کے نہ دوزخ کے ہونے والے قیامت

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۳۶).

---قَطْع کَرْنا محاورہ.
رک : علاقہ توڑنا ، تعلق ختم کرنا.

جب علاقہ قطع کرتے ہو تو کیوں چپکا رہوں
تیز مجھ پر بے سبب مقراض لاہو میں نہ ہوں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۸).

---قَطْع ہونا محاورہ.
علاقہ قطع کرنا (رک) کا لازم ، تعلق کا منقطع ہونا ، سلسلہ باقی نہ رہنا (مہذب اللغات).

---مُتارِکَہ کس صف (---ضم م ، کس مع ر ، فت ک) امذ.
ترک کیا ہوا یا چھوڑا ہوا علاقہ ، غیر آباد علاقہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو ، لاوارث زمین ؛ (فوجی) دو حریفوں کے مورچوں کے درمیان کی زمین (انگ : No' Mansland). دینیات اور سائنس کے درمیان ایک علاقۂ متارکہ ہے ، جس پر ہر دو جوانب سے یلغار کا ہر وقت امکان ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۳۵). [علاقہ + متارکہ (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف ؛ امذ.
تعلق رکھنے والا ، رشتہ دار ، عزیز. اتفاقاً کوئی علاقہ مند اس کا وہاں موجود تھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۹). [علاقہ + مند ، لاحقۂ صفت].

---نُمُو کس اضا (---ضم نیز فت ن ، و مع) امذ.
(حیوانیات) انثیہ کے اناثی علاقے سے پیچھے کا حصہ جس میں اناثی خلیے آ کر مادر منوی خلیے بناتے ہیں (ماخوذ : حیوانے نمونے (غیر فقاریے) ، ۲۵۳). [علاقہ + نمو (رک)].

---وار م ف.
علاقے کے تسلسل سے ، علاقے یا صوبے کے مطابق. مؤلف نے علاقہ وار شعراً کے حالات بھی لکھے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۶۹۲). [علاقہ + وار ، لاحقۂ تمیز].

---واری صف ؛ م ف.
ہر علاقے کا ، مختلف مقامات کا. سلسلے کے ساتھ بہت گہری علاقہ واری تحقیق کرنی پڑے گی. (۱۹۶۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۲). [علاقہ وار + ی ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

۔۔۔وارِیَت (۔۔۔کس بج ر ، فت ی) امث.
رک : **علاقائیت ، علاقے کی نسبت سے طرفداری.** علاقہ واریت کے نعروں کی انسان دشمنی کے خلاف جہاد کو اوّل و آخر کسوٹی ٹھہرایا جا سکے. (۱۹۷٦ ، توازن ، ۱۹۷). [علاقہ وار + یت ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ہونا محاورہ.
۱. **تعلق ہونا ، سروکار ہونا ، واسطہ ہونا ، نسبت ہونا.** ایک شخص کو ماں اور بہن کے سوا کسی سے کچھ علاقہ تک نہ تھا.(۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱۱) . ہم کو صرف یہ معلوم ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ ایک لگاؤ اور علاقہ ہے.. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ۳، ۴۸۳). ۲. **علاقہ ملنا ، جاگیر ملنا** (مہذب اللغات).

عِلاقَہ (کس ع ، فت ق) امذ ؛ ج ؛ علاقے.
کسی چیز سے بندھی یا لٹکی ہوئی چیز ، پھندنا ، کسی تار یا ڈوری سے پروئے ہوئے موتیوں کی لڑی وغیرہ ، سلک ، مالا.

علاقے ریشمی تھے گوہر افشاں
پروئے جس میں مروارید غلطاں

(۱۷۳۷ ، گنج الاسرار ، ۲۸).

اس کا منکر ہو سکے کیونکر کوئی
اس علاقے میں ہے الجھا ہر کوئی

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۹۷). رخصت کے وقت خلعت و اسپ مع ساز طلا ، جمدھر مرصع معہ علاقۂ مروارید کے مرحمت کیا. (۱۹۱۰ ، امرائے ہنود ، ۲۳۰). [ع].

۔۔۔بَنْد (۔۔۔فت ب ، سک ن) امذ.
۱. **وہ کاریگر جو زیور میں ڈورے ڈالتا ہے یا زیور کے کئی حصّوں کو ڈورے میں پرو کر گلے میں ڈالنے کے قابل بناتا ہے ، پٹوا.**

وہ طفلِ علاقہ بند بولا مجھ سے
رشتۂ حسرت نہ کر تو پیدا مجھ سے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۹۵۵). فصل اٹھائیسویں علاقہ بندوں کے فن میں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۹). دکانوں کے نیچے متصل علاقہ بند بیٹھے ہوئے تھے ، عمدہ گہنا گوندھتے تھے. (۱۸۸۳ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۹). ایک علاقہ بند کا لڑکا دریائے جمنا میں نہانے کے واسطے گیا تھا . (۱۹۳۲ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۰). ۲. **(پٹواگری) تلوار لٹکانے کا بند** (ا پ و ، ۳ : ۷۹). [علاقہ + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا ، منسلک کرنا].

۔۔۔بَنْدی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث.
علاقہ بند (رک) کا کام یا پیشہ ، پٹوے کا کام یا پیشہ. بعض شعراء کے مکسب یہ تھے علاقہ بندی ، کتبہ نویسی ... ابریشم فروشی وغیرہ وغیرہ. (۱۹٦۵ ، مباحث؛ ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۳۸۰). [علاقہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔دَسْتار کس اضا(۔۔۔فت د ، سک س) امذ.
صافہ یا پگڑی کا طرّہ یا شملہ (ماخوذ : نوراللغات). [علاقہ + دستار (رک)].

عَلالَت (فت ع ، ل) امث.
بیماری ، روگ ، عارضہ ، مرض. مگر علالت کی خبر آئی تو ضرور تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۸). صحت کے ساتھ علالت ... خوشی کے ساتھ غم اور آزادی کے ساتھ قید وابستہ ہیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ٦۲). سلیم اللہ خاں ... علالت کی وجہ سے شملہ وفد میں شامل نہ ہو سکے تھے. (۱۹۸٦ ، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۰). [ع].

عَلّام (فت ع ، شد ل) امذ.
بہت جاننے والا ، بہت علم رکھنے والا ، بڑا دانا.

کہیا ہوں و علّام روشن ضمیر
کہیں عشق کا گھر سو ہو عزیز

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ ، ۲۲).

مرے باپ ہُن کا سو علّام تونچ
کر تہار ہو راز کوں فام تونچ

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۳).

درس میں تیرے اے شیخِ علّام
پیر عقل ایک کودکِ جاہل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).

نہ مجھے عیش ہے میٹھا نہ ہے آرام لذیز
ہاں اگر ہے تو غمِ خالقِ علّام لذیز

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۵۷). [ع].

۔۔۔اُلْغَیب / اُلْغُیُوب (۔۔۔ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین/ضم غ ، و مع) صف.
دانائے غیب ، غیب کی باتوں کا بدرجۂ غایت علم رکھنے والا ، دانائے عظیم ؛ مراد : خدائے تعالیٰ.

تجھ سے روئے بحث کس کو غیر علّامُ الغیوب
اس جگہ جبریل ساکتِ عقلِ اوّل لاجواب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹). میرا مالک علام الغیوب دل کی بات جانتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب اردو (ترجمہ) ، ۱۸).

حشر ہے اور داورِ محشر ہے علّام الغیوب
تم چھپالو قتل اب میں لے تو دعویٰ کر دیا

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲٦).

بیشک علام الغیب ہے تو دانا بینا لاریب ہے تو
بےعیب ہے تو اور بےپروا ، سبحان اللہ سبحان اللہ

(۱۹۸٦ ، ساز حجاز ، ۱۱۹). [علّام + رک : ال (۱) غیب (رک) + غیوب (غیب (رک) کی جمع)].

عَلّاما (۔۔۔فت ع ، شد ل) امذ.
رک : **علّامہ جو صحیح اور مستعمل ہے.**

کوئی کہتا کسی کو علّاما
کوئی کہتی کہ چپ ہی رہ ماما

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۱۲۱). [علّامہ (رک) کا ایک املا].

عَلامات (فت ع) امث ؛ ج.
نشانات ؛ آثار. ہیں ہمارے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ہم

علامات ہی سے مخصوص کرتے ہیں. (۱۹۳۵ء ، علم الاخلاق ، ۵۷). لاجک گیٹ کے لیے ... مخصوص علامات استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۸۰ء ، ٹرانسسٹرز ، ۲۷۲). [علامت (رک) کی جمع].

---اِختِصارِیَہ کس صف (---کس ا ، سک خ ، کس مج ت ، ر ، فت ی) امذ ، ج.
(مساحت) **جمع ، تفریق اور ضرب کے نشانات.** علامات اختصاریہ تو یہ ہیں + علامتِ جمع - تفی × ضرب. (۱۹۰۷ء ، تشریح المساحت، ۲). [علامات + اختصار (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---حَذف کس اضا (---فت ح ، سک نیز فت ذ) امث ، ج.
(کتب خانہ) **وہ تین نقطے (...) جن سے بعض الفاظ کا حذف ہونا ظاہر ہو علاماتِ حذف کہلاتے ہیں** (نظام کتب خانہ ، ۳۲۵). [علامات + حذف (رک)].

---وَقف کس اضا (---فت و ، سک ق) امث ، ج.
سکتہ ، رابطہ ، ختمہ وغیرہ. بمقام کلکتہ گلستان معہ اعراب اور علامات وقف کے چھپوائی تھی. (۱۸۸۶ء ، حیات سعدی ، ۷۹). [علامات + وقف (رک)].

عَلامَت (فت ع ، م) امث.
۱. (اَ) **وہ چیز جو کسی امر یا چیز کے وجود کی طرف اشارہ کرتی ہو ، نشان ، پتا.**

سلام ایسا جو او سلامت اچھے
جو اس آشنائی علامت اچھے

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۲۷).

تو پھر اس سے صاحب سلامت نہیں
مروت کی اوس سے علامت نہیں

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۶). نشان فاعل اور علامت مفعول ... دریافت کی. (۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۹۳).

سر کٹنے کی اعدا کے علامت نظر آئی
لوہے کی سپر بھی نہ سلامت نظر آئی

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶). ناٹ اپریشن ظاہر کرنے کے لیے... علامت استعمال کرتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے، ۳۰). (اا) (ادب) **کوئی شے ، کردار یا واقعہ جو بطور مجاز اپنے سے ماورا کسی اور شے کی نمائندگی کرے نیز استعارہ جو اپنی لغوی حدود سے ماورا کسی اور چیز کی نشاندہی کرے.** کثرت کے باعث ... استعارہ یا علامتیں اپنی ندرت کھو بیٹھی ہیں. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۰). ۲. **پہچان ، شناخت.** صرف مسلمان ہونا قومیت کی علامت ہوگیا ہے. (۱۸۹۸ء ، سرسید، مضامین ، ۳۵). وہ صرف اسی علامت سے مسلمان خیال کیے جاتے ہیں کہ مُردوں کو دفن کرتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، مقالات شبلی ، ۲ : ۱۰). ایک عظیم شاعری کی علامت بھی یہی ہے. (۱۹۷۶ء ، مراثی انیس : حیات اور شاعری ، ۸۳). ۳. (ا) **آثار ، نشان.**

علامت قیامت کی پیدا ہوئی
زمیں جور آکا ہو میدان ہوئی

(۱۹۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵۸).

علامت قیامت کہیں یہ بنی
نکل جا زمیں تیں جا آدمی

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۵۷).

چاہ کا دعویٰ سب کرتے ہیں مانیے کیوں کر بے آثار
اشک کی سرخی زردی منہ کی عشق کی کچھ تو علامت ہو

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۵۵).

دم رُکتے ہی سینے سے نکل پڑتے ہیں آنسو
بارش کی علامت ہے جو ہوتی ہے ہوا بند

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۸۶).

یہ باہمی عداوت　　مٹنے کی ہے علامت

(۱۹۲۶ء ، طلیعہ ، ۱۳). (اا) **دلیل ، مظہر.** یہ اس بات کی علامت تھی کہ غول کی سرداری خالی ہے. (۱۹۰۱ء ، جنگل میں منگل ، ۵۱). اس شہر کو فتح کر لیا تو یہ تسخیر اس بات کی علامت تھی کہ سارے صوبے میں مزاحمت کا خاتمہ ہو گیا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۳). (ااا) **محرک ، باعث ، سبب.** یہ نظمیں ذاتی کرب کے حوالے سے اپنے خد و خال وضع کرتی ہیں اور حضور سے عشق کا گداز ، ان کی علامت بنتا ہے. (۱۹۸۸ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ دسمبر ، ۱۱). ۴. **وہ نشان جن سے حروف کی حرکتوں کو ظاہر کیا جائے ، اعراب ، ماترا.** الف ممدودہ پر علامتِ مد ضرور ہوا کرتی لیکن ہائے ہوز کو اگر کبھی دو چشمی شکل دیتے تو اس مقام پر جہاں وہ مخلوط التلفظ نہ ہوتی. (۱۹۳۵ء ، اردو ، اپریل ، ۲۲۶). ۵. **شناخت کا نشان جو کارخانے وغیرہ کی طرف سے لگایا جائے ، چھاپ ، مہر ، لیبل ، ٹریڈمارک.** یہ کوزہ گروں کے مخصوص نشان یا علامتیں تھیں شاید ٹریڈ مارک. (۱۹۸۷ء ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۲۱۶). ۶. (الجبرا) **جمع تفریق ضرب تقسیم ، صفر وغیرہ کا نشان.** مجزور پر علامت صفر کی کیجے. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۹). اس پر ہندسہ علامت قوتِ دوم تحریر کرنا زاید ہے. (۱۹۰۷ء ، تشریح المساحت ، ۳۲). ۷. (کتب خانہ) **اعداد (آواز) وغیرہ کو ظاہر کرنے والا وہ مختصر نشان جو کتب خانہ میں کتاب کا مقام معین کرنے میں مدد دیتا ہے** (Notation). عمدہ علامت کو صاف اور بجنسہٖ مقاصد مہیا کرنے چاہیں. (۱۹۷۰ء ، نظام کتب خانہ ، ۳۲۲). ۸. (صحافت) **وہ نشان جو بطور ہدایت مسودے پر لگایا جاتا ہے تاکہ کاتب جان لے کہ کون سا مواد کس طرح لکھنا ہے ، مثلاً تیر کا نشان جو جاری ہے کے لیے مخصوص ہے.** اگر جملے کے درمیان میں کچھ الفاظ چھوٹ گئے ہوں تو متعلقہ جگہ پر علامت دے کر وہ الفاظ لکھنے ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۲۳۶). ۹. (مجازاً) **آلۂ تناسل.** غلام نے پہلے ہی اپنی علامت کاٹ کر ڈبیا میں بند کر کے سربہ مہر سرکار کے خزانچی کے سپرد کر دی تھی. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳۷). ۱۰. (طب) **مرض کی نشانی ، بیماری کے آثار.**

سبب یا علامت گر ان کو سمجھائیں
تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں

(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۱۰). ۱۱. **میل کا پتھر ، فاصلے کا نشان جو سڑک پر لگایا جائے ، کھوج ، سراغ** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۲. **جھنڈا (عموماً سوار فوج کا) ، علم ، امتیازی نشان (کسی رئیس یا سردار کا)** (پلیٹس). [ع].

---اِتّصال کس اضا(---کس ا ، شدت بکس مج) است.
(کتب خانہ) **وہ سیدھا خط (ـــ) جو نام اور سرنام میں فرق کرنے کے لیے درمیان میں کھینچا جائے ، نشانِ الحاق (انگ:).** انگریزوں کے بعض خاندانی نام مرکب ہوتے ہیں اور ان کے درمیان علامتِ اتّصال (ـــ) ہوتی ہے.(۱۹۷۰ ، تنظام کتب خانہ ، ۱۹۹). [علامت + اِتّصال (رک)].

---اِضافَت کس اضا(---کس ا ، فت ف) است.
(قواعد) کا ، کی ، کے،را ، رے ، ری اور نے ، نی وغیرہ جو حالت اضافی کے لیے استعمال ہوتے ہیں نیز زیر (ـــِـ) جو فارسی تراکیب میں مستعمل ہے. یہاں بھی پالکی کے بعد علامت اضافت یعنی (کے) مقدر ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۷۷). [علامت + اضافت (رک)].

---بَرپا ہونا محاورہ.
علامت ظاہر ہونا ، آثار پیدا ہونا (مہذب اللغات).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) است.
اشاری طرز میں پیش کرنا یا نشان سے ظاہر کرنے کا عمل. علامت بندی کا عمل انسانی نفس کا اعلٰی ترین وظیفہ ہے.(۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۳۰۹). [علامت + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُلُوغ کس اضا(---ضم ب ، و مع) است.
جوانی کی نشانی ، جیسے : مونچھوں کا نکلنا (فرہنگ آصفیہ). [علامت + بلوغ (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) است.
شاعری اور مصوّری کی وہ روش یا طرز جس میں اشیا اور خیالات کو اصل رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اشارات اور نشانات سے کام لیا جاتا ہے (انگ: Symbolism). آج جدید افسانے میں علامت پسندی ایک باقاعدہ رجحان کی صورت اختیار کر چکی ہے. (۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۲۵۰). [علامت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَذْکیر و تانِیث کس اضا(---فت ت ، سک ذ ، ی مع ، و مج ، ی مع) است.
نر و مادہ کی پہچاننے کی نشانی (فرہنگ آصفیہ). [علامت + تذکیر (رک) + و (حرفِ عطف) + تانیث (رک)].

---تَساوی کس صف(---فت ت) است.
(ریاضی) دو سیدھے خط جو اوپر تلے کھنچے ہوں ، مساوی ہونے کا نشان ، برابری کا نشان (=). تمام رقموں کو ایک طرف منتقل کر دیتے ہیں اور علامت تساوی کے دوسری طرف صفر رہ جاتا ہے.(۱۹۲۱ ، ترسیمات ، ۴۴).[علامت + تساوی (رک)].

---دَسْتخَط کس اضا(---فت د، سک س ، ت، فت خ)امث.
خط جو دستخط کے اوپر یا نیچے کھینچا جائے (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [علامت + دستخط (رک)].

---سازی است.
کسی شے کی پہچان کے لیے نشان بنانا ، نشان مقرر کرنا. علامت سازی انسان کی فطرت ہے ، یہ اس دور کا ہی عجوبہ نہیں ہے. (۱۹۷۳ ، نظر اور نظریے ، ۶۸). [علامت + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فاعِل کس اضا(---کس ع) امث.
(قواعد) وہ حرف (حرفِ نے) جو بطور علامتِ فاعل آتا ہے. میں کے بعد علامت فاعل یعنی (نے) مقرر ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۷۲). نے ... یہ علامت فاعل کے ساتھ ہر جگہ ہی آتی ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۰۸). [علامت + فاعل (رک)].

---لَگانا ف م ؛ محاورہ.
نشان زد کرنا ، مہر لگانا ؛ کسی کام کے لیے مخصوص کر دینا ، ٹھپہ لگانا. جس کے ہاتھ لگیں گے ان کو ذلیل کرے گا ، اور ان پر غلامی کی علامتیں لگا دے گا.(۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۸۰)].

---مَفْعُول کس اضا(---فت م ، سک ف ، و مع) امث.
وہ حرف (کو) جو بطور علامت مفعول آتا ہے. تیں بروزن یقیں علامت مفعول محاورۂ قدیم اب یہاں پر (کو) بولتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳). یہ خیال رہے کہ یہاں «پر» اور «سے» علامت مفعول ہیں. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۱۱). [علامت + مفعول (رک)].

---مُقَرَّر کَرْنا ف م.
مُہر لگانا (مہذب اللغات).

---مَرْدی کس صف(---فت م) امث.
مردِ ہونے کی نشانی ، مرد ہونے کی پہچان (مہذب اللغات). [علامت + مرد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نِگار (---کس ن) امذ.
اشاراتی اُسلوب میں لکھنے والا ، اشاری طرز کا ادیب و شاعر یا مصور ، وہ مصنف جو اشیا اور خیالات کو اصل رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اشارات اور نشانات سے کام لے. اس طرح علامت نگاروں میں بھی ایک ایسا حلقہ پیدا ہو گیا جس نے ... علامتوں سے مستقبل آفرینی کا کام لینا شروع کیا. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۰۹). [علامت + ف : نگار ، نگاشتن - نقش کرنا ، لکھنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
شاعری اور مصوری وغیرہ کی وہ طرز جس میں اشیاً اور خیالات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اشارات اور نشانات سے کام لیا جاتا ہے ، اشاریت (انگ : Symbolism). روایتی غزلوں سے لے کر جدید ترین علامت نگاری اور تمثال آفرینی میں انہوں نے جگہ جگہ ایک عجیب سلیقہ کا ثبوت دیا ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۹۲). [علامت نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نویسی (---فت ن ، ی مع) اِمث.
تصوری رسم الخط جو مکمل تصویر کے بجائے اُلٹی سیدھی لکیروں پر مبنی ہوتا تھا ، یہ قدیم مصر میں رائج تھا (Ideography). علامت نویسی کا استعمال عام ہو گیا کیونکہ تصویر نویسی کے مقابلے میں یہ خط جدید تھا. (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۷۰).[علامت + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وقف کسی اضا(---فت و ، سک ق) امث.
(تحرری) تحریر میں دو جملوں یا کلام کے درمیان تھوڑے ٹھہراؤ کا نشان جس کے لیے مختلف علامات مقرر ہیں (ا پ و ، ۳ : ۲۰۷).
[علامت + وقف (رک)].

عَلامَتی (فت ع ، فت م) صف.
علامت (رک) سے منسوب ، اشاراتی (انگ : Symbolism). تمام مذہبی تصورات علامتی اور مشتاق ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، خلیفہ عبدالحکیم ، ۱ : ۹۹). ساری دنیا کو معلوم تھا کہ ... یہ ایک علامتی لڑائی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۶). [علامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---افسانہ (---فت ا ، سک ف ، فت ن) امذ.
(ادب) وہ کہانی جس کے کردار ، واقعات اور مقامات وغیرہ دوہری معنویت کے حامل ہوں یعنی کہانی اس قابل ہو کہ معانی کی دو سطحوں پر ایک بامعنی اور مربوط کہانی معلوم ہو ، معانی کی ایک سطح ظاہری ہوتی ہے جسے ہر قاری سمجھ سکتا ہے اور دوسری وہ جو علامات کی توجیہہ و تاویل سے وجود میں آتی ہے اور معانی کی یہی سطح ہے جو مقصود ہوتی ہے. اکثر علامتی افسانے ... ابلاغ میں ناکام ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵). [علامتی + افسانہ (رک)].

---رَمز (---فت ر ، سک م) امذ.
علامت نگاری ، اشاریت. کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے جنت سے نکالے جانے کو علامتی رمز (سمبولزم) کے طور پر استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۷۷ ، روح اقبال ، ۱۶۳). [علامتی + رمز (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث.
(ادب) اشاروں ، کنایوں کا اسلوب. غزل علامتی زبان میں لکھی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۵۵). [علامتی + زبان (رک)].

---کہانی (---فت ک) امث.
رک : علامتی افسانہ. نیو انگلینڈ ... اسطورہ یا علامتی کہانی ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۳۳). [علامتی + کہانی (رک)].

عَلامَتِیَت (فت ع ، م ، کس ت ، فت ی) امث.
علامت نگاری ، اشاریت. یہ ادب اذعانی بیانات ، وہمی علامتیت اور عرفانی کی تفصیل کے بارے میں نہایت بلند پرواز تخیل کے خیالات پر مشتمل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۸). نئے دور کے افسانہ نگاروں میں ایک اور رجحان یا میلان علامتیت یا اشاریت ہے. (۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۲۳۶). [علامتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَلامَہ (فت ع ، م) امذ.
رک : علامت (بلفظ). [ع].

عَلّامَہ (فت ع ، شد ل ، فت م) (الف) صف ؛ امذ.
۱. بہت جاننے والا ، بڑا عالم ، بہت دانا.

نپایا سو مذکور مجکوں توں بول
کہیا تب او علامہ اسدعات کھول

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۹).

علی شاہ علامہ او ات بلی
کمینہ ہے شاگرد جس بو علی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳).

ایک جانب میں نٹ کا ہنگامہ
فن میں اپنے ہیں سخت علامہ

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۱۹).

مفت آبروئے زاہد علامہ لے گیا
اک مغ بچہ اتار کے عمامہ لے گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷).

ناظم و ناثر و فرزانہ و دانا و ادیب
عالم و عاقل و علامہ ہر اک ماہر فن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹). باپ دادا ، چچا سبھی علامہ اجل تھے. (۱۹۳۶ ، نگار ، ۳۰ ، ۳ : ۱۲). جن کو مصلح زبان یا علامہ بننے کا شوق یا دعویٰ تھا. (۱۹۷۲ ، صدرنگ (مقدمہ) ، ۱۰). **۲. (طنزاً) نہایت چالاک مرد ، مکار آدمی** (نوراللغات). **(ب) امث. نہایت عیار و چالاک عورت ، بیباک اور شوخ چشم عورت.**

عربی بت وہ شوخ علامہ   صندلی رنگ و صندلی جامہ

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۸۷). یہ علامہ بڑھیا ہر وقت لگاتی بجھاتی رہتی تھی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۱۳). ایک علامہ بڑی قطامہ ، جہاں دیدہ ، عمر رسیدہ. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۶). [ع : (ع ل م)].

---دَہر کسر اضا(---فت مع د ، سک ہ) صف.
۱. اپنے زمانے کا بہت بڑا عالم اور فاضل ، یکتائے زمانہ عالم؛ ہمعصروں میں منتخب عالم. جیسا کہ اسی علامۂ دہر نے اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل لکھا تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۳۸). یہ چاروں بچے باقاعدہ تعلیم حاصل کر کے علامۂ دہر بنے. (۱۹۲۸ ، میرزا حیرت ، سوانح عمری امام اعظم ، ۶۹). **۲. (مجازاً) نہایت چالاک و عیار.**

علامۂ دہر ہے وہ فتنہ انگیز
اللہ رے اس کی وہ نگاہیں خوں ریز

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۳۳). زال دنیا عجیب چیز اور عجیب طرح کی علامۂ دہر ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۹۳). بیوی ایسی علامہ دہر ہیں کہ ان کو خاطر میں نہیں لاتیں. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، حسن نظامی ، ۵۳). [علامہ + دہر (رک)].

ـــٔـ روزگار کس اضا(ـــو مع ، سک ز) صف.
رک : علامۂ دہر. اُن کے مؤلف علامۂ روزگار اور امام فن ہو گئے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴). ایک عورت ... علامۂ روزگار تھی فارسی علوم اور قدرے عربی میں بھی دخل رکھتی تھی. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۲۱). [علامہ + روزگار (رک)].

ـــٔـ زَماں کس اضا(ـــفت ز) صف.
رک : علامۂ دہر. نور جہاں کو علامۂ زماں گزری ہے مگر اُس کے بس میں جو بادشاہ آ گیا تھا اس کے بعض بڑے نتیجے پیدا ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۷۸). [علامہ + زماں (رک)].

ـــٔـ عَصْر کس اضا(ـــفت ع ، سک ص) صف.
رک : علامۂ دہر. ہر کبہ وہ مہ کے پاس وہ زبان درازی میں علامۂ عصر اور مشہور تھی . (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۵) . شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ میں ایک شخص بڑے علامۂ عصر تھے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۹). [علامہ + عصر (رک)].

ـــٔـ وَقْت کس اضا(ـــفت و ، سک ق) صف.
رک : علامۂ دہر. علامۂ وقت کا وہ سر ... ڈاکٹر انصاری کے بوٹ پر جھک گیا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۹۵). [علامہ + وقت (رک)].

عَلّامی (فت ع ، شد ل) صف ؛ امذ.
بڑا عالم ، بہت جاننے والا ، علامہ (بطور طنز مستعمل). دینِ الہیٰ کے اصول کی علامی سے تعلیم پانے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳۵). جب کسی اخباری کاغذ کی شامت آتی ہے اور علامی قہامی مسٹر رپورٹر اسکے متعلق کاغذی پھندا تیار کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۱۰). [علامہ (رک) کا عرف].

عَلامِیَّت (فت ع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
علامیت ، علامت نگاری (انگ : Symbolic). علامیّت میں ایک نئی دلچسپی ہمارے زمانے کی خصوصیات میں سے ہے . (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۵۳). [علامیہ (بحذف ہ) + ت ، لاحقۂ تانیث].

عَلامِیَّہ (فت ع ، کس م ، شد ی بفت).(الف) امذ.
رک : علامت. یہ علامیہ وہ اکثر و بیشتر ... نظامِ علائم سے اخذ کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۹۱). (ب) صف.
رک : علامتی. علامیہ ادب انسان کے عقائد و اوہام کی تاریخ رفتہ میں جھانک کر دیکھتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۲۰). [علامہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یہ ، لاحقۂ صفت].

عَلانی (فت ع) صف.
کُھلا ہوا ، بالکل ظاہر اور واضح ، عیاں ، ظاہری طور پر (پوشیدہ کی ضد).

تعرض اب نہیں ہے مجکو اصلاً
علانی حکم ہے یہ سب پر اپنا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۶۰۶). [ع].

عَلانِیَہ (فت ع ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد).(الف) م ف.
کُھلم کُھلا ، کھلے خزانے ، ظاہر طور پر. ایک شخص خاص یا فرقہ خاص کا علانیہ ذکر نہ کرے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۱).

خفا ہو کر ہوئے احمد برآمد
علانیہ ہوا ارشاد احمد

(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۶۸). اپنے معاصرین سے علانیہ ممتاز ہے. (۱۹۰۱ ، افادات مہدی ، ۴۴). لوگوں سے علانیہ پیسے بٹورتا ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۵۴). (ب) صف.
کُھلا ہوا ، واضح ، عیاں (ماخوذ : پلیٹس). [علانی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

عِلاوا (کس نیز فت ع) م ف (قدیم).
رک : علاوہ.

کایا میں بھری وہاں سوں کاوا
کایا نہ اگن بھریا علاوا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۱). [علاوہ (رک) کا قدیم املا].

عِلاوَہ (کس نیز فت ع ، فت و) م ف.
۱. مزید ، اور ، اور بھی (اشتمال کے لیے مستعمل). بادشاہت تو تیرے باپ کی موجود ہے ، علاوہ اب تو میرے بیٹے کی جگہ ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷). اب ان دو باپ بیٹوں کے علاوہ حضرت یوسف کے معاملے میں ایک تیسری چیز بھی شامل تھی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۳). ۲. بُجز ، سوا (استثنا کے لیے مستعمل). علاوہ اژدر خان مردود کی تعریف کے اور کچھ کہتے نہیں ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۵۳). (ب) امذ. وہ چھوٹا (اضافی) بوجھ یا سامان جو (سامان سے لدے اونٹ یا گھوڑے کے) اوپر رکھا ہو ، بڑے بوجھ پر چھوٹا بوجھ ، مزید اضافہ (پلیٹس). [ع].

ـــ اَزِیں (ـــفت ا ، ی مع) م ف.
اس کے ماسوا ، مزید برآں. علاوہ ازیں نئی نئی اصناف کے ساتھ ذہن کا تعارف ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۳). [علاوہ + ازیں (رک)].

ـــ اِس کے (ـــکس ا) م ف.
مزید یہ کہ ، اس کے سوا (پلیٹس).

ـــ بَراں (ـــفت ب) امذ.
رک : علاوہ بریں. علاوہ براں آپ خواجہ صاحب سے کچھ سلوک بھی کرتے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۶۶) [علاوہ + براں (رک)].

ـــ بَرِیں (ـــفت ب ، ی مع) م ف.
مزید یہ کہ ، مزید برآں ، اس کے علاوہ. علاوہ بریں اب ہندوستان کا تعلق براہ راست تاج برطانیہ سے ہوگیا . (۱۸۵۹ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۲۴۵). علاوہ بریں دھوپ چھاؤں کے لحاظ سے بھی ان تصاویر میں اکثر نقائص نظر آتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مضامین پریم چند (فن تصویر)، ۳۵). علاوہ بریں ایک اور نقصان یہ ہوتا ہے کہ موسیقار کی تخلیقی صلاحیتیں مرجھا کر رہ جاتی ہیں. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۵۷۲). [علاوہ + بریں (رک)].

عَلائِق/عَلایِق (فت ع ، کس ء / کس ی) امذ ؛ ج.
۱. **علاقہ (رک) کی جمع ، تعلقات ، محبتیں نیز ذرائع ، وسیلے.**

علائق سورتے یکدبر تہی توڑائے
محبت رازق سمنے سوں جوڑائے

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۸۶).

پس آہستہ آہستہ وہ ذکر و فکر
بجاوے گی بطلی علایق کے تار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۶).

وہ زیست نہیں موت ہے اے داغ پھر اس کو
زندان علائق میں جو ہو کوئی جواں بند

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۶).

گو بار علایق سے وحشت تجھے وحشت ہے
لیکن ہے کہاں ممکن دنیا میں سبکدوشی

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۹۷). بہت سے ایسے اسباب و علایق ہیں جو انسان کی انفرادی زندگی پر موثر ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۲۳). ۲. **تعلق رکھنے والا ؛ مراد : وارث ، قرابت دار.** اللہ تعالیٰ فرمایا ہے ... یہ تھوڑا مال ہے اپنے علایق کے لیے چھوڑ دے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۱۸). [علاقہ (رک) کی جمع].

ـــ دُنْیَوی کس صف (ـــ ضم د ، سک ن ، فت ی) امذ ؛ ج.
دنیا کے تعلقات ، دنیا کے جھگڑے بکھیڑے ، وہ چیزیں جو دنیاوی زندگی سے تعلق رکھتی ہوں ، وہ چیزیں جن سے کسی کا دل اٹکا ہو. سب سے پیشتر ، علایق دنیوی سے آزاد ہونے کی تعلیم دیتے تھے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۴۷). حسرت پا عمل صوفی تھے ، اس لیے تمام عمر استغناء اور علائق دنیوی سے لاتعلقی کی عملی مثال بن کر جدوجہد جاری رکھی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). [علائق + دنیوی (رک)].

ـــ سِفْلی کس صف (ـــ کس س ، سک ف) امذ ؛ ج.
دنیا کے مال و دولت کی حرص و ہوس ؛ عزیز و اقارب سے وابستگی. روح علائق سفلی سے آزاد ہو کر ایک لامتناہی فضا میں پرواز کر رہی ہے. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات پطرس ، ۲۹۵). [علائق سفلی (رک)].

ـــ قَلْبِیَہ کس صف (ـــ فت ق ، سک ل ، کس مع ب ، فت ی) امذ ؛ ج.
دلی تعلقات ، تالیفات قلبی. تواتر و تسلسل مراسلات علائق قلبیہ کے لیے شرط نہیں ہیں. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۶۳۱). [علایق + قلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَلائِم/عَلایِم (فت ع ، کس ء / کس ی) امذ.
علامت (رک) کی جمع (اردو والوں کا تصرف) ، اشارات ، نشانات. میں نے دیکھا کہ نوجوان کے چہرے پر عزونیت کے علائم زیادہ گہرے ہو گئے. (۱۹۰۸ ، حکایت لیلیٰ و مجنوں ، سید سجاد حیدر ، ۲۹). الفاظ کھوکھلے اور معنے نہیں ہیں ، معانی کے نقوش اور تصورات کے علایم ہیں. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۳۵). [علامت (رک) جس کی یہ جمع ہے (بہ تصرف اردو)].

عَلائی (فت ع) صف ؛ امذ.
سلطان علاؤالدین خلجی سے منسوب ، علاؤالدین خلجی کا جاری کردہ سکہ. حوض علائی یا حوض خاص ، یہ حوض درحقیقت سلطان علاؤالدین کا بنایا ہوا ہے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۴۷). علاؤالدین خلجی کے طلائی سکہ کا نام علائی تھا. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دسمبر ، ۳۵). علائی دور کے نمونوں کو خالص عربی نمونوں کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، برق ، مقالات ، ۸۳). [علاؔ (علاؤالدین (عَلَم) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلائیَّہ (فت ع ، شد ی مع فت) صف.
اعلیٰ ، ارفع ، بلند. بوعلی سینا کی حکمت علائیہ محنا ہو کر رہ گئی. (۱۹۵۵ ، اختر جوناگڑھی ، مقالات ، ۱۳۳). [علاؔ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُلْبَہِ صُغَیْرَہ کس صف (ضم ع ، سک ل ، فت ب ، کس ہ ، فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ.
(لفظاً) چھوٹی ڈبیہ ؛ (طب) گردن کا ایک پٹھا. اوپر سے گوشت کو نشتر سے کھول دینا چاہیے اس کے بعد وہ آلہ جو علبہ صغیرہ کی طرح ہو داخل کرنا چاہیے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۶۹). [ع : علبہ + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عِلَّت (کس ع ، شد ل بفت) امث.
۱. **وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے وجود کا سبب ہو ، وجہ ، سبب.**

کہ علت برہ کا لیا ہیر منج
کیا سر نے بے تاب دوکھ چھیر منج

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۰).

علت نہیں فعل کوں ہو ظاہر
کیا اس کوں مقیم کیا مسافر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۴). حکمت طلوع و غروب و ظلمت و برودت و رطوبت شب میں کہ علت ان کی آفتاب ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۳). یوروپین مورخ ہر واقعہ کی علت تلاش کرتا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۵۶). وہ اشیاء اور وقوعات کو علت اور معلول کے رشتے سے دیکھتا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۶). ۲. **بیماری ، روگ ، مرض.**

کہ علت برہ کا لیا ہیر منج
کیا سر نے بے تاب دوکھ چھیر منج

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۰).

علت کوں اپس کے جانتا ہے
ملت کوں اپس سنبھالتا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۱). ایک شیر خارش کی علت میں مبتلا ہوا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۳). طعمہ دیں اور خیال رکھیں کہ ایک مرتبہ کے دینے میں تمام علت دفع ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۶۳). عشق ہی انسانی علتوں کا طبیب ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۴۳۵). ۳. **جھگڑا ، بکھیڑا ، پریشانی.** لہذا ان جانوروں کا پالنا علت سمجھا جاتا تھا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۳). ۴. **خراب اور ناکارہ چیز ، کوڑا کرکٹ (پلیتی).**

۵. لت ، بُری عادت.

جہاں جاتا ہے وہیں ایک کور دل کوں عین کرتا ہے
کھلیں آنکھیں تبھی لڑکے کی جب ہو دور یہ عِلّت

(۱۸۳۱ ، تماشا کرناٹکی ، د ، ۵۸). پیرجی غلام فرید صاحب کو ایک علّت یہ بھی تھی کہ پیران کلیر میں جو نیا فقیر آتا جھٹ اس کے مرید ہو جاتے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳). یہاں پر کھانے پینے کے ساتھ بول و براز ، پسینہ اور سوء ہضم کی علت لگی ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۳۹). ۶.(اُ) جُرم ، الزام. کوتوال ... چاہے تو تجھے چوری کی علت لگا کر قتل کرے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۱۱). ایک جنٹلمین «گلاسکو» کے متصل ایک پبلک باغ میں گھاس پر چلنے کی علت میں پکڑا گیا. (۱۸۹۷ ، انتخاب فتنہ ، ۹۹): وہ سرکاری ملازم تھا اور روپیہ غبن کرنے کی علت میں سزا پا چکا ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۲). (آ) پاداش ، بدلا ، عوض. ایسے جرموں کی علت میں وہ متعدد سزائیں جرم کے لیے تجویز کرے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۹). ۷. (تصوّف) تنبیہ حق کو کہتے ہیں جو بندے کے واسطے ہے خواہ وہ کسی سبب سے ہو یا نہو (مصباح التعرف ، ۱۸۰). ۸. (عروض) تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کسی جگہ واقع ہو ، بعض کا خیال ہے کہ سبب کے آخر حرف کو ساکن یا حذف کر دینا زحاف ہے اور باقی تغیرات علل اور بعض کل تغیرات کو زحاف کہتے ہیں اور جو تغیر صرف سبب کے حرف دوم میں واقع ہو ، اسے عِلّت کہتے ہیں. پس زحاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۳). علت اس تغیر کو کہتے ہیں جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کسی جگہ واقع ہو. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۴۳). ۹. (منطق) حوادث کے تسلسل میں وہ شے جس سے کوئی حالت پیدا ہوتی ہے کوئی ایسا امر اسکاناً پایا جاتا ہے جس کو کسی نہ کسی سبب سے ہم منفرد کر لیتے ہیں اس کو علت کہتے ہیں (مفتاح المنطق ، ۲ : ۱۵۳). ۱۰. (فلسفہ) ایسی چیز جس کے وجود سے کسی دوسری شے کا وجود اور جس کے عدم سے اس دوسری شے کا عدم لازم آئے نیز اس شے کا نام جس پر کسی چیز کا وجود اور ہونا موقوف ہو (اسفار اربعہ ، ۱ : ۶۸۷). ۱۱. عیب ، خرابی.

علتِ رشوت کو اس دنیا سے رخصت کیجیے
ورنہ رشوت کی دھڑلے سے اجازت دیجیے

(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۱۵۵). استاد اور شاگرد کے درمیان وہ فاصلہ اور بےاعتمادی ... آج کے طرزِ تعلیم کا خاصہ اور اس کی بہت سی علتوں کا سبب ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹). ۱۲. عذر ، محاق ، حیلہ ، بہانہ (پلیٹس). [ع].

ـــــ اُبْنَہ کس اضا (ـــــ ضم ا ، سک ب ، فت ن) امث.
فعلِ بد کرانے کی عادت ، اغلام کرانے کی بیماری ، بولیس. کہا جاتا ہے کہ علت اُبنہ میں بھی گرفتار تھا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۶). [علت + ابنہ (رک)].

ـــــ اُلْبَقَر (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ق) امث.
(طب) گائے کی ایک بیماری کا نام جس میں جلد کے نیچے کیڑے پڑ جاتے ہیں. یہ وہ مرض ہے جو اکثر گائے کو ہو جایا کرتا ہے اسی لیے اس کو علت البقر کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۶۸). [علت + رک : ال (۱) + بقر (رک)].

ـــــ اَرْزاں کس صف (ـــــ فت ا ، سک ر) امث.
نہایت سستا ، وبائے عام. ذری ذری سی گھاس چھ چھ آنے اور آدمی کا بوجھ ایسا علت ارزاں کہ کوئی کوڑی کو نہ پوچھے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۰). [علت + ارزاں (رک)].

ـــــ اُلْعِلَل / عِلَّۃُ الْعِلَل (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، فت ل) امث.
۱. مراد : خالقِ کائنات ، اللّٰہ تعالیٰ. خدا بسبب علۃ العلل ہونے کے ہر کام کو ... اپنی طرف منسوب کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۶). اس کا ذکر محض علت العلل یا خالق حکیم کی حیثیت سے کرتے تھے. (۱۹۳۶ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۱۲۵). فلسفہ و منطق کی زبان میں آپ اسے ذات مطلق کہہ لیجیے ... علت العلل یا واجب الوجود سے تعبیر کیجیے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۵). ۲. کسی شئے کے متعدد اسباب وجود میں سے پہلا سبب ، علتوں کی علت ، سببِ اوّل. توجیہ پوری جب ہوتی ہے کہ علت کی علت یعنی علت العلل معلوم ہو جائے. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۱۰). اس کے اندر ایک چاہ الٰہی جو ہستی اور نیستی کا بندھن اور کل آفرینش کی علت العلل تھی. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۳). ۳. بڑا سبب. میں نے تو قید سے چھوٹتے ہی اس تفرقہ پردازی کا خاتمہ کرنا چاہا جس کی علت العلل موتی لال نہرو اور ہمارے رفقائے کار میں سے بہت سے مسلمان تھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۶۵). [علت + رک : ال (۱) + علل ، علت (رک) کی جمع].

ـــــ اُولیٰ کس صف (ـــــ و مع ، ا بشکل ی) امث.
۱. مراد : ذاتِ باری ، خالقِ کائنات. حکمائے اسلام نے ... مشائیہ کے نظریے کو قبول کر لیا ہے کہ ذات واجب الوجود علت اولیٰ یا عقلِ اول کی علتِ تامہ ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱). فلسفہ و منطق کی زبان میں آپ اسے ذاتِ مطلق کہہ لیجیے ، علتِ اولیٰ اور علت العلل یا واجب الوجود سے تعبیر کیجئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۵). ۲. کسی شے کے متعدد اسباب وجود میں سب سے پہلا سبب ، سببوں کا سبب ، عِلّتوں کی عِلّت. وہ تمام مراتب ... اس علت اولیٰ کے معلول ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۴۳۰). کائنات کی جو علت اولیٰ ہے وہی اس کی علت غائی بھی ہے. (۱۹۴۸ ، انداز نظر ، ۵۷). [علت + اولیٰ (رک)].

ـــــ آفتاب کس اضا (ـــــ سک ف) امث.
(کنایۃً) یرقان کا مرض (مخزن الجواہر ، ۵۸۲). [علت + آفتاب].

ـــــ باطِنی کس صف (ـــــ کس مع ط) امث.
(نفسیات) فعل لازم کے فاعل کو علت باطنی کہتے ہیں (ماخوذ : نفسیاتی اصول ، ۳۷). [علت + باطنی (رک)].

ـــــ بَعِید / بَعِیدَہ کس صف (ـــــ فت ب ، ی مع / فت د) امث.
وہ شے جو خود بلا واسطہ کسی معلول کے وجود میں موثر نہ ہو.

علتِ قریب اور علّتِ بعید دو اعتباروں سے قرار پا سکتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۶۷۹)۔ [علت + بعید/ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---پالنا محاورہ۔
اپنے پیچھے بکھیڑا لگا لینا ، بلاوجہ روگ لگا لینا۔

اگر عاشق سے نفرت تھی ، تو یہ علّت ہی کیوں پالی
پسند آیا تمہیں ناحق ازل میں خوبرو ہونا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳)۔

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث۔
کسی امر یا شئے کے وجود کی وجہ دریافت کرنا۔ فرائیڈ ... میں انیسویں صدی کی بے روح علّتِ پرستی بہت تھی۔ (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۸۱)۔ [علّت + ف : پرست ، پرستیدن = پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُھوٹ پَڑْنا محاورہ۔
وبا پھیلنا ، ظلم و تشدّد کا سلسلہ چل نکلنا۔ مجھ سے ذاتی دشمنی کے الاؤ پھر روشن کر دیئے اور شہر میں مدت کے بعد شیر بکرا کی علّت پھر سے پھوٹ پڑی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار، ۷۶۸)۔

---تام / تامّہ کس صف (--- / شد م بفت) امث۔
وہ امر یا شے جس سے دوسرے امر یا شے کا وجود واجب ہو جائے یا جس کے وجود کے بعد معلول کے وجود میں کسی اور شے کا انتظار نہ ہو ، پورا سبب ، سببِ کامل۔ وہ ان میں سے کسی کو علّتِ تام اور سبب کامل خیال نہیں کرتے۔ (۱۹۰۱ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۱۰)۔ واجب بالغیر کے لئے علّتِ تامہ کی ضرورت ہے۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۱۸)۔ [علّت + تام (رک)/ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---تکْوِین کس اما (---فت ت ، سک ک ، ی مع) امث۔
کسی شے یا امر کے وجود میں آنے کا سبب۔ علت تکوین عالم سے متعلق صدہا نظریات قائم ہوئے۔ (۱۹۱۳ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۹)۔ [علت + تکوین (رک)]۔

---ثانْوی کس صف (---سک ن) امث۔
رک : علتِ ثانیہ (انگ : Secondory Cause) (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۱۷)۔ [علت + ثانوی (رک)]۔

---ثانِیَہ کس صف (---شد ی بفت) امث۔
سبب ثانی ، وہ سبب جو کسی شے کے وجود میں آنے کے بعد تغیر و تبدل کا باعث بنتا ہے۔ بعد ازاں جو ... تغیر و تبدل کرتی ہے اسے علت ثانیہ کہتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۲۰)۔ [علت + ثانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---جائے عادَت نَہ جائے کہاوت۔
بیماری جاتی رہتی ہے مگر عادت نہیں بدلتی۔

پھر چال ایسی کی ایسی کوئی جو بھائے
سبھی علتاں جائے عادت نہ جائے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (ق) ، ۲۲)۔

---خارِجی کس صف (---کس مع نیز سک ر) امث۔
(نفسیات) فعلِ متعدی کے فاعل کو علت خارجی کہتے ہیں۔ (نفسیاتی اصول ، ۳۷۱)۔ [علت + خارجی (رک)]۔

---دھوئے دھائے جائے ، عادت کیونکر جائے / کبھی / کبھو/ نا جائے کہاوت۔
رک : علت جائے عادت نہ جائے پائے استاد جی علت دھوئے دھائے جائے ، عادت کبھی نہ جائے۔ (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹۷)۔ سب جانتے تھے ، علت دھوئے دھائے جائے ، عادت کبھو نجائے۔ (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۳۵)۔

---صُورَۃ کس اما (---و مع ، فت ر) امث۔
رک : علت صوری۔ معالجے کے لئے معرفت جمیع اشیاء کی معہ علل طبیعہ کے دواء خاص ہے اور یہ علل چار ہیں ، علتِ غایۃ ، علتِ فاعلیہ ، علتِ مادیہ ، علتِ صورۃ۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۷)۔ [علت + صورۃ / صورت (رک)]۔

---صُوری کس صف (---و مع) امث۔
ظاہر علت ، وہ صورت جو کسی شے کی شیئیت کا سبب ہو ، سببِ ظاہری ، جیسے چار پائی کی شکل جو پایوں اور پٹیوں وغیرہ سے مرکب ہو۔ پہلی علت علتِ مادی کہلاتی ہے اور دوسری علتِ صوری۔ (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۶۹)۔ علت صوری یعنی بالذات صورت کی مثال تو کرسی کی شکل ہے۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۷۵)۔ [علت + صوری (رک)]۔

---عِلَل کس اما (---کس ع ، فت ل) امث۔
رک : علت العلل ، مراد : اللہ تعالیٰ۔

جلوہ گر ازل ہے یہ کائنات تیری
اے علتِ علل! تو ہر چیز کی ہے ہستی

(۱۹۱۰ ، سرور (درگا سہائے) ، خمکدۂ سرور ، ۲۰)۔ [علت + علل (علت (رک) کی جمع)]۔

---غائی / غائِیَہ کس صف (--- / کس ء ، فت ی) امث۔
وہ سبب یا فائدہ جو کسی فعل کا محرک اول ہو یا جس کی خاطر کوئی فعل ظہور میں آئے اور وجود ذہنی کے اعتبار سے باقی علتوں پر مقدم ہو اور وجود خارجی میں دوسری علتوں کے ظہور کے بعد ظہور میں آئے ، مقصود اعلیٰ ، اصلی وجہ ، جیسے : چار پائی کی علت غائی اس پر سونا ہے۔

'مادّی اور فاعلی علت کو تا صورت کے ساتھ
علتِ غائی یہ دیویں اہلِ دانش انصرام

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۷۳)۔ تاثیر جو شعر کی علت غائی ہے وہ جھوٹ میں بالکل باقی نہیں رہتی۔ (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹۵)۔ وجود کے عالم کی علت فاعلہ بھی ہے اور علت غائیہ بھی۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۹۰۷)۔ کائنات کی جو علت اولیٰ ہے وہی علت غائی بھی ہے۔ (۱۹۷۸ ، انداز نظر ، ۵۷)۔ [علت + غائی/ + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---فاعِلَہ کس صف (---کس مج ع ، فت ل) امث۔
وہ سبب جس نے کسی شے کو بنایا ہو، وجود میں لانے والی علت۔

بس سچی بات یہی ہے ، کہ کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے میں جو کام علت فاعلہ کرتی ہے ، گویا یہی حیثیت قلب کی ہے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٢٠٧). [علت + فاعل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ فاعِلی / فاعِلِیَہ کس صف(ـــــ کس ع / کس ع ، ل ، فت ی) امث.
رک : **علتِ فاعِلہ**. تو ہی خلق کے پیدا ہونے کی علت فاعلی ہے. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ١٠٦). یہ علل چار ہیں ، علت غایۃ ، علتِ فاعلیہ ، علتِ مادیہ ، علتِ صورۃ. (١٩٠٠ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ٧). اسی موثر کا نام علت فاعلی ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ ، ١ : ١٣٩١). [علت + فاعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ فِعْلی کس صف(ـــــ فت ف ، سک ع) امث.
رک : **علت فاعلیہ**. علتیں چار ہیں ، علت مادی ، علت فعلی ، علت صوری ، علت غائی. (١٨٤٥ ، اخلاق کاشی ، ٢ : ٤٢). [علت + فعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ قَرِیب / قَرِیبَہ کس امذ(ـــــ فت ق ، ی مع / فت ب)امث.
وہ امر یا شے جو بلاواسطہ اور بلافاصلہ ، خود معلول کے وجود میں موثر ہو. ہر کیفیت اجتماعی کی علت قریبہ وہ کیفیت اجتماعی ہوتی ہے ، جو اس کیفیت اجتماعی کے پیشتر گذر چکی ہے. (١٩١٨ ، روح الاجتماع ، ٩). کسی شے کے تحقق کے لیے علت قریبہ کا ہونا کافی ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ ، ١ : ٩٠٧). [علت + قریب (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ کابُوس کس امذ(ـــــ و مع) امث.
سوتے میں ڈر جانے کی بیماری ، نیند میں چلنے پھرنے اور بعض دوسری حرکات کرنے کا عارضہ.

لرز رہا ہے تہِ خاک آج تک رستم
کسی کو خواب میں جیسے ہو علتِ کابوس

(١٨٨١ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ٢ : ١٢٦). [علت + کابوس (رک)].

ـــــ لَگا لینا / لَگانا محاورہ.
١. **کسی چیز کی لت لگا لینا ، بلا وجہ کسی چیز کی عادت ڈال لینا ، جھگڑے میں پھنس جانا.**

محبت کہاں کی محبت کہاں کی
لگا لی عبث میں نے علت کہاں کی

(١٨٤٢ ، عروس الاذکار ، ١٠١).

فکرِ فردا کی گلے پڑ گئی عادت کیسی
جان کو ہم نے لگا لی ہے یہ علت کیسی

(١٨٩٢ ، دیوان حالی ، ١١٣). ٢. **الزام لگانا ، تہمت دھرنا.** کوتوال ... چاہے تو تجھے چوری کی علت لگا کر قتل کرے. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ١١١). ٣. **اعتراض کرنا ، خامی نکالنا ، عیب جوئی کرنا ، برائی یا نقص تلاش کرنا.** بیہقی نے اوس میں علت لگائی ہے اور کہا ہے کہ کثیر کی معرفت اتنی ثابت نہیں ہوتی. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ٣٦٥).

ـــــ لَگْنا محاورہ.
علت لگانا (رک) کا لازم ، لت پڑ جانا. آپ کے ساتھ مقتولوں ، ... مریضوں کی علت لگی ہوئی ہے. (١٩٠٧ ، نپولین اعظم ، ٢ : ٢٩٣).

ـــــ مادّی / مادّیَہ کس صف(ـــــ شد د / شد د بکس ، فت ی) امث.
وہ مادّہ جو حلول صورت کا محل ہو ، وہ مادّہ جس سے کوئی شے بنی ہو جو محل استقرار قوت اور حامل قوت ہو. یہ علل چار ہیں ، علتِ غایۃ ، علتِ فاعلیہ ، علتِ مادیہ ، علتِ صورۃ. (١٩٠٠ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ٧). ہمارے موجودہ فنِ علمِ موسیقی کی علتِ مادی وہی دو عنصر ہیں جو ہندوستان کے تمام تمدنی شعبوں کے عناصر واقع ہوتے ہیں. (١٩٢٦ ، ہندوستان کی موسیقی ، ٣). [علت + مادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ مِٹْنا محاورہ.
روگ ختم ہونا ، بیماری دُور ہونا.

پرہیز نہ کر یہ کیمیا ایسی ہے
اک گھونٹ پئیں ہزار علت مٹ جائے

(١٩٨٢ ، دست زرفشاں ، ٥٨).

ـــــ مُسْتَقِلَّہ کس صف(ـــــ ضم م ، سک س ، فت ت ، کس مع ق ، فت ل) امث.
وہ امر یا شے جو کسی وجود کا مستقل سبب ہو. اجزائے ممکنہ میں اگر کسی کو علت مستقلہ ٹھیرایا جائے گا تو ہر جز کے لئے وہ علت ہو گا. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ ، ١ : ٤٢٣). [علت + مستقل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ مُسْتَقِیم کس صف(ـــــ ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امث.
(طب) رک : **علتِ قریب**. علم طب میں شرط آخر یا شرط اقرب کو علت مستقیم یعنی قریب کہتے ہیں. (١٨٨٢ ، منطق استقرائی ، ١٠). [علت + مستقیم (رک)].

ـــــ مَشائِخ کس امذ(ـــــ فت م ، کس مج ء) امث.
وہ بیماری جس میں بوست کے سبب بعض بوڑھوں کی مقعد میں خارش پیدا ہو کر انہیں اغلام کرانے کا عادی بناتی ہے ، ہوس. سنتا ہوں کہ حمزہ خاں کو ان دنوں علت مشائخ کا زور ہے. (١٨٦٩ ، غالب ، خطوط ، ١٠٣). رسم امرد پرستی نے یہاں تک زور کیا کہ علما کو لغات کی کتاب میں لفظ علت مشائخ بڑھانا پڑا. (١٩٢٨ ، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ٨). [علت + مشائخ (رک)].

ـــــ (و) مَعْلُول (ـــــ (و مج) فت م ، سک ع ، و مع) امث.
سبب اور مسبب.

جو تو ہے سو وہ ہے اور جو وہ ہے سو تو
بن حرفِ صحیح چھوڑ علت معلول

(١٨٩٦ ، تجلیات عشق ، ٣٨٩).

بڑھ رہا ہے کفر زلف علت و معلول سے
حسنِ فطرت ہے حجابِ روئے یزداں ان دنوں

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ١٩). وہ علت و معلول میں آخری علت تھا. (١٩٨٤ ، طواسین اقبال ، ١ : ٨٣). [علت + و (حرف عطف) + معلول].

ـــــ مُوجِبَہ کس صف(ـــ و مع ، کس ج ، فت ب) امث.
وہ علت جس کے لیے معلول کا وجود ضروری ہو ، جیسے: آگ کے جلنے کے لیے ایندھن اور ہوا کا وجود. اسی سبب نے اس اختیار کو وجوب عطا کیا یعنی وہ اس کی علت موجبہ ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۸۱۸). [علت + موجب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ مُوجِدَہ کس صف(ـــ و مع ، کس ج ، فت د) امث.
وہ امر یا شے جو کسی وجود کے ہونے کا باعث ہو. ہم اس کی علتِ موجدہ نہیں جانتے. (۱۹۰۰ ، شرح طبعیات کی ابجد ، ۳۱). [علت + موجد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ میں گِرِفتار ہونا محاورہ.
مرض میں گرفتار ہونا ، الزام جرم یا قصور میں گرفتار ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــــ ناقِصَہ کس صف(ـــ کس ق) امث.
وہ امر یا شے جس کے وجود کے بعد معلول کے وجود میں کسی اور شے کی ضرورت ہو (علتِ تام (رک) کا نقیض). جب تک کہ یہ دونوں نہ ہوں اور کاغذ بھی موجود ہو تو ایسی شے کو علّت ناقصہ کہتے ہیں. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۶۸). یہ ترتیب ویسی بھی نہیں ہے جو علّتِ ناقصہ اور اس کے معلول کے درمیان ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۱۲۳۸). [علت + ناقص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ نُمائی (ـــ ضم ن) امث.
سبب ظاہر کرنا ، وجہ بتانا. اجزائے کائنات کی علّت نمائی پر عقل کی روشنی میں غور کیا جائے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۵۰۱). [علّت + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]

عِلّتی (کس ع ، شد ل بفت) صف.
علت (رک) سے منسوب ، جیسے کوئی بری لت پڑ جائے.

خماری و مفلس طبع دار سہرے
ابھے علتی کم او شہوت میں ہوئے

(۱۹۱۳ ، بھوک بل ، ۳۶).

علّتی جو ہیں انہیں کیوں نہو غفلت عزیز
باعثِ صحت یہ ہے مردمِ بیمار میں

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۹۳).

«ملاوی» بھی علتی اور «مولوی» بھی علّتی
حرف علت گر نکل جائے تو پھر علّت ہو ایک

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۸۶). ایسے زیر بحث فعل کے نتائج کی بابت صداقتوں پر مشتمل ہونا چاہیے ، یعنی علّتی صداقتوں پر. (۱۹۶۳ ، ترجمہ اصول اخلاقیات (تمہید) ، ۵). [علت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلَیحِدگی (فت ع ، مد ل ، کس مع ح ، فت د) امث.
۱. علیحدگی ، جدائی ، الگ ہونا. ہمارے درمیان راستوں کی علیحدگی ٹال نہیں جا سکتی تھی (۱۹۸۹ ، آتش چنار ، ۷۳۱). ۲. خلوت ، تنہائی (مہذب اللغات). [علیحدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

عَلَحْدَہ (فت ع ، ل ، سک ح ، فت د) صف.
الگ ، جدا ، علیحدہ ، مختلف ، منفرد. میں نے سوال پیش کیا کہ مجھے ایک علحدہ کمرہ دیا جائے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۰). [علا حدہ (رک) کا بگاڑ].

عَلَیحِدَہ (فت ع ، مد ل ، کس مج ح ، فت د) (الف) صف.
۱. علیحدہ ، الگ ، جُدا ، مختلف. حکم دو کہ سب سیر کریں قصور و منازل میں حسبِ خواہش خواہ باتفاق خواہ عَلَیحدہ جائیں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۹۹). ۲. شمولیت سے باہر ، شرکت سے خارج ، بلا شرکت ، جدا.

تھا رئیس ملاحدہ وہ لعین
دین سے تھا عَلَیحدہ وہ لعین

(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)). ۳. سوا ، علاوہ ، سوائے (مہذب اللغات). (ب) م ف. تنہائی میں ، اکیلے میں ؛ دوسری جگہ ، دوسرے مقام پر (ماخوذ : مہذب اللغات). [علیحدہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
مختلف ہونا ، انفرادیت ، الگ تھلگ ہونا. کوئی منفرد واقعہ ... جزوِ علم تب بنتا ہے جب کہ اس کا علیحدہ پن منسوخ ہو جائے. (۱۹۳۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید ، ۲ : ۳۰۷). [علیحدہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رَکھنا ف م ؛ محاورہ.
جُدا رکھنا ، ملنے نہ دینا ، الگ رکھنا (مہذب اللغات).

ـــــ کَرنا ف م.
۱. الگ کرنا ، جُدا کرنا ، منتخب کرنا (مہذب اللغات). ۲. شرکت سے خارج کرنا ، معزول کرنا ؛ برطرف کرنا (مہذب اللغات).

ـــــ ہونا ف م.
الگ ہونا ، جُدا ہونا ، باہم ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرنا ، بچھڑنا ، چھوٹنا ، مستعفی ہونا ، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ، عہدے سے ہٹنا ، ہٹنا ، تقسیم ہونا ؛ سرکنا ، پلٹنا ، پرے ہونا (مہذب اللغات).

عَلَس (فت ع ، ل) امذ.
گیہوں سے مشابہ ایک غلہ. علس ایک قسم کا غلہ ہے گیہوں کی طرح ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۰). [ع].

عَلَف (فت ع ، ل) امذ.
۱. سبز چارہ ، گھاس کی قسم ؛ (مجازاً) کھانا ، غذا ، خوراک.

کبے ہور ننگ کروں ہوں تلف
نظر نا پڑے دانہ پانی علف

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۴).

ہو جونکہ علف او ڈھور ہے نے
ہو مال او جوں کہ چور ہے نے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۹).

رفیق اور یاور ہوئے سب تلف
ہوا تیغ کا میرا کنبہ علف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰۳). مرا کب و موکب خوراک کی تنگی اور کمی علف سے معرض تلف میں آتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۳). کسانوں کے کونلہ ... سے جو روزمرہ کوڑا ہراق مٹی دل پیال اور علف وغیرہ کا نکلتا ہے ، وہ بھی پانس کے کام آ سکتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۱۷۹). ۳. (تصوّف) شہوات نفسانی (مصباح التعرف). [ع].

ـــــ خِرْس کس اضا (ـــــ کس خ ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا آلو بخارا. علف شیران اور علف خرس اور میوۂ صحرائی بھی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۲). [علف + ف : خرس].

ـــــ خوار (ـــــ و معد) صف.
چارہ کھانے والے ، گھاس کھانے والے جانور.

زمیں تھی فراخ ہور علف خوار تنگ
نہ تھے کوئی چرنہار شیر و پلنگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۸۲). انسان کو اس قسم کے دانت عطا ہوئے ہیں جو دونوں علف خوار اور گوشت خوار جانوروں کی خاصیتیں رکھتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۳۶). [علف + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا].

ـــــ زار امذ.
چراگاہ ، سبزہ زار. بسبب یکساں ہونے خاصیت گھاس ہر علف زار کے تمام اطراف دنیا میں آدمی مویشی کو ایک ملک سے دوسرے میں ... لیجا سکتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۲). اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر علف زار کئی قسم کا گھاس ہوتا ہے. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۵۹).

چریں گے کن علف زاروں میں اب اسلام کے گلّے
کہ پھر دیں کفر کے ڈھوروں نے بھارت کی چراگاہیں

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۹۵). [علف + زار ، لاحقۂ ظرف].

ـــــ شِیران کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
رک : **علفِ خرس.** علف شیران اور علف خرس اور میوۂ صحرائی بھی ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۲). [علف + شیران (عَلَم)].

ـــــ گاہ امث.
رک : **علف زار ، چرنے کی جگہ** (جامع اللغات). [علف + گاہ ، لاحقۂ ظرف].

عَلَفْچی (فت ع ، ل ، سک ف) صف.
کھانے پینے کا سامان پہنچانے یا اٹھانے والا. وہ سامان رسد فراہم کرنے والوں «(علفچیوں)» کا سردار تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۵). [علف (رک) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

عُلْفَہ (ضم ع ، سک ل ، فت ف) امذ.
رک : **علوفہ ، (سپاہیوں کی) خوراک ، غذا** (ماخوذ : پلیٹس). [علوفہ (رک) کا بگاڑ].

عَلَفی (فت ع ، ل) صف ، امذ.
علف (رک) سے منسوب ؛ وہ جانور (اونٹ وغیرہ) جس پر کھانے پینے کا سامان لادتے ہیں ، غلّہ بردار جانور ، فوجیوں کا ساز و سامان اور خوراک لادنے والے جانور. علفی جانوروں کو (غلہ انباری کے جانور جو سامان خوراک لادتے ہیں) پوشش سال میں ایک بار نئی دی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۵). [علف + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلَق (فت ع ، ل) امذ.
۱. خون ، گاڑھا یا جما ہوا خون.

علق انسان کو کیا نامیہ اوس کو بخشی
پیشتر جسم کو کر کے متشکل ز علق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹). **۲. جونک (رک).**

راہب فاقہ کش اسلام کی گر ہو پائے
لوہو اپنا وہ کلیسا میں پیے مثلِ علق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰). علق ہندی میں اس کو جونک کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۰۱). حقیقت میں زائد گوشت ہوتا ہے ... جس کو علق یعنی جونک بولا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۱). [علقہ (رک) کی جمع].

عَلْقا (فت ع ، سک ل ، فت ق) امذ.
گندنا کوہی ، پہاڑی گندنا (کلید عطاری ، ۷۸). [ع].

عَلَقَکی (فت ع ، ل ، ق) امث.
خون کا جمنا ، انجماد خون.

نطفہ مع خون علقکی لے
رفتہ رفتہ وہ مضغگی لے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۵۶). [علقہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلْقَم (فت ع ، سک ل ، فت ق) امذ.
۱. ہر کڑوی چیز ، اندرائن ، حنظل.

یک نگاہ کرے سلب شیرینیٔ سم سے
ملے گر آب دہن اس کا شہد ہو علقم

(۱۹۶۶ ، منحنّا ، ۲۷). **۲. دھانس پیدا کرنے والا ، کہا جانے والا. جیسے : زنگ** (انگ : Acrid). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۵۵). [ع].

عَلَقَہ (فت ع ، ل ، ق) امذ.
نطفہ کے بعد کی حالت ، جما ہوا خون ، خون کی پھُٹکی.

پھر وہ ہووے خون بستہ بعد ازیں
یعنی علقہ ہووے بعد از اربعیں

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۶۳). پھر ہوتا ہے علقہ اتنی مدت تک ، پھر ہوتا ہے مضغہ اتنی مدت تک. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۳۹). پندرہ روز میں علقہ ہوتا ہے اور ستائیس روز میں گوشت ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۱). بتدریج پیدا کیا ، مثلاً : نطفہ سے علقہ بنایا ، علقہ سے مضغہ. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۷۸۸). انسان ... کچھ

بھی نہیں تھا اسے مٹی اور علقے سے پیدا کیا گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۹). [ع].

ـــ دَمَوِیَہ کس صف(ـــ فت د،م ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
(طب) نظامِ دورانِ خون میں خون کا انجماد جو دورانِ خون میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے (انگ : Thrombus). مثال کے طور پر علقۂ دمویہ یعنی خونی سدّہ کے اندر عناصرِ خون سے بھی زجاجی مادے کی بناوٹ ہو سکتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۳۷). [علقہ (رک) + دموی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ نَزعی کس صف(ـــ فت ن ، سک ز) امذ.
(طب) خون کا انجماد جو موت کا سبب بن جاتا ہے. علقۂ نزعی کی دونوں میں سے کسی ایک بطن میں بناوٹ ہو سکتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۵۸) . [علقہ + نزع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلْقَہ (فت ع ، سک ل ، فت ق) امذ.
(طب) وہ کیڑا جو بچہ پیدا ہونے کے بعد شروع شروع اس پر لپٹا جاتا ہے (مخزن الجواہر). [ع].

عَلَقی (فت ع ، ل) صف.
(طب) علق (رک) سے منسوب ، جمے ہوئے خون کا ؛ جونک کا. یہ علقی گزیدگیوں ، زخموں اور اوپری کاٹوں سے واقع شدہ ادماء کو موقوف کرتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۶۶). [علق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلَقِیَت (فت ع ، ل ، کس ق ، شد ی بفت) امث.
(حیوانیات) انجماد خون جو کسی شریان یا عضو میں پیدا ہو جائے. وسطی کان کی التہابی حالت کا ہڈی کے اندر ... بڑھاؤ علقیت پیدا کر سکتا ہے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۳۵۶). [علقی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَلَقِیَہ (فت ع ، ل ، کس ق،شد ی بفت) امذ.
(حیوانیات) کیڑوں کی وہ قسم جس میں کوئی عضو نہیں ہوتا ، جونک جس کے تین جبڑے اور ایک حلقہ دار جسم ہوتا ہے اور جس میں تقریباً سو حلقے ہوتے ہیں یہ خشک اور سمندر دونوں جگہ پائی جاتی ہے. علقیہ (ہائی روڈ مینیا) یا جونکیں ، جونک کے ایک حلقہ دار جسم ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۲۰) . [علقی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

عِلْک (کس ع ، سک ل) امذ.
چیڑ اور صنوبر کے درخت کا گوند نیز ہر وہ گوند جو چبایا جا سکے. علک ایسے گوند کو کہتے ہیں جو کہ منہ میں چبایا جا سکے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۰). [ع].

ـــ اَلْبُطْم (ـــ ضم ک ، غم ا ، سک ل ، ضم ب ، سک ط ، ضم م) امذ.
بطم کے درخت کا گوند. اس کے پھل کو حبۃ الخضرا اور گوند کو علک البطم کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۸۳).
[علک (رک) + رک : ال (۱) + ع : بطم].

ـــ رُومی کس صف(ـــ و مع) امذ.
صنوبر کے درخت کے برابر ایک درخت جس سے گوند حاصل کیا جاتا ہے ، یہ عموماً ملک شام اور روم میں پایا جاتا ہے ، مصطگی (انگ : Mastic). مصطگی ... اس کو عربی میں علک رومی بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۹۰). [علک (رک) + روم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِلَل (کس ع ، فت ل) امث ؛ ج.
۱. علّت (رک) کی جمع ، وجوہات ، اسباب. دویم اتباع علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۳).

وجودِ علتِ اولیٰ سے بحث تو جب ہو
کہ ہو یہ عقل (جو معلول ہے) محیطِ علل

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲). شاعری کے بہترین ادوار اس کے نقطۂ عروج اور اسباب و علل کا پتہ چلانا ایک دشوار ترین مسئلہ ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۲۱۲). ۲. خرابیاں ؛ برائیاں (پلیٹس). [علت (رک) کی جمع].

ـــ اَرْبَعَہ کس صف(ـــ فت ا ، سک ر، فت ب ، ع) امث ؛ ج.
چار علتیں جو تمام مادی اشیا کے وجود کے لیے ضروری ہیں (علتِ مادی ، علتِ صوری ، علتِ فاعلی اور علتِ غائی). علتیں چار ہیں ، علتِ مادی ، علتِ فعلی ، علتِ صوری ، علتِ غائی انکو علل اربعہ کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۲ : ۴۲). علل اربعہ کے مشترک احکام. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۲۷۳). [علل (رک) + اربع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ اَقْرَب کس صف(ـــ فت ا ، سک ق ، فت ر) امث ؛ ج.
رک : علتِ قریب. علل اقرب کے بیان پر اکتفا کی جاتی ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعات کی ابجد ، ۱). [علل (رک) + اقرب].

ـــ ثانِیَہ کس صف(ـــ ی مع ، شد ی بفت) امث ؛ ج.
رک : علتِ ثانیہ جس کی یہ جمع ہے. روایات مذکور کو آفرینشِ عالم میں علل ثانیہ کی مداخلت سے انکار ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۶). [علل (رک) + ثانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــ غائِیَہ (ـــ کس ء ، شد ی بفت) امث ؛ ج.
رک : علتِ غائی. عجیب تر یہ ہے کہ علل غائیہ کے انکار کے باوجود ... باہمی مطابقت کی طرف اشارہ کیا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۰). [علل (رک) + غائی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عِلَلی (کس ع ، فت ل) صف ؛ امذ.
مرض پیدا کرنے والا ، مرض آفرین ؛ (نباتیات) وہ پودا جو فصلوں میں بیماری پھیلا دیتا ہے. ان دہنوں کے ذریعہ علل اندر داخل ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵۲۶). [علل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

عَلَم (فت ع ، ل) امذ.

۱.(ا) کسی جماعت ، حکومت یا فوج کا جھنڈا ، پرچم ، پھریرا.

علم شیر پیکر فرس شیر دل
درآمد بزیں شاہ شمشیر دل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

کہوں کون وو شہ جہانگیر ہے
جو اس کا علم آسماں گیر ہے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).

کیا ہوں جب سوں دعویٰ شاہِ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

نظر آیا جس دم علم ہولی کا
تو ہر سر پہ جن ہندوؤں کے چڑھا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۰). علم میں اس کے ہاتھوں میں دونگا جس کو خدا اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیار کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳).

جس زمیں پر بھی کُھلا میرے لہو کا پرچم
لہلہاتا ہے وہاں ارضِ فلسطیں کا علم

(۱۹۸۰ ، نسخہ ہائے وفا (مرے دل مرے مسافر) ، ۶۵۷). **(ا) نشان ، علامت.** حادثے کے طور پر وہ رفیع الشان مینار تعمیر ہوا جو عجائبات عالم میں شمار ہوتا ہے ... اور جو بقول مسلمانوں کی فتح ہند کا علم تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۸). **۲. امام حسین یا شہدائے کربلا کے نام کا پنجہ اور پٹکا.** جتنے تعزیے دار ہیں شدے اور علم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیون کرتے ہوئے لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرایش محفل ، افسوس ، ۱۳۷).

محرم میں تمنا تھی زیارت ہو گی جی بھر کے
الم لا کھوں اٹھائے ہم نے جب ان کے علم نکلے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۱). علم اور تعزیوں کو اسی راہ سے لے جا کر جگت کے تالاب پر ٹھنڈا کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۲). امام باڑہ آصف الدولہ نے عالیہ کو کتنا مایوس کیا ... نہ تعزیہ نہ عَلَم. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۷). **۳. کسی چیز کو بلند یا اونچا کرنے کا عمل ، کھڑا کرنا نیز بلند ، اونچا ، نکلا ہوا (تلوار وغیرہ).**

عُشاق در حقیقت وے بھی کَبِی ہیں کافر
یعنی علم ہوا ہوں در مرکبو مجازی

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۰).

علم تھی تیغ کالدھے پر اجل تھی طرقو گویاں
لدیو آج ہم نے سوز کا فریاد رس دیکھا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۶۰). گھوڑے نے جو شاہزادہ نامور کو دیکھا تو ... دم کو علم اور منہ کو کھول کے ... حملہ آور ہوا. (۱۸۹۳ ؟ ، کوچک باختر ، ۹۷). **۴. (قواعد) اسم خاص ، کسی خاص شخص ، چیز یا جگہ کا نام ، جیسے : آدم ، غالب ، کراچی ، قرآن وغیرہ.**

عَلَم کوکب ہے وجہ تسمیہ لازم سمجھ دیکھو
سلیماں میں کیا زنّار ہے زنّار کہتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۵). بعض ان میں سے دو دو تین تین ایک ساتھ ہوتے ہیں ، مثلاً علم اور لقب ، جیسے غلام اکبر ، عماد علی. (۱۸۵۳ ، تمہیدی خطبے ، ۹۱). اللہ کا لقب ... ایک عظیم ترین معبود کے لیے بطور عَلَم کے مخصوص ہو گیا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۷). افراد کے اعتبار سے : اسمِ خاص (عَلَم) ، اسمِ عام ، اسمِ جنس. (۱۹۷۲ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۱۱). **۵.(ا) مشہور ، معروف ، نامور نیز رسوا ، بدنام.**

وہ قیس ہو عشق میں علم ہے
مشہور عرب سے تا عجم ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۱).

کہ اک تھا بادشاہ مغرب زمیں میں
علم تھا اہلِ ایماں و یقیں میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۹).

سارے عالم میں ہے سحباں کی فصاحت مشہور
سارے آفاق میں کسریٰ کی عدالت ہے علم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳). **(ا) برہنہ ، بے غلاف** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). **۶. (سیف بازی) سیف بازی کے اکھاڑے کے نشان کا جھنڈا** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۵۹). **۷. (ہندسہ) ہر سطح متوازی الاضلاع میں قطر کے گرد کی ایک سطح متوازی الاضلاع دونوں سمتوں سمیت علم کہلاتی ہے** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــــ اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.

جھنڈا اُٹھانا ، پرچم لے کر چلنا نیز شہدائے کربلا کی یادگار میں عَلَموں کا جلوس نکالنا ، عَلَم نکالنا. جتنے تعزیے دار ہیں شدے اور علم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیون کرتے ہوئے لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۷).

نظر آتا ہے نقشہ کربلا کا اون کے کوچے میں
وہ اپنے کھول کر گیسو علم جس دم اوٹھاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲۸).

سرِ وجود حجابِ عدم اٹھاتے ہیں
ہم اپنے ہاتھ کٹا کر علم اٹھاتے ہیں

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۵۵).

ـــــ اُٹھنا ف ل.

عَلَم اُٹھانا (رک) کا لازم ، عَلَموں کا جلوس نکلنا.

فغاں کرتا ہوں وہ جس دن پریشاں مو نکلتے ہیں
علم اوٹھتے ہیں اپنے اون کے جب گیسو نکلتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸). بموجب رسم کے ساتویں کو علم اٹھے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۳۳).

ـــــ اُچانا / اُوچانا محاورہ (قدیم).

رک : عَلَم اُٹھانا.

علم عاشقی کا اُچاؤں بلند
کروں آپنے دل کو یک ٹھاؤں بند

(۱۶۸۷ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۹).

عارف جو اپس علم اُچایا   معروف ہوا وجود پایا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۹).

۔۔۔بَپا / بَرپا ہونا محاورہ۔
عَلَم اونچا ہونا ؛ شہرہ ہونا ، تشہیر ہونا۔

کیا ہوں جب سوں دعویٔ شاہ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک نامی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲)۔

نہ کر جو مجھ سا ثنا کر بھی ہوا لش میں شریک
تو تیری قدر کا ہوا ایک علم بپا اور بی
(۱۷۸۰ ، ثنا کرناٹکی ، د ، ۳۰۰)۔

جو کچھ سوائے عرش وہ سب اس کے سایہ میں
تیرے ہوا ہے جاہ کا برپا جہاں علم
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲)۔

۔۔۔بَردار (۔۔۔فت ب ، سک ر) ←علمبردار۔(الف)صف۔
کسی تحریک یا مقصد یا منصوبے کو آگے بڑھانے والا ، کسی تحریک یا نظریے کا زبردست حامی ، پرچارک۔ سنی سنائی بات پر اعتبار کر کے ایسا جملہ لکھنا ... کسی طرح ان لوگوں کے شایانِ شان نہیں جو اصلاح کے علمبردار ہوں۔ (۱۹۱۹ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۱۱)۔ مغربی جدیدیت کے علم بردار اپنی ذات کے خول میں بند اس المیہ سے بھی بے نیاز گزر گئے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۸۷)۔ (ب) امذ۔ **وہ شخص جو فوجی نشان یا جھنڈا لے کر چلے ؛ مراد : حضرت عباس جو معرکۂ کربلا میں فوج حسینی کے علم بردار تھے۔** عبدالدّار کے بیٹے شیبہ نے ... علم بردار ہونے کا عہدہ اپنے قبضہ میں رکھا۔ (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳۳)۔ سنتے ہی آگ بھبوکا ہو گئیں، کہا ان نیسواؤں پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور اللہ ان سے سمجھے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۶)۔ حامد نے کہا کہ محمود علمبردار ہو گا۔ (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۴۴)۔ [علم + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا]۔

۔۔۔بَرداری (۔۔۔فت ب ، سک ر) امث۔
علم بردار (رک) کا اسم کیفیت ، کسی تحریک یا نظریے کی پُرجوش حمایت کرنا ، کسی منصوبے یا مقصد کو لے کر آگے بڑھنا ، پرچار کرنا ، تائید کرنا۔

کاش رہا وہ قاید ملّت سچن پرودا سے ہو جانے
ہندو مسلم ایک ہوئے تھے جس کی علم برداری سے
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۴۲۷)۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ... آزادی کے اس تصور کی علم برداری کا دم بھرتی تھی۔ (۱۹۷۸ ، قائد اعظم اور آزادی کی تحریک ، ۹۱)۔ [علم بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔بَرداری کَرنا محاورہ۔
کسی مقصد یا تحریک کو آگے بڑھانا ؛ عملاً کسی منصوبے یا مقصد کی حمایت کرنا۔ مرزا رفیع سودا نے اپنے استاد کی اس اصلاحی کوشش کی بڑی خوبی سے علمبرداری کی۔ (۱۹۳۳ ، سرگزشت حاتم ، ۹۶)۔

۔۔۔(کو) بَڑھانا محاورہ۔
علم کا پھریرا اتار لینا اور اسے تہ کر کے رکھ دینا (محرم یا مرادازی ختم ہونے پر)۔

اب تو نہ فوج ہے نہ علمدار صف شکن
گھر لٹ گیا علم کو بڑھاؤ بس اے بہن
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۶۸)۔

۔۔۔بَغاوَت بُلَند کَرنا محاورہ۔
بغاوت کا اعلان کرنا ، کسی تحریک یا جماعت سے اختلاف کی بنا پر اپنا الگ گروہ قائم کرنا۔ یزید نے امر بالمعروف کے دعوے سے علم بغاوت بلند کیا۔ (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹)۔ ان کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ... جو ان کی دانست میں مولوی صاحب کا حامی یا اردو کا حامی ہوتا۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۵)۔

۔۔۔بُلَند کَرنا ف مر ؛ محاورہ۔
علم اونچا کرنا ؛ تشہیر کرنا ، اعلان کرنا ، شہرت حاصل کرنا۔ رائے نراین داس نے ایدر میں علم استکبار بلند کیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۹۷)۔ ان شعرا میں بعض وہ تھے جو خود اپنی اپنی جگہ علم استادی بلند کیے ہوئے تھے۔ (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۵۶)۔ یہی وہ مقام ہے جہاں فراق اپنی انفرادیت کا علم بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ اپریل ، ۳)۔

۔۔۔بُلَند ہونا ف مر ؛ محاورہ۔
عَلَم بلند کرنا (رک) کا لازم ، شہرت حاصل کرنا (جامع اللغات)۔

۔۔۔ٹُوٹے فقرہ۔
حضرت عباس علمدار کی مار پڑے (شیعہ عورتوں کا کوسنا یا بد دعا)۔ ان نیسواؤں پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور اللہ ان سے سمجھے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۶)۔

جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے
شاہ عباس کا علم ٹوٹے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (مہذب اللغات))۔

۔۔۔ٹھَنڈا ہونا محاورہ۔
علم دفن ہونا ، علم کے پھریرے وغیرہ کا پھٹ جانا یا گر جانا۔ سائیس کے ہاتھ سے کاٹھی گری ، حاجی صاحب کی عبا کا دامن شہید جریب کا علم ٹھنڈا ہوا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷)۔

۔۔۔چڑھانا محاورہ۔
منت یا مراد پوری ہونے کے بعد امام بارگاہ میں چاندی یا کسی اور چیز کا بنایا ہوا علم بطور نذر پیش کرنا۔ اگر جیتی جھتی جناب عباس کی درگاہ جاؤں کی سقائے سکینہ کا علم چڑھاؤں گی۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۵۷)۔

۔۔۔چڑھنا ف مر ؛ محاورہ۔
۱. **علم چڑھانا (رک) کا لازم ، امام بارگاہ میں بطور نذر علم کا چڑھنا۔**

مرنے پہ بھی ہے شوقِ علمداریٔ شاہ
عباس کے روضے میں علم چڑھتے ہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۷۱)۔ ۲. **علم بلند ہونا ، شہرت حاصل ہونا ، نام ہونا۔**

جدا ہیں شانے بدن ٹکڑے خاک پر ہے پڑا
کٹا جو سر تو علمدار کا علم پہ چڑھا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۵۱).

---دار صف ؛ = علمدار.
۱. وہ شخص جو فوج کا جھنڈا لے کر آگے چلے ، فوج کا کمانڈار. عباس علی ، حضرت امام حسین علیہ السلام کے علمدار تھے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۵).
اشکوں کے ساتھ عشق میں نالہ ضرور ہے
آراستہ ہے فوج علمدار بھی تو ہو
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۲۵). علمداروں نے دیکھا کہ ہم کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتے تو وہ اولٹے بھاگے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۶۳).
گو خنجرِ کیں حلق پہ سو بار چلے گا
سردار سے لیکن نہ علمدار پھرے گا
(۱۹۱۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۰۶). شاہی علم کے محافظ کو علم دار بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۲). **۲. حضرت عباس ابن علی کا لقب جو کربلا میں امام حسین کے علمدار تھے.**
چھتہ دار شہ کا ہوا سرفراز
علم دار بالائے والا دراز
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).
نالے سے ہوئے ابر پر آنسو مرے سرسبز
لشکر کی ہوئی فتح علمدار کے باعث
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۱۰۹). اشرف جہاں بیگم پھر للکاریں ... اس پر علم دار کا علم ٹوٹے. (۱۹۶۸ ، کارجہاں دراز ہے ، ۱ : ۱۶۷). [علم + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دار کا عَلَم ٹُوٹے فقرہ.
رک : علم ٹوٹے (شیعہ عورتوں کا کوسنا). اشرف جہاں بیگم پھر للکاریں جو ہماری لونڈیا کو ہونسے اس پر علم دار کا علم ٹوٹے. (۱۹۶۸ ، کارجہاں دراز ہے ، ۱ : ۱۶۷).

---داری امث.
علم دار (رک) کا اسم کیفیت ، علم لے کر چلنا.
وو شہ کے سر پہ علم پھر کے کاڑھ ، بولے نراس
بڑی ہماری قیامت پہ اب علم داری
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۸).
سہام اشک کی آنکھوں نے کی ہے تیاری
کہو کہ نیزۂ مژگاں کرے علم داری
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹).

---کَرْنا محاورہ.
۱. بلند کرنا ، تلوار کو میان سے نکالنا ، تلوار سونتنا.
سبھے سارے مشعل فروزاں کئے
نیزے ہات میانے علم کر لئے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۸).
کر علم شمشیر ایسے میں شتاب
اس کوں پوچھا شہ کے اے خانہ خراب
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۲۳).
تیغ کیے ہوئے علم اب کہو کیوں کھڑے ہو تم
کام تو ہو چکا تمام مصحفی نزار کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۷). دروں میں سپاہی ننگی تلواریں علم کیے ، ... خاموش کھڑے تھے. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۱۵). اتنا کہہ کر آپ نے جریب زیتونی سائیس کی مدارات کو علم کی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷). **۲. اونچا کرنا ، شہرت دینا ، مشہور کرنا نیز بدنام کرنا.**
کھڑا جان ہو رن کھانپ دے بجھ قلم
مرا نام نصرت سوں کر واں علم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰).

---کے نیچے آ جانا ف س ؛ محاورہ.
کسی تحریک ، منصوبہ یا نظریے کا حامی ہو جانا ، کسی گروہ میں شامل ہو جانا. مولوی بشیرالدین صاحب ہم سے اس بات کے خواہاں ہیں کہ ہم .. وقارالملک سے بغاوت کرکے مولوی بشیرالدین ...کے علم کے نیچے آ جائیں. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۱۳).

---کُھلنا ف س ؛ محاورہ.
پرچم کُھلنا ، جھنڈا لہرانا ؛ کسی کام یا جنگ کا آغاز یا اعلان ہونا. قلعے سے اوترا ... فوج کو ہمراہ لے کر جنگاہ میں آیا علم کھلے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۹۵).
جب بندھ چکیں صفیں تو علم کھل گئے تمام
غل پڑ گیا کہ جنگ کو نکلیں شہِ انام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۷).
کھل رہا ہے وحدتِ اقوامِ عالم کا علم
آج انسان منکرِ توحیدِ انساں ہے تو کیا
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۰).

---کھینچنا محاورہ (قدیم).
پرچم بلند کرنا ، جنگ کے آغاز کا اعلان کرنا.
سنوارے نشاناں سو انگے سپاہ
علم کھینچے خورشید ہور تابامہ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۴).

---گاڑنا ف س ؛ محاورہ.
شہرت حاصل کرنا ، نام پیدا کرنا نیز فتح حاصل کرنا ، کارنامہ انجام دینا.
اگر اُٹھے تو علم اپنا گاڑیں گے کہیں
جو اٹھ گئے تو ہے قصہ ہی ختم خود ہی گڑے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۱۶). وہاں کے خوش نویسوں کے قلم اپنی شاہجہانی کے علم گاڑ چکے تھے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲).

---میں چلّا باندھنا ف س ؛ محاورہ.
منت کے لیے علم میں چلّہ باندھنا ، منّت ماننا.

علمِ حضرت عباس میں باندھا چلا
نیز دیدار کا تیرے لیے کوندا ماتا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۵)۔

---نصب ہونا محاورۃً.
فاتح ہونا ، فتح و نصرت حاصل ہونا ، کامیابی حاصل ہونا۔ راجپوتانہ جہاں سب سے پہلا علم میرا نصب ہوا تھا مجھکو پکارتا ہے۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۰۶)۔

---نکالنا ف م ؛ محاورۃً.
جھنڈیوں یا علموں کا جلوس نکالنا جو نویں اور دسویں محرم سے مخصوص ہے۔
غم سے میں نالہ جو کرتا ہوں تو وہ کہتا ہے
یہ علم تم نے محرم میں نکالا ہوتا
(۱۹۲۵ ، شوق ، د ، ۲۵)۔

---نکلنا محاورۃً.
علم نکالنا (رک) کا لازم۔
علم ہو قلم کیا کرے ہے رقم
وزیرالممالک کا نکلا علم
(۱۷۹۰ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۱۳)۔ علم نکلا اور دھوم دھام سے ... (۱۹۳۰ ، سوانح عمری اور سفر نامہ حیدر ، ۲۳۵)۔

---ہونا ف م ؛ محاورۃً.
۱. **مشہور یا بدنام ہونا**
دیوے آسرا کوئی نہ اس وقت آہ
علم تجھ سوں عالم کی تب ہوئے پناہ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰)۔
خط ترا شب میں ہوئے جو خوبرو جگ میں علم
اون کے تئیں برجا ہے کہنا صاحبِ سیف و قلم
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۸)۔
کیوں نہ یاں رنگ و صفا میں ہوں علم آتش و آب
ہیں پرستش میں ترے رو کی صنم آتش و آب
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۲۰)۔
شور نے نام خدا ان کی بلا سر کھینچا
سر سا ہے کوئی عالم میں علم کاہے کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۰)۔ ۲. **تلوار میان سے نکلنا یا اونچا ہونا ، نیزہ وغیرہ بلند ہونا ، پرچم کھلنا۔**
علاء کوئی قتل کر کے ترا یہ کشتہ قد
مانند تیغ موج بناں میں علم ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۰)۔
جو نکیہ تھا نزدیک اور پاؤلی
علم ہے علم ہو وہاں بادلی
(۱۷۹۰ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۳)۔
تیغ جفا علم تھی مرے انتظار میں
اک پاؤں سے یہ آپ رواں ایستادہ تھا
(۱۸۰۲ ، قیامت ، ۲ : ۳۰۲)۔

کیا شوکتِ سواریِ سرور کروں بیاں
آگے علم تھا لشکرِ اسلام کا نشاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۵)۔
گردمِ معرکہ ہو تیغِ شہنشاہ علم
اسد و ثور فلک کو نہ ملے جائے پناہ
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۲)۔
تند تھی از بسکہ صریرِ قلم سن کے ہوئی تیغ دو دم ہی علم
(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۶۲)۔

عِلْم (کس ع ، سک ل) امذ.
۱. **جاننا ، آگاہی ، واقفیت.**
تھی گفتگوئے باغِ فدک جڑ فساد کی
جانے ہے جس کو علم ہے دیں کے اصول کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۴)۔ اس کا جاننا یا علم ہم سے دو درجہ کم ہے۔ (۱۸۸۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳)۔ آپ کو کیا یہ علم نہ تھا کہ آپ جس شخص سے نکاح کر رہی ہیں یہ دوسری بیوی کا شوہر بھی ہے۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۶۹)۔ ۲. (ا) **مرتب مباحث کا وہ مجموعہ جو کسی خاص موضوع سے مخصوص ہو اور اس میں اس موضوع سے کسی خاص حیثیت اور اعتبار سے یا اس کے چند خاص عوارض ذاتیہ کے پیش نظر بحث کی جائے اور متعلقہ قضایا (مسائل) دلیل کے ساتھ بیان کئے جائیں ، مثلاً علم طب کہ اس کا موضوع جسم انسانی ہے اور ہر علم تین اجزا پر مشتمل ہوتا ہے موضوع ، مسائل اور مبادی جن پر مسائل مبنی ہوتے ہیں نیز کسی خاص فن کی ماہیت یا واقفیت ، ہنر ، جوہر.** اوس نے کتب شاعری اور تواریخ ... اور ان علموں میں کمال پیدا کیا۔ (۱۸۳۹ ، تذکرۃ الکاملین ، ۱۶۱)۔ معاشیات آیا محض علم ہے یا فن یا دونوں کا مجموعہ۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت (ترجمہ) ، ۲۳)۔ نظم کی شاعری ... اس علم و فضل کی شاعری ہے جو اقبال کے کسبِ کمال کا جوہر ہے۔ (۱۹۸۳ ، سندر ، ۱۱)۔ (اا) **وہ مباحث جن کے مقدمات و نتائج یقینی ہوں ، سائنس.** قانون فلسفے کے ساتھ بعینہٖ وہی مناسبت رکھتا ہے جو کہ قانون (ضابطۂ کلیہ) کو علم (سائنس) سے ہے۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۱۰)۔ ۳. **گُن ، ہنر.** آگ کو دل میں چھپانے کا علم کسے آتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸)۔ ۴. **پڑھائی ، تعلیم ، علم سکھانا.** اس کا معنا علم پڑ کر نیں بوجھا تو گدڑے پر عبیر لادے۔ (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳)۔
بے علم ہور بے کتب ہور کس تھے بوجھیا جائے نا
عالماں بچارہ دیکھ کر اس کی تک میں یہہ تھکیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶)۔
طبیعت میں اول سے تھا ذوقِ علم
رہا ابتدا سے مجھے شوقِ علم
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۲)۔
یاں نہ روٹی ہے نہ کپڑا ہے نہ عزت ہے نہ علم
ہو نہ یارب کوئی رسوائے جہاں میری طرح
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۹)۔ عورت ، گھر کی دہلیز سے علم بانٹنے کی پابند ہے۔ (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۲۰۹)۔ ۵. **منتر ، جادو ٹونا ، عمل تسخیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [ع]۔

ـــــ اَحکام کس اضا(ـــــ فت مج ا ، سک ح) امذ.
وہ علم جو آسمانی کتابوں کے ضوابط و احکام پر مبنی ہو ، وہ علم جو فقہ یا سنت کے اصولوں یا قواعد سے بحث کرے ، شریعت ، دینیات ، علم الاحکام. علمِ توحید و صفات اور علمِ احکام بھی باہم ایسے مربوط ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے علت اور علامت ہے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۷۰).
[علم + احکام (رک)].

ـــــ اَخلاق کس اضا(ـــــ فت ا ، سک خ) امذ.
وہ علم جو انسان کے عادات و اطوار، علم مجلس یا آداب معاشرت سے بحث کرے ، علم الاخلاق. تمام علم منطق کی کیفیت بوجہ احسن دلنشین کر کے علم اخلاق بھی بخوبی تعلیم فرما دینا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۲) . سنائی کی حدیقة الحقیقة کی طرح یہ بھی علم اخلاق کے بہت سے مسائل سے بحث کرتی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۵). [علم + اخلاق (رک)].

ـــــ اَدات کس اضا(ـــــ فت ا) امذ.
آلات اور اوزار کا علم ، وہ علم جو اوزاروں کی خصوصیات سے بحث کرتا ہے. وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادات ... میں کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۳۶).
[علم + ادات (رک)].

ـــــ اَدَب کس اضا(ـــــ فت ا ، د) امذ.
کسی زبان کی نظم و نثر کی کتابیں جو کسی خاص علم سے تعلق نہ رکھتی ہوں مگر ان کی زبان بلند پایہ ہو نیز اخلاقیات ، علم الاخلاق ، آدابِ مجلس. کوئی کمال علم ادب کے ہم پلہ نہ سمجھا جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۹۷). علم ادب اور علم انشا کی ترقی نے روزمرہ گفتگو کی نفسیات کو نکھارا ہے . (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۹). [علم + ادب (رک)].

ـــــ اَدْیان کس اضا(ـــــ فت ا ، سک د) امذ.
دینی باتوں کا علم ، دینیات ، وہ علم جس میں مذاہبِ عالم کی تدوین ، تاریخ اور ارتقا سے بحث کی جائے.

علم ادیان سے پہلے اسے کیجیے آگہ
کہ مسلمانوں پہ واجب ہے یہ بلکہ اوجب

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۲۹). [علم + ادیان (رک)].

ـــــ اِذْعانی کس صف(ـــــ کس ا ، سک ذ) امذ.
وہ علم جو یقینی ہو اور جسکی تعمیل لازم ہو.

حاملِ دفترِ مدیح سے یوں
مجھے پہونچا تھا علمِ اذعانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۸۳). [علم + اذعان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اَذْواق کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ذ) امذ.
(تصوّف) وہ علم جس میں منازلِ تصوف اور مراحل مراقبہ سے بحث کی جائے ، علم یقین. اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے جو صراطِ مستقیم پر ہے علم اذواق سے اسی فن خاص (یعنی علم ازلی) کو نتیجہ دیتا ہے . (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۷). [علم + اذواق (ذوق (رک) کی جمع)].

ـــــ اَرْض تَراشی کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ر ، فت ت)امذ.
وہ علم جو زمین کی سطح کی طبعی ہیئت و اشکال اور ارضی ساختوں سے اس کے تعلق کے بارے میں بحث کرے (انگ : Geomorphology). دس کی دس کتابوں میں علم اشکال الارض یا علم ارض تراشی (جیومارفولوجی) علم آب و ہوا .. شامل تھے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۳).

ـــــ اَرْقام کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ر) امذ علمِ رَقْم.
ہندسوں کا علم ، ریاضی ، حساب. علم ارقام ہندیہ اور علم ہندسہ سے ہندی اصل کی طرف اشارہ ملتا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندے اور ان کی تاریخ ، ۱۲). [علم + ارقام (رک)].

ـــــ اُسْلُوب کس اضا(ـــــ ضم ا ، سک س ، و مع) امذ.
وہ علم جس میں تحقیق علوم کے لیے طرز تحریر یا انشا کے اصول و ضوابط سے بحث کی جائے ، علم الاسالیب. ان طریقوں کے مختلف نام رکھے ہیں ... علم اسلوب کہنا چاہیے جس سے چند علوم کو تعلق ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۱۰۹). [علم + اسلوب (رک)].

ـــــ اَسْمأ کس اضا(ـــــ فت ا ، سک س) امذ.
ناموں کا علم ، خصوصاً خدا کے ناموں کا ، علم الاسماء. علم اسماء خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر قرآن الحکیم ، احمد رضا خاں بریلوی ، ۱۱).
[علم + اسماء (رک)].

ـــــ اِشْراق کس اضا(ـــــ کس ا ، سک ش) امذ.
تعلق یا تکلمِ روحانی کا علم ، وہ علم جو ان امور سے بحث کرتا ہے کہ ایک قلب کا اثر دوسرے قلب پر بلا کسی مادی واسطے کے کیوں کر پڑتا ہے (انگ : Telepathy). بہت سی کتابیں تصوف اور علم اشراق کی دیکھیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱۳). [علم + اشراق (رک)].

ـــــ اَشْکالُ الْاَرْض کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ش ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
رک : علمِ ارض تراشی (انگ : Geomorphology). طبعی جغرافیہ کی دو شاخوں مثلاً علم معدنیات اور علم اشکال الارض کا ذکر کیا گیا. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶). [علم + اشکال (رک) + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

ـــــ اَشْیا کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ش) امذ.
مادی چیزوں کا علم ، علم الاشیاء (ماخوذ : مہذب اللغات). [علم + اشیا (رک)].

ـــــ اِصْلاحِ نَسْل کس اضا(ـــــ کس ا ، سک ص ، کس ح ، فت ن ، سک س) امذ.
وہ علم جس کے جینیاتی اصولوں کا اطلاق کسی نسل کی (خصوصاً

انسانی) بھلائی کے لیے ہوتا ہے تاکہ گھٹیا قسم کے جین بڑھیا قسم کے جین میں تبدیل کیے جا سکیں (انگ : Eugenic). علمِ اصلاحِ نسل ہمیشہ ان لوگوں کی نکتہ چینی کا شکار رہے گا. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۸۱۷). [علم + اصلاح (رک) + نسل].

---اُصُولِ قانُون کس اضا(---ضم ا ، و مع ، کس ل ، و مع) امذ.
علمِ اُصولِ قانون سے انسانوں کے اون تعلقات کا صوری علم مراد ہے ، جو قانونی احکام کے تابع ہوتے ہیں یا جن سے قانونی تنائج پیدا ہوتے ہیں (علم اصول قانون). [علم + اصول (رک) + قانون (رک)].

---اُصولِ قانُونِ خاص کس اضا(---ضم ا ، و مع ، کس ل ، و مع ، کس ن) امذ.
علمِ اُصولِ قانونِ خاص سے کسی حقیقی نظام قانون یا اوس کے کسی حصہ کا علم مراد ہے (علم اصول قانون). [علم + اصول (رک) + قانون (رک) + خاص (رک)].

---اُصُولِ قانُونِ عام کس اضا(---ضم ا ، و مع ، کس ن) امذ.
وہ علم جس میں ان مضامین اور اغراض و مقاصد قانون سے بحث کی جاتی ہے جو ساری دنیا کے قانونی نظاموں میں مشترک ہیں.
علم اصول قانون عام سے یہہ مراد ہے کہ اون مضامین اور اغراض اور مقاصد قوانین کی تصریح کی جائے. (۱۹۳۸ ، علمِ اصول قانون ، ۳). [علم + اصول (رک) + قانون (رک) + عام (رک)].

---اِطْرافات کس اضا(---کس ا ، سک ط) امذ.
دیو مالا ، علم الاصنام ، خرافات (انگ : Mythology).
یونانیوں کی میتھالوجی (یعنی علم اطرافات) میں لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر کاری ٹیئر (قریبنطوس) نے یونانیوں کے مشہور دیوتا جیئر (مشتری) کو تعلیم دی تھی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱ : ۵). [علم + ع : اطراف + ات ، لاحقۂ جمع].

---اَفْعالُ الْاَدْوِیَہ کس اضا(---فت ا ، سک ف ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
وہ سائنس جو صحت میں عام نظام پر یا جسم کے انفرادی حصوں پر ادویہ کی تاثیر بیان کرتی ہے (علم الادویہ ، ۱ : ۲).

---اَفْعالُ الْاَعْضا کس اضا(---فت ا ، سک ف ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
وہ علم جو اعضاء (خصوصاً انسانی) کے افعال سے بحث کرتا ہے. علم افعال الاعضا کا زبردست عالم پروفیسر مویسکوٹ اس بات پر یقین رکھتا تھا. (۱۹۰۷ ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۵۲). [علم + افعال (رک) + رک : ال (۱) + اعضاء (رک)].

---اِقْتِصاد کس اضا(---کس ا ، سک ق ، کس مع ت) امذ ؛ --- علم الاقتصاد.
علمِ انسانی کے اس خاص حصے کا نام جس کا موضوع دولت ہے اور جس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ دولت کی پیدائش ، تقسیم ، تبادلے اور استعمال کے اصول و طریق کیا کیا ہیں ، معاشیات ، اقتصادیات (انگ : Economics). علم اقتصاد اور دیگر انسانی علوم علم تمدن سے ایک نہایت گہرا تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۲۲). [علم + اقتصاد (رک)].

---اِکْتِسابی کس صف(---کس ا ، سک ک ، کس مع ت) امذ.
وہ علم جو مطالعہ ، مشاہدہ یا ذاتی تجربے سے حاصل کیا گیا ہو (جامع اللغات). [علم + اکتساب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ُالْاَبْدان (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ب) امذ.
وہ علم جس میں بدن کے اندرونی حصوں یا ساخت سے بحث کی جاتی ہے ، جسم انسانی کے تجزیے کا علم. علم اقتصاد اپنی تحقیق میں دیگر علوم سے بہت مدد لیتا ہے، مثلاً علم الابدان سے. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۲). علم التشریح اور علم النسیجات ، علم الابدان کی دو مختلف شاخیں ہیں. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۲). [علم + رک : ال (۱) + ابدان ، بدن (رک) کی جمع].

---ُالْاَثْقال (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ث) امذ.
وہ علم جو کسی چیز کے وزن یا بوجھ کے مسائل کو زیر بحث لائے.
اور علم الاثقال اور الحیل کا بہت بڑا ماہر اور خیام کا معاصر تھا.
اور علم الثقال و الحیل کا بہت بڑا ماہر اور خیام کا معاصر تھا.
(۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۱۰). [علم + اثقال ، ثقل (رک) کی جمع].

---ُالْاِجْتِماع (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ج ، کس مع ت) امذ.
وہ علم جو معاشرے یا سماج سے بحث کرے ، سماجیات ، عمرانیات (انگ : Sociology). ہربرٹ اسپنسر نے سوشیالوجی علم الاجتماع کو ایک جز فلسفہ کا مقرر کیا. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۳). اس سے کبھی اخلاق اور کبھی علم الاجتماع کی کتابیں پڑھتا. (۱۹۷۹ ، سرگزشت حیات ، ۱۳۹). [علم + رک : ال (۱) + اجتماع (رک)].

---ُالْاَجْسام (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ج) امذ.
رک : علم الابدان ، وہ علم جو اعضا کے افعال و اعمال سے بحث کرتا ہے ، عضویات (انگ : Physiology). اونگلیاں ... بہت زیادہ پھیلا دی گئی ہیں (دیکھو شکل ۱۶ ، باب علم الاجسام یا فزیالوجی). (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۸). [علم + رک : ال (۱) + اجسام ، جسم (رک) کی جمع].

---ُالْاَحْجار (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت مع ا ، سک ح) امذ.
پتھروں کا علم ، وہ علم جو پتھروں کے بارے میں بحث کرتا ہے. وہ آجکل میرے ساتھ علم الاحجار کی ایک معتبر عربی کتاب کے ترجمہ

کرنے میں مصروف ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۸). [علم + رک : ال (ا) + احجار ، حجر (رک) کی جمع].

ــــُ الْاِحْصا (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس مج ا ، سک ح) امذ.
اعداد و شمار کا علم ، شماریات (انگ : Statistic). تاریخ لکھنے سے پہلے جغرافیہ ... علم الاحصا وغیرہ علوم و فنون سے آگہ ہو. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۵۶). کیا وہ علم الاحصا کی آموزش میں مدد کرے گا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۰۲). [علم + رک : ال (ا) + احصا (رک)].

ــــُ الْاَحکام (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت مج ا ، سک ح) امذ.
رک : علمِ احکام. علم الاحکام کے مبادی جو اصول فقہ کے قواعد ہیں اور اصول فقہ کے مبادی علم معانی اور علم بیان کے مسائل ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۳۹). [علم + رک : ال (ا) + احکام (رک)].

ــــُ الْاَخلاق (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک خ) امذ.
رک : علم اخلاق ، (فلسفہ) علمِ حکمتِ عملی جس کی تین قسمیں ہیں تہذیبِ نفس ، تدبیر منزل اور سیاستِ مدن. انہوں نے فلسفے کی بعض اقسام مثلاً علم الاخلاق اور مابعدالطبیعیات میں قابلِ قدر نیا کام کیا ہے. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ (دیباچہ) ، ۲۷). [علم + رک : ال (ا) + اخلاق (رک)].

ــــُ الْاَدْوِیَہ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
دواؤں کا علم، وہ علم جس میں دواؤں کے حالات اور ان کے افعال و خواص سے بحث کی جاتی ہے. اس کی تین لڑکیاں تھیں ، سب سے بڑی علم الادویہ کی ماہر تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۸۸). [علم + رک : ال (ا) + ادویہ (دوا (رک) کی جمع)].

ــــُ الْاَدْوِیَہ حَقِیقی (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی ، ح ، ی مع) امذ.
(طب) یہ وہ علم ہے جو ادویہ کی قدرتی سرگزشت کے علاوہ ان کے طبعی اور کیمیائی خصائص پر بحث کرتی ہے (علم الادویہ). [علم الادویہ (رک) + حقیقی (رک)].

ــــُ الْاَرْض (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
زمین کا علم ، وہ علم جس سے زمین کے اندرونی و بیرونی طبقات اور اشیاء کے حالات معلوم ہوتے ہیں (انگ : Geology). اکثر وہ علماً جنکو علم الارض میں مہارت تام حاصل تھی. (۱۸۸۸ ، رسالۂ معجزات انسانی بقاعدۂ طاقت مقناطیسی ، ۲۰). علم الارض سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں زمین پر اور زیر زمین پائی جانے والی اشیا ... کا مطالعہ کیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۵). [علم + رک : ال (ا) + ارض (رک)].

ــــُ الْاَساطِیر (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ی مع) امذ.
رک : علم الخرافات ، دیومالا. نفسیاتی تاویلات سے آگے بڑھ کر علم الاساطیر تک جا پہنچا. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۷). [علم + رک : ال (ا) + اساطیر (رک)].

ــــُ الْاَسالِیب (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ی مع) امذ.
رک : علم اسلوب. منطق علم الاسالیب نہیں ہے بلکہ مبادی علوم کے نظریات اور ابتدائی طریق عمل بھی اس میں داخل ہیں. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۵۶). [علم + رک: ال (ا) + اسالیب (رک)].

ــــُ الْاَسْمَاْ (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک س) امذ.
رک : علم اسما ، ناموں کا علم. سورۂ بقر کی ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے جن میں علم الاسماء کا ذکر ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۸۳). [علم + رک: ال (ا) + اسمأ (رک)].

ــــُ الْاَشْیاْ (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ش) امذ.
رک : علم اشیا.

علم الاشیا ہے منظرِ خواب
ظلمت میں عبث تلاشِ اسباب

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۰). علم الاشیأ کے حصول ہی کا ذریعہ ہے بلکہ حقیقی مسرت کا منبع بھی ہے. (۱۹۶۲ ، تاریخِ جمالیات ، ۱۰۲). [علم + رک : ال (ا) + اشیأ (رک)].

ــــُ الْاَصْنام (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) امذ.
بتوں کا علم ، رک : علم الاساطیر (انگ : Mythology). مؤرخ کا یہ فرض ہے کہ وہ تاریخ لکھنے سے پہلے ... علم الاصنام علم اللسان ... وغیرہ علوم و فنون سے آگہ ہو. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۵۶). انشا نے اپنے ... قصہ کا پلاٹ ہندو علم الاصنام کی مدد سے تیار کیا. (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۳۱). [علم + رک: ال (ا) + اصنام (صنم (رک) کی جمع)].

ــــُ الْاَصْوات (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص) امذ.
علمِ لسانیات کی ایک شاخ ، وہ علم جس میں بسیط آوازوں اور سماعت کے متعلق تشریحی ، تاریخی اور تقابلی بحث کی جاتی ہے، سمعیات ، صوتیات (انگ : Acoustics). کوئی شخص ماہر علم الاصوات ہو نہیں سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۲). لسانیات کے شعبہ علم الاصوات (صوتیات) میں بسیط آوازوں سے بڑی جامع ، عمیق اور عام طور سے تین طرف سے بحث ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۵۹). [علم + رک : ال (ا) + اصوات (صوت (رک) کی جمع)].

ــــُ الْاُصُول (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) امذ.
وہ علم جو کسی علم یا فن کے کلیات و مسلمات سے بحث کرتا ہے، مراد : فلسفہ ، حکمت. علم الاصول ہونے کی حیثیت سے فلسفہ خاص علوم سے امتیاز رکھتا ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۶). [علم + رک : ال (ا) + اصول (رک)].

---ُ الْاَعْداد (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
رک : علم ارقام ، ہندسوں کا علم. علم الاعداد اور تاریخ ہمیں بتاتے ہیں کہ معیشتِ قومی ... ترقی یافتہ ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی ، ۲۵۶). علم الاعداد کے طریقے سے اس کے حقائق کا تجزیہ کر کے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۰۳). [علم + رک : ال (ا) + اعداد (عدد (رک) کی جمع)].

---ُ الْاَعْضا (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
رک : علم الاجسام (انگ : **Physiology**). "علم الاعضا" اور "علم النفس" و القوے کی تمام تحقیقات بے سروپا معلوم ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۸۳). کالج میں ہمارے ایک پروفیسر علم الاعضا کے درس دیا کرتے تھے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۹ ، ۲۹). [علم + رک : ال (ا) + اعضا (عضو (رک) کی جمع)].

---ُ الْاَفْلاک (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ف) امذ.
اجرام فلکی کا علم ، وہ علم جس کی مدد سے اجرام فلکی ان کی جسامت ، حرکات و سکنات ، ایک جرم سے دوسرے جرم تک کی دوری ، زمانے کی گردش اور چاند ، سورج کے گہن وغیرہ کے حالات معلوم ہوں ، فلکیات ، ہیئت (انگ : **Astronomy**). وہ علم الافلاک کے شاہی سر رشتہ کی افسری تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۸۹). اقبال نے خیام کو علم نجوم اور علم الافلاک کے تلازمات میں جانا ہے. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفریں ، ۱۸۱). [علم + رک : ال (ا) + افلاک (رک)].

---ُ الْاِقْتِصاد (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ق ، کس بع ت) امذ.
رک : علم اقتصاد (انگ : **Economics**). علم الاقتصاد علم انسانی کے اس خاص حصے کا نام ہے جسکا موضوع دولت ہے. (۱۹۰۴ ، علم الاقتصاد ، ۳). انہوں نے علم الاقتصاد پر ایک کتاب لکھی تھی. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۲۰۹). [علم + رک : ال (ا) + اقتصاد (رک)].

---ُ الْاَقْوام (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ق) امذ.
وہ علم جو قوموں کے عروج و زوال ، حالات و واقعات اور عادات و اطوار سے بحث کرتا ہے. علم الاقوام ، علم تکوین ، اجسام انسانی ، اور علم وظائف الاعضا ، ان علوم کی مثالیں ہیں. (۱۹۳۰ ، اساسی نفسیات ، ۳). اس نے علوم خصوصاً علم الطیور اور علم الاقوام میں شہرت حاصل کی وہ ایک باکمال زباندان بھی تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۸۸). [علم + رک : ال (ا) + اقوام (قوم (رک) کی جمع)].

---ُ الْاَکْتاف (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک) امذ.
شانے کی ہڈیوں سے پیش گوئی کرنے کا علم (جامع اللغات). [علم + رک : ال (ا) + اکتاف (رک)].

---ُ الْاَلْسِنَہ (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ل ، کس س ، فت ن) امذ ؛ ← علم اللسان.
زبان یا زبانوں کا علم ، زبانوں کا تاریخی اور تقابلی علم ، لسانیات (انگ : **Philology**). موصوفہ کا علم الالسنہ تو منزلیں طے کر چکا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، مئی ، ۳۷). [علم + رک : ال (ا) + السنہ (رک)].

---ُ الْاَمْراض (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امذ.
تشخیص امراض کا علم ، امراض کی حقیقت و ماہیت کا علم ، مرضیات (انگ : **Pathology**). بیماریوں کی تحقیق کرنے والی سائنس کی شاخ کو علم الامراض کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵۲). [علم + رک : ال (ا) + امراض (مرض (رک) کی جمع)].

---ُ الْاَنْساب (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ن) امذ ؛ ← علم انساب.
انسان کے قبیلوں ، خاندانوں ، نسلوں اور صحت نسب کا علم ، وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو ماضی میں (خصوصاً) انسان کی جسمانی خصوصیات جغرافیائی تقسیم زبان اور رسم و رواج وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں ، انسانی نسلوں کا علم. عربوں میں صرف دو شاخیں علم کی تھیں یعنی قدرتی فصاحت و بلاغت اور علم الانساب. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۲۱). اسلامی علم الانساب کا کام باقاعدہ طور پر کیا گیا تو ... اسلام کی بابت ترکوں کا دائرۂ نظر وسیع تر ہو جائے گا. (۱۹۳۸ ، اقبال (اقبال نامہ ، ۲ : ۲۷۲)). قرۃ العین کو علم الانساب سے گہری دلچسپی ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [علم + رک : ال (ا) + انساب (نسب (رک) کی جمع)].

---ُ الْاِنْسان (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ ؛ ← علم انسانی.
انسانوں کا طبقاتی اور نفسیاتی علم ، وہ سائنس جس میں مطلق انسان کے جسمانی اور تمدنی حالات سے بحث کی جاتی ہے ، بشریات (انگ : **Anthropology**). علمائے انتھروپالوجی (علم الانسان) کی نہایت دقیق اور عمیق تحقیقات سے ... ثابت ہو گیا ہے. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۶). علم الانسان کی بدولت دور حاضر کے اہم مسائل کو حل کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، ملنیشم اور کرزما ، سوات کے پٹھانوں میں ، ۱۹). [علم + رک : ال (ا) + انسان (رک)].

---ُ الْاِنْسانِیات (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ن) امذ.
رک : **علم الانسان** . لسانیاتی نظریات کا ... علم الانسانیات ، علم الطبقات الارض اور عقل سلیم کی روشنی میں نئے سرے سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۳۳). [علم + رک : ال (ا) + انسان (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

ـــُـ الْاِنْشا (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، کس ا، سک ن) امذ.
وہ علم جس میں دل سے مضامین پیدا کرنے اور ان کے اظہار میں ملکہ بہم پہونچانے کا بیان ہوتا ہے ، علم انشا. علم الانشا سے مراد دستاویز نویسی ہے۔ (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۸)۔ [علم + رک : ال (۱) + انشا (رک)]۔

ـــُـ الْاَوْثان (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
رک : علم الاصنام. علم الاوثان کے راویوں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ... دیوتاؤں کا ایک عظیم الشان دربار منعقد ہوا. (۱۹۲۶ء ، غلبۂ روم ، ۳۶)۔ [علم + رک : ال (۱) + اوثان (رک)]۔

ـــُـ الْاِیقاع (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی مع) امذ.
صوت و نغمہ کا علم ، وہ علم جس میں راگ راگنی کے اصول و قواعد سے بحث کی جاتی ہے. ایک علم التالیف یعنی لحن دوسرے علم الایقاع جس کو اصول بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۴ء ، مولانا محمد امین عباسی ، ہندوستانی موسیقی ، ۴۵)۔ [علم + رک : ال (۱) + ایقاع (رک)]۔

ـــُـ الْبَحْر (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، فت مج ب، سک ح) امذ.
سمندر کے حالات و خواص کا علم ، بحریات (انگ : Oceanography) طبعی جغرافیہ کی اپنی بہت سی شاخیں ہیں ... علم البحر ... علم کوہ آتش فشاں وغیرہ. (۱۹۶۳ء ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹)۔ [علم + رک : ال (۱) + بحر (رک)]۔

ـــُـ الْبَدَن (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) امذ.
رک : علم الابدان. ارسطو نے ... علم الحیوانات ، علم البدن اور دوسرے بہت سے علوم کے بارے میں بھی لکھا تھا. (۱۹۸۷ء ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۰۲)۔ [علم + رک : ال (۱) + بدن (رک)]۔

ـــُـ التَّشْرِیح (ـــ ضم م ، غم ا ، ل، شد ت بفت ، سک ش ، ی مع) امذ ا ـ علم تشریح.
اعضائے بدن کی جراحی کا علم ، وہ علم جس میں اعضا کی حقیقت و ماہیت اور شکل صورت ، وضع قیام اور ہڈیوں کے شمار وغیرہ کا بیان ہوتا ہے (انگ : Anatomy). علم التشریح اور علم النسیجات ، علم الابدان کی دو مختلف شاخیں ہیں. (۱۹۶۵ء ، حیوانیات ، ۱ : ۲)۔ [علم + رک : ال (۱) + تشریح (رک)]۔

ـــُـ التَّورِیث (ـــ ضم م، غم ا، ل، شد ت، و لین ، ی مع) امذ.
توارث کی برقراری کا علم ، وہ علم جس میں وراثت کے اصول و ضوابط سے بحث کی جائے. جب اسی تصور عمل کو عالم اکبر پر منطبق کیا جاتا ہے تو نظریات آفرینش اور علم التوریث کے سلسلے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱)۔ [علم + رک : ال (۱) + توریث (رک)]۔

ـــُـ الْجِسْم (ـــ ضم م، غم ا، سک ل ، کس ج، سک س) امذ.
رک : علم الاجسام. فلسفی اپنے مسائل کے حل کی تلاش علم الجسم اور نفسیات کے گہرے مطالعے سے کرے. (۱۹۸۷ء ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۲۴)۔ [علم + رک : ال (۱) + جسم (رک)]۔

ـــُـ الْجَمال (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ج) امذ.
رک : جمالیات ، علم جمال. اکثر علوم کے نام میں اس سے زیادہ مشکل آتی ہے مثلاً علم الجمال ، علم النفس ، علم الاخلاق. (۱۹۱۳ء ، الہلال ، کلکتہ ، ۲۷ اگست ، ۱۳)۔ [علم + رک : ال (۱) + جمال (رک)]۔

ـــُـ الْجَوّ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ج ، و لین) امذ.
موسمی آب و ہوا کا علم ، علم کائنات الجو ، موسمیات Meteorology علم کرۂ ہوائی ... علم الجو اسی حصۂ علم کا دوسرا نام ہے. (۱۹۱۸ء ، تحفۂ سائنس ، ۳۳۵)۔ [علم + رک : ال (۱) + ع : جو ـ ہوا ، فضا]۔

ـــُـ الْحَرَکات / الْحَرَکَت (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل، فت ح ، ر/فت ک) امذ ا ـ علم حرکت.
اجسام کی حرکات اور ان پر اثر انداز قوتوں کے درمیان رابطوں کا علم (انگ : KINGTIGS). وہ علم ریاضی و حساب تھا جس کے بغیر ہیئت و جغرافیہ و طبیعیات و علم الحرکات ... کسی میں بھی کام نہیں چل سکتا تھا. (۱۹۴۳ء ، سید محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ۶۶)۔ اس کو علم الحرکت کے ماہر ہی سمجھ سکتے ہیں ، نہ شکاری نہ گھوڑا. (۱۹۸۸ء ، غالب ، کراچی ، جنوری تا جون ، ۲۴۹)۔ [علم + رک : ال (۱) + حرکات (حرکت (رک) کی جمع)]۔

ـــُـ الْحَقِیقَت (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ی مع، فت ق) امذ.
وہ علم جو معاشی جدوجہد کی تشریح و توجیہ اور قوانین اساسی کی تحقیق کا کام کرتا ہے ، وہ علم جس سے اشیا کے حقائق سے بحث کیا جائے. معاشیات آیا محض علم ہے یا فن یا دونوں کا مجموعہ اور آیا من حیث العلم وہ علم الحقیقت ہے یا علم الہدایت. (۱۹۱۷ء ، علم المعیشت ، ۲۳)۔ [علم + رک : ال (۱) + حقیقت]۔

ـــُـ الْحَیات (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
وہ علم جس میں جاندار اشیا اور جانداروں (پودے اور حیوانات) کے جسموں کی بناوٹ اور اس کی نشو و نما سے متعلق بحث کی جاتی ہے ، حیاتیات (انگ : Biology). ایک اور شعبے میں اجسام کے صرف خواص حیاتی کی تحقیق کی جاتی ہے اسے علم الحیات سے موسوم کرتے ہیں. (۱۹۱۳ء ، فلسفیانہ مضامین ، ۹)۔ علم الحیات اس سائنس میں جاندار اشیا کا مطالعہ کیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ء ، جنرل سائنس ، ۴)۔ [علم + رک : ال (۱) + حیات]۔

ـــُـ الْحَیوان / الْحَیوانات (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
وہ علم جس میں حیوانات کی ساخت ، اصناف ، رہن سہن اور عادات وغیرہ کو بیان کیا جاتا ہے ، حیوانی زندگی کا علم ، حیوانیات (انگ : Zoology). نباتات ، علم الحیوانات کیمیائے غیر عضوی ... میں قریباً چھ سو لڑکے زیر تعلیم ہیں. (۱۸۹۲ء ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۶۳)۔ مویشی پالنا اور علم الحیوانات کی معمولی سی تعلیم. (۱۹۲۸ء ، دیہاتی اصلاح ، ۶۸)۔ ماہرین علم الحیوان نے ابل کے ... حالات لکھے ہیں. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷)۔

ـــُـ الخُرافات (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، ضم خ) امذ.
رک : **علم الاصنام ، علم الاساطیر ، دیو مالا ، قدیم یونانی قصہ کہانیوں کا علم.** افسانوی ادب کو علم الخرافات کے قریب ہی جگہ دی ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ڈاکٹر عبداللہ ، ۱۵۲). [علم + رک : ال (ا) + خرافات (رک)].

ـــُـ الخَلِیّات (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت خ ، کس ل ، شد نیز بلا شد ی) امذ.
خلیات کا علم ، حیوان کے جسم کے چھوٹے چھوٹے اجزا کے (خوردبین سے) تفصیلی مطالعہ کا علم (انگ : Cytology). خورد بینی اکائی کے تفصیلی مطالعہ کا نام علم الخلیات ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۲). [علم + رک : ال (ا) + خلیات (خلیہ (رک) کی جمع)].

ـــُـ الدِّماغ (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد بکس نیز بفت) امذ.
رک : **نفسیات.** ماشاءاللہ آپ علم الدماغ کے بھی ماہر ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۴۴). [علم + رک : ال (ا) + دماغ (رک)].

ـــُـ الرِّجال (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر بکس) امذ.
علم دین کی وہ شاخ جس میں راویان حدیث کے سیرت و کردار اور علم و فضل وغیرہ کا تجزیہ کیا جاتا ہے ، علم رجال. علم الرجال طلبہ کے لئے یوں بھی بیکار ہے کیونکہ انہیں خود اپنی رائے قائم کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں. (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ۴۰۰). [علم + رک : ال (ا) + رجال (رک)].

ـــُـ الرُّؤیا (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ر ، و مع) امذ.
خوابوں کا علم ، وہ علم جس میں خوابوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے. ہم علم الرؤیا کا کوئی تفصیلی مرقع پیش نہیں کریں گے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، سید نذیر نیازی ، ۱۹۳). [علم + رک : ال (ا) + رؤیا (رک)].

ـــُـ السُّلُوک (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد س بضم ، و مع) امذ.
وہ علم جس میں انسان کے قلبی واردات و کیفیات اور اس کے فطری جذبات و ملکات نیز احوال و مقامات سے بحث کی جاتی ہے. قلب سے جس علم کی بحث کا تعلق ہے ، اسی کو علم السلوک کہتے ہیں. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۰۳). [علم + رک : ال (ا) + سلوک (رک)].

ـــُـ السُّکُون (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد س بضم ، و مع) امذ.
وہ علم جس میں ساکن اجسام اور قوت کے توازن کے اصول سے بحث کی جاتی ہے ، سکونیات ، علم توازن القویٰ (انگ : Statics). معاشرتی طبیعات ... کی تقسیم معاشرت کے علم السکون اور علم الحرکت میں ممکن ہے. (۱۹۰۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۳۷). [علم + رک : ال (ا) + سکون (رک)].

ـــُـ الشَّرائع (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، کس مع ء) امذ.
وہ علم جس میں شریعتوں کا تقابلی جائزہ لیا جائے ، وہ علم شرع کے احکام سے تعلق رکھتا ہے. اسے علم الشرائع یا تشریعی علوم سے یاد کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، ثبات ، کراچی ، ۳۲). [علم + رک : ال (ا) + شرائع (شرع (رک) کی جمع)].

ـــُـ الشِّعْر (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ش بکس مع ، سک ع) امذ.
شعر کا علم ، وہ علم جس میں شاعری اور اس کی اصناف کے متعلق بحث کی جاتی ہے. بعض تصانیف میں علم الشعر یا علوم شعریہ کی اصطلاح سے ہم دو چار ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۳۲۷). وہ ایک وقت میں علم الشعر کو بیان کر سکتی ہے ، اور دوسرے وقت میں وہی زبان فلسفے کی زبان بھی بن سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۲). [علم + رک : ال (ا) + شعر (رک)].

ـــُـ الصَّحْرا (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ص بفت مع ، سک ح) امذ.
وہ علم جس میں جنگل کے درختوں کے پیدا کرنے اور ان کو قطع و برید کے قابل بنانے کے ذرائع پیدا کرنے سے بحث کی جاتی ہے (انگ : Sylvi Culture). علم الصحرا یعنی سلوی کلچر وہ علم ہے جس میں جنگل کے درختوں ... کے ذرائع پیدا کرنے سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۱). [علم + رک : ال (ا) + صحرا (رک)].

ـــُـ العَرُوض (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و مع) امذ.
شعر کے اوزان یا بحور کا علم ، وہ علم جس میں شعر کے وزن اور تقطیع کرنے کے اصول و قواعد سے بحث کی جاتی ہے. ماہر علم العروض بھی اور منفرد نثر نگار بھی ، لیکن ان کی شاعری اور علمی خدمات پر کوئی کام نہ ہو سکا. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۷). [علم + رک : ال (ا) + عروض (رک)].

ـــُـ العِظام (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
ہڈیوں کا علم ، وہ علم جو (خصوصاً) حیوانات کی ہڈیوں کی ساخت یا ماہیت وغیرہ سے بحث کرتا ہے ، علم استخواں ، عظمیات (انگ : Osteology). علم ماہیۃ العظام کی جگہ صرف علم العظام کافی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، ۳۱). [علم + رک : ال (ا) + عظام (عظم (رک) کی جمع)].

ـــُـ العَقاقِیر (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امذ.
جڑی بوٹیوں کا علم ، وہ علم جس میں جڑی بوٹیوں کے دواؤں میں استعمال ہونے سے متعلق بحث کی جاتی ہے. علم العقاقیر جڑی بوٹیوں کے علم کو جو انہوں نے ... چین اور مشرق اوسط سے حاصل کیا تھا ، محفوظ رکھا. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۳۰). [علم + رک : ال (ا) + عقاقیر (رک)].

ـــُـ العَقائِد (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، کس ء) امذ.
اعتقادات یا مذہبی باتوں کا علم ، وہ علم جس میں دین اسلام کی بنیادی باتوں (خدا پر یقین ، اس کے فرشتوں ، کتابوں ، انبیاء علیہم السلام ، قیامت اور تقدیر خدا پر یقین) سے بحث کی جاتی ہے. علم الفرائض کی نشو و نما علم العقائد سے پہلے ہوئی. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفہ اسلام ، ۴۸). [علم + رک : ال (ا) + عقائد].

ـــُ الْعِلاج (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ع) امذ.
علاج کا علم ، وہ علم جس میں امراض کے علاج اور ادویہ کی خاصیت سے بحث کی جاتی ہے ، علاجیات (انگ : Therapevtics). علم العلاج یا علاجیات ان علاجی تدابیر سے بحث کرتی ہے جو مرض کے علاج میں مستعمل ہیں. (۱۹۰۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲) . محمد بن ذکریا رازی فن طب میں اپنے زمانے کے علم العلاج کے اصول و عمل سے پوری طرح آگاہ تھا. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۷). [علم + رک : ال (۱) + علاج (رک)].

ـــُ الْعِلْم (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، کس ع ، سک ل امذ.
کسی علم کے بارے میں علمی بحث کرنے کا علم ، علمیات.

اپنے رکھ علم کا تو اے غمگیں علم
تا علم العلم سے ہو بس جہل نصیب

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۳). ہم کو سب سے پہلے کُل مواد علم کے مبدء کی تحقیق کرنا چاہیے ، یہ تحقیق منصب ہے علمیات یا علم العلم (اپسٹمولوجی) کا. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ، ۲۲). [علم + رک : ال (۱) + علم (رک)].

ـــُ الْفَرائض (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، کس ء) امذ.
علم دین کی ایک شاخ جس میں تمام فرائض سے بحث کی جاتی ہے ؛ وراثت کا علم. علم الفرائض کی نشو و نما علم العقائد سے پہلے ہوئی. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۴۸). [علم + رک : ال (۱) + فرائض (فرض (رک) کی جمع)].

ـــُ الْفِقْه (ـــ ضم م، غم ا، سک ل ، کس ف، فت ق) امذ.
فقہ کا علم ، وہ علم جس میں فقہی یا شرعی مسائل سے بحث کی جاتی ہے ، مذہبی مسائل کا علم. اسلامی شریعۃ کے دو عام حصے یہ ہیں ، علم الکلام اور علم الفقہ. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۱۵). [علم + رک : ال (۱) + فقہ (رک)].

ـــُ الْقابِلَه (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ب) امذ.
دایہ گیری سے متعلق علم ، وہ علم جس میں دایہ گیری یا قبالت کے اصول سے بحث کی جاتی ہے. طب عربی میں علم القابلہ (مڈ وائفری) کے سلسلے میں ... سرمایۂ معلومات پایا جاتا ہے. (۱۹۵۲ ، طب العرب ، ۵۰۴). [علم + رک : ال (۱) + قابلہ (رک)].

ـــُ الْقُوَّة (ـــ ضم م، غم ا، سک ل، ضم ق، شدو بفت) امذ.
وہ علم جس میں دو یا دو سے زیادہ قوتوں کے توازن سے بحث کی جاتی ہے ، علم جرثقیل (انگ : Dynamics). علم القوۃ کے اصولوں کو مکمل طور پر سمجھ لینا نہایت ضروری ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۱۰). [علم + رک : ال (۱) + قوۃ = قوت].

ـــُ الْکائِنات (ـــ ضم م، غم ا، سک ل ، کس مج ء) امذ.
کائنات کی مادی حقیقتوں کا علم ، وہ علم جو کائنات میں موجود اشیا سے بحث کرتا ہے (انگ : Cosomology). اس طرح الٰہیات ، نفسیات اور علم الکائنات (کوزمولوجی) طبیعات پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۰). [علم + رک: ال (۱) + کائنات].

ـــُ الْکَلام (ـــ ضم م غم ا سک ل، فت ک) امذ ؛ سے علم کلام.
اصول دین کو عقلی و منطقی دلائل سے ثابت کرنے کا علم ، وہ علم جس میں منقولات کو معقولات کے ذریعہ ثابت کریں ، علم کلام. اسلامی شریعۃ کے دو عام حصے یہ ہیں ، علم الکلام اور علم الفقہ. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۲۱۵). جس علم میں اللہ کے کلام سے بحث ہو وہ علم علم الکلام کہلاتا ہے. (۱۹۵۹ ، مقالات ابّوبی ، ۱۴) . دینی احکام کی عقلی توجیہ علم الکلام کا موضوع ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵). [علم + رک : ال (۱) + کلام (رک)].

ـــُ الْکِیمْیا (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی مع ، سک م) امذ ؛ سے علم کیمیا.
ایسا علم جس میں عناصر کی ماہیت ، ان کے اجزا اور مرکبات کی ترکیب و تحلیل سے بحث کی جائے (انگ : Chemistry). میں موسیو زور ڈان کا مہمان تھا جو پیرس کا مسلم الثبوت ماہر علم الکیمیا ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۵۳). [علم + رک : ال (۱) + کیمیا (رک)].

ـــُ اللِّسان (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ل) امذ.
علم الالسنہ ، زبان کا علم (انگ : Philology). عقیدہ عذاب و ثواب اور علم اللسان، احادیث کے الفاظ سے زیادہ بُعد نہیں رکھتا تھا. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفہ اسلام ، ۶۸). میں خود بھی علم اللسان سے دور کی شناسائی رکھتا ہوں. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی، ۶۸). [علم + رک : ال (۱) + لسان (رک)].

ـــُ اللِّسان بِالْمُقابَلَه (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، شد ل بکس ، کس ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ب ، ل) امذ.
زبان کا وہ علم جس میں ایک زبان کو دوسری زبان کی نسبت یا مقابلے سے جانچا جاتا ہے. علم اللسان بالمقابلہ کے ماہروں نے دنیا کی زبانوں کو ... خاندانوں میں تقسیم کیا ہے. (۱۸۹۸ ، معارف ، ستمبر ، ۴۹). [علم اللسان (رک) + بہ (حرف جار) + رک : ال (۱) + مقابلہ (رک)].

ـــُ اللُّغات بِالْمُقابَلَه (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، شد ل بضم ، کس ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ب ، ل) امذ.
لغت کا وہ علم جس میں ایک لغت کو دوسرے لغت کی نسبت یا مقابلے سے جانچا جاتا ہے (انگ : Comperative Philology). کمپیریٹو فلالوجی (علم اللغات بالمقابلہ) ایسا علم ہے جس کی عمر بہ نسبت دیگر علوم کے بہت تھوڑی ہے. (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم، ۱ : ۷۱). [علم + رک : ال (۱) + لغات (رک) + بہ (حرف جار) + رک : ال (۱) + مقابلہ (رک)].

ـــُ اللُّغَت (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، شد ل بضم ، فت غ) امذ.
لغت کا علم ، وہ علم جس میں تالیف و تدوین لغت سے بحث کی جائے نیز علم اللسان (انگ : Lexicography). قدیم زمانے میں لسانیات کو گرامر (صرف نحو) یا علم اللغت یعنی علم اللسان کہا جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۵۸). [علم + رک : ال (۱) + لغت (رک)].

ـــُـ الْمَعاش (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ.
رک: **علم الاقتصاد** ، **معاشیات**. موصوف نے ... ایک لکچر دیا جس کا موضوع علم المعاش تھا.(۱۸۷۰ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۱ : ۳۹). [علم + رک : ال (۱) + معاش (رک)].

ـــُـ الْمُعاشَرَت (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت نیز سک ش ، فت ر) امذ.
عمرانیات ، انسان کے رہن سہن اور معاشرت کا علم ، آبادی کے متعلق علم (انگ : Sociologgy) . حقیقت میں یہ فلسفۂ تاریخ سوشیولوجی علم المعاشرت یا معاشرتی طبیعات ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۳۷).[علم + رک : ال (۱) + معاشرت (رک)].

ـــُـ الْمَعانی (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ؛ = علم معانی.
وہ علم جس میں الفاظ کے محل استعمال اور معانی کے درست اور موزوں ہونے سے بحث کی جاتی ہے. ماہرین لسانیات اور علم المعانی ابھی تک ... تفسیر مہیا نہیں کرسکے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۲۰). [علم + رک: ال (۱) + معانی (رک)].

ـــُـ الْمَعیشَت (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع ، فت ش) امذ.
رک : **علم الاقتصاد** ، **معاشیات**. وہ اس تعصب سے کام نہیں لیتا جو اس زمانے کے ماہرین علم المعیشت میں عام تھا.. (۱۹۳۳ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۲). [علم + رک : ال (۱) + معیشت (رک)].

ـــُـ الْمَناظِر (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ظ) امذ ؛ = علم مناظر.
عکسی تصویریں لینے کا علم ، علم طبعی کی وہ شاخ جو روشنی یا شعاع کی قوت خاصیت کے ظہور کے قدرتی قاعدوں کو اجسام کثیفہ کے وسیلے سے ظاہر کرتی ہے ، بصریات. علم المناظر کی رُو سے یہ جانتے ہیں کہ ... معمولی سفید شمسی روشنی کی شعاع منشور میں سے گزرتی ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۲۳۷). سائنس کے نقطۂ نظر سے تجریدی خیالات ... جیسے علم المناظر میں کلی انعکاس کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ سائنس ، ۴۳). اس نے علم الاعضا ، کیمیا ، علم المناظر اور حیوانیات پر بہت سے سائنسی مقالے شائع کیے. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس ، ۹۰). [علم + رک : ال (۱) + مناظر (رک)].

ـــُـ الْموجُودات (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، و لین ، و مع) امذ.
قدرت کے مظاہر کا علم ، کائنات میں موجود اشیا اور ان کے انواع و اقسام کو جانچنے کا علم. علم سائنس کا مطالعہ کرنے کے لیے سب سے بہتر علم الموجودات سے آغاز کرنا ہوگا. (۱۹۰۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱). [علم + رک : ال (۱) + موجود (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــُـ النُّجُوم (ـــــضم م ، غم ا ل ، شد ن بضم ، و مع) امذ.
علم الافلاک ، علم ہیئت ، علم نجوم ، ریاضی کا (استرالوجی) علم النجوم اور طبعیات سے ربط پیدا کرنا ، یہ ہیں چند الجمہوریہ کے مرکزی خیالات. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۲۶). [علم + رک : ال (۱) + نجوم (رک)].

ـــُـ النَّسْل (ـــــضم م ، غم ا ل ، شد ن بفت ، سک س) امذ.
علم التوریث ، الزائش نسل کے بارے میں علم. ایک قصہ قابل بیان ہے جو علم النسل کے نقطہ نظر سے موجب دلچسپی ہے. (۱۸۵۲ ، تمہیدی خطبے ، ۱۷). [علم + رک : ال (۱) + نسل].

ـــُـ النَّسیجات (ـــــضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) امذ.
وہ علم جو حیوانی جسم کی بافتوں اور اعضا کی باریک رگوں کی ساخت سے بحث کرتا ہے. علم التشریح اور علم النسیجات ، علم الابدان کی دو مختلف شاخیں ہیں. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۲). [علم + رک : ال (۱) + نسیج (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــُـ النَّفْس (ـــــضم م ، غم ا ل ، شد ن بفت ، سک ف) امذ.
نفس سے متعلقہ باتوں کا علم ، وہ علم جس میں نفس کی حقیقت و ماہیت سے بحث کی جاتی ہے ، نفسیات (انگ: Phychology). انسان کی نفسیاتی زندگی کے حیرت انگیز طلسم کی عقدہ کشائی ایک مخصوص علم کے ذمہ ہے ، جس کو علم النفس کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۶). فلسفہ اور نفسیات (علم النفس) کو بالکل الگ الگ رکھا جائے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۱۳). [علم + رک : ال (۱) + نفس (رک)].

ـــُـ الْوُجُود (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) امذ.
وہ علم جس میں سب سے عام عقلی مسائل سے بحث کی جاتی ہے (مثلاً وجود و عدم ، وجوب و امکان ، حدوث و قدم ، تقدم و تاخر). یہ خاص نظری (ممارسات) فنون کی پشت و پناہ ہیں یعنی یہ وہ علم جس کو ان سب کا مبدء کہنا چاہیے یعنی علم الوجود. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۰). [علم + رک: ال (۱) + وجود].

ـــِـ الٰہ کس اضا (ـــــ کس ا ، مد ل) امذ.
رک : **علم الٰہیٰ ، مذہبی باتوں کا علم.** انسان بھی اپنی حقیقت کو علم الٰہ سے جانتا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ ستمبر ، III). [علم + الٰہ (رک)].

ـــُـ الْہِجّا (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ہ ، شد ج) امذ ؛ = علم ہجا.
وہ علم جس میں کسی زبان کے حروف و صوت ، حروف کے ناموں اور ان کے مخارج کی بحث کی جائے. زبان کی بسیط آوازوں سے گرامر میں بحث کی جاتی ہے اسے علم الہجا کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۵۸). [علم + رک : ال (۱) + ہجا (رک)].

ـــُـ الْہِدایَت (ـــــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ہ ، فت ی) امذ.
معاشیات کی وہ شاخ جس کا کام کسی ایک معیار کا تعین ہے جس سے معاشی معاملات کی بھلائی برائی دریافت ہو سکے نیز اس معیار کے ذریعہ سے بہبودی اور مرفہ الحالی کے معاون اصول منتخب کرنا (انگ : Normative Science). علماً میں

مدتوں سے یہ بحث جاری ہے کہ معاشیات ... علم الحقیقت ہے یا علم الہدایت. (۱۹۱۰ء ، علم المعیشت ، ۲۳). [علم + رک : ال (۱) + ہدایت (رک)].

---الٰہیٰ کس صف(---کس ا ، مد ل) امذ.
(فلسفہ) وہ علم جن میں ان امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا وجود ذہنی میں مادہ کے محتاج نہ ہوں ؛ وہ علم جس میں ذات باری تعالیٰ اور اس کے متعلقات (نفسِ مجرد ، عقول وغیرہ) سے بحث کی جاتی ہے. المانیا میں چل کے علمِ الٰہیٰ کے دارالعلوم میں شریک ہو. (۱۸۸۴ء ، مقدس نازنین ، ۳۳). [علم + الٰہیٰ (رک)].

---الٰہیات کس اضا(---کس ا ، مد ل ، کس ہ) امذ.
رک : **علمِ الٰہیٰ.** آخر میں علمِ الٰہیات کے مطالعہ میں اکثر مشغول رہتا تھا. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۳۲). قوانین کی ہر شاخ مع اصول و فروع کے علمِ الٰہیات کا بھی عالمِ اجل اور فاضلِ اکمل ہونا چاہیے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۵۷). [علم الٰہیٰ + یات ، لاحقۂ جمع].

---الہیئت (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین ، فت ء) امذ ؛ ← علمِ ہیئت.
رک : **علم الافلاک.** علم الہیئت کے سلسلے میں وہ اپنی تمام دلیلوں میں یہ بیان کرتے ہیں. (۱۹۶۹ء ، مقالات ابن الہیثم ، ۳۱). [علم + رک : ال (۱) + ہیئت (رک)].

---الید (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ی) امذ.
رک : **دست شناسی.** شطرنج ، چوسر ، علم الید ... میں انہیں ایسی دستگاہ کامل حاصل ہے کہ ملک میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا. (۱۹۳۷ء ، اشارات جوش ، ۲۹). [علم + رک : ال (۱) + ید (رک)].

---الیقین (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، ی مع) امذ.
١ **کسی امر یا کسی شے کا اس کی کیفیت اور ماہیت کے ساتھ دیکھے بغیر یقین سے جاننا ، یقین کی تین قسموں میں سے پہلی قسم (دوسری دو قسمیں عین الیقین اور حق الیقین ہیں).** علم الیقین میں آتا. اماعین الیقین میں دستا نہیں. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۴۸). سن کر تحقیق کئے سو علم الیقین اس تن میں جیو کوں دیکھے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۰۵).

تھے جمیع فضائل و بحرِ علومِ دیں
علم الیقین کے واقفِ اسرار وا حسین

(۱۸۳۵ء؟ ، دہ مجلس ، مولوی محمد عالم علی (صوفیائے بہار اور اردو ، ۶۷)). جب تک علم الیقین میں ہے تو منزل مقصود بہت ہی دور ہے. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۸). علم الیقین اور حق الیقین کے مدارج مقرر کئے گئے ہیں. (۱۹۲۵ء ، فضائلِ اسلام ، ۱۳). سلیم کا معاملہ جو شروع میں علم الیقین کا نہ تھا آخر میں عین الیقین کا ہو گیا تھا. (۱۹۸۳ء ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۹۱). [علم + رک : ال (۱) + یقین (رک)].

---الیقینی (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، ی مع) امث.
علم الیقین کی کیفیت یا حالت.

منور کر کے عقلِ دوربینی
میسر کر رکھیا علم الیقینی

(۱۶۸۳ء ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۵۳). [علم الیقین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انتظامِ مُدُن کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس مع ت ، کس م ، ضم م ، ضم نیز سک د) امذ.
وہ علم جس کے ذریعے ملک کے نظم و نسق اور اس کے قواعد و ضوابط کا مطالعہ کیا جائے. علم انتظام مدن مدون ہوا جس کی بدولت دولت کمی و بیشی کے اسباب دریافت کئے. (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۵۰). [علم + انتظام (رک)+ مدن (رک)].

---اندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
علم جمع کرنا ، علم حاصل کرنا ، تحصیل علم. بیس برس کے اندر ... کسی قدر اہل بہار علم اندوزی کی طرف متوجہ ہوئے ہیں. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۳۹). [علم + ف : اندوز ، اندوختن ۔ اکٹھا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انساب کس اضا(---فت ا ، سک ن) امذ.
علم الانساب ، انسانی نسلوں کا علم. نواب ضیاءالدین احمد خاں ... علم انساب ... اور جنرل انفورمیشن (عام واقفیت) میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے. (۱۸۹۷ء ، یادگار غالب ، ۱۰۲). نیز تخلص کرتے ہیں ... تاریخ ، علم انساب ... اور واقفیت عامہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے. (۱۹۲۸ء ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۵۰). [علم + انساب (نسب (رک) کی جمع)].

---انسانی کس صف(---کس ا ، سک ن) امذ.
رک : **علم الانسان.** اسلام باطنی تجربہ کو علم انسانی کا منبع قرار دیتا ہے. (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۱۳). [علم + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---انشا کس اضا(---کس ا ، سک ن) امذ.
رک : **علم الانشا.** علم ادب اور علم انشا کی ترقی نے روزمرہ گفتگو کی نفسیات کو نکھارا ہے. (۱۹۳۲ء ، اساس نفسیات ، ۹). [علم + انشا (رک)].

---انظار کس اضا(---فت ا ، سک ن) امذ.
رک : **علم المناظر.** اگر ایک گولہ تختے پر ماریں تو (وہ پلٹ) کر پھر آتا ہے اس کو علم انظار میں منعکس کہتے ہیں. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۰۱). [علم + انظار (نظر (رک) کی جمع)].

---انواعُ الانسان کس اضا(---فت ا ، سک ن ، ضم ع ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
مختلف انسانی نسلوں کی خصوصیات اور باہمی تعلقات کا علم (انگ : Ethnology). تاریخ لکھنے سے پہلے جغرافیہ ، علوم طبعیہ ... علم انواع الانسان (اتھی نالوجی) اور علم الاعضاء (اسٹے ٹس ٹکس) وغیرہ علوم و فنون سے آگاہ ہو. (۱۹۰۰ء ،

مضامین سلیم ، ۱ : ۱۵۹)۔ [علم + انواع (رک) + رک : ال (۱) + انسان (رک)]۔

---اَوقاف کس اضا(---و لین) امذ۔
(تجوید) اس بات کا علم کہ کس کلمہ پر کس طرح وقف کرنا چاہیے اور کس طرح نہ کرنا چاہیے اور کہاں معنی کے لحاظ سے وقفِ قبیح اور حسن ہے اور کہاں لازم و غیرلازم اور تام وغیرہ ہے (علم تجوید ، محمد عبدالوحید الہ آبادی ، ۵۰)۔ [علم + اوقاف (رک)]۔

---آب کس اضا، امذ۔
وہ علم جس کے ذریعے سیال اشیاً کی قوت ان کا دباؤ اور ہمواری وغیرہ معلوم کی جائے ، علمِ سائعات نیز وہ علم جو زمین کے سطح اور سطح کے نیچے کے پانی کی خصوصیات ، تصرفات اور تحفظات کے متعلق مطالعہ کرتا ہے (انگ : Hydrology)۔ ارشمیدس ... علم آب اور علم مناظرہ میں کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا۔ (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چندر ، ۱۳۶)۔ علم آب کا بہت قریبی تعلق جیومارفولوجی سے ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۱۱)۔ [علم + آب (رک)]۔

---آب و ہَوا کس اضا(---و مع ، فت ہ) امذ۔
موسمی تبدیلیوں سے متعلق علم (انگ : Climatology)۔ طبعی جغرافیہ کی اپنی بہت سی شاخیں ہیں ، جنکے نام علمِ آب و ہوا ، علم نباتیات ، علم حیوانیات ... اور علمِ معدنیات ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۵)۔ [علم + آب و ہوا (رک)]۔

---آثارِ قدیمَہ کس اضا(--- کسر ر، فت ق، ی مع، فت م) امذ۔
عتیق چیزوں کا مطالعہ (خاص کر تاریخی زمانے سے پہلے کی) جن سے یہ پتا چلایا جاتا ہے کہ یہ کس زمانے کے لوگوں کی ہیں، ان لوگوں کے رہن سہن کے طریقے ، تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کیا تھے (انگ : Archaeology)۔ تاریخ لکھنے سے پہلے جغرافیہ ، علوم طبعیہ ... علوم قوانین ، علم آثارقدیمہ (آرکیالوجی)، علم الاصنام ... علوم و فنون سے آگہ ہو۔ (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۵۶)۔ مسائل کو حل کرنے کے لیے اس کو دوسرے متعلقہ علوم سے بھی استفادہ کرنا ہو گا ، معاون علوم یہ ہیں لسانیات ... علم آثارقدیمہ (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۸)۔ [علم + آثار (رک) + قدیم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---آخرت کس اضا(--- کس مع خ ، فت ر) امذ۔
علم حدیث کی ایک شاخ جس میں تبلیغ رسالت سے متعلق بحث کی جاتی ہے اور یہ بحث ہر قسم کے اعمال اور ان کی سزا و جزا پر محیط ہوتی ہے اس قسم کو علم آخرت اور علم عجائب ملکوت اور علم شرائع و احکام اور علم اخلاق و فضائل اعمال میں منحصر کیا ہے (۱۹۰۸ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۹)۔ [علم + آخرت (رک)]۔

---آموز (---و مع) صف۔
علم سکھانے والا ، تعلیم دینے والا۔ علم حدیث کے ابواب کے مطابق ہی مرتب کی ہے اور بھی ... اپنی علم آموز تصنیف ... میں کیا ہے (۱۹۶۹ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۰)۔ [علم + ف : آموز ، آموختن - سیکھنا ، سکھانا]۔

---آواز کس اضا ، امذ۔
وہ علم جدید جو آوازوں کی طاقت ، مجانست اور ان کے ظہور اور قدرتی اصول سے بحث کرتا ہے ، جیسے : بادل کی گرج سے بادل کی دوری یا توپ کی آواز سے مقام فاصلہ معلوم کرنا ، سمعیات (انگ : Acoustic)۔ (مہذب اللغات)۔ [علم + آواز]۔

---باری کس صف ، امذ۔
رک : علمِ الٰہیٰ۔

مسلماں تو وہ ہے جو ہے مسلمان علمِ باری میں
کروڑوں یوں تو ہیں لکھے ہوئے مردم شماری میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۴۴)۔ [علم + رک : باری]۔

---باطِن کس اضا(--- کس ط) امذ۔
۱. وہ علم جس میں منجیات (نجات دینے والی باتیں) اور مہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بحث کی جاتی ہے۔ نصف ثانی میں صفات مہلکہ اور منجیات جو قلب پر جاری ہوتے ہیں اور جنکا نام علم باطن ہے بیان کریں گے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳)۔ اس نے اپنے علم باطن سے معلوم کر کے بتایا کہ یہ گورخر کی صورت میں ایک دیو ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ ، ۲ : ۲۰۱)۔ رسالے میں علم باطن کے تمام موضوعات پر لکھا گیا ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۲۹)۔ ۲. وہ علم جس سے خداشناسی حاصل ہو ، علم باطنی (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [علم + باطن (رک)]۔

---بَڑا کہ عَمَل کہاوت۔
علم سے عمل اچھا ہے (جامع اللغات)۔

---بَدِیع کس اضا(--- فت ب ، ی مع) امذ۔
وہ علم جو کلام میں مطابقت ، فصاحت ، بلاغت اور صنائع بدائع کے وارد ہونے یا کرنے کے قواعد سے بحث کرتا ہے تا کہ جس مقام پر جو چیز مناسب ہو اس کے بیان کرنے میں خطا سے محفوظ رہیں۔ اس صنعت کا حال ہم علم بدیع میں مفصل بیان کریں گے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳)۔ امیرخسرو نے ... اس کتاب میں علم بدیع پر سب زورِ طبع صرف کیا ہے۔ (۱۹۷۱ ، عابد علی عابد ، البدیع ، ۳۰۷)۔ [علم + بدیع (رک)]۔

---بَصَر کس اضا(--- فت ب ، ص) امذ۔
رک : علم المناظر (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۸۰)۔ [علم + بصر (رک)]۔

---بَگھارْنا محاورہ۔
قابلیت ظاہر کرنا ، علمی استعداد جتانا۔ اس مضمون کا مقصد ... علم بگھارنا نہیں داد لینا نہیں۔ (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۲۷)۔

---بَلاغَت کس اضا(--- فت ب ، غ) امذ۔
وہ علم جس میں کلام کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے اصول و ضوابط سے بحث کی جاتی ہے۔ علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع ان تینوں علموں کو علم بلاغت کہتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۰۶)۔ [علم + بلاغت (رک)]۔

---بَیان کس اضا(---فت ب) امذ.
وہ علم جس میں ایک معنی کو مختلف اور متعدد طریقوں سے ظاہر کرنے سے بحث کی جاتی ہے ، اس علم کا موضوع ، لفظ اور اس کے معنی ہیں اور اس کا مدار تشبیہہ ، استعارہ اور مجاز مرسل وغیرہ پر ہے. علم بیان سے یہ فائدہ ہے کہ ذہن معانی ظاہری سے انتقال کر کے معانی مراد کی طرف رجوع کرتا ہے . (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲۶). علم بیان کے اسرار میں سے کوئی سر اس سے چھپا نہ رہا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۳). [علم + بیان (رک)].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
علم کو فروغ دینے والا ، علم کی قدر کرنے والا ، اہلِ علم کا قدردان.

دور میں جس کے علومِ شرق کو ہو فروغ
ایک ایسا نکتہ داں و علم پرور چاہیے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی (مہذب اللغات) . نورالدین زنگی نماز روزے کا پابند اور بڑا علم پرور اور عدل گستر حکمراں تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۵۳۹). [علم + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
علم کی قدردانی ، علم کی سرپرستی ، علم کی قدردانی کرنا ، علم کی پذیرائی کرنا. اس لیے انہوں نے علم پروری کا یہ بھی ایک بہانہ پیدا کر لیا ہے. (۱۹۰۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۹۰). علم سے انہیں محبت نہ علم پروری اور علم نوازی کا دماغ. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۳). [علم پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیمائشِ اَرْضی کس اضا(---ی لین ، کس مج ہ ، کس ش ، فت ا ، کس ر) امذ.
(جغرافیہ) یہ علم حساب کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق کرۂ ارض کی شکل اور جسامت سے ہے یہ کرۂ ارض کا جغرافیائی مطالعہ اور زمین کی صحیح شکل اور اس کا سائز معلوم کرتی ہے (انگ: Geodesy). (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۷). [علم + پیمائش (رک) + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تاثِیرُ الْاَدْوِیَہ کس اضا(---ی مع ، ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
رک: علم افعال الادویہ. علم تاثیرالادویہ علم افعال الادویہ کا محض ایک دوسرا نام ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲). [علم + تاثیر (رک) + رک : ال (۱) + ادویہ (رک)].

---تارِیخ کس اضا(---ی مع) امذ.
وہ علم جس کی مدد سے گزرے ہوئے واقعات کی مطابقت ، مدت اور سنہ کی قید کے ساتھ معلوم کیا جائے.

منطق و شعرِ عرب — علمِ تاریخ و نسب

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۸۳). [علم + تاریخ (رک)].

---تَجْوِید کس اضا(---فت ت ، سک ج ، ی مع) امذ.
قرآن مجید کی تلاوت میں حروف کو ان کے صحیح مخرج سے ادا کرنے کا علم ، علم قرات. علم ادب کی ایک شاخ ہے جو بالتخصیص قرآن مجید کی عبارت پڑھنے سے علاقہ رکھتی ہے اور جس کا نام علم تجوید ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۹). [علم + تجوید].

---تَشْرِیح کس اضا(---فت ت ، سک ش ، ی مع) امذ.
رک : علم التشریح. غالب ہیں علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے . (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۴۳). شرح ... طب کی اصطلاح علم تشریح اور تشریح اجسام نکلی ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹). [علم + تشریح (رک)].

---تَصْرِیف کس اضا(---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
(قواعد) رک : صرف (جامع اللغات). [علم + تصریف (رک)].

---تَصَوُّف کس اضا(---فت ت ، ص ، شد و بضم) امذ.
وہ علم جس سے خدا کی ذات سے واقفیت حاصل ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [علم + تصوف (رک)].

---تَطابُقِ اَلْسِنَہ کس اضا (---فت ت ، ضم ب ، کس ق ، فت ا ، سک ل ، کس س ، فت ن) امذ.
رک : علم اللسان بالمقابلہ. ہندوؤں کی مذہبی کتابیں ، علم تطابق السنہ ، مختلف قوموں کے خط و خال کی مطابقت وغیرہ . (۱۸۸۵ ، کلیات نثر حالی ، ۲ : ۱۶۱). [علم + تطابق (رک) + السنہ (رک)].

---تَقْدِیرُ الْاَوْقات کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع ، ضم ر ، غم ا ، ل ، و لین) امذ.
وقت یا اوقات کی جانچ پڑتال کا علم. علم وزن الاوقات صحیح نہیں ، وزن اشیائے ثقیلہ کا ہوتا ہے ، وقت کا نہیں البتہ تقدیر کہہ سکتے ہیں یعنی علم تقدیرالاوقات. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۳۰۱). [علم + تقدیر (رک) + رک : ال (۱) + اوقات (رک)].

---تَکْوِین کس اضا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
وہ علم جو موجودات کی پیدائش اور اسباب و اشکال سے بحث کرتا ہے. ہیئت جدید اور علم تکوین میں تو زمین ، سورج اور ستاروں کے آغاز آفرینش کی داستان ہی اس باب سے شروع ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۹). [علم + تکوین (رک)].

---تَکْوِینِ اَجْسامِ اِنْسانی کس اضا (---فت ت ، سک ک ، ی مع ، کس ن ، فت ا ، سک ج ، کس م ، ا ، سک ن) امذ.
حیاتیات کی ایک شاخ جس میں انسانی اعضا یا اجسام کی اشکال سے بحث کی جاتی ہے ، علم اشکال الاعضا (انگ: Morphology). علم الاقوام ، علم تکوین اجسام انسانی اور علم وظائف الاعضا ان علوم کی مثالیں ہیں . (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۳) . [علم + تکوین (رک) + اجسام (رک) + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَمَدُّن کس اضا(---فت ت ، م ، شد د بضم) امذ.
شہری انتظامات کی واقفیت ، تدبیر سلطنت یا امور ریاست کا علم ، قومی تدابیر خصوصاً کسی شہر یا ریاست کے متعلق کارروائی کا طریقہ. علم تمدن کے اساتذہ نے یہ طے کر دیا ہے کہ دولت کی مقدار جس قدر زیادہ افراد میں تقسیم ہو کر پھیلے اسی قدر زیادہ مفید ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۶۱). [علم + تمدن (رک)].

---تَناظُر کس اضا(---فت ت ، ضم ظ) امذ.
آنکھ کا علم (جامع اللغات). [علم + تناظر (رک)].

---تَوارِیخ کس اضا(---فت ت ، ی مع) امذ.
وہ علم جس میں بادشاہوں اور ان کی رعایا اور حالات و واقعاتِ سلطنت سے بحث کی جاتی ہے (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[علم + تواریخ (تاریخ (رک) کی جمع)].

---تَوازُنُ القُویٰ کس اضا(---فت ت ، ضم ز ، ن ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، ا بشکل ی) امذ.
رک : **علم السکون** . علم القوۃ ... میں میکانیک ، علم الحرکت ، ... علم توازن القویٰ شامل ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۱۰).
[علم + توازن (رک) + رک : ال (ا) + قویٰ (رک)].

---تَوحید و صِفات کس اضا(---و لین ، ی مع ، و مع ، کس ص) امذ.
رک : **علمِ باری**. علم توحید و صفات اور علم احکام بھی باہم ... مربوط ہیں (۱۹۳۰ ، تفسیر قرآن الحکیم، مولانا شبیر احمد عثمانی، ۷۰). [علم + توحید (رک) + و (حرفِ عطف) + صفات (رک)].

---ثُلاثی کس صف(---ضم ث) امذ.
وہ علم جو خدا ، قدرت اور نور سے بحث کرتا ہے. ہر شے میں یہ علم ثلاثی کیوں روشن ہوے ؟ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹). [علم + ثلاثی (رک)].

---جان کس اضا ، امذ.
ترکیب اجسام حیوانات و نباتات کا علم ، اعمال و افعال اعضا کا علم ، عضویات (انگ : Physiology). (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[علم + جان (رک)].

---جَبْر و مُقابَلَہ کس اضا(---فت ج ، سک ب ، و مع ، ضم م ، فت مع ب ، فت ل) امذ.
وہ علم جس میں عددوں اور مقداروں کی کمی اور زیادتی سے مجہول عددوں یا مقداروں کو معلوم کریں اس علم میں اعداد کی بحث حروف اور چند معینہ علامتوں سے کی جاتی ہے (مہذب اللغات). [علم + جبر (رک) + و (حرفِ عطف) + مقابلہ (رک)].

---جَدَل کس اضا(---فت ج ، د) امذ.
(منطق) **وہ علم جو انسان میں قوت استدلال کا ملکہ پیدا کرتا ہے اور اسے یہ سکھاتا ہے کہ حریف کو کس طرح دلیل سے شکست دی جائے ؛ علمِ دلیل.** نہایت جد و جہد سے علم کی تحصیل شروع کی اور علم خلافا ، علم جدل ... کی کتابیں پڑھیں. (۱۹۵۳ ، مکمالیے اسلام ، ۱ : ۳۹۰). [علم + جدل (رک)].

---جَرِّ اَلما کس اضا(---فت ج ، شد ر بضم ، غم ا ، سک ل) امذ.
وہ علم جو پانی کو بلندی تک پہنچانے کے اصول سے بحث کرتا ہے. علم جرالما یعنی وہ حکمت جسے آدمی پانی کو جہاں تک چاہیے بلندی پر پہنچا سکتا ہے. (۱۸۵۳ ، مرأۃ الاقالیم ، ۲۵).
[علم + جر (رک) + رک : ال (ا) + ما (رک)].

---جَرِّثَقِیل کس اضا(---فت ج ، شد ر بکس ، فت ث ، ی مع) امذ.
مشینوں کا علم نیز وہ علم جس میں وزنی چیزوں کے اوپر چڑھانے یا نیچے اتارنے یا کہیں لے جانے کے قاعدوں کا بیان ہوتا ہے ، میکانیات (انگ : Mechanics). علم جرثقیل ایک علم ہے کہ اس کے معلومات سے ... آلات تیار کرتے ہیں . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۸). [علم + جر (رک) + ثقیل (رک)].

---جَرْح و تَعْدِیل کس اضا(---فت ج ، سک ر ، و مع ، فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
وہ علم جو کسی بات ، روایت یا قصہ وغیرہ کو دلیل و شہادت وغیرہ سے صحیح یا غلط ثابت کرے. علم جرح و تعدیل کی روشنی میں یہ ساری روایت ہی ایک بے سروپا افسانہ معلوم ہوتی ہے. (۱۹۵۳، طب العرب ، ۲۳۶). [علم + جرح (رک) + و (حرفِ عطف) + تعدیل (رک)].

---جُغْرافِیَہ کس اضا(---ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی ، امذ.
وہ علم جس سے زمین کی سطح کے حالات معلوم ہوتے ہیں ، سطح زمین کی شکل ، طبعی تقسیم ، آب و ہوا اور آبادی وغیرہ کا علم. علم جغرافیہ وہ علم ہے جسے تمام کرۂ زمین کی خشکی اور تری کے حدود معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۳). سڑابو جو علم جغرافیہ کا باپ کہلاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۳۸۳). [علم + جغرافیہ (رک)].

---جَفْر کس اضا(---فت ج ، سک ف) امذ.
غیبی حالات سے آگاہ ہونے کا علم، وہ علم جس میں حروف و اعداد کے ذریعے سے احوال غیب دریافت کرتے ہیں. مذہباً شیعہ ہیں مگر مطالب قرآن بیان فرماتے ہیں تو سمجھنے سوچنے والے لوگ حیران رہ جاتے ہیں اسکے علاوہ علم جفر میں کمال رکھتے ہیں. (۱۹۱۶ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۷۶). قدیم کتابوں میں کیمیا ، نیرنجات ، علم جفر ، رمل اور قسمی و اخبار کو بھی فنون میں شامل کیا گیا ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۳۳۱).
[علم + جفر (رک)].

---جُزْئِیات و کُلِّیات کس اضا(---ضم ج، سک ز، و مع، ضم ک ، شد ل بکس ، شد ی) امذ.
اعداد و شمار کا علم ، علم الاحصا ، شماریات (انگ : Calculus). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۰). [علم + جزئیات - جزئیات (رک) + و (حرفِ عطف) + کلیات (رک)].

---جَمادات کس اضا(---فت ج) امذ.
وہ علم جس میں ان چیزوں سے بحث کی جائے جو معدن میں پیدا ہوتی ہیں یعنی جس سے ان اشیا کی خاصیت پہچان اور ان کی قسمیں اور صنفیں معلوم ہوں (مہذب اللغات). [علم + جمادات].

---جَماعَت کس اضا(---فت ج ، ع) امذ.
رک : **علم المعاشرت ، عمرانیات (انگ : SOCIOLOGY)**. کونت کی

تصنیف عظیم کا بیشتر حصہ علم جماعت کے مسائل کے لئے وقف ہے. (۱۹۳۴ ، تاریخِ فلسفۂ جدید ، ۲ : ۳۹۹). [علم + جماعت (رک)].

---جَمال کس اضا (---فت ج) امذ.
رک : **جمالیات**. افلاطون .. کو تصورات جمال اور عظمت کی جانب بہت التفات تھا یعنے مواد علم جمال کی تصدیقات کی طرف. (۱۹۲۹ ، مفتاحُ الفلسفہ ، ۱۱۳). [علم + جمال (رک)].

---حاصِل کُرنا ف م.
علم سیکھنا (جامع اللغات).

---حاصِل ہونا ف ل.
علم حاصل کرنا (رک) کا لازم ، علم سیکھا جانا (جامع اللغات).

---حاضِر ہے فقرہ.
جو علم حاصل کیا وہ اچھی طرح یاد ہے (جامع اللغات).

---حَدِیث کس اضا (---فت ح ، ی مع) امذ.
وہ علم جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سے بحث کی جاتی ہے. علمِ حدیث کا موضوع جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۱۴). [علم + حدیث (رک)].

---حَرَکت کس اضا (---فت ح ، ر ، ک) امذ.
رک : **علم الحرکات**. تحلیلی شکل میں حاصل کردہ ضابطے ... علم حرکت میں ان کے اطلاق اہم ہیں. (۱۹۲۸ ، سکونیات ، ۲۲۹). [علم + حرکت (رک)].

---حُرُوفات و حَرَکات کس اضا (---ضم ح ، و مع ، و مج ، فت ح ، ر) امذ (قدیم).
رک : **صرف و نحو**. قوم نے اس پر یقین یوں کیے ہیں کہ علم حروفات و حرکات یعنی صرف و نحو پڑھنا پور پڑاتا. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۲۲). [علم + حروف (رک) + ات ، لاحقۂ جمع + و (حرفِ عطف) + حرکات (رک)].

---حِساب کس اضا (---کس ح) امذ.
وہ علم جس میں کسی چیز کے شمار ، اندازے اور گنتی وغیرہ سے بحث کی جائے ، ریاضی (مہذب اللغات) [علم + حساب (رک)].

---حُصُولی کس صف (---ضم ح ، و مع) امذ.
(فلسفہ) وہ علم جس میں کسی چیز کا انکشاف خود اس چیز کی ذات کی بجائے کسی اور چیز کی ذات سے ہوتا ہے یعنی شے کی صورت جب عالِم کے ذہن میں حاصل ہوتی ہے تب اس شے کا علم اس کو ہوتا ہے.

یہ وہ ہے جو دریچۂ علمِ حصولی پر
گئی اور بادۂ حکمت کے خم کے خم لنڈھا آئی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۰).

فائدہ علم حصولی سے نہ ہو گا نہ ہوا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۸). [علم + حصول (رک + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حُضُوری کس صف (---ضم ح ، و مع) امذ.
(فلسفہ) وہ علم جس میں کسی چیز کا انکشاف خود اس چیز کی ذات ہی سے ہوتا ہے. علم حضوری میں ادراک کرنے والے کے ذہن کے سامنے مدرک کی تصویر نہیں ہوا کرتی. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۳۳۵). [علم + حضوری (رک)].

---حَقایِق کس اضا (---فت ح ، کس ی) امذ.
رک : **علمِ الٰہی**. علم حقایق وہ علم ہے کہ جس سے ذات حق کی معرفت تفصیلاً حاصل ہوتی ہے (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ)، ۲). [علم + حقایق (رک)].

---حِکْمَت کس اضا (---کس ح ، سک ک ، فت م) امذ.
وہ علم جس میں تاریخی موجودات کے احوال سے ان کی حقیقت واقعی کے موافق جہاں تک انسانی طاقت کام کرے بحث کی جائے اس علم میں طبعی ، ریاضی اور الٰہی تینوں علوم داخل ہیں ، فلسفہ (مہذب اللغات). [علم + حکمت (رک)].

---حَیات کس اضا (---فت ح) امذ.
رک : **علم الحیات**.

اس علم حیات نے بھی ہم کو ؎ کچھ راز نہ زیست کا بتایا

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۶۱). [علم + حیات (رک)].

---حَیاتِیات کس اضا (---فت ح ، کس ت) امذ.
حیاتیات ، جسمِ انسانی سے متعلق علم (مہذب اللغات). [علم + حیاتیات (رک)].

---حَیل کس اضا (---ی لین) امذ.
رک : **علم جرثقیل ، میکانیات**. یہ عجیب بات ہے کہ علم حیل یا میکانیات میں جو باتیں ایک مبتدی کی سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں وہ وہی ہیں جو سائنس کے نشو و نما میں بہ دقت قابو میں آئیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۱۳۳). [علم + ع : حَیل - توانائی].

---حَیوانات کس اضا (---ی لین) امذ.
وہ علم جس میں حیوانات کی ساخت ، قسموں ، صنفوں اور عادتوں وغیرہ کو بیان کیا جائے (انگ : Zoology). اس شعر سے وہی شخص حسب مراد متلذذ ہو سکتا ہے جو علم حیوانات سے باخبر ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۰).

باٹنی اور علم حیوانات اور کیمسٹری
نفع و نقصانِ غذا سمجھاتے ہیں ہم کو یہی

۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۰). جانوروں کے علم کو علم حیوانات کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۴). [علم + حیوانات (رک)].

---خاک کس اضا ، امذ.
وہ علم جو زمین کی سطح پر پڑی ہوئی مٹی کی موٹائی ، باریکی اور اس کے بننے کے عوامل وغیرہ کا مطالعہ کرتا ہے ، خاکیات (انگ : Pedology). علمِ خاک ، خاکیات ، پیڈولوجی : وہ مٹی کی تہہ جو زمین کی سطح پر پڑی رہتی ہے ... سائیل کہلاتی ہے (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۹). [علم + خاک (رک)].

ـــِـ خاکِ سطحِ ارضی کس اضا (ـــ کس ک ، فت س ، سک ط ، کس ح ، فت ا ، سک ر) امذ.
رک : علمِ خاک. علمِ خاکِ سطحِ ارضی ، علمِ خاک ، خاکیات ، پیڈولوجی : وہ مٹی کی تہہ جو زمین کی سطح پر پڑی رہتی ہے۔ (١٩٩٣ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ١٠٩)۔ [علم + خاک (رک) + سطح (رک) + ارض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِـ خُدا کس اضا (ـــ ضم خ) امذ.
رک : علمِ الٰہی (جامع اللغات)۔ [علم + خدا (رک)].

ـــِـ خصائصُ الْاَدْوِیَہ کس اضا (ـــ فت خ ، کس مج ء ، ضم ص ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک د ، کس و ، فت ی) امذ.
رک : علم الادویہ حقیقی (Pharmacognosy)لفظ علم خصائص الادویہ علم الادویہ حقیقی کے مترادف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (١٩٣٨ ، علم الادویہ ، ١ : ١)۔ [علم + خصائص (رک) + رک : ال (۱) + ادویہ (رک)].

ـــِـ خفی و جلی کس اضا (ـــ فت خ ، و مج ، فت ج) امذ.
پوشیدہ اور ظاہر کا علم (مہذب اللغات)۔ [علم + خفی (رک) + و (حرف عطف) + جلی (رک)].

ـــِـ خِلاف کس اضا (ـــ کس خ) امذ.
منطق کی وہ قسم جو علوم شرعیہ کے مجادلوں اور مباحثوں میں استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے کسی قدر علم خلاف ، علم فقہ اور علم کلام کی تحصیل کی تھی۔ (١٩٥٦ ، حکمائے اسلام ، ٢ : ٢٢٣)۔ [علم + خلاف (رک)].

ـــ خواں (ـــ و معد) صف ؛ امذ.
شوق سے پڑھنے والا ، مطالعے کا شائق ، طالب علم (پلیٹس)۔
[علم + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا]

ـــ دار صف ؛ امذ.
علم رکھنے والا ، پڑھا لکھا ، سمجھ دار ، باخبر۔ دو شخص ہوں ایک علمدار ہو اور ایک زیادہ سمجھدار۔ (١٩٠٩ ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ٢٠١)۔ [علم + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ داں امذ.
عالم ، فاضل ، دانا ، عقل مند (پلیٹس)۔ [علم + ف : داں ، دانستن - جاننا].

ـــ دانی امث.
علم داں (رک) کا اسم کیفیت ، علم رکھنا ، علمیت ، عالم ہونا۔

سفا سینا کیا تیرا انہی کے راز کہنے میں
علمدانی و سخن فہمی ازل میں تج سکھایا ہے

(١٩٩٠ ، شاہی ، ک ، ٧٠)۔ [علم داں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ در سینہ (باید) نہ کہ در سفینہ کہاوت.
علم سینے میں ہونا چاہیے نہ کہ کتابوں میں ، علم سیکھنا چاہیے (جامع اللغات)۔

ـــ دَرْیاؤ (ـــ فت د ، سک ر ، و مج) امذ.
وہ علم جو دریا کی طرح وسیع ہو ، وسیع علم ، بے پناہ علم ، گہرا علم۔ سائینس علم دریاؤ ہے واقف ہونا چاہیے۔ (١٨٩٦ ، شدائی فوجدار ، ١ : ٥٧)۔ تجارت جیسے یہ معمولی چیز سمجھے ہوئے تھے علم دریاؤ نکلی۔ (١٩٣٣ ، محفوظ علی ، مضامین (مقدمہ) ٥ د)۔ واقعی یہ بھی ایک علم دریاؤ ہے۔ (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٢٥٠)۔ [علم + دریاؤ (رک)].

ـــ دوست (ـــ و مج ، کس س) امذ.
علم کا قدر داں ، علم اور صاحبان علم کا رفیق و ہمدرد ، علم کا شائق۔ یہ خبر کہ مولانا منتخب الحق قادری انتقال کر گئے علم دوست حضرات پر بجلی بن کر گری ہوگی۔ (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٨ جولائی ، ٢٨)۔ [علم + دوست (رک)].

ـــ دوستی (ـــ و مج ، سک س) امث.
علم دوست (رک) کا اسم کیفیت ، علم کی سرپرستی ، علم کی قدردانی۔ پنجاب کی ادب نوازی اور علم دوستی کا اعتراف کیا جانے لگا۔ (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٨٧)۔ [علم دوست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِـ دین کس اضا (ـــ ی مع) امذ.
دینی باتوں کا علم ، وہ علم جس میں کسی دین کے اصول سے بحث کی جائے۔ آپ اپنے وطن میں رہ کر علم دین کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ (١٩٥٦ ، افادات آزاد ، ٣١)۔ [علم + دین (رک)].

ـــِـ ذِہْنِیات کس اضا (ـــ فت مج ذ ، سک ہ ، شد ی مع) امذ.
علم النفس ، نفسیات۔ اسی طرح علم ذہنیات کے عدم واقفیت سے مصور جاہل واردات قلبیہ ... کی نقل صحیح اتارنے میں قاصر رہے گا۔ (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١ : ٣٣)۔ [علم + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــِـ رَبّانی کس صف (ـــ فت ر ، شد ب) امذ.
وہ علم جو کسی سے سیکھے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہو۔ علم اشیا پروردگار کے پاس ہے جس وقت چاہے بدون درس و حفظ حاصل کر لے اور علم ربانی اسی کو کہتے ہیں۔ (١٨٦٣ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٢٧)۔

اس پہ پر اک بات روشن عالم فانی کی تھی
جھوٹ آئینے پہ اس کے علمِ ربّانی کی تھی

(١٩٨١ ، شہادت ، ٣٢)۔ [علم + ربانی (رک)].

ـــِـ رِجال کس اضا (ـــ کس ر) امذ.
رک : علم الرجال۔ مسلمانوں میں علم رجال کو جو ترقی ہوئی دنیا میں اوسکی کوئی نظیر موجود نہیں۔ (١٨٩٠ ، سیرۃ النعمان ، ٥)۔
[علم + رجال (رک)].

ـــِـ رَسْمُ الْخَط کس اضا (ـــ فت ر ، سک س ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت خ) امذ.
وہ علم جس میں کسی رسم الخط یا کئی رسم الخط کے اصول و قواعد سے بحث کی جائے۔ علمائے لسان و انشاء ادب یا

آداب کے ذیل میں ان علموں کو شمار کرتے ہیں ، علم لغت ... علم قافیہ ، علم رسم الخط . (۱۹۳۳ ، منشورات کیفی ، ۹۸). [علم + رسم الخط (رک)].

---رَسْمِ خَط کس اضا (---فت ر ، سک س ، کس م ، فت خ) امذ.
(تجوید) وہ علم جس میں خوش خطی کے اصول سے بحث کی جاتی ہے کہ کس کلمہ کو کہاں پر کس طرح لکھنا چاہیے (ماخوذ : علم تجوید ، ۵۰). [علم + رسم (رک) + خط (رک)].

---رَصْد کس اضا (---فت ر ، فت نیز سک ص) امذ.
رک : علم مثلث جو زیادہ مستعمل ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [علم + رصد (رک)].

---رَقَم کس اضا (---فت ر ، ق) امذ.
رک : علمِ حساب (انگ : Arithmetic). (ماخوذ : پلیٹس). [علم + رقم (رک)].

---رَمَل کس اضا (---فت ر ، م) امذ.
غیب دانی کا علم ، وہ علم جس میں لکیروں اور ہندسوں کے ذریعے غیب کی بات بتاتے ہیں ، رمالی. در دولت پر حاضر ہوا اور کہا کہ میں علم رمل میں مشّاق ہوں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار، ۴۸۹). پہلے مہاجرین علمِ رمل کے ذریعے غیب دانی کے طریقے لے کر آئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۲). [علم + رمل (رک)].

---رُوح کس اضا (---و مع) امذ.
ہوا یا دیگر لچلچے سیّالات یا گیسوں کے میکانکی خواص کا علم (انگ : Pneumatics). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز، ۸۲). [علم + روح (رک)].

---رَوشَنی کس اضا (---و لین ، سک ش) امذ.
رک : علم المناظر (پلیٹس). [علم + روشنی (رک)].

---رِیاضی کس اضا (---کس ر) امذ.
وہ علم جو مختلف عددوں مقداروں اور جسامتوں کے درمیاں تعلق کو ظاہر کرے نیز اس سے وہ طریقے حاصل ہوں جس سے مجہول مقداریں مقادیر معلومہ یا اختیاری کے وسیلہ سے معلوم ہو جائیں (انگ : Mathematics). (پلیٹس). [علم + ریاضی (رک)].

---رِیمیا کس اضا (---ی مع ، کس م) امذ.
شعبدہ بازی کا علم. اس فن کے اعمال جو علم ریمیا کے متعلق ہیں تشریح اور تفصیل ... بیان ہوتی ہے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۸). [علم + ریمیا (رک)].

---زُبان کس اضا (---فت نیز ضم ز) امذ.
وہ علم جس سے کسی زبان کی ماہیت ، اصلیت ، محاورات ، مخارج ، اصطلاحات رشتۂ لغات اور تحقیقات حکیمانہ طور پر جانتے اور انسانی گفتگو یا زبان کی تاریخ سے بخوبی آگاہ ہونے کا کمال حاصل کیا جائے (مہذب اللغات). [علم + زبان (رک)].

---زَلزَلَہ کس اضا (---فت ز، سک ل ، فت ز، فت ل) امذ.
بھونچال کا علم ، وہ علم جس میں زلزلے کے وقوع پذیر ہونے کے عوامل اور نتائج سے بحث کی جاتی ہے (انگ: Seismology). طبعی جغرافیہ دانوں میں کوئی عالم علم موسم (میٹیورولوجی) میں ، کوئی علمِ زلزلہ (سیسمولوجی) میں ، اور کوئی علمِ اشکالِ ارض ... مطالعہ کر رہا ہے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۳). [علم + زلزلہ (رک)].

---زَمِین کس اضا (---فت ز ، ی مع) امذ.
وہ علم جس سے زمین کے طبقات کے حالات معلوم ہوتے ہیں (جامع اللغات). [علم + زمین (رک)].

---سامُدرِک کس اضا (---ضم م ، سک د ، کس نیز فت ر) امذ.
وہ علم جس کے ذریعے سے ہاتھ پاؤں کی لکیریں دیکھ کر انسان کے حالات بتلائے جاتے ہیں. میں نے جیوتش ، علمِ سامدرک ... منتر ٹونے کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۳۰). [علم + سامدرک (رک)].

---سِتارَہ کس اضا (--- کس س ، فت ر) امذ.
رک : علم الافلاک (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [علم + ستارہ (رک)].

---سِتارَہ شِناسی کس اضا (---کس س ، فت ر ، فت نیز کس ش) امذ.
وہ علم جس سے ستاروں کے ذریعے سے مستقبل کا حال معلوم ہوتا ہے (جامع اللغات). [علم ستارہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِحْر کس اضا (---کس مع س ، سک ح) امذ.
جادو کا علم ، وہ علم جس میں جادو کے فن سے بحث کی جاتی ہے (پلیٹس). [علم + سحر (رک)].

---سُرُود کس اضا (---فت نیز ضم س ، و مع) امذ.
گانے بجانے کا علم ، علمِ موسیقی (ماخوذ : جامع اللغات). [علم + سرود (رک)].

---سَفِینَہ کس اضا (---فت س ، ی مع ، فت ن) امذ.
وہ علم جو کتابوں کے ذریعہ حاصل ہوا ہو.

علمِ سفینہ اوس کو تجھے علم سینہ ہو
تو بل ہر اور شیخ ہے کاغذ کی ناؤ پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶). علمِ سفینہ بڑی حد تک پیش ہو چکا ، اب آگے جو ہے .. علم سینہ ہے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد، ۲۶۹). [علم + سفینہ (رک)]

---سکونِ سَیّالات کس اضا (---ضم س ، و مع ، کس ن ، فت س ، شد ی) امذ.
وہ علم جو سیالات یا مائعات کے سکون ، دباؤ ، توازن اور ہمواری وغیرہ سے بحث کرتا ہے. علم سکون سیالات اس لفظ میں بھی

بائیڈرو کی نوعیت سابقی کی ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۳) . [علم + سکون (رک) + سٹیالات (رک)] .

---سماجیات کس اضا (---فت س ، کس ج) امذ .
وہ علم جس میں معاشرے کی اقدار و روایات اور مسائل سے بحث کی جاتی ہے ، سماجیات (انگ : Sociology) . سماجی علوم میں خاص طور پر علمِ نفسیات ، بشریات ، سماجیات اور معاشیات کے تعلق نے ادب کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے . (۱۹۸۶ ، اردو میں اُصولِ تحقیق ، ۱ : ۱۸) . [علم + سماجیات (رک)] .

---سیاستِ مُدُن کس اضا (---کس مع س ، فت س ، کس ت ، ضم م ، د) امذ .
علمِ تمدن ، وہ علم جس میں ملک کے انتظام وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے (انگ : Political Economy) . تاریخ لکھنے سے پہلے جغرافیہ ، علوم طبعیہ ، علم سیاست مدن (پولیٹکل اکانومی) ... وغیرہ علوم و فنون سے آگہ ہو . (۱۹۰۰ ، مضامین سلیم ، ۱ : ۱۵۰) . [علم + سیاست (رک) مدن (رک)] .

---سِیَر کس اضا (---کس س ، فت ی) امذ ؛ ج .
رک : علمِ تواریخ . گزرے ہوئے لوگوں کے حال کا بیان . کسی شخص کے عادات و اطوار کا علم . فرض کیجیے کہ ایک مصوّر علم سیر سے واقف نہیں ہے . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۰) . اس کو کئی علوم پر عبور ہونا چاہیئے ، مثلاً صرف نحو ... علم الاسرار علم الجدل ، علم سیر . (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۸۶) . [علم + سیرت (رک) جس کی یہ جمع ہے] .

---سیمیا کس اضا (---ی مع ، سک م) امذ .
وہ علم جس کے ذریعے اشیا موہوم دکھائی جا سکتی ہیں اور روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا جا سکتا ہے . یہ خوب چشم بندی ہے اگر وہ آسان ہوتی تو سب کی عقل میں آتی اسکو علم سیمیا کہتے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۹۶) . [علم + سیمیا (رک)] .

---سینہ / سینا کس اضا (---ی مع ، فت ن) امذ .
وہ علم یا معلومات جو روایۃً حاصل ہوئی ہوں یا سینہ بہ سینہ پہنچی ہوں اور کتابوں میں محفوظ نہ کی گئی ہوں .

اسے کہتے ہیں عاقل علمِ سینہ
لکھا جاتا نہیں ہے در سفینہ

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۹) .

علم سفینہ اوس کو کہیے علم سینہ بحر
تو پل پر اور شیخ ہے کاغذ کی ناؤ پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۶) .

یہ مرنا ہجود جدا ہے جینا ... وہداں نہیں ہے علمِ سینا

(۱۸۰۰ ، جامع الظاہر منتخب الجواہر ، ۱۰) . یہ علم سینہ ہے ، علم سفینہ نہیں . (۱۹۰۹ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۶۵) . آگے جو ہے خاص حد تک علم سینہ ہے . (۱۹۵۸ ، الہ نامہ ، عبدالماجد ، ۲۰۰) . [علم + سینہ (رک)] .

---شَرائع کس اضا (---فت ش ، کس مع ء) امذ .
رک : علم الشرائع . علم شرائع و احکام اور علم اخلاق و فضائل اعمال میں منحصر کیا ہے . (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۶) . [علم + شرع (رک) کی جمع] .

---شَرِیف کس اضا (---فت ش ، ی مع) امذ .
ستاروں کا علم (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس) . [علم + شریف (رک)] .

---شُعاع کس اضا (---ضم ش) امذ .
رک : علم روشنی (پلیٹس) . [علم + شعاع (رک)] .

---شَعْر کس اضا (---فت مع ش ، سک ع) امذ .
رک : علم الشعر (جامع اللغات) . [علم + شعر (رک)] .

---شَے بَہ اَز جَہْلِ شَے کہاوت .
کچھ نہ جاننے سے کچھ جاننا بہتر ہے ، علم جہالت سے بہتر ہے . ایک بار "علم شے بہ از جہل شے" کی رعایت کرکے اس کتاب کو سراسر دیکھ لیا . (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افاداتِ غالب ، ۲۰۹) . "علم شے بہ از جہل شے" ایک مشہور قول ہے ، اور اسکی صداقت میں کسی ایک موقعہ پر بھی فرق نہیں آیا . (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۳) .

---صِحَّتُ الْاَبْدان کس اضا (---فت مع ص ، شد ح بفت ، ضم ت ، غنم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ب) امذ .
حفظانِ صحت کا علم ، بدن کو درست رکھنے کا علم ، اُصولِ حفظانِ صحت . علم صحت الابدان ، جس سے تندرست رہنا سیکھتے ہیں . (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۵۵) . [علم + صحت (رک) + رک : ال (۱) + ابدان (رک)] .

---صَرْف کس اضا (---فت ص ، سک ر) امذ .
(قواعد) الفاظ اور حروف کا علم ، صرف (ماخوذ : جامع اللغات) . [علم + صرف (رک)] .

---صَرْف و نَحْو کس اضا (---فت ص ، سک ر ، و مع ، فت ن ، سک ح) امذ .
علم القواعد ، زبان کے قواعد و ضوابط کا علم (مہذب اللغات) . [علم + صرف (رک) + و (حرفِ عطف) + نحو (رک)] .

---صَوتِیَہ کس صف (---و لین ، کس ت ، شد ی بفت) امذ .
علم الاصوات ، صوتیات . پھر اس کے بعد علم صوتیہ کی تدوین کی راہیں ہموار ہوئیں . (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ ، ۱۲) . [علم + صوتی + ہ ، لاحقۂ تانیث] .

---طَبْعی کس اضا (---فت ط ، سک ب) امذ .
حکمت کے ایک فن کا نام جس میں فطری ، مادی ، قدرتی خواص اشیا اور تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے نیز وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال درج ہو ، طبعیات (انگ : Physics) . اس وقت مسلمانوں میں یونانی فلسفہ ،

علم طبعی نے کثرت سے رواج پایا تھا۔ (۱۸۹۸، سرسید، لکچر اسلام، ۳)۔ [علم + طبعی (رک)]۔

۔۔۔طَبَقاتِ اَرضی کس اضا(۔۔۔فت ط، ب، کس ت، فت ا، سک ر) امذ۔
وہ علم جو زمین کے طبقوں اور ساخت سے بحث کرتا ہے (انگ : Geology)۔ جیالوجی کے معنی ہیں (علم طبقات ارضی)۔ (۱۸۹۸، معارف، جولائی، ۳۲)۔ [علم + طبقات (رک) + ارض (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔طَبَقاتُ الْاَرض کس اضا(۔۔۔فت ط، ب، ضم ت، غم ا، سک ل، فت ا، سک ر) امذ۔
رک : علم طبقات ارضی۔ آج کل کے علم طبقات الارض نے ثابت کیا ہے یہ تغیرات بہت ہی آہستہ آہستہ ... واقع ہوئے ہیں۔ (۱۸۹۷، تمدن عرب، ۳۴۷)۔ امتحان بدرجۂ اعلا پاس کیا اور علم طبقات الارض میں مرچی سن تمغہ پایا۔ (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۷۱)۔ [علم + طبقات (رک) + رک : ال (ا) + ارض (رک)]۔

۔۔۔طَبیعی کس اضا(۔۔۔فت ط، ی مع) امذ۔
رک : علم طبعی۔ یہ علم ہوا فروعات علم طبیعی سے ہے۔ (۱۸۵۶، فوائد الصبیان، ۱۰۰)۔ [علم + طبیعی (رک)]۔

۔۔۔طَبیعِیّات کس اضا(۔۔۔فت ط، ی مع، کس ع، شد ی) امذ۔
رک : علم طبعی۔ علم طبیعیات کے کئی شعبے ہیں جن میں میکانیات، حرارت، روشنی، آواز، بجلی و مقناطیسیت قابل ذکر ہیں۔ (۱۹۸۵، جنرل سائنس، ۵)۔ [علم + طبیعیات (رک)]۔

۔۔۔طَرِیقَت کس اضا(۔۔۔فت ط، ی مع، فت ق) امذ۔
طریقت کا علم، علم تصوف، علم سلوک، پیری مریدی (مہذب اللغات)۔ [علم + طریقت (رک)]۔

۔۔۔طِلِسْم/طِلِسْمات کس اضا(۔۔۔کس ط، ل، سک س) امذ۔
رک : علم سحر۔ معلوم ہوا کہ علم طلسمات مقدر میں نہیں لکھا ہے۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۲۳)۔ حکیم صاحب نے بزور علم طلسم ایک علم طیار کیا اور ہر ایک کو دیا۔ (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸ : ۵۶۳)۔ [علم + طلسم/طلسمات (رک)]۔

۔۔۔ظاہِر کس اضا(۔۔۔کس ہ) امذ۔
وہ علم جو اعضائے ظاہری کے اعمال و افعال سے بحث کرتا ہے۔ ہم نصف اول کتاب میں عبادات و معاملات متعلقۂ اعضاً ظاہری کا حال لکھ چکے ہیں جسکو علم ظاہر کہتے ہیں۔ (۱۸۶۳، مذاق العارفین، ۳ : ۳)۔ [علم + ظاہر (رک)]۔

۔۔۔ظَنّی کس صف(۔۔۔کس ظ، شد ن) امذ۔
رک : نجوم۔

نہ یہ سمجھا ہوں سیر اختر سے
علم ظنی نہ ہووے ایقانی

(۱۸۵۱، مومن، مجموعہ قصائد، ۸۳)۔ [علم + ظن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔عَدَد کس اضا(۔۔۔فت ع، د) امذ۔
رک : علمِ حساب (جامع اللغات)۔ [علم + عدد (رک)]۔

۔۔۔عَرُوض کس اضا(۔۔۔فت ع، و مع) امذ۔
رک : علم العروض۔ دوران تعلیم آپ نے علم عروض میں باقاعدہ مہارت بہم پہونچائی۔ (۱۹۸۷، تذکرہ شعرائے بدایوں، ۱ : ۲۳۷)۔ [علم + عروض (رک)]۔

۔۔۔عَطائی کس اضا(۔۔۔فت ع) امذ۔
وہ علم جو کسی استاد کے بجائے فیضِ روحانی اور فضلِ الٰہیٰ سے حاصل ہو، علمِ لَدُنّی۔ اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے علمِ عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۳۱، احمد رضا بریلوی، تفسیر قرآن مجید، ۲۰۵)۔ [علم + عطا (رک) + ئی، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔عَلائِم کس اضا(۔۔۔فت ع، کس ء) امذ۔
علامتوں کا علم، لسانیات کی ایک شاخ جس میں الفاظ کے معانی پر مخصوص علامتوں کی مدد سے بحث ہوتی ہے۔ جدید علمِ علائم میں الفاظ کے معانی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۳۶)۔ [علم + علائم (رک)]۔

۔۔۔عُلْیا کس اضا(۔۔۔ضم ع، سک ل) امذ۔
علم باطن، روحانی علم، علمِ معرفتِ الٰہیٰ، (انگ : Gnosis)۔ وہ تو علم علیا یعنی معرفت الٰہیٰ (پارودیا) کا متلاشی تھا۔ (۱۹۶۳، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ۲۳۲)۔ [علم + علیا (رک)]۔

۔۔۔غِنا کس اضا(۔۔۔کس غ) امذ۔
گانے بجانے کا علم، علمِ موسیقی۔

عقلِ کل کا مکاں وہی ہے غمگیں
اور علمِ غنا کا کشف ہے وہاں بفراغ

(۱۸۳۹، مکاشفات الاسرار، ۲۲)۔ [علم + غنا (رک)]۔

۔۔۔غَیب کس اضا(۔۔۔ی لین) امذ۔
چھپی ہوئی اور پوشیدہ باتوں کا علم، پیشن گوئی کا علم، وہ علم جس سے گزشتہ یا آئندہ ہونے والی بات یا حالات معلوم کیے جائیں، پوشیدہ باتوں یا چیزوں کا علم۔

سو ہے متجلی غیب ہور ریب تے
علمِ غیب پایا جنے غیب تے

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۸۳)۔

پیش از نمو دیار کے خط کی کرے ہے عرض
دیکھے ہے علمِ غیب کی شاہد کتاب دل

(۱۷۳۱، شاکر ناجی، د، ۱۳۶)۔

حضرت کو علمِ غیب ہے یا شاہِ انس و جاں
آئندہ و گزشتہ کا سب حال ہے عیاں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۸)۔ لقمان یہ تم نے کیونکر جانا کیا علمِ غیب سے پہچانا۔ (۱۹۰۱، راقم دہلوی، عقدِ ثریا، ۱۰۰)۔ دراصل ہم علمِ غیب جانتے ہیں، ہمیں سب کچھ اسی علم کے ذریعے معلوم ہو جاتا ہے۔ (۱۹۷۸، براہوی لوک کہانیاں، ۱۲۲)۔ [علم + غیب (رک)]۔

---فراست کس اضا(--- کس ف ، فت س) امذ.
چہرے سے دل کی بات یا چلن کے معلوم کرنے کا علم ، علمِ قیافہ.

ملا راہ میں اسکو اک پیر مرد
تھی ذات اسکی علمِ فراست میں فرد

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۵۷). پانچواں باب علمِ قیافے کے بیان میں جس کو علمِ فراست کہتے ہیں - (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۵). [علم + فراست (رک)].

---فراستُ الید کس اضا(--- کس ف ، فت س ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ی) امذ.
رک : علمِ سامدرک. جنسیات ، سمدرک یعنی علمِ فراست الید ، علمِ نجوم ... کون سا قضیہ ہے جس کو نیاز صاحب نے نہ چھیڑا ہو. (۱۹۸۶ ، نیاز فتحپوری : شخصیت اور فکر و فن ، ۱۹۰) . [علم + فراست (رک) + رک : ال (۱) + ید (رک)].

---فرائض کس اضا(--- فت ف ، کس ء) امذ.
وہ علم جو اہلِ ایمان کے فرائض سے بحث کرتا ہے ، فرائض اور ذمہ داریوں سے بحث کرنے والا علم. جمیع علمِ فرائض کو اُسی رسالے میں اُنہوں نے بکمالِ متانت و تحقیق درج کیا. (۱۸۳۵ ، منع الفرائض ، د). [علم + فرائض (رک)].

---فطرت کس اضا(--- کس ف ، سک ط ، فت ر) امذ.
رک : علمِ طبعی.

نہ علمِ فطرت میں تم ہو ماہر نہ ذوقِ طاعت ہے تم سے ظاہر
یہ بے اصولی بہت بری ہے تمہیں نہ رکھے گی یہ کہیں کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶). [علم + فطرت (رک)].

---فقہ کس اضا(--- کس ف ، فت ق) امذ.
وہ علم جو قانونِ شریعتِ اسلامی سے بحث کرتا ہے ، علومِ دین یا احکامِ شریعت کی واقفیت. اون کے تمام کمالاتِ علمی کا آئینہ ہے وہ علمِ فقہ ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۸۵). [علم + فقہ].

---فلاحت کس اضا(--- فت ف ، ح) امذ.
وہ علم جس میں کھیتی باڑی کرنے اور پیداوار کے فائدے اور اصول سے بحث کی جائے ، کاشتکاری ، علمِ زراعت (فرہنگِ آصفیہ). [علم + فلاحت (رک)].

---فلسفہ کس اضا(--- فت ف ، سک ل ، فت س ، ف) امذ.
موجودات کے ظہور کا علم ، اشیا کی حقیقتوں سے آگاہی کا علم جس میں کائنات کے حقائق ماہیت اور خواص کی مدلل بحث کی جائے (مہذب اللغات). [علم + فلسفہ (رک)].

---فلکیات کس اضا(--- فت ف ، ل ، کس ک) امذ.
علم الافلاک ، وہ علم جس میں اجسامِ فلکی سے بحث کی جائے ، علمِ ہیئت. علمِ فلکیات کی تاریخ میں یہ ایک انقلاب آفریں کارنامہ تھا. (۱۹۶۹ ، مصنوعی سیارے ، ۱۴). فلکی اجسام سورج چاند اور دیگر ستاروں اور سیاروں کے علم کو علمِ فلکیات کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۹). [علم + فلکیات (رک)].

---قافیہ کس اضا(--- کس ف ، فت ی) امذ.
وہ علم جس میں قافیوں کے درست اور نادرست ہونے سے بحث کی جاتی ہے ، قافیوں کو جاننے کا علم. قوافی کے عیب و صواب کو پرکھنے کے لیے ایک مستقل اور جداگانہ علم وجود میں آ گیا ہے جسے علمِ قافیہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵). [علم + قافیہ (رک)].

---قرأت کس اضا(--- کس ق ، سک ر ، فت ء) امذ.
رک : علمِ تجوید. آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا ، پھر علمِ قرأت کی تکمیل کی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۸). علمِ قرأت میں الف حروفِ مجہورہ میں سے ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۲۳). [علم + قرأت (رک)].

---قسمت کس اضا(--- کس ق ، سک س ، فت م) امذ.
تقسیم کرنے اور حصہ لگانے کا علم. ضرور ہے کہ قاسم علمِ قسمت کو خوب جانتا ہووے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۴۹). [علم + قسمت (رک)].

---قیافہ کس اضا(--- کس نیز ق ، فت ف) امذ.
رک : علمِ فراست ، چہرے سے دل کی بات معلوم کرنے کا علم ، وہ علم جس سے آدمی کے حالات ، جسمی علامات ، صورت اور ساخت جسم سے شناخت کیے جائیں.

کسی کو علمِ قیافہ میں ایسا ہے ادراک
کہ ایک شکل سے بتلائے خصلتیں وہ ہزار

(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۴۸). علمِ قیافہ آدمی ہی تک محدود نہیں رہا آدمی نے بعض جانوروں کا قیافہ بھی معلوم کیا ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۶). [علم + قیافہ (رک)].

---کا پڑھنا لوہے کے چنے چبانے ہیں کہاوت.
علم سیکھنا بہت مشکل ہے (جامع اللغات).

---کا کیڑا امذ.
مراد : کتابوں کا کیڑا ، ہر وقت کتابوں کے مطالعے میں مشغول رہنے والا ، بہت زیادہ پڑھنے والا. انگریز بھی جو آجکل عقل کے پتلے اور علم کے کیڑے سمجھے جاتے ہیں اس سے خالی نہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۶۶).

---کُتُب خانہ کس اضا(--- ضم ک ، ت ، فت ن) امذ.
وہ علم جو کتب خانے کے جملہ فنی و تنظیمی امور سے بحث کرے. علمِ کتب خانہ کی ابتدا اسکندریہ لائبریری سے ہوئی. (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۴). [علم + کتب (رک) + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---کلام کس اضا(--- فت ک) امذ.
رک : علم الکلام. المحاسبی ... نے اہلِ سنت کے عقائد کی تائید کی اور اس کے لیے علمِ کلام کو استعمال کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۰). اسلام بھی فقط اک مسئلۂ علمِ کلام بن کر رہ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۰۰). [علم + کلام (رک)].

۔۔۔ کہانَت کس اضا(۔۔۔ کس ک ، فت ن) امذ.
وہ علم جس کے ذریعے غیب کی باتیں معلوم کی جائیں ، علم غیب.
جمشید ثانی نے اس ورق کو پھاڑ کر کہا ... میں علمِ کہانت کو دخل نہیں دیتا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۱). [علم + کہانت (رک)].

۔۔۔ کی پیاس بُجھانا محاورہ.
علم حاصل کرنا ، علمی استعداد حاصل کرنا. بڑی بڑی نامور ہستیوں نے علم کی پیاس بجھائی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۹۳).

۔۔۔ کیمیا کس اضا(۔۔۔ ی مع ، سک م) امذ.
رک : علم الکیمیا (انگ : Chemistry). علم کیمیا جس کو انگریزی میں کمسٹری کہتے ہیں. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۹). علم کیمیا کیمسٹری سائنس کی ... شاخ ہے. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۵). [علم + کیمیا (رک)].

۔۔۔ لَدُن کس اضا(۔۔۔ فت ل ، ضم د) امذ.
رک : علمِ لَدُنی جو زیادہ مستعمل ہے.

ہے تجھکو یہ رتبہ کہ ترے سامنے آئے
جبریلؑ امیں علمِ لدن نذر پکڑ کر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸).

صاحبِ علمِ لدن واقفِ اسرارِ خفی
حالِ کونین ہے ہے قلبِ مُطہر آگہ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۰۱). [علم + ع : لدن ـ قریبی].

۔۔۔ لَدُنّی (۔۔۔ فت ل ، ضم د ، شد ن) امذ.
وہ علم جو محض فیضِ الہیٰ و القائے ربّانی سے حاصل ہوا ہو اور اس میں اپنی محنت یا کسی استاد کی تعلیم کا دخل نہ ہو.

اگر خضر علمِ لَدُنّی کچھ ، آج
جو موسیٰ تمن آئے سکنے کے کاج

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸). کہ بانیِ کارخانۂ ایجاد کی ... مخزن علم لدنی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹).

ہوا گو کہ ظاہر میں اُمّی لقب
یہ علمِ لدنی کھلا دل پہ سب

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۹). یہ حالت انسان کی ، خدا کی صفتِ علمی میں بیٹھ جانے سے پیدا ہوتی تو اس کو علم لدنی حاصل ہوتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۸۹).

ہزاروں سینے تم نے بھر دیے علمِ لدنی سے
نبی تعلیم روحانی محی الدین جیلانی

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۹۱). دنیا میں کوئی بڑی ہستی تھیں جو علم سے بے نیاز ہو حتیٰ کہ پیغمبر بھی علم لدنی ہی کے سہارے چلتا ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۳۷). [علم + لدن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ لُغَت کس اضا(۔۔۔ ضم ل ، فت غ) امذ.
کسی زبان کے الفاظ و محاورات کی تحقیقی واقفیت ، الفاظ کی بناوٹ اور معنوں کا علم. علمائے علومِ لسان و انشاء ادب یا آداب کی ذیل میں ان علموں کو شمار کرتے ہیں ، علم لغت ، علم صرف ، علم اشتقاق ... اور علم بیان. (۱۹۰۹ ، منشورات کیفی ، ۹۸). [علم + لغت (رک)].

۔۔۔ مُثَلَّث کس اضا(۔۔۔ ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امذ.
ریاضی کا وہ شعبہ جس میں مثلث کے ضلعوں اور زاویوں کی باہمی نسبت سے بحث ہوتی ہے. الفاظ مندرجہ حاشیہ حسب تفصیل مستعمل ہوئے ٹرک نومیٹری کو علمِ مثلث .. وغیرہ وغیرہ. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۶۱). [علم + مثلث (رک)].

۔۔۔ مُجْرِمانَہ کس صف(۔۔۔ ضم م ، سک ج ، کس مع ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
(قانون) ناجائز علم ، فوجداری کا بُرا علم (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۰۵). [علم + مجرم (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

۔۔۔ مَجْلِس / مَجْلِسی کس اضا/کس صف(۔۔۔ فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
محفل میں اٹھنے بیٹھنے ، گفتگو کرنے اور حاضرین سے برتاؤ کرنے کا قاعدہ جو اخلاق پر مبنی ہو ، آدابِ مجلس. راجہ صاحب بھی ... ان کے کمال ذاتی ... اور علم مجلسی کے سبب سے نہایت عزیز رکھتے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۳۳). وہ بڑی شائستہ ... لیڈی تھی اور علم مجلس میں بھی طاق تھی. (۱۹۲۳ ، مخفی راز ، ۱۶). [علم + مجلس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ مُحاضِرات کس اضا(۔۔۔ ضم م ، کس مع ض) امذ.
واقعات اور حالات کا علم. علمائے علومِ لسان و انشاء ادب یا آداب کی ذیل میں ان علموں کو شمار کرتے ہیں ، علمِ لغت ... علمِ انشاء ، علمِ تواریخ یا علمِ محاضرات. (۱۹۰۹ ، منشوراتِ کیفی ، ۹۸). [علم + محاضر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

۔۔۔ مُدافِعَت کس اضا(۔۔۔ ضم م ، کس مع ف ، فت ع)
اعتذاریات ، بحث و مباحثے کا علم (انگ : Apologetics). (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی). [علم + مدافعت].

۔۔۔ مُدُن کس اضا(۔۔۔ ضم م ، فت د) امذ.
رک : علمِ تمدّن ، شہری انتظام کی واقفیت ، امورِ سلطنت کا علم (مہذب اللغات). [علم + مدن (رک)].

۔۔۔ مَرایا کس اضا(۔۔۔ فت م) امذ.
وہ علم یا فن جس سے سطحِ مستوی کی ہر ایک چیز کو شیشے کے آلات کی مدد سے کسی خاص فاصلے کے بغیر من و عن معلوم کیا جائے یا ایک قسم کی مصوری باقاعدہ پشت (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [علم + مرایا (رک)].

۔۔۔ مِساحَت کس اضا(۔۔۔ فت نیز کس م ، فت ح) امذ.
علم ہندسہ کی شاخ جس سے اضلاع کا طول ، سطحوں کا رقبہ اور مجسمات کی جسامت وغیرہ معلوم کی جائے ، زمین کی پیمائش کا فن (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [علم + مساحت (رک)].

۔۔۔ مَسْکُوکات کس اضا(۔۔۔ فت م ، سک س ، و مع) امذ.
سونے ، چاندی یا تانبے کو پرکھنے کا علم. معاون علوم یہ ہیں :

لسانیات ، کیمیا ... علمِ مسکوکات ، آرٹ ، یا مختلف قدیم اور جدید زبانیں. (۱۹۸۹ء ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۱۷۸)۔ [علم + مسکوک (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

---مَعادِن کس اضا(---فت م ، کس د) امذ.
معدنی چیزوں کا علم ، وہ علم جس میں کانی اور معدنی اشیا کی خاصیت شناخت اور ان کی اقسام و اصناف سے بحث کی جاتی ہے ، علمِ جمادات (انگ : Minerology)۔ (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [علم + معادن (رک)]۔

---مُعامَلَہ کس اضا(---ضم مع م ، فت م ، ل) امذ.
عمل و تجربہ سے متعلق علم ، مجاہدہ و ریاضت سے تعلق رکھنے والا علم. اس امر کا جاننا علم معاملہ میں چنداں ضروری نہیں . (۱۸۶۶ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۴۴)۔ یہ اسرار قلب کے عجائبات ہیں جن کے ظاہر کرنے کی علم معاملہ میں اجازت نہیں. (۱۹۰۱ء ، الغزالی ، ۱۸۹)۔ [علم + معاملہ (رک)]۔

---مَعانی کس اضا(---فت م) امذ.
وہ علم جس سے الفاظ کا صحیح بموقع استعمال اور معنوں کا درست و موزوں ہونا معلوم ہوتا ہے.

پڑھنا مطول کا کیا ان نے درس میں مختصر
تیری زباں سوں جو سنا علمِ معانی کا بیاں
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۸)۔

علمِ معانی سے جو کیا ایک دن سوال
کہنے لگا حقیقتِ عقلی تو ہے محال
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۲۸)۔

کوئی پڑھاتا ہے منطق کوئی حدیث و فقہ
کوئی ہے علم معانی میں واقفِ اسرار

(۱۸۸۶ء ، دیوانِ سخن ، ۷۴)۔ علمائے علوم لسان و انشا ادب یا آداب کی ذیل میں ان علموں کو شمار کرتے ہیں ، علم لغت ، علم صرف ... علم معانی ، علم عروض. (۱۹۰۹ء ، مشورات کیفی ، ۹۸)۔ شہزادہ چند سال میں علم معانی ، منطق ، بیان ... پھکیتی اور تفنگ اندازی میں ماہر ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ء ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۸۶)۔ [علم + معانی (رک)]۔

---مَعدَنِیّات کس اضا(---فت م ، سک ع ، کس د ، کس ن ، شد ی) امذ.
رک : **علمِ معادن.** علم معدنیات ... طبعی جغرافیے کی ایک اہم شاخ ہے. (۱۹۶۳ء ، رہنمائے طبعی جغرافیہ ، ۳۹)۔ [علم + معدن (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

---مَعقُول کس صف(---فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
فلسفہ و منطق کا علم ، بحث و استدلال کا علم. اگر بوعلی سینا ... مطالب حکمی زبان عربی میں نقل نہ کرتا تو اکابر عرب میں سوائے مسائل فقہیہ شرعیہ ، علم معقول کا نشان نہ پایا جاتا. (۱۸۶۹ء ، غالب ، خطوط ، ۲ : ۲۰۳)۔ [علم + معقول (رک)]

---مَعنی کس اضا(---فت م ، سک ع) امذ.
رک : **علمِ معانی.**

جاہلان علمِ معنی و بدیع
بادبان شاہراہ ناصواب

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۵۱)۔ [علم + معنی (رک)]۔

---مِقناطِیس / مِقناطِیسی کس اضا / صف(---کس م ، سک ق ، ی مع) امذ
بجلی اور مقناطیس کا علم ، مقناطیسی مظاہر کا علم (Magnetism) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [علم + مقناطیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---مُکاشَفَہ کس اضا(---ضم م ، فت ش ، ف) امذ.
وہ علم جس کے ذریعے اُمورِ غیبی یا اسرارِ پوشیدہ سے واقفیت حاصل کی جاتی ہے ، معرفتِ الٰہیٰ حاصل کرنے کا علم.

اصل علمِ مکاشفہ ہے صحیح
معرفت حق کے ہیں نہایت آں

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۶)۔ دوسری قسم متعلق علم مکاشفہ کے ہے . (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۵۷)۔ [علم + مکاشفہ (رک)]۔

---مَناظِر کس اضا(---فت م ، کس ظ) امذ.
(طبیعیات) وہ علم جس میں نور یا شعاع کی قوت ، خاصیت ، اثر ، طاقت اور اس کے ظہور کے طبعی قوانین کو کثیف یا شفاف اجسام کے ذریعے واضح یا ظاہر کیا گیا ہو. اور جب تک علم مناظر اور مرایا ہی کے ذریعے سے اشیائے موجودہ کی حقیقت کو ثابت یا باطل نہ کر دیں تب تک لب ہلانے کا موقع بھی نہیں ملتا. (۱۸۹۷ء ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱)۔ [علم + مناظر (رک)]۔

---مُناظَر / مُناظَرَہ کس اضا صف(---ضم م ، فت ظ / فت ر) امذ.
بحث مباحثہ کا علم ، وہ علم جس میں بحث کرنے کے قوانین درج ہوں. علم مناظرہ میں دلیل وہ ہے جس کے جاننے سے کسی اور چیز کا جاننا لازم آئے اطباء کی اصطلاح میں قارورہ کو بھی کہتے ہیں ، علم مناظرہ کی اصطلاح اردو میں کثیرالاستعمال ہے. (۱۹۰۷ء ، مکاتیب حالی ، ۷۶)۔ [علم + مناظر / مناظرہ (رک)]۔
کی ہے. (۱۸۹۵ء ، تمدن عرب ، ۳۳۳)۔ [علم + مناظر/مناظرہ]۔

---مَناظِر و مَرایا کس اضا(---فت م ، کس ظ ، و مع ، فت م) امذ.
رک : **علمِ مناظر** (فرہنگ آصفیہ ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز)۔ [علم + مناظر (رک) + و (حرفِ عطف) + مرایا (رک)]۔

---مَنجَنِیق کس اضا(---فت م ، سک ن ، فت ج ، ی مع) امذ.
مشینوں کا علم ، پُرزوں کی ترتیب و ترکیب کا علم ، میکانیات (انگ : Mechanics) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز)۔ [علم + منجنیق (رک)]۔

---مَنطِق کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس ط) امذ.
صحیح اور باقاعدہ خیالات یا ان قواعد کا علم جن کے بموجب

صحیح خیالات کا بالترتیب بذریعۂ اشکال اربعہ و صغریٰ و کبریٰ عمل کیا جائے ؛ کلام و گفتگو وغیرہ کے نتیجے نکالنے کا علم ، استدلال و استخراج کا علم. الغرض تمام علمِ منطق کی کیفیت بوجہ احسن دلنشین کر کے علمِ اخلاق بھی بخوبی تعلیم فرما دیا . (۱۸۴۳ ، عقل و شعور ، ۹۲). [علم + منطق (رک)].

---منطق الطیر کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس مع ط ، غم ا ، ل ، شد ط ، ی لین) امذ.

چڑیوں کی زبان سمجھنے کا علم جو عموماً خاصانِ خدا کے لیے مخصوص ہے (مہذب اللغات). [علم منطق + رک : ال (ا) + طیر (رک)].

---موجودات کس اضا(---و لین ، و مع) امذ.

مظاہرِ قدرت کا علم (ماخوذ : پلیٹس). [علم + موجود (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---موسیم کس اضا(---و لین ، کس س) امذ.

وہ علم جو موسم اور آب و ہوا کے تبدل و تغیر سے بحث کرتا ہے (انگ : Melerology). طبعی جغرافیہ کی اپنی بہت سی شاخیں ہیں جنکے نام علمِ آب و ہوا ، علمِ نباتات ... علمِ موسم یا موسم شناسی ، علمِ زلزلہ ... وغیرہ. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶). [علم + موسم (رک)].

---موسیقی کس اضا(---و مع ، ی مع) امذ.

راگوں اور سُروں کا علم ، گانے بجانے کے قاعدوں کا علم ، آواز کے اُتار چڑھاؤ سے واقف ہونے کا علم. سیارہ تو فرزند عمرو ہے ... دخل تام علم موسیقی میں رکھتا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳۳). [علم + موسیقی (رک)].

---میزان کس اضا(---ی مع) امذ.

رک : علمِ منطق. حکما میں حق اور باطل کے تمیز کا ایک قانون ہے جس کو علم میزان اور علم منطق کہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۵۲).

---میں لانا محاورہ.

کسی کو آگاہ کرنا ، مطلع کرنا ، خبر دینا. ملکہ اس سے پرائیویٹ کام لیتیں ، کبھی سرکاری کام انکے علم میں نہیں لاتیں. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۹۲).

---نافع کس صف(---کس ف) امذ.

مفید ، فائدہ مند ، نفع دینے والا ؛ وہ علم جس سے دنیا اور آخرت سنورتے ہیں ، فلاحِ دارین کا علم. علمِ نافع سے ... یہ شبہات جاتے رہتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵). وہ علم جسے علمِ نافع کہتے ہیں ، جس کا تعلق جسم سے نہیں جان سے ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۵). [علم + نافع (رک)].

---نباتات کس اضا(---فت ن) امذ.

وہ علم جس سے درختوں پودوں اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں وغیرہ کے اجزا کی قابلیتِ نمو کے مقام اور اصناف کا حال معلوم ہوتا ہے (انگ : Botany). وہ شاخ جسے علمِ نباتات کہا جاتا ہے صرف زمین کی قدرتی نباتات پر ہی بحث کرتی ہے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶). [علم + نباتات (رک)].

---نجوم کس اضا(---ضم ن ، و مع) امذ.

۱. علم الافلاک (انگ : Astronomy)،علم ہیئت ، ستاروں کا علم. وہ سائنس میں یقین کریں یا کسی ... بائبل میں یا علمِ نجوم میں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۱). ۲. ستاروں کی تاثیرات یعنی سعادت و نحوست اور واقعاتِ آئندہ کی حسبِ گردش پیش گوئی یا معاملاتِ تقدیر اور اچھے برے موسم کی خبر دینے کا علم (انگ : Astrology). وہ اعلیٰ پائے کے دانشور ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر علم نجوم بھی تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱). [علم + نجوم (رک)].

---نحو کس اضا(---فت مع ن ، سک ح) امذ.

علم نحو وہ علم ہے ، جو کلمات کے اعراب ، ان کے صحیح املا و استعمال اور پڑھنے کے قواعد و ضوابط سے بحث کرتا ہے.

میں ناتواں ہوں تھا کہ کروں شوقِ علمِ نحو
طاقت نہیں ہے اتنی کہ پھیروں ضمیر کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱۰). علمائے علوم لسان و انشا ادب یا آداب کی ذیل میں ان علموں کو شمار کرتے ہیں ، علمِ لغت ... علمِ نحو ، علم معانی ، علمِ عروض. (۱۹۰۹ ، منشورات کیفی ، ۹۸). [علم + نحو (رک)].

---نسبت کس اضا(---کس ن ، سک س ، فت ب)امذ.

معرفتِ الٰہیٰ کا علم ، تصوف.

علمِ نسبت پیرِ روشن دل سے کر کر اقتباس
رات دن اپنا وظیفہ رکھ اوسی کا دھیان توں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۲۰). [علم + نسبت (رک)].

---نظر کس اضا(---فت ن ، ظ) امذ.

مناظرے اور بحث و مباحثے کا علم (ماخوذ : جامع اللغات). [علم + نظر (رک)].

---نظری کس صف(---فت ن ، ظ) امذ.

وہ علم جس میں موجودات کے تصور سے بحث کی جاتی ہے.

یہ علمِ کتب اور ہے ، علمِ نظری اور
ہوتی ہے گماں سے کہیں ایقاں کی تشریح

(۱۹۳۸ ، کلیات بیتاب ، ۳۶). [علم + نظر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نفس / نفسیات کس اضا(---فت ن ، سک ف/ کس س) امذ.

رک : علم النفس (انگ : Psychology). علم نفس کے پڑھنے کے بعد تم کو اس مسئلے میں کوئی شک نہ رہا ہو گا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۶۸). تعلیم النفس کے نام سے علمِ نفسیات سے متعلق ایک انگریزی کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا. (۱۹۸۳ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۱۱). [علم + نفس (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

---نقشہ گری کس اضا (---فت ن ، سک ق ، فت ش ، گ) امذ.
وہ علم جس میں زمین اور اس کے طبقات کے نقشے بنانے اور انہیں ترتیب دینے سے بحث کی جاتی ہے (انگ Cartoggraphy). علمِ نقشہ گری ... اس علم کا تعلق زمین یا اس کے حصوں کے نقشے بنانے سے ہے. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۰۸). [علم + نقشہ (رک) + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نقل کس اضا (---فت ن ، سک ق) امذ.
وہ علم جو آسمان سے اُترا ہو یا وحی ہوا ہو (جامع اللغات). [علم + نقل (رک)].

---نوازی (---فت ن) امث.
علم کی قدردانی ، علم کی پذیرائی کرنا. علم سے اُنہیں محبت نہ علم پروری اور علم نوازی کا دماغ. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۳). [علم + ف : نواز ، نواختن - بخشنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نوامیس کس اضا (---فت ن ، ی مج) امذ.
حکمتِ مدنیہ کی ایک قسم جو نبوت اور شریعت سے بحث کرتی ہے. دوسری قسم کو نبوت اور شریعت سے تعلق ہے اس کو علم نوامیس کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۹). [علم + ع : نوامیس : ناموس کی جمع].

---نیرنجات کس اضا (---ی لین ، فت ر ، سک ن) امث.
رک : علمِ طلسم. نواب صاحب مرحوم کے پاس ایک کتاب علمِ نیرنجات کی تھی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۰۱). [علم + نیرنج (نیرنگ (رک) کا معرب) + ات ، لاحقۂ جمع].

---والا صف.
علم رکھنے والا ، عالم (ماخوذ : جامع اللغات). [علم + والا ، لاحقۂ صفت].

---وَجْہ کس اضا (---فت و ، سک ج) امذ.
علمِ قیافہ ، چہرہ شناسی کا علم (انگ : **Physiognomy**). (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). [علم + وجہ (رک)].

---و دانش (---و مع ، کس ن) امث.
علمیت اور عقل ، علم اور فہم. سب علم و دانش کے پتلے اور جہل و ناشائستگی کے دشمن ہیں. (۱۸۷۰ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸). اینگلو عربک کالج میں علم و دانش کے چشمے پھوٹتے تھے (۱۹۸۶ ، مری زندگی فسانہ ، ۹۳). [علم + و (حرفِ عطف) + دانش (رک)].

---و عَمَل (---و مع ، فت ع ، م) امذ.
مراد : عمل مطابق علم.

> ہم معرا ہو کے ان اوصاف سے ہستی میں ہیں
> دولتِ علم و عمل کھو کر تہی دستی میں ہیں

(۱۹۲۰ ، مطلع انوار ، ۵۰). [علم + و (حرفِ عطف) + عمل].

---و فَضْل (---و مع ، فت ف ، سک ض) امذ.
علم اور بزرگی ، آگہی اور فضیلت. اپنی ذاتی لیاقت ، حسن تدبیر اور علم و فضل سے امتیاز حاصل کیا تھا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴۷). وہ نظم کی شاعری ہے اور اس علم و فضل کی شاعری ہے جو اقبال کے کسبِ کمال کا جوہر ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۱). [علم + و (حرفِ عطف) + فضل (رک)].

---و فِکر (---و مع ، کس ف ، سک ک) امذ.
آگہی اور خیال ، علمیت ، لکھنا پڑھنا اور سوچنا. یہ چاری کا علم و فکر سے عاری ذہن نہیں جانتا تھا کہ وہ اس وقت ہوائی جہاز میں بیٹھی ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۳۷). [علم + و (حرفِ عطف) + فکر (رک)].

---و فَن (---و مع ، فت ف) امذ.
وہ بات جو پڑھی جائے اور وہ بات جو ہاتھ سے سیکھی جائے.

> شیدائے علم و فن ہو محبوب ذوالمنن ہو

(۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۲). [علم + و (حرفِ عطف) + فن (رک)].

---و ہُنَر (---و مع ، ضم ہ ، فت ن) امذ.
رک : علم و فن.

> عالَم سبھی تعلیم کریں علم و ہنر کا
> لکھیں ہیں ازل تھے ہنا عشق قرارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶). ان کا علم و ہنر بھی اور ہی درجے کا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۲). [علم + و (حرفِ عطف) + ہنر (رک)].

---وَہْبی کس صف (---فت و ، سک ہ) امذ.
خداداد علم (کسبی علم کی ضد) ، بغیر کسی کی مدد کے حاصل ہونے والا علم (جامع اللغات). [علم + وہبی (رک)].

---ہجا کس اضا (---کس ہ) امذ.
رک : علم الہجا. علمِ ہجا میں صرف یہ بتا دینا کافی ہے کہ مثلاً اردو میں انتیس حروف (یا آوازیں) ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، (سالنامہ) ، ۱۵۹). [علم + ہجا (رک)].

---ہَنْدَسَہ کس اضا (---فت نیز کس ہ ، سک ن ، فت نیز کس مع د ، فت س) امذ.
علم ریاضی کی وہ شاخ جو اجسام کی جسامت ، سطحات اور لکیروں اور زاویوں کے تعلقات یا ان کی پیمائش کو ظاہر کرے نیز اعداد و رقوم کا علم. جب تک ساحر کو علم ہندسہ و علم ہیئت و نجوم نہ ہوگا سحر ناقص محض ہو گا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۶۸). علم ہندسہ سے ہندی اصل کی طرف اشارہ ملتا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱۲). [علم + ہندسہ (رک)].

---ہَوا کس اضا (---فت ہ) امذ.
۱. **علم طبعی کا وہ حصہ جو ہوا ، اس کی خاصیت استعمال اور حیوانات کے ساتھ تعلقات کو بتلاتا ہے (انگ : Acrology).** (فرہنگ آصفیہ ؛ انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). ۲. رک : **علم روح (انگ : Preumatic)** (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). [علم + ہوا (رک)].

---ہونا محاورہ۔
جاننا ، خبر ہونا ، واقفیت ہونا ، آگاہی ہونا۔ گو دنیا کو ان بھو بیشوں کی نیک خصلتوں کا علم نہ ہو ، آسمان پر فرشتے اُن کی تعریف کریں گے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۲)۔ شمشاد الٰہ کو جانے لگی ہے ، ماسٹر صاحب کو اس کے جانے کا علم نہیں ہوتا۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۵۷)۔

---بیمیا کس اسا(---ی مع ، کس مع م) امذ۔
وہ علم جس میں سیاروں کی قوت کو مسخر کرنے اور جنات کو اپنے موافق کرنے کے طریقے بیان کیے گئے ہوں ، طلسم باندھنے کا علم ، علم تسخیرات (مہذب اللغات)۔ [علم + بیمیا (رک)]۔

---ہَیئَت کس اسا(---ی لین نیز مع ، فت ء) امذ۔
وہ علم جس کے ذریعے سے اشکال فلکی اور مساحت کرہ ارض معلوم کریں۔ مولوی فیض اللہ بنارسی علم ہیئت خوب جانتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲۳)۔ [علم + ہیئت (رک)]۔

---ہَیئَتِ دُنْیا کس اسا(---ی لین ، فت ء ، کس ت ، ضم د ، سک ن) امذ۔
کائنات کی ترتیب کا علم (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [علم ہیئت + دنیا (رک)]۔

---یَخ کس اسا(---فت ی) امذ۔
طبعی جغرافیے کی ایک شاخ ، برف سے متعلق علم ، یخ شناسی (انگ : Glaciology)۔ اور بھی بہت سی شاخیں ہیں ، مثلاً حسابی جغرافیہ ، علم البحر یا بحر شناسی ، علم یخ ... علم کوہ آتش فشاں وغیرہ۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۶)۔ [علم + یخ (رک)]۔

عَلَّم غَلَّم (فت ع ، شد ل بفت ، فت غ ، شد ل بفت) صف۔
رک : اَلَّم غَلَّم ، بری بھلی ، خراب اور نکمی چیزیں۔ طبلچی ، علم غلم سب سامان نشاط چھوڑ ... چلتے ہوئے۔ (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۰)۔ [الم غلم (رک) کا غلط املا]۔

عِلْماً (کس ع ، سک ل ، تن م بفت) م ف۔
علم سے ، بطور علم ، باعتبار علم۔ ہندو کی قدیمی مہذب قوم ... علم موسیقی و شاعری میں بے مثل ، سنگ تراشی و معماری میں علماً و عملاً واقف۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۵۶)۔ بری باتوں سے پاک کرے یعنی علماً اور عملاً تم کو کامل بنا دے۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر قرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۰)۔ [علم + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

عُلَما/عُلَماء (ضم ع ، فت ل) امذ ؛ ج۔
صاحبِ علم لوگ ، علم والے۔

خلافت محمد قبولیں مسیح
جیسے ہو نہ علماء امت صریح

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۲)۔ علما کی عزت کر کہ علما وارث نبیوں کے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۹۳)۔ اب علما کا قول فیصل سنیے کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۶۳)۔

امام صاحب کی تحصیلِ علمی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ معمولی علما اُن کی تشفی نہیں کر سکتے تھے۔ (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۸)۔ [عالم (رک) کی جمع]۔

---ئے حَق کس اسا(---فت ح) امذ ؛ ج۔
وہ علماً جو دنیا پر دین کو ترجیح دیتے ہیں (حق پر قائم رہنے والے عالم فاضل لوگ ، حق گو اور حق پرست ، اہلِ علم)۔ علمائے حق کی جماعت کے ساتھ کچھ علماء سو بھی پیدا ہوتے رہے۔ (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۶۸)۔ [علماء + ئے (حرفِ اضافت) + حق (رک)]۔

---ئے دَہْر کس اسا(---فت مع د ، سک ہ) امذ۔
سارے زمانے کے عالم فاضل لوگ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [علماء + ئے (حرفِ اضافت) + دہر (رک)]۔

---ئے سَلَف کس اسا(---فت س ، ل) امذ ؛ ج۔
ماضی کے اہلِ علم و فضل ، سابقہ دور کے علماً۔ بعض علمائے سلف کہتے ہیں کہ انہوں نے علم و فضل حضرت ایوب نبی سے حاصل کیا تھا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۵)۔ ان کے علمی تحقیقی اصول اور طریقے وہی پسندیدہ اصول اور طریقے ہیں جو علمائے سلف کے تھے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۹)۔ [علما + ئے (حرفِ اضافت) + سلف (رک)]۔

---ئے سُو کس اسا(---و مع) امذ ؛ ج۔
وہ عالم حضرات جو دنیا کے لیے دین کو استعمال کرتے ہیں ، دنیا دار علما (علمائے حق کی ضد)۔ شیخ جمال الدین کا قصّہ بیان کرتے ہوئے علماً سو کی نسبت اپنے احساسات کو بھی صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ (۱۹۳۹ ، آثار ابوالکلام آزاد ، ۲۰)۔ صدیوں سے علمائے سُو کا یہی مشغلہ رہا ہے۔ (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۹۳)۔ [علماً + ئے (حرفِ اضافت) + سو (رک)]۔

---ئے ظاہِر/ظاہِری کس اسا/ کس صف(--- کس ہ) امذ ؛ ج۔
وہ علما جو حقیقۃً عالم نہ ہوں بلکہ جن کی وضع قطع عالموں کی سی ہو ، ظاہر میں مولوی اور عالم ، بظاہر عالم اور شرع کے احکام کے پابند۔ اب مولویوں یعنی علمائے ظاہر میں اتنی خرابیاں نہیں ہیں کہ جتنی کہ ان مشائخ مدعیان صوفیہ میں ہیں۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۹)۔ علمائے ظاہری شہر خراسان کے ، تیرے مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) نگارستان فارس ، ۲۹)۔ [علما + ئے (حرفِ اضافت) + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ئے ظَواہِر کس اسا(---فت ظ ، کس ہ) امذ ؛ ج۔
رک : علمائے ظاہر۔ اگر کتاب جامع عباسی وغیرہ ان کی تصانیف نہ ہوتیں تو وہ بھی حضرات علمائے ظواہر کے اعتراضات سے نہ بچ سکتے۔ (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۰۲)۔ [علما + ئے (حرفِ اضافت) + ظواہر (ظاہر (رک) کی جمع)]۔

---ئے نَظَری کس اسا(---فت ن ، ظ) امذ ؛ ج۔
کسی سائنس کے نظری حصّے کے ماہر لوگ ، نظریات داں۔

علمائے نظری نے بعد کو دعویٰ کیا ہے کہ انگلستان نے اپنی سیاستِ تجارتی کے سبب سے نہیں بلکہ اس کے باوجود دولت و قوت حاصل کی ہے. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۸۳). [علما + ے (حرفِ اضافت) + نظری (رک)].

---(و) فُضَلا (---(و مع) ، ضم ف ، فت ض) امذ.
عالم اور فاضل لوگ.

سعی و تلاش بہت سی بہے کی اس انداز سے کبھی کی
صحبت میں علما فضلا کی جا کر پڑھیے گیسے کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۷). ڈاکٹر انصاری مرحوم کی کوٹھی واقع نمبر ، دریا گنج میں انجمن کا دفتر تھا اور ملک کے ہر حصے سے علماً و فضلا آیا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲). [علماً + و (حرفِ عطف) + فضلا (رک)].

عِلْمی (کس ع ، سک ل) صف.
علم سے متعلق ، علم سے منسوب ، علم کا. دونوں درجوں یعنی علمی و عملی میں ان کی شان کو رفعت بخشی جائے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳۵). وہ علمی خلا کسی حد تک پُر ہو جائے جو روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳). [علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَبَحُّر (---فت ت ، ب ، شد ح بضم) امذ.
علم سے مالا مال ہونا ، کسی علم یا ہنر میں کامل ہونا ، صاحبِ علم ہونا. علامہ اقبال مولانا کے علمی تبحر کے ساتھ فارسی زبان و ادبیات پر ان کی گہری نظر کے قائل تھے. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۸۲). [علمی + تبحر (رک)].

عِلْمِیات (کس ع ، سک ل ، کس م) امث.
وہ علم جو کسی علم سے بحث کرتا ہے ، نظریۂ علم. نفسیات کے علاوہ ذہن کے اور علوم بھی ہیں ، مثلاً منطق ، ما بعدالطبیعیات ، علمیات اور دینیات. (۱۹۳۲ ، اساسی نفسیات ، ۳). علمیات ایک علم ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵). [علم (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عِلْمِیاتی (کس ع ، سک ل ، کس م) صف.
۱. **علمیات (رک) سے منسوب ، علمیات کا.** دو غلط نظریے ہیں : پہلا منطقی ہے اور دوسرا علمیاتی. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). ۲. رک : **علمی.** اس کی علمیاتی اساس کی ایک دائمی اہمیت ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴). قرآن کے علمیاتی رجائیت کے تصور کو مختصر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ حق اور سچائی بہت وسیع اور اپنی جگہ بین اور واضح ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۹۳). [علمیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِلْمِیَّت (کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی) امث.
کسی چیز یا بات کا جاننا ، علم ہونا ، علمی قابلیت ، واقف کاری. اخلاق بسا اوقات کے ستونوں سے قائم ہوتے اور علمیت نیز فہمی کا کچھ تعلق نہ ہو. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۵). راجہ مینڈک نے اپنی علمیت کے اظہار کے شوق میں خوشی سے کہا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۷۵). معلمانہ تسہیل کے ساتھ علمیت کے ضروری لوازم کو شروع سے آخر تک نبھائے چلے جانا الگ ایک مشکل امر تھا. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۳۳). [علمی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---بگھارْنا محاورہ.
موقع بے موقع اپنا صاحبِ علم ہونا یا ظاہر کرنا ، قابلیت جتانا. میں نے دل میں کہا کہ تم بھی اپنی کچھ علمیت بگھارو. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۰۲). ایک عرصہ تک یہ خشک فلسفہ نظم کرنے اور علمیت بگھارنے کے مترادف رہا. (۱۹۸۷ ، بیسویں صدی میں اردو غزل ، ۲۶۱).

---جَتانا محاورہ.
رک : **علمیت بگھارنا ، قابلیت ظاہر کرنا ، علم و قابلیت کی نمائش کرنا ، واقفیت ظاہر کرنا.**

ذہن میں سب مرے حاضر صُورِ علمیہ
پر جتانی مجھے منظور نہ تھی علمیت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). انگلے پاس گیا اور دخل در معقولات کے طور پر اپنی مولویت اور علمیت جتانی شروع کی. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲۱).

عِلْمِیَّہ (کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی) صف مث.
رک : **علمی.**

ذہن میں سب مرے حاضر صُورِ علمیہ
پر جتانی مجھے منظور نہ تھی علمیت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱). حضرات ! میں اسی سلسلہ میں ان اعتراضات کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو دارالترجمہ حیدرآباد کی اصطلاحات علمیہ کے متعلق ہو رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۲۸). [علمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَلَن (فت ع ، ل) صف.
ظاہر ، آشکارا ، ہویدا ، عیاں ، نمایاں ، روشن ، واضح طور پر نظر آنے والا.

تجم سوں بکہ ہوتا ک دیکھ ادیک کم ہوا
بام معلا یہ وہ عین علامت علن

(۱۶۷۳ ، نُصرتی ، جرخیات ، ۳).

متقی آپ ہے تقویٰ ہے شعارِ اُمرا
محو مرضاتِ خدا شاہ و سپہ سرو علن

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۵۸).

معمور ہوا ان سے یہ صدر اور سرّ قلب
ہیں باطن و ظاہر علن آئینے کے اندر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۳۸).

اندھیرے اجالے میں سرّ و علن
یہ راہِ حق امنوا لھم یُنفقون

(۱۹۶۶ ، مزمور میر مغنی ، ۱۵۸). [ع].

عَلَناً وَ سِرّاً (فت ع ، ل ، تن ن بفت ، فت و ، کسر س ، شد ر ، تن ر بفت) م ف.
پوشیدہ اور ظاہر ، ہر طرح ، مکمل طور پر. ایک اور شخص آپ کے اسسٹنٹ ہوں گے اور وہ علناً و سراً یہ کلّی آپ کی ایڈیٹری میں روزِاول سے ہو گا. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۲۱۸). [علن (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز + و (حرفِ عطف) + سر (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عُلُو (ضم ع ، و مع) امذ.
بلندی ، عظمت ، رفعت ، برتری.

بادشہ کا نام لیتا ہے خطیب
اب علو پایۂ منبر کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۰).

لطافت سے صفا سے نور سے آئینہ بنتا تھا
علوئے فکر سے عرشِ بریں کا زینہ بنتا تھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۷). تصوّف نے شاعری میں تصورِ عشق کو علو عطا کیا ہے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۱۷). [ع].

---جاہ کسر اضا ، امذ.
مرتبے کی بلندی.

جشنِ بہادر شاہ ہے روزِ علو جاہ ہے
ہے اوس لیے بہجت فزا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۳۳). [علو + جاہ (رک)].

---حَوصَلَہ کسر اضا (---و لین ، فت نیز سک ص ، فت ل) امذ.
حوصلے کی بلندی ، علو ہمت (ماخوذ : مہذب اللغات). [علو + حوصلہ (رک)].

---رُتْبَہ کسر اضا (---ضم ر ، سک ت ، فت ب) امذ.
عزت کی بلندی (مہذب اللغات). [علو + رتبہ (رک)].

---شان کسر اضا ، امذ.
شان و شوکت کی بلندی. حیوانات ... میں علو شان کے لحاظ سے ایک بھی انسان کا مدمقابل نہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۱۳). [علو + شان (رک)].

---ظَرْف (---فت ظ ، سک ر) امث.
اعلیٰ ظرف ، بلند فطرت ہونا. دہلی شعراً کے یہاں جو پاکیزہ خیالی ، فراغ دلی ، وسیع النظری ، علو ظرف ، خود اعتمادی ، سادگی اور جاں گدازی ملتی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۲). [علو + ظرف (رک)].

---ے فِکْر کسر اضا (---کسر ف ، سک ک) امذ.
سوچ کی بلندی ، فکر کی عظمت ، تخیل کا بلند ہونا ، بلند خیالی ، بلند پروازیٔ خیال.

لطافت سے صفا سے نور سے آئینہ بنتا تھا
علوئے فکر سے عرشِ بریں کا زینہ بنتا تھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۷). [علو + ے (حرفِ اضافت) + فکر (رک)].

---فِکْری (---کسر ف ، سک ک) امذ.
فکر کی بلندی ، بلند خیالی. فراق کی شاعری میں علو فکری اور حیاتیاتی ہم آہنگی موجود ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۷۵). [علو فکر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَراتِب کسر اضا (---فت م ، کسر ت) امذ ، ج.
رتبوں کی بلندی ، درجوں کی عظمت.

زہے علو مراتب کہ در پہ بار نہ پائے
ہزار بار اگر چرخ مارے چرخِ اسیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۳). بموجب سفارش کچھ در باب علو مراتب ... زخمشیر ملاقات حاصل کی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱). [علو + مراتب (رک)].

---مَرْتَبَت کسر اضا (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امذ.
رتبے کی بلندی ، درجہ کی عظمت ، بزرگی. اپنی وجاہت یا علو مرتبت کے سبب سے کسی رعایت مراعات کا مستحق نہ تھا. (۱۹۰۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۶۱). نبیؐ کو جو کچھ قدر و عزت اور عُلو مرتبت حاصل ہے سب اسی بنا پر ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۳۸). [علو + مرتبت (رک)].

---مَرْتَبَگی (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امث.
رتبے کا بلند ہونا ، درجہ کا اونچا ہونا. غرور و علو مرتبگی میں کیا تمیز ہے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۰). [علو + مرتبہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَرْتَبَہ کسر اضا (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امذ.
رک : **علو مرتبت.**

نہ پہونچے جو دعائے میر واں تک تو عجب کیا ہے
علو مرتبہ ہے بس کہ اس درگہِ عالی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳).

علو مرتبہ ایسا تجھے خدا نے دیا
کہ فخر ہے شہِ خاور کو کفش برداری

(۱۸۷۴ ، مراۃ الغیب ، ۳۰). [علو + مرتبہ (رک)].

---ے مَرْتَبَہ کسر اضا (---فت م ، سک ر ، فت ت ، ب) امذ.
رک : **علو مرتبت.** آپ کی پیاری شکل و صورت کو دیکھ کر آپ کے علوے مرتبہ کو پا گئے. (۱۹۶۹ ، اقبال اور حب اہلِ بیت ، ۱۲۶). [علو + ے (حرفِ اضافت) + مرتبہ (رک)].

---مَنْزِلَت کسر اضا (---فت م ، سک ن ، کسر مع ز ، فت ل) امذ.
رک : **علو مرتبت.** ابن الوقت نابجانست اور صاحب کی علو منزلت کے خیال سے ابتداءً کسی قدر رکا رہا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰). [علو + منزلت (رک)].

---ے ہِمَّت کسر اضا (---کسر ہ ، شد م بفت) امذ.
ہمت کی بلندی ، بلند ہمتی ، عالی حوصلگی. دوسری صفت علو ہمت اور تہذیب اخلاق نفسانی. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵۶) امذ.

علوے ہمت اور سفر کی تکالیف کی ہنسی خوشی برداشت کی تعریف کی. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۲۱۸)۔ [علو + ے (حرفِ اضافت) + ہمت (رک)].

---پشتی (---کس ، ، شد م بفت) امث.
ہمت کی بلندی ، عالی ہمتی ، بلند حوصلگی. مالکان پرچہ مذکور اسی علو ہمتی کے لیے اپنی قوم کے سچے شکریہ کے مستحق ہیں. (۱۹۰۰ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۳۰)۔ [علو (رک) + ہمت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُلُوج (ضم ع ، و مع) امذ.
کافر ، بے دین ، مراد : فرنگی. اپنے اردگرد کم و بیش مغرور فرنگی (علوج) جمع کر لیے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۲)۔ [ع : علوج - کافر کی جمع].

عُلُوفَہ (ضم ع ، و مع ، فت ف) امذ.
۱. خوراک ، چارہ ، رسد ، کھانے کی چیز. سردی کا خوف ہر ایک کو غالب رہتا ہے لوگ زمستاں کے واسطے علوفہ جمع رکھتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۳)۔ ۲. وظیفہ.

سنا ہم آج یہ تازہ شگوفہ
کہ بلبل گل سے مانگے ہے علوفہ

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۲۲۰).

ملا علوفہ ترے خانہ زاد کو شاہا
تصدق سرا قدس موافق دستور

(۱۸۷۹ ، عیش (فدا علی) ، د ، ۳۳)۔ بندہ درگاہ ملازمین حضرت کے لئے رقم علوفہ لے کر حاضر ہوا. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی) ، ۲۹۲)۔ [ع].

---دار صف ، امذ.
تنخواہ دار ، وظیفہ پانے والا ، ملازم ، نوکر. علوفہ دار مستعد نہ تھے تو علوفہ کا موقوف کرنا ... بہت سہل ہو گا. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم دہلی مع تتمہ ، ۱۰)۔ کچھ ان میں صناع و محترفہ تو بعض نوکری کے قابل تھے ان کو علوفہ دار کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۱۲)۔ [علوفہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

عَلُوق (فت ع ، و مع) صف ، مث.
بہت چمٹنے والا.

قلوق و قطوب و رقوب و علوق
خریع و خریدہ و عقیم و بتوق

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵)۔ [ع : (ع ل ق)].

عُلُوق (ضم ع ، و مع) امذ
رحم میں نطفہ قرار پانا ، نطفہ قائم ہونا ، نطفہ ٹھہرنا . کہ علوق نطفہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم آمنہؓ میں شب عرفہ یا اوسط ایام تشریق میں ہوا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۰)۔ یہ کیف غذا کے درجے سے نہیں تو علوق کے وقت سے نطفے کی حفاظت کا اہتمام شروع ہو جانا چاہیے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۳)۔ میں نے کہا کہ عورت کو ایسی دوا کھلا دی جائے جس سے علوق کا احتمال ہی نہ رہے. (۱۹۵۸ ، ملفوظات ، اشرف علی تھانوی ، ۲ : ۲۸۵)۔ [ع : عَلوق - خون جمنا].

عَلُوقَہ (فت ع ، و مع ، فت ق) امذ.
(حیوانیات) طفیلی نباتات و حیوانات. پھلیوں میں جو کیڑے بطور علوقہ کے ہوتے ہیں وہ زہریلے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۸۹)۔ [علوق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُلُوم (ضم ع ، و مع) امذ ، ج.
بہت سے علم.

سراج یوں مجھے استادِ مہرباں نے کہا
کہ علمِ عشق سیں بہتر نہیں ہے اور علوم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۸)۔ اس کے خاندان میں منقوش اور مقرر ، علوم دوازدہ گانہ میں مشہور اور ظہور. (۱۸۳۵ ، تذکرہ خوش معرکہ زیبا ، ۱ : ۳۰۱)۔ خاص علوم (سائنسز) کی روز افزوں نشو و نما بعض متاخرین فلاسفہ کو اس طرف لے گئی کہ فلسفے کو بھی سائنس کے مرتبے پر رکھیں. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۰)۔ پروفیسر راہو نے مختلف علوم میں ... ڈگریاں اور اعزازات حاصل کیے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۹۷)۔ [علم (رک) کی جمع].

---اَصْلِیَّہ کس صف(---فت ا ، سک ص ، کس ل ، فت ی) امذ ، ج.
(فلسفہ) اصل سے منسوب یا متعلق ، بنیادی علوم. علوم اصلیہ (فلسفیہ) میں طے کیا جا چکا ہے یہی وجہ ہے کہ حنجرہ میں ہوا کی ٹھوکر نہایت قوی اور تیز ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۰)۔ [علوم + اصلی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---التَّجارِبِیَّہ (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، کس ر ، ب ، فت ی) امذ ، ج.
وہ علوم جن کی بنیاد تجربات اور مشاہدات پر رکھی گئی ہو ، مثلاً علم تاریخ ، سیاسیات ، علم مذہب وغیرہ. تمام مضمون میں علوم سے مراد علوم التجاربیہ سے ہے یعنی ان علموں سے جو تجربہ اور مشاہدہ پر موقوف ہیں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۳)۔ [علوم + رک : ال (ا) + تجارب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---اِلٰہِیَّہ کس صف(---کس ا ، مد ل ، کس ہ ، فت ی)امذ.
(فلسفہ) وہ علوم جو الٰہیات سے متعلق ہوں ، وہ علوم جو ذات و صفاتِ باری سے بحث کرتے ہیں. تاریخ فی نفسہ علوم الٰہیہ میں تو داخل نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۵۵)۔ [علوم + الٰہی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---اَوَّلِیَّہ کس صف(---فت ا ، شد و بفت ، کس ل ، فت ی) امذ ، ج.
رک : علوم اصلیہ . علوم اولیہ کی طرف اسے زیادہ میلان تھا . (۱۹۰۰ ، رسائل عماد الملک ، ۹)۔ [علوم + اوّل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ **تَجْرِبِیَہ** کس صف (ـــــ فت ت، سک ج، کس ر، ب، فت ی) امذ ، ج۔
رک : علوم التجاربیہ ۔ قدیم تاریخ ... اپنے حسن کی وجہ سے ایک روحانی اور اصلی صداقت اپنے اندر رکھتی ، جو علوم تجربیہ کی کھلی ہوئی سچائیوں میں کبھی نہیں مل سکتی۔ (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۶۳)۔ [علوم + تجربی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **تَرْبِیَتو ذِہْنی** کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ر ، کس ب ، فت ی ، کس ت ، فت مع ذ ، سک ہ) امذ۔
وہ علوم جن سے ذہنی قوی کو قوت دی جاتی ہے ، مثلاً ریاضی ، الجبرا ، سائنس اور ادب (مقالات برق ، ۵۵)۔ [علوم + تربیت (رک) + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ **تَہْذِیبُ النَّفْس** کس اضا (ـــــ فت مع ت ، سک ہ ، ی مع ، ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) امذ ، ج۔
وہ علوم جن سے نفس یا روح کی تہذیب یا شائستگی مقصود ہو نہ کہ محض ذہن کی مادی قوت۔ علوم تہذیب النفس جن سے ذہن کو شائستہ کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۵۵)۔ [علوم + تہذیب (رک) + رک : ال (۱) + نفس (رک)]۔

ـــــ **جَدِید / جَدِیدَہ** کس صف (ـــــ فت ج ، ی مع / فت د) امذ ، ج۔
وہ علوم جو زمانۂ حال میں ایجاد ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے ... علوم جدید کی راہیں ہموار کیں۔ (۱۹۸۳ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵)۔ مولانا نے ... علوم جدیدہ اور انگریزی اور فرنچ زبانیں نجی طور پر حاصل کی تھیں۔ (۱۹۸۷ء ، اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۶)۔ [علوم + جدید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **حَیاتِیَہ** کس صف (ـــــ فت ح ، کس ت ، فت ی) امذ ، ج۔
وہ علوم جو حیاتیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جاندار اجسام ، اشیا کے علوم ۔ علوم حیاتیہ کا موضوع زندہ اجسام ہے ۔ (۱۹۳۵ء ، طبیعیات کی داستان ، ۵)۔ [علوم + حیاتیہ (رک)]۔

ـــــ **دِینِیَہ** کس صف (ـــــ ی مع ، کس ن ، فت ی) امذ ، ج۔
دینی علوم ؛ دین سے بحث کرنے والے علوم۔ بابائے اردو ... فضیلت جنگ کی انجمن اشاعت علوم دینیہ کے رکن انتقادی تھے۔ (۱۹۸۷ء ، اردو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۹)۔ [علوم + دینی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **رَبّانی** کس صف (ـــــ فت ر ، شد ب) امذ ، ج۔
رک : علم ربانی۔ اس عالم علوم ربانی نے تمام علوم اولین و آخرین اپنے فرزند امام زین العابدین علیہ السلام کو تعلیم فرمائے۔ (۱۸۸۶ء ، نہر المصائب ، ۶۹)۔ [علوم + ربانی (رک)]۔

ـــــ **رَسْمی / رَسْمِیَہ** کس صف (ـــــ فت ر ، سک س / کس م ، فت ی) امذ ، ج۔
وہ علوم جو رائج ہیں۔ علوم رسمی سے آگاہ تھے ... مفتی دولت صاحب سے مثنوی کا درس حاصل کیا تھا۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۸۳)۔ محمد حیات نے علوم رسمیہ تو حاصل کرلیے تھے۔ (۱۹۶۰ء ، علم و عمل ، ۱ : ۸۷)۔ [علوم + رسمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **سِینَہ** کس اضا (ـــــ ی مع ، فت ن) امذ۔
وہ علوم جو خاندانی ورثے میں ملے ہوں اور عام نہ ہوں ، وہ علوم جو راز کی حیثیت رکھتے ہوں (مہذب اللغات)۔ [علوم + سینہ (رک)]۔

ـــــ **شَرْقِیَہ** کس صف (ـــــ فت ش ، سک ر ، کس ق ، فت ی) امذ ، ج۔
وہ علوم جو مشرقی ممالک یعنی ایشائی ملکوں میں رائج ہیں۔ علوم شرقیہ کے مطالعہ سے متعلق یہ ادارہ بہت عرصے سے قائم ہے۔ (۱۹۸۰ء ، ماہ و روز ، ۱۲۶)۔ [علوم + شرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **طَبِیعی / طَبِیعِیَّہ** کسر صف (ـــــ فت ط ، ی مع / شد ی مع بفت) امذ ، ج۔
رک : علم طبیعی۔ زمانہ حال کا سارا رجحان علوم طبیعیہ کی طرف ہے۔ (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۵۷)۔ فلسفہ اخلاق ... کو علوم طبیعی کا جزو قرار دینے کی تحریص یقیناً نہایت قوی ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ء ، مقدمہ اخلاقیات ، ۵)۔ [علوم + طبیعی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **ظاہِر / ظاہِری** کس صف (ـــــ کس ہ) امذ ، ج۔
وہ علم جو حواس خمسہ کے ذریعے حاصل کیے جائیں۔ آپ علوم ظاہری میں بھی اپنے وقت میں یکتا تھے۔ (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲)۔ علم دین کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے علوم ظاہر سے بھی پورا پورا استفادہ کرتا تھا۔ (۱۹۰۰ء ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۶۳)۔ علوم ظاہری سے مادے کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۱۳۳)۔ [علوم + ظاہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ **ظَنِّیَّہ** کسر صف (ـــــ فت ظ ، شد ن ، شد ی مع بفت) امذ۔
رک : علم ظنی۔ قرآن کریم علوم اور معارف کا سرچشمہ ہے اس میں علوم ظنیہ اور وہمیہ نہیں ہیں۔ (۱۹۲۵ء ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۶)۔ [علوم + ظن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **عَقْلِیَہ** کس صف (ـــــ فت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امذ ، ج۔
رک : علم نظری۔ وہ بہت سے علوم عقلیہ و حکمیہ میں ہمارے معلم ہیں۔ (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن) ، مقالات ، ۲۷)۔ [علوم + عقلی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **عَقْلِیَہ و نَقْلِیَہ** کس صف (ـــــ فت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی ، و مع ، فت ن ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امذ ، ج۔
علوم عقلیہ وہ علوم جن میں عقل و فکر سے کام لیا جائے، جیسے : فلسفہ ، منطق اور علم کلام وغیرہ ۔ علوم نقلیہ جو ایک راوی سے دوسرے راوی تک منتقل ہوتے ہوں، جیسے : حدیث و تاریخ وغیرہ۔ آپ حدیث پاک کو علوم عقلیہ و نقلیہ کا ماخذ قرار دیتے۔ (۱۹۷۶ء ، مقالات کاظمی ، ۵)۔ [علوم + عقل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث + و (حرفِ عطف) + نقل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ **عِمْران** کس اضا (ـــــ کس ع ، سک م) امذ ، ج۔
انسان کے رہن سہن اور معاشرت کا علم ، عمرانیات۔ علوم عمران

کے تمام آخری مسائل کے جوابات اس کے کلام میں موجود ہیں. (١٩٤٨ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ٢ : ٣١٠). [علوم + عمران (رک)].

---مُتَجانِسَہ کس صف (---ضم م ، فت ت ، کس ن ، فت س) امذ ، ج.
وہ علوم جن میں انسانی گروہ کے افعال کو مختلف نظروں سے دیکھنے اور ان کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرتے ہیں (ماخوذ : علم المعیشت ، ١٩). [علوم + متجانس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُتَداوِلَہ کس صف (---ضم م ، فت ت ، کس و ، فت ل) امذ ، ج.
وہ علوم جو عام طور سے رائج ہوں. ان کو اکثر علوم متداولہ میں دخل ہے لیکن ادب میں زیادہ مہارت ہے. (١٨٩٢ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ٢٠). اکیس سال کی عمر میں علوم متداولہ ، منطق اور فلسفہ ، تاریخ ... قرآن و حدیث و فقہ کی تکمیل کی. (١٩٠٠ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ١٠). علوم متداولہ کی تحصیل کر کے درویشی اختیار کر لی. (١٩٨٠ ، محمد تقی میر ، ١٩). [علوم + متداول (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُتَعارِفَہ کس صف (---ضم م ، فت ت ، کس ر ، فت ف) امذ ، ج.
وہ اصول جن کو بغیر ثبوت کے مان لیا جائے ، جانے پہچانے علوم عام طور پر تسلیم کیے ہوئے اور قبول کیے ہوئے علوم. یورپ میں مسلمانوں کا تعصب اور تنگ خیالی علوم متعارفہ کے قریب ہے. (١٨٩٢ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ٥). علوم متعارفہ اور قطعی امور کے بارے میں کہ وہ واقعات عموماً اور کلیۃً صادق ہیں. (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ ، ٥٨). علوم متعارفہ پر وسیع اور گہری نظر تھی ندوہ کے دور اولین کے طالب علم تھے. (١٩٧٦ ، دید و شنید ، ٦٥). [علوم + متعارفہ (رک)].

---مُرَوَّجَہ کس صف (---ضم م ، فت ر ، شد و بفت ، فت ج) امذ ، ج.
وہ علوم جو زمانۂ حال میں رائج ہیں (نوراللغات). [علوم + مروجہ].

---مَشْرِقی کس صف (---فت م ، سک ش ، کس ر) امذ.
رک : **علوم شرقیہ.** لڑکوں نے ... مدرسہ عالیہ میں علوم مشرق کی تکمیل کی. (١٩٢٠ ، رسائل عماد الملک ، ٦). جہاں علوم مشرق کے علاوہ انگریزی علم و ادب کی تعلیم بھی دی جاتی تھی. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ١٩٠). [علوم + مشرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَشْرِقِیَہ کس صف (---فت م ، سک ش ، کس ر ، کس ق ، فت ی) امذ ، ج.
رک : **علوم مشرقی.** دوسرا صیغہ علوم مشرقیہ جس کا نصاب مفرو کرنا المثنی کے اختیار میں تھا. (١٩٣٦ ، حالات سرسید ، ٥٣). [علوم مشرقی + یہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَعْقُول کس صف (---فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
رک : **علوم عقلیہ.** فلسفہ ، ریاضی ، کیمیا اور طبیعیات جیسے علوم جو معروضی طرز فکر سے کام لیتے تھے علوم معقول میں شمار ہوئے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٢٩). [علوم + معقول (رک)].

---مَغْرِبی کس صف (---فت م ، سک غ ، کس ر) امذ ، ج.
وہ علوم جو مغربی ممالک میں رائج ہیں (نوراللغات). [علوم + مغرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنْقُول کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
علوم نقلیہ ، وہ علوم جو روایتاً ایک دوسرے تک پہنچے ہوں. علوم منقول اور علوم معقول قرآن و حدیث تاریخ و سیر اور علم لغت کو علوم منقول میں شمار کیا گیا ہے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٢٩). [علوم + منقول (رک)].

---مادِیَہ کس صف (---کس د ، فت ی) امذ ، ج.
وہ علوم جن سے زندگی میں عملی مدد ملتی ہے مثلاً صحت الابدان ، جغرافیہ ، علم مدن وغیرہ (ماخوذ : مقالات برق ، ٥٥). [علوم + مادی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَلَوی (فت ع ، ل نیز سک). (الف) امذ.
حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی وہ اولاد جو جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے نہ ہو.

یا ہاشمی ہیں یا علوی ہیں یہ خستہ جاں
کس میں یہ معرفت کے سخن اور یہ بیاں

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٨٣). ایک سیاح جو اپنے دونوں گیسو اس لیے گوندھے ہوئے تھا کہ علوی (اولاد حضرت علی) سمجھا جائے. (١٩٣٠ ، اردو گلستان ، ٦٣). (ب) صف. **علی (رک) سے منسوب ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق.** خان کے عہد کی اسلامی زندگی جس پر شیعی نہیں تو گہری علوی چھاپ تھی. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٥٢٥). [علی (ی مبدل بہ و) (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَلْاَصْل (---ضم ی ، غم ا ل ، شد ل بفت ، کسر ہ ، فت ی) امذ.
حضرت علی کی نسل کا ، خالص حضرت علی کی اولاد. علوی الاصل ہونے کی بنا پر یہ ممکن ہوتا ہے کہ عیاشی تشفی نفس کی طلب کرتا ہے. (؟ ، مقدمہ اخلاقیات (ترجمہ) ، ٢٥٣). [علوی + رک : ال (١) ، + اصل (رک)].

عُلْوی (ضم ع ، سک ل) صف.
١. **علو (رک) سے منسوب ، بلند ، (کنایۃً) آسمانی ، روحانی ، نورانی ، آسمانی چیز.** علوی کون میثاق بولتے ہیں ، سفلی کون محشر بولتے ہیں. (١٤٢١ ، شاہ میراں جی ، معراج العاشقین ، ٢٢).

یقیں جان ہر تن کوں ہے جا بجا
جو یک روح علوی و سفلی دوجا

(١٦٥٥ ، گلشن عشق ، ٩١). جیسے عالم علوی کا راجا اندر حکم راں ہے عالم سفلی میں ویسا ہی یہ لڑکا ہو گا. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٢٢٢). میں باعتبار اپنی قابلیت اور استعداد کے جوہر علوی ہوں. (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ٤٨). نور علوی کو ظاہر کر ، تا کہ برق رو مائلہ ہو. (١٩١١ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٥). یہ علوی معنی زبردست قوت اور کمال فن سے اپنا گہرا اثر چھوڑتے ہیں. (١٩٨٣ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ١٠٩).

۲. وہ عمل جو فرشتوں یا اسمائے الٰہیٰ کے ذریعے کیا جائے ، سفلی کی ضد نیز اوپر کے درجہ کا باشندہ (علمی اردو لغت) .
[علو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَجْرام (ـــ فت ا ، سک ج) امذ.
رک : **اجرام علوی.** مختلف حرکتوں کے ساتھ ... علوی اجرام متحرک ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ ، ۲ : ۹۵۲) . علوی اجرام اور سفلی اجسام میں جس قسم کے تعلقات ہیں ... عقل اس کا انکار نہیں کر سکتی. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۰۳).
[علوی + اجرام (رک)].

ـــ عَمَل / عَمَلِیات (ـــ فت ع ، م / کس ل) امذ.
حصول مطلب کے لئے خدا کے کسی نام یا کلام کا ورد یا وظیفہ ، آسمانی موکلوں یا فرشتوں سے استمداد کا ذریعہ ، سفلی عمل کے خلاف ، جادو ٹونے کے برعکس. اس طلسم میں کوئی عامل علوی عملیات کا نہیں ہے ، ہم لوگ سحر نہیں کرتے ہیں . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۹).

طبیعت جیسی اپنی آئی ہے اس ماہ پیکر پر
پئے تسخیر پڑھتے ہے ہیں علوی عمل بیٹھے

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۵۹) . اور معلوم ہوا کہ سفلی اور علوی دونوں عمل الٹے پڑے. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۹). [علوی + عمل (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عُلوِیّات (ضم ع ، سک ل ، کس و ، شد ی) امث.
۱. وہ علم جس میں خدا کے کسی نام یا کلام کے ورد یا وظیفہ کرنے کے اصول درج ہوں (سفلیات کی ضد). سفلیات کو علویات کا رنگ دے دینا فرشی کو عرشی بنا دینا یہ کارنامہ ہے بے مثال اور بے مثل. (۱۹۸۱ ، تمدن اسلام ، ۸۹). **۲. آسمانی چیزیں ، اجرام فلکی وغیرہ .** اس کے بعد پھر علویات اور نظام شمسی پر روشنی ڈالی. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۷ : ۱۰۲). [علوی + یات ، لاحقۂ جمع].

عُلوِیَّت (ضم ع ، و مع ، شد ی مع فت) امث.
رفعت ، بلندی ، عظمت ، بزرگی. وہ مقصد جو ادب کو علویت بخشتا ہے حسینی صاحب کی دسترس سے باہر ہے. (۱۹۷۰ ، نئی تنقید ، ۱۳۲). [علوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُلوِّین (ضم ع ، شد و مع ، ی مع) امذ ؛ ج.
مراد : **زحل ، مشتری اور مریخ وغیرہ جو سورج سے اوپر ہیں.** مریخ مشتری زحل کا فلک میں مقام شمسی سے اوپر ہے اس لیے ان کو علوین کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۳۸).
[علو + ع : ین ـ (ون) لاحقۂ جمع کی مغیرہ حالت].

عَلَوِیَہ (فت ع ، ل ، کس و ، فت ی) امذ.
ایک فرقہ جو حضرت علی کو نبی مانتا ہے. فرقۂ علویہ ، علی کو نبی کہتا ہے. (۱۸۰۳ ، دقایق الایمان ، ۱۲). [علوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَلی (فت ع). (الف) صف.
بلند ، سب سے بالا ، اعلیٰ.

تو ولی ہے تو وصی ہے تو علی ہے تو وہ ہے
جس سے بالاتر تصور کیجئے تو کچھ نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۷). (ب) امذ. **۱. خدا کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام.**

توں رافع اپے ہور توں ہیں علی
توں جامع اپے ہور توں ہیں ولی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

لکھوں پہلے حمد علی عظیم
علیم حکیم رحیم کریم

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۵).

یا ملک یا محیط یا باری
یا علی یا کبیر یا حافظ

(۱۸۶۶ ، گلدستہ امامت ، ۵۳).

تو رشید و جامع و وہاب تو بر و مقیت
تو علی ہے تو ولی ہے تو غنی ہے تو ممیت

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۶۵). **۲. حضرت ابو طالب کے بیٹے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ، حضور اکرمؐ کی صاحبزادی جناب سیدہ فاطمہ الزہرا کے شوہر ، اسلام کے چوتھے خلیفہ.**

عادل شہ لکھاویں علی کے غلام
نظام شاہ بحری لکھاویں نظام

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳).

حضرت علیؓ مولود تھے سب مومناں کا عید ہے
یاراں خوشیاں گھر گھر کرو اے دوستاں کا عید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۳).

ابن عم نبیؐ و خویش نبیؐ
خانہ زاد خدا علیؑ ولی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳). انہوں نے فرمایا کہ مرتضیٰ علی میرا نام ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۵). اور امام من اللہ علی علیہ السلام ہے ثم حسن اور ثم حسینؓ ، اسی طرح تا مہدی موعود علیہ السلام. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۸۰). ایک دفعہ آپؐ حضرت علیؓ کے ساتھ کسی درّہ میں نماز پڑھ رہے تھے. اتفاق سے آپ کے چچا ابوطالب آ نکلے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۹۲). [ع].

ـــ اللٰہی / اللٰہیہ (ـــ ضم ی ، غم ا ، ل ، شد ل ممد) امذ.
ایک فرقہ جو حضرت علیؓ کو اپنا خدا مانتا ہے.

پھر علی اللٰہیوں میں کیوں نہو معبود وہ
رفتہ رفتہ جس کی باتیں تک عبادت ہو گئیں

(۱۹۱۱ ، صحیفہ ولا ، ۱۲۳). ان فرقوں میں عجیب و غریب اور دلچسپ فرقہ علی اللٰہیہ تھا جو غالباً اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں وجود میں آیا. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۸۸).
[علی + اللہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
۱. کلائی پر باندھنے کا ایک زیور ؛ ہاتھ کی انگلیوں میں پہننے کا ایک زیور.

وہیں نہ باندھ چنقہ پور کمر بند بند علی بند سچ
تھڑک لے ہت چڑیا تازی پون تے طبع اچھل کا
(۱۶۶۵، علی نامہ، ۱۵۶).

سہندی لگا کے پہنا علی بند یار نے
باندھے ہیں کس بہانے سے دزدِ حنا کے ہاتھ
(۱۸۹۳، معیارِ نظم، ۱۷۱). ہاتھوں میں علی بند یعنی شُرلیں پہنتی تھیں. (۱۹۵۶، بیگمات اودھ، ۸۹). ۲. کُشتی اور فنِ حرب و ضرب کا ایک داؤں. تیسرا حملہ علی بند، تھائے پر کھڑا ہو کر شانچہ اور تمر اور سر مانتے. (۱۸۹۸، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب، ۱۱). ۳. ایک قسم کا تعویذ جو جادو وغیرہ کے اثر کو دور کرتا ہے.

خیالِ زلف تجھ رسا کا ستم
عشاقاں کے دل کا علی بند ہے
(۱۷۰۷، ولی، کہ، ۲۲۲).

پھر علی بند پنہایا پئے حفظِ اعضا
کر دیا ہاتھ کو پابند طرحداری کا
(۱۸۳۹، واسوخت امانت (شعلۂ جوالہ، ۱ : ۱۹۵)).

یہ سن کے کڑے بانوؓ نے اصغرؓ کے اتارے
ہیکل بھی علی بند بھی تعویذ بھی سارے
(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۷ : ۸۷). ۴. سہرے کی زنجیر یا پتّا جس میں ہاتھ ڈال کر سہرے کو اٹھاتے ہیں ؛ (کنایۃً) بندش کی ڈور یا پتّا.

گلے پڑ کر کبھو تو آشنا ہوں
مرے نسبے کا اب کر لے علی بند
(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۱۰۷).

میدان سے رخ پھرائے ہوئے تھی ہر ایک صف
ڈھالیں تو اسی طرف تھیں علی بند اس طرف
(۱۸۷۴، مونس، مراثی، ۱ : ۱۷). غیظ میں آ کر جھٹکا جو دیتے ہیں تو علی بند سہرے کا پشت پر جا جھولا. (۱۹۰۲، آفتابِ شجاعت، ۱ : ۱۰۰۰). [علی (عَلَم) + ف: بند، بستن - باندھنا].

--- ذھت (--- فت ذھ) صف.

(عو) بہت اونچا، قدآور (ماخوذ : نورُاللغات). [علی (عَلَم) + ذھت (مقامی)].

--- زَد (--- فتِ ز) امث.

رک : علی بند. کُشتی اور فنِ حرب و ضرب کا ایک داؤں. ایک ایک حرۂ تکبیر کے ساتھ ترتیب دکھائے سے قبل ... الذات سلطانی، علی زد، توڑ دشمن کش ... کے اصول ترتیب بنائے. (۱۹۲۵، اسلامی انقلاب، ۳). [علی + ف : زد، زدن - مارنا].

--- عَلی (--- فتِ ع) امذ.

کلمۂ استمداد، جس سے مراد ہے یا علی مدد کر، تو مشکل کُشا ہے، ایک نعرہ جو جہاد یا حملہ کرتے وقت یا اکھاڑے میں آلاتِ حرب و ضرب اٹھاتے یا مقابل ہوتے وقت یا علم اٹھاتے وقت لگایا جاتا ہے، فقرا اور قلندروں کا نعرہ. جیسے وہ پوری پوری لیتے ہیں نہ جس علی علی مچانے لگے. (۱۸۲۴، ہدایت المومنین (اولادِ حسن لموص)، ۲). دھمۂ دین دین اور علی علی کا غل میں پڑا اور ایک سنٹ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ شہر کی بازاری مخلقت

بنگے میں ٹوٹ پڑی. (۱۸۸۸، ابن الوقت، ۲۲۱). [علی (عَلَم) + علی (رک)].

--- عَلی کَرْنا محاورہ.

۱. علی علی کا وظیفہ پڑھنا، قلندری اختیار کرنا. میاں کس قصے میں پھنسا ہے؟ فقہ پڑھ کر کیا کرے گا؟ ... علی علی کیا کر اور فارغ البال رہا کر. (۱۸۶۱، خطوطِ غالب، ۲۹۸). ۲. علی علی کا نعرہ بلند کرنا، ہمت و حوصلے سے کام لینا.

غمِ حسین میں اٹھی کا سرخرو اے داغ
یہ بوجھ تو نے اٹھایا علی علی کر کے
(۱۸۹۲، مہتابِ داغ، ۲۳۶).

--- غول (--- و مج) امذ.

۱. مغلیہ عہد میں ایک طرح کی بے قاعدہ فوج کا نام. غلام کی عرض تھی کہ بجائے علی غول کے کسی دوسرے نام سے غلام کو عزت بخشی جاتی. (۱۹۱۹، غدر دہلی کے افسانے، ۵ : ۱۰۸). جناب نواب سید علی خان بہادر خلد آشیاں کے عہد میں علی غول کے رسالے میں سپاہیوں میں چار روپے کے ملازم ہوئے. (۱۹۲۹، تذکرۂ کاملانِ رام پور، ۲۱۸). ۲. (مجازاً) غیر منظم و بے ترتیب فوج یا گروہ، بے ہنگم فوج یا مجمع.

آراستہ پلکوں کی تمن کیجئے صاحب
سمجھے گا علی غول بھی ہٹ ہٹ کے مژے کو
(۱۸۶۱، کلیاتِ اختر، ۹۳۸). مسلمانوں کی حالت محض ایک علی غول کی سی تھی نہ کوئی انتظام نہ کوئی ترتیب نہ کوئی سر دھرا. (۱۹۱۷، تذکرۂ وقار، ۳۰۲). ۳. مسلمان بنے بازوں کا گروہ (نوراللغات). [علی (عَلَم) + غول (رک)].

--- کی تیغ پڑے فقرہ.

(کوسنا) حضرت علی کا غضب نازل ہو، مخالف تباہ و برباد ہو.

علی کی تیغ پڑے جھوٹ اس کو جو سمجھے
بھویں ہیں حیدری کی ذوالفقار کی صورت
(۱۸۴۹، جان صاحب، د، ۲ : ۳۳۳).

--- کی تیغ کا پَھل ٹُوٹے فقرہ.

(کوسنا) رک : علی کی تیغ پڑے.

مرحبِ روشِ بہار میں توڑے جو پھول کو
ٹوٹے علیؓ کی تیغ کا پھل باغبان پر
(۱۸۷۸، سخنِ بے مثال، ۳۹).

--- کی تیغ کی مار ہو فقرہ.

(کوسنا) رک : علی کی تیغ پڑے.

کر دیتی ہوں اس میں دم میں تجھکو
ہو تیغ علیؓ کی مار مجھ کو
(۱۸۵۱، مومن، کہ، ۳۰۳).

--- کی ستّوار فقرہ.

(کوسنا) تباہ و برباد ہو، حضرت علیؓ اس کا قلع قمع کر دیں. اس قصبہ کنجنی کا یہ حوصلہ، اللہ اللہ، ناچنے آئی کہ گھر کا بندوبست کرنے اس کو علی کی ستّوار. (۱۹۰۹، راج دلاری، ۱۰۸).

ـــ کی کَمان امذ.
(کنایۃً) **دھنک** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ کی مار فقرہ.
(کوسنا) **حضرت علیؓ کا غضب ہو ؛ حضرت علیؓ کی پھٹکار ہو.**
کوئی بولا اے او کرم بکس تجھے علی کی مار کوئی جھڑہ ادھر تو پھینک. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۳۷).

ـــ مَد (ـــ فت م) امذ.
فنون سپہ گری میں لکڑی چلانے کے ایک طرز کا نام جس کے اصول اور طریقے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف منسوب ہیں ، برصغیر میں ایران کی حربی آمیز پھکیتی کو علی مد کہا جاتا ہے جس میں پھکیت کا بایاں قدم ایک مقام پر جما رہتا ہے اور صرف داہنے پانو کو آگے پیچھے ہٹا کر پینترے بدلے جاتے ہیں ، یہ فن شرفا سے مخصوص ہے. علی مد کی کسرت جو حضرت علیؓ مرتضیٰ شیر خدا کی ایجاد سے ہے ، وہ ان کے گھرانے کی میراث تھی. (۱۹۰۰ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۳). سپہ گری میں :- رستم خانی علی مد ، جل بانک ، اگن بانک. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۷۷). [علی + مد (غالباً مدد (رک) کی تخفیف ؟)].

ـــ مَدَد (ـــ فت م ، د) امث.
کُشتی کے ایک فن کا نام ؛ بنکتی یا پھکیتی کی ایک قسم ؛ فقیروں کا جواب سلام ، درویشوں کا سلام (ماخوذ : نوراللغات).
[علی + مدد (رک)].

ـــ مَدْ دَھج (ـــ فت م ، سک د ، فت دھ) امذ.
سیف بازی کے ایک ٹھاٹھ کا نام جس میں حریف کے سامنے ایسے پینترے سے کھڑے ہوتے ہیں کہ سیف باز کا جسم لفظ علی کی شکل بنا معلوم ہوتا ہے اور یہی اس دھج کی وجہ تسمیہ ہے ، اس ٹھاٹھ پر مقابلہ کرنے والے اصطلاحاً علی مدیے (علیمدے) کہلاتے ہیں ، بعض استاد اس ٹھاٹھ کو ظفر پیکر کہتے ہیں اور اس کے مختلف نام اور طریقے مقرر کیے ہیں (ا پ و ، ۸ : ۵۹). پانچویں : علی‌مدوھج یہ سب دھجوں میں بہتر اور خوشتر ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۳). [علی مد (رک) + دھج (رک)].

عِلّی (کس ع ، شد ل) صف.
علت (رک) سے منسوب ، سبب کا. نفسی اعمال میں تعلقات اور بحز امکان ان کے علّی روابط کو معلوم کرنے کا ذمہ لیا گیا ہے. (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی (ترجمہ) ، ۱۳). اس کی تلاش دوسرے علّی لمحے میں کی جائے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۱). [علت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلیٰ/عَلے (فت ع ، ا بشکل ی) حرف (مرکبات میں عَلی).
پر ، اوپر ، مرکبات میں مستعمل. جناب سلطان العلما کا ... لفظ فاق کے متعدی بہ عَلیٰ ہونے کی سند کا استشہاد کرنا. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۱۹). یہ تین لفظ ہیں علی ، حتّٰی ، اِلیٰ یہ بات خاص طور سے خاطر نشان رہنا چاہیے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۵۸).

ـــ الْاِتِّصال (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، شد ت بکس) م ف.
لگاتار ، مسلسل ، متواتر ، پے در پے.

شب ، دردِ دل نے شرم رکھی ورنہ مثلِ شمع
یہ طرح جوشِ گریہ علی الاتصال تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۲۸).

نہ روؤں کیونکہ علی الاتصال اس بن میں
کہ جی کے روندھنے سے جوں ابر دل بھی بھر آیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۱). تا ایک ساعت علی الاتصال اس طرح عمل میں لائے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲). میں آخر جنوری سے علی الاتصال بہت علیل رہا. (۱۹۱۷ ، رقعات اکبر ، ۲۸). ان سے مرکب کچھ اجزا یہ ہیں ، علی حالہ ، علی الرغم ... علی الاتصال ، علی الاعلان. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۵۸). [علی + رک : ال (ا) + اتصال (رک)].

ـــ الْاِجْمال (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ج) م ف.
مختصراً ، مجمل طور سے ، مجملاً (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
[علیٰ + رک : ال (ا) + اجمال (رک)].

ـــ الْاِخْتِصار (ـــ غم ا ، کس ل ، کس ا ، سک خ ، کس ت) م ف.
رک : **علی الاجمال ، مختصراً ، مختصر طور پر.** علی الاختصار میں آپ کی داستان محبت کو اس طرح سمجھا ہوں کہ آپ کو کسی شخص سے محبت ہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۷۹).
[علی + رک : ا (ا) + اختصار (رک)].

ـــ الْاُصُول (ـــ غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) م ف.
بنیادی حیثیت میں ، اصولاً. سب سے مقدم تو تم سے ملاقات تھی مگر ساتھ ہی ... علی الاصول ایک شرارت ایک پاجی پن. (۱۹۳۰ ، پرانا خواب ، ۷). [علی + رک : ال (ا) + اصول].

ـــ الْاِطِّراد (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، شد ط بکس) م ف.
پے درپے ، بطور رسم یا تقلید. اس قدر کہنا شاید مبالغہ نہ ہو گا کہ عام طور پر اور علی الاطراد اپنی اولاد کو دروازے پر میاں جی کے پاس بٹھا دینا ... کافی ... سمجھا جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۳۳). [علی + رک : ال (ا) + ع : اطراد (رک)].

ـــ الْاِطْلاق (ـــ غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ط) صف.
مطلق ، آزاد ، بلا قید ، سراسر ، بالکل ، قطعی. اس حکیم علی الاطلاق نے بھی اپنی قدرت کاملہ سے ... چار کرۂ خاص پیدا کئے ہیں. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۲۷). سبۂ انشا فن انشا کی قلمرو میں بادشاہ علی الاطلاق تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۸۱). علی الاطلاق کائنات میں صرف دوری حرکات ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، جنوری ، ۴۴). وہ تو حکیم الاطلاق ہے اس کا کوئی کام ... حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [علی + رک : ال (ا) + اطلاق].

ـــ الْاِعْلان (ـــ غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ع) م ف.
واضح طور پر ، کھلم کھلا ، علانیہ ، صاف صاف.

کہتا ہے منیر اب چلن اوس کا علی الاعلان
دعویٰ ہو قیامت کسو تو آئے مرے آگے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۳)۔ علی الاعلان ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور موقع پا کر اندر گھس گئے۔ (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰)۔ دوسری قسم کا فلسفہ ... جو تقیدی تجزیے کی علی الاعلان مخالفت کرتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۰۷)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + اعلان (رک)]۔

---الْاَعَم (---ضم ا ، سک ل ، فت ا ، ع) م ف۔
عموماً ، عام طور سے۔ دوسرا اصول تعیین زمانہ یہ ہے کہ علی الاعم چار پشتوں کی ایک صدی فرض کر کے انساب کے شمار سے زمانہ کی تعیین کر لی جاتی ہے۔ (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۵۲)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + ع : اعم (رک)]۔

---الْاَکْثَر (---ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک ، فت ث) م ف۔
زیادہ تر ، بیشتر ، عام طور سے۔ سلطان کی دوستی کے مفاد علی الاکثر اب جرمنی کے واسطے مخصوص ہو گئے۔ (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۲)۔ اسی طرح تمام اعضا کو علی الاکثر حرکت دیتے رہنا۔ (۱۹۳۰ ، پندرہ روزہ صحت ، دہلی ، جولائی ، ۹۷)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + اکثر (رک)]۔

---الْاِنْفِراد (---ضم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ف) م ف۔
جداگانہ ، الگ الگ (نوراللغات)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + ع : انفراد (رک)]۔

---التَّابِید (---ضم ا ، ل ، شد ت ، ی مع) م ف۔
ہمیشہ کے لیے ، مستقل طور پر۔ اور کہتے ہیں ... شامل ہے اس کو جو عورت کو مال سے علی التابید طلب کرے یا برسبیل توقیت۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۸۹)۔ [علی + رک : ال (۱) + ع : تابید (رک)]۔

---التَّخْصِیص (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک خ ، ی مع) م ف۔
خصوصاً ، خاص کر ، بالخصوص۔

علی التخصیص سیوطی و سبکی
کہ اس بحر صفا میں مار ڈبکی

(۱۹۰۹ ، بشت بہشت ، ۷ : ۱۰۱)۔ [علی + رک : ال (۱) + تخصیص (رک)]۔

---التَّدْرِیج (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک د ، ی مع) م ف۔
درجہ بدرجہ ، یکے بعد دیگرے ، رفتہ رفتہ۔ اگر تغیر علی التدریج ہو تو تبدیل یا تقلیب کا امکان زیادہ ہو گا۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۳۳)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + تدریج (رک)]۔

---التَّرْتِیب (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ر ، ی مع) م ف۔
سلسلہ وار ، ترتیب کے مطابق ، ترتیب کے ساتھ۔ مسلمانوں کی طرف کا نقصان علی الترتیب ، چودہ ، چوبیس پانچ ، انیس اور ستر ہ تھا۔ (۱۹۰۱ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳۳)۔ جو رشتہ مضبوط اور نزدیک ہو وہ سب سے زیادہ معظم ہے علی الترتیب وغیرہ وغیرہ۔ (۱۹۰۰ ، دیوان کے مجھی ، ۲۲۶)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + ترتیب]۔

---التَّساوِی (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت) م ف۔
برابر ، یکساں۔
یہ اس کا جلوہ علی التساوی مگر مراتب کا فرق بھی ہے
جہاں ہے تخصیص خاص ہو گا جہاں ہے تعمیم عام ہو گا
(۱۸۹۹ ، تجلیات عشق ، ۴۳)۔ افراد کی تعمیل میں علی التساوی اسکا شریک ہو۔ (۱۹۰۳ ، ایکٹ معاہدہ ہند (ایکٹ و مصدرہ ۱۸۷۲) ، ۳۶)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + تساوی (رک)]۔

---التَّسَلْسُل (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت س ، سک ل ، ضم س) م ف۔
لگاتار ، پے درپے ، مسلسل ، تسلسل سے۔ یہ یک وقت اسپارٹی مملکت کی بنیاد ... تھی اور اس کے لیے علی التسلسل باعث خطرہ بھی۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۲۳۷)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + تسلسل (رک)]۔

---التَّناسُب (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، ضم س) م ف۔
تناسب کے لحاظ سے ، تناسب کے ساتھ۔ اس روپیہ کے علی التناسب حصہ کی نسبت جو غرض مذکور کے واسطے لیا گیا تھا۔ (۱۹۰۳ ، ایکٹ معاہدہ ہند (ایکٹ ۹ ، مصدرہ ۱۸۷۲) ، ۲۳۵)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + تناسب (رک)]۔

---التَّواتُر (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت ، ضم ت) م ف۔
مسلسل ، لگاتار ، پے درپے ، یکے بعد دیگرے ، پیاپے۔ علی التواتر چاند کی پیروی کرتی تو نصف النہار سے چاند کے گزرنے کے تین ساعت بعد اس جگہ پانی نہایت مد میں ہوتا۔ (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۷۰)۔ بارش خوب ہوئی بلکہ علی التواتر برسنے کے سبب ہزار مکان منہدم ہو گئے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ستمبر ، ۶)۔ علی التواتر و التوالی وقت معین پر ہی سعادت جان اور نحوست خانم اپنا جھگڑا اور اپنی بپتا سی صورت دکھاتی رہیں۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳)۔ عَلَیَ الاِعلان ، عَلَی التَّواتُر ، علی الدَّوام ، عَلَیٰ ہٰذا القیاس ... حتی الوسع حتی المقدور۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۵۸)۔ [علی + رک : ال (۱) + تواتر (رک)]۔

---التَّوالِی (---ضم ا ، ل ، شد ت بفت) م ف۔
یکے بعد دیگرے ، سلسلہ وار ، مسلسل ، پے درپے۔ پرکار کو ... کھول کر ایک سرے خط سے علی التوالی نشان کرتے چلے جاؤ۔ (۱۸۹۹ ، رسالہ ہفتم در باب پیمائش ، ۹)۔ اوہیتا کا یہ خیال ہے کہ وہ قدرت کے ہر عمل میں علی التوالی و التواتر حصہ لیتا ہے۔ (۱۹۰۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۰۹)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) توالی (رک)]۔

---الْحال (---ضم ا ، سک ل) م ف۔
بہت جلد ، ابھی (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری)۔ [علیٰ + رک : ال (۱) + حال (رک)]۔

---الْحِساب (---ضم ا ، سک ل ، کس ح) م ف۔
اٹکل پچو ، اندازاً ، بغیر حساب کے ، بغیر حساب ، بغیر گنے ہوئے

گر بے حساب جام یہ جام آئیں تیرے ہاتھ
روزِ حساب تک تو پئے جا علیٰ الحساب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۲). دونوں وقت مزے میں سرکار کے ساتھ چکوتیاں کرو علیٰ الحساب تنخواہ لو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۵) . سب سے صرف و استراق نذر و نیاز عرس بزرگان و مشائخین کا ہے ان تقریبات میں بدریغ علیٰ الحساب صرف فرماتے ہیں . (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۳۰۲). علیٰ ، حتّیٰ ، الیٰ ... سے مرکب کچھ اجزا یہ ہیں علیٰ حالہ ... علیٰ الحساب. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۵۸). [علیٰ + رک : ال (ا) + حساب (رک)].

ـــ الحساب دینا محاورہ.
قبل از حساب دینا ، پیشگی طور پر دینا ، بطور قرض دینا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

ـــ الخُصُوص (ـــ ضم ا ، سک ل ، ضم خ ، و مع) م ف.
خاص کر ، خصوصاً ، خاص طور پر. مگر یہ آلہ علی الخصوص اس ملک میں سوداگری کے کام میں بہت شرور ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۹۸). علی الخصوص وزیراعظم ... رات دن امور تیارت میں مستعد و سرگرم رہتا .(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰)؛ صوم کی عبادت اور ... علی الخصوص شدت گرما میں نہایت سخت و دشوار ہو جاتی ہے. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۵). مسلمان علی الخصوص یوپی ، سی پی ، مدراس اور بہار کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی پر تشدد تحریک کا مشاہدہ کیا. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۲۲). [علیٰ + رک : ال (ا) + خصوص (رک)].

ـــ الدَّرْجات (ـــ ضم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ر ، بفت ج) م ف.
مرتبے کے مطابق ، درجے کے لحاظ سے. سپہ سالار محمد نادر خان مرحوم ... اپنے فوجی دستوں کے ساتھ علی الدرجات (ارعون) اور (پیواڑ) میں پڑاو ڈالے ہوئے تھے کابل کی طرف روانہ ہو جائیں. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی (ظفر حسن ایبک) ، ۱ : ۱۹۵). [علیٰ + رک : ال (ا) + درجات (رک)].

ـــ الدَّوام (ـــ ضم ا ، ل ، شد د بفت) م ف.
ہمیشہ ، مُدام.

ہر ایک لحظہ ہے رنگ اس کا مصحفی کچھ اور
زمانہ ایک روش پر علی الدوام نہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۱). جہاں رام پور کا اب تلفظ لکھتے ہیں پہلے یہ رباعی لکھ دیا کیجئے اور علیٰ الدوام اسکا التزام رہے . (۱۸۶۷ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۷۷) . علی الدّوام نہ کسی کا جہل قابل یقین ہے نہ کسی کا علم قابل اعتبار. (۱۹۳۷ ، رُباعیاتِ امجد ، ۲ : ۱). علیٰ ، حتّیٰ ، الیٰ ... یہ تینوں لفظ مرکبات کا جزو اول ہوتے ہیں ، ان سے مرکب کچھ اجزا یہ ہیں : علیٰ حالہ ، علی الرّغم ... علی الدّوام. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۵۸)۔ [علیٰ + رک : ال (ا) + دوام (رک)].

ـــ الرَّغم (ـــ ضم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک غ) م ف.
برخلاف ، برعکس ، بالمقابل.

ہم نے جو محبت میں کیا طورِ وفا اخذ
کی اس کے علی الرغم میاں تم نے جفا اخذ

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب دہلوی ، ۱۵۹).

کس دن نہ ملا غیر سے تو کرم علی الرغم
رہتے ہیں یونہی لوٹتے انگاروں پہ شب ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۷).

علی الرّغمِ دشمن شہیدِ وفا ہوں
مبارک مبارک ، سلامت سلامت

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۴).

میں بھی اُسے اُس باغی و طاغی کے علیٰ الرغم
اک بندۂ بے قدر کو بخشوں گا خدایا

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۳۱).

شکر باری کہ علی الرغم فقیہِ خود بیں
حکمِ ایزد ہے کہ گردش میں رہے جام یہاں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۰). اپنی تمام مساعی کے علی الرغم ایوب خان ... مطمئن کرنے میں ناکام رہے . (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۵۲). [علیٰ + رک : ال (ا) + رغم (رک)].

ـــ السَّوِیَّہ (ـــ ضم ا ، ل ، شد س بفت ، کس و ، شد ی بفت) م ف.
برابر برابر ، مساویانہ ، مساوی.

غالب ہیں بعض پر بعض اوصاف پر نبی میں
اَنّا تمام اسما تجھ میں علی السویہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۸) . بعد اس کے بادشاہ نے صاحبات محل کے واسطے علی السویہ سو روپیہ ماہوار ... مقرر فرمائے. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۱۶۳). اس کی رائے یہ تھی کہ تینوں پرتوں کو علی السویہ ملے گا. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۲۱۳). اگر دو یا زاید ہوں ... علی السویہ تقسیم ہوگا. (۱۹۶۱ ، المیراث ، ۴۷). [علیٰ + رک : ال (ا) + ع : سَوِیَّہ = برابر].

ـــ الصَّباح / الصُّبح (ـــ ضم ا ، ل ، شد ص بفت / شد ص بضم ، سک ب) م ف.
تڑکے ، بہت سویرے ، مُنھ اندھیرے ، صبحِ صادق کا وقت.

علی الصبح واں قبط باسو سوار
بندیا او کمر زر کی گوہر نگار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۱۵).

بلبل نے شورِ نالہ مچایا علی الصباح
خوابِ عدم سے گل کو جگایا علی الصباح

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب دہلوی (ق) ، ۱۳۰).

شبنم جو نقل جام بنا کی علی الصباح
گلشن میں کس شہید کا ہے قل علی الصباح

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۵۳).

ہوتا ہے تجھ سے خواب میں جو شب کو ہمکنار
روتا ہے بیٹھ کر وہ کنارے علی الصباح

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۳). فریدوں شوکت علی الصباح رہوارِ صبا رفتار پر سوار ہو کر فغفور کے مکان پر آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۹۱). علی الصبح زاہدہ ڈولی کر کے ایک لڑکے کو ساتھ لے ہوٹل میں پہونچی . (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۷) .

ان کی مسلسل محنت ، ان کا علی الصباح بیدار ہوکر سمندر کی سیر کو جانا ... یہ تمام باتیں میرے لیے بڑی حیرت کا باعث تھیں. (۱۹۶۰ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۷۵). [علیٰ + رک : ال (۱) + صباح / صبح (رک)].

---العُمُوم (---ضم ا ، سک ل ، ضم ع ، و مع) م ف.
عام طور پر ، عموماً.

سبحانؔ رثا کی صدا تھی علی العموم
جاری تھے وہ جو ان کی عبادت کے تھے رسوم

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷). مسلمانوں کا علی العموم یہ عقیدہ ہے کہ دوران مقدمے میں خدا نے آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۵۰). چند قدمائے لکھنؤ کے کلام کو بھی دیکھئے جن کے حالات سے علی العموم ناقدین صاف نگاہیں پھیر لیتے ہیں. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۳۰). [علیٰ + رک : ال (۱) + عموم (رک)].

---العِیان (---ضم ا ، سک ل ، کس ع) م ف.
برملا ، کھلم کھلا ، علانیہ. علی العیان ایک ساتھ رقص فاسقانہ شروع ہو جاتا تھا. (۱۹۰۰ ، بزبد فرنگ ، ۱۰۷). [علیٰ + رک : ال (۱) + عیان (رک)].

---الفَور (---ضم ا ، سک ل ، و لین) م ف.
فی الفور ، فوراً ، اُسی وقت. اکبر سخت غصے میں آ گیا اور ... حکم کی علی الفور تعمیل ہوئی. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، پنجاب ، اپریل ، ۱۰). [علیٰ + رک : ال (۱) + فور (رک)].

---القَدر (---ضم ا ، سک ل ، فت ق ، سک د) م ف.
اندازاً ، اندازے کے مطابق ، برابر ، مساوی ، مطابق ، موافق ، موجب. اسباب انگریزی دستکاروں کا بنا ہوا ... ہندوستان میں بعد ادائی محصول علی القدر ساڑھے تین روپیہ سینکڑہ کے آتا ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۱۰۳). [علیٰ + رک : ال (۱) + قدر (رک)].

---القَوائم (---ضم ا ، سک ل ، فت ق ، کس ء) م ف.
زاویۂ قائمہ بنائے ہوئے. ستاروں کے ظاہری یومیہ راستے استوائے سماوی کے متوازی ہوتے ہیں اس لیے یہ سب راستے افق سے علی القوائم ملیں گے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۲۰۵). ثابت کرو کہ مثال ۵ کے قبیل منحنیات کا ہر ایک ... کو علی القوائم قطع کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، تفرق مساوات ، ۷). اولین دونوں گیروں کے وصلی خط پر علی القوائم ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۸۶). [علی + رک : ال (۱) + قوائم (رک)].

---اللّٰہ (---ضم ا ، ل ، شد ل بفت) امد.
توکلت علی اللّٰہ کا مخفف ، اللّٰہ پر بھروسہ ، اللّٰہ پر توکل.

جب سنی اعوند نے کُر کی صدا
تب اُٹھا اس کو علی اللّٰہ لے گیا

(۱۸۹۷ ، مثنوی ماہ و نیک ، ۵۹). [علی + اللّٰہ (رک)].

---المُساوی (---ضم ا ، سک ل ، فت م) م ف.
مساوی طور پر ، برابر برابر (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۰۳). [علیٰ + رک : ال (۱) + مساوی (رک)].

---حالِہٖ (---کس ل ، ہ) م ف.
بدستور ، بحالتِ سابق ، اسی طرح ، جوں کا توں. وہ پتھر جس پر کھڑے ہوکر ابراہیم نے کعبے کو بنایا اس وقت تک علی حالہٖ موجود ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۱۸). حکومت کا مقصد یہ رہا ہے کہ اس علاقے کو علیٰ حالہٖ رکھا جائے. (۱۹۸۶ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۱۹۱). [علیٰ + حال (رک) + ع : ہ=صیغہ واحد غائب].

---رَغم (---فت ر ، سک غ) م ف.
رک : علی الرغم.

اگر اسلامیوں کا سیزدہ صد سالہ نظام
اب بھی قائم ہے علی رغمِ نصاریٰ و یہود

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۵۰). یہ زبان علی رغمِ اغیار ہندوستان سے نہیں نکل سکتی. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۶). [علیٰ + رغم (رک)].

---رُؤسُ الاَشہاد (---ضم ر ، و ، س ، ضم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ش) م ف.
علی الاعلان ، گواہوں کے روبرو. سورۂ برأت علی ابن ابی طالب نے پڑھی اور چاروں باتیں علی رؤس الاشہاد فرمائیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۰۲). پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں مبعوث کیا ... چھ برس کے بعد ... ارکان دین کو حضرت نے علی رؤس الاشہاد ظاہر کرنا شروع کیا. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۴). بعد ازاں علی رؤس الاشہاد مقابر قریش میں حضرت کو دفن کیا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۴۴). علیٰ ، حتیٰ ، الیٰ ... ان سے مرکب کچھ اجزا یہ ہیں ... علی الدوام ، علیٰ ہذالقیاس ، علیٰ رؤس الاشہاد. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۵۸). [علیٰ + رؤس ، راس (رک) کی جمع + رک : ال (۱) + ع : اشہاد = گواہ].

---سَبِیلُ التَّذکِرَہ (---فت س ، ی مع ، ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ذ ، فت ک ، ہ) م ف.
تذکرے کے طور پر ، تذکرۃً. یہ بیان محض علی سبیل التذکرہ معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۲۲۹). [علیٰ + سبیل (رک) + رک : ال (۱) + تذکرہ (رک)].

---سَبِیلُ التَّرتِیب (---فت س ، ی مع ، ضم ل ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ر ، ی مع) م ف.
ترتیب وار ، قاعدہ وار ، سلسلہ وار (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۰۳). [علی + سبیل (رک) + رک : ال (۱) + ترتیب (رک)].

---قَدر (---فت ق ، سک د) م ف.
مطابق ، بموجب ، موافق. تقصیر دار چن لئے علی قدر قصور تعذیر کا حکم دے کے بہتوں کو خانۂ جزا میں بھیجا کسی کی قضا آئی کسی نے مار کھائی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۰۹).

علیٰ قدرِ ادراک مانا تجھے
کسی نے نہ جز تیرے جانا تجھے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۹۳).
اک جھلک سی ، میں بھی برقِ حسن کی خاموش تھا
وہ تو یہ کہیے علیٰ قدرِ نظارہ ہوش تھا
(۱۹۵۸ ، حیدر دہلوی ، صبح الہام ، ۳۹). [علیٰ + قدر (رک)].

ـــقَدرِ حال (ـــفت ق ، سک د ، کس ر) م ف.
حیثیت یا مرتبے کے موافق ، حسب مرتبہ ، حیثیت کے مطابق . علی قدرِ حال برخورداری پائی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱). [علیٰ قدر (رک) + حال (رک)].

ـــقَدرِ حَیثِیّت (ـــفت ق ، سک د ، کس ر ، ی لین ، کس ث ، شد ی بفت) م ف.
حیثیت کے موافق ، جتنی حیثیت ہو اس کی مناسبت سے (ماخوذ ، مہذب اللغات). [علیٰ قدر (رک) + حیثیت (رک)].

ـــقَدرِ مَراتِب (ـــفت ق ، سک د ، کس ر ، فت م ، کس ت) م ف.
رک : علی قدرِ حال.
علی قدرِ مراتب عشق کا سب میں اثر پایا
پہنسایا زلف نے لیلیٰ کو مجنوں کو سلاسل نے
(۱۸۴۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۲). کوئی عام فائدہ کوئی خاص فائدہ پہنچانے تو علیٰ قدر مراتب دونوں ہی مفید و کارآمد. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۱). [علیٰ قدر (رک) + مراتب (رک)].

ـــوَجْہ (ـــفت و ، سک ج) م ف.
ازروئے ، بروئے ، بطور. خدا کی نعمتوں کو علیٰ وجہ الحلال ، جس طرح اس نے فرما دیا ہے طلب کرو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱۸). ہم سلطنتِ روم کے حق میں ... علیٰ وجہ الایمان غلبۂ روم کی بشارت کا اعادہ کریں گے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۷). [علی + وجہ (رک)].

ـــوَجْہُ البَصِیرَت (ـــفت و ، سک ج ، ضم ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع ، فت ر) م ف.
ازروئے بصیرت ، بطور بصیرت.
جنکو عالم کو سمجھتا ہے قریب الختم تو
ہے علیٰ وجہ البصیرت اور کچھ میرا خیال
(۱۹۳۵ ، شعر انقلاب ، ۱۳۹). علیٰ ، حتیٰ ، الیٰ ... ان سے مرکب کچھ اجزا یہ ہیں: ... علیٰ سبیل التعین ، علی وجہ البصیرت. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۵۸). [علی + وجہ (رک) + رک : ال (۱) + بصیرت (رک)].

ـــوَجْہُ الکَمال (ـــفت و ، سک ج ، ضم ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ک) م ف.
کامل طور پر ، کلّی طور پر. انبیائے سابقین کے عہد میں اصل مقصود عالم علی وجہ الکمال وجود میں نہیں آیا تھا. (۱۸۵۴ ، العلم المبین ، ۳۲). میں اس کی رعیت ہوں اور ... آزادی سے علی وجہ الکمال متمتع. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۷). جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے. (۱۹۱۱ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۹۰۱). [علیٰ + وجہ (رک) + رک : ال (۱) + کمال (رک)].

ـــہٰذا (ـــمد ہ) م ف.
اس کے بموجب ، اس کے مطابق ، اسی طرح. علیٰ ہٰذا آبپاشی کے وقت بھی کیاری میں پانی نہ کرنے پائے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۱۰۳). علیٰ ہٰذا اسی خطبے میں حضور سرورِ کائناتؐ کا یہ ارشاد بھی ملتا ہے کہ سلسلۂ نبوت مجھ پر ختم ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۸). [علیٰ + ہٰذا (رک)].

ـــہٰذا القِیاس (ـــمد ہ ، غم ا ، سک ل ، کس ق) م ف.
اسی قیاس پر ، اسی قاعدے کے مطابق ، اسی طرح. علیٰ ہٰذا القیاس غلام اور مولیٰ کی مصلحت جدا جدا ان کی ذاتوں سے متعلق ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۷). علیٰ ہٰذا القیاس ... دوسری زبان کے امتحان میں پاس نہ ہو. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۳۱). قربانی کے جانوروں کی ہڈیاں پھینک دی جانی چاہئیں یا دفن کر دینی چاہئیں؟ وعلیٰ ہٰذا القیاس. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷۷). [علیٰ ہٰذا (رک) + رک : ال (۱) + قیاس (رک)].

عُلیٰ (ضم ع ، ا بشکل ی) صف.
برتر ، بلند ، بزرگ.
جو کیا اس کو خصائص حق عطا
جو دیا اس کو مقاماتِ عُلیٰ
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵).
کچھ گل فقط نہ کرتے تھے ربِّ عُلیٰ کی مدح
ہر خار کو بھی نوکِ زباں تھی خدا کی مدح
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳۳۷). [عُلا (رک) کا ایک املا].

عُلْیا (ـــضم ع ، سک ل) صف مث.
اعلیٰ (رک) کی تانیث ، بہت بلند ، بلند مرتبہ.
لا مکاں پر ہے محیط اس کا جمالِ دلکش
مرکزِ دائرۂ عالمِ علیا ہے وہ رُخ
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۵۴). آپ کی اولاد اقصائے عالم میں پھیلی اور مدارج علیا حاصل کئے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۵). اس درجۂ علیا پر فائز ہو کر کیسے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد : شخصیت اور کارنامے ، ۱۹۶). [ع].

عِلِّیَت (کس ع ، شد ل بکس ، شد ی بفت تیز بلا شد) امث.
کسی معلول کی علت ہونا ، سبب ہونا. انسانی حیات کا ہر شاخر لمحہ اپنے پیشتر لمحہ سے علیت و معلولیت سے تعلق رکھتا ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۹۱). تہذیب کے سارے ارتقا کا پتہ علیت کے بدلتے ہوئے تصوّر سے لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۳). [علی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَلیحِدگی (فت ع ، ی لین ، کس ح ، فت د) امث.
جُدائی ، مفارقت ، تنہائی ، خلوت . جتنی خصوصیات میں ایک

دوسرے سے اختلاف رکھتی ہوں تو وہ خصوصیات حاصل شدہ باز آمیزی میں علیحدگی اختیار کرتی ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱ : ۲۹۷)۔ [علیحدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف۔
وہ لوگ جو اپنے علاقے یا صوبے کو ملک سے الگ کرنے کے خواہش مند ہوں۔ انڈونیشیا کے مختلف جزائر میں علیحدگی پسند اور مرکز گریز رجحانات بھی موجود تھے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۲)۔ ایک نشریے میں علیحدگی پسندوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ (۱۹۸۷ء ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۹۱)۔ [علیحدگی + پسند (رک)]۔

علیحدہ (فت ع ، ی لین ، کس ح ، فت د)۔(الف) صف۔
الگ ، جدا ، جداگانہ۔ اور ابی مالخ نے ابراہیم سے کہا کہ تو نے سات سادہ بچے بھیڑوں کے کیوں علیحدہ کئے۔ (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۰)۔ جب ایک سورۃ ختم ہو جاتی تو علیحدہ نام سے موسوم ہو جاتی تھی۔ (۱۹۰۳ء ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳)۔ اور وہ حیوانات جن کے جسمانی اعضا میں کوئی تفریق نہیں پائی جاتی اور صرف ایک خلوی جسامت کے حامل ہوتے ہیں ایک علیحدہ عائلہ میں رکھے گئے ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۳)۔ (ب) م ف۔ **تنہائی میں** اس نے آہستہ سے کہا کہ مجھے تخلیہ میں کچھ عرض کرنا ہے اور بس اٹھا اور اس کے ساتھ علیحدہ چلا گیا۔ (۱۹۲۵ء ، تجلیات ، ۱ : ۸۸)۔ [ع : علیٰ ⸗ اوپر + حِدَۃ ⸗ تنہا ہونا]۔

---رکھنا محاورہ۔
جدا رکھنا ، ملنے نہ دینا۔ یہ دستاویز اور کاغذوں سے علیحدہ رکھو۔ (۱۹۲۶ء ، نوراللغات ، ۳ : ۵۲۰)۔

---علیحدہ (---فت ع ، ی لین ، کس ح ، فت د) صف۔
الگ الگ ، جُدا جُدا ، بٹے ہوئے۔ اس طرح نشاستہ اور مالٹ علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، نامیاتی کیمیا ، ۲۰۹)۔ [علیحدہ + علیحدہ (رک)]۔

---کرنا محاورہ۔
۱. جُدا کرنا ، **الگ کرنا** (نوراللغات)۔ ۲. **ہٹا دینا ، سبکدوش کر دینا ، برطرف کرنا ، موقوف کرنا۔** شمس نے شہر سے باہر ایک کوٹھی میں سکونت اختیار کی منشی علیحدہ کئے گئے۔ (۱۹۲۹ء ، تمغۂ شیطانی ، ۳۵)۔ ۳. **فروخت کرنا ، بیچنا۔** لالہ پنا لال ، مجھے اپنے خول کے کڑے اور ملمع کی جوڑیاں علیحدہ کرنی منظور ہیں۔ (۱۸۸۵ء ، محزن النسا ، ۱۳۸)۔ صاف کیا ہوگی چل رہی ہے ، میں اس کو علیحدہ کرنا چاہتا ہوں۔ (۱۹۱۷ء ، طوفان حیات ، ۱۳)۔ ۴. **چھانٹنا ، انتخاب کرنا۔** اچھے آم ہم نے علیحدہ کر لئے۔ (۱۹۲۶ء ، نوراللغات ، ۳ : ۵۲۰)۔

---ہونا محاورہ۔
۱. جُدا ہونا ، الگ ہونا۔ جو جین کی قدیم رود کے سے نمو پاتا ہے لیکن بعد میں اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۱ء ، اساسی حیوانیات ، ۹۰)۔ ۲. **برطرف ہونا ، سبکدوش ہونا۔** اب کہ خدمت سے علیحدہ ہو کر خانہ نشین ہوا۔ (۱۸۸۵ء ، فسانۂ مبتلا ، ۳)۔ ۳. **بٹنا ، تقسیم ہونا ، جیسے: ہر ایک شریک کا حصہ علیحدہ ہو گیا ہے** (نوراللغات)۔ ۴. **سرکنا ، ہٹنا ، پرے ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

علیحدی (فت ع ، ی لین ، سک ح) صف ؛ امث۔ عَلحدی (قدیم)۔
رک : **علیحدہ۔** دیکھتے ہیں کہ ہر ایک مراتب اس باغ کے کی قطعہ بندی علیحدی علیحدی پھولوں کی ہے۔ (۱۷۳۶ء ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۱)۔ [علیحدہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

---کرنا محاورہ۔
علیحدہ کرنا ، جگہ خالی کرنا ، پرے ہٹنا۔ گل چہرہ وہاں سے اٹھ کے وہاں آوتی ہے کہ جس جگہ جہاں آرائے نے گل چہرہ کے واسطے علحدی کی تھی۔ (۱۷۳۶ء ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۳)۔

عُلَّیق (ضم ع ، شد ل ، ی لین) امذ۔
ایک خاردار درخت جس کے پتے اور پیڑ کے دوسرے اجزا گلاب کے پیڑ کی طرح ہوتے ہیں ، پھل سیاہ شہتوت کی طرح اور مزہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۱)۔ یہ پہاڑ مسکن صلحا ہے اور اس کا پتھر جب کوئی توڑتا ہے تو اس میں سے علیق کے درخت کی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۸)۔ انجبار ... اکثر علیق کے درخت پر یا جو کوئی دوسرا درخت پاس ہو اس پر پھیل جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۷۵)۔ [ع]۔

عَلَیک (فت ع ، ی لین) امث ؛ م ف۔
تجھ پر ، علیک السلام (تجھ پر سلام ہو) کی تخفیف۔

علیک کہی اُس جماعت تمام
کہ پوچھ حال اُس کا کئے استفام

(۱۷۳۶ء ، قصۂ فغفور چین ، ۳۱)۔

پھر کمالِ عزت دنیا و آخرت میں
بس اک علیک تجھ سے اور مجھ سے اک تسلّم

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۴)۔ [ع : علیٰ (حرف جار) + ع : ک ، ضمیر متصل واحد مخاطب]۔

---السلام (---فت ک ، غم ا ، ل ، شد س بفت) فقرہ۔
تجھ پر سلام ہو۔ اُنے کہا اے جوان علیک السلام۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۵۰)۔

علیک السلام اے خدا کے حبیب
شتاب آ کے تو بیٹھ میرے قریب

(۱۸۳۳ء ، مثنوی ناسخ ، ۲۹)۔ آپؐ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو ... بلکہ السلام علیک کہو۔ (۱۹۵۶ء ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۲)۔ [علیک + رک : ال (۱) + سلام (رک)]۔

---سلیک (---فت س ، ی لین) امث۔
۱. **سلام و جواب سلام ، صاحب سلامت ، سلام دعا ، دعا سلام۔** صاحب آئے ، علیک سلیک کے بعد فرمایا ... یہ بابو بھی ازبس پسند ہے۔ (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۲۵۷)۔ علیک سلیک کے بعد

انہوں نے کھانے کی صلاح کی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۲۳). علیک سلیک اور ابتدائی تعارف کے بعد میں انہیں ڈرائنگ روم میں لایا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶۳). ۲. سرسری ملاقات، معمولی جان پہچان. ہم سمجھتے تھے کہ آپ سے اور رجسٹرار صاحب سے کبھی کی علیک سلیک ہوگی. (۱۹۳۳ ، ضمیمۂ اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۲۲ : ۵). مولانا مودودی جو اس وقت تک صرف مولوی ابوالاعلیٰ تھے اور الجمعیۃ کے ایڈیٹر ، ان سے بھی پہلی علیک سلیک اسی موقع پر ہوئی. (۱۹۵۶ ، محمد علی ، ۲ : ۲۵). [علیک + سلیک (تابع)].

---سَلیک کَرْنا محاورہ.
سلام کرنا ، ملاقات کرنا. جب دیکھو دریا کنارے لال پری سے علیک سلیک کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۴۲).

---سَلیک ہونا محاورہ.
ملاقات ہونا. کسی اجنبی سے علیک سلیک ہو جانے یا کوئی مسافر ہی نظر آ جائے. (۱۹۸۷ ، مذو جزر ، ۱۶۶).

--- کَرْنا محاورہ (قدیم).
سلام کا جواب دینا ، آؤ بھگت کرنا.

مسافر ہو ہے کر محبت سوں دیک
سوخش خلق ستی کیا وو علیک

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰).

عَلَیکُم (فت ع ، ی لین ، ضم ک) م ف.
تم پر ، تم پر بھی ، مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذہب والوں کے سلام کے جواب میں کہا جاتا ہے. حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ جب یہود اس طرح سلام کریں تو تم صرف یہ کہدو کہ علیکم. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۱۳). [ع : علیٰ (حرف جار)+ع: کُم ، ضمیر متصل جمع مخاطب].

عَلَیکی (فت ع ، ی لین) امث ؛ م ف (قدیم).
تجھ پر سلام ہو ؛ جواب سلام.

اتھا یک بڈا ان منے کی ستی
جواب اُن دیا پھر علیکی ستی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۳).

بزرگی سیں جچا اون کوں کہتے ہیں
علیکی کا جواب ان کو دیتے ہیں

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۲۸). [علیک (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---دینا محاورہ.
سلام کا جواب دینا.

انگے ہو کیا شاہزادہ سلام
سو دیتی علیکی پھر او نیک نام

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۲).

میں بول کہا مغرور ہو گل تو علیکی نیں دیتی
کتی کلپے کوں لوگاں میں چپ گل بول بھیجے تھے سلام

(۱۶۹۸ ، دیوان ہاشمی ، ۱۲۵). درویشوں نے علیکی دے کر پشت تعظیم کی خم کی اور ... بہ فراغت بیٹھے. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، ۲۴۱).

عَلیگ (فت ع ، ی مع) صف.
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا تعلیم یافتہ ؛ (جس طرح آکسفورڈ کا تعلیم یافتہ آکسن اور کیمبرج کا کینٹب اور ندوۃ العلماء کا ندوی کہلاتا ہے).

مگر ان سے ہے مجھ کو تخصیص خاص
کہ ہے نام کے ساتھ جن کے علیگ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۲). متعلمین عالم میں مقتدر تھے عصلہ سندوں کے علاوہ سب سے ممتاز سند علیگ تھی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۲ : ۸). [علی گڑھ (عَلَم) کی تخفیف].

عَلی گَڑھی (فت ع ، گ) صف.
علی گڑھ سے منسوب ، علی گڑھ فیشن کا/کی. مرزا جی بڑے خوش رُو انسان تھے ، لمبا قد ، چہرہ مغلوں جیسا علی گڑھی شیروانی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۱).[علی گڑھ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَلیگیَت (فت ع ، ی مع ، کس گ ، فت ی) امث.
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا تعلیم یافتہ ہونے کی خصوصیات ، انداز یا رکھ رکھاؤ. آج علی گڑھ چھوڑے موصوف کو ۲۳ سال کا طویل عرصہ گزر گیا لیکن علیگیت کی آب ویسے ہی برقرار ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۸۶). [علیگ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]

عَلی گیرِیَن (فت ع ، ی مع ، ی مع ، کس ر ، فت ی) صف.
علی گڑھ سے منسوب ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا تعلیم یافتہ. دل گرفتہ ، دلگیر ، آشفتہ حال ، علی گیرین گریجویٹ. (۱۹۳۰ ، ادیبستان ، ۲۳۳). [انگ : Aligarian].

عَلِیل (فت ع ، ی مع) صف.
بیمار ، ناساز ، نحیف و زار. جس دن سے امانت خان سوار رخصتی کی زبانی تمہارے علیل ہونے کا حال معلوم ہوا ہے ، رنج کی حد و نہایت نہیں. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۸). وہ ان دنوں علیل تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۲۹). [ع : (ع ل ل)].

---کی رائے عَلیل ہے کہاوت.
بیمار کی رائے ناقص ہوتی ہے (نوراللغات).

عَلیم (فت ع ، ی مع) صف.
دانا ، جاننے والا ؛ خدائے تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام.

علیم و عظیم و علی و غفور — مقدم موخر ولی و شکور

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

توں رزاق ہے ہور توہیں عظیم
توں فتاح ہے ہور توہیں علیم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

مطلق توں علیم علم تیرا — ہر دل کے بھتر دیا ہے ڈیرا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲).

لکھوں پہلے حمدِ علیِ عظیم
علیم حکیم رحیم کریم

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۵).

تو سلام و خالق و متعالی و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفّار و فتّاح و علیم

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳). [ع : (ع ل م)].

عِلِّیُون (کس ع ، شد ل بکس ، شد ی ، و مع) امذ.
بلندیاں ، بہشت کا بلند ترین طبقہ ، آسمانِ ہشتم.

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا
یعنی تو کیا جانے علیون ہے کیا

(۱۷۹۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۹۱). [ع : علّیٰ یا عِلّیَہ ـ بلندی کی جمع].

عَلَیہ (فت ع ، ی لین) م ف.
اس پر ، اکثر ترکیب میں مستعمل ، جیسے مدّعا علیہ ، معطوف علیہ ، معتمد علیہ ، رحمۃ اللہ علیہ. اگر اظہار بالافعال نہ ہو تو معتقد علیہ کو معتقد کی طرف توجہ پیدا نہو. (۱۸۹۱ ، فغانِ بےخبر ، ۲۳۹). زید کے ساتھ عمرو بھی کھانا کھانے میں شریک تھا تو زید معطوف علیہ ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۱۸۱). [ع : علیٰ (رک) + ہ ، ضمیر واحد غائب مذکر].

---التّحیاۃ وَالتّسلیم (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، کس ح ، شد ی ، فت و ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک س ، ی مع) فقرہ.
اس پر درود اور سلام ہو. خواب میں نبی کریم علیہ التحیاۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی. (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۳۸). [علیہ + رک : ال (۱) + تحیاۃ (تحیۃ ، تحیت (رک) کی جمع) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + تسلیم (رک)].

---الرحمۃ (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک ح ، فت م) فقرہ.
اس پر (اللہ کی) رحمت ہو ، (وفات پائے ہوئے بزرگانِ دین اور اولیا اللہ کے لیے مستعمل).

علم سے لا کھ ہو شیخی یہ تری بے تقدیر
نہ کہیں کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۴). ذاتی عناد کی آڑ میں کفر کا فتویٰ دے کر کافر ٹھیرایا ... سرسید بھی کافر تھے جو مرنے بعد علیہ الرحمہ ہوئے. (۱۹۰۹ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۷). [علیہ + رک : ال (ال) + رحمہ ـ رحمت].

---السّلام (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد س بفت) فقرہ.
اس پر سلام یعنی اللہ کی عنایت و رحمت ہو (یہ کلمہ انبیاء کرام کے لیے مستعمل).

ہوا قتل کفار اکثر تمام بحقِ محمّد علیہ السّلام

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۱).

جو عیسیٰ نبی تھے علیہ السلام
کرشمہ مردوں کو زندے تمام

(۱۶۰۳ ، شوقی نامہ ، غواصی ، ۲۰۹).

ملیں سب کے بچھڑے الہیٰ تمام
بحقِ محمّد علیہ السّلام

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۳۶). حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت آج جو کچھ معلوم ہے اس کا ذریعہ صرف موجودہ توراۃ ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳). شعیب علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی حالت ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کی سی تھی. (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۵۳۳). [علیہ + رک : ال (۱) + سلام (رک)].

---الصَّلٰوۃ وَالسّلام (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، ا بشکل و ، فت و ، غم ا ، ل ، شد س بفت) فقرہ.
اس پر درود اور سلام ہو (یہ کلمہ انبیا کرام کے لیے مستعمل).

وہ ہے خاتم الانبیا نیک نام
علیہ الصلوۃ و علیہ السّلام

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۲۸). مذہب عیسوی کے بانی (علیہ الصلوۃ و السلام) نے ہم کو اس بات کی تعلیم دی ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، مضامین سلیم ، ۳ : ۱۸۷). [علیہ + رک : ال (۱) + صلوۃ + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + سلام (رک)].

---اللّعن / اللّعنۃ (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بفت ، سک ع / غم ا ، ل ، شد ل بفت ، سک ع ، فت ن) فقرہ.
اس پر (اللہ کی) لعنت ہو ، خدا کی پھٹکار ہو. حضرت امام حسین علیہ السلام کے اعزا اقربا و انصار سے مراد ہے جو دشتِ کربلا میں یزید علیہ اللعنۃ کے حکم سے دس دن ... میں شہید کئے گئے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۲۳). ایک علیہ اللعن خبیث کے ہمراہ مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کے لئے ترکی گیا تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). [علیہ + رک : ال (۱) + لعن (رک) / لعنت (رک)].

---رَحمَت (---فت مع ر ، کس ح ، فت م) فقرہ.
رک : علیہ الرحمہ. قاضی صاحب علیہ رحمت کے شخصی مزاج اور تحقیقی منہاج سے اختلاف نہ صرف ممکن ہے بلکہ عملاً. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۱۷). [علیہ + رحمت (رک)].

---ما عَلَیہ (---فت ع ، ی لین) فقرہ.
اس کی بلا اس کے سر ، جیسی کرنی ویسی بھرنی ، اس کے برے اثرات یا خرابیاں اسی پر (بطور اہانت یا برے اثرات وغیرہ سے محفوظ رہنے کے موقع پر کہا جاتا ہے) ، ایسا ویسا ، اینکا ڈھینکا. اصل فارسی کو اس کھتری بچے قتیل علیہ ما علیہ نے تباہ کیا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۵۰۶). میاں طالب صاحب علیہ ما علیہ جن کا نام اپنے زمانے میں اور کچھ ہو گا یوں کہتے ہیں. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۳). [علیہ + ع : ما ـ جو ، جو کہ + علیہ (رک)].

عَلَیہِم (فت ع ، ی لین ، کس ہ) م ف.
علیہ (رک) کی جمع اور مرکبات میں مستعمل ، اُن پر. [ع : علیٰ (رک) + ہم ، ضمیر جمع غائب مذکر].

ـــ اَجْمَعِین (ـــ فت ا ، سک ج ، فت م ، ی مع) م ف.
ان سب پر. زکریا یحییٰ مریم ابراہیم اسمٰعیل موسیٰ ہارون ادریس صلوات علیہم اجمعین انی سب کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا. (۱۹۳۷ ، مقالات ابوی ، ۱ : ۳۲۰). [علیہم + ع : اجمعین ـ سب ، تمام].

ـــ الرِّضْوان (ـــ ضم م ، ضم ا ، ل ، شد ر بکس ، سک ض) فقرہ.
ان سب پر خدا کی رضامندی ہو (نوراللغات). [علیہم + رک : ال (ا) + رضوان (رک)].

ـــ السَّلام (ـــ ضم م ، ضم ا ، ل ، شد س بفت) فقرہ.
علیہ السلام (رک) کی جمع ، ان سب پر سلام ہو. ایک بڑی فضیلت تاریخ کی یہ ہے کہ تمام کتب سماویہ میں انبیاء علیہم السلام کے معاملات اور ان کے عہد زندگی کے حالات ... درج ہیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳). وہ حضرات علوم دین کی حفاظت اور احکام ملت کی ترویج اور احادیث رسولؐ و ائمہ علیہم السلام کی نگہداشت میں اہتمام کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۳۵). اسی زمانے میں انبیاً علیہم السلام اپنے بعد آنے والے نبیوں کی آمد کے لیے پیش گوئی بھی کرتے رہتے تھے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۲۳۶). [علیہم + رک : ال (ا) + سلام (رک)].

ـــ الصَّلوٰة وَالسَّلام (ـــ ضم م ، ضم ا ، ل ، شد ص بفت ، ا بشکل و ، ف و ، ضم ا ، ل ، شد س بفت) فقرہ.
ان سب پر درود و سلام ہو. جہاں انبیاً علیہم الصلوٰۃ و السلام کو عجز کا اقرار ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲). [علیہم + رک : ال (ا) + صلوٰۃ (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + سلام (رک)].

ـــ ما عَلَیہِم (ـــ فت ع ، ی لین ، کس ہ) فقرہ.
علیہ ما علیہ (رک) کی جمع. ایسی شاعری وہی ہے جیسے شیطان خبیث مزاجوں کے دل میں القا کرتا ہے اور جس کی مثال شعرائے ایام جاہلیت میں بہت دیکھی جاتی ہے علیہم ما علیہم. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۲). [علیہم + ع : ما ـ جو ، جو کہ + علیہم].

عِلِّیِّین (کس ع ، شد ل بکس ، شد ی بکس) امث.
۱. **بہشت کی کھڑکیاں ، ایک بہشت کا نام ، آٹھواں آسمان.** منصور وفا کے لوکاں پر رحمت ہے ہور سات آسماناں اوپر علیین بہشت ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۸). علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا محمد نعیم الدین ، ۱۰۹). معلوم نہیں اس وقت مرحوم علیین میں ہیں یا امریکہ میں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۸). ۲. (سنگ تراشی) **بغلی ستون ، پھکوانی ستون ، الین** (ا ب و ، ۱ : ۶۹). [ع : علیٌ یا علیّہ ـ بالاخانہ کی جمع].

ـــ مَکان (ـــ فت م) صف.
جنت نشین ، فردوس آشیان ، مرحوم شخص کے نام کے ساتھ مستعمل. سید العلما مولانا السیّد حسین صاحب قبلہ علیین مکاں اپنے والد بزرگوار کی مسند علمی پر تکیہ زن تھے. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۵۹). [علیین + مکان (رک)].

عَمّ (فت ع ، شد م نیز بلا شد) امذ.
چچا ، باپ کا چھوٹا بھائی.

کہ اے جان عم مجھ پر آیا ہے غم
کی نیں کاڑتا غم توں از جان عمّ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۲). بارہ ہی برس کی عمر میں عمّ بزرگوار کے آب تربیت سے سرسبز ہو چکا تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش عقل ، افسوس ، ۹۵). میری بیوی رشتے میں میری بنتِ عم بھی تھی. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جولائی ، ۲۶۲). [ع : (ع م م)].

ـــ زاد صف.
چچازاد ، چچا کی اولاد ، چچیرا بھائی یا بہن. جو عم زاد کو میراث پہونچتی ہے وہ کسی طرح سزاوار نہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹۷). آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم زاد حضرت علی کو اپنا بھائی بنایا. (۱۹۸۹ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۳۷). [عم + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

ـــ زادَہ (ـــ فت د) امذ.
چچا کا بیٹا ، چچازاد بھائی ، چچیرا بھائی (فرہنگ آصفیہ). [عم + ف : زادہ (رک)].

عَم (فت ع) امذ.
قرآن پاک کے تیسویں سپارے کا نام «عمّ یتسأ لون» کا مخفف پارہ عمّ ، سپارۂ عمّ.

عین ہے چشم اور دہن میم آپ کا
کون پڑھتا عم کا سپارہ نہیں

(۱۸۸۴ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۵۱). عام طور پر دستور یہی رائج ہے کہ قاعدہ بغدادی کے بعد پارہ عم شروع کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، ا کتوبر ، ۳). [ع].

عَمّات (فت ع ، شد م) امث ؛ ج.
پھوپھیاں ، باپ کی بہنیں ، چچا کی بیویاں. دختران عمّات کو کہ ہم کفو ہیں وصیت کریں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). مرزا ولی عہد بہادر کو حکم دیا گیا کہ شاہی اعمام و عمّات (چچاؤں اور چچیوں) کو تنخواہیں ... وصول کر لینا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۸۳). [ع : عمۃ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع و تانیث].

عِماد (کس ع) امذ.
۱. **چھت کو سہارنے والی لمبی لکڑی جو عموداً کھڑی کی جائے ، ستون ، کھمبا ، سہارا دینے والی چیز ، اڑواڑ ، رکن.**

جیسا ہو شاہ شریعت کا عماد
جو نوادی کا تھا بیشک اوستاد

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۷).

کیا ہوئی وہ بلندئ دیوار
کیا ہوئے وہ عماد طولانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۸).

ہیں جو کہف وریٰ ہے عماد کاف اِنام
صندوق و صادق الاقرار و استوار ذِمَم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۷۵). ۲ (ہندسہ) وہ خط مستقیم جو ایک مماس کے نقطۂ تماس میں سے گزرے اور اس پر علی القوائم ہو۔ اس کھانچے یا چام کی پشت ڈھال کے زیریں خط کا عماد ہوتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۳۴). عماد کی مساوات سے ظاہر ہے کہ یہ نقطہ (کہ ، ف) سے گزرتا ہے اور یہ نقطہ دائرے کا مرکز ہے۔ (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلو پیڈیا ، ۱۰۰۶). [ع : (ع م د)].

---الدّولہ (---ضمہ د ، غم ا ، ل ، شدد ، ولین ، فتل) امذ
سلطنت کا ستون ، امرا کا خطاب جو شاہی زمانہ میں دیا جاتا تھا (نوراللغات). [عماد + رک : ال (۱) + دولہ (رک)].

عمادی (کسر ع) امث.
عماد سے متعلق ، عماد سے مربوط. اگر کسی شے میں کسی سطح پر زور نہ ہو عمادی ہو اور نہ مماسی تو ہم آسانی کی خاطر اس کو علی القوائم اجزا میں تحلیل کر سکتے ہیں جو اس سطح پر عماد اور مماس ہوں۔ (۱۹۳۷ ، رسالہ مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۷). [عماد + ی ، لاحقۂ نسبت].

عمارت (کسر ع ، فت ر) امث.
۱. مکان ، گھر ، دوکان یا کوئی بھی تعمیر جو دیواروں اور چھتوں پر مشتمل ہو

عمارت میں شدّاد کا نانوں تھا
وہ دوزخ سو فرعون کا نہانوں تھا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳) ، مانی بتھر کی عمارت کچھ سدا رہنے والی نہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ستون ہم کوئی کیا تم نے خرابی کی عمارت کا
خلل ہے استقامت میں اگر تک یہاں سیں ہل سکئے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۷). یہ شہر اگلے دنوں میں پُرعمارت اور خوب آباد ہوگا۔ (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۸۵). ایک شخص نے ایک عمارت بنائی۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۷۸). تنہا آدمی عمارت کیسے تعمیر کر سکتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۲۱). ۲. ساخت ، تعمیر۔ حضرت خواجہ کے کلمات قدسیہ سے یہ تھوڑی عمارت ہے کہ طریقۂ خواجگان قدس ... کی عمارت اس پر ہے۔ (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات ، ۱۵). ۳. **آبادی ، بستی**۔ خط استوا کے جنوب کی طرف سولہ درجے سے کچھ آگے تک عمارت کا نشان دیا ہے عرض زمین ربع مسکون کے۔ (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۷). ۴. مرمت ، درستی **شکست و ریخت ، توڑ پھوڑ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ع].

---اُٹھانا ف م ، محاورہ.
مکان تیار کرنا ، کسی چیز کو قائم کرنا یا ترقی دینا۔ خود عربوں کا فن موسیقی کچھ نہ تھا اور جتنی کچھ عمارت بھی انھوں نے اٹھائی بھی اس کا تمام تر مواد ایران کی ساسانی موسیقی کے کھنڈروں سے حاصل کیا گیا تھا۔ (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، غبار خاطر ، ۳۱۸).

---بیٹھنا ف م ، محاورہ.
مکان وغیرہ کا نیچے دھنس جانا ، تعمیر شدہ یا قائم شے کا منہدم و برباد ہو جانا.

سن لیجو کسی دن کہ فلک کی یہ عمارت
طوفاں سے مرے دیدۂ خونبار کے بیٹھی

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۲۳).

ہشیار ہو مغرور جہاں ہے تہ و بالا
بیٹھے گی یہ لا کھوں کی عمارت جو کھڑی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۵).

---چُننا محاورہ.
تعمیر کرنا ، عمارت بنانا. جس قسم کے محاوروں کی انہوں نے بنیاد قائم کی تھی شوق نے اس پر ایک عمارت چن دی۔ (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۲۲۲).

---ڈھا دینا/ڈھانا ف م.
عمارت گرا دینا ، عمارت منہدم کرنا.

ڈھتی ہے شکستگی دل کی
کیا عمارت غموں نے ڈھائی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۹). اتنی ساری عمارتیں کھڑی کرنے کے باوجود ایک ایسی عمارت کو ڈھا دیا جو تاج محل اور اہرام مصر سے زیادہ قیمتی اور اہم ہوتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۴۳).

---قائم ہونا ف م ، محاورہ.
عمارت کھڑی ہونا ، کسی شے کی بنیاد پڑنا. یہی اعتزال کی اصلی بنیاد تھی جس پر آگے چل کر بڑی بڑی عمارتیں قائم ہوئیں۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۹).

---کَنی (---فت ک) امث.
عمارت کھودنا ، عمارت کھودنے کا کام. بیلچہ اور پھاوڑا اور کُدال ہر قسم کے آلات عمارت کنی سے کام لیا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۳۷۶). [عمارت + ف : کن ، کندن = کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھڑی کرنا ف م ، محاورہ.
رک : عمارت اٹھانا. صحابہ نے سلطنتوں کی بنیادیں ڈالیں اور بعد کے مسلمانوں نے ان پر عمارتیں کھڑی کر دیں۔ (۱۹۲۵ ، مجالس حسینہ ، ۱ : ۱۰۶). یہ تمام سائنسوں کے لئے پس منظر... کا کام دیتا ہے جس پر وہ اپنے مطالعہ کی عمارت کھڑی کرتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۸۰).

---کھڑی ہونا محاورہ.
عمارت تعمیر ہونا ، کسی چیز کا قائم ہونا.

ہشیار ہو مغرور جہاں ہے تہ و بالا
بیٹھے گی یہ لا کھوں کی عمارت جو کھڑی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷۵). نظام اعصاب کے مطالعہ کی بنیاد پر نفسیات کی جو عمارت کھڑی ہوتی ہے وہ منہدم ہو جاتی ہے۔ (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۹).

ـــــ گر (ـــــ فت گ) امذ.
معمار ، راج ، مکان وغیرہ بنانے والا.

ترا وجود سراپا تجلی افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۴۲). اپولو ڈوروس ... عہد ماضی کے اکابر عمارت گروں میں سے ایک ہے. (۱۹۵۹ ، مقدمہ تاریخ سائنس ، ۱ : ۵۸۸). [عمارت + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گری (ـــــ فت گ) امث.
تعمیر کا کام ، مکان وغیرہ بنانے کا کام ، عمارت بنانا.

گئے لوگ سارے لے فرمان بری
کرے ہر طرف جا عمارت گری

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۰۳). چارلس بلانک نے عمارت گری کی بحث میں بعد کی عظمت سطح کی سادگی اور خط کے تسلسل کو جلال کے لوازم جانا ہے. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۶۳). [عمارت گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عِمارَتی (کس ع ، فت ر) امث.
عمارت کا ، عمارت سے متعلق. جامع مسجد دہلی کے خالص عمارتی حسن کی شان بہت کم کسی عمارت میں پائی گئی ہے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۳). [عمارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ گز (ـــــ فت گ) امذ.
معماری گز ، معماروں کا مروجہ قدیم گز جو انگریزی گز سے بقدر چار انچ چھوٹا یعنی ۳۲ انچ کا ہوتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۳۲). [عمارتی + گز (رک)].

ـــــ لکڑی (ـــــ فت ل ، سک ک) امث.
وہ خاص قسم کی لکڑی جو عمارت بنانے میں استعمال کی جاتی ہے. عمارتی لکڑی کا جو ذخیرہ تھا سارا بہہ گیا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۲۹). ان دنوں میں نے یہ دستور بنا لیا تھا کہ جہاں کہیں اینٹوں کے ڈھیر اور عمارتی لکڑی دیکھتا بارہا مالک سے پوچھے بغیر اٹھا لاتا. (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۳۰). [عمارتی + لکڑی (رک)].

عَمارَہ (فت ع ، ر) امذ.
قدیم زمانۂ عرب میں قریش کا ایک عہدہ یا کام جس میں کعبے کی خدمت گزاری اور دربانی شامل تھی. زمانہ جاہلیت میں قریش کے بزرگی کے یہ کام تھے یعنی سقایہ ، عمارہ ، عقاب ، رکادہ ، سدانہ ، حجابہ. (۱۹۶۲ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۵۳۳). [ع].

عَمّاری (فت ع ، شد م) امث.
ہاتھی یا اونٹ پر سواریوں کے بیٹھنے کا چھتری دار کٹہرا ، اونٹ کا محمل ، ہودج.

مخمل جڑت کی عماری گنبھیر
کرایا ترت مستعد بے نظیر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۳).

کہ جس دن اس پہ عماری تو باندھ کر ہو سوار
تو گویا برجِ حمل میں ہے آفتابِ منیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۷۵). جہاں پناہ ایک جڑاؤ عماری میں سوار ہوئے . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۱).

عماری سے اتر کر قافلہ کس جوش میں پہونچیں
لیئے پیراہنِ خونیں عزیزِ عرشِ پیمائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۶). عرب و عجم میں کون ہے جو ان کی عظمت و رفعت سے واقف نہیں ، مگر یہ عظمت و رفعت عماری ، کناری ، نوبت نقارے ماہی مراتب کی احسان مند نہیں ، یہ اخلاص اور کردار کا حاصل ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۷۳). [ع].

عُمّال (ضم ع ، شد م) امذ.
حاکم ، والی ، جس کے سپرد کسی علاقے کا مُلکی و مالی انتظام ہو. عُمال عثمانیہ کو معزول فرمایا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۱). زکوٰۃ کا حکم اسی سال نازل ہوا اور تحصیل زکوٰۃ کے لیے عمال قبائل میں مقرر ہوئے . (۱۹۱۱ ، سیرت النبیؐ ، ۱ : ۵۱۸). سمجھ لے کہ تو چشمہ ہے! تیرے نائب تیرے عمال تیرے عہدے دار نہریں ہیں یاد رکھ ، اگر چشمہ صاف ہو گا تو نہریں بھی صاف ہوں گی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۱). [عامل (رک) کی جمع].

عُمّالان (ضم ع ، شد م) امذ.
عُمال (رک) کی جمع ، والیان ، بہت سے حاکم. عمالان اسلام نے عراق عرب کے اضلاع میں وہاں کے باشندوں کو عہدنامے لکھے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۳). [عمال (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

عَمالَہ (فت ع ، ل) امذ.
تنخواہ کے علاوہ کچھ معاوضہ ، بھتّہ ، الاونس. امیر کو تنخواہ کے علاوہ انتظامی الاونس (عمالۃ) ملتے تھے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۳). [ع : عمالۃ].

عَمالِقہ (فت ع ، کس ل) امذ.
ایک عرب قوم جو عمالق کی اولاد سمجھی جاتی ہے اس کا ذکر توریت میں آتا ہے کہ مینار بابل کے واقعہ کے موقع پر خدا نے انہیں عربی زبان سکھائی تھی. فرعون مصر اس قوم سے خیال کیا جاتا ہے یہ نہایت قدیم عرب قوم خیال کی جاتی ہے. حضرت موسےٰ نے ان کو تباہ کرنے کے لئے فوج بھیجی تھی . انکی خانہ جنگیاں ایک زمانہ دراز تک قائم رہیں اور توریت میں برابر جزیرہ نمائے سینا کی اقوام عمالقہ اور مدیانیہ اور سائنین عربستان کا ذکر ہے . (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۸۷). یہ سرزمین قدیم الایام میں عمالقہ کی تھی ، جو دنیا کی ایک بہت ہی پرانی قوم تھی. (۱۹۱۷ ، جوبائے حق ، ۱ : ۹۲). [ع].

عَمالِیق (فت ع ، ی مع) امذ ، ج.
عمالقہ قوم سے تعلق رکھنے والے لوگ. بنی اسرائیل ... کو حکم ہوا تھا کہ ارض مقدس میں جاؤ ... وہاں جو کافر عمالیق رہتے ہیں ان سے جنگ کر کے ان کو نکال دو. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، مولانا فتح محمد جالندھری ، ۲۲ : ۳).

عِمَام (کس ع ، شد م) امذ.
پگڑیاں. مرزا کوکہ نے بعض ارباب عمام اور اصحاب گوشہ نشین کا شکوہ کیا ہے ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰۷) ۔ [عمامہ (رک) کی جمع]۔

عِمَامَہ (کس نیز فت ع ، نیز شد م ، فت م) امذ.
۱. پگڑی ، ایک وضع کی پگڑی جو عالموں زاہدوں صوفیوں سے مخصوص ہے ۔

تیجا ہونج عمامہ تحفہ اتھا
جو دیکھ نہارے کوں او طرفہ اتھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۲)۔

سر پہ عمامۂ شعر مرداں
ہاتھ میں اپنے باپ کے دنداں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵)۔ میرے حضور سر سے عمامہ اتارا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۷)۔ امام صاحب کی عمر ستر سال سے کچھ زیادہ ہی تھی ، سر منڈا ہوا ... سبز عمامہ سر پر ، لال تسبیح ہاتھ میں۔ (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۵۷)۔ نانا جان کو ایک لانبی حیدرآبادی شیروانی ، پاجامے اور عمامے میں ملبوس دیکھا ۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۹۷)۔ ۲. خود ، مغفر (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [ع]۔

---اُچھالنا / اُوچھالنا محاورہ.
پگڑی اُچھالنا ، عزت اُتارنا ، ذلیل کرنا.

رندوں کا دور دور ہے جا کر چھپے کہیں
کوئی نہ شیخ جی کا عمامہ اوچھالدے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۶)۔

---اُچھلنا محاورہ.
پگڑی اچھلنا ، ذلیل ہونا ، بے عزت ہونا.

گر یہی مستوں کا اے ساقی عروج نشہ ہے
ایک دن عمامہ اچھلے گا سر افلاک کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۱)۔

ہماری بزم عشرت میں کبھی گر دور چلتا ہے
تو کیسے رند ، زاہد کا بھی عمامہ اچھلتا ہے

(۱۹۰۱ ، دیوان حبیب ، ۲۵۸)۔

---باز صف.
ریاکار مولوی یا عمامہ سے کھیلنے والا ، مراد : صوفی ، زاہد ، شیخ ، واعظ. اپنا کام چھوڑ کر مخالف جماعت کی کالیوں کو بھی زبان میں نہ لائیں گے وہ خیال بھی نہ کریں گے کہ یہ لمبی داڑھیوں والے عمامہ باز کیا کہہ رہے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱ : ۹۰۹)۔

عمامے باز جو یہ کشتی کھیلنے والے ہیں
جہاں میں جیسے ہیں ذی اقتدار دیکھ چکے

(۱۸۸۲ ، دیوان زکی ، ۹ : ۱۰۸)۔ [عمامہ + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا]۔

---باندھنا محاورہ.
پگڑی باندھنا ، دستار لپیٹنا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عمرو ہے تو حضرت علی نے عرض کی ہاں میں جانتا ہوں کہ یہ عمرو ہے تلوار عنایت کی سر پر عمامہ باندھا ۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹۲)۔

---بَنْد (ـــفت ب ، سک ن) صف.
۱. (کنایۃً) سپاہی ، فوجی . بہادر اپنے مورچوں میں ہوشیار رہتے تھے عمامے بند باوہ گویوں کے اختلاط سے شہر کو باز رکھتے تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳۳)۔ ۲. رک : عمامہ باز. عمامہ بندوں نے کہا کہ برہنگی شرع کے خلاف ہے اور اس لیے صاحب عقل و تمیز کا کوئی عذر مسموع نہیں۔ (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد (نگار ، ستمبر ، ۱۹۸۹ع ، ۱۲))۔ [عمامہ + ف : بند ، بستن ـ بندھنا]۔

---دار صف.
رک : عمامہ باز. امام صاحب نے ... ان لوگوں کی نسبت لکھا ہے جو جُبّہ و عمامہ دار ہیں۔ (۱۸۹۰ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۲۰) ۔ [عمامہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

عُمّان (ضم ع ، شد م) امذ.
یمن کے ایک شہر کا نام ، اُردن کے دارالخلافہ کا نام ، عرب کا جنوبی ساحل جو مسقط سے عدن تک پھیلا ہوا ہے۔

کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے
مگر جگ میں عمان ثانی اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵)۔

خوبی کے گہر کا سینہ عماں
تھے اس میں حباب سے دو پستاں

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۱۹)۔

موج کا ہر کنایہ طوفاں پر
مارے چشمک حباب عماں پر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱) ۔ قطرۂ بے حقیقت دریائے عماں کی توصیف کر سکے وہم و خیال ہے۔ (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۲۸)۔

اور بھی ہے اک سمندر روز و شب سرگرم جوش
جس کے آگے ہیچ ہے عماں و قلزم کا خروش

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۰۸)۔

نہ ہوگا وصل گر جاں بھی کھنچ آئے چشم گریاں تک
بہت چولے بدلتے ہیں ابھی قطرے کو عماں تک

(۱۹۶۰ ، آتش خنداں ، ۱۵۶)۔ [ع]۔

عُمّانی (ضم ع ، شد م) امذ.
قیمتی موتی ، مرواریدکی ایک قسم جو عمان سے دستیاب ہوتی ہے. مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... عُمّانی ، زجاجی ، حبسی ۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹) . عمانی ، جو عمان سے دستیاب ہوتے ہیں ۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸)۔ [عمان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عَمَاء (فت ع) امذ.
۱. بلند اور رقیق بادل نیز (کنایۃً) گمراہی ، اندھاپن.

آستین جامہ زیب کی ہے عماہ
ورنہ راحت ہے اس کی پیشانی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۸۹). اور عماہ کے لغوی معانی ابر رقیق کے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۱). ۲. (تصوف) **حقیقت الحقائق جو موصوف بالحقیہ و الحلقیہ نہیں ہوتی اور یہ مرتبہ ذاتی ہے**. اس کا نام جمیع الجمع ہے اور اسی کو حقیقۃ الحقائق اور عماہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۱۳). [ع].

عَمائِد (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
قوم کے سردار، معززین شہر ، بڑے لوگ ، معزز ہستیاں. اور اکثر عمائد و روسائے ہاں ہیت ... فساد برپا ہو. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ، ۳۳۵). بیشک معلوم ہوتا ہے کہ عمائد وقت سے ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۷۷). ایک شب صحبت میں عمائد زیادہ تعداد میں موجود تھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۴۲). ہفتے میں ایک روز محفل سماع فرماتے تھے اس میں شہر کے اکثر عمائد و مشائخ جمع ہوتے تھے. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی ، ۳۲). [ع : عمید کی جمع].

عَمائِدِین (فت ع ، کس ء ، ی مج) امذ ؛ ج.
عمائد (رک) کی جمع. مصارف مسجد کے لیے چندہ جمع کرنے نکل جاتے اور شہر کے عمائدین سے ایک معقول رقم فراہم کر کے لوٹتے. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہرین ، ۸۳). ادب کے عمائدین اس کو مداخلت بیجا تصور فرمائیں گے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۷). [عمائد (رک) کی جمع].

عَمائِم (فت ع ، کس ع) امذ ؛ ج.
پگڑیاں ، دستار.

خانۂ دل میں وہ اک بزم ہیں قائم کرتے
منعقد مجلس اربابِ عمائم کرتے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۵). مجھے معلوم ہے کہ ان حضرات عمائم میں سے کئی افراد کا علم اتنا بھی نہیں ہے کہ پڑھے لکھوں میں شمار ہو سکیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۸ : ۱۰). [عمامہ (رک) کی جمع].

عَمایَت (فت ع ، فت ی) امث.
گمراہی ، اندھاپن. ایسے علوم نہ تو قلب سے غفلت کی کائی دور کر سکتے ہیں نہ آنکھوں سے عمایت کے پردے. (۱۹۲۷ ، استبداد ، ۱۶). [ع].

عَمَد (فت ع ، م) امذ.
ستون ، کھمبا ، تھم.

جو سقف بے عمد ہو نہیں اس کا اعتماد
کس خانماں خراب لے کی آسماں کی طرح

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۸۱). حکیم بزرگ دانش نے ایک عمد چوبی نہایت وسیع تیار کیا اور اس پر تھوڑا سا سامان خورد و نوش رکھ کے ... سوار کیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۷۷). ۲. (تصوف) **روح و قلب و نفس عالم ؛ حقیقت ایمان کامل.**

اور چار عمد ہیں یاد رکھ اے غمگین
اون کا ہے عمد اسم لیکن پنہاں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۱). یہ ایسے عمد کی طرف اشارہ ہے جو نہیں دکھائی دیتا ہے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۰). [ع].

ـــ مَعْنَوِیَّہ (ـــ فت م ، سک ع ، فت ن ، کس و ، شد ی بفت) امذ. (تصوف) **اس چیز کو کہتے ہیں جس سے تمام آسمانوں کا ہے ... اور یہی حقیقت ایمان کامل کی ہے اس کو سوائے حق کے اور کوئی نہیں پہچان سکتا ہے** (مصباح التعرف). [عمد + معنوی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

عَمْد (فت ع سک نیز فت م) امذ.
۱. **قصد ، ارادہ ، نیت ، عزم.**

نفرین بے شمار ہے اس عمد و سہو پر
گر ایک میں صواب کروں سو خطا کروں

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۵۳). ایک نماز سنت کے ترک عمد کی تلافی کی شاید آخر عمر تک کوشش کرتے رہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۹۷). یہ میرا فعل عمد نہ تھا. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۳۸). [ع].

عَمْداً (فت ع ، سک نیز فت م ، تن د بفت) م ف.
جان بوجھ کر ، دانستہ ، قصداً بالارادۃ.

غصے میں تیرے ہم نے بڑا لطف اٹھایا
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۲). ہم اس راز سے واقف ہیں عمداً تجاہل کیا تاکہ آنکھ کا لحاظ باقی رہے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۸). میں نے عمداً اس کا ارتکاب کیا. (۱۹۳۰ ، کاروان خیال ، ۸۹). میں عمداً آپ کے ہاں نہیں آتا تھا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ آپ شک کریں گے کہ میں آپ کی مخبری کر رہا ہوں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۰۱). [عمد + اً ، لاحقۂ تمیز].

عُمْدانَہ (ضم ع ، سک م ، فت ن) م ف.
شان کے ساتھ ، عزت و احترام کے ساتھ (ماخوذ : پلیٹس). [عمدہ (بحذف ہ) + انہ ، لاحقۂ تمیز].

عُمْداہَٹ (ضم ع ، سک م ، فت ہ) امث.
عمدگی ، خوبی ، بھلائی. شہر کے لوگوں کا عمداہٹ و حسن اور بازار کی رونق دیکھ کے دل انھو کا نہ ہوتا تھا کہ کسی اور جگہ جائے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲). [عمدہ (بحذف ہ) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

عُمْدَگی (ضم ع ، سک م ، فت د) امث.
۱. **خوبی ، بھلائی ، اچھائی.** اس لولو کی صفائی ، عمدگی اور اصلیت کے متعلق کیا رائے ہے. (۱۸۹۷ ، زبان داغ ، ۳۸). کھانا عمدگی سے کھایا. (۱۹۰۷ ، سفرنامہ ہندوستان ، ۸). مترجم کا مطالعہ جتنا وسیع ہو گا اس کے کام میں اتنی ہی عمدگی

پیدا ہو جائیں گی۔ (۱۹۸۳ ، روایت اور فن (ترجمہ) ، ۹۰)۔ ۲. جوہر وصف۔ میری جان تمہاری عمدگیاں اور دلفریب حمیدہ صفتیں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۶۶)۔ ۳. فضیلت ، مرتبہ ، بزرگی ، عہدے کی حالت و نوعیت۔

فقر کے عالم میں بھی اپنی وہی ہے عمدگی
مہر کرنہ چاہیے کاسہ سر فغفور کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷)۔

عمدگی کا سب کی ایک ایک دور ہے
آدمیت بھی سو وہ کچھ اور ہے
(؟ ، چہار چمن ، رنگین ، ۲ : ۲۲۷)۔ ۴. اچھا ، بہتر ، خوب۔

ہوا ہے عمدگی سودا تمہاری زلفِ شبگوں کا
بنا ہے غنچۂ سوسن ہر اک قطرہ مرے خون کا
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۳۰)۔ [عمدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

عُمْدَہ (ضم ع ، سکن م ، فت د) صف (مرکبات میں عمدۃ)۔
۱. اچھا ، خوب ، قابل تعریف ، نفیس۔ ان کے ہاتھوں میں چند ظرف عمدہ ہیں کہ میں نے ایسے ظرف نہیں دیکھے۔ (۱۸۸۷ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۸۰)۔

بڑا افسوس بیکاری میں کھوئی عمر پروین نے
اسی دنیا میں آ کے کوئی عمدہ کام کرنا تھا
(۱۹۰۳ ، دیوان پروین ، ۱۳۰)۔ اللہ تعالیٰ ... نے حکم فرمایا کہ : اپنے رب کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلاؤ۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۲)۔ ۲. سردار ، مالک ، صاحب ثروت ، ذی مرتبہ ، جس پر تکیہ کیا جا سکے ، جس کا سہارا لیا جائے۔ بلا بہانہ نہ کر اور لا اوس کا سر ، تا یزید و ابن زیاد آگے عمدہ کہلانے اور آبرو پانے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷)۔ سب عمدہ امیر وزیر کے پاس آئے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰)۔

عمدوں کی غلامیں
شہزادوں کی ہیں مائیں
(۱۹۰۲ ، خواب راحت ، ۲۰)۔ عمدہ ، عربی زبان میں سردار ، امیر اور سربرآوردہ آدمی کے لیے ... استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۶۳)۔ ۳. مالدار ، امیر ، دولت مند۔

کی ہو ہیں جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
اس کی تو اذیت بڑی آفت جاں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۳۹۳)۔

کتنے پھرتے ہیں باہر خوباں کو اپنے سنگ لے
سب شاد ہو رہے ہیں عمدہ غریب کنگلے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷۱)۔ ۴. شریف۔

ایک لگا لے جو اک عمدہ کو بھوک
تو اسے کیا کچھ طرف جانیں گے لوگ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳)۔ ۵. اول درجے کا ، اعلیٰ قسم کا۔ وہ ایک عظیم الشان عمدہ بیری کا درخت ہے۔ (۱۸۸۸ ، خیابان آفرینش ، ۲۰)۔ [ع]۔

—اَلْمُلْک (—ضم ہ ، غیرا۔ سکن ل ، ضم م ، سکن ل) امذ۔
ملک کا ستون ؛ عہد مغلیہ کا ایک خطاب جو اعلیٰ ملکی عہدہ داروں کو دیا جاتا تھا (فرہنگ آصفیہ)۔ [عمدۃ + رک : ال (۱) + مُلک (رک)]۔

—رُوزْگار کس اضا (—سو مع ، سکن ز) امذ۔
۱. جو اچھے روزگار یا اچھی ملازمت پر لگا ہو ؛ مراد : اپنے زمانے کا امیر اور رئیس۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد اجمیر میں عمدۂ روزگار ہے۔ (۱۹۱۵ ، شجرات طیبات ، ۲۳۲)۔ نجیبی نارائن کے ہوتے عمدہ روزگار تھے۔ (۱۸۶۸ ، چار گلشن ، عبادت بریلوی ، ۱۷)۔ [عمدہ + روزگار (رک)]۔

—زادَگی (—سکن د) امث۔
امیر گھرانے سے متعلق ہونا ، امیری۔ میں نے کہا حضرت میں کیا جانوں عمدہ زادگی کسے کہتے ہیں ، مفلس محتاج اس قطع سے پھرتا ہوں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۲)۔ [عمدہ + ف : زاد ، زادن - جننا + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

—زادَہ (—فت د) صف۔
سردار کا بیٹا ، شریف کی اولاد ، عہدے دار کی اولاد۔ دیکھا کہ شہزادے کے ساتھ وزیر زادے اور امیر زادے اور بعضے عمدہ زادے پڑھنے لکھنے میں مشغول ہیں۔ (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۷۳)۔ وزیر نے عرض کی شہریار بیشک یہ جوان عمدہ زادہ ہے۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹)۔ [عمدہ + زادہ (رک)]۔

—یِ عُمْدَہ م ف۔
نہایت ہی اچھا ، نفیس سے نفیس ، اول درجے کا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

—عُمْدَہ (—ضم ع ، سکن م ، فت د) صف۔
اچھا اچھا ، سب میں منتخب ، مزیدار۔ حقیقت میں بھی عمدہ عمدہ فن وہاں ایجاد ہوئے ہیں۔ (۱۸۷۱ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۷)۔ تین دن تک انہیں عمدہ عمدہ کھانے کھلائے گئے۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۷)۔ [عمدہ + عمدہ (رک)]۔

عَمْدی (فت ع ، م) امث۔
ارادی ، بالقصد۔ اس میں شک نہیں کہ انتخابی توجہ اور عمدی ارادے اس انتخاب کی مخصوص مثالیں ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۳۰۵)۔ [عمد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

عُمْدِیَّت (ضم ع ، سکن م ، کس د ، شد ی بفت) صف۔
عمدہ ہونا ، عمدگی ، خوبی ، نفاست ، اچھائی ؛ اچھا ہونا ، خوبی والا ہونا ، بہتری۔ اس فن کی عمدیت بیان سے خارج ہے۔ (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۴۳)۔ [عمدہ (بحذف ہ) + یت ، لاحقۂ صفت]۔

عَمْر (فت ع ، سکن نیز فت م) امذ۔
۱. مباحث و مسائل کے سمجھنے ، سمجھانے کے لیے ایک فرضی نام جو زید اور بکر کی طرح فلاں شخص کی جگہ مستعمل ہے۔ زید و عمر ۱ دن میں اور زید و بکر ۲ دن میں اور عمر و بکر ۶ دن میں ایک کام کو پورا کر لیتے ہیں۔ (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۳۰۵)۔

اگر بکر جس میں کوئی ناقابلیت قانونی نہیں بلا شرکت زید و عمر قائم مقامی ہو سکتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، قانون معیاد سماعت سرکار عالی ، ۵۰)۔ ۳. داستان امیر حمزہ کا ایک کردار ؛ (مجازاً) انتہائی چالاک و ہوشیار شخص۔ آپ نے شربت پی کر چاہا کہ ایک قطرہ عمر کے منہ میں بھی ڈالیں تو انگوٹھی عمر کے منہ سے نکل آئی۔ (۱۸۰۱ ، داستان امیر حمزہ ، ۲۶)۔

کروں ان کی چالاکیاں کیا بیاں
عمر کو سکھاتی ہیں عیاریاں

(۱۸۵۰ ، مثنوی جلوۂ اختر ، بیخود ، ۱۵)۔ [عُمَر]۔

عُمَر (ضم ع ، فت م) امذ۔
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ کا نام۔

اس بعد کی حضرت عمرؓ
اسکے پیچھے عثمانؓ کر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۰۶)۔

بوبکرؓ کہیں جیسے ہیں صدیق
دوسرے عادل عمرؓ ہے تحقیق

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۱)۔ الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے غلبۂ اسلام شروع ہوا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۵۱)۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ اور دیگر اصحاب کبار میں سے ایک نے بھی آپ کی صداقت و راستی کی حقیقت کو ظاہری آیات و معجزات کی روشنی میں تلاش نہیں کیا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴) حضرت عمرؓ نے پوچھا ... کہو کیا بات ہے؟ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۸)۔ [عُمَر]۔

عُمْر (ضم ع ، سک م) امث۔
زندگی کی ابتدا سے لے کر انتہا تک کا یا کسی درمیانی منزل تک کا زمانہ۔ تیری عمر میں ایک سال بھی تیرے ہاتھ نہیں آیا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۱۲۹)۔

جس عمر کوں توں ہو جانتا ہے
ہور اس کی بہا پچھانتا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۷)۔

گناہ ناشتہ کیا اوں سبھی عمر
کہی اوس کوں رب ایک بوجھوں ہوں میں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۹۹)۔ بڑی عمر کا شخص بیٹھا ہو۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱)۔ آئیے اس بے مثل عدیم النظیر فرد کامل اور نابغہ دہر کی عمر کے آخری حصے کا جائزہ لیں۔ (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۷۵)۔ انہوں نے بہ تکلیف ساری عمر چھپائے رکھی۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۹۳)۔ ۲. عرصہ ، مدت۔

اک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیش عشق
رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۰۱)۔ اور نہیں کچھ نہیں تو مربے اور اچار لے آتے ، اچاروں کی عمریں بتاتے۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ / ستمبر ، ۱۲)۔ ۳. زمانہ ، عہد۔ ہماری عمر میں ایسی بات کبھی نہیں ہوئی۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۲۲)۔ ۴. (تصوف) ظہور حیات ، حقیقت روحی اور تجلیات صفاتی جو سالک کے دل پر روشن ہو۔ (مصباح التعرف ، ۱۸۱)۔ [ع]۔

--- **اَبَد** کس اضا (ـــــ فت ا ، ب) امث۔
دوامی زندگی ، حیات دائمی ، ہمیشہ کی زندگی۔

اے سرو آہستہ قد سوبا ہے تت دیدہ عاشقاں
قرباں کیا ہوں تجھ پہ میں عمر ابد کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، کـ ، ۱۶۵)

مزہ تو یہ ہے کہ آزاد ہو کے صبر کرے
خضر کو رشتۂ عمر ابد کمند ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۳)۔

گوش دل سے سن شہیدان محبت کی صدا
مبتلۂ عمر ابد ہوتا ہے پامال فراق

(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۵)۔ [عمر + اَبَد (رک)]۔

--- **الکَذُوبِ قَصِیر** کہاوت۔
جھوٹے کی عمر تھوڑی ہوتی ہے (جامع الامثال)۔

--- **آخر ہونا** عاورہ۔
عمر ختم ہونا ، زندگی تمام ہونا ، زندگی گزرنا۔

حشر میں بھی وعدۂ فردا وفا ہو یا نہ ہو
عمر تو آخر ہوئی اپنی تری تاخیر میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۳)۔

--- **آنا** عاورہ۔
زندگی کی خاص مدت گزر جانا ، سن و سال ہونا۔

قدم تک آ کے کہہ دی زلف نے یہ سرگزشت اپنی
جب اتنی عمر آ جاتی تو اک عذا لکھتا ہے

(۱۹۰۵ ، گلکدۂ عزیز ، ۸۵)۔ میری پچاس سال کی عمر آئی مگر اس سے پہلے کبھی میں نے ایسی بات نہیں سنی۔ (۱۹۰۹ ، بہادر شاہ کا مقدمہ ، ۳)۔

--- **برابر کی لکھا لانا** عاورہ۔
(عو) دو ہم عمر آدمیوں کے ایک ساتھ مر جانے کے موقع پر بولتے ہیں ، موت و حیات میں ساتھ دینے والا ہونا۔

عمر کیا دونوں برابر کی لکھا لائے تھے
یار جب تک رہا عشرت کا زمانہ ٹھہرا

(۱۸۶۸ ، رشک (نوراللغات))۔

--- **بَرباد کَرنا** عاورہ۔
عمر ضائع کرنا ، زندگی تباہ کرنا۔

مستقبل و ماضی پہ نہ رکھ اپنا مدار
خوش رہ کے گزار عمر برباد نہ کر

(۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۹۸)۔

--- **بڑی ہو** فقرہ۔
خدا زندگی طویل عطا فرمائے ، عمر زیادہ ہو۔

تیرے ستم کی عمر بڑی ہو خدا کرے
اس نے تو خوف چرخ دلوں سے مٹا دیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸)۔

---بڑی ہے فقرہ.
کسی کے متعلق گفتگو ہو رہی ہو اور وہ اسی وقت آ جائے تو ایسے موقع پر یہ فقرہ کہتے ہیں.

تھے ذکر درازی کے تری ہجر کی شب کے
کیا پہنچی شتاب آکے تری عمر بڑی ہے
(۱۸۰۳ ، قائز دہلوی ، د ، ۲۸۶).

---بَسَر کرنا محاورہ.
عمر کاٹنا ، جوں توں کر کے دن پورے کرنا ، عمر گزارنا ، عمر کو انجام پر پہنچانا.

کیا غرض تھی طرفِ دیر و حرم کیوں جاتے
اوس کے کوچے میں بس عمر بسر کرنا تھا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶).

---بَسَر ہونا محاورہ.
زندگی کٹنا ، زندگی کے دن پورے ہونا.
ہوئی زلف کی یاد میں عمر بسر کبھو کیوں نہ ہو نامہ سیاہی کا ڈر
ہے تیرگی گور کی پیشِ نظر مجھے یاد سوادِ ختن نہ رہا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۳). ارمان یہ تھا کہ موت سے پہلے ایک دفعہ بیٹے کی صورت دیکھ لوں عمر اسی امید میں بسر ہو گئی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالہ زار ، ۸).

---بَہ پایاں رَسیدَہ (---فت ب ، ر ، ی مع ، فت د) صف.
زندگی کے آخری دور میں پہنچا ہوا ، انتہائی عمر پر پہونچا ہوا ، بہت بوڑھا.

اے اہلِ بزم مجکوں اٹھاؤ نہ بزم سے
شمعِ سحر ہوں عمر بپایاں رسیدہ ہوں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۱). [عمر + بہ (حرفِ جار) + پایاں (رک) + ف : رسیدہ ، رسیدن - پہنچنا].

---بیتنا محاورہ.
عمر کٹنا ، عمر گزرنا ، زندگی کے دن دھیرے دھیرے ختم ہونا. عمریں اسی طرح بیتی سانس نکل گیا. (۱۹۰۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳).

مری عمر بیتی چلی جا رہی ہے
دو گھڑیوں کی چھاؤں ڈھلی جا رہی ہے
(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۳۷).

---بَھر م ف.
ساری زندگی ، تابہ حیات ، تمام عمر.

جابجا سبزہ تماشا باغ اور معشوق و مئے
خضر نے بھی عمر بھر دیکھا نہیں دلّی شہر
(۱۷۷۰ ، شا کرناجی ، د ، ۹۹).

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
مر گئے پر دیکھیے دکھلائیں کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۶۰).

دیکھو تو لیسی ہیں یہ جادو نظر
تو جنہیں دیکھا ہی کرے عمر بھر
(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۳۰). اور اب ... اب میرا بھائی کہیں نہیں ملے گا ، عمر بھر ڈھونڈتا پھروں تب بھی اسے نہ پا سکوں گا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۹۶).

---بَھر کو گیا فقرہ.
ہمیشہ کے لیے خراب ہوا ، پوری زندگی کے لیے بیکار ہو گیا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---بَھر کی روٹیاں سیدھی کَر لینا محاورہ.
ساری زندگی کے خرچ کے لائق کما لینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---بَھر کی کَمائی امث.
عمر بھر کا حاصل ، ساری عمر کی آمدنی.

لے چلے ہو دلِ پُر ارماں کو
عمر بھر کی یہی کمائی ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۰).

---بَھر کے دُکھیا نام چین سُکھ کہاوت.
اچھے نام رکھنے سے برائی اور نحوست دور نہیں ہوتی ؛ اچھے نام سے کہیں عیب دور ہوتا ہے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بَھر یاد رَکھنا محاورہ.
تمام عمر نہ بھولنا ، ہمیشہ یاد رہنا ، ساری زندگی نہ بھلانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بَھر یاد رَہنا محاورہ.
ہمیشہ یاد رہنا ، تمام عمر نہ بھولنا ، زندگی بھر نہ بھولنا.

چٹکیاں لے کے کیا غیرتِ سوسن تن زار
عمر بھر یاد رہے گا یہ تمہارا اخلاص
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---پَٹّا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
ساری زندگی کا عہد نامہ یا ٹھیکہ ، ہمیشہ جیتے رہنے کا اقرار نامہ یا سامان.

لائے تھے ہم تو عمر پٹّا یاں لکھا ، ولے
جب سیاہی پر سفیدی پڑی تب خبر پڑی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۰). چار دن کی زندگی کے لئے عمر پٹّا لکھانے والا سوت کیا کرو گے. (۱۹۰۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۱۰). عمر پٹے میں تنخواہ کیسی ، بس روٹی کپڑا. (۱۹۸۶ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۰۹). اف : لکھنا ، لکھانا ، لکھوانا. [عمر + پٹّا (رک)].

---پڑی ہے فقرہ.
بہت زندگی باقی ہے ، بہت وقت پڑا ہے ، بہت زمانہ باقی ہے.

اک عمر پڑی ہے صبر بھی کرلیں گے
اس وقت تو جی کھول کے رو لینے دے
(۱۹۲۹ ، مشعل ، ۱۲۷).

--- پَنْج روزَہ کس صف (---فت پ ، سک ن ، سک ج ، و مج ، فت ز) امث.
بہت مختصر زندگی ، ناپائدار زندگی ، چند روز کی عمر. (نوراللغات).
[عمر + پنج (رک) + روز + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- پُوری ہونا محاورہ.
موت کا وقت آنا ، موت قریب ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- پَیَمْبَری کس صف (---فت پ ، ی ، سک م ، فت ب) امث.
چالیس برس کی عمر. کوئی چالیس سال کا ہوتا ہے تو محاورے میں کہتے ہیں کہ لو میاں اب تمہاری عمر پیمبری شروع ہو گئی. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۴ ، اگست ، ۳). [عمر + پیمبری (رک)].

--- تَلْخ ہونا محاورہ.
زندگی بے مزہ ہونا ، زندگی بے لطف ہونا ، زندگی کا ناخوشگوار ہونا.
غم حشر و رنج دنیا نہ حبیب دل سے جاتا
مری عمر تلخ ہوتی جو نہ بادہ خوار ہوتا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۴۱).

--- تَمام کَرْ دینا محاورہ.
زندگی گزار دینا ، جیون بتا دینا. واقعۂ کربلا کے بیان میں اپنی عمریں تمام کر دی ہیں. (۱۸۹۲ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵).

--- تیر کَرْنا محاورہ.
برے حالوں زندگی گزارنا ، زندگی کے دن پورے کرنا. بس کیا وہاں عمر تیر کرنا ہے دو چار روز رہ کر دیکھ بھال کر اپنے گھر چلے آئیں گے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۲۲).

--- ٹیر کَرْنا محاورہ.
رک : عمر تیر کرنا. مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیوبو ! یوں تو عمر ٹیر کر دینے کے واسطے کوئی کام ایسا نہیں کہ وہ آدمی کی عمر پوری نہ کرے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۰۹).

--- ٹیر ہونا محاورہ.
زندگی گزرنا ، زندگی کے دن ختم ہو جانا. پیاری بہوؤں عمر ٹیر ہوگئی اور کچھ دن باقی ہیں جب تک سانس موجود ہے دل سے یہی دعا نکلے گی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۴۱).

--- جاوِداں کس صف (---کس و) امث.
ہمیشہ رہنے والی زندگی ، کبھی نہ ختم ہونے والی عمر.
اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگہ تیز کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱).
وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناسِ خلق اے خضر
نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷).
عبث ہے موت کی میعاد انتظار میں طول
نہیں تو آرزوئے عمر جاوداں تو کریں
(۱۹۲۷ ، نقوش مانی ، ۲۰۸). اللہ نے انسان کو بڑی مختصر عمر عطا کی ہے ، اگر خدا اسے عمر جاوداں عطا کرتا تو انسان اس سے بھی زیادہ ذوق و شوق کا مظاہرہ کرتا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۶۲). [عمر + جاوداں (رک)].

--- جاوِید کس صف (---ی مج) امث.
رک : عمر جاوداں.
عمر جاوید بھی ملے تو کیا
اب تو فرقت میں جان جاتی ہے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۶۵). [عمر + جاوید (رک)].

--- چَنْد روزَہ کس صف (---فت چ ، سک ن ، د ، و مج ، فت ز) امث.
رک : عمر پنج روزہ.
کٹ جائے گی عمر چند روزہ
فکریں شام و پگاہ کیا ہیں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۱). [عمر + چند (رک) + روز + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- خِضْر کس اما (---کس خ ، سک ض) امث.
حضرت خضر کی عمر ؛ (کنایۃً) طویل زندگی ، ہمیشہ کی زندگی.
چرخ سے عمر خضر مانگی تھی
جان سے کینہ خواہ نے مارا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳).
بگاڑ سکتے ہیں کیا اس کا حادثاتِ جہاں
کہ عمر خضر کی صورت ہے بے زوال گرہ
(۱۹۰۵ ، گفتار بے خود ، ۳۰۵).
پہلو میں زندگی کے ہے استادہ موت بھی
میں عمرِ خضر کو بھی نہ کیوں ایک پل کہوں
(۱۹۸۳ ، دامن یوسف ، ۱۰۱). [عمر + خضر (رک)].

--- خِضْری کس صف (---کس خ ، سک ض) امث.
حضرت خضر کی عمر سے تعلق رکھنے والی طویل زندگی ، لمبی عمر. خدا اس کو نظر بد سے بچائے اور عمر خضری عطا فرمائے. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۱۰۵). [عمر خضر + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- دَراز کس صف (---فت د) امث.
لمبی عمر ، طویل زندگی. عمر دراز اچھو دائم بدولت اچھو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶).
اس سرو قد سیں آج ہم آغوش میں ہوا
پایا ہوں پھل جہان میں عمر دراز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۳).
کاکل نہیں ہے جلوہ نما روئے یار پر
خضر طریقِ حسن کی عمر دراز ہے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۷۴). [عمر + دراز (رک)].

--- دَراز ہو فقرہ.
کسی کو دعا دیتے وقت کہتے ہیں ، خدا زندگی بہت بڑھائے ، عمر طویل عطا کرے. دیر کے بعد ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ قبلۂ عالم کی

عمر دراز ہو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷)، (ابوالفضل) اقبال بامراد ، عمر دراز ، دولت زیادہ. (۱۹۰۹ ، مخزن ، نومبر ، ۴۴).

ہو جفاؤں کی تیرے عمر دراز
یہ زمانہ تو پھر نہ آئے گا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۲).

ـــ دَوام کس صف(ـــ فت د) امث.
ہمیشہ کی زندگی ، کبھی بھی نہ ختم ہونے والی زندگی. خضر کی شخصیت ایک خاص قسم کی شخصیت ہے وہ عمر دوام کی وجہ سے زیادہ تجربہ‌کار آدمی ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، اقبال نمبر ، اکتوبر ، دسمبر ، ۹۷). [عمر + دوام (رک)].

ـــ دو روزَہ کس صف(ـــ و مع ، و مع ، فت ز) امث.
چند روز کی عمر ، تھوڑی عمر.

اس آفتابِ حسن کا گر انتظار ہے
عمر دو روزہ کو تہہ دیوار بام کاٹ

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

بشر کی عمر دو روزہ کے راز پائے سکوں
کتنا کٹھن ابدی سے ملا دئے میں نے

(۱۹۳۸ ، روح کائنات ، ۱۰۲). [عمر + دو (رک) + روز + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ڈھل جانا / ڈھلنا محاورہ.
جوانی کا زمانہ ختم ہونا. کام وہ کرو کہ نام نیک ہو اور جب عمر ڈھل جائے اور یہ رنگ بگڑ جائے تو پچھتانا نہ پڑے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۶). وقت تیزی سے گزر رہا ہے ... چودھرائن کی عمر ڈھلتی جا رہی ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۰۲).

ـــ رَسیدگی (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) امث.
پختگی عمر ، (مجازاً) بوڑھاپا ، پیری. کنپٹیوں پر عمر رسیدگی کے آثار تھے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۰). [عمر + ف : رسید (حذف ہ) ، رسیدن = پہنچنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَسیدَہ (ـــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
بوڑھا ، معمر ، زمانہ دیدہ ، عمر پر پہنچا ہوا.

طول مدت سے نہیں آتی ہے ستلے کو تمیز
نہ جا پیر فلک عمر رسیدہ ہو کر

(۱۸۵۸ ، دیوان برق ، ۱۸۲). جب تم عمر رسیدہ ہو جاؤ یہ ریشم کے لچھوں جیسے بال اس طرح چمکنے لگیں جیسے چاندی کے تار. (۱۹۶۲ ، گردش ، ...). صرف چپراسی عمر رسیدہ تھا. (۱۹۷۱ ، قطب نما ، ۱۰۶). [عمر + ف : رسیدہ ، رسیدن = پہنچنا].

ـــ رَفتَہ کس صف(ـــ فت ر ، سک ف ، فت ت) صف.
وہ زندگی جو گزر چکی ، پچھلی زندگی ، گزرا ہوا زمانہ ، بیتا ہوا وقت.

سن کے آمد آمد اوس کی قبر میں یہ حال تھا
عمر رفتہ پھر مری زیر مزار آنے کو تھی

(۱۹۰۵ ، گلزار داغ ، ۲۵۹).

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

(۱۹۴۲ ، دیوان صفی ، ۳۰).

ذرا سن داستانِ عمر رفتہ چھیڑنے والے
مجھے اب بھی پر اک ذرہ جوان معلوم ہوتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۵۷). [عمر + ف : رفتہ ، رفتن = جانا].

ـــ رَواں کس صف(ـــ فت ر) امث.
گزرتی ہوئی زندگی ، عمر جو ہر وقت و ہر لحظہ رواں ہے ، جاتی ہوئی حیات.

عمر رواں ، رواں ہے کوئی جانتا نہیں
یہ طرفہ کارواں ہے کہ جس میں درا نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۹).

ہستی میں پایہ گل ہے عمر رواں کا دریا
پھر اونچی وادیوں کے منظر اسے دکھا دے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۳۱). کہ میں نے کتابوں کی اس عرق ریزی میں عمر رواں کے بہت دن گنوائے مگر کچھ نہ پایا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۳). [عمر + رواں (رک)].

ـــ سَفَر کوتاہ فقرہ.
سفر سے جلد واپسی ہو (فرہنگ اثر).

ـــ سے اُتَرْنا / اُتَر جانا محاورہ.
جوانی کا زمانہ گزرنا ، ادھیڑ ہو جانا.

سیم تن جب عمر سے اوترا نہیں رہتا ہے مال
کم کوئی بازار میں لے ہے روپیا غیر سال

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۷). بعض عمر سے اتری ہوئی بعض بوجھ کش. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۶).

ـــ طَبْعی کس صف(ـــ فت ط ، سک ب) امث.
اصلی مدتِ حیات ، پیدائش سے موت تک کا پورا زمانہ ، کسی آدمی کے جینے کی مدت ، ذی حیات کی مدت عمر. حضرت قبلۂ عالم زبان فصیح بیان سے اس کو نامور فرما دیں کہ وہ اس کی برکت سے عمر طبعی کو پہنچے. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳). خدا اس بچارے کو عمر طبعی عطا کرے اور شہر آفات سے مصئون رکھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹۲). موت زندگی کی حرکت کا ایک مظہر ہے بلکہ زندگی کو پرمایہ بنانے ، اسے زندہ رہنے کے لائق بنانے اور عمر طبعی کو ذرا طول دینے کا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۲۹). [عمر + طبعی (رک)].

ـــ طَبیعی کس صف(ـــ فت ط ، ی مع) امث.
رک : **عمر طبعی.**

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷). مرحوم اپنی عمر طبیعی پوری کر چکے ہیں. (۱۹۰۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۵۷). ... ایک سو بیس سال کی عمر طبیعی ... کے نظریئے کا اطلاق کرنے کی بہت کوشش کی ہے. (۱۹۸۴ ، اقبال عہد آفریں ، ۲۰۵). [عمر + طبیعی (رک)].

---عَزِیز کس صف(ـــفت ع ، ی مع) صف.
پیاری زندگی.

سخن تلف ہوئی کیا مفت اپنی عمر عزیز
نہ کچھ ہنر ہمیں آیا نہ کچھ کمال آیا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۳۷).

اب نہ پلٹ کے آئے گی عمر عزیز شاد حیف
دولتِ لازوال تھی تُو نے جسے گنوا دیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹۸). آہستہ آہستہ کہتے جا رہے ہیں کہ یہ شخص جس نے جوانی پاکستان کے لیے اور عمر عزیز اس یونیورسٹی کے لیے لٹا دی. (۱۹۶۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۵۸).[عمر + عزیز (رک)].

---قَید (ـــی لین) امث.
(قانون) جیتے جی کی قید ، عمر بھر کی قید ، ساری زندگی کی قید ، حبس دوام. دیگر ساتھیوں کے خلاف مقدمۂ سازش دائر کیا گیا جس کے تحت ملزموں کو عمرقید اور سزائے موت سنائی جاسکتی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۱۱). [عمر + قید (رک)].

---قَیدی (ـــی لین) صف مذ.
دائم الحبس ، وہ شخص جسے ساری عمر کی قید کی سزا ہوئی ہو. یہی چارم عمر قیدیوں کے چہروں پر دکھائی دے گا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۴). [عمرقید + ی ، لاحقۂ صفت].

---کا پَیمانَہ لَبریز ہونا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، زندگی کا زمانہ قریب الاختتام ہونا ، بہت بوڑھا ہونا.

ساغرِ دیدۂ جاناں چھلک آئے ساقی
آج لبریز مری عمر کا پیمانہ ہوا
(۱۹۲۰ ، نقوشِ مانی ، ۹۳).

---کاٹنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، زندگی کے دن پورے کرنا ، عمر بسر کرنا.

تیرے آتش زدوں میں مثلِ شرار
عمر کاٹی ہے اضطراب کے بیچ
(۱۷۷۹ ، خواب و خیال ، ۹۱).

گیا شست سے تیر کب آئے ہاتھ
پڑی کاٹنی عمر حسرت کے ساتھ
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۴۴).

رنج و حسرت میں جدائی کا زمانہ کٹ گیا
دل اگر دیتا نہ تم کو عمر کیونکر کاٹتا
(۱۹۱۹ ، درشہوار، بیخود، ۳۲). (اپنے دوست کی) جدائی میں ساری عمر روشنی کے بغیر کاٹ دی. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۱۰۸).

---کَٹ جانا / کَٹنا محاورہ.
زندگی بسر ہونا ، زندگی گزارنا.

ہے لاکھوں طرح کی لہروں کا دل پر سلسلہ جاری
کٹی ہے ولولے ہی ردکتے عمر اس جگہ ساری
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲).

عمر تو ساری کٹی عشقِ بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۲).

دل ہے مرا کہ معرکۂ خیر و شر کوئی
اک عمر کٹ گئی ہے سوال و جواب میں
(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۳۷).

---کے دِن بَھرنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، بری بھلی طرح زندگی بتانا.

مرتا ہوں تڑپتا ہوں پڑا ہجر میں اُس بن
دن عمر کے بھرتا ہوں شب و روز میں گن گن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۹).

---کَھپانا محاورہ.
کسی مقصد یا کام کے لیے زندگی بسر کرنا ، کسی لگن میں زندگی بتا دینا. جب انسان تمام عمر اس میں کھپا دے ، تب معلوم ہوتا ہے کہ کتنا کہا اور کیسا کہا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۵۰). چنانچہ ایسے مرتاض شعراء جنھوں نے اس قسم کی شاعری کے انہماک میں اپنی عمریں کھپا دی ہیں ... تارک دنیا ہو گئے. (۱۹۳۶ ، حیات فریاد ، ۲۰۳).

---کھونا محاورہ.
۱. زندگی برباد کرنا.

آب و دانے میں عمر اپنی نہ کھو
کفِ حسرت ملے کا جوں چکیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۲).

افسوس ہے عمر ہم نے یونہیں کھوئی
دل جس کو دیا ان نے نہ کی دل جوئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۷).

بہت عمر میں نے فضول اپنی کھوئی
سنبھالو گے تم ہی نہیں اور کوئی
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۱).

فراز آنکھیں گنوائیں عمر کھوئی
کہاں تھا کس نے اس کا راستہ تک
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۹۳). **۲. زندگی بسر کرنا ، کسی مقصد یا کام وغیرہ میں زندگی تمام کرنا.**

جکوئی عمر کھویا ہے ساجن ہوس میں
جیوں پھل وہی پا پیا کر میں جائی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱۱).

زمانے میں آخر اگر ہوتا میں
تمام عمر خدمت میں اس کھوتا میں
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۲).

پلٹا ہے پسر ایک جو ماں عمر کو کھوئے
جس نے نہ اٹھائی ہو مصیبت وہ نہ روئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳۰).

---کھپنا محاورہ.
زندگی خوش و ناخوش بسر کرنا ، محنت و مشقت اور حوادث و خطرات

میں زندگی گزارنا۔

عمر تم کو تو ہے ابھی کھینا
دن بہت سے پڑے ہیں رو لینا

(۱۸۶۰ء ، زہر عشق ، ۱۵۳)۔

ـــ گُریزاں کس صف (ـــ ضم گ ، ی مج) صف۔
زندگی کے تیزی سے گزرتے ہوئے دن ، تیزی سے گزرنے والی عمر یا زندگی۔

اشکباری کے سوا کیا ہے مرے پاس جواب
مجھ سے کچھ پوچھتی ہے عمر گریزاں آقا

(۱۹۸۳ء ، ذکر خیرالانام ، ۸۸)۔ [عمر + گریزاں (رک)]۔

ـــ گُزارْنا محاورہ۔
عمر بسر کرنا ، عمر کاٹنا۔ اس خاندان نے علم و فن کو مقصد زندگی قرار دیا فقر و فاقہ میں بسر کی اور اسی میں عمریں گزار دیں۔ (۱۹۱۰ء ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۲۲)۔

اگرچہ عمر گزاری تری محبت میں
مگر یہ عمر بھی گزری ہے ایک پل کی سی

(۱۹۷۹ء ، زخم ہنر ، ۲۳۹)۔

ـــ گُزْرْنا / گُزَر جانا محاورہ۔
۱. طویل مدت بیتنا ، بہت زمانہ بیتنا ، لمبا عرصہ بسر ہونا۔

عمر گزری دوائیں کرتے میر
درد دل کا ہوا نہ چارہ ہنوز

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۹۰۱)۔ میاں قلم گھستے گھستے عمر گزر گئی اور پانچسو بھی جمع نہ ہو سکا۔ (۱۹۳۳ء ، میرے بہترین افسانے ، ۱۶۲)۔ بیس برس گزر گئے ، عمر کے گزرنے کو زبان کے نیچے سے ابل کر نکلتے ہوئے لعاب میں محسوس کیا۔ (۱۹۸۸ء ، تشبیب ، ۱۳۳)۔ **۲. زندگی ختم ہو جانا ، مر جانا ، زندگی صرف ہونا۔**

نہ یاد دہان و کمر جائے گی
یونہیں عمر اک دن گزر جائے گی

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۶)۔

ـــ گُزَشْتَہ کس صف (ـــ ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) اسث۔
گزری ہوئی زندگی ، پچھلی زندگی۔

وہ ضعف ہے اے جاں کہ کہیں جا نہیں سکتا
میں عمر گزشتہ کی طرح آ نہیں سکتا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۲)۔

ایسا بھی کیا کہ عمر گزشتہ کو دوں صدا
دنیا کا ہو کہ ان کا ہو غم لازوال ہے

(۱۹۸۳ء ، چاند پر بادل ، ۱۵۶)۔ [عمر + گزشتہ (رک)]۔

ـــ گَنْوانا محاورہ۔
رک : عمر کھونا۔

تبیں تو جھوٹی کھٹ بتلاؤ
ظلمت میں سب عمر گنواؤ

(۱۶۸۰ء ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۶))۔

عمر و عدوں ہی میں گنوائیے گا
آئیے گا بھی یا نہ آئیگا

(۱۹۳۷ء ، بیدار ، د ، ۲۰)۔ ماہرین فن و واقفان حقیقت شعر و سخن جنھوں نے اس کی تحصیل و تکمیل میں عمریں گنوادی ہیں ... حیرت سے منہ دیکھیں اور زمانے پر افسوس کریں۔ (۱۹۲۸ء ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۵۶)۔

ـــ گَھٹْنا محاورہ۔
زندگی کی مدت کا کم ہو جانا۔

شمع کے سوز میں سکھ نیں ولے آرام ہے دن کوں
گھٹی ہے عمر سب میری سونسدن جانگدازی میں

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۶۰)۔

ـــ لانا محاورہ۔
مقررہ زمانۂ حیات کے ساتھ پیدا ہونا ، معینہ مدتِ عمر کے ساتھ دنیا میں آنا (ماخوذ : نوراللغات)۔

ـــ لَگْنا محاورہ۔
زندگی شروع ہونا ، زندگی کی مدت شمار ہونا۔

سر سیں پانو تگ کھل دیکھی تری زلفِ دراز
اب سر نو عمر لگ دل کی طلب کامل ہوئی

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۸۱)۔

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امث۔
پوری زندگی کا نامۂ اعمال۔

کہوں کاں تلک نیں اہکے گناہ
کیا ہوں عمر نامہ سارا سیاہ

(۱۶۳۸ء ، مرآۃ الحشر ، ۴)۔ [عمر + نامہ (رک)]۔

ـــ نُوح کس اضا (ـــ و مع) امث۔
(کنایۃً) بہت طویل زمانۂ حیات ، حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ، بہت لمبی زندگی۔

ہو عمر تیری نوح کی ۔۔۔۔۔۔ دہ چند پاوے مال و زر

(۱۹۳۵ء ، تحفۃ المومنین ، ۱۳۳)۔ دو چار بیماریاں سخت ہیں ان سے احتیاط کیجئے تو ہم ہیں اور عمر نوح۔ (۱۹۰۸ء ، صلائے عام ، لاہور ، ستمبر ، ۱۵)۔ اس کام کے لیے ایک عمر نوح درکار ہے۔ (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۵۱)۔ [عمر + نوح (علم)]۔

ـــ ہونا محاورہ۔
زندگی کٹنا ، جیون بیتنا ، زندگی گزرنا۔

تمام عمر ہوئی گل رخوں کے کوچوں میں
جہاں میں گلشنِ جنت ہمارا مسکن تھا

(۱۸۹۷ء ، عرشی (میر کلو) ، د ، ۷)۔

عِمْران (کس ع ، کس م) امذ۔
۱. حضرت موسیٰؑ کے والد کا نام نیز حضرت مریم کے والد کا نام۔ ترجمۃ الاسرار میں لکھا ہے ، عمران و شمعان ... بیٹے سام بن نوحؑ کے ہیں۔ (۱۸۰۳ء ، دقایق الایمان ، ۸۳)۔

اندیشہ نہیں راہ میں کچھ بہرِ حفاظت
پیچھے ہیں حضرت موسیٰ ، عمران ہیں آگے
(١٨٤٢ ، مناقب خاتم النبیینؐ ، ١١٢). ایک اور روایت میں ہے کہ ان عورتوں نے کہا ہم فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم ہیں. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦٨٣). ٢. **پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام** (لغات ہیرا). [عَلَم].

عُمْران (کسر نیز ضم ع ، سک م) امذ.
آبادی ، سماج ، معاشرت ، رہن سہن. تمدن و عمران میں ترقی ہو رہی ہے. (١٩٠٣ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩). یہ ابتدا تھی اس نظام اجتماع و عمران کی جو اسلام کا مقصود ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٢٠). [ع].

عُمْرانات (کسر نیز ضم ع ، سک م) امذ ؛ ج.
آبادیاں. تیری ذات ہے یا یہ جنگل و حشت انگیز ، بلاخیز جہاں بوئے عمرانات نہیں آتی. (١٨٢٣ ، فسانۂ عجائب ، ٣٣). ایسے مقامات جہاں کو انسان پایا جاتا ہے مگر در حقیقت عمرانات میں شمار نہیں ہو سکتے. (١٨٩٢ ، تصانیف احمدیہ ، ١ ، ٥ : ١٦). [عمران + ات ، لاحقۂ جمع].

عُمْرانی (کسر نیز ضم ع ، سک م) امث.
معاشرتی ، معاشرے سے متعلق ، انسانوں کی آبادی سے متعلق ، عمرانیات سے متعلق یا منسوب. ان سب لوگوں نے جو حقیقی وفادار ہیں کام کے ساتھ عمرانی بحث و مباحثہ کے باب کا خاتمہ کر دیا. (١٩٢٣ ، خطبۂ صدارت گوکا ناڈا ، ٣٧). ادبی ضرورتوں کے علاوہ معاشرتی اور عمرانی تبدیلیوں کا ساتھ بھی دے سکتی تھی. (١٩٨٧ ، اقبال عہد آفریں ، ١٦). [عمران + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَحْرِیک (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
معاشرتی امور و مقاصد سے متعلق متحدہ کوششوں کا سلسلہ ، سماجی جدوجہد. خالص ادبی تحریک جسے عمرانی تحریک کا نام دیا جاتا ہے. (١٩٨٣ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ٩٠). [عمرانی + تحریک (رک)].

---تَنْقِید (---فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
معاشرتی پس منظر میں پرکھنا ، سماجی تناظر میں جانچ پڑتال کرنا. عمرانی تنقید سے مراد وہ تنقید ہے جو ادیبوں اور ادب پاروں کو ان کے معاشرتی پس منظر میں جانچتی ہے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٢٧). [عمرانی + تنقید (رک)].

---حَقائِق (---فت ح ، کس ء) امذ.
معاشرتی حقیقتیں ، سماجی خصوصیات : خاص طور پر عمرانی حقائق سب سے زیادہ ان کے پیش نظر رہے ہیں. (١٩٦١ ، جدید شاعری ، ٥٣). [عمرانی + حقائق (رک)].

---حَقِیقَت (---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
معاشرتی سچائی ، سماج کی اصلیت ، سماجی کیفیت. اس کا فن عمرانی حقیقت کا عکاس ہے. (١٩٨٣ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ٥٢٢). [عمرانی + حقیقت (رک)].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) امث.
سماجی واقفیت ، معاشرتی آگہی. تاریخی شعور ، عمرانی شعور ، شعری شعور ، سب دوش بدوش چل رہے ہیں. (١٩٨٦ ، فیضان فیض ، ٣٢). [عمرانی + شعور (رک)].

---عُلُوم (---ضم ع ، و مع) امث.
وہ علوم جو انسانی سماج اور سماجی تعلقات اور رشتوں کے مطالعے سے متعلق ہیں ، معاشرتی علوم. ہمارے دور کے جملہ عمرانی علوم اپنی تمام تر اصطلاحات کے ساتھ ایک نئی قسم کی جبریت مروج کرنے کے لئے بکثرت استعمال ہوتے ہیں. (١٩٧٣ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ٢٣). [عمرانی + علوم (علم (رک) کی جمع)].

---عَوامِل (---فت ع ، کس م) امذ.
سماجی اسباب و اثرات. وہ خالص علمی مباحث ... عملاً ملت اقبال کے عمرانی عوامل سے متعلق ہوں جذباتیت کے متحمل نہیں ہو سکتے. (١٩٨٥ ، تفہیم اقبال ، ٩٣). [عمرانی + عوامل (عامل (رک) کی جمع)].

---مَسائِل (---فت م ، کس ء) امذ.
معاشرتی دشواریاں ، سماجی پریشانیاں ، معاشرتی مشکلات. امریکہ جیسی کی مخصوص معیشت اور طرز زیست نے ایسے سماجی اور عمرانی مسائل پیدا کئے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٧٢). [عمرانی + مسائل (رک)].

عِمْرانِیّات (کس ع ، سک م ، کس ن ، شد ی نیز بلا شد) امث.
انسانی معاشرت کا علم ، لوگوں کے رہن سہن سے متعلق علم اور اس کے اصول. عمرانیات معاشرتی عضویہ سے بحث کرتی ہے. (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ١٣١). فلسفۂ عمرانیات اور انتھروپولجی کے بہت اچھے اور باخبر طالب علم بھی ہیں. (١٩٨٧ ، حصار ، ١١). [عمران (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عُمْرانِیاتی (کس نیز ضم ع ، سک م ، کس ن) صف.
ماہر عمرانیات ، سماجی امور کا جاننے والا یا ماہر. عمرانیاتی اور نفسیاتی کو اخلاقی جبلتوں کے قوانین عمل اور ان کی نوعیت بیان کرنی پڑتی ہے. (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ٥٢٧). [عمرانیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُمْرانِیَّت (کس نیز ضم ع ، سک م ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : **عمرانیات.** اسکی ابتداء ، آغاز عہد عمرانیت سے ہوئی. (١٩٢٣ ، نگار ، اگست ، ١٣٨). وہ اپنے ساتھ جراثیم حیات اور اصول عمرانیت بھی لے گئے. (١٩٦٠ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ١٩٢). [عمرانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عُمْرَت دَراز فقرہ.
زندہ باد ، شاباش ، بہت خوب. رتھ بان ؛ عمرت دراز. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ٣٧).

عُمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) جب کسی نکمے آدمی سے کوئی معمولی کام ہو جائے تو کہتے ہیں کہ تیری عمردراز ہو ، یہ بھی غنیمت ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

عَمْرو (فت ع ، سک م ، ضم و) امذ.
۱. رک : عمر معنی نمبر ۱. زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا ہے. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۲). زید ، خالد اور عمرو نے جو ایک مشترکہ کوٹھی نیل کے مالک ہیں باہم یہ معاہدہ کیا. (۱۹۳۲ ، قانون امانت ہند ، ۹۸) . ۲. رک : عمر معنی نمبر ۲ . عمرو نے جب نام بازو بند کا سنا ایک بار خفا ہو کر کہا کہ تو نے کوئی مجکو قرم ساق مقرر کیا ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۲). [علم].

ـــــعَیّار (ـــــفت ع ، شد ی) امذ.
رک : عمر معنی نمبر ۲ جس کو بر بنائے صفت عیاری اس نام سے زیادہ یاد کرتے ہیں.

لکھنو والوں کا کیا دوش کہ دلی میں بھی
عمرو عیار تھے ایسے ہی مرے شاگردان

(۱۸۲۳ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۰۵)). [عمرو + عیار (رک)].

ـــــعَیّار کی زَنْبِیل امث.
داستان امیر حمزہ کے کردار عمرو عیار کے پاس ایک تھیلا تھا جس کی یہ صفت بتائی گئی ہے کہ اس میں جو چیز ڈالی جاتی غائب ہو جاتی اور جس چیز کی خواہش کی جاتی وہ اس میں سے برآمد ہوتی ؛ (مجازاً) جادو کا تھیلا. خود فطرت ان کی معلم ہے اور زمانے کا ... یہ ورق ان کے سلسلۂ درس میں عمرو عیار کی زنبیل کی شان رکھتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۸۵) . سامان خریدا اور رومال میں باندھنے لگے ، رومال پھر رومال تھا کوئی عمرو عیار کی زنبیل تو تھی نہیں ، رومال بھر گیا اور سودا بچ رہا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۳۰).

ـــــکی زَنْبِیل (۔ بشکل ن) امث.
رک : عمرو عیار کی زنبیل.

آدھ سیر آٹے کا خدا ہے کفیل
پیٹ اس کا ہے عمرو کی زنبیل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۲).

عُمْرَہ (ضم ع ، سک م ، فت ر) امذ.
فریضۂ حج کے علاوہ کسی وقت بھی احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف اور سعی مابین صفا و مروہ.

کوئی حج و عمرہ میں جاتے ہیں مر
خدا کی رکھیں معرفت دل میں بھر

(۱۶۹۷ ، آخر گشت ، ۹۰). حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مناسک حج اور آداب عمرہ تعلیم فرمائے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰۱). اس کے علاوہ ایک اور عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کی خواہش بھی دل میں موجود تھی. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۶۳).

باب المعلیٰ سے اتر کر لوگ عمرہ کے لئے جا رہے تھے . (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۵۵). [ع].

ـــــکَرْنا ف م.
عمرہ ادا کرنا. حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے بھائی کو کہ عمرہ کراویں اونکو تنعیم سے اور تنعیم حرم میں نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۱۳). پیغمبر کا خواب غلط نہیں ہوا کرتا آپ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا . (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۷). رجب کی یہ حرمت والی راتیں عمرہ کرنے والوں کے جوش و خروش سے یوں لبریز تھیں جیسے شیریں دودھ سے پیالہ. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۵۳).

عُمْریٰ (ضم ع ، سک م ، ا بشکل ی) امذ.
(فقہ) شرع میں کوئی شے کسی کو پوری عمر کے لیے دے دینا اس شرط پر کہ مرنے کے بعد واپس لے لونگا. عمریٰ یہ ہے کہ ایک شے کسی کو موت العمر اوسکی دے دیوے اور کہے کہ جب تو مر جاویگا تو میں پھیر لونگا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۵۳). [ع].

عُمْری (ضم ع ، سک م) صف.
تا مدت العمر ، تا حیات ، زندگی بھر کے لیے. میں نے ان کو اسی جگہ دیکھا اور وہ دیکھنا ... فی عمری و عمرہ ایک بار. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۲۹). ان لوگوں کو ان کے حکمرانوں کی طرف سے کوئی خانقاہ ، کوئی اسقفی یا کوئی عمری خلعت مل جاتی. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین المسالک کا آغاز ، ۵۰۵). [عمر + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُمْرِیا (ضم ع ، فت م ، سک ر) امث.
عُمر.

اے سکری عمریا سے جانت ہوں یہ محمدؐ ہے پہچانت ہوں
یہ سچ دھج پیاری صلِّ علیٰ خود خالق کے من بھاوت ہے

(۱۹۲۳ ، اثنائے بشیر ، ۲۶۶).

اجل بن کے کہتی ہے بیتی عمریا
کہ کب تک چراؤ گے ہم سے نجریا

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۹۹). [عمر + یا ، لاحقۂ تصغیر].

عُمْرے باید کہ یار آید بہ کنار کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) محبوب کو گلے لگانے کے لیے ایک عمر چاہیے ، جب کسی کام کے انجام پانے میں دیر ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

عُمُق (ضم ع ، م) امذ.
۱. گہرائی. جسم اس کو کہتے ہیں جو طول اور عرض اور عمق رکھتا ہے. (۱۷۹۹ ، تجلیات ستۂ نوریہ ، ۳۱). نہ وے چیزیں وسیع تھیں اور متجسد تھیں یعنی وے چیزیں تین قدریں طول اور عرض اور عمق کے رکھتی تھیں. (۱۸۸۱ ، مقاصد علوم ، ۳۰). مثلاً ایک پتھر کا ٹکڑا کہ وہ ایک قدرتی پیداوار تھی لیکن انسان نے اس کو نوک دار بنا کر شکار کرنے کا آلہ بنا لیا یا اس میں عمق پیدا کر کے غلہ کوٹنے

کا برتن تیار کر لیا. (۱۹۰۶ء ، گہوارۂ تمدن ، ۱۳۱). میں ابھی اس بے سہارا تنے کو شاخوں سے جڑ تک اور جڑ سے عمق تک دیکھ ہی رہا تھا. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۸). ۲. **کنویں دریا یا خندق وغیرہ کی گہرائی ، بالائی سطح سے نچلی سطح تک کا فاصلہ.** جو شخص اس کنویں کے عمق کی طرف نظر کرتا ہے ایک پتھر مثل تیر کے اوس کے منہ پر آ کے لگتا ہے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۳).

عمق اس خندق کا نکوئی کہہ سکے
فکر کی ترازو پہ انکہے تھکے

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۳۳). ۳. (مجازاً) **معنوی تہہ داری ، معنی کی باریکی.** اس ضمن میں نہایت عمق کے ساتھ تحقیقات کی جا رہی ہے. (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۲۶). حافظ کی شاعری ... میں سلاست اور عمق ، حقیقت اور مجاز دونوں بدرجۂ اتم موجود ہیں. (۱۹۸۷ء ، غالب فکر و فن ، ۳۲). [ع].

عَمَل (فت ع ، م) امذ.

۱. **کام ، فعل.** عین خوشی میں اُسے بسر ، تا کے عمل برے نکو کر ڈر ، تا کے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۹). امام مظلوم نے اسمائے ملعونہ کون خلوت میں بولا فرمایا ... بھائیوں اور بیٹوں کون تیرے اس عمل کی خبر نہ دی. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۲). وہ فرقۂ تقلید کا منکر اور عمل بالحدیث کا قائل ہے. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مقالات سرسید ، ۱۲). آخرت (دونوں) میں ... ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے عملوں کے گواہی دیں گے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۸).

جب تک ہے مگر سانس عمل کی ہے ضرورت
آزاد نہیں کرم سے مٹی کی یہ مورت

(۱۹۲۵ء ، مطلع انوار ، ۱۶۰). جس کی نیت نیک ہو گی اس کا عمل بھی ویسا ہی ہو گا. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۳۵۲). ۲. **کسی امر کی حسب ضابطہ انجام دہی یا بجا آوری ، کارروائی.** اور جو عمل اس سے ہو سکتے ہیں وہ ایک عورت کر کے دکھاتی ہے. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲۳۲). اپنے محرکات Motives کی شناخت بھی اسی عمل (Process) کے ذریعے ہو سکتی ہے. (۱۹۶۳ء ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۳۰). ۳. **کسی کام کے آغاز سے انجام تک کا سلسلہ ، مراحل کار.**

ہوا جیوں عمل سب قبر کا تمام
اٹھیا دفن کرنے کوں شہ نیک نام

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۸). علم کیمیا کے بنیادی اجزا اور مقدار کی دریافت مثلاً الکوحل ، شورہ کا تیزاب ، گندھک کا تیزاب اور تقطیر کا اہم ترین عمل وغیرہ. (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۱). ۴. **کسی بات یا کام کا بجا لانا ؛ تعمیل.**

علم عمل مرشد کی کلا
دو جگ پر مرشد کا بھلا

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۶۵). ۵. **طریقہ کار ؛ کسی عامل کا عمل.**

منظور اگر اجر شہادت کا ہے پانا
سب قوم کو اپنی یہ عمل جا کے بتانا

(۱۸۹۶ء ، تعشق لکھنوی ، براہین غم ، ۱). ۶. **اصول ، قاعدہ ، طریقہ.** عمل یہ اتفاق کی دو قسمیں جداگانہ ہیں. (۱۸۶۸ء ، اصول سیاست مدن ، ۱۳۱). چاہیے تھا کہ تعلیم میں تحریر اور تحلیل کے عمل سے ابتدا کرتے تو کوئی مشکل نہ پڑتی. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۱۴۷). ترجمے کا عمل اس وقت تک کارآمد نہیں ہو سکتا ، جب تک کہ مقابلے میں کوئی دوسری زبان نہ ہو. (۱۹۸۳ء ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۰). ۷. **اثر ، اثر اندازی ، حرکت.**

جو تولا دل نے میزان میں زحل تھا
دلو ماہی میں زہرہ کا عمل تھا

(۱۸۶۲ء ، طلسم شایاں ، ۸). جوانی عمل کی آگ روشن تھی لیکن عمل دل کے قابو میں نہ تھا. (۱۹۳۳ء ، میرے بہترین افسانے ، ۳۰). یہ اساسی ہونے کی وجہ سے معدنی رس کے « عمل » کو نامکمل بنا دیتا ہے. (۱۹۸۱ء ، اساسی حیوانیات ، ۲۵۲). ۸. **شیافہ ، پچکاری.**

دور ہو یرقان نرگس کا بنفشہ کا بخار
ایک کو ہو عمل دو ایک کو جلاب اب

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۲۳). ۹. (ریاضی) **کسی سوال یا مسئلہ حل کرنے کا قاعدہ ، طریقہ ، کسی کلیہ یا قاعدے کا سوال حل کرنے میں استعمال.** ۸ کا مضاعف ۱۶ ہوا ؛ اس کے نیچے لکھ دئیے جو عمل تمام ہوا. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۳). اس کا حافظہ ایسا تھا کہ ریاضی کے سوالوں کے عمل پر جب وہ ایک نگاہ ڈال جاتا تھا تو اس عمل کو نہ بھولتا تھا. (۱۹۰۷ء ، نپولین بونا پارٹ (ترجمہ) ، ۳ : ۳۵۰). اس عمل کو اس طرح بھی کر سکتے ہیں. (۱۹۸۸ء ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۷۹). ۱۰. **حکومت ، قبضہ ، حیز اختیار ، دخل.**

اٹھا دیو نے سب کو یہاں سے نکل
گیا وہاں جہاں دیس اور ہے عمل

(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلام کام ، ۶۱). اس بادشاہ کے عمل میں ہزاروں شہر تھے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۸). رومیوں کی مملکت میں چودہ عمل ہیں اور چودہ عمل کا بادشاہ قیصر ہوتا ہے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۵). ۱۱. **آپریشن ، عمل جراحی.** شکر ہے آپ نے ایک خطرناک مرض سے نجات پائی ... بہت کم مثالیں ایسی ہیں جس میں « عمل » کی ضرورت نہ پیش آئی ہو. (۱۹۱۸ء ، مکاتیب مہدی ، ۶۰). ۱۲. (علوی) **کسی اسم یا آیت وغیرہ کا ورد ، وظیفہ.**

پات آیا سورۂ اخلاص کا مجکوں عمل
مصحف رخسار جاناں کی تلاوت کی قسم

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۳۲۱). بعضوں نے تجویز کیا کہ بطور طلسم یا عمل کے ہے کہ حفاظت گنج کے واسطے لکھا گیا ہے. (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۲۹). آیت کریمہ کے ایک عمل نے جس میں صرف ۱۳ روپے صرف ہوئے ان کی جائداد کو بچا لیا. (۱۹۱۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳). ۱۳. (سفلی) **جادو منتر ، افسوں ، ٹونا (ورد یا وظیفے کے بالمقابل).** میں سمجھ گیا ان کے پاس عمل ہو گا اس کی روشنی میں یہ سب کو بیہوش کرتے ہوں گے. (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۳). رحیمن نے علوی چھوڑ کر سفلی عمل اور وہ وہ ٹوٹکے تواب پر کئے کہ ان کے بیان کرنے سے ایمان لرزتا ہے. (۱۹۳۳ء ، عزیزی ، انجام عیش ، ۴۴).

خان حضرت کی موت کے لئے پھر کوئی عمل پڑھ رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، ا ک محشر خیال ، ۱۲۹). ۱۴. **ٹوٹکا ، لٹکا ، وہ جتن جو کسی بیماری کے دور کرنے یا کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لیے کیا جائے.** وہ دودھ کے دانت نکلنے سے پیشتر جب چاہیں اس عمل کو کر سکتے ہیں ، بلکہ ان میں خاص کر دست آنے کے موقع پر یہ ٹوٹکا کیا جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۲۶). اس عمل کو اگر کوئی شخص چالیس روز تک جماع اور ترشی کے پرہیز کے ساتھ استعمال کرے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۵۹). ۱۵. **وقت (تعین وقت کے لیے).** جب آدھی رات کا عمل ہوا بڑا بھائی کہ نام اوس کا عمد تھا نیند سے چونکا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳). القصہ اسی خوبی اور لطافت سے اوس کو طیار کر چکا تھا کہ دیکھا پھر رات کا عمل ہو گیا ہے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۷). رات کو نو بجے کے عمل میں کمیٹی کے بابو صاحب نے آ کر میرے گھر کی کنڈی کھٹکھٹائی. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۹۸). [ع].

ـــ اِبْدال کس اضا (ـــ کس ا ، سک ب) امذ.
تبادلہ کا طریقہ ، ایک کو ہٹا کر دوسرے کو اس کی جگہ رکھنے کا عمل. عمل ابدال کے ذریعے قیمت معلوم کرنے میں کسی قدر سہولت ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، احصائے تفرق و تکملی ، ۲۰۱). [عمل + ابدال (رک)].

ـــ اِبْرَہ کس اضا (ـــ کس ا ، سک ب ، فت ر) امذ.
موتیا بند میں ایک مخصوص نوکدار آلۂ جراحی کے استعمال کا طریقہ ؛ موتیا بند کی سلائی کا عمل. عمل ابرہ کے ذریعے ان کا علاج کیا جاتا ہے (؟ ، کتاب العین ، ۳۱۳). [عمل + ابرہ (رک)].

ـــ اُٹھا لینا محاورہ.
تسلط حکومت ختم کر دینا ، قبضہ چھوڑ دینا ، آزاد کرنا.

میرے جنوں کا حال جو لیلیٰ نے کہہ دیا
مجنوں نے دشت سے عمل اپنا اوٹھا لیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۲۹).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
بے دخل ہونا ، قبضہ ، تسلط یا حکومت ختم ہونا. خزاں کے لشکر نے ایسا نرغہ کیا کہ بہار علم کا عمل کھڑے کھڑے اٹھ گیا. (۱۹۰۶ ، مضامین چکبست ، ۵۷).

ـــ اِرْتِقا کس اضا (ـــ کس ا ، سک ر ، کس مج ت) امذ.
بتدریج ترقی کرنے کا عمل ، انسانی حیات کا ابتدائی درجے سے ترقی کر کے بہت سی تبدیلیوں کے بعد موجودہ صورت اور حالت تک پہنچنے کا عمل. فرائڈ کے خیال کے بموجب جنسیت سے جس صورت میں ہم واقف ہوتے ہیں وہ ایک طویل عمل ارتقا کا آخری نتیجہ ہے. (۱۹۳۵ ، نفسیات جنون (مقدمہ) ، عمل + ارتقا (رک)].

ـــ اِسْتِدْلال کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، کس مج ت ، سک د) امذ.
(قانون) مقدمۂ فیصل شدہ میں سے خاص واقعات کو چھوڑ کر **ایک قاعدہ قانون کے اخراج کرنے میں جو عمل کرنا پڑتا ہے اور اس میں جو طریقہ استدلال برتا جاتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری). [عمل + استدلال (رک)].

ـــ اِسْتِغْراق کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، کس مج ت ، سک غ) امذ.
کسی فکر ، خیال یا کام میں غرق ہو کر سب کچھ بھول جانے کی کیفیت ، محویت کی حالت. وہ تمام بڑے تخلیقی فن کاروں کی طرح اس تجربے کی اہمیت کے قائل ہیں ... جو شخصیت کے نہاں خانوں میں پرورش پاتا اور عمل استغراق سے منسلک ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۶۲). [عمل + استغراق (رک)].

ـــ اِسْتِقْراء کس اضا (ـــ کس ا ، سک س ، کس مج ت ، سک ق) امذ.
تلاش و جستجو کا طریقہ ، اخذ و استنباط کا طریقہ ؛ (منطق) وہ عمل جس سے کسی شے کے چند افراد پر کوئی تجربہ کر کے اس کے کل افراد پر بھی وہی قاعدہ مقرر کر لیں ، امور جزئیہ سے کلی پر حکم لگانے کا عمل. یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ عمل استقراء ہماری رہنمائی ایسے اصولوں کی طرف ضرور کرتا ہے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۹). [عمل + استقراء (رک)].

ـــ اِظْہار کس اضا (ـــ کس ا ، سک ظ) امذ.
بیان کرنے کا طریقہ ، ظاہر کرنے کا عمل ، کہنے کا عمل. جہاں عمل اظہار شروع ہوا وہیں شاعرانہ وجدان کاری کر کی تخلیقی کوشش میں تبدیل ہوا. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۳۹). [عمل + اظہار (رک)].

ـــ اِعْتِدال کس اضا (ـــ کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) امذ.
توازن کا عمل ، درمیانی روش یا حالت کا طریقہ. پبلک سروس کمیشن نے قطعی انداز میں کہا ... الگ الگ زبانوں میں "عمل اعتدال" بہت مشکل ہو جائے گا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۳۷). [عمل + اعتدال (رک)].

ـــ اَعْمال (ـــ فت ا ، سک ع) امذ.
جھاڑ پھونک ، جادو ٹونا ؛ اوراد و وظائف. جن بزرگوں کا مذاق عمل اعمال کی طرف مائل ہے وہ لفافہ پر "حوالۂ قطمیر" بھی لکھ دیتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۱). [عمل + اعمال (رک)].

ـــ اُلٹ جانا محاورہ.
وظیفے ، ورد ، جادو ، منتر وغیرہ کا بگڑ کر الٹا اثر کرنا.

عشق میں بڑھتی ہے وارفتگی دل پر شکل
وہ عمل جس سے ہو تسخیر الٹ جاتا ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان ذکی ، ۱۶۷).

ـــ اِلْزاق کس اضا (ـــ کس ا ، سک ل) امذ.
(حیاتیات) **بیماریوں کی تشخیص کے لیے استعمال کیا جانے والا ایک طریقہ جس میں امتحانی نلکیوں کے ایک سلسلے میں خوناب کے مختلف پتلاؤ بڑھتی ہوئی ترتیب میں ڈالے جاتے ہیں**

اور پھر ان نلکیوں میں ایک مقررہ مقدار زندہ یا مردہ جراثیم کی ڈالی جاتی ہے موزوں وقفہ تک ان نلکیوں کو معینہ تپش پر رکھنے کے بعد دیکھا جاتا ہے اگر خوناب میں نوعی ضد اجسام موجود ہوں تو فوراً جراثیم ایک دوسرے سے چسپاں ہو کر گروہ بناتے ہیں اس امتحان کے ذریعے فوری طور پر جراثیم کی کشت یا نامعلوم خوناب کی ابتدائی پہچان کی جا سکتی ہے. بیماریوں کی تشخیص کے لیے جتنے خونابی امتحان استعمال کیے جاتے ہیں ان میں عمل الزاق سب سے آسان اور سادہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۵۴). [عمل + الزاق (رک)].

---اِنْتِشار کس اشا(---کس ا ، سک ن ، کس مع ت) امذ.
بدنظمی کا عمل ، پراگندگی کا طریقہ ، بے ترتیبی کا عمل. ایک طرف تو عمل انتقال میں مزاحمت اور دوسری طرف عمل انتشار کی سہولت ہو گی. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۱۱ جون ، ۱۳). [عمل + انتشار (رک)].

---اِنْتِقال کس اشا(---کس ا ، سک ن ، کس مع ت) امذ.
کسی کیفیت یا اثر کا ایک سے دوسرے میں منتقل ہونا ، تبدیلی کا عمل ، تبادلے کا طریقہ. تمام سیالات عملِ انتقال کے ذریعے حرارت قبول کرتے ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱). [عمل + انتقال (رک)].

---اِنْجِذاب کس اشا(---کس ا ، سک ن ، کس مع ج) امذ.
جذب ہونے کا عمل. یہ سروے غالباً نرم جلد کے ذریعے اپنے میزبان کے خون سے عمل انجذاب (Absorption) کے ذریعے غذا حاصل کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۹). [عمل + انجذاب (رک)].

---اِنْعِکاس کس اشا(---کس ا ، سک ن ، کس ع) امذ.
عکس پڑنے کا عمل ، عکس پڑنا. کرے کی اندرونی دیوار پر ... بار بار عمل انعکاس ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۸۸۱). [عمل + انعکاس (رک)].

---اَنْگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امذ ؛ صف.
۱. **محرک ، کسی جذبے یا اثر وغیرہ کو ابھارنے والا.** یہ رائے دی گئی ہے کہ یہ ایک عمل انگیز (Caleletic Agent) کا کام دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰۲). ۲. (کیمیا) **کیمیائی عمل کی رفتار کو بڑھانے یا کم کرنے والا عمل جس سے کیمیائی عمل کے اختتام پر اس کی مقدار میں فرق نہیں آتا ، خود متاثر ہوئے بغیر کسی کیمیائی تبدیلی میں معاونت کرنے والی چیز.** ایک عمل انگیز کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس سے کسی کیمیائی عمل کی رفتار بڑھتی ہے یا کم ہوتی ہے لیکن کیمیائی عمل کے اختتام پر اس کی مقدار میں کوئی فرق نہیں آتا. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۳۹۲). [عمل + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھنا ، اٹھانا ، بلند ہونا].

---اَنْگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
(کیمیا) **عمل انگیز کا اثر جو کسی کیمیائی عمل کے لیے مخصوص** ہوتا ہے. ہوا کی موجودگی میں ... عمل انگیری تکسید تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۳۹۲). [عمل انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِنْہِضام کس اشا(---کس ا ، سک ن ، کس مج ہ) امذ.
کھانا ہضم ہونے کا عمل (فیروزاللغات). [عمل + انہضام (رک)].

---اِیراد کس اشا(---ی مع) امذ.
اصولِ فن سیاق میں بائیں طرف لکھی جانے والی وہ تحریر جو اس قسم کی بابت میں تفصیل سے لکھی جاتی ہے اگر اس عمل میں تفصیل کسی رقم کی بیان کرنی ہو تو اس عمل کو نصف موقع سے لکھنا شروع کرتے اور اگر نہ ہو تو ربع موقع سے لکھنا شروع کرتے ہیں ، یہ تحریر وارد ہوتی ہے یا بیان میں لاتی ہے اس عمل کو جو درمیان کی تحریر میں یا سیدھے ہاتھ میں گزر چکا ہوتا ہے. جو عمل کہ بائیں طرف اس موقع کے جو واسطے لکھنے کے مخصوص ہے لکھا جاتا ہے اس کو عمل ایراد کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۱۱۲). [عمل + ایراد (رک)].

---آوَر (---مد ا ، فت و) صف.
عامل ، کام میں لانے والا ، استعمال کرنے والا. زمانۂ دراز سے کوئی بادشاہ ذاتی اقتدارات پر عمل آور نہیں ہوا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۴۴). [عمل + ف : آور ، آوردن - لانا].

---آوَری (---مد ا ، فت و) امث.
کسی کام کو مکمل کرنا یا بجا لانا. ایسے مقدمات میں شاید عمدہ طریقہ عمل آوری کا یہی ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس ، ۴۹). نظام اوقات نے ایسی شخصیت کی عمل آوری کے لیے یہی وقت کیوں اور کس لیے منتخب کیا. (۱۹۴۸ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۲). [عمل آور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بارِز کس صف(---کس ر) صف.
اصول فن سیاق میں لکھی جانے والی وہ رقم جو کسی چیز کے متعلق جو ظاہر کرنی مقصود ہو وسط میں لکھی جاتی ہے ، درمیان میں لکھی جانے والی رقم جو کسی چیز کی بابت یا کسی چیز کے متعلق جو خریدی گئی ہو ظاہر کرنے کے لیے درمیان میں لکھی جاتی ہے. جو عمل کہ رقوم اس کے وسط میں اس موقع کے جو واسطے لکھنے کے مخصوص ہے لکھے جاتے ہیں اس کو عمل بارز کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۱۰۶). [عمل + بارز (رک)].

---بِالْجَوارِح (---کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، کس ر) امذ.
اعضائے جسمانی کے ذریعے کیا جانے والا عمل یا عبادت. اسلام کا لفظ جہاں ایمان کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے وہاں اسلام سے مراد محض ظاہری اور زبانی اقرار یا ظاہری عمل بالجوارح ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۴). [عمل + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + جوارح (رک)].

---بِالْیَد کس صف(---کسِ ب، غمہ ا، سکِ ل ، فتِ ی) امذ.
(طب) جراحی ، چیر پھاڑ ، آپریشن. عمل بالید (جراحی) کی بھی کسی حد تک مشق کی تھی. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵۱). ان لوگوں میں جنھوں نے عمل بالید ، سرجری اور آلات وغیرہ کے استعمال میں خاص مہارت حاصل کرلی تھی. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، ۸۱).
[عمل + ب (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + یَد (رک)].

---بِٹھانا محاورہ.
مکمل طور پر قبضہ کرنا ، حکومت جمانا. تین سال تک یکے بعد دیگرے قلعے سر کرتا اور اپنا عمل بٹھاتا چلا گیا. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۱۲).

---بَدَلْنا محاورہ.
حکومت تبدیل ہو جانا.

خزاں بھاگی عمل بدلا نیا عالم ہے گلشن پر
سوار آیا ہے ابرِ آذری بجلی کے توسن پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۷).

---بَیٹھ جانا محاورہ.
مکمل طور پر قبضہ ہونا ، حکومت جمنا.

کشورِ عشق میں جرأت سے عمل بیٹھ گیا
اٹھ گئے غیر تو میں بزم میں کل بیٹھ گیا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۷).

---بَیٹھنا محاورہ.
قبضہ ہونا ، حکومت جمنا ، رعب و دبدبہ قائم ہونا.

اقبال چمکتا ہے سپاہی کا اسی سے
بیٹھا ہے عمل شیرِ الٰہی کا اسی سے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۸۸).

مزا ہے ملکِ شجاعت میں جب عمل بیٹھے
ذرا رکابوں کو لنگر دیا سنبھل بیٹھے

(۱۹۰۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزار رشید ، ۷۸).

---بیجا کس صف(---ی مع) امذ.
کسی چیز کا غلط استعمال (نوراللغات). [عمل + بیجا (رک)].

---بَھرْنا محاورہ.
سزا بھگتنا ، خطاؤں کا خمیازہ اٹھانا. یہ بہتر ہے کہ تو میرے ملک سے نکل جا اور اپنے عمل بھر. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۵).

---بارَگی کس امذ(---فتِ ر) امذ.
(حیاتیات) خلیے کا بغرضِ تولید کئی حلیوں میں تقسیم ہونے کا عمل ، انشقاقِ خلیے کا عمل . ان جراثیم کی تولید عمل بارگی (Fission) کے ذریعے ہوتی ہے(۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات، ۱۰۹). [عمل + بارگی (رک)].

---پانا محاورہ.
قبضہ ملنا ، تسلط جمنا ، حکومت ملنا.

ہے وہ سلطان لائے قابو میں جو کوئی ملکِ دل
کشوروں میں بادشاہوں نے عمل پایا تو کیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۹).

---پانی امذ.
(نشے باز) نشے کی چیز یا شراب (ماخوذ: ا پ و ، ۷ : ۹۳).
[عمل + پانی (رک)].

---پانی کَرْنا محاورہ.
بھنگ یا افیون وغیرہ کو پانی میں گھول کر پینا ؛ نشے کی چیزیں وقت پر پینا (نوراللغات).

---پَٹّہ (---فتِ پ ، شد ٹ بفت) امذ.
۱. (کاشت کاری) وہ سند یا اجازت نامہ جس کی رو سے مستاجر مالک کی طرف سے گانو میں کاشت کرائے اور لگان وصول کرنے کا مجاز ہو(ا پ و ، ۶ : ۸۲). ۲. (قانون) ایک تحریر جس کی رو سے ایک مختار یا منتظم مقرر کیا جائے ، ایک اجازت نامہ جس کی رو سے کسی جائداد کی اجازت دی جائے(ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری). [عمل + پٹّہ (رک)].

---پَڑْھنا محاورہ.
کسی دعا ، منتر ، افسوں وغیرہ کا حصولِ مقصد کے لیے خاص ترکیب و طریقہ سے ورد کرنا.

ہم یہاں سورۂ اخلاص کا پڑھتے ہیں عمل
اور پڑھتا ہے وہاں غیر سے اس کا اخلاص

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷). وضو کر کے عمل پڑھتا ہوں. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۵). بالوں کی کھرچن ارسال ہے مجکو تابعدار بنانے کو عمل پڑھنا ہو تو ان پر پڑھ دینا. (۱۹۱۷ ، خطوط خواجہ حسن نظامی ، ۱ : ۴۳). دو راتوں کو ... بخورات جلا کر حسب ذیل عمل پڑھو. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۳۸۱).

---پَذِیر ہونا محاورہ.
رک : عمل پیرا ہونا. کیسی ہی مفید اور کارآمد تحریک کیوں نہ ہو وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی ہر ہر بات ان حالات کے مطابق نہ ہو جن میں اس کو عمل پذیر ہونا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۸). انعطاف یعنی ری فریکشن (Refraction) مادے میں اچھی طرح بندھے ہوئے الیکٹرانوں کے اس ہٹاؤ (Displacement) کے نتیجے میں عمل پذیر ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۲۳).

---پَسَنْد (---فتِ پ ، س ، سکِ ن) صف.
قاعدہ قانون منصوبے وغیرہ سے کسی کام کو کرنے والا ، عملی. مسٹر پیارے کی دلکش جوانی اور عمل پسند فہم عامہ چونکہ کتابی اور شاعرانہ جذبات سے منزہ تھی آناً فاناً اپنا اثر کر گئی. (۱۹۲۷ ، عظمت اللّٰہ خان ، مضامین ، ۲ : ۱۳۱). زینا بڑی عمل پسند ہستی تھی ، جولی ہمارے گھر کے گملوں میں ترکی ٹوپیاں کھل گئی ہیں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۴۰). [عمل + پسند (رک)].

---پَیرا (---ی لین) صف.
کسی بات پر عمل کرنے والا ، کاربند رہنے والا. یہ میگنیٹک فیلڈ اسی سمت میں عمل کرتا ہے جس میں پہلے الیکٹرک فیلڈ عمل پیرا تھا. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۰). انہوں نے سادگی اور سادہ دلی کو اپنی وضع ٹھہرا لیا تھا ، ساری زندگی اسی پر عمل پیرا رہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۳). اف : ہونا. [عمل + ف : پیرا ، پیراستن = سنوارنا ، سجانا].

---پَیرائی (---ی لین) امث.
عمل کرنا ، بجا لانا ، تعمیل کرنا. دفتری زبان کے متعلق قوانین پر عمل پیرائی اور مرکزی حکومت کے دفاتر میں ہندی کے استعمال سے متعلق صورت حال کا مطالعہ کرنے کے لیے کئی شہروں کا دورہ کیا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۳۵). [عمل پیرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیہَم کس صف(---ی لین ، فت ہ) امذ.
مستقل اور متواتر عمل.

یقیں محکم ، عملِ پیہم ، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۳۰). ڈاکٹر صاحب مثبت فکر اور عمل پیہم کے حامل تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۰). [عمل + پیہم (رک)].

---پُھونْکنا محاورہ.
کسی دعا منتر افسوں وغیرہ کو کسی مقصد کے حصول کے لیے پڑھ کر دم کرنا ، جھاڑ پھونک کرنا.

بہت پھونکے تری ہم نے محبت میں عمل حُب کے
پر اوس کے چشمِ جادو پر نہ کچھ افسوں چلا اپنا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲).

---تاؤ کس اضا(---و مع) امذ.
بھٹی کی آگ میں کسی دھات کو تپا کر پانی یا کسی اور مائع میں بجھا دینے کا عمل ، کسی دھات کو آگ میں تپانے اور بعدازاں بجھانے کا عمل. کاربن لوہے کو بجھانے (کوئنچنگ Queching) اور عمل تاؤ (ٹمپرنگ Tempering) کے قابل کر دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲). [عمل + تاؤ (رک)].

---تَبْخِیر کس اضا(---فت ت ، سک ب ، ی مع) امذ.
(کیمیا) **گرمی کی شدت سے مائع کا بخارات میں تبدیل ہونے کا عمل ، بھاپ بننے کا عمل.** جھیل یا تالاب کی سطح بھی بخالہ سا کبھی نظر آتی ہے حالانکہ اس پر بھی عمل تبخیر برابر جاری ہے. (۱۹۳۲ ، جغرافۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳). عمل تبخیر Evaporatim وہ عمل ہے جس سے کسی مائع کو گرم کر کے بخارات میں تبدیل کر کے اڑا دیا جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، عمل کیمیا ، ۱۹). [عمل + تبخیر (رک)].

---تَبْر کس اضا(---فت ت ، سک ب) امذ.
(طب) **نشترزنی ، کسی عضو یا شریان کو کاٹ دینے کا عمل.** اس شریان میں عمل تبر (کاٹ دینا) کیا جائے جس کے ذریعہ فضلات صعود کر رہے ہوں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰). [عمل + تبر (رک)].

---تَجْدِید کس اضا(---فت ت ، سک ج ، ی مع) امذ.
نئے سرے سے کوئی کام کرنے کا طریقہ ، تجدید کا عمل ، نیا کرنے کا عمل. ارضیاتی عہد میں سندھ کا میدان بلند ہوا جس پر دریاؤں نے فوراً اپنا عمل تجدید شروع کر دیا اور چکنی مٹی ... وغیرہ جمع کرنے رہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۲۹). [عمل + تجدید (رک)].

---تَحَوُّل کس اضا(---فت ت ، ح ، شد و بضم) امذ.
(حیاتیات) **ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلنے کا عمل ، تبدیلی کا عمل.** عمل تحوّل (Metabolisr) یہ وہ نظام ہے جس کے تحت خلیات کی تعمیر اور تخریب ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، ابتدائی نباتیات ، ۲). [عمل + تحوّل (رک)].

---تَخْلِیق کس اضا(---فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ.
پیدائش کا عمل ؛ (مجازاً) ایجاد کا عمل ، اختراع کا عمل. اس کا عمل تخلیق شروع ہو جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۲۹). [عمل + تخلیق (رک)].

---تَخْمِیر کس اضا(---فت ت ، سک خ ، ی مع) امذ.
خمیر اُٹھنے کا عمل. ہر ایک جیلت گویا ایک کمرہ ہے جس میں عمل تخمیر یا کسی اور کیمیاوی عمل سے برابر ایک گیس نکلتی رہتی ہے. (۱۹۳۰ ، اساس نفسیات ، ۱۳۹). [عمل + تخمیر (رک)].

---تَراش کس اضا(---فت ت) امذ.
(جغرافیہ) **بارش کے پانی کے بہاؤ اور ندی نالوں میں طغیانی کے سبب زمین کی ٹوٹ پھوٹ کا عمل جس کے سبب زمین اس قدر گہرے پیمانے پر برباد ہو جاتی ہے کہ کاشت کے قابل نہیں رہتی.** مقامی نگریات کے باعث یہ بارش تیز بہاؤ اختیار کرتی ہے جو عمل تراش کو جنم دیتی ہے جس سے زمین کو براہ راست نقصان پہنچتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۷۰). [عمل + ف : تراش ، تراشیدن = کترنا ، کاٹنا].

---تَرَفُّع کس اضا(---فت ت ، ر ، شد ف بضم) امذ.
بلند کرنے کا عمل ، تصعیدی عمل ، جذبے یا جبلت کو فروتر سے بلندتر کرنے کا عمل. آخری مصرعوں میں تو یہ Grow کر کے عمل ترفع Transformation بن جاتا ہے (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۳۹). [عمل + ترفّع (رک)].

---تَسْبِیب کس اضا(---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ.
ایک خیال جس کا سبب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ کسی شخص کی کھائی ہوئی چیز پر جادو کے عمل سے شخص مذکور کو نقصان پہنچتا ہے یا وہ بیمار ہو جاتا ہے. جو لوگ عمل تسبیب کا یہ غلط تصور قائم کیے رہتے ہیں ان کے درمیان ضمناً مہمان نوازی ، تعظیم و تکریم اور خوش اعتقادی کے اخلاقی رشتے استوار ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۰۵). [عمل + تسبیب (رک)].

---تسخیر کس اضا(---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ.
دعا منتر الیسوں وغیرہ کے ذریعے کسی کو قابو میں کرنے کا کام۔ یہ جملہ ایک عملِ تسخیر تھا عہد و پیمان عزم و ثبات کا قلعہ بات کی بات میں مسخر ہوگیا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲)۔ [عمل + تسخیر (رک)]۔

---تسرّق کس اضا(---فت ت ، س ، شد ر بضم) امذ.
رک : عملِ تراش۔ یہ مرکب مادہ اس کے بعد پانی کے عمل تسرق سے تباہ و برباد ہو کر مختلف صورتوں میں تراشا گیا ہے۔(۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۱۰۶)۔ [عمل + تسرّق (رک)]۔

---تصعید کس اضا(---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
اونچی جگہ چڑھنے کا عمل ، چڑھاؤ کا عمل ، بلند ہونے کا عمل رگوں میں جو معدنی مادہ جمع ہوا ہے وہ اندرون ارض سے بذریعۂ عمل تصعید اوپر آیا ہے۔ (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۱۸۳)۔ [عمل + تصعید (رک)]۔

---تعدیل کس اضا(---فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
اعتدال پیدا کرنا ، معتدل کرنے یا ہونے کی کیفیت ، متوسط حد میں لانے کی کیفیت ، برابر اور درست کرنے کی کیفیت ؛ (کیمیا) بے اثر کر دینے کا عمل۔ جب ایک تیزاب اور ایک القلی کو ملایا جاتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں اس عمل کو عمل تعدیل کہتے ہیں۔ (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۴۳)۔ [عمل + تعدیل (رک)]۔

---تعظیمی کس صف(---فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
احترام کرنے کا طریقہ ، عزت کرنے کا طریقہ ، عظمت و بزرگی تسلیم کرنے کا طریقہ۔ اس لیے جو عمل تعظیمی تجویز فرمایا گیا ہے اس کی حکایت ذکر فرماتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۹)۔ [عمل + تعظیمی (رک)]۔

---تقطیر کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
قطرہ قطرہ ٹپکنے یا نکلنے کا طریقہ ، ٹپکاؤ کا عمل ، نتھارنے کا طریقۂ خاص۔ کسی مائع میں سے غیر حل پذیر کثافتوں کو علیحدہ کرنے کا زیادہ بہتر اور سائنسی طریقہ یہ ہے کہ اسے ایک مسام دار کاغذ میں سے گزارا جاتا ہے جسے فلٹر پیپر کہتے ہیں اور یہ عمل عمل تقطیر (Filtration) کہلاتا ہے(۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۱۱)۔ [عمل + تقطیر (رک)]۔

---تقلیب کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
الٹ جانے کا عمل ، تغیر و تبدل کا عمل ، کسی جملے میں لفظوں کی ترتیب حرفی بدل جانے کا عمل۔ ایک مصنوعی بولی کی بنیاد ہی اسی عمل تقلیب پر ہے اس میں ہر لفظ کی ترتیب حرفی الٹ دی جاتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۹۵)۔ [عمل + تقلیب (رک)]۔

---تکثیف کس اضا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
بخارات کی بستگی کا عمل ، بخارات کا بھاری یا بوجھل ہونے کا عمل ، مادے کی شمولیت سے گاڑھے پن کا عمل ، بخارات کے مائع بن جانے کا عمل۔ برودت سے ... عمل تکثیف کا زور ہے۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸)۔ ہوا میں موجود مائع کے مالیکیول اپنی حرکت کے دوران میں مائع کی سطح کے قریب آ جاتے ہیں اور ایک جست کے ساتھ مائع میں مل جاتے ہیں اسے عمل تکثیف کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۷)۔ [عمل + تکثیف (رک)]۔

---تکسید کس اضا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
۱. (طبیعات) میل کشی ، میل دور کرنے کا طریقہ ، مختلف دھاتوں کو تپا کر ان کا میل دور کرنا۔ غالباً اسے وہ تکلیس ہی مانتا تھا آج کل اسی کو عمل تکسید کہتے ہیں اسٹال کے نزدیک دھاتوں کی تکسید تحلیل کا عمل تھا۔(۱۹۳۵ ، طبیعات کی داستان ، ۲۲۱)۔ **۲. (کیمیا) کیمیائی تبدیلی کے دوران کسی بھی عنصر یا آئن کے تکسیدی نمبر میں اضافے کو (الیکٹران کے ضائع ہونے سے) عمل تکسید کہتے ہیں اور وہ عنصر یا آئن تکسید شدہ کہلاتا ہے**(کیمیا ، ۳۶۱)۔ [عمل + تکسید (رک)]۔

---تکسیر کس اضا(---فت ت ، سک ک ، ی مع) امذ.
ٹوٹنے کا عمل ، الگ ہو جانے کا عمل ؛ (لسانیات) ہوائی ذرات کا (جو متکلم کے منھ سے نکلتے ہیں) ٹوٹنے کا عمل جو ہوا میں صوتی لہر بن کر گزرتے ہیں اور سننے والے کے کان کے پردے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ جب مہیج جسم سے پیدا ہونے والا تہیج پیچھے کی طرف لوٹتا ہے تو یہ ذرات ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں ایک طرح کا خلا پیدا ہو جاتا ہے اس عمل کو عمل تکسیر کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۳۹)۔ [عمل + تکسیر (رک)]۔

---تنفّس کس اضا(---فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
سانس لینے کا عمل۔ جراثیمی بذرے جراثیم کی حالت سکون (Restting Stage) کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس زمانہ میں ان کی تیز خلوی تقسیم کم ہو جاتی ہے اور عمل تنفس بھی بالکل محدود ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۷۹) ۔[عمل + تنفس (رک)]۔

---تنقّل کس اضا(---فت ت ، ن ، شد ق بضم) امذ.
منتقل کا عمل۔ سمیے کے جراثیمی خلیے میں نمو کے دوران میں جراثیمی مرکزے کے غیر منظم ٹکڑے خارج کر دیے جاتے ہیں ... اس طرح ایک نئے خلیے میں عمل تنقل (Transduction) مکمل ہو جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۳۹۳)۔ [عمل + تنقل (رک)]۔

---تنویم کس اضا(---فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.
سلانے کا عمل خاص ، پپناٹزم کا عمل۔ وہ ہم کو زندگی کی رزم گاہ میں دعوت جہاد بھی دیتا ہے اور ایک عمل تنویم بھی کرتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۷)۔ [عمل + تنویم (رک)]۔

---تولید کس اضا(---و لین ، ی مع) امذ.
پیدائش کا عمل ، جنم دینے کا عمل ۔ تخم سمیہ اپنے ماحول کے

نایاب مرکبات سے کیمیائی مادے حاصل کر کے عمل تولید کو جاری رکھتا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی خردحیاتیات ، ۱۳۳)۔[عمل + تولید (رک)]۔

ـــــجَذْب کس اضا(ـــــفت ج ، سک ذ) امذ۔
ترکیۂ نفس کا وہ ملکہ جس میں کسی دوسرے کی بلا یا بیماری کو اپنے سر لیتے ہیں۔ بعد چند ساعت کے جوگی مثل مردے کے بیہوش ہو گیا اور بادشاہ نے صحت پائی چیلہ جوگی کو اپنے کندھے پر اٹھا کر مکان لے گیا ... اس کو عمل جذب کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰)۔ [عمل + جذب (رک)]۔

ـــــجَرّاحی کس اضا(ـــــفت ج ، شد ر) امذ۔
چیر پھاڑ کا عمل۔ اور جب مرض مشخص ہو گیا تو علاج اوس کا آسان ہو جاتا ہے عمل جراحی سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ (۱۸۷۷ء ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲)۔ ۸ ذی الحجہ بروز چہارشنبہ کو دوپہر کے وقت تین سول سرجنوں نے مل کر عمل جراحی کیا۔ (۱۹۱۷ء ، مقالات شروانی ، ۱ : ۲۱۱)۔ کچھ عمر کا تقاضا اور کچھ متواتر بیماری کی کھکھیڑ اسپر یہ عمل جراحی ، بہت کمزور ہوگئے۔(۱۹۷۳ء ، وہ صورتیں الہی ، ۱۳۰)۔ [عمل + جراحی (رک)]۔

ـــــچَلْنا محاورہ۔
کسی دعا ، جادو یا منتر وغیرہ کا کارگر ہونا ، جادو ٹونے کا اثر ہونا۔ جب عمل خلوت میں کیا جاتا ہے تو اچھی طرح چل جاتا ہے۔ (۱۸۷۷ء ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۵۰)۔

ـــــحُبّ کس اضا(ـــــضم ح) امذ۔
کسی کو مسخر کرنے یا اپنا بنانے کے لیے دعا جادو منتر وغیرہ۔

کشش دل عمل حُب کا اثر رکھتی ہے
چاہیے خود وہ ملاقات کا پیغام کریں

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲۳۰)۔ آخر بعد رد و قدح بسیار یہ طے پایا کہ عمل حُب پڑھوایا جائے۔(۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۳۲)۔ [عمل + حُب (رک)]۔

ـــــحَشْو کس اضا(ـــــفت ح ، سک ش) امذ۔
اصول فن سیاق میں وہ عمل جو کنارے پر سیدھی طرف لکھا جاتا ہے حشو کے معنی جو چیز کہ درمیان کسی چیز کے بھری جاتی ہیں یہ عمل بھی گویا درمیان مدات اور رقوم عمل بارز کے بھرا جاتا ہے۔ جو عمل کہ کنارے پر سیدھے طرف اس موقع کے جو واسطے لکھنے کے مخصوص ہے لکھا جاتا ہے اس کو عمل حشو کہتے ہیں ... حشو کے معنی جو چیز کہ درمیان کسی چیز کے بھری جائے۔ (۱۸۶۸ء ، اصول السیاق ، ۱۰۰)۔[عمل + حشو(رک)]۔

ـــــخوانی (ـــــو معد) امث۔
رک : عمل پڑھنا۔ خورشید گوہر پوش نے یاقوت شاہ سے آ کر کہا حضور عمل خوانی سے کیا فائدہ عزیمت بے عزیمت سے کیا ہوگا۔ (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۶۶)۔ عمل خوانی ، سجد والا قضیہ ، مقدمہ بازی ... وغیرہ وہ تمام عملی مذاق ہیں جو حاجی بغلول سے کئے جاتے ہیں۔ (۱۹۵۸ء ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۲۵۶)۔ [عمل + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــدار امذ ؛ رک عملدار۔
حاکم ، سردار ، عامل ، تحصیلدار ، تھانیدار۔ کھوج تمام ملک کے عمل داروں کا اثر رعیت کی حالت کا کرکے لوہک نہیر نکاویں۔(۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۶۰)۔ جب وہ اکثر شہر کے میوزیم میں پہنچے تو وہاں عملدار نے انہیں پہچانا۔ (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۸۹)۔ [عمل + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــداری امث ؛ رک عملداری۔
۱. حکومت ، سلطنت ، ریاست۔

طلب کی رخصت آ پہنچی ہے کر میداں کی تیاری
کیا عرض اب جسے چاہو اسے سونپو عملداری

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۵۰)۔ ایک زمانہ تھا کہ سسلی میں مدت تک مسلمانوں کی عملداری رہی تھی۔(۱۸۸۰ء ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲)۔برطانوی عملداری نے ہندوستان کو ہندوستانیت کا احساس دلانے میں اہم رول انجام دیا ہے۔ (۱۹۷۳ء ، توازن ، ۱۵۹)۔
۲. (ا) حدود سلطنت و ریاست ، ملک کی سرحد ، علاقہ۔ حاتم وہاں سے رخصت ہو کر اس کی عملداری میں داخل ہوا۔ (۱۸۰۱ء ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۵)۔ آپ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نیک دل ، منصف مزاج اور رعیت پرور ہے اس کی عمل داری میں چلے جاؤ۔ (۱۹۰۹ء ، المشرق و الفرائض ، ۲۷۶)۔ (اا) عہد حکومت ، سلطنت کا زمانہ۔ ان کی عملداری میں رعیت اس قدر آسودہ ہوئی کہ کبھی کسی وقت میں نہ ہوئی ہوگی۔ (۱۸۹۹ء ، رویائے صادقہ ، ۴۲)۔ ۳. عمل دخل ، دور دورہ ، اثر و نفوذ ، زور ، قبضہ ، تسلط۔ جب عرب کی زبان آئی تو دین و آئین اور دربار سلاطین بلکہ گھرگھر میں عربی زبان کی عملداری تھی۔(۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۳)۔ آرام کی عمر نہیں خوشی کی عملداری نہیں۔ (۱۹۲۱ء ، خطوط اکبر ، ۱۷۵)۔ تم لوگوں نے اس کی محفل سے باہر کے لائے ہوئے مزدور بھی بھگا دیئے ذرا خوف خدا کرو عمل داری قائم کر لی ہے۔ (۱۹۸۹ء ، آئینہ ، ۳۰۱)۔ [عملدار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــداری اُٹھانا محاورہ۔
حکومت یا قبضہ وغیرہ دور کرنا۔ ہر شہر میں آفت آئی سرکاری عملداری اٹھائی۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۵)۔

ـــــداری اُٹھنا محاورہ۔
حکومت جاتی رہنا۔ واقعات ظہور میں آئے اور سرکاری عملداری اٹھ گئی۔ (۱۹۰۰ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۶۵)۔

ـــــدارِیَّت (ـــــکس ر ، شد ی مع یفت نیز بلا شد) امث۔
عملداری ، سرداری ، حاکمیت ۔ نر ... انڈوں کے گرد عملداریت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ (۱۹۷۳ء ، حیواتی کردار ، ۹۷)۔ [عمل داری + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــدَخَل (ـــــفت د ، خ) امذ۔
۱. حکومت ، تسلط ، قبضہ۔ سارے دوآبہ میں سیندھیا کا عمل دخل ہو گیا۔ (۱۸۹۷ء ، شام سلطنت تیموریہ ، ۳۳۲)۔ جب فلسطین میں مسلمانوں کا عمل دخل ہوا۔ (۱۹۱۲ء ، محاربات صلیب ، ۵)۔

انگریزی عمل دخل نے جہاں ہندوستان کو بہت سی خام خیالیوں سے نجات دلائی وہاں اسکی خام پیداوار اور ہرائے نام مزدوری سے اپنے ملک کے کاروبار کو ... فروغ دیا. (۱۹۶۹ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۱۳) . ۲. اختیار ، تصرف . رانا پرشاد کا عمل دخل اپنے ملک پر اچھی طرح سے نہیں رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۱). شش جہت میں روحوں کا عمل دخل ہے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰے ، ۳۳). نئی شاعری میں ان کا عمل دخل کس حد تک ہے.(۱۹۸۳ ، رنس اور فنک اور، ۱۵). ۳. اثر ، نفوذ ، زور. اوس بیچاری بڑی ڈرپوک سلج کل ہے آسمان پر جب سورج کا عمل دخل نہیں رہتا اور بادل بھی اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں اس وقت یہ نمودار ہوتی ہے . (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۷۳). مزاج میں میانہ روی کا عمل دخل تھا. (۱۹۸۶ ، اردو میں اسول تحقیق ، ۱ : ۳۰۱). [عمل + دخل (رک)].

ـــ درآمد (ـــ فت د ، سک ر ، مد ا ، فت م) امذ.

۱. نفاذ ، چلن ، دوردورہ ، رواج. ہمدردی کا عمل درآمد قدیم سے کسی نہ کسی قدر ہمارے ملک میں پایا جاتا ہے.(۱۸۷۶ ، مقالات حالی ، ۲ : ۵). بڑی مشکل سے مسلمانوں کے پھیلانے کو تجویز پر راضی ہوئے تو عملدرآمد میں حیران ہیں . (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۷۱۳) . ۲. کسی قانون ، ضابطے ، تجویز وغیرہ کے مطابق کام کرنا. اسلامی حکومتوں میں ہمیشہ اسی قانون پر عمل درآمد رہا ہے . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸۹) . یہ کمیٹی عملدرآمد کے کام کی نگرانی کرتی. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۲) . ۳. اثر ، دخل ، قبضہ ، تصرف. جواب کلکٹری سے واضح ہے کہ کسی دوسرے حق زمینداری کا عمل درآمد نہیں ہے. (۱۸۷۲ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۷۳). جب ہم کم کو ایسے عملدرآمد سے لطف آتا ہے تو وہ ہمیشہ اپنے اختیار کو اسی طرح صرف کرتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۷). کاروبار کرنے کی اسکیم پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا. (۱۹۸۳ ، کیمیاگر ، ۱۳۲) . [عمل + در (حرفِ جار) + آمد (رک)].

ـــ درآمد کرنا ف م.

کاربند ہونا ، تعمیل کرنا ، عمل میں لانا. سات روز تک اسی طرح عمل درآمد کریں بعنایت الہی مفید ہوگا. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۹). فساد کے بدلے قتل یا جلا وطنی یا جزیہ پر عمل درآمد کیا گیا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۳۲).

ـــ درآمد ہونا ف م.

کارروائی ہونا ، تعمیل ہونا ، عمل میں آنا. قرآن مجید کی سورۂ نہم کے شروع میں جو احکام درج ہیں ان کا عمل درآمد کبھی نہیں ہوا. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۶۵). عثمانی کالج کے بورڈروں کے لئے اس قاعدہ کے موافق جس پر قسطنطنیہ کی درسگاہوں میں عملدرآمد ہے (۱۹۰۳ ، حیات شبلی ، ۲۰۱).

ـــ دستک کس اضا(ـــ فت د ، سک س ، فت ت) امذ.

(قانون) دستک جاری کرنا بباعث نہ داخل ہونے روپیہ کے ، ایک تحریری حکم جس کو افسر مجاز کسی جائداد کے نیلام میں خریدنے والے کو قبضہ حاصل کرنے کی اجازت دے ، کسی چیز کی نکاسی کی اجازت ، ایک تحریر جس سے کسی چیز کا قبضہ دیا جائے ، حق کا سارٹیفکٹ ، جائداد وصول کرنے کی اجازت کی بابت حکم جاری کرانا (اردو قانونی ڈکشنری). اس واسطے عمل دستک حضور سے موہی الیہ کو عنایت ہوا بایں کہ وہ موہی الیہ کو زمیندار اوس جگہ کا مستقل جان کے ... زر مالگزاری سرکار سال بسال قسط بقسط ادا کرتا رہے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۹۸). [عمل + دستک (رک)].

ـــ دینا محاورہ.

اجابت کے لیے مقعد کے ذریعے دوا پہنچانا یا شیافہ کرنا ، حقنہ کرنا. رات بھر اسی الٹ پلٹ میں گذری صبح پھر یونانی علاج کی طرف رجوع کی آٹھ بجے عمل دئیے گئے دست نہ آئے . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۴۹). معدہ کو آلایشوں سے پاک کرنے کا جو طریقہ مناسب ہو سکتا تھا مثلاً عمل دینا ایسے مولانا مرحوم برتنے نہیں دیتے تھے.(۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۶۱).

ـــ ذہب کس اضا(ـــ فت ذ ، ہ) امذ.

(کیمیاگری) سونا بنانے کا طریقہ . کیمیاگر کو عمل ذہب میں مناسب آنچ دینے میں سخت دشواری پیش آتی ہے.(۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۱). [عمل + ذہب (رک)].

ـــ زشت کس صف(ـــ کس ز ، سک ش) امذ.

بُرا کام ، خراب عمل ، بدکاری ، بدچلنی ، بدعملی. خسرو کو ہاتھی پر بٹھایا اور داروں کے درمیان پھرایا کہ وہ اپنے ہمراہیوں کو اسی عقوبت میں دیکھے اور اپنے عمل زشت سے عبرت پکڑے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۷). [عمل + زشت (رک)].

ـــ زنگ کس اضا(ـــ فت ز ، غنہ) امذ.

کسی دھات یا لوہے کو زنگ کھا جانے کی حالت ، زنگ کی وجہ سے کسی دھات کا ناکارہ ہونے کا عمل. اس فولاد میں عمل زنگ یا کرودن (Corrosion) روکنے کی خاصی مزاحمت ہوتی ہے . (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۷۸). [عمل + زنگ (رک)].

ـــ زیرگی کس اضا(ـــ ی مع ، فت ر) امذ.

(نباتیات) زیراوی پودوں میں تولیدی خلیوں کے ملاپ کے لیے نر تولیدی خلیوں یعنی زر ریشے کا مادہ تولیدی خلیوں یعنی پھل پتوں کی کلغی تک منتقل ہونے کا عمل. جب پھول عمل زیرگی کے لئے تیار ہوتا ہے تو یہ حصے پھول کو کھلنے میں مدد دیتے ہیں . (۱۹۷۰ ، چاول دستور کاشت ، ۲۸). [عمل + زیرگی (رک)].

ـــ سفلی کس صف(ـــ کس س ، سک ف) امذ.

جادو ٹونا وغیرہ ، بدروحوں ، بھوت پریت یا دیو جن پری وغیرہ سے استمداد کا طریقہ.

جانتا ہوں مرا نالہ عملِ سفلی ہے
کرتا اس مُصحفِ رخسار پہ تاثیر نہیں

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۷۸). [عمل + سفلی (رک)].

--- سَنَد کس اضا(---فت س ، ن) امذ.
(قانون ، کاشت کاری) رک : عملِ پٹه (ماخوذ : اب و ، ۶ : ۸۲).
[عمل + سند (رک)].

--- شَنِیع کس صف(---فت ش ، ی مع) امذ.
بُرا کام ، خراب کام. یه عملِ شنیع ان کا عمال اجارہ کے ساته مخصوص نه تها بلکه جو کوئی کنارہ آب کے پرگنات کے رہنے والوں میں سے ہاته لگتا اسیر کر کے لے جاتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۸۰). [عمل + شنیع (رک)].

--- صالِح کس صف(--- کس ل) امذ.
ثواب کا کام ، نیک کام ، اچها کام. پرہیزگاری خود عمل صالح کا نام ہے. (۱۹۰۹ ، الکلام ، ۲ : ۲۲۶). خدا ان سب کو اور نیز مجهے اس ایمان کے علاوہ عمل صالح کی بهی توفیق فرمائے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۷۷). [عمل + صالح (رک)].

--- طائِر کس اضا(--- کس ء) امذ.
حقنه ، مقعد کے ذریعے دوا چڑهانے کا کام (کہتے ہیں که انسان نے یه عمل پرندے سے سیکها ہے اسی وجه سے اسے عملِ طائر کہا جاتا ہے). صاحب کو عمل طائر اس کثرت سے ہوئے که جان بلب ہو گئے. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۴۴). عمل طایر یعنی حقنه کے لئے اسکا استعمال ہوتا ہے (۱۹۰۷ ، فلاحۃالنخل ، ۲۲۳). حقنه کا عمل بهی یالینوس نے اتفاقاً ایک بگلے سے سیکها تها ... اسی لیے اس کو عمل طائر بهی کہتے ہیں. (۱۹۵۴ ، طب العرب ، ۳۱۷). [عمل + طائر (رک)].

--- فَرْسُوْدَگی کس اضا(---فت ف ، سک ر ، و مع ، فت دَ) امذ.
کٹاؤ کا عمل ، تصرف کا عمل. برائیوفائیٹ ... یه بارش کا بہت سا پانی جذب کر لیتے ہیں ، اس لیے زمین عمل فرسودگی (Erosion) سے بہت حد تک بچ جاتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۳۲۱). [عمل + فرسودگی (رک)].

--- فَرْما (---فت ف ، سک ر) صف.
عمل کرنے والا ، حکم کی تعمیل کرنے والا ، بجا لانے والا. حضرت موسیٰ صرف واعظ نه تهے عمل فرما اور کارپرداز بهی تهے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۳۸). [عمل + ف : فرما ، فرمودن - فرمانا].

--- قَدْح کس اضا(---فت ق ، سک د) امذ.
(طب) موتیا بند میں کیا جانے والا ایک عمل جس میں قرنیه میں پُتلی کے سامنے سوئی چبهو کر رطوبت جلیدیه کو پیچهے کی طرف رطوبت زجاجیه میں گرا دیتے ہیں جہاں وہ جذب ہوتی رہتی ہے. عمل قدح وہ عمل ہے جس میں طبقه قرنیه کو کاٹ کر رطوبت جلیدیه کو نکال دیا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمه) ، ۲ : ۹۲). [عمل + قدح (رک)].

--- کار صف.
عمل کرنے والا ، اثر کرنے والا. اس عمل کار مادے کو ٹائیلن (Ptyalin) کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفه کی تحقیق ، ۳۵۹). [عمل + کار ، لاحقۂ فاعلی].

--- کاری اث.
اثر اندازی ، اثر پذیری. ترشئی اور اساسی طریقوں میں عمل کاری کے لحاظ سے کوئی خاص فرق نہیں ہے. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۷۹). [عمل کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَٹاؤ کس اضا(---فت ک) امذ.
رک : عمل تراش. آبی نالیوں میں پانی تیزی سے بہنے کی وجه سے عملِ کٹاؤ تیز ہوتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۴). [عمل + کٹاؤ (رک)].

--- کَثِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
نماز میں ایسا کام کرنا جس میں دونوں ہاتهوں کا استعمال ہو اور جس سے محسوس ہو که نماز نہیں پڑهی جا رہی ہے ، ایسے عمل سے نماز ٹوٹ جاتی ہے. عمل کثیر بعضوں کے نزدیک وہ ہے جسمیں دونوں ہاتهوں کے لگانے کی حاجت ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایه ، ۱ : ۱۲۲). نماز ، پڑهنے میں یه بچے آ جاتے تو انہیں اپنے کندهوں پر سوار کر لیتے ... یه ان دنوں کی بات ہے جب اس کی مناہی نہیں آئی تهی ، اب تو یه عملِ کثیر سمجها جاتا ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۴۱۰). [عمل + کثیر (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. کاربند ہونا ، بجا لانا ، ماننا ، تعمیل کرنا.

تو ہوا عالم میں ، پهر عالم میں تیہه سوں کر عمل
علم سارے میں عَلَم ہے کر کتے جگ تب منجے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۲ : ۲۳۸).

ہیں اس مقدمے میں احادیث روے کی
ان پر عمل کرے جو سو بیشک نہال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتها ، ۴۶). اس نے موافق حکم لوح عمل کیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۴). ۲. دعا ، جادو ، منتر وغیرہ کا کسی مقصد کے حصول کے لیے پڑهنا ، ورد کرنا ، چله کهینچنا.

یه گُل تو عمل کیا ہوا ہے
یه عطر فسوں پڑها ہوا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۰).

جلبل شیشے میں اُترا نه وہ پری رخسار
بہت عمل کیئے لکهے ہزارہا تعویذ

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۶۴). ۳. قبضه کرنا ، تصرف میں لانا.

اقلیم دل سیں عقل نے لی تب رہ گریز
جب صوبه دار عشق نے آ کر عمل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۹). عضدالدوله نے لشکر بہت سا لے کر اوس کی ولایت کو عمل کر لیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۴).

وہاں لڑکے اپنا عمل کر لیا
نجیب اور آباد تک لے لیا

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، شکوہ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ،

جونز ، ۳ : ۱۹۵۳ ، ۱۳۱). اے شہریار اطاعت کرتا ہوں، بیٹی کو بھی لیجیے قلعے میں اپنا عمل کیجیے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۲۸). ۳. سوال کا حل کرنا. کرۂ ارضی کے ہر مقام پر دایرہ عرض عمل کرنے کے وقت فرض کرتے ہیں. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۱۵).

ـــــ گاہ امث.
عمل کرنے کی جگہ ، تجربہ کرنے کی جگہ ، لیباریٹری ، معمل. گزشتہ جنگ نے کتب خانوں اسکولوں اور سائنس کی عمل گاہوں کو جو برباد کیا تھا انہیں سب قومیں مل کر نئے سرے سے بنائیں. (۱۹۵۲ ، اس کے منصوبے ، ۱۲). [عمل + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گُزار (ـــــ ضم گ) امذ.
عامل ، تحصیلدار (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [عمل + ف : گزار ، گزاریدن ـ ادا کرنا ، انجام دینا].

ـــــ لینا محاورہ.
حقنہ کرانا ، پچکاری وغیرہ سے مقعد کے ذریعے دوا پہنچوانا.

سخت پھنسے ہیں قبض کی شدت ہے کاٹ بھاڑ
لے شیخ جی عمل کے ہے لینے میں کیا لحاظ

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۹). مرض کی داستان سنانے اور تلیین و عمل لینے لینے بدحواس ہو گیا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۴۳).

ـــــ سُسْت (ـــــ فت م ، سک س) صف.
اپنے کام میں سُست رہنے والا ، عمل میں سست رہنے والا ، عمل میں کم لگنے والا ؛ (مجازاً) مرد کاہل.

تاویہ ہے بندۂ عمل سست
باقی ہے فقط نفس درازی!

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۸۸). [عمل + سست (رک)].

ـــــ مِقناطیسی کس صف (ـــــ فت م ، سک ق ، ی مع) امذ.
مسمریزم ، آنکھوں کے ذریعے مسحور کرنے کا طریقہ یا عمل. عمل مقناطیسی کے ذریعے سے خواب مقناطیسی کے واقع ہونے میں شک نہیں ہو سکتا. (۱۸۸۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۹). [عمل + مقناطیس (رک)].

ـــــ میں آنا محاورہ.
واقع ہونا ، وقوع پذیر ہونا ، کرنے میں آنا. اگر زمین سخت ہوتی تو احتیاج اوس کے کھودنے کی پڑتی ہے جیسے کنووں اور کیاریوں میں عمل میں آتا ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۹). عارضۂ پیشوا کے عمل میں آنے کی وجہ سمجھنا چاہیے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۷). ۱۸ مئی ۱۹۴۳ء کو مجلس یادگار حمید احمد خاں کا قیام عمل میں آیا. (۱۹۷۹ ، نذر حمید احمد خاں ، ز).

ـــــ میں لانا محاورہ.
۱. تعمیل کرنا ، پورا کرنا ، بجا لانا. اے عزرائیل آگے آ اور جس کام پر کہ مامور ہوا ہے عمل میں لا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۹).

جو آنکھ چاہے یہ دل ناداں وہی کرے
سلطاں عمل میں لاتا ہے کہنا وزیر کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۳۰). ۲. استعمال کرنا ، برتنا ، حکم پہچاننا اور موافق قطر کے کہنے کے عمل میں لانے. (۱۷۹۲ ، شاہ عالم ثانی ، عجائب القصص ، ۵۵). اور ان کے ساتھ دوسری قسم کی بدسلوکیاں عمل میں لانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کو دوبارہ اسی مذہب کے قبول کرنے کی ترغیب دی جائے جس کو وہ ترک کر چکے تھے. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۹).

ـــــ ناگُزِیر کس صف (ـــــ ضم گ ، ی مع) امذ.
وہ کام جس سے مفر نہ ہو ، اتنا ضروری کام جس کو انجام دیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو. یہ قدم عمل ناگزیر کے طور پر ان کے سامنے پیش کیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۶). [عمل + ناگزیر (رک)].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
وہ کتاب جس میں فرشتے (کراماً کاتبین) ہر شخص کے اعمال لکھتے ہیں ، نامۂ اعمال.

عمل نامہ میرا ہے گرچہ سیاہ
ولے کیا ہے بیدار خوف گناہ

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۸). عمل نامہ اور حساب اور میزان اور پل صراط اور جنت اور دوزخ ... سب برحق ہے. (۱۸۳۹ ، رسائل حیات ، دستور الایمان ، ۳).

بارِ عصیاں سے کمر میری نہ کیوں کر خم ہو
یہ عمل نامہ ہے گویا کئی من کا کاغذ

(۱۹۲۸ ، دیوان بشیر ، ۳۷). [عمل + نامہ (رک)].

ـــــ نِتھار کس اضا (ـــــ کس ن) امذ.
کسی مائع چیز کو صاف کرنے کا عمل ، پانی یا کسی دقیق شے سے حل کثافت دور کرنے کا طریقہ. یہ کثافتیں بھاری ہونے کی وجہ سے برتن کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہیں اس لئے صاف مائع کو ان کثافتوں کے اوپر سے آہستہ آہستہ کسی دوسرے برتن میں انڈیل کر علیحدہ کر سکتے ہیں اس عمل کو عمل نتھار کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عمل کیمیا ، ۱۰). [عمل + نتھار (رک)].

ـــــ نُفُوذ کس اضا (ـــــ ضم ن ، و مع) امذ.
(طبیعیات) سیالات کا مسامدار سطح سے گزر جانے کا عمل ، گزرنے کا عمل. ایسے حشرات (Insects) صرف وقت ضرورت عمل نفوذ (Osmosis) کے ذریعے اپنی جلد کی مدد سے سانس لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۳۸). [عمل + نفوذ (رک)].

ـــــ نیک کس صف (ـــــ ی مج) امذ.
اچھا کام ، عمل صالح.

طاعت حق میں وہ ہے مصروف
عمل نیک میں ہے مشغوف

(۱۸۳۸ ، ناسخ (مہذب اللغات)). [عمل + نیک (رک)].

ـــــ و دَخْل (ـــــ و مع ، فت د ، سک خ) امذ.
رک : عمل دخل. بعض مرکب حقائق تو ایسے ہوتے ہیں کہ مادہ بھی ان کا مخفی نہیں بلکہ عمل و دخل کے لحاظ سے ظاہر ہوتا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۸۲). حالات نے مغائرت کی جو دیوار حائل کر رکھی ہے اسے گرانے کے لئے

کسی بڑی قوت کی بڑی تنظیم کے عمل و دخل کی ضرورت ہے . (۱۹۸۲ء ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۶۲). [عمل + و (حرفِ عطف) + دخل (رک)].

ـــــ ہاضِمَہ کس اضا(ـــــ کس ض ، فت م) امذ.
قوتِ ہضم کا عمل ، ہضم کرنے کا طریقہ ، معدے میں غذا کی تحلیل کا عمل . غیر نفوذ پذیر اشیاء کی نفوذ پذیر اشیا میں تبدیلی کو عمل ہاضمہ (Digestion) کہتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۵۶). [عمل + ہاضمہ (رک)].

ـــــ بَد کس اضا(ـــــ فت ی) امذ.
رک : عمل بالید.

عملِ بد میں ایسے تھے اوستاد
کئے آلات سیکڑوں ایجاد

(۱۸۸۴ء ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۳۶). [عمل + بد (رک)].

عَمَلاً (فت ع ، فت نیز سک م ، تن ل بفت) م ف.
عملی طور پر ، عمل کے لحاظ سے. ہندو کی قدیم مہذب قوم جو بہت سے علموں کی موجد ہو ... سنگ تراشی و معماری میں علماً و عملاً واقف. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۶). سوال یہ ہے کہ قیاساً و مجازاً معیار کمال کیا ہے بلکہ حقیقتاً و عملاً کیا ہو سکتا ہے. (۱۹۱۷ء ، گوکھلے کی تقریریں ، ۳۷). انہیں غصہ تو بہت آیا لیکن عملاً وہ کچھ نہ کر سکتے تھے. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۵۱۲). [عمل + اً ، لاحقۂ تمیز].

عِمْلاقی (کس ع ، سک م) امذ.
(ہیئت) بہت بڑا ستارہ جس کا قطر تقریباً مدارِ مریخ کے قطر کے برابر ہے. تداخل پیما دیرے ستاروں کی تحلیل اور عملاقی ستاروں کے قطر کی پیمائش کے لیے نہایت کامیاب آلہ ثابت ہوا. (۱۹۳۹ء ، طبیعی مناظر ، ۲۶). [ع : عملاق (عِلْم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَمَلوں (فت ع ، سک نیز فت م ، و مع) امذ ؛ ج.
عمل کی جمع ، تراکیب میں مستعمل. دونوں عملوں سے آئن اسٹائن کی کمیت ، توانائی کی مساوات $E=Mc^2$ کے صحیح ہونے کا تجرباتی ثبوت ملتا ہے. (۱۹۸۳ء ، کیمیا (گیارہویں جماعت کے لیے) ، ۵۱).

ـــــ بُوری (ـــــ و مع) صف مث.
سب گنوں میں طاق ، ہر کام میں ماہر (طنزیہ برے اعمال کے اظہار کے لیے). مجھے تو باتوں ہی میں مزہ آتا ہے ... تجھے عملوں میں (دانت پیستے ہوئے) وہ عملوں بوری. (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۵۹). [عملوں + بوری (رک)].

عَمَلَہ (فت ع ، فت نیز سک م ، فت ل) امذ.
۱. کسی محکمے یا کارخانے وغیرہ کا کارکن یا ملازمین ، اسٹاف. وہاں کے صاحب کمشنر اعظم نے جو دیکھا کہ عملے میں ہندو بھرے ہوئے ہیں اہل اسلام نہیں. (۱۸۵۹ء ، خطوط غالب ، ۲۴۳). پولیس اور وہاں کا عملہ لاکھ سر پٹکتا رہا مگر ان کے سامنے ایک پیش نہ گئی. (۱۹۲۱ء ، گرداب حیات ، ۵). میرا لکھنؤ سے تبادلہ دوسرے مسلمان عملے کے ساتھ مشرق پاکستان کے مرکزی شہر ڈھاکہ ہوا تھا. (۱۹۸۵ء ، حیات جوہر ، ۹). **۲. عمارتی سامان ، عمارت کا ملبہ ، زمین کے علاوہ عمارت کا تمام ساز و سامان تعمیر.** مکان گرایا جاوے گا اور زمین بائع کو واپس کی جاوے گی اور مشتری اپنا عملہ لے جاوے گا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۲۲). چند سال میں کل مکان گر گیا نہ کسی کو عملہ اٹھانے سے منع کیا نہ کسی سے مرمت کرائی کل عملے کا خاتمہ ہو گیا. (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۹۹). **۳. عمارت ، تعمیر شدہ حصہ.** بالاخانے پر ایک بہت بڑی کھلی ہوئی چھت تھی جو دونوں طرف کے عملے کے درمیان صحن کا کام دیتی تھی. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۳۵). [عامل (رک) کی جمع].

ـــــ پُولِیس کس اضا(ـــــ ضم پ ، غم و ، ی مع) امذ.
محکمۂ پولیس ، محکمۂ فوجداری ، شہری انتظام اور محافظت کے لوگ (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [عملہ + پولیس (رک)].

ـــــ دَخْلَہ (ـــــ فت د ، سک خ ، فت ل) امذ.
قبضہ ، تصرف ، عملداری. فوراً آ کر اپنا عملہ دخلہ اس سال میں کر لیا. (۱۸۳۷ء ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۱). اس زمانے میں وہاں رومیوں کا عملہ دخلہ تھا. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۶ : ۶). [عمل + دخل (رک) + ہ (زاید)].

ـــــ (و) فِعْلَہ (ـــــ کس ف ، سک ع ، فت ل) امذ.
اہل کار ، نوکر چاکر ، اہالی موالی. بادشاہ نے سواری یاد فرمائی ، عملہ فعلہ سواری کا آن کر حاضر ہوا. (۱۷۹۲ء ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۹۳). علیٰ ہذا تمام عملہ و فعلہ کو انعام تقسیم ہوا. (۱۸۹۱ء ، بوستان خیال ، ۸ : ۷۰۲). تھوڑی دور پر ڈیڑھ خیمہ نوکر چاکر عملہ فعلہ سب ہے. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۵۵). ہندی ادب و تاریخ کے متعلمین و معلمین ، دفتروں اور عدالتوں کے معتمدین اور عملہ و فعلہ غرض عام و خاص سب شائقین کے لیے بہت ہی مفید و ضروری ہے. (۱۹۸۷ء ، اردو ، جولائی تا ستمبر ، ۷۵). [عملہ + و (حرفِ عطف) + فعل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ فَوجْداری کس اضا(ـــــ و لین ، کس ج) امذ.
محکمۂ پولیس ، محکمۂ فوجداری ، شہری انتظام اور محافظت کے لوگ (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [عملہ + فوجداری (رک)].

عَمَلی (فت ع ، فت نیز سک م) صف.
۱. عمل (رک) سے منسوب یا متعلق ، کام کا. مولانا نے اپنی بساط کے مطابق عملی میدان میں بھی اپنی دو یادگاریں چھوڑی ہیں. (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۱۸۰). اسوقت کیونکہ عملی لحاظ سے اور تو کچھ نہ ہو سکتا تھا اس لیے اس نئی نسل کو نشانۂ تنقید بلکہ ہدف ملامت بنایا جا رہا تھا. (۱۹۶۸ء ، نگہ اور نقطے ، ۲۸۱). **۲. معمولی ، روزمرہ کے استعمال کا.**

ٹھنڈی سانسیں نہ بھرو کھوٹی گئی گر بندوق
عملی تھی تمہیں لے دونگی ہوادار اصیل

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، ۱ : ۱۵۳). بلکہ کھوڑیوں یا خالی بیپوں سے عملی پلیٹ فارم بنا لیا. (۱۹۳۸ء ، چناٹی ، ۲۵). **۳. جادو منتر وغیرہ کے ذریعہ بنایا ہوا ؛ (مجازاً) نقلی ، وضعی ، بناوٹی.**

یہ پریزاد عملی آدمی ہے اس کو اسی واسطے مقرر کیا تھا ... تا کہ لوح چھنوا دے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۹۷). ۴. جسے کام میں لایا جائے یا جسے کر کے دکھایا جا سکے (نظری کا نقیض) . علم طب دو قسم پر ہے نظری اور عملی . (۱۸۷۲ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۹). حکمت کے دو جزو ہیں ایک نظری دوسرا عملی. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۳۳). اس کا انتظام ہمارے ہاتھ میں تھا لیکن اس کا (Operational) عملی اور تنظیمی اختیار مرکز کے ہاتھ میں تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۷۶). ۵. نشے باز ، نشے کا لتیا (ا ب و ، ۷ : ۹۳) . [عمل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اِمْتِحان (ـــــ کس ا ، سک م ، کس مج ت) امث.
کام کی آزمائش ، عمل کے لحاظ سے جانچ پڑتال ، پریکٹیکل اگزامینیشن یا ٹسٹ. مشاہدات و واردات کی قدر و قیمت کا ایک طرح سے عملی امتحان ہے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۲). [عملی + امتحان (رک)].

ـــــ پَیمائِش (ـــــ ی لین ، کس ء) امث.
واقعی طور پر کی جانے والی ناپ. جیسا کہ عمل کے پیشتر اور بعد میں عملی پیمائش کر کے معلوم کیا گیا. (۱۹۳۲ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۴۳). [عملی + پیمائش (رک)].

ـــــ تَحَوُّل (ـــــ فت ت ، ح ، شد و بضم) امث.
عملی تحول سے مراد کسی ہندسی شکل کے مساوی الرقبہ دوسری شکل بنانا ہے عملی تحول میں رقبہ سے متعلق ہندسی مسائل کا اطلاق ہوتا ہے (اردو انسائیکلوپیڈیا) . [عملی + تحول (رک)].

ـــــ تَعْلِیم (ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
کارآمد تعلیم ، کام کی تعلیم ، ایسی تعلیم جس میں عملی تجربے کرائے بھی شامل ہوں. ہمارے ملک کے ضروری مسائل جو ابھی پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں وہ یہ ہیں ... ہر شخص کو عملی تعلیم فراہم کرنا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۹). [عملی + تعلیم (رک)].

ـــــ تَفْسِیر (ـــــ فت ت ، سک ف ، ی مع) امث.
عملی طور پر کی جانے والی تشریح ، عمل کے ذریعے سے کسی بات کی وضاحت کرنا ، عملی شکل . ان کی ادبی تخلیقات اسی نظریے کی عملی تفسیر معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۹). [عملی + تفسیر (رک)].

ـــــ تَنْقِید (ـــــ فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
(ادبیات) کسی ادبی یا تنقیدی نظریے کی روشنی میں کسی فنکار یا فن پارے کا تنقیدی مطالعہ . کسی فن پارے کا تنقیدی مطالعہ عملی تنقید کہلاتا ہے.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۷). [عملی + تنقید (رک)].

ـــــ ٹوپی (ـــــ و مع) امث.
جادو کی ٹوپی ، ایسی ٹوپی جسے سر پر اوڑھنے سے انسان دوسروں کی نظر سے چھپ جاتے مگر اسے سب کچھ دکھائی دے ، سلیمانی ٹوپی. تب باہر سے اٹھ کر اسکو قبضے میں لا کر میں عملی ٹوپی سے اپنے کو چھپا دوں گا. (۱۹۰۰ ، عجائب کے ڈرامے (نورنگ ڈاڈ) ، ۱۹۰). [عملی + ٹوپی (رک)].

ـــــ جامَہ پَہْنانا محاورہ.
کسی کام کو کر کے دکھانا ، بروئے کار لانا . اسی خیال نے مجھے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے سے اب تک باز رکھا (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر (دیباچہ) ، ۶). اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک وزارتی کمیٹی بنائی جائے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۸۷).

ـــــ صُورَت (ـــــ و مع ، فت ر) امث.
کسی کام کے ہونے کی صورت ، وہ بات جو خیال سے عمل میں آ جائے ، تعبیر ، عملی شکل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [عملی + صورت (رک)].

ـــــ صُورَت اِخْتِیار کَرْنا محاورہ.
کسی کا کام ہو جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ طَور پَر م ف.
عمل کے لحاظ سے ؛ سرگرمی سے نیز درواصل ؛ تقریباً. یہ دشت عملی طور پر بحیرۂ خزر سے ... علاقہ مکران میں بحر ہند تک پھیلا ہوا ہے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۹).

عَمَلِیّات (فت ع ، م ، کس ل) امذ ؛ امث ؛ ج.
۱. جادو ٹونے ، دعا یا افسوں وغیرہ جو دفع آسیب وغیرہ مقاصد کے لیے کیا جائے. اس طلسم میں کوئی عامل علوی عملیات کا نہیں ہے اور ہم لوگ سحر نہیں کرتے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷). مال جلنے کی بو آتی ہے اور بال عداوت اور بغض کے عملیات میں جلا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۰۱). گھوڑوں کے رَدِّ بلا کے تعویذ اور نظر بد سے بچے رہنے کے عملیات ان کے علم میں تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۲۳). ۲. کیے جانے والے کام ، معمولات. ارکان حربیہ یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے ... اسکی دو شاخیں ہیں فنی و عسکری، فنی میں مضامین ذیل پڑھائے جاتے ہیں ... عملیات اشکال معماری سپر مینا ... تصویر کشی. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۶۲). دماغ کی عملیات کو بھی منضبط کیے رہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ ، ۷۱). [عمل (رک) + یات، لاحقۂ جمع].

عَمَلِیَّت (فت ع ، م ، کس ل ، فت ی) امث.
۱. کام کرنے کی حالت یا کیفیت. ظاہر ہے کہ ہم ان میں ایسی ، عملیت ، پیدا کرنی نہیں چاہتے جو محض چند مفروہ افعال پر منحصر ہو. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۲۵۶). ۲. (فلسفہ) ایسا علم جس میں ہر بات کو اس کے عملی نتائج کے لحاظ سے جانچا جائے. اس علم یا اس نظریہ میں انہی اشیا کو موضوع بحث بنایا جاتا ہے جن کا تعلق انسانی تجربے سے ہو ، نتائجیت. تجربیت کی اس شاخ کو عملیت یا نتائجیت اس لیے کہتے ہیں کہ اس

مسلک فکر کے مطابق کسی نظریے یا عقیدے کی صداقت کا معیار اس کی عملی افادیت یا وہ مفید نتیجہ ہے جو اس سے حاصل ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). [عمل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
نظریۂ عملیت کا قائل یا پیرو. ایچ. جی. ویلز ... یقیناً ایک سچا عملیت پرست تھا. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۲۵). [عملیت + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

عَمَلِیَّہ (فت ع ، م ، کس ل ، فت ی) امذ.
لائحۂ عمل ، نظام کار ، نظام عمل ، وہ ہدایت یا طریقہ کار جس کے مطابق کام کیا جائے ، پروگرام. میر غلام بابا نے خود غالب کو جشن کے عملیہ (پروگرام) سے آگاہ کیا. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۸۰). [عمل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَمُّو (فت ع ، شد م ، و مع) امذ.
چچا ، باپ کا بھائی ، تایا. عنقریب تمہارا عمو ظلّ سبحانی کی نصیحت پر عمل کرے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۹). آخر عرض کی میں نے فدا ہوں حضرت کی عمو کی یہ حالت ہے آپ عیادت نہیں فرماتے. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۵۷).

ظاہر ہوئے نگہ میں آثار زندگی
بولی کہ عمو آپ نے کیوں اتنی دیر کی

(۱۹۸۶ ، شہادت ، ۱۳۳). [ع : (عم) + و (زائد)].

ـــ زاد صف.
چچازاد ، عم زاد. سترق کے دو برادران عموزاد کا جو مقدمہ عرصہ سے امیر صاحب کے اجلاس میں پیش تھا ... آخرکار فیصل ہو گیا. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ستمبر ، ۱۰). [عمو + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

ـــ زادی امث.
چچازاد بہن ، عم زادی. جس عورت سے آپ نکاح پڑھواتے ہیں وہ میری منگیتر ہے سوائے اس کے عموزادی بھی ہے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۵). [عموزاد + ی ، لاحقۂ تانیث].

عُمُود (فت نیز ضم ع ، و مع) امذ.
۱. ستون ، کھمبا ، تھم. پس بڑھا میں اوپر عمود کے اور پکڑا میں نے عروہ کو. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷).

اگر دریا دلی سے دیں یہ لوت ناتوانوں کو
عمود آسماں بن جائیں موجیں اللہ کے دریا سے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۰). سامنے کی طرف صورت اس کی ایک مثلث عمود یعنی پرامڈ کی مانند ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۹). ۲. (ہندسہ) وہ خط مستقیم جو کسی دوسرے خط مستقیم پر قائم ہو کر دو زاویۂ قائمہ بنائے. اور اپنے مثلث کے قطعے پر خط عمود قائم کیا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹۳). عمود اس خط کو کہتے ہیں کہ ایک دوسرے ... خط مستقیم پر ایسا واقع ہووے کہ دونوں طرف دو زاویۂ متساویہ پیدا ہوتے (۱۸۵۹ ، فوائد الصبیان ، ۳۱). اگر محور زمین سطح مدار پر اس طرح بطور عمود واقع ہوتا اور زاویۂ قائمہ بناتا جس طرح خط استوا پر واقع ہو کر بناتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰). قاعدہ ، عمود اور وتر کی علامات مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق ہونگی. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۲۱). ۳. وہ مستحکم اصول جن پر نظریات کی بنیاد قائم ہو. فرقۂ فیثا غورس ، گروہ افلاطون و ارسطو یہ فلسفے کے عمود سمجھے جاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۵۴). وہ ہدایت جو قرآن لے کر آیا ہے اس کے دو عمود ہیں توحید اور رسالت. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۸۶). ۴. گرز ، لٹھ ، ڈنڈا.

اچایا نبی مالک عمود گراں
اُنے زین پر چکیا اپنے دوران

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۳۲). عمود ... اور گدا اور چکر ... دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینہ برستا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۹). جو چیز ہتھیار تھے اور دھاردار بھی تھے جیسے ... لوہے کے بانٹ یا عمود آہنی یا اور کوئی چیز. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۹۸). دونوں نے عمود ہاتھوں میں سنبھالے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۵۲۳). ۵. قارئین کے آسانی کے لئے اخبار یا کتاب کے صفحات کو خطوط مستقیم سے کئی حصوں میں عموداً تقسیم کر دیا جاتا ہے ، ان میں سے ہر حصے کو استعارۃً عمود کہتے ہیں ، خانہ ، کالم. کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ لگایا گیا ہے جس کے عمود اوّل میں وہ نام لکھا گیا ہے جو کتاب میں استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات (دیباچہ) ، الف) . یہ ترجمہ جنیوا سے ۱۶۳۸ء میں شائع ہوا ایک عمود میں اصل یونانی ترجمہ ہے اور دوسرے عمود میں رومیک زبان میں ترجمہ. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۵). ۶. (مجازاً) آلۂ تناسل (لغات پیرا ؛ مہذب اللغات). ۷. ترازو کی سوئی ، ترازو کے بیچ کی رسی کا کانٹا. ساتویں میزان ہے وہ ترازو کی صورت ہے دونوں پلّے اس کے مغرب کی طرف ہیں اور عمود یعنی چوٹی اس کی مشرق کی طرف ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۷). [ع : (ع م د)].

ـــ اَفگَنی (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
(مجازاً) پٹا بازی ، لکڑی چلانا ، گرز مارنے کا فن. نیزہ وری عمود افگنی تیراندازی شمشیرزنی اپنا عنوان نہیں ایسے ہتروں کو سہل سمجھ کے میں نے نہیں سیکھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۴). [عمود + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، پھینکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُ الْاَنْف (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ن) امذ.
وہ پلی جو کری گوشت اور اعصاب و عروق سے بنا ہوا مرکب عضو ہے جو ایک سہ گوشیہ ستون کی شکل میں چہرہ کے درمیانی مرکز پر بالائے لب واقع ہے ، ناک کا ستون ، ناک کی پلی. بالائی لب کی بیرونی سطح کے درمیانی حصے پر ایک غیر عمیق انتصابی میزاب ہوتا ہے جسے نثرہ کہتے ہیں اور جو عمود الانف سے نیچے کی طرف آتا ہے نیچے وہ ایک خفیف ابھار میں ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۵۸). [عمود + رک : ال (۱) + انف (رک)].

ـــــ الفقرات (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ف ، ق) امذ.
ریڑھ کی ستون نما ہڈی جو مہروں سے مل کر بنی ہے ، مہروں کا ستون ، یہ ستون چھبیس مہروں سے مل کر بنتا ہے. ان سکوں کے تمام سلسلہ کو صلب یا عمود الفقرات (ورٹی برل کالم) کہتے ہیں جو ہاتھ سے ٹٹولنے پر پشت کی کھال کے اندر با آسانی معلوم ہو سکتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷). لمبی ہڈیوں کے سروں عمود الفقرات (Vertebral Bone) سینے کی ہڈی (Sternum) پسلیوں کی ہڈیوں (Ribs) کھوپڑی اور دوسری ... ہڈیوں میں ... یہ موجود رہتی ہے . (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۶۴). [عمود + رک : ال (ا) + فقرات (رک)].

ـــــ بازی امث.
گتکا کھمانا ؛ پٹا کھیلنا ، لکڑی چلانا ، گرز مارنا. اے شہریار نیزہ بازی خلال بازی عمود بازی جمال بازی ہم تم کشتی لڑیں ، (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۰۷۸). [عمود + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دار صف.
زاویہ قائم بنانے والا ، عمود رکھنے والا. پس معلوم ہوا کہ دائرے کے کسی نقطے پر کا مماس نقطے کو (یعنی نقطہ تماس) مرکز سے ملانے والے خط پر عمود دار ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۱۲). [عمود + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ ڈالنا محاورہ.
کسی خط مستقیم پر عمود قائم کرنا (نوراللغات).

ـــــ زِلزالی کس صف (ـــــ کس ز ، سک ل) امذ.
(ارضیات) **تیزی کے ساتھ حرکت کرتی ہوئی یا ہلتی ہوئی موج جو سیدھی سمت میں یعنی ایک خط کی سیدھ میں بڑی سرعت کے ساتھ گزرتی ہے.** ایک خط کی سیدھ میں جس کو انہوں نے عمود زلزالی سے موسوم کیا ہے ... اس کا ترچھا پن بھی بڑھتا جائے گا. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۴۷). [عمود + ع : زلزال - ہلانا ، لرزہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ صُبح کس اضا (ـــــ ضم ص ، سک ب) امذ.
صبح کی روشن لکیر.

کرتا عمودِ صبح لٹ سیوا تری جگ ڈھال کی
آنے سرج تج چتر کے تت اٹ سورج جھلکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۷).

لکھوں کس طور سے تعریفِ گردن
عمودِ صبح کی مانند روشن

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۷). [عمود + صبح (رک)].

ـــــ صَلیب کس اضا (ـــــ فت ص ، ی مع) امذ.
برج میزان جو ترازو کی شکل کا ہے. اس ستارے کو جو دنبالہ پر ہے عمود صلیب کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۵۰). [عمود + صلیب (رک)].

ـــــ نکالنا محاورہ.
کسی خط مستقیم پر زاویہ قائمہ بناتے ہوئے طولاً خط مستقیم کھینچنا. ن ا ق کوئی حادہ زاویہ ہے اس کی ساق ان پر کوئی نقطہ ب لو اور اس سے ا ق پر ب ج عمود نکالو. (۱۹۰۳ ، علم ہندسہ مستوی ، ۵ : ۳۳).

ـــــ نُور کس اضا (ـــــ و مع) امذ.
روشن اور چمکدار لکیر. تا کہ عمود نور ... کو ایک معاوضی رد کے ذریعہ فی الفور صفر تک لایا جا سکے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۷۶). [عمود + نور (رک)].

ـــــ وار صف ؛ م ف.
عمود کی طرح ، عموداً. وہ اجسام جن میں کچھ بھی میل ہے اگر کوئی ان کو تھامنے والا نہو تو سطح زمین پر قریب عمود وار گریں گے. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۰). لکڑی یا دھات کا ایک لمبا نل لو اور اس کو عمود وار کھڑا کرو. (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعیات کی ابجد ، ۳۶). پس معلوم ہوا کہ دائرے کے کسی نقطے پر کا مماس اس نقطے کو (یعنی نقطہ تماس کو) مرکز سے ملانے والے خط پر عمود وار ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۱۲). [عمود + وار ، لاحقۂ صفت].

عَمُوداً (فت ع ، و مع ، تن د بفت) م ف.
سیدھا ، انتصابی حالت کا. سوہن کو کناروں پر وتراً گھسو نہ کہ عموداً. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۰). پھر عموداً اوپر سے نیچے آتے ہوئے ہر بات کی حالت مثلاً ہے یا نہیں ... ظاہر کرتے آتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۲۸). [عمود + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَمُودی (فت ع ، و مع) صف.
۱. **زاویہ قائمہ بناتا ہوا ، سیدھا ، انتصابی ، ستون کی وضع کا خط مستقیم.** اس کا قلعہ ایسے عمودی پہاڑ پر واقع تھا کہ پہنچنا فوج کا وہاں نہایت دشوار تھا. (۱۸۸۴ ، سخندان فارس ، ۱۱۵). وہاں تقریباً تین سو فیٹ کا عمودی ڈھال واقع ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۴۴). جب یہ کتبہ کندہ کر لیا گیا تو اس کے نیچے کی چٹان کو تراش کر بالکل عمودی بنا دیا گیا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۹). ۲. **سطح افق سے زاویہ قائمہ بنانے والا ، قائم (پنٹ) سمت الراس کا سمتیہ.** مرکز عمودی سے ہر راس کا فاصلہ اس عمودی فاصلے کا دوچند ہوتا ہے جو اس راس کے مقابل کے ضلع سے حائط مرکز کا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۲). [عمود + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَمُودِیَّت (فت ع ، و مع ، شد ی مع بفت) امث.
عمود ہونا ، انتصابی ہونا ، راست حیثیت میں ہونا. جب روشنی رقیق سے غلیظ حز اوسط میں جاتی ہے تو عمودیت کی طرف میل کرتی ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۵). [عمود + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَمُودَین (فت ع ، و مع ، ی لین) امذ ؛ ج.
دو عمود ، دو خط ، وہ زاویے جو دو خطوط کے تقاطع سے ایک

دوسرے کے مقابلے میں ہٹے ہیں. سطح مذکور میں مساحت اور دونو عمود معلوم ہے ... مجموعہ عمودین کو تقسیم کرنے سے ۸ خارج ہوئے جو مقدار وتر مجہول ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۳۵). [عمود + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

عَمُوق (فت ع ، و مع) امذ.
لمبا چوڑا ، کشادہ ، وسیع و عریض. کھیتوں میں پرندے اڑانے کے لیے عموق ایسے بھاگے استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۴۸). [ع : (ع م ق)].

عَمُول (فت ع ، و مع) امذ.
آڑھتی ، کمیشن ایجنٹ ، نمائندہ ، گماشتہ. وہ حسین علی خان کا بمنزلہ عمول تھا . (۱۸۹۷ ، شام سلطنت تیموریہ ، ۱۳۸) . [ع : (ع م ل)].

عُمُوم (ضم ع ، و مع) امذ.
عام ، عام ہونا ، خصوص کا نقیض ، علی العموم ، سرسری طور پر.

گرمی اگرچہ شہر و بیاباں میں تھی عُموم
پر اوس برس طپش کی عرب میں پڑی تھی دھوم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۰۷). ہندوستان میں اودھ کا خطہ ابتداء سے مردم خیز چلا آتا ہے بلگرام اس عموم میں ایک مرتبہ خصوص رکھتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک (تذکرۂ مصنف)، ۱). اب اردو میں ایسے سبھی لفظ اسی طرح صحیح اور فصیح ہیں جس طرح وہ بطور عموم مستعمل ہیں. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ٦۳). [ع : (ع م م)].

ـــو خُصُوص (ـــو مع ، ضم خ ، و مع) امذ.
عام اور خاص . اور بھی چند مسایل اور اصطلاحیں قایم کیں مثلاً یہ کہ «عموم و خصوص دو جداگانہ مفہوم ہیں». (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۱٦). جن میں عموم و خصوص کی نسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۸۵۳). [عموم + و (حرفِ عطف) + خصوص (رک)].

عُمُوماً (ضم ع ، و مع ، تن م بفت) م ف.
عام طور پر ، اکثر بیشتر ، مطلقاً. تمام فن جو کچھ ہے اسی قوم کی زبان میں ہے جو عموماً یا قریب عموماً کے بولی جاتی ہے. (۱۸٦۹، مسافران لندن ، ۱۹۷). عموماً بڑے شہروں میں ہر قسم کے مال کے لیے الگ بازار ہوتے تھے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۰۳). نفلی روزے آپؐ عموماً پیر اور جمعرات کو رکھا کرتے تھے. (۱۹۸۵، روشنی ، ۱۲۰). [عموم + اً ، لاحقۂ تمیز].

عُمُومی (ضم م ، و مع). (الف) صف.
عام. اور دعوت کو عمومی دعوت کی شکل عطا کرنا یہ باتیں تسمہ کی تہذیب ہی سے ممکن تھیں. (۱۹۵٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۳۳). ایک اور عمومی غلطی جس کی آئی ایل او کی رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۲).
(ب) امذ. **عوام میں شامل ، طبقہ عوام کا ایک فرد ، نچلے طبقے کا آدمی.** اعیانی گروہ نے سات سو عمومیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۹۰). [عموم + ی لاحقۂ نسبت].

عَمُومِیّات (فت ع ، و مع ، شد ی مع) است ؛ ج.
عام حالتیں ، روزمرہ کی باتیں. اس قسم کی عمومیات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمہ ابن خلدون ، ۲ : ۲٦۱). ادبی تنقیدوں کا رخ تجریدی عمومیات کی طرف رہتا ہے. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۱۰۳). [عمومیت (رک) کی جمع].

عَمُومِیَّت (فت ع ، و مع ، شد ی مع بفت) است.
عام ہونے کی کیفیت یا حالت ، ہمہ گیر ہونے کی صورت، حال وغیرہ . یہ عمومیت کب پیدا ہوتی ہے جب ایک قوم میں پبلک حیثیت سے نیکی اور برائی کے احساس کی قوت پیدا ہو جائے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۳۷). جمہوریت و عمومیت کی روح کے ساتھ ایسے تلقب جمع نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۸ ، اردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام کا حصّہ ، ۵٦).

عُمُومِیَہ (ضم ع ، و مع ، کس م ، فت ی) امذ.
سماج ، پبلک ، عموم کا . وہ اس جرمنی عمومیہ سے جو انکے مطمحات نظر کی پامالی میں معین رہ چکی تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید ، ۳۸۳). [عموم + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَمُّوی (فت ع ، سک م) امذ.
میرے چچا ، میرے والد کے بھائی.

جب کہ عموی نے انتقال کیا   میں نے اپنا عجیب حال کیا

(۱۹۳٦ ، نگار ، ۳۰ ، ٦ : ۵۹). [عم + ی ، ضمیر متکلم اضافی].

عَمَّہ (فت ع ، شد م بفت) است.
رک : **عم جس کی یہ تانیث ہے نیز پھوپھی ، باپ کی بہن.** آخر کار غیرت حور اور رشک پری دونوں اپنی عمہ یعنی صفیہ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوئیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۱۰۳). [عم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــزاد صف مذ.
پھوپھی کا بیٹا. چھوٹا بھائی اسراؤ مرزا انور اور برادر عمہ زاد امیر مرزا خورشید ہم تینوں بھائی اسی دیوان خانے میں نشست رکھتے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۸). [عمّہ + ف : زاد ، زادن = جننا].

عُمَّہ (ضم ع ، شد م بفت) امذ.
کھجور کا لمبا درخت ، خرما کا پیڑ. حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو عمہ فرمایا ہے اس جہت سے کہ حق تعالیٰ نے اس درخت مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی باقی ماندی خاک سے پیدا کیا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳٦۹). [ع].

عَمیٰ (فت ع ، ا بشکل ی) است.
اندھا پن ، کوری ، نابینائی ، گمراہی. بصر کے نا ہونے کوں عمیٰ یعنی کوری کہتے ہیں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۸٦).

عدو و مرض ہو کہ یا قرض و آتش
سمجھنا حقیر اسکو جہل و عمیٰ ہے

(۱۹٦۲ ، فارقلیط ، ۱۷٦). [ع].

ـــُ البَصَر (ـــ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ص) صف.
کور چشم ، نابینا ، اندھا.

اولوالابصار ہو عمیُ البصر ہیہ
اولوالالباب ہو سب بے خبر ہیہ

(۱٦۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱٦۰). [عمیٰ + رک : ال (ا) + بصر (رک)].

عَمْیانہ (فت ع ، سک م) م ف.
کورانہ ، اندھوں کی طرح. نظر از روئے بصیرت عقلانہ ہو نہ جاہلانہ و عمیانہ. (۱۸۷۳ ، رسائل چراغ علی ، ۳ : ۲۳۷). [عمی + انہ ، لاحقۂ تمیز].

عَمِید (فت ع ، ی مع) صف.
بزرگ قوم ، سردار ، حاکم ، پیشوا.

جواد و راد ، جلیل و اَجَلْ ، سہین و بہیں
عمید و غالب و نام آور و ہُمام و تُہم

(۱۹٦٦ ، منحمنا ، ۳۱). [ع].

عَمِیق (فت ع ، ی مع) صف.
۱. گہرا.

ہوئی پار کشتی آس کی ہوں میں عجب گرداب چھند
شیوا ہے طوفان تس اُپر تجھ عشق کا یم ہے عمیق

(۱٦۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۱۱۳).

ہر قطرہ اشکِ درد کا بحرِ عمیق ہے
مردم ہماری چشم کا اس میں غریق ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴٦۳). عمیق اور چوڑے دریاؤں پر پل باندھا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۵۹). چونکہ انسان عمیق اور پُرسکون نیند سوتا ہے اس لیے جاگنے کے بعد اس کو اپنی حالتِ خواب کا احساس نہیں ہوتا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۷). آگے عمیق اندھیرا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸).
۲. دقیق ، دور رس.

تجھ دہن کا کلام وو بوجھے
حق نے بخشا ہے جس کوں فکرِ عمیق

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۲). پس اس اندیشۂ عمیق میں سر بہ گریباں تفکر ڈال دریائے اندوہ تحیّر میں غوطہ کھایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸). اسی لیے جو لوگ قرآن مجید کے مضامین پر عمیق نظر نہیں رکھتے ان کے لیے ... ذرا مشکل ہے. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۰۹). سبب اوّل کا احاطہ ظاہر ہے کہ زیادہ عمیق زیادہ وسیع اور استغراقاً زیادہ شدید ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۵۹۳). سرسید کی نظر ، شعر و شاعری کے الہامی ہنر کو چھوڑ کر غالب سے زیادہ وسیع اور عمیق تھی. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ٦۸). ۳. (عروض) دائرہ مختلفہ سے حاصل کی ہوئی ایک بحر کا نام جس کا وزن لن فعولن مفاعی (فاعلن فاعلاتن) ہے بعض کے نزدیک یہ بحر اس لیے غیر معتبر ہے کہ اس میں کوئی شعر نہیں ملتا. عمیق یعنی مقلوب مدید یہ بحر عربی میں بالکل متروک ہے ... اور اردو میں معدوم. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲٦۳). [ع : (ع م ق)].

ـــُ العَمِیق (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) امف.
بہت زیادہ گہرا. یہ فاصلہ ان عمیق العمیق فاصلوں کے مقابلہ میں جن پر ہمیں اس کو عائد کرنا ہوتا ہے اس قدر چھوٹا ہے کہ اس سے فی الحقیقت ... تخیل پورا ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۲۳۱). [عمیق + رک : ال (ا) + عمیق (رک)].

ـــ نِگاہی (ـــ کس ن) امث.
ژرف نگاہی ، باریک بینی ، دقتِ نظر. مغرب میں مارسل پراؤسٹ ، جیمس جوائس اور فرینک کافکا مشکل پسندی اور عمیق نگاہی کی دعوت دے رہے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳). [عمیق نگہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَمِیم (فت ع ، ی مع) صف.
عام ، سب کے لیے یکساں ، پورا ، تمام ، مکمل.

حق تعالیٰ تو ہے رحمٰن و رحیم
بے تردّد اُسکی رحمت ہے عمیم

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۹۵).

دہر زیرِ سایۂ لطفِ عمیم
خلق سب وابستۂ خُلقِ عظیم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۸).

شرط انصاف ہے اے صاحبِ الطافِ عمیم
بوئے گل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم

(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۷۷).

دلا آسرا رہو رحیم کا رکھ
ازل ابد میں لطفِ عمیم جس کا

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۰۰). [ع].

ـــُ الاَثَر (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ث) صف.
عموماً اثر کرنے والا ، عام طور پر اثر انداز ہونے والا. یہ اعتزال اس قدر عمیم الاثر اور اس درجہ زبردست ہے کہ اس کو نہ تحقیر دبا سکتی ہے نہ تعزیر مٹا سکتی ہے. (۱۸۷۳ ، معرکۂ مذہب و سائنس (دیباچہ) ، ۹۳). [عمیم + رک : ال (ا) + اثر (رک)].

ـــُ الاِحْسان (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ح) صف.
سب پر احسان کرنے والا ، سب کے ساتھ بھلائی کرنے والا. برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان ، سلامت! . (۱۸٦۵ ، خطوط غالب ، ۳۹). جمیل المناقب عمیم الاحسان زاد عنایتکم. (۱۹۲٦ ، چجا چھکن ، ۱۱۳). [عمیم + رک : ال (ا) + احسان (رک)].

ـــُ الاَشْفاق (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ش) صف.
سب پر یکساں مہربانی کرنے والا ، سب پر عنایت کرنے والا ، سب کی غم خواری کرنے والا ، سب کے ساتھ محبت سے پیش آنے والا. اس صوبے کے باشندے سلیم الطبع حلیم الوضع ... نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق ہوتے ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ

مالکِ چین ، ٥٨). [عمیم + رک : ال (١) + اشفاق (رک)].

ـــُ البَرَکات (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ر) صف.
سب پر برکتیں بھیجنے والا (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [عمیم + رک : ال (١) + برکات (رک)].

ـــُ الفَیض (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، ی لین) صف.
عام طور پر فیض پہنچانے والا ، عموماً نفع بخش. ہم دین حنیفی کے سوا اور کسی مذہب میں اس مذہب کے عمیم الفیض مبدء کی جستجو کریں. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٣١). [عمیم + رک : ال (١) + فیض (رک)].

ـــُ المِصْداق (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ص) صف.
تمام چیزوں پر یکساں صادق آنے والا. حکومت جمہوری کی عمدگی ... دو اصول پر موقوف ہے جو نہایت عمیم المصداق ہیں یعنی انسان کے کُل امور پر علی العموم صادق آتے ہیں. (١٨٩٠ ، معلم السیاست ، ٥٨). [عمیم + رک: ال (١) + مصداق (رک)].

عَن (فت ع) حرف جار.
سے ، از ، طرف ، جانب. احمد عن جوار ... دولت عن ماش ... گلاب عن باجرہ. (١٨٣٥ ، پٹواری کی کتاب ، ٢٣). راوی سے ان الفاظ میں روایت کرنے ... عن فلاں یا قال فلاں کہے. (١٩٥٦ ، مقدمۂ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ١ : ٩). حسین ابن منصور نے کہا ہے کہ ... من اسے ظاہر کرتے عن اسکی موافقت کرتے اِلیٰ اس سے قریب ہوتے ... سے قاصر ہے. (١٩٤٣ ، انفاس العارفین ، ٢٩٦). [ع].

ـــ بَعَن (ـــفت ب ، ع) م ف.
ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتا ہوا ، سینہ بسینہ.

حق کی امانت جو او خاص ہے انسان سے
سلسلہ ناقطع ہو پہونچی تجھے عن بعن

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٢٣٠). [عن + ب (حرفِ جار) + عن (رک)].

ـــ عَن (ـــفت ع) م ف.
جُوں کا توں ، حرف بحرف ، مفصل ، من و عن.

ہے زباں میری بھی کہدونگا میں عن عن شاہ سے
کاتبِ اعمال کیا لکھتے ہیں استادی کا خط

(١٨٤٢ ، عامرِ خاتم النبیینؐ ، ٦٨). [عن + عن (رک)].

عَنا (فت ع) امذ.
دکھ ، تکلیف ، مشقت ، رنج. جس کے تئیں محبوب جانا شربت غم و عنا کا اسے چکھایا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢١).

رنج و عنا کہ دشمنِ جانِ عزیز ہیں
اُن سے بچاؤ اس کی عنایات ہو تو ہو

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٠٨).

یہ لشکرِ باغی کے لیے دارِ عنا ہے
سائے میں جو اس تیغ کے آیا وہ فنا ہے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٥٣).

حسرت یہ ہے آیندہ ، گردوں نہ لقب کچھ دے
اسبابِ عنا دے کر ، سامانِ طرب کچھ دے

(١٩٢٥ ، نیستان ، ١٨).

ہے تحصیل و انفاق سود و سعادت
اور امساک و اسراف عسر و عنا ہے

(١٩٦٣ ، قارقلیط ، ١٥٩). [ع].

عُنّاب (ضم ع ، شد ن) امذ.
ایک میوہ جو جھڑبیری سے مشابہ ہوتا ہے ، رنگ سیاہی مائل سرخ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اکثر امراض میں بطور دوا مستعمل ، اس کا شربت اور شیرہ بھی بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے.

دا کھ دانے انگیاں کی بوٹ ہیں
رنگ ہوٹاں میں منے عناب پست

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٣٨).

لبِ لعل کو کس کے جنبش ہوئی
ہوا میں ہے کچھ رنگ عنّاب کا

(١٨٥٥ ، کلیات شیفتہ ، ٢٠). بھولسری ، اس کا درخت ... عناب سے مشابہ ہوتا ہے. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ١٣٣). پھلوں کا رس (خصوصاً انار ، توت ، صندل یا عنّاب). (١٩٨١ ، متوازن غذا ، ١٠٨). [ع].

ـــِ تَر کسی صف(ـــفت ت) امذ.
معشوقہ کی اُنگلی (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [عناب + تر (رک)].

ـــ رَنگ (ـــفت ر ، غنہ) صف.
گہرا سرخ ، سیاہی مائل سرخ.

اسے یک طرف دیکھیا روزن ہی تنگ
روزن تھے اتھا خانہ عنّاب رنگ

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٦٤). [عناب + رنگ (رک)].

ـــ فام صف.
رک : عنّاب رنگ.

ہوا گھر او دیوار ہور سقف و بام
اسے لہو کرے رنگ تھے عناب فام

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٦٤). [عناب + فام (رک)].

ـــ گُون (ـــو مع) صف.
رک : عنّاب رنگ.

عبا عنّاب گوں دھانی عمامہ
گلوری منہ میں لب خونِ کبوتر

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٦٣). [عناب + گون (رک)].

ـــ لَب (ـــفت ل) امذ.
(کنایۃً) **عنّاب جیسے ہونٹ والا ، جس کے لب عنّاب جیسے سرخ و شیریں ہوں.**

عنّاب لب کی قدر ہے بیمارِ عشق کو
یہ روح کا علاج ہے یہ ہے دوائے دل

(١٨٤٠ ، الماس درخشاں ، ١١٤). [عناب + لب (رک)].

عُنّابات (ضم ع ، شد ن) امذ ؛ ج.
(طب) عنابات (Jujubes): **ببول کے گوند اور شکر کے بنے ہوئے لوزینے** (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴). [عُنّاب + ات ، لاحقۂ جمع].

عُنّابی (ضم ع ، شد ن) صف ؛ امذ.
۱. **عناب سے منسوب ، عناب کے رنگ کا ، عناب کی مانند سرخ ، گہرا سرخ.**

یاد میں اُس لعل لب کی بس کہ گریاں ہے سراج
اشک حسرت رنگ بخشِ رنگِ عنابی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۷).

خون بستہ نہ کیوں پلکیں ہر لحظہ رہیں میری
جاتے نہیں آنکھوں سے لب یار کے عنّابی

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۲۷۲).

جام ہاتھ میں لے کر سوچ لیجیے اتنا
ظرف بھی میسّر ہے بادہ ہے یہ عنّابی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۴). ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا گاہی ... مونگیا ، عنابی ... اتنے رنگ تو یاد ہیں. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۵۱). ۲. **ایک کبوتر جس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے.** ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے ... عنابی ، کاسنی ، بھورا ، پٹیہ ہر رنگ کے ... شیرازی ، گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). ۳. **ایک لعل جس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے.** لعل کی بہت سی قسمیں ہیں قمری اور عنابی اور زرد اور حمیری. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۷).[عناب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) سیاہی مائل گہرا سرخ رنگ ، اصل سرخ رنگ میں **کچے ہونے لوہے کا پانی ملا کر بنایا جاتا ہے اور ایک ہم رنگ پھل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۲ : ۴۴) . [عنابی + رنگ (رک)].

عُنّابیا (ضم ع ، شد ن ، کس ب) امذ ؛ صف.
سیاہی مائل سرخ رنگ کا مرغ. قدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے ... شرزیے ، عنابیے ، طاؤسی ... مگر حضور پر پھر کے الف ہی پر آ گئے یعنی ... اصیل. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۷۷). [عناب (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

عِناد (کس ع) امذ.
۱. **دشمنی ، بیر ، کینہ ، مخالفت ، سرکشی ، کج روی ، گمراہی.**

پیغامبر کی یا اولاد
کرتے ناحق دند عناد

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۳۲).

تم کو لازم ہے دوستی جاناں
یہ نہ ہے یہ ہم سیں تم عناد رکھو

(۱۷۹۲ ، دیوان قاسم ، ۱۳۷). چند سال سے عناد و فساد جو باہم ہوا بنا بر اس کے صاحبان عالی شان نے اس کو چھین لیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۴).

تیغیں بکڑ بکڑ کے جو نکلے پئے جہاد
میداں سے اٹھ گئے قدم لشکر عناد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۷).

جدھر اٹھائیں نظر ان میں ہے عیاں باہم
عناد و غیبت و توہین و کینہ و پرخاش

(۱۹۲۱ ، اکبر الٰہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۳۸). اس دیباچے میں تمہاری زیادہ مدح سرائی نہیں کی گئی ، مگر یقین جانو کہ اس میں کسی بے اتفاقی یا عناد کو ذرا بھی دخل نہیں. (۱۹۸۶ ، ن - م - راشد ، ایک مطالعہ ، ۵۹). ۲. (منطق) **تناقض ، ضد ہم دگر.** اگر دونوں جملوں میں ربط عناد کے ساتھ ہو تو شرطیہ منفصلہ کہتے ہیں. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۷). [ع].

عِناداً (کس ع ، تن د بفت) م ف.
دشمنی کی وجہ سے ، مخالفت کی بنا پر. وہ بُت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناداً انکار کرتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضاخاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۹). نقصان عناداً بلا ارادہ ، پہنچایا گیا ہو یا بر بنا غفلت ہوا ہو ، دونوں کی ایک ہی صورت ہے. (۱۹۳۳ ، جنایات بر جایداد ، ۵۹). [عناد (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَنادِل (فت ع ، کس د) امذ ؛ ج.
بُلبلیں.

نہ سُنا پر نہ سُنا کیا ہی گراں گوش ہے گل
ہو گئی نالوں سے آواز عنادل بھاری

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۳).

جانگہ عاشقوں کو ہے یوں ہجر کی خبر
جس طرح ہو خزاں کی عنادل کو اطلاع

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۳). جا بجا پتوں کی ڈھیریاں عنادل کی قبروں کی صورت پڑیں . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۵) .

غنچوں کی چٹک ہو کہ عنادل کی چہک
پرساز کے پردے میں نوا تیری ہے

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹). [ع : عندلیب (رک) کی جمع].

عِنادی (کس ع) صف.
دشمنی رکھنے والا ، کینہ ور ، بُغضی.

چگونہ سند بستا باز سنگھ سوں
عنادی گر میاں جھوک رہتا

(۱۶۷۲ ، دیوان عطا ، ۳۹). کفر عنادی کہ دل اور زبان سے حق کا اقرار کرے پھر کفر سے باز نہ آئے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۰) . جو ان کے مخالف رائے تھے بلکہ عنادی مخالفت رکھتے تھے اس سے بھی مخالفت ... ختم ہو جاتی تھی . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۷). قاتل اور خونی ایک عنادی اور لہٰذا بُرا اور مضرت رساں شخص ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۳۳۵). [عناد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِنادِیَہ (کس ع ، د ، فت ی) صف ؛ امذ.
عناد (رک) سے منسوب ؛ (منطق) **وہ منفصلہ جس میں منافات**

اجزا کی ذات یعنی کسی علاقہ کی وجہ سے ہو. جب کہ انفصال بوجہ ہوگا تو منفصلہ کو عنادیہ کہیں گے ورنہ اتفاقیہ . (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ (ترجمہ) ، ۴۸). اگر مقدمہ شرطیہ کے مقدم کو وضع کر کے تالی کو وضع کریں تو لزومیہ ہے اور اگر تالی کو رفع کر کے مقدم کو رفع کریں تو عنادیہ ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۶۵). [عناد + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

عَناصِر (فت ع ، کس ص) امذ ؛ ج.

۱. **اجزائے ترکیبی ، بنیادی اجزا .** یو کے عناصر چار ، ہیں وہ نور محمدؐ و آن گوہر لطیف در صدف خاک نہاد .(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق، ۲۸). اے عزیز توں وہاں انپڑیگا تو نور کے عناصراں ہور طیعتاں کا سب دھات معلوم ہویگا . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۴).

گرچہ اس بنیادِ ہستی کے عناصر چار ہیں
لیکن اپنے نیست ہو جانے میں سب ناچار ہیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۲).

فصلِ ربیع و موسمِ اُردی معتدل اک جا گرمی و سردی
میلِ عناصر سوئے طبائع ربطِ قویٰ با عالمِ اشیاء

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۶).

جہاں مست و زماں مست و مکاں مست
عناصر مست جوہر مست جاں مست

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۸). یہی اجزا اور عناصر اس انسان کی شناخت بن جاتے ہیں جس سے خود ان کے اپنے منطقوں کی پہچان وابستہ ہے. (۱۹۸۶ ، حصار ، ۱۲). ۲. **(مجازاً) کسی گروہ کے افراد.** غنڈہ عناصر کی سرکوبی کے لیے سخت ترین کارروائی کی جائے گی. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۵). عوامی لیگ کے رضاکار اور دیگر سرکش عناصر جمع تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۹۰). [ع : عنصر (رک) کی جمع].

ـــِ اَرْبَع / اَرْبَعَہ کسی صف(ـــِ فت ا ، سک ر ، فت ب ، فت ع) امذ ؛ ج.

وہ چار اجزائے ترکیبی جن سے اجسام بنے ہیں یعنی پانی ، آگ ، ہوا اور مٹی.

ڈالا تھا آبِ تیغ نے ہر جسم میں فساد
موقوف تھا عناصرِ اربع کا اتحاد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴). افلاک تسعہ عناصر اربعہ موالید ثلثہ جو کائنات ہیں داخل ممکنات ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال، ۶ : ۱۳). میں عناصر اربعہ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہ رہی. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۴۳). جسم عناصر اربعہ سے مرکب ہے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۴۴). [عناصر + اربع (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ اَصْلی کسی صف(ـــِ فت ا ، سک ص) امذ ؛ ج.

کسی چیز کے بنیادی اجزائے ترکیبی جن پر اس کے وجود کا دار و مدار ہو. حکمی استدلال کرنے والا جس ضابطہ تک پہنچتا ہے اس میں ایسی مستقل مقداریں ہوتی ہیں جن کو وہ عناصر اصل سمجھتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۵). [عناصر + اصل (رک)].

ـــِ بَسِیط کسی صف(ـــِ فت ب ، ی مع) امذ ؛ ج.

مفرد یا غیر مرکب مادے. معلوم ہوا کہ عناصر بسیط کثرت سے پائے جاتے ہیں اور آج سیکڑوں کی تعداد میں دریافت ہو چکے ہیں. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۱۳۶). [عناصر + بسیط (رک)].

ـــِ تَرکِیبی کسی صف(ـــِ فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ ؛ ج.

وہ اجزا جن سے کوئی چیز مرکب ہو. نظم اپنی ہیئت ، درو بست اور عناصر ترکیبی کے حوالے سے نت نئے پیرہن بدلتی رہی ہے . (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰). [عناصر + ترکیب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

ـــِ فِطْرَت کسی امذ(ـــِ کسی ف ، سک ط ، فت ر) امذ ؛ ج.

فطرت کی قوتیں ، مثلاً طوفان ، بارش وغیرہ . مشکلات پر قابو پا کر انسان عناصر فطرت اور مخالف قوتوں کے سامنے شمعیں جلانے کا دعویٰ کر سکتا ہے . (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۲) . [عناصر + فطرت (رک)].

عَناق (فت ع) امذ.

۱. **بکری کا مادہ بچہ.** اس نے کہا: یا رسول اللہ میرے پاس ایک عناق ہے کہ وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دو بکریوں سے ، آیا وہ مجھے کافی ہے. (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۱۷۳) .
۲. **ایک سیاہی مائل گلابی رنگ کا درندہ جو کتے سے بڑا ہوتا ہے ، سیاہ گوش.** عناق سیاہ گوش کو کہتے ہیں یہ کتے سے بڑا ہوتا ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲۳) .
۳. **(ہیئت) دُبِّ اکبر کے دنبال میں جو تین ستارے واقع ہیں ان کا درمیانی ستارہ عناق کہلاتا ہے.** ان تین کوکب سے جو کوکب کہ کنارۂ دنبال پر ہے ... اور جو درمیان میں ہے اسکو عناق ... کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۴). ۴. **مصیبت ، آفت ، مشکل کام** (جامع اللغات). [ع].

عَناقِید (فت ع ، ی مع) امذ ؛ ج.

گچھے ، انگور کے گچھے ؛ (مجازاً) خوشۂ انگور سے مشابہ اشیا. پہلی قسم میں عناقید طحال (اجسام مالپیجائی) بالخصوص متاثر ہوتے ہیں.(۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۳). [ع : عُنْقُود (رک) کی جمع].

عَناکِب (فت ع ، کس ک) امذ ؛ ج.

مکڑیاں.

بیڑیاں پانے عناکب میں پڑی رہتی ہیں
قیدخانہ نظر آیا میں جسے گھر سمجھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۲).

زیبِ بدن ہے لباسِ نسجِ عناکب
برف پہ پھسلا لہو لہان پڑا ہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۸). [ع : عنکبوت (رک) کی جمع].

عِنان (کسر ع) امث.

لگام ، باگ ڈور ؛ (مجازاً) اختیار. ایسا بادشاہ سلطنت پناہ کہ

زمام ایالت و سرفرازی اور عنانِ عدالت و بندہ نوازی ہیچ سلک ہندوستان کے کفِ کفایت اور قبضۂ درایت اوس میں آئی۔ (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۳۵)۔

عناں ہے ابلقِ ایام کی فلک کے ہاتھ
کبھو نہ سو کیا کبھو بنتی نہیں ہے کوئی بات

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۲۶۸)۔

ہاتھ راکب کا جو ہل جائے یہ ہو سرسر قدم
تازیانے سے نہیں کم اس کو تحریکِ عناں

(۱۸۶۲ء، مرآۃ الغیب، ۲۰)۔ عنانِ حکومت ایک ایسی اعلیٰ جماعت کے ہاتھ میں ہے جس کے اجزائے ترکیبی حکمراں قوم کے افراد ہیں۔ (۱۹۲۵ء، وقار حیات، ۱۷)۔ صحافت کے سرکش گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے دہری عنان کی ضرورت ہے۔ (۱۹۸۵ء، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی، ۱۱)۔ [ع]۔

--- اُٹھانا محاورہ۔

۱. گھوڑے کو چلنے کا اشارہ کرنا، روانہ ہونا۔

عناں گھوڑوں کی دونوں نے اٹھائی
خبر ہمراہیوں نے کچھ نہ پائی

(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نو منظوم، ۲ : ۵۱۷)۔

سورج جو چڑھا تو تھوڑا کھا کر
پھر واں سے چلے عناں اٹھا کر

(۱۸۸۹ء، کلیات اردو، ۹۰)۔ **۲. (مجازاً) شروع کرنا۔**

یہ باتیں تھیں کہ دنیا زاد آئی
عناں قصے کی اوس گل نے اوٹھائی

(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نومنظوم، ۲ : ۳۶۳)۔

--- اِختیار (--- کس ا، سک خ، کس ت) امذ۔

اختیار کی باگ ڈور؛ مراد: اختیار۔ جب حضور نظام نے عنان اختیار اپنے ہاتھ میں لی تو پانچ سو روپے ماہوار ... اور اضافہ ہوا۔ (۱۸۹۹ء، حیات جاوید، ۱ : ۲۰۸)۔ سیارہ زمین کی عنان اختیار گویا ہاتھ میں تھی۔ (۱۹۱۳ء، مضامین ابوالکلام آزاد، ۳)۔ [عنان + اختیار (رک)]۔

--- اَز دَست رَفتَہ صف۔

وہ شخص جس کے ہاتھ سے عنان چھوٹ گئی ہو، جس کے اختیارات سلب کر لیے گئے ہوں۔

ہم عناں از دست رفتہ ہیں برنگِ موجِ گل
وہ سماں ہو ہوا کے گھوڑے پر اسوار ہیں

(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۱۲۵)۔

--- اِقتِدار (--- کس ا، سک ق، کس ت) امذ۔

حکومت کی باگ ڈور، اختیارات حکومت، اقتدار۔ اب یہ قرار پایا کہ نیا صدر منتخب ہونے تک موجودہ صدر بدستور عنان اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھیگا (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۹۹۳)۔ [عنان + اقتدار (رک)]۔

--- بَہ عِنان (--- فت ب، کس ع) م ف۔

ساتھ ساتھ، برابر برابر، پہلو بہ پہلو۔

پوچھا کسیٰ یہ مرتے ہو اور دم نکل گیا
ہم جان سے عناں بہ عنانِ صدا گئے

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۱۶۳)۔ [عنان + بہ (حرفِ جار) + عنان]۔

--- پھِرانا محاورہ۔

سرکشی کرنا، روگردانی کرنا۔

کر قبول اس بات کو شیخِ زماں
نیں پھرائے اس کی خواہش سے عناں

(۱۷۹۱ء، ریاض العارفین، ۱۳)۔

--- پھیرنا محاورہ۔

رُخ بدلنا، مڑنے کا اشارہ کرنا، منھ موڑنا۔ ایسا شاہ سوار کہ پھر اوس منزل پاک سے عنان عزیمت پھیر بہ ترتیب سا کنان مرکز دائرۂ خاک مشغول ہوا۔ (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۵)۔

تو لاچار ہوئے عناں پھیر کر
نیستاں کو اپنے چلا شیرِ نر

(۱۷۹۳ء، جنگ نامۂ دو جوڑا، ۴۳)۔

بلا سے خاک ہو برباد ساری خاکساروں کی
سمندِ ناز کی اس کے عناں پھیری نہیں جاتی

(۱۸۴۵ء، کلیات ظفر، ۱ : ۳۱۸)۔

ہوئی عبرت مجھے پھیری عناں اسپِ طبیعت کی
ارادہ باندھ کیا وصفِ جنابِ خاصِ سرمد کا

(۱۸۷۲ء، محامدِ خاتم النبیینؐ، ۷)۔

--- تاب صف۔

اشارے پر چلنے والا (گھوڑا)؛ (مجازاً) رُخ کرنے والا، متوجہ۔ بادشاہی لشکر مالوہ کی طرف عنان تاب اور برسات کی شدت میں منزل پیما ہوا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۱۷۹)۔

قوم آوارہ عناں تاب ہے پھر سوئے حجاز
لے اڑا بلبلِ بے پر کو مذاقِ پرواز

(۱۹۱۱ء، بانگ درا، ۱۸۵)۔ [عنان + ف : تاب (۱)]۔

--- تاب ہونا محاورہ۔

۱. منھ موڑنا، سواری کا رُخ موڑنا۔ خون کی رو سروں کو گیند کی طرح لڑکانے لگی بابا خاں عنان تاب ہوا مگر جباری اور بہادری نے مدد کی۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۴۶)۔

آقا سے کیوں غلام نے کی ہے یہ سرکشی
محمود سے ہوا ہے عناں تاب ایاز کیوں

(۱۹۱۳ء، بہارستان، ۱۲۹)۔ **۲. (جانے کے لیے) رُخ کرنا، متوجہ ہونا۔** ان کو بالآخر "سوئے حجاز" عنان تاب ہونا پڑا۔ (۱۹۷۷ء، اقبال شخصیت اور شاعری، ۳۲)۔

--- تاز صف۔

گھوڑے پر سوار ہو کر یلغار کرنے والا، دوڑنے والا، راہی؛ (مجازاً) جرأت آزما۔

ہمت کے کھلیں جو بال پرواز
اس اوج میں ہم بھی ہوں عنان تاز

(۱۹۱۳ء، شبلی، ک، ۱۲)۔ [عنان + ف : تاز، تاختن - دوڑنا]۔

---تیز کرنا محاورہ (قدیم).
گھوڑے کو تیز دوڑانا ، دوڑنے کا اشارہ دینا ، دوڑانا.

عناں تیز کر کر سو یکبارگی
رکھے پلٹ میں پانو باوارگی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۳).

---چھوٹنا محاورہ.
گھوڑے کی باگ چھوٹ جانا ، قابو میں نہ رہنا.

اب ہاتھ سے صبر کی عناں چھوٹ گئی
آ کشورِ دل کو فوجِ غم لوٹ گئی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۷).

کیا چھٹی ادہمِ قلم کی عناں
تھا کہاں اور آ رہا ہوں کہاں

(۱۸۳۲ ، مظہرالعجائب ، ۹۳).

---چھوڑنا محاورہ.
لگام کو ڈھیلا چھوڑ دینا تاکہ گھوڑا تیز دوڑے یا اپنی مرضی کے مطابق چلے.

چھوڑے ہوئے کمیتِ سبک تاز کی عناں
سمجھیں کہ لوٹنے کو یہ آتا ہے بدگماں

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---حکومت کس اضا(---ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
حکومت کی باگ ڈور ، حکومت کے اختیارات. جس وقت سے آپ نے عنانِ حکومت سنبھالا ہے سلطنتِ روم کے اقبال کا ستارہ پھر طلوع ہونا شروع ہوگیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت، ۱۵۰). اللہ تعالیٰ نے ایک ٹوٹے پھوٹے شکست خوردہ اور بےحوصلہ ملک کی عنانِ حکومت میرے ہاتھوں میں سونپ دی . (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۵). [عناں + حکومت (رک)].

---دَرِ عناں (---فت د ، سک ر ، کس ع) م ف.
ساتھ ساتھ ، پہلو بہ پہلو ، ہمراہ ، برابر برابر ، ہم رکاب ہو کر ، دوش بدوش.

اتال آ عناں در عناں لیائیں ہم
اتال صلح بھی درمیاں لیائیں ہم

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۷). رائے دیو اور بادشاہ عناں در عناں چلے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۴). [عناں + در (حرفِ جار) + عناں (رک)].

---سنبھالنا ف م ؛ محاورہ.
باگ تھامنا ؛ اختیارات ہاتھ میں لینا. لیاقت علی خاں کے سانحۂ قتل کے بعد جب انہوں نے وزارتِ عظمیٰ کی عناں سنبھالی تو ان کے زمانۂ اقتدار میں ملک یکے بعد دیگرے سخت مشکلات میں محصور ہو کر رہ گیا. (۱۹۷۳ ، مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۳۰۶).

---کش (---فت ک) صف.
آگے سے لگام کھینچنے والا ، سرگرم عمل ہونے پر آمادہ کرنے والا ، قدم آگے بڑھانے کی ہمت دلانے والا.

ہمت کے بادپا کا عناں کش ہے دستِ دہر
ورنہ کسے ہے عزمِ سفر تجھ دیار سے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۰).

از خویش رفتگی ہے عناں کش زماں زماں
دکھلائے گی عدم ہی کبھی اس دہن کی یاد

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۰). [عناں + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کشاں (---فت ک) م ف.
لگام کھینچے ہوئے ؛ (مجازاً) باگ پکڑے ہوئے ، زبردستی کھینچے ہوئے. جو کوئی اپنی جا سے بیجا ہو تو اس کو عناں کشاں خفت کے ساتھ میں روبرو لائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۸ : ۵۹). [عناں + کش + ان ، لاحقۂ حالیہ ناتمام].

---گرفتہ (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) صف.
بیکار ؛ رکا ہوا ، مجبور.

کتنے عناں گرفتہ رہ گئے ہیں اسپ و فیجی (کذا)
میداں پڑا ہے خالی مر گئے وہ شہسواراں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۰) . [عناں + ف : گرفتہ ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گزار (---ضم گ) صف.
باگ ڈھیلی کر کے چلنے والا ، تیز رفتار.

اور کنج پورہ میں دولت و اسباب و مال دیکھ
دہلی سے وہ سوار چلا جلد عناں گزار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (ق) ، ۸). [عناں + ف : گزار ، گزاردن نیز گزاشتن ـ چھوڑنا ، گزارنا].

---گسستہ (---ضم گ ، کس نیز فت س ، سک س ، فت ت) صف.
لگام شکستہ ؛ بہت تیز دوڑنے والا ، بگٹٹ ، سوار کے قابو سے باہر.

ہر موجِ صبا عناں گسستہ
رنگِ رخِ یاسمیں شکستہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲). [عناں + ف : گسستہ ، گسستن ـ ٹوٹنا ، توڑنا].

---گسیختگی (---ضم گ ، ی مع ، سک خ ، فت ت)امث.
باگ ٹوٹنا ؛ (مجازاً) ہر پابندی سے آزادی. ان کے طرزِ عمل میں کہیں ربودگی یا از خود رفتگی نہیں ملے گی بلکہ وہی توازن اور عناں گسیختگی محسوس ہو گی جو ان کے مزاج کی مستقل خصوصیت ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۹۱). [عناں + ف: گسیختہ (ہ مبدل بہ گ)، گسیختن ـ ٹوٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) صف.
لگام پکڑنے والا ، روکنے والا ، مانع.

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). کچھ اور مصروفیات بھی عناں گیر رہیں.

(۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۹۳). میں ایک عمر سے نظم اور اس کے گوناگوں اشکال کا سودائی رہا ہوں ، لکھنے کی ایک جانکاہ لگن میری صبحوں اور شاموں کی عناں گیر رہی ہے (۱۹۷۳، بعید ابجد ، لوحِ دل ، ۱۳). [عناں + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---لینا محاورہ.
باگ ہاتھ میں لینا ، سفر پر آمادہ ہونا.

ٹھہرو عنانِ توسنِ عمرِ رواں نہ لو
ساتھی تھکا ہوا ہے رہِ کارواں نہ لو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۶۴).

---موڑنا محاورہ.
باگ پھیرنا ، رُخ بدل دینا.

وہ کہاں وقت کی موڑیں گے عناں اور طرف
دل کسی اور طرف ہے تو زباں اور طرف
(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۲۴).

عَنانَت (فت ع ، ن) امث.
نامردی ، قوتِ مجامعت سے محرومی. عنانت سے مجامعت کی ناقابلیت اور عقم سے اولاد پیدا کرنے کی ناقابلیت مراد ہے. (۱۹۳۷ ، طبِّ قانونی اور سمومیات ، ۱ : ۱۵۲). طب قدیم میں ضعفِ باہ اور عنانت کا طریقہ علاج اپنے موثر ... معالجات کی بنا پر خاص امتیازی شہرت رکھتا ہے. (۱۹۵۴ ، طبِّ العرب (ترجمہ) ، ۳۱۵). [ع].

عَناوِین (فت ع ، ی مع) امذ ؛ ج.
عنوانات ، سُرخیاں. فہرست عناوین میں خاصا وقت صرف ہوا. (۱۹۶۹ ، تعارف نامہ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۱۵). [ع : عنوان (رک) کی جمع].

عِنایات (کس ع) امث ؛ ج.
۱. **عنایتیں ، مہربانیاں.** ادھر اختر سعید حضور سے رخصت ہو کر بادشاہ زادے کے پاس آیا اور خوش خبری عنایات اور تفضلات حضور کی دی. (۱۸۰۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۸). ہم کم تریناں عقیدت گزینوں پر ... تفضلات بے غایت اور عنایات بے نہایت آپ نے فرمائیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷).

اب وہ الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں
بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۲).

مومنے کی قوم پر وہ عنایاتِ کردگار
وہ نعمتیں کہ جن کا نہیں تھا کوئی شمار
(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۱۰). ۲. **بطور واحد عنایت کی جگہ ، مہربانی ، التفات ، عطا.**

کیا تعجب ہے جو دو جام دئے سب سے سوا
کب مرے حال پہ ساقی کی عنایات نہ تھی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۹).

عالم پہ ازل سے ہے عنایات ہماری
ہے خلقتِ آدم کا سبب ذات ہماری
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۶). [ع : عنایت (رک) کی جمع].

---بے غایات کس صف ؛ امث ؛ ج.
بے انتہا مہربانیاں. عالیجاہ عالی وقار معدن خلق اخلاق ، معدن عنایات بے غایات. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۲). [عنایات + بے (حرف نفی) + غایات (غایت (رک) کی جمع)].

---ہونا محاورہ.
عطا کیا جانا ، دیا جانا.

ہے شگفتہ یہ زمیں چاہئے اپنے ڈھب کی
ہوے رنگیں غزل اب اور عنایات کوئی
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲۵).

عِنایَت (کس ع ، فت ی) امث.
۱. **مہربانی ، توجہ ، شفقت ، التفات.** صدق ، عدل ، حیا ، شجاعت ، عنایت، ہو صدیق کا بے جامہ ... عنایت کا ڈوپٹہ اڑا کر سرے معشوق کوں لیاؤ. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۵) . تمام بوجھ بے کام بوجھ ہے ، ہو خدا کی عنایت ہاں کیا شکایت خدا بہوت بڑا بے نہایت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

شکر لب نے نکو دلبری میں
کیا مجھ پر عنایت بے نہایت
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۸).

یہ کیا انہیں یہ لطف و عنایت ہے دم بدم
معلوم ہو گیا انہیں پیارے نہیں ہیں ہم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶).

وہ دن اب یاد آتے ہیں کہ صاحب کی عنایت سے
حکومت تھی مری بنگلے پہ اور میں خانساماں تھا
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵). وہ ان کی عنایتوں سے ادب ہی سے کورے ہو گئے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۵۲). ۲. **توجہ ، مہربانی ، لطف و کرم.**

خدا تجھے اُسے جو عنایت نہ تھا
تو اس دل کوں کس تھے ہدایت نہ تھا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۱).

اوٹھاتا ہے ستم کوئی تو امید عنایت پر
مرے زخموں کی پٹی چاہیے دامانِ قاتل ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۶). یہ نہ ہماری دولت کے بھوکے ہیں نہ عنایت کے محتاج. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

---ایزدی کس صف (---ی مج نیز مع ، کس ز) امث.
اللہ کا کرم ، اللہ کی مہربانی. رہنماؤں سے میرا مطلب وہ افراد ہیں جن کو عنایت ایزدی یا اپنے وسیع تجربات کی بدولت ایک طرف ... جدید حوادث کی رفتار کا اندازہ ... کر سکیں. (۱۹۳۳ ، خطبات اقبال ، ۵۶). [عنایت + ایزد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَھرنا محاورہ (قدیم).
مہربانی رکھنا ، توجہ رکھنا.

لطفی پے عین بر عین عنایت دھرو
اے شہِ خوبانِ ہند اے مہِ تاباں من
(۱۵۱۸ ، لطفی (اردو ، اکتوبر ، ۴۶)).

ـــــ فَرْما (ـــــ فت ف ، سک ر) صف.
مہربانی کرنے والا ، دوست ، مہربان ، شفیق. تھوڑے ہی عرصے کے بعد اس کے پہلے عنایت فرما بھی ولایت پہنچ گئے.(۱۹۳۰ء، مس عنبریں ، ۹). [عنایت + ف : فرما ، فرمودن ـ فرمانا].

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. مہربانی کرنا ، احسان کرنا.

کیا ہو بچن ہور عنایت کیا
دعایاں بھی تس حق میں لئی کچھ دیا

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۰۸). آپ عنایت کر کے کھانا جلد پکا دیجئے ، باتیں نہ بنایئے. (۱۸۹۰ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲).
۲. دینا ، بخشنا ، عطا کرنا.

امید چوتھا ہو ہے جو سیّات تھے حق
نجات دے کے عنایت کرے منجے حسنات

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۹).

رکھ آپنی التفات غایت
کر عمر سرا منجے عنایت

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۷).

خدا نے کی ہے عنایت زباں جو عیش تجھے
کسی نے ہند میں پائی کہاں زباں اتنی

(۱۸۷۹ء ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۶۰). اور خاوند کچھ عنایت کرے تو بیٹھے بیٹھے سلام نہ کرے. (۱۸۵۶ء ، فوائدالصبیان ، ۲). بادشاہ نے صلاح وقت اسی میں دیکھی کہ قلعہ خضر خاں سے لے کر مفرور راجہ کے ایک بھانجے کو عنایت کر دیا. (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی ، ۷۸).

ـــــ کی نَظَر ہونا محاورہ.
نگاہِ لطف ہونا ، نظرِ التفات ہونا.

پرتوِ خور سے ، ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ، ایک عنایت کی نظر ہونے تک

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۵).

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
مکتوب ، خط ، کرم نامہ ، الطاف نامہ ، (کسی بزرگ ، محترم یا نہایت عزیز کا).

میرے حق میں عنایت نامۂ یار
مثال شہپر روحُ القُدس ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۳). جس قدر مجھ کو خوشی آپ کے عنایت نامے کے پہنچنے سے ہوئی ہے بیان نہیں ہو سکتا. (۱۸۶۹ء، مسافران لندن ، ۲۲۰). عنایت نامہ آں مہربان کا دستی موصول ہو کر باعث مسرت ہوا. (۱۹۲۸ء ، مکاتیب یوسف عزیز مگسی ، ۱۹). صدراعظم حیدر آباد نے ... چار صفحے کا عنایت نامہ تعریف میں لکھ کر میری عزت افزائی فرمائی . (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱). [عنایت + نامہ (رک)].

ـــــ ہو فقرہ.
پھر مرحمت ہو ، عطا ہو ، مکرر ارشاد ، دوبارہ پڑھیے ، عموماً شعرا سے کہتے ہیں کہ مطلع پھر عنایت ہو یعنی پھر پڑھیے (نوراللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
عطا ہونا ، دیا جانا.

تشاریف رحمت کی برکات کی
عنایت لگی ہونے کئی دھات کی

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۹). حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ان نعمتوں کا بیان فرمایا جو اللہ جل شانہ کی بارگاہ سے آپؐ کو عنایت ہوئیں. (۱۸۸۷ء ، خیابان آفرینش ، ۳۸). عرض کی ... اگر مجھے عنایت ہو تو یہ میری جان کے ساتھ ہے. (۱۹۱۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۱).
لوحِ خیالات پر ، جو بھی دکھائی دیا ، میں نے اُسے پڑھ لیا
بارگۂ شعر سے ، جو بھی عنایت ہوا ، میں نے اسے لے لیا
(۱۹۷۷ء ، سر کشیدہ ، ۴۳).

عِنَب (کس ع ، فت ن) امذ.
انگور.

تجھ لب آگے ستی ہے ہنسنے کوں پست کر کر
اور شرم سوں لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۸۵). طائف میں اشجار ثمر و عنب بکثرت واقع تھے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۸۵).

شکر ہم نے کبھی ہیں صد شکر
گروِ بادۂ عنب نہ کیا

(۱۹۲۳ء ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹).

یہاں نسیم کی رفتار میں عنب کا سُرور
یہاں شمیم کے آغوش میں طرب کے خیام

(۱۹۵۰ء ، سموم و صبا ، ۲۲۱). [ع].

ـــــ الثَّعْلَب (ـــــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، سک ع ، فت ل) امث.
مکو ، ایک پودا جو نصف گز سے لے کر ایک گز تک بلند ہوتا ہے ، شاخیں بکثرت ہوتی ہیں ، شاخوں اور پتوں کی رنگت سبز سیاہی مائل ہوتی ہے ، پھول چھوٹا سا ، سفید ہوتا ہے ، پھل خوشوں میں لگتے ہیں جو دانۂ نخود کے برابر ہوتے ہیں ، خام پھل (خشک شدہ) اور ہرے پتے دواءً مستعمل ہیں. عنب الثعلب یعنی مکوے یہ چند قسم کی ہوتی ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۱). عنب الثعلب خشک کو اورام احشا خصوصاً ورم جگر ... میں ... استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۷۰). آب عنب الثعلب ٹپکائیں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۴). [عنب + رک : ال (۱) + ثعلب (رک)].

ـــــ الدُّب (ـــــ ضم ب ، غم ا ، ل ، شد د بضم) امث.
انگور خرس ، یہ ایک پہاڑی روئیدگی ہے جو نر اور مادہ ہوتی ہے ، پتے انار کے پتوں کی طرح ، پھل چھوٹے سے جنگلی بیر کے برابر اور سرخ ، مادہ کے پتے نر سے بڑے ہوتے ہیں ، دواءً مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۶). [عنب + رک : ال (۱) + دب (رک)].

عَنْبَر (فت ع ، سک ن بشکل م ، فت ب) امذ.

۱. کستوری رنگ کا ایک خوشبودار مادہ جو عنبر نامی مچھلی کے پیٹ سے نکل کر سطحِ آب پر جمع ہو جاتا ہے بعض وقت اس مچھلی کا شکار کر کے اس کے پیٹ سے بھی نکال لیتے ہیں ، عمدہ خوشبو ، شاہ بو ، خوشبو.

منگا بھیج اسے عود و عنبر گھنا
منگا بھیج دیے مشک و اذفر گھنا

(۱۵۹۸ ، حسن شوق ، د ، ۸۰).

تج انگ باس من منے مُنّل ہو کھلے سوہن
سو باس تاسن میں نامشک و نا عنبر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

دوانا ہوں میں اربانو جہاں کی حسنِ شامہ کا
کہ جیسا عنبر ان کے وزوزو ویسا ہی سرکش ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۹).

گر عارض کی جو بُو بانے شگفتہ گل ہو
نکہتِ زلف کو ہو سونگھ کے عنبر محظوظ

(۱۸۵۲ ، مظہرِ عشق ، ۸۸). مشک و عنبر میں بھی آپ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۷).

الہا لعنتو عُود و عنبر الہا
الہا لطفِ زُلفِ معطّر الہا

(۱۹۴۵ ، سرکشیدہ ، ۱۰۲). [ع].

--- اَشْہَب کس صفت(--- فت ا ، سک ش ، فت ہ) امذ.

خا کستری رنگ کا عنبر. کاجل سندروسی ، مشک خالص ہر ایک ۹ ماشہ ، عنبر اشہب ۹ ماشہ ... سب کو باریک پیس کر آنکھ میں سرمے کے طور پر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۷۸). ایک تولہ عنبر اشہب نصف تولہ لاؤں ... باریک پیس کر چونی کی رکابیوں میں حفاظت سے رکھتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [عنبر + اشہب (رک)].

--- اَفْشاں (--- فت ا ، سک ف) صف.

عنبر چھڑکنے والا ، خوشبو دینے والا ، عنبر بکھیرنے والا.

کہوں گر نکہتِ زلفِ پریشاں
زبان خامہ ہووے عنبر افشاں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹۸). مہ جبیں ... زلفِ چلیپا تا بکمر عنبر افشاں ... عنبر بار. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). [عنبر + ف : افشاں ، افشاندن - چھڑکنا].

--- اَفْشانی (--- فت ا ، سک ف) امث.

عنبر افشاں کا کام یا عمل ، خوشبو دینا.

عدا سمجھ فہم کوں ات بل دیا ہے
قلم تو عنبر افشانی کیا ہے

(۱۶۳۵ ، جنت سنگھار ، ۲۱۷).

عنبر افشانی گیسوئے پری رو یاں دیکھ
دلِ آشفتہ ہوا نافۂ مشکیں ختنی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۰۵). [عنبر افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آگیں (--- ی مج) صف.

عنبر کی خوشبو سے بھرا ہوا (فیروزاللغات). [عنبر + ف : آگیں ، آگندن - بھرنا].

--- آلُود (--- و مع) صف.

خوشبودار (نوراللغات). [عنبر + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا].

--- آمیز (--- ی مج) صف.

خوشبو ملا ہوا ، خوشبودار.

عیسیٰ دم کروں توں عنبر آمیز کر
زباں کروں توں اپنی شکر ریز کر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۹). فضا چائے کی مہک سے عنبر آمیز ہے. (۱۹۸۴ ، اک محشر خیال ، ۴۳). [عنبر + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- بار صف.

رک : عنبر افشاں.

مشک کو کیا ہمسری اس زلفِ عنبر بار سے
بانوجھڑ ڈالا جو اپنے لہرتو عنبر ہوا

(۱۸۶۰ ، الماس درخشاں ، ۶۵). مہ جبیں ... زلفِ چلیپا تا بکمر عنبر افشاں ... عنبر بار. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). [عنبر + ف : بار ، باریدن - برسانا].

--- بُو (--- و مع) صف.

عنبر کی خوشبو والا ، خوشبودار.

اس کی زلفِ مشک سا کی لاتی ہے خوشبو صبا
مشکبو شمس سحر عقل ہیں عنبر بُو چراغ

(۱۸۴۲ ، مرأۃ الغیب ، ۵۹). نسے بری رُو سنبل مُو ، مشک بُو ، عنبر بُو ، لالہ فام آ جا. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۹۵). [عنبر + بُو (رک)].

--- بُو چاوَل (--- و مع ، فت و) امذ.

ایک قسم کا خوشبودار اور گراں قیمت چاول.

بھاری وہ پُلاؤ زیبِ بُشقاب
عنبر بُو چاولوں کا القاب

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۴۲). [عنبر بُو + چاول (رک)].

--- بیز (--- ی مج) صف.

خوشبو پھیلانے والا ، خوشبودار.

زخمی ہے جلادِ فلک تجھ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سوا تجھ زلفِ عنبر بیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).

گیسوؤں میں دانہ ہائے خال چُھپ چُھپ جائیں گے
مشک سے قیمت میں افزوں زلفِ عنبر بیز ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۹۸).

عطر بس بس لئی ہے آج نسیم
اور شمال و صبا ہیں عنبر بیز

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۹).

یارب یہ زمانے کے حسین و نوخیز
تو نے ہی بنایا ہے انہیں عنبر بیز
(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۴۷). [عنبر + ف : بیز ، بیختن - چھڑکنا ، بکھیرنا ، چھاننا].

ـــچہ (ـــفت ح) امذ.
دھکدھکی کی شکل کا ایک زیور جسے عورتیں گلے میں پہنتی ہیں ، اس کے اوپر موتی ٹانکتے ہیں اور اندر عنبر بھرتے ہیں .
گلے سے اپنے عنبرچہ نکالا
وہ پورا تیس سو کا قیمتی تھا
(۱۸۶۲ ، طلسم شاہاں ، ۱۰). [عنبر + چہ ، چاہ (رک) کا مخفف].

ـــخشخاش کسی اضا(ـــفت خ ، سکخ ش) امذ.
ایک قسم کا صاف کیا ہوا عمدہ عنبر جس پر سفید سفید خشخاش کی مانند چتیاں ہوتی ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) . [عنبر + خشخاش (رک)].

ـــدان امذ.
ایسا ظرف جس میں خوشبو یا دھونی کے لیے عنبر رکھا جائے .
عنبردان پر دھواں گہرا اوٹھا. (۱۸۸۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۴۹). [عنبر + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــسا صف.
عنبر بیز ، عنبر افشاں. روئے عالم آرا منور و درخشاں ، موئے عنبر سا معطر و مشک افشاں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵). [عنبر + ف : سا ، سودن - گھسنا ، رگڑنا].

ـــسارا کس صف ، امذ.
مراد : خالص عنبر ، بہترین عنبر ، سارا کے مقام پر حاصل کیا ہوا عنبر جو اپنی خوشبو کے لیے مشہور ہے.
عنبر سارا سو آج اس شاہ کا اوصاف ہے
سر تے پگ لگ آپ گل گل مثل سو ہے جیوں گلاب
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۹).
تجھ برہ کی آتش منیں دل جل کر انگارا ہوا
اس کے اوپر جلنے کوں جیو جیوں عنبر سارا ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).
تیری شمیمِ خُلق سے طاری تیری نسیمِ طبع سے جاری
بادِ بہاری مشک تتاری عودِ قماری عنبرِ سارا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۹).
گلوں کے ہار جو زیبِ گلو ہیں شامِ وصال
بسی ہے عنبرِ سارا کی بو سے زلفِ دوتا
(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۲۱).
عنبر سارا تری خاکِ سیہ
روشنیٔ دیدۂ دینا و دیں
(۱۹۴۵ ، خروشِ خُم ، ۱۳). [عنبر + سارا (رک)].

ـــسَر (ـــفت س) امذ.
عنبر کا مرکز ، عنبرستان.

کشورِ کافر پُرپیچ و خمیر سرور ہے
نہ خطا ہے نہ ختن ہے نہ یہ عنبر سر ہے
(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، ک ، ۳۹).
زلفِ مشکیں تحت میں کر دلی خطِ دلبر سمیت
کشورِ تاتار لے سر کر کے عنبر سر سمیت
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۹). [عنبر + سر (سارہ (رک) کا مخفف)].

ـــسَرا (ـــفت نیز کس س) امذ.
ایک قسم کا کبوتر جس کا سر عنبر کے رنگ کا سا ہوتا ہے . رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... عنبرسرا ... پہاڑی ، بابو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [عنبر + سر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــسِرِشْتہ (ـــکس س ، ر ، سکخ ش) صف.
عنبر کی خاصیت رکھنے والا ، خوشبودار ، معطر.
اور دھرتا تھا یک باغ خرم بہشت
تمام ماٹی اس کی تھی عنبر سرشت
(۹۶۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۳).
اللہ رے حسن طینتِ عنبر سرشت کا
میدانِ کربلا ہے نمونہ بہشت کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱).
کیا مرتبہ ہے اس تنِ عنبر سرشت کا
جس نے کبھی گلہ نہ کیا سنگ و خشت کا
(۱۹۸۴ ، ذکرِ خیرالانامؐ ، ۳۹). [عنبر + سرشت (رک)].

ـــسوز (ـــو مج) امذ.
وہ برتن جس میں عنبر دھونی کے لیے جلاتے ہیں ، بخوردان. ہزارہا فانوس مینا کار اور پنج شاخے دو شاخے روشن تھے عود سوز و عنبر سوز جلتے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۷) . مشعل بردار عودسوز اگرسوز عنبرسوز ہاتھوں میں لیے. (۱۸۹۳ ، کوہکن بانتر ، ۳۴۷). [عنبر + ف : سوز ، سوختن - جلنا ، جلانا].

ـــشمامہ (ـــفت ش ، م). (الف) صف.
عنبر کی خوشبو میں بسا ہوا ، خوشبودار.
ہر مس نبیؐ کا جامۂ عنبر شمامہ ہے
رنگت تو پھول سی ہے گلابی عمامہ ہے
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)) . (ب) امذ . گیند نما عنبر . جس کی شکل گول ہوتی اسے عنبر شمامہ کہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ جنوری ، ۱۲). [عنبر + شمامہ (رک)].

ـــشمیم (ـــفت ش ، ی مع) صف.
عنبر کی خوشبو میں بسا ہوا ، خوشبودار ، عنبر جیسی خوشبو والا.
دل کو خیالِ کاکلِ عنبر شمیم ہے
ہر وقت مجھ کو مشقِ الف لام میم ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).
غش مجھ کو وصل میں نہیں آیا تھا اے پری
سرمست بوئے گیسوئے عنبر شمیم تھا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۲). [عنبر + شمیم (رک)].

ـــــفام صف.
عنبر کے رنگ کا، عنبر جیسا ، خاکستری رنگت کا. جس دم یہ تحریر قلم ہاتھ سے آشنا ہوا اور سطر ہائے مسلسل سے دام عنبر فام صفحۂ کاغذ پر کھینچا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۲۰). [عنبر + فام (رک)].

ـــــفَرسا (ـــــ فت ف ، سک ر) صف.
معطّر ، خوشبو میں بسا ہوا. دلکش ... عنبر فرسا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۷). [عنبر + ف: فرسا ، فرسودن ـ گھسنا].

ـــــفَروش (ـــــ کس نیز فت ف ، و مج) صف.
عنبر بیچنے والا ، (مجازاً) خوشبودار ، مہکانے والا ، عنبر کا رنگ و بو رکھنے والا.

کہاں او خط و خالِ عنبر فروش
دریغ او کہاں مایۂ فرد ہوش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۷). [عنبر + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا].

ـــــفِشاں (ـــــ کس ف) صف.
خوشبو دینے والا ، خوشبودار.

بنفشہ جانو زلفِ عنبر فشاں
کرے باد خوش باس در یک زماں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۸).

میرے مرنے کی خبر سنکر پریشاں ہو گئے
گھر سے نکلے گیسوئے عنبر فشاں کھولے ہوئے

(۱۸۹۰ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۲۸).

مات ہے تجھ سے شمیمِ گیسوئے عنبر فشاں
تیری ہر جنبش میں دنیائے لطافت ہے نہاں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۷). [عنبر + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا ، برسانا ، بکھیرنا].

ـــــفِشانی (ـــــ کس ف) امث.
خوشبو دینا.

خزینے راز کے کھولیا بچن سوں
کیا عنبر فشانی لا کے فن سوں

(۱۷۳۰ ، ملک خوشنود ، جنت سنگار ، ۲۱). [عنبر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمائع کس صف(ـــــ کس ء) امذ.
ایک طرح کا خوشبودار روغن ، روغنِ بلسان. لوبان (Benzoin). بلسان پیرو وٹولو ، عنبر مائع (Prepared Storax) برطانوی قرابادین کے بلسانات ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [عنبر + مائع (رک)].

ـــــمُو (ـــــ و مع) صف.
وہ جس کے بال عنبر جیسے خاکستری سیاہ اور خوشبودار ہوں. کل جائداد اس خاتون نازنین عنبر مو کے ہاتھ آئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹۳). [عنبر + مو (رک)].

عَنْبَری (۱) (فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امث.
خوشبو پھیلانا ، عنبر بیزی.

وہ آہ تار و پود ہو جس کا ہوائے زلف
کرتی ہے عنبری و صبائی تمام شب

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲۵). [عنبر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَنْبَری (۲) (فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب).(الف) صف.
عنبر (رک) سے منسوب یا متعلق ، عنبر کے رنگ کا ؛ عنبر کی سی خوشبو دینے والا ، خوشبودار.

بنی عود کی بیو مشک اذفری
سو ریحاں شمامہ ہوا عنبری

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۸).

جل جا اگر جو دیکھے دل رشک سیں پری کا
تیری یہ شال اودی اور جامہ عنبری کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰). ایک شب کو تراویح کے بعد عنبری سبز چاہ کا دور تھا. (۱۹۳۰ ، کاروان خیال ، ۸۵). (ب) امذ. ۱. **کبوتر کی ایک قسم ، عنبر سرا.**

سیاہیئے اور کھاکھرے ، تنبولیے ، پان لال
کچھ اگرئی اور سرمئی اور عنبری اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). ۲. **ایک طرح کا پتھر**، عنبری ، ارسطو نے کہا ہے کہ یہ پتھر خاکستری رنگ سبزی مائل ہوتا ہے. (۱۸۸۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۵). ۳. **ایک قسم کا خربوزہ نیز ایک قسم کا سیب** (ماخوذ : نوراللغات). [عنبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَنْبَرِیں (فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، ی مع) صف.
رک : عنبری (۲).

پاک ہے کافور نے جاں توں سمایا ہے سوز میں
شام تیرے وصل کی ہوتی تی صبا لگ عنبریں

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۷).

اس زلفِ عنبریں سیں جو یک تار جھڑ پڑے
ہر خوب رو کوں طرۂ دستار ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۵).

عنبریں گیسو ترے وا ہوں تو کھل جاتا ہے جی
مدعی کھاتے ہیں آپ ہی آپ یوں ہی پیچ و تاب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۹).

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں ، آب ترا تابناک

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۶۳).

ہے مدینے کی ہوا روح پرور عنبریں

(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۳۲). [عنبر + یں ، لاحقۂ صفت].

ـــــخال/خَط (ـــــ/فت خ) صف.
محبوب کی صفت میں مستعمل ہے (نوراللغات). [عنبریں + خال (رک)/خط (رک)].

---رَقَم (---فت ر ، ق) صف.
عنبر جیسے خوشبودار کلک سے لکھا ہوا ، عنبریں روشنائی سے مرقوم.

وہ نامہ کہ عنبریں رقم تھا
قسمت کا نوشتہ یک قلم تھا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۰). [عنبریں + رقم (رک)].

---فام صف.
عنبر کے رنگ کا ، خاکستری.

جو او نامور عنبریں فام تھا
اسی تھے وہاں عبیر اس نام تھا

(۱۹۶۹ ، خاور نامہ ، ۲۲۰). [عنبریں + فام (رک)].

---مُو (---و مع) صف.
خاکستری اور خوشبودار بالوں والا. عنبریں مو نے بادشاہ کے حکم کے مطابق مدہوشانہ دربار کے قریب جا جا کے انھیں اپنی زلف کا لخلخہ سنگھایا اور سب کی جان میں جان آ گئی. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۹۸). [عنبریں + مو (رک)].

عِنَبِسْتان (کس ع ، فت ن ، کس ب ، سک س) امذ.
انگوروں کا باغ. فرانس میں عنبستانوں کے مالک اب تک یہ ہی سمجھتے ہیں کہ فرانسیسی نظام تامینی سے ان کا نقصان ہے. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۳۹۰). [عنب (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

عَنَبَۂ ہِنْدی (---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، کس ہ ، سک ن) امذ.
ارنڈ خربوزہ یا ارنڈ ککڑی ، جو ایک درخت کا پھل ہے جس کو پپیتا یا ارنڈ پپیا بھی کہتے ہیں ، بعض کتب میں اس کا عربی و فارسی نام عنبۂ ہندی لکھا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳). [عنبہ (انبہ) + ہند (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِنَبی (کس ع ، فت ن) صف.
عنب (رک) سے منسوب ، انگور کا ، انگوری.

اس دور میں کیا خاک کرے عیش کوئی آہ
نہ جام نہ ساقی نہ شرابِ عنبی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۲).

نازوں قد و سمن خد ، عنبی زرّینہ
بریشمیں میں لیے دولتِ بیدارِ شباب

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۳۳). [عنب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عِنَبِیَہ (کس ع ، فت ن ، کس ب ، فت ی) امذ.
(طب) انگوری پردہ ، آنکھ کے سات پردوں میں سے تیسرا پردہ ہے جو قرنیہ کے پیچھے واقع ہے (انگ : Iris). حضرت وہ قطعہ جو بعضے آدمی کی آنکھ میں نیلا اور بعضوں کو اگرئی یا سیاہ ہوتا ہے اس کا کیا نام ہے ... عنبیہ کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۸۷). پردۂ عنبیہ کے بیچ میں ایک سوراخ واقع ہے جو پتلی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۰۱). [عنب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَنَت (فت ع ، ن) امذ.
محنت مشقت ؛ تباہی ، فساد ؛ گناہ ، زنا. بیبیوں کے نکاح کی مقدور نہ رکھنے والا مومن باندی کو نکاح کرنا جو کہے اسوقت ہے اس کو نکاح نہ کرنے سے اندیشہ عنت کا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۰۵). [ع].

عَنْتَر (فت نیز ضم ع ، سک ن ، فت ت) امذ.
مکّھی ، نیلی مکّھی ؛ ایک زبردست یہودی پہلوان کا نام جو مرحب کا بھائی تھا اور حضرت علی کے ہاتھوں جنگ خیبر میں مارا گیا.

عنتر کو نارِ خشم نے اس کی جلا دیا
اژدر کو چیر ایک ہی دم میں کھپا دیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).

رنگیں مزاجیوں کا نہیں ہے محل ہنوز
دل کو ہے خونِ مرحب و عنتر کی آرزو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۰).

ضربِ علی کو مرحب و عنتر سے پوچھیے
زورِ علی کو قلعۂ خیبر سے پوچھیے

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۱۹). [عَلم].

عَنْتَری (فت نیز ضم ع ، سک ن ، فت ت) امث.
عنتر (حضرت علی کے ہاتھوں مارا جانے والا ایک یہودی پہلوان) جیسی خباثت اور کفر.

نہ ستیزہ گہ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسداللّٰہی وہی مرحبی وہی عنتری

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۵). [عنتر (عَلم) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُنْجُوج (ضم ع ، سک ن ، و مع) امذ.
عمدہ گھوڑا یا عمدہ اونٹ.

روح فارس کو ہے خلاف کمال
رام کیوں ہووے نفس کا عنجوج

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۹). [ع].

عِنْد (کس ع ، سک ن) حرف ؛ اسم ظرف.
نزدیک ، پاس ، سامنے ، آگے ، ساتھ ، (مرکبات میں بطور جزو اول مستعمل). ان تمام لفظوں کا ترجمہ «عند» یعنی نزدیک کیا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، ترجمہ قصیدۃ البردہ ، ۱۰۸). عند المقابلہ سلطان اقبال الٰہی سے فتح باب ہوا. (۱۹۷۳ ، سیّد التاریخ ، ۷۳). [ع].

---الاَپِیل (---بت د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، کس ہ) مف.
اپیل کے دوران میں ، اپیل کے وقت (یہ ترکیب خلاف قاعدہ ہے). انگریزوں کا یہ ارادہ ہے کہ اگر عندالاپیل یہ لوگ چیف کورٹ پنجاب سے رہا ہو جاویں تو خیر ہے ورنہ بعد نامنظوری ہمارے اپیل کے یہ لوگ مولوی احمد اللہ صاحب کو بھی قید کریں گے. (۱۸۸۴ ، تواریخ عجیب ، ۱۱۳). اگر کسی ... عندالاپیل فیصلۂ ثانی کے لیے عدالت ماتحت مذکور میں واپس نہ بھیجی جائے تو عدالت صیغۂ اپیل ... واپس لے لے. (۱۸۹۹ ، ایکٹ نمبر ۶ ، ۱۳). [عند + رک : ال (۱) + اپیل (رک)].

ـــ الْاِحْتِیاج (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ح ، کس مع ت) م ف.
ضرورت کے وقت ، وقتِ حاجت (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [عند + رک : ال (۱) + احتیاج (رک)]۔

ـــ الْاِسْتِفْسار (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س ، کس ت ، سک ف) م ف.
دریافت کرنے پر ، پوچھنے سے. عندالاستفسار معلوم ہوا کہ شاہ چین کا فرزند ارجمند ہے۔ (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۳۸) ۔ [عند + رک : ال (۱) + استفسار (رک)]۔

ـــ الْاِشْتِباہ (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ش ، کس مع ت) م ف.
شبہ کے طور پر ، شبہ میں.

سچ کہا ہے بد سے بد بدنام عندالاشتباہ
بے کیے مجرم بنا دیتے ہیں سب بدنام کو

(۱۹۰۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۹)۔ [عند + رک : ال (۱) + اشتباہ (رک)]۔

ـــ الْاِضْطِرار (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ض ، کس مع ط) م ف.
بے اختیاری یا مجبوری کے وقت . تو عندالاضطرار ، قدر ضرورت روا ہے۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۲۳۰)۔ [عند + رک : ال (۱) + اضطرار (رک)]۔

ـــ الْاِظْہار (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ظ) م ف.
اظہار کے وقت ، (قانون) بیان یا شہادت کے وقت. شرط یہ ہے کہ عندالاظہار وجہ کافی اور بہ پابندی اُن شرائط کے ... تاریخ مقررہ کو ملتوی کرتی ہے۔ (۱۹۰۸ ، جدید مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۳۵)۔ [عند + رک : ال (۱) + اظہار (رک)]۔

ـــ الْاَکْثَر (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ک ، فت ث) م ف.
اکثر لوگوں کے نزدیک ، اکثر لوگوں کی رائے میں. بہرحال عندالاکثر اس کے سنت موکدہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۔ (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۴۴)۔ [عند + رک : ال (۱) + اکثر (رک)]۔

ـــ الْبَعْض (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ع) م ف.
بعض کے نزدیک ، بعض لوگوں کے خیال میں. نام اس کا حارث ابن زید اور عندالبعض مالک ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۹)۔ [عند + رک : ال (۱) + بعض (رک)]۔

ـــ الْپَڑْتال (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، فت پ ، سک ڑ) م ف.
عدالت کے جُہلا نے اس قسم کے بے میل اور خلافِ قاعدہ الفاظ جاری کر دیے ہیں یعنی پڑتال کرنے کے وقت (بہ ترکیب خلاف قاعدہ ہے)۔ چنانچہ آج نہ کوئی عندالپڑتال بولتا ہے نہ فوق البھڑک اور ماالواست۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۶۳ ، ۴ : ۳۰۱)۔ [عند + رک : ال (۱) + پڑتال (رک)]۔

ـــ التَّجْرِبَہ (ـــ فت د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ج ، کس ر ، فت ب) م ف.
تجربہ کرنے پر ، تجربے کے مطابق. مجتہد صاحب کو عندالتجربہ اقرار کرنا پڑا کہ ایسی سوز خواتی زنہار غنا کا حکم نہیں رکھتی ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۳)۔ [عند + رک : ال (۱) + تجربہ (رک)]۔

ـــ التَّجْوِیز (ـــ فت د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ج ، ی مع) م ف.
زیرِ تجویز ، عدالت میں (جامع اللغات)۔ [عند + رک : ال (۱) + تجویز (رک)]۔

ـــ التَّحْقِیقات (ـــ فت د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ح ، ی مع) م ف.
تفتیش کے دوران میں ، پوچھ گچھ دریافت. اگر عندالتحقیقات مقررہ دفعہ ۱۱۷ یہ ثابت نہ ہو۔ (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱ ، ۷۳)۔ [عند + رک : ال (۱) + تحقیقات (رک)]۔

ـــ التَّذْکِرَہ (ـــ فت د ، شد ت بفت ، سک ذ ، کس ک ، فت ر) م ف.
تذکرہ ہونے پر ، بات چیت کے دوران. عندالتذکرہ ایک نے پوچھا کہ فوجدار صاحب آپ کی معشوقہ ابھی دوشیزہ ہی ہیں یا شادی ہوگئی۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۰۳)۔ عندالتذکرہ استادی شاگردی کا بھی ذکر آگیا ۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۹)۔ [عند + رک : ال (۱) + تذکرہ (رک)]۔

ـــ التَّفَحُّص (ـــ فت د ، شد ت بفت ، فت ف ، شد ح بضم) م ف.
جستجو کے وقت ، تحقیق کرنے پر. چنانچہ عندالتفحص یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شاعری اگلے زمانوں میں اپنا جلوہ دکھلاتی رہی ہے اور آج بھی اُسکی وہی رونق باقی ہے ۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۸۳)۔ [عند + رک : ال (۱) + تفحص (رک)]۔

ـــ الْحاجَت (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، فت ج) م ف.
ضرورت کے وقت ، ضرورت پڑنے پر. جَو کا پانی دو پینٹ عندالحاجت پلانا۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۷)۔ دونوں ایک ساتھ یا اکثر اوقات راحت اور تعطیل کے وقت ایک ساتھ رہتے ہیں عندالحاجت ایک دوسرے کی مدد کرنے کو موجود ہیں۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۱)۔ [عند + رک : ال (۱) + حاجت (رک)]۔

ـــ الْحُصُول (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) م ف.
حصول کے وقت ، حاصل ہونے پر. چیف کمشنر عندالحصول رپورٹ مرسلہ حسب قاعدہ ۱۶ مقرر کرے۔ (۱۸۷۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۶)۔ [عند + رک : ال (۱) + حصول (رک)]۔

ـــ الْحَوالَہ (ـــ فت د ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ل) م ف.
سپرد کرتے وقت، قیمت عندالحوالہ ادا کی جائے گی۔ (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند (ترجمہ) ، ۱۸۷۲ ، ۵۶)۔ [عند + رک : ال (۱) + حوالہ (رک)]۔

ـــَـ الخلائِق (ـــِـفت د ، غم ا ، سک ، فت خ ، کس ء) م ف.
لوگوں کے نزدیک (فیروزاللغات) . [عند + رک : ال (ا) + خلائق (رک)].

ـــَـ الدِّریافت (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ر ، ف) م ف.
پوچھنے پر ، دریافت کرنے پر. میں نے تمہاری سب باتیں چُھپ کر سنی تھیں اور وہ عندالدّریافت بالکل صحیح معلوم ہوئیں. (۱۸۸۷ ، گلدستۂ حکایات ، ۱۲۳). [عند + رک: ال (ا) + دریافت (رک)].

ـــَـ السّماعَت (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شد س بفت ، فت ع) م ف.
مقدمے کی سماعت کے دوران ، سماعت کے وقت. جب کوئی اپیل ... نالش کے ایک جزو سے متعلق ہے رجوع ہو اور عندالسماعت اپیل مذکور ... واجب الادا ہوتی. (۱۸۹۹ ، ایکٹ نمبر ۲ ، ۱۶) .
[عند + رک : ال (ا) + سماعت (رک)].

ـــَـ الشّرْع (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شدش بفت ، سک ر) م ف.
شرع کی رو سے ، شریعت کے مطابق. اظہار معتبر عندالشّرع یہ ہے کہ اسلام کو قبول کرلیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۶).
[عند + رک : ال (ا) + شرع (رک)].

ـــَـ الضَّرُورَت (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شد ض بفت ، و مع ، فت ر) م ف.
۱. **ضرورت پڑنے پر ، ضرورت کے وقت.** ایک روز عندالضّرورت جس جگہ وہ دونوں بندھے تھے سوداگر جا بیٹھا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱). یہ اطمینان چاہتے ہیں کہ عندالضّرورت قرضے مل جائیں گے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۰) . رائے لیپ کر لی جائے تا کہ عندالضرورت بہ طورِ سند کام آئے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۰۲) . [عند + رک : ال (ا) + ضرورت (رک)].

ـــَـ الطَّلَب (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، فت ل) (الف) م ف.
۱. **طلب کرنے کے وقت ، مانگنے پر ، بوقت مطالبہ.** اقرار یہ ہے کہ مبلغان مذکور معہ سود دو روپیہ سیکڑہ کے حساب سے عندالطّلب ادا کروں گا. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی عدالت ، ۸۸). زرنقد ... جو مدّت اس میں لکھی ہے اس پر یا عندالطلب یا عندالمعائنہ ادا کریگا. (۱۹۱۰ ، معیارِ سماعت ، ۴). اسے بطور شناختی کارڈ جیب میں تہہ کر کے رکھ لیا کرتے اور عندالطلب پیش کر دیتے . (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۳۸). ۲. **طلب کرنے پر ، بُلانے پر.** عندالطلب کبھی کبھی حضوری نصیب ہوتی. (۱۸۹۳ ، زبان داغ ، ۱۲۵). ان کو حکم تھا کہ عندالطلب مع اپنی مقررہ فوج کے حاضر دربار ہوا کریں . (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۳۱) . ۳. **طلب یا خواہش ہونے پر.**

کریں عیش گھر میں اونہیں کا ہے سب
طلب اپنی لیویں سب عندالطّلب

(۱۷۹۷ ، جنگ نامۂ آصف الدّولہ و نواب رام پور ، ۲۷). (ب) صف.
۱. (مہر) جو عورت کے طلب کرنے پر فوراً دیا جانا ضروری ہو ، **معجّل.** معجّل کا مطلب یہ ہے کہ جلد سے جلد جب چاہیں مہر لے سکتے ہیں جس کا نام عندالطّلب بھی مشہور ہے . (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۴۶). عندالطّلب وہ مہر ہے جو عورت جب چاہے طلب کر سکتی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، II) .
۲. **(ہنڈی ، روپیہ وغیرہ) جو طلب کرنے پر فوراً ادا کیا جائے .** تم قلم اٹھاؤ اور پانچسو پونڈ کا عندالطّلب رقعہ میرے نام لکھ دو. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۷). جو اسلدار اپنا سرمایہ عندالطّلب رکھنا چاہیں ان کے لیے وہ باعثِ سہولت ہیں ، وہ قابلِ بیع و شریٰ ہوتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۴۱). [عند + رک : ال (ا) + طلب (رک)].

ـــَـ الفُرْصَت (ـــِـفت د ، غم ا ، سک ل ، ضم ف ، سک ر ، فت ص) م ف.
فرصت کے وقت ، فرصت میں. راجہ مکّھن لعل کو مدّت سے یہ تمّنا تھی کہ عندالفرصت اپنی ترجمہ رباعیات فارسی حضرت عمر خیام کا کرے. (۱۸۳۳ ، نذر خیام ، ۵۱). [عند + رک : ال (ا) + فرصت (رک)].

ـــَـ اللّٰه (ـــِـفت د ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) م ف.
۱. **خدا کے نزدیک ، اللّٰہ کے نزدیک.** حضرت یعقوبؑ نے پوچھا تم جانتے ہو یہ قبر کس شخص کی ہے مَلکُ الموت نے کہا یہ قبر اُس کی ہے جو عنداللّٰہ بزرگ ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۳). مگر وہ چوری کا ارادہ کرنے سے عنداللّٰہ چور ٹھیرا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۳). عنداللّٰہ تو ان کا شمار ظالموں میں کبھی سے قرار دیا گیا ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا ستمبر ، ۱۸). ۲. **خدا کی رضا کی خاطر ، خدا کی راہ میں .** اس کے واسطے یہ رنج اپنے اوپر گوارا کر کے کئی برس اس کے کام میں عنداللّٰہ پھرتا ہوں. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۷۰). اے نامعلوم انسان تو عنداللّٰہ اس کام کو انجام دے . (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۷۲). ۳. **برائے خدا ، خدا کے واسطے ، لِلّٰہ.** عنداللّٰہ میری بات کا جواب دے. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶۹). امید ہے کہ ... عنداللّٰہ میری غلطیوں کو معاف کر دیں گی. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۵۷) . مجھے عنداللّٰہ اس خدمت سے معاف رکھیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۱۷). [عند + اللّٰہ (رک)].

ـــَـ المُطالَبَہ (ـــِـفت د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ل ، ب) م ف.
طلب کرنے پر ، بوقت مطالبہ ، مطالبے پر. مساوی القدر ضمانت پر قرضہ دیا جائے جو عندالمطالبہ فوراً واپس مل سکے . (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۹). اقرار کرتا ہوں کہ عندالمطالبہ حاملِ ہٰذا کو دس روپے سرکاری خزانہ کراچی سے ادا کروں گا. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، ک ، ۱۰۴). [عند + رک : ال (ا) + مطالبہ (رک)].

ـــَـ المُعائنَہ / المُعایَنَہ (ـــِـفت د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت مع ء ، ن / فت ی ، ن) م ف.
پیشی کے وقت ، دیکھنے پر ، معاینے کے وقت ، عندالمطالبہ

زر نقد ... جو بدت اس میں لکھی ہے اُس پر یا عند الطلب یا عندالمعائنہ ادا کریگا. (۱۹۰۱ ، میعاد سماعت ، ۳). جب کسی پرامیسری نوٹ ... میں الفاظ "عند المعاینہ" یا "وقت پیشی" درج ہوں تو ان سے عند المطالبہ مراد ہے۔ (۱۹۳۷ ، قانون دستاویزات قابل بیع و شریٰ ، ۱۵). [عند + رک : ال (ا) + معائنہ/معاینہ (رک)].

--- الْمُلاقات (--- فت د ، غم ا ، سک ل ، ضم م) م ف.
وقتِ ملاقات، ملاقات کے دوران میں، ملاقات ہونے پر. میر بادشاہ سے عندالملاقات میری دعا کہدینا۔ (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۱۷۱). عندالملاقات جب حالی خاطر اشرف ہوگا عمدہ نتیجہ ظہور میں آئے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰). اب خفیف ہونے کی میری باری تھی عندالملاقات میں نے کہا حضرت یہ آپ نے کیا کیا؟ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۹). بادشاہ نے عندالملاقات بیرم خاں سے پوچھا کہ اب تک کہاں تھے۔ (۱۹۶۷ ، تاریخ پشتون ، ۲۸۳). [عند + رک : ال (ا) + ملاقات (رک)].

--- الْمَوت (--- فت د ، غم ا ، سک ل ، و لین) م ف.
موت کے وقت ، مرتے وقت. حضرت میاں میر نے عندالموت وصیت فرمائی کہ مجھ کو پاس میاں تنھا کے دفن کرنا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۰۹). کافر عندالموت وقتِ یاس ایمان لاتا ہے ایمان اسکو قیامت میں نفع نہ دے گا. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۹۷). [عند + رک : ال (ا) موت (رک)].

--- الْمَوقَع (--- فت د ، غم ا ، سک ل ، و لین ، فت ق) م ف.
موقع ملنے پر ، موقع کے مطابق. معلوم نہیں شیر اس قدر چھوٹے جانور کو کیونکر پکڑتا ہو گا... غالباً اسکے پانی پینے کے مقام پر جھپکر پھر عندالموقع وہاں سے جست کر کے پکڑ لیتا ہو گا. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱۷۶). [عند + رک : ال (ا) + موقع (رک)].

--- النّاس (--- فت د ، غم ا ، ل ، شد ن) م ف.
۱. **لوگوں کے نزدیک ، عوام کی نظر میں.** پھر کچھ ہی کرے عنداللہ مرفوع القلم اور عندالنّاس معذور. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۸۵). ناقل و بضایقہ تو اس سبب سے تھا کہ ہمارے زمانے میں جو لوگ عند الناس عالم سمجھے جاتے ہیں اور وہ خود بھی ... خادم العلما لکھتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۳). اب عندالناس انہیں اصلی رنگ میں پیش کر کے اُن کی فرعونیت کا خمیازہ انہیں یہاں بھی بھگتنا ہے۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور (جولائی ، ستمبر) ، ۱۸). ۲. **لوگوں کی خاطر.** جو صاحب اس مضمون کو پڑھیں تو عند اللہ و عند الناس اگر کوئی حرکت ایسی حرکات سے جو بیان کی گئی ہیں ہو تو چھوڑ دیں. (۱۹۲۳ ، اہل علم اور نا اہل پڑوسی ، ۳۰). [عند + رک: ال (ا) + ناس (رک)].

--- الْوَقت (--- فت د، غم ا، سک ل، فت و، سک ق) م ف.
عین موقع پر ، وقت پر. اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عندالوقت آپ کو اہم فیصلے کرنے ہیں. (۱۹۳۰ ، خطبات اقبال ، ۱۷). [عند + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

--- الْوُقُوع (--- فت د ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) م ف.
وقوع ہونے کے وقت (فرہنگ آصفیہ). [عند + رک : ال (ا) + وقوع (رک)].

عَنْدَلیب (فت ع ، سک ن ، فت د ، ی مع) امذ نیز امث.
۱. **ایک خوش رنگ و خوشنوا پرندہ جس کا سر سیاہ، پیٹھ خاکستری اور دم کے نیچے سرخی ہوتی ہے ، بلبل.**

ستم ہے پھول کا باس آج بارا لے گیا بن میں
اسی تھے مست ہو بے سد پڑے ہیں عندلیباں سب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۷).

کیوں کر نہ ہووے گرم فغاں عندلیب کا
جلتا ہے گل کی آگ سیں جاں عندلیب کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۶).

میں نالہ کش تھا صبح کو یادِ حبیب میں
سوراخ پڑ گئے جگرِ عندلیب میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۱۳).

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلّاؤں ہائے دل
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۶۱).

ہوں گرمئی نشاطِ تصوّر سے نغمہ سنج
میں عندلیبِ گلشنِ ناآفریدہ ہوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۶۲).

سن کے نالہ عندلیبِ آشیاں برباد کا
قہر ہو جائے گا پھر آیا جو دل صیّاد کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۰).

مری بدولت ہے گلستاں میں اے باغباں یہ تمام رونق
میں نغمۂ عندلیب بن کر ہزار غنچے کھلا رہا ہوں
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۵۱). ۲. **(تصوّف) اس سے مراد عارف ہے جو ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے ، اور بعض عاشق کو مراد لیتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۸۲). [ع].

عَنْدَلیبی (فت ع ، سک ن ، فت د ، ی مع) امث.
عندلیب جیسا ، نغمہ سنجی ، خوش نوائی.

عجب ہے اون گلوں کی دلفریبی
کریں بے شک ملایک عندلیبی
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۴۹۲). [عندلیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عِنْدِیات (کس ع ، سک ن ، کس د) امذ ؛ ج.
رائیں ، خیالات ؛ بے سروپا باتیں ، قصہ کہانیاں. لوگ کلام فضول اور عندیات نفس نامعقول اور خیالات و اوہام نامقبول کہ ... اونہیں حقائق و معارف کہتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳). [عندیہ (رک) کی جمع].

عِنْدِیَت (کس ع ، سک ن ، کس د ، فت ی) امث.
۱. **نزدیکی ، قرب.** عورت کو ملائکہ کی طرح عندیتِ ربّ حاصل ہے. (۱۹۵۹ ، مقالاتِ ابولی ، ۱ : ۳۲۷). ۲. **(ما بعد الطبیعیات)**

یہ نظریہ کہ صرف انا یا نفس ہی وہ شے ہے جس کا علم حاصل ہو سکتا ہے یا جو وجود رکھتی ہے (انگ : سولپسزم (Solipsism)) بیوم اس دلیل کی آخری منزل تک پہنچ گیا جس کا نام عندیت ہے ۔ (۱۹۵۶ ، تعارفِ فلسفۂ جدید ، ۱۴)۔ [عند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

عِنْدِیَہ (کس ع ، سک ن ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
۱. **رائے ، خیال ، کسی چیز کے متعلق دل میں پوشیدہ خیال.**

یہ میر کے بھی نام کا اک حرف ہے ورنہ
عندیہ میں ان کے نہیں کچھ میر کی توقیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۵)۔

عندیہ اپنا اپنا ہے اے شیخ
گوش کر اس کو تو اچھل اور کود

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲)۔ میں کہتا ہوں کہ مولوی اور جو لوگ مولویوں کی خدمت کرتے ہیں تمہارے عندیے میں تو دونوں ثواب کے مستحق ہیں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۵)۔ میں اپنے عندیے میں اس کو ختم بھی کر چکا تھا۔ (۱۹۳۸ ، دو نایاب زمانہ بیاضیں (مقدمہ) ، ۷)۔
۲. **منشا ، ارادہ ، منصوبہ.** ماں بولی ہے ہے پھر وہی تقریر کی جس سے کلیجے پر چھری لگی خوب میرا عندیہ سمجھا لو سب باتوں کا ایک بات میں جواب ہو گیا۔ (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۳۸)۔

مرا دل لو گے یا تم جان لو گے
تمہارا عندیہ کیا جانے کیا ہے

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۶۵)۔ اب سردار سکندر حیات کو سردار تیوم سے ملاقات کے لیے اسی لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ ان کا عندیہ معلوم کریں۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹۶)۔ [ع]۔

--- پانا محاورہ.
منشا معلوم کر لینا ، دلی مطلب جان لینا ، پوشیدہ خیال کو جان لینا.

اون ہودوں کا عندیہ جو پایا
کیا عرض کروں جو طیش کھایا

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۳)۔ اصغری نے میاں کا عندیہ پا کر اُن سے پردہ کرنا چھوڑ دیا ۔ (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۶۸)۔

--- پُورا ہونا محاورہ.
مطلب کی تکمیل ہو جانا ، منشا کا مکمل اظہار ہونا ، مطلب برآری ہونا. جہاں لفظ سے عندیہ پورا ہو جاتا وہاں وہ جملے کو استعمال نہ کرتا۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۲)۔

--- دینا محاورہ.
منشا بتانا ، خیال یا ارادہ ظاہر کرنا ، اپنی رائے کا اظہار کرنا ، اپنی مرضی بتانا.

عشق اک بار مشیت کو بدل سکتا ہے
عندیہ اپنا مگر کچھ نگہِ ناز تو دے

(۱۹۳۲ ، شبستان ، ۱۷۸)۔ وائسرائے نے گاندھی کو عندیہ دیا کہ وہ اس ضمن میں دوبارہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ (۱۹۷۸ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۷۷)۔

--- کُھلْنا محاورہ.
منشا معلوم ہونا (نوراللغات).

--- لینا محاورہ.
منشا دریافت کرنا ، رائے لینا. اُس بادشاہ نے اپنے ایک معزز معتمد کو ہر ایک شہزادے کا عندیہ لینے بھیجا۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۵)۔ بہن کا باتوں باتوں میں عندیہ لو۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۷)۔ اندیشے کے پیش نظر کہ خواجہ صاحب اوٹوگراف نہیں دیں گے میں نے پہلے سے ان کا عندیہ لینا چاہا۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۴۰)۔

عُنْصُر (ضم ع ، سک ن ، ضم نیز فت ص) امذ.
۱. (اَ) **جوہر (ہر شے کا) ، اصل ، بنیاد ، مفرد شے ، مرکب شے کا ہر جزو ، عناصر اربعہ یعنی آگ ، پانی ، ہوا ، مٹی میں سے ہر ایک.**

دیا حق تج حکم تل سب پری ہور دیو و حش و طیر
سو جن ہور انس عنصر چار و ساچا توں سلیمان ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۱)۔

چار عنصر سے جسم ہے ظاہر
چار یاروں سے دین ہے اظہار

(۱۸۰۸ ، کلیاتِ صاحب ، ۶۱)۔ ہوا کے عنصر ہونیکا یعنی جوہر فرد ہونیکا خیال سترہویں صدی کے آخر زمانہ تک حکماء کے دلوں میں جما رہا۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۹)۔ چار عنصر آگ ہوا پانی خاک میں سب سے زیادہ بےحقیقت خاک ہے۔ (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۴۷)۔ اس کے سبب سے عنصر یعنی مفرد چیزیں ایک دوسرے سے ملتی اور مرکب چیزیں بناتی ہیں۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی)، مضامین ، ۳ : ۳۵)۔ (اا) (کیمیا) **وہ شے جسے کیمیائی ذریعے سے سادہ تر اجزا میں توڑا نہ جا سکے، جس میں تمام ایٹموں کا ایٹمی نمبر ایک ہی ہو (عنصروں کی تعداد سو (۱۰۰) کے قریب ہے)۔** (Element) ہر عنصر متجانس جوہروں پر مشتمل ہوتا ہے جن کی کمیت مستقل ہے۔ (۱۹۳۸ ، غیر نامیاتی کیمیا (ترجمہ) ، ۹)۔ صرف ہائیڈروجن ہی ایک ایسا عنصر ہے جو دوسرے عناصر سے اس لیے مختلف ہے کہ اس کے ایٹم میں صرف ایک الیکٹرون اور ایک پروٹون ہوتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۴)۔ ۲. **جزو ، حصہ.** مسلمانوں کی گورنمنٹ کے تمام کارخانوں میں ہندوؤں کا عنصر بڑا قوی تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳)۔ خطابت اور تقریر نبوت کا نہایت ضروری عنصر ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۳)۔ سلام کی لفظوں میں سوز و گداز کا عنصر ذرا کم پایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، تنخ رخ ، ۲۱۳)۔ ۳. **رکن.**

سلطان نے کہا بصد لطافت
یہ چار ہیں عنصرِ خلافت

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۸)۔ لو بھائی ہم میں کا ایک عنصر کم ہو گیا ، عزیزی مہدی نے جان دی۔ (۱۸۹۴ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۹۷)۔ اب ہم ان کی افسانہ نگاری کو لیتے ہیں جو ان کے ادب کا اہم ترین عنصر ہے۔ (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۰۸)۔ ۴. **مادہ.**

اس ندی میں وہ عنصر بہ رہا ہے جس میں انسان نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ سانس لے سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، محاصرۂ غرناطہ ، ۳۲). نفاق کی چار نشانیاں ہیں جس میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے اس میں اتنا نفاق کا عنصر موجود ہے. (۱۹۳۰ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۸۷). **۵. آتش اور آب اور خاک اور باد کو کہتے ہیں جنکو اسہات سفلی بھی کہتے ہیں، واضح ہو کہ ظہور عنصر آتش کا اسم قابض سے ہے اور باد کا اسم حی سے اور آب کا اسم محی سے اور خاک کا اسم مجیت سے** ہے (مصباح التعرف). [ع].

ـــ اَعْظَم کس صف (ـــ فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
روح ، نفس ناطقہ.

یہاں تجھے جس بولنے سے کام ہے
عنصر اعظم اوسی کا نام ہے

(۱۸۰۲ ، رموز العاشقین ، ۱۷). [عنصر + اعظم (رک)].

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امذ.
مادہ پرستی.

ہوئی توحید بالا ، جڑ کٹی عنصر پرستی کی
پڑی بنیاد اسی ارشاد سے علمی ترقی کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۹). [عنصر + ف : پرست ، پرستن نیز پرستیدن ــ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عُنْصُری (ضم ع ، سک ن ، ضم نیز فت ص) صف.
۱. عُنصر (رک) سے منسوب ، عنصر کا ، مادی ، جسمانی.

کچھ تم ہی کہو ہے کیتک دیس
تبدیل ہو جائے عنصری بھیس

(۱۶۰۰ ، من لگن ، ۱۱۱). ایک یہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۷). یعنی انسان باعتبار پیکر عنصری کے ایک دوسرے کے ہمسر ہیں. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۸۳). مولانا نے «قفس رنگ» کی تعبیر قفس عنصری سے کی ہے. (۱۹۹۳ ، غالب کون ہے ، ۱۱۸). **۲. بنیادی ، اصلی.** آرٹ کا کام یہ ہے کہ انسان کے عنصری عواطف اور نفس انسانی کی بنیادی کیفیات سے بحث کرے. (۱۹۴۱ ، افادی ادب ، ۱۳). [عنصر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَجْرام (ـــ فت ا ، سک ج) امذ ؛ ج.
عناصر سے مرکّب اجسام. ابداعیات ... سے عنصری اجرام بالطبع متاخر ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۶). [عنصری + اجرام (رک)].

ـــ تَرْکِیب (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
(کیمیا) کسی مرکّب شے میں موجود اجزا کی ساخت اور تناسب مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والے پروٹین خصوصیات میں مختلف ہوتے ہیں لیکن عنصری ترکیب ... بڑی حد تک مستقل رہتی ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۰۹). [عنصری + ترکیب (رک)].

ـــ حَوَادِث (ـــ فت ح ، کس د) امذ ؛ ج.
عناصر اربعہ میں سے کسی عنصر کی وجہ سے واقع ہونے والے مصائب یا آفات ، جیسے، طوفان ، سیلاب وغیرہ. عنصری حوادث اور فلکی حرکات نیز قیاسات کے مترادف و مماثل نتائج میں ... یہی واقعہ پیش آتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵۹). [عنصری + حوادث (رک)].

عُنْصُرِیات (ضم ع ، سک ن ، ضم نیز فت ص ، کس ر) امث ؛ امذ.
۱. عناصر اربعہ سے متعلق باتیں یا علوم. کتاب الآثار العلویہ ، مضمون عنصریات (ابن رشد نے اس کے ترجمہ کی جو اصلاح کی وہ میری نظر سے گزرا ہے). (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۳۶). **۲. وہ علم جس میں عناصر سے بحث کی جائے ، کیمیا.** عنصریات: اس کو کیمیا پر ترجیح ہے ، اس سے اوّل تو یہ پتہ چلتا ہے کہ عناصر سے بحث ہے دوم اساسی علوم میں یکسانی ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۱۲۵). [عنصر (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

عُنْصُرِیَہ (ضم ع ، سک ن ، ضم نیز فت ص ، کس ر ، فت ی) صف.
۱. عُنصر (رک) سے منسوب ، عُنصر کا. سید علی ہمدانی کا قول ہے کہ ... عالم ہیں چنانچہ عقلیہ اور نوریہ ... جسمیہ اور عنصریہ ... مندرج ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۲). **۲. عناصر کو پوجنے والا.**

دہریہ و عنصریہ و کوکبیاں
عنکبیں کہتے ہیں سب اس عالم کو قدیم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۱). [عنصر (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عُنْصُل (ضم ع ، سک ن ، ضم نیز فت ص) امذ.
جنگلی پیاز ، نرگسی پیاز. سفوف طوطیا ... پیاز عنصل ... باہم پیس کر اوپر سے لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۷). اگر اس کے خصیے بورہ ارمنی اور صعتر کے ساتھ خشک کرکے پیس کر ساڑھے چار ماشہ سرکہ عنصل کے ساتھ پھانکا کریں تو تلی کا ورم دفع ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۹۳). [ع].

عَنْعَنَہ (فت ع ، سک ن ، فت ع ، ن) امذ.
کسی روایت کو عن فلاں عن فلاں کہہ کر بیان کرنا ، کسی بات کا از فُلاں از فُلاں کے وسیلے سے تذکرہ. شیخین مُدلس کی روایت کو عَنْ کے لفظ سے جہاں وارد کرتے ہیں ان کے شروط پر نظر کرتے ، وہ عنعنہ سماع پر محمول ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۱۳). مدلس کی روایت عنعنہ کے ذریعہ سے ناقابل اعتبار ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵). معنعن وہ حدیث ہے جو عنعنہ کے طور پر روایت کی جائے. (۱۹۵۶ ، مقدمۂ مشکوۃ شریف (ترجمہ) ، ۱۰ : ۹). [ع].

عُنْف (فت نیز ضم ع ، سک ن) صف.
سختی ، درشتی. پسندیدہ ترین خصلت بادشاہوں کی یہ ہے کہ ... عادت اپنی لطف اور عنف سے آشنا رکھیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۶۲). پیر محمد خاں کو یار علی بلوچ بہ عنف لے آیا

کہ اب توقف کی کیا جگہ ہے۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۷۹)۔ [ع]۔

عُنْفُوان (ضم ع، سک ن، ضم ف) امذ۔
آغاز، ابتدا، شروع، ہر شے کا اوّل۔ ہمارے اقبال کا عنفوان اور تمہارے ادبار کا آغاز ہے۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۵۳)۔ عمر کا یہ وہ دور ہے جب عہد عنفوان کے طاقت ور داعیات اور دور بلوغ ... اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ (۱۹۶۸ء، غالب، ۱۳)۔ [ع]۔

ـــــ جَوانی کس اضا(ـــــ فت ج) امذ۔
جوانی کا آغاز، اُٹھتی جوانی۔ عنفوان جوانی میں انتقال کیا۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۲)۔ یہ نقل فرماتے تھے کہ عنفوان جوانی میں جوش وحشت اور استیلائے سودا طبیعت پر غالب ہوا۔ (۱۹۸۰ء، محمد تقی میر، ۲۵)۔ [عنفوان + جوانی (رک)]۔

ـــــ شَباب کس اضا(ـــــ فت ش) امذ۔
رک : عنفوان جوانی۔ وہی سودا جو عنفوان شباب میں ہوا و ہوس کی شکل میں ظاہر ہوا۔ (۱۸۹۹ء، حیات جاوید، ۲ : ۳)۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ عنفوان شباب کی دیکھی ہوئی حسن آرا سے ... ملنے کی خواہش اب بھی ضرور دل میں پیدا ہوتی ہے۔ (۱۹۲۳ء، مذاکراتِ نیاز، ۱۰۳)۔ انہوں نے عنفوان شباب سے متعلق کئی افسانے لکھے ہیں۔ (۱۹۷۳ء، ممتاز شیریں، منٹو نوری نہ ناری، ۱۶۲)۔ [عنفوان + شباب (رک)]۔

عُنْفُوانَہ (ضم ع، سک ن، ضم ف، فت ن) امذ۔
بلوغ یا بڑھنے کا زمانہ؛ (حشریات) کیڑوں کی عمر کا وہ ابتدائی حصّہ جو ان کے کھال اتارنے کے درمیانی زمانے میں ہوتا ہے۔ کھال اتارنے کے درمیانی زمانے کو اسٹیج (دورانہ) اور بچوں کو عنفوانہ (Instar) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ء، بنیادی حشریات، ۷۳)۔ [عُنفوان + ہ، لاحقۂ صفت]۔

عُنْفُوانِیات (ضم ع، سک ن، ضم ف، کس ن) است ؛ ج۔
شبابیات، آغاز جوانی سے متعلق؛ مراد: ابتدائی زمانے کی فنی تخلیقات، ابتدائی چیزیں۔ دوستوں میں اس بات پر خاصی بحث چل تھی کہ مشاعرے والی چند ایک غزلیں کتاب میں شامل کی جائیں یا دوسری عنفوانیات کی طرح قلم زد کر دی جائیں۔ (۱۹۷۶ء، ہجر کی رات کا ستارا، ۱۰۶)۔ [عنفوان + یات، لاحقۂ جمع]۔

عُنُق (ضم ع، ن) امث ؛ امذ۔
۱. گردن۔ واقعی کلام الٰہی ہے برہان قاطع ہے، مگر قاطع ہے کفر کا ... قاطع ہے کافر کی عنق کا۔ (۱۸۶۵ء، لطائف غیبی (افادات غالب، ۳۶))۔ عنق کی کنال Canal of the Ceruix کسی قدر تکلے نما، سامنے سے پیچھے کی طرف چپٹی اور سروں کے نسبت وسط میں زیادہ چوڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۳۳ء، احشائیات (ترجمہ)، ۳۰۲)۔ **۲. گردن سے مشابہ شکل یا ساخت۔** اور اس ستارے کو جو آخر عنق پر ہے اس کو عرب فرد کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۶۵)۔ ہر خلیے میں ایک مرکزہ ہوتا ہے جو خلیے کے وسط میں عنق کے حصّے میں واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۶۸ء، الجی، ۹۹)۔ [ع]۔

ـــــ الْاَرْض (ـــــ ضم ق، غم ا، سک ل، فت ا، سک ر) امذ۔
سمندر میں خشکی کا وہ تنگ قطعہ جو دو بڑے خشکی کے قطعات کو ملاتے، خا کنائے۔ عنق الارض وہ زمین کا ٹکڑا ہے کہ جس کے دونوں بازو پر سمندر ہو۔ (۱۸۷۰ء، خلاصۂ علم جغرافیہ، ۹)۔ [عنق + رک : ال (۱) + ارض (رک)]۔

ـــــ الرَّحْم (ـــــ ضم ق، غم ا، ل، شد ر بکس، سک ح) امذ۔
(طبِ قدیم) **اندام نہانی، مہبل؛ (طب جدید) گردن رحم یعنی رحم کا نچلا حصّہ۔** عورتوں میں ابتدائی شدید سالیت کے فوراً ہی بعد سرایت عنق الرحم ... تک پہنچ جاتی ہے۔ (۱۹۶۹ء، امراض خُرد حیاتیات، ۱۶۸)۔ [عنق + رک : ال (۱) + رحم (رک)]۔

ـــــ الطِّحال (ـــــ ضم ق، غم ا، ل، شد ط بکس) امذ۔
(طب) **تلی کی گردن، لبلبہ، یہ ایک غدود یا گلٹی ہے جو معدے کے پیچھے شکم کے زیریں حصے پر کمر کے مہروں کے مقابل آڑی واقع ہے۔** کیموس رطوبت عنق الطِّحال اور صفرا سے مل جاتا ہے۔ (۱۹۲۰ء، انتخاب لاجواب، ۲۷ اگست، ۱۱)۔ [عنق + رک : ال (۱) + طحال (رک)]۔

عَنْقا (فت ع، سک ن)۔ (الف) امذ۔
لمبی گردن والا، ایک فرضی افسانوی پرندہ، بعض کے نزدیک سیمرغ۔

جو مشرق کا عنقا بمغرب آیا
ڈونگر کے پچھیں اپنا جاگا کیا

(۱۶۳۹ء، خاورنامہ، ۴۳۳)۔

مکاں کس طرح سے تحقیق ہو خانہ بدوشوں کا
فغاں کا گھر نہ پوچھو آشیاں عنقا نہیں رکھتا

(۱۷۷۲ء، فغاں، د (انتخاب)، ۸۵)۔

نام چاہے تو نہاں ہو نظر عالم سے
گوشہ گیری سے ہوا شہرۂ عنقا کیسا

(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۳۸)۔

کتنی چیزیں ہیں کہ دنیا میں نہیں اُن کا وجود
جیسے عنقا و ہما و کیمیا کہنے کو ہیں

(۱۹۰۶ء، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۳۴۵)۔ کیا خوبصورت تقسیم ہے سرمایہ دار تو مرغ و تدرو و کبوتر سے شکم پُری کرے، مگر مزدور ہما کے سائے اور عنقا کے بال و پر کے تصورات میں گم ہے۔ (۱۹۸۷ء، صحیفہ (اقبال نمبر)، اکتوبر، دسمبر، ۳۲)۔
(ب) صف۔ **۱. نایاب، نادر، ناپید، معدوم، غائب۔**

کہاں ملتا ہے جاں عنقا ہے ایسا بے نیاز عاشق
کہ جان اور مال دیا ہے سب اوڑا اور پھر نہیں پروا

(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۱)۔

یوں آدمی کہلاوے ہر گربہ و سگ لیکن
جس سے کہ عبارت ہے انسان وہ عنقا ہے

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۴۸)۔

آکھیں دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالَمِ تقریر کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲). اگر کبھی اس گفتگو کا تجزیہ کیجیے تو ماحصل عنقا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۵). ٹرنکو لائزر کا استعمال عام ہے سکون پھر بھی عنقا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۶۶). ۳. (تصوف) ہیولے (ماخوذ : مصباح التعرف). [ع : عنقاء].

ـــــے قاف کس اضا ، امذ.
سیمرغ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا مسکن کوہ قاف ہے
من رانی کے معانی صاف صاف
شرح فرما تو ہی اے عنقائے قاف
(۱۹۰۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۴۰). [عنقا + ے (حرف اضافت) + قاف (عَلَم)].

ـــــے مُغْرِبی کس صف (ـــــ ضم م ، سک غ ، کس ر) امذ.
ایک عظیم الجثہ لمبی گردن والا پرندہ جو جانوروں کو اٹھا لے جاتا اور بچوں کو نگل لیتا تھا. اوس کے بھائی حدس و ذکا جرات و تہور میں یکتا تھے بازکی طرح حیرت جانباز پر آئے ... دوسرے حملے میں عنقائے مغربی لے حدس کا لہو جاتا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۱).
عنقائے مغربی بھی ہے اک منتشر پر یہاں
سیمرغ ہو تو قاف سے لاؤں کشاں کشاں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸). [عنقا + ے (حرف اضافت) + ع : مغرب ـ عجیب و غریب چیز لانے والا ، دور جانے والا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ہونا محاورہ.
غائب ہونا ، ناپید ہونا ، معدوم ہونا ، نایاب ہونا.
کرتا نہیں کسی سے جو کوئی بشر وفا
عنقا جہان سے ہو گئی یارب مگر وفا
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۳۹). باسلیقہ نوکر ہم لوگوں کے لیے عنقا ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۱۲ ، خطوط اکبر ، ۳ : ۱۲). اتنی گرمی میں برف ہمیشہ عنقا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۰۸).

عَنْقائی (فت ع ، سک ن) صف.
عنقا (رک) سے منسوب ، عنقا جیسا ، نایاب ، معدوم.
کون سنتا ہے ترے دور میں افسانۂ غم
حق و انصاف بھی چڑیا ہے کوئی عنقائی
(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۵۰). [عنقا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

عَنْقَرِیب (فت ع ، سک ن ، فت ق ، ی مع) م ف.
۱. **بہت جلد (زمانہ مستقبل میں).**
صبر میرا بھی پڑے گا عنقریب
حق تعالیٰ حاکم و غیور ہے
(۱۵۳۲ ، لوبل کتھا ، ۲۲۸). عنقریب تمہارا عمو ظلّ سبحانی کی نصیحت پر عمل کرے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۹). اور جو شخص راہ خدا میں لڑے اور پھر مارا جائے یا غالب ہو جائے تو ہم عنقریب اس کو بڑا اجر دیں گے. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۲۳). والد کا خط بھی کل ہی آیا تھا کہ پنشن وغیرہ کا فیصلہ ہو گیا ہے اور عنقریب یہاں آنے والے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹۱). میں روزگار کے سلسلہ میں عنقریب کسی دوسرے ملک کو روانہ ہو جاؤں گا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۳۷). ۲. (**قرب مکان کے لیے) پاس ، نزدیک.**
اول ان کوں لیا چھاؤں میں عنقریب
بڑاں پاک سیویاں سوں بخشے نصیب
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۹).
بہت تھی عنقریب اوس کی حویلی
پڑی دوری تو اب اللہ بیلی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۸).
رُک رُک کے اشک ، چشم کے لایا ہے عنقریب
اے غنچہ لب ، بس اب نہ دل مبتلا کو چھیڑ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸۸). ۳. (**قرب زمانہ کے لیے) نزدیک ، قریب.**
تیری دوری سے یہ حالت ہو گئی اپنی کہ آہ
عنقریب مرگ پر اک اپنا پہنسایا ہوا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۸۳).
کہیے جو روکنے کی کوئی ان کے راہ ہو
اب عنقریب ہے کہ مرا گھر تباہ ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۹). وہ زمانہ عنقریب ہے کہ روئے زمین پر کانگرو کا نام ہی باقی رہ جائے گا. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۵۱). [عن (رک) + قریب (رک)].

عَنْقُود (فت ع ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک روئیدگی جس کی شاخیں کثرت سے ہوتی ہیں اور زمین سے تین بالشت کے قریب بلند ہوتی ہیں پتے چھوٹے ہوتے ہیں پھول اس میں نہیں آتے یونانی میں امروسیا کہتے ہیں اس کے بیجوں کی شکل اور خوشبو سداب کے بیجوں سے ملتی جلتی ہے اور یہ بیج خوشوں میں ہوتے ہیں ، جڑ اس کی پتلی ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۹). [ع].

عُنْقُود (ضم ع ، سک ن ، و مع) امذ.
۱. (نباتیات) **خوشہ ، گچھا.** سادہ عنقود ، ام المحور لمبا ہوتا ہے اور پھول راس جو طریقہ پر ترتیب دیے ہوتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، مہاجر ، ۹۹۹). ۲. (استعارۃً) **گروہ ، مجمع.** ہر گروہ سے ایک ایک اکائی نمونے کے طور پر چنی جا سکتی ہے اس طرح سے حاصل شدہ اکائیاں ایک نمونہ کہلائیں گی ہر گروہ کو عنقود کہیں گے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۸۰). ۳. **نخاع یا حرام مغز جو گچھے کی مانند نرم اور سفید گودا ہوتا ہے اور دماغ سے لے کر ریڑھ میں گردن سے کمر تک ہوتا ہے.** ہم یہ فرض کرنے پر مجبور ہیں کہ ان سے بھی نیچے کا عنقود یا نخاع وہ عضو ہے جس سے عود کردہ فعلیت منسوب کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۸۱). [ع].

عُنْقُودی (ضم ع ، سک ن ، و مع) صف.
خوشہ دار ، گچھے دار. عنقودی (گچھی) غدے جو مخاطی جھلی کے عین نیچے واقع ہیں. (۱۹۲۱ ، پریکٹکل اناٹمی ، ۳ : ۲۸۱).

پھولداری کی درجہ بندی ان کی شاخداری پر منحصر ہے عام طور پر دو قسم کی شاخداریاں پائی جاتی ہیں جن کو عنقودی اور گھیالی پھولداری کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۹۸). [عنقود + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پھولداری (---و مع ، سک ل) امث.
(نباتیات) **پھولداری کی ایک قسم جس میں اصل محور پھول کا لمبا ہوتا ہے اور پھولوں کی ترتیب راس جو ہوتی ہے یعنی نوخیز پھول ، محور کے راس کی جانب اور معمر پھول محور کے اساس کی جانب پائے جاتے ہیں ، پھولداری کا اصل محور چپٹا ہوتا ہے جس پر پھول گچھے کی شکل میں لگتے ہیں.** عنقودی پھولداری میں اصل محور پھول پر ختم نہیں ہوتا بلکہ مستقل راسی نقطۂ نمو کے باعث غیر محدود طور پر لمبائی میں بڑھتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱۳۲). [عنقودی + پھولداری (رک)].

عُنُقی (ضم ع ، ن) امث.
گردن کا ، گردن سے متعلق. گردن کے پیش جانبی عضلات مندرجہ ذیل گروہوں میں مرتب کیے جا سکتے ہیں اوپری و جانبی عنقی بالائی وزیریں لامی پیشیں فقراتی جانبی فقراتی. (۱۹۳۳ ، تشریح عضلیات ، ۳۳). [عنق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَنکَبُوت (فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع) امث.
ایک پشت پایہ جانور (حشرہ) جو باریک جالا بُن کر اپنا شکار پھانستا ہے ، مکڑی.

... میں یوں لے گیا بابا کو بوت
جس طرح مکھی کو لے جا عنکبوت

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (سجاد) ، ۳۷۷). ہمسایہ ہنسی اور کہا کہ تجھے عنکبوت .. کہنا چاہیے.(۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت، ۳۲).

وہ ناتوانیاں ہیں کہ جسمِ ضعیف پر
جامہ ہے عنکبوت کے دامِ تنیدہ کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۷). دشمن غار کے پاس سے گزرے بھی مگر ان کو ایسا نظر آیا کہ غار کے منہ پر ایک عنکبوت نے جالا تن دیا ہے. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۹۹).

بس ایک ہی عنکبوت کا جال ہے کہ جس میں
ہم ایشیائی اسیر ہو کر تڑپ رہے ہیں!

(۱۹۵۷ ، ن - م - راشد ، ایران میں اجنبی ، ۸۵). [ع].

---زَرِّیں تار کس اضا(---فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) **سورج.** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ اسٹین گس).
[عنکبوت + زریں (رک) + تار (رک)].

عَنکَبُوتی (فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع) صف.
مکڑی کے جال کی طرح کا ، نازک لچھے دار ، ایسا تار جو مکڑی کے جال سے مشابہت رکھتا ہو. عنکبوتی تار کو پہلے ... گھمانا پڑتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۷۳). وہ منطق کے عنکبوتی جال کو ایک پھونک سے اڑا دیتی ہے (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۲۰۷). [عنکبوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَنکَبُوتِیَّہ (فت ع ، سک ن ، فت ک ، و مع ، شد ی مع فت) صف.
۱. **مکڑی سے تعلق رکھنے والا ، مکڑی جیسا ؛ حیوانات کی ایک نوع جس میں مکڑی ، بچھو وغیرہ شامل ہیں ؛ عنکبہ.** عنکبوتیہ (ارا کنائڈا) ، اس زمرہ میں مکڑیاں اور بچھو داخل ہیں ، مکڑیوں کے آٹھ پیر ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس، ۹). ۲. **آنکھ کے سات طبقوں میں سے چوتھے طبقے کا نام ، اس پردے کی ساخت مکڑی کے جالے کی طرح نازک اور شفاف ہوتی ہے اس لیے اس کو اس نام سے موسوم کیا.** منبت قرنیہ کا طبقہ صلبیہ ہے اور ... منبت عنکبوتیہ کا شبکیہ ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۸). یہ مکڑی کے جالے کی مانند نہایت باریک پرت ہے جس کا نام عنکبوتیہ اسی وجہ سے رکھا گیا ہے یہ پردہ رطوبت جلیدیہ کے بیرونی نصف حصہ پر استر کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲: ۱۶). [ع: عنکبوت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

عَنکَبَہ (فت ع ، سک ن ، فت ک ، ب) امذ.
(حیوانیات) **حیوانات کی ایک قسم جس میں مکڑی ، بچھو وغیرہ شامل ہیں ، عنکبوتیہ.** اس طرح ٹرائیلوبائیٹ اور عنکبہ میں یہ مشابہت ہے کہ وہ جبڑے نہیں رکھتے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۲ : ۷۸۵). [ع : عنکب - مکڑی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

عَنَم (فت ع ، ن) امذ.
زمین حجاز کا ایک درخت جسکے پھل کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور جسے مہندی لگی انگلی سے تشبیہہ دی جاتی ہے. عنم کے پھول میں سرخی نہایت خوشنما ہوتی ہے اور طولانی ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۰).

عرارِ نجد کی خوشبو سے پیرہن مہکیں
ہو دستہائے حنا بستہ ہر کماں عنم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۱). [ع].

عُنوان (ضم ع ، سک ن) امذ.
۱. **طرح ، طور ، ڈھنگ سبیل ، پہلو.**

گر رہو گے تم اب یہاں ور اگر جو جاؤ گے
سر مرا کسی عنوان تن اوپر نہ پاؤ گے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۸). رستم نے جو اپنے زخم دکھائے سیمرغ کے آنسو بھر آئے ہر زخم سے پیکان اپنی چونچ سے اس عنوان کھینچے کہ رستم کو خبر نہ ہوئی. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۲۳۱). اتنا کافی ہے کہ اسے کسی نہ کسی عنوان سے اس سے کوئی تعلق رہا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۷). ۲. **کسی نظم یا مضمون وغیرہ کا سرنامہ**

ولایت کی حجت کوں فرمان توں
کرامت کی دفتر کوں عنوان توں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸).

کیتا ہوں ترے نانوں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).

بھیجتے تھے خط ہمیں وہ پہلے جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۷). عجم کا طریقہ یہ تھا کہ سلاطین کو خطوط لکھتے تھے ان میں عنوان پر پہلے بادشاہ کا نام ہوتا تھا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۷۰). **۳. کسی کلام وغیرہ کا مطلب و مقصد یا تعلقات وغیرہ کو متعین و ظاہر کرنے والا ، موضوع.** نیزہ وری عمود افگنی تیر اندازی شمشیر زنی اپنا عنوان نہیں . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۰۴). لیکن میں کبھی تماشہ میں شریک نہیں ہوتا جب تک اس کا نام اور فلم کا عنوان مجھے متاثر نہ کرے . (۱۹۲۷ ، سدا کراتِ نیاز ، ۴).

شجر سایہ فگن ، گل بار اور نازاں
وہ کل بھی تھا مرے ہر خواب کا عنوان

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۵۱) . **۴. کسی موضوع کی سرخی.** نکاح کے متعلق جو اصلاحی احکام آئے ان کی تفصیل اصلاحات کے عنوان کے نیچے آئے گی . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۰). «انسان» کے عنوان سے جمیل الدین عالی بھی ایک طویل نظم لکھ رہے ہیں . (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۲). **۵. تمہید ، ابتدا ، آغاز ، سرنامہ.**

وہ مری چینِ جبیں سے ، غمِ پنہاں سمجھا
رازِ مکتوب ، بہ بےربطیِ عنوان سمجھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷). فلم انڈسٹری میں جانے والا ہر سنجیدہ آدمی ... اپنی دانست میں یہ سمجھتا ہے کہ وہ کسی تبدیلی کا عنوان بن جائے گا . (۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۹). [ع].

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
کسی موضوع کی سرخی لکھنا . تاریخ کی سادہ کتاب کے اوّل ورق پر پہلے نئے باب کا عنوان ڈالا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۷).

ـــــ قائِم کَرْنا محاورہ.
عنوان مقرر کرنا ، عنوان تجویز کرنا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ان کی کتاب نہایت مبسوط ہے اور ابن الندیم کے بیان کے مطابق ہر قسم کے متعدد اور متنوع عنوان قائم کیے ہیں . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۳).

ـــــ کارْڈ (ـــــ سک ر) امذ.
(کتب خانہ) **دوسری عمودی لکیر سے عنوان درج کر کے مصنف کارڈ کے اندراجات نقل کر دیئے جائیں ، تو وہ عنوان کارڈ بن جاتا ہے** (نظام کتب خانہ ، ۱۸۸). [عنوان + کارڈ (رک)].

عُنْوانی (ضم ع ، سک ن) امث.
کسی عنوان یا موضوع سے متعلق. مصنف کا حرف عنوانی حرف کی جگہ درج کیا جاتا ہے . (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۸۵). [عنوان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ طَرِیقَہ (ـــــ فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
جغرافیائی موضوعات کے مطالعہ کا ایک طریقہ جس میں کرۂ ارض کی سطح کے کسی ایک یا ایک سے زیادہ نقوش کا الگ الگ مطالعہ کیا جاتا ہے عام طور پر ایک ہی پہلو یا عنوان کو لے لیا جاتا ہے اور اسی کا مطالعہ شروع کر دیا جاتا ہے. جغرافیائی موضوعات جنکا تعلق علاقہ یا ماحول سے ہوتا ہے ان کا مطالعہ کرنے کے عام طور پر دو طریقے ہیں ایک طریقے کا نام عنوانی طریقہ اور دوسرے کا نام علاقائی طریقہ ہے . (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳). [عنوان + طریقہ (رک)].

عَنُود (فت ع ، و مع) صف.
ستیزہ کار ، کج بحثی کرنے والا ، جھگڑالو ، سرکش.

بحثی جھوٹا کہتے تھے قومِ ثمود
اپنے کفر و سرکشی سے وے عنود

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۶۹).

عزم شرکت دروجود ان کو نہیں
وہ وجود ان کا ہے مقصود اے عنود

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۰).

عَنُود و کَنُود و خَجُور و صَدُور
وَمِن غیر احراج ہم یکذبون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۱). [ع : (ع ن د)].

عِنِّی (کس ع ، شد ن) امذ.
نامرد ، ایسا مرد جو جماع کی قوت سے محروم ہو. خون تازہ خصیۂ اسپ قضیب انسان پر طلا کرنا جلوق و عنی کا نافع ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۵۲). [ع].

عُنَیب (ضم ع ، ی مع) امذ.
خوشہ نما غدود . مرکب کثیر خلوی غدود ، اس قسم کے غدود کی نالیاں اور تھیلیاں کئی شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں بعض اوقات نالیوں کے سرے پھیل کر گول تھیلیاں بناتے ہیں جو عنیب (Acini) یا جو فیزے (Alveoli) کہلاتے ہیں . (۱۹۸۳ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۲۳). [ع].

عَنِید (فت ع ، ی مع) صف.
لڑاکو ، سرکش ، گمراہ ، دشمن . یزید عنید غصہ ہوا . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲۵).

ترا خیر مقدم ہے فالِ سعید
کہ سیلِ آفریں ہے جہانِ عنید

(۱۹۲۹ ، کلام بے نظیر ، ۳۰۱). [ع : (ع ن د)].

عَنِیف (فت ع ، ی مع) صف.
سخت ، درشت.

کہا میں نے ہر چند تم ہو ضعیف
نہ اٹھے گا تم سے یہ بارِ عنیف

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۵۸).

کانوں کو ہو خروش وہ لہجے عنیف ہیں
افسر سپاہیوں کی نظر میں خفیف ہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۵۷). [ع].

عَنِین (فت ع ، ی مع) امث (قدیم).
عنان ، باگ.

تُرا ذات کا جم ترنگ سار قطب
اوسے سار بہت دے عنین یا سمیع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

عنین کو پھرایا سو دیکھے سپاہ
بولیا بونچ لشکر کوں او بیگناہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۳)۔[ع]۔

عِنِّین (کس ع ، شد ن ، ی مع) امذ۔
نامرد ، وہ مرد جو جماع پر قادر نہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے مدت مقرر کر دی واسطے عنین کے ایک برس اور زیادہ کیا کہ اگر اس مدت میں جماع کیا عورت سے تو فبہا ورنہ تفریق کردو درمیان اون کے ۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۷۸)۔ اگر شوہر عنین ہو یا مخبوط الحواس یا لاعلاج مرض میں مبتلا ہو تو ایسے شخص کی زوجہ کے ساتھ تعلقات پیدا کر کے بچہ پیدا کرایا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۱۰۵)۔[ع]۔

عَوّا (فت ع ، شد و) امذ۔
منازل قمر کی تیرھویں منزل کا نام جس میں چار یا پانچ ستارے ہیں۔ عرب دوش چپ کے ستاروں کو عوا کہتے ہیں ۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸)۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں زہرہ ، صرفہ ، عواٰ ... رشا۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳)۔ [ع : عواٰ]۔

عُوا (ضم ع) امذ۔
گیدڑ ، لومڑی ، کتے اور بھیڑیے کی آواز۔ اونٹ کے بلبلانے کو رُغا اور کتے کے بھونکنے کو عُوا اور بکری کے ممیانے کو ثُغا کہتے ہیں۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۷۸)۔ [حکایت الصوت]۔

عُوار (فت نیز کس نیز ضم ع) امذ۔
عیب ، برائی ، شگاف۔

نہیں تم کو احساس عار و عوار؟
علیٰ اَنْفُسِکُمْ تُفْتَنُونْ؟
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۰۱)۔[ع]۔

عَوارِض (فت ع ، کس ر) امذ ؛ ج۔
۱. **بیماریاں۔** سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کو اس قسم کے عوارض سے کوئی بھی عارضہ نہ تھا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۰)۔ جو شخص جمعہ کے روز بال کترواتے گا وہ ستر عوارض سے نجات پائے گا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰)۔ دیگر جراثیم سے پھیلنے والے عوارض مثلاً ماتا وغیرہ سے بھی حوالہ متورم ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۵۱)۔ ۲. **علل ، اسباب ، وجوہات۔** چونکہ متکلمین کے نزدیک وہ توحید اور نبوت کے عوارض ذاتی ہیں اس لیے ان سے بحث کرنی ضرور ہے ۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۶۸)۔ اس کے اسباب و عوارض کیا ہیں۔ (۱۹۲۷ ، استبداد ، ۳)۔

انساں کے عوارض و علل کا درماں
ہے کوئی تو صرف اِتّباعِ قرآں
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۹۷)۔ ۳. **پیش آنے والی چیزیں ، غیرمستقل یا عارضی حالات و کیفیات ، تغیرات ، تبدیلیاں۔**

صفات آئی جو آئینۂ ہوا میں نظر
ہوا خواص و عوارض کو اعتبار نقوش
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۶)۔ آپ نے ... مسلمانوں کے تمام عوارض کا علاج اس طرح تجویز کیا۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۸۸)۔[عارضہ (رک) کی جمع]۔

ــــِ اَوَّلِیَّہ کس صف(ـــ فت ا ، شد و بفت ، سک ل ، فت ی)امذ۔
بنیادی صفات ، ماہیت اصلی ، بنیادی کیفیت ، پہلی یا اصلی حالت۔ «عوارض اَوّلِیَّہ» مثلاً صلابت یا سختی ، امتداد یا پھیلاؤ ، صورت ، حرکت اور تعدد مادہ میں بجنسہ موجود ہیں ۔ (۱۹۳۰ ، شوپنہار ، ۱۵)۔[عوارض + اول (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــِ ثانَوِیَّہ کس صف(ـــ فت نیز سک ن ، کس و ، فت ی) امذ۔
ذیلی صفات ، ضمنی کیفیات ، ثانوی کیفیت ، دوسرے درجے کی صفات۔ «عوارض ثانَوِیَّہ» مثلاً آواز ، رنگ ، ذائقہ وغیرہ ہمارے ذہن کے تصرفات ہیں اور صرف «عوارض اولیہ» کی بدلی ہوئی صورتیں ہیں۔ (۱۹۳۰ ، شوپنہار ، ۱۵)۔ [عوارض + ثانوی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــِ حال کس اضا ؛ امذ۔
پیش آنے والے حالات و کیفیات۔ ہم نے صرف «ذات کے متعلق چند باتوں» اور کم و بیش متغیر عوارض حال کے مختلف منطقوں کو معلوم کیا ہے ، جس کا مرجع و مرکز یہ ذات ہے۔(۱۹۳۱ ، تقسیاتی اصول ، ۳۹۲)۔ [عوارض + حال (رک)]۔

ــــِ ذاتِیَّہ کس صف(ـــ کس مع ت ، فت ی) امذ۔
اصلی تعلق ، حقیقی علل ، بنیادی سبب ، اصل وجہ ، تابع جوہر۔ جس چیز کے لیے علم وضع کیا جاتا ہے اس کو موضوع علم کہتے ہیں اس علم میں اس موضوع کی عوارض ذاتیہ سے بحث ہوتی ہے۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبعیہ شرق کی ابجد ، ۲)۔ [عوارض + ذاتی + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــِ مُفارِقَہ کس صف(ـــ ضم م ، فت ر ، ق) امذ۔
جدا ہونے والی صفات و کیفیات ، علیحدہ ہونے والی صفات و کیفیات ، غیر مستقل یا عارضی حالات و کیفیات۔ جو اپنے معروض و موصوف کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہتے بلکہ ان سے جدا بھی ہو جاتے ہیں جنھیں عوارض مفارقہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱۰۳۷)۔[عوارض + مفارق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

عَوارِضات (فت ع ، کس ر) امذ ؛ جمع۔
عارضے ، بیماریاں۔ ان ادویہ کو واسطے صحت پہچانے ان عوارضات جسم کے موافق مزاج ہر بشر کے مقرر کیا۔ (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۱)۔ اگر عوارضات شدید ہوں تو رات کو بھی ایک دو گولی دی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۹۰)۔ [عوارض + ات ، لاحقۂ جمع]۔

عَوارِف (فت ع ، کس ر) امذ ؛ ج۔
پہچاننے والے ، صبر کرنے والے ، احسان کرنے والے ؛ خوشبوئیں ، بخششیں۔

فصاحت کا جو سوسن راز بولے
عوارف کو رچھا باتاں میں کھولے
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، ۲۳۷)۔

ہے شرع و حقیقت کو شامل جو سخن میرا
مقبول عوارف ہے مردود زنادق ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۲ : ۳۳۹). [عارف (رک) کی جمع].

عَواصِف (فت ع ، کس ص) امذ : ج.
تیز ہوائیں ، آندھیاں.

تختہ سرا کتاب کا تھا حسن بے زوال
اندیشۂ عواصف و خوفِ خزاں نہ تھا
(۱۸۸۰ ، دیوان شہیدی ، ۲۱).

کس قدر برہم تھا طوفان عواصف کا مزاج
ساتھ دریا کے کناروں کو بھی اب بہنا پڑا
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۷). [عاصف (رک) کی جمع].

عَواطِف (فت ع ، کس ط) امذ و امث : ج.
مہربانیاں ، رجحانات. فرستہ نے کہا ... اب میں ... عواطف خسروانہ سے ناامید ہوں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۹۵). انسان کے پاس اصولوں کا کتنا ہی بڑا خزانہ کیوں نہ ہو اور اس کے عواطف و وجدانات کتنے ہی عمدہ کیوں نہ ہوں. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۱ : ۱۳۱). افکار و تاملات ، احساسات و انفعالات عواطف و میلانات ، حقائق و بصائر اور اسالیب و صور کے اس حیرت انگیز طلسم خانے کا جواب ... پیش کرنے کی جرات کر سکے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۲۲). [عاطف (رک) کی جمع].

عَواقِب (فت ع ، کس ق) امذ : ج.
کاموں کے انجام ، نتائج. بادشاہ نے نظر عواقب امور پر نہ فرمائی (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۷۵). اس کے عواقب اور نتائج خطرناک ہیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۶). مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات کے دوران یا اس کے بعد انتخابات کے عواقب کے نتیجہ میں جن لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں ان کے کنبوں کو مناسب امداد دی جائے گی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۰۵).
[عاقبت (رک) کی جمع].

---بیں (--- ی مج) صف.
انجام پر نظر رکھنے والا ، دوراندیش (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ علمی اردو لغت). [عواقب + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

عَوالِم (فت ع ، کس ل) امذ : ج.
بہت سے جہان ، کئی دنیائیں. فقرا کے نزدیک وسط مقام قلب ہے نہ یہ قلب کہ ایک پارۂ گوشت ہے بلکہ ایک عالم ہے عوالم عجیب سے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۱). یہ اجزائے لایتجزیٰ مادے اور عوالم کی صورت میں ہویدا ہوئے. (۱۹۰۰ ، مقدمہ معرکہ مذہب و سائنس ، ۳۸). ہمیں اسے حسن و فن کے عوالم ہی تک محدود کرنا پڑتا ہے. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات (مقدمہ) ، ۲۵).
[عالم (رک) کی جمع].

---اُلْلِبس (--- ضم م ، غوا ، سکد ل ، کس ل ، سک ب) امذ.
(تصوف) مراد : **مومنین کا دل جس میں اللہ تعالیٰ سمایا ہوا ہے ، قلوب المومنین.** متلبس ہوا حق قلب مومن سے ان معانی میں عوالم البس سے قلوب المومنین مراد ہو سکتی ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۲). [عوالم + رک : ال (۱) + لبس - لباس (رک) کا مخفف].

عَوالی (فت ع) امذ : ج.
بہت بلند و برتر. رفعت و عوالی مرتبت عزیز القدر چودھری پرتاب سنگھ رئیس تاج پور بخیریت رہو. (۱۸۵۸ ، مقالات سرسید ، ۹ : ۳۰۸). آپ کے ہمرکاب عوالی مدینہ منورہ میں داخل ہوئے. (۱۸۸۲ ، خیابان آفرینش ، ۵۷). [عالی (رک) کی جمع].

عَوام (فت ع) امذ : ج.
۱. **عام لوگ ، تمام آدمی ، خلق اللہ ، مخلوق ، خواص کا مقابل.**

پہلے تو عوام کو ڈیے ہیں
دوجے کون خواص خوش کیے ہیں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۱).

یہاں تو طاہر و عاصی سبھی برابر ہیں
نہیں ہے فرق یہاں درمیان خاص و عوام
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴۸). خواص تک عوام بن گئے ہیں حق و باطل کی تمیز کا مادہ مسلوبہ ہوگیا ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۳۰۵). نامزد لوگ کبھی کارکنوں یا عوام کی پروا نہیں کیا کرتے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۶۱). ۲. **رعایا ، پرجا ؛ جہلا ، بازاری آدمی** (فرہنگ آصفیہ). [عام (رک) کی جمع].

---ُالنّاس (--- ضم م ، غوا ، ل ، شد ن) امذ.
تمام لوگ ، عام لوگ ، عام آدمی.

جب یہ نسخہ کہ بس نادر ہوا ہے
عوام الناس کے خاطر بنا ہے
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۱). عوام الناس اس کو فیروزشاہ کی لاٹھ کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۳). عوام الناس کی پرقعہ پوشی کی وجہ سے گرفتاری سخت دشوار ہے. (۱۹۲۳ ، خونی بھید ، ۵۷). غلط العوام سے مراد وہ الفاظ ہیں جو عوام الناس کی زبان پر غلط جاری ہو گئے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۰). [عوام + رک : ال (۱) + ناس (رک)].

--- کَالْاَنْعام (--- فت ک ، غوا ، سک ل ، فت ا ، سک ن) امذ.
چوپایوں (ڈھور ڈنگروں) سے مشابہہ لوگ ، بے تمیز ؛ بے شعور لوگ. حریف کو چھیڑنے میں اس روش کو اس نے اختیار کیا جو عوام کالانعام کی عموماً ہوا کرتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۹۲). انہوں نے عوام کالانعام کو بڑے مغالطے میں ڈال رکھا ہے. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹۲). جب تک یہ عوام کالانعام (جو مثل چوپاؤں کے ہیں) صفحۂ ہستی سے مٹیں گے نہیں وہ واحد انسانی نوع پیدا نہ ہو گی. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۰۳). [عوام + ک (حرف جار) + رک : ال (۱) + انعام (رک)].

عَوامِل (فت ع ، کس م) امذ : ج.
(قواعد) وہ لفظ جو دوسرے لفظ پر اثر ڈالے ، اثر ڈالنے والے الفاظ.

اہل زبان کی عربی جس میں تمام الفاظ ساکن الاواخر ہوتے ہیں اور عوامل کے آنے سے ان میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہوتا وہ نحو کے دائرہ سے باہر ہوں گے . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۳۵). ۲. **اسباب ، وجوہات.** موسم کے عوامل طبعی یا اسباب ذہن نشین کرنے کے بعد اب ہم دنیا کو مختلف خطوں میں تقسیم کرتے ہیں . (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۷۷). میرے نزدیک جہاں بے شمار اسباب و عوامل نے اپنا اپنا کردار ادا کیا وہاں زوال کا ایک اہم سبب وہ ظلم و تشدد تھا . (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۶۳). [عاملہ (رک) کی جمع].

عَوامی (فت ع) صف.
عوام سے منسوب ، عوام کا ، عوام سے متعلق. سائیں کی اس روش کو ہم منفرد عوامی ... کے نام سے یاد کریں گے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۳۱). [عوام + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَدَب (---فت ا ، د) امذ.
نظمیں ، افسانے ، کہانیاں ، اخلاقیات محاورے ، پہلیاں اور گیت وغیرہ جو سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں اور جن کا تعلق عوام الناس سے ہوتا ہے عمومی ادب ، عوام میں مقبول ادب. عوامی ادب اور لسانیات کے موضوع پر کی جانے والی تحقیق میں حلقہ جاتی کام کی بڑی اہمیت ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۱۷). [عوامی + ادب (رک)].

---بولی (---و مع) امث.
عام لوگوں کی بول چال ، عوام الناس کی گفتگو ، کسی محدود علاقے میں بولی جانے والی عام لوگوں کی زبان. انہوں نے بہت سے نام عوامی بولی کے بھی دیے ہیں . (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۱). [عوامی + بولی (رک)].

---تَحْرِیک (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
عوام الناس کی متحدہ‌ومتفقہ کوشش ، عام لوگوں کی منظم جدوجہد ، عوام کی محنت اور دوڑ دھوپ. ہم عوامی تحریک کو سبوتاژ نہیں ہونے دیں گے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۲). [عوامی + تحریک].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
وہ لڑائی جس میں عام لوگ شریک ہوں ، وہ معرکہ جس میں عوام الناس بھی شامل ہوں. ہر طبقے اور ہر نقطۂ نظر کے افراد نے غیر ملکی استعمار کے خلاف صحیح معنوں میں عوامی جنگ شروع کر دی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۱). [عوامی + جنگ].

---حُکُومَت (---ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
وہ حکومت جو عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے ، عوام کی بنائی ہوئی حکومت ، جس سلطنت میں عوام کا راج ہو ؛ جمہوریت. ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام کو عوامی حکومت کے ثمرات کے بارے میں بتا کر کوئی موثر راستہ اپنانا چاہیے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۰). [عوامی + حکومت (رک)].

---گِیت (---ی مع) امث.
وہ گیت یا گانے جو عوام میں مروج ہیں اور زیادہ تر دیہات میں گائے جاتے ہیں ، عوام کے قدیم گیت ، لوک گیت. بعض عوامی گیت ایسے ہوتے ہیں کہ وہ مجموعی شکل میں گائے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۲۸). [عوامی + گیت (رک)].

---لِیڈَر (---ی مع ، فت ڈ) امذ.
قائد عوام ، عوام کا رہنما ، عوام کا سرکردہ نمائندہ ، عوام کا سردار. امریکہ نے پہلی مرتبہ ایک مقبول عوامی لیڈر کو غیر مقبول بنانے کا تجربہ کیا ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۷۶). [عوامی + لیڈر].

عَوامِیَّت (فت ع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
عوامی پن. اس زبان کی مقبولیت اور عوامیت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا. (۱۹۷۲ ، انداز بیان ، ۲۳۹). [عوامی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عَوان (۱) (فت ع) امث.
سہاگن ، شوہر والی ، ادھیڑ عورت ، درمیانی عمر کی ہر ایک چیز (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

عَوان (۲) (فت ع) امذ.
پکڑنے والا یا زبردستی لینے والا شخص ، قبضے یا تصرف میں لانے والا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

عَوائِب (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
عیوب ؛ بہت سارے عیب ، برائیاں.

ہے عینیت میں مدغم اتحاد کے عوائب
اور غیریت سے منضم اشراک کے شوائب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۷). [عیب (رک) کی جمع].

عَوائِد/عوایِد (فت ع ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **لوٹ آنے والے ، فائدے ، مہربانیاں ، نیکیاں** (لغات ہیرا ؛ لغات سعیدی). ۲. **طور طریقے ، رسم و رواج ، آداب معاشرت.** دوسری طرف ٹکٹ لگایا جو آجکل کے « عوائد » (ایٹی کیٹ) کی رو سے جائز نہیں. (۱۹۱۸ ، مکاتیب مہدی ، ۳۰). اگر کوئی شخص فری میسنری کی رسوم و عوائد کا بھید کھول دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچ کر چیل کوؤں کو کھلا دی جاتی ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۰۱). ۳. **عادتیں ، خصلتیں.** عیش و عشرت میں پڑ جانے کی وجہ سے اون کے عوائد و حوائج بڑھتے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۱۹۰). چہرہ کی ساخت نقشہ کی قطع و برید بکسر غیر دلچسپ اور عوائد میں کوئی دلکشی نہیں. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز ، ۱۰۸). [ع : عائدہ - نیکی ، بخشش کی جمع].

---رَسْمِیَّہ (---فت ر ، سک س ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
آداب معاشرت ، رہن سہن ، بول چال وغیرہ کے طور طریقے وغیرہ ، مروجہ پابندیاں. آجکل کے عوائد رسمیہ (ایٹی کیٹ) کے لحاظ سے شام یوں بھی ایک ضروری چیز ہے. (۱۹۲۱ ، مہدی ، مکاتیب ، ۱۰۸). ان کے نازک تصورات ، ان کے عوائد رسمیہ اور وہاں کے مناظر و نغمات کی جھلکیاں ہوں. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۸۰). [عوائد + رسم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عَوائِق (فت ع ، کس ء) امذ ۔ ج۔
دشواریاں ، رکاوٹیں ، مشکلات ، حادثے. بہ سبب کثرت علائق اور ہجوم عوائق کے یہ اس صورت پذیر نہ ہوتا تھا۔ (۱۸۳۹ ، مقدمہ آثارالصنادید ، ۶)۔ ایسا ملک اپنے حملہ آوروں کے لیے بہت سے الجھیڑے اور عوائق اور موانع پیش کرتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۶)۔ جو موانع اور عوائق اس کام کے کرنے میں پیش آئے ان کا مردانہ مقابلہ کیا۔ (۱۹۰۲ ، مقالات شیروانی ، ۲۹)۔ ان ہی عوائق کثیرہ کی وجہ سے انسان ظلمات سے اپنے آپ کو بغیر اعانت الہیٰ نکال نہیں سکتا۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۸)۔ [ع : عائق (رک) کی جمع]۔

عُوج (و مع) امث۔
رک : عوج بن عنق۔

نامور انو چاتا اوج تھا
توں بولے گا قد اس کا جوں عوج تھا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۸۸)۔ عوج نے اپنی قوت پر اعتماد کر کے ایک پہاڑ کو اٹھا کر چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر رکھ دے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۳۲)۔

جس سے جلاد فلک ٹکڑے ہو وہ سیف نکال
پیسر عوج جو حسرت ہو بلا حیف نکال

(۱۹۳۱ ، محب (محمد علی خاں) ، مراثی ، ۵۹)۔ عوج کی طرح اس بڑائی نسل سے ہوئے جو عالیم اور امیم کے ناموں سے مشہور ہے اور جو قریتم پر حکمراں تھی ۔ (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۱۰۰)۔ [عَلَم]۔

ــــبنِ عُنُق (ـــ کس ب ، سک ن ، ضم ع ، ن) امذ۔
ایک بھاری بھرکم جسم اور لانبے قد والے آدمی کا نام جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مرا ، اصل نام عوج بن عوق ہے ؛ (مجازاً) لانبے قد والا ڈراؤنا بدشکل ، بے ڈھنگا اور بے ہنگم آدمی ، اُول جلُول. بیجا کی صورت کالا راون کا باپ ، عوج بن عنق کا سالا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۷)۔ عوج بن عنق یہاں تشریف فرما ہیں کل آدھی رات کو بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہوئے۔ (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، خطوط ، ۱۶۶)۔ [عَلَم]۔

ــــبنِ عُنُق کی ٹانگ امث۔
(استعارۃً) وہ لمبی اور طولانی بات جو ختم ہونے میں نہ آئے ، (عوج بن عنق کی جانب تلمیح)۔

بات ان کی چلی ہی جاتی ہے
ہے مگر عوج بن عنق کی ٹانگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲)۔

ــــعُنُق (ـــ ضم ع ، ن) امذ۔
رک : عوج بن عنق۔

سنتا ہے جو عوج عنق پیش ازیں
کیا دھرتا تھا تن سو اندیش دیکھ چنیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۲۷)۔ [عوج بن عنق کی تخفیف]۔

عَود (و لین) امذ۔
معاودت ، لوٹنا ، واپسی ، بازگشت. افسوس جوانی کا اور فکر عودِ طاقت گویا آتش سے رفع تشنگی کی امید کرتا ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۸۷)۔

پردۂ غفلت اٹھا ، جاتا رہا ضعف بصر
سُرمۂ تحقیق وجہ عودِ بینائی ہوا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱)۔

شوقِ جناں میں دست بہ شمشیر ہیں حبیب
رعشہ نہ کھینچے زور ہے عودِ شباب کا

(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۱)۔ [ع]۔

ــــ کَرْ آنا ف ل۔
پلٹ آنا ، لوٹ آنا. کمان چاہتی ہے کہ کھلے اور اپنی اصلی حالت پر عود کر آئے۔ (۱۸۸۵ ، محسنات ، ۱۱۱)۔ بنی امیہ کے زمانے میں جب عہد جاہلیت کا مرض پھر عود کر آیا تھا۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۲۰)۔ صحت یاب ہونے کے بعد سیاحت کا جنون جو اس کی سرشت میں تھا ، عود کر آیا تھا۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۲)۔

ــــ کَرْ جانا محاورہ۔
پلٹ جانا ، لوٹ جانا ، واپس جانا. اپنی اصلی حالت اور مکان پر عود کر جاتے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، رسالہ حسن ، ۳۰)۔

ــــ کَرْنا محاورہ۔
لوٹ آنا ، پلٹ آنا ، واپس آنا.

روحِ لیلیٰ کا عبث ہے تجھکو مجنوں انتظار
بوئے گل کب عود کرتی ہے گلستاں چھوڑ کر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸)۔

ــــہونا محاورہ۔
لوٹ آنا ، واپس آنا ، پلٹ آنا. بھائیوں نے دیکھا کہ پھر اوس کو عود ہوا ، وہ جا کر اوکنگ پسر چوسنگ جس سے ... ملے . (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۶)۔

عُود (و مع) امذ۔
۱. ایک خوشبودار لکڑی جسے بطور بخور جلایا جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں سفید ، سیاہ ، زرد اور زمردی،عمدہ قسم کا عود پانی میں ڈوب جاتا ہے اسی لیے اسے عود غرق بھی کہتے ہیں ، اگر ، لاط : Aloexylon Agallochum

منگا بھیج دے عود و عنبر گھنا
منگا بھیج دے مشک و اذفر گھنا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱)۔

جو یک گھر منے عود کوں کوی جاے
تو سو گھر لگ اس عود کا باس جاے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳)۔

تن بھسم ہو دل عود جلے
تب سینے بھر ، مج آنے چھلے

(۱۹۷۳ ، شاہین ، ک ، ۱۹۲)۔

ست اگ میں عشق کے تن عود
اول تو جلا جو ہوئے مسعود
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵).

بردباری ہی میں کچھ قدر ہے گو جی ہو فنا
عود پھر لکڑی ہے ڈوبے نہ اگر پانی میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵). نار جیل اور عود وہاں کثرت سے پیدا ہوتا ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۸) . بہرحال آخری رسوم کی ادائےگی باہے گاجے کے ساتھ مندل عود اگر عطر پھلیل کی لپٹوں میں ہوگی. (۱۹۸۶ ، جوالاُمکھ ، ۱۳۶) . ۲. ایک ساز کا نام جسے بربط بھی کہتے ہیں. القصّا ایک رات ... عود منگا کر مطربان خوش سرود بلا کر ... دوچار پیالے شراب کے پیا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). کوئی ڈھولک بجاوتی ہیں ... کوئی عود. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۶۸).

جاں گداز اتنی کہاں آوازِ عود و چنگ ہے
دل کے سے نالوں کا ان پردوں میں کچھ آہنگ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۲). رازی عود بجانے لگتا ہے ، وہ عود بجانے کا ماہر تھا. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۵۷). [ع].

ـــُـ البَرْق (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ر) امذ.
ایک پہاڑی روئیدگی عنب الثعب کی جڑ، طبی خواص میں یہ جڑ بہت خشک پیدا کرتی ہے مادے کو جذب کرتی ہے اور ورم کو تحلیل کرتی ہے ، لاط Calycotume Spinosa . عنب الثعب ... مادہ کی جڑ کو عودالبرق اور عودالبندق کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۵). [عود + رک : ال (ا) + برق (رک)].

ـــُـ الحَیَّہ (ـــضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، شد ی بفت) امذ.
ایک روئیدگی جو سوڈان میں پیدا ہوتی ہے سوسن سے مشابہت رکھتی ہے جب اس کو سلگاتے ہیں تو بہت تیز بو نکلتی ہے طبی خواص میں یہ ہر قسم کے گرم و سرد زہر کا اثر دور کرتی ہے ، سیاہ دارو ، کرمۃ البیضا ، لاط : Ophioxylon Serpentium .
عودالحیّہ کو زیتون کے تیل میں جوش کر کے عرق النسا اور دوسرے سردی کے امراض پر ملا جائے تو جلد آرام ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۲). [عود + رک : ال (ا) + حیّہ (رک)].

ـــُـ الرِّیْح (ـــضم د ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، سک ی) امذ.
ایک لکڑی جس پر آگ اثر نہیں کرتی ، سخت لکڑا لکڑی کا جسے بچوں کے گلے میں نظر بد سے بچانے کے لیے باندھتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ، علمی اردو لغت). [عود + رک : ال (ا) + ریح (رک)].

ـــُـ الصَّلِیب (ـــضم د ، غم ا ، ل ، شد ص بفت ، ی مع) امذ.
خاص درخت کی لکڑی کا نام اس کی جڑ انگلی کے برابر موٹی اور بالشت بھر لمبی اور سفید رنگ ہوتی ہے توڑنے ہیں تو دو خط صلیبی متقاطع اس میں معلوم ہوتے ہیں طبی خواص میں یہ رعشہ لقوہ اور ام الصبیان کو نافع ہے بچے کے گلے میں لٹکانے سے مرگی اور رونے کو آرام ہوتا ہے ، اس درخت کو ناداتیا بھی کہتے ہیں ، مسیحی لوگ اس کی صلیب بناتے ہیں ، لاط : Paeoninofficnalis

ترسا پسر کے قد کی محبت میں دیں کے بیاں
سولی تراشی جائے گی عودالصّلیب سے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۶۹). [عود + رک : ال (ا) + صلیب (رک)].

ـــ بَتّی (ـــفت ب ، شد ت) امث.
رک : اگربتی. کالے کالے بادل اور بوجھل ہوا برسات کا پتا دے رہے تھے ، وہ عود بتی خرید کر دھرتی ماتا کے مندر میں جلا آئے گا. (۱۹۸۱ ، پیاری زمین ، ۸). [عود + بتی (رک)].

ـــ بَلَسان کس اضا (ـــفت ب ، سک ل) امذ.
درخت بلسان کی شاخیں یا لکڑے جو گندمی رنگ اور زرد چھال والے ہوں طبی خواص میں یہ لکڑی سدوں کو کھولتی ہے اکثر زہروں کے لیے تریاق ہے. عرق النساء کو فائدہ پہنچاتی ہے ، دوران سر اور چکر آنے کو بہت مفید ہے. عود بلسان کو مقوی دماغ ہونے کی وجہ سے دماغی امراض ... میں استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۷۲). [عود + رک : ال (ا) + بلسان (رک)].

ـــ خام کس صف ، امذ.
کچا ، ناپختہ عود. عود خام پر ایک ایک قراط (دو جو بھر) سفوف بنا کر بقدر ضرورت شراب کے ساتھ دیں . (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳). [عود + خام (رک)].

ـــ دان امذ.
ایک خاص ساخت کا برتن جس میں دھونی کے لیے عود سلگایا جاتا ہے نیز وہ ظرف جس میں بنے ہوئے سوراخوں میں اگربتیاں لگائی جاتی ہیں ، اگردان. اور جگہ جگہ بڑے بڑے عوددان رکھے تھے جن کے خوشبودار بخورات سے تمام ہوا مہک رہی تھی . (۱۸۶۳ ، دختر فرعون ، ۱ : ۳۰۷). نقرئی عوددانوں میں عود و لوبان سلگ رہا تھا. (۱۹۲۰ ، جوہانے حق ، ۲ : ۲۶۶). [عود + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ سوز (ـــو مج) امذ.
رک : عوددان.

تجھے اس وقت کام بہبود تھا
جو عود سوز میں تیرے ہی عود تھا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۰). عودسوز ، کوئی جہاز کی صورت کے تھے ، کوئی ہنس کی صورت کے تھے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۲۷). عود سوز اور لخلخے روشن تھے جیدھر کی کروٹ لیتا دماغ معطر ہو جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۷). ہر ایک نے ان سے اپنا عود سوز لیا اور اس میں آگ بھر کے اس پر بخور ڈالا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۱۵) . خالص سونے کے پیالے اور گل تراش اور کٹورے اور چمچے اور عودسوز اور اندرونی

کھر ... سونے کے قبضے. (۱۹۶۰ء ، غزل الغزلات ، ۹۰). [عود + ف : سوز ، سوختن - جلانا].

ـــــ صَلِیب کس اضا (ـــــ فت ص ، ی مع) امذ.
رک : **عود الصلیب**. فاوانیا یعنی درخت عود صلیب یہ درخت روم اور ہند میں ہوتا ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ۳۵۳۰). ایک خاص قسم کی لکڑی کسی خصوصیت کے باعث ہمارے اطبائے یونانی میں آج تک عود صلیب کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۹). عود صلیب کی ساق دو بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے اور اس پر بہت سی شاخیں ہوتی ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵: ۲۰۱)[عود + صلیب (رک)].

ـــــ غَرْقی کس صف (ـــــ فت غ ، سک ر) امذ.
عود گرہ ، خالص عود ، عمدہ اور خالص عود کی قسم جو پانی میں ڈوب جاتا ہے. روپہلی انگیٹھیاں ہاتھوں میں جھولی میں عنبر سارا عود غرق بھرا. (۱۸۰۲ء ، فسانۂ عجائب ، ۸۸).

خوش میں چھوا کے جوکی جب نہایا وہ حسین
تختِ صندل عود غرق کا جزیرا ہو گیا

(۱۸۷۳ء ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۸۵). [عود + غرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ قِماری کس صف (ـــــ فت ق) امذ.
وہ عود جو شہر قمار سے آتا ہے یہ بہت عمدہ قسم کا عود ہوتا ہے.

تیری نسیم خُلق سے طاری ، تیری نسیم طبع سے جاری
بادِ بہاری ، مشکِ تتاری ، عودِ قماری ، عنبر سارا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۹۹). چاندی کی انگیٹھی جو قربان گاہ پر رکھی تھی اس میں کوئلے دہکا کے ان پر لوبان ، برمکی اور عود قماری ڈال کے سارے کمرے کو خوشبو سے مہکا دیا. (۱۹۱۷ء ، جویائے حق ، ۱ : ۵۱). [عود + قمار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کی بَتّی امث.
رک : **عود بتی**.

کدم کیج سوال بالا ہوا
بتی عود کی سولھوالا ہوا

(۱۶۶۵ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

بتی عود کی بیدِ مشک ازفری
سو ریحان شمامہ ہوا عنبری

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۱۳۸).

ـــــ گُلاب کس اضا (ـــــ ضم گ) امذ.
سیاہی اور سفیدی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ علمی اردو لغت). [عود + گلاب (رک)].

ـــــ ہِنْدی کس صف (ـــــ کس ہ ، سک ن) امث.
ایک عمدہ قسم کا عود جو ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے ، اس کے دھوئیں کے لگنے سے کپڑوں میں جوئیں نہیں پڑتیں ، لاط : Aloexlon Agallochum ، سمندوری بھی عمدہ مانا گیا ہے خاص کر وہ جو زرد ہو یا سیاہی مائل ہو ... اس کی دہنیت عود ہندی پر غالب ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۳). [عود + ہند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَودی (و لین) صف.
پلٹ کر آنے والا ، عود کر آنے والا. مانیر نے پہلی مرتبہ انسان کے خون میں جراثیم کی موجودگی کو ثابت کیا اور بتایا کہ عودی بخار ، پیچدار جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے. (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۰۸). [عود + ی ، لاحقۂ نسبت].

عُودی (و مع). (الف) امث.
عود کی راکھ. شاہ تجلی علی صاحب ... تھوڑی عودی عوددان سے لے کر آئے. (۱۹۰۶ء ، حیات ماہ لقا ، ۲۰۰).

بس مردن نہ اپنی پائمالی تمر بُودی ہو
مری مٹی مزارِ حضرتِ مجنوں کی عُودی ہو

(۱۹۵۳ء ، دیوان صفی اورنگ آبادی ، ۲۰۱). (ب) صف. **عود سے منسوب ، عود سے متعلق ، عود کے رنگ کا ، عود جیسا.** اگر شیشے میں بھریں گے تو اس میں دھواں بالکل رک کر عودی رنگ معلوم ہوگا. (۱۸۷۳ء ، ارژنگ چین ، ۱۰۶). خاصے کے کبوتروں کے رنگ ... شفقی ، عودی ، سرمئی. (۱۹۳۹ء ، آئین اکبری ، (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۱). [عود + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَودِیَّہ (و لین ، کس د ، شد ی بفت) صف.
پلٹ کر آنے والا. جرمنی میں جملہ شعبوں میں جتنے سونے کے سکے رائج تھے ان کی جگہ پر کرنے سے البتہ عودیہ ادائی فلز کی کوشش ... دشوار ہو جاتی. (۱۹۳۷ء ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۰۳). [عودی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عُوَر (و مع) صف.
عریاں ، ننگا ، بے لباس.

پروانہ بھی اس آتشِ غیرت سے جل گیا
فانوس میں چھپی نہ جو تصویر عورِ شمع

(۱۷۹۲ء ، محب دہلوی ، د ، ۲۰۹).

مُنعم کے پاس قاقم و سنجاب تھا تو کیا
اس رند کی بھی رات کٹی جو کہ عور تھا

(۱۸۱۰ء ، میر ، کد (مجلس) ، ۱ : ۹۷).

میں وہ عور ہوں جو کیا کبھی کفہٗ لباسِ برہنگی
تو کہا جنوں نے بگڑ کے یہ جو پنہا دیا وہ پنہا دیا

(۱۸۷۸ء ، سخن بے مثال ، ۱۷). [ع].

عَورات (و لین) امث ، ج (شاذ).
عورتیں ، بہت ساری عورتیں ، مستورات.

گر میں جا کر سکوں ساتھ
ابھرے بڑھے مرد عورات

(۱۵۰۳ء ، مثنوی نوسرہار ، ۳۷).

بیٹا بیٹی یا عورات
گزریا جگ تھے ہو نہاٹ

(۱۶۰۰ء ، کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۱ : ۲۰۳)) - معانی اوس

کے نساء و عورات کی سمجھ میں نہ آتے تھے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷)۔ حکمأ نے کہا کہ دلیلیں احمق کی پانچ ہیں ... عورات کے ساتھ عشقبازی کرنا۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۲)۔

قیام حسن ہے عورات سادہ رو کے لیے
کہ تا قیامِ حیات ان سے عشق نبھ جائے

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۹)۔ [عورت (رک) کی جمع]۔

عَورَت (و لین ، فت ر) امث۔
۱. **جسم کے وہ اعضا جن کے دیکھنے دکھانے سے شرم آئے (مرد کا ناف سے ٹخنے تک اور عورت کا تمام جسم باستثنائے چہرہ)** ، کف دست اور کف پا۔ پانچواں ہے ڈھانپنا عورت کے تئیں اور چھٹا دل سے کرے نیت کے تئیں۔ (۱۷۴۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹)۔ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... عورت تمام بدن ہے مگر مونھہ اور دونوں ہتیلیاں اور دونوں قدم عورت کے عورت میں داخل نہیں ہیں۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹۳)۔ ۲. **زن ، نار۔**

نفر چاکر باندی غلام
عورت مرد ہور خاص و عام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۱)۔

مجھے نین دو دیدیان بھاتی جنم کی چلبلی عورت
چنچل اور چلبلی ناؤں اتھا تمن ہن ملالی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۱)۔

نی جیو کہیں ہی سنوں دل سیں پند
کیا ایک عورت نے بل کوں بند

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۷۸)۔ عورتوں میں حضرت خدیجہ کبریٰ اس شرف سے مشرف ہوئیں۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳)۔ اور ان کے لئے وہاں عورتیں ہوں گی پاکیزہ اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۹۱۷ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمودالحسن ، ۷)۔ ایک عورت کے بولنے کی آواز آئی۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۰)۔ ۳. **بیوی ، زوجہ ، اہلیہ ، گھر والی۔**

کہ پریاں کے راجا کی عورت ہوں میں
دیکھن آئی ہوں تیری بیٹی کے تئیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷)۔ حضرت شعیب نے جانا کہ یہ اللہ نے حضرت موسیٰ اور ان کی عورت کو انعام دیا ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۹)۔ مگر بار اب میں اپنی عورت کو تیری عورت کے پاس نہ آنے دونگا۔ (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۴۲)۔ سائیس کی عورت ہے میرے گھر کی نوکرانیاں ہیں۔ (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۱۲)۔ [ع]۔

---اَور کَکڑی کی بیل جَلدی بَڑھے کہاوت۔
ککڑی کی بیل کی طرح عورت بھی جلد جوان ہو جاتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---اَور گھوڑا ران تَلے کا کہاوت۔
عورت اور گھوڑا جب تک قابو میں ہیں اپنے ہیں بعد کا اعتبار نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---آپ سے ، نَہیں تو سَگے باپ سے کہاوت۔
عورت کی پاکدامنی اس کی اپنی طبیعت سے ہوتی ہے کسی کی تہدید و نصیحت پر مبنی نہیں ہوتی۔ خدا جانے طلاق میں کیا کیڑے پڑے ہیں کہ لوگ بے راہ روی پر آمادہ ہو جاتے ہیں معاملہ آسان ہے مثل مشہور ہے عورت آپ سے نہیں تو سگے باپ سے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۳ : ۱۰)۔

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف مذ۔
عورتوں کو پسند کرنے والا ، عورت کی پوجا کرنے والا ؛ (کنایۃً) عیّاش ، بدکردار۔ جس کی آنکھیں کیری ہوں وہ بےشرم اور عورت پرست ہوگا۔ (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۶)۔ [عورت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا]۔

---پَر (پَہ) جَہاں ہاتھ پھیرا وہ پَھیلی کہاوت۔
عورت کو مرد کا ہاتھ لگے تو وہ بہت جلد بڑھتی ہے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---پَر ہاتھ اُٹھانا اچھا نَہیں / بُزدِلی ہے کہاوت۔
عورت کو نہیں مارنا چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---پَن (---فت پ) امث۔
زنانہ پن ، زنانہ خاصیت ، عورتوں کی خصوصیت یا خاصیت۔ مرد نے جب آنچل کو پرچم بنانے کا مشورہ دیا تو یہ بھی اس کے عورت پن کو مجروح کرنے کے مترادف تھا۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۲۸)۔ [عورت + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---جِنْس (---کس ج ، سک ن) امث۔
رک : عورت ذات۔

میں یوں کہا جو کچھ ہیں کے سولکن دیتیچ لیی
کی کیا لکن دے گی سو کو عورت جنس سکچائے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۳)۔ [عورت + جنس (رک)]۔

---ذات امث۔
رک : عورت ، خصوصیت کے لیے لفظ ذات شامل کر لیا جاتا ہے؛ (مجازاً) کمزور۔ اول تو عورت ذات دوسرے بادشاہزادی۔ (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۲۰۹)۔ عورت ذات تو لانے سوا دس سیر یہ سُورما تو ہی سیر اٹھائے۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۸)۔

---رَہے تو آپ سے نَہیں تو سَگے باپ سے کہاوت۔
عورت کسی کے قابو میں نہیں رہ سکتی اگر بدچلن ہو جائے تو باپ کی بھی پرواہ نہیں کرتی ، عورت باعفت اپنے طبعی رجحان سے رہتی ہے کسی کی روک تھام سے نہیں۔ وہ اگر لاکھ پردوں میں چھپائے تو کیا ہوتا ہے ہمارا مطلب نکل ہی گیا وہ بدذات پڑا سوتا ہے عورت رہے تو آپ سے نہیں تو سگے باپ سے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۵)۔

---کا چَشْم امذ۔
عورت کا اندام نہانی ، عورت کی شرمگاہ ، فرج۔ واسطے تنگ کرنے اور رطوبت بند کرنے عورت کے چشم کے ، نسخہ: مازو سبز ، کافور شہد ہم وزن لے کر ... طلا کریں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۳۳)۔

---کا خصم مرد ، مَرْد کا خصم روزگار کہاوت.
جس طرح عورت کو خاوند کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح مرد کو کمانے کی ضرورت ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا راج امذ.
تریا راج ، عورت کی حکومت ؛ عورتوں کے غالب ہونے کا زمانہ ؛ بکھیڑراج (فرہنگ آصفیہ).

---کا راج ہے کہاوت.
اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ہاتھ میں ہو ، ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں یہ بات عام طور پر کہی جاتی تھی (جامع اللغات).

---کرْنا محاورہ.
کسی عورت کو بیوی بنانا یا کسی عورت سے جنسی تعلق رکھنا ، نکاح میں لانا. معاملۂ ازدواج میں تم آئندہ نکاح کرنے سے منع کئے گئے ہو بلکہ موجودہ عورتوں کے عوض میں بھی کوئی دوسری عورت نہیں کرسکتے. (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ دہلی ، ۱ : ۲۰).

---کَنے جانا محاورہ.
ہم بستری کرنا ، صحبت کرنا ، جماع کرنا.

جو کوئی اپنی حلال عورت کنے جائے
تو لازم ہے اسے جلدی ستی نہائے

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری ، ۸).

---کی ذات امث.
رک : عورت ذات. جیتا عقل مند ہوئی تو بی عورت کی ذات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۸).

---کی ذات بے وَفا ہوتی ہے کہاوت.
عورت بے وفا نہیں ہوتی ، اگر اسے موقع ملے تو وہ بدچلن ہو جاتی ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کی عَقْل / مَت گُدّی پیچھے کہاوت.
عورت بے وقوف ہوتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کی مَت مانْ فقرہ.
عورت کا کہا نہیں ماننا چاہیے ؛ نصیحت عورت بھی کرے تو مان لینی چاہیے (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کی نا ک نہ ہوتی تو گُو کھاتی کہاوت.
عورت ناقص العقل ہوتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سار صف مذ.
عورتوں کو متاثر کرنے والا ، پرکشش شخصیت رکھنے والا ، عورت کو آسانی سے متوجہ کر لینے والا. ناول نگار نے ہمیں باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ صاحبزادہ صاحب بڑے عورت سار اسمارٹ ... ہیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [عورت + سار ، لاحقۂ فاعلی].

---مانی امث.
رک : عورت ذات.

آنے کا یہ سب اُنہیں پہ الزام
میں عورت مانی مجھکو کیا کام

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۲۹). [عورت + مان ــ عزت ، وقار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَدْخُولَہ کس صف (---فت م ، سک د ، و مع ، فت ل) امث.
وہ عورت جس سے صحبت کی گئی ہو ، مجامعت میں لائی ہوئی عورت (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). [عورت + ع : مدخولہ ــ صحبت کی گئی عورت].

---مَرْد کا جوڑا ہے کہاوت.
عورت اور مرد کو اکٹھا رہنا پڑتا ہے ، عورت اور مرد مل کر ہی مکمل ہوتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---موم کی ہوتی ہے کہاوت.
عورت کو جس ماحول میں چاہو ڈھالا جا سکتا ہے ، جس طرح چاہو موڑ لو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نہ مَرد ، موا پِنجڑا ہے ، ہَڈّی نہ پَسْلی ، مُوا چِھچھڑا ہے کہاوت.
عورت بزدل کمزور کے متعلق کہتی ہیں کہ بزدل آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
کنوار پنا باقی نہ رہنا ، مرد سے صحبت کر لینا. ماں نے اس کا خیرمقدم کیا اسے گلے لگایا سلام کیا اس کی خیریت پوچھی اور یہ کہ تو اب تک پہلے کی طرح با کرہ ہے یا عورت ہو چکی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۳۲).

عَوْرَتانَہ (و لین ، فت ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
عورت کی طرح (مردانہ کی ضد). ان کی اس ، نیم مردانہ اور نیم عورتانہ اولوالعزمی ، پر میں نے بعد میں جو داد دی اس میں ، میں نے ان کو ... دیدیا. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۵۱). [عورت + انہ ، لاحقۂ صفت].

عَوْرَتوں (و لین ، فت ر ، و مج) امث ؛ ج.
عورت (رک) کی جمع ؛ اکثر مرکبات میں مستعمل.

---کی عادَت میں ہونا محاورہ.
حیض سے ہونا. میرے خداوند اس سے ناخوش مت ہوجیو کہ میں تیرے آگے اٹھ نہ سکی کیونکہ میں عورتوں کی عادت میں ہوں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۲۰).

عَوسَج (و لین ، فت س) امذ.
ایک خاردار درخت جس کا قد و قامت درخت انار کے قریب ہوتا ہے ،

شاخیں کھڑی ہوتی ہیں اور ان میں کانٹے بھرے ہوئے ہیں جو تیز ہوتے ہیں ، پتوں کا رنگ سبز اور وضع بادام کے پتوں کی سی ہوتی ہے اسکے پتوں کو بگانے اور خضاب کے کام میں لاتے ہیں ، لاط : **Rhamnus Cathartica**. موسے کا یہ عصا بہشت کے درخت کا تھا عوسج کی یا مرسیں کی لکڑی کا دس ہاتھ کا طول میں. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم ، ۳۲). عوسج ... ایک درخت ہے ... عوسج جنگلی اور بستانی دونوں طرح کا ہوتا ہے . (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۳). [ع].

عِوَض (کس ع ، فت و). (الف) امذ.
بدلہ ، معاوضہ ، اجر ، تاوان ، جرمانہ ، مکافات ، جزا ، پاداش.

جگمج مال طہماسپ ان کا لیا
دو چنداں عوض اس کا ان کوں دیا

(۱٦٦۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۷). یہ عوض اوس کا جو جناب تمہاری میں مجھ سے بے ادبی واقع ہوئی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵). کبھی جزا بدی کی نیکی اور عوض نیکی کا بدی نہیں ہوا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۵۷).

اور نے قبول ہوگا اس دن عوض کسی کا
اور نے کسی سفارش کا فائدہ ملے گا

(۱۹۱۵ ، نظم مقدس ، ۳۹). زمین کے بڑے بڑے رقبے فوجی خدمات کے عوض تقسیم کیے جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۳). (ب) م ف. **بجائے ، بدلے.** نانا تمہارے کوں مسجد میں ایک شخص تازیانہ چاہتا مارے جاؤ اور عوض جدّ کے سو سو تازیانے قبول فرماؤ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ٦۳). اس جوان نے تابوت کو نکالا اور ایک غلام کے عوض وہ تابوت میرے سر پر دھرا اور اپنے ساتھ لے کر چلا . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۰۸). پر دوار سے تیسرے دن جواب آنا چاہیے تھا اس کے عوض آٹھ دن ہو گئے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲٦۳).

ذہن نے جب کبھی ماضی کے دریچے کھولے
سرد جھونکوں کے عوض گرم ہوا آئی ہے

(۱۹۸۱ ، ناتمام ، ۱۵۷). [ع].

ـــ خِدْمَت (ـــ کس خ ، سک د ، فت م) امذ.
قائم مقام ، اصل آدمی کی جگہ کام کرنے والا. اکثر گرداوروں کا عوض خدمت رہ چکا ہے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۸). [عوض + خدمت (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
جزا دینا ، اجر دینا ، معاوضہ دینا.

دل مفت لیے جا کہ عوض دے کے لیے جا
جو کچھ ترے ایمان میں آئے وہ کیے جا

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ٦۳).

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. **بدلہ چکانا.** پیری میں اس کا عوض کرنا تم پر واجب ہے . (۱۸٦۲ ، خط تقدیر ، ۵۲). میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنی نیکیوں کو میرے اعمال کے دفتر میں نقل کیا میں نے چاہا کہ اس کا عوض کروں. (۱۹۳۳ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۳۱).

ـــ لینا محاورہ.
انتقام لینا ، بدلہ لینا. میں دعوت کے بہانے سے ان دونوں بدبختوں کو بلوا کر ان کے عملوں کی سزا دوں اور اپنا عوض لوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۰). اس کو چھڑی دے کر کہا کہ اپنا عوض لے لے اور اس کو اپنے سر کی قسم دلائی کہ جیسا میں نے تجھ کو مارا تھا تو بھی مار. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۱۷).

ـــ ما عِوَض گِلَہ نَدارَد کہاوت.
رک : **عوض معاوضہ گلہ ندارد.** کہ چوٹ لگی تو ہمارے بھی لگی ، عوض ما عوض گلہ ندارد. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۲۸).

ـــ مُعاوَض (ـــ ضم م ، فت و) امذ.
ادل بدل ، معاوضہ ، بدلا سدلا ، باہم الٹا پلٹی (فرہنگ آصفیہ ، مہذب اللغات). [عوض + معاوض (رک)].

ـــ مُعاوِضَہ (ـــ ضم م ، کس و ، فت ض) امذ.
اُلٹا پلٹنا ؛ مراد : بدلا دینا ، تلافی کرنا. دونوں صاحبوں میں کسی کو کسی چیز کا روز عوض معاوضہ ہوا کرتا ہے . (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۳۰). [عوض + معاوض + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُعاوِضَہ گِلَہ نَدارَد کہاوت.
کسی بات کی تلافی کردی جائے تو گلہ ختم ہو جاتا ہے. ان کا جو جی چاہے مجھے سمجھیں مگر میں بھی اپنے دل میں ان کو کچھ سمجھ لیتا ہوں اور اس لیے کسی فریق کو جائے شکایت نہیں ہے عوض معاوضہ گلہ ندارد. (۱۸۸٦ ، خیالات آزاد ، ۱۲۳). بدیشی پر یہ پکٹنگ کرتے ہیں سودیشی پر میں جلتے عوض معاوضہ گلہ ندارد. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۱۰). ہمارے اشعار اپنے نام سے پڑھ کر رنگ جمانا چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے عوض معاوضہ گلہ ندارد. (۱۹۷۱ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۳۰).

ـــ میں دینا محاورہ.
معاوضہ میں دینا ، اجر میں دینا ، جزا میں دینا ، بدلہ میں دینا. عوض میں دی ہوئی لڑکی کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ لی گئی لڑکی کی طرح خوب صورت یا زیبا شکل ہی ہو. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۵۵).

ـــ نِکالْنا محاورہ.
بدلہ لینا. اس وقت میں اس کو عوض نکالنے کا موقع ہاتھ آ گیا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۳۸۹).

عِوَضانَہ (کس ع ، فت نیز سک و ، فت ن) امذ.
معاوضہ ، بدلا. جانوروں کے مارنے سے جن شکاریوں کی گزران ہوتی تھی ان کو عوضانہ اپنے خزانے سے دلایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۸). بنگال کے کوئلے کی کانیں کوڑیوں کے معمولی سے عوضانہ کے بدلے یورپین لوگوں کو اہل بنگال نے خود دیدیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۸۳).

یہ فقرِ دل زار کا عوضانہ بہت ہے
شاہی نہیں مانگیں گے ولایت نہ کریں گے
(۱۹۸۳ ، فیض ، نسخہ ہائے وفا ، ۴۰۸) ۔ [عوض + انہ ، لاحقۂ نسبت]۔

عِوَضی (کسر ع ، فت و)۔ (الف) صف مذ.
۱. **قائم مقام ، کسی شخص کے بدلے کام کرنے والا** ، اسی زمانے میں منشی نبی بخش کو ایک مہینہ کی رخصت کی ضرورت تھی صاحب نے عوضی طلب کیا منشی جی نے انہیں پیش کر دیا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۸)۔ مینڈل کو کبھی باقاعدہ استاد کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی وہ عوضی کی حیثیت سے ہی پڑھاتا رہا۔ (۱۹۵۰ ، زعمائے سائنس ، ۲۶۳)۔ (ب) امث. **قائم مقامی ، کسی شخص کے بدلے میں کام کی انجام دہی ، کسی کے بدلے تقرری.** چھوٹے چھوٹے عہدے داروں کی دو چار عوضیاں بھی محمد کامل کو مل گئیں۔ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۳۱)۔ ان وقتوں میں ملازمت سے پہلے عوضی ہوتی تھی ... آزمائشی طور پر بغیر تنخواہ کے کام پر آنا پڑتا تھا۔ (۱۹۸۱ ، آسمان کیسے کیسے ، ۲۰۸)۔ [عوض + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت]۔

--- رَکْھنا محاورہ.
قائم مقام مقرر کرنا ، قائم مقام رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- کَرْنا محاورہ.
قائم مقامی کرنا ، دوسرے کا کام کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- روٹی (--- و مع) امث.
روا ، دودھ اور گھی ملا کر پکائی ہوئی روٹی. عوضی روٹیاں ، ٹکیاں تندور میں لگ رہی ہیں۔ (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۱۸) ۔ [عوضی + روٹی (رک)]۔

--- مَعَاش مَذْہَبی (--- فت م ، سک ش ، فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
مدد معاش جو مستقل مذہبی کارکن کی غیر حاضری میں (عارضی طور پر) دوسرے کو تفویض کی جائے. عوضی معاش مذہبی (COMANDAMS) (۱۹۶۸ ، اصطلاحات سیاسیات ، ۷۲) ۔ [عوضی + معاش (رک) + مذہبی (رک)]۔

عَوعَو (و لین ، و لین) امث.
۱. **کتے کے بھونکنے کی آواز.**
تو پھر کیوں مثلِ سگ کرتا ہے عوعو
کہ ہے مردارِ مضمون کی تگ و دو
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۸۶)۔ سب حسب دل خواہ کام کرتے ہیں نہ کہ وہاں سگان بازاری کے ساتھ عوعو میں مبتلا ہوتا۔ (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۳۸)۔
کرے ان پہ عوعو سگ کوچہ گرد
فہُم یا کلُون ولایَشبَعُون
(۱۹۶۶ ، مزمور میر مغنی ، ۵۰) ۔ ۲. **لے ہوئے ولت کی آواز.** میرا تو کچھ جی مبتلا رہا ہے عو عو عو ہائے کلیجہ نکلا ذرا میرا سر پکڑو۔ (۱۹۱۷ ، نانی عشو ، ۲۲)۔ ۳. (کنایۃً) **ڈینگ ، بڑ ، لن ترانی** (ماخوذ ؛ نوراللغات)۔ [حکایت الصوت]۔

عَول (و لین) امذ.
(فقہ) **وہ کمی جو وارثوں کے معینہ حصّوں کا مجموعہ بڑھ جانے سے واقع ہو.** وہ اخت لاب ذی فرض قرار پاوے مستحق نصف کے اور مسئلہ کی طرف عول کرے اور اوس میں سے ۳ اوسے پہونچیں۔ (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۶۳)۔ بعض وارثوں کو ان کا معینہ حصہ دیدینے کے بعد بقیہ وارثوں کو دینے کیلئے کچھ نہیں بچتا یا ان کے معینہ حصّوں سے کم بچتا ہے اسی کو «عول» ہونا کہتے ہیں۔ (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۳۵)۔ عول کے ذریعے اسے ۶ / ۹ سے ۹/۹ کر لیا جائے گا(۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵)۔ [ع]۔

عَون (و لین)۔ (الف) امذ.
مدد ، معاونت.
جس کا امداد و عون ہے ہر دم
خلق سے مانع فنا و عدم
(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۱)۔
زمانے میں تجھ سے قوی کون ہے
تجھی سے ہر اک طالبِ عون ہے
(۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶۸)۔
کرے عون و توفیق مشکل کو سہل
فہُم یَصْبِرُونَ ولا یجزعُونْ
(۱۹۶۶ ، مزمور میر مغنی ، ۱۵۵)۔ (ب) صف. **مددگار ، مدد کرنے والا ، معاونت کرنے والا.** اسلئے کہ وہ عون ہے اوپر استحضار نیت قلبی کے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۵)۔ [ع]۔

--- اِلٰہ کس اضا(--- کس ا) امذ.
رک : **مدد الٰہی ، اللہ تعالٰی کی مدد ، مدد خدا.**
کہ آئے ہیں اب خالد دیں پناہ
مدد کو تمہاری بعونِ اِلٰہ
(۱۸۸۰ ، تمقام الاسلام ، ۲۶)۔
تیری ثنا اور روسیہ غالد!
یہ بھی ہے توفیق حق ، عون الٰہ
(۱۹۷۶ ، حطایا ، ۳۷)۔ [عون + الہ (رک)]۔

--- اِلٰہی کس صف(--- کس ا ، مد ل) امذ.
خدائی مدد ، تائید غیبی.
درو بست تقدیر و عونِ الٰہی باندازۂ ہمّت و حوصلہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۹۰)۔ [عون + الٰہی (رک)]۔

عَہْد (فت مع ع ، سک ہ) امذ.
۱. **وقت ، زمانہ ، دور.**
فرہاد و قیس کے ہے مجھے عہد سے خبر
کیا کیا تھے چور و چاؤ محبت کے یک دگر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۳۹)۔

عیسیٰ سے ترے عہد میں کچھ ہو نہ سکیگا
اک بات کے کہنے میں تو مر جائیں گے لا کھوں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹). آج کے بعد یہ ماحول ، یہ عہد ، یہ دور سب کچھ ختم ہو جائے گا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۰). **۲. دنیا.**

تب تجھ کو وہ میں دکھلا دے
عہد میں منصوری بجوا دے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۳).

تو ذبح کرے جسکو اسے عہد ہی جانے
قرباں میں اس طرح کی قربانی بھی اچھی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۹). **۳. حکومت یا سلطنت کی مدت ، اقتدار.**

اس شاہ کی سو دوراں دنیا و دیں کوں رُجھا
خوان خلیل احسان اپ عہد میں دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵). مسلمانوں کی سلطنت ہند کا زمانہ اکبر کے عہد دولت سے ایک اور ہی طور کا شروع ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱). استاد ۱۹/ شعبان ۱۲۴۴ ہجری روز دوشنبہ کو عہد نصیرالدین حیدر بادشاہ اودھ میں بیت السلطنت لکھنو میں پیدا ہوئے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۲). عہد محمد شاہی میں عیاشی اور رنگینی بہت بڑھ گئی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵۹). **۴. قول و قرار ، قسم ، وعدہ.**

تمام گنج پور شہر تیرا لیہ
یہی عہد تجھ سات میرا لیہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۴).

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴).

عہد ناستوار کیا کرنا
حرف بے اعتبار کیا کہنا

(۱۸۸۳ ، دیوان صفی ، ۸). عہد کو پورا کیا کرو کہ اس کی بازپرس ہوگی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۱۸).

خیر اب کیسی شکایات ، مگر عہد کرو
اب بھی آتشِ غم میں نہیں تڑپاؤ گے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۷). **۵. باہمی فیصلہ ، معاہدہ ، باہمی اقرار.** صلح کو تو راجہ نے قبول کر لیا اور یہ عہد ہوا کہ بادشاہی خطبہ و سکّہ جاری ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰۷). وہ کبھی عہد و اقرار کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے ، ابوسفیان ، ابھی تک تو نہیں ، لیکن اب جو معاہدہ ہوا ہے دیکھیں وہ اس پر قائم رہتا ہے یا نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۵). عہد اس صورت میں معاملہ اور معاہدے کو کہا جاتا ہے جو دو شخصوں کے درمیان طے ہو جائے. (۱۹۹۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۱۳). [ع].

---الَسْت کس اہما(---فت ا ، ل ، سک س) امذ.
روز ازل کا وعدہ ، اللہ تعالیٰ اور انسان کے مابین پیمان جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے ، روز اوّل کا قول و قرار ، خلقتِ عالم سے پہلے عالمِ ارواح میں خدائے تعالیٰ کے حضور اس کی الوہیت کا قول و قرار.

رہا یاد مطلق نہ عہدِ الست
جو وعدہ تھا اوس میں تخلف کیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۷). ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ عہد اللّٰہ سے عہد فطرۃ جسے عہد الست بھی کہتے ہیں مراد ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۸۷).

یہ بیکرانہ و مستانہ زندگی کے فیوض
کہ جن سے عہدِ الست استوار ہوتا ہے

(۱۹۹۲ ، برگ خزاں ، ۲۳). [عہد + اَلَست (رک)].

---اِنْتِشار کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ.
وہ زمانہ جس میں اتحاد و تنظیم کی جگہ تفریق پیدا ہو جائے. وہ قدیم دیوی ، دیوتا جنھیں عہد انتشار سے قبل ان کے آباؤ اجداد ایک ساتھ پوجا کرتے تھے ، زبان کے مقامی تغیرات اور مذہبی اختلافات کے مجموعی اثر سے ایسے جون بدلے کہ ان کے اصل کی شناخت ممکن نہ رہی. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۳۶). [عہد + انتشار (رک)].

---آسان ہے، پَر اس کی وَفا مُشکل ہے کہاوت.
وعدہ کر لینا آسان ہے مگر اسے نبھانا مشکل ہے ، وعدہ کرنے سے پہلے سوچ سمجھ لینا چاہیے (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---آفرِین (---مد ا ، سک ف ، ی مع) صف.
جس سے نئے طریق و خیالات کا آغاز ہو ، تاریخ ساز ، نئے دور کا آغاز کرنے والا. طریق کاشت میں عہد آفریں اصلاح و ترقی یکے بعد دیگرے مسلسل رونما ہوگی. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند ، ۱ : ۱۱۳). لارنس کے عہد آفرین مقالے عریانی اور فحاشی کے تراجم نذر کئیے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۷). [عہد + ف : آفرین ، آفریدن - پیدا کرنا].

---باندْھنا محاورہ.
پختہ وعدہ کرنا ، حلف اٹھانا ، اقرار کرنا ، نبھانا. جو وعدہ کہ مجھ سے کیا تھا وفا کر اور جو عہد کہ باندھا تھا اپنے ذمّے سے ادا کر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۰). اب تو آ کہ ہم باہم ایک عہد باندھیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۲۱). جو عہد تیرے ساتھ باندھوں گا اسے پورا کروں گا. (۱۹۲۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۷۰).

---بَنْدھنا محاورہ.
قول و قرار ہونا ، اقرار ہونا ، پختہ وعدہ کیا جانا ، کسی بات پر قائم رہنے یا بجا لانے کے متعلق پختہ وعدہ ہونا.

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

---بَعِید کس صف(---فت ب ، ی مع) صف.
قدیم زمانہ ، پرانا دور ، دوردراز کا زمانہ. مسعودی مسیحیت کے

آغاز اور اس کی عہد بعید کی تاریخ سے بھی خوب آگاہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۸). [عہد + بعید (رک)].

ـــِ بارِیْنَہ کس صف(ـــ ی مع ، فت ن) صف.
قدیم زمانہ ، گزرا ہوا دور، پرانا زمانہ.

اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے
عہدِ بارینہ کا میں انسان نہیں

(۱۹۳۱ ، ماورا ، ۱۰۰). [عہد + بارینہ].

ـــِ باسْتاں کس صف(ـــ سک س) صف.
رک : عہد بارینہ.

ہم بھی تو عہدِ باستاں ہیں
ماضی کی بزاز داستاں ہیں

(۱۹۷۸، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۳). [عہد + باستان(رک)].

ـــِ تازَہ کس صف(ـــ فت ز) صف.
نیا زمانہ ، جدید دور.

ہر روش پر ایک عہدِ تازہ کو آواز دیں
ہر قدم پر ایک منزل کا نشاں پیدا کریں

(۱۹۳۸ ، نبض دوراں ، ۱۰۲). [عہد + تازہ (رک)].

ـــ توڑْنا محاورہ.
قول و قرار ختم کرنا ، وعدے پر قائم نہ رہنا ، عہد شکنی کرنا ، وعدہ کر کے بدل جانا ، اقرار سے پھر جانا.

مثال عہد اوسے توڑیں گے سو بار
نہیں رکھتے ہیں خوفِ حشر زنہار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۷۵).ان منکروں کی نسبت جنھوں نے اپنے عہد توڑے تھے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۶).

توڑ ڈالے ہیں ہزاروں کے دل اس کافر نے
عہد توڑے وہ رقیبوں سے مگر کیا طاقت

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۳۷). صرف ایسے سرکش لوگ گمراہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۱۲).

ـــ ٹُوٹْنا محاورہ.
وعدہ خلاف ہونا ، وعدے پر قائم نہ رہنا ، طے شدہ معاملے کی خلاف ورزی ہونا.

مشکل ہے میرے عہدِ محبت کا ٹوٹنا
اے بےوفا یہ تیری خدا کی قسم نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۹).

عہد مے ٹوٹے گا اے زاہد لب دریا نہ چل
بادہ کش موجیں کریں گے دل مرا لہرائے گا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۹).

ـــِ جاہِلِیَّت کس اضا(ـــ کس ہ ، سک ل ، شد ی مع بفت) امذ.
بعثت نبویؐ سے پہلے کا زمانہ. اس یا سن کوئی جہازساز ہو یا جہازراں ہو، بہرحال وہ عہد جاہلیت میں تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۲۰). [عہد + جاہلیت (رک)].

ـــِ جَدِید کس صف(ـــ فت ج ، ی مع) امذ.
۱. موجودہ زمانہ ، نیا زمانہ. ان میں کچھ تاریخ ہے کچھ افسانہ ... کچھ عہد قدیم ہے کچھ عہد جدید. (۱۹۸۹ ، افکار، کراچی ، جولائی، ۲۵). **۲. عیسائیوں کی مقدّس کتاب ، انجیل ، جو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوئی.** عہد جدید میں جسکو عیسائی وحی الٰہی سمجھتے ہیں پولوس کا ایک خط گلیون کے نام ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۲۷). عہد جدید میں تو گائے کا ذکر نہیں ، عہد عتیق میں دو جگہ ذکر ملتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳۹). [عہد + جدید (رک)].

ـــِ حاضِر کس صف(ـــ کس ض) امذ.
موجودہ زمانہ ، نیا زمانہ.

عہدِ حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو
اپنے نقصان کا احساس نہیں ہے اسکو

(۱۹۲۴ ، بانگ‌درا، ۱۹۰).ہم عہد حاضر کے مسائل اور تقاضوں سے نظریں چرانے کے بجائے اس سے نظریں ملائیں. (۱۹۸۳، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۷). [عہد + حاضر (رک)].

ـــِ حَجَرِی کس اضا(ـــ فت ح ، ج) امذ.
پتھر کا زمانہ ، معاشرتی زندگی کا وہ قدیم زمانہ جب آدمی پتھروں کے آلات سے اپنی ضرورتیں پوری کرتا تھا. لکڑی کے بعد عہد حجری کی ابتدا ہوئی ، جس میں انسان نے پتھر کے بھدے اور سیدھے سادے اوزاروں سے کام لینا شروع کیا . (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۴۰۱). عہدِ حجری متاخر میں انسان دن کے وقت ... اوقات متعین کرتا تھا. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۴۰). [عہد + حَجَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ حُکُومَت کس اضا(ـــ ضم ح ، و مع ، فت م) امذ.
حکومت کا زمانہ ، دورِ حکومت ، حکمرانی کا زمانہ ، ایّام حکومت (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [عہد + حکومت (رک)].

ـــ دار امذ.
مغلوں کے زمانے میں ایک عہدہ‌دار جو مال گزاری اکٹھی کرتا تھا اور فیصدی کچھ عوضانہ لیتا تھا ، نمبردار ، ٹھیکہ‌دار (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [عہد + ف: دار، داشتن ـ رکھنا].

ـــِ رَفْتَہ کس اضا(ـــ فت ر ، سک ف ، فت ت) امذ.
گزرا ہوا زمانہ ، گزشتہ دور.

دل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں
اپنے شاہوں کو یہ اُمّت بھولنے والی نہیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۶۵). صنف کے لحاظ سے مثنوی عہد رفتہ کی یادگار سمجھی جائے. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۲۵). [عہد + ف : رفتہ ، رفتن ـ جانا].

ـــِ رَواں کس صف(ـــ فت ر) امذ.
موجودہ دور ، عہد حاضر ، گزرتا ہوا زمانہ ، آج کا دور. عہدِ رواں کی

ایرانی شاعری اب تک محض تجرباتی طور سے نئے راستے تلاش کر رہی ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲ : ۶۹۹). [عہد + رواں (رک)].

ـــ زرّیں کس صف (ـــ فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
خوشحالی ، ترقی اور عروج کا زمانہ یا دور.

تہذیب کی شعاعیں پھیلیں تری جبیں سے
آثارِ عہدِ زرّیں پیدا ہوئے یہیں سے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۹). ان علوم کو ضبط تحریر میں لانے کا سہرا بھی اسی کے سر ہے وہ اسلامی علوم کے عہد زرّیں میں گزرا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱۳). [عہد + زرّیں (رک)].

ـــ زِفاف کس اضا (ـــ کس ز) امذ.
شادی کے بعد کی وہ مختصر مدّت جو دولھا دلھن سیر و تفریح کی غرض سے کہیں باہر گزاریں ، ماہ عسّل ، ہنی مون. گو آپ کا عہد زفاف بستر علالت پر گزرا تاہم میں سننا چاہتا ہوں آپ کہاں تک اپنے تصور کی تلاقی کر سکے. (۱۹۲۰ ، مکاتیب مہدی ، ۲۲). [عہد + زفاف (رک)].

ـــ ساز صف.
نئے دور کا آغاز کرنے والا ، اپنے عہد کو نئے خیالات و رجحانات دینے والا. گوئٹے ایک عہدساز شخصیت تھی. (۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۴۴). [عہد + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــ سَلَف کس اضا (ـــ فت س ، ل) امذ.
آباواجداد کا زمانہ ، بزرگوں کا زمانہ ، قدیم دور ، گزرا ہوا زمانہ. عہدِ سلف میں فصاحت کا تصوّر محض مقامی تھا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۱۸). [عہد + سلف (رک)].

ـــ سے پِھرنا محاورہ.
قول و قرار پر قائم نہ رہنا ، وعدہ کر کے مکر جانا (نوراللغات).

ـــ شَباب کس اضا (ـــ فت ش) امذ.
جوانی کا زمانہ ، طفلی اور پیری کے درمیان کا زمانہ ؛ (کنایۃً) عروج کا زمانہ ، ترقی کا دور.

ہوائے قرطبہ شاید یہ ہے اثر تیرا
مری نوا میں ہے سوز و سرورِ عہدِ شباب

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۷). سالنامۂ کاروان اور نیرنگ خیال کے عہد شباب میں ... داد ادب دے رہے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۷). [عہد + شباب (رک)].

ـــ شِکَن (ـــ کس ش ، فت ک) صف.
وعدہ توڑنے والا ، وعدہ خلاف ، وعدے پر قائم نہ رہنے والا.

یہاں دردِ فراق سے تاب نہیں مرے شوق کا حدّ و حساب نہیں
وہاں خط جو گیا تو جواب نہیں مرا یار وہ عہد شکن نہ رہا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲). ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن (اور) نا شکرے ہیں. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۰۷). میں عہد شکن نہیں ہوں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۸۳). [عہد + ف: شکن ، شکستن ـ ٹوٹنا ، توڑنا].

ـــ شِکَنی (ـــ کس ش ، فت ک) امث.
وعدہ خلافی ، قول و قرار پر قائم نہ رہنا. اگر آپ عہد شکنی نہ فرمائیں گے تو اپنی مراد ضرور پائیں گے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۸). قبائل یہود میں سب سے زیادہ جری اور بہادر قینقاع تھے ... سب سے پہلے انہی نے اس کی عہد شکنی کی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۳۷۱). مغل افواج نے کشمیر کی آزادی کو ختم کر کے یہاں کے خودمختار بادشاہوں سے عہد شکنی کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۱). [عہد شکن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ صَرِیحی کس صف (ـــ فت ص ، ی مع) امث.
(قانون) کھلا ہوا اقرار ، واضح عہد و اقرار. جب ایجاب یا قبول بذریعہ الفاظ تقریری یا تحریری یا اشارات کیا جائے تو عہد صریحی کہلائے گا. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۵۰۱). [عہد + صریح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ طِفْلی کس اضا (ـــ کس ط ، سک ف) امث.
لڑکپن ، بچپن ، کمسنی کا زمانہ. ان چیزوں کا فوراً ہی علاج کر دیا جائے جو عہد طفلی میں پہلی نظر میں معمولی اور غیر مضرت رساں معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۲۰). [عہد + طفلی (رک)].

ـــ طُفُولِیَت کس اضا (ـــ ضم ط ، و مع ، کس ل ، فت ی) امث.
بچپن کا زمانہ ، عہد طفلی ، کمسنی کا زمانہ. اس وقت تک غوطہ خور کشتیوں کی صنعت عہد طفولیت میں ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، مئی ، ۳۲۵). ولی دکنی سے میر و سودا تک اردو اپنے عہد طفولیت سے گزرتی رہی تھی. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۷). [عہد + طفولیت (رک)].

ـــ ظُلْمَت کس اضا (ـــ ضم ظ ، سک ل ، فت م) امذ.
تاریکی کا زمانہ ؛ مراد : ذہنی پس ماندگی کا دور. یہی زمانہ یورپ کے عہد ظلمت سے نکلنے کا بھی زمانہ ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۱۳). [عہد + ظلمت (رک)].

ـــ عَتِیق کس صف (ـــ فت ع ، ی مع) امذ.
۱. **قدیم زمانہ ، پُرانا دور.** عہد عتیق کے صحایف کی سطر سطر اس حقیقت کی آئینہ داری کر رہی ہے. (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۳). شاعر کا خواب عہد عتیق سے لے کر دور حاضر تک لاشعور کا نہیں بلکہ عالم شعور کا ... ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۲۲). ۲. **حضرت موسیٰ پر نازل ہونے والی کتاب توریت نیز حضرت عیسیٰ سے پہلے کے صحائف کا مجموعہ.** انبیاء سابقین کے قصے عہد عتیق کی کتابوں میں بھی آئے ہیں. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۹۱). عہد جدید میں تو کتّے کا ذکر نہیں ، عہد عتیق میں دو جگہ ذکر ملتا ہے. (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳۶). [عہد + عتیق (رک)].

ـــ فَرامُوش (ـــ فت ف ، و مج) صف.
وعدہ بھول جانے والا ، وعدہ خلاف.

یہ جبرِ ازل کا ہے نتیجہ کہ بہ اکراہ
پیمان شکن و عہد فراموش رہے ہم
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۷)۔ [عہد + ف : فراموش ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــــ فَردا کس اضا (ـــــ فت ف ، سک ر) امذ۔
آئندہ کا زمانہ ، آنے والا دور ، زمانہ مستقبل۔

عہدِ فردا کے بھی ضامن ہیں امین حال بھی
سندھ و سرحد بھی بلوچستان بھی ، بنگال بھی
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ (رئیس امروہوی) ، ۳)۔ [عہد + فردا (رک)]۔

ـــــ قَدِیم کس صف (ـــــ فت ق ، ی مع) امذ۔
پرانا زمانہ ، زمانۂ ماضی ، پچھلا دور ، عہدِ پارینہ۔ بچپن کے اندیشے اور وسوسے عہد قدیم کے آدمی کے وسوسوں اور اندیشوں سے جا ملتے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، کلیات منیر نیازی ، ۹۸)۔ [عہد + قدیم (رک)]۔

ـــــ کا پُورا (ـــــ و مع) صف۔
وعدے کا پکا ، قول و قرار پر قائم رہنے والا ، اپنی بات پر قائم رہنے والا۔ خلائق عہد کے پورے حفاظت میں معروف ، امانت میں مشہور تھی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷)۔

ـــــ کَرانا محاورہ۔
وعدہ لینا ، اقرار لینا ، قول لینا ، عہد و پیمان لینا۔ ہندوؤں نے بادشاہ سے عہد کرا لیا کہ شہر میں گؤکشی نہ کی جائے۔ (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۹۵)۔

ـــــ کَر لینا ف م ؛ محاورہ۔
پختہ عزم کرلینا ، نیت باندھنا ، قسم کھا لینا ، مصمم ارادہ کرنا ، مستحکم ارادہ کر لینا ، شرط باندھ لینا ، چھوڑ دینا ، ترک کر دینا ، تیاگ دینا ، قول و قرار کر لینا ، وعدہ کر لینا ، اقرار کر لینا ، بچن ہارنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

ـــــ کُہَن کس صف (ـــــ ضم ک ، فت ہ) امذ۔
قدیم زمانہ ، پُرانا دور۔

تیری عمرِ رفتہ کی اِک آن ہے عہد کہن
وادیوں میں ہیں تری کالی گھٹائیں خیمہ زن
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳)۔ عہد کہن کی ان داستانوں میں کیا رکھا ہے۔ (۱۹۸۲ ، اُردو افسانہ نگار اور افسانہ نگاری ، ۱۷۲)۔ [عہد + کہن (رک)]۔

ـــــ گُزَشتَہ کس صف (ـــــ ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ۔
عہد رفتہ ، گزرا ہوا زمانہ ، پچھلا دور ، موجودہ دور سے پہلے کا دور۔ یقیناً لاشعور بھی تمام کا تمام انہی سے عبارت ہے کہ ان کا منبع و ماخذ یادوں میں ، عہد گزشتہ کے تجربات میں اور شاید خود زندگی کے سلسلہ بانے عمل میں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۸)۔ [عہد + ف : گزشتہ ، گزشتن ـ گزرنا ، گزر جانا]۔

ـــــ گُل کس اضا (ـــــ ضم گ) امذ۔
پھولوں کا موسم ، بہار کا زمانہ ؛ (کنایۃً) ترقی و فروغ کا زمانہ ، خوشی اور خوشحالی کے دن۔

عہدِ گل ختم ہوا ٹوٹ گیا سازِ چمن
اڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۶)۔ [عہد + گل (رک)]۔

ـــــ لینا محاورہ۔
قسم لینا ، قول لینا ، اقرار لینا ، کسی امر کا وعدہ لینا۔

دم دلاسے وہ مجھ کو دے کے گئے
مجھ سے آنے کا عہد لے کے گئے
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۳)۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اونچا کیا۔ (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، احمد رضا خان بریلوی ، ۱۷)۔

کیا کیا بات کیا کرتی تھیں
کیا کیا عہد لیا کرتی تھیں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۱۸)۔

ـــــ مَعدِلَتْ مَہْد کس اضا (ـــــ فت م ، سک ع ، سک د ، فت ل ، سک ت ، فت م ، سک ہ) امذ۔
وہ عہد حکومت ، جس میں عدل و انصاف کی پرورش یا سرپرستی کی جائے انصاف پر خاطر خواہ توجہ دی جائے۔ اس کے عہد معدلت مہد میں سوائے عدل و انصاف کے ظلم و ستم کا نام نہ تھا ، شب و روز ... رعایا پروری کے سوا کام نہ تھا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳)۔ [عہد + معدلت (رک) + مہد (رک)]۔

ـــــ مَعْنَوی کس صف (ـــــ فت م ، سک ع ، فت ن) امذ۔
(قانون) جو ایجاب یا قبول بجز الفاظ کے اور طور پر کیا جائے (عہد صریح کی ضد)۔ جب ایجاب یا قبول ... طریقہ عمل سے مستنبط ہو وہ عہد معنوی متصوّر ہوگا۔ (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۱۰۵)۔ [عہد + معنوی (رک)]۔

ـــــ مِیثاق کس صف (ـــــ ی مع) امذ۔
پکا وعدہ ، پختہ عہد ، مضبوط وعدہ۔

لیا عہد میثاق سب سے وہاں
اطاعت کریں تا کہ سب اِنس و جاں
(۱۸۶۵ ، لوح محفوظ ، اثر لکھنوی ، ۱۸۶)۔ اس دن کو میثاق کا دن اور اس عہد کو عہد میثاق کہتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۸۳)۔ [عہد + میثاق (رک)]۔

ـــــ مَیمَنَتْ مَہْد کس اضا (ـــــ ی لین ، فت م ، ن ، سک ت فت م ، سک ہ) امذ۔
برکت و سعادت کا دور ، خوشی و کامرانی کا زمانہ ، مبارک دور۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میمنت مہد میں حاضر مدینہ ہو کر ایمان لائے تھے۔ (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۱۷۹)۔ [عہد + میمنت (رک) + مہد (رک)]۔

ـــــ میں م ف۔
زمانہ میں ، دور میں ، وقت میں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
۱. تحریری دستاویز جس میں کسی معاملے سے متعلق قول و قرار، وعدے اور فریقین میں طے شدہ امور پرکاربند ہونے کے طریقے یا شرائط لکھی ہوئی ہوں.

چھوٹا یہ عہد نامہ بڑا کس دلیل سے
صاحب کی مہر اور وہی فرد بے سو ہے

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۲۷). معاملات تجارت کی نسبت ایک عہدنامہ ہونے کے باب میں زیادہ خط و کتابت کرنی چاہی تھی. (۱۸۷۳، اخبار مفید عام، یکم ستمبر، ۳). اس عہدنامہ کی مفصل کاپی ہمارے ہاتھ میں ہے. (۱۹۲۰، برید فرنگ، ۸۳). ہاں ہاں، سن لوں گی، سن لوں گی، سن لوں گی، کتنی مرتبہ تو کہا ہے، کہو تو عہدنامہ لکھ کر دستخط کر دوں. (۱۹۸۰، لہریں، ۱۵۲). **۲. ایک مخصوص دعا کا نام جس میں انسان اپنے اعمال کا اقرار کرتے ہوئے طلب عفو و مغفرت کرتا ہے عام طور پر اس دعا کو لکھ کر مردے کے ساتھ رکھ دیتے ہیں.** بعض لوگ میّت کے ماتھے یا کفن پر یا مید بخشش عہدنامہ بھی لکھ دیتے ہیں اور بعض صرف کاغذ پر لکھ کر قبر میں یا طاقچہ بنا کر قبر کے اندر رکھ دیتے ہیں. (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد دہلوی، ۱۰۹). درود شریف کے درمیان آیۃالکرسی کا کچھ حصہ پڑھ گئے تو کبھی دعائے گنج العرش اور عہدنامے کو ملا کر پڑھنا شروع کر دیا. (۱۹۳۷، دنیائے تبسم، ۷۵). [عہد + نامہ (رک)].

ـــ نامَۂ جَدید (ـــ فت م، کس ہ، فت ج، ی مع) امذ.
رک: **عہد جدید معنی نمبر ۲، انجیل.** ایسی کتابوں میں عہدنامۂ قدیم اور خصوصیت کے ساتھ عہدنامۂ جدید کے ترجمے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں. (۱۸۵۶، خطبات گارساں دتاسی، ۲۱۲). عہدنامۂ جدید شروع شروع میں کوئی مقدس سند ہونے کا درجہ نہ رکھتا تھا. (۱۹۷۳، آئینہ تثلیث، ۶۷). [عہد + نامہ (رک) + جدید (رک)].

ـــ نامَۂ قَدیم (ـــ فت م، کس ہ، فت ق، ی مع) امذ.
حضرت عیسیٰؑ سے پہلے کے انبیاء کی کتب و صحائف، توریت. طوفان نوح کے اس قصے کی جو عہدنامۂ قدیم میں درج ہے پوری تصدیق ہوتی ہے. (۱۹۱۲، خیالات عزیز، ۸۵). لوگ عہدنامۂ قدیم کو ابتدائی زمانے میں بھی الہامی کتاب نہیں سمجھتے تھے. (۱۹۷۳، آئینۂ تثلیث، ۶۷). [عہد + نامہ (رک) + قدیم (رک)].

ـــ نَو کس صف (ـــ و لین) امذ.
نیا زمانہ، عصر حاضر، موجودہ تہذیب کا دور.

عہد نو برق ہے، آتش زن ہر خرمن ہے
ایمن اس سے کوئی صحرا نہ کوئی گلشن ہے

(۱۹۲۳، بانگ درا، ۲۲۸).

چالیس سال قبل تھے جو رہبرانہ قوم
بدنام عہد نو میں انہیں مت کرائیے

(۱۹۸۸، جنگ، کراچی، ۵، جنوری (رئیس امروہوی)، ۳). [عہد + نو (رک)].

ـــ واثِق کس صف (ـــ کس ث) امذ.
پختہ وعدہ، مضبوط عہد، پختہ عہد. آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے عہد واثق لیا کہ جب تک دم میں دم ہے اسلام کی حمایت کریں گے. (۱۸۸۳، مقدمہ تحقیق الجہاد، ۱۵). میں نے عہد واثق کیا کہ جمیع منہیات سے محترز رہوں اور اس کے بعد اوامر پر عمل کروں گا. (۱۹۸۵، سید سلیمان ندوی، ۲۲۰). [عہد + واثق (رک)].

ـــ و پَیمان (ـــ و مج، ی لین) امذ.
قول و قرار، قسما قسمی؛ طے شدہ امور و شرائط، شرائط یا کسی قول و اقرار پر پابند رہنے کا پختہ وعدہ.

زن شاہ کوں دے سیں تاں باز ہیں
ہمارا یہی عہد و پیماں ہے بس

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۶۳۰). نیل کی آمد کے لیے کورٹ مذکور الصدر نے اور عہد و پیمان اسی قسم کے ۱۷۸۸ء تک کیے. (۱۸۳۵، مزید الاموال، ۸۰). جب تک عیسیٰ خان زندہ رہا عہد و پیمان برقرار رہا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵: ۳۰۷). میں نے کبھی تم سے شادی کا عہد و پیمان نہیں کیا. (۱۹۸۳، ساتواں چراغ، ۲۲۸). [عہد + و (حرف عطف) + پیمان (رک)].

ـــ و پَیمان ٹُوٹنا محاورہ.
قول و قرار باقی نہ رہنا، وعدہ ختم ہو جانا.

ساقیا! بادہ کشی میں کٹی ساری برسات
عہد و پیمان میرے سب اب کے برس ٹوٹ گئے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۳).

ـــ وَفا کس اضا (ـــ فت و) امذ.
وفاداری کا اقرار، وعدے کا پورا کرنا. منت کے پورا کرنے کو عہد وفا کہتے ہیں. (۱۸۸۱، کشاف اسرار المشائخ، ۱۹۰).

وہ اور عہد وفا، آپ اور بقید وفا!
غرض کہ حضرت احمق نرے گدھے ہیں آپ

(۱۹۳۲، سنگ و خشت، ۶۹).

کہا تھا کس نے کہ عہد وفا کرو اُس سے
جو یوں کیا ہے تو پھر کیوں گلہ کرو اس سے

(۱۹۷۸، جاناں جاناں، ۵۷). [عہد + وفا (رک)].

عُہْدَہ (ضم ع، سک ہ، فت د) امذ.
۱. منصب، مرتبہ، حکومت وغیرہ کے اہم کام انجام دینے کی خدمت. بادشاہاں جو ایک عہدہ کسی کوں دیتے ہیں تو ہزار ہزار جنس سوں اس کی خبر لیتے ہیں. (۱۶۳۵، سب رس، ۲۶۹). حضرت کو بروز قیامت عہدۂ شفاعت اور مقام محمود عنایت ہوگا. (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۱، ۳۲۳). جن قبائل میں عمّال مقرر ہوتے تھے وہی ان کے امام بھی ہوتے تھے بڑے بڑے مقامات میں یہ دونوں عہدے الگ الگ ہوتے تھے. (۱۹۱۳، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۹۵). اب وہ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کی تیاریوں میں مصروف ہے. (۱۹۸۳، جاپانی لوک کتھائیں، ۱۷). **۲. کسی منصب دار وغیرہ کی مخصوص جگہ، درجہ، مقام، منزل.**

خواصیں کھڑی اس کے سب گرد و پیش
جو تھیں اپنے عہدے پر حاضر ہمیش

(۱۷۸۴، سحر البیان، ۸۷).

تاج الملوک جزاوت کے خلوت کدے میں آیا
ترملا اور چلا اپنے عہدے پر آ کر کھڑی ہوئیں
(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۷).
ہے قدرت کھلانے پھول ساقی ہائے مجنوں میں
دیا بیڑی کو عہدہ موجۂ بادِ بہاری کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲). **۳. ذمّہ ، ذمّہ داری ، سپردگی ، تحویل.**

ماں باپ کے جیتے کا مزا لے گئے بیٹا
عہدہ جو تمہارا تھا بہیں دے گئے بیٹا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۳). وہ منتظم کائنات جس نے تو عرض کا اہتمام ایک جوہر کے عہدے میں دیا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۰۳). **۴. وہ ساز و سامانِ ضروریات وغیرہ جو امیروں کے ملازم اپنے ہاتھوں میں لے کر ان کے ہمراہ چلتے یا تخت وغیرہ کے قریب کھڑے ہوتے ہیں ، جیسے: مورچھل ، بلم ، پنکھا ، خاصدان وغیرہ نیز لوازماتِ امارت ، عموماً جمع استعمال کرتے ہیں.** کسی پاس قلمدان ہے، کسی پاس عہدہ رکھنے کا پیروں کا خوانچہ ہے. (۱۸۷۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۰).
آگے کوئی تھی ہاتھ میں عہدا لیے ہوئے
پیچھے کوئی تھی چتر کا سایا کیے ہوئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۰). **۵. بیع نامہ ، حلف نامہ.** کوئی شخص کفیل ہوا عہدہ کا تو یہ کفالت باطل ہے اس لئے کہ عہدہ کے کئی معنی ہیں ، قبالہ قدیم ، عقد حقوق ، عقد ضمان الدرک ، تو معلوم نہیں کون سے معنی مراد ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۷). **۶. (لکھنؤ) وہ چیزیں جو تقریبات میں رشتہ داروں کو دیتے ہیں** (نوراللغات).

ـــــ برآ ہونا محاورہ.
۱. فرض ادا کرنا ، ذمّہ داری سے سبکدوش ہونا.
لکھا اپنے بھائی کو یہ ماجرا
کہ ان سے نہ ہوگے تم عہدہ برا
(۱۷۹۰ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۳). احمد علی خان بہادر اس خدمت پر مامور ہوئے مگر اس عہدے سے عہدہ برآ نہ ہو سکے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۶). کوئی بندہ بشر بھی حق شکر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱). پاکستان کو ناسازگار سماجی اقتصادی اور انتظامی صورتحال سے بھی عہدہ برآ ہونا تھا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۱). **۲. مقابلہ کرنا ، غلبہ حاصل کرنا.** اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اس کی طاقت سے میں کب عہدہ برآ ہو سکوں گا بلکہ اس کے مقابلے میں اپنی ہی سبکی ہے. (۱۸۱۱ ، جار گلشن ، ۷). ہر طرف فوج اس قدر ہو کہ جب وہ رانا سے دوچار ہو تو اس سے عہدہ برآ ہو سکے. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۸).

ـــــ برائی (ـــــ فت ب) امث.
۱. تعمیل ، بجاآوری ، اپنے فرض سے سبکدوش ہونا ، فرض ادا کرنا
رنج و غم و اندوہ کے نرغے میں ہوں یارب
کس کس سے اکیلا میں کروں عہدہ برائی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۳). غزل کے آپ نے جو دور قائم کیے ہیں ... دیکھنا یہ ہے کہ عہدہ برائی کہاں تک ہوتی ہے. (۱۹۰۲ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۳۶). **۲. غلبہ حاصل کرنا.** عیسائیوں نے اسپین کے اکثر حصے دبا لیے تھے ان کے مقابلے میں صرف مذہبی جوش کی قوت سے عہدہ برائی ہو سکتی تھی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۵). [عہدہ + ف : برآ ، برآمدن - باہر نکلنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پانا محاورہ.
منصب حاصل کرنا ، افسری حاصل کرنا ، مرتبہ حاصل کرنا ، درجہ پانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ پر مامُور/مُقرّر کرنا/ہونا محاورہ.
کسی کو نوکر کرنا یا کوئی منصب دینا ، عہدے پر فائز کرنا (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــــ جَلِیل کس صف (ـــــ فت ج ، ی مع) امذ.
نہایت اونچا منصب ، بڑا عہدہ ، بڑا مرتبہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [عہدہ + جلیل (رک)].

ـــــ جَلِیلہ کس صف (ـــــ فت ج ، ی مع ، فت ل) امذ.
بڑا عہدہ ، شاندار عہدہ. ایک قانون کھدوایا کہ تاتار کے عہد دولت میں خواجہ سرا کو عہدۂ جلیلہ کبھی نہ ملے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۱ : ۱۳۲). شکارپور میں شیخ الحدیث کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۳). [عہدہ + جلیل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ دار صف ؛ رک : عہدیدار.
صاحب منصب ، افسر ، ذی مرتبہ ، عالی مرتبت. عہدہ دار کوئی کھڑا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ دار ہی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۶).
نفع خلقِ خدا کو پہنچانا
عہدہ دار کرند تا ہوتا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۸). میں ایک شریف سید اور صوفی شیخ اور عدالت آسمانی کا عہدہ دار ہوں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۲). انگریزی نثر کی خوبصورتی جس میں کلیسا کے بڑے عہدیدار، سیاسی زندگی کے مقرر اور کارلائل شامل ہیں اسی عبرانی انداز کی بدولت ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۳۲). [عہدہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ داری امث.
منصب ، عہدہ ، درجہ.
عہدہ داری چھوڑ کر بھائی اداکاری بھی
ہو گیا قربان سینما ہال پر آفس کا عشق
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۳۹). [عہدہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دینا محاورہ.
کوئی خدمت کسی کے لیے نامزد کرنا ، کوئی منصب دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔ سَنْبھالْنا محاورہ۔
منصب پر فائز ہونا۔ وزارت عظمٰی کا عہدہ سنبھالنے کے دن سے ہی ان کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ ملک میں جمہوریت کو ... مستحکم کر دینا چاہتے ہیں۔ (۱۹۸۸ء ، جنگ ، کراچی ، ۸ فروری ، ۳)۔

۔۔۔ عالِیَہ کس صف (۔۔۔ کس ل ، فت ی) امذ۔
اعلٰی و ارفع منصب ، بلند مرتبہ ، عظیم مرتبہ۔ ان کی غیرمعمولی تعلیمی خدمات اور علم و فضل کی بناء پر یونیورسٹی نے انہیں پروفیسر ایمریطس (Professer Emeritas) کا عہدۂ عالیہ عطا کیا۔ (۱۹۷۸ء ، رسالہ جدید سائنس ، اگست تا دسمبر ، ۴۵)۔
[عہدہ + عالی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

۔۔۔ عَمَل کس اضا (۔۔۔ فت ع ، م) امذ (قدیم)۔
ایسا منصب جس میں کام کرنا پڑے ، عملی منصب۔

یو بادشاہی ہی خدا کا ایک عہدۂ عمل ہے
یو عہدۂ عمل کیا آسان ہے بڑا خلل ہے

(۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۷۰)۔ [عہدہ + عَمَل (رک)]۔

۔۔۔ کَرْنا محاورہ۔ (قدیم)۔
منصب دینا۔ چھ مہینے کا جشن کرتا ہے اور انعام و اکرام ، راگ و ناچ بہت ہوتا ہے اور بادشاہوں کی مہمانی کرتا ہے اور ان سے بہ رعایت عہدہ کرتا ہے۔ (۱۷۷۶ء ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۲۳۰)۔

۔۔۔ ہونا محاورہ۔
عہدہ پانا ، عہدے پر فائز ہونا۔

وہ تھے مولوی جو حسین یا رضا
عدالت کا پھر ان کو عہدہ ہوا

(۱۸۶۸ء ، شکوہ فرنگ (اورئنٹل کالج میگزین ، ۸۱))۔

عَہْدی (فت مع ع ، سک ہ) امذ۔
۱۔ **اکبری دربار کا ایک خاص عہدہ نیز عہدیدار۔** کثرت سے یہ غرض نہیں کہ پہلوان ہو کر بادشاہی عہدی بنیں۔ (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳)۔ ۲۔ **سست ، کاہل ، نکما۔** غرناطہ کے باشندے ... عہدی اور بھدے ہیں بلکہ ان میں مہمان نوازی کا وصف بھی نہیں ہے۔ (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۲۷۳)۔ محنتی آدمی ہمیشہ خوش حال اور فارغ البال رہتا ہے عہدی اور کام چور ہمیشہ ذلیل و خوار۔ (۱۹۰۱ء ، نشاط عمری ، ۲٦۸)۔ [احدی (رک) کا بگاڑ]۔

عُہْدے (ضم ع ، سک ہ) امذ ؛ ج۔
عہدہ (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

۔۔۔ سے باہَر آنا محاورہ۔
کسی کام کی ذمہ داری کو پورا کر کے اس سے سبکدوش ہونا ، کسی فرض سے سبکدوشی حاصل کرنا۔

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں

(۱۸٦۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۸)۔

۔۔۔ سے بَر آنا محاورہ۔
کسی فرض سے سبکدوشی حاصل کرنا ، کسی کام میں کامیابی حاصل کرنا ، کسی بات کا پورا کرنا۔

عہدے سے تیرے ہم سے بر آیا نہ جائے گا
یہ ناز ہے تو ہم سے اُٹھایا نہ جائے گا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۸)۔ اور قلم شکستہ رقم میں کتنی قدرت کہ اس عہدے سے بر آئے۔ (۱۸۱۰ء ، اخوان الصفا ، ۱)۔

۔۔۔ سے گِرا دینا محاورہ۔
منصب سے برطرف کر دینا۔ اگرچہ محمود اپنے عہدے سے گرا دیا گیا ہے تاہم اوس کے رسوخ و اقتدار میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (۱۸۹۳ء ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۷)۔

۔۔۔ سے نِکَلْنا محاورہ۔
عہدہ پورا ہونا۔

شرمندہ ہوں بارش خوں دیکھ کے ہر دم
عہدے سے مرے رونے کے برسات نہ نکلی

(۱۷۹۲ء ، محب دہلوی ، د ، ۳۸۷)۔

سو سو طرح سے کرتا ہوں تقریر میں حسن
عہدے سے حال دل کے نکلتی نہیں زباں

(۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۵۸)۔

عَہْدِیَّت (فت مع ع ، سک ہ ، شد ی مع بفت) امث۔
دور ، زمانہ ؛ مراد : معاہدہ ، عہد و پیمان۔ ہر معاملے پر خواہ سیاسی ، حربی یا تجارتی ہوں اور جن کا تعلق عہدیت کے مشترک مفاد سے تھا۔ (۱۹۲۵ء ، تاریخ یورپ جدید ، ۷۰۳)۔ [عہد + یت ، لاحقۂ اسمیت]۔

عَہْعَہْ (فت مع ع ، سک ہ ، فت مع ع) امث۔
رک : عوعو ، کتے کے بھونکنے کی آواز۔ پھر بڑھ کر کتا ہو گیا اور عہ عہ کی آواز نکالنے لگا۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۰۹)۔
[حکایت الصوت]۔

عِہْن (کس ع ، سک ہ) امث۔
روئی ، رنگین اون (فرہنگ عامرہ ؛ لغات سعیدی)۔ [ع]۔

۔۔۔ مَنْفُوش کس صف (۔۔۔ فت م ، سک ن ، و مع) صف۔
دُھنکی ہوئی روئی یا اون۔

بریم زدہ صدر تا برو دوش
تا مغز عظام عہن منفوش

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۲۳۹)۔ کائنات کے دو عظیم مینڈھے لڑیں گے دونوں عہن منفوش (دھنکے ہوئے اون) کی طرح تار تار ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ (۱۹۳۰ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۵ ، ۹ : ٦)۔ [عہن + ف : منفوش ۔ دھنکی ہوئی چیز]۔

عُہُود (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج۔
بہت سے زمانے ؛ وعدے ؛ معاہدے۔ بادشاہ اپنے نفس کو رعیت کی راحت رسانی و دفع ایذا کا ذمہ دار سمجھے، جملہ مواعید و ضوابط و عہود پر بلا کم و کاست خود بھی پابند ہو کر اونھیں بھی پابند کرے۔ (۱۸۸۵ء ، تہذیب الخصائل ، ۵٦)۔

سر پر عقالِ سلطنت اور دوش پر گلیم
بھولا نہیں وہ عہدِ سلف کے عہود کو
(۱۹۲۷ء ، بہارستان ، ۳۶۶).

واجب ہے مسلمان پہ ایفائے عُہُود
ہے قعرِ سقر قتلِ معاہد کی سزا
(۱۹۶۷ء ، لحنِ صریر ، ۸۷). [عہد (رک) کی جمع].

عِیادَت (کس نیز فت ع ، فت د) امث.
بیمار کے پاس جا کر اس کی مزاج پرسی.

گر قدم رنجہ کرے بہرِ عیادت تو اِدھر
شکر سو جی سے بجا لائیے بیماری کا
(۱۷۹۳ء ، دیوان بیدار ، ۹).

تا چند ترے غم میں یوں زار رہا کیجے
امّید عیادت پر بیمار رہا کیجے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۱۰). آخر ذرا کھڑے کھڑے ایک صاحب کی عیادت کے لئے چلے گئے . (۱۹۲۳ء ، مذاکرات نیاز ، ۱۶۸) . اس نے شاید اپنی عیادت کا صلہ یہ دیا کہ پھر میرا آشرم نہ چھوڑا. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۵۶). [ع].

---- کَرْنا ف م.
مریض کی حالت پوچھنا ، بیمار پرسی کرنا ، بیمار کو پوچھنا ، مزاج پرسی کرنا.

ایک دن اس نے بھی کی آ کے عیادت میری
وقتِ رخصت کے کہا دیکھ کے حالت میری
(۱۷۹۳ء ، بیدار ، ۵ ، ۱۲۹).

نکل جائے کی فرطِ لذّت سے جاں
نہ کر اس ادا سے عیادت مری
(۱۸۸۳ء ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۱۱) . خواجہ حسن نظامی ایک صاحب کو ساتھ لیے میری عیادت کرنے آئے. (۱۹۸۶ء ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲).

---- کو آنا ف م.
بیمار کی مزاج پرسی کو آنا ، مریض کو دیکھنے آنا.

کیا تھا گر مریضِ عشق مجھکو
عیادت کو کبھی آیا تو ہوتا
(۱۸۳۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳). حضرت سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں مکہ گیا اور وہاں جا کر ایسا سخت بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ وصیت کی تیاری کی آپ عیادت کو تشریف لائے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۸۵).

عِیاذاً بِاللہ (کس ع ، تن ذ بفت ، کس ب ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) عربی فقرہ.
خدا کی پناہ ، معاذاللہ.

جی ہی اچھا نہ رہا پھر تو عیاذاً باللہ
فائدہ کیا جو شناسائے اراکین ہوئے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۶۳).

کس قدر ہرزہ سرا ہوں کہ عیاذاً باللہ
یک قلم خارجِ آدابِ وقار و تمکین
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۴). انجن نے سور قیامت پھونکا ... وہ شور ، وہ چیخ پکار وہ تڑاق پڑاق ، غرّائے دھماکے ، گھماکے کہ عیاذاً باللہ. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳). کل رات درد سینہ کا اتنا شدید دورہ پڑا کہ عیاذاً باللہ . (۱۹۵۳ء ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۳۶).

عِیار (کس نیز فت ع) امذ.
۱. (الف) کسوٹی ، سونا کسنے کی پتھر کی بٹی.

جو یہاں پیروِ سرّافرِ خرد ہیں موزوں
خطِ جاناں کو وہ کہتے ہیں عیارِ عارض
(۱۸۹۱ء ، سراپاسخن ، ۱۲۸). عورتوں کی بولی ... طلائے خالص ہے جس میں عیار کو بار نہیں. (۱۹۲۱ء ، لغات اشرف ، ۲). **(ب) سونا چاندی تولنے کا کانٹا ؛ (مجازاً) پیمانہ ، جانچنے کا آلہ یا اصول و معیار.**

ہے طلائی ہنر کاسد و کامل کا عیار
قدردانِ شعرا نکتہ شناسِ ہر فن
(۱۸۵۸ء ، سحر (نواب علی)، قصائد سحر ، ۶۳) . **۲. حقیقت ، حالت ، کیفیت ، کھرا کھوٹا پن.**

سکّۂ شہ کا ہوا ہے روشناس
اب عیار آبروئے زر کھلا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۰) . **۳. حیثیت ، قدر ، مرتبہ.** یہ طلا کم عیار ہوتا ہے آٹھ نو روپیہ تولہ بکتا ہے . (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۸۳).

کہ خود وہی ہے زمان و مکاں کا پیمانہ
عیار عالمِ اعیان و فکرت و رُؤیا
(۱۹۶۲ء ، برگ خزاں ، ۵۶). **۴. وزن ، تول.** اکثر مختلف قیمتوں اور عیار کے سکے رائج تھے. (۱۹۱۲ء ، خیالات عزیز ، ۶۹). اس کمی کو پورا کرنے کے لیے سکے کے اصلی عیار و قیمت کو کم کرنا پڑا. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۵۱۵). [ع].

عَیّار (فت ع ، شد ی) صف ؛ امذ.
۱. چالاک ، ہوشیار ، تیز و طرار.

وہی رات کا چور عیّار تھا
جو اس کے ہنر تھے تنہا کار تھا
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۶۸۳).

ترے تسخیر کرنے میں سری جن
کبھو ناداں کبھو عیّار ہیں ہم
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۲۷).

سادے جتنے نظر آتے ہیں دیکھو تو عیّار ہیں سب
زرد و زار و زبوں جو ہم ہیں چاہت کے بیمار ہیں سب
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۵۷).

نقل کو اصل کیا سچ ہے ترا کیا کہنا
تو ہے عیّار بڑا ہم ہوئے قائل بخدا
(۱۸۶۵ء ، ناظم ، واسوخت (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۳۷)). عیار موجد نے

یہ کمال دکھایا کہ اپنی اختراع کے ساتھ سلطان کی ادا شناسی اور مزاج دانی کو بھی نباہ دیا۔ (۱۹۳۹، شیرانی، مقالات، ۲۱)۔ بخشی صاحب کی عیّار اور زمانہ ساز نگاہوں نے پرانے زخموں کو کریدنا شروع کر دیا۔ (۱۹۸۲، آتش چنار، ۸۶۶)۔
۲. **جاسوس، بعض داستانوں کا اہم کردار، سراغ رساں۔**

قلعہ میں عیّار ہو بیٹھا نظر
جا کیا ہمت کی مجلس میں گزر

(۱۷۸۲، میر حاتم، مثنوی حسن و دل، ۳)۔ امیر حمزہ بیٹے خواجہ عبدالمطلب سردار خانۂ کعبہ کے ہیں اور عمرو ان کا عیار ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۲)۔ عیّاروں کی وہ وہ عیّاریاں دماغ سے اتار کر بیان کرتا تھا کہ مزا آ جاتا تھا۔ (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۵ : ۱۷۹)۔ پرانی داستانوں میں ایک سکہ بند کردار عیّار کا بھی ہوتا تھا۔ (۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۲۸)۔
۳. **فریبی، مکار، دھوکے باز۔**

سو خاطر منے خوب لیا یا تمام
وو عیّار مایا سو پایا تمام

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۵۹)۔

جلتا ہوں دریں تن اب طاقت نہیں ہے مجھ میں
سب مری مصیبت عیّار سیں کہو جا

(۱۷۰۷، ولی، کد، ۸)۔

وصل کی امید میں آخر ہوا اپنا وصال
کیا فریب آمیز تھا وعدہ مرے عیّار کا

(۱۸۸۶، دیوان سخن، ۵۲)۔ انسان لکھ پڑھ کر عیّار، خود غرض نفسانی خواہشوں سے مغلوب اور خودداری اور عزت نفس سے کورا رہ جائے گا۔ (۱۹۳۵، مقالات شروانی، ۲۵۷)۔

شاطر مغرب بہت عیّار ہے اے وبث نام!
آ نہ جانا تو کہیں اس حیلہ گر کی چال میں

(۱۹۸۲، ط ظ، ۱۱)۔ ۴. **ٹھگ، چور۔** اوس مرد نے اس ٹھگ کو مسافر جان کر شیریں زبانی سے سوال کیا ... عیّار یہ خوشخوئی ... کی باتیں سن کر اوس کے ساتھ ہو لیا۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۹۲)۔ دن رات میں شام کے وقت سے بڑھ کر کوئی وقت ہجوم کا نہیں عیّار لوگ ایسے وقت کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۲۰۹)۔ [ع]۔

ـــ باشی امذ۔
جاسوسوں کا سردار، محکمہ سراغرسانی کا افسر۔ ابھی صبر کر دو چار روز کے بعد اس شہریار کا عیّارباشی اس طرف آئے گا۔ (۱۸۹۰، بوستان خیال، ۶ : ۲۹۵)۔ [عیار + باشی (رک)]۔

ـــ بچّی (ـــ فت ب، شد چ) امث۔
عیار معنی نمبر ۲، جس کے زنانے کردار کے لئے مستعمل ہے۔ پانچوں عیّار بچیاں نوجیاں بنو بہلی میں سوار ہو کے چلو۔ (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۹۹۲)۔ [عیار + بچی (رک)]۔

ـــ پیشَہ (ـــ ی مج، فت ش) صف۔
ٹھگ، چالاکی اور فریب سے لوٹنے والا۔ ایک عیّار پیشہ تھا جوانمرد اور جوانمردی میں مشہور اور نیشا پور کے تمامی عیّار اسکے زیر حکم تھے۔ (م۱۹۲۳، تذکرۃ الاولیاء، ۱۱۳)۔ [عیار + پیشہ (رک)]۔

ـــ خلافی نَفْسِیات کس اضا (ـــ کس ع، فت ن، سک ف، کس س) امث۔
(نفسیات) نفسیات کی وہ قسم جس میں بالغ آدمی کے ذہنی معیار سے ہٹ جانے کو موضوع بنایا جاتا ہے۔ اسے سماجی نفسیات اور عیّار خلافی نفسیات کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔ (۱۹۶۹، طبی سماجی بہبود، ۵۰)۔ [عیار + خلاف (رک) + ی، لاحقۂ نسبت + نفسیات (رک)]۔

ـــ دانِش کس اضا (ـــ کس ن) امذ۔
ذہانت کا معیار، عقل کی کسوٹی۔

جوہری دُر معنی و عیّار دانش
ناقدِ نقدِ ہنر مُشْرِفی سیمِ سخن

(۱۸۵۸، سحر (نواب علی خان)، بیاضِ سحر، ۶۵)۔

ہے حُسنِ معاشرت عیّارِ دانش
اے صاحبو!، لا تنابزُوا بالاَلقاب

(۱۹۶۷، لحن صریر، ۲۰۰)۔ [عیار + دانش (رک)]۔

عیّارا (فت ع، شد ی) صف۔
عیار، چالاک، تیز طرار، مکّار۔

لے گیا نقد دل کوں ناجی کے
وہ زری بوم پوش عیّارا

(۱۷۳۱، شاکر ناجی، د، ۹)۔

راہ حدیث جو لگ بھی نکلی کون سکھائے ہم کو پھر
رونے سخن پر کس کو دے وہ شوخ بڑا عیارا ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۷)۔ [ع : عیار + ا، لاحقۂ تکبیر]۔

عیّارانَہ (فت ع، شد ی، فت ن) صف؛ م ف۔
عیار کی طرح کا۔ اس بیان کو جو اڈر سکریٹری نے کیا بجائے سچ ہونے کے محض ایک عیّارانہ چالبازی سمجھنا چاہیے۔ (۱۸۹۳، بست سالہ عہد حکومت، ۱۰۳)۔ تدبیر خواہ وہ کسی قدر ہی عیّارانہ کیوں نہ ہو، ہندی مسلمانوں کو اپنی ثقافتی وحدت سے غافل نہیں کر سکتی۔ (۱۹۳۷، مکاتیب اقبال، ۲ : ۱۱)۔ نوکرشاہی کن کن عیّارانہ طریقوں سے وقت کے حکمران پر اپنا اعتبار جما کر اس سے غلط کام کراتی تھی۔ (۱۹۸۲، روداد چمن، ۱۳۰)۔ [عیار + انہ، لاحقۂ نسبت و تمیز]۔

عیّارگی (فت ع، شد ی، سک نیز فت ر) امث۔
چالاکی، عیاری، مکاری۔

ولے رانے کوں کچھ نہ تھا فام ہو
کہ عیّارگی سوں کیا کام وو

(۱۶۳۹، طوطی نامہ، غواصی، ۲۳۵)۔ گوسپند اس کی تعریف کرنے سے بہت سا مشتاق ہوا اور اس کی عیّارگی سے اندیشہ نہ کیا۔ (۱۸۰۱، ہفت گلشن، ۳۳)۔

عیّارگی سے پہلے اپنے تئیں چھپا کر
چاہا کہ میں بھی نکلوں ان میں سے چھٹ چھٹا کر

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲۲۰ : ۵۳)۔ [عیّار + گی، لاحقۂ کیفیت]۔

عیّارہ (فت ع ، شد ی ، فت ر) صف ، امث.
چالاک ، ہوشیار ، مکّارہ.

اپنا قصہ کیا سناؤں اس کو عیّارہ ہے وہ
جب سر مطلب پہ آؤں گا تو پھر سو جائے گا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۰۱). جوگن تو ایک عیّارہ تھی ، گلوری نہ چھوئی. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۱۰۳).

مانگتا ہے پھر کسی کا عشوۂ عیّارہ دل
ذوقِ خواری لا کہیں سے ڈھونڈھ کر دوبارہ دل

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۶۳).

تم رنگ سے بھلے ہو ہم سنگ سے بھلے ہیں
بہلانے ہے دونوں کو اک فطرتِ عیّارہ

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۳). [عیّار + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عیّاری (فت ع ، شد ی) امث.
چالاکی ، مکّاری ، فریب.

او یک چور عیّار ہے از عرب
جو عیّاری اس نے نہیں ہے عجب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۱).

چلایا موٹھ شمشیرِ نگہ کی
وہ جادوگر ہیں کیا عیّاریاں ہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۴۷).

ترا ابراہم اس کی سادگی پر میر میں مانا
بھلا ایسا جو ناداں ہو وہ عیّاری کو کیا جانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۰). بنو نضیر نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی قسم کی عیّاری کا ارادہ کیا تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۷۷). اس میں بہادری اور سختی بھرتی سے زیادہ خاموشی ، عیّاری اور شاطر پن سے کام کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۱۱). [عیّار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عیّاش (فت ع ، شد ی) صف.
نفس پرستی اور عیش و عشرت میں زندگی گزارنے والا ، بدکار ، نفس پرست ، اوباش.

محبت کچھ نہیں دل میں مگر الفت زبانی ہے
یہ اوس عیّاش کی درپردہ ہم پر ظلم رانی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۹). ہمارے علاقے کے ایک رئیس ... بہت ہی نامی عیّاش تھے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۵۹). سفید فام عیّاش اپنی اپنی میزوں سے اٹھ کر کاؤنٹر کے قریب آ گئے. (۱۹۷۶ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۰۳). [ع].

عیّاشانہ (فت ع ، شد ی ، فت ن) صف ، م ف.
عیّاشی کا ، عیّاشی سے متعلق ، عیّاشوں کی طرح. داغ کی شاعری کے لئے سب سے موزوں لقب عیّاشانہ شاعری ہے. (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۲۶). ان سادات نے دہلی کے "مینابازار" کی عیّاشانہ طرزِ زندگی سے بیزار ہوکر شہر سے باہر رہنے کو ترجیح دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۸). [عیّاش + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

عیّاشی (فت ع ، شد ی) امث.
تماش بینی ، عیش پرستی ، اوباشی.

منزلِ دنیا کو اے یارو نہ سمجھو عیش گہ
یہ مقامِ رنج و غم ہے یاں نہ عیّاشی کرو

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۸). خوب عیّاشیاں کیں اور فضول خرچی میں سارا روپیہ برباد کر دیا. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۳). انہیں ۱۹۵۳ء کے شب خون کے بعد غارت گری اور عیّاشی کا ... چسکا لگ گیا ہے. (۱۹۸۱ ، آتش چنار ، ۹۶۰). [عیّاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کا اڈّہ امذ.
فاحشہ اور بدکار عورتوں کی بدکاری کی مقررہ جگہ ، چکلا. اسی عدالت نے گلبرگ کے علاقے میں عیّاشی کا اڈّہ چلانے ... کی ضمانت مسترد کر دی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ جولائی ، ۹).

عِیافَہ (کس ع ، فت ف) امذ.
پرندوں کے اڑنے سے شگون لینے کا طریقہ ، جانوروں کے نقشِ قدم سے ان کا کھوج لگانا ، عرب کا ایک فن جس میں جانوروں کے اڑنے اور چلنے پھرنے سے انسان کے مخفی حالات کا پتہ چلایا جا سکتا تھا ، پرندوں سے فال لینے کا فن. آپ اپنے قبیلہ کا کوئی آدمی ہمارے ساتھ بھیج دیں جو اپنے فنِ عیافہ کے ذریعے گم شدہ ناقہ کا پتہ لگا دے. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۱۲۸). [ع].

عِیال (کس نیز فت ع) امذ.
۱. اہلِ خانہ ، بیوی بچے ، کنبہ جس کا کوئی شخص کفیل ہو.

ملک ، مال ، فرزند ، چھوڑوں عیال
ہو جوگی پھروں اس دوانے دبال

(۱۶۳۸ ، چندربدن و مہیار ، ۱۰۳).

نہایت وہ رکھتا تھا مال و منال
بہت اس کے بستے تھے آل و عیال

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۲). اب وقت اور ہے فکر اپنے تن و شکم اور عیال ہی کی سخت دشوار ہے. (۱۸۳۶ ، جواہر المواعظ ، ۲۱). حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نیزہ بازی اور تیر اندازی کے کھیلوں کا خود بھی تماشہ دیکھتے تھے اور اپنے عیال کو بھی دکھاتے تھے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۸۱).

محمد علی بھی ہے رکھتا عیال
ہر اک عقل والا کرے یہ خیال

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳۲ : ۳). **۲. انحصار کرنے والے.** سب لوگ فقہ میں عیال ہیں ابوحنیفہ کے. (۱۸۹۶ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۲۵). تقریباً فرقۂ امامیہ کے تمام مجتہدینِ عظام اس علم شریف میں ان کے عیال ہیں. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۱۹). **۳. بندہ ، مخلوق.** بہلول نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کے کہا تو اور میں دونوں خدا کے عیال (بندے) ہیں محال ہے کہ وہ تجھے تو یاد رکھے اور مجھے بھول جائے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۹). [ع].

ـــ(و) اَطْفال (ـــ(و مج) ، فت ا ، سک ط) امذ.
خاندان ، بیوی بچے.

سوا اس گھر کے تھا اس کا جدا گھر
عیال اطفال رہتے تھے وہاں پر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، شایاں ، ۲ : ۵۶۹). پرسوں وہ بھی مع تمام عیال و اطفال کے بھیونڈ روانہ ہو گئے. (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۰۳). [عیال + و (حرفِ عطف) + اطفال (طفل (رک) کی جمع].

ـــ دار صف ؛ ـــ عیالدار.
بیوی بچوں والا ، جس کے ذمے کنبے کی کفالت ہو. حضور والا ... محتاجوں کے حاجت روا ہیں ، فدوی عیال دار ہے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۱۱). میں عیال دار آدمی ہوں ، آپ کی طرح اکیلا نہیں ہوں مجھ کو روٹی کپڑا درکار ہے. (۱۹۱۶ ، میلادنامہ ، ۸). آپ کنوارے ہوں یا زوجہ یافتہ ، عیالدار ہوں یا فارغ البال زندگی بھر کھیل کی صورت نہ دیکھی ہو لیکن ان دلائل کی رُو سے آپ بھی عظیم اسپورٹس مین ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۰۳). [عیال + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ داری امث ؛ ـــ عیالداری.
خاندان کی کفالت ، خانہ داری ، گھریلو انتظام کی ذمہ داری. چند روز بہ لحاظِ حالات عیال داری کے تم نے نوکری کر لی اور اسقدر روپیہ تمہارے پاس ہو گیا ہے کہ ضرورتِ عیال داری سے فارغ ہو جاؤ گے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسید ، ۳۰۵). گھر میں حسین بیوی ، دو پیارے پیارے بچے ، اپنے جلسوں میں بے لوث مشہور نہ شباب کی مستی تھی ، نہ مزاج کا چھچھوراپن ، عیالداری کی زنجیر میں جکڑا ہوا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳۵). [عیال دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داری میں پھنسنا محاورہ.
دنیاداری کے جھگڑوں میں پڑنا؛ خانہ داری کے جھگڑے بکھیڑے میں مبتلا ہونا ؛ بال بچوں میں گرفتار ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

ـــ کثیر کس صف (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.
بڑا کنبہ ، زیادہ بچے. انہی دنوں عوام کو اپنا کنبہ محدود رکھنے کے ذرائع اختیار کرنے کی ترغیب بھی دی تا کہ انہیں عیالِ کثیر کی علت اور ملک کو آبادی کے دھماکے کی مصیبت کا شکار نہ ہونا پڑے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۰۱). [عیال + کثیر (رک)].

عیاں (کس نیز فت ع) صف.
آنکھ سے دیکھنا ؛ (مجازاً) ظاہر ، کھلا ہوا ، آشکارا.

سو دل کا بات کہیا تیں کدھیں کسوں تا کس
نہیں ہے کہنے کی حاجت عیاں ہے ان کوں راز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۳).

ہوا ہے صبح کی مانند آفتابِ ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیائے قدح

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳).

چندر بے ولر ہے اس بدر آگے
صفا اس مکھ کی ہر اک پر عیاں ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲).

کہا ، لے ، دیکھ لے جو دیکھنا ہے اب مجھے اس جا
عیاں ہیں اس گھڑی کرنے ترے یہ بھید پنہانی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۳).

وہ دل جو ہے آئینۂ اسرار پنہان و عیاں
وہ دل جو ہے گنجینۂ رازِ وجودِ دو جہاں

(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳). یہ چیز بھی عیاں ہے کہ اگر کوئی دوسرے انداز کا شاعر ہو تو اس لیے اسلوب بھی اسی انداز کا لانا ہو گا. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۷۰). [ع].

ـــ را چہ بیاں کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) جو بات ظاہر ہے کہنے سننے کی محتاج نہیں ، جس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو.

بچشمِ عبرت سے نظر کیجو اولی الابصار رو
راست کہتا ہوں نہیں جھوٹ عیاں را چہ بیاں

(۱۷۵۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۱۵۳). بزرجمہر نے کہا ، عیاں را چہ بیاں لوگ بندہ کے ساتھ آویں. (۱۸۰۱ ، داستان امیرحمزہ ، ۱۲).

کون ہے اس کی مصیبت پہ جو ہو گریہ کُناں
بیکسی حُر کی تو ظاہر ہے عیاں را چہ بیاں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۳۵).

مجھ سے پوچھو نہ مرا حال عیاں را چہ بیاں
دیکھ لو تم مرے غمخوار کی حالت کیا ہے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۵۱).

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
آشکارا کرنا ، ظاہر کرنا. یوں فرمائے کہ انسان کے وجود ... میں کچھ عشق کا بیان کرنا اپنا تاوں عیاں کرنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

اے گریہ بتا میں اب کروں کیا
حالت مری سب پہ تیں عیاں کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۳). تیسرے شیخ نے یوں بیان کیا ، حالِ نہاں کو اپنی زبانی عیاں کیا. (۱۹۰۲ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲).

ـــ ہونا محاورہ.
آشکار ہونا ، ظاہر ہونا.

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورتِ ناز و معنیٔ تمکیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۴).

وہ شفق جو کہ صُبح کو ہووے عیاں
سو وہ کھاتی ہے اس کی حنا کی قسم

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۷).

ترا نور جب سے ہوا عیاں ، ہوا آشکار جو تھا نہاں
چمک اٹھے دشت و جبال و در متشعشعاً متزلزلہ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۹).

میرا غم آپ کی صورت سے عیاں ہوتا ہے
عرضِ غم کرنا بھی اب بارگراں ہوتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۵۵).

عِیاناً (کسر نیز فت ع ، تن ن بفت) م ف.
آنکھ سے ، مرئی طور پر ، چشم دید. خدا تعالیٰ بذریعہ فرشتہ ان پر مغیبات ظاہر فرماتا ہے اور یوں بھی ان کو عیاناً دکھلا دیتا ہے. (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۳۲). نبی بھی آئے ہیں تو اس طرح نہیں کہ ان کے اوپر عیاناً وحی اترتی دکھائی دے (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۳۶۳). [عیان + اً ، لاحقۂ تمیز].

عِیانی (کسر نیز فت ع) صف.
چشم دید ، آنکھوں دیکھا ، ظاہری. یقینی ہور (اور) مشاہدہ ہور (اور) عیانی. (۱۵۹۱ ، رسالہ محمود خوش دہان ، ۳۰). ذات معیّن کے واسطے خلوت کا وقت ہے اور اگر دن کو ہوتی تو ایمان عیانی ہو جاتا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۹۵). حقیقی براہین اور حسی اور عیانی دلائل سے ثابت ہو چکے ہیں. (۱۹۰۴ ، المدینۃ والاسلام ، ۳۱). [عیان + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَیب (ی لین) امذ.
برائی ، نقص ، کمی ، خرابی.

سو ہے منجلی عیب ہور ریب تے
علم غیب پایا جنے غیب تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴).

عیاں شکل ہے دیکھنا غیب کوں
ہنر ہے سمجھنا ہنر عیب کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۶). جو اوروں کی بات کا عیب ہنر دیکھ کر آپ بات کہیں تو بادشاہ پسند کرے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۸).

سب جانتے ہیں رشد مرا یوں تو پر اے میر
شاید یہی اک عیب ہے مانع کہ ہنر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۴). عرب میں اس قدر جہالت پائی جاتی تھی کہ شرفا میں لکھنا پڑھنا عیب خیال کیا جاتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۵). صرف ایک سگریٹ کا عیب تھا. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۳۵۶). [ع].

---اُچھالْنا محاورہ.
برائی کو شہرت دینے کے لیے عیب بیان کرنا (نوراللغات).

---بِیں (---ی مع) صف.
برائی پر نظر رکھنے والا ، جو صرف برائی دیکھے ، خوبی کو نظرانداز کرے.

دیکھے جو میرے عیب عدو لے تو کیا اسیر
مشہور آپ خلق میں وہ عیب بیں ہوا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۶۲).

کہیں تو ذکر دین ہے کہیں ہے فکر کسر
خدا بچائے زمانے کے عیب بینوں سے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۶). [عیب + ف : بین ، دیدن = دیکھنا ، دکھائی دینا].

---بِینی (---ی مع) امث.
برائی تلاش کرنا ، صرف برائی پر نظر رکھنا ، عیب جوئی. بڑے آدمیوں میں شادی ہوتی تو چال ڈھال ، بات چیت کھانے پینے ، اٹھنے بیٹھنے میں عیب بینی کرینگے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸). تنقید کے متعلق بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ اس کا مقصد محض عیب بینی ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۷). [عیب بیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَھری (---فت بھ) صف مث.
برائی سے پُر.

تو تو اوگنی نہیں جانے گی میرے عیبوں میں
اری میں عیب بھری ہوں تو بھلا تجھ کو کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۸). [عیب + بھری (بھرنا (رک) سے)].

---پَکَڑْنا محاورہ.
برائی نکالنا ، خردہ گیری کرنا.

چھپے چوروں کو بھانپتے ہیں آپ
عیب ہر ایک کے پکڑتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۶).

---پوش (---و مج). (الف) صف.
گناہوں اور برائیوں پر پردہ ڈالنے والا ، پردہ پوشی کرنے والا. آدمی خطا بخشتا ، آدمی عیب پوش اچھتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). (ب) امذ . **اوپر کی عمدہ پوشاک** (فرہنگ آصفیہ). [عیب + ف : پوش ، پوشیدن = چھپنا].

---پوشی (---و مج) امث.
پردہ پوشی ، برائی چھپانا ، لوگوں کا عیب چھپانا. عیب پوشی خدا کی صفت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷).

ہر ہم سے جو پوچھیے تو دونوں سے نثار
بہتر ہے یہی کہ عیب پوشی کیجے

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا (نثار) ، شوق ، ۴۴۴).

پڑے جو عکس تری شان عیب پوشی کا
دکھائے جوہر آئینہ شان ستّاری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲). کم قیمت بندوقوں کے نقش و نگار کی غرض اکثر عیب پوشی ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، تفنگ یا فرہنگ ، ۷۶). شریف طبائع کا خاصہ عیب پوشی اور خطا بخشی ہوتا ہے. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۷۲). [عیب پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تُھپ جانا محاورہ.
گناہ یا جرم میں ملوث قرار دیا جانا ، جھوٹا الزام لگنا (نوراللغات).

---تھوپْنا محاورہ.
(عو) **کسی کے سر جھوٹا الزام لگانا** (نوراللغات).

---جانْنا محاورہ.
کسی بات کو برا سمجھنا. لوگ بیٹوں کے ان پڑھ رکھنے کو عیب جاننے لگیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۴).

---جُو (---و مع) صف.
برائی نکالنے والا ، برائی ڈھونڈنے والا.

ہے وہ صورت پرست بھی دیکھو
فقط آئینہ عیب جُو ہی نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۶). عیب جُو تو غضب ہی ڈھاتا ہے کہ خدا کی ذات مجمع صفات ہے،یہ کم بخت اس میں بھی عیب ڈھونڈتا ہے۔ (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کاناباتی ، ۳۱).

جب عیب کسی کا ڈھونڈ کر لاتی ہے
تسکیں نگہِ عیب جُو پاتی ہے

(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۲۳۹). [عیب + ف : جُو ، جُستن ـ ڈھونڈنا ، تلاش کرنا].

---جُوئی (---و مع) امث.
نکتہ چینی ، برائی نکالنا ، نقص تلاش کرنا. ناحق کی عیب جوئی خلقِ انسانیت سے بعید ہے.(۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹).نکتہ چینی اور عیب جوئی تو سخت نقصان ہے کہ نکتہ چیں خوبیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ (۱۹۲۸، باقر علی، کانا باتی، ۳۱). تفحص میں بھی کریدنے کا جزو شامل ہے اور اس کے ساتھ ہی عیب جوئی اور راز جوئی بھی ہے۔ (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۲۸). [عیب جو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُننا محاورہ.
برائی بیان کرنا ، نقص تلاش کرنا ، خرابی ڈھونڈنا، برائی نکالنا.

کسی کا نہیں عیب چننا توں ہرگز
بڑا تجھ میں ہے یو ہنر شاہ راجو

(۱۶۷۰ ، طبعی (اردو شہ پارے ، ۱۱۵)). دن رات ایک ایک کے عیب چنتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۰).

---چیں (---ی مع) صف.
برائی ڈھونڈنے والا ، خرابی پر نظر رکھنے والا ، برائی نکالنے والا ، نقائص و عیوب پر نظر رکھنے والا.

فارسی ہندی سوں ہں تجہ کام کیا
عیب چیں ہو کس پو دھرنا نام کیا

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۲۵). خردہ گیر و عیب چیں انگریز اس سوال کا جواب اپنے ملک کے برخلاف دیتے میں یہ کہتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۶). [عیب + ف : چیں ، چیدن ـ چننا].

---چینی (---ی مع) امث.
عیب جُوئی ، برائی تلاش کرنا.

ہرگنا یو سن کر یے واجب نہیں
مری عیب چینی مناسب نہیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰) . ایک دوسرے کی عیب چینی نہ کیا کرو ، کیونکہ کوئی اپنی عیب چینی نہیں کیا کرتا. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (حاشیہ) ، ۳۷). یہ نہیں کہ پیچھے عیب چینی کریں اور سامنے محبت آفرینی۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۴۷). ہم سے اپنے باپ دادا کی برائی اور اپنی عقلوں کی توہین اور اپنے معبودوں کی عیب چینی برداشت نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۵۲۲). [عیب چیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُھپانا ف م.
برائی کی پردہ پوشی کرنا ، برائی کو پوشیدہ رکھنا.

خدا اسے رحمت سو دایم کرے
جو کچھ عیب کسکا چھپا دل دھرے

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۹). خدمتِ خلق کے موقعے اور طریقے ... کسی کی مصیبت کے وقت بسبیلِ مناسب مدد کرنا ، خطا معاف کرنا ، عیب چھپانا ، خیر خواہی ، مُردے کے لیے دعا کرنا. (۱۹۹۳، طلیعہ ، ۷۶).

---چَھٹنا محاورہ.
بہتان بندھنا ، الزام لگنا.

وہ اک ہم ہیں ہمیں ان خوبیوں پر عیب چھٹتے ہیں
وہ اک تم ہو تمہارے عیب جوہر ہوتے جاتے ہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۸۰).

---خود ہَر کَسے نَمی بِینَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) اپنا عیب کسی کو معلوم نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دار صف.
جس میں کوئی برائی یا نقص ہو ، برائی یا نقص رکھنے والا. دنبہ چھ مہینے سے کم نہ ہو اور کچھ عیب دار بھی نہ ہو۔ (۱۸۳۶ ، جواہرالمواعظ ، ۹۰). گھوڑے بھی کام نہ ہونے کی وجہ سے عیب دار ہو گئے تھے۔ (۱۹۰۳ ، راج دلاری ، ۱۰۱). عیب دار لباس وہ ہے کہ اس سے افلاس یا ترکِ دنیا کا اظہار ہو۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۰). [عیب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دیکْھنا محاورہ.
برائی تلاش کرنا ، نکتہ چینی کرنا.

دیکھے جو میرے عیب عدو نے تو کیا اسیر
مشہور آپ خلق میں وہ عیب ہیں ہوا

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۹۲).

---دَھرْنا محاورہ.
الزام لگانا ، برائی میں ملوث ہونا. خدا کا یاد ہوا پچھانت اس بزرگ باج کچھ عیب دھرنے میں تو وہاتا سماسک ہے۔ (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۸).

---دھونا محاورہ.
برائی دور کرنا ، برائی کو ختم کرنا.

جسم کا میل جو دریا میں چھڑایا تو کیا
عیب اپنے نہیں دھو سکتے ہیں دھونے والے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۵۵).

---ڈھانْپنا محاورہ.
برائی چھپانا ، عیب یا کمزوری پر پردہ ڈالنا.

حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامنِ حضرتِ شبیر نے ڈھانپے میرے عیب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷).

ـــ ڈھانکنا محاورہ.
رک : عیب ڈھانپنا.

فلک پردہ بنا اہلِ زمیں کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمنِ جاں نے کسی کا عیب کب ڈھانکا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶). اپنا عیب ڈھانکنے وہ (سودابہ) بادشاہ سے الٹی فریاد کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، خیال ، داستان عجم ، ۱۱۵).

ـــ ڈھک جانا محاورہ.

عیب چھپ جانا ، پردہ پوشی ہو جانا.

سونپا زمیں کو مجھ کو مرے پردہ پوش نے
پیوندِ خاک ہو گیا میں ، عیب ڈھک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹).

رسوائے عشق کے لیے ہے ننگ زندگی
پیوندِ خاک میں جو ہوا عیب ڈھک گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۸).

ـــ رکھنا محاورہ.
عیب تھوپنا ، الزام لگانا ، عیب دھرنا ، عیب لگانا ، الزام تراشنا ، بہتان باندھنا.

نظر نیں عشق کے مشتاق تجھ تو عیب رکھ دیکھے
کہنا نیڑا انگن کوں ناچنے کا نا ہنر آوے

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء ، ۳۶)).

نہ رکھنا ہو جب عیب جن بول دس
کہ کہتے ہیں عارف کوں یک نکتہ بس

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳).

عیب رکھ مارتے ہیں بحری کوں
عیب نیں سوں ہنر کہاں ہے کو

(۱۷۱۲ ، بحری ، ک ، ۱۸۸).

ـــ سمجھنا ف م. (۱ : ۱۷۸).
عیب جاننا ، معیوب سمجھنا ، برا خیال کرنا.

عاشق سیں کو کہ عیب سمجھتے ہیں دوستی
ہر مل گئے سلام علیکی تو ہے ضرور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰). اب ایسی لڑکیاں مشکل سے نظر آئیں گی اور شاید آئندہ چل کر بالکل ہی نظر نہ آئیں جو بزرگوں کے سامنے تڑک کر بولنا عیب سمجھیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۹).

ـــ سے بری / پاک ہونا محاورہ.
نقص سے پاک ہونا ، عیب سے پاک ہونا ، بے عیب ہونا ، الزام سے بری ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ شرعی اس صف (ـــ کس لین فت ش ، سک ر) امذ.
شرعی عیب ، وہ عیب جو شریعت میں مد نظر ہوں ، گھوڑوں کے پانچ عیوب کو پنج عیب شرعی کہتے ہیں ، گھوڑوں کا عیب.

عیبِ شرعی ترے پانچوں نہیں عالم پہ نہاں
دی ہے اندھیاری تری آنکھوں پہ مقنع ہے کہاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۶). [عیب + شرعی (رک)].

ـــ کار صف.
برائی کرنے والا. عیب کاروں کے پردہ دار حیدر کرار شہسوار کارزار ، ان داتا ، من داتار تجھ پر سلام. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵). [عیب + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ کرنا محاورہ.
بدکردار ہونا ، حرام کاری کرنا ، زنا کرنا.

اگر میں تجے کچھ کہی لے سندھر
دیوانی ہوں اس کا نکو عیب کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱).

دونوں بجے یہ سوت کے بھابھی
جان کے کرتے بار بار ہیں عیب

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۰).

ـــ (بھی) کرنے کو ہنر چاہیے کہاوت.
اگر سلیقے سے برا کام بھی کیا جائے تو وہ ظاہر نہیں ہوتا.

شرط سلیقہ ہے ہر ایک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱). اے ہاں وہ جو کہتے ہیں عیب کرنے کو ہنر چاہئے یہ نہیں کہ دیدے بند کئے اور کنوئیں میں پھاند پڑے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۰۲).

ـــ کوشی (ـــ و مج) امث.
عیب ظاہر کرنا ، عیب جوئی ، عیب ڈھونڈنا. اپنے ناپسندیدہ شخص کی ہنر پوشی و عیب کوشی بلاشبہ انیس کی ترجیح کھلی ہوئی ہے. (۱۹۷۶ ، میر انیس بحیات اور شاعری ، ۱۶۲). [عیب + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کھلنا محاورہ.
عیب ظاہر ہونا ، عیب ہر ایک کو معلوم ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ کھولنا محاورہ.
عیب ظاہر کرنا ، عیب بیان کرنا.

توں ہو بات کسیکوں سو بولوں نکو
کسی پر میرا عیب کھولوں نکو

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۲۲).

مر جاؤ مگر کسی بشر کا اے پردہ درو نہ عیب کھولو

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۸۸). بس رہنے دیجیے کیوں دوسروں کا عیب کھولوں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹).

ـــ گو (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
برائی بیان کرنے والا. جن میں ہجو ، بخیل ، عیب گو ، تباہ رچانے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۵۰۷). [عیب + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
عیب بیان کرنا ، برائی ظاہر کرنا. ایک انگلش شہزادی نے پندرہ سولہ برس قسطنطنیہ میں رہ کر ... کتاب لکھی ہے ... لیکن چونکہ وہ ترکوں کی عیب گوئی میں یورپ کی ہمزبان نہ تھی اسکو اسناد اور اعتماد کا درجہ نہ حاصل ہو سکا. (١٨٩٢ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ٥). [عیب گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیری (---ی مع) امث.
عیب نکالنا ، عیب‌جوئی ، نقص نکالنا. ہمارے مخالفوں کو عیب‌گیری کا بڑا موقع ملا ہے. (١٨٧٣ ، رسائل چراغ علی ، ١ : ٢٢٧). سعدی اور ابن یمین کے عقائد اور قطعات میں جو خوشامد اور بیہودہ مذاق کی جابجا عیب گیری پائی جاتی ہے. (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ٢ : ٥). [عیب + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیری کَرْنا محاورہ.
حرف گیری کرنا ، عیب جوئی کرنا ، نقص نکالنا ، نکتہ چینی کرنا. اور عیب گیری نہ کرو آپس کی اور نہ برے لقب رکھو . (١٨٥٥ ، ضمان الفردوس ، ٢١). آپ نے فرمایا کہ تو اور میرے بیٹے پر عیب گیری کرے. (١٩٢٣ ، تذکرۃ الاولیا ، ٢٢٣).

---لانا محاورہ.
شرارت کرنے لگنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---لَگانا محاورہ.
تہمت دھرنا ، کسی برائی میں ملوث کرنا ، الزام رکھنا ، کسی برائی یا سقم کا سبب قرار دینا. تو جو عیب لگاتا ہے خود وہی کام کیا کرتا ہے. (١٨١٩ ، متیّ کی انجیل مقدس ، ٣٧٩).

نٹ کھٹ اچکا چور دغاباز ، گٹھ کٹا
سو سو طرح کے عیب لگاتی ہے مفلسی
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٠).

دشمنِ اہلِ نظر ہے نگہِ حسن پرست
الفتِ پاک کو بھی عیب لگا دیتی ہے
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ١١).

---لَگْنا محاورہ.
تہمت لگنا ، برائی میں ملوث کیا جانا.

چاند سے مکھ کوں ترے عیب لگا ہے پیارے
کہ تجھے شوق پڑا آ کے چکوروں سیتی
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٦٠).

جب انکو عیب ہی لگتا ہو یاں کے آنے میں
پھر آ کے بیٹھنگے کیے کو وہ ظفر کے پاس
(١٨٥٦ ، کلیات ظفر ، ٣ ; ٥٣) . خدانخواستہ کوئی خاص عیب بھی لگ گیا جیسے نشہ یا جوا وغیرہ تو وہ مجبور سا ہو کر ... ڈبونے کی کوشش کرتا ہے. (١٩٣٥ ، فغانِ قاری ، ٢١).

---ناک صف ؛ ← عیبناک.
برائیوں سے بھرا ہوا ، خرابیوں سے پُر. یہ تمام عقیدہ عیبناک ہو جاتا ہے . (١٩٣١ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ٣٢٨). آپ دست بریدہ ہو کر زندہ رہیں گے اور اس طرح اپنی اولاد کو عیب ناک کر دیں گے. (١٩٦٥ ، خلافتِ بنوامیہ ، ١ : ٨٢). [عیب + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نِکالْنا محاورہ.
برائی ظاہر کرنا ، نکتہ چینی کرنا . کسی طرزِ معاشرت پر عیب نکالنا ... میں پسند نہیں کرتا. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٨٢).

---وصَواب (---و مج ، فت ص) امذ.
خرابی اور خوبی ، اچھائی برائی.

منحصر ہے کشفِ علمِ غیب تیری ذات پر
تو ہے یارب واقفِ عیب و صوابِ کائنات
(١٨٧٣ ، مناجاتِ ہندی ، ١٧). یہ سگار تو ذرا چکھیے ، آپ کی قابلیت کا امتحان ہوتا ہے بتائیے اسمیں کیا عیب و صواب ہیں. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٢٩). [عیب + و (حرف عطف) + صواب (رک)].

---وہُنَر (---و مج ، ضم ہ ، فت ن) امث.
رک : عیب وصواب. شعر اور شاعری کے دقائق سے خوب واقف تھے اشعار کے عیب و ہنر کو خوب پرکھتے تھے . (١٩٠٧ ، شعرالعجم ، ٢ : ١٢٣).

کون کر پائے گا تنقید تمہارے فن پر
سب کو الجھائے ہوئے عیب و ہنر میں رکھنا
(١٩٨٦ ، غبار ماہ ، ٧٧). [عیب + و (حرف عطف) + ہنر (رک)].

---و ہُنَر کُھل جانا محاورہ.
نقص و کمال کا واضح ہو جانا ، اچھائی برائی ظاہر ہونا.

دام میں لا کر پھنسایا اب تو آب و دانہ نے
کھل ہی جاویں گے مرے عیب و ہنر صیاد پر
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٩٣).

کھل گئے عیب و ہنر سب کاتبِ تقدیر کے
رنگ ہیں آمادۂ پرواز پر تصویر کے
(١٩٢٧ ، آیاتِ وجدانی ، ٢٧٦).

عَیبی (ی لین) صف.
١. شریر ، بدذات ، چالاک ، بدطینت ، بدخصلت. یہ یہودی ان کا بھائی ... بڑا عیبی ہے مگر بھائی ہم سے تو تین ہزار اینٹھ لے گئی. (١٨٨٧ ، جامِ سرشار ، ٣٣).

جو کوئی ملزم ٹھہراتا ہے
خود وہ عیبی کہلاتا ہے
(١٩٥٠ ، دھمید ، ٥٦). **٢. نقص دار ، عیب دار**. لوگ اپنی اولاد کو عیبی کرتے ہیں یعنی آنکھ یا دانت توڑتے ہیں تا کہ نوکری سپاہ سے بچیں. (١٨٣٧ ، تاریخ یوسفی ، ٨٣). شیر خاں کی ماں اس کو لنگڑا بولیں نہیں کہا کرتی تھی یہ ہوا تو جنم کا عیبی ہے. (١٩٠١ ، زلفی ، ٩). جھولا ساری تو نے بھی کس عیبی سے دل لگایا ... وہ بھینگا ہے. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٢٩٨).

عیبی کل آوے کا آوا وانے کمہار کوزہ‌گری
چاک سے اترا توڑ دیا ، جو نقش بنا بیکار بنا
(١٩٨١ ، حرفِ دل رس ، ١٠٩). **٣. (گھوڑ بانی) ناقص الخلقت یا**

فطری عیب رکھنے والا ، گھوڑا (ا پ و ، ٥ : ٢٥). [عیب + ی ، لاحقۂ نسبت].

عید (یَ مع) امث.

۱. (**لفظاً**) **بار بار لوٹ کر آنے والا دن ، خوشی کا وہ دن جو بار بار آئے ، اہل اسلام کے نزدیک سب سے بڑا تہوار، عیدالفطر ماہ شوال کا پہلا دن جس میں مسلمان خوشیاں مناتے ہیں چونکہ اس دن مسلمان فطرہ بھی ادا کرتے ہیں اس لئے اس کو عیدالفطر بھی کہتے ہیں.**

یو ہیں عید میں یاں میں آیا کروں
تمر اپنے روزوں کا بابا کروں

(۱۷۷۸ ، مثنویات میر حسن ، ۲۱۲).

گئے روزے اب دید وا دید ہے
گلے سے ہمارے ملو عید ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۶). حکیم صاحب سال میں دو تین چکر لکھنو کے لگاتے ، ویسے عید ، بقرا عید ، محرم تو لکھنو میں کرتے ہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷) . کچھ لوگ عید کے چاؤ میں گھروں کی طرف جانے لگے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ٦١٥) .

۲. **خوشی کا تہوار.** ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لئے عید قرار پائے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۰۱). اتفاق سے اسی دن ہندوؤں کی ایک عید تھی. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۱۷). ۳. **خوشی ، جشن مسرت.**

شہر میں سو عید آج لوگاں کنے
گھرے گھر اننہ کاج لوگاں کنے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

اگر سر میرے کوں کاٹے نہ سر تجھ حکم سے پھیروں
مجھے عید اوس گھڑی ہووے کہ قرباں ہو یہ تیری ہوں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۵). بیرام خاں بادشاہ پاس آیا جس کی خوشی میں بادشاہ نے ایک عید پر دوسری عید کا جشن کیا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۸۳).

سیر ہے گلزار کی ازبس مفید
باغ کا نظارہ آنکھوں کی ہے عید

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱ : ۳۳). ۴. (**تصوف**) **تجلیات جمالی کو کہتے ہیں جو سالک کے دل پر وارد ہوتی اور انبساط بخشتی ہیں** (مصباح التعرف). [ع].

ـــ اَسابیع کس صف (ـــ فت ا ، یَ مع) امث.

رک : عید اسبوع. اس لئے کہ وہ جلدی کرتا تھا تا کہ عید اسابیع کو ہو سکے تو اوروشلیم میں ہووے (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۳۵۰). [عید + اسابیع (رک)].

ـــ اُسبُوع کس صف (ـــ ضم ا ، سک س ، و مع) امث.

رک : عید فسح ، سات روزہ عید (چونکہ یہودیوں کی یہ عید سات روز تک رہتی تھی اس وجہ سے اسے عید اسبوع بھی کہتے تھے). میں عید اسبوع تک افسس میں رہونگا. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس (ترجمہ) ، ٥۳۳). [عید + اسبوع (رک)].

ـــ اَضحیٰ کس صف (ـــ فت ا ، سک ض ، ا بشکل ی) امث.

رک : عیدالاضحیٰ.

غنیماں غنم عید اضحیٰ کی جان
کریں ذبح غازی ہر یک تن کو تان

(۱٦٦٥ ، علی نامہ ، ۲٦٦).

عید کی واجب ہے دو رکعت نماز
عید اضحی عید فطر اے دلنواز

(۱۷۳۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۱۷). عیداضحیٰ کے احکام عید فطر کے موافق ہیں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱٦۲). عید اضحیٰ آگئی ، میں ... سو رضاکاروں کا جتھہ لے کر روانہ ہو گیا. (۱۹۷۲ ، جوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل ، ۱۸۲). [عید + اضحیٰ (رک)].

ـــ اِفطار کس اضا (ـــ کس ا ، سک ف) امث.

رک : عیدالفطر.

وہیں عید افطار کی با دلیل
گھرے گھرے کیے باز خواں خلیل

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹). [عید + افطار (رک)].

ـــ اُلاَضحیٰ (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ض ، ا بشکل ی) امث.

مسلمانوں کا ذی الحجہ کی دس تاریخ کو منایا جانے والا تہوار ، اس دن حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کی قربانی اللہ کی بارگاہ میں پیش کی تھی ، اس کی یادگار کے طور پر مسلمان نماز پڑھتے ، قربانی پیش کرتے اور خوشی مناتے ہیں، بقرعید ، بکرید ، عید قرباں ، عید اضحیٰ. کئی جگہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر بھیڑ یا بکری قربان کرنے کے لئے بھی حکومت کی اجازت حاصل کرنا پڑتی تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷). [عید + رک : ال (۱) + اضحیٰ (رک)].

ـــ اُلزّہرا (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ز بفت ، سک ہ) امث.

زہرا کی عید ، اہل تشیع میں ۹ ربیع الاوّل کو منائی جانے والی عید ، اس دن عمر ابن سعد سپہ سالار افواج یزید کو مختار ثقفی کے لشکر نے قتل کیا تھا. عید بابا شجاع یعنی عیدالزّہرا کی تاریخیں آئیں. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۳۱). [عید + رک : ال (۱) + زہرا (علَم)].

ـــ اُلشّجاع (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش بضم) امث.

رک : عیدالزّہرا. اب کچھ فضائل عیدالشجاع کے سنئے چنانچہ زاد المعاد میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ایک حدیث طولانی اس عید کی فضیلت میں لکھی ہے. (۱۸۸۷ ، تہرالمصائب ، ۳ : ۲۹۷). [عید + رک : ال (۱) + شجاع (رک)].

ـــ اُلضّحیٰ (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امث.

رک : عیدالاضحیٰ. بکرید کا خطبہ ہے تو عیدالفطر کے جائے عیدالضحیٰ کر کر بولنا. (۱۵٦۳ ، رسالہ فقۂ دکھنی ، ۴).

عجب نہیں اگر ہوں دل و جاں سیں قرباں
ترا دیکھناں مجھ کوں عیدالضحیٰ ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۸).

کیٹک دن بعد جب عیدالضحیٰ آئی
وہ سب لڑکوں نے تب پوشاک بدلائی
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۷۲)). سال بھر میں ایک دن ایسا ہوتا جس میں قوم کا ہر فرد اپنی حیثیت اور طبیعت کے موافق خوش ہو ضروریات سے تھا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالضحیٰ دو دن مقرر فرمائے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۸۸). عید میلاد کے علاوہ ... عیدالفطر اور عیدالضحیٰ وغیرہ کے موقع پر بھی عیش و عشرت کے جلسے ہوتے. (۱۹۳۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ۳). [عید + رک : ال (۱) + ضحیٰ (رک)].

--- الْفِصح (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ص) امث.
رک : عید فصح. یہودی عیدالفصح ماہ نیسان میں ہوتی ہے جو ان کے سال کا ساتواں مہینہ ہے. (۱۹۹۷ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۳ نومبر ، ۲). [عید + رک : ال (۱) + فصح (رک)].

--- الْفِطر (---ضم د، غم ا، سک ل ، کس ف ، سک ط) امث.
رک: عید معنی نمبر۱. اگر رمضان شریف کا خطبہ ہے تو یعنی عیدالفطر کے واجب نماز پڑھنا ہوں میں چھ تکبیر کے ساتھ. (۱۵۶۴ ، رسالۂ فقہ دکھنی ، ۲). عیدالفطر کے روز جام فیروز کو ٹھٹھہ میں لایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳). فرمایا خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ان سے بہتر دو دن ٹھہرائے ہیں ان میں کھیلو کودو ، خوشیاں مناؤ ، ایک عیدالفطر کا دن دوسرا عیدالضحیٰ کا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۵۸). یہ عیدالفطر کا دن تھا اور ایک مہینے روزے رکھنے کے بعد مجھے پہلی بار دوپہر کا کھانا بچوں کے ساتھ کھانا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۱۶). [عید + رک : ال (۱) + فطر (رک)].

--- الْقِیامَہ (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، فت م) امث.
ایسٹر ، عیسائیوں کا تیوہار جو ۲۱ مارچ کے بعد چاند مکمل ہونے کے پہلے اتوار کو منایا جاتا ہے ، حضرت عیسیٰ کے قبر سے اٹھنے کا دن. انہوں نے یوم اعتدال ربیعی کو جو دراصل سورج دیوتا کے طاقت پانے کا دن تھا مسیح کے طاقت پانے کا دن قرار دے کر اسے عیدالقیامہ (ایسٹر) بنا لیا. (۱۹۶۰ ، کشکول ، ۱۲۵). [عید + رک : ال (۱) + قیامہ (رک)].

--- بَقَرعید ، شب رات کٹنی ، دریا کرے ہائے ہائے بھگوا ہنسی کہاوت
مسلمانوں پر طنز کہ عید بقرعید اور شب برات کو تو رنڈیاں بلاتے ہیں اور محرم میں ماتم کرتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

--- پَڑھنا محاورہ
عید کی نماز ادا کرنا ، عید کا دوگانہ پڑھنا. انہی کپڑوں سمیت ہمیں اپنے سپاہی مربیوں کے ساتھ عید پڑھنے کی مشروط اجازت ملی. (۱۹۷۶ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۸۳).

--- (کے) پیچھے ٹُر فقرہ.
عید سے دوسرے دن کی تقریبات ؛ (کنایۃً) کسی کام کو بے محل یا وقت نکل جانے کے بعد کرنے کے موقع پر کہتے ہیں.
رونا پیری میں بے جا ہے
عید کے پیچھے ٹرپہ کیا ہے
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۷۷).
اب تک تازہ ہے یاد ایام شباب
اپنے لئے عید پیچھے ٹر کیا کم ہے
(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۴۷).
ٹر ہے جزو آخریں جس طرح میرے نام کا
عید کے پیچھے بھی آتی ہے اسی صورت سے ٹر
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۶۰).

--- خیام کس اضا (--- کس خ) امث.
بنی اسرائیل کی عید فصح جو یہواہ (اسرائیلیوں کے خدائے واحد کا توصیفی نام ، قادر مطلق) کے حکم کے مطابق ساتویں مہینے کی پندرہ تاریخ سے لے کر سات دن تک خیموں میں رہ کر منائی جاتی تھی اور سات دن تک آگ کی قربانی دی جاتی تھی ، یہ عید خیموں میں رہ کر اس وجہ سے منائی جاتی تھی تا کہ اسرائیلیوں کی نسل یہ جان لے کہ جب بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا گیا تو انہیں یہواہ ہی نے خیموں میں آباد کیا تھا. ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ سے لے کر سات دن تک یہواہ کی عید خیام ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۸۶). خداوند نے موسیٰ سے کہا بنی اسرائیل سے کہہ یہی ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ سے لے کر سات دن تک خداوند کے لیے عید خیام ہو گی. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۱۷). [عید + خیام (رک)].

--- ذِی الْحِجَّہ / ذِیحِجَّہ کس اضا (--- کس ذ ، غم ا ، سک ل ، کس ح ، شد ج بفت) امث.
رک : عیدالاضحیٰ.
ذبح کر پہلے تو پھر ملنا گلے
عید ذیحجہ میں یہ قربان ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۲۸). ان میں سے عید شوال (عیدالفطر) اور عید ذی الحجہ (عیدالاضحیہ) دونوں اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع کے ہاں مشترک ہیں. (۱۹۶۲ ، ماہ نو ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۳۹). [عید + ذی الحجہ / ذیحجہ (عَلَم)].

--- رَمَضان کس اضا (--- فت ر ، م) امث.
اہل اسلام کا سب سے بڑا تیوہار جو ماہ رمضان کے بعد یکم شوال کو منایا جاتا ہے ، عید ، عیدالفطر.
روزہ داران جدائی کوں خم ابروئے یار
ماہ عید رمضاں تھا ، مجھے معلوم نہ تھا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۱). ایک مرتبہ عید رمضان کا چاند نظر آنے پر جہانگیر نے بے ساختہ کہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۷). [عید + رمضان (رک)].

--- شَرِیف کس صف (--- فت ش ، ی مع) امث.
ایسٹر ، عیسائیوں کا تہوار جو ۲۱ مارچ یا اس کے بعد پہلے

اتوار کو منایا جاتا ہے ، حضرت عیسیٰ کے قبر سے اٹھنے کا دن (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [عید + شریف (رک)].

---شَوّال کس اضا(---فت ش ، شد و) امث.
رک : **عیدالفطر**. ان میں سے عید شوال (عیدالفطر) اور عید ذی الحجہ (عیدالاضحیہ) دونوں اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع کے ہاں مشترک ہیں . (١٩٦٢ ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ٣٩). [عید + شوال (رک)].

---صَغِیر کس صف(---فت ص ، ی مع) امث.
چھوٹی عید ، **عیدالفطر** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [عید + صغیر (رک)].

---صِیام کس اضا(--- کس ص) امث.
رک : **عیدالفطر**.

عیدالضحیٰ ہے نہ پھر بار میں عید صیام
ہر مہینہ ہے محرم کا مہینہ ان دنوں

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٢٥٧). [عید + صیام (رک)].

---غَدِیر کس اضا(---فت غ ، ی مع) امث.
١٨ ذی الحجہ کا جشن ، اسی تاریخ کو ،غدیر خم، (مابین مکہ و مدینہ) پر حضرت علی علیہ السلام کو بلند کر کے حضرت رسول خدا نے آپ کی شان میں ،من کُنتُ مولاہُ فھذا علیٌ مولا، فرمایا ، شیعوں میں اس دن خوشی منائی جاتی ہے.

وارثِ علمِ لدُنی ، باعثِ عیدِ غدیر
منبعِ دیں وہ علی المرتضےٰ اوپر درود

(١٨٧٢ ، متین (سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ٢٠٧)).

صدا بلند ہے اب تو یہی ہر ایک طرف
خدا کرے یہ مبارک ہو اپنی عید غدیر

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢٠٩). ایک صاحب کے یہاں عید غدیر کی محفل میں شرکت بھی نصیب ہوئی . (١٩٣٣ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ٢٠٣). [عید + غدیر (علم)].

---فَسَح (---فت ف ، سک س) امث.
رک : **عیدفصح**. تم جانتے ہو کہ دو روز کے بعد عیدفسح ہوگی اور ابن آدم پکڑوایا جائیگا تا کہ صلیب پر کھینچا جائے . (١٨١٩ ، انجیل مقدس (ترجمہ) ، ٨٧) . یروشلم میں خداوند کے لئے عید فسح کی . (١٩٥١ ، کتاب مقدس ، ٣٥٦). دوسری عید فسح کے موقع پر جب آپ یروشلم تشریف لائے تو دنیا بھر کے یہودی عوام و خواص بھی موجود تھے. (١٩٨٣ ، اسلامی انسائکلوپیڈیا ، ١٠٠٩). [عید + فسح (فصح (رک) کا ایک املا)].

---فِصْح کس صف(--- کس ف ، سک ص) امث.
١. یہودیوں کی عید یا خوشی کا تہوار جو مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کی یاد میں منایا جاتا تھا اس واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لیے منائی جانے والی عید کیونکہ اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی، یہ تہوار ایک ہفتہ رہتا تھا اور اس میں قربانیاں دی جاتی تھیں اور قربانی کے طور پر بچھڑے مینڈھے بکرے چڑھائے جاتے تھے. مصر کی زمین سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے دوسرے سال کے پہلے مہینے میں موسیٰ کو فرمایا حکم کر تا کہ بنی اسرائیل اس کے معین وقت میں عیدفصح کریں. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ٥٥٥). یہود کا اہم تہوار عید فصح بھی شروع ہورہا تھا. (١٩٤٣ ، آئینۂ تثلیث ، ٦١) . **٢. عیسائیوں کا تہوار جو ٢١ مارچ کے بعد چاند مکمل ہونے کے بعد پہلے اتوار کو منایا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اسی روز چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے تھے ، نصاریٰ کا یوم الفصح ، ایسٹر.** جس دشمن پر فتح پائی تھی اس کے تمام لوگوں کو وہ عیسائی سمجھتے تھے . خوشی کے نشے میں دشمنوں کو یہ کہہ کر ان کی ہنسی اڑاتے تھے کہ افسوس عید فصح سے دو دن پہلے ان کو شکست کھانی پڑی. (١٩٣٥ ، عبرت نامۂ اندلس ، ٥٩٨). [عید + فصح = یہودیوں اور عیسائیوں کی عید].

---فِطْر کس صف(--- کس ف ، سک ط) امث.
رک : **عیدالفطر**.

عید کی واجب ہے دو رکعت نماز
عیدالضحیٰ عید فطر اے دل نواز

(١٧٣٣ ، خلاصۃالفقہ ، ١٧). حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے دن جمعے کے اور عید فطر اور عید نحر اور روز عرفے کے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ١ : ٣١).

گماں ہوتا ہے یہ ذوقِ سینما دیکھ کر ان کا
کہ عید فطر کہتے ہیں جسے وہ عید پکچر ہے

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١٦٧). [عید + فطر (رک)].

---فَطِیر کس اضا(---فت ف ، ی مع) امث.
اسرائیلیوں کی عید فصح جو سات دن تک منائی جاتی تھی اور اسرائیلیوں کے خداوند کے حکم کے مطابق اس میں سات دن تک فطیری روٹی کھائی جاتی تھی. تب عید فطیر کے پہلے دن جب وے فسح کی قربانی کرتے تھے. (١٨١٩ ، انجیل مقدس (ترجمہ) ، ١٢٩). اور اسی مہینے کی پندرہویں تاریخ کو خداوند کے لئے عید فطیر ہو اس میں تم سات دن تک بے خمیری روٹی کھانا. (١٩٥١ ، کتاب مقدس ، ١١٦). [عید + فطیر = تازہ گندھا ہوا آٹا جس کا خمیر نہ کیا گیا ہو].

---قُرْباں کس صف(---ضم ق ، سک ر) امث.
رک : **عیدالاضحیٰ**.

عیدِ قرباں کوں بڑائی شاہ کی مجلس تھے ہے
تو بڑائی بول کر آیا ہے سلطاں عید کا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٧).

گلے مل عیدِ قرباں کو سبھوں سے
پیارا آ تم کاٹو گلا مت

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣). مرزا نے اول عیدِ قرباں لکھا تھا پھر نواب مصطفےٰ خاں مرحوم کے کہنے سے عیدالضحیٰ بنایا گیا. (١٨٩٧ ، یادگار غالب ، ٨٨).

بہت خوش خوش نہایت قاتلِ سفّاک شاداں ہے
ہمارے قتل کا دن اس کو روزِ عیدِ قرباں ہے
(۱۹۲۲ء ، دیوانِ جگر ، ۱۳۸). ایک صاحب علم مرہٹی نے ایٹوں کے منبر پر بیٹھ کر ہمیں عیدِ قرباں کی فضیلت سمجھائی. (۱۹۷۳ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۸۳). [عید + قرباں (رک)].

ـــ قُرْبانی کس اضا(ـــ ضم ق ، سکن ر) امث.
عیدِ قرباں ، بقر عید ، عیدالضحیٰ.

ذبح کرنا فدا اپنے کو اے جان
تیرے گھر عیدِ قربانی یہی ہے

(۱۸۷۴ء ، دیوانِ قاسم ، ۲۱۲). [عیدِ قرباں + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کا چانْد امذ.
۱. **رمضان المبارک کے بعد کا چاند ، شوال کے مہینے کا چاند.**

کیا ہے عید کے دن وعدۂ وصل
بتاؤ عید کا اب چاند کب ہے

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۸). اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے. (۱۹۰۱ء ، بہشتی زیور ، ۳ : ۳). عین اُسی طرح جیسے عید کے چاند پر جھگڑا ہوا کرتا ہے. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۵۵). ۲. **(کنایۃً) وہ جو مدّت کے بعد نظر آئے ، وہ جو بہت کم یا کبھی کبھی نظر آئے ، وہ شخص جسے عرصۂ بعید کے بعد عین انتظار یا حالت اشتیاق میں دیکھیں.**

نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند
ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۰۳).

ـــ کا چانْد نِکَلْنا محاورہ.
(کنایۃً) جس دوست کا مدّت سے اشتیاق ہو اس کا نظر آ جانا ، جس چیز کے مشتاق ہوں اس کا دکھائی دینا ، بہت زیادہ خوشی ہونا. تمہارے آنے کا خط کیا آیا ، عید کا چاند نکل آیا. (۱۸۷۳ء ، انشاء ہادی النسآ ، ۲۱۰).

عید کا چاند کہاں اے شبِ ہجراں نکلا
یہ تو کمبخت مرا چاکِ گریباں نکلا

(۱۹۰۵ء ، گفتارِ بیخود ، ۵).

ـــ کا چانْد نَہ دیکھا ، رُخِ زیبا دیکھا کہاوت.
محبوب کے چہرے کی تعریف میں کہتے ہیں کہ خوبصورت چہرہ دیکھنا عید کا چاند دیکھنے کے برابر ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)

ـــ کا چانْد ہو جانا/ہونا محاورہ.
بہت کم ملنا ، بہت کم نظر آنا ، گاہے گاہے ملنا ، آرزو اور اشتیاق کے بعد ملنا.

عید کا چاند ہوئے نام ہی سن جاہ کا تم
دیکھیں اب اور کوئی روز میں کیا بھاگ لگے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶۱).

گر وعدہ پر اپنے آئے شب کو جاناں
ہو عید کا چاند مجکو ماہِ رمضاں

(۱۸۳۹ء ، مکاشفات الاسرار ، ۸۹). جیتی رہو بیٹا ، تو تو جیسے عید کا چاند ہو گئی. (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۹۷). بھئی آپ تو عید کا چاند ہو گئی ہیں. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۸۸).

ـــ کا دوگانَہ امذ.
وہ دو رکعت نماز جو عید کے روز عید گاہ میں پڑھتے ہیں.

عید کے دن جا پہنچتا ہوں کبھی جو عید گہ
مانگتا ہوں یہ دعا پڑھ کر دوگانہ عید کا

(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۱۵۹).

ـــ کارْڈ (ـــ سکن ر) امذ.
عید پر بھیجا جانے والا وہ کارڈ جو اس خوشی کے موقع پر لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دینے کے لیے بھیجتے ہیں. باہر سے آنے والے عید کارڈوں کی تعداد یک لخت گر کر آدھی رہ گئی. (۱۹۷۲ء ، بزم آرائیاں ، ۱۴۳). [عید + کارڈ (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
خوشی کرنا ، جشن منانا.

کہاں کا غرّۂ شوال (اور) کیا عشرہ ذی حج کا
ہمیں ہاتھ آئے ہے جس دن ہم اس دن عید کرتے ہیں

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۹۸).

ہم عاشقوں سے رتبہ شہادت کا پوچھیے
جس دم چھری گلے سے ملی اپنے عید کی

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۸۳).

عید میرے ذبح کرنے کی کرو
ہو مبارک تمکو قربانی مری

(۱۹۰۳ء ، نظم نگارین ، ۱۸۸).

ـــ کو دھوبی کا گھر سُوجْھتا ہے کہاوت.
ایسا بخیل ہے کہ سال بھر میں عید کے دن دھلے ہوئے کپڑے پہنتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کے پیچھے چانْد مُبارَک / بَعْد محرم یا حسین کہاوت.
بے موقع کام کرنے پر کہتے ہیں ، موقع گزر جانے کے بعد کسی بات کا ذکر کیا جائے (جامع الامثال ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)

ـــ گاہ/گَہ (ـــ/فت گ) امث.
وہ جگہ یا وسیع میدان جس میں عید کی نماز ادا کی جائے. عیدگہ میں تمام لوگ جمع ہوئے. (۱۵۶۴ء ، رسالہ فقۂ دکھنی ، ۳).

اوک غرنی سوں بچھیں صف بہ صف
گھراں سوں چلے عید گہ کی طرف

(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۹).

ملے ہے سرو سیں گلے ہر صبح
ہے چمن عیدگہ قمری کی

(۱۷۸۳ء ، شا کرناجی ، د ، ۲۰۱). عیدگہ میں دونوں بھائیوں میں ملاقات ہوئی. (۱۸۹۷ء ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۶).

عیدگہ میں پھر حضورِ قلب سے پڑھیے نماز
روزہ داروں کی یہی ہے اور دینداروں کی عید

(١٩٣٧ء ، نغمۂ فردوس ، ٢ : ١٩٩). ایک جامع مسجد و عیدگاہ ، ایک ضلع کچہری. (١٩٨٨ء ، نشیب ، ١٧٦). [عید + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گلابی کس صف (---ضم گ) امث.
بہار کے شروع میں منایا جانے والا ایک تہوار ، موسم بہار کی عید یا خوشی. ٣١ تیر کو عید گلابی تھی. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ٢١٩). [عید + گلاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُباہَلہ کس اضا (---ضم م ، فت ہ ، ل) امث.
٢٤ - ذی الحجہ کی خوشی کا دن ، اس تاریخ کو حضرت رسول اکرمؐ بموجب حکم خداوندی ، حضرت علی ، جناب فاطمہ ، حضرت حسن اور حضرت حسین کو اپنے ہمراہ لے کر نصاریٰ نجران سے مباہلہ کرنے تشریف لے گئے ، ان پانچوں حضرات کو دیکھ کر نصرانیوں نے مباہلہ نہیں کیا اور جزیہ دینا قبول کیا ، اس فتح کی خوشی میں شیعہ حضرات جشن مناتے ہیں. ١٨ - ذی الحجہ کو عید غدیر اور ٢٤ - ذی الحجہ کو عید مباہلہ گزر گئی. (١٩٣٣ء ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ٢٤٢). ٢٤ - ذی الحجہ کو امام بارگہ کمالیہ میں جشن عید مباہلہ منایا جا رہا ہے. (١٩٧١ء ، شہید ، لاہور ، ٢٨ جنوری ، ٣). [عید + مباہلہ (رک)].

---مَسیح کس اضا (---فت م ، ی مع) امث.
وہ دن جب حضرت عیسیٰ پر دسترخوان اترا تھا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [عید + مسیح (رک)].

---مِلَن (--- کس م ، فت ل) امث.
عید کے موقع پر ملاقات ، عید ملنا ، عید کی خوشی میں ایک دوسرے سے مُعانقہ کرنا. ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے ، بھارتی اٹیلی جنس اور کارڈ ڈیوٹی کا عملہ پاس کھڑا عید ملن کا یہ منظر دیکھ رہا تھا. (١٩٧٣ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ١٨٣). [عید + ملن (ملنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---مِلْنا محاورہ.
عید کے دن آپس میں ایک دوسرے کو گلے لگانا ، عید ملن. بڑے بھائی اس وقت کہیں عید ملنے گئے ہیں. (١٨٨٠ء ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٢٢٦). یہی حال ہر جمعہ اور ہر جماعت کا ہے ، عیدین میں ایک نے دوسرے کو گلے لگایا ، گویا ساری خدائی نے ساری خدائی سے عید مل لی. (١٩١٩ء ، خطوط محمد علی ، ٩٩).

روزہ خوروں سے عید ملتے ہیں
شامت آئی ہے روزہ داروں کی
(١٩٨٦ء ، قطعہ کلامی ، ١٣٣).

---مَنانا محاورہ.
خوشی کرنا ، جشن کرنا ، عید کی تقریبات سے لطف اندوز ہونا.

گر جائیے زمیں پر تو فلک عید منائیے
ہو چاند مہ تو ترے جھومر سے نکل کر
(١٨٩٥ء ، دیوان راسخ دہلوی ، ١٩٣).

ہر تازہ مصیبت پر اک عید مناتے ہیں
دل کو تری الفت کے انداز سکھاتے ہیں
(١٩٣٧ء ، سہا ، د (ق) ، ٤٢). مجھے بتایا گیا کہ آج پانچ سال کے بعد کشمیری مسلمان اس شان سے عید منا رہے ہیں. (١٩٨٢ء ، آتش چنار ، ٣٠٧).

---مَولُود کس اضا (---و لین ، و مع) امث.
بارھویں تاریخ ربیع الاول کی ، جس میں مجلس کر کے بیان ولادت آنحضرتؐ کا کرتے اور خوشی مناتے ہیں. (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [عید + مولود (رک)].

---مِیلاد کس اضا (---ی مع) امث.
حضرت رسول اکرمؐ کے یوم ولادت کا جشن ، عید میلاد النبیؐ. نیویارک ... گزشتہ عید میلاد کی تقریب پر ... آدمیوں نے ایک دن میں سفر کیا. (١٩٢٣ء ، نگار ، ٣ ، ٢ : ٨٨). [عید + میلاد (رک)].

---مِیلادُ النَّبیؐ کس اضا (---ی مع ، ضم د ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
رک : **عید میلاد.** ١٢ ربیع الاول آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا یوم وفات ہونے کے علاوہ یوم ولادت بھی ہے اور اسی لیے اسے عید میلاد النبیؐ بھی کہتے ہیں. (١٩٦٧ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٩٢١). [عید + میلاد (رک) + ال (ا) + نبی (رک)].

---نَوروز کس اضا (---و لین ، و مج) امث.
ایرانیوں کے سال کے پہلے دن کا تہوار. عید نوروز کی تقریب تھی. (١٩٦٧ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٦٤٣). [عید + نوروز (رک)].

---ہو جانا / ہونا محاورہ.
بڑی خوشی ہونا ، مراد بر آنا.

یا محمدؐ دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پہ قربان کرے
(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٣١٠). صالحہ کا آنکھیں کھولنا تھا کہ گھر بھر میں عید ہو گئی. (١٨٩٥ء ، حیات صالحہ ، ٣٠). زیادہ تر سا کن ٹارگٹ ہو تو فاصلہ معلوم اور شکاری کی مشکلات اور خطرات کا گمان بھی نہیں ہوتا بخلاف اسکے شکاری کو کہ اگر کھڑا ہوا سا کن جانور نظر آ گیا تو عید ہو گئی. (١٩٣٢ء ، قطب یار جنگ ، شکار ، ١ : ٢١). جس دن وہ ریڈیو اسٹیشن آ جاتے ، مرزا ظفرالحسن کی عید ہو جاتی. (١٩٨٨ء ، غالب ، کراچی ، جولائی تا جون ، ٢٦٨).

عیدی (ی مع) امث.
١ ، عید کا انعام ، وہ رقم یا چیز جو بزرگ چھوٹوں کو عید کی خوشی میں دیتے ہیں.

عید اگر عیدی کا دیوے دان سب کوں کیا عجب
تیری مجلس تھے آ کھایا ہے سو دکاں عید کا
(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٨).

باپ کے ہاتھ سے عیدی میں یہ دُر پایا تھا
کس محبت سے مرے کان میں پہنایا تھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۰۲). عیدی کے چھ روپے رکھے تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵). عید کے موقع پر عیدی دینا بھی ایک رسم ہے ، جو ہم نے اپنے اوپر مسلط کر لی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۷۵). ۲. (أ) **وہ نظم جو عید یا کسی تہوار پر استاد لکھ کر اپنے شاگردوں کو دیتا ہے ، شاگرد اس کے بدلے میں بطور حق استادی نذرانہ پیش کرتے ہیں ، اس کاغذ اور نذرانے کو بھی عیدی کہتے ہیں.**
نرگس سے صبحدم ورق گل پہ یک قلم
عیدی چمن میں زرد لکھائی بسنت کی
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۹۷). استادوں کو عیدی کے اشرفی روپے ملے مکتبوں میں چھٹی ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۱). شب برات کے موقع پر اطفال کے اصرار سے جو عیدی تصنیف فرمائی تھی. (۱۹۰۰ ، امیرمینائی ، مکاتیب ، ۱۵). اتفاقاً عید فطر کا زمانہ آیا حاضر خدمت ہو کر ایک عیدی کی التجا کی آپ نے عیدی نظم فرما کر انہیں دی. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۱۸۷). (أأ) **عید کی خوشی کا بہت خوش خط لکھا ہوا قطعہ جو خوش نویس عید کے تہوار پر رؤسا کو پیش کرتے اور داد پاتے تھے.** عیدی وہ ہے ہندو مسلمانوں کے تہواروں کے لئے لکھی جاتی اور گائی جاتی ہے. (۱۸۵۳ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۱۳۵). چنانچہ ایک عیدی اس جگہ بھی لکھ دی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۲۸). سنہری ، روپہلی ، ابری کی عیدیاں دیتے تھے اور ان پر اپنے ہاتھ سے رُباعیاں اور قطعے لکھ دیتے تھے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۶۹). ۳. **وہ اشیاء ، مٹھائی ، نقدی وغیرہ جو عید کے موقع پر سسرال سے آئے یا سسرال میں جائے.**
کل جو عید آئی لاڈو جان کی سسرال سے
رکھ لیا باجی نے کیا مشاطہ اور کیا پھر گیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۱۱). [عید + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بانٹنا محاورہ.
عید کے دن خوشی میں بطور انعام عزیزوں اور بچوں کو نقدی دینا.
صدقے میں یاد ہے غیروں کی عیدی بانٹی
جان صاحب ہی کا حق آپ کو مرزا بھولا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۶).

---بھیجنا محاورہ.
عید میں دلہن اور دولہا کے لیے ایک دوسرے کے گھر سے سامان اور نقدی بھیجا جانا. ابھی چار دن نہیں گزرے کہ خوب دھوم دھام سے عیدی بھیج چکی ہیں. (۱۹۲۷ ، رسوم دہلی ، انیس بیگم صاحبہ ، ۱۲).

عیدیانہ (ی مع ، سک د ، فت ن) صف ؛ ا م ف.
عید سے ایک روز پیشتر اُستاد اپنے شاگردوں کو عید کی مبارکباد میں ایک نظم خوشنما کاغذ پر لکھ کر دیتا اور اس کے عوض میں حق استادی لیتا ، عید کا تحفہ.
دی ہیں مکتب میں جو شاگردوں کو اپنے عیدیاں
عیدیانہ ان کا میری عید کا سامان ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۹۱). [عیدی + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

عیدَین (ی مع ، یِ لین) امث.
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ. عربی اور دکھنی امام کون اور مقتدی کون سب بھی دونو عیدین میں ایکیچہ بھی معلوم ہوئے. (۱۵۶۳ ، رسالہ فقۂ دکھنی ، ۵). خطبہ عیدین میں سنت ہے اور نماز عید کی واجب ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۵۹). عیدین کے موقع پر شاہانہ جلوس اور اس کے تزک و احتشام کا فسانہ خواہ کسی زبان و انشا میں کیوں نہ ہو تحریر فرمائیں. (۱۹۴۳ ، مذا کرات نیاز ، ۱۳۰). عیدین میں گلے ملنے کی شرع سے کوئی اصل نہیں ، لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۳). [عید + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

عیدِیَہ (ی مع ، سک د ، فت ی) صف.
وہ نظم ، جو عید یا کسی تہوار پر اُستاد لکھ کر اپنے شاگردوں کو دیا کرتا ، وہ نظم جو عید یا کسی تہوار کے موقع پر بطور تہنیت لکھی جائے. میں نے عیدیہ قصیدہ میں آجکل ایک تقریب سے کچھ تغیر کیا ہے. (۱۹۳۶ ، مقالات اختر ، ۶۱). [عید + یہ ، لاحقۂ صفت].

عیسائِن (ی مع ، فت نیز کس ء) صف مث.
عیسائی عورت. یہاں سے تھوڑی دور پر ایک عیسائن رہتی ہے وہ روز صبح کو پڑھانے آتی ہے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲۸۷). [عیسائی (رک) کی تانیث].

عیسائی (ی مع). (الف) صف.
حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ، عیسوی.
مر گیا میں پر نہ تم نے شکل دکھلائی مجھے
کیا عجب تھا جو دکھاتے کارِ عیسائی مجھے
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۸۷). حبش کی عیسائی سلطنت نے یمن پر حملہ کر کے حمیری حکومت کا خاتمہ کر دیا تھا. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۶۹۳). (ب) امذ. **حضرت عیسیٰؑ کا پیرو ، شریعت عیسوی کا پابند ، نصرانی ، مسیحی.**
اس سے بہتر یہ بات تھی بھائی
ہو گئے ہوتے کاش عیسائی
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شفشقیہ ، ۲۸). عیسائی کہتے ہیں کہ فاران اس صحرا کا نام ہے جو فلسطین کے جنوب میں واقع ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبیؐ ، ۱ : ۱۲۶). قرآن مجید نے اسی لئے مسیح کے ماننے والوں کو مسیحی یا عیسائی کے نام سے یاد نہیں کیا ہے بلکہ انہیں یاد دلایا ہے کہ تم دراصل ان لوگوں کے نام لیوا ہو جنہیں عیسیٰؑ ابن مریم نے پکارا تھا. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۶۳۳). [عیسا (عَلَم) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---ہو جانا/ہونا ف ل.
عیسائی مذہب اختیار کرنا ، عیسائی مسلک اپنا لینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

عیسائیّت (ی مع ، کس مع ء ، فت ی) امث.
عیسائی مذہب ، عیسائی مذہب کے عقاید و افکار . عرب قبل اسلام تمام مذاہب میں سب سے زیادہ عیسائیت سے متاثر تھا. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۲۱). جو کارنوال میں رہتے تھے لیکن عیسائیت کو نہیں مانتے تھے. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۵۵). [عیسائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عیسَوی (ی مع ، سک نیز فت س) صف ؛ امذ.
۱. عیسائی ، مسیحی ، حضرت عیسیٰ سے متعلق.

عیسوی بولے کہ عیسیٰ نور تھے
احمدی بولے کہ احمد نور تھے

(۱۸۵۴ء ، ریاض غوثیہ ، ۶۶). ہم لوگ رفتہ رفتہ اپنے دین سے بیخبر ہو کر آخر کو دین عیسوی اختیار کر لیں. (۱۸۷۹ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۶). بشارت عیسوی سے اس میں جان آگئی. (۱۹۳۹ء ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۳). **۲. وہ سَن جو حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شروع ہوا.** جولین کا سال ۱۵۸۲ء عیسوی تک مروّج تھا. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷). عیسوی چکر کے چوتھائی پھدر آسن کا ماس اس کے ماں باپ کہا گئے. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۳۳). [عیسا (الف مبدل بہ واو) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دَم (ـــــ فت د) صف ؛ امذ.
رک : عیسیٰ دم.

تیری انجیل باو تھی ہے عیسوی دم جلوہ گر
وہ انجیل سُنج ہاتھ میں ہے جیوں کے موسیٰ کا عصا

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶).

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاودان
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگہ تیز کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۹). [عیسوی + دم (رک)].

ـــــ سال امذ.
شمسی سال ، سن عیسوی.

عیسوی سال ہیں اس مصرع تر سے بھی عیاں
ذی شرف ، طالب رب ، سیّد دوران آیا

(۱۸۸۲ء ، گلدستۂ نتیجۂ سخن ، ۵). وفات کے وقت بہتّر سے لے کر چھتّر تک جو عمر بتائی جاتی ہے وہ عیسوی سال کے لحاظ سے ہے. (۱۹۷۶ء ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۳۰). [عیسوی + سال (رک)].

عیسَوِیّت (ی مع ، سک س ، شد ی مع بفت) امث.
عیسائیت ، عیسائی ہونے کی حالت ، حضرت عیسیٰ کی شریعت پر چلنا . اُس کا مذہب عیسویت کی طرح ارفع و اعلیٰ نہیں تھا. (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۹۰). عہد نامۂ جدید کو مقدّس اور الہامی کتاب قرار دینے کا تصور عیسویت میں یہودیت سے آیا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۹). [عیسوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

عیسَوِیہ (ی مع ، سک س ، کس مع و ، فت ی) صف.
حضرت عیسیٰ سے نسبت رکھنے والا ، عیسائی. پیش از چند سال کے ایک بی بی عیسویہ نے ایک ہونڈ .... گز کا بنایا تھا. (۱۹۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۹). [عیسوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

عیسی (ی مع) امذ.
عیسیٰ (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ دَوران کس صفت (ـــــ و لین) صف.
اپنے زمانے کا بہت بڑا طبیب ، طبیب کامل ؛ مراد : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم.

اے عیسیٔ دوراں کوئی بچنے کی ہے صورت
تو دیکھ ذرا اس دل رنجور کا عالم

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۲۳).

بالین غم پہ عیسیٔ دوراں کب آئے گا
معبود وہ پیمبر درماں کب آئے گا

(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۳۲). [عیسیٰ + دوران (رک)].

ـــــ مَریَم کس اضا (ـــــ فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
بی بی مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ.

اک تمھاری چُپ میں سو اعجاز دیکھے اے بتو
دم بخود ہے عیسیٔ مریم تمھارے سامنے

(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۹۹). [عیسیٰ + مریم (رک)].

عیسیٰ (ی مع ، ا بشکل ی) امذ.
مشہور پیغمبر ، حضرت مریم کے بیٹے کا اسم مبارک ، آپ پر انجیل نازل ہوئی ، یہودی آپ کے دشمن تھے ، انہوں نے آپ کو سولی پر چڑھایا مگر خداوند عالم نے آپ کو اوپر اٹھا لیا ، مشہور ہے کہ آپ چوتھے آسمان پر مقیم ہیں اور قرب قیامت پر پھر دنیا میں تشریف لائیں گے. آپ کے پیرو عیسائی کہلاتے ہیں ، مُردوں کو زندہ کرنا ، بیماروں کو شفا بخشنا آپ کے معجزات میں سے ہیں ؛ (مجازاً) زندہ کرنے والا ، شفا دینے والا.

یا خضر قدح ہے سجناںت کا پیالا
یا دست کی تاثیر یا عیسیٰ سا بشر ہے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵).

مہرباں سب پہ ہے رکھتا ہے عداوت مجھ سے
جو زمانے کا ہے عیسیٰ وہ ہے قاتل میرا

(۱۸۷۰ء ، واسطی ، د ، ۹).

کور اس کو ید بیضا سمجھا ، بیمار اُسے عیسیٰ سمجھا
مجنوں نے اُسے لیلیٰ سمجھا ، فرہاد اُسے سمجھا شیریں

(۱۹۱۳ء ، نقوش مانی ، ۵).

دارالشفا حوالیٔ بطحا میں چاہیے
نبض مریض پنجۂ عیسیٰ میں چاہیے

(۱۹۲۳ء ، بانگ درا ، ۲۱۹). حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیرو آپ کو صرف نبی مانتے تھے. (۱۹۷۲ء ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۶۶۷). [علَم].

ـــــ بَدین خود مُوسیٰ بَدین خود کہاوت.
ہر کوئی اپنے دین کو اچھا جانتا ہے ، ہر ایک کا اپنا طریقہ یا مذہب ہوتا ہے. ہندوستان میں گو نصاریٰ کی عملداری ہے مگر کسی پر

مذہبی سختی اور روک ٹوک نہیں ، عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود. (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ٥٣). طنزاً ذکر بھی کیا ہیں نے صاف کہہ دیا «عیسیٰ» بدین خود موسی بدین خود آپ اپنے تعلقات کو میرے تعلقات سے کیوں وابستہ کرتے ہیں. (١٩٥٨ ، عمر رفتہ ، ٣٣٣).

ـــدَم (ـــفت د) صف.
مُردوں کو زندہ کرنے والا یا بیماروں کو شفا بخشنے والا.

عیسیٰ دم کوں توں عنبر آمیز کر
زباں کوں توں اپنی شکرریز کر

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ١٦).

وہ عیسیٰ دم یہاں آیا تو ہوتا
مرے مُردے کو ٹھکرایا تو ہوتا

(١٨٤٠ ، الماسِ درخشاں ، ٥٥). [عیسیٰ + دم (رک)].

ـــدَمی (ـــفت د) امث.
بیماروں کو شفا بخشنا ، مسیحا کی صفت رکھنا ، مُردوں کو زندہ کرنا.

نسیم صبح کی عیسیٰ دمی یہ دیکھو تو
جہاں میں بلبلِ تصویر تک ہوئی گویا

(١٨٤٩ ، دیوان عیش دہلوی ، ٢). [عیسی دم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــکی سُوزَن امث.
وہ سوئی جو حضرت عیسیٰ کے دامن میں الجھی ہوئی آسمان چہارم پر چلی گئی تھی اور چونکہ سوئی دنیاوی علائق میں شامل ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر روک دیا گیا تھا.

ہم بقیتی جوش وحشت سے فلک پر پہونچتے
خار دامنگیر پر عیسیٰ کی سوزن ہو گیا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٢).

ـــنِشان (ـــکس ن) صف.
حضرت عیسیٰ کے سے آثار رکھنے والا ، مُردوں میں جان ڈالنے والا.

الوداع اے سر زمینِ نانکِ شیریں بیاں
رُخصت اے آرام گہ چشتیِ عیسیٰ نشاں

(١٩٠٢ ، باقیات اقبال ، ٣٩٣). [عیسیٰ + نشان (رک)].

ـــنَفَس (ـــفت ن ، ف) صف.
رک : عیسیٰ دم.

شتاب آ اے مرے عیسیٰ نفس تو
کہ خورشید کنارِ بام ہوں میں

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٦٩).

وہ آنکھیں سامری فن ہیں وہ لب عیسیٰ نفس دیکھو
مجھی پر سحر ہوتے ہیں مجھی پر دم بھی ہوتے ہیں

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٦١). دیوتاؤں کے بچے اس کے پاس آئے اور وہ سب مغموم تھے ، چالاک اور عیسیٰ نفس آنی سس نے بھی پہنچی ، جس کے عمل سے دکھ بیماری دور ہو جاتی ہے. (١٩٦٥ ، شاخ زریں ، ١ : ٥١٦) [عیسیٰ + نفس (رک)].

ـــنَفَسی (ـــفت ن ، ف) امث.
رک : عیسیٰ دمی.

عیسیٰ نفسی جو تھی صبا میں
صحت تھی ملی ہوئی ہوا میں

(١٨٨٢ ، مادر ہند ، ٣).

ہر برگِ شجر ہے یدِ بیضا کی طرح
ہر سانس کو حاصل ہوئی عیسیٰ نفسی

(١٩٨٥ ، دست زرفشاں ، ٣٣).[عیسیٰ نفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

عَیش (ی لین) امذ.
١. آرام ، آسائش ، خوشی ، غم کا متضاد.

کبھیں ہت عیش تے دھو کر سو جکسیا خاک کا لاویں
کبھیں حمام غم کے میں نین کے نیر سوں نہاویں

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٢٥). بندے کا عیش سو خدا کا ہوتا ہے جو کچھ ہے خدا کوں ہے.(١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ١٩٥). عیش آ کر چکیا ، غم انکھیاں کی باٹ باقی ہو کر نکلیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢١٥).

ساتھ میں تیرے جو دوکھ تھا سو پیارے عیش تھا
جب سیں تو بچھڑا ہے تب سیں عیش سب غم ہو گیا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٩٩). بدخوئی کو چھوڑتا عیش تیرے اوپر تلخ نہ ہووے. (١٨٠١ ، ہفت گلشن ، ٦١).

سالِ نو کا مطربِ رنگیں نوا گاتا ہوا
آ رہا ہے عیش و غم کے نغمے برساتا ہوا

(١٩٣٩ ، لقمۂ تر ، ١٠٠). نئی بیوی کے ساتھ عیش کی زندگی بسر کرنے لگا.(١٩٨٣ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ٢١) ٢. **(تصوف)** حضورِ دائمی کو کہتے ہیں (مصباح التعرف). [ع].

ـــاُٹھا لینا محاورہ.
عیش مٹانا ، معدوم کرنا ، آرام و آسائش ختم کرنا ، راحت و خوشی دور ہو جانا.

بزمِ جہاں سے عیش ہمارا اوٹھا لیا
کیا قہر ہے ہمیں نہ خدایا اوٹھا لیا

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٢٩).

ـــاُڑ/اُوڑ جانا محاورہ.
سکون و اطمینان ختم ہو جانا ، آرام و آسائش دور ہو جانا، عیش ناپید ہو جانا.

عیش قسمت سے مجھے جلوہ دکھا کر اوڑ گیا
رال کا شعلہ تھا جامِ آتشِ تر اوڑ گیا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٠).

ـــاُڑانا محاورہ.
مزے کرنا ، عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنا ، رنگ رلیاں کرنا ، حظِ نفسانی حاصل کرنا ، ہم بستر ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
عیش آفریں ، لذت آفریں ، سرور آگیں.

جی تو کہتا ہے کہ اس کو ساتھ ہی رکھیں مگر
اپنے پاس اس حسن عیش انگیز کی قیمت کہاں

(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۸۰). [عیش + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا ، اٹھنا].

---آرام (---مد ا) امذ.
آرام و آسائش ، خوشی و سکون ، سکون و قرار.

بھلا دیوے وو عیش آرام سب
جسے زلف سیں بیقراری لگے

(۱۷۳۰ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰). [عیش + آرام (رک)].

---آرام حرام کرنا محاورہ.
آسائش و آرام کی پروا نہ کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بہت عیش کرنے والا ، عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے والا.

لو دیکھ لو اب عیش پرستوں کی دنیا
مُردے دیکھے نہ ہوں گے چلتے پھرتے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۹). [عیش + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا ، پرستش کرنا].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
عیاشی ، نفس پرستی ، اوباشی. رئیسوں کو تلوار کے کام میں لانے کی ضرورت نہیں پڑتی ، اس لئے وہ اپنی زندگی عیش پرستی میں صرف کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۰۳). اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا کہ عیش پرستی اور دلی ہوسوں کی تکمیل کے لئے اس گولی سے بہتر کسی دوا کا ملنا دشوار ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۸۳). [عیش پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
راحت و آرام کو پسند کرنے والا ، تعیش کو پسند کرنے والا ، آرام طلب. خوشامدی نہ تھی خوشامد پسند البتہ تھی، عیش پسند البتہ تھی عیاش نہ تھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۰). اسے ایک شرابی ، بے فکرا ، عیش پسند انسان کے روپ میں دیکھا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۱۰). [عیش + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

---پسندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
عیش طلبی ، آرام طلبی. تماش بینی اور عیش پسندی کے بھی تمام معرکے کے چٹکلے لکھ ڈالے گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۷۳). [عیش پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تلخ کرنا محاورہ.
عیش منغص کرنا ، آرام و آسائش میں خلل پڑنا.

ساقی مرا عیش تلخ کر دیتا ہے
مینا میں شراب خام بھر دیتا ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۸۵).

---جاوداں کس صف (---کس و) امذ.
ہمیشہ کا آرام و سکون.

موت ہے عیش جاوداں ذوق طلب اگر نہ ہو
گردش آدمی ہے اور گردش جام اور ہے

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۹). [عیش + جاوداں (رک)].

---جُو (---و مع) صف.
عیش تلاش کرنے والا ، عیش پسند (ماخوذ ؛ جامع اللغات). [عیش + ف : جو ، جستن - ڈھونڈنا].

---(و) جَیش (---(و مع) ، ی لین) امذ.
آرام و لطف ، سرور و انبساط ، بے فکری ، ہنسی خوشی. پسر حمزہ کو دیکھ کر عاشق ہوئیں ، اپنے قصر میں اٹھوا لائیں اب صحبت عیش و جیش آراستہ ہے خوش خوش بیٹھی ہیں. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۶۳۳). گویا میں دن رات کھیل کود اور عیش جیش میں محو اور خوش رہنا چاہتی ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۰). [عیش + و (حرف عطف) + جیش (رک)].

---دَوام کس صف (---فت د) امذ.
رک : عیش جاوداں.

دہر میں عیش دوام آئیں کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامان شیون ہو گئیں

(۱۹۱۲ ، بانگ درا ، ۲۰۷).

یورش سخت جبر میں خواہش جام سی کبھی
عیش دوام سی کبھی ان ہونے کام سی کبھی

(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۵۳). [عیش + دوام (رک)].

---کا بَنْدَہ امذ.
عیش و آرام کو حاصل زندگی سمجھنے والا ، نفس پرست ، عیاش. وہ عیش کا بندہ تھا ، عشرت و نشاط ، ناچ گانا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸).

---کا پُتْلا صف.
راحت و آسائش میں زندگی بسر کرنے والا ، عیاش ، عیش پسند.

کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار
عیش کا پتلا ہے محنت ہے اسے ناسازگار

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۳۵).

---کَرْنا محاورہ.
مزے اڑانا ، خوشی اور چین کرنا ، لطف اٹھانا.

جُدا تھے سو مل کر سبھیں ایک ٹھار
خوشیاں عیش کرتے اتھے بے شمار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).

پارۂ شیشہ دل نصب ہے ہر روزن میں
کیجیے عیش زمستاں مرے کاشانے میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۳). یہاں آئے تو ڈرامے وغیرہ ہونے لگے ، میرے پاس پیسے خوب تھے اور ہم خوب عیش کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۳۰).

---کوش (---و مج) صف۔
نشاط و سرور میں مبتلا ، عیش و عشرت کرنے والا ، آرام پسند۔
لکھنؤ کی عیش کوش محفلوں کی رونق افروزی میں حُسنِ نسوانی اور رقص و موسیقی کا بڑا ہاتھ تھا۔ (۱۹۶۳ء ، تحقیق و تنقید ، ۱۹۲)۔ [عیش + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا]۔

---کوشی (---و مج) امث۔
عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنا ، آرام و آسائش۔ مغلوں کی عیش کوشی کی جانب توجہ دلائی تھی۔ (۱۹۸۷ء ، غالب فکر و فن ، ۲۱)۔ [عیش کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---گاہ امث۔
عیش کی جگہ ، آرام کی جگہ ، وہ مکان جہاں عیش و عشرت کا سامان موجود ہو۔
منزلِ دنیا کو اے یارو نہ سمجھو عیش گاہ
یہ مقامِ رنج و غم ہے یاں نہ عیاشی کرو
(۱۸۳۵ء ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰۸)۔ [عیش + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---مَحَل (---فت مج م ، ح) امذ۔
عشرت گاہ ، خواب گاہ ، محل کا وہ کمرہ جہاں عیش و نشاط کی محفل ہوتی ہو (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [عیش + محل (رک)]۔

---مَنانا محاورہ۔
عیش اڑانا ، مزا کرنا ، لطف حاصل کرنا۔
دنیا میں رہ کے عیش منانا ہے چند روز
ہشیار زندگی کا زمانہ ہے چند روز
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۲)۔

---مَنڈَل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
عیش و عشرت کی جگہ۔ خدا میرا واحد شاہد ہے کہ ددا ہی کا کواریت نہیں میرا بھی کواریت عیش منڈل شادنگر تھا۔ (۱۹۲۸ء ، پس پردہ ، ۷۲)۔ [عیش + منڈل (رک)]۔

---مَنزِل (---فت م ، سک ن ، کس ز) امث۔
رک : عیش گاہ۔
مٹاتا ہے کسی کو اپنے دل بھی ہے
مری جان تری عیش منزل بھی ہے
(۱۹۱۰ء ، تاجِ سخن ، ۲۲۹)۔ [عیش + منزل (رک)]۔

---مُنغّص ہونا محاورہ۔
عیش و آرام میں خلل واقع ہونا۔ دیکھیے کیا حشر ہوتا ہے اس مکان میں ہمہ ساغر ہمہ عیش ہے مگر مفتوح اور بچھڑے ہوئے پہلوان کے لیے عیش منغص بہ رنج ہو جاتا ہے اور ساغر مبدل بہ زہر۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۵)۔

---نامَہ (---فت م) امذ۔
عیش و عشرت میں گزاری ہوئی زندگی کا بیان۔ فردوسی اپنے شاہنامہ کے بعد اب میرا عیش نامہ تصنیف کرے گا۔ (۱۹۱۰ء ، خوابِ ہستی ، ۳۹)۔ [عیش + نامہ (رک)]۔

---وعِشرَت (---و مج ، کس ع ، سک ش ، فت ر) امذ۔
عیش و نشاط ، زندگی کے مزے یا لطف ، عیاشی ، نفسانی خوشی۔
گانا بجانا اور پتنا ہر بات جو چنچلاہٹ
حظ عیش و عشرت عشق کے گانے کے قصے کہولیاں
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۶۸)۔
باغ میں ہے عیش و عشرت رات دن
گل رُخاں بن تھی گزری ایک چھن
(۱۸۱۳ء ، قائم دہلوی ، د ، ۲۰۳)۔ جہاندار شاہ ... یہ عیش و عشرت کا دلدادہ اور شمشیر و سنان کی جگہ طاؤس و رباب کا رسیا تھا۔ (۱۹۹۰ء ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۹)۔ [عیش + و (حرفِ عطف) + عشرت (رک)]۔

---و عِشرَت میں پڑنا محاورہ۔
زندگی کے مزے اٹھانا ، عیاشی کا خوگر ہونا۔ معقول آمدنی تھی فکر معاش سے آزاد تھے ایسی حالت میں انسان لہو و لعب اور عیش و عشرت میں پڑ جاتا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳۱)۔

---و نِشاط (---و مج ، کس ن) امذ۔
رک : عیش و عشرت۔ دولت و ثروت نے عام طبائع میں ہنگامۂ عیش و نشاط برپا کر رکھا تھا۔ (۱۹۸۶ء ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۵)۔ [عیش + و (حرفِ عطف) + نشاط (رک)]۔

---و نوش (---و لین ، و مج) امث۔
عیش کرنا اور پینا پلانا ، عیاشی و مے نوشی۔ فرخی بھی دربارِ غزنی کا مشہور شاعر تھا ، وہ عیش و نوش کا دلدادہ تھا۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۷)۔ [عیش + و (حرفِ عطف) + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا]۔

---ہونا محاورہ۔
مزے ہونا ، لطف ہونا (جامع اللغات)۔

عَیشَک (ی لین ، فت ش) صف مذ۔
قدیم بادشاہوں کے دربار کا ایک عہدہ دار۔ سات سو آٹھ سو حاجب دربان ، عیشک ، رقاصی ، قورباشی ، یساول ... حضرت کو برآمد ہوتے دیکھ کر پکارے مہابلی بادشاہ سلامت شہنشاہ عالم پناہ سلامت۔ (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۸)۔ اور جو اس کے ہزار بارہ سو حاجب دربان عیشک رقاصی ، قورباشی ، یساول ... پوشاکیں دھوم دھامی پہنے ... سرگرم کار ہیں۔ (۱۸۹۳ء ، کوچکو باختر ، ۸۲۵)۔ [ع]۔

عَیشی (ی لین) صف۔
عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والا۔
سخی ہور عیشی و پھولی سجان
رکھے جیب شیریں جیا مہربان
(۱۶۱۲ء ، بھوگ بل (ق) ، ۳۵)۔ [عیش + ی ، لاحقۂ صفت]۔

عِیل (ی مع) امث۔
سانپ سے مشابہہ کاہی رنگ کی مچھلی جس کی پیٹھ پر

کنگھی نما جھالر دُم تک پھیلی ہوئی ہے ، جھالر. عبل مچھلیوں میں جسم لمبا اور اسطوانی شکل کا ہوتا ہے یہ مچھلیاں سانپ سے ملتی جلتی ہیں۔ (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۲۲۹). [انگ : Eels کا معرب].

عَین (ی لین). (الف) امذ.

۱. **رک : ع جس کا یہ تلفظ ہے.**

میری آنکھوں میں بیٹی بس رہی ہے
الف عاشق کے عین آگے ہی ہے

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲۰۹). حکمائے زراعت نے کہا ہے کہ زرع ... حرف آخر کہ عین ہے وہ بھی نام زر کا ہے . (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۰۹).

عین الف شین قاف دیکھتے ہیں
یوں اُنھیں جستجوئے عاشق ہے

(۱۹۳۸ ، اعجاز نوح ، ۳۰۶). عین اور ہمزہ کی آوازیں الف سے مماثل ہیں مگر ان کا سقوط جائز نہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۴۶). ۲. **آنکھ ، چشم ، نین.**

مجھ عین توں اس میں ہے عین نور
توں نزدیک ہمارے پھر تُجھے دور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

کہ وہ شاہزادہ حسین علی
جگر مصطفےٰ ہور عین علی

(۱۶۸۲ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۵۴).

تجھ نین کی کیا کروں میں تعریف
یہ عین نلث کا صاد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

اے فکر عین لطف سے یہ لطف عین دیکھ
سرّ نبی ہیں فاطمہ کے نور عین دیکھ

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۶۲).

عرفاں کے جو عین کی عینک ہے عین پر
سارے جہاں کی سیر ہماری نظر میں ہے

(۱۹۳۸ ، بستان تجلیات ، ۴۲). عین عربی میں آنکھ کو کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸). ۳. **چشمہ ، منبع.**

خزینے جو ہیں شہ کے بھرپور ہو
جواہر کے ہیں عین سعمور ہو

(۱۹۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰). اُس میں ایسے الفاظ بھی بکثرت تھے جو بہت سے مختلف معنوں کے لیے وضع کئے گئے ہوں جیسے عین کہ آنکھ ، چشمہ ، ذات اور سونے کو کہتے ہیں۔ (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۸). ۴. **ہر موجود چیز ، مال ، جاندار وغیرہ (مشخص و متعیّن)** . ایرا اعیان درست نہیں ہے اسی واسطے کہ اگر کسی نے ایرا کیا عین سے اور پھر اوسی عین کو پایا تو اوس کو لے لینا درست ہے . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۰). عین سے مراد ایسا مال ہے جو مشخص یا معین ہو . (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۲۵۸) . ۵. **اصل ، بنیاد ، جڑ.**

دوستی اس کی عین ہے ایمان
چلے جب تک زبان غنیمت جان

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۹). خدا کے صفات نہ عین ذات ہیں نہ خارج ذات . (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۶) . ابتدائی دور میں کسی مخصوص معیار یا عین کو سامنے رکھے بغیر افسانے تخلیق کئے گئے جن میں فنکار ا کھڑا ا کھڑا سا نظر آتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۱۲) . ۶. **(فلسفہ) وہ شئے یا وجود جو اپنی ذات سے قائم ہو ، خواہ وہ مفرد (جوہر) ہو یا مرکب (جسم).** عالم امکان میں مخلوقات یا موجودات کی دو قسمیں ہیں یا عین ہیں یا عوض۔ (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۲). ان لوگوں کو خود اپنی ذات کا جو علم ہوتا ہے اگرچہ وہ بھی ان کی ذات کا عین ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِاربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲۶). ۷. **حقیقت ، جوہر.**

ایے اس سوں ہور وو ایس سوں اچھے
توں وو عین ہور عین وو توں اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۴).

کیا غم ہے اگر کینک کنہیں عین
عارف کے حساب عین ہے عین

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰).

عالم کا عین اسی کو معلوم کر چکے ہیں
اسی وجہ سے اب اسکا دیدار ہے ہمیشہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۵).

جتنے کہ جہاں میں ہیں تعیّن غمگیں
سب کا ہے عین لا تعیّن واللہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۱). عورت نام ہے روحانی ارتعاش ، حقیقت حجاب اور شرم و حیا کا ، وہ ایک عین ہے جو اپنی ذات سے مرد کو صورت تناسب اور زندگی بخشتی ہے. (۱۹۳۲ ، بھاگ نگر کی طوائفیں ، ج). ۸. **ذات ، نفس.**

سمجھ کر جو دیکھے تو دستا ہے عین
نمن دو میں دوری اتھی مشرقین

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۱). یہ گفتگو عین میں نہیں ہے بلکہ صفت میں ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۸).

خدا کی ذات ہے دریا تو قطرہ کون و مکاں
اگر ہے عین مفصل تو ہے اثر مجمل

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲). ۹. **غیر یا ضد کا بالمقابل.** عین کہوں تو خارج خدا و اگر غیر کہوں تا ہے جدا. (۱۷۴۰ ، ارشاد السالکین ، ۸). انتظام اور ترقی کے شرائط باہم اضداد نہیں ہیں ... ایک دوسرے کا عین ہے ضد نہیں ہے. (۱۸۹۰ ، معلم السیاست ، ۲۳).

اُف آئینہ «عین» یہ اور پرتو غیر
مبہوت حرم ہے اور حیران ہے دیر

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۵۷) . ۱۰. **پرتو ، ظل ، مظہر ، عکس.**

قائم یہ سب جہاں ہے حقیقت میں عین حق
اصل حباب و موج بجز آبِ جو نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۲).

وہ خود ہے عین اشیا اور اشیا عین ہیں اس کی
اُٹھا پردہ تعین کا تو وحدت کیا ہے کثرت کیا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۴۶).

(١٨٩٦ء ، تجلیاتِ عشق ، ٣٦)۔ عارف لوگ عیاں میں مکان ڈھونڈھتے ہیں اور عین میں اثر کو نہیں کہتے ہیں۔ (١٩٢٣ء ، تذکرۃ الاولیا ، ٢٠٠)۔ آیات ربّانی اور ذات نبیؐ ایک دوسرے کا نعم البدل تکملہ اور عین ہیں۔ (١٩٨٥ء ، سید سلیمان ندوی ، ١٣١)۔ ١١۔ (تصوف) **حق کے ساتھ ایک ہونا اورؔ ہستی حق میں گم ہونا اور سالک کا اپنے کو ذات حق میں گم کرنا اور اپنی خودی سے فنا ہو کر بقا باللہ ہو جانا اور وصال کی لذت لینا**(مصباح التعرف)۔ ١٢۔ **دُبِّ اکبر کے ایک ستارے کا نام**۔ اور جو باتیں کہنی پر ہیں ان کو عین... کہتے ہیں۔ (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٠)۔ ١٣۔ **مثیل ، نظیر**۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کئی چیزیں ایک چیز کا عین ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کا عین ہوں گی۔ (١٩٥٩ء ، تفسیر ایوبی ، ١٠٨)۔ ١٤۔ **ماہیت**۔ لہٰذا مفہوم ارتقا کا نہایت قربت کے ساتھ جنس اور نوع کے تعلق پر جاری ہو سکتا ہے ، یہ نسبت تعلق مادہ اور صورت کے کسی شے کی عین ذات میں۔ (١٩٢٣ء ، مفتاح المنطق ، ١٠٣)۔ ١٥۔ **خیال ، مثال ، نظریہ ، تصور**۔ خصوصاً اقتصادی پیداوار کے کاموں میں ایسی عین پسندی(Idealism) کی کسقدر کم گنجائش ہے۔ (١٩٣٥ء ، اصول تعلیم ، ١٢٠)۔ ١٦۔ **وجود**۔ اکثر مسئلوں میں صحابہ کی مختلف رائیں قائم ہوئیں بہت سے ایسے واقعات پیش آئے کہ رسول اللہ کے زمانے میں ان کا عین و اثر بھی پایا نہیں گیا تھا۔ (١٨٩٠ء ، سیرۃ النعمان ، ١٩٥)۔ ١٧۔ **سردار ، حاکم ، سرگروہ**۔ نظر کردہ عین الاعیان ایلیا اسم کشایندہ بند بستہ طلسم داخل ہو چکا۔ (١٨٩٠ء ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٩٦)۔ (ب) صف ؛ م ف۔ ١۔ **بالکل ، قطعاً**۔

باور نہ مرے کان میں کوئی بات ستم کی
میں عین صنم کا ہو دیا چھوڑ ستم کوں

(١٦٧٨ء ، غواصی ، ک ، ١٣٧)۔

تجھ ناز ہور ادا سوں مری یہ ہے عرض غرض
یا عین التفات ہو یا حکم التفات

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٥٩)۔ ان کی طبیعت غزل کے لیے عین مناسب واقع ہوئی ہے۔ (١٨٨٠ء ، آب حیات ، ٢٣٠)۔ ان قصّوں کا مقصد اور نتیجہ قرآنی طرز کے عین موافق ہے۔ (١٩٢١ء ، لڑائی کا گھر ، ٥)۔ عین اسی طرح جیسے عید کے چاند پر جھگڑا ہوا کرتا ہے۔ (١٩٨١ء ، سفر در سفر ، ٥٥)۔ ٢۔ **خاص**۔

ملک جان خوبرویاں کی نین
دیا ہے توں تیر و کماں ان کو عین

(١٦٦٥ء ، علی نامہ ، ٣)۔ اگر اس بندے کے گھر تشریف لے چلو عین غریب نوازی ہے۔ (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ٣٠)۔ اکثر نیک لوگوں کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی مشیت عین خدا کی مشیت ہے۔ (١٩٣٢ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٥٢)۔ ٣۔ **ٹھیک**۔

ہوا عین شادی سوں ناشاد قاسم
بھتیجا مرا تیرا داماد قاسم

(١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٢٢)۔

والہ ہوں میں تو مستی یہ تجھ چشم کی کہ شوخ
پیتے ہیں مے یہ عین مقام حرم کے بیچ

(١٧٩٥ء ، قائم ، د ، ٣٧)۔ میرے قبلہ گاہ نے جب وفات پائی اور میں اس تخت پر بیٹھا ، عین عالم شباب کا تھا۔ (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ١١٦)۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

(١٩١١ء ، بانگ درا ، ١٨٠)۔ عین اس دن جب سالک صاحب کے خیال کے مطابق مجھے کسی خالص ہندو آبادی میں محفوظ ہونا چاہیے تھا میں ملتان روڈ پر ابو ظفر نازش رضوی کے مکان پر مقیم تھا۔ (١٩٨٠ء ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ١٢)۔ ٣۔ **ہوبہو ، بجنسہ ، یکسر ، کلیۃً**۔

دیکھ کے ہنس پر کھیا کوں ہوں میں جانتا
شاہ کے رخسار کا عین ہوں میں یادگار

(١٦٧٨ء ، غواصی ، ک ، ٥٣)۔

بیخودی عین خودی ہے جو سمجھ رکھتا ہو
جو کہ بےہوش جہاں ہے وہ ہے فرزانہ عشق

(١٨٦٥ء ، نسیم دہلوی ، د ، ١٧٣)۔ مولوی صاحب کی تاریخیں ہمیشہ بےتکلف اور واقعات کے عین مناسب ہوتی ہیں۔ (١٩٣٥ء ، چند ہمعصر ، ٨)۔ ٥۔ **اصلی ، حقیقی**۔ دل کی صفائی نہ کچھ خیال ہے ، عین وصال ہے۔ (١٩٣٥ء ، سب رس ، ١٥)۔ غم کھانا اوس کا واسطے ہمارے عین عبادت ہے۔ (١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٥١)۔ عین انصاف یہ ہے کہ ہماری جماعت میں محض شاذ و نادر کسی کو خشیت کماحقہ ہو تو ہو۔ (١٨٩٥ء ، تہذیب الاخلاق ، ٦٨)۔ یہ اس کے عین خلوص کی علامت تھی۔ (١٩٣٥ء ، چند ہمعصر ، ١٥٧)۔ ٦۔ **مطابق ، ٹھیک ، خاص**۔ بےشک جو حضور نے فرمایا عین صلاح ہے تعلیم کی یہی عمر ہوتی ہے۔ (١٨٧٣ء ، عقل و شعور ، ٩)۔ پہلی اور تیسری قسم عین حکمت تھی اس لیے انسان اسی فطرت کے موافق پیدا کیا گیا۔ (١٩٠٣ء ، مقالات شبلی ، ١ : ٩٣)۔ ٧۔ **خصوصاً ، خاص طور پر ، کلیۃً ، وہ جسے ترک نہ کیا جاسکے**۔

اوسی کے حق میں وال من والاہ
عین واجب ہے سب یہ حُبِّ علی

(١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ٣)۔

سیا کنار بحر و بر کو ہے یہ گویہ فرض عین
لگے سر شمس و قمر پیں بہر شام مشرقین

(١٨٧٥ء ، دبیر ، دفتر ماتم ، ١٩ : ١٣٢)۔ [ع]۔

ـــُ الْاَعْیان (ـــــ ضم ن ، غم ا ، سکل ، فت ا ، سک ع) امذ۔
جوہروں کا جوہر ، اچھوں سے اچھا ، بہترین ؛ (کنایۃً) **ذات باری تعالیٰ**۔ نظر کردہ عین الاعیان ایلیا اسم کشایندہ بند بستہ طلسم داخل ہو چکا۔ (١٨٩٠ء ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٩٦)۔ اگر کسی عین الاعیان یا حسن مطلق کے تصوّر کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ حسن مطلق یا معشوق حقیقی اپنی مطلقیت میں خود کو تنہا محسوس کرتا ہے۔ (١٩٧٣ء ، غالب شخص اور شاعر ، ٦٧)۔ [عین + رک : ال (ا) + اعیان (عین (رک) کی جمع)]۔

ـــُ الثّور (ــــ ضم ن ، غم ا ، ل ، شد ث ، و لین) امذ۔
(ہیئت) **برج ثور کے پچھلے پانچ ستاروں کا مجموعہ ، دبران**۔

اسکی چشم جنوبی میں جو سرخ بڑا ستارہ ہے اسکا نام دبران ہے عین الثور بھی کہتے ہیں ۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٦). وہ ستارہ الدبران (عین الثور) کا صعود مستقیم بھی دریافت کرتا ہے. (١٩٥٧ ، سائنس سب کے لیے ، ١ : ١٠٣). [عین + رک : ال (١) + ثور (رک)].

ـــُــ الحیات (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
آبِ حیات کا چشمہ ؛ (تصوّف) پرتو اور ظل حیات حق کو کہتے ہیں کہ جو روح ہے.

بارک اللہ ! اے ریاضِ علم ! اے عین الحیات
ہے ہمارے بخت و دولت کے عناں اب تیرے ہاتھ

(١٨٨٠ ، کلیات نظم حالی ، ٢ : ٣٩). [عین + رک : ال (١) + حیات (رک)].

ـــُــ الدیک (ـــضم ن ، غم ا ، ی مع) امذ.
مرغ کی آنکھ ، پتنگ نامی درخت کے بیج کا نام جو سرخ و سیاہ اور گول اور چپٹا ہوتا ہے اور مرغ کی آنکھ کی طرح معلوم ہوتا ہے، چشم خروس ، گھنگچی. عین الدیک درخت پتنگ کے پھل کے بیج کا نام ہے اس درخت کو عربی میں بقم کہتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ، ٥ : ١٣٥). [عین + رک : ال (١) + رک : دیک (٣)].

ـــُــ الشّی (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ش ، ی لین) امذ.
(تصوف) عبارت ہے حق کے وجود سے (مصباح التعرف).
[عین + رک : ال (١) + شے (رک)].

ـــُــ العالَم (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ل) امذ.
(تصوف) اس سے مراد انسانِ کامل ہے (مصباح التعرف).
[عین + رک : ال (١) عالم (رک)].

ـــُــ العَین (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
رک : عین الاعیان.

مبتدی ہیں ہے بین الدفتین
ان کے نزدیک ہے وہ عین العین

(١٨٩٦ ، مثنوی امید و بیم ، ٣٧). [عین + رک : ال (١) + عین (رک)].

ـــُــ العُیُون (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و مع) امذ.
عین ذات ، عین حق. سکندر افرودیسی نے ارسطو کے افکار کو مذہب کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہوئے عین العین کو خدا کا نام دیا. (١٩٧٥ ، عام فکری مغالطے ، ١١١). [عین + رک : ال (١) + عیون (عین (رک) کی جمع)].

ـــُــ الکمال (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ک) امث.
نظر بد ، زخم چشم.

حرزِ کمال حسن سیاہی ہے خال کی
دہشت ہے کیوں صنم تجھے عین الکمال کی

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ١٣٧). بڑی بیگم ، بیٹا خدا تم کو عین الکمال ... سے بچائے ، (١٩٠٥ ، حور عین ، ٢ : ٦٣). ان کی مذہبی رسوم میں زمانۂ جاہلیت کے بعض طور طریقے باقی ہیں جیسے جادو اور ٹوٹکا ، نظربد (عین الکمال) کا عقیدہ. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٩٧). [عین + رک : ال (١) + کمال (رک)].

ـــُــ اللّٰہ (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ل مد) امذ.
(لفظاً) اللہ کی آنکھ ؛ (تصوّف) مراد : انسانِ کامل. وہ وجہ اللہ (اللہ کا چہرہ) وہ عین اللہ (اللہ کی آنکھ) وہ میرا ہے اور میں اس کا. (١٩٧٨ ، چاربیتہ ، ٨١). [عین + رک : ال (١) + اللہ (رک)].

ـــُــ المال (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل) امذ.
١. **خزانہ ، سرمایہ ، پونجی.** سات لاکھ روپیہ عین المال شاہی سے لے کر ان پر تقسیم کر دیا جائے. (١٩٣٢ ، ویرۂ مینا ، ٣٣). ٢. **مالگزاری ، محصول ، ٹیکس ، خراج وغیرہ.** روپیہ عین المال دیوان جی کی معرفت خاتم کے خزانۂ عامرہ میں داخل ہوا. (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٩٧). ٣. **زر اصل ، راس المال ، اصل آمدنی.** وقت روانگی جو کچھ گھر میں تھا عین المال سیاہ ہوا. (١٨٩٦ ، قیصر التواریخ ، ٢ : ٨٨). [عین + رک : ال (١) + مال (رک)].

ـــُــ الہِرّ (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس ہ ، شد ر) امذ.
بلی کی آنکھ ، زردی مائل نیم پختہ بلور یا کچا ہیرا ، لہسنیا ، گربۂ چشم الماس. اس پتھر کو ... عربی میں عین الہر ... کہتے ہیں اس پتھر کی شکل و شباہت بلی کی آنکھ کے مانند ہونے کی وجہ سے اس کو ان ناموں سے پکارا جاتا ہے. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٥٠). [عین + رک : ال (١) + ع : ہر ـ بلی ، گربہ].

ـــُــ الیَقین (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، ی مع) امذ.
کسی امر کی کیفیت یا ماہیت جان لینے کے بعد اس کیفیت و ماہیت کا مشاہدہ ، علم الیقین کے بعد کا درجہ. اس تن میں خدا ہے کر ... سو علم الیقین ، اس تن میں جیو کوں دیکھنے سو عین الیقین. (١٦٠٢ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ١٢٥).

چشمِ طمع کوں جلوۂ موہوم ہے مُراد
پیاسے کوں ہے سراب میں عین الیقین آب

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢١٢). کیا جو امر عقل میں نہ آئے وہ بغیر عین الیقین حاصل ہوئے دل کو تسکین دیتا ہے. (١٨٩١ ، فغانِ بے خبر ، ٣٣). اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے. (١٩٢١ ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ٢٢١). ایسا لگتا ہے کہ جب سلیم کا معاملہ جو شروع میں علم الیقین کا نہ تھا آخر میں عین الیقین کا ہو گیا تھا. (١٩٨٣ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ١٩١). [عین + رک : ال (١) + یقین (رک)].

ـــ بعَین (ـــفت ب ، ی لین) م ف.
ہوبہو ، بعینہ ، بالکل. جو کوئی اس کتاب میں نظر کرے گا اسی معرفت کا گمان نہ رہے گا ہور بیگمان ہویگا ہور عین بعین ہویگا. (١٨٣٢ ، چھ سرپارہ ، ٥). [عین + ب (حرفِ جار) + عین (رک)].

ـــــحَیات کس صف(ـــــفت ح) امث.
سراپا اور مکمل زندگی.

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن تو سخن مرگِ دوام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۸). میں لکھتا ہوں ، کیونکہ میرے شعری احساس کی حسین و جمیل شورشیں ہی میرے لئے عینِ حیات ہیں. (۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۲۷). [عین + حیات (رک)].

ـــــذات کس اضا ، صف ، ا م ف.
وہ امر جو ذات سے الگ نہ ہو. بلا شبہہ صفاتِ باری اس کی عین ذات ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲۵). پس عالم وہ ذات ہے جو صفتِ علم سے موصوف ہے اور یہ حال نہ عین ذات ہے اور نہ عین علم ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۷۵).

ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفاتِ ذاتِ حق ، حق سے جدا یا عینِ ذات

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۷). صفات گویا عین ذات ہیں ، غیر ذات نہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۹). [عین + ذات (رک)].

ـــــغَین (ـــــی لین) صف.
۱. **ہم شکل ، ہم صورت ، مشابہہ ، معمولی فرق والا ، بھینگا ، وہ جس کی ایک آنکھ میں پُھلی ہو** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
۲. **بے وقوف ، بونگا ، جاہل ، کھانڈ ، اول جلول.** بانٹے بانٹے مفت کی جوتا کاری مفت کی ٹکرا ٹکری ایسے تو آدمی ہے یا عین غین؟ (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۳۰). [عین + غین (رک)].

ـــــغَین ہونا محاورہ.
خرابی آ جانا ، صحیح حالت پر نہ رہنا ، حقیقت کا بدل جانا ، غتربود ہو جانا ، الٹ پلٹ ہو جانا. اس نظم میں ... ایک آدھ جگہ عین غین ہو گیا تو ضرورتِ شعری اسکی ذمہ دار ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱ : ۳).

ـــــکَمال کس صف(ـــــفت ک) امث.
رک : عین الکمال.

کور ہو جاتی ہے تیرے سامنے عینِ کمال
میل بھر چشمِ بد سرمے کی دنبالی ہوئے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۳۳۳). [عین + کمال (رک)].

ـــــمال کس اضا ، امذ.
رک : عین المال. یہ بات ظاہر ہوئی کہ بہ سبب ناداری رعایا کے سال حال کے عین مال میں سے رقم وصول طلب رہ گئی ہے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۹ : ۶۱). [عین + مال (رک)].

ـــــمَرضی (ـــــفت م ، سک ر) امث.
اصل مرضی ، ذاتی مرضی ، ذاتی رضامندی.

جس امر میں ہو خوشی تمہاری
میری بھی وہی ہے عین مرضی

(؟ ، اختر (نوراللغات)). [عین + مرضی (رک)].

ـــــمَین (ـــــی لین) صف ، ا م ف.
ہوبہو ، بعینہٖ ، بالکل. میری بلائی کی بھی عین مین یہی شکل ... یہی قد ، یہی قامت ہے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۹۶). ندی نالے سارے جگمگا اٹھے ، جیسے عین مین سچا گوٹا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۹). مرزا فخرو تو وہ عین مین باپ کی تصویر تھے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۵). یہ تو میں خود ہوں عین مین ، ہوبہو ، میں تو اس کتاب میں خود کو دریافت کر رہا ہوں. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۹۷). [عین + مین (تابع مہمل)].

ـــــیَقِین کس صف(ـــــفت ی ، ی مع) امذ.
رک : عین الیقین.

ہے عینِ یقین کہ آنسوؤں کا عقدہ
کھل جائیگا سب جو بند ہونگی آنکھیں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۵). کسی شخص کی روح عین (Very Soul) یقین سے شرابور ہو سکتی ہے. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۹۲). [عین + یقین (رک)].

عَیناً (ی لین ، تن ن بفت) م ف.
بالکل ، ہوبہو. آیا جدید اقدار و افکار کو یکسر مسترد کر دیا جائے یا انہیں عیناً قبول کر لیا جائے. (۱۹۷۳ ، خیابان ، پشاور (شعور نمبر) ، ۳۶). [عین + اً ، لاحقۂ تمیز].

عَینک (ی لین ، فت ن) امث.
آنکھوں پر لگایا جانے والا ، چشمہ.

سکندر کے درپن سے وہ چمک اچھی
دیکھیں دل کوں دل عین عینک اچھی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۷۱).

اسکے نین میں مورت پیا کی نت بھری ہوگی
جگر کے کاٹ عینک کوں جتی جگ پر دھری ہوگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۲).

چار آئنہ سے یوں نکل آتی تھی ذوالفقار
عینک کے پار ہوتا ہے جیسے نگہ کا تار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۷). راستے میں ڈاکہ پڑا ، جو کچھ کائنات تھی سب جاتی رہی صرف ایک عینک اور تھوڑا سا پارہ ... بچ گیا. (۱۹۰۵ ، مقالاتِ شبلی ، ۵ : ۱۳۵). اس نے اپنی عینک درست کی اور رومال سے گردن کو پونچھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۴۴). [ف].

ـــــباز صف.
عینک لگانے والا ، شوقیہ عینک استعمال کرنے والا (بطور تحقیر و تعریض). اتنے میں سامنے سے چھ خواص عینک باز کی قطار نظر آئی ، سب کے داہنی ہاتھ اٹھے ہوئے اور کمر برہنہ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۸). وہ ہلکے پھلکے ، گورے چٹے ، عینک باز ، نازک بدن فیشن ایبل بابو تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۱۹). [عینک + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

ـــــدارْجوڑی (ـــــسک ر ، و مج) امث.
(نجاری) وہ ڈلے دار کواڑ جسکے ڈلے میں روشنی آنے کو

اوپر کے رخ ایک جوکور شیشہ اور نیچے تختہ لگا ہو (ا ب و ، ۱ : ۳)۔ [عینک + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + جوڑی (رک)]۔

ـــــساز امذ۔
عینک بنانے والا ، چشمے کا ماہر فن۔ عینک ساز اداروں کے مسائل کی حمایت کی ہے۔ (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ اگست ، ۱۰)۔ [عینک + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

عَینکُو (ی لین ، سک ن ، و مع) صف۔
ہر وقت عینک لگائے رہنے والا۔ ہمارے فوجی دلیر کا ارادہ بارش نے بدلا یا اس عینکو نے ۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۵) ۔ [عینک + و ، لاحقۂ صفت]۔

عَینُہٗ (ی لین ، ضم ن ، ضم ہ) م ف۔
ہوبہو ، بالکل ، اسی طرح ، اس کے مطابق۔

ہے عینہ ابلنا سیلاب رود کا سا
اے میر چشم تر ہے یا کوئی رود خانہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۷)۔ [عین + ع : ہ ، ضمیر واحد غائب]۔

عَینی (ی لین) صف۔
۱. **نظر آنے والا ، واضح ، نمایاں ، آنکھ سے متعلق۔**

یہ مست ہو سوے سوں سد کھینچ در گریباں
تت کا درس نجھانوں عینی نماز ہے یہ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۳)۔

بتلا دے اوسے تو راہ عینی
کر اوس کو تو عارف یقینی

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۵)۔ بعض علما نے منطق کو فرض عینی کہا ہے ۔ (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۰۹)۔ عینی سے مراد ہے آنکھ سے متعلق۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸)۔ ۲. **سگا ، حقیقی۔**

ہزاروں خلق میں عینی ہوتے ہیں گو بھائی
پر اک مزاج کے دیکھے نہیں ہیں دو بھائی

(۱۸۳۱ ، مراثیٔ دلگیر ، ۳۷۲)۔ اور عینی کہتے ہیں حقیقی بھائی کو۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۹۱)۔ عینی ایک ہی ماں باپ کے حقیقی بھائی ، علاتی جن کا ایک باپ ہو مائیں علیحدہ ہوں۔ (۱۹۲۹ ، احکام نسواں ، ۹۶)۔ [عین + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــشاہِد (ـــــ کس ہ) امذ۔
چشم دید گواہ ، وہ گواہ جس نے اپنی آنکھوں سے واقعہ دیکھا ہو۔ اپنی بات سچ ثابت کرنے کی خاطر خود عینی شاہد بن جاتے ہیں ۔ (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۱)۔ [عینی + شاہد (رک)]۔

ـــــشَہادَت (ـــــ فت ش ، د) امث۔
چشم دید گواہی ۔ باوجود عینی شہادت کے نیچر میں کوئی عمل ضائع نہیں ہوتا اور کائنات میں تضیع عمل کوئی چیز نہیں ہے ۔ (۱۸۹۵ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۴۹)۔ جب ہماری شکست کی یہ عینی شہادت ۱۹۷۷ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۹)۔ [عینی + شہادت (رک)]۔

ـــــقَصیدَہ (ـــــ فت ق ، ی مع ، فت د) امذ۔
(شاعری) **وہ مخصوص قصیدہ جس میں کسی شخص کی تعریف مشاہدے کی روشنی میں کی جاتی ہے ، حقیقی مدحیہ قصیدہ۔** عینی قصیدہ کسی کی مدح پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۳)۔ [عینی + قصیدہ (رک)]۔

ـــــکیسَہ (ـــــ ی مع ، فت س) امث۔
(طب) **آنکھ کی تھیلی ، دیدہ ، آنکھ کا گول حصّہ جس میں رطوبت بھری ہوتی ہے ۔** مرکب آنکھ براہ راست عینی کیسے (OPTIC VESICLE) سے منسلک ہوتی ہے ۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹)۔ [عینی + کیسہ (رک)]۔

ـــــگُواہ (ـــــ ضم نیز فت گ) امذ۔
رک : عینی شاہد۔ میں اس کا عینی گواہ ہوں کہ جدھر سے وہ نکل جاتے عامۃ الناس ، تاجر اور سرکاری عہدے دار سب ان کی تعظیم و احترام میں کھڑے ہو جاتے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵)۔ [عینی + گواہ (رک)]۔

عینیت (ی لین ، کس ن ، فت ی) امث۔
۱. **بالکل ایک ذات ہونے کی حالت ، ایک جاننا ، ایک سمجھنا۔**

عینیت کی طرف خیال کریں
غیریت کا کہیں نہ چال چلیں

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۱۱)۔ صوفیہ خدا اور کائنات کی عینیت اور یگانگی کے قائل ہیں یعنی وہ دونوں کو ایک دوسرے کا عین جانتے ہیں ۔ (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۲۰)۔
۲. (**تصوّف) سالک کا اپنی ہستی کو ذات حق میں گم کر دینا ، ہستی حق میں گم ہونے کی حالت۔**

ہے کہیں تذکرۂ عینیتِ ذات و صفات
ہے کہیں مشغلۂ ذکر شہود و توحید

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳)۔ ارسطو وغیرہ ممکنات کے وجود کو زاید عن الماہیتہ سمجھتے ہیں شیخ عینیت کے قائل ہیں۔ (۱۹۰۲ ، الکلام ، ۱ : ۱۵۱)۔ ۳. (**فلسفہ) حقیقت ، باطن ، نفس ، روح ، وجود داخلی ، موضوعیت۔** انسانی ذہن کے لیے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ عینیت (Subjectivity) سے کلی طور پر الگ ہو جائے۔ (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۰۳)۔ ۴. (**فلسفہ) فلسفہ میں وہ نظریہ کہ علم محض داخلی چیز ہے اور حقیقت کا کوئی ظاہری معیار نہیں ، باطنیت۔** مابعدالطبیعیاتی علمیات زیادہ تر اس امر سے دلچسپی رکھتی ہے کہ عظیم تر کائنات میں علم کا کیا مرتبہ ہے اور کیا وہ کائنات میں من حیث کل ساتھ عینیت رکھتا ہے یا نہیں۔ (۱۹۳۹ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ ، ۵۶)۔ ادب میں اشیا ، اشخاص اور واقعات کو کسی قسم کے تعصب عینیت ، موضوعیت اور رومانیت سے آلودہ کیے بغیر دیانت و صداقت کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش حقیقت پسندی یا حقیقت نگاری کہلاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۶۹)۔ ۵. **یہ عقیدہ کہ ساری دنیا میں خیال یا ذہن ہی حقیقی چیز ہے مادہ تو محض اس کا عکس ہے ، تصوریت ، مثالیت ، تخیل پرستی۔** ادب میں زندگی کو اس طرح پیش کرنے کی بجائے جیسی کہ وہ ہے اس طرح پیش کرنا

جیسے کہ اسے ہونا چاہیے ، مثالیت ، عینیت (پسندی) کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۶۶). [عینی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَسَنْد (ـــــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
عینیت کا قائل یا حامی. جن قارئین کا ذہنی ضمیر مشرق کے کسی عینیت پسند مذہب سے بنا ہو ، انہیں خاص حالات میں وحشیوں کی پرہیزگاری کے اصول کی یہ توجیہ شاید بےجا اور دوراز قیاس نظر آئے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۸۲). وہ عینیت پسند اور صوفی مشرب تھے . (۱۹۸۰ ، نذر حمید احمد خاں ، ۲۹۱) . [عینیت + پسند (رک)].

عَیْنَیْن (ی لین ، ی لین) امذ ؛ ج.
دونوں آنکھیں.

اعمی تھو جان بوجھ کر غور سے دیکھ
ہیں احمد مجتبےٰ کے دونو عینین

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۷) . [عین + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

عَیْنِیَّہ (ی لین ، کس ن ، فت ی نیز شد ی بفت) صف ؛ امث.
وہ شے یا وجود جو اپنی ذات سے قائم ہو خواہ وہ مفرد (جوہر) ہو یا مرکب (جسم). ان موجودات عینیہ کی یاد میں مستغرق ہوکر وہ متعارف انسانی افکار اور اشغال سے بالا تر ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶) . [عینی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

عُیُوب (ضم ع ، و مع) امذ ؛ ج.
بہت سارے عیب ، برائیاں. یہ عیوب دونوں جہاں میں ذلیل و خوار کرتے ہیں . (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۳) . تمام عیوب اور برائیوں کو اس طرح دور کیا گیا ہے. (۱۹۳۹ ، موٹرانجینئر ، ۱۱۲). [عیب (رک) کی جمع].

ـــــِ شَرْعی کس اضا(ـــــ فت ش ، سک ر) امذ.
رک : ہنج عیب شرعی. البتہ شائق کو عیوب شرعی کا ملحوظ رکھنا واجبات سے ہے اور یہ ایسے عیوب ہیں کہ عقل سلیم بھی انہیں عیب مانتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۳۲) . [عیوب + شرعی (رک)].

عِیْوَض (ی مع نیز ی مع ، فت و) امذ.
رک : عوض.

قربانی کا جوں تجہ عیوض
تا ہوے تو کوثر پڑے

(۱۹۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰۷) .

یہ عاصی سے کیا ایسی تقصیر ہے
کہ جس کے عیوض میں یہ تعزیر ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶۲) . اس کی عیوض میں دو گاؤں جاگیر کے عنایت کئے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۸۶) . اس کٹہرے کے عیوض میں ایک چھوٹا سا چبوترہ ہے جو عمارت کی بنیاد سے ملا ہوا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۸۸) . [عوض (رک) کا ایک املا].

ـــــ لینا محاورہ.
معاوضہ لینا. وہ جانتا تھا کہ ہمارے خاندان میں عیوض لیکر لڑکی دینا بڑے عیب کی بات ہے. (۱۹۲۷ ، کرشن بیتی ، ۹۳).

عِیْوَضانَہ (ی مع ، سک و ، فت ن) صف ؛ م ف.
بدلہ ، معاوضہ ، بدلے کی چیز. سرکار نے مبلغ ایک سو تینتیس (۱۳۳) روپیہ بطور عیوضانہ عطا کیا . (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۰۰۳). کسی ملک پر چڑھائی کرتا تو کسانوں کو آزار نہ پہنچاتا ، زراعت کی پامالی کا عیوضانہ دلاتا. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب، اسماعیل میرٹھی ، ۸۵). [عیوض + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

عِیْوَضی (ی مع ، سک و) صف مذ.
عوضی ، قائم مقام ، کسی شخص کے بدلے میں کام کرنے والا. محرم سے پہلے مرزا فدا حسین نے عیوضی دے کے ایک مہینے کی رخصت لی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۶). [عیوض + ی ، لاحقۂ نسبت].

عَیُوف (فت ع ، و مع) امث.
شگون لینے والی پیاسی اونٹنی ، پانی سونگھ کر چھوڑ دینے والی.

لبیقہ ، نشیطہ ، رشیقہ نزور
اَلُوف و عَیُوف و شَمُوع و شفون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۰۵) . [ع].

عَیُّوق (فت ع ، شد ی ، و مع) امذ.
ایک روشن ستارے کا نام جو ثریا کے پیچھے ہوتا ہے.

جو نالہ فلک پر گیا بوق کا
جگر ہو گیا آب عیوق کا

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۸).

تھا شورش اقبال فلک غلغلۂ بوق
جو غل سے گراں بوق ہوا چرخ پہ عیوق

(۱۸۵۵ ، ضمیر ، مراثی ، ۱ : ۳۶۷). طیف نمائی طریقوں سے پہلے ہی سے معلوم ہو چکا تھا کہ عیوق ایک دہرا ستارہ ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۹۰). وقت اور سمت میں اسٹون ہینج (واقع انگلستان) عرض بلد کا لحاظ رکھا گیا ہے جہاں پر نسر واقع شمالی افق سے بس ذرا سا نیچا ہو جاتا ہے اور عیوق اس کے نیچے کبھی ڈوبتا ہی نہیں ، جب نسر واقع ابتدائی مارچ کی شفق شام میں غروب ہو جاتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸). [ع].

عُیُون (ضم ع ، و مع) امذ.
آنکھیں ، پانی کے چشمے.

دیا روئے مژگاں خیرالبشر
سواد عیون شہ دادگیر

(۱۸۳۸ ، بستان حیدری ، ۱۳۹).

انہیں سے ہیں گیتی کی سب رونقیں
خُدُود و قدود و عُیون و جُفون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۶). [عین (رک) کی جمع].

غ

غ امذ.
۱. عربی حروفِ تہجّی کا انیسواں ، فارسی کا بائیسواں اور صوتی اعتبار سے اُردو کا پینتیسواں حرف جو غین کے نام سے موسوم ہے ، تحریر میں حرف «ع» پر نقطہ لگا کر ممتاز کیا گیا ہے ، اس لیے غین معجمہ یا منقوطہ کہلاتا ہے ، یہ حرف صحیح (مصمتہ) ہے اور حروفِ حلقی میں شمار کیا جاتا ہے ، اس کی صوت حلق سے ادا کی جاتی ہے جو تالو سے ٹکراتی ہوئی باہر نکلتی ہے ، یہ عربی میں حروفِ قمری میں شامل ہے حسابِ جمل میں اس کی عددی قیمت ایک ہزار ہے ، یہ الفاظ کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر میں بھی.

طوے بن طرہ ہے ، اور طوے پر اک نقطہ ہے پھر
عین بے عیب ہے اور کالے میاں غین ہوئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۳۰۲). حروفِ صحیح میں بعض حروف حلقی ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں ، جیسے : ہا ، خا ، غ ، حا ، آ. (۱۹۷۳ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۸۱). عربوں کو «پ یا چ» کی آواز ایرانیوں کو ژ یا ڈ کی آواز اور ہندیوں کو «ع ، غ اور ق» کی آواز پسند نہ تھی. (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۵۰). ۲. لغت میں اس کے معنی گھٹا یا تیرگی کے ہیں (فرہنگ آصفیہ). ۳. بعض اوقات شاعر لوگ غ سے بلبلِ ہزار داستان بھی باعتبار اعداد مراد لیتے ہیں (فرہنگ آصفیہ).

غاب امذ ، ج.
جنگل ، کچھار ، بیشہ ، نرکل یا سرکنڈے کا جنگل ، نیستاں.

آئے حُسین یوں کہ عقاب آئے جس طرح
آہو پہ شیر شرزہ غاب آئے جس طرح

(۱۸۷۴ ، انیس ، انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۲۹).

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۴۷).

نہ ہو اسیر نگاراں شہر دل میرا
نہ شیرِ غاب غزالوں کی گھات میں بیٹھے

(۱۹۹۳ ، گنگ موج ، ۲۳۲). [ع : (واحد : غابۃ)].

غابات امذ ، ج.
رک : غاب.

جیسے شاہزوری کا دعوٰی ہے آئے
یہاں لیثِ غابات چت ہو گیا ہے

(۱۹۶۹ ، فارقلیط ، ۲۷۸). [ع (واحد : غابۃ)].

غابِر (کس ب) صف.
باقی ، گزشتہ ، آئندہ ، مستقبل ؛ (تصوّف) وہ علم جو مستقبل کی خبر دے.

غابر اوس علم کو کہیں ہیں غمگین
حال آئندہ سے جو دے ہے اخبار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۹). [ع].

غاٹا صف ، مذ.
مغرور ، متکبّر ، نک چڑھا.

ایں بھی بھوت غاٹی ہے رہی ہے ہور غاٹیاں میں
نہ غاٹا بول خوش لگتا گا غاٹا سو غاٹی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجا پوری ، د ، ۲۹).

حرامی شہر تھا او سخت غاٹا
جہنّم کا اوسے ہے نصف پاٹا

(۱۷۰۵ ، دُرِّمجالس (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۵۳۸)).

لگا کہنے اوسے رنگین وہ غاٹا
کہ بھائی سر مرا کیوں تو نے کاٹا

(۱۸۲۹ ، نظمِ رنگین ، ۱۰۲). وہ تو صورت دیکھ کر پہچان لیتے ہیں کہ ان کے ماتحت تحصیلداروں میں کون بھا کٹا (چھٹا ہوا) اور کون غاٹا (مغرور) ہے. (۱۹۷۱ ، ذکرِ یار چلے ، ۲۷۰). [کاٹا (رک) کا ایک املا].

غاٹی صف ، مث.
مغرور (عورت).

ایں بھی بھوت غاٹی ہے رہی ہے ہور غاٹیاں میں
نہ غاٹا بول خوش لگتا گا غاٹا سو غاٹی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجا پوری ، د ، ۲۹). [غاٹا (رک) کی تانیث].

غاثِیا / غاثِیر (کس نیز سکث / ی مع) صف.
(لکھنؤ) فربہ اور کوتہ قد آدمی (نوراللغات). [مقامی].

غادِر (کس د) صف.
بےوفا ، بدعہد ، غدّار ، باغی ، غدر مچانے والا ، غدر کرنے والا.

نہایت فاسق و فاجر ہے حاکم
بہ شدّت غاصب و غادر ہے حاکم

(۱۸۳۸ ، ناسخ ، شہادت نامہ آل نبیؐ ، ۱۶). اُوس سے تیرے بھائی پر جو کہ عہد شکن ، غادر قاطع رحم ہے مدد چاہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۸). باغی ، غادر ، خائن ،

خود غرض اہلِ خاندان و اراکینِ سلطنت ... سلطنت کو ذاتی ترقیوں اور ہوس پرستیوں کی آماجگاہ بنانے کے لیے تیار ہیں۔ (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس ، ۵۳)۔ [ع : (غ ذ ی)]۔

غاذی صف۔
غذا دینے والا ؛ ہاضمہ میں مدد دینے والا ، غذا پہنچانے والا۔

غاذی کی غذا ہو ، قنیت لے
انسانیت اور انانیت لے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۹۰)۔ خون کا زیادہ حصّہ چھاتیوں میں چلا جاتا ہے کیونکہ پستان اور رحم آپس میں وریدِ غاذی کے ذریعے تعلق رکھتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب ترجمہ ، ۲ : ۳۱۱)۔ [ع]۔

غاذِیہ (کسر ذ ، فت ی) امث۔
وہ قوّت جو غذا کو تحلیل کر کے جُزوِ بدن بناتی ہے۔

چلد دی لحم کی تّصوبن کو تا غاذیہ سے
ایک پردہ میں قوا اخذ کریں اپنا حق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹)۔

جوں غاذیہ اور جاذبہ ہے
ہی ہاضمہ اور دافعہ ہے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۵۵)۔ لازم ہے قالب میں قوّتِ غاذیہ کا ہونا۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۳۸۷)۔ حواسِ خمسۂ باطنی یعنی حسِ مشترک ... غاذیہ ، نامیہ ، مولدہ اور شہوت و غضب۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوّبی ، ۱ : ۱۷)۔ [غاذی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

غار امذ ؛ (امث ، شاذ)۔
۱. گڑھا ، زمین کا کھوکھلا حصّہ ، کھوکھلی جگہ۔

اسے نس ہے جاگا کسی تھار میں
پڑے گی او عورت پڑے غار میں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۶))۔

کرے گرزاں کے ایسے دہات سوں مار
پڑے تھے دہرت کوں پاتال لگ غار

(۱۷۳۱ ، نہ درپن (اُردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۵)۔ آگے بڑھا تو دیکھا ایک غار باہر سے تنگ اور اندر سے کشادہ تنور کی مثل ہے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۳۵)۔ خوفنا ک کھنڈرات کا ا ک سلسلہ واقع ہے جس میں گہری غاریں ہیں۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، جولائی ، ستمبر ، ۶۲)۔ **۲. پہاڑوں یا ان کے دامن کا وہ خلا جو طبعی عوامل کے سبب واقع ہو جاتا ہے ، کھوہ ، گپھا۔**

کہ جبڑا سو جیوں غار محکم ہے
دھواں نیں ہو اُس سانپ کا دم اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱)۔ سدا حیوانوں کے ڈر سے بھاگ کر غاروں میں چھپتے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصّفا ، ۵)۔ دامنِ کوہ کے غار اور جنگل کی پہنائی کا بھی اندازہ کر سکتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، صید و صیاد ، ۸۱)۔ سَر چُھپانے کے لیے غار یا گھر ، برق و باراں سے حفاظت کے لیے ٹھکانا۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۹۳)۔ **۳. (استعارۃً) گہرا زخم ، گھاؤ (پڑ جانا ، کے ساتھ)۔** سو اُن کے کاندھے رات دن کی محنت سے چھل گئے ، پٹھوں میں غار پڑ گئے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصّفا ، ۹)۔ کپڑا بھگو کر باندھا مگر خون بند نہ ہوا ، باپ نے آ کر دیکھا آدھ اُنگل غار پڑا ہوا تھا۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۵)۔ **۴. پہاڑوں اور جنگلوں میں پیدا ہونے والا ایک درخت ، اس کے پتے خوشبودار ہوتے ہیں اس کی چھال ، پتے اور پھل دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ، اس کے پھل کو حب الغار کہتے ہیں۔** غار بھی مثل عود ہندی ایک خوشبودار لکڑی ہے۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۳۳)۔ غار کے پھلوں کو کچل کر پانی میں جوش دیتے ہیں اور پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۳۸)۔ [ع]۔

ــــ ثَور کس اضا(ــــو لین) امذ۔
مکّۂ معظمہ کی دائیں جانب تین میل کے فاصلے پر ثور پہاڑ میں واقع ایک غار ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکر کے ساتھ تین دن تک ایک غار میں قیام فرمایا تا کہ تعاقب کرنے والوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ وہاں سے سوار ہو کر غارِ ثور تک پہنچے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۲)۔ گھر گھر انہوں نے تلاش کی مگر آپؐ ملتے کہاں سے ، آپؐ نے تو غارِ ثور میں ... آ پناہ لی تھی۔ (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۶۹)۔ حضرت ابوبکرؓ تین دن تک غارِ ثور میں حضورؐ کے ساتھ مقیم رہے۔ (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظمؐ اور محسنین ، ۱۰۸) [غار + ثور (عَلَم)]

ــــ حِرا کس اضا(ــــ کس ح) امذ۔
مکّۂ معظمہ سے شمال مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلے پر کوہِ حرا میں واقع ایک غار جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لیے جاتے تھے ، اسی غار میں آپؐ پر نزولِ وحی کا آغاز ہوا۔ آپؐ ... راتوں کو غارِ حرا میں تنہا عبادت کیا کرتے تھے۔ (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۰)۔ ایک دن حسبِ معمول آپؐ غارِ حرا میں بیٹھے سوچ میں محو تھے۔ (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۳۳)۔ [غار + حرا (عَلَم)]۔

غارا امذ۔
موسیقی کی ایک دُھن جو حضرت امیر خسرو کی ایجاد کردہ ہے۔ ٹھمری ، دھن غارا ، تال دادرا۔ (۱۸۸۱ ، وقائع دلگیر ، ۳۲)۔ غارا یہ حضرت امیر خسرو دہلوی کا اختراع کیا ہوا ہے۔(۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۴۳)۔ زیلف ، غارا ، سرا پردہ ، بہار ، ایمن کلیان امین کی ایجادات بدیع ہیں۔ (۱۹۵۷ ، ید بیضا ، ۲۲۷)۔ [ف]۔

غارِب (کس ر) صف۔
ڈوب جانے والا ، غروب ہونے والا ، دور ہو جانے والا۔ پانچواں سوال تاریخ اور ساعت اور عرضِ بلد کسی مقام کا معلوم کیے کے بعد افق پر کون کون ثوابت طالع اور غارب ہیں اور کون کون سمت الرّاس پر ہیں ... معلوم کرنا۔ (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۶)۔ [ع : (غ ر ب)]

ــــ صَباحی کس صف(ــــ فت ص) صف۔
طلوعِ آفتاب کے وقت غروب ہونے والا (ستارہ)۔ ایک کوکب جو وقت طلوعِ آفتاب کے طالع یا غارب ہوتا ہے اسے طالع یا

غاربِ صباحی کہتے ہیں۔ (۱۸۴۴ ، رسالہ علمِ ہیئت ، ۳۱)۔
[غارب + صباح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

غارَت (فت ر) امث۔
۱۔ **تاخت و تاراج ، لوٹ مار ، (استعارۃً) تباہی ، بربادی۔**

جو ہو لاب تیری تجارت منیں
نہ سپڑیگا توں کسکی غارت منیں

(۱۵۸۸ ، ہدایات ہندی ، ضعیفی ، ۱۹۰)۔

غارتِ دل کوں وو صفِ مژگاں
نیزۂ لشکرِ غنیم ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۸)۔

بے صرفہ چلے آئیں گے غارت کے بہانے
لے جائیں گے لوگوں کے تئیں پاؤں چلانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸۹)۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے خود سنی تھی یہ صدا
وقتِ غارت جب ردا لینے کو ہاتھ اس کا بڑھا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۶۳)۔ ہر وقت ان کے قتل و غارت پر آمادہ تھے۔ (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۴۰)۔

چمن پہ غارتِ گلچیں سے جانے کیا گزری
قفس سے آج صبا بے قرار گزری ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۷۴)۔ ۲۔ **(تصوف) جذبۂ الٰہی کو کہتے ہیں جو بے واسطہ سالک کے دل پر وارد ہوتا ہے اگرچہ اوامر اور اعمال اس پر جاری ہوں اور بعض تجلی جلالی اور فناء کامل کو** کہتے ہیں (مصباح التعرف)۔ [ع]۔

۔۔۔جانا محاورہ۔
لوٹا جانا ، خراب ہو جانا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فیروز اللغات)۔

۔۔۔ڈالنا محاورہ۔
لوٹنے کے لیے حملہ کرنا ، لوٹ مار کرنا۔ ایک دم اک شور سا اٹھا معلوم ہوا کہ ڈاکو آ پہنچے انھوں نے غارت ڈالی تو کارواں کا کوئی شخص نہ چھوٹا جسے انھوں نے جی بھر کر نہ لوٹا۔ (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۵۶۹)۔

۔۔۔زَدَہ (۔۔۔فت ز ، د) صف۔
لٹا ہوا ، تباہ و برباد۔

سفرِ عشق سے غارت زدہ آیا ہوں نہ پوچھ
راہ میں میرا بھی اسباب لٹا کیا کیا کچھ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۰۹)۔ غالب نے عزیزوں دوستوں کو خط لکھے اور اطلاع دی کہ دلی اب ایک غارت زدہ شہر ہے۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۱)۔
[غارت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا]۔

۔۔۔غول (۔۔۔و مج) صف۔
تباہ و برباد ، نیست و نابود ، ستیاناس ، ناکارہ۔ کیا ایسی غارت غول کتاب اس قابل ہے کہ بچے یا جاہل بوڑھے اس سے مدد لیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۵)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [غارت + غول (رک)]۔

۔۔۔غول کَرنا ف م۔
غارت غول ہونا (رک) کا تعدیہ ، تباہ و برباد کرنا ، نابود کرنا۔ اگر وہ غالب آتی تو ان کو بھی جڑ پیڑ سے اکھیڑ غارت غول کیا۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۸۲)۔

۔۔۔غول ہونا ف م۔
تباہ و برباد ہونا ، نیست و نابود ہونا۔ جب کسی مُلک میں آگ کا نیا پہاڑ نکلتا ہے تو شہر کے شہر غارت غول ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۶۵)۔

۔۔۔کا مارا صف۔
تباہ شدہ ، برباد شدہ ، حالتِ نفرت یا بیزاری میں عورتیں یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔ مختار غارت کے مارے نے اس کی ساری جائیداد خاک سیاہ کر دی۔ (۱۹۳۶ ، محاوراتِ نسواں ، ۱۰۹)۔

۔۔۔کَرنا محاورہ۔
۱۔ **تباہ کرنا ، برباد کرنا۔**

سو غارت تلف شہر ویراں کیا
کہ جنگماں کوں سب مار حیراں کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۴)۔

تج نین تھارتے نیں اشارت کیے بغیر
جب نار سیں متج آج او غارت کیے بغیر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۹)۔

عالم کوں تیغِ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۹)۔ بادشاہ وقت ہم کو بتا دے کہ ہم کو کیا کرنا چاہیے ... ہندوستان کے مسلمانوں کو اسی خیال نے غارت اور برباد کیا ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۲۳)۔

میری بربادی میں احساسِ غم کا کام ہے
ہوش نے غارت کیا دیوانگی بدنام ہے

(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۷)۔ اے مہ جبیں! مجھے غم نے غارت کر دیا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۱)۔ ۲۔ **بگاڑنا ، خراب کر دینا ، تلف کرنا۔** شاہ حسین نے تمام غلّے کو غارت کر دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۹۷)۔ اب کیا حقّہ کو غارت کرو گے ، دیکھو میں درست کئے دیتا ہوں۔ (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۲)۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس انگوٹھی کو غارت کر دوں۔ (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۸)۔ فلائٹ میں تاخیر نے دن تو غارت کر دیا شام غارت نہیں ہونی چاہیے۔ (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳۳)۔ تم لوگ اچھے سے اچھے شعر کو غارت کر دینے والوں میں سے ہو۔ (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۹۳)۔ ۳۔ **اُجاڑنا ، ڈھا دینا ، منہدم کرنا۔**

نگہِ مست سے جب چشم نے اس کی اشارت کی
حلاوت مے کی اور بنیاد مے خانے کی غارت کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۵)۔

فوجِ مژگاں وہ بلا ہووے صف آرا تو کرے
دستِ بیدار سے یک دست دو عالم غارت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴)۔ ۴۔ **ختم کرنا ، رد کرنا۔** اس حدیث کو

موضوع بتلایا اور باوجود تصدیق امام موسیٰ رضا علیہ السلام کے اس کو جُھٹلایا تو اس نے اپنا دین ہی غارت کیا. (۱۸۲۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۶۲). فنِ طب کو روز بروز غارت کرتے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامینِ شرر ، ۳ : ۱۰۳).

---کُن (---ضم ک) صف ؛ (ج : کُناں).
لوٹ مار کرنے والا ، برباد کر دینے والا ، تباہ کر دینے والا.

کناروں پہ اُس کے ہی غارت کُناں
اسی طرح پھرتے تھے بس ناگہاں

(۱۸۸۰ ، قتقام الاسلام ، ۹). چار پانچ غارت کُناں دین تھے ان سے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تمہاری عین جلسہ میں یہ گت بنے گی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین حیرت ، ۲۸۶). [غارت + ف : کُن ، کَرْدن ـ کرنا].

---گاہ امث.
لوٹ کا مقام (نوراللغات). [غارت + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گر (---فت گ) صف.
۱. تباہ و برباد کرنے والا ، لوٹ مار کرنے والا ، لٹیرا ، رہزن ، ڈاکو.

قدم اس دھج سے کچھ پڑتا ہے اس غارت گرِ جاں کا
کہ دل ہر ہر قدم پر لوٹ ہے گبرو مسلماں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲).

سُن ، اے غارت گرِ جنسِ وفا ، سُن
شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷). تیمور نے ان ملکوں کو جن میں سے اسکی غارت گر فوجیں گزری تھیں ویران کر دیا تھا. (۱۹۳۵ ، ذرائع محاصل سلطنتِ مغلیہ ہند ، ۴).

غارت گرِ دل اور مرے دل کو اماں دے
محشر جو نظر ہو کبھی داور نہیں ہوتی

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۳۸). **۲. (حیوانیات) شکار پر گزران کرنے والا ، شکار خور.** ان حشرات کو حشراتیات کی اصطلاح میں غارت گر (Predator) کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وحیل ، ۳۲). [غارت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گرانَہ (---فت گ ، ن) صف ؛ م ف.
غارت گر جیسا ، لوٹ مار کرنے والے کی طرح. اس غارت گرانہ تاخت میں زیریں رہائن کے دائیں کنارے کی تین قومیں ... شریک تھیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۱۸۳). زندگی میرے لیے فی الواقع کسی «حلوقہ» کے غارتگرانہ میلان کی تسکین کے لیے محض ایک مقتل و میدان سے زیادہ کچھ نہیں رہ گئی. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۱۵). [غارت گر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---گری (---فت گ) امث.
لوٹ مار ، لوٹ کھسوٹ ، تاخت و تاراج. انگریزی حکومت نے ہندوستان میں انسان کی جان کو قحط اور غارتگری کی مصیبتوں سے محفوظ رکھنے کے واسطے بہت کچھ کوشش کی ہے. (۱۸۷۹ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، سرسیّد ، ۱۵۸). ملک کا ذریعۂ معاش غارت گری کے بعد فقط تجارت تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲). ظلم اور غارت گری کے باوجود انسان اپنے بنائے ہوئے راستوں پر منزلِ نجات کی جانب رواں دواں. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۴۷). [غارت گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گری مچانا محاورہ.
لوٹ مار کرنا ، تاخت و تاراج کرنا. سکندر اعظم نے پاکستان پر اپنے حملے اور قیام کے دوران سب سے زیادہ تباہی اور غارت گری مچائی. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۱۶).

---گیا فقرہ ؛ امذ. (مث : غارت گئی).
(کلمہ بطور تحقیر و دشنام) تباہ ، برباد ، (نفرت یا بیزاری ظاہر کرنے کے لیے عورتیں بولتی ہیں).

اوے کیوں تو جلتی ہے شامت گئی
اکیلا نہیں دو ہیں غارت گئی

(۱۸۳۹ ، لذّتِ عشق ، شوق لکھنوی ، ۱۱). اے غارت گئے ، نانصیب مرنے تجھے کتّے کی موت نصیب ہو ، مرتے وقت سور کا منہ ہو. (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۶۵).

---مَچنا محاورہ.
لوٹ مار شروع ہو جانا ، لوٹ کھسوٹ کا آغاز ہونا.

عزیز آہ تیرے جو تھے کٹ گئے
مچی غارت ایسی کہ ہم لٹ گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۱).

---ہو کلمۂ بد دعا.
۱. اُجڑ جائے ، مٹ جائے ، تباہ و برباد ہو جائے.

سیماب ہے پہلو میں مرے دل تو نہیں یہ
اس دل نے ستایا مجھے غارت ہو کہیں یہ

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۱۸۳).

وہ کم بخت غارت ہو چولہے میں جائے
وہ دنیا سے اُجڑے اسے گور کھائے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵). **۲. دفع ہو ، دور ہو.** اے غارت ہو یہاں سے ... خاک تمہارے منہ میں. (۱۹۳۷ ، دھانی بانکپن ، ۳۹).

---ہُوا فقرہ.
رک : **غارت گیا ، کلمۂ بد دعا.** اری نگوڑیو ، کم بختو! جب وہ موئیڈی کالا ، غارت ہوا ، قربان گیا ، آسمان سے اُترا تھا اسی وقت چلاتیں ، شور مچاتیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶).

---ہونا محاورہ.
۱. ضائع ہونا ، تلف ہونا ، برباد ہونا. گھر کی یہ حالت دیکھ کر اسکے کلیجہ پر سانپ لوٹتا تھا کہ ہر چیز غارت ہو رہی تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۸۵). ہر چیز نوکروں کے ہاتھ میں پڑ کر غارت ہو جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۵). ان کی وہ گراں بہا ذاتی لائبریری جو کئی ہزار کتابوں پر مشتمل تھی ... بُری طرح غارت ہو گئی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۶). **۲. دفع ہو جانا ، چلے جانا ، دور ہو جانا ، دفان ہونا.**

ہو تو ہو آباد کیونکر یہ خراب آباد دل
عشق غارت‌گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳). سر منہ لپیٹ کر چل کھڑی ہوئی اور بہت دور کے اسٹیشن کا ٹکٹ لے کر ماں باپ سے ملے بغیر غارت ہو گئی. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۳۲). حکم ہوا کہ فوراً جنت سے غارت ہو اور نکل جا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۶). **۳. بگڑ جانا ، خراب ہو جانا.** جو وہ کہتا ہے وہ تم منظور کر لیتے ہو ، بھلا یہ بھی کوئی بات ہے ، اسی لاڈ میں تو لڑکا غارت ہو جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۷۲). **۴. تباہ و برباد ہونا ، مٹ جانا ، نیست و نابود ہونا.**

اپنی جاں یہ موقوف زیارت ہو جائے
اب جو ہو قول سے بےقول تو غارت ہو جائے

(۱۸۹۸ ، واسوخت قلق (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۰۳)). سچ پوچھیے تو محض اس دنیا کی خاطر ہمارا دین بھی غارت ہوا. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۰۲).

تم کو بھی ہونا ہے غارت غاصبوں کے ساتھ ساتھ
چاہیے ہو زندگی تو مان لو لوگوں کی بات

(۱۹۸۳ ، حرفِ حق ، ۱۵). **۹. بے معنی ہو جانا ، فوت ہونا ، مفقود ہو جانا.** روزہ کا اصل مطلب غارت ہو جاتا ہے. (۱۹۳۴ ، احکامِ نسواں ، ۱۰۶).

غارَتَن (سک ر ، فت ت) صف مث.
غارت گئی ، غارتی (عورت). بیٹی نے ماں کو اسی حال میں گھر سے نکال کر کہا ، دفان ہو غارتن. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ۳۷). پچھلی بانی ، غارتن کہاں سے آئی ، ہم تو سب سامنے بیٹھے ہی ہیں ، پرچھائیں دکھائی دی ہوگی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۸۲). [غارتی (رک) کی تانیث].

غارَتی (فت غف ر) امث.
بربادی ، تباہی ، غارت گری. وہاں کچھ اور ہی اسباب غارتی اور تباہی کے پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۹۵). انگریزوں نے کیا کیا تدبیریں واسطے غارتی ہمارے مذہب کے کی ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۱۰۷). بعد کمیں گاہوں کو دیکھ کر حکم غارتی اسباب دیا. (۱۹۲۴ ، سیدۃ التاریخ ، ۸۰). [غارت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غارْتی (سک ر) صف.
رک : غارت کیا ، غارت گر. ایلویہ موا غارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے جھنگڑ موٹے کچکونڈرے اپنے نکٹے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۷). اس غارتی نے کہا ، یہ نکمہائی بادشاہوں کی صحبت کے قابل نہیں ، ہماری طرف انگلی اٹھاتی ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۰). بڑھیا بولی اللہ جانے کس کی شامت نے دھکا دیا ہے ، غارتی نے یہ پتھر کھینچ کر مارا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۴). [غارت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

غارِق (کس ر) صف.
غرق ہونے والا ، ڈوبنے والا ، ڈوبا ہوا.

ضد شے کا عین شے ہے پس اس اعتبار سے
غارق علحدہ ہے نہ غارق علحدہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۹۲). [ع].

غارِم (کس ر) صف.
مقروض.

صبحِ ازل سے اب تک نظمِ جہاں وہی ہے
شاعر فقیر و غارم ، عاشق اسیر و عاق

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۴۵). [ع].

غارَہ (فت ر) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام جو صبح کے وقت گایا جاتا ہے ، صبح کا راگ. امیر خسرو نے کئی راگ ، مثلاً : سنام ... غارہ فرغنہ اور فرودست وغیرہ ایجاد کیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۵۷). [فا].

غاری صف.
غار (رک) سے منسوب ، غار کا. ایلورا کے غاری مندروں میں ایک مندر ڈراویڈی طرز تعمیر کا موجود ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۶۶). [غار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غارِیقُون (ی مع ، و مع) امث ، امذ.
ایک دست آور دوا کا نام ، یہ کھمبی کے قسم سے ایک نبات ہے جو صنوبر کے پرانے درختوں پر اگ آتی ہے ، سفید ٹکڑوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہے ، مزہ پہلے شیریں اور بعد میں ترش و تلخ محسوس ہوتا ہے. غاریقون اخلاط غلیظ کی مسہل اور مقطع ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۷۳). غاریقون سفید ... پونے دو ماشہ. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۸۳). [ع].

غاز امث.
رک : گیس جو اس کا صحیح املا ہے. جابر بعض غازوں کی خاصیت سے بھی واقف تھا. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۴۳۶).

عجب کیا جو گر زہر کی غاز پھیلے
جو دیکھے عیوب اور نہ دیکھے خطائیں

(۱۹۳۶ ، آتش خنداں ، ۱۰۳). [گیس (رک) کا معرب].

ــــ اَجامی گیس صف (ـــ فت ا) امث.
دلدلی گیس ، کاربنی ہائیڈروجن. کاربوہائیڈریٹ سے کاربن ڈائی آکسائڈ اور بہت زیادہ مارش گیس (غاز اجامی) پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، مبادیٔ صحیات ، ۲۳۰). [غاز + ع : اجامی ، اَجَمَۃ - جھاڑی ، جنگل ، سے منسوب].

غازابیگ (ـــ ی مج) امث.
(طب) ایک وزن کا نام. غازابیگ : دو مثقال صیرفی کہ آٹھ ماشہ ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۹). [ع].

غازَہ (فت ز) امذ.
خوشبودار سفوف جو خوبصورتی کے لیے رخساروں پر ملا جاتا ہے ، سرخی پوڈر ، گلگونہ.

ازل کا جو نقاش غازہ کیا
بوبن نقش روحاں کا تازہ کیا
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۱۲).
پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھ پر
تجھ مکھ پہ جب اے سوہن یہ غازہ ہوا تازہ
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۷۸).
پوچھ مت رسوائیِ اندازِ استغنائے حسن
دست مرہونِ حنا رخسار رہنِ غازہ تھا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۹).
گرچہ غازہ زینتِ رخسار ہے
آئنے کا حسن کے زنگار ہے
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۸). وہ ایک معصوم دیہاتی دوشیزہ کا حسن ہے شہر کا مصنوعی حسن نہیں جو بناؤ سنگھار اور غازہ کا محتاج ہو. (۱۹۸۳ء ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۹۱). ف : لگانا ، ملنا. [ف].

--- بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
غازہ لگانے کا عمل ، سرخی پوڈر لگانا ، بناؤ سنگھار. ان کے چہروں پر جو پہلے جھریوں کا مجموعہ تھے ... یک بیک صحت کی سرخی غازہ بندی کرنے لگی. (۱۹۳۵ء ، معاشرت ، ۸). [غازہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیرائی (---ی لین) امث.
رک : غازہ بندی. حنا بندانِ عرائسِ معانی گلدستہ سازانِ بزمِ سخندانی چہرۂ شاہد بیان کو اس رنگ سے غازہ پیرائی کرتے ہیں. (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۲ : ۳۳۳). [غازہ + ف : پیرا ، پیراستن - سنوارنا ، چھانٹنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- چھڑانا ف م.
چہرے سے غازہ صاف کرنا.
باغِ ارم سے آرزوئے رنگ و بو کروں
رولے شفق سے غازۂ احمر چھڑاؤں میں
(۱۹۳۷ء ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۳۹).

--- دینا محاورہ.
غازہ لگانا.
نہیں رخسار پر غازہ دیئے ہیں
طلائے صاف پر پیتا کئے ہیں
(۱۷۷۳ء ، تصویر جاناں ، ۳۰).

--- کرنا محاورہ.
غازہ لگانا یا ملنا.
زبوں میں تونے فن یہ تازہ کیا
حسینوں کے عارض پہ غازہ کیا
(۱۸۶۰ء ، گلشنِ سہوشتاں ، ۲۲).
آؤ احباب کہ پھر جشنِ سحر تازہ کریں
پھر تمناؤں کے عارض پہ نیا غازہ کریں
(۱۹۵۳ء ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۳۷۶).

--- کش (---فت ک) صف.
غازہ لگانے والا.
پھر ہے بہار حکمراں دورِ خزاں گزر گیا
پھر ہے نسیم غازہ کش رنگ ہوا میں بھر گیا
(۱۹۳۳ء ، عروسِ فطرت ، ۱۰۱). [غازہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، گھسیٹنا].

--- کشی (---فت ک) امث.
رک : غازہ بندی. چہرۂ گل پر اسی کی قدرت کی غازہ کشی ہے. (۱۸۸۹ء ، مقاماتِ ناصری ، ۹۹).
زنِ دنیا نے گو غازہ کشی کی دل لبھانے کو
مگر اب بھی تو عارض پہ نہ رنگِ اعتبار آیا
(۱۹۳۳ء ، صوت تغزل ، ۳). [غازہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غازی (الف) صف.
۱. اللہ کی راہ میں کافروں سے جنگ کرنے والا ، مردِ جنگ آزما ، دشمنِ دین سے لڑنے والا ، مجاہد.
کئے بھاگ سوگند و عہد استوار
ہو غازی غزا پر ہوئے برقرار
(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۴۷).
مرے تو شہید مارے تو غازی
سجاروں کی کار جنگ بازی
(۱۶۵۴ء ، گنج شریف ، ۱۳۹).
نفسِ کافر کوں قتل جو کہ کرے
رتبا ہے اوس کسی کوں غازی کا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۹۷).
پٹے کبھی نہ ہووے یہ کشتۂ محبت
گر مر گئے شہادت ، جیتے رہے تو غازی
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، انتخابِ دیوان ، ۱۳۶).
غازی بھی تو شہید بھی تو تیرے دم سے ہے
سرگرمِ جلوہ فصلِ بہار و خزاں تیغ
(۱۸۵۱ء ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۶۵).
یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۴۲). الیاب کے غازیوں نے روسی حملہ آوروں کے ایک گروہ کو قفقاز کے ایک تنگ درّے میں گھیر کر تباہ کر دیا تھا. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۲).
۲. بہادر ، شجاع ، جنگجو. کون ایسا عاشق ہے غازی ، ہر ایک کا کام نہیں جانبازی. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۹).
تم ہو غازی ، جنگجو ، لشکر شکن ، میرِ سپاہ
تم ہو رستم ، مردِ میداں ، شیر دل ، عالم پناہ
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۳۳). (ب) امذ. **مسلمان بادشاہوں یا فاتحوں کا لقب.**
شہنشاہ غازی کوں دیکھی وہ جیوں
کہیں جا کے مہتاب کے پاس یوں
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۶۱). لندن کانفرنس میں دو ترکی وفود آئے تھے ، ایک قسطنطنیہ کی حکومت کی طرف سے اور دوسرا

انگورا سے جو غازی مصطفیٰ کمال کی حکومت کا نمائندہ تھا. (١٩٢٠ء ، نقش فرنگ ، ٥٣). ٢. **جنگجو گھوڑا**. خواجہ نے کہا آپ کے غازی تو تھان پر ہنہنایا کرتے ہیں ، ساری آفتیں تو میرے سر آئی ہیں. (١٨٩٦ء ، لعل نامہ ، ١ : ٦٨٦).

تمہیں دے گا جوکر کی وہ خشک روٹی
کھلائے گا غازی کو اپنے ملیدہ

(١٩٢٨ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٣ ، ٤٧ : ٥). [ع].

ـــــ مَرْد (ـــــ فت م ، سک ر) امذ.
١. **بہادر آدمی ، جنگجو آدمی ، جنگ آزما آدمی**. شجاعت میں رستم گرد ، عالی پشت غازی مرد. (١٩٣٥ء ، سب رس ، ٧). ٢. (کنایۃً) **گھوڑا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات). [غازی + مرد (رک)].

ـــــ مِیاں (ـــــ کس م) امذ.
سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سالار مسعود غازی کا لقب جو ہندوستان میں دشمنوں سے لڑتے ہوئے عین عالمِ شباب میں شہید ہوئے ، بہرائچ میں ان کا مزار ہے عوام انہیں ولی مانتے ، ان کے نام کی چھڑیاں کھڑی کرتے ہیں اور ہر سال ان کی چھڑیوں کا میلہ لگاتے ہیں. مانک پور سے جو نشان بہرائچ کو جاتا ہے اس کا نام "نشان براول فوج غازی میاں" ہے. (١٩١٦ء ، تاریخ کڑہ مانک پور ، ٩٧). جب تک ماگھ میلا اور غازی میاں کا میلا موجود ہیں مسلم میو کو ہند سے نجات نہیں. (١٩٢٠ء ، مضامین رشید ، ٢٠٣). [غازی + میاں (رک)].

ـــــ مِیاں دَم مَدار فقرہ.
(شاہ مدار کے عقیدت مندوں کا نعرہ) مکن پور میں شاہ مدار دفن ہیں جن کا انتقال ٨٣٣ھ میں ہوا ، وہاں کے فقرا اکثر دم مدار علی الاعلان کہتے ہیں (نوراللغات).

غازِیانَہ (کس ز ، فت ن) صف ؛ م ف.
غازی جیسا ، بہادرانہ ، دلیرانہ. ان کے درویشانہ اور غازیانہ اوصاف کے سبب اپنی شاعری میں بطور علامت استعمال کرتے تھے. (١٩٨٥ء ، تفہیم اقبال ، ٣٣٣). [غازی (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

غازِیَہ (کس ز ، فت ی) امث.
غازی (رک) کی تانیث. اس غازیہ کا یہ حال تھا کہ فصیلوں پر تلوار لئے ہر جگہ لڑتی پھرتی تھی. (١٨٨٣ء ، تاریخ ممالک چین ، ٢ : ٩٧). [غازی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غاسِق (کس س) امذ.
چاند ، غروب شفق کے بعد کا اندھیرا ، غروب شفق کے وقت کی رات ، (فلسفہ) **تاریک جوہر جسمانی**. جو چیز ایسی ہو کہ وہ اپنی ذات سے غافل نہیں ہوتی تو وہ غیر غاسق (غیر جوہر جسمانی تاریک) ہے. (١٩٢٥ء ، حکمۃ الاشراق ، ٢٥٠). [ع].

غاسِل (کس س) صف.
غسل دینے والا ، دھونے والا.

بھرن والے تیرا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یاغوث

(١٩٠٧ء ، حدائق بخشش ، ٢ : ٩). پاخانہ میں طبعاً جو زرد رنگ پایا جاتا ہے ... الغرض صفرا غاسل (دھونے والا) بھی ہے اور فطری و طبعی مُسہل بھی. (١٩١٦ء ، افادۂ کبیر ، ٣٩). [ع].

غاسُول (و مع) امذ.
صابون ، ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑے وغیرہ دھوتے ہیں ، اشنان. اگرچہ ابو قانس سے بھی کپڑے دھوتے ہیں اور اشنان سے بھی اور یہی وجہ اشنان کو عربی میں غاسول کہنے کی ہے. (١٩٢٦ء ، خزائن الادویہ ، ٢ : ٩٢). [ع].

غاشا / غاشَہ (فت ش) امذ (قدیم).
رک : غاشیہ جو اصل لفظ ہے.

بغل میانے غاشا لے کر غاشہ دار
ہوا جبرئیل ہور بکڑیا نکھار

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ١٠).

کمر اس کی باریک فربہ سُرین
لیا غاشہ اس جبرئیل امین

(١٦٨٩ء ، خاورنامہ ، ٨٣٢). [غاشیہ (رک) کا بگاڑ].

ـــــ دار صف.
مطیع ، خادم ، سواری کے ساتھ ساتھ چلنے والا خادم.

ہوا جب توں اس رات براق سوار
سرافیل تھا خاص او غاشہ دار

(١٦٣٥ء ، قصۂ بے نظیر ، ٩). [غاشہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

غاشْدار (سک ش) صف.
مطیع ، فرمانبردار ، خادم.

ایسے جیوں اب مدح تسکا بکھان
کہ جسکا اہے غاشدار آسمان

(١٦٧٤ء ، شاہی ، بدیع الجمال ، ٨). [غاشہ دار (رک) کی تخفیف].

غاشِیَہ (کس ش ، فت ی) امذ ؛ ← غاشا
١. **ڈھانکنے والی چیز ، چادر ، پردہ**. خود سامنے فرزند کے غاشیہ اوٹھایا. (١٨٨٣ء ، مطالع الدہور ، ٣٩). صدر میں ایک آرام چوکی بھی خالی ہے جس پر غاشیہ پڑا ہوا ہے. (١٨٩٩ء ، ہیرے کی کنی ، ٧). ٢. **قیمتی اور پُرتکلف فرش ، رنگین چادر یا جاجم جس پر گلکاری کی گئی ہو ، سوزنی**.

بھلا بھیجے نہ کیونکر اس ابر میں ساقی
چمن میں غاشیۂ سبز رنگ بچھے گا

(١٨٣٥ء ، کلیات ظفر ، ١ : ٣٦). میرے آگے زرّیں غاشیہ پر کالی کلوٹی کیچڑ میں لتھڑی لتھڑائی ایک سورنی بیٹھی ہے. (١٩٣٣ء ، فراق دہلوی ، مضامین فراق ، ٥٩). ٣. **چادر جسے تہ کر کے ایک خاص انداز سے کندھوں پر ڈال لیتے ہیں کہ اس کے زردوزی کے کنارے اوپر رہتے ہیں**. بادشاہان رفیع المرتبہ نے غاشیہ فرمانبرداری کا دوش پر رکھا تھا. (١٨٣٨ء ، بستان حکمت ، ١١).

اسلامی حکومت کا غاشیہ کندھے پر پھینک دیا. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۱۹). ۳. **زین پر ڈالنے کا کپڑا ، زین پوش ، پوشش جو زین پر ڈالی جاتی ہے.**

سو تازی ہے سرکوب شبدیز کا
جسے غاشیہ لیف پرویز کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

شفق غاشیا ہور ترنگ بنج ہے
ترنگ بیچ ہوا ساز سو رنج ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

نہیں کلف یہ ، فلک سیر کا ترے لے کر
بغل میں غاشیہ اپنے چلے ہے ہر شب ماہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۷). نہایت عمدہ گھوڑوں پر سنہری روپہلی ساز لگائے ہوئے کارچوبی غاشیہ گھوڑوں پر ڈالے ہوئے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۵). غاشیوں اور باگھروں کی سج دھج ، امراً ، روسا ، جاگیرداروں اور منصب خواروں کی زرق برق پوشاکوں کی آب و تاب ، گاڑیوں ... کا سماں ایسا نہیں کہ مدت تک دل سے محو ہو سکے. (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۷). دوہری کاٹھیاں پشتوں پر جن پر غاشیہ ، بانات سبز کے زریں بیل ... کاٹھیوں پر پڑے. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ بادشاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۳). ۵. (أ) **قرآن مجید کی اٹھاسیویں (۸۸) سورت کا نام جو تیسویں سیپارے میں ہے.** نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھتے اور کبھی سبح اسم اور غاشیہ. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۶). جمعہ کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے اور کبھی سبح اسم ربک الاعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۱). سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی. (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۱۰۱۹). (اا) (استعارۃً) **قیامت.**

غاشیہ بھی یک قیامت کا ہے نام
ہول سے ڈھانکیگی عالم کو تمام

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۳۷). "غاشیہ" (چھپا لینے والی) سے مراد قیامت ہے جو تمام مخلوق پر چھا جائے گی اور جس کا اثر سارے عالم پر محیط ہو گا. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۱۹). ۶. (طب) **جھلّی ، غشا.** بعضے لعاب ... ایک قسم کی غذا پر اثر کرتے ہیں اور بعضے دوسری قسم پر ، سوائے ان غدودوں کے جو دہن اور امعا کے میوکس میمبرین یعنی غاشیہ مخفیہ میں ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۳۹). [ع].

--- اُٹھانا محاورہ.
فرمانبرداری کرنا ، اطاعت کرنا. تانبے کا دامن سونے سے اس دم بھرتا ہے ، جب اکسیر کی ملازمت کا غاشیہ اٹھائے. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۲۶۰).

--- بَدوش (--- فت ب ، و مج) صف.
رک : **غاشیہ بردار.** سلاطین نامدار محکوم و غاشیہ بدوش اور زمانے نے باگ اختیار اسپ تند خرام کی بیچ قدرت اوسکی کر دی اور اقبال نے مانند غلامان قدیم کے جبین نیاز کی اوپر آستان کے رکھی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۵).

اندوہ و درد و رنج مطیعانہ تو میں تھے
سب غاشیہ بدوش فرس کی جلو میں تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، انیس کے مرثیے ، ۱ : ۳۷۴). [غاشیہ + بہ (حرف جار) + دوش (رک)].

--- بَردار (--- فت ب ، سک ر) صف.
۱. **محکوم ، مطیع ، فرمانبردار ، غلام.**

ہر دم قشون جاہ و حشم ساتھ رہتے ہیں
نصرت کو ان کا غاشیہ بردار کہتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹). پنکری کی رعایا تا ادائے خراج آئندہ سے اس کے زیر حکم رہے گی اور وہ ہمارا غاشیہ بردار سمجھا جائے گا. (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۱۲۶).

خوش اختلاط ، ملنسار ، مستقیم مزاج
ہے جسکی غاشیہ بردار نکہت با سم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۳). ۲. **بادشاہ یا رئیس کے گھوڑے کے زین پوش کا کونا پکڑ کر چلنے والا نوکر ، سائیس ، معمولی خدمت گار ، ادنیٰ نوکر.**

مثال قیصر و خاقاں ہیں غاشیہ بردار
ہے مرتبے میں جو دارا وہ تیرا درباں ہے

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۹).

وہ سرافراز کہ کہتے ہیں جسے روح قدس
آپؐ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳۵).

یہی ہے راکب اسپ سریع السیر بینائی
یہی ہے غاشیہ بردار شوق جادہ فرسائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۵).

اگرچہ غاشیہ بردار ایک غیر کا ہوں
اگرچہ آج نمک خوار ایک غیر کا ہوں

(۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۹۳). [غاشیہ + ف : بردار ، برداشتن - اُٹھانا ، اٹھا لے جانا].

--- بَرداری (--- فت ب ، سک ر) امث.
اطاعت ، فرمانبرداری ، خدمت گزاری. اپنے بیٹے ملک عادل ابوبکر کو حکم دیا کہ سامنے ملک ناصر داؤد کے غاشیہ برداری کرو. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ۲ : ۵۱۸). غرض چندپور رخ کیجئے میں غاشیہ برداری کے لئے حاضر ہوں. (۱۸۹۹ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۱۶). اگر جنید اور بایزید ان کے زمانے میں زندہ ہوتے تو انکی غاشیہ برداری کو فخر سمجھتے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۱۲۲). [غاشیہ بردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَردوش (--- فت ب ، سک ر ، و مج) صف.
رک : **غاشیہ بردار.**

جب گھر کوں چلا توسن گلگوں یہ چمن سیں
ہر سرو سہی غاشیہ بردوش ہوا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۰).

وہ شہسوارِ حُسن جو معراج کو چلا
جبریل ساتھ غاشیہ بردوش ہو گئے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۲).
اس گلستانِ رسالت کی ہے آمد اس طرف
غاشیہ بردوش جس کی رحمتِ پروردگار
(۱۹۱۹ ، نظم طباطبائی ، ۴۳). [غاشیہ + بر (حرفِ جار) + دوش (رک)].

---پوش (---و مج) صف.
کپڑے یا چادر سے ڈھکا ہوا. تخت سلطنت غاشیہ پوش ہے فقط دنگل پر اجلاس کرینگے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۸۲۹). [غاشیہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ چُھپانا ، ڈھانکنا].

غاصِب (کس ص) صف.
ناجائز طور پر دوسرے کی املاک وغیرہ پر قبضہ کرنے والا ، کسی کا حق مارنے والا. میں غاصب نہیں ہوں جو کسی کا حق لے لوں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۱). ہم سیہ بختوں کے عہد میں ایک غاصب اس کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تمام دیرینہ عظمتِ اسلامی کا خون کر رہا ہے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۲۶). یوں تو ہندوستان کے اندر چپّہ چپّہ پر انگریز غاصب تھا. (۱۹۸۹ ، جوالا مُکھ ، ۱۷۵). [ع : (غ ص ب)].

غاصِبانہ (کسر ص ، فت ن) صف ؛ م ف.
غاصب کی طرح ، غاصب جیسا ، حق چھیننے والا. سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی غیر مذہب حکومت مسلمانوں کے مُلک اور زمین پر قابض ہو جائے تو ... یہ قبضہ حقیقی ہوتا ہے یا غاصبانہ. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۶۸). انگریزوں نے جنوبی چین پر غاصبانہ اقتدار قائم کر کے وہاں افیون کی تجارت کو فروغ دے رکھا تھا. (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۶۲۹). [غاصب + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---تجاوُز (---فت ت ، ضم و) امذ.
ناحق یا زبردستی حد سے آگے بڑھنا. یوسف زئیوں کے علاقے میں کچھ اور غاصبانہ تجاوز کیا تھا. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۴۹). [غاصبانہ + تجاوز (رک)].

---قَبْضَہ (---فت ق ، سک ب ، فت ض) امذ.
مال یا جائداد ناجائز طور پر اپنی ملکیت یا تصرف میں لانا. انھوں نے اپنی چھوڑی ہوئی چیزیں ... مکان و دکان اثاثہ سب کچھ ... انہیں لوگوں کو بخش دیا ، جنھوں نے ان پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، ۹۱). [غاصبانہ + قبضہ (رک)].

غاضِب (کس ض) صف.
غصہ کرنے والا ، غضب ناک.
غصّہ نہ کر توں کس اوپر غاضب سمجھ مغضوب حق
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۵۲).
زبوں غالب رحیم غاضب مطیع مذہب غلام صاحب
الہ حاجب جمال واجب رخیص عالی نبی اُمّی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۸). [ع].

غافِث (کس ف) امث.
ایک خاردار رونیدگی ہے جس کے پتے لمبے ، چوڑے اور رونگٹے دار ہوتے ہیں ، اس کا پھول نیلا اور لمبا گلِ نیلوفر کی طرح ہوتا ہے ، بطور دوا اس کا پھول اور عصارہ زیادہ مستعمل ہے. جوشاندۂ گلِ غافث ، معرق مانع حمیٰ ہے. (۱۹۳۳ ، حیات اجامیہ ، ۸۱). بعض ایسی دوائیں ہیں جن کے تمام اجزا کوٹ کر قرص بنا کر سایہ میں خشک کر کے رکھتے ہیں ، جیسے غافث وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۳۰). [ع].

غافِر (کس ف) صف.
گناہ بخشنے والا ، مغفرت کرنے والا ، درگزر کرنے والا.
دل و جاں چشم و زباں ہیں قاصر
شُکرِ نعمت میں ترے اے غافر
(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳۷).
بھائی آ مجھ سے بغلگیر تو ہو کھول کے دل
غافر و راحم و توّاب ہے ربِّ عادل
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۳).
میں خطا کار ہوں تُو غافر و توّاب و رحیم
تیری عادت کو نہ ہوگی مری عادت مانع
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۱۹).
رحم اے غافر و توّاب و کریم
کہ تعقب میں ہے شیطانِ رجیم
میں گنہگار تو رحمٰن و رحیم
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۰۸). [ع].

---الذُّنُوب (---ضم ر ، غم ا ، ال ، شد ذ بضم ، و مع) صف.
خطاؤں کو معاف کرنے والا ، گناہوں کو بخشنے والا.
تو ڈرتے ڈرتے عرض کروں گا کہ یا اللہ
تو غافرالذّنوب ہے اور میں ہوں پُر گناہ
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۲۲۲). بالآخر خداوند غافرالذّنوب نے ان کی توبہ قبول کی. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۵۲). [غافر + رک : ال (۱) + ذنوب (رک)].

غافِل (کس ف) صف.
۱. **غفلت کرنے والا ، بے پروا ، بے فکر ، غیر متوجّہ.**
مجھ کوں مت جانو یاد سوں غافل
رات دن دل کوں تُو تمہاری ہے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۶).
گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۳). گھر بگڑنے والا ہوتا ہے مالک نوکر چاکر غافل ہو جاتے ہیں انتظام ٹوٹ جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، اسحق الذّین ، ۲۴). دونوں میں بڑا فرق تھا ، ایک اللہ سے ڈرنے والا اور دوسرا غافل. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۲). ۲. **بے خبر ، بےہوش ، لاعلم.**
خلاصی دے سنج جگ کے جنجال تے
توں غافل نکو اچھ مرے حال تے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

یہ مرنا تئیں ابد لگ جان غافل زندگی ہے

اپنا بھی جیونے کے واسطے اے بےخبر مت مر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۸).

ہم مستِ عشق واعظ بے ہیچ بھی نہیں ہیں

غافل جو بےخبر ہیں کچھ ان کو بھی خبر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۳).

بچے نیند میں غافل ہو گئے

لوری سنتے سنتے سو گئے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۹۳).

رہ گیا کوئی تڑپ کر کوئی غافل ہو گیا

آپ دیکھیں تو سہی کیا رنگِ محفل ہو گیا

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزّل ، ۱۶۵). [ع].

غافِلَہ (کس ف ، فت ل) صف ، مث.

غافل (رک) کی تانیث. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے سات چیز سے جو ہلاک کرنے والے ہیں بچتے رہو ... اللہ کا ساجی ٹھیرانا اور سحر کرنا اور قتل کرنا جی کا جس کو اللہ حرام کیا ہے مگر حق پر اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا ، اور جنگ کے روز بھاگنا اور محصنہ مومنہ غافلہ عورت پر بہتان زنا کی کرنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۴۲۳). [غافل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غافِلی (کس ف) امث.

غفلت ، بے پروائی ، لاعلمی.

یہ غافلی میں بسر کی شبِ شباب اپنی

کبھی نہ کان میں پہنچی نفیرِ خواب اپنی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۳). دوسرا قاعدہ کاہلی اور غافلی کے بیان کا ... غافلی اُس کا نام ہے کہ اُس کی پیدائش سے جسم تو رہتا ہے مگر بے جان. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النّفس ، ۲ : ۱۰). [غافل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غافِلِیَّت (کس ف ، ل ، شد ی بفت) امث.

غافل ہونا ، بے خبر رہنا ، غفلت میں رہنا.

غافلیت کب تلک اے زشت خو

مقبلوں کی راہ لے مقبول ہو

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۱۶). [غافل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

غاق امث.

کوّے کی آواز ، کائیں کائیں (عموماً تکرار کے ساتھ مستعمل).

طائرِ سِدرہ سے میں گرمِ سخن ہوں جس جا

کب کرے مثلِ کلاغ آ کے بجھے غاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲). سفر کرتے وقت اگر کوّا غاق غاق بولے تو شگون نیک اور کامیابی کی دلیل ہے. (۱۸۹۸ ، ایّام عرب ، ۱ : ۲۱۹). [حکایت الصّوت].

غالِب (۱) (کس ل). (الف) صف.

۱. **قوی ، زبردست ، زورآور.** اللہ غالب اور حکمت والا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰). ۲. **غلبہ پانے والا ، جیتنے والا ، فاتح ، زیر کرنے والا.**

ہیے مست شیراں گویاں کی سنجھار

سو مغلوب غالب تھے سب اپنی تھار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۸). کچھ دیر تک معلوم نہ ہوتا تھا کہ کون مغلوب ہو گا اور کون غالب ، مگر آخر کو بادشاہی لشکر کو فتح ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰۸). ۳. **بالادست ، فائق ، مسلط ، چھایا ہوا.**

بھوت منج کو لگتا تو ہے ہو عجب

کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸).

ہر ایک بات یہ غالب ہے یہ خیال مرا

کہ اہلِ شہر سے آج آئی ہے کسی کی قضا

(۱۸۳۱ ، مجموعۂ مراثی ، دلگیر ، ۱۱). ہماری بناوٹ ایسی ہے جس میں قوائے بہیمیہ ہم پر غالب ہیں تو ضرور وہ گناہ ہم سے ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۶). سائنس اور فلسفے کی کتابیں وہ لوگ لکھتے ہیں جن کے یہاں عقل ، منطقی اور معروضی طریقہ غالب ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۰). ۴. **اکثر ، بیشتر ، زیادہ تر.**

عمل غالب اوس کا جو دنیا مال تھا

اثر اوس کا تن اوس کے ظاہر ہوا

(۱۸۶۹ ، آخر گشت ، ۶۳). اردو زبان ... کے تمام افعال اور تمام حروف اور غالب حصّہ اسماء کا ہندی سے ماخوذ ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۱۱).

منحصر ذاتِ غالب پر ہیں خلقت کے خواص

اور اسی فطرت نے ان کو پابہ جولاں کر دیا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۱۰). جس میں ہمارے معاشرے کا غالب حصّہ شریک ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۰). ۵. **زیادہ ، بہت زیادہ.**

برہ تی ادک ہو کے غالب جفا

سنگیا کرنے میں دہن سوں وعدہ وفا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۷). والد کی حالت بیم و امید کی ہو چکی ہے بلکہ بیم کا پہلو غالب ہے. (۱۹۰۰ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۳۹). انتہائے جنوب میں سومیری تھے جو وہاں غالب تعداد میں بستے تھے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰). (ب) م ف. **شاید ، قوی گمان ہے.**

پیکان ترا جگر کے اگر متّصل نہ ہو

غالب کہ بعد مرگ بھی تسکینِ دل نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۳). (ج) امذ. ۱. **ایسا درخت جس نے اپنی اطراف کے درختوں سے تاج بلند کر لیا ہو** (تربیت جنگلات ، ۵). ۲. **اردو اور فارسی کے مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خاں عرف مرزا نوشہ کا تخلص جو ۸ رجب المرجب ۱۲۱۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۷۹۷ء کو آگرے میں پیدا ہوئے اور ۲ ذی قعد ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو دہلی میں وفات پائی.**

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰).

عظمتِ غالب ہے اک مدت سے پیوندِ زمیں
مہدی مجروح ہے شہرِ خموشاں کا مکیں
(۱۹۲۴ء ، بانگ درا ، ۸۹). حالی کے بعد نئے جواب کے لئے عبدالرحمٰن بجنوری اٹھے اور غالب کو ملہم بالغیب بنا دیا. (۱۹۷۱ء ، غالب کون ، ۵). [ع].

ـــ آنا محاورہ.
۱. **غلبہ پانا ، سبقت لے جانا ، جیتنا ، زیر کرنا ، بازی لے جانا.** دونوں کے ہاتھ ایک ایک چھوری دے تا نرے روبرو لڑیں ، جو کہ غالب آوے ، مغلوب کو مارے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۶۷). اگر کوئی شخص اسکو منہ میں رکھے دشمن پر گفتگو میں غالب آ جاتا ہے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۸). انگریز اپنی حُسنِ تدبیر سے سب پر غالب آئے. (۱۹۲۵ء ، وقار حیات ، ۶۵۱). ۲. **زیادہ ہونا ، طاری ہونا.** انہیں اپنی حرکت یاد آئی تو شرم غالب آ گئی. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۱۷۸).

ـــ تھا فقرہ.
اغلب تھا ، ظن تھا ، گمان تھا ، جیسے : غالب تھا کہ وہ بڑھ جاتا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ ہے فقرہ.
قوی گمان ہے ، بہت ممکن ہے. غالب ہے شاہ بندر کے گھر میں میری بادشاہزادی ہووئے تو ہووئے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۶۷).

راحت سے جو تکلیف کی تاثیر بدل جائے
غالب ہے جگر میں خلشِ تیر بدل جائے

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۳).

غالب ہے فصلِ گل میں قفس آشیانہ ہو
آگے جو مرغِ کشتۂ آب و دانہ ہو

(۱۹۰۳ء ، نظم نگاریں ، ۱۰۸).

غالب (۲) (کس ل) امذ.
(سنگ تراشی) سنگ بستہ اتھلی محراب کے پھیلاؤ میں لگائے کے گھڑے ہوئے پتھر (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۷۰). [قالب (رک) کا بگاڑ].

غالباً (کس ل ، تن ب بفت) م ف.
بہت ممکن ہے ، قوی گمان ہے ، شاید. وہ غالباً قدیم ترین زمانے میں بھی اپنے علم ہیئت کے ساتھ کسی قدر نجوم (جوتش) شامل کر دیتے تھے. (۱۸۸۴ء ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۳۹). غالباً وہ یہاں سال بھر تک رہے. (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۳). اور غالباً کوئی بھی لفظ ایسا نہیں ہے جس کا مطلب یا معنی نہ ہو. (۱۹۸۳ء ، روایت اور فن ، ۱۰). [رک : غالب (۱) + اً ، لاحقۂ تمیز].

غالبَہ (کس ل ، فت ب) صف مث.
غالب (رک) کی تانیث غلبہ کرنے والی ، زبردست ، قوی. اب واضح ہو کہ ... ایک قوت غالبہ ہے کہ وہ کھینچ کر نیچے لاتی ہے. (۱۸۶۹ء ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۳۵۳). [رک : غالب (۱) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غالبی (کس ل) امث.
غلبہ ، فوقیت ، جیت ، فتح. سمعاج نے کہا اگر دنیا کے پردے پر فتح و شکست و غالبی و مغلوبی مخصوص بہ دین و آئین ہی کی بزرگی پر موقوف ہے تو ہم بھی تو خداوند دیلم کے بندگانِ خاص میں سے ہیں. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۳ : ۱۰۱). [رک : غالب (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غالبِیّات (کس ل ، ب ، شد ی نیز بلا شد) امث.
وہ علمی و ادبی مباحث اور تصنیفات جن کا تعلق مرزا غالب سے ہو ، مرزا غالب کی شخصیت اور فکر و فن سے متعلق علم. غالبیات کا مطالعہ حالی کی «یادگارِ غالب» ہی سے شروع ہو چکا ہے. (۱۹۶۸ء ، نگاہ اور نقطے (دیباچہ) ، ۱۸). [غالب (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقہ جمع].

غالبِیَّت (کس ل ، ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **غالب ہونا ، فائق ہونا ، بالادست ہونا.** اس کا نام قوتِ غضبیہ ہے اور یہ وہ قوت ہے جو حیوان کو غالبیت پر لاتی ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۹). ان کے زمانے کی آویزشیں زیادہ سے زیادہ قبائلی ، علاقائی اور مقامی نوعیت کی تھیں ، اسلام کی غالبیت کے اعتقاد کو ٹھیس نہیں لگی تھی. (۱۹۷۳ء ، مسائلِ اقبال ، ۵۷). ۲. **غالب کی شاعرانہ خصوصیت ، غالب کا اسلوب.** آہنگ و ترنم اور لہجے میں غالبیت تو ضرور موجود ہے لیکن ساتھ ساتھ فکری سطح پر اسی روایت کا ایک حصہ ہیں جو اس وقت اسی معاشرے کے رگ و پے میں رچی بسی تھی. (۱۹۶۹ء ، نئی تنقید ، ۲۱۵). [رک : غالب (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت + ت ، لاحقۂ کیفیت].

غالِیچَہ (کس ل ، فت چ) امذ ؛ ـــ غالیچا.
رک : غالیچہ ، چھوٹا قالین.

کہ پنک کے سر اوپر تھا آبی کوتر
دیگر کے غالیچہ تھا سر کے اوپر

(۱۸۳۰ء ، نورنامہ (ق) ، ۳۴). [غالیچہ (رک) کی تخفیف].

غالُوک (و مع) امث.
دو تانت کی کمان جس کے ذریعے سے مٹی کی گولی یا کنکر پھینکتے ہیں ، غلیل نیز غلیل کا غُلّہ. غالوک بغین معجمہ گولہ کمان کو کہتے ہیں اور اہلِ ہند غلولہ کمان کو غلیل کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ف].

غالی (۱) صف.
۱. **غلو کرنے والا ، حد سے تجاوز کرنے والا ، انتہا پسند ، کٹر.**

یہ لفظ اوّلیں ہے جمع غالی
کہ جو دم بھر نہیں طغیاں سے خالی

(۱۸۶۶ء ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۲۵۷). اس میں شبہ کرنے کی واحد بنا ، جو غالی اور راسخ الاعتقاد جبریہ پیش کرتے ہیں ، ان کا یہ عقیدہ ہے کہ «قانونِ تعلیل» ہمہ گیر ہے. (۱۹۳۲ء ، اساس نفسیات ، ۶۱۱). اِن کی تصنیف «استفارہ» کے دیباچے کے بعض جملوں سے مترشح ہوتا ہے کہ غالی اور قدامت پسند مُلّاؤں

کے ہاتھوں اُنہیں بہت ایذائیں اٹھانی پڑیں۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۹۷)۔ ۲. **ایک فرقہ جو حضرت علیؓ کو خدا سمجھتا ہے نیز اس فرقے کا فرد۔** ایک گروہ انکے غالی دیرینہ لوگوں میں سے قافلہ شیخ کے کنارہ آ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے لگا۔ (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات ، ۲۳۱)۔

ہم تو کہتے ہیں فقط نقش پیمبر ہی تمہیں
غالیوں میں ابھی تم کو تو خدا ہوتا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۵۲)۔ بہرحال امورِ مذ کورہ بالا کی روشنی میں غالب حقیقتاً شیعہ تھے ، صوفی ، غالی ، تفضیلی نہیں تھے۔ (۱۹۶۲ ، غالب کون ہے؟ ، ۷۲)۔ [ع]۔

غالی (۲) امث۔
قالین (پلیٹس)۔ [ف : تب : قالی]۔

غالیانَہ (کس ل ، فت ن) صف۔
حد سے متجاوز ، انتہا پسندانہ۔ اقتدار کے متعلق غالیانہ نظریے رکھنے والے بھی روحانی اقتدار کا احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌المسالک کا آغاز ، ۲۵)۔ [رک : غالی (۱) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

غالیچَہ (ی مع ، فت ج) امذ۔
خوش وضع چھوٹا قالین ، قالین۔

آپ کا شانہ فرشِ خاک ہوا
کیسے غالیچۂ کاشانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد ، ۷۶)۔ سفید چاندنی پر دو طرفہ اونی بوٹیدار غالیچے بچھے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۵)۔ وہ دونوں آگ کے الاؤ کے قریب غالیچے پر بیٹھ گئے۔ (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۸۱)۔ [رک : غالی (۲) + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

---باف امث۔
قالین بُننا ، قالین بُننے کا کام یا پیشہ۔ یہاں کی دستکاری غالیچہ باف ہے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۵)۔ [غالیچہ + ف : باف ، بافتن ـ بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

غالین (ی مع) امذ۔
قالین۔

ہیں تصوّر میں کسی کے ایسے غرق
نقشِ غالیں صورتِ تصویر ہیں

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۲۹)۔ دکن میں قالین کو غالین یا غالیچہ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۰)۔ [ف : تب : قالین]۔

غالیُون (کس ل ، و مع) امث۔
ایک رونبدگی ہے جس کا پیڑ کھڑا اور پتے لمبے ہوتے ہیں ، اکثر تالابوں کے کنارے اُگتی ہے ، پھول زرد ، باریک اور چھوٹا ہوتا ہے اور کثرت سے آتا ہے اور اس میں خوشبو اور تھوڑی سی حدت ہوتی ہے ، بطور دوا مستعمل ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۵۲)۔ [یو]۔

غالِیَہ (کس ل ، فت ی) امذ۔
ایک مرکّب خوشبو جو مشک عنبر کافور وغیرہ ملا کر تیار کی جاتی ہے ؛ لخلخہ ، خوشبو۔

کیتے آبِ یخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۲)۔

رقم کھینچیا تھا غالیہ پھول پر
اتھا مشک سا سنبل اس کا مگر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۳)۔ اس کی نسیم غالیہ نیز نافۂ مشکِ تتار سے زیادہ عطر سا تھی۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۳)۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا ، کہ ایک غالیہ تیار کیا گیا جس پر چار ہزار درہم خرچ ہوئے۔ (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیاء ، ۲۵)۔ اِنہیں (امیر معاویہ) نے سب سے پہلے مرکّب خوشبو کا نام ... غالیہ ... رکھا۔ (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۱۰۹)۔ [ع]۔

---آمیز (---ی مج) صف۔
خوشبودار ، خوشبو میں بسا ہوا۔

وہ نور کا تڑکا وہ سماں اس کا دل آویز
وہ عطر فشاں اوس ، صبا غالیہ آمیز

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۹۷)۔ [غالیہ + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]۔

---بار صف۔
خوشبو پھیلانے والا ، عطر افشاں ، خوشبودار۔

شاہدِ خلق کی ہو زلف اگر غالیہ بار
خاک ہو ہند کی خوشبو صفتِ مشکِ ختن

(۱۸۵۸ ، سحر ، قصائد سحر ، ۵۸)۔

رنگ و بُو سے تھے چمن زار کنارے جس کے
غالیہ بار تھا منجدار کنارے جس کے

(۱۹۳۵ ، کنّار سیبھو ، ۱۱۶)۔ [غالیہ + ف : بار ، باریدن ـ برسانا ، برسنا]۔

---بُو (---و مع) صف۔
خوشبودار ، معطّر۔

مرغولہ مو و غالیہ بُو و شگفتہ رُو
تھا گھر یہ جس سے غیرتِ بُستاں نہیں رہا

(۱۹۱۱ ، کلیات حیرت ، ۱۱۲)۔ [غالیہ + بُو (رک)]۔

---بیز (---ی مج) صف۔
رک : **غالیہ بار۔** عارضِ گل‌رُخاں زلفِ دلفریب کا جوبن دکھاتا تھا اور سنبلِ تر لالۂ احمر کے قریب مثل خط غالیہ بیز سبز رنگوں کے اُگاتا تھا جیسے نوجوان رعنایانِ گلشن کی مسیں بھیگتی ہیں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۲۵)۔

اشبہ عنبر لرزاں پیمبر گیسو
غالیہ بیز و دل آویز و معطّر گیسو

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۱۹)۔ [غالیہ + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا ، نتھارنا]۔

ـــــ دان اند.
وہ ظرف جس میں غالیہ (خوشبوؤں کا مرکب) رکھتے ہیں. انہوں نے سامنے اس کے جلوہ فرمایا اور ایک غالیہ دان نکالا اور بہت دلداری و مدارا کیا. (١٨٥٥ء ، غزوات حیدری ، ٢٣). [غالیہ + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ ریز (ـــــ ی مج) صف.
رک : غالیہ بار. نسیمِ صبح اگر غالیہ ریز نہ ہوتی تو مست لوگ اوسکو ہوا بتاتے اور کلی کلی باغ میں عطر ریز نہ ہوتی تو گلگشت کرنے والے بے کلی اوٹھاتے. (١٨٥٤ء ، مینا بازار اُردو ، ٣٦). بادِ مسرت انگیز مہوشوں کے طرّۂ تابدار کے طفیل میں غالیہ ریز تھی. (١٨٨٠ء ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١). [غالیہ + ف : ریز ، ریختن - ڈالنا ، گرانا].

ـــــ سا صف.
خوشبو بنانے گھسنے یا لگانے والا ؛ (مجازاً) عطر افشاں ، خوشبودار.

روزِ شنبہ ہوا جو غالیہ سا
شب کا بادِ سحر نے مشک گھسا

(١٨١٠ء ، مثنوی ہشت گلزار ، ١٦).

بزم سب غالیہ سا ہر کہیں خوشبو نہ مشام
کب زمیں عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز

(١٨٧٢ء ، محامد خاتم النبیینؐ ، ١٧).

چلنے لگی جو غالیہ سا ہر طرف ہوا
اترا کے عود و مشک لٹانے لگی صبا

(١٩٠٧ء ، شاد عظیم آبادی ، مراق ، ١١٥). [غالیہ + ف : سا ، سائیدن نیز سُودن - رگڑنا ، گھسنا].

ـــــ سائی امث.
خوشبو ملنا یا لگانا ؛ (مجازاً) عطر افشانی.

بکھری رہی ہے شب مرے بازو پہ زلفِ یار
کرتا رہا ہوں غالیہ سائی تمام رات

(١٨٦١ء ، دیوانِ ناظم ، ٥٨).

دلاویزی جو حاصل ہے شمیمِ زلفِ سنبل کو
کسی کی جعدِ مشکیں میں کہاں وہ غالیہ سائی

(١٩١٩ء ، رعب ، ک ، ٩٠). [غالیہ (رک) + سائی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ فام صف.
خوشبو کے مانند لطیف اور نازک.

غالیہ فامے ماہ تمامے
سرو خرامے عرش مقامے

(١٩٢٢ء ، ہفت کشور ، ٥٨). [غالیہ + فام (رک)].

ـــــ گوں (ـــــ و مع) صف.
رک : غالیہ فام.

تک صبح کے دم بھرنے بک مرتبہ ہی اُٹھ گئی
منہ پر سے زمانے کے وہ غالیہ گوں چادر

(١٨٠٩ء ، شیر محمد خاں ، ایمان سخن ، ٥٦).

نیرنگِ خیال سے جہاں غالیہ گُوں
انگشت بدندان ہیں عروسانِ جوان

(١٩٧٥ء ، خروشِ خُم ، ١٩٧). [غالیہ + گوں (رک)].

ـــــ گیسُو (ـــــ ی مج ، و مع) صف.
رک : "غالیہ مُو" جو زیادہ مستعمل ہے.

کرتے ہیں سرِ راہ شکارِ دلِ گمراہ
مل کر ، کبھی تنہا ، صنمِ غالیہ گیسو

(١٩٦٥ء ، دشت شام ، ٩٠). [غالیہ + گیسو (رک)].

ـــــ مُو (ـــــ و مع) صف.
خوشبودار بالوں والا ؛ زلفِ معطّر ، غالیہ گیسو ، مراد : محبوب.

حسرتِ بوسۂ کاکل کا کیا ہم نے علاج
زخمِ دل مشک سے اے غالیہ مو بھرتے ہیں

(١٨٥١ء ، مومن ، د ، ١٣٥).

کہتے تو ہو تم سب کو بتِ غالیہ مو آئے
یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وو آئے

(١٨٦٩ء ، غالب ، د ، ٢٣٨).

رنگ و بُو کا پھر اُٹھا صحنِ چمن سے طوفان
پھر کوئی گلبدن و غالیہ مو آتی ہے

(١٩٣٦ء ، طیور آوارہ ، ١٣٦). [غالیہ + مُو (رک)].

غامِض (کس م) صف.
١. **مبہم ، غیر واضح ، ناقابلِ فہم.** بہر صورت کوئی فتنہ ہے حواشی تو سمجھ میں آئے ، متن غامض ہی رہا. (١٨٩٠ء ، بوستان خیال ، ٦ : ٢٨٣). ٢. **مشکل ، دقیق ، گہرا.** پیام کچھ دقیق و پیچیدہ نہیں ، کوئی غامض فلسفہ نہیں. (١٩٣٧ء ، انشائے ماجد ، ٢ : ١١٥). علما نے ابوالبقا کو اس کی شرح لکھنے سے بدیں وجہ منع کیا کہ یہ کتاب نہایت غامض اور عمیق ہے. (١٩٦٨ء ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨٠٨). [ع : (غ م ض)].

غامِضَہ (کس م ، فت ض) صف ، مث.
غامض (رک) کی تانیث. جب حضرات ناظرین اصل کتاب کے مطالب غامضہ کو مطالعہ کریں گے اس درد سری فقیر کی داد دیں گے. (١٨٨٥ء ، تہذیب الخصائل ، ٢ : ٧٦). خوابوں کا سچّا ہونا کسی ایسی حکمتِ غامضہ پر مبنی ہو جس کا علم سوائے نبیؐ کے دوسرے کو نہیں ہو سکتا. (١٩٢١ء ، مناقب الحسنؓ رسول نما ، ١٣٧). حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرورش حق تعالیٰ کی حکمتِ غامضہ اور قدرتِ کاملہ کا ایک خاص نمونہ ہے کہ دشمنوں کے گھر میں دشمنوں کی گود میں ان کی پرورش کرائی گئی. (١٩٦٣ء ، کشکول ، ١٤٠). [غامض (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غاں غاں (مغ) امث.
کوّے کی آواز ، کاں کاں ، کائیں کائیں.

سُن سُن کے جیختیں اُن کی چڑیاں جو چوں چوں آئیں
کوّے پکارے غاں غاں چیلیں بھی چلچلائیں

(١٨٣٠ء ، نظیر ، ک ، ٢ : ٨٧). [حکایت الصّوت].

غانْغَرایا (سک ن ، فت غ) امذ.
(طب) تسبیح، جسمانی کا سڑ جانا ، خراب ورم جو عضو کو فاسد کر دے ، جسم کا وہ مردار حصّہ جس میں تعفن پیدا ہو جائے (انگ : Gangrene). اس کو جوش کر کے پینے سے بھی غانغرایا کو نفع پہونچتا ہے اور غانغرایا ایک ایسے ورم کا نام ہے جو نہایت خراب مادے سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۷۲)۔ غانغرایا کی رطب قسم بالعموم ایسے مقام پر دیکھنے میں آتی ہے جہاں پر چربی کی مقدار زیادہ ہو۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲۳)۔ [ع]۔

غانِم (کس ن) صف.
مالِ غنیمت حاصل کرنے والا ؛ (مجازاً) فتحیاب.

ولے میر غانم یہ کہنے لگے
کہ یہ آپ کی سب رعایا ہوئے

(۱۸۸۰ ، فتقام الاسلام ، ۴۳)۔ حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کہیں فوج بھیج رہے تھے ، میں نے حاضر ہو کر عرض کی یارسولؐ اللہ میرے لیے دعا کیجیے کہ شہادت نصیب ہو ، فرمایا خداوند ان کو سالم و غانم واپس لا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۸۶)۔ [ع : (غ ن م)]۔

غانِماً (کس ن ، تن م بفت) صف.
فائدہ حاصل کیے ہوئے ؛ فاتحانہ (ماخوذ : نوراللغات) [غانم (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

غانِمِین (کس ن ، ی مع) صف ؛ ج.
غانم (رک) کی جمع ، مالِ غنیمت حاصل کرنے والے. مالِ غنیمت پانچ حصّوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصّے غانمین کے۔ (۱۹۲۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۲۹۳)۔ غنیمت پر تیسری قید یہ لگائی گئی کہ غانمین جب تک دارالحرب میں مقیم ہیں اسی وقت تک وہ اموالِ غنیمت سے استفادہ نہیں کرسکتے۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۸۳)۔ [غانم + ین ، لاحقۂ جمع]۔

غانی صف.
غنی ، تونگر ، دولتمند ، بے نیاز (پلیٹس ؛ لغاتِ سعیدی)۔ [ع]۔

غاوِر (کس و) صف.
گہرا ، عمیق ؛ غور کرنے والا ، سوچنے والا ، لحاظ کرنے والا ؛ طاقتور (پلیٹس)۔ [ع : (غ و ر)]۔

غاوی صف.
گمراہ ، گمراہ ہونے والا ، بہکا ہوا ، شیطان صفت. جمشید بولا اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو بجز اس کے اور اس کے دوستوں کے کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اب میرا دشمن بھی غاوی ہے۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۴ : ۱۹)۔ [ع]۔

غاوِین (ی مع) صف ؛ ج.
غاوی (رک) کی جمع ، گمراہ لوگ. اس کی سلطنت اسی شخص پر ہے جو غاوین میں سے اس کا تابع ہے۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۵۳۰)۔ [غاوی + ین ، لاحقۂ جمع]۔

غائِب (کس ء) صف ؛ ــــ غایب.
۱. غیر موجود ، غیر حاضر ، پوشیدہ ، مخفی ، چُھپا ہوا. صحیح میں دیکھتا سو دستا کیوں ہوے گا ، ولیکن کمی کہ عقل کوں فراموش اپنے حال میں نہ بیداری و نہ خواب دستا جوں غائب۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷)۔ لطافت آنے ہی کثافت سب دور ہوتا ہے ، غائب حضور ہوتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸)۔

حاضر و غائب از نظر جو ہیں دور
جن کے اسم اب نہیں ہیں دل میں حضور

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱)۔

عشق حاضر ہے عشق غائب ہے
عشق ہی مظہر عجائب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۷)۔

کیوں وصل میں جستجو کمر کی وہ کرے
حاضر میں نہ حجت اور نہ غائب کی تلاش

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۹)۔ ساری ترجیحات میں عورت غائب ہے۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۲۱۰)۔ **۲. (قواعد) وہ اسم جس کا ذکر اشارہ قریب یا بعید کے ساتھ کیا جائے ، جیسے : یہ آیا ، وہ گیا ، میں "یہ" اور "وہ".** فاعل غائب ہوتا ہے یا حاضر یا متکلم۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۸)۔ صیغہ واحد مذکر غائب ؛ وہ لایا ، وہ بیٹھا ، اس نے کہا۔ (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۹۳)۔ ضمیر شخصی غائب اور ضمیر اشارہ بظاہر ایک ہی ہیں۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصّہ صرف) ، ۳۹۱)۔ [ع : (غ ی ب)]۔

ـــ باز صف.
وہ شطرنج باز جو پس پردہ بیٹھ کر یا شطرنج کی بساط کی طرف پشت کر کے شطرنج کھیلے ، غائبانہ شطرنج باز. دلّی میں عبدالحکیم نامی ایک مشہور غائب باز تھا جس کو ہم نے خود حاضر و غائب دونوں طرح کھیلتے دیکھا ہے۔ (۱۹۰۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷۹)۔ [غائب + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

ـــ بازی امث.
غائبانہ شطرنج کھیلنا. دلّی میں عبدالحکیم نامی ایک مشہور غائب باز تھا ... مگر غائب بازی میں کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ (۱۹۰۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۸۰)۔ [غائب باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ باشی امث.
غیر حاضر رہنا ، غیر حاضری. ہم کارخانے کی غائب باشی کو کم کرنے کے لیے ایک نئے ذریعے کی آزمائش کرتے رہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ [غیر + ف : باش ، بُودَن ـ ہونا]۔

ـــ بِین (ـــ ی مع) صف.
(مسمریزم) معمول ، وہ شخص جس پر مسمریزم کا عامل ، عمل کر کے بیہوش کر دے اور وہ عالمِ بیہوشی میں پوشیدہ چیزوں یا غیر موجود چیزوں وغیرہ کو اپنی باطنی طاقت کے ذریعے دیکھ کر ان کے متعلق باتیں بتائے. اگرچہ غائب بین کو بصرِ ظاہری یعنی آنکھوں سے کہ وہ دونوں بند ہو گئی ہیں کوئی شے معلوم نہیں

ہوتی۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۹)۔ [غائب + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا]۔

ـــ بینی (ـــ ی مع) امث۔
(مسمریزم) **پوشیدہ یا غیر موجود اشیا وغیرہ کو دیکھنے کی حالت یا قوت** جس شخص کو منظور ہووے کہ حالت غائب بینی اوس پر طاری ہو۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲)۔ [غائب بین + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دَماغ (ـــ کس نیز فت د) صف۔
جو کھویا کھویا رہتا ہو ، بُھلکڑ ، سوڑی ، بھدی ، **لااُبالی** اور غائب دماغ ، مگر جب تانپورہ لیکر بیٹھتی تو اپنا لوہا منوا کر ہی اٹھتی تھی ، راگ راگنی گویوں کے مقابل ہو کر گاتی۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳)۔ [غائب + دماغ (رک)]۔

ـــ غَلّا / غُلّہ (ـــ ضم غ ، شد ل / شد ل بفت) صف۔
بالکل غائب ، ناپید ، مفقود ، گُم۔ محمد عسکری بلوائے گئے ، حواس غائب غلہ ، ہوش پراں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ٦٠٠)۔ شعرا صاحبان بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہوئے ... سب کے سب اپنی اپنی سواریوں کو لے کر غائب غلا ، اب وہی باغ ہو کا میدان تھا۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، خمارستان ، ۱۰۳)۔ بیرے غائب غلہ ہیں۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۷۲)۔ [غائب + غلّا / غلّہ (رک)]۔

ـــ غُلّا / غُلّہ ، کر دینا محاورہ۔
غائب کر دینا ، الگ کر دینا ، اُڑا دینا ، چُھپا دینا ، اوپر ہی اوپر خرچ کر ڈالنا (مخزن المحاورات ، فرہنگ آصفیہ)۔

ـــ غُلّا / غُلّہ ، ہونا محاورہ۔
۱. **بالکل غائب ہو جانا ، روپوش ہونا ، پوشیدہ ہو جانا ، اوجھل ہو جانا۔** اب کیا بتاؤں کہ کہاں غائب غُلّہ ہو گئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹۰)۔ ہرن چوکنا ہو گیا چوکڑی بھرتا ہوا ایسا بھاگا کہ نظروں سے غائب غُلّہ ہو گیا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۳)۔ وہ حضرات بھی جو ایک چپ اور پنکچر لگانے کا ذرا سا سامان لے کر سائیکل ورکس کھول لیتے ہیں اور پروپرائٹر کہلاتے ہیں ، غائب غلّا ہو چکے تھے۔ (۱۹۵۳ ، مدینہ حماقتیں ، ۱۰۷)۔ ۲. **ختم ہونا ، مٹ جانا۔** مسٹر جانسن صرف کوٹ پتلون ہی تک صاحب بہادر تھے ورنہ یورپین لہو تو ہندوستانی رگوں میں کئی سو برس سے دوڑتے دوڑتے کب کا غائب غلہ ہو چکا تھا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۰)۔

کفر کے فتوے ہاتھ میں لیکر آئے ہیں پیر و صوفی و ملّا
دین مبیں کی عظمت و شوکت ہونے لگی ہے غائب غلّا
(۱۹۳۰ ، خمارستان ، ۳۰۳)۔

ـــ کَرنا ف م۔
چُھپانا ، مخفی کرنا ، اُڑانا ، چُرانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــ کھیلنا محاورہ۔
بے دیکھے شطرنج کھیلنا۔ بادشاہزادوں کے آگے کوئی حقیقت ہی نہ رکھتا تھا ، شطرنج بہت اچھی کھیلتے تھے یہاں تک کہ غائب کھیلتے تھے اور انھیں مات دیتے اور جیتتے تھے۔ (۱۹۳۲ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۷)۔ بازی میں بہت سے رخ باقی تھے ، لیکن اب اسے غائب کھیلنی پڑے گی۔ (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۵۹)۔

ـــ ہونا ف ل۔
۱. **روپوش ہو جانا ، چُھپ جانا ، پوشیدہ ہو جانا۔** عقل شکست کھا کر تائب ہوا ، خدا جانے کدھر غائب ہوا۔ (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۵۹)۔ وہاں بھائی قاسم علی ملے جو غائب ہو گئے تھے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳)۔ لیڈر ... جانے واردات سے غائب ہو گیا۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۳)۔ ۲. **کھو جانا ، گُم ہو جانا۔** جب کسی شخص کی کوئی چیز غائب ہو جاتی ہے یا چوری ہو جاتی ہے ... وہ اوس پتھر کے پاس جا کے سو رہتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۸)۔ ہفتہ عشرہ میں جب صندوقچہ کھول کر دیکھا تو تعویذ غائب تھا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۳۳٦)۔ ۳. **نایاب یا ناپید ہو جانا۔** لہٰذا پیڑو جل پڑا اور قینچی (سگریٹ) غائب ہو گیا۔ (۱۹۵۲ ، سلطان حیدر جوش ، ہوائی ، ۳۳)۔ ۴. **مٹ جانا ، ختم ہونا ، معدوم ہو جانا۔**

کی مجھکو قلق خوب تھا پر آئے ہیں تیرے
ایسا ہوا غائب کہ خدا جانے کدھر تھا
(۱۸۷۲ ، دیوان محبت ، ۷۲)۔ اب خارجی خیشوم معدوم ہو جاتے ہیں ، ناسفہ بالکل غائب ہو جاتا ہے اور ... اندروتی خیشوم کے ذریعے سانس لیتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۲۲۳)۔

غائِبانَہ (کس ء ، فت ن) (الف) م ف۔
پیٹھ پیچھے ، عدم موجودگی میں ، غیر حاضری میں۔

کیا مجھ حسن تیرا غائبانہ
لیا ہے دل کیا مجھکوں دیوانہ
(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۵۹)۔

گئے اب غائبانہ بھول ہم کوں
سجن کے پیار تھے سب روبرو کے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۵)۔

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا
(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۵)۔ عام ارباب سیر لکھتے ہیں کہ نجاشی نے ۹ھ میں وفات پائی ، آنحضرت صلعم موتہ میں تشریف رکھتے تھے اور خبر سُن کر آپؐ نے غائبانہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھائی ... جس نجاشی کی نماز جنازہ آپؐ نے پڑھی وہ یہ نہ تھا۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبیؐ ، ۱ ، ۳۳۲)۔ غائبانہ اطلاع پاتے ہی تشریف لاتے پھر پوری دلداری کرتے۔ (۱۹۸۵ ، تحقیقات و نگارشات ، ۱۳۱)۔ (ب) صف۔ **ملے بغیر ، دیکھے بغیر۔** ستارہ طلعت کے دل میں غائبانہ محبت سہارانے ارجن بان کی پیدا ہو گئی۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۰۰)۔ اقبال سے غائبانہ شغف مجھے اس خلوص اور ترانے سے ہوا۔ (۱۹۷٦ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۱۳۹)۔ [غائب + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

غائبانی (کس ء) امث.
غیابی ، ایک قسم کی گالی جو عورت کے حق میں دی جاتی ، جیسے : قحبہ ، قطامہ وغیرہ ، یعنی غائبانہ مزا اڑانے والی عورت (فرہنگ آصفیہ). [غائب + انی ، لاحقۂ تانیث].

غائبین (کس ء ، ی مع) صف ، امذ ؛ ج.
غائب (رک) **کی جمع ، غیر موجود یا غیر حاضر لوگ.** لوگوں کے عیب ڈھونڈنے اور ان کو برائی سے یاد کرنا ، حاضرین کی خوشامد اور غائبین کی بدگوئی. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۵۳). خدا کا شکر ہے کہ اس وقت بھی ہم غائبین کی جگہ حاضرین سے بلند اور اعلیٰ تھی. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۵۵). [غائب + ین ، لاحقۂ جمع].

غائت (فت ء) ؛ ← غایت. (الف) صف.
انتہائی ، پایاں. باوجود اس غائت دوری کے بنسبت ثوابت کے وے آفتاب کی طرف نزدیک تر ہیں. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۵۷). خدا نے از سر نو زندگی عطا کی ہے مگر ضعف بدرجۂ غائت ہو گیا ہے. (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۲۹). میں ایک دراز گوش پر سوار تھی جو غائتِ لاغری سے سب کے ساتھ نہ چل سکتا تھا. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۷۰). (ب) امث. **مطلب ، مقصد.** اس کتاب کو پڑھ کر اس کتاب کی غرض و غائت سمجھنا ایک دشوار مسئلہ ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۵). [ع].

غائر (کس ء) صف.
گہرا ، عمیق.

اے کاش غور سے وہ دیکھے کبھو تک آ کر
سینے کے زخم اب تو غائر ہوئے ہیں سارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۶).

اس بات کو خدا ہی بس خوب جانتا ہے
کس کی نظر ہے غائر کس کی نظر ہے موٹی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۹). اس نے راگ کا غائر مطالعہ بھی کیا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۸۵). [ع : (غ و ر)].

۔۔۔نظر (۔۔۔فت ن ، ظ) امث.
گہری نظر ، بغور مطالعہ. گذشتہ مباحث پر ایک غائر نظر ڈالنے کے بعد ... یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے دین حق کو عربوں میں کس طرح پھیلایا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۷۸). ان کے عمل استعمال پر غائر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں بہت فرق ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۶۱). [غائر + نظر (رک)].

۔۔۔نظری (۔۔۔فت ن ، ظ) امث.
باریک بینی ، دقت نظری ، بہت چھان پھٹک کے ساتھ. غائر نظری سے تجزیہ کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ مولانا کی فلسفیانہ بصیرت اسی صحافتی شعور کی دھوپ چھاؤں میں پروان چڑھی ہے. (۱۹۷۶ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۵۹). [غائر + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غائط (کس ء) امذ ؛ ← غایط.
پاخانہ ، بیت الخلا ، قضائے حاجت کی جگہ.

توں جا بیٹھ ڈالوانچ پر تول دے
بزاں بول غائط کی در کھول دے

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۰).

وہ غائط کو دیکھا نہیں کوئی بشر
ہے ثابت احادیث سے یہ خبر

(۱۷۷۴ ، پشت بہشت ، ۵ : ۸۶). زمیں کا بوقت قضاً حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). قرآن میں ایسی چیزوں کے بیان میں جن کے نام لینے سے نفرت یا شرم آتی ہے مجاز اور کنایہ برتا گیا ، مثلاً : جائے ضرور کے لئے غائط کا لفظ بولا گیا ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۲۹). [ع : (غ و ط)].

غائلہ (کس ء ، فت ل) امذ.
گزند ، کینہ ، سختی ، فساد و شر. دمنہ نے کہا ... تو خود حالتِ شیر کو جانتا ہے ... پس اس کی دشمنی اور غائلۂ حرب سے غافل نہو. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۲۶). بے غائلہ تکلف و تملق کلام آپ کا معجز نظام ہے ، لفظ عمدہ ، ترکیب اچھی ، معنی بلند. (۱۸۶۳ ، نادر خطوطِ غالب ، ۶۱). [ع : (غ و ل)].

غاوُوں (و مع) امذ ؛ ج.
غاوی (رک) **کی جمع ، گمراہ لوگ ، شیاطین.**

متبع غاووں کا ہے ہجو گو
ہے وہ ننگِ علم و عار شاعری

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۸۶).

ہر ابلہ کہ ہے بزعمِ خویش افلاطون
گردانے زمانے کو شریکِ ، غاووں ،

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۸۷). [ع : (غ و ی)].

غاوُں غاوُں (و مع ، بغ ، و مع ، غنہ) امث.
دودھ پیتے بچوں کے بولنے کی بے معنی آواز. گاڑیوں میں نہایت ہی ننھے منے بچے بیٹھے ایک دوسرے کو ٹکر ٹکر دیکھ رہے تھے ... ایک آدھ غاوں غاوں بھی ہو جاتی. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۹). تیرہ مہینے کا آدمی کا بچہ بڑا پیارا سا ہوتا ہے ، تھل متھلا ، گیدا سا ، غاوں غاوں کرتا ہوا. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۳۶). **اف : کرنا ، ہونا.** [حکایت الصوت].

غاوُں میاوُں (و مع ، غنہ ، کسر نیز م ، و مع) امث.
رک : غاوں غاوں. ان بڑوں کو ہماری زبان کہاں سمجھ آتی ہے یہی کہہ دیتے ہیں کہ بچے بیکار غاوں میاوں کر رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۰). [حکایت الصوت].

غائی صف.
۱. انتہائی ، آخری ، اصلی ، حقیقی.

ہے وہ علت اور اس کی قسمیں چار
مادی ، صوری ، فاعلی ، غائی

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۷۳). غائی علل و اسباب میر

غور و فکر سے پوچھو تو فلسفہ اور حکمت اسی کا نام ہے. (۱۹۲۰ ، اسفار اربعہ ، ۸۸۸). ۲. **(وہ شے یا عمل) جس کی کوئی غایت یا مقصد ہو ، مقصدی.** اس طرح اقبال جس حرکت کے قائل ہیں وہ غائی حرکت ہے.(۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۱۶۱)، کائنات میں آزادی بھی ہے اور ابداع بھی ، بایں ہمہ وہ اپنی نوعیت میں سر تا سر غائی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۴). [غایت (رک) سے منسوب].

غائیات (کسر ء ، شد ی) امث ؛ ج.
(فلسفہ) کائنات کے تغیرات کی غایت اور مقصد سے متعلق مباحث. قضا و قدر تخلیق یا فلسفہ کی زبان میں «وجودیات» «علمیات» اور «غائیات» جیسے مباحث پر اگر ان کے کچھ خیالات ہیں بھی ہوں تو ان کی بابت حسرت کی شاعری سے ہم کوئی قیاس نہیں کر سکتے. (۱۹۷۳ ، غالب : شخص اور شاعر ، ۱۰۸). [غائیت (رک) کی جمع].

غائیت (کسر ء ، شد ی بفت) امث.
مقصدیت ، (فلسفہ) یہ نظریہ کہ کائنات کے تمام تغیرات کسی غایت یا مقصد سے واقع ہوتے ہیں. اقبال کی حرکیت اس طرح غائیت ... کی مدد سے برگساں کے بلاغایت ارتقائے تخلیقی سے الگ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۱۶۱). افلاطون اور ارسطو کی غائیت (Teleology) سائنس کی تحقیق کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۵۳). [غائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غائیں بائیں / غائیں غائیں (ی مج ، غنہ ، ی مج) امث.
جانوروں وغیرہ کی آواز ، بےمعنی آواز. بات کا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا جانوروں کی طرح غائیں بائیں کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳). یہاں مینڈکوں کی غائیں غائیں اور جھینگروں کی جھنجھناہٹ گونج رہی تھی. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۳۲). چکمکپتوں کے ساتھ ساتھ شائیں شائیں غائیں غائیں غوں غوں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۶). [حکایت الصوت].

غایات امث ؛ ابذ.
غایت (رک) کی جمع ، اغراض ، مقاصد ، مطالب. بہت سے علوم اور فنون ایک دوسرے سے باعتبار غایات اور اغراض کسی نہ کسی قسم کی نسبت رکھتے ہیں ... ایک شگوفہ سے دوسرا شگوفہ نکلا اور کھلا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۳). ان دنوں ہمارے وسائل اور اسباب اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہمارے نصب العین اور ہمارے غایات کی تعبیر اور تالیف سے سنبھالے نہیں سنبھلتے. (۱۹۸۴ ، فلسفہ کیا ہے ، ۹۳). [ع].

غایاتی صف.
غایات (رک) سے منسوب ، مقاصد یا اغراض سے متعلق. جب تک لوگوں کو اس پر یقین تھا اس وقت تک غایاتی توجیہیں قابل فہم تھیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۳۷۶). [غایات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غایَت (فت ی) ؛ سے غایۃ. (الف) امث.
۱. **غرض ، مقصد ، مطلب.**

دیر صنعت ہے ہے یاں غایت دیر صانع
اے بتو شیفتۂ حسن خداداد ہیں ہم

(۱۸۴۲ ، مظہر عشق ، ۱۰۷).

نہ غایت ہے ہماری عیش و راحت
نہ مقصد ہے ہمارا رنج و حرمان

(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۳۸). اس قدر تھک جاتے ہیں کہ اصل غایت جلسہ کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ان میں باقی نہیں رہتی. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۹). ۲. **انجام ، انتہا ، حد.**

یک چھن اگر نہ دیکھو تج یاد کا جو شہلا
تج باج گنا منج کو مشکل لہے بہ غایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۰).

نا ذات کو اس کے غایت ہے
نا وصف کو اس کے نہایت ہے

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۷).

ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے
کیجئے صبر اگر صبر کی غایت ہووے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱۳).

میں اور وہ اضطراب کہ اللہ کی پناہ
تو اور وہ اجتناب کہ غایت نہیں رہی

(۱۹۲۰ ، معارف جمیل ، ۱۳۳). ۳. **جھنڈا ، علم** (ماخوذ : پلیٹس). (ب) صف. **نہایت ، انتہائی ، بےحد ، بہت.** اپناپت غایت خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰). شانہ اوس کا میرے شانہ سے بہشت میں نہایت قرب اور غایت نزدیکی سے متصل ہو. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹). نہ غایت خستہ پراٹھے ہیں جو بسبب زیادتی گھی کے تار تار ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۸۳). [ع].

ــــُ الْاَمْر (ـــضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م). (الف) امث.
کسی حکم کا مقصد یا علت. بغیر کسی (Directive End) (غایت الامر) کے روح کا عطی (Directive) ہونا تو کوئی معنی نہیں رکھتا. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۵۸). (ب) م ف. **بالآخر ، آخر کو ، انجام کار ، آخر کار** (ماخوذ : نوراللغات). [غایت + رک : ال (۱) + امر (رک)].

ــــُ الْغایات (ـــضم ت ، غم ا ، سک ل) امث.
تمام انتہاؤں کی انتہا ، اصل مقصود ، سب سے بڑا مقصد.

باوجود نفی شے اثبات آں
غایت الغایات عرفاں تیں سو تیں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۷). سلطنت تمام دنیاوی خیرات اور نیکیوں کا مجموعہ اور ... غایت الغایات ہے. (۱۹۰۴ ، مقدمہ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱). عقل علت العلل اور غایت الغایات کا بھی پتہ لگاتی ہے. (۱۹۳۸ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۱۲). [غایت + رک : ال (۱) + غایات (رک)].

---اُولیٰ کس صف (---و مع ، ا بشکل ی) امث.
اولین مقصد ، بنیادی مقصد.

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہی تو ہو

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶). فن کے بقیہ تمام دروازے بند کر دینے سے ہم خود فن کی غایتِ اولیٰ پر کُہر کے پہرے بٹھا دیتے ہیں. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۱). [غایت + اولیٰ (رک)].

---بَعِیدَہ کس صف (---فت ب ، ی مع ، فت د) امث.
(فلسفہ) دُور کا مقصد ، وہ مقصد جو فوری مقصد کے بعد حاصل ہو. غایتِ قریبہ کی مثال صحت ہے ... اور کامیابی و بامرادی و سعادت ، یہ دوا کی غایتِ بعیدہ ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۷۹). [غایت + بعید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خاص کس صف ، امث.
(فلسفہ) وہ مقصد جو صرف ایک طریقے سے حاصل ہوسکے. غایتِ خاص اس غایت کو کہتے ہیں جو بجز ایک طریقے کے اور کسی ذریعے سے حاصل نہ ہوسکے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۷۷). [غایت + خاص (رک)].

---دَرَجَہ (---فت د ، سک ر ، فت ج) صف ، م ف.
حد درجہ ، نہایت ، انتہائی ، بہت زیادہ. گورنمنٹ ہندوستان نے اس تجربہ کو غایت درجہ کامیابی پر پونہچا کر زیادہ اہتمام اوسکا ایک جماعت لوگوں کو تفویض کر دیا. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۳۹). ہمیں اپنے سامنے پا کر غایت درجہ مسرور و شادان ہیں. (۱۹۲۹ ، نکاتِ رموزی ، ۲ : ۶۹). [غایت + درجہ (رک)].

---رَسی (---فت ر) امث.
انتہا کو پہنچنا. عولی یا اجتماعی جبلت ، غایت رسی کے لئے ، کسی بہت زیادہ مخصوص طرزِ عمل کی محتاج نہیں ہوتی. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۳۳). [غایت + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عام کس صف ، امث.
(فلسفہ) وہ مقصد جو متعدد طریقوں سے حاصل ہو سکے. غایت خاص اس غایت کو کہتے ہیں جو بجز ... کسی ذریعے سے حاصل نہ ہو سکے اور جو غایت متعدد طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے ، اس کو غایتِ عام کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۷۷). [غایت + عام (رک)].

---قَرِیبَہ کس صف (---فت ق ، ی مع ، فت ب) امث.
(فلسفہ) قریب کا مقصد ، وہ مقصد جو فوری طور پر مدِّنظر ہو. اور غایتِ قریبہ کی مثال صحت ہے جو دوا کی غایتِ قریبہ ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ ، ۱ : ۷۷۹). [غایت + قریب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مافِی اَلْباب (--- کس ف ، غم ی ، ا ، سک ل) فقرہ.
جو اس باب میں کہا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے ، اس معاملے میں انتہائی بات ، کسی سلسلے کی آخری غرض ، منتہائے مقصود. غایۃ مافی الباب یہ کہ سفہاء دقاقین کے اذہان قاصرہ میں مرتسم ہو کہ یہ شخص اکفا و اماثل میں بڑا ملیق ذلیق ... ہے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۸). ما باب غایۃ مافی الباب یہ کہ تدبیر کرنے والے ہیں اور خدائے تعالیٰ سامان بہم پونہچانے والا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۳). ہم نے بیان کیا ہے کہ آواز تموجِ ہوا سے جدا ہے غایت مافی الباب یہ ہے کہ کہیں کہ ہمارے عالم میں آواز تموجِ ہوا سے مشروط ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۴۷). [غایت + ع : ما - جو + غ : فی (حرف جار) + رک : ال (ا) + باب (رک)].

غایَتی (فت ی) صف.
غایت (رک) سے منسوب ، مقصدی ، حصُول مقصد سے متعلق. ادبیات پر غرض و غایت ہونے ہونے بھی میلانی ہوتی ہیں یعنی اس کے اندر ایک غایتی میلان کا ہونا لازمی ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۱۶۵). [غایت + ی ، لاحقۂ نسبت].

غایَتِیَّت (فت ی ، کس ت ، شد ی بفت) امث.
رک : غائیت. اگر ہم افلاطون کے فلسفۂ غایتیت ... کا بغور مطالعہ کریں ... وہ حسن کو انسان کی طلب و جستجو کا مقصود ... سمجھتا ... ہے. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۷۰). [غایتی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غایِر (کس ی) صف.
رک : غائر. انھوں نے میر تقی میر کے چھے کے چھے دیوان بغور پڑھے ہیں ، پورے کلیات پر غایر نظر ڈالی ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۹). [ع].

غایِط (کس ی) امذ.
رک : غائط.

نانہہ کھانے پینے کا ہول
ناہیں غایط ناہیں بول

(۱۷۹۲ ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ۲۰).

بول و غایط پر نہ ہووبگا جدا
ہے مخالف عقل کے یہ ادعا

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۳۰). [ع].

غِب (کس غ / شد ب) امذ ؛ مص غِبّ.
نوبتی بخار ، باری کا بخار ، وہ صفراوی بخار جو ایک دن آئے اور ایک دن نہ آئے. اس بخار کی تین قسم مشہور ہیں ، اول تپ مواظبہ ، دوم تپ غب ، سوم تپ ربع. (۱۸۶۹ ، مطالباتِ بخار ، ۱۰). کبھی دو غب جمع ہو جاتے ہیں اور روزانہ باریاں آنے لگتی ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیاتِ اجامیہ ، ۳۰). [ع : غِبّ].

---بِّ خالِص / خالِصَہ کس صف (--- کس ل / فت ص) امذ.
(طب) وہ باری کا بخار جس کا مادہ خالص صفرا ہوتا ہے (غیر خالصہ میں صفرا اور بلغم دونوں مخلوط ہوتے ہیں).

کوئی کہتا ہے حاشا ہے یہ گرمی غبِّ خالص کی
اسی جاں سوز شعلے نے دھواں دل کا اڑایا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۹). کبھی بخاروں کے شروع میں پیدا ہونے

والی غشی دوسری قسم کی ہوتی ہے (یعنی اس میں روح تحلیل ہو جاتی ہے) جیسے کہ غب خالصہ کے ... مریضوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٠١). [غب + خالص (رک) / + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---بِ دائرہ کسر صف(--- کس ہ ، فت ر) امذ.
تیسرے دن کا بخار ، تجاری بخار. غبِ دائرہ اس بخار کو کہتے ہیں جس کی باری تیسرے دن آتی ہے. (١٩٣٣ ، حمیاتِ اجامیہ ، ٣٩). [غب + دائر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

غَبَاوَت (فت غ ، ب) امث.
کُند ذہنی ، کم فہمی ، غبی ہونا ، کم عقل ہونا. اب میری ذہانت شاید غباوت بنتی جا رہی تھی. (١٩٧٩ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٥). [غباوت (رک) کا بگاڑ].

غُبَار (ضم غ) امذ.
١. ہوا میں اڑنے والی ، خاک ، دُھول ، گرد ، گرد آلود ہونا.

جگ کے اپنے بخت جو باؤ تیرے عدل کا
روئے زمیں تھے گیا دور ستم کا غبار

(١٦٧٨؟ ، غواصی ، ک ، ٥٦).

فلک اے کاش ہم کو خاک ہی رکھتا کہ اس میں ہم
غبار راہ ہوتے یا کسو کی خاکِ پا ہوتے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٩٠).

غبار اُس کے لب بام تک بلند ہوا
ہوائے تند کا جھونکا مجھے کمند ہوا

(١٨٦٧ ، مرآۃ الغیب ، ٥٨). پھیپھڑے ہوا کی گرمی و سردی اور غبار کی مضرت اور دھوئیں کی گرمی سے محفوظ رہتے ہیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٢٢٩).

نہ جانے کب سے ہے مجھ کو یہ انتظار حضورؐ
کہ میرے سر پہ مدینے کا ہو غبار حضورؐ

(١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ٣٠١). **٢. عداوت ، دشمنی ، غصّہ.**

صاف دامن ہوں آرسی کی مثال
دل میں میرے غبار نہیں ہرگز

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٧٢).

غبار دل میں ہے ان کے ہماری جانب سے
عزیزو پھر صفائی کہیں تو کس سے کہیں

(١٨٥٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ١٠٦).

سمجھ گیا جو ملیں خاک میں تمنائیں
غبار ہے مری جانب سے آسمان تجکو

(د ١٩١٥ ، جانِ سخن ، ١٠٩). **٣. کدورت ، میل ، رنج ، ملال ، کینہ.**

دل میں غبار لے کے چلا ہوں جہان سے
تودہ لگے گا گور پہ گردِ ملال کا

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ٧٠).

چھپ سکے گا نہ چھپانے سے کبھی دل کا غبار
کب تلک آپ کئے جائیں گے انکار ملال

(١٩٠٣ ، کلیاتِ حسرت ، ٢٣١).

آج جی بھر کے رو لیے لیکن
پھر بھی دل کا غبار کم نہ ہوا

(١٩٨٧ ، بوئے رسیدہ ، ٢٥١). **٤. دھند ، تاریکی ، کہر کی کیفیت.**

شراب صاف دے تا صاف ہو ساقی غبارِ غم
ہمارا دل نپٹ گرد کدورت سے ہے اب میلا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٢٥). اگر کسی شخص کی آنکھ میں رگ مثل ناخنہ کے ہو یا غبار ایسا ہو کہ دواؤں سے نجاتا ہو. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٨٩).

ساری فضا پہ طاری ہے اک غبار ماتم
گویا تمام وادی آنسو بہا رہی ہے

(١٩٣١ ، صبحِ بہار ، ١٨).

غبارِ درد سجا کر سلگتی آنکھوں میں
میں تتلیوں کی طرح خوشبوؤں کو ڈھونڈتا ہوں

(١٩٨١ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ٢٢). **٥. خطِ غبار ، غبار کی صورت لکھی ہوئی تحریر جو نہایت باریک نقطے لگا کر وضع کی جاتی ہے یعنی باریک نقطوں کے مجموعے سے جلی قلم تحریر بنائی جاتی ہے.** خوبی پیدا کرنے میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ ثلث اور نسخ اور ریحان اور نستعلیق اور غبار وغیرہ یہ سب خط وضع ہوئے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١١٦). ارادہ تھا کہ قواعد و ضوابط دیگر خطوط بھی مثل شکستہ و شفیعہ و نسخ و گلزار و غبار و ناخن و طغرا وغیرہ اس رسالہ میں قلمبند کرے. (١٨٧١ ، نظم پروین ، ٣). محمد رشید فتحپوری ... خطِ غبار و گلزار و شفیعہ سے ماہر. (١٩٣٦ ، ہنر مندان اودھ ، ٣٢). **٦. (کاشت کاری) زرِ گُل کا وہ باریک اور ملائم رُواں جو بیج کے جماؤ کے اوپر ہوتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ٦ : ٣٠١). اف : آنا ، ہونا. [ع].

---اُٹھنا محاورہ.
١. زمین سے گرد کا بلند ہونا ، دُھول اُڑنا.

ہوں وہ بیخود گر اوڑائی خاک وحشت میں کبھی
تو بھی سمجھا غبار توسنِ دلبر اٹھا

(١٨١٩ ، دیوانِ ناسخ ، ١ : ٢٢).

سوار عقل کی جستجو میں ہزاروں دشتِ طلب میں دوڑے
نہ محمل آیا نظر نہ ناقہ فقط کچھ اٹھتا غبار دیکھا

(١٩١٣ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ٥٩). **٢. رنج و ملال پیدا ہونا.**

اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینے میں عاشقاں کے اٹھا ہے غبار دیکھ

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٧٩). **٣. ابخروں کا اوپر کو چڑھنا** (نوراللغات).

---آلُود / آلُودہ (--- و مع / فت د) صف.
گرد میں بھرا ہوا ، خاک میں اٹا ہوا ، دھندلا ، غیر مصفّا ، میلا. ان مقامات میں اصلی مذہب کو مغربی تمدّن نے غبار آلود کر دیا ہے. (١٩٠٣ ، مقالاتِ شبلی ، ١ : ١٥٣).

پیراہنِ تن ہے گو غبار آلودہ
ہے دامنِ دل مگر بہار آلودہ

(١٩٥٧ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ١٢١). یہ اتوار کی ایک سرد اور غبار آلود شام تھی. (١٩٨٣ ، کیمیا گر ، ٨٩). [غبار + ف : آلود / آلودہ ، آلودن - لتھیڑنا].

ـــــ آنا محاورہ.

۱. رنج ، ملال یا کدورت پیدا ہو جانا.

جب آگیا غبار ذرا سا پہاڑ ہے
کیا ہے دلوں میں سدِّ سکندر کی احتیاج

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵). بادشاہ کے دل میں غبار اُس کی طرف سے آیا ہی تھا کہ موت آ گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۹۱۰). **۲. دھند پیدا ہونا ، تاریکی چھا جانا.**

الٰہی بھی گرد رہ اُس کی کہیں تو لطف ہے کیا
جب انتظار میں آنکھوں ہی پر غبار آوے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ٦۵۳).

ـــــ باندھنا محاورہ.

کُہر آلود کیفیت طاری کرنا ، دُھند پھیلانا.

پیچش آہ نے باندھا ہے مرے دل میں غبار
کون کہتا ہے کہ ہے آتش سودا بے دود

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳٦).

ـــــ بڑھانا محاورہ.

کدورت زیادہ کرنا ، ملال بڑھانا.

ملایا خاک میں بے اعتنائیوں نے تری
غبارِ خاطرِ نازک نہ بے قصور بڑھا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۸۹).

ـــــ بیٹھنا محاورہ.

۱. اُڑی ہوئی گرد کا نیچے آنا ، گرد جمنا ، گاد کا تہ میں بیٹھنا. اس واسطے وہ شخص کہ جسکی چشم دل کحل الجواہر صدق سے پروردگار نے روشن کی ہے اور غبار ناحق کوشی کا اُن کے آئنۂ دل پر نہیں بیٹھا ہے اُن کے ہم سب محتاج ہوتے ہیں ، تاجمال صواب ان کے توسط سے دیکھنے میں آئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳۷). **۲. رنج و غم کم ہو جانا.**

برائی پر ہے ہماری قسمت سفر میں بھی ہے سفر کی زحمت
کبھی جو بیٹھا غبارِ غربت تو شعلہ اوٹھا غمِ وطن کا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱٦).

ـــــ پکڑنا محاورہ (قدیم).

کدورت یا دشمنی اختیار کرنا.

یک دل ہے جکوئی تج سوں اس کا
خاطر نہ کدھیں غبار پکڑے

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۳).

ـــــ پھانکنا محاورہ (قدیم).

آوارہ گردی کرنا ، خاک چھاننا.

فاسق کے دل پہ ڈالے جب نقش بد نیں برکے
رسوائیے کی گلی کا تب جا غبار پھانکا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۰).

ـــــ جانا محاورہ.

کدورت دور ہونا ، ملال رفع ہونا ، رنجش ختم ہونا.

ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کوں مکدّر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷٦).

تم کبھی ہنس کے نہ بولے نہ گیا دل سے غبار
لیگئے خاک میں ہم حسرت و ارماں دونوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۲۲۷).

ـــــ چھانا ف ل.

گرد کا اُڑ کر فضا میں پھیلنا ، گرد کا پھیل کر کسی جگہ اکٹھا ہونا ، دُھند پھیلنا.

یہ بختِ تیرہ کہاں مجھ کو کھینچ لایا ہے
تمام حدِّ نظر تک غبار چھایا ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۳).

ـــــ چھاننا محاورہ.

۱. گرد اڑانا.

ہوا دم بدم چھانتے ات غبار
کیا تت کوں جلتی فرنگیاں کا سار

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۲۱٦). **۲. خاک چھاننا ، آوارہ گردی کرنا**

گردش زدہ کوئی تو نہیں چھانتا غبار
دامن کہاں سے لاتی ہے صرصر بھرے ہوئے

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۱).

ـــــ چھٹنا ف ل.

گرد یا دھند صاف ہونا. وانجو کے چہرے پر چھایا ہوا پریشانی کا غبار چھٹ گیا. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۸۹).

کچھ اس طرح نظر آئے ہیں مطمئن راہی
غبارِ جادۂ امروز چھٹ گیا جیسے

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۱۵۲).

ـــــ خاطِر کس اضا(ـــــ کس ط) امذ.

دل کی کدورت ، رنج ، ملال.

یوں دھنسا گھر کہ بارِ خاطر تھا
آہ کس کا غبارِ خاطر تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۵).

اے دل کدورت آئینہ رویوں کو تجھ سے ہے
کیوں تو غبارِ خاطرِ اہلِ صفا ہوا

(۱۸۷۲ ، تذکرۂ عروس الاذکار ، ۱۵٦).

باقی ہو دماغ میں اگر بوئے امید
پیراہنِ جاں غبارِ خاطر کیوں ہو

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۹). [غبار + خاطر (رک)].

ـــــ دِل کس اضا(ـــــ کس د) امذ.

رک : غبارِ خاطر.

سرمۂ چشمِ عزیزاں نہ بنا میں اے چرخ
کیا بنا خاک غبارِ دلِ احباب بنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲). آئینہ کو ہاتھ سے رکھا ، غبارِ دل مٹایا ، ہنستا ہوا قصر مراعات سے نکلا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ٦٦۳). [غبار + دل (رک)].

---دُور ہونا محاورہ.
رک : غبار جانا.

قریب خط کا نکلنا ہوا سو خط موقوف
غبار دور ہو کس طور میرے دلبر کا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٩٧).

---دَھرنا محاورہ (قدیم).
کدورت رکھنا ، دشمنی رکھنا.

لہو کس کا تیرے زرہ پر پڑیا
توں کس تھے غبار دل کے اوپر دھریا

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ١٣٥).

---دُھلنا محاورہ.
گرد صاف ہونا ، کدورت دُور ہونا ، رنج جاتا رہنا.

دُھل جائے سب غبار دلِ بادہ خوار کا
چھینٹا پڑے اگر کوئی ابر بہار کا

(١٩١٨ ، سحر بھوپالی ، بیاض سحر ، ٦٧).

---دھونا محاورہ.
گرد صاف کرنا ، رنج و ملال دُور کرنا ، رنجش ختم کرنا.

او کوئی ہو گا مج تیغ تھے رستگار
جو آرسی تھے دل کے دھوئے کا غبار

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٥).

پاک طینت ہے ہاں وہ اے ساقی
جس کے دل کا غبار مے دھوئے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٦١).

چھیڑا اسے جس میں ساز ہو جائے
چھینٹے دیے تا غبار دھو جائے

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٣٢).

---ڈالنا محاورہ.
کدورت پیدا کر دینا ، متنفر کرنا. اس تعلیم نے ہندو صاحبان کے دل پر غبار ڈال دیا ہے. (١٩٢٥ ، اسلامی گئو رکھشا ، ١٠).

---راہ کس اضا ، امذ.
راستے کی دُھول ، چلتے وقت راستے میں اُڑنے والی گرد.

فلک اے کاش ہم کو خاک ہی رکھتا کہ اس میں ہم
غبار راہ ہوتے یا کسی کی خاک پا ہوتے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٩٠).

مجھ سا آوارہ کوئی کب منزل ہستی میں ہے
وہ غبار راہ ہوں جو وقف صرصر ہو گیا

(١٨٩١ ، دیوان ماہ ، ٨).

ہے غبارِ راہ کے پردے میں مانی خاک قیس
عشق پر باقی نہیں احسان محمل کا عوض

(١٩١٧ ، نقوش مانی ، ٣٩). ایک بات ضرور ہے کہ عشق مصطفےٰ کی وہ منزل جہاں غبارِ راہ کو فروغ وادیٔ سینا نصیب ہو جائے مشکل ہی سے ہاتھ آتی ہے. (١٩٨٣ ، ذکر خیرالانام ، ٢٠٨). [غبار + راہ (رک)].

---رکھنا محاورہ.
کدورت رکھنا ، رنج رکھنا ، رنجش رکھنا.

خاک میں ملتے ہیں ہم دل میں نہ رکھو اب غبار
دیکھ جاؤ اک نظر ہم کو بہت بیمار ہیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢٦).

ملے ہے صاف بظاہر وہ ہم سے آئینہ
رکھے ہے جی میں پر اپنے غبار سر تا پا

(١٨٣٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٢٩).

---رہنا محاورہ.
١. **کدورت رہنا ، ملال رہنا ، رنجش رہنا.**

مصحفی اب تو میری جانب سے
اس کے دل میں غبار رہنے لگا

(١٨٢٤ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٣٢).

کرتے ہیں ہم ان سے خاکساری
اُن کو نہ رہے غبار کب تک

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ١٠٣). ٢. **دُھند کا چھایا رہنا ؛ آنکھوں سے کم نظر آنا.**

تیرے بن دیکھے میں مکدّر ہوں
آنکھوں پر اب غبار رہتا ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٣١).

---کارْواں کس اضا (---ک ر) امذ.
قافلے کے چلنے سے اُٹھنے والی دُھول.

چلی آتی ہے کھنچ کر آپ منزل
جو ہو نسبت غبارِ کارواں سے

(١٩٨٣ ، حصار انا ، ١١٠). [غبار + کارواں (رک)].

---کھونا محاورہ (قدیم).
کدورت دور کرنا ، رنج و ملال ختم کرنا.

اے ولی آب اُس پری رُو کی
مجھ سینے کا غبار کھوتی ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣٥).

---مٹانا محاورہ.
کدورت دُور کرنا ، ملال رفع کرنا ، رنجش ختم کرنا.

نہ قدم کو آگے بڑھائیے بس رنج دے کے نہ جائیے
جو غبار ہو وہ مٹائیے اِدھر آئیے اِدھر آئیے

(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٢٠٢).

---مٹنا محاورہ.
کدورت دُور ہونا ، ملال رفع ہونا ، رنجش ختم ہونا.

رویا جو میں تو یار کے دل کا مٹا غبار
شبنم نے گردِ عارضِ گُل آ کے دھوئی ہے

(١٨٣٣ ، دیوان رند ، ٢ : ٢٨١).

---نکالنا محاورہ.
١. **کدورت دُور کرنا ، ملال رفع کرنا.**

خاک ہو کر نکلا اس کا غبار
اور صورت نہ تھی صفائی کی
(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰۸).

اچھا کیا جو خاک میں ہم کو ملا دیا
اب تو نکال ڈالیے دل سے غبار کو
(۱۹۱۵ء ، جانِ سخن ، ۱۰۳). ۲. **بھڑاس نکالنا ، غصہ اُتارنا ، غم ہلکا کرنا.** لازم تھا کہ اس سے بھی زیادہ کہتا اور سب غبار اپنا آپ کے اوپر نکالتا. (۱۸۸۴ء ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۴). ضرور اس نے مہاراج صاحب سے بد زبانی کی ہو گی خوب اپنے دل کا غبار نکالا ہو گا. (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۱۲).

--- نِکَلْنا محاورہ.
غم ہلکا ہونا ، رنج و ملال دور ہونا.

ہو تظلم ختم گیا جب رہیا نہ کچ باق
گیا تمام نکل منج سینے یہ تھا سو غبار
(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۶۳).

اگرچہ خاک اڑائی دیدۂ تر نے بیاباں کی
ولے نکلا نہ خاطر خواہ رونے سے غبار اپنا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۹۴).

--- ہونا محاورہ.
۱. **نمٹنا ، فنا ہو جانا ، خاک ہو جانا.**

جاناں پہ جی نثار ہوا کیا بجا ہوا
اس راہ میں غبار ہوا کیا بجا ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۳۱). ۲. **بے وقعت ہو جانا.** اس زندگی سے کیا فائدہ کہ آدمی گھر والوں کی نظروں میں غبار ہو جائے. (۱۹۳۳ء ، روحانی شادی ، ۲۳). ۳. **آنکھوں سے کم نظر آنا** (نوراللغات ، ۳ : ۵۳۸).

غُبّارا (ضم غ ، شد ب نیز بلا شد) امذ.
رک : غبارہ.

زمین والوں کو حرص رفعت اڑائے پھرتی ہے آسماں پر
بھریں کچھ ایسی ہوائیں سر میں کہ بن گیا آدمی غبارا
(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۴۴). [غبارہ (رک) کا ایک املا].

غُبّارْچی (ضم غ ، شد ب ، سک ر) امذ.
۱. **غبارہ اڑانے والا ، غبارہ چھوڑنے والا ، غبارہ میں بیٹھ کر سفر کرنے والا.** غبارچی جب سطح زمین سے بہت اوپر ہوا کے سمندر میں اڑ رہا ہوتا ہے تو وہاں بھی زمین کی کشش کے تابع ہوتا ہے. (۱۹۱۸ء ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۵۱). فرانسیسی غبارچیوں کی ہوا بازی نہایت جاذب توجہ بنی ہوئی تھی. (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۶۵۸). ۲. **توپ سے گولا داغنے والا ، توپ چلانے والا ، توپچی.**

توپیں بارہ ہزار جنگی
غبارچی کارواں فرنگی
(۱۸۸۱ء ، نیرنگ خیال ، عاشق ، ۱۳۸). [غُبارہ (بحذف ہ) + چی ، لاحقۂ صفت و فاعل].

غُبارَہ (ضم غ ، فت ر) امذ.
غبار (رک) سے منسوب یا متعلق (تراکیب میں مستعمل).

--- کا چَشْمَہ امذ.
دھندلے شیشوں کی عینک. میں نے اسکو زمانۂ قیام ہوٹل میں بغیر غبارہ کے چشمہ کے نہیں دیکھا. (۱۸۹۲ء ، اصول سراغرسانی ، ۹۰). [غبار + ہ ، لاحقہ نسبت].

غُبّارَہ (ضم غ ، شد ب نیز بلا شد ، فت ر) امذ.
۱. (اَ) **باریک ربڑ کی بنی ہوئی وہ تھیلی جس میں ہوا یا گیس بھر کر پُھلاتے اور اُڑاتے ہیں.**

وسعتِ ہستی کا باعث ہے مرا دودِ جگر
ہو گیا اتنا کشادہ یہ غبارہ پھول کر
(۱۹۰۷ء ، مخزن ، اگست ، ۵۸). اگر بلندی پر جا کر یہ غبارہ پھٹ جائے تو صوتی موجیں ہر طرف پھیلیں گی اور کسی سرحد پر پہنچنے سے پہلے ان کی کل توانائی زائل ہو جائے گی. (۱۹۲۷ء ، موجیں اور اہتزازات ، ۷۶). (آ) **ایک قسم کا ہوا میں اڑنے والا ریشمی کپڑے یا کسی اور ہلکی چیز کا بنا ہوا تھیلا جس میں گرم ہوا یا ہائیڈروجن وغیرہ گیس بھر دی جاتی ہے اور نیچے ایک کشتی نما تختہ یا کھٹولہ باندھا جاتا ہے جس میں آدمی بیٹھتے ہیں ، اسے ڈوریوں کے ذریعے قابو میں رکھتے ہیں.** ۱۸۰۴ء میں گیلاسک صاحب اور بیو صاحب نے ... غبارے میں سفر کیا. (۱۸۳۸ء ، رسالہ مقناطیس ، ۵۳). لوگ غباروں پر چڑھ کر سیر کرتے ہیں. (۱۹۰٦ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۳۹).

کم ہمت یاں موج بلا میں چکر کھاتے رہتے ہیں
ہمت والے اوجِ سما پر لے کے غبارے پھرتے ہیں
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۷۰). ۲. **شیشے کا گول غبارہ نما ظرف** (فرہنگ آصفیہ).

موجود تھا کوئی برق پارہ
بلور کا جوہریں غبارہ
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۴۰). ۳. **بم پھینکنے والی چھوٹی توپ.** ... بتی کا غبارہ اس طرح نصب کر دیا کہ جدھر چاہیں گھما کر قرب و جوار کے مکانات کی حفاظت کر سکیں ..... صاحب موصوف نے یہ تماشہ اڑایا مگر اس وقت جب کہ ایک ایک گولہ غبارہ کا چل چکا تھا. (۱۹۱۷ء ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۱). ۴. **ایک قسم کی آتشبازی ، باریک کاغذ کا بنا ہوا تھیلا جس کے اندر تیل میں بھیگی ہوئی گیند روشن کر کے ہوا میں اڑاتے ہیں ، اس میں کبھی کبھی پٹاخے بھی رکھ دیے جاتے ہیں جو اوپر جا کر چھوٹتے ہیں اور اس میں سے مختلف رنگوں کے پھول نکلتے نظر آتے ہیں.**

کہ ہوا پر لگے افلاک بھی اڑنے گویا
چھوڑتا نالہ جاں سوز غبارے نکلا
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۰).

برباد ہوا دل مرا اوس رخ کی ضیا پر
غبارہ جو اوٹھا تو چلا رونے ہوا پر
(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۱۹۵). آنکھ کھلی تو دیکھا کہ جہاز کے چاروں طرف غبارے جو یکسر شعلہ جوالہ نظر آتے تھے اڑ رہے تھے. (۱۹۴۳ء ، مذاکرات نیاز ، ۸۸). غباروں ، پٹاخوں ، ہوائیوں ،

ٹونٹوں اور اناروں کی رنگین اور طلسمی چکمکاہٹوں کے ساتھ ساتھ سائیں سائیں غائیں غائیں ، غوں غوں ... ایک قیامت خیز ہنگامہ برپا ہو جایا کرتا تھا.(۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۹). [ف].

غُباری (۱) (ضم غ) صف.

۱. **غبار (رک) سے منسوب ، گرد آلود ، دُھندلا.**

جوت جات کی یاد پیاری
نِت جوت سب الدھ غباری

(۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۲۹۸). ۲. **(خوش نویسی) خط غبار والا ، خطِ غبار میں لکھا ہوا.**

غباری خط سو اس مُکھ پر عجب خط ہے جو بنتا ہے
سو پڑتے اس ورق تاسک رہے ہت جوڑ ہر ہر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۷).

تیرے لب یاقوت پر خطِ خفی دیکھ ، اے تو خط ریحان
خطاط جہاں نسخ کیا خطِ جلی کوں ، کیوں ہے تو غباری

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹۷). [غبار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ رُواں (ـــ ضم ر) امذ.

پتوں وغیرہ کا باریک اور ملائم رُواں. پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جن پر غباری رُواں ایسا جما ہوتا ہے ، جیسے کسی چیز کو قینچی سے کاٹ کر جما دیا ہو. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۹). [غباری + رُواں (رک)].

ـــ نَلی (ـــ فت ن) امث.

(طبیعات) ایک شیشے کی نلی جسے خشک کر کے اس کے اندر مخصوص سفوف چھڑک دیا جاتا ہے ، یہ آواز کے تعدّد ارتعاش وغیرہ معلوم کرنے کے تجربے میں استعمال ہوتی ہے. کنٹ کی غباری نلی : ایک نلی شیشہ کی ، کوئی ایک میٹر لمبی اور د سم اندرونی قطر کی بنسن کی مشعل پر بخوبی خشک کر لیجائے. (۱۹۲۰ ، طبیعات عملی ، ۱ : ۱۰۷). [غباری + نلی (رک)].

غُباری (۲) (ضم غ) امث.

ایک وضع کی چھوٹی توپ.

غباری اور انگریزیاں بوالعجب
شتر نال گر نال نہ نال سب

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۰). [غُبارہ (رک) کی تصغیر].

غُبارے سے ہَوا نِکَلْنا محاورہ.

اصلیت ظاہر ہونا ، شیخی کرکری ہونا ، غرور ٹوٹنا. ترقی پسند ادب کی تحریک میرے خیال میں مر چکی ہے اس کے غبارے سے ہوا نکل چکی ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۰).

غَباوَت (فت غ ، و) امث.

کند ذہنی ، غبی ہونا ، بیوقوفی. ایسے شخص پر جہالت اور غباوت دونوں ختم ہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۹۳). گدھے کے سر میں صورت و شکل کے لحاظ سے کوئی خصوصیت نہیں ، اس کی جو کچھ خصوصیت ہے وہ حماقت اور غباوت کے لحاظ سے ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۸۷). اور کہیں یہ ارشاد ہوا ہے کہ مشرکین اپنی غباوت و بے حسی میں مویشیوں جیسے ہیں. (۱۹۵۴ ، حیواناتِ قرآنی ، ۲۳). [ع].

غَبَب (فت غ ، ب) امذ.

سنجاب کی مانند ایک جانور ہے جسے «قاقم» بھی کہتے ہیں اس کی کھال سے پوستینیں تیار کی جاتی ہیں. موسم سرما کا استقبال گرم اوڑھنوں اور غبب اور بقیق کی پوشاک سے کرنا چاہیئے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۷۱). [ع].

غَبْرا (فت غ ، سک ب) امذ.

زمین.

صفحۂ غبرا پہ کھائے نقطۂ رمّال رشک
دیکھے نقشِ سُم جو اُس کا جلوہ گر وقتِ خرام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷).

روکش گنبدِ اخضر ہے زمینِ سرسبز
تا فلک اُڑ کے پہنچتا ہے غبارِ غبرا

(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۳۳۶).

جہاں فرشِ گل و ریحان و سنبل تھا نشاط آرا
وہاں خار و خس و خاشاک کو غبرا نشیں دیکھا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۸۹). [ع : غبراء].

غِبْطَت (کس غ ، سک ب ، فت ط) امث.

رک : غبطہ ، رشک.

اگر کچھ فائدہ ہوتا ہے ہوگا لاجرم ہوگا
حسد ہو کس لیے اور کیوں کسی کو رشک و غبطت ہو

(۱۸۹۴ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۴۳). [ع].

غِبْطَه (کس غ ، سک ب ، فت ط) امذ.

رشک ، کسی کے مال وغیرہ پر اس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا. علاج حسد کا حزن و غضب کے علاج کے قریب ہے ، اور غبطہ وہ ہے جو تمنا کرے کہ جیسی نعمت اوروں کو حاصل ہوئی ہے ویسی مجھے بھی ہو. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۹۴).

مولا نے مجھے خُلد کی جاگیر دی ہے
غبطہ ہے ملائک کو وہ تقدیر ملی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹). مجھے اس خاص طرزِ تصنیف سے انتہائی غبطہ پیدا ہوا. (۱۹۶۳ ، کشکول ، ۱۱۵). اس دیارِ غیر میں عاشق کا جنازہ جس دھوم سے نکلا تھا ... اسے دیکھ کر تو شاید اکثر رفقائے سفر کو غبطے کے ساتھ اس ضد کا سخت شکوہ بھی پیدا ہوا ہو کہ جب آئے ہیں نہ رہے گی تو پھر آج ہی کیوں نہ آگئی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۸۷). [ع].

غَبْغَب (فت غ ، سک ب ، فت غ) امذ ؛ امث ؛ اسم غبغبہ.

۱. **ٹھوڑی کے نیچے کا لٹکا ہوا گوشت جو خوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا ہے ، ٹھوڑی.**

ہمہ نار پستان و شکر لباں
ٹھڈّی سیب و نارِن بہ غبغباں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

زنخدان کا تجھل تجہ جھب ہے روشن
گلا روشن ترا غبغب ہے روشن
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۳۵).
تیرے غبغب کے خیالاں میں پھنسا جب ستی دل
عشق نے بحر میں غم کے کیا گرداب مجھے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸).
حباب تو ہے گہر کا بھی آبدار یہ شوخ
نہ اس قدر کہ جو ساق ہے تیری غبغب کی
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۰).
نکلا کھینچکر دل کو اگر چاہِ زنخدان سے
ڈبویا اوس کو پھر قسمت نے اوس کی چاہِ غبغب میں
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۸۹). ایک زن مہ پارہ ... یاقوت لب سیم غبغب نسترن بنا گوش برقع پوش اٹھلاتی ... آئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۸۳). **۲. (شُتر بانی) اونٹ کے حلق کی جگہ گلے کے اوپر بڑھے ہوئے بالوں کا گپھا** (ا پ و ، ۵ : ۱۰). **۳. (بانک بنوٹ ، شمشیر زنی) ٹھوڑی اور حلق کے درمیان کی ضرب** (ا پ و ، ۸ : ۵۹). **۴. (تصوف) لطفِ قہر آمیز کو کہتے ہیں کہ جو سالک کو چاہِ نورانی صفات سے نکال کر چاہِ ظلمانی ذات میں ڈالتا ہے** (مصباح التعرف). [ع].

غَبْغَبَہ (فت غ ، سک ب ، فت غ ، ب) امذ.
رک : **غبغب**. چہروں پر جھریاں ، غبغبے لٹکے ہوئے. (۱۸۶۳ ، گلشن جاں فزا ، ۱۰۰). فوق لامی خطہ میں اس میں نمو کے بافراط پائے جانے کا امکان ہوتا ہے اور اس سے ایک منتشر شحم سلعی مطروح پیدا ہو جاتا ہے جو غبغبہ (Double Chin) کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۱۹۳). [غبغب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

غَبْن (فت غ ، فت نیز سک ب) امذ.
خیانت ، خورد بُرد ، کسی کے سپرد کئے ہوئے مال میں چوری ، بددیانتی ، دھوکا ، جعل سازی. معلوم ہوا کہ سونے میں کچھ غبن نہیں ہوا ہے. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، منتخب مضامین ، ۱۳۷). میں کئی دن سے بڑی شش و پنج میں ہوں ، ہمارے فنڈ میں بڑا غبن ہو گیا ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۰). باقی کے تمام بندوں پر بھی غبن ، خیانت اور بددیانتی کا کم و بیش ایسا ہی بازار گرم تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۳). [ع].

---فاحِش کس صف(---کس ح) امذ.
۱. بہت بڑا دھوکا یا خیانت ، پہلے درجے کی دھوکے بازی ، کھلا دھوکا.
بڑا غبنِ فاحش ہے انسان میں
پرکھنے کو اس کے نظر شرط ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۷). **۲. خرید و فروخت میں بہت بڑا نقصان ، بہت بڑا گھاٹا**. وصی کی بیع اور شرا غبن سے صحیح نہیں ہے مگر اوسی قدر غبن سے جو لوگوں کو خرید و فروخت میں ہوا کرتی ہے نہ غبنِ فاحش سے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۳۲). [غبن + فاحش (رک)].

--- کَرْنا ف م ، محاورہ.
۱. خیانت کرنا ، خورد برد کرنا ، چوری سے مال وغیرہ لے لینا. اسکی نیت صاف غبن کر جانے کی ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۵۲). وہ سرکاری ملازم تھا اور روپیہ غبن کرنے کی علت میں سزا پا چکا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۲). اب پچیس ہزار روپے کا غبن کر کے مفرور ہے. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۴۰).
۲. دھوکا دینا.
وعدوں کے شمار میں تم اکثر
کرتے ہو بہت غبن ہمیشہ
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۸۱).

--- کھانا محاورہ.
نقصان اٹھانا ، خسارا ہونا ، دھوکا کھانا. جس نے اللہ کریم کو چھوڑ کر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح غبن کھایا. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۵۳).

غَبُوق (فت غ ، و مع) امث.
شام کے وقت کی شراب.
عطائے جرعۂ ساقی غبوق ہے کہ صبوح
یہ پوچھتا ہوں میں لعلِ لبو لبان (کذا) میکدہ سے
(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۸۱). شراب ... اکثر ملک شام سے آتی تھی ، صبح کی شراب کو صبوح اور شام کی شراب کو غبوق کہتے تھے. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افاداتِ سلیم ، ۲۲۰). [ع].

غَبی (فت غ) صف.
کند ذہن ، کودن ، کم عقل ، احمق.
ہر فن میں ذکا کا تری قائل جو نہ ہووے
نادان ہے ، کودن ہے وہ ، تو اس کو غبی جان
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۵۶۱).
اب تلک دل نے نہ پہچانا رخِ یار کا وصف
اوس غبی کو نہ ہوا حفظ یہ قرآں اب تک
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۲۱). طریقۂ تعلیم ایسا اچھا ہے کہ غبی سے غبی طالب العلم کو بھی مطالب ذہن نشین ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۰۰). ادیب یا شاعر اپنے معاشرے کا کوئی کاہل یا غبی فرد نہیں ہوتا ، اس کا تعلق ... بہت گہرا ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۳۲).

غِبّی (کس غ ، شد ب) صف.
غِب (رک) سے منسوب ، نوبتی بخار ، باری کا (بخار). تجاری یا غبی بخار ، یعنی ہر تیسرے دن والی باری کا بخار. (۱۹۰۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۹۵). [غب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غُبَیرا (ضم غ ، ی لین) امذ.
ایک خوش مزہ پھل جو عناب یا بیر کے برابر ہوتا ہے ، چھلکا پک کر سرخ ہوجاتا ہے گودا سفید اور شیریں ہوتا ہے گٹھلی عناب کی گٹھلی کی طرح ہوتی ہے ، بعض قسم میں پھل اس سے زیادہ بڑا ہوتا ہے ، سنجد ، مولسری. اس کو برگ غبیرا میں ملاوے اور روئی میں اٹھا کر حمول کرے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۳).

زغرور ... ایک میوہ ہے ... بعض کہتے ہیں کہ سنجد کی قسم سے ہے جس کا دوسرا نام غبیرا ہے۔(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۶۲)۔ [ع : غُبَیرا]۔

غپ (۱) (فت غ) امث ؛ = گپ۔
جھوٹی بات ، شیخی کی بات ، من گھڑت بات ، بے سروپا بات۔ آغا خان کے لیے شاید خاص اہتمام کیا جاتا ہو یا ان کی پسند کی فقط غپ (گپ) ہی ہو۔ (۱۹۳۷ ، ساقی ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۵)۔ [مقامی]۔

---اُڑانا محاورہ۔
۱. **جھوٹ بکنا ، افواہ پھیلانا ، من گھڑت بات کہنا۔** کسی بھنگڑے نے غپ اڑا دی کہ محمد شاہ نے نادر کو گھر میں بند کر کے قتل کر ڈالا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۷)۔ ۲. **دل لگی یا ہنسی مذاق کی باتیں کرنا۔** وہاں جاتے اور حقہ پیتے کھانے کھاتے اور ساتھ بیٹھ کے غپیں اڑاتے ہیں۔(۱۹۲۶ ، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۲۰۸)۔

---اُڑنا محاورہ۔
غپ اڑانا (رک) کا لازم ، جھوٹی خبر گھڑی جانا ، بے تکی بات ہونا ، دل لگی کی بات ہونا (عموماً بصورت جمع مستعمل)۔ شام سے بارہ بجے تک اور کبھی کبھی صبح تک غپیں اڑا کرتیں۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۷۳۷)۔

---باز صف۔
غپ اڑانا (رک) کا لازم ، جھوٹی خبر گھڑی جانا ، بے تکی بات والا ، دل لگی کی باتیں کہنے والا ، غپی۔ استاد بیخود بڑے خوش مزاج اور غپ باز بھی تھے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۳)۔ گپ کو غپ بھی کہتے اسی طرح گپ باز اور غپ باز بھی کہتے۔ (۱۹۷۸ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۳)۔[غپ + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

---شَپ ---فت ش) امث۔
بے سروپا باتیں ، لغو باتیں ؛ دل لگی کی باتیں ، تفریحی باتیں۔

غپ شپ جو کچھ لکھ دیا ہے
کیجئے گا معاف اگر خطا ہے

(۱۹۰۶ ، دیوانجی ، ۰ : ۲۵۵)۔ پہلے ظرافت کے لیے مختلف عنوان اخباروں میں ہوتے تھے کوئی مذاق کے ماتحت لکھتا کوئی لطائف و ظرائف کی سرخی قائم کرتا کوئی غپ شپ کوئی کچھ کوئی کچھ۔ (۱۹۰۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵)۔ [غپ + شپ (تابع)]۔

---شَپ اُڑنا محاورہ۔
ادھر ادھر کی باتیں ہونا (ماخوذ : محاورات ہند)۔

---شَپ رَہْنا محاورہ۔
بے تکی اور بے سروپا باتیں ہونا ، غیر ضروری اور لغو باتیں ہونا۔

ٹپکتا تھا خوں اس کے ہونٹوں سے ٹپ ٹپ
ہوا اس کا چرچا رہی اس پہ غپ شپ

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۰۲)۔

---شَپ کَرنا ف م۔
غیر ضروری اور تفریحی باتیں کرنا ؛ دل لگی یا ہنسی مذاق کی باتیں کہنا۔ بُری باتیں نہ سُن کسی بات پر کان نہ دھر نہ کہانیوں پر سوائے حمد باری کے نہ کہانیاں کہہ نہ غپ شپ کر۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱۲)۔

---شَپ ہونا محاورہ۔
غیر ضروری اور فضول باتیں ہونا ؛ بک بک ہونا ، بے سروپا اور بے بنیاد باتیں کرنا۔ تند بھاوج میں تھوڑی غپ شپ ہوتی سہی مگر رہی ضد خورشید بہو کی۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۳)۔

---مارْنا محاورہ۔
۱. **غیر ضروری بات کہنا ، جھوٹ بولنا ، شیخی بگھارنا (عموماً بصورت جمع مستعمل)۔** پہلے تو میں یہ سمجھا کہ بڈھا یونہی غپیں مار رہا ہے لیکن جب اس بھلے مانس نے قسمیں کھائیں ... اس وقت مجھے بھی کچھ یقین سا آ گیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۶)۔ ۲. **دل لگی یا ہنسی مذاق کی باتیں کرنا۔** سندر اس کے بڑے لاڈ سہتا ... نانی کو اماں اماں کہہ کر مسکا لگاتا ، خالہ سے بیٹھ کر غپیں مارتا۔(۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۳۳)۔

---ہانکْنا محاورہ۔
رک : **غپ مارنا۔** وہ تو دن رات سینکڑوں غپیں ہانک دیتے ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۹۲)۔ ویلز نے «وقت کی کل» لکھتے ہوئے محض ایک غپ نہیں ہانکی بلکہ یہ کتاب ایک خاص غرض سے لکھی گئی ہے۔(۱۹۰۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۲۲۹)۔

غَپ (۲) (فت غ)۔ (الف) امث۔
جلدی سے حلق وغیرہ میں اتر جانے کی آواز۔ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ (ب) م ف۔ **فوراً ، جلدی سے۔** کاریگر پر ... غصے کا بھوت سوار تھا بڑے چھوٹے کا لحاظ بالائے طاق رکھ غپ پشوں میں بیٹھ گیا۔ (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۲ / مارچ ، ۶)۔ [حکایت الصّوت]۔

---سے م ف۔
فوراً ، جلدی سے۔ اور ان جنگلوں میں ناہر لگتا ہے ، تیندوے غپ سے ٹٹوا پکڑتے ہیں بھیڑیئے جھر بھر پیٹ پھاڑتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶۷)۔

---غَپ (---فت غ) امث۔
پانی یا کسی رقیق شے کے جلدی سے اندر آنے یا باہر جانے کی متواتر آواز۔ پھر غپ غپ پانی منہ میں جانے لگا۔ (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۳۰)۔ پانی بھی غپ غپ اندر آنے لگا۔(۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۳)۔ [غپ (حکایت الصّوت) + غپ]۔

---کَرنا محاورہ۔
نگل جانا ، ہڑپ کر جانا۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ جملہ صناعتیں بھی غپ کر جائے۔ (۱۹۲۳ ، سیاسیات ، ۲۳۷)۔

غَپّا (۱) (فت غ ، شد پ) امذ۔
دھوکا ، فریب۔ اپنے حافظے پر بھی ذات کنکنا کے رہ جاتے تھے کہ بیس روز کا نام کیوں نہ یاد آیا بڑا غپا کھایا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۶۹)۔ ذات شریف غپا دے گئے اور

گھرا چرکا دیا ہے. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۲۷). جو آدمی ملتا اُس پر شک کرتا کہ مبادا چور ہو تھیل اُڑا لے جائے مجھے غبّا دے جائے. (۱۹۰۱ ، الف لیلۂ ، سرشار ، ۲۳۸). چالاک حکومت نے غبّا کھایا آج کوئی انگریزوں کے انصاف کا قائل نہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۵). اف : دینا ، کھانا. [غب (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

غبّا (۲) (فت غ ، شد ب) امذ.
۱. (لکھنؤ) جب اُڑتا ہوا پتنگ پھٹ جاتا ہے تو اس کی ڈور تیزی سے کھینچنے کو غبّا کہتے ہیں (نوراللغات). ۲. (بازاری) جلدی سے اندر اتر جانے والا ، قضیب ، ذکر ؛ جیسے : الھتی جوانی پتھنا غبّا (فرہنگِ آصفیہ). [غب (۲) + ا ، لاحقۂ نسبت].

غباڑا (فت غ) امذ.
شور ، غوغا («غُل» کے ساتھ مستعمل). جو دے دیا سو خوشی سے یہیں لیا نہ حجّت نہ تکرار نہ غُل نہ غباڑا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النّصوح ، ۵۲). [غُل (رک) کا تابع].

غباغب (فت غ ، غ). (الف) م ف.
متواتر ، مسلسل ، پے در پے ، لگاتار ؛ بکثرت. ہر ایک کی صورت سے شان و شوکتِ سلطنت غباغب برس رہی تھی. (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۶۵). دروازہ کے برابر کمرہ بن رہا تھا اُس میں گھُسے تو جوتے کا تغار تھا ، غڑپ سے اُس میں گرے اور منہ پر غباغب سفیدی کا تور برسنے لگا. (۱۹۲۹ ، ولائتی تتھی ، ۳). (ب) امث کسی نرم چیز کے اندر کسی دوسری چیز کے متواتر آنے جانے کی آواز. القصّہ دونوں لشکروں میں لڑائی شروع ہوئی تلواروں کی غباغب اور تیروں کی شتاشن کی دھوم مچی. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۳۲). [غب (۲) + ا (حرفِ اتّصال) + غب (رک)].

غُپ چُپ (ضم غ ، سک پ ، ضم چ) صف.
خاموش ، چُپ چاپ. کلیلہ سوں بولنے لگی کہ اگے یہاں ہاک عجب بے بور خوشی بھول گیا. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۸). [گُپ چُپ (رک) کا ایک املا].

غپڑ چوت (فت غ ، پ ، سک ڑ ، و لین) امث.
گڈمڈ بات ، گڑبڑ. غرضیکہ ایسی غپڑ چوت ہوئی کہ کچھ ٹھکانا نہیں. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۲۵). [گپڑ چوتھ (رک) کا ایک املا].

غپڑ شپڑ (فت غ ، پ ، سک ڑ ، فت ش ، پ). (الف) م ف.
گڑبڑ میں ، گڈمڈ الفاظ میں. میں نے غپڑ شپڑ اپنے دلربا کے جواب کو سُنا لیکن میں بہت جلدی یہ تفکّر کرنے لگا کہ اُس نے کیا جواب دیا کہ اتنے میں میں نے پھر بالا خانے پر اُسے دیکھا. (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۳). (ب) امث. گڑبڑ ، گڈمڈ. کسی کو کچھ حدیثیں یاد تھیں اور کسی کو کسی باب میں حدیثیں ازبر تھیں بس اختلاف کی بڑی وجہ یہی تھی تاہم معاملات میں غپڑ شپڑ نہ ہوتی تھی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، سوانح عمری امام اعظم ، ۵۵). [گپڑ شپڑ (رک) کا ایک املا].

غپڑ غپڑ کھانا محاورہ.
جلدی جلدی بدتمیزی کے ساتھ کھانا (مہذب اللغات).

غپّی (فت غ ، شد پ) صف.
شیخی خورا ، گپ ہانکنے والا ، جھوٹا ، لپاڑی ، ڈینگیا.

دانُو پر میرے کسی رات نہیں چڑھتے ہیں
غپیوں ہی سے وہ کھا جاتے ہیں غپا ہر روز

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۳۹). [غپ (۱) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

غپیا (فت غ ، کس نیز سک پ) صف.
رک : غپّی. حد درجے نکمے اور غپیئے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۷۱). [غپ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

غترابود (فت غ ، سک ت ، و مع) صف.
رک : غتربود. اگر جنرل سمولنسکی تمام کو کھستا ہوا چلا آتا تو نعیم پاشا کے کل بریگیڈ کو غترابود کر سکتا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۵۷). [غتربود (رک) کا بگاڑ].

غت رُبود / غترُبود (فت غ ، سک ت ، فت ر ، و مع نیز فت غ ، ت ، سک ر ، و مع) ؛ سم غترابود ، غدربود. (الف) صف.
۱. گلستان سعدی کے فقرے «بلاغت ربود» کا غلط املا اور غلط قرأت ، مراد : ملا جلا ، گڈمڈ ، خلط ملط. اتنا تو سنائی دیا باقی غتربود ، مطلب ونشا کا یہ تھا ، ہائے افسوس. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۱). ۲. غائب ، لاپتہ. کیا کہوں پیاری ، اس بدذات بغلول کے کاموں سے فرصت نہیں ملتی ، ورنہ میں اور تمام دن غتربود رہنا ، اجی اللہ اللہ کرو. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۳). (ب) امذ ؛ امث. گڑبڑ ، اُلٹ پُلٹ ، خرابی.

خلط مبحث فقط تھا ان کا کام
ترجموں میں تھا غتربود تمام

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیّہ ، ۴۷).

لڑکوں کو کھیل کود کی فرصت نہیں رہی
کودنی کو غت ربود کی فرصت نہیں رہی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۶). قدروں کی اس غتربود میں اب نہ شجرہ ہی باقی رہا نہ حسب و نسب کا کوئی سامان ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۰۹). [ف : «بلاغت رُبود» کا غلط املا].

--- کرنا ف م.
۱. گڈمڈ کر دینا ، ملا جلا دینا ، خلط ملط کر دینا ، ترتیب بگاڑ دینا. خطیب میں نامہ نگار نے بالکل ناقص و ناتمام مضامین کو غت ربود کر دیا. (۱۹۱۹ ، مکاتیب اکبر ، ۱۸۲). ۲. تباہ و برباد کر دینا ، خراب کر دینا (فرہنگ آصفیہ).

--- ہونا ف م.
تباہ و برباد ہو جانا ، ختم ہو جانا ، الٹ پلٹ ہو جانا. وہ جن کا سر بھی بزورِ سحر لوگوں نے غائب کردیا اور وہ حبشستان کی شاہی بھی غت ربود ہوگئی اور غلامان حبشی کی صورت بھی نہ دیکھنے میں آئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۳).

پھر کیوں ہمیں خریدلے دیتے نہیں زمین
کیوں ہو گئے حقوق ہمارے ہی غتربود

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٣٠٠). دو روزہ پروگرام غتربود ہو گیا ، اب یک روزہ پروگرام پر قناعت کرو. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٣٣).

غَترُبُودی (فت غ ، سک ت ، فت ر ، و مع) امث.
بربادی ، خرابی.

بس مُردن نہ ایسی پائمالی غترُبُودی ہو
مری مٹی مزارِ حضرتِ مجنوں کی عودی ہو

(١٩٥٣ ، صفی اورنگ آبادی ، د (ق) ، ٩). [غتربود (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَترُبُودِیَت (فت غ ، سک ت ، فت ر ، و مع ، کس د ، فت ی) امث.
گڑبڑی ، خرابی ، گڈمڈ کر دینے کی حالت. جبتک کوئی کام ہاتھ سے دو ایک دفعہ نکل نہیں جاتا قابلِ اطمینان نہیں انجام پا سکتا ، اس پر ستم جب یہ ہو کہ کام بھی سلامتی سے ذرا بیڑا مشکل دقت طلب جس میں مشتاق اور نو مشق دونوں غتربودیت کرتے ہیں. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ٥٠). [غتربودی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غَٹ (١) (فت غ) امذ.
ہجوم ، غول ، جتھا.

جھمکتے ہوئے بادلے کے نشان
سواروں کے غٹ اور ناتوں کی شان

(١٨٧٧ ، سحرالبیان ، ٥٣).

اتنا کوئی کہے کہ دوانے پڑا ہے کیا
جا دیکھ ابھی ادھر کوئی پریوں کا غٹ گیا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٨). ناٹب رسالدار گھوڑا دوڑاتے ہوئے بےتحاشا چلا آتا ہے اور اس کے پیچھے ہی سواروں کا غٹ ہے. (١٩٠٠ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ٢٣٥). [گٹ (رک) کا محرف].

---پَٹ (---فت پ) صف.
١. **گتھم گتھا.** لشکر کو اشارہ کیا تھا کفر و اسلام غٹ پٹ تھا ، تلوار چل رہی تھی. (١٨٨٨ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ١٠٣).
٢. (i) **ایک دوسرے سے لپٹا ہوا ، ہم آغوش.**

ساتھ غیروں کے ہے سدا غٹ پٹ
اک ہمیں سے رکھے ہے دل میں کپٹ

(١٧٩٢ ، دیوان محب (ق) ، ١٢٣).

جو بچے اس سے وہی انسان ہے
اس سے جو غٹ پٹ ہے وہ نادان ہے

(١٨٢٩ ، داستان رنگیں ، ٣٢).

ہم دونوں تھے دروازے میں غٹ پٹ
بلائیں اس کی لیتا تھا یہ چٹ پٹ

(١٨٦٢ ، طلسم شایاں ، ٣١).

مجھکو اور تجھکو اگر دیکھ لے غٹ پٹ مانی
غرقِ حیرت ہو ابھی جا فنِ تصویر سمیت

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ١١٠). (ii) **گڈمڈ ، خلط ملط.** اقرار انکاری اور انکار اقراری ملے ہوئے غٹ پٹ ہیں. (١٩٣٩ ، مطالعۂ حافظ ، ١٠٢). [غٹ + پٹ (رک)].

---پَٹ کَرنا ف م.
ملا دینا ، آمیز کر دینا ، گڈمڈ کرنا.

کرتے ہیں پانی کی آمیزش شرابِ تند میں
خونِ دل سے آنسوؤں کو ہم نے غٹ پٹ کر دیا

(١٨٥٣ ، کلیات ظفر ، ٣ : ٣).

---پَٹ ہونا/ہو جانا ف م.
گتھم گتھا ہو جانا ، لپٹ جانا ، گتھ جانا ، بھڑ جانا.

ملے اوس دن اون کون جو وہ آبکر
ہوئے سر سیں غٹ پٹ جیبھی دعا یکر

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٢٠٥).

ہنسنے سے ہمارے آج ہے ہوئے کباب آن
ہوئے تھے خواب میں کسی گلبدن سے شب کو ہم غٹ پٹ

(١٨٥٣ ، کلیات ظفر ، ٣ : ٢٨). دونوں لشکر غٹ پٹ ہو گئے تلوار چلنے لگی. (١٩٠٣ ، آفتاب شجاعت ، ٣ : ١٨٤). اور شہراتی عبدو کی بیویاں عراقی بلیوں کی طرح لڑتے لڑتے غٹ پٹ ہو گئیں. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٦٥).

---کے غَٹ امذ.
ٹھٹ کی ٹھٹ ، ڈھیر ، بہت سے گروہ ، غول کے غول ، ٹھٹ کے ٹھٹ. تھوڑے ہی عرصے میں غٹ کے غٹ سوار اُس دروازے سے جو کھلا ہوا تھا ، قلعے کے اندر داخل ہو گئے. (١٨٣٧ ، حملات حیدری ، ٣١٦). بارہ سنگھے ، نیل گؤ ، چکارہ کے غٹ کے غٹ چھلانگیں مارتے پھرتے ہیں. (١٨٨٧ ، داستان امیر حمزہ ، ٢٠٣). مرکب برق مثال تہ ران دوش بدوش ، غٹ کے غٹ ، غول کے غول ... صفیں باندھے ہوئے ... چلے آتے ہیں. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٨٩٣).

غَٹ (٢) (فت غ) امث.
نگلنے یا حلق میں اتر جانے کی آواز ؛ قلقلِ مینا (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

---سے م ف.
ایک سانس میں ، ایک گھونٹ میں ؛ (مجازاً) فوراً ، جلدی سے.

دودھ پھینا لیتے آئے
میاں کے منہ میں غٹ سے

(١٩٠٣ ، خواب راحت ، ٨). جلتا سورج غٹ سے نگلو اور چیخ کر مر جاؤ. (١٩٧٩ ، جزیرہ ، ٦٨).

---غَٹ (---فت غ) امث.
پانی یا کسی رقیق شے کے گلے سے نیچے اترنے کی متواتر آواز ، صراحی سے پانی وغیرہ نکلنے کی مسلسل آواز.

مجلس میں عشاق کی اس شوخ نے مدھ کی جگہ
دل کے رکنے کا گھونٹ پر گھونٹ آن کر غٹ غٹ لیا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٦٣٣).

ساقی نہیں صراحی مے کی کچھ احتیاج
آگے ہی ہم نے اس کی تو غٹ غٹ سے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵). غٹ غٹ کی آواز نہ نکلے اور پانی کا اتنا گھونٹ نہ لے کہ حلق میں گھٹ جائے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۵۰). پھر چڑوں کی چپ چپ اور دبی دبی ہنسی کی آوازیں اور پانی کی غٹ غٹ ... بٹھا بیچارگی سے ہمیں تکا کرتا. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۱۵). [غٹ (حکایت الصوت) + غٹ].

ـــ غٹ پینا/پی جانا محاورہ.
تیزی سے پی جانا ، بغیر سانس لیے جلد جلد پینا. پینے والے آسانی سے غٹ غٹ پی جاتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۴۷۹). اگر تم ایک گلاس سکنجبین کا پی کر دکھاؤ تو وہ کیڑا بھی مل جائے گا ، المعتز نے لبالب گلاس اٹھایا اور غٹ غٹ پی گیا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۵۹). اسیرو منھ میں ڈال کر پورا گلاس غٹ غٹ پی لیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۸).

ـــ غٹ چڑھانا/چڑھا جانا محاورہ.
رک : **غٹ غٹ پینا/پی جانا.** باقی پانی کو زبیر پاشا کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اٹھا کر غٹ غٹ چڑھا گئے. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر ، حسن نظامی ، ۶۷). ٹھرے کی ایک تیز بوتل سوچی غٹ غٹ چڑھاؤ. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۰۸).

غُٹ (ضم غ) م ف.
فوراً ، جھٹ ، ترنت. ایک اینٹ پر سر ٹکا کے غُٹ سو گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۵). [مقامی].

غَٹاغَٹ (فت غ ، غ) امت.
رک : **غٹ غٹ.**

دھوم یہ بادہ کشوں کی ہے کہ میخانہ میں
مست جاتے ہیں صراحی کی غٹاغٹ سے لپٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸).

تم ساتھ جو غیروں کے پیو مے تو نہ کیوں میں
لوہو کے پیوں گھونٹ غٹاغٹ مرے صاحب

(۱۸۷۵ ، شہید ، د ، ۳۸). ان کے افسر سڑکوں پر میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں اور مثل اپنے سپاہیوں کے غٹاغٹ شرابیں اڑا رہے ہیں. (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۷۹). وہسکی کا گلاس سوڈا ملائے بغیر غٹاغٹ پی رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۹۹). [غٹ (حکایت الصوت) + ا (حرفِ اتصال) + غٹ (رک)].

غِٹ پِٹ (کس غ ، سک ٹ ، کس پ) امث.
گٹ پٹ ، انگریزی بول چال کی نقل. انگریزی میں غٹ پٹ کرتے لوگوں کو دیکھ کر مسکراتے اڑتے پھرتے تھے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۶). [گٹ پٹ (رک) کا ایک املا].

غَٹَرغَٹَر (فت غ ، ٹ ، سک ر ، فت غ ، ٹ) امث ؛ م ف.
۱. رک : **غٹ غٹ.** پانی غٹرغٹر پینے پر ٹوکا گیا. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۱ : ۲۶). ۲. (مجازاً) **مزے سے ، مزا لے لے کر ، بے کھٹکے.** خورشید گوہر ہوش کی طرف دیکھ کر بولی ہے ہے یہ ربندھا پھیلا کر کیسی غٹرغٹر سن رہی ہو. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۸۰). [غٹر (حکایت الصوت) کی تکرار].

غُٹَرغُوں (ضم غ ، فت ٹ ، سک ر ، و مع) امث ؛ سہ غُٹغُوں.
۱. **کبوتر کے بولنے اور کونجنے کی آواز.**

ککڑوں کوں اور غٹرغوں کی ہیں لے میں گاتے
مرغ دڑبوں میں تو کابک میں کبوتر سہرا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۱۰۱). ہمیں کبوتر کی غٹرغوں کی قدر نہیں ، ہمیں اس کی آواز اور اس کے جوشِ مستی کو دیکھ کے جوش نہیں آتا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۱ : ۶۶۵). کبوتر مستقل غٹرغوں کرتے. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۲۳). ۲ (أ) (مجازاً) **بے معنی آواز ؛ بے کار ، فضول.** جب دیکھو موسیقار کی طرح غٹرغوں ہی الاپا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۷). جو چیز تمہیں غٹرغوں معلوم ہو رہی ہے اس میں ہمارے لیے لا کھوں نغمے پوشیدہ ہیں. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲۷). (ا‌ا) **دودھ پیتے بچوں کے بولنے کی آواز ، غوں غاں.** صاحبزادے اس میں بڑے غٹرغوں کیا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

غَٹْ غَٹانا (فت غ ، سک ٹ ، فت غ) ف ل.
کسی شے کو پیتے وقت غٹ غٹ کی آواز نکالنا. شربت کا جام نہیں کہ کوئی حریص غٹ غٹا کر یکبارگی چڑھا جاوے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۹۶). جام لبریز کیا اور ملکہ کے ہونٹوں سے لگایا وہ بلا عذر و انکار اس جامِ مےِ ارغواں کو غٹ غٹا کر پی گئی. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۸۷). دل نے کہا دوا تو سامنے ہے ، میں تمک کا ڈبّا اٹھا کے نل پر آ بیٹھا اور ڈبّا پانی سے بھر کے غٹ غٹا کر پی گیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۸۷). [غٹ غٹ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

غُٹْغُوں (ضم غ ، سک ٹ ، و مع) امث.
رک : **غٹرغوں.**

کر آپ نشاط سے گلو تر   غٹ غوں کرنے لگے کبوتر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۱). [حکایت الصوت].

غَٹَک جانا (فت غ ، ٹ) ف ل.
نگل جانا ، پی جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

غَٹَک سے م ف.
فوراً ، جلد ، ترنت. ہاتھ لگاتے ہی غٹک سے چڑھ گیا. (۱۹۰۳ ، مکاشفات آزاد ، ۳۲). آج کل لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ادب ... جیسے وہ کوکاکولا کے گھونٹ کے ساتھ غٹک سے حلق سے اتار لیں. (۱۹۷۰ ، خا کم بدہن ، ۳۵).

غُٹَکْنا (ضم غ ، فت ٹ ، سک ک) ف ل.
کبوتر کا مستی کی حالت میں آواز نکالنا ، غٹرغوں کرنا. مرغ کی اذان ، کبوتر کا غٹکنا ، کوّے کا غیب سے خبر دینا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳۶). جب اس نے چلت بجائی ... جیسے کبوتروں کی ٹکڑیاں منظم ہو کر تال سے غٹک رہی ہوں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۹). [غٹک (حکایت الصوت) + نا ، لاحقۂ مصدر].

غَثّ (فت غ ، خف نیز شد ث) صف.
لاغر ، دُبلا (فیروزاللغات). [ع].

ــــو سَمِین (ـــ شد ث ، و مج ، فت س ، ی مع) صف.
۱. **دُبلا اور موٹا ؛ (مجازاً) غلط اور صحیح ، رطب و یابس.** وہ لوگ جامع غث و سمین یعنی صحیح اور غیر صحیح سب قسم کی باتیں اپنی کتابوں میں لکھدیتے والے (۱۸۹۶ ، تحفۃ السعادت ، ۵۹).

کتابوں میں کلام رطب و یابس
سخن مجموعۂ غث و سمین ہے

(۱۹۲۶ ، حمطایا ، ۸۸). ۲. **(مجازاً) ادنیٰ و اعلیٰ ، کمزور اور طاقتور ، غریب اور امیر.**

گردوں یہ تھے شاہ اُمم کبھی تھی رفعت دمبدم
ہے آپ کے زیر قدم خشک و تر و غث و سمین

(۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷). [غث + و (حرف عطف) + ع : سمین = موٹا].

غَثَیان (فت غ ، ث) امذ.
جی کا مالش کرنا ، جی متلانا ، متلی. سینکڑوں آدمی ایسے ہو گئے ہیں کہ ایسے مضامین سے ان کو غثیان ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۲۲). اگر ہم انکی ادبِ لطیف کا نمونہ یہاں نقل کریں تو دنیا مارے نفرت کے غثیان میں مبتلا ہو جائے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۲). [ع].

غَثِیثَہ (فت غ ، ی مع ، فت ث) امذ.
پیپ ملا ہوا خون ، مردار گوشت. یہ داغ ... اگر الساق طویل ہو تو ایک سیاہ غثیثہ کے طور پر جھڑ جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۳۸). [ع].

غَچ (فت غ) امث.
۱. **تلوار ، چھری ، چاقو وغیرہ کے گوشت میں گُھسنے کی آواز ؛ کیچڑ میں چلنے کی آواز** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **پانی کے ٹپکنے کی آواز.** گویا بارش کے قطرے کسی بوسیدہ چھت سے چھن چھن کر کسی خالی ظرف میں گر رہے ہیں غچ ! غچ ! غڑاپ. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۲۸۰). [حکایت الصوت].

غَچّا (فت غ ، شد چ) امذ.
رک : **غچہ.** جن لفظوں میں غلط نویسی کا کرشمہ زیادہ شامل رہتا ہے ان کو ضرور شامل کر لیا جائے ، مثلاً : آرا ، آریا ... غچا. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۹۶). [غچہ (رک) کا ایک املا].

ـــ دینا محاورہ.
ضرب لگانا ، چوٹ دینا ؛ مصیبت میں ڈالنا ، نقصان پہنچانا. مگر مصیبت نے نہیں پیچھا نہ چھوڑا مرے کو مارے شاہ مدار ، کل جو ہم بچھڑ گئے تو قسمت نے غچا دیا یعنی سرکار ہرن کا پیچھا کرتے ہوئے ایک آشرم میں جا گھسے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۵۹).

ـــ کھانا محاورہ.
مصیبت میں پڑنا ، مضروب ہونا ، نقصان میں ہونا.

سمجھ لیجئے گا کہ کھائیں گے غچا
طبیعت ذرا سی جو ڈھل مل ہوئی

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۷ : ۹).

غَچاغَچ (فت غ ، غ) امث.
۱. **تلوار یا خنجر وغیرہ کے گوشت کے اندر گُھسنے اور باہر نکلنے کی متواتر آواز.**

در عشق تری جیوڑی یہ مت مچانچ
یہ پھر کی وہ دنا یہ غچ وہ غچاغچ

(۱۷۸۶ ، آشوب (تذکرہ شعرائے اردو ، ۵۸)). ۲. **کیچڑ میں گُھسنے یا دلدل میں پانو رکھ کر نکالنے کی آواز** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **آواز جماع** (نوراللغات). [غچ (حکایت الصوت) + ا (حرف اتصال) + غچ (رک)].

غَچاکا (۱) (فت غ) صف.
(بازاری) موٹا تازہ معشوق ، گبدا ؛ بھرے جسم کا ، پُرگوشت. جن لفظوں میں غلط نویسی کا کرشمہ زیادہ شامل رہتا ہے ان کو ضرور شامل کر لیا جائے ، مثلا : آرا ، آریا ... غچاکا. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۹۶). [مقامی].

غَچاکا (۲) (فت غ) امذ.
رک : **غچ** (پلیٹس). [غچ (رک) + اکا ، لاحقۂ نسبت].

غَچْ پَچ (فت غ ، سک چ ، فت پ) امث.
اژدھام ، کھچا کھچ (نوراللغات). [گچ پچ (رک) کا بگاڑ].

غِچَک (کس غ ، فت چ) امث.
سارنگی ، مشہور ساز جس میں چار تانت کی تاتیں اور عموماً تیرہ طربیں ہوتی ہیں اور کمانچہ سے بجایا جاتا ہے.

مخزن سرحق ہیں یہ ان میں بھی کوئی بھید ہے
چنگ و رباب و زنگلہ بین و ستار و نے غچک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹). سارنگ (بہ سین و الف و فتح را و نون خفی ، کسر کاف فارسی و سکون یا) یہ رباب سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور غچک کی طرح بجایا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۳). [ف].

غِچْکا (کس غ ، سک چ) امذ.
(سازگری) غچک ، سارنگی (ا ب و ، ۳ : ۱۶۳). [غچک (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

غِچْکی (کس غ ، سک چ) امث.
سارنگی (ا ب و ، ۳ : ۱۶۳). [غچک (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

غِچْلا (کس غ ، سک چ) صف مذ.
مٹی جیسا ، میلا ، گندا ، غلیظ ، گھناؤنا. نہ کچھ دُھلا کچھ نہ دُھلا غچلا پانی اُسی میں اُسی سے بار بار منہ دُھلنا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۰). کیا ہمارا باورچی میلے کچیلے غچلے بھٹیاروں سے بھی گیا گزرا ہوا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۷۳). [گدلا (رک) کا بگاڑ].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گندگی ، میلا پن ، گھناؤنی حالت ، کراہت انگیز حالت. ابن بطوطہ نے ان سوداگروں کی وسعتِ تجارت کی تعریف اور ان کے غچلے پن کی ہجو کی ہے. (١٨٩٢ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ٣٨). پلاؤ یا بریانی میں سالن یا بورانی ڈال کر اُسے گھنگولنا سخت غچلا پن ہے. (١٩٠٠ ، لختِ جگر ، ٢ : ٩٣). ان کے غچلے پن سے بڑی گِھن آتی تھی. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ١٣٨). [غچلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

غِچْلی (کس غ ، سک چ) صف.
میلا ، گندا ، غلیظ ، وہ آدمی جو اپنے جسم کی صفائی نہ رکھے (نوراللغات). [غچلا (رک) کا محرّف].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
رک : غچلا پن. غچلی پن ہندوستان کے مسلمانوں میں کھانے کی مجلس میں ہوتا ہے. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٨٤). مگر ان کی ساری بکواس کا ماحصل اتنا ہی تھا کہ ہاتھ سے کھانا غچلی پن ہے. (١٨٨٧ ، موعظہ حسنہ ، ١٦٥). [غچلی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

غَچُو (فت غ ، و مع) امذ.
زمین میں سوراخ جو لڑکے گلی ڈنڈا کھیلنے کے لیے بناتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

ـــ پارَہ (ـــ فت ر) امذ.
گلی ڈنڈے کا کھیل (پلیٹس). [رک : غچو].

غَچّہ (فت غ ، شد چ بفت) امذ ؛ ← غچا.
دھوکہ ، فریب ، چَل. کبھی کالج کے لوگوں نے تو یہ مذاق نہیں کیا ... اُف ظالموں نے بڑا غچہ دیا خوب جھانسہ دیا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، خواب و خیال ، ١٥٨). ظریف نے ہنستے ہنسانے کا سامان قدم قدم پر کیا ہے لیکن کہیں کہیں اندازہ کرنے میں خود بھی غچّہ کھا گیا ہے. (١٩٤٣ ، مقالات ماجد ، ٣٢٧). اس معاملے میں وہ ہر ایک کو غچہ دے جاتا. (١٩٧٦ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ٧٧). [اف : دینا ، کھانا. [مقامی].

غَچی (فت غ) امث ؛ ← غُچّی.
رک : غچو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گُچی (رک) کا بگاڑ].

ـــ پارا / پارَہ (ـــ/فت ر) امذ.
رک : غچو پارہ.

ناف کا چھید تو ہمارا ہے
گویا لڑکوں کا غچی پارا ہے

(١٧٧٢ ، فغان ، د ، ١٦٩). غچی پارہ یعنی چغرے کہ اطفال برائے بازی سازند. (١٨٠٨ ، دریائے لطافت ، ٩٣). [غچو پارہ (رک) کا متبادل املا].

غَد (فت غ) امذ.
آئندہ کل ، کل صبح.

مِلتا جو اوسکو ہوتا تو ملتا وہ آج ہی
یہ خوب دل میں سوچ کہ ہے لفظ غد قریب

(١٨٦٣ ، دیوان حافظ ہندی ، ١٥). [ع].

غَدا (فت غ) امذ.
آنے والا دن ، کل ، فردا.

دیکھ دیدار آج عارف ہو
زاہدا خوش نہیں امید غدا

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٣٦). [ع].

غَدّار (فت غ ، شد د) صف.
۱. (اَ) **باغی ، مُفسِد ، نمک حرام ، خیانت کرنے والا ؛ بے وفا ، بد عہد.**

ولدی عاقبت کاچہ نہ بوجو قدر
سنگیا ہو کہ غدار لڑنے کوں غدر

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣٠٨).

سب محالے میں اُس کو کرُ کے سوار
ساتھ دے ایک دایۂ غدّار

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٢٩).

اب کسی کا اعتبار محبّت میں کیجیے
جب دل سا جاں‌نثار بھی غدار ہو گیا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٣٣). (آ) **اپنے وطن یا قوم سے دشمنی کرنے والا ، مُلک کا دشمن.** بہت سے سکھوں کو ہانک پکار کر کہتے سنا تھا کہ سردار تیج سنگ غدار ہے. (١٩١٠ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ١٨٩). ان کے خیال میں بنگالی بھی اسے غدّار سمجھنے لگے تھے. (١٩٨٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ٤٣). ۲. **بہت گہرا ، اتھاہ (کنویں وغیرہ کے لیے).**

سو تس اُس کے دو چاہ غدّار ہیں
کہ سر تین پور ہات سو چار ہیں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥٧). ۳. **بہت بڑا ، وسیع و عریض (مکان یا بستی کے لیے).** اون دنوں ساری مملکت میں ایسا خوبصورت اور وسیع اور غدار شہر کوئی نہ تھا. (١٨٨٨ ، تاریخ ممالک چین ، ٢٥). مکان کے بارے میں معلوم ہوا آگرہ شہر غدّار ہے تلاش درکار ہے دیر سویر مل ہی جائے گا. (١٩٢٠ ، انشائے بشیر ، ١٥٦). اِن کی غدّار سے غدّار آبادی میں نکھٹو چند ہی سو ہوتے ہیں ، ان ہی میں سے رانی اپنا منگیتر چن لیتی ہے. (١٩٣٠ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ٢٠). [ع].

غَدّارانَہ (فت غ ، شد د ، فت ن) صف ؛ م ف.
غدّار کی طرح ، غدّار جیسا. وہ زمانہ آج کل ہے ، جو شخص دنیاوی امور اور فانی دولت کے حاصل کرنے میں غدّارانہ جوڑ توڑ کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہو اُس کو بہت بڑا عاقل اور دانا مانا جاتا ہے. (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٩٣). منشا یہ ظاہر کیا گیا کہ سازشیوں نے میرے اشارے پر کشمیر کا رشتہ جموں سے کاٹ دینے کا غدّارانہ اقدام کیا ہے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ١١٩). [غدّار + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

غَدّارہ (فت غ ، شد د ، فت ر) صف ، مث.
عدّار (رک) کی تانیث. وہ حربہ آپ لائیں تو اُس سے یہ غدّارہ قتل ہو. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۵۲۲).

یہ غدّارہ ، غرّارہ ، غوالہ ، دل
کہے عنک الضّر مالا یکون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۶). [غدّار (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَدّاری (فت غ ، شد د) امث.
۱. **بغاوت** ، **سرکشی** ، **بدعہدی** ، **بے وفائی**. وہ منافقانہ اسلام لایا اور غدّاری سے اس انصاری کو قتل کر کے قریش میں جا کر مل گیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۳). کتے میں غدّاری کا عنصر ہونا اس کے قرین قیاس نہ تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۳).
۲. **بڑائی** ، **وسعت** (شہر اور آبادی کے لیے).

جو کہ ہے غدّاری میں بابل
کہتے ہیں سب ملکوں کا جسے دل

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۰۹). [غدّار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غُدَد (ضم غ ، فت د) امذ ؛ ج.
غدّہ (رک) کی جمع ، **غدود** ، **گلٹیاں**. مثلاً اختناق الرّحم ... کا تعلق غدد تولیدی سے ہے. (۱۹۳۱ ، دروں افرازیات ، ۷). ایسے عروق ماسکے ... پھیپھڑوں اور غدد لمفاویہ کے اندر کاربن کے ذرّے ... نام وغیرہ کندہ کرنے کی سیاہی کا رنگ اس کی واضح مثالیں ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۴۷). [ع].

غُدَدی (ضم غ ، فت د) امذ ؛ ج.
غُدد (رک) سے منسوب ، **غدود کا** ، **غدود والا**. ایک جسم ہے کہ ... شرائین اور رباط اور عضلہ سے مرکب ہے گوشت اس کا غددی اور نازک ہے اور رباط میں بہت جوف ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۳). نظام عصبی کی صحت کا انحصار نظام غددی کی صحت پر منحصر ہے. (۱۹۲۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۵). غددی و بشری سرطان ... معدے کی خبیث پیدائشوں میں سے کارسی نوما کثیر الوقوع ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۰۵). [غُدد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَدْر (فت غ ، سک د) امذ.
۱. **ہنگامہ** ، **بلوہ** ، **بدامنی** ، **بغاوت** ، **سرکشی** ، **بدعہدی**.

سنات براں ہوں کہے خبر
کہ بیری الیہو کریں غدر

(۳۰۰۵ ، نوسرہار ، ۶۱).

نصیحت کوں تجھ شہر میں غدر ہے
ترے ملک میں صبر بے قدر ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

بیسر کے یاراں ہو غم حیف حیف
پشماں ہو کیا ہو غدر ہائے ہائے

(۱۸۵۷ ، مبتلا (بیاض مراثی ، ۱۱۱)).

غل ہے قریب تر ہے سپہر وغا کا بدر
زیبے ہیں اب کہاں سے بھاگے ہیں اہل غدر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۸). مذاہب نے غدر فساد کا کہ زنی کو بہت معیوب قرار دیا ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۵). یہ حکومت کی نظر میں صریحاً غدر اور بغاوت کے برابر تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۶). ۲. **انگریزوں کے خلاف ہندوستانیوں کی ۱۸۵۷ء میں ہونے والی لڑائی جسے انگریزوں نے غدر قرار دیا**. میری انا جان کبھی غدر کے حالات بیان کیا کرتی ہیں کہ سب لوگ بھاگ کر سلطان جی میں جا رہے تھے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۱). استاد غدر کی تباہی سے پریشان اور خستہ حال ہوگئے تھے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳). غالب نے غدر کے حالات بہت زیادہ لکھے ہیں. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۴۸). انھوں نے آزادی ہندوستان کی خاطر اس تاریخی جدوجہد سے کام لیا جس کا نام انگریزوں نے غدر رکھا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۴۷). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

ـــ پَڑْنا محاورہ.
غدر ہونا (نوراللغات).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
بغاوت کرنا ، **ہنگامہ مچانا** ، **فتنہ و فساد پھیلانا**. اگر میرا قدم اس طلسم ہوشربا میں نہ ہوتا تو وہ نکوڑا اس اقلیم میں بھی غدر ڈالدیتا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۴۸).

ـــ مَچانا محاورہ.
بغاوت کرنا ، **فتنہ برپا کرنا** ، **ہنگامہ برپا کرنا** ، **بدامنی پھیلانا**. اس حوض کو ان مفسدوں اور فتنہ پردازوں کے خون سے بھرنا چاہیے جو غدر مچا کے خلائق کو برباد کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۱۷). دل دھاڑے غدر مچا دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۳). فوج شرپسندوں کے نام پر غدر مچا رہی ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۵۵).

ـــ مَچْنا محاورہ.
بدامنی پھیلنا ، **بغاوت ہونا** ، **لوٹ مار ہونا** ، **فتنہ برپا ہونا** ، **افراتفری ہونا**. مال غنیمت جو لشکر مسعود کے ہات اس لڑائی میں آیا تھا اوس کی تقسیم کی بابت اوس کے لشکر میں غدر مچ گیا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا ، ۲ : ۳۸). آباؤں کی گفتگو سنجیدہ ہو گئی ، کچھ دیر بعد سنجیدہ تر ہو گئی اور جب سنجیدہ ترین ہوئی تو ایک غدر سا مچ گیا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۹). گرتے گرتے گیند ہوا میں کیچ کر لی پھر جیسے غدر مچ گیا. (۱۹۸۷ ، مدّ و جزر ، ۱۱۲).

غَدْرَبُود (فت غ ، سک د ، فت ر ، و مع) صف ؛ = غدڑبود.
رک : **غت ربود** / **غتربود**. اب مولوی صاحب کا اضطراب اور انتشار باتسوں بلندی پر ہوگیا چہرہ تمتما اٹھا ، باچھیں کھل گئیں ، دل میں پنکھے لگ گئے ... جو کچھ دل میں منصوبہ گانٹھا سوالات کا مسودہ تیار کیا تھا سب غدربود ، اظہار مطلب تک کی تمیز نہ رہی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۹). [غت ربود (رک) کا محرّف].

غَدْری (فت غ ، سک د) صف (قدیم).
غدار ، **بے وفا**. کشک مرداں بہت غدری اچھتے ہیں ، ناقدری اچھتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳).

ایسی باللہ توں غدری
مَنس کے جیو تہیں نا گزری

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، د ، ٣٩). [غدر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

غُدُوّ (ضم غ ، و مع نیز بشد و) امث.
صبح کا وقت ، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت. بعض مفسرین نے کہا کہ «غُدُوّ» سے صبح کی نماز مراد ہے. (١٩٣٢ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ٦١٣). [ع : غُدُوّ].

غُدُود (ضم غ ، و مع) امذ.
گوشت کی گرہ ، جسم میں موجود طبعی گانٹھ یا گلٹی جس سے لعاب یا کوئی اور رقیق مادہ خارج ہوتا ہے (بطور جمع بھی مستعمل). غُدود ، در رسالہ گرہے کہ زیر پوست بہم رسد و درد نہ کند و چو آن را بجنبا نند حرکت نماید. (١٧٥١ ، نوادرالالفاظ ، ٣٠٥). وہ ایک سیاہ غدود سا تھا اور اُس پر بال تھے. (١٨٧٠ ، خطبات احمدیہ ، ٦٧٨). حلق کے اندرونی حصّہ میں غدود نکل آتے ہیں. (١٩٣٧ ، جراحیات زہراوی ، ٧٣). ہر ایک گیرے کے سرے پر ایک گول غدود پایا جاتا ہے جس سے ایک چپچپے سیال کا افراز ہوتا ہے. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ٢ : ٧٣٠). [ف : غدود (بفت غ)].

ـــِ دَرَقِیَّہ کس صف (ـــِ فت د ، ر ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(طب) ایک ڈھال کی شکل کی گلٹی جو قصبۃالریہ (پھیپھڑے کی نالی) کے بالائی حصّے کے سامنے واقع ہے ، اس غدود کی کوئی نالی نہیں ہوتی ، گھینگھا کی بیماری اسی غدود کے بڑھ جانے سے ہو جاتی ہے (انگ : Thyroid Gland). طب میں غدودِ درقیہ غالباً بہت ہی مشہور غدود ہیں. (١٩٣٨ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ٨٣). [غدود + دَرَق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ مَنَوِیَہ کس صف (ـــِ فت م ، ن ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
ایک چھوٹی سی سخت گلٹی جو قضیب کی جڑ میں مثانہ کی گردن کے سامنے واقع ہے ، پیشاب کی نالی اس میں سے گزرتی ہے. رحم مردانہ کے بازو غدودِ منویہ (Prostale Gland) واقع ہیں جو اپنا افراز سیال میں ڈالتے ہیں. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٣٧٣). [غدود + مَنَوی (مَنی (رک) سے منسوب) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غُدُودی (ضم غ ، و مع) صف.
غدود (رک) سے منسوب یا متعلق ، غدودکا ، غدود والا ، غدود نما. درون ادمہ کے تمام خلیے لانبے اور استوانی ہوتے ہیں ، ان میں سے بعض ... غدودی ہوتے ہیں. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٢١١). اسپیڈیم میں ڈنڈی پر ایک چھوٹا غدودی خلیہ Gland Water Cell ہوتا ہے جس کا فعل نامعلوم ہے. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٦٠٠). [غدود (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بالا امذ.
بعض پودوں کی شاخوں ، پتوں اور پھلوں پر موجود بال نما ساختیں جن کے سروں پر غدود پائے جاتے ہیں. (سوکھند بالا) یا کسی اور پودے میں غدودی بالوں (Glandular Hair) کا امتحان کرو. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٢٣). جب یہ چھلکے کم عمر ہوتے ہیں تو ان کے اوپر بہت سے غدودی بال پائے جاتے ہیں. (١٩٧٠ ، برائیو فائیٹا ، ٦٦). [غدودی + بال (رک)].

غُدَّہ (ضم غ ، شد د بفت) امذ.
رک : غدود.

اور غُدّہ جو ہووے اسے ذی ہوش
ہو گلے میں و یا بزیر دو گوش

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ١٢٦). میں نے آنحضرت صلعم کے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم کو دیکھا تھا جو کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غُدّہ تھا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٦٩٧). نر خلیے ہمیشہ خردبینی جسامت کے ہوتے اور تولیدی غُدّہ یا انثیہ کے اندر کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں. (١٩٣٧ ، مینڈلیت ، ٢). [ع].

ـــِ دَرَقِیَّہ کس صف (ـــِ فت د ، ر ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(طب) غدودِ درقیہ ، ڈھال کی شکل کی ایک گلٹی. منگولیا کے باشندوں میں غدۂ درقیہ (Thyroid) کی نشو و نما نامکمل رہتی ہے. (١٩٣٣ ، درون افرازیات ، ٣). آئیوڈین ہمارے جسم کا اہم جزو ہے یہ زیادہ تر غدۂ درقیہ (Thyroid Gland) میں پائی جاتی ہے. (١٩٩٨ ، کیمیاوی سامان حرب ، ٣٣١). [غُدّہ + دَرَق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ صَنَوبَری کس صف (ـــِ فت ص ، و لین ، فت ب) امذ.
(طب) مٹر کے برابر صنوبری شکل اور سرخ رنگ کا غدود جو دماغ کے اجسام رباعیہ کے اوپر اور بطنِ اوسط یا بطنِ سوم سے ملحق ہوتا ہے. (مخزن الجواہر). ایک مشہور بات ہے کہ ڈیکارٹ اپنی غیر ممتد روح کو غدۂ صنوبری کے آس پاس موجود خیال کرتا ہے. (١٩٣٧ ، اصول نفسیات ، ٢٣٩). دماغ کا غدۂ صنوبری (Pineal Gland) روح کی خلوت سرا کی حیثیت رکھتا ہے. (١٩٧٠ ، جنگ ، کراچی ، ٢ / فروری ، ٩). [غدّہ + صَنَوبَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ قُدَامِیَہ کس صف (ـــِ ضم ق ، شد د ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(طب) ایک چھوٹی سی سخت گلٹی جو قضیب کی جڑ میں مثانہ کی گردن کے سامنے واقع ہے ، پیشاب کی نالی اس میں سے گزرتی ہے اور اس گلٹی میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کو مذی کہتے ہیں (انگ : Prostate Gland) (ماخوذ : مخزن الجواہر). بائسکل یا گھوڑے کے ایسے زین پر سواری نہ ہو جس سے حصّۂ اسفل پر دباؤ پڑے اور ہر وقت غدۂ قدامیہ کی چھیڑ ہو. (١٩٠٣ ، عصائے پیری ، ٧٢).

تعظّم غدۂ قدامیہ کا ہو گیا یک سر
لگا پیشاب بھی آنے زیادہ بن کے شیدائی

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ٣٣). [غُدّہ + ع : قُدّام - سامنے ، آگے + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ نُخامِیَہ کس صف (ـــــ ضم ن ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
(طب) دماغ کی جڑ میں واقع ایک چھوٹا سا غدود جو سرخی مائل خاکی رنگ اور بیضوی شکل کا ہے (انگ : Pitvitary Gland) (ماخوذ : مخزن الجواہر). خاص خاص یہ ہیں غدۂ درقیہ گلے میں غدۂ نخامیہ دماغ کی جڑ میں اور تناسلی غدود. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۱۵۲). جن مخصوص ہارمونوں کا افراز مولدوں (جنسی غدود) سے اور غدۂ نخامیہ سے ہوتا ہے ان کی غیر موجودگی میں بالاتر حیوانوں کے اندر جنسی اضطرار بہت ہی کم ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۰). [غدہ + ع : نُخامَۃ ـ رینٹ ، بلغم + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ نَکَفِیَہ کس صف (ـــــ فت ن ، ک ، کس ف ، شد ی بفت) امذ.
(طب) کان کے نیچے کا غدود ، یہ دو غدود ہوتے ہیں ، ہر ایک غدود کان کی لو کے نیچے اور سامنے واقع ہے اور تھوک پیدا کرتا ہے ، کنپھیر کی بیماری اسی غدود کے متورم ہونے سے ہوتی ہے (انگ : Parotit Gland) (ماخوذ : مخزن الجواہر). ہر ایک جانب کا غُدّۂ نکفیہ جبڑے کے زاویہ کے پیچھے واقع ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۶۶). غدۂ نکفیہ کا بالائی کنارا وجنی محراب کے زیریں کنارے کے پچھلے دو ثلث سے متناظر ہے اور پچھلا کنارا بیرونی سمعی منفذ کے محاذ اور زائدہ حلمیہ سے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۳۵۸). [غُدّہ + ع : نَکَفِی ـ کان کے پاس کا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غُدّی (ضم غ ، شد د) صف.
غدّہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، غدود کا. اسپیڈیم کی ڈنڈی میں ایک چھوٹا غُدّی خلیہ ... ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (سعیدالدین) ، ۲ : ۵۸۶). دوسرے وہ زائدہ یا جارحہ ہیں جو سر متصل لگے ہیں اور جو مجاس ... اور غدی جارحہ ... کہلاتے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۵). [غُدّہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَدِیر (فت غ ، ی مع) امذ.
تالاب ، جوہڑ ، وہ نشیبی جگہ جس میں برسات کا پانی جمع ہوجائے.

سنگ تھا سو ہو جگ کا حوض غدیر
بھریا شش جہت بیچ گگن کا نیر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۰). کنارے اس غدیر کے سبزہ لگا تھا ، طغرائے خسرو بہار بنام مرد مان آبی جاری ہوا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۱۰). عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۵).

امرؤ القیس کی مانند جُدا لوں کپڑے
جن میں خوشبو ہو بسنے کی جوانی کی سگندھ
تازہ ہو پھر سے وہ رسم غدیر جُلجُل

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۸۹). [ع].

ـــــ خُم کس اضا (ـــــ ضم خ) امذ.
مکے اور مدینے کے درمیان ایک موضع کا نام خم ہے جہاں ایک تالاب ہے اس نسبت سے یہ غدیر خُم کہلاتا ہے ، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہو کر مدینے تشریف لے جا رہے تھے تو اس جگہ آپؐ نے قیام فرمایا اور ۱۸ ذی الحجہ کو حضرت علی کے متعلق ارشاد فرمایا «منکُنت مَولاہُ فَعَلیٌ مَولاہُ» (جس کو میں محبوب ہوں علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہیے).

مرا ساقی تو ہے ساقی کوثر
غدیر خُم سے خم ہے مجھ کو اکثر

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۷). اس آیۂ کریمہ سے شمیم الہام گلشن دارالوصال سے مشام جان میں پہنچی غدیر خم میں نماز پیشیں ادا فرمائی. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۸).

مبارک بادہ آشامو یہی وہ روز ہے جس دن
غدیر خم میں ساقی نے شراب تازہ کھچوائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳). [(علَم)].

غِذا (کس غ) امث.
کھانے کی چیز جس سے بدن کی پرورش ہوتی ہے ، کھانا ، طعام.

مرے ہر ہے اب زندگی درد سر
غذا رات اور دن ہے خون جگر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲).

گر تجھے راہ طلب میں ہوئے کچھ نعمت کی بھوک
یاں غذا ملتا نہیں جز لختِ دل کے ایک توک

(۱۸۱۲ ، گل عجائب ، ۱۳۲). عرب میں پیلو کا درخت اونٹوں کی عام غذا تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۳). وہ شخص ... کھانے کو اس طرح چٹا جیسے صدیوں کا بھوکا ہے اور سارے شہر کی غذا چاٹ جائے گا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۹۲). [ع : غذاء].

ـــــ ساز صف.
خوراک بنانے والا ، پودوں میں غذا تیار کرنے والا مادہ. ان کے اندر غذا ساز مادہ جیسے سبزینہ ... کہتے ہیں موجود ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیواتی نمونے (غیر فقاریے) ، ۵۰). [غذا + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ کَرنا محاورہ.
کھانا ، بطور خوراک کسی چیز کو استعمال کرنا.

ترش روئی چھوڑ دے اور تلخ گوئی ترک کر
اور کھانا جو کہ ہو خشکا تری سو کر غذا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱).

بیسے کی بی بی کی سُن کر صدا
کریں دل کو دل بستگاں ہی غذا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۵). عذر سنتے ہی قبول فرما لیا بلکہ یوں تائید بھی کی کہ تم ایک ہی وقت غذا کرتے ہو تو اپنی بھوک نہ خراب کرو. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰).

ـــــ لَگنا محاورہ.
خوراک کا جزوِ بدن ہونا ، خوراک کا اثر کرنا.

بڑھتی گئی فراق میں اے بحر لاغری
کھا بھی لیا جو کچھ نہ بدن کو غذا لگی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۹۱).

میں گُھل رہا ہوں دردِ محبّت سے رات دن
کوئی دوا لگے نہ بدن کو غذا لگے
(١٨٤٢ ، عابد خاتم النبیینؐ ، ١٣٢).

---نوش کَرْنا ف م.
غذا کھانا ، کھانا تناول کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ئے ثَقِیل کس صف(---فت ث ، ی مع) امث.
کھانا جو دیر میں ہضم ہو ، دیر ہضم غذا (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).
[غذاْ + ے (حرفِ اضافت) + ثقیل (رک)].

---ئے لَطِیف کس صف(---فت ل ، ی مع) امث.
ہلکی غذا جو جلد ہضم ہو جائے (نوراللغات). [غذاْ + ے (حرفِ اضافت) + لطیف (رک)].

غِذاءً (کس غ ، تن ء بفت) م ف.
غذا کے طور پر ، خوراک کی حیثیت سے. جو اشیا قابلِ غذا ہیں اونکو غذاءً اور جو قابل دوا کے ہیں ان کو دواءً ... استعمال کرنا. (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٩٥). [غذاْ + = ، علامت تمیز].

غِذائی (کس غ) صف.
غذا (رک) سے منسوب یا متعلق ، غذا کا. غذائی پروٹینیں معدہ اور آنتوں میں داخل ہونے کے بعد اپنے مختلف اجزا میں منقسم ہو جاتی ہیں. (١٩٣١ ، ہماری غذا ، ٢٢). یہ اجزائے نباتاتی پرورش کے غذائی لوازم ہیں. (١٩٦٤ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ٩٣). [غذاْ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُحافِظات (---ضم م ، کس ف) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) اشیائے خوردنی کو خراب ہونے سے محفوظ رکھنے والے مادّے. اس طاقت کے محلولوں کو بطور غذائی محافظات (Food Preservatives) کے استعمال کیا جاتا ہے ، اچار اور مربّے اسی اصول پر بنائے جاتے ہیں. (١٩٦٤ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٣٣٩). [غذائی + محافظ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---نالی امث.
جسم میں غذا کے گزرنے کی نالی جو منہ سے لے کر مقعد تک جاتی ہے ، اس میں منہ ، مری ، معدہ اور آنتیں شامل ہیں (انگ : Alimentary Canal). ہدبے غذائی نالی کے اندر بھی پائے جاتے ہیں. (١٩٦٥ ، حیوانیات ، ١ : ١٤). [غذائی + نالی (رک)].

غِذائِیّات (کس غ ، ء ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث ؛ ج.
غذا سے متعلق چیزیں ، غذا کے متعلقات ، کھانے پینے کی چیزیں. جالنگ کے رسالۂ غذائیات ... میں بہت سے پودوں کا ذکر آیا ہے. (١٩٥٩ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ٦٣٦). [غذائیہ (رک) کی جمع].

غِذائِیَّت (کس غ ، ء ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
غذا ہونے کی حالت ، غذا کی خاصیت یا اثر ، کسی شے میں غذا کا عنصر ہونا. اگرچہ گھاسوں کی قسمیں بجائے خود بہت کثرت سے ہیں مگر چند قسمیں مستعمل ہیں اور ان کے انتخاب میں ان کی غذائیت اور عطریت پر نظر ہوتی ہے. (١٨٦٥ ، رسالہ علم فلاحت ، ٢٠٢). نارنگی کا بہت سا وہ حصّہ ضائع ہو جاتا ہے جو غذائیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوتا ہے. (١٩٣٩ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، مارچ ، ٣٢). غذائیت نہ رکھنے والی اور ناقابلِ ہضم چیزیں بھی ، مثلاً : چمڑے کے ٹکڑے کانچ یا مٹی کے ریزے عارضی طور پر ان ٹیسوں کو دور کر دیتی ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٢٠٩). [غذائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غِذائِیَہ (کس غ ، ء ، ش ی بفت) صف.
غذائی (رک) سے منسوب یا متعلق ، غذا کا. اور ان کے گوشت کی غذا بنایا جائے تو جوہر غذائیہ اور مغذّیہ یعنی حیاتین اس میں بہت کم موجود ہوتا ہے. (١٩٣٣ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ٩٨). [غذائی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَذَک (فت غ ، ذ) امذ (قدیم).
وہ چیز جو شراب پیتے وقت مُنْھ کا ذائقہ بدلنے کے لیے کھائیں ، گزک.

ایسی مے کا غذک کر درد و ماتم
سدا اس قوت کا شکرانہ کرنا
(١٧٩٥ ، مرثیۂ سرّی (بیاضِ مراثی ، ٥٩)). [گزک (رک) کا متبادل املا].

غُر (ضم غ) امذ.
غرّانے کی آواز ، غرّاہٹ. نالہ کے قریب پہنچنے پر شیر نے غُر کی آوازی دی ، آواز سنتے ہی یہ دونوں نوجوانوں نے میری طرف دیکھا ، میرے مُنْھ سے لفظ ہوشیار نکلنے نہ پایا تھا کہ شیر نے دوسری بار غُر کیا. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢ : ١٥٩). میاں ٹائیگر نے جو ہم کو اس طرح پھاٹک پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو لگے نہایت بدتمیزی کے ساتھ پف ، غر اور پھونپھسا کرنے. (١٩٣٤ ، دنیائے تبسّم ، ٨٢). الف : کرنا. [حکایت الصّوت].

غَرّا (١) (فت غ ، شد ر) صف.
١. سفید ، (مجازاً) روشن ، تابناک. فرمان فرمانروائی اول کی کا ، ساتھ طغرائے غرّائے «وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ» کے زینت نہ پائے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٢).

کبھی ذرّہ کبھی خورشید غرّا کبھی قطرہ کبھی قلزم بنا ہے
(١٨٥٨ ، تراب ، ک ، ١٨٢). لیکن ماش نہیں تو اس مسلمان کے لیے نہیں جو مذہب بیضا کا ہادی اور شریعتِ غرّا کا شارع ہے. (١٩٢٠ ، بریلو فرنگ ، ٣٤).

دلیلِ ثابت و برہانِ روشن و غرّا
یہ ذکر ہے یَھْدِی لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمْ
(١٩٦٦ ، مُنْحَمَنّا ، ٥٤). **٢. جیّد ، بہترین ، عمدہ**.

کبھی میں شاعرِ غرّا و ادب دانِ بلیغ
نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣١٢). بیرام خان شعر میں بہت درست سلیقہ

تھا اور قصائد غرّا کہتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸۹). وزیراعظم بھی بادشاہ کے قدم بہ قدم شاعر غرّا لتار سمجھا عاقل و دانشمند تھا آقا کا خیر سگال دور اندیش و معقول پسند تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۸۶). ہمارے حضرت ایک قصیدۂ غرّا کی تشبیب میں کیا خوب فرماتے ہیں. (۱۹۲۹ ، حیات فریاد ، ۳۱). [ع : غرّا].

غرّا (۲) (فت غ ، شد ر) امذ ، سم غرّہ.

غرور ، گھمنڈ ، فخر ، ناز.

رتبۂ رُوسیہ میں کبھو غرور اب کم کر اے ظالم

اپنے کس زندگی پر اس قدر فرعون غرّا ہے

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۲۰۹).

اُس کو غرّا ہے نہیں میرے برابر دوسرا

تیغ ابرو سے دل اختر بھی اب گھائل ہوا

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۸۳). انہیں غیر جانبدارانہ اور سائنٹیفک نقطۂ نظر کا بھی غرّا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۹۰). [غرّہ (رک) کا ایک املا].

---توڑنا محاورہ.

کسی کے غرور کو زائل کرنا ، گھمنڈ مٹانا. مولانا قاسم نانوتوی جب دیکھتے کہ شاگرد ذرا اونچے دماغ کا ہے تو فرماتے میری جوتیاں اٹھا کر چلو ، یہ اس کا غرّا توڑنے کے لیے حکم ہوتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷۳).

---ڈھینا / ڈھہنا محاورہ.

ترکی تمام ہونا ، شیخی جھڑنا ، غرور مٹ جانا ، نیچا دیکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کرنا ف م.

اترانا ، غرور کرنا ، گھمنڈ کرنا.

دوشالہ اوڑھ کر غرّا نہ کر یہ جرم پوشوں سے

درفش کاویانی سے بڑھا رتبہ فریدوں کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). تم اپنے اسمِ اعظم پر بیکار غرّا کرتے ہو ، دم بھر میں تمہارے اسمِ اعظم کو بند کر لوں گا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۸۲).

---ہونا ف م.

غرور ہونا ، گھمنڈ ہونا ، فخر ہونا ، ناز ہونا.

مہ کو تشبیہ رخِ روشن سے غرّا ہو گیا

مہر اُس کے سامنے آیا تو ذرّا ہو گیا

(۱۸۵۸ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۷).

غُرّا (ضم غ ، شد ر) امذ ، سم غُرّہ.

چاند رات ، قمری مہینے کی پہلی تاریخ ؛ (مجازاً) ناغہ ، تعطیل.

روز دل ایک طرف ، آئے سیم میں بھی نہ تم

تیسرا دن ہے مگر آج بھی غُرّا ٹھہرا

(۱۸۷۵ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۵۰). [غُرّہ (رک) کا ایک املا].

---بتانا محاورہ.

۱. ٹالنا ، بہانہ کرنا ، آج کل کرنا.

تیس دن چاند کے وعدہ پہ پھراتا ہے مجھے

جب ہوا چاند تو غُرّہ ہی بتاتا ہے مجھے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۴۷). **۲. ناغہ کرنا ، غیر حاضری کرنا ، فاقہ کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---دینا محاورہ.

۱. ناغہ کرنا ، تعطیل کرنا ، غیر حاضر ہونا.

ہر مہینے آپ غائب رہتے ہیں دو تین دن

آپ بھی بنتے ہیں شاید دے کے غُرّا ماہتاب

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۱۰). **۲. فاقہ کرنا.** کچھ اُس کا جی اُن منا دیکھا تو ایک آدھ وقت کا غُرّا دیا. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۹۹).

---کرنا محاورہ.

رک : غرّا دینا.

کون سی عید کو غُرّا نہ کیا

تم نے کب حُسن پہ غُرّا نہ کیا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، ۲ ، ۹۶).

غُراب (ضم غ) ، (الف) امذ.

۱. کوّا ، زاغ.

جوں جوں راوان نہ اٹھے چند اگر کبھو کا جنم

چال ہنس کا چل نہ سکے گر ٹینگا لے کا غراب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۱).

کیوں باغ نہ اجڑے باغباں جب

بلبل کی جگہ غُراب پالے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۹).

طوطی شکر شکن ہے اور نہ دراج و ہزار

فاختہ ہے اور نہ قمری ہے نہ شاہین و غراب

(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۲).

کھجوروں کی شاخوں سی زُلفِ چلیپا

غُراب و دُخان ، سنبل و سنبلہ ہے

(۱۹۶۳ ، قار قلیط ، ۳۹). **۲. (تصوف) اس کے معنی کوّا کے ہیں ، یہ اشارہ ہے جسم کلی سے بسبب غایت بُعد کے حضرت احدیۃ سے یا بسبب خالی ہونے جسم کلی کے ادراک نورانیت سے نام رکھا جاتا ہے اوس کا غراب جو مثل ہے دوری اور سیاہی میں** (ماخوذ : مصباح التعرف). (ب) امذ ؛ امث. **ایک قسم کی کشتی.**

کیا نقل راوی کہ جب او غراب

دریا کے میانے چلیا جوں حباب

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰). آکون چل کے دیکھے تو تس کے اندر غُرابیں چلی جاتی ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۶). اس عرصے میں شاہ بندر ایک غراب پر بہ مع نوکر چاکر بیٹھا ہوا نظر آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). سو غراب جنگی کو جو اہل فرنگ کے خیال سے بناتے تھے آگ لگا دی کہ مبادا وہ بادشاہ کے ہاتھ آ جائیں اور وہ اوس کا تعاقب کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۷). عیش و نشاط کے سامان

... وہی پالکی نالکی ، چوڈول ، ہوا دار نواڑے ، بجرے ، لبوت اور غراب ہیں. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۳۰۲). [ع].

---اَلْبَین (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
اہل عرب کوّے کی غیق غیق کی آواز سے یہ شگون لیتے تھے کہ اس جگہ کے لوگوں کے درمیان فصل و جدائی واقع ہو گی اور اس کوّے کو غراب البین یعنی جدائی کا کوّا کہتے تھے.

دیکھ اونکو خلق کرتے شین تھے
بولتے اُن کو غراب البین تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی غزالیہ ، ۱۰). یہ غراب ، غراب البین معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۸ ، ایامِ عرب ، ۱ : ۲۰۹). [غراب + رک : ال (۱) + رک : بین (۲)].

---اَللّیل (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ل ، ی لین) امذ.
رات کا کوّا (کنایۃً) اُلّو ، بُوم. غراب اللیل بھی اُلّو سے عبارت ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۸۷). [غراب + رک : ال (۱) + لیل (رک)].

غَرابَت (فت غ ، ب) امث.
۱. عجیب و غریب ہونا ، دور کی کوڑی لانا ، عمومیت سے دور ، ندرت ، انوکھا پن. بخلاف مولانا نظامی کے کہ اُن کے خیالات اور تمثیلات اکثر غرابت اور ندرت سے خالی نہیں ہوتیں. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۱۶). چونکہ اُن کی نمود میں ایک طرح کی غرابت ہوتی ہے ، اس لیے ناوقت کی چیز ہونے پر بھی بے قدر نہیں ہو جاتیں. (۱۹۳۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۰۷). وہ دھنوں کے تیکھے پن اور ان کو ادا کرنے کی غرابتوں میں غرق رہتا ہے. (۱۹۶۵ ، موسیقی ، ۹۰). **۲. اجنبی پن ، نامانوسیت.** روانی و سلاست زبان کے ساتھ اُن کے بیان کا ایک مخصوص انداز عربی فارسی اور بعض جگہ انگریزی الفاظ کا اجتماع و تصرف ہے جسکو اُنکی ظرافت کا چٹخارہ ایسا پُرلطف بنا دیتا ہے کہ غرابتِ الفاظ باقی نہیں رہتی. (۱۹۲۳ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۱). ان کی غزلوں میں تازگی ، شگفتگی اور نرا کتو خیال ہے مگر اجنبیت اور غرابت نہیں ہے. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸). [ع].

غَرّانا (فت غ ، شد ر) امذ.
۱. پانی کے زور سے بہنے کی آواز ، موجوں کے ٹکرانے کی صدا. دریائے ہفت رنگ قریب ہے غرانے کی آواز آتی ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۴۳). **۲. چرخی یا پہیے کے زور سے چلنے یا گھومنے کی آواز ، گھڑگھڑاہٹ.** پردہ زنبوری عیش محل کو ڈیوڑھی کا چرخی پر کھینچا ، آواز غرانے کی بلند ہوئی. (۱۸۹۵ ، صندلی نامہ ، ۱۰۱). **۳. غر غر کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے ، غرانا.**

ہے ترے ہاتھوں سے عاشق کا گلا کاٹا ہوا
اور پھر پوچھے ہے تو یہ کیسا غرّانا ہوا

(۱۸۴۵ ، ظفر ، ک ، ۱ : ۳۳). اور ان کے سانس غرّانا ، لپٹوں کی پھنکار کی طرح کانوں میں آتا. (۱۹۸۵ ، موت سے پہلے ، ۱۰). [غُر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا محاورہ.
طوفان آنا ، دریا یا سمندر میں تلاطم آنا. بادشاہ نے آتے ہی لوحِ محفوظ کا عکس ڈالا ، دریا میں غرّانا ہوا ، مچھلیاں مرنے لگیں. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۳۹۳).

غُرّانا (ضم غ ، شد ر) امذ ؛ ــ غُرّانا (قدیم).
گونج دار آواز ، غرّانے کی آواز.

پھیر سر اپر لیا یا مرد دلیر
اُنے ماریا غرانا مانندِ شیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۳). کبھی کُتّے کے غرّانے کے مطابق یا خرانے کی آواز کے مطابق ہوتی. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۵۸). جب یہ سُرخ اور سبز روشنیاں قائم ہو گئیں اور غرانوں کے ساز خوب اونچے کھچ لئے تو بھیڑیے کی بیوی نے یہ زہر اگلا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱۳). ایک زبردست غرانا تھا جو سارے جنگل کو سر پر اٹھائے ہوئے تھا. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۵۲). [غُر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ کیفیت].

---مارْنا محاورہ.
ڈکارنا ، دھاڑنا ، نعرہ لگانا ، دڑوکنا.

ماریا غرراانا ہور کھیا او دلیر
کیا ہے اژدھا مع آنگے کیا ہے شیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۶).

غَرارَہ / غَرارا (فت غ ، ر) امذ.
۱. حلق میں پانی یا رقیق دوا ڈال کر غر غر کی آواز نکال کر کُلّی کرنا ، غرغرہ ، کُلّی.

کتا نے لہو کا شربت پی غرارے نُھیں ہو سکتے تھے
نوالا کھانے تھے منہ بھر کنے داتاں کے چانول کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۳).

بھی وارد ہے کہ سرور کر غرارا
ستیا یک جھاڑ پر وہ آب سارا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۱۷). غرارہ کر کے اپنا دہن صاف کر کے آوے. (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۲). بھائی! اسکی تو بڑی اچھی دوا میرے پاس ہے ، ایک سادھو نے بخشی تھی ، فلاں فلاں چیز لیکر پانی میں جوش دو اور اس سے غرارہ کر لو. (۱۹۳۸ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۹۷). نوالہ منہ میں ڈالا تو کڑوا زہر تھا ، کوئی اور ہوتا تو نوالہ تھوک دیتا ، کُلّیوں پر کُلّیاں کرتا ، غرارے کرتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲۹). الف : کرنا. **۲. غرغرہ کرنے کی دوائیں.** غرارہ ایک مائع تجہیز ہے جو مُنْہ ، حلق اور بلعوم پر مقامی تاثیر کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). **۳. ڈھیلا ڈھالا کلی دار پاجامہ ، ایک قسم کی پوشاک.**

غرارے سے کوئی کئے تھے بناؤ
لنگ میں بھی اس کے تھا نادر سبھاؤ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۸). فہمینہ اپنی سہیلی روحی کی شادی میں گلابی غرارہ پہنے ہوئے ... بیٹھی تھی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۳۸). **۴. ایک وضع کا پیراہن جو زرہ کے نیچے پہنتے ہیں**

اور جو بہت ڈھیلا ہوتا ہے (نوراللغات). ٥. (لکھنؤ) شامیانہ کی چوب کا غلاف (نوراللغات). ٦. کپڑے کی تھیلی جو اکثر شالباف یا دربانی کی ہوتی ہے (نوراللغات). [ف].

---دار پاجامہ / پائجامہ (---فت م / سک ء ، فت م) امذ ؛ س غرارے دار الخ.
ڈھیلے یا بڑے پائنچوں والا پاجامہ. اور چھ کلیا انگرکھا اور غرارہ دار پاجامہ شروع ہوا. (١٨٨١؟ ، تہذیب الاخلاق ، ٣ : ١١). غرارے دار پاجامہ ، قمیص اور ساڑی سے شوق ہو گیا. (١٩٢١ ، فغان اشرف ، ٣٧). جس میں غرارہ دار زنانہ پاجامہ ، دوپٹہ اور محرم شامل ہے. (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ١٦).

غِرارَہ (کس غ ، فت ر) امذ.
تھیلا ، بورا ، تھیلے کی طرح کا ڈھیلا ڈھالا لباس. دو اونٹ خاکستری رنگ تھے ، مخطط غرارے لدے تھے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ٢ : ٧٨). گوزے ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اونٹھایا تھا اور اس میں دو غرارے تھے ، ایک سیاہ اور دوسرا سفید. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٢٧٩). [ع].

غَرّارَہ (فت غ ، شد ر ، فت ر) صف ، مث.
بہت دھوکا دینے والی.

یہ غدّارہ ، غرّارہ ، غوّالہ ، دل
کہے عنک اَلصَّبر نا لا یکون

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١٢٦). [ع : غَرّار - بہت دھوکا دینے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غُراز (ضم غ) امذ.
مغرور ، متکبر ، دلیر ، شجاع (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

غُرازی (ضم غ) امث.
تکبر ، غرور ، دلیری. ہور صورت سب بدل گئی ہور موں پر کی غرازی ہور داب نکل گیا. (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٣٠١). [غراز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَرام (فت غ) امذ.
شیفتگی و عشق کہ باعث آزردگی دل ہو ، درد ، آزار. دل ہمہ تن اس چیز کی طرف جھکا پڑتا ہے پھر اور قوت پکڑ کر غرام یعنی آشفتگی ہو جاتی ہے. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان ، ٥٩).

نجد و غرناطہ و بالی کے بتانِ گلفام
مجلسِ یاقوت سے ہونٹوں پہ نوا ہائے غرام

(١٩٦٢ ، برگ خزاں ، ١٠٢). [ع].

غَرامَت (فت غ ، م) امث.
نقصان ، گھاٹا ، مال جو ادا کرنا واجب ہو ، مثلاً : قرض ، تاوان. جو مال جود و کرم میں صرف کیا جائے اور جس پر اجر و ثواب کی امید ہو وہ غرامت کیوں ہونے لگا. (١٩٠٥ ، لمعۃ الضیا ، ٢٠). [ع].

غُرّان (ضم غ ، شد ر) صف.
١. **غصے کی حالت میں چیخنے والا ، ڈراؤنی آواز نکالنے والا ، دھاڑنے والا ، چنگاڑنے والا ؛ (مجازاً) تند ، غضبناک (بیشتر شیر کی نسبت بولتے ہیں).** وہ شیر غرّان ہے کہ کوئی ہم جنس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا. (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ٨١). بزور سحر صورت اپنی شیر غراں کی ایسی بنا کر اس کو چیر کر پھینک دیا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٢١٣). ٢. **گرجنے والا ، کڑکنے والا.**

سواران کے غل تھے ہور آواز کوس
کتے ہونج پر رعد غرّان فسوس

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٦٥).

کبھی وہ برقِ خنداں ہے کبھی وہ رعدِ غراں ہے
کبھی آتا نظر ہے ابر گوہر بار کی صورت

(١٨٧٣ ، مناجات ہندی ، ١٩). [ف : غُرّیدَن (= دھاڑنا ، گرجنا) سے حالیہ ناتمام].

غُرّانا (ضم غ ، شد ر) ف ل.
١. **بعض جانوروں ، مثلاً : شیر ، بلی ، کتے وغیرہ کا غصے کی حالت میں غر غر کی آواز نکالنا.** جوں وہ سگِ روسیاہ قتل گہ میں پہنچے ، شیر غرایا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣٣). اتنے میں ایک شیر غرّاتا ہوا سامنے سے نظر آیا. (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٣) وہ جاروں دیکھ کر تمہیں غرائینگے. (١٨٤٥ ، الف لیلہ عبدالکریم ، ٣ : ٣٩٧). کتیا سر اٹھا کر ہلکا سا غرّائی ، پھر خاموش ہو رہی. (١٩٨٨ ، نشیب ، ١٨٨). ٢. **غصے کی حالت میں بولنا یا آواز نکالنا.** وہ جُھک جُھک کے سلام پر سلام کریں گے اور ہم غرائیں گے اور تمام دنیا میں ہمارا نام ہو گا. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ١٣٣).

دم تھا جو پھولا ہانپا کانپا
غصے میں غرّایا پاپی

(١٩٣٨ ، عروس فطرت ، ٨٧). دور ہو جاؤ یہاں سے احمد بشیر غرایا. (١٩٨٣ ، اوکھے لوگ ، ٤٣). ٣. **بڑبڑانا ، مبہم آواز نکالنا.** کسی نے بیچ بچاؤ کر کر چھڑا دیا تو غرّاتے ہوئے ایک اُدھر چلا گیا اور ایک ادھر. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٣٠٩). یہ معلوم نہیں میرے مسکرانے پر وہ غرائے یا انکے غرّانے پر میں مسکرایا. (١٩٣٠ ، مضامین رشید ، ٩١). ٤. **غرغر کی آواز نکالنا ، طیش میں آنا ، جھلانا.** حجام نے جو بہت غرایا ہوا تھا اس غریب بوڑھے لکڑی والے کا پالان جبراً چھین لیا. (١٨٩١ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ٨٠). بانکے ترچھے تیوروں سے اپنے پڑوسیوں کو دیکھ رہے ہیں تو غرا کر بولے ، یہ کیا تمکنت ہے سر نیچا کر کے بیٹھو اس گھر میں سب برابر ہیں. (١٩١٣ ، اتالیق خطوط نویسی ، ٤٣). ٥. (کنایۃً) **کفرانِ نعمت کرنا ، جس سے فائدہ حاصل کرنا اسی کی برائی کرنا یا اُسے بُرا بھلا کہنا ، گُھرکنا.** وہ کماتے کماتے تھک جاتا ہے مگر یہ کھاتے کھاتے نہیں تھکتے ، کھاتے ہیں اور غراتے ہیں. (١٨٩٣ ، مقالات حالی ، ١ : ١٨). وہ مثل ہے ہماری بلی ہمیں سے میاؤں ، جس کا کھاؤں اوس پر غراؤں. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ١٩). سالے ہمارا ہی کھاتے ہیں ہم ہی پر غراتے ہیں. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ٢٩٣). [غُر (حکایت الصّوت) + انا لاحقۂ مصدر].

غُرّانٹ (ضم غ ، شد ر ، مغ) امذ.
بوڑھا ، تجربہ کار ، خُرّانٹ. اے امیر بے پیر بس اب زیادہ نہ پھونک تجھ سے غرانٹ .... کلغی شکاری بزاری میں نے بہت درست کیے ہیں. (١٨١٣ ، لوزتن ، ١٣٦). [خُرّانٹ (رک) کا بگاڑ].

غُرانی (ضم غ) امث. (قدیم).
غصّے میں بولنے یا چیخنے کی آواز.

کتک کھیر بھالیاں سوں ہانی کرے
کتک تیغ بازاں غرانی کرے

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٣٥). [غرّاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَرانِیق (فت غ ، ی مع) امذ ا ج.
سارس سے مشابہ آبی پرند. غرانیق ایک قسم کے جنگلی مرغ ہوتے ہیں ... لوگوں کو کالا کر دیتے تھے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ١٨٢). [ع : غُرنِیق (رک) کی جمع].

غَرّاہَٹ (فت غ ، شد ر ، فت ہ) امث.
کھرکھر کی زور دار آواز ، گڑگڑاہٹ. جرک ... جسکی غرّاہٹ اس طرح کی خوفنا ک ہوتی ہے کہ گویا کوئی دیو یا بھوت پریت منہ بند کئے زور سے ہنس رہا ہے. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم ، ٢ : ١٥٥). [غر (حکایت الصّوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

غُرّاہَٹ (ضم غ ، شد ر ، فت ہ) امث.
غرانے کی آواز ، غصّے سے بولنے کی آواز. گونڈ ہنستا اور غل مچاتا نیچے آیا ... درخت کے قریب آ کر شیر نے دو تین غراہٹوں سے ان کا مزاج پوچھا. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ٢ : ٨٢). جب اس نے پھر وہی عذر کرنا چاہا تو ایک غراہٹ کے ساتھ مقدم نے اس کو روک دیا. (١٩٨٦ ، انصاف ، ٧٦). [غُر (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

غَرائِب (فت غ ، کس ء) امذ ا ج.
١. نادر اشیا ، عجیب و غریب چیزیں یا باتیں ، عجائب.

سلیماں کوں آصف نے سہماں کیا
عجائب غرائب بہوت کچھ دیا

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٣١).

مظہر ہوا عجائب قدرت سنے غرائب
ہے تو نبی کا نائب یا مظہرالعجائب

(١٦٨٨ ، دیوان معظم (ق) ، ٢٣).

نظر آئیں وہ حالاتِ عجائب
نہ دیکھا ہو کسی نے وہ غرائب

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٧٣). ان حکایات عجائب اور روایات غرائب ... کا میرے جان و دل میں اثر ہوتا ہے. (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ٥١٣). **٢. غیر واضح یا پیچیدہ کلام.** شروح و حل غرائب و لغات وغیرہ موجود نہیں. (١٩١٩ ، تبرکاتِ آزاد ، ١٩). [غریب (رک) کی جمع].

غَرائِبات (فت غ ، کس ء) امذ ا ج.
غرائب (رک) کی جمع الجمع ، عجائبات. تم کو تو شاید یہ بھی خبر نہ ہو گی کہ دنیا میں کوئی مُلک چین بھی ہے یا نہیں ، اُسکے عجائبات اور غرائبات کا تو کیا ذکر. (١٨٦٣ ، نصیحت کا کرن پھول ، ٢٧). وہ جنگ جو عجائبات اور غرائبات پر مشتمل تھی ، عجیب و غریب طریقے پر انجام کو پہنچی. (١٩٢٥ ، تاریخ یورپ جدید ، ٣٠٢). غرائبات کی محبت اتنے احتیاط سے مشاہدہ کرنیوالے کو بھی گمراہ کر سکتی ہے. (١٩٦٣ ، تجزیۂ نفس ، ٥٩). [غرائب + ات ، لاحقۂ جمع].

غَرَب (فت غ ، ر) امذ.
بید کی قسم کا ایک درخت جو بہت بڑا ہوتا ہے ، اس کے پتے اور چھال سفید ہیں اسی لیے سپید درخت ، سپیدار و اسفیدار کہلاتا ہے ، اس میں پھل اور میوہ نہیں آتا ، اس میں سے گوند حاصل کرتے ہیں ، طب کے اعمال میں اکثر اس کی چھال پتا اور گوند مستعمل ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٥ : ١٥٣). [ع].

غَرْب (فت غ ، سک ر) امذ.
١. سورج ڈوبنے کی سمت ، مغرب ، پچھم.

دنیا کے ایس بند تے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٥).

پھرتا ہوں تجھے ڈھونڈتا خورشید کی مانند
لے غرب سے تا شرق مجھے چین نہیں ہے

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٢٠٥). اگر قافلہ پر حملہ کرنیکے لئے کوچ کیا جاتا تو مدینے سے غرب کی جانب کا راستہ اختیار کیا جاتا. (١٨٩٢؟ ، تصانیف احمدیہ ، ١ ، ٥ : ٧). دو دروازے جانب غرب ہیں اور ایک جانب شرق ہے. (١٩٨٠ ، ماہ و روز ، ٦٦). **٢. وہ ممالک جو مغرب کی طرف واقع ہوں بالخصوص یورپ.**

تھی نہ یہ لیڈر کی رقاصی نہ یہ قانون غرب
سننے والے اور تھے اسوقت گانا اور تھا

(١٩٢١ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ٣). آپ نجد کے حسن میں ... یورپ یا غرب کے حسن میں کیا مابہ الامتیاز پاتے ہیں. (١٩٣٠ ، یلدرم ، حکایت لیلیٰ و مجنوں ، ٣٠). [ع].

ـــ رُویَہ (ـــ و مع ، فت ی) صف.
(مکان وغیرہ) جس کا رخ مغرب کی سمت ہو. رخ اس درے کا غرب رویہ ہے. (١٨٥٥ ، طلسم حکیم اشراق ، ٦٠ الف). [غرب + رُوے (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ رُویَہ عِمارَت (ـــ و مع ، فت ی ، کس ع ، فت ر) امث.
(معماری) وہ عمارت جسکا صدر رُخ یا حصّہ مغرب کی جانب ہو (ا پ و ، ١ : ١٣٢).

غُرُب (ضم غ ، ر نیز سک ر) امذ (قدیم).
غروب ، سورج ڈوبنا.

غُرُب ہوتا جسکا اچھے آفتاب
اونکا او جھگڑے کوں میرے شتاب

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٣).

چلے ہوتیج تا غُروبُ ہونے آفتاب
چلائے کون کشتی کرے او شتاب
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٣٠)۔ [غُروب (رک) کی تخفیف].

غُربا / غُرَباً (ضم غ ، فت ر) امذ ؛ ج۔
۱. **غریب لوگ ، مساکین ، مفلسین**. ضُعفا و غربا ایمان لائے گئے (١٨٨٥ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۸)۔ اصل جائداد ہمیشہ محفوظ رہے گی اور اسکا منافع فقرا و غربا کو ملتا رہیگا۔ (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۸۳)۔ اگر کچھ اشیاء بچ جائیں تو انہیں غریب غربا میں بانٹ دیں۔ (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٣٢٥)۔
۲. **اجنبی آدمی ، مسافر لوگ ، پردیسی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [غریب (رک) کی جمع].

---پَروَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف۔
غریبوں کی پرورش کرنے والا ، مفلسوں پر نوازش کرنے والا. نواب شوکت جنگ بہادر بڑے رحم دل تھے اور غربا پرور۔ (١٨٣٠ ، وقائع خاندان بنگش ، ۲۲)۔ [غربا + ف : پرور ، پَروَردَن - پالنا].

---پَروَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث۔
غریبوں کی پرورش کرنا ، مفلسوں پر نوازش کرنا. پولیس کے محکمہ میں غربا پروری کے بے انتہا موقے ہیں ، مگر وہاں کی آب و ہوا آزاد منش اور نیک نیت آدمی کے لیے ناموافق ہے۔ (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۰)۔ [غربا پرور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَرباً (فت غ ، سک ر ، تن ب بفت) م ف۔
مغرب کی طرف. ہر شہر میں تین سڑکیں شرقاً غرباً تین شمالاً جنوباً ہونا چاہئیں۔ (١٩٥١ ، تاریخ تمدن ہند ، ١٥٩)۔ [غرب (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

---شَرقاً (---فت ش ، سک ر ، تن ق بفت) م ف۔
مغرب سے مشرق کی طرف. جامع مسجد کے صدر دروازہ کے سامنے بالکل سیدھا غرباً شرقاً خاص بازار تھا۔ (١٩٤١ ، اردو مصدر نامہ ، ۱۰۱)۔ [غرباً + شرق (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

غِربال (کس غ ، سک ر) امث۔
وہ سوراخدار برتن جسمیں کوئی شے چھانی جائے ، چھلنی. غربال سے چھان کر توبڑے میں ڈال کر میرے پاس لے آ۔ (١٧٧٥ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۸۸)۔
بوند تھمتی نہیں ہے اب کے سال
چرخ گویا ہے آب در غربال
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٧)۔
یوں خاک کہ شفا میں مر کے مل جاؤں انیس
غربال سے چھانیں تو نہ کچھ خاک ملے
(١٨٧٤ ، انیس ، مجموعۂ رباعیات انیس ، ۲۳۰)۔
دل امِ موسیٰ کی مانند خالی
سخی مرد کا کیسہ غربال سا ہے
(١٩٦٢ ، فارقلیط ، ١٦٨)۔

--- کَرنا محاورہ۔
۱. **چھلنی بنا دینا ، زخموں سے چور چور کر دینا ، جگہ جگہ سے چھیدنا ، بُری طرح زخمی کر دینا.**
کر دکھایا تیغ نگہ نے دل فگار آئینہ کو
تیر مژگاں نے کیا غربال جار آئینہ کو
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ۱۳۱)۔
بولی زہرا کہ کیا جسم یہ سارا غربال
کیا نہ آگہہ تھے میرے لال کی توقیر سے تیر
(١٨٧٥ ، مرزا دبیر ، دفتر ماتم ، ١٦ : ١٣٣)۔ ۲. **چھاننا**.
شاید ہماری خاک سے کچھ ہو بھی اے نسیم
غربال کر کے کوچۂ دلدار دیکھنا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٥٦)۔

---ہونا / ہو جانا محاورہ۔
زخموں سے چھلنی ہوجانا ، بری طرح زخمی ہونا ، زخم پر زخم کھانا
عاشقاں کا ہوا ہے دل غربال
ہر پلک تیری جیسے نشتر ہے
(١٧١٣ ، فائز ، د ، ١٨١)۔
تیروں سے کسی ماں کا جگر ہونے کا غربال
نکلے گی کوئی کبھی ہوئی ہائے مرا لال
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹)۔
پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو
(١٩٠٥ ، حدائق بخشش ، ۱ : ۳۵)۔
افسوس کہ ہاتھ سے گیا عمر کا مال
اس تیر قضا سے کتنے سینے غربال
(١٩٨٥ ، دشت زر فشاں ، ۱۰۲)۔

غِربالی (کس غ ، سک ر) صف۔
غربال (رک) سے منسوب یا متعلق ، چھلنی جیسا ، سوراخدار. صلیبیہ کا وہ سوراخ دار حصہ جس کے اندر سے بصری عصب کے ریشے گزرتے ہیں غربالی پتر کہلاتا ہے۔ (١٩٣٥ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ٤٧٥)۔ [غربال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غُربَت (ضم غ ، سک ر ، فت ب) امث۔
۱. **وطن سے دوری ، سفر ، پردیس ، مسافرت**.
مجھ اکیلا غربت میں
ہرگز نہ ڈھرائے حسین
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ۱۲)۔
سنیا شاہزادے تھے عابد ہو حرف
کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف
(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ١٥)۔
شہر بانو کہی آ کر کہ اے سنسار کے سرور
مجھے غربت منے بہا کر نجاؤ چھوڑ باری بھی
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ١١٦)۔ تریں کہا کر اسکے واسطے غربت اختیار کی۔ (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ١٧٠)۔
کیا رہوں غربت میں خوش جب ہو حوادث کا یہ حال
نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦١)۔

فانی ہم تو جیتے جی وہ میّت ہیں بے گور و کفن
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا
(۱۹۳۱، فانی، ک، ۸۱). ۲. بیکسی، کسمپرسی، اداسی.
عزت ہے غربت سی غربت گور کے اوپر عاشق کی
ابر نمط جو آؤ ادھر تو دیکھ کے تم بھی رو جاؤ
(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۱۷). ۳. مصیبت، پریشانی.
توں تا اچھے تو اسوقت
انکوں ہو کی غربت سخت
(۱۵۰۳، نوسرہار (اُردو ادب، ۶، ۲ : ۵۳)).
اپے معشوق کوں عزت نہیں حرمت
اَپے عاشق کے تیں محنت نے غربت
(۱۶۹۷، یوسف زلیخا، امین، ۱۶۷).
نرم دل پتھر کا ہووے ہم دو کی غربت کے اوپر
یہ دل فولاد تیرا ذرّہ سویاں گیر نہیں
(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۲۷).
کہتے کوئی کہ اے اسد کبریا کے لال
غربت یہ ابن فاطمہ کی تم کرو خیال
(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۹۴). ۴. غریبی، مفلسی، تنگدستی.
غربت مرا صریح سیا پھوڑ لے کر آج
ہر کوئی جونکتے ہیں ملن منج غریب سوں
(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۳۱).
غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ
اے داغ ہر زمانہ سے دستِ سوال کھینچ
(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۸۰). امارت و غربت، شرافت و رذالت کے امتیازات ہر جگہ تھے. (۱۹۳۱، مقدمات عبدالحق، ۱ : ۳۹۰). کرشن چندر کو عورت، جوانی... چاندنی رات ہی سے محبت نہیں بلکہ غربت سے بھی ایک منفی قسم کا عشق ہے. (۱۹۸۰، اُردو افسانہ روایت اور مسائل، ۲۷۷). ۵. **عجیب و غریب ہونا، انوکھا پن، نیا پن.** ایک کلیسا بھی اُسمیں خوب بنا ہے اس مقام کو بنظر غربت دیکھا. (۱۸۳۷، عجائباتِ فرنگ، ۵۴). اُمِّ معبد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہم طرزِ تخاطب اور اشعار کی زبان اور ابو معبد کی گفتگو میں ایک خاص غربت ہے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۷۰۸). ۶. **فروتنی، بھولا پن** (نوراللغات). ۷. **(تصوّف) طلب مقصود کو کہتے ہیں اور بعض اس سے مجبوری و گرفتاری تعین و بُعد از مبدأ مراد لیتے ہیں** (مصباح التّعرف). [ع].

ـــ اَندَر وَطَن (ـــ فت ا، سک ن، فت د، سک ر، فت و، ط) امث.
(تصوّف) وہ حالت جب انسان صفاتِ خدا میں محو ہو کر صفاتِ بشری سے علیحدہ ہو جاتا ہے.
ہوئی محو خلوت ہر اک انجمن
ہر اک شے کو ہے غربت اندر وطن
(۱۸۹۳، کلیاتِ نعت، محسن کاکوروی، ۱۵۹). [غربت + ف : اندر (رک) + وطن (رک)].

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ، س، سک ن) صف.
وطن سے دوری کو پسند کرنے والا، مسافرت کا شوقین.
غربت پسند وہ ہوں کہ مضطر وطن میں تھا
آوارہ شکلِ بوئے گلِ تر وطن میں تھا
(۱۹۳۸، کلام ثاقب (تذکرہ شعرائے بدایوں، ۱ : ۲۲۱)).
[غربت + پسند (رک)].

ـــ دو گُونَہ رَنج عَذابست جان مَجنُون را ، بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اُردو میں مستعمل) **مجنوں کی جان کو دوہرا عذاب ہے، لیلیٰ کی محبت کی بلا اور لیلیٰ کی جدائی یعنی ہر طرح سے مشکل ہے** (جامع اللغات، جامع الامثال).

ـــ دِیدَہ (ـــ ی مع، فت د) صف.
۱. **وہ شخص جو شہر اور وطن سے دور ہو** (ماخوذ : نوراللغات).
۲. **مصیبت زدہ** (ماخوذ : جامع اللغات). [غربت + ف : دیدہ، دیدن = دیکھنا].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز، د) صف.
وہ شخص جو مسافرت کی صعوبت برداشت کر چکا ہو، مسافر، پردیسی.
اے ہموطناں اب کی یہ غربت زدہ ہرگز
پھرنے کا نہیں عمر کے مانند سفر سے
(۱۷۸۳، درد، د، ۸۱).
گور پر چھا رہی ہے حسرت و یاس
کسی غربت زدے کی تربت ہے
(۱۸۳۲، دیوانِ رند، ۱ : ۱۳۰).
میں وہ غربت زدہ ہوں میری غربت جب سے دیکھی ہے
گلے مل مل کے رہزن روتے ہیں ایک ایک راہی سے
(۱۸۸۸، صنم خانۂ عشق، ۲۳۷). ۲. **مصیبت زدہ** (جامع اللغات؛ پلیٹس). [غربت + ف : زدہ، زدن = مارنا].

ـــ نَصِیب (ـــ فت ن، ی مع) صف.
جس کی قسمت میں پردیس ہو.
صبا سے کرتے ہیں غربت نصیب ذکرِ وطن
تو چشمِ صبح میں آنسو ابھرنے لگتے ہیں
(۱۹۵۲، دستِ صبا، ۴۹). [غربت + نصیب (رک)].

غَربی (فت غ، سک ر) صف.
۱. **مغرب کی سمت کا، پچھم کا**. طول غربی لہ سے تا قا اور عرض ند جنوبی سے تا یب شمالی. (۱۸۵۴، مرآۃ الاقالیم، ۵۷). کوہ نیلگری شرقی و غربی گھاٹ دونوں کو وصل کرتے ہیں. (۱۸۸۳، جغرافیہ گیتی، ۲ : ۳). ۲. **مغربی ممالک کا، یورپ کا، مغربی.** طہران میں ایک مدرسہ تین سال سے جاری ہے جسمیں مختلف فنون اور غربی زبانیں سکھائی جاتی ہیں. (۱۸۸۸، حسن، اگست، ۹).
دل کا کورس تو ٹھہرا غربی
لب پر اُردو ہو یا عربی
(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳ : ۱۷۴). ۳. **مغربی ممالک میں رہنے والا، مغرب کا باشندہ، مغرب کا رہنے والا.**

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند
(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۳۳). جب شرقیوں کو غربیوں کے پاس سے یکشنبہ کی خبر ہو جائے اور وہ خبر معتبر شرعی ہو تو انہیں چاہیے کہ روزہ قضا کریں. (۱۹۵۸ء ، ابوالکلام آزاد (ارمغان آزاد ، ۱۵۵)). [غرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غِرْبِیب (کس غ ، سک ر ، ی مع) امذ.
بڈھا جو بالوں کو خضاب سے سیاہ رکھے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے شیخ غربیب کو ، راشد بن سعد نے غربیب کی تفسیر کی ہے کہ مراد وہ شخص ہے کہ بالوں کو سیاہ کرے. (۱۹۰۶ء ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۱۹۰). [ع].

غَرْبِیلَہ (فت غ ، سک ر ، ی مع ، فت ل) امذ.
ناز و نخرہ ، غیر ضروری چھان بین. خاتمہ میں جو منشی جی نے ایک غربیلہ کیا ہے اس کی بھی داد دینی ضرور ہے. (۱۸۶۵ء ، افادات غالب (لطائف غیبی) ، ۸۵). [ف].

غُرَّت (ضم غ ، شد ر بفت) امث.
رک : غُرَّہ (پلیٹس). [ف].

غُرْچِنا (ضم غ ، فت ر ، سک چ) ف م.
غرانا ، غصے کی آواز نکالنا. آیا کوئی فرنگی لاٹ .... نیلی آنکھیں ، مجھے غرچ کر دیکھا اور نہ جانے اپنی گٹ پٹ میں کیا کہا (۱۹۵۳ء ، اپنی موج میں ، ۳۵). [گھرکنا (رک) کا ایک املا].

غَرّاٹ (فت غ ، سک ر) امث (قدیم).
پانی وغیرہ کے زور سے بہنے کی آواز.
کیاں کے یکہ یک سب شہ رگاں ٹوٹ
چلیا غراٹ سوں جو پھیر رکت چھوٹ
(۱۶۸۳ء ، عشق نامہ ، ۳۲۲). [غراہٹ (رک) کی تخفیف].

غُرّانا مارْنا عاورہ (قدیم).
ڈراونی آواز نکالنا ، غم و غصہ کرنا.
مارتا غرانا ہور کھیا او دلیر
کیا ہے اژدھا مج انگے کیا ہے شیر
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۱۲۶).

غُرْزَنگ (ضم غ ، سک ر ، فت ز ، غنہ) امذ.
جھلانگ ، جست ، زقند (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

غُرِّش (ضم غ ، شد ر بکس نیز بلا شد) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **غرانا ، غراہٹ ، چیتا ک آواز ، گرج.** بادشاہ .... غرش بوزینہ سے جاگ پڑا (۱۸۳۸ء ، بستان حکمت ، ۲۹۳). اول بان اور توپوں نے غرش شروع کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۹۰).
نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام
(۱۹۰۷ء ، حدائق بخشش ، ۲ : ۲۳). **غصہ ، غضب ، تندی.**

بداندیش جالب نے جب بھید پائے
سبھی شیر مرداں نے غرش میں آئے
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۷۱). [ف : غرش ، غُرّیدن - غرانا].

--- کَرْنا ف ل.
غرانا ، غصے کی آواز نکالنا. میدان میں کھڑا ہوا اور شیر کا ایسا غرش کرنے لگا اور بڑی ہمت سے ہانک مارا کہ اے جنگی جوانوں میدان میں آو. (۱۸۰۰ء؟ ، قصہ گل و ہرمز ، ۷۰). خانجہاں شیر زخم رسیدہ کی طرح غرش کرتا ہوا لڑنے کھڑا ہوا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۹).

غَرَض (فت غ ، ر) (الف) امث.
۱. **مطلب ، مقصد ، حاجت ، خواہش ، ارادہ ، ہدف.**
چکوئی کس کنے آوے غرض عرض کرے
وہی بھلا جو غرض وو اپس ہو فرض کرے
(۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۳۳). اگر غرض تمہارا میرا مارنا ہے پس میں یہاں کھڑا ہوں. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۰۵). انسان اپنے قول قرار پر نہیں رہتا غرض کے وقت سب کچھ کہتا ہے. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۱۱۰). جم کے بیٹھا کہ نفسانی غرضوں کا حجاب آنکھوں سے اوٹھا. (۱۸۵۷ء ، گلزار سرور ، ۸۷). اسی غرض سے رزیڈنٹ وقت مسٹر سانڈرس ہم رکاب تھے. (۱۹۳۵ء ، چند ہمعصر ، ۳۸۷). پھر میں نے اپنے آنے کی غرض بیان کی. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۳۸). ۲. **واسطہ ، تعلق ، ضرورت ، پروا.** جیسے خدا کی محبت سوں غرض ہے ، اسی پر فاتحہ ہمارا فرض ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۰۰).
مدت ستی اے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض
(۱۷۰۷ء ، ولی ، کد ، ۱۰۱).
جائے کلاہ داغ جنوں کا گھمنڈ ہے
کب ہے سر برہنہ کو دستار سے غرض
(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۷). کنجڑے کو کیا غرض تھی کہ وہ دھو دھلا کر دیتا. (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۶۸).
کہ آنکھیں تو آئینے ہیں
اور آئینوں کو غرض نہیں ہے
کہ کون چہرہ نظر نشیں تھا
(۱۹۷۸ء ، جاناں جاناں ، ۱۶۸). (ب) کلمۂ خلاصۂ کلام. **القصہ ، حاصل کلام ، قصہ مختصر ، المختصر.**
غرض ایک آنچ سب لھار ہے
اسی نور کا سب میں جھلکار ہے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳).
کچھ مول لے کہا غرض او دو یار
بازو سوں رکھہ اپنی اپنی دستار
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۶۳).
تجھ سے پری آن مرے پاس کا آنا ہی گیا
کیا گلہ کیجے غرض اب وہ زمانہ ہی گیا
(۱۸۱۰ء ، میر ، کد ، ۱۵۸).

یہ دل ہی میں تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر
غرض شست بُتِ ناوک فگن کی آزمائش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).
جفائے یار محبت کو آزمانے لگی
تمامؔ عمر کی محنت غرض ٹھکانے لگی
(۱۹۲۹ ، فکر جمیل ، ۵۹). [ع].

ـــ اَٹکانا محاورہ.
غرض اٹکنا (رک) کا متعدی (نوراللغات).

ـــ اَٹکنا / اَٹکی ہونا محاورہ.
ضرورت پڑنا ، حاجت ہونا ، کام پڑنا ، حاجت برآری پر منحصر ہونا.
دل جان بلب ہے یار چھُری پھیرتا نہیں
صید زبوں کی اٹکی ہے صیّاد سے غرض
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۴۳۳).
دیکھوں نگاہِ ناز کی بے اعتنائیاں
اٹکی ہوئی غرض جو کسی مبتلا کی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۴۷).
کبھی غرض کوئی اٹکے تو شیخ کو دیکھو
وگرنہ یوں تو وہ ہیں انتہا کے خوش اخلاق
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۲۹).

ـــ آشْنا (ـــ سک ش) صف.
غرض کا بندہ ، مطلبی ، خود غرض (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[غرض + آشنا (رک)].

ـــ آلُود (ـــ و مج) صف.
خود غرضی پر مبنی ، خود غرضانہ. اس نے شاہجہاں سے سخنانِ غرض آلود مصلحت نما ... ایسے گھڑ کر کہے کہ بادشاہ نے اسکی تجویز کو مان لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶).
[غرض + ف : آلود ، آلودن - لتھیڑنا].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
غرض آلود ، خود غرض (ماخوذ : جامع اللغات). [غرض + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

ـــ (کا) باؤلا (ـــ و مج) امذ.
مطلبی ، حاجت مند ، ضرورت کے ہاتھوں بے بس. جب دیکھئے مخمور و بدمست نظر آتے ہیں مگر گرد و پیش کے غرض باؤلے وابستگان دامن کہتے پھرتے ہیں کہ ان سے زیادہ پاک مشرب کوئی درویش و ولی بھی نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۲۰). [غرض + باؤلا (رک)].

ـــ کا باؤلا اَپنی گاوے کہاوت.
غرض مند اپنی ہی بات کی دھن رکھتا ہے (نوراللغات ؛ نجم الامثال).

ـــ باؤلی (ہوتی) ہے کہاوت.
حاجت مند آدمی پاگل ہوتا ہے ، ضرورت اندھا بنا دیتی ہے (خزینۃ الامثال).

ـــ پڑنا محاورہ.
حاجت ہونا ، ضرورت پڑنا ، غرض متعلق ہونا.
پڑتی ہے روشن دلوں کو تیرہ خانوں سے غرض
جس طرح ہے شمع کو حاجت شبِ دیجور کی
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۴۴).
کسکو غرض پڑی ہے جو آ کر جلائے شمع
تربت پہ بیکسونکی بھلا کون لائے شمع
(۱۸۴۸ ، دیوان آغا ، ۵۷).

ـــ جَتانا محاورہ.
حاجت اور ضرورت سے آگاہ کرنا.
گل کی وہ غرض جتائی اس کو
رخصت کی طلب سنائی اس کو
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۰).

ـــ ڈالْنا محاورہ.
کسی کا محتاج کرنا ، کسی کے متعلق کوئی کام ڈالنا ، کسی سے غرض اٹکانا ، واسطہ پڑنا.
انشا خیال عشق ہے ہرگز نہ بھولیو
ہرگز کسی کے ساتھ نہ ڈالے خدا غرض
(۱۸۱۸ ، انشا ، د ، ۹۹).
یوں تو سبھی بھلے ہیں زمانے میں اے نظام
ڈالے نہ پر کسی سے کسی کی خدا غرض
(۱۸۷۲ ، نظام ، ک ، ۱۳۱).

ـــ رَکْھنا محاورہ.
۱. **مطلب رکھنا ، واسطہ رکھنا ، سروکار رکھنا.** جو لوگ عشق زبان سے غرض رکھتے ہیں ، ان کو خیالات کی لغویت اور مضامین کی بیہودگی سے چشم پوشی اور اغماض کرنا چاہئے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۰۹). انہوں نے اصرار کر کے دو چار بسکٹ بھی کھلائے اور کہا اب آپ اپنی جگہ پر بیٹھئے مگر گھبرائیے نہیں پرچہ آسان ہے ، پرچہ سے غرض رکھیے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۲۸). ۲. **امید رکھنا ، تمنا رکھنا ، آرزو کرنا ، آس میں ہونا.**
ایک بوسہ پر لگا کہنے وہ اپنا منہ بھرا
ہم سے پھر یار دگر رکھنا نہ اس ڈھب کی غرض
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (نوراللغات)).

ـــ کا آشْنا صف.
مطلب کا یار ، خود غرض دوست.
جس واسطے جوگ یہ لیا ہے
بندہ تو غرض کا آشنا ہے
(۱۸۶۱ ، اختر ، واجد علی شاہ (نوراللغات)).

ـــ کا یار امذ.
خود غرض دوست ، مطلب کا یار ، مطلبی ؛ (مجازاً) چالاک ، عیّار (ماخوذ : مخزن المحاورات).

---کرنا محاورہ.
(دوکانداری) سستا یا اونے پونے بیچ ڈالنا (مخزن المحاورات؛ فرہنگ آصفیہ)

---کہ فقرہ.
الغرض ، قصّہ مختصر ، خلاصہ یہ ہے کہ ، مطلب یہ ہے کہ. غرضکہ مرزا کی عمر کچھ کم چالیس برس تھی جبکہ وہ لکھنؤ ہوتے ہوئے کلکتے پہنچے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۱۹).

ہر سو غرض کہ چھائی ہوئی تھیں مسرّتیں
وہ بزم تھی کہ زاہد و واعظ جو دیکھ لیں

(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۷).

---کے لیے گدھے کو (بھی) باپ بنانا پڑتا ہے کہاوت.
حاجت مند کو رذیل کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے ، ضرورت مند کو ذلیل ترین کام کرنا پڑتا ہے. ایک چپراسی اندر سے چٹھی لیے ہوئے نمودار ہوا ، کیا کریں اپنی غرض کے لیے گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے ، حیا اور عزّت کو بالائے طاق ، آپ منہ پھوڑ کر اس کو متوجّہ کیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۷۶).

---گو (---و مج) صف.
اپنی غرض بیان کرنے والا ، مطلبی ؛ (مجازاً) خوشامدی.

غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
سجن اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۵). عمر لیث نے کسو بے گناہ کو ایک ایک غرض گو کے کہنے سے قید کیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵۳). غرض گو کے کہنے کا اعتبار نہ کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۰). [غرض + ف : گو ، گفتن = کہنا].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
حاجت رکھنے والا ، ضروت مند ؛ مطلبی ، خود غرض.

کہیں ہے کتاں اور کہیں چند ہے
کہیں بے غرض کہیں غرض مند ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج (مثنویات)، ۲۰۱).

اس دیر کہن میں ہیں غرض مند پجاری
رنجیدہ بتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خدا یاد

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۰۳). عرب کے دنوں میں اس کو غرض مند خوانچہ فروش اور دوکاندار غلاظت کی آماجگاہ بنائے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۷۲). [غرض + مند ، لاحقۂ صفت].

---مند کرے یا دُزد مند کرے کہاوت.
یا تو جسے کچھ کام ہو وہ مدد کرتا ہے یا خیر خواہ (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---مندی (---فت م ، سک ن) امث ؛ = غرضمندی.
حاجت مند ہونا ، ضرورت مند ہونا ، مطلبی ہونا.

غرضمندی کے لے آوے جو او فن
کرے پہاتیاں سوں دفع الوقت او دھن

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۸). [غرض + مند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نقشے ست کزما یاد ماند ، کہ ہستی را نمی بینم بقائے کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) میری غرض ایک ایسا نقش بنانا ہے جو میری یادگار رہے ، کیونکہ زندگی کے لیے بقا نہیں دیکھتا ہوں ، تصنیف یا تالیف کی ہوئی کتاب پر لکھتے ہیں (جامع اللغات ، جامع الامثال).

---نکالنا محاورہ.
مطلب پورا کرنا ، کام نکالنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---نکلنا محاورہ.
حاجت پوری ہونا ، مقصد حاصل ہونا.

جی نکلنا تھا ہمیں یارب غرض
لیک کیا جانے یہ نکلے کب غرض

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۶).

سو طرح کی غرض نکلتی ہے
کیوں نہ مطلب رکھیں جناب سے ہم

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۳).

یہی ہے رسم محبت زمانے میں اب تو
وہ آشنا ہے کہ نکلے جس آشنا سے غرض

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۱۳).

---نکلی آنکھ بدلی کہاوت.
مطلبی بے مروّت ہوتا ہے ، طوطا چشمی کا اظہار کرتے وقت کہتے ہیں (محاورات ہند).

---و غایَت (---و مج ، فت ی) امث.
مقصد و مدعا ، اصل مقصود. اور جس نے ہر ایک چیز کی غرض و غایت کا اندازہ کیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶۶). پاکستان کے باشندے بحرین میں تجارتی غرض و غایت کی بناء پر باقاعدہ آباد ہوں. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۱۸۶). [غرض + و (حرفِ عطف) + غایت (رک)].

---وَنْد (---فت و ، سک ن) صف (قدیم).
رک : غرض مند.

غرض وند کوں ہو بات گال تام ہے
دکھیا بولنا دوست کا کام ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹).

کہ ساہو جتے ہیں غرض وند ہو
سو دھرتے ہیں اپکس سوں یک دند ہو

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۱). [غرض + وند لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
واسطہ ہونا ، مطلب ہونا ، پروا ہونا.

کتنے ہو عاشقوں میں عبث اپنے اب مجھے
تم کو غرض نہیں ہے تو پروا ہے کب مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۳).

بیداد و جور و لطف و ترحم سے کیا غرض
تم کو غرض نہیں تو ہمیں تم سے کیا غرض

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٨٩). ایک عام قانون پسند شہری کو ان باتوں سے کوئی غرض بھی نہیں ہوتی. (١٩٨٨ ، جنگ (اداریہ) ، کراچی ، فروری ، ٣٠).

غَرْضی (فت غ ، سک ر) صف.
ضرورت مند ، حاجت مند ؛ مطلبی ، خود غرض.

بو غرضی ہے بوجھ بغیر نیں رہتا
بو کچھ بوجھتا وو اسے کچھ کتا

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٥٠).

آرام کے ہم اپنے اتنے نہیں ہیں غرضی
آزار ہی بھلا ہے جو ہے تمہاری مرضی

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨٩). اس خیال کو غرضی اور مطلبی لوگ ترقی دیتے تھے. (١٩١٠ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ١٠٢).
[غرض + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَرْغَپ (فت غ ، سک ر ، فت غ) امث ؛ صف.
ڈوبنے کی آواز ؛ (مجازاً) ڈوبا ہوا ، غرق ، مستغرق. اکثر وہ اپنے خیالات میں ایسا غرغپ ہوجاتا کہ ہنستے ہنستے اس کے ہاتھ یک لخت رُک جاتے. (١٩٢٥ ، کارخانۂ عالم ، ١٢٦). [حکایت الصوت].

غَرْغَر (١) (فت غ ، سک ر ، فت غ) امث.
١. **پانی کے زور زور سے بہنے کی آواز.** غرغر کر کے پانی حوض کا نیچے کو غائب ہونے لگا. (١٨٥٥ ، طلسم حکیم اشراق ، ٢٩٧ الف). گرداب کے پانی کی آواز غرغر کی مہیب صدا کوسوں جاتی تھی. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٢٣). ٢. **ڈوبنے کی آواز.** دونوں پاؤں جما کر بسم اللہ کہہ کر کودا ، دیکھا تو واقعی میں کنوئیں میں جا رہا اور آواز غرغر کی سنائی دی. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٥٧). [غر (حکایت الصوت) + غر (رک)].

غَرْ غَر (٢) (فت غ ، سک ر ، فت غ) امث.
گڑگڑانے کی آواز ، گلوگیر صدا ، عالم نزع میں حلق سے نکلنے والی آواز. مقرر اللہ تعالیٰ بندے کے توبہ کو کہ قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغر نہ کرے. (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٦٥). اف : کرنا.
[غر (حکایت الصوت) + غر (رک)].

غُرْغُر (ضم غ ، سک ر ، ضم غ) امث.
غرانے کی آواز ، غراہٹ ، غوں غوں. شیر غرغر کرتا ہوا تخت کے چاروں طرف گھوما اور پھر باہر چلا گیا. (١٩٢٩ ، حیات فرہاد ، ١٣٣). سفید سفید بالوں والی موٹی تازی بلی جو ہر وقت اپنے مالک کی گود میں بیٹھی غرغر کرتی ہے. (١٩٧١ ، انگلیاں فگار اپنی ، ٣٧). اف : کرنا. [غُر (حکایات الصوت) + غر (رک)].

غَرْغَرانا (فت غ ، سک ر ، فت غ) ف ل.
گھر گھر کی آواز نکالنا ، غرانے کی آواز پیدا کرنا. دریا غرغرا کر پہاڑ کی طرف جا کر غائب ہو گیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٤٧). [غرغر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

غُرْغُرانا (ضم غ ، سک ر ، ضم غ) ف ل.
رک : **غرّانا.**

غرغراتا تھا کوئی آنکھیں نکال
بھاگ جاتا تھا کوئی جوتڑ اُچھال

(١٨١٣ ، ایجاد رنگین ، ٩٠). دم ہلاتی اور کچھ کچھ غرغراتا رہا ، تھوڑی دیر کے بعد چلا گیا. (١٩٢٨ ، باتوں کی باتیں ، ٢٢). راحت غر غرانے کے بجائے مسکراتی ہے. (١٩٧١ ، انگلیاں فگار اپنی ، ٣٧). [غرغر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

غَرْغَراہَٹ (فت غ ، سک ر ، فت غ ، ہ) امث (قدیم : غرغراہت)
١. **گلوگیر آواز ، حلق سے نکلنے والی غرغر کی صدا ، خرخراہٹ.** سواری کے وقت آواز غرغراہت کی دہن اسپ سے نکلتی ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١١٨). ٢. **غرغر کی آواز جو پانی کے بہنے سے پیدا ہو.** شریانی تڑپ اور آنتوں میں رطوبت ہونے سے جو غرغراہٹ ہو وہ بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے. (١٨٨٢ ، کلیات علم طب ، ١ : ١٣٢). موجیں ایک عجیب غرغراہٹ کے ساتھ پاس سے گزرنے لگیں. (١٩٥٤ ، شاید کہ بہار آئی ، ١٣٥). [غرغر (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

غَرْغَرَہ (١) (فت غ ، سک ر ، فت غ ، ر) امذ.
١. **موت کے وقت گلے سے نکلنے والی غرغر کی آواز.** طریق تلقین کا یہ ہے کہ وقتِ نزع کے قبل غرغرہ ... اس کے پاس والے پکار کر باآواز بلند پڑھیں. (١٨٣٩ ، وفاۃ المسلمین ، ٩٤). ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی ... نہ ان کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کافر ہوں اور کفر پر مر جائیں ، فقہا نے غرغرہ کو حدِ توبہ قرار دیا ہے. (١٨٩٤ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ٥٢). اللہ پاک نے کہا کہ غرغرہ لگنے تک آخر وقت میں بھی توبہ کر لے گا تو قبول کر لوں گا. (١٩٥٩ ، مقالات ابوبی ، ٢٣٥). عاصی کی توبہ اس حالتِ غرغرہ میں قبول ہوجاتی ہے. (١٩٦٣ ، کمالین ٥ : ١٧). ٢. **منھ میں پانی بھر کر غرغر کی آواز نکالنا.** اپنے منہ میں رکھ کر غرغرہ کرے. (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٩٠). دو آثار پانی میں جوش کرے جبکہ سیر بھر رہ جائے تو غرغرہ کرے. (١٨٨٣ ، مفید الاجسام ، ١٥). برگ بنفشہ ، شاہتوت درخت گلاب پانی میں جوش کر کے غرغرہ لیں. (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ١٣٨). اگر بعد میں آپ غرغرہ کر لیتے تو کھانسی نہ ہوتی. (١٩٦٣ ، قاضی جی ، ٣ : ٢١٣).
[غرغر (حکایت الصوت) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

غَرْغَرَہ (٢) (فت غ ، سک ر ، فت غ ، ر) امذ.
غرور ، گھمنڈ ؛ فخر ، ناز. پسر ابوسفیان کسی طرف سے بشکلِ فیل مست خنجر بدست نہایت طنطنہ و غرغرہ سے سامنے آیا. (١٨٥٥ ، غزواتِ حیدری ، ١١٩). [غرّہ (رک) کا بگاڑ].

غَرْغَشا / غَرْغَشَہ (فت غ ، سک ر ، فت غ / فت ش) امذ.
خلجان ، پریشانی ، جھگڑا ، فساد ، بکھیڑا. کچھ غرغشا نہ لاؤ. (١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٦٦)). [ف].

غَرْغوں (فت غ ، شد ر بفت ، و مع) امث.
فاختہ اور کبوتر جیسے پرندوں کی آواز.

سُن سُن کے چیخیں اُن کی لڑنے میں غرغوں کی
سب بولے واہ حضرت اچھی یہ پڑھ کے پھونکی

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٨٧). [حکایت الصوت].

غُرُفات (ضم غ ، ر) امذ.
غُرفه (رک) کی جمع ، **دریچے ، کھڑکیاں**. صاحبانِ سیر و سلوک وہ ہیں جو غرفات نور کے دروازوں کو اخلاص اور صبر کے ساتھ کھٹکھٹاتے ہیں. (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٣٣١). [ع].

غُرْفش (ضم غ ، سک ر ، کس ف) امث.
١. **غرّاہٹ ، غصے بھری آواز.**

شیر ہوں میں تو نیستانِ سخن کا نواب
حاسدوں کی نہ چلے گی کبھی غُرفش مجھ سے

(١٨٧٣ ، نشید خسروانی ، ٢٢٢). ٢. (کنایۃً) **دھمکی ، بھبکی ، غصہ آمیز بات ، ڈانٹ ڈپٹ ، تکرار.**

کیا یہ غرفش تمہاری اور کیسے
بڑبڑاتے ہیں کڑکڑاتے ہیں

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٣١). کہیں غُرفش ہو کر رہ جاتی ہے کہیں توتو تکار تک نوبت آ جاتی ہے. (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٣٠٩). ابن زیاد کی ذرا سی غرفش سے بدل گئے. (١٩١٧ ، یزید نامہ ، ٣٠). [غُرّش (رک) کا بگاڑ].

--- کرنا ف س ؛ محاورہ.
غرّانا ، دھمکانا ، ڈانٹنا ڈپٹنا ، تکرار کرنا ، جھگڑا کرنا. بڑا دانت نکوسے غرفش کرتا گیدڑ کو حمایتی بنا کر آیا ہے. (١٩٠١ ، زلفی ، ٣١). سقانوں کو بھی مساوات ہو گئی تھی وہ بھی اتنی غرفش نہ کرتے تھے. (١٩٢٨ ، حیرت ، حیات طیبہ ، ٣٨).

--- لانا ف س ؛ محاورہ.
رک : **غرفش کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

غُرْفَه (ضم غ ، سک ر ، فت ف) امذ.
١. **جھروکا ، کھڑکی ، دریچہ.**

کیسی کون نہیں نظر بازی بنا چین
کُھلے ہیں رات دن سب غرفۂ نین

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٢٥).

دیکھتا تجھ کو نہیں ہائے تو کن انکھیوں سے
تک رہے ہے طرفِ غرفۂ منتظر عاشق

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٧٥).

شوق میں سینہ دق کے جیسے آئے نہ قرار
حوریں غرفوں سے دکھائیں اسے رنگِ رخسار

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٨١). نپولین محل کے دروازے پر پہنچا ، سامنے ہی ایک غرفہ تھا جہاں سے روشنی چھَن چھَن کر آ رہی تھی. (١٩٥١ ، حُسن کی عیّاریاں ، ٢٩). جاتا ہوں ، اجازت! وہ دیکھو غرفے سے شعاعیں جھلکی ہیں بکھلے ہوئے سونے کی لہریں مینائے شفق سے چھلکی ہیں (١٩٧٣ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ٣٩). ٢. (مجازاً) **خانہ.** دعویٰ تو مرزا اور عینک ساز دونوں نے یہی کیا تھا کہ بالائی غرفے سے دور کی اور زیریں غرفے سے پاس کی چیزیں صاف نظر آئیں گی. (١٩٦٨ ، خاکم بدہن ، ١٧٥). ٣. **اوپر کا کمرہ ، کوٹھری ، بالا خانہ ، بالا خانے کا برآمدہ.** روایت کرتے ہیں کہ جس مومن کی آنکھ سے قطرہ آنسو کا نکلے اور مونھ پر جاری ہووے حق تعالیٰ واسطے اوس کے بہشت میں غرفے کرامت کے مہیا کرے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٥٣). جہنم کے گڑھے سے نکال کر بہشت کے غرفے میں حکم رہنے کا ہوا. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٨٣). مع چند خواصانِ خاص و محرمِ راز اُسی غرفۂ معلومہ میں داخل ہوئی. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ١٣). ٤. (بازاری) **گوشۂ تنہائی ، کونہ ، خلوت** (فرہنگِ آصفیہ). ٥. **چُلّو بھر پانی ، چُلّو.** مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٣٩١). [ع].

--- دار صف.
دریچے والا ؛ (مجازاً) خانہ دار. غرفہ دار اور یک معدہ جانوروں کی بڑی آنت کے مختلف اعمالِ انہضام کا خاص مقصد یہ ہے. (١٩٦٩ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ٣١). [غرفہ + ف : دار ، داشْتن - رکھنا].

--- کی بات چیت امث.
(بازاری) **خفیہ باتیں ، رمز و کنایہ کی باتیں ، خلوت کی باتیں** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

غُرْفی (ضم غ ، سک ر) صف.
سوراخ والا ، کھڑکی والا ؛ (حیوانیات و نباتیات) کھڑکی جیسے چھوٹے چھوٹے سوراخوں والا. شمالی ریاستہائے شان کے رکازات میں سہ لختہ ، نہاں سیما ، مسور انکھا اور عجیب و غریب مرجان غرفی کفشکہ کا وجود یہ ظاہر کرتا ہے کہ وسطی ڈیونی افق نمایاں ہوا ہے. (١٩٣١ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ٣٢). [غُرفہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غُرْفِیَّه (ضم غ ، سک ر ، کس ف ، شد ی بفت) صف.
رک : **غرفی.** یہ نہیں کانی حیوانات کی اُسی مشہور جنس کے لحاظ سے «غرفیہ شیل» کے نام سے موسوم کی گئی ہیں. (١٩٣١ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ٣٤). [غرفی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَرَق (فت غ ، سک ر) . (الف) امذ.
١. **ڈوبنا ، پانی کا سر سے گزر جانا.**

عرشِ آلہ العالمین جانے ادب ہے کھول چھڑ
ہے خانۂ دل غرق پر ، دیکھ اشک طغیانی نہ کر

(١٨١٨ ، اظفری ، د (ق) ، ٣٦).

خدا ہے عشقِ ابرو میں جو اپنی جان بچ جائے
رہا کرتا ہے خوفِ غرق کشتی کی سواری پر

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٨٩). ٢. (تصوف) **مشاہدۂ ذات میں بالکلیہ محو ہو جانے کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف). (ب) صف.
١. **ڈوبا ہوا ، غریق.**

توں اپنی جوانی میں نشہ غرق ہے
کچھے بوڑ بُڈھے میں لی فرق ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٠).

اشک رنگیں میں غرق ہے تس دن
جن نے دیکھا ہے تجھ حنا کی ادا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٣).

ہوئے مر کے ہم جو رُسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٠). کنیزاں برق جمال دریائے حسن میں غرق۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢). سیم و زر میں غرق پالکیاں نالکیاں ساتھ ہوتیں. (١٩٥٦ ، بیگماتِ اودھ ، ١٠٩). **٢. محو ، کھویا ہوا ، مستغرق ، مدہوش.** ایک کلمے کا فرق ہے ، باقی خدا کی وحدانیت میں ہندو ہور مسلمان غرق ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٠).

تصوّر میں تھا اُس کے اس قدر غرق
نگہ شکل اُسکی سے کرتی نہ تھی فرق

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٧٦).

بیتابی میں ہوں غرق مجھے چین نہیں ہے
اک دم کہیں جوں برق مجھے چین نہیں ہے

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٢٠٥). دن ہو یا رات ان ہی کی یاد میں غرق تھی. (١٩٢٣ ، قرآنی قصّے ، ٣٧). انہیں ہنسی بہت کم آتی تھی ، عموماً سنجیدہ اور خیالات میں غرق رہتے تھے. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ١٩٣). [ع].

---آب کرنا ف م ؛ محاورہ.
پانی میں ڈبونا ؛ (مجازاً) نیست و نابود کرنا. اسی زبان ہی کو اپنے "دفتر بےمعنی" سمیت غرقِ آب کر دیا جائے. (١٩٧٠ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ٢١٠).

---آب ہونا ف ل ؛ محاورہ.
پانی میں ڈوب جانا ، ڈوب مرنا.

نظر کر کے تجھ مکھ کی صافی اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرقِ آب

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٥٦). اپنی سرگزشت بیان کرنے کے بعد اس نے غرقِ آب ہو کر جان دے دی اور سعیدہ کے قریب پہونچ گیا. (١٩٨٣ ، ارمغانِ مجنوں ، ٢ : ١٣٠).

---آبی امث.
ڈوبنا ، منہمک ہونا ، شدید وابستگی. ان کا کام نذر و نیاز مانگنا اور فحش کلامی میں رات دن مصروف رہنا اور حسد و کینہ کی غرق آبی نہ تھی جو آجکل کے پیرزادوں میں دیکھتے ہو. (١٩١٩ ، آپ بیتی ، ٥٠). [غرق + آب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
ڈبونا ، تباہ کرنا.

دکھلائے جوشِ گریہ اگر میری چشمِ تر
مردم کے غرق سینکڑوں پل بھر میں گھر کرے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٠٩). عمل غیر صالح ہونے کی وجہ سے طوفان میں غرق کر دیا گیا. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ١٣). انہوں نے مجھے پانی میں غرق کر دینے کی ٹھان لی تھی. (١٩٨٧ ، حیات مستعار ، ٧٥).

---ہونا ف ل ؛ محاورہ.
١. ڈوبنا ، ڈوب جانا ؛ تباہ ہو جانا.

نہ کام آوے جو مال کس کوں بخیل
ہوا ترک میں غرق دب جا بخیل

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ١١٥).

ہوا غرق عرق شرموں تھے پھُل نیر
کھولے ڈوبے سکی تن یاسمین خاص

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٣٣).

خجالت میں ہوئے تجھ آب کے غرق
لقب پایا ہے شکّر نے تری کا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨).

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٠). حضرت نوح علیہ‌السلام نے خدا کے حکم سے اپنے ایک بیٹے کو طوفان میں غرق ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا (١٩٤٣ ، سیدہ کی بیٹی ، ٣). لیاقت علی خان نے پاکستان کو مشکلات کے طوفان میں غرق ہونے سے بچایا. (١٩٨٨ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٧٠). **٢. دھنسنا ، اندر اتر جانا ، گڑ جانا.**

یعنی دولہا دلہن لگائیں یہ فرق
دیکھیں کس کا ہو تیر سنگ میں غرق

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ٥٩). ایسا سحر کر دیا کہ دونوں کمر تک زمین میں غرق ہوئے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ١٥٦). **٣. محو ہونا ، مستغرق ہونا ، کھو جانا ، منہمک ہونا.**

ہوئے ہیں ذاتِ حق میں اس طرح غرق
کہ ہے دشوار اپنا آپ انہیں فرق

(١٧٩٥ ، قائم چاند پوری (تاریخ ادب اردو ، ٢ ، ٢ : ٧٩١)).

غَرقاب (فت غ ، سک ر).(الف) امذ.
١. گرداب ، بھنور ، ورطہ. پاٹ میں جس جس کی عنت حائل ہے ، اس دریا میں کہیں غرقاب کہیں ساحل ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٦٧).

لگا پڑنے کو جب وہ عرش رتبہ پڑا غرقاب میں حیرت کے عتبہ

(١٧٩١ ، ہشت بہشت ، ٧ : ١٦١). **٢. سیلاب ، ڈباؤ پانی ، گہرا پانی.** بھیجا ان پر غرقاب اور ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لوہو ، کتنی نشانیاں جدی جدی ، پھر تکبّر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہگار. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٣٩٨). (ب) صف.
١. ڈوبا ہوا ، پانی میں ڈوبا ہوا. ایک بادشاہ تھا ... اسکے دو بیٹے تھے دریائے غرورِ جوانی میں غرقاب. (١٨٣٨ ، بستانِ حکمت ، ٥٦). قوم کی ناؤ ... تعصب کے دریا میں غرقاب تھی. (١٨٩٨ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ٤٧٥). جو تکلیفوں اور مصیبتوں کے طوفان میں غرقاب رہتے ہیں ... وہ دنیا میں ایک دن کامیاب ہو کر رہتے ہیں. (١٩٢٨ ، سلیم (پانی پتی) ، مضامین سلیم ، ٣ : ٣٢).

فرعون کو غرقاب سمجھنے والو!
فرعون کی اولاد ابھی باقی ہے

(١٩٧٧ ، سرکشیدہ ، ٣٨). **٢. محو ، مستغرق ، کھویا ہوا ، مدہوش.**

رات دن اسی اُدھیڑ بُن میں غرقاب رہتی تھی۔ (١٩١٤ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ٤٣)۔ سمرقند و بخارا کو جن کی ذہن میں وہ تو عمر غرقاب ہے ، اُسکے صرف خالِ رخسار کا صدقہ بنا کر اسکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ (١٩٣٩ ، مطالعۂ حافظ ، ١٤)۔ ٣. **گہرا ، عمیق (پایاب کی ضد)**۔ باقی ریبچھ کتے یوں نہ کہیا کہ اتنا یا پہنچھ یو اپار غرقاب دریا اسے تہیں پار۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠٩)۔ دریا خواہ پایاب ہو خواہ غرقاب ہر حالت میں ایک ہی طرف چلا جاتا ہے۔ (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبعی ، ١ : ٣)۔

بحر الفت میں قدم سوچ کے رکھنا پروین
ہے کنارہ ہی یہ غرقاب یہ پایاب نہیں

(١٩١٣ ، دیوانِ پروین ، ٤٣)۔ ٤. **نشہ میں چُور ، نشہ میں دُھت ، نشہ میں بُت بنا ہوا ، جیسے: چُلو میں اُلو، لوٹے میں غرقاب** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [غرق + آب (رک)]۔

---- کَرْنا ف م۔
ڈبونا۔

خوشی کے گلستاں کو سیراب کر
خزاں غم کی یکبار غرقاب کر

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٨)۔ ڈبے میں بند کیے ہوئے ٹماٹر کے رس کو نگلنے کی آواز کو ریڈیو اپنے شور میں غرقاب کرتا رہتا ہے۔ (١٩٤٣ ، آدمی اور مشین ، ٣٥٦)۔ راج کاک در نے ... شالباقون کو زندہ ندی میں غرقاب کر کے دم لیا۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٣٣)۔

----وادی امث۔
(جغرافیہ) گلیشیر کے عمل سے بننے والی تنگ اور گہری وادی جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوتا ہے یا سمندر کی وہ لمبی اور پتلی شاخ جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو۔ غرقاب وادی Fiord یہ بہت تنگ اور گہری وادی ہوتی ہے اس کی شکل انگریزی کے یو ( ) سے ملتی جُلتی ہے۔ (١٩٦٨ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ٢٦٤)۔ [غرقاب + وادی (رک)]۔

----ہونا ف م۔
ڈوبنا ، ڈوب جانا۔

وو کشتی دریا میانے غرقاب ہو
پانی لہو سوں یک بار خوناب ہو

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٣٨)۔

ہوویں لذتوں بیچ غرقاب سب
ہنسیں بات ویناں کی کر یاد جب

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ١٩٦)۔

دریائے غضب جوش میں آئے تو غضب ہے
غرقاب سفینہ ابھی ہو جائے جہاں کا

(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٢)۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ ساون میں یہاں باڑھ آ گئی تھی سارا گاؤں غرقاب ہو گیا تھا۔ (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٢٥١)۔

ہجر کے پانیوں میں عشق کی ناؤ
کہیں غرقاب ہو گئی شاید

(١٩٧٧ ، خوشبو ، ١١٧)۔

غَرْقابی (فت غ ، سک ر) امث۔
ڈوبنا ، غرق ہونا۔ اخباروں میں اسکی غرقابی کی خبر شائع کرنیکی تیاریاں ہونے لگیں۔ (١٩٤٣ ، فن صحافت ، ١٠٥)۔ الاقصر کے آس پاس قدیم آثار کے لیے بند اُسوان کی تعمیر سے غرقابی کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ (١٩٦٧ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٣٠)۔ [غرقاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

غَرْقانا (فت غ ، سک ر) ف م۔
غرق کرنا ، دھنسانا ، تہ تک پہنچانا۔ اس میں وہ جو کل چوبینہ داخل ہے جو ... پانی کے چرخ ، باؤلیوں کو غرقانے کے چوکھٹے ... وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگلات ، ١٢٠)۔ [غرق (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

غَرْقَہ (فت غ ، سک ر ، فت ق) صف۔
ڈوبا ہوا ، غرق شدہ ، غریق۔

لبِ ساحل پہ جبکہ آ پہونچے
غرقہ بولا مری دعا پہونچے

(١٨١٠ ، بحرالمحبت ، ٦٦)۔

جو ہوا غرقہ مے بخت رسا رکھتا ہے
سر سے گذرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٦٣)۔

کفِ دستِ ہمت اگر درفشاں ہو
گدا کو کرے غرقۂ آبِ گوہر

(١٩٠٠ ، نظمِ دل افروز ، ٣٥)۔ [غرق (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

غَرْقی (فت غ ، سک ر) (الف) صف۔
عبود کی ایک قسم جسے ڈوب جانے کی وجہ سے عبود غرق کہتے ہیں ، ڈوبنے والا ، ڈوبا ہوا۔

چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلاوے اس کو
کہ سنے عود کو غرقی تو جلاوے اس کو

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٥٧)۔ (ب) امث ؛ امذ۔ ١. **سیلاب۔** چوری چکاری اور غرقی کا خوف بھی متصور ہے۔ (١٨٦٢ ، خطر تقدیر ، ٥٣)۔ یہ کھیت غرقی سے خراب ہو گئے۔ (١٩٢٦ ، نوراللغات ، ٣ : ٥٤٣)۔ ٢. **لنگوٹی ، انگوچھا۔** وضع یہ تھی چار ابرو کا صفایا کیے ایک غرقی باندھے اور سارے بدن پر بھبوت ملے بیٹھے رہتے تھے۔ (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢٠)۔ وہ ننگے سر ننگے پاؤں رہتے ، گھٹنوں سے اوپر ایک غرقی سی باندھ لیتے۔ (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ٣٢٩)۔ ٣. **گھٹنے سے اوپر تک کا پاجامہ ، جانگیا ، کچھا۔** ایک جوگی لنگ باندھے ہوئے اور ایک غرقی تا کمر پہنے ہوئے ... پیدا ہوا۔ (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٣٠٩)۔ جب ذرا لھنڈے ہوئے تو حرفہ ریوڑی صاحب غرق چست کیے ہاتھ میں ایک ٹوٹا سنٹھا لیے اینٹھتے بیروتے حاضر ہوئے۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٣٦)۔ ٤. **(کوفت کاری) برتن کی سطح پر قلم سے پھول بوٹوں کے کٹاؤ بنا کر اس میں سونے یا چاندی کا تار بٹھا کر برتن کی سطح کے برابر کر دینے کا کام۔** ان پیالوں کے اندرونی جانب نہایت باریک اور نفیس نقرئی غرق کام بنا ہوتا ہے۔ (١٩٠٨ ، مخزن ، فروری ، ٣٩)۔

۵. (چھپر بندی) چھپر یا کھپریل کے دو مخالف سمتوں کے پلوں کا بغلی جوڑ ، جو نیچے کو دبا ہوا نالی سی بناتا ، تیغ یا تیکھہ (ا ب و ، ۱ : ۱۲). ٦. (کاشت کاری) وہ زمین جس پر دریا کے دھارے کا پانی آ جایا کرے ، سیلابی، دھاری (ا ب و ، ٦ : ۸۲). ۷. پاخانہ ، جائے ضرور. ہر مکان کے ساتھ ایک پانی کا حوض اور ایک غرق جس کو یہاں کی اصطلاح میں پاخانہ کہتے ہیں ضرور ہی ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱۸۷). [غرق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــبَنْد (ـــــفت ب ، سک ن) صف.
لنگ باندھے ہوئے. عورتیں بہت کم نظر آئیں ، مگر وہ بھی اسی طرح غرق بند سیلی کُچیلی سیاہ فام ، قریب قریب ننگی تھیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۳۵). [غرق + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

ـــــعَدَسات (ـــــفت ع ، د) امذ ؛ ج.
(سائنس) چوبِ دیودار کے روغن میں ڈبوئے عدسے ، ان کے ذریعے چیزیں زیادہ صاف نظر آتی ہیں. اعلیٰ طاقت کے دہانے عموماً «غرق عدسات» کی صورت میں تیار کیے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تسبیجات ، ۱ : ۲۷). [غرق + عدسات (عدسہ (رک) کی جمع)].

ـــــمیں آجانا محاورہ.
۱. **ڈوب جانا ، بہہ جانا ، سیلاب کی زد میں آنا ، بہاؤ میں آنا.** بزرگوں کے مزارات جو غرق میں آ گئے تھے ، ایک چبوترہ پر اُن کا نشان قائم کر کے چوبی کتبہ لگا دیا. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۰۵). ۲. **دھنس جانا ، نشیب میں آ جانا ، پست ہونا ، برباد ہونا** (فرہنگ آصفیہ).

ـــــہونا ف ل.
ڈوب جانا ، ڈوبنا. جھکے ہوئے فن (بازو) اور بالائی آلہ محرک سے غرق ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، ۲ ، ۳ : ۲۷).

غُرکانا (ضم غ ، سک ر) ف م.
ڈانٹنا ، ڈپٹنا. آخر ناسبر سنگ کو بڑی ڈراونی صورت بنا لیکر تیتر کو غرکا کو بولیا. (۱۷٦۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۲۳). [مقامی].

غُرَکْنا (ضم غ ، فت ر ، سک ک) ف م.
رک : **گُھرکنا** (پلیٹس). [مقامی].

غُرکی (ضم غ ، سک ر) امث.
رک : **گُھرکی** (پلیٹس). [مقامی].

غُرِّنْدَہ (ضم غ ، شد ر بکس ، سک ن ، فت د) صف.
غرانے والا ، غصے میں آیا ہوا ، بپھرا ہوا.

بنوں میں پھرا کرتے ہیں ہم تو دلیر
نہیں بولتے ڈر سے غرندہ شیر

(۱۸۱۰ ، میر ، کُ ، ۱۱۰۰).

غضبناک ، جوشندہ ، غُرندہ ، صفدر
نیرمِ صداقت میں تیغِ خدا ہے

(۱۹٦۳ ، فارقلیط ، ۲۵۲). [ف : غُریدن ـ غرانا سے].

غِرْنگ (فت نیز کس غ ، فت ر ، غنہ) امث.
غرانے کی آواز ، غراہٹ ، شور ، غوغا.

سلام و تحیت ، غریو و غرنگ
وَعِنْدَ اللِّقَاءِ یَتِلًا عَنُونَ

(۱۹٦۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۲). [حکایت الصوت].

غُرْنُوق (ضم غ ، سک ر ، و مع) امذ.
لمبی گردن والا سیاہ رنگ کا ایک آبی پرندہ نیز سارس سے مشابہ ایک آبی پرندہ ؛ (ہیئت) قاز کی شکل کا ستاروں کا ایک جھرمٹ. غرنوق ایک صورت ہے قاز کی کہ پروں کو کھولا ہوا اور گردن اونچی کیا ہوا بیٹھا ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۳۹٦). [ع].

غُرَّنیق / غِرْنیق (ضم غ ، سک ر ، ی لین / کس غ ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : **غرنوق** (پرندہ). ابن عباس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا ، طائف میں ہم اُن کے جنازہ پر حاضر ہوئے پس ایک جانور آیا ... غرنیق کی شکل. (۱۹۰٦ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۲۰۱). [ع].

غُرُوب (ضم غ ، و مع) امذ.
۱. **چاند یا سورج کا چھپنا ، ڈوبنا (طلوع کی ضد).**

چڑے بات میرے جو او ماہتاب
نہ تس کوں غروب ہوے او آفتاب

(۱٦۳۵؟ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۸)).

فی مقعدِ صدقٍ مقتدر
یوں غروب ہو کر نکلی پھر

(۱۷٦۵ ، چھ سرپار ، ۳). روز و شب موقوف طلوع و غروب آفتاب پر ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸). عام اُمت کے لیے نماز عصر کے بعد سے غروب تک نماز پڑھنا ممنوع ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷٦۷). ہم اپنی روزمرہ زندگی میں بہت سے قدرتی مظاہر کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں ، مثلاً : سورج کا طلوع اور غروب ہونا. (۱۹٦۵ ، طبیعیات (ترجمہ) ، ۱). ۲. **چاند سورج وغیرہ کے ڈوبنے کی جگہ یا سمت ، مغرب ، پچھم.**

چلا کوئی مشرق چلا کوئی غروب
چلا کوئی شمال اور چلا کوئی جنوب

(۱۷۱۹ ، جنگ نامہ ، عالم علی خان ، ۴۴). [ع : (غ ر ب)].

غُرُور (ضم غ ، و مع) امذ.
۱. **گھمنڈ ، تکبر ، نخوت ، فخر.** یہ اپنے حسن کے غرور کا جلوہ ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹۸).

مشتاق میں نپٹ تھا مجھ پیار ساتھ مل
مت کر غرور جان مری بات مان آج

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱٦).

غرور مجھ کو نہیں شیخ بے گناہی کا
امیدوار ہوں میں رحمتِ الٰہی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰).

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غُرور تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). شیطان نے غرور سے سر نہ جھکایا مردود ٹھہرا. (۱۹۳۵ ، مقالات شروانی ، ۱ : ۲۵۵). یہ لڑکی ہوبے غرور کے ساتھ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہے. (۱۹۷۷ ، خوشبو (دیباچہ) ، ۱۹). ۲. (کنایۃً) خیالِ فاسد ، وسوسہ ، دھوکا. جو رچا کہ موجب سستی کا عبادت میں ... ہو تو وہ غرور اور خیالِ خام ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۵۷). پھر پیٹھ پھیر کر چلا ، اور غرور کیا اور کہا کہ یہ تو جادو ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۱۸).اف کرنا ، ہونا.[ع (غ ر ر)].

---آنا محاورہ.
تکبّر ہو جانا ، گھمنڈ ہو جانا.

نالہ بلبل کا نہ سنتا یہ غرور آ جاتا
گوشِ گل کو جو ترے کان کا زیور ملتا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۵).

زباں پہ اونکے جو بُھولے سے نام حور آیا
اونھا کے آئینہ دیکھا وہیں غرور آیا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۰).

---ٹُوٹنا محاورہ.
گمان باطل یا گھمنڈ ختم ہونا. اور ٹوٹ جائیگا اُس کا غرور جو سمایا ہوا ہے بیچ اوس کے کاسۂ سر کے.(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۶۷). قبطیوں کا خودداری و خود پسندی کا غرور ٹوٹا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۳۵۷).

---ِحُسْن کس اضا(---ضم ح ، سک س) امذ.
خوبصورتی کا گھمنڈ.

غرورِ حُسن مسیحوں کے روبرو آیا
شبابِ خط لیے پوہنچا جو نامہ بر کی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱). اُس نے اپنے غرورِ حُسن میں اپنے شاندار کفش ... کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳۷). [غرور + حُسن (رک)].

---ڈھانا محاورہ.
نخوت ختم کر دینا ، تکبّر مٹا دینا.

کیوں بار بار سامنے رکھیں نہ آئینہ
ہم آپکا غرور تو ڈھائیں کسی طرح

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۷۷).

---ڈھے جانا محاورہ.
گھمنڈ ختم ہو جانا ، تکبّر مٹ جانا.

اک دن ڈھے جائیگا تیرا غرور اے باغباں
جڑ سے گل بوٹے اُکھڑ جائینگے بے بنیاد ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۵).

---شِکَن (--- کس ش ، فت ک) صف.
تکبّر مٹانے والا ، گھمنڈ ختم کرنے والا. علم ہیئت کے غرور شکن انکشافات سے پہلے انسان اپنے آپ کو ... آقائے کائنات جانتا تھا.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۶۶). [غرور + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

---کا سر نیچا کہاوت.
مغرور انسان ذلیل ہو کر رہتا ہے. وہ تو آدمی کو آدمی ہی نہیں سمجھتی تھی غرور کا سر نیچا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۶).

غُرُوری (ضم غ ، و مع) امث ، امذ (قدیم).
رک : غرور.

کافراں کا سب غروری بھاگتا اس عہد میں
سبزباں مل گناؤ دوستاں خوشیاں سیتی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶۹).

غروری تکبّر برا ہے کہا
کہ عاقل نے کر دور اس کو رہا

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۹).

شکیب و تحمّل خودی پر غروری
یہ کب ہووے عاشق سے کار پری رُخ

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۶). [غرور (رک) + ی لاحقۂ نسبت].

غَرّہ (فت غ ، شد ر بفت) ؛ -- غرّا. (الف) امذ.
غرور ، گھمنڈ ، ناز.

غرے کی نظر خوب یکس یک پہ باند
دونو مل مقابل کھڑے رج سوں ناند

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۱).

ملا کہیں تو دکھا دینگے عشق کا جنگل
بہت ہی خضر کو غرّہ ہے رہنمائی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۲).

دو دن کی حیات پر عبث غرّہ ہے
خورشید نہ بن خاک کا تو ذرّہ ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رُباعیات ، ۱۸۱). مسلمانوں کو اپنے اعتقادات ، تہذیب اور روایات اور علم و فضل پر غرّہ تھا ... انھوں نے ایک نئی تہذیب کی بنیاد ڈالی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۸۲).

یکتائی عاشق پہ ہو قانع کیسے
غرّہ جسے نت نئی فتوحات کا ہے

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۶۳). (ب) صف. **فریب خوردہ ، مغرور ، تنک مزاج** (پلیٹس). [ع ف].

---آنا محاورہ.
غرور ہونا.

عم سیں خالی نہیں ہے ہر ذرّہ
سب پر آیا ہے عشق کا غرّہ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۰).

---توڑنا محاورہ.
غرور ختم کر دینا ، گھمنڈ مٹا دینا.

ہے جی میں اپنے غرّۂ جوہر کو توڑ دوں
آئینۂ خیالِ مکدّر کو توڑ دوں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۰).

آئے غرّے کو جو وہ مغرور ہو فن توڑ کر
آپ رکھ دوں اپنے دست و پا و گردن توڑ کر
(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

---ٹُوٹنا محاورہ.
غرور ختم ہونا ، گھمنڈ جاتا رہنا. «شبو زندگی» پڑھنے کو لے بیٹھا ، شروع کرنا تھا کہ معلوم ہوا سوتا بھوت پڑا ، صبر کا زعم ، ضبط کا غرّہ ٹوٹ گیا. (١٩٧٣ ، معاصرین ، ١٠٥).

---ڈھَنا محاورہ.
غرور ختم ہونا ، گھمنڈ دور ہونا. اب ہمارے بُرے دن آ گئے ہمارا غرّہ ڈھ گیا. (١٨٨٠ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ١ : ٢٣٠).

---رَکھنا محاورہ.
مغرور ہونا ، گھمنڈ کرنا ، نازاں ہونا.

سیکڑوں خلقت کھڑی ہے پیش و پس
غرّہ حکمت پر یہ رکھتا ہے کہ بس

(١٧٧٣ ، رموزالعارفین ، ٣٠).

گدائی میں بھی ہم رکھتے تھے غرّہ بادشاہی کا
بنا دانستگی دعویٰ فضیلت دستگاہی کا

(١٨٩٨ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ١١٧). نورالدہر ... ساحران نامی ہر بڑا غرّہ رکھتے ہیں. (١٩٠٠ ، طلسم خیال سکندری ، ٢ : ٥٨١).

---کَرنا ف م.
غرور کرنا ، گھمنڈ کرنا ، اترانا.

غرّہ کر حُسنِ دو روزہ پہ نہ اے سیم اندام
رنگ سب رنگوں میں ہوتا ہے بہت خام سفید

(١٨١٩ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣٧). بڑوں کے نام پر غرّہ کرنا اور آپ کچھ نہ ہونا عقل کی بات نہیں. (١٨٦٧ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ٢٣).

غرّہ مت کر ، ہے جہاں ایک بساطِ شطرنج
کہ یہاں شاہ کو بڑق ہے پیادے سے بھی کشت

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٧٠).

---کی لینا محاورہ.
غرور کی بات کرنا ڈینگیں مارنا ، شیخی بگھارنا. لوح لانے کی طرف دھیان نہ لے جاؤ غرّے کی نہ لو بہت نہ غرّاؤ کیا جانے کیا ہو. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٢٣٨).

---مِٹانا محاورہ.
غرور ختم کر دینا ، گھمنڈ دور کر دینا.

تم تو ہو آفتاب میں ذرّہ پر مٹا دوں گا آپ کا غرّہ

(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ٨٣).

---مِٹنا محاورہ.
غرور ختم ہونا ، گھمنڈ جاتا رہنا.

غرّہ مٹ جاتا ہے راہِ عشق میں مغرور کا
ٹھوکریں کھاتا ہے یاں سر قیصر و فغفور کا

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١٠).

---میں آنا محاورہ ؛ ← غرّے میں آنا.
رک : غرّہ کرنا.

مت بھول بندگی پر غرّہ میں آ کے بندے
زاہد سے تابہ فاسق سب ہیں خدا کے بندے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٣٣). شیطان اپنے علم کے غرّے میں آ کر لگا حجتیں کرنے. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٨٧).

---ہونا محاورہ.
مغرور ہونا ، غرور کرنا.

نہ ہو تو غرّہ کہ زاہد نہ جانے واں مقبول
ترا یہ طاعت و تقویٰ ہے یا مرا اخلاص

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٦٨).

غرّہ اوجِ بنائے عالمِ امکاں نہ ہو
اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٧٩).

غُرّہ (ضم غ ، شد ر بفت) امذ.
١. ہر چیز کا اوّل ، چاند رات/قمری مہینے کی پہلی تاریخ ، ہر مہینے کی پہلی تاریخ.

کہاں کا غُرّۂ شوال اور کیا عشرہ ذی حج کا
ہمیں ہاتھ آئے ہے جس دن ہم اس دن عید کرتے ہیں

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٩٨). یک شنبہ کو غرّۂ ماہِ مقدس ہوا. (١٨٦١ ، خطوطِ غالب ، ٢٨٨). وہ اخیر دن جمادی الثانی کا ہے اور وہ رجب کا غرّہ تھا. (١٩٣٢ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ٥٦). **٢. گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی جو ایک درم سے بڑی ہو ، پیشانی کی سفیدی ، سفیدی ، چمک.** غرہ جبہہ ایمان ، طرہ ناصیہ عرفان. (١٨٥٥ ، مرغوب القلوب ، ٨). ایک مردِ لاغر رازدان و شیطان طلسم ہے ، غُرّۂ ناصیہ اقبال ، قرہ باصرہ جاہ و جلال ہے. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٢٣٨).

پہنے ہے نورِ امانت کا لباس
غُرّۂ ناصیۂ ماہِ رجب

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٩). **٣. فاقہ ؛ ناغہ.** واہ ری قسمت اب اس وقت روزہ ہے ، شام کو بھی غرّہ ، مرے سے موت. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١١٣). چھوٹے نواب کی سرکار کا فاقہ آج خلیفہ نے تڑوایا ورنہ غُرّہ ہو گیا ہوتا ہے. (١٩٠٠ ، ذاتِ شریف ، ٩٦). [ع].

---بَتانا محاورہ.
١. مہینے کی پہلی یا آخری تاریخ کا وعدہ کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، بہانہ کرنا ، آج کل کرنا.

اگر وہ ماہ رو اب ان دنوں میں کم نما ہے گا
یہ آخر چاند ہے غرہ بتانے پر رہا ہے گا

(١٧٦١ ، چمنستان شعرا (سامی) ، ٣٣٠).

روزِ وصالِ یار مہینوں نہیں نصیب
غرّہ بتا رہا ہے مجھے بار بار چاند

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٥). **٢. ناغہ کرنا ؛ فاقہ کرانا.** رند نے صبح اٹھ اسے باندھ دیا کھانے پینے کا غُرّہ بتایا ، اس نے بھوک میں بھونکنا شروع کیا. (١٩٣٧ ، قصص الامثال ، ١٢٦).

ـــ دینا محاورہ۔
١. ٹال مٹول کرنا ، ناغہ کرنا۔

نظر پڑی شبیہ اوّل میں چاندنی تا صبح
جو چاند رات کو غرّہ نہ دیں کمال کریں

(١٨٥٢ ، کلیات منیر ، ٢ : ٣٥٨)۔ **٢. فاقہ کرنا** (نوراللغات)۔

ـــ کرنا محاورہ۔
١. روزمرّہ کے کام میں ناغہ کرنا ، چُھٹی کرنا۔

چلتا نہیں عاشق کی طرف راہ مہینوں
غرّہ ہی کیا کرتا ہے وہ ماہ مہینوں

(١٨٥٣ ، دیوان اسیر ، ٢ : ٢٣٦)۔ آج کیا معنی دو ہفتے تک غرّہ کر جاؤ ، ہماری تو یہی صلاح ہے۔ (١٨٩٠ ، سیر کہسار ، ٢ : ٦٠٧)۔ میں انشاءاللہ برابر خط لکھتی رہوں گی آپ مطمئن رہیں ، مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ غرّہ کر جائیں۔ (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ١٥٨)۔ **٢ فاقہ کرنا۔** دعوتوں میں ثقیل غذائیں کھا لیتا ہوں ... ایک آدھ وقت کا غرّہ کر دینا کافی ہو جاتا ہے۔ (١٩٤٣ ، حیات شبلی ، ٧١٩)۔

غَرِیب (فت غ ، ی مع) صف۔
١. مسافر ، پردیسی ، اجنبی ، بے وطن۔

واہ حسن اے دوست حبیب
ہوا ہوں تج باج غریب

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٩١))۔

صد ہزاراں شکر جو ہے سکھ سوں اسکی چھاؤں میں
بندہ ہور آزاد ہور شہری غریب ہور شیخ و شباب

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٣٠)۔

کتنی غریب جو تھے کربلا کے صحرا میں
نصیب انکے نہ قطرہ ہوا کسی یم کا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ١٣١)۔

گرفتار رنج و مصیبت رہا
غریب دیار محبت رہا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٩٧٣)۔

صبا غریب ہوں میں اک سلام ہدیہ ہے
بس اور کچھ نہیں اہل دیار کے قابل

(١٩١٧ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلستان رشید ، ٣٨)۔
٢. مراد : مفلس ، نادار ، محتاج ، بے سر و سامان۔

غربت مرا صریح سینا پھوڑ لے کر آج
ہر کوئی جونکے ہیں ملن منج غریب سوں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣١)۔

کہیں بھئے مومن کوں لیں قرضدار
جو ظالم لے دی ہو غریبوں کو مار

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٨٨)۔ آپ ... غریبوں مسکینوں کی پرورش فرماتے ہیں۔ (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٢١)۔ قرابت دار کو اس کا حق ادا کر ، اور غریب و مسافر کا حق بھی دے۔ (١٩٢٣ ، سیرۃالنبیؐ ، ٣ : ٧١٣)۔ ایک مرتبہ وہ مالدار شخص غریب ہونے کے بعد کہیں جا رہا تھا۔ (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣٣)۔ **٣. (مجازاً) بیکس ، بیچارہ ، مجبور۔**

مدّت ہوئی کہ تیرے تغافل میں مر گئے
نامہرباں کب تو غریبوں کا ہو گا یار

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٢٢)۔

واقف جو ہم نہیں ہیں اس بزم میں کسی سے
ہیں کیا غریب بیٹھے چپ چاپ اجنبی سے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٥١)۔

شہسواران رہ عشق کو پہنچا کب خضر
ہم غریبوں میں یہ بیچارہ غریب اچھا ہے

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٩٥)۔ بھاوج غریب نے تو آمد سخن ایک بات کہہ دی تھی۔ (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣٣)۔ **٤. مسکین ، عاجز ، بے ضرر ، بے زبان ، سیدھا سادھا ، جو شریر نہ ہو۔**

تجھ سے صحبت ہے سو کیونکہ مجھے
میں تو اپنے غریب تو اوباش

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٦٧)۔ اپنے نفس سرکش کو عبادت اور ریاضت کے زور سے غریب اور فرمانبردار بناویں۔ (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٦٥)۔ اس میں کیا شک ہے تم بچاری بڑی غریب ہو میں بڑی شریر ہوں۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٣٦)۔ گائے بکری کیسے غریب جانور ہیں۔ (١٩٢١ ، لڑائی کا گھر ، ٢٥)۔ تو پھر کیا یہ غریب کسی قابل نہیں ہے۔ (١٩٦١ ، سراج الدولہ ، ٣٥)۔ **٥. نادر ، عجیب ، انوکھا ، اچنبھے والا۔**

ایک قصہ عجیب لکھتا ہوں
داستان غریب لکھتا ہوں

(١٨٦٠ ، زہر عشق ، ٣)۔ گو یہ کہانی ازبس عجیب و دلپذیر ہے مگر اس سے بھی نادر و غریب قصہ ماہی گیر ہے۔ (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٣)۔ **٦. نامانوس ، جس کا استعمال کم ہو بالخصوص لفظ۔** اگر کوئی لفظ غریب ہو ضبط اعراب بھی اسکا فرما دیجیے اور مشکل لفظ کا حل یا ترجمہ۔ (١٨٦٩ ، مکتوبات سرسید ، ٣٥)۔ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں ... ابتدا استعمال کیے جاتے ہیں تو کانوں کو ناگوار معلوم ہوتے ہیں ان کو فن بلاغت کی اصطلاح میں غریب کہتے ہیں۔ (١٩٠٧ء ، موازنۂ انیس و دبیر ، ٢١٢)۔ غریب (غیر مانوس) الفاظ و مرکبات کا استعمال کلام کا نقص ہے۔ (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٢٩)۔ **٧. (اصول حدیث) وہ حدیث جس کا راوی ایک ہو یا سلسلۂ اسناد میں جیسے کسی ایک راوی سے دوسرے راوی کو اور دوسرے سے تیسرے راوی تک پہنچایا گیا ہو۔** ترمذی کہا یہ حدیث غریب ہے ، سوائے صدقہ بن موسیٰ کی طریق کے دوسری طریق سے آئی سو ہم نہیں جانتے۔ (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٠٣)۔ محدث صابونی نے معجزہ کی ایک روایت لکھ کر پھر خود ہی اس پر یہ جرح کی کہ اس کی سند اور متن دونوں غریب ہیں۔ (١٩٢٣ ، سیرۃالنبیؐ ، ٣ : ٦٦٦)۔ مرفوع ، موقوف ... عزیز و غریب ... مقبول و مردود وغیرہ کتنی اقسام حدیث ہیں۔ (١٩٨٦ ، اردو میں اصول تحقیق ، ١ : ٣٢)۔ [ع : (غ ر ب)]۔

ـــُ الدِّیار (ـــــفیم ب ، ضم ا ، ل ، شد د بکس) صف۔
وطن سے دور ، پردیسی ، مسافر۔ میں غریب الدّیار آپ کے شہر میں وارد ہوا ہوں۔ (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٩٨)۔

دل سے یادِ صفی نہ گئی
اے غریب الدّیار کیا کہنا

(١٨٨٣ ، دیوانِ صفی ، ٨). اسلام کا آغاز جس بے اطمینانی اور بے سروسامانی کے ساتھ ہوا اُس سے کس کو اس وقت خیال ہو سکتا تھا کہ یہ چند نہتّے ، فاقہ کش ، غریب الدّیار ... قیصر و کسریٰ کے تخت کو اُلٹ دینگے . (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٦٢٨). اپنے خوانِ نعمت پر جمع کیا اور ایک غریب الدّیار کی عزّت بڑھائی . (١٩٧٣ ، حیاتِ سلیمان ، ٣٧٢). [غریب + رک : ال (ا) + دیار (رک)].

---ُ الدّیاری (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد د بکس) امث.
مسافرت ، وطن سے دوری ، وطن سے جدائی.

شرف رکھتی ہے بادشاہی پہ بے شک
مدینے کی حسرت غریب الدّیاری

(١٩٨٠ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ٢٧٩). [غریب الدّیار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ُ الغُرَبا (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم غ ، فت ر) صف.
١. مسافروں کا مسافر ؛ مراد : غربت زدہ ، مسافرت کا مارا ہوا ، سفر کی صعوبتوں کا مارا ہوا.

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

(١٨٧٩ ، مسدسِ حالی ، ١٢٥).

معصوم غریب الغُربا ہو گئے لاکھوں
مظلوم یتیموں سے سوا ہو گئے لاکھوں

(١٩٦٠ ، کاروانِ وطن ، ٢٥٠). **٢. (کنایۃً) حضرت امام حُسینؑ.**

مظلوم ہے سیّد ہے غریب الغربا ہے
ظالم یہ عمل ظلم کا یا رحم کی جا ہے

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٥ : ٣٣).

جو امانت مجھے محبوبِ خدا نے سونپی
وہ تمہیں آج غریب الغُربا نے سونپی

(١٩٣١ ، محب ، مراثی ، ١٠٠). [غریب + رک : ال (ا) + غربا (رک)].

---ُ الوَطَن (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ط) صف.
غریب الدّیار ، مسافر ، پردیسی.

خضر سے راہِ وطن کیا سمجھ کے پوچھوں میں
مجھے تو خود یہ غریب الوطن نظر آیا

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ٣٠). ایک بہت بڑی جماعت نے وہیں اسلام قبول کیا ، مگر قریش کی آتشِ حسد و عناد کے شعلے ان غلاموں اور غریب الوطن لوگوں پر بڑے جنھوں نے اسلام قبول کیا تھا. (١٩١٢ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ٥٣).

کیا زمانہ ہے اپنے وطن میں
ہم غریب الوطن بن گئے ہیں

(١٩٨٣ ، منوّر بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ٢ : ٢٦٣)). [غریب + رک : ال (ا) + وطن (رک)].

---الوَطَنی (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ط) امث.
رک : غریب الدّیاری.

ہم کو ہستی میں غریب الوطنی لائی ہے
اصل میں ہیں عدم آباد کے رہنے والے

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٣٣).

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

(١٩٠٣ ، دیوانِ حفیظ ، ١٦٨). غریب الوطنی کی موت کے بعد جگہ بھی دفن کے لیے ملی تو کہاں؟ (١٩٨٥ ، حیاتِ جوہر ، ٢٦٦). [غریب الوطن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آزار صف.
غریب کو ستانے والا.

آبلے کو خار نے چھیڑا ہوا پامال خلق
ہے بُرا انجام دنیا میں غریب آزار کا

(١٨٥٣ ، دیوانِ اسیر ، ١ : ٢١). [غریب + ف : آزار ، آزاردن ، آزاریدن - ستانا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
١. بیکس کی پرورش کرنے والا ، غریب نواز.

غریب پرور اُنہیں اس لئے تھی کہتی خلق
کہ بخشتے تھے وہ لاکھوں یہ تھے اونھوں کے طریق

(١٨٣٥ ، مجموعۂ رنگین ، ٣٦). غریب پرور آدمی اُس کی حاجت رفع کر کے احسان کرتا ہے. (١٩١٩ ، جوہر قدامت ، ١٠٩). لکھنؤ کا ایک غریب پرور اور غریب نواز کالج (امریکیوں کا قائم کیا ہوا) ریلس کرسچین کالج ... کے نام سے تھا. (١٩٧٣ ، معاصرین ، ٩١). **٢. حکام یا اعلیٰ مرتبہ اشخاص کے لیے مستعمل ، بندہ پرور.** اختلاطِ عجم سے لفظ آپ اور تم اور جناب اور حضور اور غریب پرور ... داخلِ روزمرّہ ہوئے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٦٩). [غریب + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پَرْوَری (---فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
غریب کی پرورش ، غریب پر مہربانی. اور اب یہ غریب پروری سرکار دولت مدار کی ہے. (١٨٣٨ ، توصیفِ زراعات ، ١١). [غریب پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تیرے تین نام ، جُھوٹا ، پاجی ، بے اِیمان کہاوت.
غریب کو لوگ حقارت سے یاد کرتے ہیں ؛ غریب کی ہمیشہ ہر طرح کی بے عزّتی ہوتی ہے (محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

---حَرام زادَہ (---فت ح ، د) امذ.
وہ شخص جس کی صورت تو مسکینوں کی سی ہو اور افعال بد ذاتوں کے سے ، مسمسی صورت کا آدمی ، گربۂ مسکین (فرہنگِ آصفیہ). [غریب + حرام زادہ (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
١. وہ مکان جہاں غریبوں اور اپاہجوں کو مفت رکھا اور کھانا دیا

جاتا ہے ، محتاج خانہ ، لنگر خانہ۔ انگلستان اور اُس کے مددگاروں نے ... اپنے جیل خانے اور غریب خانوں کو خالی کر لیا ہے۔(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۷)۔ محتاجوں کے لیے ایک غریب خانہ اور کوڑھیوں کے لیے ایک صحت خانہ کی بنیاد بادشاہ نگر کے قریب ڈالی۔ (۱۹۵٦ ، بیگماتِ اودھ ، ۹۱)۔ ان کا دائرۂ کار زیادہ تر غریب خانوں (Poor Houses) کی امداد تک محدود تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۱)۔ ۲. **بطور انکسار اپنے گھر کے لیے استعمال کرتے ہیں ، میرا گھر۔**

چلے بڑھ کیوں غریب خانے سے
بھولے گھر کیا ابھی مرے آؤ

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳)۔ بندہ کا غریب خانہ اسی منڈی کے متصل ہے۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ٦٦)۔

غریب خانہ میں لِلّٰہ دو گھڑی بیٹھو
بہت دنوں میں تم آئے ہو اِس گلی کی طرف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۳)۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ دہلی صرف مجھ سے ملنے کی خاطر آئیں اور میرے غریب خانے کے علاوہ کہیں اور ٹھہریں۔(۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۲۱)۔ [غریب + خانہ (رک)]۔

---زادَہ (---فت د) امذ۔
مسافر زادہ ، لولی زادہ ، حرامی ، کسبی کا بچہ ، کنچنی کا بچہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [غریب + ف : زادہ ، زادَن = جننا]۔

---شَہْر کس اضا(---فت ش ، سک ہ) صف۔
پردیسی ، مسافر ، وہ شخص جو کسی شہر میں مسافر کی حیثیت رکھتا ہو یا عام لوگوں میں اجنبی ہو۔

غریبِ شہر ہوں میں سُن تو لے مری فریاد
کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۵)۔

ہم غریبِ شہر رودادِ ستم
ہم حدیثِ دلبراں کیسے ہوئے

(۱۹۸۲ ، چاند پر بادل ، ۸۱)۔ [غریب + شہر (رک)]۔

---غُرَبا (---ضم غ ، فت نیز سک ر) امذ ، ج۔
بہت غریب ، محتاج ، بھوکے ننگے ، مفلس ، قلاش۔ دل کو بندوبست ملک کا اور انصاف عدالت غریب غربا کی فرمائیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳)۔ غریب غربا کو کمینوں کے بچوں کو میں دیکھتی ہوں کیسے بےڈھنگے اور بے تمیز ہوتے ہیں ۔(۱۸٦٣ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۲۳)۔ چوتھی سمت صرف ایسی ہے جسکا ڈانڈا آبادی سے ملا ہے ، مگر وہی غریب غربا ... بستے ہیں ۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۲)۔ غریب غربا اس گھر کے گرد منڈلانے لگے۔ (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۹۳)۔ [غریب + غربا (غریب (رک) کی جمع)]۔

--- کو کَوڑی اَشْرفی ہے کہاوت۔
غریب بہت تھوڑی چیز سے راضی یا خوش ہو جاتا ہے۔ غریب کو کوڑی اشرفی ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳٦)۔

---کی جورُو سَب کی بھابی کہاوت۔
غریب کی چیز پر ہر شخص قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ، غریب کی چیز پر سب لوگ حق جتانے لگتے ہیں۔ غریب کی جورو سب کی بھابھی ... مسکین بے زبان شخص کے بارے میں جس کا جو چاہے کہے کوئی روکنے والا نہیں۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۹)۔ تم کو خدا واسطے کی عداوت اُنکے ساتھ آ پڑی ہے ، طویلے کی بلا بندر کے سر ، بڑے بھرے مولویوں پر ، غریب کی جورو سب کی بھابی۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۹)۔ نام کے بہادر شاہ کی عروسِ سلطنت غریب کی جورو سب کی بھابی بنی ہے ، کالے لوٹ مار مچا رہے ہیں ، گورے اپنا سکّہ جما رہے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۹)۔

---کی جورُو سَب کی بھابی ، زَبَردَسْت کی جورُو سَب کی دادی کہاوت۔
غریب کا ساتھی بھی سب میں کم رتبہ اور زبردست کا یار سب پر زبردست ہوتا ہے (محاورات ہند)۔

---کی جورُو سَب کی سَرَہج / سَلْہج کہاوت۔
رک : غریب کی جورُو سب کی بھابی ، زبردست کی جورو سب کی دادی۔ اور سُنیے غریب کی جورو سب کی سرہج ، کوئی ایسا ویسا مقرر کیا ہے۔(۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۲۱٦)۔ نازو نے شکایت کی واہ صاحب اب ہم اس کام کے لئے رہ گئے غریب کی جورو سب کی سلہج۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۲٦)۔

---کی جورُو عُمْدَہ خانَم نام کہاوت۔
مفلسی میں نام سے عزت نہیں بڑھتی ؛ اوقات سے زیادہ مزاج رکھنے کے موقع پر کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ محاورات ہند)۔

---مِزاج (--- کس م) صف۔
جو طبعاً سادگی پسند ہو ، قناعت پسند۔ کھانے پینے میں وہ کپڑے لتے سے بھی زیادہ سادہ اور غریب مزاج تھیں ، ان کی مرغوب ترین غذا مکئی کی روٹی دھنیے پودینے کی چٹنی کے ساتھ تھی۔ (۱۹٦۸ ، ماں جی ، ۲۰)۔ [غریب + مزاج (رک)]۔

---نَواز (---فت ن) صف۔
رک : غریب پرور۔

صدق دل میں غلام ہوتا ہوں
بندہ پرور ہو اے غریب نواز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲٦۸)۔

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا
میں غریب اور تو غریب نواز

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۷۲)۔ لہٰذا اے غریب نواز اور شریکِ غربا رسول کی امت تو بھی نعمت اور فارغ البالی میں اپنے غریب بھائیوں کو نہ بھول۔ (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۸۷)۔ تھے بھی وہ بڑے صوفی منش ، شریف الطبع ، خدا ترس اور غریب نواز شخص۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲٦۳)۔ [غریب + ف : نواز ، نواختن = مراد کو پہنچانا ، نوازنا]۔

---نوازی (---فت ن) امث.
رک : **غریب پروری**. آج خدا ترسی ، انسان دوستی اور غریب نوازی چنڈُ بھول بسری قدریں بن گئی ہیں. (١٩٣٠ ، آتش چنار ، ٩٣٦). [غریب نواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---/غریبوں ، نے روزے رکھے (تو) دِن بڑے آئے / ہو گئے کہاوت.
بے مقدور جو کام کرتا ہے اس میں نقصان ہی ہوتا ہے یا مصیبت میں اور مصیبت گھیرلی ہے (نجم الامثال).

گردش دنوں کی کم نہ ہوئی کچھ کڑے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٢١).

غَرِیبامئُو (فت غ ، ی مع ، فت م ، و مع).(الف) صف.
غریبوں کے لائق ، روکھا سوکھا ، ادنیٰ درجے کا ، غریبوں کا سا (کھانا ، اسباب وغیرہ). اصغری کے یہاں غریبامئو سامان تھا ، لیکن اس کے انتظام اور سلیقے کے سبب ... ہر طرح کی چیز وہیں بیٹھے بیٹھے موجود ہو گئی. (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ١٠). میں اپنے کم خرچ والے غریبامئو ہوٹل میں گیا. (١٩٢٣ ، خونی راز ، ٩). آپ کو لُطف آئے تو آخر کس بات میں ؟ لیکن ہمارے یہاں تو غریبامئو بھی ہندوستانی فلم ہوتے ہیں. (١٩٣٧ ، دنیائے تبسم ، ٩٥). (ب) م ف. **غریبوں کی طرح ، غریبانہ**. تحسن دن ہمیں جنّت میں بھی جانے کا اختیار دیا جائے (زبردستی کی اور بات ہے) تو ہم کسی مناسب تاریخ تک دنیا ہی میں غریبامئو گزر بسر کرنے کو ترجیح دینگے. (١٩٤٦ ، زرگزشت ، ١٠٨). [غریب (رک) + ا ، لاحقۂ اتصال + مئُو (مقامی)].

غَرِیبانَہ (فت غ ، ی مع ، فت ن).(الف) صف.
غریبوں کے لائق ، ادنیٰ درجے کا ، بہت معمولی. اگر ایک برس فرصت ملے مجکو تو دہیز کا اور ضیافت غریبانہ کا سرانجام میں تیار کروں. (١٨٠٠ ، قصۂ گل و ہرمز ، ٢٣). کیا ڈیوک صاحب اس غریبانہ مکان میں رہتے ہیں. (١٨٩٨ ، دربار پیرس کے اسرار ، ١ : ١٢١). اس غریبانہ ہوٹل کو جہاں شب باش ہونے کے لیے پانچ چھ پنس سے زیادہ ادا نہیں کرنے پڑتے ... خاص شہرت حاصل ہے.(١٩٢٥ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ١١). یہ سب ایک عام آدمی کے لیے غریبانہ عشرتیں ہیں. (١٩٨٨ ، اوکھے لوگ ، ٢٥٦). (ب) م ف. **غریبوں کی طرح ، مسافر یا پردیسی کے مانند**.

رہ تیر غریبانہ جاتا تھا چلا روتا
ہر گام گلہ لب پر یاران وطن کا تھا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٦٦).

اسی حَسین تصوّر کا آسرا لے کر
گزار دوں گا یہ دن زیست کے غریبانہ

(١٩٦٤ ، چراغ اور کنول ، ٩٠). [غریب (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

غَرِیبڑا (فت غ ، ی مع ، سک ب) صف (قدیم).
غریب ، مفلس.

سہوت ہوا جو میں لیا کیا
یو مجکوں غریبڑا دیا کیا

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٣٩). [غریب (رک) + ڑا ، لاحقہ تصغیر بطور تحقیر].

غَرِیبْنی (فت غ ، ی مع ، سک ب) صف مث.
غریب عورت ، مفلس. وہ بیچاری خود غریبنی ، واں کیا دھرا تھا. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، ٨٨). [غریب (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

غَرِیبَہ (فت غ ، ی مع ، فت ب) صف مث.
١. **غریب عورت**. اوس غریبہ نے کہا ، اے مرد ، خدا سے ڈر. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٢٣). ٢. (أ) **عجیب ، نادر ، انوکھا**. اگر واقعی تو رأیا اندر کا بیٹا ہے ، اور قدرت امور غریبہ کے سر انجام کی رکھتا ہے تو ایک شہر پناہ آہنی اس شہر کے گرد بنا دے. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٣١٥). جن کا دل حکایاتِ غریبہ اور روایاتِ عجیبہ کے سُننے سے ایک عجب لطف اُٹھاتا ہے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢١٩). اس تجربہ کو بعض اوقات سکونِ سیّالات کا مسئلۂ غریبہ کہتے ہیں. (١٩٢١ ، سکون سیّالات ، ٣٥). (أأ) **اجنبی ، نامانوس (خصوصاً الفاظ)**. محمود غزنوی کے بعد بدعتیں اٹھتی گئیں اور الفاظِ غریبہ موضوعہ ترک ہوتے گئے.(١٨٦٥ ، لطائفِ غیبی (افاداتِ غالب ، ٥٣)). نیز بعض دوسرے قواعدی مباحث اور املائیات میں اس کا رسالہ الفاظِ غریبہ آج تک محفوظ ہے. (١٩٥٩ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ٦٥١). ٣.(طب) **غیر طبعی (حرارت وغیرہ)**. اور حرارتِ غریبہ بھی عضو سے دور ہو جاتی ہے. (١٨٣٥ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢١٩). [غریب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَرِیبی (فت غ ، ی مع) امث.
١. **مفلسی ، ناداری ، محتاجی**. ہو چکتائی سٹ تک روکھا اچھ ... جو کچھ ہے سو غریبی ہور غربت میں ہے.(١٦٣٥ ، سب رس ، ١٥٦).

افسوس غریبی کی بلا نے اسے مارا
پڑھ لکھ کے کرو جلد تم اسکا کوئی چارا

(١٩٢٣ ، فروغِ ہستی ، ٥١). عوام کی غربت ، مفلسی ، محتاجی ، لاچارگی اور غریبی کے دُکھ جھلکتے ہیں. (١٩٨٦ ، تاریخ اور آگہی ، ٨٢). ٢. **مسافرت ، وطن سے دوری ، پردیس**.

نین تل تے کیوں میں بھگاؤں اسے
ستم کیوں غریبی میں بہاؤں اسے

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٣٨).

سر پر ہجومِ دردِ غریبی سے ڈالیے
وہ ایک مشتِ خاک کہ صحرا کہیں جسے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢١٨). ٣. **عاجزی ، انکسار**.

غریبی سے بیٹھا کنوز در چمن
جو پوچھیں تو پھر کچھ نبولے بچن

(١٧٥٢ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ١٩). درگو الٰہی میں عاجزی اور غریبی اپنی غرض کرے. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ١٥). بہت ملایمت اور غریبی سے بولا ، اے ماہی گیر ایسا کام نہ کیجیو. (١٨٨٢ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ١ : ٢٧). ٤. **سادگی ، کھرا پن ، معصومیت**.

حرم کی غریبی پر دائی کا دل موم سا پگھل گیا اور رحم آیا. (١٨٣٥ ، نغمۂ عندلیب ، ١٨). [غریب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آنا محاورہ.
محتاج ہو جانا ، مفلس ہو جانا ، کنگالی آ جانا (مخزن المحاورات).

ـــــ بجا لانا محاورہ (قدیم).
عاجزی کرنا ، انکسار سے کام لینا. میرے دل میں اُس کا ذرہ بھی دھوکہ نہی آیا جو میں اُس میں غریبی بجا لاوْں. (١٧٦٥ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــ حلیمی عدل بادشاہی کہاوت.
عجز اور انکسار کا بڑا درجہ ہے (نجم الامثال).

ـــــ کرنا محاورہ (قدیم).
انکسار برتنا ، عاجزی کرنا. «شتربہ» سلام لے کو اُس سوں غریبی کیا. (١٧٦٥ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

ـــــ لینا محاورہ (قدیم).
عاجزی دکھانا. دندی سوں انتاج غریبی لیا جتی سوں تیری ارمان تیرے ہات آئی ہے. (١٧٦٥ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

غُرّے ڈَبّے بَتانا / دِکھانا محاورہ.
دھمکی دینا ، ڈرانا ، دھونس دینا. ارے میاں تم نے تو احسان کیا اور وہ غُرّے ڈبّے بتاتے ہیں چُھری دکھاتے ہیں ، واہ رے انصاف. (١٩٠٣ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٤٧). آنا کو دورے پڑنے لگے ہیں ، وہ کبھی خوشباش ہے ، کبھی غرّاتی ہے کبھی غرّے ڈبّے دکھاتی ہے. (١٩٧١ ، غالب کون ، ٢٨).

غَرِیر (فت غ ، ی مع) امث ؛ امذ.
نیک سیرت ، اچھی خصلت ؛ ناتجربہ کار جوان. غریر : اعداد ١٢١٠ ، معنی خونے نیک و جوان. (١٩٨٣ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ١٢٩). [ع].

غُرِیرْنا (ضم غ ، ی مع ، سک ر) ف م.
(آنکھیں) نکالنا ، گھور کر دیکھنا ، دیدے پھاڑ کر دیکھنا. بڑی بی اب تک خاموش تھیں دیدے غُریر کے بولیں ، پیارے چلو یہ دکان تو اجڑ گئی. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٣١ : ٩). [گھورنا (رک) کا بگاڑ].

غَرِیزی (فت غ ، ی مع) صف.
فطری ، طبعی ، خلقی. دل سے حرارت غریزی پیدا ہو کر جسم میں پھیلتی ہے اور وہی سبب زندگانی کا ہے. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٩٢). اعضاء کی حس و حرکت اسی روح کی وجہ سے ہوتی ہے کوئی اس کو حرارت غریزی کہتا ہے کوئی خون کا سیلان. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١١٢). ذیلی شعبے میں پودوں کے مختلف حصّوں کے افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے یہ افعال غریزی Vital ہو سکتے ہیں. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١ : ٨). [ع : غریزۃ (بحذف ۃ) - طبیعت ، فطرت + ی ، لاحقۂ نسبت].

غُرّے غُرّاں (ضم غ ، شد ر ، ی مج ، ضم غ) م ف.
غرّاتا ہوا ، دھاڑتا ہوا ، بپھرا ہوا.

چلیا سات لشکر لے غرّے غُراں
کھڑا آ کے میدان میں پہلوان

(١٦٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ١٣٣). [غُر (غُرّانا (رک) سے) + ے (حرفِ اضافت) + غُراں (غرّانا (رک) سے)].

غِرِیف (کس غ ، ی مع) امث.
ایک قسم کی سیپی (جو امتداد زمانہ سے پتھر ہو گئی ہے). لنکن شائر کے صلصالی چونے کے پتھر اس قسم کے صدف سے پُر ہیں جنھیں غریف (گریفیا) کہتے ہیں ، یہ فاسل اس قدر کثیرالتعداد ہیں کہ سڑک کی مرمّت کے کام میں آیا کرتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٢٢٩). [انگ : Gryphea].

غَرِیق (فت غ ، ی مع) صف.
١. **ڈوبا ہوا ، غرق.**

ہلتی نئی نت اسکندری بتلا وو کرتا ہے منع
دل کے ملوک یاں آؤ مت ہوئے عشق کے یم میں غریق

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١١٣).

ہر قطرہ اشکو درد کا بحر عمیق ہے
مردم ہماری چشم کا اس میں غریق ہے

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٦٣).

گرد اس کے ہے خندق ایسی عمیق
کہ سراپا ہے قلعہ اس میں غریق

(١٨٠١ ، جوشش ، د ، ٢٣٣). میں غریق لجۂ فنا اس بحر صدق و صفا کو دردِ دل سے کیونکر آگاہ کروں ... مگر معشوق زریں کمر کا حکم بجا لاؤں. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٠).

سوزِ دروں بڑھاتا ہے اور خود بجھاتا ہے
میں اس لیے حریق بھی ہوں اور غریق بھی

(١٩٣٠ ، اردو گلستاں ، ٤٨). ١٩٠٧ء سے پہلے یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ دورِ موسیٰ کے فرعون غریق کی لاش محفوظ ہے یا نہیں. (١٩٧٢ ، سیرتِ سرور عالمؐ ، ١ : ٣٣٩). ٢. **محو ، مستغرق ، مدہوش.**

یو آسن بہتر ہے یک طریق (کذا)
بہیں بوج توں تیہ میں ہو غریق

(١٩١٣ ، بھوگ بل ، ١١٢).

عروسِ برق نے اپنا نقاب اُلٹ کے تمھیں
غریقِ مستیِ ابرِ بہار دیکھا ہے

(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٧٧). [ع : (غ ر ق)].

ـــــ رَحْمَت کس اضا (ـــــ فت ر ، سک ح ، فت م) صف.
خدائے تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبا ہوا ، مغفور ، مرحوم (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [غریق + رحمت (رک)].

ـــــ رَحْمَت کَرْنا محاورہ.
مغفرت کرنا ، جنّت نصیب کرنا. خدا غریق رحمت کرے سرسیّد کو کہ انھوں نے بدنصیب قوم کی جو عرصۂ حیات میں دم توڑ رہی تھی

نبض دیکھی اور مرض پہچانا ، نسخہ لکھا اور دوا دی۔ (۱۹۰۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۸)۔ اللہ غریقِ رحمت کرے، وغیرہ وغیرہ کی پینٹ ترکیبیں مرحوم کے نام کے آگے پیچھے لگا کر بات چلتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۸)۔

---رَحْمَت ہو فقرہ۔
خدا مغفرت کرے ، خدا جنّت نصیب کرے۔

اشک میں اپنے سوزؔ ڈوب گیا
یاالٰہی غریقِ رحمت ہو

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۳۸)۔

دلا وہ کہتے ہیں ہم کو غریقِ رحمت ہو
ہوئی ہے ڈوب کے اشکوں میں آبرو تیری

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۲۹)۔

---رَحْمَت ہونا محاورہ۔
(طنزاً) مر جانا ، ڈوب مرنا۔

چہِ ذقن میں ترے دل غریقِ رحمت ہے
تو اس کو ڈھونڈتا ہے اے بدگمان دریا پر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۳۷)۔ یہ خطّہ غریقِ رحمت ہو جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ (۱۹۲۳ ، شوقِ راز ، ۸۱)۔

غَرِیل (فت غ ، ی مع) امذ۔
مثلث نما زمین جو کسی دریا کے دہانے پر بن گئی ہو ، ڈیلٹا۔ ایسے مٹی کے ڈھیر کو جو دہانہ کے قریب جمع ہو جاتا ہے انگریزی میں ڈیلٹا کہتے ہیں جسکو عربی میں غریل اور صعید بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، طبقات الارض ، ۹۹)۔ [ع : (غ ر ل)]۔

غَرِیلی (فت غ ، ی مع) صف۔
غریل (رک) سے منسوب ، ڈیلٹائی۔ یہ میدان مثل اُن غریلی مسطّح قطعات کے ہیں جو ندی کے ... بلند ترین مقامات میں واقع ہیں۔ (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۱۰۳)۔ [غریل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

غَرِیو (فت نیز کس غ ، ی مع) امذ۔
۱. شور ، چیخ پکار ، غوغا ، فریاد۔

ہوا تند و تندی سوں کیتا غریو
جو آواز تھی نھاٹے سب واں کے دیو

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۷)۔

آپ بھی ساتھ آیا کرتا غریو
کہے بھتی کہ اس کو کھاجا دیو

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۴۳)۔

جس دم چمک کے برق سی وہ تُندخو بڑھی
اُٹھا غریو فوج میں وہ جنگ جو بڑھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۵)۔ سب سرداروں میں غریو ہوا کہ خواجہ سبحان اللہ کیا کارِ نمایاں کیا ہے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۴۴)۔ سہمان کا خیرمقدم ... کیا جانے لگا وہ بھی اس غرّہ اور غریو سے جیسے ... پہلوان کو دعوتِ حرب و ضرب دے رہا ہو۔ (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۱۰)۔ **۲. گھن گرج۔** اسٹیج پر محمد علی جس طرح جھومتے بَل کھاتے پہنچے ، جس کڑک ، تڑپ ، غریو اور غلبہ سے بولتے وہ میں نے دیکھا ہے۔ (۱۹۷۵ ، مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات ، ۲۱)۔ ف : اُٹھنا ، کرنا ، ہونا۔ [ف]۔

---کوس کس اضا (---و مج) امذ۔
نقارے کا شور۔

نقارۂ وغا پہ لگی چوب یک بہ یک
اُٹھا غریو کوس کہ ہلنے لگے فلک

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۱۷۱))۔ [غریو + کوس]۔

غَڑَاپ سے م ف۔
جلد ، فوراً ، پُھرتی سے۔ پانی پینے کو الٹیں اور غڑاپ سے اُسی دروازے میں۔ (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۷۳)۔ حبشی مرد اپنی جگہ سے اٹھا ، ہوا کے جھونکے کی طرح نکلا ، غڑاپ سے دریا میں کود پڑا۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۳)۔

غَڑَپ (فت غ ، ڑ) امث۔
۱. کسی چیز کے ڈوبنے یا یکایک اندر داخل ہونے کی آواز۔ کہیں ایسی دلدل ہو رہی ہے کہ پیر رکھا اور غڑپ۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۲۰۱)۔ ٹب میں لبالب پانی بھرا ہوا ہے غڑپ اس میں ڈُبکی لگائی اور نکل آئے۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۰)۔ [حکایت الصّوت]۔

---سے م ف۔
رک : **غڑاپ سے۔** جو آیا غڑپ سے آبخورہ ڈال ، پانی پی ، پٹخ پٹخا چلتا ہوا۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۰۳)۔ پریوں نے پنڈیا کے کناروں پر کھڑے ہو کر ایک گت بھری اور غڑپ سے پنڈیا میں اُتر گئیں۔ (۱۹۳۰ ، پریوں کی پنڈیا ، ۲۱)۔

---شَڑَپ (---فت ش ، ڑ) امث ؛ م ف۔
جلدی جلدی کھا جانا ؛ جلد جلد باتیں کرنا (ماخوذ : نوراللغات)۔ [غڑپ (حکایت الصوت) + شڑپ (تابع)]۔

---غَڑَپ (---فت غ ، ڑ) امث۔
غڑپ (رک) کی تکرار۔ کبدی جھکا کچھ بڑبڑایا ، بول دریافت نہ ہوتے تھے غڑپ غڑپ کی آواز آتی تھی۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۵)۔ انسان کی طرح ایک جانور سیاہ رنگ کا اُبھرا اور غڑپ غڑپ کی آواز سے ڈبکیاں لگانے لگا۔ (۱۹۷۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۵ اگست ، ۱۵)۔ [غڑپ + غڑپ (حکایت الصوت)]۔

---ہونا محاورہ۔
۱. ڈوبنا ، غرق ہونا۔

پھاڑے ہیں شکم اسکا بھی دشمناں
لہو میں پڑیا ہے غڑپ ہو جواں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۵)۔

دریا میں غڑپ میں نے تو اب ہونا ہوں
موتی لے ابکتا ہوں یا جی کھوتا ہوں

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۶۵)۔ **۲. (مجازاً) تیزی سے**

داخل ہونا. صبح کو شاہد کی پرچھائیں کو ایک کمرے سے نکل کر دوسرے میں غڑپ ہوتے دیکھا. (١٩٦٨ء ، آبلہ پا ، ٣٠٧).

غُزّچَہ (ضم غ ، سک ز ، فت چ) امذ.
(نباتیات) ایک قسم کی گھاس جو بیل کی طرح پھیلتی ہے ، گرچہ. دور اس کے سامنے ایک بڑا جھجھ بنا تھا اسے گھیر کو جھاڑاں غزچہ لگے تھے. (١٧٦٥ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ٦٢).
[گُرچ (رک) کا بگاڑ].

غَز (فت غ) امذ.
جھاؤ کا درخت. دوڑتا ہوا درخت تک پہنچ گیا اور گرتے ہوئے غز کے موٹے کھردرے تنے سے لپٹ گیا. (١٩٨٦ء ، ماہ نو ، لاہور ، جولائی ، ٤٢). [گز (رک) کا بگاڑ].

غُز (ضم غ) امذ.
ترکوں کی ایک قوم. اس کافر ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے ایک کتبہ ور ترکو غز کی طرح معجزہ طلب کیا. (١٩٧٦ء ، حریت ، کراچی ، ١٠ اگست ، ٢). [ع : غُزّ].

غَزا (فت غ) امث.
دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ ، کافروں اور مشرکوں سے لڑائی ، جہاد.

راضی ہوں باحکم خدا
ناہیں چارا باج غزا

(١٥٠٣ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٥٦)). تیرے دل میں غزا کا نیت نہیں ، خدا کی رضا کا نیت نہیں. (١٦٣٥ء ، سب رس ، ١٣٦).

جس دل میں بغیر بھاگنا نیں
سو صف میں غزا کے جا کتا لیں

(١٧٠٠ء ، من لگن ، ٣٦). جو غنیمت غزا سے حاصل کی فوج کو بخشدی. (١٨٧٣ء ، سرور سلطانی ، ٦٦).

ہزار سلطنتیں صدقے اس مجاہد کے
غزا کے واسطے جو عاقبت بدوش آیا

(١٩٣١ء ، بہارستان ، ٦٢٢). [ع (غ ز و)].

غُزاۃ (ضم غ) امذ ؛ ج.
دین کے لیے جنگ کرنے والے ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ، بہت سے غازی. بالجملہ بعد قتل ہونے ابوجہل کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم مجمع غزاۃ میں تشریف لائے. (١٨٣٥ء ، احوال الانبیا ، ٢ : ١٥٠). غُزاۃ جب سمندر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو مصر والشام کے لوگ الگ الگ لکھ لیے جاتے ہیں. (١٩٣٠ء ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت (ترجمہ) ، ٩٢).
[ع : غازی (رک) کی جمع].

غَزارَت (فت غ ، ر) صف.
کثرت ، بہتات. مامون رشید نے غزارت علم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا دیکھ کر ... اپنی دختر ام الفضل کو ان حضرت سے تزویج کر دیا. (١٨٨٤ء ، تہذیب المصائب ، ٣ : ٩١٣). بلاشبہ یہ کتاب ... اسکے مؤلف کی غزارت علم اور کمال واقفیت کی شاہد ہے. (١٨٩٥ء ، آیات بینات ، ٢ : ٣٩). [ع : (غ ز ر)].

غَزال (فت غ) امذ ؛ ج : غزالاں.
١. ہرن کا بچہ ؛ ہرن ، آہو ، آنکھوں کی خوبصورتی کے لیے مشہور.

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہونگا
جادو ہیں ترے نین ، غزالاں سوں کہوں گا

(١٧٠٧ء ، ولی ، ک ، ٣٢).

نہ دے زنجیر کے غُل ہیں نہ دے جرگے غزالوں کے
مرے دیوان پن تک ہی رہا معمور ویرانہ

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ٣٩١).

چشمِ غزالِ دشتِ ختن چشم سے خجل
دیکھا جسے کرم سے خطائیں ہوئیں بحل

(١٨٧٣ء ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢). ابولہب نے حرمِ محترم کا غزالِ زریں چرا کر بیچ ڈالا تھا. (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ١٧٢).

اپنے دل کی وسعتوں میں ہر طرف بھٹکا پھرا
بے کراں روشن سرابوں میں غزالوں کی طرح

(١٩٨٥ء ، خواب در خواب ، ٥٧). **٢. (موسیقی) مقام زنگولہ کا دوسرا شعبہ ؛ ایک عجمی راگ کا نام.** مقام زنگولہ کا ... اور دوسرا شعبہ اُس کا غزال پانچ نغموں سے مرکب ہے. (١٨٣٥ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٣٣). زنگلہ کا پہلا شعبہ چہار گاہ ہے جس کی ٣ راگنیاں ہیں اور دوسرا شعبہ غزال ہے جس کی ٥ راگنیاں ہیں. (١٩١٦ء ، ہندوستان کی موسیقی ، ١٥). عجمی راگوں میں مقامات ... غزال کی مناسبت کھٹ اور دھناسری ہندی راگوں سے پائی جاتی ہے. (١٩٦٠ء ، حیات امیر خسرو ، ١٧٦) [ع].

---تاتاری/تَتار کس صف/اضا(---فت ت) امذ.
ملکِ تاتار کا ہرن ، جو مُشکنافہ کے لیے مشہور ہے.

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری

(١٩٣٣ء ، ضربِ کلیم ، ١٧٣).

دُور بستی سے شہر کے اُس پار
دام بر دوش وہ غزالِ تتار

(١٩٥٤ء ، نبض دوراں ، ٨١). [غزال + تاتار / تتار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
جس کی آنکھیں ہرن کی سی ہوں ، بڑی اور خوبصورت آنکھوں والا.

آئے غزال چشم سدا میرے دام میں
صیاد ہی رہا میں گرفتار کم ہوا

(١٨٥١ء ، مومن ، ک ، ٢). [غزال + چشم (رک)].

---حَرَم کس اضا(---فت ح ، ر) امذ.
مکّۂ معظمہ میں حدودِ حرم کے اندر رہنے والا ہرن جس کا شکار کرنا حرام ہے.

اب آخرت ہی نذرِ غزالِ حرم کریں
دنیا تو نذرِ دخترِکم برہمن ہوئی

(١٩٦٨ء ، غزال و غزل ، ٢٠٩). [غزال + حرم (رک)].

---خُتَن کس اضا(---ضم خ ، فت ت) امذ.
ترکستان کے علاقہ ختن کا ہرن جس کی ناف سے مشک نکلتا ہے

کرن سی تیر گئی جس طرف وہ آنکھ اُٹھی
نگاہِ شوخِ غزالِ ختن کی آنچ نہ پوچھ
(۱۹۴۴ ، شبستان ، ۳۶)۔ [غزال + ختن (رک)]۔

---رَعْنا کس صف (---فت ر ، سک ع) امذ۔
۱. **خوبصورت ہرن۔** جن میں سے تیس ہزار پیدل سپاہی ہیں جو غزالِ رعنا اور عربی سمند باد پا سے زیادہ تیز چلتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست ساله عہدِ حکومت ، ۴۲)۔ ۲. **(مجازاً) محبوب۔**
تغافل اور بڑھا اُس غزالِ رعنا کا
فسونِ غم نے بھی جادو جگائے ہیں کیا کیا
(۱۹۳۷ ، غزلستان ، ۱)۔ [غزال + رعنا (رک)]۔

---رَمْ دیدَہ کس صف (---فت ر ، سک م ، ی مع ، فت د) امذ۔
بھاگتا ہوا ہرن ، چوکڑی بھرتا ہوا ہرن۔
غزالِ رم دیدہ بن گیا ہے جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے
کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۶)۔ [غزال + رم دیدہ (رک)]۔

---کَعْبَہ کس اضا (---فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ۔
کہتے ہیں ایامِ جاہلیت میں ایک آہو بچہ (سونے کا) چاہِ زمزم سے نکلا تھا اس کو خانۂ کعبہ میں لٹکا دیا تھا اسی کو غزالِ کعبہ کہتے ہیں (نوراللغات)۔ [غزال + کعبہ (رک)]۔

---وَحْشی کس صف (---فت و ، سک ح) امذ۔
وحشت زدہ ہرن ، بھڑکا ہوا ہرن۔
یہ جوشِ وحشت ہے الذنوں میں کہ اپنے سایہ سے ہوں رمیدہ
کہوں جو خود کو غزالِ وحشی تو کوئی ایسا ہرن نہیں ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۰)۔ [غزال + وحشی (رک)]۔

غَزّال (فت غ ، شد ز) صف۔
بہت زیادہ غزلیں کہنے والا ، پُرگو۔ بایں ہمہ وہ مرحوم بلا کے غزّال بھی تھے ... الہام کے درجے تک پہنچی ہوئی تھیں۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۳۸)۔ [غزل (رک) سے اسم مبالغہ]۔

غَزالاں (فت غ) امذ ، ج۔
غزال (رک) کی جمع ، مرکبات میں مستعمل۔
غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزری
(۱۷۵۷ ، راجہ رام نرائن موزوں (تحقیق و تنقید ، ۹۹))۔ [غزال (رک) + ان ، لاحقۂ جمع]۔

---حَرَم کس اضا (---فت ح ، ر) امذ ، ج۔
غزالِ حرم (رک) کی جمع۔
آنکھ تھی نرگسِ شہلا تو نگہ تیرِ ستم
دور سے دیکھنے آتے تھے غزالانِ حرم
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۰۹)۔
شباہوں کی گھٹا میں زرد رو مہتاب ہیں کتنے
غزالانِ حرم بھی پابجولاں ہیں جہاں میں ہوں
(۱۹۴۴ ، نبضِ دوراں ، ۲۰۶)۔ [غزالاں + حرم (رک)]۔

---خُتَن کس اضا (---ضم خ ، فت ت) امذ ، ج۔
غزالِ ختن (رک) کی جمع۔
کس ابر کھوئے دشت میں ہو اے غزالانِ ختن
یاد آتا ہے تمہیں بھی اب کبھی اپنا وطن
(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۴۵)۔ [غزالاں + ختن (عَلَم)]۔

غَزالَہ (فت غ ، ل) امث۔
۱. **ہرن کا مادہ بچّہ ، ہرنی۔**
کنول ہوں لیک پانی سے ہوں میں دور
غزالہ ہوں ولے زخموں سے ہوں چُور
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۵۶)۔
معجزِ انصاف سے تیرے سرِ دشت و جبل
ہر غزالہ ناقۂ صالح ہے گویا بے زمام
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۶)۔
اُمید نہ رکھ دولتِ دنیا سے وفا کی
رم اسکی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ
(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۷۴)۔
چمن چمن میں بہ طغیانِ رنگِ لالہ پھرو
ختن ختن میں بہ انبوہِ صد غزالہ پھرو
(۱۹۷۴ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۵۹۹)۔ ۲. **آفتاب۔** عرب لوگ آفتاب کو غزالہ بھی کہتے تھے۔ (۱۹۵۵ ، اختر جوناگڑھی ، مقالات ، ۴۴)۔ [غزال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

غَزالی (۱) (فت غ) صف۔
۱. **غزال (رک) سے منسوب ، ہرن جیسا۔**
شہر میں الفت صحرا ہے مجھے دامنگیر
کیا قیامت ہیں تری چشمِ غزالی اے شوخ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۳۹)۔
زلف جلالی و رخ جمالی میان خیالی و قد نہالی
دہن زلالی نین غزالی بھواں ہلالی تیری اُنی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۸)۔ ۲. **ہرن کے رنگ کا (گھوڑا) ، مرگا۔** مرگا : وہ اسپ ہے جو بالکل ہمرنگ آہو ہو اور اسکو اہل فارس غزالی بولتے ہیں۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۹)۔ ۳. **(طب) وہ نبضِ مرکب جس کا کوئی حصّہ شروع میں سُست ہو ، پھر اس کی سُستی ختم ہو جائے ، اور اس کے بعد پھر وہ (اسی حصّے کے اخیر میں) تیز ہو جائے (ہرن کے چوکڑی بھرنے کی طرح)۔**
دمِ آخر تصور ہے زبس وحشی مزاجوں کا
غزالی نبض ہے میری رمِ آہو کی سرعت ہے
(۱۸۴۴ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۳)۔ [غزال (رک) + ی لاحقۂ نسبت]۔

غَزالی (۲) (فت غ) امذ۔
منسوب بہ غزال جو طوس کے علاقے میں ایک قریہ ہے ، ممتاز عالم اور مفکر حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد غزالی جن کی تصنیفات میں احیاء العلوم شامل ہے ، اسی قریہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے غزالی کے نام سے مشہور ہوئے۔

عطّار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۳). [غزال (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غزالیں (فت غ ، ی مع) صف.

غزال (رک) سے منسوب ، ہرن جیسا. چشم غزالیں سرمہ آگیں آہوئے رم خوردہ کشور چین. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۵). اس کی بڑی بڑی سیاہ غزالیں آنکھوں میں تبسم کی لہریں لرز رہی تھیں. (۱۹۰۰ ، صحرا نورد کے خطوط ، ۱۰). [غزال (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

غَزَل (فت غ ، ز) امث ؛ امذ (قدیم).

۱. لغوی معنی عورتوں کے ساتھ بات چیت اور عشق بازی ، (شاعری) وہ صنفِ سخن جس میں عموماً حُسن و عشق ، وصال و فراق ، شراب و شباب ، یاس و حرماں اور تصوّف و معرفت وغیرہ کی باتیں کہی جائیں لیکن غزل کے اس حد بندی کی پابند نہیں رہی ، اب اس میں ہر قسم کے موضوعات و مسائل نظم کیے جاتے ہیں غزل ہر بحر میں کہی جاتی ہے ، اس کا ہر شعر عموماً جداگانہ مضمون کا حامل ہوتا ہے ، اس کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوتے ہیں ، باقی اشعار کے مصرع ثانی میں قافیہ ہوتا ہے ، آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو مقطع کہلاتا ہے ، سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت کہتے ہیں.

شوق کی ہے بیاری ہنس ہنس کہی سو ناری
افضل غزل تماری جوں سور ہے گگن میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۲).

نبیؐ صدقے کہیا ہے قطب مبحت کا غزل رنگیں
کہ اسکی تازگی ہور روشنی تھے ہے جہاں روشن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۹).

ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگہ بادا سوں جب ولی مجنوں ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴).

کہہ سنا ہمیں رنگیں اک غزل مسجّع اور
اندنوں ہمیں تیری طبع آزمائی ہے
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۰۸).

بابا قادر نامہ نے آج اختتام
اک غزل تم اور پڑھ لو ، والسلام
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۷۵). روح کی گہرائیوں اور قلب کے اعماق سے ابھرنے والی چیز اگر کوئی ہو سکتی ہے تو صرف غزل ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۳۲). شاعری میں اگر فرقہ بندی کی جائے تو رُباعی ، قصیدہ ، غزل وغیرہ خواص کی پسند ہیں. (۱۹۸۶ ، فنشان فیض ، ۳۹). ۲. امیر خسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ. جب امیر خسرو دہلوی نے ایرانی اور ہندوستانی موسیقی کے امتزاج سے ایک نئی چیز پیدا کی ... ، مثلاً : قول ، ترانہ ... غزل وغیرہ وغیرہ وضع کیں وہاں ریختہ کی اصطلاح بھی ایجاد کی. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳). اسلامی کلچر کے مصنف نے امیر کے ایجاد کردہ راگوں میں صلع ، بجیر ، غزل ، بخارہ ... اور قوالی کی طرزوں کا بھی اضافہ کیا ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۴۰). [ع].

ـــ بَنانا محاورہ.

۱. غزل کہنا.

یہ شعر و غزل اب جو بناتے ہیں زبانی
آگے بھی بہت چھوڑ گئے اپنی نشانی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۳). ۲. **غزل پر اصلاح دینا.** شاہ نصیر مرحوم ... دکن چلے گئے میر کاظم حسین انکی غزل بنانے لگے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۳۲).

ـــ بنْوانا محاورہ.

غزل پر اصلاح لینا. معظر صاحب نے اپنی غزل ان سے بنوائی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جولائی ، ۳).

ـــ پَرْداز (ـــفت پ ، سک ر) صف.

شاعر (ماخوذ : نوراللغات). [غزل + ف : پرداز ، پرداختن ـ مشغول ہونا ، سنوارنا].

ـــ پَڑھنا محاورہ.

غزل سُنانا ، غزل خوانی کرنا.

جب عاشقاں کی صف میں شوق غزل پڑھے تو
کوئی خسروی ہلالی کوئی انوری کتے ہیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۳). اگر کوئی یک بانجہ یا غزل پڑے پیر کے سامنے تو درست نہیں ، انو فرمائے تو پڑے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۷۴). ایک دن شیخ مصحفی نے مرزا سلیمان شکوہ کے جلسہ میں یہ غزل پڑھی. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۱۷).

ـــ پھیکی پَڑ جانا محاورہ.

غزل بے اثر ہو جانا (نوراللغات).

ـــ ٹَھنڈی ہونا محاورہ.

غزل کا کمزور ہونا ، بے اثر ہونا.

دل یہ دنیا سے سرد ہے کہ امیر
ہوئی ٹھنڈی غزل بھی مشکل سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۳).

ـــ چَمکانا محاورہ.

غزل کو اصلاح دیکر دلکش بنانا.

نہ چمکائیں جناب برق جب تک
غزل بے طور ہے واللہ باللہ
(۱۸۵۲ ، برق (نوراللغات)).

ـــ چَمکنا محاورہ.

غزل کا دلکش و پُرتاثر ہونا.

کیوں نہ چمکے غزل تمام اے رشک
مہ کا مضمون ماہِ انور ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---چھیڑنا محاورہ.
ترنم کے ساتھ غزل پڑھنا ، لحن کے ساتھ غزل سنانا.

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

(١٩١٢ ، دیوان صفی ، ٣٠).

---خواں (---و معد) صف ؛ ــ غزلخواں.
١. (أ) غزل پڑھنے والا ، غزل سنانے والا ، عاشقانہ کلام پڑھنے والا.

ہے بجا گر ہوئے غزل خواں مثلِ بلبل دل مرا
تو بہارِ گلشنِ دیدار کوں دیکھا نہ تھا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٣٧).

غزل اک عاشقانہ اور بھی پھر اوس زمیں میں تو
ہر اہلِ درد ہے مشتاق جرات تجھ غزل خواں کا

(١٨٠٩ ، جرات ، د ، ٣٣).

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٢).

پھر بادِ بہار آئی ، اقبال غزلخواں ہو
غنچہ ہے اگر گل ہو ، گل ہے تو گلستاں ہو

(١٩٢٤ ، بانگ درا ، ٣١٩).

دل قفس میں بھی غزل خواں ہے بیادِ جاناں
غمِ جاں بھی غمِ جاناں ہے بیادِ جاناں

(١٩٨٦ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ٣٨). **(أأ) غزل پڑھتا ہوا.** میں اس طرح رقصاں اور غزلخواں عالمِ بالا کے اس کیمپا کر تک پہنچ جاؤں.(١٩٨٧ ، اک محشر خیال ، ٣٥).**(أأأ) محض عشق و عاشقی کی شاعری کرنے والا.**

فکرِ جمیل خوابِ پریشاں ہے آج کل
شاعر نہیں ہے وہ جو غزلخواں ہے آج کل

(١٩٥٣ ، آتش گل ، ٢٠١). **٢. غزل کا راگ گانے والا ، مطرب.**

غزلخواں الگ ٹھمری داں ہوں جدا
کہیں تکتہ ہو اور کہیں دادرا

(١٨٥٩ ، حزن اختر ، ١٠٩).[غزل + ف خواں خواندن ـ پڑھنا].

---خوانی (---و معد) امث.
١. غزل پڑھنا.

غزل خوانی عندلیبانِ باغ
مرے حق میں ہے داغ بالائے داغ

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٦).

شعر کی بحر میں بھی ہے پانی
بہتی پھرتی ہے اب غزل خوانی

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠١٨). سبحان اللہ کیا دلچسپ کہانی ہے اور کتنا دلکش آپ کا طرز غزلخوانی ہے.(١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٥). غالب کا انتقال ہو گیا اب ان کی روح پر فتوح کو یوں ثواب پہنچائیے کہ مجلس عزا میں بیٹھ کر شراب پیجیے اور نوحہ میں غزلخوانی کیجیے. (١٩٨٧ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ٣٧).

٢. عشق و عاشقی یا حسن و عشق کے متعلق شعر کہنا یا سنانا.

ہوچکے حالی غزل خوانی کے دن
راگنی بے وقت کی اب گائیں کیا

(١٨٩٢ ، دیوانِ حالی ، ٦٢). [غزل خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْ غَزَل (---فت د ، سک ر ، فت غ ، ز) امث.
ایک غزل کے بعد اسی زمین میں دوسری غزل کہنا.

سودا تو اس غزل کو غزل در غزل ہی کہہ
ہونا ہے تجکو میر سے اوستاد کی طرف

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٨٣).

پڑھتے کو شب جو یار غزل در غزل چلے
بحرِ رجز میں ڈال کے بحرِ رمل چلے

(١٨١٨ ، انشا (آبِ حیات ، ٢٦٢)). اکثر موزوں الطبع لکھنو حلقہ بیعت کے اندر غزل در غزل کہنا اس کا ایجاد ستارہ داں میں استاد.(١٨٨٥ ، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا ، ٣٩٣).بعض خاص ادوار میں غزل در غزل ، سہ غزلہ چو غزلہ کا رواج عام ہوا. (١٩٦٥ ، مباحث ، ٥٥٢). [غزل + در (حرفِ جار) + غزل (رک)].

---دِکھانا محاورہ.
غزل پر اصلاح لینا.

عیب سے پاک و مبرا ہے کلام ان کا رند
جو غزل حضرت آتش کو دکھا لیتے ہیں

(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٨٩). گھور کھپور آ کر وسیم خیرآبادی مرحوم کو اپنی کچھ غزلیں دکھائیں. (١٩٣٥ ، روح کائنات ، ٩).

---سَرا (---فت س) صف.
ترنم سے غزل پڑھنے والا ، غزل خواں.

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٦٢).

وطن کے چاہنے والے سمجھ رہے ہوں گے
ہے کس خلوص سے جالب غزل سرا اے دل

(١٩٨٣ ، حرف حق ، ١٠٥).[غزل + ف سرا ، سرائیدن ـ گانا].

---سَرائی (---فت س) امث.
ترنم سے غزل پڑھنا ، غزل خوانی. جس زمانے میں سعدی شیراز میں غزل سرائی کر رہے تھے امیر خسرو ... دہلی کی فضا میں نغمے بکھیر رہے تھے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٦٨٣). [غزل سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُسْت ہونا محاورہ.
غزل کا پھیکا ہونا ، کمزور ہونا ، بے اثر ہونا.

ہے سست مضامیں سے امیر اپنی غزل سُست
ہے ناخلف اولاد سے اس گھر کی خرابی

(١٩٠٠ ، امیر مینائی (نوراللغات)).

---سَنْج (---فت س ، سک ن) صف.
غزل کہنے والا ، غزل گو.

تو غزل سنج ہے یا مرثیہ خواں اے مومن
رو دیا جس نے کہ دیکھا ترا لکھا کاغذ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۱)۔ [غزل + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا]۔

---سیر کَہْنا محاورہ۔
طویل غزل کہنا ، غزل کی زمین کے ہر قافیے کو باندھنا۔
سیر کہنا تو غزل کچھ نہیں دشوار امیر
خوف یہ ہے کہ نکل جائے نہ پیمانے سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانہ عشق ، ۲۸۲)۔

---کَہْنا محاورہ۔
غزل تصنیف کرنا۔
ہمیشہ تیری ثنا میں رتن بکھیروں میں
کہے قصیدہ کہوں بے نظیر کہ غزل
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹)۔
جسے دعویٰ ہو ہم سیں ہمدمی کا شعر میں ناجی
اسے کہتا ہوں یارے اس طرح کی اک غزل کہہ لا
(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۳۵)۔
فرصت نہیں ملتی ہے غزل کہنے کی اے سہر
پڑھتے ہیں تب اس ڈھنگ کے اشعار کبھی ہم
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۸)۔ یکرو نے متعدد غزلیں ولی کی زمین میں اسی رنگ میں اور اسی طرز میں کہی ہیں۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ڈاکٹر جمیل جالبی ، ۲ ، ۱ : ۲۷۰)۔

---کَہْوانا محاورہ۔
غزل کہنا (رک) کا متعدی (نوراللغات)۔

---کی زَمِین امث۔
غزل کی بحر اور ردیف و قافیہ غزل کی طرح۔
لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ بریں
تو کربلا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں
(۱۸۵۴ ، ذوق (نوراللغات))۔

---گو (---و مع) صف۔
غزل کہنے والا۔ آج کے غزل گو شعراء اظہار ذات کی جو بات اٹھاتے ہوئے ہیں اس کا پس منظر یہی ہے۔ (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۱)۔ میں نے انہیں یاد دلایا کہ میں نہ غزل گو ہوں ، نہ شاعر ، نہ ناقد۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۰۱)۔ [غزل + ف : گو ، گفتن ـ کہنا]۔

---گوئی (---و مع) امث۔
غزل کہنا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عنصری رودکی کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۸)۔ بعض ناقد یہ کہتے ہیں کہ دور حاضر میں غزل گوئی کا دائرہ محدود ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۵)۔ [غزل گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---لِکْھنا ف س ؛ محاورہ۔
غزل کہنا ، غزل تصنیف کرنا۔
کر کے بحر و قافیہ تبدیل لکھ اور اک غزل
بیٹھ کوئی دم تو اے ذوق اور دلِ پُرغم کے پاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۵)۔

---لِکْھوانا ف س ؛ محاورہ۔
غزل لکھنا (رک) کا متعدی۔
مجھ سے غالب یہ علائی نے غزل لکھوائی
ایک بیداد گر رنج فزا اور سہی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۱۱)۔

---مُسَلْسَل کس صف (---ضم م ، فت س ، سک ل ، فت س) امث۔
وہ غزل جس میں کوئی ایک مضمون مسلسل بیان کیا گیا ہو ، قطعہ بند غزل۔ پہلے غزل مسلسل بھی ہوا کرتی تھی مگر اب اس کا رواج اٹھ گیا۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۳۰۶)۔ تمام اشعار مسلسل ایک ہی موضوع پر ہوں...ایسی غزل کو اصطلاح میں غزل مسلسل یا مسلسل غزل کہا جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۰)۔ [غزل + مسلسل (رک)]۔

---نِگار (--- کس ن) صف۔
غزل کہنے والا ، غزل تصنیف کرنے والا۔ بحر رمل جو سرعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اردو غزل نگاروں کے ہاں اپنی سماعی خوبیوں کی وجہ سے بہت مقبول ہوئی۔ (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۳۰)۔ [غزل + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا]۔

---ہونا محاورہ۔
نئی غزل کا تصنیف ہو جانا ، غزل کا تخلیق ہونا۔
حسرت یہ رنج ہجر یہ قید اور یہ جور غیر
اس کشمکش میں آج غزل ہو تو جانیے
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۲۳)۔

غَزْلَہ (فت غ ، سک ز ، فت ل) امذ۔
مسلسل غزلیں جو ایک ہی زمین میں کہی گئی ہوں ، (مرکبات میں بطور جزوِ دوم مستعمل)۔
بدل کر قافیہ اپنی غزل اک اور کہتے ہیں
دو غزلہ سہر کہتے ہیں قلم جس دم اٹھاتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۲۸)۔ معرکہ کی غزلیں اسی زمین میں تھیں ، اکبر نے بھی شاید انہیں روایتوں سے متاثر ہو کر ایک دو غزلہ اسی زمین میں کہہ ڈالا۔ (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۲۷۰)۔ [غزل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

غَزْلِیات (فت غ ، سک ز ، کس ل) امث ؛ ج۔
غزل (رک) کی جمع ، غزلیں۔ غزلیاتِ حافظ کے ترجموں کے علاوہ کلیاتِ محمد قلی میں سیکڑوں شعر حافظ ہی کی طرز میں موجود ہیں۔ (۱۹۴۰ ، کلیات قلی قطب شاہ (مقدمہ) ، ۳۸)۔ اس اعتبار سے تمام غزلیات شہوریہ غزلیاتِ اسبوعیہ اور غزلیاتِ ایامیہ ایک مربوط نظم کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، ۶۴ ، ۱ : ۱۲۰)۔ [غزل + یات ، لاحقۂ جمع]۔

غَزْلیاتی (فت غ ، سک ز ، کس ل) صف.
غزلوں کا ، غزلوں سے متعلق یا منسوب. میرے تصوّرات میں وہ غزلیاتی ولولے نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، منتجدھار ، ۵۲). [غزلیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَزَلِیَت (فت غ ، ز ، کس ل ، فت ی) امث.
غزل کا انداز یا خوبی ، تغزّل. مزید برآں کلام احاطۂ غزلیت سے بھی نکلا ہوا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۶۹). میر تقی کی غزلیت درد کا تصوف ، غالب کا فلسفہ شاعری کی جان ہیں. (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۱). جابجا تغزّل کی جگہ غزلیت کا لفظ استعمال ہوا ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۲۶). [غزل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غَزَلِیَہ (فت غ ، ز ، کس ل ، فت ی) صف.
غزل (رک) سے منسوب ، غزل کا. روایتِ نغمہ سے اسی قدر بے نیاز ہے جس قدر آج تک غزلیہ شاعری رہی ہے. (۱۹۳۱ ، ماورا ، ۲۸). انھوں نے اپنے احساسات کا اظہار غزلیہ پیرائے میں کیا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ کراچی ، ۵ اپریل ، ۱۳). [غزل (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---کَلام (---فت ک) امذ.
غزلوں پر مشتمل شاعری ، صنفِ غزل میں کہے ہوئے اشعار. حضرت امیر مینائی کا اکثر غزلیہ کلام دونوں بزرگوں کی شخصیت کو چھپائے ہوئے ہے. (۱۹۸۳ ، ذکر خیر الانامؐ ، ۱۱). [غزلیہ + کلام (رک)].

غَزْنَوی (فت غ ، سک ز ، فت ن) صف ؛ امذ.
مشرقی افغانستان کے شہر غزنہ یا غزنی سے منسوب ؛ مراد : سلطان محمود غزنوی (شاعری میں بطور تلمیح مستعمل).

سو مجھ پر غلامی بھی ثابت ہوئی
تو سلطان میرا سچا غزنوی

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۱).

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حُسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زُلفِ ایاز میں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۲۱).

بزمِ قدح وہ عالمِ اسباب ہے جہاں
کرتے ہیں غزنوی کو مقرّر ایاز پر

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۷). [غزنَہ (ہ مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَزَوات (فت غ ، ز) امذ ؛ ج.
غَزْوَہ (رک) کی جمع. غزوات وغیرہ کا حال اظہر من الشمس ہے اس واسطے نہ لکھا. (۱۸۲۲ ، دقائق الایمان ، ۷۰). ابن اسحاق نے غزوات نبوی لکھے ، امام مالک ، اوزاعی ، سفیان ثوری وغیرہ نے حدیثیں جمع کیں. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۸). وہ تمام غزوات میں نبی اللہ کے ساتھ رہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۳). [غزوہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

غَزْوَہ (فت غ ، سک ز ، فت و) امذ.
۱. وہ لڑائی جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو.

رنگیں بیاں ہو گر ترے غزوہ کے ذکر میں
پڑھنے لگے درود لہو خونچکاں تیغ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۳). اس جنگ کا نام غزوۂ موتہ ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۹). غزوۂ ذاتُ الرّقاع سے مسلمان لوٹ رہے تھے ، ہر ایک کا دل چاہتا تھا کہ جلد سے جلد گھر پہنچ جائے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۰). **۲. لڑائی ، حملہ.** وہ اپنی دائمی قبیلہ جنگیوں اور قصاص خون کے لیے غزوے کرتے تھے. (۱۹۳۶ ، بیان الجج ، ۱۵۷). اف : کرنا. [ع].

غُزْماں (ضم غ ، سک ز) صف.
غضبناک ، غصّے میں بھرا ہوا.

سنی وہ جب بھی ندا : مَنْ یُبَایِعُ الْمَوْت؟
تو لپکیں صورتِ شیراں شرزہ و غزماں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۲۵). [ف].

غَسّاق (فت غ ، شد س نیز بلا شد) امذ.
گندہ اور بدبودار مواد ، پیپ. ایک ڈول غساق سے یعنی زرداب سے جو دوزخیوں کے بدن سے ٹپکتا ہے ڈالا جائے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹).

وہ غسّاق و حمیم اس کے ثمر ہیں
عقوباتِ جحیم اس کے ثمر ہیں

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر بُرگردن شریر ، ۵۳). واللہ تم کو پیاسا ماروں گا تا کہ اسی تشنہ لبی میں خدا تم کو حمیم و غسّاق پلائے. (۱۹۲۵ ، ابوالحسنین ، ۵۷). غساق یعنی (وہ سڑی ہوئی پیپ جو جہنّمیوں کے زخموں سے نکلے گی). (۱۹۷۵ ، بنیادی حقیقتیں ، ۱۰۰). [ع : (غ س ق)].

غَسّال (فت غ ، شد س) امذ.
۱. مُردوں کو غسل دینے والا ، مُردہ شو. کہیں کافور و کفن کسی جا غسال سربگریباں گریاں گورکن. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۰۰).

ہو اسطرح ہاتھوں میں اسکے رعیت
کہ قبضے میں غسّال کے جیسے میت

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۱۵).

اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی
آئیں گے غسّال کابل سے ، کفن جاپان سے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۲۷). غسّال سے پوچھا تو ایک نے کہا کہ ٹھوڑی پر تل کا نشان تھا. (۱۹۸۹ ، انصاف ، ۲۲۰). **۲. نہلانے والا ، عموماً حمام میں نہلانے کی خدمت پر مامور.**

دلا ک پر گماں ہوا غسّال کا مجھے
اب غسل خانہ ہجر میں حمام ہو گیا

(۱۸۴۳ ، دیوان بیخود (ہادی علی) ، ۲۱). اسی اثنا میں حمامچی نے شوہ المکان کے پاس غسّال کو بھیجا ، جب وہ آیا تو اس نے دیکھا کہ آگ سلگانے والا ... ہاتھ مل رہا ہے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۳).

دزد و دلّاک و واعظ و غسّال
نقش بند و نقب زن و قوّال
(۱۹۵۷ ، نبض دوران ، ۲۰۳). [ع : (غ س ل)].

غَسّالنی (فت غ ، شد س ، سک ل) امث.
نہلانے والی ؛ مُردہ عورتوں کو غسل دینے والی عورت. نخاس سے غسالنیوں کو بُلالو اور وہ دروازے کے باہر میّت کو غسل دیدیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۸). [غسال + نی ، لاحقۂ تانیث].

غَسّالَہ (فت غ ، شد س ، فت ل) امث.
۱. **غسال (رک) کی تانیث ، نہلانے والی.** جاننا چاہیے کہ عورتوں کے حمام میں عورتیں غسّالہ یعنی نہلانے والیاں اور مردوں کے حمام میں مرد غسّال مقرر ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). ۲. **مُردہ عورتوں کو غسل دینے والی عورت** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [غسّال (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غُسالَہ (ضم غ ، شد س ، فت ل) امذ.
ہاتھ منُھ کا دھوون ، وہ پانی جس سے ہاتھ منُھ دھویا گیا ہو. اور غسالہ یش کے ساتھ پانی ہاتھ پاؤں دھونے ہونے کا ہے یعنی مستعمل اور غسیل. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۵). کیم عمرو عیار کا سالا ہے تو بہی ، نجاست غسالہ کا قبالہ ہے تو بہی. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۹ : ۳). [ع].

غُسْل (ضم غ ، سک نیز ضم س) امذ.
۱. **تمام بدن کا دھونا (خواہ کسی طریقے سے ہو) ، نہانا ، اشنان.** اوّل پاک کرنا تن کوں غسل سوں یا تیمّم سوں ای پاکی تن کی ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۷). شریعت کا غسل ظاہر تن کو پاک کرنا ہور طریقت کا غسل سو تجرید ہور تفرید. (۱۸۱۱ ، جوشنہ گھر ، ۱۰). شہید کو کفن اور غسل کی ضرورت نہیں ہوتی. (۱۹۲۲ ، مرگ نامہ ، ۳۱). دعائیں اور کلمے پڑھ پڑھ کر غسل ختم ہوا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۷۰). ۲. **کسی چیز کو دھونا ، (طب) دوا کو کسی خاص ترکیب سے دھونا اور اس کی اصلاح کرنا.** غسل سے دوا معتدل اور اس کی گرد رفع ہو جاتی ہے ، دوسرا اس کی غلاظت اور کیفیت تیلی پیدا کرنے والی تمام دور ہو جاتی ہے. (؟ ، کلید عطاری ، ۱۱۶). [ع].

ــــ اِرْتِماسی کس صف (ـــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
غوطے کے ساتھ نہانا ، ڈبکی لگا کر نہانا.
تڑپتا ہوں میں رو رو کے خیالِ مصحفِ رخ میں
کہ غسلِ ارتماسی کرتے ہیں دیندار پانی میں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۶). [غسل + ارتماس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ بارِد کس صف (ـــ کس ر) امذ.
ٹھنڈے پانی سے نہانا. غسلِ بارد (Cold Bath) ... یہ طاقتور مقوی تاثیر رکھتا ہے چنانچہ ہاضمہ تحول اور وزن جسم زیادہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲). [غسل + بارد (رک)].

ــــ پانا محاورہ.
نہلایا جانا.
غسل پاؤنگا کسی قاتل کی آبِ تیغ سے
زخم دامن دار ہو گا جسمِ لاغر کا کفن
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۶۶).

ــــ جَنابَت کس اضا (ـــ فت ج ، ب) امذ.
شرعی احکام کے تحت ناپاکی کے بعد نہانا. باوجودیکہ پانی کی یہ کثرت ہے کہ ہر محلہ میں نہر جاری ہے مگر عورت مرد بہت کم ایسے ہوتے ہیں کہ غسلِ جنابت بھی کریں. (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۱۰۵). مشرکوں کے ساتھ جہاد مال کی زکوٰۃ اور غسل جنابت و حیض اور مُردے کو چھُونا سب شامل تھا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۸۷). [غسل + جنابت (رک)].

ــــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
۱. **نہانے کی جگہ ، نہلانے کی جگہ ، نہانے کا کمرہ ، حمام ، (باتھ روم).** اور تو اور غسل خانہ تو الگ کونہ میں ہے ، اس کے دروازہ پر تو چلمن پڑی ہوئی ہے. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۰). غسل خانے میں ایک شاور نصب تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۷). ۲. **مغلیہ عہد میں بادشاہ کا وہ خصوصی کمرہ جہاں خاص معتمد ہی صلاح و مشورہ کے لیے بلائے جاتے تھے.** دوپہر سے پہلے بادشاہ اس ایوان سے اٹھ کر خاص غسل خانہ میں جاتا ہے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۳). دیوان خاص میں مختلف شعبوں کے سربراہ باریابی پاتے تھے اور اہم امور طے پاتے تھے ، غسل خانہ ، وہ مخصوص جگہ تھی جہاں صرف خاص معتمد ہی بُلائے جاتے تھے اور صلاح و مشورہ ہوتا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۲ : ۱۹۹). [غسل + خانہ (رک)].

ــــ دینا محاورہ.
نہلانا ، مُردے کو نہلانا.
کہ جیوں شاہ بابا موا کر اوسے
غسل دے کفن سب بنایا اوسے
(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۰).
شر لے چتر کے ٹھکانہ کیا
غسل دے کے رانی کو چنگا کیا
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۹). مُردہ کو غُسل دینے کے بعد خود غسل کرنے کی بھی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۹). مجھکو روز صرف صبح کے وقت غسل دیا جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۷۸).
برسوں پہلے جب میری لاش کو غسل دے کر
مسجد سے مانگی ہوئی چارپائی پر لٹایا گیا
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳۶).

ــــ صَبُوحی کس صف (ـــ فت ص ، و مع) امذ.
صبح کے وقت نہانا. غُسلِ صبوحی کی تازگی و بالیدگی اُس کے روئیں کل گوں پر کھیل رہی تھی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۹۳). [غسل + صبوحی (رک)].

ـــ صِحَّت کس اضا(ـــ کس ص ، شد ح بفت) امذ.
بیماری سے صحت پا کر نہانا. غسلِ صحت کے دن یہ دعا دی کہ جو کوئی اس قصے کو سُنے گا خدا کے فضل سے تندرست رہے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۳).

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میّت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳). آج آنکھوں کا غسلِ صحت ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۶). بچہ صحت یاب ہو جاتا ہے تو اس کو غسلِ صحت دے کر گاؤں کی مرکزی زیارت پر لے جایا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، پنجابیوں کے رسم و رواج ، ۸۸).[غسل + صحت(رک)].

ـــ کَرْنا ف س.
نہانا.

اوّل کر غسل توں پری پاک ہو
سنوار آپ کوں توں سو چالاک ہو

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶). کہتے ہیں کہ عیسیٰ اس کے پانی سے وضو اور غسل کیا کرتے تھے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۲). اچھی اُستانی صاحبہ! اب غسل کرنے کا طریقہ بھی بیان فرما دیجیے. (۱۹۱۶ ، مُعلّمہ ، ۲۳). اس شام کو ہم نے غُسل بھی نہ کیا. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۳۳۹).

ـــ کَعْبَہ کس اضا(ـــ فت ک ، سک ع ، فت ب) امذ.
کعبہ شریف کو دھونے کی تقریب جو حج کے موقع پر (۸ ذی الحجہ کو) منعقد ہوتی ہے. انھوں نے غسلِ کعبہ کی اس خاص الخاص تقریب میں بھی اپنے شانہ بشانہ رکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۸۷). [غسل + کعبہ (رک)].

ـــ کی حاجَت ہونا محاورہ.
ناپاک ہو جانا ، نہانے کی حاجت ہونا ، احتلام ہو جانا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

ـــ مَیِّت کس اضا(ـــ فت م ، شد ی بکس نیز بفت) امذ.
مُردے کو نہلانا.

موت ہی سے کچھ علاجِ دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میّت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳).

یہ تمنّا ہے ربِّ اکرم سے
غسلِ میّت ہو میرا زمزم سے

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد دہلوی ، مجموعہ نظمِ بے نظیر ، ۲۲). [غسل + میّت (رک)].

غَسُول (فت غ ، و مع) امذ.
۱. **نہانے یا دھونے کا پانی.** غسول ساتھ زیر کے غسل کا پانی ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۵). ۲. **زخم وغیرہ دھونے کی دوا ، جلدی امراض دور کرنے یا رنگ صاف کرنے کا عرق وغیرہ ، لوشن ، صابن.** پپوٹوں کو نیم کے پانی سے یا کسی دافع تعفن غسول سے دھوئیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۲). ایک غسول جو چہرے کے داغوں ... کو دور کرنے کے لیے بے نظیر تھا. (۱۹۵۳ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۱۳۱). [ع : (غ س ل)].

غَسُولات (فت غ ، و مع) امذ ؛ ج.
غسول (رک) کی جمع. غسولات ... (Lotions) فعال اجزا کے محلولات یا آمیزے ہیں جو صرف بیرونی استعمال کے لئے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵). [غسول + ات ، لاحقۂ جمع].

غَسِیل (فت غ ، ی مع) صف.
دھویا ہوا ، غسل دیا ہوا ، نہلایا ہوا.

کوئی ان میں ہے ملائک کا غسیل
کوئی ایسا ہے کہ عرش پہ عدیل

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۳). اسے غسیل الملائکہ کہتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۱). ان دس میں ... بھی تھے اور عبداللہ بن حنظلہؓ بھی جن کا لقب غسیل الملئکہ تھا. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۲). [ع : (غ س ل)].

غَش (۱) (فت غ).(الف) امذ.
بے ہوشی ، غشی ، ہوش و حواس کا جاتا رہنا.

سرکشان میں ہے عین سرکشی توں
عشق بازاں دھرتی ہے غش توں

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۳).

مجھ میں کچھ جان نہیں ہے اسے لانا ہے تو لاؤ
ورنہ غش اب کوئی دم میں مجھے آ لیتا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۳).

جلوہ گو یار میں کب غش سے کُھل سکتی ہے آنکھ
ہوش میں لائے ، ہوا وہ اوسکے دامن میں نہیں

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱ : ۲۷). (ب) صف. ۱. **بے ہوش.**

پسِ دیوارِ جاناں سایہ آسا
پڑے رہتے ہیں غش دو دو پہر ہم

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۱). ۲. **مفتون ، فریفتہ ، عاشق.**

جوانی میں قیامت ہوئیگا تو
جو غش ہے تجھ پہ اک عالم ابھی سے

(۱۸۲۹ ، معروف ، د ، ۱۳۲).

کیا ہو سکے کسی سے علاج اپنا شیفتہ
اس گل پہ غش ہیں جس میں محبت کی بو نہیں

(۱۸۵۵ ، شیفتہ ، ک ، ۵۶). [غشی (رک) کی تخفیف].

ـــ آنا محاورہ.
غشی طاری ہونا ، بے ہوش ہو جانا.

ہمیں غش آ گیا تھا وہ بدن دیکھ
پڑی کلول تلی ہے جان پر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۸).

یہ ضعف ہے تو دم سے ابھی کب تلک چلا گیا
خود رفتگی کے صدمے سے مجھ کو غش آ گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۳۸).

کھڑکی سے ٹکرا کر بے ہوش گر پڑا۔ (۱۹۳۳ ، خطوط عبدالحق ، ۱۹۳)۔ ماں نے بچّے کی لاش دیکھی تو غش آ گیا۔ (۱۹۸۱ ، جنگ ، ۸ اپریل ، ۳)۔

---پہ غش آنا/طاری ہونا محاورہ۔
بار بار بے ہوش ہونا۔

برابر ہوتے ہیں ساعت بہ ساعت غش پہ غش طاری
گزرتی ہیں ترے عاشق پہ فرقت کی شبیں بھاری

(۱۹۰۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۸)۔ دلہن کو غش پہ غش آتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۲۲)۔

---سے افاقہ ہونا محاورہ۔
غشی دور ہونا ، ہوش آنا۔

پٹی کے جو چھینٹے پہ گلاب اشکوں کا چھڑکا
بیمار کو فی الفور ہوا غش سے افاقہ

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات))۔

---طاری ہونا محاورہ۔
بیہوش ہونا (جامع اللغات)۔

---کرنا محاورہ۔
۱. **بیہوش ہو جانا ، ہوش و حواس کھو بیٹھنا۔** میں دیکھتے ہی اس کو غش کر گیا۔ (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳۳)۔ محلسرا میں جا کر گیتی آرا کی ماں کو بلایا ، اس کو بھی یہ مژدۂ دلکشا سنایا ، وہ سنتے ہی غش کر گئی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸)۔ میں نے یہ زاری کی کہ میں غش کر گیا۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳)۔ ۲. **حیران و ششدر ہونا ، حیرت میں پڑ جانا۔**

سرو کو دیکھ غش کیا ہم نے
تھا چمن میں وہ یار کے مانند

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۴۳)۔

عباس کے ارمان پہ غش کر گئے حیدر
ہر روز سے اس روز کیا پیار فزوں تر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۹ : ۳۰)۔ ۳. **مبہوت ہونا ، جان چھڑکنا ، دل و جان سے عاشق ہونا۔** غش کرتا ہوں یعنی عاشق ہوں۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۳)۔ بعضے لوگ خواہ مخواہ بھی اپنی قابلیت دکھانے کو ترجمہ پر غش کرتے ہیں۔ (۱۸۶۳ ، انشائے بہارِ بے خزاں ، ۵۰)۔ ۴. **اترانا ، نازاں ہونا۔**

جز کفن مجکو بدلنے کی نہیں ہے حاجت
غش کروں کیوں نہ بھلا جامۂ عریانی پر

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۳)۔

دباؤں پاؤں تو کہتا ہے کیوں لیتا ہے تو بوسے
پھنازا افترا پرداز غش کرتا ہے تہمت پر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۷۹)۔

---کھانا محاورہ۔
۱. **بے ہوش ہو جانا ، ہوش و حواس غائب ہو جانا ، چکرانا۔**

اولے اس کو دیکھ کر غش کھاتے تھے
ہونٹ شکر کے بھی چپکے جاتے تھے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۰)۔ خدا نے اُس کو چکنا چُور کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۲۶)۔ غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۰)۔

جو ایک ہی جلوے پر غش کھائیں وہ کیا جانیں
بس جاتی ہے نظروں میں اک برقِ تپاں کیسے

(۱۹۸۷ ، ہوئے رسیدہ ، ۵۸)۔ ۲. **عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---لانا محاورہ۔
بے ہوش ہو جانا یا بن جانا۔

عقل سے اوٹھاتیکا جب قصد کیا اوس نے
دانستہ میں غش لایا تزویر اسے کہتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۹۸)۔

---میں پڑا ہونا ف س۔
بے ہوش پڑا ہونا۔ میں مارے ضعف و ناتوانی کے غش میں پڑا روتا تھا اور خدا کو یاد کرتا تھا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷)۔ وہ اپنے خیال میں ڈوبا ہوا تھا ، لوگ جانتے تھے کہ غش میں پڑا ہے۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۶)

---ہونا محاورہ۔
۱. **ہوش و حواس برقرار نہ رہنا ، بے ہوش ہونا۔**

سو اُس نعل کا گرد عنبر ہے جیو کا
وو خوشبوئی سنگ ہوتے عطار بے غش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۰)۔ سو کہا ہے دودھ اُس کا ین دودھ اب یہ غش ہے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷)۔ آخر غش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۵)۔

چلے جائیں ہمارے پاؤں گر آنکھوں تلے غش ہو
مصیبت اس پہ بہتی ہے جو دنیا میں بلاکش ہو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۹۲)۔

بے سبب تو نے سنبھالا نہیں ہاتھوں سے اُسے
غش ہے عارض کی صفائی پہ مقرر سہرا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۱)۔

روزِ ازل سے منزلِ سودا ہو جس کا سر
وہ کیوں نہ غش ہو سنگِ درِ یار دیکھ کر

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۷)۔ ۲. **جان چھڑکنا ، فریفتہ ہونا ، ریجھنا ، عاشق ہونا۔**

ایک کسبی پر تھا غش اک نوجوان
رات دن رہتا تھا اس کا ہی دھیان

(۱۸۱۸ ، عجائبِ رنگین ، ۲۰)۔ امیر جان اس کے گانے پر غش تھی۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۷۵)۔ بنیادی بات یہ نہیں ہے ... بلکہ ... خود ”غش ہونا“ کا محاورہ ”عاشق ہونے“ کے مفہوم میں دل چسپ ہے۔ (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۱)۔ ۳. **حیرت میں پڑ جانا ، ششدر ہونا ، حیران ہونا۔**

فرشتے غش ہوئے دیکھ اُس کو ناگہ
عجب ، کچھ حُسن تھا اللہ اللہ

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹)۔

غش ہے جلّاد فلک ، چاندنی کے پھولوں پر
کیا عجب ہے جو کرے ہیر سے بیعت سنگل
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۷).
ترے دیوانے کے انداز پر غش اک زمانہ ہے
زمیں حیرت میں رہتی ہے فلک رہتا ہے چکر میں
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۱۱۵).
غش ہیں سب اہلِ نظر اس بولتی تصویر پر
خاک کے پُتلے کو کیا اعجاز حاصل ہو گیا
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۳۳). ۳. اِترانا ، ناز کرنا ، خوش ہونا.
غش ہیں کہ بے دماغ ہیں گل پیرہن تمط
ازبس دماغِ عطر گریباں نہیں رہا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۱).
اے خاک کے پُتلے بلکہ ناچیز
جس فہم پہ غش ہے وہ ہے کیا چیز
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۹).

غَش (۲) (فت غ) امذ.
دھوکا ، بددیانتی.
یک اس میں سوں پیش کش کرے گا
واللّٰہ نہ تجھ سوں غش کرے گا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۸). [ع : غَشّ].

غَش (۳) (فت غ) امذ.
چاندی نکھارنے کا کچی اینٹ اور شورے کو ملا کر بنایا ہوا مسالہ ، سلوتری (اب و ، م : ۸). [مقامی].

غِش (کس غ) امث.
۱. ادنیٰ قسم کی دھات جو دوسری دھات میں ملائی گئی ہو. اگر غش یعنی تانبا وغیرہ زائد ہے تو اُن کی قیمت لگائی جاوے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۸۳). ان کے سکّے پر کیسا ٹھپہ لگا ہے اور اس کا رواج کس طرح کا ہے ، وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا یا اس سے بھی کم قیمت خالص غش کا جس سے ہم بیخ بیزار کرتے چلے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۲). **۲. کھوٹ ، آمیزش ، ملاوٹ.**
یہ اپنا نقدِ وفا غش سے پاک ہے صاحب
تم امتحان کرو خالص بہت ہے یاں اخلاص
(۱۸۳۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۸۷).
بہت ڈرتے رہینگے اس سے ہر دم
کہ کُھل جائے نہ عیب و غشِ درہم
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۳۶). اردو زبان سے تعبیر کرے تو بھی کچھ اعتراض نہیں کیونکہ یہ غش نہ ہندوستانی زبان رہی نہ اردو. (۱۹۱۱ ، مکاتیب مرکز اردو ، ۳۳). **۳. کدورت ، بُغض ، کینہ ، حسد.**
ترے ضمیر میں گر حُبِ حیدری کچ ہے
تو کاڑ سٹ ترے سینے سے تھے غش ہور غل
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷).

جو پیونگے چھاتی سیں اوترے تلے
سبھی ڈاہ غش جھوہ دل سیں ہٹے
(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۸۳). ہر روز بہشت کی خوشبو مکّے میں نازل ہوتی ہے جس کا مشام زکام غش اور غل سے پاک ہے اس کو اشتمام نصیب ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۹). **۴. تشویش ، تردّد (عموماً «غل» کے ساتھ مستعمل).**
موجبِ انعدام ہر شے ہے
انعدام ایک شۓ کا ہے غش و غل
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۶۷).
پا اُٹھا کر چلے فرس منزل
یا زمیں پر پٹک کے ہے غش و غل
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۲۰). [ع : غِشّ].

غِشا (کس غ) امث ؛ ج غشاء.
پردہ ، پوشش ؛ (طب) جھلّی (یہ ایک عصباتی و رباطی عضو ہے ، چوڑا لمبا اور نہایت باریک مگر سخت و سفید جو اعضا پر پھیل کر ان کی شکلوں کی حفاظت کرتا ، ان کو حس عطا کرتا اور ایک عضو کو دوسرے سے وابستہ کرتا ہے). اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہے ، حکمِ الٰہی سے غشا کو یعنی پردہ کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۶). نوع دسویں غشا ہے ، یہ ایک جسم ہے کہ اس کی بنا لیف عصباتی سے ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۳). اگر غذا میں یہ حیاتین کافی مقدار میں نہ ہو گا تو ان غشاؤں میں ایک یا ایک سے زیادہ غشائیں اپنی قوتِ حیات کھو دیں گی. (۱۹۳۱ ، بیماری غذا ، ۵۷). بیکٹیریا سمایہ (Meninges) کی غشا (Membrane) میں نفوذ کرکے سمایہ کے مایہ میں داخل نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۱۷۵). [ع].

ــــــے دَرَقی کس صف (ـــ فت د ، ر) امث.
انسانی جسم میں حنجرہ کی پہلی کُرّی کی جھلّی ، یہ کُرّی ڈھال کی شکل کی ہوتی ہے اور ٹھڈی کے نیچے حلقوم کے سامنے نظر آتی ہے. ہر درقہ کا بالائی زاویہ پیچھے مقعر اور سامنے محدب ہوتا ہے وہ تھائربائڈ ممبرین (غشائے درقی) کے متناظر نصف کو چسپیدگی بخشتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۴). [غشا + ے (حرف اضافت) + درقی (رک)].

ــــــے صَدْر کس اضا (ـــ ضم ص ، سک ل) امث.
پھیپھڑے کی جھلّی ، یہ دو جھلیاں ہیں جو دونوں پھیپھڑوں پر بطور غلاف لپٹی ہوتی ہیں اور دیوار سینہ کی اندرونی سطح پر استر کرتی ہیں. دائیں جانب دایاں پھیپھڑا اور غشائے صدر (Plevra) دایاں وبکس (عصبہ ثانیہ) اور ازایکاس وریہ ہیں. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۳). [غشا + ے (حرف اضافت) + صدر (رک)].

ــــــے صُلْب کس اضا (ـــ فت ص ، سک د) امث.
دماغ کا موٹا اور سخت پردہ جو کھوپڑی کی ہڈی سے اندر کی جانب ملا رہتا ہے. مغز کا ... سب سے اوپر والا غلاف جو دبیز و

سخت ہوتا ہے غشائے صلب کہلاتا ہے. (١٩١٧ء ، فلسفۂ جذبات ، ٥٣). [غشا + ے (حرفِ اضافت) + صُلب (رک)].

---ے مُخاطی کس صف (---ضم م) امث.
لعابدار جھلّی جو جسم کی مختلف تجاویف کو استر کرتی ہے. ناک کے اندرونی جوف کی غشائے مخاطی کی غیر معمولی حالت میں اِس مرض کے جراثیم ... عام طور پر مقامی حالات میں تکلیف دہ نہیں ہوتے. (١٩٣١ء ، علاج بالمثل ، ٥٥). شدید بیماری کی صورت میں آنتوں کی غشائے مخاطی میں چھالے پیدا ہوجاتے ہیں ، جن کی وجہ سے فضلے میں پیپ اور خون خارج ہونے لگتا ہے. (١٩٦٩ء ، امراضی خُرد حیاتیات ، ٢٦٨). [غشا + ے (حرفِ اضافت) + ع : مُخاط - ناک کا پانی ، ریٹھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

غِشاوَہ (کس نیز فت غ ، فت و) امذ.
١. **پردہ ، حجاب.** ایک کافر تھا اور غشاوہ کفر اپنے دل پر رکھتا تھا. (١٨٥١ء ، عجائب القصص ، ٢ : ١٣٣). ٢. **ظلمتِ بصر ، تاریکی چشم.** سرمہ اس کے پتہ کا ... رفع کرنے والا غشاوہ کا اور فروغ آنکھ کو مفید ہے. (١٨٨٣ء ، صیدگاہ شوکتی ، ٥٣). ٣. (ہیئت) **بہت دور خلا میں نظر آنے والے سفید سفید جالے.** دوربین سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ایسے بادل کے ٹکڑے ہزاروں میں جن کو اصطلاح علم ہیئت میں غشاوہ کہتے ہیں. (١٩١٢ء ، حیات النذیر ، ٤٠). ٤. (تصوف) **ایک پردہ ہے بسبب عصیان آئینۂ دل اور چشمِ بصیرت پر عارض ہوتا ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ١٨٣). [ع : (غ ش و)].

غِشاء (کس غ) امث.
رک : غشا. مثانہ کی نازک غشاء میں جلن پیدا کر دیتا ہے ... بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں. (١٩٢٣ء ، عصائے پیری ، ٨٩). یہ جراثیم جلد ، جلد کے غدود ، ناک کی غشاء اور حلق میں پائے جاتے ہیں اور گرم خون والے جانوروں میں بیماریاں پیدا کرتے ہیں. (١٩٦٧ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ١٧٣). [ع].

---ءُ الْاَمْعا (---ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امث.
آنتوں کی جھلّی. غشاء الامعا میں کیلوس دار عروق کا مشاہدہ. (١٩٥٧ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ : ٣٣١). [غشاء + رک : ال (١) + امعا (رک)].

---بکارَت کس اضا (---فت ب ، ر) امث.
پردۂ بکارت جو بحالت دوشیزگی ہوتا ہے. یہ قنات و جاٹنا کی جانبی دیوار میں نیچے کے طرف جاتی اور غشاء بکارت (Hymen) کے آزاد حاشیہ پر یا اسکے قریب ختم ہو جاتی ہے. (١٩٣٣ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ٢٩٥). [غشاء + بکارت (رک)].

---طَبْلی کس صف (---فت ط ، سک ب) امث.
کان کا پردہ ، یہ ایک باریک جھلّی ہے جو کان کے سوراخ کے آخر میں لگی ہوتی ہے. منظار میں سے غشاء طبلی ... کا بیشتر حصّہ نظر آ جاتا ہے یہ ایک لولوئی (موتی جیسی) رمادی قدرے چمکیلی جھلّی ہے. (١٩٣٣ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ٣٦٣). [غشاء + طَبل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قَرْنی کس صف (---فت ق ، سک ر) امث.
قرنیہ کی جھلّی. سلائی غشاء قرنی کی صفائی میں جاتی ہوئی نظر آئے گی. (١٩٣٧ء ، جراحیات زہراوی ، ٦١). [غشاء + قرنی (قرنیہ (رک) سے منسوب)].

غِشائی (کس غ) صف.
١. **جھلّی دار ، جھلّی کا ، جھلّی کی ساخت کا.** جو ابتدائی کری کھوپڑی کے حصّوں کی جگہ لے لیتی ہیں ... غشائی ہڈیاں کہلاتی ہیں. (١٩٣٩ء ، ابتدائی حیوانیات ، ٣٧). برق پارے ... سطح پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اسی پر غشائی استعداد کا انحصار ہوتا ہے. (١٩٦٣ء ، ماہیت الامراض ، ١ : ٣١). ٢. (لسانیات) **وہ مصمتے جنھیں ادا کرتے وقت زبان کا پچھلا حصّہ نرم تالو یا غشا کو چھوتا ہے.** جن موقعوں پر دوسری زبانوں میں غشائی ک اور گ ہیں ، ان موقعوں پر سنسکرت میں حنکی چ اور ج کیوں ملتے ہیں. (١٩٦٣ء ، زبان کا مطالعہ ، ١٠٨). [غشاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَصْوات (---فت ا ، سک ص) امث ، ج.
وہ آوازیں جو تالو کے نرم حصّے سے ادا ہوں. تذکیر کو ظاہر کرنے والے الفاظ عموماً غشائی اصوات رکھتے ہیں. (١٩٥٦ء ، زبان اور علمِ زبان ، ١٩٩). [غشائی + اصوات (رک)].

غَشَمْشَم (فت غ ، ش ، سک م ، فت ش) صف.
بہت دلیر ، بہت زیادہ بہادر ؛ (کنایۃً) حضرت علی.

بولیا اے غشمشم یو کیا ہے بلا
نہیں گھوڑا ایسا کہیں چلبلا

(١٦٣٩ء ، خاورنامہ ، ٧٨).

اب یہ عریف ہیں غشَمشَم ہیں
اب یہ غطریف ہیں غطَمطَم ہیں

(١٩١٦ء ، نظم طباطبائی ، ١٨٢). [ع].

غَشی (فت غ) امث.
بے ہوشی.

ایک کا شیوہ اس سے نالہ کشی
ایک کو ہے دمی ہے جیسے غشی

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ٩٣٨). ادراک کبھی عالمِ خواب میں کرتا تو کبھی غشی یا بے خودی کے عالم میں. (١٩٨٥ء ، نقد حرف ، ٢٥٥). [ع].

---طاری ہونا محاورہ.
بے ہوش ہونا. پیدل ان کی عیادت کو گئے ان پر غشی طاری تھی. (١٩١٨ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٠٣). سرفراز ماموں پر اسوقت غشی طاری تھی. (١٩٨٣ء ، زندگی ، نقاب ، چہرے ، ٣٣٢).

غَشَیان (فت غ ، ش) امذ.
بے ہوش ہونا ، بے ہوشی. اور بعد اسکے اس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا اور غشیان ہوتا اور غش آتا. (١٨٦٠ء ، نسخۂ عمل طب ، ٣٢٢). اگر دوران خون کا یکایک فشل ہو جائے تو اس سے غشیان واقع ہوتا ہے. (١٩٣٧ء ، طب قانونی اور سمومیات ، ١ : ٥١). [ع : (غ ش ی)].

غُصّا (ضم غ ، شد ص) امذ (قدیم).
غُصّہ ، خفگی ، ناراضگی ، برہمی.

تھوا تج انگے موم جیوں نرم ہے
کہ غُصّا ترا آگ تے گرم ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠).

تجے میں کتی ہوں ، نکو کر غصا
تو ہو ہے دو عالم میں ترا ہنسا

(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٥٥)).

کچھ بات اگر تجھ سے کہوں میں تو غضب ہو
اس پر تو یہ غصا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

(١٧٨٦ ، میر حسن ، د ، ٢٣). [غصہ (رک) کا ایک قدیم املا].

غُصالا (ضم غ) صف مذ ، (مث : غصالی) (قدیم).
بہت غصے والا ، غُصیلا ، تُند مزاج.

غصالا بہوت ہے اول او شاہ
مبادا راز پر اوس ہوئے آگاہ

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٦١).

میں جا انوں کے نزدیک تھارا رہا ہوں یک تل
باطن میں مہربان ہو ظاہر ہوئیاں غصالیاں

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٢٩). [غصا (رک)+ لا ، لاحقۂ صفت].

ـــ ہونا ف ل (قدیم).
غُصّہ کرنا ، خفا ہونا ، غضبناک ہونا.

جو غازی نے کافر میں دیکھا ستم
غصالا ہوا تند کرما گرم

(١٦٨١ ، جنگ نامہ سیوک ، ٣٣).

غَصْب (فت غ ، سک ص) امذ (قدیم : غُصَب).
زبردستی کسی کا حق یا مال چھین لینا ، ناجائز قبضہ ، خیانتِ مجرمانہ. حکم غصب کا یہ ہے کہ غاصب گنہگار ہوتا ہے اگر اوسکو معلوم ہووے کہ شے مغصوب غیر کا مال ہے. (١٨٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٤٣). عبدالکریم کے مرنے کے بعد اس کی جگہ عبداللہ نے غصب کر لی. (١٩٠٣ ، خالد ، ١٠٠). حق العباد کے غصب کا ایک نہ ایک روزانہ ارتکاب ہوتا رہتا ہے. (١٩٨٦ ، جوالامکھی ، ١٦٩). [ع].

ـــ کَرْنا ف م.
ہتھیانا ، ظلم یا زبردستی سے لینا ، دوسرے کے مال و اسباب یا جائداد پر جبراً قبضہ کرنا ، کسی کا حق مار لینا.

مرے حق کو مت کر غصب میرزا
بھلا غاصبِ حق کو کہتے ہیں کیسا

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٣٧). یہ دشمن قوی کہ جو پر دم و پرتحفظ اپنی کہات میں ہے تخت فرمانروائی کو غصب اور تمام ملک کو تہ و بالا کر دے گا. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٦٣). کسی کا مال غصب کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں. (١٩١٢ ، مکاتیب شبلی ، ٢ : ١٦٥). اپنی ملکیت کو دوسرے کے نام منتقل کرنے کے حق کو غصب کیا جائے تو اس کی سزا ہوں چاہیے. (١٩٨٦ ، سلسلہ سوالوں کا ، ٣٢).

غَصْباً (فت غ ، سک ص ، تن ب بفت) م ف.
غصب سے ، ظلم سے ، زبردستی. تو میرے ہمراہ اپنے گھر کی طرف چلے جو کہ تجھ سے غصباً چھین لیا گیا ہے. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ٢٨). [غصب + اً ، لاحقۂ تمیز].

غَصْبی (فت غ ، سک ص) صف.
غصب کیا ہوا ، زبردستی چھینا ہوا.

ہوں گے محتاج وہ دو ہاتھ زمیں کے پس مرگ
سیکڑوں ملک میں غصبی جو مکاں رکھتے ہیں

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٢٣٧). آپ ایک غصبی مقام میں کیوں کر درس دینگے. (١٨٩٠ ، اسلامی سوانح عمریاں ، ٧). [غصب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غُصْن (ضم غ ، سک ص) امث.
شاخ ، ٹہنی.

تو غصنِ نقا ہے کہ یا مشک بویا
اینڈی ہیں پلکیں ، نگاہیں خماری

(١٩٦٣ ، کلک موج ، ٢٣١). [ع].

غُصْنَک (ضم غ ، سک ص ، فت ن) امذ.
چھوٹی شاخ ، (حیاتیات) ڈنٹھل جیسی ساخت. افیون کا پودا ... پھول میں غصنک (Pedicel) موجود ہوتا ہے. (١٩٤٣ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ٣٠). [غصن (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

غُصْنَہ (ضم غ ، سک ص ، فت ن) امذ.
چھوٹی شاخ ، شاخ میں پھوٹی ہوئی کونپل ، (نباتیات) جسم نباتی جس میں جڑ ، تنہ ، پھول اور پتا نہ ہو (مثلاً کائی وغیرہ) ، (انگ : Thallus). غیر تفریق شدہ نباتی جسم کو غصنہ کہتے ہیں. (١٩٤٣ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٣٩٣). وہ تمام پودے جن میں اعضا کی یہ تفریق نہیں پائی جاتی بلکہ ان کا جسم ایک غصنہ (Thallus) پر مشتمل ہوتا ہے ، ادنیٰ پودے کہلاتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٨٠). [ع].

ـــ نَبات (ـــ فت ن) امث.
غصنہ والے ادنیٰ پودوں کا مجموعی نام. وہ تمام ادنیٰ پودے جن کے جسم کا بیشتر حصہ غصنہ ہوتا ہے غصنہ نبات Thollophytes کہلاتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٨٠). [غصنہ + نبات (رک)].

غُصُون (ضم غ ، و مع) امذ ؛ ج.
غصن (رک) کی جمع ، شاخیں ، شاخسار.

بہ ارداف و اندام و چشم و لعاب
غزال و زلال و کثیب و غصون

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ٢٠٥). [ع].

غُصّہ (ضم غ ، شد ص بفت) امذ ؛ سے غُصّا ، غُصا (قدیم).
١. **ناراضی ، خفگی ، غیظ ، غضب ، طیش ، جھلاہٹ.** او بازار جوتیس جتنساں کاں تھا ... جوتیس واں غصہ. (١٣٣١ ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ١٩٦٢)).

سنیا ہو خبر شاہ جیوں سر بسر
غصے میں ہو کر تب وو جیوں شیر نر
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰). پیر کا غصہ تجے بہوت زیاں ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۳). یہ قاعدہ ہے کہ غصہ میں عقل کے اختیار کچھ بات نہیں رہتی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۰).
غصہ و قہر ہے کم سہو و خطا اس سے بھی کم
رحم و الطاف فزوں داد و دہش اس سے مزید
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳). خدا معلوم دن کی تکان تھی یا غصہ ، بھول گئی یا ارادۃً مگر آج نسیمہ نے ظہیر کو کھانا نہ دیا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۳۶). اس کا غصہ بالکل خالص ہوتا تھا ، یعنی بلاوجہ. (۱۹۲۷ ، زرگزشت ، ۲۸۶). **۲. رنج و ملال ، غم ، اندوہ.**
کہ جب درد غصے سوں میں ہو نکس
سنگیا جیتو ابر کہات کرتے اپس
(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۷). خداوند نعمت میرا قصّہ پُر غصّہ طول طویل ہے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ معقول ، ۱۲۲). **۳. تنگی ، کھٹن (مکان وغیرہ کے لیے).** جسکے نور سے غصہ ہائے شدید سرور ہو گئے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [ع].

---اُتارْنا محاورہ.
چڑھے ہوئے غصے کو ٹھنڈا کرنا ، کسی کو اپنے غصے کا نشانہ بنا کر جی ہلکا کرنا ، دل کا بخار نکالنا.
اللہ رے بد دماغی برہم ہیں ہونے گل سے
غصہ اتارتے وہ ہر باغباں پر ہیں
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۰۵). محتسب سے ذاتی ملاقات سے تسلی ہوجاتی ہے اور کسی غلط کار حاکم پر ایسے الفاظ میں تنقید کرکے اور غصہ اتارکے جو ضبط تحریر میں نہیں لائے جا سکتے شکایت کنندہ کے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۵۷).

---اُترْنا محاورہ.
۱. خفگی دور ہونا ، دل کا بخار نکلنا.
اوترا نہ غصہ ہوش کہاں ہار پھول کا
تیوری چڑھا گئے وہ ہمارے مزار پر
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۴). **۲. عتاب نازل ہونا ، کسی پر خفگی کا ظاہر ہونا.** یہ سارا غصہ اترتا تھا اسکے بڑے لڑکے موہن پر جس کا سولھواں سال تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۴۰).

---اُٹھانا محاورہ.
کسی کی خفگی یا عتاب کا متحمّل ہونا ، کسی رنجش کو برداشت کرنا. آخر للہ‌ھور بھی تو ہمارا بندہ ہے اس کا غصہ بھی تو ہمیں اٹھائیں گے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۴۳).

---آنا محاورہ.
ناراض ہونا ، خفا ہونا ، جھلّانا ، تاؤ کھانا. دل پر بہت غصہ آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳).

چھیڑتا ہوں کہ اُن کو غصہ آئے
کیوں رکھوں ورنہ غالب اپنا نام
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷). عیسیٰ کو غصہ آیا اور اس نے دیگ الٹ دی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰).

---بُجھانا محاورہ.
ناراضگی کو ختم کرنا ، خفگی دور کرنا.
بجھائیں گے کیا ان کا غصہ یہ اشک
کہ دل کی لگی جو بجھاتے نہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۴۴).

---بڑا عقْل مَنْد ہوتا ہے کہاوت.
غصہ کمزور ہی پر آتا ہے زبردست کے سامنے نہیں آتا (ماخوذ: محاورات ہند).

---بَہُت زور تھوڑا ، مار کھانے کی (یہی) نشانی کہاوت.
کمزور کا غصہ اسکی ذلت یا شامت کا موجب ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پینا / پی جانا محاورہ.
صبر و ضبط سے کام لینا ، جوش غضب کو روکنا ، غصہ ضبط کرنا. اوس کی زبان پر یہ آیت کلام اللہ کی جاری ہوئی ، کہنے لگا وے لوگ جو پی جاتے ہیں غصے کو. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۸).
ظفر غصے کو دل میں کون پی سکتا ہے کیا قدرت
کسی کا ظرف تیرے ہی برابر ہو تو پی جائے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۹). اشتعال طبع کے وقت غصہ پی جانا بہت زیادہ مشکل ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۶۸). وہ آدھی رات تک اس کا کھانے پر انتظار کرتی رہی اور بس غصہ پیتا رہا. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۵).

---تھمنا محاورہ.
ناراضگی کا کم ہونا ، خفگی دور ہونا. اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ۲۷۳).

---تُھوک دینا / تُھوک ڈالنا محاورہ.
ناگوار بات کو درگزر کرنا ، خفگی ختم کر دینا ، معاف کر دینا.
دیکھنے پر ذری سی یہ بھوں بھاں
تھوک دو غصہ جانی جانے دو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). اس کا انتقام خدا پر رکھو غصہ تھوک دو. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۳).
کسی پر کوئی کیوں آنکھیں نکالے
جو پہلے ہی وہ غصہ تھوک ڈالے
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۲۳). غصہ تھوک دو. (۱۹۵۸ ، رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) ، ۱۸۸).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
ناراضی ظاہر ہونا ، غصے کا اظہار ہونا. خفگی ہو رہی ہے ، غصہ ٹوٹ رہا ہے. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۱۸).

---ٹھنڈا کرنا محاورہ.
خفگی دور کرنا. انہوں نے اپنا غصہ ٹھنڈا کیا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۷).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.
غصہ ٹھنڈا کرنا (رک) کا لازم ، ناراضی دور ہونا. خدا نے اس کے دل میں رحم ڈالا اور غصہ بھی ٹھنڈا ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۷). یہ ایک صریح امر تھا کہ جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا یہ ہرگز صرف اپنی بدنامی کے سبب سے قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر نہیں کرے گا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۹۸). ہم جان جاتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تا کہ اب کا غصہ ٹھنڈا ہو جاوے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۳۳).

---جانے دو فقرہ.
غصہ تھوک دو ، درگزر کرو.

مر رہا ہوں آپ تم بدنام ہوتے ہو عبث
غصہ جانے دو کرو تلوار اپنی میان میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۱).

---چڑھنا محاورہ.
مزاج بگڑنا ، غصہ آنا ، خفگی پیدا ہونا ، طیش آنا.

غصہ چڑھا ہے عشق کوں اب عقل پر آئی بلا
کیا حال آخر ہونے گا ، کیوں سوسے کا ہو زلزلا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۶). مجھے سنتے ہی غصہ چڑھ آیا اور کھسیانے ہو کر فرمایا . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۸). چھٹی میں ابھی پانچ چھ روز باقی تھے مگر ایسا غصہ چڑھا کہ بنئے سے پندرہ روپیہ لے کر گھر کو قفل لگا نوکری پر روانہ ہو گیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۵۵).

---حرام ہے فقرہ.
غصہ بہت بری چیز ہے.

دینا ہے حلال پر تو دشنام نہ دے
غصہ ہے حرام لیکن اسکو تو کھا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۵).

نادان چھوڑ دے اسے غصہ حرام ہے
دیوانے پن کا طور حماقت کا کام ہے

(۱۸۹۲ ، نگہ غفلت ، ۴۴).

---دلانا / دلوانا محاورہ.
برافروختہ کرنا ، طیش میں لانا ، بھڑکانا.

ہو گئے جامے سے باہر نہ رہا تن کا ہوش
غصہ دلوا کے انہیں خوب تماشا دیکھا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۹).

غیر پر غصہ دلاتا نہیں اس وجہ سے میں
اپنے جامے سے نہ ہو جائے وہ دلبر باہر

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۴۴). مرزا صاحب کے طرفداروں کو پٹنہ سے لیکر لکھنؤ تک غصہ دلوایا گیا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۸۳).

---سوار ہونا محاورہ.
رک : غصہ چڑھنا. بیٹھے بٹھائے ایک دن ایسا ہوتا کہ اس پر غصہ سوار ہو جاتا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۱).

---ضبط کرنا محاورہ.
طیش کو روکنا یا برداشت کرنا (جامع اللغات).

---فرو ہونا محاورہ.
خفگی دور ہونا ، غصہ تھم جانا.

راضی وہ شوخ عربدہ جو دیکھیں کس سے ہو
اسیر غضب کا غصہ فرو دیکھیں کس سے ہو

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۰۹). لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس کا غصہ فرو ہو گیا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۶).

---کافور ہونا محاورہ.
رک : غصہ ٹھنڈا ہونا. شیخ جی کا غصہ کافور ہو گیا. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۹۷). آواز حلق بند ساری اکڑفوں ڈھیلی غصہ کافور، یا تو لال بھبھوکا ہو رہی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۷).

---کرنا محاورہ.
خفا ہونا ، ناراض ہونا ، برہم ہونا ، غصہ ہونا. اگر وہ تجھ پر غصہ کریگا تو البتہ اس وقت تجھے جواب معقول سوجھے گا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۵). گھٹنے گھٹنے بی انجم اور بھی بے اوسان ہو گئیں غصہ کرنے اور جھونجل اوتارنے کو لے دے کر ایک بڑی بی. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۸).

---کھانا محاورہ.
۱. **خفگی کو ضبط کرنا ، ناراضگی کو ظاہر نہ کرنا ، غصہ پینا ، برداشت و درگزر سے کام لینا.** اول غصے کو کھا کر گمبھیر ہونا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

دینا ہے حلال پر تو دشنام نہ دے
غصہ ہے حرام لیکن اسکو تو کھا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۵). ۲. **رنج و ملال اٹھانا ، مصیبت جھیلنا ، دل ہی دل میں کڑھنا.**

ترے ہی واسطے یہ غم یہ غصہ کھاتا ہوں
گواہ دعوے کا کاظم کو اپنے لاتا ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷).

منھ میں پڑتی نہیں ہے کچھل اڑ کر
زندگانی ہے غصہ کھانے پر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۹۴). ۳. **خفا ہونا ، ناراض ہونا ، طیش میں آنا ، تاؤ کھانا.**

غصا کھا اپس میں ایے بے شمار
نہ رہ گھر میں اس کے جو تکیا بہار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۷). سنتے ہی غصہ کھا کے وہاں سے چلی. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۰).

شبیر سے پھر اشارہ کیا ہو کے بے قرار
غصہ نہ کھاؤ پہلے تمہیں کو کریں گے پیار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴).

---مارْنا محاورہ.
رک : **غصہ پینا**. غصے کوں مارنا تھا ، کسی سوں بچارنا تھا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٥٢). جو اپنا غصہ مارتا ہے وہ عقل مند آدمی ہے. (١٩٧٠ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ٣٥٢).

---مَرْنا/مَر جانا محاورہ.
غصہ جاتا رہنا ، غصہ دھیما ہو جانا.

جہنم کے گھر میں غمی ہو گئی
مرا غصہ آتش سی ہو گئی

(١٨٩٣ ، کلیات نعت ، محسن کاکوروی ، ١٨٨).

---ناک صف.
غضبناک ، غصّے سے بھرا ہونا.

نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک
کنگھنی قاتل کی صورت ہو گئی

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٠٩). [غصہ + ناک ، لاحقۂ صفت].

---ناک پَر (دَھرا) رَہْنا/ہونا محاورہ.
ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جانا ، بات بات پر غصہ آنا ، بہت جلد خفا ہو جانا.

یہ نت کے کون نکوڑے اوٹھاوے
ترا غصہ تو ہر دم ناک پر ہے

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٣٢٩). غصہ ہمیشہ ان کی ناک پر دھرا رہتا ہے. (١٩٠٣ ، خالد ، ١٠٧). ان کے غصے کی کچھ نہ پوچھو ہر وقت ناک پر دھرا رہتا تھا. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ٢٨).

---نِکالْنا محاورہ.
دل کا بخار نکالنا ، بدلہ لے کر دل ٹھنڈا کرنا ، غصہ اتارنا.

دوزخ میں اپنا غصہ نکالے گی اوس پر آگ
دی آگ جس نے سبطِ نبیؐ کے خیام کو

(١٨٦١ ، دیوان ناظم ، ٢١٩).

مضموں ہے کے لکھ کے مجھے خوب بن پڑی
غصہ نکالے وہ خود آئے جواب میں

(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ١٣٧). میں نے یہاں آتے ہی اپنا غصہ اس غریب پر نکالا تھا. (١٩٣٢ ، غبار خاطر ، ٤٢).

---نِکَلْنا محاورہ.
دل کا بخار نکلنا ، غصہ اترنا.

کسی دن کھینچئے تلوار غصہ آپ کا نکلے
تماشہ خلق دیکھے ہن چلوں کا حوصلہ نکلے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٠١).

---وَر (---فت و) صفت.
وہ شخص جس کو جلد غصہ آئے ، تند مزاج ، غصیلا. اُس نے کہا وہ بڑا جھلا غصہ ور کمال ہے مجکو جنگ و جدال کا خیال ہے. (١٨٩٠ ، فسانۂ دل فریب ، ٦٠). یہ غصہ ور ہیں ہی ، جھلا گئے ہونگے ، اسے سخت سست کہا ہو گا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ١١١). [غصہ + ور ، لاحقۂ صفت].

---وَری (---فت و) امث.
جلد غصہ آنا ، تُند مزاجی ، غصیلاپن. اُن کے آپس کے ملنے سے بہت سے مرض پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بعضوں کو سہلک کہتے ہیں اس لیے کہ وہ اکثر امراض دائمی کا سبب ہوتے ہیں جیسے : حیرت ، نادانی ، غصہ وری ، بزدلی ... بیکاری ہے. (١٨٠٥ ، جامع الاخلاق ، ١٣٠). [غصہ ور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا ف م.
عتاب ہونا. جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے. (١٩١٧ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ٢).

غُصّے (ضم غ ، شد ص) امذ.
غُصّہ (رک) کی حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل (بعض مصنفین غصے کی جگہ « غُصّہ » بھی لکھتے ہیں).

---سے بُھنْنا محاورہ.
غصّے سے پیچ و تاب کھانا ، نہایت خفا ہونا.

بیجا ہو اعتراض تو اس پر بھی ہیں خموش
گو دل ہی دل میں غصے سے بھنتے بھی خوب ہیں

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٢ : ٣٨٣).

---سے بُھوت ہو جانا محاورہ.
نہایت طیش میں آ جانا ، غصے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا ، سخت برہم ہونا.

مضموں توں شکر کر کہ ترا اسم سن رقیب
غصے سے بھوت ہو گیا لیکن جلا تو ہے

(١٧٥١ ، نکات الشعراء (شعر میاں شرف الدین مضموں) ، ١٨).

---کا جِن امذ.
(کنایۃً) سخت غصہ.

میں تو اپنی جان چڑھا دوں لیکن یہ معلوم تو ہو
غصے کا جن آمادہ ہے تیرے سر سے اُترنے کو

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١١٩). اف : اُتارنا ، اُترنا.

---کی آنکھ امث.
وہ نظر جس سے غصہ ظاہر ہو ، خفگی کی نظر.

جس پر یہ برہمی ہے وہ سب جانتی ہوں میں
غصہ کی آنکھ کلیجے کو پہچانتی ہوں میں

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٧٢).

---کی جھانْجھ امث.
غصے کا جوش یا تیزی (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کے گُھونْٹ پی کَر رَہ جانا محاورہ.
بہت مشکل سے یا مجبوراً غصہ ضبط کرنا ، بمشکل تمام اپنے آپ پر قابو پانا. جب اُن میں کسی کو لڑکی کی خوش خبری سنائی جاتی ہے تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٩٧).

---کے مارے بُھوت ہو جانا محاورہ.
بہت خفا ہونا ، غصّے کے باعث آپے سے باہر ہو جانا ، قابو میں نہ رہنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کے مارے تَھرّا اُٹھنا محاورہ.
غصّے کی شدّت سے کانپ اُٹھنا (نوراللغات).

---میں م ف.
حالتِ خفگی میں ، برہمی کے عالم میں ، رنجش میں ، تیزی میں ، جوش میں (فرہنگ آصفیہ).

---میں اَندھا ہو جانا محاورہ.
غصّے کے مارے آپے سے باہر ہو جانا ، شدّتِ غیظ میں حواس بجا نہ رہنا. بادشاہ نے وزیر کی یہ باتیں سنیں تو غصے میں اندھا ہو گیا. (۱۹۳۵ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۹ : ۳۷۱).

---میں آگ رَہنا محاورہ.
ہر دم غصّے سے بھرا رہنا.

غصے میں رہو گے آگ کب تک
لو ہوش میں آؤ ، آدمی ہو
(۱۸۴۷ء ، کلیات منیر ، ۱ : ۳۳۷).

---میں آنا محاورہ.
خفا ہونا ، ناراض ہونا ، جھلّانا.

سو خاطر پہ تک ماندگی لیائے کر
کہیا شاہ غصے منے آئے کر
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۱).

ہم کو برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۱۷).

گر کہوں لازم ہے مجھ پر اک ترحم کی نگاہ
آن کر غصے میں بل کھا کے کہے کیوں کس لئے
(۱۸۰۹ء ، جرات ، ک ، ۴۳۷).

---میں بُرائی بھلائی نَہیں سُوجھتی کہاوت.
غصّے میں عقل جاتی رہتی ہے ، غصّے کی وجہ سے نیک و بد کا خیال نہیں رہتا ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں بوٹیاں کاٹْنا محاورہ.
کمال برافروختہ ہونا (نوراللغات).

---میں بَھرا ہونا / بَھرنا محاورہ.
نہایت طیش میں ہونا ، سخت غصّے میں ہونا ، بہت برافروختہ ہونا.

نہ تھے بھرے ہوئے غصے میں آج خیر ہوئی
نہیں تو یار کے خالی بھی ہم پہ چل جاتے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۹۷).

تھا بھرا غصے میں یہ حد سے سوا
اوڑ چلا سن کے حکم مثل ہوا
(۱۸۸۵ء ، مثنوی عالم ، ۱۱۰).

میں نے پتہ کی کہہ کر لی ہے جو دل میں چٹکی
غصے میں بھر کے کیا کیا وہ بڑبڑا رہے ہیں
(۱۹۰۵ء ، یادگار داغ ، ۱۶۰).

---میں بُھوت ہونا محاورہ.
نہایت خشمناک ہونا ، غصّے کے مارے آپے سے باہر ہونا.

عند حیف وقتِ سہر بھی ، غصے میں بُھوت ہو
ماں کے قریب آؤ اگر تم سپوت ہو
(۱۹۳۵ء ، سنبل و سلاسل ، ۲۳).

---میں رَنْگ بَدَلْنا محاورہ.
لال پیلا ہونا ، بہت غصہ کرنا. فرعون اپنے غصے میں رنگ بدل رہا تھا. (۱۹۳۴ء ، قرآنی قصے ، ۱۳۰).

---میں عَقْل جاتی رَہْتی ہے کہاوت.
غصّے کی حالت میں انسان کو کچھ نہیں سُوجھتا (جامع اللغات).

---میں لال ہونا محاورہ.
بہت برافروختہ ہونا ، نہایت طیش میں آنا ، غصّے کے مارے آپے سے باہر ہونا ، سخت برہم ہونا. یہ سن کر وہ روسیاہ ستانی غصہ میں لال ہوکر اٹھی.(۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱). جنّن غصے میں لال اٹھا اور رجّو کی رسّی کھونٹے سے کھول اس زور کا دھکا دیا. (۱۹۱۲ء ، شہید مغرب ، ۹۰).

---میں لانا محاورہ.
ناراض کرنا ، کسی کو غصہ دلانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
ناراض ہونا ، خفا ہونا ، بگڑنا ، تاؤ میں آنا.

کہا تک بات سنتے کیوں لگنے میں غصے ہوتی جب
کنہی کی نا غصے ہونگی موے ایسی چال بگڑے پر
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۴۱).

موردِ قہر و ستم میں تو ترا تھا ہی بھلا
غصے ہو ہو کے مرے دل کو ستانا کیا تھا
(۱۷۸۶ء ، میر حسن ، د ، ۲۳).

غصے تھا شیر کانپتے تھے بزدلوں کے دل
سینے میں ہو گئے تھے لہو قاتلوں کے دل
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۸). بس جہاں اس کے رونے کی آواز سنی انہوں نے اور وہ میرے اوپر غصہ ہوئے. (۱۹۳۳ء ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۷۲).

غُصِیل (ضم غ ، ی لین) صف.
وہ شخص جس کو جلد غصے آئے ، بد مزاج ، مغلوب الغضب ، غصہ ور. خوش مزاج بھی تھے اور غصیل بھی تھے. (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۱۱). وہ جانتی تھی میاں بڑا غصیل ہے. (۱۹۳۰ء ، چار چاند ، ۱۷). میں بھی جو اتنا غصیل اور طاقت ور اور لاابالی ہوں. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۱۰۰). [غصہ (بحذف ہ) + یل ، لاحقۂ صفت].

غُصِیلا (ضم غ ، ی لین) صف مذ.

۱. رک : **غصیل**. جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ، ضدی ، چڑچڑا ، غصیلا ... بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۰). دنیا میں کوئی ایسا بدمزاج یا اکھڑ آدمی نہیں ہے نہ کوئی ایسا تنک مزاج غصیلا یا جلد باز ہے کہ اس کو ملائم باتیں نرم نہ کر سکیں. (۱۹۲۳ ، النسائے بشیر ، ۲۹۷). وہ جیسا بھی تھا ، ضدی تھا غصیلا تھا ، اپنی منواتا تھا ، پر تھا تو اس کے قریب. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۹۸). ۲.(i) **غصے میں بھرا ہوا ، بپھرا ہوا ، بھڑکا ہوا ، غضبناک**. آرمینوں نے جب یہ دیکھا کہ اسقدر غصیلے مسلمان بلے چلے آتےہیں وہ بیچارے حیران ہو گئے اور انہوں نے انکے امنڈنے کا کچھ بھی سبب نہ جانا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۳). سامنے سے ایک بدکا ، بہکا ہوا ، غصیلا بھینسا چلا آ رہا تھا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۸۲). اس کے سندھی کلام سے میں تقریباً ناواقف ہی تھا. کچھ ترجمے پڑھ رکھے تھے جن سے غصیلے جذبات کی آنچ آتی تھی. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ۲۱). (ii) **تند و تیز**. اس کے ساتھی موڑ جیسے برہم اور غصیلے دریا پر قابو پانے میں کامیاب ہو سکیں گے. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۲۷). [غصہ (بحذف ہ) + یلا ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.

بدمزاجی ، تند خوئی. اس بار بھی اپنے غصیلے پن کا بے سوچا سمجھا مظاہرہ کیا. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۹۸). [غصیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

غُصِیلَہ (ضم غ ، ی لین ، فت ل) صف.

رک : **غصیلا**. سمندر بھی ہم سے دور تھا اور ہمارے ہاں کے سمندر کی طرح غصیلہ اور پرجوش نہ تھا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۲۹). [غصیلا (رک) کا ایک املا].

غُصِیلی (ضم غ ، ی لین) صف مث.

غصیلا (رک) کی تانیث ، غصیل عورت ؛ غصہ ور عورت. غصیلی بھڑیں اس کا پیچھا کر رہی ہیں. (۱۹۳۳ ، طریقہ خداوندی (ترجمہ) ، ۵۸). پھول تر و تازہ اور شاداب بنے رہے. شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ ... غصیلی ندی نے ... ان کو اچھی طرح سنبھا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۳۷). [غصیل (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---آنکھیں (---نغ ، ی مج) امث ، ج.

ایسی آنکھیں جن سے غصہ ظاہر ہو ، غصے میں بھری ہوئی نظریں ، غضبناک نگاہیں. غصیلی آنکھوں سے نوکروں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اپنی بڑی بڑی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶۷). [غصیلی + آنکھیں].

---آواز امث.

ایسی آواز جس سے غصہ ظاہر ہو ، غصے میں بھری ہوئی آواز ، تند و تیز آواز. اس کی غصیلی آواز مجھے سیل کے اندر بھی سنائی دے رہی تھی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۸۱). وہ تو مسز کی غصیلی آواز سنتے ہی دروازے کی طرف بھاگی تھی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۰۵). [غصیلی + آواز (رک)].

غَضّ (فت غ ، شد ض) امذ.

تحمل کرنا ، آنکھیں بند کرنا ، جھکانا ، تراکیب میں مستعمل (فیروزاللغات). [ع].

---البَصَر (---شدض بفتم ، غمو ا ، سک ل ، فت ب ، ص) امذ.

رک : **غضِ بصر ، معنی ۱**.

غض البصر کا سرمہ دیکر انکھیاں میں دیکھے

گنج خفی کو پر جا وو پاک عنصراں نے

(۱۶۷۴ ، دیوان قربی ، ۸۳ الف). [غض + رک : ال (۱) + بصر (رک)].

---ِ بَصَر کس اضا(---فت ب ، ص) امذ.

۱. **ناجائز چیز سے نگاہ کو روکنا ، نگاہ نیچی رکھنا**. آیت کے اتنے سے ٹکڑے میں غضِ بصر(نظر نیچی رکھنا) ، اور حفظ فرج (شرمگاہ کی حفاظت) دو تو اس میں مرد اور عورت دونوں سے متعلق اور زینت (کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دینا ایک ہی ہے صرف عورتوں سے متعلق. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۷).

یعنی یہ ہی تم سمجھے ہو کیا غضِ بصر کے

آنچل سے جمالِ رخ پرتور کو ڈھانکا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۰۶). ۲. **صرفِ نظر ، نظر انداز کرنا**. اگر ان کے مصنفین بھی غضِ بصر کر جاتے تو کم از کم صاحب "مآثرالامرا" کو ... اس اہم واقعہ کے قلم بند کرنے میں اعتراض نہ ہوتا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۱۳۷). اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ رزمیہ گوئی سے غضِ بصر کیا جائے. (۱۹۶۵ ، مقدمہ آئین وفا ، ۲۸). [غض + بصر (رک)].

غَضارَت (فت غ ، ر) امث.

آسودگی ، خوشحالی ، فراخی. بادشاہ اس کوہ مینو سواد رشک بہشت شداد پر عش عش کرنے لگا ، اس کی لطافت و غضارت کا دم بھرنے لگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶۷). [ع].

غَضارِیف (فت غ ، ی مع) امث ، ج.

غضروف (رک) کی جمع ، چبنی ہڈیاں ، کُرکریاں ، یہ سفید اجسام ہیں جو ہڈی سے نسبتاً نرم اور مڑنے والے ہوتے ہیں لیکن باقی تمام اعضا سے سخت ہوتے ہیں ، (انگ : Cartilages). حنجری غضاریف کی حرکات کا مطالعہ ایک نمونے میں کیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۸۱). غضاریف مفاصل میں تکلس کے دوران دیکھی جانے والی حالت کے برعکس یوریٹس کا اجتماع خلیات کے اندر اور اردگرد ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۱۹). [ع].

غَضائِر (فت غ ، کس ء) امذ ، ج.

مٹی کے بنے ہوئے بڑے پیالے یا برتن. یہیں وہ مٹی کے برتن (غضائر) تیار ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۶۶). [ع : غضارۃ (رک) کی جمع].

غَضَب (فت غ ، ض). (الف) امذ.

۱. **غصہ ، خفگی ، غیظ** ، غفلت ہور غضب ان پانچہ خواص کا مراقبہ کرنا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰).

غضب میں نکو آ توں مکھ موڑ کر
کہ دکھ نیں منگیا کوئی سکھ چھوڑ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۸).
غضب سوں چہرۂ رنگیں بہارِ ناز و ادا
بہارِ حسن میں ہے لالہ زارِ ناز و ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰).
دمِ الطاف سبز روئے زمیں
جگرِ چرخ چاک وقتِ غضب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۴). غیظ و غضب اور رنج و تعب کے آثار اس کے چہرے سے نمودار تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۹).
جب راجا نے یہ حال سُنا
تو فرطِ غضب سے آگ ہوا
(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۹۰). وہ غضب اور رضا دونوں حالتوں میں کلام فرماتے ہیں. (۱۹۲۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۱۶). **۲. قہر ، عذاب.**
حق کی یاد مرشد کا ادب ہے مرشد پر حق کا غضب
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۸۱).
ہووے کافروں پر خدا کا غضب
زمیں نگل جاوے جتے ہووے سب
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۳۱).
باطل کو حق نے بسملِ تیغِ غضب کیا
ایمان نے بڑھ کے کفر سے جزیہ طلب کیا
(۱۸۷۵ ، دبیر دفتر ماتم ، ۳ : ۱۲۳). اب خداوند ذوالجلال کے رحم و کرم نے دوسری شان اختیار کی ، یعنی اس کے قہر و غضب نے ان غیر صلاحیت پذیر ہستیوں سے سطحِ ارضی کو پاک کر دینے کا تہیہ کر لیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۲۰). **۳. ظلم ، زیادتی ، اندھیر ، زبردستی ، سختی.**
پوچھے شاہ بڈی کو کہو کیا سبب
کہ روتی ہے تج پر کیا کن غضب
(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۸).
ترشی ایسی جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳).
بولا یہ غضب تو بولی خاموش
بولا کہ پھر اب تو کھول آغوش
(۱۸۷۶ ، ترانۂ شوق ، ۳۱). **۴. شدید طور پر متاثر کرنے والے ، ستم ، آفت ، قیامت.**
ہزاروں اون کے مارے جاں بلب ہیں
غرض وہ خنجرِ مژگاں غضب ہیں
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۶۸).
ہنسنا غضب وہ ناز و ادا سے شبِ وصال
منہ پھیر کر ستم وہ شرارت سے دیکھنا
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۰). **۵. مشکل صورت حال ، بَلا ، مصیبت ، تباہی.**
یہ اور غضب دیکھ نکل آئے ہیں آنسو
سن جنبشِ مژگاں کی دستک بدرِ چشم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۳).

نہ پوچھو دوستو ہم کس غضب میں رہتے ہیں
ستم اوٹھاتے ہیں اون کے جفائیں سہتے ہیں
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۴۳).
دل کو پیدا کر کے فطرت خود غضب میں پڑ گئی
محو ہے اخفاءِ رازِ دہر کی تدبیر میں
(۱۹۴۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۳۱). **۹. بہت بُری بات ، بہت بے جا بات ، بے سروپا بات ، بے بنیاد بات.**
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
ہم چاہیں قضا سے اگر امداد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).
کہتے ہیں یہ بے جان ہوں گوارا مجھے کب ہے
ان میں جو کوئی مرنے کو نکلا تو غضب ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۸۵). (ب) صف ، م ف. **۱. عجیب ، نادر ، انوکھا.**
پاؤں ہونٹھوں کو ترے جان تو کیا کیا چوسوں
کیا ہی ہونٹھوں پہ غضب تو نے جمائی مسّی
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۳۳).
غضب پرتو فگن اے جان جاں افشاں ہے ابرو کی
کہاں سے نور کے جوہر تری تلوار میں آئے
(۱۸۶۶ ، ہزبر ، د ، ۱۰۹).
مٹے گا نہ دل سے کبھی جیتے جی
غضب داغ دل پر لگا کر چلے
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۵). **۲. بہت زیادہ ، حد سے سوا.**
پنجۂ وحشت غضب پُر زور آتا ہے نظر
آدمی کیا توڑ ڈالیں شیر نر کی اونگلیاں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۵). طبیعت میں تیزی بھی غضب تھی. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰۸).
تا کمر پہنچے جو بڑھ کر گیسوئے لیلائے شب
حُسن میں تیرے بڑھی شانِ دل افروزی غضب
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۲۲). **۳. خوبی میں یکتا ، کمال حسین ، بہت زیادہ خوبصورت ، بے مثل.**
ترے دور میں سوچتے ہیں یہ خوباں
غضب اک طرحدار پیدا ہوا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۸۳).
پریوں پہ تری طرح سے مرتے نہیں ہمدم
ہم جس پہ ہیں عاشق وہ پری زاد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳). **۴. پُراثر ، پُردرد ، پُرسوز.**
اے بلبلِ نالاں تری فریاد غضب ہے
کر بات بھی آہستہ کہ صیاد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).
اک ہوک الہی غضب جگر سے
یوں روئی کہ جیسے ابر برسے
(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۲). **۵. ناراض ، بر افروختہ ، برہم.**
اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
پھر آج وہ مست مئے بیداد غضب ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳). **۶. بڑھ چڑھ کر.**

کیا غمزہ ترا برسرِ بیداد غضب ہے
جلّادِ فلک سے بھی یہ جلّاد غضب ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۱۹۳). ۷. **مضر ، ضرر رساں ، خطرناک.**

توڑا کمرِ شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گرانباریِ اولاد غضب ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳). لارنس کا سوچنا غضب ہے ، ایک نہ ایک بات ضرور ہو کر رہے گی . (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ۵۴) .

۸. **شر انگیز ، بدطینت ، فریبی ، دغاباز.**

شیطاں بھی اماں مانگتا ہے ان کے عمل سے
کیا حضرتِ آدمؑ کی بھی اولاد غضب ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۴). ۹. **حیرت انگیز ، تعجب خیز ، بلا کا.**

بھولا نہ مجھے قتل کہ عالم میں قاتل
اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۳).

اللہ کی پناہ غضب رن پڑا ہے آج
کُشتے پڑے ہیں کوچۂ قاتل میں پاس پاس

(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۸۶). ۱۰. **بڑا مشکل ، نہایت دشوار ، بہت ناگوار.**

اور موت پہ اختیار کب ہے
جیتا رہنا ہے ہر غضب ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹۷). ۱۱. **بے تحاشا ، بے انتہا ، بُری طرح.**

اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آنا دل کا
یاد آتا ہے ہمیں ہائے زمانہ دل کا

(۱۸۹۳ ، مہتابِ داغ ، ۲). (ج) فجائیہ. ۱. **حیرت و استعجاب ظاہر کرنے کے لیے.** غضب پیٹ سے پاؤں نکالے ہیں . (۱۸۵۹ ، تاریخِ ممتاز ، ۳۶) . اوہ غضب ! اتنی چھوٹی اور اتنی طرّار . (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۱۷). ۲. **اظہارِ تاسف کے لیے ، ہائے ہائے.**

یاد آ گیا پھر اک بُتِ رعنا غضب غضب
رنگیں خرام کیف سراپا غضب غضب

(۱۹۳۲ ، نوبہاراں ، ۳۸). [ع].

---الٰہی کس اضا (---کس ا ، مد ل). (الف) امذ.
خدا کا قہر ، عتابِ الٰہی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) فقرہ. **بددعا . (عور) خدا کا غضب پڑے ، آسمانی بلا ٹوٹے ، جیسے: غضبِ الٰہی ، کوئی بھی بچہ کو یوں مارتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [غضب + الٰہی (رک)].

---آلُود/آلُودَہ (---و مع/فت د) صف.
غصے میں بھری ہوئی ، غضبناک ، غصے میں بھرا ہوا . گورنمنٹ کی نگاہ تمام ہندوستانیوں پر عموماً مسلمانوں پر خصوصاً غضب آلود پڑتی تھی. (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۵). [غضب + ف : آلود/آلودہ ، آلودن ـ لتھیڑنا].

---آنا محاورہ.
آفت یا بلا کا نازل ہونا ، ستم ٹوٹنا ، مصیبت آنا ، عذاب سے گزرنا ، اذیت میں مبتلا ہونا.

اے زلیخا غضب آوے ترے سودے کے تئیں
کوئی یوسف کا خریدار نہ ہوئے پایا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۸۴).

نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہہ کے اب آیا
الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳).

---بَنی ہے فقرہ.
سخت مصیبت بنی ہے.

عجب ہی آفت پڑی ہے ہم پر بنی ہے آ کر غضب ہی دم پر
یہ ڈھاتے ہیں وہ ستم ستم پر ، اڑاتے ہیں سر قدم قدم پر

(۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۳۰۸).

---بِیتنا محاورہ.
مصیبت پڑنا ، قیامت گزرنا. گزشتہ دو مہینوں کے دوران ان پر کیا کیا قیامتیں ڈھائی گئی ہیں اور ان پر اس وقت کیا غضب بیت رہا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۹).

---پَڑے فقرہ.
(بددعا) خدا کا قہر نازل ہو. میں تو کہتی ہوں از غیبی غضب پڑے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۶).

---توڑْنا محاورہ.
۱. **ستم ڈھانا ، ظلم کرنا ، فتنہ اٹھانا ، غصہ اتارنا.**

کم نہیں عباسیوں سے مفسدہ پردازِ غیر
توڑیے دکھلا کے آنکھ ان پر غضب چنگیز کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۰).

کیا غضب توڑا تجھے خانماں برباد نے
خانۂ دل کیا گرا گویا خدا کا گھر گرا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۹).

---ٹُوٹ پَڑْنا محاورہ.
۱. **بہت ناراض ہونا ، سخت برہم ہونا.**

داغ یہ بات وہ سن لے تو غضب ٹوٹ پڑے
کہتے پھرتے ہو بلایا ہے سرِ شام مجھے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۷). ۲. **آفت آ جانا ، مصیبت نازل ہونا.**

بے خود جو ہوا میں تو غضب ٹوٹ پڑا ہے
آئینہ تمھیں دیکھ کے حیراں نہ ہوا تھا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۳).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
مصیبت یا بلا نازل ہونا ، آفت آنا.

نالہ دیتا نہیں کل جی کو ابھی سے یاں تو
آج کیا جانئے کیا دل پہ غضب ٹوٹے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

نظر اوسکی پھری تھی پھر گیا سارا جہاں کیسا
غضب ٹوٹا ، بلا آئی ، یہ ٹوٹا آسماں کیسا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۴۳).

بلا نازل ہوئی ، آفت پڑی ، کیا کیا تعب ٹوٹا
شبِ فرقت دلِ بیتابِ عاشق پر غضب ٹوٹا
(۱۹۳۹ ، شعاعِ مہر ، ۲۱۱).

ـــ جوٹنا محاورہ.
(عو) ہنگامہ مچانا (نوراللغات).

ـــ خُدا کس اضا(ـــ ضم خ).(الف) امذ.
رک : **غضبِ الٰہی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) فقرہ. **حیرت اور تعجب ظاہر کرنے کے لیے** . غضب خدا ، خاصی اچھی طرح اچھن صاحب کا رقعہ آیا اوایا پھیر دیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱). [غضب + خدا (رک)].

ـــ خُدا کا فقرہ.
۱. **اظہارِ حیرت و استعجاب کے لیے.**
غضب خدا کا ستم تیری سرد مہری سے
نہ کر سکے گا گزند ایسی کر کے پالا ٹھنڈ
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۵). یہ کاٹے میری پگڑی نکل گئی ہے ! غضب خدا کا ، سات گز کی پگڑی ، بالکل نئی. (۱۹۴۹ ، خاک اور خون ، ۶۷). غضب خدا کا مٹی کے کھانے کو جی چاہتا تو ملتانی اور کوئلے تک کھا جاتیں. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۹ اپریل). ۲. **اظہارِ نفرت کے لیے.** علاوہ مبالغہ آمیزی کے غضب خدا کا واقعات غلط . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۶۷).

ـــ خیز (ـــ ی مج) صف.
فتنہ برپا کرنے والا ، آفت انگیز.
ٹھوکر نے سکھایا تری انداز غضب خیز
زیبا ہے جو چھپ چھپ کر کرے دزدِ حنا رقص
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۶۱). [غضب + ف : خیز ، خاستن - اُٹھنا ، اُٹھانا].

ـــ دِکھلانا محاورہ.
(زیادتی ظاہر کرنے کے محل پر) بہت زیادہ دکھانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ ڈالنا محاورہ.
عذاب نازل کرنا ، آفت میں مبتلا کرنا ، مصیبت میں پھنسانا . جن خدا نے کہ پیدا کیا اور جلا کر اپنا بڑا کیا تن نے ایسا غضب ڈالا کہ دشمن بھی نہ ڈالے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۰).
فلک نے قہر و غضب تا ک تا ک کر ڈالا
تمام پردۂ ناموس چاک کر ڈالا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۰).

ـــ ڈھانا محاورہ.
۱. **آفت برپا کرنا ، بہت ظلم و ستم کرنا ، تباہی مچانا.**
سرمہ دیکھا تو نگاہوں سے غضب ڈھانے لگا
پان مسّی سے طبیعت میں غرور آنے لگا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶). لوگوں نے یہ غضب ڈھانا شروع کیا کہ کلکتی دروازے سے لے کر لاہوری دروازے تک ... کوئی مکان ان کے صدمے سے بچا ہو تو بچا ہو. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶). پنجاب میں بھی بیماری نے غضب ڈھایا. لاہور میں تو چند روز یہ حالت رہی کہ گورکن بھی نہ مل سکتے تھے. (۱۹۱۸ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۹۹). ۲. **کمال دکھانا ، حیرت انگیز کام کرنا.** حُسن آرا تم تو غضب ڈھاتے اور دنیا جہان کو اندھا بناتے لگیں. (۱۸۷۳ ، بنات النّعش ، ۱۲۵). کبھی بھر کی دیر تھی سارنگی غضب ڈھانے لگی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵).

ـــ رے فقرہ.
(کلمۂ استعجاب) واہ واہ ، آہا ، کیا کہنا ہے.
ہل بے چتون تری غضب رے نگاہ
کیا کریں گے یہ ناز کیا جانیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۳).

ـــ کا صف مذ (مث : غضب کی).
۱. **انوکھا ، عجیب و غریب.** استاد جی نے تو آج غضب کا گولا لڑکایا کہ کرۂ زمین کو آفتاب کے گرد پھرایا . (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ذکاءاللہ ، ۱ : ۱۶).
لے لو وہ پھوار پڑی ! ہائے غضب کے دن ہیں
اماں سچ کہتی ہوں یہ دن تو ”قطب“ کے دن ہیں
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۹۳). ۲. **لاجواب ، بیان سے باہر.**
شیر اب بچیں رہیں گے عنایت جو رب کی ہے
میں کیا کہوں حضور ترائی غضب کی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۴۴). اس غضب کا بولتا تھا کہ کیا کوئی مینا بولے گی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۲). ۳. **خوفناک ، بھیانک ، تکلیف دہ.**
پیاسوں سے پوچھو رات وہ کیونکر بسر ہوئی
بس مختصر یہ ہے کہ غضب کی سحر ہوئی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۴). اس غضب کی آندھی آئی کہ سات رات اور آٹھ دن چلتی رہی. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۹۸). ۴. **بہت تیز ، غیر معمولی ، کسی خصوصیت میں بڑھا ہوا.** اور ہر ایک زبان میں بلا تکلف اظہارِ خیال کر سکتے تھے ، حافظہ غضب کا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۲۵). ۵. **شدید ، سخت.** دیکھو کیسی غضب کی دھوپ پڑ رہی ہے اور یہ مسعود ننگے پاؤں پھر رہا ہے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۳). لیکن گرمی کے زمانے میں غضب کی حدت ہو جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۲۳۸). ۶. **آفت برپا کرنے والا ، فتنہ انگیز ، شوخ ، پُرستم.**
غضب کی آنکھ ہے تیری غضب کی چتون ہے
کہ گوشِ حور کا موتی ہوا ہے چکنا چور
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱). ادھر حُسنِ خداداد قیامت کا پھر اس پر ادا و انداز غضب کا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۷۳). ۷. **بہت زیادہ ، بے حد ، غیر معمولی.**
ہوئے وہ آگ فوراً پانی پانی دیکھ کر مجھ کو
غضب کی برخلاقی ہے ٹھکانہ بھی ہے اس ضد کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۰). فلورا تم غضب کی تیز فہم ہو ، سچ مچ اڑتی چڑیا پکڑتی ہو . (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹).

انگلستان کا پریس بھی غضب کا مستعد اور آزاد ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۳).

---کا بُجھا ہوا صف مذ.
۱. **بہت شدید ، تُند و تیز.** بی آپا ! میں نہیں جانتی تھی تمہارا غصہ اس قدر غضب کا بجھا ہوا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۱۳). ۲. **لاجواب ، حیرت انگیز.** ایک آدمی غضب کے بجھے ہوئے اہل یورپ ہیں کہ یہ کل ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہیں. (۱۹۰۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۶۹).

---کا بَنا ہوا صف مذ.
آفت کا پرکالہ ، بڑا شریر (نوراللغات).

---کا دِیدَہ ہونا محاورہ.
بہت بے شرم اور ڈھیٹ ہونا.

پھر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ
کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۹۳).

---کا سامْنا امذ.
آفت کا مقابلہ.

غضب کا سامنا ہے آج ہمکو وہ نکھرتے ہیں
دھڑی جمتی ہے مہندی ملتے ہیں گیسو سنورتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۷).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **ظلم ڈھانا ، آفت مچانا ، اندھیر کرنا.**

غیر کو تم نہ آنکھ بھر دیکھو
کیا غضب کرتے ہو ادھر دیکھو
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۲).

بولتے تم تو کیا غضب کرتے
سو ستم کرتے ہو تُو چپ چپ
(۱۸۵۷ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۴۳).

وقت کو دیکھ کے اب آپ ہی انصاف کریں
وہ ستم کرتے ہیں یا آپ غضب کرتے ہیں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۷۸). ۲. **کوئی بے جا یا نامناسب کام کرنا ، بُرا کرنا (اپنے یا کسی اور کے حق میں).**

نہ وہ تپاک نہ جوشش نہ اتحاد نہ ربط
غضب کیا اسے کیا کیا سکھا دیا ناصح
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۷).

غضب کیا ترے وعدے پر اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶). ۳. **عجیب و غریب یا حیرت انگیز کام کرنا.**

مل کے مسّی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۰). یعنی یہ لوگ بھی غضب کرتے ہیں ... اور لطف یہ کہ کمپنی صرف مہذب انسان کی ضروریات کے اشتہار دیتی ہے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۲۸). اس بارے میں عزیز حامد مدنی سے بات ہوئی اور انہوں نے غضب کر دیا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵).

---کی صف ، مث.
غضب کا (رک) کی تانیث.

غضب کی لذتیں تیر نگہ نے تیری بخشی ہیں
کہ لا کھوں حسرتیں ہیں بستۂ فتراک سے پیدا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۹).

مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۳۷). مہاوٹوں کا زمانہ تھا غضب کی سردی پڑ رہی تھی. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۵۰).

---کی بات ہے فقرہ.
حیرت اور تعجب کی بات ہے ، ناانصافی ہے ، زیادتی ہے.

غضب کی بات ہے یہ مشورہ دیتے ہیں وہ مجھ کو
رقیبوں سے بھی تم صاحب سلامت اپنی رہنے دو
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۷). یہ کیسی غضب کی بات ہے کہ جو مقصد نعت کا ہے اور نعت کی جان ہے وہ بالکل غائب. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳).

---کیا ہے فقرہ.
عجب کام کیا ہے ، کمال کیا ہے. کام کیا ہے اور قہر کیا ہے اور غضب کیا ہے اور ستم کیا ہے یعنی کار عجیب کردہ است. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۵).

---لانا محاورہ.
ستم ڈھانا ، مصیبت لانا ، آفت برپا کرنا ، اندھیر مچانا.

اوراق گل اوڑتے ہوئے پھرتے ہیں چمن میں
یہ لائی غضب بادِ خزاں دفتر گل پر
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۰۲).

سمجھانے سے اونکے بھی تسلّی نہیں ہوتی
اب اور غضب لائیگا ہم پر دل بے تاب
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۲).

---میں آنا محاورہ.
۱. **طیش میں آنا.**

اوّل تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
سر تا قدم وو ناز اٹھا ہو غضب عجب
(۱۷۰۷ ، ولی ، کد ، ۵۷). وہ ملعون غضب میں آیا اور اپنی فوج کو آواز دی. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۹۹). ۲. **آفت میں مبتلا ہونا ، مصیبت میں پھنسنا.**

نہ طور دیکھے نہ رنگ پرکھے غضب میں آیا ہوں دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۸).

---میں بَھرْنا محاورہ.
سخت ناراض ہونا ، بہت زیادہ خفا ہونا. حضرت موسیٰ ... جب

غضب میں بھرتے تھے تو ایک شعلۂ آتش تاجِ مبارک سے نکلتا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۵).

ذرا سی بات پہ پاس اپنے بیٹھنے نہ دیا
بھرا ہوا تھا غضب میں وہ بدگماں کب تک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۸۲).

---میں پڑنا محاورہ.

۱. **قہر کا نشانہ بننا ، معتوب ہونا.** خبردار تو غضب میں پڑے نت کے پڑا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳). ۲. **مصیبت میں مبتلا ہونا ، جھگڑے میں پھنسنا.**

حضرتِ دل عشق کے رنج و تعب میں پڑ گئے
بے غضب بیٹھے بٹھائے کس غضب میں پڑ گئے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۱۳).

غضب میں پڑ گئے چپ ہو کے بھی تو چین نہیں
وہ پوچھتے ہیں کہ کیوں جبر اختیار کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲۳).

وہ کہتے ہیں اسے ثابت کرو میرے مقابل کا
غضب میں پڑ گیا میں نام لے کر ماہِ کامل کا

(۱۹۲۸ ، دیوان قمر ، ۲ : ۳).

---میں پھنسانا محاورہ.

مصیبت میں مبتلا کرنا.

مجھ کو دکھلا کے راہِ کوچۂ یار
کس غضب میں پھنسا گئیں آنکھیں

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۲۹).

---میں جان پڑنا محاورہ.

کسی آفت یا بلا میں مبتلا ہونا ، جھگڑے میں پھنسنا.

غضب میں جان کہیں پڑ نہ جائے اس ڈر سے
کسی نے رحم مرے اضطراب پر نہ کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۲۰).

---میں جان ہونا محاورہ.

مصیبت میں ہونا ، عذاب میں جان ہونا.

غضب میں جان ہے کیا کیجے بدلہ رنج و فرقت کا
بدی سے کر نہیں سکتے خوشی سے ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸).

---میں ڈالنا محاورہ.

مصیبت میں مبتلا کرنا ، آفت میں پھنسانا.

اک پری پیکر کا پھر دیوانہ و شیدا کیا
پھر غضب میں مجھ کو ڈالا ہائے دل نے کیا کیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۹).

اچھی صورت کوئی دیکھی کہ غضب میں ڈالا
ہم نے دیکھیں نہ سنیں ایسی بلا کی آنکھیں

(۱۹۳۹ ، حسرت بدایونی ، ک ، ۳۷).

---میں گرفتار ہونا محاورہ.

جھگڑے میں پھنسنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا (نوراللغات).

---نازل ہونا محاورہ.

۱. **کسی پر کوئی آفت آنا ، مصیبت آنا.**

یہ غضب بیٹھے بٹھائے تجھ پہ کیا نازل ہوا
اُٹھ گیا دنیا سے کیوں تو تجھ کو اے دل کیا ہوا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۶۶). ۲. **خفگی ہونا ، عتاب ہونا ، برہم ہونا ، مشتعل ہونا** (نوراللغات).

---ناک صف ؛ ا -- غضبناک.

غصے میں بھرا ہوا ، بہت برہم ، نہایت خفا. ہلالِ کماں دار ، غضب ناک ، قہری قہار ... سوں مل کر یک دل کر بہت قرار کیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۷). غضب ناک ہو کر ہاتھ میں تلوار لیے آپؐ کے قتل کے ارادے سے نکلے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۸). اف : کرنا ، ہونا. [غضب + ناک ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.

۱. **امر نامناسب وقوع میں آنا ، ناگوار کام یا بات عمل میں آنا ، نقصان دہ کام یا بات واقع ہونا ، مصیبت کا آ پڑنا.**

یارے مجھے بتا تو سہی کیا سبب ہوا
پھر مجھ پہ مہربان ہوا تو غضب ہوا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۷).

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا
میں غریب اور تُو غریب نواز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۲).

غضب ہوا کہ گریباں ہے چاک پھولے کو
تمھارے حُسن کی ہوتی ہے آج پردہ دری

(۱۹۲۵ ، نشاط روح ، ۸۸).

یہ کیا غضب ہوا کہ حیا سے لچک گئی
دبتی نہ تھی کسی سے ستمگر تری نگاہ

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۸۳). ۲. **کام خراب ہونا ، خرابی کا باعث ہونا ، تباہی آنا.**

ہوا نہ میں جیا آخر کو نیم بسمل ہو
غضب ہوا مرے قاتل کا مدعا نہ ہوا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۷۶).

محتسب سے چھپ کے لے اے دل بطِ مے کی خبر
اوڑ نے اوڑ نے طاق بیٹھی تو غضب ہو جائیگا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۹). ۳. **بگڑ جانا ، خفا ہونا ، غصہ کرنا ، ناراض ہونا ، جھلانا.**

اسے سن کلاکام ہوئی غضب
کرے سب کو تعزیر وسکے سبب

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۸). بادشاہ یا سردار اگر کسو پر غضب ہوں تو اسے قید کریں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۹).

بھول کر منھ سے نہ بے بے شہ خوشخو نکلے
حاکمِ شام غضب ہو گا جو آنسو نکلے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۸). ۴. **ستم ڈھایا جانا ، مصیبت پیش آنا ، بلا نازل ہونا ، آفت پڑنا ، ناانصافی ہونا ، ظلم و زیادتی ہونا.**

تیرے پیچھے غضب ہوا کیا کچھ
پیش آئیں بلائیں کیا کیا کچھ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۲).

---ہے فقرہ.
حیرت و تعجب کا مقام ہے ، اندھیر ہے ، ستم ہے.
تو بولا وو بُت کافر خدا کا نام لو صاحب
غضب ہے میں بھلا اور ایسے بد اطوار سے صحبت
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۶۵).
چاہ میں پھینک کے یوسف کو نہ روئے اخوان
کیا غضب ہے نہ کبھی خون کا بھی جوش ہوا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰).
اور اب مجھے جانتی نہیں ہے
غضب ہے پہچانتی نہیں ہے
(۱۹۳۳ ، عرش و فرش ، ۱۷۰).

غَضَبانی (فت غ ، ض نیز سک ض) صف.
غضب (رک) سے **منسوب ، غضے سے تعلق رکھنے والا ، غصے میں سرزد ہونے والا.** عقل اور تمیز شہوانی اور غضبانی کاموں سے بچا کر ان کی طرف ترغیب دیتی ہے.(۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ، جامع العلوم و حدائق الانوار (ترجمہ) ، ۳۵۴). اس کے حسن کے تابع ہونے سے تمام شرائع ناسخہ سے انکار کا ظہور ہوا ، حدی اور غضبانی اور اعجابی اور تکبری معاصی رونما ہوئے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱ : ۵۶). [غضب + انی ، لاحقۂ صفت].

غَضَبَن (فت غ ، سک ض ، فت ب) امث ؛ صف ، مث.
بدغضب عورت ، آفت کی پُڑیا ، عیّارہ ، نہایت چالاک اور ہوشیار عورت. یہ لڑکیاں کلیجہ کو بیں غضبنیں ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۲). [غضبی (رک) کی تانیث].

غَضَبنا ک (فت غ ، ض ، سک ب) صف ؛ نیز غضب نا ک.
غضے میں بھرا ہوا ، طیش میں آیا ہوا ، بہت برہم ، نہایت خفا.
ایسی میں ہو غصہ سے برہم ہوا
غضبناک وو بیج درہم ہوا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۱). آخر وہ مرد ک اور غضبناک ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵۷). زینو ... احسان اللہ کو غضبناک ہو کر گالیاں دیتا رہا. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۳). [غضب (رک) + نا ک ، لاحقۂ صفت].

غَضَبناکی (فت غ ، ض ، سک ب) امث.
خفگی ، غصہ ، برہمی. خاوند پر اس کی بے توجہی یا عدم توجہی پر غصہ و غضبناکی. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۹۹). [غضبناک (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَضَبی (فت غ ، ض نیز سک ض).(الف) امث.
۱. **قہر ، عتاب.** جب کسی قوم پر خدا کی غضبی ہوتی ہے اور ذلت اور ادبار آتا ہے تو ایسی ہی مت ہو جاتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۶۶). ۲. **غصہ ، خفگی ، برہمی ، جھلاہٹ.** بادشاہ کے غصہ کرنے اور برہم ہونے سے رنجیدہ نہ ہووے بلکہ خفگی اور غضبی اونکی دل کی خوشی سے قبول کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۵۸)
لو بہت روٹھے نہایت غضبی فرمائی
آنکھ اس دائی کو غصے کی بہت دکھلائی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰۰). (ب) صف. ۱. **شریر ، تیز و طرار ، آفت کا لکڑا.** بجے کیسی غضبی اور بارونق کہ الہیٰ توبہ ، بچھونے سے روتے اٹھے اور روتے ہی سوئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۱). بھلا آپ کی غضبی بچیاں کیوں ماننے لگیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۰۱). ۲. **ظالم ، جفاکار ، ستمگر.** ایمان کی جڑ کھود کر پھینک دینے والا یہی تیولا ہے اور دنیا کے لہو سپید کرنیوالا یہی غضبی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۷). ۳. **غضبل ، غصیلا ، بدمزاج ، تند مزاج ؛ نڈر ، دلیر** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [غضب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---آنا محاورہ.
عتاب نازل ہونا ، آفت آنا.
جب سنی یاسمن کی بے ادبی
وہیں بیٹی پر آ گئی غضبی
(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۳۵).

---باندی (---مع) امث.
وہ لونڈی جو زیر عتاب ہو (نوراللغات). [غضبی + باندی (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
غصّہ ، غضب ، قہر ، عتاب (ماخوذ : نوراللغات). [غضبی + خانہ (رک)].

---خانَہ اُتارْنا محاورہ.
غضب ناک ہونا ، آفت لانا ، غصّہ ہونا (نوراللغات).

---خانَہ اُتَرْنا محاورہ.
عتاب نازل ہونا ، قہر ٹوٹنا ، آفت آنا. لونڈی غلاموں پے غضبی خانہ اترا ، ارے ان غیبانیوں نے اندر ہی اندر ... کھِک کر دیا. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۹). بڑی سرکار کا غضبی خانہ ، صاحبزادے پر اتر رہا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۲).

---دِکھانا محاورہ.
غضے کا اظہار کرنا ، غصہ کرنا.
نیزے کو پٹک کر غضبی اوس نے دکھائی
تلوار لپک کر سر اقدس پہ لگائی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۲۵).

---میں آنا / پَڑْنا محاورہ.
قہر کا نشانہ بننا ، زیر عتاب آنا ، معتوب ہونا. اگر خدانخواستہ کچھ خلل ہو جاوے تو ہماری محنت اکارت ہو اور جہاں پناہ کی غضبی میں پڑیں.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۶). مشہور کر دیا کہ خان خاناں حضور کی غضبی میں آیا ، بات منہ سے نکلتے ہی دور پہنچ گئی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری (مہذب اللغات)).

غَضَبِیَّہ (فت غ ، ض ، کس ب ، شد ی بفت) صف.
غضب (رک) سے منسوب ، غصّے سے متعلق ، غصّے والا.
حیوانات میں قوتِ غضبیہ کو پیدا کرتے ہیں واسطے دفعِ شر اور ایذا کے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۰). افلاطون کی نظر میں اخلاقِ فاضلہ کا انحصار انسان کی ان تین قوتوں کے اعتدال پر ہے ، شہویہ ، غضبیہ ، عاقلہ. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۱۱). [غضب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

غُضْرُوف (ضم غ ، سک ض ، و مع) امذ.
نرم ہڈی ، چبنی ہڈی ، کُری ، یہ ایک سفید جسم ہے جو ہڈی سے نسبتاً نرم اور مڑنے والا ہوتا ہے لیکن باقی تمام اعضا سے سخت ہوتا ہے. یہ گوشت وغیرہ نرم اعضا کو ہڈی وغیرہ سخت اعضا کی رگڑ اور مضرت سے محفوظ رکھتا ہے. (انگ : Cartilages)
فرمایا : استخوان و پے و غضروف باپ کی منی سے اور گوشت و خون و بال و ناخن ماں کی منی سے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۰۲). ان میں ہڈی یا غضروف کا اندرونی ڈھانچہ ہوتا ہے ، جس کا ایک حصّہ کھوپڑی اور پشت کی ہڈی بناتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۰۰) . دوسرے ایسے خلیات جن کا عام طور پر غضروف ، ہڈی ... وغیرہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے ، (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۳). [ع].

ـــ درقی کس صف (ـــ فت د ، ر) امذ.
(طب) ڈھال نما کُری ، یہ حنجرہ کی پانچ کریوں میں سے سب سے بڑی کُری ہے ، (انگ : Thyroid Cartilage). تمام کریاں بڑی ہو جاتی ہیں اور تھائیرائڈ کارٹلیج (غضروفِ درقی) گردن کے خطِ وسطی میں ابھر آتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳). [غضروف + درقی (رک)].

غُضْرُوفی (ضم غ ، سک ض ، و مع) صف.
غضروف (رک) سے منسوب ، چبنی ہڈی کا. تمام ورٹبریٹا (Vertebrata) یا فقریوں میں بعد کے درجہ پر ایک غضروفی ڈھانچہ اور ایک دورانی نظام مثل مچھلی کے نظام کے موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (سعیدالدین) ، ۳۳۹). اسکے علاوہ بشرہ مخاطیہ کے اور غضروفی خلیات میں بھی یہ موجود ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۲). [غضروف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَضَنْفَر (فت غ ، ض ، سک ن ، فت ف) امذ.
۱. شیر ، اسد ، ضیغم.

دندیاں ترے پگ دھیر تھے کیوں نہ ہزیمت کھائی آج
ہر اک سپاہی سو ترا ہے جیوں غضنفر فتح کا

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۳۵).

کبھی اڑنے مارے غضنفر کبھی
کبھی ہاتھ نکلا ہے اژدر کبھی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۸).

تڑاق دندان کسی گوہر لے نہ پانی
آنکھ ایسی غضبناک غضنفر نے نہ پائی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۲۷).

میں اپنے دامِ ہوس میں ہوں ایک صیدِ زبوں
تو اپنی قوتِ بازو سے ہے غضنفر گیر

(۱۹۱۵ ، وفا ، ک ، ۹۱). **۲. (کنایۃً) بہادر ، دلیر ، شجاع.**

خبرداری وہ کرتا ہے غضنفر
لبے وہ شیر عادل اسکوں پر

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۳۵).

او روضے مبارک کے اندر ہوئے
خلف شاہ نبیؐ کے غضنفر ہوئے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۰۸).

شیر خدا سو شاہ نجف مرتضیٰ علیؓ
ہور مرتضیٰ علیؓ کا غضنفر حسین تھا

(۱۷۰۵ ، جعفر حسین (بیاض مراثی ، ۲۲)).

روباہوں سے یہ شیر دلاور نہیں ڈرتے
نامردوں کی کثرت سے غضنفر نہیں ڈرتے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۰).

فراست ناز کرتی ہے فلاطوں اس کو کہتے ہیں
شجاعت داد دیتی ہے غضنفر ایسے ہوتے ہیں

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۳۳). [ع : غضنفر ـ کالا شیر].

غَضَنْفَری (فت غ ، فت ض ، سک ن ، فت ف) امث.
بہادری ، شجاعت ، دلیری ، جوانمردی.

غضنفری کی خوش آغاز پر تمامی ہے
کہ اس جناب کا عباس نام نامی ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [غضنفر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غِطا (کس غ) امذ.
پردہ ، حجاب ، پوشش.

عیسیٰ خورشید نکلا پردہ ہائے غیب سے
نورِ حق مکشوف ہے ہر سو غطائے غیب سے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۵۷۳). غطا کے فوائد میں سے یہ ہے کہ ہوا کی سردی کو شکست آوے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۶).

تو میری حماقت سے واقف ہے یارب
تُق پر تق ہے غطا پر غطا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۹۷). [ع : غطاء].

غَطْ رَبُود (فت غ ، سک ط ، فت ر ، و مع) صف.
رک : غت ربود / غتر بود ، گڈمڈ ، خراب ، برباد. اور علماء زمانہ نے اس کو اور بھی غط ربود کر دیا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۳۱). اگر اور رقم نہ دی گئی تو پہلی رقم بھی غط ربود ہو جائے گی . (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۳۲). [غتربود (رک) کا بگاڑ].

غِطْرِیف (کس غ ، سک ط ، ی مع) صف.
سخی ، سردار ، شریف ، جوانمرد.

اب یہ عزیف ہیں غشمشم ہیں
اب یہ غطریف ہیں غطمطم ہیں

(۱۸۸۷ ، نظم طباطبائی ، ۱۸۲). غطریف : مہتر و شریف و جوانمرد. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۳۰). [ع].

غَطْغَط (فت غ ، سک ط ، فت غ) امذ.
ابن سعود نجدی کے زمانے کی متشدد جماعت یا اس کا فرد ، جنہوں نے حجاز میں مزارات مقدسہ کے لیے منہدم کر دیے تھے اور اپنے مسلک کے علاوہ ہر مسلک کے پیروکار کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا.

جو تذکرے کیے کہیں یہ ظلم اور فساد کے
تو غط غطوں کے سر یہ اس کا سارا بوجھ لاد کے

(۱۹۲۵ ، دیوانجی ، ۳۰). غطغط اور دخنہ کی سخت گیریوں کے کئی لوگ شاکی نظر آئے. (۱۹۲۹ ، مسئلۂ حجاز ، ۲۶۹). [ع].

غَطَمْطَم (فت غ ، ط ، سک م ، فت ط) امذ.
بڑا سمندر ، بحرِ عظیم ؛ (کنایۃً) حضرت علیؓ.

اب یہ عریف ہیں غشمشم ہیں
اب یہ غطریف ہیں غطمطم ہیں

(۱۸۸۷ ، نظم طباطبائی ، ۱۸۲). [ع].

غَف (۱) (فت غ) صف.
موٹا ، دبیز ، خوب ٹھوک کر بُنا ہوا (کپڑا) . غف نیلے پردے جن پر سبز ریشم سے مغلیہ محرابوں میں سرو بنے ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۸۳). [ف].

ـــ بُنائی (ـــ ضم ب) امث.
ٹھکی ہوئی یعنی تار سے تار ملی ہوئی بُنائی جس میں سے آرپار دکھائی نہ دے (ا پ و ، ۲ : ۷۹). [غف + بُنائی (رک)].

غَف (۲) (فت غ) امث.
غرانے کی آواز. بوربچے غالباً اس آواز سے رک گئے اور غف کی دھمکی دیکر پھر پہاڑ پر چڑھ گئے. (۱۹۳۰ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۶۵). [حکایت الصوت].

غَفّار (فت غ ، شد ف) امذ.
بہت معاف کرنے والا ، بڑا بخشنے والا ، خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.

تہیں جیؔ ہور تونچ ستّار ہے
تہیں مُحی ہور تونچ غفّار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

و لیکن تو ہے غفار اے خداوند
کرم میں تجھ نہیں ہے مثل و مانند

(۱۷۰۳ ، فائز ، د ، ۱۹۹) . تیری ذات غفّار ہے . (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۸). تو رب کردگار ارحمُ الرّاحمین اور غفّار ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۹).

تو سلام و خالق و متعالی و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتّاح و علیم

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۰). [ع : غفران (رک) کا اسم مبالغہ].

ـــ الذّنوب (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ذ بضم ، و مع) صف.
گناہوں کا بخشنے والا. خدا ... غفار الذنوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). [غفار + رک : ال (۱) + ذنوب (رک)].

غَفّاری (فت غ ، شد ف) امث.
غفار (رک) کا اسم کیفیت ، بخشنا ، گناہ معاف کرنا.

کشتی مے ہو ساقیا جاری
بحر رحمت ہے شانِ غفاری

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱۶).

ہو نہ ہو اِس طرح کی ستّاری
ہے تباشیر صبح غفاری

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۶).

عجب کیا ہے جو میری بات رکھ لے شانِ غفّاری
کہ عذرِ معصیت پروردۂ اشکِ ندامت ہے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۶). [غفار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَفْر (فت غ ، سک ف) امذ.
برج میزان میں تین چھوٹے ستاروں کا نام جو چاند کی ایک منزل ہیں. ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوعِ آفتاب ہوئی اور یہ وقت طلوعِ غفر تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۸). چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ... عواّ ، سما ک ، غفر ... رشا . (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳). [ع].

غَفْرا (فت غ ، سک ف) امذ.
رک : غفر. سواتی نچھتر غفرا منزل میں پیدایش ہو تو مولود دوستان اور اقربابان کی پرورش کرے . (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۹) . [غفر (رک) + ا ، زائد].

غَفَرَاللّٰهُ ذُنُوبَهٗ (فت غ ، ف ، ر ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، ضم ہ ، ذ ، و مع ، فت ب ، ضم معکوس ہ) فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ اس کے گناہ معاف کرے. میرے نانا صاحب عبدالرحمان خان غفراللہ ذنوبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو سفر بنارس درپیش تھا. (۱۸۲۳ ، نتائج المعانی ، ۳۸). [ع : غفر ـ بخشنا + اللہ (رک) + ذنوب (رک) + ضمیر واحد مذکر غائب].

غَفَرَاللّٰهُ لَہُم (فت غ ، ف ، ر ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، ضم ہ ، فت ل ، ضم ہ) فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) اللہ اُن کی مغفرت کرے ، (ایک مرد کے لیے "لہٗ" اور ایک عورت کے لیے "لہا" آئے گا). آپ نے سلطنت دکن پر بارہ سال نو ماہ چوبیس دن حکومت کی ، غفراللہ لہم. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۱۹۳). [غفراللہ (رک) + ع ، لہم ـ ان کے لیے یا ان کو].

غُفْران (ضم غ ، سک ف) امذ.
بخشش ، آمرزش ، مغفرت.

قیامت میں کرے سلطان سب کا
مقرر باعثِ غفران سب کا

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۶۰۱). پیشانی رگڑ رگڑ کے نجات و غفران کا پروانہ حاصل کیا جا رہا ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۳۱۹). اپنے رب کی رحمت کی امید میں اس کے غفران پر تکیہ کئے ہوئے جیسے. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۶۹۵). [ع].

---پَناہ (---فت پ) صف.

جو مغفرتِ الٰہیٰ کی پناہ میں ہو ، مرحوم ، مغفور.

تم نے تو بزم میں کیا صرفہ نگہ کا
یاں خاتمہ ہوا دلِ غفراں پناہ کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸۵).

ان تک کی قدر شاد نہ کی اہلِ شہر نے
قصہ سنا ہے راسخِ غفراں پناہ کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۸). [غفران + پناہ (رک)].

---مآب (---فت م ، مد ا) صف.

غفران پناہ ، مرحوم ، مغفور. حضرت غفران مآب نے حتی المقدور اس ناچیز کی تعلیم میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰).

بقولِ نظامیٔ غفراں مآب
رکھ اپنے ہی قبضہ میں میرا حساب

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۹۱). ایک زمانہ میں غفران مآب حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کے ساتھ سردار دیوان سنگھ کے بھی نہایت گہرے دوستانہ بلکہ نیاز مندانہ اور عقیدتمندانہ تعلقات تھے. (۱۹۵۷ ، ناقابلِ فراموش ، ۳). [غفران + مآب (رک)].

---مکاں (---فت م) صف.

رک : غفران پناہ. حضرت غفران مکاں نے میرے معروضہ کو سن کے اوّل تو میرے اس ارادہ پر اپنی دلی مسرت کا اظہار فرمایا. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱). حضرت غفران مکاں نواب میر محبوب علی خاں بہادر سابق تاجدار دکن نے اپنی استادی کا شرف بخشا. (۱۹۳۶ ، جلیل مانک پوری ، بیسویں صدی میں اردو غزل ، ۸۸). [غفران + مکان (رک)].

غُفِرَلَہٗ (ضم غ ، کس ف ، فت ر ، ل ، ضم معکوس ہ) فقرہ.

(دعائیہ کلمہ) اس کی مغفرت ہو ، اللہ اس کی مغفرت کرے. سندباد جہازی غفرلہ کو دعائے خیر سے یاد کریں. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغِ حسن) ، مطائبات ، ۵). [ع : غُفِرَ ـ بخشا گیا (بخشا جائے) + لہٗ ـ اس مرد کو].

---ہو جانا محاورہ.

مرجانا ، ختم ہو جانا (طنزیہ). اس طرح کشمیر کمیٹی اپنی وسعت و تنوع کے اعتبار سے غفرلہ ہو گئی. (۱۹۳۲ ، بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل ، ۱ : ۵۲).

غَفْس / غَفْص (فت غ ، سک ف) صف.

۱. **موٹا ، دبیز ، قوی.** ایک جوان تنومند ، قوی ہیکل ، غفص گردن ... بیٹھا ہوا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۲۸) . جوانِ رعنا ، بلند بالا ، قوی تن ، غفص گردن. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۹۱). گل پاشی ٹہلتی ہوئی قریب آئی دیکھا ایک جوانِ رعنا غفس گردن ، بلند بالا تن و مند ... بے ہوش پڑا ہوا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۸۷) . ۲. **گھنا.** کچھ کچھ چاندنی کا نور چھن چھن کر اس غفص اور گنجان جھاڑی کے سوراخوں سے آتا تھا. (۱۸۸۲ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۷۰). اور ان جاپوں میں بھی زیادہ ہوتے ہیں جہاں غفس جنگل اور پست مرطوب جائیں ہیں. (۱۸۹۰ ، نسخہ عمل طب ، ۵۳). [ف].

غَفْلَت (فت غ ، سک ف ، فت ل) امث.

۱. **لاپروائی ، بے توجہی ، عدم توجہی ، بھول چوک.** غفلت کے کان سوں خبر نہ سنتا سو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۰). اسے یاد کریں اس کے ہووہیں. نہ کہ غفلت سوں جیویں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰).

وہ ہر دم کبھی سن رہے آدم کی ذات
اگر توں کرے مجھ سیں غفلت کی بات

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۴۳). سلام کے جواب میں غفلت ہوئی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸). غنیم کے جلد چلے جانے نے لوگوں کی غفلت کو اور زیادہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۶). اولاد کی شادی ... سے ذرہ بھر غفلت زندگیاں برباد کر دیتی ہے. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۴). میری اس غفلت کی وجہ سے میرے دو مجموعے «شاہ زادہ» اور «راہ و منزل» غتربود ہو گئے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۹). ۲. **بے خبری ، مدہوشی ، غشی ، غنودگی ، نیم خفتگی.**

اتنے میں توں سیانان ہو
غفلت کیری نیند نہ سو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)).

ارے دل توں غفلت میں نے بھار ہو
کیا سونے کا ٹک توں ہشیار ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹).

اہلِ غفلت کوں خبر نئیں مولہہ میں جو نکلے صحیح
جمع خاطر جنگی ہے محتاج نئیں شاباش کے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۵).

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو
آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰).

غفلت کا افسوں ٹوٹے گا ، عظمت کا ساغر پھوٹے گا
ہر غافل کو ہر ظالم کو تم خون اگلتے دیکھو گے

(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۷۹). ۳. **اونگھ ، غنودگی ، نیند.**

تنگ آن غفلت ہیں باؤں چانپ
سٹی چک یہ دونوں کی بجھڑن کی جھالپ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۷). تمام رات روتے گزرانی ... ابھی غافل ہوئی تھی ... اوس غفلت میں دیکھی کہ اسی میدان میں سیر کرتی پھرتی ہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵).

ہوں آشنائے غفلت چشم پُر آب کیوں کر
پانی کے اندر آئے مچھلی کو خواب کیوں کر

(۱۸۱۳ ، نورتن ، ۲۸). دوپہر کو بخار چڑھا غفلت شروع ہوئی. (۱۹۲۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۰). [ف ع : غفلۃ].

---بَرَتنا محاورہ.

بے پروائی کرنا ، بے توجہی کرنا ، لاپروائی سے کام لینا

اپنی زبان کی طرف سے غفلت برتنے کے سبب سے ہم کچھ دنوں کے لئے بہک گئے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۸۳). اکثر فنکاروں نے اس میدان میں کام کرنے سے غفلت برتی ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۹).

---پیشہ (---ی مج ، فت ش) صف.
غافل ، بے خبر (نوراللغات). [غفلت + پیشہ (رک)].

---چھانا محاورہ.
غافل ہو جانا ، بے خبر ہو جانا ، اونگھنا (ماخوذ ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات).

---دینا محاورہ.
غافل کرنا ، توجّہ ہٹانا ، چکما دینا. چند روز کے بعد وہ دزد بد خصلت غفلت دے کر دوسرا لوٹا بھی لے گیا. (۱۸۰۳ ، نورتن ، ۸۳). عمرو نے جواب دیا کہ صرصر بہر گرفتاری ربعد جادو آتی ہے ، غفلت دے کر لے جائے گی ہوشیار رہنا چاہیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۰۱).

---زَدہ (---فت ز ، د) صف.
بے خبری کا شکار ، غفلت کا مارا ، بے پروائی کے مرتکب.

روشن دلوں کو نور نظر کا بڑھا دیا
غفلت زدوں کو مار کے ٹھوکر جگا دیا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۰۳).

سب ہیں گناہگار بہت کم ہیں بے قصور
غفلت زدہ ہزاروں ہیں ہشیار شاذ شاذ

(۱۸۹۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۰۸). [غفلت + ف : زدہ ، زدن - مارنا ، پیٹنا].

---سے ف.
کم توجہی سے ، بے پروائی سے ، بے احتیاطی سے. دوسرے وہ کہ غفلت سے گذران کرے اور رضا مندی پیدا کرے. (۱۷۳۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۷).

---شِعار (---کس ش) صف.
غفلت سے کام لینے والا ، مزاجاً غافل ، بے خبر ، بے پروا.

منہ لپٹ لپٹ لینے کی جا ہے کہ لے کے ڈال
بیٹھا ہے کیا چھپائے وہ غفلت شعار منہ

(۱۸۰۶ ، جرأت ، ک ، ۱۲۲).

غفلت شعار کر نجھے آتا ہے جلد آ
لے بند ہو چکی ترے بیمار کی زبان

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹).

جس دل سے تو نے اپنی نظر سے گرا دیا
غفلت شعار خاک میں مجھ کو ملا دیا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۷۸). آخر میں غفلت شعار انسان کو بیدار کرنے کے لئے فرمایا ... اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ہزاروں مظاہر انسان کے سامنے آتے رہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۳۹). [غفلت + شعار (رک)].

---شِعاری (---کس ش) امث.
غفلت شعار ہونا ، تغافل ، بے پروائی ، بے التفاتی.

کیوں بنی خونابہ نوشی بادہ خواری آپ کی
کس لئے ہے بیخودی غفلت شعاری آپ کی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵۱).

درد سے میرے ہے تجھ کو بیقراری ہائے ہائے
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳).

سوئی ہو کس نیند میں دیکھو تو میرا حال زار
ہائے اب تک ہے وہی غفلت شعاری ہائے ہائے

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۲۲۳). [غفلت شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا پَرْدَہ امذ.
بے خبری چھا جانے کی حالت ، مدہوشی کی کیفیت ، بے پروائی کا عالم ، لاعلمی ، بے خبری.

ظفر دکھلاتے ہے بے پردہ جلوہ اپنا وہ ہم کو
و لیکن مانع دیدار اک غفلت کا پردہ ہے

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۳). سوانگ وہ تھا جسے میں اب تک اصلیت سمجھتی رہی ، آج اس وقت وہ غفلت کا پردہ میری آنکھوں سے ہٹ گیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹۰).

---کا پَرْدَہ پَڑْنا محاورہ.
مدہوشی طاری ہونا ، بے خبری نسیان چھا جانا ، غافل ہو جانا ، بے پروا ہو جانا

بقول مصرع اُستاد اے معروف کیا سوجھے
تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا اے بے خبر پردہ

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۱۶).

یہی دھوکا ہے جو غفلت کے پڑے ہیں پردے
شاہد پاک کی دنیا میں جو تصویر نہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۳۸).

جلوہ کسی کا دیکھ کے آنکھیں سی کھل گئیں
پردے جو غفلتوں کے پڑے تھے اولٹ گئے

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۰۸). اس کی آنکھوں پر غفلت و نسیان کے ... دبیز پردے پڑ گئے ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہلحدیث ، کراچی ، ۲۰ مارچ ، ۳).

---کَرْنا ف م.
بے پروائی کرنا ، بے التفاتی کرنا ، کوتاہی کرنا. اگر اس کی حفاظت میں غفلت کرے گا ، نا کاس کے سوا جان کا بھی اندیشہ ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵). قومی زبان سے غفلت کرنا قومی انتشار اور افتراق کو دعوت دینا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۳).

---کی نِیند سونا محاورہ.
غافل ہو کر سونا ، گہری نیند سونا. وہ دھوپ میں کُھلی چھت پر غفلت کی نیند بڑا سوتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۹۸).

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف.
غافل ، بے پروا ، بے خبر.

خوابِ ہستی ہے دو چند
سب عالم ہے غفلت مند

(۱۹۲۵ ، نیستاں ، ۸۵). [غفلت + مند ، لاحقۂ نسبت].

غَفْلَتی (فت غ ، سک ف ، فت ل) صف.
غفلت کرنے والا ، بے خبر ، غافل ، بے پروا ، گمراہ.

پڑ مگر غفلت میں ان کی غفلتی
یعنی بیٹھا طوقِ لعنت لعنتی

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۸). ظاہر کا اندھا غفلتی اور میثاق کا جھوٹا لعنتی کب مانتا ہے. (۱۸۳۵ ، بیجن مثال ، ۴ الف). [غفلت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَفُور (فت غ ، و مع) صف.
خطا بخشنے والا ، گناہ معاف کرنے والا ، خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.

تُہیں ہے لطیف ہور تُوہیں غفور
تُہیں ہے حفیظ ہور تُوہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

اے قوِیّ متِین وَلی
اے غفور شکور عَلی

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۳).

حکم کے مرتبے میں ہو تو وہی
پردہ پوش و غفور ہے ستار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸).

میرے غفور کو دیکھو کریم کیسا ہے
ہوا کروں جو سیہ مست بادہ خوار ہوں میں

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۵).

تو غفور و باسط و حق ، واسع و قابض ہے تو
تو شکور و عَفُوٌّ ہے اور رافع و خافض ہے تو

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳). [ع].

ـــ الرَّحِیم (ـــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) صف.
بخشش اور رحم کرنے والا ، بخشنے والا مہربان ، اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتی.

نہ دارو کریں کس کی ہو کر حکیم
سمجھتے ہیں حق کو غفور الرّحیم

(۱۶۸۵؟ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۴)).

پرستش کے قابل ہے تو اے کریم
کہ ہے ذات تیری غفور الرّحیم

(۱۷۸۲ ، سحر البیان ، ۱۷). اب ہماری بھی یہی دعا ہے کہ غفور الرّحیم اسکی مغفرت کرے. (۱۸۶۸ ، ذخیرۂ بال گوبند (احوال غالب ، ۲۲)).

غفور الرّحیم اور پروردگار — تو آگاہ ہر چیز سے بردبار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۹۲). حرم شریف میں بیٹھ کر نفلیں پڑھا کرتیں دلنواز اپنی قسمت پر رشک کرتیں اور اللہ کے کرم پر متحیّر رہتیں ، اس غفور الرّحیم نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۰۷). [غفور + رک : ال (۱) + رحیم (رک)].

غُفُوری (فت غ ، و مع) امذ.
کبوتر کی ایک قسم ، جس کے غٹکنے کے وقت یا غفور کی آواز نکلتی معلوم ہوتی ہے. قدوی کا کبوتر خانہ نہیں ابجد کی تختی ہے ملاحظہ کیجئے. اصیل ... غفوری ... اور حضور بابو. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۰). [غفور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَفُول (فت غ ، و مع) صف.
بہت بے پروا ، بہت غافل.

عَجُولٌ وجَہولٌ و کَسُولٌ و غَفُول
فی اللّھو وَ اللّغو یَشتَغِلُون

(۱۹۶۸ ، مزمور میر مغنی ، ۱۹۳). [ع].

غَفِیر (فت غ ، ی مع) صف.
چھپایا ہوا ، محیط ، بہت زیادہ ، بے شمار (عموماً « جم » کے ساتھ مستعمل).

آبدیدہ مفلسوں کا ایک انبوہِ غفیر
دیر سے بیٹھا ہے اپنے آنسوؤں کی چھاؤں میں

(۱۹۵۷ ، روزن ، ۲۱). الٹے میں ازبک اور بیلاسین ، جم غفیر کے ساتھ آ پہنچے ہیں. (۱۹۹۲ ، برگ خزاں ، ۲۱۳). [ع].

غَفِیل کَرنا محاورہ.
ہوش اُڑا دینا. ابھی دیکھو تو سہی مجھے بھی خوب آتا ہے ان کا غفیل کرنا. (۱۹۰۹ ، دھوپ چھاؤں ، ۲۹).

غَل (۱) (فت غ) امذ.
زمین کی پیداوار. نوبت یہاں تک پہنچی کہ غل بدشواری میسّر ہوتا اور ایک من غلہ روپیوں کو بھی ہاتھ نہ آتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۷). [غلّہ (رک) کی تخفیف].

غَل (۲) (فت غ) امذ.
ایک قسم کا ٹیکس یا محصول. انہوں نے اپنے قبیلے یعنی بجارانیوں کو کہا کہ « غل » دینا بند کر دیں یعنی کہ بیس بھیڑوں پر ایک بھیڑ سردار کا ٹیکس. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ماضی ، حال ، مستقبل ، ۸۵). [مقامی].

غِلّ (کس غ ، شد نیز بلا شد ل) امذ.
۱. **کینہ ، کدورت.**

سراسر عشق ہوں راسخ مریٰ ملت محبت ہے
جو سینہ ہوں تو بے کینہ جو دل ہوں میں تو بے غل ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹۳). ۲. **کھوٹ ، آمیزش ، ملاوٹ.**

ترے ضمیر میں گر خُبثِ حیدری کج ہے
تو کاڑسنٹ ترے سینے میں تجھے غش ہور غل

(۱۹۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷). ہر روز بہشت کی خوشبو نکلنے میں نازل ہوتی ہے جس کا مشام زکام غش اور غل سے پاک ہے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۹). [ع].

ـــ و غش (ـــ و مج ، کس غ) امذ.

۱. **آمیزش ، ملاوٹ ، کھوٹ ، میل ، کدورت.**

نجھل ہوں منجھ میں ذرہ غل و غش نیں
کہ تیرا عاشق جانباز ہوں میں
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۰).

دنیا کے غل و غش سوں فارغ رہوں ولی میں
یک جام گر ملے مجھ سہانے بے غشی سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

غل و غش سے صورتِ زر پاک ہو
گور میں جانے کے آگے خاک ہو
(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۱۸).

پاک ہے تیرا ارادہ پاک ہے تیرا حساب
غل و غش ہم نے کسی میں کچھ نہ پایا انجمن
(۱۹۱۵ ، گلزار بادشاہ ، ۱۰۲).

بلندی سے اتنی گرایا گیا ہے
کوئی غل و غش تجھ میں پایا گیا ہے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۶۷). ۲. **تردّد ، تاملّ ، فکر ، تشویش (عموماً "بے" کے ساتھ).** خدا ہم کو بے غل و غش روزی پہنچاتا ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۵۱).

عرض مطلب ہو اپنا بے غل و غش
لبِ گفتار کو نہ ہو جنبش
(۱۸۷۹ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۵۷).

تری ہیبت سے ہے خود حلقۂ گرداب چکر میں
کہ موجیں مارتا ہے بے غل و غش تو سمندر میں
(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۵۵). جہاں آدمی دیکھے بے غل و غش قتل کرنا شروع کر دیا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۲۵۰). [غل + و (حرف عطف) + غش (رک)].

غُل (ضم غ) امذ.

۱. **شور ، غوغا ، چیخ پکار.**

جو یو دنیا ہے رنگا رنگ پھول باڑی آج
وفا کوں اس کے توں کر بلبلاں کے غل تھے حل
(۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵).

ٹوٹی زنجیر ہائے میر مگر
رات سنتے رہے ہیں ہم غل سا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۳).

غل تھا زہے حسین کی شوکت زہے وقار
گویا کھڑے ہیں جنگ کو محبوبِ کردگار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲). ۲. **چرچا ، دھوم ، شہرت ، شہرہ.**

ازل نے رب پر اپکد جا کے ہونے جگ میں تجھے ہاشم
دیا دولت بڑی عزت بہر کے غل دیا ہے بل
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۲).

نوادر اس طرب کا سب میں غل تھا
بقیں محو بشارت جزو و کل تھا
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۸۲). پھر شہر میں سید احمد خاں کا اتنا غل کیوں ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۳).

خوش نصیبوں میں ہے چرچا کہ سکندر ہے یہی
حُسن والوں میں یہ غل ہے مہِ کنعاں آیا
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۲۹).

ہر اک گام برپا ہے شورِ عداوت
محبت کا لیکن کہیں غل نہیں ہے
(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۱۲۵). [غلغل (رک) کی تخفیف].

ـــ اُٹھانا محاورہ.

شور مچانا ، چیخ پکار کرنا ، چلّانا ، شور و غل کرنا ، غل مچانا ، اودھم کرنا.

ڈھونڈے بہت اس کو ولے کیں نہ پائے
حرم میں کے لوگاں سبھی غل اٹھائے
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۷۰). اپنے مال دھن ہور بچ کنج کے خاطر غل اوٹھائے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۸۰).

ـــ اُٹھنا محاورہ.

آوازیں بلند ہونا ، شور مچنا ، غل اٹھانا کا لازم.

اٹھیا سرتے غل بزم میں نوش کا
ہوا مست اخل سُد اُڑیا ہوش کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷). اس کے گھر سے غل اٹھا کہ دوست سے ملا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۷). وہ نونہال اقبال مند ان باتوں کو ذرا خیال میں نہ لایا جھٹ لڑنے کو آگے بڑھا لپٹ کر گتھم گتھا ہو گیا اور ایسا بے لاگ اٹھا کر مارا کہ دربار سے غل اٹھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰).

کھنچا وحدت کا پردہ اور ہوا آراستہ رفرف
فلک پر غل اٹھا جب مصطفےٰ کی آمد آمد کا
(۱۹۳۸ ، کلیات بیتاب ، ۲ : ۲۶).

ـــ اُچانا محاورہ (قدیم).

رک : غل اٹھانا.

چکت سب جگمگایا بھی ، خوشیاں کا غل اُچایا بھی
اُجالا دین پایا بھی ، تو بھاگے کفر اندھارے میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۷).

رنگا رنگ پھل دکھت گل گل ہو خوش بلبل اچاتی غل
ہلیں رُکھ ڈل ، جُھلیں سنبل ، جھڑیں کھل کھل کے گل لالا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۰).

ـــ بانگ (ـــ غنہ) امذ ، (قدیم).

چرچا ، دھوم ، شہرہ.

غل بانگ ہورہیا ہے تجھ روپ کا دو جگ میں
میں بل گیا آپکوں تجھ ماہ کے اوپر تے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۶). [غل + بانگ (رک)].

ـــ تیا ہونا محاورہ.

شور مچنا.

کچھ سلسلہ جنباں جنوں ہے ترا مجنوں
غل دیکھ بپا خانۂ زنجیر میں کیا ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸).

---بَرپا کَرنا محاورہ.
شور مچانا.

دیکھے لیلٰی کے اگر زلف گرہ گیر کے بیچ
قیس برپا کرے غل خانۂ زنجیر کے بیچ

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۵۳).

---بَرپا ہونا محاورہ.
چیخ پکار ہونا ، شور اٹھنا ، ہلڑ مچنا.

گھر مرا شور جنوں سے اس قدر معمور ہے
خود بخود برپا ہے غل دروازے کی زنجیر سے

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۰).

خاک سے کشتوں کے اس کے ایک غل برپا ہوا
آہ وہ محشر خرام اٹھا جو قرغل جہاں کے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۷).

---بُل (---ضم ب) امذ (قدیم).
شور و غوغا ، چیخ و پکار.

آئی ہوں رات کوں میں چوری سوں کھاڑ پینجن
زن جھن کریں گے غل بل خط میں پکار پینجن

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۱).

غل بل مدھاں سوں غم کا میان جہاں پڑیا
جب کربلا کی بھوئیں پہ شہ کامراں پڑیا

(۱۷۸۵ ، مرثیۂ رفیع (بیاض مراثی ، ۴۴)). [غل + بل (تابع)].

---پَڑنا محاورہ.
شور ہونا ، دھوم مچنا. پھر تو سواریوں کا غل پڑ گیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۳). تمام پنجاب میں غل پڑ گیا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۱). آپؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو تمام مدینہ میں غل پڑ گیا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۹۵).

---ڈالنا محاورہ.
دھوم مچانا.

جلوۂ قامت کو تیری دیکھ کر اے سرو ناز
کیا قیامت ڈالتی ہیں قمریاں غل باغ میں

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۰۸).

ڈالا یہ تری پکار نے غل
جی اٹھے وہ مُردے جو تھے بیجاں

(۱۹۱۳ ، مکاتیب حالی ، ۱۱۲).

---شور (---و مج) امذ.
شور و غوغا ، غل غپاڑا ، چیخ پکار ، اُودھم ، دھوم دھام ، شور و شر ، شور شرابا.

بڑا کامل فن دزدی میں تھا چور
مچاتا تھا وہ اولٹے آپ غل شور

(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۰۳). ان دنوں میں جو حب الوطنی کا غل شور مچ رہا ہے وہ کیا ہے تعصب اور تنگ حوصلگی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۵). اف : کرنا ، مچانا ، مچنا ، ہونا. [غل + شور (رک)].

---غال امذ.
رک : غل شور.

سو شر شور غل غال ہوا سب تمام
کہ جلوے کیرا کام ہوا اب تمام

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰٦).

میرا تیرا تو جیو ایک ہے ولے ڈر ہے بچھیاں کا
کہ یک دو تن ہو جب رہنگیاں سو ہے غل غال باقی میں

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱٦۵).

لباس جنگ پہنے تھے بدن میں
ہوا غل غال اس باغ عدن میں

(۱۷۳۳ ، عاجز ، قصہ قاضی و چورکا ، ۱۰۷) [غل + غال (تابع)].

---غپاڑا / غپاڑہ (---فت غ ، ڑ) امذ.
۱. **شور و غوغا ، چیخ پکار.** خدا کا شکر ہے جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اسی طرح گھر کو غل غپاڑے سے خالی پایا ہوں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۵۷). دن بھر کی جھل پھل مردوں اور عورتوں کا غل غپاڑہ ، کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی. (۱۹۳۲ ، میلہ میں میلہ ، ۳۷). لیکن اس فضول غل غپاڑے کی فضا میں کہیں کہیں کوئی ایسی نثری نظم بھی لکھ لیتا ہے جس میں شعریت محسوس کر لینا دشوار نہیں. (۱۹۸٦ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۳۸). ۲. **شور و شر ، ہنگامہ.** مگر جناب یہ عملداری تو اٹھنے والی نہیں ، یہ بھی کوئی دن کا غل غپاڑہ ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۷).

کہیں تو ضاد کی قرأت پہ غل غپاڑا ہے
کہیں ہے جہر پہ آمیں کے جوق اور بیزار

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۳۷). کوئی غل غپاڑا ہو گیا تو سب کیا دھرا خاک میں مل جائے گا. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۰۲). ۳. **چرچا ، شہرہ.** تعلیم کا اتنا تو غل غپاڑہ ہو رہا ہے اور علم کی یہ قدر ہے. (۱۸۹٦ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۷). [غل + غپ (رک) + اڑا ، لاحقۂ اسمیت].

---غپاڑا / غپاڑہ مَچانا محاورہ.
شور و غوغا کرنا ، ہنگامہ کرنا ، فریاد کرنا. ماؤں نے اپنی فریاد آسمان تک پہنچائی اور بہت کچھ غل غپاڑا مچایا. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۲۱). بستی والے دیسی شراب کے مٹکے انڈیل کر غل غپاڑا مچاتے. (۱۹۸٦ ، سہ جہت ، ۷۹).

---غپاڑا / غپاڑہ مَچنا محاورہ.
شور و غوغا ہونا ، ہنگامہ ہونا. پریس میں اس کا بڑا غل غپاڑہ مچا. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۳۳).

---غَدَر (---فت غ ، سک د) امذ.
شور و غوغا ، چیخ پکار ، ہنگامہ (پلیٹس). [غل + غدر (رک)].

---قُل (---ضم ق) امذ.
شور و غوغا ، غل غپاڑا ، شور و غل. شہر میں جھل پھل اور غل میں غل قل تھا. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم (تعارف) ، ۱۸). [غل + قل (تابع)].

--- کرنا ف م.
چلانا ، شور مچانا ، ہنگامہ کرنا. کبھی ، جل شراب خانے میں جا غل کریں مچائے جا کر پیالہ بھر بھر پیویں. (۱۹۰۳ ، شرح شہدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۲).

ہو نہ برہم کر تری زلفوں میں غل کرتے ہیں دل
کس طرح نالے نہ نکلیں اے پری زنجیر سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۰).

کیونکر رسا ہو خواب میں اس شوخ تک خیال
غل کر دے آنکھ کھول کے جو جور جور کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۵۶).

حضرت شاد سے کرنی ہے فرشتو کیا عرض
جب رہو غل نہ کرو آپ نے آرام کیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۳).

--- مچانا محاورہ.
۱. **شور کرنا ، چلانا ، ہنگامہ کرنا.**

کوئی بجا ڈھول غُل مچاتی تھی
راگ کوئی چمریوں کا گاتی تھی
(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۲۰۸). اس کے بیروں نے غل مچائی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱). میں نے جتنی اس کی خوشامد کی نامراد اتنی ہی سر پر چڑھی اور لگی غل مچانے. (۱۹۳۰ ، پیالہ میں طوفان ، ۳۸).

سلیٹی شامیں ، بلند پیڑوں پہ غل مچاتے
سیاہ کوؤں کے قافلوں سے اٹی ہوئی ہیں
(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۲۰). ۲. **چرچا کرنا ، تشہیر کرنا ، اعلان کرنا.** تمام دنیا میں اصلاح نصاب کا غل مچایا جائے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۲۷).

--- مچنا محاورہ.
۱. **شور ہونا ، غوغا ہونا.**

مچ گیا مسجد میں غل بس ایک بار
ہو گیا ہولِ قیامت آشکار
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۹).

سمندِ ناز پہ وہ شہسوار جو نکلا
تو غل سا مچ گیا بازار بیچ بیچ کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲). تمام شہر میں آمد آمد کا غل مچا رعیت خوش حال ہوئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۸). اس مرتبہ وہ غل مچا کہ کان بہرے ہوگئے. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۱). ۲. **نالہ و فریاد ہونا ، واویلا ہونا.**

غل مچ گیا دیہات میں کہرام ہو گیا
اجڑے درختِ سبز ، غم عام ہو گیا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۰). ۳. **ہنگامہ ہونا ، لے دے ہونا.** عیسائی کمیونڈری کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا تھا مگر اسکا بہت غل مچا. (۱۹۳۲ ، عزیمی ، انجام عیش ، ۳۳).

--- ہونا ف م.
شور ہونا ، غوغا ہونا ، دھوم مچنا.

جو آنے میں اکبارگی غل ہوا
کہ معشوق کوئی دیکھ عاشق ہوا
(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۹).

کہیں شہر میں اس وضا غل ہوا
تری سلطنت میں تزلزل ہوا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۰). دفعۃً مبارک سلامت کا غل ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۰).

آئیں صدائیں شورشِ ماتم کی غل ہوا
صد حیف کمر ہال میں کوئی ہوا ہلاک
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۲).

غُل (۲) (ضم غ) امذ.
طوق ، بیڑی ، ہتھکڑی.

نہیں چھوڑنا اس تن پر یک ہندبل
توڑنا سکے اس وقت او بند و غل
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۸۷).

ہیکلہ ہوں طوق مت پہنا کہ لوہے کی میاں
ساتھ ہی گردن کے یار حلقۂ غل سے کمر
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۵). شہزادہ مالک غل و زنجیر سا کن زندان کدۂ غم کو دروازے پر عراوے سے اتار کر محافظ اندر لے چلے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۳۹). [ع : غلّ].

غُل (۳) (ضم غ) امذ (قدیم).
انبوہ ، بھیڑ ، ہجوم.

پیادہ ہوا تا بدرگاہ شاہ
او لشکر کے غل تھے نہ پاتا تھا راہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۴۷). [غول (رک) کی تخفیف].

غُلّا (ضم غ ، شد ل) امذ ؛ ج غُلّہ.
مٹی کی گولی جو غلیل میں رکھ کر ماری یا پھینکی جائے.

یہ کھیل آپ کھیلے مگر اس طرح
کہ غلا ہیں آپ اور حکومت غلیل
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۷۷). غُلّا : غلیل سے جس کا تعلق ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹۹). [غلہ (رک) کا ایک املا].

غُلّابی (ضم غ ، شد ل) امث.
گلاب کے عرق والی ریوڑی.

صدائیں ریوڑی والوں کی وان ہیں "کڑا کڑ بولتی غلابیاں ہیں"
(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱۰۹). [گلابی (رک) کا بگاڑ].

غُلات / غُلاۃ (ضم غ) صف ؛ ج.
غلو کرنے والے ، حد سے بڑھنے والے. اعراض اور اضراب ، اخبار مورخین ... اور غلات اون کے اور متبدعین سے ... کریں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۴۷۳). حشویہ اور غلاۃ شیعہ ، عقیدۂ تشبیہ میں غلو کرنے لگے. (۱۸۹۹ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۸۰). متشدد شیعہ جن کو غلات (Ghulet) کہا جاتا تھا ان کے عقیدے ... ہندوؤں کے عقائد سے مشابہ تھے. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۸۸). [ع : غالی (رک) کی جمع].

غلّات (فت غ ، شد ل) امذ ، ج.
غلے ، اناج. غلات اور ثمار میں بالغ وسق کہے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۵۱۰). غلات کا ڈھیر ایک جا تھا کچھ صاف تھا کچھ بغیر مالش. (۱۹۰۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۸۳). [ع : غلہ (رک) کی جمع].

غُلاتیہ (ضم غ ، کسر ت ، فت ی) امذ.
خارجی غالی شیعوں کا ایک فرقہ جس نے حضرت علیؓ کا مرتبہ رسالت سے بلند سمجھنے کی طرح ڈالی. اس گروہ کا عقیدہ تھا کہ حضرت علیؓ صفات الٰہیہ سے متصف تھے. غلاتیہ ... یہ فرقہ خارجی شیعوں کی ابتدائی مگر انتہا پسند شاخ تھی. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۰۳). [غلات (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

غلاظ (کسر غ) صف ، ج.
غلیظ ، گاڑھی یا سخت (چیزیں) .. ناری بدرگ بولا خداوند نے مجھے غلاظ و شداد قسمیں دی ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۶). [ع : غلیظ (رک) کی جمع].

غلاظات (کسر غ) امث تیز امذ ، ج.
غلاظتیں ، نجاستیں ، گندگیاں. صفائی غلاظات وغیرہ کی ایسی ہوتی ہے کہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں آئے اور کہاں گئے (۱۹۱۰ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۰۵). [ع : غلاظت (رک) کی جمع].

غلاظت (کسر غ ، فت ظ) امث.
۱. **گندگی ، نجاست ، ناپاکی ، بول و براز.** ان کا پہرہ کھڑا رہتا ہے تا کہ وہ ایسی مکھیوں کو وہاں نہ جانے دیوے جو غلاظت پر بیٹھی ہوں. (۱۷۷۸ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۹۰). غسل خانوں اور پاخانوں میں فنائل چھڑکوایا جائے ، اس سے غلاظت کے کیڑے مر جاتے ہیں. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۳۳). گھسیٹ گھسیٹ کر ساری غلاظت ایک جانب کو جمع کرتے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۵). ۲. **میل کچیل ، کثافت.** اس طرح سے ہوا کے ساتھ جو میل یا غلاظت ہوتی ہے ، وہ نہایت آسانی کے ساتھ فلٹر کی سطح کی طرف گرتی رہتی ہے. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۱۹۳). ۳. **گاڑھاپن ، مٹاپی ، دبیزپن** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــ نگار (ـــ کسر ن) صف.
فحش باتیں لکھنے والا. منٹو جیسے غلاظت نگار گورکی کے روس میں بھی پیدا ہوتے تھے. (۱۹۷۳ ، حلقۂ ارباب ذوق ، ۱۱). [غلاظت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا ، نقش کرنا].

غلاف (کسر غ) امذ.
۱. (i) **خول ، اوپر کا پردہ ، پوشش.**

میلا ہے یو تن او صاف سمجو
اس تن کوں یو تن غلاف سمجو

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۳).

یہ لوگ جو کہتے ہیں ہم میں اوصاف
آدمی ہیں یہ ترے غلاف آدمی ہیں

(۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۲۱).

پھل میں چھلکا غلاف تخم گری
اور بڑھاتی کرمی ہے ذوق زباں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵). ان کو سر سے پاؤں تک ایک ایسے غلاف میں چھپا دیا گیا ہے جس میں ہوا یا روشنی کا گزر نہیں ہو سکتا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہ قدرشناس ، ۳۷).
(ii) **حشفہ کے اوپر کی کھال.**

آئے آفت غلاف سے بیروں
ہو ورم سے زیادہ ناموزوں

(۱۸۳۸ ، زینت الخیل ، ۱۵۷). (iii) **(حیوانیات) وہ جھلی ، نسیج یا کھال جس سے کوئی عضو ڈھکا ہوا ہو.** سیپی کا اندرونی جسم ایک باریک جھلی سے ڈھکا رہتا ہے اس کو غلاف یا پوشش کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۴۳). قرنیہ کے اوپر یہ جھلی پتلی ہو تو محض ایک سرحلمی غلاف جیسی رہ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۹). (iv) **پرت یا تہہ ، بالائی سطح.** براعظم گرینلائیڈ کے عظیم برف تودوں (آئس برگ) کی طرح قشر یا غلاف ارض پر تیرتے رہتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس ، ۵ ، ۱ : ۵۳). ۲. (i) **کسی شے کے ڈھانکنے کی پوشش ، تکیہ وغیرہ کے اوپر چڑھانے کا کپڑا.** لال بانات کے غلاف بندوقوں پر چڑھے ہوئے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۹). بل علیحدہ معہ سر کے دو تکیوں ، ۲ عدد غلافوں اور دو ٹرے (Tray) اور دو میز کی چادروں کے تیار ہوا تھا. (۱۹۰۸ ، خطوط محمد علی ، ۲۳۸). چائے دانی کو غلاف سے ڈھانک دیا جائے. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۶). اس کی حیثیت اس صاف غلاف کی سی ہوگی جو ایک تیل آلود میلے چکٹ تکیے پر چڑھا دیا گیا ہو. (۱۹۸۱ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۲۴۳). (ii) **بالا پوش ، رضائی ، لحاف ، پوشش.**

الٹی بھویں سو تیلی پریالی غلاف
فلک اوڑانا نو بدر کا لحاف

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۱). اونٹوں کی جھولیں و چارپروں کے غلاف سب زربفتی ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۵). ساری زمین کو ایسے گھیرے ہوئے ہے کہ زمین پر اسکا خول چڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے ، اسی کا غلاف اوڑھے ہوئے زمین بیٹھی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۱۹). ان پر ایک غلاف برف غیر شفاف کا چڑھ جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، وسائل عمادالملک ، ۱۶۳). ۳. **تلوار اور خنجر وغیرہ رکھنے کا خول ، میان ، نیام ، خنجر کی پوشش ، شمشیر پوش.**

سربکف شوق شہادت میں ہوں کب انکار ہے
قتل کا بیڑا اٹھائے تو وہ تیغ خوش غلاف

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۷).

ساعد ہے آستیں میں او ترک تازنیں
یا خنجر قضا و قدر ہے غلاف میں

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۲۸).

ستم کی یاد تازہ کر گئے وہ فکر درماں سے
تراشے زخم کے بھاہے غلاف تیغ براں سے

(۱۹۳۵ ، عیاں ، د ، ۱۹۰). ۴. (i) **وہ پوشش جو ہر سال خانہ کعبہ پر چڑھائی جاتی ہے.**

خدا کے گھر کا غلاف کالا !
سیاہ رنگ بلال بھی ہے

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٢٥٣). اس دن خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ١١٦). محمل کے ساتھ حرم پاک کے لیے غلاف اور اہل حرم کے لیے جو وظائف آتے تھے ان کا تعلق حکومت مصر سے تھا. اوقاف حرم سے تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢٦٧). (اا) **کسی بزرگ کی قبر یا روضے کو ڈھانکنے والی چادر یا کپڑا.**

عجب راحت عجب ٹھنڈک مرے دل کو پہنچتی ہے
غلافِ روضۂ حضرت جو آنکھوں سے لگاتا ہوں

(١٨٤٢ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ٨٩). غلاف ، کٹھرا ، سنگ مرمر کی سل وغیرہ بنائی جا سکتی تھی. (١٩٢٦ ، مسئلہ حجاز ، ٨٣). الوداعی فاتحہ کے لیے ایک مرتبہ پھر ہم الدر کی طرف بڑھے سرخ رنگ کے غلاف پر ایک مرتبہ پھر نظر پڑی. (١٩٧٧ ، اقبال کی صحبت میں ، ٣٥١). ٥. (اُ) **جزدان ، کتاب وغیرہ رکھنے کا تھیلا یا کپڑا ، بستہ.**

ہیں ذات دیالِ صاف میں بند
سپارے ہیں یا غلاف میں بند

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ١١).

مصحف پہ ہے غلاف کہ بدلی ہے چاند پر
گھونگھٹ ہے منہ پہ گیسوئے مشکیں پرند کا

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ١٠٦). (اا) **آئینہ وغیرہ کی پوشش.** توجیہ یعنی غلاف پور آرسی دو مل ایک ، پور تفرید سو غلاف سوں آرسی جدا. (١٦٣٧ ، جھ سرہار ، ٦٦ ب). ٦. **چھتری کی کپڑے کی پوشش** (اب و ، ١ : ٨). [ع].

---اُتارنا محاورہ.
تکیہ وغیرہ سے اس کی پوشش کا علیحدہ کر لینا ، غلاف بدلنا (نوراللغات ، مہذب اللغات).

---ُالقَلب (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
ایک آبدار جھلی جس میں دل ملفوف ہے. مریض چت نہیں لیٹ سکتا کیونکہ قلب و غلاف القلب کے نیچے ورم دب جاتا ہے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٢٩١). غلاف القلب (Pericardium) کے امراض بالعموم اسباب ابتدائیہ کی بجائے دوسرے مقامات کی بیماریوں کے تابع ثانوی حیثیت سے رونما ہوتے ہیں. (١٩٦٣ ، ماہیت الامراض ، ١ : ٥٢٥). [غلاف + رک : ال (١) + قلب].

---چڑھانا محاورہ.
کسی چیز پر پوشش ڈالنا ، غلاف سے ڈھانکنا. اس دن خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا. (١٩١٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ١١٦).

---دار صف.
١. **غلاف میں بند ، غلاف چڑھا ہوا.** ہر ایک در میں دو دو خاص بردار مخمل کی غلاف دار بندوقیں کندھوں پر لیے بُت بنے ہوئے قائم تھے. (١٨٨٣ ، قصص ہند ، ٢ : ١١٢). فرید صاحب کے ہاتھ میں ایک غلاف دار تلوار تھی. (١٩٠٣ ، چراغ دہلی ، ١٠٣).

٢. **جھلی وغیرہ سے ڈھکا ہوا.** غلاف دار ... جراثیم بہ نسبت بلا غلاف دار جراثیم کے خشکی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٢٧٠). [غلاف + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---قَلب کس اضا (---فت ق ، سک ل) امذ.
رک : **غلاف القلب.** دل صنوبری شکل کا ایک ٹکڑا ہے جو Pericardium غلاف قلب میں ملفوف ہے. (١٩٢٦ ، سمن پوش ، ٥١). [غلاف + قلب (رک)].

--- کَرنا محاورہ.
١. **تلوار کو میان میں ڈالنا ؛ خوں ریزی بند کرنا.**

غلاف کیجو نہ تیغ ستم کو تیں کہ میاں
ابھی جوارِ حرم میں شکار باقی ہے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣٨). خدا نے اس کے دل میں رحم دیا ، شمشیر کو غلاف کیا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٥٠).

کریں غلاف بس اب تیغ ناز کو صاحب
میں سرد ہو تو چکا اور حوصلہ کیا ہے

(١٨٩٦ ، تجلیات عشق ، ٣٧٥). اس نے پھر بڑی جانفشانی کے ساتھ کوشش کی کہ انگلستان جنگ کو موقوف کر کے تلوار کو غلاف کر دے. (١٩٠٧ ، نپولین اعظم ، ٣ : ٦٣٧). ٢. (اُ) **غلاف میں ڈالنا ، غلاف چڑھانا.** جہاں سارنگی غلاف کی ہوئی رکھی ہوئی تھی. (١٩٣٥ ، زندگی نقاب چہرے ، ٩٦). (اا) **جزدان میں لپیٹنا ، پوشش میں رکھنا.**

رقیب جمع ہیں چہرہ پہ ڈال لیں وہ نقاب
ادب ضرور ہے مصحف کو اب غلاف کریں

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٢٠٠). (ااا) **لپیٹنا ، ڈھکنا ، چھپانا ، پوشیدہ کرنا.**

ملنا ترا نہیں تھا تو کل کی بھیج دی عاشق کے تیں
پھنیاں سموسے کر پوریاں تکنی سِکندر کر غلاف

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٠٨). ٣. **ختم کرنا ، چھوڑ دینا.** اب غصّہ کو غلاف کرو ، میری خطا معاف کرو. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ١١٢).

---کَعْبَہ کس اضا (---فت ک ، کس ع ، فت ب) امذ.
مخملی غلاف جسے ہر سال حج کے موقع پر کعبہ شریف پر چڑھایا جاتا ہے. وہ شکوہ کرنے بھی نہ پائے تھے کہ میں نے غلافِ کعبہ تھام لیا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، کائنات ، ٧٨). [غلاف + کعبہ (رک)].

غِلافْچَہ (کس غ ، سک ف ، فت چ) امذ.
غلاف (رک) کی تصغیر ، چھوٹا غلاف. (الائچی) کے بیجوں کو پانی میں رکھو اور پتلے غلافچہ (Aril) کو دیکھو جو بیج کو گھیرے ہوئے ہے. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٨). غلافچہ کے نیچے نافچہ اور سوراخچہ پائے جاتے ہیں. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ١٣). [غلاف + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

غِلافْنا (کس غ ، سک ف) ف م وسر غلفنا.
١. **ڈھانکنا ، پوشش ڈالنا ، لباس وغیرہ پہنانا ، غلاف چڑھانا.**

لیول باتھ بل سے تنگ کھیلتا ہوا کام دیو غلافا نہ جا سکے گا. (۱۹٦٢ ، آگ کا ٹکڑا ، ۲۰۳). ۲. کسی چیز پر قند کی چاشنی کی تہ چڑھانا اسطرح کہ اس چیز پر قند کی پپڑی بندھ جائے ، پتیانا ، پاگنا ، شیرے میں غوطہ دینا ، شیرہ چڑھانا (ا ب و ، ۳ : ۲۰۲ ؛ فرہنگ آصفیہ). [غلاف (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

غلافی (کس غ) صف.

۱. **غلاف (رک) سے منسوب یا متعلق ، غلاف دار ، غلاف نما.** یہ خلیات خالص غلافی خلیات (Sheath-Cells) سے اپنے تکوینی تعامل اور ساخت میں مختلف ہوتے ہیں. (۱۹۳۴ ، احسانیات ، ۱۰٤). آنکھیں بادامی اور پپوٹے غلافی ، ناک ستواں ہونٹ ہوتے چاتول بھر رہ گئی تھی. (۱۹۴۴ ، نقش و نقاش ، ۹۲). ۲. **خوشنمائی کے ساتھ پپوٹوں سے ڈھکی ہوئی (آنکھ کے لیے مستعمل).**

عقلوں کو بنا دے گا دیوانہ جمال ان کا
چھا جائیں گی ہوشوں پر آنکھیں وہ غلافی ہیں

(۱۹۳٦ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲٦٧). خوبصورت بڑی بڑی موٹے پپوٹے والی آنکھیں جنہیں غلافی کہا جاتا ہے. (۱۹۸٧ ، حیاتو ستعار ، ۱٧). [غلاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آنکھیں (---مغ ، ی مج) امث ؛ ج.

بڑی بڑی جھکی ہوئی اور پپوٹوں سے ڈھکی ہوئی آنکھیں ، بھاری پپوٹوں اور گھنی پلکوں والی خوبصورت آنکھیں. بڑی بڑی غلافی آنکھیں ، اونچی اور ستی ہوئی ناک. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۸). مرزا نوشہ کے خلیفہ ہیں چھوٹا قد ، بہت گورا رنگ نازک نازک نقشہ غلافی آنکھیں ... غرض نہایت خوبصورت آدمی ہیں. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۵۰). اپنی بڑی بڑی غلافی آنکھیں اٹھا کر بیٹے سے دریافت کیا. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۹). [غلافی + آنکھیں (رک)].

---پتّی (---فت پ ، شد ت) امث.

پھول پنکھ ، وہ پتی جس کے اندر کلی لپٹی ہوئی نکلتی ہے. اگر ہم ان پتیوں کے باہر کی طرف دیکھیں تو پانچ اور چھوٹی پتیاں ... نظر آئیں گی جو پہلی پتیوں سے بہت چھوٹی اور رنگ میں سبز ہیں ، انہیں غلافی پتیاں (سیپل) کہتے ہیں جن سے مل کر پیالۂ گل (کیلکس) بنتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۳۹). [غلافی + پتی (رک)].

---خَلِیَّہ (---فت خ ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.

(نباتیات) غلاف سے ڈھکا ہوا یا غلاف نما خلیہ. اس کے برعکس دوسرے خلیہ کو غلافی خلیہ (Sheath) کہتے ہیں. (۱۹٦٨ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۲۰۹). [غلافی + خلیہ (رک)].

---سَموسا (---فت س ، و مج) امذ.

پرت دار سموسا ، ورق سموسا ، ایسے سموسے جن کا خول روغن کی لاگ سے تہ بہ تہ باریک پرت دار بیل کر بنایا جاتا ہے اور جو تلنے میں کھل کر کرارے ہو جاتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۱٧٧). [غلافی + سموسا (رک)].

---کاغذ (---فت غ) امذ.

چیزوں کو لپیٹنے کے لیے استعمال کیا جانے والا کاغذ. یہ طریقہ عمدہ قسم کے کاغذ تیار کرنے کے علاوہ غلافی کاغذ ... وغیرہ بنانے کے لیے اہمیت رکھتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳٦٦). [غلافی + کاغذ (رک)].

غُلام (ضم غ) امذ.

۱. **زرخرید چھوکرا جو بے تنخواہ گھر کا کام کاج کرے ، زرخرید نوکر جو کسی عمر کا ہو.**

تھے بڑے خاص و عام
نفر چاکر بانذ غلام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ۲ : ٧۳)).

حرص و خدی نے جو کوئی آزاد نئیں ہوا ہے
اس نے ہزار جاگا باندی غلام بہتر

(۱٦٧۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۳). غلام اور مولیٰ کی مصلحت جدا جدا ان کی ذاتوں سے متعلق ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ٧).

یہ داغ کیوں ہے رُخ ماہتاب پر اے چرخ
جو میرے یار کا بھاگا ہوا غلام نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳٧).

یہ عشق ہی تھا کہ محمود نے ایازی کی
نہیں تو خواجہ کو کیا تھی غلام سے نسبت

(۱۹۳٧ ، نوائے دل ، ٧٦). ۲. **خادم ، نوکر ، خدمت گزار.**

جو دسے میں مطرب خوش آواز نام
اتھا شاہ کا ایک خاصا غلام

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۸).

اس دو کوں ہے دو کنیز کولین
اس دو کوں ہے دو غلام دارین

(۱٧۰۰ ، من لگن ، ۳۸). غلام حضور کا دلسوز اور دولت خواہ ہوں وہاں بغیر پہنچے نہ رہے گا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ٧۵).

کیا یہ احسان ہے تھوڑا کہ سب ان کے ہیں غلام
ہر سر و دوش پہ اک بار محمدؐ دیکھا

(۱۸٧٧ ، انور دہلوی ، د ، ۴).

تری محبت کا موجزن تھا جو چشمہ دل میں وہ کام آیا
میں جب ترے قریب پہنچا تو شور اٹھا غلام آیا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۳۱). ۳. **اطاعت و فرماں برداری کرنے والا ، مطیع ، تابع ، فرمانبردار ، اطاعت گزار.**

پتر پور بخت جب ملے ایک تھار
تو دولت غلام ہور خدا ہوے یار

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ٧۵).

سول جس دل کا دو جہاں ہے سو آج
اک نگہ پر ترا غلام ہوا

(۱٧۹۵ ، قائم ، د ، ۲۹).

چمن میں اس گل رعنا نے جب خرام کیا
خجل گلوں کو کیا سرو کو غلام کیا

(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ٦۸). ۵. **گنجفے کی چوتھی بازی کا نام**

جسکے پتوں کا رنگ سفید اور اس پر مورت کا چھاپا ہوتا ہے نیز تاش کی بازی کا وہ پتا جو دہلے سے بڑا اور بیگم سے کم قیمت ہوتا ہے اور اسپر غلام کی تصویر بنی ہوتی ہے۔

شیشہ بار کو بدلوں شیشہ یوسف سے
ورق غلام کا لوں آفتاب کے بدلے

(۱۸۸۹ ، دیوان سخن ، ۱۸۷)۔ تیسری صورت کا نام غلام ہے اس صورت کے کپڑے بادشاہ اور بیگم کے کپڑوں سے ذرا گھٹیا ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۴۰)۔ **۶۔ (بطور انکسار متکلم اپنے لیے استعمال کرتا ہے) بندہ ، خاکسار ، کمترین۔**

بھول جانا نہیں غلام کا خوب
یاد خاطر رہے مرا صاحب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۶)۔

کیا ہے آپ کو جس جس نے بیوفا مشہور
جو حکم ہو تو بتادے غلام نام بنام

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۱)۔

اغیار کہہ چکے ہیں بہت میرے برخلاف
اب تم سنو تو عرض کرے کچھ غلام بھی

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۰۶)۔ **۷۔ نوجوان ، لڑکا۔** قرآن مجید میں جہاں حضرت اسحٰق کی بشارت دی گئی ہے وہاں ان کے لیے غلام علیم (علم والے لڑکے) کے الفاظ ہیں۔ (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۹۳)۔ [ع]۔

ـــــ اَور چُونا بَغیر پِٹے کام نَہیں دیتا کہاوت۔
کم اصل بغیر سزا پائے کام نہیں آتا (محاورات ہند)۔

ـــــ آب کش باید نہ خشت زن کہاوت۔
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، غلام ، خدمت گار اچھا ہوتا ہے ورنہ بار ہے (جامع الامثال)۔

ـــــ بَنانا محاورہ۔
خادم یا نوکر بنا لینا ، مطیع کر لینا۔ قبطیوں کو اس نے غلام بنا لیا۔ (۱۹۱۷ ، تاریخ عرب قدیم ، ۴۳)۔ تم میری صورت کو اچھا سمجھتی ہو تو مجھے اپنا غلام بنا لو۔ (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۴۷)۔

ـــــ بَنْنا محاورہ۔
خادم ہو جانا ، تابع ہو جانا۔

خود بن کے غلام شاہ پنہاں
انسان بناتا ہے اختیارات

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵۵)۔

ـــــ بیدِرَم (کس صف ، ـــــ ی مج ، کس د ، فت ر) امذ۔
بندۂ بے درم ، بے داموں کا غلام (نوراللغات)۔ [غلام + بے (حرف نفی) + درم (رک)]۔

ـــــ چَور (ـــــ و مج) امذ۔
تاش کی ایک بازی کا نام۔ بحث مباحثوں کو بالائے طاق رکھ کر تاش کھیلا جاتا ، عموماً ایک ہی کھیل غلام چور۔ (۱۹۴۸ ، آنندی ، ۴۳)۔ [غلام + چور (رک)]۔

ـــــ زَرخَرِید کس صف (ـــــ فت ز ، سک ر ، فت خ ، ی مع) امذ۔
مول لیا ہوا غلام ، زرخرید غلام (ماخوذ : نوراللغات)۔ [غلام + زرخرید (رک)]۔

ـــــ ساٹھ تو وہ بھی باٹھ کہاوت۔
نکمے کا عدم وجود برابر ہے (نجم الامثال)۔

ـــــ ساز صف۔
غلام بنانے والا۔ «سفید فام آدمی کا یاز فرض والا پرانا ، اٹھارہویں صدی والا غلام ساز نظریہ ہنوز مغرب کے تحت الشعور میں موجود ہے اور داخلی و خارجی امور میں اس کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۳۶۶)۔ [غلام + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

ـــــ عاقِلٌ خَیرٌ مِن شیخٍ جاہِلٍ کہاوت۔
عربی کہاوت اردو میں مستعمل ، غلام عقل مند جاہل مالک سے بہتر ہے (ماخوذ : جامع الامثال)۔

ـــــ کا تِلام امذ۔
غلام کا غلام ، ادنیٰ درجے کا خادم ، کم مرتبہ غلام ؛ (کنایۃً) نہایت حقیر آدمی۔ میں نوکر سپاہی غلام کا تلام بکنے رہونگا۔ (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۲۰)۔ حضور عالی ، باپ دادا ، حضور کے خانہ زاد موروثی یعنی غلام ، غلام کے تلام ، تلام کے احتلام تھے۔ (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰ : ۳)۔

ـــــ کَرنا / کَر لینا محاورہ۔
نوکر بنانا ، مطیع بنانا ، تابع کر لینا۔

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۲)۔

نظیر آخر کو ہار کر میں گلی میں اسکی گیا تھا بکنے
تماشا ہوتا جو مجھکو لے کر وہ شوخ اپنا غلام کرتا

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبرآبادی ، ک ، ۵۳)۔

نہیں کچھ اور لیاقت تو یاتو دالینگے
ہمیں کو بندہ بنانا غلام کر لینا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹)۔

ـــــ کو اور چَنے کو مُنْھ نہ لَگاوے کہاوت۔
غلام دلیر ہو جاتا ہے اور چنے کا مزہ نہیں چھوٹتا (محاورات ہند)

ـــــ کی ذات بَڑی بَدذات کہاوت۔
غلام کمینہ ہوتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ کی ذات سے وَفا نَہیں کہاوت۔
غلام کی ذات بے وفا ہوتی ہے (نوراللغات)۔

ـــــ گَردِش (ـــــ فت گ ، سک ر ، کس د) امث۔
حرم خانہ اور دیوان خانہ کے درمیان کی دیوار ، پردے کی دیوار ؛ کوٹھی یا محل کے چاروں طرف کا برآمدہ ، راہ داری۔ غلام گردش کے آگے چبوترہ سنگ مرمر کا۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۵۴)۔

حرم سرا میں ایک غلام گردش ... کے ساتھ صحن کا کچھ حصہ نظر آ رہا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۳۳). غلام گردش سے گزرتے ہوئے دونوں اس کمرے میں آ گئے. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۹۹). [غلام + گردش (رک)].

---مال امذ.
وہ چیز جس کو بے تکلف ہر وقت استعمال کیا جا سکے ، سستی اور کارآمد چیز.

پہن کے جامۂ پُر زر نہ پھول گل کی طرح
یہ تاش بادلہ خواجہ غلام مال نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۷). غلام مال تانبے ہی کے برتن ہیں جس طرح بھی چاہو انہیں برتو. (۱۹۲۰ ، لغت جگر ، ۱ : ۲۸۲). [غلام + مال (رک)].

---مول لینا محاورہ.
غلام کی حیثیت سے خریدنا ، نوکری سے زیادہ یا منصب کے خلاف کسی شخص سے کام لیں یا ہر وقت اس کو کام میں مصروف رکھیں تو وہ بھی کہتا ہے کہ کیا غلام مول لیا ہے جو کسی وقت فرصت نہیں دیتے (نوراللغات).

غُلامانَہ (ضم غ ، فت ن) صف ؛ م ف.
غلام کی طرح ، غلام جیسا ، خادمانہ. پھر تو وہاں سے کیوں چلا آیا ، وہیں اوسکے پاس غلامانہ کیوں نہ رہا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۸). آداب سے صف باندھ کر غلامانہ سلام کیا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۱۸). پس پردہ ناداری و افلاس ، غلامانہ ذہنیت کی نفسیات اور امارت کی گرتی ہوئی سا کھ کے تحت کون کون سے عوامل کارفرما ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمائندے ، ۳۷). [غلام (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

غُلامی امث.
غلام ہونے کی حالت ، حلقہ بگوشی ، بندگی ، نوکری ، خدمت گزاری ؛ محکومی (آزادی کی ضد).

یہاں پادشاہی غلامی اہے
ہو بدنامی نیں نیکنامی اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳).

ہم غلامی میں ہوتے ہیں حاضر
اب نہ خدمت سے ہوویں گے قاصر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۰).

کچھ خوب نہ یہ غیرت شمشاد کریں گے
بندوں کو غلامی سے جو آزاد کریں گے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۳).

مل سے کہہ دو کہ تجھ میں خامی ہے
زندگی خود ہی اک غلامی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۵).

ان کے در سے مجھے مل جائے غلامی کی سند
میرے معبود کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۷). [غلام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اِخْتِیار کَرْنا محاورہ.
غلاموں کی طرح خدمت کرنا ، نوکری یا ملازمت کرنا (مخزن المحاورات).

---(کا) خَط امذ.
اطاعت قبول کرنے کا عہد ، فرمانبرداری کا اقرار نامہ.

سو سپیار کن لے غلامی کا خط
کہ فرزند کو اوے سو ہے اسکے بخت

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۰).

لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، کد ، ۲۱۹).

زباں سے جو کچھ میں کہا تھی غلط
کہو تو میں لکھ دوں غلامی کا خط

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۳).

لکھ دے سنا بھی غلامی خط وہ فقرے یاد ہیں
نام کو شاگرد ہیں پر وہ بڑے استاد ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۳).

چڑھیے نہ ماہتابی پہ الٹے ہوئے نقاب
لکھوائیے غلامی کا پہلے قمر سے خط

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۵۰).

---کا پَٹّا/جُوا/طَوق امذ.
(کنایۃً) نہایت سخت غلامی جس میں غلام آقا کی مرضی کے خلاف سر نہ ہلا سکے ، محکومی کی حالت اور نشانی. جس عورت کا یہ حال ہو اس کو ایک نہایت تکلیف دہ قانون کا اتباع کر کے اسکے شوہر کے نہایت بھاری غلامی کے جوئے میں رکھنا ... جسکو نہ تو اسکے ساتھ الفت ہو اور نہ دوستی ہو. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۲۷۳). ناک چھدوانا غلامی کا نشان ہے تو پھر کالر اور نک ٹائی کو کیا کہو گی وہ بھی غلامی کا طوق ہوا یا نہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۱۷). پنجاب نے ایک سو سال سے کم عرصہ غلامی کا طوق پہنا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۹). اف : ڈالنا ، رکھنا ، پہننا ، اتارنا.

---کَرْنا ف م.
غلام کی حیثیت سے کام کرنا ، اطاعت قبول کرنا ، ملازمت کرنا.

غلام او غلامی بھی کرتا نہیں
جو بندگی میں او سر بی دھرتا نہیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۶).

عشق کیا میں نے کیا اُس کی غلامی کر لی
حق جتانے لگا وہ جبر سے مجھ پر اپنا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۳). سلیم نے چلا کر کہا ... کیا باوا کے بدلے سارا خاندان ان کی غلامی کرتا عمر بھر!. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۹۲).

---کی تِجارَت امث.
غلاموں کی خرید و فروخت ، بَردہ فروشی. برٹش کی طرف سے توپخانہ یہاں رہتا ہے تا کہ غلامی کی تجارت نہونے پائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۲).

---کی کَوڑی اث.

وہ کوڑی جو غلامی کی نشانی کے طور پر ناک میں پہن لی جائے. حالانکہ چاہا سب بیویوں نے یہی کہ میں ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے ان کی غلامی کی کوڑی ناک میں پہن کر بیٹھ رہوں. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۲۰).

---میں آنا محاورہ.

خدمت گار بن جانا ، نوکری اختیار کرنا ، غلام بن جانا.

کہوں یہ اس سے کہ اے جرم بخش بے کنہاں

تری غلامی میں آیا ہے داد خواہ فقیر

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ ، ۱ : ۱۰۷)).

---میں دینا محاورہ.

۱. **خدمت میں دینا ، خدمت کے لیے دینا** (استاد کے پاس بٹھاتے وقت استاد سے کہتے ہیں کہ یہ بچہ آپ کی غلامی میں دیتا ہوں) (ماخوذ : نوراللغات). ۲. **(کسی اور کا) داماد بنانا** (انکساری ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں). میں امجد علی کو آپ کی غلامی میں دے چکا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲۳).

---میں قَبُول کَرنا محاورہ.

۱. **داماد بنانا.**

بھلا پھر میں کب تلک ہوں ملول

غلامی میں اپنی مجھے کر قبول

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰۹). نصیر کو آپ غلامی میں قبول کیجئے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵). ایک بیوی کہتی ہیں خدا تم کو بیٹی دے تو میرے ننھے کو اپنی غلامی میں قبول کرنا پڑے گا. (۱۹۲۲ ، اولاد کی شادی ، ۴). ۲. **ملازم رکھنا** (نوراللغات).

---میں لینا محاورہ.

داماد بنانا ، فرزندی میں قبول کرنا.

نوازش سے اپنی کرم کیجئے

غلامی میں اپنی مجھے لیجئے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۴).

غُلامِیَّہ (ضم غ ، کسر م ، شد ی بفت) صف.

غلام (رک) سے منسوب ، لڑکپن کا ، لڑکپن طفولیت ... بعد اس کے سن صبی ہے ... اور اس کے بعد سن غلامیہ ہے. (۱۸۷۴ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۰). [غلام (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

غَلْب (فت غ ، ل نیز سک ل) امذ.

غالب آنا. سبھی مل کچھ بسراتے آپس آپ جو ہو جاوے ، سدا سوسر کہا کہ ہیں نہ ہووے غلب سلب تل تا نہیں بھاوے. (۱۵۹۵ ، علی محمد جیوگام دھنی ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۱۲). [ع].

غَلْبا (فت غ ، سک ل) امذ.

رک : غلبہ. دوسری جماعت کے لوکاں آپس کوں بدبختی کے ہات میں رکھے تو نفس انو کی روح پر غلبا کیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۷). [غلبہ (رک) کا ایک قدیم املا].

غَلَبات (فت غ ، ل) امذ ؛ ج.

غلبہ (رک) کی جمع (نوراللغات).

غَلْ بَل (فت غ ، سک ل ، فت ب) امذ.

مُنْھ میں کسی شے کے بھرے ہونے کی حالت میں گفتگو کرتے وقت کی مبہم آواز ، بے ہنگم بات.

غل بل وہ گفتگو میں وہ سچ جسمیں لا کھ جھوٹ

وہ پیک کا نکلنا کہ شربت کے جیسے گھونٹ

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۲۱۲). [حکایت الصوت].

غُلْبُل / غُلْبُلا (ضم غ ، سک ل ، ضم ب) امذ (قدیم).

شور ، ہنگامہ ، غلغلہ.

شور و غلبل ہائے ہوئے دشتِ کربل میں دوپہر سونے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۱ ب). غمزے کرے بلا کرے ، بہت غلبلا کرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

اس چنچلی پہ میرا دل مبتلا ہوا ہے

جسکی خوبی کا جگ میں لئی غلبلا ہوا ہے

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۲۵). [غل (رک) + بلا (تابع)].

غَلْبَہ (فت غ ، ل نیز سک ل ، فت ب) امذ.

۱. **کثرت ، فراوانی ، زیادتی.** ہر ساعت وہ روشنی زیادہ ہوتی تا بحدے کہ تاب دیکھنے کی نہ رہی اور غلبۂ نور سے جھٹ اوس کی بھاتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۸). پارلیمنٹ میں پٹ کی طرف اب بھی تعداد میں رائے کا غلبہ تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۳۵۰). سنسکرت شاعری میں ہمیشہ افکار یا صنائع اور رنگین یا حسن بیان کا غلبہ رہا ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۵۶). ۲. **حملہ ، ہجوم ، زور ، شدت.** اس ہنگامۂ قیامت کے بعد فراموشی کا غلبہ اور نسیان کا طغیان تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹).

غلبہ پیاس کا اور بھوک کی شدت ہو گی

خنجر و تیر سے مہمان کی دعوت ہو گی

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۵۷). نشے کے غلبے نے اونچ نیچ کے تمام بندھن توڑ دیئے تھے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۰۷). ۳. **جیت ، فتح ، بالادستی ، قابو ، تسلط.** حریف پر غلبہ دشوار دیکھتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۱۹). سب سے زیادہ معرکۃ الآرا ، غلبۂ روم کی پیشینگوئی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۳). اور بالآخر انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۵). ۴. **سبقت ، برتری ، فوقیت.**

ہوا نہ غلبہ میسر کبھی کسی پہ مجھے

کہ جو شریک ہو میرا شریکِ غالب ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳۳۹). انھیں ایک دوسرے کے غلبے یا ایک دوسرے کے تئیں بے اعتمادی کے کسی جذبے کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینا چاہیے. (۱۹۷۵ ، آتش چنار ، ۹۳۰). [ع].

---پانا محاورہ.

فتح پانا ، غالب ہونا. یہ بھی ظاہر ہے کہ یونانیوں نے جب ملک پر غلبہ پایا تو زبان نے زبانوں پر کیوں نہ زور دکھایا ہو گا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۰). نہ تو بھوک اور نہ ٹھنڈ مجھ پر غلبہ پا سکتی ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۴۱).

۔۔۔ پَسَنْدی (۔۔۔فت پ ، س ، سک ن) امث۔
دوسروں پر بالادستی یا تسلط حاصل کرنے کی خواہش۔ انہوں نے اس کی یا کستانیت کو ایک استحصالی حربہ اور غلبہ پسندی قرار دیا۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۵)۔ [غلبہ + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ حال کس اضا ، امذ۔
بیخودی یا وجد طاری ہونے کا عالَم۔

قرآن سخن ہے صرف دَر غلبۂ حال
اوس حال کا قیش صحو میں جان تو قال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۸)۔ اس قسم کے واقعہ کو غلبۂ حال پر محمول سمجھنا چاہیے۔ (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۵۹۵)۔ [غلبہ + حال (رک)]۔

۔۔۔ دینا محاورہ۔
فتح یا برتری عطا کرنا ، غالب کرنا۔ لہٰذا انہوں نے اپنے زمانۂ خلافت میں ... ایک فرمان جاری کیا کہ " اللہ نے ہمارے عربوں کو غلبہ دیا ہے "۔ (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔

ایسا نہ ہو مٹ جائے عظمت تری دنیا سے
توحید پرستوں پر کثرت کو نہ غلبا دے

(۱۹۸۲ ، ساز حجاز ، ۲۲)۔

۔۔۔ رائے کس اضا (۔۔۔ی مج) امذ۔
رائے کی زیادتی ، کثرت رائے (ماخوذ : نوراللغات)۔ [غلبہ + رائے (رک)]۔

۔۔۔ کَرنا ف م۔
۱. **زور پکڑنا ، شدت اختیار کرنا ، غالب آنا۔** بندہ کچھ سمجھتا خدا کچھ کرتا ، غلبہ کیا اشتیاق بھی قوت پکڑیا فراق۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۸)۔

کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے
نگہ کے نیشتر کوں لا کبھو فصاد سوں جا کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵)۔ ہاں مجھ پر خواب نے غلبہ کیا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۲)۔ ۲. **حملہ کرنا ، تسلط جمانا۔** بعضے ہیں کہ قوت زر سے زبردستوں اور مفلسوں پر غلبہ کرتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹۱)۔ آل طاہر نے مرسیہ پر غلبہ کیا اور شہوالنبت پر آل قاسم کا کم ہوگئی۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳)۔

غَلَبِیَّت (فت غ ، ل نیز سک ل ، کس ب ، شد ی بفت) امث۔
غالب ہونے کی کیفیت یا اثر۔ ایسی صورت میں کسی بھی سلف کی سیرت کی غلبیت نہیں پائی جاتی۔ (۱۹۳۷ ، میثاقیت ، ۵۹)۔ [غلبہ (رک) (بحذف ہ) + یت ، لاحقۂ نسبت]۔

غَلَت (فت غ ، ل) صف (قدیم)۔
غلط ، خصوصاً حساب اور گنتی کی خطا یا بھول چوک۔

سودا ہے حاسان قیامت کو آپ کا
تعداد جرم اہل معاصی غلت ہوئی

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ [غلط (رک) کا قدیم املا]۔

غَلْتاں (فت غ ، سک ل) صف۔
لڑھکتا ہوا ، لوٹتا ہوا۔

اگر میں ناکام دید مرجاؤں اپنے کوچے میں دیکھ لینا
وہیں کہیں خاک و خون میں غلتاں مری تمنا پڑی ملے گی

(۱۹۵۰ ، نگارستان ساقی ، ۱۳۲)۔ [غلطاں (رک) کا ایک املا]۔

غَلْتَہ (فت غ ، سک ل ، فت ت) امذ۔
ایک وضع کا موٹا کپڑا۔ کیا بتاؤں بڑی غلطی ہوئی جو کہیں غلتے کی اچکن پہن کر آتا تو لٹو ہی ہو جاتی۔ (۱۹۰۷ ، نانی عشو ، ۲۳)۔ ایک گہری قرمزی غلتے کی فرغل پہن ... ہوا گاڑی میں بیٹھ اپنی قیام گہ کو روانہ ہو گئیں۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۳۱)۔ [غلطہ (رک) کا ایک املا]۔

غَلْجا پَن (فت غ ، سک ل ، فت پ) امذ۔
بے ڈھنگا پن ، گنوار پن۔ اُن میں سے بعضے ایسے غلجے پن سے کھاتے ہیں جس کو دیکھ کر نفرت آتی ہے۔ (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۱۲)۔ [غلجا ـ غلجہ (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

غَلْجَگی (فت غ ، سک ل ، فت ج) امث۔
گنوارپن ؛ آوارہ گردی کی زندگی ، آوارگی (ماخوذ : پلیٹس)۔ [غلجہ (رک) (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

غَلْجَہ (فت غ ، سک ل ، فت ج) صف۔
دیہاتی ، گنوار ، کسان ؛ آوارہ گرد*، آوارہ (پلیٹس)۔ [ف]۔

غَلَس (فت غ ، ل) امذ۔
پچھلی رات کا اندھیرا ، آخر شب کی تاریکی، صبح صادق سے کچھ پہلے کا اندھیرا۔ فجر ... اس سے کسی قدر پہلے جو وقت ہوتا ہے اس کو غلس کہتے ہیں۔ (۱۸۹۶ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۲)۔ مولوی صاحب اگرچہ بڑے پکے حنفی تھے لیکن نماز فجر غلس میں ادا کرتے تھے۔ (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۶۶)۔ [ع]۔

غَلَط (فت غ ، ل) صف۔
۱. **نادرست ، غیر صحیح ، جو صحیح نہ ہو۔**

یا جہاز کول تجہ نین کے سوکا نکر سکیں ہے
نیں نیں غلط بولیا ہوں میں کشتی نین سو کا لنگر

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۵۵)۔

کبھی شاہ مج پر سدا گھات ہے
اپنا کاں کا بیتا غلط بات ہے

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۸)۔

اس کو نہ راست کہیے نہ تو اس کو بتا غلط
کیا جانے کیا صحیح ہے واقع میں کیا غلط

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷)۔

غلط ہے جذب دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہے
نہ کھینچو گر تم اپنے کو ، کشاکش درمیاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰)۔ مسلمان جب تک ہندوؤں سے نفرت نہ کریں گے وہ ترقی نہیں کر سکتے تو یہ اصول غلط اور نادرست

(۱۹۱۰ ، شہید مغرب ، ۵۰). ایک عام مگر بے حد غلط عقیدہ ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۶۹). ۲. **نامناسب ، بے جا ، ناموزوں.**

جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں
غلط ہے اتویاں بسرتے اہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۷).

شاعر نہیں ہے پنجداں ہے کہے جو سچ
ہستی کو اوس کمر کے ہے کہنا عدم غلط

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۵). ۳. **جھوٹ ، لغو.**

مستاں کون جاے پوچھو تمیں راستی کی بات
تمیں ہے غلط یہ بات اتوکن ہے راست جام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۶).

حق میں مرے رقیب اے کہتے ہیں سب غلط
ٹک ایک بات کے تئیں تو صحی کرے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

کس کی قدرت کہ جو بولے کوئی واں حرف غرور
جانتا ہے وہ مرے عجز کو ہر گاہ غلط

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۳۰۱).

میں اور حرف شکوہ غلط اے ستم غلط
واللہ جھوٹ ہے یہ خدا کی قسم غلط

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۱). کیا تم خوب جانتے ہو کہ میں نے اپنے مسلح مصاحبوں کو انگریزوں کے قتل کا حکم دیا تھا یا بیست علی خان نے غلط اڑایا تھا. (۱۹۰۶ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۴۴). ۴. **بھول چوک ، غلطی ، خطا.**

بولیا اے برادر غلط کیتا توں
نہ او ہوں جو مجھ ناتو ہے لیتا توں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۵).

تیرے دہن کے آگے دم مارنا غلط ہے
غنچہ نے گانٹھ باندھا آخر سخن ہمارا

(۱۷۵۶ ، آرزو (سراج الدین خان) ، گل عجائب ، ۲).

اندھیری رات یہ کوچے میں مست یار حریف
غلط کیا میں مجھے اس طرف نہ آنا تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

اسی نے شاد کیا راہ سے مجھے بے راہ
غلط کیا جو دلیلوں کو معتبر سمجھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۰). [ع].

ـــُ الحال
(ـــضم ط ، غم ا ، سک ل) امذ.

اس زمانے کی غلطی ، وہ غلطی جس نے اس زمانے میں رواج پایا ہو. ہونے بجاے ہو غلط الحال. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۰۹). [غلط + رک : ال (۱) + حال (رک)].

ـــُ العام
(ـــضم ط ، غم ا ، سک ل) امذ.

(ادب) وہ غلط لفظ یا ترکیب وغیرہ جو غلط ہونے کے باوجود اہل علم اور مستند زبان دانوں میں مروج ہو.

خاص ہرلو ہے ترے عارض نورانی کا
صبح مشہور ہوئی ہے غلط العام سے صبح

(۱۸۷۲ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ۹۲). تلفظ عام طور پر توڑہ ہے جو دھاری کہتا ہے وہ ہندوستان میں غلط العام ہے مگر سوئی جو کہتی ہے وہ صحیح ہے. (۱۹۱۷ ، مرازی دادا ، ۱۰). اس موقع پر غلط العام اور غلط العوام کا فرق ذہن نشین کر لینا بھی ضروری ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۰). [غلط + رک : ال (۱) + عام (رک)].

ـــُ العام صَحیح
فقرہ.

زبان کی جو غلطی اہل زبان کے یہاں عام طور پر رائج ہو وہ صحیح ہے ، درست ہے ، فصیح ہے. غلط العام صحیح کا قاعدہ فصحا جائز نہیں سمجھتے. (۱۹۰۷ ، مکاتیب حالی ، ۷۹).

ـــُ العام فَصیح
فقرہ.

رک : **غلط العام صحیح.** اُردو اور فارسی ضرب المثل کی چند مثالیں ... غم نداری بزبخر ، غریب کو کوڑی اشرق ہے ، غلط العام فصیح. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶). اسی ضمن میں غلط العام فصیح کے متعلق جو مغالطہ آج کل عام ہو رہا ہے اس کی وضاحت بھی مناسب مقام معلوم ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۵۶). ایسے الفاظ غلط العام فصیح میں داخل ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو مصدر نامہ ، ۲۷).

ـــُ العَوام
(ـــضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ع) امذ.

(ادب) وہ تراکیب یا الفاظ جو عوام الناس کی زبان پر غلط جاری ہو گئے ہوں لیکن اہل علم و ذوق ان کے استعمال سے احتراز کرتے ہوں. غلط العوام کو فصیح گردان کر برتا جائے. (۱۹۸۳ ، تنقیدوتفہیم ، ۵۳). [غلط + رک : ال (۱) + عوام (رک)].

ـــ اَنداز
(ـــفت ا ، سک ن) صف.

اچٹتا ہوا ، جو نشانے پر ٹھیک نہ بیٹھے (تیر یا نگاہ) ، غفلت یا بلا ارادہ لگنے یا پڑنے والا ، مغالطے میں ڈالنے والا ، سرسری ، اوپری.

کی نظر بھی تو نگہ غلط انداز سے کی
تیر بھی تم نے لگائے تو اچٹتے والے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵). پے درپے غلط انداز باتیں کہہ جاتا ہے کہ وہ بات بھی اسی قسم کی سرسری غلط انداز بات تھی. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۹۶).

وہ نظر لاکھ ہو غلط انداز
کب چھپا ہے فسون ناز و نیاز

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۹۳). [غلط + ف : انداز ، انداختن - ڈالنا ، پھینکنا].

ـــ اَندازی
(ـــفت ا ، سک ن) امث.

مغالطہ پیدا کرنا ، فریب دینا ، عیاری. کیدی نے اسی شکل کی لوح بنا لی ہے غلط اندازی کے لیے لوگوں کو دکھاتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۶۹). [غلط انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَندیشی
(ـــفت ا ، سک ن ، ی مج) امث.

سوچ کی غلطی ، غور و فکر کی غلطی. اس میں اگر شکست خوردگی کی کوئی کیفیت پیدا ہو گئی ہے تو وہ غلط اندیشی کا نتیجہ ہے.

(۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۹۵۶). [غلط + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا ، فکر کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
مغالطہ پیدا کرنے والا ، گمراہ کن ، بھٹکا دینے والا. بعض مقامات پر غلط انگیز بھی ہے. (۱۹۸۳ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱ : ۳۰۱). [غلط + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

---آہنگ (---فت ہ ، غنہ) صف.
غلط سر نکالنے والا.

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گہے گہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۰۸). [غلط + آہنگ (رک)].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ ؛ صف.
۱. **کاغذ وغیرہ سے غلط لفظ چھیلنے کا اوزار جو عموماً نہرنی کی شکل کا ہوتا ہے ، کھرچنے والا ، حکاک ، ریزر** (نور اللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **وہ کاغذ جس پر سے غلط لفظ بآسانی اڑایا جا سکے اور اس کا نشان باقی نہ رہے یا وہ کاغذ جس پر سے حرف خود بخود مٹ جائے.**

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۲). غلط بردار اس کاغذ کو کہتے ہیں جس پر سے حرف بآسانی کزلک وغیرہ سے اڑ سکے. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۱۵۵). [غلط + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا ، سہنا ، برداشت کرنا].

---بَیان (---فت ب) صف.
جھوٹا ، دروغ گو (فیروز اللغات). [غلط + بیان (رک)].

---بَیانی (---فت ب) امث.
خلافِ واقعہ بیان کرنا ، دروغ گوئی ، حقیقت کے خلاف بیان کرنا. آپ نے عدالت میں غلط بیانی سے کام لیا جس کو جج سمجھ گیا اور فیصلہ آپ کے خلاف کیا. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۳). [غلط + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِیں (---ی مع) صف.
غلط دیکھنے والا ، جس کو درست نظر نہ آئے ، سچائی کو جھٹلانے والا.

ہے حقیقت یا مری چشمِ غلط بیں کا فساد
یہ زمیں ، یہ دشت ، یہ کہسار ، یہ چرخِ کبود

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۲۱). تاریخ میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں جہاں پاک رشتوں پر غلط بینوں نے گناہ کے داغ دیکھے ہوں. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۳۳). [غلط + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
دیکھنے میں غلطی کرنا ، جو صحیح طور پر نہ دیکھ سکے ، نظر کی خرابی ؛ (مجازاً) سچائی کو جھٹلانے والا.

رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلاج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۸). [غلط + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹھہرانا / ٹھیرانا محاورہ.
تردید کرنا ، غلط ثابت کرنا ، جھوٹا قرار دینا ، رد کر دینا.

غلط ٹھہرا دیا سرسبزیوں نے قولِ سعدی کو
بنی ہے ہر زمینِ شور تختہ سنبلستاں کا

(۱۹۳۳ ، محشر لکھنوی (مہذب اللغات)).

---دَرْ غَلَط (---فت د ، سک ر ، فت غ ، ل) صف.
وہ غلطی جو کسی دوسری غلطی پر مبنی ہو ، ایک غلطی کی وجہ سے دوسری غلطی ، غلطی پر غلطی ، بالکل غلط ، سراپا نادرست. جس طرح تمہارا کام غلط اسی طرح تمہارا نام بھی غلط اور ایک غلط در غلط تم کو یہ ہے ... کہیں نام و نشان بھی ہے. (۱۸۳۸ ، ہدایت المومنین ، ۹۱). تین بروزن میں بجائے (را) اول بھی غلط تھا اور اب تو غلط در غلط ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳). دوسرے سفر کو ۱۱۹۹ھ میں ممکن سمجھنا پر بنائے غلط در غلط قطعی غلط ہے. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۰۱). اعتراض اگرچہ غلط در غلط ہے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۹۷). [غلط + در (حرفِ جار) + غلط (رک)].

---رَو (---و لین) صف.
غلط چلنے والا ، جس کی چال درست نہ ہو. آخر مصرع دو پہلو رکھتا ہے ، ایک یہ کہ گھوڑے نے اگر غلطی کی تو میری خاطر اس کو بخش دیجے دوسرے یہ کہ گھوڑا اگر غلط رو ہے تو مجھے دے ڈالیے. (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۹۳). [غلط + ف : رو ، رفتن - چلنا ، حرکت کرنا].

---رَوی (---فت ر) امث.
بے راہ روی ، غلط کاری. اسلام میں جہاد عبادت ہے ، لوٹ اور غارت گری ، حرام کاری اور غلط روی کی یہاں اجازت نہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۴۷). [غلط رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَلَط (---فت س ، ل) صف.
الٹا سیدھا ، نادرست ، غیر محقق ، اوٹ پٹانگ. جب گویائی میں ذرا زور رفتار پیدا ہوتا ہے تو فعل بھی لگنے لگتا ہے ، مگر غلط سلط. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۱۰). مگر ان کو غلط سلط روایتوں کے پڑھنے میں احتیاط نہ تھی. (۱۹۱۶ ، میلاد نامہ ، ۸). بعض لوگ کج بحثے ہوتے ہیں ، ہمیشہ غلط سلط بات کرتے اور اپنا مطلب پورا کرنے کی دھن میں رہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶۳). [غلط + سلط (تابع)].

---سَمَجْھنا ف م.
نادرست سمجھنا ، کچھ کا کچھ سمجھنا ، غلط رائے قائم کرنا ، غلط فہمی کا شکار ہونا. تم میری بات کو ہمیشہ غلط سمجھتے ہو. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۳).

---شُنو (---کس نیز ضم ش ، و لین) صف.
غلط سننے والا.

قمری و عندلیب کو شرطِ حیات ہے وہ شور
گوشِ غلط شنو میں جو نالۂ عاشقانہ ہے

(۱۸۹۶ ، باقیات اقبال ، ۵۶۷). [غلط + ف : رو ، رفتن شنیدن - سُننا ، سماعت کرنا].

---عام کس صف ، امذ.
رک : **غلط العام.** درحقیقت وہ سحر نہیں ہے بلکہ بطور عرفِ عام یا غلطِ عام جیسا کہ کفّار سمجھتے تھے اُس پر اطلاق لفظِ سحر کا ہوا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۴). [غلط + عام (رک)].

---عَوام کس اضا(---فت ع) امذ.
رک : **غلط العوام.** (غلطِ عوام) تحریر و تقریر میں وہ خطا کرنا جو کبھی کسی ثقہ متکلم نے نہ کہا ہو. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۲۵). [غلط + عوام (رک)].

---فَہم (---فت مع ف ، سک ہ) صف.
نادان ، ناسمجھ ، کج فہم.

لا کبھوں خط اس نگارِ غلط فہم کو لکھے
اک ایک سے زیادہ ہوا دوسرا غلط

(۱۸۶۷ ، رشک (نور اللغات)). [غلط + ف : فہم ، فہمیدن - سمجھنا ، جاننا].

---فَہمی (---فت مع ف ، سک ہ) امث.
۱. **ناسمجھی ، کج فہمی ، نادانی.**

غلط فہمی ہے آہو کی کرے جو اوس سے ہم چشمی
دکھاؤ کے جہاں تم چشمِ پُرافسوں نہ ٹھہرے گا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۷). شریعتِ اسلامی کا کیا مسئلہ تھا؟ حکّامِ پریوی کونسل نے اس کو کیونکر باطل کیا؟ اور کس غلط فہمی کی بنا پر باطل کیا؟ (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۸۲). یہ کُھری کُھری باتیں بچھلے تین چار سال کی غلط فہمیوں پر محیط تھیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۵). ۲. **حقیقت تک نہ پہنچنے کی کیفیت ، مغالطہ ، بات وغیرہ کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی کیفیت یا حالت ، کچھ کا کچھ سمجھنا ، شک ، بدگمانی.** ان میں بدگمانیاں اور غلط فہمیاں ہوئی شروع ہوئیں. (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۲۹). آپ کو بڑی غلط فہمی ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۱). دوسرے ذرائع سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر کافی غلط فہمی پائی جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۲۵۳). [غلط فہم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہمی (کو) دُور کَرنا عاورہ.
کسی کے غلط سمجھ لینے پر اس کو اصل حقیقت بتا کر مطمئن کر دینا. سرسیّد نے رعایا اور گورنمنٹ کی غلط فہمیاں دور کرنے میں کوشش کی. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۱۱). ہمارا مسئلہ "ثقافت" نہیں ہے ، بلکہ مضبوط و توانا غلط فہمی کو دور کرنا ہے. (۱۹۸۲ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹).

---کار صف.
۱. **غلطی کرنے والا ، غلطی میں مبتلا کرنے والا ، غلط سمجھنے والا ، غلط نتیجہ نکالنے والا.**

ہے حرفِ کامیابی دشمن میں ہم نشیں
مت کہہ درست وہم غلط کار ہے غلط

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۷).

غلط کار تھی یہ ہماری نظر
کہ ہم اپنی کوشش کا سمجھے اثر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسماعیل ، ۱۱). ۲. **خلافِ فطرت کام کرنے والا ، بداعمال ، بدچلن.** وہ باوجود اپنی بے ضابطہ اور غلط کار زندگی کے ہر وقت گناہ اور شرم کے احساسات سے بھی مغلوب رہتا تھا. (۱۹۳۹ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۳۶).

میں ولی مۓ خواراں مرشدِ غلط کاراں
ذہن بے شعوراں میں کیا مرا مقام آئے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۳). [غلط + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
۱. **غلطی کرنا ، بداعمالی.**

آتی ہیں یاد اُن کی غلط کاریاں مُجھے
کٹتی ہے شکلِ حرفِ مکرر تمام شب

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۴۷). ایسی قوم کو اس کی غلط کاریوں سے علانیہ آگاہ کر دینا چاہیے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۰). اوّل حق ، حقِّ ملکیت ہے ، دوسرا حق ، حقِّ معاہدہ ہے اور آخر میں جرم اور غلط کاری کی روک تھام کا حق ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۳۲). ۲. **بدافعالی ، مُشت زنی.** بچین کی غلط کاری کا یہ نتیجہ ہے کہ آج صاحبزادے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی شادی کر دی جائے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۳). [غلط کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوش (---و مج) صف.
رک : **غلط کار.**

ازبس کہ غلط ضابطۂ بزمِ جہاں تھا
حیرت کی نہیں جا کہ غلط کوش ہیں ہم

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۵). [غلط + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا].

---کھانا عاورہ (قدیم).
غلطی کرنا ، غلطی کا شکار ہونا. فلاسفہ اس جاگا غلط کھائے. (۱۶۴۳ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت)).

---گو (---و مج) صف.
جھوٹا ، جھوٹ بولنے والا ، کاذب. مرزا کے زمانے میں بھی کچھ کور سواد تھے جو ان کو غلط گو کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، شرح دیوان غالب ، بے خود موہانی ، ۳۹۳). [غلط + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.
غلط بیانی ، غلط بات کہنا ، کذب ، جھوٹ. تمہاری پرانی عادت ہے کہ گناہ سمجھتے ہوئے زیادہ تر غلط گوئی سے کام لیتے ہو. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۵). [غلط گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامہ (---فت م) امذ.
کتاب وغیرہ کی طباعت میں واقع ہونے والی غلطیوں کی فہرست جو اس کے ساتھ چسپاں کر دی جاتی ہے ، فہرستِ اغلاط. اور ابالیانِ مطبع اگر یہ قاعدہ بلا تحریکِ کسی کے جاری رکھیں کہ صحیح نامہ جو غلط نامہ مشہور ہے آخر ہر کتاب میں شامل ہوا کرے. (۱۸۸۷ء ، سہرالمصائب ، ۹). دوسرے فہرست اور الڈکس اور غلط نامہ ابھی تک نہیں چھپا. (۱۹۱۳ء ، حالی ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۳۷). الگ الگ لکھا جائے گا غلط نامہ. (۱۹۷۴ء ، اردو املا ، ۳۷۲). [غلط + نامہ (رک)].

---نِکلنا محاورہ.
جھوٹ ثابت ہونا ، جو پہلے سمجھا ہو اس کے برعکس ظاہر ہونا (فیروز اللغات).

---نِگار (--- کس ن) صف.
غلط لکھنے والا ، غلط تحریر کرنے والا. کہیں ان کی نوعیت نسخۂ بدل کی سی ہوتی ہے اور کہیں یہ «خامۂ غلط نگارہ کی روش کا «رہ آوردہ» ہوتی ہیں. (۱۹۸۹ء ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۳۵۶). [غلط + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
غلط لکھاوٹ ، غلط تحریر ، غلط نویسی. جن لفظوں میں کسی طرح کی غلط نگاری راہ پا گئی ہے اِن کو صحت کے دائرے میں لانا اس کا خاص مقصد. (۱۹۷۴ء ، اردو املا ، ۱۵). [غلط نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگاہی (--- کس ن) امث.
۱. **نظر کا درست نہ ہونا.**

میں ہوں تو مرغِ چمن پر غلط نگاہی سے
ہیں کتنے روز کہ بھولا ہے آشیاں مجکو

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۲۶).

عبرت کی کس میرسی ، ہے عو داد خواہی
اے چشمِ خوش تماشا ، تو اور غلط نگاہی

(۱۹۱۴ء ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸). ۲. **بھینگا پن ، نظر مرکز نگاہ کے خلاف پڑنا ، ڈھیرا پن.** وہ بے چارے اپنی آنکھوں کی غلط نگاہی سے مجبور تھے ، چہرے کا رخ بدلتے تو نظریں بیوی کی طرف سے ہٹ جاتیں. (۱۹۷۰ء ، غبارِ کارواں ، ۲۰۷). [غلط + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگَر (--- کس ن ، فت گ) صف.
غلط دیکھنے والا ؛ حقیقت تک نہ پہنچنے والا ، درست کو نادرست سمجھنے والا.

غلط نگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک

(۱۹۳۶ء ، ضربِ کلیم ، ۱۰). [غلط + ف : نگر ، نگریستن - دیکھنا ، نظر کرنا].

---نُما (---ضم ن) صف.
خود کو غلط طور پر پیش کرنے والا ، گندم نما جو فروش ، فریبی. تمام صاحبِ جوہر اور کُل اہلِ کمال ہمیشہ سے ان نالائقوں اور غلط نما یا کمانوں کے ہاتھ سے نالاں ہیں جو فلک کی سفلہ پروری یا قسمت کی یاوری سے ہوائے مراد کے پلوں میں بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ء ، نیرنگِ خیال ، آزاد ، ۲۷). [غلط + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، اشارہ کرنا].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
غلط ظاہر کرنا ، فریب طرازی ، غلط روی. ہیمو نے ملکی اور مالی مہمات میں کمال غلط نمائی سے سلیم خاں (کی) خاطر میں جائے کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۹). [غلط نما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَویس (---فت ن ، ی مع) صف.
غلط لکھنے والا ، غلط نگار.

غلط نویس کے لکھے حق میں یہ نکتہ قلم
قلم نہ ہاتھ ہو تیرا تو کیجے ہات قلم

(۱۷۹۲ء ، محب ، د ، ۲۹۹). [غلط + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

غَلْطاں (فت غ ، سک ل).(الف) صف.
۱. **لڑھکتا ہوا ، لڑھکنے والا ، گھومنے والا ، گھومتا ہوا ، لوٹنے والا ، لوٹتا ہوا.**

بتا رنگ ہور راگ کرلا ہوا
ولے مست و غلطاں سوں ورلا ہوا

(۱۵۶۳ء ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).

زمیں پر سو یوں ہول غلطاں ہوا
بکا ایک یک مرغ بِراں ہوا

(۱۶۳۵ء ، قصۂ بے نظیر ، ۷۷).

چشم تیری جو مست و غلطاں ہے
عبری میں ہو ناز ادا کاں ہے

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۲۰).

وہ ہے جو بحرِ ولایت کا گوہرِ غلطاں
لقب ہے جس کا امامِ تقی شہِ دوراں

(۱۸۱۲ء ، گلِ مغفرت ، ۳۱).

نہ سمجھے مکر کے آنسو ہیں اوس غارت گر جاں کے
لئے دل دے کے جھوٹے موتیوں پر اشکِ غلطاں کے

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۸).

ڈھال لیتی ہے جنہیں شاعر کی ترکیبِ ادب
ڈھل کے گو وہ گوہرِ غلطاں کا باقی ہے لقب

(۱۹۲۳ء ، فکر و نشاط ، ۱۱). میری مراد اسی شعری کردار سے ہے ... جس کا جسدِ خاکی سر تا پا لہو میں غلطاں ہے. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا.
۲. **مبتلا ، گرفتار ، الجھا ہوا ، پھنسا ہوا ، بے تاب.**

جو ڈھی رہن نہ جُدھ ہن گیانی پنال گیان
لوشہ تیسے ہربت موں ہرکی ہوں غلطان

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۲۶۳).

جو ہے سو فکرِ معیشت میں ہے غلطاں معروف
عاشقی کا کہیں چرچا نہ رہا میرے بعد

(۱۸۲۹ء ، معروف ، د ، ۵۰).

کسی صورت پتہ لگتا نہیں ہے
میں غلطاں کب سے ہوں یار کمر میں

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۶۸). میں اُس کی باتوں میں اپنے مطلب کی ٹوہ لگا کر مغالطوں میں پڑوں تو دل وسوسوں میں غلطاں رہے گا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۳). ۳. **پریشان ، کھویا ہوا ، بکھرا ہوا**. میں نے اسی انتخاب کی خاطر ... ان جلووں کو غلطاں اور اُن رخساروں کو فروزاں کیا. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۱). وہ اسی فکر میں غلطاں تھا کہ اسے مطمئن جنگ کے پیچھے دبیز شیشوں میں زرنشت کا چہرہ نظر آیا. (۱۹۵۲ ، اک محشر خیال ، ۱۶۸). (ب) امذ. ۱. **ایک قسم کا کپڑا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. **بیٹھن ، بستی ، بندھنا ، کسنا ، بُقچہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). (ج) امث. ۱. (معماری) **ایک وضع کی گول چٹائی جسے مرغول بھی کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. (سنگ تراشی) **پتھر کی کور یا کنارے کی پہلواں نالی دار تراش**. (اب و ، ۱ : ۶۹). ۳. (کمہاری) **لیٹ** (ماخوذ : اب و ، ۵ : ۱۵۷). [ف : غلطاں ، غلطیدن = لڑھکنا].

---(و) پیچاں (---(و مع) ، ی مج) صف.
۱. **لڑھکتا ہوا ، چکر کھاتا ہوا ، لوٹتا ہوا**. اس میں حاتم کود پڑا رات دن غلطاں پیچاں چلا گیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۷). گنبد کی لہر دریا کی موج کے طرح ہے کہ گہرائیوں کے پیچاں کے باعث یکایک سطح پر نمودار ہوتی ہے اور اُفتاں و خیزاں غلطاں و پیچاں کچھ دور تک نظر آتی ہے. (۱۹۸۹ ، اُردو گیت ، ۴۲). ۲. **متفکر ، پریشان ، سرگرداں**. جواب کی فکر میں غلطاں پیچاں تھا آخرش جو کچھ بن پڑا لکھ دیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۷۵). اپنے بنک کا زر مبادلہ بڑھانے کی سوچ میں غلطاں و پیچاں رہتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۵). ۳. **ڈوبا ہوا ، کھویا ہوا ، مستغرق ، الجھا ہوا ، گُم سُم**. نصوح اپنے خواب کے تصور میں غلطاں پیچاں تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۱). شہر یار بے شہر اور بادشاہ بے لشکر ان خیالات میں غلطاں و پیچاں غم غلط کرتا کوہ و دشت کو دیکھتا چلا جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵). انھیں خیالات میں غلطاں پیچاں لڑکھڑاتے ٹھوکریں کھاتے گول دروازے تک پہنچ گئے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰). دن ڈھلے ، میں اپنے خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۴۸۵). ۴. **مبتلا ، پھنسا ہوا ، گرفتار**. بدھو کی باتوں پر بڑی ہنسی آتی کہ بادشاہی کی فکر میں ابھی تک غلطاں پیچاں ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۹). اتا ... دن رات اپنے اکھاڑے میں غلطاں پیچاں رہتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۴ : ۹). ۵. **گرداں ، ایک دوسرے میں الجھی ہوئی ، گلمڈ**. پہلے نہ آسماں تھا نہ زمین اور نہ یہ تمام غلطاں پیچاں چیزیں جو آسماں زمین پر چھائی ہوئی ہیں. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۱۳). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. [غلطاں + و (حرفِ عطف) + ف : پیچاں ، پیچیداں ، پیچیدن = چکر کھانا].

---کا رَنْدہ امذ.
(نجاری) **لکڑی کی سطح کو کُھرچ کر صاف اور چکنا کرنے کا بڑھئی کا اوزار ، ایک نوع کا رندا**. (اب و ، ۱ : ۳۱). [مقامی].

غَلْطانی (فت غ ، سک ل) امث.
لڑھکنا ، گھومنا ، مبتلا ہونا ، گرفتار ہونا ، پھنسا ہوا ہونا ، بے تاب ہونا ، پریشان یا بکھرا ہوا ہونا.

اپنے اشکوں کی جو غلطانی تو کھاؤں میں اوسے
گوہرِ غلطاں کی نیساں سے صدف سائل نہ ہو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۹). [غلطاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَلْطَک (۱) (فت غ ، سک ل ، فت ط) امث.
۱. **قلا بازی ، لوٹ پوٹ ہونے کی حالت**. زمین اپنے پہلو بہ پہلو غلطک کھاتی تھی. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰). یکایک اُس ملعون نے زمین پر غلطک لگانی شروع کی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۷۲). وہ ماری غلطک ، وہ دیا پھیری کو جھولا وہ سمٹا وہ ڈوبا ! اے لیجیے پلک نہ جھپکی اور تارہ ہو گیا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۰). ۲. **لوٹ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). اف : کھانا ، لگانا ، مارنا. [ف].

---کی کھانا محاورہ.
دھوکا ہو جانا ، بڑی غلطی ہو جانا. میرے جن پر روپے باقی تھے انھوں نے آج مجھ سے ہزار روپیہ کا سودا منگوایا ، چاہتے تھا کہ اپنے سو روپیہ لے لوں ، میں نے جو رقم باقی بچی واپس کردی ، بڑی غلطک کی کھا گئے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۵).

غَلْطَک (۲) (فت غ ، سک ل ، فت ط) امذ ؛ امث.
۱. **گاڑی کی دھری** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **سوراخ دار لکڑی جس کو کنویں پر چرخی کے بجائے لگا کر پانی نکالتے ہیں ، گھرّی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. **روڈ رولر ، سڑک کوٹنے والا انجن**. غلطک (روڈ رولر) کے خاص پرزے. (۱۹۶۶ ، میزانیہ ۶۶ - ۱۹۶۵ء ، بلدیہ ، کراچی ، ۸۸). [مقامی].

---دار امذ.
دھری والا ، گھیڑی یا پہیے والا ، گاڑی. آپ نے آگے ارابے و سرباے غلطک دار روانہ کیے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۰۶). [غلطک + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

غَلْطَہ (فت غ ، سک ل ، فت ط) امذ.
۱. **ایک وضع کا موٹا کپڑا جو عموماً پاجامے وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے سوتی اور ریشمی دونوں طرح کا ہوتا ہے**. ایک نازنین ... زرد غلطے کا تہبند باندھے بیٹھی ... تھی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۲۶). اعظم گڑھ سے ریشمی غلطے کے پچ رنگی دو تھان آتے تھے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۳). سفید چکن کی دلائی غلطے کا تنگ سیدھا پاجامہ ... پہنے دنا ہوا عمر خاں کے گھر پہنچیں. (۱۹۶۸ ، نور مشرق ، ۲۱). ۲. **تلوار کا چمڑے کا میان (نیام) ، غلاف شمشیر** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۳. (معماری) **ایک قسم کی محراب دار چٹائی جو اس غرض سے بناتے ہیں کہ پانی نہ ٹھہرے**. (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [ف].

غَلَطی (فت غ ، ل) امث۔
۱۔ **بھول چوک ، خطا ، لغزش ، عدم صحت ، غلط بیانی۔**

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسد
غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۷)۔ اس قسم کی روایتوں کی غلطی روزبروز کھلتی جاتی ہے۔ (۱۹۱۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۱۳)۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد مجھے اس غلطی کا ازسرِنو اندازہ ہونے والا تھا (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۱۳۱)۔ ۲۔ **ناسمجھی ، غلط فہمی ، کسی امر یا شے کی حقیقت یا تہہ تک نہ پہنچنا۔** جو لوگ ... جس بات کے سمجھنے میں اون کی عقل عاجز ہو جاتی ہے اوس قابل نہیں ہوتے وہ لوگ غلطی میں پڑے ہوتے ہیں۔ (۱۸۶۳ء ، جوہر عقل ، ۱۸)۔ [غلط (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

۔۔۔ پَڑْنا محاورہ۔
بھول پڑنا ، سہو ہونا ، چوک ہونا۔

مری قسمت سے پڑی کچھ غلطی روزِ حساب
سب لکھیں کاتبِ اعمال رقم بھول گئے

(۱۸۷۸ء ، گلزارِ داغ ، ۲۲۵)۔

۔۔۔ پَکَڑْنا محاورہ۔
غلطیاں نکالنا ، کمزوریاں ظاہر کرنا ، خامیاں نکالنا ، بھول چوک معلوم کرنا ، عیب یا برائی نکالنا۔ ان کی غلطیاں پکڑنی شروع کیں۔ (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۰۳)۔ یہ کسی سے ہو سکتا ہے کہ بتا لے جائے ... تصدیق کرائے جب کہیں جا کر کوئی غلطی پکڑی جائے۔ (۱۹۴۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶۳)۔

۔۔۔ سے م ف۔
بھولے سے ، بھول کے ، سہواً۔ بے شک حضور نے دساوری پان منگانے تھے میں غلطی سے بنگلہ پان لے آیا۔ حکم ہو تو بدل لاؤں۔ (۱۹۴۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۵)۔

۔۔۔ کا پُتْلا امذ۔
بھول چوک کرنے والا ؛ مراد : انسان۔ انسان غلطی کا پتلا ہے ، غلطی اسی سے ہوتی ہے۔ (۱۹۱۸ء ، انگوٹھی کا راز ، ۳۹)۔

۔۔۔ کَرْنا ف م۔
خطا کرنا ، چُوک جانا ، اونچ نیچ ہو جانا ، بُھول جانا۔ غلطی کرنا ، ایک خطا اور پھر اس کا اقرار نا کرنا دوسری خطا کہلاتی ہے۔ (۱۹۶۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۵)۔

۔۔۔ کھانا محاورہ۔
غلطی کرنا ، بھول چوک یا خطا کرنا ، بھول چوک ہونا۔ جب دنیا کی دولت پائے غلطی نہ کھائے تکبر نہ کرے۔ (۱۸۷۳ء ، مفید عام ، ۱۵ جنوری ، ۵)۔ خالص اپنی بولی میں لکھنے کی پوری کوشش و احتیاط کے باوجود ارباب نے جا بہ جا غلطیاں کھائی ہیں۔ (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۸۳۶)۔

۔۔۔ لَگْنا محاورہ۔
نادرست معلوم ہونا۔ اس وجہ سے نیوی گیٹر کو حساب میں غلطی لگی۔ (۱۹۶۶ء ، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک (ترجمہ) ، ۶۷)۔

۔۔۔ میں پَڑْنا محاورہ۔
غلطی کا مرتکب ہونا ، بھول میں پڑنا ، دھوکا کھانا ، چوک جانا۔ انکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی غلطی میں پڑے جاتے ہیں۔ (۱۸۹۸ء ، مقالات شبلی ، ۲ : ۶۹)۔

۔۔۔ میں ڈالْنا محاورہ۔
غلط فہمی پیدا کرنا ، دھوکے میں ڈالنا ، مغالطے میں ڈالنا۔ اسی وصف نے نادانوں کو غلطی میں ڈالا ہے جو کہتے ہیں کہ ان کے ہاں عالی مضامین نہیں بلکہ سیدھی باتیں اور صاف صاف خیالات ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۰ء ، آزاد (محمد حسین) ، دیوانِ ذوق (دیباچہ) ، ۳۰)۔

۔۔۔ ہائے مَضامِین کس اضا (۔۔۔ فت م ، ی مع) امث ، ج۔
اصل مسئلے سے متعلق غلطیاں ، نفس مضمون کی خامیاں ، معنی آفرینی میں راہِ صواب سے دور ہونا۔

غلطیہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۸۱)۔ اگر اس کتاب میں آپ کو غلطیاں نظر آئیں تو انہیں غلطیہائے مضامین سمجھ کر مصنف کے سر تھوپ دیں۔ (۱۹۷۳ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۹)۔ [غلطی + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرفِ اضافت) + مضامین (رک)]۔

غَلَطیاں (فت غ ، ل ، کس ط) امث ، ج۔
غلطی (رک) کی جمع ، مرکبات میں مستعمل۔ غلطیاں ہوں تو پروف پر خاص علامات کے ذریعے ان کی نشاندہی کی جاتی ہے (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۲۵۸)۔

۔۔۔ لَگْنا محاورہ۔
کاتب کا کاپی کی غلطیوں کا درست کر دینا۔ غلطیاں لگنے کے بعد پروف ریڈر دوبارہ ان کی پڑتال کرتا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۲۶۳)۔

۔۔۔ نِکال ڈالْنا محاورہ۔
تصحیح کرنا ، درست کر دینا (نور اللغات)۔

۔۔۔ نِکالْنا محاورہ۔
۱۔ **اعتراض کرنا ، نقص ظاہر کرنا ، عیب نکالنا ، حرف گیری کرنا۔** یہ تمہارا محض خیال ہے کہ اب تم بے عیب کہنے لگے ہو میں خود تمہارے کلام میں دس غلطیاں نکال سکتا ہوں۔ (۱۹۶۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۵)۔ ۲۔ **غلطیاں درست کرنا ، صحت کرنا ، صحیح کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔

غَلْطِیدگی (فت غ ، سک ل ، ی مع ، فت د) امث۔
لوٹنا ، لیٹ کر جلدی جلدی پہلو بدلنا ، کروٹیں لینا ، بے چینی سے پہلو بدلنا ، انتشاری کیفیت۔

زبان نے خواب کا پایا ہے بستر
کہوں غلطیدگی سایہ کی کیونکر

(۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۷۷)۔ [غلطیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

غَلْطِیدَہ (فت غ ، سک ل ، ی مع ، فت د) صف.
لڑھکا ہوا ، لوٹا ہوا. یہ تمام کوہ مثل ان دبہ ہائے سنگریزوں کے یکبار غلطیدہ ہوتا یا پاشیدہ ہو کر میرے سر پر گرتا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵٦٦).

یا ہے غلطیدہ ہوا میں دُرِ شبنم کوئی
شررِ آتشِ گُل یا ہے مجسم کوئی
(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۷۲).

سسکیاں تجھ میں ہیں غلطیدہ دلِ افگاروں کی
گروش موت کی ہیں گت میں ترے تاروں کی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۸).

ساحل کے ذرّہ ذرّہ میں غلطیدہ ہے نظر
ارمانِ دید و ذوقِ تماشا لیے ہوئے
(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۵۸). [ف].

غِلْظ (کس غ ، سک ل) امذ.
گاڑھا پن ، گندگی ، غلظت. فارسی عربی لفظوں اور اضافتوں نے ان کی تحریر و تقریر میں وہ غلظ پیدا کر دیا کہ مولویوں کی تحریر و تقریریں ہو گئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). آوازوں کے مد و قصر ، رقت و غلظ ، شدّت و خفت ... سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، معارف النغمات (لسانی و عروضی مقالات ، ۱۰۰)). [ع].

غِلْظَت (کس غ ، سک ل ، فت ظ) امث.
۱. **گندگی ، کثافت.** اور غلظت اجزائے ہیولے کی جن سے وہ ترکیب پاتا ہے زمین کی غلظت ہیولی سے جن سے یہ بنتی ہے چہار چند کم ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۳۳). اوس پانی کی غلظت کے سبب سے کوئی جانور دریائی اوس میں نہیں ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۹). ۲. **گاڑھا پن ، موٹائی.** رقت اور غلظت معتدل ہونا لبضع لام کی دلیل ہے . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۰). جس کا قوام اور حرارت متفاوت ہے یعنی جس کی غلظت اور حرارت میں کمی بیشی پائی جاتی ہے . (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ، ۱۳۳). اس کا سبب مادہ کی رقت یا غلظت ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۲۲). ۳(أ) **سختی ، بھاری پن.** مگر جب تم غلظت مقدار مادۂ زمین کی دریافت کرو گے کہ کتنی لاکھ چند ان اجسام سے جو اس کے قریب ہیں بڑی ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳٦). سطحِ زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کر رکھے تھے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ١٦). (آ) **سختی ، درشتی ، کھردرا پن ، تیزی.** شاید ہجوم اعدا میں مبتلا ہو کر اگر زبان میں حدت اور مزاج میں غلظت آ گئی ہو تو یہ عین فطرت بشری تھی. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۰۹). ۴. **درشت کلامی ، سخت کلامی.** منافقوں ... پر غلظت اور شدت بھی مثل کفار کے کرنے کا حکم ہو. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۵۵). شدت اور غلظت سے کام لیجے. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۱۱۳). [ع].

غُلْغال (ضم غ ، سک ل) امذ (قدیم).
رک : غلغلہ.

ملایک سبھی آئے تھے حال میں
سو ویسے بڑے بھر کو غلغال میں
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).

از قضا عاشق بھی اس غلغال میں
تھا مگر اپنے پریشاں حال میں
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۸۴). [غلغل (رک) کا قدیم املا].

غُلْغُل (۱) (ضم غ ، سک ل ، ضم غ) امذ.
شور ، ہنگامہ ، دھوم ، شہرت.

چمن در چمن پھول پور ید و سرو
کریں غلغل اس ٹھار بلبل تدرو
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳۵).

طوف اُپر اُس کے کریں گے ہجوم
غلغلِ تسبیح کا ڈالیں گے دھوم
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۲۰).

باتوں باتوں میں لگے رازِ محبت کھلنے
بولا بس بس مرا دم بند کیا غلغل نے
(۱۸٦۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۹۲۹).

سنا ناگہاں غلغلِ آمد آمد
کہ اتنے میں تشریف لائے محمدؐ
(۱۹۰۰ ، صحیفۂ ولا ، ۳۷۸). صاحبانِ خانہ گھر آنے پر جب آنے والے کے کوائف سے آگاہ ہوں گے تو کس انداز کی غلغل مچے گی. (۱۹٦۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۳۹). [ف].

غُلْغُل (۲) (ضم غ ، سک ل ، ضم غ) امث ؛ م ف.
صراحی یا کسی ظرف سے رقیق شے کے انڈلنے کی آواز ، قُلقُل.

جو کریے مست ہو بادل صراحی نت کرے غلغل
پیو و پیالا او غلغل نا دسوں ہے میکھ تیساق
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳). وہ مشک کا تسمہ کھولتا اور غل غل پانی مشکوں میں بھر دیتا. (۱۹٦۳ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۷۳). [حکایت الصوت].

غُلْغُلا (ضم غ ، سک ل ، ضم غ) امذ.
رک : غلغلہ.

کرم کے بھارنیں نکلے سونیں تو
کھڑے گھر غلغلا فر زور ہوتا
(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۱٦).

خوباں کا ہوا ہے سرد بازار
تجھ حسن کا جب سوں غلغلا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱٦).

جہاں آمد شہ کا تھا غلغلا
چلا اوس طرف جوگنوں کا پرا
(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۲۲). الوذا اور غلغلا ، حر اور بہتر ... کو بطور قافیہ استعمال کیا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۵۹). [غلغلہ (رک) کا متبادل املا].

غُلغُلہ (ضم غ ، سک ل ، ضم غ ، فت ل) امذ.

۱. **شور ، غوغا ، ہنگامہ.**

چلا اس تعال اللہ سوں دادار
رہیا ہو غلغلہ روشن سرب ٹھار

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، ہومن ، ۱۸۵).

لشکرِ قلب صفِ عشاق میں ہے غلغلہ
یکہ تاز آہ کون کس نے کیا ہے تارسیدہ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۴۷).

کم ہوا غلغلۂ فوجِ ستم جب یک بار
یوں گُہربار ہوئے شہ کے لب گوہربار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۶).

اوّل اوّل غلغلہ حق کا کیا جس نے بلند
وہ مساوات اور حریت کا سردار آ گیا

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۳۶۲). آزادی آزادی کا غلغلہ بلند ہوا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۶). ۲. **شہرہ ، دھوم ، شہرت.**

تیغِ نگاہِ یار کا جب سے ہوا ہے غلغلہ
خوف سے مثلِ شاخِ بید رہتی ہے بیقرار تیغ

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵).

غُلغُلہ بسکہ ہے اوس بزم کی آرائش کا
دل میں رضوان کے یہ حسرت ہے کہ دیکھوں یک بار

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۳۰). سری کرشن اور بلرام کی خوبصورتی اور بہادری کے غلغلے گھر گھر مچے ہوئے تھے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۵۷). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.

ہنگامہ کرنا ، شور و غوغا کرنا ، چرچا کرنا ، شہرت دینا. تحریک نے اُردو ادب میں سب سے زیادہ غلغلہ اُٹھایا. (۱۹۸۶ ، اُردو افسانہ ، روایت اور مسائل ، ۳۷۵).

---اُٹھنا محاورہ.

شہرت ہونا ، دھوم مچنا ، شور و غوغا ہونا.

مبادا کہیں دیکھ کر اوس کا حسن
ترے عشق کا بھی اوٹھے غلغلا

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۹). ندوۃ العلماء کا غلغلہ جس زور شور سے اٹھا اور پھر جس افسردگی سے پست ہو گیا دونوں باتیں بظاہر تعجب انگیز تھیں. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۶۶). پشتو ادب کا یہ قافلہ سفر کرتے کرتے جب اکبر اعظم کے عہد میں پہنچتا ہے تو بایزید انصاری کی نیم سیاسی روشنیہ تحریک اور ان کے مخالفین کا غلغلہ اٹھتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۷۸).

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث.

دھوم دھام ، دھوم مچانا. موصوفہ کا (پروفیسر کرشن ہوف کی اطلاع کے مطابق) ۱۰۲ سال کی عمر میں ۱۹۷۸ء میں انتقال ہوا یعنی وہ جشنِ صد سالۂ اقبال کی گہما گہمیوں اور غلغلہ اندازیوں کے دوران زندہ رہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۱). [غلغلہ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَپا ہونا محاورہ.

شہرت ہونا ، دھوم مچنا. اسلامی دنیا میں اس کی مہمات و فتوحات کا غُل غُلہ بپا ہو گیا. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۱۲۳).

---بُلَند ہونا محاورہ.

دھوم مچنا ، شور بلند ہونا ، شہرت عام ہونا. ہر طرف سے مبارک سلامت کا غلغلہ بلند ہوا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۰۹). میں نے ادب سے رشتہ جوڑا تو حیدرآباد میں الکے نام کا غلغلہ بلند ہوا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۹).

---پَڑنا محاورہ.

۱. **شور مچنا.** اسلحے کی چقاچاق سے گنبدِ گردان میں غلغلہ پڑ گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱). یہ لحاظ طرزِ ادا و حسنِ انشا بھی اس پایہ کا تھا ، کہ انگلستان کے اخبارات و رسائل میں اس کا غلغلہ پڑ گیا. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک (تذکرۂ مُصنف ، ۵)). ۲. **شہرت ہونا.**

پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۶). بلند صحبتوں میں ان کا غلغلہ پڑ چکا تھا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۴).

---ڈالنا محاورہ.

شور مچانا ، ہنگامہ کھڑا کرنا. مفسدوں کا غلغلہ ڈال دینا کہ جہاد ہے ... پھر ناقابلِ اعتبار نہ رہا. (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۲۳). یورپ کے اہلِ قلم نے دنیا میں غلغلہ ڈال دیا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸۹).

---مَچانا محاورہ.

غلغلہ اُٹھانا ، چرچا کرنا ، شور و غل کرنا. ہمارے نقاد اپنی دانست میں اپنی روایت پرستی کا غلغلہ مچائے رہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۵۳).

---مَچ جانا/مَچْنا محاورہ.

شور ہونا ، ہنگامہ ہونا ، غلغلہ اٹھنا ، دھوم مچنا ، شہرت ہونا. اس سے سارے ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندی کا غلغلہ مچ گیا. (۱۹۳۹ ، خطبات عبدالحق ، ۱۵۳).

غُلْفِش (ضم غ ، سک ل ، کس ف) امث.

بےجا شور ، بہت زیادہ اور بے تکا شور و غل. میں کسی شادی میں اس لیے شریک نہیں ہوتا کہ دماغ کی کمزوری کی وجہ سے بچوں کی غلفش کا متحمل نہیں ہو سکتا. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۶). [حکایت الصوت].

غُلْفَہ (۱) (ضم غ ، سک ل ، فت ف) امذ.

وہ کھال جس کو ختنہ کرنے والا کاٹتا ہے ، وہ کھال جو آلۂ تناسل کو ڈھکے رہتی ہے اور ختنہ کرتے وقت اس کو کاٹ دیا جاتا ہے. حشفۂ قضیب کی گردن پر وہ اپنے اوپر دُہری ہو کر غلفہ یا قلفہ (... Prepuce of fore skin) بنا دیتی ہے جو حشفہ پر

مختلف فاصلے تک منڈا کٹ یعنی جڑھا ہوا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۷۸)۔ [ع : غلفۃ]۔

---البَظر (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ظ) امذ۔
عورت کے اندامِ نہانی کے سوراخ کو ڈھکنے والی کھال۔ عورت میں جلد کے وہ دیواؤ (Reduplications) نظر آتے ہیں جو جانباً شفران کبیران و صغیران Libiamajora Orminora سامنے غلفۃ البظر : (Prepuce of the Llictorsis) اور زیادہ آگے کو جبل عانہ (Mons Pobus)/بناتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۹۲)۔ [غلفۃ + رک : ال (۱) + بظر (رک)]۔

غُلفَہ (۲) (ضم غ ، سک ل ، فت ف) امذ۔
لوتھڑے ، تھکے۔ بلغم کے بڑے بڑے غلفے اپنے سامنے تھوک کر ... پاؤں کے انگوٹھے سے مَسل دیتا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۰)۔ [مقامی]۔

غُلفی (ضم غ ، سک ل) صف۔
غلفہ (رک) سے منسوب۔ کارونا (اکلیل) اور حشفہ کی گردن پر کثیرالتعداد چھوٹے غلفی غدود (Preputial Glands) ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۷۹)۔ [غلفہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ڈالنا محاورہ۔
گتھیاں ڈالنا ، گانٹھیں بنانا ، گھنڈیاں لگانا۔ اس تار میں چار چار چھ چھ انچ کے فاصلے سے بل دئے جاتے یا تار میں گتھیاں ڈال دی جاتیں جن کا نام غلفی (بروزن قلفی) ڈالنا تھا۔ (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰)۔

غَلَق (فت غ ، ل) امذ۔
(عو) الدر سے دروازہ بند کرنے کی لکڑی ، بلّی دربند (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس)۔ [ع]۔

غُلُق (ضم غ ، ل) امذ۔
بند دروازہ۔ اغلاق جمع ہے غُلق کی اور غلق کو فارسی میں کلیدانہ اور بند در کہتے ہیں یعنی لوہے کا آلہ جو دونوں کواڑوں میں کیلوں سے جڑا ہوتا ہے۔ (۱۸۰۹ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵)۔ [ع]۔

غُلّق (ضم غ ، شد ل بفت) امث۔
نقدی وغیرہ رکھنے کا ظرف ، غلک ، غلہ۔ قرضداروں کے ہاں ان کا روزانہ چکر نہ چھوٹنا تھا گئے اور جاتے ہی پہلے "غلق" پر قبضہ کیا اس کے بعد کھانا دیکھا۔ (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۲۰)۔ [ف : غلک کا معرب]۔

---میں دَھرنا محاورہ۔
جمع کرنا ، چھپا کر رکھنا۔ رفاہ عام کی فکر نہیں جو کچھ ملے بس سینا دھر غلق میں۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۸ : ۵)۔

غَلقا / غَلقی (فت غ ، سک ل) امذ۔
ایک روئیدگی نیز اس کی جڑ اس کا دودھ تیز مسہل کہا جاتا ہے ، کبھی کبھی اس کے کھانے سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے ، اس کو داد اور مسّوں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۵۳)۔ [مقامی]۔

غُلّک (ضم غ ، شد ل بفت) امذ۔
روپیہ پیسہ رکھنے کا ظرف یا ڈبہ جو عموماً گول یا چوکور ہوتا ہے جس میں بکری ، ٹیکس یا نذرانے وغیرہ کی رقم جمع کرتے ہیں نیز وہ گڑھا یا موکھا جو بچے زمین یا دیوار میں پیسے جمع کرنے کے لیے بنا لیتے ہیں ، گولک ، گُلک۔ دنیا میں لین دین کا اس ضابطے پر دار و مدار ہے نفع اُٹھانے والا نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے پس گورنمنٹ کے غُلک سے کاشتکار اپنا نقصان ... نکال سکتے ہیں۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۶)۔ [ع]۔

---میں دَھرنا محاورہ۔
جمع کرنا ، چھپا کر رکھنا ، اپنے پاس رکھنا ، جیب میں رکھنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات)۔

غِلمان (کس غ ، سک ل) امذ ؛ ج (واحد: غلام)۔
۱. **نو عمر خوبصورت لڑکوں کی مانند جنت میں خدمت کرنے والی ایک مخلوق ، بہشت کے خوبصورت باشندے۔**

لوح نور قلم کرسی عرش قدسیاں ملک ، غلمان سب
بجلیاں بدل اژ راوتے ہیں رات ساری واے واے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۷)۔ صورت و مصاحبت ہماری حسین کی بہیں بہتر ہے بہشت سے اور حور و غلمان سے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۳)۔

یاں تلک خوش ہوں امارد سے کہ اے ربِّ کریم!
کاش دے حور کے بدلے بھی تو غلمان مجکو

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۷۰)۔

طوبٰی کی سلسبیل کے کوثر کے جام کی
حور و قصور و جنت و غلمان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵)۔ اگر حور کی یہی حقیقت ہے جیسے کہ ایک خوبصورت رنڈی اور غلمان کی یہ حقیقت ہے جیسے کہ ایک خوبصورت لونڈا۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۳)۔ جناب آپ کو تو ستر حوریں ملیں گی مگر آپ کی چار بیویوں کو غلمان کتنے کتنے ملیں گے۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچہ ، حسن نظامی ، ۲۳۲)۔
۲. **نو عمر خوبصورت لڑکا ، امرد۔**

کیا کروں جنت کو لے کر اے مرے غلمان وقت
تو نہیں گر واں تو کس کافر کے تئیں آرام ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۲۰)۔ اشور نسوانی تکلفات سے داخل ہوتا ہے سر پر پھولوں کا تاج ، لباس ایک شان بے نیازی سے بے ترتیب ، غلمان و جواری جلو میں۔ (۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۱۰۲)۔ ۳. **وہ راجکمار اور نوابزادے جو ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کے جشن کے موقع پر حکومت کے انگریز اعلیٰ عہدیداروں کے پیچھے جلو میں بطور خادم خاص دربار میں داخل ہوئے۔** ہزرائل ہائنس ڈیوک آف کانائٹ غلمان۔ (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۲۵۳)۔ [غلام + ان ، لاحقۂ جمع]۔

غُلْمَٹا (ضم غ ، فت ل ، سک م) امذ.
۱. **(عورتیں تضحیک کے طور پر بولتی ہیں) غلام ، خادم.** لو اور سنو سوپ تو سوپ چھلنی بھی بولے جس میں بہتّر چھید ... موا غلمٹا. (۱۹۳۰ ، عظیم بیگ چغتائی ، تفشت ، ۴۹).

سودی ، غلمٹے ، کتّے ، کمینے جہان کے
بیگم ہے عرض میری کہ بس بخش دیجیے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۵۳). ۲. **تاش کا غلام.** نجمہ نے جل کر کہا مجھ کو کیوں فکر ہوتی اس اینٹ کے غلمٹے کی میری طرف سے پہلے بھی جولیے میں تھا اب بھی بھاڑ میں جائے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۶). ۳. **غلام بچے** (جامع اللغات). [غلام (رک) کی تصغیر و تحقیر].

غُلُو (۱) (ضم غ ، و مع) امذ.
۱. **شدتِ اصرار (کسی امر میں).**

رفض کی حرمت پہ تھا جس کو غلو
کیا سمجھ کر اب وہ کہتا ہے حلال

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۲۳). علامہ مرحوم کو بھی فقۂ حنفی کی حمایت میں بہت غلو تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۹۲۷). عقل پروری کے غلو میں شرر کا رویہ بعض اوقات ... منطقی جیسا ہو جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۱). ۲. **حد سے تجاوز یا آگے بڑھ جانے کی حالت و کیفیت.**

اک غلو ہوش پہ بیہوشی کا
عالم اک اپنی فراموشی کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۲۹). مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۵۹). بعض اوقات اس اخلاص میں غلطی سے غلو اور افراط ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۲). ۳. **(معانی و بیان) کسی کے متعلق بڑھا چڑھا ہوا یا حد سے گزرا ہوا بیان جو عقلاً اور عادتاً محال ہو ، حقیقت سے دور.** دوسرے مصرع میں یہ احتمال و استعداد بالقوہ قطرے کو جبر ڈالنا اور پھر اس طرح کہ ہر قطرے کو یہ اغراق سے گزر کر تبلیغ و غلو ہے. (۱۸۹۹ ، خطوط غالب ، ۲۵۷). زور طبع کی وجہ سے اس میں انہوں نے اس قدر غلو کیا کہ ضروری ، غیر ضروری کی کچھ تمیز نہ رکھی. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۷۱).

اس درجہ غلو ان کی ستائش میں کہ احمق
شیطان بھی محسوس کرے اپنی حقارت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰). ۴. **(فقہ) ۳۰۰ سے ۸۰۰ قدم کا فاصلہ ، تیر مارنے کا انتہائی فاصلہ.** اگر گمان ہو کہ پانی یہاں سے ایک غلو ہے ڈھونڈھنا پانی کا واجب ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۵). ۵. **جوانی کا آغاز اور نشاط ؛ (کنایۃً) زور ، جوش.**

یوسف لقا رئیس یہ عالی جناب ہے
زیبا ہیں سو امنگیں غلو پر شباب ہے

(۱۸۶۷ ، مسدس تہنیت جشن بے نظیر ، ۵). ۶. **(عروض) قافیے کا ایک عیب یعنی ایک مصرع میں حرف روی ساکن اور دوسرے میں متحرک ہو.** اگر ایک مصرع میں روی ساکن ہو اور دوسرے میں متحرک تو اس عیب کو غلو کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۱۳۶). [ع].

--- آمیز (--- ی مج) صف.
حد سے تجاوز کیا ہوا ، مبالغہ آمیز. اس کے غلو آمیز خیالات ... اس کا مزاج جو لزم بھی تھا. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۵۵). [غلو + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- بیانی (--- فت ب) امث.
حد سے زیادہ مبالغہ ، بہت بڑھا چڑھا کر کسی بات کا بیان ، مبالغہ آرائی. مبالغے کی اصلاح کا واحد طریقہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ مخالف سمت میں غلو بیانی کی جائے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۸). [غلو + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پسند (--- فت پ ، س ، سک ن) صف.
مبالغہ کو پسند کرنے والا ، مبالغہ پسند. داراشکوہ ... شریعت کے معاملہ میں غلو پسند اور دینی عقائد کے اعتبار سے کفر اور انتہا پسند نہ تھا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۱۵). [غلو + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا].

غُلُو (۲) (ضم غ ، و مع) امذ.
شور و غوغا ، غلغلہ ، چرچا.

آزردہ اس چمن میں ہوں مانند برگِ خشک
چھیڑے جو تک نسیم مجھے سو غلو کروں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۶).

مجھی سے دخترِ رز کی آبرو ہے
مجھی سے آشنائی کا غلو ہے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۵). [ع].

غُلُوطات (ضم غ ، و مع) صف ؛ ج.
غلط باتیں ، غلطیاں ، فروگزاشتیں. ہم نے پورا فلسفہ دیکھا ہر جگہ ٹیڑھ ٹیڑھ غلوطات کا مجموعہ ہے. (۱۹۵۹ ، مقالات ایوبی ، ۱۶۳). [غلط (رک) کی جمع الجمع].

غَلُول (فت غ ، و مع) امث (قدیم).
وہ کمان جس سے غلولہ چلائیں ، غلہ مارنے کی کمان ، غلیل.

تل بھنواں تل جو ہے سو دیکھ ڈرے
دل کہ جیوں جانور غلول سیتی

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۲). [رک : غلیل].

غُلُول (ضم نیز فت غ ، و مع) امذ.
ہلکی غذا زود ہضم غذا (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس). [ع].

غُلُول (ضم غ ، و مع) امذ.
مال غنیمت میں خیانت کرنا.

غلول و خیانت سے کیا، ان کو عار
متاعِ شتر ، مال و زر بخشمنوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۵). [ع].

غُلُولا (فت غ ، و مع) امذ.
رک : غلولہ.

رحمی ماں کے جب تھا غلولا
رزق کیونکر دیا جب تھا ابولا

(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ ، قریشی ، ۳۰۶). تیروں اور غلولوں کا موسلا دھار مینہ برس رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۳).
[غلولہ (رک) کا متبادل املا].

غُلُولَہ (فت غ ، و مع ، فت ل) امذ.
۱. گولا ، غلّہ ، گولی ، پیڑا ، پینڈا.

غلولے گرے جیوں تفنگ سُدھ نہ
اچنبیں توپیں ہوتناں بُدھ نہ

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

بچھیں اس کرے را کھ لی شہد بار
غلولہ تو بند کر ہر ستر تین بار

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، قریشی ، ۲۸).

زمین پر جب الوں نے فوج باندے
غلولہ ہوا اپنو نے جنگ ساندے

(۱۶۸۸ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۰۹). اور اُس آٹے کا ایک غلولہ بنا کر خاکستر گرم میں یعنی بھوبل میں دبا دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۰). زردیٔ بیضۂ مرغ کے اندر تمام دواؤں کو سرمہ سا کر کے خوب اچھی طرح سے حل کریں اور غلولہ سا بنا لیں. (۱۹۳۷ ، ستک الدرر ، ۲۹). غلولہ جو فارسی لفظ ہے اسے بھی غلولہ ہی لکھا اور بولا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۵۹). **۲. شکار کے جانوروں کا مجمع** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). **۳. کوڑیاں جو مزاروں پر چڑھاتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [ف].

---- کَرْنا محاورہ (قدیم).
گروہ یا غول بنانا ، اکٹھا ہونا.

جتے دکھلا کر اپس کو غلولے
پڑے جالاں پر ہو تو یاں کے گولے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۵).

----ہونا محاورہ (قدیم).
جمع ہونا ، اکٹھا ہونا ، جتھا بنانا.

بکڑ یاں کارباں تے یاناں چلے
غلولہ ہو اُٹھے اُٹھانا چلے

(۱۶۹۵ ، علی نامہ ، ۱۹۷).

غُلُولی (ضم نیز فت غ ، و مع) صف.
جلد ہضم ہو جانے والا ، زود ہضم. ہلکا علاج کیا چاہئے مریض کو مطلق آرام اور سا کن سے رکھنا اور غلولی غذا دینا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۴۳). [غلول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَلّہ (۱) (فت غ ، شد ل بفت) امذ.
۱. اناج ، ان ، ناج ، دانہ دنکا جو زمین سے اُگے.

تمام غلّہ تھا دانے از زر ناب
نہ دیکھے گا کوئی خوب اس تھے خواب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۸۰).

غلّۂ خلقت سے ہے ان کا نرالا اکل و شرب
ہے بجز خونِ جگر عشاق کی خورا ک خا ک

(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۲۳۵). وہ کبھی کبھی عوض نقد روپیہ کے ان سے غلہ ہی طلب کرتے تھے. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۳۲). بعضوں نے اپنے کپڑے اُتار دیے کسی نے گھر کا غلہ لا کر دیدیا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۶). مدینہ میں ایک مرتبہ کال پڑا ، دیکھتے ہی دیکھتے غلّہ مہنگا ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹۶). **۲. کھوٹا سکّہ.** زیف اور غلّہ ایسی درم کو کہتے ہیں جو بیت المال میں نہ لیا جائے مگر سودا گر لے لیویں جیسے لوٹے پھوٹے روپے. (۱۸۰۶ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۸). [ع].

---- اُٹھانا محاورہ.
کھلیان میں کاٹنے کے بعد اناج کو گھر لانا. مجھ کو امید یہ ہے کہ غلّہ اٹھانے کے وقت ہم گیہوں ہی سمیٹ لے جائیں گے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۲).

---- اَفْشاں (---- فت ا ، سک ف) امذ.
غلّہ پھٹکنے کا آلہ ، چھاج ، سوپ.

کندو کوٹھی غلّہ اناج
غلّہ افشاں در ہندی چھاج

(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری ، ۱۰۹). [غلّہ + ف : افشان ، افشاندن - جھاڑنا ، جھڑکنا].

---- پَکْنا محاورہ.
اناج کا کھیتوں میں تیار ہونا ، فصل تیار ہونا ، اناج کی بالیوں کا زرد ہو جانا. زمین ہور آسمان نا اچھے تو غلّہ کیوں پکتا؟ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۷).

---- پَھٹَکْنا محاورہ.
سوپ کے ذریعے اناج کو بھوسے سے الگ کرنا ، سوپ کے ذریعے اناج میں ملا ہوا کوڑا کرکٹ الگ کرنا ، غلّہ صاف کرنا.

بڑھا جو باجی نہ پھر دانیال آ پھٹکا
کہ جس کی ماں نے سدا غلّہ میرے گھر پھٹکا

(۱۸۳۵ ، دیوان جان صاحب ، ۱ : ۱۲۲).

---- چُوں/گَر اَرْزاں شَوَد اِمْسال سَیّد می شَوَم کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو موقع بے موقع بدلتا رہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---- خانَہ (---- فت ن) امذ.
اناج گھر ، کٹھلا ، مال گودام. جہانگیر نے حکم دیا کہ تمام شہروں میں غلّہ خانے قائم کیے جائیں ، جہاں راہ گیروں اور مسافروں کو کھانا تقسیم کیا جائے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۷).
[غلّہ + ف : خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ خیز (ـــ ی مج) صف.
زیادہ غلّہ پیدا کرنے والا ، بکثرت اناج اُگانے والا. اسے افریقہ کا غلّہ خیز خطّہ اور اناج کا گھر (ہوری) کہتے تھے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۷)۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے غلّہ خیز علاقے ... خشک ہوتے جائیں گے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۰)۔ [غلّہ + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا]۔

ـــ دان امذ.
اناج کا گودام ، غلّے کی کوٹھی ، کھتی (پلیٹس)۔ [غلّہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ ڈالنا محاورہ ، ف م.
اناج بھرنا ، اناج کا ذخیرہ جمع کرنا ؛ (ہندو) تھوڑا تھوڑا یا ایک ایک مٹھی اناج روز نکال کر دیوی دیوتا کے واسطے جمع کرتے رہنا ؛ نقدی جمع کرنا ؛ چکّی کے گڑھے میں اناج کی مٹھی ڈالنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ـــ زار امذ.
غلّے سے بھرے ہوئے کھیت ، وہ خطّہ جہاں اناج پیدا ہو. امریکہ کے وسطی مغربی علاقے اور روس کے غلّہ زار رفتہ رفتہ زیادہ خشک ہوتے جائیں گے۔(۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۰)۔ [غلّہ + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ فَروش (ـــ فت ف ، و مج) صف.
بنیا ، بقال ، اناج بیچنے والا ، غلّہ فروخت کرنے والا (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [غلّہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا]۔

ـــ فَروشی (ـــ فت ف ، و مج) امث.
اناج بیچنا ، اناج کی سوداگری (فرہنگ عامرہ)۔[غلّہ + فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گاہنا ف م.
رک : **غلّہ مانڈنا.** بھیڑوں کی پرورش کا عمل بہت قدیم ہے وادیِ نیل میں بھیڑوں کو غلّہ گاہنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۵۸)۔

ـــ مانڈنا ف م.
اناج کو کچل کر یا روند کر چھلکوں سے الگ کرنا ، غلّہ گاہنا. پھر کھلیان میں جا کر اناج اُسانے لگی ہوری ابھی تک وہاں غلّہ مانڈ رہا تھا۔ (۱۹۳۵ ، گئودان ، ۳۱۶)۔

ـــ مَنڈی (ـــ فت م ، سک ن) امث.
(تجارت) وہ جگہ جہاں اناج لا کر فروخت کیا جاتا ہے ، اناج کی منڈی یا بازار. دلّی میں اس وقت غلّے کی بڑی بھاری منڈی کھاری باولی ہے۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۶)۔ اب غلّہ منڈی میں آڑھت کا کاروبار بھی کرتا ہوں۔ (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۹۶)۔ [غلّہ + منڈی (رک)]۔

ـــ نِکالنا محاورہ.
اناج کا گٹھ کر بھوسے سے جدا کرنا ، گاہنا. مصری حفریات میں سے بعض پتھر ایسے بھی نکلے ہیں جن پر وہ گیت منقوش ہے جس کو عورتیں غلّہ نکالنے کے وقت گاتی تھیں۔ (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۳۸)۔

غَلّہ (۲) (فت غ ، شد ل بفت) امذ.
بکری وغیرہ کی رقم رکھنے کا ڈبّہ یا برتن ، گلہ ، گولک ، غُلک. اس نے اپنے غلّے سے ایک روپیہ نکال دکھایا کہ یہ سکّہ یہاں چلتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳)۔ اُسے باپ کے غلّے سے جوتی چرانے کے جُرم میں زد و کوب کی سزا بھگتنی پڑی ہے۔ (۱۹۴۳ ، جنّت نگاہ ، ۱۶۷)۔ اف : اٹھانا ، الٹنا ، ڈالنا. [مقامی]۔

غَلّہ (۳) (فت غ ، شد ل بفت) امذ.
۱. نیم کا پھل ، نمکولی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). **۲. (أ) درخت سے گرے ہوئے آم جو باغ والے چُن کر ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ **(ii) تخمی آم کا ایسا ڈھیر جس میں مختلف درختوں کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے کھٹے میٹھے آم شامل ہوں.** تم سے کہا تھا کہ پتلے رس کے اور میٹھے ایک درخت کے آم لانا ، تم غلّہ ہی اٹھا لائے۔(۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۸)۔ [مقامی]۔

غُلّہ (ضم غ ، شد ل بفت) امذ.
مٹی کی خاص طریقے پر بنائی ہوئی گولی جسے غلیل میں رکھ کر چلاتے ہیں نیز ہر وہ ٹھوس چیز مثل ڈھیلا سنگریزہ وغیرہ جو غلیل میں رکھ کر چلائی جائے ، گلولہ. ضرغام اس طرف آ نکلا اور یہ ماجرا دور سے دیکھ کر ایک غلولۂ بےہوشی غلیل میں رکھ کر غلّہ اس کی ناک پر مارا۔(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱۸)۔ایک غلّہ غلیل میں رکھ کر فقیر کے گھٹنے میں اس زور سے مارا کہ بچارا منہ کے بل گر پڑا۔ (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۹)۔ اس کے بیچ میں دو انگل موٹا کپڑا غلّہ رکھنے کے لئے ہوتا تھا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰)۔[غلولہ (رک) کی تخفیف]۔

ـــ سی آنکھیں نِکالنا محاورہ.
(عور) غصے کی زیادتی میں ایک خاص انداز سے دیکھنا. غصہ تمھاری ناک پر رکھا رہتا ہے ، ذرا سی بات پر غلہ سی آنکھیں نکال لیتی ہو۔ (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۹۸)۔

غَلّئی (فت غ ، شد ل بفت) صف.
(کاشت کاری) وہ لگان جو غلّے کی صورت میں ادا کیا جائے (نوراللغات)۔ [غلّہ (۱) (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت]۔

غَلَیان (فت غ ، فت نیز سک ل) امذ.
۱. جوش ، غلبہ ، اُبال.

غلیان دمِ اوس لب کے تصور نے مٹایا
میں کیوں نہ کہوں شربتِ عنّاب کی بھتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۵)۔وہ فرط رعبِ حسن سے جب بیٹھا تھا

یا اس نے ہنگامۂ مستی اٹھایا ، غلیانِ شہوت ہوا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٢٩٨). چنانچہ وہ شیرہ لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس میں جوش و غلیان اٹھ رہا تھا. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٢ : ٨٣).

یہ غلیانِ مستی یہ، طغیانِ شوق
عَلَی اللّٰہِ بِالسُّوْ یَتَکَلَّمُوْن

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ٨٥). ٢. (کنایۃً) **جنون ، سودا ، وحشت**. ایسے غمزدہ اور پریشان حال شہزادہ کا کیفی شکار میں دل لگ سکا ہے ، جس کے لئے اطمینان و فارغ البالی غلیان ہے. (١٩٠٠ ، ایّامِ عرب ، ٢ : ٧٠). اف : ہونا ، کرنا. [ع].

غِلْیان (کس غ ، سک ل) امذ.
حقہ جس پر چلم رکھ کر پیتے ہیں ، گُڑگُڑی ، پیچوان ، قلیان (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [ف : قلیان (رک) کا محرف].

غُلی بانْگ (ضم غ ، غنہ) امث.
گڑبڑ (قدیم اردو کی لغت). [مقامی].

غَلِیچَہ (فت غ ، ی مع ، فت چ) امذ.
رک : غالیچہ. قلعہ کا فتح کرنے والا عثمان خان ہی غلیچہ پر بیٹھا تھا. (١٨٨٦ ، درگیش نندنی ، ١٠١).

قالی سا مرد دیکھو کیا بن گیا ہے بیچا
املاک جوش کیا ہے ، اک چیتھڑا غلیچہ

(١٩٣٨ ، کلیات عریاں ، ٢ : ٩٧). [غالیچہ (رک) کی تخفیف].

غَلیطَہ (فت غ ، ی مع ، فت ط) امذ.
کوڑا ، ڈرہ.

سورج تج مکھ کا رس آ کیا تو جانوں اس تھے یوں
غلیطے مارتے تھیلی فرشتے سور کوں اجنوں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٣٨).

جب گزر کا ہوتا ہے منجھ تیری گلی
مارتے ہیں غم غلیطے ڈکھ ڈھکے

(١٧٠٧ ، بحری ، ک ، ٢٠٣). گردنی پلاؤ کا مطلب تھا گردن میں ہاتھ دے کر نکالنا اور یہی مفہوم غلیطے کا تھا. (١٩٧١ ، ذکر یار چلے ، ٣٠٣). [ع].

غَلیطَہ دینا محاورہ.
بے عزت کر کے نکالنا ، محفل بدر کرنا. انہوں نے طے کیا کہ گردنی پلاؤ کھانا پڑے کوئی مضائقہ نہیں ، غلیطہ دیا جائے کوئی حرج نہیں ، خورشید کی محفل میں ضرور جائیں گے. (١٩٧١ ، ذکر یار چلے ، ٣٠٣).

غَلیظ (فت غ ، ی مع). (الف) صف.
١. **گاڑھا ، غیر سیّال (رقیق کی ضد)**. یہ خیال ہے کہ خِلط سودای غلیظ کو حدت کرے. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٨٨). بیٹی کا دودھ رقیق ہوتا ہے اور بیٹے کا غلیظ. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٨٨). مثل شربت کے غلیظ القوام ہو جاوے. (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ١١١). ٢. **موٹا ، دبیز ، دل دار ، گہرا (کمیت و کیفیت کے اظہار کے لیے)**. اگر چاند زمین سے ... زیادہ دور ہوتا تو اس کا سایۂ غلیظ زمین تک پہنچنے کے قبل تمام ہو جاتا. (١٨٣٣ ، مفتاح الافلاک ، ١٥٢). آنکھوں پر سرخی مائل غلیظ سا پردہ آ گیا تھا. (١٩٣٧ ، سلک الدرر ، ٣٥). منھ سے غلیظ دھواں نکلا اور گویا کمر کا مفلوج گریہ چنگھاڑ سے بولا. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٦٦). ٣. **کثیف ، میلا ، گدلا**. زمین کے قریب کی ہوا غلیظ ہے. (١٨٥٦ ، فوائد الصبیان ، ٨٣). پانی لطیف ہو کر بھاپ اور بھاپ غلیظ ہو کر پھر پانی بن جاتا ہے. (١٩٠٨ ، مخزن ، دسمبر ، ٢٣).

بوجھل ہے اور غلیظ رطوبت بھری فضا
چاروں طرف محیط ہے ایک سخت گیر جال

(١٩٦٦ ، چراغ اور کنول ، ١٦٣). ٤. **سخت ، شدید ، بھاری**. چاروں سرداروں نے قسم غلیظ کھائی. (١٨٤٣ ، فسانۂ معقول ، ٢٠٧) آج تم نے کونسی غلیظ غذائیت زیادہ کھائی ہے. (١٩٣٣ ، تاریخ الحکماء ، ٤٧). ٥. **گندہ ، نجس ، ناپاک**.

عورت غلیظ مردوں کی جی تس کا بھی ہوں حکم بجھاتوں
جوتیا بھاگ کھلے جی اس کا بیٹھیں جاء نماز اس جانوں

(١٥٦٥ ، جواہر اسرار اللہ ، ٩٧).

اے دو تن نراسی توں ہے سربسر غلیظ
چڑ چڑ کہ منج سوں پر کھڑی باتاں نہ کر غلیظ

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣١٣).

ہو تیں ہوں تمارا خریدی غلام
غلیظ کیوں ہو بندہ تھے ہووے کا کام

(١٦٨٧ ، یوسف زلیخا (ق) ، ٢١٥). ایسے شخص کی سزا کیا ہے؟ ابوتمام نے کہا اسے قتل کرنا تا کہ زمین ویسے غلیظ سے پاک ہو. (١٨٢٣ ، سیر عشرت ، ١٣٦).

دختِ رز کیا دکھائے حُسنِ غلیظ
لطف جو کچھ ہے عشقِ پاک میں ہے

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٦٧٦). یہ پرانی غلیظ اور ویران عمارت ہے. (١٩٠٣ ، چراغ دہلی ، ٣٠٠). میں ان لطیفوں کو دہرا کر اس الفاظ کی کہانی کو غلیظ نہیں کرنا چاہتا. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ٢١٠). (ب) امذ گُوہ ، فُضلہ ، پاخانہ ، غلاظت. مکھیاں غلیظ پر بیٹھ کر کپڑے پر بیٹھتی ہیں. (١٨٦٦ ، تہذیب الایمان ، ١٦٠). ڈنڈے کھاتے ہیں ، غلیظ پھینکا جاتا ہے جب وزارت کی کرسی ملتی ہے. (١٩٠٨ ، انتخاب فتنہ ، ٢١٥). انگلیوں سے جیسے ہوئے غلیظ کو صاف کیا. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٣٥). [ع].

ـــــ اُچھالا جانا / اُچھالْنا ف م ؛ محاورہ.
١. **گندگی پھیلانا ، غلاظت بکھیرنا ، بیہودہ باتیں کرنا**. مگر اردو لٹریچر کے حصۂ نثر میں اس سے زیادہ غلیظ اچھالا گیا ہے. (١٩٠٣ ، عصر جدید ، ١ اکتوبر ، ٣٥٨). ٢. **بدنام کرنا ، ذلیل و رسوا کرنا**. چھوٹی سی بات میں الجھنا ، گڑے مردے اکھیڑنا اور غلیظ اچھالنا میں نے شایانِ شرافت نہ سمجھا. (١٩٥٨ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ٢٦٨).

ـــــُ الْحِجاب (ــــــ ضم ظ ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امذ.
سخت گیر. یزدجرد نہایت سخت زبان ، سخت دل ... شدید الکبر ،

غلیظ الحجاب تھا. (۱۸۸۸ ، تثقیف الاسماع ، ۱۳۸). [غلیظ + رک : ال (۱) + حجاب (رک)].

---القلب (---ضم ظ ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) امذ.
سخت دل ، ظالم. بادشاہ ریچھوں کا ... غلیظ القلب تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۰۷). تعصب نے ان کو ایسا غلیظ القلب کر دیا کہ کسی طرح سمجھتا ہی نہیں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲، ۳). قرآن مجید نے آپؐ کے غلیظ القلب ہونے کی نفی فرمائی ہے. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۱۰۶). [غلیظ + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

--- پھینکا جانا / پھینکنا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، کسی کے لیے گندی زبان استعمال کرنا ، گالیاں دینا. الیکشن کے وقت انگلینڈ میں باوجود اس قدر افراط تہذیب کے جوتے چلتے ہیں ، ڈنڈے کھاتے ہیں ، غلیظ پھینکا جاتا ہے جب وزارت کی کرسی ملتی ہے. (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۱۵).

--- گالی امث.
گندی گالی ، دُشنام فحش. لیڈر دنیا بھر کی غلیظ گالیاں دیتا ہوا جائے واردات سے غائب ہو گیا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۵). [غلیظ + گالی (رک)].

غَلِیظَہ (فت غ ، ی مع ، فت ظ) صف.
غلیظ (رک) کی تانیث.

جو نجاست ہے غلیظہ اوسکو سُن
علم کے گُل عقل کے ہاتھوں سے چُن

(۱۷۶۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۸). دماغ اور بدن کو تمام اخلاط ردیہ غلیظہ سے پاک کرتا ہے ، محلل ریاح ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۹). اجزاء غلیظہ غلہ اور پھل بن کر ہماری غذا بن جاتے ہیں. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۵۷). [غلیظ (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَلِیظی (فت غ ، ی مع) امث.
غلاظت ، گندگی ، ناپاکی.

ترا بدن اب پاک ہے نہیں کچھ غلیظی بھی ولے
لج تن نے تیرے غیر کا بدکار کر توں برطرف

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۹ ب).

وہ ہوئے خفیف اپنی قوت
لیتی ہے غلیظی اور رنگت

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۰). [غلیظ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَلَیف (فت غ ، ی لین) امذ.
۱. (نباتیات) بیج کے گرد ایک سخت غلاف پایا جاتا ہے جو دو پرتوں پر مشتمل ہوتا ہے اس کی بیرونی سخت اور بھورے رنگ کی پرت کو پوست اور اندرونی کو غلیف (Tegmen) کہتے ہیں ، زیر قشر. بیج کا غلاف جو حقیقت میں دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے ، بیرونی حصہ پوست اور اندرونی غلیف کہلاتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۶). اندرونی جھلی نما پرت غلیف کہلاتی ہے. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۱۱). ۲. **چادر ، غلاف ، اوپر کا پردہ ، پوشش ، خول.**

اوپر غلیف دریا آسماں گتی
دیوے تارے کس قدری

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۹۷).

تجھل موتی پور پاچ یاقوت لا کر
کیے دو غلیفاں جوین کوں مرصع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۲). [غلاف (رک) کا امالہ].

غَلیفا (فت غ ، ی مع) امذ.
گاوہ ، کیچڑ ، گارا ، گندھی ہوئی مٹی.

جوات گھوٹنا شیرہ نرم جارہ ہوا
غلیفے کا جوتا سہ پارا ہوا

(۱۹۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸۳). [ع].

غَلَیفنا (فت غ ، ی لین ، سک ف) ف م.
چُھپانا ، ڈھکنا ، پوشیدہ رکھنا. تحصیلنا (تحصیل سے) ، دفنانا (دفن سے) ، غلافنا ، غلیفنا (غلاف سے). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۱). [غلیف + نا ، لاحقۂ مصدر].

غَلَیفی (فت غ ، ی لین) امث.
ڈھانکنا ، چُھپانا.

سکھی نونیہ کی شیرنی سو پشمک بال دستے ہیں
غلیفی دو سو باداماں لین کو نال دستے ہیں

(۲ ، نیازی بہمنی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ۶۳ : ۱۰)).

غلیفی کینک کر کہ اس دھات کام
بہرحال قلعی ہو کر تمام

(۱۵۶۶ ، علی نامہ ، ۳۳۹). [غلیف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غُلیل (ضم غ ، ی مع) امث.
لکڑی یا دھات کا دو شاخہ (R) جس کے دونوں سروں پر ربڑ کی دو پٹیاں اور ان پٹیوں کے دوسرے دونوں سروں کو دو انگل چمڑے یا موٹے کپڑے میں باندھ دیتے ہیں ، جس میں غلہ رکھ کر چلاتے ہیں ، کمان ، قوس.

ابرو غلیل تس پر تل کا رکھیا غلیلا
مشکل ہے بوالہوس کو وہاں آ کے پھر پھٹکنا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

اوسکی ابرو میں آکہ کیا کشش
ہے کماں اسم کی گویا یہ غلیل

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۹۳). اب چلنے سے ایک ہفتہ پہلے تم نے غلیل مانگی. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۱۰۱).

اے طائران باغ مبارک ہو زندگی
صیاد کی غُلیل کا ٹوٹا ہے پھٹکنا

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۶). لڑکے ہاتھوں میں غلیل لیے پرندوں کی ٹوہ میں لگے ہوئے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۷۰). ف : مارنا ، چھوڑنا ، لگانا. [ف].

--- اَنداز (---فت ا ، سک ن) صف.
غلیل چلانے والا ، غلیل سے نشانہ لگانے میں مہارت رکھنے والا. میر الفت علی شکار پوری اپنے زمانے کے بڑے مشہور

غلیل انداز تھے. (۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۶۸).
[غلیل + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، چلانا].

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
غلیل چلانا ، غلیل سے نشانہ لگانا ، غلیل چلانے کا فن. اس وقت شکارپور کے سید میر الفت علی صاحب نے غلیل اندازی کے فن میں ایسا کمال بہم پہونچایا ہے کہ ان کے برابر یقین ہے کہ ہندوستان میں کم دوسرا نکلے گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۱). [غلیل انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باز صف.
غلیل انداز ، غلیل چلانے والے ، غلیل سے نشانہ لگانے والے ، غلیل چلانے کے ماہر. دلی کے ایک غلیل باز بھی حج کو گئے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [غلیل + ف : باز ، باختن ، کھیلنا].

---بازی امث.
رک : غلیل اندازی. القصہ اگر کوئی شوق غلیل بازی کا کرے تو اس حد کو مشق پہونچائے اور جو یہ نہ ہو سکے تو غلیل ہاتھ میں نہ لیوے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۱). شریفوں کا شغل ڈنڑ مگدر ... نیزہ بازی ، غلیل وغیرہ کھیل جن کے گھر کے اندر مشق کی جاتی تھی. (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۴). تیر اندازی کے تو ہم نے قصے ہی سنے ہیں البتہ بعض بڈھوں کی غلیل بازی دیکھی ہے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [غلیل باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنانا محاورہ.
جُھکا دینا ، خمیدہ کر دینا.

لگائے دیکھیئے کس پر غلیلے انجم کے
جو آسماں نے بنا آپ کو غلیل دیا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۷).

---چَلانا محاورہ.
غلیل سے نشانہ مارنا ، غلیل سے غلّہ پھینکنا ، غلیل میں پتھر رکھ کر مارنا. پتھر سے تو یہ موذی مرنے کا نہیں تو میں نے غلیل چلانا سیکھی. (۱۹۸۴ ، اک محشر خیال ، ۸۰).

---کا پَھٹْکَنا اِمذ.
غلیل کے درمیان میں لگا ہوا چمڑا یا موٹا کپڑا جس میں غلّہ رکھ کر چلاتے ہیں.

اے طائرانِ باغ مبارک ہو زندگی
صیّاد کی غلیل کا ٹوٹا ہے پھٹکنا
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۶).

غُلیلا (ضم غ ، ی مج) امذ ؛ ---غلیلہ.
رک : غلیلہ.

ابرو غلیل تمن پر تل کا رکھا غلیلا
مشکل ہے بوالہوس کو وہاں آ کے پھر پھٹکنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸).

بیٹھے اگر خوشی سے آ کر چمن میں بلبل
کربال میں غلیلا ایسا لگے کہ اڑ جا
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، ۳۸۱). [غلیل + ا (زائد)].

غُلیلْچی (ضم غ ، ی مج ، سک ل) امذ.
رک : غلیل انداز ، غلیل چلانے والا ، غلیل باز. وہ جب دلی آتے تو بارہ دری میں تمہارے نانا صاحب کے پاس اترا کرتے تھے ، غلیلچی یکتا تھے ، ان کا غلّہ کبھی خطا نہ کرتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۰). [غلیل (رک) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

غُلیلَہ (ضم غ ، ی مج ، فت ل) امذ.
۱. **غلّہ ، گولا ، گولی.** دیکھا ایک غلیلہ سانپ کے لبوں پر چمک رہا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۸۴). اور حقیقت میں غلیل کا غلیلہ مختصر ہے اور جو چیز کہ گول ہوتی ہے اس کو غلیلہ اور غلولہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۱). ایک صیاد آیا اور اس کے مارنے پر آمادہ ہو کر غلیل سے غلیلہ کے لگتے ہی وہ قمری سر کر نیچے آ پڑی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۲۲۰). ۲. **گھڑیال کا لنگن ، پنڈولم.**

غلیلہ پھر اوسے گھڑیال کا کیونکر نہ ٹھہراویں
نگوڑی باولی چڑی مزے میں جو خلل ڈالے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). [غلیل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

غَلیواج (فت غ ، ی مج) امث ؛ ---غلیواج ، غلیواز.
رک : غلیواز.

منہہ کھولے زاغ خال و غلیواج زلف ہے
دونوں میں طعمہ دیجیے اپنا جگر کسے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳). [غلیواز (رک) کا بگاڑ].

غَلیواز (فت غ ، ی مج) امث ؛ ---غلیواج ، غلیواج.
چیل ، زغن ؛ موش گیر ، ایک مردار خوار پرندہ ؛ کرگس ، گدھ.

کہا یک کوا ہور غلیواز دو
سو ہدہد تجا چُغد چوتھا سواو
(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۴). غلیواز یعنی چیل کا دیکھنا بیماری دراز پر دلیل ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳). کرگس یا گدھ ... پنجابی میں گیرج کہتے ہیں اور غلیواز بھی ان کا نام ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۳). [ف].

---را با کَبُوتَر چہ کار کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) چیل کو کبوتر سے کیا کام یعنی مختلف طبیعت والے آدمیوں میں محبت اور دوستی نہیں ہو سکتی (فرہنگ امثال ؛ مہذب اللغات).

غَلّے ہونا محاورہ.
سرمایہ ، وسائل ، پونجی ، مال و دولت پاس ہونا.

محبت باندھ لی اک لالچی کی ہم نے پلّے ہے
الٰہی دیکھیے کیا ہو نہ پلّے ہے نہ غلّے ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲).

غم (فت غ) امذ.
۱. **رنج ، اندوہ ، دکھ ، ملال ، الم ، افسوس (خوشی کا نقیض).**

بازاں جوتھی ریت رسم
کرتے رہے اندوہ غم

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۸).

اللہ رضا سوں جگ میں سوتے ہیں ہوں انندان
غم کا نشاں کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵).

جنے بصیر و برغم جو بجنے لگے
ہوا لاک پربت گرجنے لگے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۵).

مرا غم میں روتا اٹھے زار زار
مرا جو لڑائی کرے مار مار

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۲).

ایسا ہی ہجوم غم ہے تو تن سے مرے
گھبرا گھبرا کے جی چلا جاوے گا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۳). غمگین دل کا غم اور شادان دل کی شادی اسی سے ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳). ایسا نہ ہو کہ تیرا غم مجھے اٹھانا پڑے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۶۱). عمل اور ایجاد کے شوق کی والہانہ تکمیل میں جو تکلیفیں اٹھائی پڑتی ہیں ... وہ غم نہیں مضراب زندگی ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۶). ۲. **سوگ ، ماتم ، گریہ و زاری.**

نیل کپڑے پہنے ہیں پیغمبراں اس غم ستی
دشمنی پکڑے بزرگاں مال و ہور خاتم ستی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۷/۵۹).

درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم
وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۸).

ہیں کس کے غم میں نالۂ درد آشنائے رعد
ہے کس کے غم میں گریۂ بے انتہائے ابر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۳).

اس کے جانے سے ہے ہر چمن محو غم
ماند پڑنے لگی شہر کی دلکشی!

(۱۹۸۸ ، طلوع افکار ، کراچی ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۳۹). ۳. **فکر ، پروا ، پریشانی ، اندیشہ.**

اگر سر کھلا ہے تو کچھ غم نہیں
جو کرتی ہے میلی تو محرم نہیں

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۹۲).

بہت سہی غم گیتی ، شراب کم کیا ہے؟
غلام ساقی کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے؟

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱).

کوئی زباں بھی سیکھیں غم اس کا کچھ نہیں ہے
غم ہے یہی جو چھوڑیں مذہب کی پاسداری

(۱۹۱۲ ، گلزار بادشاہ ، ۱۲۲). ۴. **یاد ، خیال ، دھیان ، فکر محبوب.**

کل ہاتھوں پر دیے ترے چھلوں کی یاد میں
دل پر تمہاری چوڑیوں کے غم میں کھائے داغ

(۱۸۷۲ ، فیض نشان ، ۹۸). [ع].

۔۔۔ اُٹھانا محاورہ.
غم برداشت کرنا ، غم جھیلنا ، غم سہنا.

کس ہیر کا ہے دل کہ غم نوجوان اٹھائے
بیٹھے بٹھائے فرقت آرام جان اٹھائے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۸). ایسا نہ ہو کہ تیرا غم مجھے اٹھانا پڑے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۶۱).

۔۔۔ اُٹھ کھڑا ہونا محاورہ.
غم پیدا ہو جانا ؛ جیسے : ایک غم سے ابھی نجات نہیں ہوئی کہ دوسرا غم اٹھ کھڑا ہوا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

۔۔۔ اَفروز (۔۔۔ فت ا ، سک ف ، و مع) صف.
غم کو بڑھانے والا ، دکھ کو زیادہ کرنے والا.

حسین زہرہ و !
میں تمہارے اکیلے گھروں میں
تمہاری حزیں چاہتوں کے غم افروز گیتوں پہ رویا کروں گا

(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۱۰۰). [غم + ف : افروز ، افروختن ۔ روشن کرنا یا ہونا].

۔۔۔ اَفزا (۔۔۔ فت ا ، سک ف) صف.
رک : غم افروز.

بہار عیش و مسرت نہ رہ سکی باقی
ہے اس کی یاد غم افزا مگر ابھی باقی

(۱۹۸۶ ، ن ۔ م ۔ راشد ۔ ایک مطالعہ ، ۳۰). [غم + ف : افزا ، افزودن ۔ بڑھانا].

۔۔۔ اَندوختہ (۔۔۔ فت ا ، سک ن ، و مع ، سک خ ، فت ت) صف.
غم کا مارا ہوا ، غم زدہ ، غم کا شکار ، غم سے بھرا ہوا ، غم بردوش.

نذر میں اس شہ خوباں کی کروں کیا بیدار
دل ہے سو داغ ہے جاں ہے سو غم اندوختہ ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۳). [غم + ف : اندوختہ (رک)].

۔۔۔ اَندوز (۔۔۔ فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
رنجیدہ ، ملول ، مصیبت کا مارا.

عشاق کوں جان افروز ہوا
مہجور کی غم اندوز ہوا

(۱۷۶۸ ، قربی ، برہی ، ۵۲).

کبھی کچھ غم اٹھایا ہو تو جانیں آپ کیا جانیں
کہ کس کس غم میں آلودہ یہ غم اندوز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰). [غم + ف : اندوز ، اندوختن ۔ جمع کرنا ، اکٹھا کرنا].

۔۔۔ اَنگیز (۔۔۔ فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
رنجیدہ کر دینے والا ، رنج و غم پیدا کرنے والا ، درد ناک.

آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ ترا
اشکِ بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۲۲۲)۔ اس غم انگیز انکشاف نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۹۵)۔ [غم + ف : انگیز ، انگیختن ـ ابھارنا ، بھڑکانا]۔

ـــ آشام صف۔
غم کا مارا ، غم چشیدہ ، رنجیدہ ، ملول ، رنج و ملال سہنے والا۔
وہاں بھی رہا جا سکے چند ایّام
ہر دل تھا مرا حریص غم آشام
(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۳۹ الف)۔ [غم + ف : آشام ، آشامیدن ـ پینا]۔

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف۔
دکھی ، رنجیدہ ، ملول ، افسردہ۔ مجھ میں اس کا غم آشنا قدرت کا شہکار چہرہ دیکھنے کی تاب نہیں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۰۱)۔ [غم + آشنا (رک)]۔

ـــ آگہی کسر اضا (ـــ فت گ) امذ۔
خود شناسی کا عذاب، جانکاری کا دکھ ، تلخ حقیقت سے واقفیت کی اذیت۔
بے حِس نہیں کہ سنگِ سرِ راہ جانیے
ساکت ہیں اہلِ ظرفِ غمِ آگہی لیے
(۱۹۶۷ ، شہرِ درد ، ۳۲)۔ [غم + آگہی (رک)]۔

ـــ آگیں (ـــ ی مع) صف۔
پُردرد ، دکھوں سے بھرا ہوا ، غمگین۔
مسرت آشنا غم کا فسانہ
غم آگیں شادمانی کی کہانی
(۱۹۷۷ ، لوحِ دل ، ۳۷)۔ [غم + ف : آگیں ، آگیدن ـ بھرنا]۔

ـــ آگینی (ـــ ی مع) امث۔
اداسی ، درد بھری کیفیت ، حزن و ملال۔ شاہزادی اس واقعہ سے بہت مضمحل ہو گئی اور اس کی غم آگینی چہرہ سے ظاہر ہونے لگی۔ (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۲۷)۔ [غم + ف : آگیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ آلُود / آلُودہ (ـــ و مع / فت د) صف۔
المناک ، ہر وقت رنج و غم میں رہنے والا ، رنجیدہ۔
جو سینہ کھلا ہے تو دل چاک ہے
غم آلودہ صبحِ طربناک ہے
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۲)۔
حسرتِ شادی نہیں جانِ غم آلود کو
لالہ سمجھتا ہے دل داغِ نمک سود کو
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۳)۔ وہ دن جو کل پرسوں آنکھوں کے سامنے تھے کیسے غم آلود گزرے۔ (۱۹۰۳ ، سفر نامۂ حجاز مصر و شام ، ۲)۔ [غم + ف : آلود / آلودہ ، آلودن ـ لتھڑنا ، لتھیڑنا]۔

ـــ آنا محاورہ۔
رنج ہونا ، تکلیف ہونا۔
کیا بات امیر جوشِ نشاطِ شباب کی
غم آتے آتے دل میں ہمارے سرور تھا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۰)۔

ـــ بانٹْنا محاورہ۔
دکھ درد میں شریک ہونا ، کسی کے رنج و تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا۔
رونے کی ، غم بانٹنے آئیں گے پھر دیوار و در
تھے وہی عیسیٰ نفس ، تیرے ستمگر تھے عجب
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۵)۔

ـــ بٹانا محاورہ۔
کسی کے رنج و مصیبت میں شریک ہونا ، کسی کا رنج و مصیبت دور کرنے کی کوشش کرنا ، شریکِ غم ہونا۔
محو باتوں سے اس کو کر لیتا
غم بٹا اس کا ہر طرح دیتا
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار (مہذب اللغات))۔ مجھے اس قدر نااہل یا نازک کیوں سمجھا ہے کہ میں تمہارے غم کو بٹا نہ سکوں گی۔ (۱۹۴۴ ، حرفِ آشنا ، ۴۷)۔

ـــ بٹْنا محاورہ۔
رنج و ملال دور ہونا ، غم دور ہونا ، مصیبت کا ختم ہونا۔
بٹ گیا غم ایسا دل بہلا لیا احباب نے
رائگاں جاتی نہیں صاحب سلامت دیکھنا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۲)۔

ـــ بَہار کسر اضا (ـــ فت ب) امذ۔
بہار کا موسم گزر جانے کا رنج ، اچھا وقت گزر جانے کا افسوس ، عروج کا زمانہ بیت جانے کا قلق۔
ذرا سے پتے نے بیتاب کر دیا مجھ کو
چمن میں آ کے سراپا غمِ بہار ہوں میں
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۳۸)۔ [غم + بہار (رک)]۔

ـــ پالْنا محاورہ۔
رنج و ملال مول لینا ، بکھیڑا اپنے سر لینا۔ تمہارے دل شاد کرنے کو میں نے یہ غم پالا ہے۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۵۴)

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف۔
رک : غم پرور (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [غم + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا]۔

ـــ پَرْوَر (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و) صف۔
غم پالنے والا ؛ (مجازاً) رنج میں مبتلا ، پُرالم ، رنجیدہ ، ملول۔
دل کہ غم پرورِ ناکامیِ جاوید نہیں
سلطِ ناز میں رد کردہ ہے دلداروں کا
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۸)۔ [غم + ف : پرور ، پروردن = پالنا ، پرورش کرنا]۔

ـــ پَروَرد (ـــ فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر) صف.
غم کا پالا ہوا ، جو شخص ہمیشہ ملول رہتا ہو ؛ (مجازاً) مغموم ، رنجیدہ ، ملول ، رنج میں مبتلا.

ذکر جنت سن کے واعظ سے مجھے ہوتا ہے داغ
خوگر غم اس قدر یہ جان غم پرورد ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۱). [غم + ف : پرورد ، پروردن ـ پالنا ، پرورش کرنا].

ـــ پَسَنْد (ـــ فت پ ، س ، سک ن) صف.
رنج کا خوگر ، رنج و ملال کا عادی ، غمگین کیفیت کو پسند کرنے والا.

کھویا کھویا ، سویا سویا ، رویا رویا ، بند بند
اپنی اردو شاعری کی طرح طبعاً غم پسند

(۱۹۳۰ ، ضمیریات ، ۳۷). [غم + پسند (رک)].

ـــ پِنْہاں کس صف(ـــ کس پ ، سک ن) امذ.
روحانی دکھ یا اذیت ، باطنی تکلیف ، اندرونی دکھ.

زخم کو مرہم دل ، درد کو درماں سمجھا
چارہ گر خوب علاج غم پنہاں سمجھا

(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۱۶۹).

امانت غم پنہاں کو ہر نظر سے بچاؤ
یہ آگ سینے میں پروانہ وار لے کے چلو

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۹۱). [غم + پنہاں (رک)].

ـــ پہ غم ہونا محاورہ.
پے درپے غم ہونا ، بہت زیادہ رنج ہونا ، مسلسل دکھ اٹھانا.

ختم کر ہو مرتبہ پایا وصال (؟)
پائے کیا غم ، غم پہ غم ہے مستقیم

(۱۷۳۶ ، قادر (اردو شہہ پارے ، ۱۵۷)).

ـــ پَیدا کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
تڑپ پیدا کرنا ، درد پیدا کرنا ، سوز و گداز پیدا کرنا (مہذب اللغات).

ـــ تَراش (ـــ فت ت) صف.
رنج مٹانے والا ، دکھ دور کرنے والا.

تیرا کون عالم اے موہن سچ بولتا ہے غم تراش
سچ بھی تمارے ملنے میں ہوتا ہے سب دکھ پاش پاش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۲).

شراب غم تراش اب ساقیا دے
نہ ہو کا ضبط گریہ کا قلم سے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۰۷). ہندوستانی بی بی ... ہمدردی کا درد ترسا اور غم تراش لبریز جام دینے والی. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ بنج ، ۱۲۶). [غم + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا ، چھیلنا].

ـــ جاناں کس اضا ؛ امذ.
محبوب کا غم ، غم عشق ، عشق کا روگ ، محبوب کی جدائی کا صدمہ ، معشوق کی جدائی کا غم.

تصویر کے دو رُخ ہیں جاں اور غمِ جاناں
اک نقش چھپاتا ہے اک نقش دکھاتا ہے

(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۸۰).

تیرے ہی غم سے غمِ جاناں کی قیمت بڑھ گئی
تیرے ہی غم نے غمِ دوراں کو ارزاں کر دیا

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۳۳). [غم + جاناں (رک)].

ـــ جاں گُزا کس صف(ـــ فت گ) امذ.
جان لیوا دکھ ، شدید رنج.

خوش ہیں شہید عشق غم جاں گزا کے بعد
آب بقا پئیں گے وہ زہر فنا کے بعد

(۱۹۳۳ ، احسن الکلام ، ۹۵). [غم + جاں گزا (رک)].

ـــ جھیلْنا ف مر.
دکھ سہنا ، رنج برداشت کرنا.

چارہ گر کرتے ہی رہ جائیں گے درماں کی تلاش
غم کے مارے منتظر غم جھیلتے رہ جائیں گے

(۱۹۸۸ ، چاند پر بادل ، ۱۰۸).

ـــ حَیات کس اضا(ـــ فت ح) امذ.
غم روزگار ، غم زمانہ ، زندگی کا غم ؛ (مجازاً) دنیا کا غم. مگر اب وہ غزل کہاں رہی ، غم حیات نے جو زہر گھولا ہے اس سے پیار محبت کی وہ شدت جاتی رہی. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۶). [غم + حیات (رک)].

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ مقام جہاں آدمی کے لیے طرح طرح کے غم ہوں ، ماتم کدہ ، غم کا گھر ، عزا خانہ.

کس سوں ولی اپس کا احوال جا کہوں میں
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

میرے غم خانے کی قسمت جب رقم ہونے لگی
لکھ دیا منجملہ اسباب ویرانی مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲).

دفعۃً یارب تصور میں مرے کون آ گیا
اپنے غم خانے سے کیوں اتنا میں گھبرا کر اٹھا

(۱۹۱۳ ، گل کدہ ، ۳۹).

قفس کی تیلیوں میں آشیاں معلوم ہوتا ہے
یہ غم خانہ بھی مجھ کو گلستاں معلوم ہوتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۵۷). [غم + خانہ (رک)].

ـــ خوار (ـــ و معد) صف.
۱. غم کھانے والا ، دکھ درد کا شریک ، ہمدرد.

اس یاد میں ہے جے کوئی اسکوں نہیں کدھیں غم
غم یوں نہ کہا معانی تج کوں خدا ہے غم خوار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۱).

کتے وقت بعد از کوں ہشیار ہو
لگے پوچھنے کون سو غمخوار ہو

(۱۶۸۰ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۳۸).

تجھ وصل بن ولی کا جاتا ہے جیوں بدن سوں
ٹک آ کے دیکھ جاتا غم خوار سیں کہو جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸).

میں جو ، بن غم خوار ہرگز جی نہ سکتا تھا کبھو
ان دنوں کرنی پڑی ہے دل کی غم خواری مجھے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۲).
اک رہا مژگاں کی صف میں ایک کے ٹکڑے ہوئے
دل ، جگر جو میر دونوں اپنے غم خواروں میں تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۵).
کیا غم خوار نے رسوا ، لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی ، وہ میرا رازداں کیوں ہو؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹). خدیجۃالکبریٰ جو اس ہجوم مصائب میں آپ کی تنہا مونس و غمخوار تھیں ، موت نے ان کو بھی اسی زمانہ میں آپ سے علیحدہ کر دیا۔(۱۹۱۴ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۲۸۱)۔
غمِ منزل جو سلامت ہے تو غم خوار بہت
طلبِ نور خطا ہے تو خطا وار بہت
(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۳۰). **۲. متحمل ، بردبار** (ماخوذ : نوراللغات). **۳. (تصوف) ذاتِ حق کی صفتِ رحیمی جو رحمانی صفت کی طرح جملہ مخلوق کے لیے عام نہیں بلکہ بہ بعض بندوں کے لیے خاص ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۸۳). [غم + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خوارگی (ـــ و معد ، سک ر) امث.
۱. ہمدردی ، درد مندی ، دکھ درد میں شرکت.
سخت حالت میں زیس آوارگی
تھا نہ کوئی وہاں تا کرے غم خوارگی
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۶).
اور تو غمخوار سارے کر چکے غمخوارگی
اب فقط ہے ایک غم کی غمگساری رہ گئی
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۸)۔ **۲. تحمل ، صبر و ضبط ، برداشت ، رنج و ملال اٹھانا.**
دل نہیں اب قابلِ غم خوارگی
اُف مری مجبوری و بے چارگی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، انجم کدہ ، ۱۳۳). [غم خوار + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
۱. درد مندی ، دلداری ، ہمدردی ، رنج و ملال میں شرکت ، غم کھانا.
یاراں منے یاری نہیں بھایاں میں غمخواری نہیں
لوکاں میں دلداری نہیں بندے خدا سکے خدا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۳).
میں جو ، بن غم خوار ، ہرگز جی نہ سکتا تھا کبھو
اِن دنوں کرنی پڑی ہے دل کی غم خواری مجھے
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۶۲). واقعی صاحب نے زیادہ باپ سے میری غمخواری اور خاطر داری کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۸).
دوست غم خواری میں میری سعی فرماویں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاویں گے کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). بیماروں کی عیادت و غم خواری آپؐ ضرور فرماتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۲۱۹).

ان کی آنکھیں بھی ہیں پرنم مری غم خواری میں
مجھ کو اب خواب نظر آتے ہیں بیداری میں
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۹). **۲. تحمل ، برداشت** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [غم خوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خواہ (ـــ و معد) صف.
رک : غم خوار.
تو لے سیدھی طرف کی راہ اے شاہ
کہ کہتی ہوں تجھے اے مرے غم خواہ
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۳۶). [غم + ف : خواہ ، خواستن ـ چاہنا ، مانگنا].

ـــ خور (ـــ و مج) صف.
غم خوار ، غم کھانے والا.
کیا موجود اپنے جود تھے منج جاں غم خور کوں
دیا ہے جوت اپنے نور تھے سو طبع انور کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳). [غم + ف : خور ، خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خُوَرْدا / خُوَرْدَہ (ـــ ضم خ ، غمو ، سک ر / فت د) صف.
غم کھایا ہوا ، اندوہ گیں ، رنجیدہ ، پُرملال.
ہمیں سب لوگ کہتے ہیں کہ تجکوں پیار کرتا نہیں
نہیں تو آشنا کیوں یوں کوئی رکھتا ہے غمخوردا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶).
غم خوردہ طبیعت کو نہیں عیش سے مطلب
کیا دیکھنے آئے گا گرفتارِ عزا رقص
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۱). [غم + ف : خوردا / خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

ـــ خُوری (ـــ و لین تیز مج) امث.
رک : غم خواری.
خدا نے دی ہے لذّت غم خوری کی خوش مذاقوں کو
لہو کے گھونٹ پینے میں مزا ملتا ہے شربت کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶). وہ تمہاری بڑی بہن اگر تم ان کی دو باتوں کی غم خوری کرو گی تو کیا چھوٹے باپ کی بیٹی ہو جاؤ گی. (۱۹۱۱ ، قصّہ مہر افروز ، ۳۵). جہاں تم میں سب خوبیاں ہیں اگر غم خوری کی بھی عادت ہوتی تو تم دنیا کے بہترین انسان ہوتے. (۱۹۷۲* ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰۱). [غم خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دِل کس اضا(ـــ کس د) امذ.
دل کا درد ؛ (مجازاً) محبت ، عشق.
غمِ دل کو خدا آباد رکھے
نشاطِ سرمدی برسا رہا ہے
(۱۹۳۴ ، شعلۂ طور ، ۶۸).
غمِ دل کی وادیوں میں یہ خوشی کے چند لمحے
انھیں جان لو غنیمت کہ یہ لمحے کل نہ ہوں گے
(۱۹۷۵ ، چھتنار ، ۲۰۹). [غم + دل (رک)].

ـــــ دل کہنا محاورہ.
اظہارِ محبت کرنا ، دل کی بات کہنا.
برابر ٹپکتا ہے آنکھ سے
کبھی سے غمِ دل کہا جائے نا
(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۵).

ـــــ دوراں کس اضا(ـــــ و لین) امذ.
زمانے کا غم ، کائنات کا درد ، غمِ روزگار.
ہم بھی کیا سادہ تھے ہم نے بھی سمجھ رکھا تھا
غمِ دوراں سے جدا ہے غمِ جاناں جاناں
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۸). [غم + دوراں (رک)].

ـــــ دوست کس اضا نیز بلا اضا(ـــــ و مج ، سک س) صف.
مصیبت اور رنج کو دوست رکھنے والا ، الم پسند.
غم چاہتے ہیں اور تیرے غم سے زیادہ
عاشق کوئی غم دوست نہیں ہم سے زیادہ
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۶۷).[غم + دوست (رک)].

ـــــ دیدہ (ـــــ ی مع ، فت د) صف.
غم چشیدہ ، رنج و الم میں مبتلا ، مصیبت زدہ ، دکھی ، الم کشیدہ.
توقع لطف کی کس سے رکھیں عشاقِ غم دیدہ
عتاب آلودہ رہتا ہے ، صنم چیں بر جبیں اکثر
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۵).
دیکھا ہے جس کا دیدۂ غم دیدہ رخ ترا
ہر شام و صبح اسکو شب و روزِ عید ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۵).
کس قدر خاطرِ غم دیدہ ہے دشوار پسند
جز اجل کچھ نہیں کرتا ترا بیمار پسند
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹).
خدا ہی جانے کیا گزری ہے اس غم دیدہ بلبل پر
کہ رونا جس کو آتا ہے صدائے خندۂ گل پر
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۴۳). [غم + ف : دیدہ ، دیدن ـ دیکھنا ، نظر ڈالنا].

ـــــ دیکھنا محاورہ.
دکھ سہنا ، رنج و الم برداشت کرنا ، دکھوں کا شکار ہونا ، صدمہ اٹھانا.
بہار آخر ہے ہور اوّل سو فتنہ
جو غم دیکھے شادی اس البتہ ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).
نہ دیکھا غمِ دوستاں شکر ہے
ہمیں داغ اپنا دکھا کر چلے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۳).

ـــــ دینا محاورہ.
دُکھ پہنچانا ، آزار اور دُکھ دینا ، رنج و آلام میں مبتلا کرنا ، تکلیف و اذیت دینا.
خوش رہیں وہ کہ ہمیں رنج و الم دیتے ہیں
شاد رکھے انہیں اللہ جو غم دیتے ہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۸۵).
آپ اس شخص کو کیا کہیے کہ جس نے امید
غم دیا غم کو دل آزار بنایا بھی نہیں
(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۲۶).

ـــــ رسیدہ (ـــــ فت ر ، ی مع ، فت د) صف.
غم دیدہ ، غم زدہ.
کہتے ہیں سن کے تذکرے مجھ غم رسیدہ کے
افسانے کون سنتا ہے حالِ شنیدہ کے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۸).
دل پہ نشتر کا لگانا کیا تھا
غم رسیدوں کو ستانا کیا تھا
(۱۹۳۱ ، رُسوا ، امید و بیم ، ۱۳). [غم + ف : رسیدہ ، رسیدن ـ پہنچنا].

ـــــ روزگار کس اضا(ـــــ و مع ، سک ز) امذ.
غمِ دوراں ، دنیا کا رنج ، زمانے کے معاشی مصائب و مشکلات.
قائم نہیں یہ سختیِ دوراں دو روز بیش
کرتا ہے کیوں گلہ تُو غمِ روزگار سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک (مجلس) ، ۱ : ۲۵۲).
غم اگرچہ جانگسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غمِ عشق اگر نہ ہوتا ، غمِ روزگار ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). غمِ عشق کے مترادف کے طور پر غمِ جاناں غمِ روزگار کے مترادف کے طور پر غمِ دوراں کی ترا کیب ... زیادہ مقبول ہوئیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۱).
[غم + روزگار (رک)].

ـــــ زدا (ـــــ کس مج ز) صف.
دل سے فکر کو دور کرنے والا ، خوش کرنے والا.
غم زدائے دلِ افسردۂ دہقاں ہونا
رونقِ بزمِ جواناں گلستاں ہونا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۱).[غم + ف : زدا ، زدودن ـ صاف کرنا ، دور کرنا].

ـــــ زدگی (ـــــ فت ز ، فت نیز سک د) امث.
غم زدہ ہونا. بڑی خیر ہو گئی کہ کمرے کے اندر کوئی اور نہ تھا ، بڑی شرم اس کی تھی کہ اس غم زدگی کی حالت میں کوئی دیکھ نہ لے. (۱۹۷۸ ، معاصرین ، ۱۰۵). [غم + رک : زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زدہ (ـــــ فت ز ، د) صف.
رنجیدہ ، ملول ، دکھیا ، پریشان حال.
مگر غم زدہ وو فلک کے اوپر
جو دیکھیا کھولیا بخت کا اپنے در
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۸).

حال مجھ غمزدے کا جس تس نے
جب سنا ہوگا رو دیا ہوگا
(۱۷۸۸ ، درد ، د ، ۲۵).
غم زدے تیری جدائی کا جو غم کرتے ہیں
مسکراتے بھی نہیں پھر کبھی گریاں ہو کر
(۱۸۹۹ ، بزہر ، د ، ۳۸). میری غمزدہ بیوی جس کا نازک دل بہت سے صدموں سے ٹوٹ چکا تھا بہت زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکی. (۱۹۲۲ ، باپ کا گناہ ، ۲۸۹). میں ستایا ہوں ، ہو کھلایا ہوا ہوں ، رنجیدہ ہوں ، غمگین ہوں ، غمزدہ ہوں. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۳۸). [غم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---زَدی (---فت ز) صف.
غمزدہ (رک) کی تانیث.
نکل چاند جاسوس مشرق تے بھار
جو آیا سو پھر غم زدی ہو وو نار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۲).
سن اس غمزدی کا ہو قصہ تمام
کہی شیخ نے اس روش سوں کلام
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۱۲).
میں کبھی تھی جس طرح سے دیکھا ہے یہ سہرا ایک روز وہ ہوگا اولاد تیری دیکھوں گی میں غمزدی نانی ، بچے ہے بچے قاسم (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۸۰).
رانڈیں اسے سنبھالے تھیں باچشم اشکبار
وہ غمزدی یہ کہتی تھی رو رو کے بار بار
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۸).
پیارے کہو جیے نہ یہ غم زدی جیے
یہ ہے میں کیا کہوں جو نصیبوں نے دکھ دیے
(۱۹۰۰ ، فارغ ، د ، ۳۳). [غمزدہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---سَرا (---فت س) امث.
مصیبتوں کی جگہ ؛ (کنایۃً) دنیا ، غم خانہ.
جب کہ اس غم سرا سے کی رحلت
چلتے مومن پریشاں نے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳۱). [غم + سرا (رک)].

---سَہنا محاورہ ؛ ف م.
رنج اٹھانا ، مصیبت برداشت کرنا.
کیتا میں پکاروں کیتا تجھ کہوں
کیتا درد سو سوں کیتا غم سہوں
(۱۶۸۰ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۳۶).
کیا کہیے کیا غم سہا دن رات روتا رہا
دل خوں ہو کر بہا رنگین رومال ہے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). اماں کے پاس رہنے لگی ، دن رات غم سہنے لگی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳).

---سے بَرمانا محاورہ.
شدید رنج و اذیت پہنچانا ، دکھ دینا ، آزار پہنچانا.
سینہ پیکاں غم سے برمایا
سر پہ روح الامیں کا سایا
(۱۹۵۷ ، تبغ دوراں ، ۲۳۹).

---طَراز (---کس نیز فت ط) صف.
غم ختم کرنے والا.
حق بین و با کناز و خدا بین و بے نیاز
بیدار و داغ دادہ و خونبار و غم طراز
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۷۳۲)). [غم + ف : طراز ، طرازیدن ـ سجانا ، نقش کرنا].

---غَلَط (---فت غ ، ل) صف.
۱. وہ چیز یا شخص جس سے رنج و ملال میں تسلی ہو یا دور ہو ، رنج و ملال دور کرنے والا ، اندوہ رُبا ، دل لگی ، تفریح ، سیر ، تماشا ، دل بہلاوا.
تم نے مدت سے خط نہیں بھیجا
نامۂ غم غلط نہیں بھیجا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱۲). **۲. رنج و ملال سے آزاد ، بے فکرا.** یہ غم غلط لوگ اس دعوے میں خوش بیٹھے تھے کہ سب سے پہلے ہم پر نظر عنایت ہو گی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۵۲). **۳. (کنایۃً) شراب ، غم دور کرنے والی چیز یا ذریعہ.**
بے تکلف ہیں نہیں قید تکلف ہم کو
غم غلط چاہیے کچھ اپنے دلِ پُرغم کو
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۹۱۴). [غم + غلط (رک)].

---غَلَط کَرنا محاورہ.
رنج و الم مٹانا ، رنجیدہ دل بہلانا ، رنج و ملال سے دھیان ہٹانا ، غم بھلانا.
بط ہے کا شکار ابر ہوا میں جا کے کھیلا ہے
کیا ہے غم غلط ہم نے کنارِ آبجو برسوں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۷). بادشاہ نے لشکر ان خیالات میں غلطاں و پیچاں غم غلط کرتا کوہ و دشت کو دیکھتا چلا جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵).
ساقیا آج غم غلط کر دے
یعنی پُرجوش کوئی ساغر دے
(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۶ : ۸). شراب کا مٹکا چھوڑنے جاتے ہیں تا کہ اس نشاط بے خودی میں وہ اپنا غم غلط کر سکیں. (۱۹۸۷ ، غالب : فکر و فن ، ۲۱).

---غَلَط ہونا محاورہ.
رک : غم غلط کرنا ، جس کا یہ لازم ہے ، جی بہلنا ، کسی خاص وجہ سے غم دور کرنا.
میں جیتی ہوں اس آسرے پر فقط
کہ ہوتا ہے تجھ سے مرا غم غلط
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۷).
غم غلط ہوتا ہے غمگیں کا سرور بادہ سے
خونِ دل پینا پڑے مجکو نہ ہووے گر شراب
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۹).

حوروں سے ملئے خلد بریں کو سدھاریئے
دنیا میں آپ کا نہیں ہونے کا غم غلط
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۲).
فکر کونین کی رہتی نہیں مے خواروں میں
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یاروں میں
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶۳). ہ ایک سے دو بھلے ، کچھ تو غم غلط ہو گا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۹۰).

---غلطی (---فت غ ، ل) امث.
رنج و ملال سے آزادی ، بے فکرا پن ، دل بہلاوا.
کی توبہ ہے سے غم غلطی کا مزا گیا
اب تو دم پہ بن گئی ناصح کا کیا گیا
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۶۴). [غم + غلط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فردا کس اضا(---فت ف ، سک ر) امذ.
مستقبل کا خوف ، آنے والے دکھ کا خوف. یہاں ماضی و حال ہی کے جھگڑوں سے جان ضیق میں ہے ، غم فردا کی مہلت ہی نہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۲۳۹).
اے دوست ادھر آ غم فردا کیسا
باقی ہیں جو سانسیں وہ غنیمت ہیں ذرا
(۱۹۸۵ ، دشتِ زر افشاں ، ۱۰۰). [غم + فردا (رک)].

---فردا نباید خورد امروز کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل. کل کی فکر آج نہ کرنی چاہیے ، جو مصیبت کل آنے والی ہے اسکا آج ہی غم نہ کرنا چاہیے (مہذب اللغات).

---کا پتلا امذ.
سراپا غم ، بہت زیادہ رنجیدہ ، سخت ملول.
اتنا کھایا غم دنیا میں غم کے پتلے بن گئے ہم
اس پر بھی کچھ غم نہیں غم کا ، ہم بھی بے غم ایسے ہیں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۵).

---کا پہاڑ امذ.
بڑے سے بڑا غم ، انتہائی مصیبت ، شدید رنج ، بہت زیادہ دکھ ، بہت بڑا دکھ ، (کنایۃً) غم کی مصیبت.
ہے ستون سے کم نہیں کچھ یار کے غم کا پہاڑ
آبرو فرہاد کے جوں اپنے تو سینے کوں کہہ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۷). وہ پہاڑ چھاتی پر غم کا پہاڑ ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷۷).

---کا پہاڑ پھٹ پڑنا محاورہ.
بہت بڑے صدمے سے دوچار ہونا ، بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہونا ، شدید رنج و تکلیف میں مبتلا ہونا. سوکن آنے پر عورت پر غم و الم کا پہاڑ پھٹ پڑتا ہے ... اس کی اصلی تصویر مولوی صاحب قبلہ نے کھینچ دی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۲۳).

---کا پہاڑ ٹوٹ پڑنا محاورہ.
یکبارگی بڑی سے بڑی مصیبت نازل ہونا ، دفعتاً کسی غم سے دوچار ہونا.
اور بھی ٹوٹ پڑا دل پہ مرے غم کا پہاڑ
گھر کو دیکھوں ہوں تو گویا نظر آتا ہے اجاڑ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی جرأت ، ۲۰).
غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا میری جان پر
آیا مگر نہ حرفِ شکایت زبان پر
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۵۲).

---کا پہاڑ ٹوٹنا محاورہ.
انتہائی مصیبت میں گرفتار ہونا ، بڑے سے بڑے غم کا نازل ہونا.
کیونکہ جیوں ٹوٹے جب چھاتی پے یہ غم کا پہاڑ
تو ہی کہہ انصاف آخر کیا ہے انساں کی بساط
(۱۸۰۲ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۷۴).
ٹوٹا غم کا پہاڑ کیسا
آہ اے دل خوشی طلب آہ
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۵۱). دنیا میں ایسے بھی صابر گزرے ہیں کہ غم کا پہاڑ ٹوٹا مگر دامن صبر ہاتھ سے نہ چھوٹا. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰۳).

---کا پہاڑ گرانا محاورہ.
شدید رنج پہنچانا ، دکھ دینا ، بھاری صدمہ پہنچانا. خود خدائی بھر کے غم کا پہاڑ میرے دل پر گرایا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۰۷).

---کاٹنا محاورہ.
غم کو دور کرنا ، مغموم دل کو بہلانا.
زخم خنداں ہوں تو نالے کیجیے دل کھول کے
بلبل و گل کی طرح غم کاٹیے ہنس بول کے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۳).

---کا دمامہ بجنا محاورہ.
سوگ منانا ، ماتم کرنا.
ہر ایک رووے گا تا روزِ حشر روز و شب
بجا کرے گا دمامہ حسین کے غم کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۳).

---کا سایہ پڑنا محاورہ.
دکھ درد کا شکار ہونا ، مصیبت پڑنا.
اپنا سمجھیں انہیں پرایا بھی
نہ پڑے ان پہ غم کا سایہ بھی
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۳).

---کا سکھانا محاورہ.
غم کا کسی کو لاغر کر دینا.
کس مرتبہ مجھکو غم فرقت نے سکھایا
اشکوں میں نہیں مثل گہر نام تری کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳).

ـــ کا کھا جانا محاورہ.
غم کا کسی کو قریب مرگ کر دینا ، غم کا مار ڈالنا ، غم کا فنا کر دینا.

کھا گیا ہے اسے دو روز میں غم ہی افسوس
حوصلہ جس نے کیا ہے مری غمخواری کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۷).

ـــ کا گھلا دینا محاورہ.
کسی کو غم کا تحلیل کر دینا ، سوکھ کے کانٹا ہو جانا ، غم کا زندگی میں گھن لگا دینا ، لاغر کر دینا.

گھلا دیا ہے غم نوجواں نے پیری میں
سفید بال ہے ہر ایک استخواں اپنا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۹).

ـــ کا مارا صف مذ (مث : غم کی ماری).
وہ جو غم میں مبتلا ہو ، رنج و غم میں گھرا ہوا ، مبتلائے غم.

یہ سچ کہ لوگ جو ہیں سو درد و غم سہارے
ظلم و ستم کے کُشتے اندوہ و غم کے مارے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴۴۸).

ـــ کدہ (ـــفت ک ، د) امذ ؛ ← غمکدہ.
۱. غم کی جگہ ، غم کا مکان ، وہ جگہ جہاں کوئی افسوسناک واقعہ ہوا ہو ، غم خانہ.

ہر اک دل ہے تجھ درد سوں غم کدہ
جہاں تیرے غم سے ہے ماتم کدہ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۱).

رونے اس غم کدے میں آج کسی کس کو کہ ہاں
دیکھنے نظروں کی اپنے اک خدائی کیا ہوئی
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹). جب میں مرادآباد میں آیا جو ایک بڑا غم کدہ بربادی ہماری قوم کے رئیسوں کا تھا. (۱۸۹۸ ، سرسید؛ مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۹۹). اگر ہم مسرتوں سے ... روگردانی کریں گے تو رفتہ رفتہ دنیا ہمارے واسطے اور بھی غم کدہ ہو جائے گی. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۳۲).

ترے قریب سے اکثر گزر گیا ہوں مگر
یہ غم کدہ مری جنت ہے بات ایسی ہے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۳۵). **۲. مقام غم ، جس سے قلب عاشق مراد ہے.**

غمکدہ دل کو مرے کیوں وہ کہا کرتے ہیں
رونا کرتی ہے یہاں روز قیامت اب بھی
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۷۳). [غم + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ کرنا محاورہ / ف مر.
افسوس کرنا ، غم منانا ، سوگ منانا. اے عقلمند طوطے تو کس واسطے غم کرتا ہے اور کیوں چپ کا بیٹھا ہے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۹).

وفا کرو گے تو خوش رہیں گے جفا کرو گے تو غم کریں گے
یہی ہے انجام وصل و فرقت وہ تم کرو گے یہ ہم کریں گے
(۱۹۰۶ ، احسن الکلام ، ۱۳۶).

ـــ کش (ـــفت ک) صف.
۱. رنجیدہ ، طویل رنج اٹھانے والا ، الم برداشت کرنے والا. اس غم کش کوں خوشی توں دکھلاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۹).

بحقِ دل غم کش فاطمہ
کہ جس پر ہے ایمان کا خاتمہ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹۵).

رشکِ صد غم و غمگیں ہے مسرت میری
دل بھر آتا ہے تو آتا ہے تبسم مجھ کو
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن دہلوی ، ۱۶۷).

بہت اسے شاد ہوں میں غم کش ناشادی دنیا
اگر سنیے تو کیا سنیے اگر کہیے تو کیا کہیے
(۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۱۵۹). **۲. درد بھرا ، پُردرد.**

لب پہ ہر دم وہ نالۂ غم کش
رعد جس کا نہ ہو سکے دم کش
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۲). [غم + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

ـــ کشاں (ـــفت ک) صف.
غم کش (رک) کی جمع.

اے غم کشانِ دودۂ شاہی خدا تمھیں
اس دردِ جاں گزا میں شکیب و قرار دے
(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۴۱۰). [غم + کش (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ کُشتہ (ـــضم ک ، سک ش ، فت ت) صف.
دکھیارا ، غم کا مارا ، سخت ملول و رنجیدہ.

ان کا جو حال کہ پہلے تھا وہی حال رہا
تیرے غم کُشتوں سے اقرار نہ انکار چلا
(۱۹۳۹ ، رمز و کنایات ، ۶۳). [غم + ف : کشتہ ، کُشتن - مارنا ، قتل کرنا].

ـــ کشی (ـــفت ک) امث.
رنج ، الم ، سوگ ، دکھ.

کہیں شادمانی کہیں غم کشی
کہیں کُھنکی اور کہیں تازگی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹۳). [غم + کش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کشیدہ (ـــفت ک ، ی مع ، فت د) صف.
رنجیدہ ، ملول ، غم اٹھائے والا.

آہوں کی دھوم ہے کہیں نالوں کے غلغلے
سامان نئے ہیں روز ترے غم کشیدہ کے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۸). [غم + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا].

ـــ کوش (ـــو مج) صف.
درد بھرا ، اندوہ گیں ، المناک.

جس کی فرقت میں خیالات ہیں غم کوش مرے
جس کے جلووں سے تصور ہیں ہم آغوش مرے
(۱۹۸۱ ، صبح بہار ، ۲۸). [غم + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا ، محنت کرنا].

---کوشی (---و مج) امث.
درد بھری کیفیت ، رنج ، دکھ.
آدمی سے بھر لیا ہوتا ہے پیمانۂ ازل
پھر لئی خوش کامیاں ہیں پھر نئی غم کوشیاں
(۱۹۳۳ ، روحِ کائنات ، ۱۳۵)۔[غم کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کی پھانس امث.
دکھ ، ٹیس ، درد ، چبھن.
کیا نکالے سوزنِ الماس دل سے غم کی پھانس
جتنی یہ کاوش کرے ، اتنی ہی یہ پیوستہ ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۹)۔

---کی فوج امث.
بہت زیادہ رنج و الم ، بے تحاشا دکھ.
اجالے دین میں فوجاں جو آو ہیں داٹ کر غم کی
تو حیدر کی کٹاریاں سوپیا اُن کا جڑاوو تم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲)۔

---کی موج امث.
دکھوں کا ریلا ، بہت زیادہ رنج و الم.
دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہے طوفاں زور تھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲)۔

---کھانا محاورہ.
۱. **رنج و الم برداشت کرنا ، دکھ سہنا ، رنج کرنا ، صدمہ اٹھانا.**
غم تی ابی عاجز ہوتا جاتا ، غم آیا تو غم ووں بھی کھاتا.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۶)۔
اپنی قسمت میں ہے غم کھانا گوارا کیوں نہ ہو
آگ کھانا شاق ہے کب مرغِ آتش خوار پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۲)۔
غم کھانے میں بودا ، دلِ ناکام ، بہت ہے
یہ رنج کہ کم ہے مے گلفام ، بہت ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۵)۔ آج کھانے کو چھٹی آج غم کھاؤ ، مسعود نے ہولے سے کہا۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۵)۔
۲. **فکر کرنا ، پروا کرنا ، چنتا کرنا ، پریشان ہونا.**
نہ کھا پھم توں زمانے کا ترا کام خدا سوں
ہر اک ہستی منے تجکوں بلند نام دیسے گا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱)۔
عشق میں جاناں کے ثابت اچھ توں اے جاں غم نہ کھا
عہد و پیماں رکھ درست اپنا یہاں ہاں غم نہ کھا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۶)۔
ترے غم کے ہیں خواہاں سب نہ کھا غم
کمی کیا ہو گی جو اک میں نہ ہوں گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲)۔
گر ضامنِ روزی ہے خداوندِ کریم
پھر کس لیے تو رزق کا غم کھاتا ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۲۰)۔ تا کہ تم غم نہ کھایا کرو اس پر یہ ہاتھ نہ آیا۔ (۱۹۱۷ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۹۲۶)۔ غم کھانے ہی کے لیے بس اب جانے دیجئے۔ (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۲۳)۔ ۳. **افسوس کرنا ، رنجیدہ ہونا ، (کسی کی تکلیف یا مصیبت سے متاثر ہو کر) کڑھنا.** لٹ اوٹھ کھانے ان کا غم۔ (۱۸۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۶۰))۔
بہت غم اُس کی اوس حالت پہ کھایا
اوٹھا کھاندے پہ اپنے گھر کو لایا
(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۶۳)۔
رند غم ہجر کا کھایا نہ کرو
جان کو اپنی کھپایا نہ کرو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۶)۔
پھر بہار آئی ہے تجھ میں اے گلستاں غم نہ کھا
وہ چلی آتی ہے فوجِ عندلیباں غم نہ کھا
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳)۔
یہاں تک عہد میں تیرے ستم گر مہر پیشہ ہیں
کہ شیرِ گرسنہ جیتا ہے غم روباہ کا کھا کر
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۱)۔ ۴. **صبر کرنا ، ٹھہرنا ، توقف کرنا.**
ہاں فکر کہ اپنے ڈھب پہ لے آؤ
ایما یہ اودھر کہ ٹھیرو غم کھاؤ
(۱۸۸۱ ، نیرنگِ خیال (مجھو بیگ عاشق) ، ۱۲۸)۔
نہ روؤ ، نہ پیٹو ، نہ چلاؤ تم
میں کھالوں گا جان اس کی غم کھاؤ تم
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳)۔ تم اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو ، ذرا غم کھاؤ میں ابھی کپڑے بدل کر آتا ہوں۔ (۱۹۷۴ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰۳)۔ ۵. **ضبط کرنا ، صبر سے کام لینا.**
سوچا کہ خوشی خدا کی غم کھاؤ
حمّالہ دیوتی کو بلواؤ
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۱۳)۔
دل بے حوصلہ ہے اک ذراسی ٹھیس کا مہماں
وہ آنسو کیا پیے گا جس کو غم کھانا نہیں آتا
(۱۹۵۷ ، یاس یگانہ ، گنجینہ ، ۲۲)۔

---کھلانا محاورہ.
رنج دینا ، صدمہ پہنچانا ، رنجیدہ کرنا ، تکلیف دینا.
گلے سے بھی لگاؤ غم کھلا کر
عبث میرا لہو کرتے ہو باقی
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۸۷)۔
انہوں نے رزق کا در بند کر دیا بھی تو کیا
کھلا رہا ہے فلک غم ہمیں اناپ شناپ
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۹)۔

---کھینچنا محاورہ.
۱. **رنج و الم برداشت کرنا ، دکھ اٹھانا.**
عوض طرب کے گزشتوں کی ہم نے غم کھینچا
شراب اوروں نے پی اور خمار ہم کھینچا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷)۔ ۲. **افسوس کرنا ، کڑھنا.**
ہم آہیں بنے رفتگاں کھینچتے ہیں
جرس ہیں غم کارواں کھینچتے ہیں
(۱۸۷۵ ، مراثیِ عشق ، ۳۱)۔

---گراہ کس صف(---کس گ) امذ.
شدید خواہش ، حرص ، لالچ. غم گراہ نے مجکو گھیرا ، او سے میں پیرا. (۱۸۸۶ ، بازو ماسہ ، ۷). [غم + ف : گراہ ، گراہیدن ـ خواہش کرنا ، رغبت کرنا].

---گُزَرْنا عاورہ.
رنج ہونا ، مشکل پڑنا.

نہ ملیے سبی تمہارے جو کہ ہم پر غم گزرتا ہے
سجے جو اور کوئی پیارے تو جانو اس کا دل کردا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ٦).

رات دن غم پہ غم گزرتے ہیں
ہم تو اس زندگی پہ مرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۶).

---گُسار (---ضم گ) صف ؛ ے غمگسار.
۱. **غم خوار ، ہمدرد ، دکھ درد کا بٹانے والا ، مصیبت کا شریک ، غم کھانے والا ، درد مند ، دلسوز.**

اسے بولے اے یادگار نبی
دنیا میں ہے غم گسار نبی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۲). وہ لعین بولا کہ اے دوست غم گسار اور اے آرام جان بیقرار ، اب جو کچھ کہ ہونی تھی سو ہوئی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن (بیتی تاراتی جہاں) ، ۸۷).

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح؟
کوئی چارہ ساز ہوتا ، کوئی غم گُسار ہوتا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰). اے میرے بیجان غم گسار آ ، باہم رو دھو کر کچھ دل ہلکا کریں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۱۰). سب ایک دوسرے کے ہمدرد ، غمگسار ، محرم اور رفیق کار تھے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۲۳). ۲. **تیماردار ، مریض کی خبر گیری کرنے والا.**

تم بھی چاہو اور علاجِ دل نہ ہو
غمگساروں میں کوئی قابل نہ ہو

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۳). ۳. **(تصوف) اثر صفت رحمانی کہ عموم اور شمول رکھتی ہے ، جملہ موجودات کے لیے عام صفت رحمانی** (ماخوذ : مصباح التعرف). [غم + ف : گسار ، [گساردن ـ کھانا].

---گُساری (---ضم گ) امث ؛ ے غمگساری.
۱. **پرسش احوال ، پرسش غم ، غمخواری ، ہمدردی.**

انو لیا کر لشکر ہی یاری کریں
اسے غم میں غم گساری کریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۷).

کرے عابد کہاں تک غم گساری
جسے بیماری و تن کی نزاری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹).

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے!

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳).

تم مگر کاش یہ آو دلِ مُضطر سُنتیں
غم گساری نہیں تفریح سمجھ کر سُنتیں

(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۸٦). وہ بتے کی دھن میں شہزادہ تیم روز کی غم گساری میں بڑ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقلو حرف ، ۲۷۹). ۲. **تیمارداری ، بیمارداری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [غم گسار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُسِل (---ضم گ ، کس س) صف.
رنج و الم مٹانے والا ، درد مٹانے والا.

مرا دل تو کانپا ہے او غم گسل
توں کہہ کی ہوا ہے خراشیدہ دل

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۹). [غم + ف : گسل ، گسیختن ـ توڑنا].

---گِیتی کس اضا (---ی مع) امذ.
دنیا کا رنج ، غم روزگار.

بہت سہی غمِ گیتی شراب کم کیا ہے
غلامِ ساقیٔ کوثر ہوں مجھ کو غم کیا ہے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). [غم + گیتی (رک)].

---گِین (---ی مع) صف ؛ ے غمگیں ، غمگین.
مغموم ، دلگیر ، رنجیدہ ، اُداس ، ملول ، اندوہ گیں ، دکھی ، آزردہ.

ہو تعلیق دیکھو اسل کوں کر کے یاد
اچھے ہل میں غمگیں اچھے ہل میں شاد

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳).

سینۂ غم گیں تو اب شاد کر
اک نگہِ لطف سے آباد کر

(۱۸۱۷ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱).

قائم اس کوچے سے شب غمگیں نہ آیا تھا یوہیں
کیا کہوں تجھ سے کہ اس کو پاسباں نے کیا کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).

کیا بیاں اپنی جوانی کا کروں میں غمگیں
طاقت اب بستر اندوہ پہ ہلنے کی نہیں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۷). اس کی بھلائی و بہتری سے خوش اور اس کی برائی و ذلت سے غمگین ہوتے ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۵۳). تو جو چلا میری ہدایت پر نہ خوف ہو گا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے. (۱۹۱۷ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۱۰). رات بھر ایوانِ صدر میں قیامت کا سا سماں رہا ہے ... سب بیٹے اور بیٹیاں غمگین ، پریشان اور گم سُم ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۷۳). [غم + گین ، لاحقۂ صفت].

---گِینی (---ی مع) امث.
رنج و غم کی کیفیت ، رنج ، اندوہ ، ملال ، آزردگی ، اُداسی. ان کے کم شعر ایسے ہیں جن کو طنز ، خوش طبعی ، غم گینی ، محزونی ، خوف ، غصہ وغیرہ قسم کے موضوعاتی لیبل کے تحت رکھا جا سکے. (۱۹۸۳ ، اثبات و نفی ، ۲۰۰). [غم گین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لگنا محاورہ.
صدمہ پہنچنا ، دکھ سے دو چار ہونا. سیّد کاظم کی جان کو آمین کا غم ایسا لگا تھا کہ دن رات اسی رنج میں گھلا جاتا تھا . (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۰).

---مٹانا محاورہ.
رنج دور کرنا ، آزردگی ختم کرنا.
ہوس مرگ دلا ہجر میں بے جا تو نہ تھی
غم مٹایا نہ مٹا رنج گیا یا نہ گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۴۳).
یہاں سے ہو کے رخصت پھر وہ جمخانہ میں جائے گا
کوئی مشروب پی کر اس سے اپنا غم مٹائے گا
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جنوری ، ۳).

---مٹنا محاورہ.
غم دور ہونا ، رنج جاتا رہنا.
ترک کی مجھ سے ملاقات آپ نے اچھا کیا
غم مٹا ہر وقت کا ، جھگڑا گیا دن رات کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ٦).

---مَرگ کس اضا(---فت م ، سک ر) امذ.
موت کا خوف ، مرنے کا رنج.
ساتھ دینا تھا تجھے نادم مرگ
تو جو ہوتی تو نہ ہوتا غم مرگ
(۱۸۹٦ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۸). [غم + مرگ (رک)].

---مَشحُون کس صف(---فت م ، سک ش ، و مع)صف.
غم سے بھرا ہوا ، غمگین ، دکھوں سے پُر ، درد سے لبریز. بادشاہ یہ مضمون غم مشحون سن کر سُن ہو گیا . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱٦). [غم + مشحون (رک)].

---مَنانا محاورہ.
سوگ منانا ، ماتم کرنا ، نہایت آزردہ ہونا.
نہ ذرا کروں گا پروا مجھے حسرتیں ستائیں
مرا دل ہزار تڑپے نہ مناؤنگا کبھی غم
(۱۹۰۹ ، نقوش مانی ، ٦۷).

---میں جان کھونا محاورہ.
غم سے بے جان ہونا ، بہت غمگین ہونا (فیروزاللغات اردو).

---میں رَہْنا محاورہ.
کسی غم و الم کا عرصے تک باقی رہنا.
غم کہاں جا کے رہے گا ، نہ رہیں گے جب ہم
ہم تو جب تک رہے عالم میں اسی غم میں رہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۳).

---میں گُھل / گُھل گُھل کے کانٹا ہونا محاورہ.
مسلسل غم اور دکھ کی وجہ سے کمزور و ناتواں ہو جانا ، فکر و پریشانی کی وجہ سے نحیف و نزار ہو جانا.
تجھے بھی خبر ہے کہ او غیرت گل
کوئی ہو گیا غم میں گھل گھل کے کانٹا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹).

---میں گُھلنا محاورہ.
فکر و پریشانی میں مُبتلا ہونا ، غموں کے باعث نحیف و ناتواں ہونا.
کسی کے واسطے غم میں گھلا کیا جانگدازی کی
اگر تھا صاحب توفیق کیا بندہ نوازی کی
(۱۹۰۸ ، مطلع انوار ، ٦۸).
پنجاب میں کامراں ہے اسلام
اس غم میں ملاپ گُھل رہا ہے
(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۱۳).

---نا ک صف ; رک : غمنا ک.
غم میں بھرا ہوا ، رنجیدہ ، ملول ، مایوس ، بیزار ، دل برداشتہ.
کہ غمنا ک ہوں میں بھی لئی سال تے
خبر کچ نہیں سچ میرے حال تے
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰٦).
روئی ہے جوار کی جو نیں کاک
کیوں کاک بدل ہوا ہے غم نا ک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰).
بعد مرنے کے بھی ہوں گور میں غمنا ک ہنوز
گرد پھرتے ہیں مری خا ک کے افلا ک ہنوز
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۸).
نہ خشک ہوئی چشم نہ زانو سے اُٹھا سر
مجھ سا تو جہاں میں کوئی غمنا ک نہیں ہے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۹۳).
اس رنگ سے اٹھائی کل اس نے اسؔد کی نعش
دشمن بھی جس کو دیکھ کے غمنا ک ہو گئے
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۲۹).
اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمنا ک
نہ زندگی ، نہ محبت ، نہ معرفت ، نہ نگاہ!
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷).
بجھی بجھی سی وہ غم نا ک پتلیاں بھی نہیں
جبیں پہ سلوٹیں ، چہرے پہ جُھرّیاں بھی نہیں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ٦۰). اف : ہو جانا ، ہونا. [غم + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---ناکی امث.
غم میں بھرا ہونا.
غمناکی بے ہودہ رونے کو ڈبوتی ہے
گر اشک بجا نکلے آنسو نہیں موتی ہے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۵). ان کی تحریر کا ہر امتیاز ان میں بدرجۂ اتم موجود ہے جتنی کہ غمناکی بھی. (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۸). [غم نا ک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ (---فت م) امذ.
درد و الم سے بھرپور خط ، پُردرد مضمون ، قصۂ غم.

خوشی نہیں سنایا بیٹھ کر ہم نے وہ غم‌نامہ
کہ وہ بھی سرمہ‌گیں آنکھوں کو پُرنم کرکے اٹھے ہیں
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۱۲). [غم + نامہ (رک)].

---تِیاه دینا محاورہ.
رنج و الم میں ساتھ دینا ، غم بٹانا.
اپنی خوشی کے ساتھ مرا غم تیاه دو
اتنا ہنسو کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑے
(۱۹۵۱ ، آرزو (آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۹۳)).

---نہ/نَداری بُزْ بخَر/نہ خَر کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، اگر تجھے کوئی غم نہیں تو بکری خرید لے ، خواہ مخواہ کا اپنا کام اپنے سر لینا جو فکر و تردد کا باعث ہو ، بیکار رنج و الم پالنا. عیب بھی کرنے کو ہنر ... غم‌نداری بز بخر ... فقیر کی صورت سوال ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۶۳). ناولوں کے علاوہ غم‌نداری بز بخر لکچروں کی بلا اپنے پیچھے لگا لی. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۵). اسی نتیجہ پر پہنچے کہ یہ غم‌نداری بزبخر والا اقدام ہوگا.(۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۱).

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
جس کی قسمت میں غم ہی غم لکھا ہو ، دُکھی دل ، رنجیدہ خاطر.
غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۳۲).
دل دکھی تھے نظریں گھیرے غم نصیبوں کی طرح
پھر بھی دونوں لگ رہے تھے دو رقیبوں کی طرح
(۱۹۸۶ ، کلیات منیر نیازی ، ۴۹۷). [غم + نصیب (رک)].

---نِگار (---کس ن) امذ.
المیہ مضامین لکھنے والا ، درد و غم کی تصویر کشی کرنے والا.
غم نگار و غمِ روزگار لے کے چلو
نظر میں گردشِ لیل و نہار لے کے چلو
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۹۱). [غم + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا ، نقاشی کرنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
رنج و الم کے مضامین لکھنا ، غمگین واقعات تحریر کرنا. ٹریجڈی یا غم‌نگاری کے بادشاہ تھے ، میں نے جب دہلی جا کر دیکھا تومونچھیں سفید ہو چکے تھے. (۱۹۷۸ ، معاصرین ، ۳۰). [غم‌نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوائی (---فت ن) امث.
نغمے یا گیت میں اپنے درد و کرب کا اظہار ، المیہ گیت گانا.
معمور غم نوائی ہے ہر کلی کا دامن
قیاس مطربہ ہے نغمے لٹا رہی ہے
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۱). [غم + نوا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نوش (---و مج) صف.
غم کا مارا ، دُکھی ، آزردہ ، ملول ، رنجیدہ.
قابو پایا نہ ضعف سے من پر
گیا غم نوش ایک جاں سے گزر
(۱۸۹۵ ، دلیر حسن ، ۳۸). [غم + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
رک : غم نگاری. جب تک غم نویسی نہ کرو اور اس میں مذاق کی چاشنی نہ ملاتے جاؤ عبارت کی دلہن خوب سنورتی نہیں. (۱۹۵۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۲۲۹). [غم + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِہانی کس صف(--- کس ن) امذ.
پوشیدہ غم ، وہ دُکھ جسے ظاہر نہ کیا جائے. آخر اسی صدمے اور غم نہانی نے ان کی جان لے لی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۹۸). [غم + نہاں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نَہیں فقرہ.
کچھ پرواہ نہیں ، کوئی فکر نہیں ، کوئی بات نہیں.
ہم رہیں تم رہو ، وصال رہے
غم نہیں ہے جو یہ جہاں نہ ہو
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۷).

---و اَندُوہ (---و مج ، فت ا ، سک ن ، و مج) امذ.
رنج و الم ، دکھ درد ، مصائب و مشکلات.
غم و اندوہ سے اے دل نہ پراساں ہونا
حسن آئینہ ہے آئینہ کا حیراں ہونا
(۱۹۵۶ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۵۹). [غم + و (حرفِ عطف) + اندوہ (رک)].

---و غُصّہ (---و مج ، ضم غ ، شد ص بفت) امذ.
ناراضی ، برہمی ، غیظ و غضب. کشادہ پیشانی پر ہلکی ہلکی شکنیں کسی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کر رہی تھیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پا کستان ، ۲۵۳). [غم + و (حرفِ عطف) + غصہ (رک)].

---ہَرَن (---فت ہ ، ر) امذ.
غم کو دور کرنا.
بتائے گیا وصل کا جوں مقام
سُکھے غم ہرن وہاں فراق تمام
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۱). [غم + ہرن (رک)].

---ہَستی کس اضا(---فت ہ ، سک س) امذ.
وہ مصائب و مشکلات جو زندگی کے ساتھ مشروط ہیں ، زندگی کا رنج ، زندگی کے مصائب و آلام.
غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۵).

دی نہ مہلت ہمیں ہستی نے وفا کی ورنہ
اور کچھ دن غمِ ہستی سے نباہے جاتے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۰). [غم + ہستی (رک)].

ـــــ ہلکا کرنا محاورہ.
رنج دور کرنا ، تکلیف سے نجات حاصل کرنا ، درد میں کمی کرنا . طبیعتوں میں غم ہلکا کرنے کے بارے میں صبر اور نماز سے سہارا (اور مدد) حاصل کرو. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳۷).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. سوگ منانا ، ماتم کرنا.
کس تبسم سے تلی جاتی ہیں آنکھیں دیکھو
کس مسرت سے مری موت کا غم ہوتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۹). **۲. صدمہ ہونا ، رنج ہونا ، الم ہونا.**
گری ہے جو شیشے سے ہوتا ہے مجھ کو غم
آتا ہے یاد گریۂ بے اختیارِ دل
(؟ ، رشید (مہذب اللغات)).

غَمّاز (فت غ ، شد م) صف.
۱. ابرو یا آنکھ سے اشارے کرنے والا.
غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸). لیکن عشق کے غماز دونوں کی آنکھوں سے ناز و انداز کے سوال و جواب کرتے جاتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۷).
ہو جن کی ادا ادا کتابِ نغمات
لیں غمزۂ غمّاز سے وہ کارِ زباں
(۱۹۷۳ ، لحنِ صریر ، ۶۷). **۲. چغل خور ، عیب بیان کرنے والا یا ظاہر کرنے والا ، جاسوس ، سخن چیں** جو غمازاں ہیں جو دغا بازاں ہیں انو سوں جیولا نکو ، انو کوں پتیا نکو ، بچتاوے گا ، دغا کھاوے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۷).
دردمنداں کی نظر سوں اس کا گرنا ہے بجا
جو برنگِ طفلِ اشکِ عاشقاں غمّاز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۰).
مجھے رسوا کریں گے خلق میں وہ راز کیا سمجھے
خدا جانے کہ میں نے کیا کہا غمّاز کیا سمجھے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۱). غماز بھی ایسے ہی برے ہوتے ہیں کہ ان کا منہ نہ دیکھے اور ان کی بات نہ سنے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۷).
یہ سیکھا ہے تو اشکِ غماز کس سے
مری آنکھ میں بن کے جاسوس رہنا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۰).
خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیاد کی زد میں
مری غماز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراق
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۶). باولدے نافۂ آہو لایا کرتے تھے ، مشک تتار کا نام ہی اس کے وطن کا غماز ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۹). **۳. طعنہ دینے والا.**

دے کے فقرے ترے ہمراز بنے
سن لیا بھید تو غمّاز بنے
(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۹).
میں نہ باز آؤں گا نظارۂ جاناں سے کبھی
جمع ہیں بزم میں غمّاز اگر ہونے دو
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۲۶). [ع : (غ م ز)].

غَمّازی (فت غ ، شد م) امث.
چغل خوری ، جاسوسی ، لگائی بجھائی ، اِدھر کی اُدھر کہنا ؛ سازش.
عیب کسے کے بدسنازی غیبت یا کہ غمازی
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲).
روبہ رو اُس کے اے غمّاز نہ غمّازی کر
تجھ کو کیا اس سے نہیں چاہتے یا چاہتے ہیں
(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۰۱).
تا کرے نہ غمّازی ، کر لیا ہے دشمن کو
دوست کی شکایت میں ہم نے ہم‌زباں اپنا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹). سازشیوں نے بادشاہ اور اس کے وزیر جام بایزید کو اپنی غمازیوں سے ایک دوسرے کا بدخواہ بنا دیا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۳۷). حقیقت چاہے کچھ ہو ابی سے مسلمانوں کی عظمت کی غمازی ہوتی ہو تو یورپ اسے تسلیم کرنے پر کبھی آمادہ نہیں ہوگا . (۱۹۸۶ ، بندے اور ان کی تاریخ ، ۱۳). [غماز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غَمام (فت غ) امذ.
۱. بادل ، ابر.
نین مرگ تیرے ہیں بھور بھوکے شاخ
چندا مکھ ترا ہے سو بھور لٹ غمام
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۲).
لشکرِ سودا نے کیا ہے ہجوم
چھائے مرے دل پہ غمامِ غموم
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱). سایہ کیا تو نے اون پر ساتھ غمام کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۳).
بجلی کی اک تڑپ ہے تو بادل کی ایک لہر
رونق ہے آسمان کی برق و غمام سے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۷۳). **۲. (طب) آنکھ کی سفید جھلی.** بیاض اس پتلی و ہلکی سفیدی کو کہتے ہیں جو طبقۂ قرنیہ کی بیرونی سطح پر پیدا ہو جاتی ہے اس کو ... غمام ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲). [ع].

غَمامَہ (فت غ ، م) امذ.
بادل کا ٹکڑا ، پارۂ ابر ، لکّۂ ابر ، سفید ابر . بادل کئی رنگوں کے ہوتے ہیں ... عموماً ان کی چار قسمیں بڑی ہوتی ہیں جن کے نام یہ ہیں طخاف ، غمامہ ، عارض ، حائلات. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۱۸۰). [ع].

غِمامَہ (کس غ ، فت م) امذ.
چھینکا جیسے مویشیوں کے منھ پر باندھتے ہیں تا کہ کچھ کھا

نہ سکیں ، دہان بند ، موچھنا ، ٹوپ ، ڈھکن ، ڈھاٹا ، کپڑا جس سے اونٹنی کی آنکھیں باندھتے ہیں. غمامہ یا ٹوپ (ب) ... جو مُنہ کو ڈھانکے ہوئے رہتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۵). [ع : (غ م م)].

غمامی (فت غ) امث ؛ صف.
(طب) **آنکھ کی ایک رطوبت کا نام.** غمامی (ابر کے مانند) یہ سیاہ ابر کے مانند ایک رطوبت ہے جو آنکھ میں قائم ہو جاتی ہے ، یہ پھیلتی ہے نہ حرکت کرتی ہے اور نہ دھوپ میں کھڑے ہونے سے پلٹی جلتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹۸). [غمام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غمامیہ (فت غ ، کس م ، فت ی) صف.
شیعوں کا ایک فرقہ جس کا بانی غمام بن اُبیّہ تھا یہ فرقہ حضرت امام جعفر صادقؒ کے عہد میں منظم ہوا ، اس کے عقیدے کے مطابق خدا تعالٰی عموماً بادلوں میں رہتا ہے جب وہ بادلوں میں ہو تو زمین پر پھول کھلتے اور پھل آتے ہیں. غمامیہ فرقے کے لوگ موسم بہار میں پھولوں درختوں اور پھلوں کو سجدہ کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۹۹). [غمام (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

غمدیۃُ الاَجنحہ (کس نیز فت غ ، سک م ، کس د ، فت ی ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ج ، کس ن ، فت ح) امذ.
زنبور کی انواع میں سے ایک جس میں معمولی گبریلا اور بھونرا وغیرہ شامل ہیں ان کے بازو نیام کی شکل کے ہوتے ہیں. غمدیۃالاجنحہ (کلیاب ٹیرا) یعنی وہ کیڑے جن کے بازو نیام کی طرح ہوتے ہیں، اس صنف میں اگلے بازو سخت ہوتے ہیں اور بطور نیام کے پچھلے بازوؤں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۳). [ع].

غُمَر (ضم غ ، فت م) امذ.
چھوٹا پیالہ. غمر ، چھوٹا سا پیالہ. (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۲). [ع : (غ م ر)].

غَمز (فت غ ، سک م) امذ.
۱. **چغل خوری ، بدگوئی ، عیب بیان کرنا ، سخن چینی.** حضرت موسٰیؑ نے سب قوم کو فرمایا کہ غمز سے توبہ کرو. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱۸). ۲. **آنکھ کا اشارہ ، غمزہ** (بیان اللسان ؛ فرہنگ عامرہ). ۳. (طب) **ہاتھ کی داب ، دباؤ جس کے زور سے اعضا اپنی جگہ ٹھیک بیٹھ جائیں ، اُتری ہوئی آنت کو اوپر چڑھانے کا عمل.** فتق فخذی کی ترجیع یعنی واپسی کے لیے غمز کا استعمال کرتے وقت اِس سے مخالف سمتوں میں دبانا چاہیے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۹۵). [ع].

غَمزہ (فت غ ، سک م ، فت ز) امذ ؛ ت غمزا.
۱. **آنکھ اور بھوں کا اشارہ ، اَبرو کا اشارہ.** نظر ہور غمزے کے جالے بلا لیاتے کہ دل ہور عقل دونوں مل دغا کھاتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳).

تری بانکی نگہ پر دل فدا ہے
ہر اک غمزے اُپر جاں مبتلا ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

اُس شاہِ حسن کے کجھ ، مژگاں بھرے ہوئے ہیں
غمزے نے ورغلایا شاید سپاہ کو بھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۶).

بیٹھی کوئی ناز سے کسی جا
کرتی تھی کسی سے کوئی غمزا
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۸).

غمزہ نہیں ہوتا کہ اشارا نہیں ہوتا
سب ہوتا ہے اک قتل ہمارا نہیں ہوتا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۱). ۲. **ناز ، نخرہ ، دلربایانہ انداز ، معشوقانہ انداز.**

تین راوت لئے سوکے کے نیزے ہاتھ غمزے سوں
سو کرتا نیزہ بازی ناز سوں منجہ دل میں او پیارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹).

غمزہ ، نگہ ، تغافل ، انکیاں (انکھیاں) سیاہ چنچل
یارب نظر نہ لاگے انداز ہے سراپا
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸).

کہ ہے یہ عاشق بے باک میرا
کہ کشتۂ غمزہ ہے بے باک میرا
(۱۷۶۰ ، قصۂ بہلول صادق ، ۳).

کیا کہوں تجھ سے کہ کیا دیکھا ہے تجھ میں مَیں نے
عِشوہ و غمزہ و انداز و ادا کیا کیا کچھ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۸).

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں؟
غمزہ و عِشوہ و ادا کیا ہے؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸).

متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللّٰہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۱) . شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے غمزوں سے میرا جی جلتا تھا. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۲۹). ۳. (تصوف) **جذبۂ عالمِ باطن** (ماخوذ : مصباح التعرف). [ع].

---اُٹھانا محاورہ.
نازبرداری کرنا ، ناز اُٹھانا ، نخرہ اُٹھانا. یہ نخرے اور یہ ادائیں کسی دوسرے کو دکھانا میں تمہارے غمزے اٹھانے کے لیے نہیں آئی ہوں. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰۲).

---اُٹھنا محاورہ.
ناز برداری ہونا ، ناز اُٹھنا.

مرنا قبول ہے مجھے دنیا نہیں قبول
غمزے اوٹھیں گے مجھ سے نہ اس پیرزال کے
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۶).

بس جائے گی مہندی کی طرح باغ میں نرگس
غمزہ ترا اے نرگسِ فتاں نہ اٹھے گا
(۱۸۵۳ ، ریاضِ مصنف ، ۷).

ـــــ اَخْتَر کس اضا(ـــــ فت ا ، سک خ ، فت ت) امذ.
ستارے کا چمکنا (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ اسٹین گاس).
[غمزہ + اختر (رک)].

ـــــ اُشْتُر کس اضا(ـــــ ضم ا ، سک ش ، ضم ت) امذ.
بےجا ناز و انداز ، شتر غمزہ.

رشکِ صد غمزۂ اشتر ہے تری ایک کلیل
ہم تو ہیں اپنی کلیلوں کے پرانے بیمار
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۳). [غمزہ + اشتر (رک)].

ـــــ آگیں (ـــــ ی مع) صف.
ناز و نخرے سے بھرا ہوا (علمی اُردو لغت). [غمزہ + ف : آگیں ، لاحقۂ صفت].

ـــــ باز صف.
ناز و نخرہ کرنے والا ، نخریلا.

بھونتراں سوں پالے سنبھارا سو ایک ناگ
روں روں سپولے لبدے ہیں اس غمزہ باز کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۹). [غمزہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــــ بازی امث.
ناز نخرہ دکھلانا.

جس ناز میں ہے سب ہی منم بھوز منی
اس غمزے بازی ہے سو لشکر شکنی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸). [غمزہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بگھارْنا محاورہ.
ناز و انداز دکھانا ، اترانا.

رخصت چلو اپنے گھر سدھارو
غمزے کہیں اور یہ بگھارو
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۷).

ـــــ بےجا کس صف ، امذ.
بے موقع نخرہ.

کوئی حسیں ملا نہ ہمارا مزاج داں
کس کا جہاں میں غمزۂ بےجا اٹھائیے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۳). [غمزہ + بے (حرفِ نفی) + جا (رک)].

ـــــ جاں سِتاں / جانْسِتاں
کس صف(ـــــ کس س / مغ ، کس س) امذ.
جان لینے والا نخرہ (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [غمزہ + جاں (رک) + ستاں (رک)].

ـــــ جَتانا محاورہ.
عشوہ کرنا ، انداز دکھانا ، اترانا ، نخرہ کرنا.

ہر ایک بات میں وہ جتاتے ہیں غمزے
یہ باتیں ہیں اونکی جتانے کے قابل
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبر آبادی) ، د ، ۹۵).

ـــــ چھانا محاورہ.
نخرے کا غلبہ کرنا (علمی اُردو لغت).

ـــــ خور (ـــــ و مع) صف.
ناز و نخرہ برداشت کرنے والا ، ادا و انداز سہنے والا.

جکوئی جو عشق آ لاتا ہے تج سوں
سو وو البتہ غمزے خور ہوتا
(۱۶۵۷ ، غواصی ، ک ، ۱۰۱). [غمزہ + ف : خور ، خوردن ـ کھانا ، نوش کرنا].

ـــــ دِکھانا / دِکْھلانا محاورہ.
نخرہ کرنا ، ناز و انداز دکھانا ، اترانا.

عاشقاں مل عاشقی سوں سب توے غمزے دکھاویں
ساقیاں بھراوٗ تم مجلس نئے مےٗ ارغوانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸).

بیٹھی جھولے ہے راگ کو گاے
پینگ لے لے کے غمزے دکھلاے
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۲۳).

چتونیں کہتی ہیں کچھ اور اشارے ہیں کچھ اور
غمزے اب ہم کو دکھاتی ہے انوٹھی وہ آنکھ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۶).

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف.
اشارہ و کنایہ کرنے والا ، ناز کرنے والا.

بیمار گر نہیں یہ تری چشمِ غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لیا ہے نگہ کا عصا بلند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵). [غمزہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

ـــــ طِرازی (ـــــ کس ط) امث.
ناز و ادا ، نخرہ ، عشوہ گری. ایک طرف تمنّا کی بیتابیاں اور بے باکیاں ہوتی ہیں تو دوسری طرف تکلّف کی غمزہ طرازیاں. (۱۹۸۷ ، اُردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۲۰). [غمزہ + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش و نگار بنانا ، سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
ناز و انداز دکھانا ، اترانا ، نخرہ کرنا.

بلاتی ہو بلا پیدا ہوئی ہے یہاں تو تک ڈرنا
جہاں غمزہ کرے غمزے وہاں عاشق نے کیا کرنا
(۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۷۰).

اتنے غمزے نہ کرو جس پہ خفا ہو جائیں
چاہیے رسم محبت کی ادا ہو جائیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۷۵).

غمزے کرتی ہے جو آنے میں اجل کرنے دو
مجکو کیا غم ہے سلامت رہے قاتل میرا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۳).

۔۔۔کی لینا محاورہ.
ناز و انداز دکھانا ، اترانا ، شوخی دکھانا.

نچلا تو وہ کبھی فلک پیر چار روز
غمزے کی لے نہ او شتر بے مہار روز
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۶).

تب یہ غمزے کی دل پذیر نے لی
تم تو کیا جلد ہو گئیں راضی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۹۳).

۔۔۔گُل کس اضا (۔۔۔ضم گ) امذ.
غنچے یا کلی کا کھلنا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس).
[غمزہ + گل (رک)].

۔۔۔نکالنا محاورہ.
ادا دکھانا ، ناز دکھانا ، شوخی کرنا.

لیا غمزہ نکالا یہ وہاں پر
عنایت کی نئی اس میہماں پر
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۳۳).

غُمْزی (ضم غ ، سک م) امث.
چھوٹا گُنبد ، گُمٹی. اس پر چھوٹی چھوٹی نکیلی غمزیاں اور خوبصورت خوبصورت قبے اور منارے بنے ہوئے تھے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۷۲). [گمٹی (رک) کی تحریف].

غَمْکی (فت غ ، سک م) صف.
رک : **غمگین**

بیا کی جو ات سبھی دیکھ کر
بنے ہوں گے غمکی وہیں میل کر
(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ۹). [غمگیں (رک) کی تخفیف].

غَمُوس (فت غ ، و مع). (الف) امذ.
جھوٹی قسم جو ارادۃً کھائی جائے ، جھوٹا حلف ، حق تلفی کی نیت سے جھوٹی قسم. امام شافعی کے نزدیک غموس میں بھی کفارہ ہے (۱۹۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۳). وہ قسم ہے جو قصداً جھوٹی سمجھ کر کھائی ہو اس کو غموس کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۹۱). (ب) صف. **غلط ، جھوٹا.**

فریب وعدہ یہ چھوڑی بتوں نے جھوٹ قسم
بنا زبسکہ زباں سے تری و عید غموس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۸). [ع].

غَمُوص (فت غ ، و مع) امث.
جھوٹی قسم جو دیدہ و دانستہ کسی کی حق تلفی کے لیے کھائی جائے (بیان اللسان). [ع].

غُمُوض (ضم غ ، و مع) امذ.
دقیق کلام ، پیچیدہ بات ؛ راز ؛ پوشیدہ امر ، پوشیدہ یا مبہم کلام یا بات. اس میں کچھ غموض و خفا نہیں کسی کے اوپر کہ تامل و تدبیر کرے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳). بسا اوقات انکار کا سبب کلام اولیا کی رقت اور غموض ہوتا ہے. (۱۹۲۰ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۵۵). [ع : (غ م ض)].

غُمُوم (ضم غ ، و مع) امذ.
رنج ، غم ، صدمہ.

لشکر سودا نے کیا ہے ہجوم
چھائے میرے دل پہ غمام غموم
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱).

یاں کی لا کھوں خلشیں واں کی ہزاروں فکریں
ایک جاں اس پہ یہ ہنگامۂ آلام و غموم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱۵). غموم و ہموم کا نزول جس طرح پست سوز اور یاس انگیز ہوتا ہے اس طرح کبھی عزم اور شجاعت کے مردہ ولولوں کو زندہ بھی کر دیتا ہے. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال ، ۳۵۵). [غم (رک) کی جمع].

غَمی (فت غ). (الف) صف.
رک : **غمگین.**

ہوں وہ غمی کہ لب نہ ہنسی سے ہوں آشنا
دیوار قہقہہ بھی جو آئے نظر مجھے
(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۲).

وہ غمی ہوں کہ اس زمانے میں
خواب میں بھی ہنسا نہیں جاتا
(۱۸۹۳ ، خنجر حسن (د ، ۲) ، ۱۰۰). (ب) امث. ۱. **ماتم ، سوگ ، رنج ، غم ، دکھ (شادی کا نقیض).**

حلیمی عقل کالے حکما سوں ڈھونڈ ڈھونڈھ
جب تھا سو ساز پایا حفظ کر فکر و غمی
(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۱۰۲).

ہوا ہے کشور دل میں غمی کوں دیس نکلا
ہے تیرے حسن کی دولت میں اختیار تبسم
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۷). پہلی فصل تفصیلِ اقوام میں اور دستوراتِ شادی و غمی ہر یک قوم. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۷).

اللہ کی قدرت یہ زمانے کی دو رنگی
میں روتا ہوں وہ ہنستے ہیں ، شادی ہے غمی میں
(۱۹۳۲ ، کلیات شایق ، ۲۰۹). گیت عوام کے دل کی آواز ہے خوشی غمی کے موقعہ پر جذبات کی ترجمانی ہے. (۱۹۸۹ ، اردو گیت ، ۱۳). ۲. (کنایۃً) **موت ، مرگ.**

آواز ماتم کا کٹھن ستے ملک افسوس کہا
آہاں کے نعرے مارتے جگ میں غمی کا ہم ہوا
(۱۷۰۵ ، رمزی (بیاض مراثی ، ۳۸)). ہنوز اس کی شادی نہیں ہوئی تھی جو خود مہاراج کی غمی ہوگئی. (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۸۹). میل جول کا پردہ یہ کہ شادی غمی کھانے اور کھیل وغیرہ کی دعوتوں میں رشتہ دار اور دوست ہی بلائے جائیں گے غیر کا ہرگز دخل نہ ہو گا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۹). اگر خدانخواستہ زمیندار کے یہاں غمی ہو گی تو ہر دخیل کار کاشتکار ... نذرانۂ غمی لے کر در دولت پر حاضر ہو گا. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۲). اف : ہونا.
[غم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

غَمِیں (فت غ ، ی مع). (الف) صف.
رک : **غمگین.**

بنا وصل پیشم کے دل ہے حزیں
جدائی سوں اس کی ہے خاطر غمیں
(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱)۔
جب میں دیکھا ہے تو اس دل کو غمیں دیکھا ہے
یہ نیا چاؤ محبت کا بھی دیکھا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۸)۔
وہ طبع غمیں نہ دیکھی
بھولے سے جبیں پہ چیں نہ دیکھی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸۳)۔
غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسوں ہے قُم باذن اللہ
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۹۴)۔ (ب) امث. رک : **غمی**.
دنیا میں دو ہی کام ہیں شادی ہو یا غمیں
شادی تو ان کی ایسی ہوئی جو نہ ہو کہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۵۷)۔
کتنے اندوہ سے کر پایا ہوں ان کو رخصت
دل بھی افسردہ و مضطر تھا نگاہیں بھی غمیں
(۱۹۷۸ ، ابن انشاء ، دل وحشی ، ۴۷)۔[غم + یں ، لاحقۂ صفت]۔

غن (فت غ) امذ.
۱. **کولھو کی لاٹ ، لاٹ کا پتھر ، پتھر یا لکڑی کا پاون ، کھن** (پلیٹس ؛ اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ)۔ ۲. **بدمست ، مدہوش ، دھت ، غین ، غوط**.
خوابیدگی طالع کہوں کیا کہ شب وصل
میں قصۂ دل کہتا تھا وہ نیند میں غن تھا
(؟ ، محمد پناہ خاں حکیم ، ؟)۔ [ف]۔

غنا (کس غ) امذ ؛ امث ؛ سم غنی.
۱. **تونگری ، دولت مندی ، مال داری ، ثروت ، غنی ہونا**. تجھے ثروت و غنا حاصل ہو گی اور قیامت تک تیری اولاد میں رہے گی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۹)۔
تری را کھ میں ہے اگر شرر تو خیال فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری
(۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۸۳)۔ اس نے اپنے چچا سے کہا کہ ، کیا آپ غنا اور شرف چاہتے ہیں؟ ، (۱۹۶۵ ، خلافت بنو امیہ ، ۱ : ۱۰۷)۔ ۲. **بے نیازی ، بے پروائی ، استغنا**.
مرد میداں غنا پاک ہیں زینت سے مدام
فرش کمخاب سے بہتر ہے چٹائی مجھ کو
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۷۰)۔ غنی مشتق ہے غنا سے اور غنا کہتے ہیں بے نیاز ہونے کو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳۷)۔ دولت کی فراوانی میں بندہ صرف اللہ کے لیے فقر و غنا اختیار کرے (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۸۹)۔ ۳. **اکتفا ، قناعت ، مال و دولت کی طرف سے سیرابی و آسودگی**.
جہاں بھر کے غم و الم سے یہ مجھ کو آزاد ملا ہے
غنا کی دولت سے اور قناعت سے مجھ کو آباد دل ملا ہے
(۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، جولائی ، ۶۵)۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس پر صابر و شاکر ہیں جو ان کے نصیب میں آ گیا ہے اسی کا نام غنا (ہے)۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ جون ، ۳)۔ ۴. **گانا ، نغمہ ، گیت ، راگ ، موسیقی**.
کان کے پردے تلک پہونچی ہوئی صوت غنا
پھر کے اودھر سے چلی سونے دہان مطربان
(۱۷۸۰ ، ک ، ۱ : ۲۳۰)۔ نغمہ حقیقی کا دم ساز ہے غنائے مجازی سے باز ہے۔(۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۷۷)۔ ایک ایسی قوم نے اس پیشے کو اختیار کر رکھا ہے کہ جس سے غنا داخل عیب و گناہ ہو گیا۔(۱۹۱۰ ، واحت زمانی ، ۱۳۵)۔ رقص و غنا سے بھی کوئی شغف ، ایک حد تک! (۱۹۷۵ ، تظلمائے ، ۳۵)۔ [ع]۔

ـــ الدَّہر (ـــ ضم ا ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ہ) امذ.
دنیاوی دولت ، مال و منال. کیمیا کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ غنا الدہر ہے اور اس کے واسطے زُعاف حکایات جوڑتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۳)۔[غنا + رک : ال (۱) + دہر (رک)]۔

غنّانا (فت غ ، شد ن) امث.
۱. **چُپ ، خاموشی ، مدہوشی ، مستی**.
ترے دلدادہ بے کش ایک غنانے میں بیٹھے ہیں
خمار نشہ سے ہے رنگ فق اُترا ہوا چہرا
(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۹ : ۴)۔ اس پر کبھی کبھی غنانے کے لمبے دورے پڑتے ہیں. (۱۹۶۳ ، دو ہاتھ ، ۱۳)۔ ۲. **وہ آواز جو خاموشی میں کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ، سناٹے کی گونج ، غن غن ، گھن گھن ، مبہم گونج**. گھر بھر میں دل دوز سناٹا آپ ہی آپ از غیبی غنانا ایک سرے سے پھیلا گویا بھلا چنگا بھیروں کا تابع ہو رہا ہے. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۲۶)۔
دل میں شورش نہ سر میں غنّانا
عقل کا بول تاک سنّاٹا!
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۱۱۱)۔ [غن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ کیفیت]۔

غِناسْطی (کس غ ، سک س) صف.
ایک قدیم عیسائی باطنی فرقے کا نام ، اورفی. نفس کو فانی چیزوں بلکہ غناسطی خیالات کے مطابق ادنیٰ اور خراب خواہشات کی دنیا میں جگہ ملتی ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۲۵)۔ عہد نامہ جدید کی سب سے پہلی شرح اورفیوں یعنی غناسطیوں (Gnosties) نے کی۔(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۶)۔ [انگ : Gnostic]۔

غِنانا (کس غ) ف م.
ترنم سے پڑھنا ، گانا. شکوہ کو مغنیہ نورجہاں نے غنایا ہے جو گوارا کی حد تک قابل تعریف ہے. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۸۷)۔ [غنا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

غَنّانا (فت غ ، شد ن) ف ل.
غرّانا ، اکڑفوں دکھانا ، اترانا ، اکڑنا. ایک آدمی مصنوعی فوجدار شیر افگن بنا ہوا جنگل کوہستان میں غنّایا کرتا ہے اور اس کے

ساتھ ایک مصاحب بھی رہتا ہے ۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۸۷)۔ [غن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

غُنّانا (ضم غ ، شد ن) ف م۔
غنہ پیدا کرنا ، غنہ آواز ادا کرنا ۔ ہر حرکت اور علّت کو غنایا جا سکتا ہے اردو میں جتنی حرکات و علل ہیں اتنے ہی مغنونہ بھی ہوں گے۔ (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۱۱۷)۔ [غنہ (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

غَنائِم (فت غ ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ـــ غنیمت۔
جنگ میں ہاتھ آنے والا مال و اشیاء۔

گرچہ غنائم بہوت خلق میں ہے اے جوان
صحبتِ عشاق کوں بوجھ بہوت مغتنم

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۴۳)۔ اور غنائم وافرہ پر متصرف ہوئے ۔ (۱۸۳۱ ، علم و عمل ، ۱ : ۲۸۴)۔ بادشاہ پاس عریضۂ فتح اور غنائم کے برگزیدہ ہاتھی بھیجے گئے ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۹)۔ غنائم حنین کے متعلق ایک دو انصاریوں نے اعتراض کیا کہ ... یہ ... حق تو ہمارا تھا ، آپ کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا ، موسیٰؑ پر خدا کی رحمت ہو وہ اس سے بھی زیادہ ستائے گئے ہیں لیکن انھوں نے صبر کیا۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ۲ : ۴۸۳)۔ ہمارے لئے غنائم حلال کیے گئے اُمم ماضیہ کو حلال نہ تھے۔ (۱۹۷۳ ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ۳۰۹)۔ [غنیمت (۱) (رک) کی جمع]۔

غِنائی (کس غ) صف ؛ امذ۔
۱۔ **رک : غنا (معنی نمبر ۳) سے منسوب ، غناپرداز ، مترنّم ، نغمہ سے معمور۔** میں تجویز کروں کہ اسے جلاوطنی سے واپسی کی اجازت مل جائے لیکن بس اسی شرط پر کہ یہ غنائی یا کسی اور بحر میں اپنی صفائی پیش کرے ۔ (۱۹۳۳ ، ریاست ، ۳۱۶) ۔ اس طوفان غنائی نے تو سخت ترین نقادوں کو بھی خاموش کر دیا۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳۶)۔ ۲۔ **تونگری ، مالداری ، بے نیازی ، استغنا۔**

بس وجہ وہی غنائی کی ہو
علت بھی وہ خود تمانی کی ہو

(۱۷۸۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۲۱) ۔ [غنا + ئی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ آہَنْگ (ـــ فت ہ ، غنہ) امذ۔
موسیقیت ، نغمگی۔ ان کی نظموں میں ایک غنائی آہنگ بہت نمایاں ہے ۔ (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۳۰)۔ [غنائی + آہنگ (رک)]۔

ـــ تَأَثُّر (ـــ فت ت ، ا ، شد ث بضم) امذ۔
نغمگی ، نغمہ کی کیفیت۔ سازوں پر ایک غنائی تاثر نمایاں ہونے لگتا ہے۔ (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۴۷)۔ [غنائی + تاثر (رک)]۔

ـــ تَرْسِیم (ـــ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث۔
(موسیقی) نغمے ، راگ یا موسیقی کی آواز کو علامات سے ظاہر کرنا ، آہنگ نگاری۔ کلاسیکی موسیقی کی طرح عربوں کے ہاں بھی غنائی ترسیم ... کم تھی ۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷)۔ [غنائی + ترسیم (رک)]۔

ـــ تَقاضا (ـــ فت ت) امذ۔
غنائیت کی طرف فطری رجحان یا لگاؤ ، وہ کیفیت یا جذبہ جو کسی فنکار کو تخلیق کی رغبت دلائے۔ غنائی تقاضا ہر شاعر کی طبیعت میں کارفرما ہوتا ہے سچ پوچھیے تو یہی وہ تقاضا ہے جو اسے نثر کی بجائے نظم لکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۰۳)۔ [غنائی + تقاضا (رک)]۔

ـــ تَمْثِیل (ـــ فت ت ، سک م ، ی مع) امث۔
ایسی تمثیل جو نظم میں لکھی گئی ہو اور تمام تر نغمات پر مشتمل ہو۔ اوپیرا ان معنوں میں غنائی تمثیل ہے کہ اس میں مکالمے بھی گائے جاتے ہیں اور سازوں کی موسیقی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹)۔ واجد علی شاہ نے اُردو میں کرشن لیلا پر مبنی ایک غنائی تمثیل رہس کے انداز میں لکھی ... یہ اردو کا پہلا ناٹک یا ڈرامہ تھا۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹)۔ [غنائی + تمثیل (رک)]۔

ـــ ڈَراما (ـــ فت ڈ) امذ۔
رک : غنائی تمثیل۔ سب جانتے ہیں کہ ترجمہ اور ۔ وہ بھی کسی غنائی ڈرامے کا ترجمہ بڑے جوکھوں کا کام ہے ، اس پر طرفہ یہ کہ ترجمہ براہ راست سنسکرت سے کرنا تھا۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۲۲)۔ [غنائی + ڈرامہ (رک)]۔

ـــ شاعِر (ـــ کس ع) امذ۔
ایسا شاعر جو طبعاً غنائیہ شاعری کی طرف راغب ہو۔ خالصۃً غنائی شاعر شاذ و نادر پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۰۳)۔ [غنائی + شاعر (رک)]۔

ـــ شاعِری (ـــ کس ع) امث۔
وہ شاعری جس میں حُسن و عشق کے داخلی جذبات اور واردات کے بیان کے ساتھ غنا کی رعایت بھی ملحوظ رکھی جاتی ہے ، اس کے محرک پُرجوش جذبات ہوتے ہیں اس لیے یہ فکر یا استدلال کی بجائے انسانی فطرت کے جذباتی پہلو سے زیادہ واسطہ رکھتی ہے ، انگ : Lyrical Poetry ۔ متوسط اور مؤخر دور کے شعراً کے ہاتھوں میں غزل لفظی گورکھ دھندا سی بن گئی پھر بھی غنائی شاعری کی ضروریات اسی سے پوری ہوتی رہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۱)۔ [غنائی + شاعری (رک)]۔

ـــ قُوَّت (ـــ ضم ق ، شد و بفت) امث۔
نغمگی ، موسیقیت ، غنائیت ۔ ان کی طبع میں قدرتی تیزی ہے ، جامعیت ہے لیکن غنائی قوت کم ہے۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۶۸۵)۔ [غنائی + قوت (رک)]۔

ـــ کَیف (ـــ ی لین) امذ۔
نغماتی سرور ، غنائیت کا لطیف اثر۔ اس میں "اٹھو" کا صوتی اثر اور وہ غنائی کیف جو اس لفظ کے بولنے سے پیدا ہو جاتا ہے مزہ لینے کا رمز ہے ۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۰۸)۔ [غنائی + کیف (رک)]۔

ـــ کَیفِیَت (ـــ ی لین، کس ف، فت ی بشد نیز بلا شد) امث:
نغمگی ، موسیقیت ، الفاظ کا رسیلا پن ، خوش آہنگی. ان موضوعات کی عکاسی اور ترجمانی میں داخلیت نہ ہونے کی وجہ سے غنائی کیفیت تو کم ہے. (۱۹۶۱ء ، جدید شاعری ، ۲۰۳). لیکن رفتہ رفتہ لہجے کا کُھردرا پن اشعار کی طلسمی فضا میں کہیں گم ہو گیا اور وہ غنائی کیفیت ابھر آئی . (۱۹۷۹ء ، شیخ ایاز (شخص اور شاعر) ، ۲۲). [غنائی + کیفیت (رک)].

ـــ وِجْدان (ـــ کس و ، سک ج) امذ.
غنائیت سے معمور ، طبعی میلان ، نغمہ آفرینی کا طبعی جوہر ، فطری لیاقت. یہی وجہ ہے کہ غنائی وجدان کا چشمہ ان کی شاعری میں رک رک کر بہتا ہے. (۱۹۶۸ء ، مغربی شعریات ، ۲۰۹). [غنائی + وجدان (رک)].

غُنّائی (ضم غ ، شد ن) صف.
غنہ (رک) سے منسوب یا متعلق. اُردو اپنی مخصوص غنائی آواز کو نہیں چھوڑ سکتی. (۱۹۶۶ء ، اردو ادب ، ۱ : ۶۵). [غُنّا - غنہ + ئی ، لاحقۂ نسبت].

غِنائِیَت (کس غ ، شد ی بفت) امث.
موسیقیت ، ترنم ، نغمگی. اگر غنائیت فقط موضوعی چیز ہوتی تو اس کی مقبولیت عالمگیر نہ ہوتی . (۱۹۶۲ء ، تاریخ جمالیات ، ۲۳۷). فکر و غنائیت کا جو خوبصورت امتزاج اقبال نے پیدا کیا اس کی تقلید ایسی آسان نہ تھی. (۱۹۸۷ء ، اقبال عہد آفرین ، ۱۹). [غنا (رک) + ئیت ، لاحقۂ کیفیت].

غُنّائِیَّت (ضم غ ، شد ن ، کس ء ، شد ی بفت) امذ.
غنہ (رک) کی آواز یا کیفیت. غنائیت خواہ وہ لفظ کے بیچ میں آئے یا آخر میں ہمیشہ مصوتے کی غنائیت ہو گی . (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۱۸۶). [غُنّا (رک) + ئیت ، لاحقۂ کیفیت].

غِنائِیَہ (کس غ ، ء ، فت ی) امذ ؛ صف.
۱. **(موسیقی) مختلف بندشوں پر مشتمل ایک مسلسل نظم یا نظموں کا مجموعہ جو کسی موقع یا موضوع کی مناسبت سے لحن سے پڑھنے یا سازوں کے ساتھ گانے کے لیے موزوں کیا گیا ہو.** دوسرا اہم کام ریڈیو پاکستان کے ذمے یہ ہے کہ وہ غنائیے تیار کرائے ، ایسے غنائیے کہ جن میں ساز و آواز دونوں پیش کیے جائیں. (۱۹۶۵ء ، موسیقی ، ۱۴۴). ۱۹۸۰ء میں مجتبیٰ صاحب نے ایک غنائیہ پہاڑ اور بچہ کے عنوان سے لکھا. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، اکتوبر ، ۱۰). ۲. **غنا (معنی نمبر ۳) سے منسوب.** یہ منظوم ڈراما ہے جسکا پلاٹ ٹریجڈی ہو یا کامیڈی ، اس کی تدبیرگری اور اسلوب ادا جزواً اورکلاً غنائیہ ہوتا ہے . (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۹). [غنائی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ شاعِری (ـــ کس ع) امث.
رک : غنائی شاعری. وہ غنائیہ شاعری کا استاد تھا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۶). زیرنظر مجموعہ کی غزلوں میں فکری اور غنائیہ شاعری کے نہایت اچھے نمونے نظر آتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، حصارِ انا ، ۲۱). [غنائیہ + شاعری (رک)].

ـــ نَظْم (ـــ فت ن ، سک ظ) امث.
رک : غنائی شاعری . اس نے حماسہ (Epic) ڈراما اور غنائیہ نظم کے اوزان و بحور کو رد کر دیا اس لیے کہ وہ شکل و ہیئت اور عمل و حرکت کی مدد کے بغیر خیالات میں ہم آہنگی کرنے کا خواہاں تھا. (۱۹۶۸ء ، مغربی شعریات ، ۹۹). [غنائیہ + نظم (رک)].

غَنایِم (فت غ ، ی) امذ.
رک : غنائم.

گرچہ غنایم بہوت خلق میں ہے اے جواں
سجیتر غناق کوں بوجہ بہوت مغتنم

(۱۷۳۲ء ، دیوان قربی ، ۴۴ الف).

مسجد میں غنایم کا سب اسباب منگا کر
تقسیم اسے کرنے لگا ناشرِ داور

(۱۸۳۱ء ، سراپا دلگیر ، ۲۱۳). ان کی شکستگی دور کرنے کے لیے ... بڑے بڑے فتوحات اور غنایم مثل روم اور پارس کے وعدہ کیا. (۱۸۷۰ء ، آیاتِ بینات ، ۱ : ۲۲). [غنائم (رک) کا متبادل املا].

غَنْج (فت غ ، سک ن) امذ.
ناز ، معشوقانہ ادا ، چورنظر ، کنکھیوں سے دیکھنا.

لطفِ خودبینی بلا ہے اس سراپا ناز کو
کیونکہ پھر ہوئے جدا وہ محو غنج و آئینہ

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د ، ۳۷۹).

پیش قبض لطیف غنج شفیق
تیغ زن جنبشِ جبینِ شفیق

(۱۸۹۵ء ، دلبر حسن ، ۳۱). [ع].

غُنْج (ضم غ ، سک ن) امذ.
ناز نخرہ ، معشوقانہ ادا ، کرشمہ (اسٹین گاس ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). [ع].

ـــ و دَلال (ـــ و مع ، فت د) امذ.
ناز نخرہ ، دلربایانہ ادا. عاشق و دیوانہ ہو کر ... شیفتۂ حسن و جمال لایزال صاحبہ غنج و دلال بہ صورت گدایاں بہ ہزار تباہی ... وارد اس شہر کا ہوا. (۱۷۷۵ء ، نوطرز مرصع ، ۲۳۰).

نثر حسن و جمال کی صورت
نظم غنج و دلال کی صورت

(۱۸۹۲ء ، دیوانِ حالی ، ۱۵۱).

تیری تجلیاں ہیں آئینہ دار تمکین
جلوہ فروشِ حیرت غنج و دلال تیرا

(۱۹۱۰ء ، سرور ، خمکدۂ سرور ، ۳۲).

اگر یونہی رہے یارب بساطِ عیش جمی
یونہی رہیں بت خوشحال محو غنج و دلال

(۱۹۷۴ء ، حدیث خواب ، ۲۹). [غنج + و (حرفِ عطف) + دلال].

غَنْجَہ (فت غ ، سک ن ، فت ج) امذ.
کشتی ، ناؤ.

غنچہ سے جاتی رہی رفتارِ غنج
دی تنگ و دو ڈو کو شب انبارِ رنج

(١٨٣٩ ، مثنوی غرائبہ ، ٣٠). [مقامی].

غُنْچَہ (ضم غ ، سک ن ، فت ج) امذ.
گلاب کی کلی ، گلاب کے پھول کی سرخی (اسٹین گاس). [ف].

غُنْچگی (ضم غ ، سک ن ، فت ج) امث.
غنچہ (رک) کا اسم کیفیت.

کھلایا گل یہ دل کی غنچگی نے
جمایا رنگ دل پر بے کلی نے

(١٨٦٢ ، طلسم شاہان ، ٢١).

وہ غنچگی کا عہد وہ گل باریاں تری

اڑتی ہوئی ہوا میں وہ چنگاریاں تری

(١٩٢٨ ، سیف و سبو ، ٢١).

نداسی شب کی نگاہوں کا سہانا پن
یہ غنچگی یہ سجل روپ یہ کنوارا پن

(١٩٧٠ ، برش قلم ، ١٢٨). [غنچہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

غُنْچَہ (ضم غ ، سک ن ، فت ج). (الف) امذ.
١. **کلی ، بن کھلا پھول ، گلِ ناشگفتہ ، بند کلی.**

من کے چمن میں باؤ آ پھل کے ہے غنچہ اس کا
ڈالیچہ پر پھول بس پڑیا اُمید اب ہے باس کا

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٣١).

غنچے کا اس بہار میں کڑوا بنا ہے دل
بلبل چمن میں پھول کے گائے بسنت رت

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٣٣). باغ میں سوائے غنچہ جنبا چنبیلی ... نام و نشان بھی نہ جانتا تھا. (١٨٥١ ، بہار دانش ، ولایت ، ١٢٩). ٢. (**مجازاً**) **معشوق کا دہن ، دہنِ تنگ ، دہنِ بستہ ، پستہ دہن.**

مری بدولت ہے گلستاں میں اے باغباں یہ تمام رونق
میں نغمۂ عندلیب بن کر ہزار غنچے کھلا رہا ہوں

(١٩٨٣ ، حصار انا ، ١٥١). جہاں گیا یہی سنا اور دیکھا کہ پہلے غنچۂ سربستہ پری زاد سرحد دار کھولے تو عقدہ لاحل طلسم ہو. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٨٢٠). ٣. **جھرمٹ ، ہجوم ، منڈلی ، جُھنڈ.**

اس غنچے میں اک سمن بری تھی
وہ ہم نفس بکاولی تھی

(١٨٣٨ ، گلزار نسیم ، ١٩). مشتری ستارہ طلعت نے دیکھا سامنے ایک غنچۂ اشجار میں ایک درخت کی شاخیں متحرک ہوئیں. (١٨٩١ ، بوستان خیال ، ٨ : ١١٧). ٤. (**تصوف**) **حقیقتِ عالم قبل تخلیق** (مصباح التعرف). ٥. **تیر یا نیزے کا پھل.**

یہ کیسی آئی ہے خوشبو میرے سینے سے اے قاتل
کھلایا کیا نسیم آہ دل نے غنچہ پیکاں کا

(١٩٠٧ ، دفتر خیال ، ١٧). (ب) صف. **گنجان.** یہ شہر غنچہ ہے. (١٩٢٩ ، نوراللغات ، ٣ : ٥٥٦). [ف].

---آب کس اضا ، امذ.
حباب ، پانی کا بلبلہ (گلزار معنی). [غنچہ + آب (رک)].

---آرزُو کِھلْنا محاورہ.
اُمید یا آرزو بر آنا ، مراد پوری ہونا (علمی اُردو لغت).

---پَتَنگ (---فت پ ، ت ، غنہ) امذ.
حشرات الارض کی ایک قسم (Bed-Bug) جو پودوں کو تباہ کر دیتی ہے. بعض حشرات (کیڑے) تو موسم شروع ہونے کے وقت آتے ہیں ، مثلاً ؛ غنچہ پتنگ. (١٩٣٢ ، حیوانیات ، ١١٢). [غنچہ + پتنگ (رک)].

---پیشانی (---ی مج) صف.
چیں بجبیں ، سکڑے ہوئے ماتھے والا ، خشمگین ، بد دماغ ، شگفتہ پیشانی کی ضد.

باغ میں آئے ہیں ہر اس گلِ تر بن یک سو
غنچہ پیشانی و دل تنگ خفا بیٹھے ہیں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٠٢). [غنچہ + پیشانی (رک)].

---پیشانی رَہْنا محاورہ.
پریشان یا ناراض رہنا ، کبیدہ خاطر رہنا.

شگفتہ خاطری اس بن کہاں تھی
چمن میں غنچہ پیشانی رہا میں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٧٩٧).

---پَیکاں کس اضا (---ی لین) امذ.
تیر کا پھل (علمی اُردو لغت). [غنچہ + پیکاں (رک)].

---پُھوٹْنا ف ل.
پھول کھلنا ، کلی چٹکنا.

چمن میں غنچے پھوٹیں گل کھلیں کیا کام ہے انور
ہمارا دل تو گلرویوں کے غنچے میں بہلتا ہے

(١٨٧٧ ، انور ، د ، ١١٦).

---تَصْوِیر کس اضا (---فت ت ، سک ص ، ی مع) امذ.
مُرقّع ، نمونہ ، نقشہ.

طرح ہے غنچۂ تصویر کے اس گلشن میں
سو بہار آئی پہ یک بار میں خنداں نہ ہوا

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٣٥).

ع : دہنِ یار ہے کچھ غنچۂ تصویر نہیں

(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)). [غنچہ + تصویر (رک)].

---چَٹَخْنا / چَٹَکْنا محاورہ.
کلی کا کھلنا ، گل کا شگفتہ ہونا ، پھول کھلنا. خوب بیٹھ کر پانی پیتا ہے ، جب ہی چکا تو آسمان پر اُڑ گیا اور مُنھ کھولا تو پانی رم جھم برسنے لگا ، اشجار نہال ہو گئے غنچے دنا دن چٹکے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٦٨).

وہ گالیاں دیتے ہیں خفا ہو کے چمن میں
غنچوں کے چٹخنے کی ہے آواز سخن میں

(١٨٨٢ ، صابر ، ریاض صابر ، ١٨١).

کھلے پھول غنچے چٹکنے لگے
چمن کے چمن لو مہکنے لگے
(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۲). صہبا لکھنوی ملے تو اپنا محسوس ہوا دل کے کسی گوشے میں کوئی غنچہ چٹک گیا ہے. (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۱).

ـــ خاطِر کس اضا (ـــ کس ط) امذ.
دل کی کلی ، غنچۂ دل ، مراد : دل.

شگفتہ ہیں میرے باعث سے غنچۂ خاطر
ریاضِ صحبتِ احباب میں نسیم ہوں میں

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۸). خود بخود گل مرجھایا جاتا تھا غنچۂ خاطر کو ... غم اندوزی کی باد سموم ... پژمردہ کئے دیتی تھی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [غنچہ + خاطر (رک)].

ـــ دِل کس اضا (ـــ کس د) امذ.
رک : **غنچۂ خاطر**. مسرت و عیش کی باد بہاری سے غنچۂ دل کھلا جاتا تھا. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۲۳).

مرا غنچۂ دل ہے وہ دل گرفتہ
کہ جس کو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا

(۱۷۸۴ء ، درد ، د ، ۲۹). لہ لہلہاتی ہوئی نسیم نے ان کے غنچۂ دل کو کھلایا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵).

غنچۂ دل میں تھی سوئی ہوئی خوشبو کی طرح
دشتِ تخیل میں جولاں رمِ آہو کی طرح

(۱۹۸۱ء ، تشنگی کا سفر ، ۲۲). [غنچہ + دل (رک)].

ـــ دَہان / دَہَن (ـــ فت د / فت د ، ہ) صف.
جس کا منھ غنچہ کی طرح ہو ، غنچہ جیسے منہ والا ، چھوٹے دہان والا ؛ (کنایۃً) معشوق ، محبوب. بارے حسن دہن جیو کا جیوں عجائب رتن گل رو غنچہ دہن نظر کوں خلوت کر گھر میں بلائی. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۹۳).

لے لے آئینہ جو دیکھی حُسن کی اپنے بہار
آپ ہوئے آپ وہ غنچہ دہاں لینے لگا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۶۷).

مشاط دیکھ تو نہ لگا بیٹھنا کہیں
مہندی کہاں کہاں مرے غنچہ دہن کے پاؤں

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۷). جوان اور غنچہ دہان بیوی کی وفات ... حال سنا تو میرا دل آٹھ آٹھ آنسو رویا. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۴۳).

ایک طرف پھول کنول کا وہ سجیلا بانکا
مسکراتا ہے کھڑا غنچہ دہن پانی میں

(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۱۹).

غنچہ دہن اگلنے پہ دودھ بار بار
یہ بار بار دودھ پلاتی چلی گئی

(۱۹۷۱ء ، انداز بیاں اور ، ۱۰۲). [غنچہ + دہان / دہن (رک)].

ـــ دَہانی / دَہَنی (ـــ فت د / سک ہ) امث.
تنگ دہنی ، کلی کی طرح منھ چھوٹا ہونا.

خموشی سے عیاں شیریں زبانی
گل افشاں معنی غنچہ دہانی

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۳۹۱).

شہرہ ہے چمن میں تری غنچہ دہنی کا

(؟ ، (مہذب اللغات)). [غنچہ دہان / دہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ شِگُفْتَہ ہونا ف م.
کلی کا کھلنا.

غنچہ نہ ہو شگفتہ جو چھڑکیں نہ باغباں
تیرے قدم کے نیچے کی اے نونہال خاک

(۱۸۳۹ء ، آتش ، ک ، ۹۲).

ـــ کِھلْکِھلانا محاورہ.
کلی کا کھلنا.

گل چیں نے وہ پھول جب اڑایا
اور غنچۂ صبح کھلکھلایا

(۱۸۳۸ء ، گلزار نسیم ، ۹).

ـــ کِھلْنا ف م.
۱. **کلی کا کھل کر پھول بننا**، پھول مسکرانے غنچے کھلے جاتے تھے. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۲۳).

ہر غنچہ بڑے چاؤ سے کھلتا ہے چمن میں
ہر دور کا منصور سرِ دار چلے ہے

(۱۹۶۷ء ، شہر درد ، ۱۰۹). ۲. **حسینوں کا جمگھٹا ہونا ، جھمکڑا نظر آنا**. عجب قابل دید تھی ... غنچہ کھلا ہوا تھا یہی معلوم ہوتا تھا کہ پریاں قاف سے آئی ہیں ، حورانِ جنت کی کیا حقیقت تھی. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

ـــ گُل کس اضا (ـــ ضم گ) امذ.
۱. **پھول کی کلی.**

صدا یہ غنچۂ گل کے ہے کھلنے سے آتی
کرے جو تنگ گریباں ہے اوس کے شایاں چاک

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۹۲).

سر پہ سبزہ کے کھڑے ہو کے کہا قُم میں نے
غنچۂ گل کو دیا ذوقِ تبسم میں نے

(۱۹۰۳ء ، بانگ درا ، ۱۰). [غنچہ + گل (رک)].

ـــ لَب (ـــ فت ل) صف.
کلی جیسے لب والا ، جس کے ہونٹ کلی کی طرح تنگ ہوں ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق.

دو ادھر تھے اس کے جیوں یاقوت لال
گل ہوا اس غنچہ لب کے آگے لال

(۱۷۱۳ء ، فائز ، د ، ۲۰۵).

جس غنچہ لب کو چھیڑ دیا خندہ زن ہوا
جس گل پہ ہم نے رنگ جمایا چمن ہوا

(۱۸۷۲ء ، مراۃ الغیب ، ۱۰۷). [غنچہ + لب (رک)].

ـــلبی (ـــفت ل) امث.
محبوبیت ، غنچہ دہنی.

بقدر ظرف طلب ہے بہار کا فیضان
کسی کو سینہ فگاری ، کسی کو غنچہ لبی

(۱۹۵۳ ، فکرِ جمیل ، ۸۷). [غنچہ لب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــناشگفتہ کلی صف(ـــضم نیز کسی ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. **بند کلی ؛ مراد : دہنِ معشوق.**

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منھ سے مجھے بتا کہ یوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۳). ۲. (کنایۃً) **دوشیزہ ، کنواری** (نوراللغات). [غنچہ + نا (حرفِ نفی) + شگفتہ (رک)].

غِنداق (کسر غ ، سک ن) امث.
بندوق ، توپ.

چست بندش چاہیے مضمون نو کے واسطے
طفل کا حسنِ سراپا ہے اگر غنداق ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۷). [ت].

غُنڈا (ضم غ ، سک ن) صف ؛ سہ غنڈہ.
لُچا ، بدمعاش ، شہدا ، اوباش ، فسادی ، موالی.

بانکہ و غنڈہ سوں ملامت کر
ان دخل باز کوں لیا مت کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶). آدمی غنڈے پھانکڑے ، مفت پر کھانے پینے والے جھوٹے خوشامدی آ کر آشنا ہوئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰). چار پانچ لُچے غنڈے مخمور نشہ میں چور ان کے گرد بیٹھے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴۶).

یار غار اور تھے مشیر اسکے بہی
بدمعاش اور شہر کے غنڈے کئی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۹). میرے بڑے لڑکے فاروق نے اسے بچانے کے لیے مداخلت کرنا چاہی تو غنڈے اس کے پیچھے بھی پڑ گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۸). [مقامی].

ـــگَردی (ـــفت گ ، سک ر) امث.
دنگا ، فساد ، لوٹ ، مار ، بدمعاشی.

عام ہوئی غنڈہ گردی
جب ہیں سپاہی با وردی

(۱۹۸۷ ، حرفِ سر دار ، ۱۳۳). [غنڈہ + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غُنڈی (ضم غ ، سک ن) امث.
لُچی ، بدمعاش ، فسادن ، جھگڑالو.

تھام کر ہاتھ ان غنڈیوں نے مجھے
اک گھونسا جو مارا تو میں ہنس پڑی

(۱۹۷۱ ، انداز بیاں اور ، ۲۷۰). [غنڈہ (رک) کی تانیث].

غُن غُن (ضم غ ، سک ن ، ضم غ) امث.
رک : گُن گُن. دو شیر آہستہ آہستہ غن غن کرتے اور ہماری طرف بڑھتے نظر آئے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۸۱). لیلی ویژن ... کی محبوبہ سے ملتی جلتی دوشیزائیں یا شہزادیاں ، غن غن کرتے بادشاہ یا سردار بولتے نہیں فریاد کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۰۳). [حکایت الصوت].

غُنغُنا (ضم غ ، سک ن ، ضم غ) صف مذ (مث : غنغنی).
ناک میں بولنے والا (نوراللغات). [غُن غُن (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

غُنغُنانا (ضم غ ، سک ن ، ضم غ) ف ل ؛ سہ غن غنانا.
۱. **آہستہ اور دھیمے سُروں میں کچھ گانا ، گُنگُنانا.** اور بھی چھوٹی چھوٹی باتیں صحبت میں معیوب ہوتی ہیں مثلاً ... غن غنانا یا صحبت میں سیٹی بجانا. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۸۱). زہرہ آہستہ آہستہ بربط کو چھیڑتی جاتی تھی اور کچھ غنغنا رہی تھی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳۷). یہ سب میں باتیں کو گھسیٹ تھاپ لگائی اور ادھے پر وہ غزل غنغنانا شروع کی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۵). اس کی نوک سوئی کی مانند تھی جیسے غنغناتے ہوئے پرندے کا سر ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۸۳). ۲. **ناک میں بات کرنا ، ناک میں بولنا** (نوراللغات). یہ ناک سے غنغنانا چہ معنی دارد. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۲). [غُن غُن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

غُنّگی (ضم غ ، شد ن بفت) امث.
غنہ (رک) کا اسم کیفیت ، گنگناہٹ ، ن کی صفت. صوت کو دیگر کیفیات بھی عارض ہوتی ہیں یعنی زبری و بمی و غنگی و پیچیدگی. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۸۵). [غنہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

غَنَم (۱) (فت غ ، ن) امذ.
۱. **بکری ، بھیڑ ، گوسفند.**

تسلیم کے خنجر تلیں کیوں مہر دیکھ اس کا
را کھیا ہے اسمٰعیل کی جاگے یہ غنم کوں

(۱۶۴۸ ، غواصی ، کہ ، ۱۴۷).

ہو گرفتاری دل تب ہے مزا جینے کا
ورنہ جیتے کو فرس اور غنم جیتے ہیں

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۸۹).

ہاتھی لڑتے نہ سمجھنا یہ عشرت نے بزور
سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہے مانندِ غنم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

ذکر بعدِ مرگ کیا کھاتے ہیں جیتے جی بھی ہم
مرغ و طاؤس و کبوتر بیل سامر اور غنم

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۵۰).

بنا جو بعد میں چوپانِ نسلِ انسانی
صغر سنی میں رہا وہ شبانِ غولِ غنم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۹). ۲. **ریوڑ ، گلہ.** پیغمبر میں اور نیچرل اسٹ حکیم میں ایسا فرق سمجھتا ہوں جیسا کہ راعی اور غنم میں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳). ۳. **رک : غنیمت** (پلیٹس).

غنم کے غنیماں میں تجھ فن اچھے
تیرے سامنے طعنہ زن زن اچھے
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۱)۔ [ع]۔

غَنَم (۲) (فت غ ، ن) امذ۔
ایک راگ کا نام جسے امیر خسرو نے پوربی کو تبدیل کر کے لیا روپ دیا نیز کلیان اور ایک فارسی راگ ملا کر ایک راگ بنایا جس کا دوسرا نام غنم ہے۔ امیر خسرو نے کئی راگ ، مثلاً سنام ، غنم ... اور فرودست وغیرہ ایجاد کئے ۔ (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۷۵۶)۔ خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام ... بخیر ، سازگری ... غنم ، فرغانہ ، سرپردہ ... فرودست۔ (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۵۰۱)۔ [رک : غنا جس کا یہ مورّد ہے]۔

غُنُود (ضم غ ، و مع) صف۔
غنودگی ، اونگھ۔
آدھی رات بھی عمر آکر غنود
ہوا و رقص کرتے تھے ہی ناندہ بود
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۳۲۷)۔
تھا خواب گراں غنودِ بختی کا ہمیں
بیدار نہ ہو سکے جو بے ہوش ہے
(۱۸۳۳ء ، نذر خیام ، ۱۵۶)۔ [ف]۔

غُنُودَگی (ضم غ ، و مع ، فت د) امث۔
اونگھ ، نیند کا خُمار۔ مجھ کو علیحدہ دالان میں لٹایا تو مجھ کو غنودگی سی آ گئی ۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۵۵) ۔ اس پر غنودگی طاری رہتی ہے اور جب وہ سو جاتا ہے تو وہ نیند میں بڑانے لگتا ہے ۔ (۱۹۳۳ء ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۳)۔ اکثر غنودگی کی کیفیت ہوتی یا پھر آنکھیں بند کئے رکھتے۔ (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۱۵۱)۔ [غنودہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

غُنُودَہ (ضم غ ، و مع ، فت د) صف۔
اونگھا ہوا ، سویا ہوا ، غافل ، مدہوش ، بےخبر ، نیم خوابیدہ۔ مرزا نے دوست نشناس و غنودہ رائے سے یگان سلطان کو مار ڈال۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۷)۔
نشیلی رس بھری سرشار و مست آنکھیں وہ ساقی کی
غنودہ صف کی صف تھی اس طرف کی جس طرف دیکھا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، بادۂ عرفان ، ۶۶) ۔ کسی چنبیلی سے اس کے بیلے کی بےقراری کا حال کہتی غنودہ سبزے کو ٹھوکروں سے جگا جگا کر۔ (۱۹۷۹ء ، جزیرہ ، ۳۰)۔ [ف]۔

غُنَّہ (ضم غ ، شد ن بفت) امذ۔
وہ آواز جس کا مخرج ناک ہو ، ناک سے نکالی جانے والی آواز ، وہ آواز جو ناک کے نتھنوں سے نکلے۔ سترھویں بُن بیتی نون غنی کا مخرج ہے اور اسکو نون غنہ بھی کہتے ہیں علم تجدید میں نون مشدّد کو نون غنہ کہتے ہیں۔ (۱۸۸۵ء ، مجمع الفنون ، ۱۱۳)۔ غنہ کے معنی ہیں گنگناہٹ ، ناک کے بانسے میں پیدا ہونے یا ناک سے گزرنے کی وجہ سے کچھ آوازیں غنہ کہلاتی ہیں ۔ (۱۹۶۶ء ، اردو لسانیات ، ۱۱۳)۔ [ف]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ۔
ناک سے آواز نکالنے کا عمل ، ناک سے بات چیت کرنا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناک سے بات چیت کر رہا ہے یعنی اس کی آواز میں غنہ پن اور نکنا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۳)۔ [غنہ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
ناک میں سے آواز نکالنا۔ جب میم یا نون مشدّد ہوں تو ان میں غنہ کرنا واجب ہے۔ (۱۹۲۳ء ، علم تجدید ، ۱۷)۔

غَنی (فت غ) صف۔
۱. دولتمند ، مالدار ، امیر۔
جوتھا ہے دھیان میں دھنی کے
اس غیر نے نرمل اس غنی کے
(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۳۸)۔
ہر چند گدا ہوں میں تیرے عشق میں لیکن
ان بوالہوس میں کوئی مجھ سا بھی غنی ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۰۳)۔
اعلیٰ ادنیٰ غنی و مفلس
عالم جاہل ذکی و نحس
(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۲۷)۔
غنی ہو تو حاجت روائی کرو تم
بُرائی نہیں ہے بھلائی کرو تم
(۱۹۸۷ء ، ضمیریات ، ۲)۔ **۲. بے نیاز ، بے پروا ، مستغنی۔**
توں حسرت سوں دل کے غنی کر غنی
کہ جاوے نکل سر تے میرے منی
(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۷۸)۔
غنی واں ہوا جو کہ آیا تباہ
عجب شہر تھا وہ عجب بادشاہ
(۱۷۸۳ء ، سحرالبیان ، ۳۰)۔ جو دونوں مقام میں ساتھ فتح جیم کے ہے بمعنی بخت اور غنی کے۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۹۰)۔
محمد علی کی رفاقت میں ہیں
خدا ان کو غیروں سے کر دے غنی
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۶۵)۔ جانے کونسا خلا میرا بیٹا پُر کر رہا تھا ... میں بہت غنی محسوس کرتا۔ (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگ ، ۷۳)۔ **۳. خدا کے اسمأ صفاتی میں سے ایک نام۔** قادر قدرت کا دھنی ، غنی ، مستغنی ہوتا سب خدا کا بھاتا ، ہو کہتے ہی ہو جاتا ، یاں چرا نہ چوں۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲)۔
تو غنی ، خلق سربسر محتاج
تو ہی کرتا ہے رحم بر محتاج
(۱۸۷۳ء ، مناجات ہندی ، ۴۳)۔
تو رشید و جامع و وہاب تو بر و مُغیث
تو علی ہے تو ولی ہے تو غنی ہے تو مجیب
(۱۹۸۳ء ، الحمد ، ۸۵)۔ **۴. (تصوف) جو کسی بات میں کسی کا محتاج نہ ہو بلکہ سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بےنیاز ہو ؛ (کنایۃً) اللہ تعالیٰ** (مصباح التعرف)۔ [ع]۔

---داری امث.
توانگری ، دولتمندی ، امیری.

مفلس گدا تھا ہیں ولے سلطانی مل تج حسن کا
مخزن ستیڑ حاصل ہوئی مج کوں غنی داری عقل

(۱٦۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۷ (الف)). [غنی + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقہ کیفیت].

غُنِّیَت (فت غ ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
۱. **غنائیت ، نغمگی ، راگ ، نغمہ ، موسیقی.** میر کی نغمگی میں غنیت اور طویل مصوتوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے. (۱۹۸۳ ، اسلوبیات میر ، ۷۷).
۲. **غنیت ، بے نیازی ، توانگری ، دولت مندی** (لغات سعیدی). [ع].

غَنِیم (فت غ ، ی مع) امذ.
لوٹنے والا ، دشمن ، حریف. غنیم لگن کیا کام جاتے اپنیچ لوگاں لو دشمن ہو آئے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۴۳).

غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وو راجا اگر نوبت بجا لکھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۵). چاروں طرف غنیموں اور مفسدوں نے سر اٹھایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

دکھلا دیا تھا خالق اکبر کے قہر کو
گویا غنیم لوٹتا پھرتا تھا شہر کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۹). انہوں نے مسز جانسن کو ان کے اور ان کی پہلی بیوی کے سپرد کیا اور آپ اپنی فوج کے ساتھ غنیم سے لڑنے آگے کو روانہ ہو گئے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۲۵).

میرے غنیم نے مجھ کو پیام بھیجا ہے
کہ حلقہ زن ہیں مرے گرد لشکری اس کے

(۱۹۸٦ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۱۲). [ع].

---چڑھ آنا محاورہ.
دشمن کا ملک پر حملہ کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروز اللغات).

غَنِیمَت (فت غ ، ی مع ، فت م). (الف) امث.
وہ مال جو دشمن سے چھینا جائے ، مفت حاصل ہونے والا ، لوٹ کا مال ، لوٹ.

غنیمت چڑیا شہ کے ہت بے شمار
سنے ہور روپے کے ہزاراں ڈ کھار

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲). جے کوئی سفر کرنے کا کوشش سول خدا کی بات پالنے کے بدل اس کی زمیں میں سو غنیمتاں پاوے گا بہوت. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۹). اے یار خدایا میری انکھیاں کوں غنیمت بخش تا کہ تیرے دیدار میں اچھوں. (۱۷۰۳ ، ارشاد السالکین ، ۳۱). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے منع کیا غنیمت کی بیع سے دارالحرب میں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۲). غنیمت ، فی ، زکوٰۃ ، جزیہ ، خراج اوّل کے سوا بقیہ ذرایع آمدنی سالانہ تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۷). حنین سے واپسی کے موقع پر جعرانہ میں سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلّم نے غنیمت تقسیم کی تھی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۷٦). (ب) صف. **بہتر ، قدر کے قابل ، مناسب ، بہت کچھ ، کافی.** آسودگی سوں جتنا ہور تھوڑا کھانا بہوت غنیمت ہے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰).

غنیمت ہے اک آن کی بے غمی
کرو دور آنکھوں سے اپنی نمی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱).

ہے بہت شیخ کی غنیمت ذات
جمع آدم میں اتنے کب ہیں صفات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۱). چند بیش قیمت کپڑے پیش کیے جو اس بے سر و سامانی میں غنیمت تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۵۵). تمبا کو پہنچ گیا ... ویسا تو نہیں جیسا مالوہ کا عمدہ تمبا کو ہوتا ہے مگر بہت غنیمت ہے. (۱۹٦۱ ، عبدالحق ، خطوط ، ۱۷۰). الیاسف نے موقع غنیمت جانا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۲). [ع].

---جاننا ف م.
بہتر جاننا ، قدر کرنا ، عزت کرنا ، قابلِ قدر سمجھنا ، کافی سمجھنا. دلبر اس جنگل میں بیٹھی ہے بہت تعجب کرتا ہے اور غنیمت جانتا ہے. (۱۷۳٦ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۸). اس فرصت کو غنیمت جان اور میرا کہا مان. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۰).

مجھ پہ بیداد کرو تو بھی غنیمت جانوں
تم سے امید کسی طرح کی محشر میں نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۲). میں اس موقعہ کو غنیمت جانتا ہوں ، لکھنو کی گلیوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۲).

---سَمَجْھنا ف م.
مفت جاننا ، غنیمت جاننا ، بہتر جاننا ، اچھا سمجھنا.

عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عشق میں پھر اس کا جگانا مشکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ۱۳۷).

عشرتِ صحبتِ خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی ، غالب اگر عمرِ طبیعی ، نہ سہی

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹). میں نے اس وقفہ کو غنیمت سمجھا اور ڈاکٹر اجمل کے ساتھ پہلے جنیوا اور پھر لندن چلا گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵).

---گِنْنا ف م.
رک : **غنیمت سمجھنا.** غنیم کو دلیری ہوئی مساعدت وقت کی فرصت کو غنیمت گنا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۹).

---لُوٹْنا محاورہ ؛ ف م.
مال لوٹنا. ہوستی نے کوٹ اٹھایا جا کر مسمار کریں اور مٹھائی کی غنیمت لوٹیں. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ ہوستی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ٦۷ : ۱۳)). عمر نے اسکندریہ کو تلوار سے فتح کیا اور غنیمت لوٹی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ٦ : ۱۴۴).

---ہونا محاورہ.
قابل قدر ہونا ، قابل شکر ہونا ، کافی ہونا (فیروز اللغات).

---ہے فقرہ.
بہی اچھا ہے ، بہت ہے ، کافی ہے.

جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا
غنیمت ہے اس باد بھی یار کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰).

دعا مستوں کی بر آئی اونڈیل تو نے بے ساق
غنیمت ہے سبو تک تیرا دست نازنیں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۰).

غَو (و لین) امذ (قدیم).
غوغا ، شور ، غل ، ہنگامہ ، چیخ ، کڑک.

کہیا بونچ سالک اٹھیا جوں ہو غو
سیہ کوں آج رات میں پیش رو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۳).

بساطِ کفر کا شاطر وہ آتشیں پیکر
لبیبیر نار و غو تندر وذو صرصر

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۴۳). [غوغا (رک) کا مخفف].

غَواشی (فت غ) امث ؛ ج.
پردے ، خیمے ؛ (کنایۃً) تاریکی ، اندھیرا.

تو علم کے خورشید کی تابش سے کیا دور
مجھ عین کی ظلمات جہالت کی غواشی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۸). نہ زیادہ کر ظالموں کو جو غواشی کے سبب سے مستتر ہیں. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۱). [غاشیہ (رک) کی جمع].

غَوّاص (فت غ ، شد و) صف.
۱. غوطہ لگانے والا ، غوطہ خور ؛ (کنایۃً) غوطے لگا کر موتی نکالنے والا ماہر. عارف الوجود غواص کرنہارا توں اس غفلت کا شاہد ہو. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). اس دریا میں غوطہ کھائیں گے تو جاگا جاگا کے غواصاں موتیاں پائیں گے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲).

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۸).

غواص کرے خوف جو گھڑیالوں سے
تو ایک بھی موتی نہ لگے ہاتھ اس کے

(۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۱۸).

آبِ شمشیر میں جوہر ہے بشکل ماہی
آبِ آئینہ میں غواص ہے عکسِ آدم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۷).

محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص
کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۳۰). غواص کو سمندر کی اور باتوں سے زیادہ دل چسپی نہیں ہونی چاہیے جب تک کہ اسے موتی حاصل ہوتے رہیں. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۱۳). **۲. (کیمیا) کسی دھات کے اندر سرایت کر جانے والا مادہ.** زور لگانے کا عمل اکثر ماقوائی دباؤ کے ذریعہ وارد کیا جاتا ہے جو ایک غواص پر عمل کرتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیا ، ۲ : ۸۳۵). **۳. ماہی خور.** غواص :- اس کو فارسی میں ماہی خور کہتے ہیں بصرہ کے شہروں میں دریا کنارے ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵۵). [ع].

---جَہاز (---فت ج) امذ.
زیر آب چلنے والی کشتی ، ڈبکنی کشتی ، آبدوز کشتی. ایک غواص جہاز ۶۷ فٹ کا لمبا ... امسٹرڈم میں تیار کیا. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، اپریل ، ۱۳). [غواص + جہاز (رک)].

---مَعانی کس اضا(---فت م) امذ.
غور و خوض سے نئے اور بیش قیمت خیالات و مضامین تلاش کرنے والا ، مراد : طباع ، مُبدِاً ، اعلیٰ درجے کا ادیب یا انشا پرداز ، اونچے درجے کا شاعر.

اس خاک سے اٹھے ہیں وہ غواصِ معانی
جن کے لئے ہر بحرِ پُرآشوب ہے پایاب

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۰۷). [غواص + معانی (رک)].

غَوّاصَہ (فت غ ، شد و ، فت ص) امث.
غوطہ خور کشتی ، ڈبکنی کشتی ، تارپیڈو. غواصہ میں سیکرو ہون لگانے سے ایک اہم فائدہ یہ بھی ہو گا کہ اس کے ذریعے سے سطول بحری (دریائی بیڑہ) کا قائداعظم جس طرح چاہے گا غوطہ خور کشتیوں سے کام لے سکے گا. (۱۹۲۳ ، نگار ، مئی ، ۳۲۷). [غواص + ہ ، لاحقۂ نسبت].

غَوّاصی (فت غ ، شد و) امث.
۱. غوطہ لگانا ، ڈبکی مارنا ، غوطہ خوری ، موتی نکالنے کے لیے دریا میں ڈبکی لگانا. یک وقت نگاہ مضمون کا حاصل ذہن میں نہ آیا ... غواصی کر کے مدعا نکال لایا. (۱۸۶۸ ، رجب علی بیگ سرور ، انشائے سرور ، ۸). اب دل کھول کھول کر غواصی کر اور رول رول کر موتی نکال. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ج). اس اتھاہ سمندر کی جتنی غواصی کیجیے اتنے ہی گراں بہا موتی ہاتھ لگتے ہیں. (۱۹۸۷ ، غالب ، فکر و فن ، ۱۰۳). **۲. غواص کا پیشہ یا کام** (فیروز اللغات). [غواص + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---توپ (---و مج) امث.
سطح سمندر کے نیچے سے مار کرنے والی توپ جو آبدوز کشتی میں لگی ہوتی ہے. ایک غواصی توپ (مائن) جو برقی قوت سے داغی جاتی ہے ہمراہ ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، اپریل ، ۲۷). [غواصی + توپ (رک)].

---جَہاز (---فت ج) امذ.
غواص جہاز ، آبدوز ، ڈبکنی کشتی ، زیر آب چلنے والی کشتی. سب سے پہلا غواصی جہاز جس کے مفصل حالات ہم لوگوں کو معلوم ہوئے ہیں ڈیوڈبشنل ... کا بنایا ہوا ہے. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، اپریل ، ۱۳). [غواصی + جہاز (رک)].

ـــ کَشْتی (ـــ فت ک ، سک ش) امث.
رک : غواصی جہاز. ایک غواصی کشتی بنائی جس میں علاوہ بارہ ماتجھیوں کے بہت سے مسافروں کی جگہ تھی۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، اپریل ، ۱۲). [غواصی + کشتی (رک)].

غَوالَه (فت غ ، ل) صف ؛ مث.
بھگانے والی ، اچانک ہلاک کرنے والی.

یہ غدّارہ ، غرّارہ ، غوالہ ، دل
کیے عنکِ العنبرؔ سالا نکون

(۱۹۹۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۶). [ع].

غَوامِض (فت غ ، کس م) امث ؛ ج.
غامض کی جمع ، باریکیاں ، چھپی ہوئی باتیں ، گہری باتیں ، نکتے ، دقیق معنی ؛ کلام جس کے معنی غیر واضح ہوں.

سخن کی نہیں اس سے پوشیدہ بات
غوامض ہیں سب سہل ان کے نکات

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۶).

ہوں نظر سے کبھی باہر نہ غوامض کے ظہور
تیرے شہباز فراست کا ہے یہ استحقاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹). مراتب تجربہ اور غوامض شفا ... کو بیان فرمایا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۴).

کرتے ہیں مفکر ، متفکر شاعر
شعروں میں بیاں غوامض حکمت کا

(۱۹۷۴ ، لحنِ صریر ، ۳۲). [ع].

غَوایَت (فت غ ، فت ی) امث.
گمراہی ، بے راہروی ، راہِ حق سے انحراف ، ضلالت. گم کردگان راہ ضلالت و کوچۂ غوایت کو چراغ ہدایت دکھلا کر راہِ راست پر لایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). کبھی غوایت و اضلال کے لیے یا حقائق روحانیہ کے مختلف درجات ان کے عقول پر جلوہ فگن ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اورنٹیل کالج میگزین ، نومبر ، ۷۴). آنحضرتؐ جس وقت جس حالت میں جو کچھ بھی کرتے تھے رسول کی حیثیت سے کرتے تھے سب کچھ ضلالت و غوایت اور ہوائے نفس سے پاک تھا. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۲۴۳). [ع].

غوت (و مج) امذ.
رک : غوطہ. کس نے کب دیکھا ہے کہ افیونی ... غوت میں مجہول عقل ہو کر ... کام کے قابل نکلا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۰۶). [غوط (رک) کا بگاڑ].

ـــ غات صف.
بدحواس ، ہکّا بکّا ، حیرت زدہ (پلیٹس). [غوت + غات (تابع)].

ـــ میں ہونا محاورہ.
رک : غوطہ میں ہونا ، غور و خوض میں محو ہونا.

لکشکی باندھے وہ تکتے ہیں میں اس غوت میں ہوں
کہیں کھانے لگے چکر نہ یہ ٹھہرا پانی

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۱).

غوتا کھانا محاورہ (قدیم).
رک : غوطہ کھانا ، ڈبکی لگانا.

یا جوں نیر میں غوتا کھائے
بولنا جی کا سگلا جائے

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود ، ۱۹).

غوتْر (و مج ، فت ت) امذ.
درقیہ ، ایک مرض ، گھینگا ، غر. درقیہ کی بے ضرورت بالیدگی سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جس کو غوتر کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۱۵۳). [انگ : Goitre].

غوٹرغُوں (و مج ، فت ٹ ، و مع) امث.
کبوتر کے بولنے کی آواز ؛ رک : غٹرغوں. طوطے کی طرح اللہ اللہ جپنا اور یا پھر کبوتر کی مانند غوٹرغوں غوٹرغوں کرنا اللہ کی یاد نہیں ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳٦۰). [حکایت الصوت].

غوٹَه (و مج ، فت ٹ) امذ.
بے ہوشی ، مدہوشی. پشتو کا ایک لفظ ہے ... غوٹہ ... بواوِ مجہول ... معنی ہے بے ہوش ... مستورات رام پور نے اسے مخفف کر کے ... غٹہ ... بنا لیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، جون ، ۹). [مقامی].

غَوث (و لین). (الف) صف.
فریاد کو پہنچنے والا ، فریاد رس ؛ حاجت روا.

زمانے کا غوث اور قطب عہد کا
وہ ابدال ابرار اوتار تھا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ آصف الدولہ ، ۷).

غوثِ اعظم قطبِ عالم رہ نما پیدا ہوا
جلوۂ حق مظہر نورِ خدا پیدا ہوا

(۱۸۷٦ ، شہید (غلام امام) ، گلدستہ شہید ، ۳).
شانِ رحمت ہو تم غوثِ امت ہو تم حق کی قدرت ہو تم روشن آیت ہو تم عرش رفعت ہو تم ، تم ہو شمس العلیٰ یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا (۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۳). (ب) امذ. (تصوف) **ولایت کے ایک درجے کا نام جس پر پہنچکر تمام اعضائے جسم یادِ خدا میں مصروف رہتے ہیں ، ولایت الٰہی کا ایک درجہ ؛ ولیِ کامل.**

جکوئی غوث ہے قطب اقطاب ہیں
جکوئی ہو جلالت کے اصحاب ہیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٦).

یاغوث تو بند بند نیارا
اور تو کڑے یہ ا کھنڈ سارا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵).

ابدال و قطب غوث و ولی آدمی ہوئے
منکر بھی آدمی ہوئے اور کفر کے بھرے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۴۴).

ناصر و منصور و مستنصر ، غیاث و غوث
گردشِ دوراں کا نبّاض و نقیب انقلاب

(۱۹۷٦ ، حیطایا ، ۴۸). [ع].

ــــ اَعْظَم / اَلْاَعْظَم کسی صف (ــــ فت ا ، سک ع ، فت ظ / ضم ث ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
بڑا فریاد رس ؛ ولیوں کا سردار ، مراد : شیخ عبدالقادر جیلانی.

مجھے مطلب غوث اعظم کی سوں
مجھے مقصد قطبِ عالم کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵). حضرت غوث الاعظم کی نیاز دی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۵۵). ان کو پیر دستگیر بھی کہتے ہیں ، خطاب ان کا غوث اعظم ہے. (۱۹۷۸ ، گماں ، عابدہ رضوی ، ۱۹). [غوث + اعظم (رک) / رک : ال (۱) + اعظم (رک)].

ــــ الثَّقَلَین (ــــ ضم ث ، غم ا ، ل ، فت ث بشد ، فت ق ، ی لین) امذ.
غوث الاعظم (رک) کا لقب.

اے فلک میرے مددگار ہیں غوث الثقلین
غم مجھے کیا مرے غمخوار ہیں غوث الثقلین

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۹۰). [غوث + رک : ال (۱) + ثقلین (رک)].

ــــ پا ک کسی صف ؛ امذ.
رک : غوث الاعظم.

از برائے حرمت خیرالبشر یا غوثِ پا ک
کیجیے مجھ پر عنایت کی نظر یا غوثِ پا ک

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹۸). [غوث + پا ک (رک)].

غَوثِیَّت (و لین ، کس ث ، شد ی بفت) امث.
غوث (رک) کا اسم کیفیت ، غوث ہونے کی حالت ، غوث کا مرتبہ یا اس کا کام.

سخت باوصف اس کمال ان کو
غوثیت قطبیت کا ہے پندار

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۰). منصب غوثیت بھی عطا ہوا جو مناصب صوفیا میں اعلیٰ ترین منصب سمجھا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۸ مئی ، ۹). [غوث + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غَوثی روٹی (و لین ، و مج) امث.
روٹی کی ایک قسم. روٹیوں کے نام ہی سن لیجیے روغنی روٹی ، بری روٹی ، قیمہ بھری روٹی ... غوثی روٹی ... غرض روٹی کی کوئی شکل اور ترکیب ایسی نہیں ہے جو ان کے تندور میں تیار نہ ہو سکتی ہو. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۵). [غوث (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + روٹی (رک)].

غَوچی (۱) (و لین) امذ.
چھوٹا گڑھا. دفعتاً گھوڑے کا پیر غوچی میں جاتا رہا. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۹۱). [ف].

غَوچی (۲) (و لین) امث.
مرغ کی کلغی (گلزار معنی). [ت].

غَور (و لین) امذ نیز امث.
۱. فکر ، تامل ، سوچ ، گہری سوچ ، توجہ ، دھیان.

رات کو دیکھ کے اے یار ترے طور مجھے
اپنے احوال کے دل بیچ ہوئی غور مجھے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۲). معاملات ملکی کے سمجھنے بوجھنے کے لیے یہ غور فرمایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳).

کیا ناگہاں جفائیں تیری یاد آگئیں
بھولے سے اپنے حال میں جب میں نے غور کی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰). براو کرم غور فرمائیں کہ پیام کس طرح آئے. (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۵۳). افسران کی تحریروں کو شوق اور غور سے پڑھتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۹). **۲. گڑھا ، پست زمین ، غار.**

بیاباں کے کبھی میں غور میں تھا
کبھی دریا کے سیر و دور میں تھا

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲). روح باصرہ اس کے جوف میں دو عصبہ ہیں جو کہ غور بطنین سے نکلتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۸). **۳. دیکھ بھال ، خبر گیری ، تیمارداری.**

چشمِ بیمار سے کیا غور ہو میرے دل کی
کبھی بیمار کا تیماردار نہ بیمار کرے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۶). ضعیفہ : ہے ہے میری بچی اور میں کہتی تھی کہ اس چھوکری کی کوئی غور نہیں کرتا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۰).

دوا نے بھی نہ کیا کچھ دعا نے بھی نہ کیا
مریضِ غم کی ہوئی ورنہ غور کیا کیا کچھ

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۰۵). **۴. پرورش ، پرداخت ، مہربانی.**

جگ تھے بچھیں کر جور کوں اپڑ دکھیا کے غور کوں
دے رونق اپنے دور کوں جم راج کر اے راج توں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۷).

بہ پرورش بہ غور تیے عزو افتخار
کیا سرفراز ہو گیا اس دم یہ خاکسار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷). **۵. مشغولی ، شغل** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

ــــ بَنْد (ــــ فت ب ، سک ن) امذ.
اونٹ کے گلے کی خوبصورتی کے لیے منقشی ڈوری. اونٹوں کے غور بند منقشی پر ایک گنگا جمنی گلے میں پڑے اپنی سج دھج دکھاتے آگے بڑھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۵). [غور + ف : بند ، بستن = باندھنا].

ــــ (و) پَرْداخْت (ــــ (و مج) فت پ ، سک ر ، خ) امث
۱. دیکھ بھال ، خبر گیری ، تیمارداری ، ٹہل ، توجہ ، علاج ، معالجہ. ولے رات دن درختوں کی غور پرداخت کیا کرتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۳). علم دین سے اُن کو جاہل رکھ کر دینی باتوں میں انکی غور و پرداخت نہ کی تھی. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۱۳۹). ہر کام کے قابل طاقت اور زور کہاں سے بہم پہنچاتے ، خدا کی عبادت ، بال بچوں کی غور پرداخت کس وقت کرتے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۳). **۲. پرورش ، تربیت.** اور مجھے بھی تمہاری غور پرداخت منظور ہے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۴۳).

اگر بھیا اس کی غور و پرداخت کا ذمّہ لیں تو البتہ وہ ٹی ٹی منگوانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، اجلے پھول ، ۳۲)۔ [غور + و (حرفِ عطف) + ف : پرداخت ، پرداختن ۔ مشغول ہونا ، سنوارنا]۔

---رَسی (---فت ر) امث۔
کسی معاملے کو دقیق نظر سے دیکھنا ، چھان پھٹک کرنا ، تہ تک پہنچنا۔ اس کے بعد کسروی نے نہایت غور رسی سے جس طرح سنین اور تاریخ کی تحقیق کی ہے اس کو مفصّل لکھا ہے۔ (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۸۹)۔ اعتقاد کے پہلے مرحلے میں انسان غور رسی کے دعوےٰ سے اس قدر امتیاز اور تفریق کرتا ہے کہ یہ چیزیں خود خدا یا معبود نہیں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۱۸)۔ [غور + ف : رسی ، رسیدن ۔ پہنچنا]۔

---سے / کَر کے ، دیکْھنا محاورہ۔
گہری نظر سے مطالعہ و مشاہدہ کرنا ، خوب اچھی طرح دیکھنا ، گہری نگہ ڈالنا۔ جب بادشاہ زادہ نزدیک آئے غور کرکے دیکھتا ہے تو دیکھو مجلس حیرت کی کون بادشاہ زادہ بھی حیرت میں آوتا ہے۔ (۱۷۶۹ ، قصۂ سہرافروز و دلبر ، ۱۱۶)۔

پیارے جی دیکھی کر کر غور چلا بنجاہی آوے
ڈال گلے میں ہار بجی ہنس کے سمجھاوے

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۲۳)۔

وا دیدۂ دل ہو جو کوئی غور سے دیکھے
اے برق یہ سب حُسنِ ازل کے ہیں کرشمے

(۱۹۲۸ ، مطلعِ انوار ، ۴)۔

یہ عورت جس کے چہرے پر ستاروں کی صباحت ہے
یہ عورت غور سے دیکھو تو یکسر موجِ ظلمت ہے

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۸)۔

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف۔
سوچنے اور فکر کرنے کے قابل ؛ توجہ کا مستحق۔ درحقیقت یہ مقدمہ غور طلب ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۹۹)۔ یہ محسوس ہوا کہ جو کچھ ان مضامین میں لکھا گیا ہے ممکن ہے وہ سب ٹھیک نہ ہو لیکن یہ باتیں ہیں غور طلب۔ (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۵۱)۔ [غور + طلب (رک)]۔

--- کَرنا ف م۔
سوچنا ، فکر کرنا ، دھیان کرنا ، توجہ کرنا ، علاج معالجہ کرنا۔

جو غور کیجئے تو کاروانِ صبر و قرار
کسی کے جانے سے کیسا رواروی پر ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۶۸)۔

بنے سالِ اشاعت غور کی اقبال نے جس دم
زبانِ ہاتف غیبی ہوئی اس طور سے گویا

(۱۸۸۵ ، باقیات اقبال ، ۳۷۸)۔

نکل آئی ہے اک تدبیر آخر
ذرا سا غور کرنے ، سوچنے سے

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۶۶)۔

غُورَگی (و مع ، فت ر) امث۔
ناپختگی ، کچا پن ؛ (کنایۃً) کچے انگور کی کھٹاس۔

ہے بادہ غورگی میں ہوا ذوق جوں سویز
کی توبہ بےوقوف نے ناحق شباب میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶)۔ [ف]۔

غُورَہ (و مع ، فت ر) امذ۔
۱. **کچا ، تُرش انگور۔**

گلشنِ حُسن کے طاؤس کے پھنسنے کے لیے
غورۂ رز ہے اگر دانہ بنا دامِ شراب

(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۳۰)۔ کچے انگور کو فارسی میں غورہ ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۰۱)۔ ۲. **کبوتروں کا ایک رنگ ، کبوتروں کی ایک قسم۔**

جمعرات کے دن یہ غورہ کھلا
سر جوک چونچیں ہوئیں برملا

(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، انتخاب فتنہ ، ۱۸۰)۔ [ف]۔

غُوری (و لین)۔ (الف) صف۔
منسوب بہ مُلک غور ، غور سے تعلق رکھنے والا۔

دوست کے دل میں عداوت اسے کیا کہتے ہیں
جامِ غوری میں بھرا زہرِ ہلاہل دیکھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۳)۔ ظروفہائے طلائی و نقرہ و چینی و غوری میں پلاؤ چلاؤ ... لطیف و لذیذ بہ تکلف تمام ملبب ہے۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۲)۔ (ب) امث ، امذ۔ ۱. **چینی کی رکابی جو غور سے آتی تھی اس میں یہ صفت ہوتی تھی کہ زہر پڑنے پر ٹوٹ جاتی تھی ؛ کھڑے کناروں یا کنگوروں والی تانبے کی رکابی۔**

دیا صاف ترمل تجھل غوریاں
تجھل غوریاں ہور فغفوریاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵)۔

ہے بس کہ دور ساغرِ چشمِ پری رخاں
گر گئی ہیں دل کے طاق میں نرگس کی غوریاں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۷)۔ کھانے کے وقت غوری میں نکال کر دسترخوان پر لایا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۲)۔ ۳ سو پیالی شربت کی اور ۲ سو غوریاں کھانے کی موجود تھیں۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۰۹)۔ سیخیں جب خوب سنک جائیں تو انُھیں غوری میں اتار کر ان کے ڈورے نکال دیتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹)۔ ۲. **دھنیے کی قسم کا دودھیا رنگ کا دھبےدار نگ بنانے کا پتھر۔** آگ سے باہر نکال کر تھوڑا سرد کر کے پرانی روئی میں لپیٹ کر مٹھی سے دبائیں کہ دبنے سے سونا اپنی جگہ مضبوط بیٹھ جائے تو غوری اور تیوتیا پتھروں سے اس پر مہرہ کریں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۰)۔ [ف]۔

غَوز (و لین) امث۔
گپ ، ژٹل ، لغو اور پیچیدہ بات ، ڈینگ ، شیخی (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [مقامی]۔

غوزَہ (و مج ، فت ز) امذ.
ڈوڈا ، کپاس یا خشخاش وغیرہ کی بند کلی.

تخل گل ہیں برف سے گویا کپاس
غوزۂ پنبہ ہیں غنچے سر بسر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۱). غوزہ بروزن موزہ روئی کے پھل کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۹). [ف].

غَوزِیا (و لین ، کس ز) امذ.
گپّی ، یاوہ گو ، شیخی باز ، ڈینگیا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[غوز + یا ، لاحقۂ صفت].

غَوزِیں (و لین ، ی مع) امث.
غوز (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ).

ـــ اُڑانا محاورہ.
گپ لگانا ، شیخی بگھارنا ، ڈینگیں مارنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ لڑانا / لگانا / مارنا محاورہ.
بک بک کرنا ، ڑٹل ہانکنا ، لغو اور بےہودہ باتیں کرنا ، گپ ہانکنا. مزا کیا ، غوزیں لڑاتی چلے آئے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۹۱).

غوشَہ (و مج ، فت ش) امذ.
پردہ ، جھالر ، جالی. لباس میں تشبہ جو حرام ہے ... جس بستی میں مرد عورت کے لباس میں فرق نہ ہو وہاں ویسا لباس پہننا حرام نہیں لیکن وہاں فرق غوشے سے ہے. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۷۱۵). [گوشہ (رک) کا ایک املا].

غَوص (و لین) امذ.
غوطہ لگانا ، غوطہ. آخر بعد از خوض اور غوص کے ان بحارنا متناہی میں محروم اور مایوسی پر آنا کیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [ع].

غَوصی روئی (و لین ، و مع) امث.
رک : **غوثی روئی.** باقر خانی ، غوصی روئی ... وغیرہ .... یہ سب بہترین چیزیں ... قرینے قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۱). [غوصی = غوثی + روئی (رک)].

غوط (و مج) امذ ؛ ــــ غوطہ.
۱. **ڈبکی ، زیر آب جانے کا عمل ، سکوت کا عالم ، بےہوشی ، استغراق کی حالت.** افیون کھا کے غوط میں بیٹھے رہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۳۴). کمزوری کے مارے غوط میں پڑے رہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۹). ابوالفضل ایک غوط کے عالم میں گاؤتکیہ سے لگا بیٹھا تھا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۹۳). ۲. **ریلا ، کثرت (ہنسنے کی شدت کے لیے مستعمل).** ہنسنے کے غوط پر غوط چلے آتے ہیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۵۸). ۳. **(پتنگ بازی) اڑتے ہوئے کنکوے کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا.** (ماخوذ : نوراللغات). [غوطہ (رک) کا مخفف].

ـــ پر غوط آنا محاورہ.
غش پر غش آنا.

جان سے اپنی اب وہ جاتے ہیں
غوط پر غوط ان کو آتے ہیں

(؟ ، معاون الشعرا (مہذب اللغات)). خدا ہی جان بچائے بیماری نے طول پکڑ لیا ہے ہر وقت غوط پر غوط آتے رہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۱۲).

ـــ دینا محاورہ.
اڑتے ہوئے کنکوے کو اوپر سے نیچے لانا. خدا جھوٹ نہ بلائے تو پنسیریوں ڈور بلا دی ، کنکوا آسمان سے جا لگا ... اتنے میں ہم نے غوط دے کر ایک جھٹکا جو دیا تو وہ کاٹا ، وہ کاٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۳).

ـــ لگانا محاورہ.
ڈبکی لگانا ، پوشیدہ رہنا ، غائب رہنا ؛ کسی خیال میں ڈوبنا ، محو ہونا (نوراللغات).

ـــ میں آنا / جانا محاورہ.
غش آنا ، بے ہوش ہو جانا. یہ سن کر ایک دم تو حیرت سے وہ ایسی غوط میں گئی کہ سدھ بدھ اپنی کچھ نہ رہی. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۲۵).

زندگی ہے اک تلاطم اس میں غافل ! ہر نفس
ہوش میں آنا بھی ہے اور غوط میں جانا بھی ہے

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۳۷). میعادی بخار کی وجہ سے غریب ... دن میں کئی بار غوط میں آجاتا ہے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۱۳).

ـــ میں ہونا محاورہ.
۱. **فکر و تردد میں ہونا ، سوچ میں ہونا** (مہذب اللغات). ۲. **بیہوش ہونا ، غفلت میں ہونا.** ابّا جان غوط میں تھے مگر جب ان کے شعور نے صورت حال سمجھ لی ... تو انہوں نے تبسم فرمایا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۳۲).

غوطا (و مج) امذ.
رک : **غوطہ.**

غوطا کھاتیا وہیں سنڈی ڈھال کر
سٹیا برہ اگن سوں ایسی جال کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۱). [غوطہ (رک) کا قدیم املا].

غوطَم چارا / چارَہ (و مج ، فت ط ، سک م / فت ر) امذ.
(پتنگ بازی) بار بار ایک اڑتے پتنگ کو دوسرے اڑتے پتنگ پر گرانا اور ہٹا لینا ، باہم صلح کے ساتھ اس طرح پتنگ لڑانا کہ کسی کا پتنگ کٹنے نہ پائے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
[غوط + م (حرف اتصال) + چارا / چارہ (رک)].

ـــ کھیلنا محاورہ.
(عو) باہم جھوٹ موٹ پتنگ لڑانا (نوراللغات).

غوطَمْ غاتَه / غاطا (و مج ، فت ط ، سک م ، فت ت) امذ.
ایک کھیل جس میں پیرنے والے پانی کے نیچے آپس میں ایک دوسرے کو غوطہ دیتے ہیں ، پانی کے نیچے غوطہ کھا کر چُھپنا اور ڈھونڈنا ؛ پتنگ کو اڑنے کے دوران میں غوطہ دینا یا نیچے گرانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [غوط + م (حرفِ اتصال) + غاتہ / غاطا (تابع)].

غوطَہ (و مج ، فت ط) امذ ؛ غوطا.
۱. پانی کے نیچے جانے کا عمل ، ڈبکی ، پانی میں ڈوبنا یا ڈبونا ؛ تیراک کا پانی کے اندر نیچے کی طرف چلا جانا.

ناحق جو کوئی ڈوباوے کشتی بے گناہ کو
بحرِ فنا میں اس کو ہی غوطا ہے عنقریب

(۱۸۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۴۴). دو ہی تین غوطوں میں واصلِ جہنم ہوا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۰۱). بسم اللہ کہہ کر کودا اور پہلے ہی غوطے میں باہر آیا.(۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۶۶). ۲.(ا) **سکوت کا عالم ، استغراق کی حالت ، محویت.** مبتلا یہ رقعہ پڑھ کر غوطہ میں تھا کہ عارف اس کے سر پر آ کھڑے ہوئے تھے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۶۵). آغا کچھ دیر چپ اور غوطہ میں رہا. (۱۹۲۶ ، خالاؤں کا مارا ، ۱۲). (اا) **فکر ، اندیشہ ، پریشانی.**

یہی غوطہ تھا اور یہی دھڑکا
کہ گیا میرے ہاتھ سے لڑکا

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۷۶). ۳. **غشی ، بےہوشی ، غفلت.** مکر ایسا توقف کہ جس کو غوطہ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۴۷). دن بھر کا زیادہ حصّہ آنکھیں بند کیے پڑے رہنے یا بخار کے غوطہ میں غافل ہو جانے میں گزرتا تھا. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۵۷). ۴. (کشتی) **مقابل کے گھٹنوں میں گھسنے یا کسی اور عضوِ جسمانی کو گرفت میں لینے کے لیے جُھک کر جھکا دینا اور فوراً ہی کوئی دوسرا داؤں کر دینا.** طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اِک دستی ، دو دستی ... غوطہ ... قلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رستمان کی کمر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [ع].

---باز امذ.
ڈبکی لگانے والا ، غوطہ خور (ماخوذ : پلیٹس). [غوطہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بَمْبار (---فت ب ، سک م) امذ.
وہ ہوائی جہاز جو اچانک نیچے آ کر بمباری کرتا ہوا بلند ہو جائے (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [غوطہ + بمبار (رک)].

---بَمْباری (---فت ب ، سک م) امث.
ہوائی جہاز کا اچانک نیچے آ کر بمباری کرتے ہوئے بلند ہو جانا (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [غوطہ بمبار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خور (---و مج) صف ؛ امذ.
۱. ڈبکی لگانے والا ، پانی کے نیچے جا کر اوپر آ جانے والا ، ڈبکیا. ملاحوں اور غوطہ خوروں کو فرمایا ، انہوں نے سارا دریا جھان مارا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۶). ایک روز کسی دریا میں ایک غوطہ خور نے غوطہ لگایا. (۱۸۵۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۲). غوطہ خوروں کا خود پہن کر وہ سمندر کی تہ میں بھی نہایت اطمینان سے سانس لے سکتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۱). ان پودوں کے ڈھیروں کو غوطہ خور اکٹھا کر کے اوپر لے آتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۳۵۵). ۲. **سمندر سے موتی نکالنے والا.** ایک جگہ سے ایک غوطہ خور خالی نکلتا ہے وہیں سے دوسرا شخص دامنِ امید مالا مال بھر کر آتا ہے. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پُھول ، ۷۹). ۳. **ایک آبی پرند کا نام جس کو جَل کوّا کہتے ہیں** (نوراللغات). [غوطہ + ف : خور ، خوردن - کھانا].

---خورْد / خورْدَہ (---و معد ، سک ر / فت د) صف.
غوطہ کھانے والا یا کھایا ہوا ، غوطہ خور (پلیٹس). [غوطہ + ف : خورد / خوردہ ، خوردن - کھانا].

---خورکَشْتی (---و مج ، سک ر ، فت ک ، سک ش) امث.
وہ جنگی کشتی جو دشمن کے جہاز پر پانی کے نیچے سے حملہ کرے ، ڈبکنی ، آبدوز کشتی. بحری سرنگوں اور غوطہ خور کشتیوں کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ ، ۵ : ۳۴۳). [غوطہ خور + کشتی (رک)].

---خوری (---و مج) امث.
ڈبکی لگانے کا عمل ، ڈبکی لگانا ، غوطہ لگانا (ماخوذ : پلیٹس). [غوطہ خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِلْوانا محاورہ.
کسی چیز کو پانی میں ڈبونا یا تر کروانا. بڑے نواب کے انتقال کے بعد طبیعت میں احتیاط زیادہ ہو گئی تھی ، ہر چیز کو اپنے سامنے غوطہ دلواتی تھیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۳۸).

---دینا محاورہ.
۱.(ا) پانی یا رنگ وغیرہ میں ڈبو کر نکالنا ، تر کرنا ، بھگونا. حکم دیا ہے کہ کپڑے جو ہمارے باہر رکھے ہیں فلاں تالاب سے اسے غوطہ دے لاؤ. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۸). تمام پیغمبروں کے اخلاق میں ان کو غوطہ دو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۹). (اا) **پاک کرنا ، طہارت کے خیال سے کسی نجس چیز کو کثیر پانی میں ڈبونا.**

غوطہ یہ غوطہ دے تو مجھ کو اپنے آبِ رحمت میں
دھو دے میرے فردِ عصیاں عبدالقادر جیلانی

(۱۸۹۷ ، دیوانِ سائل (احمد حسین) ، ۲۵۸). جہاں چھینٹ پڑ گئی ہو اس کو دھو کے غوطہ دے لیجئے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۷). (ااا) **آدمی کو دریا یا حوض میں ڈبونا یا ڈبکی دینا** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **ناغہ کرنا ، جھکا دینا.** دو چار دن کا غوطہ دے کر چھلاوا بھی ایک خاص وضع بنا کر جا موجود ہوئی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۰). ۳. **پتنگ کو نیچے کی طرف جھکانا.** ہم نے آپ کے کئی مارے اور غوطہ دے کر جو ایک گھسا دیتا ہوں تو وہ کاٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۹). ۴. **بپتسما دینا ، عیسائیوں کا کسی کو اپنے دین میں داخل کرنا** (نوراللغات).

ـــــ زَن (ـــــ فت ز) صف.
رک : **غوطہ خور ، غوطہ مارنے والا** . اگر ... غوطہ زن محیط فکر ہو تو یک در غلطاں کنارۂ لب پر نہ لا سکے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷). ایک غوطہ زن جب تہ میں پہنچا تو کیا دیکھا کہ اس کے چاروں طرف کئی آدمی کھڑے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۰).

کس کے دربار میں مصروفِ عقیدت ہوں میں
سرِبسر غوطہ زنِ بحرِ محبت ہوں میں
(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۸).

غوطہ زن حرف کبھی شعر نہ بننے پائے
لفظ جو سطح پہ تھے ، زینتِ اوراق ہوئے
(۱۹۸۰ ، لوح خا ک ، ۸۷). [غوطہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

ـــــ زَنْ کَشْتی (ـــــ فت ز ، سک ن ، فت ک ، سک ش) امث.
غوطہ خور کشتی ، ڈبکی کشتی. حکومت امریکہ نے غوطہ زن کشتیوں کے لیے ایک بڑی رقم منظور کی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، ۳ : ۵ : ۳۲۳). [غوطہ زن + کشتی (رک)].

ـــــ زَن ہونا ف مر ؛ محاورہ.
گہرائی میں جانا ، نہایت عمیق سے سوچنا ، کسی بات کی تہہ تک پہنچنا. دور جانے کی ضرورت نہیں فقط کلمۂ طیبہ کی حقیقت میں غوطہ زن ہو کر دیکھیے. (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱٦).

ـــــ زَنی (ـــــ فت ز) امث.
غوطہ لگانا ، ڈبکی مارنا. یہ آلۂ غوطہ زنی کن فائدوں کے لیے ایجاد پایا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۲۹). غالب کی حیثیت صرف کہ گہ غوطہ زنی کی حد سے آگے نہیں بڑھتی. (۱۹۸٦ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲۳). [غوطہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ غاطی امث.
بار بار غوطہ دینا (نوراللغات). [غوطہ + غاطی (تابع)].

ـــــ فائر (ـــــ کس مج ء) امذ.
وہ گولہ باری جو کسی بلند مقام سے کی جائے (انگ : Plunging Fire) (انگلش اردو ملٹری گلاسری). [غوطہ + انگ : Fire].

ـــــ کَرانا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **غوطہ دلوانا**. آبادی خانم لاؤ میری کلائی تو غوطہ کراؤ. (۱۹۵۵ ، آئینہ دل کا ، ۱۱۵).

ـــــ کھا گیا فقرہ.
سلے میں پھنس گیا ؛ ڈوب گیا ؛ طرح دے گیا ؛ الگ ہو گیا ؛ بھول گیا ، یاد نہ رہا (جامع اللغات).

ـــــ کھانا محاورہ.
۱. **ڈبکی لگانا ، تہ آب جا کر اوپر نکل آنا**.

اگر غوطے لک برس غواص کھائے
تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پائے
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).

گیا تھا جو جس پر برس تیغِ آب
ڈبے غوطہ کھا جیو دیکھت سراب
(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۵۱).

مست ہو ہو گئے ہیں مستِ شراب
غوطے کھاتے پھرتے ہیں عالمِ آب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۸).

پیری کبھی کہ خوں میں نہا کر نکل آئی
ٹھہری کبھی غوطہ کبھی کھا کر نکل آئی
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۸۵). تھرکتے ہوئے ، غوطے کھاتے ہوئے آنکھیں جو آگے پیچھے تمام دیکھ سکتی ہیں. (۱۹۳۳ ، نیم رُخ ، ۲۷). ۲. **ڈوبنا ، غرق ہونا ؛ استغراق و عمیق کی حالت میں ہونا**.

نین پتلیاں یاد کے دریا میں غوطے کھاتے ہیں
نیہہ کے طِفلاں بجا دریں دکھا مو گل تج
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ٦۸). دریائے اندوہ و تحیّر میں غوطہ کھایا اور بیابان تامّل اور تدبّر میں سرگشتہ ہوا لیکن راہ کعبہ مقصود کی نہ پائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸).

تفکرات سے دن رات غوطے کھاتا ہوں
ملال و رنج کے دریا میں آشنا کی طرح
(۱۸٦۷ ، رشک ، د ، ۲٦).

دنیائے دنی کی ہے نباتی دیکھی
اس بحر میں عقل غوطے کھاتی دیکھی
(۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۸). ۳. **بھولنا ، بھٹکنا ؛ بیچ میں سے چھوڑ جانا**. الحمدللہ کہ میں باوجود معقولی ہونے کے خالص مسلم ہوں ، بہت سے اکابر اس دریا میں غوطے کھا گئے اور ساحل تک نہ پہونچے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۸۱). ۴. **دھوکے میں مبتلا ہونا ، جُل میں آ جانا**. شیخ کی دغا دنیا میں مشہور ہے مگر یہ بیچارہ خود غوطہ کھا گیا. (۱۸٦۱ ، فسانۂ عبرت ، ٦۷). لوگ تو کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور بہت کچھ غوطے کھائیں گے. (۱۹۱۲ ، مکاتیب وقارالملک ، ۲ : ۱۳۵).

ـــــ کِھلانا محاورہ.
رک : **غوطہ دینا**.

جو ہلکا ہو اُسے سر پر اُٹھائے
جو بھاری ہو اُسے غوطہ کھلائے
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۳).

ـــــ کِھلْوانا محاورہ.
غوطہ کھانا (رک) کا متعدی ، پانی میں ڈبونا.

بے مشقت دولتِ دنیا ملے ممکن نہیں
غوطے کھلواتی ہے غواصوں کو گوہر کی طمع
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۸۳).

ـــــ گَہ امث.
غوطہ لگانے کا مقام (نوراللغات). [غوطہ + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ لَگا جانا محاورہ.
غائب ہو جانا ، غیر حاضر رہنا ، کچھ دن تک دکھائی نہ دینا.

ایسا نہ ہو کہ ہم اپنا حرج کر کے وہاں تمہارا انتظار کریں اور تم غوطہ لگا جاؤ. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۳۷).

---لگانا محاورہ.

۱. **ڈبکی مارنا ، تہِ آب جا کر اوپر آنا ، ڈوبنا.**

دریا میں لگائے جیسے غوطہ غواص

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۶).

ماہیٔ زیرِ زمیں بھی جو لگائے غوطہ
نہ ملے اس کو ترے بحرِ سخاوت کی تھاہ

(۱۸۹۳ ، مہتاب داغ ، ۳۱۲). میرے ہمراہیوں نے ان سے ایک نہر کی طرف ... اشارہ کر کے کہا کہ اس میں جا جا کر غوطہ لگاؤ. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۵۱). ۲. **کسی معاملے میں بہت غور کرنا ، فکر و تردد کرنا.**

دیکھ دریائے حقیقت میں لگا کر غوطہ
آسماں ہے صدفِ گوہرِ یکدانۂ عشق

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۷). میرا حال سُن کر اُس نے بحرِ تفکر میں غوطہ لگایا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹). فوراً دشمنوں کے دریائے سواج میں غوطہ لگایا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۵۸). میں عبرت حاصل کرنے کے لئے جوش ملیح آبادی کے کئی دیوانوں میں غوطہ لگا چکا ہوں. (۱۹۸۶ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۳۳۳).

---مار صف.

غوطہ خور ، غوطہ لگانے والا.

حوض میں جبکہ کودے غوطے مار
دیکھتا کیا ہے طوطی واں اک بار

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی خان) ، طوطی نامہ ، ۱۱۹). [غوطہ + مار ، لاحقۂ فاعلی].

---مار جانا محاورہ.

غوطہ لگا جانا ، غائب ہو جانا ، دھوکا دیدینا. ایک حکیم نے اسی کمال کا دعویٰ کیا ... مگر بن نہ آیا آخر کہیں غوطہ مار گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۵۰).

---مارنا محاورہ.

۱. **غوطہ لگانا ، ڈوبکی لگانا.** آگ میں کوئی باندھا ہے گھر ، غوطہ مار کر کوئی رہا دریا بھتر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸). اور حاتم کا ہاتھ پکڑ کر اس تالاب میں غوطے مار کر چلی گئی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۱). پیالی میں انگلیوں کو غوطے مار مار کر بوٹیاں نکالتی پڑتی ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۸۱). ۲. **غور کرنا ، سوچنا ، محویت کا عالم رہنا.** مسائلِ حیض و نفاس میں غوطہ مارنا اور ہے اور عرفا کے کلام سے ... وحدتِ وجود کو اپنا دل کش کرنا اور ہے. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۹). ۳. (کشتی) **جھٹکا دینا ، نیچے جھک کر گرفت سے نکل جانا.** وہ جٹ غوطہ مار ہاتھوں کو چیر کر نکل گیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۸).

غوطی (و مج) صف.

گاتھ (قدیم جرمن) قوم سے منسوب ، گاتھک. قبہ نما چھت اس طرح بنادی ہے کہ اس کا بالائی حصّہ عمارت کی بیرونی سطح بن گیا ہے ، حالانکہ غوطی قبوں میں ایسا کبھی نہیں ہوتا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۵۰). [لاط : Gothic کا معرب].

غوطے (و مج) امذ ؛ ج.

غوطہ (رک) کی جمع نیز حالتِ مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).

---کھانا محاورہ.

۱. **رک : غوطہ کھانا معنی نمبر ۱.** چالیس مہینے تک جہاز اُتھلے پانی اور دلدل میں غوطے کھاتا رہا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۷۷). میرا نفس تو بہت پھولا ، لیکن اندر ہی اندر عرقِ ندامت میں غوطے کھاتا رہا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳). ۲. **قلا بازی کھانا ، اوپر سے نیچے آنا.** نوکر نے بس دو تین مرتبہ غوطے کھائے تھے میرا تو بلیتھن ہو گیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۴).

---مارنا محاورہ.

رک : غوطہ مارنا.

حوض میں جبکہ کُودے غوطے مار
دیکھتا کیا ہے طوطی واں اک بار

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۱۹).

---میں آ جانا / آنا محاورہ.

فکر میں محو ہو جانا ، سوچ میں پڑ جانا.

غوطے میں جو آگئے وہ یکسر
بولی ماں باپ سے وہ دختر

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۴).

غوطے میں وہ آگیا کہ کیا ہے
بانی شر یہ کیا بلا ہے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۵۲). دل میں ... وسوسے گھر کرنے لگے ، اور وہ پھر غوطے میں آگئے. (۱۹۳۳ ، چشمِ نگاہ ، ۱۵۴).

---میں جانا / چلے جانا محاورہ.

مستغرق ہونا ، محو ہونا ، سوچ میں پڑنا نیز بےہوش ہونا. ایک لمحہ تو سن کر غوطے میں گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۴).

لکھتے ہیں میاں کہ تم نہ آؤ
غوطے میں گئی میں خط کو پڑھ کر

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۵). تھانے پر رپورٹ کے خیال سے لرزہ آتا تھا ، صبر شکر کے غوطے میں گئے. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۱۹). اتنا کہہ کر سوزاں گہرے غوطے میں چلے گئے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۳۰).

غَوغا (و لین) امذ.

۱. (ا) **شور ، ہنگامہ ، غل غپاڑہ ، ہلڑ.**

زمیں پر کیا بلا کیا شور کیا غوغا ہوا پیدا
بتا کیج دل میں دکھ دایتا نہ نکلے غم تھے دم بھر کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶).

کیا اوس دل گیرا بادل تلک غل
پڑیا غوغے سوں تس جگ میں تزلزل

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۵).

یکایک کنور نے یہ غوغا سنا
کہ رانی کلاکام آئی یہاں

(۱۸۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۸).

ذرا در تک خبر لے آن کر تو اپنی اے ظالم
پسِ دیوار تیرے دیکھ تو کیسا یہ غوغا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۹۶).

یہ تو کہیے کہ قیامت کا ہے غوغا کیسا
کس کی آمد ہے دمِ حشر ہے چرچا کیسا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۳۲).

خبر ہے سلطانئ جمہور کا غوغا کہ شر؟
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۱۶). جب ان کا غوغا بند ہوا ، تو میں نے اپنے الفاظ کو قلفی کی طرح برف میں جما کر بڑے ادب سے کہا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۰۲).(اا) **شہرہ ، شہرت ، ناموری**.

مجنوں کا شور اب تو محبت کہیں نہیں
ہے آج میرے عشق کا غوغا جدھر تدھر

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۷۸). ۲. **آدمیوں کا ہجوم ، مجمع ، بھیڑ ، ٹڈی دل**. جب قصبہ ستواس پر آیا تو یہاں مرزاؤں کا غوغا جمع ہو رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۹۱۳). [ع].

۔۔۔اُٹھنا محاورہ.
غل ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا ، شور مچنا.

جو ویسے میں غوغا اٹھا یک دھیر
کہ آتا تھا یک بادشاہ باوزیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸). صبح کے وقت مشرق کی جانب میں ایک غوغا عظیم و مہیب ایسا اُٹھا کہ قریب تھا لوگوں کی جان نکل جائے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۵۵).

۔۔۔اُوچانا محاورہ (قدیم).
غوغا اُٹھانا ، غل غپاڑہ کرنا ، شور مچانا ، ہنگامہ کرنا.

جس وقت سارے کافراں
غوغا اوچاینگے زود تر

(۱۹۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۰).

۔۔۔آرائی امث.
شور و غل ، ہنگامہ آرائی ، ہلڑ مچانا. انہوں نے اس پلانٹ کے سلسلے میں عالمی سطح پر ہونے والی غوغا آرائی میں مزید اضافہ کرنے ...کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۸۷). [غوغا + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔برپا ہونا محاورہ.
غل ہونا ، شور مچنا ، ہُلڑ ہونا ، شور و غُل ہونا. ظلم و مظالم سچے ہوں یا جھوٹے ، مگر اخبارات میں اسی طرح غوغا برپا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۱۱).

سب گم ہیں شورِ حرص و ہوا کینہ و ریا
برپا جہاں دل میں یہ غوغائے عشق ہے

(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۸۰).

۔۔۔پَسَنْدی (۔۔۔فت پ ، س ، سک ن) امث.
ہلڑ بازی ، شور و غل مچانا ، ہنگامہ کرنا. ۱۹۷۷ء میں ان کی مخالفت بھی ان ہی بے نظم و ترتیب عوام کی غوغا پسندی کا نتیجہ تھی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۶۹). [غوغا + ف : پسند ، پسندیدن ـ پسند کرنا ، سراہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔کَرْنا ف م ، محاورہ.
شور کرنا ، غل مچانا ، ہنگامہ کھڑا کرنا. اپنے لشکر ہور حشم سوں آ کر بہت غوغا کرتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۵).

اگر تک تار ہوں گھر میں بجن تو فاش ہوونگا
پڑوسی سُن کریں غوغا ایس نہہ کوں چھپاتی ہوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۸۳). برق گئی بجیوں کئے او دیکھ کر غوغا کیے. (۱۷۵۳ ، معجزہ حضرت پیغمبرؐ ، ۲).

پاسباں سے میری سازش کا نہ ہوتا چرچا
گر نہ میں شب کو ترے کوچے میں غوغا کرتا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۱۰).

۔۔۔مَچْنا محاورہ.
رک : غوغا برپا ہونا. اسی رات کو ایک جھوٹا غوغا مچا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۷). مجھے معلوم تھا کہ میرے اس طرح قانون سے انحراف پر بڑا غوغا مچے گا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۹۲).

۔۔۔ہونا ف م.
غوغا کرنا (رک) کا لازم ، غل غپاڑہ ہونا ، شور ہونا.

ہوا غوغا سارے بھی بازار میں
کہ چندر بدن ہور مہیار میں

(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۷).

یہ سُن کر کے مجلس میں غوغا ہوا
قیامت ہوئی حشر برپا ہوا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۳۶). صبح کو لشکرِ اسلام میں امیر کے چوری جانے کا غوغا ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۵۱).

غُوغاں (و مع نیز مج) امث.
شیر خوار یا نوزائیدہ بچوں کے بولنے کی بے معنی آواز. ان تغیرات کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے بچوں کی غوغاں ، تتلاہٹ ، مادری زبان سیکھنے کے مدارج اور منابع کا جائزہ ضروری ہے. (۱۹۶۲ ، زبان کا مطالعہ ، ۸). [حکایت الصوت].

غَوغاً (و لین) امذ.
تتلی یا پتنگے کی پہلی شکل (انگ : Cater Piller). تتلی ... انڈے سے یہ ایک بالکل چھوٹے کیڑے کے شکل کی نکلتی ہے اس وقت اسے غوغاً (کیٹرپلر) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۹). [ع].

غَوغائی (و لین). (الف) صف ، امذ.
۱. **شور کرنے والا ، غل مچانے والا.**

جان کر رکھا تھا جس کو عندلیب نغمہ سنج
سو وہ مرغ دل تو ہم کو سخت غوغائی ملا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۱۴). غوغائی لڑنے کے ارادے سے غوغا کرتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۳۳).
غوغائیوں سے اس کے سوا اور کہیں کیا
تاریخ میں سب کچھ ہے یہ بتلاؤ نہیں کیا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۰۹). اس ذہانت سے تو بڑے بڑے غوغائی طلبہ بھی مات کھا گئے. (۱۹۶۷ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، اپریل ، ۳۰). ۲. **بے سلیقہ ، بے ہودہ ، جھوٹا ، دروغ گو** (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امث. **ایک پرند کا نام ، لمبی ٹانگوں والی طوطی ، ڈوبنی (انگ : Babbler).**
بلبل خوش لہجہ کے جانے پہ گو غوغائیاں
طرح غوغا کی چمن میں ڈالیں پر کیا اعتبار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۰). لے کا اڈا بنا کے اس پر غوغائی اور جغد کو بٹھاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۳۳). غوغائی اور دیگر پرند غل مچاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکارہ ، ۲ : ۳۵۴). دریائی علاقے کے جنگلی پرندوں میں متھید اور سفید رخسار بلبل غوغائی ... اور لومڑی یہاں بکثرت ملتے ہیں. (۱۹۹۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۹۰). [غوغا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

غوغوا (و لین ، سک غ) امذ (قدیم).
نالہ و فریاد ، شور و بکا ؛ (مجازاً) شکوہ شکایت.
دنیا تمیں دیکھنا ہرگز روا نیں
کسے مذہب منے غوغوا نیں
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق)، موسیٰ ، ۱۹۹).
دونوں بھائیوں کا مل یک دل ہوا
لگے مل کے کرنے ایسی غوغوا
(۱۷۸۱ ، لیلیٰ مجنوں ، عبداللہ بن اسحاق ، ۶۲). [غوغا (رک) کا بگاڑ].

غوغوپشتو (و لین ، و لین ، فت پ ، سک ش ، ولین) امث.
ٹوٹو میں میں ، تونکار. صبح کو ان کے آپس میں بڑی غوغوپشتو شروع ہوئی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۳۷). [حکایت الصوت].

غُوک (و مع) امذ.
۱. **مینڈک.**
تن دھونے سے دل جو ہوتا پوک
پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک
(۱۲۶۵ ، بابا فرید (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۱)).
جب نیر گرے زمیں کے اوپر
لحظہ منے غوک اس بنایا
(۱۵۹۰ ، میراں جی خدا نما ، نورتنی ، ۳).
قدم غوک سے گرد کا جل گیا
بھروسا تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹). بادشاہ غوک کو چڑیا کا شکار کرنا سکھاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۳۳). غوک ، اس جانور کو بھی گویا پکڑنے کی تعلیم دیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵۱). ۲. **نشانہ ، ہدف ، وہ نشان جس پر نشانہ لگایا جائے** (پلیٹس). [ف].

ـــ صحرائی کس صف (ـــ فت مع ص ، سک ح) امذ.
ایک قسم کا بھدے جسم کا مینڈک (انگ : Toad). ایک فراگ یعنی مینڈک یا ٹوڈ یعنی غوک صحرائی ... کے خون کا ایک قطرہ لے کر اس کا ترکیب... کرو. (۱۹۳۱ ، لسمیات ، ۱ : ۵۹). [غوک + صحرا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

غُوکچہ (و مع ، سک ک ، فت ج) امذ.
مینڈک کی ابتدائی شکل ، مینڈک کا بچہ (جب تک اس کی دُم اور گلپھڑے موجود رہیں). پھر مینڈک انڈے دیتے ہیں اور ان سے غوکچے نکلتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۳۱). بارور شدہ بیضہ سے کچھ عرصہ بعد ایک غوکچہ یا بلبلیہ باہر نکل آتا ہے. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۸). [غوک + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

غُوکچی (و مع ، سک ک) امذ.
رک : غوکچہ. مینڈک جب بچہ ہوتا ہے تو غوکچی یا مینڈک بچی کہلاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸). [غوک + چی ، لاحقۂ تصغیر].

غُول (ضم غ ، و غنہ) امذ (قدیم).
رک : "غل".
او رونے لگے سب وہاں زار زار
ہوا غول مدینے منے تھار تھار
(۱۶۴۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۴۵). [غل (رک) کا قدیم املا].

غُول (و مع نیز مج) امذ.
چھلاوا ، بھوت ، دیو ، پریت ، ایک قسم کی خیالی مخلوق جو آدمیوں کو کھا جاتی ہے.
تس غول کے جیوں آگ دے جلتے ہو بجتے
مشتاق سہیا ویسی پتان آتے ہو جاتے
(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۳۴)).
دنیا غول ہے توں دنیا سوں نہ بھول
کرے گی تجھے بہوت آخر ملول
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۱).
حضرت زہرا بی تھی بضع الرسولؐ
اس کے منافق ہیں سبی دیو و غول
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).
پیادوں کو دیکھو روہیلوں کے غول
تو دہشت سے بھاگے بیاباں کے غول
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۲).
آدمی کی جنس یعنی مر گئے
باغ جنگل ہو گیا پھرتے ہیں غول
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۵).

جُبّہ و دستار پر ہرگز نہ بھول
رہنما کی شکل بن جاتی ہے غول

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۹۴) . اجنّہ ... مسافروں کو اپنی صورتیں یا لباس بدل بدل کر دھوکا دیتے تھے اُن کا نام غول تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۲۶۰) . [ع] .

ـــ بچّہ (ـــ فت ب ، شد ج بفت) امذ.
بُھوت یا چھلاوا جو بچے کی شکل میں ظاہر ہو ، بھتنا. اِدھر شیر کو چھینک آتی ایک غول بچہ اُس کی نا ک سے گرا اِدھر اُدھر لوٹا سو گز کا قد ہو گیا اس شہریار پر دوڑا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۰۴) . [غول + بچہ (رک)] .

ـــ بیابان / بیابانی کس اضا / صف (ـــ کس مع ب) امذ.
۱. **چھلاوا ، بھوت پریت ، مشہور ہے کہ رات کو روشنی دکھا کر لوگوں کو بھٹکاتا اور ڈراتا ہے ؛ (کنایۃً) گمراہ کرنے والا.**

غول بیابانی کہ کیوں سمجھیں
ہے برچھائے عمریں سازی

(۱۵۹۵ ، علی محمد جیو گام دھنی ، جواہر اسراراللہ ، ۸۹) .

ہوں وہ وحشی کہ اگر دشت میں پھرتا شب کو
آ کے مشعلچی وہیں غول بیاباں ہوتا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۰) . جگنو کی طرح ہیں ابھی چمکیں اور ابھی کچھ بھی نہیں ، ان کو غول بیاباں سے کم نہ سمجھو. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۷) .

صبح تک روز ڈراتی ہے شب غم مجھ کو
موت آتی نہیں اس غول بیابانی کو

(۱۹۱۷ ، دیوان آصف سابع ، ۸۱) . بیل گاڑیاں اور پاپیادہ قافلے غول بیابانی کی طرح اس طرف کو بڑھتے چلے آرہے تھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳۹) . ۲. **وحشی ، جاہل ، کندۂ ناتراش** (نوراللغات) . [غول + بیاباں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــ سیاہ کس صف (ـــ کس س) امذ.
تاریک رات (جامع اللغات) . [غول + سیاہ (رک)] .

ـــ صَحرا / صَحرائی کس اضا / صف (ـــ فت ص ، سک ح) امذ.
رک : غول بیاباں.

تیرے حاسد ہوں غول صحرائی
تیرے پیرو ہوں پیشوائے خضر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶) .

قبر پر داغ دل آوارہ دکھا دیتے ہیں
غول صحرا مجھے منزل کا پتا دیتے ہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۱) . [غول + صحرا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت] .

غول (و مج) امذ.
۱. **بھیڑ ، مجمع ، جھنڈ ، جتھا ، گروہ ، جمگھٹ.**

مسلمان لوگوں کے ہوں تین غول
کہیں جا بہشتوں کریں اول غول

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۴۳) . کبھی کسی نے بستی یا جنگل میں کتوں کا بہت سا غول نہ دیکھا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۶۱) .

شاہوں کی طرح کی ہے بسر دشت جنوں میں
دیوانوں کا ہمراہ مرے غول رہا ہے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۸۳) . جنگلی مرغیاں ، بطیں اور کبوتر غول میں رہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، پرندوں کی تجارت ، ۱۹) . درختوں کے نیچے سے کتوں کا ایک غول نکلا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۴۲۳) .
۲. **فوج کا وہ حصہ جس میں بادشاہ یا سپہ سالار رہے (عموماً لشکر ، سپاہ).** ہراول کے تن میں پانچ فیل سوار ہیں ... بیس ہزار سوار غول میں ہیں. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳) .

پیادوں کو دیکھو روہیلوں کے غول
تو دہشت سے بھاگے بیاباں کے غول

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۵۲) . ایک غول سواروں کا مسلح توپچی بنا ہوا آگے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۱) . یہ دونوں حصے غول کے بازو تھے ، غول کے دست راست پر برانغار فوج کا بازوئے راست تھا. (۱۸۹۰ ، حسن ، ۳ ، ۸ : ۲۰) . ۳. **کاف ، کوش ، غار ، گپھا ؛ حرام زادہ ؛ جڑواں لڑکے ، توام بچے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) . [ف] .

ـــ باندھنا محاورہ.
جمع کرنا ، ٹولی بنانا ، جمگھٹا لگانا.

مجیرا پکھاوج گلے ڈال ڈھول
بجاتے تھے اس جا کھڑے باندھ غول

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷) .

فلک کو چشم نمائی کرے جو شحنۂ شہر
ستارے رات کو پھرتے نہ یاں باندھ کے غول

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۲۰) . ملکہ نے بھی آواز سنی اور بولی ارے یہ کیا ہے جو سب ایک جگہ غول باندھے کھڑی ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۱) .

ـــ بَندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
رک : غول باندھنا ، بھیڑ لگانا. پنچایت کی تیاریاں ہونے لگیں دونوں فریق نے غول بندیاں شروع کیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۴۴) . [غول + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ پَسَندی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
جھنڈ یا گروہ بنا کر رہنا ، مل جُل کر رہنا. غول پسندی اور مل جل کر رہنا ایک طاقت ور جبلت ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۹۳) . [غول + ف : پسند ، پسندیدن = پسند کرنا ، سراہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ دَرغول (ـــ فت د ، سک ر ، و مج) م ف.
گروہ در گروہ ، جھنڈ کے جھنڈ ، جھلڑ کے جھلڑ ، گروہ کے گروہ ، پرے کے پرے. پرندے آشیانوں کی طرف غول در غول اڑ رہے تھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۱) . [غول + در (حرف جار) + غول (رک)] .

---کا/کے غول امذ.
تمام مجمع ، گروہ کے گروہ ، جھنڈ ، ٹولیاں ؛ (مجازاً) ، سارے.

غول کے غول ہیں دوکانوں پہ خماروں کی
مستیاں کرتے ہیں بن آتی ہے مےخواروں کی

(۱۸۳۰ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵۱). یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ سب کے سب غول کا غول ساتھ رہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰۳). ہر ایک صوبہ میں غول کے غول مسلمان گریجوئیوں کے پیدا کئے جائیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۹). پورا غول کا غول ٹی ہاؤس سے نکلا اور ... سبزہ زار میں جا کر بسر کیا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶).

غُولانِ رُوزگار (و مع نیز مج ، کس ن ، و مع ، سک ز) امذ ؛ ج.
بے اصول آدمی ، دنیادار آدمی (جامع اللغات) . [غول (رک) + ان ، لاحقۂ جمع + روزگار (رک)].

غولدَنگ (و مع ، کس ل ، فت د ، غنہ) صف ؛ = غولہ دنگ.
گول ، موٹا ، تازہ ، دوہرے جسم کا ؛ بَد ، بُرا ؛ سرکش ؛ باغیانہ (پلیٹس). [غول = غولہ (رک) + دنگ (رک)].

غولَک (و مع ، فت ل) امث ؛ امذ.
۱. رک : **غُلَک** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **پوشیدہ بات یا چیز ، راز ، بھید** (پلیٹس). [غلک (رک) کا ایک املا].

غُولَکہ (و مع نیز مج ، سک ل ، فت ک) امث.
بھتنی. عقب میں اس غولکہ کے جا کے ایک دھپ اس قوت سے اس کے سر پر ماری کہ چند قدم آگے بڑھ کے گر پڑی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۶۰). [غول + ک ، لاحقۂ تصغیر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غُولنی (و مع نیز مج ، سک ل) امث.
غول (رک) کی تانیث ، بھتنی. اس غولنی نے دوڑ کر خبر کی. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۹۰۹). [غول (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

غولَہ (و مع ، فت ل) صف ؛ امذ.
بے عقل ، خام ، احمق آدمی ؛ بد اندام ، بھدّا آدمی (کلیات مصحفی (حاشیہ) ، ۱ : ۳۳۷). [ف].

---دَنگ (---فت د ، غنہ) صف.
غولدنگ ، موٹا تازہ (پلیٹس). [مقامی].

---دَنگی (---فت د ، غنہ) امث.
موٹا تازہ ہونا ، بھاری بھرکم ہونا ؛ (مجازاً) طاقت.

تمہاری خاطرِ نازک کا دل کو پاس ہے ورنہ
نہیں ڈرتے ہیں کچھ اغیار کی ہم غولہ دنگی سے

(۱۷۷۷ ، طبقات الشعرا (مائل دہلوی (میر حسن)) ، ۵۳۶). [غولہ دنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَنگی (---فت ر ، غنہ) امث.
بے ولوق ، سادہ لوحی نیز گستاخی.

شوخی مزاج اس کے سے اب تک گئی نہیں
ویسے ہی بانکپن ہیں وہی غولہ رنگیاں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۳۷). [غولہ + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

غولی (و مج) صف ؛ امذ.
غول (رک) سے منسوب ، جماعت ، ٹولی یا گلہ کے ساتھ رہنے والا ، مل جل کر رہنے والا. دودھ پلانے والے جانوروں میں سے اکثر انواع غولی ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۹۳). [غول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جِبِلَّت (---کس ج ، ب ، شد ل بفت) امث.
(نفسیات) مِل جُل کر رہنے کی جبلت ، جماعت یا گلہ بنا کر رہنے کی جبلت (عموماً جانوروں کی) (انگ : **Herd Instinct**). نوع انسانی میں بھی غولی جبلت موجود ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۹۵). [غولی + جبلت (رک)].

---مُؤلِّف (---ضم م ، فت ء بشکل و ، شد ل بفت) امذ.
(نفسیات) کسی گروہ یا جماعت کی ایک دماغی غیرمعمولی کیفیت جو رجحانات یا جبلتوں کے دبانے سے پیدا ہوجاتی ہے نیز کسی جماعت یا گروہ کے ساتھ رہنے کا وہ جذبہ جو غیرمعمولی حد تک پیچیدہ ہو (انگ : **Herd Instinct**). ان تینوں کو وہ علی الترتیب الغیو مؤلف ، غولی مؤلف اور جنسی مؤلف کہتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۵۹۱). [غولی + ع : مؤلف ـ جمع کیا گیا ، ملفوف کیا گیا].

غُوں غاں (و مع ، مغ) امث.
دودھ پیتے بچوں کی ہنکار یا بولی ، غوغاں.

کھول کے اب انکھیاں تم اپنی کر غوں غاں اماں پاس
خاک کے نیچے مت دبواؤ میری تم امید اور آس

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۶). دوسرے بچے سوائے غوں غاں کے اور کچھ تعلقات دنیوی سے ربط نہیں رکھتے . (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۲۳). گوشت کا لوتھڑا ... ایک کودک پورا ہو گیا اور ہاتھ پیر مارنے لگا اور بچوں کی طرح سے غوں غاں بھی شروع کی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۰).

غوں غاں ہے ، کچھ مباحث منطق نہیں ہیں یہ
اک طفل ہے ، سیاستِ ہندوستاں ابھی

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹۷). اغلب ہے کہ ابتدا میں ... غوں غاں کا ختم ہو جانا تھکن کا معاملہ ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶۶۱). [حکایت الصوت].

---غاں کَرْنا ف م.
ننھے بچوں کا ہوں ہاں کرنا ، کچھ کچھ بولنا ، تھوڑی بہت بات کرنا . طفلانِ غنچہ غوں غاں کر رہے ہیں پھولوں نے آنکھیں کھولیں ، نرگس شہلا کو انتظار آمد غضنفر نامدار تھا. (۱۹۰۱ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۲۹۰). کوئی نظم ... صرف غوں غاں کر لیتی ہے تو اس کے لیے کسی سامع کی ضرورت بھی نہ ہونی چاہیے. (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۱۳).

غوں غوں (و مع ، سغ ، و مع) امث.

۱. **آواز جو کبوتر کبوتری کے پرچانے کے لیے اپنے منھ سے نکالتا ہے ، غٹرغوں ، غٹرغوں.**

اجی کس پیار سے خانے میں مادہ کو بلاتا ہے
تماشا دیکھو بھورے خاں کبوتر کی تو غوں غوں کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۲۰). ۲. **غرّانے کی آواز (خواہ کسی جانور کی ہو).** گلدانک ، لیرپر ، تازی کتے غل کرتے بھونکتے چیختے چلاتے یا غوں غوں کرتے بھی ہیں. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵). جگمگاہٹوں کے ساتھ ساتھ ، شائیں شائیں ، غائیں غائیں ، غوں غوں ، سرسر سراٹ ... ہنگامہ برپا ہو جایا کرتا تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۶). ۳. رک : **غوں غاں.** بچہ اس کی باتوں پر خوش ہو ہو کر ... غوں غوں کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، خاتون ، علی گڑھ ، جون ، ۳۱۰). [حکایت الصوت].

غوی (فت غ) صف.

گمراہ ، غلط راستے پر چلنے والا.

یعنی تھا نازاں بمالِ دنیوی
دولتِ فانی پہ مغرور و غوی

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۰۳).

بولنے میرے کو جانو کر غوی
دیکھ لو کیا بولتا ہے مولوی

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۵).

اس طرح تقریر کرتے ہیں غوی
بلکہ کہتے ہیں وہابی مولوی

(۱۸۹۰ ، مثنوی نظم المواحد ، ۳۷).

شرع کو کہتے ہیں قانونِ جہالت یہ غوی
ارتداد ان کا کہاں پہنچا ہے اللّٰہُ غنی

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۴۳۲). [ع].

غویّت (فت غ ، کس و شد ی بفت) امث.

گمراہی ، بے راہروی.

علمِ حق سے جس کو جہل پسند
وہ غریق چہ غویّت ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۸). [غوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

غیاب (کس مع غ) امذ.

۱. **غیرموجودگی ، غیرحاضری ، حضور کا نقیض.**

تیری خودی کا غیاب معرکۂ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالمِ شعر و سرود!

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۱۰). نہ غیاب و حضور کی کیفیت سے سرشار عجیب لوگ تھے. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۵). ۲. **غیبت** (مہذب اللغات). [ع : (غ ی ب)].

غیابتُ الجُبّ (فت غ ، ب ، ضمت ، غم ا ، سکل ، ضم ج) امذ.

اس طاقچے وغیرہ کو کہتے ہیں جو کنوئیں (باؤلی) میں پانی سے ذرا اوپر بنا ہوا ہو (تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۰۸). [ع : غیابت ـ سائبان + رک : ال (۱) + ع : جُبّ ـ کنواں].

غیاث (کس مع غ). (الف) امث.

۱. **فریاد رسی ، داد رسی ، کسی کے ساتھ انصاف کرنا ، کسی کی فریاد کو پہنچنا.** غیاث: کسی کے استغاثہ پر پہونچنا. (۱۸۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۲۹). ۲. **فریاد** (نوراللغات). (ب) صف. **فریاد رس ، مددگار ، پشت پناہ.**

بچھڑی کے درداں کوں ، تم پوتاں کا منج کوں ہے غیاث
اواتر سر کوں چڑے ، تو منج کوں ہے او ہے غیاث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۲).

ناصر و منصور و مستنصر غیاث و غیث و غوث
گردشِ دوراں کا نبّاض و طبیبِ انقلاب

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۴۷). [ع].

غیاثی (کس مع غ) صف.

غیاث (رک) سے منسوب ، فریادی ، فریاد خواہ.

کہیں قطب و کہیں غوث و غیاثی
کہیں راجا کہیں حاجی و غازی

(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۸۸)). [غیاث + ی ، لاحقۂ نسبت].

غیار (کس مع غ) امذ.

غذا وغیرہ جو کسی خاندان یا متعلقین کو پہنچائی جائے ؛ فروخت کرنے یا استعمال کرنے کے لیے اشیا کی فراہمی ؛ اسلامی حکومت میں آزاد غیرمسلموں کا امتیازی نشان ، پٹی ، رومال وغیرہ (پلیٹس). [ع : (غ ی ر)].

غَیب (ی لین). (الف) امذ.

۱. **جس کا ادراک مادی ذرائع سے ممکن نہ ہو ، پوشیدگی ؛ نامعلوم مقام یا شے ؛ غیرموجودگی ، اخفا ، راز (شہود کی ضد).**

سو ہے تُجلی غیب پور ریب تے
علم غیب پایا جنے غیب تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۴۸). اس بات کوں ، اس نیات کوں یوں کوئی آب حیات میں نیں گھولیا ، یوں غیب کا علم نیں کھولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱).

چلی سمتِ غیب میں کیا ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخِ نہالِ غم ، جسے دل کہو سو ہری رہی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱۹). شاید خدا نے میری حیرانی و سرگردانی پر رحم کیا کر خزانۂ غیب سے عنایت کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۲). پھر تیسرے دن گویا غیب سے مدد وارد ہوئی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۷۴). ۲. **(تصوف) وہ مرتبہ جس میں سالک مراتب کثرت و موہومات صوری سے نہیں گزرتا اور اسے ہر شے عین حق نظر نہیں آتی ، حضور کی منزل تک نہ پہنچنے کا عالم ، باطن.** محرر تفاسیر معالمِ غیب و شہود کا ، مفسر اساطیر صحائف و جود کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳).

غیب و شہود دونوں میں مشہود ہے تو تُو
ہستی ہماری وہم ہے موجود ہے تو تُو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۸). عمائد و اکابر شہر خبر ورود

صاحبان غیب و شہود کی سن کر حاضر آئے اور کہنے لگے تم لوگ کون. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۳). ان کو مراتب واقعیہ سے موسوم کیا جاتا ہے جیسے غیب و شہادت. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳۱). (ب) صف. ۱. **غائب ، اوجھل.**

جودھن یا ک دامن وو بے عیب تھی
یکایک سو اس وقت پر غیب تھی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

وہسی روز تو ہوویں نظراں سے غیب
ہنر بھاگتا ہے اوتی کوں نہ عیب

(۱۸۰۷ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۹). جھوٹے ٹیوبرکلز بن جاتے ہیں اور جلد غیب ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۶۵).

منزل ہی غیب او دل ناکام ہو گئی
پھر آج چلتے چلتے ہمیں شام ہو گئی

(۱۹۰۹ ، کیفی حیدرآبادی ، کیف سخن ، ۷۷). ۲. **پوشیدہ ، مخفی؛ خفیہ ، پُراسرار** (پلیٹس). [ع].

ــــُ الغَیب (ـــضم ب ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
۱. **(تصوف) خداوند عالم کی ذات کا مرتبۂ احدیت جو حواسِ ظاہری و باطنی سے ماورا ہے.**

کہتے ہیں اسے وجود خاص اور
غیب الغیب و ہویت بلا غور

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۷۷). غیب الغیب سے مراد مرتبۂ احدیتِ ذات ہے جو عقل و ادراک و بصر و بصیرت سے وراالورا ہے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۱۲۳). اربابِ تصوف نے اس کو اور نام بھی دیئے ہیں ، احدیتِ مطلقہ ، احدیتِ فہ ... غیب الغیب وغیرہ. (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۳۸). ۲. **عالمِ غیب یعنی ایسے اسباب پیدا کر دینا جو ماورائے وہم و گمان ہوں.** باوجود یہ کہ کہیں سے ایک حبہ مقرر نہ تھا ، اللہ تعالیٰ غیب الغیب سے سب کام چلاتا تھا. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۳). [غیب + رک : ال (۱) + غیب (رک)].

ــــُ الغُیُوب (ـــضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم غ ، و مع) امذ.
تصوف ذاتِ سادج اور ذاتِ بحت اور مرتبۂ احدیت اور غیب المصئون کو کہتے ہیں. جس مقام کا نام "احدیت" ہے اور اسی کو کبھی "غیب الہویت" کبھی "غیب الغیوب" بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۸۳). [غیب + رک : ال (۱) + غیوب (غیب (رک) کی جمع)].

ــــُ المَصُئون (ـــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ص ، و مع) امذ.
رک : **غیب الغیوب.** غیب الغیوب ... غیب المصئون کو کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۹). [غیب + رک : ال (۱) + مصئون].

ــــُ المَکنُون (ـــضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ک ، و مع) امذ.
(تصوف) **مرتبۂ وراالورا اور ہستی صرف اور احدیۂ مطلقہ اور کنج مخفی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف). [غیب + رک : ال (۱) + مکنون (رک)].

ــــُ الہُوِیَّت (ـــضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ہ ، کس و ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) رک : غیب ہویت. غیب الہویت کی تجلیوں میں سے ایک تجلی وجود بھی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۸۵). [غیب + رک : ال (۱) + ہویت (رک)].

ــــ اِمکانی کس صف (ـــ کس ا ، سک م) امذ.
(تصوف) برزخِ اول کی ایک منزل یا مقام. یہ برزخ اول کا مغایر ہے اور اول کا نام غیب امکانی ہے اور دوسرے کا نام مظاہر امکانی ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۳). [غیب + امکان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ بِینی (ـــ ی مع) است.
غیب کی باتوں کو جاننا ، پوشیدہ امور و اشیا سے باخبر ہونا. انہیں غیب بینی ، روحانی ریاضت ، علم الاعداد ... اور انسان شناسی سے گہری دلچسپی ہے. (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۲۷). [غیب + ف : بین ، دیدن - دیکھنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ داں صف ، امذ.
۱. **غیب کی باتوں اور پوشیدہ امور و اشیا سے واقف.**

کہ ہر یک زباں حضرت غیب داں
سکایا سب آدم کوں تھے سو تہاں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۷).

مقدس ذات تیری غیب داں ہے
تجھے پوشیدہ و پنہاں عیاں ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹).

دہن میرے حبیب کم سخن کا تنگ ایسا ہے
یہ ہیں جستجو میں جس کی عاجز غیب داں برسوں

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۶). وہ تو اتنی غیب داں ہے جتنی بات چھپاؤ اتنی ہی طشت ازبام. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۳۲). ۲. **پوشیدہ باتیں یا اسرار دریافت کرنے کا ماہر؛ ہمہ داں ، عالم کُل ؛ پیش گوئی کرنے والا ؛ رسول ، نبی** (پلیٹس). [غیب + ف : داں ، دانستن - جاننا].

ــــ دانی است ، صف.
پوشیدہ امور و اشیا سے واقفیت ، واقعات و حالات کا پیشگی علم.

کہاں ہے غیب دانی مجھ کو پہہات
کہوں کیوں کر کے پھر پردے کی سی بات

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، ۱۶). آپ کو خیر سے غیب دانی میں دخل ہے کہ ہمارے میری عمر تک پہنچنے کا یقین ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۷). اس میں غیب دانی کا ملکہ ہے ، اسے مستقبل میں ہونے والے واقعات کا علم ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۳۰). [غیب داں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ــــ غُلیلا ہو جانا/ہونا. محاورہ.
کھو جانا ، گم ہو جانا ، نظروں سے اوجھل ہو جانا ، بالکل غائب ہو جانا ، رفوچکر ہو جانا. چیز کو کتنا ہی ٹٹولیا تو بھی وہ میرے سوں غیب غلیلا ہو جاتی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۷).

---غیب (---ی لین) امذ.
غیب الغیب ، انتہائی پوشیدگی.

ہے غیب غیب ، جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
ہیں خواب میں ہنوز ، جو جاگے ہیں خواب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). [غیب + غیب (رک)].

---کا قَہر ٹُوٹے فقرہ.
(بددعا) غیبی سزا ملے (فرہنگ آصفیہ).

---کی خَبَر دینا محاورہ.
غیب کی بات بیان کرنا ، پیش گوئی کرنا ، آئندہ واقعات کی خبر دینا.

دیتے ہیں خبر غیب کی گر شیخ جی صاحب
کہہ دو کہ ہمیں تم خطِ تقدیر دکھا دو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۳).

---گوئی (---و مج) امث.
پیش گوئی ، غیب کی باتیں بتانا ، پوشیدہ باتیں ظاہر کرنا. جہل غیب جوئی کرتی ہے ، عقل غیب گوئی. (۱۸۹۱ ، مکارمُ الاخلاق ، ۱۰۷). [غیب + ف : گو ، گفتن - کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَحْض کس صف (---فت مج م ، سک ح) امذ.
(تصوف) غیب ہویت ، احدیت. جس میں کسی قسم کا کوئی تغیر ، کسی قسم کا کوئی انقلاب راہ پا نہیں سکتا ، وہ صرف "غیبِ محض" ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۶۳). [غیب + محض (رک)].

---مُطْلَق کس صف (---ضم م ، سکِ ط ، فت ل) امذ.
(تصوف) رک : غیبِ ہویت. اربابِ معرفت کی اصطلاح میں اسی کا نام "ہویتِ غیبیہ" غیبِ مطلق "ذاتِ احدی" ہے. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۶۲). [غیب + مطلق (رک)].

---ہو جانا/ہونا ف ل (قدیم).
غائب ہو جانا ؛ کھو جانا.

صبح ہوا باصفا رین کا کجلا کوا
چھوڑ جن کی ہوا غیب ہوا بازغن

(۱۵۱۸ ، لطفی (اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ء ، ۳۳)).

---ہُوِیَّت کس اضا (---ضم ہ ، کس و ، شد ی بفت) امذ
ذاتِ غائب اور غیب مطلق اور مرتبہ احدیت کو کہتے ہیں. اربابِ تصوف نے اس کو اور نام بھی دیے ہیں ... غیبِ ہویت ، غیب الغیب وغیرہ. (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۳۸). [غیب + ہویت (رک)].

غَیّابی (ی لین) امث.
بدچلن ، بدمعاش عورت ، حرامزادی ، آوارہ عورت ، فساد کرنے والی عورت. ایک ایک پیٹ میں سیلوٹ ایسی پڑی ہے کہ تس میں کتنے لوٹتے ہیں ، اور کتوں کے پلے ہوتے ہیں ، تس کی تو غیابی کوں خبر ہی نہیں. (۱۷۹۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۲). یہ ارادہ اس غیابی کی صلاح سے جی میں ٹھہرا کر ، گلے میں پٹکا ڈال میرے پاؤں آ کر پڑا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۷).

کل یہ کہتی تھیں ایک جلسے میں
لوگ کہتے ہیں مجھ کو غیابی

(۱۹۰۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۸۲). اس غیابی نے مجھ پر مصیبتوں کا پہاڑ توڑا ، مجھے ورغلایا. (۱۹۶۶ ، دلہن کی سیج ، ۱۰۹). [غیاب + ی ؛ آن आनो].

غَیْبَت (ی لین ، فت ب) امث.
۱. نظروں سے اوجھل ، پوشیدہ ہو جانا ، عدم موجودگی ، غائب ہو جانا ، غیر حاضری.

تھی عشق دل میں اچھی جس کی پور
اوسے کیا ہے غیبت اور کیا حضور

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۱۸۰).

بجھیں کر اپس کے نور میں حضم
غیبت کوں اپس حضور میں حضم

(۱۷۰۷ ، من لگن ، ۵). بادشاہ کو غیبت و حضور میرا یکساں ہو جائے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۹۷). پھر اس سرداب کی زیارت کی جہاں سے حضرت حُجّت نے غیبت اختیار فرمائی تھی. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۳۰). **۲. (تصوف) دل کا گم ہونا ، خود فراموشی ، بیخودی ، حال میں آ جانا ، وجد میں آنا.** ایک دن عصر کے وقت میں مراقبے میں تھا کہ غیبت کی کیفیت طاری ہو گئی. (۱۹۷۳ ، انفاسُ العارفین ، ۹۵). [ع].

---اِمام کس اضا (---کس ا) امث.
اہلِ تشیع کا عقیدہ جس کے مطابق بارہویں امام روپوش ہیں اور قیامت سے کچھ عرصہ پہلے ظہور کریں گے. غیبتِ امام کے عقیدے کے ذریعے مذہب و حکومت میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۱۰۹). [غیبت + امام (رک)].

---صُغْریٰ کس صف (---ضم ص ، سکِ غ ، ا بشکل ی) امث.
عارضی طور پر نظروں سے غائب ہو جانے کی حالت ، بالخصوص امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کا وہ زمانہ جس میں وہ کبھی کبھی اپنے نائبین کے سوا کسی کو نظر نہیں آتے تھے. زمانۂ غیبتِ صغریٰ ان حضرت کا تقریباً چوہتر (۷۴) برس تھا. (۱۸۸۷ ، تبہرالمصائب ، ۳ ، ۵ : ۶۶۹).

ہوا جو خاک سے پیدا وہ خاک میں مستور
مگر یہ غیبتِ صغریٰ ہے یا فنا؟ کیا ہے؟

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۴). اثنا عشری عقیدہ کے مطابق امام محمد کی غیبتِ صغریٰ کا زمانہ ... ستر برس کا رہا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۸۳). [غیبت + صغریٰ (رک)].

---کُبْریٰ کس صف (---ضم ک ، سکِ ب ، ا بشکل ی) امث.
مکمل طور سے غائب ہوجانے کی حالت ، بالخصوص امام مہدی علیہ السلام کی غیبتِ صغریٰ کے بعد کا زمانہ جس میں وہ کسی کو نظر نہیں آتے. علی بن بابویہ علیہما الرحمہ نے بھی انتقال فرمایا اور غیبتِ کبریٰ شروع ہوئی. (۱۸۸۷ ، تبہرالمصائب ، ۳ ، ۵ : ۶۵۰). نائب کی وفات کے بعد غیبتِ کبریٰ کا دور شروع ہوا جو قربِ قیامت میں ختم ہو گا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۸۳). [غیبت + کبریٰ (رک)].

ـــ میں م ف.
غیر موجودگی میں ، غیر حاضری میں. دوست کو اُس کی غیبت میں اسی طرح ذکر کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ تمہاری غیبت میں کوئی تمہارا ذکر کرے. (١٨٩١ ، مکارمُ الاخلاق ، ٢٩٣). شفقت اس درجہ تھی کہ حضوری ایک طرف غیبت میں بھی دل اُس کا اثر محسوس کرتا. (١٩١٥ ، مقالات شروانی ، ١٨٣).

غِیبَت (ی مع ، فت ب) امث.
کسی کی عدم موجودگی میں اس کی بدگوئی ، غیر حاضری میں عیبوں کا بیان ، پیٹھ پیچھے کی بُرائی.

گفتگو شاہد وہے سے ہے نہ غیبت نہ گِلہ
خانقہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٠٨). حضرت بی نے مجھ کو غیبت اور چغلی کی ممانعت کی ہے. (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ٩٦). چونکہ وہ خود صاف گو تھا اس لیے غیبت کو پسند نہیں کرتا تھا. (١٩٣٥ ، چند ہمعصر ، ٢٦٧). قرآن اور نماز پڑھ کے تم دوسروں کی برائی کر بیٹھو تو یہ تو غیبت ہے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٢٣٧). [ع].

ـــ کَرْنا ف م.
پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا ، عیب جُوئی کرنا.

غیبت نہ کر نہ فحش بول
کر لاغیاری سوں حذر

(١٦٣٥ ، تحفۃ المومنین ، ٦٣). بس وہی ترکیب کہ تمہاری غیبت کریں گے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٨١).

میری غیبت کوئی کرتا تھا تو مجھ سے نہ کہو
تذکرے خوب نہیں وقتِ ملاقات ایسے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ١٩٥).

غِیبَتی (ی مع ، فت ب) صف ؛ امذ.
١. غیبت کرنے والا ، پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والا شخص.

جتے فاسقاں فاجراں جرم کار
جتے رشوتی ، غیبتی ، خمرخوار

(١٦٣٨ ، مرات الحشر ، ١٥٣). **٢. افترا پردازانہ ، ہتک آمیز** (پلیٹس). [غیبت + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَیبُوبَت (ی لین ، و مع ، فت ب) امث.
پوشیدگی ، روپوشی ، نظروں سے اوجھل ہو جانا. غرض شمس کی شہادت یا غیبوبت کا زمانہ ٦٣٣ھ اور ٦٣٥ھ کے بیچ بیچ میں ہے. (١٩٠٢ ، سوانح مولانا روم (دیباچہ) ، ٣١). [ع].

غَیبی (ی لین) صف.
غیب (رک) سے منسوب ، غیب کا ، پوشیدہ ، آسمانی ، خدائی.

گنج ازل لگا ہے دل بےنوا کے ہات
آیا ہے کیا خزانۂ غیبی گدا کے ہات

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٦٠٩).

جو غیب کہا سو غیبی ہے
ہو غیب جہاں میں غیبی ہے

(١٨١٠ ، رسالہ تصوف ، امام الدین ، ٢). اُس کو از غیبی گولی لگے ، تیری جو اُستانیاں ہوں مرے. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٣٧). اس نعمت کے غیبی طور پر حاصل ہو جانے سے لطف آ رہا تھا. (١٩٣٨ ، بحر تبسم ، ٢٩٢). یہ شاید غیبی امداد تھی. (١٩٨٧ ، حصار ، ١١٠). [غیب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تَمانْچا پَڑْنا محاورہ.
قدرت کی طرف سے بدی کی سزا ملنا (فرہنگِ اثر).

ـــ رُمُوز (ـــ ضم ر ، و مع) امذ ؛ ج.
غیب کے راز ہائے سربستہ.

بے زبانی میں بھی یہ بچہ لسان اللہ ہے
پوچھیے غیبی رموز اس حق نما سے پوچھیے

(١٩٣٣ ، محشر لکھنوی (مہذب اللغات)). [غیبی + رموز رمز (رک) کی جمع].

ـــ صَدا (ـــ فت ص) امذ.
غیب کی آواز.

لافتیٰ الّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
کون کہتا تھا اسے غیبی صدا سے پوچھیے

(١٩٣٣ ، محشر لکھنوی (مہذب اللغات)). راجہ صاحب نے غیبی صدا کی حرف بہ حرف تعمیل کی. (١٩٧٧ ، من کے تار ، ٣٣). [غیبی + صدا (رک)].

ـــ طاقَت (ـــ فت ق) امث.
غیب سے ملی ہوئی طاقت ، وہ طاقت جس کی تحصیل کے اسباب معلوم نہ ہوں. ان کے بازوؤں میں نفرت اور بدلے کی کسی غیبی طاقت نے دوگنا زور بھر دیا تھا. (١٩٨٣ ، اور انسان مر گیا ، ١١٩). [غیبی + طاقت (رک)].

غَیبِیَّہ (ی لین ، کس ب ، شد ی بفت) صف مث.
غیبی (رک) سے منسوب ، پُراسرار. اگر تعلقات منقطع ہوں تو فوراً صُورِ غیبیہ نظر آنے لگیں. (١٩٢١ ، مناقب الحسن رسول نما ، ٥٩). [غیبی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

غَیث (ی لین) امذ.
مینھ ، بارش ، بادل ، ابر. ابر بارندہ و غیث ہاطل ... بحر زاخر ہیں. (١٩٠٥ ، لمعۃ الضیا ، ١٠). غیث :- وہ پانی جو ابر برسائے. (١٩٨٣ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ١٢٩). [ع].

غیچَک (ی مع ، فت چ) امذ.
موسیقی کے ایک ساز کا نام جس کا کاسہ چھوٹا اور دستہ لمبا ہوتا ہے اور گز سے بجایا جاتا ہے ، کمانچہ. سلطان اپنے ساتھ بہت سے باجے ، مثلاً : قانون ، عود ، چنگ ، غیچک (یا غیشک) ... لائے ، یہ سب تار والے ساز تھے. (١٩٥٨ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ٣٥٣). [ف].

غی خی امث.
طنزاً ہنسنے کی آواز. یوں تھکے تھکے دیکھ کر غی خی غی خی کے انداز سے ہنسنے لگی. (١٩٣٢ ، گرہن ، ١٣٥). [حکایت الصوت].

غیر (ی لین). (الف) امذ.
۱. **اجنبی ، نامحرم ، ناآشنا ، ناواقف.** جان اے اور غیر ہوا ، وہاں حسن پر پردہ ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۱).
ہر غیر کے سینے پے تیارا ہر سیر میں طیر میں ہے سارا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۷). تمہارا باپ ایسا نادان نہیں ہے کہ بے بوجھے تمہارا ہاتھ ایک غیر آدمی کے ہاتھ میں دے دے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲۶). اس وقت تک کاغذ پٹنہ یا ملک کے دوسرے حصوں سے آتا یا ممالک غیر سے منگایا جاتا تھا. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۷۱). میں اماں کی گود سے اتر جاتا تھا ، یوں جیسے کسی غیر کی گود میں چلا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۲۰۳). ۲. **رقیب ، ایک محبوب کے متعدد چاہنے والے باہم حریف اور متقابل ہونے کی حیثیت میں ایک دوسرے کے غیر ہوتے ہیں.**
کیا تھا غیر نے بیرنگ ہو کر وصل کا پردا
تمہارے دیکھ مونہہ کا آفتاب اب اس کا دل دہلا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).
غیروں کی بات کیا کہوں اس کی تو یاد میں
اپنا بھی مجھ کو دھیان کبھی ہے کبھی نہیں
(۱۷۸۹ ، میر حسن ، د ، ۹۲).
ہاں جو ہاتھ سے کل غیر کے تو نے کھایا
پی کے لوہو کو غرض گھونٹ رہے ہم جوں پیک
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۷).
میں نے کہا کہ ”بزم ناز چاہیے غیر سے تہی“
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۸).
حسرت اے دل کہ گئی لذتِ درد
غیر کرتا ہوا فریاد آیا
(۱۹۰۷ ، گلکدۂ عزیز ، ۵). ۳. **اپنی ذات کے علاوہ دوسری ہستی ، دوسرا ، اور.**
ستوں غیر کا طبع تے دھو غبار
کروں دل کوں تجھ دھیان کا صاف ٹھار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸).
بہتر اپنا ہی سمجھتے ہیں سخن
غیر کا واہی سمجھتے ہیں سخن
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۲۰۰). اس میں غیر کا کیا ذکر ، ہوا کا بھی گزر نہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷). بلا غیر کی مدد کے دنیا کے ہر ذرے کو قدرت الٰہی ... کا جلوہ گہ جانے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۵).
پھر یوں ہوا کہ غیر کو دل سے لگا لیا
اندر وہ نفرتیں تھیں کہ باہر کے ہو گئے
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۵۹). ۴. **(تصوف) کائنات جس میں حق بصورت اعیان و اکوان مستتر ہے ، ذات ایزدی کے علاوہ ہر شے ، غیراللہ ، عالم کون ، مرتبۂ ماسوا اللہ تعالٰی.** حواس خمسہ مکن کے آنک سوں غیر نہ دیکھنا سو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۲۰). صحیح لا الٰہ غیر الا اللہ حق اثبات کیا یہی بھیر غیر کوں یاد کرنا درست ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۹۲).
میرا دوکھ ہور کشت کہیا نہ جائے
کہ غیر از خدا کوئی مقصد نہ پائے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱). بس انکے نزدیک صفات حق اللہ تعالٰی کے نہ عین ہیں نہ غیر ہیں. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۷۵). اس صورت میں ہر شے بمراتب متعدد غیر ہوتی رہے گی. (۱۹۵۹ ، تفسیر انوبی ، ۲۶۳). ۵. **اجنبی جیسا ، غریب ، انجان ، نامانوس.** لیکن بقول عورتوں کے ”جنم جلے“ لفظ ہی ایسے ہیں جو صدہا سال رہنے سہنے کے بعد بھی غیر کے غیر ہی رہے اور اپنے نہ ہونے پائے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۰۶). (ب) صف. ۱. **دگرگوں ، بدلا ہوا ، خراب و خستہ.**
جلد یوسف سے الٰہی ہو وصالِ یعقوب
غیر ہے فرقتِ فرزند میں حالِ یعقوب
(۱۸۸۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۸). محل والیوں نے جب گیتی آرا کا حال بہت غیر دیکھا سمجھیں کہ ... کل کی مرتی آج ہی مر جائے گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۳).
دیکھیں مرے شانے پہ جو چسپاں کوئی بال
اک لمحے کو اس کا غیر ہو جاتا ہے حال
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۱). ۲. **(بطور حرف نفی) نا ، بے ، خلاف.** یک فعل کوں درست کر دیا ہور یک فعل کوں غیردرست کر دیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۵۳).
کامل کی کہاں تلک کروں میں تعریف
بہتر ہیں غیر کامل از قطب مدار
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۱). اجل وہ انجام ہے جس سے کسی ہستی کو خواہ ذی حیات ہو خواہ غیر ذی حیات ، کسی حالت میں مفر نہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۳۵). صاحب عقل فاعل ، اگر وہ غیر احوالی ہے تو اس کو اس علم کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۳۰۱). ۳. **بجز ، سوا.**
غیر حیرت ہے غیر اس آئنہ رو کی کسے
راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳).
نہ کر شتاب بھی سوں اپنا صبر سیں مت موڑ
صبر کے غیر نہیں ہے رواج دانایاں
(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).
غیر خالق کے اور بھی لوگو
اس زمین و زماں میں کچھ ہے
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳). ماں باپ نے گلے سے لگایا استفسار کیا مگر اس نے غیر از خموشی بہ پاس ادب کچھ جواب نہ دیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳). [ع].

ـــ اِختیاری (ـــ کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
بلا ارادہ ، لاشعوری ، غیرارادی ، بلا مقصد. اور کراچی غیراختیاری طور پر اپنا وطن بن گیا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۸). [غیر + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَدَبی (ـــ فت ا ، د) صف.
ادب کے خلاف ، ذوق ادبی کے برعکس. غیر ذمہ دارانہ اور عامیانہ

بات ہے غیر شاعرانہ اور غیرادبی ہے ، تجوز یہ ہے کہ علمی ذوق و ادب کے منافی ہے ۔ (۱۹۷۳ء ، قاموس الفصاحت (مقدمہ) ، ۷۵). [غیر + ادب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِرادی (---کس ا) صف.
رک : **غیراختیاری ، بےقصد ، بےارادہ**. طنزیہ تنقید کا پہلو غیرارادی طور پر شامل ہو گیا ہو. (۱۹۸۷ء ، اک محشر خیال ، ۱۰۵). [غیر + ارادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِزْدواجی (---کس ا ، سک ز ، کس د) صف.
بغیر شادی کے ، بغیر نکاح کے. عورتوں کا بنیادی مسئلہ آسودگی ہے یہ آسودگی جنسی ہو یا جذباتی ، ازدواجی ہو یا غیرازدواجی. (۱۹۸۳ء ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۶). [غیر + ازدواج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِسْلامی (---کس ا ، سک س) صف.
اسلام کے احکامات کے منافی ، غیرشرعی ، دین اسلام کے خلاف. موجودہ حکومت پاکستان غیراسلامی ہے اس لیے ہم مسلمانوں کو اس کی فوج یا زیرزو دستوں میں بھرتی ہونے کا مشورہ نہیں دے سکتے. (۱۹۳۸ء ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۱۰۷). [غیر + اسلامی (رک)].

---اِشْتِراکی (---کس ا ، سک ش ، کس مع ت) صف.
۱. **جو افعال یا احکام اشتراکیت کے موافق نہ ہو (اشتراکی کی ضد).** اور ہر غیر اشتراکی کے لیے اس کے دروازے بند ہیں. (۱۹۳۹ء ، اک محشر خیال ، ۳۰۲). ۲. **ایک جیسی صفات نہ رکھنے والا ، باہم مشابہت نہ رکھنے والا ، غیر مشابہ.** کیونکہ کے ہر دو ارکان غیراشتراکی (Disjoint) ہیں. (۱۹۶۹ء ، نظریۂ سیٹ ، ۳۳). [غیر + اشتراک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اُصُولی (---ضم ا ، و مع) صف.
اصول کے خلاف ، غلط ، بےقاعدہ. یہ صرف سطح زمین کا ایک عام حصہ ہوتا ہے جس کا کسی خاص مقصد کے لیے غیراصولی طور پر حدود کا تعین کر لیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۶). [غیر + اصول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِفادی (---کس ا) صف.
جس کا کوئی فائدہ نہ ہو ، بےفائدہ ، غیر سودمند ، بے مقصد. حسن کا تصور نیاز کے ہاں کسی قدر مجرد اور غیرافادی ہے. (۱۹۸۶ء ، نیاز فتحپوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۱۰). [غیر + افادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اللہ (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ل مجد) امذ.
خدا کے ماسوا ، اللہ کے علاوہ.

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیراللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارتگر باطل بھی تو
(۱۹۰۲ء ، بانگ درا ، ۲۰۲).

کتنے نادان ہیں جو مدد کے لیے غیراللہ کو پکارتے ہیں (۱۹۸۳ء ، الحمد ، ۱۰۰). [غیر + اللہ (رک)].

---اِنْسانی (---کس ا ، سک ن) صف.
وحشیانہ ، حیوانی ، خلاف انسانیت. ایسی آواز آتی جیسے کوئی جانور غرّا رہا ہو عجیب غیرانسانی سی آواز میں جلدی سے ... ادھر گئی. (۱۹۶۷ء ، جلا وطن ، ۱۲۷). [غیر + انسانی (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آباد صف.
۱. **ویران ، اُجاڑ ، جہاں آبادی نہ ہو.** حضرت انسان کے بچے خیرخواہ ہیں جنگل میں نام نہیں ، غیرآباد مقام سے کام نہیں. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

پانیوں میں چھپے غیرآباد
جزیروں کی خبر کون لائے گا
(۱۹۸۱ء ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۱۹۸). ۲. **(زمین کے لیے) بنجر ، افتادہ ، غیرمزروعہ** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [غیر + آباد (رک)].

---آئینی (---ی مع) صف.
خلاف دستور ، خلاف قاعدہ ، اصولوں کے خلاف. ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا مطالبہ غیرآئینی و غیر قانونی ہے. (۱۹۹۰ء ، جنگ ، کراچی ، یکم نومبر ، ۱). [غیر + آئین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---باتاں امث (قدیم).
بدکلامی ، گالی.

منڈاسا پھرا باندھ بولن لگیا
زباں غیرباتاں سوں کھولن لگیا
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۰). [غیر + باتاں (بات (رک) کی جمع)].

---پھر غیر ہے اَپْنا اَپْنا ہی ہے فقرہ.
جو توقع اپنوں سے ہوتی ہے وہ غیر سے نہیں ہو سکتی ، غیر کبھی اپنا نہیں ہو سکتا.

غیر پھر غیر ہیں اپنے جو ہیں پھر اپنے ہیں
سایہ بھی ساتھ ہوا ، ہم جو وطن سے نکلے
(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۲۱۲).

---تَن (---فت ت) صف (قدیم).
بیگانہ (قدیم اردو کی لغت). [غیر + تن (رک)].

---جانِبْدار (---کس ن ، سک ب) صف.
جو کسی کی پاسداری نہ کرے ، جو کسی کا طرفدار نہ ہو ، جو کسی کا ساتھ نہ دے. اگرچہ طنز نگار غیر جانبدار نہیں رہ سکتا ... تاہم جذبات کی رو میں بہہ نکلنا طنز کی موت ہے. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۰). [غیر + جانبدار (رک)].

---جانِبْدارانَہ (---کس ن ، سک ب ، فت ن) صف.
جانبداری کے ساتھ نہ ہونا ، طرفداری کے طور پر نہ ہونا. نہرو کا ترقی پسندانہ اور غیر جانبدارانہ موقف بھی بھارت اور روس کے تعلقات کو مضبوط بنانے کا باعث بنا. (۱۹۸۷ء ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۰۳). [غیر جانبدار + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

۔۔۔جانِبْداری (۔۔۔کس ن ، سک ب) امث.
کسی کی پاسداری نہ کرنا ، طرفدار نہ ہونا ، کسی کا ساتھ نہ دینا، غیر جانب دار ہونا۔ اُن کی دلچسپی خیال سے بے نیازی یا غیر جانب داری میں نہ تھی. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۳۵). [غیرجانبدار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔جَگَہ (۔۔۔فت ج ، گ) امث.
دوسری جگہ ، دوسرے کے گھر ، اجنبی اور غیرمانوس مقام. اپنے گھر میں جو چاہو شرارت کرو لیکن کسی غیر جگہ اگر تہذیب سے گری ہوئی حرکت کرو گے تو دنیا انگلی اٹھائے گی. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۰۰). [غیر + جگہ (رک)].

۔۔۔جَمالیاتی (۔۔۔فت ج ، کس ل) صف.
حسن اور فن کاری سے غیر متعلق ، جو حسن و جمال کے ادراک کی اہلیت نہ رکھتا ہو. اس طرح کی تنقید میں جسے جمالیاتی کے مقابلے میں غیر جمالیاتی کہا جا سکتا ہے. (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۸۳). [غیر + جمالیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔جَمْہُوری (۔۔۔فت ج ، سک م ، و مع) صف.
رائے عامہ کے برعکس ، ایسی بات یا عمل جس میں اکثریت کی رائے کا لحاظ نہ رکھا جائے. اُسے کوئی اور غیر جمہوری اور غیر آئینی قدم اٹھانے سے باز رہنے کی تلقین بھی کرے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۹). [غیر + جمہور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔جِنْس (۔۔۔کس ج ، سک ن) صف.
۱. **صنفِ مخالف ، جنس متضاد ، جو ایک نوع سے نہ ہو**. غیر جنس کے واسطے دن رات کراہتی ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۹). مرید کی علامت یہ ہے کہ غیر جنس سے نفرت کرنے والا ہووے اور ہم جنس کا طالب. (۱۹۲۱ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۷). ۲. **بے پیرا ، مخالف عقائد و نظریات رکھنے والا ؛ جس کا مسلک الگ ہو**.

رندوں میں پھنس کے شیخ کو پینا پڑی شراب
مجبور غیر جنسوں میں بے چارہ ہو گیا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاض سحر ، ۲۷). [غیر + جنس (رک)].

۔۔۔جِنْسی (۔۔۔کس ج ، سک ن) امث.
افزائش نسل سے غیر متعلق ، جو جنس سے متعلق نہ ہو ، جنس سے مبرا ، مختلف النوع. جنسی اور غیر جنسی پودے مستقل طور پر ایک دوسرے کو پیدا کرتے رہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۹). [غیر جنس + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔حاضِر (۔۔۔کس ض) صف.
جو موجود نہ ہو ، غائب.

کب اوس شاہِ بتاں کی بندگی میں یہ توقع تھی
کہ پاس اسکے نہ ہوں ہم ایک دم تو غیر حاضر ہوں

(۱۸۳۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۹۰). اگر سبب برابر غیر حاضر رہنے کا ہے تو لفظ غیر حاضری ... لکھ دیا جاوے گا. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۷). بہروں ان کی طبیعت غیر حاضر رہتی ہے. (۱۹۰۱ ، راقمی (دیباچہ) ، ۳). ۹ ارکان غیر حاضر رہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، ۱). [غیر + حاضر (رک)].

۔۔۔حاضِری (۔۔۔کس ض) امث.
عدم موجودگی ، غائب ہونا. بیس دن کی غیر حاضری کے بعد فتح پور میں جا کر ملازمت حاصل کی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (مہذب اللغات)). کوئی حاضری کا رجسٹر تو تھا ہی نہیں اور نہ غیر حاضری کا جرمانہ دینا پڑتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۹۳). اس کی غیرحاضری میں اس نے اس کی بیوی کا ہر طرح سے خیال رکھا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۳۹). [غیر حاضر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔حال امذ.
بُرا حال ، خراب حالت.

یہ غیر سے ہے محبت کہ میں جو ہوں بیمار
وہ دیکھنے کو نہ آئیں جو غیر حال نہ ہو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۷). [غیر + حال (رک)].

۔۔۔حالَت (۔۔۔فت ل) امث.
خراب و خستہ حالت ، جانکنی کی حالت ، دگرگوں حالت (نوراللغات؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [غیر + حالت (رک)].

۔۔۔حالَت ہو جانا/ہونا محاورہ.
جان کنی کی نوبت آ جانا ، دگرگوں حالت ہونا ، نڈھال ہونا ، حال بے حال ہو جانا.

بیٹھے بیٹھے اپنے دل کی غیر حالت ہو گئی
دوستوں جلدی خبر لینا قیامت ہو گئی

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۳۱).

۔۔۔حَقِیقَت (۔۔۔فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
خلافِ اصلیت ، حقیقت کے برعکس. انہوں نے نبض کی تیز رفتار ، عضلات کے تناؤ ، جھنجھلاہٹ ... معدے کی حسیات اور غیر حقیقت کے احساس کا تجزیہ کیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۱۶). [غیر + حقیقت (رک)].

۔۔۔حَقِیقی (۔۔۔فت ح ، ی مع) صف.
غیر اصلی ، جسکا حقیقت سے تعلق نہ ہو ، مجازی ، اصل کے خلاف ، جو بنیادی یا اصلی نہ ہو. اگر بہترین شہادت کے اصول کو ترک کیا جائے گا تو تحقیق اور ثبوت غیر حقیقی اور نمائشی ہو جائیں گے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۶۲). [غیر + حقیقی (رک)].

۔۔۔خانْدان (۔۔۔سک ن) امذ.
دوسرا خاندان ، دوسرا گھرانا ، اپنے خاندان کے علاوہ کوئی اور خاندان. زیادہ تعداد ایسے خاندانوں کی تھی جو غیرخاندانوں میں شادیاں پسند کرتے تھے. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۰۳). [غیر + خاندان (رک)].

ـــــ خاندانی (ـــــ سک ن) صف.
نسبی رشتوں سے غیر متعلق ، اپنے خاندان سے الگ ، باپ دادا سے غیر متعلق ، وہ فن کار خاص طور پر شاعر جس نے دو سے اکتساب فن کیا ہو اور اس کے آباؤ اجداد ایسے نہ گزرے ہوں ، غیر موروثی. میرانیس خاندانی شاعر تھے اور مرزا دبیر غیر خاندانی تاہم دونوں کا پلہ برابر ہے. (١٩٧٢ ، مہذب اللغات ، ٨ : ٣٢١). [غیر + خاندان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ذالک (ـــــ کس ل) صف.
اس کے سوا ، اجنبی ، بیگانہ. بگڑی صورت بنا کر گویا ہوئی خوب مجھے کیا پڑی ہے جو غیر ذالک کے پاس جاؤں ، کیا میرا باپ بھائی ہے جو بے تکلف ہاتھ لگاؤں. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ١٧).

اپنوں کا گلہ نہ غیر ذالک کا ہے
کیوں سعی نہ کی قصور سالک کا ہے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٥ : ٢٥٠). [غیر + ذالک (رک)].

ـــــ ذِمّہ دار (ـــــ کس ذ ، شد م بفت) صف.
جس کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہو ، بے پروا ، لاأبالی. تم بہت غیر ذمہ دار آدمی ہو کہدیا تھا کہ دیکھو یہ رجسٹری بہت ضروری ہے آج ہی روانہ کر دینا مگر تم ٹال گئے . (١٩٧٢ ، مہذب اللغات ، ٨ : ٣٢١). [غیر + ذمہ دار (رک)].

ـــــ ذِمّہ دارانہ (ـــــ کس ذ ، شد م بفت ، فت ن) صف ؛ مف.
غیر ذمہ داری کے طور پر ، غیر ذمہ داری سے. چونکہ ... ہم کو سرکاری طور پر غیر ذمہ دارانہ اور شرپسند نہیں قرار دیا گیا تھا ہم نے بھی تعاون کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی. (١٩٨٦ ، روداد چمن ، ٢٠). [غیر + ذمہ دار + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــــ ذِمّہ داری (ـــــ کس ذ ، شد م بفت) امث.
ذمہ داری کا احساس نہ ہونا ، لا پروائی ، لاأبالی پن. معاشرے کے افراد کی بھاری اکثریت خود غرضی ، لالچ ، غیر ذمہ داری اور خوف کے موذی مرض میں مبتلا ہے. (١٩٧٣ ، نئی تنقید ، ٢٩٣). [غیر ذمہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ذی ذَرع (ـــــ فت ذ ، سک ر) صف.
بے کاشت ، بنجر ، وہ زمین جو جوتی نہ گئی ہو ، غیر مزروعہ. ارض پاک میں اس طرح زرپاشی کی کہ اگر یہ سیل زر زمین حجاز تک پہنچ جاتا تو وادی غیر ذی ذرع آج سیراب ہو کر بے حد زرخیز ہوتی . (١٩٢٩ ، مسئلہ حجاز ، ٩٥) . دنیا بھر کا مال اس وادی غیر ذی ذرع میں چلا آ رہا ہے. (١٩٧٨ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ٢ : ٢٠٧). [غیر + ذی (رک) + ذرع (رک)].

ـــــ ذی رُوح (ـــــ و مع) صف.
غیر جاندار ، بے روح ، بے جان ، غیر حیاتی ، جس میں زندگی کے آثار نہ ہوں. بعض اوقات غیر ذی روح کو ذی روح بنا کر پیش کیا جاتا ہے . (١٩٨٧ ، اردو کا افسانوی ادب ، ١٦). [غیر + ذی (رک) + روح (رک)].

ـــــ رائج (ـــــ کس ء) صف.
جو رائج نہ ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [غیر + رائج (رک)].

ـــــ رَسْمی (ـــــ فت ر ، سک س) صف.
رسم و رواج کے خلاف ، مروجہ روایت کے برعکس . میں نجی اور غیر رسمی مذاکرات کے لیے ضرور آمادہ ہونگا . (١٩٣٣ ، اقبال نامہ ، ٢ : ٣٢٣). جدت پسند اور مقبول عام اخبارات میگزین کا عموماً غیر رسمی انداز اپناتے ہیں. (١٩٦٩ ، فن ادارت ، ٢١٠). [غیر + رسم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ زُبان (ـــــ ضم نیز فت ز) امث.
دوسری زبان ، مادری زبان کے علاوہ. عرض کیا تھا کہ غیر زبان ہے اہل زبان اور ہم میں ضرور فرق ہوگا. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٢٠٣). کسی غیر زبان کے بولنے میں یہ دقت پیدا ہو جاتی ہے کہ ... اظہار کی طاقت نہیں رکھتی. (١٩٦٣ ، افکار و اذکار ، ٣٩). [غیر + زبان (رک)].

ـــــ سَبَب (ـــــ فت س ، ب) امذ.
بے وجہ ، بے سبب.

ٹھہریں کبھی محشر میں بھی بے جرم نہ مجرم
کشتے تری آزردگیِ غیر سبب کے

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ١٩٥). [غیر + سبب (رک)].

ـــــ سَرکاری (ـــــ فت س ، سک ر) صف.
١. **جس کی تصدیق حکومت کی طرف سے نہ کی گئی ہو ، غیر مصدقہ.** غیر سرکاری طور پر ملنے والی اطلاعات کے مطابق سینیٹ کے انتخابات میں آئی جے آئی کے امیدوار مجموعی طور پر اپنے مخالف امیدواروں کے مقابلے میں سبقت لے گئے. (١٩٩١ ، جنگ ، کراچی ، ١٥ مارچ ، ١). ٢. **جسے حکومت کی سرپرستی حاصل نہ ہو ، نجی.** ویسے آپ کی اطلاع کے لیے پاکستان کے غیر سرکاری وفد میں کوئی تیس عورتیں تھیں. (١٩٨٧ ، آجاؤ افریقہ ، ١٥). [غیر + سرکار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سَمَجھنا محاورہ.
اجنبی سمجھنا ، اپنا خیال نہ کرنا ، اپنا نہ سمجھنا ، توجہ نہ دینا. ہندوستان میں بعد ادائی محصول ... ایسے مقامات میں لے جایا جاتا ہے جنکو سرکار انگریزی غیر سمجھنے لگتے ہیں . (١٨٣٥ ، مزید الاموال ، ١٢٣).

ـــــ سَنْجِیدہ (ـــــ فت س ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
جس میں متانت نہ ہو ، ہنسی مذاق والا. داد ازم ادب مصوری ، فلسفہ اور موسیقی کی دنیا میں ایک غیر سنجیدہ پسترپائی سے ہنگم اور تخریبی تحریک تھی. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٧٦). [غیر + سنجیدہ (رک)].

ـــــ شادی شُدَہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف.
بن بیاہی ، بن بیاہا ، جس کی شادی نہ ہوئی ہو ، کنوارا ، کنواری. کٹک میں سرکاری رہائش گھوں کی قلت تھی ، خصوصاً غیر شادی شدہ افسروں کے لیے سرکاری مکان ملنا محال تھا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٢٣٥). [غیر + شادی (رک) + شدہ (رک)].

---شاعِرانَہ (---کس ع ، فت ن) م ف ؛ صف.
جس میں شعریت نہ ہو ، شاعری کے لیے ناموزوں. شاعرانہ الفاظ اور غیر شاعرانہ الفاظ اور اردو میں الفاظ کی یہ زمرہ بندی مزید تقسیم کی راہ اختیار کر لیتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۷). [غیر + شاعر (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---شافی صف.
غیر اطمینان بخش ، تسکین نہ دینے والا ، جواب یا عذر(نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [غیر + شافی (رک)].

---شَخْص (---فت ش ، سک خ) صف.
ذات اور ذاتیات سے جُدا ، اجنبی ، بیگانہ ، خاندان سے باہر ، اجنبی شخص. ایک غیر شخص کے پالے پڑیں تو وہاں میکے سے بھی زیادہ دکھ اٹھانے پڑے. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱). [غیر + شخص (رک)].

---شَخْصی (---فت ش ، سک خ) صف.
(قواعد) وہ جملہ جس میں فاعل نہ ہو. وہ جملے جن میں فاعل نہ ہو غیر شخصی کہلاتے ہیں . (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۸۷) . [غیر + شخصی (رک)].

---شَرْعی (---فت ش ، سک ر) صف ؛ امث.
خلافِ شرع ، شریعت کے خلاف ، شریعت کے برعکس.

مجلسِ حال میں موزوں حرکت شیخ کی دیکھ
غیر شرعی بھی دمِ رقص مزا کرتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۳). ایک افغان سکھ ہندوستانی انگریزوں کی غیر شرعی تصاویر فروخت کر رہا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۶). [غیر + شرع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَرِیفانَہ (---فت ش ، ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
شرافت سے دور ، غیر مہذّب. زعیم اکثر از راہ حسد یا کسی غیر شریفانہ نیّت سے کسی مسئلہ یا رسم و رواج کو مٹانے کی جدوجہد کرتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۳۱). [غیر + شریف (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---شُعُور (---ضم ش ، و مع) صف.
جس میں عقل اور سمجھ کا دخل نہ ہو ، لاشعور. سب سے آخری ، (۶) نظریہ یہ ہے کہ کردار انسانی غیر شعور سے معین ہوتا ہے (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۶۰). [غیر + شعور (رک)].

---شُعُوری (---ضم ش ، و مع) امث.
ناسمجھی ، بے عقلی ، لاعلمی ، انجانا پن . اس کے مطابق یہ تصورات زیادہ تر غیر شعوری یا تحت شعوری ہوتے ہیں لیکن یہ باری باری شعوری حالت میں آ جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۷). اکثر غیر شعوری طور پر اس حلقہ کے طور طریق کی رہنمائی بھی کرتا ہے اور اس کے مطمع نظر پر اعتماد کی حوصلہ افزائی بھی. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۷): [غیر شعور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَفّاف (---فت ش ، شد ف) صف.
جسکے آرپار نہ دیکھا جا سکے ؛ (مجازاً) مکدّر ، میلا ، دھندلا ، تاریک . ایک صاحب کو برفِ شفّاف پر ... پھسلتے دیکھا ہے اور دوسرے کو غیر شفّاف پر ... پھسلنا دشوار تھا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۵۹). بات زیر بحث یہ ہے کہ اجزا تمام غیر شفاف اور ظروف بنانے کے لیے بے مطلب ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۶). [غیر + شفاف (رک)].

---صالِح (---کس ل) صف.
جو نیک نہ ہو . اپنی پہلی غیر صالح قیادت کو بدل کر اس کی زمام کار ہمارے ہاتھ میں دے دو. (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۱۰۶). [غیر + صالح (رک)].

---ضَرُوری (---فت ض ، و مع) صف.
بے ضرورت ، جس کی حاجت نہ ہو ، فضول. نہ تو اس میں غیرضروری جوش تھا نہ جذبات کی نمائش. (۱۹۲۵ ، وقارحیات ، ۶۳۶). سوال غیر ضروری لگا کیونکہ وہ شکل صورت سے غریب کاشتکار لگتے تھے. (۱۹۸۰ ، سفرنصیب ، ۷۶). [غیر + ضروری (رک)].

---طَبْعی (---فت ط ، ب) صف.
غیر فطری ، جو طبعی نہ ہو. ایک بی بی خاص محل نواب احمد علی خان کی بیٹی ، نواسی جنت آرام گاہ کی لکھنؤ میں تھی ان کے پاس ان کا بیٹا مختلف البطن تھا ، ایک بی بی غیر طبعی ساتھ تھی . (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۷۵). اگر شے کسی غیر طبعی حالت میں پہنچ گئی ہے . (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳۳). [غیر + طبع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَبِیعی (---فت ط ، ی مع) امث.
خلافِ فطرت ، خلافِ معمول. کائنات بغیر کسی غیر طبیعی طاقت کی مداخلت کے چل رہی ہے. (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۸۹). [غیر + طبیعی (رک)].

---طَرَحی مُشاعَرَہ (---فت ط ، ر ، ضم م ، فت نیز کس ع ، فت ر) امذ.
وہ شعری مجلس جس میں شعرا پر یہ پابندی نہیں ہوتی کہ وہ کسی مخصوص زمین میں طبع آزمائی کریں یعنی مصرع طرح نہیں دیا جاتا بلکہ ہر شاعر کو آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنی جو غزل یا نظم چاہے سنائے. مشاعرے کی تین صورتیں ہیں ، طرحی مشاعرہ ، غیرطرحی مشاعرہ اور مناظمہ. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۷۹). [غیر + طرحی (رک) + مشاعرہ (رک)].

---عامِل (---کس م) صف.
۱. **عمل نہ کرنے والا .** دوسرا تغیّر یہ ہوا کہ انگریزوں نے متواضع اور غیرعامل اصول اختیار کئے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۳۶۸) .
۲. (**کیمیا**) **جو غیرعنصر سے میل نہ کرے ، جو کسی شے پر اثرانداز نہ ہو.** ہیلیم ایک گیس ہے جو غیرعامل ہے یعنی وہ کسی اور عنصر سے میل نہیں کرتی. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۴۰۰). اس کے بعد اس میں کسی غیرعامل گیس مثلاً آرگن یا

ہیلیم کی قلیل مقدار داخل کر دی جاتی ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۰۳). [غیر + عامل (رک)].

---عقلی (---فت ع ، سک ق) صف.
جس میں عقل و فکر کا دخل نہ ہو. یہ یورپ کی ہر چیز کے خلاف ایک قسم کا متعصبانہ اور غیرعقلی شدید جذباتی انقلاب تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۷۷). [غیر + عقل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عقلیت (---فت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث.
امیل میرسن سے منسوب ایک فلسفہ (عقلیت کے مقابل). تاہم اس موقع پر وہ اپنی غیرعقلیت کی تعلیم کو داخل کرتا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ ، ۳۸۲). [غیر + عقلیت (رک)].

---علاقہ (---کس ع ، فت ق) امذ.
دوسرے کا علاقہ، علاقۂ غیر؛ (قانون) اپنے اختیار کی حدود سے باہر احاطہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [غیر + علاقہ (رک)].

---عورت (---و لین ، فت ر) امث.
اجنبی عورت ، جو اپنی نہ ہو ، جس سے رشتہ نہ ہو. مہینوں مجھے کسی غیر عورت کے دیکھنے کا اتفاق نہ ہوتا تھا. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۳). لڑکی جوان ہونے کے بعد کسی بھی غیر عورت کے سامنے نہ ہو سکتی تھی. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۳). [غیر + عورت (رک)].

---فانی صف.
جسے فنا نہ ہو ، فنا نہ ہونے والا ، امر ، ختم نہ ہونے والا.

خوابِ آشفتۂ ہستی کی بھی ہے تعبیر
غیرفانی ہے مگر جلوۂ حق باقی ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۹۳). ان میں سے بعض تو وہ ہیں جو ادبیات کی دنیا میں غیرفانی اور لازوال کارنامے اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۴). وہ غیرفانی بن جائے گا. (۱۹۸۳ ، دجلہ ، ۴۰). [غیر + فانی (رک)].

---فصیح (---فت ف ، ی مع) صف.
جس میں فصاحت نہ ہو (لفظ یا تقریر وغیرہ)، فصاحت کے خلاف ، ناشستہ. جدید نظریہ یہ ہے کہ الفاظ اپنی مفرد حیثیت میں نہ ثقیل ہوتے نہ سبک نہ فصیح اور نہ غیر فصیح. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۶). [غیر + فصیح (رک)].

---فطری (---کس ف ، سک ط) صف.
خلافِ فطرت ، ایسے امور یا بات جو فطرت کے مطابق نہ ہوں. بعض کو مجبور کیا گیا کہ ایک دوسرے سے غیرفطری عمل کے مرتکب ہوں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۸۷). [غیر + فطری (رک)].

---قانونی (---و مع) صف.
خلافِ آئین ، قانون سے ہٹی ہوئی. ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا مطالبہ غیر آئینی و غیر قانونی ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، یکم نومبر ، ۱). [غیر + قانون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کا سر کدو کے برابر کہاوت.
پرائے سر کی کچھ قدر نہیں ہوتی ، اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کسی کے سر کی جھوٹی قسم کھائے (نوراللغات).

---کا گھر تھوک کا ڈر کہاوت.
اپنی چیز کو چاہے جس طرح برتیں ، دوسرے کی چیز کی احتیاط کرنی پڑتی ہے. حضور درست ، منہ سے کیا نکالوں بزم دشمن میں الٹی دم بہ خود ہوں «غیر کا گھر تھوک کا ڈر» ہے. (۱۹۵۳ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۲۰۱).

---کتابی (---کس ک) صف.
غیرنصابی ، درس و تدریس کی کتابوں سے آگے کا ؛ مراد : مشاہدات و تجربات سے حاصل کیا ہوا. اپنے موضوع کا مکمل صحت‌مند اور غیر کتابی علمیت کا حاصل ہونا ضروری ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۳۹). [غیر + کتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کتابی مواد (---کس ک ، فت م) امذ.
مطبوعہ اور قلمی کتب کے علاوہ ہر وہ شے جس سے علمی معلومات میں اضافہ ہو ، غیر کتابی مواد کہلاتا ہے (ابتدائی لائبریری سائنس ، ۹۳). [غیرکتابی (رک) + مواد (رک)].

---کف (---ضم ک) صف.
رک : غیرکفو. مجھے غیر کف کی عورت سمجھ کر آیا جایا کرتے تھے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۳۸). ثقہ اور عاقل غیرکف کے مقابلہ پر فاسق و فاجر مخبوط الحواس مجنوں نجیب کا حق تسلیم کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳۹). [غیر + کف (رک)].

---کفو (---ضم ک ، و مع) صف.
جو حسب نسب ، ثروت اور عزت وغیرہ میں برابر کا نہ ہو ، غیرقوم ، غیرقبیلہ ، غیرخاندان.

ہاں مالِ غیر کفو میں تصرّف نہ چاہیے
آپس میں دوستوں کو تکلّف نہ چاہیے

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۲۱۱)). شیخ صاحب نے غیرکفو میں جو شادی کر لی تھی اس سے وہ بہت دلگیر رہا کرتی تھیں. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۹۵). [غیر + کفو (رک)].

---کی آگ میں جلنا محاورہ.
دوسرے کی آفت میں پڑنا ، دوسرے شخص کی محبت میں سوختہ ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹانا محاورہ.
مخالف کے تھوڑے نقصان کے واسطے اپنا بڑا نقصان کرنا (نوراللغات).

---کی چوٹ اٹھانی مشکل کہاوت.
دوسروں کا وار سنبھالنا دشوار ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی دہلیز اور روٹی کڑوی کہاوت.
دوسروں کے یہاں رہنا اور ان کے ٹکڑوں پر بسر کرنا دونوں ہی تکلیف دہ ہیں، غیر جگہ آرام نہیں ملتا، دوسرے کا احسان اٹھانا مشکل ہے. خوب یاد رکھیو غیر کی دہلیز اور روٹی کڑوی ہوتی ہے. (۱۹۷۶ء، چوتھی دنیا، ۶۳).

---کے گھر شادی میرے کھٹ کھٹا کہاوت.
خوشی دوسرے کے ہاں اور ہنگامہ میرے گھر. پھر محلہ میں وہی طوفان تھا اور یہ مثل صادق تھی کہ غیر کے گھر شادی میرے کھٹ کھٹا. (۱۹۲۳ء، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی، ۴۹).

---کے لیے کنواں کھودے گا ، سو آپ ہی ڈوبے گا کہاوت.
جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے خود ہی نقصان اٹھاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے ہاتھ م ف.
دوسرے کی مدد سے ، دوسروں کے سہارے.

جو پانی پلاتا تو پیتا اُسے
غرض غیر کے ہاتھ جیتا اُسے

(۱۷۸۴ء، سحرالبیان، ۸۵).

---لِسانی (---کس ل) صف.
جس کا تعلق زبان سے نہ ہو. وہ حرکات و سکنات کے ذریعے بھی ابلاغ کرتے ہیں ... اور غیر لسانی اصوات (مثلاً موسیقی) اور مرئی تمثالوں کے ذریعے بھی. (۱۹۶۸ء، مغربی شعریات، ۲۵۳). [غیر + لسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مآل اَندیشی (---فت م ، مد ا ، فت ا ، سک ن ، ی مع) امث.
عاقبت نااندیشی ، دور اندیشی سے کام نہ لینا. زبان سے تو سب پاکستان کا بھلا چاہتے تھے ... مگر وہ عملاً اپنی غیرمآل اندیشی سے اس دیوار میں ایسے شگاف ڈالتے رہے جن کی نہ مرمت ہو سکتی تھی نہ ان کو چھپایا جا سکتا تھا. (۱۹۸۲ء، روداد چمن، ۵۷). [غیر + مآل (رک) + ف : اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مانُوس (---و مع) صف.
اجنبی ، عموماً غیرمستعمل. کہیں کہیں ادق اور غیرمانوس الفاظ کا استعمال کانوں کو کھٹکتا ہے. (۱۹۰۶ء، مضامین پریم چند، ۱۹۶). میرے لئے بالکل نیا ، اجنبی اور غیرمانوس تھا. (۱۹۸۷ء، آجاؤ افریقہ، ۷۵). [غیر + مانوس (رک)].

---مُبَدَّل (---ضم م ، فت ب ، شد د بفت) صف.
جس میں تغیر نہ ہوا ہو ، جس میں تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو. کوئی قانون حیات غیرمبدّل اور اٹل نہیں. (۱۹۶۳ء، پاکستانی کلچر، ۱۲۷). ایسا طریقہ قائم ہوسکے جو ادائے مطلب میں کامل اور غیرمبدل ہو. (۱۹۷۷ء، بلندی اردو تنازع، ۱۲۶). [غیر + مبدل (رک)].

---مُبْہَم (---ضم م ، سک ب ، فت ہ) صف.
ابہام سے پاک ، واضح. فلسفے میں ریاضیات کی طرح حدود کے معنی غیرمبہم اور واضح طور پر معیّن کرنا ممکن ہو سکا. (۱۹۸۷ء، فلسفہ کیا ہے، ۸۲). [غیر + مبہم (رک)].

---مُتاہِّل (---ضم م ، شد ہ بکس) صف.
غیرشادی شدہ ، بغیر بیوی بچے والا. میرے نزدیک ہر متاہل اور غیرمتاہل شخص کا فرض ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بار بار پڑھے. (۱۹۰۹ء، مکاتیب حالی، ۱۰۰). ان کی ساری غیرمتاہل زندگی اسی تلاش اور مسلسل مطالعے کے لئے وقف رہی. (۱۹۸۱ء، زاویۂ نظر، ۷۱). [غیر + متاہل (رک)].

---مُتَبائِن (---ضم م ، فت ت ، کس ء) صف ؛ امذ.
(نفسیات) **جو دوسرے سے دور نہ ہو ، جو ایک دوسرے کے مخالف نہ ہو.** اس عام بیان کا کہ چہرے یا جسم کے ہیجانی ردعمل کا کوئی معین خلقی نمونہ دریافت نہیں ہوا ہے صرف ایک غیرمتبائن استثنا ہے. (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۱۰۹). [غیر + متبائن (رک)].

---مُتَبَدَّل (---ضم م ، فت ت ، ب ، شد د بفت) صف.
جو تبدیل نہ کیا گیا ہو ، غیرمبدّل. اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اسباب کا یہ سلسلہ کسی غیرمتبدل قانون کے تحت میں آتا ہے یا نہیں. (۱۹۲۳ء، نگار، اکتوبر، ۳۰۴). ایسے عالم کا جو ... معروضی اور غیرمتبدل اعیان یا امثال پر مشتمل ہے. (۱۹۸۵ء، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۹۶). [غیر + متبدل (رک)].

---مُتَّحِد (---ضم م ، شد ت بفت ، کس ح) صف.
جس میں اتحاد نہ ہو ، بلا اتحاد (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [غیر + متحد (رک)].

---مُتَحَرِّک (---ضم م ، فت ت ، ح ، شد ر بکس نیز بفت) صف.
جس میں حرکت نہ ہو ، بے حرکت (ج) چند غیر متحرک بذرےStationary (۱۹۳۸ء، عملی نباتیات، ۱۳۲). ان کے جسم غیرمتحرک تھے. (۱۹۸۷ء، حصار، ۱۸). [غیر + متحرک (رک)].

---مُتَدَیِّن (---ضم م ، فت ت ، د ، شد ی بکس) صف.
دیانت سے عاری ، بد دیانت ، بےایمان. تم دونوں نے قرض لے کے ایک پیسہ ادا نہیں کیا ، تم بھی غیرمتدین ہو اور تمہارا بھائی بھی. (۱۹۷۲ء، مہذب اللغات، ۸ : ۳۴۲). [غیر + مُتدیّن (رک)].

---مُتَرَقَّب (---ضم م ، فت ت ، ر ، شد ق بفت) صف.
خلاف اُمید ، خلاف توقع ، اُمید کے برعکس. قصائی نے کہا شکر گزاری اس نعمت غیر مترقب کی بھی واجب ہے. (۱۸۳۸ء، بستان حکمت، ۹۴). حسن افروز بھولی کا نام سن کے تڑپ گئی کہ اس وقت کیا نعمت غیرمترقب ہاتھ آئی. (۱۸۶۲ء، شبستان سرور، ۲ : ۲۰۵). انصاف تو یہ ہے کہ ... دوچار واقعے بھی پیش آجائے ، غیر مترقب فتحیں دشمنوں کو ایسی نصیب ہو جاتیں. (۱۹۰۵ء، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲). [غیر + مترقب (رک)].

۔۔۔مُترَقَّبہ (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ر ، شد ق بفت ، فت ب).
رک : غیر مترقب.

خانۂ غیر سمجھکر جو وہ جاناں آیا
غیر مترقبہ گھر میں مرے نعمت آئی

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۶۹). باپ بیٹے دونوں ایسے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر بیساختہ اس پر دوڑے. (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۹). ایسا محسوس ہوا کہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آگئی ہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۱۷). [غیر + مترقب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

۔۔۔مُترَنِّم (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ر ، شد ن بکس نیز بفت).
ترنّم سے عاری ، خوش گلوئی سے محروم ، تحت اللفظ میں پڑھنے والا. نازش پرتاب گڑھی غیر مترنم شاعر سہی ، لیکن مشاعرے کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتا ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۲۳). [غیر + مترنم (رک)].

۔۔۔مُتزَلزِل (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ز ، سک ل ، کس ز) صف.
جو ڈگمگا نہ سکے ، جو ہل نہ سکے ، پختہ ، مُصمّم ، پختہ ارادہ اور عزم جو ڈگمگا نہ سکے. اپنے غیر متزلزل عزم کے لیے البیون نے یہ جواز پیش کیا تھا کہ اسطرح وہ ہمیں بے بلائے مداخلت کرنے والوں سے محفوظ رکھ سکیں گے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۹۹). [غیر + متزلزل (رک)].

۔۔۔مُتَساوی (۔۔۔ضم م ، فت ت) صف.
جو آپس میں برابر نہ ہوں. یہ غیر متساوی اعفائیت ... کی مثالیں ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۶۷). [غیر + متساوی (رک)].

۔۔۔مُتَشابِہ (۔۔۔ضم م ، فت ت ، کس ب) صف.
غیر مشابہ ، غیر مماثل. غیر متشابہ دوستیوں سے ... ایسی دوستی مراد لیتا ہے جو کہ عاشق و معشوق میں ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۳۰۶). [غیر + متشابہ].

۔۔۔مُتَّصِل (۔۔۔ضم م ، شد ت بفت ، کس ص) صف.
اتّصال سے دور ، منفصل ، غیر مسلسل ، غیر متواتر. زبان سرخ اور متورم نبض غیر متصل ضعیف اور پہلے سے زیادہ بطی. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۵۷). [غیر + متصل (رک)].

۔۔۔مُتَعارِف (۔۔۔ضم م ، فت ت ، کس ر) صف.
تعارف کا محتاج ، غیر معروف. خاقانی کی تمام تر شاعری اس قسم کی غیر متعارف تلمیحات پر مبنی ہے. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۸۹). [غیر + متعارف (رک)].

۔۔۔مُتَعَدّی (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ع ، شد د) امذ.
(قواعد) وہ فعل جس کا مفعول نہیں آتا ، فعل لازم. فعل لازم کو غیر متعدی بھی کہتے ہیں. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۳). [غیر + متعدی (رک)].

۔۔۔مُتَعَصِّب (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ع ، شد ص بکس).
تعصب سے پاک ، بے تعصب. بخشی شیوجرن سنگھ کی غیر متعصب روش سے میرے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۹۶). [غیر + متعصب (رک)].

۔۔۔مُتَعَلِّق (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ع ، شد ل بکس) صف.
لگاؤ نہ رکھنے والا ، بے تعلق. نہ تو کوئی ادب معاشرے میں نمو پذیر ہونے والی تبدیلیوں سے غیر متعلق رہ سکتا ہے اور نہ کوئی معاشرہ ان تحریکوں سے لا تعلقی کا دعویٰ کرسکتا ہے. (۱۹۸۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۹۳). [غیر + متعلق].

۔۔۔مُتَعَہِّد (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ع ، شد ہ بکس) صف.
عہد و پیمان سے الگ ، معاہدے سے خارج ، وہ سلطنتیں یا اشخاص جن سے کسی قسم کا معاہدہ نہ ہو ، غیر ذمہ دار ، بلاقول و قرار ، باہمی عہد و پیمان سے باہر ، ذمہ داری سے باہر. (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [غیر + متعہد (رک)].

۔۔۔مُتَعَیَّن / مُعَیَّن / مُعَیَّنہ (۔۔۔ضم م ، فت ت ، ع ، شد ی بفت/ضم م ، فت ع ، شد ی بفت/فت ن) صف.
غیر تعیّن شدہ ، جس کا تعین نہ کیا گیا ہو ، غیر طے شدہ. میرا پاسپورٹ بن گیا ہے ؛ میں غیر متعین مدت کے لیے سفر کر رہا ہوں گھر تمہارے حوالے ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۲۳). [غیر + متعین/معین/معینہ (رک)].

۔۔۔مُتَغَیِّر (۔۔۔ضم م ، فت ت ، غ ، شد ی بکس) صف.
نہ بدلنے والا ، غیر تغیر پسند. اس لیے کہ وہ بے دین اشخاص روح کو ازلی ابدی قابل غیر کیف ، ہمہ جا ، غیر متغیر تصور کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱). [غیر + متغیر].

۔۔۔مُتَّقی (۔۔۔ضم م ، شد ت بفت) صف.
جو صاحب تقویٰ نہ ہو ، جو پرہیز گار نہ ہو ، ناخدا ترس. اس جگہ متقین کی خصوصیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن غیر متقی لوگوں کے لئے ہدایت نہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۵). [غیر + متقی (رک)].

۔۔۔مُتَمَدِّن (۔۔۔ضم م ، فت ت ، م ، شد د بکس) صف.
تمدن و تہذیب سے عاری ، غیر تہذیب یافتہ ، غیر مہذب. ہم جیسی پہلے سمجھتے تھے کہ ہمارے سوا اور تمام دنیا غیر متمدن و وحشی ہے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۳۶). غیر متمدن معاشرہ کا تو ذکر ہی کیا متمدن معاشرے میں اسے (عورت) وہ مقام اب تک نہیں ملا ہے. (۱۹۸۹ ، ساہوکارا ، ۷). [غیر + متمدن (رک)].

۔۔۔مُتَنازِعَہ (۔۔۔ضم م ، فت ت ، کس ز ، فت ع) صف.
غیر نزاعی ، اختلاف سے پاک ، غیر اختلافی (بات). تعلیم یافتہ جوان سال و جوان فکر زمیندار کو درمیان میں ڈالا جو ... ہر دو فریقین کو قابل قبول اور غیر متنازعہ شخصیت تھے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۹). [غیر + متنازعہ (رک)].

۔۔۔مُتَناسِب (۔۔۔ضم م ، فت ت ، کس س) صف.
جس میں کوئی تناسب نہ ہو ، تناسب سے خالی. آپؐ کی بیکسی کی حالت ... غیرمتناسب معلوم ہوئی. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۲۰).

خامد ... اوّل تُبر کے ڈرپوک جسم ڈھیلا اور غیرمتناسب. (۱۹۳۲ء ، کرنیں ، ۳۸۰). [غیر + متناسب (رک)].

---مُتَناہی (---ضم م ، فت ت) صف.
بے حد و حساب ، جس کی انتہا نہ ہو. اگر مرکز سے محیط تک خطوط غیرمتناہی کھینچیں وہ باہم برابر ہوں. (۱۸۵۵ء ، فوائدالصبیان ، ۴۰). لیکن اگر ان کو غیرمتناہی فرض کیا جائے. (۱۹۳۰ء ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۳۷). میں دیکھتا تھا کہ اشعار کی آمد کا غیرمتناہی سلسلہ میرے ذمہ دارانہ کام میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتا ہے. (۱۹۸۳ء ، حصارِ انا ، ۲۵). [غیر + متناہی (رک)].

---مُتَوازِن (---ضم م ، فت ت ، کس ز) صف.
توازن سے عاری ، ناہموار ، جس میں توازن نہ ہو ، جس میں تناسب نہ ہو. ہمارے ہر معاشی فیصلے غیرمتوازن اور غیرمستحکم ثابت ہوتے رہیں گے. (۱۹۷۷ء ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵). [غیر + متوازن (رک)].

---مُتَوَقَّع (---ضم م ، فت ت ، و ، شد ق بکس) صف.
جس کی اُمید نہ ہو ، وہ بات جس کی پہلے سے توقع نہ ہو ، اُمید کے خلاف. اس سنگین انقلاب ، عظیم الشان تغیّر اور غیرمتوقع انحطاط کے اسباب اس کی رائے میں کیا ہیں. (۱۹۲۳ء ، شہید مغرب ، ۶۳). اگر ایسا ہی ہے تو اس کا ایک غیرمتوقع نتیجہ نکلے گا. (۱۹۸۹ء ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۰۰). [غیر + متوقع (رک)].

---مُتَیَقَّن (---ضم م ، فت ت ، ی ، شد ق بکس) صف.
وہ امر جس کا یقین نہ ہو ، غیریقینی. اورنگ خان نے اس غیرمتیقن صورتِ حالات سے فائدہ اٹھایا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۷). [غیر + متیقن (رک)].

---مِثْلی (--- کس م ، سک ث) امث.
شمار سے بکنے والی شے ، گن کر فروخت ہونے والی چیز ، وہ چیزیں جو ایک دوسرے سے فرق رکھتی ہیں. جو وہ چیز غیرمثلی ہے جیسے وہ چیزیں جو شمار سے بکتی ہیں اور ایک دوسرے میں فرق رکھتی ہیں مثل جانور وغیرہ کے تو اس کی قیمت جو دن غصب کے ہوگی دینا پڑے گی. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۳). [غیر + مثلی (رک)].

---مُثْمِر (---ضم م ، سک ث ، کس م) صف.
جو پھل نہ دے ، جس سے فائدہ نہ ہو ، بے نتیجہ. تاہم یہ فتح غیرمثمر ثابت ہوئی ... تھوڑے ہی دن بعد آزاد اور آخر میں محو و بے نشان ہو گئی. (۱۹۳۲ء ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۲). [غیر + مثمر (رک)].

---مُجاز (---فت نیز ضم م) صف.
۱. **جو حق اور اختیار نہ رکھتا ہو** (اردو قانونی ڈکشنری). ۲. **جو منظور نہ کیا گیا ہو** (**Unauthorized**) (انگریزی اردو فوجی گلوسری). [غیر + مجاز (رک)].

---مَجْرُوری (---فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
وہ اسم جو جملے میں کسی حرفِ جار کے ساتھ استعمال نہ ہو. کچھ غیرمجروری اسم متصرف ہوتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتے. (۱۹۸۹ء ، نئی اردو قواعد ، ۷۷). [غیر + مجرور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُجَسَّم (---ضم م ، فت ج ، شد س بفت نیز بکس) صف.
جسم سے عاری ، جسامت سے خالی ، وہ چیزیں جس میں طول ، عرض ، عمق نہ ہو. کوئی سائنس داں کبھی غیرمجسم شعور کا مشاہدہ نہیں کر سکا ہے. (۱۹۶۹ء ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۶). [غیر + مجسم (رک)].

---مُحاط (---ضم م) صف.
غیر محصور ، وہ جگہ جو گھیری ہوئی نہ ہو ، بغیر حدبندی کا. میدان میں ایک پرانی شاہی زمانے کی عمارت دو منزلہ غیرمحاط گرد چاروں طرف کھلا صحن. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۱). [غیر + محاط (رک)].

---مُحْتاط (---ضم م ، سک ح) صف.
احتیاط نہ کرنے والا ، بے پروا. شوکت صدیقی ... افسانے کے ارتقا میں بڑے غیرمحتاط ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۲۰۲). [غیر + محتاط (رک)].

---مَحْدُود (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
لامحدود جس کی حد نہ ہو ، جس کا احاطہ نہ کیا جا سکے. ورنہ اگر اس کے معنی غیرمحدود آزادی کے سمجھے جائیں تو یہ لفظ مہمل ہے. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۰۰). مقاصد اور اقدار کے انتخاب میں انسانی آزادی غیرمحدود ہے. (۱۹۸۵ء ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۸). [غیر + محدود (رک)].

---مَحْرَم (---فت مج م ، سک ح ، فت ر) صف.
جس سے نکاح جائز ہو ، نامحرم. غیر محرم عورت پر نظر پڑنے کی یہ احتیاط تھی کہ اپنے مکان میں غیرعورتوں کو نہیں آنے دیتے تھے. (۱۹۲۹ء ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۹۳). فسادات کی وجہ سے انھیں ترکِ سکونت قبول کرنا پڑی ... اس ماحول میں ان کی بیٹی جس نے کبھی کسی غیرمحرم کی صورت نہ دیکھی تھی کس طرح رہ سکے گی. (۱۹۷۹ء ، بدن کا طواف ، ۹۳). [غیر + محرم (رک)].

---مَحْسُوب (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
شمار سے الگ ، جس کو گنا نہ گیا ہو ، جس کا حساب نہ لگایا گیا ہو. کبھی یائے تحتانی اور نون دونوں اصل ہوتے ہیں اور غیرملفوظ ہو کر تقطیع میں غیرمحسوب. (۱۹۳۹ء ، میزانِ سخن ، ۷۳). [غیر + محسوب (رک)].

---مَحْسُوس (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
۱. **جو کسی حس کے ذریعے سے معلوم نہ ہو ، حسّی ادراک سے دور ، نامحسوس.** غیرمحدود ہے وہ جو کہ غیرسمعی ، غیرمحسوس ، غیرمرئی ، غیرفانی ہے. (۱۹۳۵ء ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۶۶). ۲. **وہ جسے محسوس نہ کیا جا سکے.** ہر زبان میں غیر شعوری اور غیرمحسوس تغیّرات ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، قاموس الفصاحت (مقدمہ) ، ۴۹). [غیر + محسوس (رک)].

---مُتَحَصِّل (---ضم م ، فت ح ، شد ص بکس) صف.
رک : غیر متحصّل . ظاہراً یہ توجیہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے اور غیرمحصّل شخص کو دھوکے میں ڈال سکتی ہے . (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۵۴). [غیر + محصّل (رک)].

---مُحْصِن (---ضم م ، سک ح ، کس ص) امذ.
جو پارسا یا پاک دامن نہ ہو. اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو ، مثلاً : حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو عاقل بالغ نہ ہو ... تو یہ سب غیرمحصن میں داخل ہیں. (۱۹۱۱ء ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۵۶۰). [غیر + محصن (رک)].

---مَحْصُور (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
(منطق) مہمل ، بے معنی ، (لفظاً) حصار سے باہر. غیرمحصور کو اصطلاحاً مہمل کہتے ہیں جس میں کمیت کی فروگذاشت ہوتی ہے. (۱۹۰۳ء ، مفتاح المنطق ، ۲۰۲). [غیر + محصور (رک)].

---مَحْفُوظ (---فت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
۱. حفاظت سے محروم ، جو حفاظت میں نہ ہو. جنگ کے دوران مشرق پاکستان کے عوام نے خود کو بے یارومددگار اور غیرمحفوظ محسوس کیا. (۱۹۸۷ء ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۶۰). ۲. غیرمصدقہ ، مشتبہ ، مشکوک. ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غیرمحفوظ ہے اس کا راوی ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے. (۱۹۵۶ء ، مشکوۃ شریف ، ۱ : ۵۵۳). [غیرمحفوظ (رک)].

---مَحَل (---فت مج م ، ح) امذ.
بے موقع ، بے وقت. کہاں بانسرا کجا کیرو کہاں دمشق یہ گفتگو غیرمحل ہے خدانخواستہ کیا تیرے دماغ میں کچھ خلل ہے. (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۱۳). [غیر + محل (رک)].

---مُخْتَتِم (---ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس ت) صف.
ختم نہ ہونے والا ، جس کی انتہا نہ ہو ، جس کا انجام نہ ہو. اس نے تلاش حقیقت کے لیے غیرمختتم کوششیں جاری رکھیں. (۱۹۲۳ء ، نگار ، مارچ ، ۱۹۵). آدمی کا سفر زیست بھی غیرمختتم بتاتے ہیں. (۱۹۸۶ء ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۹). [غیر + مختتم (رک)].

---مَخْتُون (---فت م ، سک خ ، و مع) صف.
جس کی ختنہ یا سنلماق نہ ہوئی ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [غیر ط مختون (رک)].

---مَدْخُولَہ (---فت م ، سک د ، و مع ، فت ل) صف.
وہ عورت جس سے صحبت نہ کی گئی ہو. اس آیت کے عموم سے عورت غیرمدخولہ نکل گئی کہ اسپر عدّت نہیں. (۱۸۶۰ء ، فیض الکریم ، ۱۵۸). [غیر + مدخولہ (رک)].

---مَذْہَب (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
دوسرے مذہب کا (ہم مذہب کی ضد). اگر ایک ماہر شخص اپنے مذہب کے برخلاف کسی غیرمذہب کے مسئلے کو اچھا کہے تو اس کی باریکی پر غور نہیں کرتے. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری (مہذب اللغات)). [غیر + مذہب (رک)].

---مَذْہَبی (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
جس کا تعلق مذہب سے نہ ہو. اس رسم کو مذہبی یا غیرمذہبی کے چکّر میں ڈالے بغیر بات کی جائے. (۱۹۸۷ء ، آ جاؤ افریقہ ، ۸۳). [غیر + مذہب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَرْبُوط (---فت م ، سک ر ، و مع) صف.
نامربوط ، بے ربط ، جس میں ربط نہ ہو. ہمارے یہاں فرداً فرداً ادیبوں کے مطالعے نہایت ناکافی اور غیرمربوط ہیں. (۱۹۷۳ء ، اثبات و نفی ، ۱۲۷). [غیر + مربوط (رک)].

---مَرْد (---فت م ، سک ر) امذ.
اجنبی ، جو شناسا نہ ہو ، نامحرم. اس حالت میں وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی غیرمرد اسے دیکھے. (۱۹۷۷ء ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۶۳). [غیر + مرد (رک)].

---مُرَدَّف (---ضم م ، فت ر ، شد د بفت) صف.
بغیر ردیف کے ، جس میں ردیف نہ ہو. غیر مردّف غزلوں کی مثالیں بھی کم نہیں ہیں. (۱۹۸۳ء ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۶۰). [غیر + مردف (رک)].

---مُرَقَّبَہ (---ضم م ، فت ر ، شد ق بفت ، فت ب) صف.
رک : مترقبہ. نظموں کے مسودے خاص مولنا کے ہاتھ کے پنسل کے لکھے ہوئے تھے یہ نعمت غیرمرقبہ بھی بڑی خوشی سے نظموں کی سلک میں شریک کی جاتی ہے. (۱۹۰۹ء ، نظم بے نظیر ، ۱۶۰). [غیر + مرقبہ (رک)].

---مَرْئی (---فت م ، سک ر) صف.
جو آنکھوں سے دکھائی نہ دے ، خیالی ، نظریاتی ، فکری ، محسوساتی ، وہ جس کا وجود ہو لیکن آنکھ سے نظر نہ آئے. چڑیاں اپنے نغمہ ہائے رنگا رنگ سے فضا کے سکوت میں موسیقی کی غیرمرئی امواج پیدا کر رہی تھیں. (۱۹۱۵ء ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۳). طریق کار اگرچہ غیرمرئی شے ہے مگر اس کے باعث انسانی سائیکی میں کچھ تبدیلیاں ضرور پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۸۸ء ، سائنسی انقلاب ، ۶۳). [غیر + مرئی (رک)].

---مَزْرُوعَہ (---فت م ، سک ز ، و مع ، فت ع) صف.
وہ زمین جو جوتی نہ گئی ہو ، بے کاشت زمین. اگر کُوا علٰحدہ ہے تو علٰحدہ ہی پیمائش کیا جائیگا مع زمین غیر مزروعہ زیر چاہی کے. (۱۸۷۶ء ، مصباح المساحت ، ۲ : ۴۶). ان کی نے پشتوں ، خندقوں اور غیرمزروعہ زمینوں کو سیراب کیا تھا. (۱۹۸۶ء ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۶۵). [غیر + مزروعہ (رک)].

---مُساوی (---ضم م) صف.
جو برابر نہ ہو ، جو یکساں نہ ہو ، ناہموار. غیرمساوی ووٹ اصولاً غلط ہے. (۱۸۹۰ء ، معلّم السیاست ، ۲۰۲). اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ دولت کی غیرمساوی تقسیم سے ملک کے اقطاع و جوانب غربت و ظلم سے پائمال ہو گئے تھے. (۱۹۱۲ء ، یاسمین ، ۲۸). اس قسم کے پھولوں کو غیرمساوی جزہ کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ء ، مبادی نباتیات ، ۳۰۹). [غیر + مساوی (رک)].

---مُسْتَبِیں (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) صف.
غیر واضح ، غیر ظاہر ، غیر آشکار ، غیر روشن. کتابت تین قسم ہے ایک غیر مستبین یعنی جو معلوم نہیں ہوتی جیسے کتابت صفحۂ ہوا پر یا پانی پر تو اسکا اعتبار نہیں ہے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۳). [غیر + مستبین (رک)].

---مُسْتَثْنیٰ (---ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ث ، ا بشکل ی) صف.
جسے الگ نہ کیا گیا ہو ، جس کا استثنا نہ کیا گیا ہو. اتنے دنوں کی گردش زمانہ نے ہمیں قومی ڈلنوں کے ... غیرمستثنیٰ نمونے دکھا دئے ہیں. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۸). [غیر + مستثنیٰ (رک)].

---مُسْتَحْسَن (---ضم م ، سک س ، فت مج ت ، سک ح ، فت س) صف.
ناپسندیدہ ، ناستودہ . سگریٹ پینا اپنی انفرادیت بلکہ انا کا اظہار کرنا ہے جو فی زمانہ ایک قطعاً غیر مستحسن فعل ہے . (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۳۰). [غیر + مستحسن (رک)].

---مُسْتَحْکَم (---ضم م ، سک س ، فت مج ت ، سک ح ، فت ک) صف.
ناپائدار ، استحکام سے عاری ، عدم استحکام کا شکار ، کمزور. ہمارے ہر معاشی فیصلے غیر متوازن اور غیر مستحکم ثابت ہوتے رہیں گے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۵). [غیر + مستحکم (رک)].

---مُسْتَعِدّی (---ضم م ، سک س ، فت ت ، کس ع) امث.
بے استعداد ہونا ، عدم ہوشیاری ، تیار نہ ہونا ، چالاک نہ ہونا. تو عقل تھا اسے کیوں بھایا غیر مستعدی سوں عشق پر چل کر آیا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲٦۱). [غیر + مستعد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُسْتَعْمَل (---ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ع ، فت م) صف.
غیر استعمال شدہ ، جو استعمال میں نہ آیا ہو ، کورا ، اچھوتا ، متروک ، غیر مروّج ، جس کا اب رواج نہ ہو ، منسوخ (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [غیر + مستعمل (رک)].

---مُسْتَنَد (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ن) صف.
قابل اعتبار نہ ہونا ، سند یافتہ نہ ہونا. مصاحف کے اس اختلاف اور بعض غیر مستند روایتوں سے جو بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں ... ادل بدل گیا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۱). [غیر + مستند (رک)].

---مَسْکُوک (---فت م ، سک س ، و مع) صف.
بغیر سکہ کی ہوئی چاندی یا سونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [غیر + مسکوک (رک)].

---مُسَلَّح (---ضم م ، فت س ، شد ل بفت) صف.
اسلحہ سے عاری ، وہ شخص جو ہتھیار لگائے ہوئے نہ ہو . ہر مرد ، عورت ، بچہ ، بلکہ کسی غیر مسلح جوان شخص پر بھی تلوار اٹھانا آئین سپہگری میں شدید ترین معصیت ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۹). پولیس کے تمام مسلمان ملازم غیر مسلح کئے جا چکے تھے. (۱۹۳۵ ، خاک اور خون ، ۳٦۸). [غیر + مسلح (رک)].

---مُسْلِم (---ضم م ، سک س ، کس ل) صف.
جس نے اسلام قبول نہ کیا ہو ، جو مسلمان نہ ہو ، کافر. اس خا کہ میں ... غیر مسلموں اور گمراہ فرقوں کو ووٹ کا حق نہیں دیا گیا. (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۱۰۵). [غیر + مسلم (رک)].

---مَسْمُوع (---فت م ، سک س ، و مع) صف.
(لسانیات) جو آوازیں صوت ثانت میں زناٹے کی کیفیت نہ پیدا کریں مثلاً پ ت ٹ چ س وغیرہ ، لفظاً جسے سنا نہ گیا ہو. جو آوازیں صوت ثانت میں زناٹے کی کیفیت پیدا کر کے نکلیں مسموع کہلاتی ہیں ورنہ غیر مسموع. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۳۳). [غیر + مسموع (رک)].

---مُشَخَّص (---ضم م ، فت ش ، شد خ بفت) صف.
تشخص کے بغیر ، جس کی تشخیص نہ ہو سکتی ہو. غیر مشخص تصدیقات قدیم ترین ہوتی ہیں ... بعض اوقات تو یہ صرف نحواً غیر مشخص ہوتی ہیں. (۱۹۳۱ ، تفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۰۳). [غیر + مشخص (رک)].

---مَشْرُوط (---فت م ، سک ش ، و مع) صف.
بلاشرط ، شرط سے آزاد. جان کرور تسیم نے جو رویہ اختیار کیا وہ غیر مشروط قبولیت کا نہیں ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [غیر + مشروط (رک)].

---مَشْرُوع (---فت م ، سک ش ، و مع) صف.
شرع کے برعکس ، ناجائز ، ناروا ، خلاف شرع. میرے بڑے بھائی بھی ساتھ تھے کہنے لگے میں قنات کے اندر نہ جاؤں گا (مزار کے گرد قنات تھی) میری ڈاڑھی غیر مشروع ہے. (۱۹۱۳ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۳). ایں میں غیر مشروع آواز بلند نہیں کرنا چاہیے. (۱۹٦۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲٦٦). [غیر + مشروع (رک)].

---مُصَاف (---فت م) صف.
ایک دوسرے سے الگ رہنے والا ، فاصلے والا ، صف سے الگ. ہر مسلمان خواہ وہ مصاف ہو یا غیر مصاف کسی مسلم حکومت کے ماتحت رہتا ہو... خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱٦٦). [غیر + مصاف (رک)].

---مُصَدَّقَہ (---ضم م ، فت ص ، شد د بکس ، فت ق) صف.
بغیر تصدیق شدہ ، جس کی تصدیق نہ کی گئی ہو. غیر مصدقہ طور پر کچھ مقامیوں ... سے سنا کہ آمدنی خرچ سے قدرے کم ہوتی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۵). [غیر + مصدقہ (رک)].

---مُصَرَّع (---ضم م ، فت ص ، شد ر بکس) امذ.
ایسی رباعی جس کے پہلے ، دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ ہوں. تیسرے مصرع میں قافیہ نہ ہو تو ایسی رباعی خصّی یا غیر مصرع کہلاتی ہے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٨٣). [غیر + مصرع (رک)].

---مُصَمِّت (---فت م ، ی مع) صف.
جو آواز پیدا نہ کرے ، بغیر آواز کی ، صوت سے عاری. اگر ماقبل کی آواز مصمت اور مابعد کی غیر مصمت ہو تو ماقبل کی آواز بھی غیر مصمت ہو جاتی ہے. (١٩٣٢ ، ہندوستانی لسانیات ، ٣٧). گویا مرتعش ہوا مصمت بھی ہو سکتی ہے غیر مصمت بھی. (١٩٦٣ ، زبان کا مطالعہ ، ١٣٣). [غیر + مصمت (رک)].

---مَطْبُوع / مَطْبُوعَہ (---فت م ، سک ط ، و مع/فت ع). صف ؛ امث.
١. **جو چھپا نہ ہو ، غیر شائع شدہ ، غیر طبع شدہ.** دیوان مکمل ہے لیکن مختصر اور غیر مطبوعہ. (١٩٠٠ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ١٣). غیر مطبوعہ نسخوں میں سے بہتر نسخے کو اصل متن کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے. (١٩٨٦ ، اردو میں اصول تحقیق ، ١ : ١٩٢).
٢. **جو پسندیدہ نہ ہو ، جو مرغوب نہ ہو.** بحث دل آزار اور غیر مطبوع نہ ہونے پائے. (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٨ ، ٣ : ٣). [غیر + مطبوع / مطبوعہ (رک)].

---مُطْمَئِن (---ضم م ، سک ط ، فت م ، کس ء) صف.
جسے اطمینان نصیب نہ ہو ، جمع خاطر سے محروم ، نامطمئن ، بہ دل. انہوں نے گورنمنٹ کو ہندوستان کے مسلمانوں سے بدگمان اور غیر مطمئن کرنا چاہا تھا. (١٩٣٨ ، حالات سرسید ، ٣٨). [غیر + مطمئن (رک)].

---مُعْتَاد (---ضم م ، سک ع) صف.
غیر عادی ، عادت کے خلاف ، روش عام کے برعکس. جو شخص صاحب اولاد ہے ... اس پر خدا کی ایک خاص اور غیر معتاد عنایت سمجھتے ہیں. (١٨٧٩ ، تہذیب الاخلاق ، ١ : ٩٨٢). ان کی تحریروں کو بعض وقت غیر معتاد ، ادق اور مشکل بھی بنا دیا ہے. (١٩٨٦ ، نیاز فتح پوری ؛ شخصیت اور فکر و فن ، ١٧٣). [غیر + معتاد (رک)].

---مُعْتَبَر (---ضم م ، سک ع ، فت ت ، ب) صف.
ناقابل اعتبار ، بے اعتبار ، جس پر بھروسہ نہ ہو. اسلامی طرز معاشرت میں بیوی ایک خطرناک رفیق دست نگر ہمدم اور غیر معتبر ملازم سمجھی جانے لگی. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ١٧). [غیر + معتبر (رک)].

---مُعَرَّف (---ضم م ، فت ع ، شد ر بفت) امذ.
اسم نکرہ ؛ اسم عام. اسم کا بلا علامت تعریف استعمال اکثر اس بات کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے کہ وہ غیر معرف (نکرہ) حالت میں ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ١١٢). [غیر + معرف (رک)].

---مَعْرُوف (---فت م ، سک ع ، و مع) صف.
جو مشہور نہ ہو ، جو عام نہ ہو ، جس کی شہرت نہ ہو ، گمنام. بہرحال اس بقیہ روز تک ہم اجنبی اور غیر معروف راہ میں چلے اور شب ماہ میں ایک پہاڑ کی طرف آئے. (١٨٣٩ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ٩١). اگر لڑکے کا باپ نوجوان یا غیر معروف ہو تو پھر اس کے دادا کا نام پکارا جاتا ہے. (١٩٨٢ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ٨٨). [غیر + معروف (رک)].

---مَعْقُول (---فت م ، سک ع ، و مع) صف.
نامعقول ، عقل کے خلاف ، وہ بات جس کو عقل قبول نہ کرے. یہ وہ سوال ہیں جن کا جواب مورخین عرب نے نہایت ناکامل اور غیر معقول طور پر دیا ہے. (١٨٩٧ ، تمدن عرب ، ٥). ہمارا یہ نتیجہ غیر معقول نہ ہو گا کہ اعلیٰ حیوان میں ... خطرہ کو متخیل کرنے کی قابلیت ہوتی ہے. (١٩٣٢ ، اساس نفسیات ، ٢٧٣). [غیر + معقول].

---مَعْمُول / مَعْمُولی (---فت م ، سک ع ، و مع) صف.
معمول کے خلاف ، خلاف دستور ، معمولاً جو حد مقرر ہو اس سے بڑھا ہوا.

اللداز سقف کو یک قلم بھولی قوم
ہے سالک راہ غیر معمولی قوم

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ ، ٣ : ٣٠٢). آرشمیدس ریاضی میں بھی نابغہ تھا اور میکانکی آلات بنانے میں بھی اسے غیر معمولی مہارت حاصل تھی. (١٩٨٨ ، سائنسی انقلاب ، ١٣). [غیر + معمول (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَعْمُولِیَّت (---فت م ، سک ع ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
معمول کے خلاف ہونا ، دستور کے برعکس ہونا. انسانوں میں غیر معمولیت کا ظاہر ہونا ایک امر واقعہ ہے. (١٩٨٥ ، صدا کر چلے ، ٣٣). [غیر معمولی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مُعَیَّن (---ضم م ، فت ع ، شد ی بفت) صف.
جو مقرر نہ ہو ، جس کا تعین نہ کیا گیا ہو. اسم نکرہ غیر معین چیز پر دلالت کرتا ہے جیسے مرد و زن. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٧٢). آج بھی معاصر تنقید سے وابستہ رویوں کی منطق غیر معین ہے. (١٩٨٧ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ١٣). [غیر + معین (رک)].

---مَقْبُوضَہ (---فت م ، سک ق ، و مع ، فت ض) صف.
جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو ، لاوارث (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [غیر + مقبوضہ (رک)].

---مُقَلِّد (---ضم م ، فت ق ، شد ل بکس) امذ.
(فقہ) اہل سنّت کا وہ فرقہ جو چاروں اماموں کے فقہ کی پابندی کو ضروری نہیں جانتا (مقلد کی ضد). اخلاق حسین مع مولوی عبدالصمد صاحب اور ان کے ہمراہیوں کے ... غیر مقلدوں اور حنفیوں کے جھگڑے میں بلائے گئے تھے. (١٨٩٣ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ٨١). یہ گجرانوالہ کے ایک غیر مقلد مولوی عبدالعزیز کے مرید تھے. (١٩٧٦ ، مقالات کاظمی ، ١٣). [غیر + مقلد].

---مُکْتَفی (---ضم م ، سک ک ، فت ت) صف.
کفایت نہ کرنے والا ، ناکافی. عربوں کی سادہ وضعی ... ان کی اولاد کی روزافزوں احتیاجوں کے واسطے غیر مکتفی ہو گئی . (۱۸۷۰ء ، خطبات احمدیہ ، ۳۷۰). [غیر + مکتفی (رک)].

---مُکَلَّف (---ضم م ، فت ک ، شد ل بفت) امذ.
جس پر شرعی پابندی عائد نہ ہو. غیر بالغ یا مجنون اپنے افعال کا ذمہ دار نہیں ہوتا پھر یہ کہ غیر مکلف انسان اخلاق مقصد سے کام کرتا ہے خواہش سے نہیں کرتا. (۱۹۳۱ء ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۴۲). [غیر + مکلف (رک)].

---مُکَمَّل (---ضم م ، فت ک ، شد م بفت) صف.
ناتمام ، ادھورا ، ناقص ، کامل کا نقیض (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [غیر + مکمل (رک)].

---مُکَمَّل پَٹّی داری (---ضم م ، فت ک ، شد م بفت ، فت پ ، شد ٹ) امذ.
وہ گانو جو آبائی یا موروثی طریق پر جزوی حیثیت سے منقسم ہو. غیر مکمل پٹی داری میں پٹی کا کچھ حصہ علیحدہ ہوتا ہے اور کچھ مشترک اس صورت میں سرکاری لگان مشترک حصے کا ادا کیا جاتا ہے. (۱۹۴۰ء ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۶). [غیر + مکمل (رک) + پٹی داری (رک)].

---مَلْفُوظ (---فت م ، سک ل ، و مع) امذ.
وہ حرف جو لکھنے میں آئے مگر بولنے میں نہ آئے ، جیسے : عبدالرحیم میں الف اور لام. انکے دلوں میں غیر ملفوظ آرزوؤں کو الفاظ میں بیان کر دیتی. (۱۸۹۷ء ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۵۹). کبھی یائے تحتانی اور نون دونوں اصلی ہوتے ہیں اور غیر ملفوظ ہو کر تقطیع میں غیر محسوب. (۱۹۳۹ء ، میزان سخن ، ۳۷). [غیر + ملفوظ (رک)].

---مُلْکی (---ضم م ، سک ل) صف ؛ امذ.
اجنبی ، پردیسی ، دوسرے ملک کا. ملکیوں سے زیادہ غیر ملکی غیر جانبدار سمجھے جاتے تھے. (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۳۰۱). سربراہان مملکت اور غیر ملکی اکابرین کے لیے وی آئی پی لاونج استعمال کرنا تو واجب اور مناسب ہے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۰۷). [غیر + ملک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُمْکِن (---ضم م ، سک م ، کس ک) امذ ؛ صف.
۱. **محال ، ناممکن ، انکار کا کلمہ.** یہ کہتے ہی وہ تو بوسہ لینے کے لیے بڑھی مگر شاہزادی نے دونوں ہاتھوں سے روک کر کہا یہ غیر ممکن ہے. (۱۸۹۳ء ، مفتوح فاتح ، ۱۰۹). ہندوستان میں آ کر مسلمانوں نے اپنی اس عالمگیر برادری کو جو اپنی اصلی حالت میں غیر ممکن الانقسام تھی ... تقسیم کر دیا. (۱۹۵۶ء ، مضامین محفوظ علی ، ۷۳). ۲. (کاشت کاری) **وہ زمین جو کاشت کے قابل نہ بنائی جا سکے ، بنجر ، اوسر ، بنھار** (ا ب و ، ۶ : ۸۲). [غیر + ممکن (رک)].

---مَمْلُوکَہ (---فت م ، سک م ، و مع ، فت ک) صف.
جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو ، جو کسی کی ملکیت نہ ہو. دونوں کے درمیان زمین کا ایک غیر مملوکہ ٹکڑا تھا . (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۰). [غیر + مملوکہ (رک)].

---مُناسِب (---ضم م ، کس س) صف.
نامناسب ، بےجا ، بےجوڑ. انہوں نے اس غیر مناسب موقع پر ... مشرق پاکستان میں تقرری پر مجھ سے ہمدردی کا اظہار کیا . (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۴۱). [غیر + مناسب].

---مُنْدَمِل (---ضم م ، سک ن ، فت د ، کس م) امذ ؛ صف.
نہ بھرنے والا زخم. جن کے سرے غیر مندمل (UNHEALED) ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ء ، جینیات ، ۲۰۸). [غیر + مندمل (رک)].

---مَنْطِقی (---فت م ، سک ن ، کس ط) امث.
جو استدلال سے قریب نہ ہو ، بےدلیل. صحیح تجزیہ کرنے کے بجائے انتہائی غیر منطقی انداز میں ... بیان کیا گیا ہے. (۱۹۸۶ء ، تاریخ اور آگہی ، ۲۳۰). [غیر + منطق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُنَظَّم (---ضم م ، فت ن ، شد ظ بفت) صف.
جس میں ترتیب اور نظم نہ ہو ، منتشر ، بےترتیب ، بکھرا ہوا . مجاہدوں کو غیر منظم ہونے کے سبب شکست ہوئی. (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۹۷). [غیر + منظم (رک)].

---مَنْظُور شُدَہ (---فت م ، سک ن ، و مع ، ضم ش ، فت د) صف.
بغیر منظور کیا ہوا ، جس کو منظور نہ کیا گیا ہو. چنانچہ میں نے اسی غیر منظور شدہ ڈرافٹ کو شام کے وقت ... براڈکاسٹ کر دیا . (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۹۹۲). [غیر + منظور (رک) + شدہ].

---مُنْقَسِم (---ضم م ، سک ن ، فت ق ، کس س) صف.
تقسیم نہ ہونے والا. زبانیں مختلف سہی ، ملک دور دور سہی مگر انسان ایک غیر منقسم صداقت ہے. (۱۹۸۳ء ، روایت اور فن ، ۲۷). [غیر + منقسم (رک)].

---مَنْقُوط (---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
ایسے الفاظ لانا جن میں کوئی نقطہ نہ ہو ، بے نقطے دار حرف. بارود : الخفاجی ... لکھتا ہے یہ لفظ غیر منقوط لکھا جاتا ہے اور باروت اس کی غلط صورت ہے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۲۸). [غیر + منقوط (رک)].

---مَنْقُوطَہ (---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ط) صف.
غیر منقوط ، جس پر نقطے نہ ہوں ، بغیر نقطوں والے حروف یا عبارت. اگرچہ انکو اکثر علوم متداولہ میں دخل ہے لیکن ادب میں زیادہ مہارت ہے ایک غیر منقوطہ قصیدہ سلطان کی مدح میں پیش کیا تھا. (۱۸۹۲ء ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۲۰).

نقش مطبوعہ الگ رکھا ہے مخطوطہ الگ
غیر منقوطہ الگ سیٹ ہے منقوطہ الگ ،

(۱۹۸۷ء ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۸۷). [غیر + منقوطہ (رک)].

---منقولہ (---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ل) صف مث.
وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر منتقل نہ کی جا سکے جیسے: مکان ، کانو وغیرہ ، اٹل ، قائم ، غیر متحرک. مکانات کی بھی کمی نہیں اور اراضی اور جائداد غیر منقولہ بھی غیر محدود و لاتعداد ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷۳). ہم تو صرف غیر منقولہ جائداد کا معاوضہ دیتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۱۹). [غیر + منقولہ (رک)].

---منکوحہ (---فت م ، سک ن ، و مع ، فت ح) صف مث.
وہ عورت جس سے نکاح نہ ہوا ہو ، بن بیاہی عورت ، گھر میں ڈالی ہوئی عورت. بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں تمام نیک افعال ترک کر کے گڑھ منڈارن کے مالک کی غیرمنکوحہ بیوی تھی. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۰۵). [غیر + منکوحہ (رک)].

---مؤثر (---ضم م ، فت ا بشکل و ، شد ث بکس) صف.
جس کا کوئی اثر نہ ہو ، جس میں تاثیر نہ ہو ؛ جو اپنا کوئی نشان یا علامت نہ چھوڑے. اگر پیغام کی زبان غلط یا معیوب ہے تو پیغام غیر مؤثر ہو کر رہ جائے گا. (۱۹۷۳ ، قاموس الفصاحت (مقدمہ)، ۵۶). ان کی محنت غیر مؤثر رہتی ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۶۳). [غیر + مؤثر (رک)].

---موروثی (---و لین ، و مع) صف ؛ امذ.
وہ ورثہ جو حصے میں نہ آیا ہو ، جو وراثت میں نہ ملا ہو ؛ ایک قسم کا کاشت کار (ماخوذ: نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [غیر + موروثی (رک)].

---موزوں (---و لین ، و مع) صف.
نامناسب ، حسب حال نہ ہونا ، ناموزوں. بالحاظ آبادی ایشیا کا زیادہ تر حصہ غیر موزوں ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۲). [غیر + موزوں (رک)].

---موصل (---و لین ، کس ص) امذ.
وہ چیزیں جن میں بجلی پہونچانے کی صلاحیت یا خاصیت نہیں ہوتی. یہ زجاجی لی غیر موصل ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۳۰). برق رو کی دوسری سمت میں چلنے کے لیے بطور انسولیٹر یعنی غیر موصل کے کام کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، الیکٹرانکس کا بنیادی مطالعہ (ترجمہ) ، ۱۷). [غیر + موصل (رک)].

---مہذب (---ضم م ، فت ہ ، شد ذ بفت) امذ.
بدتہذیب ؛ جس میں تہذیب و اخلاق نہ ہو ، تہذیب و تمدن سے ناواقف ، ناشائستہ ، غیر متمدن (ماخوذ : مہذب اللغات). [غیر + مہذب (رک)].

---مہذبانہ (---ضم م ، فت ہ ، شد ذ بفت ، فت ن) م ف.
بدتہذیبی کے ساتھ ، نامہذب طریقے سے. ان غیر مہذبانہ افعال میں انہیں مہاراجہ اور یہاں کے حکمراں طبقوں کی خاموشی سے اور بھی شہ ملتی ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۵). [غیر مہذب + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---میکانکی (---ی لین ، کس ن) صف.
ماورائی. سانکھیہ جواب دیتا ہے کہ یہ پُرش کے اثر ماورائی (غیر میکانکی) کی وجہ سے ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۳۷۳). [غیر + میکانکی (رک)].

---میکانی (---ی لین) صف.
غیر مشینی ، بے کل کا ، بغیر کسی ظاہری سبب کے. جدید علوم و فنون و سائنس اور میکانی و غیر میکانی مضامین کی اردو میں منتقلی کی وجہ سے ... الفاظ ، محاورے اور اصطلاحیں اردو میں آ گئیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ (مقدمہ) ، ز). [غیر + میکانی (رک)].

---ناطق (---کس ط) صف.
۱. **جو گفتگو نہ کر سکے ، نہ بولنے والا ؛ عقل نہ رکھنے والا.** یہ کہنا غلط ہے کہ جو افعال شہوت یا غضب کی تحریک سے ہوتے وہ غیر ارادی ہیں کیونکہ اس صورت میں کسی جانور غیرناطق کے فعل کو ارادی نہ کہہ سکیں گے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماخیس (ترجمہ) ، ۱۰۷). ۲. **(نفسیات) غیر منطقی.** جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں یہ غیر ناطق ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳۴۳). [غیر + ناطق (رک)].

---نافذ (---کس ف) صف.
جو جاری نہ ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [غیر + نافذ (رک)].

---نافذہ (---کس ف ، فت ذ) صف.
غیر آباد ، جس جگہ پر آمد و رفت نہ ہو. ایک کوچہ غیر نافذہ بطور نقب کے ایسا پوشیدہ بنوایا ... اس میں کوئی داخل نہو سکے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۶۰). ایک جانب ایک سڑک جو شام کے آتے ہی غیر نافذہ ہو جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۱). [غیر + نافذہ (رک)].

---نامیاتی (---کس م) صف ؛ امث.
۱. **زمین سے نہ اُگنے والی چیز ، کان سے نکلنے والی چیز ، معدنی نشوونما نہ پانے والی چیز.** تمام جسم کا تقریباً پچیسواں حصہ معدنی یا غیرنامیاتی نمکوں سے مرکب ہے. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۸). پانی کی طرح الکوحل بھی سلفیورک ایسڈ اور دوسرے قوی غیرنامیاتی ایسڈ میں حل ہو کر اس کو نیم نمکیات بناتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۳۲). ۲. **خارجی.** خارجی (غیرنامیاتی) زبان کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر لفظ جملے میں محلِ استعمال کے لحاظ سے اپنے معنی بدلتا رہتا ہے ... اسکی بہترین مثال چینی زبان ہے. (۱۹۷۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). [غیر + نامیاتی (رک)].

---نصابی (---کس ن) امث.
جو نصاب میں داخل نہ ہو ، جو کورس میں شامل نہ ہو. پڑھتے کم اور غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ زیادہ لیتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۰۹). [غیر + نصاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---نُمائِنْدَہ (---ضم ن ، کس ء ، سک ن ، فت د) امذ.
جو نمائندگی کا حق نہ رکھتا ہو. البتہ پنجاب کے نام پر غیر نمائندہ حکومتوں اور اداروں نے سارے صوبوں کے عوام کا استحصال کیا ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۹). [غیر + نمائندہ].

---وابَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف ؛ امذ.
لاتعلق ، کسی سے متعلق یا بندھا ہوا نہ ہو ؛ جو کسی کا حلیف نہ ہو. غیروابستہ ممالک کے لیے شمالی کوریا کی اس کامیابی کی اور بھی زیادہ اہمیت ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۵۹). [غیر + وابستہ (رک)].

---واجِب (--- کس ج) صف.
نامناسب ، بےجا ، خلاف قانون یا دستور (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [غیر + واجب (رک)].

---واجِب کَسْر (--- کس ج ، فت ک ، سک س) امذ.
(ریاضی) ایسی کسر جس کا مخرج اپنے شمار کنندہ سے چھوٹا ہو.

اولیٰ کو کسر واجب کر شمار
دوسرے کو غیر واجب اے نگار

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۲۳). غیر واجب کسروں کو ہم (ن + ق / ق) کی شکل میں لکھ سکتے ہیں . (۱۹۳۸ ، احصائے تفرق تکمیل ، ۵). ایسی کسر جسکا مخرج اپنے شمار کنندے سے چھوٹا ہو اسے غیر واجب کسر کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی چوتھی جماعت کے لیے ، ۶۴). [غیر + واجب (رک) + کسر (رک)].

---واجِبی (--- کس ج) صف ؛ م ف.
نامناسب ، بےجا. یہ ایک بوج اور غیرواجبی تجویز معلوم ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۹۲). جو عجیب قسم کی جھلیاں نظر آتی ہیں وہ علم ماحولیات کی جنسوں کے غیرواجبی حقیقتوں کا خاص نتیجہ ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ ستمبر ، ۵). [غیر واجب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---واضِح (--- کس ض) صف.
جو واضح نہ ہو ، مبہم ، مشتبہ ، مشکوک. جنتی کے دماغ میں ... ایک غیرواضح سی حقیقت کا نقش بھی چھوڑ گیا. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۸). [غیر + واضح (رک)].

---واقِع (--- کس ق) صف.
جھوٹ ، خلاف دستور. دارا شکوہ نے گھر میں بلا کر امور غیرواقع سے متہم کرا کے مقید کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۷). [غیر + واقع (رک)].

---وَجْہی (---فت و ، سک ج) امذ.
ہنگامی ضرورت کے ماتحت بھرتی کی جانے والی فوج ، مستقل کی نقیض. مستقل فوج کو وجہی اور جو ہنگامی ضروریات کے ماتحت بھرتی کی جاتی تھی اسے غیروجہی کہتے تھے . (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۵۵). [غیر + وجہی (رک)].

---وَقْت (---فت و ، سک ق) امذ.
بے وقت ، معمول کے خلاف ، بے موقع. غیر وقت ایسی برف پڑی کہ کھیتی بالکل تباہ ہو گئی. (۱۸۳۶ ، تاریخ کشمیر (کتاب ، لاہور ، اپریل ۱۹۷۶ ، ۵)). [غیر + وقت (رک)].

---وَقِیع (---فت و ، ی مع) صف.
بےوقعت ، وقعت نہ رکھنے والا ، غیر افادی. اس اہم ترین مرحلے کو اظہار سے خارج اور غیر وقیع گردانا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹۸). [غیر + وقیع (رک)].

---یَقِینی (---فت ی ، ی مع) صف.
ناقابل یقین ، جس پر یقین نہ ہو ، ناقابل اعتبار (بات). برصغیر میں مسلمانوں کا اقلیت ہونا ایسے ہی غیر یقینی مستقبل کو نمایاں کرتا تھا. (۱۹۸۱ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۳۰). [غیر + یقین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

غَیرانا (ی لین) ف ل.
غیرت آنا ، شرمانا ، لجانا. شروع میں تو میں ان کی باتوں سے بہت غیرائی. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ نومبر ، ۹). [غیرت (بحذف ت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

غَیرَت (ی لین ، فت ر) امث (قدیم : امذ).
۱. **شرم ، حیا ، لاج ، حمیت.**

اظہار کیوں کروں میں یہ راز دلربا کا
مے پر ہے شرم غالب آتا ہے مے کو غیرت

(۱۶۸۸ ، معظم ، د ، ۲۵).

غیرت سے نام اُس کا آیا نہیں زباں پر
آگے خدا کے جب ہم محو دعا ہوئے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۵).

بھائی کو دیکھ کر جو حسن مسکراتے تھے
غیرت سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵).

تو غیرت خالق اکبر ہے
تو برش تیغ حیدر ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۳۱). ۲. **رشک ، فخر ، افتخار (عموماً تراکیب میں مستعمل).**

جو لخت دل مرے دامن تلک گزار کرے
خزاں میں گھر کو مرے غیرت بہار کرے

(۱۷۸۲ ، محبت ، د ، ۱۵۹).

دیکھیں وہ غیرت خورشید کہاں جاتا ہے
اب سر راہ دم صبح سے آ بیٹھیں گے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲). بادشاہ آتش غیرت میں سوختہ ہو گیا (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۹).

غیرت بھی ہے غم بھی جنس بازار
دلبر بھی ہیں دوست بھی خریدار

(۱۹۵۲ ، نقش دوراں ، ۱۶۷). ۳. **احساس عزت ، عزت نفس کا لحاظ و خیال ، مقدس اور محبوب چیز کا احساس.**

جھڑ پڑے گل چمن میں غیرت سوں
تیرے رخ کی بہار کی سوگند
(۱۷۳۲ ، شا کرناجی ، ک ، ۹۱).

کیونکہ سہیں یہ ظلم و جور کیونکہ ملاپ کا ہو طور
غیرتِ عشق ہم کو اور آپ ہیں یارباش سے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۰۸). ان کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اپنے بچوں یا عورتوں کے نام محتاج خانے میں درج کرائیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۷۸). ۴. حسد ، رقابت ، جلن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۵. (تصوف) یہ دو طرح پر ہے ، ایک غیرتِ حق کی بسبب تعدی حدود کے ، دوسری غیرت بسبب کتمان اسرار اور سرائر کے** (مصباح التعرف). [ع].

---اُڑا دینا محاورہ.
بے حیائی اختیار کرنا ، عزت و ناموس کا پاس و لحاظ نہ رکھنا ، بے غیرت بن جانا.

پر لگ گئے ایسے کہ اوڑائی غیرت
اوٹھنے ہی نقاب کے اوٹھائی غیرت
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۱۶۹). عل صرف: صاحبزادی آپ بے نقاب سڑکوں پر پھرنے لگیں ، انھوں نے اپنی غیرت اڑا دی. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۱۹).

---اُڑ جانا محاورہ.
غیرت اڑا دینا (رک) کا لازم ، شرم و حیا جاتی رہنا.

سخت ہوتی ہے مجھ کو یہ حیرت
مردوں کی اڑ گئی کدھر غیرت
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
غیرت پیدا کرنے والا (علمی اردو لغت). [غیرت + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھنا ، اٹھانا].

---اَنگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
غیرت پیدا کرنا (علمی اردو لغت). [غیرت انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
رشک ہونا ، شرم آنا ، حیا آنا. مجھے یہ غیرت آئی اگر اس وقت زمین پھٹے تو میں سما جاؤں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۹). ایک آدھ بات ایسی بھی کہدیتے جس سے مجھے غیرت آئے. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۸).

کچھ ان کو اپنی جفاؤں پہ غیرت آتی ہے
تو ڈوبنے کے لیے اب کنواں نہیں ملتا
(۱۹۰۲ ، سنگ و خشت ، ۱۷).

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف.
جس کو دیکھ کر غیرت آئے (ماخوذ : علمی اردو لغت). [غیرت + بخش (رک)].

---پکڑنا محاورہ.
شرم کرنا ، غلطی کا احساس ہونا. مجھے ضرور ہی اس ناعاقبت اندیشی کا مزہ چکھنا اور اس کی سزا اٹھانی پڑے گی نہ غیرت پکڑی نہ غیرت آئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷۸).

کیوں رنگِ حق ہوش میں آؤ
غیرت پکڑو جوش میں آؤ
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۳).

---پَناہ (---فت پ) صف.
باحمیت ، شرم والا ، صاحب حیا ، عزت و ناموس کا لحاظ رکھنے والا ، خوددار.

وہ جو کچھ کہتی ہے اے غیرت پناہ
سو تو کہہ سکتا نہیں یہ روسیاہ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۹). [غیرت + پناہ (رک)].

---جَنّت کس اضا (---فت ج ، شد ن بفت) صف.
رشکِ جنت ، جس پر بہشت بھی رشک کرے ، بہشت سے بہتر.

کیا اسیر شعاعوں کو ، برق مضطر کو
بنا دی غیرتِ جنت یہ سر زمیں میں نے
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۸۱). [غیرت + جنت (رک)].

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) صف.
رک : غیرتِ گلزار.

حد ہے کہ دلبری کی بھی اے غیرتِ چمن
ہو آدمی ستویر اگر لاوے بار بادل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۴). [غیرت + چمن (رک)].

---چُھو نہیں گَئی فقرہ.
انتہائی بے حیا ہے ، حددرجہ بے غیرت ہے.

چھو گئی غیرت نہ مطلق آپ کو گویا کبھی
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---حُور کس اضا (---و مع) صف.
رشکِ حور ، حور کو شرما دینے والی ، نہایت خوبصورت ، حور شمائل. نواب صاحب کو اس غیرت حور کی پیاری پیاری کلائی اور گوری گوری گردن زیادہ پسند تھی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۵۶). [غیرت + حور (رک)].

---خُورشِید کس اضا (---و معد ، سک ر ، ی مع) صف.
رشکِ آفتاب ، سورج کو شرما دینے والا ، بہت حسین.

دیکھیں وہ غیرتِ خورشید کہاں جاتا ہے
اب سرِ راہ دمِ صبح سے آ بیٹھیں گے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۲). [غیرت + خورشید (رک)].

---دار صف.
شرم والا ، صاحب حیا ، لاج رکھنے والا ، خوددار.

غیر ہم ٹھہرے غضب ہے یار سب اغیار ہیں
منہ نہ جیتے جی دکھائیں گے جو غیرت دار ہیں
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۷۰). کسی شہر میں ایک تاجر مالدار صاحب عزووقار تھا بڑا پابند وضع اور غیرت دار تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵۵).

یوں تو اے انسان! تو ہر فرد بشر پر بار ہے
وائے اس پر، بدنصیبی سے جو غیرت دار ہے
(۱۹۱۳ء، فردوسِ تخیل، ۷۷)۔[غیرت + ف: دار، داشتن - رکھنا]۔

---دار کو چُلّو بھر پانی کافی ہے کہاوت۔
جس شخص میں غیرت کا مادہ ہوتا ہے اس کے لیے تھوڑی توہین بھی بہت ہے۔ ڈوب چکے، غیرت دار کو چُلّو بھر پانی کافی ہے۔ (۱۸۸۹ء، سیر کہسار، ۱ : ۳۱)۔

---دِلانا محاورہ۔
شرم و حیا کے جذبے کو اُبھارنا، شرمندہ کرنا، خجل و منفعل کرنا۔ یوروپ کی ترقی اور اپنے ملک کے ادبار اور تنزل کی مثالیں پیش کر کے اہلِ وطن کو غیرت دلائی تھی۔ (۱۸۹۹ء، حیاتِ جاوید، ۱۹)۔ سلطان بہادر ... اجازت دیدیتا ہے لیکن بالائے قلعہ پہونچ کر سلہری، بھر رانی کے اغوا اور غیرت دلانے سے مرتد اور باغی ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی، ۷)۔

---دِہ (---فت د) صف۔
شرمندہ کرنے والا، باعثِ رشک۔ دُرنا سفتۂ دُرجِ شہریاری رشکِ عشقِ یمن غیرت دو لعلِ بدخشاں ہوا۔(۱۸۲۴ء، فسانۂ عجائب، ۹۳)۔
غیرت دہ گلرخاں نوشاد
شیریں حرکات اور پریزاد
(۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۲)۔[غیرت + ف: دہ، دادن - دینا]۔

---رکھنا محاورہ۔
حیا رکھنا، باحیا ہونا، غیرت دار ہونا۔
مجھ کو بد کہتے تھے خالو، ان کی بیٹی کیوں بگڑی
چنی بھر پانی میں ڈوبیں کچھ بھی جو غیرت رکھتے ہیں
(؟، نازنین (مہذب اللغات))۔

---سے کٹ جانا محاورہ۔
بہت زیادہ شرمندہ ہونا، نہایت خجل ہونا۔
وہ بے نقاب رات جو محفل میں کل گئے
غیرت سے شمع کٹ گئی پروانے جل گئے
(۱۸۹۲ء، شعور (نوراللغات))۔

---سے گڑ جانا محاورہ۔
نہایت شرمندہ ہونا۔
فوجیں تہ و بالا تھیں کسے کون سنبھالے
غیرت سے علم گڑ گئے بھاگے جو رسالے
(۱۸۷۵ء، مونس، مراثی، ۳ : ۱۲۹)۔ میں غیرت سے گڑ گیا، میری آنکھوں میں دنیا سیاہ ہو گئی۔ (۱۹۵۸ء، میلہ گھومنی، ۵۲)۔

---سے مَر جانا / مَرنا محاورہ۔
۱۔ **نہایت شرمندہ ہونا، خجل ہو جانا، منفعل ہونا**۔
غیر جب کہتا ہے اس پر میں بھی مرتا ہوں تب آہ
وہ تو کیا مرتا ہے بس غیرت سے مر جاتا ہوں میں
(۱۸۳۱ء، دیوانِ ناسخ، ۲ : ۸۳)۔ ۲۔ **ننگ و ناموس یا شرم کے باعث جان دینا، حیا سے جان دے دینا** (فرہنگِ آصفیہ؛ مہذب اللغات)۔

---شَمْشاد کس اضا (---فت ش، سک م) صف۔
خوبصورت قد و قامت کا؛ (کنایۃً) محبوب خوش قامت۔
سرو عاشق ہو گیا اس غیرتِ شمشاد کا
قمریوں نے غل مچایا ہے مبارکباد کا
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۶۲)۔
کچھ خوب نہ یہ غیرتِ شمشاد کریں گے
بندوں کو غلامی سے جو آزاد کریں گے
(۱۸۷۸ء، گلزارِ داغ، ۲۲۳)۔ [غیرت + شمشاد (رک)]۔

---قَومی کس صف (---و لین) امث۔
قومی حمیت، ملی حمیت۔
بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۱ : ۲۳۷)۔ [غیرت + قومی (رک)]۔

---کا تقاضا امذ۔
اپنی عزت و حمیت کا احساس، اپنے دل کی ندامت سے بچنا۔
ملتا جو نہیں یار تو ہم بھی نہیں ملتے
غیرت کا اب اپنی بھی تقاضا ہے تو یہ ہے
(۱۸۴۶ء، آتش، ک، ۱۸۵)۔ اپنے جیالوں کی لاشیں بہرحال وہ اٹھا کر لے جاتے ہیں کہ پشتون غیرت کا تقاضا یہی ہے۔ (۱۹۸۲ء، پٹھانوں کے رسم و رواج، ۵۶)۔

---کا لاشہ امذ۔
غیرت کا مردہ ہونا، حمیت و خودداری کا جنازہ، حمیت و غیرت کی موت۔
ترے دوش محبت پر نہیں ہے
کسی انسان کی غیرت کا لاشہ
(۱۹۸۳ء، سمندر، ۳۱)۔

---کا مارا صف مذ (مث: غیرت کی ماری)۔
خجل، شرمندہ، منفعل۔ اسی دن سے غیرت کے مارے نے واقعہ نگار سے کہا کہ میں آج سے بادشاہ کا نوکر نہیں ہوں۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۹ : ۴۳)۔

---کرنا محاورہ۔
شرم کرنا، حیا کرنا (فرہنگِ آصفیہ؛ مہذب اللغات)۔

---کُش (---ضم ک) صف۔
غیرت ختم کرنے والا، شرم و حیا کے گلے پر چھری چلانے والا۔
سو بھلا تعمیل اس فرماں غیرت کش کی ممکن تھی
شہنشاہی حرم کی نازنیناں سمن بر بے
(۱۹۲۴ء، بانگِ درا، ۲۴۳)۔ [غیرت + ف: کش، کُشتن - مار ڈالنا]۔

---کی جگہ ہے فقرہ۔
ندامت کا مقام ہے، نادم ہونا چاہیے، شرم کرنی چاہیے۔
لگا اک وار پورا ہے جگہ غیرت کی او قاتل
تری تلوار پر میرا دہان زخم ہنستا ہے
(۱۸۳۸ء، ناسخ (مہذب اللغات))۔

---کھا کے ڈوب مرنا محاورہ.
شرم کے باعث ڈوب کر مر جانا ، حیا سے جان دے دینا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات).

---کھانا محاورہ.
شرم کرنا ، منفعل ہونا ، شرمندہ ہونا.
کھلائی تاں تم نے غیر کو کل اپنے ہاتھوں سے
جو غیرت کھاکے ہم کچھ کھاکے مر جاتے تو کیا ہوتا
(۱۸۰۵ ، دیوان جہاں ، ۲۲).اس کا منہ دیکھے گا ، غیرت کھائے گا اور پھر چوںچ نہ ڈالے گا. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۰).
غیر کے گھر یار کو دیکھوں یہ غیرت کھا گئی
ورنہ صورت دیکھ لیتا اب بھی کچھ مشکل نہ تھا
(۱۹۴۰ ، قمر ، د ، ۲ : ۶).

---گُلزار کس اضا(---ضم گ ، سک ل) صف.
رشکِ گلزار ، رشکِ چمن ، جسکو دیکھنے سے باغ کو رشک آئے. ہنگام سیر و شکار ہے دشت غیرتِ گلزار ہے قابل دید ... ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). [غیرت + گلزار (رک)].

---ماہ/مہتاب کس اضا(---/فت مج م ، سک ہ)صف.
رشکِ قمر ، جس کو دیکھ کر چاند شرمائے ؛ بہت حسین.
کیوں جہاں آنکھوں میں تاریک دمِ خواب نہ ہو
اپنے پہلو میں جو وہ غیرتِ مہتاب نہ ہو
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۳۹). خاقان ختن کی بیٹی غیرتِ ماہ تمام گیتی آرا نام ایک ساحر کے سحر میں گرفتار ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱).
یہ کون آج آیا ہے میری نظر میں
جو ہر ذرّہ ہے غیرتِ ماہِ تاباں
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۳۱). [غیرت + ماہ / مہتاب (رک)].

---مِلّی کس صف(--- کس م ، شد ل) امث.
قومی حمیت ، غیرتِ قومی. ہم نے ڈاڑھی صرف دکھانے کے لیے نہیں رکھی غیرت ملّی سے رکھی ہے. (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۲۰). [غیرت + ملّی (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
غیرت والا ، شرم و حیا والا ، لاج والا.
تمہارے در پہ بس آواز بن کر بیٹھ جاؤں گا
نکالے سے نہ نکلوں گا وہ غیرت مند سائل ہوں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۹۰). تم کو معلوم ہے آج وہ غیرت مند بیوہاں کہاں ہیں. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۸۰). لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جاتے گا «غیرت مند». (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۷۰). [غیرت + مند ، لاحقۂ فاعلی و صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
غیرت مند ہونا ، خودداری ؛ حمیّت. حضرت ام سلمہ کے لیے یہ شرف کیا کم تھا کہ ازواج نبی اکرمؐ میں شامل ہوئیں تاہم انہ اپنی عمر اہل و عیال اور غیرت مندی کی بنا پر غور کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۹). [غیرت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نا ک صف.
صاحبِ حیا ، شرم والا ، لاج والا. بادشاہ بھی بڑا زبردست اور غیرت ناک ہو. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۳۸). [غیرت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---ناہید کس اضا(---ی مج) صف.
رشکِ ناہید ، مراد : مطربۂ فلک ، مغنیہ ، رشکِ زہرہ.
اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۱). [غیرت + ناہید (رک)].

---ہونا محاورہ.
شرم و ندامت ہونا.
نکال ان کو جو غیرت ہو کہ اے قاتل ترے ارماں
ترے کشتے کی تربت پر مجاور بن کے بیٹھے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۹).

غَیروں (ی لین ، و مج) صف.
غیر (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غمّاز دیکھنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۶).
کیا کوئی اس کنایہ کو پہچانتا نہیں
دیتے ہو گالیاں مجھے غیروں پہ ڈھال کر
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۲).
غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے
اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھچ کے نہ رہنا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۳).

---کی آگ میں پڑنا محاورہ.
دوسروں کی مصیبت اپنے سر لینا ، خود کو اوروں کی آفت میں ڈالنا؛ بلاوجہ کسی کا ساتھ دینا.
یہ فوجِ حوادث سے ہیں لڑنے والے
یہ غیروں کی ہیں آگ میں پڑنے والے
(۱۸۹۹ ، مقالات حالی ، ۲ : ۶۰).

غَیری (ی لین). (الف) صف.
غیر (رک) سے منسوب ، معمولی ، ادنیٰ.
اتم ایک سائیں نظر اوس پڑی
جو یک سانپ غیری سوں مل اوس گھڑی
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۵). پہاڑ پر چیدہ چیدہ جنگلی اور غیری درخت لگے ہوئے ہیں. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، جون ، ۳۷). (ب) امث . **غیرحاضری .** ان کی غیری میں شیخ پھل مٹھائی وغیرہ پر ہاتھ نہ صاف کر سکیں. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۹۱). [غیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

غَیرِیَّت (ی لین ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
۱. **بیگانگی ، اجنبی پن ، مغائرت ، اپنایت کے بالمقابل.**

یہاں مگر حاضر نہ تھی غیریّتِ اقبال
جو توں آیا باغ میں ہو کر خوشحال

(۱۷۸۲ ، میر حاتم ، مثنوی حسن و دل ، ۱۰۰).

غیریّت کی اس کی شکایت یار عبث اب کرتے ہیں
طور اس شوخ ستم پیشہ کا طفلی سے بیگانہ تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۳).

اجنبیؔ وہ ہوئے جن سے رہی برسوں صحبت
غیر کیا مجھکو تو اپنے سے ہوئی غیریّت

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۲۹۴). فارسیوں کو تازیوں کی زبان سے اتنی غیریت تھی کہ انہوں نے خوش دلی سے عربی کو آلۂ کار نہ بنایا. (۱۹۳۴ ، خیال ، داستان عجم ، ۷۵). فارسی محاوروں ترکیبوں اور تشبیہوں کو اس طرح اپنایا گیا ہے کہ ان میں غیریت کا احساس نہیں ہوتا.(۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور، جنوری، ۱۰).
۲.(تصوّف) **عالمِ کون ، مرتبہ ماسواء اللہ ، کائنات**(مصباح التعرف).

مسئلہ غیریتِ حقیقی کا
صاف کر ملحدی کے سر سے ٹل

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۶۶). خدا کی تین منازل ہیں ، ۱. حدیث ، ۲. غیریت ، ۳. ذاتیت. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۷۱). [غیر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---برتنا محاورہ.
بیگانہ خیال کرنا ، غیر جاننا ، اجنبی سمجھنا ، بیگانوں کا سا برتاؤ کرنا. کیسی باتیں کرتے ہیں؟ آپ مجھ سے ایسی غیریت برتتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۳).

غیشک (ی مع ، فت ش) امذ.
رک : **غیجک**. سلمان اپنے ساتھ بہت سے باجے مثلاً قانون ، عود ، چنگ غیجک (یا غیشک) ... لائے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک، ۵۴۰). [غیجک (رک) کی دوسری شکل].

غَیض (۱) (ی لین) امذ.
رک : **غیظ** ، **جو صحیح املا ہے ، غصّہ ، قہر.**

اللہ اللہ غیض اس قاتل کا مجھ نخچیر پر
باڑھ کا ڈورا شکن ہے ابروئے شمشیر پر

(۱۸۸۳ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۹۳). عرب صاحب مع کجاوے کی پشت زمین پر آ دھمکے اور غیض سے بولے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۳ : ۳). ہیجان اور غیض وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مائل بہ سکون ہو جائے. (۱۹۸۶ ، انصاف، ۱۹۷). [غیظ (رک) کا ایک املا].

---میں ہونا محاورہ.
غصّے میں ہونا. مہاراجا بڑے غیض میں تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار، ۱۱۶).

---و غَضَب (---و مع ، فت غ ، ض) امذ.
انتہا کا غصّہ اور قہر. وہ انتہائی غیض و غضب میں اپنی عالمانہ تمکنت کو خیرباد کہہ کر میز پر چڑھ جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آک محشر خیال ، ۳۰). قدیم یونانی ... لوگوں کے غیض و غضب کا نشانہ بنتا پڑا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۳). [غیض + و (حرف عطف) + غضب (رک)].

غَیض (۲) (ی لین) امذ.
۱. **ناتمام بچہ جو حمل سے ساقط ہو گیا ہو ؛ بہت میں سے تھوڑا ، پانی کا کم کر دینا اور زمین میں جذب کر دینا ، ناقص کر دینا** (بیان اللسان). ۲. **جنگل ؛ تھوڑی بخشش** (فرہنگ عامرہ). [ع].

غَیظ (ی لین) امذ.
طیش ، تاؤ ، غصّہ ، شدید غصّہ ، قہر.

سگ توں پر گھڑی منع پر نہ کر غیظ
محبت پر نظر رکھ کر بسر غیظ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۶). حضرت ... اقرار کریں کہ دفعتاً غیظ اور غصہ سلطانی کو مزاج اقدس میں نہ لاویں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۰۹). قریش نے ان کو منع کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غیظ کی حالت میں ہوتے ہیں کبھی خوشی میں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳). [ع].

---آ جانا/آنا محاورہ.
غصّہ آنا ، طیش آ جانا. عین پھاٹک کے پاس ایک دوسرے کو ٹوکا اور ظاہر ہے کہ ٹوکنے سے بانکا کبھی دب کے نہ بیٹھے گا، چاہے جان جاتی رہے ، دوسرے فریق کو غیظ آ گیا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۳۱).

---طاری ہونا محاورہ.
بہت غصّہ آنا.

خبر احوال کی دی اس کو ساری
ہوا سنتے ہی اس پر غیظ طاری

(۱۸۸۱ ، منیر (مہذب اللغات)).

---میں آنا محاورہ.
رک : **غیظ آنا.** وہ ... لوگ جنکے سبب سے اسلام ایک دانے سے بڑا درخت ہو گیا ... جنکو کفار دیکھکر غیظ میں آتے تھے. (۱۸۶۶ ، آیات بینات ، ۱ : ۱۳). پھر بڑے غیظ میں آ کر فرمانے لگے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۷).

---و غَضَب (---و مع ، فت غ ، ض) امذ.
انتہائی طیش ، غم و غصّہ. لارڈ سالسبری اور ان کی گورنمنٹ نے جو چند ماہ پیشتر بہت غیظ و غضب میں آ رہی تھی ، اپنی بےبسی کا اظہار کر کے بظاہر اس مسئلہ سے پہلوتہی اختیار کر لی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۵۰). غیظ و غضب اور بددعا کی کیفیت اضمحلال میں تبدیل ہوتی ہوئی غزل میں ڈھل جاتی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۳۰). [غیظ + و (حرف عطف) + غضب (رک)].

غَیظی (ی لین) صف.
غیظ (رک) سے منسوب. مہذب آدمی اپنی غیظی جبلتوں پر بالکل

مذرق انداز میں ردعمل کرنے کی عادت کھو بیٹھے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات ، ۳ : ۱۶۷)۔ [غبط + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

غَیْق غَیق (ی لین ، سک ق ، ی لین) امث۔
قاں قاں ؛ کوّے کے بولنے کی آواز۔ غیق غیق کوّے کی وہ آواز جسے اردو میں قیں قیں کہتے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، ایّام عرب ، ۱ : ۲۱۸)۔ [حکایت الصوت]۔

غیل (ی مع) امذ۔
جنگل ، بیشہ ، گھنا جنگل ، بن۔

معشوق نے بچھڑ کر جنت کی شہ گلی تے
دوزخ میں مل کے رہنا بالغیل غار بہتر

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۳)۔ [ع]۔

غیلان (ی مع) امذ۔
غول (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل (ماخوذ : فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس)۔ [ع : (غ و ل)]۔

غَیلَم (ی لین ، فت ل) امذ۔
کچھوا ، مینڈک نر۔

مداومت ہے رہ آرزو کا زادِ سفر
مثال اس کی ہے تمثیلِ ارنب و غیلم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۰۷)۔ [ع : (غ ل م)]۔

غَیلَہ (ی لین نیز ی مع ، فت ل) امذ۔
مرد کا اپنی عورت سے ہم بستر ہونا اس زمانے میں جب وہ دودھ پلا رہی ہو۔ پیغمبر صاحب نے عزل اور غیلہ دونوں کو نا پسند کیا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۸۶)۔ [ع : (غ ی ل)]۔

غَین (۱) (ی لین) امذ۔
۱. **رک : "غ" ، حروف ہجا میں سے ایک حرف۔**

وصف تیری طٰہٰ و یٰسین ہے
ذر تیرا بے غل و غین و شین ہے

(۱۷۵۸ ، ریاض غوثیہ ، ۹)۔ الف ہے عین نہیں ہے بلکہ غین ہے قاف نہیں ہے۔ (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افادات غالب ، ۸۸))۔

دل کی تختی پہ میں نے خونِ دل سے
فی الحال غین زے الف ہے لکھا

(۱۹۷۱ ، بیاض صادقین ، ۱۰۸)۔ ۲. **(ہیئت) چوبیسویں کون عروجی "ظاہر" سے منسوب۔**

وہ موجد حرف غین کا ہے
یعنی موجد بقعہ ہوا ہے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۳۸)۔ [غ (رک) کا تلفظی املا]۔

ـــمُعْجَمہ (ـــضم م ، سک ع ، فت ج ، م) امذ۔
غین نقطے والا۔ اس کے الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہے اور لام کے بعد سترہ حروف میں سے کوئی حرف ... ۸ غین معجمہ ... یہی حروف قمری کہلاتے ہیں۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۷۵)۔ [غین + معجمہ (رک)]۔

غَین (۲) (ی لین) امذ۔
۱. **(تصوف) حجاب رقیق ، جو بسبب تصفیہ قلب کے کھل جاتا ہے اور وہ نور تجلی سے زائل ہوتا ہے۔**

کیا غم ہے اگر کیتک کبھیں غین
عارف کے حساب عین ہے غین

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰)۔ میرے قلب پر بھی غین یعنی حجاب ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، اشرف علی تھانوی ، ملفوظات ، ۳ : ۲۲۱)۔
۲. **غیر (عین کی ضد)۔**

چھوڑ نقطہ عین ہو اے غین توں
عین عین دیکھ ، عین غین سوں

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۶۲)۔ ۳. **تشنگی ، پیاسا ہونا۔** غین یعنی تشنگی اور ابر سیاہ اور بلبل۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۱)۔ [ع]۔

ـــہونا محاورہ۔
نیند میں ہونا ، مدہوش ہونا ، بیہوش ہونا ، بے خبر ہونا۔ کوئی نشے میں جھوم رہا ہے ، کوئی نے کو چوم رہا ہے ، کوئی کرسٹ تھامے غین ہے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۹)۔ بڑی بی دوا پی کر غین جو ہوتی ہیں تو اصحاب کہف کے پائنتی پہونچ گئیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۳)۔ تم تو اسی روز باتیں کرتے کرتے غین ہو گئے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۴۴)۔

غیں (ی مع) امث۔
نشہ بازوں کی وہ مغرورانہ آواز جو نشے کی ترنگ میں نکلتی ہے ، حالت بےہوشی و غنودگی کی آواز (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ اف : بڑنا ، رہنا ، ہو جانا ، ہونا۔ [حکایت الصوت]۔

ـــبول جانا محاورہ۔
مغلوب ہو جانا ، بے بس ہونا۔ فرمایا کہ بس ادھر انھوں نے چراغشو کیا ادھر چور غیں بول گیا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۹)۔

ـــپیں (ـــی مع) امث۔
۱. **جھگڑا ، تکرار ، دنگا فساد۔** ہم سے غیں پیں نہ کرو۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۳۱۹)۔ ۲. **بچوں کے رونے کی دھیمی دھیمی آواز** (فرہنگ آصفیہ)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [غیں + پیں (تابع)]۔

ـــپیں لانا محاورہ۔
جھگڑا یا تکرار کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ـــرَہنا محاورہ۔
ہر وقت نشے کی زیادتی سے پینک میں رہنا۔ پینک میں جو ہر دم غیں رہیگا اس کی یہی کیفیت ہو گی۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳)۔

ـــغیں کَرنا محاورہ۔
۱. **منت سماجت کرنا ، خوشامد کرنا ، گڑگڑانا۔** دس آدمی جو ابھی آئے تھے ان میں سے چار کو چیر پھاڑ کر کھا چکی ہے باقی جو بیٹھے ہیں غیں غیں کر رہے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۹۷)۔ پری ، کوبکا پری ، ہاتھ جوڑ کر غیں غیں کرنے لگا۔ (۱۹۳۳ ، باسی پھول ، ۵۹)۔ مستنصر نے لپک کر گردن تھامی ،

وہ لگا غش غش کرنے اور ہاتھ جوڑنے۔ (١٩٦٩ء علی عباس حسینی، میلہ گھومنی، ١٨٨)۔ ٢. **بات کا صاف صاف جواب نہ دینا اور طرح طرح سے ٹالنے کی کوشش کرنا** (قاموس الفصاحت)۔

ـــ ہونا محاورہ۔
نشے میں چور ہونا۔ بھئی عجب بھوس افیم تھی کہ گویا پی ہی نہیں مگر پہلے تو بڑا زور کیا تھا، میں غش ہی ہو گیا۔ (١٨٨٠ء، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

غَیْنْچا (ی مع، مغ) ا مذ۔
پالتو، قابو میں، پرچایا ہوا، فرمانبردار۔ جہاں کھانے کو تر نوالے ملیں، آدمی کیا جانور کیا غینچا بن جاتا ہے۔ (١٩٣٣ء، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ٣٣)۔ [مقامی]۔

غُیُوب (ضم غ، و مع) امذ ؛ ج۔
غیب (رک) کی جمع۔ تشبیہ رؤیا ہے ساتھ نبوت کے جہۃ اطلاع کے اوپر بعض غیوب کے۔ (١٨٥١ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ٢: ٣٩١)۔ کہتے ہیں کہ قلوب کو بعض غیوب کا مکاشفہ ہو جاتا ہے۔ (١٨٨٨ء، تشنیف الاسماع، ٦٥)۔ [غیب (رک) کی جمع]۔

ـــ مَکانِیَّہ (ـــ فت م، کس ن، شد ی بفت) امث ؛ ج۔
غیب کی باتیں، زمین کی پوشیدہ باتیں یا راز۔ آیت ہذا میں جو پانچ چیزیں مذکور ہیں ... ان پانچ چیزوں میں کل اکوان غیبیہ کی انواع کی طرف اشارہ ہو گیا بای ارض تموت میں غیوب مکانیہ ... ہے۔ (١٩٣٢ء، تفسیر قرآن الحکیم، مولانا شبیر احمد عثمانی، ٧١٢)۔ [غیوب + مکان + یہ، لاحقۂ نسبت]۔

غُیُوبَت (ضم غ، و مع، فت ب) امث۔
پردہ، اوٹ، عدم موجودگی۔ ماں سب جانے ہوئے، بیٹی نہ جانے ہوئے، شوہر اور باپ کی غیوبت پر رو رہی تھیں۔ (١٩٠٧ء، مخزن، جون، ٣٢)۔ ایک صورت ابر کے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ آفتاب کے غیوبت میں کسی خاص مقام کی سا کن ہوا کی گرمی رفتہ رفتہ نکل جاتی ہے۔ (١٩٢٠ء، رسائل عماد الملک، ١٢٩)۔ [غیوب + ت، لاحقۂ کیفیت]۔

غَیُور (فت غ، و مع) صف۔
١. **بہت غیرتمند، بڑی غیرت والا، اپنی عزت کا پاس لحاظ کرنے والا۔**

عمدؔ صدقے قطباں کی غزل سوری کی پوری سن
سکیاں مستاں ہوباں ہوں جوں شراباں پی غیوراں کے

(١٦١١ء، قلی قطب شاہ، ک، ٥٨)۔

اگرچہ وہ بے فکر و غیور ہے
ولے پرورش سب کی منظور ہے

(١٧٨٣ء، سحر البیان، ١٧)۔

خانہ خراب میر بھی کتنا غیور تھا
مرنے موا پر اس کے کبھو گھر نہ جا پھرا

(١٨١٠ء، میر، ک، ٣٤٨)۔ شوہر میرا نہایت غیور ہے اگر وہ سنے گا کہ میں تمہارے ساتھ نشست و برخاست کرتی ہوں تو بیشک مجھ کو مار ڈالے گا۔ (١٨٣٥ء، احوال الانبیا، ١: ٣٢)۔ ایک غیور انسان تلوار کی دھار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہیں ڈرتا۔ (١٩١٣ء، مضامین ابوالکلام آزاد، ١٠٩)۔ گھوڑا ایک ایسے غیور اور باحمیت شخص کی طرح ... اپنی بے بسی کی حالت میں ذرا سی سبکی کو انتہائی ذلت سمجھ کر بگڑ جاتا ہے۔ (١٩٨٦ء، قومی زبان، کراچی، فروری، ٥٢)۔ ٢. **خوددار۔** میری طبیعت واقع ہوئی تھی غیور، مولویت کی شان سے معاش پیدا کرنے کو میں پسند نہیں کرتا تھا۔ (١٨٩٩ء، رویائے صادقہ، ٦٦)۔ ان کی طبیعت نہایت غیور اور بے پروا واقع ہوئی تھی صدہا امرائے روزگار نے چاہا کہ یہ درباری پابندی اختیار کریں مگر ... پابندی پسند نہ کی (١٩٢٨ء، حیات مومن (نگار، کراچی، اگست ١٩٩٠ء، ٢٦))۔ ٣. **بہادر، آن پر مر مٹنے والا۔** اسے اطلاع دو کہ وہ ایک بہادر اور غیور باپ کی بیٹی کی طرح زرہ بکتر اور اسلحہ سے لیس ہو کر تیار ہو جائے۔ (١٩٨٩ء، افکار، کراچی، نومبر، ٥٦)۔ ٤. **بہت رشک کرنے والا۔**

خلق اپنے منھ سے کچھ کچھ مجھ کو کہتی ہے کہے
بندۂ غیور ہوں اسباب پر مغرور ہوں

(١٨٣٥ء، کلیات ظفر، ١: ١٧١)۔

او حسن بہت غیور ہے تو
نزدیک بھی ہو تو دور ہے تو

(١٩٢٥ء، شوق قدوائی، مثنوی حسن، ٢٣)۔ ٥. **خدا کا ایک صفاتی نام۔**

بلائی اس خدائے جلیل نے وہ چیز
کہ جس کو جانتا ہے خود وہ قادر و غیور

(١٨٨٦ء، دیوان سخن، ١٥)۔ [ع]۔

ـــ قَوم (ـــ و لین) امث۔
حوصلہ مند امت، اپنی آن پر مر مٹنے والی قوم، بہادر اور غیرت والی قوم۔ اس صورت حال سے ہمارے لیے جو سبق نکلتا ہے، وہ ہمارے مد نظر رہے، میرے خیال میں سبق یہ نکلتا ہے کہ غیور قومیں غیر زبانوں کی جکا چوند سے متاثر ہو بھی جائیں تو پھر ہر حال میں اس سے نکلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ (١٩٨٦ء، اردو ذریعہ تعلیم اور نقاد اردو، ١٣)۔ [غیور + قوم (رک)]۔

غَیُورانَہ (فت غ، و مع، فت ن) م ف۔
غیور کی مانند، غیرتمند کے طور پر، خودداری سے، حوصلہ مندی کے ساتھ (فرہنگ عامرہ)۔ [غیور + انہ، لاحقۂ تمیز]۔

غَیُوری (فت غ، و مع) امث۔
غیور (رک) کا اسم کیفیت، خودداری، عزت نفس۔

ہائے غیوری جس کو دیکھے جی ہی نکلتا ہے اپنا
دیکھیے اس کی اور نہیں پھر عشق کی یہ بھی غیرت ہے

(١٨١٠ء، میر، ک، ٨١٩)۔ غیوری یعنی آپ اپنی عزت کرنا۔ (١٨٨١ء، رسالہ تہذیب الاخلاق، ٧٩)۔ [غیور + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

غَیُورِیَّت (فت غ، و مع، کس ر، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
غیور، (رک) کا اسم کیفیت، غیرت مندی۔ اجلی نے غیوریت کا سرمہ کھلا کر اس کی زبان بند کر دی۔ (١٩٣٠ء، آغا شاعر قزلباش، ارمان، ١٣٧)۔ [غیور + یت، لاحقۂ کیفیت]۔

ف

ف اسث.

۱. صوتی اعتبار سے اردو حروف تہجی کا چھتیسواں فارسی کا تیتیسواں اور عربی کا بیسواں حرف بحساب جُمل اس کی قیمت اسّی (۸۰) ہے ، ثنایا عُلیا یعنی جب سامنے کے دو بالائی دانتوں کا کنارہ نیچے کے لب سے ملتا ہے تب ف ادا ہوتا ہے کبھی پ اور کبھی و سے بدل جاتا ہے جیسے سفید سے سپید اور فام سے وام. علمائے تفسیر نے فرمایا ہے کہ اس سورت (فاتحہ) میں ث ، ج ، خ ، ز ، ش ، ظ ، ف یہ سات حروف نہیں ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۳۷). ۲. کسی بات کے نتیجے کے لیے استعمال کیا جانے والا حرف ، فائدے کا مخفف. ف: اس آیت میں خدائے تعالیٰ نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی کسی سے تمسخر کرے. (۱۸۵۵ ، غنچۂ القردوس ، ۲۰۱). ف: ہرن کے شکار کے مختلف طریقے بیان کیے جا چکے ہیں اوسی کے ضمن میں یہ بات بھی قابل بیان ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۵۳). ۳. سنہ فصلی کی علامت. ایسے سنہ کے آخر میں اکثر «ف» اور کبھی کبھار پورا لفظ «فصلی» لکھتے تھے. (۱۹۳۷ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۶۰). ۴. فارن ہیٹ کا مخفف. ایک منطقۂ حارّہ کا بارشی خطہ ہے جس میں سب سے سرد مہینے کی تپش ۶۴ف سے بڑھ کر اور بارش خطِ ہیوست سے کچھ زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۳۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۴۳). ۵. فارسی کا مخفف (نوراللغات). ۶. (طب) فوق ، فوقانی کا مخفف (علم الادویہ ، ۱ : ۴۴۰). [ع].

فَ (فت ف) حرف عطف.

یہ حرف عربی میں حروف نتائج کا کام بھی دیتا ہے اور پس ، پھر ، تب برائے واسطے ، لیے اور چنانچہ وغیرہ کے معنی میں آتا ہے (فرہنگ آصفیہ). [فائدہ (رک) کا مخفف].

فا اسث.

رک : ف.

جو مجھ کو چھوڑ دے صیاد ٹوٹ جائے کمر
بشکلِ فائے قفس ہو گیا ہوں نافِ قفس

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۳۰۷) بعض شفویہ ہیں جو دونوں ہونٹوں سے نکلتے ہیں جیسے فا ، با ، میم ، واؤ. (۱۹۳۷ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۸۲). [حرف ف کا عربی نام].

فاتِح (کس ت) صف.

کامیاب فتح مند کسی ملک وغیرہ پر قبضہ کرنے والا ، غلبہ پانے والا ، **کھولنے والا**. میری نظر میں کوئی فاتح نہیں جو مفتوح نہ ہو. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۹۳). چنگیز خاں فتوحات کے لحاظ سے دنیا کا فاتح اعظم ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۹ : ۱۹۳).

آپ کے سر پر ہے تاج اے فاتحِ روئے زمین
اور ہم اہلِ وفا کے پاؤں میں جوتی نہیں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۴). نئے فاتح ملک کا انتظام کرنے میں لگے ہیں. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۱۸). [ع].

--- خَیبَر کس اضا (--- ی لین ، فت ب) صف.

خیبر کو فتح کرنے والا ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب.

تھا حکم کہ کھولنے نے کوئی تیغ کمر سے
لڑتا ہے ابھی فاتحِ خیبر کے پسر سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۹).

رقصِ پری و شان و خرامِ صبا خرام
دل کو ہے ضربِ فاتحِ خیبر کی آرزو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۰). [فاتح + خیبر (عَلَم)].

فاتِحانَہ (کس ت ، فت ن) صف.

فاتح کے طرز کا ، فتح مندانہ. مسلمان بھی اگرچہ اس ملک کے اصلی باشندے نہ تھے بلکہ فاتحانہ حیثیت سے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۵۱). کشمیر میں مولوی فاروق اور ان کے پیرو اپنی دم فاتحانہ انداز سے ہلانے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۷۱). [فاتح + انہ ، لاحقۂ صفت].

فاتِحَۃُ الْقُرآن (کس مع ت ، فت ح ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ر ، مد ا) اسث.

قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت کا نام ، سورۂ فاتحہ. اس سورۃ کے متعدد نام ہیں ، فاتحہ ... اُم الکتاب ، فاتحۃ القرآن. (۱۹۱۱ ، تفسیر قرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۲). [فاتحۃ ـ فاتحہ + رک : ال (۱) + قرآن (رک)].

فاتِحَۃُ الْکِتاب (کس مع ت ، فت ح ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ک) اسث.

رک : فاتحۃ القرآن.

رحمن و رحیم و احدیت تو جان
ہے فاتحۃ الکتاب بس اس سے مبین

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷). اس سورۃ کے متعدد نام ہیں ، فاتحہ ، فاتحۃ الکتاب ... سورۃ الصلوٰۃ. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۲). حدیث قدسی

میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فاتحۃ الکتاب میرے عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلو پیڈیا ، ۱۱۳۰)۔[فاتحۃ = فاتحہ + رک: ال (۱) + کتاب (رک)]۔

فاتِحَہ (کس ت ، فت ح) اث ، امذ۔
۱. **آغاز ، ابتدا ، کشایش۔**

ختم کر مرتب سو فاتحہ کلام
چلیا وان ستی شہ اتا تیک تام

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۹)۔ فاتحۂ مصحف رسالت ، خاتمۂ رسالت نبوت۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۲)۔ فاتحہ سلطنت سے خاتمہ تک بہت ہی کم سال ایسے ہوں گے جن میں اوس نے سفر نہ کیا ہو۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۳۴)۔ ۲. **قرآن مجید کی پہلی سورت ، الحمد ، کا نام۔**

اِمِ کتاب فاتحہ کو جانے
قرآن ہے مبین کتاب بالاستیعاب

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷)۔ اس کی یہ حمد سورۂ فاتحہ میں بہ تمام و کمال مذکور ہے۔ (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۴۳)۔ دیا ہم نے تم کو قرآن عظیم ، اس سے مراد فاتحہ ہے ، چونکہ یہ قرآن کا جزو اعظم ہے۔ (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۳۰)۔ ۳. **مُردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے سورۂ حمد سورۂ اخلاص وغیرہ مع درود شریف تلاوت کرنے کا طریقہ یا رسم یا تقریب۔**

کیا جیوں دفن اس رسم سوں تمام
ختم کر کے فاتحہ و کلام

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۹)۔

جگ میں ابد لگ خسروی تیری اچھو کر برقرار
سب اولیا پر فاتحہ جاتے ہیں لشکر فتح کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۶)۔

اب تو اُٹھایا ہاتھ مری فاتحہ سے بھی
تربت پہ صرف پھول چڑھائے چلے گئے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۷)۔ بعض کو مذہبی امور میں یہ تغیّر لام شامل کر لیا ہے مثلاً رسم تیجا ہندوؤں میں ، فاتحہ سوم یا پھول مسلمانوں میں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱)۔ نہ کفن دفن کی نوبت آئی تھی اور نہ جنازے اور فاتحہ کی باری۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷)۔ ۴. **وہ نظم جو مجالس عزاء کے خاتمے پر طلب خیر کے لیے پڑھی جاتی ہے ان کے خاتمے پر مجالس کا پڑھنے والا ، فاتحہ ، کہتا ہے تو حاضرین سورہ حمد وغیرہ برائے ایصال ثواب پڑھتے ہیں اسی وجہ سے اس نظم کا نام فاتحہ ہو گیا۔**

فاتحہ ان مطالبوں خاطر
جو پڑھے حاجب اوس کی آئے بر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲)۔ کلیات فارسی میں نوحے اور فاتحہ کے قطعے اس کا بین ثبوت ہیں کیونکہ مجالس کے خاتمے پر اسی قسم کے اشعار فاتحہ پڑھے جاتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، غالب کون ہے ، ۵۲)۔ [ع]۔

ـــ پڑ ْنا / پڑْھنا محاورہ۔
۱. **کسی ذات یا اس کے لیے طلب خیر کرنا ، ثواب پہنچانے کی نیت سے سورۂ الحمد وغیرہ کی تلاوت کرنا ، دعائے مغفرت کرنا۔**
ہزار اعتقاد سوں بدل و جان ہماری سلامتی کی فاتحہ پڑنگا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶)۔

پڑھے کر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گہِ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵)۔ درگاہ میں سواری آئی ، سلام کیا ، فاتحہ پڑھی۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۱)۔ آغا خان نے فیصلہ کیا کہ وہ قائداعظم کے مزار پر جائیں گے ، اپنے خدم و حشم کے ساتھ وہ مزار پر پہنچے ، فاتحہ پڑھا۔ (۱۹۵۳ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۳۸)۔ مما نے مزار کے تعویذ پر دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں ٹکا کر فاتحہ اور دعائیں پڑھیں۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۵۱)۔ ۲. **نیاز دینا ؛ کسی خوشی پر حمد و شکر کے لیے آیات ربانی پڑھنا ، دیانت** ... قاب بھر کر ٹکیاں نکال لائی اصغری نے خود فاتحہ پڑھ کر پہلے حسن آرا کو دی۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۱)۔ انتقال سے ایک دو روز قبل امتحان بیرسٹری کی کامیابی کا تار آیا ، اسی وقت فاتحۂ شکر پڑھا مٹھائی تقسیم کی۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۵۵۲)۔ ۳. **کسی چیز سے ہاتھ اٹھانا ، مایوس ہو جانا ، ناامید ہو جانا ، ہاتھ دھو بیٹھنا۔**

پڑھو بس فاتحہ اے حضرتِ دل آ چکا قاصد
ادھر پھرنا اب اس کا عمرِ رفتہ کا پھر آنا ہے

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۳۳)۔ کسی کی دوستی کا دم نہ بھروں گا ، محبت اور مروت پر فاتحہ پڑھوں گا۔ (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۰۲)۔

ـــ خوان (ـــ و معد) صف۔
فاتحہ پڑھنے والا ، فاتحہ کی رسوم ادا کرنے والا۔

کوئی فاتحہ خواں نہیں ہے نصیب
کہاں کنج مرقد میں پیارے عزیز

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۸)۔ فاتحہ خواں تبرکات کا طبق لایا ، حضرت نے اس کو اپنے سر پر رکھا۔ (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۱۰۲)۔ [فاتحہ + ف : خواں ، خواندن = پڑھنا]۔

ـــ خوانی (ـــ و معد) اث۔
مردے کی روح کو ایصال ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا عمل۔

سمجھ کر کی کہ بے سمجھے الٰہی فاتحہ خوانی
نہیں وہ جانتے یا جانتے ہیں میرے مدفن کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۹۸)۔ ذرا موسم اچھا ہو جائے تو میں خود بھی تعزیت کے لیے اور مرحوم کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے علی گڑھ حاضر ہونے کا قصد رکھتا ہوں۔ (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۰۳)۔ پھولوں کی چادریں چڑھائیں فاتحہ خوانی اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔ (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ نومبر ، ۱۲)۔ [فاتحہ خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ خَیر (ـــ ی لین) امذ۔
۱. **دعائے خیر ، خیریت کی دُعا۔** فاتحہ خیر کے بعد صاحب عالم نے فرمایا۔ (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۳)۔ ۲. **(مجازاً) نکاح ، عقد** (فرہنگ آصفیہ)۔ [فاتحہ + خیر (رک)]۔

۔۔۔خیر پڑھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. میت دفنانے کے بعد سوگ کے گھر پہنچ کر اس کے متعلقین کی تسکین و تسلی کی غرض سے سورۂ الحمد پڑھنے اور پھر پسماندگان کو صبر کی تلقین کرنے کا عمل.

میت ہوئے شبیر کفن بن گئی پوشاک
ہیں فاتحہ خیر پڑھا بادل غمناک

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷). ان سے چاہیے کشتگان حسرت و یاس کو گوشہ قبر میں دفن کیجیے ، فاتحہ خیر تو پڑھ لیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۵۷). ۲. مایوس ہو جانا ، نا امید ہو جانا ، ہاتھ دھو بیٹھنا ، کھو دینا. ان لوگوں کو جنھیں یاس ہو چکی تھی اور جو اس کے حق میں فاتحہ خیر پڑھ چکے تھے پھر اپنی صورت دکھا دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۵۶). ۳. برکت و سلامتی کی خاطر سورۂ فاتحہ وغیرہ کی تلاوت کرنا. سب لوگ فاتحہ خیر پڑھنے لگے. (۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۰۰).

۔۔۔دُرُود (۔۔۔ضم د ، و مع) امث.
مرنے والے کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کلام اللہ یا الحمد و درود کی تلاوت ، فاتحہ. بہت سے طالبعلم مُردوں کی روٹیاں کھانے اور فاتحہ درود پڑھنے کو ملتے تھے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۶). امید ہے کہ لڑکا عالم و فاضل ...اور مقتدا ہوگا ، مرنے کے بعد میرے کام آئے گا ، مجھے فاتحہ درود سے یاد کریگا. (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۱ : ۱۷). مسجدوں کے پیش اماموں پر جمعراتی ، شبراتی ، عیدی بقرعیدی اور فاتحہ درود پڑھ کر روٹیاں توڑنے والے قل اعوذئے ملاؤں کی پھبتیاں کسی جانے لگیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳۱).
[فاتحہ + درود (رک)].

۔۔۔دِلانا / دِلْوانا محاورہ.
مُردے کو ثواب پہنچانے کے لیے نیاز ، نذر یا فاتحہ کے مراسم ادا کرانا ، ایصال ثواب کے لیے قرآنی سورتیں پڑھنا اور پڑھوانا اور دعائے خیر کرنا.

روح عاشق کے لیے حسن کی ہووے تسبیح
فاتحہ باغ کا دلوائیو شمشادوں پر

(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۹۲).

گیارھویں کو فاتحہ دلوا دیا کرتے ہیں ہم
ہے اثر اتنا ہی یاد خفتۂ بغداد کا

(۱۹۲۳ ، کلام جوہر ، ۳). کوئی ڈیڑھ پاؤ کا خشکہ اور ڈبل پیسہ کا دہی رکھ کے اس پر ساس کی فاتحہ دلا بہو نے حیدر گنج والی مسجد میں بھجوا دیا. (۱۹۰۷ ، خورشید بہو ، ۵۰).

۔۔۔دینا محاورہ.
رک : فاتحہ دلانا.

کیونکہ ہووے مشتی خاک اس کو نصیب
فاتحہ دے کوئی آ کر ، کیسے پھول

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۹). اکثر اوقات حضرت شاہجہاں اس کی خدمات کو یاد کر کے سر دربار فاتحہ دیا کرتے تھے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۷۸).

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
نیاز دینا ، فاتحہ پڑھنا ، مراسم فاتحہ ادا کرنا. تھوڑی دیر کے بعد محمد اعظم نے کہا کہ قبلہ فاتحہ کر دیجیے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۰۶).

۔۔۔نَہ دُرُود کھا گئے مَرْدُود کہاوت.
نااہل لوگ چیز کو ضائع کر دیتے ہیں (نجم الامثال ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

۔۔۔نَہ دُرُود کھانے کو مَوجُود کہاوت.
بے محنت مشقت کھانے کو تیار ، بے محنت و مشقت مزدوری مانگنا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

۔۔۔نَہ دُرُود مَر گئے مَرْدُود کہاوت.
ایسے لاولد کی موت پر بولا جاتا ہے جو شریر یا بدمزاج بھی ہو جو لوگ فاتحہ درود کے قائل نہیں ان کے مرنے پر بولا جاتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۔۔۔ہونا محاورہ.
ایصال ثواب کے مراسم ادا ہونا ؛ فاتحہ پڑھا جانا.

ہو گا کہاں نبی کے نواسے کا فاتحہ
شربت یہ کون دیوے گا پیاسے کا فاتحہ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹).

فاتِحِیّت (کسر ت ، شد ی مع یفت) امث.
فاتح ہونا ، فاتح ہونے کی حالت ، فتحمندی. موسٰی بن نصیر اپنی قوت و فاتحیت کے پیش نظر اس امر کا محتاج نہیں ہو سکتا تھا کہ ایک معمولی شہر کا حاکم مدد دے تو اندلس پر حملہ کیا جائے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۸). [فاتح + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فاتِحِین (کسر ت ، ی مع) امذ ، ج.
بہت سارے فاتح ، فتحمند لوگ. بجنسہ یہی صورت ابتدائی زمانہ میں فاتحین اسلام کو پیش آئی ہوگی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۹). سب فاتحین بڑی بڑی جاگیروں کے عطیہ کے پیام اور منصب کے لالچ ان تک پہنچاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۳).
[فاتح + ین ، لاحقۂ جمع].

فاتِر (کسر ت) صف.
سست ، کاہل ، نکما ، گڑ بڑ پیدا کرنے والا ، فتور ڈالنے والا.

نکال خاطر فاتر سوں جام جم کا غم
صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۳). پریشانی دل و دماغ اور تشتت خاطر فاتر کا عذر کیا. (۱۸۵۹ ، مرآۃ گیتی نما ، ۷).

یہ وہ جا ہے کہ رسائی سے گماں قاصر ہے
فہم عاجز ہے نہاں عقل بشر فاتر ہے

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۵۶). [ع].

۔۔۔اُلْحَواس (۔۔۔ضم ر ، غما ، سک ل ، فت ح) صف.
حواس باختہ ، بے اوسان ، ہوش و حواس سے عاری ، خبط الحواس.

مجھے بوڑھا فاترالحواس سمجھ کر امتحان لینے آئے ہو ۔ (۱۹۲۳ ، مرآۃ الشعر ، ۶۷)۔ [فاتر + رک : ال(۱) + حواس(رک)]۔

ـــُـ الْعَقْل (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ال ، فت ع ، سک ق) صف۔
وہ شخص جس کی عقل میں فتور آگیا ہو ، کم عقل ، دیوانہ ، پاگل ، بے وقوف ۔ یہی حال ان تمام افراد کا ہوتا ہے جنہیں ہم مجنون فاترالعقل یا احمق کہتے ہیں۔ (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۹۵) ۔ عمر نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی ، وہ اپنے ہی فاترالعقل عزیز کے ہاتھوں اجل کا جام پی گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۷۰)۔ [فاتر + رک : ال (۱) + عقل (رک)]۔

ـــُـ الْعَقْلی (ـــ ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق) امث۔
کم عقلی ، دیوانگی ۔ جاگیرات وغیرہ اہل معاش کی ... فاترالعقلی کی وجہ سے سرکار کے زیر اہتمام ہیں۔ (۱۹۳۵ ، وقار حیات ، ۲۱۵)۔ [فاترالعقل + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

فائِق (کس ت) صف۔
پھاڑنے والا ، شق کرنے والا ؛ (مجازاً) مشکل کام کا انجام دینے والا۔

وہ مدار کار عالم مستقل ذی اختیار
راتق و فاتق وہی ہے از پئے ہندوستان

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۹۰)۔ **۲. بگاڑنے والا ، فتنہ پرداز ، گمراہ کرنے والا**۔

رہتا ہے غم کثرت و قلت لاحق
ہر آن یہ نادان ہیں راتق فاتق

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۵۰)۔ [ع]۔

فاتیاں (کس ت) امث (قدیم)۔
رک : فاتحہ۔

مدینے میں جا کے زیارت لیے
نبی پر درود بھیج فاتیاں دیے

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۱۳)۔ [فاتحہ (رک) کا قدیم املا]۔

فائِتَہ (کس ت ، فت ی) صف۔
فوت ہو جانے والی ، چھوٹ جانے والی۔ اور نماز فائتہ کا قضا پڑھ لینا ہم سب اُمت کاہل الصلٰوۃ سہو مرتکب کے واسطے سند ہو جاوے۔ (۱۸۹۲ ، فوائدالنسا ، ۱۳۱)۔ [ع]۔

فاثُور (و مع) امذ۔
بڑا خوان ، آفتاب کی ٹکیہ ؛ (مجازاً) خوان ، لگن۔ اور زمین روپے کے فاثور کے موافق ہوگی۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۹۶)۔ فاثور بہت بڑے خوان کو کہتے ہیں ، جس طرح یہاں شادیوں میں دیگ سے چاول نکال کر پرات میں ڈالتے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۰)۔ [ع]۔

فاجِر (کس ج) صف۔
بدکار ، زناکار ، گنہگار۔ اور نہیں پڑھتا نماز پیچھے امام فاجر کے۔ (۱۸۰۳ ، دقایق الایمان ، ۱۲)۔

بہت ہم نے دیکھے ہیں عبّادِ فاجر
بہت ہم نے پائے ہیں فجّار صالح

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۶۶)۔ وہ اپنی کوتاہی کے لحاظ سے فاسق و فاجر ، گمراہ اور مغضوب ہوگا۔ (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۲۶۲)۔ [ع]۔

فاجِرَہ (کس ج ، فت ر) صف مث۔
بدکار عورت۔ یہ نہ معلوم تھا کہ یہ بدکار فاجرہ محل کے اندر بیٹھے بیٹھے شوہر اپنا آپ ہی ڈھونڈھ لے گی۔ (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۳۷)۔ یہ ملعونہ جادوگرنیوں کی جادوگرنی تھی اور سحر اور فریب میں شطارہ ، چتربا اور مکارہ ، فاجرہ اور غدّارہ۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۲۹)۔ [فاجر + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فاجِری (کس خف ج) امث۔
بدکاری ، گنہگاری ، زناکاری ، حرام کاری ۔ یہ کیا غضب تو نے کیا کہ قفل عصمت کبھہ فاجری سے وا کیا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۸۰)۔ [فاجر + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

فاجِرِین (کس ج ، ی مع) امذ ؛ ج۔
بدکار لوگ ، زانی لوگ۔ جھگڑے کی باتیں منافقین ، فاسقین اور فاجرین کرتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۵۹)۔ [فاجر + ین ، لاحقۂ جمع]۔

فاجِعَہ (کس ج ، فت ع) صف۔
اُبھارنے والا ، بڑی مصیبت والا ، ہولنا ک ، پردرد و غم ، خطرنا ک۔ ابھی "مہر نیم روز" ہی قلمبند ہو رہی تھی کہ غدر کا حادثہ فاجعہ نمودار ہوا۔ (۱۹۳۵ ، مقام غالب ، ۹۵)۔ تاہم اس کی جگہ آپ کو وہ چیز مل سکتی ہے جو انقلاب نہیں ہے احتمالاً بلکہ یقیناً آپ کو ایک فاجعہ ملے گا۔ (۱۹۸۹ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۸۲)۔ [ع]۔

فاجِش (کس ج) صف۔
۱. حد سے گزرنے والا ، بدکار ، بدی میں حد سے گزر جانے والا ، فاسق و فاجر۔

نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش ہے
جو اس کے مکر میں مارا گیا تت اس کوں کاہش ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۳)۔

تھوکتا بھی دختر رز پر نہیں مست الست
جو کہ ہے اس فاحشہ پر غش وہ فاحش اور ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۱۹)۔

غیر کف سے اور فاحش غبن سے
عقد نابالغ روا اُس کے لیے

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۲۵)۔ **۲. شرمنا ک ، حیاسوز**۔

سو ہے پھر یا لطیفہ یا ایہام
نہ کہ فاحش کھلے ہوئے دشنام

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۵۵)۔ حضرت ، فاحش یعنی کلام نامشروع اور الفاظ مکروہ زبان مبارک پر نہ لاتے تھے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۹) ۔ **۳. فاش ، کھلا ، ظاہر ، آشکارا**۔

کیا جورِ فاحش ہے اے کوفیانِ بے وفا
کیا یہ ظلم ظاہر ہے اے شامیانِ شوم رُو

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰). اب تو تجھ پر میرا راز کھل گیا پردہ فاحش ہو گیا میرے حق میں جو تو چاہے سو کر مختار ہے.(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷۵). اور بڑے بڑے مناظروں میں بودھوں کو شکست فاحش دی ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۱۹۳). [ع].

فاحِشانَہ (کس ح ، فت ن) صف ؛ م ف.
فحش. ایسے کلام کو فاسقانہ کی بجائے فاحشانہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا. (۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، کب ، ۹۷). [فاحش + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

فاحِشَہ (کس ح ، فت ش). (الف) صف مث.
بدکار عورت. دکن میں ایک فاحشہ عورت مر گئی تھی ، جنگل میں دفن کی گئی. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹۰). شاہ زمان نے اپنی زوجۂ بدکارہ و فاحشہ کو مار ڈالا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰).

اک فاحشہ زن سے کسی عابد نے کہا
افعال سے شرم اپنے نہیں تجھکو ذرا

(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۱۷).

یہ عورت ، فاحشہ ہے قاتلہ ہے بلکہ ڈائن ہے
یہ عورت دشمنِ ناموس ہے ، عصمت کی خائن ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸۷). (ب) امث. **زنا ، بدکاری ، گناہ ، بدفعلی.** اوسکا پرہیز ہو بھی وسواس ... فسق ، فاحشہ ... پرہیز کرنا . (۱۵۶۳ ، رسالہ فقہ دکنی نثر ، ۳). یہ لوگ کافر تھے لڑکوں سے فاحشہ کرتے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور من مطالع الدہور ، ۱۳). [فاحش + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---گَری (---فت گ) امث.
کسبی کا پیشہ ، رنڈی پن ، زناکاری کا پیشہ ، قحبہ یا رنڈی کا کام. غیرمسلم حکومت کا قانون اس کے اس پیشے کو جائز رکھتا ہے اور اسے فاحشہ گری کا لائسنس دے دیتا ہے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۳۳۶).[فاحشہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُبَیِّنَہ (---ضم م ، فت ب ، شد ی بکس ، فت ن) امث.
کھلی ہوئی بےحیائی ، کھلی ہوئی فحاشی. عفیفہ و محصنہ عورتوں کی پردہ‌دری کرو ، ان پر دست ظلم و تعدی دراز کر کے فاحشہ مبینہ اور امور قبیحہ کا ارتکاب جائز رکھو. (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۱). ان کی ہر ایک بھلائی برائی وزن میں دوگنی قرار دی گئی ، اس تقریر کے موافق فاحشہ مبینہ کی تفسیر بھی بےتکلف سمجھ میں آ گئی ہو گی. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۷۲۳). [فاحشہ + مبیّنہ (رک)].

فاخْتا (سک خ) امث.
رک : **فاختہ.**

نامہ بر کا رنگ ہووے ڈر سیں تیرے فاختا
تجھ کوں دیکھ اے سرو ہو جائے کبوتر فاختا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۰).

دے گا طاؤس اپنے بال و پر سے سارے نقش دھو
پھینک دے گی توڑ کر کنڈا گلے سے فاختا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۹).

یہ مرغِ دل ہے اس کے پر کتر دے یوں نہ چھوڑ اس کو
اپنے الو کی دم! اڑ جانے کا یہ فاختا ہو کر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۴). [فاختہ (رک) کا ایک املا].

فاخْتائی (سک خ) صف ؛ ــــہ فاختئی.
۱. **فاختہ کے رنگ کا ، سرخی مائل خا کستری رنگ کا.**

وہ سرو بے جامہ زیب آ کر چمن میں چھل گیا تجھکوں
تبھی تو فاختائی ہے ترا پیراہن اے قمری

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۲۲).

عاشقوں نے جو تجھے سرو سے نسبت دی تھی
فاختائی ہو صنم تیرے دوپٹا سر پر

(۱۸۶۱ ، صونت ، سراپا سخن ، ۲۲). حضرت بادشاہ سلامت ... فاختائی رنگ کے کپڑے پہن کر چاندی کی کرسی پر جلوہ افروز ہوئے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۴۹).

سلیٹی کوئی ، توتیائی ہے کوئی
کوئی سرخ ہے ، فاختائی ہے کوئی

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۱۷). ۲. **سرخی مائل خا کستری رنگ کا گھوڑا.**

کہیرہ اور سبزہ اور شام کرن
فاختائی اچنبھا اور ارجن

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). رنگ کہ کتب قدیمہ و دیرینہ میں تحریر ہیں ... فاختائی ... ختنگ ... وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۹). [فاختا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

فاخْتائیں (سک خ ، ی مج) امث.
فاختہ (رک) کی جمع ، **تراکیب میں مستعمل.**

دیوار و در پہ فاختائیں یہ بلبلیں یہ چڑیاں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۶۹).

---اُڑانا محاورہ.
افواہیں پھیلانا ، بے بنیاد باتیں کہنا ، واہی تباہی بکنا. ارے بی تم تو فاختائیں اڑانے لگیں ، گھر میں تم نے اس کی کیا بات دیکھی ، پڑوس بھی ہمارا ایسا نہیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۸۷).

فاخْتَہ (سک خ ، فت ت) امث.
۱. **سُرخی مائل خا کستری رنگ کا کبوتر سے قدرے چھوٹا پرندہ جس کی گردن میں کالی دھاری ہوتی ہے جسے طوق کہا جاتا ہے عموماً سرو کی عاشق مشہور ہے کوکو کی آواز نکالتی ہے ، اس کی دوسری قسم قمری کہلاتی ہے.**

جو ہد ہد دھر تہار ہے سر پو تاج
جو ہے خوشنما فاختہ ہور دراج

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۱۳).

قمریوں نے اوسی دم چھوڑ دیا سب غوغا
فاختہ نے بھی کبھی درد سے توجہ نہ کیا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۹۷).

جو سرو پہ بیٹھی فاختہ تھی
سو وہ بھی حواس باختہ تھی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۰) تیتوا کی سلطنت کے بانی کو اس کے بچپن میں فاختہ دانہ کھلاتی تھی۔ (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۱۶)۔ اس وقت بڑے زوروں سے ایک فاختہ اور ایک کبوتر کی کہانی یاد آ رہی ہے۔ (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۷)۔ ۲. (کنایۃً) عاشق۔

ہوں فاختۂ قدِ حسین و حسن اے دل
وہ سرو لبیؔ کا ہے یہ شمشاد نبیؔ کا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ ۳. (موسیقی) **گانے کی تالوں میں سے ایک تال کا نام۔** امیر نے چوبیس بحروں میں تالیں ایجاد کی ہیں جن کے اقسام حسب ذیل ہیں ، بحر ہزج ... بحر فاختہ ... بحر وافر۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۸۵)۔ [ف]۔

ـــ اُڑانا محاورہ۔

۱. سوتے ہوئے بے تکلف دوست کے گال پر توسی ہوئی روئی رکھ کر یا پاؤں کی انگلیوں میں روئی اور کاغذ وغیرہ لگا کر جلانا جس سے وہ جاگ اٹھے ، شرارت یا مذاق سے کسی کو ہلکی پھلکی سزا دینا ، شرارت یا مذاق کے طور پر اچانک تھپڑ رسید کرنا۔ جان پڑا کسی نے سہانے خواب سے جگانے کے لیے فاختہ اڑا دی۔ (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۹)۔ ایک دن اس نے اس لڑکے کی فاختہ اڑائی جس نے تصویر چرائی تھی۔ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، گریز ، ۷۲)۔ ۲. **عیش کرنا ، مزے کرنا۔** وہ دن گئے جب خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۶)۔

ـــ اُڑ جانا / اُڑنا محاورہ۔

عیش و عشرت ختم ہو جانا۔

فاختہ اڑ گئی خود رہ گئے تنہا ہی خلیل
اب توکل کے سہارے یہ جئیں گے یہ وکیل

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۱۶۱)۔

فاختئی (سک خ ، فت ت) صف۔

خاکستری رنگ والا نیز خاکستری ، خاکی رنگ کا نام۔

رنگ کاغذ ہوا ہے فاختئی
جب لکھوں سرو قد کے تئیں مکتوب

(۱۷۳۳ ، داؤد (چمنستان شعراء ، ۹۰))۔ فاختئی ... پشوازیں دامن در دامن سوق لگے لگائے۔ (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۵۲)۔ اور میرا فاختئی جبہ جو ہمارے دادے کے والد کا تبرک ہے نکال دو۔ (۱۹۲۳ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۲۰)۔ ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا گلابی ... صندلی ، فاختئی ... اتنے رنگ تو یاد ہیں۔ (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۵)۔ [فاختہ (بحذف ہ) + ئی ، لاحقۂ صفت]۔

فاختے (سک خ) امذ (قدیم)۔

رک : فاختائیں ، تراکیب میں مستعمل۔

بکارے گئے فاختے سرسری
ہنسے کس طرف خوش ہو کبک دری

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۹۹)۔ [فاختہ (رک) کی جمع مذکر]۔

ـــ اُڑنا / اُڑ جانا / اُوڑنا محاورہ (قدیم)۔

ہوش و حواس غائب ہونا ، حیران ہونا ، ہکا بکا ہو جانا ، گھبرا جانا۔

تل جو نہ دیکھوں کبھی فاختے اُڑجا رہے
ہووں اپس میں نڈھال دل میں سلے خار خار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۴)۔

دیکھ کر اس گلبدن کے قامت موزوں کی چھب
صحنِ گلشن میں اوڑے ہیں فاختے شمشاد کے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۲۲)۔

شمشاد کے اڑتے ہیں بس فاختے گلشن میں
وہ سرو خراماں جب چھب اپنی دکھاتا ہے

(۱۷۸۰ ، عشق (جمال اللہ) ، د ، ۸۱)۔

فاخِر (کس خ) صف مذ۔

۱. **فخر کرنیوالا ، مغرور ، متکبر۔** فاتح دشمن کے ہاتھ سے فتح کو چھین لیا اور ایسے بڑے فاخر فتح کے پرخون میدان سے جیسا میرنگو کا تھا اس نے پھر صلح کی التجا کی۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۳۳۳)۔ ۲. **تحفہ ، نادر ، بے مثل ، بیش بہا۔**

عایشہ بور ابن عباس اے بیاں
اور بہوت اصحابِ فاخر اے میاں

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۹۳)۔

کہ پیدا ہوویں سب مُرسل کے آخر
رسول بحر و بر سلطانِ فاخر

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۹۷)۔ اس کا لباس فاخر اور قیمتی ہوگا۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۲۸)۔ [ع]۔

فاخِرانَہ (کس خ ، فت ن) صف ، م ف۔

فخر کرنے ہوئے ؛ مراد : قیمتی ، نادر ، فخر کے احساس کے ساتھ۔ اس کو اس وسیلے سے حضور پرنور میں طلب کیا اور ایک خلعت فاخرانہ بخشا۔ (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۳۳)۔ [فاخر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

فاخِرَہ (کس خ ، فت ر) صف۔

عمدہ ، نادر ، قیمتی ، بیش قیمت۔

ہتھیار سج چکے ہیں شہنشاہِ حق شناس
تم نے نہ زیبِ جسم کیا فاخرہ لباس

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۱)۔ ایک شخص نہایت وجیہہ دولتمندان ہندوستان سے لباس فاخرہ پہنے ہوئے شیخ کی ملاقات کو گئے۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۲۱۱)۔ فاخرہ لباس ترک کر کے تن پر بوریہ اوڑھ لیا۔ (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۸)۔ [فاخر + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فادَر (فت د) امذ۔

۱. **باپ ، والد ، پدر۔**

وہ مس بولی میں کرتی آپ کا ذکر اپنے فادر سے
مگر آپ اللہ اللہ کرتا ہے ہاکل کا مالک ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۰۶)۔ ۲. **عیسائیوں کے رومن کیتھولک**

فرقے کا پادری. اپنے مندر کا بھجن سنتا اور مسجد کی اذان سنتی اور گرجا سے آنے والی «فادر فادر» «ہولی ہولی» کی آوازیں سنتی. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۹۳). [انگ: Father].

--- کرِسْمَس (--- کس خف ک ، کس ر ، سک س ، فت م) امذ.
پادری ، عیسائی مذہب کا عالم یا پیشوا. یورپ میں ... عورتیں طرح طرح کے کھلونے اور مٹھائیاں کرسمس کے دن سے پہلی رات کو بچوں کے سرہانے رکھ دیتی ہیں اور صبح کو بچوں سے کہتی ہیں کہ یہ تحفہ فادر کرسمس بابا تمہیں دے گئے ہیں. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ ، ۳ : ۵۵). [فادر + کرسمس (رک)].

--- کَنْفیسَر (--- فت ک ، سک ن ، ی مج ، فت س) امذ.
وہ پادری جس کے سامنے عیسائی لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے اور غلطیوں کو معاف اور بخشش کے لیے دعا کرواتے ہیں. کیا تمہیں ایک عدد فادر کنفیسر کی ضرورت ہے ، جس کے سامنے تم اپنے دکھ بیان کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کر سکو؟ (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگ ، ۲۰۶). [انگ: Father-Confessor].

فادْزَہْر (سک د ، فت ز ، سک ہ) امذ.
سانپ کا زہر ، تریاق ، زہر کے اثر کو زائل کرنے والا ، ایک قسم کا پتھر جو بعض حیوانات کی کھیری یا آنت میں پایا جاتا ہے اور زہر کو زائل کرتا ہے. فعل فادزہر کا مانند فعل تریاق کے ہوتا ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۵). فادزہر (= دافع سم ، زہر کا توڑ) تسلیم کیا گیا ہے. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۲۵). [پادزہر (رک) کا معرب].

فار امذ.
چوہا ، موش. ایک بوٹی ہے چونکہ چوہے کے کان سے مشابہت رکھتی ہے اس لیے عربی میں اذان الفار کہتے ہیں کیونکہ اذان جمع اذن کی ہے جو کان کے معنی میں ہے اور فار چوہے کو کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۳۳۸). [ع].

فارْخَطی (سک ر ، فت خ) امث.
رک : فارغ خطی. کانگریسی ہندوستانی زبان کے حامیوں نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو غزل کو فار خطی دیدو اور غزل کی بجائے گیت نشر کرو. (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۱۲۰). [فارغ خطی (رک) کا مخفف].

فارِس (کس ر) امذ.
شہسوار ، گھوڑے کا سوار ؛ (مجازاً) جنگجو ، بہادر ، دلیر.

نفس تو من کو رام کر رکھنا
فارس و خود سمند نا ہونا
(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۸).

دو کرتی تھی وہ ہر کسی و نا کسی کو یہ کس تھا
اک ہاتھ میں فارس تھا نہ زین تھا نہ فرس تھا
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۱).

فارس نے کیا نعرہ جس وقت جبی پڑی
خیبر پہ نظر تیکھی ریوار نے تھم کر کی
(۱۹۱۲ء ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۱).

ساقیٔ اربابِ ذوق ، فارسِ میدانِ شوق
بادہ ہے اس کا رحیق تیغ ہے اس کی اصیل!
(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۱۳۱). [ع].

فارْس (سک ر) امذ.
ڈرامے کی ایک قسم جس میں عامیانہ تفریح اور تفنن طبع کے لئے مضحکہ خیز واقعات، عامیانہ ظرافت اور سوقیانہ بذلہ سنجی سے کام لیا جاتا ہے. تفریح کے سامان بھی جمع تھے ایک چھوٹے سے فارس کھیلنے کی تیاری کی گئی تھی. فارس خود نوجوان چڈھا کی تصنیف تھی وہی خاص ایکٹر بھی تھا. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۷). فارس میں مزاح پیدا کرنے کے لیے کرداروں سے زیادہ مبالغہ آمیز اور خلاف قیاس صورت ہائے واقعہ کا سہارا لیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۳۰). [انگ: Forester].

فارْس (سک نیز کس ر) امذ.
ملک ایران کا قدیم نام ، ملک ایران کا ایک علاقہ تھا پھر پورے ایران کو فارس کہنے لگے. عرب ، شام روم ، افریقہ ، فارس کہیں کے مسلمان بیوہ کے دوسرے نکاح میں کسی طرح کی عار نہیں سمجھتے. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۱۳۷). [ف].

فارِسْٹَر (کس ر ، سک س ، فت ٹ) امذ.
محکمہ جنگلات کا ادنیٰ عہدہ دار (نوراللغات). [انگ: FORESTER].

فارْسی (سک ر). (الف) صف.
ملک فارس کے رہنے والے.

کیا جانیے کہ بولیں گے کیا واں کے فارسی
جرأت گئے جو شعر ترے اصفہان کو
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱۱۳). (ب) امث. ۱. **ایران کی زبان کا نام**. ہور فارسی کے دانشمنداں جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بندان انوں کوں بول بھایا ہے. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱).

میں کئے تسخیر تاجی ریختے سیں سیم تن
گرچہ زر حاصل کریں ہیں بار پڑھ کر فارسی
(۱۷۳۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۲۳۸). جو شخص اس کنویں کے پاس جاتا ہے ... عجیب باتیں فارسی اور ترکی اور تازی اور ہندی میں سماعت کرتا ہے. (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۳). خط کے اقسام یہ ہیں . عربی ، فارسی رومی ، حمیری ، بربری ، اندلسی ، رومانی وغیرہ ، جنکا قدیم کتابوں میں ذکر ہے. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۹). لفظ فارسی قدیم تر زمانے ہی سے ایرانی صوبوں میں بولی جانے والی بولیوں میں سے ایک کے لیے استعمال ہو رہا تھا. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۷). ۲. **(موسیقی) وہ بیت یا شعر جس کو تال اور الاپ کے ساتھ ملا کر با ترتیب دے کر گایا جائے**. جب امیر خسرو دہلوی نے ایرانی اور ہندوستانی موسیقی کے امتزاج سے نئی چیز پیدا کی اور اس کے لیے نئی اصطلاحات مثلاً ... فارسی ، غزل وغیرہ وغیرہ وضع کیں. (۱۹۲۹ء ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۳). [فارس + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بگھارْنا محاورہ.
ایسی زبان بولنا جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے.

زباں ہے جس کی ، اشارت سے وہ پکارے ہے
جو گونگا ہے وہ کھڑا فارسی بگھارے ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸).

---بولْنا محاورہ.
ایسی بولی بولنا جو اوروں کی سمجھ میں نہ آئے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---خواں (---و معد) صف.
فارسی جاننے والا ، پڑھا لکھا ، عالم. یہ خیال کرنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اہل معاملہ کے لیے یہ حروف بڑی سدِّ راہ ہیں کہ ان کو بعض وثائق کے پڑھوانے کے واسطے ایک فارسی خواں کی تلاش ہوتی ہے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات سرسید ، ۳۴).[فارسی + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---رالنگ توژم تا کہ او لنگڑی شود کہاوت.
غلط زبان بولنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ غلط زبان بول کر زبان خراب کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ٹانگ توڑْنا محاورہ.
غلط سلط فارسی بولنا یا لکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---گَنْدُم (---فت گ ، سک ن ، ضم د) امث.
گندم کی ایک قسم جو جلد پک جانے والی ہے اس کا بھوسا ہلکا سرخ یا زرد ہوتا ہے اس کی کاشت روس کے علاقہ کوہ قاف میں ہوتی ہے. فارسی گندم (T.Persicum) یہ جلد پک جانے والی بہاری گندم ہے جس پر گیلی کا اثر کم ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۲۲). [فارسی + گندم (رک)].

---وارْسی (---سک ر) امث.
فارسی (نوراللغات). [فارسی + وارسی (تابع مہمل)].

فارْسِیَّت (سک ر ، شد ی مع بفت) امث.
اردو کی کسی عبارت یا شعر میں فارسی الفاظ و تراکیب کا اپنا تناسب یا ایسے فارسی الفاظ کا استعمال جو اسے اردو سے دور اور فارسی سے قریب تر کر دے. اس کی تاثیر ملکی زبان پر کس قدر چھائی ہو گی اور عربیت نے کس قدر فارسیت کو مٹایا ہوگا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۲۳). گزشتہ دور میں نظم اردو ... اور اس کا طرز ادا سب کا سب فارسیت کے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۳ : ۲۸). فارسیت ہی کے قیاس پر بعض نقادوں نے عربی الفاظ و تراکیب کی کثرت کے لیے عربیت کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۳). [فارسی + یت ، لاحقۂ اسمیت].

فارْسِیَہ (سک ر ، شد ی مع بفت) صف.
ملک فارس کے رہنے والے. اس میں ایک بڑی قباحت یہ ہے ... اہل فارسیہ و عربیہ ... بے قدر ہے. (۱۸۶۸ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱ : ۲۱۶). [فارس + یہ ، لاحقۂ صفت].

فارِغ (کس ر) صف.
۱. **مطمئن ، بے فکر ، فارغ البال ، آسودہ ، بے نیاز.** یعنی حق سوں اپنے واصل ہوں ، انو سوں فارغ ہوں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)).

تج مکھ دیکھت سورج چندر تھے ہوا فارغ
لے لب میں ترے دو لب شکّر تھے ہوا فارغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۱).

نام و نشاں سے فارغ رہئے تو خوب رہئے
آسودہ زمیں پر مانی کا ڈھیر کیا ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۲).

رفیق ہیں متردد رقیب ہیں فارغ
عزیز رکھتی ہے وہ چشمِ فتنہ یار مجھے

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۱۱۹).

خوش ہو کہ بہت پختہ ہیں سودائی ترے
فارغ ہیں تمنّا سے تمنّائی ترے

(۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۱۳۳). ۲. **خالی ، آزاد ، وہ شخص جو کام سے فرصت پا چکا ہو.** پروردگار کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے اور اوس کی تعریف بیان کرنے سے آدمی کیونکر فارغ رہ سکتا ہے. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۲ : ۱).

فارغ تو نہ بیٹھے گا محشر میں جنوں میرا
یا اپنا گریباں چاک ، یا دامنِ یزداں چاک

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۹۳). [ع].

---الْاِصْلاح (---ضم غ ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ص) صف.
جسے استاد سے کلام کو درست کرانے کی حاجت باقی نہ رہی ہو ، اصلاح سے مبرّا ، جسے اصلاح کی ضرورت نہ ہو. استاد کی زندگی تک اس کا کوئی شاگرد خود کو فارغ الاصلاح نہیں سمجھ سکتا. (۱۹۳۰ ، دستورالاصلاح ، ۳۹). استاد کی زندگی ہی میں والد مرحوم فارغ الاصلاح ہو چکے تھے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، یکم ستمبر ، ۳). [فارغ + رک : ال (۱) + اصلاح (رک)].

---اُلْبال (---ضم غ ، غم ا ، سک ل) صف.
آسودہ حال ، بے فکر ، آزاد ، مطمئن.

دلاں کے آہواں سب کے سدا کال
جفا کے تیر سوں تھے فارغ البال

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۶).

گرفتار ہے جو تری زلف کا
وہ ہر قید سے فارغ البال ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳). صدہا ... آسودہ حال ہوکر فارغ البال ترقی اقبال مناتے ہیں. (۱۸۶۸ ، سرور ، انشائے سرور ، ۳). وہ معاش کی طرف سے فارغ البال تھے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲). خوشی صرف اس بات کی تھی کہ ہمارے دوست ... وہ خوش حال اور فارغ البال ہے. (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۱۰۹). [فارغ + رک : ال (۱) + بال (۱)].

---البال ہونا محاورہ.
کسی کام کے تکملے سے مطمئن ہونا ، مطمئن ہونا ، بے فکر ہونا ، خالی ہونا ، فرصت پانا.

ہو سن تیج میمونہ خوش حال ہوئی
کدورت ستی فارغ البال ہوئی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۵).

ہوئی کھانے سے جس دم فارغ البال
وہ تھی اک شکل پر اپنی بھوحال

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۶۰۵). رائے پتھوار غنیم کے خطرے سے فارغ البال ہو کر فتح کا نقارہ بجاتا اپنی راج دھانی میں آ بیٹھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۱۹).

---البالی (---ضم غ ، غم ا ، سک ل) امث.
آسودگی ، خوشحالی ، بے فکری ، آزادی. کوئی سامان ایسا نہیں ہو سکتا کہ اُن کو فکر معاش سے فارغ البالی ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۸). فارغ البالی اور خوش حالی کے آثار نظر نہ آئے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۶). انکی باقی عمر عظیم آباد میں فارغ البالی سے بسر ہوئی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۳۵). [فارغ البال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---التحصیل (---ضم غ ، غم ا ، ل ، شد ت بکس ، سک ح ، ی مع) صف.
حصول تعلیم یا تربیت سے فارغ ، سند یافتہ.

تحصیل حاصل نئیں اسے جس میں جو قیل و قال ہے
اس کون تدھاں فاضل کہو جو فارغ التحصیل ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۳). عرصۂ قریب میں فارغ التحصیل ہوئیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۷).

معرفت میں فارغ التحصیل حضرت شاہمیر
شرح متن سنت و تنزیل حضرت شاہمیر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۰۹). فارغ التحصیل طلبہ کو جن کی اسناد پر سرکاری مہر نہ ہوگی ، وسائل معاش تلاش کرنے میں بھی مشکلات پیش آئیں گی. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۱۶۳). فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۲۷۹ھ میں نواب سر حامد یار خاں ... کی ملازمت و مصاحبت اختیار کر لی. (۱۹۸۶ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۱۳). [فارغ + رک : ال (۱) + تحصیل (رک)].

---الحال (---ضم غ ، غم ا ، سک ل) صف.
آسودہ حال ، بے فکر ، مرفہ حال (فرہنگ آصفیہ). [فارغ + رک : ال (۱) + حال (رک)].

---بال کس سف ، صف.
رک : **فارغ البال**. من موہن ... ہو بات سن تیٹ فارغ بال ہوئی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۸۴).

ہیولی رکاب سعادت میں میں بھی فارغ بال
مدام سربکف دست و غاشیہ بردوش

(۱۸۷۴ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹). [فارغ + بال (۱)].

---بالی کس صف ، امث.
رک : **فارغ البالی**. یہ اوس کی رعایا کے لیے خوش وقتی اور فارغ بالی کا نیا زمانہ شروع کرتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳). وہاں کے شعرا اور شرفاء نے لکھنؤ کا رخ کیا جہاں فارغ بالی اور خوش حالی کا سماں اور دولت اور عیش و عشرت کی فراوانی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۸۳). [فارغ بال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خطی (---فت خ) امث.
۱. **مطالبہ مل جانے کا تحریری اقرار ، بیباق کی رسید ، مطالبات کی مکمل ادائگی کا تمسک.** اب تم میں جو منکر ہیں کچھ بہتر ہیں ان سب سے یا تم کو فارغ خطی لکھی گئی ورقوں میں. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، عبدالقادر ، ۵۱۰). کسی سے لین دین کے حساب کا تصفیہ اور روپیہ سب کے بیباق اور ادا کر کے دستاویز لکھا لی جاوے یا اپنے نوکر سے حساب سمجھ کر دستاویز لکھ دی جاوے تو اوس کو فارغ خطی کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۸۹). جب بکر اوس تمسک کی بابت فارغ خطی دے سکتا ہو تو زید اور بکر دونوں کے مقابلہ میں میعاد محسوب ہوگی. (۱۹۲۳ ، قانون میعاد سماعت سرکار عالی ، ۳۸). وہ مجھ سے فارغ خطی لکھوانا چاہتے تھے ، کہ پاکستان کی بند فضا میں کسی نئی فکر کی گنجائش نہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۷). ۲. **لاتعلق اختیار کرنے کی تحریر ، کسی خاص تعلق سے آزادی.** فارغ خطی بہ مُہر قاضی و مفتی و گواہی اکابران شہر کے لکھدے ، تو کیا مضائقہ ہم ازراہ مشفقت برادرانہ تجھ کو پرورش کریں گے. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، ۲۵۵). کسی کو گود لیا بھی تو ما باپ سے لا کھ فارغ خطی لکھوا لوں ... مگر قدرتی تعلق کو تو میں نہیں تڑا سکتی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۷). اگر ان کی زندگی کے لطائف و ظرائف کا ذکر چھڑ جائے تو ... شاعری کے ذکر سے اس مقدمہ کو فارغ خطی لکھنا پڑے. (۱۹۵۳ ، دیوان صفی (مقدمہ) ، ۷). ۳. **ترک تعلقات کی دستاویز ، طلاق نامہ.** یا تو بہی رہیں یا میں ہی رہوں ، مجھ کو اس موئے سے فارغ خطی دلوا دیجیے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۱۱). نصف درجن وہ تھیں جو پرانے کرم خوردہ شوہروں سے بیزار ... فارغ خطی کی متمنی. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۷). ایک زوجہ دوسری شادی کر سکتی ہے اگر شوہر عنین ثابت ہو یا ... اسکو فارغ خطی (طلاق نامہ) دے. (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۱۳۵). [فارغ + خط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کرنا محاورہ.
رخصت کرنا ، چھٹی دینا. بیمار بیٹے کو اسپتال سے صحت یاب ہونے بغیر فارغ کیا جا رہا ہے. (۱۹۸۶ ، وفاق محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۶۷).

---ہونا محاورہ.
۱. **نمٹ جانا ، مکمل کر لینا ، فرصت پانا ، نمٹنا ، کر چکنا.**

سنو مکھ ہات دھونے تی فارغ ہو سب
کیا لینی رانی تی بھوجن طلب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۸).

کام تیرے عشق میں بہت ہی میر
ہم ہی فارغ ہوئے شتابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰). شام کو تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر سیدھا کلکتہ چلا گیا. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز ، ۱۰۱). جی سر ، میٹنگ سے فارغ ہو کر میز کو سکھائیں گے. (۱۹۸۶ ، سہ حلقہ ، ۱۰۲). ۲. **چھٹکارا پانا ، فرصت پانا.**

مجھے کچھ کھٹنے کا حاجت نہ تھا
میں فارغ درد سوں ہوا ہوں اپنا

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۱۳).

منگا کر ملا عطر قدس ایکبار
کہ سکتے ہے فارغ ہو وہ گلعذار

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۳).

خوش ہو کہ بہت پختہ ہیں سودائی ترے
فارغ ہیں تمنا سے تمنائی ترے

(۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۱۳۳).

فارْغطانَہ (سک ر ، فت غ ، ن) امث.
فارغطی یا فارغ خطی کی اجرت ، محصلانہ ، رسید لکھنے کی اُجرت. ایک روپیہ فی کھاتہ وقت تحریر فارغطی لگان سال تمام ، زمیندار کا کارندہ ہر کاشتکار سے بمد فارغطانہ پانے کا مستحق ہوگا. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۳۴).[فارغطی (بحذف ی) + انہ ، لاحقۂ اُجرت].

فارْغَطی (سک ر ، فت غ) امث.
رک: فارغ خطی. میری زوجہ میری نافرمانی کرتی ہے ... لہٰذا اوس کا مہر شرعی اوس کے نان و نفقہ کے عوض اوس کو دے کر دستبردار ہوا ... یہ فارغطی لکھدی کہ سند ہو. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۹۸). ایک روپیہ فی کھاتہ وقت تحریر فارغطی لگان سال تمام ، زمیندار کا کارندہ ہر کاشتکار سے بمد فارغطانہ پانے کا مستحق ہوگا. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۳۴). [فارغ خطی (رک) کا غلط املا].

فارِغی (کس ر) امث.
آسودگی ، کامل اطمینان ، بےفکری. وہ انصاف و فارغیٔ خاطر و ناجنبانیٔ مشاغل دنیوی کہاں ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۵۱). [فارغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فارْفُرس (سک ر ، ضم ف ، فت ر) امذ.
رک: فاسفورس. امفری دیوی صاحب نے ... کئی قسم کی مٹی کو اور گندک اور فارفرس اور کوئلے کو ... بھی ایک بہت قوی مورچے کی مدد سے جُدا کیا. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۳۲). [فاسفورس (رک) کا ایک املا].

فارِق (کس ر) صف.
فرق کرنے والا ، جُدا کرنے والا ، متمیز کرنے والا.

فارق نیک و بد دہر ہے تیرا اے شیخ
ورنہ کچھ فرق نہیں شنبہ و آدینے میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷). دقتیں بسبب نہ ہونے علامات ممیز فارق کے پیش آتی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۱۶۳). ہم کہتے ہیں کہ دو چیزوں میں کسی فارق کا ہونا ضروری ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۶۹).

فارقِ حقّ و باطل پہ جانیں فدا
ہادیٔ دینِ فطرت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۷۱ ، سبطین ؛ تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۵). [ع].

فارْقَلیط (سک ر ، فت ق ، ی مع) امذ.
تسلی دینے والا ، حضرت محمد مصطفےٰؐ کا وہ اسم گرامی جو توریت ، زبور اور انجیل میں مذکور ہے ، احمدؐ. توریت میں نام ان کا احید اور انجیل میں طاب طاب اور زبور میں فارقلیط ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۶). بےشک یہ وہی فارقلیط ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰؑ دے گئے ہیں. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۳)؛ لیکن وہ فارقلیط (احمدؐ) یا کبرگی کی روح ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۶۲۳). اردو میں فارقلیط کو کہیں تسلی دینے والا اور کہیں روحِ حق فرمایا گیا ہے حالانکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ فارقلیط کا لفظ دراصل احمدؐ کی جگہ استعمال کیا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، آئینۂ تثلیث ، ۹۶). [یونانی سے معرّب].

فارِقَہ (کس ر ، فت ق) صف.
(میکانیات) دو یا زیادہ حرکتوں یا دباؤ وغیرہ میں فرق پیدا کرنے والا (انگ : Diffrential). ایک پرزہ «فارقہ» ایسا تیار کیا جس کے اصول پر مبنی ایک پرزہ آج بھی موٹر گاڑیوں کے عقبی سرے پر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۴۴). [فارق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فارک (سک ر) امذ.
کھانا کھانے کا کانٹا. فارک : کھانا کھانے کے کانٹے کے معنی میں جب یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا تلفظ فورک جیسا کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۳). [انگ : Fork].

فارْم (۱) (سک نیز فت ر) امذ.
۱. **وہ چھپا ہوا کاغذ جس میں کوائف کے اندراج کے لیے خانے بنے ہوئے ہوں ، خانہ پُری کے لیے مخصوص چھپا ہوا کاغذ.** فارم جس پر تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے دستخط کرائے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۲۲). بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کو سادہ لائسنس فارم نہ دیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، ۵ اگست ، ۶). ۲. (طباعت) **وہ کاغذ کا تختہ جو ایک دفعہ میں چھپے ، کاپی کا ایک چربہ ، جز ، فرمہ.** ایک داب میں ہزاروں و لاکھوں فارم نکل سکتے ہیں. (۱۹۵۷ ، اردو رسم خط اور طباعت ، ۱۶). ۳. **نقشہ ، نمونہ ، وضع قطع.** فارم اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے مثلاً ۱. نقشہ ۲. نمونہ ۳. وضع قطع ۴. چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پُری کے لئے دیا جائے ۵. کھیت ۶. مدرسوں کے درجے وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۴). ۴. (ادب) **ہیئت ، طرز.** ایسی شاعری ظہور میں آئی جو ہوتی تو غزل کے فارم میں ہے مگر اس کا کوئی تعلق غزل سے نہیں ہوتا. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۷). [انگ : Form].

--- بھرنا محاورہ.
فارم میں کوائف درج کرنا ، فارم کی خانہ پُری کرنا . برسر عام نیشنل کانفرنس کی ابتدائی رکنیت کا فارم بھر کر اس میں شمولیت کا اعلان کر دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۵۴).

--- کرنا محاورہ.
(فوج) ترتیب میں کھڑا کرنا ، ترتیب دینا ، آراستہ کرنا. یہ سنگل رینک میں تہائی سے چھ قدم نیچے فارم کیے جائیں. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۰۹).

--- لائنز (--- کس ء ، سک ن) امذ ؛ ج.
(جغرافیہ) وہ خطوط جو نقشے پر کسی مقام کی بلندی ظاہر کرنے کے لیے کھینچے جاتے ہیں لیکن ان سے بلندی کی مقدار کا اندازہ نہیں ہوتا ہے . سطح سمندر سے کسی مقام کی بلندی ظاہر کرنے کے لئے کنٹورز کے علاوہ فارم لائنز بھی استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۲۷). [انگ : Form Lines].

فارَم (۲) (سک نیز فت ر) امذ.
۱. وہ قطعۂ اراضی جو کاشت کے لیے مخصوص کیا جائے اور ایک منتظمہ کے ماتحت ہو. ازسرنو قائم شدہ فارم بڑے زور شور سے کام کر رہا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳). فارم کو مسلسل بنانے کے لیے مختلف کاشتکاروں کو رام کرنا پڑا. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۱). جنید کو محسوس ہوا یہ فارم، باغات، تالاب اور جنگل سب ناکارہ ہو چکے ہیں. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۲۳). **۲. جانوروں اور پرندوں کی پرورش گاہ جو ایک منتظمہ کے ماتحت ہو .** پرند پالنے کے فارم بنانے سے پہلے اپنے ذرائع اور امکان کے اعتبار سے فارم کو وسیع کرنے کا ایک اندازہ اور حد ذہن میں قائم کر لینی چاہیے. (۱۹۳۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۳) . وہ خود فارم جا کر بڑی اونچی نسل کی مرغیاں لائی ہیں. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۲۳). [انگ : Farm].

فارماسیوٹیکل (سک ر، کس مج س، و مج ، ی مج ، فت ک) امذ.
عطاری یا دواسازی سے متعلق. فارمیسی ... کے مرکبات فارما کوپیہ ، فارما کالوجی ، فارما سیوٹیکل ورکس بھی رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳). [انگ : Pharmaceutical].

فارماکالوجی (سک ر ، و مج) امث.
علم الادویہ ؛ اصول دوا سازی. فارمیسی ... کے مرکبات فارما کوپیہ ، فارما کالوجی ، فارماسیوٹیکل ورکس بھی رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳). [انگ : Pharmacology].

فارما کوپیا (سک ر ، و مج ، کس پ) امث.
کتاب الادویہ ، قرابادین (جس میں دواؤں کی فہرست ان کے خواص اور استعمال کا ذکر ہو). اس کی دوا اپنے دیس کی کسی قرابادین اور "صاحب" کی ولایت کی کسی فارما کوپیا میں تلاش کی جائے. (۱۹۵۰ ، محمد علی ، ۱ : ۳۰۵). [انگ : Pharmacopoeia].

فارمَل (سک ر ، فت م) صف.
باقاعدہ ، رسمی ؛ (منطق) استدلال کی صوری حیثیت کے متعلق. فارمل منطق میں Contradictiory اور Contrary دو عوامل ہیں. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۰۵). [انگ : Formal].

فارمَلِین (سک ر ، فت م ، کس ل) امث.
(کیمیا) ایک قسم کی دوا جسے سرخ دوا سے ملا کر پانی میں حل کرنے سے ایک ایسی زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے جو کمروں کو جراثیم سے پاک کرنے کا بہترین مرکب ہے. اچھا صائن مایع ۵۰ فیصد اسپرٹ ، ۵۰ فیصد پانی اور ۵ فیصد فارملن ... کا آمیزہ ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۸). ان بیجوں کو مارنے کے لیے پانی میں اُبالو اور تخمیر ... کو روکنے کے لیے ان مردہ بیجوں کو فارملن ... کے محلول میں ڈبویا جاتا ہے . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۶۵). [انگ : Formalin].

فارمُولا (سک ر ، و مع) امذ ؛ ج فارمولے.
۱. ایسا اُصول یا تجویز جو اختلافِ مقاصد و آراء میں موافقت پیدا کرے. امیر نے کہا وہ فارمولا کانگریس اور لیگ کے وزیروں کی مساوی تعداد کا تھا. (۱۹۴۹ ، آگ ، ۳۵۵). ایک طرف مصالحتی فارمولا اور دوسری طرف جنگی منصوبہ درج ہے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۷). **۲. قاعدہ ، اصول ، طریقۂ کار.** قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کے لئے نفسیات کا فارمولا ایجاد کیا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، جنوری ، ۵). اب میں انہیں کیا بتاتا کہ ان چیزوں کا کوئی لگا بندھا فارمولا نہیں ہوتا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۴). **۳. (ریاضی) الجبرا کے علامات میں قاعدہ یا اصول ضابطہ .** فارمولا برائے عدد اول. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، مئی ، ۴۳). الجبرا کا فارمولا ہے کہ دو مائنس مل کر پلس نہیں ہوتے . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۷۱) . **۴. (سائنس) علامات کے ذریعے سے کسی مادہ کے اجزاءِ ترکیبی کا اظہار ؛ حقائق کے اظہار کے لیے بذریعۂ علامات و اعداد بنایا ہوا نقشہ یا جدول ، قاعدہ .** تمبریچر کی تبدیلیوں کی وجہ سے ریل کی پٹریاں جس طرح پھیلتی اور سکڑتی ہیں ان کے فارمولوں کو یاد کرنا ہوتا ہے . (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۳۸). طول، موج اور تواتر میں سے اگر کوئی ایک معلوم ہو تو اس فارمولے کی مدد سے دوسرے کو معلوم کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۹ ، ٹیلیویژن کی کہانی ، ۱۳۵). **۵. نسخہ ، ترکیب.** اگر یورپ و امریکہ تباہ بھی ہو گئے تو جاپان کے پاس فارمولے موجود رہیں گے . (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۲) . **۶. اصول مسلّمہ ، کلیہ.** فلسفی تیری تہ کو نہیں پہنچ سکتا ، عاقل تیرا فارمولا وضع نہیں کر سکتا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۲۸). [انگ : Formula].

--- کَہانی (--- فت ک) امث.
ایک ہی لگے بندھے اصول، طریقے یا قاعدے کے مطابق لکھی ہوئی کہانی . فارمولا کہانی لکھنے کی وجہ شرر اور اردو فلم انڈسٹری میں زبردست مانگ کے سوا کچھ نہیں. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۷۷). [فارمولا + کہانی (رک)].

فارمِیسی (سک ر ، ی مج) امث.
۱. دواخانہ ، شفاخانہ . موسم گرما کی ایک خوشگوار صبح کو

جبکہ میں فری فارمیسی کے ورانڈے میں ٹہل رہا تھا۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۳)۔ ۲. **دواسازی**۔ فارمیسی دواسازی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳)۔ [انگ : Pharmacy]۔

فارمیشن (سک ر ، ی مج ، فت ش) امث ؛ امذ۔

۱. **بناوٹ ، تشکیل ، اجزا یا حصص کی ترتیب**۔ غرض اس کی فارمیشن یعنی بناوٹ کا اکثر اور ضروری حصہ ضعف اور مغلوبیت کے زمانے میں واقع ہوا۔ (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۳۹)۔ نکلنے کے فارمیشن Formation کے دوران میں جو خفیف سی تبدیلی آتی ہے اس کے متناسب تبدیلی ریسٹ انرجیوں ... کے ٹوٹل میں ہو جاتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، نکلیائی توانائی ، ۳۸)۔ ۲. **فوج کا بریگیڈ یا ڈویژن**۔ بریگیڈ یا ڈویژن کو فارمیشن بھی کہتے ہیں (۱۹۷۳ ، پاکستان کا المیہ ، ف)۔ [انگ : Formation]۔

۔۔۔ بنانا محاورہ۔

ٹکڑیوں کی شکل میں اڑنا۔ بھوری چنڈول اور غوغائی بڑے طمطراق اور سلیقے سے فوجی ہوائی جہازوں جیسی فارمیشن بناتی آئیں۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۳)۔

فارمیکا (سک ر ، ی مج) امذ۔

سخت اور مضبوط پلاسٹک کی تہ جو عموماً لکڑی کی چیزوں کی سطح پر چڑھائی جاتی ہے تاکہ وہ کیمیائی اثرات سے محفوظ رہیں۔ فارمیکا کی ہلال نما میز کے گرد خوش گلو و خوش خوراک شعراء اشیائے خوردنی کے ساتھ انصاف فرما رہے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، غالم بدہن ، ۱۰۵)۔ [انگ : Formica]۔

فارن (کس مج ر) صف۔

بیرونی ، غیر ملکی ، اجنبی ، بدیسی۔ انگریزی حکومت کے آغاز میں رعایا کا یہ خیال رہا کہ انگلش حکومت ایک فارن حکومت ہے۔ (۱۹۰۸ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۳۰)۔ پروفیسر تنویر ہمیشہ فارن سگریٹ پیتے۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۰۸)۔ [انگ : Foreign]۔

۔۔۔ ایڈ (۔۔۔ی مج) امث۔

غیر ملکی امداد۔ تم نے شہر کی لومڑیاں دیکھی ہیں جنہیں ہر یوتھ شاپ فارن ایڈ پہنچاتی ہے۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۵۹)۔ [انگ : Foreiggn Aid]۔

۔۔۔ ایکسچینج (۔۔۔ی مج ، سک ک ، س ، ی مج ، سک ن) امذ۔

زرمبادلہ ، غیر ملکی کرنسی (کا لین دین)۔ ہمارے روپیہ کی قیمت بڑھ گئی فارن ایکسچینج فیورایبل (فیوریبل) ہو گیا۔ (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۳۷۳)۔ اپنے وطن کو یہ کہہ کر خوش کرتا رہا کہا آپ کو فارن ایکسچینج بھیج رہا ہوں۔ (۱۹۸۶ ، روداد چمن ، ۱۱)۔ [انگ : Foreign-Exchange]۔

۔۔۔ آفس (۔۔۔کس ف) امذ۔

دفتر امور خارجہ ، وہ محکمہ یا دفتر جس کے متعلق غیر ممالک کے امور ہوں۔ فارن آفس اور سفارت انگریزی دربار استنبول میں اس عہد نامہ کی اب تک مطلق اطلاع نہیں ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۰۲)۔ [انگ : Foreign-Office]۔

۔۔۔ پالیسی (۔۔۔کس مج ل) امث۔

خارجہ حکمت عملی۔ امپیریل کونسل میں ہزاروں فارن پالسی کے معاملات اور راز کی باتیں پیش ہوتی ہیں۔ (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۷۱)۔ [انگ : Foreign- Policy]۔

۔۔۔ ڈپارٹمنٹ (۔۔۔کس ڈ ، سک ر ، ٹ ، کس خف م ، سک ن) امذ۔

محکمۂ امور خارجہ۔ یہ سب کچھ ہمارے فارن ڈپارٹمنٹ اور ناکارہ ڈپلومیسی کے کرشمے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۲۵)۔ [انگ : Foreiggn-Department]۔

۔۔۔ سروس (۔۔۔فت س ، سک ر ، کس و) امث۔

شعبۂ امور خارجہ۔ فارن سروس میں ہے اور ہندوستان جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۳۳۷)۔ پاکستان بننے کے بعد یہاں فارن سروس میں آئے۔ (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۸۹)۔ [انگ : Foreign Service]۔

۔۔۔ سیکریٹری (۔۔۔ی مج ، سک ک ، ی مج ، فت ٹ) امذ۔

محکمۂ خارجہ کا معتمد یا افسر اعلیٰ۔ آخر میں گورنمنٹ آف انڈیا کے فارن سیکریٹری ہو گئے تھے۔ (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۷۶)۔ [انگ : Foreign-Secretary]۔

فارنر (کس مج ر ، فت ن) صف (جمع : فارنرز)۔

غیر ملکی باشندہ ، پردیسی۔ ہم کو ایسی قوم کی نظیر دکھاؤ جو ہماری طرح فارنرز (اقوامِ اجنبی) کی محکوم رہی ہو۔ (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷۶)۔ فارنر ہونے کے سبب اردو سندھی کے متعلق اس کے اندراجات صد فیصد صحیح نہ ہو سکتے تھے۔ (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۹۵)۔ [انگ : Foreigner]۔

فارن ہائٹ / ہیٹ (کس مج ر ، کس ہ/ی لین) امذ۔

ایک جرمن سائنسدان فارن ہائٹ سے منسوب مقیاس الحرارت کے متعلق یا مطابق۔ تپش آرام دہ حدود میں رہے جو عموماً ۶۰ اور ۷۰ درجہ فارن ہیٹ کے درمیان ہوتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۴۰۱)۔ لیکن پرندوں کے خون کی طبعی گرمی ۱۰۰ ڈگری فارن ہائٹ کی ہے۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۳)۔ اس بیماری کے آغاز میں جانور کو ۱۰۳ سے ۱۰۵ فارن ہیٹ بخار اور قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۸)۔ [انگ : Fahren Heit]۔

۔۔۔ تھرمامیٹر (۔۔۔فت تھ ، سک ر ، ی مج ، فت ٹ) امذ۔

فارن ہیٹ (رک) کا مقیاس الحرارت۔ فارن ہیٹ تھرمامیٹر نہ اس ملک اور امریکہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۹ ، پریکٹیکل انجینئرز ہینڈ بک ، ۲ : ۵۸)۔ فارن ہیٹ تھرمامیٹر ، اس تھرمامیٹر کو جرمنی کے ایک سائنس داں فارن ہیٹ نے ۱۷۲۰ء میں ... بنایا تھا۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۱۳)۔ [فارن ہیٹ + تھرمامیٹر (رک)]۔

فارْوَرْڈ (سک ر ، فت و ، سک ر)، (الف) صف.
آگے کا ؛ (تجارت) آئندہ پیداوار یا حوالگی وغیرہ سے متعلق. روئی بازار میں آج تیزی کا رجحان تھا فارورڈ میں ۸ ہزار گانٹھوں کا کام ہوا. (١٩٦٦ ، جنگ ، کراچی ، ۷ جولائی ، ٢). (ب) امذ. ١. **(کھیل) فٹ بال یا ہاکی وغیرہ کے کھیل میں اگلی لائن کا کھلاڑی.** ان کھلاڑیوں میں عام طور پر پانچ فارورڈ ، تین ہاف بیک ، دو بیک اور ایک گول کیپر ہوتے ہیں. (١٩٦٧ ، مشرق ، کراچی ، ٢٣ نومبر ، ٥). ٢. **شوخ ، بےباک ، آزاد خیال.** اسے ایک سفید ململ کی ہی ساڑھی پہنا کر سوسائٹی کی فارورڈ تتلیوں میں اتارا جائے. (١٩٨٩ ، انصاف ، ٥٠). [انگ : Forword].

---- کَرْنا ف م.
کسی درخواست وغیرہ کی سفارش کرنا یا بعد سفارش درجہ بدرجہ افسر بالا تک پہنچانا (مہذب اللغات).

فارُوق (و مع). (الف) صف.
حق و باطل میں فرق کرنے والا (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امذ. ١. **اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کا لقب.**

حضرت صدیق و ذی النورین و فاروق و علی
تھے یہی چاروں خلیفہ راز دانِ مصطفےٰ

(١٨٧٢ ، مظہر عشق ، ٥٠). حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو فاروق کا خطاب عنایت فرمایا. (١٩٦٣ ، محسنِ اعظم و محسنین ، ١٢٩). ٢. **ایک تیزاب کا نام جس سے سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پرکھتے ہیں ، اس کو تیزاب فاروق بھی کہتے ہیں** (نوراللغات). ٣. **ایک تریاق کا نام جو صحت اور مرض میں جدائی کر کے شفا بخشتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ع : (ف ر ق)].

فارُوقی (و مع). (الف) صف.
١. **حضرت عمر فاروقؓ سے منسوب یا متعلق ، حضرت عمرؓ کا.** اہلِ اسلام نے کہ شرکتِ فاروقی سے تمام مملکتِ ایران و توران پر تسلط پایا. (١٨٣٨ ، بستان حکمت ، ٦). عہدِ فاروقی سے خاتمۂ خلافت تک ... ایک منظم ادارے کی حیثیت حاصل رہی. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢٤٣). ٢. **حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) امث : **حضرت عمر فاروقؓ کی صفات.**

اے شیخ بہت اچھی مکتب کی فضا لیکن
بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی

(١٩٣٦ ، ضربِ کلیم ، ١٨٢). [فاروق + ی ، لاحقۂ نسبت].

فارَہ (فت ر) امذ.
چوہا ، موش. فارہ ... چوہا یہ بڑا حیلہ گر ہوتا ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٨٣). [ع].

فاری صف.
وہ گھوڑا جو صحرائی موش کے ہم رنگ ہو ، اسپ موشی. اسپ موشی کو فاری بھی کہتے ہیں. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢٩). [فار (فارہ (رک) کی جمع) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فارِین (ی مج) صف.
فارن ، باہرکا ، بیرونی ، خارجی. ان پارٹی تنازعات کو فارین پالیسی (تعلقات بیرونی کی حکمت عملی) تک بڑھا کر بڑے بڑے قومی تعلقات اور اغراض کو معرضِ خطر میں ڈالیں. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ١). [فارن (رک) کا ایک املا].

فازَہ (فت ز) امذ ؛ رک : فاژہ.
جمائی ، جمہائی.

بنا ہے فازۂ پیہم سے گل وہ غنچۂ لب
یہاں ہے نشہ سے بہتر خمار کی رونق

(١٨٨٢ ، صابر ، ریاض صابر ، ١٢٧). [ف].

فازَہْر (فت ز ، سک ہ) امذ.
بازہر ، زہر مُہرہ ، تریاق (ماخوذ : پلیٹس). [ف].

فاژَہ (فت ژ) امذ.
رک : فازہ.

ہے کشش ، فاژۂ تنِ خوباں
دائرہ ، دورِ دامنِ خوباں

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١١٢١). [ف].

فاسْٹ (سک س) صف.
تیز ، آگے. تمہاری گھڑی پانچ منٹ فاسٹ ہے. (١٩٢٦ ، نوراللغات ، ٣ : ٥٦٣). فاسٹ کا مطلب ہے تیز. (١٩٨٧ ، کرنیں ، ٦١). [انگ : Fast].

---- بَوْلَر (--- و لین ، فت ل) امذ.
(کرکٹ) تیز بولنگ کرانے والا کھلاڑی. میں فاسٹ بالر تھا اور ہمیشہ شروع شروع میں بولنگ کیا کرتا تھا. (١٩٨٨ ، مدوجزر ، ١٠٧). [انگ : Fast + Bowler].

فاسِخ (کس س). (الف) صف.
تباہ اور فاسد کرنے والا یا ہونے والا ، بیع وغیرہ کا فسخ کرنے والا ، ارادے اور قصد کا توڑنے والا (اردو قانونی ڈکشنری). (ب) امذ. **(طب) وہ تفرقِ اتصال جس سے ہڈی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں.** ہڈی اور کری کا تفرقِ اتصال ... فاسخ اس وقت کہتے ہیں جبکہ ان کے چند چھوٹے ٹکڑے ہو جائیں. (١٩١٦ ، افادۂ کبیر (عمل) ، ١٣٨). [ع : (ف س خ)].

فاسِد (کس س) صف.
١. **فساد یا خرابی پیدا کرنے والا ، بُرا ، بگڑا ہوا ، ضرر رساں ، خراب ، نقصان دہ.**

طبیعت شعر کی اصلاح بن فاسد ہی رہتی ہے
وہ ہی سمجھے یقیں یہ بات جو نبضِ سخن جانے

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٥٦). اس ارادے کو فاسد جان کر فسخ کیا. (١٨٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ١٣١).

شیر اس کی صدا سن کے لرز جاتے تھے بن میں
فاسد تھی ہوا رن کی یہ بدبو تھی بدن میں

(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٠٧). اکثر امراض جلدی مثل

فاسد گوشت اور خارش وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۳۲)۔ کردار کے آلام و مصائب میں تخیلی شرکت سے فاسد اور غیر معتدل جذبات کا نکاس ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۵)۔ ۲۔ (بیع وغیرہ) **باطل ، ناجائز ، قانوناً بے اثر**۔ دونوں عقدین فاسد ہیں اور اوّل شخص کو اس کا اصل مال واپس دلایا جاوے گا۔ (۱۸۹۹ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۱۳)۔ جو بیع بدون تراضی کے ہوتی ہے وہ فاسد ہے۔ (۱۹۲۳ ، حق ثانہ عباسیہ (سلہٹ میں اردو ، ۱۸۳))۔ ۳۔ **شریر ، بدمعاش ، فسادی ، جھگڑالو** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ع]۔

ـــُـ الْعَقِیدَگی (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) امث۔
عقیدہ خراب ہونا ، بدعقیدگی۔ ان کا ذہن طبعاً فاسدالعقیدگی کی طرف مائل رہتا ہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵۵)۔ [فاسد + رک : ال (۱) + عقیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــُـ الْعَقِیدَہ (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف۔
جس کا عقیدہ درست نہ ہو ، خراب عقیدہ رکھنے والا ، بدعقیدہ۔ یہ جلسہ ان کے فاسدالعقیدہ ہونے کا فتویٰ دیتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵۹)۔ اوّل اوّل چرچ اسے باقاعدہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا بلکہ مریم پرستوں کو فاسدالعقیدہ قرار دیتا تھا۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۶۷۵)۔ [فاسد + رک : ال (۱) + عقیدہ (رک)]۔

ـــُـ الْکَیمُوس (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ی لین ، و مع) صف۔
وہ غذا جس سے فاسد اور خراب اخلاط پیدا ہوں۔ ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک غذا کبھی صالح الکیموس ہوتی ہے اور کبھی فاسدالکیموس۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر (عمل) ، ۱۵۷)۔ [فاسد + رک : ال (۱) + کیموس (رک)]۔

ـــ طَور سے م ف۔
(قانون) **بددیانتی سے ، بدنیتی سے**۔ کسی فعل کا «فاسد طور سے» کیا جانا اوس صورت میں کہا جائے گا جب وہ اس نیت سے کیا جائے کہ کوئی ایسا فائدہ حاصل کیا جائے جو سرکاری فرائض یا دوسرے اشخاص کے حقوق کے مغایر ہو۔ (۱۹۲۱ ، مجموعۂ تعزیرات ممالک محروسہ سرکارِ عالی ، ۱۰۵)۔

ـــ کَرنا ف م۔
خراب کرنا ، بگاڑنا۔ جو اعمال نظامِ عالم کے فاسد کرنے میں موثر ہیں ان کا قبح عقلی ہے۔ (۱۹۷۲ ، ختمِ نبوت ، ۶۳)۔

ـــ ہونا ف ل۔
۱۔ **خراب ہونا ، بگڑنا**۔ اگر دریاؤں کا پانی میٹھا ہوتا ، ہوا فاسد اور خراب ہو جاتی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷۹)۔ روح کی حقیقت : اُسکا وجود ، جسم کے فاسد ہونے کے بعد اسکا بقاء ، یہ مسائل نہایت دقیق اور مشکل ہیں۔ (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۳)۔ جب طبیعت اور مزاج فاسد ہو جاتا ہے تو وہ نہ نصیحت کو سنتا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہے۔ (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۵۷۵)۔ ۲۔ **برباد ہونا ، باطل ہو جانا ؛ (نماز ، روزہ وغیرہ) ٹوٹ جانا**۔

بھے کرونٹ ہو قبلی سوں جن موں پھرائے
نماز اسکا فاسد ہوا کر کہ پائے

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۳۳)۔ بعضے مجتہدین اس بات کے قائل ہیں کہ غیبت کرنے سے روزہ بالکل فاسد ہو جاتا ہے۔ (۱۸۵۵ ، الدّرالفرید فی مسائل الصیام ، ۴)۔

فاسِدات (کس س) امث ؛ ج۔
خراب یا برباد ہونے والی چیزیں۔ مفارقات اور کائنات فاسدات کا فرق امکانِ مفارقات کا عدم موقوف ہے۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۱۱)۔ [فاسد (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

فاسِدَہ (کس س ، فت د) صف۔
فاسد (رک) کی تانیث ، خراب۔ امراضِ روحانی اعتقاداتِ فاسدہ ... اور اعمال قبیحہ ہیں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۱)۔ ان سے انواع و اقسام کے موادِ صالحہ اور فاسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصولِ علاج ، ۴)۔ ارسطو المیہ کی داخلی تاثیر کو جذباتِ فاسدہ کی تطہیر کا خاموش عمل سمجھتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، اشاراتِ تنقید ، ۶۵)۔ [فاسد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فاسِطِیَّت (کس س ، ط ، فت ی) امث۔
اٹلی کی قوم پرست اور کمیونسٹ دشمن آمریت کے اصول اور تنظیم ؛ (مجازاً) آمرانہ نظریات پر مبنی نظام ، فاشزم ، فسطائیت ، مطلق العنانیت۔ یہاں میں صرف یہ دکھانے کی کوشش کروں گا کہ اقبال فاسطیت کا ترجمان ہے۔ (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۸۰)۔ [فاشزم (رک) کا مورد]۔

فاسْفَر (سک س ، فت ف) امذ۔
ایسا مادہ جو نورانیت کا اہل ہو یعنی توانائی کا ذخیرہ کرے اور بعد میں اسے روشنی کی صورت میں خارج کرے۔ خول کے اندرونی حصے پر ایک خاص قسم کا سفوف چڑھا ہوتا ہے جس کو فاسفر کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، برقیات ، ۷۳)۔ [انگ : Phosphor]۔

فاسْفُرَس / فاسْفورَس (سک س ، ضم ف ، فت ر / سک س ، و مع ، فت ر) امذ۔
ایک ٹھوس غیر دھاتی عنصر ، سفید فاسفورس نیم شفاف اور موم نما ہوتا ہے ، اس سے سفید بخارات نکلتے ہیں اور یہ اندھیرے میں چمکتا ہے ، ہوا میں مشتعل ہو جاتا ہے ، سرخ فاسفورس سفوف ہوتا ہے ، فاسفورس ہڈیوں اور دانتوں کا اہم جز ہے ، حیوانات اور نباتات کے لیے بہت اہم ہے ، یہ مرکب حالت میں پایا جاتا ہے۔ گندک فاسفرس ایوڈین ... ان سب کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۸)۔

تیری تنویر میں ہے فاسفرس کا جلوہ
جس کے آگے ہے خجل شعلۂ خس کا جلوہ

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۳)۔

دل میں اب نورِ خدا کے دن گئے
ہڈیوں میں فاسفورس دیکھئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۴۶). رتھر فورڈ کا طریقہ یہ تھا کہ بعض ریڈیو ایکٹو اشیا ... کے ذریعے مختلف مستحکم عنصروں ، مثلاً : نائٹروجن الومینیم فاسفورس وغیرہ کے ایٹموں پر بمباری کی جائے. (۱۹۷۳ ، تکلیاتی توانائی ، ۱۲۷). [انگ : Phosphoros].

---گیس (---ی لین) امث.
فاسفورس کے بخارات. ایسے ہڈیاں فاسفورس گیس سے جل کر اڑتے ہوئے شعلوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۵). [فاسفورس + گیس (رک)].

---نُحاس (---ضم ن) امذ.
تانبے اور قلعی کی مرکب دھات جو عموماً ۸۵ حصے تانبے اور ۱۵ حصے قلعی کے تناسب سے تیار کی جاتی ہے ، اس میں تخمیناً صفر اعشاریہ پانچ فی صد فاسفورس شامل ہوتا ہے. فاسفورس نحاس بہ تانبے اور قلعی کی بھرت ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۸). [فاسفورس + ع : نُحاس ـ تانبا].

فاسفورَسی (سک س ، و مج ، فت مج ر) صف.
فاسفورس کا ، فاسفورس والا. گندم کی فصل کے لئے فی ایکڑ ۱۲۰ پونڈ نائٹروجنی کھاد اور ۶۰ پونڈ فاسفورسی کھاد کی سفارش کی گئی تھی. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، اگست ، ۲). [فاسفورس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فاسفوری (سک س ، و مج) صف.
رک : **فاسفورسی.** ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض فاسفوری ہوں کیونکہ بعض ہیرے سرد نور خارج کرتے ہیں. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۱۲۲). [فاسفور (فاسفورس کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تُرشہ (---ضم ت ، سک ر ، فت ش) امذ.
فاسفورس کا تیزاب یا حامض. فاسفورس کے مرکبات ، مثلاً : فاسفوری ترشہ ، فاسفوری روگ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۸). [فاسفوری + ترشہ (رک)].

---روگ (---و مج) امذ.
جبڑے کی ہڈی کا مرض (جو اکثر دیا سلائی کے کارخانے میں کام کرنے سے لاحق ہوتا ہے). فاسفورس کے مرکبات ، مثلاً : فاسفوری ترشہ ، فاسفوری روگ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۸). [فاسفوری + روگ (رک)].

فاسفورِیَت (سک س ، و مج ، کس مج ر ، فت ی) امث.
حرارت اور اشتعال کے بغیر چمکنے والا ، جوت دینے والا ، اندھیرے میں چمکنے والا سرد نور جسے فاسفوریت کہتے ہیں ہماری روزمرہ زندگی کا اہم جز ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۱۲۱). [فاسفور (فاسفورس کی تخفیف) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فاسفیٹ (سک س ، ی مج) امذ.
۱. **ایک نمک جو فاسفوری تیزاب سے حاصل ہوتا ہے (اور خاص کر کھاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے).** ان میں چونا ، فاسفیٹ ، گندک اور معمولی نمک (جو غذا کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے) وغیرہ داخل ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۲۸). زمیندار بوائی کے وقت فاسفیٹ کھادوں کے استعمال کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ ستمبر ، ۹).
۲. **چونے لوہے اور پھٹکری کے نمک جو اناج کے اجزا ہوتے ہیں.** ہندوستان میں ایک محدود رقبہ ایسا ہے جس کی زمینوں میں فاسفیٹ کی قلت ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۵). فاسفیٹ ، پوٹاشیم اور کیلشیم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۳۸). [انگ : Phosphate].

فاسِق (کس س) صف مذ.
حسن و فلاح کے راستے سے منحرف ہو جانے والا ، گنہگار ، بدکار. کبھی کڑوا ، کبھی زہر ، کبھی انبرت ، کبھی کافر و مسلمان ، زاہد و فاسق. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۰). سخی اگر فاسق ہے تو بھی خدا کا اس پر پیار ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). اگر حاکم نے فاسق کو قاضی بنایا تو گنہگار ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۲). مسلمانو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تم اچھی طرح اس کی تحقیق کرلو. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹). زاہد اور فاسق دونوں کا رویہ جنس کو کائناتی وحدت سے الگ ایک اکائی سمجھنے کا رہا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۳۷). [ع : (ف س ق)].

---و فاجِر (---و مج ، کس ج) صف مذ.
فسق و فجور کا مرتکب ، گنہگار اور بدکار.

اے ملک لاکھ ہو یہ فاسق و فاجر لیکن
ہے خراباتِ جہاں باعثِ انساں آباد

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۰).

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

(۱۹۲۳ ، کلامِ جوہر ، ۷۳). کوئی زکوٰۃ کو فرض مانے اور نہ دے تو ایسا مسلمان فاسق و فاجر ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۳). [فاسق + و (حرفِ عطف) + فاجر (رک)].

فاسِقانَہ (کس س ، فت ن) صف ، م ف.
فاسق جیسا ، ہوس پرستانہ. اس دور کی غزلوں میں فاسقانہ رنگ کم ہے. (۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، مزاج و ماحول ، ۲۴۳). [فاسق (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]

فاسِقَہ (کس س ، فت ق) امث.
گنہگار عورت ، بدکار عورت ، زانیہ. قصہ کوتاہ راجا بھرتری اس فاسقہ کے مرنے کے بعد ... سلطنت کو چھوڑ صحرائے تجرّد کا راہی ہوا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۲۱).

کہتے تھے فرشتے تو بڑی اہلِ خطا ہے
چل فاسقہ چل دوزخِ ہفتم تری جا ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۸ : ۱۳۷). عالم جاہل کو کراہت سے

دیکھتا ہے ... پارسا عورت فاسقہ کو۔ (١٩١٣ ، تمدّن ہند ، ٣٠٨)۔
[فاسق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فاسقی (کس س) امث۔
بدکاری ، آوارگی۔

مصیبت قبولے تو کر عاشقی
وگر نیں تو عاشق کہاں فاسقی

(١٦٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ١٠٩)۔ [فاسق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فاسقین (کس س ، ی مع) صف ؛ ج۔
فاسق (رک) کی جمع ، بہت سے فاسق۔ جھگڑے کی باتیں منافقین ، فاسقین اور فاجرین کرتے ہیں۔ (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٥٨)۔
[فاسق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

فاسِل (کس س) امذ۔
وہ چیز جو زمین کے طبقوں میں دبی ہوئی ملے اور جس کی بناوٹ میں کم و بیش کوئی کیمیاوی تغیّر پیدا ہو گیا ہو اور جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ کسی پرانے زمانے (خصوصاً قبل از تاریخ) کے درخت یا جانور وغیرہ کے بقیہ آثار ہیں ، ایسی زیر زمین چیز جو امتدادِ زمانہ سے پتھر بن گئی ہو ، متحجر۔ حیواناتِ متحجرہ یعنی فاسل اوّل ہی اوّل دریافت کئے گئے ہیں۔ (١٨٨٢ ، منطق استقرائی ، ٣١)۔ گھونگوں وغیرہ کی کھپریوں کے صلصالی فاسل ... بحری حیوانات سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٢٨١)۔ ان میں فاسل (Fossils) یعنی مردہ حیوانی و نباتاتی زندگی پائی جاتی ہے۔ (١٩٦٣ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ٨٩)۔ [انگ : Fossil]۔

فاسی صف۔
رک : فاشی ، فاشزم سے متعلق۔ یورپ میں فاسی طوفان بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ (١٩٥١ ، شکست کے بعد ، ١٣٣)۔ [فاشی (رک) کا بگاڑ]۔

فاسیزم (ی مع ، کس مج ز) صف۔
رک : فاشزم۔ فاسیزم پر کوئی جامع بحث اس مضمون کے احاطے سے باہر ہے۔ (١٩٤٣ ، ادب اور انقلاب ، ٨٠)۔ [فاشزم (رک) کا متبادل املا]۔

فاش صف ؛ م ف۔
ظاہر ، آشکارا ، صریح ، کھلم کھلا ، علانیہ۔

صدقے نبی کے قطب شہ منگ پنجتن سیتی مدد
تج عشق کے میدان میں چالا ک ہے رہوار فاش

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٣٣)۔

کو مجھے دختر رز کی ہے شب و روز تلاش
باسین طفلان پری رو کے تئیں چاہوں فاش

(١٧٣٨ ، تاباں ، د ، ٦١)۔

آنکھ والے کی ہے نظر میں فاش
حسن تحریر خامۂ نقاش

(١٨٢٢ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ١)۔

ہو مبارک اس شہنشاہِ نکو فرجام کو
جس کی قربانی سے اسرارِ ملوکیت ہیں فاش

(١٩٣٨ ، ارمغانِ حجاز ، ٢٨٢)۔ عربی اصطلاح سے ان میں بہت فاش تغیّر واقع ہوا ہے۔ (١٩٤٩ ، تاریخ پشتون ، ١٣٤)۔ [ف]۔

ـــ غَلَطی (ـــ فت غ ، ل) امث۔
صریح غلطی ، بہت بڑی غلطی ، بھاری غلطی۔ روس کے جنرل کوئی لونڈے تو ہیں نہیں کہ فاش غلطیاں کرنے لگیں۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٨٥)۔ سردست مطبوعہ نسخہ سے بحث کرنی ہے کہ ایک فاش غلطی کی اصلاح ہو۔ (١٩٣٢ ، مقالاتِ شروانی ، ٣٠٦)۔ جزوی مارشل لا لگوا کر اپنے پورے دورِ حکومت کی سب سے فاش غلطی کی ہے۔ (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ١٩٠)۔
[فاش + غلطی (رک)]۔

ـــ کَرْنا ف م۔
ظاہر کرنا ، آشکارا کرنا ، کھولنا۔

او فرمایا جا قنبر نامور
تمام شہر میں فاش کر یو خبر

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٦٣)۔

ہماری اتنی ہی تقصیر ہے کہ اے زاہد
جو کچھ ہے دل بیں ترے ہم وہ فاش کرتے ہیں

(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٥٣)۔

اے ظفر کیوں نہ کروں گریہ کو میں ضبط اپنے
کرنا منظور نہیں راز دروں فاش مجھے

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١٦٤)۔ عظیم الشان عدا شناسی کو اٹھایا جس نے ... کلدانیوں پر ملکوت السمٰوات و الارض کے اسرار فاش کر دیے۔ (١٩١٣ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ٦)۔

فاش کر دے کہیں نہ راز مرا
ایک دن یہ مری جبیں سائی

(١٩٨٣ ، حصار انا ، ١٨١)۔

ـــ ہونا ف ل۔
ظاہر ہونا ، آشکارا ہونا ، کُھلنا ، طشت از بام ہونا۔ خسرو ، شیریں فرہاد ، یوسف زلیخا ، لیلیٰ مجنوں ، انو کا عشق فاش ہوا تو ہو حکایتاں چلیاں آجنوں۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٨)۔

کرتے یہ اشک و آہ ہیں تکلیف کیوں عبث
ہو جاتا راز دل تو نگاہوں میں فاش ہے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٨٩)۔

کیونکر ہوا ہے فاش زمانہ پہ کیا کہیں
وہ رازِ دل جو کہہ نہ سکے رازداں سے ہم

(١٩٥٥ ، مجاز ، آہنگ ، ١١٢)۔ انھوں نے بھانپ لیا کہ اگر میں نے مسز پنلٹ سے روبرو گفتگو کی تو شاید ان کی دروغ گوئی کا پردہ فاش ہو جائے گا۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٤٠٩)۔

فاشْرا (فت ش) امذ۔
ایک روئیدگی ہے جس کی بیل چلتی ہے جس طرح انگور کی بیل اور خاردار ہوتی ہے ، اس کے پتے کھیرے کے پتوں کی طرح اور پھل چنے کے دانوں کی طرح ہوتے ہیں جو پک کر سرخ ہوجاتے ہیں ،

فارسی میں ہزار کشان ، ہزار فشان ، تا ک صحرائی وغیرہ اس کے کئی نام ہیں۔(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۲)۔ [یو]۔

فاشِرِسْتِین (کس ش ، ر ، سک س ، ی مع) امذ۔
ایک رونیدگی ہے جس کے پتے لبلاب کے پتوں سے جوڑے ہوئے ہیں لیکن لبلاب کی طرح اس کی ڈالیاں درختوں سے لپٹتی نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک رونیدگی ہے جو دوسرے درختوں پر لپٹ جاتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۳)۔ [سریانی]۔

فاشِزم (کس ش ، ز) امذ۔
اٹلی کی قوم پرستانہ اور کمیونسٹ دشمن آمریت کے اصول اور تنظیم ؛ (مجازاً) آمرانہ نظریات پر مبنی نظام ، آمریت ، فسطائیت۔ میرے نزدیک فاشزم ، کمیونزم یا زمانۂ حال کے اور ازم کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۳۱۳)۔ یورپ میں فاشزم کے خلاف ... تحریک چل رہی تھی۔ (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۹)۔ [انگ : Fascism]۔

فاشِسْت (کس ش ، سک س) صف ؛ امذ۔
رک : فاشسٹ۔ فاشست اس سیاسی جماعت کے رکن کے لیے مستعمل ہے جو جنگ عظیم کے دوران میں مسولینی کی قیادت میں قائم ہوئی۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۸)۔ [فاشسٹ (رک) کا معرب]۔

فاشِسْتی (کس ش ، سک س) صف۔
فاشسٹ سے منسوب یا متعلق ہونا۔ فاشست کا اسم صفت فاشستی بھی رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۸)۔ [فاشست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فاشِسْٹ (کس ش ، سک س) صف ؛ امذ۔
فاشزم سے متعلق ، فاشزم کا پیرو ، فسطائی۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا ، میری قوم ان فاشسٹوں کو اپنے گوردوارے استعمال کرنے کی اجازت دے چکی ہے۔ (۱۹۳۹ ، خاک اور خون، ۳۰۹)۔ پاک و ہند میں فاشسٹ ڈکٹیٹر شپ اور سرمایہ دارانہ سیاست میں ساجھا ہو چکا تھا۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۰۹)۔ [انگ : Fascist]۔

فاشِسْطِیَّت (کس ش ، سک س ، کس ط ، شد ی بفت تیز بلا شد) امث۔
رک : فاشزم۔ یہ وقت ہندوستان چھوڑ دو کے نعرے کا ہے یا مشترک دشمن یعنی فاشسطیت سے لڑنے کا۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۹۷)۔ [فاشزم (رک) کا موّرد]۔

فاشِطی (کس مع ش) صف۔
رک : فاشسٹ۔ اطالیہ میں فاشطی تحریک کا ظہور بھی انہیں وجوہات پر مبنی ہے۔ (۱۹۶۱ ، خطبات قائداعظم ، ۱۲۹)۔ [فاشسٹ (رک) کا موّرد]۔

فاشِطِیَّت (کس مع ش ، کس ط ، شد ی بفت تیز بلا شد) امث۔
رک : فاشزم۔ اطالیہ کی فاشطیت اس زمانے میں اسلامی ممالک سے بری طرح "عاشقی" کر رہی تھی۔ (۱۹۳۷ ، اقبال : نئی تشکیل ، ۹۰)۔ [فاشطی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فاشی صف۔
رک : فاشسٹ۔ تمام پروپیگنڈے کے وسیلوں سے فاشی نظریۂ حیات کا پرچار شروع ہو گیا۔ (۱۹۴۳ ، آجکل ، اگست ، ۳)۔ اس کا مقابلہ دوسری جنگ میں سامراج سے بھی بدتر دشمنوں سے ہے یعنی فاشی قوتوں سے۔ (۱۹۸۶ ، ن ۔ م ۔ راشد ایک مطالعہ ، ۱۳۳)۔ [فاشسٹ (رک) کا موّرد]۔

فاشِیَت (کس ش ، فت ی) امث۔
رک : فاشزم۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں فاشیت کو ... شکست ہوئی ہے لیکن فاشسٹ ذہنیتیں ہمارے درمیان ہمارے خلاف برسرپیکار ہیں۔ (۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۵)۔ ایک طرف فاشیت سر اٹھا رہی تھی۔ (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۸۳)۔ [فاشی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فاصِل (کس ص)۔ (الف) صف۔
جُدا کرنے والا ، فرق کرنے والا ، الگ کرنے والا۔ پھر خدا نے کہا کہ ہوا پانیوں کے بیچ فاصل ہووے اور پانیوں کو پانیوں سے جدا کرے۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱)۔

جنوں کو بیچ میں اک حد فاصل میں سمجھتا ہوں
ادھر ہے جا کو دامن اور ادھر جا کو گریباں ہے

(۱۹۳۷ ، اعجاز نوح ، ۳۰۳)۔ (ب) امذ۔ **پردہ ، آڑ ، (حیاتیات) بیضخانے وغیرہ کو متعدد خانوں میں تقسیم کرنے والی آڑ۔** فاصل دراصل پھل پتوں کے مڑے ہوئے حاشیے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱۹۰)۔ [ع : (ف ص ل)]۔

ـــــ اُلْاَنْف (ـــــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ن) امذ۔
ناک کی وہ کھڑی دیوار جو دونوں نتھنوں کے درمیان واقع ہے ، بانسا۔ فاصل الانف کا حرکت پذیر حصہ ، جو بڑے جناحی غضاریف کے وسطانی قائموں ... سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۵۹)۔ [فاصل + رک : ال (۱) + انف (رک)]۔

ـــــ آب کس اضا ، امذ۔
وہ حد یا سطح مرتفع جس کی ایک طرف کا پانی ایک دریا میں اور دوسری طرف کا پانی کسی دوسرے دریا میں جا ملتا ہے ، وہ پہاڑ یا بلند میدان جو مختلف دریاؤں کے طاس یا وادیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ اسی طرح پہاڑیوں یا پہاڑوں کے سلسلے اور اونچے میدان بڑے بڑے دریاؤں کے فاصل آب ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۴۷)۔ دونوں مل کر اس براعظم کا سب سے بڑا فاصل آب ہیں۔ (۱۹۲۸ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱۴۷)۔ [فاصل + آب (رک)]۔

ـــــ ٹمپریچر (ـــــ کس مع ٹ ، سک م ، کس مع پ ، ی مع ، فت چ) امذ۔
(طبیعات) وہ درجۂ حرارت جس سے زیادہ پر گیس کو صرف دباؤ سے مائع میں تبدیل نہ کیا جا سکے (Critical Temperature)۔ جب گیس فاصل ٹمپریچر پر ہو تو وہ دباؤ جو اس کو مائع حالت میں تبدیل کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے فاصل دباؤ کہلاتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۳۱)۔ [فاصل + ٹمپریچر (رک)]۔

---کَرْنا ف م۔
کسی چیز کو درمیان میں لانا ، وقفے کے طور پر لانا. سنت ہے یہ بات کہ خطبے پڑھے دو عید میں اور فاصل کرے اون میں ایک جلسے کو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۶۲)۔

فاصِلات (کس مج ص) امذ ؛ ج.
فاصل (رک) کی جمع ، پردے. فاعلی طور پر بڑھتے ہوئے فطرجال میں فاصلات نہیں ہوتے۔ (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۸۷). یہ ہوائی خانے پتلے فاصلات کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۶۳)۔ [فاصل (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

فاصِلَہ (کس مج ص ، فت ل) امذ.
۱. (اَ) **دوری ، بُعد.**

ان میں جو ہے کا فاصلہ مجھ کو بتائیے
کامل سے مل کے حیف ہے ناقص جو جائیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۰)۔

اک دم نہ جدا ہوتے تھے یا پہروں ہو غائب
کیا اس کا سبب ہے کہ جو یہ فاصلہ آیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۳) . اس کے درمیان صرف پینتالیس سیڑھیوں کا فاصلہ تھا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۹)۔ (اَاَ) **مسافت.**

تصوّر جب کیا عمر دوروزہ کو ہوا ثابت
کہ ہستی سے عدم تک فاصلہ ہے دو ہی منزل کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۶۲)۔

ہر قدم پر خستہ پائی کے نثار
منزلوں کا فاصلہ کم ہو گیا

(۱۹۸۲ ، چراغ صحرا ، ۶۸)۔ (اَاَاَ) **فرق ، فصل (مدّت وغیرہ کا).** مرزا صاحب کی وفات کے بعد دونوں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے جوان عمر میں فوت ہو گئے۔ (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۳۷). ۲. **اوٹ ، آڑ.** خیمے کا اندرونی حصہ اوٹ (فاصلہ) سے الگ الگ کر لیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، تمہیدی خطبے (ترجمہ) ، ۸) . ۳. **(عروض) چار حرفوں کا مجموعہ جس میں پہلے تین متحرک ہوں یا پانچ حرفوں کا مجموعہ جس میں پہلے چار متحرک ہوں ، پہلا فاصلہ صغریٰ کہلاتا ہے اور دوسرا فاصلہ کبریٰ.** جس طرح ہر بات مرکب ہے باشوں اور تولوں سے اسی طرح ... اصول افاعیل مرکب ہے سبب ، وتد ، فاصلہ سے۔ (۱۹۲۰ ، مکتوبات شاد ، ۸۶). مبادیات عروض میں سبب وتد اور فاصلہ اصطلاحیں دراصل رکن کی ترجمانی کرتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۵۰)۔ ۴. **قرآن شریف کی کسی آیت کا آخری حرف.** آیت سابق کا فاصلہ میم ہے ... اور فاصلہ کہتے ہیں آیت کے آخری حرف کو۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۲ : ۵۵)۔ ۵. **عرصہ ، میدان** (فرہنگ آصفیہ)۔ [فاصل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---دار صف.
(عروض) وہ رکن جس میں فاصلہ والا لفظ یا الفاظ ہوں. یہ دونوں رکن بھی سباعی ہیں ... اور فاصلے کے میل سے فاصلہ دار کہلاتے ہیں۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۲)۔ [فاصلہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دینا محاورہ.
وقفہ دینا. لشکریوں نے کمر کھول اسی طرح ایک دن کا فاصلہ دے کر جب دوسرے روز ... لقا نے طبل جنگ بجوایا۔ (۱۸۸۹ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۳۳)۔

---صُغْرا / صُغْریٰ کس صف (---ضم ص ، سک غ / ا بشکل ی) امذ.
(عروض) وہ کلمۂ چہار حرفی جس میں پہلے تین حروف متحرّک ہوں اور چوتھا ساکن ہو. اگر تین حرف متحرّک پے در پے اور ایک ساکن ہو فاصلۂ صغرا کہیں۔ (۱۸۳۹ ، تقویت الشعرا ، ۳). تین حروف متحرک ہوں اور چوتھا ساکن فاصلۂ صغریٰ کہلاتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۲)۔ [فاصلہ + صغرا / صغریٰ (رک)].

---عُظْمیٰ کس صف (---ضم ع ، سک ظ ، ا بشکل ی) امذ.
(عروض) وہ کلمہ جس میں پانچ حروف متحرک اور چھٹا ساکن ہو. فاصلے کی تیسری قسم فاصلۂ عظمے ہے جس میں پانچ حروف متوالی متحرک ہوں اور چھٹا ساکن۔ (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۲۰). سبب اور وتد کی طرح فاصلہ کی بھی ایک قسم فاصلۂ عظمیٰ قرار دی گئی۔ (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۲)۔ [فاصلہ + عظمیٰ (رک)].

---کُبْریٰ کس صف (---ضم ک ، سک ب ، ا بشکل ی) امذ.
(عروض) کلمۂ پنج حرفی جس کے چار حرف اوّل کے متحرک اور آخر کا پانچواں ساکن ہو. فاصلہ بھی دو قسم کا ہے فاصلۂ صغریٰ اور فاصلۂ کبریٰ۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ، ۲۵۰). فاصلۂ کبریٰ اس کلمۂ پنج حرفی کو کہتے ہیں جس کے پہلے چار حروف متحرک ہوں اور پانچواں ساکن۔ (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۲)۔ [فاصلہ + کبریٰ (رک)].

فاصِلے (کس مج ص) امذ.
فاصلہ (رک) کی جمع نیز حالتِ مغیّرہ ، تراکیب میں مستعمل.

---پَر م ف.
دور ، مسافت پر ؛ الگ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

فاضِل (کس ض) صف.
۱. (اَ) **صاحبِ علم و فضل ، عالم ، دانا.**

ہر یک خوش طبع ہور عاقل اچھے
ہر یک خوش فہم ہور فاضل اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳)۔

فقیہاں عالماں فاضل لکھے ماتم کے قضیاں کوں
جگر جل سوز ہے رقت سخن میں آہ وا ویلا

(۱۷۰۵ ، مرثیۂ اکبر (بیاض مراثی ، ۱۷)).

کیا پوچھو ہو دیں کے اکابر فاضل کامل صابر رنج
عزت والے کیا لوگوں کو گلیوں میں ان نے خوار رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۱)۔ عربی فارسی زبانوں کے فاضلوں کی کمی نہیں ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۰)۔ اسی فاضل نے اس کمیشن کا بھی مفصل حال لکھا ہے۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۳۵)۔ یقین کی پختگی محسوس

ہوگی جیسے فاضل مصنف نے دلائل اور حوالوں سے واضح کیا ہے۔(۱۹۸۳ء، مقاصد ومسائل پاکستان، ۷)۔ (iii) **دوسروں پر فضیلت رکھنے والا ، فائق ، برتر.**

سلیماں تے فاضل ہے اس بخت بل
پری دیو جن سب ہیں اس حکم تل
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۹).

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے
مکھ ترا رشکِ ماہِ کامل ہے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۳۸)۔ اور ان لوگوں کے مرتبے میں باہم امتیاز ہوا اور فاضل اور مفضول دونوں ظاہر ہوئے۔ (۱۸۸۸ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۷۷) ۔ ہم اپنی طرف سے کسی کو فاضل یا مفضول نہیں کہہ سکتے۔ (۱۹۰۶ء، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۱۲)۔ ۲. **زیادہ ، بڑھا ہوا ، افزوں ، فالتو ، فضول ؛ حساب سے زائد ، ضرورت سے زائد.**

جان باقی ہے اسے لے اور کر اپنا حساب
عشق کے دفتر میں کچھ میرا ہی فاضل ہوئے گا
(۱۷۹۸ء ، سوز ، د ، ۱۱). اکثر جرِّثقیل کی قوتوں میں ایک ثلث قوت فاضل شمار کرتے ہیں۔ (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۲).

کچھ دیر و حرم کوچۂ قاتل تو نہیں ہے
کیوں جائیے گھر سے کوئی فاضل تو نہیں ہے
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۳۲۳)، سب جوڑ لو! فاضل دام کتنے ہوئے۔ (۱۹۰۳ء ، چھلاوا ، ۴۳)۔ ان فاضل مادوں میں سے کاربن ڈائی آکسائڈ اور نائٹروجن والے مرکبات نہ صرف بے کار بلکہ زہریلے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۱۷۷) ۔ [ع : (ف ض ل)].

---اَجَلّ کس صف(---فت ا ، ج ، شدل نیز بلا شد)صف.
بہت بڑا فاضل ، جیّد عالم. کیا تو ... مسندِ نبوی پر اس لئے بیٹھتا ہے کہ لوگ تجھے ولی کامل متقی اور فاضلِ اجل سمجھ کر تیرے ہاتھ پر بیعت کریں ۔ (۱۹۲۸ء ، مضامین حیرت ، ۲۸۱) ۔ مولانا میر حسن سیالکوٹی جیسے فاضلِ اجل نے انہیں ان بڑھ فلسفی کا خطاب دے رکھا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷)۔ [فاضل + اجل (رک)].

---باقی امث.
بچی ہوئی رقم ، زائد ، باقی ماندہ. جس نے کچھ دیا گو سرکار کا نقصان ہو اس کی فاضل باقی ہے۔ (۱۸۶۱ء، فسانۂ عبرت ، ۵۳)۔ [فاضل + باقی (رک)].

---باقی نِکالْنا ف م.
وصول شدہ رقم حساب میں جمع کر کے کمی بیشی یا لینا دینا نکالنا (فرہنگ آصفیہ).

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) امث.
بچا ہوا خمیر (مہذب اللغات). [فاضل + طینت (رک)].

---نِکالْنا ف م.
بقایا نکالنا (جامع اللغات).

---نِکَلْنا ف ل.
حساب سے بڑھنا ، زیادہ نکلنا (جامع اللغات).

فاضِلات (کس ض). (الف) امذ.
وہ پانی جو سیلاب کی وجہ سے نہر سے باہر نکلے(نورللغات). (ب) امث. **زائد رقوم ، فاضل رقوم.** اگر زر فاضلات کی ادائی کی جلد تدبیر نہ کی جاوے تو اس کا سود اس قدر بڑھ جاوے گا جس کا ادا کرنا ناممکن ہو گا. (۱۸۹۶ء ، مکاتیب سرسید احمد خان ، ۳۵۸)۔ پورے سوا سو فاضلات کے نکل گئے ، وہی پان سو رہ گئے. (۱۹۱۱ء ، قصۂ مہرافروز ، ۷۶)۔ [فاضل + ات ، لاحقۂ جمع].

فاضِلانَہ (کس ض ، فت ن) م ف.
فاضل جیسا ، فضیلت والا ، عالمانہ. ایسی ذہنی حالتوں کو جو ستایش کی سزاوار ہیں ہم فاضلانہ کہتے ہیں۔ (۱۹۳۱ء، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۳۸)۔ یہ محققانہ اور فاضلانہ مضامین اردو لٹریچر میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۴۶)۔ [فاضل + انہ ، لاحقۂ تمیز].

فاضِلَہ (کس ض ، فت ل) صف مث.
۱. **فاضل (رک) کی تانیث.** یہ لذت حقیقت میں اس وقت حاصل ہو کہ ملکاتِ فاضلہ کے حاصل کرنے سے فارغ ہو۔ (۱۸۰۵ء ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۳)۔ ۲. (عروض) **وہ پنج حرفی لفظ جس کے پہلے چار حرف متحرک اور آخری حرف ساکن ہو.** فاصلہ (بہ صاد با نقطہ) یا فاصلۂ کبریٰ اس کلمۂ پنج حرفی کو کہتے ہیں جس کے پہلے چار حروف متحرک ہوں اور پانچواں ساکن ۔ (۱۹۳۹ء ، میزان سخن ، ۳۲)۔ [فاضل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

قاط امذ.
ایک مجہول دوا ہے ترکستان سے لاتے ہیں ، بعض کہتے ہیں کہ جدوار خطائی کا نام ہے ؛ بعض نے لکھا ہے کہ ایک پتھر ہے زرد سفیدی مائل یا سبزی مائل ، یہ ہر قسم کے زہر کو دفع کرتا ہے(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۳)۔ [ع > رومی].

فاطِر (کس ط) صف.
پیدا کرنے والا ، خالق.

فاطر سے فاطمہ ہے اور اعلیٰ سے ہے علیؑ
محسن سے ہے حسین یہ شرافت ہے منجلی
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۵۷).

عدل ہے فاطر ہستی کا ازل سے دستور
مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور
(۱۹۲۳ء ، بانگ درا ، ۲۲۳)۔ سب ایک ہی بات کہہ رہے ہیں حُسن فاطرِ عالم ہے۔(۱۹۸۴ء، ارمغان مجنوں، ۲: ۳۸۷)۔[ع : (ف ط ر)].

---ُ الدَّم (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امذ.
ایک سرخ عصارہ یا گوند کا نام جو رنگنے اور دوا میں ڈالنے کے کام آتا ہے ، ہیرادوکھی. دم الاخوین ... عربی میں اس کو فاطر الدم اور دم التنین اور دم الثعبان بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۱۷)۔[فاطر + رک : ال (۱) + دم (رک)].

ـــُــ السمٰوات (ـــ ضم ر، ضم ا ، ل، شد س بفت، م مد) صف.
آسمانوں کا پیدا کرنے والا ، افلاک کا خالق ؛ مراد : اللہ تعالیٰ.
میں اپنے سینے میں وہ دل رکھتا ہوں جس کے لئے ہدایت کی کوئی شعاعیں نہیں ہوسکتیں جو فاطرالسموات نے نہ بھیجی ہوں. (١٩٥٩ ، آثار ابوالکلام آزاد ، ٤٣). [فاطر + رک : ال (ا) + سمٰوات (رک)].

فاطِمَہ (کسر ط ، فت م) امث.
١. بچے کو دودھ نہ پلانے والی عورت ؛ بچے کو دودھ سے باز رکھنے والی عورت ؛ وہ عورت جس نے دو ہی برس میں بچے کا دودھ چھڑا دیا ہو. (فرہنگ آصفیہ). **٢. رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا نام جو حضرت علی کی زوجۂ مطہرہ اور امام حسن و حسین کی والدۂ ماجدہ تھیں.** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ع].

فاطِمی (کسر ط) صف ؛ امذ.
حضرت فاطمہ کی نسل کا ؛ ایک حکمران خاندان جس نے شمالی افریقہ اور بعدازاں مصر میں ٩٠٩ء سے ١١٧١ء تک حکومت کی ، اس خاندان کا نام حضرت فاطمہ کے اسمِ گرامی سے منسوب ہے نیز اس خاندان کا فرد. مصر کے اکثر باشندوں نے فاطمیوں کے اسمعیلی مذہب کو کبھی قبول نہیں کیا تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٥٣٧). [فاطمہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَہر (ـــ فت مع م ، سک ہ) امذ.
حضرت فاطمہ سے منسوب مہر جو چار مثقال چاندی کا تھا جس کی مقدار تقریباً ڈیڑھ سو روپے ہوتی ہے. میرا مہر بھی فاطمی بندھا تھا. (١٩٦٧ ، ساقی ، کراچی ، مارچ ، ٩). [فاطمی + مہر (رک)].

فاطِمِیَّہ (کسر ط ، م ، فت ی) صف.
رک : فاطمی. شیر کوہ اور صلاح الدین کو مصر میں اقتدارِ حکومت تقریباً اسی انداز سے حاصل ہوا جس سے ان کے پیش رو دورِ فاطمیہ کے وزیروں کو حاصل ہوا تھا. (١٩٦٧ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ٣ : ٥٣٧). [فاطمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَاعْتَبِرُوایا اُوْلِی الْاَبْصار فقرہ.
قرآنی آیت : مطلب ہے کہ پس اے آنکھوں والو (سمجھ والو) عبرت حاصل کرو ، عبرت دلانے کے موقع پر کہتے ہیں. دیدۂ عبرت وا کر فاعتبروایا اولی الابصار کہہ کے تماشا کرو. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٢٥). ہر گل بوٹے کی ایک ایک پنکھڑی بزبانِ حال فاعتبروایا اولی الابصار کہتی ہے. (١٩٢٣ ، دورِ فلک ، ٣). [ع].

فاعِل (کسر ع) امذ.
١. کسی کام کا کرنے والا ، جس سے کوئی فعل سرزد ہو.

> یہی صانع یہی فعّال ، خلقِ جزو و کل اس سے
> یہی موجد یہی مبدع یہی خود آپ فاعل ہے

(١٨١٨ ، انشا ، کلام انشا ، ٢١٥). بالآخر ایک تیسرا مذہب ایجاد ہوا یعنی یہ کہ خدا بھی فاعلِ مختار ہے اور انسان بھی. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ٣٩). **٢. ایجاد کرنے والا ، موجد.**

> پھراتا سو آپ حکم میں دل نہیں
> حقیقت میں فعال و فاعل نہیں

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٧). **٣. مرتکب ، مجرم ، واردات کرنے والا.** (فرہنگ آصفیہ). **٤. (قواعد) وہ اسم جس سے فعل صادر ہو ، فعل کا کرنے والا.** اردو میں فاعل یا مفعول کی ضمیر جملہ کے شروع میں اور فعل جملہ کے آخر ہونا چاہیئے. (١٨٦٩ ، انشائے خرد افروز ، ٤). افعال کو فاعل کی مطابقت سے جمع لکھنا بھی دہلی ہی کا اثر ہے. (١٩٠٧ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ١٧). اردو زبان کے قواعد کے مطابق جملے میں فاعل سب سے پہلے ، مفعول اگر ہو تو اس کے بعد. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٣٢). **٥. (أ) (کنایۃً) لوطی ، اغلام باز (عموماً مفعول کے ساتھ).** جس کو قومِ لوط کا سا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٢ : ٣٧). **(أأ) زانی** (فرہنگ آصفیہ). [ع : (ف ع ل)].

ـــِ اَوَّل کسر صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ.
خالقِ اوّل ، خدائے تعالیٰ. فاعلِ اوّل (واجب تعالیٰ) سے موجودات کے صدور کی یہی صورت ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ : ٨٥٩). [فاعل + اوّل (رک)].

ـــِ حَقِیقی کسر صف (ـــ فت ح ، ی مع). (الف) صف.
اصلاً کرنے والا ، اصلی خالق. مذہبِ اسلام کا اصول یہ ہے کہ ہر کام کے لیے جو اسباب ہوں ان اسباب کو فاعلِ حقیقی نہ سمجھے. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٥٣٨). (ب) امذ. **خدائے تعالیٰ.** پھر اگر فاعلِ حقیقی کسی کا کام کرے تو آپ اور ہمیں اس کا ذریعہ بنا کر مفت میں نیک نام کرے. (١٨٩١ ، قصّان بے خبر ، ١٤٢). [فاعل + حقیقی (رک)].

ـــِ مُختار کسر صف (ـــ ضم م ، سک خ) امذ.
بااختیار کام کرنے والا ، وہ کام کرنے والا جس کو اختیار حاصل ہو. بالآخر ایک تیسرا مذہب ایجاد ہوا یعنی یہ کہ خدا بھی فاعلِ مختار ہے اور انسان بھی. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ٣٩). باری تعالیٰ فاعلِ مختار ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ : ٦٩٣). [فاعل + مختار (رک)].

ـــ و مَفْعُول (ـــ و مع ، فت م ، سک ف ، و مع) امذ.
(قواعد) وہ جو کام کرے اور وہ جس کے ساتھ کام کیا جائے ؛ (کنایۃً) فعلِ بد کرنے اور کرانے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [فاعل + و (حرفِ عطف) + مفعول (رک)].

فاعِلانَہ (کسر ع ، فت ن) م ف.
فاعل کی طرح ، عاملانہ ، موثرانہ. سینڈ کون کے جب چھاتی اور کمر کے علاوہ اور باقی تمام اعضا کاٹ لیے جاتے ہیں تو بھی یہ فاعلانہ طور پر اسی انگلی سے چمٹ جاتا ہے. (١٩٣٧ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ١ : ٢١). انجانے اخلاق یا تقدیر کی فاعلانہ خلاف ورزی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا منظر دیکھتے ہیں. (١٩٨٦ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ١٠٣). [فاعل + انہ ، لاحقۂ تمیز].

فاعِلَہ (کس ع ، فت ل) صف مث.
فاعل (رک) کی تانیث. پڑھنے والوں کو یہ شکایت ہے کہ مضمون میں قوت فاعلہ نہیں. (۱۸۹۳ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۵۶). انفعالی تصور کو اب ایک فاعلہ تصور کی حیثیت ملنے لگی. (۱۹۶۵ ، مقام غالب ، ۵۷). [فاعل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فاعِلی (کس ع) صف.
فاعل (رک) سے منسوب یا متعلق.
مادی و فاعلی علت کو تاصورت کے ساتھ
علت غائی پہ دیویں اہل دانش انصرام
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۰). لہذا خود احساس کے اندر ہمیں دو مختلف پہلوؤں کو تسلیم کرنا پڑے گا ایک فاعلی اور دوسرا انفعالی. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ۱ : ۱۱۲). [فاعل + ی ، لاحقۂ نسبت].

فاعِلِیَّت (کس ع ، ل ، شد ی بفت) امث.
فاعل ہونا ، فاعل ہونے کی حالت یا حیثیت. صیغۂ امر کے بعد جو الف آتا ہے وہ افادہ معنی فاعلیت دیتا ہے. (۱۸۵۳ ، نادرات غالب ، ۲ : ۳۸). آئین ، عشق اور موافقت سب فاعلیت کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۱۶). [فاعل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فاغِیَہ (کس غ ، فت ی) امذ.
۱. **مہندی کا پھول.** مہندی ... فاغیہ بولتے ہیں تو اس کا پھول مراد ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۷۶). ۲. (نباتیات) **نظام گل ، پودے کے پھول مجموعی حیثیت سے ، پھولداری.** فاغیہ (Inflorescence) معین ہے یا غیر معین ، یا مخلوط ؟ فاغیہ کی قسم. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ۲ : ۸۸۸). [ع].

فَافْہَم (فت ف ، غم ا ، سک ف ، فت ہ) امر.
پس غور کرو اور سمجھو. ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور بعضوں کا یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرے اور دونوں کے واسطے ایک غسل کرے ... فافہم. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷۷). فَعْلُنْ یا فاع ... اگر اور کہیں آئے تو حرکت ماقبل کے سبب سے مقبوض عمل اوس کا نام ہو گا ، فافہم. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۶۱). [ع : فَ - پس + اِفْہَم - سمجھو فہم کا امر واحد متکلم].

فاق امذ.
۱. **تیر کا سوفار.**
ہو تارے آہ کے تیراں گذر یک تیر اٹکیا سو
عزیزاں ماہ نوتیں ، کہیں میں اس کا فاق دستا ہے
(۱۷۰۵ ، مرثیہ سری (بیاض مراثی ، ۹۰)).
چھوٹے جو تری شست حنائی سے سر تیر
کچھ دور نہیں پھولے لبِ فاق میں غنچہ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۷). ۲. **چلۂ کمان کا ڈورا.**
جدھر کھڑے تھے لیے طفل کو شہ دوجہاں
ملا کے فاق سے سوفار ادھر کو پھینکا تیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۰۳).

تم کو اے مژگاں و ابرو کیا کہوں اس کے سوا
تیر بے پر ہو کماں بے چلہ و بے فاق ہو
(۱۸۵۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۱۶۲). [ت].

فاقِد (کس ق) صف.
کھونے والا ، گم کرنے والا ؛ کھویا ہوا ، گم شدہ. حق تعالیٰ کے حق میں کوئی شے فاقد نہیں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۲). [ع : (ف ق د)].

ـــــ اُلْبَصَر (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ص) صف.
اندھا ، نابینا (ماخوذ : نوراللغات). [فاقد + رک : ال (ا) + بصر (رک)].

ـــــ اُلْحِس (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
سُن کرنے والا ، بے حس کرنے والا ، بے ہوش کرنے والا. فاقد الحس دوائیں جو ابھی حال میں چلی ہیں ، ان کی غیر محدود اہمیت تو مسلم ہو چکی ہے. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۸). [فاقد + رک : ال (ا) + حس (رک)].

ـــــ اُلْعَقْل (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق) صف.
سمجھ بوجھ سے عاری ، بے عقل. مسمریزم کے معمول کی طرح وہ کچھ دیر کے لئے فاقد العقل ہو کر اپنے ذہن کی ان پیدا کردہ تصاویر اشباح سے اثر قبول کرتی ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۰۳). [فاقد + رک : ال (ا) + عقل (رک)].

ـــــ اُلْفِعْل (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ع) صف.
بے کار ، نکما. بطنی کنالی خلیہ اور گردنی کنالی خلیے نکمے (فاقد الفعل) مادہ زواجے تصور کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۳۱). [فاقد + رک : ال (ا) + فعل].

فاقِع (کس ق) صف.
تیز زرد رنگ ، گہرا زرد رنگ.
ہے بجا مطبوع تجھ کو وہ عماری زرد فام
لون فاقع سے کیا اللہ نے جس کا بیان
(۱۸۰۹ ، ایمان (شیر محمد خاں) ، ایمان سخن ، ۴۵). [ع : (ف ق ع)].

فاقوں (و مع) امذ ؛ ج.
فاقہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ پَر فاقے گُزَرْنا / ہونا محاورہ.
متواتر بھوکا رہنا ، روز بھوکا رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ کا ٹُوٹا / مارا صف مذ.
وہ جو فاقے کرتے کرتے دبلا ہو گیا ہو ، فاقہ زدہ ، نہایت بھوکا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ مارا صف مذ (مث : فاقوں ماری).
رک : فاقوں کا مارا. باہر میاں ہفت ہزاری ، گھر میں بیوی فاقوں ماری. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۰۳).

---مرنا محاورہ.
بھوکوں مرنا ، فاقوں سے ہونا ، فاقے مرنا ، کنگال ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے کہاوت.
مجبوری میں سب جائز ہو جاتا ہے. تم قسم کو لئے پھرتے ہو فاقوں میں تو حرام بھی حلال ہو جاتا ہے.(۱۹۵۹ ، پیرامن طوطا ، ۳).

فاقَہ (فت ق) امذ (بحالت اضافت : فاقے).
۱. **کھانا نہ ملنا یا نہ کھانا ، بھوکا رہنا.**

سو بھی باٹ میں بھوت والے دیکھیا
سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱).

لذتِ فاقہ سے آگہ ہیں جو لوگ ہیں خاص
بے خبر ملتی ہے یہ نعمتِ عظمیٰ کس کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۸۲). متصل کئی کئی دن ایسے آتے کہ فاقہ سے شکمِ مبارک پر دو دو تین تین پتھر بندھے ہوتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۶).

یوں کوفت سے پایا کچھ افاقہ
تھا گو اسے تین دن کا فاقہ

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۷). ۲. **تہی دستی ، افلاس ؛ محتاجی.** نوریہ سلسلے نے حیدرآباد میں نہایت عظمت حاصل کی لیکن من حیث الاغلب اس خاندان نے علم و فن کو مقصدِ زندگی قرار دیا ، فقر و فاقہ میں بسر کی اور اس میں عمریں گزار دیں. (۱۹۱۰ ، مقالاتِ شبلی ، ۳ : ۱۲۲). روحانی غذا کی تلاش و جستجو میں فقر و فاقے کو ہیچ سمجھ کر کم فرسائی کریں.(۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳). [ع : (ف و ق)].

---اُٹھانا محاورہ.
بھوک کی تکلیف برداشت کرنا.

مقتل میں اٹھائے رہ رازق میں یہ فاقے
مل مل گئے پشت و شکمِ حضرتِ عباس

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۵۰). ابو طالب نے آنحضرت صلعم کے لئے جو جان نثاریاں کیں ... آپ کی خاطر محصور ہونے فاقے اٹھائے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۳۱).

---تُڑوانا محاورہ.
بھوک میں کھانا کھلانا (مہذب اللغات).

---توڑنا محاورہ.
۱. **جس نے ایک وقت یا کئی وقت سے کھانا نہ کھایا ہو اسے کھانا کھلانا ، بھوک پیاس میں کچھ کھلانا پلانا.**

نہیں ممکن جو کچھ ممکن نہ ہو مر جانے والوں کو
لبِ خنجر کا فاقہ توڑ دیتا ہے لہو میرا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، ۶۸). جس نے دوستوں کے فاقے توڑے وہ خود دو دو تین تین وقت کے فاقے کرتا ہوا دنیا سے گیا. (۱۹۳۱ ، سیفہ کا لال ، ۶۱). ۲. **بھوکا رہنے کے بعد کھانا کھانا ، بھوک میں کچھ کھانا.**

نعمت میں اے اسیر اسے کیجئے شریک
فاقہ کبھی جو پیش نہیں دست توڑنے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۶).

---ٹُوٹنا محاورہ.
بھوکا رہنے کے بعد کھانا ملنا ، فاقہ ختم ہونا.

مجھ گدا کو کر دیا رخصت جو دے کر عطر پان
فاقہ تو ٹوٹا نہیں ہاں عزت افزائی ہوئی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۳۶). ان کو امید تھی کہ اگر قرطبہ پہنچ گئے تو فاقہ ٹوٹے گا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۴۸).

---ڈال دینا محاورہ.
بھوکا رکھنا (مہذب اللغات).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
بھوک کا مارا ، کنگال. ایک دفعہ ایک فاقہ زدہ شخص ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا کہ سخت بھوکا ہوں.(۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۷۰). ایک زرخیز زمین ... جو شمال کے فاقہ زدہ قبائل کو قریب آنے کی ترغیب دیتی رہتی تھی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۹). [فاقہ + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---(فاقے) سے رہنا محاورہ.
بھوکا رہنا ، کچھ نہ کھانا.

آپ کے غم کو کلیجا نہ کھلاؤں کیونکر
شرم کی بات ہے فاقے سے یہ مہمان ہے

(۱۸۷۲ ، عاشقِ خاتم النبیینؐ ، ۱۲۳).

---(فاقے) سے گُزارنا محاورہ.
بھوکا رہ کر بسر کرنا. ہم نے چند روز فاقہ سے گزارے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۱).

---(فاقے) سے ہونا محاورہ.
وقت پر کچھ نہ کھانا ، دن بھر کچھ نہ کھانا ، بھوکا ہونا ، کچھ نہ کھانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---شِکَنی (---کس ش ، فت ک) امث.
۱. **فاقہ توڑنا ، کھانا دینا ، جو فاقے سے ہو اسے کھانا کھلانا.** اوس میں سے تین ہزار روپے تمہیں بھی فاقہ شکنی کے لیے بھجوایا جاتا ہے. (۱۸۵۸ ، تاریخ نثرالہ ، ۲۲).

کہتے تھے گدا ہم کو غنی کون کرے گا
محتاجوں کی فاقہ شکنی کون کرے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵). ۲. **عاشورِ محرم کو عصر کے وقت بے نیت کا روزہ کھولنا نیز عصر عاشور کی ضیافت.** عاشورہ کے دن چار بجے فاقہ شکنی کر کے پھاٹک پر کرسیاں بچھا کر شام تک بیٹھا کرتے تھے. (۱۹۷۳ ، پیمبرانِ سخن ، ۲۶۰). [فاقہ + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کاٹنا محاورہ.
بھوکا رہنا ، فاقہ برداشت کرنا.

کل سے نفر نے (کذا) میرا گھوڑا نہیں ملا ہے
مقدور نہیں بشر کا کاٹے ہزار فاقہ
(۱۷۷۲ء ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷۳).

---(فاقے) کرنا ف م ؛ محاورہ.
بھوکا رہنا ، کھانا نہ کھانا ، کھانے سے رہ جانا. چار سو روپے جمع کئے اور رکھوائے ، اس وقت مانگے تو وہ اور انکے ماں باپ سب جان کو آگئے کہ شرم نہیں آتی یہ کیا پیچھے بیٹھ کر فاقے کرے گی. (۱۹۰۹ء ، جوہر قدامت ، ۱۲۷).

---کش (---فت ک) صف.
بھوکا رہنے والا ، بھوکا ، کنگال.
روتے سے اس کے ہوتا ہے ٹکڑے مرا جگر
مجھ فاقہ کش غریب کا پیارا ہے یہ پسر
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷). اسلام کا آغاز جس بے اطمینانی اور بے سروسامانی کے ساتھ ہوا اس سے کس کو اس وقت خیال ہوسکتا تھا کہ یہ چند نہتے فاقہ کش غریب الدّیار ... قیصر و کسریٰ کے تخت کو الٹ دیں گے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۲۸).
[فاقہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کشی (---فت ک) امث.
بھوکا رہنا ، فاقے کی سختیاں سہنا ، کھانے سے باز رہنا.
غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ
اے داغ ہر زمانے سے دستِ سوال کھینچ
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۸۰). آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ "جو شخص روزہ میں جھوٹ فریب نہیں چھوڑتا ، خدا کو اس کی فاقہ کشی کی کوئی حاجت نہیں". (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹). اندھا : ذلت انگیز موت فاقہ کشی اور (راحیل اس کی طرف بڑھتا ہے ...). (۱۹۶۷ء ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۱۷۷). [فاقہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---(فاقے) کھینچنا محاورہ.
بھوکا رہنا ، فاقے کی سختیاں سہنا. اگر تو قبول نہ کرے گا تو تیرے دروازے پر اتنے فاقے کھینچوں گا. (۱۸۰۳ء ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۴۷). میرے باوا نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ فاقے کھینچا کرو. (۱۹۳۵ء ، معاشرت ، ۴۴).

---(فاقے) گزرنا/ہونا محاورہ.
بھوکا ہونا ، بھوکا رہنا ، کھانے کو نہ ہونا.
تہی دستی سے دو دو وقت کے فاقے گزرتے تھے
مگر لب آشنائے شکوۂ قسمت نہ کرتے تھے
(۱۹۲۳ء ، مطلع انوار ، ۱۵۳).

---(فاقے) مارا صف.
رک : فاقہ زدہ.
اور دس بیس گھر گنواروں کے
اور دو چار فاقہ ماروں کے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). [فاقہ + مارا (مارنا (رک) سے)].

---(فاقے) مرنا محاورہ.
بھوکوں مرنا ، متواتر بھوکا رہنا. میرے دم میں آ کر بے دریغ اس قدر روپیہ صرف کر دیتے ہیں کہ خود فقیر بن جاتے ہیں ، پیچھے پچھتاتے ہیں فاقہ مرتے ہیں ، پھر اون کو کوئی منہ نہیں لگاتا. (۱۸۶۳ء ، جوہر عقل ، ۲۷).

---مست (---فت م ، سک س) صف.
۱. غربت و افلاس اور تنگی میں بھی مگن رہنے والا.
داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۱۷).
اس کشورِ فراق کی مدہوشیاں نہ پوچھ
شاہوں سے فاقہ مست ہیں آسودہ تر یہاں
(۱۹۲۷ء ، فکر و نشاط ، ۲۸).
فاقہ مست و مفکّر و مزدور جُبّہ باز و جہاں پناہ و حضور
(۱۹۵۷ء ، نبضِ دوراں ، ۲۳۸). **۲. لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا ، مفلسی میں امیروں کی حرص کرنے والا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[فاقہ + مست (رک)].

---مستی (---فت م ، سک س) امث.
تنگ دستی میں رنگ رلیاں ، مفلسی میں عیاشی ، لنگوٹی میں پھاگ.
میکشی صبح و شام کرتا ہوں
فاقہ مستی مدام کرتا ہوں
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۰۳).
قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۹). [فاقہ مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فا کِرَہ (کس ک ، فت ر) امث.
سوچنے کی قوت ، غور و فکر کی قوت.
تم حافظہ تم ذا کرہ تم واہمہ تم فا کرہ
تم سامعہ تم باصرہ تم زور ہو تم زور ہو
(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۳). [ع : فا کر - فکر کرنے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فا کِہَہ (کس نیز ک ، فت ہ) امذ.
میوہ ، پھل. اگر قسم کھائی کہ فا کہہ نہ کھاؤں گا تو امام صاحب کے نزدیک جب سیب یا زردآلو یا خربزہ کھاوے گا حانث ہو گا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۸). مفسّرین نے انجیر کی خوبیاں بیان کی ہیں کہ یہ دوا ہے اور غذا ہے اور فا کہہ ہے. (۱۹۶۰ء ، تفسیر سورۂ والتّین اور والعصر ، ۶). [ع].

فال امث.
شگون ، غیب کی بات ، پیشین گوئی ، نیک و بد امر کا شگون.
مرا فال کا ناؤں چتباولی
پدر مجھ بھی نیک مُلک کا ہے بتی
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۱۱۸). علی اکبر نے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار یہ کیا فال ہے کہ فرماتے. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۳۶).

جو دل کہے وہ سچ ہے سوا اس کے اے ظفر
قائل نہ استخارہ کے ہم ہیں نہ فال کے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۸۷). شگون ، فال ... ہر قوم میں ... ایک جزوِ زندگی رہی ہے . (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۶۲). اگر سمجھوتہ سبوتاژ ہوا تو یہ ملک و قوم کے لیے نیک فال نہ ہوگی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۰۳). [ع].

---آنا محاورہ.
شگون ہونا ، کسی کتاب وغیرہ سے عبارت کا مضمون اپنے مطلب کے موافق نکلنا ، کوئی غیب کی بات معلوم ہونا.

صفحۂ صحرا بھی ہے خارِ مغیلاں جوں الف
خوب اے مجنوں تیری آتی ہے فالِ نقشِ پا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷).

---بد کس صف (---فت ب) امث.
بُرا شگون.

کی کرتا ہے توں ہوں اتال فالِ بد
جو پیدا کرے فالِ بد حالِ بد

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۲). حضرت امام حسین پاس آ کہے یا ابن رسول اللہ کوفے میں جانا میرا مصلحت نہیں کہ یہ فالِ بد دیکھی میں نے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۵). لالہ عذار تم کو تو سودا ہے ، خاصی بھلی چنگی ہیں ناحق گھبراتی ہو فالِ بد منہ سے نکالتی ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۲۳) . اور اس کو اتفاق کہیے یا فال بد. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۶۳). [فال + بد (رک)].

---بیں (---ی مع) صف.
فال دیکھنے والا . نجومی اور فال بیں ہر وقت دربار میں لگے رہتے تھے . (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۵). [فال + ف : بین ، دیدن ـ دیکھنا].

---بینی (---ی مع) امث.
فال دیکھنا ، فال نامہ وغیرہ دیکھ کر دوسروں کو حسبِ حال باتیں بتانا. اور فال بینی کا پیشہ چھوڑ دیں کہ اس پیشے کے آدمی سارا دن جھوٹ بولا کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۱۶). اس کا دیوان حافظ شیرازی کے دیوان کی طرح فال بینی کے کام بھی آتا ہے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۳۷). [فال بیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
قرآن شریف یا کسی کتاب یا پانسے وغیرہ کے ذریعے نیک و بد کا شگون معلوم کرانا یا غیب کی بات دریافت کرانا.

یکایک عشق تج دھن کا کھڑا مُنج سامنے آکر
ازل کے دیس پھانسا سٹ جو میں کچھ فال دکھلایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹).

میں سیانا کوئی کہاں پاؤں
جس سے اب جا کے فال دکھلاؤں

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۹۸).

شگون ہر شے سے لیتی ہوں میں اکثر
دکھایا کرتی ہوں فالیں برابر

(۱۸۷۴ ، تیرہ ماسہ ، ۸).

---دیکھنا محاورہ.
قرآن شریف یا کسی کتاب یا پانسے وغیرہ کے ذریعے نیک و بد کا شگون معلوم کرنا یا غیب کی بات دریافت کرنا.

جدھاں دیکھیا پیاری مکھ مُصحف میں مبارک فال
تدھاں تھے قطب شہ جیتیا ہے شرطاں سوں سو مکھ ہتے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۸).

اے سجن تجھ مکھ کے مُصحف میں مجھے
دیکھنا برجا ہے فالِ دوستی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۲).

دلِ گُم گشتہ کی کل ہم نے اپنے فال دیکھی تھی
کریں اب کس پہ تہمت نام اس میں آپ کا نکلا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۶). غالب کی آواز سروش میں گُم ہوکر گنگنانے لگتا ہے ، فال دیکھنے کے لیے نہیں ، دل بہلانے کے لیے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۱۷).

---زُبان / قُرآن کس اضا (---فت نیز ضم ز / ضم ق ، سک ر ، مد ا) امث.
مُنھ سے نکلی ہوئی بات ، زبانِ خلق ، اٹل بات.

ہوویگا وہی جو کہ ہے تقدیرِ الٰہی
قائل نہ شگون کا ہوں نہ میں فالِ زبان کا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵).

مُنہ سے کہے نیک بات انسان
ہے فالِ زبان بھی فالِ قرآن

(۱۸۸۱ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۳). [فال + زبان / قرآن (رک)].

---کی کَوڑیاں مُلّا کو حَلال (ہیں) کہاوت.
مشقت کی اُجرت جائز ہے ، مفت کا قلیل مال لے لینا جائز ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---کُھلْوانا محاورہ.
قرآن شریف یا کسی کتاب یا پانسے وغیرہ کے ذریعے نیک و بد کا شگون معلوم کرانا یا غیب کی بات دریافت کرانا ، شگون نکلوانا.

اف ری کثرتِ اشک و تبسّم ہل ہے ہجومِ یاس و امید
جی ہے دھڑکتا ملنے کی اس کے فال تو ہم کھلواتے ہیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳). رضیہ اچھا یہ جو فال کُھلوائی جاتی ہے ... یہ بھی کُفر ہے . (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۸۰).

---کھولْنا محاورہ.
رک : فال دیکھنا.

بُلا فالاں بہانے کھولیں گے فال
دیکھیں کیوں نکلتا ہے ہو حسبِ حال

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۸).

خیالِ ابروئے قاتل کی دیکھنا تاثیر
جو کھولی فال تو نکلی کتاب میں تلوار

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۶).

کاہن تُو جلد فال تو کھول
بخت کا مرے حال تو کھول

(١٩٢٨ ، مرقع لیلیٰ و مجنوں ، ٢٠).

--- کھولنے والا امذ.
وہ شخص جو فال دیکھنے کا پیشہ کرے (فرہنگ آصفیہ).

--- گو (---و مج) صف.
فال دیکھنے اور بتانے والا ، شگون بتانے والا. یہ فال گو مصوّر شاہ نامے کے سورماؤں کی تصویریں بنا کر اپنی دکانوں میں رکھتے تھے . (١٩٦٧ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ٢٦) . [فال + ف : گو ، گفتن ـ کہنا ، بولنا].

--- گوش کس اضا(---و مج) امث.
وہ فال جو کسی بات کو دل میں سوچ کر گھر سے نکلنے اور راہگیروں کی آواز کے سننے سے نکالی جائے، آوازوں پر کان رکھنا اور انھیں اپنے مطلب کے موافق آوازِغیب سمجھ کر شگون لینا. کہیں کھڑی فال گوش لے رہی ہیں. (١٨٦٨ ، مرآۃ العروس ، ٢٩٢) . لو بھائی یہ خود بخود فال گوش مل گئی . (١٩٢٨ ، آخری شمع ، ١٧). [فال + گوش (رک)].

--- گوئی (---و مج) امث.
فال دیکھنے اور بتانے کا کام یا پیشہ . ایسے مصوّر بھی تھے جو مصوّری کے ساتھ ساتھ فال گوئی بھی کرتے تھے . (١٩٦٧ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ٢٦). [فال گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گیر (---ی مع) امذ.
رک : **فال کھولنے والا.**

قصّہ خوان و قلندر و قتّال
فال گیر و نجومی و نقّال

(١٩٥٧ ، نبض دوراں ، ٢٣٨) . [فال + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

--- گیری (---ی مع) امث.
فال دیکھنا ، شگون لینا ، فال کھولنا یا نکالنا. مشرکین مکہ نے فال گیری ... کی غرض سے کعبہ کے اندر ہبل دیوتا کے بت کو مخصوص کر رکھا تھا. (١٩٧٢ ، سیرت سرورِ عالمؐ ، ١ : ٥٨٥). [فال گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- لینا محاورہ.
شگون لینا ، فال دیکھنا ؛ فال نکالنا یا کھولنا . میرا دل یہ چاہتا ہے جو تین آدمی مجھے راہ میں ملیں اون کے نام سے فال لوں. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٥٠٢).

حال سے لیتے ہیں اہلِ ہوش مستقبل کی فال
عشرتِ ماضی نظرانداز ہونا چاہیے

(١٩٣٨ ، نوبہاراں ، ١٠٩).

--- نامہ (---فت م) امذ.
وہ مخصوص کتاب جس سے فال نکالتے ہیں.

مفتا نے فال نامہ دکھا کر کہا مجھے
ان میں سے ایک نقش دھر انگشت کے تلے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٣٣). یہ بات نوری صاحب نے اپنے فالنامہ میں لکھ دی. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ١٦٣). [فال + نامہ (رک)].

--- نکالنا محاورہ.
١. رک : **فال دیکھنا.** بڑے ابا نے دیوانِ حافظ سے صحیح فال نکالی ہے. (١٩٨٧ ، آخری آدمی ، ١٣٥). ٢. **مُنْھ سے کوئی بدشگونی کی بات نکالنا.** اب تم میرے مرنے کی فال نکالو. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٠٧).

--- نکلوانا محاورہ.
رک: **فال کُھلوانا.** فال نکلوانے کے لئے ان کے پاس آنا اور ان کو اجرت دے کر فال نکلوانا. (١٩٦٧ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ٣٦).

--- نیک کس صف(---ی مج) امث.
اچھا شگون. حمیدہ کی باتوں کو میں ایک فالِ نیک اپنی کامیابی کی سمجھتا ہوں . (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٨٢) . یہ میرے لیے فال نیک تھی. (١٩٨٣ ، گردِ راہ ، ٥٢). [فال + نیک (رک)].

فالتُو (سک ل ، و مع). (الف) صف.
ضرورت سے زائد ، فاضل ، بیکار. جب تک اس کو اُس کمی کے بموجب فالتو غذا نہ دی جاوے گی تب تک اس کمی کا بدلا نہیں ہو سکے گا. (١٨٧٧ ، رسالہ علم فزیولجی ، ٧). بی بی زینب کے پاس ایک فالتو سواری تھی.(١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ٣ : ٥٧). سبط ایک بھی فالتو لفظ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے. (١٩٨٨ ، احوالِ دوستاں ، ٦٥). (ب) امذ. **پہاڑی لوگ ؛ قلی ، مزدور** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

فالِج (کس ل) امذ.
١. **وہ بیماری جس میں عموماً نصف جسم اور کبھی کبھی پورا جسم بیکار ہو جاتا ہے ، ادھرنگ.**

مدن بان کا پھول فالج ہوا چوا پھولسری کاچھ رانج ہوا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٣٩). بُخار ، درد سر ، ہیضہ ، سرسام ، فالج ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٢٥). ان کے اوپر فالج کا اثر ہو گیا ہے. (١٩٣٧ ، سلک الدرر ، ٢٦). فالج نے ان کی زبان اور چہرے کو بھی متاثر کیا ہوا تھا. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٩٣٢). ٢. **دو کوہان والا اونٹ جو بہت قیمتی ہوتا ہے اور عموماً بادشاہوں اور اُمرا کی سواری میں کام آتا ہے ، بالہ.** یہ سندھی اونٹ جن کو بالہ (فالج) کہتے ہیں ان کے دو کوہان ہوتے ہیں . (١٩٢٩ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ٧٧). [ع].

--- زدگی (---فت ز ، د) امث.
فالج ہونے کی حالت ، فالج میں مبتلا ہونا. قائد اُردو ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم نے اپنی فالج زدگی سے ... پہلے اہل پاکستان کے نام التماس کی سلپ شائع کی تھی. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٨٥). [فالج زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
جسے فالج ہوا ہو ، فالج کے مرض میں مبتلا ، فالج کا مریض . شیخ الرئیس کا قول ہے کہ اسکی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ ... کے ساتھ نہایت مفید اور سریع التاثیر ہے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۶). دو عملی حکومت کے فالج زدہ نظام میں اور رکاوٹیں پیدا کر رہی تھی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۰۳). [فالج + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---گِر جانا / گِرنا ف ل ، محاورہ.
۱. فالج کا مرض ہو جانا. امرکانت پر فالج گر گیا. (۱۹۳۲ء ، میدان عمل ، پریم چند ، ۱۵۵). ۲. تباہ و برباد ہو جانا ، بیکار ہو جانا ، مفلوج و معطل ہو جانا. حکومت کے وہ سبھی چھوٹے بڑے اہلکار ... اس کے پیچھے پیچھے جموں کی طرف بھاگ گئے ، انتظام و انصرام پر فالج گر گیا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۴۱۳).

فالْسائی (سک ل) صف.
رک : فالسئی. ستئے دو سبز رنگ ، دو سرخ رنگ ایک سفید اور دو فالسائی. (۱۸۹۳ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۳). سپہن آبِ رواں کا فالسائی دوپٹہ کندھوں سے ڈھلکا ہوا. (۱۹۲۳ء ، دور فلک ، ۱۸). [فالسا (فالسہ) + ئی ، لاحقۂ صفت].

فالْسَہ (سک ل ، فت س) امذ.
جھڑبیری کے برابر ایک پھل جو اودے رنگ کا ہوتا ہے ، اس سے شربت بھی تیار کیا جاتا ہے ، لاط : **Grewia Agialica**

بوسۂ زیبِ زنخداں وہ گویا شہتوت ہے
آج دیکھے ہم نے وہ میٹھے لباں کے فالسے

(۱۸۳۷ء ، دیوان قاسم ، ۳۳۶). گرمیوں میں ... نہ برف اور شوربے کے پانی سے تسکین ہوتی ہے نہ انار اور فالسے ... کے شربتوں سے. (۱۸۷۳ء ، بنات النعش ، ۳۹). جامن کھانے یا فالسے ، ضرور ہی جان جان کر اپنی دھوتی کو داغ دار کرتی . (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۸). [ف : پالسہ سے مورد].

فالْسَئی (سک ل ، فت س ، کس ء). (الف) امث.
۱. اودا رنگ جو نیل اور شہاب اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے بیجنی رنگ (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۲. فالسے کے رنگ کا بہت سویرے کالے ، نیلے ، سرمئی فالسئی بادل گھر کر آئے (۱۹۸۵ء ، تخلیقات و نگارشات ، ۱۹). [فالسائی (رک) کی تخفیف].

فالِقُ الْاَصْباح (کس ل ، ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ص) صف.
رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نکالنے والی ذات ؛ مراد : خدائے تعالٰی. اسمائے صفاتی دو اسموں سے مرکب ہوتے ہیں جیسے غفورالرحیم اور بطریق اضافت بھی جیسے فالق الاصباح. (۱۸۷۳ء ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۰). [ع : فالق = چیر کر نکالنے والا + رک : ال (۱) + اصباح (رک)].

فالْکا (سک ل) صف مذ.
وہ شخص جو کوچے یا بازار کے کنارے بیٹھ کر فال نکالے.

فالکے بدحالی کی دیکھے تھے فال
باڑیوں کے آڑ آتی تھی ملال

(۱۸۳۹ء ، مثنوی نغزانیہ ، ۳۳). [فال + کا ، لاحقۂ صفت فاعلی].

فالِن (کس ل) امث.
(عسکری) قطار میں کھڑا ہونا ، فوج کا صف آرا ہونا. ایک دم جنگی بگل کا بجنا ، تمام فوج کا فالن ہو جانا. (۱۹۰۵ء ، آریہ سنگیت راماین ، ۹۳۳). [انگ : **Fall in a line** کا مختف].

فالِنْجِیقُن (کس ل ، سک ن ، ی مع ، فت ق) امث.
ایک رونیدگی جس کی دو تین شاخیں متفرق یا مجمع زمین سے نکلتی ہیں پتے باریک ، پھول سفید اور سوسن کے پھول کی طرح اس سے چھوٹے ہوتے ہیں ، لطافت اور خشکی پیدا کرتی ہے پیٹ کی مروڑ کو رفع کرتی ہے اسکے پتے ، بیج اور پھول زہریلے جانوروں کا زہر دفع کرتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۶). [یو].

فالواَپ (و مج ، فت ا) امث.
(صحافت) وہ خبر جو کسی خبر کے بعد کی حیثیت رکھتی ہو یا دوسرے دن بھی ملنے والی تفصیلات اور نتائج پر مبنی ہو . دوسری اشاعت یا بلیٹن میں شامل ہونے والی خبریں پہلی خبروں کا فالواَپ ہوں گی. (۱۹۶۹ء ، فن ادارت ، ۱۵۵). [انگ : **Follow up**].

فالُودَہ (و مع ، فت د) امذ.
پکا ہوا اور جما ہوا نشاستہ جس کی باریک باریک سوتیاں کتر کے شربت میں ڈالتے ہیں.

کار بد میں سبھی ہیں آلودہ
فسق میٹھا ہے جیسا فالودہ

(۱۷۱۳ء ، فائز ، د ، ۲۱۷). ہر ایک تورہ میں زیر بریان ... بورانی اور فرنی ... فالودے ... سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں. (۱۸۳۶ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۷۵). شیرمال ... فالودہ ... قسم قسم کے کھانے چن دیے گئے. (۱۸۶۳ء ، انشا بہاریخزاں ، ۵۰). یہ فالودہ دس آدمیوں کے لیے کافی ہوگا. (۱۹۴۴ء ، ناشتہ ، ۳۱). اسنیک بار میں بیٹھے فالودہ قلفی کی ٹھنڈک سے دل و ذہن بھی ٹھنڈا کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۴۸). [ف].

---کھاتے دانْت ٹُوٹے بَلا سے کہاوت.
اگر آسان کام میں بھی جی گھبرایا تو بلا سے ، اگر بھلائی میں بھی برائی ہو تو ہوا کرے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
ایک قسم کی مچھلی جس کا جسم فالودے کی مانند نرم و شفاف ہوتا ہے. فالودہ مچھلیاں دوسرے قسم کے جانور ہیں جو پانی میں تیرتے پھرتے ہیں اور انکا جسم فالودے کی مانند ہوتا ہے. (۱۹۳۰ء ، حیوانیات ، عشرعابدی ، ۸). [فالودہ + مچھلی (رک)].

فالیز (ی مع) امث.
خربوزے ، تربوز یا کھیرے ککڑی کا کھیت.

فالیز سے زیادہ پر سنت سر پڑے ہیں
اس طرح کھیت کس کا پھولا پھلا کہو تو

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۸). سیر کرتے کرتے فالیز کی طرف

جا نکلا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۶۵). یہ وہ ترکاری ہے جو دریا کے کنارے فالیز میں بوئی جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۳). جمنا کی فالیز کے شہیدی تربوز ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی، کراچی ، جولائی ، ۴۴). [ع].

قام (۱) امذ.
رنگ (بیشتر مرکبات میں بطور جزو ثانی مستعمل).

آذیت ہو تو کیا زلفِ سیہ قام سے کام
دیکھ لے جانوروں کو ہے دلا دام سے کام

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۱).

یہ روئے روشن اور یہ گیسوئے مشک فام
یاں شام میں تو صبح ہے اور صبح میں ہے شام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲). گلفام ، لالہ قام ، زرد قام ... شعلہ قام وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۳).

ہے تیرے حکم سے جاری یہ دورِ صبح و شام
نشان ہے تری عظمت کا چرخِ نیلی قام

(۱۹۸۴ ، زاد سفر ، ۹). [ع].

قام (۲) امث (قدیم).
فہم ، سمجھ.

بن ترے کام قام نال ہو سی
اصل ہور نسل ہور رجل کم ذات

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۲).

کیا رسم ہے تج قام نیں ، اس عشق کے مندہیر میں
جو عاشقاں ستیں ایے آ جالتے اپ من چراغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۳).

ولے کیوں لکھا ہے سو ہووے نہ قام
ہے امید مج کوں تیرا تمام

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳). [فہم (رک) کا بگاڑ].

ـــ کَرْنا محاورہ.
سمجھنا.

کلی کر پڑیں گے گل تن پہ شک گلستاں کے بہتر
تجھ گلبدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام قام

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳).

قامنا (شد م) ف م (قدیم).
رک : قامنا.

قامنا خواب جیتوں دیکھے اپے رات
کبھی سچ بھی ہوا ہے بعضی اوقات

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۰۹).

قامنا ہو آدم بہوت شوخ ہے
مرے آوتے زندہ رہتا نخے

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ ، ۱۲). [قامنا (رک) کا متبادل املا].

قامنا (سکہ م) ف م (قدیم).
سمجھنا.

نہ کر بات توں نا سمج آپنا
بہوت مشکل ہے بات کوں قامنا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۹). [رک : قام (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

قان امث.
موت ، فنا ہو جانے کی حالت.

کھلیں بھی قان کے معنی فنا ہوں سب دم میں
جو موج بحر کی مانند اپنی ناف الٹ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۱۴). [ع].

قانا امذ ؛ ← قانہ.
بڑے پتھر توڑنے کی معمول سے زیادہ بڑی قسم کی ٹانکی ، گنیا. مصری تو بڑے بڑے پتھروں کو توڑنے کے لیے قانے استعمال کرتے تھے . (۱۹۴۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۳۰). [قانہ (رک) کا ایک املا].

فانُوس (و مع) امذ ؛ (قدیم ؛ امث).
۱.(اَ) **بلور یا شیشے کا بنا ہوا شمع پوش جس میں پرانے زمانے میں شمعیں اور موجودہ دور میں بلب وغیرہ لگائے جاتے ہیں.**

بتی جال نا جال فانوس کوں
نکہ را کہ توں اپنے ناموس کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۶).

دیے فانوس کے درمیاں تھے جوں جوت دیوے کا
سو تیوں دستا دوالاں میں تھے میویاں کا برن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۴). طلائی شمعدانوں پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں ، اور جڑاؤ فانوسیں اوپر دھری ہیں . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵). فانوس عموماً شمعوں کے لیے بنائے جاتے تھے ، چراغ کے واسطے بہت کم چیزیں تھیں. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۴۶). ایک عالیشان فانوس چیکوسلوا کیہ سے منگوایا گیا ، جو کشمیر ہی میں نہیں بلکہ سارے ملک میں اپنی نوع کا بہترین اور سب سے بڑا فانوس ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۰). (اُ) **باریک کپڑے یا کاغذ سے منڈھا ہوا پنجرہ کی شکل کا چراغدان ، قندیل** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **شیشے کا ڈھکن ، پودا پوش.** آلہ کو پانی میں رکھ کر اس پر ایک فانوس ڈھانک دینا چاہیے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۶۹۰). ۳. **روشن طبع ، روشن خیال ، کھلے ذہن کا مالک.** بزم دنیا کے روشن فانوسو! ہم نہیں ہیں ، مگر ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۶۵). [ف].

ـــ جادُو کس اضا (ـــ و مع) امذ.
رک : **فانوسِ خیال.** اگر ملک کے جوہر شناس ... ہاتھ بٹائیں تو ... مغربی سحر حلال سے ... (فانوس جادو) کا گردش دینا ناممکن نہ ہوگا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جون ، ۷۴). خاتون لکچرار نے اپنا لکچر فانوس جادو کی اعانت سے ذہن نشین کیا تھا. (۱۹۲۳ ، مقالات شروانی ، ۲۵۲). [فانوس + جادو (رک)].

ـــ ِ خَیال / خَیالی کس صف (ـــ فت غ) امذ.
ابرک یا شیشے کا وہ فانوس جس کے اندر کاغذ کے ہاتھی

گھوڑے وغیرہ کا چکر بنا کر لگا دیتے ہیں اور وہ ہوا یا چراغ کے دھوئیں سے گردش کر کے دلچسپ منظر پیش کرتے ہیں۔

ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثلِ فانوسِ خیالی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۲)۔ جابجا قمقمے ... فانوسِ خیال شمعِ مجلس حیران اور فانوسیں روشن تھیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۳)۔

بزمِ تصویراتِ فانوسِ خیالی کی طرح
کھا رہا ہے اک جہاں اس گنبدِ اخضر میں چرخ

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۸۶)۔

یہ چرخ ہیں آج جس میں سب سرگرداں
فانوسِ خیالی ہے یہ اے میری جاں

(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۱)۔ [فانوس + خیال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ گَردان کس صف (ــــ فت گ ، سک ر) امذ۔
رک : فانوسِ خیالی۔ کہیں کہیں فانوسِ گردان بھی رکھے ہیں ان میں تصویریں گردش کرتی نظر آتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۲۷۸)۔ [فانوس + گردان (رک)]۔

فانُوسی (و مع) امث۔
فانوس کے جیسا ، فانوس کی طرح کا۔

برنگِ شمع کیوں یعقوب کی آنکھیں نہیں روشن
زمانے میں سنا یوسف کا پیراہن تھا فانوسی

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۹)۔ حکم دیا کہ جھاڑ بیٹھک کے اور کنول اور فانوسی اور پنجشاخے اسقدر روشن کیے جائیں کہ یہ شب گویا روزِ روشن ہو جائے۔ (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۳۸۵)۔ [فانوس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فانَہ (فت ن) امذ ؛ ــ پھانا۔
۱. ایک چپٹی لکڑی کا ٹکڑا جس کے ذریعے لکڑی کی درز آگے کو پھاڑی جاتی ہے یا کھلی رکھی جاتی ہے ، پچر۔ کھانچے میں فانہ پھانس دیا جاتا ہے اور کھن سے خوب ٹھوکا جاتا ہے۔ (۱۹۴۴ ، نشی کا کام ، ۹۰)۔ **۲. (سنگ تراشی) پتھر میں شگاف دینے کا آہنی قلم ، ٹانکی۔** فانہ قلم آہنی ہوتا ہے کہ سنگ تراش اس سے پتھر میں شگاف دیتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷)۔ اب خردہ پیما پیچ کے ذریعے معاوض کے حرکت پذیر فانہ کو ٹھیک ایسی وضع میں لاتے ہیں کہ ان سیاہ بندوں میں سے ایک بند صلیبی تاروں پر آجائے۔ (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۳۱)۔ اگر رگڑ کی قوت موجود نہ ہو تو چوٹ لگ جانے کے بعد پھاڑی ہوئی سطحوں میں سے فانہ فوراً باہر نکل آئے گا۔ (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۹۳۹)۔ [پھانا (رک) کا عرف]۔

فانی صف۔
۱. مٹنے اور نابود ہونے والا ، فنا ہو جانے والا۔

سنو عاقلاں سب کہ دنیا ہے فانی
جو کوئی بوجھیا اس ہے صاحب قراں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۸)۔

وو محبت میں تری فانی ہوئے
روز و شب جو محوِ حیرانی ہوئے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۷)۔ دنیا میں جتنی نعمتیں ہیں سو سب قلیل اور فانی ہیں۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۶۲)۔ حکومت عارضی اور دولت فانی ہے۔ (۱۹۰۹ ، جوہرِ قدامت ، ۹۰)۔ میرا مقصد تو یہ تھا کہ میری بات سنو ... اور کوئی بیچ کی ایسی بات بتاؤ جہاں تک ہم فانی لوگوں کی نظر نہ پہنچتی ہو۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۵۷)۔ **۲. نہایت بوڑھا** (نوراللغات)۔ [ع : فان + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ فِی اللہ (ـــ کس ف ، غم ی ، ا ، ل ، شد ل بجد) صف مذ ؛ فنا فی اللہ۔
(تصوف) وہ سالک جو حق میں بالکل محو ہو جائے اور اُسے اپنی ہستی کا احساس تک باقی نہ رہے۔

اگر کوئی ہوتا ہے فانی فی اللہ
وہ رہتا ہے حق ہو کے باقی باللہ

(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۶))۔ [فانی + فی (حرفِ جار) + اللہ (رک)]۔

ـــ کَرنا محاورہ۔
مٹا دینا ، ویران کرنا ، ختم کرنا ، فنا کر دینا۔

مت ہو اے دل توں سدا بلبل ہزاروں پھول کا
ایک باقی بوجھیے باقی کوں فانی کیجیے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۹)۔

فانِیَّت (کس ن ، شد ی مع فت) امث۔
فنا ہونے کی حالت ، موت۔

عاری کی غذا ہو فانیت لے
انسانیت اور انسانیت لے

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر ، ۶۰)۔ [فانی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فانِیذ (ی مع) امذ۔
شکر کا سفید دانہ ، مصری ، سفید شکر ، ایک قسم کی مٹھائی۔ یہاں گنے چھوہارے اور فانیذ (ایک قسم کا حلوا) بنتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۶۷)۔ [ع]۔

فائِبْرِن (کس ء ، سک ب ، کس ر) امذ۔
ایک سرت سی چیز جو خون اور نباتاتی مادے میں پائی جاتی ہے۔ گوشت میں چونکہ البیومن فائبرن روغن پانی نمک وغیرہ موجود ہیں بدیں وجہ یہ ایک ایسی عمدہ غذا ہے جس سے جسم کی پرورش اور حرارت غریزی کی پیدائش بخوبی ہو سکتی ہے۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۲۷)۔ [انگ : Fibrin]۔

فائِتَہ (کس غف ء ، فت ت) امث۔
(فقہ) فوت ہونے والی چیز ، قضا ہو جانے والی چیز ؛ مراد : وہ نماز جو قضا ہو گئی ہو ، چھوٹ جانے والی نماز۔ جب بہت سی فائتہ ہوں پہلی فائتہ کے واسطے اذان اور اقامت کہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۹۲)۔ اس لیے ہم نے حدیث کی طرف

رجوع کیا اور قضائے فائدہ کے متعلق تین حدیثیں نقل کریں۔(۱۹۰۶، الحقوق والفرائض، ۱ : ۱۳۹)۔ [ع : (ف و ت)]۔

فائدا (کس مع ء) امذ (قدیم)۔
رک : **فائدہ**۔ علم پڑ کر نیں بوجیا تو گدڑے پر عبیر لادے یا صندل کیاں، لکڑیاں لادے تو اسے کیا فائدا۔ (۱۴۲۱، بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۳)۔

کیتا ہوں تجے پند کی ایک بات
کہ ہے فائدا اس میں دعات دعات

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۷)۔ [فائدہ (رک) کا قدیم املا]۔

---دینا محاورہ (قدیم)۔
رک : **فائدہ دینا**۔

حَمل کا بُرج مُج دل ہے کہ تیرے عشق کا سورج
کیا جیوں آ کے منزل سو منجے لکھ فائدا دیتا

(۱۶۷۲، عبداللہ قطب شاہ، د، ۲۲)۔

فائدہ (کس مع ء، فت د) امذ ؛ ـــ فایدہ۔
۱۔ **نفع، نقصان یا ضرر کا نقیض؛ (مجازاً) بھلائی، نیکی**۔

اسی تھے آئی تا میاں شما
دیکھوں فائدہ ہور زیاں شما

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۷۱۷)۔

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

(۱۷۰۷، ولی، ک (ضمیمہ)، ۱۹)۔ ایسی رودادیں ... فائدے کی نظر سے کیانی لوگ خود لکھتے ہیں۔ (۱۸۳۷، حملات حیدری، ۳)۔ ایک بوتل کا فائدہ رہتا ہے، اور پھر تیل اچھا۔ (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۰)۔ ۲۔ **نتیجہ، ثمرہ، حاصل، پھل**۔

شراب فائدہ نیں کر کتے ہیں لوکاں سب
منجے لیے ہیں کہ کیا ہے خلاصی عقل کمند

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۹۳)۔ میں جو تھی سو اس دیو کی قید میں آن پڑی اور چھڑانے والا کوئی ہے نہیں، تس سے اب کچھ جیونے کا فائدہ نہیں، میں خواہ مخواہ جی دوں گی۔ (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۲۱۹)۔

گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
خوش ہوں، کہ میری بات سمجھنی محال ہے

(۱۸۶۹، غالب، د، ۲۰۵)۔ ۳۔ **غرض، مطلب، واسطہ، پیداوار، محاصل، آمدنی** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
پھل پانا، نفع حاصل کرنا، فیض حاصل کرنا، آرام پانا۔ ایسی رودادیں ... خود لکھتے ہیں یا اوروں کے لکھنے سے آپ فائدے اٹھاتے ہیں۔ (۱۸۳۷، حملات حیدری، ۳)۔ اکثر مدعیان ترجمہ نے اس سے پیٹ بھر کر فائدہ اٹھایا۔ (۱۹۱۴، حالی، مقالات، ۲ : ۲۰۳)۔ ایک ملک کے تجربے سے دوسرے ملکوں کو بھی فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے گا۔ (۱۹۵۲، امن کے منصوبے، ۶۳)۔

---بَخش (ـــفت ب، سک خ) امذ۔
فائدہ دینے والا، سودمند، کارگر، مفید۔ خدا نے چاہا تو یہی چیز جس کو لوگ ہر طرح سے خلاف مصلحت تصور کرتے ہیں اسلام کے حق میں فائدہ بخش ثابت ہوگی۔ (۱۹۲۰، جویائے حق، ۳ : ۱۲۲)۔ [فائدہ + ف : بخش، بخشیدن ـ بخشنا]۔

---بَخشنا محاورہ۔
نفع پہنچانا، سودمند ثابت ہونا، کارگر ہونا۔ پھوپھی صاحب بس کرو بس کرو بحمداللہ عاقل و دانا ہو اور جانتی ہو کہ بعد مصیبت رونا و بے قراری کچھ فائدہ نہیں بخشتا۔(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۲۳۱)۔

عجب کیا ہے اگر زخم جگر کو فائدہ بخشے
نمک پروردہ ہے آخر یہ اشک شور آنکھوں کا

(۱۷۷۲، فغاں، د، ۸۳)۔

---دینا محاورہ۔
نفع پہنچانا، فائدہ پہنچانا، فیض پہنچانا۔

کہ اسے کم عقل کیا ایس پر کیا
جو اس تہار آنا کیا فائدہ دیا

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۱۵۸)۔

فائدہ دے ترے بیمار کو کیا خاک دوا
اب تو اکسیر بھی دیجے تو ضرر دیتی ہے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۹۶)۔ اس شبہ کا فایدہ ملزمین کو دیا گیا اور وہ رہا کر دئیے گئے۔ (۱۸۹۲، میڈیکل جیورس پروڈنس، ۱۵۵)۔

---رَساں (ـــفت ر) صف۔
کارگر، نفع بخش، فائدہ مند، مفید، سُودمند۔ مذہب اور سیاست کا اتحاد گو حیات قومی کی ابتدائی منزلوں میں فائدہ رساں ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳، نگار، جنوری، ۵۲)۔ [فائدہ + ف : رساں، رسیدن ـ پہنچنا]۔

---رَسانی (ـــفت ر) امث۔
فائدہ پہنچانا۔ ہم اس دنیا میں صرف اپنی ہی ترقی کیواسطے نہیں بلکہ اور شخصوں کے فائدہ رسانی کے لئے بھی آئے ہیں۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۲۱)۔ [فائدہ رساں + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---کَرنا محاورہ۔
آرام دینا، صحت بخشنا، مفید پڑنا، کارگر ہونا، نفع کمانا، نفع حاصل کرنا، مؤثر ہونا، اثر پذیر ہونا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---مَند (ـــفت م، سک ن) امذ۔
سودمند، مفید، کارگر۔ یہ مینڈی کے واسطے فایدہ مند اور منشی صاحب دریافت کو پسند آویگی۔(۱۸۰۳، گنج خوبی، ۹)۔ مسیب ابن نجبہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ خدا آپ پر رحم کرے ایسی بدلی کے ساتھ آنے والے آپ کے لئے فائدہ مند نہیں ہیں۔(۱۹۶۵، خلافت بنوامیہ، ۱ : ۲۳۱)۔ [فائدہ + مند، لاحقۂ صفت]۔

---مَندی (ـــفت م، سک ن) امث۔
بہتری، بھلائی، فائدہ ہونا۔ کپڑوں کی خریدی میں دو چیزوں کا

خیال رکھنا ضرور ہے فائدہ مندی اور نمایش ، ان میں سے پہلے فائدہ مندی لازم ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۶۹)۔ اسی طرح وحدت کا پہلا رکن بورڈنگ ہوس کی فائدہ مندی کے ہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۶۹)۔ [فائدہ مند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ ہونا عاورہ۔
منافع ہونا ، آرام ہونا ، مرض میں افاقہ ہونا ، صحت پانا ، حاصل ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ]۔

فائر (کس ئ مج) امذ ۔ اسم فایر۔
۱۔ **پستول یا بندوق چلانا ، توپ داغنا ، توپ یا بندوق اور پستول وغیرہ کا چلانا یا چل جانا۔**

بلا کو کو عبث تاریخ میں بدنام کرتے ہیں
بچارے نے نہتوں پر دیا کب حکم فائر کا

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۹۳)۔ آگے دیوار کے ساتھ ایک چھپر ہے ہم اس کی چھت پر لیٹ کر فائر کر سکتے ہیں ۔ (۱۹۶۹ ، خاک و خون ، ۵۱۰)۔ ۲۔ **آگ ، شعلہ ، آتش ؛ تراکیب میں مستعمل۔** (انگلش اردو ڈکشنری ، عبدالحق)۔ [انگ: Fire]۔

ـــــ اسٹیشن (ـــــ کس ا ، سک س ، ی مج ، فت ش) امذ۔
آگ بجھانے والے عملے کا مرکز۔ فائر اسٹیشن کے ڈیڑھ درجن فائر انجن ... جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، جنوری ، ۱)۔ [فائر + اسٹیشن (رک)]۔

ـــــ انجن (ـــــ کس ا ، سک ن ، فت ج) امذ۔
آگ بجھانے کا انجن ، آگ بجھانے والی گاڑی۔ بلدیہ کے فائر انجن گھنٹے ٹھنکاتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، فضل الرحمن ، ۳۱۰)۔ [فائر + انجن (رک)]۔

ـــــ بریگیڈ (ـــــ کس ب ، ی مع ، ی مج) امذ۔
آگ بجھانے کا عملہ۔ فوراً فائر بریگیڈ بگولے کی طرح آن دھمکا۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۴۷)۔ فائر بریگیڈ اس وقت پہنچا ہے جب جائے واردات پر نئی عمارت بھی بن چکی ہے۔ (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۷)۔ [فائر + بریگیڈ (رک)]۔

ـــــ بندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث۔
گولیاں چلانے کے عمل کو روک دینا ، جنگ بندی۔ سلامتی کونسل نے آج دن کے بارہ بجے فائر بندی کے لئے کہہ دیا۔ (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۳۰)۔ [فائر + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کرنا ف م۔
گولی چلانا ، گولہ باری کرنا ، بندوق ، پستول یا توپ داغ دینا ۔ پولیس نے فائر کئے ، کئی آدمی مارے گئے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۲۹)۔ چند آدمیوں نے ان پر طپنچہ سے ایک ساتھ فائر کیا۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۲۷)۔ پہلے پہاڑی اگلی والی ٹولی کے کمانڈر نے دو گولیاں چلائیں ، یہ اکٹھا فائر کھولنے کا اشارہ ہوتا ہے۔ (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۱۳)۔

ـــــ مین (ـــــ ی لین) امذ۔
بھٹی یا انجن کا نگران۔ فائرمین اور مشین مین دن کو تو جھوٹ موٹ جکی کی صفائی میں کاٹتے تھے ۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۸۲)۔ [انگ: Fireman]۔

فائرنگ (کس ئ ، ر ، غنہ) امث۔
فائر کرنا ، گولی چلانا۔ طرفین میں فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا تھا مگر دعا کے سامنے توپوں کی کیا حیثیت۔ (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۱۲)۔ [انگ: Firing]۔

فائز (کس ئ) صف ۔ بہ فایز۔
بامراد ، کسی بلند درجے پر پہنچا ہوا ، کامران ، کامیاب۔

عقل دلالی جانے بار
فایز ہوئے اوسے ہے لہار

(۱۶۴۲ ، کشف الوجود ، داول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۲))۔ منصب بلند نبوت فایز ہوئے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹)۔ ہوم سکریٹری کی معزز اور اہم خدمت پر فائز ہوئے۔ (۱۹۱۲ ، چند ہمعصر ، ۹۰)۔ یوں آپ کی طرح اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۶)۔ [ع]۔

ـــــ المرام (ـــــ ضم ز ، غم ا ، سک ل ، فت م) صف۔
مقصود و مراد پانے والا ، بامراد ، جس کا مقصد حاصل ہو گیا ہو۔ وہ اس جد و جہد میں شاذ و نادر فائزالمرام ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۶۵)۔ خدا آپ کو فائزالمرام ... کرے۔ (۱۹۱۳ ، رقعات اکبر ، ۸۹)۔ حصول تعلیم اور فائزالمرام ہونے کے بعد میں کسی کی صورت دیکھنے کا گنہگار نہ ہو سکا۔ (۱۹۸۳ ، سرمایہ تغزل ، ۲۲)۔ [فائز + رک : ال (۱) + مرام (رک)]۔

ـــــ بمرام (ـــــ فت ب ، م) صف۔
رک : **فائزالمرام۔** جس طرف جاتا ہوں ظفریاب اور فائز بمرام ہی آتا ہوں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۸۳)۔ اے خالق ارض و سما اس ... فلک بارگہ ... بقائے مہر و ماہ فائز بمرام ... رکھ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳)۔ [فائز + ب (حرف جار) + مرام (رک)]۔

فائض (کس ئ) صف ۔ بہ فایض۔
۱۔ **کثرت کی وجہ سے بہہ نکلنے والا ، کثیر ، وافر ، فیض رساں ، فیض پہنچانے والا۔** وجود فایض الجود اوس کا مقصود ایجاد عالم کن فکان کا ہے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳)۔ اور انہی پر مبنی ہوتی ہیں وہ چیزیں جو اس پر اس کے رویا میں فائض ہوتی ہیں۔ (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خاں ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۹۲)۔ انسانی ارادہ بھی ... حق تعالیٰ سے فائض اور صادر ہونے والی اشیاء میں ایک شے وہ بھی ہے لیکن اس حیثیت سے نہیں۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۹۸)۔ ۲۔ **فیض پانے والا ، فیض یافتہ۔**

وسیلہ حق نے تجھ کون یہ دیا ہے
نبی کی ذات سے فایض کیا ہے

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۶۰۱)۔

جہاں اسکی بدولت نقدِ ایماں سے ہوا فائض
کہ تھا وہ سینہ بے کینہ جو گنجینہ ہدایت کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳)۔ [ع]۔

ـــُـ الْاَنْوار (ـــ ضم ض ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ن) صف۔
بہت زیادہ روشنی پہنچانے والا ، نور برسانے والا ، روشنی عطا کرنے والا۔ حضرت کے دیدار فائض الانوار سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیث ہند ، ۱ : ۳۲۲)۔ [فائض + رک : ال (۱) + انوار (رک)]۔

فائِق (کس ء) صف مذ ؛ ـــ فائق۔
فوقیت رکھنے والا ، بہترین ، برتر ، برگزیدہ۔
ہر اک آن عاشق کا عاشق تھا وو
سبھی خوبرویوں میں فائق تھا وو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰)۔
جہاں دنیا میں دیکھا سچ کے اوپر جھوٹ فائق ہے
کہ پہلے صبح کاذب تو پیچھے صبح صادق ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸)۔ ایام محرم قریب ہوتے ہیں تو محرم نامہ اور یزید نامہ کی فروخت سب کتابوں پر فائق ہوتی ہے۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی، حسن نظامی ، ۸۳)۔ یونانی فلسفہ اپنے روحانی موضوع علمی کمال اور منطقی ثروت کی وجہ سے قدیم دنیا کے باقی تمام علوم پر فائق ہے۔ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۹۵)۔ [ع]۔

ـــ تَر (ـــ فت ت) صف۔
بڑھ کر ، بلندتر ، ممتازتر ، بہت بلند۔ شیخ کا قطعہ بلاغت میں مولانا کے قطعہ سے بمراتب افضل اور فائق تر ہے۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۹۱)۔ ان کے لئے کوئی ایسا عہدہ تجویز کیا جائے جو منزلت میں پریسیڈنٹ کے عہدہ سے بھی فائق تر ہو۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۲۸)۔ [فائق + تر ، لاحقۂ تفضیل بعض]۔

ـــ کِھیر (ـــ ی مع) امث۔
گھی میں بریاں کیے ہوئے چانول ڈال کر پکائی ہوئی کھیر جو معمولی کھیر کی نسبت زیادہ سوندی اور خوش ذائقہ ہوتی ہے (ا ب و ، ۳ : ۱۶۰)۔ [فائق + کھیر (رک)]۔

فائِقَہ (کس ء ، فت ق) امث۔
فائق (رک) کی تانیث۔
لبوں لذّتاں جس کا خوش ذائقہ
جو دنیا میں ہیں نعمتاں فائقہ
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۹)۔ «مشرق» وضعِ اخباری کے لحاظ سے نسبتاً اور پرچوں کے مقابلے میں اس قدر سطحِ فائقہ پر ہے کہ میں نہیں جانتا۔ (۱۹۰۹ ، مقامات ناصری ، ۳۹۳)۔ اس کتاب کو بجاطور پر اردو کی تحقیقی اختراعات فائقہ میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳)۔ [فائق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فائِل (کس ء) امذ ؛ امث۔
۱. **وہ کاغذات وغیرہ جو حوالے کے لیے ترتیب سے رکھے ہوئے ہوں ، مسل۔** اخبار کے پرانے فائلوں اور بعض اور طریقوں سے جہاں تک ہو سکا اشعار جمع کئے گئے۔ (۱۸۹۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۹۲)۔ ناول و ڈراما اور اخبارات کی فائلیں ... غور سے پڑھتا رہا۔ (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ب)۔ ۲۰ ع کے اخبارات کی فائلیں اٹھا کر دیکھی جائیں۔ (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۱۸۸)۔ کوئی کیا بتائے کہ انہوں نے کیا چھوڑا تلاش کیجئے تو چند فائل ... چند غزلیں۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۶)۔ ۲. **طبق جس میں کاغذات و خطوط وغیرہ نتھی کر کے رکھے جائیں ، دوتا ، کوَر۔** فائل (مسل) میں کاغذ شامل کر دیتے ہیں۔ (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۷۱)۔
ہنوز امیدواری کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا
مری درخواست نتھی ہو کے رہ جاتی ہے فائل میں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱۰)۔ افسروں کے بیانات اور فائل کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت نہ ہو سکی۔ (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۱۳۷)۔ ۳. **لائن ، سلک ، لڑی ، قطار ، سلسلہ** (فرہنگ آصفیہ)۔ [انگ : File]۔

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث۔
فائل بنانے کا کام ، کاغذات کی ترتیب۔ انگریز بڑا شاطر حکمران تھا اور دفتری کام کاج اور فائل بندی میں بے مثال مہارت رکھتا تھا۔ (۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۹)۔ [فائل + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
منسلک کرنا ، مسل میں شامل کرنا ، نتھی کرنا ، تار میں ڈالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــ کَوَر (ـــ فت ک ، و) امذ۔
رک : **فائل معنی نمبر۲۔** ٹوننگ کے لیے الگ فائل کور استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۶)۔ [انگ : File Cover]۔

ـــ کیبِنِٹ (ـــ ی لین ، سک ب ، کس ن) امذ۔
کاغذات اور فائل رکھنے کی چھوٹی الماری۔ ان تراشوں کو موٹے کاغذوں کی فائلوں میں رکھ کر موضوعی عنوانات کے تحت عمودی طور پر فائل کیبنٹ میں ترتیب دیا جائے۔ (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۵۸)۔ [انگ : File Cabinet]۔

فائِن (کس ء)۔ (الف) صف۔
عمدہ ، اعلیٰ ، بڑھیا ، نفیس ، لطیف ، اچھا۔ فائن (FINE) بول چال میں دو معنوں میں رائج ہے ، ایک تو جرمانہ کے معنی میں دوسرے نفیس ، باریک ، لطیف کے مفہوم میں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۳)۔ نوجوان کہ اپنے بازو بدستور محبوبہ کی کمر میں حائل کیے ہوئے تھا مختصراً بولا : «فائن»۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۸۹)۔ (ب) امذ۔ **جرمانہ ، تاوان ، ڈنڈ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [انگ : Fine]۔

ـــ آرْٹ (ـــ مد ا ، سک ر) امذ۔
فنون ، فن لطیف ، جیسے : سنگ تراشی ، موسیقی اور تعمیر وغیرہ ،

مصوری ، شاعری. غرض یہ کہ بیسویں صدی کی اصطلاح میں آرٹ اور فائن آرٹ کا دور دورہ ، عشق کا چرچا ، حسن کا شہرہ ، اسی فضا میں ایک صاحب ... آنکھیں کھولتے ہیں. (۱۹۲۷ء ، مقالات ماجد ، ۱۰۵). پھول اور پتیاں نہایت خوب‌صورت بنی ہوئی ہیں جو فائن آرٹ کا بہترین نمونہ ہیں. (۱۹۸۷ء ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۰۸). [انگ: Fine Art].

فائنَل (کسر ء ، فت ن) صف.
مختتم فیصلہ کن ، آخری ، قطعی ، حتمی ، آخری امتحان. میں یہ پوچھتا ہوں کہ فائنل کورسز کی کیا قیمت رکھی گئی تھی. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۰۹). فائنل میں وقت کونسا رہ گیا ہے. (۱۹۸۱ء ، راجہ گدھ ، ۵۳). [انگ: Final].

فاوْل (و مع) امذ.
بےقاعدگی ، بےضابطگی ، غلطی. ان دونوں صورتوں میں فاوْل کی سزا کا مستحق نمبر ۱ ہوگا. (۱۹۰۳ء ، پولو ، نقشہ نمبر ۸ ، ۹۵).

وہاں بھی کھیل میں نوبال ہو تو فاوْل ہے
یہاں بھی شعر میں ابہال ہو تو فاوْل ہے

(۱۹۸۷ء ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۱۰۸). [انگ: Foul].

فاوْنٹن/ فاوْنٹین پن (و مع ، سک ن ، کسر مج ٹ / ی مج ، کسر پ) امذ.
وہ قلم جس میں روشنائی بھری جاتی ہے ، سوت قلم. لڑکے اور لڑکیاں فاوْنٹین پن اور کتابیں سنبھالے آئے. (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۳۴۱). ان کے پاس ایک عجیب و غریب فاوْنٹن پن تھا جس کا نِب دونوں جانب سے یکساں لکھتا تھا. (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۸). [انگ: Fountain Pen].

ـــــ قَلَم (ـــــ فت ق ، ل) امذ.
رک : **فاوْنٹین پین.** جیب میں فاوْنٹین قلم بھی نہ تھا. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۶۸). [فاوْنٹین + قلم (رک)].

فایِحَہ (کسر مج ی ، فت ح) امث.
خوشبو ، وہ چیز جو مہکے ، مہک دینے والی چیز.
ہوا شبہ عرق سے عطر و گلاب فایحہ تمہارے تن کے
سیاہ و روشن تمہارے گیسوے دور سے شام و سحر ہوا ہے
(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۳۴۸). [ع : فایح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فایِدَہ (کسر مج ی ، فت د) امذ.
رک : **فائدہ.**

دونوں پنجے کا زور جتنا اتھا
دکھائے ولے فایدہ میں کیا

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۶۸۰). فایدہ اس حکایت سے یہ ہے کہ شراب امیر کے روبرو پینا بےادبی سے خالی نہیں. (۱۸۲۳ء ، سیر عشرت ، ۱۱۲). [فائدہ (رک) کا متبادل املا].

فایِر (کسر مج ی) امذ.
رک : **فائر.** یا روپیہ زمین سے دس فٹ تک پہونچنے کے قبل بندوق فایر کریں. (۱۸۹۵ء ، شکارنامہ ، نظام ، ۲۳۲). [فائر (رک) کا ایک املا].

فایِض (کسر مج ی) صف.
رک : **فائض.**

پیا ہے یا کہ فیض فایض سود
حقیقی ہوت چندر دھیریا نور

(۱۶۸۳ء ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۳۲). کرامات و برکات ... حضرت کے اوپر وارد دو فایض ہیں. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۸). [فائض (رک) کا متبادل املا].

فایِق (کسر مج ی) صف.
فائق ، بلند ، اعلیٰ. تخت تاج کا لایق ، سب پر فایق. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۶).

لاحق ہو سابقاں سے فایق ہے ہوں تو قدرا
سنت ہے جیوں مقدم اور فرض اخیر صاحب

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۹۹). حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فایق سب اشیاء پر تھی. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱). شام کو سونے سے جگمگاتی ہوئی گرجا میں جس کی روشنی دن کی روشنی پر فایق تھی نکاح کی تجدید ہوئی. (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم ، ۳ : ۶۳۲). فایق مکتوب نگار نے راقم کو اس کے اصل نام سے مخاطب فرمایا تھا. (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۱۸). [فائق (رک) کا ایک املا].

فایِقَہ (کسر خف ی فت ق) امث.
رک : **فائقہ.** وہ ایک قوت غالبہ اور قدرت فایقہ ہوتی ہے کہ گروہا گروہ آدمیوں میں سے ہر فرد کی اور گروہا گروہ کی مرضی کو اپنی مرضی کا تابع بناتی ہے. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، مارچ ، ۳). [فائقہ (رک) کا متبادل املا].

فَبِہا (فت ف ، کسر مج ب) م ف.
بس اس سے ، بس یہاں تک ، بس بہت مناسب ، اصل مراد یہی ہے ، بس مدعا یہی ہے. اگر جواب دیں تو فبہا والانہ. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۹۷).

جاتے ہو گر خواہ نخواہ ، فبہا ، بہتر ، بسم اللہ
قائم سے کوئی ہووے خفا ، بندہ ، خادم دولت خواہ

(۱۷۷۴ء ، طبقات الشعرا ، قائم ، ۱۹۰). سچا ہے تو فبہا ورنہ سولی دوں گا. (۱۸۰۱ء ، آرائش عقل ، حیدری ، ۱۰۸). وہ رضامند ہو گئے تو فبہا. (۱۹۳۸ء ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۰۰). اس کی رائے کے مطابق فیصلہ ہو گیا تو فبہا. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۸). [ع : ف (حرف عطف) = پس + ب (حرف جار) + ہا (ضمیر متصل واحد غائب مونث)].

فَتا (فت ف) امذ.
جوان آدمی ، جوانمرد.

اگر چلہ گھوڑا تو نکلے فتا
سدھوں زیں یا کوں جواہر جڑا

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت (ق) ، ۱۸۸).

ننگے سر پڑھنا کسل سے اے فتا
چار زانو خواہ اکڑوں بیٹھنا
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۶۶)۔ [ع]۔

فَتّاح (فت ف ، شد ت) صف۔
۱. **کھولنے والا ، سر کرنے والا ، فتح کرنے والا۔**
کشاف بند عقدۂ لاحلِ مشکلات
فتاح قفل ہر درِ مسدود پر درود
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۳)۔ ایک دن وہ تھا ایک دنیا کے فتاح ... اس جگہ رہتے تھے۔(۱۹۰۹ ، جغرافیہ طبعی ، کدارناتھ ، ۱۲۹)۔
فتاحِ طلسمِ فن وہی شخص ہو جو
جدت کا نقیب ہو روایت کا امیں
(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۵)۔ ۲. **اسمائے الٰہی میں سے ایک اسم۔**
توں رزاق ہے بور توںھیں عظیم
توں فتاح ہے بور توںھیں علیم
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱)۔
اے اللہ رحمٰن رحیم
اے رازق فتاح کریم
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۳)۔
تو سلام و خالق و متعالی و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳)۔ [فاتح (رک) کا اسم مبالغہ]۔

فَتّاحی (فت ف ، شد ت) امث۔
کھولنا ، خصوصاً طلسم یا جادو وغیرہ کا توڑ کرنا ، طلسم بند کو نجات دلانا۔ انشاءاللہ اب برائے فتاحی طلسم تمہارا جانا ہوگا۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۵)۔ فرزند طلسم کا یہ طریقہ ہے کہ جس کے نام اسکی فتاحی ہوتی ہے وہ فتح کرتا ہے۔(۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱۱۶۸)۔ طلسم کی فتاحی کے لیے صاحب قرآن کے نواسے اسد بن کرب بھیجے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۷)۔ [فتاح + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فُتادگی (ضم ف ، فت د) امث۔
افتادگی ، عاجزی ، انکساری ، خاکساری ، بے کسی ، بے بسی۔
جوں خفتگاں خاک ہے اپنی فتادگی
آیا جو زلزلہ کبھی کروٹ بدل گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷)۔
فتادگی مری کام آئی بعد مرنے کے
ہوا اڑا نہ سکی خاک میرا مشتِ غبار
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۳۶)۔ جو عشق کی فتادگیوں اور حسن کی بے نیازیوں سے معمور نہ ہو جاتا ہو۔ (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۵)۔
ہمیشہ سر خوش جامِ ولا ہے دل تیرا
فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۸)۔ ان کے لہجے کی فتادگی اور خلوص ، ان کے جملوں کی نشست اور برجستگی اور ان کی زبان کی سادگی اور اثرانگیزی ان کے لیے ایک صاحب طرز کی جگہ پیدا نہیں کرتی۔ (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۰)۔ [فتادہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فُتادہ (ضم ف ، فت د) صف۔
گرا ہوا ، پڑا ہوا۔
اوس روز سے حرام ہے شمشاد پر خرام
جب سے فتادہ سرو رسول زمن ہوا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۹۰)۔
میں بھرو شمیم نہ اڑتا صبا کے ساتھ
افتاد تو یہی ہے کہ مرگ فتادہ ہوں
(۱۹۷۵ ، حکایت نے ، ۲۶)۔ [افتادہ (رک) کی تخفیف]۔

فَتّاکی (فت ف ، شد ت) امث۔
قتل و غارت گری۔ وہ انتہائی فدا کاری کے ساتھ اپنے شکار کا پیچھا کرتے اور انجام کار اسے برملا قتل کر ڈالتے ... آخری زمانے میں ان کی فتاکی کو کاربرآری کے ایک ادارے کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۶)۔ [ع]۔

فَتّان (فت ف ، شد ت) صف۔
فتنہ انگیز ، آفت خیز (عموماً چشم محبوب کی صفت میں مستعمل)۔
جہانوں ہے یا قیامت خوش نین فتان کی
دو جہاں برہم ہے اک جنبش میں اون مژگاں کی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۶)۔
کہنہ قرادوں سے ہم کو یاد ہے
یہ اسی فتان کا داماد ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۳)۔
قدح خوار اسطرح بیٹھے ہیں گلشن میں لیے ساغر
نظر ہے ساقیٔ پیماں شکن کی چشمِ فتان پر
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۶)۔ [ع]۔

فَتّانَہ (فت ف ، شد ت ، فت ن) صف مث۔
بڑی فتنہ اٹھانے والی ، بڑی فتنہ انگیز۔ یہ قطامہ بڑی مدبر اور فتانہ تھی۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۳۹)۔
معطر کرے سیج کو عود و مر سے
وہ فتانہ ، حرافہ و فاحشہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۹۸)۔ [فتان + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فَتّانی (فت ف ، شد ت) صف مث۔
فتنہ اٹھانے والی۔ دیکھو مغل بچی ہوں تیری اماں کی طرح شیخانی فتانی نہیں۔ (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۸۸)۔ [فتان + ی ، لاحقۂ تانیث بقاعدۂ اردو]۔

فَتاویٰ (فت ف ، ا بشکل ی) امذ ، ج فتاوے۔
شرعی احکامات ، شرعی فیصلے ، فقہ کے اوامر و نواہی۔
بڑے بڑے مذہب بڑے بڑے پنتھ
جن کے فتاوے اور گرنتھ
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۲۹)۔ اکثر جگہ سے فتاوے آ گئے ،

(۱۹۳۳، حیاتِ شبلی، ۵۰۱) بیشتر علماء کرام بھی اپنے فتاویٰ میں ہندوستان کو دارالسلام قرار دے چکے تھے۔ (۱۹۸۳، ارمغانِ مجنوں، ۲ : ۸۱)۔ [فتویٰ (رک) کی جمع]۔

قَنابِلُ الرُّہْبان (فت ق، کس خف ی، ضم ل، غم ا، ل، ضم ر، سک ہ) امذ۔
ایک پودے کی جڑ جو مختلف امراض میں مستعمل ہے، عیسائی راہب اسے جلایا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا، ایک گز کے قریب اونچا اور خفیف سا سفید ہوتا ہے اس کی جڑ کو جوش دے کر پینے سے سردی کا زکام، سر درد اور کھانسی جاتی رہتی ہے اس کی جڑ کے مربے کھانے سے بدن میں خوشبو پیدا ہوتی ہے کھانا ہضم ہوتا ہے، معدے، گردے اور مثانے میں گرمی آ جاتی ہے پیشاب زیادہ آتا ہے، اگلے وقتوں میں عیسائی راہب جلایا کرتے تھے اسی لیے قنابل الرہبان کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ، ۵ : ۱۶۸)۔ [قنابل (قنبلہ (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + رہبان، راہب (رک) کی جمع]۔

فَتْح (فت ف، سک ت)۔ (الف) امث۔
۱. **کھولنا، کُشائش.** فتح کے معنی کھولنے اور حکم کرنے کے ہیں۔ (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۳۲)۔ ۲. **جیت، نصرت، فیروزی، فیروز مندی، کامیابی.**

مجے بخت دولت سوں بھاری اہے
مجے فتح و نصرت سوں باری اہے

(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۹۷)۔

نبی صدقے قطب جم عیش کر عیش
کہ تج در پر کھڑے ہیں فتح و اقبال

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶۶)۔ پڑھیں کئی نمازیں فتح کے دن۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۳۸)۔ سہتاہی وہ اچھی جو... ظلمت کو فتح کر کے کبھی مفتوح نہ ہو۔ (۱۹۱۲، سی پارۂ دل، ۱ : ۹۴)۔ وہ کبھی اس پر فتح نہ پا سکے گا، کبھی اپنی اسیری سے رہائی کی طرف ایک جست ایک قدم میں جا نہ سکے گا۔ (۱۹۸۳، دشتِ سوس، ۹۷)۔ (ب) امذ۔ ۱. **زبر کی حرکت، فتحہ.** جدّ دونوں مقام میں ساتھ فتح جیم کے ہے بمعنی بخت اور غنی کے۔ (۱۹۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۹۴)۔ **جیتدگی، سلام (سکھوں کی اصطلاح)** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [ع]۔

ـــُ الْباب (ـــضم ح، غم ا، سک ل) امذ۔
دروازہ کھولنا ؛ (مجازاً) آغاز. اور منتظر فتح الباب رہا۔ (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۸)۔ دروازے کی طرف آن کر فتح الباب کا منتظر رہا۔ (۱۸۹۷، تاریخِ ہندوستان، ۸ : ۳۶۷)۔ [فتح + رک : ال (۱) + باب (رک)]۔

ـــ باب امث۔
۱. **دروازہ کھلنا ؛ (کنایۃً) کشایش، کشودکار، کامرانی.** ان کی خدمت عظمت ہے... ہو عظمت بخش ہیں یہاں فتح باب ہے۔ (۱۹۳۵، سب رس، ۳)۔

نکلا ہے وو ستم گر تیغ ادا کوں لیکر
سینے کا عاشقاں کے اب فتح باب ہوئے گا

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۴۳)۔

تیغ اس کی وہ ظفر دم و نصرت اثر کہ ہے
گنج ہزار فتح کے مفتاح فتحِ باب

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۰۳)۔

یہی دین محکم یہی فتحِ باب
کہ دنیا میں توحید ہو بے حجاب

(۱۹۳۵، بالِ جبریل، ۲۰۳)۔ ۲. **(ہیئت) دو ستاروں کا اسطرح نظر آنا کہ باہم مقابل ہوں اور جب ایسا واقع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے ؛ (مجازاً) بارش، معشوق حسن کی وجہ سے زہرہ جمال اور رقیب منحوس ہونے کے باعث زحل شمیم ہے ان دونوں کی نظریں اگر باہم دگر مقابل ہو گئیں تو عاشق کو ڈر ہے کہ پانی کے بدلے خون کے نالے بہہ جائیں گے.**

اے زہرہ چہر دشمنِ منحوس کو نہ دیکھ
نالے بہیں گے خون کے اس فتحِ باب میں

(۱۸۵۱، مومن، د، ۱۶۱)۔ [فتح + باب (رک)]۔

ـــ بازی امث۔
فتح سے کھیلنا، فتحیاب ہونا، کامیاب ہونا، ظفریاب ہونا، غالب آنا، جیتنا. ما، باپ مجازی خدا ... اتو خوش تو ہر دو جہاں میں فتح بازی۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۱۱۹)۔ [فتح + ف : باز، باختن ـ کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ بَخْش (ـــفت ب، سک خ) صف۔
فتح بخشنے والا، کامیاب کرنے والا.

کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں
شہاباں تیراں ہور ترکش آسماں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۵۳)۔ [فتح + ف : بخش، بخشنا]۔

ـــ بَنْد (ـــفت ب، سک ن) امذ۔
(کشتی) حریف کے پیچھے آکر حریف کی دونوں ران دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس طرح اٹھائے کہ خود حریف کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں اور ایک قدم بڑھا کر اپنی داہنی ٹانگ حریف کے بائیں کھوے کی طرف مار کر چت کر دے یا حریف کی داہنی طرف سے کمر پر ڈال کر بائیں طرف موڑ کر چت کر دے (رموزِ فنِ کشتی، ۷۸)۔ [فتح + ف : بند، بستن ـ باندھنا]۔

ـــ بولنا محاورہ۔
مراد حاصل کرنا، کام بنانا ؛ (سکھوں کی اصطلاح) سلام کہنا ؛ ہو چکنا، ختم ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــ پانا محاورہ۔
ظفریاب ہونا، فتح مند ہونا، جیتنا.

جو دھن ملک گیری کی تک دل میں آئی
جدھر فوج بھیجی ادھر فتح پائی

(۱۸۰۳، گنجِ خوبی، ۳)۔ ہمارے مَردوں پر بھی یورپ کے مردوں نے فتح پا لی ہے۔ (۱۹۱۴، شبلی، مقالاتِ شبلی، ۵ : ۱)۔

---پیچ (---ی مج) امذ.
۱. (لکھنؤ) عورتوں کے بالوں کی ایک طرح کی گندھاوٹ ، جس میں بالوں کو بل دے کر چوٹی کی شکل دی جاتی ہے ، چوٹی گوندھنے کا ایک طریقہ جس سے بالوں میں شکست آ جاتی ہے۔
جبکہ فتح پیچ اپنے سر پر گوندھ کے باندھا جوڑا کافر
دل لے جاتا آج مسلم پیچ کے اوپر پیچ پڑا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶). چوٹی گوندھی ... وہ فتح پیچ جس سے تار تار پر شکست آئے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲). ۲. پیچوان ، سنک والا حقہ یا کلی یعنی وہ حقہ جس میں بجائے نیچے کے سنک لگائی گئی ہو ، چونکہ سنک لچک‌دار ہوتی ہے اور ہر طرف پھیری اور کنڈلی بنائی جا سکتی ہے اس لیے ایسے حقے کو پیچ در پیچ کر کے رکھتے ہیں ، لمبی نے والا حقہ. بارسل موصول ہوئی چار نیچے ڈیڑھ خمے اور ایک فتح پیچ پہونچا میں نے خوش ہو کر آپ کو دعائیں دیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۲۵). حقے کی قدر ہی جاتی رہی ورنہ حضور کوئی ایک ذات کے حقے تھے دربار میں ... کلی ، نریل ، فتح پیچ ، فرشی ایک ہو تو کہوں. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۹۲). ۳. (کشتی ؛ سپاہ گری) حریف کی کمر سے لپٹ کر اسکے ہاتھوں کو قینچی کی صورت پکڑ لینے اور گرا کر وار کرنے کا داؤں. بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں چورنگا پڑا ، فتح پیچ ... ہنکوڑا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۶). فتح پیچ کرنے کے لیے جب حریف ہاتھ زمین پر رکھے تو چاہیے کہ کروٹ کے بل لیٹ جائے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۱). ۴. پگڑی باندھنے کا ایک خاص طریقہ ، دستار بندی کا ایک پرانا طریقہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [فتح + ف : پیچ ، پیچیدن - لپٹنا ، پیچ کھانا].

---پیشانی (---ی مج) امذ.
وہ گھوڑا جس کی پیشانی بلند ہو نیز گھوڑے کی پیشانی کا بلند ہونا جو عیب شمار ہوتا ہے ، سلوتری. اور پیشانی گھوڑے کی اگر بہت بلند ہے تو اہل ایران اسکو فتح پیشانی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۷). مغلوں کے نزدیک فتح پیشانی عیب میں شمار ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۸). [فتح + پیشانی (رک)].

---چاند (---غنہ) امذ.
ہلال کی شکل کا سادہ یا جڑاؤ زیور جو بطور نشان راجپوت سرداروں کو پگڑی پر لگانے کے لیے مغل بادشاہ کے دربار سے عطا ہوتا تھا (اب و ، ۳ : ۳۷). [فتح + چاند (رک)].

---خان امذ.
(بھیتی) تیس مار خاں ، ترم خاں ، بہادر ، شجاع (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [علم].

---خُداداد کس صف (---ضم خ) امث.
خدا کی دی ہوئی فتح و کامرانی ، وہ کامیابی جو منجانب اللہ ہو.
آیا ہے تو دنیا سے غلامی کو مٹانے
اے شخص مبارک ہو تجھے فتح خداداد
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۸). [فتح + خداداد (رک)].

---(تو) خدا کے ہاتھ ہے (ہر) مار مار تو کٹے جاؤ کہاوت.
کوشش کئے جاؤ کامیابی خدا کے ہاتھ ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---دادِ الٰہی ہے کہاوت
کامیابی اللہ کی بخشش ہے ، انعام ہے ؛ خدا کی رحمت کے بغیر کامیابی نہیں ہوتی. فتح داد الٰہی ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸۶).

---قرِیب (---فت ق ، ی مع) امذ.
(تصوف) وہ چیز جو سالک پر مقام قلب سے قطع منازل کے وقت مفتوح ہوتی ہے اور اس سے صفات کمالات مراد ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۸۸). [فتح + قریب (رک)].

---کا ڈنکا امذ.
لڑائی فتح کرنے کے بعد نقارہ بجاتے ہیں ، جیتنے یا فیروز مند ہونے کی نوبت بجانا ، خوشی کے نقارے بجانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کار صف.
جیتنے والا ، فتح مند ، فتح و نصرت حاصل کرنے والا.
اتال آ لڑیں مل کر دونوں سوار
دکھیں ہوگا دونوں میں کن فتح کار
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۵۵). [فتح + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کامِل کس صف (--- کس م) امث.
مکمل جیت ، پوری کامیابی ، بھرپور فتح مندی.
یاس کے عنصر سے ہے آزاد میرا روزگار
فتح کامل کی خبر دیتا ہے جوش کارزار
(۱۹۱۲ ، بانگ درا ، ۲۱۷). [فتح + کامل (رک)].

---کا نِشان امذ.
فتح کا پرچم ، جیت اور کامیابی کا جھنڈا. جب ۹۶۱ ہجری میں ہمایوں نے ہندوستان کی طرف فتح کا نشان کھولا تو اقبال مند بیٹا ساتھ تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱).

---کبِیر کس صف (---فت ک ، ی مع) امذ.
بڑی کامیابی ، بڑی جیت.
کر دعا توں بھیج صلواتاں محمد پر سدا
اس صلوات تھے ہوگا تجھے فتح کبیر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۹). [فتح + کبیر (رک)].

---کَرنا ف م.
جیتنا ، غالب آنا ، زیر کرنا ، تسخیر کرنا. اس تن میں جو کوں بوجھتا سو او فتح کرتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۱). ملک شام کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور ترکستان کو بھی فتح کرلیا. (۱۹۳۲ ، قرآنی قصے ، ۹۱). دیکھنا یہ ہے کہ کون اس میدان کو فتح کرنے میں کامیابی حاصل کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۶۶).

---کے دمامے بجانا محاورہ.
جیتنے کی خوشی میں نقارے بجانا.

فتح کے دمامے بجاتے ہوئے
چلے وہاں سوں گھوڑے اٹھاتے ہوئے

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳۰).

---گر (---فت گ) صف.
فتح مند ، کامیابی حاصل کرنے والا.

لڑیں آ ہیں ہور تمیں یکدگر
دیکھیں کون ہووے گا یاں فتح گر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۸). [فتح + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گڑھ (---فت گ) امذ.
قلعہ یا عمارت جو کسی فتح کی یادگار میں بنائی جائے (ماخوذ : نوراللغات). [فتح + گڑھ (رک)].

---ماری امث.
سفینے یا کشتی کی ایک قسم.

فتح لے کی فتح ماری کی بنا
آپ کے بکنے ہوئے تھے آشنا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۶). [ف].

---مُبِین کس صف(---ضم م ، ی مع) امث.
نمایاں کامیابی ، وہ کامیابی جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے صلح حُدیبیہ کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی، واضح فتح ، نمایاں جیت ، کھلی ہوئی فتح.

جوہرِ تیغِ شجاعت لشکر اعداد شکن
مردِ میداں صاحبِ فتحِ مبیں میں پیدا ہو

(۱۸۴۲ ، عائد خاتم النبیینؐ ، ۲۸). اسی دن خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا. (۱۹۱۳ ، علامات قیامت ، ۷). ان کی خوشی کے نعرے غالباً اس فتح مبین سے بالکل غیر متعلق تھے. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۲۱۰). [فتح + مبین (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
فاتح ، جیتنے والا ، ظفریاب.

وہ اسکر چلی اور چلی شہ پسند
چلی گلدھ پتی اور چلی فتح مند

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دوجوڑا ، ۳۰). فتح مند سپاہ نے غلبہ پا کر تعاقب کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۸). اور فتح مند شہزادہ ہمایوں اور بیگمات کو باقی پت میں چھوڑا.(۱۹۰۷ ، گلدستۂ عید ، راشد الخیری ، ۳۵). انشا اللہ تم کامیاب اور فتح مند ہوگے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۷۱). [فتح + مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدانَہ (---فت م ، سک ن ، فت ن) م ف ؛ صف.
فاتح کی حیثیت سے،فتح کرنے والے کی صورت سے پاکستان عنقریب ایک عظیم مملکت کی حیثیت سے فتح مندانہ ابھر کر ... آگے بڑھے گا. (۱۹۴۸ ، قائد اعظم کے سہ و سال ، ۳۳۰).[فتح مند + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
کامیابی ، ظفریابی ، جیت ، غلبہ. دشمن کو اگر حقیر اور ذلیل ثابت کیا جائے تو اس کے مقابلہ میں فتحمندی کا مرتبہ گھٹ جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، موازنہ انیس و دبیر ، ۹۴). جب معزالدین تخت پر متمکن ہوا ... درویشوں کی خدمت میں جا جا کر دعائے فتحمندی کی درخواست کرنے لگا. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۱۳). [فتح مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَیدان(---ی لین) امذ.
(حرب و ضرب) لھالھ پر کھڑا ہو کے اور اکواپے ہو کے سیف اور سپر سے لنگوٹ کا ہاتھ مار کر اور داہنی گردش سے کاٹ مار کے سیف کو بائیں طرف لا کر اور سپر کو سامنے رکھ کر پھر اولٹا کاٹ مار کے چکر دے کر ہاتھ مقابل لانا اور چکر کے ساتھ بایاں پانو اور سپر آگے بڑھا کر پھر داہنا پانو آگے بڑھا کر اوسی طرح سے کرنا (قوانین حرب و ضرب ، ۴۱). [فتح + میدان (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
فتح و نصرت کا سرکاری اعلان ، ظفر نامہ ، جیت کی تحریری اطلاع. کہا اُس سے کہ یہ فتحنامہ میرا بکمال سرعت و تعجیل عمر بن سعید کے پاس کہ وہ حاکم مدینہ ہے لیجا تا کہ وہ اس خوشخبری سے مسرور ہو. (۱۸۸۷ ، تہرالمصائب ، ۹۹۴). فتح نامہ فتح و نصرت کا سرکاری اعلان ... عام طور پر فتح نامہ پندرہ اجزاء میں منقسم ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۳۳). [فتح + نامہ (رک)].

---نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
جیتنے والا ، فتح کرنے والا ، فاتح ، خوش بخت(علمی اردو لغت). [فتح + نصیب (رک)].

---وظَفَر (---و مع ، فت ظ ، ف) امث.
جیت ، نصرت ، کامیابی ، فتح.

اقبال جس کا عرف ہے وہ اک غلام تھا
فتح و ظفر تنیوں کی جوڑی کا نام تھا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).خدا آپ کا حامی و مددگار ہے، آپکی تلوار فتح و ظفر کے پھولوں سے آراستہ ہو. (۱۹۰۳ ، انطونی اور کلوپیٹرہ ، ۳۷). [فتح + و (حرف عطف) + ظفر (رک)].

---و نُصْرَت (---و مع ، ضم ن ، سک ص ، فت ر)امث.
رک : فتح و ظفر. حضرت امام حسین علیہ السلام ، ارزق کون قاسم کے برابر دیکھے ، ہاتھ اوٹھا ، پروردگار عالمیاں سے فتح و نصرت قاسم کی دعا مانگے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۸). [فتح + و (حرف عطف) + نصرت (رک)].

---یاب صف.
کامیاب ، فاتح ، فتح مند ، ظفریاب ، جیتنے والا. فتحیاب بادشاہ اور ظفریاب شہزادہ کامیابی کے نشان لہراتے دلی میں داخل ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲). جس میں انگریز فتح یاب

ہے اور مہاراجہ پلکر کو شکست ہوئی ۔ (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ٥ : ١)۔ محبت کو شکست ہوتی ہے اور جھوٹ ، دنایت ، جبر ، مکر و فریب اور ہوس فتح یاب ہوتے ہیں۔ (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٠٧)۔ [فتح + ف : یاب ، یافتن - پانا]۔

ـــ یابی امث.
جیت ، ظفریابی ، کامیابی ، غلبہ ، نصرت.

تیرا نظر ہونے کا جاں کیوں فتح یابی ہونے تا؟
تجہ نین کے راوت کے ہت سو کبے شمشیر ظفر
(١٥٩٣ ، حسن شوق ، د ، ١٥٣)۔

وہیں قبض کرنے شتابی کیا
ہور یک پل منے فتح یابی کیا
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٩٣)۔ لوگ اپنی رائے کی فتحیابی کے لیے اور اس واسطے کہ لوگ اس رائے کی پیروی کریں بے انتہا کوفت اوٹھاتے ہیں۔ (١٨٨١ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٢٩٠)۔ نفرت کسی پائیدار جماعت یا فتحیابی کا اینٹ گارا نہیں بن سکتی۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٨٧٠)۔ [فتح یاب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَتحپُوری (فت ح ، کس مع ت ، سک ح ، ضم پ ، مع و) امث.
چاول کی ایک اچھی قسم جو فتح پور میں پیدا ہوتی ہے۔ چاولوں کے نمونوں میں سے دلناول غیرمطلوب ہے ... ایک من پختہ اور فتحپوری دس سیر بھیج دیجئے یہ دونوں چاول اچھے ہیں۔ (١٨٨٩ ، مکاتیب امیرمینائی ، ٢٥٧)۔ [فتح پور (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَتحَہ (١) (فت ف ، سک ت ، فت ح) امذ.
زَبَر ، زبر کی حرکت یا علامت.

بولنے کو جاں تو کہتے ہیں ہم
نا کسرا ہے نا فتحہ ہے نا ضم
(١٨٠٢ ، رمز العاشقین ، ٢٠)۔

کسرے سے کسر شان مخالف تھی آشکار
فتحہ سے فتحیاب سدا وقت کارزار
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٩ : ٨٠)۔ کوئی علامت مضارع کو فتحہ کی بجائے کسرہ سے پڑھتا تھا۔ (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ١٧)۔ کچھ لوگ جو بالمشافہ بولتے ہیں وہ بھی ف کے فتحہ کو مائل بہ ی کر کے بولتے ہیں۔ (١٩٨٧ ، اردو ، کراچی ، ١ اکتوبر ، ٥٢)۔ [ع]۔

ـــ خَفِیفَہ کس صف (ـــ فت خ ، ی مع ، فت ف) امذ.
زبر کی ہلکی آواز ، واو مجہول کی ترشی ہوئی صورت. واو مجہول کی ترشی ہوئی اور خفیف شکلیں ہونے کے باعث کسرۂ خفیفہ ، فتحۂ خفیفہ اور ضمۂ خفیفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (١٩٨٨ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ٧)۔ [فتحہ + خفیفہ (رک)]۔

ـــ کھینچنا ف م.
زبر کو کھینچ کر پڑھنا ، زبر کو اس طرح پڑھنا کہ دوسرے الف کا احساس ہو. الف کا فتحہ کھینچنے سے دوسرا الف پیدا ہوتا ہے۔ (١٨٧٨ ، قواعد العروض ، ٦٩)۔

ـــ مَعرُوف کس صف (ـــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
فتحہ کی واضح اور پوری آواز نکالنا. کوئی ٹکسالی اردو بولنے والا پہلے تین الفاظ کو فتحہ معروف سے بولتا ہے۔ (١٩٧٢ ، حسن تلفظ ، ل)۔ [فتحہ + معروف (رک)]۔

ـــ بَوّابِیَہ کس صف (ـــ فت ب ، شد و ، کس ب ، فت ی) امذ.
(احشائیات) **فم معدہ ، معدہ کا ایک حصہ.** جس فتحہ کے ذریعہ سے معدہ اثناعشری کے ساتھ ارتباط حاصل کرتا ہے اسے فتحۂ بوابیہ کہتے ہیں۔ (١٩٣٣ ، احشائیات ، ١٢٨)۔ [فتحہ + بوابیہ (رک)]۔

ـــ مَبرَز (ـــ فت م ، سک ب ، فت ر) امذ.
(احشائیات) **مقعد کا آخری حصہ جہاں سے فضلہ کا اخراج ہوتا ہے ، Anal Orifce.** پچھلے حصے کے خط وسطی میں اور عصعص کی نوک سے تقریباً ۲ سینٹی میٹر سامنے کو فتحۂ مبرز ہے۔ (١٩٣٣ ، احشائیات ، ١٣)۔ [فتحۂ + مبرز (رک)]۔

فَتَدَلّٰی (فت ف ، ت ، د ، شد ل ، ا بشکل ی) امث.
پس قریب ہوا ، پس پہنچا ؛ مراد : قرب الٰہی ، اللہ سے قریب تر. جس قدر مسافت زمین سے وہاں تک طے ہو چکی تھی ... وہاں سے ترقی کر کے رتبۂ دنیٰ پر پہنچا اور وہاں سے درجۂ فتدلّٰی پر پہونچا۔ (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ٢ : ٧٣)۔

محرم راز یہی سر فاوحیٰ ہیں یہی
حسن افروز جمال فتدلّٰی ہیں یہی
(١٩٢٧ ، معراج سخن ، ٥٢)۔ [ع : (د ل ی)]۔

فِتَرات (فت نیز کس ف ، سک ت) امذ ، ج.
فترت کی جمع ، کمزور ، سست ؛ دو پیغمبروں کی آمد کے درمیان کے زمانے. اصحاب فترات اور چھوٹے بچے اور دیوانے اور سڑی لوگ ایک حصہ زمین میں جمع کئے جاویں گے۔ (١٨٨٧ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ١١٢)۔ [ع : فترت کی جمع]۔

فِتراک (کس ف ، سک ت) امذ ؛ امث.
چمڑے کے تسمے جو زین کے عقب میں دائیں بائیں جانب شکار یا سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں ، شکار بند.

توں ڈر کھلا ترملا یا کھر ستارے جھمکتے
محور سہی فتراک جوں توں سوں پھراں ہارا ہوا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٩)۔

سر لگا ہے اب تو اے پیارے ترے فتراک سیں
ساتھ ہوں میں چھوڑنے کا نہیں ترے گھوڑے کی باگ
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٢٧)۔

قتل کا مصحفی خستہ کے انکار نہ کر
شاہد خون ہے ترا دامن فتراک ہنوز
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٩٩)۔

صید دل کے واسطے ہے دام عشق
جب نہ ہو نخچیر تو فتراک کیا
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٧)۔

بے خوف ہے ، بے باک ہے ، بے رحم ہے ، سفاک ہے
ایسا یہ اک فتراک ہے ممکن نہیں جس سے اماں
(۱۹۱۲ ، نقوش مانی ، ۲).
ترکش و دام عبث لے کے چلا ہے صیاد
جو بھی نخچیر ہے فتراک پہن کر نکلا
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۵۲). [ف].

۔۔۔کے لچھے امذ.
شکار بند کے پیچ و خم ، جال کے پھندے.
فتراک کے لچھے تھے کہ رہوار کے پر تھے
دم میں صفر اول تھی ادھر آپ ادھر تھے
(۱۸۶۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۰۷).

فَتْرَت (فت نیز کس ف ، سک ت ، فت ر) امث ؛ = فترۃ.
۱. **دو پیغمبروں کے درمیان کا زمانہ ؛ مراد : سلسلہ وحی کا رک جانا؛** بعد حضرت عیسیٰ کے زمانہ فترت میں ... وہ زندہ ہوئے تھے.
(۱۸۶۹ ، قصہ اصحاب الکہف والرقیم ، ۱۰).
جلوۂ حق کو چھپائے ہوئے تھا ظلمت میں
عہد فترت کا الدھادھند جو ہے ضرب مثل
(۱۹۰۹ ، نظم طباطبائی ، ۳۱).
الفاظ کے طلسم سے ہے ماورا سخن
تحقیق کشف و فترت و سنتر و مراقبہ
(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۱۷). ۲. **(مجازاً) ایک حاکم کی معزولی اور دوسرے کے تقرر کی درمیانی مدت ، وقفہ.** یہ ماجرا ایام فترت زمانۂ طوائف الملوک میں ہوا. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور من مطالع الدہور ، ۲۰). [ع : ف ت ر].

۔۔۔اُلْوَحی (۔۔۔ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت و) امذ.
وحی کا بند ہونا. تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ فترۃ الوحی یعنی سلسلہ وحی کے رک جانے کے بعد سب سے پہلے سورۂ مدثر کی آیتیں نازل ہوئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۳). اس فترۃ الوحی کا زمانہ ختم ہوا اور سورۂ مدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۱۳۷).
[فترۃ + رک : ال (۱) + وحی (رک)].

فَتْرَہ (فت نیز کس ف ، سک ت ، فت ر) امذ.
وقفہ ، توقف. فترہ ہوگا تو سب بے دل ہو جائیں گے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۵۰). گردن کا منکا ڈھل گیا پتلیاں پھر گئیں نبض میں فترہ پڑنے لگا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۷). [ع].

فَتْق (فت ف ، سک ت) امذ.
۱. **کشادہ کرنا ، کھولنا ، حل کرنا (مشکلات وغیرہ).** منصب احتساب کہ رتق و فتق ... اوس کے قبضے میں ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۷). حکومت کے رتق و فتق کا دار و مدار ... مدبرین وزرا کی جماعت کثیر پر ہے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۰۲). ۲. **(طب) جھلی میں تفرق اتصال واقع ہونا ، وہ مرض جس میں پردہ صفاق کے پھٹنے یا اس کے کنج ران والے منفذ کے کشادہ ہو جانے سے کوئی چیز مثلاً آنت یا ثرب یا مائیت یا ریح وغیرہ فوطے میں اُتر آتی ہے یا کسی دوسرے مقام میں پھنس جاتی ہے ، ہرنیا ، بادخایہ.**
آئے دو ہونیے نکل فتق سے اور گھینگے سے
خیر پھر آپ تو باقی نہ رہے یوں ہوئے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۳). (جفت بلوط) مرض فتق میں اس کا ضماد لگاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۷). مصیبت بالائے مصیبت اسی دوران میں انہیں فتق کی شکایت بھی ہو گئی. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۵). [ع].

۔۔۔اُرْبِیَّہ کس صف (۔۔۔ضم ا ، سک ر ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
پیٹ کے ہرنیا کی بیرونی اقسام (Inguinal Hernia) میں سے ایک. ہرنیا کی بیرونی اقسام میں سے فتق اربیہ ... یعنی ناف کا فتق وغیرہ کثیرالوقوع ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۶۸). [فتق + اربی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

۔۔۔اَنْدَرُونی کس صف (۔۔۔فت ا ، سک ن ، فت د ، و مع) امذ.
(طب) ہرنیا کا اندرونی سطح تک محدود رہنا ، اندرونی ہرنیا. فتق اندرونی کی اصطلاح ایسی حالتوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے جب کسی قسم کا بیرونی اماس موجود نہ ہو. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۶۸). [فتق + اندرون (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔بیرُونی کس صف (۔۔۔ی مج ، و مع) امذ.
(طب) آنت کا جسم کی سطح سے باہر نکل آنا. اکثر حالتوں میں یہ جسم کی سطح تک باہر نکل آتی ہے چنانچہ ایسی حالتوں کو فتق بیرونی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۶۸).
[فتق + بیرون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔رِیوی کس اضا (۔۔۔ی مع) امذ.
پھیپھڑوں کا ہرنیا. یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ زخم بڑا ہو اور فتق ریوی کی ایک شکل پیدا کر دے. (۱۹۳۲ ، احشائیات ، ۵۳).
[فتق + ریہ (ہ مبدل بہ و) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔فَخِذی کس صف (۔۔۔فت ف ، سک نیز کس خ) امذ.
(طب) ران کا ہرنیا. ہرنیہ کی بیرونی اقسام میں سے ... فتق فخذی وغیرہ کثیرالوقوع ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۶۸).
[فتق + فخذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔قَرْنِیَّہ کس اضا (۔۔۔فت ق ، سک ر ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
قرنیہ کا ہرنیا. فتق قرنیہ کا علاج یہ ہے کہ مریض کو سکون دیا جائے. (؟ ، کتاب العین ، ۳۲۹). [فتق + قرنیہ (رک)].

۔۔۔مُخْتَنِق کس صف (۔۔۔ضم م ، سک خ ، کس ت ، فت ن) امذ.
(طب) اتری ہوئی آنت کا دوسرے جوف میں پھنس جانا ، آنت کا ایک مرض. فتق مختنق : اس قسم کی فتق میں اترنے والا عضو متورم ہو کر پھنس جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۵۰).
[فتق + مختنق (رک)].

فِتَن (کسرِ ف ، فت ت). (الف) امذ ؛ ج.
فتنہ (رک) کی جمع . ان فتن و طامات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۹). حی بن اخطب جو ان تمام فتن کا بانی تھا مقتل میں لایا گیا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۰). زبان اردو قابل مبارکباد ہے کہ اس کے بولنے والوں میں اس پر فتن زمانے میں بھی ایسے محسن موجود ہیں. (۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲). (ب) صف (قدیم). **فتنہ پرداز.**

کیا پشواز کا دامن پکڑ کھینچا تو کی جھڑکی
کبھی گالیاں فتن کیوں دی تمیں تک شال پکڑے پر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۰). [ع].

فِتنگی (کسرِ ف ، سک ت ، فت ن) امث.
فتنہ پردازی.

رجالوں بیچ مت جا جان پرجائی لہ کر جلوا
ذرا کر فتنگی سیتی بُرا ہے عام کا بلوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵). [فتنہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فِتنوں کا پاؤں نِکالنا محاورہ.
فتنوں کا یا مصیبتوں کا آغاز ہونا ، شر و بلا کا سلسلہ شروع ہونا.

خدا محفوظ رکھے ہم کو چشم سرمگیں تجھ سے
یہ دنبالے نہیں ہیں پاؤں فتنوں نے نکالے ہیں
(۱۹۳۰ ، احسن الکلام ، ۲۰۶).

فِتنہ (کسرِ ف ، سک ت ، فت ن) امذ ؛ ج فتنا.
۱ . **آشوب ، بلا ، شر ، سختی.**

سدا فضل سے حق کے محفوظ رہے
قیامت کے فتنے سے محفوظ رہے
(۱۶۹۹ ، نورنامۂ عنایت ، ۳).

کیا گردوں نے فتنے کو اشارہ بلا کو کربلے میں لا اتارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۳). جان لو کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے . (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خان ، تفسیر القرآن ، ۴ : ۲۳). دولت فتنہ بن جاتی ہے . (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۶). ۲ . (i) **جھگڑا ، ہڑبونگ ، فساد ، ہنگامہ.**

وو فتنے بھریا سو ہے فتنا عجب
اسی تھے نیا جگ میں فتنا ہوا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷).

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲). عاص وہی شخص تھا جو اس سے پہلے متعدد فتنوں کا باعث ہو چکا تھا . (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۲) . اسلام فساد اور فتنہ کو برداشت نہیں کر سکتا . (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۰۸). (ii) **بغاوت ، سرکشی ، فتور.**

حد سے جو بڑھ گیا تھا وہ فتنہ فرو کیا
تیرے کو ایک وار میں حضرت نے دو کیا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۶). ۳ . **گمراہی ، کفر.** لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ ... اور دین بالکل اللہ کے لیے ہو. (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خان ، تفسیر القرآن ، ۴ : ۲۹). ۴ . **مال و اولاد** (نور اللغات). ۵ . **عذاب و شر.** زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۸۸). ۶ . **گناہ ، فسق و فجور.** ہمارا کا فتنہ کوئیں کے اندر پلتا رہا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱). ۷ . **دیوانگی** (فرہنگ آصفیہ). ۸ . **شرارت.**

بہوت بھید سیتی تو فتاں سو آئے
نظر نا لگے تیوں کرو اُن سپند
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۶).

بھر دی تھی چٹانوں میں بھی غنچوں کی سی نرمی
اک فتنۂ کونین کی نازک بدنی نے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۶). ۹ . **مراد : محبوب ، معشوق ، دلبر.**

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب خواب ناز ہے
فتنہ تو سو گیا ہے درِ فتنہ باز ہے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۹۳).

فتنے کہتے ہیں ان نگاہوں سے
چشم بد دور تم سے کیا نہ ہوا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۳).

کیا خبر آشوبِ محشر کی مگر دل لوٹ ہے
اک لیا فتنہ تیرے قد کے برابر دیکھ کر
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۷۹). ۱۰ . **جاڑوں میں غسل کے بعد جلد پر ملنے کا ایک قسم کا روغنی مسالہ جو جلد کو نرم رکھے** (ا پ و ، ۳ : ۱۰۶). ۱۱ . **ایک عطر کا نام ، عطر فتنہ.** کنٹروں میں عطر سہاگ ، سہک پری ، ایجاد نصیر الدین حیدری ، ارگجہ محمد شاہی فتنے کی بُو چار سُو زعفران کا سا تختہ کھلا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۶). ۱۲ . **ایک پھول کا نام ، گُل فتنہ** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
دنگا فساد برپا کرنا ، شور کرنا ، حشر ڈھانا ، جھگڑا کھڑا کرنا. آرام سے بادشاہت کیجئے حق ناحق اپنے تئیں فتنے اٹھانا مناسب نہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۷).

محشر آرا ہے تو اے طرز خرام جاناں
تو نے جو فتنہ اٹھایا ہے مرا جی جانتا ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۳).

ہوں وہ شوریدہ کہ دم سے مری ہر عقل میں
بیٹھے بیٹھے سو طرح کا فتنا اٹھا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۶۵).

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
فتنہ اٹھانا (رک) کا لازم ، قیامت برپا ہونا ، فساد اٹھ کھڑا ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا ، جھگڑا ہونا.

کوچے میں عافیت کے کہاں بیٹھتا ہوں میں
اوٹھتا ہے ایک فتنہ جہاں بیٹھتا ہوں میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۹).

کہاں تک یہ فتنے ستمگر اٹھیں گے
ہمیں اب ترے در سے مر کر اٹھیں گے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۳۹). وائس پرنسپل جن کی وجہ سے یہ فتنہ اٹھا تھا ان کو جبری رخصت پر بھیجا گیا . (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۳۶).

---اُچانا محاورہ (قدیم).
رک : فتنہ اُٹھانا. نظر جو تن کے شہر میں نی تابب ہو گیا تھا غالب ہو گیا تھا کیا جانے کاں رہیا تھا سو اتال آیا ہے فتنہ اچایا. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۲۷).

---اِرْتِداد کس اسا(---کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ.
مذہب اسلام سے پھر جانا ؛ (کنایۃً) **بے وفائی ، غداری .** تمہارے جسموں کے فتنہ ارتداد کا شکار ہو گیا ہے. (۱۹۸۱، چلتا مسافر ، ۵۲). [فتنہ + ارتداد (رک)].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
جھگڑالو ، فسادی ، فتنہ پرداز ؛ جھگڑا کرانے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [فتنہ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، چھوڑنا].

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
رک : فتنہ پردازی (جامع اللغات). [فتنہ انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْدوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
شرارت ، فتنہ انگیزی ، بغاوت. مگر جس آدمی کی ... فتنہ اندوزی بارہا تجربہ میں آ گئی ہو اس کو زندان میں بھیجنا کارآمد ہو گا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۳). [فتنہ + ف: اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
فتنہ اٹھانے والا ، جھگڑا پھیلانے والا ، فسادی ، شورش برپا کرنے والا. اس میں فتنہ انگیز امتحان کی کسوٹی پر کسے جاتے ہیں اور ہند سے ہند پاتے ہیں. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۳). ایسی فتنہ انگیز تقریر کے جواب کا ہمیں ضرور موقع ملنا چاہیے. (۱۹۸۷، اک عشر خیال ، ۲۷). [فتنہ + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا].

---اَنْگیزی (---فت ا ، غنہ ، ی مع) امث.
فتنہ انگیز (رک) کا اسم کیفیت ، فتنہ اٹھانا ، فساد برپا کرنا ؛ شورش برپا کرنا. اور وہ جو آدمی زاد شجاع الشمس نام حضرت کے ہمراہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتنہ انگیزی اسی کی ہے . (۱۷۹۲، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۹ : ۳۰۹).

رکھی ہیں پنجۂ مژگاں میں لیے دل کی کل آنکھیں
ہوئی ہیں فتنہ انگیزی میں کیا ضرب المثل آنکھیں

(۱۸۰۵، باقر آگاہ ، د ، ۹۷). عیسیٰ ... نے سلیمان سرہتی کی دستیاری سے فتنہ انگیزی کی. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۲). میر واعظ اور اس کے حواریوں کی فتنہ انگیزیوں پر ان کو آڑے ہاتھوں لے لیا. (۱۹۸۲، آتش چنار ، ۱۸۳). [فتنہ انگیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آشوب خیز کس اسا(---و مع ، ی مج) امذ.
بہت زیادہ ہنگامہ اور فساد برپا کرنے والی بات.

حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا وَ قَدْ کُنْتُم بِہ تَسْتَعْجِلُون

(۱۹۲۴، بانگ درا ، ۳۳۳). [فتنہ + آشوب (رک) + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا].

---بازی امث.
شر انگیزی ، فساد برپا کرنا.

آسماں تھا فتنہ بازی میں جو مشہور جہاں
سر زبیرِ حسن نے کھینچی ہے غمزے کی کماں

(۱۹۵۱، صفی لکھنوی (مہذب اللغات)). [فتنہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَپا ہونا محاورہ.
فساد ہونا ، جھگڑا ہونا ، ہنگامہ ہونا.

اٹھے خرام ناز کو وہ دھوم پڑ گئی
فتنہ بپا ہوا ہے قیامت کہیں نہ ہو

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو ، ۱۲۳).

---بِٹھانا محاورہ.
شرارت ، دنگا ، جھگڑا فساد ختم کرانا.

سلطاں کو تیغ شیر کے منہ سے چھڑا دیا
راہِ خدا میں فتنے جو اٹھے بٹھا دیا

(۱۸۸۶، کلیات اردو ، ۲۸).

---بُجھانا محاورہ.
رک : فتنہ بٹھانا. چند آدمی اون کے پاس بھیجے اور کہا کہ اس فتنہ کو بجھاؤ. (۱۸۴۷، ترجمہ ابوالفدا ، ۲ : ۳۰۸).

---بَخْت (---فت ب ، سک خ) صف.
جس کی قسمت میں فتنے ہی فتنے ہوں ، فتنہ خو ؛ بدبخت.

اتنے میں بڑھ کے بیگ دوم نے یہ دی صدا
اے فتنہ بخت جاگ اوٹھو سو رہے ہو کیا

(۱۸۷۵، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۸). [فتنہ + بخت (رک)].

---بَرپا کرنا محاورہ.
فساد اٹھانا ، ہنگامہ برپا کرنا ؛ جھگڑا کرنا . قریب تھا کہ خناسوں کا وسواس سچ کا روپ بدل کر فتنہ برپا کر دے کہ اتنے میں فیضی بھی آن پہنچے بےحیا بےشرم شرمندہ ہو گئے. (۱۸۸۳، دربار اکبری ، ۷۴۴).

---بَرپا ہونا محاورہ.
رک : فتنہ بپا ہونا.

شیخ صاحب کچھ نہ پوچھو خلق ہے وہ پُرفساد
جس میں یاں اصلاح سے بھی فتنے برپا ہو گئے

(۱۷۸۴، درد ، د ، ۱۱۲).

تغیر شور نہ کر فتنہ ہوئے گا برپا
خدا نہ خواستہ اب گر وہ سب خواب اوٹھا

(۱۸۳۸، تغیر ، چمنستان سخن ، ۲۲). اس کا کھل کر اعلان ضروری ہے خواہ دل آزاری ہو یا اور کوئی فتنہ برپا ہو. (۱۹۸۶، نیم رخ ، ۲۲).

---برطرف کرنا محاورہ.
فساد رفع کرنا ، شورش اور جھگڑا ختم کرنا.

فتنوں کو برطرف شۂ دوراں نے کر دیا
منسوخ سب کتابوں کو قرآں نے کر دیا

(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---بنیاد (---ضم ب ، سک ن) صف.
(کنایۃً) معشوق ، محبوب.

جدھر ڈالے نظر وہ فتنہ بنیاد
تو پیدا ہوویں سو مجنوں و فرہاد

(۱۸۵۹ ، راگ مالا ، ۱۱). [فتنہ + بنیاد (رک)].

---بونا محاورہ.
فساد کی بنیاد رکھنا ، جھگڑا شروع کرنا ، فساد کی ابتدا کرنا.

گئے جو باغ میں تم تازہ فتنہ بو آئے
سنا ہے اب گل و بلبل میں بول چال نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۰۲).

---بیدار کس صف(---ی مج) امذ.
۱. وہ فتنہ جو پوری طرح برپا ہو ، کھلا ہوا فساد ، نمایاں فتنہ.

آ گئی مجھ پر قیامت سو گیا شب کو جو یار
خواب اس کا میرے حق میں فتنۂ بیدار تھا

(۱۸۵۳ ، دیوان برق ، ۱۰۳). **۲. (مجازاً) معشوق ، محبوب.**

آنکھیں دکھلا کے مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات اس فتنۂ بیدار نے سونے نہ دیا

(۱۸۴۹ ، دیوان گویا ، ۲۵). [فتنہ + بیدار (رک)].

---بیدار کرنا محاورہ.
فسادات کے لیے راہیں کھولنا ، جھگڑا فساد کے اسباب پیدا کرنا. اگر کار سیاست میں کچھ سستی و بے پروائی دکھیں گے تو ہزار فتنے بیدار کریں گے.(۱۸۵۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۳۵).

---بیدار ہونا محاورہ.
رک : فتنے بیدار کرنا کا لازم.

ہوا فتنہ بیدار و عالم سیاہ
الٰہی یک طرف دریا یکسو سپاہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۴). ممدوح کی ذمہ داری پر خفتہ فتنہ پھر بیدار ہوا اور برسوں کامیابی کے ساتھ جاری رہا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۵۳).

---پرداز (---فت پ ، سک ر) صف.
فتنے کو ہوا دینے والا ، فتنہ پرور.

فتنہ پرداز ، دغا باز ، فسوں گر ، عیار
ہائے افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۱). مونس اور میر انیس میں بنتی نہ تھی فتنہ پردازوں نے ان میں سخت اختلاف پیدا کر دیئے تھے. (۱۹۷۹ ، میر انیس ; حیات اور شاعری ، ۲۹). [فتنہ + ف : پرداز ، پرداختن - جلا دینا ، تکمیل کرنا].

---پردازی (---فت پ ، سک ر) امذ ؛ امث.
شرارت ، فساد ، جھگڑا.

دغا ، شوخی ، شرارت ، بےحیائی ، فتنہ پردازی
تجھے کچھ اور بھی لے نرگس مستانہ آتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷). یعقوب (فتنہ پردازی کے انداز میں) آخر تم اس کے بڑے بھائی ہو. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۶۷). [فتنہ پرداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پردازی کرنا محاورہ.
فساد پیدا کرنا. کیونکہ یہ حرکتیں دین حق کے اندر فتنہ پردازی کرنا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۰).

---پرور (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
فساد کو ہوا دینے والا ، فسادی ، جھگڑالو. وہ مولوی صاحب کی فتنہ پرور طبیعت سے واقف تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۲۸). [فتنہ + ف : پرور ، پروردن - پالنا].

---پیدا کرنا محاورہ.
جھگڑا کھڑا کرنا.

فتنے کیا کیا نہ کرے گا وہ پریرو پیدا
زلف سے سحر عیاں آنکھ سے جادو پیدا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۶).

---تراش (---فت ت) صف.
فتنے فساد اٹھانے والا ، جوڑ توڑ کرنے والا.

ہزار شکر طبیعت ہے ریزہ کار مری
ہزار شکر نہیں ہے دماغ فتنہ تراش

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۶۹). [فتنہ + ف : تراش ، تراشیدن - چھیلنا ، کترنا].

---جاگ اٹھنا محاورہ.
رک : فتنہ بیدار ہونا.

سلک کر اٹھی داب چھوڑے سو آگ
سوتا تھا سو فتنہ اٹھیا پھر کہ جاگ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۲).

---جاگنا محاورہ.
فساد کا پھر سے بپا ہونا ، شورش کا ازسرنو سر اٹھانا.

آنکھ تو کس بشر کی لاگے ہے
چوروں کے ڈر سے فتنہ جاگے ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۷۹).

شاہ کی تیغ رواں میں ہے صبا کا انداز
جاگتا ہے کوئی فتنہ تو سلا دیتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۷۸).

---جگانا محاورہ.
دبے ہوئے فتنے کو ازسرنو برپا کرنا ، فتنۂ خوابیدہ کو بیدار کرنا.

سونے نہ جاؤ فتنہ جگاکر تمام رات
وعدہ ہے میرے آپ کے دن بھر تمام رات

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۵).

رو حیات میں کانٹے بچھائے جانے لگے
قدم قدم نئے فتنے جگائے جانے لگے
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۱۸).

---جُو (---و مع) صف.
فتنہ برپا کرنے والا ، فسادی ، فساد اور شورش کرنے کا عادی.

عَرْبَدہ‌باز و فتنہ‌جُو ہے کون
ہرزہ گفتار یاوہ گو ہے کون

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۲۰). صفاریہ نو دولت اور کم اصل تھے اور ان کی حیثیت ایک فتنہ‌جو باغی سے بڑھ کر نہ تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵). [فتنہ + ف : جو ، جستن - تلاش کرنا].

---ٔ جَہاں کس اضا (---فت ج) صف.
دنیا میں حشر برپا کرنے والا ؛ (کنایۃً) معشوق (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات). [فتنہ + جہاں (رک)].

---چونکانا محاورہ.
فتنہ کھڑا کرنا، فتنے کا دفعتاً بیدار کرنا ، فتنہ برپا کرنا.

خوابِ غفلت سے عبث شوخ کو بیدار کیا
فتنہ چونکایا نسیم سحری نے دیکھو
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۳).

---ٔ خُفْتَہ کس صف (---ضم خ ، سک ف ، فت ت) امذ.
خوابیدہ فتنہ ، رُکا ہوا فتنہ ، پوشیدہ فساد.

فتنۂ خفتہ جاگ اٹھتا ہے
لے ہے ایسی ادا سے کچھ سسکی
(۱۸۰۶ ، ایمان (شیر محمد) ، ایمان سخن ، ۸۹). [فتنہ + ف : خُفتہ ، خفتن - سونا].

---ٔ خُفْتَہ راسُکن بیدار فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
سوئے ہوئے فتنہ کو جگانا نہیں چاہیے (خزینۃ الامثال ، ۱۳۲).

---خُو (---و مع) صف.
رک : فتنہ پرور.

ہمیں سے لرزہ براندام ہے نظامِ جہاں
کہ فتنہ خو و قیامت شعار ہیں ہم لوگ
(۱۹۳۶ ، روحِ کائنات ، ۸۹). [فتنہ + خو (رک)].

---ٔ خوابِیدَہ کس اضا (---و معد ، ی مع ، فت د) امذ.
۱. سویا ہوا فتنہ ، پوشیدہ فتنہ.

کب صبح وہ انکھیاں نہ کھلیں نیند سے ہرگز
صد فتنۂ خوابیدہ کہ بیدار نہ ہووے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۱۳).

جاتے ہیں جاگنے والے فراقِ یار کے
فتنۂ روزِ قیامت فتنۂ خوابیدہ ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۹۲). **۲. محبوب.** فتنۂ خوابیدہ کروٹیں تو کواڑوں کے کھٹکے ہی پر بدلنے لگا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۲). [فتنہ + خوابیدہ (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
فساد برپا کرنے والا ، شورش اٹھانے والا.

تیرے دو نین دل میں مرے فتنہ‌خیز ہیں
مشکل ہے ایک ٹھار دو بدمست کی نشست
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۰).

کوچۂ جاناں کی زمیں ہے فتنہ‌خیز
آسماں ہے مفت کے الزام میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۱).

یہ سن کے بارگہہ قدس سے ہوا ارشاد
کہ فتنہ خیز ہے کتنا جہانِ آدم زاد
(۱۹۵۶ ، نبض دوراں ، ۲۳۷). [فتنہ + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، بلند ہونا].

---دَفع ہونا محاورہ.
مصیبت ٹلنا ، خطرہ ٹلنا ، شر ختم ہونا. مجدد الف ثانی کی کوششوں سے جہانگیر کے ہاتھوں یہ فتنہ دفع ہوا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ اگست ، VII).

---ٔ دَوراں کس اضا (---و لین) امذ.
سارے زمانے کے لیے فتنہ ، ساری دنیا کے لیے پریشانی کا باعث ؛ (کنایۃً) معشوق ، عشوہ پرداز.

تم سے آشوبِ جہاں جا کے جہاں بیٹھیں گے
فتنے اوٹھیں گے نہ اے فتنۂ دوراں کیا کیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰).

جو کبھو چھا جائے ان آنکھوں پہ مستی کی طرح
فتنۂ دوراں کبھو ، ساقی کبھو ، ساحر کبھو
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۲). [فتنہ + ف : دوراں (رک)].

---رُبا (---ضم ر) صف.
فتنے کو دور کرنے والا.

آہ جس بات سے ہو فتنۂ محشر برپا
یہ وہ بندے ہیں اسے فتنہ ربا کہتے ہیں
(۱۹۰۳ ، باقیات اقبال ، ۱۵۵). [فتنہ + ف : رُبا ، ربودن - اچک لینا].

---ٔ روزْگار کس اضا (---و مع ، سک ز) امذ.
رک : فتنۂ دوراں. میر محمد تقی فتنۂ روزگار ہے ہرگز اس کی تربیت میں سعی نہ کی جائے. (۱۹۸۵ ، اسلوبیات میر ، ۱). [فتنہ + ف : روزگار (رک)].

---زا صف.
فتور برپا کرنے والا ، حشر پیدا کرنے والا ، فسادی ، شری.

مگر یہ غصہ رکھتا تھا تعلق
فقط میرا ہی نفس فتنہ‌زا تھا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۰۱).

مت پوچھ جہاں میں کیا بنایا ہم نے
یہ محشر فتنہ‌زا بنایا ہم نے
(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۲۰۱). **۲. آفت اٹھانے والا.**

نئی شوخی ہے چشمِ فتنہ زا کی
تغافل یوں کیا گویا حیا کی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۲).
لگاوٹ بہت ہے تری آنکھ میں
اسی سے تو یہ فتنہ زا ہو گئی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷۲). [فتنہ + زا ، لاحقۂ صفت].

ـــ زادہ (ـــ فت د) صف.
فتنے کا پروردہ ، جس کی سرشت میں فتنہ ہو.
نہ زمیں سے مجھ کو رفاہ ہے نہ فلک سے مجھ کو پناہ ہے
یہ ہے فتنہ زادہ ہے حیلہ گر نہ ادھر سے خوش نہ ادھر سے خوش
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۷). [فتنہ + ف : زاد ، زادن = جننا + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ زائی اث.
فتنہ پیدا کرنا ، فتنہ پروری.
اللہ رے فتنہ زائی مرتا ہوں اس ادا پر
نظروں سے مار رکھیں اور نام لیں قضا کا
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۳۰). اکثر الہلال کے جدید ناآشنا و ناشناس مداحین نے اس کو فتنہ زائی کا سامان بنا لیا. (۱۹۸۴ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۰۰). [فتنہ زا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زمانا / زمانہ کس اضا (ـــ فت ز / فت ن) امذ.
رک : فتنۂ دوراں.
گفتم کہ اے پری توں ہے فتنۂ زمانا
گفتار کہ راست گفتی اے گل بھری سجانا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۴۹). [فتنہ + زمانہ (رک)].

ـــ سازی اث.
رک : فتنہ پردازی. جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے کچھ دوسری فتنہ سازیاں اختراع کرنے کا شعار اختیار کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۹). [فتنہ + ف : ساز ، ساختن = بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ساماں صف.
فسادی ، جھگڑا پھیلانے والا.
بڑھے سوزِ دروں داغِ عشقِ فتنہ ساماں سے
تماشا ہو کے چمکے بخت نورِ مہرِ عرفاں سے
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۸۹).
اگر یہ بھی ہے اک میرے جنوں فتنہ ساماں کا
مرا آئینۂ دل ہے قضا کے رازدانوں میں
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۶۵). گناہ کی موج فتنہ ساماں اسے اٹھا اٹھا کر پٹکتی ہے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۴۴). [فتنہ + ساماں (رک)].

ـــ سامانی اث.
فتنہ ساماں (رک) کا اسم کیفیت ، جھگڑا ، فساد. سخت بارش اور سیلاب کے زمانہ میں اس کی طغیانی و فتنہ سامانی کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس کی حقیر حالت کو دیکھ کر فارسی کا یہ شعر پڑھنے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۸۳ ، کاروانِ زندگی ، ۳۹). [فتنہ ساماں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سرشت (ـــ فت ش ، سک ر ، سک ش) صف.
بری صفات رکھنے والا ، فتنہ خو. تعجب ہے کہ اس نیازمند کے اخلاص نے حضرت کے دل پر اثر نہ کیا اور تھوڑے ایک فتنہ سرشتوں نے خدائے مجازی کو بندہ حقیقی کے حق میں بدگمان کر دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۷).[فتنہ + سرشت (رک)].

ـــ سنج (ـــ فت س ، سک ن) صف.
مفسد ، فسادی ؛ معشوق (جامع اللغات). [فتنہ + ف : سنج ، سنجیدن = تولنا].

ـــ سو جانا محاورہ.
شورش کا فرو ہونا ، ہنگامے کا دب جانا.
کشت و خون آج ان آنکھوں پہ نہ ہوتے دیکھا
فتنہ سایہ تلے مژگاں کے مگر سوتا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۱).
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب خوابِ ناز ہے
فتنہ تو سو گیا ہے ، درِ فتنہ باز ہے
(۱۸۸۹ ، دفتر فصاحت ، ۱۹۳).

ـــ عالَم کس اضا (ـــ فت ل) صف.
رک : فتنۂ جہاں ، فتنۂ دوراں.
آئی اس فتنۂ عالم کی سواری آئی
یا گلستاں کی طرف بادِ بہاری آئی
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۳۰۶). [فتنہ + عالم (رک)].

ـــ فردا کس اضا (ـــ فت ف ، سک ر) امذ.
مستقبل میں پیدا ہونے والی شورش یا ہنگامہ.
فتنۂ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج
کانپتے ہیں کوہسار و مرغزار و جوئبار
(۱۹۳۶ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۲). [فتنہ + فردا (رک)].

ـــ فرو کرنا محاورہ.
فساد کو ختم کرنا ، شر کو دبانا.
چاہئے فتنہ فرو کرنے میں ہم کو جد و کد
مردِ آخریں ہے مردِ ہوشمند و ہوشیار
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۵).

ـــ فرو ہونا محاورہ.
فساد کا دب جانا ، سرکشی کا کچلا جانا.
کی جس نے سرکشی وہیں فتنہ فرو ہوا
ظالم ہزار میں تھا جو یکتا وہ دو ہوا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۶). پہلے ان کو بلا کر قتل کرتی ہوں کہ یہ فتنہ ہمیشہ کو فرو ہو جائے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۸۱).

---قامَت (---فت م) صف.
وہ جس کی رعنائی قامت سے فتنہ پیدا ہو جائے ؛ مراد: معشوق.

شوق میں ایک فتنہ قامت کے
ہم گلے مل گئے قیامت کے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۹).بلی صاحب فتنہ قامت کوتاہ قد تھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض خیرآبادی ، ۵۵). [فتنہ + قامت (رک)].

---قَد (---فت ق) صف.
رک : فتنہ قامت.

سچ ہے کہ واعظ کیا جچے اس فتنہ قد کے سامنے
مدتوں کی دیکھی بھالی ہے قیامت بس جی بس

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱۷). [فتنہ + قد (رک)].

---کار صف.
رک : فتنہ جُو.

کیوں پیش و پس تجھے نگۂ فتنہ کار ہو
ہونا ہے اس میں کوئی اگر بے قرار ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۷).[فتنہ + ف : کار، لاحقۂ فاعلی و صفت].

---کی جَڑ امث.
فساد کی بنا ، جھگڑے یا شر کی بنیاد.

نہ پوچھو خودبخود موہن میں اڑ ہے
رقیب روسیہ فتنہ کی جڑ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۸).

---کیش (---ی مج) صف.
فتنہ پرور ، طبعاً فسادی.

آتش رو ہے کمان ابرو ہے فتنہ کیش ہے
جس پہ جی میرا سپند اور عود اور قربان ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۳). [فتنہ + ف : کیش ، لاحقۂ فاعلی و صفت].

---گَر (---فت گ) صف.
فتنہ کھڑا کرنے والا ، فتنہ ساز ؛ (مجازاً) معشوق ، شوخ.

جتیاں انکھیاں اس دیکھ حیران ہیں
جو او فتنہ گر جگ پریشان ہیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۲).

شرم کھو دی نظارہ بازی نے
فتنہ گر آنکھ یہ تیری ہے وہی

(۱۸۹۳ ، کلیات حیرت ، ۵۸).

عشق تھا فتنہ گر و سرکش و چالاک مرا
آسمان چیر گیا نالۂ بیباک مرا

(۱۹۱۳ ، بانگ درا ، ۲۲۰).

وہ جفا مشرب نگاہیں فتنہ گر طوفاں طراز
وہ نگاہیں زخم دل کے واسطے مرہم بھی ہیں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۵۰).[فتنہ + ف : گر، لاحقۂ فاعلی وصفت].

---گَری (---فت گ) امث.
فساد پیدا کرنا ، حیلہ سازی ، شرپسندی.

سیرے ہی دم سے فتنہ گری اس کو آ گئی
نواب پہلے بھی تو یہ چرخ کبود تھا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۲). ہندوستان میں بھی اس نے اسی فتنہ گری کا مظاہرہ کیا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۷۸). [فتنہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِٹانا محاورہ.
شر ختم کرنا ، جھگڑا نمٹانا.

فتنے مٹے تو امن کی دولت نہیں رہی
انسان کی وہ قدر وہ قیمت نہیں رہی

(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۲۵).

---مَحْشَر کس اضا(--- کس مج م ، سک ح ، فت ش)امذ.
قیامت کے دن کا فتنہ ، حشر بپا کرنے والا فتنہ؛ (کنایۃً) محبوب.

رہ گئے اپنا کلیجہ تھام کر نواب ہم
رات کو جب بزم سے وہ فتنۂ محشر اُٹھا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۳). واپس پہنچے تو جھر کوٹے میں فتنۂ محشر جلو میں اور قیامت در رکاب نظر آئے.(۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۷). [فتنہ + محشر (رک)].

---میں پَڑْنا محاورہ.
جھگڑے میں پڑنا. پشمک مرقع کو اُتار ڈال تا کہ خلق تجھ سے اور تو خلق سے فریفتہ نہ ہونے اور فتنہ میں نہ پڑے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۱۱).

---و فَساد (---و مج ، فت ف) امذ.
لڑائی جھگڑا. اگر جیتے بچے ہیں تو فتنہ و فساد میں پڑے ہیں. (۱۸۰۲ ، گنج خوبی ، ۱۳۳). اس فتنہ و فساد اور بغاوت کے بانی و محرک مسلمان قرار دیئے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۵۲). دین کے لئے کوشش اور چیز ہے اور فتنہ و فساد یا دلوں کو مجروح کرنا بالکل دوسری بات ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصدومسائل پاکستان ، ۱۳۱). [فتنہ + و (حرف عطف) + فساد (رک)].

فِتْنی (کس ف ، سک ت) امث.
چالاک و عیار عورت ، مفسدہ ، لڑاکا.

توں چنچل چتر نار اتنی سی ہے
بڑی چھند بھری بہوت فتنی سی ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۹).

چالاک غضب ہوئی یہ فتنی
نابید ہو اتنی ہی کی اِتنی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۶۶). خدا نے چاہا تو اس فتنی کو کبھی منہ نہ لگاؤں گی. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵۰). [فتنہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

فِتْنے (کس ف ، سک ت) امذ ؛ ج.
فتنہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت.

منت سے تھے جو راہ میں اس کی پڑے ہوئے
ہم آئے سامنے تو وہ فتنے کھڑے ہوئے
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۳۶)۔ [فتنہ (بحذف ہ) + ے ، لاحقۂ جمع]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
رک : **فتنہ اٹھانا**۔

نہ کرتی تھی نصیحت اس کے بیٹھے پر قیامت کی
عجب فتنہ ہے ناصح بھی کہ یہ فتنے اٹھاتا ہے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵۱)۔

---اُٹھنا محاورہ۔
فتنے اٹھانا (رک) کا لازم۔

فتنے فساد اٹھیں گے گھر گھر میں خون ہونگے
گر شہر میں خراساں وہ خانہ جنگ آیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸)۔

---بَرْپا ہونا محاورہ۔
رک : **فتنہ برپا ہونا**۔

برپا تھے وہ مسجدوں میں فتنے
دیکھے نہ سنے کبھی کسی نے
(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، م)۔

---جاگ اُٹھنا محاورہ۔
رک : **فتنہ جاگ اٹھنا**۔ رفتہ رفتہ ان کی طبیعت کے تار بھی اتنے حساس ہو گئے کہ ذرا سی باد مخالف مضراب کی طرح ان سے چھوتی تو فتنے جاگ اٹھے۔ (۱۹۷۵ ، بمہ باران دوزخ ، ۱۹۶)۔

---جگانا محاورہ۔
رک : **فتنہ جگانا**۔

کشتۂ ناز کی تربت کو نہ ٹھکرا کے چلو
ایک سوتے ہوئے فتنے کو جگاتے کیوں ہو
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۱۲۹)۔

---کا سَر نِکالنا محاورہ۔
فتنے کا سر اٹھانا ، فتنے کا جاگ اٹھنا۔ بہت سے بے گناہ لہولہان ہو گئے اس طرح سے اس نئے فتنے نے سر نکالا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۸۱)۔

فَتُو (فت ف ، سک ت) امذ۔
مردانگی ، جواں مردی ، غرور۔

جو لڑکا سبل کا عاشق ہو بتلاؤ تو رو اسکو (کذا)
کہاں جاتا ہے پاس آ کر دکھا فتو کی ہو اس کو
(۱۷۰۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۹۳)۔ [ع]۔

فَتْوا (فت ف ، سک ت) امذ۔
رک : **فتویٰ**۔ جس کوں دل فتوا دیتا ہے او پرہیزگار ہے نیک بخت ہے۔ (۱۶۲۸ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲)۔

جنید پاک سے فتوا جو پائے
وہاں سے عالماں زنداں ہو آئے
(۱۷۷۱ ، منصور نامہ ، ۸)۔

کفر کے فتوے لکھے جانے لگے بالاتفاق
دھمکیوں اور گالیوں کا ہو گیا مشکل شمار
(۱۸۸۸ ، نظم بے نظیر ، ۱۶۱)۔ ہم معمولی معمولی باتوں پر کفر کا فتوا سنا کرتے تھے۔ (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۳۹)۔ [فتویٰ (رک) کا متبادل املا]۔

---لینا ف م۔
رک : **فتویٰ لینا**۔ سب جانو اپنا احوال اور جو ظلم کہ آدمیوں کے ہاتھ سے اٹھایا ہو لکھیں اور عالموں سے اس کا فتوا لیویں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۱)۔

فِتْوا (کس ف ، سک ت) (قدیم)۔
فتنہ ، فساد۔

تج موریں لنکا شم فتوا اوٹھیاں یوں جگ منے
لٹ دام عالمگیر کر لوہیں جیا صیاد ہیں
(۱۶۹۷ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۵)۔ [مقامی]۔

---اُچانا محاورہ (قدیم)۔
فتنہ اٹھانا۔ عقل بھی بڑا بادشاہ ہے کیا جانے کیا فتوا اچاتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳)۔

---ٹُوٹنا محاورہ (قدیم)۔
فساد ختم ہونا۔ فتوا ٹوٹیا حرکت بھاگی دشمنی ستی دوستی بھاگی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱)۔

فُتُوَّت (فت نیز ضم ف ، ضم ت ، شد و بفت) امث۔
ایثار ، سخاوت ، مروت ، مردانگی ، جواں مردی۔

فتوت میں نبی کوئی تج سار کا
سچا لاڈلا توں ہے کرتار کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۶)۔

علی ہے مظہر فیض فتوت
علی کان سخا بحر مروت
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۲)۔ اے جواں مرد یہ کیا فتوت ہے کہ تجھے اپنی جان کی پروا نہیں۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۰۰)۔

لافتا کہتے ہیں جبریل اسی سن تو سہی
کلمہ اپنی فتوت کا پڑھانے والے
(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۲)۔

جس کی غیرت پر حدیث عمرو جابر ہے گواہ
ہے ذکرت غیرتک جس کی فتوت کا نشان
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۲۳)۔ ۲. **(تصوف) ایثار خلق (دنیا اور آخرت میں)**۔

غمگیں کروں میں معنیٔ فتوت بیاں
انصاف نہ چاہ کر دے دشمن بھی زباں
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۵)۔ فتوت ، ایثار خلق کو کہتے ہیں دنیا اور آخرت میں کہ جو عبارت ہے اس آیت سے .... ایثار کرتے ہیں وہی لوگ اپنی ذاتوں پر اگرچہ ہو ان لوگوں کو بھوک۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۷)۔ [ع]۔

فُتُوح (ضم ف ، و مع) امث.

۱. **فتح (رک) کی جمع.**

خوشی سے ہوا بابِ دلبر فتوح
جسد سے قدم پیش رکھتی تھی روح

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۷).

پاوں ابتدائے راہ سے مجروح
سوجھتی تھی نہ کوئی راہِ فتوح

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۵۹).

مشکل میں ہوں فتوح کا در مجھ پہ کھول دے
اے کارسازِ فاتحِ خیبر کے واسطے

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۸۲). ۲. **غیبی آمدنی ، نذرانہ ، وہ منفعت جو محنت کے معاوضے کے علاوہ حاصل ہو.**

جوں بادشاہ دیوے فتوح
لے بیگ دے پور خرچ کر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۳۰).

اے غمِ دوست تجھی پر نہیں اپنی گزران
کچھ فتوح اس کے سوا اور ہے بالائی بھی

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۱۲). ان کے کلام کا مل جانا بہت بڑی فتوح ہے. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۶۳). ۳. **(تصوف) وہ چیزیں جو سالک پر حق کی طرف سے فتوح ہوتی ہیں بعد اخلاق کے جیسے نعمت ہائے ظاہری و باطنی اور علوم ، معارف اور مکاشفات وغیرہ.**

ایسا کو ذکرِ پاک اس کا تھا روح
ذکر سے پائے تھے اُس کے سو فتوح

(۱۷۷۷ ، پشت بہشت ، ۱ : ۵).

غمگین رکھ صاف دیکھ آئینۂ روح
تا تجکو تجلیات حق سے ہو فتوح

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۶). ان چیزوں کو کہتے ہیں کہ فتوح ہوتی ہیں سالک پر حق کی طرف سے بعد اخلاق کے جیسے نعمت ہائے ظاہری و باطنی اور علوم اور معارف اور مکاشفات وغیرہ. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۸). ۴. **نذر ، نیاز ، چڑھاوا** (علمی اردو لغت). [ع].

---حَلاوَت کسر اضا(---فت ح ، و) امذ.

(تصوف) باطن میں درجۂ ایمان کا فروغ. فتوح حلاوت باطن میں درجہ ایمان کی حلاوت حاصل ہونے کو کہتے ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے «پایا سبب اوسکی حلاوت ایمان کو». (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۸۷). [فتوح + حلاوت (رک)].

---عِبادَت کسر اضا(---کس ع ، فت د) امذ.

(تصوف) حصول مرتبۂ ایمان کو کہتے ہیں جس سے اشارہ حق تعالیٰ کے اس قول کی طرف ہے «بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام پر». (ماخوذ : مصباح التعرف). [فتوح + عبادت (رک)].

---غَیب کسر اضا(---ی لین) صف.

غیب سے ملنے والی امداد.

کوشش سے جو ملی وہ نہیں ہے فتوحِ غیب
ہے گنجِ شائگاں بھی مجھے رائیگاں پسند

(۱۸۹۱ ، دیوان ناظم ، ۷۷). [فتوح + غیب (رک)].

---غَیبی کسر صف(---ی لین) امث.

فتوح غیب (رک) سے منسوب یا متعلق. سنگ پشت اسے فتوح غیبی جان کے کھاتا تھا اور حمد خدا کرتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۸۹). [فتوح + غیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُتُوحات (ضم ف ، و مع) امث ؛ امذ ؛ ج.

۱. **بہت سی فتحیں ، بہت سی کامیابیاں ، فتح (رک) کی جمع الجمع.**

کیا جانئے فتوحاتِ خراباتِ مغاں ہے
خشتِ سرِ خم لوحِ طلسماتِ جہاں ہے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۸). مدینے کے مشرکین میں یہودیت جو تدریجاً پھیل رہی تھی دفعۃً رک گئی نئے نئے فتوحات کی بدولت. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۶۵). ۲. **نذرانے.** ان کو فتوحات سلاطین کی طرف سے ... اس قدر پہنچتی تھیں جو ان کی حاجت اور ضرورت سے بہت زیادہ تھیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۱). فخرالدولہ دیلمی نے ایک ہزار دینار اسے بطور صلہ بھیجا اسی طرح اطراف سے فتوحات آتے اور فردوسی کو خوش کرتے. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم ، ۲۳). [فتوح (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---غَیب کسر اضا(---ی لین) امث.

عطیاتِ الٰہی (علمی اُردو لغت). [فتوحات + غیب (رک)].

فُتُوحَت (ضم ف ، و مع ، فت ح) امث.

کُشادگی ، فتوحات.

ورنہ یہ کہاں ہو زور و قوت
اس مرمِ (مرہم) کو پائے یا فتوحت

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۰۰). [فتوح + ت ، لاحقۂ کیفیت].

فَتُوحی (فت ف ، و مع) امث.

بے آستینوں کی کمری یا مرزئی ، صدری ، ایک وضع کی جا کٹ یا شلوکا.

جوشن میں فتوحی میں نہ بکتر میں نہ زین پر
سُم کاٹ کے گھوڑے کے جو دیکھا تو زمیں پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۵۳). اگر روئی کی ایک فتوحی ... بنوالے لاؤ تو مجھے بہت آرام ملے. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۳). [فتوح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُتُور (ضم ف ، و مع) امذ.

۱. (i) **سستی ، اعضا کی سُستی ، ضعف ، خرابی ، خلل.** دانت تیرے ٹوٹے کمر تیری جھکی قوتوں میں تیری فتور آیا ... مگر تو نے کروٹ تک نہ لی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۷). جن کے بعض اعضا میں فتور آ جانے کے باعث اُن پر بعض جذبات کے آثار جسمانی نہ طاری ہو سکیں. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۹۳) وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کی سماعت میں کوئی فتور ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۶). (ii) **نقص ، خرابی ، کھوٹ ، عیب.**

تیری گلی کون چھوڑ کرے خوش بہشت و حور
عاشق کی اسقدر بھی نہیں عقل میں فتور
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۹).
گشتہ باپ کا بیٹا ہے باپ بیٹے کا
نہ تیرے عہد میں ظالم فتور دیکھا ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۹).
حرمت میں مے کے کہنے سے واعظ کے ہے فتور
کیا اعتبار رکھتی ہے اک ہرج گو کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۹). جس کھانے سے کراہیت پیدا ہو وہ خواہ کیسا ہی لذیذ کیوں نہ ہو ضرور ہضم میں اس سے فتور پڑتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۱۲۸). اردو جاننا اور علی گڑھ سے واقف نہ ہونا بجائے خود کسی فتور کی علامت ہے. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۲). ۲. **فتنہ ، دنگا فساد ، ٹنٹا ، بلوا.**
یہ احوال ہے عقل کی حد سے دور
مگر شورش عشق کا ہے فتور
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷).
عاشق بنا کے مجھکو دونوں جہاں سے کھویا
میں خوب جانتا ہوں اے دل فتور تیرا
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۵). اسے یہ اندیشہ تھا کہ میرے مسلمان ہو جانے سے مبادا میری سلطنت میں فتور مچ جائے. (۱۹۲۸ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۹۰).
ابلیسیت بھی مجھ میں قدوسیت بھی مجھ میں
دونوں کے رابطے کا پہلا فتور ہوں میں
(۱۹۲۶ ، فکر جمیل ، ۱۲۵). [ع : (ف ت ر)].

---اُٹھانا محاورہ.
فتنہ یا فساد برپا کرنا ، جھگڑا کھڑا کرنا ، ہنگامہ برپا کرنا.
قبائل کو رکھیں یہاں سے جو دور
تو پیچھے اوٹھاویں یہاں ہم فتور
(۱۷۹۸ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۷).
آخر کو فتور یہ اوٹھایا
باپ اوس کا جو شام جاوداں تھا
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۲).

---اُٹھنا محاورہ.
فتور اُٹھانا (رک) کا لازم. اوس کے باغی ہونے سے ... بڑا فتور اوٹھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۳).

---آنا محاورہ.
خرابی پیدا ہو جانا ، نقصان ہونا ، کمزوری ظاہر ہونا.
ہوئی ندامت سے رشکِ مے سے ناصح
کہ سر سے ہوش گئے عقل میں فتور آیا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶).
میں اور وعدۂ جنت پہ ترکِ مے واعظ
ترے حواس میں شاید فتور آنے لگا
(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۹). اس کے عقائد میں کچھ فتور سا آ گیا اس پر فقہا بگڑ گئے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما ، ۱۳۳).

---بَرْپا کَرْنا محاورہ.
فتنہ برپا کرنا ، فساد پیدا کرنا.
کہہ نہ دے اس سے بے شعور کوئی
کہیں برپا نہ ہو فتور کوئی
(۱۸۷۳ ، طلسم الفت (مہذب اللغات)).

---بَرْپا ہونا محاورہ.
شورش برپا ہونا ، فتنہ اٹھنا. جب جائے محفوظ میں آپ کو دیکھا شکر خدا ادا کیا اور کہا کہ دلربا دیکھئے کیا فتور برپا ہوتا ہے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۳۵).

---پڑ جانا محاورہ.
ضعف آ جانا ، کمزوری آ جانا ، خلل واقع ہونا ، خرابی ہونا. بادشاہ کی اگر حسن نیت میں خلل آ جائے اور فتور پڑ جائے تو بدنتیجہ اس کا ممکن نہ ہو کہ عرصہ ظہور میں جلد تر سر نکالے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۷۲). اس کل میں انسان کی بے احتیاطی یا اتفاق صدموں سے کبھی کچھ فتور بھی پڑ جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۵).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. **خرابی واقع ہونا ، نقص پیدا ہو جانا ، خلل پڑنا ، ضعف آنا.** اس سے ان خلائق میں فتور پڑنے کا احتمال ہے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۰۰). ضعف نہایت کو پہنچ گیا رعشہ پیدا ہوگیا بینائی میں بڑا فتور پڑا حواس مختل ہو گئے. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جون ، ۵۸). ۲. **اونچ نیچ ہونا ، کسی آفت کا سامنا ہونا.** دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی ان کے ہمراہ جائیں تا کہ راستے میں کوئی فتور نہ پڑنے پائے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۹۸).

---پَیدا ہونا محاورہ.
خلل پیدا ہونا ، رخنہ پیدا ہونا ، خرابی ہونا. جب سلطان نے بیٹی کے غم میں دربار کرنا چھوڑ دیا انتظام شہر و ملک میں فتور پیدا ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶).

---چَلانا محاورہ.
عیاری کرنا ، فتنہ پیدا کرنا. لڑائی نا کر بیٹھنا ہور فتور چلانا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---ڈالْنا محاورہ.
مخل ہونا ، رخنہ پیدا کرنا ، رکاوٹ ڈالنا ، فتنہ پیدا کرنا. آپ میں یہ بڑا عیب ہے کہ کام میں فتور ڈالتے ہیں. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۷۸). جس سے مقصد یہ تھا کہ مسلمان ممبروں کی یکجہتی تباہ کی جائے اور ان کی جماعت میں فتور ڈالا جائے. (۱۹۴۳ ، خطبات قائد اعظم ، ۳۶۰).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
ضعف کا ستایا ہوا ، نحیف و زار ، کمزور و عاجز. فتورزدہ دل اس قدر کنج وحدت کی طرف مائل ہو کر خلوت دوست بن چکا ہے کہ ... آئینے میں اپنا چہرہ بھی بھلا نہیں لگتا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، ستمبر ، ۳۶). [فتور + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

۔۔۔عَقْل کس اضا (۔۔۔فت ع ، سک ق) امذ.
عقل کی کمی ، عقل کی خرابی ، دیوانگی کی علامت (مہذب اللغات).
[فتور + عقل (رک)].

۔۔۔ کَرْنا محاورہ.
لڑائی دنگا کرنا ، فساد برپا کرنا.

لڑوا رہے ہیں شیخ و برہمن کو بے جہت
درپردہ کر رہے ہیں یہ سارے فتور آپ

(۱۸۳۲ء ، دیوان رند ، ۱ : ۴۰). اے ملکۂ عالم بڑی خیر ہوئی اگر یہ دن کو نہ مارے جاتے تو رات کو حضور کے ساتھ فتور کرتے . (۱۹۰۳ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۸).

۔۔۔مَچانا محاورہ.
شور مچانا ، ہنگامہ کرنا. ایسا فتور مچایا کہ اس بچے کی بھی ماں کے ہاتھوں میں جان ضائع ہوئی.(۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۳۸).

۔۔۔ہَضْم کس اضا(۔۔۔فت ہ ، سک ض) امذ.
بدہضمی ، سوء ہضم ، ان پچ (ماخوذ : مہذب اللغات). [فتور + ہضم (رک)].

۔۔۔ہونا محاورہ.
خلل ہونا ، نقص ہونا ، خرابی ہونا.

دیوانگی تمہاری ہی الفت میں کچھ نہیں
میرے دماغ میں تو ازل سے فتور تھا

(۱۸۷۷ء ، دستورِ خاقانی ، ۳۹). اے حاکم میں دیوانہ نہیں ہوں تو میری باتوں سے انصاف کرنے میں پس و پیش نہ کر میرے دماغ میں فتور نہیں ہے. (۱۹۲۰ء ، جگ بیتی ، حسن نظامی ، ۲۲). فتور ہونا: عمل صرف: میں اس کو اچھی بات سمجھاتا ہوں وہ بُرا سمجھتا ہے یہ اس کی خطا نہیں اس کی عقل کا فتور ہے.(۱۹۷۲ء ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۵۷).

فُتوری (ضم ف ، و مع) صف.
فتنہ انگیز ، مفتنی ، فسادی ، جھگڑالو ، لڑاکا.

ہے تیرا حال نک ضروری
یہ موت سب میں ہے فتوری

(۱۸۳۱ء ، من موہن ، آزاد ، ۴۴). گو الفت رائے کو تو حوالات ہو گئی تھی لیکن اس کے فتوریوں نے ... طوفان مچایا ہوا تھا . (۱۹۸۶ء ، سلک اوک ٹاؤن ، ۲۷). [فتور + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُتوریا / فُتوریَہ (ضم ف ، و مع ، کس ر / فت ی) صف.
فتنہ پرداز ، مفسد ، فساد کرنے والا. ا ک ہی فتوریہ لونڈا ہے . (۱۹۰۰ء ، ذات شریف ، ۱۵). مسلمان بڑے فتوریے ہیں مگر آج میں شب کو سحر کروں گی. (۱۹۰۱ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۰۹). [فتور + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

فَتوفَقیر (فت ف ، شد ت ، و مع ، فت ف ، ی مع) امذ.
انتہائی مفلس ، کنگال. کھاتے پیتے لوگ ہوں موئے فتو فقیر نہ ہوں. (۱۹۶۸ء ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۳۷). [مقامی].

فَتوفَقیرْنی (فت ف ، شد ت ، و مع ، فت ف ، ی مع ، سک ر) امث.
بدحال عورت ، کچھ دیوانی سی ، بے فکری ، اپنے حال سے بے خبر عورت (قاموس الفصاحت). [مقامی].

فُتُون (ضم ف ، و مع) امذ.
فتن کی جمع ، فتنہ و فساد.

تری گفتگو میں ہے سکرِ شباب
نظر میں غرور و فتور و فتون

(۱۹۶۹ء ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۰۹). [ع].

فَتونی (فت ف ، و مع) امث.
رک : فتوحی. برس کے بارہ مہینے کُرتے کے اندر فتونی یا بنیان پہنو جو بدن سے چسپیدہ رہے. (۱۹۱۱ء ، نشاط عمر ، ۸۵). [فتوحی (رک) کا متبادل املا].

فَتْویٰ (فت ف ، سک ت ، الف بشکل ی) امذ ؛ ـــ فتوا.
فقیہوں کا شرعی حکم جو کسی امر کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں دیا جائے.

کبھی مفتی ہو دیں فتویٰ کہ اقتل کافرالمطلق
کبھی منصور ہو سرمست کہاویں آپ اناالحق

(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۱۴۷). جس کو دل فتوا دیتا ہے اور پرہیزگار ہے ، نیک بخت ہے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۰).

کرتا تھا فتویٰ کو اس کے شاہ پسند
اور کرتا اس پہ حکم اے ارجمند

(۱۷۹۲ء ، تحفۃالاحباب ، ۷۷). کون شخص ہے جو بعض ظالم مسلمان حکمرانوں کی بیجا ... سختیوں کے لیے مسلمانوں کی مذہبی کتابوں سے جواز کا فتویٰ نکال سکتا ہے . (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مضامین ، ۳۱). ۱۷ برس کی عمر میں یہ لیاقت حاصل کر لی کہ لوگ ان سے فتویٰ لینے لگے. (۱۹۰۲ء ، علم الکلام ، ۱ : ۱۰۰). منو شاستروں میں ویدوں کے اشلوک کانوں میں پڑنے پر پگھلا ہوا سیسہ بھرنے کا فتویٰ ہے. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۱۱۱). [ع].

۔۔۔پُوچْھنا ف م.
رک : فتویٰ لینا. اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ ... دیتا ہے. (۱۹۲۱ء ، احمد رضا خان ، ترجمہ قرآن الحکیم ، ۱۵۷).

۔۔۔جاری کَرْنا ف م.
کسی اہم مسئلہ پر کتاب و سنت کی روشنی میں علماء کرام کی جانب سے فیصلہ دینا. مجھے غزل کا مخالف سمجھ کر میرے سلسلے میں کافر ادب کا فتویٰ جاری کر دے.(۱۹۸۳ء ، ہستقرار ، ۶۱).

۔۔۔جاری ہونا محاورہ.
شریعت کے مطابق حکم جاری ہونا. اور اس کے بعد قتل کا فتویٰ مجھ پر جاری ہوگا. (۱۸۹۶ء ، فلورا فلورنڈا ، ۵۰).

ـــ جڑنا ف م.
فتویٰ دینا ، زبردستی شرعی حکم بیان کرنا. ان کے معاملے میں خواہ مخواہ فتوے جڑنے کی ضرورت نہیں ہے. (۱۹۶۵ ، مکاتیب ابوالاعلیٰ مودودی ، ۱ : ۱۰۷).

ـــ حاصل کرنا ف م.
فتویٰ لینا. اسے یہ خبر پہنچی کہ اس کی بیگم طلاق کا فتویٰ حاصل کر کے جلال الدین سے جا ملی ہے تو اس نے وہیں وفات پائی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۰).

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
مفتی کا دفتر یا محکمہ. باب المشیخہ (نیز شیخ الاسلام قپوسی باب فتویٰ یا فتویٰ خانہ) وہ نام جو سلطنت عثمانیہ میں ... دفتر یا محکمے کے لئے عام طور پر مستعمل تھا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۵۷). [فتویٰ + خانہ (رک)].

ـــ دائر کرنا محاورہ.
رک : فتویٰ دینا. چانکیہ سیاسی حریفوں کو قتل اور فریب سے ہٹانے کا باضابطہ فتویٰ دائر کرتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۶۳).

ـــ دینا ف م.
شرعی حکم لگانا ، کسی امر کے جواز یا عدم جواز کا حکم دینا ، مفتی یا پنچایت کا مذہبی قانون کے مطابق حکم دینا.

کبھی مفتی ہو دیں فتویٰ کہ اقتل کافرالمطلق
کبھی منصور ہو سرمست کہاویں آپ اناالحق

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۷). ایک شخص کے کپڑے پر فتویٰ نہیں دیتے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۴۲).

دیا یہ کس نے فتویٰ مہمل
کیا یہ کس کے مشورے پہ عمل

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شگفتہ ، ۲۹). قاتل کو قاضی کے پاس لے چلے کہ جان کے بدلے جان کا فتویٰ دے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۵۸). انہوں نے گوتم ، نانک اور رام کی تعریف کی تو ایک مولوی نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ دے دیا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۶۳).

ـــ صادر کرنا محاورہ ، ف م.
فتویٰ دینا ، خواہ مخواہ شرعی جُرم عائد کرنا. بہت سی عورتوں نے حسنِ عقیدت کے جوش میں فتویٰ صادر کر دیا تھا کہ جو مرد مولوی کو ووٹ نہ دے گا اس کا نکاح اپنی بیوی سے فسخ ہو جائے گا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۷).

ـــ صادر ہونا محاورہ ، ف م.
حکم جاری ہونا ، فتویٰ دیا جانا. مبادا ہم پر بھی کٹ ملا یا دقیانوسی ہونے کا کوئی فتویٰ صادر ہو جائے. (۱۹۵۹ ، خطاطی اور ہمارا رسم الخط ، ۳).

ـــ لگانا محاورہ.
رک : فتویٰ دینا. چاہے تو احکام سلطنت پر مخالفت کا فتویٰ لگا کر خاص و عام میں ولولہ ڈال دیتے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری (مہذب اللغات)). ہم نے ... اسی شخص کی رائے کی برائی نہایت وضاحت سے بیان کی ہے جو اپنے مذہب کے ایک مخالف پر فوراً آ کر کفر کا فتویٰ لگا دیتا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۶۱۳).

ـــ لگنا محاورہ.
فتویٰ لگانا (رک) کا لازم. اس پر موت کا فتویٰ لگ چکا. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۵۳).

ـــ لینا ف م.
کسی امر کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں تحریری حکم لینا ، قانون شرعی کے موافق رائے لینا. علماء جو موجود تھے بلائے گئے اور ان سے فتویٰ لیا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۷). تو اپنے دل سے فتویٰ لے اگر دونوں جہاں تجھ پر لعنت کریں تو تیرا دل چھوٹے گا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۹۷).

فَتیٰ (فت ف ، ا بشکل ی) امذ.
جوانمرد ، بہادر ، جری ، سخی. تاریخ اسلام میں حضرت علی کو سب سے پہلے فتیٰ کا لقب دیا گیا. (۱۹۶۹ ، المعارف ، ا کتوبر ، ۳۳). [ع].

فَتّی (فت ف ، شد ت) امذ.
جوان آدمی. یہ بلوغ کا وقت ہوتا ہے اس کے بعد سن فتی ہے یہ تیس برس کے قریب تک ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ۲۹۲). [ع : (ف ت و)].

فِتْیان (کسر ف ، سک ت) صف ، ج.
فتیٰ کی جمع ، جوانان جری و کریم ، بہادر. عربی میں اسے فتوت کہتے ہیں اور اس کے ارکان کو فتیان کہا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۳۱). [فتیٰ (رک) کی جمع].

فَتیری (فت ف ، ی مع) امث.
تازہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی ، چپاتی (خمیری کی ضد). زیادہ مشہور دو طرح کی ہیں فتیری یعنی چپاتی اور آبی یعنی خمیری. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۷۳). [فطیری (رک) کا متبادل املا].

ـــ روٹی (ـــ و مج) امث.
رک : فتیری ، وہ روٹی جو بغیر خمیر کے پکائی جائے. واقع میں فتیری روٹی کی نسبت خمیری ہلکی اور سریع الہضم ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، سید احمد ، ۴۰). [فتیری + روٹی (رک)].

فَتیش (فت ف ، ی مع) امذ.
جادوگر ، ساحر. شرق الہند کے جزیرے تیمور کے بعض حصّوں میں ہمیں اختیارات کی اسی قسم کی تقسیم سے واسطہ پڑتا ہے جس کی مثال وسطی افریقہ کے سول اور ساحر یا فتیش بادشاہ پیش کرتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۵۹). [مقامی].

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
عقوبت گاہ ، جیل خانہ ، قید خانہ. وہ شخص جس کا انتخاب کیا جاتا

ہے اچانک گرفتار کر لیا جاتا ہے اور باندھ کر فتیش خانہ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ (۱۹٦۵ ، شاخِ زرّیں ، ۱ : ۳۵٦)۔ [فتیش + خانہ (رک)]۔

فَتِیل (فت ف ، ی مع) امذ.
رک : **فتیلہ**۔

یے فتیل و تیل اسکو نہیں بقا
یہ فتیل و تیل ہے آخر فنا

(۱۸۲۸ ، باغِ ارم ، ۵۷)۔ اس کے ساتھ ساتھ تفنگ ، بارود فتیلے (فتیل) گولیوں کے لیے سیسا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں۔ (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۱)۔ [ع : (ف ت ل)]۔

---سوز (---و مج) امذ.
روشنی کا چوبکھا جو عموماً پیتل یا لوہے وغیرہ کا ہوتا ہے ، دیوٹ ، شمعدان. اس میں بھی تہذیب ہوئی کہ پیتل کا دیوٹ بنایا اور فتیل سوز اس کا نام رکھا۔ (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۷)۔ موقع موقع سے فتیل سوز ... روشنی سے جگمگ ہے تھے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰۳)۔ [فتیل + ف : سوز ، سوختن ـ جلنا ، جلانا]۔

فَتیلا / فَتِیلَہ (فت ف ، ی مع / فت ل) امذ.
۱. **بٹی ہوئی چیز ، سوتی بتی جو چراغ آتشبازی اور چولھے وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے.**

دیوے بھیج لک کاسے دعوات کے
جلانے فتیلے طلسمات کے

(۱٦۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۷)۔

کر دے فتیلہ کاہکشاں کا وہ مشتعل
گردوں کف ہوا سے یہ اوڑ جائے مثلِ زال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲٦۲)۔

ہیں جو سرگرمیٔ شادی سے فتیلے روشن
تاب کیا خانۂ گیتی میں ہے سایۂ غم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱)۔ اسی فتیلے کو آگ عبدالرحمن سنخول کی اس مجنونانہ خواہش نے لگائی کہ خلیفہ ہشام الثانی اسے اپنے بعد ولی عہد نامزد کر دے۔ (۱۹٦۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۴۴)۔ ۲. **روئی یا کپڑے کی بتی جس میں دوا لگا کر ناک ، کان ، فرج یا زخم میں رکھا جائے.**

پروانے کیوں صدقے ہوں اس آگ کے کہ ہے
ہر رشتہ فتیلۂ زخمِ جگر چراغ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ٦۷)۔ پھٹے ہوئے لبوں کے درمیان زخم کو بھرنے والے مرہم میں فتیلہ لتھیڑ کر رکھ دیں۔ (۱۹۳٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴)۔ ۳. **توپ یا بندوق کا توڑا ، بارود کی بتی.** ابراہیم نے پھرتی سے بندوق لیکر اسکا بیچھا کیا جوں ہی فتیلے کی بو شاہ اشرف کی ناک میں پہنچی اس نے کمر سے خنجر نکال کر ابراہیم پر حملہ کر دیا۔ (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۳۵۱)۔ ۴. **وہ بٹا ہوا ڈورا جو انگرکھوں وغیرہ میں دے کر اوپر سے سی دیتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۵. (أ) **وہ بتی جو خوشبو کے لیے عود اور صندل سے تیار کی جاتی ہے.**

سونگھے اگر فتیلۂ عنبر سرشت کو
رضوان بھی بھول جائے شمیم بہشت کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۹۷)۔ پانچ سیر عود بہتّر تولے صندل اور پچیس پچیس تولے اگر ... تین تولے مصری ملا کر مرکب کو دو بوتل گلاب سے خمیر کر کے فتیلہ بناتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۴۳)۔ (آ) **دفع آسیب کے لیے جلائی جانے والی بتی ، تعویذ کی بتی.** فتیلا واسطے دفع آسیب کے حاضرات میں جلاتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، بالی کتاب ، ۱۱۷)۔ ٦. (زردوزی) **ایک بالشت کی لمبی چوپہل بنی ہوئی لکڑی جس پر نقشی اور کسب وغیرہ لپیٹ کر کپڑے پر ٹانکتے ہیں** (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ ۷. **فلس کو چھ مساوی حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصّہ کو فتیلہ کہتے ہیں** (فرہنگِ عثمانیہ)۔ ۸. **فیوز.** فیوز (Fuse) فتیلہ کے معنی دیتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴٦)۔ [ع]۔

---جَلانا محاورہ.
دھونی دینا ، تعویذ جلانا.

میں وہ دیوانہ ہوں بھاگے پڑھا جن دیکھ کر مجھ کو
مرے آگے فتیلہ کب جلا دستِ پری خواں میں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱۵۵)۔ گنڈے تعویذ شروع کئے فتیلے جلائے ، دھونیاں دیں مگر وہ اسی بلا کے جن تھے کہ نہ نکلنے تھے نہ نکلے۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۷)۔

---جَل اُٹھنا / جَلْنا محاورہ.
بتی جلنا.

آہ کا اپنی فتیلہ نہیں کس رات جلا
عملِ حُب کی بہت ہم نے بھی دعوت دی ہے

(۱۸۴٦ ، آتش ، ک ، ۱۸۴)۔

کس غضب کی آگ تھی یارب مرے ناسور میں
ہو چلا تھا خشک جب کچھ کچھ فتیلا جل اٹھا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ٦۲)۔

---داغْنا محاورہ.
نالش کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---دینا محاورہ.
تعویذ کی دھونی دینا ؛ دوا میں ڈوبے ہوئے کپڑے کی بتی بنا کر دھونی دینا. کسی عدوئے جان نے ان کو بےہوشیٔ قاتل دی ہے آخر فتیلہ رفع بےہوشی دیا گیا تو سب کے سب ہوش میں آئے۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۱۹۱)۔

---سُنگھانا ف م.
دوا یا خوشبو میں تر کی ہوئی بتی کسی بیمار یا بیہوش کی ناک کے قریب لے جانا. پہلے رشتۂ کمند سے ہاتھ پاؤں خوب مضبوط باندھے پھر فتیلۂ رفع بےہوشی سونگھایا۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۲۰۷)۔

---سوز (---و مج) صف ؛ امذ.
رک : **فتیل سوز.** دیکھا کہ بادشاہ فتیلہ سوز کی روشنی میں ...

بڑا سوتا ہے۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۷)۔ اس کے بڑے کھنٹے کو ... جامع قرطبہ میں بھیجا کہ گلا کر فتیلہ سوز بنایا گیا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۴۸)۔ [فتیلا + ف : سوز ، سوختن = جلنا ، جلانا]۔

---عنبر کس امضا (---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب)۔
عنبر کی بتی جو خوشبو کے لیے جلاتے ہیں۔

سونگھیے اگر فتیلۂ عنبر سرشت کو!
رضواں بھی بھول جائے شمیم بہشت کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳)۔ [فتیلہ + عنبر (رک)]۔

---لکھنا ف مر۔
تعویذ لکھنا (جس کو موڑ کر بتی بنائی جائے)۔ عمل ثانی مریخ میں غسل کرنا و جادو کرنا و تعویذ و فتیلہ لکھنا بہتر ہے۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۰)۔

---لگانا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **دوا کی بتی زخم میں داخل کرنا۔** انوری نے کہا بس جملہ دوا کا لگا انہیں فتیلہ۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۶۹)۔ ۲. **شوشہ چھوڑنا ، (مجازاً) کسی کے خلاف بھڑکانا یا ورغلانا ، کسی کے خلاف کوئی غلط یا بے بنیاد بات کہنا۔** سب کے دلوں میں فتیلہ لگانے والی وہی مردانی عورت تھی۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳۴)۔

---ناک میں دینا محاورہ۔
۱. **تعویذ کی بتی کی دھونی دینا ، ناک میں بتی دینا** (نسیم اللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۲. **دق کرنا۔**

فتیلہ اس کا اس کی ناک میں دیتا ہوں میں مجنوں
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خواں کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۴۴)۔

فَتِّین (فت نیز کس ف ، شد ت ، ی مع) صف۔
۱. **ذہین ، تیز فہم ، ہوشیار ، ہر کام میں ماہر۔** گورے رنگ کی قوم سب سے زیادہ فتین ، محنتی اور دلاور ہوتی ہے۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۳)۔ ۲. **چالاک ، عیار** (ماخوذ : نسیم اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [فطین (رک) کا متبادل املا]۔

فِٹ(۱) (کس ف) صف۔
۱. **کسی چیز کے ساتھ پوری مناسبت اور موافقت رکھنے والا ، کسی چیز میں ٹھیک طرح لگا ہوا یا جڑا ہوا ؛ درست ، ٹھیک ، چُست۔** واڈ کارتوس میں اس قدر فٹ ہونا چاہیے کہ واڈ کے کناروں سے گیس کا نکلنا ناممکن ہو۔ (۱۹۳۲ ، افسر جنگ ، تفنگ بافرہنگ ، ۵۷)۔ دنیا کا بڑے سے بڑا درزی بھی شاید اس منحنی ... جسم پر کسی قسم کا سوٹ فٹ نہ کر سکے۔ (۱۹۸۰ ، کشمیا لال ، پال و پر ، ۴۰)۔ ۲. **موزوں ، سزاوار ، اہل ، لائق۔** آیا یہ کل نظام زیست کو جدید ضرورتوں کے لیے فٹ ... بناتا ہے یا نہیں۔ (۱۹۰۳ ، احیائے ملت ، ۵۷)۔

قیس اگر سندھ میں ہوتا تو بہت ہی فٹ تھا
جو بھی صحرا نظر آیا مجھے ون یونٹ تھا
(۱۹۶۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۴۲)۔ اف : کرنا۔ [انگ : Fit]۔

---کرانا ف مر۔
نصب کرانا ، لگوانا۔ وہ مناسب وقت پر اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ارادے سے مال جمع کرتے تھے یہ نہ تھا کہ پختہ مکان بنا لیں اور اس میں بجلیاں فٹ کرا لیں۔ (۱۹۶۰ ، آب رفتہ ، ۱۳۱)۔

---کر دینا محاورہ۔
۱. **لگا دینا ، ٹھیک بٹھانا ، مطابق کرنا۔** جو عضو خراب ہو گا اس کو نکال دیا جائے گا اور اس کے بجائے دوسرا مصنوعی عضو فٹ کر دیا جائے گا پر عضو اسکریو (پیچ) پر ہو گا۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۰)۔ ۲. **سما دینا ، بھر دینا ، جما دینا۔** ہمیں بھی ٹھونس ٹھانس کر کشتی میں ایسے فٹ کر دیا جس طرح بوری میں فالتو آٹا دبا دبا کر بھرا جاتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۳۰)۔

---ہو جانا ف م ؛ محاورہ۔
صحت مند ہونا ، ٹھیک ہو جانا ، صحیح ہو جانا۔ اب اس کو نیند کی گولی دے کر سلا دوں گا صبح تک فٹ ہو جائے گی۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۵)۔

---ہونا محاورہ ؛ ف م۔
موزوں ہونا ، پیوست ہونا ، نصب ہونا۔

کرتی ہیں راج گھر پہ یہ شیطان کی نانیاں
اس گھر میں فٹ ہیں جیسے گھڑی میں کمانیاں
(۱۹۶۶ ، راجہ مہدی علی خاں ، انداز بیاں اور ، ۱۱۸)۔

فِٹ(۲) (کس ف) امذ۔
دورۂ (بیماری) خصوصاً مرگی ، فالج ، غشی وغیرہ کا۔ میرے اوپر ایک فٹ سا آتا ہے پھر دو تین دن میں آپ ہی آپ ٹھیک ہو جاتی ہوں۔ (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۱۶)۔ [انگ : Fit]۔

فُٹ (ضم ف) امذ۔
۱. **بارہ انچ کا پیمانہ ، گز کا تیسرا حصّہ ، انگریزی میں فٹ کی جمع فیٹ ہے لیکن اُردو میں فُٹ اور فیٹ عام طور پر واحد اور جمع کی تخصیص کے بغیر استعمال کئے جاتے ہیں۔** پانی کی اونچائی تل میں ۳۴ اور ۳۵ فٹ کے درمیان ہوگی۔ (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۴۴)۔

کہیں سیکڑوں فٹ وہ سڑکیں بلند
نہ تا فرط پستی سے پہونچے گزند
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۱۲)۔ سیٹھ صاحب کا قد و قامت چار فٹ اور کتنی انچ ہے۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۶)۔ ۲. **پانو ، قدم ، پیر۔** فٹ یا فوٹ انگریزی میں پیر ... کے لئے مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۳)۔ ۳. **گھونگے کے جسم کے زیریں حصّے کے گوشت کا لوتھڑا جس کے سکڑنے اور پھیلنے سے گھونگا حرکت کرتا ہے۔** اس گوشت کے لوتھڑے کو فٹ Foot کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۱۵)۔ [انگ : Foot]۔

---بال / بُول (---و لین) امذ ؛ امث ؛ مستقبال۔
۱. **بڑی گیند جسے پیروں سے کھیلتے ہیں نیز فٹ بال کا کھیل۔**

علاوہ اس کے چار پانچ کلب جسمانی ورزشوں کے ہیں جمناسٹک کرکٹ ، فٹ بال ، قواعد گھوڑے کی سواری ... فٹ بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔ (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسیّد ، ۳۰۹).

طالب علم کو صحت کا ہے سخت خیال
اس کو ریڈر سے نہ ہو بلکہ ہو فٹ بال سے کام

(۱۹۰۰ ، سنگ و خشت ، ۱۰۷) . آپ ان کے ساتھ فٹ بال کی طرح کھیلتے رہتے ہیں . (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۱۳) . **۲. (استعارۃً) وہ شخص یا چیز جس کو ٹھوکریں ماری جاتی یا کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف پھینک دیا جائے اور کوئی اس کی بات نہ سنے .**

ٹھوکریں کھایا کرے بس اس طرف سے اوس طرف
آدمی کلیے کو ہے پالا کوئی فٹ بول ہے

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۳۴). [انگ : Foot-Ball].

---بالَر (---فت ل) امذ.
فٹ بال کھیلنے والا ، فٹ بال کا کھلاڑی. یہ نہ صرف ایک ہونہار طالب علم تھے بلکہ ہندوستان کے نامور فٹبالر تھے . (۱۹۸۹ ، خدا بخش لائبریری جرنل ، ۵۰ ، ۵۱ : ۵۱). [انگ : Foot-Baller].

---بَریک (---فت مع ب ، ی مع) امذ.
پانْو سے لگنے والا بریک ، روکنے کا آلہ جو پیروں کی مدد سے کام کرتا ہے. ہینڈ بریک ، فٹ بریک سے بالکل علیحدہ کام کرتا ہوا ہوتا ہے اس کا فٹبریک سے کوئی تعلق نہیں ہوتا . (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۳۰). [انگ : Foot-Brake].

---پاتھ (---سک تھ) امذ.
پیدل چلنے کا راستہ جو پختہ سڑک کے دونوں طرف بنا ہوتا ہے اور سڑک سے قدرے اونچا ہوتا ہے ، پاراہ ، پیدل چلنے والوں کا راستہ.

فٹ پاتھ ، کارخانے ، ملیں ، کھیت ، بستیاں
گرتے ہوئے درخت سلگتے ہوئے مکاں

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۵۹). جلسے کے اختتام پر میں باغ عام کے ساتھ فٹ پاتھ پر واپس آ رہا تھا . (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۴۲). [انگ : Foot-Path].

---پاتھی صف.
فٹ پاتھ پر رہنے والا ، فٹ پاتھ پر زندگی بسر کرنے والا. تا بیٹا مجھے اپنے پرانے ڈیرے پر جانے دو ہم فٹ پاتھی لوگ وہیں سکون سے رہتے ہیں . (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲ مارچ ، VII). [فٹ پاتھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---راٹ / روٹ (---و مج) امذ.
پانْو کا ایک مرض جو چوپایوں اور بھیڑوں کو ہوتا ہے. گندم میں ممی بنٹ ، فٹ راٹ کی بیماریاں ... اس زمرے میں آتی ہیں . (۱۹۷۰ ، وادی مہران میں زراعت ، ۸۴) . فٹ راٹ : یہ متعدی مرض پاؤں کے کھروں کے علاوہ ان کی ارد گرد کی جلد کو بھی متاثر کرتا ہے . (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۸۳). [انگ : Foot-Rot

---رُول (---و مع) امذ.
ایک فٹ لمبا پیمانہ (لوہے یا لکڑی کا). اس سے بہتر لوہے کا فٹ رول ہوتا ہے . (۱۹۵۳ ، لکڑی کا کام ، ۱ : ۲۹). [انگ : Foot-Rule].

---لائٹس (---کس ء ، سک ٹ) امذ.
تھیٹر کے اسٹیج کے سامنے ایک طرف سے ڈھکی ہوئی روشنیاں. ہم بھی فوٹو کھینچنے لگے لیکن فٹ لائٹس سے کوئی پانچ گز دور ہوں گے کہ پیچھے سے آواز آئی . (۱۹۷۰ ، خا کم بدہن ، ۲۰۸). [انگ : Foot-Lights].

---نوٹ (---و مج) امذ.
وہ تشریح جو ذیل میں درج کی جاتی ہے ؛ ذیلی نوٹ ، پاورق ، حاشیہ. جہاں ضرورت معلوم ہوئی حاشیہ بطور فٹ نوٹ کے بڑھا دیا ہے . (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۷). مولانا کو فٹ نوٹ میں اس دجل و فریب کا پردہ فاش کر دینا چاہیے تھا . (۱۹۳۲ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۴۳). دو چار مقام پر ایک آدھ لفظ بڑھا نہیں گیا اس کے متعلق فٹ نوٹ میں حسب ضرورت صراحت کر دی ہے . (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، مارچ ، ۷). [انگ : Foot-Note].

فُٹا (ضم ف). (الف) امذ.
بارہ انچ کا پیمانہ. وہ تو فٹے اور نوک دار پنسل سے بھی کاغذ پر سیدھی لائین نہیں کھینچ پاتا . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۸) . (ب) صف. **فٹ سے منسوب اور متعلق ؛ بٹ ، صف : فٹی.** کہاں یہ چھ فٹا دو ٹکا اور کہاں یہ وسیع و عریض بیت نا ک نظام شمسی . (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جولائی ، ۳). [فٹ + ا ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

فَٹافَٹ (فت ف ، ف) امث ؛ م ف.
پھٹا پھٹ ، جلدی سے ، جھٹ پٹ. شادان کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہ کپڑے تو بدل جا کر فٹافٹ نہا لے . (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۵۲). [فٹ = پھٹ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتّصال + فٹ (رک)].

فَٹْ فَٹ (فت ف ، سک ٹ ، فت ف) امث.
رک : پھٹ پھٹ ، پھڑ پھڑ. اتنے میں رات بھیگی ؛ پھٹپھٹیوں کی فٹ فٹ سے فضا گونجی . (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۲). [حکایت الصوت].

---بولْنا محاورہ.
تیز تیز بولنا ، فرفر بولنا. گواہ لگا گٹ پٹ کرنے اور فٹ فٹ بولنے . (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۲ : ۵).

فَٹْفَیر (فت ف ، سک ٹ ، ی لین) امث.
بندوق وغیرہ کے چلنے کی آواز ، ٹھائیں ٹھائیں. بعد اس کے مختلف فٹفیر کے طور پر آوازیں آنے لگیں . (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۲۸). [حکایت الصوت].

فِٹَر (کسر ف ، فت ٹ) امذ.
فٹ کرنے والا ، پرزے اور آلات فٹ کرنے والا ، مشین کا مستری ،

مشین کے پرزے درست کرنے والا ۔ اگر یہ پھوڑا ہاتھ میں لے کر فٹر کا کام کریں تو ان کا سوٹ بوٹ خراب ہو جاتا ہے ۔ (۱۹۳۰ ، خمارستان ، ۱۰۷)۔ [انگ : Fitter]۔

فٹم فٹ (کس ف ، فت ٹ کس ف) امث۔
(عو) **بالکل ٹھیک**۔ میں سمجھتی تھی کہ یہ جمپر بڑا ہو گا لیکن جب پہن کے دیکھا تو بالکل فٹم فٹ تھا۔ (۱۹۷۲ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۳۵۹)۔ [رک : فٹ + م ، لاحقۂ اتصال + فٹ (رک)]۔

فٹن (کس ف ، فت ٹ) امث۔
چار پہیوں کی گاڑی جو اوپر سے کُھلی ہوئی ہوتی ہے اس میں عموماً دو گھوڑے جوتے جاتے ہیں۔

اڑائے پھرتے ہیں یہ چند نوجوان جو فٹن
ذرا بھی ان کو خیالِ مآلِ کار نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱ : ۱۵۶)۔ گنیش جی کی مورت کو پالکی یا فٹن میں رکھ کر لے جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۶۳)۔ جب فٹن سامنے سے گزری ... وہ جو کھٹ پر ماتھا ٹیک کر آگے جائیں۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۸۵)۔ [انگ : Phaetun]۔

فٹنگ (کس ف ، ٹ ، غنہ) امث۔
۱۔ **درستی ، موزونیت ، مناسبت ، صلاحیت ، ترتیب دینا ، فٹ کرنا**۔ زیرہ ذرا پہن کر تو دیکھ فٹنگ تو ٹھیک ہے۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۹)۔ ۲۔ **تنصیب**۔ بجلی کی فٹنگ تو ہو گئی اور ... پنکھا بھی لگ گیا۔ (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۹۲)۔ [انگ : Fitting]۔

فٹی (کس ف) صف۔
فٹ سے منسوب ، **فٹ کا**۔ بڑے صدر خیمہ گاہ میں ... سولہ فٹی سڑکیں ۱/۲ ۲ میل بنائی گئیں۔ (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۸۹)۔ [فٹ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فجا (فت نیز کس ف) امذ۔
اچانک حملہ کرنا ، یکایک آ جانا۔

بحق محمد علیہ السلام
یہاں سے وبا و فجا دور ہو

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۶۹)۔ [ع : (ف ج ء)]۔

فجاجت (کس ف ، فت ج) امذ۔
خامی ، **کچا پن**۔ نبض کے اسباب بقول شیخ تین ہیں جوہر شریان میں ایسے مادہ کا انصباب ہو جو بلحاظ غلظت فجاجت اور نفخ کے مختلف ہو۔ (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۶۷)۔ [ع : (ف ج ج)]۔

فُجّار (ضم ف ، شد ج) امذ ، ج۔
بدکار اور بدچلن اشخاص۔

زمانہ فساق و فُجّار کا
زمانہ ہے حکم غدار کا

(۱۸۹۱ ، لوحِ محفوظ ، اثر ، ۳)۔

بہت ہم نے دیکھے ہیں عُبّاد فاجر
بہت ہم نے پائے ہیں فُجّار صالح

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۶۶)۔ وہ سیاسی پلیٹ فارم پر کسی دیندار کو دیکھنا پسند ہی نہیں کرتے اور ان پر فساق و فجار کو ترجیح دیتے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، اگست ، ۱۰)۔ [فاجر (رک) کی جمع]۔

فُجاءت (ضم ف ، فت ء) امث۔
اچانک آ جانے کا عمل ، اچانک پن۔ ایام محاصرہ میں سہم صعب مسلمانوں کو بجہتہ شدت فجاءت کے پیش آئی چنانچہ قریب بہ ہلاک ہونے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۹)۔ جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کو اول دفعہ (یعنی بنظر فجاءت) دیکھے پھر اپنی نظر نیچی کر لے خدا اس کے لیے ایک ایسا طریقہ عبادت پیدا کر دیتا ہے کہ اس ... کی حلاوت و شیرینی پاتا ہے ۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۹)۔ [ع]۔

فُجاعی (ضم ف) صف۔
فجا (رک) سے منسوب و متعلق۔

اے جانو موت فجاعی کا نامی
یہ پہلے سکون قلب کا چھینتا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۱۷)۔ [ع]۔

فجائی (کس ف) صف۔
اضطراری ، فوری ، دفعۃً ظہور میں آنے والا ، اچانک یا بےساختہ اظہار۔ جانوروں کی آوازوں سے ہٹ کر خود انسان کے فجائی اظہارات بھی حقیقی زبان کے جملوں کی طرح منطقی اعتبار سے ملفوظ آوازیں نہیں کہلا سکتے۔ (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۱۷)۔ [فجاء (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اِرْتِقاء (ـــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امذ۔
اتفاق ظہور پذیری ، یکایک ارتقا حاصل کر لینا ، دفعۃً ترقی کر جانا۔ ایچ جی ویلز کی تصانیف پر بھی فجائی ارتقا کے نظریے کو اس جدید شکل میں پہلے پہل پروفیسر لائڈ مورگن نے پیش کیا تھا۔ (۱۹۶۶ ، افکارِ حاضرہ ، ۲۳۳)۔ [فجائی + ارتقا (رک)]۔

ـــ جُمْلَہ (ـــ ضم ج ، سک م ، فت ل) امذ۔
وہ جملہ جس میں اظہار حیرت وغیرہ کیا جائے۔ جس جملے میں متکلم اپنی حیرت یا تاسف کا اظہار کرے فجائیہ یا فجائی جملہ کہلاتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۹۳)۔ [فجائی + جملہ (رک)]۔

ـــ حالَت (ـــ فت ل) امث۔
اضطراری کیفیت۔ جب تک فجائی حالت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم ہیجانی نہیں ہو جاتے اور خوف کے ساتھ ردعمل نہیں کرتے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۰۳)۔ [فجائی + حالت (رک)]۔

فُجائِیَّت (ضم ف ، کس ء ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
دفعۃً ظہور میں آ جانے کا عمل۔ ان کے نزدیک فجائیت کے ایک مرحلے کی سعی گویا ایک تیاری ہے۔ (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ ، ۲۳۵)۔ [فجائی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فُجائیہ (ضم نیز کس ف ، کس ء ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ ؛ صف.
اضطراری جذبات ظاہر کرنے والا (حرف یا علامت). یہ دراصل فجائیہ ہیں جو اشاروں ہی کی طرح کسی خاص مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۱۷). [فجائی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

فَجْر (فت ف ، سک ج) امث.
۱. **پو پھٹنے کا وقت ، تڑکا ، صبح ، سحر.**

سو یک دن ہوے سار حضرت عمر
سو کر فجر کا فرض منبر اوپر

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۴۸).

مصحف رخ ترا ہے صورت فجر
مجھ کوں والنجم اذا ہوی کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳).

فجر ہوتے جو کئی آج مری آنکھ جھپک
دی وہیں آ کے خوشی نے در دل پر دستک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۹). اوّل وقت فجر کا جب کہ فجر طلوع ہووے اور آخر وقت اوس کا جبکہ طلوع ہو آفتاب. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۳). تمہارا خط اکثر شام کو آتا ہے مگر کل فجر آ گیا. (۱۹۱۷ ، خطوط خواجہ حسن نظامی ، ۱ : ۲۲). وقت رنگ نہ سنگ نہ سا ک دیکھے کس کو خبر یارو اکا کام کیا ہو رات شاہ محمد جاگتا رہ جائے فجر ویلے تیرے لام کیا ہو (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۵۳). ۲. **فجر کی نماز ، صبح کی نماز.** فجر اور بعد ظہر اور عشا اور مغرب کے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۶). فجر کا وقت صبح کی پو پھٹنے سے شروع ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳۰). [ع].

ـــ فجر نہ/ہاں مت کرو کہاوت.
صبح کے وقت اقرار یا انکار نہیں کرنا چاہیئے ؛ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ کا بُھولا شام کو گھر آوے تو اسے بُھولا نہیں کہتے کہاوت.
اگر کوئی شخص بے سمجھے بوجھے کوئی نامناسب کام کرے اور پھر اس سے دست بردار ہو جائے تو اس پر گناہ ثابت نہیں ہوتا ؛ (دریائے لطافت).

ـــ کے تڑکے امذ.
علی الصباح ، صبح سویرے. بہت فجر کے تڑکے ایک سپاہی جو متصل کی پہاڑی میں قیام پذیر تھا ، بھاگا ہوا شتابی آیا اور اس نے آ کر خبر دی. (۱۸۹۰ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۹).

ـــ مَرْدان (ـــ فت م ، سک ر) امذ.
صبح کا وقت. بعض کاروباری حضرات فجر مردان کے وقت رقومات کی ادائیگی سے گریز کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۵۰). [مقامی].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. **صبح ہونا ، نور کا تڑکا ہونا ، روز روشن ہونا** (مہذب اللغات ؛ نسیم اللغات). ۲. **آنکھیں کھلنا ، غفلت دور ہونا ، تنبیہ شدید کے سبب غفلت کا دور ہونا.** اتنی جوتیاں لگیں گی کہ فجر ہو جائے گی. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۳۲۸).

فَجْری (فت ف ، سک ج) امذ.
ایک قلمی آم کا نام جو عام آموں سے بڑا اور کسی قدر چپٹا ہوتا ہے ، عموماً فصل کے آخر میں پکتا ہے اور بعد تک رہتا ہے ، عمدہ قسم کا ایک قلمی آم. آم جنگل میں خودرو تھے آبادی میں آ کر ترقی کی رفتہ رفتہ ... فجری اور شاہ پسند ہو گئے. (۱۹۰۷ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۵۳).

وہ سفیدہ ، فجری اور لنگڑا ہیں اثمار بہشت
جن سے شیریں کام ہے شیریں نوائے رام پور

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹۱). [مقامی].

فُجْل (ضم ف ، سک ج) امذ.
مُولی. فجل : اس کو فارسی میں ترب اور ہندی میں مولی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۱). [ع].

فُجُور (ضم ف ، و مع) امذ.
گناہ ، گناہگاری ، بدکاری.

معصیت ہے تمام فسق و فجور
حق رکھے ہر کسی کو اس سے دور

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۸). عورتیں ... مفتون ہو کر فسق و فجور نہ کریں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۹). اس خارستان فسق و فجور سے نکل کر گلشن ہدایت کی سیر کرو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۰). وہ کسی خارجی تعلیم و تربیت کے بغیر صرف اپنے میل طبیعی سے فجور کی راہ چھوڑ کر تقویٰ کی راہ اختیار کرتا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۲۷۰). [ع].

فَجْوَہ (فت ف ، سک ج ، فت و) امذ.
(طب) دو چیزوں کے درمیان کا فصل ، اصطلاح طب میں دماغ بطن مقدم و موخر کا درمیانی راستہ ، فرق یا کشادگی. یہ ارتفاعات ایک غیر عمیق انتصابی فجوہ سے جدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۱۳). [ع].

فَحّاش (فت ف ، شد ح) صف.
فحش باتیں یا کام کرنے والا ، جنسی معاملات سے متعلق ننگی باتیں کرنے یا لکھنے والا ، عریاں نگار. حضرت نے ارشاد کیا کہ میں فحاش اور زشت خو نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۳). اس نے بہت سے ہونہار ... شاعروں کو ہزال و فحاش و مسخرہ تک بنا دیا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۱۷). اکبر ظریف تھے «ہزال» و فحاش نہ تھے. (۱۹۴۰ ، مقالات ماجد ، ۲۱). [ع : (ف ح ش)].

فَحّاشی (فت ف ، شد ح) امث.
عُریانی ، بدکرداری ، بےحیائی. سوزنی ، انوری وغیرہ کی فحاشی

نے زبان کو سخت نجس کر دیا تھا. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۳۲). فحاشی کے خلاف جو مکھی لڑائی اندروق ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۷). [فحاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَحّاشیات (فت ف ، شد ح ، کس ش) امث ، ج.
فحاشی (رک) سے **تعلق رکھنے والی**. ہمیں وہ اخلاقیات سے زیادہ فحاشیات سے روشناس کرانے کی کوشش کرتے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۶۷). [فحاشی + ات لاحقۂ جمع].

فُحْش (ضم ف ، سک ح). (الف) امذ.
بدکاری ، بیہودگی ، بے شرمی کی باتیں ، گالی ، بدکلامی.

اچھی جان صالح تو ابلیس ڈرے
بُدی فحش سوں مسخراگی کرے

(۱۶۳۵ ، سبا سنوتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۰)). زبان کوں نگہ رکھے بدگوئی اور فحش اور جھوٹ کہنے سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۶۳). اسی کے ساتھ نہایت بداخلاق اور فحش عرب جاہلیت میں پھیلا ہوا تھا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۹۹). جسکی نماز فحش اور برائیوں سے خالی نہو وہ خدا سے بعد ہی بڑھاتی ہے. (۱۹۰۳ ، المدینۃ والاسلام ، ۴۳). ان میں سودا نے حریف کو ذلیل کرنے کے لئے نہایت درجہ فحش باتیں لکھیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۳۰۷). (ب) صف. **جس میں جنسی امور کا برہنہ اظہار ہوا ہو ، عریاں ، بےہودہ.** اس نے بعض فحش نظمیں بھی لکھی ہیں. (۱۸۵۳ ، تمہیدی خطبے ، ۷۷).

نظم ہوں کوٹھوں کے مضموں شعر میں
فحش باتیں کی مضامین ناصواب

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۵۳). ترقی پسند ادب کے نام سے "ساقی" میں عریاں و فحش چیزیں بکثرت تھیں. (۱۹۸۳ ، تابانیہ ہیں ہم ، ۸۷). [ع].

ـــــ بکنا محاورہ.
گالیاں دینا ، گندی باتیں کرنا. وقت قہر و غضب کے اپنی زبان کو اور ہاتھوں کو فحش بکنے اور لوگوں کے آزار پہنچانے سے نگاہ رکھے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) (مہذب اللغات)).

ـــــ بولنا ف م.
رک : فحش بکنا.

غیبت نکر نہ فحش بول
کر لاغازی سوں حذر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۵).

ـــــ بیانی (ـــــ فت ب) امث.
بیہودہ گوئی. اخلاق و تہذیب کے بہترین سبق حکایت و افسانے کے ذریعہ سے تو دیے ہیں یہاں تک فحش بیانی سے بھی کام لیا ہے. (۱۹۲۸ ، معاصرین ، ۱۰۶). [فحش + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کرنا محاورہ.
فاش کرنا ، بھید کھولنا ، ظاہر کرنا.

کہے کیوں کہیا سر اسرار کوں
کیا فحش سر جن ہوا سرنگوں

(۱۶۱۸ ، قصہ خواجہ منصور حلاج ، ۹۲).

ـــــ کلامی (ـــــ فت ک) امث.
گندی اور بےہودہ باتیں ، گالی گلوچ ، بدکلامی. ہزار افسوس کہ میری وہ مخلصانہ دعوت میرے ایک قرابت دار دوست کی بے پناہ بدمستی اور شرمناک فحش کلامی کی بناء پر غارت ہوکر رہ گئی. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۲). [فحش + کلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گو (ـــــ و مج) صف.
گندی باتیں کرنے والا ، بےہودہ باتیں کرنے والا ، گالیاں دینے والا. جرات کو ایک معاملہ بند اور فحش گو شاعر تصور کر لیا گیا. (۱۹۷۳ ، مراق جرأت ، ۵). [فحش + ف : گو ، گفتن ـ کہنا بولنا].

ـــــ لگانا محاورہ.
الزام لگانا. جن لوگوں نے مدرسۃ العلوم کے طالب علموں کی نسبت فحش لگائے ... نتیجہ کیا ہے. (۱۸۸۱ ، مکاتیب سرسید ، ۱۶۲).

ـــــ نگار (ـــــ کس ن) صف.
گندی باتیں لکھنے والا ، بیہودہ لکھنے والا ، وہ ادیب یا مضمون نگار جو جنسی بے راہ روی کا برہنہ الفاظ میں ذکر کرے. فحش نگار ادیب اپنے حقیر مادی فائدے کے لئے قوم میں اخلاق طاعون پھیلاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۰۴). [فحش + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــــ نگاری (ـــــ کس ن) امث.
فحش لکھنا ، گندی باتیں لکھنا. منٹو پر فحش نگاری کے الزامات عائد کئے گئے. (۱۹۸۵ ، منٹو : نوری نہ ناری ، ۱۵۷). [فحش نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَحْشا (فت ف ، سک ح) امذ.
بہت قبیح گناہ ، برا کام ، حرامکاری ، زنا. نماز کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے باز رکھتی ہے. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۵۹). لفظ فحشا جس کی دوسری صورت فاحشہ کی ہے فحش سے نکلا ہے ... لازمی معنی قبیح یعنی برائی کے ہیں. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۹۳). [ع].

فُحْشیات (ضم ف ، سک ح ، کس ش) امث.
وہ کلام جس میں جنسی معاملات و افعال کا عریاں اظہار کیا گیا ہو ، بیہودگی. کتنی نظمیں ہیں جو نسوانیات کے فحشیات کیفیات لذتیات اور نہ معلوم کتنے بات کے ساتھ پرتو ریز اور جلوہ گستر ہوئیں (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۰ : ۳). جنسیات کے فن پر میں نے اپنی تصانیف میں بحث کی ہے فحشیات کا تعلق ... ایک تخریب کارانہ رجحان ہے. (۱۹۷۵ ، مظاہر نفس ، ۱ : ۶). [فحش + یات ، لاحقۂ نسبت].

فَحْل (فت ف ، سک ح) امذ.
۱. (مجازاً) **کسی علم و فن کا جید عالم ، فاضل.** واللہ بولیتکل

شاعری میں تم استاد زمانہ اور فحل یگانہ ہو۔(۱۹۳۱، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۶ : ۳)۔ ۲. سہیل ستارہ ؛ سانڈ ؛ اونٹ (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [ع]۔

فَحَل (فت ف ، ح) امذ.
کھجور کا درخت. خرما کے نر درخت کا نام زبان عرب میں فحل ہے۔ (۱۹۰۵ ، فلاحۃ النخل ، ۵۸)۔ [ع]۔

فَحم (فت ف ، سک ح نیز فت ح) امذ.
کوئلہ ؛ سیاہ.

نقاب نورِ سحر ہے سیاہ گوشۂ شب
ہے کارخانہ الماس تیرہ کانِ فحم

(۱۹۶۶ ، سحینا ، ۷۰)۔ [ع]۔

ـــ خام کس صف ، امذ.
کچا کوئلہ. وہ سیاہ مادہ جو دلدل میں پایا جاتا ہے فحم خام ، پیٹ یا کچا کوئلہ کہلاتا ہے۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۲۲)۔ [فحم + خام (رک)]۔

فَحوا (فت خف ف ، سک ح) امذ.
۱. **مطلب.** فحوا سے "واوحیٰ ربک الی النحل" سے ظاہر ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۵)۔ بدھو نے بفحوائے قہر درویش برجان درویش و نے دانتوں کہا اچھا پھر ہتھیار لگاؤ میں تو کچھ جانتا نہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸۱)۔ ۲. **ڈھنگ ، انداز ، طور طریق.** لطیفہ و بذلہ و شوخی و شوخ چشمی کا بیان جب کرتا کہ فحوائے عبارت سے خون جگر نہ ہو جاتا۔ (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۹۶)۔ فحوائے عبارت سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اصل فن یونان ہی سے آیا تھا۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳)۔ [ع : (ف ح و)]۔

ـــ ئے کَلام کس اضا(ـــ فت ک) امذ.
انداز کلام ، مضمون کلام ، کلام کا مطلب. آخر اس کے فحوائے کلام اور بت کہاؤ سے یہ کھلا کہ ایک باغ ... شہر میں بکاؤ ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۳)۔ فحوائے کلام سے غلام کو یہ ثابت ہوا۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۳۲۹)۔ [فحوا + ے (علامت اضافت) + کلام (رک)]۔

فَحوائی اِجازَت (فت ف ، سک ح ، کس ا ، فت ز) امذ.
بغیر اجازت کوئی ایسا کام کرنا جس میں اجازت مل جانے کا یقین ہو اور ممانعت کا وہم بھی نہ ہو.

بڑھ کے رک رہنے اگر روکتے تم کو بھائی
کچھ نہ کہتے تو اجازت تھی یہی فحوائی

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۸)۔ [فحوا + ئی ، لاحقۂ نسبت + اجازت (رک)]۔

فُحُول (ضم ف ، و مع) امذ ؛ ج.
فحل (رک) کی جمع ؛ (مجازاً) کسی علم و فن کے جید علما ، فضلا. میرے قواعد و اصول کے موافق ہے مگر اردو میں فحول شعرا نے کہا ہے تو اسے ناجائز نہ سمجھو۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۳)۔ ان تمام امور کا احاطہ اور استیعاب بڑے بڑے علما فحول کے لئے مقتدر ہے۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۵۶)۔ [رک : فحل جس کی یہ جمع ہے]۔

فَخّار (فت ف ، شد خ) امذ ؛ صف.
بہت فخر و ناز کرنے والا ، نخرے باز ، گھمنڈی ، تعلی کرنے والا.

لگے کہنے اسے ہے کو طرار ہو
سنائے نہ جانے میں فخار ہو

(۱۸۳۳ ، مثنوی ایورپ گلشن بہادر ، ۳۵)۔ خدا مغرور اور فخار کو دوست نہیں رکھتا (قرآن)۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۴۸)۔

رہیں ذکر اسلاف میں مست و مات
ہیں فخار بقیتھم اولون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۲)۔ [ع]۔

فَخّاری (فت ف ، شد خ) امذ.
گھمنڈ ، تعلی ، غرور. اس میں فخاری و غرور یا تواضع و انکسار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۲۲)۔ [فخار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِخام (کس ف) امذ ؛ ج.
فخیم (رک) کی جمع. یہ اقسام جو ریاستوں ... نے بیان کئے درجۂ کمال ان کا روسا عظام و سلاطین فخام میں پایا جاتا ہے۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۱۳)۔ [ع : (ف خ م)]۔

فَخامَت (فت ف ، م) امث.
بزرگی ، بڑائی (جسم یا مرتبے کے اعتبار سے) نیز بلندی. بانگ خاص اس آواز کو کہتے ہیں جس میں بلندی اور فخامت ہو۔ (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۷۹)۔ وہ نفس خاص ہے اس لئے کہ آپ ولی کامل صاحب کرامت اور ذی فخامت ہیں۔ (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ ، ۵۸)۔ [ع : (ف خ م)]۔

فَخِذ (فت ف ، کس نیز سک خ) امث نیز امذ.
۱. **قبیلہ ، کنبہ.** اور بکری کے ایک لقمے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ کو کفایت کرے گا۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۴۹۱)۔ ۲. **ران ، جانگ ، کسی قبیلے کا ایک حصہ.** پاؤں میں جو بازو سے لمبا ہوتا ہے پہلا قطعہ ران یا فخذ کہلاتا ہے۔(۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۹)۔ [ع]۔

فَخِذی (فت ف ، سک خ) صف.
ران کا ، ران کی. پیروں سے خون بیرونی جانب فخذی ورید کے ذریعے واپس ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۷)۔ [فخذ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَخر (فت ف ، سک خ) امذ.
۱. (أ) **ناز ، تعلی ، افتخار.**

شیر خدا کی بات میں یکرنگ ہا کہ ہو
اسمان ہور زمین کے اوپر فخر و فر کرو

(۱۶۴۸ ، غواصی (بیاض مراثی ، ۲ : ۹۰))۔

محل سارے منور یوں ہوئے جب
فخر کرنے لگے افلاک پر سب

(١٧٦٥ء ، تتمہ پھول بن ، ٢٠). ابیات فخر میں زمزمہ پیرا ہوا . (١٨٧٩ء ، بوستان خیال ، ٦ : ٢٩٧). ہاں مجھے اطمینان ہے کہ میں ایک ایسا بیٹا چھوڑ کر جاتا ہوں جس پر سانگھہ اور بیاس کو فخر ہو. (١٩١٣ء ، راج دلاری ، ٦٥). سرسید کو... اپنی نئی نسل کے سامنے فخر سے پیش کرتے ہیں. (١٩٨٣ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٩٣). **(أأ) بزرگی ، برتری ، شرف**. بادشاہ کا جو حکم ہو اس کو جان و دل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے. (١٨٣٠ء ، تقویۃ الایمان ، ١٠٩).

پیدا ہوئے سرورِ دو عالمؐ
پیدا ہوئے فخر نوح و آدم

(١٨٨٤ء ، خیابان آفرینش ، ١٠). یہ اسلام ہی کا پیغمبر ہے جس کا طغرائے فخر صرف عبدیت اور رسالت ہے. (١٩٢٣ء ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢٣٢). **(أأأ) غرور ، تکبر ، گھمنڈ.**

نہ کھانا باقی رکھیں دو طرح
فخر میں نہ کپڑا رکھیں دوہرہ

(١٧٦٩ء ، آخر گشت ، ٣٩). مسلمان الذوقی طور پر خود اپنے فخر اور سہل انگاری کا شکار تھے. (١٩٨٣ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٣٢). **٢. شکوہ ، شوکت و افتخار ، شان و شکوہ.**

شاہ راجو کیوں ہوا ہے فخر توں اے محترم
جو لیایا حق لیں ان کی ذات تے تیرا جنم

(١٦٥٢ء ، شاہی ، ک ، ١٩٨).

شمشاد ہو شمس تیرے شبستان فخر کا
اس بیچ فرشِ چاندنی آ کر قمر کرے

(١٧٣١ء ، شاہ کرناچی ، د ، ٣٠٢).

عہد کا فخر وقت کا سلطان
خوبیٔ بزم و کرسیٔ مضمار

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ١٣٣٨).

علم میں حلم میں الطاف میں دانائی میں
ایک ہی فرد ہے یکتا ہے وہ فخر عالم

(١٨٧٣ء ، مرآۃ الغیب ، ٩). [ع : (ف خ ر)].

---الْاَوَّلِین (---ضم ر ، غم ا ، سکن ل ، فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امذ.
مراد : حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم.

سیدِ کونین ختم المرسلین
دور آخر میں ہے فخر الاولین

(١٨٨٨ء ، تسلیم (ارمغان نعت ، ١٠٩)). [فخر + رک : ال (١) + اولین (رک)].

---الْمَوْجُودات (---ضم ر ، غم ا ، سکن ل ، و لین ، و مع) امذ.
کل عالم کے لیے باعث فخر ، مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. کیسے اچھے بھاگ تھے... فخرالموجودات نے وہ زبان سیکھی جس پر خود بھی فخر فرماتے تھے. (١٩٢٩ء ، آمنہ کا لال ، ٥٨). [فخر + رک : ال (١) + موجودات (رک)].

---اُمَم کس اضا (---ضم ا ، فت م) امذ ؛ ج.
امتوں کے لیے قابل فخر ، سارے زمانے کے لیے وجہ افتخار.

رموزِ کُن فیکون جس پہ سُو بسُو روشن
وہی جو ختمِ رسل ہے وہی ہے فخرِ اُمم

(١٩٧٥ء ، ارمغان نعت ، ٢٥٨). [فخر + امم (رک)].

---اَنْبِیا کس اضا (---فت ا ، سک ن بشکل ن ، کس ب) امذ ؛ ج.
نبیوں کا فخر ، مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیائے سلف
وہ بادشاہ کہ جس کے تھے اولیا پابوس

(١٨٧٨ء ، مجاہد خاتم النبیین ، ٢٣). [فخر + انبیا (رک)].

---آدَم کس اضا (---فت د) امذ.
بنی آدم کا افتخار ، نوعِ انسانی کے لیے باعث فخر ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

وہ فخرِ آدم امانِ عالم امینِ محکم رسولِ اکرم

(١٩١٧ء ، اسمٰعیل میرٹھی (ارمغان نعت ، ١٣٩)). [فخر + آدم (رک)].

---بَشَر کس اضا (---فت ب ، ش) امذ.
انسان کا شرف ، مراد : پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب.

اسے فخرِ بشر ہوں صد شکر
ہے یہ اے رشک تفاخر مجھ کو

(١٨٦٧ء ، رشک (مہذب اللغات)). [فخر + بشر (رک)].

---بَشَرِیَّت کس اضا (---فت ب ش ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
فخرِ آدم و فخرِ بشر ، انسانیت کے لیے وجہ افتخار.

نازِ احدیت یہ نیابت ہے ہماری
فخرِ بشریت یہ سیادت ہماری

(١٩٧٨ء ، آل رضا (ارمغان نعت ، ٢٢٩)). [فخر + بشریت (رک)].

---جاننا محاورہ.
باعث عزت و افتخار جاننا ، قابل ناز و شرف جاننا دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو برائی پر برائی کرتے ہیں لیکن اپنے لیے باعث فخر جانتے ہیں. (١٩٧٢ء ، مہذب اللغات ، ٨ : ٣٦٠).

---جَہانْداری کس اضا (---فت ج ، مغ) امذ.
جس پر حکومت و بادشاہت کو فخر ہو ، حکومت و جہاں بانی کے لیے باعث نازش.

زمانے کا جو بدلا رنگ تو اس کا یہ باعث ہے
ہوا ہے مسند آرا آج وہ فخر جہانداری

(١٨٧٨ء ، گلزار داغ ، ٣٠٥). [فخر + جہاندار (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت].

---حاصِل ہونا محاورہ.
شرف حاصل ہونا ، بزرگی حاصل ہونا. ظن غالب ہے کہ مالک ہونے کا اسکو فخر حاصل ہے. (؟ ، میرا پہلا گناہ (مہذب اللغات)).

---خاندان کس ا نیز (---سک ن) امذ.
وہ جو خاندان کے لیے باعث افتخار ہو ، وہ شخص جس کی ذات سے خاندان کو عزت حاصل ہو. جو پشتیاں کسی فن میں کمال کی آخری منزل تک پہنچ جاتی ہیں وہ فخر خاندان کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں. (۱۹۲۷ ، مہذب اللغات ، ۸ : ۲۶۰). [فخر + خاندان (رک)].

---دوجہاں کس ا نیز (---و مج ، فت ج) امذ.
رک : فخر دوعالمؐ.

آپ ہیں نور مجسم آپ فخر دوجہاںؐ
ہوں بشر کہنے کو ہیں لیکن خدا کے رازداں

(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۳۲). [فخر + دو(رک) + جہاں (رک)].

---دوعالم کس ا نیز (---و مج ، فت ل) امذ.
دونوں جہاں کا فخر و ناز ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

احمد مرسل فخر دوعالم صلیٰ اللہ علیہ وسلّم
مظہر اول مرسل خاتم صلی اللہ علیہ وسلّم

(۱۹۳۶ ، سہیل اعظم گڑھی (ارمغان نعت ، ۱۶۵)). [فخر + دو (رک) + عالم (رک)].

---رُسُل کس ا نیز (---ضم ر ، س) امذ.
رک : فخرانبیاؐ.

وہ شہنشاہِ رسل ختمِ رسل فخرِ رسل
دونوں عالم کا شرف دونوں جہاں کی عزت

(۱۹۷۵ ، وفا رامپوری (ارمغان نعت ، ۳۳)). [فخر + رُسل (رک)].

---رکھنا محاورہ.
برتری رکھنا ، فوقیت رکھنا. اگر بیٹی صاحب فراست و کیاست ہو تو بیٹے پر فخر رکھتی ہے. (۱۹۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۲۳۶).

---روزگار کس ا نیز (---و مج ، سک ز) صف.
جس پر زمانہ فخر کرے ، جس پر دنیا ناز کرے.

دفن تجھ میں کوئی فخر روزگار ایسا بھی ہے
تجھ میں پنہاں کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے

(۱۹۰۳ ، بانگ درا ، ۰). [فخر + روزگار (رک)].

---شاہاں کس ا نیز ، امذ ؛ ج.
شہنشاہوں کے لیے باعث افتخار ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم.

بے نیاز قصر و ایوان دشمن جاہ و حشم
فخر شاہاں رشک سلطاں ہے گدائے مصطفیٰ

(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۵۰). [فخر + شاہاں (رک)].

---کرنا ف م.
۱. **اپنے لیے قابل شرف سمجھنا ، باعث عزت و بزرگی خیال کرنا.**

کیا عجب سر جو رکھوں میں قدم جاناں پر
فخر کرتے ہیں فرشتے بھی جبیں سائی کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۹). ۲. **اترانا ، گھمنڈ کرنا ، غرور کرنا** (مہذب اللغات).

---کون و مکاں کس ا نیز (---و لین ، سک ن ، و مج ، فت م) امذ.
پوری کائنات اور تمام مخلوقات کے لیے باعث فخر ؛ مراد : حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلّم.

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرارؐ

(۱۸۸۰ ، مولانا قاسم نانانوی (ارمغان نعت ، ۱۰۹)). [فخر + کون (رک) + و (حرف ربط) + مکاں (رک)].

---کونین کس ا نیز (---و لین ، ی لین) امذ.
رک : فخر دوعالم.

زیرک و زشتی و ترپاکی
فخر کونین آدم خاکی

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۳۸). [فخر + کونین (رک)].

---کی بات امث.
شرف کی بات ، عزت کی بات (مہذب اللغات).

---کی لینا محاورہ.
ناز کرنا ، غرور یا تکبر کرنا.

آنکھیں کھل جاتیں جو کرتے کبھی نظارہ ترا
فخر کی لیتے ہیں یوسف کے خریدار عبث

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۰۵).

---لے جانا محاورہ.
سبقت لے جانا ، برتری حاصل کرنا.

فخر لے جاتے ہم اس عرش کے باشندوں پر
کوچۂ یار کے گر خاک نشیں ہوتے ہم

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۹۱).

---نَسَب کس ا نیز (---فت ن ، س) امذ.
ذات کی بڑائی (جامع اللغات). [فخر + نسب (رک)].

---نوعِ انسانی کس ا نیز (---و لین ، کس ع ، ا ، سک ن) امذ.
رک : فخر آدم.

درود اس پر ہے جس کی ذات فخر نوعِ انسانی
ہیں جس کی شان میں رطب اللسان آیات قرآنی

(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۳۰). [فخر + نوع (رک) + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---و مُباہات (---و مج ، ضم م) امذ.
غرور و ناز.

اے سحر جب ذہن یار ہی ثابت نکہ
کونسی بات پہ ہم فخر و مباہات کریں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۷۰). ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر و مباہات کا دروازہ بند کر دیا ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۳). مجھ پر چندہ وصول کرنے کا جو الزام ہے وہ میرے لیے صد فخر و مباہات ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۳۳). [فخر + و (حرف عطف) + مباہات (رک)].

فخراً (فت ف ، سک خ ، تن ر بفت) م ف.
ازروئے فخر ، غرور سے ، فخر کے عنوان سے. ثانی جنرل اپنے دوستوں میں فخراً اپنی فتوحات کے واقعات بیان کرتا ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ٦٤). [فخر + اً ، لاحقۂ تمیز].

فخری (فت ف ، سک خ) امذ.
آم کی ایک قسم ؛ انگور کی ایک قسم ؛ فخر سے منسوب. کہو گے کہ آزادپور کے باغ میں ایک آم کا نام فخری ہے ، (۱۸٦۱ ، خطوطِ غالب ، ۵۹). [فخر (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فخریات (فت ف ، سک خ ، کس ر) امث.
غرور ، گھمنڈ ، ڈینگ ، ناز بےجا سے متعلق باتیں یا تحریریں. وادی شطحیات و فخریات و کفریات میں مشہور سلیقہ رکھتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (مہذب اللغات)). [فخر + یات ، لاحقۂ جمع].

فخریۃ / فخریَہ (فت ف ، سک خ ، کس ر ، شد ی بہ فت) م ف ؛ صف.
۱. **فخر سے ، فخر کرتے ہوئے ، نازاں ہو کر ، جس میں فخر پایا جائے.** شاہ نے اسی وقت تعمیل کی اور وہ خط فخریۃً سب کو دکھایا کہ سرکار مولانا نے مجھے برادر لکھا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۳۹). مشہور خلفا اور سلاطین نے فخریہ اس لقب کو اختیار کیا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵). کشمیری پنڈتوں میں اپنی جنم بھومی کشمیر سے وابستگی کا فخریہ جذبہ تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۵). ۲. **وہ نظم جس میں شاعر نے اپنی بڑائی بیان کی ہو.** شعروں میں نوک جھونک ہوتی رہی فخرے اور ہجویں لکھی گئیں. (۱۹۸٦ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۰۰). فخریہ : اگر کسی قصیدے کی تشبیب میں قصیدہ گو اپنی سخنوری ... کا ذکر فخر کے ساتھ کرتا ہے تو ... فخریہ کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۷۲). [فخر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---اَشعار (---فت ا ، سک ش) امذ ؛ ج.
وہ اشعار جن میں شاعر اپنی تعریف کرے ، تعلّی آمیز اشعار. فخریہ اشعار : ایسے اشعار اصطلاحاً فخریہ اشعار کہلاتے ہیں جن میں شاعر اپنی ذات ، کمالات ہنرمندی ... پر فخر کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۹). [فخریہ + اشعار (رک)].

---پیشکش (---ی مع ، سک ش ، فت ک) امث.
ناز و افتخار کے ساتھ پیش کرنا یا سامنے لانا ، قابلِ فخر تخلیق یا کارکردگی ، وہ صنعت جو متعارف کروانے والے کے لیے باعث فخر ہو. جو زندگی کے بنیادی مسائل حل کرنے میں عقل کی فخریہ پیشکش کی بری طرح ناکامی قابل ضبط ضمانت کی روشن مثال ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳ اگست ، ۱۱). [فخریہ + پیشکش (رک)].

فخنۂ فقیر ہے فقرہ.
نہایت کنگال محتاج ہے (محاورات ہند ؛ نسیم اللغات).

فَخ ہونا محاورہ.
فق ہونا ، خوف یا حیرت کے سبب چہرے کی رنگت بدل جانا ، متعجب ہونا ، حیران و پریشان ہونا.

اپنے ظالم نہیں تو دیکھتا رنگ
کہ آمد سے سحر کی فخ ہوا رنگ

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۲۰۰ الف). [فق (رک) کا بگاڑ].

فخیر (---فت خ ، ی مع) صف.
جو خود کچھ نہ ہو لیکن اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو ، بہت فخر کرنے والا ، باپ دادا پر فخر کرنے والا. فخیر اپنے ماں باپ دادا پر فخر کرنے والے کے معنی میں ہیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۹۰). [ع : (ف خ ر)].

فخیم (فت ف ، ی مع) صف نیز امذ.
بزرگ ، بڑا (جسامت یا مرتبے کے اعتبار سے) ، ° بلند قدر ، صاحبِ مرتبہ.

رموز دانِ سخن فاضل النبیل و فخیم
باوجِ مرتبۂ علم منزلت آثار

(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۳۷). [ع : (ف خ م)].

فخیمہ (فت ف ، ی مع ، فت م) صف ؛ امث.
فخیم (رک) کی تانیث. اور بہ صورت حال سوائے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری میں پائدار اور برقرار نہیں رہ سکتی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۷۲). [فخیم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فِدا (کس ف) صف ؛ امذ.
۱. **دوسرے کے عوض جان دینے والا ؛ فدیہ دینا ، قربان ہونا ، نثار ، صدقے ، نچھاور.** اے عارف جے چیز جہان تھے آیا وہانچہ فدا ہونہارا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۸).

میرا جیو ہور دل ہے تج پر فدا
نکو ہو تو بڑین میں منج تے جدا

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳).

جہاں جم اس کی نبوت پہ تھی فدا ہر دم
دلاں ہم اس کی ولایت پہ تھے سدا بلہار

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۵).

تری بانکی نگہ پر دل فدا ہے
ہر اک غمزے اپر جاں مبتلا ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

الہی میرا جیو تن من سدا
محمدؐ اوپر را کھیوں نت فدا

(۱۷٦۹ ، آخر گشت ، ۱۰۳).

میانۂ عد میں اپنی زندگانی ہے
فدا دہن کے ہیں صدقے تری کمر کے ہیں

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

میں رکھ نہیں سکتا ہوں کہ ماموں پہ فدا ہیں
اب تو یہی دونوں مرے پیری کے عصا ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱٦۳).

فدا سو جان سے ہوتا ہوں پروانوں کی ہمت پر
جلے جاتے ہیں لیکن شمع سے لپٹے ہی جاتے ہیں
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۶۹).

عطائے سرورِ کونین کے فدا شاعر
کہ دو جہاں مرے دامن میں ہیں سوال کے بعد
(۱۹۷۹ء ، زخم ہنر ، ۲۵). **۲. سر یا جان کی قیمت ، سر بہا ، صلہ یا عوض جس کے وسیلہ سے اپنے کو یا کسی دوسرے شخص کو نجات دیں ؛ صدقہ ، بھینٹ ، نذر ، تصدق ؛ فدیہ.** خالق کبریا نے ... حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ سے بھیجا اور فرمایا کہ یہ دنبہ فدا ہے اسمعیل کا اس کو ذبح کرو۔(۱۸۸۵ء ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۲۱۹). اف : ہونا ، کرنا. [ع : فدا].

--- کار صف ، امذ.
کسی کی خاطر جان دے دینے والا ، کسی پر جان چھڑکنے والا. یہ لوگ ڈاکو یا قزاق نہ تھے ... حریت کے فدا کار اور مساوات کے علمبردار کہتے تھے. (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۴). انور اور اس کے مختلف فدا کار رفیق ... بھیس بدل کر طرابلس پہنچے. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۸۱). [فدا + کار ، لاحقۂ فاعلی].

--- کاری امث.
کسی کی خاطر جان دینا ، جاں نثاری. آپ نہایت فداکاری سے اپنے روحانی فرائض کرتی رہیں. (۱۹۲۳ء ، طاہرہ ، ۴۴). فداکاری کا ایسا زبردست جوش اور ولولہ ان میں پیدا کیا گیا. (۱۹۷۸ء ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۱۶۷). [فداکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
قربان کرنا ، تصدق کرنا.

رہے مست وہ عاشقاں میں سدا
کرے جیو اس نار پر نے فدا
(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵).

ہو شاہی فدا کر اپس جیو کوں شہ پر
اسی غم سے بھی رہیا ہے خدایا
(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۲۰۰).

سب سے پہلے کیے وو سیس فدا
شہِ مظلوم اوپر بہ دل کی رضا
(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۹). اس نے مع پسر اور چالیس ملازموں کے جان فدا کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۸۹۷).

خدا نے آج تجھے جان تازہ بخشی ہے
ہزار جان گرامی کروں میں تجھ پہ فدا
(۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷).

ہزاروں خواہشیں تھیں تیری خواہش پر فدا کر دیں
ہزاروں آستانے تھے جبیں رکھ دی کہاں میں نے
(۱۹۷۸ء ، صوفی تبسم ، دامنِ دل ، ۱۰۵).

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
قربان ہونا ، جان دینا ؛ عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا. دسنے میں دو ، آپس تھے فدا ہونے میں یک. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۲۸). اپس کوں بہوت منگس اپنے فدا ہوویں. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۷).

جو کرتیاں نہیں مرد کا حق ادا
نہ خدمت کریں مرد پر ہو فدا
(۱۶۸۸ء ، ہدایات ہندی (ق) ، ضعیفی ، ۵۶).

جس کے طالع میں مدد یار خدا ہوتا ہے
تیرے ہر نقشِ قدم پر وہ فدا ہوتا ہے
(۱۷۴۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۳۰۷).

قربان سحر عید اگر ہو تو بجا ہے
نوروز بھی اس شب کی بزرگی پہ فدا ہے
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵). حضرت طلحہ کی بیوی ... پیغمبر اسلام پر دل سے فدا تھیں. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۸۶). کچھ تو اس کی آگہی کے جمال پر بھی فدا ہونے ہوں گے. (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۲۱۲).

فَدان (فت ف) امذ.
(کاشت کاری) زرعی زمین ، کھیتی باڑی ؛ بیس بسوے ، کنال. اس قسم (وقف) کی جو آراضیات ۵۵۷ھ تک موجود تھیں ان کی مقدار ۲۵ ہزار فدان تھی. (۱۹۰۴ء ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۰۷). ایک فدان چار ہزار مربع میٹر کے برابر ہوتا ہے. (۱۹۶۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۰۶ : ۲). [ع].

فِدائی (کس ف) امذ.
۱. خود کسی پر قربان کرنے والا ، جان نذر کرنے والا ، سرفروش ، جاں نثار.

کروں تن من تماری دشت پر تھے آرتی جھن جھن
فدائی ہو ہوا دیدار کی تروار کا مخلص
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۵).

میں فدائی ہوں تو پہچان مجھے
تجھ بنا ناہیں کچھ دھیان مجھے
(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۲).

فدائی ترا کل جو دل جل مُوا ہے
ہے سچ چھاتی اوپر پھپولا تو دیکھا
(۱۸۱۸ء ، اظفری ، د ، ۱۹). محل کی حفاظت اس کے چند فدائی کرتے تھے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۹۰).

تم کتنے ہی ہو کج ادائی رہتے
تم پر دل و جان سے ہم فدائی رہتے
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۳). اسلام کے یہ فدائی ... قریش کے سب سے بڑے سردار تھے. (۱۹۸۵ء ، روشنی ، ۴۳۵). **۲. اسماعیلیوں کے نزاری فرقے کا وہ فرد جسے اپنے مسلک کی خاطر جان دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی.** حسن صباح (۴۹۳ھ) کے وقت اس کا بازار سرد پڑا اور ... فدائیوں کے زمانے میں اسکے عوض ایران میں عشرۂ محرم قائم ہو گیا. (۱۹۳۳ء ، خیال (تصیر حسین) ، داستانِ عجم ، ۱۴۰). **۳. (بن باسی) وہ درویش جو اپنے کو کسی خاص عقیدے کے لیے وقف کر دے ، بلہاری** (ا پ و ، ۷ : ۱۵۸). [فدا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

فِدائیت (کس ف ، ء ، فت ی) امث.
جاں نثاری ، قربان ہونے کا جذبہ نیز شیفتگی. ہمارے نام کی عزت اور ہمارے کام کی فدائیت کے خیال سے مومنین تم کو گھر کی دولتیں بخش دیتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۱۶). روما میں ایسا تباہ ، ایسی فدائیت ... نادر. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۲). [فدائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَدَرنگ (فت ف ، سک د ، فت ر ، غنہ) امث.
لکڑی کی چٹخنی جو چوکھٹ کے اوپر والے بازو میں کواڑوں کے اٹھاؤ کے لیے لگائی جاتی ہے تاکہ کھل نہ جائیں ، دروازے کی اڑواڑ ، لکڑی کی ٹیکن.

جرأت میں تو ہے جن میں تو جنگ میں ہے تو
قلعہ میں تو فصیل میں فدرنگ میں ہے تو

(۱۸۴۳ ، دیوان فدا ، ۳۵۲). [ف].

فَدَک (فت نیز کس ف ، فت د) امذ.
کھجوروں کا ایک باغ تھا چونکہ بہ بغیر جنگ ہاتھ آیا تھا اس لیے حضور اکرمؐ کے لیے مخصوص ہو گیا ، آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ نے وراثت کا دعویٰ کیا لیکن دربار خلافت سے مسترد کر دیا گیا.

یا سرو کا بچا ہے خوش باغ بن فدک کا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۴۴).

تھی گفتگوئے باغ فدک جڑ فساد کی
جانے ہے جس کو علم ہے دین کے اصول کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۷). فدک مدینہ کے قریب ایک گاؤں ہے جسے رسول اللہ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا. (۱۹۰۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۰۱). میخانہ کی باتیں کر کیونکہ وہاں نہ جنگِ جمل کی باتیں ہوتی ہیں اور نہ کوئی فدک کا جھگڑا لے کر بیٹھتا ہے. (۱۹۸۴ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۰). [ع].

فِدْوی (کس ف ، سک د ، کس و) امذ ؛ صف.
۱. فدا ہونے والا ، جاں نثار ، قربان ہونے والا ، عموماً درخواست وغیرہ میں درخواست گزار اپنے نام کے بجائے لکھتا ہے ، بندہ.

ترے فدوی ترے دربار آ سکتے نہیں ہرگز
رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸).

محب و مخلص و فدوی ہوں تیرا
سمجھ تو لائق دشنام ہوں میں

(۱۷۹۳ ، بہار ، د ، ۹۹). اس فدوی کی عرض قبول کیجئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳). اب فدوی اپنا اصل مطلب قلمبند کرتا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۶۸۱). عرض کیا ، کیا ارشاد ہوا ، فدوی سمجھا نہیں. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۲۶).

آپ بے جرم یقیناً ہیں مگر یہ فدوی
آج اس کام پہ مامور بھی ، مجبور بھی ہے

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۱۲۷). ۲. عاشق ، فریفتہ ، شیدا.

مرشد بھائی ہر فدوی ہے
سوں مرشد بھائی کے گیے

(۱۹۵۸ ، گنج شریف ، ۱۶۵). [ف].

فِدْویان (کس ف ، سک د ، کس و) امذ ؛ ج.
جان قربان کرنے والے ، جاں نثار. یہ ہماری دنیا بھی اسی آفتاب کی فدویان سے ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۶۲).

آزمائش ساقی محکوم کی مقصود ہے
میں بھی ہوں موجود حاضر فدویاں جم بھی ہیں

(۱۹۸۲ ، چاند پر بادل ، ۱۵۳). [فدوی + ان ، لاحقۂ جمع].

فِدْویانہ (کس ف ، سک د ، کس و ، فت ن) صف ؛ م ف.
عاشق کی طرح ، عاشقانہ نیز عاجزانہ.

میں بعد سلام فدویانہ
لکھتی ہوں پیام عاجزانہ

(۱۹۰۰ ، نیرنگ قاف (حباب کے ڈرامے ، ۲۲۳)). وہ پھر اسے فدویانہ نگاہوں سے دیکھ کر ... خاموش ہو جاتا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، جمالستان ، ۳۶۲). [فدوی + انہ ، لاحقہ صفت و تمیز].

فِدْویت (کس ف ، سک د ، کس و ، فت ی) امث.
قربانی ، جاں نثاری ، (مجازاً) خدمت گزاری ، اطاعت ، جاں سپاری.

جو کچھ مقدور تھا سو فدویت اور جانفشانی کی
اب اس خدمت کا حاتم دیکھیے انعام کیا ہو گا

(۱۷۴۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۸۳).

لگی کرنے کو تب خدمت گزاری
نہایت فدویت اور جاں سپاری

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۱۸۸).

ابھی سے غایتِ فدویت و ایثار کے دعوے
ابھی تو عادتِ فدویت و ایثار پیدا کر

(۱۹۲۹ ، معارفِ جمیل ، ۶۲). اس کی راہ میں فدویت اور خود فراموشی کی ایک آگ ہے. (۱۹۸۹ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۱۲۸). [فدوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فِدْیَہ (کس ف ، سک د ، فت ی) امذ.
۱. وہ مال یا روپیہ جو کسی اسیر کی رہائی کے لیے ادا کیا جائے ، زر مخلصی ، سربہا ، صدقہ. اگر مرتہن نے انکار کیا فدیہ دینے سے پس راہن یا اوس غلام کو دیدیوے یا اوس کی طرف سے فدیہ دیوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۹۷). مجھے اپنی آزادی حاصل ہو گئی اور مجھے کچھ فدیہ بھی نہ دینا پڑا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۲۵). زینب نے ان کی رہائی کے لیے فدیہ کی پیش کش کی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). ۲. صدقے ، قربان ، تصدق.

شور ہے عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا

(۱۹۳۹ ، کلیات نعت محسن کاکوروی ، ۴۶).

غربت میں فدیۂ پسر مصطفیٰ ہوئے
بیوہ ہوئے ہم آپ شہید جفا ہوئے

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۸۳). اللہ تعالیٰ نے جنت سے اس کا فدیہ نازل فرما کر اس کی قربانی کا حکم دے دیا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۵۶). ۳. جان کا معاوضہ ، خون بہا.

ہے اس کے خون کی قیمت تمام ارضِ فرنگ
اور اس کی جان کا فدیہ ہے کائنات یہ کل!

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۱۱۹). **۴. کفارہ ، شرعی احکامات سے انحراف کا تاوان ، مثلاً : ایک روزہ بغیر عذر شرعی قضا کرنے کا** کفارہ ساٹھ روزے پے در پے رکھنا ہوتا ہے. جتنے روزوں کا فدیہ دیا ہے اونکی قضا لازم آوے گی. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ۷). دو حالتیں ہیں ... دوسری یہ کہ فدیہ طعام مسکین ادا کریں. (۱۹۲۸ ، احکام نسواں ، ۱۰۳). **۵. زکوٰۃ ، لگان ، زمین کا مالیانہ ، مال گزاری ، ٹیکس.** تم اپنے سارے املاک میں زمین کا فدیہ دیجو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۸۹). **۶. رک : صدقہ فطر** (نوراللغات). اف : دینا ، لینا. [ع].

فِدَل (کسر ف ، فت د) امث.

رک : **سارنگی.** ہندو اور پارسی لیڈیاں پارٹیوں میں کیسی بے باکی سے گاتی اور فدل و پیانو وغیرہ بجاتی ہیں. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۶۰). بت یعنی تانت کا باجا جیسے وائیلن ، فدل. (۱۸۸۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۲۲). [انگ : Fiddle].

فَذ (فت ف) امذ.

ایامِ جاہلیت میں اہلِ عرب ، ازلام یعنی بغیر پیکاں کے تیروں سے ایک طرح کا جوا کھیلتے تھے اس جوئے یا قمار بازی کے دس تیروں میں سے پہلے تیر کا نام فذ تھا. پانسوں کی صورت یہ تھی کہ دس تیر مقرر کر لیے تھے ، جن کے نام یہ ہیں ، فذ ، توام ، رقیب. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۸۳). [ع].

فَر(۱) (فت ف). (الف) امذ.

۱. آرائش و زیبائش ، ٹیپ ٹاپ ، بھڑک ، شان و شوکت.

حمایل تھا اس تیغ یا فر و زیب
جو پتھرے کوں ہے اس تھے دل میں نہیب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۴).

آستاں بوس ترا آج میسر آیا
خاکساری نے دیا فرِ فریدوں مجکوں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۶). جائے بلند پر ایک تخت بچھا تھا اُس پر ایک عورت نہایت حسین بصد فر و تمکین بیٹھی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۷۶).

وُہ جُھوما رایتِ فرِ کیانی
وُہ لہرایا نشانِ تاج داری

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۳۰۹).

اک فاحشہ کو بخش دیا سب شکوہ و فر
جو اب ہمارے سر پہ اُٹھاتی ہے شور و شر

(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۲۷۵). **۲. ہیبت ، رعب و جلال ، دبدبہ.**

ہر ہیں تین بنیاد فرہنگ و فر
جوانمردی ہور راستی ہور ہنر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۸).

نا کر کی ہے آرزو نہ فر کی
صاحب لیے نیستی نفر کی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳).

وہ عظمت و فرّ و شان و شوکت
وہ فوج کے افسروں کی حشمت

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۸۳).

شکنجہ جور و استبداد کا تھا اور دنیا تھی
کبھی فخرِ جہاں داری ، کبھی فرِّ جہاں بانی

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، سازِ حجاز ، ۵۵). **۳. نور ، رونق ، پرتو.** حال کی اصطلاح میں انوارِ شاہی کو فرِّ ایزدی (الوہیت کی ضیا یا روشنی) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵). (ب) لاحقہ. **تراکیب میں شان و شوکت والا کے معنی دیتا ہے.**

پوچھا میں کہ اے شاہِ فرخندہ فر
آئے گا سپاہ اور شاہِ دگر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۷).

گھیرے تھے کشتی طرف سمندر
اک سمت جبالِ آسماں فر

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۴).

کربلا میں جو علی کا مہِ انور آیا
پوچھتی تھی یہ زمیں کون فلک فر آیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۱). [ع].

---آویز (---ی مج) صف.

سجا ہوا ، شاندار ، شان و شوکت والا.

زیبِ بارگہ رنگ آمیز ہے
کہ قوسِ قزح جس فر آویز ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱). [فر + ف : آویز ، آویختن - لٹکنا].

فَر(۲) (فت ف) مث مذ.

۱. سنجاب وغیرہ کے چمڑے سے بنا ہوا ، پوستین ، سمور ، سنجاب. حسینی کو اماں بیگم نے ... ایک پرانا اوور کوٹ دے دیا تھا ، جس کے کالر پر فر لگی تھی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۲۰). اعلیٰ کوالٹی کا فر پیدائش کے فوراً بعد جانور کو مار کر حاصل کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ اپریل ،). **۲. وہ سفید تہہ جو بیماری کی حالت میں زبان پر جم جاتی ہے.** سب سے عمدہ کیفیت ظاہر کرنے والی وہ علامت ہے جس میں سفید رنگ کی مثل سمور کے ایک ملایم تہہ زبان پر جم جاتی ہے جس کو فر ... کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طب ، ۵۰). [انگ : Fur].

فَر(۳) (فت ف) امث.

تیزی سے اُڑنے کی آواز ، تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات). [حکایت الصوت].

---سے م ف.

۱. تیزی سے ، تیز قدموں سے ، جلدی سے ، فوراً.

اوٹھی نکہتِ حور ہوا ہو گئی فر سے
عاشق کے حواس اوڑ گئے دلبر کی نظر سے

(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۳۱۲). **۲. اڑنے کی آواز کے ساتھ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---سے اُتَرنا ف مر ؛ محاورہ.
پرندوں کا پر جوڑ کر تیزی سے زمین پر اُترنا ، جھٹ سے اُترنا ، کسی اُڑتے ہوئے جانور کا جلدی سے تہ پر اُترنا.

نہیں نسیم بہاری یہ ہے پری کوئی
اڑن کھٹولے کو ٹھہرا جو فر سے اوتری ہے
(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٥٧).

---سے اُڑنا ف مر.
پُھر سے اُڑنا ، جلدی سے پروں کی ایک آواز کے ساتھ اُڑنا (عموماً چڑیوں کا اُڑنا) (فرہنگ آصفیہ).

---فر (ـــفت ف). (الف) م ف.
جلد جلد ، روانی سے ، بلا توقف ، مسلسل ، تیزی سے ، تیز تیز ، رواں ، بلا توقف.

گھوڑا نوشہ کا تھا پری پیکر
تیز رفتار جوں چلے فر فر
(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ٣٥).

کیسی فر فر زبان چلتی ہے
اس کی گفتار بے خطر کو دیکھ
(١٨٢٣ ، مصحفی ، ک ، ٣٨٩). میں نے فر فر ساری بات کہہ سنائی. (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ٢٦٧). (ب) امث. ١. ہوا یا سانس کے جلدی جلدی چلنے کی آواز.

گرمی کے سبب رگوں میں لہو دوڑنے لگا
فر فر کی دونوں نتھنوں سے آنے لگی صدا
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٧٣).

اس کے نتھنوں سے جو فر فر کی صدا آتی ہے
رف رف سرور عالمؐ کی خبر لاتی ہے
(١٩٣١ ، محب (راجا صاحب) ، مراثی ، ١٥٨). ٢. چرخے کی پھرکی جس میں ڈور ڈال کر کھینچتے ہیں اور اس سے فر فر آواز نکلتی ہے.(فرہنگ آصفیہ). [فر (حکایت الصوت) کی تکرار].

---فر اُڑا دینا / اُڑانا محاورہ.
جلد جلد کاٹنا ، جلدی جلدی تراشنا ، تیزی سے کاٹنا ؛ جلد جلد پڑھ کر ختم کرنا.(فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---فر باتیں کَرنا ف مر.
جلد جلد بولنا ، روانی سے بات کرنا.

غش نہیں تو ہی تمارض یہ مقرر کرنا
تندرستوں کی طرح باتیں ہیں فر فر کرنا
(١٨٣١ ، مراثی دلگیر ، ١٦٨).

دو گھوڑے کی لمبی جوڑی چکی پھوکٹ آئے
باتیں فر فر کرتا ہے ، بس سیر ، بس سرہ کرتا ہے
(١٩٥٣ ، ضمیریات ، ٥٨).

---فر بیان کَرنا محاورہ.
جلد جلد کہنا.

جو دل کا حال ہے فر فر بیان کرتی ہے
یہ بیر لیتی ہے مجھ سے مری زبان کب کا
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٦).

---فر پڑھنا محاورہ.
صحت کے ساتھ بے اٹکے جلدی جلدی پڑھنا ، صاف صاف پڑھنا ، روانی کے ساتھ پڑھنا.

آتے ہی چشم تو لے موند ، دہن کو دے کھول
یاد جوں چلتی ہو پڑھنے چلے فر فر اشعار
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٢٠). مجھ سے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں فر فر کتابیں پڑھتی ہیں . (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ٧٣). چند مہینے میں فر فر اردو پڑھنے لگا. (١٩٨٣ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ٣٧).

---فر کَرنا محاورہ.
چوپایوں کا نتھنوں سے فر فر کی آواز نکالنا ، ہانپنا ، گھوڑے کا ہنہنانا . مرکب راکب کو دیکھ کر فر فر کرنے لگا. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٣٣).

---فر ہَوا آنا ف مر ؛ محاورہ.
تیز ہوا کے جھونکے آنا.

کھلے رکھے ہیں اس میں اس لیے در
چلی آئے ہوا جنت کی فر فر
(١٧٧٨ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ١ : ١٩٣)).

گرمی میں پسینے سے جو ہوتا تھا بدن تر
جنت کے دریچوں سے ہوا آتی تھی فر فر
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٣ : ٣٩٣).

---فر یاد ہونا محاورہ.
خوب یاد ہونا ، ازبر ہونا. جیسے باغ و بہار ... فرفر یاد ہو وہ بھلا جاہل مطلق ہو سکتا ہے. (١٩٢٣ ، اشتاے بشیر ، ١٠٧).

فَرا (فت ف) م ف.
نزدیک ؛ اوپر ، آگے ، بلند ، طرف ، درمیان.

کھل گیا کیا ذرا فرا بستہ
ہو گئی باز چشم وابستہ
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣٩). [ف].

فُرات (ضم ف) امذ.
میٹھا اور شفاف پانی تیز مشہور دریا کا نام جو عراق میں (کوفے کے قریب) بہتا ہے جس کے کنارے کربلا واقع ہے.

سارے اپنے جسم ساتھ
پکڑ اُترے آب فرات
(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٥).

اس زنخداں کی چاہ جب میں ہے
نہیں مجھے چشمۂ فرات لذیذ
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٥٠).

یارب رہے وہ چاہ ذقن خط سے حفظ میں
گھیرے نہ اس فرات کو لشکر یزید کا
(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٥٢). یہ اسلام ہی تھا ، جس کی شریعت نہر سیحون و جیحون سے دجلہ و فرات ہو کر ... بحر ظلمات تک پھیل گئی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٤٣٨). [ع].

فَراٹو (فت ف ، ت) م ف.
پیشتر ، آگے ، بلند تر.

ترے ہمیر کا ادنیٰ سائباں ہے چرخ فیروزہ
فراٹو عرش و کرسی سے ہے گوشہ تیری مسند کا

(١٨٩٨ ، دیوانِ عروج ، ٩١). [ف].

فَرّاٹا (فت ف ، شد ر) امذ.
١. کسی چیز کے اڑنے کی یا ہوا کے تماچوں کی آواز ، ہوا کا تیز جھونکا. رات کا سناٹا سینہ کا زور ہوا کا فراٹا سب کے دل دہل رہے تھے. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ١٦١). ہوا کے فراٹوں کے سوا اس اندھیرے گھپ میں اور کوئی آواز نہ تھی. (١٩١٩ ، جوہرِ قدامت ، ١٠) . کواڑ کھلنے کے ساتھ ہوا کا ایک فراٹا آمنہ کے مونہہ پر لگا. (١٩٧٣ ، رنگ روتے ہیں ، ١٨٤). **٢. جلدی جلدی پڑھنے یا حرکت کرنے کا عمل یا آواز تیز تیزی کے ساتھ کوئی کام کرنے کا عمل.** تین مہینے میں اردو فراٹے کے ساتھ پڑھنے لگتے ہیں. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٦). آپ اسے موٹر کے فراٹے ریل کی آواز کے کھٹکوں ... میں محسوس کر سکتے ہیں. (١٩٣٣ ، آجکل ، دہلی ، ٥ ، جولائی ، ٢٣). مگر وہ روسی بھی نہیں جرمن زبان میں اسی فراٹے سے بول رہا تھا کہ مسٹر شوبلڈے بھونچکا رہ گیا. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٣٥٢). **٣. سانس کے تیزی سے چلنے یا ہانپنے کی آواز (خصوصاً گھوڑے کے لیے مستعمل)** . نتھنوں سے فراٹے بھرتے جاتے تھے. (١٩٠٣ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ١٨). **٤. بہت تیز دوڑنا** (مہذب اللغات). [فر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ کیفیت].

--- بھرنا محاورہ.
تیز دوڑنا ، تیزی سے دوڑنا.

آنا فاناً میں قید کر کے
فراٹا بھرا اوڑے وہاں سے

(١٨٨١ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ٦٦). میاں مٹھو نے جنگلے سے آنکھوں کی کھڑکیاں کھولیں موقع پا کے فراٹا بھرا. (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٩ ، ٢٩ : ١٠). پیرامن فراٹا بھر روشن دان میں سے نکل بہ جا وہ جا. (١٩٥٩ ، پیرامن طوطا ، ١١).

فَرّاٹے (فت ف ، شد ر) امذ ؛ ج.
فراٹا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. وہ نہایت فراٹے کے ساتھ جواب دیتا ہے. (١٨٩٢ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ١٨). باہر نکل کر ہم فراٹے کی ہوا کیوں نہ کھائیں. (١٩٦٨ ، اجڑا دیار ، ٥١).

--- اُڑانا محاورہ.
١. بے تکان بولنا. مرہٹی میں بات چیت کی جس میں وہ خوب فراٹے اڑاتا تھا. (١٩١٢ ، عزیز ، خیالاتِ عزیز ، ٢٠٨). **٢. بہت تیزی سے کام کرنا ، جلدی جلدی کام کرنا** (مہذب اللغات).

--- بھرتا ہے فقرہ.
بڑا چالاک اور چلتا ہوا ہے ، بہت تیز ہے (مہذب اللغات).

--- بھرنا محاورہ.
١. رک : فراٹا بھرنا. بجلی چمک رہی ہے ہوا فراٹے بھر رہی ہے. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ٢٧). ہوا اس وقت فراٹے بھر رہی تھی. (١٩١٣ ، حور اور انسان ، ٣٩) . کار پھر سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی. (١٩٨٤ ، پھول پتھر ، ١٩٠). **٢. جھنڈے یا پھریرے وغیرہ کا ہوا میں لہرانا.** بہت جلد ان ممالک میں تیموری فتح کا جھنڈا فراٹے بھرنے لگا. (١٨٩٨ ، سوانحِ عمری امیر تیمور ، ٩).

--- سے / کے ساتھ م ف.
جلد جلد ، تیزی سے ، بے اٹکے ، روانی کے ساتھ. تین مہینے میں اردو فراٹے کے ساتھ پڑھنے لگا. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٦). اپنی مادری زبان فرانسیسی تو بڑے فراٹے سے بولتی ہی تھی. (١٩٨٤ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ٣٠١).

--- لینا محاورہ.
١. جھنڈے یا پھریرے وغیرہ کا لہرانا. جہاز دور سے نمودار ہوتا ہے بادبان ہوا میں فراٹے لیتے ہیں. (١٨٨٤ ، سخندانِ فارس ، ٢ : ١٧٥). **٢. رک : فراٹے بھرنا** (جامع اللغات).

--- مارنا محاورہ.
تیزی سے کبھی اِدھر کبھی اُدھر آنا جانا ، ایک جگہ قیام نہ کرنا (مہذب اللغات).

فَرا جانا محاورہ.
اُچھل جانا ، چھلانگ مارنا ، کود جانا ، عبور کرنا. چاہتا ہے کہ خندق فرا جاؤں. (١٩٠٢ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ٦٧٧). کالا ہرن ... ایک ایک جست میں ٢٠ ، ٣٠ فٹ زمین فرا جاتا ہے. (١٩٤٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ٢ : ١٠٧).

فَراخ (فت ف). (الف) صف.
١. چوڑا ، پھیلا ہوا ، وسیع ، کشادہ ، عریض و طویل ، تنگ کا مقابل .

حال تمنے دسوں میں عاشقاں میں سب تھے پیا
بات چوگان لیوؤ مفیہہ کا میدان ہے فراخ

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨٢).

یا نہیں تو ہے یو فراخ سمدور
ہے عقل کے حوصلے سوں جم دور

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٨٨).

سو طرح سے ہوس ہوئی گستاخ
تنگ کوچے ہوئے خوشی سے فراخ

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ٩٦). گھومتے گھومتے ایک میدانِ فراخ میں پہونچے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٣٣). ایک میل لمبا نہایت خوبصورت اور فراخ بازار ہے. (١٩٣٢ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ١٦٠). **٢. بڑا ، عالی ، بلند** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. (حیوانیات) **کسی جانور کی رگ یا نالی کا پھیلا ہوا حصّہ (انگ : Ampauual).** تھوتھنی پر اور بھی دوسری طرح کی نلیاں ہوتی ہیں جو ... ابھاروں یا فراخوں میں ختم ہوتی ہیں. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات ، ٣٣٧). [ف].

---ابرو (---فت ا ، سک ب ، و مع) صف ؛ امذ.
کھلی چتون کا آدمی ، ہنس مکھ (نوراللغات). [فراخ + ابرو (رک)].

---ابروئی (---فت ا ، سک ب ، و مع) امث.
خوش طبعی ، فرحت جوئی ؛ پُرلطف زندگی (ماخوذ : جامع اللغات). [فراخ ابرو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آستیں (---سک س ، ی مع) صف ؛ امذ.
(مجازاً) **سخی ، جواں مرد** (نوراللغات). [فراخ + آستیں (رک)].

---بال صف.
فارغ البال ، اچھی حالت میں (جامع اللغات). [فراخ + بال (رک)].

---بالی امث.
فارغ البالی ، آسودگی. جہاں شہر ہوگا وہاں .... کبھی فراخ بالی ہو گی اور کبھی قحط کبھی امن و امان ہوگا اور کبھی لوٹ مار. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۳۰). [فراخ بال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیں (---ی مع) صف.
سب کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والا ، وسیع النظر ، وسیع القلب (جامع اللغات). [فراخ + ف : بیں ، دیدن - دیکھنا].

---پیشانی (---ی مج) صف.
کشادہ پیشانی ، چوڑی پیشانی کا ، چوڑے ماتھے والا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [فراخ + پیشانی (رک)].

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
عالی ہمت ، بلند حوصلہ (علمی اردو لغت). [فراخ + چشم (رک)].

---چشمی (---فت چ ، سک ش) امث.
(کنایۃً) **عالی ہمتی ، حوصلہ بلند ہونا** (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [فراخ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حوصلگی (---و لین ، فت ص ، ل) امث.
عالی ہمتی ، کشادہ دلی. سیر چشمی اور فراخ حوصلگی سرسیدؒ کے خاص اوصاف تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۲۶). یہ تہذیب اور یہ کلچر عبارت ہے شائستگی رواداری ، فراخ حوصلگی اور وسیع النظری سے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ فروری ، ۳). [فراخ حوصلہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---حوصلہ (---و لین ، فت ص ، ل) صف.
بڑے حوصلے والا ، بلند ہمت ، عالی ظرف. بہت ہی کم اشخاص ایسے فراخ حوصلہ ہیں کہ اپنی سلطنت وسیع کے قبضے میں لینے سے دست بردار ہوں. (۱۸۵۸ ، وقائع راجپندر ، ۱۹). کسی فراخ حوصلہ کو ہمت دے دے. (۱۸۹۱ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۶۵). آدمی نہایت فراخ حوصلہ اور کشادہ دل تھے ، خرچ کی تنگی کے سبب اکثر منقبض رہتے تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۰). [فراخ + حوصلہ (رک)].

---دامن (---فت م) صف ؛ امذ.
۱. (کنایۃً) **سخی ، فیاض ؛ دولت مند ، مال دار.**

سرور بحشر اہل جہاں سے بطن ہوں
ترے کرم سے فقیر فراخ دامن ہوں

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۳۶). ۲. **کشادہ ، کھلا ہوا ، چوڑا.** ایک رسالدار وضع اندر سے نکلا .... سپر فولادی فراخ دامن پشت پر مثل قرص جاں موتیوں کا اُس پر آراستہ چند ساعت کھڑا رہا. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۹۳). [فراخ + دامن (رک)].

---دامن ڈھال (---فت م) امث.
(سیف بازی) **سیدھی کور یا کنارے کی ڈھال** (اب و ، ۸ : ۵۹). [فراخ دامن + ڈھال (رک)].

---دانی امث.
وسعتِ علمی (مہذب اللغات). [فراخ + ف : داں ، دانستن - جاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دست (---فت د ، سک س) صف.
(کنایۃً) **بہت خرچ کرنے والا ، سخی نیز دولت مند.** چند بدمعاش دزدی پیشہ کو دیکھا کہ بظاہر حال بہت خوش خرم ... فربہ ، توانا ، سفید پوش ، فراخ دست ہیں. (۱۸۹۲ ، فوائد النسا ، ۵۷).

بھرے ہیں دستِ طلب تُو نے گنجِ نعمت سے
فراخ دست ہوں تیرے کرم کی وسعت سے

(۱۹۱۶ ، مطلع انوار ، ۱۴۲). غالب نے ایک تمثیلی کردار کسی بادشاہ کا پیش کیا ہے جو سخی و فراخ دست تھا. (۱۹۸۷ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۸۲). [فراخ + دست (رک)].

---دستی (---فت د ، سک س) امث.
۱. **فیاضی ، سخاوت ، ہاتھ کھلا رکھنا ، دل کھول کر خرچ کرنا.** ہائے اس وقت یکایک عین مستی میں ، بادہ پرستی میں ، فراخ دستی میں .... بات کا سررشتہ کاٹ کر ایک تازے آبِ حیات کا قصہ پڑھا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

فراخ دستیِ ساقی کا دیکھنا عالم
کہ دے ہے سو جو کوئی مانگتا ایاغ ہے ایک

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۳).

زردار کو دی فراخ دستی
مفلس کو عطا کی فاقہ مستی

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۳). مرحوم کی فراخ دستی اور اثاثے کی کمی نے افلاس کی آخری حد تک ہم کو پہنچا دیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۲۵). ۲. **دولت مندی ، مال داری.** اپنے نفس کو سمجھایا کہ حالت فراخ دستی میں کچھ پس انداز کر. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۴۴). اس خدمت کو اعزازی طور سے انجام دیتے تھے ، فیض فطرت نے فراخ دستی کے ساتھ فراخ دلی بھی عطا کی تھی. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۶۳). ۳. (مجازاً) **طاقت ، قوت ، اختیار** (ماخوذ : جامع اللغات). [فراخ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت]

---دِل (---کس د) صف.
کشادہ قلب ، بڑے دل والا ، سخی ، بلند حوصلہ. کاش سونا کا کشید کرنے والا (بجاری) ایسے سینہ ہائے صبح سے ملاق ہو جو اپنے ساتھ فراخ دل فاق انسان کے لیے کانیں ... اور کھوڑے لاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، وید کو ہند ، ۱۶۶). فراخ دل معاشرہ ہی روایت کو محفوظ رکھ سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۰۲). [فراخ + دل (رک)].

---دِلاَنہ (---کس د ، فت ن) صف ، م ف.
فیاضانہ کُھلے دل کا ، عالی ظرفوں جیسا. مولوی صاحب نے فوراً ہی ایک فراخ دلانہ پیش کش کر دی. (۱۹۸۳ ، لوحِ محفوظ ، ۷). [فراخ دل + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---دِلی (---کس د) امث.
کشادہ قلبی ، بلند حوصلگی. نہایت فراخ دلی سے مسلمانوں کی اپیل نہایت توجہ سے سنی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۳۹). تخلیقات پر رائے زنی کے مثبت اور منفی پہلو کا سامنا جوان مردی اور فراخ دلی سے کرنا چاہیے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۱۳). [فراخ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) امذ.
کشادہ پیشانی ، خوش مزاج (جامع اللغات). [فراخ + رُو (رک)].

---روزی (---و مج) امث.
روزی میں کشادگی ، خوش حالی. دنیا کے بیچ کوئی مرتبہ فراخ روزی سے بہتر نہیں. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۰۲). [فراخ + روزی (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
خوش مزاجی (جامع اللغات). [فراخ رُو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا ف م ، محاورہ.
۱. (i) **چوڑا کرنا ، کشادہ کرنا ، وسیع کرنا ، پھیلانا.** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ... کچھ زمین حرم میں داخل فرما کے حرم شریف کو فراخ کیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۴۹). مجھے تو اس کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ کر دی جائے .... پھر تم اس میں رغبت کرنے لگو. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱۶). (ii) **روزی میں وسعت دینا ، بڑھانا ، زیادہ کرنا.** اللہ فراخ کرتا ہے روزی کو جس کے لیے چاہتا ہے. (۱۸۹۴ ، تصانیفِ احمدیہ ، ۱ ، ۲ : ۱۳۷). ۲. **ڈھیلا کرنا** (فرہنگِ آصفیہ).

---نا/نائے امث ، ج ، فراخنائے.
طویل اور چوڑی جگہ ، چوڑی گلی (تنگ نائے کا مقابل). ہندوستان کی فراخنائے میں ہر زمانے میں بہت سے کار آگہ بادشاہ ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۵۵). اس ذرا سے تودۂ خاک ... کی فراخنائے عالم کے مقابلے میں کچھ بھی ہستی نہیں. (۱۹۲۲ ، حیات النذیر ، ۶۹).

اسی کی ضو سے منور فراخنائے عدم
اسی کی لو سے شبستانِ زندگی روشن

(۱۹۷۶ ، عطایا ، ۱۵). [فراخ + نا / نائے (رک)].

---نَظَر (---فت ن ، ظ) صف.
کشادہ نظر ، وسیع النظر ؛ مراد : سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا ، غیر متعصب. وہ ایک غیر فرقہ وارانہ اور فراخ نظر دانش ور ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۷). [فراخ + نظر (رک)].

---ہو جانا / ہونا ف ل ، محاورہ.
۱. **فراخ کرنا (رک) کا لازم ، کشادہ ہونا ، وسیع ہونا ، چوڑا ہونا ، بڑھ جانا.**

یہ چاروں ہوئیں فراخ اور صاف نیکو
وو چشم و سینہ پیشانی و پہلو

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۵۵). بے حیائی کے سبب سے ... آنکھیں پھیل گئیں ہیں اور دہانہ فراخ ہو گیا ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ۳۸). ۲. **وا ہونا ، کُھلنا.**

ان اہلِ مکہ کی قسمت عجیب قسمت تھی
فراخ جن پہ ہوئے اجنبی در و دیوار

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۹۷).

فَراخی (فت ف ، خ) امث.
کشادگی ، پھیلاؤ ؛ (مجازاً) خوش حالی ، فارغ البالی.

ہو فراخی یا تنگی
لیکن سب دن ہے چنگی

(۱۸۸۶ ، بارہ ماسہ ، ۷). [فراغت (غ مبدل بہ خ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَراخُور (فت ف ، ضم خ ، مع و) صف.
مطابق ، لائق ، سزاوار ، مناسب. آدمی کو خرچ کرنا فراخور مداخل چاہیے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۶۲). دولھا کی طرف سے سب کو فراخور حال نیگ دیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۰).

فضلِ خدا فراخورِ فطرت ہے اے حکیم
دی تجھ کو حق نے عقل تو بخشا جنوں مجھے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۱).

حدیثِ غدر نہیں ہے فراخورِ دفتر
خضر ہی ناؤ ڈبوئے ، توڑے ہتھیلی کون؟

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۳۰). [ف].

---فَراخُوری (فت ف ، ضم خ ، مع و) امث.
مناسب ہونا ، لائق ہونا ، مطابقت (ماخوذ : علمی اُردو لغت). [فراخور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَراخَہ (فت ف ، خ) امذ.
(حیوانیات) **کسی جانور کی رگ یا نالی کا پھیلا ہوا تھیلی جیسا حصّہ ، پُھکنا** (انگ : Ampallal). ہر ایک کا ایک کنارہ پُھول کر ایک چھوٹے اور گول فراخہ کی شکل اختیار کر چکا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۰۲). ڈنک کا اساسی حصّہ ایک تھیلی کی صورت میں ہوتا ہے جو فراخہ کہلاتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۹۴). [فراخ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

فَراخی (فت ف). (الف) امث.
۱. **چوڑائی ، پھیلاؤ ، وسعت (تنگی کا مقابل).**

سیہ کوں توں مشکل نکو بول جنگ
فراخی صحرا کوں کر توں ہی تنگ
(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۰).
ہو گئی ہے بابِ فراخی بانٹے
تنگ مجھ پر زمیں معین‌الدین
(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۹۵). آپ کی رائے میں عالی حوصلگی اور فراخی بانی جاتی ہے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۰۱). ۲. **کشادگی ، فراغت ، آسودگی ، خوش حالی.**
فراخی کی کیا سرور دُعا تب
وہ رخصت لے کر حضرت سے چلے سب
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۵۱). اگر (کوئی) تنگ دست (تمہارا مقروض) ہو تو فراخی تک کی مہلت دو. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۶). اللہ نے رزق میں فراخی دی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۳۰۹). ۳. (زین سازی) رک : **بالاتنگ ، گھوڑے کا تنگ ، کوتل کسی ، پٹی** (اب و ، ۵ : ۲۵؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. **بڑائی ، بہتات ، افراط ، سستا ہونا کھانے پینے کی چیزوں کا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) صف. **ڈھیلا ڈھالا.** مخمل کارچوبی کندے لیس کے فراخی قانزہ کھنچا. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۲۳). [فراخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فُرادا (ضم ف) صف نیز م ف.
اکیلے، تنہا ، ایک ایک ، الگ الگ. خالد نے ... دشمنوں کے مقابلے میں پہونچکر فرادا لڑائی کا آوازہ دیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۸۷). [فرادیٰ (رک) کا ایک املا].

فُرادہ (ضم ف ، فت د) صف نیز م ف.
رک : **فرادا ، تنہا ، الگ الگ** (پلیٹس). [فرادیٰ (رک) کا ایک املا].

---فُرادہ (---ضم ف ، فت د) م ف.
رک : **فرادیٰ فرادیٰ ، الگ الگ.** فرادہ فرادہ تو کوئی حلقہ بنی آدم یا بنی جان کے خلاف قیاس ہے کہ مثل اس کے ہوسکے. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۴۳۳). [فرادہ (رک) + فرادہ (رک)].

فُرادیٰ (ضم ف ، ا بشکل ی). (الف) صف.
اکیلے ، تنہا. مسلمانوں کو فرادیٰ مقابلہ کے واسطے طلب کیا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۶۸). (ب) م ف. **ایک ایک ، الگ الگ ، علیحدہ علیحدہ** (جامع اللغات). [فرد (رک) کی جمع].

---فُرادیٰ (---ضم ف ، ا بشکل ی) م ف.
الگ الگ ، علیحدہ علیحدہ ، ایک ایک. ان کو یہ حکایات جداگانہ فرادیٰ فرادیٰ تحریر کر کے ... اجزائے چند فراہم کرلیے. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۲۹). کُہر کے قطرے ایسے باریک ہوتے ہیں کہ فرادیٰ فرادیٰ آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتے. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۱۵۳). [فرادیٰ + فرادیٰ (رک)].

فَرادیس (فت ف ، ی مع) امذ ، ج.
باغات ، گلزار ، گلشن ، بہشت ، جنت.
کیوں واسطے جُزاب کے میری نہو حاضر
غلمان کی اور حور فرادیس کی ٹوپی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۶). [فردوس (رک) کی جمع].

فُراڈ (فت نیز ضم ف). (الف) امذ.
فریب ، دھوکا ، دغا. اقبال بھائی ، آپ یہ فراڈ بھی کرنے لگے. (۱۹۵۰ ، یاد کی اک دھنک جلے ، ۲۸۷). پی - این - اے نے انتخابی نتائج کو دھاندلیوں کا شاہکار اور فراڈ قرار دے کر مسترد کر دیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۹). (ب) صف. **فریبی ، دھوکا دینے والا ، مکّار ، دغا باز.** میرا خیال تھا کہ وہ سر تاپا بناوٹ ہے ایک بہت بڑا فراڈ ہے. (۱۹۵۰ ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۳۱). سراسر فراڈ ہے ، اوّل درجہ کا جھوٹا لپاٹی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۰۲). اف : کرنا ، ہونا. [انگ : **Fraud**].

فَراڈیا (فت نیز ضم مع ف ، کس مع ڈ) صف ، امذ.
دغا باز ، فریبی ، دھوکا دینے والا شخص. معلوم ہوا ہے کہ یہ شاعر واثر نہیں فراڈیا ہے. (۱۹۷۳ ، پیمان ، کراچی ، ۲ جون ، ۱۸). [فراڈ + یہ / یا ، لاحقۂ نسبت].

فَرار (فت ف) امذ.
بھاگ جانے کا عمل ، بھاگ نکلنا ، بھاگ جانا ، غائب ہونا.
سیہ کوں تو سلطاں تھے ہے فرار
پھریا ہے بُرائی تھے او ایک بار
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۵۶). بجلی کو کیا روکیں ایسے زبردست کو کیا ٹوکیں فرار برقرار کیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۵۷). زندگی سے فرار کا الزام عائد کرنا مناسب نہیں. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۰۶). [ف].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف ، امذ.
بھاگ جانے والا ، کسی معاملے یا مقابلے سے گریز کرنے والا. شاعر ... اپنی فرار پسند اور شکست خوردہ ذہنیت کے باعث زندگی کی تند و تلخ حقیقتوں سے دور بھاگتا ہے. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۷). یہ عورتیں جذباتی بھی ہیں ... اور فرار پسند بھی. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۰۵). [فرار + پسند (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
بھاگ جانا ، مقابلہ نہ کرنا. یہ نظریہ میرے نزدیک فرار پسندی کی ایک نہایت لطیف صورت. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۱۳). [فرار پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
بھاگا ہوا ، مفرور. فرار شدہ ملزمین یا ایسے اشخاص کے پتلوں کو جلانے کی رسم ... غالباً اسی قدیم خیال سے تعلق رکھتی ہے. (۱۹۲۳ ، وید کو پند ، ۲۹۳). [فرار + ف : شدہ ، شدن = ہونا].

--- کَرْنا محاورہ.
بھاگ جانا.
پڑ جائے جس کے جسم پہ خاک اس کی ایک بار
سایہ سے اُس کے آتشِ دوزخ کرے فرار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳).

ـــــہونا ف م.
بھاگ جانا. اوس نے پہلے صلح کر کے امان لی اِلّا پھر فرار ہوا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۲۰۵). اصلی مجرم کے روپوش یا فرار ہو جانے کی صورت میں بادشاہ ... سزا دیتا تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۲). چھوٹا چڑا شکست کھا کر فرار ہو رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۵۹).

فَرّار (فت ف ، شد ر) صف.
بہت بھاگنے والا ، فوراً غائب ہو جانے والا. قاتلِ کفّار ، کرّار غیر فرّار ... امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶). پیمبر کا بھائی برگزیدۂ کبریائی کرّار غیر فرّار صاحبِ ذوالفقار آیۂ رحمت خدا ہے حامیِ دین قاتلِ مشرکین. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۳). رسولِ خدا نے فرمایا کہ کل صبح کو ہم علمِ لشکرِ اسلام اس شخص کو دیں گے جو کرّار غیر فرّار ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۵۵). کل الدام نے کہا یہ کل کا معرکہ ہے اور ہمارا عیار برق رفتار طرّار و فرّار آج گرفتار کر کے لایا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۸۶). جو خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہو گا ... وہ کرّار و غیر فرّار ہو گا. (۱۹۶۹ ، اقبال اور حبِ اہل بیت ، ۱۳۲). [ع].

فَراری (فت ف). (الف) صف.
وہ شخص جو گرفتاری کے خوف سے روپوش ہو جائے ، بھاگنے والا ، بھگوڑا ، بھاگا ہوا ، مفرور.

شوخ جب جنگ کا کرے سامان
صبر قربی ترا فراری ہے

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۳۹). فراری نہیں ہوں درویش نہیں ہوں. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۳۵). سلطان نے ... فراریوں کو سخت سزائیں دیں. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۱۹). ان شعرا کو جنس زدہ ، مریض ، فراری ، شکست خوردہ ... نہ جانے کیا کیا کہا گیا. (۱۹۸۶ ، ن ـ م ـ راشد ایک مطالعہ ، ۶۳). (ب) امث. **گرفتاری کے خوف سے روپوش ہو جانا ، غائب ہونا ، بھاگ جانا ؛ (مجازاً) نجات ، خلاصی.**

جو کنبو بڑا کاٹ ڈالا تمام
فراری ہوئے جو ہے خاص و عام

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۷۰).

تو کہو اب تجھے دنیا ہے پیاری
کہ یا چاہتا ہے دنیا سے فراری

(۱۸۰۰ ، معجزۂ نبوی ، ۱۸). حالات کے سدھرنے کے بعد مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان کی طرف فراری زر بڑھے گی. (۱۹۷۱ ، اخبار جہان ، ۲۰ اپریل ، ۸). [فرار + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــــذِہنیَت (ـــ فت ہ ذ ، سک ہ ، کس ن ، فت ی) امث.
(تنقید) **حقائقِ حیات کا سامنا کرنے سے ہچکچانا اور ادب میں زندگی کے تلخ حقائق سے اعتنا کرنے کی بجائے خیالی دنیائیں بسانا ، حقائق کو رنگین عینک لگا کر دیکھنا اور ایسے موضوعات سے دلچسپی لینا کہ حقائقِ حیات کا سامنا ہی نہ کرنا پڑے فراری ذہنیت کہلاتا ہے** (کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۲). [فراری + ذہنیت (رک)].

ـــــمِیکانِیَت (ـــ ی لین ، کس ن ، فت ی) امث.
(نفسیات) **کسی شخص کا اپنی مشکلات سے عہدہ برا ہونے کے لیے گوشہ نشینی یا کنارہ کشی کا طریقہ اختیار کر لینا.** فراری میکانیتوں کی متعدد قسمیں ہیں جن میں سے سادہ گوشہ نشینی سب سے زیادہ بنیادی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۷۸). [فراری + میکانیت (رک)].

فَرارِیَت (فت ف ، کس ر ، فت ی) امث.
بھاگنے یا گریز کرنے کا عمل ، بھاگ جانا. اس وقت میں ... کچھ لکھنے کے لیے تیار نہیں اس کو تم فراریت سمجھو یا شکست خوردگی. (۱۹۵۸ ، پردیسی کے خطوط ، ۴۸). مجھے اپنے مستقبل پرست دوستوں کے سامنے یہ اعتراف کرنے میں مطلق تامل نہیں کہ یہ بھی الٹی قسم کی فراریت یا مغلوبیت ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۳۸). [فرار (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَراز (فت ف). (الف) صف.
۱. **اونچا ، بلند.**

نیزے کے بند کھول دیے شہسوار نے
اس پر بھی سرفراز کیا بدشعار نے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). توحید کے عقیدے نے ان کا سر اونچا اور گردن فراز کر دی تھی. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۲۵). ۲. **قریب.**

اقبال تجھ زمانہ فراز آیا ہے
جو بھی جھگڑے کا تجھ نیاز آیا ہے

(۱۹۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۶). ۳. **کھلا ہوا ، باز (بستہ کی ضد).** پادری صاحب تو غلام گردش میں دراز ہوئے اور دستِ غارتگری فراز. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۸۷). ۴. **بند ، بستہ.**

غمِ ماسوا سے نجات دے مجھے اپنے غم کی برات دے
درِ غیر مجھ پہ فراز ہو فقط ایک در ترا باز ہو

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۲۰). (ب) امذ. ۱. **بلندی ، اونچائی.**

دیکھا ہوں رخِ وجودِ مطلق
صاعد ہوں فرازِ بامِ وحدت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۵).

فروغِ رخ کے مضامین کنارِ فکر میں ہیں
فرازِ چرخ سے آغوش میں اوتارا چاند

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۹). میں بھی فراز سے اوتر کر اوسی جمِ غفیر میں آ ملا. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵).

یہ کس نے قامت و گیسو کی بات اٹھا دی ہے
فرازِ دار و رسن نے مجھے صدا دی ہے

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۷۹). ۲. **(کسی چیز کا) سب سے اونچا سرا ، چوٹی (خصوصاً پہاڑ کی).**

قدرتِ حق سے جیوتا ذو تار
شکلِ نٹ لی چڑھا فرازِ منار

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۳۴).

قراز کوہ سے پھوٹے ہیں تو ہو چشمے
بھریں گے اب بھی نہ کیا چشم اشکبار کے دن

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۶۷). تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ ... سب سے بڑا فراز ... وولٹ کے پوٹنشل پر ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۹۱). (ج) حرفِ جار. ۱. **اوپر.**

گیا جو چھٹے آسماں کے فراز
ہوا واں جو آ مشتری پیشواز

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۵).

فراز عرش ہے شور تظلم
خدا کے واسطے کامر ترحم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۸). جس قدر اس کو ٹیڑھا کرتے جاؤ اتنا ہی فراز آب بیضوی شکل اپنی بناتا جاتا ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۵).

مہ و انجم پہ بازو تولتا ہوں
فراز عرش ، شہپر کھولتا ہوں

(۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۲۲۲). ۲. **آگے** ، سامنے (فیروزاللغات). (د) لاحقہ. مرکبات میں **اونچا کرنے والا کے معنی دیتا ہے** ، سرفراز ، سرفرازی ، گردن فراز ، گردن فرازی . (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۳). [ف].

ـــ پرست (ـــ فت پ ، ر ، سک س) صف ؛ امذ.
بلندی پسند ، رفعت پسند ، اعلیٰ قدروں کو پسند کرنے والا. یہ لوگ جسمانی لحاظ سے قوی ... لیکن اقتصادی طور پر بدحال اور ذہنی طور پر فراز پرست ہیں . (۱۹۷۱ ، فکر و خیال ، ۳۹) . [فراز + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

ـــ پرستی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
رفعت پسندی. یہ اقتباس ملاحظہ جس سے فراز پرستی کا رجحان بھی نمایاں ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، فکر و خیال ، ۴۲). [فراز پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ موج کسر اضا(ـــ و لین) امذ.
(برقیات) **سطح سے لہر کی بلندی یا لہر کی نیچان کے فاصلے کو فراز موج کہتے ہیں ، انگ : Amplitude** (ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۳۰). [فراز + موج (رک)].

ـــ و نشیب (ـــ و مج ، فت ن ، ی مج) امذ ؛ امذ ؛ نشیب و فراز.
بلندی و پستی ، اونچ نیچ ؛ (مجازاً) آسانی و دشواری.

بولیا اس کوں اے بدزباں پُر فریب
نہیں خوب جانتا فراز و نشیب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۴).

طلب ہے راست تو منزل پہ جا کے دم لیں گے
ہزار راہ میں حائل سہی فراز و نشیب

(۱۹۴۴ ، سنگ و خشت ، ۶۸) . [فراز + و (حرفِ عطف) + نشیب (رک)].

ـــ ہائے بحر (ـــ فت مج پ ، سک ح) امذ ؛ ج.
(جغرافیہ) **بحری اونچائیاں جو سطح مرتفع کی شکل میں فرش پر دکھائی دیتی ہیں** (انگ : Ocean Rise). فراز ہائے بحر کو ارتفاعِ بحر یا مرتفع بحر بھی کہا جاتا ہے . (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹۶). [فراز + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرفِ اضافت) + بحر (رک)].

فرازِنْدَہ (فت ف ، کسر ز ، سک ن ، فت د) صف.
بلند کرنے والا ، اوپر چڑھانے والا.

فرازندہ یہ کیفیت تھی تمام
کہ پیتے تھے پیہم وہ بھر بھر کے جام

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۱۰۳).

اے فرازندۂ لوائے وجود
پختگی بخش خامی زر جود

(۱۸۹۳ ، پیرا من طوطا ، حقیقت ، ۱). [فراز + ندہ ، لاحقۂ صفت].

فَرازی (فت ف). (الف) امث.
بلندی ، اونچائی.

گرچہ لب بوسی نہ پاؤں پائے بوسی بس ہے مجھ
تجھ محبت کوں مسم پست و فرازی ہے مباح

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۵). (ب) لاحقہ. **تراکیب میں بلند کرنا کے معنی دیتا ہے.** بادشاہ ... کے نزدیک راناکی سرکشی و گردن فرازی ... حد سے زیادہ گزری تو اس نے رانا کے مغلوب کرنے پر توجہ دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۵). سرفراز ، سرفرازی ، گردن فراز ، گردن فرازی . (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۳). [فراز + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

فَراس (فت ف) امذ.
۱. **سیاہ رنگ کھجور کی ایک قسم نیز ایک قسم کی جھاڑی جس میں سفید یا گلابی پھول آتے ہیں اور پتے بَر کی طرح ہلکے اور نرم ہوتے ہیں** (لاط : Tamarix Phares) (پلیٹس). ۲. (کاشت کاری) **شگاف جو گوند نکالنے کو درخت کی چھال میں لگایا جائے** (ا ب و ، ۹ : ۱۳۰). [ع].

فَرّاس (فت ف ، شد ر) امذ.
۱. **وہ شخص جو گھوڑے کی دیکھ بھال اور خدمت کے لیے مقرر ہوتا ہے ، سائیس.** فراس سپہر نے اسپ نیلگوں شب کو بیچ عرصۂ شام کے استادہ کیا. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۱۳). ۲. شیر بیر (جامع اللغات). [ع].

فِراسَت (کسر ف ، فت س) امث.
۱. **ہوشیاری ، زیرکی ، بات کو جلد سمجھ لینے کی صلاحیت ، تیز فہمی ، ذہانت.**

دو قیطی فراست میں ہیں زوردر
شمالی چیتے ہے فہم کو خر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۷).

ہنر ہور فراست میں کامل اتھا
فصاحت بلاغت میں فاضل اتھا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۶).

تو اپنے کو نظر کر اور اس کو
فراست سے تنک کر غور اس کو
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۶۳).

کیا فراست ہے کہ نظروں سے وہ پہچان گیا
دل میں عاشق کے اگر حرفِ تمنا گزرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۵). چوتھے حاکم کو کرسیِ حکومت ملی تو اس نے فہم و فراست سے معلوم کیا.
(۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۸).

گرچہ ہیں تیرے مرید افرنگ کے ساحرِ تمام
اب مجھے ان کی فراست پر نہیں ہے اعتبار
(۱۹۳۶ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۱). فراست اور بصیرت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے مشاہدات سے فائدہ اٹھائے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۰۵). **۲. کسی شخص کی صورت دیکھ کر سیرت معلوم کر لینے کی صلاحیت ، ذہانت کی تیزی.** بادشاہوں کے تائشِ علمِ فراست کا بھی جاننا ضروری ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۸). نوشیرواں کے حکیموں نے بادشاہ کی خاطر کتابیں فراست کے علم میں بنائی تھیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷۳). مظفر شاہ نے فراست سے دریافت کیا کہ مرزا پیر محمد خان امیر تیمور کا مقدمہ ہے.(۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲:۱۶۶).[ع].

ـــــ اُلْید (ـــــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ی) امث.
دست شناسی. اور علم فراست الید سے مدد کی ضرورت ہے. (۱۹۵۳ ، دیوان صفی (مقدمہ) ، ۶۱). [فراست + رک : ال (ا) + ید (رک)].

ـــــ مآب (ـــــ فت م ، مد ا) صف.
عقل مند ، دانش مند ، زیرک ، سمجھ والا.

دبتی کی ہے تو ان کے مثلِ حباب
جو بوجھے تو سُن اے فراست مآب
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹۰). [فراست + مآب (رک)].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
قیافہ شناسی کی کتاب (ماخوذ : جامع اللغات). [فراست + نامہ (رک)].

فَرانسِیس (فت ف ، ی مع) صف ؛ امذ.
فرانسیس ، فرانس سے منسوب ، فرانس کا.

انگریز کے اقبال کی ہے ایسی ہی رسی
آویختہ ہے جس میں فرانسیس کی ٹوپی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۶). واصف کی تاریخ کا کچھ حصہ زبانِ فرانسیس میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے. (۱۸۷۶ ، سنن الاسلام ، ۲ : ۲۷۷). [فرانسیس (رک) کا ایک املا].

فَرانسِیسی (فت ف ، ی مع) امذ.
رک : **فرانسیسی جو زیادہ مستعمل ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [فرانسیسی (رک) کا ایک املا].

فَراسِیُون (فت ف ، کس س ، و مع) امذ.
ایک قسم کا پودا ہے اس کی شاخیں سفیدی مائل اور مربع ہوتی ہیں جو جڑ ہی سے نکلتی ہیں پتے انگلی کے برابر اور گولائی کے ساتھ ان پر رواں ہوتا ہے اور پھول گول اور نیلا ہوتا ہے ؛ صدف الارض (لاط : **Marrubium Valgare**). فراسیون تنہا اور شہد کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے نظر کو تیز کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۹). [ف].

ـــــ پَنْدی (ـــــ کس ہ ، سک ن) امث.
پہاڑی گندنا ، ہندوستان میں گیہوں کے کھیت میں اُگنے والی ایک گھاس. فراسیون پندی ... خواص و فوائد فراسیون کے سے رکھتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۹). [فراسیون + پندی (رک)].

فِراش (کس نیز فت ف).(الف) ف م.
بچھانا ، پھیلانا (کسی سطح یا چیز پر) (پلیٹس). (ب) امذ.
۱. وہ چیز جو بچھائی جائے ، فرش ، بساط ، بستر (عموماً مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : صاحبِ فراش).

تیرا مریض اس قدر اب تو زمیں کو تنگ کیا
نقشِ حصیر کی طرح اُٹھنے لگے فراش سے
(۱۸۰۶ ، ایمان (شیر محمد خان) ، ایمان سخن ، ۹۰).

بند آنکھیں کیے غش تھی جو وہ بالائے فراش
حق میں صغرا کے دعا کرتی تھی نانی لے کاش
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۱). **۲. وہ مٹی جس میں نمو دینے کی قوت ہوتی ہے ، زرخیز مٹی ، زمین پر بچھی ہوئی وہ نرم مٹی جس پر زراعت ہو سکتی ہے ، زمین پر کی خشک شدہ کیچڑ.** اگر کوئی فراش یا کتل معدنی ایسا ہے کہ اس کے ذرات آپس میں پیوستہ نہیں ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۴۹). ایک پتلی سی تہ فراش کی ہے جو اکثر جگہ پر کشت کاری کی وجہ سے درہم برہم ہو گئی. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ، ۲۰۶). **۳. (کنایۃً) زمین.**

عیاں نور تھا عرش سے تا فراش
کہا مہر نے چشمِ بد دور باش
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۲۷). فراش کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ زمین گول نہ ہو. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۸۰). **۴. پروانہ ، پتنگا.** فراش یعنی پروانہ یہ حیوان اپنی ذات کو چراغ پر جلاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۷). **۵. کسی کی منکوحہ یا کنیز.** لونڈی کے لڑکے کا نسب ثابت نہ ہو گا مگر یہ کہ مولیٰ اوس کا اقرار کرے اس واسطے کہ لونڈی فراش ضعیف ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۰۲). [ع].

ـــــ زَمِیں کس اضا(ـــــ فت ز ، ی مع) امذ.
(جغرافیہ) زمین پر مٹی کی سب سے بالائی تہہ (جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۴۷). [فراش + زمیں (رک)].

فَرّاش (فت ف ، شد ر) امذ.
۱. فرش بچھانے والا ، وہ شخص جو فرش بچھانے اور روشنی وغیرہ کرنے کی خدمت انجام دیتا ہے ، مکان کی آرائش کرنے اور آرائشی سامان کو قرینے سے جمانے اور اس کی نگہداشت کرنے والا ملازم ، صفائی کرنے والا ، خاکروب.

فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے
ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸). فراشوں نے فرش فروش بچھا کر چھت پردے چلونیں تکلف کی لگا دیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰). بارہ دری میں پانڈیاں جھاڑ کنول جملہ شیشہ آلات فراشوں نے درست کر کے روشن کیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳). فراشوں اور آتش بازوں کو بھی کچھ ملنا چاہیے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۲). ۲. **وہ شخص جس کے ذمے خیموں کو گاڑنے اور کھڑا کرنے کی خدمت ہوتی ہے.** فراشوں نے خیمے ڈیرے سلطانی برپا کیے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۰). شامیانے کی چوبیں اور کٹہرا چاندی کا تھا اور اس کو تین ہزار ... فراشوں نے کھڑا کیا تھا. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۵۴).

فراشِ اجل اکھاڑتا ہے اس کو
سلطان تو اب منزلِ دیگر کو چلا

(۱۹۸۵ ، دستِ زرفشاں ، ۳۴). ۳. **ایک درخت جس کے پتے جھاؤ سے مشابہ ہوتے ہیں ، ایک قسم کا صنوبر یا شمشاد.**

فراش ہے ہر ایک درخت اپنے دشت میں
دیتا ہے سایہ جائے نہالی شجر مجھے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۳). فراش ... کی لکڑی جب جلتی ہے تو اس میں سے ایک ناگوار بو نکلتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۷۷). اس کے ایک کنارے پر فراش اور سرس کے گھنے درخت تھے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۴). ۴. **ارا (پہیے کا) (انگ : SPoKe) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز).** [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
عمارات کی آرائش و زیبائش کا سامان رکھنے کا ٹھکانہ ، وہ مخصوص گھر جو روشنا فرش فروش خیمہ وغیرہ رکھنے کے واسطے بنواتے ہیں. وزیر نے ایک مکان ... اور داروغۂ فراش خانہ نے خیمے بادلے کے استادہ کیے (۱۸۲۴ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۹۰). فراش خانہ اور اصطبل خانہ ... مظفر جنگ کے پاس جانے نہ دیا. (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۳۰۰). داروغۂ فراش خانہ نے ایک کے سر پر ساٹن کی قنات دوسرے کو سمجانے کی کشتیاں کچھ پوشش حوالے کیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۰۸). محکمہ جات : دیوانی ، نظامت ، فوجداری ، تحصیل ، تعلقہ ، فراش خانہ ، باغات. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اُردو ، ۱ : ۱۳). [فراش + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

فَراشانَہ (فت ف ، شد ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
فراش کی طرح ، فراش جیسا.

فرش ہوتا ہے جو درکار ترے روضے کو
چاندنی ، ماہ بچھا جاتا ہے فراشانہ

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۴۳). [فراش (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

فراش بین (کس ف ، ی مع) امث.
مٹر کی قسم کی ایک پھلی. اہم سبزیاں یہ ہیں ، تربوز ... فراش بین ... اروی. (۱۹۷۴ ، راہ عمل ، ۱۰۱). [انگ French bean کا بگاڑ].

فَراشَن (فت ف ، شد ر ، فت ش) امث.
فراش کی جورو ، فراش (رک) کی تانیث (ماخوذ : نوراللغات). [فراش + ن ، لاحقۂ تانیث].

فَراشْنی (فت ف ، شد ر ، سک ش) امث.
فراشی کا کام کرنے والی عورت ، جھاڑو دینے والی ، صفائی کرنے والی ، بھنگن. صبح کو فراشناں باسی ہار پھول جو پھینکتی تھیں چاندی کے ڈھیر اونکے ہاتھ لگ جاتے تھے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶). [فراش (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

فِراشی (کس ف) صف.
فراش (رک) سے منسوب. بقراط ... طب کا آدم اور دنیا کے بڑے بڑے فراشی اطبا میں سے ایک. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۹). [فراش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَراشی (فت ف ، شد ر). (الف) امث.
۱. **فراش کا کام یا پیشہ ، فرش بچھانا ، گھر کی سجاوٹ یا صفائی کرنا نیز خیمے گاڑنے اور اکھاڑنے کا کام.**

کروں ہر شب نیں سوں آبپاشی
آسا سانگی کروں دم سوں فراشی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۷). کمال فن فراشی کا یہ ہے کہ صدر اور پائنی یعنی سرہانے اور پائنتی کے موقع کو پہچانیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۱).

ہم کو مل جاتا جو عہدہ تری فراشی کا
راہ میں تیری ہم آنکھوں کو بچھاتے جاتے

(۱۸۹۳ ، ذکر خفی ، ۸۴). ۲. **فراش کی جورو** (منیراللغات ، ۷). (ب) صف. **فراش (رک) سے منسوب یا متعلق ، فراش کا** (پلیٹس). (ج) امذ. **خدمت گار ، شاگرد پیشہ.** سیاست گہ میں کھڑا کر کے فراشی کوڑے مار رہے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳). فراشیوں نے ایکا ستھری جوکی بچھائی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۳). [فراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---آداب امذ.
فرشی سلام ، فراشی سلام ، نہایت ادب اور تعظیم کا سلام جو جھک کر کیا جاتا ہے ، نہایت احترام کا سلام. صاحب کچہری جانے لگے ما و شما فراشی آداب بجا لائے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۳). میر صاحب نے ادھر دیکھا نواب صاحب فراشی آداب بجا لائے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۶۰). [فراشی + آداب (رک)].

---پَنْکھا (---فت پ ، غنہ) امذ.
بڑا پنکھا جو دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جو چھت میں لگایا جاتا تھا جس سے تمام فرش پر ہوا پہنچتی تھی اور دوسرا بہت بڑا دستی پنکھا جو کھڑے ہو کر جھلا جاتا تھا.

پنکھے فراشی کے کھنچے ڈوری
کھنچے ہر حور بیٹھے اک گوری

(۱۹۱۷ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۲).

دل کی گرمی کو ہے بس پھولوں بھری بالکی جھوک
اے ہوا خواہ ہو نہ پنکھا مجکو فراشی کرو
(۱۸۸۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۸). چرخیوں کے اور فراشی دستی سقفی پنکھے کھنچ رہے ہیں. (۱۸۸۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۸). پیچھے نوکریں چونری لیے کھڑی ہیں فراشی پنکھا کھنچ رہا ہے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۹). [فراشی + پنکھا (رک)].

---تَسْلِیم (---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ.
رک : **فراشی آداب**. سرو قد کھڑے ہو کر ایک فراشی تسلیم بجا لائے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۳). [فراشی + تسلیم (رک)].

---سَلام (---فت س) امذ.
وہ سلام جو جھک کر کیا جائے ، انتہائی تعظیم اور عقیدت کا سلام ، فرشی سلام. میں نے اسے دیکھ کر فراشی سلام کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). شکریے کے ساتھ دو روپے لے کر فراشی سلام کیا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۲۳). نہایت ادب سے دونوں نے جھک کر فراشی سلام کیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۷). [فراشی + سلام (رک)].

فِراشِیَنَہ (کس ف ، ی مع ، فت ن) امذ.
خیمہ. بادشاہ نے حکم دیا کہ ... فراشینۂ سفید فراش خانۂ خاص سے عطا ہو. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (طالب) ، ۱۷۹). [فراش + ین ، لاحقۂ صفت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَراعِنَہ (فت ف ، کس مج ع ، فت ن) امذ.
مصر کے بادشاہ ، مصر کے بادشاہوں کے لقب ؛ (مجازاً) مغرور ، متکبر. وہ اچانک فراعنہ کے تخت سے اُتارا گیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۰). اپنے فن کے لحاظ سے عہد فراعنہ کی کوئی ساحرہ معلوم ہوتی تھی. (۱۹۲۷ ، مذا کرات نیاز فتحپوری ، ۱۵). فراعنۂ مصر نے اہرام مصر کی اندرونی دیواروں پر ... عبارات کندہ کرائی تھیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۳). [فرعون (رک) کی جمع].

فَراعِین (فت ف ، ی مع) امذ ؛ ج.
رک : **فراعنہ**. تذہوں کا تذ کرہ ہمیں قدیم مصری تہذیب میں دور فراعین میں بھی ملتا ہے. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۰۶). [فرعون (رک) کی جمع].

فَراغ (فت ف). (الف) امذ.
۱. (اُ) **کسی کام سے فراغت پانا ، نجات ، فراغت ، چھٹی ، آرام ، فرصت.**

حالت تو یہ کہ مجھ کو غموں سے نہیں فراغ
دل سوزش درُونی سے جلتا ہے جوں چراغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۳).

سو بار بند عشق سے آزاد ہم ہوئے
پر کیا کریں ؟ کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰).

کیوں کہیں ہم کو غم دہر سے مشکل ہے فراغ
جب تری یاد میں ہر فکر سے حاصل ہے فراغ
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۰۶).

اس وقت جب کہ کام سے ممکن نہیں فراغ
بھٹکا کریں گے اور ہی جانب دل و دماغ
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۳۷). (اُاُ) **فارغ التحصیل ہونا ، تعلیم مکمل کرنا.**

فنون عشق میں تھا قیس طفل ابجد خواں
ہمارے فیض سے نوبت فراغ تک پہونچی
(۱۸۶۶ ، حسن ، مولوی جمال الدین (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۲۷۸). ابتدائی تعلیم عربی اور فارسی گھر پر شروع کر کے مولنا مجدالدین صاحب محدث سنبھلی کی خدمت میں فراغ حال فرمایا. (۱۹۳۹ ، حیرت ، ک ، ۸). ۲. (اُ) **آسودگی ، فارغ البالی ، انبساط خاطر ، سکھ ، چین.**

اسی کوں حاصل کیوں کہ ہوئے جگ میں فراغ زندگی
گردش افلاک ہے جس کوں ایاغ زندگی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰).

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنے بھی دل تھا دماغ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۹).

فراغ حال ہے دشوار خوش نوایوں کو
قفس سے تنگ ہے بلبل کا آشیاں ہونا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۱).

مرنے پہ بھی نہیں فراغ جلتا ہے اب بھی دل کا داغ
ہے سر قبر اک چراغ شمع ہے اک مزار میں
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۳۷).

چشم عبدالمُطلب میں ، تُو سکون دشت و راغ
تو اُبو طالب کے روز و شب میں سامان فراغ
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۰). (اُاُ) **اطمینان نفس ، دل جمعی ، بے فکری.**

عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۱).

گر عطا ہے سب طرح آزاد ہوں
دل کو شاہ قاسم خدا بخشے فراغ
(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹۹).

رکھے دل جلوں کی خاک پہ تو بافراغ پا
سوز دروں وہی ہے یہ ہوں گے نہ داغ پا
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۸۶). ملا صاحب نے فراغ خاطر کا انتظار نہ کیا اور علوم کی تحصیل جاری رکھی. (۱۹۰۰ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۹۳). ۳. رک : **فروغ**. چاہو کہ کارخانوں کو فراغ ہو یہ ناممکن کرخن دار (کارخانہ دار) الگ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۴۴). ۴. **افراط ، بہتات** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف ؛ م ف. ۱. **آسودہ خاطر ، مطمئن ، اطمینان کے ساتھ.**

چوتھے دیس کوں او دیکھیا ایک باغ
سواراں چلے باغ میں سب فراغ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۳). ۲. رک : **فراخ**. عرض جاڑوں میں

متواتر اس عمل کے کرنے سے مفاصل کو کچھ فراغ کر دیتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۹). [ع].

ـــ بال صف.

۱. **آسودہ حال ، وہ جسے معاش کی طرف سے اطمینان حاصل ہو ، مطمئن شخص.**

یہ اطمینان کر کے شہنشاہ فراغ بال
بولے نجیب خاں سے سنو میرا یہ سوال
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۹).

اہلِ طریق کی بھی روش سب سے ہے الگ
جتنا زیادہ شغل زیادہ فراغ بال
(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۳۵). اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بھی وہ فراغ بال اور خوش حال تھے. (۱۹۰۶ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۲۲۶). ۲. **بے خوف و خطر ، بہادر ، جری** (مہذب اللغات). [فراغ + رک : بال (۳)].

ـــ بالی امث.

فراغت ، اطمینان ، خوش حالی.

عجب طرح کی فراغ بالی رہی کہ جب تک رہے عدم میں
پڑا گلے آ کے یاں عدم سے کہیں کا جھگڑا کہیں کا دکھڑا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۴۰). افغانوں کے ستم و تعدی کے سبب سے ایران اور ہندوستان سے آنے جانے والوں کی آمد و رفت فراغ بالی سے نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۳۸). جہاں تک کم فرصتی یا فراغ بالی کا تعلق ہے ، یہ دونوں امر زیادہ تر انسان کے ذاتی احساسات اور نفسیاتی کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۷۲). [فراغ بال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پانا محاورہ.

فرصت پانا ، فراغت حاصل کرنا ، چھٹکارا حاصل کرنا.

ابھی سینے سے مٹا تھا نہ ترے باپ کا داغ
ابھی اوس کے بی میں ماتم سوں نہ پایا تھا فراغ
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۵).

نہ مرتا کوہکن آخر تو گھر ترا شیریں
بناتا کوہ سے پا کر فراغ پتھر کا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۷).

سخن وہ کر بھی چکے ہم کو نیم جاں کب کا
فراغ پا چکے ہم دے کے امتحاں کب کا
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸۲).

ـــ حاصل کَرْنا محاورہ.

فرصت پانا ، کام سے مہلت پانا ، چھٹکارا حاصل کرنا. عادل شاہ نے اپنے امورِ معمولی سے فراغ حاصل کیا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵).

ـــ حاصل ہونا محاورہ.

۱. **فرصت ہونا ، نجات ملنا ، چھٹکارا حاصل ہونا.** تھوڑی ہی دیر میں اس قید رنج و الم سے فراغ حاصل ہو جائے گا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۹۲۸). ۲. **اطمینان ہونا ، بے فکری اور آسودگی ہونا** (مہذب اللغات).

ـــ خاطِر کس اضا (ـــ کس ط) امذ.

سکونِ قلب ، بے فکری ، فارغ البالی ، آسودگی. انگریزی کا درست کرنا مقدم ہے ، اور یہ تو فراغِ خاطر کے مشغلے ہیں. (۱۸۷۶ ، موعظۂ حسنہ ، ۹۳). بشرطِ زندگی فراغ خاطر کے ساتھ علیگڑھ میں رہنا ہو سکے گا. (۱۹۰۰ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۱). [فراغ + خاطر (رک)].

ـــ دَسْتی (ـــ فت د ، سک س) امث.

۱. **فراغ بالی ، آسودگی.** اوس مکان میں کہ باعث فراغ دستی کے حاصل ہوئے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۶). ۲. **فراغت ، آرام ، فرصت ہی فرصت.**

لگ گئی آگ جیب و داماں میں
اب جنوں کو فراغ دستی ہے
(۱۹۵۵ ، حرفِ تمنا ، ۱۱۸). ۳. **ہاتھ کا بڑھا ہوا ہونا ، ہاتھ لمبے ہونا.** اوس ہاتھ کی موزونی اور مناسبت اور قبض و بسط ، کوتہ آستینی و فراغ دستی ... ظاہر تھی. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). [فراغ + دست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دِل کس اضا (ـــ کس د) امذ.

فراغِ خاطر ، آسودگی.

میرے فراغِ دل پہ تعجب نہ کیجئے
پھیلے نہ پاؤں ہیں نہ ذرا اپنا ہاتھ ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۹۳).

ـــ کَر لینا / کَرْنا محاورہ.

۱. **فراغت حاصل کر لینا ، کاموں سے فرصت حاصل کر لینا ، نجات پانا.**

بدگمانی کا مجھ کو کب ہے دماغ
ایسی باتوں سے میں کیا ہے فراغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷). بہت حوصلہ افزائی کی اور دوسرے روز کا ٹائم دیا اور کمالِ مہربانی فرما کر خود کو مکمل طور پر فراغ کر لیا. (۱۹۸۸ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱). ۲. **فارغ التحصیل ہونا ، تعلیم سے فارغ ہونا.**

ہم نے کیا ہے مدرسۂ عشق میں فراغ
پابند ہم نہیں علما کی کتاب کے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۳۱).

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.

فارغ خطی.

میرا فراغ نامہ لکھنے میں ترق جامہ
ہور ہیں سیام جامہ لیتا ہے تاب تازہ
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۶ الف). [فراغ + نامہ (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.

فرصت ہونا ، نجات ہونا.

مُحبت سے کس کو ہوا ہے فراغ
مُحبت نے کیا کیا دکھائے ہیں داغ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۱). اسے بے مغز زیادہ نہ بک حملہ کر اتنی دیر کا مجھے دماغ نہیں کارہائے عمدہ سے فراغ نہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۱).

فَراغَت (فت ف ، غ) امث ؛ امذ.
۱. **فرصت ، چھٹکارا ، نجات ، خلاصی.** کسی آسودگی میں اس عنت کا فراغت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۰). باوصف اس فراغت کے اتنا دبلا ہے کہ استخواں پر گوشت کا نام نہیں. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۷).

مکر اور فکروں سے فرصت نہ تھی
معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی

(۱۸۷۳ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳). جب نماز سے فراغت ہو جائے تو زمین میں چلو پھرو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۴). عوام کی فراغت کے وقت کو اچھا گزارنے ... کے لیے ان سے تعاون کرنا. (۱۹۷۰ ، کتب خانہ ، ۳۳۸). ۲. **عیش و عشرت ، آسودگی ، خوش حالی ؛ بے فکری ، فارغ البالی.**

کیوں تنگی معاش کا شاکی نہ ہو شعور
دیکھی نہ اس نے شکل فراغت کی آنکھ سے

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (شعور) ، ۶۳). عیش و عشرت کے ستارے دھندلے ہو گئے فراغت کا چاند غروب ہو گیا. (۱۹۳۲ ، حضرت رشید ، ۳۳). فراغت ، اطمینان ، سکون و مسرت ، بے فکری کا عجیب عالم تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۳۳). ۳. **راحت ، آرام ، سکون ، چین.**

بے خودی ، بستر تمہید فراغت ہو جو!
پر ہے ، سایے کی طرح ، میرا شبستاں مجھ سے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱). حقیقت یہ ہے کہ جتنی خوشیاں اور فراغتیں مجھے وہاں نصیب ہوئیں شاید ہی زندگی میں کبھی ملی ہوں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۴). ۴. **وسعت ، کشادگی ، پھیلاؤ.**

مرے جنوں پہ بہت تنگ ہے فضائے جہاں
مکاں چاہیے اس کو بڑی فراغت کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۸). ۵. **رفعِ حاجت کرنے کا عمل ، پاخانہ پھرنا** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــ پانا محاورہ.
فرصت پانا ، نجات پانا ، فارغ ہونا. حجاج بیت اللہ و مناسک و فرائض حج سے فراغت پا کر طائف میں آتے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸۲). ادھر تو پھوپی بھتیجیاں کھانے سے فراغت پا ، سینا پرونا لے کر بیٹھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۷). تعلیم نے مجھ سے فراغت پائی تو چند جاں نثاروں نے سیاست کی طرف رغبت دلائی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۷۷).

ـــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
پاخانے جانا ، بیت الخلا جانا (نوراللغات).

ـــ حاصل کَرْنا محاورہ.
فرصت پانا ، کام سے مہلت پانا. ۱۱ بجے کھانے سے فراغت حاصل کر کے روانہ ہوئے. (۱۹۰۶ ، ایک نادر سفرنامہ ، ۲۷).

ـــ حاصل ہونا محاورہ.
آسودگی ملنا ، خوش حالی میسر آنا نیز راحت ہونا. عورت کے حسن و جمال کے موافق اس شخص کو دولت اور فراغت حاصل ہو گی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
پاخانہ ، جائے ضرورت (جامع اللغات). [فراغت + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ رَکْھنا محاورہ.
خوشحال رکھنا ، آسودہ رکھنا. خدا تمہارا ہاتھ ہمیشہ فراغت رکھے اور تم کو اپنی فیض و برکت سے بہت کچھ دے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۰۹).

ـــ سے م ف.
۱. **فرصت سے ، آرام سے ، اطمینان کے ساتھ ، سکون کے ساتھ ، دلجمعی سے.**

سو مجھ کو آسماں نے کنج قفس کو سونپا
اب چہچہے چمن میں کیجیے فراغتوں سے

(۱۷۵۳ ، مخزن نکات (سودا) ، ۱۰۰). مریض کو فراغت سے یخ کے ٹکڑے منہ میں گھلانے کو دینا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۰). لڑکے لڑکیوں کو رنگین خواب نظر آتے ہیں ، بوڑھے اطمینان اور فراغت سے لیٹ جاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۶۳). ۲. **آسودگی کے ساتھ ، خوش حالی میں ، ہنسی خوشی.** تجارت کر کے اس کے نفع سے اپنی گزران فراغت سے کیا کرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰). اس سرکار سے انھیں کبھی اتنا نہیں ملا کہ فراغت سے گزر بسر کر سکیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۲۳).

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. **فرصت پانا ، چھٹکارا حاصل کرنا ، فارغ ہونا ، مہلت ملنا.** اس بندے نے نسخۂ ہدایت الاسلام کی جلد اوّل سے فراغت کی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۶). کربلا جانے سے قبل جد مرحوم نے میری شادی سے فراغت کر لی. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ (حیدر) ، ۱۶). ۲. **پاخانہ پھرنا ، بول و براز کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

ـــ لَگْنا محاورہ.
پاخانے کی حاجت ہونا (نوراللغات).

ـــ مِلْنا محاورہ.
فرصت ملنا ، چھٹکارا حاصل ہونا ، نجات ہونا.

نہ ملی شمع صفت مجھ کو فراغت آخر
سر کٹایا پہ سبک بار نہ ہونے پایا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۴).

جب ملی مجھ کو فراغت کام سے
میں نے دیکھا اُس طرف مُنہ موڑ کر
(١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ١٥٠).
شروعِ عشق میں سمجھے تھے ہم بھی
فراغت مل گئی کارِ جہاں سے
(١٩٨٨ ، آنگن میں سمندر ، ١٥٣).

۔۔۔میں م ف.
فرصت کے وقت (مہذب اللغات).

۔۔۔نصیب ہونا محاورہ.
سکون ملنا. آدمی وطن اس زمین کو سمجھتا ہے جس پر اسے آزادی اور فراغت نصیب ہو. (١٩٨٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ٣٨).

۔۔۔والا صف.
خوش حال ، صاحبِ اطمینان ، سکون و بے فکری سے زندگی بسر کرنے والا.
حرص کے پھیلتے ہیں پاؤں بقدرِ وسعت
تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٩٢). [فراغت + والا ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ہو جانا/ہونا محاورہ.
١. **فرصت ہونا ، نجات ملنا ، خلاصی ہونا ، چھٹکارا ملنا.** جب کھانے سے فراغت ہوئی ایک دائی اندر سے آئی.(١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٨٢). چلو فراغت ہوئی ، اس میں جھگڑا ہی کیا ہے. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٢٨٢). اتنا وقت نہیں رہا تھا کہ غروبِ آفتاب سے پہلے تجہیز و تکفین سے فراغت ہو سکے. (١٩١٣ ، سیرۃالنبیؐ ، ٢ : ١٨٢). ٢. **فارغ ہونا ، فرصت پانا ؛ نجات.** میں نے کہا تھا کہ کھانے پینے سے فراغت ہو کر پھر اُس کے ساتھ سر ماروں گی. (١٨٧٤ ، توبۃالنصوح ، ٢٣٥).

فَراغتی (فت ف ، غ) امث.
فراغت ہونا ، خوش حالی ، آسودگی ، آرام ، سکون. کسی حالت میں ہو سنیت یا تنگ دستی فراغتی یا سختی خوشی یا غم راحت یا محنت متقین جنت میں داخل ہو. (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٥٣). [فراغت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَراغی (فت ف) امث.
آسودگی ، سکون ، آرام ، فراغت ، تراکیب میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل.
باغِ الفت کا سیر کیونکہ کروں
قید وحشت میں کم فراغی ہے
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٩٠). [فراغ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فِراق (کس ف) امذ.
١. **جُدائی ، ہجر ، علیحدگی ، فرقت (وصال کی ضد).** اس کا معنی جسے اپنی ہدایت کرتا ہے اُسے فراق پیدا ہوتا ہے ملنے کے تئیں. (١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٣). اگر مزہ ہے تو عشق اپنا کمال کون اپڑا فراق میں کی پلا کب ہوتا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠٠). دولت ملاقات کی آخر ہوئی اور نوبت فراق کی پہونچی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٤٣).
جُدائی تا جُدائی فرق ہے ملتے بھی ہیں آ کر
فراق ایسا نہیں ہوتا کہ پھر آتے نہیں جا کر
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٨٦).
وہ فراق اور وہ وصال کہاں
وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٢). تب دور کی منزلیں قریب ہوتی ہیں اور فراق وصال کی شکل اختیار کرتا ہے. (١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٩٨). انہوں نے پاکستان ہجرت کی اور اپنے بچوں کے فراق میں جواں مرگ ہو گئے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٣٠). ٢. **خیال ، دُھن ، تاک.** بابا جی کچھ ایسی دیکھیے عیار میرے فراق میں پھرتے ہیں. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٩٥). تجے دیکھو ، شاید چنیا بیگم کے فراق میں نکلے ہوں گے. (١٩٦٨ ، غالب ، نذیر محمد خاں ، ٥٢). جانے کس لڑکی کے فراق میں گھولتے رہتے ہیں. (١٩٨٣ ، پرایا گھر ، ١٢٥). ٣. (تصوف) **مقامِ وحدت سے غیبت کو کہتے ہیں یعنی سالک کا وطنِ اصلی جو عالمِ بطون ہے عالمِ ظہور کی طرف نکلنا بھی فراق اور منزل ہے اور پھر عالمِ ظہور سے عالمِ بطون میں جانا یہ وصل ہے** (مصباح التعرف). [ع : (ف ر ق)].

۔۔۔دِیدَہ (۔۔۔ی مع ، فت د) صف.
فراق زدہ ، جُدائی کا مارا ، جُدائی کا صدمہ اُٹھانے والا. اوس وقت کی خوشی اور فرحت ان سب کی قابلِ دید تھی گویا وہ لذاتِ فراق دیدہ مصیبت کشیدہ جانے اور جو جانے وہ مانے.(١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٢٠٠). [فراق + ف : دیدہ ، دیدن ـ دیکھنا].

۔۔۔زَدَہ (۔۔۔فت ز ، د) صف.
جو محبوب سے جُدا ہو ؛ (کنایۃً) عاشق (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [فراق + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

۔۔۔ کھینچنا محاورہ.
(**کسی چیز کا) انتظار کرنا.** خدا ہور بندا دونوں مل کر اس چار و گھر بیچ میں ہے تو بندے کوں وصل کا فراق کھینچنا کیا حاجت ہے. (١٦٤٩ ، درالاسرار (ق) ، ٩٠).

۔۔۔یار کس اضا ، امذ.
جُدائی ، محبوب سے دوری.
فراقِ یار کے ہاتھوں یہ درد تا ک ہوں بحر
فغاں نکلتی ہے اونگلی اگر چٹکتی ہے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٥٢).
جو لمحہ فراقِ یار کا ہے ، گویا اک دن ہے قیامت کا
معلوم نہیں کیا ہوتا ہے ، انجام آغازِ محبت کا
(١٩٣٣ ، سنگ و خشت ، ١٢).
ہر ایک گام پہ ذکرِ فراقِ یار نہ کر
تو اپنے عزمِ تمنا کو شرمسار نہ کر
(١٩٨٣ ، حصارِ انا ، ١٦٣). [فراق + یار (رک)].

فِراقَت (کس ف ، فت ق) امث (قدیم).
فراق ، فرقت. آدمی کے تن میں روح کی صورت تن کی صورت اسچھ ہے ولے اس تن کے ناد مرنا جینا بڑھے ہونا ہور ارافت فراقت نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۲).

بہشت کے باغ کوں سٹ کر پکڑ جنگل فراقت کا
ہوا ہوں تہیہ کا کانٹا انا کزار کیا ہونا

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷). [فراق (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

فِراقی (کس ف) صف (قدیم).
فراق (رک) سے منسوب ، فراق زدہ ، جُدائی کا مارا ہوا.

نہ ہمنا شک جہنم کا نہ جنت کی طمع دھرتے
ہمیں طالب ہیں خوباں کے فراقی ہو جہاں پھرتے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۷).

اگر کوئی فراقی پڑے پاکباز
ملا اس کے بچھڑے کوں اے کارساز

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۸).

بحاق بین تھی اور گاوے تھی
فراق دل کے تئیں بہلاوے تھی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷). ان سے زیادہ ہم وہ بالا کسریٰ صوتیہ ہے جسے فراقی یا اتصالی صوتیہ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، ادب و لسانیات ، ۲۷۳). [فراق + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِراقیہ (کس ف ، ق ، فت ی) صف.
فراق سے متعلق ، فراق سے منسوب ، جُدائی کا. طویل ازدواجی زندگی بسر کرنے کے بعد وہ بھی اپنی بیوی کو نہیں سمجھ سکے ... بیوی کے میکے واپس جانے پر فراقیہ شعر لکھنے کی کوشش پر بھی جھجھک ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۳). [فراق (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---اَشْعار (---فت ا ، سک ش) امذ ؛ ج.
وہ اشعار جن میں ہجر و جُدائی کی کیفیات بیان کی گئی ہوں. فراقیہ اشعار، ایسے اشعار جنھیں شاعر نے معشوق کی جدائی اور فراق کے عالم میں کہا ہو. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۹). [فراقیہ + اشعار (رک)].

---کَیفِیَّت (---ی لین ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
فراق سے متعلق کیفیت ، ہجر کی کیفیت. یہ ساری آوازیں انسان کے کردار کے بنیادی المیہ ، تنہائی ، فراق کیفیت اور اس جدائی کے نغمہ خواں ہیں جو انسان میں ابدی المیہ کو زندہ رکھتی ہے. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۱۲۸). [فراقیہ + کیفیت (رک)].

فَرا کْ (فت ف) امذ ؛ امث.
بچوں یا عورتوں کا ایک قسم کا انگریزی نیم آستین کُرتا جس کا گلا کُھلا ہوا اور لمبا ہوتا ہے. پادری صاحب نے ایک لڑکی کو شفقتِ پدری کے ساتھ سمجھایا کہ بیٹی گھٹنوں سے اونچا فراک نہ پہنا کرو. (۱۹۳۰ ، مسِ عنبرین ، ۱۲۰). ان کی لڑکیاں کبھی گہرے نیلے یا گہرے آسمانی رنگ کی فراکیں پہن کے نکلتی تھیں. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، گریز ، ۹). [انگ : Frock].

---کوٹ (---و مج) امذ.
شیروانی سے مشابہ ایک مردانہ انگریزی کوٹ. ہم لوگ بجنسہٖ وہی سیاہ فراک کوٹ اختیار کر لیں جو ترکوں میں مروج ہے. (۱۸۹۸ ، رسائل تہذیب الاخلاق ، ۳۵۱). ظہوری صاحب ... علی گڑھ سے بی اے کی ڈگری لے کے آئے تھے اور سیاہ رنگ کا موٹا فراک کوٹ پہنے ہوئے تھے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۵۵). بڑا فراک کوٹ پہن رکھا ہے جڑ جڑ کئے جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، متاعِ لوح و قلم ، ۲۹۱). [انگ : Frock Coat].

فِرا کْچَر (کس مج ف ، سک ک ، فت چ) امذ.
ٹوٹنا ، شکستگی (خصوصاً ہڈی کا ٹوٹ جانا). فراکچر Fracture ہڈی ٹوٹنے کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۶). [انگ : Fracture].

فَرامُش (فت ف ، ضم م) صف (قدیم).
رک : فراموش.

ابوالمعجن اس جام کوں جوں پیا
دیکھیا سو تمام غم فرامش کیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۳). [فراموش (رک) کی تخفیف].

فَرامیشَن (فت ف ، کس م ، فت ش) امذ.
ایک خفیہ جماعت جس کے ممبران آپس میں بہت ہمدردی رکھتے ہیں ، فری میسن. فرامشن کو فرامشن خوب پہچانتا ہے. (۱۹۰۱ ، خونی شہزادہ ، ۷۱). [انگ : Fire Mason].

فَراموش (فت ف ، و مج). (الف) صف.
یاد کی گرفت سے باہر ، ذہن سے اُترا ہوا ، بھولا ہوا. اللہ تعالیٰ مخفی گنج تھا ... نہ پنہاں نہ اظہار نہ آکار نہ نرکار ... نہ یاد نہ فراموش. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۵). رگ رگ میں لہو کو آتا جوش ، ہو عالم سب فراموش. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

دو جگ ہوئے ہیں دل سوں فراموش اے ولی
رکھتے ہیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷). جس بات کو سنے فراموش نہ کرے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۹). نزع کے وقت جب انسان ہر چیز کو فراموش کر دیتا ہے ، آپ کو یاد آیا کہ حضرت عائشہ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۷). عورت نے چونک کر اس طرح حیرت سے لالی کو دیکھا جیسے اسے یکسر فراموش کر چکی تھی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۹). ف ؛ کرنا ، ہونا. (ب) امذ. ۱. یہ ایک رسم ہے جو کسی جڑواں پھل کے حوالے سے ادا کی جاتی ہے (لڑکیوں کا ایک کھیل ، جب وہ کسی کو جڑواں پھل دیتی ہیں اور وہ پھل ہاتھ میں لیتے ہیں ، یاد ، نہیں کہہ دیتا تو اس کو وہ پھل دو سو کی تعداد میں دینے پڑتے ہیں) عام طور سے مذاق کے رشتہ والوں کو جڑواں پھل بُجھائے (بوجھنا محاورہ استعمال ہوتا تھا) جاتے تھے جس کو بُجھائے جاتے تھے وہ اگر نہ بوجھ پاتا تو بجھانے والا کہتا تھا فراموش دو سو آم یا دو سو کیلے ، نہ بوجھنے والا دو سو دیتا تھا پھر وہ لوگوں میں تقسیم بھی کیے جاتے تھے یہ بتلا کر کہ فلاں کو بُجھایا گیا تھا اور وہ بوجھ نہ سکا.

جب فراموش و یاد بھی کھیلے
ایک ادھر ہم تم ایک ادھر بھولے
(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ع).
یاد کا کھیل ہوا لڑ گئے عاشق کے نصیب
غیر بولا جو فراموش تو میں یاد آیا
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٣). ٢. **بھول جانے والا ، یاد نہ رکھنے والا (بطور لاحقہ مستعمل)**. ہندوستان کے مسلمان بڑے احسان فراموش ہیں. (١٨٩٨ ، سرسید ، مضامین ، ٤١).
کبھیے نہ میرے وعدہ فراموش سے کوئی
آنکھیں لگی ہیں در سے ترے انتظار میں
(١٩١٠ ، تاج سخن ، ٥٣).
بول احسان فراموش ، یونہی بولے جا
قصۂ ذلّت آدم کے ورق کھولے جا
(١٩٨٣ ، سمندر ، ٧٧). [ف : فراموش ، فراموشیدن = بھولنا].

---بدنا محاورہ.
فراموش کی شرط لگانا.
مہ پاروں کی بھی لیت و لعل ہیں وہی اب تک
اختر سے بدا کرتے ہیں وہ یاد فراموش
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٣١٣).
وہ مانگا کرتے ہیں اکثر دل آ کر
بدیں اب ان سے اک دن ہم فراموش
(١٨٩٦ ، تجلیات عشق ، ١٣٠).
ہر بات پہ کہتے ہو مری جان فراموش
اب تم سے بدے کیا کوئی نادان فراموش
(١٩٣٦ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ٥٥).

---خانہ (---فت ن) امذ.
ایک طرح کا قید خانہ جہاں کسی کو سزا دینے کے لیے قید کیا جاتا تھا اور پھر اس کو بھلا دیا جاتا تھا اور اس کو پھر اس قید سے رہائی نہ ملتی. جن لوگوں کو وہ رنج پہنچاتا یا جلا وطن کرتا ... فراموشی خانے میں ڈلوا دیتا. (١٩٦٨ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ٣٩٥). [فراموش + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---کار صف.
وہ شخص جو اکثر بھول جاتا ہو ، بھلکڑ.
خود رفتہ میں ہوں اور فراموش کار وہ
کس کو خبر ہے کس نے کہا کیا عتاب میں
(١٨٩٢ ، صابر ، ریاض صابر ، ٣٣١). [فراموش + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
بھولنے کی عادت ، بھول. یہ طریقہ فراموش کاری کا اچھا نہیں کہ کہ خط لکھا کرو. (١٨٦٦ ، خطوط غالب ، ٣٣٣). چند روز پہلے جو وعدہ کیا تھا وہ بھی فراموش کاری کی نذر ہوا. (١٩١٣ ، خطوط محمد علی ، ٧٤).
جو ایک بار ڈوبے تو ابھرے نہیں ہیں
فراموش کاری کے نیلے افق سے
(١٩٨٦ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ٥٢). [فراموش کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کردہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
فراموش کیا ہوا ، بھلایا ہوا. یورپ میں یونانی اور لاطینی زبانوں سے واقفیت یونان و روم کے فراموش کردہ علوم و فنون سے شناسائی کا بہانہ بن گئی. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٩٦). [فراموش + ف : کردہ ، کردن = کرنا].

---کر دینا محاورہ.
بھلا دینا ، یاد نہ رکھنا ، نظرانداز کر دینا. میں تو ان باتوں کو بھی فراموش کر دیتی ہوں جو کسی نے میرے بارے میں کہی ہوں. (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٩٣).

---گار صف.
رک : فراموش کار.
دم آخر جو ہچکی آئی تھی
وہ فراموش گار تھا دل میں
(١٨٠١ ، گلشن ہند ، ٥٢).
بھولا ہوا سا خود ہی رہے جو شباب پر
یاد اور کو کرے وہ فراموش گار کیا
(١٩٢٥ ، شوق قدوائی ، د ، ١٥). اکثر لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا جیسے ... فراموش گار ، خواستگار ، کامگار ، خدمتگار ، طلبگار. (١٩٧٣ ، اردو املا ، ٣٧٠). [فراموش + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---گاری امث.
رک : فراموش کاری. ماضی کے بعض ایسے فکری حوالوں کو زندہ کیا گیا تھا ، جو عمومی فراموش گاری کا شکار ہو کر طاق نسیاں کی زینت بن چکے تھے. (١٩٨٧ ، اقبال عہد آفریں ، ٢٥). [فراموش گار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا محاورہ.
ذہن سے اتر جانا ، بھول جانا. مسلمان ہونے کی تاریخ فراموش ہو گئی ہے. (١٨٩٨ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ٢٧٩).
جتنی بھی تھیں یادیں وہ فراموش ہوئیں سب
پیوستۂ رگ و جاں ہے ابھی ایک مگر یاد
(١٩٨٧ ، ہوئے رسیدہ ، ١٢٣).

فراموشی (فت ف ، و مج) امث.
بھول جانے کی حالت ، بھول چوک. اس بات کا جلنہارا خدا کی آشنائی اپڑ کر ایس کون فراموش کرتا ہے پور خدائے تعالٰی اسے فراموشی دیتا ہے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٩٣).
اے ولی ازبس کہ اس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سوں بس دل ہے فراموشی مجھے
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢١١).
مر گیا ہوں میں صنم تیری فراموشی پر
یاد کرنا نہ مجھے بہر خدا میرے بعد
(١٨٤٢ ، مرآۃ الغیب ، ١١٣). تمہاری یہ ایجاد ان لوگوں کی جو

اسے سیکھیں گے روحوں میں فراموشی کی عادت پیدا کردے گی. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۶۹). جس طرح زبان شراب کے ذائقے کو اس وقت بھی جب اس کے رنگ کو فراموشی نگل لیتی ہے اور اس کے پیالے کو زمانہ توڑ پھوڑ دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، النبی ، ۱۰۹). [فراموش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فراموشین (فت ف ، و مع ، ی مع) امث.
گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں دو ہڈیاں ناک میں نکل آتی ہیں (نوراللغات). [ف].

فرامین (فت ف ، ی مع) امذ ؛ ج.
احکامات ، حکم نامے ، پروانے ، شاہی حکم نامے. اسی مضمون کے فرامین اطراف کو روانہ ہوئے. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۹). تحریری احکام اور معاہدات (حدیبیہ وغیرہ) اور فرامین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کے نام بھیجے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۵). رنجیت سنگھ نے عہدِ سلاطین اور شاہانِ مغلیہ کے فرامین دکھا کر گیانی جی کو حکم دیا کہ وہ کسی چھوٹے سے فرمان کو گورمکھی میں ترجمہ کر دیں. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۵۰). [فرمان (رک) کی جمع].

فرّانا (فت ف ، شد ر) ف ل.
۱. **تیزی سے نکل بھاگنا، فرّانے کے ساتھ نکل جانا.** وہ جب تک اٹھے اٹھے یہ سراچہ فرّا کر اور نعرہ کرکے بھاگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۱۶). ۲. **تیزی سے حرکت کرنا ، لہرانا.** ملکہ کا نشان ہوا میں فرّا رہا ہے ... پھریرے پر لکھا ہے کہ ... یہ توپیں فقط دکھانے کو لگائی ہیں. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال سکندری ، ۲ : ۶۲۳). [ع : فَرّ - بھاگنا + انا ، لاحقۂ مصدر].

فرانڈ (فت ف ، غنہ) امذ.
(نباتیات) **وہ ورق نما عضو جو بعض بغیر پھول کے پودوں اور گھانس میں شاخ اور پتّے کے جوڑ پر پیدا ہو جاتا ہے اور جو معمولی پودوں کے پتّے سے مختلف ہوتا ہے.** ظروفِ تخم یا تو ورق القش (فرانڈ) پر ہوتے ہیں یا ایک ساتھ کئی ایک ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۱). [انگ : Frond].

فرانسِسکی (فت ف ، مغ ، کس س ، سک س) امذ.
عیسائی درویش جس کا تعلق اس برادری سے ہوتا ہے جو ۱۹۰۲ میں سنٹ فرانسس باشندۂ اسیسی نے قائم کی تھی. ۱۹۳۹ء میں چند فرانسسکی (Franciscan) راہب اس شہر میں قتل کر دیئے گئے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۳). [انگ : Franciscan].

فرانسہ (فت ف ، مغ ، فت س) صف.
رک : **فرانسیسی.** قومِ فرانسہ جو بظاہر یک جنس اور متحدالاجزا معلوم ہوتی ہے مختلف اجزا سے بنی ہوئی ہے. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۸۸). ایک فرنچ لیڈی کو زبان فرانسہ پڑھانے کے لیے مقرر کر لیا. (۱۹۳۳ ، ایرانی افسانے ، ۱۲۳). [فرانس + ہ ، لاحقۂ نسبت].

فرانسی (فت ف ، مغ) صف.
فرانس کا باشندہ. امریکی کون سے ان کی بائیں پسلی کے نکلے اور فرانسیسی کون سے ان کے لختِ جگر ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۰۷). [فرانس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فرانسیس (فت ف ، مغ ، ی مع) صف.
فرانسیسی ، ملکِ فرانس کا باشندہ ، اہلِ فرانس. اسی خیال سے فرانسیس اس شہر کو اپنے قبض و تصرف میں لائے. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۷۸).

چشمِ فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگرگوں ہوا مغربیوں کا جہاں

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۵). [انگ : Frenchness].

فرانسیسی (فت ف ، مغ ، ی مع) صف.
۱. **فرانس جس سے یہ منسوب یا متعلق ہے ، فرانس کا باشندہ، قومِ فرانس.**

لڑاتا ہے وہ ترکِ چشم کو مژگاں کی گول سے
قزلباشوں سے سیکھی ہے لڑائی کیا فرانسیسی

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۳). آج عراق و مصر و فلسطین و بحرین وغیرہ پر انگریز اور شام پر فرانسیسی حکمران ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۵۷). جناب ... فرانسیسی انقلاب کے زمانے کے کنونشن ممبر کے انداز میں بڑے جوش سے کہا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۳). ۲. **وہ زبان جو فرانس میں بولی جاتی ہے ، فرانسیسی زبان ، فرنچ زبان.** اگرچہ ولندیزی ، پرتگالی اور فرانسیسی زبانیں انگریزی سے پہلے یہاں آ چکی تھیں ... پھر بھی اردو سے ان کا اتنا بلا واسطہ اور گہرا تعلق قائم نہیں ہوا جتنا انگریزی زبان سے ہوا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۱۹). [فرانسیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فرانک (کس مع ف ، غنہ) امذ.
فرانس کے ایک سکّے کا نام. اس کی تنخواہ نو ہزار فرانک سے دس ہزار فرانک سالانہ تک بلحاظ اس صیغے کے جس کے لیے وہ موزوں سمجھا گیا ہے مقرر ہوتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۰۲). فرانس اور بلجیم سے فرانک ، آسٹریا کے کراؤن ، اٹلی کے لیرے ... سارے سکّے ملک ملک کے اعتبار سے الگ الگ رکھے ہوئے تھے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۹۴). [انگ : Franc].

فراواں (فت نیز کس ف) صف.
بہت ، بکثرت ، وافر ، کثیر ، زیادہ ، بہت زیادہ.

جو پوچھیا اُسے مرد راتواں کہاں
دو سٹ بول گیانی فراواں کہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۰).

ممکن نہیں آلودہ گناہوں میں رہیں ہم
وہ بحرِ فراواں ہے ترے فضل و کرم کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۳).

تیز سخن ، خلق خوش ، مسرت
فراوان دیجے اور ناز و نعیم

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٥).

اُٹھنے والی ہے نگارِ صبح دامان کی نقاب
آخرِ شب زحمتِ دردِ فراواں ہے تو کیا

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣٩). انہوں نے اجتماع کو فراواں کیا. (١٩٨٧ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ٢ : ٥٣٢). [ف].

فِراوانی (فت نیز کس ف) امث.
کثرت ، افراط ، بہتات ، زیادتی.

لالہ رُو پھر بہار آئی ہے
کیوں نہ ہوئے پھول کی فراوانی

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣١٠). زراعت کی فراوانی اور تقاوی اور دیہات کی آبادی میں بڑی کوشش ہے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٧٢). اس نظم میں موسیقیت کی فراوانی ہے. (١٩١١ ، اقبال نامہ ، ٢ : ١٥٠). اسے فراوانی اور خوشحالی کا آقا کہا گیا ہے. (١٩٨٦ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ١ : ٢٣٨). [فراواں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَراہَم (فت ف ، ہ) صف.
اکٹھا ، جمع ، مہیا ، جمع شدہ ، حاصل.

تعمیر میں فراہم پھر نہیں آنے ترازو جیوں
قدِ موزوں ہے تیرے جس کی ہو ہے چشم اک بل وا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٥).

کعبے سے جو بڑھ چلی سواری
اثنا میں تھے اپنا فراہم

(١٨٧٣ ، محامد خاتم النبیین ، ١٧١). دیکھ لے کودو لوگ کس طرح لڑنے کو فراہم ہوئے ہیں. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو ، ١٣). وہ اپنی طرف سے یہ ضمانت ہی - این - اے کو فراہم کرسکتے ہیں. (١٩٨٧ ، اور لائن کٹ گئی ، ٣٣). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

فَراہَمی (فت ف ، ہ) امث.
دستیابی ، اکٹھا یا جمع کرنا ، مہیا کرنا. وسائل تمدن کی فراہمی و فراوانی ایک عالم کو سرکش بنا چکی ہے. (١٩١٣ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ٣). ان کی حیثیت اظہار اور لوازم کی فراہمی سے زیادہ نہیں. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١٩٨). [فراہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرّاء (فت ف ، شد ر) امذ.
پوستین دوز ، کھال کا لباس بنانے والا کاریگر. فراء نسبت ہے طرف بنانے فرا (یعنی پوستین کے). (١٨٣٧ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ١٩٢). [ف].

فَرائِض (فت ف ، کس ء) امذ ؛ ج.
١. کارہائے منصبی جن کا بجا لانا ضروری ہو ، ذمہ داریاں.

کبھی میں قربِ فرائض سے تھا عالی درجہ
کبھی میں قربِ نوافل سے تھا والا رتبت

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣١٢). جو فرائض ان کو شادی کے بعد ادا کرنے ہیں بآسانی ادا کر سکیں. (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ٨٦). غالباً ہر زبان علمی تحقیق کے فرائض کو سرانجام دینے ہوئے گھبراتی ہے. (١٩٨٣ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٢١). **٢. وہ امور جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی جانب سے واجب اور لازمی قرار دیے گئے ہوں ، احکامات خداوندی ، فرمودۂ خدا ، دینی اور مذہبی احکامات ، امور دینیہ جن کا بجا لانا ضروری اور لازمی ہو.**

کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تفہیمِ اصول
کبھی تعلیمِ عقائد بہ کتاب و سنت

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣١١). نماز ... ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرنے اور فرائض ، سنن مستحبات کی حفاظت کرتے ہیں. (١٩١١ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ٣). [فرض (رک) کی جمع] ، امذ.

---پَنجگانَہ کس صف (--- فت پ ، سک ن ، ج ، فت ن).
١. پانچوں وقت کی نمازیں ، فجر ، ظہر ، عصر ، مغرب ، عشا. نماز نوافل پڑھنے اور فرائض پنجگانہ باقاعدہ جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہے. (١٩١٩ ، بابا نانک کا مذہب ، ١٥٥). **٢. اسلام کے پانچ ارکان ، کلمۂ شہادت پڑھنا ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ** (ماخوذ : نوراللغات). [فرائض + پنج (رک) + گانہ ، لاحقۂ نسبت].

---خَمْسَہ کس صف (--- فت خ ، سک م ، فت س) امذ.
اسلام کے پانچ ارکان ، کلمۂ شہادت پڑھنا ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ. عقائد میں کلمۂ توحید اور اعمال میں فرائض خمسہ ، عقائد کی سادگی ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کچھ زمانہ تک قائم رہی. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٥ : ٦). [فرائض + خمسہ (رک)].

---مَذْہَبی کس صف (--- فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
وہ مذہبی احکام جن کا بجا لانا واجب ہے. یہ بھی تعجب انگیز ہے کہ بخلاف عام جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے وہ فرائض مذہبی کا نہایت پابند ہے. (١٩٠٨ ، مقالات شبلی ، ٥ : ١٣٨). [فرائض + مذہبی (رک)].

---مَنْزِلی کس صف (--- فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
گھریلو ماحول کی ذمہ داریاں ، گھر میں چھوٹوں کے فرائض جو اپنے بڑوں کا ادب کرنے کے سلسلے میں عائد ہوتے ہیں. سوسائٹی کی اچھی حالت نہیں ہو سکتی جب تک کہ چھوٹے بڑوں کا ادب انکی وجاہت و منصب و عمر کے سبب سے نہ کریں ، یہ فرائض منزلی (گھر کے لئے) بنیادی پتھر ہیں. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٣٣٥) [فرائض + منزل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنْصَبی کس صف (--- فت م ، سک ن ، فت ص) امذ.
وہ فرائض جو منصب اور عہدے کی رو سے ادا کرنے ضروری ہیں. اپنے فرائض منصبی کے علاوہ بہت مشکل ہے کہ وہ اتنی بڑی ضخیم تالیف کے بار سے تھوڑی مدت میں بوجہ احسن سبکدوش ہو سکے. (١٨٩٩ ، افادات مہدی ، ٣٠). انہوں نے اپنے فرائض منصبی کے علاوہ دو برس تک اس خدمت کو بھی انجام دیا.

(۱۹۳۸ء ، حالات سرسید ، ۲۰). یہاں بھی انہوں نے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ ادبی کاموں کو جاری رکھا. (۱۹۸۷ء ، حیات مستعار، ۷).[فرائض + منصب (رک)+ ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرائی (فت ف) ف م.
تلنا ، کڑھائی وغیرہ میں گھی یا تیل گرم کر کے کچھ پکانا. اس حالت میں وہ فرائی کرنے کے قابل ہو گا. (۱۹۰۸ء ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۲۰۵). کیا ناشتے میں انڈے فرائی ہونے سے رہ گئے. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری ،). اف : کرنا ، ہونا.
[انگ : FRY].

---پان امذ.
تلنے کا آہنی برتن ، کڑاہی ، دستہ دار چھوٹی کڑاہی. مٹن چاپ کے ہر ایک ٹکڑے پر مصالح لگا دو اور فرائی پان یا ماہی توے میں گھی گرم کر کے اس میں مٹن چاپ کے ٹکڑے ڈال ... دو. (۱۹۰۹ء ، نعمت خانہ ، ۱۰۰) . غلام محمد نے دو تین منٹ میں فرائی پان پونچھ کر صاف کر دیا. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۳۲۹) .
[انگ : Frying Pan].

فَرْبُود (فت ف ، سک ر ، و مع) صف.
۱. **کھرا ، بےلاگ ، صاف ، راست باز** (ماخوذ : اسٹین گاس).
۲. (مجازاً) **اول جلول ، بےوقوف.** شیخ کلن کے ساتھی بڑے تیز اور دل لگی باز تھے ان کا نام لطیف تھا ان کو احمق سازی فربود نوازی کا ڈھب خوب یاد تھا . (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۳۷). [ف].

فَرْبُودِیَت (فت ف ، سک ر ، و مع ، کس د ، فت ی) امث.
اُول جلول پن ، بےوقوفی ، بوکھلاہٹ. تم میں فربودیت کا وہ جوش ہے کہ تم جان نہیں سکتے . (۱۹۱۵ء ، گلدستۂ پنچ ، ۱۴) .
[فربود + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَرْبَہ (فت ف ، سک ر ، فت ب) صف.
موٹا ، لحیم شحیم ، جسیم ، پُر گوشت.

جتنا جور ہوا ساقر کیا
ستم فربہ و عدل لاغر کیا

(۱۵۶۳ء ، حسن شوقی ، د ، ۹۱).

آج ہے عید قرباں خنجر کو لال کرتے
دنبہ کے بدلے فربہ عاشق حلال کرتے

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲۳۷).

جناب شیخ ہیں فربہ حرام خوری سے
وگرنہ مرد مجاہد میں اور یہ تن و توش

(۱۹۳۲ء ، سنگ و خشت ، ۱۱۷)، وہ بڑے فربہ تن و توش کے بےحد لحیم شحیم آدمی تھے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۳۷). [ف].

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) صف.
موٹے جسم کا حامل ، جسیم ، بھینس. فربہ اندام دراز قامت ، چوڑی ہڈی ، بھرا ہوا چہرہ ، بڑی بڑی شوخ آنکھیں. (۱۹۰۳ء ، انشائے داغ ، ۲۰۰). فربہ اندام گھر والے ، بچھوائیے بندھی بھینس تو خیر بھاری بھر کم تھیں ہی. (۱۹۸۶ء ، دریا کے سنگ ، ۵۱). [فربہ + اندام (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ.
موٹاپا ، فربہی ، دباذت. طرح طرح کی بیماریاں ، فربہ پن ، پستریاں ، دل کی دھڑکن ، جس کو دیکھو ایک نہ ایک میں مبتلا . (۱۹۳۷ء ، اصلاح حال ، ۵۲). [فربہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---چُونا (---و مع) امذ.
وہ چونا جس میں میل بہت کم ہوتا ہے. فربہ چونا وہ ہے جس میں میل بہت کم ہوتا ہے. (۱۹۳۸ء ، رسالہ رنگ کی چنائی (ترجمہ) ، ۱۸۹). [فربہ + چونا (رک)].

فَرْبِہی (فت ف ، سک ر ، کس ب) امث.
موٹاپا ، موٹا ہونا ، چربیلا.

سیک سیر کی تیرے کیا کہیے جلدی
پھر اس فربہی پر کہ تخشو روان ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۰۰). بیکاری کی وجہ سے اس میں کچھ نہ کچھ فربہی ضرور پیدا ہو جاتی ہے.(۱۹۲۳ء ، عصائے پیری ، ۹۰). جسم پر کبھی کرختگی کے بجائے نرم فربہی اور بشرہ پر گہری طمانیت نمایاں تھی. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۲۲). [فربہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چیزے دیگر آماس چیزے دیگر اَست کہاوت.
موٹاپا اور چیز ہے اور ورم اور چیز ہے . دو چیزیں ظاہر میں ایک جیسی ہوں تو کہتے ہیں یعنی دو ہم شکل چیزوں میں امتیاز کرنا چاہیے (جامع الامثال).

---مُفْرِط (---ضم م ، سک ف ، کس ر) صف.
حد سے زیادہ موٹاپا ، بہت زیادہ موٹاپا. ہم مدرسۃالعلوم کے اسی وسیع میدان میں عین دھوپ کے وقت ایک پیر مرد سفید ریش ... کو باوجود کبرسن اور فربہی مفرط کے ... دو دو گھنٹے پیادہ پھرتے دیکھ آئے ہیں. (۱۸۷۹ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۳۳). [فربہی + مفرط (رک)].

فَرْت (فت ف ، سک ر) امذ.
تانا ، سوت کے وہ تاگے جو کپڑا بننے میں طولاً ترتیب دیے جاتے ہیں. جولاہے کپڑا بننے کے واسطے اول اسکو بناتے ہیں اسکو تانہ اور فرت اور فرات بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۳). [ف].

فَرْتاب (فت ف ، سک ر) امث.
تیز چمک یا روشنی ، (مجازاً) ایسی چیزیں جن کا نور سے تعلق ہو مثلاً وحی ، تنزیل ، الہام ، کشف و کرامات. فرتاب وحی اور کرامت کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). [ف].

فَرْتُوت (فت ف ، سک ر ، و مع) صف.
وہ جس کی عقل زائل ہو گئی ہو ، سترا بہترا ، بہت بڑی عمر کا ، بہت بوڑھا.

دیکھی لگ وہاں ایک فرتوت تھی
کہ بھوتاں میں سب او بڑی بھوت تھی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۰).

نہ مجھ کو راہ سے لے جائے مکر دنیا کا
ہزار رنگ یہ فرتوت گو چھچھند کرے

(۱۸۱۰ ، میر ، کنا ، ۳ ، ۵۰). بڈھا ہوں ، فرتوت نہیں ، شیخ فانی نہیں. (۱۹۰۰ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۸۳). [ف].

فَرْتُوتَہ (فت ف ، سک ر ، و مع ، فت ت) امث.
ضعیف عورت ، بوڑھی عورت. ایک ضعیفہ فرتوتہ کمر میں خم جھریاں پڑی ہوئیں ، فرمایا ایسے تو کون ہے. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۶۱۸). [فرتوت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَرَج (فت ف ، ر) امث.
کشائش ، آسائش ، آرام.

صبر کو کہتے ہیں مفتاح فرج
صبح خنداں شب غم سے پھوٹے

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۵۷). [ع].

فَرْج (فت ف ، سک ر) امث.
۱. **شگاف ، دراز ، سوراخ.** پتھروں کی فرجوں میں جو ہوا گزرتی ہے اس کا استحالہ پانی میں ہو جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۰۹). یہ ایک چھوٹے پیالے جتنی تنگ اور کم گہری فرج ہے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۵۲۳). ۲. **عورت کی شرم گاہ.** نگہ رکھے ... پیٹ کوں حرام کھانے سوں اور فرج کوں زنا اور لواطت کرنے سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد حسینی) ، انتباہ الطالبین (ق) ، ۶۳). حرام ہے ، مرد پر فرج اس عورت کی جس سے زنا کیا ہو. (۱۸۰۶ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۵). عزل کہتے ہیں انزال کے قریب عورت سے علیحدہ ہو کر خارج از فرج انزال کرنے کو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۸۶).

جائز ہے جو از روئے کتاب اس کے سوا
ہر لذتِ بطن و فرج ہے مجھ پر حرام

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۴۷). [ع].

فِرج (کس ف ، ر) امذ.
خنک ساز ، سرد خانہ. اختر بھائی کے یہاں فرج کا پانی پیا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، طلوع افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۲). وہ فرج پانچ سکریٹوں کا آیا تھا. (۱۹۸۷ ، او کھے لوگ ، ۲۳). [انگ : ریفریجریٹر (Refrigerator) کی تخفیف].

فَرْجاد (فت ف ، سک ر) صف.
عقل مند ، دانا (نوراللغات ، اسٹین گاس ، جامع اللغات). [ف].

فَرْجام (فت ف ، سک ر) امذ.
انجام ، عاقبت ، انتہا ، آخر (اردو میں ترکیب کے ساتھ مستعمل).

تجھے بولی سب راز و فرجام خویش
بولی بج کوں آغاز و انجام خویش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۷).

ہوئی جب صبح تو وہ نیک فرجام
اٹھی بجوں کا معمولی کیا کام

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۳).

ہوں ناکام کفار فرجام کار
یہ نغمائے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۸). [ف].

فُرْجَہ (ضم نیز فت ف ، سک ر ، فت ج) امذ.
دو چیزوں کا درمیانی فرق ، شگاف ، چھید ، سوراخ ، دو چیزوں کے درمیان فاصلہ ، کشادگی. اس شعلہ کے درمیان ضرور فرجہ پڑ جاوےگا جو خالی ہو گا. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار ، ۱۳۵). اکثر اہل تفسیر کہتے ہیں کہ ایک فرجہ سقف بیت میں پیدا ہوا اس سے صورت ہر نور یعقوب علیہ السلام کی مکشوف ہوئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۱). طرفین کے عضلات کے درمیان کا فرجہ معین نما ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷). [فرج (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فُرْجی (فت ف ، سک ر) امث.
وہ چغہ جو سامنے سے کھلا ہو. فرجی سامنے سے کھلا ہوا ہوتا ہے اور اس میں بند نہیں ٹانکے جاتے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۰). [مقامی].

فَرَح (فت ف ، ر) امث.
۱. **خوشی ، خرمی ، شادمانی ، انبساط.**

اے نار تیرے نور تھے ہے انجمن کوں آج فرح
نازوک تیرے قد تھے ہے سنگارین کوں آج فرح

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۶).

اور آیا ہے خبر میں اس طرح
کہ وہ آیا شاہ پاس اے بافرح

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۸۵). حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے یوسف اب غم و رنج گیا اور وقت فرح اور سرور آیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۹). فرح عربی الاصل ہے اور اس خوشی کے لیے آتا ہے جو انسان کو متحیر و مدہوش ... کر دے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). ۲. **(رمل) رمل کی سولہ شکلوں میں سے بارہویں شکل (⁝) اس میں فرد آبی اور خاکی موجود ہیں ان کے مقابل کے حروف د ح ہیں عدد ان کے بارہ ہوتے.**

نحس وہ اپنا ستارہ ہے جو ہو ہمسایہ
چھوڑ دے شکل فرح زائچے میں گھر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۷). فرح قوت مزاج پر ہے اور یہ شکل زہرہ سے منسوب ہے اس لیے جمعہ کا روز سعد اکبر ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹). [ع : (ف ر ح)].

ـــ اَفْزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
خوشی بڑھانے والا ، خوش کن ، فرحت بخش. اس نواح میں ایک کرہ ہے کہ جوانمردوں کی ہمت کے مانند سر بلند اور بستان طبع سخنوراں فرح افزا و دل پسند ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳). [فرح + ف : افزا ، افزودن - بڑھنا].

ـــ انگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
نشاط افزا ، خوشی و مسرت پیدا کرنے والا ، فرحت انگیز.

درختاں باروَر شیریں ثمردار
فرح انگیز شہر و ثام بسیار

(١٦٣٧ء ، کنج الاسرار ، ٧٦). [فرح + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، پیدا کرنا].

ـــ بخش (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
خوشی دینے والا ، خوش کن.

فرح بخش یک سبز تر باغ تھا
فلک کوں ہر یک پھول جس داغ تھا

(١٦٥٧ء ، گلشن عشق ، ١٣٥).

تبسم کی معجون یاقوت سے
غذائے فرح بخش کی قوت سے

(١٧٣٩ء ، کلیات سراج ، ٧٥). کلکتے کا قلعہ اس کے متصل ہے ... ایسا فرح بخش و فضا کا مکان کہیں کم ہو گا. (١٨٣٧ء ، حملات حیدری ، ٦). بصرے میں پہنچ کر وزیر نے ایک فرح بخش مقام پر قیام کیا. (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٣٥). فیض کی شاعری میں ایسی ... بے شمار تراکیب ملیں گی جن کے متوازی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ رکھے جانے پر عجیب فرح بخش حیرت ہوتی ہے. (١٩٨٨ء ، غالب ، ١ ، ٢ : ١٢٦). [فرح + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا].

ـــ فال امث.
اچھا شگون ، نیک شگون.

وہ خبر بلقیس کے لایا یہ اوس یوسف کا خط
ہے خجل مرغِ سلیمان پیکِ فرح فال سے

(١٨٥٨ء ، سحر (نواب علی خان)، بیاض سحر ، ٣٣٠). [فرح + فال (رک)].

ـــ کرنا محاورہ.
خوشی پہنچانا ، خوش کرنا.

کہے جو کچھ تجھے اس طرح کریو
تو میرے دوست کو جا فرح کریو

(١٦٨١ء ، اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ١٣٢).

ـــ مند (ـــ فت م ، سک ن) صف.
خوشی و مسرت سے معمور ، خوش و خرم.

اڑتا ہے طبیعت جو فرح مند ہوتی ہے
سیماب کے قالب میں ہوا بند ہوتی ہے

(١٩٢٧ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ٢ : ١٠٥). [فرح + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ مُہلک کس صف (ـــ ضم مج م ، سک ہ ، کس ل) امث.
مہلک خوشی ، ضرررساں خوشی ، اذیت ناک مسرت. مہلک قسم کی خوشی (فرح مہلک) کی حالت میں قلب کا بطن خون اور روح سے خالی ہو جاتا ہے. (١٩١٦ء ، افادۂ کبیر مجمل ، ١٣٥). [فرح + مہلک (رک)].

ـــ ناک صف.
فرحت بخش ، فرح مند ، خوشی سے بھرا ہوا.

عروسی کی شب کی حلاوت تھی حاصل
فرح ناک تھی روح دل شادماں تھا

(١٨٤٦ء ، آتش ، ک ، ٩١). دستر ہا ک حضرت علیؓ کرم کا پکڑے ہوئے فرح ناک تشریف لائے. (١٩١٣ء ، غزوات حیدری ، ٣٧٣). ان کی حیثیت سماج پر یک گونہ تنقید کی ہوتی ہے دلآویز شگفتہ اور فرح ناک تنقید. (١٩٨٨ء ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ١٣). [فرح + ناک ، لاحقۂ صفت].

فَرْحان (فت ف ، سک ر) صف.
خوش ، شادان ، مسرور ، مطمئن ، آسودہ. نہایت شادان و فرحان سفر کی تیاری کی. (١٨٧٦ء ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٣٧٣). اب کی یہ بہت فرحان و شادماں ہوا کہ جھلی نہیں پھنسی. (١٩٠١ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٥). [ع].

فَرْحَت (فت ف ، سک ر ، فت ح) امث.
خوشی ، شادمانی ، مسرت.

اس یتیمہ پر جو رحم اب کھاؤگی ماں جانیو
بس کنگورا عرش کا پاوے گا فرحت الوداع

(١٧٣٢ء ، کربل کتھا ، ١٩٨). جس وقت کوئی ارادہ کرے بے تامل علی فرحت و سرور میں مقام فرماوے. (١٨٣٥ء ، احوال الانبیا ، ١ : ١١). پہلی ہی شرکت کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے فرحت کے کلفت ہوئی. (١٩١٩ء ، جوہر قدامت ، ١٥٧). جائے کے گھونٹ جیسے جیسے میرے حلق میں اتر رہے تھے ... فرحت محسوس ہو رہی تھی. (١٩٨١ء ، قطب نما ، ٧٦). [ع : (ف ر ح)].

ـــ افزا (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
خوشی بڑھانے والا ، تازگی بخش ، مفرح ، فرح افزا.

جوشِ وحشت بھی فرحت افزا ہے
گھر میں پاتا ہوں لطف جنگل کا

(١٧٩١ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٢٨).

تھی وہ محفل جس کا ہر گوشہ تجلی ریز تھا
ذرہ ذرہ فرحت افزا تھا ، نشاط انگیز تھا

(١٩١٦ء ، نقوش مانی ، ٣١). [فرحت + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھنا ، زیادہ کرنا].

ـــ اِلْتِیام کس صف (ـــ کس ا ، سک ل ، کس مج ت) صف.
فرحت سے پیوستہ ؛ (مجازاً) خوشی و شادمانی سے بھرا ہوا ، خوشی سے معمور. تراب علی نے جو پیام فرحتِ التیام سنایا تو نواب صاحب والا تبار ... کی باچھیں کھل گئیں. (١٨٨٧ء ، جام سرشار ، ٢٦). [فرحت + التیام (رک)].

ـــ انجام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
جس کا انجام اچھا ہو ، کامیاب (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [فرحت + انجام (رک)].

ـــ اندوز (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
خوشی کا ذخیرہ کرنے والا ؛ مراد : بے حد خوش و خرم.

رعیّت دست بستہ فرحت اندوز
کھلے رہتے تھے دروازے شب و روز
(۱۸٦٢ ، طلسم شایاں ، ۵). [فرحت + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا ، اکٹھا کرنا].

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
سرور افزا ، فرحت بخش ، نشاط انگیز. دوستوں کے ساتھ میں رات کو وہاں ہی رہا وہ مکان نہایت ہی خوش فرحت انگیز اور باغ دل کشا ... تھا. (۱۸۵۵ ، گلستان ، نظام الدین ، ۲۷). شہریار شکار سے واپس آیا تو شاہ فرمان کو ارا کین دولت نے یہ مژدۂ فرحت انگیز کہہ سنایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸). میں دو نہایت دل پذیر اور فرحت انگیز تحریروں کا سراغ دینے پر آمادہ نہیں ہوں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۲۱). [فرحت + ف : انگیز ، انگیختن ـ ابھارنا].

---آثار (---مد ا) صف.
خوشی اور شادمانی کی علامات لیے ہوئے ، نشاط و سرور سے معمور. آپ رامپور ضرور آئیں اور اپنے دیدار فرحت آثار سے مسرور کر دیں. (۱۸۹۲ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۳۲). [فرحت + آثار (اثر (رک) کی جمع)].

---زا صف.
خوشی و مسرت پیدا کرنے والا. اگر «تعجب انگیز» اور دلچسپ و فرحت زا» ہونا دو جداگانہ چیزیں ہیں تو مجھ ایسے انسانی آدمی سے یہ امید رکھنا عبث ہے. (۱۸۹۲ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۹). جب طبیعت پر تکدّر اور انقباض طاری ہونے لگتا ہے تو ان بزرگوں کی صحبت فرحت زا ... ثابت ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اکتوبر : II). [فرحت + ف : زا ، زائیدن ـ پیدا کرنا].

---نا ک صف.
خوشی سے بھرا ہوا ، خوشی دینے والا ، فرح نا ک.
قابِ قوسین ہے مکاں اور تو شاہِ لولاک
تجھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحت نا ک
(۱۹۲۳ ، مدح پیغمبر الٰہ ، ۴٦). [فرحت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

فَرحِیَہ (فت ف ، سک ر ، شدّ ی مع بفت) امث.
سوانگ ، ناچ رنگ ، نقل نانک وغیرہ جس کا انجام خوشی پر ہو ، طربیہ. میں نے یہ مناسب سمجھا کہ بعض اصناف مثلاً کامیڈی (فرحیہ) اور فارس (نقل) وغیرہ کے متعلق اردو ڈراما میں طنز و مزاح کے باب میں تفصیلاً عرض کیا جائے. (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۱۰۵). [فرح + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَرُّخ (فت ف ، شد ر بضم) صف.
۱. **مبارک ، مسعود ، اقبال مند.**
دلاسا اپو دوتو کوں لی دیئے
سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کئے
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲).

صاحب بخت خوش و فرخ و فیروز و سعید
میر محبوب علی خاں شہِ یکتا و وحید
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۳).
یاد آتے ہیں وہ از منۂ فرخ و سعید
جب تھا بلا مبالغہ ہر روز روز عید
(۱۹۱۱ ، فردوس تخیل ، ۲۸). ۲. **خوب صورت ، خوش شکل.**
وہاں تھی سانولی اک نار فرخ
کہ دیکھی جانیں دلبر بھرا رخ
(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۳۸).
روئے فرخ پہ جو ہیں تیرنے برستے انوار
تار بارش ہے بنا ایک سراسر سہرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۸). [ف : فر (ـ دبدبہ ، شان و شوکت) + رخ (رک)].

---پَے (---ی لین) صف.
نیک قدم ، جس کا آنا مبارک و مسعود ہو. ایک زمردیں پر و بال فرخ پے ... توتا خریدا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵٦). [فرخ + رک : پے (۱)].

---تبار (---فت ت) صف.
عالی خاندان ، اچھے گھرانے والا ، مبارک خاندان والا (ماخوذ: نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [فرخ + تبار (رک)].

---سِیَر (---کس س ، فت ی) صف.
خوش اطوار ، اچھی سیرتوں والا ، اچھی عادتوں والا. فرخ سیر کجکلاہ اس شاہ عالیجاہ کا نام تھا. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۷). [فرخ + سیر (سیرت (رک) کی جمع)].

---فال صف.
مبارک شگون والا ، نیک شگون والا.
ایسے سلطان بلند اقبال فرخ فال کو
اور پھر کیا چاہیے کچھ بھی قناعت ہو اگر
(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۹).
توقیر سے مالامال ہے تو
نصرت کی فرخ فال ہے تو
(۱۹۷۳ ، کلام حکیم ، ۱۳۵). [فرخ + فال (رک)].

---قَدَم (---فت ق ، د) صف.
رک : فرخ پے (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [فرخ + قدم (رک)].

---نِژاد (---کس ن) صف.
رک : فرخ ، تبار ، عالی خاندان ، عالی نسب ، اچھے خاندان کا.
قصّہ لیکن ہے یہ ان فرخ نژاد ایّام کا
جب ہمارے نامے کا عنوان تھا عزم الامور
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ٦۵۵). [فرخ + نژاد (رک)].

---نِہاد (---کس ن) صف.
نیک طبیعت ، نیک خصلت ، نیک سرشت. شہزادہ فرخ نہاد نے شاہ عالی نژاد کی طرف مخاطب ہو کر کہا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۳). [فرخ + نہاد (رک)].

فَرْخُنْدَگی (فت ف ، سک ر ، ضم خ ، سک ن ، فت د) امث.
سعادت ، برکت ، خوشی ، شادمانی.

جو در وقتِ پیری و افکندگی
جوانی تن خوش بہ فرخندگی

(۱۶۰۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۵).

بچے گا گر یہاں تو زندگی سے
جیئے گا وہاں سدا فرخندگی سے

(۱۹۷۲ ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۹۹). [فرخندہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرْخُنْدَہ (فت ف ، سک ر ، ضم خ ، سک ن ، فت د) صف.
مبارک ، خوش آیند ، برکت والا ، سعادت مند ، نیک.

فریدوں کے دل کا او فرخندہ تھا
اسی تھے دنیا میں کرم زندہ تھا

(۱۶۰۹ ، خاور نامہ ، ۳۲۱). تاخیر اس امر میں اس سبب سے ہے کہ غالباً زمان دعوت خجستہ آغاز فرخندہ انجام اوس کا نہ پاؤں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰).

روز نوروز ہو ہر شب ہو شبِ عیش و نشاط
رات دن جشن ہوں فرخندہ و فیروز و سعید

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۰۵).

شبِ قدر اس سُہانی رات کا فرخندہ پرتو ہے
بدل دیتی ہے جس کی فرخی ناقص کو کامل سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۵). [ف].

ـــ اَخْتَر (ـــ فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
خوش نصیب ، مبارک ، نیک اختر.

کدھر ہے ساقی فرخندہ اختر
عنایت ہو خدارا ایک ساغر

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱).

تم جس کی قسمت میں ہو وہ فرخندہ اختر کون ہے
کہہ دو تمہارے عشق میں وہ میرا ہمسر کون ہے

(۱۹۲۹ ، اخترستان ، ۱۲۵). [فرخندہ + اختر (رک)].

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
رک : فرخندہ اختر.

کر ولی پر یک عنایت کی نظر
سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۹). [فرخندہ + بخت (رک)].

ـــ پَے (ـــ فت پ) صف.
جس کا آنا مبارک ہو ، فرخ قدم ، نیک قدم.

جیت کا پڑتا ہے جس کا داؤں وہ کہتا ہے یوں
سوئے دستِ راست ہے میرے کوئی فرخندہ پے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۳).

ابر و ہوا کو مرکبِ فرخندہ پے کروں
چاہوں جو غرب و شرق کو اک دم میں طے کروں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۴۳). [فرخندہ + رک : پے (۱)].

ـــ حال صف.
خوشحال ، مطمئن ، آسودہ.

بہت حشمت و جاہ و مال و منال
بہت موج سے اپنی فرخندہ حال

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۲۹). [فرخندہ + حال (رک)].

ـــ حالی امث.
خوش حالی ، شادمانی. انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں صرف فرخندہ پیشانی سے ہی نہیں بلکہ خنداں و فرخندہ حالی سے. (۱۹۸۷ ، اردو ، ۶۳ ، ۲ : ۵۷). [فرخندہ حال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خُو (ـــ و مع) صف.
نیک خصلت ، اچھی عادت والا ، نیک سیرت. ساقی ماہرو فرخندہ خُو نے سب سے اعلیٰ شرابِ مشکبُو ایک جام بلور میں انڈیلی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۹). [فرخندہ + خُو (رک)].

ـــ رائے صف.
نیک تدبیر ، دانش مند ، اچھی رائے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [فرخندہ + رائے (رک)].

ـــ سِیَر (ـــ کس س ، فت ی) صف.
فرخندہ خُو ، نیک اطوار ، اچھی سیرت والا.

زخمی کیا اکبر کی سُنانی نے جگر کو
غش آنے لگا زعفرِ فرخندہ سیَر کو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۲۱۸). [فرخندہ + سیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

ـــ طالِع (ـــ کس ل) صف.
اچھی قسمت والا ، خوش قسمت ، خوش نصیب.

غلغلہ ہے آج عالم میں مبارک باد کا
شہ کو خالق نے دیا فرخندہ طالع نورچشم

(۱۹۱۳ ، سرتاج سخن ، ۳۴). [فرخندہ + طالع (رک)].

ـــ فال صف.
رک : فرخندہ طالع.

مری نگاہ کی رو پہ اے فرخندہ فال چل
ہے روزِ عید آج اے ابروِ ہلال چل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۸).

شوقِ جوابِ خط ہے دمِ نزع بھی امیر
ہوں منتظر میں قاصدِ فرخندہ فال کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۸). انہیں پاکستان کے ساتھ بے پناہ محبت تھی اور اپنے ملک کو خوش حال اور فرخندہ فال دیکھنا چاہتے تھے. (۱۹۸۳ ، آتش چنار ، ۷۸۸). [فرخندہ + فال (رک)].

ـــ فالی امث.
خوش نصیبی ، قسمت کی اچھائی.

مبارک نام تیرے آبرو کا کیوں نہ ہو جگ میں
اثر ہے یہ ترے دیدار کی فرخندہ فالی کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲). [فرخندہ فال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ فَرْجام (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
جس کا نتیجہ نیک ہو ، مبارک ، نیک انجام.

وہاں پہونچی تو کیسا کفر کا نام
ہوئی وہ مومنہ فرخندہ فرجام

(۱۸۷۷ ، اثر کرم ، ۳۹). [فرخندہ + فرجام (رک)].

ـــ مَآل (ـــ فت م) صف.
مبارک ، مبارک نتیجہ والا کامیاب. فوج کی طرف سے فرخندہ مآل زر و جواہرات سے مالا مال. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدر بخش حیدری ، ۲). [فرخندہ + مآل (رک)].

ـــ مَقال (ـــ فت م) صف.
بشارت دینے والا ، خوش خبری سنانے والا ؛ دل خوش کُن باتیں کرنے والا.

یوں نوا سنج ہوا راوی فرخندہ مقال
ساقی صبحِ نخستیں نے یہ ارشاد کیا:
مغبچو آج سے گردش میں رہیں پیمانے

(۱۹۶۰ ، زنجیر رم آہو ، ۷۵). [فرخندہ مقال (رک)].

فَرُّخی (فت ف ، شد ر بضم) امث.
خوشی ، شادمانی ، سعادت ، فرخندگی.

اتو بولے اے مایۂ فرّخی
نہیں شاہ تجھے ہم نے کچھ آگہی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۹). بعض بادشاہ کی نہفتہ دانی کے معتقد کہتے تھے کہ بادشاہ کا ارادہ جو یہ ہوا ہے اس میں ضروری فرخی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۷).

وہ دور فرخی تھا ، یہ عہد بے رخی ہے
سب عہدِ باستاں کی عظمت ہوئی روانہ

(۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۲۶). [فرخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرْد (فت ف ، سک ر). (الف) امذ.
۱. **شخص ، تن واحد ، ہستی ، متنفس ، ایک آدمی.** کبھی کبھی آپ ایک ایک فرد کا امتحان لیتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۲). بچہ اپنی پیدائش کے وقت شخصیت سے عاری ہوتا ہے وہ اس وقت محض ایک فرد ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۸۱). ۲. **کاغذ کا تختہ.**

غرض لکھ کے اقرار اک فرد پر
دیا بھیج اوس مرد کامل کے گھر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۳). فرد : اس مقدار کے کاغذ کو کہتے ہیں کہ جس کا طول دو چند عرض کا ہووے. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۵). بڑے داؤں پیچ سے دن بھر میں دس پانچ فردیں بائیں ہاتھ سے چھاپ ڈالتے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰۶). ۳. **ایک قسم کا سفید پیشانی کا لقا کبوتر.** اوّل پر و بازو باندھ کر چالیس روز فرد پر بندھا رکھے کہ سست ہو جاوے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۲۲). ۴. **ایک خوش آواز پرند کا نام جو خاصیت میں چکوا چکوی کی طرح ہوتا ہے ، رات بھر نر مادہ علیحدہ رہتے اور دن کو دونوں مل جاتے ہیں ، یہ جانور برفانی پہاڑوں پر اکثر رات کے وقت بولا کرتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۵. **گنجفے یا تاش کا ورق.** الکسی نے بے الٹے ہوئے تاش مذکور کے پر ایک فرد بتا دی. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی ، ۵۸). بادشاہ چنگ کھیل رہے ہیں کہیں فرد ہو رہی ہے کہیں خلال. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۶۲). ۶. **خرمائے فارس کی ایک اعلیٰ قسم جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے یکتا ہے ، یہ نام غالباً اس وجہ سے بھی ہوا کہ ہر ڈالی میں ایک ایک خرما لگتا ہے.** فرد : یہ ایک قسم ہے خرمائے فارس کی. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النحل ، ۵۱). (ب) امث. ۱. **بیت ، شعر ، ایسا تنہا شعر جو کسی غزل ، نظم ، قصیدہ ، قطعہ یا مثنوی کا جزو نہ ہو.** خدا کے آشنا لوگوں کون تمن اگر نا جانتے اچھیں گے تو ہیں لے سالک اسی واسطے فرد بھی کہتا ہوں. (۱۶۷۹ ، درالاسرار ، ۹).

البتہ ہووے مطلعِ دیوانِ آفتاب
تجھ حسن کی صفت میں اگر فرد بولئے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۶).

جوشش کی گفتگو جو پسند آتی ہو تجھے
میں پڑھ سناؤں کوئی غزل کوئی فرد پھر

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۶۰). کسی شاعر کا کوئی ایسا تنہا شعر جو کسی نظم ، غزل ، قصیدہ ، قطعہ یا مثنوی کا جزو نہ ہو فرد کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۳). ۲. **وہ کاغذ جس پر حساب کتاب درج کیا جاتا ہے ، گوشوارہ.**

فیضِ غم سیں چشمِ گریاں کا سیری جاری ہے کام
فردِ دامن پر لکھا ہوں اپنے آنسو کا حساب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷). قیمت اس کی بموجب فرد کے کل دی جاتی گی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۰). ایک آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ڈپٹی صاحب نے اپنے حساب کی فرد مانگی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۳۷). بلدیو مستری نے انھیں اشارے سے بلایا اور ایک فرد حساب کی نکال کے پڑھوائی اس میں کاریگروں کے چنتے کی تفصیل تھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۰۹). نجی مکتوبات ، حساب کی فردوں وغیرہ کی شکل میں دستاویزات موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۱).

۳. **فہرست (اسماء ، اشیاء وغیرہ کی).**

فردِ عشاق پہ تحریر ہوا جیم جنوں
مل گئے حضرتِ بہلول بھی دیوانوں میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۶). متعصب ہندوں نے جو مسلمانوں کے مظالم کی بڑی لمبی فرد بنا رکھی ہے اس میں یہ بات ضرور ہو گی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۷).

جو تھی زاید رقم وہ بھی نکالی
لفافہ میں رقم اور فرد ڈالی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۳).

تیر قاتل سے ٹپک کر خون بے تقصیر نے
نام اصغر داخل فرد شہیداں کر دیا
(۱۹۵۱ء ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۱۰). **۴. دوہری شال کی فرد ، چادر ، شال ، رضائی کا ابرہ ، لحاف کا ابرہ.**
مری آنکھ میں پھولی سرسوں سی آج
کہ اوڑھے ہے دو شال کی فرد زرد
(۱۷۹۱ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۵۶).
کھنچتا ہے آغوش تو کسی کو کنار میں
بے وجہ ملگجی نہ رضائی کی فرد ہے
(۱۸۷۳ء ، دیوان قلق ، ۳۵۷). نہایت عمدہ لحاف لکھنؤ کی فرد ، اس سب پر پلنگ پوش پڑا ہوا. (۱۹۲۱ء ، خونی شہزادہ ، ۶۲). لحاف و رضائی کی چھپی ہوئی فردیں لکڑی کے چھاپے ، سینگ کی کنگھیاں ... ایجاد کیں. (۱۹۷۵ء ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۷۷). **۵. مسل ، مقدمے کے کاغذات کی فائل ، فرد جرم ، فردوں کی پسل.**
جاری نہ ہوئے دفتر عالم میں دخل کیا
یہاں دستخط حضور سے جو فرد ہو گئے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۷۸). راقم کے والد رائے منسا رام نے ... اورنگ آباد سے فردوں کے چند طبق میرے پاس حیدرآباد بھیجے. (۱۹۳۱ء ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۰۳). سمن نکلے ، پٹواری طلب ہوا ، کاشتکار آئے ، ڈپٹی آیا ، بکار ہوئی اور مقدمے پیش ! ڈپٹی نے فرد دیکھی. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۳۶). **۶. وہ حدیث جس کا راوی ایک ہو ، حدیث غریب.** حدیث جس کا راوی ایک ہو تو وہ حدیث غریب ہے ... اور غریب کا نام فرد بھی ہے. (۱۹۵۶ء ، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ۱۲). (ج) صف. **۱. یکتا ، بے مثل ، یگانہ.**
گو کہ قائم یہ کہے فرد ہوں میں شعر کے بیچ
پر سخن چاہیے ایسا ہو کہ دیوان پسند
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵۲).
عقل کا معقولہ تُو ہے خلق کا مقبول تُو
ذات تیری فرد اعلیٰ بات تیری یک کتاب
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). ایک لاجواب ہے ایک فرد چلبلے جھٹی بانی. (۱۸۸۰ء ، ربط ضبط ، ۱ : ۲). اگر وہ اپنے رنگ میں یکتا ہیں تو یہ اپنے طرز میں فرد ہیں. (۱۹۰۳ء ، مضامین چکبست ، ۶). زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں مگر ہر کافرانہ حرکت میں فرد ہوتے ہیں. (۱۹۹۹ء ، افسانہ کر دیا ، ۳۰۳). **۲. اکیلا ، تنہا.**
کہ ہو جان نوخیز ہور فرد ہے
بھونک اسے عشق کا درد ہے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۲).
وہ درویش بولا میں رہتا ہوں فرد
بنا حکم جانا نہ بستی کے گرد
(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۴۳).
جگ پھوٹ کے رہ گیا ہوں میں فرد
تنہا پھرتا ہوں صورت فرد
(۱۸۸۷ء ، ترانۂ شوق ، ۶۶). ۲. (أ) **(اظہار تعداد کے لیے) طاق ، (زوج کی ضد) واحد ، ایک چیز ، دو میں سے ایک (جفت کا نقیض).**
خالی نہیں یہ علم رمل بھی مزے سے واہ
واں بھی تو زوج اور وہی فرد ہے سو ہے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۷۳). اے جوہری یہ موتی فرد ہے یا اس کی جوڑی بھی ہے. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۹۸). جب جفت ہو گا تو پھر فرد اور طاق کا ہونا بھی ضروری ہے. (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۷). جوڑی اٹھائی ، سوا سوا من کی فرد. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۶۸). **۳. (تصوف) اس ولی کو کہتے ہیں جو بے واسطہ قطب الاقطاب کے جناب الٰہی سے فیض یاب ہو.**
فرد ہو جو دونو عالم کا تعلق چھوڑ کر
نور باطن سے وہ پالیتا ہے اسرار وحید
(۱۸۷۳ء ، مناجات ہندی ، ۴۳). آپ کے مریدان باخلاص کو اس میں اختلاف ہے کہ آپ کو «قطب الاقطاب» کا درجہ حاصل تھا یا فرد کا. (۱۹۲۱ء ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۷۳). **۵. نوع ، قسم.** بھیڑوں کے دو گروہ جو اولاً یکساں تھے ... صرف پچاس سال میں اس قدر مختلف ہو گئے کہ وہ علیحدہ علیحدہ فرد کے جانور معلوم ہونے لگے. (۱۹۳۲ء ، عالم حیوانی ، ۲۶). [ع].

ـــــ اِخْراجات کس اضا (ـــــ کس ا ، سک خ) امذ.
حساب کتاب کی فہرست ، کاغذ جس میں اخراجات کی تفصیل درج کی گئی ہو ، خرچ کے اندراجات کی فہرست.
یہ کہہ کر پیش کردے فرد اخراجات اے اکبر
حساب دوستاں در دل حساب خادماں دربل
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۸). [فرد + اخراجات (رک)].

ـــــ اِلْزام کس اضا (ـــــ کس ا ، سک ل) امذ.
(قانون) وہ کاغذ جس میں کسی کو قصور وار ٹھہرایا گیا ہو. فرد الزام (ب) مع وجوہات عدم گرفتاری کے ارسال کرے. (۱۸۸۲ء ، ایکٹ ، ۱۰ : ۱۰۷). [فرد + الزام (رک)].

ـــــ اُلْمَوت (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
مرنے والوں کی فہرست ، مُردوں کی فہرست ، اموات کے اندراج کی فہرست. جن لوگوں کے نام فردالموت میں درج تھے ان کے قتل کے لیے انعام مقرر ہوئے. (۱۸۷۴ء ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۷۶). [فرد + رک : ال (۱) + موت (رک)].

ـــــ اَنْدازَہ کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ن ، فت ز) امذ.
سالانہ حساب کتاب کا مخصوص اسنادی کاغذ ، تخمینے کا کاغذ. فرد اندازہ ایک خاص اسنادی کاغذ کا نام ہے جس میں سال تمام کا حساب آمد و خرچ درج رہتا ہے. (۱۹۲۹ء ، فرہنگ عثمانیہ ، ۱۵۶). [فرد + اندازہ (رک)].

ـــــ باچْھ کس صف (ـــــ سک چھ) است.
وہ فہرست جو پٹواری تیار کرتا ہے جس میں مطالبہ ہر حصہ دار کا درج ہوتا ہے اس کے ایک الگ خانے میں لوکل ریٹ کا اندراج ہوتا ہے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۱۰۴). [فرد + رک : باچھ (۱)].

ـــــ باطِل کس صف (ـــــ کس ط) امذ.
بے کار چیز ، ردی کاغذ ، ناکارہ.

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خطِ تدبیر کیا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۵۱).

فرد باطل کی طرح سے صاف مرفوع القلم
کیوں نہ ہو یہ فرد ہے تحریرِ بشتر آئینہ

(۱۸۳۸ء، شاہ نصیر، چمنستانِ سخن، ۱۷۹). [فرد + باطل (رک)].

---باقیات کس اضا(---کس ق) امث.
بقایا حساب کی فرد (نوراللغات). [فرد + باقیات (رک)].

---بَشَر کس صف(---فت ب ، ش) امذ.
شخصِ واحد ، انسان ، متنفس ، نفر. ہر زمانے اور ہر قوم اور ہر ملک اور ہر فرقہ بلکہ ہر فرد بشر میں ... یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے. (۱۸۷۰ء، خطباتِ احمدیہ، ۲). اکثر مقامات ہیں جہاں بادشاہ کوئی چیز نہیں ، ہر فرد بشر اپنا آپ حا کم ہے . (۱۹۱۲ء، سی پارۂ دل، ۱ : ۵۹). اس خاکے کی تقسیم جن ادوار میں کی ان کی مدت نصف صدی سے زیادہ نہیں یعنی جتنی کسی فرد بشر کی حیاتِ ذہنی ہو سکتی ہے. (۱۹۵۷ء، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ)، ۱ : ۸۶). [فرد + بشر (رک)].

---بقایا کس اضا(---فت ب) امث.
بقایا حساب کی فہرست. کسی دشواری کے بغیر شاہی خزانے کی فرد بقایا ... کا پتا چلا سکتا تھا. (۱۹۲۳ء، ذرائعِ محاصلِ سلطنتِ مغلیہ ہند (ترجمہ)، ۳۰). [فرد + بقایا (رک)].

---پر چڑھانا محاورہ.
رجسٹر میں اندراج کرنا.

کیوں فرد پر چڑھا کے مرا نام دو کیا
واجد کی عاشقی میں یہ عاشق جریدہ ہے

(۱۸۶۱ء، کلیاتِ اختر، ۶۹۵).

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
شخصیت پرستی ، کسی شخص کو پرستش کی حد تک پسند کرنا. مشرقی تہذیب میں فرد پرستی کم اور تعاون کا جذبہ نسبتاً زیادہ رہا ہے. (۱۹۸٦ء، پاکستانی معاشرہ اور ادب، ۵۸). معاشرہ میں فرد پرستی اور معاشرہ بیزاری کے رجحانات بہت عام کئے جا رہے ہیں. (۱۹۸٦ء، سلسلہ سوالوں کا، ۱۳). [فرد + ف : پرست ، پرستیدن ، پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر صاد کَرنا محاورہ.
دعوت کی فہرست پر جو لوگ مدعو ہوتے ہیں صاد کرتے اور اسی طرح لکھ دیتے ہیں صا (نوراللغات).

---تعْلیقہ کس اضا(---فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
ضبطیٔ مال کی فہرست ، قرق شدہ مال کی فہرست. ایک ہفتہ میں فرد تعلیقہ و سپرد نامۂ جائیداد مقروقہ حسب ضابطہ داخل کرو. (۱۹۹۰ء، انشائے خرد افروز، ۴۰). [فرد + تعلیقہ (رک)].

---جرائم کس اضا(---کس ی) امث.
وہ کاغذ جس پر جرم کے دفعات لکھے جائیں ، فہرست جرائم.

اک جرم اور فرد جرائم میں بڑھ گیا
یعنی نہ دردِ دل کا ہو اظہار آجکل

(۱۹۰۳ء، دیوانِ پروین، ۶۹). [فرد + جرائم (جُرم (رک) کی جمع)].

---جُرْم کس اضا(---ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) مسل کا وہ کاغذ جس پر مجرم کا جرم اور دفعہ شہادت لینے کے بعد درج کی جائے. تمہیں جہان کے خلاف فرد جرم لگائی چاہیے. (۱۹۰۸ء، سلورکنگ، ۱۰۹). نہ کبھی اثیر مقدمہ چلایا جاتا تھا نہ کوئی فرد جرم عائد ہوتی تھی. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۱۵۷). [فرد + جرم (رک)].

---جَمَعْ بَنْدی کس اضا(---فت ج ، سک م ، فت ع ، فت ب ، سک ن) امث.
محاصل لگان کا رجسٹر ، مالگزاری کی فرد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [فرد + جمع بندی (رک)].

---حِساب کس اضا(---کس ح) امث.
حساب کتاب کی فہرست ، فردِ جرم ، گناہوں کی فہرست. انہوں نے فرد حساب میں اجناس کو اپنا لکھ دیا. (۱۸۸۰ء، آبِ حیات، ۲۸۷).

گریۂ شرم گنہ لکھا کہیں ہوگا ضرور
آپ دیکھیں تو مری فرد حساب اچھی طرح

(۱۹۰۰ء، نظم دل افروز، ۱۵۰). اضاق فرد حساب یا جیسی کہ صورت ہو فروق از حد فرد حساب اسمبلی کے سامنے پیش کرنے کی مستوجب ہو گی. (۱۹۷۳ء، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین، ۲۹۵). [فرد + حساب (رک)].

---حَقِّیَت کس اضا(---فت ح ، شد ق بکس ، شد ی بفت)،
فہرستِ حقداری ، حق قبضہ یا ملکیت کا کاغذ. مال کے رجسٹر میں اندراج ہو کر ... فرد حقیت اور کھیوٹ کھتونی کے خانوں میں ... نام بھر جاتا تھا. (۱۹۸۹ء، آئینہ، ۲۰۹). [فرد + حقیت (رک)].

---خانَہ شُماری کس اضا(---فت ن ، ضم ش) امث.
مکانوں کی گنتی کا کاغذ. فرد خانہ شماری گانوں کی. (۱۸۸۵ء، پٹواری کی کتاب، ۲). [فرد + خانہ شماری (رک)].

---طَلَب کس صف(---فت ط ، ل) امث.
تحریری مطالبہ ، سرکاری تحریر جس میں سامان رسد کا مطالبہ ہو. کنٹرولر آف اسٹیشنری کے دفتر کو فرد طلب بھیج کر مطلوبہ اسٹیشنری منگوائی جاتی ہے. (۱۹۸۳ء، دفتری طریقۂ کار، ۳٦). [فرد + طلب (رک)].

---عِصْیان کس اضا(---کس ع ، سک ص) امث.
فرد جرم ، گناہوں کی فہرست.

غوطہ پہ غوطہ دے تو مجھ کو اپنے آب رحمت میں
دھو دے میری فرد عصیاں عبدالقادر جیلانی

(۱۸۹۷ء، دیوان ڈاکٹر مائل، ۲۵۸).

نکلے میرے جرم میرے علم سے باہر بہت
دم بخود ہوں روز محشر فرد عصیاں دیکھ کر

(۱۹۳۲ء، ریاض رضوان، ۳۳۳). [فرد + عصیان (رک)].

ـــ عمل کسی اضا(ـــ فت ع ، م) امث.
نامۂ اعمال ، اعمال کے حساب کتاب کی فہرست ، انسان کے اچھے اور برے کاموں کی فہرست جو کراماً کاتبین مرتب کرتے ہیں.

اصلاح تو کر بھلے مری فرد عمل کی
ہر جرم کو اک لغزش مستانہ بنا دے

(۱۹۳۱ ، نقوش مانی ، ۱۷۱).

تر ہے دامن مرا اور فرد عمل بھی خالی
آرزو پھر بھی ہے ہو جاؤں میں قربان رسولؐ

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۴۳). [فرد + عمل (رک)].

ـــ فرد (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
ایک ایک ، علیحدہ علیحدہ ، الگ الگ ، بکھرا ہوا.

جن سخت بخت کی جب فرد فرد
کیا اختیاری سوں پر شیر مرد

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۰).

جب تلک آں پارہ اقوالوں کو مرد
جن کو فرمایا ہے حق نے فرد فرد

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۵۷).

تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں
مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۴). یہ خواص ، کیا فرد فرد اعتقادوں کے نظاموں میں ، خارجی حقائق کے حوالے کے بغیر ہی شناخت کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۹۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۲۹۵). [فرد + فرد (رک)].

ـــ فرید کسی صف(ـــ فت ف ، ی مع) صف مذ.
ایک اور صرف ایک ؛ مراد : بے مثل ، لاثانی ، یکتا ، کامل شخص جس کا جواب ہی نہ ہو. جنوبی امریکہ کا وہ فرد فرید قطعہ تھا جس میں کوئی ایسی حالت جو تمدن کی حد تک پہنچی ہو پائی جاسکتی تھی. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۲۵۶). اس وقت میں آپ کو انھی میں سے ایک فرد فرید کو ملانا چاہتا ہوں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۴۴). [فرد + فرید (رک)].

ـــ قرابت کسی اضا(ـــ فت ق ، ب) امث.
وہ فرد یا رجسٹر جس میں رشتہ داروں کے نام درج ہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [فرد + قرابت (رک)].

ـــ قرارداد جرم کسی اضا(ـــ فت ق ، کس د ، ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) مسل کا وہ کاغذ جس میں جرم ٹھہرانے کا مضمون اور وہ دفعہ یا دفعات قانون فوجداری کی درج ہوتی ہیں جس کی نسبت بیانات سے ملزم کو مجرم ہونا سمجھا جاتا ہے فرد قرارداد جرم لگانے کے بعد مجرم سے جواب اور صفائی لی جاتی ہے. نقل فرد قرارداد جرم کو جو اشخاص ملزم کو حسب دفعہ ۴۴۴ مجموعہ مذکور کے حوالے کی جائے. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم جولائی ، ۷). قرآن کا روحانی اثر اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلّم کا فیض نفقیق اس سے پہلے فرد قرارداد جرم کی دفعات کو بالکل مٹا دیتا ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸). فرد قرارداد جرم میں اس شخص کا تعین کرنا ضروری تھا جس کو فریب دینے کی نیت سے وہ جعل بنایا گیا. (۱۹۶۵ ، مبادی قانون فوجداری ، ۳۳۸). [فرد + قرارداد (رک) جرم (رک)].

ـــ کُش (ـــ ضم ک) صف.
انسان کو مارنے والا ، فردیت کو ختم کرنے والا. افراد کے ... بجائے ان کی توجہ گروہ کے تجربے پر تھی نئی کہانی نے پریم چند کے اسی فرد کش رویے کی مخالفت کی. (۱۹۹۳ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۸۰). [فرد + ف : کُش ، کُشتن - مار ڈالنا].

ـــ کنکوت کسی اضا(ـــ فت ک ، سک ن ، و مع) امث.
وہ کاغذ جس میں فصل کی قیمت کی تخمینی فہرست درج ہوتی ہے (اردو قانونی ڈکشنری ؛ نوراللغات). [فرد + کنکوت (رک)].

ـــ کیفیات کسی اضا(ـــ ی لین ، کس ف) امث.
بیانات کی فائل ، رپورٹ کی فائل ، دستاویز. مقررہ طریقہ پر کسی فرد کیفیات یا دستاویز کے جو زیر دفعہ ۵ بہم پہونچائی گئی ہو. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۱۵). [فرد + کیفیات (رک)].

ـــ لگان کسی اضا(ـــ فت ل) امث.
لگان کی فہرست ، اس میں نمبرشمار ، نمبر کھتونی ، نام مالک و رعیت ، تفصیل زمین ، قسم وار لگان بقید شرح و تعداد کب سے یہ لگان مقرر ہوا ، کیا جنس کاشت ہوتی اور کیفیت وغیرہ درج ہوتی ہے. اراضی کی ... فرد لگان تیار کریں. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۳۶). [فرد + لگان (رک)].

ـــ مطلق کسی صف(ـــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امث.
وہ حدیث جس کا راوی ایک ہی ہو ، ایسی حدیث جس کی روایتیں تو بہت سی ہوں مگر راوی صرف ایک ہو ، حدیث نسبی. راوی ، اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو تو فرد نسبی کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو فرد مطلق ہے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). [فرد + مطلق (رک)].

ـــ معاصی کسی اضا(ـــ فت م) امث.
گناہوں کی فہرست ، نافرمانیوں کی فہرست.

کی تھی جو فرشتوں نے رقم فرد معاصی
رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۵۰). [فرد + معاصی (رک)].

ـــ نویس (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
حساب کتاب کا رجسٹر لکھنے والا. اب تک ان کا خاندانی سرنام وہی فارسی زبان کا لفظ ہے ... یعنی فرد نویس. (۱۹۶۵ ، ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں ، ۳۰). [فرد + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

ـــ نویسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
حساب کتاب کی تحریر یا لکھائی. قلم دان کو زمین پر رکھتے تھے اور فرد نویسی کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، اوراق افسانے ، ۲۱۷). [فرد نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ واپسی کس ا (ـــــ فت پ) امث.
(قانون) **پولیس کی مزید تفتیش تک ، حوالات مزید یا حراست مزید کے حکم کی فائل**۔ افسر اعلیٰ حاضر ماہین عدالت مجسٹریٹ ایک ریمنڈیسٹ (فرد واپسی) مرتب کر کے قیدی کو مع اس کے روبروے مجسٹریٹ کے پیش کرے۔ (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ، ۱۰ ، ۱۲۵)۔
[فرد + واپسی (رک)]۔

ـــــ واحد کس صف (ـــــ کس ح) امذ.
تن تنہا ، صرف ایک شخص۔ اجتماعی لاشعور کا مواد ذاتی نہیں بلکہ اجتماعی ہوتا ہے یعنی یہ کسی فرد واحد سے مخصوص نہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱)۔[فرد + واحد (رک)]۔

فَرْدا (فت ف ، سک ر) امذ.
۱. **روزِ آئندہ ، آئندہ روز ، آج سے دوسرا دن ، کل کا دن جو آئے گا ، آنے والا کل**۔

سو مخدوم جی پیر فیروز کا
نگہبان فردا و امروز کا

(۱۵۶۶؟ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ۱۹۵۷ ، ۸ : ۱۰۳))۔

او قبط سنگر ہی آگہ زراہ
کمر باند آوے گا فردا پگاہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۰۱)۔

کرے آج فردا کا وعدہ اگر
وہ فردا قیامت سے ہے بیشتر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۰)۔

فردا و دی کا تفرقہ اک بار مٹ گیا
کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳)۔ یا جانی دشمن کے ساتھ محبت کرے مثل اپنی اولاد کے یا فکر فردا سے فارغ ہو بیٹھے۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۰۵)۔

سامنے رکھتا ہوں اس دور نشاط افزا کو میں
دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۴)۔ غالب ایک دیہاڑی دار اجرتی کی طرح زندگی بسر کرتے تھے ، اس لیے انہیں فردا کی کوئی فکر نہ ہوتی۔ (۱۹۸۷ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۲۰)۔ ۲. (**مجازاً**) **روزِ قیامت ، قیامت**۔

اندیشۂ فردا نہ ہے حضرتِ زاہد
میخانے میں ہی لیجیے تھوڑی سی اگر آج

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۷۹)۔

کوثری بیٹھے رہیں امید فردا کے لیے
میرے ہونٹوں تک شرابِ موجِ زن آ ہی گئی

(۱۹۴۱ ، انجم کدہ ، ۲۰۸)۔ [ف]۔

ـــــ ے قیامت (ـــــ کس ق ، فت م) امذ.
روزِ حشر ، قیامت کا دن ، روزِ محشر۔ اوس نام سبب کہ تیری ماں نے رکھا ہے ، فردائے قیامت بے حساب بہشت میں جاوے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳)۔

کسی کو معلوم تھا فردائے قیامت کا حال
روئے ہجرت تو مقدر نے دکھایا مجکو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۲۹)۔ محشر خرام کے رخصت ہونے کے ساتھ تاروں کی اتری ہوئی صورت دیکھی تو فردائے قیامت نے امروزۂ صبح محشر بن کے دکھا دیا۔ (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۶۵)۔ [فردا + ے (حرف اضافت) + قیامت (رک)]۔

فَرْداً (فت ف ، سک ر ، تن ا بفت) م ف.
علیحدہ ، الگ ، جدا۔ مثلاً اگر دماغ متاثر ہو تو نمونیا یا تھرمبوزس کا اثر ایک فرداً جانبے پر ہوتا ہے۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۲۸)۔ [فرد + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

ـــــ فَرْداً (ـــــ فت ف ، سک ر ، تن ا) م ف.
جدا جدا ، الگ الگ ، ایک ایک ، ہر ایک۔ اسلام کی تصنیفات فرداً فرداً ضبط تحریر میں آتی نہیں۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۳۳)۔ اس کی یہ سزا تجویز کی گئی کہ وہ تمام حاضرین جلسہ سے فرداً فرداً ہاتھ ملائے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۴۴)۔ باقاعدہ اجازت لینے کی عدم ضرورت نے اسلام میں فرداً فرداً ہر مسلمان کے اندر مذہبی ذمہ داری کا ایک مزید احساس پیدا کردیا ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۷۶)۔ [فرداً + فرداً (رک)]۔

فَرْدا فَرْد (فت ف ، سک ر ، فت ف ، سک ر) صف.
اکیلا ، تنہا۔

دیکھیے اس کو جو کوئی فردا فرد
تادمِ مرگ کھینچے آہ سرد

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۳)۔ [فرد (رک) + ا (حرف اتصال) + فرد (رک)]۔

فَرْدانِیَت (فت ف ، سک ر ، کس ن ، فت ی) امث.
اکیلا پن ، اکیلا ہونے کی حالت۔

یارب دے مجھ حلاوتِ فردانیتِ عسل
شیخ فرید خازن لشکر کے واسطے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۶۰)۔ میں ... تیس ہزار الوہیت میں پرواز کرتا رہا اور تیس ہزار سال فردانیت میں۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۰۳)۔ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے شاعر کا واسطہ خلق یا موجودات سے ہے جو سر تا سر عالم فردانیت ہے۔ (۱۹۷۳ ، غالب ؛ شخص اور شاعر ، ۳۶)۔ [فرد (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِرْدَوس (کس ف ، سک ر ، و لین) امث.
بہشت ، جنت ، خُلد۔

زاہد تکو دکھلا ہے فردوس کے اُمید کچھ
سونا جو کوئی کرتا اچھے انعام سبھی کام کیا

(۱۵۶۸ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۶)۔

کہ مقصود پا کر وو سنتوس کا
لگیا سیر کرنے وو فردوس کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۸)۔

بجز دیدار اے سالک نہ منگ فردوس ہرگز توں
بہت سب میں تفاوت ہے موت ہور بد کر کا
(۱۶۸۵؟ ، معظم بیجا پوری ، کلام (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۲)).
باشندے اس عیش و آرام سے رہتے ہیں کہ فردوس کی پرواہ نہیں کرتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۱).
تیری جنت ، تیرے فردوس سے نفرت ہے مجھے
ہاں اسی گوشۂ خاکی سے محبت ہے مجھے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۸). [ع].

ـــ آشیاں (ـــ کس ش) صف.
فردوس مکاں ، بہشت نصیب ، جنتی. جس وقت فردوس آشیاں دولت آباد سے دارالخلافت کی طرف آتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷). [فردوس + آشیاں (رک)].

ـــ بَرِیں کس صف(ـــ فت ب ، ی مع) امث.
بہشت کا اعلیٰ طبقہ ، جنّت کا سب سے بلند درجہ ، سب سے بلند درجے کی جنّت. دلچسپ طرح ڈالی گویا فردوس بریں کا خاکا کھینچ ڈالا. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۳). فردوس بریں کے ہم حد سے زیادہ دلدادہ ہیں ، وہاں کی لذتوں کا خیال اور وہاں کی حوروں کا حسن و جمال جب یاد دلایا جاتا ہے ہم میں ایک عجیب محویت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۲۳). ہاں یہ بات دوسری ہے کہ فردوس بریں میں جگہ عطا فرمائے جانے کی دعائیں ضرور کرائی جا سکتی ہیں. (۱۹۶۰ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۱۰۲). [فردوس + بریں (رک)].

ـــ خیال کس اضا(ـــ فت خ) امث.
خیال کی جنت ، خیالی جنت ، تصوّراتی جنّت. اجتماعی زندگی کے جہنم زار سے نکل کر ایک فردوس خیال میں پہنچنے کے لیے دو حاشیں ضروری ہیں. (۱۹۵۹ ، نبض دوراں ، ۵۱). مغرب اور مشرق کے خالص رومانی شاعروں کی طرح ... نہ حقائق حیات سے گھبرا کر کسی فردوس خیال میں کھو جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ دسمبر ، II). [فردوس + خیال (رک)].

ـــ گُم شُدَہ کس صف(ـــ ضم گ ، سک م ، ضم ش ، فت د) امث.
کھوئی ہوئی جنت ، پیراڈائز لاسٹ (Paradise Lost) کی طرف تلمیح ہے.
دلوں کو اب نہیں فردوس گم شدہ کی تلاش
وہ نشتر غم فردا چلا دنے میں لے
(۱۹۳۸ ، روح کائنات ، ۱۰۲). [فردوس + گم (رک) + ف : شدہ ، شدن ـ جانا ، ہونا].

ـــ گوش (ـــ و مج) صف.
کانوں کو بھلا لگنے والا ، کانوں کو جنّت کا لطف دینے والا ؛ مراد : بہت حسین و دل آویز اور مسحور کن موسیقی.
لطف خرام ساقی و ذوق صدائے چنگ
یہ جنّت نگاہ وہ فردوس گوش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). اس حسن با کیزہ نے مولانا حسرت موہانی کی غزل کو اچھوتا ، دل نواز ، دل کش ، فردوس نظر اور فردوس گوش بنا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، اپریل تا جون ، ۵۷). [فردوس + گوش (رک)].

ـــ مکاں / مکانی کس صف(ـــ فت م) صف.
وہ شخص جس کا گھر جنت میں ہو ، وہ شخص جس کو مرنے کے بعد جنّت نصیب ہوئی ہو (احتراماً اپنے سے بڑوں اور بزرگوں کے لیے ان کی وفات کے بعد کہتے ہیں).
جس پیر کا اقبال ضعیفی میں جواں ہے
حقا وہ جہیبر شہ فردوس مکاں ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)). سید مظفر علی خان بہادر تخلص اسیر لکھنوی فردوس مکاں نے نہایت دل‌سوزی و جانکاہی ... تحریر فرمائے. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۳). شجاع الدولہ برابر لڑا کئے ، وہ فردوس مکانی ہوئے ، آصف‌الدولہ بہادر نے وہ مرغ لڑائے کہ باید و شاید. (۱۹۵۸ ، اپنی موج میں ، ۲۰). [فردوس + مکاں + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مَنْزِل (ـــ فت م ، سک ن ، کس ز) صف.
رک : فردوس مکاں.
غضنفر یہ دولہ بڑے دل کے ہیں
جو داماد فردوس منزل کے ہیں
(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ ، آغا حجو (اورنٹیل کالج میگزین مارچ تا جون ۱۹۷۳) ، ۸۳). [فردوس + منزل (رک)].

ـــ مَنْزِلَت (ـــ فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل) صف.
جنّت میں رہنے والا ، مرحوم و مغفور (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[فردوس + منزلت (رک)].

ـــ نِشاں (ـــ کس ن) صف.
جنّت نظیر ، جنّت جیسا دلکش. ایک باغ آراستہ کیا تھا کہ اس کے چمن فردوس نشاں نے تر و تازگی سے داغ حسرت سینۂ روزن ارم میں دیا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۱).
یہ صنم خانہ بھی فردوس نشاں ہو جائے
ایک سجدہ بھی سر کوئے بتاں کرتا ہے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۸). [فردوس + نشاں (رک)].

ـــ نَظَر کس اضا نیز بلا اضا(ـــ فت ن ، ظ) صف.
رک : فردوس نشاں.
تم کہ بن سکتی ہو ہر محفل میں فردوس نظر
مجکو یہ دعویٰ کہ ہر محفل پہ چھا سکتا ہوں میں
(۱۹۳۷ ، آہنگ ، ۱۰۲). اس حسن با کیزہ نے مولانا حسرت موہانی کی غزل کو اچھوتا ، دل نواز ، دل کش فردوس نظر اور فردوس گوش بنا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، اپریل تا جون ، ۵۷).
[فردوس + نظر (رک)].

فِرْدَوسی (کس ف ، سک ر ، و لین) صف.
۱. **جنّت سے منسوب یا متعلق ، جنّت کا.**

آہ پھر الفت کا یہ آغوشِ فردوسی کہاں

خاک میں مل جائے گا اک دل یہ کیفِ عشق بھی

(۱۹۵۸ء ، نار پیراہن ، ۲۱۳). ۲. **فارسی کا مشہور شاعر جس کا شاہنامہ عالمی شہرت رکھتا ہے.** یورپ کے فضلا بھی جو زبان فارسی سے واقف ہیں عموماً فردوسی کی کمال شاعری کے معترف ہیں. (۱۹۰۷ء ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۰۱). [فردوس + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِردَوسِیَّت (کس ف ، سک ر ، و لین ، کس س ، فت ی) امث.
جنّت جیسا ہونا ، جنّت میں ہونے کی حالت یا کیفیت.

میں ہر اک سانس میں فردوسیت محسوس کرتا ہوں

وہ جب لے کر سکونِ جاں بے آرام آتا ہے

(۱۹۳۷ء ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۸۰). [فردوس (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَردی (فت ف ، سک ر) امث.
۱. ایک فرد کا ، مفرد ، ایک شخص سے متعلق. اس نقطۂ نظر کو بعض اوقات فردی کہتے ہیں اور علوم مادیہ کے نقطۂ نظر کو اس کے مقابلے میں عمومی کہتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ۳). **۲. ٹکی ، بوٹی ، بندی ، جو الگ الگ کاڑھی یا بنائی جاتی ہیں.**

غضب جگمگاتی ہوئی فردیاں

کیا کامدانی کا تھا آسماں

(۱۹۳۰ء ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۲۷۳). [فرد + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بُوٹی / بُوٹے (---و مع) امث.
چھوٹی چھوٹی بوٹیاں جو رضائی کے ابرے پر یا اور کسی کپڑے پر ایک دوسرے کے متصل بناتے ہیں. گلابی چاندنی اس پر سفید فردی بوٹے. (۱۸۷۷ء ، طلسم گوہربار ، ۳۵۲). نسرین و نسترن کی فردی بوٹی ، لالۂ خودرو کی رنگ آمیزی نگارخانۂ حسن کو شرماتی. (۱۹۲۵ء ، دھوکا ، ۱). [فردی + بوٹی / بوٹے (رک)].

فَردِیات (فت ف ، سک ر ، کس د) امث ، ج.
فرد کی جمع ، متفرقات ، مفرد اشعار. اسی کے ساتھ فردیات میں مراتب قائم ہیں. (۱۹۳۰ء ، شوپن ہار ، ۳۲). مفرد اشعار کسی شاعر کے کلیات میں فردیات کے زیر عنوان درج ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۴). [فرد (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

فَردِیَّت (فت ف ، سک ر ، کس د ، فت ی) امث.
انفرادیت ، اکیلا پن.

غرض جوں وو فرزند بالغ ہوا

نہ دھر فردیت باپ اس کا روا

(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۶).

منبع عالم ہے دیکھ فردیت پر

عین تثلیث ہے وہ رکھ اس پہ نظر

(۱۸۳۹ء ، مکاشفات الاسرار ، ۵۲). دنیا کی ہر چیز میں روح ہے اور وہ اپنی ایک ذاتی فردیت رکھتی ہے. (۱۹۳۰ء ، شوپن ہار ، ۳۲). اپنی ایک مخصوص فردیت ... رکھتا ہے. (۱۹۸۶ء ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۸۱). [فرد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَرزانَگی (فت ف ، سک ر ، فت ن) امث.
دانائی ، عقلمندی ، ہوشیاری.

شہنشاہِ میداں بمردانگی

سپہ سرفرازاں بفرزانگی

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

دیکھیا دانش و عقل فرزانگی

دیکھیا زور مردی و مردانگی

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۱۵۳).

بڑھ جائے گا غرور کچھ اور ان کے روبرو

اظہارِ حالِ دل کوئی فرزانگی نہیں

(۱۹۱۸ء ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۵۲). دیوانے کو فرزانگی کی بھی ضرورت ہے. (۱۹۸۶ء ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۳). [فرزانہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرزانَہ (فت ف ، سک ر ، فت ن) صف.
دانا ، عقلمند ، زیرک ، سیانا (دیوانہ (رک) کی ضد).

ساحل کا بھی یک مرد مردانہ تھا

جو عاقل وزیر ہور فرزانہ تھا

(۱۶۴۹ء ، خاورنامہ ، ۸۲۳).

اس وقت یتیم کی نگہ کرتی ہے مشقِ دلبری

یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۷۱). گل کو کیا دوس دوں وہ تو نام خدا فرزانہ ہے. (۱۸۳۵ء ، نغمۂ عندلیب ، ۸۳). عماد ہم سب سے زیادہ پڑھا لکھا اور فرزانہ شخص ہے. (۱۹۸۱ء ، سفر در سفر ، ۲۸). [ف].

---خُو (---و مع) صف.
خوش خلق ، پسندیدہ خُو (نوراللغات). [فرزانہ + خُو (رک)].

فَرزَجَہ (فت ف ، سک ر ، فت ز ، ج) امذ.
دواؤں میں تر کیا ہوا کپڑا جو دبر یا قُبل میں کسی بیماری کے سبب رکھتے ہیں. فرزجہ دوا کپڑے میں ... رکھنا. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۰). پتہ مرغ سیاہ و شہد خالص ملا کر بعد ایام ماہواری عورت فرزجہ کرے. (۱۹۳۰ء ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۶۷). [ف].

فَرزَند (فت ف ، سک ر ، فت ز ، سک ن) امذ.
۱. بیٹا ، پسر. تو بابان کے سات ماواں کے چار فرزند تھے. (۱۶۳۲ء ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۱).

علی کے یہ دو فرزند

بی بی فاطمہ کے دلبند

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۳)).

کہیا مای کوں باپ وو آئے کر

کہ فرزند کوں دیک ٹک جائے کر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۳۱). اے فرزند دلبند توں کہاں ہے جو منہ اپنا نہیں دکھاتا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۸۲). سعادت فرزند کی کہ باپ کے ہاتھ سے مارا جائے. (۱۸۳۵ء ، نغمۂ عندلیب ، ۷۹). عکرمہ ، دشمنِ اسلام ابوجہل کے فرزند تھے. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۳). وہ سرینگر کے مشہور و معروف نیڈوز ہوٹل کے

مالک کے سب سے بڑے فرزند تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳). ۷. (مجازاً) اولاد ، خواہ بیٹی ہو یا بیٹا ہم نے اس دختر کو اپنا فرزند کیا کیونکہ ہمارے پاس کوئی اولاد ذکور اور اناث سے نہیں ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۳۴). [ف].

---ارجمند کس صف(---فت ا ، سک ر ، ج ، فت م ، سک ن) امذ.
لائق بیٹا ، ہونہار بیٹا ، پیارا اور قابلِ قدر بیٹا ، مرتبے والا بیٹا. ہزار نصیحتیں جو اونہوں نے اپنے فرزند ارجمند کو کی ہیں کتب مبسوط میں موجود ہیں. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۳۹). اسی طرح حضرت سرور کائنات کے جدّ امجد عبدالمطّلب اپنے فرزند ارجمند عبداللہ کی قربانی کرنے کو آمادہ ہو گئے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۸۸). اپنے فرزند ارجمند کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا تو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر چھری چلا دی. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۵۸۸). [فرزند + ارجمند (رک)].

---ارشد کس صف(---فت ا ، سک ر ، فت ش) صف.
بہت زیادہ ہدایت و فیض پایا ہوا بیٹا (ماخوذ : مہذب اللغات). [فرزند + ارشد (رک)].

---اکبر کس صف(---فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
بڑا بیٹا. ہندو قانون کی طرح اس میں بھی فرزند اکبر کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا گیا ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [فرزند + اکبر (رک)].

---آدم کس اسا(---فت د) امذ.
آدم کی اولاد ، آدمی. فرمایا کرتے ، فرزند آدم کو ان چند چیزوں کے سوا اور کسی چیز کا حق نہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۰). [فرزند + آدم (رک)].

---آفتاب کس صف(---سک ف) امذ.
(کنایۃً) **لعل ، یاقوت** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [فرزند + آفتاب (رک)].

---بنانا محاورہ.
متبنیٰ کرنا ، گود لینا ، کسی کے بچے کو لے کر اپنا بیٹا بنانا (نوراللغات).

---خاور کس اسا(---فت و) امذ.
(کنایۃً) **سورج** (جامع اللغات). [فرزند + خاور (رک)].

---خلف کس صف(---فت خ ، ل) صف.
لائق بیٹا ، نیک بیٹا ، فرماں بردار بیٹا ، مطیع بیٹا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [فرزند + خلف (رک)].

---خواندہ کس صف(---و معد ، مغ ، فت د) امذ.
منھ بولا بیٹا ، متبنیٰ ، گود لیا ہوا بیٹا ، لے پالک. اوس کے لڑکے کا نام جان صاحب رکھا تھا اور فرزند خواندہ بنایا. (۱۸۸۷ ، طلسم ہند ، ۱ : ۵۰۲). اور فرزند خواندہ یعنی روشن ضمیر کو منصب وزارت سے سرفراز فرمایا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۳۷). [فرزند + ف : خواندہ ، خواندن - پڑھنا ، بلانا].

---دلبند کس صف(---کس د ، سک ل ، فت ب ، سک ن) صف.
پیارا بیٹا ، دل کو خوش کرنے والا بیٹا. اے فرزند دلبند تو کہاں ہے جو مونہہ اپنا نہیں دکھاتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۲). اب میں رخصت ہوتا ہوں اور تمہارے فرزند دلبند روشن ضمیر کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہتا ہوں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۲۳۷). فرزند دلبند کے پلنگ کے سات چکر کاٹے اور بے اختیار وہیں سجدے میں گر پڑا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۷). [فرزند + دلبند (رک)].

---رشید کس صف(---فت ر ، ی مع) امذ.
نیک بیٹا ، ہدایت یافتہ بیٹا ، راہ راست پانے والا بیٹا.

باپ کا ہے فخر وہ بیٹا کہ رکھتا ہو کمال
دیکھ آئینہ کو فرزند رشید سنگ ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۸). محمد شاہ تیرا فرزند رشید ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۶۷). [فرزند + رشید (رک)].

---زمین کس اضا(---فت ز ، ی مع) امذ.
زمین کا بیٹا ؛ (کنایۃً) کاشت کار ، کسان. فرزند زمین ہے مالک ہی نہیں وارث بھی ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۳). [فرزند + زمین (رک)].

---زنا کس اضا(---کس ز) امذ.
حرام کا بیٹا ، حرامی بیٹا (جامع اللغات). [فرزند + زنا (رک)].

---صلبی کس صف(---ضم ص ، سک ل) امذ.
حقیقی بیٹا ، اپنے نطفہ کا بیٹا. فرزند صلبی صحیح النسب لڑکا ... جو اپنی ماتا کے بیاہت پتی کا ہے. (۱۹۸۵ ، مہابھارت کتھا مالا ، ۱۳۵). [فرزند + صُلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عزیزہ کس صف(---فت ع ، ی مع ، فت ز) صف.
عزیز اولاد ، پیاری اولاد. کپتان میکن بہادر نے اس کو ہمشیرہ لکھا ہے اور شاہ دہلی کے دربار میں اس کا لقب فرزند عزیزہ ہے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱۶۵). [فرزند + عزیز (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---معنوی کس صف(---فت م ، سک ع ، فت ن) امذ.
شاگرد ، مرید ، باطنی اولاد. میرے مرید اور فرزند معنوی سردار شیر میاں نظامی رئیس ریاست دھولقہ بھی اسی راجپوت قوم سے ہیں. (۱۹۲۷ ، مسلمان مہارانا ، ۵). [فرزند + معنوی (رک)]

---ناخلف کس صف(---فت خ ، ل) امذ.
نالائق بیٹا ، کپوت ، نافرمان بیٹا ، نااہل فرزند (نوراللغات). [فرزند + نا (حرف نفی) + خلف (رک)].

---نرینہ کس صف(---فت ن ، ی مع ، فت ن) امذ.
بیٹا ، لڑکا ، پسر ، نرینہ اولاد. اسی کے بطن سے خدا تجکو فرزند نرینہ عطا فرمائے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵). میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو یہ ہے کہ تم

میں ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۲). [فرزند + نرینہ (رک)].

ـــ نسبتی کس صف(ـــ کس ن ، سک س ، فت ب)امذ.
رشتے کا بیٹا ، مراد : داماد. وہ ہمارے فرزند نسبتی غلام محمد شاہ کے ساتھ میرے پاس پہنچ گئیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۱۰). [فرزند + نسبت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ وہ جو پند مانے اور باپ کا کہنا فرض جانے کہاوت.
بیٹا وہ ہے جو باپ کی نصیحت مانے اور اس کی تابعداری کرے (جامع اللغات).

فرزندانہ (فت ف ، سک ر ، فت ز ، سک ن ، فت ن) م ف.
اولاد کی طرح سے ، بیٹے کی حیثیت سے (مہذب اللغات). [فرزند + انہ ، لاحقۂ تمیز].

فرزندی (فت ف ، سک ر ، فت ز ، سک ن) صف.
۱. **بیٹا یا بیٹی ہونے کی حالت ، اولاد کا تعلق.** وہ فرزندی سے نکلے گی اور باندیوں میں داخل ہو گی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۰۳). راجا پٹیالہ مر گیا مہندر سنگھ اس کے خلف پر خطاب فرزندی اور القاب بحال و برقرار رہا. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۱ : ۳۰۶). ۲. **متبنیٰ کرنا ، گود لینا.** نکلنر ... فرزندی کے بہانے ایک لڑکی کو قبضہ میں لے متبنیٰ بنانے کر چکی تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۲). [فرزند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ میں لینا / قبول فرمانا محاورہ.
۱. **بیٹا بنانا.** اگر خدا کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا لیکن اس کی ذات زن و فرزند کے بکھیڑے سے پاک ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۴۴). ۲. **داماد بنانا ، دامادی میں قبول کرنا.** مجھے اپنی فرزندی میں قبول کر جو میری قسمت میں بدا ہو گا سو ہو گا . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲). منصور آپ ہی کا بچہ ہے ، میں چاہتی ہوں اس کو اختر بھائی اپنی فرزندی میں قبول کرلیں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۹۳). تمہیں اپنی فرزندی میں لینے پر مجھے خوشی ہوگی. (۱۹۸۶ ، جانگوس ، ۱۰۶).

فرزول (فت ف ، سک ر ، و مع) امذ.
لوہے کا پرزہ جو بندوق کی جانب میں لگاتے ہیں.

> آو پیچاں کے لیے دل چاہیے
> کیا چلے پیچک جو بے فرزول ہو

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳۱۷). [ع].

فرزی (فت ف ، سک ر) امذ (قدیم).
فرزین ، وزیر ، شطرنج کا ایک مہرہ.

> ہو شہ فرزی اپس آیا   مہرے ہو کر بہیں پھرایا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۴۰).

> وسواس کے فرزی سوں جو کر بند وو آوے
> اوس ٹھار تو ہشیار ہے اوسان مرے مت

(۱۷۰۷ ، دیوان شاہ صادق ، ۱۰۳). [فرزین (رک) کی تخفیف].

فرزین (فت ف ، سک ر ، ی مع) امذ.
شطرنج کا ایک مہرہ جو وزیر کہلاتا ہے ، یہ شطرنج کا سب سے بڑا مہرہ ہوتا ہے اس کی چال بساط کے ہر گھر اور ہر رخ ہوتی ہے ، ایسی ہی اس کی زد اور مار ہے.

> کسی ٹھار دی اور اوک ساندنا
> یک یک خوب فرزیں کا بند باندنا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۴).

> بوجے یو تمام موم ہے موم
> فرزیں یو شتر ترنگ معلوم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۹). جس گھڑی وہ دلیلوں کی شہیں میرے بادشاہ کلام کو دیتا ، میں فرزین حجت سے بچا لیتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۲۳). پیادہ شطرنج کا چلتے چلتے فرزیں بن جاتا ہے. (۱۸۸۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۴۶). تجھ سے شطرنج کھیلتی ہوں بلکہ فرزیں ، دائیں رخ اور بائیں گھوڑا اٹھائے لیتی ہوں. (۱۹۰۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۵۳). [ف].

ـــ بنانا محاورہ.
(شطرنج) **پیدل کو حریف کے وزیر یا بادشاہ کے مخصوص خانے تک پہنچا کر فرزیں بنانا ، پیدل کا آخری خانے میں پہنچ کر وزیر بن جانا ، پیادے کو فرزیں کے درجے پر پہنچانا** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ بند (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
(شطرنج) **وہ مات جو فرزیں کے ذریعے دی جائے ، جس وقت فرزیں پیادہ کی تقویت سے جو اس کے پیچھے ہوتا ہے شاہ کے مہرے کو آگے نہ بڑھنے دے تو اسے فرزیں بند کہتے ہیں.**

> منصوبۂ و چلن میں گر آگے ہے فرزیں بند
> بازی کتنی خلل ہے جب آ کر لگے ہے شہہ

(۱۷۸۴ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۰۳).

> کوئی ایسی نہیں اب سوجھتی چال
> جو اس کا توڑوں فرزیں بند فی الحال

(۱۸۱۳ ، نورتن (مہجور) ، ۷۶). معلوم ہوا کہ شاہ دغاباز کی شاطر سے مقابلہ نہیں ہوا ... فرزیں بند فساد پر گھوڑا بڑھایا ہے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۲۱). [فرزیں + ف : بند ، بستن - باندھنا ، منضبط کرنا].

فرس (فت ف ، ر) امذ.
۱. **گھوڑا ، اسپ.**

> علم شیر پیکر فرس شیر دل
> درآمد بزیں شاہ شمشیر دل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

> او جس طرف سالک چلایا فرس
> ڈونگر ہور دریا آیا اس کے بس

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۹).

> ہے منزل مقصد کا پہنچنا اسے دشوار
> زیں اپنا ہو جس نے فرس لنگ پہ کھینچا

(١٨٠٥ء ، دیوانِ بیختہ (ق) ، ٢٦) . خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران پشتِ فرس سے اترے ۔(١٨٩٦ء لعل نامہ ، ١ : ٦٨٦)۔

مظہری تو فرسِ عمر کو خود تیز نہ کر

چلنے دے اپنی ہی رو میں اسے مہمیز نہ کر

(١٩٨٠ء ، فکرِ جمیل ، ١١٧) . **٢. ستاروں کے روشن مجموعے کا نام جس کی شکل گھوڑے کی جیسی ہے.** اور سترہویں دے ماہ شہور فرس سے اور جس رات حضرت پیدا ہوئے نوشیرواں کا محل زلزلے میں آیا. (١٨٣٥ء ، تفریح الاذکیا ، ٢ : ١١) . ستاروں کے ان مجموعوں میں جو حوتیں ، اسد ، سنبلہ اور فرس کے نام سے موسوم ہیں ، چار سدیم اسی شکل کے دکھائی دیتے ہیں. (١٨٩٨ء ، مضامینِ سلیم ، ٣ : ١٢٩) . [ع] .

---اَعْظَم کس صف (---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
(ہیئت) بیس ستاروں کا مجموعہ جس کی شکل گھوڑے سے مشابہ ہوتی ہے. کوکبِ نہم ان تاروں کا صورت «فرسِ اعظم» میں جو متن الفرس کو موسوم ہے ، شمال منطقۃ البروج میں قریب ٢٠ درجے کے واقع ہے. (١٨٣٧ء ، ستہ شمسیہ ، ٢ : ٣١) . الیسویں فرس اعظم اس کو ذوجناحین بھی کہتے ہیں وہ کمر تک ایک گھوڑے کی صورت ہے. (١٩٠٣ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ٣٣٦) . [فرس + اعظم (رک)] .

---اُلْاَعْظَم (---ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
رک : فرسِ اعظم. کوکبۃ الفرس الاعظم اس کے ستارے بیس ہیں اور وہ بصورت گھوڑے کے ہیں. (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٥٣) . [فرس + رک : ال (ا) + اعظم (رک)] .

---آبی کس صف (---مد ا) امذ.
سمندری گھوڑا ، اسپِ بحری ، دریائی گھوڑا. فرسِ آبی : کہتے ہیں یہ جانور مانند اسپ بری کے ہوتا ہے. (١٨٧٧ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢١٠) . [فرس + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---رانی امث.
گھوڑا دوڑانا ، گھوڑ دوڑ ، گھوڑا دوڑانے کا عمل ، ریس.

دشتِ وحدت ہے ، دشتِ وحدت ہے

دیکھ آہستہ کر فرس رانی

(١٩٢٠ء ، فردوسِ تخیل ، ١٦٨) . [فرس + ف : ران ، راندن ، ہانکنا ، چلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---مُجَنَّح کس صف (---ضم م ، فت ج ، شد ن بکس) امذ.
پر رکھنے والا گھوڑا ، پر دار گھوڑا ، پر دار بازو والا گھوڑا. فرس مجنح یا پر دار گھوڑا ... غروب ہوتا ہے اس لئے ... سرطان کی شکل بھی دی گئی ہے. (١٩٥٧ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ١ : ٨٦) . [فرس + مجنح (رک)] .

---نامَہ (---فت م) امذ.
ایسی تحریری دستاویز ، کتاب یا رسالہ وغیرہ جس میں گھوڑے کے متعلق جملہ معلومات یکجا ہوں.

فرس نامہ نکل پہلے ہی آیا

نہایت طور اس کا ان کو بھایا

(١٨٩٥ء ، فرسنامۂ رنگین ، ٥) . [فرس + نامہ (رک)] .

فُرْس (ضم ف ، سک ر) امذ.
١. فارس ، ایران.

جھنکتا ہے اس میں ترک و فرس و روم و زنگ کا

یعنی گلدستہ ہے اک گلہائے رنگا رنگ کا

(١٩٠٦ء ، مخزن ، اکتوبر ، ٥) . **٢. فارسی ، (قدیم) فارسی زبان.**

سچ فرس میں ذہن چالاک تھا

سخن سوں مرے چرخ افلاک تھا

(١٨٠٤ء ، داستانِ فتح جنگ (ق) ، ١٣٦) . آ ستین ، آستیم اور ان کا مخفف «آستی» ، «استیمہ» یہ چار شکلیں کلامِ فرس میں ملتی ہیں. (١٩٧٣ء ، اردو نامہ ، کراچی ، ٤٤ : ٢٢) . **٣. فارس کے رہنے والے لوگ ، جن کا وطن فارس ہو.**

بلیغانِ عرب سب نارسا ہیں

ثنا میں تیرے اہلِ فرس کیا ہیں

(١٩٧١ء ، پشت بہشت ، ٧ : ١٥٨) . فرس بضم اول ، ملکِ فارس کے رہنے والے لوگ. (١٨٧٢ء ، عطرِ مجموعہ ، ١ : ٢٢٥) . اور دوسرا لفظ فرس اسمِ جمع ہے اہلِ فارس کا اور فارس پارس سے معرب ہے. (١٩٧٣ء ، قصیدۃ البردہ (ترجمہ) ، ١٥٣) . [ف] .

فَرْسا (فت ف ، سک ر) حنف.
گھسنے والا ، گھٹانے والا ، تباہ کرنے والا ، فارسی فرسودن مصدر کا امر ، اردو میں بطور لاحقۂ فاعلی مستعمل جیسے : روح فرسا ، گردوں فرسا ، جادہ فرسا وغیرہ. بلندی میں فلک فرسا اور استواری میں پہاڑ سا. (١٨٠٥ء ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ١٦٣) .

شہر جنت کے جو آباد ہیں گرد طوبیٰ

جن کا ہر قصر ہے خوش منظر و گردوں فرسا

(١٩٣١ء ، محب (مہاراجہ سر محمد علی محمد خان) ، مراثی ، ٩٣) .

وہ ہستی وہ تیرا پُراسرار کام

طلسمات کا ہوش فرسا نظام

(١٩٥٩ء ، چھلنی کی پیاس ، ٧٠) . [ف : فرسا ، فرسودن - گھسنا ، اڑانا] .

فَرْسائی (فت ف ، سک ر) امث.
مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل ، گھسائی ، رگڑائی.

یہی ہے راکبِ اسپِ سریع السیر پیمائی

یہی ہے غاشیہ بردارِ شوقِ جادہ فرسائی

(١٩٣٥ء ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٨٥) . [فرسا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت] .

فِرِسْتادگان (کس ف ، ر ، سک س ، فت د) امذ.
قاصد ، ایلچی ، سفیر. ریڈیو سے کئے گئے نیر کے فرستادگان سر پہ آن کھڑے ہوئے. (١٩٨٣ء ، زمین اور فلک اور ، ١٠٨) . [فرستادہ (رک) کی جمع] .

فرستادہ (کس ف ، ر ، سک س ، فت د) صف.
بھیجا ہوا ، قاصد ، ایلچی ، سفیر.

بھیجا ہوں میں تجھ کن فرستادہ کوں
ہنرمند سیاح آزادہ کوں

(١٦٠٩ ، خاورنامہ ، ٥٤٧).
فرستادہ خلیفہ کا ہے آیا کوئی پیغام شاہی ہے وہ لایا
(١٨٩٦ ، الف لیلہ نومنظوم ، ٢ : ٤٣٠). آنحضرت صلعم ... فرمایا کرتے تھے میں تو خدا کا بندہ اور اس کا فرستادہ ہوں. (١٩١٤ ، سیرۃ النبیؐ ، ٢ : ٣٣٦). منشی کمال شیر خان کا خاص فرستادہ ... شریف النفس بھی تھا. (١٩٨٦ ، آئینہ ، ٣٢٠). [ف : فرستادہ ، فرستادن = بھیجنا].

فرستندہ (کس ف ، ر ، سک س ، کس ت ، سک ن ، فت د) صف.
بھیجنے والا. ضروری خانہ پری کرنے میں فرستندہ کو مدد دینگے. (١٨٩٣ ، ایکٹ نمبر ١٩ ، ١٨٨٣ء ، ١٥١).

روئے آفتابی سوئے قبلہ کر کے
تو اپنے فرستندہ سے کہہ رہا ہے

(١٩٦٣ ، فارقلیط ، ٣٢). [ف].

فرستوک (فت ف ، ر ، سک س ، و مع) امث.
ابابیل. اس کو پنجاب اور ہندوستان میں ابابیل کہتے ہیں ... ایشیا کے ملکوں میں اس کے مختلف نام ہیں ... بعض پرستوک یا فرستوک ، پنجاب میں اکثر اس کو سلار بھی کہتے ہیں. (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ١٠٢). [ف].

فرستہ (کس ف ، ر ، سک س ، فت ت) امذ.
رسول ، پیغمبر ، نبی ، بھیجا ہوا فرستادہ ، سفیر ، ایلچی (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [رک : فرستادہ].

فرسٹ (فت ف ، سک ر ، س) صف.
١. **پہلا ، اول.** یہ بیت المقدس کے حج کا زمانہ تھا اس لیے فرسٹ اور سیکنڈ دونوں درجے عیسائی حاجیوں سے بھرے ہوئے تھے. (١٨٩٢ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ١٩). وہ ہرسال پورے کلاس میں فرسٹ آتی تھی (١٩٧١ ، فہمیدہ ، ٢٠٨). ٢. **اگلا ، مقدم ، نکم ، سابق** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [انگ : First].

—ایڈ (—ی مج) امث.
اولین امداد ، مراد : ابتدائی امداد ، ابتدائی طبی امداد ، فوری امداد. ایراق کے پاس فرسٹ ایڈ کا سامان تھا. (١٩٦٢ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ٣٠١).

شکم عریب کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے
ڈنر کے سائے میں فوجی بریڈ ہوتی ہے

(١٩٨٥ ، شوخی تحریر ، ١٥٥). [انگ : First Aid].

—ایر (— کس ا ، فت ی) امذ.
پہلا سال ، کالج یا یونیورسٹی کے دو یا دو سے زیادہ برسوں پر مشتمل نصابی تعلیم کی پہلی جماعت. بجائے اس کے کہ میں سیکنڈ ایر میں رہتا میں خوشی خوشی فرسٹ ایر کے لڑکوں کے ساتھ پڑھنے لگا. (١٩٣٠ ، سوانح عمری و سفرنامہ ، حیدر ، ١٩). یہ وہ دور تھا جب فرسٹ ایر کے طلبہ گھر کو خط لکھنے سے بھی گھبراتے تھے. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٢٢ اپریل ، ٣). [انگ : First Year].

—ڈویژن (— کس ڈ ، ی مج ، فت ژ) امذ.
اول نمبر ، درجہ اول ، فرسٹ کلاس. بی اے اور ایم اے الہ آباد یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کئے. (١٩٩٠ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ١٥). [انگ : First Division].

—کاز امث.
غایت اولیٰ ، علت اولیٰ ، اول وجہ ، پہلا سبب. مگر وہ بھی کسی خدا کے قائل ہیں ... اس خدا کے جو ڈارون اور ہیگل کا خدا ہے ، جس کا نام ان کی زبان میں فرسٹ کاز اور عربی میں علۃ العلل ہے. (١٨٩٢ ، تحریر فی اصول التفسیر ، ١٣). [انگ : First Cause].

—کلاس (— کس ک) امذ.
درجۂ اول ، پہلا درجہ ؛ اعلیٰ درجے کا ، عمدہ ، چوٹی کا ، اول درجے کا. پان دان کا کل سامان لیس اور فرسٹ کلاس تھا. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ١٥٥). ریل کے عموماً تین درجے ہوتے ہیں فرسٹ کلاس (اول درجہ) سیکنڈ کلاس (دوسرا درجہ) تھرڈ کلاس (تیسرا درجہ). (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٣٠). بھیا تم کس درجہ کے مسافر ہو؟ یہ فرسٹ کلاس کا ڈبہ ہے اور پہلے سے دو آدمیوں کے لیے ریزرو ہے. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٢٣). [انگ : First Class].

—گریڈ (— کس گ ، ی مج) امذ.
اول درجہ ، بہت اعلیٰ درجہ. ان کی جماعت میں جو ان سے بہت کم لیاقت طالب علم تھے وہ فرسٹ گریڈ میں پاس ہو گئے. (١٨٩٢ ، مکتوبات حالی ، ٢ : ١٩). [انگ : First Grade].

—ہینڈ (—ی لین ، سک ن) صف ؛ م ف.
بلا توسط ، براہ راست ، بلا واسطہ. تو اردو میں نفسیاتی تنقید کو فرسٹ ہینڈ مواد مل جائے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ٩٣). [انگ : First Hand].

فرسخ (فت ف ، سک ر ، فت س) امذ.
تقریباً ڈیڑھ کوس کا فاصلہ ، فاصلے کا پیمانہ جو ٣ میل کی مسافت کے برابر ہو ، اٹھارہ ہزار فٹ کا فاصلہ. ایک فرسخ اس مکان سے ایک چشمہ جاری ہے مانند سلسبیل کے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٥٥).

وہی منزل ہے جہاں ٹھیرے حیات گزراں
کہ ہے راہ فنا کوئی نہ فرسخ ہے نہ میل

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٣٣٩).

درازی میں سو سو برس کی ہے منزل
رہ وصل جاناں کا ایک ایک فرسخ

(١٩٢٣ ، کلیات حسرت موہانی ، ٢١٠). نوشیرواں نے پہاڑوں سے سمندر تک سات فرسخ (تقریباً پچیس میل) لمبی ایک دیوار تعمیر کرائی تھی. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٤٩١). [فرسنگ (رک) کا معرب].

فَرِسکو (فت ف ، کس ر ، سک س ، و مج) امذ.
پلاستر سوکھنے سے پہلے چھت یا دیوار پر رنگوں سے نقش و نگار بنانے کا طریقہ. (فرسکو) دیوار کے پلاستر پر تصویریں بنانے کا کام آج کل کے پیشہ وروں کی اصطلاح میں اسے چندی منڈب کہتے ہیں. (۱۹۵۱ء ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۷۹). [انگ : Fresco].

فَرْسَلُوس (فت ف ، سک ر ، س ، و مع) امذ.
وہ پتھر جو سکندر کو ظلمات میں ملا تھا ، جس کو پارے کے ساتھ طرح کریں تو چاندی بن جاتی ہے. فرسلوس ، ارسطو نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو ظلمات میں اسکندر نے حاصل کیا تھا . (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۵). [ف].

فَرْسَنگ (فت ف ، سک ر ، فت س ، غنہ) امذ.
فرسخ ، میل.

دور ہوں فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
میرے دل کا خیال تیرے شونے ہیں تا دور تھے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

زمیں پہ وقت اترنے کے اس کے عدل کو سن
گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھ فرسنگ

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۱۳).

ہم سے تو جایا نہیں جاتا کہ یکسر دل میں واں
دو قدم اس کی گلی کی راہ سو فرسنگ ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۴۴۳). دریا کا عرض چار فرسنگ تھا . (۱۹۱۱ء ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۳۱).

قتل گنہوں کا رشتہ اوروں سے کیا پوچھتی
لہو کے چھینٹوں سے اِک اک فرسنگ بھرا ہے

(۱۹۸۶ء ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۷۱). [ف].

فَرْسُودْگی (فت ف ، سک ر ، و مع ، سک نیز فت د) امث.
۱. بوسیدگی ، کہنگی ، پُرانا پن.

کہے لہو تھے دشمن کے آلودگی
ہوا مارنے تھے ہو فرسودگی

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۲۳۷).

فرسودگی ہے رشتۂ تسبیح کا حصول
دل میں کسو کے آہ کوئی راہ کیا کرے

(۱۷۸۳ء ، درد ، د ، ۹۵). فرسودگی ہی سے اوّل خیال عمارات کی کہنگی کا پیدا ہوگا. (۱۸۹۰ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۵۴). ان زخموں پر ہڈی اور انجن کی فرسودگی کا اضافہ کرنا چاہئے . (۱۹۴۴ء ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۵۱). **۲. (ادبیات) کثرتِ استعمال سے کسی لفظ ، ترکیب یا خیال کا اپنے اثر تازگی سے محروم ہو جانا.** معیار ادب کے گرد جمع ہونے والے شاعروں میں فرسودگی کے خلاف ایک محدود قسم کی بغاوت کا جذبہ دیکھ سکتے ہیں. (۱۹۵۳ء ، دیوان سخن ، ۲۷). تازگی اور ندرت سے محروم ہو جانا ادبیات کی اصطلاح میں فرسودگی کہلاتا ہے. (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۳). **۳. (ارضیات) ہوا یا مینہ کے اثر سے کسی چٹان کے کنارے گھس جانے یا ٹوٹ جانے کا عمل نیز سمندر کے پانی کا ساحل کی چٹانوں کو ٹکر مار مار کر توڑ دینے کا عمل.** اس عمل کو فرسودگی بھی کہہ سکتے ہیں ... جبکہ ہوا یا مینہ کے اثر سے کسی چٹان کے کنارے گھس جاتے یا ٹوٹ کر گر پڑتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵). [فرسودہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرْسُودَہ (فت ف ، سک ر ، و مع ، فت د) صف.
۱. گھسا ہوا ، پرانا ، کہنہ.

وو ہی کچھ قدر سمجھے گا مری فرسودہ بالی کی
طپش سے گھس گئے جس مرغ کی آہس میں لگ لگ پر

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵۵).

رقم ہوا نہ ترا جودِ بے شمار ذرا
اگرچہ ہو گئے فرسودہ بے حساب قلم

(۱۸۲۹ء ، دیوان گویا ، ۳).

رد ہو گیا سجدہ مری فرسودہ جبیں کا
اے دربدری تُو نے تو رکھا نہ کہیں کا

(۱۹۳۱ء ، نگارستان ثاقب ، ۱۰۱). ایک ہی بندھا بندھایا پامال اور فرسودہ جواب تھا کہ صفائی یا مرمت کے لئے بھیجا ہوا ہے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۱۸۱). **۲. تھکا ماندہ ، خستہ.**

پہنچے منزلِ مقصود کو امکاں نہیں
تا رہ عشق میں ہووے نہ قدم فرسودہ

(۱۷۹۵ء ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۰۱).

فرسودہ بہت راہ کی گرمی سے ہیں غازی
عادی ہیں کئی وقت طہارت کے نمازی

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۲). وہ بھاگتی دوڑتی ٹیبی کاروں اور فرسودہ ٹیکسیوں کو حیران دیکھتا رہا . (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۱۵۶). [ف].

ـــ حال صف.
خستہ حال ، تباہ حال (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ) . [فرسودہ + حال (رک)].

ـــ خَیال (ـــ فت خ) صف.
قدامت پسند ، پرانے خیال کا (ماخوذ : مہذب اللغات). [فرسودہ + خیال (رک)].

ـــ خَیالی (ـــ فت خ) امث.
پرانی سوچ ، کہنہ فکر ، قدیم تصور ؛ قدامت پسندی. بڑھاپے میں والدین کی خدمت کیلئے وقف ہو جانا فرسودہ خیالی ہے. (۱۹۸۸ء ، بیورو کریٹ ، ۱۲۱). [فرسودہ خیال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ قَرار دینا محاورہ.
پرانا ٹھہرانا ، خراب و خستہ قرار دینا ، کہنہ ٹھہرانا. علم الکلام کو بھی فرسودہ قرار دے کر فراموش کر دیا ہے. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸).

ـــ لِباس (ـــ کس ل) امذ.
پھٹے پرانے کپڑے ، خراب و خستہ پوشاک. غریب صورت فرسودہ لباس ، کوئی ۹۳ ، ۹۵ برس کے آدمی ہیں. (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۹۳). [فرسودہ + لباس (رک)].

فِرْسَہ (کس ف ، سک ر ، فت س) امذ.
ریح جو پیٹھ میں بیٹھ جائے ، ریح جس کے باعث پیٹھ میں کُب نکل آئے (مخزن الجواہر ، ۶۳۲). [ع].

فَرَسی (فت ف ، ر) امث.
خُرما کی ایک قسم جس میں یا تو بیج نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بالکل نرم ، اہل فارس اکثر اس کو گھوڑوں کے راتب میں شریک کرتے ہیں. فرسی ، اس قسم کا پتا اگرچہ بعض کتب سے چلتا ہے ... یہ ادنی قسم کا خُرما ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۱).
[فرس + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرَسِیَّت (فت ف ، ر ، سک س ، فت ی) امث.
فرس سے منسوب ، گھوڑے کے صفات ، فرس کی طرح کا ہونا. گھوڑے کا کمال اس کی فرسیت یعنی فرسی صفات کی ترقی ہو گی نہ کہ شیر یا ہاتھی بن جانا. (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۲۰۹).
[فرس + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَرْش (فت ف ، سک ر) امذ.
۱. **بچھانے کی چیز ، بچھونا ، چادر ، دری اور جاجم وغیرہ.**

کرن کی جھاڑو بندا رین کی کالک جُرا
فرش مقنع بچھا خسرو رومی نہ فن
(۱۵۱۸ ، لطفی (اُردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۴۴)).

دھرتی سرنگیں فرش کی جوندھر سمد جوں حوض ہے
چھپر پلنگ سات آسمان پنکھا سو تج بارا ہوا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹).

گر میری طرف ہوئے گزر اس شوخ ہنسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نورِ نظر کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، کلـ ، ۱۹).

بوریا فرش مشجر ہے جو ہمبستر ہے یار
وہ نہیں پہلو میں تو کُلہائے قالیں خار ہیں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۲۵). زمین پر فرش بچھا ہوا تھا آپؐ نے اس پر آرام فرمایا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۱۲). ابن بطوطہ کے لئے فرش بچھوایا گیا تو اس نے کہا کہ جب بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے تو وہ فرش پر کیسے بیٹھ سکتا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۳۸). ۲. **استر ، وہ زمین جس پر اینٹ چونا ، کنکر ، پتھر سیمنٹ وغیرہ بچھا دی گئی ہو تا کہ سطح ہموار ہو جائے ، ہر وہ چیز جو فرش کی طرح مُسطح ہو ، ہموار زمین.** فرش اس کا سنگ مرمر کا ، اینٹیں اس میں فیروزے کی ہیں. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۱۴).

صفائے دل کا ہے کچھ نشان مرگ کے بعد
ہمارے روضے میں ہو فرش سنگِ مرمر کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۷). نیچے کا پتھر فرش پر رکھا رہتا تھا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۷۰). کیا فرش گرم ہے جو اس طرح آہستہ آہستہ چل رہی ہو. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۲۰). ۳. (أ) **سطح زمین ، زمین.**

پڑی کنیں کی جھانو جوں فرش پر
اچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

جہاں مرشد تہاں عرش ہے
بہشت مرشد پگ کو فرش ہے
(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۱۱۷).

بچھاناں لباس اوسکا آتش کا جان
فرش چھت و دیوار آتش بچھان
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۵).

لے عرش سے تا فرش نئے رنگ نئے ڈھنگ
ہر شکل عجائب ہے ہر اک شان تماشا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳).

کیوں عرش کی ظلمت میں پڑا ہے خاموش
آ فرش کے انوار میں ہو نغمہ سرا
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۸۷).

کبھی فرش پر کبھی عرش پر
تجھے ڈھونڈتا تھا اِدھر اُدھر
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۷۹). (أأ) **اندرونی سطح ، نچلا حصّہ.** ناک کا فرش تقریباً ۱/۲ انچ یا اس سے ذرا زیادہ چوڑا ہوتا ہے ، اس میں ایک ہموار اور خفیف سا ڈھلان ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱۲۳). سانس لیتے وقت مینڈک اپنا دہن بند کر لیتا ہے اور ہوق کہفہ کے عضلات پھیل جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس کا فرش نیچے دب جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱ : ۳۶۱). ۴. **فَرْ آدم یا اس سے بھی کم لمبی پتلی شاخوں کی ایک خودرو جھاڑی جو عموماً دریاؤں کے کنارے خصوصاً دریائے گنگا اور جمنا کے کناروں پر ہوتی ہے اس کی شاخیں عموماً ٹوکریاں بنانے کے کام آتی ہیں ، جھاؤ.** جہاں کہیں دریائی نالے یا چشمے ہیں وہاں فرش (TAMARIX) کی تین انواع ملتی ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۹۳). [ع].

ـــ اَطْلَسی فَلَک (ـــ فت ا ، سک ط ، فت ل ، فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) **آسمان** (جامع اللغات). [فرش + اطلس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + فلک (رک)].

ـــ بَحْری کس صف (ـــ فت مع ب ، سک ح) امذ.
سمندر کے نیچے کا فرش ، سمندر کی تہہ. وہ سطح بڑی پر تو اپنا اثر کرتی ہیں مگر فرش بحری کی ہوا تک سے بھی دور رہتی ہیں. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۹۳). [فرش + بحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بَنا دینا محاورہ.
زمیں بوس کر دینا ، فرش پر لٹا دینا ، زمین پر گرا دینا ، منہدم کر دینا. او کمبخت میری کنواری لڑکی کے کمرے سے نکل جا ورنہ مارے جوتوں کے فرش بنا دونگی. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۰۰).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) **فرش سازی ، زمین کو کنکر کُوٹ کر یا اینٹیں بچھا کر مسطح بنانا.** اب بباعث فرش بندی وغیرہ بھرتی پڑنے کے ارتفاع اس دریچہ کا زمین سے فقط ایک گز رہ گیا ہے جس میں اب طاق تختہ لگایا گیا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۰۳۵).

دیگ کے محلات کی تعمیر اور شہر دیگ کے بازار کے فرش بندی کا کام جاری رہا. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۹۰). [فرش + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پا انداز کس اضا(ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
مخصوص وضع کا بنا ہوا ٹاٹ یا اسپنج کا ٹکڑا جو دروازے میں دونوں پٹیوں کے درمیان زمین پر ڈال دیتے ہیں ، یہ ٹکڑا اس لیے بچھا دیا جاتا ہے کہ آنے والے کی جوتوں کی خاک یا کسی قسم کی گندگی دروازے ہی تک محدود رہے اور کمرہ خراب نہ ہو ؛ قیمتی کپڑے یا قیمتی چیز کا فرش جو مہمان کی تعظیم کے لیے اس کی راہ گزر میں بچھاتے ہیں.

دستگاہِ دیدۂ خونبارِ مجنوں دیکھنا
یک بیاباں جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۷).

یہ مہر و مہ ہیں جس کے فرشِ پا انداز کے ٹکڑے
اسی شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ کی آمد آمد ہے
(۱۹۰۰ ، ذکرِ حبیبؐ ، ۸۲). فرشِ پا انداز (وہ فرش جو کسی کے خیر مقدم کے لیے اس کی راہ میں بچھایا جاتا ہے). (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، غالب فن و شخصیت ، ۱۶۵). [فرش + پا (رک) + ف : انداز ، انداختن = ڈالنا ، رکھنا].

ـــــ پیما (ـــــ ی لین) صف.
زمین کو ناپنے والا ، رستہ طے کرنے والا ، جادہ پیما.

تھی کمند فکر میری ، فرش پیما ، عرش گیر
طائرِ سدرہ بھی میرے زیرِ دام آ ہی گیا
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۱۳۰).[فرش + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

ـــــ حَصیر کس اضا(ـــــ فت ح ، ی مع) امذ.
چٹائی کا فرش ، بوریے کا فرش ، ٹاٹ کا فرش.

کب سونے باغ ہے ترے درویش ور کا عزم
سبزہ ہی کیوں بچھاتا ہے فرشِ حصیر باغ
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۱۶۹). [فرش + حصیر (رک)].

ـــــ خاک کس اضا ، امذ.
فرشِ زمین ؛ زمینی فرش ، مٹی کا فرش ، خاک کا بستر.

اللہ رے طرفِ مہر کہ ہر شب ہے فرشِ خاک
اس رفعت اس فروغ پہ کس دن کیا غرور
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۰).

یہ سن کے میں فرشِ خاک پر تھا
پل بھر کو وہ خواب کا نگر تھا
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۰). [فرش + خاک (رک)].

ـــــ خواب کس اضا(ـــــ و معد) امذ.
بستر ، بچھونا ، خواب گاہ کا بستر. فرشِ خواب پر جابجا شکنیں نمایاں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۵).

بچھ بچھ کے فرشِ خواب پر اس گل بدن کے پھول
جامے سے اپنے ہو گئے باہر چمن کے پھول
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۷). [فرش + خواب (رک)].

ـــــ دُمّا (ـــــ ضم د) امذ.
(مرغ بازی) وہ مرغ جس کی دُم پھیلی اور نیچے کو جھکی ہوئی ہوتی ہے. اگر مرغ فرش دما ہو تو چھپی خوب چلاتا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۹۳). قدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے ... الاز ... فرش دمے کھجور بانے. (۱۹۵۲ ، اپنی موج میں ، ۴۷). [فرش + دم (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دیبا کس صف(ـــــ ی مع) امذ.
رنگین اور دبیز قسم کے قیمتی ریشمی کپڑے کا بچھونا ، بیش قیمت ریشمی کپڑا ؛ دبیز اور جاذب نظر بچھونا.

اللہ اللہ تیرے خاکستر نشینوں کا دماغ
یہ بھی کچھ پروا نہیں کب فرشِ دیبا جل گیا
(۱۹۵۳ ، دیوانِ صفی ، ۳۲). [فرش + دیبا (رک)].

ـــــ راہ کس اضا ، امذ.
راستے کا فرش ، راستے میں بچھا ہوا (کسی کے احترام تعظیم کے موقع پر مستعمل).

میں اپنی آنکھوں کوں واللہ فرشِ راہ کروں
گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۵).

حضرتِ ناصح گر آویں ، دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاویں گے کیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵).

مجھے لاکھ سجدہ کریں ملک ، مرا فرشِ راہ ہو عرش تک
میں حقیقتِ محضی ہوں اے فلک فلذا نزلت من العلا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶). اف : کرنا ، ہونا. [فرش + راہ (رک)].

ـــــ رَہ کس اضا(ـــــ فت ر) امذ.
رک : **فرشِ راہ.**

ہوتی ہے فرشِ رہ اس آرزو میں چشم عاشق کی
کہ تا ہو کر مژہ جاروب کا شانے کے کام آوے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۲).

فرشِ رہ ہم نے کیا دیدہ و دل
واں قدم ہی نہیں دھرتا کوئی
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۷۹).

تشنہ ہئے نظارہ بحد ذوق تھیں آنکھیں
وا تھا درِ دل فرشِ رہ شوق تھیں آنکھیں
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۳).[فرش + رہ (راہ (رک) کی تخفیف)].

ـــــ زُمُرُّدی کس صف(ـــــ ضم ز ، م ، شد ر بضم نیز بفت) امث.
زمرد کا فرش ؛ (کنایۃ) ہری زمین ، سرسبز زمین ، وہ سطح زمین جس پر ہری گھاس اُگی ہو.

جلوسِ شاہدِ گل کے لیے بچھایا ہے
صبا نے باغ میں فرشِ زمردی ہر جا
(۱۸۷۹ ، آغا جان عیش دہلوی (مضامین فرحت ، ۲ : ۱۷۹)).
[فرش + زمرد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ زُمُرّدیں کس صف (ـــــ ضم ز، م، شد ر بضم نیز بفت ، ی مع) امث.
رک : **فرشِ زمردی**. زمین پر سبزے کی کثرت سے فرشِ زمردیں بچھ گیا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۹). سبزہ نے تمام میدان پر فرشِ زمردیں بچھا دیا ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۶۳۹). [فرش + زمرد (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

ـــــ زَمِیں کس اضا (ـــــ فت ز ، ی مع) امذ.
فرشِ خاک ، زمین کا فرش ، زمین. نبوت کی روحِ اعظم اذنِ الٰہیٰ سے سارے عالمِ جسمانی پر حکمران ہو جاتی ہے ... اس لیے وہ چشم زدن میں فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک عروج کر جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲). [فرش + زمین (رک)].

ـــــ زَمِیں بَنانا محاورہ.
مسمار کرنا ، ڈھا دینا ، نیست و نابود کر دینا ، تباہ و برباد کر دینا. ان کے فرقے میں ایک بہت بڑی جماعت ہے جو غداروں پر مشتمل ہے اور تخت امانت کو فرشِ زمین بنانے پر تلی ہوئی ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۴۳).

ـــــ زَمِیں کَرْنا محاورہ.
زمین پر گرا دینا ، پیوندِ زمین کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ زَمِیں ہونا محاورہ.
زمین پر پڑا ہونا. بیاری کیوں اس طرح فرشِ زمین ہو رہی ہو جاگتی ہو یا سو رہی ہو. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۹).

ـــــ سے/لے عَرْش تَک م ف.
زمین سے آسمان تک ، ہر جگہ.

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۵).

ـــــ (و) فُرُوش (ـــــ (و مج) ، ضم ف ، و مع) امذ.
ہر طرح کا فرش مثلاً ٹاٹ ، دری ، جاجم وغیرہ ، ہر قسم کا بچھونا.

مکانوں میں مخمل کا فرش و فروش
بخطِ سلیمانی ان پر نقوش
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۵). فراشوں نے فرش فروش بچھا کر چھت پردے ، چلونیں تخت کی لگا دیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰). اپنے اور بچوں کے کپڑے بنوائے ، برتن قلعی کروائے ، فرش فروش کو ٹھیک ٹھاک کرایا یہاں تک کہ سر پر عید آگئی. (۱۹۱۷ ، گلدستۂ عید ، ۵۵). [فرش + و (حرفِ عطف) + فروش (تابع)].

ـــــ قالی کس اضا ، امذ.
غالیچہ ، قالین کا بچھونا. فرشِ قالی زری کا اور زربفتی مسندوں جڑاؤ کے سے ، کہ ہر ایک فرش میں ایک ایک جواہر کا تھا درست کیا. (۱۷۳۲ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۴۷).

ہوئیں مشکیں بہت پانی کی خالی
کہ تھا سوکھا بالکل فرشِ قالی
(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۳۰۱). [فرش + قالی = قالین].

ـــــ کا جھول بِٹانا محاورہ.
بستر بچھونے سے سلوٹ نکالنا ، بستر صاف اور ہموار کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **بستر بچھانا ، زمین پر بستر بچھانا**.

مطلوب فنے جو را کھے جس باٹ میں قدم وو
اس باٹ میں فرش کر ، دیدے بچھائے طالب
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۳).

گر میری طرف ہوئے گزر اس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نورِ نظر کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱). غریب سے غریب آدمی ہو گا مگر گھر جھاڑا بہارا فرش کیا ہوا. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۳). میرا بیٹا بھی جا کر اسی بلا میں مبتلا ہوا بڑی بڑی کد و کوشش کی مگر فرزند سے نہ ملا اگر وہ اس وقت ہوتا تو آنکھوں کو فرش کرتا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۳۷). ۲. **چونے یا اینٹوں یا سلوں خواہ تختوں وغیرہ کو بچھا کر یکساں سطح کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. **پھیلا دینا ، بکھیر دینا**.

مجرم وہ ہوں عازمِ جنت ہو میری روح
سدرہ کے نیچے فرش کریں جبرئیل پر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۶۸).

ـــــ کِھچْنا محاورہ.
فرش کا آراستہ ہونا ، فرش بچھا ہونا. براق سا فرش کھچا ہوا ہے چلمنیں چھوٹی ہوئیں ، چھپرکھٹ لگا ہوا ہے. (۱۹۱۶ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۹).

ـــــ گُل کس اضا (ـــــ ضم گ) امذ.
پھولوں کی سیج ، پھولوں کا بچھونا ؛ (کنایۃً) سکون بخش اور طمانیت افزا. آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے ، لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ ، فرشِ گل تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۵۱).

فرشِ گل بچھوائیں رنگ و بو کی ارزانی کریں
آؤ یقیناں دوراں سے سلیمانی کریں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷۷). [فرش + گل (رک)].

ـــــ لَگانا محاورہ.
فرش تیار کرنا ، فرش بنانا. اوپر سنگِ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار کر دی. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۸).

ـــــ ماتَم کس اضا (ـــــ فت ت) امذ.
وہ فرش جو پرسہ دینے والوں کے لیے بچھایا جائے.

فرشِ ماتم پر ہے طوفاں خیز ناجی کا بھی اشک
دامنِ ابرِ بہاراں اس کا ایک رومال ہے
(۱۸۳۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۲).

مجلسِ احباب میں ہوئے مرثیہ خوانِ جلیس
فرشِ ماتم ہے بساطِ عقلِ شادی مجھے
(۱۹۰۹ ، گل کدہ ، عزیز لکھنوی ، ۱۰۲). [فرش + ماتم (رک)].

---مُلوکانَہ کس صف (---ضم م ، و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
بادشاہوں کے لائق فرش ، قیمتی فرش ، شاہانہ فرش. حکیم افریطوس نے تمام گنبد میں فرش ملوکانہ بچھوایا . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۵۵). [فرش + ملوک (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

---مِیل (---ی مع) امذ.
وزن دار چیز جو بچھونے کو دبانے کے لیے کناروں پر رکھی جاتی ہے. فرش میل جواہروں کے ہے ، کہ جو ایک فرش میل ایک ایک جواہر کا تھا درست کیا. (۱۸۷۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۷). [فرش + میل (رک)].

---نَباتی کس صف (---فت ن) امذ.
گھاس پات کا فرش ، روئیدگی کا فرش ؛ مراد : سبزہ زار. جب پتھ فرسودہ ہو کر چکنا چور ہوتے ہیں تو زمین پر فراش کا نیا بستر لگاتے ہیں ، فرش نباتی اس پر بچھتا ہے. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۶۰). [فرش + نبات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---نَشِیں (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
زمین پر بیٹھنے والا ، خاک نشیں ، بوریا نشیں.

جو فرش نشین عرش نشیں ہو گئے رونے
ہم اوجِ ثریا سے بھی گر کر نہیں رونے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۸). [فرش + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---ہونا محاورہ.
زمین پر پڑ جانا ، فرش کی طرح زمین پر پڑنا. مرواریہ جادو تو کہاں گیا ہے ایسی جوتیاں ماروں گا کہ فرش ہو جائے گا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۲۲). لوگ ان کی باتوں سے لوٹتے لوٹتے فرش ہو جاتے تھے. (۱۹۱۰ ، سوانحِ عمری ، آزاد ، ۹).

فِرِشْتا (کس ف ، ر ، سک ش) امذ.
رک : فرشتہ. بھلا جانا کہ یو بھلا جہ ہے سجیں بچیں ہو فرشتا جہ ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱).

نظر پاک سے دیکھا جو اونھیں کہنے لگے
ہو تو انسان ، مگر پائیں فرشتا آنکھیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۷۸).

تفریح کی باتوں سے جب شیخ کو نفرت ہے
پھر کیوں نہیں کہہ دیتے ہر شخص فرشتا ہو

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۸۲). [فرشتہ (رک) کا ایک املا].

فِرِشْتَگی (کس ف ، ر ، سک ش ، فت ت) امث.
فرشتوں کی سی معصومیت ، فرشتہ پن ، فرشتہ ہونے کی حالت یا کیفیت ؛ مراد : حد درجہ لطافت و پاکیزگی. میں اپنے اس قصے کی ابتدا محمد علی ردولوی کے نام سے کرتا ہوں جو انسانیت کو فرشتگی سے جدا رکھنے والا ، مزے کی باتیں کرنے والا اور نکاح پر نکاح کرنے والا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، مئی ، کراچی ، ۶). [فرشتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فِرِشْتوں (کس ف ، ر ، سک ش ، و مع) امذ.
فرشتہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا واقِف نَہ ہونا محاورہ.
رک : فرشتوں کو خبر نہ ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کو خَبَر نَہ ہونا محاورہ.
مطلق خبر نہ ہونا ، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونا ، بالکل راز ہونا. یہ راز کسی پر نہ کھلے ، حرم کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہووے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۷). وہ جو تمہاری الماری میں نارنگیاں رکھی ہوئی ہیں اس طرح چراؤ کہ ان کے فرشتوں کو خبر نہ ہو. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۳). ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوتی کہ ادھر حساب کا گھنٹہ بجا ، ادھر ہماری ٹولی لہر پر پہنچی یا گانا بجانا شروع کر دیا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۵).

---کی خَبَر لینا محاورہ.
بہت بلند ہونا.

خبر فرشتوں کی لیتے ہیں کاگ بوتل کے
یہ آسمان سے اونچے اچھل کے جاتے ہیں

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضواں ، ۱۹۶).

---کی دال نَہ گَلْنا محاورہ.
کسی کی بھی رسائی نہ ہونا ، کسی کی بھی پہنچ نہ ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کی نَہ سُنْنا محاورہ.
بڑے سے بڑے کی بات نہ ماننا ؛ زبردست سے زبردست بات کی پروا نہ کرنا ؛ نہایت سرکش ہونا.

سنتا نہیں فرشتوں کی ہم بادہ خوار کیا
کچھ ان دنوں فلک پہ ہے خمار کا دماغ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۸۷).

---کے پَر باندْھنا محاورہ.
فرشتوں کو عاجز کرنا ، آسمان میں تھیگلی لگانا ؛ ناممکن کام انجام دینا.

پریاں تو کیا فرشتوں کے پر باندھتے ہیں ہم
معقول ہم سے اوڑتے ہیں اوسان آپ کے

(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷۵).

---کے پَر جَلْنا محاورہ.
فرشتوں کا پہنچنا بھی محال ہونا ، مجال نہ ہونا ، حوصلہ نہ ہونا ؛ رعب کے مارے آگے نہ جا سکنا.

جاتے ہوئے وہاں جو فرشتوں کے پر جلیں
پیغمبری اسیر ہو روح الامیں سے کب

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۸).

کیوں کر انسان کا اس رشک پری تک ہو گزر
آدمی کیا کہ فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۵۷).

---کے پَر کُترنا محاورہ.
فرشتوں سے سبقت لے جانا ؛ نہایت تیز اور چالاک ہونا.
اوڑ کے تیر آپ کے باروں سے کہاں جائیں گے
پر فرشتوں کے کترتے ہیں کترنے والے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۶).

---میں مِلْنا محاورہ.
معصوم بچوں یا مقدس آدمیوں کا مر کے فرشتوں کا درجہ پانا ؛ مقدس اور پاک مخلوق میں داخل ہونا (مہذب اللغات).

---نے بھی نَہِیں سُنا فقرہ.
بالکل بے خبر ہونا ، کانوں کان خبر نہ ہونا ، ناواقفِ محض ہونا. لیکن یہ ہمارے فرشتوں نے بھی نہیں سنا مردہ بشر اَزسرِنو زندہ ہو جائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۸).

---نے گھر دیکھ لیا فقرہ.
موت نے گھر دیکھ لیا ؛ پے در پے موتیں ہونے کے موقعہ پر کہتے ہیں.
وائے قسمت کہ فرشتوں نے یہ گھر دیکھ لیا
اور سادات کا یہ نورِ نظر دیکھ لیا
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۴۲).

فِرِشْتَہ (کسر نیز فت ف ، کسر ر ، سک ش ، فت ت)، (الف) امذ.
۱. **خدا تعالیٰ کی وہ مقدس و معصوم مخلوق جس کو نور سے پیدا کیا گیا ہے.**
فرشتہ اُبے ہن اوفے پر نہیں
بجلدی فرشتے تے کبتر نہیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۵۸). اوسکی نصرت لئے آئے چار ہزار فرشتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۸).
بشر کیا کہ دیکھ ایسی آفت کے تیں
فرشتہ بھی رو بیٹھے عصمت کے تیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۸).
جانور، آدمی ، فرشتہ ، خدا
آدمی کی ہیں سیکڑوں قسمیں
(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۹۹). میں تو کہتی ہوں آدمی نہیں فرشتہ تھا. (۱۹۶۰ ، گرداب حیات ، ۲۶). ۲. **ملک الموت ، فرشتۂ اجل (موت یا شدید مرض کے سیاق میں بولتے ہیں).**
آرزو ہے یار کا پیغام لائے وقتِ نزع
تابہ پر یارب فرشتہ ہی کے آئے وقتِ نزع
(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۳۴). (ب) صف. **نیک ، مقدس ، معصوم ، پاک ، بہت نیک سیرت.** ہم تو یہی کہیں گے کہ سلیم فرشتہ تھا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۴۷). [ف].

---اَجَل کس اضا (---فت ا ، ج) امذ.
موت کا فرشتہ. اسی گروہ کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم کو جامِ موت یا فرشتۂ اجل کہا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۹۷). پرنسپل صاحب فرشتۂ اجل کی مانند سر پر کھڑے نہایت قہر آلود نظروں سے مجھے گھور رہے تھے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۷۸). [فرشتہ + اجل (رک)].

---پَر نَہِیں مارْتا محاورہ.
فرشتوں کا بھی گزر نہیں ؛ نہایت روک ٹوک ، کوئی جا نہیں سکتا.
بشر کیا واں فرشتہ کا بھی کیا مقدور پر مارے
مرا خط لیکے قاصد گر روانہ ہو تو کیونکر ہو
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۹۸).

---جانْنا محاورہ.
نیک صفت سمجھنا ، فرشتہ خصلت جاننا ، فرشتے کی طرح برائیوں سے پاک سمجھنا.
تمہیں اے ناصحِ مشفق فرشتہ ہم تو جانیں گے
کسی انسان کا فہم و شعور ایسا نہیں ہوتا
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۰۳).

---خاں امذ.
۱. **تیس مار خاں ، زبردست آدمی ، ، رعب داب والا آدمی ، نہایت پیکڑ اور زبردست آدمی.**
جھکائے ہونگے کنویں تو فرشتہ خاں کو بھی
جو ان حسینوں کی دنیا میں چاہ کی ہو گی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۶) وہ وہ نسخے ... بتاتے ہیں کہ قلعہ تو قلعہ ہندوستان بھر میں کسی فرشتہ خاں کو بھی معلوم نہ ہوں گے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۸). ۲. (کنایۃً) **ملک الموت ، موت کا فرشتہ.**
کہو یہ موت سے بالیں پہ ہے وہ پردہ نشیں
ابھی نہیں ہے اجازت فرشتہ خاں کے لئے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۳). [فرشتہ + خان (عَلَم) بطور پھبتی].

---خِصال (--- کس خ) صف.
رک : **فرشتہ خصلت** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [فرشتہ + خِصال (خصلت (رک) کی جمع)].

---خَصْلَت (---فت خ ، سک ص ، فت ل) صف.
فرشتوں جیسی عادت والا ، نیک خصلت ، معصوم صفت ؛ متقی ، پرہیزگار. شہر کے اندر فرشتہ خصلت لوگ تھے. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۳۹). [فرشتہ + خصلت (رک)].

---خُو (---و مع) صف.
فرشتہ خصلت و فرشتہ سیرت ، فرشتہ صفت.
فرشتہ خوی تھا پاکیزہ صورت
چوں بادِ صبح تھا بس تیز برکت
(۱۷۶۰ ، قصہ بہلول صادق ، ۲۹). خاتون فرشتہ خُو نے روبہ سنگھار پر نظرِ عنایت فرمائی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۷۳). ساجد بیگ صاحب ناظم دیوانی کے بحق داد خواہاں فرشتہ خو مانے گئے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۲). [فرشتہ + خو (رک)].

---خواں (---و معد) صف مذ.
وہ شخص جو فرشتہ کو تسخیر کرے اور اس کے بلانے پر قادر ہو ؛ عامل جِنّ ، تسخیر کے علم کا ماہر ، کامل (فرہنگ آصفیہ).
[فرشتہ + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---رَحْمَت کس اضا(---فت ر ، سک ح ، فت م) امذ.
رحمت کا فرشتہ ، کرم و مہربانی کرنے والا فرشتہ. ایک فرشتۂ رحمت آسمان سے نازل ہوا ، اس کی حرکات و سکنات معقول و باوقار تھیں اور چہرہ بھی سنجیدہ اور خوشنما تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۷۴). منّو تو بیوی تھیں فرشتۂ رحمت ہے. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳۰). ہم تو سمجھے تھے تم ہمیں لوٹنے آئے ہو تم تو فرشتۂ رحمت ثابت ہوئے. (۱۹۹۰ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۶).
[فرشتہ + رحمت (رک)].

---رُخ (---ضم ر) صف.
رک : فرشتہ رُو. جب آپ نے کہلا بھیجا اور کبوتر فرشتہ رخ گیا اس وقت سب کو یاد آئی. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۶۷).
[فرشتہ + رخ (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
فرشتوں کی شکل کا ، فرشتوں جیسا ، معصوم صورت. خداوند کا فرمان لے کر ایک کبوتر فرشتہ رو آیا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۵۲). [فرشتہ + رو (رک)].

---سَحَاب کس اضا(---فت س) امذ.
بادل کا فرشتہ ، حضرت میکائیل علیہ السلام (جامع اللغات).
[فرشتہ + سحاب (رک)].

---سِیَر (---کس س ، فت ی) صف.
رک : فرشتہ سیرت.

اے خوبرو فرشتہ سِیَر انجمن میں آ
سروِ رواں حُسن ہمارے چمن میں آ

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۷). [فرشتہ + سیَر (سیرت (رک) کی جمع)].

---سِیرَت (---ی مع ، فت ر) صف.
فرشتوں جیسی عادت والا ، نیک طینت ، بھلا مانس ، شریف. وہ فرشتہ سیرت مانا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۹۶). [فرشتہ + سیرت (رک)].

---صِفَت (---کس ص ، فت ف) صف.
رک : فرشتہ خُو. نہ ایسے فرشتہ صفت انسان دیکھنے میں آئے ہیں جن میں کوئی عیب یا نقص نہ پایا جائے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۹). ممکن ہے حالی کی خواہش ہو کہ وہ سرسید کو ایک فرشتہ صفت انسان ثابت کریں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۶۹). [فرشتہ + صفت (رک)].

---صِفَتی (---کس ص ، فت ف) اث.
فرشتہ خوئی ، فرشتوں جیسی سیرت رکھنا ، نیک عادت ہونا. مہاتماجی باوصف اپنی فرشتہ صفتی کے چھ برس کو دھر لیے گئے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۳۱). [فرشتہ صفت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صُورَت (---و مع ، فت ر) صف.
جو شکل سے بہت نیک معلوم ہو معصوم (ماخوذ : جامع اللغات).
[فرشتہ + صُورت (رک)].

---صُوری کس صف(---و مع) امذ.
صُور پھونکنے والا فرشتہ ، حضرت اسرافیل علیہ السلام (جامع اللغات). [فرشتہ + صور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---غَیب کس اضا(---ی لین) امذ.
ہاتف غیبی ، خلافِ امید امداد ، کسی کا غیر متوقع طور پر مدد کے لیے موجود ہونا. پوچھا ، اے فرشتۂ غیب تیرا نام کیا ہے ، جواب ملا مجھے ہمت کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۷۶). [فرشتہ + غیب (رک)].

---کا دَخْل نہ ہونا عاورہ.
کسی کی بھی رسائی نہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---مَرْگ کس اضا(---فت م ، سک ر) امذ.
ملک الموت ، حضرت عزرائیل علیہ السلام (ماخوذ : جامع اللغات).
[فرشتہ + مرگ (رک)].

---مَنِشی (---فت م ، کس ن) اث.
فرشتہ صفتی ، فرشتہ خوئی ، معصومیت. انسان اپنے دل و دماغ کو کام میں لا کر دنیا کی ساری چیزوں سے جو نفع ان سے اٹھا سکتا ہے اٹھائے یہ ہی اس کی فرشتہ منشی ہے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۷۶). [فرشتہ + منش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نازِل ہونا عاورہ.
فرشتے کا آنا ، ملک کا آسمان سے زمین پر آنا.

---وَش (---فت و) صف.
رک : فرشتہ صفت.

وہ خوب رُو ہے کون سا جگ میں فرشتہ وَش
دو روز مل کے ہم جنسے بدخو نہیں کیا

(۱۷۹۵ ، دیوان قائم ، ۳۳).

گر فرشتہ وَش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۳). [فرشتہ + وَش ، لاحقۂ صفت].

فِرِشْتے (کس نیز فت ف ، کس ر ، سک ش) امذ.
فرشتہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

فرشتے سرگ سنا تو کول ستاریاں سوں سنوارے ہیں
شہ دنیا و دیں کے تئیں عرش کرسی سنگارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵). اگر ایسی محنت خدا کی

بندگی میں کوئی کرے تو فرشتے سے بھی فوقیت لے جاوے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۲). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض یافتہ اور تربیت کردہ صحابی انسان ہیں فرشتے نہیں ہیں. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۸۵). [فرشتہ (رک) کی جمع].

---خاں امذ.
رک : فرشتہ خاں.

گھر جو اس رشکِ حُور کا پایا
ہو کے آیا فرشتے خاں قاصد

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). کراچی کا صحیح جغرافیہ اس وقت تک مرتب ہونے سے رہا جب تک صحرائے سندھ اور سمندر کی مکمل حد بندی نہ کر لی جائے اور یہ کسی فرشتے خاں کے امکان میں بھی نہیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۱۱). [فرشتے + خاں (عَلَم) بطور پھبتی].

---دِکھائی دینا محاورہ.
مرنے کا وقت قریب آنا ، موت نظر آنا.

جاں فرشتے بھی دکھائی دیتے تُو نے اب تک
بند جامے کا نہ اے حورِ شمائل کھولا

(۱۸۸۴ ، مجنون (نوراللغات)).

---کا کَہہ جانا محاورہ.
کسی بات کی اطلاع ہو جانا (علمی اردو لغت).

---کی بھی نَہیں سُنْنا محاورہ.
کسی کی بات نہیں سننا.

واعظوں کی کوئی لاحول ولا سنتا ہے
کہ فرشتے کی بھی سنتا نہیں دیوانۂ عشق

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۷).

---نَظَر آنا محاورہ.
رک : فرشتے دکھائی دینا.

آیا جو شب کو خواب میں وہ غیرتِ پری
کھلتے ہی آنکھ آئے فرشتے نظر ہمیں

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۰۳).

---واقِف نَہیں فقرہ.
لاعلم ہونے کی بنا پر کہتے ہیں (نورالغات).

فَرْشی (فت ف ، سک ر)، (الف) صف.
۱. فرش سے متعلق ، فرش سے نسبت رکھنے والا ، زمینی. تعویذ قبر چنداں بلند نہیں بلکہ فرشی ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۰۷). اشارہ ہے سفلیات کو علویات کا رنگ دے دینا فرشی کو عرشی بنا دینا یہ کارنامہ ہے بےمثال اور بےمثل. (۱۹۳۱ ، تمدن اسلام ، ۸۹). **۲. (عضویات) زیریں حصّہ ، نچلی سطح.** نخاع اور دماغ کے فرشی علاقے ان حصّوں کی مثالیں ہیں. (۱۹۰۷ ، نفسیات عضوی (ترجمہ) ، ۲۱). **۳. زمین پر بسنے والا ، زمین پر رہنے والا.**

ایک ذاتِ پاک تھی کونین میں دل کو عزیز
فرشیوں کے نورِ ایماں عرشیوں کے پیشوا

(۱۸۷۱ ، کلیات تسلیم ، ۵). (ب) امث. **۱. حقّے کا نچلا حصّہ یا پیندا جو بہت چوڑا ہوتا ہے اور اس میں پانی بھرا رہتا ہے.** فرشی قیمتی تھی مگر چلم پیسے کی دو والی. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۶). نماز ختم ہوتے ہی نواب صاحب کا ملازم پیچوان لیکر حاضر ہو گیا جس کی فرشی نقرئی تھی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۰۶). **۲. دو نالی بندوق کی نالوں کے جوڑ پر لگی ہوئی پٹی جس کے ساتھ نالیں پیوست ہوتی ہیں اور جس پر سے مکھی پر نگاہ ملاتے اور نشانہ باندھتے ہیں ، بندوق کا وہ پُرزہ جس میں گز رکھتے ہیں (ا پ و ، ۸ : ۸۹ ؛ نوراللغات). ۳. کُرتے قمیص وغیرہ کے گریبان کی ہوتام پٹی (ا پ و ، ۲ : ۱۵۰).** بیدر کی بنی ہوئی فرشیاں اور بنِ گلبرگہ کے نرم و نازک جوتے ... یہی لوگ بناتے تھے. (۱۹۶۶ ، شہر نگاراں ، ۶۳). [فرش + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَنار (---فت ا) امذ.
(آتش بازی) انار کی شکل سے ملتا جلتا بارود بھرا ہوا مٹی کا خول جس کے منھ میں ایک سوراخ ہوتا ہے ، اس کو زمین پر رکھ کر آگ دکھانے سے فوارے کی دھاروں کی طرح چنگاریاں برآمد ہوتی ہیں.

وہ پتپھول فرشی وہ فرشی انار
وہ ہر رنگ کی پھلجھڑی کی بہار

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۱۱). [فرشی + انار (رک)].

---اِینْٹ (---ی مع ، غنہ) امث.
گندھی ہوئی مٹی کی مستطیل یا مربع یا پہلودار سانچے میں ڈھلی ہوئی بڑی یا چھوٹی سل جو خشک کر کے یا اس کے بعد پزاوے میں پکا کے عمارت کی چنائی میں لگائی جاتی ہے. فرشی اینٹ اور ظروف گلی لاہور اور ملتان میں بھی تیار ہوتے ہیں. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۱۵). [فرشی + اینٹ].

---بار امذ.
(ارضیات) ملبہ ، چٹانوں کے ٹکڑے جسے برف کا چشمہ بہا کر لاتا ہے ، جب گلیشیر آگے بڑھتا ہے یا پیچھے کی طرف حرکت کرتا ہے تو اس کے نچلے حصے کا سارا مواد اس کی وادی کے فرش پر جمع ہو جاتا ہے ، جب گلیشیر اپنے نچلے حصے کا مواد اپنی وادی کے فرش پر جمع کرتے ہیں تو اس مواد کو گراؤنڈ بار یا فرشی بار کہتے ہیں. جب وسطی بار وادی کے فرش پر جمع ہو جاتے ہیں تو انہیں فرشی بار کہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۷۸). [فرشی + رک : بار (۱)].

---پاجامَہ (---فت م) امذ.
کلی دار پاجامہ جس کے پائنچوں میں کلیاں بڑھا کر چوڑے کر لیے جاتے ہیں اس کے پائنچے اتنے لمبے چوڑے اور کھلے ہوئے ہوتے ہیں کہ زمین پر لوٹتے ہیں. ارد گرد بہو بیٹیاں جھلملاتی ہوئی اوڑھنیوں اور جو منزلی گوٹ کے فرشی پاجاموں میں جن میں

کسی پرکار چوب اور کسی پر گوکھرو کا کام بنا ہوا تھا۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۳۱)۔ [فرشی + پاجامہ (رک)]۔

---پنکھا (---فت پ ، غنہ) امذ۔
بڑا پنکھا جو مکان کی چھت میں لٹکایا جاتا اور تمام فرش پر ہوا پہونچاتا ہے ، ایک قسم کا بہت بڑا پنکھا جو محفل میں ہاتھ سے ہلایا جاتا ہے ، پیڈسٹل فین۔ چھت میں خوش وضع چھینٹ کا فرشی پنکھا لٹک رہا ہے جس کی ڈور ایک ادھیڑ عورت کے ہاتھ میں ہے۔ (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۳)۔ [فرشی + پنکھا (رک)]۔

---جُوتا (---و مع) امذ۔
فرش پر پہننے کا جوتا ، سلیپر ، گھیتلا ، کف پائی (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [فرشی + جوتا (رک)]۔

---جھاڑ امذ۔
روشنی یا زیبائش کے لیے بنایا ہوا بلور کا فانوس جو زمین پر رکھ کر روشن کیا جاتا ہے۔

اُس سراپا نُور سے محفل کا جوبن ہو گیا
یار آ بیٹھا کہ فرشی جھاڑ روشن ہوگیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸)۔ [فرشی + جھاڑ (رک)]۔

---چاندنی (---غنہ ، سک د) امث۔
وہ سفید چادر یا فرش جو کسی فرش پر بچھاتے ہیں۔ تانگے کے گرد فرشی چاندنی یا جاجم لپیٹ لی جاتی تھی۔ (۱۹۵۹ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۳۶)۔ [فرشی + چاندنی (رک)]۔

---حُقّہ (---ضم ح ، شد ق بفت) امذ۔
وہ حقہ جس کا پیندا (فرشی) بہت بڑا ہوتا ہے ، وہ محفل میں ایک ہی جگہ رکھا رہتا ہے ، اس کی نے بہت لمبی ہوتی ہے اور چاروں طرف بیٹھے ہوئے لوگوں تک اسنک پہنچائی جاتی ہے ، فرشی حقہ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فرشی حقوں کی تمنا میں لب فرش پر کھڑے ہوئے آپس میں اندر جانے کے لیے زور کر رہے تھے۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۸)۔ ایک طرف ... فرشی چوغانی حُقے تازے کیے ہوئے مشک، عنبر میں بسے ہوئے بھیلسے تما کو کی چلمیں توے لگی ہوئی تیار۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۳)۔ [فرشی + حُقّہ (رک)]۔

---دری (---فت د) امث۔
زمین پر بچھانے کی لمبی چوڑی اور موٹی دری ، آگرہ اور اودھ کے علاقے میں فرش کے نام سے موسوم کی جاتی ہے ، جس کو دہلی اور نواح دہلی میں فرشی دری کہتے ہیں اور گجرات میں گدھر یا گودھر۔ میز کرسیاں نہ ہوں نہ سہی فرشی دری نہیں منگا سکتی تو نہ منگائیے۔ (۱۹۱۰ ، چمنستان مغرب ، ۳)۔ [فرشی + دری (رک)]۔

---سلام (---فت س) امذ۔
وہ سلام جو بہت جُھک کر کیا جائے ، تعظیمی سلام ، نہایت ہی جُھک کر کیا جانے والا سلام۔ وہ سب لوگ فرداً فرداً مجھے فرشی سلام کر کے چلے گئے۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۶۰)۔ نزاکت سے گلوریاں منہ میں رکھیں سامنے میراثنیں گانا سنائیں ، ... نقلیں کرتیں اور بیل وصول کر کے فرشی سلام کرتیں۔ (۱۹۸۷ ، پھول اور پتھر ، ۲۱۷)۔ [فرشی + سلام (رک)]۔

---عَصَب ڈور (---فت ع ، ص ، و مج) امث۔
اندرونی یا شکمی پٹھے کی طناب یا ڈور۔ فرشی عصب ڈور ... یہ دوہری عصب ڈور صدر اور شکم کے فرش پر میانی لکیر کے ساتھ چلتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۱)۔ [فرشی + عصب (رک) + ڈور (رک)]۔

---غرارہ (---فت غ ، ر) امث۔
کئی گز چوڑے پائنچے کا زنانہ پائجامہ۔ ان کی بیگمیں اب کلی دار فرشی غرارے کے پائنچے لونڈیوں کو تھمانے کی بجائے خود اٹھا کر چلتی ہیں۔ (۱۹۶۳ ، جگنو اور ستارے ، ۱۰۶)۔ [فرشی + غرارہ (رک)]۔

---کَنوَل (---فت ک ، مغ ، فت و) امذ۔
فرش پر رکھا ہوا شیشہ کا ایک ظرف جس میں بتی جلاتے ہیں۔

طرفہ فرشی کنول پہ جوبن تھا
نور و نار ایک جا پہ روشن تھا

(۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۱۲)۔

مردنگیاں جا بجا نمودار
فرشی کنول اک طرف طلاکار

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۲)۔ [فرشی + کنول (رک)]۔

---گُڑگُڑی (---ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) امث۔
ایک قسم کا حُقّہ جس کا نیچا چھوٹا اور پیندا ہموار ہوتا ہے (نوراللغات)۔ [فرشی + گُڑگُڑی (رک)]۔

---گِلاس (---کس گ) امذ۔
شیشے کا ایک ظرف جو لمبے پیالے کی شکل کا ہوتا ہے جس میں شمع یا کنول لگایا جاتا ہے۔ یہاں فرشی گلاس روشن تھے اور بادۂ آتشیں کے دور چل رہے تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۳۰)۔ [فرشی + گلاس (رک)]۔

---لَمْپ (---فت مج ل ، سک م) امذ۔
فرش پر رکھ کر جلانے کا لمپ ، بیٹھک دار لمپ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [فرشی + لمپ (رک)]۔

---مَواد (---فت م) امذ۔
(ارضیات) وہ مواد جو گلیشیئر کے وسطی یا سطحی حصوں میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جب گلیشیر درجۂ حرارت میں اضافے کی وجہ سے پگھل کر پانی بن جاتا ہے یا ہموار جگہ پر آ کر ساکن ہو جاتا ہے تو یہ مواد بڑے بڑے ڈھیروں کی صورت میں سطح زمین پر جمع ہو جاتا ہے۔ وہ مواد جو گلیشئر ... کے سب سے نچلے حصے میں وادی کے فرش پر حرکت کرتا ہوا جاتا ہے اسے فرشی مواد کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۴۲)۔ [فرشی + مواد (رک)]۔

---نشست (---فت ن ، کس ش ، سک س) امث.
(شاعری) شعر و سخن کی مختصر محفل جو فرش پر منعقد کی جائے. نواب صاحب کے خاص محل میں طرحی مشاعرے کی نشست تھی ، فرشی نشست ، تمام درباری اور سامعین قرینے سے چاندنی پر بیٹھے ہوئے تھے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، مارچ ، ۳۶). [فرشی + نشست (رک)].

فُرصَت (ضم ف ، سک ر ، فت ص) امث.
۱. مہلت ، موقع محل ، وقت.

جو اک پائے کچھ فرصت
جتنی دستی کن مُدت

(۱۵۰۳ ، توسرہار ، ۵).

طوفِ طاقِ کعبہ کرنے دے مجے فرصت خدا
خا کا سرمہ کر دماغ اپنے کو دیوں عود بُو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۹).

آئی تو تھی لہر کہ کہوں حال دل کا سب
پر رونے تیں بات کی فرصت نہ دی مجھے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۹).

فرصتِ عیش اپنی یوں گزری
کہ مصیبت پڑی تمنا پر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۷). ذرا فرصت نہ دی اور حصار ملتان کا محاصرہ کر لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۴۷).

مستغنیِ ساحل نہیں دریائے محبت
دم لینے کی فرصت بھی کہیں موجِ فنا دے

(۱۹۳۰ ، نقوش مانی ، ۱۵۶). **۲. خالی وقت ، چھٹی.**

اے رشکِ ماہ تاب تُو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ہے دل کو اگر توں زین میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲).

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۶).

گزاری میں نے تابستان کی فرصت کوہساروں میں
دل افروز آبشاروں میں دل آرا مرغزاروں میں

(۱۹۴۷ ، بہارستان ، ۶۳۹). کسی کو فرصت نہ تھی یہ جاننے کی کہ مجھ میں یہ تبدیلی کیوں کر آئی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۳). **۳. اطمینان ، سکون.** صبح کو اگر سیمرغ سے جان بچ جائے تو فرصت ہاتھ آئے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲۱۰)

یہ قصہ بہت طول ہے بینظیر
کبھی پھر سنائیں گے فرصت میں ہم

(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۴۳). **۴. چھٹکارا ، فراغت ، رخصت.** اسے اپنی عبادت سے فرصت نہیں یک تل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵). جب تک خزانہ نہیں آوے گا تم رخصت نہیں پاؤ گے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۱۰۷).

کاروبارِ شوق سے فرصت کہاں پاتے ہیں ہم
اے ہجومِ آرزو مہلت کہاں پاتے ہیں ہم

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۹). **۵. افاقہ ، آرام.**

مرتا تو تھا جبھی میں تم دیکھنے کوں آئے
بیمار کوں تبھی سیں فرصت ہے میرے صاحب

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۲).

موسیائی کھلائی کچھ ہلدی
فرصت اس کو خدا نے دی جلدی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳). حال آپ کے آشوب چشم کا لکھا تھا پھر ان کے ہی خط سے یہ بھی دریافت ہوا کہ کچھ فرصت ہے. (۱۹۳۹ ، تمہید نادرات ، ۲ : ۳۱) [ع].

---پانا محاورہ.
موقع یا وقت پانا ، چھٹکارا حاصل کرنا ، کام سے فراغت پانا.

اگر پاؤں فرصت بشمشیر تیز
کروں جیو پر اس کے میں رستخیز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۱). سکھوں نے فرصت پا کر ملکِ پنجاب پر تسلط کر... تقسیم کر لیا. (۱۸۹۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۵۶).

کاروبارِ شوق سے فرصت کہاں پاتے ہیں ہم
اے ہجومِ آرزو مہلت کہاں پاتے ہیں ہم

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۹).

---پہنْچْنا محاورہ.
افاقہ ہونا ، آرام آنا. شاید کہ ہمارے سیّد مظلوم کو اس سے فرصت پہنچے اور حالتِ غشی سے افاقہ ہو جاوے. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابو کرم ، ۲۰۵).

---جُو (---و مع) صف.
موقع تلاش کرنے والا. بہت سے واقعہ طلب اور فرصت جُو مخالف سے مل گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۷). [فرصت + ف : جو ، جستن - ڈھونڈنا ، تلاش کرنا].

---چاہْنا محاورہ.
مہلت چاہنا ، موقع چاہنا (نوراللغات).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. وقت دینا ، مہلت دینا ، رخصت دینا.

دونی مقام ، راو چہار ، سمج کر منزل بھی ہے چار
فرصت دینا جب لگ تج کوں جا کا ہوشیار

(۱۵۹۱ ، جانم (شاہ برہان الدین) ، وصیت الہادی ، ۱۲). اتال خدا ہمتِ دیوے ، خدا فرصت دیوے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳). جب تک خوب حفظ نہ کر لے فرصت نہ دیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵). **۲. موقوف کرنا ، برطرف کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---سے م ف.
اطمینان سے ، موقع سے (علمی اردو لغت).

---کار کس اضا ، امذ.
کام کا موقع ، کام کرنے کا وقت.

فرصتِ کار فقط چار گھڑی ہے یارو
یہ نہ سوچو کہ ابھی عمر پڑی ہے یارو

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۵۴). [فرصت + کار (رک)].

---کَرنا محاورہ.
فراغت حاصل کرنا ، چھٹکارا حاصل کرنا.

اگر دریافت ہو جاتا تو فرصت جلد کر لیتا
نہیں معلوم مجکو لے اجل کے دم کی مہلت ہے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۸۳). یہ حضرت بھی انہیں خوش نصیبوں میں ہیں چالیسویں سے فرصت کر چکے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۴). میں مشاعرے سے فرصت کر کے محمود آباد گیا. (۱۹۵۲ ، نگارستانِ ماں ، ۱۳).

---لینا محاورہ.
آرام کرنا ، فراغت سے رہنا ، خالی رہنا. حکیم صاحب آج تم نے دن بھر کی فرصت لی. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۰۷).

---مِلنا محاورہ.
وقت ملنا ، موقع ملنا ، مہلت ملنا.

فرصت ملے گی عرض کی پھر بار بار کب
اقرار وصل کا ہے تو اب کہدے یار کب

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۱).

---میں م ف.
خالی وقت میں ، فراغت کے وقت ، تنہائی میں ، خلوت میں ، دھیمے دھیمے ، آہستگی میں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---نکالنا محاورہ.
وقت نکالنا ، موقع نکالنا. ایک روز میں نے دہلی کے میوزیم دیکھنے کے لئے فرصت نکلی اور سب سے پہلے نیشنل میوزیم دیکھنے گیا. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۶۶).

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **فراغت ہونا ، موقع ملنا ، مہلت ملنا.**

واعظ اک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے
توبہ کر لیں گے جو مے پینے سے فرصت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۲). ذرا فرصت ہوئی تھی کہ ڈومنیوں نے گانا شروع کیا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۴۲). ۲. **افاقہ ہونا ، آرام پانا** (فرہنگ آصفیہ).

فَرْض (فت ف ، سک ر) امذ.
۱. (فقہ) **وہ عمل جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس میں شبہ نہ ہو ، جیسے : نماز روزہ وغیرہ اس کا منکر کافر ہے اور تارک مستوجبِ عذاب ، فرمودۂ خداوندی ، جس کا کرنا لازمی ہو.**

خدا کے فرض کو ترک کیوں کرے
سبب کیا اتھا مجھ کو بولو برے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، عنایت شاہ ، ۳).

میں پانچ وقت تجھے سجدہ کس طرح نہ کروں
نماز اوس پہ جو ہو بندۂ خدا ہے فرض

(۱۸۷۲ ، دیوانِ محبت ، ۹۳). نماز شب معراج میں فرض ہوئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۸). جو احکام قرآن و حدیث میں ہیں انہیں بلا استکراہ اور بلا اشتباہ قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کا نام فرض ہے. (۱۹۲۸ ، حیاتِ طیبہ ، ۲۱۵). مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا فرض ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۴). ۲. (i) **ضروری ، لازمی ، واجب.**

کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے
یو دکھ سو سنا اس اپر فرض ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). گوشت ترکاری کے ساتھ ارنڈ کے پتے منگوانے فرض تھے. (۱۹۳۶ ، گرداب حیات ، ۵۰). ترجمے میں مترجم پر مصنف کے خیالات کی پابندی فرض ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۲). (ii) **منحصر ، موقوف.** ایک مجھ پر کیا فرض ہے جو پڑھی لکھی ہوگی وے پڑھے لکھے ہی کو چاہے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۲). ۳. **سنت اور نفل کے علاوہ وہ نماز جو پانچ وقت واجب کی حیثیت سے پڑھی جاتی ہے.**

اپنی پیاروں اپنی چاؤں آپ سو اپنی کیتی
فرض نوافل سنت واجب بات سو ہم پر دیتی

(۱۵۳۳ ، دیوان محمود دریائی ، ۸۵).

پہل تول تولیں نمازوں کوں دعائے
فرض جو گھٹیں تو وتر دیں رلائے

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۸۶). کوئی نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل بغیر درود شریف صحیح نہیں ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳). آزادی نے اوپر جا کر وضو کیا سنتیں پڑھیں فرضوں کی نیت باندھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۰). ۴. **ذمہ داری ، ڈیوٹی ، کارِ منصبی.** مجھے معلوم تھا سو کیا عرض ، اتال تول جانے تیرا فرض. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۱). ازروئے مذہب کے جو ہمارا فرض اپنے حاکموں کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ہے اس سے ہم کسی طرح سبکدوش نہیں ہوسکتے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۵۰). ہم فرض اپنا ادا کر چکے بیمار اگر مر گیا تو تیماردار کے حقوق فراموش نہ ہوں گے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۴۴). فرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت برتی گئی ، ہدایات کے مطابق مقررہ مدت میں کام پورا نہیں کیا گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۶۰). صرف میرا فرض باقی رہتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۷). ۵. **مرنے والے کے ورثے اور ترکے کی وہ تقسیم جو ازروئے شرع واجب ہے** (مہذب اللغات). ۶. **تشخیص ، تعین ، اندازہ ، کسی چیز کا وقت مشخص کرنا ؛ (کنایۃً) نکاح** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [ع].

---ادا کَرنا محاورہ.
امر واجب بجا لانا ، کارِ منصبی پورا کرنا ، ڈیوٹی بجا لانا.

گور تک ساتھ رہے پڑھ کے جنازہ کی نماز
فرض جو تھا سو کیا تم نے ادا میرے بعد

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۴۷). میں نے محض اپنا فرض ادا کیا شکریے کا مستحق نہیں ہوں. (۱۹۲۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۰۷). غزل اپنے حدود ہی میں رہ کر اپنا فرض ادا کر سکتی ہے. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۵).

---اُتارْنا محاورہ.
عہدہ برا ہونا ، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ، کسی ضروری کام کا پورا کرنا. مجبوری تو یہی ہے کہ تری مہربانی نہیں ہے بلکہ اپنی گردن کا بوجھ اور اپنے سر کا قرض اترانا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۹).

---اَصْلی کس صف(---فت ا ، سک ص) امث.
(قانون) قرض اصلی سے وہ قرض مراد ہے جو بلا تعلق کسی اور قرض کے وجود پذیر ہوتا ہے. (علم اصول قانون ، ۲۵). [قرض + اصلی (رک)].

---اِضافی کس صف(---کس ا) امث.
(قانون) قرض اضافی سے وہ قرض مراد ہے جو کسی دوسرے قرض کی خلاف ورزی کی وجہ سے وجود میں آتا ہے (علم اصول قانون ، ۸). [قرض + اضافی (رک)].

---ُالْعین (---ضم ض ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
رک : قرض عین.

صلوۃ العشق ہو کیوں کر نہ قرض العین عاشق پر
بجا ہے اشکو چشم تر سے ہے اسی کے لہو سائل
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۰۲). [قرض + رک : ال (۱) + عین (رک)].

---پڑْھنا محاورہ.
قرض نماز ادا کرنا (نوراللغات).

---ساقِط ہونا محاورہ.
قرض اتر جانا ؛ قرض نہ رہنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سے ادا ہو جانا محاورہ.
ماں باپ کا اولاد کی شادی کرکے سبک دوش ہو جانا (نوراللغات).

---شَناس (---فت نیز کس ش) صف.
ذمہ داری پہچاننے اور سمجھنے والا. اودھم پور کی قرض شناس میونسپلٹی نے انا کولیشن کا بندوبست بھی الٹے ہی پر کر رکھا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۱). [قرض + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شَناسی (---فت نیز کس ش) امث.
ذمہ داری سمجھنا ، قرض کو پہچاننا ، ایمان داری. خان صاحب مرحوم ... سچائی اور قرض شناسی میں مشہور تھے. (۱۹۳۰ ، جند ہمعصر ، ۱۲۵). تمام حقوق کا دار و مدار قرض شناسی پر ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۹۹). [قرض شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عائِد ہونا محاورہ.
ذمہ داری ہونا. ادیبوں اور شاعروں پر یہ قرض عائد ہوتا ہے کہ قومی یکجہتی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں. (۱۹۸۶ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار ، ۱۸).

---عظیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
اہم فریضہ ، عظیم ذمہ داری ، بڑا قرض. ہر درجے کے آدمی کو علم حاصل کرنا قرض عظیم ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹۱). [قرض + عظیم (رک)].

---عَین کس صف(---ی لین) امذ.
۱. فقہ. وہ امر جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر انفرادی طور پر ضروری ہو (قرض کفایہ کی ضد). اگرچہ جہاد اصغر قرض کفایہ ہے اما یہ جہاد اکبر قرض عین ہے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد) ، اشباہ الطالبین ، ۲۰). حضور وہاں تو جانا ایک اعتبار سے قرض عین ہے اور ایک نظر سے واجب کفائی ہے ایک لحاظ سے سنت ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۹۳). اسلام کی رُو سے جہاد صرف اس موقع پر قرض عین ہوتا ہے جہاں دعوت علم ہو. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۱۳۸). **۲. بہت ضروری (تاکید کے لیے).**

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کوں قرض عین ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۵).

حق اسی کا ہے سلاسل پاس حق ہے قرض عین
ہے یہ حق پوشی چھپاتے ہو جو دیوانے سے زلف
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۵). جان کی حفاظت قرض عین ہوئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۱). یقینی طور پر جناب عالی پر قرض عین ہے ... مرہٹوں کا تسلط توڑنا. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۴۷). [قرض + عین (رک)].

--- کَرْدَم فقرہ.
میں نے قرض کر لیا ، میں نے تسلیم کیا.

قرض کردم کہ مہیا ہوں سب اسباب نشاط
مطرب و ساقی و نقل مے و اصوات نغم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵). [قرض + ف : کرد ، کردن - کرنا + ف : م ضمیر واحد متکلم متصل - میں].

--- کَر کے م ف.
ضروری سمجھ کر ، کوشش کر کے ، قرار دے کر. ابھی وہ لا کے سر پر بٹھا دیتے تو کیسی مانا مت ڈالتی اور خود قرض کر کے جا کے بلا لائیں. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷۵). جب کوئی شناسا گزرتا تو قرض کر کے ٹوکتے اور کہتے آئیے کھانا کھائیے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۱۲).

--- کَرْنا محاورہ.
اپنے طور پر ماننا یا تسلیم کرنا ، مثال کے طور پر کسی چیز کو اصل کے طور پر مان لینا. جکوئی کسی کنے آوے غرض ، غرض کرے ، وہی بھلا جو غرض وو آپس پر قرض کرے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). ممدوح کو ایک ہی قصیدے میں غائب قرض کر کے مدح کرتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵). تہذیب کی خوبیاں انہیں لوگوں میں قرض کیں جو گنگا اور جمنا کی وادی میں آباد تھے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۳۷). اس سے زیادہ زہر بھرا شاید اور کوئی نشتر نہ ہو کہ آدمی اپنی اولاد اور اپنے نوکروں کی نگاہوں میں خود کو بے وقعت قرض کرے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۱).

ـــِ کِفایَہ کس صف (ـِـ کس ک ، فت ی) امذ.
۱. (فقہ) **وہ فرض جو کسی ایک مسلمان کے ادا کرنے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے (فرضِ عین کی ضد).** اگرچہ جہادِ اصغر فرضِ کفایہ ہے امابو جہادِ اکبر فرضِ عین ہے۔ (۱۷۷۲ء ، شاہ میر (سید محمد) ، اشباہ الطالبین ، ۲۰). نماز پڑھنا جنازے کی فرضِ کفایہ ہے۔ (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۶۶). جہاد فرضِ کفایہ ہے ہر شخص پر واجب نہیں. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۹). مسلمان بھائیو فرضِ کفایہ میں حصہ لو ، ایک کرے تو سو کا فرض ادا ہو. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۱۲۲). ۲. **وہ کام جس کا کرنا بہت ضروری نہ ہو ، ضروری ہو مگر ایک کے کرنے سے سب بری سمجھے جائیں یا سب بری ہو جائیں.** میں اسٹیشن پر مل لوں گا ضرور جاؤ فرضِ کفایہ ہے۔ (۱۹۲۱ء ، مہدی ، مکاتیب ، ۲۷۸). [فرض + ع : کفایہ = کفایت].

ـــِ مُحال کس صف (ـــ ضم م) امذ.
ناممکن القیاس ، ایسی چیزوں کا مان لینا جس کا واقع ہونا ممکن نہ ہو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [فرض + محال (رک)].

ـــِ مُطلَق کس صف (ـــ ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
(قانون) **فرضِ مطلق سے وہ فرض مراد ہے جس کے مقابلہ میں کسی معین شخص یا اشخاص کو کوئی حق حاصل نہ ہو ، مثلاً : ٹیکس ادا کرنے کا فرض** (ماخوذ : علم اصول قانون ، ۸).
[فرض + مطلق (رک)].

ـــِ مَنصَبی کس صف (ـــ فت م ، سک ن ، فت ص) امذ.
عہدے کی ذمہ داری ، فرضِ منصبی کی ادائیگی ، اپنے سپرد کام کی خوش اسلوبی سے انجام دہی. اہل انتخاب کا یہ فرضِ منصبی ہے کہ غلط کلام کو نہ چھاپیں. (۱۸۹۷ء ، زبان داغ ، ۵۰). لوگ یا تو دل شکستہ ہو کر ترکِ تعلق کر لیتے ہیں یا ناقدرشناسی کی وجہ سے اپنا فرضِ منصبی بے دلی سے ادا کرتے ہیں. (۱۹۲۵ء ، وقار حیات ، ۱۳۰). اس فرضِ منصبی سے فارغ ہو کر کرم بخشی نے گھاس کھود دی. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۸۵).
[فرض + منصب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ نِسبَتی کس صف (ـــ کس ن ، سک س ، فت ب) امذ.
فرضِ نسبتی سے وہ فرض مراد ہے جس کے مقابلہ میں کسی شخص یا مجمع اشخاص کو کوئی حق حاصل ہو ، مثلاً : قرضہ ادا کرنے کا فرض (ماخوذ : علم اصول قانون ، ۸). [فرض + نسبت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرضاً (فت ف ، سک ر ، تن ض بفت) م ف.
فرضی طور پر ، بالفرض ، بطور فرض. فرضاً ایک جسم جو سطح زمین پر ایک پونڈ وزن رکھتا ہو تو ... ۴ میل کے ارتفاع پر پاؤ پاونڈ کا وزن رکھے گا. (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۹). اگر فرضاً کوئی عورت مرتی تھی تو میں یہ کہتا تھا یہ قبر میں بھی قریب کرنے گئی ہے. (۱۹۰۳ء ، محل خانۂ شاہی ، ۱۰۳). [فرض + اً ، لاحقۂ تمیز].

فُرضَہ (ضم ف ، سک ر ، فت ض) امذ.
دہانہ ، سِرا ، سرچشمہ. سچا مخبر جب معلوم نہیں ہوتا ہے تو وہ تلبیس کا غُرضہ اور تدریس کا فرضہ ہوتا ہے. (۱۸۸۸ء ، تشنیف الاسماع ، ۱۰۶). [ع].

فَرضی (فت ف ، سک ر) صف.
۱. **خیالی ، قیاسی ، بے اصل ، من گھڑت ، فرض کیا ہوا.**

ہے جن کو یہاں بے طمعی بے غرضی
سمجھیں ہیں ترقی و تنزل فرضی

(۱۸۰۱ء ، دیوان جوشش ، ۲۲۷). ستر اور دو بہتر نشتر ہیں باقی میر صاحب کا تبرک ہے لیکن یہ بہتر کی رقم فرضی ہے. (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۰۸). قوانین فطرت میں فرضی اور من گھڑت قواعد کو سدِّ راہ نہ کیا جائے. (۱۹۲۳ء ، عصائے پیری ، ۱۰۱). یہ خیال کرنا کہ ڈرامے کی کہانی فرضی ہوتی ہے اس لیے اس کا سچائی سے کوئی تعلق نہیں غلط ہے. (۱۹۸۸ء ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۱۹). ۲. **نقلی ، مصنوعی ، جعلی ، وضعی ، بناوٹی.** تمہیں دھوکا دینے کے لیے یہ اس کی فرضی قبر بنا دی ہے. (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۵۴). فرضی دستاویزات بڑی محنت سے گھڑی گئی تھیں اور جھوٹے گواہوں کو بڑی رقمیں دے کر پٹی پڑھائی گئی تھی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۶۱۷). ۳. **کُرتے یا قمیص کے گریبان کی پٹی.** یوتام سے یوتام پٹی (کرتے یا قمیص کے گریبان کی پٹی جسے فرضی کہتے ہیں) اور پٹ سے پٹ دار کواڑ (دروازہ کی ایک قسم) جیسی اصطلاحیں اُردو میں بنالی گئیں. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۱۱).
[فرض (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرضِیات (فت ف ، سک ر ، کس ض) امذ ؛ ج.
۱. **ضروری چیزیں ، لازمی چیزیں.** مہمان نوازی کے لوازمات اور فرضیات کو اخیر تک خاطر خواہ طور پر ملحوظ رکھا. (۱۹۰۵ء ، ترانۂ موسیقار ، ۱۹). ۲. **مفروضے ، بغیر دلیل کے دعوے.** دستاویزی تحقیق میں بھی بہت سے فرضیات Hypotheses کی مثالیں ملتی ہیں. (۱۹۸۶ء ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۸۶).
[فرض (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

فَرضِیَّت (فت ف ، سک ر ، کس ض ، فت ی مشدد بفت) امث.
۱. **فرض ہونا.** فرضیت زکوٰۃ چار صنف میں ہے. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۰). قرات کی فرضیت بھی ساقط ہو جاتی ہے. (۱۸۹۸ء ، سرسیدؒ ، لکچر اسلام ، ۱۹). جب ان کی فرضیت مسلّم ہو چکی تو بہ نسبت اخلاقی نیکیوں کے ان سے غافل ہونے کا احتمال بہت کم ہے. (۱۹۱۲ء ، تحقیق الجہاد ، ۲۷). صلوٰۃ کی فرضیت کا حکم ہجرتِ مدینہ سے تقریباً دو برس قبل ہوا. (۱۹۸۷ء ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، II). ۲. **ذمہ داری ، فرض کو سمجھنا.** اسی لیے وہ فرضیت سے جلدی بیدار ہوتا تا کہ دوسروں سے پہلے وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو سکے. (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۱۳۵). [فرض (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَرضِیَہ (فت ف ، سک ر ، کس ض ، فت ی) امذ.
مفروضہ ، بے دلیل دعویٰ. فرضیہ ایک کلیّہ ہوتا ہے ایک قسم کا

قضیہ جو ثابت ہو جائے پر قانون بن جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۸)۔ [فرضی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فَرْط (فت ف ، سک ر) امذ۔
زیادتی ، کثرت ، بہتات ، فراوانی ، غلبہ۔

پھرے فرط ہی سے تو دیہات شہر
کہے تو کہ سوتے بہے رود و نہر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۲)۔ بھائی تیرا رونے سے جی نہ اٹھے گا مفت میں فرط الم سے دل تیرا خون ہو گا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۴۵)۔ یہ سنکر فرط اثر سے آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۵۰)۔ مہاراج نے فرط ادب سے بڑھ کر راجہ کے ہاتھ پر دستِ عقیدت رکھ دیا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۲)۔ [ع]۔

ـــــ جَذْبات کس اضا(ـــــ فت ج ، سک ذ) امذ۔
شدتِ جذبات ، جذبات کا تموّج۔ شعر کو دہراتے ہوئے فرطِ جذبات سے علی سرکار کا چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ (۱۹۴۹ ، اک محشر خیال ، ۲۷)۔ [فرط + جذبات (رک)]۔

ـــــ خوشی کس اضا(ـــــ و معد) امث۔
سرور و نشاط کی بہتات ، انبساط کی فراوانی۔ خان آرزو فرطِ خوشی سے اچھل پڑے اور کہا خدا چشمِ بد سے محفوظ رکھے۔ (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۲۶)۔ [فرط + خوشی (رک)]۔

ـــــ شَوق کس اضا(ـــــ و لین) امذ۔
کثرتِ اشتیاق ، غلبۂ شوق۔

جی کھنچے جاتے ہیں فرطِ شوق سے آنکھوں کی اور
جن نے دیکھا ایک دم اُس کو سو بے دم ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۳۶۱)۔

جو بٹ جاتا ہے فرطِ شوق سے راہِ محبت میں
یہاں مرنا اسی کا ہے وہاں جینا اسی کا ہے

(۱۹۸۶ ، شمار ملہ ، ۱۰۸)۔ [فرط + شوق (رک)]۔

ـــــ طَرَب کس اضا(ـــــ فت ط ، ر) امث۔
خوشی و شادمانی کی فراوانی ، انبساط و سرور کی کثرت۔ شاہ زماں فرطِ طرب ... سے باغ باغ ہو گیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳)۔ اس کی آنکھیں بے شمار امنگوں سے یکدم چمک اٹھیں ، اس نے فرطِ طرب میں جل کے کالدھوں کو ہلا کر کہا اسے کہتے ہیں نیک کرشمۂ دوکار۔ (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۵۶)۔ [فرط + طرب (رک)]۔

ـــــ غَضَب کس اضا(ـــــ فت غ ، ض) امذ۔
غصہ کا غلبہ ، قہر و غضب کی زیادتی۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا فرطِ غضب سے ہر عضو ... بیکار ہو گیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸)۔ ایسے شدید آثار کہ جیسے آج فرطِ غضب میں سب کچھ بھک سے اڑا دیں گے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸)۔ [فرط + غضب (رک)]۔

ـــــ غَم کس اضا(ـــــ فت غ) امذ۔
حزن و ملال کی فراوانی ، رنج و الم کی کثرت۔
مجھے جو دیکھو گے خاک خون میں نظر ہٹا لو گے فرطِ غم سے
نہ جینا چاہو گے لاکھ پھر بھی بغیر میرے جیا کرو گے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۵۲)۔ [فرط + غم (رک)]۔

ـــــ قَلَق کس اضا(ـــــ فت ق ، ل) امذ۔
بے چینی و بیقراری کی کثرت ، حسرت و افسوس کی فراوانی۔

پھر دل فرطِ قلق سے خوں ہے
پھر گوہرِ اشک لعل گوں ہے

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۶)۔

منتعش جوشِ مسرت سے احبا کے قویٰ
تا ابد روحِ عدو فرطِ قلق سے تحلیل

(۱۹۱۵ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۴)۔ [فرط + قلق (رک)]۔

ـــــ مُحَبَّت کس اضا(ـــــ ضم م فت ح شد ب بفت) امث۔
پیار کی زیادتی ، غلبۂ محبت ، دوستی و اخلاص کی کثرت۔ سر کے بال منڈوائے اور فرطِ محبت سے کچھ بال خود اپنے دستِ مبارک سے ابو طلحہ انصاری ... جو پاس بیٹھے تھے عنایت فرمائے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶۳)۔ [فرط + محبت (رک)]۔

ـــــ مَسَرَّت کس اضا(ـــــ ضم م ، فت س ، شد ر بفت) امث۔
خوشی و انبساط کی فراوانی۔ لوگوں نے آہٹ پا کر خیال کیا کہ آپ باہر آنا چاہتے ہیں فرطِ مسرت سے تمام لوگ بے قابو ہو گئے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۹)۔ یہ بات سن کر میری آنکھوں میں فرطِ مسرت سے آنسو آ گئے۔ (۱۹۸۳ ، کورجا کہانی ، ۲۸۵)۔ [فرط + مسرت (رک)]۔

فُرْطی (ضم ف ، سک ر) امث (قدیم)۔
چستی ، پھرتی ، تیزی ، طراری۔ سعید نے بڑی فرطی سے اوس کے پاؤں کو چھوڑ کر اپنے تئیں گھانس میں چھپا لیا۔ (۱۸۸۷ ، گلدستۂ حکایات ، ۱۱۲)۔ [پھرتی (رک) کا ایک املا]۔

فَرَع (فت ف ، ر) امذ۔
اونٹ یا بکری کا بچہ جسے ایام جاہلیت میں اہلِ عرب بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "فرع" اور عتیرہ شریعت میں معتبر نہیں۔ (۱۹۰۶ ، حیوۃ الحیوان ، ۲ : ۲۵۰)۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرع جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جس کو کفار اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۳۳۵)۔ کفار مکہ اپنے مقرر کردہ بتوں کے لئے اپنے حیوانات مثل اونٹ ، بھیڑ ، بکری کا جو پہلا بچہ بغرض حصول ثواب و تقرب ذبح کیا کرتے تھے اسے فرع کہتے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، اہلحدیث ، کراچی ، ۹ فروری ، ۲)۔ [ع]۔

فَرْع (فت ف ، سک ر) امث ، امذ (قدیم)۔
۱. شاخ ، ٹہنی ، درخت کی شاخ۔

غور کیجیے تک ان کے فرع و اصول
سیکڑوں کوس ہیں ترنج کے پھول

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۵)۔

ہم رنگ اصل فرع نہ ہو گی کسی طرح
گل ہو ہزار سرخ نہ ہو گا گلاب سرخ

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ١١٣). **(أ) قسم ، نوع ، شاخ ، حصّہ ، شعبہ**. نظم کی ہر فرع میں طبع آزمائی کی ہے اور کہیں رُکے نہیں. (١٨٨٠ ، آب حیات ، ١٥٨). اسی مسئلہ کی ایک فرع یہ بھی ہے کہ خدا کی صفات کو اگر قدیم مانیں تو تعددِ قدما لازم آتا ہے. (١٩٠٢ ، علم الکلام ، ١ : ٢١). **٢. وہ جس کی اصل کوئی اور چیز ہو.**

جو کچھ توں کیا سو حکم شرع ہے
ہر اک علم اس اصل کا فرع ہے

(١٦٨٢ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٦).

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے دیے ہیں فرع
اوج و حضیض بیچ تو ہی یکہ تاز ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٣١). میری ناچیز رائے میں اس سرد مہری کے دوسرے اسباب فرع ہیں ان اصلی واقعات کے جو اس زمانے میں پیش آئے ہیں. (١٩١٩ ، مقالات شروانی ، ٢٢٠). جو کام اصلی ہیں اس کو چھوڑتے ہیں اور جو اس کی فرع ہے اسی کو اختیار کرتے ہیں. (١٨٨٣ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ٢٠١). واقع الوقت نظریات کچھ بھی ہوں تاریخ کا یہ فرض ہے کہ وہ تقدم و تاخر اور اصل و فرع کا تناظر وقت میں صحیح تعین کر دے تا کہ حق بہ حقدار رسد. (١٩٨٩ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ٢٥). **٣. شریان ، پٹھے اور ہڈی وغیرہ کی شاخ**. اس شگاف میں انگلی داخل کر کے جبڑے کی فرع (Ramms) اور عضلہ جنیجیہ داخلہ (Internal Pterygold Muscle) کے درمیان سے گزار دی جاتی ہے. (١٩٣٧ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ٣٣١). **٤. (نباتیات) قلم ، شاخچہ ، قلمچہ**. جانبی ٹہنیاں خصوصاً جبکہ وہ افزایش کے کام آتی ہیں اکثر فرع (DFFSET) کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٣٦). **٥. (عروض) فرع وہ رکن جس میں کچھ تغیر ہو گیا ہو خواہ بہ زیادتی خواہ بہ کمی اور خواہ ایک بار تغیر ہوا ہو خواہ ایک بار سے زیادہ.** اس میں یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ کس بحر کی کون فرع ہے اور کس زبان و مقام کی ہے. (١٨٧١ ، قواعد العروض ، ٦١). **٦. (فقہ) وہ دینی مسائل جو عمل سے تعلق رکھیں، عمل سے متعلق دینی و مذہبی امور و مسائل** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

فِرْعَون (کس ف ، سک ر ، و لین) امذ.

١. قدیم زمانے میں مصر کے بادشاہوں کا لقب. ہزاروں برس پہلے جب مصر کے حکمران جو فرعون کہلاتے تھے مرتے تو انہیں قبر کھود کر دفنایا نہ جاتا تھا. (١٩٨٥ ، طوبیٰ ، ٣٣٧). **٢. ولید ابن مصعب کا لقب جو حضرت موسیٰ کے زمانے میں مصر کا بادشاہ تھا. اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا. حضرت موسیٰ اس کافر کی ہدایت کے لیے نشانیاں اور معجزات دے کر بھیجے گئے تھے لیکن وہ راہِ راست پر نہیں آیا آخر خدائے تعالیٰ کے قہر و غضب سے اپنے لشکر کے ساتھ دریائے نیل میں غرق ہو گیا.**

عمارت میں شدّاد کا نانوں تھا
وو دوزخ میں فرعون کا ٹھانوں تھا

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ٤٧).

کیا ڈر مجھے فرعون کا ہور ساحری افسوں کا
موسیٰ عصا زیتون کا ہے تیغ ربانی مجھے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٠).

تو وہ بت ہے تری نخوت سے جو ہوتا آگہ
کبھی فرعون خدائی کا نہ دعویٰ کرتا

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٥٨). ساحرانِ فرعون نے موسیٰ کے معجزہ کو دیکھا تو خدائے موسیٰ و ہارون کے آگے سجدے میں گر پڑے. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٥). آسیہ فرعون کی بیوی تھی لیکن تھی اللہ والی اسی نے حضرت موسیٰ کو پالا. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٥٢١). **٣. (مجازاً) مغرور ، متکبر ، گھمنڈی ، خودبیں.**

فرعون ہو گیا ہے وہ حسن اپنا دیکھ کر
آئینے کو مقابلہ ہے رودِ نیل سے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٠٨). یہ مال و متاع ، دولت و حشمت جس نے فرعون بنا دیا یہیں کی یہیں رہ جائے گی. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ٩٠). عوامی لیگ جو ایک ماہ پہلے فرعون بنی ہوئی تھی ، فوجی نقل و حرکت سے سوچ میں پڑ گئی. (١٩٧٧ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ٣٨). **٤. (مجازاً) ظالم ، جابر ، سرکش ، جفاکار ، ستم گار ، باغی ، برگشتہ.**

یا کہ فرعون بد سرشت ہیں یہ
یا کہ شدّاد بے بہشت ہیں یہ

(١٧٧٢ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ١٦٨).

ہم سے باغی قسم کے افراد کہتے ہیں یہ بات
صرف موسیٰ ہی کے فرعونوں سے ممکن ہے نجات

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ٣٥). عہدِ حاضر کے اس فرعون کی لاش کو بھی دوا مل کر اس کے پرانے ساتھی اور بڑے انقلابی لیڈر کی ممی کے ساتھ رکھ دیا گیا جو ١٩٢٤ میں مرا تھا. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٣٣٧). **٥. تہنگ ، مگرمچھ ، گھڑیال ، مگر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ع].

---بَنانا محاورہ.

مغرور کرنا ، متکبر بنانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---بے سامان کس صف ، صف.

وہ شخص جو افلاس کی حالت میں مغرور اور سرکش ہو ، وہ شخص جو مقدرت نہ ہونے پر بھی اترائے اور سرکشی کا دم مارے ، بے ملک کا نواب ؛ کمزور سرکش ، مغرور ، متکبر ، گھمنڈی ، ظالم ، آزار رساں ، تکلیف دہ ؛ بد ذات ، شریر.

نفس بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی
دیکھ پھر سامان اس فرعونِ بے سامان کا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٦٦). ڈیڑھ گز کی زبان ساتویں آسمان پر مزاج ، لڑکی کیا فرعونِ بے سامان ہے. (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ٥٨). ان کے افسر خاصے فرعونِ بے سامان تھے انہیں بات بات میں ماتحتوں پر رعب جمانے کی عادت تھی. (١٩٨٣ ، نایاب ہیں ہم ، ١٨٤). [ع].

فِرْعَونہ (کس ف ، سک ر ، و لین ، فت ن) امث.

مغرور اور سرکش عورت ، متکبر اور خود سر عورت ، خود غرض عورت.

اوہ باری تعالیٰ ... اس مغرور فرعونہ کو قارون کی طرح اسی مکان میں گاڑ دے (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۱)۔ [فرعون (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فِرْعَونی (کسر ف ، سک ر ، و لین)۔(الف) صف۔
فرعون (رک) سے منسوب ؛ سرکش اور ظالم شخص۔ فرعونیوں ہی کو الٹی بُری سزا ملی۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۹۷)۔ فرعونی قدرۃ اس عذاب الیم سے بلبلا اٹھے۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۳۸)۔ (ب) امث۔ **غرور ، تکبر ، سرکشی ، ظلم۔**

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصائے موسیٰ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷)۔

بارِ فرعونی یہ تیری زلف اگر باندھے کمر
اژ درِ موسیٰ کے توسن پر ہو کوڑا سانپ کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵)۔ تو خاک ہے خاک ہی کے اندر خدا کا جلوہ نظر آئے گا یہ فرعونیاں انھی لوگوں کے واسطے چھوڑ دے۔ (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۳)۔ ان کا فرعونی انداز گفتگو ، ان کا یہ عقیدہ کہ مذہب کو عقل سے کوئی لگاؤ نہیں اور ان کا یہ پندار کہ وہ عام سطح سے بہت بلند ہیں۔ (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۱۰۵)۔ [فرعون (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

فِرْعَونِیَّت (کسر ف ، سک ر ، و لین ، کسر ن ، فت ی) امث۔
گھمنڈ ، غرور ، تکبر ، بڑائی ، اکڑ ، سرکشی ، ظلم۔ دربار عام میں اسلام شاہ نے اور فرعونیت کی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۷)۔ ساری فرعونیت اور انانیت خواب خرگوش ہو گئی۔ (۱۹۱۳ ، اسرار دربار حرام پور ، ۱ : ۱۰)۔ لاکھوں حضرات آج بھی پاکستان میں موجود ہیں جنھوں نے انگریز کی رعونت فرعونیت اور احساس برتری کا مشاہدہ اور تجربہ کیا ہے۔ (۱۹۷۹ ، صدا کر چلے ، ۶۳)۔ [فرعون (عَلَم) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَرْعی (فت ف ، سک ر) صف۔
فرع معنی نمبر ۲ (رک) کی طرف منسوب ، جو اصلی نہ ہو غیر حقیقی ، عارضی ، جس کی کوئی اصل نہ ہو۔

سو ظلم و ستم سہنا قائم یہ وفا رہنا
وہ مسئلۂ الفت فرعی یہ اصولی ہے

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۲۳۸)۔ یہ جزئیات ضمنی اور فرعی نہیں ہیں بلکہ اصول میں داخل ہیں۔ (۱۹۱۸ ، علت المسلمات ، ۱۳)۔ جب ساری قوم جھوٹی ہو گئی تو مذہب اسلام اور نبیؐ اور معجزات کی نقل سب جھوٹی ہو گئی اور اس صورت میں کسی ظلی اور فرعی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (۱۹۷۲ ، ختم نبوت ، ۱۸)۔ [فرع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَرْعِیَّہ (فت ف ، سک ر ، کسر ع ، فت ی) صف۔
وہ دینی مسائل جو عمل سے متعلق ہوں۔ عقائد اسلام پر طعن اور مسائل فرعیہ شائع ہو رہے تھے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۰)۔ [فرعی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فَرْغانَہ (فت ف ، سک ر ، فت ن) امذ۔
امیر خسرو کے ایجاد کردہ راگ کی ایک قسم ، کن گلی ، گورا راگ سے مرتب ایک راگ۔ خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام ... مجیر ... فرغانہ ... منعم فرودست۔ (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۰۱)۔ [ف]۔

فَرْغُل (فت ف ، سک ر ، ضم غ) امذ۔
۱. لمبا روئی دار لبادہ ، روئی بھرا ہوا چغہ ، جاڑوں کا ایک لباس۔

چادر ہے ابر کے بھی حرارت ہے مہر کو
لرزہ چڑھا جو اوڑھے ہیں فرغل علی الصباح

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۵۳)۔ میرا فرغل نکال کے جہاں جہاں وہ مرمت کے قابل ہو اس کی مرمت کر کے برخوردار اخلاق حسین سلمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھیج دینا۔ (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۶)۔ نہ اپنی ٹوپی بدلی نہ فرغل۔ (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۲۲)۔ **۲. کپڑا جو بچوں کو پہناتے ہیں اور جس میں ٹوپی بھی لگی ہوتی ہے** (ماخوذ : نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [فرگل (رک) کا معرب]۔

فَرْغَنَہ (فت ف ، سک ر ، فت غ ، ن) امذ۔
رک : فرغانہ۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق صنم ، آوان ، فرغنہ بھی امیر ہی کی ایجادیں ہیں۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵)۔ [فرغانہ (رک) کی تخفیف]۔

فَرْغُول (فت ف ، سک ر ، و مع) امذ۔
رک : فرغل۔

روئی فرغول زری شالاں بچھوڑیاں لال کیا کرتا
سنگاتی باغ ٹھنڈ میں بس ہوا یک پھڑکا کیشم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷)۔ مارے سردی کے فرغول اوڑھ دبی آواز سے جوں کولی سے صدا آتی ہو پکارتے تھے۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۹)۔ [فرغل (رک) کا ایک املا]۔

فَرْغُولَہ (فت ف ، سک ر ، و مع ، فت ل) امذ۔
فرغول ، لبادہ ، وہ لبادہ جس میں روئی بھری ہو۔ ایک افسر نے آن کر بدھو کو ایک بڑا بھاری فرغولہ جو جنے کا بھی باپ تھا پہنایا۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۶)۔ [فرغول (رک) + ہ ، لاحقۂ تکبیر]۔

فَرْفَخ (فت ف ، سک ر ، فت ف) امذ۔
ایک سیاہ بیج جو اکثر ٹھنڈائی میں ڈالتے ہیں ؛ ایک قسم کا ساگ ، خرفہ کا ساگ۔ عربی میں اس کے کثرت سے نام ہیں ... بقلۃ المطلقہ و فرفخ و فرفہ ... عوام ہند قلفہ اور خلفہ کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۶۰)۔ [ع]۔

فَرْفَرانا (فت ف ، سک ر ، فت ف) ف ل (قدیم)۔
۱. تیزی سے دوڑنا ، سرپٹ دوڑنا۔

چلے فرفراتے ہو گھوڑے تتے
لگے پھونکنے تک پھوڑیاں سوں بھنے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۵)۔ **۲. تیزی سے نکلنا ، پھرتی سے نکلنا ، تیز رفتاری سے نکلنا۔**

نکلتی فرفرا کر بات اس کی
لوزق پئہ جیسی گت اس کی

(۱۷۹۷ ، یوسف و زلیخا ، ۷۶)۔ [فرفر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

فَرْفَراہَٹ (فت ف ، سک ر ، فت ف ، ہ) امث۔
تیزی سے حرکت کرنے کی آواز ، ہلنے کی آواز۔ فروری فراٹے بھرتا فرار ہوا اور پیمانہ میں فرفراہٹ چھوڑ گیا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۹ : ۳)۔ [فرفر (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَرْفَرمائِش (فت ف ، سک ر ، فت ف ، سک ر ، کس ہ) امث۔
فرمائش وغیرہ ، دیگر آمدنی علاوہ تنخواہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات)۔ [مقامی]۔

فَرْفَری (فت ف ، سک ر ، فت ف) امث۔
جب دو شخص آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو ہر لفظ کے ہر حرف کے بعد فر کا اضافہ کر دیتے ہیں تا کہ ہر شخص ان کی گفتگو نہ سمجھ سکے۔

کرتے ہو زرگری میں کبھی فرفری میں بات
آتی ہیں آپ کو بھی زبانیں نئی نئی

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۲۱۱)۔ حضرت اتنی ادق اردو بولنے کی اس لیے کوشش کر رہے ہیں کہ غریب حاضرین دربار سمجھ نہ سکیں گویا فرفری بولی جا رہی ہے۔ (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۸۰)۔ [ف]۔

فَرْفَنْد (فت ف ، سک ر ، فت ف ، سک ن) امذ۔
مکر ، حیلہ ، چال ، فریب۔ فرفند ، یہ بھی اردو کا ایک مرکب لفظ ہے ... جو مکر و فریب کے معنی دیتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۵۶)۔ [پھرپھند (رک) کا محرف]۔

فَرْفَنْدی (فت ف ، سک ر ، فت ف ، سک ن) صف۔
مکار ، حیلہ ساز ؛ مکر کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [فرفند (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

فَرْفُوس (فت ف ، سک ر ، و مع) امذ۔
جھانوا ، سرخ جھانوے کی شکل کا ایک پتھر جو کسی زخم ، گھاؤ یا جراحت میں کام آتا ہے۔ فرفوس ، ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر مانند آگ کے سرخ ہوتا ہے ... اگر اس کو گھس کر کسی زخم پر رکھیں فوراً مندمل ہو گا۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹)۔ [ف]۔

فَرْفِیر (فت ف ، سک ر ، ی مع) امذ۔
۱. **پہاڑ یا دریا کے کنارے پر اُگنے والی بیل جس کا پھول اُودا یا نیلا ہوتا ہے ، بنفشہ۔** فرفیر بنفشے کو کہتے ہیں اور وہ نیلا ہوتا ہے تو اس کی طرف نسبت نیل کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۷ : ۶۵)۔ ۲. **تیتر کی قسم کا ایک پرندہ جس کی چونچ اور پنجے سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے ، چکور ، کبک۔** ایک مرغ فرفیر نامے کنجشک سے کسی قدر چھوٹا سیاہ رنگ سرخ چشم اور سرخ طوق اور سرخ پا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۳)۔ [ف]۔

فَرْفِیُورا (فت ف ، سک ر ، کس مع ف ، و مع) امث۔
(طب) ایک خونی بیماری جس سے خون اور عروق خون میں فتور آ جاتا ہے اور جلد کے نیچے جریان خون ہونے سے جسم پر قرمزی یا نیلے رنگ کے داغ دھبے پڑ جاتے ہیں ، پرپیورا۔ فرفیورا (Purpura) یہ اصطلاح مخاطی یا مخاطی سطح کے نیچے اور جلد میں نزف الدم کی کئی ایک حالتوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۷۷۴)۔ [انگ : Purpura کا معرب]۔

فَرْفِیُون (فت ف ، سک ر ، کس ف ، و مع) امذ۔
ڈنڈا تھوہر کا خاکستری رنگ کا گوند جو نافع لقوہ ، فالج اور استسقا ہے۔ فرفیون ملک افریقہ کی ڈنڈا تھوہر کا منجمد شیر ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲۷۷)۔ فرفیون ، بچھا ک ، سنکھیا اور بھلاواں چاروں چوتھے درجے میں گرم ہیں۔ (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۳۶)۔ [ع]۔

فَرْق (فت ف ، سک ر) امذ۔
۱. **جُدائی ، علیحدگی۔** جان اے عارف! خدا میں و اس کی قدرت میں کچھ فرق نہیں بلکہ او سو قدرت قدرت سو او۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۶)۔ خدا کی ذات میں مل جانے کو جام کہتے ہیں اور اس سے جدا ہونے کو فرق اس کے ساتھ رہنے کو سکنات بولتے ہیں۔ (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۵)۔

التیام و فرق سے زخموں کی یہ ثابت ہوا
جو مزا ہے وصل میں زنہار ہجرت میں نہیں

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۰۱)۔ ۲. **فاصلہ ، دوری ، بُعد ، ہجر ، (قُربت کی ضد)۔**

تیجے ویس اور شودر چوتھے ، یہ چار برن کا لیکھا
چھن چکر موں اترتا ہیں فرق نہ کوئے دیکھا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۳۰۱)۔

زاہدوں کو فرق ہے ہم سے ہزاروں کوس کا
ہم کو مقصد دیر جاناں اون کو فکر حور ہے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۷۷)۔

قدم دس بیس باہم فرق دے کر
ہوئی تاکہ ہوا وہ ماہ پیکر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۶)۔

رہ گیا جب دو قدم کے فرق پر ساحل ظہیر
کشتی عمر رواں کب آ کے طوفانی ہوئی

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۵۰)۔ ۳. **اختلاف ، تفاوت ، تضاد۔** خدا کہا میرے بولنے میں ہور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بولنے میں فرق نکو دیکھو۔ (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۱)۔

فرق ہے اوّل ہور آخیر میں
تفاوت اہے لیر ہور شیر میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۶)۔

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۵). اس کو نگاہِ غور سے دیکھا تو اپنے مطابق پایا بلکہ خط و خال میں بھی سرِمُو فرق نہ دیکھا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۱). تین وزیروں نے مقابلہ کیا بھی مگر مسلح اور نہتے میں بڑا فرق ہوتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۹۸). ان کے کلام اور ہدہد کے کلام میں زمین و آسمان کا فرق ہے. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۷۱). جتنے بھی فرق معاشرہ کے تعلقات میں دکھائی دیتے ہیں ، ان کو ناانصافی اور ظلم گردانا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۵۳). **۴. سَر ، جسم کا اوپری حصہ.**

جب کمر سے کھینچ کر مارے وہ اس کے فرق پر
موئے سر سے ناخن پا تک نہ ٹھہرے درمیاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۱). گاتی کا دوپٹہ چمک میں برق ہے کلاہ زریں بالائے فرق ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۳). ایک شقی نے آکر فرقِ مبارک پر خاک ڈال دی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۳۲).

ایک ہی روضے میں محوِ خواب ہیں
آج بھی ہے فرق پر دونوں کے تاج

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۱۲). **۵. سر کے بالوں کی مانگ.**

دنداں ترے مسّی سے ہیں ایسے نگار بند
جوں فرقِ سر میں سلکِ گہر ہوں قطار بند

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۰). **۶. امتیاز ، تمیز.**

تجے چرخ بازو کھڑک برق ہے
اوسے سنگِ خارا اگر فرق ہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۲). فرقِ مراتب ہوا ظہوریات میں اچھوں لئی معنی ہیں اس بات میں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴).

سقر اور خلد میں سے پاک ہے جو فرق نئیں کرتا
ایک ہی ہے سب ناجی ہے ناری

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناٹکی ، د ، ۲۸۲).

نہ پہ اس نگہِ مست کی کیفیت سے
گوشۂ مدرسہ و کنجِ خرابات میں فرق

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۵۶). اپنی غزل عرض کر کے ابتدا اور انتہا کے فرق کو مٹا دوں گا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۸). فرق (Difference) وہ خصوصیت جس سے جنس اور اس کی مختلف نوعوں کے درمیان تمیز کی جاتی ہے ، فرق کو جنس بڑھانے سے نوع پیدا ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۲). **۷. بیگانگی ، غیریت.**

بہن بھانجی اور جورو میں سِن
نہ کچھ فرق ہو جانہ سب پاپ ہِن

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۵۷).

خاک تیرے فرق پر اے بے مروت آسماں
ایک قطرۂ آب کو ابنِ علی دیتا ہے جاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۶). **۸. کمی.**

ہزاروں داغ مہینہ آفتاب سے چمکے
نہ فرق ظلمتِ روزِ فراق میں آیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۵). ان نکتہ چینیوں سے تسنیم کی شہرت میں فرق نہیں آ سکتا. (۱۹۲۶ ، چکبست ، مضامین ، ۱۴۴). **۹. خلل ، فتور.**

چارۂ درد نصیبوں میں نہیں ہے ناچار
ورنہ کچھ چارہ گروں کی نہیں تدبیر میں فرق

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۴). اگر دو چار گھنٹے بھی نہ سوئیں گے تو صحت میں فرق آنے کا اندیشہ ہے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۲۲). **۱۰. نقصان (قدیم).** فرق دھندے کا تک میانے آنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶). **۱۱. تبدیلی (قدیم).**

نہ دھرتا تو ہو نیر عالم میں فرق
تو ہوتی جہاں سب حرارت میں غرق

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹). **۱۲. (تصوف) مشاہدۂ عبودیت کو کہتے ہیں اور صفتِ حیات اور صفتِ ممات دونوں کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۹۰). **۱۳. (طبیعیات) برقی رو یا حرکت کا ابطا ، موخر کرنے کا عمل ، دیر ، تاخیر،** ان دو اسباب کی بنا پر رابطہ قائم ہونے اور زیادہ سے زیادہ کرنٹ کی پیئت (PHASE) کے درمیان کچھ فرق (LAG) پڑ جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۱۰). [ع].

ـــُ الْجَمْع (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک م) امذ. **(تصوّف) وحدت کے تکثر کو کہتے ہیں جس کا ظہور شیونات ذاتیہ کے ساتھ ہوا ہے اور شیونات درحقیقت محض اعتبارات ہیں کہ جن کا تحقق اور ثبوت اس وجہ سے ہے کہ وحدت کا ظہور ان شیونات کی صورت میں ہے ورنہ اصل میں یہ شیونات معدومات ہیں یعنی ان کا کوئی وجود زائد علی الذات نہیں ہے بلکہ وہ ذات ہی کی شانیں ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۸۹). [فرق + رک : ال (۱) + جمع].

ـــُ الْوَصْف (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ص) امذ. **(تصوف) ذاتِ احدیت کا ظہور جو اپنے اوصاف کے ساتھ حضرت واحدیت میں ہے** (مصباح التعرف ، ۱۸۹). [فرق + رک : ال (۱) + وصف (رک)].

ـــِ اَوَّل کس صف (ـــ فت ا ، شد و بفت) امذ. **(تصوف) محجوب ہونا ، طلب کا حق سے بسبب کثرت اور رسوم خلقیہ کے اپنے حال پر باقی رہنے کے ، اس کو فرق بُعدالجمع بھی کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۹۰). [فرق + اول (رک)].

ـــ آ جانا / آنا محاورہ.

۱. **پہلی سی بات نہ رہنا.** جس ملک میں پہنچے وہاں کے آدمیوں کی ساتھ سنگت سے بات چیت میں فرق آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۷). اس جدائی کے سبب سے افیون کی خوبی میں فرق آ جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۹۱). انہوں نے ایسی بے باکی سے حملے شروع کیے کہ مسلمانوں کے استقلال میں فرق آ گیا. (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۱۶۶). **۲. بٹا لگنا ، داغ لگنا ، رسوائی ہونا ، ذلت ہونا.** جو عزت و توقیر تمہاری تھی اس میں فرق نہ آئے گا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳۱). **۳. کمی ہو جانا ، خلل واقع ہونا ، خرابی ہونا ، بگاڑ پیدا ہونا ، پراگندہ ہونا ، بے ترتیب ہو جانا.**

فرق آنے کا نہ میری کبھی آن بان میں
لڑکے سے لڑ کے نام مٹا دوں جہان میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۷). اگر دو چار گھنٹے بھی نہ سوئیں گے تو صحت میں فرق آنے کا اندیشہ ہے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۲۲). ۳. (دلوں میں) **اختلاف ہو جانا ، صفائی نہ رہنا ، کدورت ہو جانا ؛ (نسل میں) میل ہو جانا ، اصلیت میں اختلاف ہو جانا ، دوغلا پن ہونا ؛ شکر رنجی ہونا ، رنجش آ جانا ، بدمزگی ہو جانا ، ان بن ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---باقی رَہْنا محاورہ.
تفاوت کا نہ مٹنا ، کچھ بل رہ جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پَڑْنا محاورہ.
۱. **شکر رنجی ہونا ، ان بن ہونا.** جس بات سے دلوں میں فرق پڑے کیوں کی جائے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۰۶). ۲. **اختلاف ہونا ، تفاوت ہونا ، میل نہ کھانا.** پانی کی موتی گھڑیا موتی سی پانیچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴). یہ کہہ دونوں صاحب زادوں نے وضو کیا چنانچہ سر مو طرفین کے وضو میں فرق نہ پڑا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۳). ۳. **تبدیلی آنا ، کمی آنا ، خرابی ہونا ، خلل ہونا.**

پاتا ہوں شوقِ وصل میں احباب کے کمی
حسن و جمالِ یار میں کچھ فرق پڑ گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵). معمولی ورزشوں کے کم و بیش اخراج پانے کے سبب طبیعت کی اصلی کیفیت میں فرق پڑتا رہتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۱ : ۱۲). چلو کیا ہوا جو ان پڑھ ہو ، میں پڑھی لکھی ہوں گذشتہ ساٹھ سال سے کتابیں پڑھ رہی ہوں کوئی خاص فرق نہیں پڑا. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۴۲).

---ثانی کس صف ؛ امذ.
(تصوّف) مشہود ہونا ، خلق کا حق کے ساتھ اور وحدت کو کثرت میں اور کثرت کو وحدت میں دیکھنا بغیر ان دونوں کے ایک دوسرے سے احتجاب کے (مصباح التعرف ، ۱۹۰). [فرق + ثانی (رک)].

---دان امذ ؛ رک فرقدان.
سر ، چندیا. اس حرکتِ ناشایستہ سے باز آ ورنہ فرقدان پر ایک بال نہ باقی رہیگا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۰). جب کبھی ہنسی میں میرے گھٹے ہوئے فرقدان کی چانٹوں سے تواضع کرتی ہے تو ابا جان کی شفقت یاد آ جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، سلور کنگ ، ۳۹). [فرق + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---ڈالْنا محاورہ.
۱. **انتشار پیدا کرنا ، درہم برہم کرنا ، اختلاف پیدا کرنا.**

کام آ پڑا ہے اس بُتِ سفاک سے مجھے
ڈالا ہے جس نے خلق کے امن و اماں میں فرق

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۲۳). ان جھگڑوں نے اکثر موقعوں پر انتظاماتِ سلطنت میں فرق ڈالا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۱۰). ۲. **بدگمانی پیدا کرنا.**

جو کہ برسوں سے ہوں یکدل بہم ان میں اے چرخ
ڈالے ہے تفرقہ سازی تری اک آن میں فرق

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۳).

---ڈَلْوانا محاورہ.
فرق ڈالنا ، بدگمانی پیدا کروانا. بادشاہ کے دل میں فرق ڈلوانے میں کسر نہ اٹھا رکھی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۱).

---رَکْھنا محاورہ.
تمیز رکھنا ، امتیاز رکھنا.

فرق رکھا نہ محبت نے گُل و بلبل میں
کوئی ہے چاکِ جگر چاک گریبان کوئی

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۸۳).

---سے م ف.
فاصلے سے ، الگ ، دور ، پرے ، علیحدہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---ظاہِر ہونا محاورہ.
تفاوت ظاہر ہونا ، فاصلہ ظاہر ہونا.

جو پوچھا نیستی ہستی میں کیونکر فرق ظاہر ہو
کمر نے یار کی ایما کیا میں خطّ فاصل ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷).

---عام کس صف ؛ امذ.
(ریاضی) وہ رقم جو رقم ماقبل پر ایک مستقل مقدار (خواہ یہ مقدار مثبت ہو یا منفی) زیادہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے.

اس عمل میں جان لے اے نیک نام
کہتے ہیں فرضی عدد کو فرقِ عام

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۸۷). وہ رقم جو رقم ماقبل پر ایک مستقل مقدار (خواہ مقدار مثبت ہو یا منفی) زیادہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے اس مستقل مقدار کو فرقِ عام یا فرقِ مشترک کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۳۳). [فرق + عام (رک)].

---عَظِیم کس صف (---فت ع ، ی مع) امذ.
بھاری تفاوت ، بہت بڑا فرق (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [فرق + عظیم (رک)].

---فَرْمانا محاورہ.
مانگ نکالنا. کبھی موئے شریف کو اطرافِ سر پر چھوڑ دیتے اور کبھی فرق فرماتے جس کو زبانِ عربی میں مفرق اور ہندی میں مانگ کہتے ہیں. (۱۸۷۵ ، مرج البحرین ، ۳۲۲).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **جُدا کرنا ، الگ کرنا.**

شانے کی طرح سے ہوتا ہے دل اپنا صد چاک
فرق ان گیسوؤں سے جب سر مو کرتے ہیں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۳). ۲. **یکساں نہ سمجھنا ، تمیز کرنا.** میرا خدا دیکھتا ہے اگر میں نے حمید ، سعید میں فرق کیا ہو. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۴۷). ۳. **تبدیل کرنا ، صورت بدل دینا.**

ہیئت تبدیل کرنا ، حلیہ بدل دینا . اصل مسودے سے فرق کر لیا ہے . (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۵۸۰) .

۔۔۔ کی بات امث .
(تجارت) کسی چیز کی غلط قیمت یعنی جس کے نرخ میں کمی کرلے کی گنجائش ہو (ا پ و ، ۷ : ۳۷) .

۔۔۔ لانا محاورہ .
۱ . کمی کرنا . اس کی عظمت اور نذر و نیاز میں فرق نہ لائے تھے . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۸) . ۲ . **یکساں نہ رکھنا** .

نخوت نہ فرق لائے تری آن بان میں
آ جائے تو کبھی نہ اسی امتحان میں

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)) .

۔۔۔ مَراتِب کس اضا (۔۔۔ فت م ، کس ت) امذ .
درجات کی تمیز ، رتبوں کا امتیاز . فرقِ مراتب ہوا ظہوریات میں ، اجھوں لئی معنی ہیں اس بات میں . (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۴) . تمام بڑے بڑے کالجوں کے ساتھ بورڈنگ ہیں اور ان میں ... یہ التزام ہے کہ ... طالب علموں کی حالات میں فرقِ مراتب کا کوئی شائبہ نہ ہو . (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۵۲) . جن حضرات کو حکمت و اسرار تک رسائی تھی اور حقیقتِ کعبہ اور حقیقتِ بیت المقدس کو بہ نورِ فراست جُدا جُدا مع فرقِ مراتب سمجھتے تھے . (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۸) . [فرق + مراتب (رک)] .

۔۔۔ مُشْتَرَک کس صف (۔۔۔ ضم م ، سک ش ، فت ت ، کس ر) امذ .
رک : فرقِ عام . مستقل مقدار کو فرقِ عام یا فرقِ مشترک کہتے ہیں . (۱۹۰۹ ، جبر و مقابلہ ، ۱ : ۴۳) . اس سلسلے میں پہلی رقم ۵ ہے اور فرقِ مشترک ۵ ہے . (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۱) . [فرق + مشترک (رک)] .

۔۔۔ مَطْلُوبَہ کس صف (۔۔۔ فت م ، سک ط ، و مع ، فت ب) امذ .
(ریاضی) حاصل کی ہوئی رقم .

خارجِ قسمت جو کچھ ہووے عیاں
فرقِ مطلوبہ سمجھ لے بیگماں

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۸۹) . [فرق + مطلوب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث] .

۔۔۔ مَعَ الْجَمْع (۔۔۔ فت م ، ع ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک م) امذ .
(تصوّف) عبد کو عبد اور رب کو رب اور کثرت کو از روئے وجود وحدت جاننا اور صور اور شیونات کے ظہور میں حق کو دیکھنا (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۸۹) . [فرق + ع : مع (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + جمع (رک)] .

۔۔۔ نِکالْنا محاورہ .
تفاوت معلوم کرنا ؛ حساب کتاب کی غلطی دریافت کرنا اور اس کو درست کرنا ؛ اختلاف دور کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) .

۔۔۔ نِکَلْنا محاورہ .
فرق نکالنا (رک) کا لازم (نوراللغات) .

۔۔۔ ہونا محاورہ .
کمی ہونا ؛ اختلاف ہونا ، تفاوت ہونا .

یہ نہیں ممکن وفا میں فرق ہو
ہو جدا تن سے ہمارا سر ہزار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۰۸) .

فِرَق (کس ف ، فت ر) امذ ؛ ج .
بہت سارے گروہ .

کہ مجھے دینِ محمدؐ میں کیا تو نے خلق
ورنہ تھے اور بھی انواع کے ادیان و فِرق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۰) . فِرقِ اسلامیہ میں امام کا مرتبہ قرار دینے میں اختلاف ہے . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۱۰) . [فرقہ (رک) کی جمع] .

فُرْق (ضم ف ، سک ر) امذ .
تین صاع یا سولہ رطل کا ایک پیمانہ ؛ (مجازاً) بہت زیادہ . جو چیز نشہ لاوے فرق بھر پینے سے ایک چُلّو بھر بھی اس کا حرام ہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے . (۱۸۳۰ ، تنبیہُ الغافلین ، ۲۲۹) . بعض کو بقدر ایک فرق کے اور بعض بقدر ایک وسق کے اور بعض کو اس سے زیادہ عقل عطا کی ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۴۸۱) . آپ نے فرمایا اپنا سر منڈا ڈال اور ایک فرق کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دے . (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۶۴۹) . [ع] .

فُرْقان (ضم ف ، سک ر) امذ .
۱ . حق و باطل میں فرق کرنے والا ، وہ چیز جو سچ اور جھوٹ میں تمیز کرے . فرقان فرمایا ان احکام شرعیہ کو جن سے جائز ناجائز معلوم ہو ، فرقان کہا حضرت موسیٰؑ کے معجزوں کو جن سے جھوٹے سچے اور کافر و مومن کی تمیز ہو . (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۳) . جنگ بدر کو «فرقان» قرار دیا ہے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۹) . ۲ . **کلام اللہ ، قرآن کریم** .

سو توریت و انجیل کی سوں مجے
زبور ہور فرقان کی سوں مجے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵) .

کئے جمع فرقان عرفان کے تئیں
حکمِ حق نبی کے سو فرمان کے تئیں

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰) .

توریت کی قسم قسم انجیل کی تجھے
تجھ کو قسم زبور کی فرقان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۵) .

قرآن ، فرقان اطہر و طاہر
اول ، آخر ، باطن ، ظاہر

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۳۱) . [ع] .

فُرقانی (ضم ف ، سک ر) صف.
قرآنی ، قرآن سے متعلق.
چندر سورج کے دو گھیرے کلس تج تو گڑی کیرے
سلیع سنجوت سو تیرے دسیں آیات فرقانی
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵). [فرقان + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُرقت (ضم ف ، سک ر ، فت ق) امث.
دوری ، جُدائی ، علحدگی ، ہجر.
آ ایسے مستاں کہ جو ابچے جگت آئے بھر
سو ہمارے تائیں سو رنگاں سوں فرقت کہتے ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۱).
اگرچہ حسنِ ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).
فرقت میں کسی کی ہے یہ احوال کہ میں آہ!
جیتا ہوں تو مرتا ہوں ، مروں گا تو جیوں گا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۱۷).
دشمنِ جاں اضطرابِ قلبِ مضطر ہو گیا
دو گھڑی جینا مجھے فرقت میں دوبھر ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰).
فرقت کے طویل راستے تھے
یادوں سے تری سمٹ گئے ہیں
(۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۱۵). [ع].

ـــ زَدَہ (ـــ فت ز ، د) صف.
ہجر کا مارا ہوا ، فرقت کا مارا ہوا.
بس وہی فرقت زدوں کی عید ہے
جب گلے ملنے کا موقع مل گیا
(۱۹۲۲ ، دیوانِ قمر ، ۱ : ۲۶). [فرقت + ف : زدہ ، زدن = مارنا].

ـــ کا مارا صف.
رک : فرقت زدہ.
صدائے لن ترانی سُن کے اے اقبال میں چُپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے ، مجھ فرقت کے مارے میں
(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۷۴).

فَرقَد (فت ف ، سک ر ، فت ق) امذ.
وہ ستارہ جو قطبِ شمالی کے قریب ہے اس سے لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں ، اس کی دوسری جانب میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے روشنی میں کم ہے دونوں کو فرقدان کہتے ہیں.
ترے پابوس سے ہفتم فلک پر منزلِ کیواں
ترے سجدے سے ہشتم آسماں پر فوق فرقد کا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۲).
نہ جس کو حسرتِ منصب نہ خواہشِ مسند
تھا جس کا حجرۂ سعادت میں ہمسرِ فرقد
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۷۳). [ع].

فَرقَدان (فت ف ، سک ر ، فت ق) امذ ؛ ج.
ان دو ستاروں کا نام جو قطبِ شمالی کے پاس ہیں اور شام سے صبح تک ظاہر رہتے ہیں کبھی نہیں چھپتے.
سورج میں تو ہے چاند میں تو کہکشاں میں تو
کیواں میں تو زحل میں تو اور فرقداں میں تو
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۱).
بلا گرداں وفورِ شوق میں ہے چشمِ نظّارہ
کہ قطبِ نورِ حق کا فرقداں وہ بھی ہے اور یہ بھی
(۱۹۳۳ ، محشر لکھنوی (مہذب اللغات)). [فرقد + ان ، لاحقۂ جمع].

فَرقَدَین (فت ف ، سک ر ، فت ق ، ی لین) امذ.
رک : فرقدان.
ثریا ہوئی چھوڑ جھمکیاں کے عین
کرن پھول کے دب بھے فرقدین
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۴). ان چار کوا کب سے دو کوکب کو کہ نیرین ہیں فرقدین کہتے ہیں اور جو کوکب دنبال کی طرف ہے اس کو جدی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳).
تھا محو اس کی دید میں گردوں کو پھیرے آسماں
اور دیکھتے تھے فرقدین اس کو لگا کر دوربیں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۷).
ہیں ناصیہ سا جس کے سنگِ آستاں پر فرقدین
جس کے غلاموں کی قدم گہ تھا کبھو یرموک و حُنین
(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۶۸). [فرقد + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

فَرقَعَہ (فت ف ، سک ر ، فت ق ، ع) امذ.
انگلی چٹخانا ، انگلی چٹخانے کی آواز جو انگلیوں کی گانٹھوں سے نکلتی ہے. فرقعہ لغت عربی ہے ، انگلیوں کی گرہوں میں جو آواز نکلتی ہے اس کو کہتے ہیں اور ہندی میں اونگلی چٹخانے کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). [ع].

فِرقَہ (کس ف ، سک ر ، فت ق) امذ.
قوم ، گروہ ، جماعت ، جتھا ، پنتھ ، منڈل ، جرگہ ، فریق ، ٹولی.
تیرا الٹ پالٹے میں سب جگ ہے غرق
پڑیا بن پچھانت میں فرقیاں کو فرق
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵).
سوا دردِ محبت کے مرے مانند اے یارو
جو کوئی فرقۂ عشاق میں شامل ہے کیا جانے
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۱۷۶).
خدا ایک فرقہ میں مانا ہے عشق
کہ نظم کل ان سب نے جانا ہے عشق
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۳). یہ پہلا فرقہ تھا جو اسلام میں قائم ہوا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۸). اب سے پانچ ہزار سال قبل قدیم آرین کے سامنے سے ہزیمت کھایا ہوا فرقہ صنائعِ فطرت کی بنائی ہوئی وہ تصویر ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۳). [ع].

ـــــ آراستہ کس اضا (ـــــ سک س ، فت ت) امذ.
طوائف کا طبقہ ، فن کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے والا گروہ. اگر وہ فرقۂ آراستہ میں سے ہے تو اوس کے ناچنے میں ایک لطافت پائی جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانتظار ، ۳۷). [فرقہ + ف : آراستہ ، آراستن ـ سجانا].

ـــــ آرائی امث.
مختلف مذہبی جتھوں میں بٹ جانے کے بعد ایک دوسرے کی مخالفت کا عمل.

شجر ہے فرقہ آرائی ، تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۷۰). کون سے معاشی محرکات فرقہ آرائی کا موجب بن رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، اقبال نئی تشکیل ، ۲۳). مذہبی تعصب ، فرقہ آرائی ... تباہی کے بنیادی اسباب ہیں. (۱۹۸۷ ، عروج اقبال ، ۱۷۶). [فرقہ + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بندی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
مذہب وغیرہ کے فرق کی بنیاد پر گروہ اور جتھا بنانے کا عمل ، جماعت بنانا ، کسی گروہ کی تنظیم ، مذہبی گروہ بندی ، گروہ بندی.

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۲۳). احکام الٰہی یہ ہیں کہ آپس میں فرقہ بندی اور جتھہ بندی کرنا ، قطعی ناجائز کارکردگی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۳). [فرقہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پرست (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) صف.
اپنے فرقے کا خیال کرنے والا.

جس نے لیا نبی کا نام فرقہ پرست ہو گیا
جس کو پڑا خدا سے کام فرقہ پرست ہو گیا

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۳۰). میں نے آزادی کی جدوجہد شروع کی تو ہندوستان کے کچھ حلقوں نے مجھے کٹر فرقہ پرست کہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۲). [فرقہ + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، پرستش کرنا].

ـــــ پرستی (ـــــ فت پ ، ر ، سک س) امث.
صرف اپنے ہی فرقے کا خیال کرنا اور دوسرے فرقہ والوں کو نظر انداز کرنا. اقبال پر فرقہ پرستی کا الزام غلط ہے. (۱۹۸۸ ، مزاج و ماحول ، ۱۳۱). [فرقہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ ساز صف.
نئے نئے فرقے بنانے والا ، فرقہ بندی کرنے والا.

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہ حجاز ہو جا

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۸). [فرقہ + ف ساز ، ساختن ـ بنانا].

ـــــ فرقہ کرنا محاورہ.
الگ الگ گروہوں میں تقسیم کرنا ، نااتفاقی ڈالنا ، منتشر کر دینا. قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمھیں فرقہ فرقہ کر دے. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۳۸).

ـــــ فرقہ ہو جانا محاورہ.
الگ الگ گروہوں میں بٹ جانا ، اپنی الگ الگ جماعت بنا لینا. اسی طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۷۷).

ـــــ وار صف.
جماعت دار ، طبقاتی. فرقہ وار ذاتیں وہ ہیں جو مذہبی فرقوں سے پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰). [فرقہ + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــــ وارانہ (ـــــ فت ن) م ف.
گروہ بندی کا انداز ، جماعت بندی ، گروہ بندی کے طور سے. یہ مطلب نہیں کہ ہم براہ راست پیشوں کی تعلیم دیں گے یا فرقہ وارانہ تعصبات اور تنگ نظری کو مستقل بنانے کی کوشش کریں گے. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۱۱۰). فرقہ وارانہ کشمکش اور فسادات کی صورت میں ظاہر ہونے لگے. (۱۹۸۷ ، عروج اقبال ، ۱۷۳). [فرقہ وار + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــــ واری امث.
گروہ بندی ، جماعت بندی. فرقہ واری فتنہ و فساد کی تاریکی میں بڑے بڑے لیڈروں کے تصورات منتشر ہو گئے. (۱۹۳۹ ، آثار ابوالکلام ، ۶۵). وہ کشمیر کو بھول گئے اور فرقہ واری کے پیمانے سے معاملات کو جانچنے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۰۱). [فرقہ وار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ واریت (ـــــ کس ر ، فت ی) امث.
جماعت کی نوک جھونک ، گروہی تعصب ، طبقاتیت. تاریخ نویسی کا سب سے خطرناک پہلو فرقہ واریت ہے. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۲۱). [فرقہ وار (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَرَک (فت ف ، ر) امذ.
۱. رگڑ. برشری (Enepidermic) اس طریقہ میں ادویہ کو بغیر فرک یا رگڑ کے سالم جلد کے ساتھ محض متماس رکھا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). ۲. (طبیعیات) **مزاحمت (حرکت اضافی).** سخت فولاد کے سالموں کے درمیان کسی نہ کسی قسم کی فرک پائی جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۸۸). [انگ : Friction (رک) کا مخفف].

فِرِکْشَن (کس مع ف ، کس ر ، سک ک ، فت ش) امث.
(طبیعیات) مزاحمت ، روک ، جو ایک جسم کے دوسرے جسم پر حرکت کرنے سے واقع ہوتی ہے ، رگڑ. اور یہ وہ طاقت ہوتی ہے جو کہ انجن کو اس کی اپنی فرکشن کے برخلاف چلانے کو درکار ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینئرز ، ۲ : ۳۸۸). فرکشن جتنی زیادہ ہو گی طاقت کا اسراف بھی زیادہ ہو گا. (۱۹۷۵ ، پیٹرول انجن ، ۱۶۳). [انگ : Friction].

فِرکِن (کس ف ، سک ر ، کس ک) امذ.
شراب ناپنے کا پیمانہ جو ۹ گیلن کا ہوتا ہے ؛ مائع اور سیال چیزوں کا پیما. ۹ گیلن کا ایک فِرکن.(۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۲۱).
[انگ : Firkin].

فِرکی (کس ف ، سک ر) امذ.
وہ حرف صحیح جو منھ کے کم کھلے ہونے کی حالت میں سانس کے رگڑ سے پیدا ہو. فرکی (Fricative) ش اور س میں اور مصوتہ ژ (ژ ، جو ج کا تلفظ ہے) اور ز میں التباس پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۸).
[انگ : Fricative کا مورد].

---آرا امذ.
ایک قسم کا آرا جس کے محیط پر انگریزی حرف وی (V) کی شکل کے دندانے ہوتے ہیں اور جب یہ کسی سخت چیز سے مس کرتے ہوئے تیزی سے گردش کرتا ہے تو رگڑ سے اتنی زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے کہ لوہا اور فولاد آسانی سے کٹ جاتا ہے. ایک اور قسم کے بھی آرے ہوتے ہیں جنہیں فرکی آرے کہا جاتا ہے ان میں کسی قسم کے دانت نہیں ہوتے بلکہ ان کے محیط پر انگریزی حرف "وی" (V) کی شکل کے دندانے ہوتے ہیں.(۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۶۷).[فرکی + آرا (رک)].

فَرگُل (فت ف ، سک ر ، ضم گ) امذ.
روئی دار لبادہ ، ایک قسم کا جاڑے کا لباس ، روئی بھرا ہوا چغہ. فرگل فرجی یا نیمچی سے مشابہ ... ہوتا ہے ، اہلِ فرنگ کی ایجاد ہے (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۱). [ف].

فِرِل (کس مع ف ، کس ر) امث.
جھالر ، سنجاف. کالر میں سفید ریشم کی فرل نقشہ کے مطابق بنا کر لگائیے. (۱۹۳۹ ، گلستان خیاطی ، ۲۹).[انگ : Frill].

فَرلانگ (فت ف ، سک ر ، غنہ) امذ.
ایک میل کا آٹھواں حصّہ ، ۲۲۰ گز کا فاصلہ. چالیس پول کا ایک فرلانگ اور آٹھ فرلانگ کا ایک میل.(۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸). تھوڑی دور کا فاصلہ بتانا ہو تو ہم اپنی زبان میں بیگہ یا فرلانگ سے بتائینگے. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۱۹۳). شاہد احمد دہلوی عہدِ رفتہ کا وہ نشان نظر آ رہے تھے جن کو انہوں نے تنہا اور بہت دور پیچھے چھوڑ دیا تھا فرلانگ میلوں میں اور میل نئی شاہراہوں میں تبدیل ہو چکے تھے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۲۲). [انگ : Furlong].

فَرلو (فت ف ، سک ر ، و مج) امث.
رخصت جو خاص میعاد و ملازمت کے بعد تنخواہ کے ساتھ ملے. مسٹر اسٹریٹ نے چھ ماہ کی رخصت فرلو ولایت جانے کی حاصل کی. (۱۸۹۹ ، معارف ، مارچ ، ۲۷۷). فرلو اور پنشن کے قواعد میں بہت سی ترمیمیں ایسی ہو گئی ہیں کہ ان کے حق میں مفید ہیں. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۹۷). ایک ولندیزی لفظ جس کا ماخذ اسکانڈینویائی زبان ہے انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے یہ فرلو (Furloogh) ہے جو رخصت یا چھٹی کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹). [انگ : Furlough].

فَرم (فت ف ، سک ر) امث.
وہ کارخانہ جس میں کئی حصہ دار ہوں ، کمپنی. کپور تھلہ میں ایک بڑا محل بن رہا ہے اور اس کی آرایش ایک بڑی انگریزی فرم کے اہتمام میں ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۳). تھوڑی بہت دوڑ بھاگ سے دوسری فرم میں ملازمت مل بھی جائے تو جمیل صاحب کیا سوچیں گے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۸۳). [انگ : Firm].

فَرما (فت ف ، سک ر) امذ ؛ = فرمہ.
۱. رک : فرمہ. سرسیّد کی لائف کے جو فرمے تم لے گئے ہو ان کو گھر میں دکھا کر یا تو احتیاط سے وہیں رکھنا یا کسی کے ہاتھ ... میرے پاس بھیج دینا. (۱۸۹۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۲۵۱). کاپی نویس ... چار روپے جزو ... مانگتا ہے یہ مجھ کو منظور ہے پریس میں کچھ زیادہ لے مگر جو فرما ناقص ہوگا نہ لیا جائے گا. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۹۳). بعد میں ایسی تمام سطروں کو فرمے میں کس کر چھپنے کے لئے مشین میں لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۳۵۳).
۲. کسی بھی چیز کا سانچا ، قالب. بھکنی کی جگہ پھوکنی سے کام لیتے ، پھوس سلگاتے ، ٹوٹے پھٹے توے پر روٹیاں کا فرما چھاپ رہے تھے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۰۳). آڑی ترچھی سطحوں کے لیے اسی قسم کا فرما بنا کر اوپر دیے ہوئے لکڑی کے ٹکڑے کی جگہ استعمال کریں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳ : ۳۵). فرما (Forma) سانچے کے مفہوم میں اردو میں مستعمل ہے ، یہ پرتگالی زبان کے لفظ فورمہ (Farma) سے نکلا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳۳). [انگ : Forme کا مورد].

---موڑنا ف م.
چھپے ہوئے کاغذوں کو ترتیب سے جز بنانے کے لیے موڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

• • • فَرما (فت ف ، سک ر) صف ؛ لاحقہ.
مرکبات کے آخر میں مستعمل ، حکم دینے والا. کرم فرما ، عنایت فرما ، نوازش فرما. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۲۰۳).

چلنے ہی کو ہے اک سموم ابھی
رقص فرما ہے روح پر یادی

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۳). [فرما : ف ؛ فرمودن = فرمانا].

فَرمان (فت ف ، سک ر) امذ.
حکم نامہ ، بادشاہی حکم ، وہ پروانہ جو بادشاہ کی طرف سے بڑے امراء کو لکھا جائے ، منشور ، سندِ شاہی ، حکم.

نظامیاں کوں فرمان یوں لکھ توں
جتے قاعدے ہندوی سیکھ توں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).

جب نغمۂ داؤد توں گاوے سو نیہہ کے بن منے

سن کونلاں الحان تج سجدا کریں فرمان کوں

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

محنت ریاضت بندگی جگ جگ تھا فرمان

مرشد کے سچیار کوں کل کلمہ پروان

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱۸۹).

سیپارۂ جگر میں آیت ہے یاد تیری

نازل ہے تجھ صفت میں فرمان یا محمدؐ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۸).

جو ترا جی چاہتا ہے بس وہی کرتا ہے تو

وہ پری ہے تو کہ فرمان سلیماں میں نہیں

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۱). بخاری میں ہے کہ آپ عبداللہ بن ابی بکر کو بلا کر حضرت ابوبکر کی خلافت کا فرمان لکھوانا چاہتے تھے. (۱۹۱۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۱۷۳). رنجیت سنگھ نے عہد سلاطین اور شاہان مغلیہ کے فرامین دکھا کر گیانی جی کو حکم دیا کہ وہ کسی چھوٹے سے فرمان کا گورمکھی میں ترجمہ کر دیں. (۱۹۸٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱٦). [ف].

ـــ آنا محاورہ.
بادشاہ کی طرف سے حکم آنا (مہذب اللغات).

ـــ بِالْمُشافَہَہ کس صف (ـــ کس ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ف ، ہ) امذ.
زبانی حکم جس کی تعمیل فوراً ہو (نوراللغات). [فرمان + ب (حرف جار) + رک : ال (۱) + مشافہہ (رک)].

ـــ بَجا لانا محاورہ.
حکم کی تعمیل کرنا.

کیا خُوب بجا لائے ہو فرمان خدا کا

عبّاس درود آپ پر ہو آن خدا کا

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

ـــ بَر (ـــ فت ب) صف.
تابع ، مطیع ، نوکر ، ملازم.

اپس کوں دل و جان سوں قربان کر

وہ فرمان بردار فرمان بر . . . .

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ٦).

تیرا فرمان تھا کہ فرماں بر دولت کے سوا

ہووے اک برگ نہ پیدا نہ گلستان جہاں

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۲۹۵).

فرمانبر نفس ہر کہہ و مہہ

باشندۂ شہر و سنا کن دہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۳). [فرمان + ف بر ، بردن ـ لے جانا].

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) صف ؛ ـــ فرمانبردار.
تابع ، مطیع ، نوکر ، ملازم. تن دل کا فرمان بردار ، جوں نفر خدمت گار. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲٦). کافر اہل اسلام کے مطیع اور فرمانبردار ہیں اور جزیہ اور خراج دیتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸٦). ہم ایسے مطیع اور فرمانبردار کے ہوتے ، ان کو خلیفہ بنانا اس کی وجہ کیا ہو گی. (۱۹۳۲ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۹). ارشاد فرمانبردار نکلا (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸۸). [فرمان + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ بَرْدارانَہ (ـــ فت ب ، سک ر ، فت ن) م ف.
تابع دارانہ ، محکومانہ. چھوٹا کتا بڑے کتے کے سامنے ایسی وضع میں آتا ہے اور ایسی حرکات کرتا ہے جن کو ہم احترامی ، ملایم یا فرمانبردارانہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۹۹). [فرمان بردار + انہ ، لاحقۂ تمیز].

ـــ بَرْداری (ـــ فت ب ، سک ر) امث ؛ ـــ فرمانبرداری.
اطاعت گزاری ، حکم کی بجا آوری. بادشاہ کی فرمان برداری کرے اور بادشاہ کی مرضی دیکھتا ہے. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲٦۳). اے مردک! تو دیوانہ ہوا ہے جو فرمانبرداری سے بڑے بُت کے نکلا ، اور ہمارے بچن کو جھوٹ سمجھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۳). یہاں النّاسُ سے یا صحابہ کرام مُراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی فرمان برداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، نعیم الدین مراد آبادی ، ۹). میرا ایک دوست اپنی بیوی سے ایک بیٹے کی سی فرمان برداری سے پیار کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۰۹). [فرمان بردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَری (ـــ فت ب) امث.
اطاعت گزاری ، تابعداری.

بولیا بات اس دھات ان کوں بسی

نہیں کیتے فرماں بری واں کسی

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۷۴).

ہیں ملائک کی قسم کہ ہیں بری

پیشی لیجاتیں ہیں درفرماں بری

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۲۵).

تیرے حق میں بہتر ہے فرماں بری

وگرنہ ہے دشوار پھر جاں بری

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱٦۲). عالم محبت میں ایسے مقام بھی پیش آتے ہیں جہاں فرمان بری انکار کرنا پڑتا ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبیؐ ، ۱ : ۳۱۸). [فرمان بر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بھیجْنا محاورہ.
حکم جاری کرنا ، حکم بھیجنا ، حکمنامہ بھیجنا ، پروانہ بھیجنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ پَذِیر (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
تابع ، مطیع ، حکم بجا لانے والا ، فرمانبردار.

تمام بندے ہیں تیرے فرمان پذیر

توں صاحب ہے ، شمشیر دھرتا و تیر

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۸). اگر ایک بندۂ قدیم کہ عمر بھر فرمان پذیر رہا ہو ، بڑھاپے میں ایک حکم بجا نہ لائے. (۱۸٦٦ ، خطوط غالب ، ۳۳۰).

تو فرمان روا ہم ہی فرمان پذیر
ہم افتادہ بیکس ہیں تو دستگیر
(۱۹۸۳ء ، تذکرۂ شاعرات اردو ، ۲۶۳). [فرمان + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

ـــ پذیری (ـــ فت نیز کس پ ، ی مع) امث.
فرمانبرداری ، تابعداری. تمہاری اطاعت و فرمان پذیری کے آگے جھک کیا جو کہا ، وہ کیا ، جدھر لے گئے اسی سمت چلتا رہا. (۱۹۸۳ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۰۲). [فرمان پذیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ جاری کَرْنا محاورہ.
حکم نافذ کرنا (نوراللغات).

ـــ جاری ہونا محاورہ.
حُکم نافذ ہونا.
لالہ و گل کیا کہ ہیں منقارِ نافرمان تک
باغ میں مانندِ جُو ، جاری ہے فرمانِ بہار
(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۷).

ـــ دار صف.
حکم دینے والا ، حکم کرنے والا ، ناظم ، افسر، حکمران ، سردار. ہر ایک استان چند شہر ستانوں میں منقسم ہے جس کے حاکم فرمان دار کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۹). [فرمان + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ دہ (ـــ کس مج د) صف.
حکم دینے والا ، حاکم. کوتکن کے فرمان دہوں نے قدیمی چیرا کے ملک پر حکومت کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۱۸).
میں صاحبِ اختیار ہوتا
فرمانده و تاجدار ہوتا
(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۷۰). اپنے باپ کے عہد میں بھی وہ ایک باعظمت فرمانده کی حیثیت رکھتی تھی. (۱۹۵۹ء ، برق (سید حسن)، مقالات ، ۱۰۹). [فرمان + ف : دہ ، دادن - دینا].

ـــ دہی (ـــ کس مج د) امث.
بادشاہی ، حکومت ، فرماں روائی.
دریغا جو از بختِ شاہنشہی
ہوا دور بھی مں ز فرماں دہی
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۳۰۸).
ہماری حالت کو تم نے دیکھا
تمہیں کو فرماں دہی ہے زیبا
(۱۸۹۰ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹).
مبارک ہو اس کو یہ فرمان دہی
بصد عزّ و تمکیں و فرّشہی
(۱۹۳۲ء ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۶۳). [فرمان دہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ رَوا (ـــ فت ر) صف ؛ ـــ فرمانروا.
حکمران ، حاکم ، بادشاہ ، رئیس ، خود مختار ، حکم چلانے والا.
دنیا میں ہی فرماں روا شاہ تھا
جو اس شاہ کا تاج تا ماہ تھا
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۵۶۱).
شرف ہے جس سے یہ اس آستاں کو کیسا ہے
وزیر کہیے کہ فرماں روا ہے کوئی امیر
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). انہوں نے اس کا فرمانروا بنانا پسند نہیں کیا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱). داروغہ ، حضور کے اقبال سے ایسی قوت کی منجنیقیں اور کسی فرمانروا کے دربار میں نہ نکلیں گی. (۱۹۰۷ء ، شوقین ملکہ ، ۸). شروکن دوم نے بابل کے باغی فرمانروا ... کے خلاف چڑھائی کی. (۱۹۸۷ء ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۱۸۷). [فرمان + ف : روا ، رفتن - جانا ، چلنا].

ـــ رَوائی (ـــ فت ر) امث.
حکمرانی ، حکومت ، بادشاہی.
دل پہ اب فرمانروائی حسن کی
اب یہ عقل فتنہ ایجادوں کی ہے
(۱۹۸۸ء ، چاند پر بادل ، ۱۰۰). [فرمان روا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ صادِر کَرْنا محاورہ.
حُکم نافذ کرنا ، حکم جاری کرنا ، حکم دینا. اگر فرمان میں کسی کا ذکر اس طرح آئے جس کے سبب سے فرمان صادر کیا جاتا ہے تو اس کی تعریف اس کے حال کے موافق لکھی جائے. (۱۹۱۷ء ، صلائے عام ، دہلی ، جون ، ۲۱).

ـــ فَرْما (ـــ فت ف ، سک ر) صف.
حاکم ، حکم دینے والا. فرمان فرما نے فرمایا کہ اس مرد کو ساتھ دختر وزیر کے جفت کریں. (۱۷۷۵ء ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۹۲). گورنر جنرل کو والی یا فرمانفرما کے لقب سے بھی خطاب کرتے ہیں. (۱۸۸۸ء ، حسن ، اگست ، ۷). اس کے نسب نے اسے اونچے فرمان فرما طبقے میں بار پانے کا موقع دیا. (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۵). [فرمان + ف : فرما ، فرمودن - فرمانا].

ـــ فَرْمائی (ـــ فت ف ، سک ر) امث.
حکومت ، بادشاہت. زوال کے باوجود ان میں فرمانفرمائی کا فخر و غرور باقی تھا. (۱۹۲۳ء ، پیغامِ حیات ، ۶۹). [فرمان فرما (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
حاکم ، حکم دینے والا ، رعایا پر اختیار رکھنے والا ، مقتدر. حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ کون فرمان گزار ہو سکتا تھا. (۱۹۱۱ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۱۸). [فرمان + گزار (رک)].

ـــ ناطِق کس صف (ـــ کس ط) امذ.
قطعی حکم ، قرار واقعی حکم. حکم اوس کا میرا فرمان ناطق سمجھنا. (۱۸۶۲ء ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۳۲). [فرمان + ناطق (رک)].

ـــ نویس (ـــ فت ن ، ی مع) صف.
شاہی منشور لکھنے والا ، شاہی حکم نامہ لکھنے والا (مہذب اللغات). [فرمان + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

ـــ نویسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
حکم نامہ کی تحریر ، منشور کی لکھائی کا کام یا منصب. سلاطین مغلیہ کے دفتروں میں فرمان نویسی ایک فنِ خاص تھا ، اس کے قواعد و اصول سے اس وقت وہی لوگ واقف تھے جن کے ہاں یہ فن پشتہ سے چلا آتا تھا. (۱۹۱۷ ، صلائے عام ، دہلی ، جون ، ۲۰). [فرمان نویس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ واجبُ الْاِذْعان کس صف(ـــ کس ج ، ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ذ) امذ.
ایسا حکم جس کی تعمیل ضروری ہو ، وہ حکم جس پر یقین کرنا ضروری ہو. جو کچھ فرمان واجب الاذعان ہو اس کے مطابق عمل میں لاؤں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳). [فرمان + واجب (رک) + رک : ال (۱) + اذعان (رک)].

ـــ ہارا صف.
حاکم ، حکم دینے والا.

جتے سرکشاں حکم سوں تجہ اسیر
توں فرمان ہارا او فرمان پذیر

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۰). [فرمان + ہارا - ہارنا].

ـــ ہونا محاورہ.
حکم ہونا ، اعلان ہونا. سب کو دو چند جاگیر و منصب کے فرمان ہو گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰). ایک بادشاہ تھا ... اس نے حکم دیا کہ ایک قلعہ بناؤ ، بہت مضبوط اور بہت پائیدار ہو عرض کیا گیا کہ ، شاہا ! اس میں تو بہت خرچہ ہو گا ، فرمان ہوا ، خرچ کی فکر نہ کرو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳).

فَرْمانا (فت ف ، سک ر) ف م.
بولنا ، کہنا ، بیان کرنا ، حکم دینا ، ارشاد کرنا.

خدا اس کوں لیا لیا ہے اس ٹھار اب
عمل کا اسے کام فرمائیں سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷). حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے کہ ز راہ کوئی آنکھ خدا کے آگے محبوب تر نہیں اوس آنکھ سے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر روئے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۲).

دل و جاں صبر و تواں جو تمھیں درکار ہو لو
ہو گا باہر نہ ظفر آپ کے فرمانے سے

(۱۸۵۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۸۷). خط کے ساتھ سو روپے کے نوٹ تھے اماں فرمانے لگیں کہ آج تین بجے کے قریب ایک چپراسی آیا تھا یہ دیکر اور یہ کہکر چلا گیا کہ بیگم صاحبہ کا خط ہے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۲۹). [فرماونا (رک) کی تخفیف].

فَرْمائش / فَرْمایِش (فت ف ، سک ر ، کس ء / کس ی) امث.
حُکم ، مانگ ، طلب ، گزارش ، خواہش ، تمنا ، ایما ، طلبی.

رکھے کوئی اس طرح کے لالچی کو کب تلک بھلا
چلی جاتی ہے فرمائش کبھی یہ لا کبھی وہ لا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). ہمارے ایک دوست نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم اپنے سفر لندن کا حال ... تہذیب الاخلاق میں چھاپ دیں. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۲۷). روز ایک نئی فرمایش ہے کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۸). جواب میں سیکڑوں فرمائش آ گئیں مگر علامہ جن کی واحدی صاحب سے بے نظیر دوستی تھی ان کے اصرار کو برابر ٹالتے رہے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۳۳). [ف : فرمائش / فرمایش (فرمودن کا حاصل مصدر)].

ـــ کَرْنا ف م.
طلب کرنا ، گزارش کرنا. مرزا ماہر اکثر فرمائش کر کے ان سے شعر کہوالیا کرتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۱۷). اُس نے اپنے نبی (زردشت) پر فرمائش کی کہ ایک خاص درخت وہاں اپنے ہاتھ سے لگائیں. (۱۹۳۲ ، خیال ، داستان عجم ، ۱۳۸). مجھ سے درختوں پر مضمون لکھنے کی فرمائش کی گئی. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۱۳۰).

فَرْمائشی / فَرْمایِشی (فت ف ، سک ر ، کس ء / ی) صف.
۱. **فرمائش کیا ہوا ، درخواست کیا ہوا ، حکماً منگوائی یا بنوائی ہوئی ، طلب کی ہوئی.** حضرت یوسف علیہ السلام نے مکان خلوت کا فرمائشی بنوایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اس میں رہنے لگے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۳۱). مشاعروں کی طرحوں پر بھی غزلیں لکھتے ہیں اور فرمائشی شعر گوئی کے لیے بھی تیار ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲۲). ۲. **عمدہ ، نفیس.** ایک روپیہ کے چاقو جیسے کہ وہاں بنتے ہیں بہت تاکید کر کر اور فرمائشی تحفہ بنوا کر آپ کو بھیج دیں. (۱۸۵۱ ، نادرات غالب ، ۲ : ۱۶). یہاں کے موزے ، اگربتی اور سرکا مصالحہ فرمایشی اور مشہور اشیا ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۱۵). ۳. (کنایۃً) **سخت ، تند و تیز ، تڑاتڑ ، پے بہ پے پڑنے والے (جوتے).**

عدو کا باریاب اس بزم میں ہونا تو مشکل ہے
پڑیں فرمائشی سر پر اگر جا کر وہاں جھانکے

(؟ ، بیبا کا (فرہنگ آصفیہ)).

خانگی کسبی نہیں میں رتبہ کا پردہ چھوڑ دو
کھاؤ گے فرمائشی سر پلپلا ہو جائے گا

(؟ ، راحت (نوراللغات)). ۴. **بے انتہا ، حد سے زیادہ (کثرت ظاہر کرنے کے لیے).** فرمایشی پاگل ہے لاکھوں میں ایک. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۵۱). [فرمائش / فرمایش + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سُنانا محاورہ.
سخت غلیظ اور فحش گالیاں دینا (ماخوذ : نوراللغات).

ـــ قَہْقَہہ اُڑنا محاورہ.
فرمائشی قہقہہ لگنا ، بہت مذاق بنایا جانا ، شدید طنز کیا جانا.

تینی (Anglo Indian) اخبارات اور حلقوں میں اس پر فرمائشی قہقہہ اڑا۔ (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۵)۔

۔۔۔قہقہہ لگانا محاورہ۔
مذاق اڑانے کے لیے زور سے ہنسنا۔ ایسا فرمائشی قہقہہ لگایا کہ چھمی جان کے منہ پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳)۔ عورت نے فرمائشی قہقہہ لگا کر کہا ... سب کچھ موجود ہے۔ (۱۹۳۱ ، ہماری زمین ، ۲۱۲)۔

فرماؤ/فرمانیے تو قبالہ منگوا دوں فقرہ۔
جب کوئی بے تکلف دوست ملاقات کو آئے اور دیر تک بیٹھے اور اٹھنے کا نام نہ لے تو یہ فقرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہاں سے جاؤ (جامع اللغات)۔

فرماوْنا (فت ف ، سک ر ، و مع) ف م (قدیم)۔
رک : فرمانا۔

کری پوچھہ عورت سوں سوال
مجے حکم فرماوتے کیا اپتال

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (ق) ، ۱۲)۔ مراد بخش دیوں کوں فرماوتا ہے ، دیو کوں بھی پکڑ لیاؤ اور دلبر کوں بھی لے آؤ ... (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۳)۔ [فرمانا (رک) کا قدیم املا]۔

فرمایا (فت ف ، سک ر) امذ (قدیم)۔
حکم ، ارشاد۔ اس نے بہوت کیا کبھوں پیر کا فرمایا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۷)۔ اس کے فرمانے پر جتو چلے ، ہر دو جہاں میں ہوئے بھلے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۰)۔
[فرمانا (رک) سے صیغۂ ماضی]۔

فرمود (فت ف ، سک ر ، و مع) امذ۔
گزارش ، حکم ، فرمائش۔ میری اتنی فرمود کے مان توں۔ (۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۲۶۲)۔ [ف : فرمود ، فرمودن ۔ فرمانا]۔

فرمودات (فت ف ، سک ر ، و مع) امذ ؛ ج۔
ارشادات۔ دیوانے کی باتیں ، فرزانوں کے فرمودات سے زیادہ متاثر ہوتی تھیں۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۱)۔ [فرمود + ات ، لاحقۂ جمع]۔

فرمودگی (فت ف ، سک ر ، و مع ، سک د) امذ (قدیم)۔
حکم ، ارشاد ، فرمائش۔ تیرے ہاتھ مرنے کی تدبیر ہے و اگر فرمودگی سوں رہے تو جینے کی بھی ہے۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۷۸)۔ اے فرمایا سو سو اوس کی فرمودگی بجا لیاتا ہوں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۳)۔ پیر کی فرمودگی پر جو کوئی نہیں چلیا سو اس کا منہ کالا۔ (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۵۵)۔ [فرمودہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فرمودہ (فت ف ، سک ر ، و مع ، فت د) صف مذ۔
فرمایا ہوا ، ارشاد کیا ہوا ، قول ، ارشاد ، حکم ، فرمان ، پروانہ ، بیان کیا ہوا۔ خدا کے فرمودے میں ہی اپنے مکر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰)۔

جی دیا ، صبر کیا ، خاک ہوا ، پر نہ ملا
جو کہا آپ نے میں آپ کا فرمودہ کیا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۲۹)۔ یہ دیدہ و دانستہ پیغمبر کا فرمودہ نہیں مانتے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۵)۔ مجموعی حیثیت سے صورت حال علامہ اقبال کے اس فرمودہ کو دہرا رہی تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۰)۔ [ف : فرمودہ ، فرمودن ۔ فرمانا]۔

فرمہ (فت ف ، سک ر ، فت م) امذ ؛ ج۔ فرما۔
۱. **(طباعت) چھاپنے کے لیے سیسے کے حروف کی ترتیب دی ہوئی پلیٹ ، ٹائپ کے حروف کا چوکھٹا یا پتھر وغیرہ پر جمائی ہوئی تحریر ، چھاپنے کے لیے تیار کیا ہوا کاغذ کا ایک تاؤ۔** فرمہ اتارنے کے بعد نمی دے کر ایک آلہ سے اس ترکیب سے دبایا جاتا ہے کہ حرفوں کا ابھار بالکل جاتا رہتا ہے اور کاغذ چکنا و صاف ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۳۷)۔ فارم (Form) اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے ... چھپا ہوا کاغذ جو خانہ پری کے لئے دیا جاتا ہے ... فارم سے بنا ہوا لفظ "فرمہ" چھپائی کی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۵)۔ ۲. **(طباعت) کتاب کا چھپا ہوا پورا تاؤ۔** سرسید کی لائف کے جو فرمے تم لے گئے ہو ان کو گھر میں دکھا کر یا تو احتیاط سے وہیں رکھنا یا کسی کے ہاتھ یا بسبیل ڈاک میرے پاس بھیج دینا۔ (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۵۱)۔ چھپی ہوئی کتاب کے فرمے تھے جن کے چھوٹے بڑے لفافے بنائے جا رہے تھے۔ (۱۹۵۵ ، سعادت حسن منٹو ، نمرود کی خدائی ، ۱۳۸)۔ ۳. **قالب ، سانچہ۔** سفید کپڑے سے لپیٹ کر فرمے میں بٹھی وہ برتن کہ جس کے ہر طرف سوراخ رہے رکھ کر سرپوش کرے۔ (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۶۱)۔ ۴. **(جوتا سازی) انگریزی وضع کا جوتا بنانے کا یا جوتے کی شکل کا بنا ہوا لکڑی کا قالب ، سانچہ** (ا ب و ، ۲ : ۲۲۱)۔
[انگ : Forme کی اردو شکل]۔

فرن (فت ف ، سک ر) امذ۔
سبز و سفید پتوں کے درخت جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں ، یہ اکثر مرطوب اور سایہ دار مقامات پر بکثرت پائے جاتے ہیں ان کو باغات میں آرائشی پودوں کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے۔ ہمالیہ کا دامن فرن گھانسوں سے از سرتاپا سرسبز و شاداب ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جون ، ۳۷)۔ پہاڑ کے دو رویہ بلندی تک ایسے سبز مخمل نما فرن جمے ہوئے ہیں کہ گویا زمرد کا فرش بچھا ہوا ہے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۸)۔ لوروزئیوں کی چند انواع کی تہیلیں چند فرنوں (Ferns) اور دوسرے ٹریڈو فائیٹوں کے پروتھیلائی سے ملتی ہیں۔ (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۱۸۱)۔ [انگ : Fern]۔

فرنٹ (فت نیز کس ف ، فت ر ، سک ن) صف۔
۱. **باغی ، منحرف۔** تھانہ دار صاحب نے مقدمہ قائم کر کے ان دونوں کا چالان کر دیا مگر خوف یہ تھا کہ مبادا جمعدار فرنٹ ہو جائے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۸)۔ اہل دنیا پر جب

کوئی تکلیف آتی ہے تو وہ خدا سے بگڑ جاتے ہیں ... گویا اس سے فرنٹ ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۲)۔ ۲. **ناراض ، خفا۔** آشنا تیرا جس نے تیری کارن جان صدقے کر دی وہ یوں مر گیا نواب فرنٹ ہے۔ (۱۸۹۹ ، بیوی کی کنی ، ۵۱)۔ کنبہ اور برادری تو فرنٹ ہو ہی گئی تھی محلہ اور پڑوس کی بھی کوئی عورت پاس آ کر نہ پھٹکتی تھی۔ (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۱۹)۔ ۳. **فوج کی سب سے آگے کی صف یا سب سے آگے کا حصہ ، محاذِ جنگ۔** تم نقشۂ جنگ پر غور کرو دیکھو کیا غلطی کر رہے ہو ، ادھر کا قبضہ پھر کمزور ہو گیا اور یہ بھی فرنٹ ہے۔ (۱۹۲۳ ، تیغِ کمال ، ۵۷)۔ ۴. **قمیص کا وہ حصہ جو سینہ پر رہتا ہے ، سامنے ، کسی چیز کا اگلا حصہ ، اگلا ، سامنے کا۔** تہذیب کے معنی یہ خیال کئے جاتے ہیں کہ ... اچکن کے بٹن کھلے ہوں اور قمیص کا فرنٹ قیامت کر رہا ہو۔ (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۱)۔ [انگ : Front]۔

---کر دینا ف م۔
ناراض کر دینا ، برخلاف کر دینا ، باغی کر دینا ، منحرف کر دینا۔ جب شرکان ہمارے ملک میں آیا تو اپنے شہزادی ابریزہ کو ہم سے فرنٹ کر دیا۔ (۱۸۹۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۰۸)۔

فرنج (فت ف ، ر ، غنہ) امذ۔
۱. **فرنگ ، فرنگی۔**

دیکھ کر نقشے کو تیرے کیا عجب گر اے نگار
ششدر و حیراں ہو نقاشِ فرنج و آئینہ

(۱۸۱۸ ، جرأت ، د ، ۹۷۳)۔ ۲. **ایک قیمتی پتھر ، یہ پتھر زیبائشی اور آرائشی طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے اس کو انگریزی میں کلڈنی اسٹون ، فارسی میں انگار فرنگی اور انگار معدنی کہتے ہیں یہ درد گردہ اور پتے کے درد میں بہت مفید ہے۔** اس پتھر کو ... عربی میں فرنج کہتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۰۸)۔ [فرنگ (رک) کا معرب]۔

فرنجمشک (فت ف ، ر ، سک ن ، ج ، ضم م ، سک ش) امذ۔
ریحان یا تلسی کی قسم کا ایک پودا ، اس کی خوشبو لونگ کی خوشبو سے مشابہت رکھتی ہے ، بعض کہتے ہیں اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوتی ہے ، یہ پانی کے بہنے کے راستوں اور کھاری زمینوں میں پیدا ہوتا ہے ، طبی خواص میں دل و جگر و معدہ کو قوت دیتا ہے (لاط : Acinos)۔ شیرہ آلو بخارا ، گلاب ، عرق کیوڑہ و عرق صندل میں نکال کر شربت انار شیریں حل کر کے تخم فرنجمشک اضافہ کر کے پلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۷)۔ [ف]۔

فرنچ (کسر ف ، فت ر ، غنہ)۔ (الف) صف۔
ملک فرانس سے منسوب ، فرانسیسی ، فرانس کا۔ وہ لوگ پابند مذہب تھے لیکن فرنچ اور اٹالین تھے انگریز نہ تھے۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۹)۔ انگریزی فوج نے جنگو کریسی کے موقع پر فرنچ کے مقابلہ میں پہلی بار توپ چلائی۔ (۱۹۳۲ ، تفنگ یا فرنگ ، ۱۸)۔ یہ احمد جودت پاشا کی جدتِ فکر کا نتیجہ تھی اور فرنچ اکیڈمی کے نمونے پر بنائی گئی تھی۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۵)۔ (ب) امث۔ **فرانسیسی زبان ، فرانس کی زبان۔** مئی ۱۸۹۰ء میں میرے معزز دوست اور استاد مسٹر آرنلڈ نے مجھ کو اطلاع دی کہ جرمن کے ایک پروفیسر جیمس ڈار مسٹیٹر نے اسی موضوع پر فرنچ میں ایک کتاب لکھی ہے۔ (۱۹۰۷ ، شعر العجم ، ۱ : ۲)۔ اتالیق کی حیثیت سے انگلستان گئے جہاں انہوں نے فرنچ زبان سیکھی۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۴۲)۔ (ج) امذ۔ **ایک قسم کا ہلکا کاغذ۔** کاغذ کے باب میں عرض ہے کہ فرنچ کاغذ اچھا ہے۔ (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۹۱)۔ [انگ : French]۔

---کٹ ڈاڑھی (---فت ک) امث۔
انگریزی وضع کی ڈاڑھی جو گالوں پر خشخشی اور ٹھوڑی پر قدرے گھنی اور کسی قدر چونچ دار ہوتی ہے۔ فرنچ کٹ ڈاڑھی ہے اور ترکشی کوٹ۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۷)۔ فرنچ کٹ ڈاڑھی نے اس کی شخصیت کو خاصہ با رعب بنا دیا تھا۔ (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۲۵)۔ [انگ : French-Cut + ڈاڑھی (رک)]۔

---لیدر (---ی مج ، فت د) امذ۔
مانعِ حمل غلاف جو آلۂ تناسل پر جماع کے وقت چڑھا لیا جاتا ہے۔ مرد تانت باندھیں اور ولائتی دکانوں سے ... (فرنچ لیدر) خرید کرتے رہیں۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳۳ : ۵۰)۔ فرنچ لیدر ... مانعِ حمل قدیم ترین طریقوں میں گنا جاتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، خاندانی منصوبہ بندی ، ۷۶)۔ [انگ : French Leather]۔

---لیو (---ی مج) امث۔
بلا اجازت و اطلاع چھٹی۔ لیو (Leave) ... کے مرکبات سک لیو اور فرنچ لیو (بغیر اجازت یا اطلاع کے رخصت پر چلا جانا) بول چال میں چالو ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۲)۔ [انگ : French Leave]۔

فرند (فت ف ، کسر ر ، سک ن) امذ۔
ریشمی سادہ کپڑا یا چادر۔ صلح میں عشر کے بدلے ریشم و فرند وغیرہ جو کچھ بھیجتا ہے ، قبول کر لے۔ (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۱۰۴)۔ [ع]۔

فرنگ (فت نیز کسر ف ، فت ر ، غنہ)۔ (الف) امذ۔
۱. **یورپ کا ملک ، بلادِ یورپ کے لیے قدیم اصطلاح۔**

فرنگاں و کردی و یاتریتی
جشی الیماق و مغربی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵)۔

کفار فرنگ کوں دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷)۔

بولا کہ اک جزیرہ ہے سمتِ فرنگ کو
مارا تھا اُن فرنگیوں نے اس نہنگ کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱)۔

ہے اس کے خُون کی قیمت تمام ارضِ فرنگ
اور اس کی جان کا فدیہ ہے کائنات یہ کل!

(۱۹۲۰ء ، بہارستان ، ۱۱۹) ۔ ۲ ۔ **نصاریٰ ، عیسائی ، انگریز .** بحر سوق ... فرنگ اس کے کنارے پر رہتے ہیں ۔ (۱۸۷۳ء ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۳) ۔ (ب) امث . (قدیم) . **خاص طرح کے فولاد کی بنی ہوئی سیدھی کاٹ کی آسانی سے کھونپ دی جانے والی تلوار جو سب سے پہلے پرتگیزوں نے ہندوستان میں استعمال کی .**

فرنگ میان تے کاڑی شہ جان یوں
نکلتا ہے کنچلی میں تے سانپ جیوں

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵۸) .

نہ دیتا ہے جامہ نہ دیتا ترنگ
کہ دیتا تو دیے نیں تو ماروں فرنگ

(۱۸۵۲ء ، قصۂ قاضی و چور ، ۱۰۳) ۔ [فرنج (رک) کا مفرّس] .

ـــــ تولنا محاورہ (قدیم) .
رک : تلوار تولنا .

اشارت میں وو ابرو بولتے تھے
فرنگاں ہات میں لے تولتے تھے

(۱۷۳۷ء ، طالب و موہنی ، ۳۵) .

ـــــ کھینچنا محاورہ (قدیم) .
تلوار کھینچنا ، تلوار میان سے نکالنا .

جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر
کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۵۱) .

فِرَنگِسْتان (کس نیز فت ف ، فت ر ، غنہ ، کس گ ، سک س) امذ .
فرنگ ، یورپ کا کوئی ملک ؛ (عموماً) مراد : انگلستان یا فرانس .

جو کہتا ہوں کہ کوئی جام مجھ کو بھی عنایت ہو
تو کہتے ہیں فرنگستان سے مے ہم نے منگائی ہے

(۱۸۶۸ء ، کلیات صفدر ، ۲۲۶) . مغربی دنیا یعنی فرنگستان میں کہیں اس کا پتہ نہ تھا . (۱۹۲۶ء ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۳ : ۱۵۹) .
[فرنگ + ستان ، لاحقۂ ظرفیت] .

فِرَنگِسْتانی (فت نیز کس ف ، فت ر ، غنہ ، کس گ ، سک س) صف .
فرنگستان سے متعلق ، فرنگستان کا . سلطان روم نے فوج کو فرنگستانی قواعد سکھانے کی نہایت سخت ضرورت سمجھی . (۱۸۸۰ء ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۳۲) . اس کا یہ مرقع اور فرنگستانی ملکوں میں بہت مروج اور نہایت مشہور ہے . (۱۹۲۹ء ، تخت طاؤس ، ۹۰) . خدا وہ دن لائے جب وہ فرنگستانی خاتونوں کی طرح ... انگریزی بول سکیں . (۱۹۶۱ء ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۹۳) .
[فرنگستان + ی ، لاحقۂ نسبت] .

فِرَنگَن (فت نیز کس ف ، فت ر ، غنہ ، فت گ) امث .
یورپ کی عورت ، انگریز عورت .

ہے فرنگن کے گورے ہاتھ میں دل
جان کا صاحبو خدا حافظ

(۱۸۳۶ء ، دفتر فصاحت ، ۹۵) . احتیاط و اعتدال کا ہر سگھڑ بی بی کو خیال رہتا ہے چاہے وہ فرنگن ہو یا دیسی یا ہندوستانی . (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۵۷) . کیسی خوش اخلاق فرنگن تھی . (۱۹۸۷ء ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۳۸) . [فرنگی (رک) کی تانیث] .

فِرَنگی (فت نیز کس ف ، فت ر ، غنہ) : (الف) امذ .
یورپ کا باشندہ ، انگریز ، گورے چمڑے والی ایک یورپی قوم .

فرنگیاں کو بھایا فرنگیاں منے
خبر گرم تر ہوی سو زنگیاں منے

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۹۹) .

خبر ہے وہ گروہ زشت ابتر
یہودیاں اور فرنگیاں سے ہیں بدتر

(۱۷۹۱ء ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۸) .

روایت ہے واں اِک فرنگی بھی تھا
ہُوا گوش زد اُس کے یہ ماجرا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۰۵) .

میں نے دکھلایا فرنگی کو ملوکیت کا خواب
میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کا فُسوں

(۱۹۳۸ء ، ارمغانِ حجاز ، ۲۱۳) . وطن پر فرنگیوں نے چڑھائی کر دی ہے . (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۳) . (ب) صف . **یورپ کے ملک سے متعلق ، یورپ کے ملک کا .**

نمایاں پشتِ پا سے نقشِ قالیں
فرنگی آئینے سے باغِ رنگیں

(۱۷۷۳ء ، تصویر جاناں ، ۳۵) . ملزم اکثر فرنگیوں اور فرنگی حکومت کا دشمن سمجھا جاتا ہے . (۱۹۰۸ء ، قید فرنگ ، ۳۸) . (ج) امث . **(فولاد کی بنی ہوئی خاص وضع کی ایک تلوار .** چونکہ پرتگیزوں نے اس لفظ (Espada) کو ایک خاص قسم کی تلوار کے معنی میں رائج کیا تھا اس لئے یہ اور اس کی تقلید میں بنائی جانے والی ہم شکل تلواریں «فرنگی» یا «فرنگی» کے نام سے موسوم کی جانے لگیں . (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۹) . [فرنگ + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــــ بَچّہ (ـــــ فت ب ، شد چ بفت) امذ .
فرنگی کی اولاد .

بہت فرنگی بچوں کی صحبت کا شوق اے حاجیوں ہے ہمکو
حرم کو تم سیدھی راہ جاؤ ہم آ رہیں گے فرنگ ہوکر

(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۸) . [فرنگی + بچہ (رک)] .

ـــــ زاد صف .
فرنگی نسل کا ، فرنگی باشندہ .

تیوری بگڑی میں وہ فرنگی زاد ماہ ہے منزلِ ہوائی میں

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۳۵) . [فرنگی + ف : زاد ، زادن - جننا] .

فِرَنگِیانہ (فت نیز کس ف ، فت ر ، غنہ ، کس گ ، فت ن) صف ؛ م ف .
فرنگیوں کے طرز کا ، فرنگیوں جیسا .

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحرِ فرنگیانہ

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۸۰) . [فرنگی + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز] .

فِرَنْگِیَت (فت نیز کس ف ، فت ر ، غنہ ، کس گ ، فت ی) امذ.
فرنگی پن ، فرنگی خصوصیات. فرنگیت اور ہندویت ، دونوں اسلام سے مغایرت میں یکساں ہیں۔ (١٩٧٣ ، حیاتِ سلیمان ، ٣٣١)۔
[فرنگی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِرْنی (کس ف ، سک ر) امث.
پسے ہوئے چاولوں کی کھیر.

ہوے شالواں شربتی کم کمی
لیاں نرم کھرائی کے فرنی جمی

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٠٠). ہر ایک توڑے میں زیربریاں ، زعفرانی پلاؤ ... بورانی اور فرنی ... اور سب طرح کے کھانے ... چنتے ہیں۔ (١٧٣٦ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ١٧٥). طرح طرح کے کھانے شیرمال ، باقرخانی ... بورانی ، فرنی ... کھاتے ہیں۔ (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١٢٣)۔ پک کر فرنی کی طرح ہو جاتی ہے۔ (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ٧٥)۔ اس کا مینو ... بکرے کے روسٹ کئے ہوئے گوشت ، چاول ، سلاد ، فرنی ، آئس کریم ، فروٹ اور کافی پر مشتمل تھا۔ (١٩٩١ ، جنگ ، کراچی ، ٢٣ / جنوری ، ١٢)۔ [ف]۔

---فالُودَہ ایک بھاؤ نَہِیں ہوتا کہاوت.
نیک اور بد یکساں نہیں ہوتے ، ادنیٰ اور اعلیٰ یکساں نہیں ہوتے (جامع الامثال)۔

---کا خوانْچَہ امذ.
مٹی کا طباق جس میں بہت پتلی کھیر کم مقدار میں پورے طباق کے اندر پھیلی ہوتی ہے (مہذب اللغات)۔

فَرْنیچَر (فت ف ، سک ر ، ی مع ، فت چ) امذ.
لیٹنے بیٹھنے ، چیزیں رکھنے یا سجانے کا گھریلو سامان یا دفاتر کی میز ، کرسیاں ، الماری وغیرہ کا مجموعی نام. فرنیچر کا سجانا بڑا مشکل کام ہے اچھے اچھے چُوک جاتے ہیں۔ (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ١٠٣)۔ اوّل یہ کہ ہر کمرے کا فرنیچر بلحاظ اس کی وسعت کے منتخب کیا جائے۔ (١٩١٦ ، خانہ داری ، ٣ ، ١ : ١٣)۔ ٹوٹا پھوٹا فرنیچر اور موسیقی کا ساز و سامان۔ (١٩٨٨ ، نشیب ، ٥٧)۔ [انگ : Furniture]۔

---سازی امث.
فرنیچر بنانے کا کام. لکھنؤ اور بجنور وغیرہ میں سو ملیں قائم ہیں جہاں سے لکڑی کے تختے فرنیچرسازی سے تیارہوکر نکلتے ہیں۔ (١٩٣٥ ، لکڑی کا باریک کام ، ٨)۔ فرنیچر سازی ، جہازوں کی صنعت ریلوے سلیپر اور تعمیراتی صنعتوں میں لکڑی سب سے زیادہ مطلوب ہوتی ہے۔ (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ١١٢)۔
[فرنیچر + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَرو (فت نیز کس ف ، و مع)۔ (الف) م ف.
زیر ، نچلی طرف.

نہ ہیں شاہاں نہیں تجھ سے عیاذاً باللہ
کیا کیا سر کو گریباں میں لے جاؤں فرو

(١٩١٠ ، حسرات (جعفر علی) ، ک ، ٣٣)۔ (ب) صف. **(مجازاً)**
کم رتبہ ، ادنیٰ ، معمولی ، حقیر.

بحر مراقبہ میں فرو یک دگر گئے
قد اون کے جھک کے پُل بنے اور سر اوتر گئے

(١٨٧٥ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ٣ : ٩٢)۔ کرامول جیسا معمولی و فرو رتبہ شخص عسکر سلطانی پر فتح مند رہا۔ (١٩١٥ ، فلسفۂ اجتماع ، ٢٠٥)۔ [ف]۔

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
عمارت کی تعمیر میں بنائی جانے والی نالی جس کے ذریعہ کنکریٹ وغیرہ نیچے پھینکتے ہیں. کنکریٹ کو بلندی سے یا فرو انداز کے سہارے موقع پر نہ پھینکنا چاہیے۔ (١٩٣٨ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ١٦٣)۔ [فرو + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا]۔

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
چُھپا ہوا ، پوشیدہ.

گر دل تنگ کی جاں فروبستہ کھنچ کے ہو
مابینِ کوہ قاف میانِ شنا گرہ

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٨٣)۔

ہوتے نافہ کی طرح راز دل ہے میرا
دل کے اسرار فروبستہ ہیں چہرے سے عیاں

(١٩٦٥ ، کفِ دریا ، ١٧٩)۔ [فرو + ف : بستہ ، بستن - باندھنا]۔

---تَر (---فت ت) صف.
کمتر ، نسبۃً پست یا حقیر. ادنیٰ جو فروتر کی جگہ مستعمل ہے اس کا ماخذ بھی یہی دنو ہے۔ (١٨٩٣ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ١ : ١٠٣)۔ سیرت کی روایتیں باعتبار پایۂ صحت ، احادیث کی روایتوں سے فروتر ہیں۔ (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٨٠)۔ ان کو کسی انگریزی خواں کی خدمات حاصل کرنا پڑتی ہیں خواہ وہ شخص ان سے علمی مرتبے میں کتنا ہی فروتر ہو۔ (١٩٨٨ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ٢٨)۔ [فرو + ف : تر ، لاحقۂ تفضیل]۔

---تَن (---فت ت) صف.
عاجز ، خاکسار ، متواضع.

ہے فروتن مومناں پر وہ تمام
سخت ہیں وہ کافراں اوپر عدام

(١٧٩٢ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ٩٣)۔ جو کوئی اپنے تئیں اس بچہ کی طرح فروتن کرے وہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا ہے۔ (١٨١٩ ، انجیل مقدس ، ٣٩)۔ جس کا دل فروتن اور متواضع زیادہ ہوتا ہے ، شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ (١٩٢٣ ، تذکرۃ الاولیا ، ٣٢٠)۔ [فرو + تن (رک)]۔

---تَنی (---فت ت) امث.
عاجزی ، تواضع ، انکساری (انانیت کی ضد).

کھینچی ہے دور آپ کو میری فروتنی
افتادہ ہوں یا سایۂ قدکشیدہ ہوں

(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٨٣)۔ ان کے مزاج میں کمال کسر نفس اور فروتنی تھی۔ (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٠١)۔ خدائے تعالیٰ نے

مجھ پر وحی کی ہے کہ تم تواضع اور فروتنی اختیار کرو. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۳ : ۱۰۶). سادگی، انکسار اور فروتنی ان کی خصوصیت تھی. (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، جون، ۳۲). [فروتن + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دَسْت (ـــ فت د، سک س). (الف) صف.

۱. **نیچے والا، نشیب کا، نشیبی.** حکم دیا کہ پایاب مقام کے فرودست و بالا دست پر دو سیروں پر ہاتھی استادہ کئے جائیں تا کہ مخلوق آسانی کے ساتھ دریا عبور کر سکے. (۱۹۳۸، تاریخ فیروز شاہی (فدا علی طالب)، ۸۵). ۲. **کم رتبہ، کم حیثیت، زیردست، تابعدار.**

ہم فرودست فروماندہ ہیں
بخت بھی روٹھ گیا ہے ہم سے

(۱۹۸۴، چاند پر بادل، ۱۲۵). (ب) امذ. **(موسیقی) راگ کی ایک قسم جو کانڑا، گوری، پوربی اور ایک عجمی راگ سے مرتب ہوتا ہے.**

کہیں آڑا چوتالہ اور خمسہ ہو
فرودست دوبحر کو بھی کہو

(۱۸۵۹، حزن اختر، ۱۰۹). خسرو کے ایجاد کردہ بارہ راگوں کے نام ..... منعم، فرودست، ان بارہ راگوں کے علاوہ قول، ترانہ، خیال ... بھی شامل کئے گئے ہیں. (۱۹۸۶، اردو گیت، ۵۰۱). [فرو + دست (رک)].

ـــ کَرْنا ف م؛ محاورہ.

۱. **کم کرنا، دبانا، رفع کرنا، ختم کرنا، دور کرنا.**

آنسو نے گرد کلفت دل کو فرو کیا
دیکھا ہے کس نے خاک کوں بالا نشین آب

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۱۲).

جوشش ہمارے شعلۂ دل کو فرو کرے
یہ آب اس کے تیر کے پیکاں میں نہیں

(۱۸۰۱، دیوان جوشش، ۱۰۹).

فرو غصہ کیا جس نے پچھاڑا دیو کو اس نے
اسے رستم کہیں گے ہم جو ایسا پہلوان ہوگا

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۴۴). گرمی کو فرو کرنے کے لئے ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۷۳). مہاراجہ نے اسے کشمیر کی شورش فرو کرنے کے لئے اپنے آلۂ جبر کے طور پر چن لیا تھا. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۱۱۳). ۲. **جھکانا، نہوڑانا.**

دیکھتے ہی سر فرو کرتے ہیں جانبازانِ عشق
صورتِ محراب ہے قاتل تری شمشیر میں

(۱۸۷۹، سالک (مرزا قربان علی بیگ)، ک، ۲۱).

اس نے شکوے کا جب کیا شکوہ
شرم سے سر فرو کئے ہی بنی

(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۲۲). ۳. **تہ میں اتارنا، نیچے اتارنا، اوپر سے نیچے لے جانا، ڈالنا.**

دستۂ توفیق سے گھونٹ اس کو تو
دیگ میں کر پھر تفکر کے فرو

(۱۷۷۴، رموزالعارفین، ۴۰). نٹ اور شعبدہ باز آسمان تک گیند اچھالتے، تلوار کو پانی کی طرح فرو کرتے، ناک کے راستے چاقو چڑھا لیتے. (۱۹۵۸، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک، ۱۵۶).

ـــ کَش (ـــ فت ک) صف.

ٹھہرنے والا، قیام کرنے والا، مقیم. اوس شہر کے متصل شب باش فروکش ہوا. (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۱۸). سرسید مرحوم آخر بار حیدرآباد تشریف لائے اور بشیر باغ میں سرکار عالی کے مہمان ہو کر فروکش ہوئے. (۱۹۳۵، چند ہم عصر، ۸۹). جو خط آپ نے سنا وہ ... منصف مزاج فاتح کے نام تھا جو سرزمین سندھ میں فروکش تھا. (۱۹۸۴، طوبیٰ، ۷۳). اف : ہونا. [فرو + ف : کش، کشیدن ـ کھینچنا].

ـــ گُزاشْت (ـــ ضم گ، سک ش) امث = فروگذاشت

بھول چوک، سہو، غلطی. اپنے اوڑھنے کی چادر بچھا کر ان کو بٹھایا اور کوئی دقیقہ انعام اور احسان میں فروگزاشت نہ فرمایا. (۱۸۸۷، خیابان آفرینش، ۱۶). فروگزاشت کا علم صاحب خانہ کو اس وقت ہوا جب مہمان رخصت ہو کے باہر نکلا. (۱۹۳۵، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۴۴ : ۹). ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا تو سبق کے دوران ہی میں قدم قدم پر اپنی فروگزاشت کے نتائج سے دوچار ہونا پڑتا ہے. (۱۹۸۷، غزل اور غزل کی تعلیم، ۱۰۳). [فرو + ف : گزاشت، گزاشتن ـ چھوڑنا].

ـــ گُزاشْت کَرْنا ف م.

چھوڑنا، نظرانداز کرنا، غلطی کرنا. غرض مروت اور سلوک میں ایک نکتہ فروگزاشت نہ کیا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۱۰۵). سلطنتِ ایطالیہ نے اس کے استقبال میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا. (۱۹۱۲، شہید مغرب، ۱۰). ہندوستان کے لوگوں کو احساس کمتری میں مبتلا رکھنے کے لیے انگریز تحقیر و تذلیل کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے تھے. (۱۹۸۹، سندھ کا مقدمہ، ۱۵۲).

ـــ گُزاشْت ہونا ف ل.

فروگزاشت کرنا (رک) کا لازم. رؤسا کی خاطرداری میں فروگذاشت نہیں ہوئی مہمانوں نے لارڈ کراس کو اطلاع دی. (۱۹۳۹، ریاض خیرآبادی، نثر ریاض، ۲۰۲). اگر اس میں کوئی فروگذاشت ہو گئی ہے تو اس کی اصلاح ہو جائے. (۱۹۸۶، اردو میں اصول تحقیق، ۱ : ۱۳۲).

ـــ مانْدَگی (ـــ سغ، فت د) امث.

مجبوری، عاجزی، ناچاری، بےچارگی، افلاس، مفلسی، کمزوری، تنگ دستی (فرہنگ آصفیہ؛ نوراللغات). [فرو + ماندہ (بحذفِ ہ) + گی، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مانْدَہ (ـــ سغ، فت د) صف.

عاجز، مجبور، بےچارہ، کمزور، تھکا ہوا (ماخوذ : نوراللغات). [فرو + ف : ماندہ، ماندن ـ رہنا].

---مایگان (---فت ی) صف ، ج.
کمینے ، نالائق لوگ ، کم حیثیت لوگ.

بکار بولیا ان کوں فرومایگاں
نہ چھوڑوں دنیا میں تمارا نشاں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۳۵). فرومایگاں طبیعت پرست معقول دلائل کے سمجھنے سے قاصر ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۹۵). [فرومایہ (رک) کی جمع].

---مایگی (---فت ی) امث.
۱. **مجبوری ، پستی.** جسم و جاں کی اس زبوں حالی اور فرومایگی کا نام تم نے عشق رکھ لیا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۱۹). قصور اردو کے افلاس کا نہیں اہلِ اردو کی فرومایگی کا ہے. (۱۹۵۸ ، تعلیم و تہذیب ، ۹۰). ۲. **کمینہ پن ، اوچھا پن.** دونی اور فرومایگی اور رذیل شہووں کا اختیار کرنا حد سے زیادہ زر کی طمع جس طرح حاصل ہوسکے مکر و فریب سے ہو یا ذلت و بےعزتی سے اسے بڑھانا یا جمع کرنا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۱). کوئی نیک بخت انسان بدبخت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے ایسے افعال سرزد نہیں ہو سکتے جو قابلِ نفرت ہوں اور ان میں فرومایگی پائی جائے. (۱۹۳۱ ، اخلاقِ نقوماجیس (ترجمہ) ، ۳۰). [رک : فرومایہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---مایہ (---فت ی) صف.
کمینہ ، رذیل ، کم ظرف ، اوچھا ، کم حیثیت.

گھوڑا سار آیا او کرنے نبرد
کہیا یوں اسے اے فرومایہ مرد

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷).

کہنے لاگی کہ اب تو اے دایہ
ہو گیا غرق وہ فرومایہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۳). ان ذلیل اور فرومایہ اشخاص کے واقعات جو اپنی حرص و طمع کا انھیں شکار بناتے تھے انھیں بخوبی معلوم تھے. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۸۸). میرا وجود میری اپنی نظر میں بڑا حقیر بےوقار اور فرومایہ محسوس ہونے لگا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۳۳). [ف].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
فرو کرنا (رک) کا لازم. جب فرو ہوا موسیٰ سے غصہ الھائیں تختیاں. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۵۶). ایک میخ لوہے کی ... کوئیں کے بیچ میں بزور دھساتے ہیں کہ وہ دور تک پانی اور مٹی میں فرو ہو جاتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۹). مگر یہ طوفان سال ڈیڑھ سال کے اندر فرو ہوا اور پھر امن و امان قائم ہوا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹). طوفان فرو ہو چکے تھے فضائے بسیط میں ابدی سکوں کے آثار تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰).

فَروٹ (فت ف ، سک ر ، فت و) صف.
سرپٹ ، تیز. مولوی جب جانے بگھی پر سوار ، ہوش کی جوتیاں بغل میں دبا فروٹ بھاگے تو گھر ہی پر آ کر دم لیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۰). ایک بار اسے پوری سزا کاٹ لینے دے پھر فروٹ ہو کر نکلے گا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۶۸). [فروٹ (انگ : Forward کا مؤزد)].

---اُڑانا محاورہ.
گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا (مخزن المحاورات).

فُروٹ (ضم ف ، و مع) امذ.
پھل ، میوہ. فروٹ اور مٹھائی بھی آئندہ کھانے کے ساتھ تم کو بھیجا کروں گا. (۱۹۱۵ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۸۷). کھانا ختم ہو جانے کے بعد میزبان نے آواز لگائی ، فروٹ لاؤ. (۱۹۶۳ ، بزم خوش نفساں ، ۳۲). [انگ : Fruit].

---سالٹ (---سک ل) امذ.
پھلوں سے تیار کیا ہوا نمک ، دواءً مستعمل. میں نے جھٹ فروٹ سالٹ کا نرم سا مسہل لے لیا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۳۳۸). [انگ : Fruit Salt].

---سَلاد (---فت س) امذ.
مختلف قسم کے پھلوں کے قتلوں ، قاشوں کو پتلی بالائی میں ملا کر تیار کی ہوئی ولایتی میٹھی ڈش. سلاد کا بگڑا ہوا روپ "سلات" ہے اور مرکب "فروٹ سلاد". (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۲۳). پھوپھو نے خود فروٹ سلاد بنایا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۸۸). [فروٹ + سلاد (رک)].

فَرّوج (فت ف ، شد ر ، و مع) امذ.
مردانہ کرتا ؛ شلوکا. جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... قبائے فروج جس کا پیچھے سے دامن چاک تھا زیبِ تن مبارک فرمایا ہے. (۱۸۹۷ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۲۱۰). [ع].

فُروج (ضم ف ، و مع) امث ، ج.
عورتوں کی شرم گاہیں ؛ بہت سے شگاف.

بیضہ ، غدوداں ہور پتا
فروج ، ذکر ہور بولداں

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۰۱). [فرج (رک) کی جمع].

فَروخت (فت نیز ضم ف ، و مع ، سک خ) امث.
بیچنے کا عمل ، بیع ، بیچنا. زید نے معاہدہ کیا کہ ... عمرو کے ہاتھ فروخت اور اس کے حوالہ کرے گا. (۱۸۷۳ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۶۱). زیدؔ غلامی کی حالت میں مکے آ کر فروخت ہوئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۵۲). تین سو درہم اس کے دام کم ہیں کیا تم چار سو درہم میں اسے فروخت کرو گے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۰۰). [ف : فروخت ، فروختن = بیچنا سے حاصل مصدر].

فَروختگی (فت نیز ضم ف ، و مع ، سک خ ، ت) امث.
بیع ، فروخت کرنا ، بیچنا. جو شخص مرتکب اوس حرکت یعنی فروختگی کا ہو گا اوس کی سزا واسطے ڈکیتی کے دیجاویگی. (۱۸۶۹ ، عہد نامہ جات ، ۷ : ۲۰۹). ان ہی خیالات کی وجہ سے بیمہ جات کی فروشندگی دوسری اشیا کی فروختگی سے زیادہ مشکل ہے. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۲۲). [فروخت + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فَروختنی (فت نیز ضم ف ، و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
فروخت کے لائق ، فروخت کی جانے والی. درد شکم کوئی فروختنی یا خریدنی شے تو تھی نہیں کہ دم بھر میں بازار سے خرید لی جاتی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۱). سرکار کی خدمت میں جا کر عرض کر دیجئے کہ کلمۂ حق فروختنی نہیں ہوا کرتا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۰۹). [فروخت + ی ، لاحقۂ صفت].

فُرُود (ضم نیز کس ف ، و مع). (الف) م ف.
فرو ، نیچے ، زیر ، تحت ، آگے ، پائیں.

توں بولے گا آئی ز چرخ کبود
بجانے کوں زہرہ فلک تھے فرود

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۳).

بلندی سے اُس نے فرود آن کر
زرہ اور جوشن کیا زیب سر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۱۹۸). ایسے وقت کہ وہ سوار ہوں مگر یہ کہ فرود آتے تھے جب تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنے سے گزرتے تھے بعد ازاں سوار ہوتے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷۳).
(ب) امذ. **رُکنا ، ٹھہراؤ ، قیام.**

تمھارے خدا نے کیا اب وُرود
ہے وادیٔ الیاس جائے فرود

(۱۸۹۱ ، لوحِ محفوظ ، اثر ، ۱۲۱). [ف].

ـــــ آنا محاورہ.
اترنا ، ٹھہرنا ، قیام کرنا.

سرا ایک تھی شہر کے درمیاں
فرود آیا وہاں یہ مسافر جواں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۱).

قریب شامِ حرم جب قریبِ شام آئے
فرود ایک جگہ پر وہ اہلِ شام آئے

(۱۸۵۵ ، ضمیر ، مراثی ، ۱ : ۹۳).

ـــــ گاہ امث.
اُترنے کی جگہ ، جائے قیام ، منزل. ہم اُن کے ہمراہ ہو لئے اور میاں سرور صاحب کی فرود گاہ پر پہنچے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۰). کسی سے کہیے کہ میرا زین اور اسباب اُٹھا کر میرے فرود گاہ پر رکھ دے. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۲ : ۸۶). ترک اور مغول خانہ بدوش ایسیک کول کے ساحل کو موسم سرما کی فرود گاہ (قشلاق) کے طور پر استعمال کرنا پسند کرتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۰۶). [فرود + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. **اُترنا ، قیام کرنا ، ٹھہرنا.**

ہوئے تھے جو استادہ خیمے وہاں
فُرود اُس میں جا کر ہوا وہ جواں

(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۷). ۲. **نزول کرنا ، آنا (کسی نبی کا).** جب عیسیٰ علیہ السلام فرود ہوں گے تو اسی شریعتِ محمدیؐ سے حکم کریں گے. (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۷).

فَرْوَرْدی (فت ف ، سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : فروردین.

تا کہ فروردی ابارو آب ابلول اودئیل
ماہ شمسی ہو مطابق ہر ولایت میں مدام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵). [فروردین (رک) کی تخفیف].

فَرْوَرْدِیں (فت ف ، سک ر ، فت و ، سک ر ، ی مع) امذ.
ایرانی سال کا پہلا مہینہ جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوتا ہے جب آفتاب برجِ حمل میں داخل ہوتا ہے اور اسی مہینے سے بہار کا موسم شروع ہوتا ہے.

ہوئی بُلبل ثنا خوانِ دہانِ تنگ کس گُل کی
کہ فروردیں میں غنچے کا مُنہ اتنا سا نکل آیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۲۳).

سال شمسی ہے نہ فروردیں نہ ہے اُردی بہشت
دن معیّن ہیں نہ فصلیں ہیں نہ ہے کوئی حساب

(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۲).

غسل کریں دودھ سے کھل کھل ہنسیں
قوسِ قزح کاہکشاں فروردیں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۰۳). [ف].

فَرْوَری (فت ف ، سک ر ، فت و) امذ.
عیسوی سال کے دوسرے مہینے کا نام جو جنوری کے بعد اور مارچ سے پہلے آتا ہے جب سنہ ۴ پر تقسیم ہو تو یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے ورنہ ۲۸ دن کا. اوائلِ فروری میں لکھیے ، اس وقت میں آپ کو زیادہ قطعی اطلاع دے سکوں گا. (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۲۳). یہ نام اردو میں آنے کے بعد تھوڑے تبدیل بھی ہو گئے ہیں جیسے فیبروری کی بجائے فروری ، مئے کے بجائے مئی. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵).
[انگ : February].

فُروز (فت نیز ضم ف ، و مج) صف.
افروز کی تخفیف ، مرکبات میں بطور لاحقۂ مستعمل بمعنی : روشن کرنے والا ، آب و تاب یا چمک دمک بڑھانے والا.

مسیح اُس کے خرگہ کا پارہ دوز
تجلی طور اُس کی مشعل فروز

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۹).

کیا دن کو آفتاب نہیں ہے جہاں فروز
یا شب کے وقت نور قمر کی ضیا نہیں

(۱۸۹۶ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۹۳). دل فروز ، عقل فروز. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۳). [ف : فروز ، افروز ، افروختن = روشن کرنا].

فُروزاں (ضم نیز فت ف ، و مج) صف.
روشن ، منور ، چمکتا ہوا ، سوزاں ، چمکدار.

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

حریم مصطفٰی کے بام و در جس سے فروزاں تھے
مرے اجڑے شبستاں میں اُسی مشعل کی ضو لاتا
(۱۹۰۸ ، بہارستان ، ۱۰۸). یقینی اقدامات اٹھانے کی ہمت اور فروزاں کی۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۵۶). [فروز + اں ، لاحقۂ صفت].

--- رکھنا ف م ، محاورہ.
روشن رکھنا ، منوّر رکھنا.
آنکھوں کو شفق آلودۂ خوں ، پلکوں کو گُل افشاں رکھتے ہیں
ہم فکر سحر کی شمعوں سے ، راتوں کو فروزاں رکھتے ہیں
(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۶۳).

فُروزِنْدَہ (ضم نیز فت ف ، و مع ، کسر ز ، سک ن ، فت د) صف.
روشن کرنے والا.

گر ایرج نہیں تو منوچہر ہے
فروزندہ مثلِ مہ و مہر ہے
(۱۸۰۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۸۹).

لکھ سکے جو وصفِ حسن و قامتِ دلدار کو
شمعِ کافوری فروزندہ قلم ہو جائے گا
(۱۸۶۸ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶). [فروز + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

فُروزی (ضم نیز فت ف ، و مع) امث.
روشن کرنا ، چمکانا.

دل ہی جانے ہے جو ہوئے ہے ادا خاص انکی
عالمِ جلوہ فروزی میں سرِ بام کے بیچ
(۱۷۵۹ ، حضرت غلام نقش بند سجاد (صوفیائے بہار اور اُردو ،

محو فلک فروزی تھی انجمن فلک کی
عرشِ بریں سے آئی آواز اِک مَلَک کی
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۹۱). [فروز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فُروزِیدَہ (ضم نیز فت ف ، و مع ، ی مع ، فت د) صف.
روشن ، منور ، تاباں.

دل فروزیدہ شبیہِ غم ہے اگر
روشنی اس میں تری یادوں کی ہے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۰). [فروز ، فروزیدن (بحذف ن) - منور کرنا ، روشن کرنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

فُروس (ضم ف ، و مع) امذ ، ج.
گھوڑے ، اسپاں.

بفرض گر کرۂ خاک کو کہوں دائر
شکستہ اسپ بھی ہوئے پیشتاز فروس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۱). [فرس (رک) کی جمع].

فُروسِیَت (ضم ف ، و مع ، کسر س ، فت ی) امث.
۱. گھوڑے کی سواری یا پہچان کی مہارت ، گھوڑے سے واقفیت.
مضامین فرُوسیہ یہ ہیں ... فن فروسیت ، امراض داخلیہ. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۶۲). فخر و مباہات مجادلہ و مسابقت اور شہ زوری و فروسیت کے اوصافِ جاہلیہ کو فروغ حاصل ہوا. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۴۲). **۲. (کنایۃً) دانائی ، عقل مندی ، حاضر دماغی ، ذکاوت.** ان کی صناعت کو شجاعت اور فروسیت یعنی دانائی کہتے ہیں۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۸۶). [فروس + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فُرُوسِیّہ (ضم ف ، و مع ، کسر س ، شد ی بفت) صف.
گھوڑے سے متعلق ، گھوڑے کا. دوم فروسیہ مشقوں اور روایتی عسکری تربیت کا احیا کیا جائے ، سوم بندوقچیوں کا ایک دستہ تیار کیا جائے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۵). [فروس + یہ ، لاحقۂ نسبت].

فِروش (کسر نیز فت ف ، و مع) صف.
بیچنے والا ، بطور لاحقۂ مرکبات میں مستعمل.

گلشن ہے ، گماں ہے ، گل فروشاں
بلبل ہے خراب ہوں خروشاں
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۷).

اے ناز فروشِ بزمِ امکاں
اے حلقہ بگوشِ حُکمِ یزداں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۲).

تھی مینا یہ اے شراب فروش
ہے کوئی شاہد شباب فروش
(۱۹۳۲ ، رباعی رضوان ، ۱۳۹).

شب فروش چہروں نے غازۂ جنوں پہنا
مصلحت نے ظلمت کو قامتِ قیامت دی
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۹). [ف : فروش ، فروختن - فروخت کرنا ، بیچنا].

--- گاہ امث.
وہ مقام جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو ، خرید و فروخت کی جگہ ، بازار ، مارکیٹ. شانز لیزے میں داخل ہوئے ... لاہور کی مال یاد آئی ... کوئی فروشگاہ دیکھی تو الفلاح یاد آئی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۳). [فروش + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

فُرُوش (ضم ف ، و مع) امذ ، ج.
بچھونے ، بچھانے کی چیزیں ، چٹائیاں ، جاجم یا ایسی چیزیں جو بطور فرش استعمال ہوسکیں (فرش کے ساتھ بطور تابع مستعمل).

بچھانے کوں دیئے لیا بوریا یک
فروش مرقوم سے اکٹا اوتے دیک
(۱۵۶۳ ، رسائل متفرق (جہیز نامہ خاتون جنت ، ۳). ہر قسم کا فرش فروش آرایش کا سامان کاغذ اور پارچہ وی آنا میں تیار ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۸). دالان میں ایک پھٹی ہوئی دری ... کے ٹکڑے چپکے ہوئے ہیں نہ فرش ہے نہ فروش. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، لاہور ، مئی ، ۴۸). [فرش (رک) کی جمع].

فُروشِندگی (فت نیز ضم ف ، و مج ، کس ش ، سک ن ، فت د) امث.
فروخت کرنا ، بیچنا. لوگ فروشندگی کے بارے میں یہ سارے اشتہار تیار کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سیربین ، ۱۰ ، اکتوبر ، ۳۳). فروشندگی اور اشتہارات کے ضمن میں انفرادی اور اجتماعی ذہن پسندیدگی فیشن وغیرہ سے متعلق بھی نفسیاتی اطلاعات فراہم کرتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۴۷). [فروشندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فُروشِندَہ (فت نیز ضم ف ، و مج ، کس ش ، سک ن ، فت د) امذ.
بیچنے والا ، فروخت کرنے والا ، بائع.

مل گیا ویسا ہی ایک ان کو فروشندہ اور
فہم و فراست کا جب بوجھ لیا ان کے طور

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳).

جنس دل لے کے گیا اوس کی گلی میں رنگیں
کوئی جاتا ہے فروشندہ خریدار کے پاس

(۱۸۰۵ ، دیوان رنگین ، ۵۷).

نظر آتا نہیں بکتے ہوئے سودا دل کا
منہ چھپاتے ہو فروشندہ سے گاہک ہو کر

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۵۵). اسکے اور فروشندہ اجناس مذکور کے درمیان کچھ سازش ہو تو کوٹھی قیمت مال کی ذمہ دار ہوگی. (۱۹۰۶ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ۱۸۷۲ ، ۱۵۰). بیمۂ حیات کا فروشندہ اپنی روزی کماتے ہوئے دوسرں کی بھی بہت خدمت انجام دے سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۶۲). [فروش (رک) + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

• • • فُروشی (فت نیز ضم ف ، و مج) امث.
فروخت کرنا ، بیچنا ؛ بطور لاحقۂ مرکبات میں مستعمل. مدح فروشی وہ کرتا ہے اور جب کسی سے ناراض ہو جاتا ہے تو ہجو کرتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۸). محمد حسین لا کخانہ میں جتھی رساں ہے اسکی کوئی دوکان جوتے فروشی کی اجمیر میں نہیں. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۷۱). [فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فُرُوع (ضم ف ، و مع) امث ؛ ج.
۱. **شاخیں ؛ (استعارۃً) ابتدائی امور و مسائل ؛ ذیلی یا تحتی باتیں ؛ شاخیں جو کسی اصل یا جڑ سے نکلیں یا پھوٹیں**.

سیر کر تک جور کے تیشوں کا کام
کچھ نہ چھوڑا کیا فروع و کیا اصول

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۵).

نشو و نما ہے اصل سے غالب فروع کو
خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

(۱۹۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). شاخ کاٹی اور جڑ باقی رکھی فروع سے بحث کی مگر اصل باقی رکھی. (۱۹۰۷ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۰). ۲. **کسی علم یا فن کے کلیات و مسلمات ؛ اصل سے متعلق امور ؛ مبادیات**. شخص عقیل کو فرض ہے کہ تحقیق علمی اور امر حق کے دریافت کرنے کے واسطے ان سب علوم کے اصول اور فروع کو مطالعہ کریں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۲۷). عرب کے بعض مولفوں نے ان انواع اربعہ کی فروع ساتھ مقرر کیں ہیں. (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیۂ شرق کی ابجد ، ۸). اس قصہ کے اصول و فروع دونوں میں صرف قدیم ہندو معاشرت ... کے عناصر کام کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۳۱). ۳. **(اسلامیات) تقسیم میراث میں وہ وارث جن کا حصّہ مقرر ہے، وہ لوگ جن کی کفالت کا فرض عائد ہوتا ہے**. عصبہ چار قسم ہیں ایک فروع یعنی جو لوگ اسکی اولاد میں ہیں. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۲۵). ہیں جو قربانی کہ عوض جنایت کے ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے نہ آپ کھائے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی ماں باپ دادا دادی بیٹا بیٹی اور ان کی اولاد. (۱۹۵۶ ، مولوی محمد عبدالغفار مفتی ، مرج البحرین ، ۶۷). ۴. **(فقہ) ذیلی مسائل جو کسی کلیے سے اخذ کیے جائیں**.

چن چن کے ہر چمن سے مضامین کے پھول لاؤں
گویا ریاض دین کے فروع و اصول لاؤں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۷). ہر شریعت میں تین باتیں ہوتی ہیں اول عقائد ... دوسرے قواعد کلیہ شریعت کہ جن سے جزئیات و فروع مسائل حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، شبیر احمد عثمانی ، ۳۳). ۵. **(علم عروض) ارکان، مزاحف و اوزان. مزاحفہ کو فروع کہتے ہیں** (نوراللغات). [فرع (رک) کی جمع].

فُرُوعات (ضم ف ، و مع) امث.
جزئیات ، شاخیں. اب تم اور کتابوں کے مطالعے سے اس کی فروعات از خود دریافت کر سکتے ہو. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۲۶). ان فروعات پر نظر کرنا یا یہ سوچنا کہ ہم پر فلاں وزیر مہربان ہے اور فلاں نہیں ہے ، بالکل بے سود ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۵). ہم فروع پر توجہ نہیں دیتے ، فروعات میں ضرور الجھتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۳۷). [فروع + ات ، لاحقۂ جمع].

فُرُوعی (ضم ف ، و مع) صف.
ضمنی ، جزوی ، غیراہم ، معمولی. یہ اختلافات فروعی ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۱۶). سب سے بڑھ کر فروعی اختلاف کی وجہ سے اس عام کریم النفسی کو کمزور مت کرو جسکی مذہب نے تعلیم دی ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۲). اس سوال کو فروعی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۸۳). [فروع + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُرُوعیات (ضم ف ، و مع ، کس ع) امث ؛ ج.
جزوی باتیں ، چھوٹے چھوٹے امور. انکے نزدیک فرد سے زیادہ اہم قوم تھی اور اس پر مقدم ملک کی آزادی تھی اس لیے وہ فروعیات سے دلچسپی ہی نہیں رکھتے تھے. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۳۳۶). [فروعی + ات ، لاحقۂ جمع].

فُرُوغ (فت نیز ضم ف ، و مع) امذ.
۱. **زیب و زینت ، چمک ، رونق ، تابناکی**.

دین بارہ جب تی ہیں اس جگ منے
نہ دب گاج تھے سب چھپانے فروغ
(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۶۱).

فروغِ طور سے بڑھ کر فروغ پائے چراغ
جگر کے داغ سے میرے جو لو لگائے چراغ
(۱۸۷۰ء، شرف (آغا حجو)، د، ۱۳۲).

فقط اک گردشِ شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے
(۱۹۳۸ء، ارمغان حجاز، ۲۵۵).

ذرّوں میں فروغِ ماہتابی
راس آ گئی ان کی بے حجابی
(۱۹۸۳ء، حصار انا، ۱۸۶). ۲. **سر بلندی، عروج، ترقی.**

بسکہ جلتے ہیں حسد سے دیکھ کر میرا فروغ
روز اڑایا کرتے ہیں بندوق سے دشمن چراغ
(۱۸۴۶ء، آتش، ک، ۸۸). یہ اردو زبان کے فروغ اور رواج کا زمانہ تھا. (۱۹۳۵ء، چند ہم عصر، ۲۸۶). مستقبل میں اس ادارہ کے فروغ اور بقاء کے لیے اس وقت ایک موثر عمل کی فوری ضرورت ہے. (۱۹۸۶ء، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ، ۷). ۳. **اثر، زیادتی، شدت.**

اک نوبہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے
(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۲۲۶).

وہ میکش ہوں فروغِ مے سے خود گلزار بن جاؤں
ہوائے گل فراقِ ساقیِ نا مہرباں تک ہے
(۱۹۰۸ء، بانگ درا، ۱۰۶). ۴. **ترجیح، سبقت.** نقل کو اصل پر فروغ ہے. (۱۹۳۶ء، مضامین فلک پیما، ۲۸۹). [ف].

---پانا ف ل.
شہرت حاصل کرنا، عزت پانا، نام پانا، سربلندی حاصل کرنا.

توں بول شاہ کوں تا نہ بولے دروغ
نہ پاوے گا توں جھوٹ تھے کچھ فروغ
(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۶۳۰). اگر سامری و جمشید ہوتے تیرے آگے فروغ نہ پاتے. (۱۸۹۶ء، لعل نامہ، ۱ : ۷۶). زبان اپنی ہی داخلی قوت سے فروغ پاتی اور آگے بڑھتی ہے لہذا اردو زبان میں جتنے زیادہ دوسری زبان کے الفاظ داخل ہوتے رہیں گے اتنے ہی اس کی ترقی کے امکانات کم ہوتے چلے جائیں گے. (۱۹۸۹ء، اردو نامہ، لاہور، جون، ۲۳).

---پذیر (---فت ف نیز کس پ، ی مع) صف.
بڑھتا، پھلتا پھولتا، بارونق ہوتا ہوا.

کسو طرح نہیں روغن سے یہ فروغ پذیر
چراغِ عشق میں خوں چاہیے تمنا کا
(۱۸۲۲ء، راسخ عظیم آبادی، ک، ۳۳).

ترے پرتو سے ہوں فروغ پذیر
کوئے و مشکوئے و صحن و منظر و بام
(۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۵۲۸). [فروغ + ف : پذیر، پذیرفتن - قبول کرنا].

---حاصِل کَرنا محاورہ.
کامیابی و کامرانی حاصل کرنا، ترقی اور عروج حاصل کرنا. اہلِ عرب نے دنیا کی اس تجارتی منڈی میں ہر حیثیت سے کم فروغ حاصل کیا تھا. (۱۹۰۷ء، تذکرۃ المصطفےٰ، ۱۱).

---دینا ف م.
چمکانا، ترقی دینا، بڑھانا، رونق بخشنا. اس رنگ کی شاعری کو اپنے استاد سے زیادہ فروغ دیا. (۱۹۳۵ء، چند ہمعصر، ۲). ایسے ادارے قائم ہوئے جنھوں نے اپنے اپنے دائرۂ کار میں تراجم کے کام کو فروغ دیا. (۱۹۸۵ء، ترجمہ : روایت اور فن، ۱۰۶).

---گیر (---ی مع) صف.
روشنی حاصل کرنے والا.

اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار
(۱۹۲۴ء، بانگ درا، ۲۵۱). [فروغ + ف : گیر، گرفتن - پکڑنا، لینا، اخذ کرنا].

---لے جانا محاورہ.
سبقت لے جانا، کسی سے مرتبے میں بڑھ جانا، برتری حاصل کرنا، بازی لے جانا.

مسی والی نے کیا اندھیر تھا لڑنے لگی
یہ بلا ہو کے وہ چٹی لے گئی سوسن فروغ
(۱۸۷۹ء، جان صاحب، د، ۲ : ۲۵۵).

---مِلْنا محاورہ.
ترقی و عروج حاصل کرنا. سنسکرت کی تحریروں سے مزید الفاظ مستعار لینا ... دانائی کی بات نہیں ہے کیونکہ ... مصنوعی الفاظ سے اردو زبان میں وسعت پیدا ہونے کے بجائے بناوٹی پن کو فروغ ملتا ہے. (۱۹۸۹ء، اردو نامہ، لاہور، جون، ۲۳).

---ہونا ف م؛ محاورہ.
رفعت و بلندی ہونا، رونق ہونا، ترقی و عروج حاصل ہونا، سبقت و برتری ہونا. ان کا ایمان انکی نیکیاں انکی وہ چیزیں ہیں جن سے اسلام کو فروغ ہوا. (۱۸۹۷ء، دعوت اسلام (ترجمہ)، ۱۹۰). ان کے اثر اور صحبت سے حیدرآباد میں علمی ذوق کو بہت فروغ ہوا. (۱۹۳۵ء، چند ہم عصر، ۳۹۲).

فُروغانی (ضم نیز فت ف، و مج) صف.
روشن، تابناک، درخشاں، منوّر، نورانی.

جس ہے سینے کے انوار سے فروغانی
ہے فطرتاً متبسم وہ صاحبو متبسم
(۱۹۶۶ء، منحمنا، ۱۳). [فروغ + انی، لاحقۂ صفت].

فَرّوفال (فت ف، شد ر، و مج) امذ.
دبدبہ اور شاہانہ شوکت.

فر و فالِ محمود سے درگزر
خودی کو نگہ رکھ ایازی نہ کر
(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۱۷۳).

اے کہ ترا سنگ در سجدہ گہہ زور و زر
اے کہ فر و فال کا قبلہ ترا نقش پا

(۱۹۷۰ ، برش قلم (محب عارف) ، ۳۰). [ف : فر (رک) + و (حرفِ عطف) + فال (رک)].

فُرُوق (ضم ف ، و مع) امذ.
فرق (رک) کی جمع. ان کی نظر تمام اشیا پر یکساں پڑتی ہے اور اشیا کے باہمی فروق کا ادراک نہیں کر سکتے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۸۸). خیال کے نازک سے نازک فروق اور تخیل کی بلند ترین پرواز کے اظہار کی غیر معمولی قوت اور نرا کتِ احساس حاصل کر لی ہے. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نقاد اردو کی داستان ، ۸). [ع : (ف ر ق)].

فَرُوک (فت ف ، و مع) صف مث.
شوہر سے بغض رکھنے والی عورت ، شوہر سے نفرت کرنے والی عورت.

فزور و عطوف و لکول و ہبول
ضحوک و فروک و بروک و ملول

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۶). [ع : (ف ر ک)].

فِرُوہِشتہ (کس ف ، و مع ، کس ہ ، سک ش ، فت ت) صف.
نیچے لٹکا ہوا ، ڈھیلا ، لٹکا ہوا. اور بہت سبب ضعف باہ کے ہیں ، قسم دوسری کہ بسبب استر خائے آلہ یعنی فروہشتہ ہونے آلہ کے باہ میں ضعف آ جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۶). [فرو (رک) ف : ہشتہ ، ہشتن - چھوڑ دینا ، لٹکانا ، ڈھیل دینا].

فَروہی (فت ف ، و مج) امث.
۱. **دستوری ؛ کمیشن ؛ بٹا ؛ فائدہ ؛ حاصل جو کسی کام سے ہو.** تو پھر یہ دونوں کامل استاد ہیں اور اچھی فروہیاں لائیں گے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنو ، ۶۵). ایسی فروہی رقمیں ہندوستانی شوقین مزاجوں سے معلوم نہیں سال میں کتنی ملتی رہتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۱۰). ۲. **داروغہ کے حقوق ؛ ایک قسم کی تلوار** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

فَرُوہِیدہ (فت ف ، و مج ، ی مع ، فت د) صف.
پھینکا ہوا ؛ مراد : جھولی میں پھینکا ہوا ؛ منتخب ، نفیس ؛ خوش سلیقہ ؛ ایجاد کا مادہ رکھنے والا. فروہیدہ مرد کہ وقت کی ضروری شائستگیوں کو اپنے علم سے عمل میں لاتا ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۱۲). [ف].

فَرّہ (فت ف ، شد ر بفت) امذ.
دبدبہ ، شان و شوکت.

آتا تھا فوج فرّے کے ہمراہ ، یوں نہیں
اعلان ہوتا پہلے سے « پرگہ » یوں نہیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۳۹). [ع : فر کی اردو صورت].

فَرہاد (فت ف ، سک ر) امذ.
فارسی رومان شیریں فرہاد کا ہیرو ، شیریں کا عاشق ، خسرو پرویز کا رقیب جو ایک نہر (جوئے شیر) کھودنے پر مامور کیا گیا تھا. شیریں کی موت کی جھوٹی خبر پا کر تیشے سے سر مار کر مر گیا. ادب میں ، اس کی طرف بطور عاشق جانباز اکثر تلمیح کی جاتی ہے ، کوہ کن.

مجنوں ہی ہور لیلیٰ سکیا فرہاد ہی نازک جھکیا
مجہ سا نہیں جگ میں دکھیا بندے خدا مل کے خدا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

پاسِ ناموسِ محبت تھا کہ فرہاد کے پاس
بے ستوں سامنے سے اپنے اٹھایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲).

جانِ شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
پوچھو فرہاد سے اس تلخیِ حسرت کے مزے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۰).

تیشے میں غیب نہیں ، رکھیے نہ فرہاد کو نام
ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹).

حسن کا گنجِ گرانمایہ تجھے مل جاتا
تو نے فرہاد نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۵۴). فیض کے مسلک میں فرہاد کے دکھ کا مداوا برسر زمین ہی ہوگا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۷۰). [عَلَم].

--- کُش (--- ضم ک) امث.
(**کنایۃً**) **دلالہ ، کٹنی** (دریائے لطافت ، ۱۰۰). [فرہاد + ف : کُش ، کُشتن - مار ڈالنا].

فَرہَنگ (فت ف ، سک ر ، فت ہ ، غنہ) امث.
۱. **لغت ، معنوں کی کتاب ، الفاظ کے معنی بتانے والی کتاب.**

نظم کی لا کھوں لغت ہیں پر نہیں یک حرف مہر
سیر کی بیدار سر تا سر ہیں فرہنگو فلک

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۷).

خدا کے فضل سے شوقِ لغت ہے مہر کو اتنا
دھرے رہتے ہیں پہروں نسخۂ فرہنگ سینے پر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰۳).

نظمِ اکبر سے بلاغت سیکھ لیں اربابِ عشق
اصطلاحاتِ جنوں میں بے بہا فرہنگ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، ک ، ۱ : ۳۰۲). اس کے رموز و کنایہ کے لیے فرہنگ دیکھنے کی ضرورت نہیں ، تاریخ دیکھنے کی ضرورت ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۷۰). ۲. **علم و فراست ، آگہی ، دانائی ، سمجھ بوجھ.**

عقل عاقلاں ہوتا اس تھار فرہنگ ورائے
نہ ہوتا ہے یاں جنگ زور آزمائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۴).

سیامک کا یک پور ہوشنگ تھا
کہ سر تا پا ہوش و فرہنگ تھا

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۱).

جینے کا جگر چاہیے شاہیں کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنیٔ دانش و فرہنگ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۹). ۳. **(بنوٹ) ایک ٹھاٹ (دھج) جس میں سیف باز دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر پیترے سے چونکھی ضربیں لگاتا ہوا چکر کاٹتا ہے.**

فرنگی کے فرہنگ مغلوں کے بیچ
کریں ایک دم میں روہیلوں کو بیچ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۶). [ف].

---نامَہ (---فت م) امذ.
لغت نامہ ، لغت ؛ ایسی کتاب جس میں عقل و دانائی کی باتیں ہوں. یہ تمامی امورات بجز صاف نیتی اور چار پسندیدہ اور عمدہ عادات کے اختیار کرنے اور آٹھ بد خصلتوں کو ترک کرنے سے کہ فرہنگ نامے انکی شرح سے پُر ہیں دستیاب نہیں ہو سکتیں. (۱۹۳۶ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۰). [فرہنگ + نامہ (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.
لغت لکھنا ، لغت کی کتاب مرتب کرنا ، لغت نویسی. فارسی فرہنگ نگاری کی طرح نصابی لٹریچر بھی اردو فارسی کے باہمی تعلقات کا آئینہ دار ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۸۸). [فرہنگ + ف: نگار، نگاشتن ـ نقش کرنا، لکھنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
لغت کی کتاب لکھنے والا ، لغت نگار. زمانۂ آئندہ کے فرہنگ نویسوں کو بڑی مدد ملے گی. (۱۹۲۹ ، مقالات عبدالقادر ، ۹۷). [فرہنگ + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
لغت لکھنے کا کام ، لغت لکھنا ، لغت نگاری. چند ریمارک خود فرہنگ نویسی میں اگر کسی اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں تو اسی قدر کہ زبان فارسی کے غیر معروف لغات کی تحقیق و تشریح میں ... مدد کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۵). [فرہنگ نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرَنْگی (فت ف ، سک ر ، فت ہ ، غنہ) صف.
۱. **فرنگ سے متعلق.** یہ شکل تلواریں فرہنگی یا فرنگی کے نام سے موسوم کی جانے لگیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۹). ۲. **عقل و دانائی سے متعلق ، علم و فن سے متعلق.** ادارۂ دائرۂ معارفِ اسلامیہ پاکستان اور بیرون پاکستان کی ... دانش گہوں اور تنظیماتِ فرہنگی کا مرہونِ منت ہے. (۱۹۶۹ ، تعارف نامہ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۲۸). [فرہنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرِّہی (فت ف ، شد ر بکس) امث.
شان و شوکت ، دبدبہ.

ہے تیری فرّو فرّہی فرِّ فریدوں کا نشاں
نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہو کسر شاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۷). [فرّہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فری (کس ف) صف.
۱. **آزاد ، بے روک ٹوک ، خود مختار.** الیکٹران صرف دو حالتوں میں فری چل سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۹۷). اس میں یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ایک دھات میں ایسے فری (Free) یعنی آزاد الیکٹران ہوتے ہیں جو ایک کامل گیسوں کی مالی کیولوں کی طرح کردار ادا کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرتوں کے عملی اطلاقات ، ۱۹). ۲. **مفت ، بلا قیمت.** دو آدمی گاڑی کرایے پر لیں اور تیسرا آدمی بیٹھ جاوے تو وہ فری ہوتا ہے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۰). یہ مجسمے سب فری بناتا بلکہ ان لوگوں کو کھانا بھی کھلاتا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۳). [انگ : Free].

---اِسْٹائِل (---کس ا ، سک س ، کس ء) امذ.
(کشتی) وہ کُشتی جس پر لگے بندھے داؤ پیچ برتے جاتے ہیں ، آزادانہ کُشتی. خالی معدے کے اندر چوہے فری اسٹائل کشتی کی پریکٹس کر رہے تھے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۹۱). [انگ : Free Style].

---اِسْٹون (---کس ا ، سک س ، و مج) امذ.
ریتیلا پتھر جو آسانی سے کاٹا جا سکے. جب حجرالرمل ایسا ہو کہ اسے ہتھوڑے سے درست کر سکیں تو اسے حجرالمقبہ (فری اسٹون) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۹). [انگ : Free Stone].

---پاس امذ.
ایسا اجازت نامہ یا داخلے کا کارڈ جو بلا قیمت ہو. خان صاحب کے ہاں اکثر سینما کے فری پاس آیا کرتے تھے. (۱۹۶۲ ، کرتیں ، ۷۷). [انگ : Free Pass].

---ٹَریڈ (---کس مج ٹ ، ی مج) امذ.
آزادانہ تجارت، جس پر درآمد روکنے یا ملکی صنعت کو دیگر ممالک کے مقابلے سے محفوظ رکھنے کے لیے محصول نہ لگایا گیا ہو. انگلستان کے سیلۂ فری ٹریڈ نے ہمیں ان چیزوں کا عادی بنایا اور عادت پڑ جانے کے بعد جو وہ ہم سے چھینی گئیں تو ہمیں سخت دشواریوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۳۷). انگلستان کی دستکاری نے زور پکڑ لیا تو آزاد تجارت (فری ٹریڈ) کا وعظ سنایا جانے لگا. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۵۶). [انگ : Free Trade].

---مِیشَن / مَیسَن (---کس م ، فت ش/ی لین ، فت س) امذ.
۱. **ایک خاص عقیدے کے لوگوں کا بین الاقوامی ادارہ ہے ، اس کی بنیاد باہمی اتحاد اور ہمدردی پر رکھی گئی ہے اس کے ارکان انجمن کی تمام کارروائیوں کو راز میں رکھتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگ اس کی سرگرمیوں سے بالکل لاعلم رہتے ہیں ، اس کا صدر دفتر لندن میں اور شاخیں شہر شہر بہت سے ملکوں میں ہیں ، پاکستان میں اسے بند کر دیا گیا ہے کہ اس پر یہود کا غلبہ تھا.** فری میشن تو وہ مذہب ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مذہب ہی نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۵). ان کی کیفیت بالکل فراماسن (فری میسن) والوں سے ملتی ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۱۲۲). ۲. **فری میسن انجمن کا رکن.**

یہ بھی فری مشن ہو گیا ہے کیا کہ لا کھ جتن کیجئے بھید ہی نہیں کھلتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۵). فری مشن کے لیے ترکِ مذہب لازمی شرط نہیں ہے. (۱۹۶۰ ، غالب کون ہے ، ۵۰). [انگ : Free Mason].

فَرْیاد (فت ف ، سک ر) امث.

۱. دہائی دینا ، نالہ و فغان ، آہ و زاری کرنا.

تا ہیں کیتی بندگی تا دھر کیتی یاد
دائم کیتی آگل تیرے سلکون تھے فریاد
(۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۳)).

ہمن سوں یک ہو غم کرتا ہے فریاد
کرو ہم دونو کوں اس غم تھے آزاد
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۷).

نالے پہ نالہ ہے اور فریاد ہے فریاد پر
کوہ غم ٹوٹا ہوا ہے خاطرِ ناشاد پر
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۳).

ڈھونڈھتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کے لیے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لیے
(۱۹۱۳ ، شکریۂ یورپ ، ۱۵). **۲. ظلم و زیادتی کی شکایت.**

ہو فریاد میں کس کنے جا کروں
نہ ہوتا اتھا ہور ہوا کیا کروں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۱).

ہے بسملِ شمشیرِ نگہ ذوق سیں اپنے
دل حشر میں کس منہ ستی فریاد کرے گا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۲). ایک کرہست اسی موضع کا میرے پاس آیا اور فریاد کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۰). بالی نے راگھو کی طرف دیکھا اور فریاد کرنے لگا. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۰۰). **۳. نالش ، دادخواہی ، استغاثہ.** ایس کتے اپی کرے فریاد ، اے دیوے اپی داد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

کوئی الفت میں نہ کرتا داد خواہی کا خیال
یاں زباں کے کاٹنے کا حکم ہے فریاد پر
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۳).

اس پر کسی مظلوم کی جب اٹھتی ہے فریاد
آنیں کے مرے سے دبا دیتے ہیں حکام
(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۱۷). **۴. (تصوف) ذکر جہر** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۹۱). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

ـــــ آنا محاورہ.
شکایت ہونا (نوراللغات).

ـــــ خواہ (ـــــ و معد) امث.
فریادی ، داد خواہ.

ہوئی خلق تجھ تھے ہی فریاد خواہ
ترے ظلم تھے دنیا ہوئی داد خواہ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۲). [فریاد + ف : خواہ ، خواستن - چاہنا].

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف.
فریادی ، فریاد کرنے والا ، نالہ کرنے والا.

دیکھنا اس کا یاں خاموشی فریاد خیز
انتظارِ موت میں گردوں کی جانب بار بار
(۱۹۱۲ ، فردوسِ تخیل ، ۴۰).[فریاد + ف : خیز ، خاستن - اٹھانا].

ـــــ رَس (ـــــ فت ر) صف.
فریاد کو پہنچنے والا ، انصاف کرنے والا ، داد رس.

جتا چھوڑیں تاں واں ایک کش
نہ فریاد خواہ اور نہ فریاد رس
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۸).

ایک ہم نفس اب ہمارا نہیں عالم میں
فریاد رس اب نہیں کوئی اس غم میں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۹).

نہ پہونچا کوئی میرا فریاد رس
تڑپتا رہا دل بہ رنگِ جرس
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۲۰۰).

سر پھوڑیے کہ اپنا گلا کاٹ ڈالیے
فریاد رس نہیں کوئی اپنا کسی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۳). اور میں کہتا ہوں خداوندا ہر وقت میں تو میرا فریاد رس ہو. (۱۹۲۳ ، تذکرۃالاولیاء ، ۶۸۵). اے فریادیوں کے فریاد رس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی لاج رکھنے کے لئے ہماری دعائیں سن لے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۷۸). [فریاد + ف : رس ، رسیدن - پہنچنا].

ـــــ رَسی (ـــــ فت ر) امث.
انصاف ، دادرسی ، فریاد کو پہنچنا. ان کی فریاد رسی کے لیے عدالتیں مقرر تھیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۲). اور اگر یاں کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہو گی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۴۷۵). [فریاد رس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سُننا ف م.
انصاف کرنا ، داد رسی کرنا.

کوئی سنتا نہیں فریاد کسی کی بلبل
کھینے کو جتے ہیں گل گوش بفریاد ہیں سب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

فریاد مری کبھی تو سنتا ہوتا
مجھ پر ترا دل کبھی پسیجا ہوتا
(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۷).

ـــــ کار صف.
فریاد کرتا ہوا ، چیختا چلاتا ، مراد : خوفناک ، بھیانک. ہر زندہ شے ، اس فریاد کار قلمت میں تدارک غذا و گزران زماں کے لیے کبھی شیرانہ جرأت سے کام لیتی تھی. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، سجاد یلدرم ، ۲۶). [فریاد + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ کُناں (ـــــ ضم ک) صف.
نالہ و فریاد کرتا ہوا ، آہ و فغاں کرنے والا.

یوں ہی فریاد کُناں عفو کی طالب رہنا
ہاں جو چھوڑا کبھی امید کا داماں تو نے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۲۲)۔ [فریاد + ف : کناں ، کردن ـ کرنا سے اسمِ حالیہ]۔

ـــــ کو پہنچنا محاورہ۔

مدد کرنا ، دست گیری کرنا ، داد رسی کرنا ، انصاف کرنا ، فریاد سننا۔ میں تیرا کام بخوبی نہ کروں اور فریاد کو نہ پہنچوں تو طلے کے نطفے سے پیدا نہ ہوا ہوں گا۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۴۴)۔ میں چیختا ہی رہا کہ دوڑو دوڑو ، میں لٹا ، گھر مٹا ، مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچا۔ (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۵ : ۱۰)۔

ـــــ کَھِنْا محاورہ۔

دہائی دینا ، شکایت کرنا ، نالہ و فغاں کرنا۔ بادشاہ بھی بھولے ہیں ہر ا کت کو دربار میں فریاد کہنے کی اجازت دیدی ہے۔ (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۳۱)۔

ـــــ لانا محاورہ۔

کسی کے ظلم و ستم کی شکایت کسی کے سامنے کرنا ، فریادی ہونا۔

کسی دیو جن کی ستائی نہ ہو
مرے پاس فریاد لائی نہ ہو

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، امانت ، ۱۳۶)۔ آج اپنا وقر ، عزت ، آبرو سب طاق پر رکھ کر تمہارے پاس فریاد لائے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۱۳)۔

ـــــ لینا محاورہ۔

فریاد سننا ، انصاف کرنا ، دادرسی کرنا ، شکایت کا ازالہ کرنا۔ جب تک چھوٹے تھے مجھ کو ماں سمجھتے تھے اور میں ان کی فریاد لیتی تھی۔ (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۷)۔

فَرْیادی (فت ف ، سک ر) صف۔

فریاد کرنے والا ، داد خواہ ، مستغیث ، مدعی ، دہائی دینے والا۔

چھوڑ دلہن کو اب کہاں جاتا
ساس کس پاس ہوے فریادی

(۱۷۳۰ ، کربل کتھا ، ۱۵۲)۔ احوالِ فریادی اور داد خواہوں کا آپ پوچھے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۷)۔

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا؟
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲)۔ فریادی نے ڈبڈبائی آنکھوں اور گلوگیر لہجے میں کہا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۹)۔ [فریاد + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔

داد خواہ ہونا ، مدعی ہونا ، مستغیث ہونا۔ وہ شخص ... کوتوال کے پاس ... فریادی ہوا۔ (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۷)۔ ترک کا آسرا اب تیرے فضل پر ہے ، طرابلس ، مراکو ، ایران تجھ سے فریادی ہیں۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵)۔

فِریب (کس نیز فت ف ، ی مج) امذ۔

۱. دھوکا ، دغا ، مکر ، حیلہ ، طلسم ، عیاری۔

پہلے اپس دیکھا کر بعد از فریب چھند کئے
مشہور کی چنچل کے موں جھانکتا انچل سوں

(۱۶۹۲ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۷)۔

غافل نہ ہو فریب سے تو شیخ کے کبھو
یکساں ہو گو کہ خاک سے وہ دام کی طرح

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸)۔

تحسین سمجھ اوسے جو یہ تعریض کرے تجھے
انصاف ان فریبوں سے آتش بعید ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۹)۔ اس نے سحر کو معجزہ پر قیاس کیا اور یہ سمجھا کہ دونوں کی بنیاد فریب پر ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۱)۔ وہ ان کے کھوکھلے دعووں کے فریب میں نہیں آئیں گے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۱)۔ **۲. مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل ہو کر للچانے والا کے معنی دیتا ہے۔** دل فریب ، دل فریبی ، ملائک فریب ، نظر فریب ، نظر فریبی ، زاہد فریب وغیرہ۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۵)۔ نظر فریب ، ہوشربا ، خندہ زن وغیرہ لفظوں کے ٹکڑے کر کے اور ان کے معنی سمجھا کر ایسے ہی بہت سے لفظ ، طلبہ کے لفظی ذخیرے میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، تدریس اردو ، ۱۹۴)۔ [ف : فریب ، فریبیدن ، فریفتن ـ فریب دینا ، فریب کھانا]۔

ـــــ آرائی امث۔

دھوکے بازی ، چال فریبی ، حیلہ گری۔

محبت کی فریب آرائیوں کا اب یہ عالم ہے
دلِ نامہرباں بھی مہرباں معلوم ہوتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۵۷)۔ [فریب + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ باز صف۔

دھوکے باز ، دغا دینے والا ، مکار۔ آئندہ کو وہ فریب باز تو آپ کے بہکانے اور دھوکا دینے سے رک جائیں۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۹۷)۔ [فریب + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

ـــــ بازی امث۔

فریب دینا ، مکاری ، دھوکا دہی۔ یعنی ان کی فریب بازی نہ خدائے تعالی کے اوپر چل سکتی ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور نہ مومنین پر۔ (۱۹۳۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۴)۔ [فریب باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ چلْنا محاورہ۔

فریب کارگر ہونا ، مکر کامیاب ہو جانا ، چالبازی کا کامیاب ہو جانا ، دھوکا کارگر ہو جانا۔

خدا کے حکم بن کچھ نا چلے بات
فریباں کیوں چلے میرے ہوتھی بات

(۱۷۰۵ ، درعالس ، ۲۴)۔

چلتا نہیں فریب کسی عذر خواہ کا
دل ہے بغل میں یا کوئی دفتر گناہ کا
(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۹۹).

---خوردگی (---و معد ، سک ر ، فت د) امث.
دھوکا کھانا. ادھر کچھ دنوں سے وہ اپنی ہی فریب خوردگی کے طلسمات سے الجھے ہوئے ہیں. (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۵). [فریب خوردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوردہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
فریب میں آیا ہوا ، دھوکا کھایا ہوا ، گمراہ ، بھٹکا ہوا.
سپاہی شرط ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھ کر
ذرا سا اک دل دیا ہے وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۶).
دماغ میخانہ بےخودی کا ، نگاہ آئینۂ تحیر
عجیب کیفیتیں ہیں وحشت فریب خوردہ ہوں رنگ و بو کا
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۸۸). ان فریب خوردہ ، سادہ لوح اللہ کے بندوں کو صحیح حالات بتانے اور اسلام کے عقائد سے واقف کرانے کی شدید ضرورت ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۱۶). [فریب + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا].

---خیال کسی اضا(---فت خ) امذ.
سوء فکر ، تصور یا گمان کا دھوکا ، غلط فہمی.
اے شمع! انتہائے فریب خیال دیکھ
مسجود ساکنان فلک کا مآل دیکھ!
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۳).
کبھی فریب خیال بن کر ، کبھی کبھی بھول کر شعور جمال بن کر
شکار کی ناتواں نظر کو سمجھا رہا ہے
(۱۹۳۹ ، سراجی ، ک ، ۳۹۷). [فریب + خیال (رک)].

---دہی (--- کس مج د) امث.
فریب دینا ، دغا بازی ، مکر سے کام لینا. جو شخص نمائش و فریب دہی میں خاص ملکہ رکھتا ہے ، اس کے لیے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ وہ جماعت پر کوئی مستقل و دیرپا اثر ڈال سکے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۲۶). ہمارے حکمرانوں کی فریب‌دہی یہ تھی کہ اسے قومی زبان کا نام بھی دیتے تھے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۸۸). [فریب + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
دھوکا دینا ، جھانسا دینا. اس شخص نے تجھ کو بھی فریب دیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۷). یعنی دل سے ایمان نہیں لائے جو حقیقت میں ایمان ہے صرف زبان سے فریب دینے کے لیے اظہار ایمان کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۴).
فریب ہم کو نہ کیا کیا اس آرزو نے دیئے
وہی تھی منزل دل ہم جہاں سے لوٹ آئے
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۵۳).

---زدہ (---فت ز ، د) صف.
دھوکا کھایا ہوا ، فریب خوردہ. نادرہ کو خود اپنی ہی آواز فریب زدہ محسوس ہو رہی تھی. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۵۷). [فریب + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---ساز صف.
دغاباز ، حیلہ گر ، دھوکا دینے والا (نوراللغات). [فریب + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
دھوکا دہی ، چال بازی ، فریب کاری ، مکاری ، دغا بازی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [فریب ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شناس (---فت نیز کس ش) صف.
دھوکے کو پہچاننے والا ، دھوکا نہ کھانے والا. فرض شناس ہونا بڑی خوبی کی بات ہے یہ اور بات ہے کہ ہم فریب شناس زیادہ ہیں اس لیے فرض سے کم اپنی ذات سے زیادہ مطلب رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷). [فریب + ف : شناس ، شناختن - جاننا ، پہچاننا ، شناسائی].

---کار صف.
رک : فریب‌ساز. آپ کے متمدن اور فریب‌کار طبقے کا سب سے بڑا دشمن ہے. (۱۹۴۹ ، اک محشر خیال ، ۴۳). [فریب + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
چال بازی ، دھوکا بازی ، مکاری. مخالفوں نے ... فریب کاری سے سب شرطوں کو قبول کرالیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۷). فریب‌کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۷۰۰).
عاشق کشی و فریب کاری یہ شیوۂ دلبری نہیں ہے
(۱۹۴۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۹۳). [فریب کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا محاورہ.
عیاری کرنا ، چالاکی کرنا ، دھوکا دینا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھانا محاورہ.
دھوکے میں آ جانا ، چال میں پھنسنا.
نہ کہا اس کی باتوں پہ قائم فریب
یہ ہونے کا وعدہ نہیں ٹال ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳).
کھانا نہ فریب نفس امارہ کا
دشمن ہے گھات میں خبردار رہو
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۸۲). برائیاں خوشنما لباس پہن کر ہمارے سامنے محو رقص ہیں اور ہم ان کی چکاچوند سے فریب کھا رہے ہیں. (۱۹۹۰ ، اردونامہ ، لاہور ، اگست ، ۸).

---میں آنا محاورہ.
فریب کھانا ، دھوکا کھانا ، چال میں پھنسنا.

ہستی کے مت فریب میں آ جائیو ، اسد
عالم تمام ، حلقۂ دامِ خیال ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۵). ناواقفوں کا فریب میں آ جانا ممکن ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰).
جو پیرِ مدرسہ کے نہ آئے فریب میں
اس کی طرح نہیں کوئی عصمت مآب اور
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۰).

ـــــ میں لانا محاورہ.
کسی کو مکر و فریب کے جال میں پھانسنا (نوراللغات).

ـــــ نظَر کس اضا(ـــــ فت ن ، ظ) امذ.
کچھ کا کچھ دیکھنا ، آنکھ کا دھوکا ، نگاہ کا دھوکا ؛ مراد : فریب ، دھوکا ، وہم.
فریبِ نظر ہے سکون و ثبات
تڑپتا ہے ہر ذرّۂ کائنات
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۷۱).
ہر نظارہ ہے اک فریبِ نظر
دلِ عشاق تو ، نہ ہو شاداں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۹۳). [فریب + نظر (رک)].

ـــــ نِگاہ کس اضا(ـــــ کس ن) امذ.
رک : فریبِ نظر.
منزل کا اشتیاق ہے ، گم کردہ راہ ہوں
اے شمع! میں اسیرِ فریبِ نگاہ ہوں
(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۳۷). وہ اس کو خواب یا فریبِ نگاہ تصور کرنا چاہتی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۹۰). [فریب + نگاہ (رک)].

ـــــ ہَستی کس اضا(ـــــ فت ہ ، سک س) امذ.
زندگی کا دھوکا ، زندگی کی چال ، زیست کا دھوکا ؛ مراد : موجودات کو حقیقی سمجھنا.
ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی!
ہرچند کہیں کہ ہے ، نہیں ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۸). [فریب + ہستی (رک)].

فَرِیباً (فت ف ، ی مع ، تن ب بفت). (الف) م ف.
فریب سے ، دھوکے سے. جھوٹے باٹ یا پیمانے کو فریباً استعمال کرنا. (۱۸۹۵ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۰۶). (ب) امث. **فریبی ، فریب دینے والی ، دھوکا دینے والی**
اور کبھی ہیں چلتر یہ ترا ہے سارا
کتنی بدذات فریباً ہے تو اے مکارا
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (مہر) ، ۲ : ۵۳۰). [فریب + آ ، لاحقۂ تمیز نیز «فریبی» کا غلط املا].

فَرِیبانَہ (فت ف ، ی مع ، فت ن) م ف.
فریب کارانہ ، مکر آمیز ، مکارانہ ، عیارانہ. استعمال فریبانہ کے لیے جھوٹے باٹ یا پیمانے بنانا یا بیچنا. (۱۸۹۵ ، مجموعۂ ضابطہ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۶۰). بر انتقالِ جائداد غیرمنقولہ ... جو دائنین کے حقوق تلف کرنے یا اوس کے حصول میں تاخیر کرنے کی نیت سے کیا جائے «فریبانہ انتقال» کہلاتا ہے. (۱۹۳۵ ، قانون انتقال جائداد ، ۳۳). [فریب + انہ ، لاحقۂ تمیز].

فَرِیبِنْدَگی (فت ف ، ی مع ، کس ب ، سک ن ، فت د) امث.
دھوکا دہی ، چال بازی ، مکر و فریب.
دکھاتا ہزاراں فریبندگی
او دکھلائے حد کو نہ زیبندگی
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۵). [فریبندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرِیبِنْدَہ (فت ف ، ی مع ، کس ب ، سک ن ، فت د) صف.
دھوکا دینے والا ، دغا باز ، مکّار ، فریب دینے والا.
خط یہ اس کے تو تھی کچھ اور ہی بہار
ہے فریبندہ خال کچھ کا کچھ
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۲۵).
منہ ادھر اور سخن زیرِ لبی غیر کے ساتھ
اس فریبندہ کی ناگفتنی ہے کہانے کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).
دنیا ہے اک نگارِ فریبندہ جلوہ گر
الفت میں اس کی کچھ نہیں جُز کُلفت و ضرر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۸۹).
دل میں موہوم سا اندیشہ تھا بد عہدی کا
پشتِ حوّا کی فریبندہ طلسم آرائی
(۱۹۶۳ ، ورق ناخواندہ ، ۳۳). [فریب + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

فَرِیبی (فت ف ، ی مع) صف.
دھوکا دینے والا ، مکّار ، متفنّی ، چھل دینے والا.
فریبی دونوں سخت بدذات تے
بکس بک کے شاگرد استاد تے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۹). ہمیشہ اپنے وقت کے فرضی و فریبی ہونے کا الزام لگا کر اس کی منسوخی کے دعوے عدالت میں دائر کیے جاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۰). تم میرے سامنے ایسے فریبی انسان کا نام مت لو. (۱۹۲۹ ، جوہر قدامت ، ۱۶۷). [فریب + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرِیبیا (فت ف ، ی مع ، کس ب) صف مذ.
فریبی ، دھوکے باز ، فریب دینے والا. مرید اس بات سے ناواقف ہو تو مرشد کو چاہیے کہ اسے سزا دیں ، اس طرح کہ اس کو جھوٹا و فریبیا مشتہر کریں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۰۶).
جھوڑا پڑھا کے میں بھی ہوں کتنا فریبیا
نام اور کا لکھا جو اسے خط رقم کیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۱). [فریب + یہ / یا ، لاحقۂ نسبت].

فِرِیج (کس مج ف ، ی مج) امذ.
خنک ساز ، سرد خانہ ، ٹھنڈا کرنے والا آلہ ، ریفریجریٹر ، فرج.

جیسے ابھی ابھی فریج میں سے نکالا گیا ہے. (۱۹۷۲ ، کپاس کا پھول ، ۳۱) [انگ : Refrigerattor کا مخفف].

فُرِیجَہ (ضم ف ، ی مع ، فت ج) امذ.
ترکی عورتوں کا برقع ، زنانہ لبادہ ، فُراجہ ، عبا. ترکی مسلمان عورتیں جب باہر جاتی ہیں تو یشماق (برقع) اور فریجہ (عبا) پہنتی ہیں. (۱۹۱۸ ، عفتِ المسلمات ، ۳٦). [ت].

فَرِید (فت ف ، ی مع). (الف) صف.
یکتا ، بے مثل ، اکیلا ، یگانہ ، بے نظیر ، لاثانی.

حق نے خوبی میں تجھ فرید کیا
تیرے ابرو کوں ماہِ عید کیا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۸). علم و فضل خصوصاً طب و حکمت میں یگانۂ وقت و فرید دہر کہنا چاہیے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، سجاد حسین ، ۳).

حبیب لائے خدا وہ بھی دن کہ تجھ سا رند
فرید کر کے علایق سے انفراغ بنے

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۱۱).

ہر شخص ہے دنیا میں وحید و یکتا
ہر فرد فرید و منفرد سر تا پا

(۱۹٦۲ ، لحنِ صریر ، ۱۰۹). (ب) امذ. **بابا فرید شکر گنج کا نام جن کا توشہ ہوتا ہے.**

یک یک کے روز کھاتے ہیں واعظ مرا دماغ
سمجھے ہیں شاید اس کو بھی توشہ فرید کا

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)).

ـــ الدَّہْر (ـــ ضم د ، غم ا ل ، شد د بفت ، سک ہ) صف.
بے مثل زمانہ ، لاثانی وقت ، دنیا میں یگانہ.

جو فصاحت میں وحیدالعصر ہیں
اور بلاغت میں فریدالدہر ہیں

(۱۸٦۰ ، مثنوی نظم الموحد ، ۵۹). سرسیّد احمد خاں جیسے فریدالدہر کے انتقال کے بعد صرف ایک کتاب اردو زبان میں ان کے حالات پر لکھی جائے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۲۲۰). [فرید + رک : ال (۱) + دہر (رک)].

ـــ العَصْر (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ص) صف.
فریدالدہر ، بے مثل زمانہ ، یکتائے روزگار. ممتحن صاحب عالم سہی ، محقق سہی ، فریدالعصر سہی ، وحیدالدہر سہی لیکن مولویت کو طبابت سے کیا مناسبت. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳۸). [فرید + رک : ال (۱) + عصر (رک)].

ـــ بُوٹی (ـــ و مع) امث.
ایک بوٹی جس سے بانی جم جاتا ہے. فساد بلغم و صفرا کو دفع کرتی ہے ، دل کے مرض میں مفید ہے. بابکن یا فرید بوٹی سے رنگتے. (۱۹۰۹ ، اکسیرالاکسیر ، ۱۰). [فرید + بوٹی (رک)].

ـــ دَہْر کس اضا (ـــ فت د ، سک ہ) امذ.
رک : **فریدالدہر.** زبانِ انسانی میں یہ کہنی جاتی ہے اور بجلا رہی ہے ، اے شہباز اوجِ اقبال شیر میدانِ جنگ و جدال یشک تو فرید دہر وحید عصر ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۳۵۳). امام وحید عصر ، فرید دہر عدیم العدیل و فاقدالنظیر ہوئے ہیں. (۱۹۰۵ ، لمعۃالضیا ، ۱۰). [فرید + دہر (رک)].

ـــ عَصْر کس اضا (ـــ فت ع ، سک ص) امذ.
رک : **فریدالعصر.** ریاضی و ہندسہ میں فرید عصر شمار کئے جاتے تھے. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۳۱). [فرید + عصر (رک)].

ـــ شَکَرْ گَنْج (ـــ فت ش ، ک ، سک ر ، فت گ ، غنہ) امذ.
شیخ فریدالدین کا لقب آپ بچوں میں شیرینی تقسیم فرمایا کرتے تھے نیز بعض لوگ یہ آپ کی کرامت بھی بیان کرتے ہیں (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ، نوراللغات). [عَلَم].

ـــ شَکَر گَنج، نَہ رَہے دُکھ ، نَہ رَہے رَنج فقرہ.
ایک دعائیہ فقرہ ، بابا فرید کے فقیروں کی صدا؛ بابا فرید شکر گنج کو یاد کیا جائے تو دکھ اور مصیبت دور ہو (ماخوذ : فیروزاللغات ، علمی اُردو لغت ، جامع الامثال).

ـــ کی گھانْس امث.
رک : **فرید بوٹی.** کسی جگہ کوڑے گھڑوں میں فرید کی گھانس ... ہے. (۱۸٦۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۳).

فَرِیدُوں (فت ف ، ی مع ، و مع) امذ.
ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو دانش مندی میں شہرۂ آفاق تھا اور جس نے ظالم ضحاک کو قتل کر کے ایران میں امن قائم کیا تھا.

فریدوں دیا تخت کوں بھی رواج
کہ خسرو دیا تاجداراں کو تاج

(۱۵٦۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۲). جمشید ، ضحاک ، فریدوں ... وغیرہ ہمیشہ قتال و جدال میں رہے اور اسی میں کھپ گئے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۳٦). سلطان محمد کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ دنیا میں ... فریدوں جیسی حکومت کرے. (۱۹٦۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ٦۵۳). [عَلَم].

ـــ فَر (ـــ فت ف) صف.
فریدوں جیسی شان و شوکت والا. دارا در ، فریدوں فر ، کلیم بیان ، مسیحا دم ... خورشید علم ، صباح کے وقت ، بیٹھے تخت. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۷). [فریدوں + فر (رک)].

فَرِیدی (فت ف ، ی مع) امث.
بابا فرید سے متعلق ، بابا فرید سے منسوب ، ان کے مرید یا پیرو ؛ بابا فرید کی نیاز کا کھانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [فرید + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَرِیس (فت ف ، ی مع) صف.
فراست والا ، صاحب عقل و دانش ، عقل مند. خلیل فدرق فریس و طباع تھا. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۱ : ۲۵۹). وہ سبھدرا کو اس قدر فریس نہیں سمجھتے تھے. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۰).

سمجھتے ہیں خود کو فہیم و فریس
وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ یَخْدَعُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۴۷). [ع].

فَرِیسانَہ (فت ف ، ی مع ، فت ن) م ف.
عقل مندانہ ، دانش مندانہ. دیسی ریاستوں کو ... اُسی سیر چشم اور فریسانہ پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہیے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۲۵۵). [فریس + انہ ، لاحقۂ تمیز].

فَرِیسِنْدَہ (فت ف ، ی مع ، کس س ، سک ن ، فت د) صف.
بھیجنے والا ، مرسل. خط کے بیل بوٹے فریسندہ کے مذاق کا پتا دیتے تھے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۲). ان خطوط کی سب سے کھناؤنی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ عموماً یہ ستائش پر رسالے کے لئے یکساں ہوتی ہے ان خطوط سے فریسندہ دو فائدے حاصل کرتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۴۳). [ف : فریسندہ ـ فرستد ، فرستادن ـ بھیجنا].

فَرِیسی (فت ف ، ی مع) امذ.
قدیم یہودی فرقہ جو رسم پرستی اور ظاہر داری میں مشہور تھا ، حاملان شریعت جو ریاکار اور بے دین تھے ، رسم پرست ، ظاہر دار. حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں یہود کے دو فرقے تھے ... دوسرا فرقہ جو فریسی کہلاتا تھا بدستور اپنے پرانے عقیدے پر قائم تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۸۰). فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو. (۱۹۷۴ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۶۶۴).
[انگ : Pharisee].

فَرِیش (فت ف ، ی مع) صف.
وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے ، صاحب فراش.

کھو کر جوانی تو جو ہوا یار اب فریش
پیری کا اب تو آن پڑا تیرے سر یہ جیش

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۶). ادھر شوہر جو اچھا خاصہ چلتا پھرتا ، صرف دل کمزور تھا وہ فالج سے فریش ہو گیا ، سان ختم ہو گئی. (۱۹۷۱ ، قہیمینہ ، ۱۳۳). [ع].

فَرِیضَہ (فت ف ، ی مع ، فت ض) امذ.
۱. **خدا کا حکم جو بندوں پر فرض کیا گیا ہو.** اپنے مالک کے حضور میں اپنی گردنیں جھکائیں گے اور فریضۂ حج سے فارغ ہوں گے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۲۸). اس امانت کو جلد از جلد قوم اور آنے والی نسلوں کے سپرد کر کے اپنا وہ فریضۂ خداوندی انجام دوں. (۱۹۸۵ ، آتشی چنار (پیش گفتار) ، ب).
۲. **فرض عبادت ؛ مراد : نماز.**

کہ ہو پانچوقتاں فریضہ نماز
اجھو یک تشالی اس فریضہ کوں ساز

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۰۱).

جب فریضے کو ادا کر چکے وہ خوش کردار
کس کے کمروں کو بصد شوق لگائے ہتھیار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۸).

بھوک اور پیاس میں وہ شکر خدا کرتے ہیں
شہ فریضے کو تیمم سے ادا کرتے ہیں

(۱۹۳۱ ، محب (محمد علی خان) ، مراثی ، ۱۳۲). آپ فجر کا فریضہ ادا کر چکے تھے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳).
۳. **وہ امر جس کا بجا لانا ضروری ہو ، ذمہ داری.** معاشرے کا فریضہ اشخاص کی ترقی ہے. (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۲۷۷). رحمتی گھر پہنچتے ہی جھولا میری تحویل میں دے دیتی اور اپنی دونوں لڑکیوں کو میری نگہبانی کا فریضہ سونپ کر پہلے جھاڑو بکڑی اور صفائی میں مصروف ہو جاتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۵). [ف].

فَرِیفْتَگی (فت ف ، ی مج ، سک ف ، فت ت) امث.
فریفتہ ہونے کی حالت ، شیفتگی ، گرویدگی. اول مرتبہ کو صرف علاقہ کہتے ہیں اور اس سے زیادہ کو فریفتگی ، پھر عشق. (۱۸۶۶ ، تہذیب الاخلاق (ترجمہ) ، ۵۰). اسی گروہ کی خواہشیں تھیں ، ان ہی لوگوں کے پیغام تھے ، ان ہی کی بنت تھی اور ان ہی کی فریفتگی و گرویدگی. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۲۲). ان کی یہ فریفتگی اور ذوق نغمہ بھی ان کی تحریروں پر اثر انداز ہوا ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۰۲). [فریفتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فَرِیفْتَہ (فت ف ، ی مج ، سک ف ، فت ت) صف.
عاشق ، دلدادہ ، گرویدہ ، شیدا.

بدلا ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۸). حسن و جمال پر لوگ فریفتہ ہوتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۹۷). زلیخا بہت خوبصورت تھی ، اس نے جو یوسف کا حسن و جمال دیکھا تو ان پر فریفتہ ہو گئی. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۱۵). ان کی امی بھی ان کی بڑی بہن سی لگتی تھیں جو شیری پر سب سے زیادہ فریفتہ ہو رہی تھیں. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۷۶). [ف : فریفتہ ، فریفتن ، عاشق ہونا].

ـــ کَرْنا محاورہ.
دلدادہ بنا لینا ، عاشق بنانا ، لُبھانا ، شیفتہ کرنا. فریفتہ کیا ہے کافروں کو دنیا کی زندگی پر. (۱۹۱۷ ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۵۴).

فَرِیق (فت ف ، ی مع) امذ.
۱. **گروہ ، جماعت ، فرقہ.** ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۳). جو فریق معراج کو خواب بتاتا ہے وہ اس آیت کو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۸۴). شوہروں نے اپنی بیویوں کو اس بنا پر طلاق دی کہ ان کے مائیکے والے ایک یا دوسرے فریق کے ساتھ وابستہ ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۸۵). ۲. **لفٹیننٹ جنرل.**

وہ ترقی پا کر فریق (لیفٹیننٹ جنرل) بنا اور "نشان مجیدی" سے سرفراز ہوا. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۲).
۲. دو مقابلہ کرنے والے شخصوں یا گروہوں میں سے ایک ، مدعی یا مدعا علیہ ، دو مخالف شخصیتوں یا گروہوں میں سے کوئی.

ان کو کہتے ہیں مہاجر اے رفیق
فقر و فاقے میں تھے یکسر وہ فریق

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب (ق) ، باقر آگاہ ، ۳۵). ایسے معاملہ میں ایک فریق کو بالکل بے اختیار کہنا نہایت ناانصافی ہے. (۱۸۹۱ ، سیرۃالنعمان ، ۲۳۸). علامہ نے کہا یہ خود فریق مقدمہ ہیں ، حکم کیونکر ہو سکتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۷۱). [ع : (ف ر ق)].

---اوّل کس صف(---فت ا ، شد و بفت) امذ.
(قانون) وہ شخص یا گروہ جس نے دعویٰ کیا ہو ، مدعی. غرض بادشاہ نے فریق اوّل کی درخواست منظور فرما کر ... حضور میں طلب کیا. (۱۹۰٦ ، مرآت احمدی ، ۲۳). [فریق + اوّل (رک)].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
جماعت سازی ، گروہ بندی. جو لوگ نوجوان احرار ہیں ، اون کی حالت یہ ہے کہ عموماً فریق بندی کرتے رہتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۲۳۸). بعض نے فریق بندی کے ذریعے شہروں کو اپنے قابو میں رکھا ہے. (۱۹۳۵ ، بادشاہ ، ۱۰۷). [فریق + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ثانی کس صف ، امذ.
۱. مقابل گروہ ، دوسرا گروہ. سونجھوں کی مدد سے کیڑے اپنی خوراک تلاش کرتے ہیں ، سونگھتے ہیں ، رستہ ڈھونڈھتے ہیں ، فریق ثانی کا پتہ چلاتے ہیں اور خطرے سے باخبر ہوتے ہیں. (۱۹٦۰ ، حشرات الارض اور وھیل ، ٦). **۲. (قانون) مدعا علیہ ، مستغاث علیہ ، وہ شخص یا گروہ جس پر دعویٰ کیا گیا ہو.** عدالت کو اختیار ہے کہ فریق ثانی کی نالش پر فریق قاصر کو حکم دے کہ .... دست بردار ہو جائے. (۱۸۷۷ ، ایکٹ نمبر ، ۱ : ۱۱). [فریق + ثانی (رک)].

فریقانہ (فت ف ، ی مع ، فت ن) صف ، م ف.
فریق کی طرح ، فرقہ وارانہ ، گروہی. ان سب پر مستزاد یہ کہ اخبار کے چلانے یا قوم کے لیڈر بننے کا یہ ایک آسان نسخہ ہے کہ فریقانہ جذبات کو بر انگیختہ کر دیا جائے. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۷۳). [فریق + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

فریقی (فت ف ، ی مع) صف.
طبقاتی ، گروہی ، جماعتی. اب ذرا محبت کی ان بلند شکلوں پر غور کرو جو خاندانی یا فریقی اور قومی یا ملکی محبت کے پیرایہ میں جلوہ گر ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی) ، مضامین سلیم ، ۲ : ۳۷). [فریق + ی ، لاحقۂ نسبت].

فریقین (فت ف ، ی مع ، ی لین) امذ ، ج.
دو طبقے ، دونوں فریق ، دونوں گروہ. اسسٹنٹ صاحب نے فریقین سے دریافت کر کے بڑی دیر میں ایک یاد داشت مرتب کی. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۸۸). موجودہ حالت میں فریقین کا رائے دینا بالکل ایسا ہے کہ کسی لڑکی سے یہ سوال کیا جائے کہ تم اپنی دادی کی پرنانی کی پھوپھی کی بابت کیا رائے دے سکتی ہو. (۱۹۳٦ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۳۸). حکم ہے کہ گواہی کے لئے دو مرد ، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنایا جائے ، گواہی کے لئے چونکہ عورتوں کا فریقین بیع کے سامنے بے پردہ ہونا لازمی تھا. (۱۹۸٦ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳۸). [فریق + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

فرِیگیٹ چڑیا (فت مج ف ، ی مع ، ی مج ، کس ج ، سک ڑ) امث.
ایک بڑا اور تیز پرواز آبی پرندہ جس کے پنجے جال نما سامنے کی طرف ہوتے ہیں اسی تعلق سے ایک بحری جنگی جہاز کو اس سے منسوب کیا گیا ہے. فریگیٹ چڑیا : یہ ایک سمندری پرندہ ہے اس کی لڑاکا طبیعت کی وجہ سے اسے جنگی جہاز سے منسوب کیا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ٦). [انگ : Frigate + چڑیا (رک)].

فریم (کس غنف ف ، ی مج) امذ.
۱. ڈھانچ ، چوکھٹا ، گھیرا. وہ ٹم ٹم کم تھی ، ٹم ٹم کا فریم زیادہ تھی. (۱۹۵٦ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۰۳). رفتہ رفتہ یہ جنس بھی ختم ہو گئی اور صرف مجموعہ رہ گیا شیشم کی لکڑی کے فریم اور اسپرنگ کا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۱۸).
۲. تصویر کا چوکھٹا.

ترے رخسار تاباں کا کبھی جو عکس پڑتا ہے
فریم آئینے کے بنتے ہیں ہالہ ماہ کامل کا

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۵). قطعات کو یوں ہی بلنلہ کر کے یا شیشہ کے فریم میں بھیجا جائے. (۱۹۰۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۷۰). عبدالکریم کی نگاہیں .... ان فریموں پر پہونچ جاتیں جن میں اللہ اور محمدؐ کے موٹے حروف چمک رہے تھے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۱). **۳. (مجازاً) حدود ، احاطہ ، حصار ، ماحول.** وہ بعض نکات کی اگر خود وضاحت کریں تو اکیسویں صدی کے فریم میں اقبال کو فٹ کرنا مشکل ہو جائے گا. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۵). **۴. (مجازاً) مسلسل فلم کا ایک چوکھٹا ، تصویر.** کیمرے کے ہدف پر بننے والی ایک تصویر (جسے فریم بھی کہتے ہیں) روشن اور تاریک نقطوں کی چھ سو پچاس قطاروں پر مشتمل ہوتی ہے. (۱۹٦۹ ، ٹیلی ویژن کی کہانی ، ۱۳۷). عباس صاحب نے فلم کے ہر فریم کو بڑی (Economy) سے استعمال کیا ہے کوئی کردار بغیر ماحول کے نہ حرکت کرتا نہ گاتا گاتا ہے ہر فریم میں اس کے اردگرد دنیا موجود ہے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۳). **۵. تہہ دار کشتی نما چوکھٹا جس میں چھپائی کے لیے پلیٹ جمائی جاتی ہے.** سب سے پہلے اور ضروری اوزار یہ ہیں ، اسٹیل پینٹ فریم مع چند فالتو سو بلیڈ (Saw Blade). (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۹). پلیٹ کو ایک فریم میں رکھ کر اس پر تھوڑی سی ریت یا پسا ہوا شیشہ ڈال دیا جاتا ہے اور اوپر شیشے کی اتنی گولیاں رکھ دی جاتی ہیں

جو پوری پلیٹ کو ڈھانپ لیں ، مشین چلانے سے فریم آگے پیچھے مسلسل حرکت کرتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۶۶)۔ [انگ : Frame]۔

--- کرْوانا ف م۔
لکڑی وغیرہ کا چوکھٹا لگوانا۔ برطانیہ کے بادشاہ اور ملکہ کی ایک بہت بڑی تصویر آویزاں تھی جو شاید ٹائمز آف انڈیا کے اسپیشل کاروینشن نمبر میں سے نکلوا کر فریم کروائی گئی ہوگی۔ (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۸۳)۔

فرِینک (کسر مع ف ، ی لین ، غنہ) امذ۔
فرانس کا سکہ۔ میں نے دیکھا پانچ سو فرینک انگریزی بیس پونڈ کا نوٹ تھا۔ (۱۹۰۳ ، خونی راز ، ۱۷)۔ [انگ : Franc]۔

فیرِینی (ی مع ، ی مع) امث۔
رک : **فرنی**۔ آپ روزمرہ قورمہ اور پلاؤ اور متنجن بریانی مزعفر فیرینی وغیرہ مرغن سے مرغن کھانے نوش فرماتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۱۱)۔ [فرنی (رک) کا ایک املا]۔

فیز (کسر مع ف) امث۔
ترکی ٹوپی ، فیز۔ ان کا لباس بالکل ہم لوگوں کا سا ہے ، صرف فز ان کا شعار قومی مابہ امتیاز ہے۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰۳)۔ [فیز (رک) کا مخفف]۔

• • • فزا (... کسر ف) صف ، ب افزا۔
مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل بمعنی بڑھانے والا ، زیادہ کرنے والا ، دوچند و دوبالا کرنے والا۔

روشن ہیں سب یہ تعزیہ خانوں کی عزّ و شان
بیشک حسین ہوتے ہیں رونق فزا یہاں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۱۸۳)۔ راحت فزا ، جاں فزا ، جاں فزائی ، عیش فزا۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۵)۔ [ف : فزا ، فزودن ـ بڑھنا ، بڑھانا]۔

فزایِنْدَہ (کسر ف ، کسر مع ی ، سک ن ، فت د) صف۔
بڑھانے والا ، زیادہ کرنے والا۔

جوں گل نہیں ساق جو فزایندۂ رونق
ہے شاخ پر اک کجھ گلزار کی تلوار

(۱۸۴۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۷۷)۔ [ف : فزاینده ، فزودن ـ بڑھنا ، بڑھانا]۔

فَزَع (فت ف ، ز) امث۔
ڈر ، ہراس ، خوف ، دہشت (بالعموم جزع کے ساتھ مستعمل)۔ جزع اور فزع اس چیز پر کہ تدارک جس کا امکان سے باہر ہو ، طریق خردمندی سے دور ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹۲)۔ بڑے بڑے حاذق طبیب موت کے آگے کوئی دم نہیں مار سکا ... بے فائدہ جزع و فزع کر کے اپنا ثواب بھی کیوں کھوؤ۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۶)۔ سب کچھ میسر ہونے کے باوجود جزع و فزع میں ہیں۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۰۸)۔ [ع]۔

--- اَکْبَر کسی صف(--- فت ا ، سک ک ، فت ب) صف۔
مصیبت کا دن ، بڑی سختی کا دن ، قیامت۔ چوتھے فزع اکبر یوم قیامت سے مصئون و مامون ہوتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۷۸)۔ یہ مومنین صالحین کے لئے بشارت ہے کہ نہ انہیں فزع اکبر کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم وہ بے غم جنت میں داخل ہوں گے۔ (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۱۲)۔ [فزع + اکبر (رک)]۔

--- الصِّبْیان (--- شد ع بضم ، غم ا ، ل ، شد ص بکسر ، سک ب) امذ۔
بچوں کی ایک بیماری جو مرگی کی ایک قسم ہے ، چونکہ بچہ اس میں ڈرتا ہے اس لیے اسکو فزع الصبیان کہتے ہیں (مخزن الجواہر ، ۶۳۳)۔ [فزع + رک : ال (۱) + صبیان (رک)]۔

فِزِکْس (کسر ف ، ز ، سک ک) امث۔
طبیعیات۔ تمام بڑے بڑے کالجوں میں فزکس ، کمسٹری ، جیالوجی وغیرہ کی تعلیم لازمی ہے۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۵۱)۔ چوبیس مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن میں ... فزکس ، کیمسٹری ، بایولوجی اور الیکٹریکل انجینئرنگ شامل ہیں۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۰۰)۔ [انگ : Physics]۔

فُزُود (ضم و ، و مع) صف۔
زیادہ ، بڑھا ہوا ، زیادتی ، بیشی۔

رونق افزا کیوں نہ ہو اس چہرے پر آغازِ خط
جتنی ہو تاریک شب ، ہو نور شمع اتنا فزود

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۵)۔

زینب کے دل پہ صدمہ سبھوں سے ہوا فزود
غیرت سے کانپنے لگی وہ خاصۂ ودود

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۲۳)۔ [ف : فزود ، فزودن (افزودن کی تخفیف) ـ بڑھنا ، بڑھانا]۔

فُزُوں (ضم ف ، و مع) صف۔
افزوں ، زیادہ ، بیش ، کثیر۔

ہر دم دل خون گشتہ میں اک جوش فزوں ہے
جو آہ ہے سینے میں وہ فوارۂ خوں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳)۔ لشکر جرار اور فزوں از حد شمار۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳)۔ صوبائی حکومت ان اخراجات کی تفصیل کے ساتھ اضافی فرد حساب یا جیسی کہ صورت ہو فزوں از حد فرد حساب اسمبلی کے سامنے پیش کرنے کی مستوجب ہوگی۔ (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۹۵)۔ [ف]۔

--- تَر (--- فت ت) صف۔
زیادہ ، بڑھا ہوا ، بڑھ کر ، بیش ، سوا۔

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیّل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۸)۔ [فزوں + تر ، لاحقۂ تفضیل]۔

ــــ کار صف.
ترقی دینے والا ، بڑھانے والا . بطور عمل انگیز اور کسی قدر مولبڈنیم (MO) بطور فزوں کار (Promoter) موجود ہوتے ہیں . (۱۹۸۵ء ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۸۰). [فزوں + کار ، لاحقۂ فاعلی].

فُزُونی (ضم ف ، ز ، و مع) امث.
افزونی ، بڑائی ، بہتری ، زیادتی. بارش کی فزونی سے صلح کو تو راجہ نے قبول کر لیا اور یہ عہد ہوا کہ بادشاہی خطبہ و سکّہ جاری ہو. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۶).

سوالی نہیں بلکہ ڈیوڑھی سے دوتی
ہوئی اس خوشی سے خوشی کی فزونی

(۱۹۰۹ء ، مظہرالمعرفت ، ۹۶). [فزوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فِزْیالُجی / فِزْیالوجی (کس ف ، سک ز ، ضم ل / کس ف ، سک ز ، و مج) امث.
علم‌الابدان، علم‌الافعال ، عضویات کا علم. آرگینس آف اس پریشن کی اناٹمی یعنی آلات تنفس کی تشریح اور فزیالجی یعنی علم طبیعت ذی حیات اجسام کا کسی قدر جاننا ضروری ہے . (۱۸۹۱ء ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲). فزیالوجیPhysiology علم اعمال و افعال اعضاء کے لئے مروج ہے . (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳). [انگ : Physiology].

فِزْیالوجِسْٹ (کس ف ، سک ز ، و مج ، کس ج ، سک س) صف.
عضویات داں ، ماہر عضویات ، فزیالوجی کا ماہر . فزیالوجی (Physiology) علم اعمال و افعال اعضاء کے لئے مروج ہے اس کا اسم فاعل فزیالوجسٹ بھی متداول ہے . (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۳). [انگ : Physiologist].

فِزِیشَن (کس ف ، ی مع ، فت ش) صف.
مغربی علوم طب کا ماہر ، حکیم ، طبیب ، معالج ، ڈاکٹر. ڈاکٹر سورلینڈ صاحب جو غالباً لاہور میڈیکل کالج میں پرنسپل ہیں سنا ہے کہ وہ بہت عمدہ فزیشن ہیں . (۱۹۱۱ء ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۶). میرا ایک دوست فزیشن تھا . (۱۹۸۷ء ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۵۸). [انگ : Physician].

فِزیوتھراپی (کس ف ، سک ز ، و مج ، کس تھ) امث.
مالش کے ذریعے علاج ، بغیر دواؤں کے مختلف قسم کی ورزش ، مالش ، غسل اور دھوپ وغیرہ کے ذریعے علاج . ہم ایک اور وارڈ میں گئے اور فزیوتھراپی کا شعبہ بھی دیکھا . (۱۹۸۳ء ، گوریا کہانی ، ۲۳۱). [انگ : Physiotherapy].

فَسّاخ (فت ف ، شد س) صف.
توڑنے والا ، رائے یا ارادہ تبدیل کرنے والا . سب تعریفیں اس کے لئے ہیں جو فساخ عزائم ہے اور کشاف ارادہ ہے . (۱۹۸۳ء ، سہ ماہی دونیم ، ۱۳۹). [ع : (ف س خ)].

فَساد (فت ف) امذ.
۱. **بگاڑ ، خلل ، خرابی ، تباہی**.

کان میں اور ناک میں اور منہ بھر
سخت فساد اس کو ہوا اے پسر

(۱۷۷۱ء ، ہشت بہشت ، ۲ : ۴۳). کوئی بولا زردے میں کچھ برا تھا کوئی کہنے لگا کہ کھیرنی کا فساد تھا . (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۱۰۵).

ایلہ قابل نشتر تھا یہ مانا لیکن
دیکھئے یہ کہ کہیں زخم میں آئے نہ فساد

(۱۹۳۳ء ، حیات شبلی ، ۶۲۸). حکم کا مقصد مخلوق کو شک و شبہ کے فساد سے محفوظ رکھنا ہے . (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۶۰). ۲. **بلوا ، جھگڑا**.

ہوا تھا دست و گریباں میں اوس برس جھگڑا
فساد دیکھیے کیا اگلے سال ہوتا ہے

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۲۸). مذاہب نے غدر ، فساد ، ڈاکہ زنی کو بہت محبوب قرار دیا ہے . (۱۹۱۸ء ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۵).

مقام ان کا اونچا ہے نوع بشر میں
کہ رہتا ہے اکثر فساد ان کے گھر میں

(۱۹۸۷ء ، ضمیریات ، ۱۸). ۳. (طب) **زندہ جسم میں ایسے آثار کا پایا جانا جس سے موت واقع ہونے کا دھوکا ہو جیسے عرف‌عام میں سکتہ کہتے ہیں**. تنزل ، فساد یا انحطاط کے لیے بعض اوقات حیاتیاتی موت زندگی میں موت اور زندہ درگور وغیرہ الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں . (۱۹۶۳ء ، ماہیت‌الامراض ، ۱۰۰). [ع].

ــــ اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
جھگڑا مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، فتنہ کھڑا کرنا ، غدر مچانا. چونکہ وہ کہ طبیعت اس کی فساد اٹھانے پر اور شورش پر ہونے اور امن چین نہ چاہتا ہوئے . (۱۷۳۶ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۹۹).

میرزے ہی جوش طبیعت نے اٹھائے ہیں فساد
خیر سے آپ کی طینت میں تو شر کچھ بھی نہیں

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۳۵). کھاؤ اور پیو خدا کا دیا اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو . (۱۹۲۱ء ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۶).

ــــ اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
ہنگامہ برپا ہونا ، جھگڑا ہونا ، فتنہ کھڑا ہونا ، غدر ہونا.

فتنے فساد اٹھیں گے گھر گھر میں خون ہونگے
گر شہر میں خراساں وہ خانہ جنگ پایا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۵۳۸).

فساد اٹھتا ہے فتنہ آپ کی عقل سے اٹھتا ہے
عدو پہلو میں ہو لیکن تو وہ مشکل سے اٹھتا ہے

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۵).

ــــ بَرپا کَرنا محاورہ.
جھگڑا کرنا ، فساد اُٹھانا ، فتنہ کھڑا کرنا. لشکر کا حال رائے عالی پر بخوبی روشن ہے مقابلہ میں لقا ایسا دشمن ہے عدم موجودگی حضور میں نہیں معلوم کیا فساد برپا کیا ہو گا . (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۵۸). اُس کے خلاف خود مزدوروں

کی طرف سے جو فساد برپا کیے گئے اس کی وجہ سے انہیں شکست کھانی پڑی. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۲۴).

--- پڑنا محاورہ.
خرابی پیدا ہونا ، بگاڑ پیدا ہونا. اگر مینہ اسی طور سے برستا کہ قطرے ٹپکتے زمین کو نقصان پہونچتا اور کھیتی میں فساد پڑتا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲۴).

--- پکنا محاورہ.
خرابی کے اسباب پیدا ہونا ، سازشی کارروائی کا عمل میں آنا. باطنی عقائد کی شرارہ انگیزی سے جو فساد پک رہے تھے ان کا علاج ٹھنڈی تدبیر اور ہلکی تبرید سے نہ ہو سکتا تھا بہت تیز تنقید کی ضرورت تھی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۸۴).

--- پھیلانا محاورہ.
رک : **فساد اٹھانا.** تم میں فساد پھیلانے کی غرض سے تمہارے درمیان (ادھر کے ادھر اور اُدھر کے اِدھر) دوڑے دوڑے پڑے پھرتے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۹۵). خلاصہ یہ ہے کہ منافقین بچند وجوہ فساد پھیلاتے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۴).

--- خُون کس اضا (--- و مع) امذ.
۱. **خون کی خرابی ، خون میں زہر یا سمیت پیدا ہونا.**

> فساد خون سے ہے موتیا بند اس کو گلشن میں
> صبا کر تُو ہوا خواہی ہے درماں گل و شبنم

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۰۲). خون میں زہریلے مواد کی خطرناک حد مقدار کی روانی فساد خون کا موجب ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۹ ، ۱۱). ۲. **(مجازاً) نسلی خرابی ، نسلی برائی.** جو کچھ مغربی معاشرے کے فساد خون کے نتیجہ میں اسلامی اقدار کے خاتمے اور اس کے ساتھ مضحکہ کرنے کی سازش میں پھیلایا جا رہا ہے اس کو یہ دیانت دار خواتین خالص اسلامی قرار دے کر اسلام سے اور اپنی اقدار سے متنفر کرنے کا بڑا سوچا سمجھا ہوا کارنامہ انجام دے رہی ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۰۹). [فساد + خون (رک)].

--- ڈالنا محاورہ.
تفرقہ پیدا کرنا ، نفاق ڈالنا.

> ڈالا تھا آپ تیغ نے ہر جسم میں فساد
> موقوف تھا عناصر اربع کا اتحاد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۴). اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قران مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۴). اگر آپ ہمارے گھر میں فساد ڈالنے کی کوشش کریں گے تو پھر دیکھ لیجیے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۷).

--- زَدَہ (--- فت ز ، فت د) صف.
فساد کا مارا ہوا ، تباہ و برباد. منجھلے بھیا جب سرکار میاں کے ساتھ فساد زدہ گاؤں سے جا کر واپس آئے تھے تو کچھ دن کو بہت دھیمے اور نرم پڑ گئے تھے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹۰). [فساد + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

--- فی الْاَرْض (--- غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امذ.
دنیا میں خرابیاں ، بدامنی ، بے دینی پھیلانا ، فتنہ و فساد پھیلانا. شاہ حقانی صاحب ہیں کہ کسی طرح نہیں مانتے اور انگریزوں سے لڑنے کو غدر فساد فی الارض کہے چلے جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۰). آدمیوں میں کشمکش کا ہونا ایک ضروری بات ہے جس کا نتیجہ ہے فساد فی الارض اور یہ خدا کو منظور نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲). [فساد + فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

--- کَرْنا ف م.
شورش برپا کرنا ، بدعہدی کرنا ، بغاوت کرنا ، فتنہ اٹھانا. بسر قتلو کے ساتھ ایک گروہ افغانوں کا بنگالہ میں فساد کر رہا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۱). قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کو اللہ نے فرمایا ملانے کو اور فساد کرتے ہیں ملک میں. (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ محمود الحسن ، ۸).

--- کی جڑ امث.
فساد کا سبب ، جھگڑے کی بنیاد ، بہت فسادی.

> بنیا کے غیر کو قائم نہ کر فساد کی جڑ
> نکال اس کو کہ ہے یہ بشر فساد کی جڑ

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۱). میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ تاک ہی فساد کی جڑ ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۵۴).

--- کَھڑا کَرْنا محاورہ.
جھگڑا قائم کرنا (نور اللغات).

--- کَھڑا ہونا محاورہ.
فتنہ برپا ہونا ، شورش اٹھنا ، جھگڑا ہونا ، ہنگامہ برپا ہونا. بیٹھے بٹھائے ایک فساد کھڑا ہو جائے گا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰۷). ظالمین و مفسدین امم پر اس قدر لعنت و ملامت اور سبّ و شتم علی الاعلان ہوا کہ ہم ڈرے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی فساد اٹھ کھڑا ہو. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۳). اپنے بابا کیا بولیں ہر ایک بات ہی پر فساد کھڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۶۴).

--- لانا محاورہ.
تباہی و بربادی کا سبب بننا ، فتنے کا محرک بننا ، فتنہ و فساد برپا کرنا. وہ اپنے شہر کے لوگوں پر مصیبت اور فساد لایا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۸).

--- مِٹنا ف ل.
جھگڑا ختم ہونا ، فتنہ و فساد بند ہونا. ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ فساد مٹے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵۰).

--- مَچانا محاورہ.
شورش ، گڑبڑ ، بدامنی ، شرانگیزی ، افراتفری. دفعۃً ایک شعلہ

کمرے میں آیا بڑا فساد مچایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۵۷) انہوں نے جنسِ ایمان کو فساد مچا کر مہنگا کر دیا ہے ایمان ہی ہاتھ نہ آیا تو ملک کی ترقی کس کام آئے گی. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۵). یعنی یہ لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۱۳).

ـــ مچنا محاورہ.

تباہی و بربادی ہونا ، ہنگامہ ہونا ، لڑائی جھگڑا ہونا. ایسا نہ کرو گے تو ملک میں شورش پھیل جائے گی اور بڑا فساد مچے گا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵۰). (مومنو) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۱۸۵).

ـــ مول لینا محاورہ.

اپنے سر جھگڑا لینا ، بلاوجہ مصیبت میں پھنسنا ، جھگڑا کھڑا کرنا. مفت میں بیٹھے بیٹھے خواجہ نے فساد مول لیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۹ : ۱۷۷).

ـــ ہَضْم کس ا (ـــ فت ہ ، سک ض) امذ.

(طب) قوتِ ہاضمہ کا خراب ہو جانا ، ہضم میں فتور آ جانا ، کھانا اچھی طرح ہضم نہ ہونا ، بدہضمی. فسادِ ہضم کے باعث اخلاطِ صالحہ کی بدن میں کمی ہو جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، رسالہ نبض ، ۸۹). [فساد + ہضم (رک)].

ـــ ہونا ف م.

جھگڑا ہونا ، لڑائی ہونا ، شورش ہونا.

دیکھو فساد ہو گا بڑھو گے اگر ادھر
شیروں کا یاں عمل ہے تمھیں کیا نہیں خبر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶). وہاں بڑے بڑے دریاؤں کی دھاروں کے مقامات بدلنے کے سبب سے کچھار و جوز زمینوں میں دنگہ و فساد ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۸۲).

فَسّاد (فت ف ، شد س) امذ.

فصد کھولنے والا ، جراح ، چیرا دینے والا.

نشترِ مژگاں کے پیچھے چاہیے زخمِ نگہ
بعد خوں ریزی کے مرہم لطف ہے فساد کا

(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۹).

جوشِ وحشت سے ہے پھر حال ابتر
کہدو فساد سے لائے نشتر

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۰). [فصاد (رک) کا بگاڑ].

فَسادات (فت ف) امذ ؛ ج.

جھگڑے ، فتنے ، خرابیاں. یہ جتنے فسادات دنیا میں دیکھتے ہو انسان کی اپنی کمزوری اور ناعاقبت اندیشی سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۹۴ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۲). [فساد (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

فَسادِن (فت ف ، کسر نیز فت) صف مث.

فساد کرنے والی ، فتنہ اٹھانے والی. سگریٹ نوش بی بی کے سامنے وہ فسادن ہوتی ہے جو نامحرموں کے ساتھ بیٹھ کر بغیر قلم دیکھتی ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۹). [فسادی (رک) کی تانیث].

فَسادی (فت ف) صف.

جھگڑا کرنے والا ، فساد کرنے والا ، فتنہ انگیز. فسادی آدمی کی بھول ماننی پر اعتقاد مت کر کہ اس میں دغا ہے. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۷۳).

مقصد نہ کہوں عاشقِ جانباز کو صاحب
ہاں حسن مگر آپ کا بانکل ہے فسادی

(۱۸۶۵ ، کلیات ضامن ، ۱۲۳). اگر تو اپنا نائب انسان کو بنانا چاہتا ہے تو وہ فسادی ہے جو لڑائیاں پھیلائے گا. (۱۹۳۸ ، قرآنی قصے ، ۵). کوئل بولی ، موا دنیا بھر کا فسادی جنم جنم کا دوغلا ہم میں آکے بیٹھتا ہے تو بیر پھیلاتا ہے ، پرندہ بن جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۳). [فساد + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَسّادی (فت ف ، شد س) امث.

فصد کھولنے کا کام ، جراحی.

خونِ مردم یہ کیا نشترِ مژگاں سادی
چشمِ خونیں نے تیری سیکھ لیا فسادی

(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۷). [فصادی (رک) کا بگاڑ].

فِسافِس (کسر ف ، ف) امذ.

کھٹمل ، فسافس ، شیخ رئیس کا قول ہے کہ یہ حیوان لکڑی میں ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۸). [ف].

فُسّاق (ضم ف ، شد س) صف ؛ ج.

بدکار مرد ، گناہ گار ، فسق و فجور کے عادی لوگ.

فساق کا بھلا ہے نہ سونا نہ جاگنا
بیداری و شراب ہے افیوں و بھنگ و خواب

(۱۷۹۸ ، بیان (احسن اللہ) ، د ، ۱۱).

سفینہ نوح کا اللہ نے تجکو بنایا ہے
تو ہی بیڑا کرے گا پار سب فساق سجّد کا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲). بدنظری یا عشق فساق کا کمان جائز نہیں ہو سکتا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۱۳۰). اقبال کی شخصیتوں کا دائرہ بہت وسیع ہے ان میں ... خدا شناس بھی ہیں اور طاغوت پرست بھی ، صلحا بھی ہیں اور فساق بھی. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۱۷). [فاسق (رک) کی جمع].

فَسان (فت ف) امث.

دھار تیز کرنے کا پتھر ، آسیانہ.

خونیں دلوں کے قتل کوں سیدھی نگہ بس
اس تیغ کوں فسانِ تغافل سیں کیا غرض

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۱).

آ کے دل پر جب کبھی کرنے لگے تیغِ نگاہ
چشم کی گردش سے وہ کارِ فسان لینے لگے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

خودی کا سِرِّ نہاں لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷). [ف].

ـــ ساز صف.
سان رکھنے والا ، دھار رکھنے والا ، دھار تیز کرنے والا. فسان ساز کی باڑھ کا عجب گھاٹ ہے کہ مانند دریا کے باڑھ میں کاٹ ہے. (۱۸۳۵ ، بالی گلاب ، ۹۷). [فسان + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

فَسانَہ (فت ف ، ن) امذ.
کہانی ، قصّہ ، داستان ، سرگزشت ، حال ، روداد نیز رک : افسانہ.

ترے طولِ امل وقت پیری
ہوئی صبح فسانہ مختصر کر
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۹).

فسانوں سے اس کے لیالب ہے دہر
جلاتے ہیں اس کُند آتش نے شہر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۲۳).

ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا
(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۶).

حدیثِ عمرِ جاوداں لکھ رہا ہوں
خوشی کے فسانے وہ مُجھ کو سنائیں
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲۳). [افسانہ (رک) کی تخفیف].

ـــ بَنْدھنا محاورہ.
حکایات و روایات کا موضوع بننا ، افسانہ بننا ، چرچا ہونا.

ہوئی گھر میں شادی تمھاری تو ایسی
کہ جس کے جہاں میں فسانے بندھے ہیں
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۶۵).

ـــ خوان (ـــ و معد) صف.
کہانی یا داستان سنانے والا ، قصّہ گو.

تُو غزل سرا نہ فسانہ خواں ، ترا ذکر کون کرے یہاں!!
مرا بس چلے تو ورق ورق ترا نام اے مری جاں لکھوں
(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۳۰). [فسانہ + ف : خواں ، خواندن ـ پڑھنا].

ـــ ساز صف.
افسانہ طراز ، افسانہ بنانے والا ، کہانی گھڑنے والا.

نیچی نیچی آنکھوں میں اک غم فسانہ ساز
بہکی بہکی نظروں میں ایک حسرتِ غمّاز
(۱۹۷۹ ، تیشۂ دوراں ، ۶۲). [فسانہ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا ، وجود میں لانا].

ـــ سُنانا ف م.
سرگزشت بیان کرنا ، ماجرا کہنا.

کبھی تو بھولے سے فارغ میرے قریب بھی آ
کہ تیرا اپنا فسانہ ہی میں سناؤں تجھے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۳۷).

ـــ گو (ـــ و مع) صف.
داستان گو ، قصّہ سنانے والا ، جھوٹے قصّے گھڑنے والا ، افترا پرداز.

گزشتگاں کا بیاں کر کے میں روانہ ہوا
فسانہ گو تھا جو کل آج خود فسانہ ہوا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۰). اس کی رائیں اسلام کے متعلق ایک فسانہ گو کی رائیں ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۹). [فسانہ + ف : گو ، گفتن ـ کہنا].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
قصہ ، کہانی یا داستان لکھنے والا. سب سے پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ فسانہ نگاروں کی نگرانی کے لیے ایک محکمۂ نظارت قائم کیا جائے. (۱۹۳۲ ، ریاست ، ۱۱۱). [فسانہ + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

فُسْتُق (ضم ف ، سک س ، ضم نیز فت ت) امذ.
پستہ (کلیدِ عطاری ، ۹۷). [ع].

فُسْتُقی (ضم ف ، سک س ، ضم نیز فت ت) امث.
پستئی رنگ. اس قسم میں عُمدہ اشہب ہوتا ہے جس کو سپند کہتے ہیں اور دیگر کبود رنگ جس کو فستقی ... کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۲). [فستق + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَسْٹ (فت ف ، سک س) صف.
فرسٹ ، اوّل ، پہلا.

فسٹ نمبر ہے مرا اور کبھی ہے سیکنڈ
یار ہے انگلش و اردو میں برابر میں ہوں
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۵۱). فرسٹ (First) اردو میں پہلے یا اوّل کے لئے رائج ہے اس کے بعض مرکبات بھی ہماری زبان میں رائج ہیں جیسے فرسٹ کلاس ، فرسٹ ایڈ ، فرسٹ گریڈ وغیرہ اردو میں یہ فسٹ ملفوظ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۸). [انگ : First].

ـــ ایڈ (ـــ ی مج) امث.
ابتدائی طبی امداد. میں نے میٹرک کے بعد فسٹ ایڈ سیکھی تھی اور انھوں نے مجھے ڈاکٹر کہنا شروع کر دیا. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۳۲۷). [انگ : First Aid].

ـــ کلاس (ـــ کس ک) صف.
اوّل درجے کا ، اعلیٰ ، برتر. قیام کرو تو فسٹ کلاس ہوٹل میں ، سفر کرو تو فسٹ کلاس ڈبے میں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۸). [انگ : First Class].

فَسْخ (فت ف ، سک س) امذ.
بھیڑ ، جس کی قربانی عیدِ فسخ یعنی ایسٹر (Easter) کی تقریب میں کی جاتی. عیدِ فطیر کے پہلے دن جب وے فسخ کی قربانی کرتے تھے ... فسخ کی کہانی کی تیاری کریں. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۰۹). [ع].

فُسْحَت (ضم ف ، سک س ، فت ح) امث.
وسعت ، کشادگی ، فراخی ، پھیلاؤ. خوبی آب و ہوا اور فسحت و فضا کے سوا زرخیزی اور آبادی بے پایاں ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). یہ شہر فسحت و وسعت میں بہت بڑا ہے. (۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷). [ع].

فَسْخ (فت ف ، سک س) امذ.
۱. **التوا ، ترک ، ارادے یا رائے کا بدل دینا ، منسوخ کرنا.** ارادہ وہاں جانے کا فسخ کر دیا گیا تھا مگر آج مصمم ارادہ ہو گیا ہے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۸). ماہِ صیام کے قریب آ جانے سے کلکتہ کا عزمِ سفر فسخ کر دینا پڑا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض خیر آبادی ، ۴۴). خدا ہی جانتا ہے کہ ۳۱ اکتوبر سے لے کر ۸ نومبر تک کتنی بار «ہمدرد» کے نکالنے کا ارادہ کیا اور پھر فسخ کر دیا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۰۴). ۲. **کالعدم قرار دینا ، توڑنا ، ختم کرنا ، منسوخ کرنا (نکاح ، بیعت یا معاہدے کا).** دونوں صورتوں میں مشتری کو اختیار ہے فسخِ بیع کا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵). ایک صورت یہ تھی کہ کمپنی سے جو عہدنامہ ہوا ہے وہ فسخ کر دیا جائے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۵۱). پچیس سالہ نکاح‌نامہ فسخ کروانے کے لیے عدالتی چارہ جوئیاں شروع ہو گئیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۱۹). [ع].

ـــِ عَزِیمَت کس صف (ـــِ فت ع ، ی مع ، فت م) امذ.
ارادہ پلٹنا ، ارادہ توڑنا ، نیت توڑنا. پھر دولت سرا کو مراجعت کی آگے جانے کی فسخِ عزیمت کی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سخن ، ۹). [فسخ + عزیمت (رک)].

فَصْد (فت ف ، سک س) امث.
رگوں سے خون نکالنا ، رگ میں نشتر لگانا ، فصد کھولنا. یہ بیماری خون کے فساد سے ہوتی ہے اور بچارے مریض کے فصد لی جاتی تھی اور جلاب دلے جاتے تھے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۹). [فصد (رک) کا بگاڑ].

فُسُرْدَگی (ضم ف ، س ، سک ر ، فت د) امث.
افسردگی ، اضمحلال ، پژمردگی.

وہی بے کسی و فسردگی وہی تیرگی و فتادگی
یہ مرا وجود ہے یا عدم یہ میں گھر میں ہوں کہ مزار میں
(۱۹۳۱ ، انوار ، ۴۴).

مری فسردگی کی خبر تک نہیں انہیں
یارب یہ کیسی آگ ہے جس میں دھواں نہیں
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷۰). [فسردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

فُسُرْدَہ (ضم ف ، س ، سک ر ، فت د) صف.
افسردہ ، مضمحل ، پژمردہ ، ٹھٹھرا ہوا ، بجھا ہوا. اس غم سے دل و جگر فسردہ ہے آہ. (۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۱).

وہ خوشی نہیں ہے وہ دل نہیں مگر اُن کا سایہ ہے ہمنشیں
فقط ایک غم زدہ یاد ہے ، فقط اک فسردہ خیال ہے
(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۱۵۵).

یہ کیا بہار کا جوبن یہ کیا نشاط کا رنگ
فسردہ میکدے والے ، اداس میخانے
(۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۱۹). [افسردہ (رک) کی تخفیف].

فَسْطائی (فت ف ، سک س) (الف) صف.
فسطائیت (رک) سے منسوب ، فسطائیت سے متعلق. کانگریس فسطائی نوعیت کی واحد جماعت بنانے کی کوشش کرے گی. (۱۹۳۸ ، خطبات قائداعظم ، ۱۶۷). بنگالہ کے یہاں یہ قوت پرستی بڑھتے بڑھتے ایک نوع کے فسطائی مزاج میں ڈھل گئی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۲۰۶). (ب) امذ. **فسطائیت کا حامی یا پیرو.**

چلتا نہیں انگریزوں پہ فسطائیوں کا بس
ایک ایک کفن چور کے سر کوب ہیں دس دس
(۱۹۴۰ ، چمنستان ، ۲۷۶). [انگ : Facist کا معرب].

فَسْطائِیَت (فت ف ، سک س ، کس ء ، فت ی) امث.
(سیاسیات) اطالیہ (اٹلی) کی ایک سیاسی تحریک جس کا آغاز مسولینی کے زیر قیادت ۱۹۱۹ء میں ہوا ، یہ تحریک نسلی برتری ، آمریت ، شدید قوم پرستی اور حصول مقاصد کے لیے جبر و تشدد کے استعمال سے عبارت سمجھی جاتی اور اشتراکیت اور جمہوریت کی ضد قرار دی جاتی تھی. ہندو فسطائیت کے اٹھتے ہوئے سیلاب کے سامنے ایک دفاعی خط کھینچنا چاہتے تھے. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۲۱۵). جرمن ، اطالوی اور جاپانی محور کی فسطائیت کے خلاف ابلاغ کی جنگ میں روسی جُبّۂ امتیاز کی جگہ وردی کو لیتا تھی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۲۰). [فسطائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فِسْق (کس ف ، سک س) امذ.
(خدا کی) نافرمانی ، حکم عدولی ، گمراہی ، بدکاری ، بد اعمالی.

نہ وہ سنگ وو عورت اپنی شرم چھوڑ
پڑی فسق کے کام میں گھر کوں چھوڑ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷).

کار بد میں سبھی ہیں آلودہ
فسق میٹھا ہے جیسا فالودہ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۷). نہ عابد کی نجات عبادت پر ہے نہ فاسق کی درکات اس کے فسق پر. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۶). اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جانے کو فسق کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۰۲). [ع].

ـــ پَذِیر (ـــ کس نیز فت پ ، ی مع) صف.
بدی میں مبتلا حق و صلاح کے راستے سے ہٹا ہوا گناہوں اور بداعمالیوں میں گھرا ہوا ، گمراہ. ایک فاسد فسق پذیر معاشرے میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کا انسان پر سے اعتبار مکمل طور پر اٹھ جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، اُردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۶۴۴). [فسق + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

ـــ و فُجُور (ـــ و مع ، ضم ف ، و مع) امذ.
بدکاری ، گمراہی ، بد چلنی.

کہ یہ تو دیوانہ ہے یافروز
نہیں کام اس کو بھی فسق و فجور

(۱۷۵۹، قصۂ فغفور چین ، ۲)، فسق و فجور میں مشغول ہوا بادشاہ کو تاب اس کے دیکھنے کی نہ رہی. (۱۸۲۱ ، چار گلشن ، ۷۵).

اب ہیں گناہِ عشق میں خود وہ بھی مبتلا
مجھ پر گمان جو کرتے تھے فسق و فجور کا

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۹۸). منجملہ اور باتوں کے اس بات پر بھی زور دیتے تھے کہ فسق و فجور کا خاتمہ ضرور کیا جائے لیکن طوائفوں کا طبقہ باقی رہنے دیا جائے کیونکہ اگر طوائفیں نہ ہوں گی تو بہت سے بدبخت شہوت سے مغلوب ہو کر محارم میں کود پڑیں گے۔ (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۶۸)۔ [فسق + و (حرف عطف) + فجور (رک)].

فُسُوس (ضم ف ، و مع) امذ.
رک : افسوس.

اچانے تر نکاں کوں او بے فسوس
گگن ہو رہیا گرد سوں آبنوس

(۱۶۷۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰م).

میں دیکھ دیکھ اوسے اس قدر ہوا حیراں
کہ مارے حیف کے دستِ فسوس مل نہ سکا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۵۳).

ضرب کر ہیں جملہ اعداد رؤس
اصل مخرج میں بلا رنج و فسوس

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۱۵۹).

نہ زینہار کر اس سے
فسوس و زرق و مکاری

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز ، ۲۰۱). [افسوس (رک) کا مخفف].

فُسُوق (ضم ف ، و مع) امذ.
فسق میں مبتلا ہونا ، گناہ کرنا ، حکم عدولی کرنا ، خُدا کا حکم نہ ماننا. فسوق سے معاصی و سیّات اور جدال سے جھگڑا مراد ہے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدّین مرادآبادی ، ۴۳). فسوق کے لفظی معنی خروج کے ہیں اصطلاح قرآن میں عدول حکمی اور نافرمانی کو فسوق کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۲۸)۔ [ع]۔

فُسُوں (ضم ف ، و مع) امذ.
افسوں ، جادو ، سحر.

طرزِ نگہ کا پڑھ فسوں یک پل میں دل مجھ سیں لیا
چشمِ صنم کے دور میں اب ختم ہے جادوگری

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۰۳).

کسی نے یہ فسوں کیا پڑھ کے اوس کافر پہ مارا ہے
کہ ان روزوں وہ پانی بھی مرے گھر کا نہیں پیتا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۷).

ان کے الطاف کا اتنا ہی فسوں کافی ہے
کم ہے پہلے سے بہت دردِ جگر آج کی رات

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۹۳). جب ماضی کی عظیم روایات کو صرف افسانہ و فسوں بنا دیا جائے تو مقبرے اور مجاور ہی باقی رہ جاتے ہیں ، علامہ اقبال نے اجتہاد کی آواز بلند کی لیکن فتوائے کفر کا انعام ملا ، شاہ ولی اللہ کے شہر سے یہاں آن بسنے والوں کی ایک خاصی تعداد موجود ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۲). [افسوں (رک) کا مخفف].

ــــ پُھونْکْنا محاورہ.
افسوں پھونکنا ، جادو کرنا.

الغرض وہ حیلہ پردازِ فسوں
پھونکتی ہر لحظہ یک تازہ فسوں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۲).

جس کسی پر تُو نے پُھونکا کچھ فُسوں
اک نہ اِک دِن اُس کو اُبھرے کا جُنوں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۹).

ــــ تاثِیر (ـــ ی مع) صف.
جادو کا اثر رکھنے والا.

یہ مایوسیِ دل و جاں نالۂ شب گیر تو کھینچو
کھنچے گا اُس کا دل آو فسوں تاثیر تو کھینچو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۵). [فسوں + تاثیر (رک)].

ــــ چَلْنا محاورہ.
جادو کا کارگر ہونا ، سحر کا اثر کرنا.

کوئی فسوں نہ چلا آیا اس کے دام میں میں
پری کی طرح سے شیشے میں آپ بند ہوا

(۱۸۳۹ ، دفتر فصاحت ، ۳۴).

جس کا فسوں نہ جانے کس کس پہ چل چکا ہے
غش کھا چکے ہیں موسیٰ اور طور جل چکا ہے

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۸۳).

ــــ خوان (ـــ و معد) صف.
جادو یا منتر پڑھنے والا ، جادوگر.

ہے فسوں ساز پری کا سایہ
کیا کرے چارہ فسوں خواں میرا

(۱۸۹۱ ، دیوان ناظم ، ۱۹). [فسوں + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا ، مطالعہ کرنا].

ــــ خوانی (ـــ و معد) امث.
جادو پڑھنا.

آہوں نے اپنی بوالہوسوں کو رُلا دیا
ہیں اشکِ چشمِ یار فسوں خوانیوں میں ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۱). [فسوں خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ ساز صف.
افسوں ساز ، جادو کرنے والا.

فسوں ساز ہے یہ ہر اک ڈھنگ میں
یہ ہے شعبدہ باز ہر رنگ میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۷۳). تاجر کو غصہ آیا ، توتے پر بہت

جھلایا کہا تو دغاباز فسوں ساز ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷)۔ [فسوں + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا]۔

ـــ سازی امث۔
فسوں سازی ، جادوگری ، سحر کاری۔

کہ یہ تھیں مرے سات سب بازیاں
فریب و دغا کی فسوں سازیاں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۹۱)۔

تم درانْدازیوں کو کیا جانو
تم فسوں سازیوں کو کیا جانو
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۱۷)۔ لیکن اسے یہ بھی گمان ہے کہ زندگی ایک تصور کی فسوں سازی ہے۔ (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ۲۲)۔ [فسوں ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کار صف۔
فسوں کار ، جادو کرنے والا ، جادوگر۔

ایک غمزہ تری چشمِ فسوں کار کا کافر
سو چشمِ پری کو سبق آموزِ فسوں ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳)۔

اس چشمِ فسوں کار کی دزدیدہ نگاہی
ہے مایۂ صد نازشِ پنہانِ تمنا
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۲)۔

چل مرے ساتھ مری بزمِ فسوں کار میں چل
جشنِ چشم و لب و عارض و رخسار میں چل
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۰)۔ [فسوں + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ کاری امث۔
جادو کا کام ؛ مراد : پُرتاثیری۔

ہیں طلسماتِ محبت کے مناظر جتنے
فتنہ انگیز نگاہوں کی فسوں کاری ہے
(۱۹۳۰ ، احسن الکلام ، ۱۵۳)۔ اس آہنگ کو پُر انبساط اور کیف آور بنانے کے لئے احساس، خیال اور تجربہ کی فسوں کاری مفقود ہے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۰۳)۔ [فسوں کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ گر (ـــ فت گ) صف۔
فسوں گر ، جادوگر ، ساحر۔

تری چشمِ فسوں گر نے کہاں سیکھا تھا یہ جادو
کیا ہے اک نگہ میں لے پری تسخیر دل میرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۳)۔

دنیا میں محاسب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سلطانی
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۸۲)۔

خوش چشم ، خوبصورت ، خوش وضع ، ماہ پیکر
نازک بدن ، شکر لب ، شیریں ادا ، فسوں گر
(۱۹۸۲ ، جوش ، جدید شاعری ، ۲۰۶)۔ [فسوں + گر ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ گری (ـــ فت گ) امث۔
فسوں گری (رک) کا مخفف ، جادوگری ، جادوگر کا کام یا پیشہ۔

جبروتیوں نے دیں کا ڈنکا بجا دیا
طاغوتیوں کی اب نہ چلے کی فسوں گری
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۹۹)۔ [فسوں گر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ نگاہی (ـــ کس ن) امث۔
جادو بھری نظر ، جادو بھری نظر رکھنا۔

کیا تھا جس کی فسوں نگاہی نے اس طرح بےحجاب تم کو
قسم اسی شوقِ مضطرب کی کہ اب پشیماں بھی وہی ہے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۹۱)۔ [فسوں + نگہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فُسُونی (ضم ف ، و مع) صف۔
جادو زدہ ، جس پر جادو کا اثر ہو گیا ہو۔

ہوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نمناک
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۰۳)۔ [فُسوں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَسیح (فت ف ، ی مع) صف۔
کشادہ ، فراخ ، وسیع۔ بام فلک احتشام پر بیش بہا شال کا بلند و وسیع و فراخ و فسیح خیمہ نصب ہوا اور خسرو ذی شان ... متمکن ہوئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۹)۔ [ع]۔

فُسَیفَساء (ضم ف ، ی لین ، فت ف) امذ۔
رنگ برنگ کے چھوٹے چھوٹے پتھروں کے ٹکڑے جن کو جوڑ کر مختلف شکلیں اور قسم قسم کی صورتیں بنا لیتے ہیں ، پچی کاری۔ ۳۵۴ھ میں مسجد جامع میں فسیفساء اتارنے کی ابتداء کی گئی فسیفساء شاہ روم نے خلیفۃ الحکم کو بھیجا تھا۔ (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۷۶)۔ [ع]۔

فِسِّیق (کس ف ، شد س ، ی مع) صف۔
بہت گناہ کرنے والا ، بہت بدکار۔

خوشی ان کی ہے عارضی ، رنج کیا
جو فسیق و فاسق ہیں ہم سافلوں
(۱۹۷۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۸)۔ [ع : (ف س ق)]۔

فَش (فت ف) امذ۔
عمامہ کا شملہ ، طرۂ دستار (ترکیب میں لفظ "ریش" کے ساتھ مستعمل)۔

یہ کہہ کے آپ ہی بولا بآب ریش و فش
آتا ہے جو کہ اپنے تئیں سو ہے پیش کش
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲)۔ [ف]۔

فِش (کس ف) فجائیہ۔
ہیچ پوچ اور فضول کی جگہ بولتے ہیں کسی ہارے ہوئے پر بطور طنز بولتے ہیں۔ تیر نشانے تک نہ پہنچا ، لوگوں نے کہا آغا صاحب فش۔ (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۱۲۶)۔ [ف]۔

فَشاڈ (فت ف) امذ.
(معماری) گلی ، کوچے یا کسی کھلی ہوئی جگہ یا میدان کی طرف کسی عمارت کا حصہ ، عمارت کا رخ ، عمارت کا سامنے کا حصہ ، عمارت کا پیش ، جَھجَّا. فشاڈ (Facade) تعمیرات کی اصطلاح میں کسی عمارت کا وہ حصہ ہے جو کسی گلی ، کوچے میدان یا کسی منظر کی طرف کھلا ہوا ہو لیکن یہ لفظ صرف بات چیت میں کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۷). [فرنچ Facade کا بگاڑ].

فِشار (کسر ف) امذ.
۱. **نچوڑنا.**

کی اک مژہ نچوڑنے طوفاں نوح آیا
فکرِ فشار میں ہوں میر آج ہر پلک کے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰).

مٹ مٹ کے بھی رنگینیاں جاتی نہیں ان کی
کیا دستِ خزاں سے ہو فشارِ گلِ لبو

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۹۹).

مری جرعہ نوشی شوق ہے ترے لعلِ لب کے فشار سے
ترا حُسن بادۂ ناب ہے جو کھنچا ہے رنگ بہار سے

(۱۹۶۹ ، لہو پکارتا ہے ، ۳۸). ۲. **دَباؤ ، بوجھ ڈالنا؛ (استعارۃً) ذہنی یا مالی الجھن.** تھوڑے فشار میں ... چلہ کمان کا کٹ گیا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۱۱). ہوا میں فشار ہوتا ہے اور اس کی آواز سنائی دیتی ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۱۸۳). دنیا اقتصادی فشار سے دبی جا رہی ہے. (۱۹۸۶ ، نیم رُخ ، ۲۳). ۳. **قبر کی تنگی ، قبر میں دیا جانے والا عذابِ الٰہی.** پریوں کی ہم آغوشی کے عوض قبر کا فشار ہو. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۶). کسی کو جیتے جی عذاب فشار کا مزہ چکھنا پڑا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۵۰۶).

غم فراق سے ہیں چُور چُور ، ہم اے قبر
ہمارا جسم نہیں ہے فشار کے قابل

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۷۰). [ف].

---الدَّم (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امذ.
خون کا دباؤ. شرائین کے اندر موجود مقدار خون کی مناسبت سے ان کی دیواروں پر پڑھنے والے دباؤ کو فشارالدم کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۳۳). [فشار + رک : ال (۱) + دم (رک)].

---بِگَڑ جانا محاورہ.
حالت خراب ہو جانا. سراج الٰہی اٹھ کھڑے ہوئے کہا بھائی جان یہاں فشار بگڑا جاتا ہے ، مجھے الجھن ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۹۳).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
(آبپاشی) داب ، روک ، وہ مضبوط پٹ جو دریا کے بند کے دروں میں حسب ضرورت پانی کے بہاؤ کے روکنے کے لیے بنائے جاتے ہیں. ہر ایک پھاٹک ایک ایک فشار بند سے سیدھا کھڑا کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۶۶۶). [فشار + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(تعمیرات) چھت کو سہارا دینے کے لیے ترچھی لکڑی لگانا ، آڑی بلی کھڑی کرنا. چھت یا کمان کے زیریں حصے کی خوب فشار بندی کی جائے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۱). [فشاربند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیما (---ی لین) امذ.
(طبیعیات) کسی چیز کا دباؤ معلوم کرنے کا آلہ. فشار پیما کے ذریعے اس کا دباؤ معلوم کر لیا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۵۶). [فشار + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

---خُون کس اضا(---و مع) امذ.
خون کا دباؤ ، بلڈ پریشر. جس سے فشار خون کا سقوط پیدا ہو کر بجائے خود خطرناک علامات پیدا ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۲). کتاب عمل ختم ہو جانے کے بعد آغا صاحب بے سہارا ہو گئے تھے فشار خون کے مریض بھی تھے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). [فشار + خون (رک)].

---دینا ف م.
۱. **نچوڑنا.**

دیا فشار مرے دل کو عشق نے ایسا
کہ اس میں خون تو کیا رنگ آرزو نہ رہا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۱).

تلوار کو لچکاؤں تو مرہم ٹپکے
مرمر کو فشار دوں تو زمزم ٹپکے

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۱۰۲). ۲. **دبانا ، بھینچنا.** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی اور ناموس الٰہی نے آپ کو آغوش میں لے کر فشار دیا تو مقتضائے بشریت سے آپ کو خوف پیدا ہوا. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۸۰).

---قَبْر کس اضا(---فت ق ، سک ب) امذ.
تنگی قبر ، قبر کا مُردے کو بھینچنا یا دبانا.

سن مجھ سے فشارِ قبر کا تو احوال
غمگین ترے دل سے کم ہوتا خوف و ملال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۱). مُردے کو خوابیدہ تشبیہ دینا زبان زد خاص و عام بھی ہے اور اس سے فشارِ قبر وغیرہ ساری باتیں قریب الفہم ہو جاتی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۷۷). [فشار + قبر (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
برا بھلا کہنا ، گالیاں دے کر گھیرا دینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---گور کس اضا(---و مج) امذ.
رک : فشار قبر.

جو عاقل ہے خدا سے دُر حیات پنج روزہ میں
فشار گور گرز آتشیں و قہر یزداں ہے
(۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۶۶)۔ [فشار + گور (رک)]۔

ـــ ہونا عاورہ۔
حالت بگڑ جانا ، حالت خراب ہونا۔ تم تو موقع اور وقت کی منتظر ہو اور یہاں میرا فشار ہوا جاتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۸۲)۔ فتح پور سے لگا قلعہ تک صفا چٹ میدان ہے ، گرمی میں یہاں سے وہاں جاؤ تو فشار ہو جائے (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵۳)۔

فُشار (ضم نیز فت ف) امذ۔
بیہودہ بات ، بکواس ، گالی (نوراللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

فِشارَہ (کس ف ، فت ر) امذ۔
کسی چیز کو دبانے کا آلہ۔ مرتبان کا پیندا ، جس میں ایک حرکت کرنے والا فشارہ لگا ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۲۹)۔ [فشار + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

فِشاری (کس ف) صف۔
(تعمیرات) **روک، دباؤ سے متعلق ، دباؤ کا۔** عمادی زور اپنی سمت کی وجہ سے تنشی یا فشاری ہوں گے اور مماسی اجزا جزی زور ہوں گے۔ (۱۹۳۷ ، مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۷)۔ [فشار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فُشاغ (ضم ف ، شد ش نیز بلا شد) امث۔
قاشرا کی قسم کی ایک رونیدگی جس کی شاخیں پتلی اور قاشرا کی بہ نسبت کانٹے کم ہوتے ہیں پتے کھدرے ہوتے ہیں اور پھل گچھوں میں آتے ہیں جو پک کر سرخ پڑ جاتے ہیں طبی فوائد میں پھل اور پتے مفرح اور مقوی ہیں زہریلی دواؤں کا ضرر دور کرتے ہیں، لاط : (Smilan Bonamox)۔ فشاغ ... ایک رونیدگی ہے قاشرا کی قسم سے پاس پڑوس کے پیڑوں پر چڑھ جاتی ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۷)۔ [ع]۔

فَشافَش (فت ف) امث۔
لڑائی میں تیروں کے چلنے یا چھڑیوں وغیرہ کے مارنے کی پے در پے آواز ، تیروں کی بارش کا شور۔ صدائے فشافش ہر تیران و چقاچاق شمشیران بلند ہوئی۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۸۱)۔ [حکایت الصوت]۔

فَشافَش (فت ف ، ف) امث۔
رک : **فشافش جو درست ہے ، تیروں کی بوچھاڑ۔** القصہ دونوں لشکروں میں لڑائی شروع ہوئی تلواروں کی غپاغپ اور تیروں کی فشافش کی دھوم تھی۔ (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۳۳۲)۔ [فشافش (رک) کا مخفف]۔

فِشان (کس ف) صف۔
جھاڑتا ہوا ، جھاڑنے والا ، چھڑکنے والا ، برسنے والا ، مرکبات میں بطور لاحقۂ فاعلی مستعمل ہو کر چھڑکنے والا کے معنی دیتا ہے۔

اور جو مجھ سا تھا کوئی جاں فشاں
در پہ ترے جی سے گزر کر گیا
(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۷۷)۔
بخت ایسے ہیں جو ڈھونڈوں سایۂ ابر کرم
صاعقہ ہو یک بیک آتش فشاں بالائے سر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۷)۔
حال سوزِ غم دل لاؤں اگر تابزباں
ہو شرر بیز نفس موج ہوا شعلہ فشاں
(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۲۵)۔
ہر موجِ صبا ہے کیف فشاں
سرمستِ مئے نغمہ ہے جہاں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۹)۔ گلستان در گلستان ، گل چکاں گوہر فشاں ، رقصاں۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۰)۔ [ف : فشان ، فشاندن ـ جھاڑنا ، چھڑکنا]۔

فِشانی (کس ف) صف۔
مرکبات میں بطور لاحقۂ مستعمل ہو کر چھڑکنا کے معنی دیتا ہے۔
قاصد یہ مقتضا نہیں غیرت کا خط لیے
مشتاق ہر فشانی رنگ پریدہ ہوں
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (میر عبدالرسول نثار) ، ۱۳۶)۔
مشغول نوحہ ہر ملک و جن و حور ہے
شیعو تمہیں بھی اشک فشانی ضرور ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۱۵)۔ رباب کا زمزمہ ... جس سے اس کی سسرتیں اور جاں فشانیاں جھلکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۹۷)۔ [فشان + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِشُرْدَگی (کس ف ، ضم ش ، سک ر ، فت د) امث۔
جھریاں پڑنے یا ٹھٹھرنے کی کیفیت ، ٹھٹھرا پن ، کمزوری ، افسردہ کی تخفیف۔ بدن کی جھری اور اعضا کی فشردگی وغیرہ بہت سی کھلی علامتیں بڑھاپے کی ... ہیں۔ (۱۸۶۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۱)۔ [فشردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِشُرْدَہ (کس ف ، ضم ش ، سک ر ، فت د) (الف) صف۔
نچوڑا ہوا ، عرق نکلا ہوا۔
واں لبِ لعل تیرے خنداں تھے
یاں فشردہ جگر بہ دنداں تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱)۔ (ب) امذ۔ **عرق ، رس ، نچوڑ۔**
لذت بغیر جان دہی مردگاں محال
آبِ بقا فشردۂ داماں تر نہ ہو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۹)۔
مجھے تو راس نہ آیا فشردۂ عنبی
نہ سوز روح ہوا کم نہ دل کی آگ دبی
(۱۹۳۵ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۱۳۵)۔ [افشردہ (رک) کی تخفیف]۔

ـــ کرنا ف م۔
دبانا ، مروڑنا۔ بند دست کو اس کے پکڑ کر ذرا جو فشردہ کیا تو

تیغہ اس نے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۸۸۰)۔ اس کے ہاتھ کو دست چپ سے فشردہ کیا۔ (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۲۳۵)۔

فُش سَلائی (ضم ف ، سک ش ، فت س) امث۔
(پٹوا گری) ریشم کے پھوسڑے صاف کرنے کی آہنی سلائی جس پر ریشم کے تار کو لپیٹ کر گھسا دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۶۹ء)۔ [مقامی]۔

فَشَل (فت ف ، ش) صف۔
بدم ، سست ، کمزور. اگر دوران خون کا یکایک فشل ہو جائے تو اس سے غشیان واقع ہوتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، طب قانونی ، ۵۱)۔ [ع]۔

فِشَن (کس ف ، فت ش) امذ۔
رک : فیشن۔

سیلا ہے یہ اک نئے فشن کا
چمن میں کہ ساماں ہے سب چمن کا

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۶)۔ اودھ کا عام فشن تھا کہ ایک مخصوص موسم میں لوگ تہہ خانوں میں بسر کرتے تھے۔ (۱۹۰۲ ، شباب لکھنو ، ۷۸)۔ [فیشن (رک) کا مخفف]۔

فُص (ضم ف) امذ۔
۱. آگے کو نکلا ہوا گوشہ ، کنارہ. طول جتنا کم ہو تراش میں اتنے ہی زیادہ فص پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۱ ، مضبوطی اشیاء (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹۸)۔ ۲. (نباتیات) زردان کا وہ حصہ یا وہ گوشہ جس میں زیرہ ہو ان کو زیرہ تھیلیاں بھی کہتے ہیں. رشتک پتلی سی ڈنڈی ہوتی ہے جس پر فص دار ساخت یعنی زردان جما رہتا ہے ہر زردان میں دو فص (Foces) ہوتے ہیں اور ہر فص میں دو خانے جن کو زیرہ تھیلیاں (Pollen Saes) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات (عبدالرشید) ، ۱۳۰)۔ ۳. (طب) لوتھڑا ، کسی گوشت والے عضو کا ٹکڑا (مخزن الجواہر ، ۹۲۲)۔ [ع]۔

ــــ صُدْغی کس صف (ــــ ضم ص ، سک د) امذ۔
کنپٹی کا گوشہ ، آنکھ اور کان کے درمیان کا نکلا ہوا حصہ۔ اسی طرح سمعی ارتسام نے فص صدغی کے رقبۂ سمعی کو مشہیج کیا۔ (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی (ترجمہ) ، ۱۳۳)۔ فص صدغی کے بعض مخصوص حصوں میں دماغی جراحتیں الفاظ کے بارے میں عوارض پیدا کر دیتی ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۹۰)۔ [فص + صدغ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَصاحَت (فت ف ، ح) امث۔
۱. خوش بیانی ، خوش کلامی ، پُرکشش انداز بیان ، کلام یا گفتگو کی شستگی ، سلاست و لطافت کلام. ایک قدیم ندیم بہوت لطافت سوں ، بہت فصاحت سوں ... ایک تازے آب حیات کا قصہ پڑیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵)۔

خوش بچن تیرے فصاحت میں ہے مستثنائے وقت
وقت گر پاوں تو تجھ مکھ سوں سنوں میں خوش بچن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳)۔

اسی ادا سے گفتگو اسی حسن سے طرزِ سخن
اسی فصاحت سے عبارت اسی بلاغت سے کلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۴)۔ عرب کو اپنی زبان آوری اور فصاحت پر ناز تھا۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۱)۔ جب ان کی معنویت اور سُلا دینے والی فصاحت حاضرین کو ہلکی دلکی چال سے زیادہ چلنے پر آمادہ نہیں کر سکتی تو وہ اقبال کے کثرت سے اشعار پڑھ کر ان کے جوش کو ابھارتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۰۹)۔ ۲. (علم معانی) کلام میں ایسے الفاظ ہونا جن کو اہل زبان بولتے ہوں ، کلام کا خلاف محاورہ ، غیرمانوس اور ثقیل الفاظ اور بھدی ترکیبوں سے مبرا ہونا ، کلام کا معیاری اور مستند محاورے کے مطابق ہونا۔

ہر ہور قراءت میں کامل اُتھا
فصاحت بلاغت میں قابل اُتھا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۶)۔

فصاحت کے خلاف آئے نظر سب قافیے ہم کو
نسیم ایسی غزل پر کیجئے اطلاق بیہڑ کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۲)۔ جس کو دیکھو علم سے بےبہرہ یہ دیکھ کر میں نے چاہا کہ فنون شعر (فصاحت و بلاغت و معنی و بیان ...) پر ہر ہفتے لکچر دیا کروں۔ (۱۹۲۰ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۸۵)۔ شبلی نعمانی بھی صرف الفاظ کی فصاحت کو کافی نہیں جانتے کلام کی فصاحت کو بھی لازم جانتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۴)۔ [ع]۔

ــــ کے دَرْیا بَہانا محاورہ۔
دل کھول کر خوش کلامی سے کام لینا ، غیرمعمولی خوش کلامی و خوش بیانی ظاہر کرنا. ڈاکٹر ڈریپر نے فصاحت کے دریا بہا دیئے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۶۷)۔

ــــ گُسْتَری (ــــ ضم گ ، سک س ، فت ت) امث۔
خوش کلامی ، فصاحت سے کام لینا. صنعت نگاران صفحات سخنوری و معجز طرازانِ فصاحت گستری اس داستان حیرت بیان کو کلک جادو تسطیر سے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۵)۔ [فصاحت + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَصّاد (فت ف ، شد ص) صف۔
فصد کھولنے والا ، جراح ، مضر خون کا نکالنے والا۔

کیوں نہ ہو فوارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہِ تیز خوباں نشترِ فصاد ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۲)۔

سامنے ہوتے ہی جاتی ہیں رگِ جاں سے گزر
کس سے مژگاں نے تری سیکھی یہ فصاد کی طرح

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۳)۔ فصاد کو چاہئے کہ فصد باسلیق بہت احتیاط سے کھولے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳)۔

اس شخص سے وابستہ خموشی بھی بیاں بھی
جو نشترِ فصاد بھی ہے اور رگِ جاں بھی

(۱۹۶۷ ، قبائے ساز (کلیات مصطفی زیدی ، ۳۹))۔ [ع : (ف ص د)]۔

فَصّادی (فت ف ، شد ص) امث.
فصد کھولنے کا پیشہ ، جراحی ، نشتر لگانے کا کام.
ہوا ہے نطع پر یک بات و ہر گل طشتِ فصّادی
ہر یک کانٹا سو لہو لینے بدل نشتر ہے ا کحل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۷).
کوئی پیشہ نہیں اب معتبر ہے تربیت ہرگز
نہ فصّادی نہ جراحی نہ کحالی نہ عطاری
(۱۸۸۹ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۵۹). پہلے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ اوج ترقی کے زمانے میں بھی جراحی و فصادی کا کام عیسائی کرتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۳). دماغ کی غیرمتوازن کیفیت سمجھ کر ہمدردی سے فصادی پر آمادہ نظر آتا ہے. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۹۷). [فصاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فِصال (کس ف) امذ.
فصل ، جدائی ، فاصلہ ، دوری.
پھر اوس کے بعد مقرر ہیں جو قریبی وہاں
کھڑے ہوئے ہیں اوسی طرح سب قرین و فصال
(۱۸۷۹ ، دیوان حکیم آغا جان عیش دہلوی ، ۱۲). [ع : (ف ص ل)].

فَصائل (فت ف ، کس ء) امث ؛ ج.
فصیلیں ، شہر کی چار دیواریاں ، قلعہ کی دیواریں. تمام مقامات جنگ کو آراستہ کیا اور فصائل وغیرہ کا بخوبی بندوبست کر لیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۸۷). [ع : فصال یا فصلان کی تحریف].

فَصح (فت ف ، سک ص) امث.
عیسائیوں کے ایک مشہور تہوار کا نام ، ایسٹر (Easter). تم اپنے جلد کہا لیجو کہ فصح ہمواہ کی ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۵۳). [فسح (رک) کا ایک املا].

فُصَحا (ضم ف ، فت ص) صف ؛ ج.
صاحبانِ فصاحت ، فصیح لوگ ، خوش گفتار لوگ. جو لوگ فصحا تھے وہ قرآن مجید کی فصاحت دیکھ کر قائل ہو گئے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ ، ۱ : ۸). ان کے فصحاء کے مقولے سنیے تو ان کی اس فطری صلاحیت کا اندازہ ہو گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۳۰۶). جو کوئی دارالخلافے میں رہتا تھا یا ان فصحا کی صحبت اٹھاتا تھا خود بھی فصیح ہو جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۱۹). [فصیح (رک) کی جمع].

فُصحَت (ضم ف ، سک ص ، فت ح) امث.
کشادگی ، وسعت ، فراخی. اس جا کی آب و ہوا فصحت و فضا ایسی لطیف و خوش اور با کیزہ و دلکش ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). [فسحت (رک) کا ایک املا].

فَصْد (فت ف ، سک ص) امث.
جسم کی کسی رگ سے خون نکالنے کا عمل ، جو نشتر کی نوک سے رگ میں شگاف لگا کر کیا جاتا ہے.
کرتا ہے آخرت کے سفر کا یہ جانہ فصد
نشتر سیتی جدائی کے کر رگ خوشی کی فصد
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۵).
عدل نے تیرے شہا دفع یہ کی خوں ریزی
فصد کی منع اطبائے بئے رفع خناق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰). جس وقت طبیب فصد تجویز کرے تو نہایت ہوشیار اور مشہور فصاد کو تلاش کرنا چاہیے. (۱۹۱۸ ، تندرستی ، ۱۳۵).
احوال اس کا دیکھ کے کہنے لگے طبیب
اب فصد و مسہل اس کے لیے ہے مفید تام
(۱۹۵۸ ، شہر آذر (کلیات مصطفی زیدی ، ۹۳)). [ع].

ـــ باسلیق کس اضا (ـــ کس مج س ، ی مع) امث.
اس رگ سے خون نکالنا جو کہنی کے اوپر بازو کے اندر کی جانب واقع ہے اور بغل کی رگ کی بڑی شاخ ہے اس سے خون نکالنا گردن سے نیچے کے مرض اور بانو کی بیماریوں کو مفید ہے. حالتِ امتلاء میں فصد باسلیق کو دوا پر مقدم رکھیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۳). اخدعین کی حجامت سر کے درد ... دانتوں کی جڑوں کے درد میں نافع ہے یہ فصد باسلیق کا بدل ہو سکتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۳). [فصد + با (۳) + سلیق (رک)].

ـــ سَر رُو کس اضا (ـــ فت س ، کس ر ، و مع) امذ.
فصد کی ایک قسم جو سر اور گردن کے امراض کے علاج کے لیے کھولی جاتی ہے. پہلے فصد سر رُو ، کی کھولے اور خون پندرہ پیسہ بھر لیوے. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۹). [فصد + سر (رک) + رُو (رک)].

ـــ کُھلنا محاورہ.
رگ پر نشتر کا لگایا جانا ، رگ سے خون لیا جانا. تم جانتے ہو میرا خون بہت ہلکا ہے کسی کی فصد کھلتی ہے تو مجکو غش آ جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۴۳۷).
نشتر یہ دل ہے آہ کسی سخت جان کی
نکلی صدا تو فصد کھلے گی زبان کی
(۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد (قومی زبان ، کراچی ، فروری ۱۹۸۹ ، ۳۰)).

ـــ کُھلوانا محاورہ.
رگ سے خراب خون نکالنا. حضرت امام علیہ السلام سے چاند کا احوال یوں منقول ہے کہ غرہ کے دن فصد کھلوانا ضرور ہے. (۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۵۸). حمام جانا ، فصد کھلوانا ، پچھنے لگوانا ، اور اسی طرح بال کھولنا درست ہیں کہ ٹوٹنے نہ پائیں. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۷). میں بھی اپنے کندھے پر فصد کھلواؤں گا. (۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، رسول عربی ، ۲۹۰).

ـــ کُھلواؤ فقرہ.
کوئی بے وقوفی کی بات کرے تو مذاقاً کہتے ہیں ، عقل کے ناخون لو ، پاگل پن کا علاج کراؤ ، سودائیت کے اثر سے نکلو.

بے ہوش میں آؤ فصد کھلواؤ
اس درجہ تو ناسمجھ نہ بن جاؤ

(۱۸۸۰ ، دریائے تعشق ، ۵۷)۔ ابھی اپنے فصد کھلواؤ ، اس کی باتوں میں نہ آؤ۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۵)۔

ـــ کھولنا محاورہ۔
رگ سے خون لینا ، رگ پر نشتر دینا۔

عشق میں اک صید افگن کے ہے یہ جوش جنون
فصد میری کھولنا جرّاح لوکِ تیر سے

(۱۸۵۵ ، کلّیات شیفتہ ، ۲۰۳)۔ فصد کھولنے ، سینگی لگانے وغیرہ کا بیان بھی بالتفصیل موجود ہے(۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳)۔ چنکی چنکی ، معجون و مرکبات ، فصد کھولنا ہوگی یا نیا خون دینا ہوگا۔ (۱۹۸۶ ، فیضان فیضی ، ۳۴)۔

ـــ لو/لے فقرہ۔
جنون کا علاج کراؤ ، سودائیت کا علاج کراؤ۔ جا اپنی فصد لے کیونکہ اپنے مرے ہوئے سو برس ہوئے۔ (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۴۹)۔

کہا جب کہ شہزادے نے اور قصد
کہا ہنس کے ملکہ نے لو اپنی فصد

(۱۸۳۹ ، لذّت عشق ، ۲۰)۔

ـــ لینا محاورہ۔
فصد کھولنا ، خون نکلوانا ، جنون یا سودے کا علاج کرانا۔

فصد لیتے ہیں مری رفعِ جنون کے واسطے
لطف ہوشربائی میں رہ جائے جو نشتر ٹوٹ کر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۰)۔ ادھر لیلیٰ کی طبیعت خراب ہوئی ، فصد لی گئی۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۳۸)۔

فَصْل (فت ف ، سک ص) امث۔
۱. دو چیزوں کا درمیانی فاصلہ ، جُدائی ، علیحدگی ، دُوری ، بُعد۔

اگر تو نہ ہوتا تو سب وصل تھا
وو دلدار سے مجھ کو کب فصل تھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۳)۔

شکر للہ جو ہوا موقوف فصل
حق تعالیٰ نے دکھایا روزِ وصل

(۱۸۱۹ ، حکایات رنگین (ق) ، ۸)۔ باہر کا آدمی ایک قبیلے کے باہمی خاندانوں کے فصل و وصل کو کیا جانتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۳۵)۔ پھر قدرت کی کارفرمائیاں ہیں یعنی تعمیرو تخریب شکست و ریخت اور وصل و فصل کی وہ تکوینی قوتیں جو عالم کائنات میں ہر لحظہ جاری ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷)۔ **۲. موسم ، رُت۔**

ہم تو سمجھے تھے کہ آثار جنون دور ہوئے
تازہ اس فصل میں زخموں کے پھر انگور ہوئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۰)۔ اب کے آموں کی فصل میں جہانگیر آباد ضرور آنا۔ (۱۸۹۹ ، مکاتیب حالی ، ۴۹)۔ کوئی نہ کوئی شے ہر فصل کے موافق ہر جگہ ہوتی جاتی ہے۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۴۳)۔

ترے کرم کا بہت شکریہ مگر اے دوست
بغیر فصل کی بارش ہے دل کو تیرا پیام

(۱۹۵۵ ، حرفِ تمنا ، ۱۵)۔ **۳. زمانہ ، مدّت۔**

ہر خوں ہوا ہے غنچۂ دل فصلِ ہجر میں
اس گلبدن کوں کھول کے سینہ دکھاوں گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۹)۔

تو دس برس میں ماں سے بچھڑنے کے دن نہ تھے
یہ کھیلنے کی فصل تھی لڑنے کے دن نہ تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۱)۔ راتیں بھی فصل کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۹۴)۔ **۴.(أ) پیداوار، کھیتی۔**

فصل ہوئے ابھی نہیں پائی
پیشگی سب سے قرض لے کھائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۲)۔ جو فصل کاٹو اس کو اسی کی بالوں میں رہنے دو تا کہ غلّہ گلے سڑے نہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۳۰۷)۔ تیز ہوائیں اور دھوپ اس کی ساری فصل کو تباہ کر دیں گی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۰)۔ **(ب) (جنگلات) کسی ایک رقبہ کے ہر قسم کے کل درختوں کے مجموعہ اور روئیدگیِ صحرا کا نام ہے** (تربیت جنگلات ، ۴)۔ **۵. کتاب کا ایک حصّہ ، باب ، ضمن۔**

ہوئی تھی یہ جو نسلِ آدم کی اصل
کلاماں ان کے ہوئے فصل فصل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۴۷)۔

یہ پہلی فصل اس میں سو تجھے کا ماجرا
احوالِ ذوالجناح کے بعد اتصال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۹)۔

کی اوسنے رسالے کی غرض بالغ ہیں فصلیں
پہلے میں تو لکھنے کے رسالے کی ہے تقریر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۶۱)۔

ملتا تھا فصل کا نہ ٹھکانا نہ باب کا
شیرازہ کھل گیا تھا ستم کی کتاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۵)۔ ان مسائل کو ہم نے پہلی فصل میں بیان کر دیا ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۷۵)۔ سترہویں فصل میں برہانِ قاطع پر غالب نے بعض اعتراضات کیے ہیں۔(۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹۷)۔ **۶. (منطق) وہ چیز جو کسی نوع کو مشارکات ذاتیہ سے تمیز دے ، دو چیزوں کا فرق ظاہر کرنا۔** ماہیت انسانی کو جنس و فصل سے ترکیب دے کر ہر ایک فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتیں عطا کیں۔(۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱)۔ ہر قضیے میں کسی عرض یا خاصہ یا فصل یا جنس یا حد کا ایجاب یا سلب ہوتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۱۸)۔ جنسِ قریب پر فصل کا اضافہ کر دینے سے منطقی تعریف وجود میں آ جاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۲)۔ **۷. فیصل یا طے کرنے کا فعل۔**

ہے قوّت و اقتدارِ امام
کہ فصلِ قضا یا ہے کارِ امام

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۱۹)۔ فصلِ خصومات کا یہ طریقہ بداہۃً عقل و منطق کے مطابق فیصلہ کرنے کے منافی ہے(۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۵۴)۔ **۸. فرق ، فاصلہ ، (زمانے کا) فرق۔**

افسوس تجھ میں اور اس میں جس کا تو متلاشی ہے ، پچاس برس کا فصل ہے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۹)۔ یہ سب کردار حرص و طمع کے فرزند اور تھوڑے تھوڑے فصل سے اوپر تلے کے بھائی بہن ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۱۵)۔ مضامین کا تقابل شیفتہ ، درد ، بہادر شاہ ظفر اور حاجی بغلول پر لکھے ہوئے مضامین سے کریں تو ان میں چند مشترک عناصر کے باوجود کافی فرق اور فصل دیکھیں گے۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹۷)۔ ۹. **فاصلہ** (مکانی) **دوری ، بُعد**۔ بندر پر گئے جو شہر سے ڈیڑھ میل کے فصل پر ہے۔ (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۵۳)۔

نہ فصل دو کماں ہے اور نہ اتنی پردہ داری ہے
اسی کی جنبش ابرو کا تنہا ہوں تماشائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۹)۔ ۱۰. **درمیانی وقفہ ، فاصلۂ زمانی و مکانی**۔ نصوح کا سلسلہ سخن بلا فصل تھا۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۷۴)۔

جو کچھ فصل ایک عشق سے دوسرے کو ہو بھی جاتا ہے
تو اتنی دیر تک رہتا ہے محو گریہ و زاری

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۱۸۰)۔ ۱۱. **(تصوف) تفرقہ اور تمیز کو کہتے ہیں جو بعد اتحاد کے وارد ہو** (مصباح التعرف)۔ ۱۲. **دو چیزوں کے بیچ کا حجاب**۔

نظر چیر جائے حجابات کو
مٹے فرق و فصل ظہور و بطون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۶)۔ [ع]۔

--- اُٹھانا محاورہ۔
پیداوار حاصل کرنا ، کاشت کی ہوئی فصل کا فائدہ اٹھانا ، زراعت سے فصل حاصل کرنا۔ تُو نے بیج کم بویا اور فصل زیادہ اٹھائی۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکماء ، ۳۲)۔

--- اُٹھنا محاورہ۔
فصل کا تیار ہونا ، کاشت کا بارآور ہونا ، پیداوار کا سامنے آنا۔ چنانچہ خیراتی نے چھوٹے بھائی کی ضد پر کھیتی کا بیڑا اٹھایا ... مگر تیسری فصل اٹھتے اٹھتے خیراتی کھیت میں اکیلا رہ گیا۔ (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۰۳)۔

--- اِسْتادَہ کس صف (--- کس ا ، سک س ، فت د) امث۔
کھڑی کھیتی ، فصل جو ابھی کٹی نہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [فصل + استادہ (رک)]۔

--- اُلخِطاب (--- ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس خ) امذ۔
حق و باطل میں فرق کرنے والی تقریر یا تحریر نیز ، امابعد ، جو خطیب حمد و نعت کے بعد کہتا ہے۔

بُغض معاویہ ہے ، یہ حُبِ علی نہیں
اک ایک کی زباں پہ یہ فصل الخطاب تھا

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۰۰)۔ [فصل + رک : ال (۱) + خطاب]

--- آنا محاورہ۔
کسی پھول یا پھل کا بے موسم شروع ہونا ، پھول آنا ، پھل آنا۔

غش آنے کا مجھے گُلِ عارض کی یاد میں
یارب ابھی تو فصل نہ آئے گلاب کی

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

--- باران کس اضا ؛ امث۔
بارش کا موسم ، برسات کا زمانہ۔

فصلِ باراں ہو نہو صحنِ گلستاں ہو نہو
کچھ نہو اک میں ہوں اور اک ساقیٔ مخمور ہو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۲)۔ [فصل + باران (رک)]۔

--- بگاڑنا محاورہ۔
آب و ہوا خراب کرنا ، پیداوار خراب کرنا۔

تیری گلگشت کی گرمی نے بگاڑی یہ فصل
چیچک اوراقِ گلِ تر کو سراپا نکلی

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

--- بگڑنا محاورہ۔
آب و ہوا خراب ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- بونا ف م۔
کھیتی اگانا ، کاشت کرنا ، تخم ریزی کرنا ، پیداوار کے لیے زمین میں بیج ڈالنا۔ حکومت پاکستان کے ایک حالیہ فیصلے کے مطابق اس علاقے کے تقریباً تیس لاکھ مربع ایکڑ رقبے کو کپاس کی فصل بونے کے لئے پانی نہ ملے گا۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۲۳۱)۔

--- بَہار کس اضا (--- فت ب) امث۔
موسم گل ، بہار کا موسم جو ہندوستان میں ۱۵ مارچ سے شروع ہوتا ہے ، بسنت رت ، پھول کھلنے کا زمانہ۔

اون کو شگونِ آمدِ فصلِ بہار ہے
تکتے ہیں باغباں مرے فریاد کی طرف

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۱)۔

گل رنگ آنکھیں ہو گئیں ساقی کی یاد میں
فصلِ بہار آ کے مرے جام بھر گئی

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۹۵)۔

خزاں میں مجکو رلاتی ہے یادِ فصلِ بہار
خوشی ہو عید کی کیونکر کہ سوگوار ہوں میں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۳۸)۔ [فصل + بہار (رک)]۔

--- بَہاراں کس اضا (--- فت ب) امث۔
موسمِ بہار۔

ایک آباد ہے دنیا رہِ جاناں کے قریب
توبہ توبہ وہ خزاں فصلِ بہاراں کے قریب

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷۹)۔ [فصل + بہار (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

--- بَہاری کس صف (--- فت ب) امث۔
رک : فصلِ بہار۔

آمدِ فصلِ بہاری کی خبر لائی نسیم
باغ میں بلبل کا تیار آشیانہ ہو چکا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹)۔

حیرت ہے جوشِ رحمتِ باری کو کیا ہوا
دورِ خزاں ہے فصلِ بہاری کو کیا ہوا
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۹)۔ [فصل + بہار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---پکنا محاورہ۔
غلہ ، اناج یا کسی قسم کی پیداوار کا تیار ہونا۔
کھیتوں میں یہی فصل کے پکنے کا ہے موسم
قدرت کا ہے تہوار ، سرافراز ہے ہولی
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۰)۔ یہ بچے اس باغ کے مالک ہوئے جب ان کے زمانے میں باغ کی فصل پک کر تیار ہو گئی۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۵۵)۔

---تُخم ریزی کس اضا(---ضم ت ، سک خ ، ی مع) امث۔
بیج بونے کا موسم ، بیج ڈالنے کا موسم (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [فصل + تخم (رک) + ف : ریز ، ریختن ـ ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---حَرف کس اضا(---فت ح ، سک ر) امذ۔
(خوش نویسی) **دو حرفوں کی تحریر کے درمیان چھوڑا ہوا فاصلہ** (ا ب و ، ہ ۰ : ۲۱۸)۔ [فصل + حرف (رک)]۔

---خَرِیف کس اضا(---فت خ ، ی مع) امث۔
ساونی ، ہندی سال کے پہلے چھ مہینے جن میں جوار ، باجرا ، مونگ ، موٹھ ، دھان وغیرہ اناج بوتے ہیں ، اساڑھ سے اگہن تک کا زمانہ جو اکتوبر سے نومبر تک رہتا ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [فصل + خریف (رک)]۔

---خِزاں کس اضا(---فت نیز کس خ) امث۔
پت جھڑ کا موسم۔
ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۰)۔
بلبل! ہے بس موسمِ گل فصلِ خزاں بھی
اے صحنِ گلستاں کے گرفتار ذرا سوچ!
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۱۹۲)۔ [فصل + خزاں (رک)]۔

---دَے کس اضا(---ی لین) امذ۔
موسمِ خزاں ، خزاں کا موسم ، فارسی کلنڈر کا دسواں مہینہ۔
جلوہ آنکھوں میں ہے تیرا جو اے رشکِ گلزار
فصلِ دے میں مجھے حاصل ہے بہارِ گلشن
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۳۶)۔ [فصل + دے (رک)]۔

---رَبِیع کس اضا(---فت ر ، ی مع) امث۔
اساڑھی ، ہندی سال کے دوسرے چھ مہینے جس میں گیہوں ، چنا ، مسور وغیرہ پیدا ہوتی ہے ، یہ فصل پوس سے جیٹھ تک رہتی ہے اس میں زیادہ پانی یا بارش کی ضرورت نہیں ہوتی۔
مجھ سے تجھ بن گیا جو فصلِ ربیع
کب یہ اشجار سے کرے ہے خریف
(۱۹۷۵ ، قائم ، د ، ۷۷)۔ بروقت تیاری فصلِ ربیع کہ شحنہ اور کانوں کے مقرر ہوئے۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۸۱)۔ ان کا ذریعۂ معاش اور گزر اوقات کی کفیل گاؤں کی برادری ہی ہوتی ہے اس کے علاوہ فصلِ ربیع اور فصلِ خریف میں بھی ان کو حصہ دار سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۴)۔ [فصل + ربیع (رک)]۔

---زَمانی کس صف(---فت ز) امث۔
زمانے کا فرق ، بُعدِ زمانی۔ ایک چیز اگر قدیم ہو گی تو ضرور ہے کہ دوسری چیز بھی قدیم ہو ، ورنہ لازم و ملزوم میں فصلِ زمانی لازم آئیگا۔ (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۳۲)۔ [فصل + زمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---کاٹنا محاورہ۔
تیار کھیتی کاٹنا ، پکی ہوئی کھیتی کو کاٹنا۔ جبکہ لوگ فصل کاٹ کر ذخیرہ جمع کرتے ہیں اس وقت وہ بیج بونے جاتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۴)۔ زراعت میں محنت کی قلت کا خیال اس واقعے کی بنا پر پیدا ہوتا ہے کہ اس کی طلب سال کے کچھ حصے میں اور وہ بھی قلیل مدت کے لیے ، مثلاً : تخم بونے اور فصل کاٹنے کے زمانے میں خاص طور پر قوی ہو جاتی ہے۔ (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۱)۔

---کی / کے فَصْل امث ؛ م ف۔
موسم کے موسم ، اسی موسم میں ، فصل میں۔ جو جو چیز اپنی اپنی فصل میں سستی آتی ہے وہ تو فصل کی فصل اور باقی مہینے کے مہینے منگا لیا کرو۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۱)۔ اپنے شوہر سے فصل کے فصل ہزاروں روپے کی پوٹ ہاتھ میں لے کر اتنی مطمئن نہ ہوتی ہو گی۔ (۱۹۸۷ ، جوالا مکھ ، ۹۸)۔

---گُل کس اضا(---ضم گ) امث۔
بسنت رُت ، فصلِ بہار ، پھولوں کا موسم
مے کشو مژدہ اب آتی فصلِ گل
بلبلوں نے چونچ میں تنکے لئے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۷)۔
پلا دے مجھے وہ مئے پردہ سوز
کہ آتی نہیں فصلِ گل روز روز
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۶)۔
فصلِ گل ہو جانے کی رخصت ترے جانے کے بعد
گلستاں میں پھول کچھ بکھرے ہوئے رہ جائیں گے
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۱۷)۔ [فصل + گل (رک)]۔

---لینا محاورہ۔
فصل تیار کرنا ، کاشت کرنا ، پیداوار حاصل کرنا۔ کیلس ... خاص کر چین اور جاپان میں جہاں پر ان کی باقاعدہ فصل لی جاتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، تخمِ نباتیات ، ۱ : ۳۷۶)۔

فَصْلانَہ (فت ف ، سک ص ، فت ن) امذ۔
(کاشت کاری) **گاؤں کے کمیروں کا حقِ خدمت جو ہر فصل کے ختم پر دیا جائے۔**

سکّہ پالیے داغ کر دیتے ہیں دل کو باغ باغ
جب بہار آتی ہے ملتا ہے یہ فصلانہ ہمیں

(۱۹۰۳ ، احسن الکلام ، ۱۹۱)۔ ہر فصل میں وہ کھیتوں پر جا کے کسانوں سے فصلانہ لے آتا اور وہی گری گاڑھا پہن کر گزر اوقات کرتا۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۴۴)۔ [فصل + انہ ، لاحقۂ اسمیت ، معاوضہ]۔

فَصْلَہ (فت ف ، سک ص ، فت ل) امذ۔
(ہندسہ) **نقطۂ تقاطع سے اس عمود کا فاصلہ جو دو علی القوائم خطوط میں سے کسی ایک پر ایک نقطے سے گرایا جائے۔**
تعریف فصلہ الی محور کا وہ حصہ ہے جو راس اور معین کے درمیان ہو۔ (۱۹۲۰ ، ہندسی مخروطات ، ۴)۔ ہناؤ والے کج خط میں ایک ہی ذرے کی حالت مختلف اوقات میں ظاہر کی جاتی ہے وقت فصلہ (Abscissa) پر دکھایا جاتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، آواز ، ۸۳)۔ [فصل + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

فَصْلی (فت ف ، سک ص)۔(الف) صف۔
فصل سے متعلق ، موسمی۔

مرضِ عشق سے اک خلقِ خدا ہے رنجور
جلوۂ حسنِ جہاں سوز بھی فصلی تپ ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۳)۔ ہولی ساون کی رت میں ملار یا بارہ ماسہ فصلی اثر خواطر میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹)۔ (ب) امذ۔ **وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے۔**

نہ ہجری نہ سنت نہ فصلی کا جھگڑا
مگر عیسوی مستقر خلافت

(۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۶)۔ ۱۲۸۸ فصلی سے موازنہ (بحث) مرتب اور طبع ہونا شروع ہوا۔(۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۸)۔ (ج) امث۔ ۱. **گھوڑے کی پیشانی یا کوکھ کی بھونری جو مبارک خیال کی جاتی ہے۔** کوکھ اور ماتھے پر فصلی ، پیٹ پر گنگا باٹ واہ کیا کہنے۔ (۱۹۶۳ ، اردونامہ ، کراچی ، ۱۲ : ۱۳)۔ ۲. **فاصلہ سے متعلق ، فرق بتلانے والی ، جُدائی یا دوری سے منسوب۔**

اس موم کون موم قانون اصلی
باقی جو ہے ہے شمار فصلی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۹)۔ [فصل + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---بُخار (---ضم ب) امذ۔
وہ بخار جو موسم کی تبدیلی کے زیر اثر آتا ہے ، وہ بخار جو رُت بدلنے کے سبب لاحق ہو ، موسمی بخار۔ فرزند علی تین چار مہینے سے تندرست نہیں ہے اول اول اس کو فصلی بخار آیا تھا۔ (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۸)۔ تیسرے دن شیخ قربان علی نے بعارضۂ فصلی بخار انتقال کیا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۹)۔ [فصلی + بخار (رک)]۔

---بَھڑْوا (---فت بھ ، سک ڑ) امذ۔
مسخرہ جو ہولی یا کسی اور تہوار پر اپنی مضحکہ خیز حرکات سے لوگوں کو تفریح بہم پہنچاتا ہے ، ہولی کا بھڑوا ، موسمی مسخرہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)۔ [فصلی + بھڑوا (رک)]۔

---رَجِسْٹَر (---فت ر ، کس ج ، سک س ، فت ٹ) امذ۔
(کاشت کاری) **پٹواری کا رجسٹر جس میں فصل کی کُل پیداوار درج کی جاتی ہے** (اب و ، ۹ : ۸۳)۔ [فصلی + رجسٹر (رک)]۔

---سال امذ۔
وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے محسوب کیا جاتا ہے۔

مہر تاریخ سوچتے کیا ہو
نورِ عارض ہے اسکا فصلی سال

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۰۰)۔ [فصلی + سال (رک)]۔

---کَوّا (---فت ک ، شد و بفت) امذ۔
پہاڑی کوّا جو برف کے موسم میں پہاڑ سے اتر کر میدان میں چلا جاتا ہے ؛ مطلبی یار ، ابن الوقت ، غرض کا آشنا ، چند روز کا یار (فرہنگِ آصفیہ)۔ [فصلی + کوّا (رک)]۔

---گُلاب (---ضم گ) امذ۔
وہ گلاب جو چیت میں پھول دے ، اس سے عطر گلاب کھینچا جاتا ہے دوسرے کو سدا بہار کہتے ہیں اس میں خوشبو کم ہوتی ہے مگر رنگ بہت خوشنما ہوتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [فصلی + گلاب (رک)]۔

---میوَہ (---ی مج ، فت و) امذ۔
کسی خاص موسم کا میوہ ، رُت کا پھل ، پھل جو کسی خاص موسم میں پیدا ہو۔ ہر فصلی میوہ پہلے فقیروں کو تقسیم کیا جاتا۔ (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۵۲)۔ [فصلی + میوہ (رک)]۔

فُصُول (ضم ف ، و مع) امث ؛ ج۔
کتاب کے حصّے جو کسی بنا پر ایک عنوان کے تحت آئیں ، ابواب۔ وہ ابواب و فصول بالکل نئے ڈھنگ سے مقرر کرتا ہے۔ (۱۸۸۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۶۶)۔ اِس دیباچے میں بدبختی اور شومی نقیب کے کتنے ابواب اور فصول ہیں۔ (۱۹۳۹ ، نقوشِ سلیمانی ، ۱)۔ مثنوی سحرالبیان میں میر حسن نے بھی نظامی کی تقلید میں ابواب و فصول کا آغاز ایک آدھ تمہیدی شعر سے کیا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اصطلاحات ، ۹۶)۔ [فصل (رک) کی جمع]۔

---اَرْبَعَہ کسی صف (---فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ۔
سالَ کی چاروں رُتیں یا فصلیں (گرمی ، سردی ، بہار ، خزاں)۔ اخلاطِ اربعہ ... کے نظریے کے لیے جن کا رشتہ خصائصِ اربعہ ... اور فصولِ اربعہ سے ملا دیا گیا تھا یہ رسالہ ہمارا سب بڑا ماخذ ہے۔ (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۷)۔ [فصول + اربعہ (رک)]۔

فَصّی (فت ف ، شد ص) صف۔
رواں ، سلیس ، فصاحت والا ، شستہ ، شگفتہ۔

بے وقت کیوں نہ اُترے احمد کبھی فصحا
ایک بات میں رکھے ہے میرا کلام فصی

(۱۷۳۳ ، شا کرناجی ، د ، ۲۸۱)۔ [فصیح (رک) کا بگاڑ]۔

فَصِیح (فت ف ، ی مع) صف.

۱. **فصاحت سے کلام کرنے والا ، خوش بیان ، شیریں کلام شاعر یا ادیب ، خوش گو.** ہرگز کوئی فصیح اس فصاحت سوں بات نہیں کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دوجے فصیحاں کی
اگر فرہاد دل جا کر سنے شیریں کلام اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰). ایک بڑا معجزہ قرآن عظیم ہے کہ عرب کے فصیحوں میں سے کوئی فصیح اوسکی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ مثل دو تین آیتیں نہ بنا سکا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۱). اس طرز کا کلام بعینہ ایسا ہے جیسے کہ ایک نہایت فصیح شخص عربی زبان میں کلام کرتا ہو. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۳۳).

ترا اعجاز قرآں میں ہے سامنے جس کے
فصیحان عرب سے آج تک ہے سلب گویائی

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶).

فطین و فصیح و ذہین و ذکی
وما یسمعون یدیرون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۵۳). ۲. (أ) **(کلمہ یا کلام) جس میں فصاحت ہو ، شستہ ، شگفتہ (لفظ یا ترکیب).**

کرتے ہیں دعوے شعر کے سب اپنی طبع سوں
بخشیا فصیح شعر معانی کے تئیں خدا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳). بعضے قبلہ گاہیں صاحب لکھتے ہیں مگر فصیح نہیں ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۲۵). جدید نظریہ یہ ہے کہ الفاظ اپنی مفرد حیثیت میں نہ ثقیل ہوتے ہیں نہ سبک نہ فصیح اور نہ غیر فصیح. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۶). (أأ) **صاف ، واضح ، سادہ.** ایک اور مقام پر بانی اسلام نے اس سے بھی زیادہ فصیح و موثر زبان سے نیچر سے خدا کی وحدانیت پر اسی طرح استدلال کیا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۲۲). پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... نے ایک نہایت فصیح و موثر وعظ فرمایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۷). [ع : (ف ص ح)].

ـــ البَیان (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب) صف.

خوش بیان ، شیریں کلام ، فصاحت سے کلام کرنے والا ، جس کے بیان میں سلاست اور روانی ہو.

مرے خامہ کو کر تو گوہر فشاں
زباں کو مری کر فصیح البیاں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۳). ان لوگوں کے ساتھ ان کا فصیح البیان خطیب عطارد اور ان کا شاعر زبرقان بھی تھا. (۱۹۲۰ ، جوبائے حق ، ۳ : ۱۰۲). [ف : فصیح + رک : ال (۱) + بیان (رک)].

ـــ العَرَب (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ر) امذ.

عرب کا فصیح ؛ (کنایۃ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

ختم ہوتا نہیں دیوان فدائے ہندی
یا فصیح العرب ختم رسولاں مددے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۳۳). [فصیح + رک : ال (۱) + عرب (رک)].

ـــ زُبان (ـــ فت نیز ضم ز) صف.

فصاحت سے بات کرنے والا ، خوش گفتار. اہل مجلس دلی اور دکن کے شریف و نجیب فصیح زبان ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں اسی روشنی سے دیکھتے ہیں. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۸۲). [فصیح + زبان (رک)].

فَصِیحان (فت ف ، ی مع) امذ ؛ ج.

خوش بیان لوگ ، خوش گفتار لوگ.

ترا اعجاز قرآں میں ہے سامنے جس کے
فصیحان عرب سے آج تک ہے سلب گویائی

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶). [فصیح + ان ، لاحقۂ جمع].

فَصِیص (فت ف ، ی مع) امذ.

(طب) لوتھڑا ، گوشت کا لکڑا. یہ تمام غدد حقیقتاً مخاطی فصیص ہیں. (؟ ، کتاب العین ، ۳۳۶). یفضان دراصل چھوٹے چھوٹے متعدد فصیصوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے اندر بیضے نمو پاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۳۱). [ع : (ف ص ص)].

فَصِیل (فت ف ، ی مع) امث.

شہر یا قلعہ کی مستحکم و مضبوط چار دیواری جو غنیم کے حملے سے محفوظ رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہے ، شہر پناہ ، بیچ کی سینڈ ، چار دیواری ، دیوار.

خاک میں مل گئی ہے ساری فصیل
جا بجا رہ گئی ہے قدر قلیل

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۳). کابلی دروازے کی فصیل کے تلے ڈیرے ہوئے. (۱۸۶۰ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۵۱). دہلی ... جمنا کے غربی کنارہ پر بسایا گیا ہے اس کے تین طرف مضبوط فصیلیں بنی ہوئی ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۹). پراسرار اندھیرا شہر کی فصیلوں کے باہر ہانپتا رہتا ہے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۲۹). [ع].

ـــ باہَر (ـــ فت ہ) امذ.

شہر کی چار دیواری کے باہر ، بارہ پتھر کے باہر ، شہر بدر ، جمنا پار (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [فصیل + باہر (رک)].

ـــ شَہر کس اضا (ـــ فت مع ش ، سک ہ) امث.

شہر کی چار دیواری ، شہر پناہ.

ہے گماں دیوار زنداں کا فصیل شہر پر
وہ جو اک شعلہ تھا ہر دل میں فنا کیسے ہوا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۶۵). [فصیل + شہر (رک)].

فَصِیلَہ (فت ف ، ی مع ، فت ل) امذ.

نباتات یا حیوانات کی صنفی تقسیم جس میں کئی مشابہہ خاندان ایک بڑے گروہ کے تحت رکھے جاتے ہیں. فصیلہ :- کئی مشابہہ خاندان ایک بڑے گروہ کے تحت رکھے جاتے ہیں جس کو فصیلہ کہا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۳۹۳). [ع].

فِضا (فت نیز کس ف) امث.

۱. (أ) **زمین اور آسمان کے درمیان کی وسعت ، خلائے بسیط**

جب تک کہ سیدھی قوت دھوئیں کی اس کے متعلق ہوتی تھی تو فقط فضا کے ثقل سے نیچے کو دب جاتا تھا. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۹۷). جب تم ڈھیلے کو اوپر پھینکو گے تو وہ لوٹ کر ہمیشہ نیچے آ جائے گا. فضا میں اس کا معلق رہنا ناممکن ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۲۰).

بادل کی طرح فضا میں ڈولا
پھر برق تھا وہ اڑن کھٹولا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۱). (ii) **کسی جگہ کی ہوا.** حقہ (حکّہ) کے غیر لطیف و کثیف استعمال کی کثرت سے کمرے کی ساری فضا بدبو سے لبریز. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۳۸). جہاں میرا گھر ہے جس کی فضاؤں میں میرے باپ کی شفقت اور میری ماں کی محبت جذب ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۳۳). (iii) **کسی چیز کے اندر کی خالی جگہ ، جوف.** گوشت وہاں کا ساقط ہو گیا ہو... اور اس کی فضا میں رطوبت اور چرک جمع ہووے ایسے زخم کا یہ علاج ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۰). ۲.(i) **کشادہ جگہ ، میدان.** یہ وہ عام لوگ ہوتے ہیں جو آپ کو قہوہ خانوں ، چوراہوں اور کھلی فضاؤں سے ملتے ہیں. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۱). (ii) **وسعت ، کشادگی ، سازگار ماحول ، فراخی ، موافق حالات.**

قائم یہی فضا ہے گر اس دہر کی تو خیر
کھلنے کی ایک دل کی بھی جس میں جگہ نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۱).

تنگی گور مجھے ہو گی فضائے جنت
گر تصور کو ترے غنچہ دہن یاد رہا

(۱۸۲۸ ، دیوان مومن (ق) ، ۱۸).

مے پس کیا کہ کچھ فضا ہی نہیں
ساقیا باغ میں گھٹا ہی نہیں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱۳).

کشور کفر میں کعبہ کو بھی شامل کرلو
سر ظلمات کو تھوڑی سی فضا اور سہی

(۱۹۲۳ ، کلام جوہر ، ۳۷). درس و تدریس کی پُرسکون فضا بحال ہونے لگی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۲۳). ۳. **رونق ، بہار.**

باغ سرسبز ہے اور آب و ہوا اچھی ہے
کیجیے سیر کوئی دم کہ فضا اچھی ہے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۰۱). ترا چشمہ ہی چشمہ ہے اور کچھ ایسی فضا کی جگہ نہیں ہے. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۰).

یاد جب مجھکو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیبؐ ، ۷).

قائم و دائم رہے میری زمیں کا سہاگ
رقص بہاراں رہے ، میرے چمن کی فضا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). ۴. **کیفیت ، حالت.**

چھاتی یہ دم کیا ہے الم نشرح اس نے کیا
سینے میں آج میرے ہے کچھ اور ہی فضا

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۳۱).

دل جب سے مر مٹا ہے کچھ اور ہی فضا ہے
میری یہ التجا ہے تم سامنا نہ کرنا

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۱۱). ایک ہی فضا کی کئی اردو فارسی غزلوں میں جو مختلف وقتوں میں لکھی گئیں ، نشاط کے مختلف عناصر کا ابھرنا محض اتفاق نہیں ہو سکتا. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۱۰). ۵. **وسعت زمین ، کشادگی صحن خانہ ، کھلا ہوا میدان ، دلکشا میدان** (فرہنگ آصفیہ). [ع : فضاً].

ـــــئے بَسِیط (ـــــفت ب ، ی) امث.

پھیلا ہوا خلا ، وسعت آسمان ، کھلی فضا. وطن بھی لائق رشک لکھنو جس کی فضائے بسیط آپ کی تنشیط دماغی کے لئے زائد از کافی ہے. (۱۹۱۸ ، مکاتیب مہدی ، ۶۵). فضائے بسیط میں تمنا کی صبح سی طلوع ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳). [فضا + ے (حرفِ اضافت) + بسیط].

ـــــبَنْدی (ـــــفت ب ، سک ن) امث.

افسانے یا شاعری وغیرہ میں ماحول کی تخلیق. شرر سے پہلے اردو ناول میں فضا بندی یا منظر نگاری کا رواج نہیں تھا. (۱۹۳۷ ، خیابان ، (شرر نمبر) ، پشاور ، ۵۷). تمام تر شاعری منظر آفرینی اور فضا بندی کے حسن سے آراستہ ہے. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفریں ، ۴۶). [فضا + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــبَنْنا محاورہ.

موزوں و مناسب احوال یا کیفیات کا پیدا ہونا. وہ افراد سے ایک ایسا تعلق پیدا کر لیتا ہے جس سے قربت کی فضا بنتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۱۸).

ـــــسازی امث.

رک : **فضا بندی.** خوبی اور دلچسپی اس کے مجموعۂ واقعات اور تنظیم واقعات میں اتنی نہیں جس قدر ان کے فن فضا سازی یا تخلیق فضا کے فن میں ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۸۵). [فضا + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــکا مُقام امذ.

پُربہار جگہ ، فرحت بخش جگہ.

آرام کی جگہ ہے فضا کا مقام ہے
جابلسا اس مکاں مبارک کا نام ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۰).

فُضَّال (ضم ف ، شد ض) صف.

بہت فضل والا ، بہت دینے والا. فضال حقیقی پر توکل کر کے اس میں اقدام کیا لیکن اس کے خطبے کے بدلے دوسرا خطبہ علیحدہ کہہ کر ضمیمہ اس ترجمے کا کر کے حکمت عملی کی تقسیم سے شروع کیا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۹). [ع : (ف ض ل)].

فَضائح (فت ف ، کس ہمز) امث ، ج.

رُسوائیاں ، بدنامیاں ، عیوب. ساحر حرام کار ولد القلب کھوٹا

دغا باز مکّار سراپا قبائح اور ہمہ تن فضائح تھا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۹). [ع : (ف ض ح)].

فَضائِل (فت ف ، کس ء) امذ ؛ ج.
بزرگیاں ، نیکیاں ، خوبیاں ؛ برکتیں ؛ کمالات. اس کا سبب یہی ہے کہ دانائی فضائلِ صفات سے ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کے مقابلے میں اپنے جو مخصوص فضائل گنائے ہیں ان میں ایک ختمِ نبوت بھی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۸۳). سورۂ فاتحہ ، سورۂ رحمن اور سورۂ یسین پڑھنے کے کیا فضائل ہیں. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۵۱). [ع : (ف ض ل)].

---اَرْبَعَہ کس صف (---فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ ؛ ج.
چار فضیلتیں یعنی حکمت ، شجاعت ، عفّت ، عدالت. کسی مقام پر جیسے لڑکیوں کی تعلیم اور فضائلِ اربعہ کی فصل میں کسی قدر عبارت بطور مناسب موافق ارشاد اور ہدایت کے ایزاد کی گئی. (۱۸۷۵ ، اخلاقِ کاشی ، ۱ : ۷۱). [فضائل + اربعہ (رک)].

فِضائی (فت نیز کس ف) صف.
فضا (رک) سے منسوب یا متعلق ، فضا کا ، ہوائی. تمام سلاخوں کے مرکزی خطوط اگر مختلف مستویوں میں ہوں تو فضائی ڈھانچا کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۳). روزانہ کی فضائی کیفیات کو انگریزی میں Weather کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۸). [فضا + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَسَرُّف (---فت ت ، س ، شد ر بضم) امذ.
ہوا کا کسی چیز کو کاٹنا ، ہوا کی وجہ سے ہونے والا کٹاؤ. اسی میں فضائی تسرف Windly Frosion کا عمل زمین کی بربادی کی وجہ بنی ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۶۹). [فضائی + تسرف (رک)].

---چھَتْری (---فت چھ ، سک ت) امث.
نائلون کے ریشوں کی بنی ہوئی چھتری نما شے جس کی مدد سے انسان بلندی سے ہوائی جہاز سے کود کر بہ حفاظت زمین پر پہنچتا ہے ، پیراشوٹ. یہی وجہ ہے کہ آندرے گرینن نے خوش قسمتی سے فضائی چھتری ایجاد کر لی. (۱۹۶۶ ، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۴۰). [فضائی + چھتری (رک)].

---دَباؤ (---فت د ، و مج) امذ.
قوت فی یونٹ رقبے کے لحاظ سے کرۂ ہوا کا ڈالا ہوا دباؤ ، یہ دباؤ سمندر کی سطح پر تقریباً ۱۴ ، اعشاریہ ۷۰ پونڈ فی مربع انچ کے برابر ہوتا ہے. ساتھ ہی ساتھ فضائی دباؤ بھی بلندی کی مناسبت سے کم ہوتا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۷۷). ہوا کی کوئی ساخت نہیں ہوتی اسی لیے یہ ایک یونٹ رقبے پر صرف اپنی کمیت کے باعث قوت اثر انداز کرتی ہے یہ قوت فی یونٹ رقبے کے لحاظ سے کرۂ ہوا کا ڈالا ہوا دباؤ ہوتا ہے اور فضائی دباؤ کہلاتا ہے. (۱۹۸۸ ، کیمیا ، گیارہویں جماعت کے لیے ، ۱۰۲). [فضائی + دباؤ (رک)].

---شُعاعیں (---ضم ش ، ی مج) امث ؛ ج.
(طبیعیات) بیرونی خلا سے زمین تک پہنچنے والی شعاعیں ، ان میں بعض خفیف اور بے ضرر ہوتی ہیں. فضائی شعاعوں (Cosmic Rays) میں سے بھاری مرکزی ذرّے ... حاصل کرنے والا آلہ. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۲۲). [فضائی + شعاعیں (شعاع (رک) کی جمع)].

---کَمْپَنی (---فت ک ، سک م ، فت پ) امث.
مسافر و مال بردار ہوائی جہاز چلانے والی کمپنی. قومی فضائی کمپنی ... حکومت اور ولندیزی کمپنی (KLM) کے تعاون سے قائم ہوئی تھی لیکن اب حکومت کی ملکیت ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۹۸). [فضائی + کمپنی (رک)].

---مُسْتَقَر (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ق) امذ.
ہوائی اڈا (۱) ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلی فون ایکسچینج کی حفاظت (۲) دریائے سُرما پر ، کنوپل ، کی نگرانی (۳) فضائی مستقر. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۳۱). [فضائی + مستقر (رک)].

---میزْبان (---ی مج ، سک ز) امث.
وہ لڑکیاں جو ہوائی جہاز میں فضائی کمپنی کی طرف سے مسافروں کی دیکھ بھال کرتی ہے ، ایر ہوسٹس. پی آئی اے کے گرلز ہوسٹل میں ... کچھ تو ہوسٹل ہی کی لڑکیاں تھیں جو فضائی میزبان کی تربیت حاصل کر رہی ہیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۲۱۱ : ۲). [فضائی + میزبان (رک)].

فَضائِیَت (فت نیز کس ف ، کس ء ، فت ی) امث.
جگہ کی کشادگی ، زمین کی فراخی ، وسعتِ مکان. مجھ کو یقین ہے کہ جو شخص صحرائیت اور فضائیت کا دلدادہ ہے میرے دعوے کی شہادت پر فوراً آمادہ ہوگا. (۱۸۸۷ ، مکاتیبِ شبلی ، ۱ : ۱۰). مولانا صحرائیت و فضائیت کے بہت دلدادہ تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۶۷). [فضائی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَضائِیَہ (فت نیز کس ف ، کس ء ، فت ی) امث.
کسی ملک کی مسلح افواج کا وہ شعبہ جو ہوائی جہازوں پر مشتمل ہو ، فضائی فوج کا محکمہ. فضائیہ کا ہیڈ کوارٹر پشاور میں اور بحریہ کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں واقع ہے. (۱۹۴۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ اگست ، ۳). ان کا ایک لڑکا تھا فلائنگ آفیسر پرفلا مکرجی ہندوستانی فضائیہ میں ہوا باز تھا ، خوبصورت لڑکا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۷۷). [فضائی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فِضَّت (کس ف ، شد ض بفت) امث.
چاندی ، سیم.

معصیت کے لوٹاری لوٹ لیکے پھر
ذہب کے ہور فضّت کے قناطیر

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۵۶). [ع : فضّۃ].

فَضْل (فت ف ، سک ض) امذ.
۱. **مہربانی ، عنایت ، کرم.** اپنے پیر نے فضل سے پیر کے پیر کا فضل ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۲).

آبرو بندا ہے تیرا فضل اوس پر کیوں نہ ہو
غیر کیوں مانع ہوا ہے یہ خدا نشناس کہہ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۶). جو کچھ کہ میری آرزو تھی حق تعالیٰ کے فضل سے بر آئی. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۵۵).

ازل میں مرے سامنے تُو نہ تھا
بڑا فضل تھا یہ بھی اللّٰہ کا

(۱۸۷۷ ، دُرۃالانتخاب ، ۶). اور تم اُس کے فضل سے بھائی (بھائی) ہو گئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۶). وہ مہربان ہو کر مدّعا پوچھے گا اور خدا کے فضل و کرم سے تیری مراد پوری ہو گی. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۳۷). ۲. **فضیلت ، بڑائی ، بزرگی.** تام اللہ محیط است کہ سبحان اللہ سلطان اللہ جز اس اور فضل نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۲).

حلامیے میں سب کے پرت ہے اوّل
پرت بن نہیں کوئی دوجا فضل

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱). اور ضمیر ارباب فضل اور اصحابِ دانش کے مِنّن اور مبرہن ہوجیو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰). اوس کے لیے فضل ہے اور اوسی کے لیے ثنا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۳). سودا کو اُردو ہجو و ہجا میں نہ صرف فضلِ تقدّم حاصل ہے بلکہ اُن کے کلام سے طنزیات کی بہترین صلاحیت و استعداد بھی نمایاں ہے. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۳۶). ۳. **بخشش ، عطا ، احسان.** یہ فضل میرا ہے کہ جس کو جو چاہوں وہ دوں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۲). ۴. **دانائی ، علم ، دانش.** بزرگی فضل اور ادب سے ہے نہ اصل و نسب سے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۰۲). تیمور اور بابر سے لے کر بہادرشاہ تک کوئی علم و فضل سے عاری نہ تھا. (۱۹۱۰ ، مقامات ناصری ، ۳۶۸). اقبال کی شاعری اتنی محیط اور بسیط اس لیے محسوس ہوتی ہے کہ وہ نظم کی شاعری ہے اور اُس علم و فضل کی شاعری ہے جو اقبال کے کسبِ کمال کا جوہر ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۱). ۵. **زیادتی ، الزوق.** جَو کا مبادلہ جَو سے جولا کا تول اور دست بدست ہونا چاہیے اور فضل (زیادتی) سود ہے. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۲۵). ۶. **بچوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام جیسے دال چپاتی ، اللہ میاں کی بھینس ، ہوّا وغیرہ مثلاً اللہ میاں کے فضل دیکھ یہ روتا ہے** (فرہنگِ آصفیہ). [ع].

ـــــ اِلٰہ / اِلٰہی کس اضا / صف (ـــــ کس ا ، مد ل)
خدا کی مہربانی ، خدا کی عنایت.

یہ مطبع کے صاحب کا ہے فیضِ عام
کہ ہے خاص وہ لطفِ فضلِ الٰہ

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲۰۱).

مبارک دوستوں کو آئیں بیٹھیں بزمِ عشرت میں
جنابِ داغ اچھے ہو گئے فضلِ الٰہی سے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۳). [فضل + اِلٰہ / الٰہی (رک)].

ـــــ اِلٰہی اِک طَرَف ساری خُدائی اِک طَرَف کہاوت.
کو ساری دنیا مخالف ہو جائے لیکن خدا کی مہربانی ہو تو کوئی کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا (جامع اللغات).

ـــــ اِیزِدی کس صف (ـــــ ی مج نیز مع ، کس ز) امذ.
رک : فضلِ اِلٰہ / الٰہی.

ہر شخص شہ کو دیکھ کے کہتا تھا واہ واہ
کیا فضلِ ایزدی سے ملا دل کا مُدّعا

(۱۷۹۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۰۳). [فضل + ایزد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ حَق کس اضا (ـــــ فت ح) امذ.
فضلِ اِلٰہ ، خدا کی مہربانی یا عنایت.

خوشبو وہ ہے کہ سونگھ لے اُن کو اگر مریض
ہو جائے فضلِ حق سے طبیعت ابھی بحال

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۳۹).

کعبہ انگلینڈ ہے جن کا تو گورنر قبلہ
فضلِ حق سے ابھی ایسے بھی مسلماں ہیں بہت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۲). [فضل + حق (رک)].

ـــــ خُدا کس اضا (ـــــ ضم خ) امذ.
فضلِ اِلٰہ ، خدا کا فضل یا مہربانی.

کیوں نہ مستغنی رہیں فضلِ خدا سے اے نسیم
رکھتے ہیں ملکِ سخن کی واقعی جاگیر ہم

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۸). [فضل + خُدا (رک)].

ـــــ خُدا شامِلِ حال ہونا محاورہ.
کسی کے حال پر خدا کی مہربانی ہونا (نوراللغات).

ـــــ دوسْت (ـــــ و مع ، سکن س) صف.
علم دوست (مہذب اللغات). [فضل + دوست (رک)].

ـــــ رَبّی کس صف (ـــــ فت ر ، شد ب) امذ.
میرے پروردگار کا فضل و کرم ، ہذا من فضلِ ربّی کا مخفف جس کے معنی ہیں "یہ میرے رب کے فضل سے ہے" ؛ (طنزاً) ناجائز ذریعے سے کمائی ہوئی دولت.

فضلِ ربّی سے بنی ہیں کوٹھیاں
خادموں سے قومی خدمت ہو گئی

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ دسمبر ، ۳). سرکاری ملازمت کے لیے بندے کے پاس یا تو فضلِ ربّی کی کافی مقدار ہونی چاہیے یا پھر کوئی تگڑی سی سفارش. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۹). [فضل + رب (رک) + ی ، ضمیر واحد متکلّم].

ـــــ رَحْمانی کس صف (ـــــ فت مع ر ، سکن ح) امذ.
رک : فضلِ الٰہ / الٰہی.

کیا روشن چراغِ دل کوں میرے
سراج اب فضلِ رحمانی ہمیں ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۰). [فضل + رحمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کَرْنا ف م.
۱. **رحم کرنا ، مہربانی کرنا ، کرم کرنا.** فقیر اس کے بہت سے دلاسا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا قادر ہے فضل اپنا کرے ہی گا. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۵۵).

تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو تجھ سے مایوس امیدوار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۳). اور خدا مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (۱۹۰۰ ؟ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۸۷). کیوں نہیں جی اللہ فضل کرے ! اس نے سارنگی سینے سے دبا کر کہا ، اب بھی رہتے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے انشاءاللہ. (۱۹۸۱ ، سفر درسفر ، ۴۰) . ۲. **شفا بخشنا ، آرام دینا** . بھائی کا حال اس کی زبانی معلوم ہوا ، حق تعالیٰ اپنا فضل کرے. (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۸۸).

---کرے تو چُھٹیاں عَدل کرے تو لُٹیاں کہاوت.
خدا اگر مہربانی کرے تو گناہ کی سزا سے بچیں گے اور اگر عدل کرے تو بندوں کو بچاؤ کی کوئی صورت نہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---مَولیٰ کس اضا (---و لین ، ا بشکل ی) . (الف) کلمۂ دعائیہ.
(**فقرا کی دعا**) **خدا خوش رکھے ، خدا کی عنایت رہے** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ) . (ب) امذ . **خدا کی مہربانی ، عنایتِ خدا ، جیسے: فضلِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[فضل + مولیٰ (رک)].

---مَولیٰ اَزہَمہ اَولیٰ فقرہ.
خدا کی مہربانی ہر چیز سے افضل ہے (جامع اللغات).

---و کَرَم (---و مج ، فت ک ، ر) امذ.
مہربانی و عنایت . اگر خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو یونیورسٹی مل گئی تو لوگ دیکھیں گے کہ پھر ایک دفعہ نئے سرے سے ہمارے قدیم علوم زندہ ہوتے ہیں . (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۸۵). جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مقدور دیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بچتے ہیں ، (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۳). [فضل + و (حرفِ عطف) + کرم (رک)].

---ہے فقرہ.
خیریت ہے (فرہنگ آصفیہ).

فُضَلا (ضم ف ، فت ض) امذ ؛ ج.
فضیلت والے لوگ ، علما.

کوئی علماء کوئی فضلا فقراء ، کوئی امرا ، کوئی شاہ شاہان ہے.
(۱۷۵۶ ، گنج شریف ، ۹۳).

سعی و تلاش بہت سی بیچ کی اس انداز کے کہنے کی
صحبت میں علما فضل کی جا کر پڑھیے کیسے کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۶۷). اکثر فضلا مثل یاقوت اور ابوالفدا مورّخ اور شیخ تقی الدین اور شیخ الشیوخ وغیرہ اسی شہر کی طرف منسوب ہیں . (۱۸۴۷ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۵۰). علماء و فضلاء و شعراء نے منتشر ہوکر تمام ہندوستان کی زبان کا نقشہ بدل دیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۰). اور بعض فضلاء تو یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ وہ کئی حیثیتوں سے ہندی سے آگے ہیں . (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۴۳) . [ع : فُضَلا (فاضل (رک) کی جمع)].

فُضَلات (فت نیز ضم ف ، فت ض) امذ ؛ ج.
۱. **بچی کُھچی بیکار چیزیں ، پھوک** . اکثر عمدہ پہلو قدما کے کلام میں نکلیں گے اور ان کے فضلات متاخرین کے کلام میں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۷) : صنعت کے مختلف گروہوں میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ ایسے یونٹ قائم کریں جہاں زرعی اور صنعتی فضلات کا استعمال ہو سکے . (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۹۹) . ۲. **بدن سے خارج ہونے والی غلاظتیں ، بول براز** . کوڑے کرکٹ حیوانات کے فضلات کے ڈھیر کے ڈھیر جابجا جمع ، ادھر سے گزرنا مشام پر ظلمِ شدید کرنا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۴۸) . آکسیڈیشن کے دوران توانائی پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ فضلات اور دوسرے زہریلے مادے بھی پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۴) . [فضلہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

فُضَلاتی (فت نیز ضم ف ، فت ض) صف.
فضلات (رک) سے منسوب یا متعلق. چند اعمال ایسی اشیاء کی کیمیائی بناوٹ پر مشتمل ہیں جو بالکل فضلاتی نہیں ہوتیں. (۱۹۷۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵). [فضلات + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُضلَہ (فت نیز ضم ف ، سک ض ، فت ل) امذ.
۱. **بچا ہوا ، باقی ماندہ ، بچا کُھچا ، بچی کُھچی چیز**. اُن کے جود و کرم کا فضلہ فقیر و پیر و اقربا اور ہمسائے کو پہنچتا ہے۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۱۶). تابکار مادے کے فضلے کو سمندر میں ڈبو کر ضائع کرنا سخت خطرناک ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۱۲۰). ۲. **جھوٹا ، جھوٹن ، پس خوردہ**. شیر کی خدمت میں ایک روباہ تھی کہ فضلہ اس کے طعمے کا چُن کھاتی تھی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۰۴). ۳. **پھوک ، گٹھلی ، چھلکے اور بیج وغیرہ**. کمرے میں سرِ راہ بزمِ احباب فراہم تھی اور باہم کچھ شغل میوہ خوری کرتے تھے اور فضلہ اس کا فضلہ دان میں ڈالتے جاتے تھے. (۱۸۷۴ ، شائع المعانی ، ۱۹۲). بعد کو گاجر باریک پیس کر اسکا عرق نکال لیں فضلہ پھینک دیں . (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۹). سائنسی اور صنعتی ریسرچ کی کونسل نے ... کیڑے مارنے والی نئی دوا میکرولین داؤد خیل کی کھاد فیکٹری کے سامان کے فضلے سے تیار کی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۰۸). ۴. **بدن سے خارج ہونے والی غلاظت، بول براز**. جب آپ رفع حاجت فرماتے زمین پھٹ جاتی اور فضلہ شریف نگل جاتی . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹). سُور نہایت بے عزت جانور ہے ... اس کی غذا فضلہ ہے . (۱۹۱۲ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۶۳). بیمار کو کھانا نہ دو اور مُلیّنات استعمال کراؤ تا کہ اس کا پیٹ فضلہ سے صاف ہو جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳۰).
[ع : فَضلَۃ].

---چیں / خوار (---ی مع / و معد) صف.
بچا کُھچا کھانے والا ، زلّہ ربا ؛ خوشہ چیں.

شادؔ ہیں صوفی ہزاروں میں دو چار
باقیاں سب ان کے ہوویں فضلہ خوار
(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۳۱).

حضرت کے خوان فضل سے وہ فضلہ چیں نہیں
قے مس پہ کیوں محقق طوسی کے ہوں براز
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۵۶). [فضلہ + ف : چیں ، چیدن - چننا/ خوار ، خواردن - کھانا].

فَضْلَتی (فت نیز ضم ف ، سک ض ، فت ل) صف.
فضلہ (رک) سے منسوب یا متعلق. اس طریقے میں تحویل و فضلتی نائٹروجن (Metabolic Fccalnitrogen) اور درون زاد نائٹروجن (Endogenous Nitrogen) کا تخمینہ لگانا ضروری ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذیات حیوانات ، ۸۰). [فضلہ (ہ مبدل بہ ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَضْلی (فت ف ، سک ض) صف.
زائد ؛ (فلسفہ) جسم جو متغیر اور زوال پذیر ہو (اصلی کی ضد).

جیو کے بدلے جیو دے فضلی سیں ہوتا ہے فراغ
جب کرے حاکم طلب تب آن پہنچے یا وکیل
(۱۷۸۰ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۳۷).

بدن انسان کا فضلی ہے کوئی اس کو کہے باقی
مگر انسان اصلی اور شے ہے وہ ہے باقی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۳۸). [فضل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فُضْلی (ضم ف ، سک ض) صف.
رک : **فضلتی.** اور کتکی میں اس سے بھی قوت زیادہ ہے بشرطیکہ ان میں رطوبت فضلی نہ ہو. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۲۹). [فضلہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَضْلِیات (فت ف ، سک ض ، کس ل) امث.
علوم ادب و شعر. لباب الالباب کے مصنف محمد عوفی نے علما کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک وہ جو شرعیات کے ماہر ہوتے تھے ، دوسرے وہ جو فضلیات (یعنی علوم ادب) کے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۲۷۴). تعلیم کے عموی شعبے دو تھے، جن پر توجہ ہوتی (۱) شرعیات اور (۲) فضلیات ... فضلیات کا تعلق ادب سے تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳). [فضل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

فُضُوح (فت ف ، و مع) امث.
رُسوا ، بدنام.

سید منکر بھی گر ہو مومن تو کیا
مثل پسر نوح جہاں میں ہو فضوح
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۷). [ع : (ف ض ح)].

فُضُول (ضم ف ، و مع) (الف) صف.
۱. فالتو ، زائد ، بے کار ، ایسی چیز جو لغو اور بے مقصد ہو ، غیر ضروری اشیا وغیرہ.

ایسی سر تھے کر بہار سکا فضول
خدا کی کتاب ہیں ہور آل رسولؐ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰). ایک گروہ اس امر پر اتفاق کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ غذا پیدا کرے اور دوسرا گروہ اس امر پر کہ اپنی حاجت سے زیادہ کپڑا بنا دے اور جس قدر کپڑا اس کی حاجت سے زیادہ ہو اس کا معاوضہ گروہ اوّل کی غذا فضول سے کرلے. (۱۸۹۸ ، سیاست مدن ، ۱۰۲). **۲. فراواں ، وافر.**

اس لب سے مل ہی جائے گا بوسہ کبھی تو ہاں
شوقِ فضول و جرأت رندانہ چاہیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۱).

حریفِ حوصلۂ نارسا وہ شوقِ فضول
سمجھتے بوجھتے کھاتے فریبِ حُسنِ بُتان
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۵۰). **۳. بے فائدہ ، بے کار ، بے سود ، بے مصرف.** حقیقت میں ان کا خط طلب کرنا ایک فضول امر ہے. (۱۸۸۶ ، خطوط سرسید ، ۱۲۷). بچے کی پرورش کرنے والوں کو چاہیے کہ بجائے فضول بک بک کے اللہ رسولؐ کا نام لیا کریں. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۹۵). **۴. غیرضروری ، بے فائدہ.** میدان مجاہدے میں ایسا مرد چاہیے کہ دامنِ دل گردِ تعلقاتِ فضول سے جھاڑے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۸۸). صرف یہی کیا تو ایسے فضول کاموں میں کہ نہ ضرورت نہ حاجت. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۲). مگر کتنی فضول سوچ ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۷). **۵. زیادہ گو ، بکّی ، بکواسی ، بیہودہ (آدمی).**

اس کی صحبت کو نہ کر ہرگز قبول
نیں کیا تک امتحاناں اے فضول
(۱۶۸۸؟ ، پند نامۂ لقمان ، ۱۰).

عاشقیں کا باور و یارا گیا
کرتے ہیں کیا کیا فضولی اب فضول
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۵).

نامہ کسی کا آئے تو فرحت حصول ہو
بیہودہ ہو ذلیل ہو کتنے فضول ہو
(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر مینائی) ، ۱ : ۱۲۱).
(ب) م ف. **بے فائدہ ، بے کار.** جاپانیوں کو یہ بتانا فضول ہے کہ فلاں فرشتے کا یہ ڈیل ڈول ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۷۱). [ع : (ف ض ل)].

ـــ باتیں (ـــ ی مج) امث ؛ ج.
بکنی اور محض بے فائدہ باتیں ، ژٹل ؛ بکواس ، بے معنی باتیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [فضول + باتیں (بات (رک) کی جمع)].

ـــ بکنا محاورہ.
لغو باتیں کرنا ، بکواس کرنا ، لغو گوئی ، بے بنیاد اور بے اصل باتیں ، بے سرو پا باتیں.

مانا دلیل سودا گر ہے فضول بکنا
دیوانہ تھا اگر میں ناصح کو کیا ہوا تھا
(۱۹۳۱ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۴۳).

---خرچ (---فت خ ، سک ر) صف.
ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والا ، بے موقع اور بے جا خرچ کرنے والا ، مسرف. ہم لوگ روپیہ خرچ کرنے میں تمام قوموں سے بہت زیادہ فضول خرچ ہیں۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۳). یہ ایسا گر ہے جو ہماری فضول خرچ نسل کے لیے بہت ہمت افزا ثابت ہو سکتا ہے۔ (۱۹۷۷ ، آدمی اور مشین ، ۳۷)۔ [فضول + خرچ (رک)].

---خرچی (---فت خ ، سک ر) امث.
ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ، بے موقع اور بے جا خرچ کرنا ، اسراف. ہندوستانی اپنی بہبود میں کوشش کریں فضول رسموں کو مثل فضول خرچی مصارف شادی وغیرہ ترک کریں۔ (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، مارچ ، ۵ : ۳). خواجہ حافظ نے اپنے بیٹے کپڑوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ایسی ہی فضول خرچیوں سے تو یہ حال ہو رہا ہے۔ (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۷۷). ہم مسلمان خرچ کے معاملے میں بڑے تیز ہوتے ہیں فضول خرچی ہماری عادت ہو گئی ہے۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۱۰)۔ اف : کرنا ، ہونا. [فضول خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی باتیں امث ؛ ج.
فضول (شخص کی) باتیں ، بیکار (کی) باتیں.

> نہ سنیے عاشق زار و ملول کی باتیں
> نہ یاوہ ہوتی ہیں اکثر فضول کی باتیں

(۱۸٦۷ ، رشک (نور اللغات)).

---گو (---و مج) صف.
بات کو بڑھا کر بیان کرنے والا ، باتونی ، بکی ، بکواسی. تعلیم یافتہ عورت تھی نگاہیں بھی تجسس پسند واقع ہوئی تھیں بے محابا گفتگو کرنے کی عادی نہ تھی فضول گو بھی نہ تھی۔ (؟ ، میرا پہلا گناہ (مہذب اللغات)). [فضول + ف : گو ، گفتن ـ کہنا ، بولنا].

---گوئی (---و مج) امث.
بات بڑھا کر بیان کرنا ، بکواس کرنا.

> بیجا فضول گوئی سے ہے مقصد سکوت
> معقول بات ذہن میں آئے تو چپ نہ رہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱٦۹). [فضول گو (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---ہے فقرہ.
لاحاصل ہے ، بے فائدہ ہے ، غیر مصرف ہے ، بیکار ہے ، بے مقصد ، بے سُود (فرہنگ آصفیہ).

فُضُول (فت نیز ضم ف ، و مع) امذ ؛ ج.
فُضلہ (رک) کی جمع. مسہل میں نے اس واسطے لیا تھا کہ میرے اعضا میں درد رہتا تھا اور فضول معدے میں جمع ہو گئے تھے۔ (۱۸۵۳ ، نادراتِ غالب ، ۳۰). حبس و عسر بول زیادہ اسی وقت ہوتا ہے جب ایعاً فضول سے پاک نہیں ہوتے۔ (۱۹۰۳ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۳۰). [ع].

فُضُولی (ضم ف ، و مع). (الف) صف.
۱. بے فائدہ ، بیکار ، لاحاصل.

> تکیہ بھی چھوڑا فضولی جان کر
> یعنی اک یہ بھی ہے مجھ پر بار سر

(۱۷۷۳ ، رموز العارفین ، ۹۱).

> کوئی ہے دل کھنچے جاتے ہیں اودھر
> فضولی ہے تجسس یہ کہ کیا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۰).

> دل نے کہا کیوں امرِ فضولی میں یہ کد ہے
> دی عقلِ رسا نے یہ گواہی کہ سند ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۷).

> ہے فضولی نمائشِ جاہ و حشم
> ہے عبث یہ ذخیرۂ سیم و طلا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰). **۲. لایعنی ، بے معنی ، غیر ضروری.**

> اسی درگہ سے حاجت روا ہوتی ہے عالم کی
> جہاں دینے ہوں بن مانگے ، فضولی ہے طلب لالا

(۱۷٦۱ ، چمنستان شعرا (بہار) ، ۳۵). **۳. بیہودہ آدمی ، زیادہ گو ، وہ شخص جو غیر ضروری کام کرے** (ماخوذ : نور اللغات).
(ب) امث. **۱. بے مصرف کام ، بے معنی بات ، سعی لاحاصل.**

> دیر و حرم کو دیکھا اللہ ری فضولی
> یہ کیا ضرور تھا جب دل کا مکاں بنایا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹).

> عاندی کا باور و یارا گیا
> کرتے ہیں کیا کیا فضولی اب فضول

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۵). **۲. اسراف ، فضول خرچی.**

> کمر باندھی ہے ایسی منعموں نے بخل پر اے دل
> فضولی جانتے ہیں یہ سخاوت کو بھی حاتم کی

(۱۸۷۳ ، دیوان بیخود (ہادی علی) ، ۹٦). امیروں کی طرح رہنا سہنا دولت مندوں کی طرح فضولی کرنا بھرم قائم رکھنے کے لیے لازمی تھا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۳٦۸). ایسے شخصوں کو ماہانہ دیا جائے تا کہ کوئی فضول بھی نہ کر سکے اور تکلیف بھی نہ اٹھائے۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۴۲). **۳. بے اعتدالی.** کسی بات میں اپنی طرف سے فضولی نہ کرے۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵۳). فضولی عموماً خود مختار بادشاہوں اور بالخصوص مشرقی حکمرانوں کے خمیر میں پڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۵۷). **۴. یاوہ گوئی ، بکواس ، لاحاصل گفتگو.**

> بات منصور کی فضولی ہے
> ورنہ عاشق کو آہ سولی ہے

(۱۷۵۴ ، مخزن نکات ، ۴۳). منشأ افراط پرستش وفورِ محبت ہے نہ فضولی۔ (۱۸٦۷ ، خطوط غالب ، ۴٦۲). ان مبالغوں اور فضولیوں میں بھی بعض بعض فقرے ایسے ٹپک گئے ہیں کہ ہزار خونِ جگر ان پر قربان ہیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۷۳).
۵.(أ) (فقہ) ولی کے علاوہ وہ شخص جو دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کرا دے. اگر مرد اور عورت دونوں کا دو فضولیوں نے نکاح کر دیا بغیر ان کے اذن کے تو نکاح جائز ہو گا اور موقوف

ہے کہ اُن کے اذن پر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۲۲). (اا) وہ **شخص جسے مدعیٰ علیہ نے صلح کے لیے مقرر نہیں کیا ہو لیکن جو اپنے طور پر فیصلہ کرے.** اگر فضولی نے یوں کہا کہ صلح کرتا ہوں میں تجھ سے ہزار روپے پر اور ہزار روپے نہ دیے تو موقوف رہیگی صلح مدعیٰ علیہ کی اجازت پر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۳۰). ۹. **چال بازی ، حیلہ سازی ، حیلہ بازی.** پس باتفاق یہ سب شتر کے پاس گئے اور یہ سب فضولی اُس سے بیان کی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۲). ۷. **بے وقوفی.** بندر ... اپنی فضولی سے ہلاکت کو پہونچا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۶۵). ۸. **دخل اندازی ، خواہ مخواہ دخل دینا.** اگر آپ کی طرف سے استصلاح کا کلمہ درمیان نہ آتا تو میں فضولی نہ کرتا. (۱۸۶۲ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۵۱). [ع : فُضُولی نیز فُضُول (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فُضُولیات (ضم ف ، و مع ، کس ل) امث ؛ ج.
بیکار اور لغو باتیں یا کام ، فضول چیزیں. یہ دیکھو کہ وہ فضولیات اور مکروہات دنیا سے کس قدر بچتا ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب اکبر ، ۹۱). سمجھ میں نہ آنے والے عوامل کو فضولیات کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۲۱۶). [فضول + یات ، لاحقۂ جمع].

فِضّہ (کسر ف ، شد ض بفت) امث.
چاندی ، نقرہ ، سیم. غنائم حنین کو وہاں جمع کیا تھا اور وہ چھ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر ... اور چار ہزار اوقیہ فضہ. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۷). لفظ باجۂ بہ تشدید جیم لغتِ فرنج مغرب میں چاندی کو کہتے ہیں ، اگر یہ درست ہے تو ممکن ہے کہ اہلِ مغرب نے لفظ فضہ کو بگاڑ کر باجہ بنایا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۶۰). [ع].

فِضّی (کسر ف ، شد ض) صف.
چاندی کا ، نقرئی. مرتشائے سوختہ ذہبی یا فضی یا نحاسی یا حدیدی زنگار فرنجی ... کو باریک پیس کر اُس میں ڈالیں اور پانچ دن یا دوپہر تک پھر کوٹیں اور استعمال میں لائیں. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۳). کتان پر کے فضی دھبّے (Silver Stains) پوٹاسیم سایانائیڈ ۳ ، گرام آیوڈین ۳ ، ۵ گرام اور پانی ۲۰ مکعب سینٹی میٹر کے محلول کے ذریعہ دھو کر دور کیے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۲). [فضہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پُروٹین (--- ضم مع پ ، و مج ، ی مع) امذ.
(طب) چاندی اور پروٹین کا ایک مرکب جو قلی کی موجودگی میں جیلاٹین پر کسی چاندی کے مرکب کے عمل کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے ، دواءً مستعمل. فضی پروٹین ، مترادف ، پروٹینی چاندی قوی (Argentum Proteinieum forte) ... پروٹار گال (Protargol). (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۶). [فضی + پروٹین (رک)].

فِضِّیَت (کسر ف ، شد ض بکسر ، فت ی) امث.
(طب) چاندی کی بیماری نیز اس کا اثر؛ یہ مرض چاندی یا اس کے مرکبات کے زیادہ عرصے استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے ، اس میں جلد کی رنگت نیلگوں یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے ، لبوں ، نتھنوں اور آنکھ کے پپوٹوں کا رنگ بھی نیلا ہو جاتا ہے. یہ رنگ بعض اوقات قرنیہ تک پھیل جاتا ہے جب کہ بصارت میں خلل واقع ہوتا ہے اس حالت کو ملتحمہ کی فضیت (Aregyrosis) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). [فضی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فَضِیتا (فت ف ، ی مع) امذ.
فضیحت ، رسوائی ، بدنامی ، ذلّت. دائم قباحت دائم فضیتے ، جیتے کنکے تنے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۸). کچھ دن بعد میں نے دیکھنے والوں کے سامنے جانے سے صاف انکار کر دیا اس پر اور فضیتا ہوا. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۳۳۹). اف : کرنا ، ہونا. [فضیحت (رک) کا محرف].

--- اُڑانا محاورہ.
فضیحت کرنا ، رسوا کرنا (نوراللغات).

--- اُڑْنا محاورہ.
بے عزت ہونا ، رسوا ہونا ، ذلیل ہونا (جامع اللغات).

فَضِیتی (فت ف ، ی مع) امث.
رک : فضیتا.

میں یوں کہا ملتا جہاں واں کوئی برا کیکا تو کیا
کئی جب فضیتی ہونے کی بس ایسے ملنے کا دھرم
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۷). [فضیحت (رک) کا بگاڑ].

--- کَرْنا ف م.
ذلیل کرنا ، لتے لینا ، لڑنا جھگڑنا (نوراللغات).

فَضِیح (فت ف ، ی مع) صف.
رسوا ، ذلیل ، بدنام (پلیٹس). [ع : (ف ض ح)].

فَضِیحَت (فت ف ، ی مع ، فت ح) امث.
رسوائی ، ذلّت ، بدنامی.
دیوار چمن پھاند کے پہونچے جو ہم اوں تک ایک تا ک کی اوجھل ترساں ہو یہ فرمانے لگے کوٹ کر ماتھا اے وائے فضیحت (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵). دیکھو یہ میرا نامۂ اعمال کیسی رسوائی اور فضیحت سے بھرا ہوا ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵). کسی حیلے سے کنیزوں کو چلتا کیا تا کہ فضیحت نہ ہو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۲۷۵). لوطؑ نے کہا ، بھائیوں ، یہ میرے مہمان ہیں ، میری فضیحت نہ کرو ، اللہ سے ڈرو ، مجھے رسوا نہ کرو. (۱۹۲۷ ، سیرت سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۵۲۵). [ع : (ف ض ح)].

--- کَرانا ف م.
رسوا کرانا ، ذلیل کرانا ، بدنام کرانا. اسی نے مجھ کو فضیحت کرایا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۰).

--- کَرْنا ف م ، محاورہ.

۱. **رُسوا کرنا ، ذلیل و خوار کرنا ، بدنام کرنا.**

اڑانے ملیں اُس کوں چوندھیرے
فضیحت کریں ہانو لگ سیر تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

نہ کبھی رازِ دل تو اتنی رسوائی بھلا سہتی
فضیحت کر کے مجھ کو اس زبان کے ہاتھ کیا آیا

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۹).

مجھے دیو سرخ روئی دو جہاں میں
فضیحت مت کرو سب انس و جاں میں

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس (ق) ، ۱۱).

کی میں نے بہت دنوں نصیحت
الٹے مجھے کر دیا فضیحت

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۸۸). ۲. **جھڑکنا ، بُرا بھلا کہنا.**

زلیخا کوں عزیز نے کر فضیحت
کیا جھوٹے اوپر رب کی ہے لعنت

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، قدیم بیاض ، ۱۳۸). اے صاحبو یہ بیٹا بنی ہاشم کا ہے اور فصیح عرب مبادا کہ منبر پر جا آلِ معاویہ و ابو سُفیان کوں فضیحت کرے اور بنی امیہ کوں بورا کہے. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۰). میر بابا کے بیٹے نے بھری کچہری میں مجھ کو اور تم کو دونوں کو فضیحت کیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۷). آتے ہی میاں قرضدار کو پکڑ ایسی فضیحت کی کہ توبہ ہی بھلی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱۳). ۳. **جھگڑا کرنا ، لڑنا جھگڑنا.**

تیری عادت ہے فضیحت کرنا
پہلے سُن لے تو نصیحت کرنا

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۱۱).

--- کُن (--- ضم ک) صف.

رُسوا کرنے والا ، شرم ناک. اور طرح طرح کے فضیحت کُن الفاظ سے زبان و قلم کو نجس کیا. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۷).
[فضیحت + ف : کن ، کردن = کرنا].

--- میں پڑنا محاورہ.

رسوا ہونا ، ذلیل ہونا ، بدنام ہونا. دعویٰ میں ہمکو اطلاق کرنا کب صحیح ہو گا ... نہ ہم لوگ اون باتوں سے وقوف پر ہیں پھر ہم لوگ اوس سے فضیحت میں پڑیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۵).

--- ہونا ف م ، محاورہ.

۱. **رسوا ہونا ، ذلیل ہونا ، بدنام ہونا.** یک روز ایس بھالدے میں پڑوں ہور فضیحت ہوں. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۴۳).

ہے کہ اب لا کے دکھا دیں اُسے تجکو ناصح
مت فضیحت ہو عبث کر کے نصیحت ہم کو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۳۵).

وہ دل کو لوٹ کے کرتے ہیں دین کو غارت
میں اون سے مل کے ہوا ہے طرح فضیحت ہوں

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۳۸).

سُن لو نہ سُنے گا جو نصیحت
ہو گا وہ اسی طرح فضیحت

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۵). ۲. **جھڑکا جانا ، دھتکارا جانا.**

اب وصل کا ہے ذکر نہ وہ میل کی باتیں
اک بوسہ پہ ہوتا ہوں فضیحت کئی دن سے

(۱۸۷۵ ، تجمّل (فرہنگ آصفیہ)).

فَضِیحْتا / فَضِیحْتَہ (فت ف ، ی مع ، سک ح / فت ت) امذ.

۱. **لڑائی جھگڑا ، ٹنٹا ، فساد ، تکرار.** دو پیسوں کے واسطے فضیحتا ہے شور و غُل ہے گالی گلوچ کی نوبت ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۴۱). سر پر اینٹ دے ماری فضیحتہ ہوا. (۱۹۸۰ ، اُردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۶۱۵). ۲. **فضیحت ، رسوائی ، بدنامی.** اگر اسکندریہ میں قید بھی ہو جاتا تو اس قدر فضیحتا نہ ہوتا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰۳۸). ۳. **جھڑکی ، ڈانٹ ڈپٹ ، سرزنش.** ایک مرتبہ آپ گھر کے بڑوں کی اس ملامت اور فضیحتے سے تنگ آ کر اس تہوار کے موقع پر چلے گئے اور بڑی دیر تک کہیں غائب رہے. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۲ : ۱۰۳). [فضیحت (رک) + ا (زائد)].

--- بکھیرنا محاورہ.

شوشہ چھوڑنا ، بدنامی پھیلانا. ایک فضیحتا بکھیر دیا کہ اس کم بخت کا تو دماغ الٹ گیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰).

--- کَرْنا محاورہ.

۱. **برا بھلا کہنا ، خوب لتاڑنا ، اچھی طرح خبر لینا.** اماں نے میرا خوب فضیحتا کیا. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۳۸). اماں دیکھیں گی تو میرا فضیحتہ کر کے رکھ دیں گی. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۸). ۲. **لڑائی جھگڑا کرنا ، فساد کرنا.** پھر ان سے تو قرابت داری کا سلسلہ اور پھر یہ سیّد زادے بھلا کیا فضیحتہ کرتے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۶۳).

--- کَھڑا کَرْنا محاورہ.

جھگڑا شروع کرنا ، دنگا فساد مچانا ، فساد لانا. لا کھوں فضیحتے کھڑی کر رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۸۸). گورنمنٹ نے جبریہ اپنی مانگ منظور کرانے کے لیے یہ فضیحتہ کھڑا کیا. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۲ : ۸۷۳).

--- مَچانا محاورہ.

جھگڑا کھڑا کرنا ، فساد برپا کرنا. میرانا سیکریٹری تعلیم اور ایجوکیشنل ایڈوائزر ... دو جانوں نے فضیحتہ مچا رکھا ہے. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۲ : ۹۰۱).

فَضِیحْتی (فت ف ، ی مع ، سک ح) امث.

۱. **رسوائی ، ذلت ، بدنامی.** خدا کہا جیکوئی ایمان لیایا ... انو کوں بہشت دے گا ہور کافراں کو فضیحتی. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۳).

کسی پر کوئی جو کہے آل ہوئی
فضیحتی جیسے خون اس کوں ہوئی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۵۶). اُس کے طالب کو یہاں خرابی

اور ہلاکی ہے اور وہاں عاقبت میں فضیحتی اور رسوائی. (۱۸۳۰، تنبیہ الغافلین ، ۱۶۳). جھگڑے ایسے ہیں کہ نالش کرنے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری فضیحتی اور زیادہ ہوگی. (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، ۳ ، ۳۰۲ : ۶۱). تھوکنے والے کی جو فضیحتی ہوتی بیان کرنے کی ضرورت نہیں. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۲۵۹). ۲. **لعنت ، ملامت ، گالی.** ہر وقت اس پر لوہا تیز ہے بغیر فضیحتی کے بات ہی نہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیت نسواں ، ۹۹). [فضیحت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- کرنا محاورہ.

۱. **لڑنا ، جھگڑنا.** طرفین کی خواصیں آپس میں فضیحتی کر رہی ہیں طعن و تشنیع کا بازار گرم ہے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۳۶). ۲. **بُرا بھلا کہنا ، جھڑکنا ، لعن طعن کرنا.** سنجیدہ تو نواسی کی فضیحتی کر رہی تھی اور نسیمہ ... گم‌سُم بیٹھی بیٹھو کو دیکھ رہی تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۳).

فَضیحْتِیاں (فت ف ، ی مع ، سک ح ، کس ت) امث ، ج.
فضیحتی (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.
زبان تھی کہ الامان ، ایک مُنہ ہیسیوں کوسنے اور ایک سانس میں سیکڑوں فضیحتیاں . (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳).

---- اُڑانا محاورہ.
بُرا بھلا کہنا ، لعن طعن کرنا. ایک طرف تو دولھا کی مذمت کرکے فضیحتیاں اُڑاتے ہو کہ لنگڑا ہے لولا ہے اپاہج ہے دوسری طرف اپنی کانی ٹخو کو دولھا کے سر منڈھتے اور خوشامد کرتے ہو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۲).

---- کرنا محاورہ.
رک : **فضیحتیاں اُڑانا.** تم ان کو سمجھا لو تو میں چلی جاؤں ، سن ہے ہو کیسی فضیحتیاں کر رہی ہیں. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۵). اگر کسی وقت وہ کنگھی کرنے بیٹھتیں تو لا کھوں فضیحتیاں تو میری کرتیں. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۱۰).

فَضیخ (فت ف ، ی مع) امث.
۱. **کھجور کی شراب.** خرمائے تر سے فضیخ جو ایک قسم کی شراب ہے بناتے ہیں . (۱۸۳۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۷). ۲. **شیرۂ انگور** (اسٹین گاس). [ع].

فَضیلَت (فت ف ، ی مع ، فت ل) امث.
۱. **بزرگی ، بڑائی ، بڑا درجہ.**

تو صاحب جہاں کا ہے صاحب کمال
ہو تیرا فضیلت ہے دوجگ اوجال

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۱).

خدا نے اونوں کوں فضیلت دیا
ابوبکر بعد از عدالت کیا

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ (عکسی) ، ۴). اور بعض نئی عورتیں تو میرے ساتھ آنے کو موجود تھیں کہ شہادت کی فضیلت پہلے انہی کو حاصل ہو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۷). احسان اور فضیلت یہ ہے کہ مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ سلوک کیا جائے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۴۳). محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فضیلت والا کوئی نہ پایا. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۹۳). ۲. **برتری ، فوقیت ، ترجیح.**

سب دلیراں پہ حق نے تجھ کوں دیا فضیلت
ہر مدرسے کے بہتر چرچا ہے تجھ درس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱). حمد بے‌حد واسطے اس خالق کے سزاوار ہے جس نے نوعِ انسان کو نہاں خانۂ عدم سے عرصہ گہِ وجود میں لا کر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱). کوئی جانا چاہتا تو اس کو روکتے کہ جماعت پر وعظ کو فضیلت ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۰۲). دیکھ ! ہم نے کیونکر دنیا میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۱۶). میر انیس کو بلاشبہ میرزا دبیر پر ترجیح و فضیلت حاصل ہے . (۱۹۷۶ ، میر انیس حیات اور شاعری ، ۱۶۳). ۳. (أ) **خوبی ، شرف.**

فضیلت نماز جماعت کاتی
ابی کر رسول امیں آپ کئی

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۳۳).

بُڈھے سے کوئی بوجھے جوانی کی فضیلت
صحت کی قدر جا کسی بیمار سے بوچھو

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۶۰). ہیرو کے ایک عیب یا خطا کا معلوم ہونا اس کی تمام فضیلتوں پر پانی پھیر دیتا ہے . (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۹). (اا) **نیکی ، خیر.** واضح ہو کہ لفظ انگریزی (VIRTUE) کا ترجمہ قدیم اخلاق کی کتابوں «کتاب الطہارت» اور «اخلاقِ ناصری» میں فضیلت کیا گیا ہے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۸). فلسفہ نیکی یا فضیلت کو حاصل کرنے یا مسرت کی عقلی تلاش کا نام ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۱۶). ۴. **علم ، فضل.**

ہر اک مرد علّامۂ دہر تھا
فضیلت میں استادِ ہر شہر تھا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱).

الٰہی نور چشم شاہ پر چشمِ عنایت ہو
اسے علم و فضیلت میں زمانے پر فضیلت ہو

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۵۲). سوائے پروفیسر راجوکی شفقت اور ان کی فضیلت سے استفادہ کرنے کے مجھے یہاں کچھ حاصل نہیں ہوا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲۰). [ع : (ف ض ل)].

---- کا تَمْغَہ امذ.
وہ تمغہ جو کسی علمی امتحان کے پاس کرنے کی سند میں دیا جائے ، ڈپلوما ، لیاقت کی سند، سرٹیفکٹ ، میڈل (فرہنگ آصفیہ).

---- کا وَقْت امذ.
وہ وقت جس میں کسی عبادت کا ادا کرنا افضل ہو.

بولا پھوپھی سے ہاتھ پکڑ لیجیے ذرا
اپنا نہ ہو کہ وقت فضیلت کا ہو قضا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۸۳). مغربین کی نماز تو فضیلت

کے وقت پر پڑھی تھی مگر اس وقت تک تسبیحیں پڑھ رہی ہیں۔ (۱۹۰۰ء، ذات شریف، ۷)۔

ــــ کی پگڑی امث۔
دستارِ فضیلت، وہ پگڑی جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد استاد اپنے شاگرد کے سر پر باندھتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ــــ کی پگڑی باندھنا محاورہ۔
فضیلت حاصل کرنا ، عالم ہونا ، فاضل ہونا ، فاضل ہونے کا تمغہ یا سند حاصل کرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

ــــ لے جانا محاورہ۔
سبقت لے جانا ، فائق ہونا ، برتری حاصل کرنا۔

ہوا واقف وہ ہر علم و ہنر سے
فضیلت لے گیا اپنے پدر سے
(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نومنظوم، ۳ : ۲۱۴)۔

ــــ مآب (ــــ فت م ، مد ا) صف۔
نہایت بزرگی والا ، اعلیٰ مرتبے کا ، صاحبِ فضل۔

لاتا ہے اپنے بیچ میں ہر اہلِ بزم کو
عمامہ سج کے شیخِ فضیلت مآب گول
(۱۸۳۵ء، کلیاتِ ظفر، ۱ : ۱۴۴)۔

جن کو تھا پاسِ عشق وہ خلوت نشیں رہے
اس انجمن میں جو تھا فضیلت مآب تھا
(۱۹۷۲ء، ماجرا، ۱۰)۔ [فضیلت + مآب (رک)]۔

ــــ مآبی (ــــ فت م ، مد ا) امث۔
بڑا بزرگ یا عالم و فاضل ہونا۔ افکار و مباحث کی حیثیت دور از کار فلسفیانہ موشگافی یا غیر ضروری فضیلت مآبی سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ (۱۹۸۷ء، غزل اور غزل کی تعلیم، ۷)۔ [فضیلت مآب + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِضّیہ (کس ف ، شد ض بکس ، شد ی بفت) امذ۔
چاندی جیسا ہونا ، روپہلا پن ؛ ایک روئیدگی ہے ، شاخیں اس میں چھوٹی چھوٹی اور کثرت سے باہر الجھی ہوئی ہوتی ہیں اور سب ایک جڑ سے نکلتی ہیں ، تنہ نہیں ہوتا ، پتوں پر سفید نرم روئی کی طرح رُواں ہوتا ہے۔ غافقی نے لکھا ہے کہ اسکے زیادہ سفید ہونے کی وجہ سے یہ نام مقرر ہوا ہے ، اسکو پیس کر تازہ زخموں پر لگانے سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم بھر جاتا ہے (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۷۷)۔ [فضّی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فَطانَت (فت نیز کس ف ، فت ن) امث۔
زیرکی ، دانائی ، عقلمندی ، ذہانت ، ہوشیاری۔ نوابِ سپہر انتساب فطانت میں فلاطون ، دانائی میں ارسطو۔ (۱۸۰۵ء، آرائشِ محفل، افسوس ، ۴)۔ جب وہ سات برس کا ہوا تو آثارِ زیرکی و فطانت اس کے بشرے سے نمودار ہوئے۔ (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۶)۔ اس نازک دور میں آپ کی فطانت و فراست ہماری موجودہ مشکلات کا کوئی حل تجویز کر سکے گی۔ (۱۹۳۷ء، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۰۸)۔ اسکے تجربے ، فطانت ، ذہانت اور تجارت کی قسمیں دے دلا کر اسے میٹنگ میں لے آئے۔ (۱۹۸۱ء، راجہ گدھ ، ۲۷)۔ [ع : فطانۃ (ف ط ن)]۔

ــــ طَبع کس اضا (ــــ فت ط ، سک ب) امث۔
فطری ذہانت ، طباعی۔ سلکِ گوہر انشاء کی فطانتِ طبع کا نمونہ نہیں۔ (۱۹۸۳ء، اردو ادب کی تحریکیں، ۲۳۹)۔ [فطانت + طبع (رک)]۔

قَطاء (فت ف) امذ۔
پیٹھ کا دھنسنا یا اندر کی طرف خم ہونا اور سینے میں کُب نکلنا۔ اگر دونوں ٹانگیں اور دھڑ مشلول ہو جائیں تو پشت کو قطنی خطہ میں سہارا دے کر کچھ درجہ قطاء Lorbosis پیدا کر دینا چاہیے۔ (۱۹۳۸ء، عملِ طب ، ۱۱۳)۔ [ع]۔

فَطْر (فت ف ، سک ط) امذ۔
چیرنا ، پھاڑنا ، توڑنا ؛ پیدا کرنا ، وجود میں لانا ؛ آغاز کرنا ، ابتدا کرنا (پلیٹس)۔ [ع]۔

فِطْر (کس ف ، سک ط) امذ۔
روزہ کشائی ؛ عیدالفطر۔ مال ہو تو زکوٰۃ دے صدقۂ فطر دے قربانی کرے۔ (۱۸۳۰ء، تنبیہ الغافلین ، ۲۱)۔ ہجرت کے پہلے اور دوسرے سال میں جو احکام نازل ہوئے وہ تحویلِ قبلہ ، فرضیتِ روزہ ، زکوٰۃ فطر ، نماز عید اور قربانی تھی۔ (۱۹۱۳ء، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۶)۔ مکی زندگی ہی سے اس کی تلقین شروع ہوئی صدقۂ فطر کا حکم ۲ ہجری میں آیا۔ (۱۹۸۵ء، روشنی ، ۱۳۳)۔ [ع]۔

فُطْر (ضم ف ، سک ط) امذ۔
ایک قسم کی روئیدگی جو برسات میں اُگتی ہے ، سانپ کی چھتری ، ککرمتا ، کھمبی نیز پھپھوندی ؛ (نباتیات) ایک قسم کا سماروغ ، بے پھلیا پودا جس میں کلوروفل نہیں ہوتا (انگ : Fungus)۔ بعض فطر ایک ہی طرزِ زندگی تک محدود نہیں رہتے بلکہ حالات کے لحاظ سے طفیلیوں کی طرح یا گند بودوں کی طرح بسر کرسکتے ہیں۔ (۱۹۴۳ء، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۸۳)۔ میں ایک کھمبی ہوں لوگ مجھے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں ... فطر ، ککرمتا ، سانپ کی چھتری وغیرہ۔ (۱۹۷۵ء، کھمبی کی کہانی ، ۱)۔ [ع]۔

ــــ جال امذ۔
(نباتیات) کھمبی یا سماروغ کا نمو پذیر یا نباتی حصّہ جو نہایت باریک دھاگے جیسے نسیجوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ فطر جال (یا اس کے نسیجے) فاصل دار یا بلا فاصل ہوتے ہیں۔ (۱۹۴۳ء، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۸۳)۔ کئی ایک نسیجے (Hyphag) آپس میں نمو پا کر ایک گچھے دار جال بناتے ہیں جسکو فطر جال (Mycelim) کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ء، بنیادی خرد حیاتیات ، ۸۰)۔ [فطر + جال (رک)]۔

فِطْرا (فت ف ، سک ط) امذ ؛ امث۔
بیج ، تخم ؛ (طب) بادیان کوہی۔ بمبئی میں آجکل جو دوا فطرا بکتی ہے وہ بادیان کوہی ہے جس کو ہندی میں کوسل کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹)۔ [یو]۔

فُطْرات (ضم ف ، سک ط) امذ ، ج.
کُھمبیاں ، سماروغ (انگ : FUNGI). فُطرات (فنجی) یا تو طفیلیوں کی طرح یا گند پودوں کی طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۴۸۷). جو پود زمین سے باہر نکل آتی ہے اس پر ان فطرات کا حملہ جاری رہتا ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، لاہور ، ۴۳). [فُطر (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

فُطْراسالِیُون (ضم ف ، سک ط ، کس ل ، و مع) امذ.
(طب) کرفس کوہی کا یونانی نام ، **یہ ایک پودا ہے جس کی اونچائی صرف ایک بالشت کی ہوتی ہے ، اس کی چھوٹی چھوٹی ڈالیوں کے سروں پر چھوٹے چھوٹے چھتر ہوتے ہیں ، اس کے بیج سیاہ لمبے پتلے اور زیرے کی طرح ہوتے ہیں اور تیز اور خوشبودار ہوتے ہیں ، بیج بطور دوا مستعمل ہیں.** فطرا سالیون «کرفس کوہی» کا یونانی نام ہے ، اس کے تخم دوائً مستعمل ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۷۸). [یو].

فِطْرانَہ (کس ف ، سک ط ، فت ن) امذ.
خیرات جو عید کے دن دی جاتی ہے ، فطرہ (جامع اللغات). [فِطْر (رک) + انہ ، لاحقۂ اسمیت].

فِطْرَت (کس ف ، سک ط ، فت ر) امث.
۱. (i) **قدرتی طور پر پیدا کی ہوئی کائنات ، آفرینش ، قدرت ، نیچر.** اپنے بنی نوع کی عزت اور فطرت کی بڑائی ایسی ہمارے دل میں جم جاتی ہے جس سے مصیبتوں میں ہم کو تسکین ہوتی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۶). ایک فلسفی کا منتہائے مقصد مطالعۂ فطرت اور خالص غور و فکر ہونا چاہیے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۳۵). میرا خیال تھا کہ شاید وہ فطرت کی نیرنگیوں میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۵). (ii) **قدرتی حالات.** فطرت کے ساتھ ایک دائمی جنگ نے ان لوگوں کو حد درجہ جفا کش بنا دیا تھا ، وہ کئی کئی دن تک گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ سکتے تھے. (۱۹۳۷ ، آخری چٹان ، ۱۲). (iii) **قانونِ قدرت.** عرب میں اسلام سے پہلے مختلف مذاہب تھے ، بعضوں کا خیال تھا کہ جو کچھ ہے زمانہ یا فطرت (قانونِ قدرت) ہے ، خدا کوئی چیز نہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۲). ۲. **طبیعت یا اقتضائے طبیعت جو پیدائشی ہو اور خارجی اثر سے پیدا نہ ہوا ہو ، خمیر ، سرشت.**

تجھ فطرتِ بلند کی خوبی کو لکھ قلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقم ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۴). سبحان اللہ کیا عدالت آپ کی فطرت میں تھی. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۵).

کرمکِ نادان طوافِ شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلی زار میں آباد ہو

(۱۹۰۳ ، بانگ درا ، ۲۹۹).

میری فطرت میں ہے رواداری
ہے دلیلِ الست میرا وجود

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۸). ۳. (i) **عیاری ، چالاکی ، فریب.**

کبھی پوشیدہ اُس تک آپ جاتا
کبھی فطرت سے اپنے گھر بلاتا

(۱۸۱۴ ، گورتن ، ۵۵). فلورا کے خراب کرنے کے لیے اب انھوں نے ایک نئی فطرت ایجاد کی ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۰۴).

اے شیخ مرے ساتھ یہ فطرت نہ چلے گی
واللہ کہ تجھ سے بھی زیادہ ہوں گنہگار

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۶). (ii) **سازش ، سانٹ گانٹھ.** (فقرہ) **یہ چوری دونوں کی فطرت سے ہوئی ہے** (نوراللغات). ۴. **دانائی ، عقلمندی ، ہوشیاری ، زیرکی** (فرہنگِ آصفیہ). ۵. **دین ، سنت.** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پانچ چیز ہیں فطرت میں کے ، ختنہ کرنا اور استحداد یعنی موئے زہار تراشنا اور مونچھ کترنا اور ناخن لینا اور بغل کے بال چُننا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۸). ۶. **وہ شکل جو بچہ پیٹ میں اختیار کرتا ہے ، مضغہ ، لوتھڑا ، پیولا** (فرہنگِ آصفیہ). [ع : (ف ط ر)].

ـــُ اللہ (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امث ہمہ فطرۃُ اللہ.
۱. **اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے قوانین ، احکامِ خداوندی ، مشیتِ الٰہی.** رضائے الٰہی سے مراد فطرت اللہ ہے اور فطرت اللہ سے مراد وہ قوانینِ فطرت ہیں جنھوں نے حسبِ مرضیِ الٰہی نفاذ پایا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۹۱). اب کھوئی ہوئی قوت دوبارہ کیونکر ملے کہ فطرت اللہ کا یہ دستور نہیں ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۱۳۲).

جہاں تجھ کو جس بات کی چاہ ہے
یقیناً وہی فطرت اللہ ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۴). ۲. **معرفتِ الٰہی کی استعداد.** فطرۃ اللہ سے معرفتِ الٰہی کی استعداد مراد ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۰). [فطرت + اللہ (رک)].

ـــ باز صف.
شوخ ، چالاک ، شرارتی ، فتنہ پرداز (جامع اللغات). [فطرت + ف : باز ، باختن = کھیلنا].

ـــ بَنانا محاورہ.
مکر سے کام لینا.

فطرت اس سے نئی بناؤ کوئی
ڈھونڈ کر تازہ فیل لاؤ کوئی

(۱۸۷۱ ؟ ، شوق لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــ بَھرا (ـــ فت بھ) صف مذ (مث : فطرت بھری).
چالاک ، مکار ، عیار.

بلا پیر زن ایک فطرت بھری
کہ تھی یاد جسکو صدا فسوں گری

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۵۳).

بولے وہ جب ہم نے شب کو نالہ پُر حسرت بھرا
ہوں جتائی چاہ تو بھی ایک ہے فطرت بھرا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰). [فطرت + بھرا (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
کائنات کے بارے میں مادّہ پرستانہ نظریہ رکھنے والا جو روحانیت یا مافوق الفطرت کا منکر ہو ، مادّہ پرست ، نیچری. مدعیانِ عقل و دانش وہ صنم کدہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے پرستاروں کے نام نیچری ، میٹریلسٹ ، مادّہ پرست ، فطرت پرست اور طبیعی ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۹۱). [رک : فطرت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
کائنات کا مادّہ پرستانہ نظریہ ، مادّہ پرستی ، (ادب اور آرٹ) فطرت سے وابستگی ؛ حقیقت پسندی. وفورِ جذبات ... وسعت طلبی فطرت پرستی ، جدّت طرازی ، جوش و ہیجان ... رومانویت کے نمایاں خدّ و خال ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۱) . [فطرت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
فطرت سے وابستگی ، حقیقت پسندی. فطرت پسندی اور تخیل کی فراوانی رومانویت کے نمایاں خد و خال ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۲) . [فطرت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ثانِیَہ کس صف(---کس ن ، فت ی) امث.
دوسری فطرت ، عادت یا روش وغیرہ جو پختہ ہو کر طبیعت کا جزو بن جائے ، عادت جو مزاج کا انداز پیدا کر لے. عزلت گزینی تقریباً اس کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۷۶). یہ اسلوب اکتسابی ہوتا ہے ... لیکن اس کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۰۷). [فطرت + ثانی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---خارِجِیُّہ کس صف(---کس ر ، ج ، فت ی) امث.
انسان کی ذات سے باہر کی کائنات. وہ جتنا خارج میں بڑھتا اور پھیلتا ہے فطرتِ خارجیہ کو انسانی رشتوں میں اسیر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۲۷). [فطرت + خارجی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---سَلِیم / سَلِیمَہ کس صف(---فت س ، ی مع/فت م) امث.
صحیح جبلت ، حق اور ناحق میں تمیز کرنے کی قدرتی صلاحیت . نواب صاحب کی فطرتِ سلیمہ نے فارسی تحریروں میں ان دونوں سے الگ روش اختیار کی. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۳۸). حضرت آدم علیہ السلام نے عقل کو چنا تو حیا اور دین بھی اُن کے پاس رہے ... یہ مبارک یاد اس فطرتِ سلیم کی تھی جس کی ابتدا آدم تھے اور انتہا خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۰۷). [فطرت + سلیم (رک)/ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---شَناس (---کس نیز فت ش) صف.
فطرت کو پہچاننے والا ، انسانی جبلت سے واقف ، قانونِ قدرت سے آگاہ. کسی نامعلوم فطرت شناس دماغ نے اس راز کو پالیا تھا کہ خواب میں وہی خواہشات پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں جو ہماری انجان زندگی میں نہایت سرگرم ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۰۹). مزدور کا معاوضہ فوری ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے. اس باب میں کسی قسم کے لیت و لعل کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے. اتنی سی بات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ایسا فطرت شناس مذہب ہے. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور، جنوری ، مارچ ، ۹۳). [فطرت + ف: شناس ، شناختن - پہچاننا].

---کَرْنا محاورہ.
چالاکی کرنا ، چال چلنا ، عیاری کرنا ، سازش کرنا.

زلیخا نے یہ فطرت کی تھی پیہات
کہ یوسف ہووے مائل جس بری سات

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۳۲). عمرو اس کی باتوں سے ہنسا اور سمجھا کہ یہ ایسی فطرتیں کر کے وقت کو ضائع کرے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۱۷).

---لَڑانا محاورہ.
فریب کرنا ، چال چلنا ، دھوکا دینا (مخزن المحاورات).

---نِگار (---کس ن) صف.
فطرت نگاری (رک) کے مسلک کا پیرو ادیب ، حقیقت نگار. طبعی پہلو کو بھی فطرت نگاروں نے ادب کا موضوع بنایا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۵). [فطرت + ف: نگار ، نگاشتن - لکھنا ، نقش کرنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
حقیقت نگاری کا وہ انداز جو فرانسیسی ادیب زولا اور موپساں وغیرہ نے اختیار کیا . کامل معروضیت ، جزئیات کی تفصیل ، مواد اور موضوع کے انتخاب میں کامل آزادی اور فطری انسانی جذبات و احساسات کی ترجمانی وغیرہ اس ادبی مسلک کی نمایاں خصوصیات ہیں (انگ : NATURALISM). فطرت نگاری ایک ادبی مسلک ہے جو انیسویں صدی کے نصف آخر میں نمودار ہوا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۵). [فطرت + نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

فِطْرَۃً (کس ف ، سک ط ، فت ر ، تن ۃ بفت) م ف.
فطرت کی رُو سے ، قدرتی طور پر ، جبلّی طور پر ، طبعاً. ظریفانہ لہجے میں گفتگو کرنے کا مادہ معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کی طبیعت میں فطرۃً ودیعت ہوا ہے. (۱۹۲۹ ، مقالات عبدالقادر ، ۱۳۹). [فطرۃ - فطرت + ـــً ، لاحقۂ تمیز].

فِطْرَتاً (کس ف ، سک ط ، فت ر ، تن ت) م ف.
رک : فطرۃً. شعر گوئی کے وقت فطرتاً زمزمہ پیرائی بھی کرتا ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۵۳). یہ تصوّر نہایت خطرناک ہے کہ انسان فطرتاً بَد ہے ، شر ہے ، درندہ ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۶). [فطرت (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

فِطْرَتی (کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
۱. **طبعی ، خلقی ، جبلّی ، قدرتی.** طبیعت میں اضطراب اور جوش فطرتی ہے جس سے بے چین ہو جاتا ہوں . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۲) .

یہ مولانا کی فطرتی سادگی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۲). ایک ہی فطرتی اصول کے تحت ہند آریائی زبانوں میں تبدیلی رونما ہوئی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۵۸). **۲. چالاک ، عیّار ، فتنہ پرداز.** یہ ساربان زادہ بڑا فطرتی تھا ، آج کسی ذلت و خواری سے مارا گیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۱۱). انجارج برہمن ... یہ باطن بڑا پاپی ، بڑا کرودھی ، بڑا فطرتی اور بڑا کھاؤ تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، م : ۳). [فطرت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِطْرُس (کسر ف ، سک ط ، ضم ر) امذ.
روایت کے مطابق ایک فرشتہ جو عتابِ الٰہیٰ کی وجہ سے بال و پر سے محروم کر دیا گیا تھا ، لیکن بعد میں اس کا قصور معاف ہوا اور دوبارہ بال و پر مل گئے.

جداں فطرس نے جو دیکھیا ظلم ہو کربلا میانے
فرشتے سات کے لے کر اپے ماتم کو دھایا ہے
(۱۶۷۲ ، سلطان عادل شاہ ثانی ، ک ، ۲۱۵).

ہوا جو شہ کے قریں قہرِ حق سے دور ہوا
تمام ہو گئے فطرس کے بال و پَر پیدا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۵۳).

لکھوں گا آج کچھ اشعار فطرس کے نئے پر سے
کہ پھر معجز نما میری طبیعت ہونے والی ہے
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹۸). [ع].

فِطْرَہ (کسر ف ، سک ط ، فت ر) امذ.
مقررہ شرعی مقدار کے مطابق اناج یا اس کی قیمت کے برابر رقم جو عیدالفطر کی نماز سے قبل بطور صدقہ دی جاتی ہے ، صدقۂ فطر.

واجب نماز دو عیدوں کا
فطرا قربانی کرنے ادا
(۱۵۲۸ ، اشرف ، لازم المبتدی (ق) ، ۵۰).

دن عید کے لِلّٰہ پلائے کئی ساغر
ساقی نے دیا فطرہ یہ ماہِ رمضاں کا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۵). ماہِ رمضان کے آخر میں بیس ہزار روپیہ ... فطرہ روزہ وغیرہ میں اہلِ استحقاق کو مقرری دیا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۳۲۷). رمضان کے روزوں کے بعد ہر مرد و عورت اور بچے بڑے پر فطرہ واجب ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۷۳). [ع : (ف ط ر)].

فِطْری (کسر ف ، سک ط) صف.
۱. (i) **طبعی ، خلقی ، جبلّی ، قدرتی.** حضور نے ... از روئے کرم فطری و رافتِ جبلی اس ناحیۂ عجز کو بشرائط ذیل ... نیاز مند کو مرحمت فرمایا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۲۱۷). یہ فطری جذبہ ہے جس سے آدمی تو آدمی جانور بھی محروم نہیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۸۱). ہم میں جو فطری فرق ہے وہ ظاہر نہیں ہوتا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۲). (ii) **اصلی ، حقیقی.** آج جن خطّوں میں شکاریاتی پیشہ اپنے فطری طرز پر پایا جاتا ہے وہ ٹنڈرا اور ٹائگار سیوانا کے جنگلات اور معتدلہ کے خطّے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۱). **۲. بےساختہ ، بےتکلف.** نظم میں مشاعرہ کا احساس ایک فطری روانی کے ساتھ ... محسوس ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۳۳). **۳. عام توقع کے مطابق ، معمول کے مطابق.** فطری بات تھی یہ خط پڑھ کر طبیعت مکدر ہوئی. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۶). [فطرت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَن (---فت پ) امذ.
قدرتی پن ، بےساختگی ، بےتکلفی. غلط جملوں کا مقابلہ اپنی زبان کے فطری جملوں سے کر کے ان کے فطری پن کا شعور حاصل کریں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۲). [فطری + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---تَباہ کاری (---فت ت ، سک ہ) امث.
قدرتی اسباب و عوامل سے ہونے والی تباہی و بربادی. جنگ و جدل اور دوسری فطری تباہ کاریاں اسی حیاتیاتی ارتقا کی تکمیل کے ذرائع ہیں. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۳۰). [فطری + تباہ (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَرْغیبات (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث ؛ ج.
جبلّی خواہشات ، میلانات. ساری زندگی میں اپنی جائز خواہشات اور فطری ترغیبات کا خون کرتا رہا. (۱۹۸۵ ، منٹو نوری نہ ناری ، ۳۰). [فطری + ترغیب (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---صَلاحِیَت (---فت ص ، کسر ح ، فت ی) امث.
قدرتی استعداد یا لیاقت. انسانوں کو اپنی اپنی فطری صلاحیتوں کو ابھارنے کا موقع فراہم کرے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۳۲). [فطری + صلاحیت (رک)].

---لَگاؤ (---فت ل ، و مج) امذ.
طبیعت کا میلان ، فطری رجحان. سنبل ہمارے شہر کے ان گنتی کے نوجوانوں میں ہیں جن کو اردو زبان و ادب کے ساتھ فطری لگاؤ اور بے لاگ محبت ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۲). [فطری + لگاؤ (رک)].

فُطْری (ضم ف ، سک ط) صف.
فُطْر (رک) سے منسوب یا متعلق ، کھمبی یا سماروغ کا. نسیجے کی دیوار فطری سیلولوز (Fungus Cellulose) پر مشتمل ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۰). [فطر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِطْرِیَت (کسر ف ، سک ط ، کسر ر ، فت ی) امث.
فطرت سے وابستگی ، فطرت نگاری. نیا ناول اور افسانہ رومانیت ، واقعیت اور فطریت کی تحریکوں کے زیر اثر پیدا ہوا تھا اس کو اپنا ہدف خاص بنا کے آگے چل سکے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۱۱). [فطری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فُطْرِیَہ (ضم ف ، سک ط ، ی مع ، فت ن) امذ.
رک : فطر جال (فطر کا تحتی) ، کھمبی یا سماروغ کا نمو پذیر حصہ.

قُطرات کا نباتی جسم یا غُضنہ کثیر شاخدار ، نازک نہ ، بے رنگ دھاگہ نما رشتکوں پر مشتمل ہوتا ہے جس کو فطرینہ یا جال فطر (Mycelium) کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۲۹)۔ [فُطر + ینہ ، لاحقۂ صفت]۔

قَطَن (فت ق ، ط) امث۔
زیرکی ، ذہانت ، عقلمندی ، دانائی۔

قدردانِ قدرِ کن و قدر فزا قدر شناس
حاکمِ علم و عمل بادشہِ فہم و فطن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۹)۔

تجھے ہے نقدِ احادیث میں ید طولا
رسا ہے درکِ مطالب میں تیرا فہم و فطن

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۲)۔ [ع]۔

فَطِن (فت ف ، سک نیز کس ط) صف۔
زیرک ، ذہین ، عقل مند ، دانا ، سمجھ دار۔ اگر فطن لبیب اس مقام میں کچھ تامّل کرے تو فرشتوں کے سجدہ کرنیکا راز اس پر منکشف ہو۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۳)۔ [ع]۔

فِطْنَت (کس ف ، سک ط ، فت ن) امث۔
زیرکی ، ذہانت ، عقلمندی ، دانائی ، سمجھ۔ اوپر رائے معنی آرائے اربابِ فطنت اور احبابِ مکنت کے مخفی اور محتجب نہ رہے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹)۔ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہے ، اُسے علم و معرفت ... اور جودت فطنت اور اصابتِ فکر ... اور تجنب رزائل سے حاصل ہوتا ہے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۱)۔

غرورِ فہم و فطنت مجھ کو کب ہے
نہ دعوائے سخن جب تھا نہ اب ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ب)۔ [ع : (ف ط ن)]۔

فُطُور (فت ف ، و مع) امذ۔
افطاری جس سے روزہ کھولا جائے ، ناشتہ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ناشتے کے لیے اکثر زبانوں میں بھوک توڑنے کی اصطلاح بن گئی ہے ... عربی میں اس کو «فطور» کہتے ہیں ... فطور کے معنی بھوک توڑنے کے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، نقوش سلیمانی ، ۳۱۳)۔ [ع : (ف ط ر)]۔

فَطِیر (فت ف ، ی مع) امذ۔
۱. **تازہ گُندھا ہوا آٹا ، جس کا خمیر نہ کیا گیا ہو۔**

شکرِ حق لائے بجا مردِ فقیر
اس کو مل جائے اگر نانِ فطیر

(۱۸۵۹ ، چشمۂ فیض ، ۱۰)۔ ۲. **یہودیوں کی ایک عید کا نام۔** سو فطیر کے پہلے روز عیسیٰ کے شاگردوں نے آ کر اُس سے کہا کیا چاہتا ہے تو کہ ہم فسح کو تیرے لئے کہاں تیار کریں تا کہ تو کھاوے۔ (۱۸۱۹ ، انجیل مقدّس (ترجمہ) ، ۷۵)۔ [ع : (ف ط ر)]۔

فَطِیرہ (فت ف ، ی مع ، فت ر) امذ۔
سموسہ ، پراٹھا۔ «فطیرہ» ہمیشہ ہی مرغ کا کیوں ہو؟ مرغ کے فطیرے کا فیشن کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر جو سب سے پہلے بیزار ہوتا ہے وہی کسی دوسری شے کی طلب کا اظہار کرتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۹۲)۔ [ع : (ف ط ر)]۔

فَطِیری (فت ف ، ی مع) صف۔
فطیر (رک) سے منسوب ، **تازہ گُندھے ہوئے آٹے سے بنائی ہوئی (روٹی)۔** حضرت عیسیٰ نے صلیب پر چڑھنے سے قبل جو روٹی کھائی تھی وہ خمیری تھی یا فطیری؟ (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ اکتوبر ، ۳)۔ [فطیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- روٹی (--- و مع) امث۔
ایسی روٹی جس کا آٹا خمیر نہ ہوا ہو ، تازہ گندھے ہوئے آٹے سے پکائی گئی روٹی (خمیری روٹی کا نقیض)۔ اس نے ان کی مہمانی کی اور فطیری روٹی ان کے لیے پکائی۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدّس ، ۵۹)۔ عید کے باعث سے قربانیوں اور فطیری روٹیوں کی فکر میں تھے۔ (۱۸۹۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۲۱۸)۔ بچے کی ماں پہلے چند ایک فطیری روٹیاں پکاتی ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۰)۔ [فطیری + روٹی (رک)]۔

فَطِین / فِطِّین (فت ف ، ی مع / کس ف ، شد ط بکسر) صف۔
زیرک ، ذہین ، عقلمند ، سمجھ دار ، ہوشیار۔ اُس نے آگے پیچھے غور کیا تو سوائے اس طفلِ فطین کے کوئی شخص نظر نہ پڑا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۷۷)۔ باوجود اس کمسنی اور ان سب باتوں کے وہ عاقل ، سمجھ دار ذکی اور فطین ہے۔ (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۳۱)۔ کچھ افراد اچھے خاصے ذہین و فطین ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵)۔ [ع : (ف ط ن)]۔

فَعّال (فت ف ، شد ع) صف۔
۱. **سارے کام انجام دینے والا ، کردگار ، خلّاق۔**

پھراتا سو آپ حکم میں دل تُہیں
حقیقت میں فعّال و فاعل تُہیں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۷)۔

یہی صانع یہی فعّال خلقِ جزو و کُل اس سے
یہی موجد ، یہی مبدع ، یہی خود آپ جاعل ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلامِ انشا ، ۲۱۵)۔ ۲. **بہت کام کرنے والا ، سرگرم عمل ، مستعد۔**

ہو تری عقل سے عاجز دمِ بحثِ معقول
اک مقولے میں فقط فعل کی عقلِ فعّال

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۳۷)۔ جس ممتاز و مخلص اور فعّال شخصیت کی ضرورت تھی وہ ایسوسی ایشن کو میسّر آئی۔ (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۳۰)۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کو فعال رکھنے میں ان کی کوششوں کو بڑا دخل ہے۔ (۱۹۸۳ ، دید و باز دید ، ۹۳)۔ ۳. **اثر کرنے والا ، موثر ، طاقتور۔** نسخہ جات لکھنے میں مندرجہ ذیل نکات ملحوظ رکھنے چاہئیں ... بہتر یہ ہے کہ فعّال اجزاء کے نام سب سے پہلے لکھے جائیں اور ازاں بعد مصلح وغیرہ کے نام۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶)۔ واقعہ یہ ہے کہ خود اور غیر خود کے درمیان ایک صالح ، موثر اور فعال رشتے کا ہونا ضروری ہے۔ (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۲۳)۔ [ع : (ف ع ل)]۔

ـــزِندگی (ـــ کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
حرکت و عمل سے بھرپور زندگی. فعّال زندگی بسر کرنے کی اور رنج و راحت کی ہر سوچ کے منتھن سے امرت کی بوندیں ٹپکا لینے کی ہمّت پائی جاتی ہے۔ (١٩٨٧ ، غالب فکر و فن ، ١٠١). [فعّال + زندگی (رک)].

ـــمایُرِید (ـــ ضم ی ، ی مع) صف.
١. **جو چاہے وہ کرنے والا ، حاکمِ مطلق ، خود مختار.**

سکّہ، فعّال مایُرید ہے آج
ہر سلحشورِ انگلستاں کا
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٦٠).

فعّال مایُرید ہیں مفعولِ من یراد
ہندوستاں میں غلبۂ عمّال ہو گیا
(١٩٢٠ ، بہارستان ، ٦٩٧). ٢. **صانعِ حقیقی ، اللّٰہ تعالیٰ.**

تکملۂ فعّال مایُرید کے فن کا
احسنِ تقویم ہے قوام محمدؐ
(١٩٧٦ ، خشطایاً ، ١٢٥). [فعّال + ع ما = جو ، یُرید = چاہے].

فَعَّالَہ (فت ف ، شد ع بفت ، فت ل) امذ.
اثر کرنے کی قوت. صحبت کے اثر سے تم کسی طرح محفوظ نہیں رہ سکتے ، خصوص ایسی حالت میں جب ہر طرح کوشش کی جائے کہ فعالہ کی جگہ صرف انفعالیہ ہی ترقی پکڑے۔ (١٩١٥ ، گلدستہ پنج ، ٣٠). [فعّال + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَعَّالی (فت ف ، شد ع بفت) صف.
حرکت و عمل سے متصف ، عاملانہ ، متحرک ، حرکی. ہم تہذیب کے فعالی مفہوم کے قائل ہیں ، اس کو ایک جامد اور مجہول چیز بنانے کے لیے تیار نہیں. (١٩٣٢ ، روحِ تہذیب ، ٥١). وسائل ذرائع عاملین کے فعالی ردِ عمل سے نمو پاتے ہیں. (١٩٨٣ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ٧٣). [فعّال + ی ، لاحقۂ نسبت].

فَعَّالِیَّت (فت ف، شد ع بفت، کس ل، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
قوتِ عمل ، سرگرمی ، حرکیت. میرا یہی خیال ہے کہ اون میں فعالیت و ایثار نہیں ہے. (١٩١٢ ، روزنامچۂ سیاحت ، ٢ : ٣٢٠). زبان و ادب ترقی پذیر اکائیاں ہیں ، دونوں مرکزوں میں زبان اپنی فعالیت کی بدولت آگے بڑھ رہی ہے. (١٩٨٨ ، دو ادبی اسکول ، ١٧١). [فعّال (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

فِعْل (کس مع ف ، سک ع) امذ.
١. **کام ، عمل.** کلمہ پڑھنا میرا شریعت ... ہو فعل کرنے تو مسلمان ہوتا ہے. (١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٣٣). او فرمایا خدا کا امر کر توں اگر کچھ بُرا فعل کرنا تیرے دل میں آیا تو جان او شیطاق ہے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ١٢).

اب بوج بھلا جو بھیج لاحول
رکھ راست ایس کے فعل ہور قول
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٢٣). فعل بد سے حیا باز رکھتی ہے۔ (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٢٣). اگر پاؤں موڑنے سے نکلے اور دھونے بہتر ہے اور اس فعل پر اجر پائے گا . (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٥٣). مجھے ان کے اِس فعل پر اعتراض ہوا. (١٩٠٢ ، گرداب حیات ، ١٠٢). یہ گنگنانا تسکینِ خاطر کے لئے اِن کا ایک ذاتی فعل ہے. (١٩٨٧ ، اک محشرِ خیال ، ٦٠). ٢. **(علم صرف) وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جانے اور جس میں تینوں زمانوں ماضی حال مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ موجود ہو.** اُردو بولی میں فعل ہمیشہ جملے کے آخر میں ہونا چاہیے. (١٨٦٩ ، انشائے خرد افروز ، ٣).

کہا یہ عشق نے اے کاش میں ہوتا نہ یوں رُسوا
کہا یہ حُسن نے یہ فعل ہے ماضی تمنائی
(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣). احتیاط کا تقاضہ یہ تھا کہ فاعل اور فعل دونوں ایک ہی صیغے کے ہوتے. (١٩٨٢ ، اثبات و نفی ، ٣٠١). ٣. **بے جا حرکت ، لچھن ، کرتوت.**

فعل ظاہر ہو گئے بندے پہ سارے آپ کے
تھی چکی صاحب سلامت اب ہماری آپ کی
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٢٣).

ہم جانتے ہیں ستانیے گا فعلوں سے نہ باز آئیے گا
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٩٣٨). ٤. **بد فعلی ، بُرا کام ، مباشرت** (فرہنگ آصفیہ). ٥. **(فلسفہ ؛ طب) اثر اندازی.** چاروں عنصروں کا باہمدگر فعل اور انفعال قبول کرنا بھی غیر ممکن ہوتا ہے. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ ، ٥ : ٣). فعل و انفعال دونوں محدود اور متناہی ہوتے ہیں. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ : ٨٩٧). ٦. **حیلہ ، بہانہ** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــاَخْتِیاری کس صف (ـــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
وہ کام جو عمداً سمجھ کے کیا جائے.

جناب شیخ نے یوں کی نصیحتیں مجھ کو
کہ جیسے عشق مرا فعلِ اختیاری ہے
(؟ ، بیتاب عظیم آبادی (مہذب اللغات)). [فعل + اختیار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــاِضْطِراری کس صف (ـــ کس ا ، سک ض ، کس ط) امذ.
وہ حرکت یا کام جو بلا اختیار سرزد ہو. یہ سکیم گویا فعل اضطراری کے اصول کی ترقی یافتہ صورت ہے. (١٩٣٢ ، اساس نفسیات ، ٢٥). [فعل + اضطرار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــاَمْدادی کس صف (ـــ کس ا ، سک م) امذ.
(قواعد) وہ فعل جو اصل فعل کے ساتھ آ کر اس کے معنی میں زور یا کلام میں کوئی خوبی پیدا کرتا ہے. جانا بطور فعل امدای کے دوسرے افعال کے ساتھ آتا ہے ، مثلاً : کہا جانا ، گزر جانا. (١٩١٤ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ٢٣٢). فعل ہو ، اردو میں فعل امدادی کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے. (١٩٨٨ ، نئی اردو قواعد ، ٧٣). [فعل + امداد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــاَمْر کس اضا (ـــ فت ا ، سک م) امذ.
(قواعد) وہ فعل جس میں مخاطَب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے. فعل امر ساتھ فاعل اور حرف ندا کے مل کر جملہ انشائیہ ہوا. (١٨٧٣ ، عطر مجموعہ ، ١ : ١٩٦). فعل امر ... مصدر سے علامت مصدر حذف کر دو واحد مذکر کا صیغہ بن جاتے گا. (١٩٠٣ ، مصباح القواعد ، ٤٠). [فعل + امر (رک)].

---باز صف.
فریبی ، عیّار. یہ سراسر جھوٹا ہے فعل باز اور مکّار. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۲). [فعل + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---باطِنی کس صف(--- کس ط) امذ.
مجامعت ، ہم بستری. اے ملکۂ عالم ہمارے مذہب میں بدون عقد و نکاح طرف فعل باطنی کے توجہ نہیں کرتے . (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۱۷۱). سعد نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ہم لوگوں میں دستور نہیں کہ بدون عقد و نکاح فعل باطنی پر دست انداز ہوں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۰) . [فعل + باطن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَد کس صف(---فت ب) امذ.
بُرا کام ، بدکاری . فعل بد سے حیا باز رکھتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۲ (ب)). زوجۂ منکوحہ کو اس کے فعل بد کا مزہ چکھائیے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶). [فعل + بد (رک)].

---تام کس صف ؛ امذ.
(قواعد) **مکمل فعل ، فعلِ صحیح** (جامع اللغات). [فعل + تام (رک)].

---جائِز کس صف(--- کس ء) امذ.
کار مباح ، **وہ کام جو شرعاً روا ہو** (فرہنگ آصفیہ). [فعل + جائز (رک)].

---حَرام کس صف(---فت ح) امذ.
ناجائز کام ، بدکاری. شغل بیکاری میں اُس وقت خداوند تھے فعل حرام کرنے لگے اور شیطان پیدا ہوا . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۸۲). [فعل + حرام (رک)].

---شاہی کس صف ؛ امذ.
(قانون) **کسی حکمران کا اپنے شاہی اختیارات کے نفاذ میں کیا ہوا کام.** فعل شاہی سے وہ فعل مراد ہے جو کسی حکمران نے اپنے شاہی اختیارات کے نفاذ میں کیا ہو. (۱۹۲۲ ، قانون ٹارٹ ، ۳۱). [فعل + شاہی (رک)].

---شَنیع / شَنیعَہ کس صف(---فت ش ، ی مع /فت ع) امذ.
بُری حرکت ، شرمناک کام . جیسے : زنا کاری ، قمار بازی وغیرہ . نابالغ کو فعل شنیعہ کی غرض سے بیچنا یا اُجرت پر بھیجنا . (۱۸۸۲ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ایکٹ ۱۰ : ۳۷۲). ہم ارادہ کی جلد بازی سے ایک فعل شنیع کے مرتکب ہو جاتے ہیں . (۱۹۲۱ ، اساس الاخلاق ، ۱۰۰). فعل شنیعہ کے الزام میں پکڑا جانا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۰۲) . [فعل + شنیع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---صَحِیح کس صف(---فت ص ، ی مع) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جس کے حروف اصلی میں گردان کے وقت کچھ تبدیلی یا حذف یا زیادتی حروف نہ ہو، جیسے : سمجھنا** (جامع اللغات). [فعل + صحیح (رک)].

---ضامِن (--- کس م) صف.
کسی کے نیک چال چلن کی ضمانت دینے والا. میں اوس کا فعل ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ اس سے کبھی کوئی حرکت ناشائستہ نہ ہو گی . (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۷). بیوپاریوں کا لوٹا ہوا مال و اسباب مسترد کردیا جائے اور آئندہ کے لیے فعل ضامن معتبر رجوع کرے تو نجات ممکن ہے. (۱۹۰۶ ، مرآت احمدی ، ۱۰۷). [فعل + ضامن (رک)].

---ضامِنی (--- کس م) امث.
اس امر کی ذمہ داری کہ آئندہ مجرم سے کوئی جرم نہیں ہو گا ، نیک چال چلنی کی ضمانت. فعل ضامنی بدھو جو قمار بازی میں پکڑا گیا ہے ، میں اسکا ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ ایسی ناشائستہ حرکت اس سے پھر نہ ہو گی اگر ہوئی تو میں اس کا ذمہ دار ہوں. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۳۵). چھ مہینے کی فعل ضامنی مکان داروں سے سو سو پونڈ کی لی گئی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۳۲). [فعل ضامن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَبَث کس صف(---فت ع ، ب) امذ.
بے فائدہ کام ، فضول کام . کتابت اور طباعت کی غلطیوں پر سر پیٹنا سب جانتے ہیں کہ فعل عبث ہے . (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۵۱۰). [فعل + عبث (رک)].

---قَبِیح کس صف(---فت ق ، ی مع) امذ.
نازیبا کام ، معیوب کام ، بُرا کام. بظاہر یہ فروگزاشت محض عادتاً واقع ہوتی ہے لیکن اپنی جگہ فعل قبیح ہے. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۰). [فعل + قبیح (رک)].

---کَرانا محاورہ.
اغلام کرانا ، زنا کرانا (فرہنگِ آصفیہ).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **کوئی کام کرنا ، عمل کرنا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).
۲. **بدفعلی کرنا ، بدکاری کرنا .** وہ دو فرد جو تیرے یہاں آج رات آئے ہیں کہاں ہیں ہمارے پاس ان کو لے آ تا کہ ہم ان سے فعل کریں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۹).

---لازِم کس صف(--- کس ز) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جس کا اثر فاعل تک محدود رہے یعنی جس کے لیے صرف فاعل کی ضرورت ہو ، جیسے : احمد آیا میں "آیا".** فعل لازم کے فاعل کے ساتھ "نے" کبھی نہیں آتا. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۳۲). جس فعل کے لیے صرف فاعل کی ضرورت ہو ، فعل لازم ہے. (۱۹۷۰ ، جامع القواعد ، ۳۸۰). [فعل + لازم (رک)].

---مُباح کس صف(---ضم م) امذ.
جائز کام. یک وقت بتوں سے دل لگانا عاشق اور معشوق دونوں کے لئے فعل مباح رہا ہے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۲۷۹). [فعل + مباح (رک)].

ـــــ مُتَعَدّی کس صف(ـــــ ضم م ، فت ت ، ع ، شد د) امذ.
۱. **حد سے تجاوز کرنے والا کام ، زیادتی ، ظلم.** فعل متعدی کی مدافعت یا قتل و بغاوت کا انسداد انکے سیاسی یا مذہبی عقیدے کے کسی حصہ میں نظر نہیں آتا. (۱۹۰۹ ، بہادرشاہ کا مقدمہ ، ۲۰۳). ۲. (قواعد) **وہ فعل جس کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے یعنی جس کے لیے فاعل اور مفعول دونوں درکار ہوں ، جیسے احمد نے خط لکھا میں «لکھا».** فعل متعدی کی ایک یہ بھی شناخت ہے کہ کلام میں ماضی مطلق کے فاعل کے بعد نے آتا ہے. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۳۱). جس فعل کے لیے ... فاعل اور مفعول دونوں درکار ہوں وہ فعلِ متعدی ہے. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ۳۸۰). [فعل + متعدی (رک)].

ـــــ مَجْہُول کس صف(ـــــ فت م ، سک ج ، و مع) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور مفعول اس کا قائم مقام ہو ، جیسے زید مارا گیا.** جس کا فاعل معلوم نہ ہو اسکو فعل مجہول کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۷۵). مفعول مالم یسم فاعلہ کوئی الگ چیز نہیں ، بلکہ فعل مجہول کے فاعل کا نام ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۳۶). [فعل + مجہول (رک)].

ـــــ مُرَکَّب کس صف(ـــــ ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جو کسی دوسرے فعل ، اسم یا صفت کے ساتھ مل کر ایک مجموعی مفہوم پر دلالت کرے ، جیسے : کام کرنا ، روشن کرنا وغیرہ.** کن کن اسماء سے کون کون اور کتنے کتنے فعل مرکب بنتے رہتے ہیں اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی. (۱۹۶۰ ، افعال مرکبہ ، ۸۰). [فعل + مرکب (رک)].

ـــــ مُضارِع کس صف(ـــــ ضم م ، کس مع ر) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں.** فعلِ مضارع کے ذریعے جو ابہام پیدا ہوتا ہے اس کے امکانات کا شہریار نے بہت خوبی سے استعمال کیا ہے. (۱۹۸۱ ، اثبات و نفی ، ۱۷۹). [فعل + مضارع (رک)].

ـــــ مَعْرُوف کس صف(ـــــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جس کا فاعل معلوم یا مذکور ہو ، جیسے: زید نے عمر کو مارا.** معروف کے لغوی معنی ہیں جانا پہچانا ہوا ، چونکہ فعل معروف میں فاعل معلوم ہوتا ہے اس لیے اس کو معروف الفاعل کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۴۴ (حاشیہ)). جس فعل کا فاعل معلوم ہو اسے فعل معروف کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ۳۸۲). [فعل + معروف (رک)].

ـــــ مَعْکُوس کس صف(ـــــ فت م ، سک ع ، و مع) امذ.
رجعی فعل (جس کا اثر یا نتیجہ اُلٹ کر فاعل پر واقع ہو) ؛ (عضویات) اضطراری یا غیرشعوری فعل. مینڈک میں فعل معکوس (Reflex Action) نخاعی جڑوں کا قانون (Law of Spinal Roots) (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۳۴۲). [فعل + معکوس (رک)].

ـــــ مُفْرَد کس صف(ـــــ ضم م ، سک ف ، فت ر) امذ.
وہ فعل جو تنہا آئے اور کسی دوسرے کلمے کے ساتھ مرکب نہ ہو ، جیسے: آنا ، کرنا وغیرہ. فعل مرکب کا جوڑ فعل مفرد سے ہے. (۱۹۶۰ ، افعال مرکبہ ، ۵۸). [فعل + مفرد (رک)].

ـــــ میں آنا محاورہ.
وقوع میں آنا ، عمل میں آنا. یہ وہ قوت ہے کہ جو افعال نفسانی کے ہمراہ فعل میں آتی ہے مانند غضب اور خوف اور سرور کے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۷).

ـــــ ناجائز کس صف(ـــــ کس ء) امذ.
کارِ حرام ، خلافِ قانون کام ، خلافِ شریعت کام (مہذب اللغات). [فعل + نا (حرفِ نفی) + جائز (رک)].

ـــــ ناشائِسْتَہ کس صف(ـــــ کس ء ، سک س ، فت ت) امذ.
نازیبا بات ، نامناسب حرکت (مہذب اللغات). [فعل + نا (حرفِ نفی) + شائستہ (رک)].

ـــــ ناقِص کس صف(ـــــ کس ق) امذ.
(قواعد) **وہ فعل جو کسی پر اثر نہ ڈالے بلکہ کسی اثر کو ثابت کرے ، جیسے: احمد بیمار ہے میں «ہے» جو ہونا سے مشتق ہے.** فعل ناقص وہ لازم فعل ہے جو خود کوئی کام یا حالت ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ ایک لفظ اور لگانا پڑتا ہے جو فعل کے مضمون کو پورا کرتا ہے. (۱۹۱۴ ، قواعد اردو ، ۲ : ۶۰). [فعل + ناقص (رک)].

فِعْلاً (کس مع ف ، سک ع ، تن ل بفت) م ف.
فعل یا عمل کی رو سے ، عملاً ، عملی طور پر. وہ شخص قولاً یا فعلاً خود حراست قبول کرے. (۱۸۸۲ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۲۷). [فعل (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

فِعْلْسُوف (کس مع ف ، سک ع ، ل ، و مع) صف ؛ امذ.
فیلسوف ، فلسفی ، دانا ؛ (طنزاً) چالاک ، عیار ، مکار. عیار بڑے فعلسوف اور زبردست ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۵۹). [فیلسوف (رک) کے نمونے پر اختراع].

فَعَلَہ (فت ف ، ع ، ل) امذ ؛ ج.
کام کرنے والے ، کارکن ، مزدور ، گماشتے. اہالی و موالی (ع) اسم مذکر (اہل و مولیٰ کی جمع) مصاحبین ، نوکرچاکر ، عَمَلہ و فَعَلہ ، اعیان و ارکان مالکان و صاحبان. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۱۶۳). [فاعل (رک) کی جمع].

فَعْلَہ (فت ف ، سک ع ، فت ل) امذ.
کوئی کام یا عمل.

میرے دل کو راہ ملتی ہے کہاں
اس جہاں، فقر و فاقہ کی ، جہاں
زنجیر فعلہ میں تو ہے شادماں

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۶۸). [ع : (ف ع ل)].

فِعْلی (کس مع ف ، سک ع) صف.
۱. **فعل (رک) سے منسوب ، عملی.**

غمگین سہ طرح سے ہے حمدِ عالی
قولی ہے فعلی اور ہے بس حالی
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار (ق) ، ۷). اگر شام میرے پاس رہنے دیا گیا تو ... اپنے آقا اور اپنی سلطنت کے فعلی و حقیقی مساعدت کر سکوں گا. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۶۰). ۲. (علم حدیث) **وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے کسی عمل کی روایت کی گئی ہو.** فعلی حدیثیں تو بہت ہیں کہ بیان میں اونکے طول ہو گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۷). مرفوع ، موقوف ، قولی و فعلی و تقریری ... کتنی اقسام حدیث ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۳۰). [فعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِعْلِیا (کس مج ف ، سک ع ، کس ل) امذ.
مکّار ، فریبی ، دھاندل باز ، ضدّی ، ہٹیلا (فرہنگ آصفیہ).
[فیلیا (رک) کا ایک املا].

فِعْلِیات (کس مج ف ، سک ع ، کس ل) امث.
جانداروں کے جسم کے مختلف اعضا کے افعال کا مطالعہ نیز یہ افعال ، (انگ : Physiotherapist). طبیبوں اور ماہران فعلیات نے گلوانی کے نظریے کی بہت حمایت کی. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۲۷۶). فعلیات ... میں بھی موضوع فرد ہے لیکن فعلیات ، اعضا کے الگ الگ وظائف کا مطالعہ کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰۱). [فعل (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

---دان صف.
علمِ فعلیات کا عالم. انسانی کارکردگی کے متعلق نفسیات دان اور فعلیات دان کا تصوّر میکانی کارکردگی کے تعلّق سے مستخرج ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۱۲). [فعلیات + ف : دان ، دانستن = جاننا].

فِعْلِیاتی (کس مج ف ، سک ع ، کس ل) صف.
فعلیات (رک) سے منسوب ، فعلیات کا ، اعضا کے افعال سے متعلق. ایک اور مقام پر وہ حیوانات کے تشریحی اور فعلیاتی مطالعے کی ہمت افزائی کرتا ہے. (۱۹۶۲ ، معارف ، ۸۹ ، ۳ : ۱۷۹). اسپائیروگیرا کا ہر خلیہ فعلیات نقطۂ نظر سے ایک اکائی ہے اور وہ تمام تحریری (Vital) افعال انجام دیتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۱۵). [فعلیات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بے آبی امث.
(نباتیات) **مٹی میں حل پذیر نمکوں کی کثیر مقدار میں موجودگی سے پانی کا انجذاب مشکل ہو جانے کے باعث پودوں میں خشکی کی حالت پیدا ہونا.** لیکن بعض کے نقطۂ نظر سے ایسے حالات میں تذخیر آب ایک توافق ہے ، جو « فعلیاتی بے آبی » کے مقابلہ کے لیے اسقدر نہیں ہوتا جس قدر کہ پودے کے خلیوں میں کے جذب شدہ مادوں کے غیر معمولی ارتکاز کے مضر اور زہریلے اثرات کو گھٹانے کے لیے. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۸۵). [فعلیاتی + بے (حرف نفی) + آب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تعامُل (---فت ت ، ضم م) امذ.
جانداروں کے اعضا کے افعال کی ایک دوسرے پر اثراندازی. یہ خاصے جانداروں کے تمام تر فعلیاتی تعاملات میں ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳۲). [فعلیاتی + تعامل (رک)].

---خُشک سالی (---ضم خ ، سک ش ، ک) امث.
(نباتیات) **رک : فعلیاتی بے آبی.** ممکن ہے کہ « فعلیاتی خشک سالی کا نظریہ » ... (یعنی یہ رائے کہ طبقۂ تحانی کی تُرشکی جذب کو روکتی ہے اور اسی طرح اثر کرتی ہے جس طرح کہ خود پانی کی کمی) دلدلی پودوں کے لیے صادق آئے. (۱۹۶۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۹۷). [فعلیاتی + خشک سالی (رک)].

---مُعالِج (---ضم م ، کس ل) امذ.
(طب) **وہ معالج جو مرض کا علاج دواؤں کے بجائے مالش ، سینکائی ، ورزش وغیرہ کے ذریعے کرتا ہے (انگ : Physiology)** فعلیاتی معالج ... دواساز وغیرہ ان افراد کی اعانت کے بغیر کوئی طبی ادارہ ، کوئی ہیلتھ سروس کامیاب نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۹ ، طبی سماجی بہبود ، ی). [فعلیاتی + معالج (رک)].

---نَفْسِیات (---فت ن ، سک ف ، کس س) امث.
نفسیات کی وہ شاخ جس میں عصبی نظام کے وظائف اور اسی طرح کے دوسرے میکانی نظاموں کا مطالعہ نفسیات کے حوالے سے کیا جاتا ہے اور حیوانی دماغوں کے متعلق تحقیقات کی جاتی ہے. فعلیاتی نفسیات عصبی نظام کے وظائف کا ، جو کردار اور شعور پر ضبط رکھتے ہیں ، اور اسی طرح کے دوسرے میکانی نظاموں (مثلاً دروں افرازی غدود) کا تحقیقی مطالعہ کرتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳). [فعلیاتی + نفسیات (رک)].

---نَقِیضات (---فت ن ، ی مع) صف ، ج.
(طب) **وہ دو دوائیں جو فعلیاتی تاثیر کے لحاظ سے باہم متضاد ہوں.** جب کسی دوسری دوا کی تاثیر کسی دوا کی افعالیاتی تاثیر کا تضادالعمل کرتی ہے ، تو یہ دونوں دوائیں فعلیاتی نقیضات یا متضادات کہلاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۵). [فعلیاتی + نقیض (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

فِعْلِیَت (کس مج ف ، سک ع ، کس ل ، فت ی) امث.
۱. **کسی امر یا شے کا وہ طریقۂ عمل جس سے اس کا مقصد پورا ہو ، مخصوص یا مقررہ عمل یا کام.** بعض فعلیتیں شعوری طور پر کوئی آئندہ لذت حاصل کرنے یا اپنی زندگی کے حالات کی اصلاح کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۳۰۱). اپنے فلسفے کی اساس خودی یا انا کی تخلیقی فعلیت کے تصور پر نہیں رکھی. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفریں ، ۲۳). ۲. **عملی حالت.** جو بات جسم میں محض بطور امکان پائی جاتی ہے وہ روح کی زندگی میں پوری فعلیت اور حقیقت میں ظاہر ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). ۳. (قواعد) **فعل ہونا.** تجنیس تام یا تجنیس مماثل وہ دو الفاظ جو اسمیت و فعلیت و حرفیت

اور عدد حروف اور ہیئات حروف اور ترتیب و اعراب میں باہم موافق ہوں اور معنی میں علیحدہ۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۰)۔ [فعل (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فِعْلِیَّتی (کس مع ف ، سک ع ، کس ل ، فت ی) صف۔
فعلیت (رک) سے منسوب یا متعلق۔ سائیکوسس کو وجوہ کے لحاظ سے دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے فعلیتی سائیکوسس (Functional Psychoses) ... اور عضوی سائیکوسس (Organic Psychose)۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور بیماری زندگی ، ۵۰۳)۔ [فعلیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فُغان (ضم ف)۔(الف) امث ، امذ۔
۱. **بانگ ، فریاد ؛ مراد : شور ، غل۔**

فراق سوں دل اٹھے شور کر اگر نیں تو
فغاں بلانے بغیر کوئی جرس نہیں کرتا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۰۵)۔

عاشقوں میں کون مجھ سا ناتواں پیدا ہوا
نالہ بھی میرے دہن سے بے فغاں پیدا ہوا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۰)۔ ۲. **نالہ ، آہ و زاری۔**

میں نہ جانوں بہشت جنت میں توں کس جنت کی حور
کافر و مومن کریں تج دیکھ کر جیو سوں فغاں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲)۔

کیونکر نہ ہووے گرم فغاں عندلیب کا
جلتا ہے گل کی آگ سیں جاں عندلیب کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲)۔

کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۹)۔

کیسی قیامت کی تپش سینے میں پیدا ہو گئی
کس درد سے دیوانہ ساں کی میں نے رو رو کر فغاں
(۱۹۱۰ ، نقوش مانی ، ۳)۔

کسی لے نہ لیکن سنی یہ فغاں
مرا درد سنتا ہے کوئی کہاں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۳)۔ ۳. **(تصوف) باطنی احوال کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ مرادف فریاد کا ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف) اف : کرنا ، ہونا (ب) **فجائیہ افسوس ، ہائے!**

فغاں! کہ کچھ بھی پذیرائی مجھ سے ہو نہ سکی
مری غریب جوانی! کہاں سے لاؤں تجھے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۷۳)۔

فغاں کہ ماتم شہر علوم برپا ہے
تمام نقد و نظر کی ہیں محفلیں سونی
(۱۹۷۲ ، تماشا طلب آزار ، ۱۰۳)۔ [ف : فغاں]۔

--- بَلَب (---فت ب ، ل) صف۔
فریاد کرنے والا۔

فغاں بلب ہوں ہم‌صفیر اور کھلکھلاؤں میں
کہاں تک اپنے قہقہوں کی تہمتیں اٹھاؤں میں
(۱۹۵۸ ، نبض دوراں ، ۱۶۰)۔[فغاں + ب (حرف جار) + لب]۔

فُغانی (ضم ف)۔(الف) صف۔
فریاد کرنے والا۔

ہر دم نہ فغانی ہو تن مرغ صبائی
توں دیکھ لیے تج میں جدا ہور جدائی
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۰)۔

چمن سے جاتی رہی ، گل اُسے بلکتا چھوڑ
کسو نے داد نہ دی ، بلبل فغانی کی
(۱۷۷۲ ، طبقات الشعرا (وحشت) ، ۲۲)۔

غم شاہ دیں جاودانی ہے
زباں شیوئی لب فغانی ہے
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۳۵)۔ (ب) امذ۔ **فارسی کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔**

کہاں شہرہ نہیں عالم میں میری خوش بیانی کا
فغانی ایک بلبل ہے مرے باغ معانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳)۔[فغاں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فَغْفُور (فت ف ، سک غ ، و مع) امذ۔
چین کے قدیم بادشاہوں کا لقب۔

نظر کر مرحمت سوں دیکھ ملچ مسکین کوں یک پل
پیا کی کیمیائی دشت سوں فغفور کر ساقی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۵)۔

ہے چیں سوں یادگاری وہ جلوہ گر ہے دائم
توں چین میں دیکھ جا کر فغفور کا تماشا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳)۔

دے جہاں عرض تجمّل حشمت و شوکت تری
قیصر و فغفور واں ہوں بندگی میں جوں غلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۱)۔

تو وہ ہے دیں کی اک شان ہے تجھ سے قائم
تو وہ ہے قیصر و فغفور ہیں تیرے خُدّام
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۳۶)۔

کاخ فغفور و کسریٰ نہیں   یہ ابن آدم تو کا ماویٰ نہیں
(۱۹۸۶ ، ن - م - راشد - ایک مطالعہ ، ۳۵۱)۔ [ع]۔

فَغْفُوری (فت ف ، سک غ ، و مع) امث۔
بادشاہی ، شہنشاہی۔

یقیں پیدا کر اے ناداں یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۹)۔ [فغفور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

فَغْفُورِیّت (فت ف ، سک غ ، و مع ، کس ر ، فت ی) امث۔
بادشاہت ، شہنشاہیت۔

فغفوریتو اہل ہوس تخت نشیں ہے
جمہوریتو حضرت انساں کی دہائی
(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ۲۷۹)۔[فغفوری (رک) + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

فُف (ضم ف) امث.
پھونک (نوراللغات)۔ [ف]۔

فِفتھ (کسر ف ، سک ف) صف.
پانچواں ، تراکیب میں مستعمل۔ [انگ : Fifth]۔

۔۔۔ اِیئر (۔۔۔ی مع ، فت ہ) امذ.
پانچواں سال (تعلیمی درجے وغیرہ کا)۔ آفتاب اور میں پورا ففتھ ایئر اور سکسنتھ ایئر کے چھ ماہ ساتھ رہے۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۶)۔ [انگ: Fifth Year]۔

۔۔۔ کالَم (۔۔۔فت ل) امذ.
ملک کے اندر دشمن کی حمایت کرنے والا گروہ ، وطن کا غدار گروہ جو دشمن کے لیے جاسوسی وغیرہ کا کام کرے۔ آپ ... مسلمانوں کو غیر وفادار ، غدار ، ففتھ کالم کہہ کہہ کر ان کے دل دکھاتے رہے۔ (۱۹۳۷ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۰۸)۔ کشتیوں کے ذریعہ جاپانی ففتھ کالم کے ایجنٹوں کے اترنے کی خبریں بھی متواتر پھیل رہی تھیں۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۲۱)۔ [Fifth Column]

۔۔۔ کالَمِسْٹ (۔۔۔فت ل ، کسر م ، سک س) امذ.
وطن کے غدار گروہ کا فرد ، غدار ، جاسوس۔ «یہ تو کوئی ففتھ کالمسٹ جان پڑتا ہے» ، کسی نے آہستہ سے کہا۔ (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۶)۔ [انگ: Fifth Columnist]۔

فِفْٹی (کسر ف ، سک ف) صف.
پچاس.

ایک لڑکا ہے اصیل النسل عالی خاندان
عمر ہے لڑکے کی ففٹی سیکسٹی کے درمیان

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۱۰)۔ [انگ: Fifty]۔

۔۔۔ فِفْٹی (۔۔۔کسر ف ، سک ف) صف.
آدھا آدھا ، نصفا نصف۔ ایک اٹھنی نکال یار کیری خریدیں گے، ففٹی ففٹی۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۹۲)۔ [انگ: Fifty-Fifty]۔

فَفَرُّو (فت ف ، کسر ف ، شد ر ، و مع) صف.
رفوچکر ، غائب۔ ازدحام عام ہے اور ایک ایک رنگین فلس کے پاس ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہیں ، مگر تلوار کے چمکتے ہی سب ففرو۔ اس کی آنچ تو بہت بری ہوتی ہے نا۔ (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۳۱)۔ [ع : ف (حرف عطف) + فرّوا - پس بھاگ گئے (ماضی جمع غائب)]۔

۔۔۔ ہونا محاورہ.
رفوچکر ہونا ، غائب ہو جانا ، بھاگ جانا.

میر سنتے ہی ففرو ہو چلے
چھوٹی جب بندوق کوئے اڑ گئے

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۰)۔ مولا بخش جوتیاں چھوڑ ننگے پاؤں ففرو ہو آگے وہ پیچھے یہ دم توڑ بھاگے۔ (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۲۶)۔ لوگوں نے جو یہ مہیب صورت دیکھی تو ہوش ففرو ہوگئے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۶۲)۔ قیدی کیسے ہنسا جبکہ دشمن خود ففرو ہو گئے۔ (۱۹۳۵ ، بادشاہ (ترجمہ) ، محمود حسین ، ۱۱۱)۔

فَق (فت ف) صف.
۱. خوف ، حیرت یا بیماری کے سبب چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہونا ، زرد ، پھیکا.

کس گل کا منہ چمن میں ترے آگے فق نہیں
یہ رنگ گل اڑا ہے افق پر شفق نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲)۔

پریشاں نظر ، رنگ فق ، منہ اداس
یہ اختر کہیں مبتلا ہو گیا

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۲۰)۔ ۲. (مجازاً) ہکا بکا ، حیران ، پریشان۔ جس کا بٹیر بھاگا وہ فق رہ گیا جس کا بٹیر بازی جیتا اس نے شور مچایا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۳)۔ [ع : فقد - گم ہونا ، کھونا کا بگاڑ]۔

۔۔۔ پڑ جانا محاورہ.
خوف ، دہشت یا حیرت سے چہرے کا رنگ اڑ جانا ، زرد پڑ جانا ، سفید پڑ جانا (منہ یا رنگ کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔ دَق (۔۔۔فت د) صف.
۱. حیران و پریشان ، ہکا بکا.

وہاں بیاں میں قلم بھی فق دق ہے
آگے اوسکی زباں کے خندق ہے

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۹۰)۔ ۲. رنگ اڑا ہوا، پھیکا پھیکا.

شعاع حسن دلارا سے روئے گل فق دق
عرق عرق نگہ چشم سرمہ سا سے بدم

(۱۹۶۶ ، منحنّا ، ۲۳)۔ [فق + دق (تابع)]۔

۔۔۔ فَق (۔۔۔فت ف) صف.
حیران و پریشان، حواس باختہ، ہوائیاں سی اڑی ہوئی، بے رونق.

چرخ چارم سے زمیں پر کو ہے اختر اترا
مجھے فق فق نظر آتا ہے قمر آج کی رات

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۸)۔ [فق + فق (رک)]۔

۔۔۔ کَر دینا محاورہ.
چہرے کا رنگ اڑا دینا ، ہکا بکا کر دینا ، حیران کر دینا.

زردی رخسار نے تیرے مریض عشق کو
کر دیا فق چھٹتے ہی مہتاب آتشباز کو

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۱)۔

۔۔۔ ہو جانا/ہونا محاورہ.
چہرے کا رنگ اڑ جانا ، زرد پڑ جانا ، ہوائیاں اڑنے لگنا ، حیران و پریشان ہو جانا ، ہکا بکا رہ جانا ، دنگ رہ جانا.

جو دیکھا تو صحرا ہے اک لق و دق
کہ رستم جسے دیکھ ہو جائے فق

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۵)۔

دل چرایا ہے مرا پر وہ خجل کتنا ہے
فق ہوا جاتا ہے منہ چور کا دل کتنا ہے

(۱۸۸۸ ، جوہر انتخاب ، ۳۵۲)۔

خورشید تجھے دیکھ کے فق ہو جائے
غائب رنگینیٔ شفق ہو جائے

(۱۹۳۷ء ، لالہ و گل ، ۸). یہ سُنا تھا کہ نجمہ کا رنگ فق ہو گیا. (۱۹۸۶ء ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۲۷).

فُقّاح (ضم ف ، شد ق) امث.
ایک قسم کی خوشبودار بُوٹی. زعفران اور فقاح اذخر کا بدل جرانتہ ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳). [ع : (ف ق ح)].

فَقار (فت ف) امذ.
ریڑھ کے ہڈی کے منکے ، پشت کے مُہرے. پیدا کیا فقارِ پشت کو مانند قاعدے کے واسطے ہڈیوں کے. (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۹). ریڑھ کے زنجیرے میں چوبیس ہڈیاں ہیں جن کو فقار کہتے ہیں. (۱۹۳۲ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۹). [ع : فقار (فقارہ (رک) کی جمع)].

فَقاری / فَقارِیَہ (فت ف / کس ر ، فت ی) صف.
فقار (رک) سے منسوب ، ریڑھ کی ہڈی کا ، ریڑھ کی ہڈی والا. حشراتی ٹانگ میں کئی جوڑ ہوتے ہیں اس کا مقابلہ فقاری ٹانگ مثلاً خرگوش کی ٹانگ سے اس معنی میں ہو سکتا ہے کہ حشری اور فقاری ٹانگیں مختلف جوڑوں سے مل کر بنتی ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۳۸). جوڑ پایوں کی حرکت اور قالب کی ساخت کے اُصول فقاریہ حیوانوں (Vertebrate Animals) سے بنیادی طور پر مختلف ہیں. (۱۹۶۷ء ، بنیادی حشریات ، ۱۲). [فقار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت / + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فُقّاع (ضم ف ، شد ق نیز بلا شد) امث.
وہ شراب جو جَو یا خشک انگور سے تیار کی جاتی ہے ، بیئر. مہمانوں کو برف سے سرد کیا ہوا پانی اور شربت اور فقاع (بیئر) پلاتے تھے. (۱۹۱۲ء ، خیالات عزیز ، ۳۷). [ع].

فَقاہَت (فت ف ، ہ) امث.
فقہی علم پر دسترس ، فقیہ ہونا ، فقہی مہارت ، شرعی احکام و قوانین کا عالم ہونا ، علم فقہ میں مہارت ہونا. ہر شخص فقیہ و محدث نہیں ہو سکتا اور نہ ہر شخص صلاحیت فقاہت و اجتہاد و ارشاد کی رکھتا ہے (۱۹۲۰ء ، رسائل عمادالملک ، ۲۹۷). اسی مراقبے میں منکشف ہوا کہ یہ آپ کی فقاہت کے انوار ہیں. (۱۹۳۶ء ، شمس المعارف ، ۸۸). [ع : (ف ق ہ)].

فَقِّا (فت ف ، کس ق ، شد ق) امذ.
کنگال ، مفلس ، فقیر. بی بی نے فرمایا بیٹھ بھی مسخرے اب میں ہوں بادشاہ بیگم اور تو ہے وہی فقا. (۱۹۲۶ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۷ : ۹). تمہاری تو اس بیری والے بُوبک نے مت کاٹی. دنیا چھڑوا دی ایک فقے کے پلے باندھ دیا. (۱۹۸۷ء ، گردش رنگ چمن ، ۹۳). [فقیر (رک) سے تحقیری لفظ].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
(تحقیراً) **مفلسی ، غریبی.** آپ نے تو اس گھرانے کا فقا پن ہی دیکھا ہے. (۱۹۹۳ء ، قاضی جی ، ۳ : ۱۸۷). [فقّا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

فَقْد (فت ف ، سک ق) امذ.
اختتام ، فقدان ، گم گردگی ، گم ہونا. اُوس نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں تو فقد خلافت کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ اپنے گلے میں اُوتاروں اور ولیعہدی کے تبعات و مواخذات کا بنا اپنی گردن میں ڈالوں. (۱۸۸۸ء ، تشنیف الاسماع ، ۱۸۱). [ع].

فِقْدان (ضم نیز کس ف ، سک ق) امذ.
۱. **خاتمہ ، گم یابی ، گم کرنا ، گم ہونا ؛ (مجازاً) کسی چیز کا نہ ہونا ، عدم.** غذائے نباتی کی کمی ، حدِ فقدان کو پہنچ گئی ہے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۶۳). غزل میں شاعری کے اہم عناصر کا فقدان یا کمی ، صاف طور پر سامنے آ جاتی ہے. (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۵۰). ۲. (تصوف) **مراد : اس سے محویت کاملہ ہے کہ اپنے وجود کی خبر نہ رہے** (مصباح التعرف). طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الٰہی کا زمانِ فقدان وجود ... ہے. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۵). [ع : (ف ق د)].

فَقْر (فت ف ، سک ق) امذ.
۱. **قناعت و ریاضت کی زندگی ، درویشی ، توکّل.**

نبی محمدؐ حق رسول کیتا جن یہ فقر قبول

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۵۲)). نبی کہے فقر ہے سو میری بڑائی ہے. (۱۶۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۹).

پایا ہے جو کوئی دولتِ فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۸). جو کوئی نہ کہے لاحول ولا قوت اِلّا باللّٰہ ہر روز سو مرتبہ نہ پہنچے اسے ہرگز فقر. (۱۸۵۱ء ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۵).

نہ پوچھیے کہ گزرتی ہے شاد کی کیونکر
نہ زہد و فقر نہ رندی و بادہ خواری ہے

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۰). فقر و قلندری ان کا مسلک تھا. (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۲۸). ۲. **افلاس ، غربت ، محتاجی ، تنگ دستی.**

کتیاں کوں دیا مال ، دھن سروری
کتیاں کوں دیا فقر سوں مہتری

(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۱۸)). کیا جتنی بیوی تھیں فاقہ فقر تنگی ترشی سب کچھ سہا مگر بہو بیٹی کی شکایت زبان تک نہ لاتی. (۱۹۱۰ء ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۱). بھائیو! اسلام قبول کرو ، محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اتنا دیتے ہیں کہ ان کو اپنے فقر و افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا. (۱۹۳۰ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۵۹). ۳. (تصوف) **مرتبہ فنا فی اللّٰہ جس میں سالک کا وجود ظاہر اور باطن اور دنیا اور آخرت میں نہ رہے اور عدم اصلی کی طرف راجع ہو** (ماخوذ : مصباح التعرف).

یاں کہاں ہیں سالکانِ مسلکِ فقر و سلوک
یاں کدھر ہیں کسطرف ہیں طالبانِ قُربِ یار

(۱۹۰۸ء ، رفتب ، ک ، ۳۱۳). [ع].

ـــــ الدَّم (ـــــ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امذ.
(طب) **خون کی کمی ، خون کا کم ہو جانا یا پتلا ہو جانا** (**Anaemia**).

پھیڑوں اور مویشیوں میں لوہے کی قلت سے جوع (Qica) کا مرض ہو سکتا ہے ... اس مرض میں غیر معمولی اشتہا ، اسہال اور فقرالدّم کی علامات ہوتی ہے (ہیں). (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۹۰). [فقر + رک : ال (ا) + دم (رک)].

---فخری (---ضم ر ، فت ف ، سک خ) فقرہ.
« الفقر فخری » یعنی فقر میرا فخر ہے یہ حدیث نبویؐ ہے اور یہاں اسی سے تلمیح ہے.

فقرُ فخری کی صدا بھاتی تجھے
حق نے بخشی ارثِ آبائی تجھے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۸). [فقر + فخر (رک) + ی (ضمیر واحد متکلم)].

---و غنا (---و مج ، کس غ) امذ.
درویشی اور تونگری ، غریبی اور امیری ، تنگی اور فراخی.

میں فقر و غنا کوں جو سمجھتا ہوں برابر
میرے تئیں یکساں ہے گلیم اور دو شالا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۷). آپ پر فقر و غنا کے مختلف دور گذرے ، کوئی دن ایسا آتا کہ مسجدِ نبوی کا صحن زر و مال سے معمور ہو جاتا ، اور پھر متصل کئی کئی دن ایسے آتے کہ فاقہ سے شکمِ مبارک پر دو دو تین تین پتھر بندھے ہوتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴۷۶). دولت کی فراوانی میں بندہ صرف اللہ کے لیے فقر و غنا اختیار کرے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۱۸۹). [فقر + و (حرفِ عطف) + غنا (رک)].

---و فاقہ (---و مج ، فت ق) امذ.
غربت اور بھوک ، تنگ ترشی.

یہ فقر و فاقہ کی خوبی نہیں ہے اے زاہد
کہ تیس روزے اگر ایک ماہ میں رکھیے

(۱۸۵۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸). علّامہ نے عطیۂ سلطانی سے بالکل انکار کیا اور فقر و فاقہ سے بسر کی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۷). انہیں اس کی بڑی فکر رہتی تھی کہ عوام فقر و فاقے سے نجات پائیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۸۷). [فقر + و (حرفِ عطف) + فاقہ (رک)].

فُقَرا (ضم ف ، فت ق) امذ ؛ ج.
۱. غربا ، مساکین. یہ سرانجامِ اسبابِ معیشت فقرا و مساکین میں ہمیشہ آمادہ رہتے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۳). جب انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار گھر کے کاروبار کے لیے ایک لونڈی مانگی اور ہاتھ کے چھالے دکھائے تو آپ نے صاف انکار کر دیا کہ یہ فقرا و یتامیٰ کا حق ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۸۹). ۲. **درویش لوگ ، صوفیا کرام ، بزرگانِ دین.** فقرائے عامل نے اشاعتِ اسلام میں کوشش کی ہو. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (دیباچہ) ، ۱۶). وہ ہمارے فقرا اور بزرگانِ دین تھے جن کو رعایا کے دلوں میں مذہب کا بیج بونا تھا. (۱۹۴۰ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰). [ع : فقرا (فقیر (رک) کی جمع)].

فِقْرات (کس ف ، سک نیز فت ق) امذ ؛ ج.
ریڑھ کے منکے ، پیٹھ اور گردن کے مہرے. مہرے پشت اور گردن کے تیس ہیں اور انکو فقرات بھی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۲). ان حیوانات کے فقرات یعنی منکے نہیں ہوتے بلکہ کسی قسم کی ہڈی نہیں ہوتی. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷). وہ سب سے پہلے ایک سوئی کی مدد سے ریڑھ کی ہڈی کے فقرات کے درمیان سے تھوڑا سا مادہ نکال کر اس کا امتحان کرے گا. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ مارچ : ۹). [فقرہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---الصُّلب (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، سک ل) امذ ؛ ج.
مُہرہائے پشت ، ریڑھ کی ہڈی کے مہرے یا منکے. امتحان سے معلوم ہوا کہ فقرات الصّلب میں سے دسویں فقرہ کا جرم اور بازو دونوں ٹوٹ گئے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۱۱۲). [فقرات + رک : ال (ا) + صُلب (رک)].

---العُنُق (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، ن) امذ ؛ ج.
گردن کے منکے ، مہرہائے گردن. عدالتی سزائے پھانسی میں اکثر اوقات فقرات العنق اکھڑ جاتے ہیں. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۱۴۴). [فقرات + رک : ال (ا) + عنق (رک)].

---عُنُق کس اضا (---ضم ع ، ن) امذ ؛ ج.
رک : **فقرات العنق.** اسکے سر پر کی کرنے کے بعد نا ک کے ایک طرف کیّ کرو اور دو کیّ گال کی ہڈیوں پر کرو دو فقراتِ عنق پر کرو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳۲). [فقرات + عنق (رک)].

فِقْراتی (کس ف ، سک ق) صف.
فقرات (رک) سے منسوب ، منکوں کا ، فقاری ، فقاریہ. گہرا تنفس ... یہاں ہلکے تنفس کی جملہ حرکات عمل میں آتی ہیں لیکن بڑے پیمانہ پر گہرے تنفس میں کاندھے اور اسکیپولی کے فقراتی حاشیے قائم رہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، تشریحِ عضلات ، ۸۴). [فقرات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

فِقْروں (کس ف ، سک ق ، و مج) امذ ؛ ج.
فقرہ (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---(فقرے) پہ / پر چڑھنا محاورہ.
کسی کی باتوں سے دھوکا کھانا ، باتوں کے فریب میں آ جانا.

کیسے دمباز کے فقروں پہ چڑھا مستانے
ہوش کر اپنے بچا کیوں دلِ مضطر بہکا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۳). ساحرۂ مذکور تو حالاتِ دیو سے آگاہ ہو چکی تھی ، اس کے فقرے پر نہ چڑھی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۳ : ۱۵۸).

---(فقرے) میں اُڑانا محاورہ.
باتوں باتوں میں اڑا دینا ، غیر اہم بنا دینا ، دھوکا دینا ، فریب دینا.

خود میں دمباز ہوں ہے دھیان کدھر
مجکو فقروں میں اُڑایا نہ کرو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۷).

پھر نہ آیا بُتو ہے سپہر سخن والے نصیب
پھر ہمیں یار نے فقرے میں اُڑایا دیکھو
(۱۸۸۹ ، دیوانِ سخن ، ۹۶). تعجب نہیں اگر کسی بامذاق ایراق یا پارسی نے ہم ہندی نژادوں کو فقروں میں اڑانا چاہا ہو. (۱۹۳۶ ، شیراق ، مقالات ، ۲۵۱).

---(فِقْرے) میں آجانا / آنا محاورہ.
پُرفریب باتوں کا شکار ہو جانا ، دھوکا کھانا ، باتوں میں آنا ، باتوں کے فریب میں آ جانا.
یارب نہ مدّعی پہ کھلے مدّعائے خط
فقرے میں آ کے یار نہ دفتر چڑھائے خط
(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۱۰۸). مراد بخش سادہ لوحی سے اورنگ زیب کے فقروں میں آ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۵). بیوقوف بنی حنفیہ اس کے فقروں میں آ گئے اس کی پیغمبری اور چمک الٰہی اور شقاوت یہاں تک سر پر سوار ہوئی کہ حضور انور کی خدمت میں ایک خط لکھ بھیجا. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۳۵).

فِقْرَہ (کس نیز فت ف ، سک ق ، فت ر) امذ ، اسم فقرا.
۱. **عبارت کا ایک ٹکڑا ، جملے کا کوئی حصّہ ، جملہ.** مصنّف کے فقرے فقرے اور لفظ لفظ سے اس کے حالات ، خیالات ، ذکاوت اور طبیعت کا پتہ لگتا ہے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ۱۰). میں نے اس کا فقرہ مکمل کر دیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۰). ۲. **فریب کی بات ، جھوٹی بات ، جھانسا ، دھوکا.**
لن ترانی کو سمجھتا ہوں میں فقرہ اوس کا
پردۂ لفظ میں معنی کبھی روپوش نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاضِ البحر ، ۱۳۷).
نامہ بر اُن کا تو وعدہ اور تیرا اعتبار
مکر ہے فقرہ ہے عیّاری ہے دم ہے چال ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۰). ۳. **ریڑھ کی ہڈی کا ٹکڑا ، پیٹھ یا گردن کا مُہرہ.** فقرہ پُشت کی ہڈی کو اور تصنیف نوع نوع گرفتن اور جمع کو کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۴۷). ان حیوانوں کی ریڑھ کی ہڈی جو پیٹھ میں ہوتی ہے بہت سی چھوٹی چھوٹی ہڈیوں سے مل کر بنتی ہے اسی طرح ان میں سے ہر چھوٹی ہڈی کو فقرہ کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۴۳). [ع : (ف ق ر)].

---باز صف.
باتوں باتوں میں عیّاری کر جانا ، جملے بازی سے کام لینے والا ، فقروں کے ذریعے کام دکھا جانے والا. ملکہ نے کہا جاؤ اُس چوبدار کو پکڑ لاؤ کوئی جعل ساز فقرہ باز ہو گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۰۶).
کہ دنیا کے دیکھوں نشیب و فراز
کہ ہیں جمع اس جا پہ سب فقرہ باز
(۱۹۰۶ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۴۷۲). ۲. **کسی پر طنزیہ فقرہ چست کرنے والا.** شاعر کی پوری کوشش خود کو ذہین اور فقرہ باز ثابت کرنے پر صرف ہو رہی ہو. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۱). [فقرہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
۱. **جملے بازی ، باتوں کے ذریعے عیّاری ، چالاکی ، فریب ، ہنسی مذاق.** چند روز اسی طرح فقرہ بازیاں اور تدبیریں رہیں. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۲۰۸). ۲. **مزاحیہ یا طنزیہ بات کہنا ، تفریحاً بیہودہ ہنسی مذاق کرنا.** لوسی کی فقرہ بازی دفعتاً رک جاتی ہے اور وہ منفعل ہو کر اس کے دل دہی کرنے لگتی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۵). بعض حضرات تنقید میں فقرہ بازی اور جملے بازی کو غیر سنجیدہ اور قبیح فعل سمجھتے ہیں. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۹۴). [فقرہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَتانا محاورہ.
دَم دینا ، جھانسا دینا ، عیّاری کرنا ، بہانہ کرنا ، کوئی جھوٹی بات گھڑ دینا ، ٹال دینا ، شگوفہ چھوڑنا ، چُٹکلہ چھوڑنا.
آپ تشریف یاں نہ لائینگے
روز فقرہ یوں ہی بتائینگے
(۱۸۷۹؟ ، عیش دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)).

---بَنانا محاورہ.
۱. **لفظوں کو جوڑ کر فقرہ بنانا ، جملے سازی ، فقرہ سازی.**
یہ گھبرائے ترانی سونہہ سے نکلا حرفِ لن بُھولے
بنانا بھی نہ آیا تم کو فقرہ لن ترانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۲). ۲. **کوئی بات دل سے گھڑنا بہانہ کرنا.**
درد سر پاؤں کی مہندی ہے نہ آنے کے لیے
ایسے سو فقرے وہ ہر بار بنا لیتے ہیں
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۱۹). عرض کی حضور اب پھر آیا ہے اب نیا فقرہ بنا کے لایا ہے. (۱۹۰۱ ، قمر ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۱۰۷). ۳. **فریب دینا** (نوراللغات).

---بَن پَڑنا محاورہ.
کوئی سازش کامیاب ہونا ، ترکیب چل جانا ، فقرہ چل جانا. برق نے کہا! استاد آج ہی تو فقرہ بَن پڑا ہے بغیر قتل کئے اس حرامزادے افراسیاب کے باز نہ آؤں گا. (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
ٹک بندی (نوراللغات). [فقرہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَراشْنا محاورہ.
جھوٹی یا انوکھی بات گھڑنا ، بات بنانا.
کل جو مقتل میں گلا میرا نہ اُن سے کٹ سکا
آج یہ فقرہ تراشا ہے قضا آئی نہ تھی
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۲۰۸). فقرہ تراشنے میں مجھ کو بھی کمال تھا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۵۰).

---تَرَشْنا محاورہ.
جھوٹی یا انوکھی بات گھڑی جانا.

فرشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے
تری جب بات نکلے گی تری عقل سے نکلے گی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۲۳).

---جات امذ ، ج.
فقرے. لسانی تحقیق میں عام طور پر تین طرح کا مواد فراہم کیا جاتا ہے ، ذخیرۂ الفاظ فقرہ جات اور مختلف ساخت کے جملے ، (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۱۲۳). [فقرہ + جات ، لاحقۂ جمع].

---جڑنا محاورہ.
پھبتی کسنا ، آوازہ کسنا.

پروانے کے حضور سر شمع کٹ گیا
فقرہ جلی کٹی کا وہ گلگیر جڑ گئی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۸).

یہ مانا کسی نے یہ فقرے جڑے
مگر ہائے تو جنگ پر کیوں اڑے
(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلام بینظیر ، ۲۶۷). وہ تو مزے لے لے کر باتیں سنتی اور گاہے گاہے کوئی چبھتا ہوا فقرہ جڑ دیتی. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، فروری ، ۲۵۲).

---جوڑنا محاورہ.
فقرہ تراشنا.

ذوالفقار علی کی تجھ کو قسم
سر جدا جس سے ہو فقرا جوڑ
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۸۵).

---چُست کرنا محاورہ.
دل سے گھڑ کر کوئی بات کہہ دینا ؛ آوازہ کسنا ، طنز کرنا.
کونسلی کے ہاں گئے بھی تھے یا یونہی فقرہ چست کر دیا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۵). یہ لوگ آپ کا مذاق اُڑاتے طرح طرح کے آوازے کستے فقرے چست کرتے. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۴۳).

---چل جانا محاورہ.
کسی جھوٹی بات یا فریب کا کارگر ہو جانا.

لگا لائیں گے ہم اسے گھر تلک
کوئی اپنا فقرہ جو چل جائے گا
(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۲۳).

اُنھیں یہ فکر کہ چل جائے پھر کوئی فقرہ
ہمیں یہ شوق کہ ہو جلد مدعا حاصل
(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۱).

---چلنا محاورہ.
۱. **چال چلنا ، فریب کرنا.**

تم چلو بندے یہ ہر مرتبہ فقرا دیکھو
اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۰۸). ۲. **جھوٹ یا فریب کا کارگر ہونا.**

وقت آتا ہے تو پھر ٹالے سے ٹلتا ہی نہیں
ملک‌الموت سے فقرہ کوئی چلتا ہی نہیں
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۳۵).

جام جب تک نہ چلے ہم نہیں ٹلنے والے
آج ساقی ترے فقرے نہیں چلنے والے
(۱۹۳۶ ، جلیل ، روحِ سخن ، ۱۳۶).

---چھوڑنا محاورہ.
کوئی بات گھڑ کر بیان کرنا ، شگوفہ چھوڑنا.

داغی جائے گی چھچھوندر ناک بھی ہو گی قلم
پھلجھڑی کی طرح فقرا جل کے یہ چھوڑا عبث
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۱۲۷).

غیر سے وعدہ و اقرار ہوئے کیا کیا کچھ
میرے خوش کرنے کو اک فقرہ ادھر چھوڑ دیا
(۱۸۹۹ ، کلیاتِ نظام ، ۶۰).

---دینا محاورہ.
جھانسا دینا ، فریب میں مبتلا کرنا ، دھوکا دینا. دیکھیے اور سنیے کہ میں اس فقیر کو کیا فقرہ دے کر دربدر پھراتا ہوں اور کیسا اس کو کج روی اور گستاخی سے سیدھا بناتا ہوں کہ یہ آپ تھک کر بیٹھ رہے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۸).

دم دیے فقرے دیے جھانسے دیے
تم سے جو ملنا تھا مجھ کو بل گیا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۹). خفیہ افیم بیچنے والوں میں سے دو آدمیوں نے چنگی والوں کو ایسا فقرہ دیا کہ آج تک مجھے یاد ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۳ : ۶).

---رَواں ہونا محاورہ.
چال یا فریب کی مہارت ہونا.

انکار رقیب سے بھی ہو گا
یہ فقرہ تمھیں رواں بہت ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۲۷۷).

---زُبان پَر چڑھنا محاورہ.
۱. رک : **فقرہ رَواں ہونا** (نوراللغات). ۲. **زبان پر کسی بات کا بار بار آنا.**

اک دن کہا تھا میں نے محبت کا ہو بُرا
واں جب سے چڑھ گیا ہے یہ فقرہ زباں پر
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۱ : ۷۹).

---سازی امث.
لفظوں کو جوڑ کر جُملہ بنانا. فقرہ سازی کرتے وقت مندرجۂ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے. (۱۹۸۳ ، اردو زود نویسی ، ۲۲). [فقرہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
کسی کو فریب کی بات کہہ کر پھنسانا ، کسی کو فریب میں لانا ، چال چلنا.

دم دے کے نہ ٹالو مجھے فقرا نہ کرو تم
اب وعدۂ امروز کو فردا نہ کرو تم

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۵). خواجہ تم نہ گھبراؤ دیکھو آج بچا لیا کل دوسرا فقرہ کروں گی یقین ہے کہ میرے باوا جان میری خاطر شکنی نہ کریں گے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۱۸).

---کَسْنا محاورہ.

فقرہ چست کرنا ، آوازہ کسنا. استاد چلتے چلتے فقرہ کستا ہے دیکھنا جیسے پیٹھ دکھائی ویسے منھ بھی دکھانا. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۴۵). ظفراللہ خان نے فقرہ کسا کہ میں جواہر لال کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی ہوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۳).

---کُھل جانا محاورہ.

چالاکی ظاہر ہو جانا.

آج کیونکر ہو خبر اوس کو نسیم
شعر پڑھنے کا بھی فقرہ کُھل گیا

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۷).

---گَڑھنا محاورہ.

بہانہ کرنے یا ٹالنے کے لیے کوئی بات دل سے گھڑنا ، جھوٹی بات بنانا ، گپ اُڑانا ، بہانہ کرنا. حقیقت میں یہ سب فقرے گڑھے ہیں تو نے ، اے ظالم. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۳۹).

---مُعْتَرِضَہ کس صف (--- ضم م ، سک ع ، فت ت ، کس ر ، فت ض) امذ.

گفتگو یا تقریر یا بات کے درمیان میں بولا جانے والا وہ فقرہ یا جملہ جس کے بغیر بھی بات میں خلل نہیں پڑتا اور مفہوم پورا ہو جاتا ہے ، جملۂ معترضہ. ایک وقت آئے گا کہ نازنینان حرم یعنی سرکیشیا کی پریوں کے خوبصورت چہروں کے لیے صرف ہلکی سی نقاب کافی ہوگی ، یہ تو خیر ایک فقرۂ معترضہ تھا. (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۸۹). جیسا کہ آپ جانتے ہیں ، جملے کی قواعدی تکمیل کے لیے بالکل غیرضروری ہے ، ایسے فقرۂ معترضہ کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اُردو قواعد ، ۲۰۱). [فقرہ + معترض (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مِل جانا محاورہ.

فریب سُوجھنا ، ترکیب ہاتھ آ جانا.

حسرتِ ناکام بس ، اے آرزوئے دید بس
موت کو فقرہ نہ مل جائے بہانے کے لیے

(۱۹۲۵ ، نغمہ زار ، ۹۳).

---ہونا محاورہ.

چال چلنا.

وہ عاشق سے گویا ہوا چاہتا ہے
نیا کوئی فقرہ ہوا چاہتا ہے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

فِقْری (کس نیز فت ف ، سک ق) صف.

۱. ریڑھ کی ہڈی کا یا اس سے متعلق ، جہاں دونوں فقری Vertebral شریانیں ملکر قاعدی (BAILAR) شریان بناتی ہیں. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۹۴). **۲. ریڑھ کی ہڈی رکھنے والا ، ریڑھ دار.** ریڑھ دار حیوانوں کو فقری حیوان ... کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، محشر عابدی ، ۲۹). اس کے بعد اس میکنیت کی پیچیدگی ، نیز اس کی موثریت ، فقری جانوروں اور پستانیوں میں بڑھتی ہے اور آدمی میں اس کا نشو و نما اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۵). [فقرہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کالَم (--- فت ل) امذ.

ریڑھ کی ہڈی جو بہت سی چھوٹی چھوٹی گانٹھوں سے مل کر بنتی ہے. بالغ فقریوں میں اس کی جگہ ریڑھ کی ہڈی یا فقری کالم ... بن جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۹۱). [فقری + کالم (رک)].

فِقْرے (کس ف ، سک ق) امذ.

فقرہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---اُڑانا محاورہ.

کسی کو بیوقوف بنانے یا فریب میں مبتلا رکھنے کے لیے جھوٹ بولنا ، ناقابل اعتبار باتیں کہنا.

ہے مرگ دشمن پہ دل شاد کیا
بہت ایسے فقرے اڑاتے ہیں آپ

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۶۳).

---آنا محاورہ.

آوازے کسا جانا ، مطعون ہونا. جی ہاں برابر انہیں پر فقرے آتے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۲).

---باز صف.

جملہ چست کرنے والا ، عیار ، دھوکے باز ، مکّار.

مجھ کو فقرے باز فرماتے ہیں آپ
یہ تو فقرہ آپ ہی پر چھا گیا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۰). [فقرے + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.

۱. چال بازی ، عیاری ، فریب دینے کے لیے عیاری اور مکاری کی باتیں. وہی دھماچوکڑی ، وہی رنگ رلیاں ، وہی فقرے بازی ... وہی خوشامد کی گرمیٔ بازار. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۵۶) **۲. تفریح طبع کے لیے بیہودہ ہنسی مذاق.** شرما نے اپنے ساتھیوں کی فقرے بازی سے بچنے کے لئے اپنی ٹرانسفر ایک اور جگہ کرا لی. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۳۸) [فقرے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بازی چَلْنا محاورہ.

فقرے بازی کا کارگر ہونا (نوراللغات).

---بازی کَرْنا محاورہ.

عیاری کرنا ، فریب کی بات کرنا ، چال چلنا.

بھائی نہیں مجھ کو حیلہ سازی
لڑکوں سے کرو یہ فقرے بازی

(۱۸۸۷ ، اختر (نواب واجد علی شاہ) (مہذب اللغات)).

--- بازی ہونا محاورہ.
چال چلنا ، ٹال مٹول ہونا ، حیلہ حوالہ کیا جانا.

فقرے بازی ہو چکی ہرگز نہ جانے دیں گے ہم
لا کہہ دم دو آج تم ، کل کا بہانہ یاد ہے
(۱۸۷۹ ، قلق (مہذب اللغات)).

--- بتانا محاورہ.
باتوں میں ٹرخانا ، چکمہ دینا ، فریب دینا.

کیسی جنت کہاں کی حور و شراب
فقرے یہ اور کو بتا واعظ
(۱۸۷۷ ، دستنبوے خاقانی ، ۸۳).

چالیں ہماری گھات کی ہم سے اُڑا اُڑا
فقرے ہمیں بتاتی ہے کیا کیا چھنال یار
(۱۹۰۱ ، دیوان ریختی ، ۸۰).

--- بتلانا محاورہ.
رک : فقرے بتانا.

سچ تو اغیار سے فرمائیے گا
جھوٹے فقرے مجھے بتلائیے گا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۷).

--- بنانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. لفظوں کو جوڑ کر جملے بنانا (فرہنگ آصفیہ). **۲. (اَ) جھوٹی باتیں بنانا ، دل سے باتیں گھڑنا.**

وصال غیر سے انکار میں نہ مانوں گا
بگڑ کے کیسے ہی فقرے اگر بناؤ تم
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۳۸). **(اَاَ) حیلے حوالے کرنا ، بہانے کرنا.**

شب وصلت نہ آ کے فریب چلا
اُسنے فقرے بنائے کیا کیا کچھ
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۶۹).

--- بندی (--- فت ب ، سک ن) امث.
تُک بندی ، فقرے جوڑنا ، جملوں کی بناوٹ (فرہنگ آصفیہ).
[فقرے + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پر آنا محاورہ.
باتوں میں آنا ، فریب میں آنا ، دھوکا کھا جانا.

بات کہتے ہی تاڑ جائیں گے
میرے فقرے پہ وہ نہ آئیں گے
(۱۸۷۰ ، نواب مرزا شوق (مہذب اللغات)).

--- پر چڑھنا محاورہ.
رک : فقرے پر آنا. میں نے ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلیں کہ تیرے فقرے پر چڑھ جاؤں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱۰۲).

--- تراشنا محاورہ.
فقرے جڑنا ، طعن و تشنیع کرنا ، آوازے کسنا ، فقرے بنانا.
(ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- ترشنا محاورہ.
جھوٹی یا انوکھی باتیں گھڑی جانا ، نئی نئی جھوٹی باتیں ایجاد ہونا.

ترشتے ہیں قیامت کے غضب کے رات دن فقرے
نئی جب بات نکلے گی تری عقل سے نکلے گی
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۲۳).

--- جڑنا محاورہ.
آوازے کسنا ، طعن تشنیع کرنا.

کیا زباں قینچی سی چلتی ہے رقیبوں کے حضور
اپنے دل میں کٹ گئے ہم جب وہ فقرے جڑ گئے
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۴۰).

--- جوڑنا محاورہ.
دل سے جھوٹی بات بنا کے کہنا ، فقرے تراشنا.

آپ ہی توڑتے ہیں جوڑ کے فقرے ، دل کو
آپ ہی کہتے ہیں شیشے سے بھی نازک دل ہے
(؟ ، جاہ (مہذب اللغات)).

--- چُرب کرنا محاورہ.
چکنی چُپڑی باتیں بنانا (نوراللغات).

--- چُست کرنا محاورہ.
آوازے کسنا ، طنز آمیز باتیں کہنا. دوستوں نے میری افسردہ خاطری پر فقرے بھی چست کئے لیکن میں کچھ بدلے کے سوا کچھ نہ کر سکا. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۹۷).

--- چلنا محاورہ.
فقرے بازیاں ہونا ، تفریح طبع کے لیے ہنسی مذاق کی باتیں ہونا. فقرے بھی چلتے ہیں شاعری بھی ہوتی ہے ، بے تکی حجت بھی ہوتی ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۵).

--- چھوڑنا محاورہ.
شگوفے چھوڑنا ، فقرے بازی کرنا ، آوازہ کسنا.

چلوں میں جو ناوک کوئی صف جوڑ کے نکلی
فقرے یہ قیامت کے ادھر چھوڑ کے نکلی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۷۰).

--- دینا محاورہ.
دھوکا دینے والی باتیں کرنا ، جھانسے دینا ، چالیں چلنا. پُتلی بولی ارے موئے کیوں فقرے دیتا ہے مکاری کرتا ہے عیار میں تو مال اسباب کب لے گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۷۳).

--- ڈھالنا محاورہ.
آوازے کسنا ، طعنہ زنی کرنا ، چُبھتی ہوئی بات کہنا.

مارنا کیسا کہ دھمکاتے نہیں تلوار سے
تیز فقرے قاتلوں پر کب میں ڈھال آتا نہیں
(۱۸۷۹ ، منیر (نوراللغات)).

--- سُنانا محاورہ.
باتیں سُنانا ، طعنے دینا ، آوازے کسنا ، فقرے جڑنا ، طنز کرنا.

کوئی نرم دل کسی عاشق بیدل کو کڑے کڑے فقرے سناتی. (١٨٥٧ ، مینا بازار اردو ، ٢٢).

فقرے سناؤ ان کو
آنکھیں دکھاؤ ان کو
(١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ١٢).

---سے لانا محاورہ.
دھوکا دیکر کام نکالنا ، چالبازی سے مقصد حاصل کرنا.

یاں سے جاتا ہوں خیلا کے گھر پر
اُسکا فقرے سے لانا ہوں زیور
(١٩٢٨ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ٨٨).

---کرنا محاورہ.
جھوٹی باتیں کہہ کر دھوکا دینا ، فریب میں لانا. اپنے دل سے باتیں بنا کر مکر تراشتا ہے اور فقرے کرتا ہے. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٢٢٥).

---کسنا محاورہ.
طعنے دینا ، چبھتی ہوئی بات کہنا. پنڈت جی پر پٹیل اور دوسرے زعمانہ فقرے کستے تھے کہ یہ کشمیر کو سارے ہندوستان سے زیادہ چاہتے ہیں. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٥٧).

---کہنا محاورہ.
رک : فقرے سنانا.

یاد ہے آگے بھی ہم پر کبھی منہ آتے تھے
آگے بھی ہم سے کبھی فقرے کہے جاتے تھے
(١٨٦٧ ، واسوخت امیر (فرہنگ آصفیہ)).

---گھڑنا محاورہ.
دل سے باتیں بنانا ، نئی نئی باتیں گھڑنا.

کچھ سنوں گا تو کہوں گا میں بھی
فقرے گھڑنے مجھے بھی آتے ہیں
(١٨٣٥ ، رنگین (نوراللغات)).

فقرے ہی گھڑا کرتے ہیں بیٹھے ہوئے گھر میں
پرچا بھی کوئی پھکو وہ لکھا نہ کریں گے
(١٨٩٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٣١١).

---منجے ہونا محاورہ.
کسی بات کا زبان پر چڑھا ہونا ، کسی بات کا نوکِ زبان ہونا ، ازبر ہونا.

مومن کو کیا غم سخن منکر و نکیر
فقرے منجے ہوئے ہیں سوال و جواب کے
(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

---میں م ف.
فریب کی بات کر کے ، دھوکے میں.

بلائی آج انہیں ہم نے ایک فقرے میں
یہ لب ہیں پھول سے جام شراب کے قابل؟
(١٩٠٩ ، جلیل (نوراللغات)).

---میں اُڑانا محاورہ.
فریب کی باتوں سے بہکانا ، دھوکا دینا.

پھر نہ آیا بُت بے مہر سخن والے نصیب
پھر ہمیں یار نے فقرے میں اڑایا دیکھا
(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٦٩).

---میں آنا محاورہ.
جال میں پھنسنا ، دھوکا کھا جانا. میں نے اسی ترکیب سے لکھا کہ انکو تسلیم کر کے اظہار مسرت پر مجبوری ہوئی یا فقرے میں آ گئے. (١٩١٨ ، خطوط اکبر ، ١٢٣).

---میں رکھنا محاورہ.
دھوکا دے کر انتظار یا امید میں رکھنا.

ہو مادھو رام یا لچھمی نراین
ہوں ہی فقرے میں رکھیں رام جی سن
(١٨٥٧ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ١٤٩).

---میں لگانا محاورہ.
باتوں سے پھسلانا ، فریب میں پھنسانا ، چالبازی کرنا.

فقرے میں لگا کے لے ہی آیا
کیا بات مرے پیامبر کی
(١٨٥٢ ، کلیات منیر ، ٢ : ٣٣٣).

---یاد ہونا محاورہ.
چالیں معلوم ہونا ، پُر فریب باتیں کرنے کی مہارت ہونا.

بھولے تو کہدیا کہ بھلاووں میں آ گئے
فقرے غضب کے آپکو اب یاد ہو گئے
(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣٠٩).

فقریَہ (کس نیز فت ف ، سک ق ، کس ر ، فت ی مشد نیز بلا شد) امذ.
(حیوانیات) ریڑھ کی ہڈی رکھنے والا جانور (انگ : Vertebrate). یہ سب فقرے بالکل یکساں نہیں ہوتے بلکہ ان میں تھوڑا بہت اختلاف اور فرق پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ریڑھ دار حیوان کو فقریہ کہا جاتا ہے. (١٩٣٠ ، حیوانیات ، ٢٥). آبی غذا میں سب سے زیادہ اہم گروہ جن میں مچھلیاں (Pisces) اور جل تھلیے (Amphibians) پرندے (Aves) اور پستانیے Mammals شامل ہیں اور یہ فقریوں (Vertebrate) کے گروہ میں آتے ہیں. (١٩٧٣ ، رسالہ جدید سائنس ، دسمبر ، ٣٨). [فقری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فقط (فت ف ، ق). (الف) صف ؛ م ف.
صرف ، محض ، تنہا ، بس.

شیریں لباں کوں اوس کے فقط توت مت کہو
گویائی اون کی دیکھ کے طوطی کہے نیا
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١٠). بادشاہ فقط عدل کے واسطے پوچھے جائینگے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٣).

ذرّوں کی طرح فوج کا ممکن نہیں شمار
اس گھاٹ پر فقط ہیں کماندار دس ہزار
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٩٠).

ہوئے نیکی سے بیگانہ ترقی اس کو کہتے ہیں

فرشتے ہو گئے رخصت فقط شیطان باقی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۷۰)۔ فقط اس شہر میں ساتھ اعلیٰ تعلیم کے کالج ہیں۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۵)۔ (ب) امذ۔ **ختم ، تمام شُد ، تمّت (کسی تحریر کے اختتام پر)**۔ تم تعلقہ دار اپنے علاقے کا انتظام اپنے ذمّے سمجھو اور زر قسط سرکاری اپنے پاس امانت رکھو ، فقط۔ (۱۸۵۸ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۹ : ۲۴۳)۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں دو ایک برس مُلک سے باہر رہوں اور یہ کام آپ کے ذریعے ہو تو مجھے بےحد خوشی ہو گی ، فقط ، آداب۔ (۱۹۶۳ ، شہاب نامہ ، ۷۵۶)۔ [ع : (فَ ـ پس + قطْ ـ کاٹنا)]۔

فِقْہ (کسر ف ، سک ق) امث ، سم فقیہ۔

۱. آگہی ، علم ، دانش۔

ملتے ہیں تیرے عشق کے دفتر دقیقی کا پڑھوں

تو بھی نہ مشکل ہوئے حل ہے فقیہ تجھ گُل کا دقیق

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳)۔ **۲. شرعی احکام اور مسائل کا علم ، علم شریعت۔** فقہ کے لوگاں کہتے ہیں رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا ہور شوال کا چاند دیکھ کر روزہ کھولنا۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵۳)۔

خدا واسطے علم تھوڑا پڑھیں

فقہ چھوڑ دیں علمِ دنیا پڑھیں

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۷)۔

کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے معقول

کبھی میں فقیہ پہ راغب کبھی سوئے حکمت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۱۰۳)۔ فقہ میں خود اس کی ایک مبسوط تصنیف موجود ہے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۷)۔ جامعِ ازہر سے فقہ کے ایک سکالر لیبیا سے اسلامی قانون کے ایک ماہر ایران کی درسگاہ قُم سے فقۂ جعفریہ کے ایک سکالر شامل تھے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۳۶)۔ [ع]۔

ـــُـ اللِّسان (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بکس) امث۔

زبان کا علم ، علم اللّسان ، لسانیات۔ سب تصانیف میں محض قواعد صرف و نحو کی بجائے فقہ اللّسان (فلالوجی) کے اصولوں کی دریافت اور انکشاف میں منہمک نظر آتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۲۶)۔ [فقہ + رک : ال (۱) + لِسان (رک)]۔

ـــُـ اللُّغت/اللُّغۃ (ـــ ضم ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بضم ، فت غ) امث۔

رک : **فقہ اللسان۔** اور وہ تعریفیں بھی جو اشبیلیہ کے اسی دور نے اپنی لاطینی فقہ اللغۃ میں دی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز ، ۱۳)۔ لسانیات نے ایک قدم آگے رکھا اور گرامر کی چار دیواری توڑ کر باہر آئی تو اس کا نام علم اللغت (زبان کا علم) کی جگہ فقہ اللغت (زبان کا فلسفہ) قرار پایا۔ (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۱۵۸)۔ [فقہ + رک : ال (۱) + لغۃ ـ لُغت]۔

ـــ دان امذ۔

علم فقہ کا عالم ، فقیہ۔

توں چار کرسی ایک پتا

مسئلہ ملائیے اے فقہ دان

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۳)۔ [فقہ + ف : دان ، دانستن ـ جاننا]۔

فُقَہا (ضم ف ، فت ق) امذ ، ج۔

علمِ فقہ کے عالم۔ جمہور علمائے محدّثین اور فقہا اور متکلّمین کا یہ مذہب ہے کہ اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں واقع ہوئیں۔ (۱۸۹۲ ، تصانیفِ احمدیہ ، ۸ : ۱۲)۔ افسوس ہے کہ زمانۂ حال کے اسلامی فقہا یا تو زمانے کے میلانِ طبیعت سے بالکل بےخبر ہیں یا قدامت پرستی میں مبتلا ہیں۔ (۱۹۲۵ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۵۱)۔ فقہا اور اہلِ ظاہر ہمیشہ دو فرقوں کے سخت مخالف رہے ہیں ایک اہلِ باطن کے دوسرے اہلِ رائے کے۔ (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۵۳)۔ [ع : فقہا]۔

ـــئے اَرْبَعَہ (ـــ فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ ، ج۔

اہلِ سنت کے چار بڑے فقہا یعنی امام ابو حنیفہ ، امام مالک ، امام شافعی اور امام احمد حنبل۔ اور اس میں فقہائے اربعہ کے مسلک کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۰۵)۔ [فقہاْ + ے (حرفِ اضافت) + اربعہ (رک)]۔

فِقْہی (کس ف ، سک ق) صف۔

فقہ (رک) سے منسوب ، فقہ کا ، شرعی احکام و مسائل سے متعلق۔ اونکی توجّہ جس قدر تھی فقہی مسائل پر تھی۔ (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۰۹)۔ اسلام جن قوانینِ فقہی پر کاربند ہے وہ چار اماموں کی طرف منسوب ہیں۔ (۱۹۱۷ ، حیات مالک (دیباچہ) ، الف)۔ ان میں جہیز ، نکاح اور طلاق وغیرہ کے فقہی مسائل بیان کیے گئے تھے۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۴۹)۔ [فقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

فِقْہِیّات (کسر ف ، سک ق ، کسر ہ ، شد ی) امث۔

فقہ سے متعلق امور ، فقہی احکام و مسائل۔ فقہیات اور اعتقادیات میں بھی ان کا بڑا حصّہ ہے۔ (۱۹۱۴ ، مکاتیبِ شبلی ، ۲ : ۱۱۲)۔ [فقہیہ (رک) کی جمع]۔

فِقْہِیَّہ (کس ف ، سک ق ، کس ہ ، شد ی بفت) صف۔

رک : **فقہی۔** اس کے بعد مولٰنا نے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کتب فقہیّہ سے طویل عبارتیں نقل کیں۔ (۱۹۶۶ ، برہان ، جولائی ، ۱۸)۔ [فقہی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

فَقّے اُڑْنا محاورہ۔

چہرہ فق ہو جانا ، رنگ فق ہو جانا ، چہرے پر ہوائیاں اُڑنا۔ یہ سنتے ہی دونوں کے فقّے اُڑ گئے۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۱۵)۔ ناظمِ امتحانات کے فقّے اُڑ گئے۔ شعبۂ امتحانات میں ایک اودھم مچ گیا۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۶ فروری ، ۳)۔

فَقِید (فت ف ، ی مع) صف۔

گُم شدہ ، مفقود ؛ (مجازاً) نایاب۔

وہ محبّت کے معجزاتِ فقید

وہ حصولِ تقرّباتِ خاص

(۱۹۲۵ ، معارفِ جمیل ، ۷۰)۔ [ع : (ف ق د)]۔

ـــ العِلم (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ع ، سک ل) صف.
علم میں بے مثال ، بے نظیر عالم. مجھے یقین ہے کہ آپ فقیدالعلم علامۂ ہند شبلی نعمانی اور ... شبلی اکاڈیمی کے نام سے ضرور واقف ہوں گے۔ (۱۹۲۰ ، بریفِ فرہنگ ، ۲۰۸)۔ [فقید + رک : ال (۱) + علم (رک)]۔

ـــ المِثال (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
بے مثال ، عدیم النظیر ، لاثانی. علوم عربی و فارسی صرف نحو ... انشا پردازی میں عدیم العدیل فقیدالمثال تھا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۲)۔ بلوچستان میں قومی سرگرمیوں کے سلسلے میں طلباء کا یہ ایک فقیدالمثال مظاہرہ تھا۔ (۱۹۸۶ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۱۳۷)۔ [فقید + رک : ال (۱) + مثال (رک)]۔

ـــ المِثْل (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ث) صف.
رک : **فقیدالمثال** . کوئی لگاوٹ اور ادا میں فقیدالمثل کوئی رقص مستانہ میں لاثانی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۶)۔ [فقید + رک : ال (۱) + مثل (رک)]۔

ـــ النَّظِیر (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، ی مع) صف.
رک : **فقیدالمثال**. پھر بھی غیروں کی دستبرد سے محفوظ رہنے کی یہ فقیدالنظیر قابلیت جو ... حضور سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں کی برکت کے اندر مستتر ہے۔ (۱۹۲۶ ، غلبۂ روم ، ۹)۔ [فقید + رک : ال (۱) + نظیر (رک)]۔

ـــ عِلْم کس اضا (ـــ کس ع ، سک ل) صف.
رک : **فقیدالعلم**. فقیدِ علم اور خادمِ اسلام پر خدا کی سلامتی۔ (۱۹۷۵ ، مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات ، ۱۲۶)۔ [فقید + علم (رک)]۔

فَقِیر (فت ف ، ی مع) امذ.
۱. **گدا ، بھکاری ، بھک منگا.**

بنی ہے رشکِ صدف اب فقیر کی کشتی
بھرے ہیں دانۂ گندم کی جا دُرِ شہوار

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۳)۔ نو آدمیوں کی روٹی پھر اسی میں فاتحہ درود آیند روند فقیر فقرا۔ (۱۹۰۶ ، اتالیق بی بی ، ۱۶)۔ کہا جاتا تھا کہ بھوکے کو روٹی کھلاؤ اور فقیر کو پیسہ دو۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۱۵)۔ ۲. **مفلس ، محتاج ، غریب.**

کوئی اگھائے کوئی فقیر
کوئی آزادے کوئی اسیر

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۶))۔

گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اس دن ہے
فقیر و شاہ سب مل کر کرو دکھ عرض پکارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸)۔

جو کچھ تھا نقدِ خرد اے سراج لوٹ لیا
وو شاہِ حسن نے آخر مجھے فقیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۱)۔ اس بات میں غنی اور فقیر آپ کے نزدیک برابر ہوتا۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۰)۔

ظاہر ہے میری شکل سے جو میرا حال ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸)۔

جہاں میر ، سفیر ، وزیر بھی ہے
اس بھیڑ میں ایک فقیر بھی ہے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۶۸)۔ ۳. **قناعت و ریاضت کی زندگی گزارنے والا ، درویش ، تارکِ دنیا.**

نہ چھوڑوں مُلّانا نہ چھوڑوں فقیر
نہ بڑکا نہ لڑکا نہ برنا نہ پیر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۷)۔

سنوں پادشاہی فقیری لباس
فقیر ہو کے بیٹھوں دوانے کے پاس

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۳۰)۔ چار دن کی یہ زندگانی ہے جس سے میں فقیر ہوں گا اور عبادت خدا کی کروں گا۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳)۔

پیر سمجھیں گے مجھے اپنا فقیر نقش بند
میرا شجرہ بس یہ نقش بوریا ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱)۔

فقیر بابِ کرم ہوں ، غنی ہے دل میرا
مجھے کسی کا بجز تیرے آسرا نہ ہوا

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (انوار بدایونی) ، ۱ : ۱۲۳)۔
۴. (ا) **خاکسار ، بندۂ ناچیز (از راہِ انکسار ضمیر متکلم کی جگہ مستعمل).**

اے صنم یہ فقیر رکھتا ہے
ایک دیدار کا ترے میں سوال

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۷)۔ علائی مولائی نے ... فقیر کی گردن پر سوار ہو کر ایک اردو کی غزل لکھوائی۔ (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۵۰)۔ ... دمِ تحریر فقیر کی آنکھوں میں بہت سی ایسی صحبتیں پھر رہی ہیں۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۱)۔ فقیر (مصنف) کو اسی طرح یاد ہے۔ (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۸)۔ (ا) (**مجازاً) عاشق.**

اے بادشاہِ حسن ہوا تجھ پہ وہ فقیر
ترکِ لباس تیرے طلبگار نے کیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۷)۔

فقیر اک سہی قد کا ہم کو جو پایا
ہوا سروِ آزاد چیلا ہمارا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۶)۔ ۵. (**تصوف) جس کی خودی بالکل زائل ہو گئی ہو اور اس کو مرتبہ فنا اور فناء الفنا کا حاصل ہو اور التفات خلق کی طرف بالکل نہ رکھتا ہو اور قناعت اور فقر کو اختیار کر چکا ہو** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۹۱)۔ [ع : (ف ق ر)]۔

ـــ اَپْنی کَمْلی ہی مِیں مَسْت ہے کہاوت.
غریب تھوڑے ہی سامان میں خوش ہے (قناعت پسندی کے موقع پر کہتے ہیں).

گلی پست ہو دل نہیں پست ہے
فقیر اپنی کملی ہی میں مست ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات))۔

---بنا دینا محاورہ.
محتاج کر دینا، مفلس بنا دینا، کنگال کر دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بننا محاورہ.
۱. فقیر کا بھیس بدل لینا ، درویش بن جانا ، فقیرانہ وضع بنا لینا.

وہ بولے بزم میں اغیار سے الگ رہنا
کبھی امیر نہ بیٹھا ہو یاں فقیر بنا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۳). ایک تکیے پر فقیر بنا ہوا بیٹھا تھا حمزہ نے جا کر مجھ سے ملاقات کی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۳۹). ۲. کسی بزرگِ دین کے نام کا درویش بننا ، جیسے : محرم میں اکثر لوگ بچوں کو سبز کپڑے پہنا کر امام حسین کا فقیر بناتے ہیں. محرم کا چاند دکھائی دیا ... بادشاہ حضرت امام حسنؓ حسینؓ کے فقیر بنے سبز کپڑے پہنے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۶). ۳. مفلس ہونا ، محتاج ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---جاہل شیطان کا گھوڑا کہاوت.
فقیر جاہل جہاں جاتا ہے شیطان ساتھ رہتا ہے (محاورات ہند).

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱. غریب کا گھر ، غریبوں اور معذوروں کے رہنے کے لیے مخصوص مکان. ادیب کی شخصیت فقیر خانے کے مصداق ہوتی ہے جہاں معذور بادشاہ بستے ہیں ، جہاں گونگے بولتے ہیں ، اندھے دیکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، انوکھے لوگ ، ۲۵۷). ۲. غریب خانہ ، انکسار سے اپنے گھر کو کہتے ہیں. اب آپ فقیر خانہ کو تشریف لے چلیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۸). [فقیر + خانہ (رک)].

---دوست (---و مج ، سک س) صف.
فقیر کو دوست رکھنے والا ، فقیروں سے میل جول رکھنے والا ؛ درویشوں کو ماننے اور ان سے ربط ضبط رکھنے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [فقیر + دوست (رک)].

---را بمجادلہ چہ کار کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ فقیر کو کٹ حجتی اور جھگڑے سے کیا تعلق (ماخوذ : نوراللغات).

---فقرا (---ضم ف ، فت ق) امذ ، ج.
غریب اور بھکاری لوگ ، درویش لوگ. سات آدمی گھیر کے ، ایک مانا اندر ایک لڑکا باہر نو آدمیوں کی روٹی پھر اسی میں فاتحہ درود ، آئند روند فقیر فقرا. (۱۹۰۶ ، اتالیق بی بی ، ۱۶). [فقیر + فقرا (فقیر (رک) کی جمع)].

---قرض خواہ ، لڑکا ، تینوں نہیں سمجھتے کہاوت.
بھکاری ، قرض خواہ اور بچہ تینوں ضدی ہوتے ہیں اور کچھ لے کر ہی جان چھوڑتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کا بوٹ چلن امیروں کا کہاوت.
جو غریب ہو اور امیرانہ وضع رکھے (نوراللغات).

---کا گھر بڑا ہے کہاوت.
درویش کو اپنی کرامت سے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال).

---کرنا محاورہ.
۱. مفلس بنا دینا ، محتاج بنا دینا ، کنگال کر دینا.

جو کچھ تھا نقدِ خرد اسے سراج لوٹ لیا
وہ شاہِ حُسن نے آخر مجھے فقیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۱). ۲. درویش بنانا.

ولی کوں دیکھ کے یارو! خدا نے دنیا میں
سجن کے حق میں دعا کے لیے فقیر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۳).

---کو تین چیزیں چاہئیں فاقہ، قناعت اور ریاضت کہاوت.
فقیر کے لیے فاقہ ، قناعت اور ریاضت ضروری ہیں ان کے بغیر فقیر نہیں بنتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو جہاں رات ہو گئی وہیں سرائے کہاوت.
فقیر کو کسی بات کی پروا نہیں جہاں رات ہو جائے وہیں بسر کر لیتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو کمبل/ کمل ہی دوشالہ ہے کہاوت.
غریب کو جو میسر ہو جائے وہی بہت ہے ؛ غریب آدمی کو جو کچھ مل جائے وہی بہت ہے (ماخوذ : محاورات ہند ، ۴۳ ؛ نوراللغات).

---کی جھولی امث.
وہ تھیلی جس میں فقیر مانگ کر ٹکڑے رکھتا ہے ، بغلی (فرہنگ آصفیہ).

---کی جھولی میں سب کچھ کہاوت.
فقیر کے اختیار میں ساری خدائی ہے (نجم الامثال).

---کی زبان کس نے کیلی ہے کہاوت.
فقیر جو چاہے کہہ سکتا ہے ، اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی صدا امث.
وہ آواز جو بھکاری فقیر اکثر دیا کرتے ہیں ، فقیر کے پکار کر مانگنے کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کی صورت سوال ہے کہاوت.
حاجت مند کے چہرے سے اس کا مافی الضمیر معلوم ہو جاتا ہے ، محتاج کی شکل سے اس کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے.

میں کیا کہوں کہ جو مجھے شوقِ وصال ہے
تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۳).

ظاہر ہے میری شکل سے جو میرا حال ہے
پوچھو نہ کچھ فقیر کی صورت سوال ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۸).

ـــ کھلانا محاورہ.
فقیروں کو کھانا کھلانا.

صدق نیت سے فقیر اُس نے کھلائے گیا گیا
گُل شہیدوں کے مزاروں پہ چڑھائے گیا گیا

(۱۸۶۷ء ، واسوختِ امیر (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۹۳)).

ـــ مَنِش (ـــ فت م ، کس ن) صف.
درویشانہ طبیعت رکھنے والا ، جس کے مزاج میں سادگی اور انکساری ہو. وہ فقیر منش ؛ نہایت منکسرالمزاج متواضع اور بے انتہا خلیق اور ہمدرد تھے. (۱۹۲۵ء ، وقارِ حیات ، ۳۶۷). اس کے علاوہ وہ چند فقیر منش لوگ جو بادشاہوں کے ہم رکاب ہیں. (۱۹۶۵ء ، توازن ، ۱۳۵). [فقیر + منش (رک)].

ـــ نَوازی (ـــ فت ن) امث.
غریبوں کو نوازنا ، فقیروں کی پرورش کرنا ، درویشوں پر لُطف و کرم کرنا. فقیر نوازی کو توشۂ آخرت سمجھتے . (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۹). [فقیر + ف : نواز ، نواختن - مراد پوری کرنا ، کرم کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ہونا محاورہ.
۱. غریب ہونا ، مفلس ہونا ، نادار ہونا.

کہا شاہزادہ ہوا اب فقیر
کہ میں باپ تھا سخت تاجر کبیر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵).

جب کچھ اپنے کنے رکھتے تھے تب بھی صرف تھا لڑکوں کا
اب جو فقیر ہوئے پھرتے ہیں میر انھیں کی دولت ہے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۱۹). **۲. خدا کی یاد میں یا کسی کے عشق میں تارک الدنیا ہو جانا ، فقیری اختیار کرنا ، جوگ لینا.**

سنیوں پادشاہی ، فقیری لباس
فقیر ہو کے بیٹھوں دوانے کے پاس

(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳). خدا کی درگاہ میں فقیر ہو کر اپنی حاجت مانگ. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۳). وہ فقیر ہو گیا یا دیوانہ کہ آدمیوں کے ملنے سے بھاگتا تھا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۶۷).

فَقیرانَہ (فت ف ، ی مع ، فت ن). (الف) صف ؛ م ف.
فقیروں کی مانند ، درویشوں جیسا ، درویشوں کی طرح ، قلندرانہ ، جوگیوں والا (پھیرا وغیرہ).

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۴۳).

ڈھال رکھتا نہیں تلوار نہیں شاعر ہوں
چال بھی میری فقیرانہ ہے آزاد ہوں میں

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۵۶۸).

ملبوس تھا فقیرانہ پہنا
بنسی بٹ والے کی جوگن نے

(۱۹۰۷ء ، مطلع انوار ، ۹۱).

جس دن سے اپنا طرز فقیرانہ چُھٹ گیا
شاہی تو مل گئی دلِ شاہانہ چُھٹ گیا

(۱۹۶۷ء ، قبائے ساز (کلیاتِ مصطفیٰ زیدی ، ۳۸)). (ب) امذ. **وہ تکیہ یا زمین جو فقرا کے گزارے کے واسطے وقف کر دی جائے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [فقیر (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

فَقیرَن (فت ف ، ی مع ، فت ر) امث.
بھیک مانگنے والی عورت ، بھکارن ، فقیری. سڑک پر ایک فقیرن دکھائی دی . (۱۹۳۵ء ، بھرے بازار میں ، ۲۰۵). [فقیر (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

فَقیرْنی (فت ف ، ی مع ، سک ر) امث.
۱. فقیری اختیار کرنے والی عورت.

اور میں کنیز اس کی ہوں بیوہ ہے میرا نام
اب مجھ فقیرنی کا ہے تکیہ یہیں مقام

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۸۵). **۲. بھکارن.** فقیرنیوں اور باہر کی عورتوں کا آنا جانا بالکل بند کر دیا. (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۵۰). [فقیر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

ـــ کا پُوت چَلَن اَمیروں کا کہاوت.
غریب ہو کر امیروں کا ٹھاٹھ کرنا ، غریب ہو کر امیرانہ مزاج رکھنا (ماخوذ : گنجینۂ اقوال و امثال ؛ محاوراتِ ہند).

فَقیروں کا خُدا ہے کہاوت.
خدا فقیروں پر مہربانی کرنے والا ہے ، فقیروں کو خدا کا آسرا ہے

بتاؤ سیم تن اے دل ہیں کیا مال
نہ دیں بوسہ فقیروں کا خُدا ہے

(۱۸۵۸ء ، امانت ، د ، ۹۷).

فَقیرَہ (فت ف ، ی مع ، فت ر) صف مث (شاذ).
فقیری ، بھکارن . یہی واقعہ ایک عورت فقیرہ پر ہوا جو میرے شاگردوں سے تھی. (۱۸۸۷ء ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۵). [فقیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

فَقیری (فت ف ، ی مع). (الف) امث.
۱. غریبی ، محتاجی ، مفلسی.

اب ہند میں کب تک یہ فقیری یہ تباہی
اُس در کی گدائی ہے مرے واسطے شاہی

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۶). خود اپنی صحت کی تباہی اور بعض اوقات فقیری غرض کہ ہر ایک چیز بے حقیقت تھی. (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۱۱). **۲. ریاضت اور نفس کُشی کا عمل ، درویشی ، ترکِ دنیا.**

کِتیاں کوں صبر ضے کے صابر کیا
کِتیاں کوں فقیری میں نادر کیا

(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۱۸)).

باقی نہیں ہوا ہے فقیری میں جس کا دل
وے آبرو پریت کے رنگ میں نہیں کھلے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۷). یہ وہ فقیری ہے کہ انھوں نے آپ

تراشی ہے۔ (۱۸۹۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۱۵۹)۔ میلانِ فقیری نے توکل، استغنا، تواضع اور انکسار کی صفات کو اور چمکا دیا۔ (۱۹۶۷ء، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۷۲)۔ **۳. (تصوف) عدم اختیار کو کہتے ہیں جس میں علم و عمل مسلوب ہو** (مصباح التعرف)۔ **۴. سبز رنگ کا لباس جو عشرۂ محرم میں بعض بزرگ پہنتے ہیں۔** محرم کے لیے انیس بیس بچیس روپے بچانے لازمی تھے دوستوں کو حلیم کھلا کر فقیری اترتی۔ (۱۹۴۳ء، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۷۰)۔ سات محرم کو فقیری کا خاص دن سمجھا جاتا تھا ... سارا شہر سبز نظر آتا ہے حتیٰ کہ چھوٹے بچوں پر بھی سبز پٹیاں باندھی جاتی ہیں یہ فقیری کہلاتی ہے۔ (۱۹۷۰ء، اردو نامہ، کراچی، ۳۵ : ۷۳)۔ **۵. فقیر کو دیا جانے والا نذرانہ۔** بچے سبز رنگ کے کپڑے پہن کر اور گلے میں لال ڈوریاں ڈال کر اماموں کے در کے فقیر بنتے اور فقیریاں پاتے۔ (۱۹۷۱ء، ذکر یار چلے، ۲۹)۔ (ب) صف۔ **فقیر (رک) سے منسوب یا متعلق، فقیر کا، فقیرانہ۔**

ستون پادشاہی فقیری لباسی

فقیر ہو کے بیٹھوں دوانے کے پاس

(۱۹۳۸ء، چندر بدن و مہیار، ۱۰۳)۔ گیتوں کی ایک نئی صنف تخلیق ہوئی جو معرفتی اور مرشدی کہلائے عوام ان گیتوں کو فقیری گانا بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۸۶ء، اردو گیت، ۱۰۳)۔ [فقیر (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت و نسبت]۔

ـــــ بانا کرنا محاورہ۔

فقیروں کا لباس پہننا۔ بمبئی میں نواب صاحب نے مع تمام ہمراہیوں کے فقیری بانا کیا، شنجرفی تہ بندیں بندھی ہوئی تھیں، دستے ہاتھ میں۔ (۱۹۰۰ء، ذات شریف، ۱۱۲)۔

ـــــ چٹکی (ـــــ ضم چ، سک ٹ) اسث۔

سہل نسخہ، آسان علاج۔ یہ فقیری چٹکی نہ کوئی پہاڑی جڑی بوٹی ہے ... نہ کولر کا پھول ہے۔ (۱۹۶۶ء، جنگ، کراچی، ۳۰ / ۱۰ : ۳)۔ [فقیری + چٹکی (رک)]۔

ـــــ شیر کا برقع ہے کہاوت۔

فقیری بہت بڑا پردہ ہے، فقیری کے لباس میں بڑے بڑے کامل نکل آتے ہیں (نوراللغات، فرہنگ آصفیہ)۔

ـــــ کا بانا اختیار کرنا / لینا محاورہ۔

فقیروں کا لباس پہن لینا، درویش ہو جانا، تارک الدنیا ہو جانا، جوگ لینا۔

بانا لیا فقیری کا چیتے کی اوڑھی کھال

تن تن پھروں گی اس کی کمر کا خیال ہے

(۱۸۹۷ء، خان صاحب، د، ۱۹۷)۔ ہمارے بزرگوں نے یا سپہ گری کو پسند کیا یا فقیری کا بانا اختیار کیا۔ (۱۹۰۸ء، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۱۰۰)۔

ـــــ کرنا محاورہ۔

فقیری اختیار کرنا، تارک الدنیا ہو جانا، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لینا، گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

جنگل میں گر رہو گے تو واللہ رہوں گی میں

اے بھائی تیرے ساتھ فقیری کروں گی میں

(۱۸۷۵ء، دبیر، دفتر ماتم، ۷ : ۲۶)۔

ـــــ لٹکا (ـــــ فت ل، سک ٹ) امذ۔

درویشی چٹکلہ، کم قیمت علاج، سہل علاج، چھومنتر (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ؛ مخزن المحاورات، ۵۶۹)۔ [فقیری + لٹکا]۔

ـــــ لینا محاورہ۔

درویشی اختیار کرنا، تارک الدنیا ہو جانا (فرہنگ آصفیہ)۔

فَقِیہ (فت ف، ی مع) صف۔

ادراک و شعور رکھنے والا، علمِ فقہ کا عالم، علمِ دین کا فاضل، شرعی احکام و قوانین کا ماہر۔

ازل تھے عشق کے بلڑے کتیں کٹے مج بٹ

فقیہ و زاہداں میانے متجھے کٹے ہیں سراج

(۱۹۱۱ء، قلی قطب شاہ، کد، ۲ : ۶۷)۔ ایک فقیہ کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور بہت کریہ طلعت۔ (۱۸۰۲ء، باغ اردو، ۱۰۶)۔ اس سرزمین پر فقیہ اور مجتہد بےحد و بےشمار پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۳ء، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۵۱)۔

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں

فقیہ مصلحت بیں سے وہ رندِ بادہ خوار اچھا

(۱۹۳۱ء، بہارستان، ۳۸۱)۔ ادیب، شاعر اور دانشور، فلسفی طبیب، مہندس، فقیہ، نازک مزاج فرماں رواؤں کی متلون طبع کا شکار ہوتے آئے تھے۔ (۱۹۸۶ء، فیضان فیض، ۶۸)۔ [ع : (ف ق ہ)]۔

ـــــ شَہْر کس اضا (ـــــ فت مج ش، سک ہ) امذ۔

کسی خاص علاقے یا شہر کا عالم، فقہی مسائل کا ماہر۔

قلندر جز دو حرفِ لا إِلٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا

فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

(۱۹۳۵ء، بال جبریل، ۵۰)۔ ماحول کی منافقت اور فقیہہ شہر کی دو عملی کی زد میں بجھی ہوئی دو دھاری تلوار سے بچنے کی کوئی راہ یا پناہ گاہ موصوف کو نظر آتی ہے تو وہ "سرمد عریاں" کی بارگاہ میں ہی نظر آتی ہے۔ (۱۹۸۹ء، صحیفہ، لاہور، اپریل، جون، ۳۷)۔ [فقیہ + شہر (رک)]۔

فَقِیہانَہ (فت ف، ی مع، فت ن) صف؛ م ف۔

فقیہوں کی طرح کا، مفتیانہ۔ ان کی معاصر قدامت پرستی، تنگ نظری، یاس پرستی، فقیہانہ فتاویٰ صادر کرنے والی قوتیں تحقیق کے نام پر غالب کے اصل سرمائے سے توجہ ہٹا کر اسے بےوقار کرنے میں صرف ہو جائیں گی۔ (۱۹۸۸ء، نگار، کراچی، اکتوبر، ۳۲)۔ [فقیہ (رک) + انہ، لاحقۂ نسبت و تمیز]۔

فَک (فت ف، شد نیز مج ک) امذ۔

۱. دو باہم ملی ہوئی چیزوں کو علیحدہ کرنا، جدا کرنا، چھڑانا۔

بالذات تین میں اور بے ہوک (کذا)

لابد ہے مجکو تجھ سے ضم و فک

(۱۸۰۹ء، شاہ کمال، د، ۱۵۸)۔ ہر چیز کی ایک خاصیت ہوتی ہے

جو اس کی ذات سے فک نہیں ہوتی۔ (۱۸۹۴ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۴۴۳)۔ انہوں نے مستری صاحبان سے مطالبہ کیا کہ رہن کی رقم ادا کرکے جائیداد فک کرالیں۔ (۱۹۴۱ ، تحدیث نعمت ، ۷۶)۔ ف: کرنا ، ہونا۔ ۲. (طب) **ہڈی کے ایک جوڑ کا دوسرے جوڑ سے نکل جانا**۔ جب کسی شخص کی ہڈی میں کسر یا فک ہو جائے یا اس میں موچ آ جائے یا وہ گر پڑے تو پہلے فصد یا اسہال کرانا چاہیے۔ (۱۹۳۴ ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۹)۔ ۳. **جبڑا**۔ آنکھیں غایر اور فک باہر کو اوٹھا ہوا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۸)۔ ایک فولادی کمانی فک تک پہنچتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۲۴)۔ [ع]۔

--- **اَسْفَل** کس صف(---شد ک بکس ، فت ا ، سک س ، فت ف) امذ۔
نیچے کا جبڑا۔ فکِ اسفل سٹر جاتا ہے ، زبان میں ورم ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۳۴)۔ فصل نمبر ۳۰ فکِ اسفل کے اوکھڑنے کے علاج میں۔ (۱۹۳۴ ، جراحیات زہراوی ، ۲۱۸)۔ [فک + اسفل (رک)]۔

--- **اِضافَت** کس اضا(---شد ک بکس ، کس ا ، فت ف) امذ۔
اضافت کی علامت (کسرہ) کو چھوڑ دینا ، علامت اضافت کو حذف کر دینا ، جیسے : صاحب دل ، صاحب نظر۔ فکِ اضافت کے لیے بے شک کوئی خاص شرط نہیں ہے۔ (۱۸۸۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۶)۔ ان اشعار میں جابجا فکِ اضافت اور الف اشباع ہے جو آجکل متروک و معیوب ہے۔ (۱۹۰۴ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۱)۔ اردو نے فکِ اضافت اور اضافتِ مقلوب سے ابھی کام لیا ہے بندر بھبکی ، سہاگ رات ، دل پسند ، آنکھوں دیکھا ... وغیرہ یہ اس کی مثالیں ہیں۔ (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۸)۔ [فک + اضافت]۔

--- **اَعْلیٰ** کس صف(---شد ک بکس ، فت ا ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ۔
اوپر کا جبڑا۔ سر میں مع درزوں کے گیارہ ٹکڑے ہیں ، فکِ اعلیٰ میں چودہ ٹکڑے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۲)۔ عضلۂ بوقیہ ... یہ عضلہ فکِ اعلیٰ اور جانہ کے درمیانی فاصلہ کو پُر کرتا ہے۔ (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۲۴)۔ [فک + اعلیٰ (رک)]۔

--- **الرَّہْن** (---شد ک بضم ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، سک ہ) امذ۔
رہن کی ہوئی چیز کو رقم ادا کرکے چھڑانا ، گروی کو چھڑانا ، انفکِ رہن ، رہن شدہ چیز کی بازیابی۔ منافع زمیند مذکور سے مجکو تعلق نہیں جب چاہے فک الرہن کرا لوں یا جو کچھ دوں پشت رہن نامہ پر وصول کراتا رہوں۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۹۲)۔ [فک + رک : ال (۱) + رہن (رک)]۔

--- **بُحُور** کس اضا(---شد ک بکس ، ضم ب ، و مع) امذ۔
(عروض) **رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آئندہ میں ملا دینا اور باقی ماقبل کو اس کے مابعد لکھنا اسی الٹ پھیر کا نام فکّ بحور ہے** (قواعد العروض ، ۲۳)۔ [فک + بحور (رک)]۔

--- **بَسْتَگی** (---فت ب ، سک س ، فت ت) امث۔
(طب) **دونوں جبڑوں کا جڑ جانا ، بتیسی بند ہونا**۔ ... تبل متصل زمانہ کی مشہور و معروف قسم ، جس کا امتیازی خاصہ فک بستگی کی ابتدائی علامت ہوتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵)۔ [فک + بستہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- **رَہْن** کس اضا(---شد ک بکس ، فت مع ر ، سک ہ) امذ۔
رک : **فک الرہن**۔ جو مرہون ہلاک ہو گیا مستعیر پاس قبل رہن کے یا بعد فکِ رہن کے تو مستعیر ضمان نہ دے گا اگرچہ وہ مستعار سے خدمت یا سواری لے چکا ہووے۔ (۱۸۹۴ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۹۴)۔ فک رہن کے وقت مالک بخوشی کل زر رہن ادا کرنا چاہتا تھا۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۵)۔ من بعد اس نے اپنے کمائے ہوئے پیسے سے فک رہن کرایا۔ قرار دیا گیا کہ یہ جائداد جو مواضعے سے پاک ہو گئی تھی اس کے ہاتھوں میں موروثی تھی۔ (۱۹۳۱ ، قانون و رواج ہندو ، ۱ : ۳۸۸)۔ [فک + رہن (رک)]۔

فُکاہات (ضم ف) امث۔
ظرافت اور مزاح کی باتیں ، تفنن طبع کی باتیں۔ بعض فکاہات اور تجارتی اشتہارات سے ناظرین کی ضیافت طبع کر دیا کرتے ہیں۔ (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۲۱۵)۔ علی اکبر دہخدا اخباری فکاہات لکھنے میں استاد کامل تھا۔ (۱۹۶۴ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۸)۔ [ع : (ف ک ہ)]۔

فُکاہَت (ضم ف ، فت ہ) امث۔
خوش طبعی ، ظرافت ، مزاح ، مزے دار ، پُرلطف باتیں یا تحریر۔ ذکی الطبع ، قوی الحافظہ ... ذو خلق حسن و فکاہہ ، بامذاق عالم تھے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۱۸۱)۔ [ع : (ف ک ہ)]۔

فُکاہی (ضم ف) صف۔
ظریفانہ ، مزاحیہ۔ فکاہی حکایتوں میں ایک قصہ یہ ... بیان کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۰۸)۔ [فکاہت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

--- **اَدَب** (---فت ا ، د) امذ۔
ظریفانہ اور مزاحیہ تحریریں اور تصانیف ، ایسا ادب جس کا تعلق ظرافت و مزاح سے ہو۔ السنۂ شرقیہ میں فکاہی ادب کا سرمایہ اچھا خاصا ہے۔ (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۱۵۳)۔ [فکاہی + ادب]۔

--- **کالَم** (---فت ل) امذ۔
(صحافت) **اخبارات و رسائل کا وہ کالم یا حصہ جو مزاحیہ اور ظریفانہ تحریروں کے لیے مخصوص ہو**۔ اس کالم کی تقلید میں تقریباً ہر اردو اخبار نے ایک مستقل فکاہی کالم کو اپنے متن میں جگہ دی۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ ستمبر ، ۳)۔ اس کالم کو فکاہی کالم یا فکاہیہ کالم کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۶)۔ [فکاہی + کالم (رک)]۔

فُکاہِیات (ضم ف ، کس ہ) امث۔
خوش طبعی یا مزاح کی باتیں ؛ (صحافت) فکاہی کالم کے مندرجات۔

اس کلام کے شذرات کو فکاہیات اور کلام کو فکاہی کلام یا فکاہیہ کلام کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۶)۔ [فکاہی + ات ، لاحقۂ جمع]۔

فُکاہِیَہ (ضم ف ، کس ہ ، فت ی) صف۔
رک : **فکاہی**۔ اب «قطعہ کلامی» کی صورت میں اُن کے فکاہیہ اور طنزیہ اُردو قطعات اہلِ نظر کے سامنے آ رہے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، قطعہ کلامی ، ۱۱)۔ [فکاہی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---کلام (---فت ل) امذ۔
رک : **فکاہی کلام**۔ اس کلام کے شذرات کو فکاہیات اور اس کلام کو فکاہی کلام یا فکاہیہ کلام کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۹)۔ [فکاہیہ + کلام (رک)]۔

فَکْچَہ (فت ف ، سک ک ، فت چ) امذ۔
چھوٹا جبڑا۔ بیچھے کے جسمی حصّے میں چھ قطعات نمودار ہو جاتے ہیں جو ... دوسرے فک ... اور پہلے اور دوسرے فکچے ... ہیں۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۳ : ۳۸۷)۔ [فک (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر]۔

فِکْر (کس ف ، سک ک) امث ؛ امذ۔
۱. **اندیشہ ، تردُّد ، دغدغہ ، الجھن**۔

اب تا یاراں فکر کرو
من نس اوپر جیت دھرو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۸))۔ شیطان کا فکر سہل ہے شیطان کا فکر کیا کرنا ، برا آدمی برا بڑے آدمی کی لڑنا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱)۔

سانجھ آئی ہو دن ہی ہوا فکر میں آخر
وو دلبر جادوگر صیّاد نہ آیا

(۱۷۰۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸)۔ لوگ ایک نئی بحث اور فکر میں پڑ جاویں گے۔ (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مضامین ، ۴۴)۔ اب مس اس فکر میں پڑ گئی کہ وہ اصل سبب کیا ہے۔ (۱۹۳۴ ، سرگزشت عروس ، ۱۲)۔ ۲. (i) **دھیان ، خیال**۔ بعضے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا ، تیں دستا سو دستا کر خیال کیا ، فکر محال کیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱)۔

ہم سے بیماروں کا کچھ چرخ نے چارا نہ کیا
سب کیا اس نے پہ کچھ فکر ہمارا نہ کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۶)۔

فکر تیری ہے اس قدر مجکو
کہ نہیں اپنی کچھ خبر مجکو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۰)۔

کوئی صاحب نہ ہوں للّٰہ ناخوش سن کے یہ مصرع
خیال حُبِّ قومی بیچھے اور فکر شکم پہلے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷)۔ وہ اس کے خون میں شامل ہو کر اس کے شعور کی بصیرت ، اس کی فکر اور اس کے احساس میں رچ بس جاتا ہے۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹)۔ (ii) پروا۔

روتے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نئیں
مجھ دل میں بن فراق ترے اور خار نئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۳)۔

نہ کل فکر تھا یہ کہ ہیں اس کے پھل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۹)۔ میں تم سے محبّت کروں یا نہ کروں تمہیں اس کی کیا فکر۔ (۱۹۰۳ ، خالد ، ۳۴)۔ ۳. **تدبیر**۔ توں کچھ اپنے عاقبت کی کر فکر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰)۔

عبث غافل ہوا ہے کا فکر کر ہیو کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰)۔ سوائے اس فکر کے دوسری کوئی طرح مخلصی کی نظر نہیں آتی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹)۔ ہم تو اس فکر میں تھے کہ اس کے واسطے کوئی عمدہ فکر کریں۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۹۹)۔

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکر فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں

(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۷۷)۔ ۴. **غور و خوض ، سوچ بچار ، تفکُّر**۔

سمج دیکھ اے دل توں ٹک فکر سوں
نکو غافل آج اس کرے ذکر سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹)۔

میرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸۸)۔

کچھ نہیں تو شعر ہی کی فکر کر
آئے ہیں جو یاں تو کچھ کر جائیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۶)۔

کہہ غزل در غزل محبت تو
فکر میں تجکو اب کمال ہوا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۹)۔

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۹)۔ یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی ہے کہ غور و فکر کا مرکز ہمارا دماغ ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۴۶)۔ ۵. **رنج ، غم ، اندوہ ، پریشانی**۔ رسولؐ اللہ کوں دائم فکر ہور بہوت دوکھ تھا۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۹۹)۔ آپ کی فکر سے سب حیران و پریشان ہو رہے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳)۔

صفی ہم ایک تو یونہی ضعیف و لاغر تھے
پھر اُس پہ روز کی فکروں نے اور توڑ دیا

(۱۸۷۹ ، دیوانِ صفی ، ۴)۔ گھر کی فکروں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۶)۔

ضعف کی شدّت سے پائے ناتواں اٹھتے نہیں
فکرِ منزل ہے تو اے وا ماندگی رہبر کو توڑ

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۹۴)۔ ۶. **(تصوف) اللہ کے ماسوا سب کو چھوڑ کر محض اللہ سے لو لگانا ، مراقبہ ، استغراق**۔

عبادت آپ کے ساتھ ذکر کر کے تھی یا ساتھ فکر کے تھی۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۶)۔ ۷. رائے ، خیال ، عندیہ۔ بعض صاحب رائے لوگوں کی یہ فکر ہے کہ بحر میلیٹرینین کے پانی کو اس صحرائے کبیر کے پست مقامات میں لایا جائے۔ (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعات ، ۲۳۱)۔ ۸. ٹوہ ، تاک ، گھات۔ وہ ایک دوسرے کے فکر میں ہی تھے کہ ایک تیسرے شخص تابکار کو اس حال سے اطلاع ہوئی کہ ان دونوں کے پاس اس قدر روپیہ ہے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۳۴۳)۔ تم اسے دربار شہنشاہ میں لیجاؤ ہم دونوں اور عیاروں کی فکر میں جاوینگے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۱۱)۔ [ع]۔

---اِستِدلالی کس صف (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک د) امذ ؛ امث۔

(نفسیات) وہ ذہنی عمل جو دلائل کی روشنی میں مقدمات سے نتائج اخذ کرے۔ فکر استدلالی تخلیقی ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ۳ : ۹۵)۔ [فکر + استدلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَندوز (--- فت ا ، سک ن ، و مج) صف۔

غور و فکر سے مملو۔ دنیا میں ادراک و آگاہی کی منزلیں بے حد کٹھن ہوتی چلی جا رہی ہیں لیکن تمام تظرباتی الجھنوں سے قطع نظر میں نے ان منزلوں کی طرف جانے والے راستوں پر ہمیشہ ایک فکر اندوز حیرت سے قدم بڑھایا ہے۔ (۱۹۷۳ ، لوحِ دل ، ۲۷)۔ [فکر + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا]۔

---اَنگیز (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) صف۔

سنجیدہ خیال یا سوچ کا اُبھارنے والا ، غور و فکر پر مائل کرنے والا۔ یہ سب کا عظیم ، فکر انگیز اور معلومات افزا مشترکہ ورثہ ہے۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۱)۔ [فکر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا]۔

---اَنگیزی (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) امث۔

سنجیدہ خیال یا سوچ کو اُبھارنا ، غور و فکر پر مائل کرنا۔ فکر انگیزی کی صفت پیدا کرنے کے لیے بندھے ٹکے اصول نہیں ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۱۶۷)۔ [فکر انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---اَور ذِکر دونوں چاہیے کہاوت۔

یادِ خدا خشوع و خضوع کے ساتھ ہونا چاہیے (نوراللغات)۔

---آ پَڑنا محاورہ۔

دفعۃً تردّد درپیش ہو جانا (نوراللغات)۔

---آلُود (--- و مع) صف۔

فکر مند ، متفکر ، غمگین ، ملول۔ شاہنشاہ لباس شاہی پہنے فکر آلود اور مصیبت زدہ ایک ستون سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۶۲۷)۔ [فکر + ف : آلود ، آلودن ـ لتھیڑنا]۔

---آنا محاورہ۔

تردّد ہونا ، اندیشہ ہونا ، فکر منّدی ہونا۔ مجھے یہاں بڑی فکر آتی ہے۔ (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۲۹)۔

---بُرا / بُری فاقَہ بَھلا ، فِکْر فَقِیراں کھائے کہاوت۔

بھوکا رہنا فکر کرنے سے بہتر ہے ، فکر فقیروں کو مار دیتا ؛ فکر آدمی کو تحلیل کر دیتا ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ، ۶۰۷)۔

---بُلَنْد کس صف (--- ضم نیز فت ب ، فت ل ، سک ن) امذ ؛ امث۔

اعلیٰ فکر ، بلند تخیل۔

فکر بلند سے میں کیا آسماں اسے
ہر اک سے میر خوب ہو یہ وہ زمیں نہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۹)۔

آسمانوں پر مرا فکرِ بلند
میں زمیں پر خوار و زار و درد مند
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۸۹)۔ [فکر + بلند (رک)]۔

---بَن آنا محاورہ۔

خیال ذہن میں آ جانا ، بات سوجھنا۔

فکر آئی نہ بن اس وقت میں کچھ اور مجھے
مگر اک بند کہ آیا وہی فی الفور مجھے
(۱۸۱۷ ، دیوان آبرو ، ۵۲)۔

---پَڑنا محاورہ۔

تردّد ہونا ، خیال ہونا۔

برنگ دزد ہے مالِ مسافران پہ نگہ
پڑی ہے فکر مجھے زادِ راہ کی ایسی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳)۔

---پَیدا ہونا محاورہ۔

خیال پیدا ہونا ، فکر لاحق ہونا ، اندیشہ ہونا۔ جب لڑکی سیانی ہوئی تو اس کی شادی کی فکر پیدا ہوئی ، بڑے بڑے نام برآوردہ روسائے ذوی الاقتدار کے یہاں سے پیغام آنے لگے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

---تَجرِبی کس صف (--- فت ت ، سک ج ، کس ر) امذ ؛ امث۔

(نفسیات) وہ ذہنی عمل جو تجربات کی روشنی میں مقدمات سے نتائج اخذ کرے۔ فکر تجربی عقلی عاکاتی ہوتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، اصولِ نفسیات (ترجمہ) ، ۳ : ۹۵)۔ [فکر + تجربہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---جَمْنا محاورہ۔

تدبیر ، سُوجھ بوجھ کا ٹھہراؤ ، رائے اور خیال کا مستحکم ہونا۔

یہ سوچیے کہ کچھ فکر جمتی نہیں
زمیں پاؤں کے نیچے تھمتی نہیں
(۱۸۹۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۶۳)۔

---چالاک کس صف ؛ امث ؛ امذ۔

چالاک ذہن۔ یہودیوں کی فکر چالاک نے سینۂ آدم سے حق کو

روشنی چھین لی ہے۔ (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۳۶۸)۔
[فکر + چالاک (رک)]۔

---حیات کس اضا(---فت ح) امث ؛ امذ۔
زندگی گزارنے کی فکر ، زندگی کے مسائل کی فکر۔ فکرِ حیات ، ذکرِ خدا ، یادِ رفتگاں ، دو دن کی زندگی میں کیا کیا جائے ۔ (۱۹۶۶ ، طلیعہ ، ۲)۔ [فکر + حیات (رک)]۔

---خالص کس صف(--- کس ل) امذ ؛ امث۔
(فلسفہ) وہ تفکر جو صرف محسوسات کے ساتھ مخصوص ہو ، فکرِ مجرد۔ (فکر) خالص اور تخیل میں یہ فرق ہے فکر خالص میں صرف روح فاعل ہوتی ہے لیکن تخیل میں جسی تمثالات سے کام لیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۳۷۲)۔ معلوم ہوتا ہے کہ فکر خالص ایک وجود ہے جو عدم ہے ۔ (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۷۰)۔ [فکر + خالص (رک)]۔

---خیزی (---ی مع) امث۔
فکر مندی ، تردد۔ چہرے سے سخت فکر خیزی کے آثار نمایاں ہیں۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۹۹)۔ [فکر + ف : خیز ، خاستن ۔ اٹھنا ، اٹھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دوڑانا محاورہ۔
غور کرنا ، سوچ بچار کرنا۔

> بے تکلف آمدِ مضمر کی بھتی ہو گئی
> بدحمر رفتار میں کچھ فکر دوڑائی نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۱۹۹)۔

---رسا کس صف(---فت ر) امث ؛ امذ۔
رسائی حاصل کرنے والی سوچ ، بلند پرواز فکر ، وہ سوچ جو اصل مقصد تک پہنچ جائے۔

> وصفِ زلفِ یار کا آساں نہیں
> رشتۂ فکرِ رسا درکار ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۹)۔

> ہاں فکرِ رسا دیکھ بڑا بول نہ بول
> گنجینۂ راز اندھی نگری میں نہ کھول

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۱۳۸)۔ اس فضا کی جھلک جگہ جگہ نظر آتی ہے فیض کی فکرِ رسا کے سوا کوئی شے اداسی کی اس دبیز فولادی چادر میں سوراخ نہیں کر سکتی ۔ (۱۹۸۶ ، لیفان فیض ، ۵۹۱)۔ [فکر + ف : رسا ، رسیدن ۔ پہنچنا]۔

---رکھنا محاورہ۔
خیال رکھنا ، توجہ دینا۔

> بھانس کے جال میں مجھے پنجرے میں کر گئے" وہ"بند
> سمجھے کہ دانے پانی کی رکھیں گی فکر سانس تند

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۱)۔

---زاد صف (قدیم)۔
فکرمند ، متردد۔

> سو یک دیس اپس میں اندیشہ کیا
> فکر زاد ہو من میں یوں لائیا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۹)۔ [فکر + ف : زاد ، زادن ۔ جننا ، پیدا کرنا]۔

---زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) زاہد کی فکر کچھ اور ہے اور عاشق کی دھن کچھ اور ، ہر شخص اپنی اپنی دھن میں لگا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---زدہ (---فت ز ، د) صف۔
رک : فکرمند۔ ہر نسل اپنے عہد سے پریشان اور فکر زدہ ہوتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۲)۔ [فکر + ف : زدہ ، زدن ۔ مارنا]۔

---سُخَن / سُخُن کس اضا(---ضم س ، فت نیز ضم خ / فت س ، ضم خ) امث۔
وہ غور و فکر جو شعر کہنے کے واسطے ہوتا ہے۔

> کیجیے فکرِ سخن شہرِ خموشاں میں سحر
> آپ تو خلق میں گویا تھے بڑے اب کہیے

(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۹۹)۔ [فکر + سخن (رک)]۔

---سر چڑھنا محاورہ (قدیم)۔
فکرمند ہونا ، متفکر ہونا۔ دانا کوں فکر سر چڑے ، نادان ہنس پڑے ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس (دکنی اردو کی لغت))۔

---سے خالی ہونا محاورہ۔
بے فکر ہونا ، کوئی اندیشہ یا تردد نہ ہونا۔

> فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
> کبھی زانوں پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۳)۔

---شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) سنیچر کی فکر لڑکوں کے جمعہ کو تلخ کرتی ہے ، موجودہ عیش سے جب ہی لطف حاصل ہوتا ہے کہ آئندہ کی فکر نہ ہو (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---فردا کس اضا(---فت ف ، سک ر) امث ؛ امذ۔
آنے والی کل کی فکر ، مستقبل کی فکر۔

> کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
> فکرِ فردا نہ کروں ، محوِ غمِ دوش رہوں

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۷۷)۔ بہت سے تو کنبے کے جنگل کے فکرِ فردا میں مبتلا ہیں ۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۸) ۔ [فکر + فردا (رک)]۔

---فرسائی (---فت ف ، سک ر) امث۔
شدت سے سوچنا ، بہت غور و خوض کرنا۔ فارسی ادبیات پر ان کی فکر فرسائی اور خامہ فرسائی کا حصہ نسبتاً بہت

مختصر ہے۔ (۱۹۸۵ء ، سید سلیمان ندوی ، ۸۱)۔ [فکر + ف : فرسا ، فرسودن ـ گھسنا ، گھسانا + نی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کا کھائے جانا محاورہ۔
فکر کا نڈھال کر دینا۔

بتیا منھ کو چھپائے جاتا ہے
روٹی کا فکر کھائے جاتا ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۰۲)۔

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **تردّد کرنا ، اندیشہ کرنا ، غم کرنا۔**

شہر ہے یکیلا خلق منتظر
تو یاں بس کرتا ہے کیا کیا فکر
(۱۹۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۳)۔

حال میرا سنکے بولی فکر کرنی کیا ضرور
نالے کرتے کرتے اک دن آپ ہی مرجائے گا
(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۷)۔ فکر نہ کریں ہی ہی میں جو ہول چھوٹے صاحب کے پاس۔ (۱۹۸۸ء ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۸۳)۔ ۲.(أ) **غور کرنا ، سوچنا۔** تو توں اپے فکر کر دیکھ ۔ (۱۵۸۲ء ؟ ، کلمۃ الحقایق ، ۲۳)۔
ہر یک بات میں فکر کرنا اول   ہر یک کام میں تام دھرنا اول
(۱۶۷۹ء ، قصہ ابو شحمہ (عکسی) ، ۲۰)۔ جب بڑے اور عاقل اور تجربے کے قابل ہوں اگر وے یاد کی ہوئیں باتیں فکر کریں ۔ (۱۸۰۲ء ، خرد افروز ، ۱۱)۔ محبت کی کوئی اصطلاحی تعریف عقلاً ناممکن ہے جس پر فکر کرنی وقت ضائع کرنا ہے۔ (۱۹۰۳ء ، خالد ، ۴۴)۔ (اا) **(شعر کہنے کے لیے) غور کرنا۔**

کچھ نہیں تو شعر ہی کی فکر کر
آئے ہیں جو یاں تو کچھ کر جائیے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۵۲۶)۔ شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس نے اس زمین میں پوری قوت سے فکر نہ کی ہو۔ (۱۹۳۶ء ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۶۰)۔ ۳. **تدبیر کرنا۔**

کرو کچ فکر سچ اندیشو تمیں
جو اس کو یہاں تھے لجاویں ہمیں
(۱۶۳۸ء ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۱)۔

عبث غافل ہوا ہے کا فکر کر ہیو کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۰)۔ اس کا کیا فکر میں کروں تم سب کہو ٹھہرا کے ، تب ارکان دولت مصلحت کر کے بادشاہ سے عرض کیئے کہ اے خداوند ... آپ ایران کے قاصد کو صاف جواب دیویں۔ (۱۸۰۰ء ، قصہ گل و ہرمز (عکسی) ، ۴۷)۔ پانی کے مٹکے بدلنے ، گرمی کے کپڑے کی فکر کرنی ... یہ سب باتیں یاد رکھنے کی ہیں۔ (۱۸۷۴ء ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۷)۔ میں کل ہی شفائے جادو اور باد انگیز کی فکر کرونگا۔ (۱۹۰۰ء ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۵۴)۔ ۴. **خیال کرنا ، پروا کرنا۔**

نہ کر فکر کچھ رام کے کام کی
نہ اس رام کی بل پری رام کی
(۱۵۶۴ء ، حسن شوقی ، د ، ۹۲)۔

فکر مت کر ہمارے جینے کا
تیرے نزدیک کچھ یہ دور نہیں
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۳۴)۔

قفس میں میرے تڑپنے کی فکر کر صیاد
سنا ہے دھوم سے پھر موسم بہار آیا
(۱۸۷۷ء ، درۃ الانتخاب ، ۱۶)۔

ـــ گُونْدنا محاورہ (قدیم)۔
سوچنا ، غور کرنا۔

اپس میں اپے فکر کچھ گوند کر
رہیا شیخ کے تئیں مکھ موند کر
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۲۹)۔

ـــ لاحِق ہونا محاورہ۔
اندیشہ ہونا ، تردد ہونا ، تذبذب کا شکار ہونا ، فکر مند ہونا۔ بادشاہ کو بھی فکرلاحق ہوئی۔ (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۱۳)۔

ـــ لَگْنا محاورہ۔
اندیشہ ہونا ، تردّد ہونا۔ اب آخر اور کس بات کا تمہیں ایسا فکر لگ گیا۔ (۱۹۲۳ء ، نگار ، ستمبر ، ۲۰۹)۔

ـــ مَعاد کس اضا(ـــ فت م) امث ؛ امذ۔
آخرت کی فکر۔ فکر معاش فکر معاد پر غالب آ گئی۔ (۱۹۷۶ء ، مقالات کاظمی ، ۳۹۷)۔ [فکر + معاد (رک)]۔

ـــ مَعاش کس اضا(ـــ فت م) امث ؛ امذ۔
روزی کی فکر ، روٹی کمانے کا خیال۔

لکھنؤ میں نہ کسی شخص کو تھی فکر معاش
سارے سامان تھے بہم تھی نہ کسی شے کی تلاش
(۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۸)۔

سچ بتا اے عاشق دیرینۂ فکر معاش
زہر میں تریاق کے عنصر کی بھی کی ہے تلاش
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۵۹)۔ سیاست داں فکر معاش سے آزاد ہوتے تھے۔ (۱۹۹۸ء ، ماں جی ، ۹۱)۔ [فکر + معاش (رک)]۔

ـــ مَعِیشَت کس اضا(ـــ فت م ، ی مع ، فت ش) امث۔
رک : فکر معاش۔

نہیں رکھتی ہے یہ فکر معیشت کس کو گردش میں
کہ سنگ آسیا بھی ہے سدا محتاج دانے کا
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۵)۔ [فکر + معیشت]۔

ـــ مَنْد (ـــ فت م ، سک ن) صف۔
متردد ، غمگین ، ملول ، پریشان۔ نظر کوں اسنے جاگا ہر ی گزرنا بہوت مشکل ہوا ، نظر حیران پریشان ، فکر مند ، بے دل ہوا ۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۸۳)۔

کہا راج ہت کے نہ فرزند ہے
مہاراج اس میں فکر مند ہے
(۱۷۵۲ء ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۳)۔ اس خاطر اکثر فکر مند رہتا

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹). مریضانِ عشق کی بعض اصحاب ہم اور فکر مند لوگوں کی طرح مختلف بے نظام ہوتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۰۶). میرے بھائی کے دیر سے کالج آنے کی وجہ کو معقول تسلیم کرتے ہوئے حاضری کے رجسٹر میں ایک ماہ کی حاضری لگا دی اور فرمایا کہ اپنے بھائی سے کہہ دو کہ فکر مند نہ ہو. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۹). [فکر + مند ، لاحقۂ صفت].

ـــــمَنْدی (ـــــفت م ، سک ن) امث.
(عو) **فکر ، خیال ، سوچ ، تفکّر ، تردّد** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [فکر مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمیں پاؤں دَھرْنا محاورہ (قدیم).
کوشش کا آغاز کرنا.

کچ اس بات تدبیر کرنا بھلا
کچ اس فکر میں پاؤں دھرنا بھلا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۸).

ـــــمیں ڈالْنا محاورہ.
متفکّر کرنا ، متردّد کرنا ، پریشان کرنا.

بھی اوّل کی فکراں میں ڈالیا مجے
ہو تابع انا پھر سنبھالیا مجے
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۴).

ـــــمیں ڈُوبْنا محاورہ.
خیال میں منہمک ہونا ، بحرِ فکر میں غرق ہونا ، نہایت فکر مند ہونا.

وہ باتیں باغ میں بھرتے ہیں میں فکروں میں ڈوبا ہوں
تماشا ہے کہ گل گلشن میں ہے بلبل سمندر میں
(۱۹۱۳ ، دیوانِ پروین ، ۱۰۱).

ـــــمیں رَہْنا محاورہ.
دھیان لگا رہنا ، فکر مند رہنا ، تردّد میں ہونا ، دھبدھے میں رہنا. تیرے جانے سے وے کب خوش ہونگے بلکہ تیری فکر میں رہیں گے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۳).

قفس کا ذکر ہی کیا ہے قفس تو پھر ہے قفس
چمن میں رہ کے بھی میں فکرِ بال و پر میں رہا
(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۰۱).

ـــــمیں غَرْق ہونا محاورہ.
فکر میں ڈوبنا ، بہت فکر مند ہونا. فکر میں ایسا غرق ہو جانا کہ پھر کسی اور کام کا ہوش نہ رہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۰۶).

ـــــمیں گُھلْنا محاورہ.
غم یا اندیشے سے نڈھال ہونا.

داغ اس فکر میں دن رات گُھلا جاتا ہے
مجھ سے راضی مرے سرکار ہوئے ہیں کہ نہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۹).

مفلس کو خبر نہیں یہ اصلا منعم کس فکر میں ہے گُھلتا
(۱۹۰۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۰).

ـــــمیں لَگْنا محاورہ.
تدبیر میں مصروف ہونا ، تاک میں رہنا. افسوس ... کہ صاحب موصوف ... اپنی مٹی خراب کرانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۳). وہ تو مر گئیں کیا اب تو میرے مُسوانے کی فکر میں لگی ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۱).

ـــــمیں مُبْتَلا رَکْھنا محاورہ.
متفکّر رکھنا ، غمگین کر دینا (جامع اللغات).

ـــــمیں مُبْتَلا ہونا محاورہ.
سوچنا ، غور کرنا ، غمگین ہونا ، کسی کے نقصان کی تدبیر سوچنا ، تاک میں رہنا (جامع اللغات).

ـــــنان و نَمَک کس اضا (ـــــو مج ، فت ن ، م) امث.
رک : فکرِ معاش.

نہ فکرِ نان و نمک تھی نہ سخت کوشی تھی
نہ کوئی جنگ نہ تائید سرفروشی تھی
(۱۹۳۳ ، تماشا طلب آزار ، ۳۰). [فکر + نان + و (حرفِ عطف) + نمک (رک)].

ـــــو تَأَمُّل (ـــــو مج ، فت ت ، ا ، شد م بضم) امذ.
غور و فکر ، سوچ بچار. ابتدا ہی سے چونکہ ان کا میلان فکر و تامّل کی طرف زیادہ ہے اس لئے ... مغربی حکیموں اور مفکروں کو بھی غور و فکر کے ساتھ پڑھا اور سمجھا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹). [فکر + و (حرفِ عطف) + تامّل (رک)].

ـــــو تَرَدُّد (ـــــو مج ، فت ت ، ر ، شد د بضم) امذ.
پریشانی ، اندیشہ ، ذہنی اُلجھن (ماخوذ : جامع اللغات). [فکر + و (حرفِ عطف) + تردّد (رک)].

ـــــو عَمَل (ـــــو مج ، فت ع ، م) امذ.
غور و فکر کے ساتھ عمل درآمد ، سوچ سمجھ کر کرنا. ایک دوسری سازش ان لوگوں کی جنہوں نے نفی کو اثبات کا رنگ دے کر ہماری قوم کے قوم پرست جاں بازوں کو حریتِ فکر و عمل کی سزا دی. (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۳۸). [فکر + و (حرفِ عطف) + عمل (رک)].

ـــــوَنْد (ـــــفت و ، سک ن) صف (قدیم).
رک : فکر مند.

شہنشہ سُنیا بات ہو سربسر
چلیا فکر وند ہو حرم کے ادھر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳).

فکر وند ہوتی ہے بہت دل نواز
کہی قصہ میرا ہے دور و دراز
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۰). [فکر + وند ، لاحقۂ صفت].

ـــــہَر کَس بَقَدْرِ ہِمَّتِ اوست کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) ہر شخص کا خیال اس کے حوصلے اور ہمّت کے مطابق ہوتا ہے (نور اللغات).